ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

خواجہ ... اسلام

جلد ۴۱ نمبر ۱ | کانپور شنبہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۴ھ | CAWNPORE. Saturday. 6th Jany 1945 | VOL. 41 NO. 1

ادبیات

ہونیوالا ہے کوئی پیدا امام اب کی برس

ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلندشہری

...ہیں گے میکدہ کا اہتمام ابکی برس — رہ نہیں سکتا کوئی محروم جام ابکی برس

...ہونیکو ہے تعمیر خام ابکی برس — دیکھنا ہونگے نئے سب قصر و بام ابکی برس

جلوہ تو لائے گی ہر صبح و شام ابکی برس — کلفتوں کا ہوگا یعنی اختتام ابکی برس

قدسیوں میں دیکھتے ہیں آجکل ساقی کو ہم — مے کشو! ہوگا تمہارا احترام ابکی برس

ولولہ بڑھنے لگا پھر حوصلے کہنے لگے — ہم بدل دینگے زمانہ کا نظام ابکی برس

ٹوٹنے کو خود بخود ہر حلقۂ زنجیر ہے — دیکھنا آزاد ہوگا ہر غلام ابکی برس

اب یقیں ہے خضر منزل ہوگا ہر نقش قدم — ہر عمل ہوگا ہمارا شاد کام ابکی برس

...نے مانا، ہم کبھی گم کردہ منزل تھے مگر — پیر چومے گی رہِ عمرِ دوام ابکی برس

...کا سب کے واسطے اذنِ شمولِ بزمِ خاص — ہم کرینگے ایسا اک اعلان عام ابکی برس

ہونیوالا ہے منور پوری قوت سے ہلال — دیکھنا ہے جلوۂ ماہِ تمام ابکی برس

دعوتِ اخلاص ہم دینگے ہمیں اُمید ہے — ہر حریفِ فتنہ گر بھی ہوگا رام ابکی برس

بالیقیں ہل جائیگی بنیادِ باطل اب کی سال — دل نشیں ہونیکو ہے حق کا پیام ابکی برس

امتیازِ ادنیٰ و اعلیٰ نہ ہوگا دہر میں — شاہ سے ہوگا گدا بھی ہمکلام ابکی برس

بادۂ اغیار کی بدمستیاں اب وہ نہیں — ہوش میں ہے اُمتِ خیرالانام ابکی برس

ہاتفِ غیبی خبر دیتا ہے بزمی بار بار
ہونیوالا ہے کوئی پیدا امام ابکی برس

دنیائے اسلام

ترکی میں جرمن بنکوں اور کمپنیوں کو کاروبار بند کرنیکا حکم

لندن۔ ۱۷ دسمبر، استنبول سے اخبار ٹائمز کی اطلاع کے مطابق ترکی میں دو جرمن بنک بند کر دئے گئے ہیں۔ حکومت ترکی نے انھیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنا کاروبار ختم کر کے سارا حساب و کتاب ترکی حکام کے حوالے کر دیں۔ ترکی میں بیمہ کمپنیوں کو بھی ایسا حکم دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جن جرمن فرموں کی ایجنسیاں ترکی میں ہیں اُن کی بابت بھی تحقیق و تفتیش کی جا رہی ہے تاکہ وہ ترکی میں اپنے نمایندوں کے ذریعے فرضی کاروبار کے نام پر اپنی سرگرمیاں اور سازشیں جاری نہ رکھ سکیں۔ جرمنی کے ساتھ سیاسی اور اقتصادی تعلقات توڑنے کے بعد ترکی میں اشیائے درآمد کی کمی واقع ہو گئی ہے اس کمی کو امریکہ اور برطانیہ پورا کرینگے اور اس مطلب کے لئے ترکی اور ان دونوں ملکوں کے درمیان گفت و شنید جاری ہے۔

مشرق وسطیٰ کی تعلیمی کانفرنس

دمشق۔ ۲۶ دسمبر (بذریعہ ہوائی ڈاک) شام کی وزارت تعلیم دمشق میں ایک تمدنی کانفرنس منعقد کر رہی ہے اور تمام عرب ملکوں کے عالموں اور ادیبوں کو اس میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں تعلیمی پروگراموں کو یکساں بنانے کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

ہمسایہ حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے نمایندے نامزد کریں تاکہ کانفرنس کی تاریخیں مقرر کی جا سکیں۔

نحاس پاشا کے ملیریا فنڈ کی رقم ضبط کر لیگئی

قاہرہ۔ ۲۷ دسمبر، احمد ماہر نے مصر کے فوجی گورنر کی حیثیت میں مصری گورنمنٹ کے نام ایک لاکھ ۴۰ ہزار پانچ سو کی جو رقم کہ شمالی مصر کے لئے ملیریا فنڈ کے لئے جمع کی گئی تھی ضبط کر لی ہے یہ رقم وفدی دور میں جمع ہوئی تھی اور نحاس پاشا کے نام سے بنک میں جمع تھی تقریباً دس دن ہوئے کہ مکرم عابد پاشا وزیر مال نے اپنے ایک ۲ صفحہ کے خط میں نحاس پاشا کو یہ لکھا تھا کہ اگر یہ رقم گورنمنٹ کے حوالہ نہ کی گئی تو ہم اس پر قبضہ کر لیں گے انھوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ رقم مصری گورنمنٹ کے حکم سے جمع کیگئی تھی، نحاس پاشا نے یہ جواب دیا کہ یہ روپیہ وفدی پارٹی نے جمع کیا تھا اور وفدی پارٹی ہی اسے صرف کر سکتی ہے۔

شام و لبنان سے عراق کے تجارتی معاہدے

بغداد۔ ۲۳ دسمبر، عراق کے چیمبر آف کامرس کے پریذیڈنٹ اور چیمبر مذکور کے دیگر اراکین ہفتہ کے آخر میں شام و لبنان جا رہے ہیں تاکہ عراق، شام و لبنان کے درمیان نئے تجارتی معاہدے پایۂ تکمیل کو پہونچائیں۔

چین نے شام کی آزادی تسلیم کر لی

قاہرہ (بذریعہ بحری تار) چین کی حکومت نے دمشق کو اطلاع دی ہے کہ اس نے شام کی آزادی تسلیم کر لی ہے نیز یہ اعلان کیا ہے کہ دمشق میں جلد ہی ایک چینی سفیر مقرر کیا جانے والا ہے۔

سکندر اعظم کی قبر نہ مل سکی

اسکندریہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ فاروق یونیورسٹی کے تحقیقی مشن نے اسکندریہ کے وسطی حصے میں جو آثار دریافت کئے ہیں وہ ایک قدیم قید خانہ کے ہیں۔ یہاں وہ مجرم رکھے جاتے تھے جن کے لئے موت کی سزا تجویز کیجاتی تھی۔ سکندر اعظم کی قبر دریافت کرنے کی اُمید قائم کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔

معذور عرب سپاہیوں کیلئے پنشن

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی افواج سے جن عربوں کو معذوری کی بنا پر علیحدہ کر دیا گیا ہے ان کی تعداد اب ۳۲ ہو گئی ہے۔

سماجی اُمور کے محکمہ نے ان سپاہیوں کیلئے جو کوئی کام کاج نہیں کر سکتے پنشنیں دی جانی منظور کی ہیں۔

عرب ملکوں کی یونین

قاہرہ۔ ۲ جنوری، عرب ملکوں کی یونین قائم کرنے کیلئے جو تحریک شروع کیگئی ہے وہ سال نو میں غالباً زیادہ زور پکڑ جائیگی اس تحریک میں مصر کی دلچسپی کم نہیں ہوئی۔ وزیر اعظم احمد ماہر نحاس پاشا کیطرح کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ سکندریہ میں اکتوبر میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس نے جو سب کمیٹیاں مقرر کی تھیں انکا جلد ہی ایک جلاس ہونیوالا ہے تل ابیب سے ان سب کمیٹیوں کے بہت سے ممبر قاہرہ پہونچ گئے ہیں اور انکے درمیان بات چیت شروع ہو گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ فاروق نے شاہ ابن سعود کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق ہو مستقل میرے ۔ زبان بر کبھی حرف ہو جو بے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ صداقت کانپور

جلد ۴۱ | کانپور شنبہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱

سنہ ۱۹۴۴ء اور سنہ ۱۹۴۵ء

ایشیا اور بالخصوص ہندوستان پر یوروپ کا جو اثر پڑا ہے ایک جزو یہ بھی ہے کہ وقت کی تقسیم بھی یوروپین کلینڈر حساب سے مانی جانے لگی ہے۔

جب ہم مجموعی طور پر ۱۹۴۴ء پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک میں یہ کہنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء کے مقابلہ دنیا کیلئے اتحادیوں کیلئے یا ہندوستان کیلئے یہ سال بہتر رہا۔ دنیا اب جنگ کے پانچویں سال میں گزر رہی ہے ظاہر جوں جوں جنگ کی مدت زیادہ تر ہوتی جائیگی لوگوں مصیبتوں میں اضافہ ہوتا جائیگا، جب تعمیری قوتیں تخریبی میں صرف ہونگی تو اس کا اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے، لوگوں کا ہے کہ جنگ کے بعد ایک عظیم انقلاب ہوگا جو دنیا کی حالت بدل دیگا اس کی صورت بھی پہچانی نہ جائیگی، یہ صحیح لیکن وہ صورت اب سے زیادہ بھیانک ہوگی یا حسین، کون کہہ سکتا ہے، بقول پنڈت جواہر لال نہرو کے دنیا [illegible] سے بہت [illegible] ہے اور انتہائی بدتر بھی، یہ بھی کیا جاسکتا کہ جنگ سنہ ۱۹۴۵ء میں ہی ختم ہو جائیگی کیونکہ [illegible] کہ یوروپ کی جنگ سنہ ۱۹۴۴ء [illegible] ہو جائے گی۔

جہاں تک اتحادیوں کا تعلق ہے ان کے بارے میں یہی کہا سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۴ء کا ابتدائی حصہ یوروپ میں ان کے آخری حصہ سے بہتر تھا، اور ایشیا میں آخری حصہ ابتدائی حصہ سے بہتر ہے، روس عرصہ سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ محوری قوتوں کے خلاف دوسرا محاذ قائم کیا جائے، انگریزوں نے اپنی فوجیں سنہ ۱۹۴۳ء میں ہی افریقہ کا تمام علاقہ اٹلی والوں سے چھین لینے کے بعد اٹلی میں پہنچا دیں، یہ بھی کہا گیا کہ یہ یورپ میں ہمارا دوسرا محاذ ہے لیکن بظاہر روس کو اس سے اطمینان نہیں ہوا اس لئے سنہ ۱۹۴۳ء میں ہی طہران میں یہ فیصلہ کیا گیا اگرچہ اسے بہت عرصہ تک خفیہ رکھا گیا کہ سنہ ۱۹۴۴ء میں پچھم کی طرف سے جرمنی پر حملہ کیا جائے چنانچہ امریکہ کی بیشتر فوجیں برطانیہ میں آئیں اور برطانیہ سے امریکن اور برطانی فوجیں ساحل فرانس پر اُتر گئیں، جرمنوں کو اب تین محاذوں کا سامنا تھا یعنی روس کی طرف اٹلی میں اور فرانس میں، وہ ان تینوں میں سے کسی محاذ پر بھی کامیابی حاصل نہ کر سکے، اور تینوں طرف اتحادی فوجیں بڑھتی ہی رہیں، سنہ ۱۹۴۴ء کے تیسرے ربع میں اتحادی فوجیں جرمن سرحد تک پہونچ گئیں اور بعض نجومیوں نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اکتوبر میں جنگ ختم ہو جائے گی۔ لیکن اُن کی پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی۔ اور غلط بھی کس درجہ کہ جرمن فوجیں اس سال کے آخر میں بلجیم کی طرف ستر میل بڑھ گئی ہیں، فرانس کی طرف بڑھتی ہوئی سیڈان تک پہونچ گئی ہیں اور دریائے میوس کو پار کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں، ان حالات میں لوگوں کو ابھی سے شبہ ہونے لگا ہے کہ یوروپ کی لڑائی سنہ ۱۹۴۵ء میں بھی ختم ہوگی یا نہیں۔

جرمن فوجوں کا ہنگامی طور پر آگے بڑھ آنا اتنا خطرناک نہیں جتنا اُس کا پس منظر ہے کہا جاتا ہے کہ جرمنوں کا یہ حملہ نفسیاتی پہلو رکھتا ہے، ہٹلر کو یہ خیال ہو گیا ہے کہ اتحادیوں میں پھوٹ پڑ رہی ہے روس اور امریکہ کی ان بن ہے اور برطانیہ اس کوشش میں ہے کہ کسی طرح یہ مناقشہ دور ہو جائے خیال تھا کہ کرسمس کے ہفتہ میں مسٹر روزویلٹ، مسٹر چرچل اور ایم اسٹالن کی کانفرنس ہوگی مگر کچھ ایسے حالات پیش آئے کہ یہ کانفرنس نہ ہو سکی اب یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ کانفرنس جنوری میں ہوگی۔

امریکہ اور روس میں جو اصولی فرق ہے اُسے سمجھنے کیلئے کسی باریک عقل کی ضرورت نہیں، امریکہ دنیا کا سب سے بڑا سرمایہ دار ملک ہے اور روس کا نظام حکومت اشتراکی ہے ان دونوں کا اقتصادی یا سیاسی نظریہ اپنا موجودہ نظام قائم رکھتے ہوئے کبھی ایک نہیں ہو سکتا، یہ بات اور ہے کہ فاسسٹ نظام کے مقابلہ میں دونوں ایک ہیں، اس سلسلہ میں بھی یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ یوروپ کی جنگ میں امریکہ کی شرکت بالواسطہ طریقہ پر شروع ہوئی نہ جاپان امریکہ پر حملہ کرتا اور نہ امریکہ جنگ میں شریک ہوتا کیونکہ امریکہ کے سابق صدر پریذیڈنٹ کو لج جو پریذیڈنٹ ولسن کے بعد گزرے پُرزور طریقہ پر امریکہ کو یہ مشورہ دے چکے تھے کہ امریکہ کو یوروپ کی سیاسیات سے الگ رہنا چاہیئے صرف تجارتی تعلق رکھنا چاہیئے لیکن آج کل کے زمانہ میں تجارتی تعلق رکھتے ہوئے سیاسی تعلق سے گریز ناممکن ہے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے انتخاب کے دوران بھی ایک طبقہ ایسا علیحدگی پسند کہلاتا ہے جس نے امریکہ کو یوروپ کی جنگ سے الگ رہنے کا مشورہ دیا مگر اس کی تعداد بہت تھوڑی تھی اکثریت اسی رائے کی تھی کہ آجکل کے دور میں کوئی ملک بین الاقوامی سیاسیات سے الگ رہکر اپنی انفرادی پوزیشن برقرار نہیں رکھ سکتا پولینڈ کا معاملہ [illegible] روس اور امریکہ کے درمیان کچھ ان بن کا ہے اگرچہ اسے تنازعہ نہیں کہہ سکتے مگر اتنا تو ظاہر ہے کہ مسٹر چرچل نے جس صفائی سے روس کے مطالبہ کی تائید کی ہے اس صفائی سے پریذیڈنٹ روزویلٹ نے نہیں کی، کیونکہ وہ صرف مصلحت کی بنیاد پر روس کے رویہ سے اختلاف کرنا نہیں چاہتے ورنہ وہ دل سے پولینڈ کی حکومت کو حق بجانب سمجھتے ہیں،

روس اور برطانیہ و امریکہ کے درمیان ایک اور اختلافی معاملہ پیدا ہو گیا ہے، رومانیہ کا جو علاقہ روس نے فتح کیا اس میں تیل کے بڑے بڑے چشمے تھے، تمام یوروپ میں اتنے بڑے تیل کے چشمے کہیں اور نہیں پائے جاتے یہاں کا کچھ مال مسالا (مصالحہ) روس والے اُٹھالے گئے، اس پر امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں نے روسی حکومت کو لکھا ہے کہ ان تیل کے چشموں سے ہمارے مفاد بھی وابستہ ہیں، ان کی حفاظت ضروری ہے اور کوئی ایسی کارروائی عمل میں نہ آنی چاہیئے جس سے یہاں کے تیل کے چشموں کی پیداوار کم ہو، معلوم ہوا ہے کہ روس نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں سے زیادہ تر سامان جرمن تھا (یعنی اتحادیوں کا نہیں تھا) اور چونکہ روسی علاقہ میں بہت سا سامان تباہ ہو چکا ہے اس لئے اسے روس پہونچانے کی ضرورت ہوئی تاکہ کوشش جنگ میں امداد حاصل کیجائے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ میں اتحادیوں کا جو کنٹرول کمیشن ہے اسے روسی ان تیل کے چشموں تک جانے کی بھی اجازت نہیں دیتے، غرضیکہ اب ایک ٹھیٹھ ہندوستانی محاورہ کے بموجب مضمون یہ ہے کہ "تیل دیکھئے، تیل کی دھار دیکھئے"

یونان کا قضیہ سنہ ۱۹۴۴ء کے آخر میں نئی صورت اختیار کر گیا ہے۔

۱۹۴۰ء میں اٹلی نے یونان پر حملہ کیا تھا مگر کامیابی نہ ہوئی، آخر جرمنی کو اٹلی کی کمک پر آنا پڑا، یونان جیسا چھوٹا ملک اتنی بڑی دو قوتوں کے مقابلہ کی تاب کیسے لاتا، آخر یونان کو شکست ہوئی لیکن سنہ ۱۹۴۴ء کے وسط میں جب محوری قوتیں کمزور پڑ گئیں تو اتحادیوں کی مدد سے یونان اُن کے چنگل سے بچ نکلا، اب صورت یہ ہے کہ یونان میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ مسٹر چرچل بڑے دن میں ایتھنس گئے تاکہ وہاں معاملہ کو سلجھائیں لیکن سلجھنے کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی، اب مصالحتی کانفرنس ٹوٹ چکی ہے اور مسٹر چرچل نے اعلان کر دیا ہے کہ برطانی فوج کو مجبوراً امن و امان قائم کرنے کے لئے ضروری تدبیریں عمل میں لانی ہونگی، یونان کے باغیوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے ہتھیاروں کی موجودگی طرح طرح کے شبہے پیدا کرتی ہے یونان اب سے پہلے بھی یوروپ کی تاریخ میں انقلاب پیدا کر چکا ہے، معلوم نہیں سنہ ۱۹۴۵ء میں یونان کا قضیہ یوروپ کی تاریخ اور جنگ کی رفتار پر کیا اثر ڈالیگا۔

ادھر مشرق میں بھی ایک معاملہ اتحادیوں میں کشمکش کا پیدا ہو گیا تھا مگر وہ اب دب چکا ہے، روس ایران کا تیل نکالنا چاہتا تھا، ایران نے تیل دینے سے انکار کیا، روس نے دباؤ ڈالا نتیجہ یہ ہوا کہ ایران کی وزارت بدل گئی، وزارت کی تبدیلی کے بعد کوئی ایسا واقعہ ظہور میں نہیں آیا جس سے یہ خیال ہو کہ مغربی ایشیا میں ایکبار پھر تلاطم بپا ہوگا مگر یہ بھی خیال کرنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ قضیہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔

مصر میں وفد پارٹی کی وزارت اسی سال ختم ہوئی، شاہ فاروق پہلے ہی اس پارٹی سے کچھ خوش نہ تھے، برطانی بھی اس پارٹی کو شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے اسلئے اس کا عرصے تک قائم رہنا محال تھا جب سے برطانیوں نے افریقہ فتح کر لیا تھا اسی وقت سے یہ خیال تھا کہ اب وفد پارٹی زیادہ عرصہ تک مصر میں برسر اقتدار نہیں رہ سکتی، مصر میں عربوں کی جو کانفرنس ہوئی اسمیں فلسطین کے مسئلہ پر اتحادیوں کی پالیسی سے اختلاف ظاہر کیا گیا، امریکہ میں مسٹر روزویلٹ چوتھی بار پھر صدر منتخب کئے گئے جو اس ملک کی تاریخ میں لاثانی واقعہ ہے لیکن ہندوستان اور دیگر محکوم قوموں کیلئے مسٹر روزویلٹ کا یہ اعلان کہ اٹلانٹک چارٹر کا کوئی وجود ہی نہیں ہے، اور اس کے بعد یہ اعلان کہ اس کا وجود ہے دنیا کیلئے ایک حیرت انگیز بات ہے، مشرق بعید (جو دراصل ہم ہندوستانیوں کے لئے مشرق قریب ہے) چین کی حالت خراب ہے جنرل چیانگ کائی شیک کے خلاف جنھیں خود مسٹر چرچل ایشیا کا بہترین جنرل کہہ چکے ہیں اتحادیوں کی طرف سے طرح طرح کے الزام لگائے جا رہے ہیں۔ جنرل اسٹل ویل کی واپسی کا راز اس جنگ کے بعد ہی کھلے گا، چین بہت خوش قسمت ہوگا اگر وہ سنہ ۱۹۴۵ء کو بھی جنگ میں بنائے گا کیونکہ کمیونسٹوں اور جنرل چیانگ کائی شیک کا باہمی اختلاف اقتصادی بدحالی سامان جنگ کی کمی یہ سب فال بد ہیں۔

جاپان سے امریکہ کی جنگ خدا جانے کتنے دنوں چلے گی، سنہ ۱۹۴۵ء میں اس کا قائم رہنا یقینی ہے، فلپائن کے کچھ جزیروں میں امریکنوں نے اپنی فوجیں اُتار دی ہیں، ہندوستان کی طرف جاپانیوں نے سنہ ۱۹۴۴ء کے شروع میں اپنی فوجیں بڑھائی تھیں مگر اب ان علاقوں سے جاپانیوں کو نکال دیا گیا ہے اور برما میں نو ہزار مربع میل کا علاقہ اتحادیوں کے ہاتھ آ گیا ہے، اب بھی اراکان کے علاقہ میں اتحادی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ اُمید نہیں کی جاسکتی کہ جس تیزی سے برما انگریزوں کے ہاتھ سے نکلا تھا اُسی تیزی سے واپس آجائیگا۔

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہاں

ع :- ہوائے چرخ زنگاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے،

اتنا ضرور ہوا کہ مئی سنہ ۱۹۴۴ء میں مہاتما گاندھی خرابی صحت کی بنیاد پر رہا ہو گئے مگر اس کے بعد ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی رہائی کی اُمید نقش بر آب ثابت ہوئی، لارڈ ویول سنہ ۱۹۴۴ء میں پہلی بار بہ حیثیت وائسرائے ہند بولے مگر انکی تقریریں ایک سے بڑھکر ایک مایوس کن ثابت ہوئیں، مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی گفت و شنید بھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی، اور سر تیج بہادر سپرو کی مصالحتی کمیٹی کا نتیجہ دیکھئے کیا نکلتا ہے، سنہ ۱۹۴۵ء کے بارے میں ہماری دعا ہے کہ وہ سنہ ۱۹۴۴ء سے بہتر ثابت ہو اور کوئی ایسی صورت پردۂ غیب سے نکلے کہ تمام سیاسی قیاس آرائیاں غلط ثابت ہوں اور دنیا اس سال کے ختم ہونے سے پہلے جنگ سے نجات پا جائے اور محکوم ملک آزاد ہوں، ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

صدر سٹی مسلم لیگ کا بیان

مسٹر محمد یعقوب صدر سٹی مسلم لیگ نے مسٹر جناح کے پاس ایک اپیل روانہ کی ہے جس میں یو۔ پی مسلم لیگ کی کارروائی پر غور کرنے اور ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کی درخواست کی ہے [illegible]

مسلم لیگ اور بورڈ کی چیرمینی

۲۹ جنوری ۹ بجے رات کو کانپور سٹی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور ۱۳ مسلم ممبران میونسپل بورڈ کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی جس میں مسلم ممبران پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کو اس امر کا مجاز کیا گیا ہے کہ وہ حالات کے مطابق کسی امیدوار کو متفقہ طور پر ووٹ کریں۔

میونسپل بورڈ کی چیرمینی

کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمینی کا انتخاب ۶ جنوری ۳ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں مسٹر الیف۔ ان کرافشن ڈسٹرکٹ جج کانپور کی صدارت میں ہوگا۔

اُمیدواروں میں سردار اندر سنگھ مسٹر نریندر جیت سنگھ اور لالہ کیلاش پت سنگھانیا کے نام لئے جاتے ہیں۔

مسلم منڈیٹ

۴ جنوری کو ۱۲ بجے رات کے بعد کانپور میونسپل بورڈ کے مسلم ممبران کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں لالہ کیلاش پت سنگھانیا اور مسٹر نریندر جیت سنگھ کے نام پیش ہوئے اور ووٹ لیجانے پر لالہ کیلاش پت سنگھانیا کے حق میں ۹ اور مسٹر نریندر جیت سنگھ کے حق میں ۴ ووٹ آئے لہذا یہ طے کیا گیا کہ متفقہ طور پر کل ۱۳ مسلم ووٹ لالہ کیلاش پت سنگھانیا کو دئے جاویں۔

سوتر کمیٹی کی رپورٹ منظور

تحقیق کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی کے گورنر صاحب نے سوتر کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔

سوتر کمیٹی کو گورنمنٹ نے گزشتہ نومبر میں کانپور کی آئندہ ترقی (ڈیولپمنٹ) کی ممکنات پر غور کرنے کیلئے مقرر کیا تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس رپورٹ پر گورنمنٹ کا ایک رزولیوشن بہت جلد پریس کو دیا جائیگا۔

بیگ سدرلینڈ میں بونس

مسرس بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی نے الگن ملس اور ٹکسٹائل ملس کے عملہ کو ۴ ؍ فی روپیہ کے حساب سے جنوری سنہ ۱۹۴۴ء سے دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء تک کی تنخواہوں پر بونس دینا منظور کیا ہے۔

پسماندہ قوموں کی کانفرنس

۲۹ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک پسماندہ قوموں کی آل انڈیا کانفرنس ڈاکٹر ایم۔ این سرکار (کلکتہ) کی صدارت میں ہوئی جس میں صاحب صدر نے علیحدگی کے رجحان کو ختم کرنے، سماجی رسم و رواج کو درست کرنے اور تعلیم کی ترقی پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ وسیع تر سماجی احساس اور ذات پات اور فرقوں کے امتیاز سے بالاتر ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری نظریں دوررس ہوں ورنہ ہم رجعت پسندی کے شکار رہیں گے۔ آپ نے کہا کہ ہندوؤں کی اتحاد کو توڑنا نہ چاہیئے بلکہ پسماندہ قوموں کو چاہیئے کہ پہلے اپنا معاملہ ہندو مہاسبھا اور مہاتما گاندھی کے سامنے اور اس کے بعد حکومت کے سامنے رکھیں، آپ نے اُمید ظاہر کی کہ ہندو مہاسبھا ان حقوق کو تسلیم کریگی اگر وہ نظر انداز کرے تو پھر حکومت کی طرف رخ کرنا چاہیئے کہ وہ ہمیں ہندو سماج کے اندر ایک الگ اور مضبوط جماعت قرار دے۔

اس کانفرنس میں کئی رزولیوشن پاس کئے گئے جنمیں سے ایک اس بارے میں تھا کہ ہندوستان کے لئے ایک نیا آئین مرتب کیا جائے اور انہیں اس ملک کے انتظام میں موزوں حصہ دیا جائے،

چند اور تجویزوں میں حکومت ہند سے یہ درخواست کیگئی کہ ہمیں جداگانہ انتخاب کے ذریعہ مرکزی اور صوبائی آئین ساز مجلسوں میں علیحدہ نمائندگی حاصل ہو جو ہماری آبادی کی معیاد پر ہو اور اسی تناسب سے میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بھی نمائندگی ہونی چاہیئے دلت جاتیوں کے طالب علموں کو وظیفے دینے کے لئے اور غیر ملکوں میں انھیں اصطلاحی تعلیم دینے کے لئے تین لاکھ روپے کی رقم بجٹ میں رکھی جائے۔ کانفرنس نے ۴۵ ہزار روپیہ کی اس رقم پر بے اطمینانی ظاہر کی جو حکومت یو۔ پی نے اس مقصد کے لئے مختص کی ہے۔

کانگریس کا جلسہ

کانگریس کا کانسٹیٹیوٹو پروگرام اور ابتدائی ممبران کی شرائط پر غور کرنے کے واسطے یو۔ پی کانگریس کی نمائندہ جماعت کا ایک جلسہ ۶ و ۷ جنوری کو ڈاکٹر جواہر لال کے بنگلہ میں ہوگا۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن اس جلسہ کی صدارت کریں گے۔

ایجوکیشنل کانفرنس

کانپور میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے بیسویں سالانہ جلسہ میں سردار کے۔ ایم پانیکر دیوان ریاست بیکانیر پریسیڈنٹ نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنا صدارتی ایڈریس پڑھا انھوں نے کہا کہ پچھلے سال اس کرسی پر سر مارس گائر سابق چیف جسٹس آف انڈیا رونق افروز تھے اور انھوں نے سارجنٹ اسکیم پر بحث کرنے میں اپنے ایڈریس کا ایک بہت بڑا حصہ خرچ کیا تھا۔ موجودہ زمانہ دراصل پلاننگ کا زمانہ ہے، ہر محکمہ و صیغہ میں مستقبل کے لئے پلاننگ ہو رہی ہے، ہمارے ملک میں بھی بمبئی پلان سے لیکر پیپلز پلان تک تیار ہو چکے ہیں لیکن جبتک ہماری تعلیم قومیت کی بنیاد پر کھڑی نہ ہوگی اس وقت تک ہم کچھ نہ کر سکیں گے، ہماری تعلیم ہمارے اصولوں ہماری موجودہ ضروریات اور ہمارے ملک کے تواریخی و جغرافیائی حالات کے مطابق ہونی چاہیئے اور ایک قومی گورنمنٹ ہی اسکی اسکیم تیار کر سکتی ہے، اس قومی تعلیم کی اسکیم میں کیرکٹر یعنی چال چلن پر سب سے زیادہ زور دینا چاہیئے۔

اگر ہماری تعلیم کیرکٹر کو مضبوط نہیں کرتی تو وہ کچھ نہیں کر سکتی اس اسکیم میں کلاس ایجوکیشن کیلئے کوئی جگہ نہ ہوگی کیونکہ کلاس ایجوکیشن سے باہمی پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور امیر لوگ دوسرے لوگوں کو اپنے سے ادنی سمجھنے لگتے ہیں اس لئے کلاس ایجوکیشن کو ختم کر کے ہمیں تعلیمی میدان میں درجہ مساوات کا اصول جاری کرنا چاہیئے۔

ہماری تعلیمی اسکیم میں صنعت و حرفت کو بھی ایک خاص [illegible] ملنا چاہیئے، موجودہ زمانہ مشینری کا زمانہ ہے اور اگر ہماری [illegible] اسکیم صنعت و حرفت کا کوئی خیال نہ کریگی تو ہمارے لڑکے [illegible] موجودہ زمانہ کی ضرورت کو پورا نہ کر سکیں گے، سب سے [illegible] مسئلہ ہمارے ملک میں استاد صاحبان کی تنخواہ کا ہے انکی تنخواہیں مضحکہ خیز ہیں اس لئے انھیں نہ روپیہ ملتا ہے [illegible] وہ بمشکل کسی طرح اپنا گزارہ چلاتے ہیں دنیا کے کسی بھی [illegible] اتنے ذمہ دار قومی کارکن کو اتنی کم تنخواہ نہیں ملتی۔

روس میں لینن کے زمانے میں تحریری امتحان [illegible] کر دئے گئے اور ان کی بجائے ٹرمینل رپورٹ بنائی [illegible] جو ہر لڑکے کے والدین کو بھیجی جاتی تھیں لیکن سالوں کی [illegible] کے بعد بھی روس اس نتیجہ پر پہنچا کہ تحریری امتحانات کا [illegible] سب سے بہتر ہے۔ یہ کہنا کہ ان امتحانات سے دماغ پر [illegible] زور پڑتا ہے ٹھیک نہیں ہے اس زور پڑنے سے ہی لڑ[illegible] کی قابلیت کا اندازہ ہو سکتا ہے برخلاف اس کے تحریری [illegible] کے علاوہ ہمارے پاس دوسرا اور کوئی سسٹم امتحانات کا نہیں زبانی امتحانوں سے آپ لڑکے کی حاضر دماغی کا امتحان [illegible] ہیں لیکن اس کی صحیح لیاقت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ ہماری قومی گورنمنٹ جب بھی وجود میں آئے گی تو ان مسئلوں پر غور کر کے ملک کیلئے جامع تعلیمی اسکیم تیار کرے گی۔

نیشنل سروس لیبر ٹریبونل

گورنمنٹ آف [illegible] کی بیسویں [illegible] اسکیم کیواسطے امیدواروں کے نام کی سفارش کرنے [illegible] یو۔ پی نیشنل سروس لیبر ٹریبونل نے صوبہ کے مل مالکان [illegible] کارخانہ والوں سے درخواست کی تھی۔ نئے بیچ کے جا[illegible] تاریخ بعد میں اعلان کی جائیگی، گورنمنٹ آف انڈیا [illegible] ڈپارٹمنٹ کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم کے تربیت یافتہ اُمید[illegible] کو بھی لے لینے کا فیصلہ کیا ہے، ان کے واسطے صرف [illegible] سال کی پرکٹیکل ٹریننگ کی ضرورت ہے، شیڈول [illegible] کے اُمیدواروں کے لئے صرف دو سال کی ورکشاپ [illegible] ہونا لازمی ہے۔

پہلے کی طرح تمام ہندوستان سے ۵۰ اُمید[illegible] علاوہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۲۵ اُمیدواروں کو [illegible] میکینیکس اور اسسٹنٹ فورمین الیکٹرک ویلیپرس [illegible] کے لئے بھیجا جائیگا۔ ان پرائیویٹ فرموں کے [illegible] لئے جائیں گے جو قومی ضروریات کے کام کر رہی [illegible] اُمیدوار بھیجنے والی فرموں کو ان امیدوار[illegible] پرانکی بازاری قیمت کے مطابق تنخواہ دینا پڑیگی [illegible] درخواستیں ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء تک ٹریبونل [illegible] آنا چاہیئے۔ ۵ فروری کو ۱۰ بجے صبح امیدوار[illegible] چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کے دفتر [illegible] نواب گنج کانپور میں ہوگا۔ درخواست کا فارم [illegible] سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

[illegible] چودھری خلیق الزماں کی صدارت میں یو۔ پی [illegible] پارلیمنٹری کمیٹی بنائی تھی اسکی نکتہ چینی کرتے ہو[illegible]

سنگ گل

زمانہ قدیم کے شاعروں کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ پُرانے زمانہ میں حسین وجمیل عورتیں اپنے تبسم سے لوگوں کے دلوں پر بجلیاں گرایا کرتی تھیں جب چلتی تھیں تو قبر سے مُردے کفن پھاڑ پھاڑ کر ان سے باتیں کیا کرتے تھے اور ان کی آنکھ میں اس بلا کا جادو تھا کہ آنکھ ملاتے ہی دل چُرالیتی تھیں چنانچہ کسی شاعر کا شعر ہے ؎

ایسی چوری کا پتہ خاک لگائے کوئی
سامنے بیٹھ کے جب دل کو چُرائے کوئی

ایک دوسرا شاعر اسی دل کی چوری کا مرثیہ پڑھتے ہوئے لکھتا ہے کہ ؎

دل عاشق کو لے کر چل دیئے
ان حسینوں کی صفائی دیکھنا

گویا یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ پہلے زمانہ کی حسین وجمیل عورتیں صرف دلوں پر ڈاکہ ڈالا کرتی تھیں لیکن اخبارات کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ آج کل حسین وجمیل عورتیں مردوں کے دلوں کے بجائے ان کی جیب پر ہاتھ صاف کر رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ یو۔پی کے ایک عشق باز نوجوان نے تھانہ میں رپٹ لکھوائی ہے کہ دو عورتیں نہایت عیاری کے ساتھ گھر میں گھُسیں اور مال وزر لیکر چلتی بنیں۔ نوجوان کا بیان ہے کہ یہ عورتیں اس کے مکان کے گرد چکر لگا رہی تھیں، جب نوجوان نے ان عورتوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا کہ تم کون ہو تو انھوں نے بتایا کہ ہم پردیسی ہیں چاہتے ہیں کہ کوئی بھلا آدمی ہم کو ایک رات کے لئے پناہ دیدے۔ رنگیلے نوجوان نے جوان کی آن بان دیکھی تو لٹو ہو گیا اور دونوں عورتوں کو اپنے کمرہ میں لے آیا جو مکان سے علیحدہ تھا، دونوں کے ساتھ نہایت لطف کے ساتھ رات بسر کی لیکن ان عورتوں نے نہ جانے نوجوان کو پان میں ڈالکر کیا کھلا دیا کہ سر و پا کا ہوش نہ رہا صبح کو جب ہوش آیا تو پتہ چلا کہ جیب صاف ہے، بٹوا خالی ہے، کمرہ کا تمام سامان غائب ہے۔

اسی قسم کی چند عیار عورتوں کو حال ہی میں لاہور پولیس نے ضلع جہلم کے دیہات میں چھاپے مار کر گرفتار کیا ہے۔ ان عورتوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ کسی راستہ چلتے بچہ کو اپنا بچہ ظاہر کر کے کسی دوکان پر بٹھا دیتی تھیں، اور قیمتی سامان گھر پر دکھانے کے بہانے سے لے آتی تھیں یا دوکاندار کے آدمی کو ساتھ لاکر اس پر ڈورے ڈالنا شروع کر دیتی تھیں اور پھر خود ہی شور مچا کر اسے گرفتار کرا دیتی تھیں اور مال سارا ہضم کر جاتی تھیں معلوم ہوا ہے کہ ان مہ پارہ عورتوں کی تعداد ایک درجن سے زیادہ ہے یہ سب کی سب بے حد خوبصورت ہیں اور اس وقت تک سیکڑوں دوکانداروں کی حجامت بنا چکی ہیں۔

ان دلچسپ مگر عبرت انگیز واقعات سے اندازہ لگا لیجئے کہ ہندوستان کی وہ عورتیں جن کے تیر مژگاں اور کمان ابرو کی شاعر شکایتیں کیا کرتے تھے اور جو کسی زمانہ میں محض عشاق کے دلوں کو چُرایا کرتی تھیں انھوں نے کس طرح مال وزر اور نقدی پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے۔

سر چھنی لال مہتہ کا بیان

کراچی۔ یکم جنوری، سر چھنی لال مہتہ لیڈر ہندوستانی ڈیلی گیشن بین الاقوامی بزنس کانفرنس نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے کے انٹرویو کرنے پر کہا کہ ہمارے ڈیلی گیشن نے کانفرنس کے سامنے ہندوستان کا نظریہ پیش کیا اور اس کی قدر کی گئی ہندوستانی ڈیلی گیشن کی کامیابی کی سند میں آپ نے ڈاکٹر ہنری گریڈی لیڈر امریکن ڈیلی گیشن کا یہ مقولہ پیش کیا کہ ہندوستانی ڈیلی گیشن نے نہ صرف شیر کی دم مروڑ دی بلکہ اس کی وجہ سے عقاب بھی چیخ اُٹھا۔

سر چھنی لال نے کہا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر ہندوستان نے اس کانفرنس میں ڈیلی گیشن نہ بھیجا ہوتا تو ہندوستان ایسے اجتماع کے سامنے اپنا نظریہ پیش کرنے سے محروم رہ جاتا۔ ہندوستان کو آئندہ بھی میری رائے میں ایسے موقعوں پر چوکنا نہ چاہیئے،

ادب لطیف

"او مرے حسین سپاہی!"

از جناب ظفر قریشی صاحب

او جنگی سوار رُک جا! اے حسین سپاہی ٹھہر! روک لے اپنی رتھ کو پھینک دے، اپنے تیر کو مجھے مغلوب کر کے تو کیا لے گا!

دیکھ او جنگی سوار!

شام کی تاریکی پریوں آہستہ آہستہ پیر رکھتی ہوئی آسمان سے اُتر رہی ہے۔

فلک پر میرے خون کی سُرخی جھلک رہی ہے! تو نے مجھے کیوں زخمی کیا؟

میں تو محبت کا گھائل تھا۔ میں تو ایسا شکار تھا جو خود شکاری کے قدموں میں آ گرتا ہے۔

تو نے ناحق تیر چلایا۔ ارے ظالم رتھ سوار! روک لے اپنی خونی رتھ کو، روک لے اپنی تیراندازی کو، تو دن بھر تیر چلاتا رہا ہے، تو تھک گیا ہوگا۔ تیری رتھ صبح سے میدان الفت میں دوڑ رہی ہے، خراب ہو گئی ہو گی، بس بند کر دے، تیر چلانے، روک دے اپنی رتھ کو، مجھے شکار کیوں کرتا ہے؟ میں خود تیرے قدموں میں آ گرتا ہوں۔

اے حسین سپاہی!

تو نے کیوں تیر چلائے؟

میرا دل گھائل کرنے کے لئے تیر بیکار چلائے! میٹھے بولوں کی مار سے ذبح کر دیا ہوتا، اے حسین جنگلی! میں تیرے مندر میں الفت کے چراغ جلاؤں گا۔ اپنے آنسوؤں سے ان چراغوں کو بھروں گا! تجھے اپنے دل کے سنگھاسن پر بٹھا کر تیرے قدموں کو سینہ کی تپش سے گرم کروں گا، اے حسین سوار! میرے تھکے ہوئے بازوؤں اور جسم کو اپنے آغوش میں لے کر دباؤں گا۔

آہ! اے محبوب، اے میرے سپاہی! تو نے مجھے جنگ سے کیوں مغلوب کیا، تو مجھے دیکھ لیتا تو میں مفتوح ہو جاتا۔ گھائل ہو کر تیرے قدموں میں آ گرتا۔ میں خود ہی تیرے پاس آ رہا تھا تو نے اپنی رتھ کے نیچے مجھے کیوں کچل دیا؟ اے حسین سپاہی!

یوروپ کی لڑائی مارچ میں ختم
نئے سال کی پیشگوئی

لندن۔ ۳۱، دسمبر، نئے سال کی پیشگوئیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یوروپ کی لڑائی مارچ میں ختم ہو جائیگی، روسی فوجوں کو جرمنی پر چڑھائی کرنے کیلئے مارشل واسلسکی کے حکم کا انتظار ہے یہ حکم موسم کے اعتبار سے ملیگا ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ ابھی تین ہفتے میں موسم موافق ہو جائیگا جبکہ برف جم جائیگی اور روسی ٹینک اس پر چل سکیں گے، دو مہینے تک یہ صورت رہے گی اس کے بعد برف پگھلنا شروع ہو جائیگی۔ اس عرصہ میں روسی فوجیں بیچ کے مورچہ پر جرمنوں کی طاقت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکیں گی۔ نامہ نگار کا مزید خیال ہے کہ مغرب میں اتحادیوں کے رائن دریا پار کر لینے کے بعد لڑائی ختم ہو سکتی ہے مگر مارچ سے پہلے اتحادی اسے پار نہ کر سکیں گے، فان رنڈشٹٹ کے حملہ سے نقصان بہت ہو رہا ہے مگر اس سے موسم بہار کی لڑائی کا لمبا ہونا لازمی نہیں۔ جب زبردست دو طرفہ مار سے جرمن فوج پامال ہو جائیگی تب بھی اس کے کچھ عناصر مقابلہ کرتے رہیں گے۔

اٹلانٹک چارٹر موجود ہے!

نیویارک۔ یکم جنوری بہر کیف اٹلانٹک چارٹر کا وجود ہے۔ اور اس پر مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزولٹ کے دستخط بھی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ کے ایک ریڈیکانگ نے اس معاہدہ کو جو کہ "پرنس آف ویلز" نامی جہاز میں مرتب ہوا سرکاری دستاویز کی شکل میں عمدہ کاغذ پر چھپوا لیا تھا مسٹر چرچل واشنگٹن آئے تو اس ریڈیکانگ نے مسٹر چرچل سے اس پر دستخط کروا لئے بعد کو پریذیڈنٹ روزولٹ نے بھی اس پر دستخط کر دیئے بس دونوں مصنفوں کا دستخط شدہ فینسی دستاویز جو اٹلانٹک چارٹر کی واحد نقل ہے موجود ہے۔

عالم نسواں

سیاست اور ہندوستانی عورتیں

از محترمہ حمیدہ سلطان صاحبہ

مسز ارونا آصف علی

نازک اندام ارونا آصف علی کو قدرت نے ایسا باعزم دل دیا ہے اور ان کے سیاسی واصلاحی کارناموں کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ ؎

سفینہ چاہیئے اس عمر بیکراں کے لئے

سنہ ۱۹۳۱ء سے انھوں نے سیاسی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی وہ پُرجوش کارکن ہیں۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں کل ہند خواتین کانفرنس جب دہلی میں ہوئی تو مسز آصف علی استقبالیہ کمیٹی کی سکریٹری تھیں جس طرح اس کانفرنس کا انتظام انھوں نے کیا اور اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی، یہ ہم عورتوں کے سیکھنے کی چیز ہے۔ غالباً پانچ سال دہلی ویمنز لیگ کی سکریٹری رہیں۔

سنہ ۱۹۳۹ء میں ایک سیاسی تقریر کرنے کی وجہ سے ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ڈیڑھ سال بعد رہا ہوئیں۔ سنہ ۱۹۴۲ء ۹ / اگست کو ان کے لئے بھی وارنٹ گرفتاری حکومت نے جاری کر دیا لیکن مسز آصف علی اس مرتبہ کچھ ایسی نظروں سے پوشیدہ رہیں کہ ان کا ابھی تک پتہ نہ چل سکا۔

ہر اصلاحی، سیاسی تحریک بھی جس کا تعلق خواتین سے ہوتا ہے اکثر اس کی محرک مسز آصف علی ہوتی ہیں۔

رشیدہ باجی

پنجاب کی مشہور سیاسی خواتین کارکن میں سے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ برقعے سے سب کام کرتی ہیں۔ اسمبلی میں ان کی دھواں دھار تقریریں اکثر بڑے بڑے مردوں کو بھی لاجواب کر دیتی ہیں پنجاب اسمبلی کی ممبر ہیں۔

بیگم شاہ نواز

سر محمد شفیع کی صاحبزادی اور میاں شاہ نواز بار ایٹ لا کی بیگم صاحبہ ہیں۔ قومی وملکی کاموں میں بہت دنوں سے حصہ لے رہی ہیں۔ انکی سیاسی قابلیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ دو مرتبہ جنیوا کانفرنس میں ہندوستانی خواتین کی جانب سے نمائندہ بنکر گئیں۔

بیگم زبیدہ رحمان

آسام کونسل کی نائب صدر ہیں اور مسلم لیگ کی نائب صدر ہیں اور مسلم لیگ کی پُرجوش ممبر۔ انکی متاثر کن تقاریر عملی جذبے کو دلوں میں اُبھار دیتی ہیں، انکی اصلاحی اور قومی خدمات کی تمام آسام میں دھوم ہے۔

لڈّو رانی

اس دلیر خاتون کی داستان بجائے خود عورت کے لئے سبق ہے سولہ سال کی الھڑ عمر میں اس کو انقلاب پسند خیالات کی وجہ سے جیل میں بند کر دیا گیا ہے اور پندرہ سال سے شدائد زنداں بھگت رہی ہے لیکن نہ تیوری پر بل ہے نہ استقلال میں فرق، حکومت کی بیوقوفی اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ ایک الھڑ کمسن لڑکی کی باغیانہ اسپرٹ سے ڈر کر اس کو قید کر دیا۔ یہ فخر آسام کو حاصل ہے کہ اس میں ایک ایسی دلیر خاتون ہے۔ ؎

ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

ستیہ وتی

دہلی کی مشہور کانگریس ورکر ہیں۔ کئی مرتبہ جیل جا چکی ہیں۔ شعلہ بیان مقررہ ہیں۔ اب بھی اور کانگریسی لوگوں کیساتھ گرفتار کر لیا گیا، بدنصیب لیکن بہادر ستیہ وتی نے اس قید خانہ میں اپنی اکلوتی بیٹی کو کھو دیا ہے، خود بھی وہ سل کے نامراد مرض میں مبتلا ہیں لیکن آفریں ہے اس خاتون پر کہ اس عالم میں بھی خدمت قوم کا جذبہ کم نہیں ہوا ہے زندگی بیشک انکی ہے اور یہ قوم کیلئے باعثِ زندگی ہیں۔

ڈاکٹر سوشیلا نائر

سیاسی کاموں میں ہمیشہ مصروف رہتی ہیں گاندھی جی کی علالت اور برت کے زمانے میں انکی تیمارداری ڈاکٹر سوشیلا ہی کرتی ہیں۔

بچوں کی دنیا

روپے کی دُکھ بھری کہانی

از جناب سلطان احمد کلکتوی علیگڈھ

پیارے بچو! آج ہم آپ کو ایک دلچسپ کہانی سُناتے ہیں غور سے سُنئے!

ایک آدمی کہیں جا رہا تھا راستے میں اُسے ایک روپیہ ملا اُس نے فوراً اُسے اُٹھا لیا اور آگے چلدیا تھوڑی دیر بعد اُس کے ہاتھ کو پسینہ آگیا یہ بیوقوف سمجھا کہ روپیہ رو رہا ہے، کہنے لگا کہ روپے! تو کیوں روتا ہے؟

روپے نے جواب دیا "کہ مجھ پر بڑی مصیبت آپڑی ہے اگر آپ کسی پیڑ کے نیچے آرام کرنے بیٹھ جائیں تو میں آپ کو اپنی دکھ بھری کہانی سنا دوں"۔

آدمی ایک آم کے پیڑ کے نیچے بیٹھ گیا اور روپے نے یوں کہنا شروع کیا:۔

میری پیدائش ایک پہاڑ کے نیچے ہوئی جسے آپ کان کہتے ہیں۔ مجھے سرکار کے ظالم کارندوں نے نہایت بے دردی سے کان کھود کر نکالا۔ اس وقت میرا تنا میلا کچیلا تھا کہ میرے بدن پر مکھیاں تک نہ بیٹھ سکتی تھیں، اس کے بعد مجھے ٹکسال گھر بھیجدیا گیا وہاں مجھے نہلایا دھلایا گیا اور صاف کپڑے پہنا دیئے گئے۔ دو تین دن تو میں مہمان رہا پھر میری حجامت بننا شروع ہوئی اور ایک آدمی نے ہتھوڑوں سے میری کمر کو کوٹنا شروع کر دیا کبھی گرم کرتا کبھی میری کمر سہلاتا غرض اس نے بہت دنوں میں مجھے میری اس صورت میں جیسی تم دیکھ رہے ہو تبدیل کیا اور پھر مجھے خزانے میں بھیجدیا۔

یہاں مجھ جیسے میرے بہت سے بھائی بند تھے کچھ میری طرح تمیزدار تھے اور نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے، اور کچھ گنوار تھے۔ جو اُس تواضع کو جو ٹکسال گھر میں کیگئی تھی بھول گئے تھے، کیونکہ اُنھوں نے کپڑے میلے کرلئے تھے، ایک مدت تک میں وہیں پڑا رہا اور اپنے ہمجولیوں کے ساتھ برابر کھیلتا کودتا رہا۔ ایک دن خزانچی نے مجھے میرے اور میرے بھائیوں کے ساتھ ایک لالہ جی کو دیدیا۔ لالہ جی نے ہم سب کو ایک تھیلی میں قید کر دیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ تھیلی کا منہ ایسا کسا ہوا تھا کہ سانس تک لینے کی گنجائش نہ تھی ہم سب نے پریشان ہو کر لالہ جی کے حق میں بددعا کرنی شروع کی، خدا نے ہماری بددعا قبول کی اور جنگل میں سے ڈاکوؤں کا ایک گروہ لالہ جی پر ٹوٹ پڑا اور اس نے لالہ جی سے وہ تھیلی چھین لی جس میں ہم قید تھے۔

تھیلی لے کر ڈاکوؤں نے ہمیں آپس میں تقسیم کرنا شروع کیا، بدقسمتی سے میں گر پڑا اور تمھارے ہاتھ لگ گیا۔ اب میں روتا ہوں اور مجھے اپنے بھائیوں کی جُدائی کا صدمہ ہے نہ معلوم وہ کہاں اور کس حال میں ہوں گے۔

روپیہ ابھی یہیں تک کہنے پایا تھا کہ پیڑ سے ایک کچا آم اُس آدمی کے سر پر گرا جس سے اُس کا سر جھنا گیا، چوٹ لگتے ہی وہ آدمی روپیہ کو مٹھی میں دبا کر ایسا بھاگا کہ گھر جا کر ہی دم لیا۔

آسٹریا کی قسمت کا فیصلہ کیا ہوگا

لندن۔ ۳۱، دسمبر، بوڈاپسٹ کا خاتمہ قریب آ رہا ہے اور یہ سوال اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ آیا آسٹریا جرمن جوا اپنے کندھوں سے اُتار پھینکے اور اتحادیوں میں شریک ہو جائے گا۔ اگر آسٹریا نے اتحادیوں کی دوستی قبول نہ کی تو اسے لڑائی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اتحادی اعلان کر چکے ہیں کہ وہ آسٹریا کو جرمن حملہ کا پہلا شکار سمجھتے ہیں۔

جرمنوں کا نیا سمندری ہتھیار

لندن۔ یکم جنوری، جرمنوں نے نیا سمندری ہتھیار بنایا ہے انھوں نے ایک ایسی چیز بنائی ہے جو برطانیہ کے کنارے یو، بوٹوں کے پیچھے دو ہزار گز کے فاصلہ پر چھوڑ دیجاتی ہے، اسمیں سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسی یو، بوٹ سے نکلتی ہے اتحادی جہازوں میں آواز معلوم کرنیکا جو آلہ لگا ہے وہ نئی آواز سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ جن سمندروں میں برطانیہ کے گشتی جہاز گھومتے رہتے ہیں وہاں جرمن یہ نئی ترکیب استعمال کر رہے ہیں۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں میں عشق بازی

فلمی مبصر کا یہ مضمون اس لحاظ سے بہت اہم ہے کیونکہ اس مضمون نے ہندوستانی فلمسازوں اور ہندوستانی فلموں کی ایک بہت بڑی کمزوری پر روشنی ڈالی ہے توقع ہے کہ فلمی حلقوں کیلئے یہ مضمون مفید اور دلچسپ ثابت ہوگا۔

ہندوستانی فلموں کو بغور دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی فلموں میں عشق بازی لازمی اور ضروری خیال کی جاتی ہے چنانچہ سوشل فلموں سے لیکر تاریخی فلموں تک میں عشقبازی سب سے زیادہ نمایاں دکھائی دیتی ہے گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے فلمسازوں کے نزدیک کوئی فلم اس وقت تک مکمل خیال ہی نہیں کیا جاتا جب تک کہ اس میں عشق بازی کا عنصر نہ شامل کر دیا جائے۔ ہندوستان کے فلمسازوں کو عشق بازی سے اس درجہ لگاؤ ہے کہ اگر کسی تاریخی تصویر میں عشق بازی پیدا کرنے کے امکانات نہ ہوں تو یہ فرضی کردار ٹھونس کر تاریخی تصویر کو بھی عاشقانہ تصویر بنا ڈالتے ہیں خواہ ان کے ایسا کرنے سے تاریخ مسخ ہی کیوں نہ ہو جائے۔

ہندوستانی تصاویر میں "عشق بازی" کی یہ وبا اب رفتہ رفتہ ایک نیا پہلو اختیار کر رہی ہے جو عوام کے اخلاق کے لئے بے حد مضر ہے۔ اب عشق بازی کے ساتھ ساتھ عیاشی کی بھی نمائش شروع ہو گئی ہے یعنی اس سے قبل تو حسن وعشق کے افسانوں کو احتیاط کے ساتھ تیار کیا جاتا تھا اور کوشش کی جاتی تھی کہ حسن وعشق تہذیب کے دائرہ سے آگے نہ بڑھے لیکن اب تہذیب کو بالائے طاق رکھ کر نفسانیت اور شرمناک اختلاط کے بھی مناظر دکھائے جانے لگے ہیں محض اس لئے تاکہ عوام کے پست جذبات کو حرکت میں لاکر فلموں کو تجارتی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ کامیاب بنایا جا سکے، گویا اس سے قبل تو محض "زہر عشق" کی کہانی پیش کی جاتی تھی اور اب زہر عشق کے ساتھ ساتھ "کوک شاستر" بھی۔

ہندوستان کے وہ فلمساز جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ فلموں کی واحد کامیابی کا ذریعہ حسن وعشق کے پست جذبات ہیں، کیا انھوں نے کبھی غیر ملکوں کی ان عجیب وغریب فلموں کو بھی دیکھا ہے جو تمام دنیا میں تہلکہ برپا کر چکی ہیں اور جن میں سے ہر ایک فلم کی آمدنی کروڑوں پونڈ تک پہنچ چکی ہے۔

فلم بیں طبقہ اس چیز سے بخوبی واقف ہے کہ امریکہ کے فلمسازوں نے پچھلے دنوں "فرنکنسٹین" کے نام سے ایک عجیب وغریب فلم پیش کی تھی جس میں اُنھوں نے یہ دکھایا تھا کہ بنی نوع انسان اگر چاہے تو مُردہ انسانوں کو زندہ کر کے ان میں نئی طاقت اور زندگی پیدا کر سکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ سائنس کے ذریعہ دوبارہ پیدا کئے ہوئے انسان دنیا کے لئے ایک مستقل مصیبت بن جاتے ہیں اسی طرح امریکہ کی ایک فلم کمپنی نے "نہ دکھائی دینے والے انسان" کی عجیب وغریب کہانی کے تخیل کو بڑی ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا تھا، ایک دوسرے فلمساز نے روحوں سے متعلق ایک ایسی عجیب وغریب فلم بنائی تھی جس نے کہ ساری دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب امریکہ اور دوسرے ممالک کے فلمساز فلموں کے ذریعہ عجیب وغریب تخیلات پیش کر سکتے ہیں تو ہندوستان کے فلمساز محض حسن وعشق کے فرسودہ موضوع میں اُلجھ کر کیوں رہ گئے ہیں، کیا یہ ہندوستان کے فلمسازوں کی نااہلیت کا کھلا ہوا ثبوت نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں فلمسازی بنئے کی ایک دوکان بن کر رہ گئی ہے جس کا مقصد اس سے زیادہ نہیں ہے کہ روپیہ کمایا جائے، چنانچہ ہندوستان کے فلمسازوں کو جب تک حسن وعشق کی فرسودہ کہانیوں اور کوک شاستری فلموں کے ذریعے پیسے ملتے رہیں گے، وہ نہ تو کوئی نیا تخیل پیش کرنے کو تیار ہیں اور نہ اپنی فلموں میں انوکھا پن پیدا کرنے کی کوئی ضرورت سمجھتے ہیں، حالانکہ ہندوستان کی فلمی صنعت کے ترقی کر لینے کے بعد ہندوستان کے فلمسازوں کا فرض یہ تھا کہ وہ نئے نئے تخیلات ملک کے سامنے پیش کرتے اور فلموں کے معیار کو زیادہ سے زیادہ بلند کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ جدوجہد سے کام لیتے۔

اقوال زریں

افکار!

فکر کو بطور مہمان کے بلاؤ تو وہ جلد تمہارے گھر کی مالک ہو جائے گی۔ (بووی)

فکر سے کسی مرض کا علاج نہیں ہوتا بلکہ وہ لاعلاج مرضوں کو اور زیادہ خراب کر دیتی ہے۔ (شیکسپیر)

جو لوگ افکار سے دنیا مول لیتے ہیں وہ گویا دنیا کو کھو بیٹھتے ہیں۔ (شیکسپیر)

افکار دور کرنا آلام کے دور کرنے سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ وقت سے آلام مر جاتے ہیں اور افکار کو ترقی ہوتی ہے۔ (رکٹر)

فکر سے نہ صرف ہماری نیکیاں اور خوبیاں بڑھتی ہیں بلکہ ہماری دائمی مسرتیں بھی اسی سے پیدا ہوتی ہیں (ٹمس)

شب کو افکار مثل اپنے لباس کے اُتار ڈالا کرو اس سے دن کی محنت آرام سے بدل جائے گی اور دوسرے دن کام بہت مزے سے ہوگا۔ (کو آرلے)

اگر افکار کے ساتھ بستر پر جاؤ گے تو اس طرح سوؤ گے کہ گویا کوئی بوجھ تمہاری پیٹھ پر ہے۔ (ایملی برٹن)

خدائے تعالیٰ نے اُمید اور خواب کی نعمتیں اسلئے بخشی ہیں کہ افکار دنیوی کا معاوضہ ہو جائیں۔ (والٹیر)

موج تبسم

مسز اسمتھ نے اپنے پڑوسی کے چھوٹے لڑکے سے کہا:- ٹامی، ذرا بھاگ کر یہ پارسل بس میں رکھدینا۔

ٹامی نے پوچھا:- کونسی بس میں؟

کسی بس میں بھی ڈالدو یہ میرے خاوند کا کھانا ہے اور وہ اس دفتر میں کام کرتا ہے جہاں کھوئی ہوئی چیزیں جمع رہتی ہیں۔

ایک سہ پہر کو ایک ریچھ کی غراہٹ براڈ کاسٹ (نشر) کیا گیا۔ بعض گھروں میں چھوٹے بچوں نے کہنا شروع کر دیا کہ آج ابا جان جلدی گھر آ گئے ہیں۔

قطب شمالی کے کھوج لگانے والے نے کہا، جہاں ہم تھے وہاں سردی کی اس قدر شدت تھی کہ موم بتی کی روشنی تک جم جاتی تھی اور ہم اسے بجھا بھی نہ سکتے تھے، اس کے دوست نے کہا یہ تو کچھ بھی نہیں، جہاں ہم تھے وہاں سردی کی شدت کا یہ حال تھا کہ جو الفاظ ہم منہ سے نکالتے تھے وہ برف کے ڈلے بن کر نکلتے تھے اور اس لئے ہم انھیں گرم کرتے تھے تاکہ یہ معلوم کریں کہ ہم کیا باتیں کیا کرتے تھے۔

دلچسپ معلومات

پچاس گھنٹے تک تلوار گھماتا رہا

آپ یہ سنکر حیران رہ جائیں گے کہ بمبئی کے ایک ۲۴ سالہ نوجوان نے تیراکی کا ایک ایسا عجیب و ریکارڈ قائم کیا ہے جس کی مثال شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں مل سکے۔

اس نوجوان کا نام نظام الدین ہے اور وہ شہرۂ آفاق اُستاد عبدالسلام خاں کا شاگرد ہے، یہ نوجوان جمعہ کی صبح سے اتوار تک برابر مسلسل پچاس گھنٹے پانی میں تیرتا رہا اور تلوار گھماتا رہا، گویا اس نوجوان نے دنیا کے سامنے پیراکی کا ایک عجیب وغریب ریکارڈ پیش کر کے رکھدیا ہے۔

سارجنٹ ایک رنگروٹ سے تفصیلات پوچھ رہا تھا۔

رنگروٹ:- ہاں جناب! ● بچے بھی ہیں؟

ہاں جناب! ۵ لڑکیاں اور ۴ لڑکے، ایک دم ملا کر نو؟

نہیں صاحب، بیک وقت ایک۔

میں سوچ رہا ہوں کہ اپنی بیوی کی سالگرہ کیلئے کیا چیز خریدوں؟

"اپنی بیوی ہی سے پوچھ لو"

خدا بچائے! جو چیز وہ طلب کرے گی اس کے خریدنے کی مقدرت مجھ میں کہاں ہے؟

انڈین سائینس کانگریس کا سالانہ اجلاس

ناگپور۔ ۲ جنوری، آج انڈین سائنس کانگریس کے اجلاس میں سر شانتی سروپ بھٹناگر کا صدارتی ایڈریس پروفیسر ایس این بوس نے پڑھا۔

سر شانتی سروپ نے لکھا کہ انگلستان کا دورہ کرکے میری آنکھیں کھل گئیں کہ وہاں سائنس نے کتنی ترقی کی ہے لیکن یہ افسوس کا مقام ہے کہ اس بیداری کے لئے ایک خونچکاں جنگ کی ضرورت ہوئی، انگلستان میں ہمارے دورے کو ہر شخص نے انگلستان اور ہندوستان کے درمیان بہتر تعلقات کا پیش خیمہ قرار دیا۔

انگلستان کے تاثرات بیان کرتے ہوئے سر شانتی سروپ نے لکھا کہ جنگ کے بعد کی صنعتوں میں ریسرچ کا خاص حصہ ہوگا اگر ہندوستانی صنعتوں کو ترقی کرنا ہے (اور یقیناً انھیں کرنا ہے) تو اس ملک ریسرچ پر کافی خرچ کرنا چاہیئے، یہ تو ظاہر ہی ہے کہ ہندوستان کی قومی ترقی کیلئے ایک قومی حکومت کی ضرورت ہے جو عوام کی نمایندہ ہو لیکن آج اگر ہندوستان میں ایسی حکومت قائم نہیں ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہاں مزدور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ دھرے مستقبل کے انتظار میں بیٹھے رہنا چاہیئے، مجھے افسوس ہے کہ اس سرزمین کے امیر اور عقلمند لوگوں نے زراعت وغیرہ کو ترقی دینے کیلئے وہ کچھ نہیں کیا جو وہ کر سکتے تھے۔

سر شانتی سروپ نے ہندوستان میں یورپین دوستوں سے اپیل کی کہ وہ ہندوستان کے قدرتی حوصلوں میں امداد دیں تاکہ ہندوستانی بڑے پیمانہ پر اپنی صنعتوں کا خود انتظام کریں۔ آپ نے یہ بھی تجویز کی کہ کونسل آف اسٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کے ممبروں کو ایسا ہی ایک ادارہ بنانا چاہیئے جیسے انگلستان میں پارلیمنٹری سائنٹفک قائم ہے اس طرح پر وہ سائنس زراعت غذا وصحت وغیرہ کے تمام مسائل حاضرہ سے باخبر رہیں گے۔

سر شانتی سروپ بھٹناگر نے اس ایڈریس کے آخر میں لکھا کہ ہمارے دورہ برطانیہ کے نتیجہ کے طور پر حکومت کو اس کی ترغیب دینا ممکن معلوم ہوتا ہے کہ صیغہ سائینس میں ہم سے باہمی ربط رکھنے والے افسر واشنگٹن اور لندن میں اور اگر ممکن ہو تو ماسکو میں مقرر کئے جائیں تاکہ ان ملکوں میں سائنس کی جو زبردست ترقی ہو رہی ہے ان سے ہندوستانی سائنسدانوں اور حکومت ہند کے محکموں کا رابطہ رہے۔ ان عہدوں پر ہندوستان کے وہ سائنسدان رکھے جائیں جنھیں نمایاں حیثیت حاصل ہو ممکن ہے کہ وہاں صنعتی محکموں اور یونیورسٹیوں میں ہمارے بہت سے سائنس کے طلبا اور مستریوں کو داخلہ مل جائے۔

پرل بندرگاہ ۔۴ جنوری ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ۳ جنوری کو امریکی ہوائی جہازوں نے فارموسا کے ٹاپو پر حملہ کیا۔

افسانہ

سہاگ کی آخری رات
عورت کے احساسات اور جذبات کا مرقع

(از جناب مہر پردیپا صاحبہ)

اپنے کمرے کی کھڑکی سے وہ آنگن کا منظر دیکھ رہی تھی، چوڑیوں والی چوڑیوں کا گٹھر کھولے بیٹھی تھی ساس دونوں بہوؤں کو لئے بیٹھی تھیں، تہوار کا سرا تھا چوڑیوں کا مول تول ہو رہا تھا، اسے چوڑیاں پہننے کے لئے نہیں بلایا گیا۔ ایک ٹھنڈی سانس لیکر وہ کھڑکی پر سے ہٹ آئی۔ اپنی خالی کلائیوں پر اس کی نظر گئی تو دل بھر آیا، آنکھوں میں آنسو آ گئے ہوا سے سوکھے بالوں کی ایک لٹ چہرے پر آ گیا، اس نے ایک ہاتھ سے بالوں کی لٹ ہٹاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے گیلی آنکھوں کو پونچھتے ہوئے سوچا ایک دن وہ بھی تھا جب دوسری بہوؤں کے ساتھ مجھ کو بھی تہوار پر چوڑیاں پہننے کے لئے ساس بڑے چاؤ سے آواز دیتی تھیں مگر آج؟ وہ نہیں رہے تو ہماری دنیا ہی اُجڑ گئی اسے ایسا معلوم ہوا گویا اس کا تصور اسے گذشتہ زندگی کے سہانے مناظر کی طرف کھینچے لئے چلا جا رہا ہے۔

ایک دن وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ جس کا شوبھا کے یہاں آنا جانا تھا وہ شوبھا کے یہاں آئے تھے، ایم۔ اے پاس کر چکے تھے ایل ایل بی کر رہے تھے، بھیا نے شوبھا سے کہا ذرا پان کا ایک ٹکڑا تو دے جاؤ۔ چینی کی پلیٹ میں پان لے کر وہ کمرے میں داخل ہوئی پرتاب نے اسے نگاہ بھر کر دیکھا، شوبھا نے بھی انھیں دیکھا ایک بار۔ کتنے اچھے معلوم ہوئے وہ، پلیٹ میز پر رکھ کر وہ لوٹ آئی۔ مگر سچ پوچھو تو وہاں سے ہٹنے کو اس کا جی نہیں چاہتا تھا۔ اس روز تمام وقت تک اور اس کے بعد بھی کئی دن تک اس کے دل میں ایک آرزو کروٹیں لیتی رہی۔ کاش ایسا ہوتا کہ وہ میرے ہو جاتے اور میں۔ اُن کی۔ پھر جب اس نے سُنا کہ اُس کے والد بھیا کے کہنے سے ان کے ساتھ پیغام دینے کیلئے سلسلہ اُٹھا رہے ہیں تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ مگر دوسرے ہی دن ایک ایسی خبر ملی جس نے اس کے دل کے ارمانوں کی گرمی کو یک لخت بجھا دیا۔ معلوم ہوا کہ ان کے والد سے کہا گیا تھا مگر انھوں نے رشتہ کرنے سے انکار کر دیا مگر بجھی ہوئی چنگاری دو تین دن بعد پھر چمک اُٹھی۔ پتہ چلا وہ اپنے والد کے خلاف ہیں۔ کہتے ہیں میں شوبھا سے ہی شادی کرونگا۔

میکے سے رخصتی، سسرال آنا، وہ پہلی رات رنگیلی، ارمانوں سے بھری ہوئی، اُسی برس وہ وکالت کے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ وہ اسے کتنا پیار کرتے تھے وہ خود کو کتنی خوش نصیب سمجھتی تھی، دعائیں کرتی تھی سب کو ایسا ہی پتی ملے مگر کبھی کبھی ایک وسوسہ دل میں پیدا ہوتا تھا۔ مُنگھ بھری یہ گاگر، کہیں یہ حالات کی ٹھیس سے چھلک نہ پڑے، ٹوٹ نہ جائے۔

وہ تہوار کا موقع۔ اسے بعض کاموں کی وجہ سے سسرال ہی میں رہ جانا پڑا تھا۔ سارے دن وہ ہوا میں اُڑتی رہی، دل خوشی سے اُچھلا پڑ رہا تھا۔ زندگی کے مطلع پر دور دور تک کہیں تشویش کا غبار تک نہ تھا۔ خوشی دل میں گلکاریاں مار رہی تھی، زندگی اس کے بھرے گلاس کی طرح تھی، اُمنگیں رنگیلی تتلیوں کی طرح من میں البیلی اڑان سے مٹکتی پھرتی تھیں، انھوں نے اپنے ہاتھ سے اس کا بناؤ سنگار کیا اور رنگین چوڑیاں پہنائیں۔

"اس وقت تو تم پری معلوم ہو رہی ہو"

"بس رہنے بھی دو"

"سچ کہتا ہوں"

"پریاں آسمان پہ رہتی ہیں یہ تو دنیا ہے"

وہ ہنس پڑے، شوبھا کی چوڑیوں سے کھیلنے لگے، دفعتاً کمرے کا دروازہ کھل جانے سے شوبھا کا سلسلہ تصورات ٹوٹ گیا، "چھوٹی چاچی"۔

"ہاں" شوبھا نے جلدی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔

میں نے چوڑیاں پہنی ہیں چھوٹی چاچی! دیکھو یہ کیسی ہیں؟

شوبھا کی چاچی نے اپنے دل میں زخم کی سی تکلیف محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "اچھی ہیں"۔

"تم نے چوڑیاں نہیں پہنیں چھوٹی چاچی؟"

"نہیں"

"کیوں نہیں پہنیں؟"

"ایسے ہی"

بتلا دو چھوٹی چاچی! "ایں، تم تو رو رہی ہو چھوٹی چاچی"

رات بھیگ چکی تھی، بادل برس کر نکل گئے تھے، آسمان کے کالے پردے پر تارے جھلملانے لگے تھے، کھڑکی کے سامنے زمین پر چٹائی پڑی تھی، شوبھا اس چٹائی پر پڑی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی، وہ سوچ رہی تھی، یہ زندگی اس طرح جینا، ایک قید ہے کیا میں اس قید سے نکل نہیں سکتی؟ مگر قید سے نکل کر کہاں جائے گی؟ اسے فوراً پرمود کا دھیان آگیا، وہ سسرال کا دور کا رشتہ دار تھا، آتا جاتا تھا، مالدار باپ کا لڑکا۔ تعلیم یافتہ، مہذب، باتمیز، ہنس مکھ، من چلا، وہ دل کی قدر کر سکتا ہے، اکثر اس سے باتیں چیتیں کرتا ہے، مگر اس نے کبھی اس سے کوئی گری ہوئی بات نہیں کی، پرتاب کی موت کے ایک برس بعد ایک دن اس نے اپنا دل کھول کر شوبھا کے آگے رکھدیا تھا، وہ شوبھا کے کمرے میں آیا اور اس کے سامنے ایک خط رکھ کر چلا گیا۔

"تمھیں میں کیوں چاہتا ہوں، یہ میں نہیں بتا سکتا میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ تم جیسی عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی، میں سمجھتا ہوں کہ تمھیں پاکر میری زندگی آرام اور راحت کا گہوارہ بن جائے گی، تم میری بن سکو گی شوبھا؟ میں آزاد ہوں، کوئی میرے ارادوں اور ارمانوں پر پابندی نہیں لگا سکتا اور تم بھی آزاد ہو۔ میں کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا میں تمکو وچن دیتا ہوں، تم سے بیوفائی کرنے کی بہ نسبت میں مرجانا زیادہ پسند کروں گا"۔

تیسرے دن آیا تو بولا۔ "جواب لینے آیا ہوں"

"جواب"

"ہاں، جواب"

"تم جو کچھ چاہتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے"

"یہ میں نہیں مان سکتا"

"نہ ماننا چاہو تو نہ مانو"

"تم نے ابھی جواب نہیں سوچا ہے تو چاہے جتنا وقت لے لو، اور سوچ لو"

پرمود کی باتوں کا خیال کرتے ہوئے اسے ایسا معلوم ہوا گویا شوہر کی موت کا منظر اس کی آنکھوں تلے چلا آرہا ہے۔

کالی اور خوفناک رات، پرتاپ بستر علالت پر پڑا تھا۔ چالیس اکتالیس دن گذر چکے تھے مگر بخار اُترنے کا نام نہ لیتا تھا۔ پرتاپ کا خوبصورت اور سڈول جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا۔

"شوبھا"

"جی"

"اجڑی جا رہی ہے میری دنیا"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"

"بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں، میری دنیا اُجڑ رہی ہے مگر میں آہ! میں بے بس ہوں"

"شانت رہیے، گھبرائیے نہیں، زیادہ بات نہ کیجئے، ڈاکٹر نے منع کیا ہے"

زیادہ باتیں کرنے کی مجھے بھی خواہش نہیں بس ایک بات کہنی چاہتا ہوں، ابھی وقت ہے"

شوبھا کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے۔

... ں پر ایک نظر

جنوری:۔ نئے سال کے پیغامات و خطابات امریکہ کی فوج نیوگنی پہونچ گئی لوزگراڈ پر روسی قبضہ، ارجنٹائنا کا جرمنی و جاپان سے قطع تعلقات، ہندوستان میں یوم آزادی، جرمنی و جاپان کے خلاف لائبیریا کا اعلان جنگ۔

فروری:۔ روسی آئین میں تبدیلی، روسی جمہوریتوں کی علٰحدہ فوج رکھنے اور علٰحدہ سیاسی نمائندگی کا حق۔ جزیرہ سالوسن پر اتحادی فوجیں، نیپر کی لڑائی میں روسیوں کی فتح، ۵۵ ہزار جرمن ہلاک سولہ ہزار دو سو زخمی، اُتری روس میں بھی روسی فتح، سرخ فوج کی ۲۶ ویں سالگرہ، روسی جرمنوں کو اپنی تین چوتھائی اراضی سے نکال چکے صدر ارجنٹائنا کا استعفیٰ، ماتا کستوربا گاندھی کا دیہانت لارڈ ویول کی تقریر۔

مارچ:۔ صدر ارجنٹائنا کا استعفیٰ، بڈوگلیو کی اطالوی حکومت سے روس کے سیاسی تعلقات قائم ہو گئے، اتحادیوں میں اطالوی بیڑے کی حصہ بانٹ، محوری نمائندوں کو ہٹانے سے آئرلینڈ کا انکار، مانس جزیرہ پر امریکہ کی فوج اُتر گئی، روسی فوجیں بسرابیہ میں داخل ہو گئیں، آسام پر جاپانی فوجوں کا حملہ۔ نکولیف پر روسیوں کا قبضہ، سکھالین میں روس نے جاپانیوں کے تیل اور کوئلہ کا حق منسوخ کر دیا۔ جاپانی کمانڈر کوگو ہلاک۔

اپریل:۔ ہندوستان میں قومی ہفتہ رومانیہ میں روسیوں کا داخلہ، روسی فوجیں چیکوسلوویکیہ کی سرحد پر اڈیسہ پر روسیوں کا قبضہ، آزاد کانفرنس کی کمان جنرل ڈی گولے کے ہاتھ میں مارشل بڈوگلیو نئی حکومت اٹلی کے وزیر اعظم بن گئے، آسٹریلیا کی فوجیں نیوگنی میں امریکہ کے امیر البحر فرینک ناکس کا انتقال، مہاتما گاندھی بیمار۔

مئی:۔ مہاتما گاندھی نظر بندی سے رہا، نئی حکومت چیکوسلوویکیا اور روس کا معاہدہ، سباسٹوپول پر روسیوں کا قبضہ، کریمیا پر روسیوں کا قبضہ کینویر پر طا قبضہ جزیرہ مارکس پر امریکن حملہ، امریکن نائب صدر ویلس کا دورہ یوگوسلافیہ کی وزارت میں رد و بدل بابو شیو پرشاد گپت کا دیہانت۔

جون:۔ روم پر اتحادیوں کا قبضہ، شاہ اٹلی نے تخت اپنے شاہزادہ کے حق میں چھوڑ دیا، بڈوگلیو کا استعفیٰ، برطانی اور امریکن فوجیں نارمنڈی میں اُتر گئیں انگلستان پر اُڑن بموں کا حملہ۔ البو میں جرمن فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے روسیوں نے فن لینڈ میں منرہائم لائن توڑ دی جاپانیوں کو آسام کے علاقوں سے نکال دیا گیا، ولپوری پر روسیوں کا قبضہ، چانگشا پر جاپانیوں کا قبضہ، شربوگ پر اتحادیوں کے وٹبسک پر روسی اور ہوگوانگ پر چینی قبضہ، مسٹر روزویلٹ کے مقابلہ میں امریکہ کے صدارتی انتخاب کے لئے مسٹر ڈیوے کی نامزدگی، فن لینڈ سے امریکہ کے تعلقات منقطع۔

جولائی:۔ لبلن بنسک ولنا اور گرڈونو پر لیٹ لٹو بزرسلی پر روسی قبضہ، ہٹلر کو قتل کرنے کی ناکام سازش، روزویلٹ کی صدارتی نامزدگی، جاپان میں نئی وزارت اور بخرو پر امریکن قبضہ۔

اگست۔ نیاگ بانگ پر جاپانی قبضہ، اتحادی فوجیں جنوبی فرانس میں روسی فوجیں بخارسٹ میں سینٹ مالو پر اتحادی قبضہ۔

ستمبر۔ ورڈون سینٹ میہل آر۔ ایس، ڈیپے (فرانس)، انٹورپ ٹورنائی، (بلجیم)، اور ریابر اتحادی قبضہ، روس اور بلغاریہ میں صلح، جرمنی کے خلاف بلغاریہ کا اعلان جنگ، ٹالن پر روسی قبضہ، مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے بارے میں طویل مگر ناکام گفت و شنید۔

اکتوبر:۔ مہاتما گاندھی کی سالگرہ، کستوربا فنڈ میں ایک کروڑ پندرہ لاکھ روپیہ جمع ہوا، پولینڈ میں روس کی فتح، امریکہ اور چین میں ان بن، ہنگری پر روسیوں کا حملہ، مسٹر وِنڈل وِلکی کا انتقال، لینن گراڈ اور ریگا پر روسی قبضہ، اتھنس پر اتحادی قبضہ، جنرل روسیل کا انتقال چیکوسلوویکیا میں روسی فوجیں، روسی فوجوں کا ناروے میں داخلہ آکن فتح ہو گیا، اتھنس میں نئی یونانی حکومت کا قیام۔ چین سے جنرل اسٹل ویل کی واپسی۔

نومبر۔ شکاگو میں بین الاقوامی سول پرواز کی کانفرنس یونان سے جرمنوں کا مکمل اخراج اسٹالن کا اعلان فتح، مسٹر روزویلٹ چوتھی بار صدر امریکہ منتخب ہوئے، انگلینڈ پر جرمنوں کے نوایجاد آلہ وی ۲ کا استعمال ہنگری میں روسیوں کی مزید فتح، امریکہ کی فوجیں جرمنی میں، ٹوکیو پر امریکہ کے ہوائی حملے، چیکوسلوویکیا میں مزید روسی فتوحات، امریکن کیبنٹ سے مسٹر کارڈل ہل کا استعفیٰ مسٹر سٹیفن نئے وزیر مقرر ہوئے، پولینڈ کی لندنی حکومت کا استعفیٰ، ستیارتھ پرکاش پر پابندی کے خلاف سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا جلسہ۔

دسمبر:۔ سار کے علاقہ میں لڑائی۔ جرمن اتحادیوں کو پیچھے ہٹا کر بلجیم کی سرحد کے اندر گھس آئے جرمن فوجیں فرانس کی سرحد پر رومانیہ میں نئی وزارت، یونان میں گڑبڑ، اتھنس پر باغی فوجوں کا قبضہ برطانی فوجوں سے تصادم، یونان میں مسٹر چرچل پر گولی چل گئی، برطانوی پارلیمنٹ کا مسٹر چرچل پر اظہار اعتماد، جاپانی فوج برما میں اور پیچھے ہٹ گئی، روسی فوجیں بوڈاپسٹ میں داخل ہو گئیں، سگفریڈ لائن پر اتحادی حملہ، فرانس اور روس میں الگ معاہدہ، یونان میں ایجنسی قائم ہو گئی، مسٹر چرچل کے مرنے کی غلط خبر، لندن میں مسٹر چرچل کی واپسی، شری کھیدن لال کانگریسی ممبر مرکزی اسمبلی کا دیہانت لارڈ ویول کی مایوس کن تقریر، ہندو مہاسبھا، ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانفرنس فلسفہ کانگریس اقتصادی کانفرنس پالیسی کمیٹی بین الاقوامی ہوائی کانفرنس برلن کانفرنس وغیرہ کے اجلاس۔

امریکہ میں نازی ایجنٹوں کا خطرہ

لندن۔ ۱۳ جنوری، امریکہ میں اٹلانٹک کے تمام ساحل پر گشتی دستے تعینات کر دئے گئے ہیں جو ڈبکنی کشتیوں کے ذریعہ نازی ایجنٹوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں امریکہ میں نازی ایجنٹ اُترنے کا خطرہ ہے۔

امریکی فوج کی تعداد

واشنگٹن۔ ۱۲ جنوری، امریکہ میں فوجی بھرتی کے محکمہ کے ڈائرکٹر نے آج رات اعلان کیا کہ پہلی نومبر سنہ ۱۹۴۴ء کو امریکہ کی مسلح فوجوں کی تعداد ...۱۱۹۰۰۰۰ تھی ان میں سے ۸۱۰۰۰۰۰ فوج میں اور باقی سمندری فوج اور سرحدی گارڈ شامل ہیں۔

یونان نے برطانی شرطیں نامنظور کر دیں

لندن۔ ۱۳ جنوری، اتھنس سے آئی ہوئی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ ای۔ ایل۔ اے ایس نے جنرل اسکوبی کے شرطوں کے جواب میں کہا ہے کہ وہ اس وقت تک ہتھیار نہیں ڈالیں گے جب تک انکی مخالف جماعت ای۔ آئی۔ ایم سے ہتھیار واپس نہیں لے لئے جاتے۔

یونان کے ریجنٹ دماسکنس نے جنرل نکولس پلاسٹراس سے نئی حکومت بنانے کو کہا ہے، جنرل پلاسٹراس نے پیشکش منظور کر لی ہے، اتھنس اور پارس میں لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ ای۔ ایل۔ اے ایس کی فوجوں کا صفایا کیا جا رہا ہے، برطانی فوجوں کو اور کمک پہونچ گئی ہے۔

لندن۔ ۱۲ جنوری، واشنگٹن کے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ روس جاپان کے خلاف لڑائی میں آئیگا انکا کہنا ہے کہ مسٹر ایڈن کے واشنگٹن آنیکے بعد روس اور امریکہ کے درمیان ایک نیا معاہدہ

... کا جسم اکڑنے لگا سانس اکھڑ گیا۔ کسی کے قدموں کی چاپ سن کر شوبھا نے سلسلہ خیال توڑا اور دروازے کی طرف دیکھا گھورے کی ماں!

"ارے گھورے کی ماں"

"ہاں بہو جی"

"میرا ایک کام کر دو گی؟"

"کیوں نہ کروں گی؟"

"چوڑیاں ..."

"چوڑیاں"

"ہاں"

"کیا کرو گی چوڑیاں کا بہو جی؟"

"ضرورت ہے مجھے"

"اچھی بات ہے لادوں گی"

"ابھی لادو۔ یہ لو پانچ کا نوٹ"

"ابھی جاؤں یا دال پیسنے کے بعد؟"

"ابھی چلی جاؤ، دال واپس آکر پیس لینا"

"اچھا"

"اور سنو"

"جی"

"کسی سے یہ بات کہنا نہیں۔"

"نہیں"

رات ... گیارہ بارہ بجے کا وقت ... کا دروازہ بند کر کے شوبھا نے سنگھار کرنا شروع کیا اپنے بالوں میں خوشبودار تیل ڈالا، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنیں، مانگ میں سیندور بھرا۔ چہرے پر کریم ملی پھر پاؤڈر لگایا۔ ہونٹ رنگے، ... ریشمی ساڑھی پہنی، ریشمی جمپر پہنا، عطر لگایا پان کھایا۔

اس طرح سج بن کر وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی، ایسا معلوم ہوا گویا آواز آ رہی ہو کیسی ہے۔ اس وقت تو تم پری معلوم ہو رہی ہو۔ شوبھا کا ایک ایک رونگٹا کپکپانے لگا۔

بڑے اہتمام سے اس نے سیج بچھائی اور اس پر پھول بکھیرے۔ پھر ایک صندوق میں سے اس نے شوہر کا ایک فوٹو نکالا اور سیج پر جا بیٹھی وہ اس فوٹو کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔ بڑی دیر تک وہ اس طرح دیکھتی رہی پھر اس نے اُٹھ کر ایک ٹرنک کھولا اور اس میں سے کچھ نکالکر کھایا۔

صبح ......

"چھوٹی بہو، ارے چھوٹی بہو"

"کوئی جواب نہ آیا"

"آج سوتی ہی رہو گی، کھانا کب بنے گا؟"

"اب بھی کوئی جواب نہیں"

"واہ جی واہ! ساڑھے سات بج چکے ہیں؟ ابھی تک پڑی سو رہی ہے" ذرا جا کر دیکھنا منجھلی بہو"

"دلہن"

"کوئی جواب نہیں"

"دلہن، اے بی دلہن"

"اب بھی کوئی جواب نہیں"

"جیجی جیجی۔ ذرا یہاں تو آؤ"

"کیا ہے؟"

"دروازہ اندر سے بند کیوں ہے روز تو ایسا نہیں ہوتا"

"کواڑ اتارو مردوں کو بلاؤ"

شوبھا سچی سیج پر سو رہی تھی، کبھی نہ اُٹھنے کے لئے۔

ہندوستان میں گیہوں کی درآمد

نئی دہلی۔ ۲ جنوری، ۳۰ دسمبر کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں ہندوستان میں ۳۵ ہزار ٹن گیہوں باہر سے آیا۔

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس

کانپور میں ۲۶ دسمبر کو آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا جو اکیسواں سالانہ اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر جیوراج مہتہ ہوا تھا اور جناب صدر نے جو صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس کا ایک حصہ صداقت ۳۰ دسمبر میں شائع ہو گیا ہے۔ بقیہ درج ذیل ہے:۔

بنگال کے قحط کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس معاملہ میں مرکزی اور صوبجاتی حکومت کی سخت لاپرواہی رہی ورنہ یہ قحط ہرگز پیدا نہ ہوتا۔ اس وقت بھی ملیریا اور کالرا سے لوگ لاکھوں کی تعداد میں مرتے جارہے ہیں۔ ۷۰ فیصدی اموات محض ہیضہ ملیریا سے ہو رہی ہیں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میڈیکل ایسوسی ایشن ایک کور بنا کر جس میں نرسیں، ڈاکٹر وغیرہ شامل ہیں اس موقعہ پر صوبہ کی مدد کے لئے تیار ہے لیکن گورنمنٹ کو اس معاملہ میں زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے ہیلتھ سروے کمیٹی کا جو سر جوزف بھور کی زیر صدارت گورنمنٹ آف انڈیا نے بنائی ہے خیر مقدم کیا جاچکا ہے لیکن اس سلسلہ میں غیر ملکوں سے ماہران کے بلانے کا جو خیال ظاہر کیا جارہا ہے انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن اس کی پُر زور مخالفت کرتی ہے غیر ملکی ماہران کچھ عرصہ کے لئے یہاں آکر ہمیں کوئی مفید مشورہ نہیں دے سکتے اور ان کا تقرر ایک طرح سے ہندوستانی ڈاکٹروں کیلئے توہین کی بات ہے۔ انگلینڈ میں بیورج رپورٹ پر عمل شروع کر دیا گیا ہے جس میں اس اصول کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ صحت عامہ گورنمنٹ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے، ہندوستان میں اوارکر رپورٹ سے ابتدا ہوئی ہے جس میں صرف چار فیصدی آبادی کے لئے ایک بیمہ کی اسکیم تیار کی گئی ہے۔ سرکار کو اس پر ۷۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرنا ہوگا۔ یہ اسکیم حالانکہ بالکل ناکافی ہے پھر بھی ابتدائی خیال سے بری نہیں ہے۔ وقت کے ساتھ اس میں دیہاتوں اور قصبوں کو بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ابھی تو یہی دیکھنا باقی ہے کہ کب اور کس طرح گورنمنٹ اس رپورٹ پر عمل کرے گی۔

ملک میں دوائیوں کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر [illegible] ... لیکن تعجب کی بات ہے کہ دوائیوں [illegible] ... دوران میں ہمارے ملک میں دوائیوں کی جس قدر کمی ہوئی ہے [illegible] شاید کسی ملک میں نہیں ہوئی، کونین [illegible] بھی دشوار ہو گئی اس لئے ہمیں چاہیئے کہ دوائیاں بنانے کے کارخانے کافی تعداد میں کھولیں اور ان کی تجارت کو فروغ دیں۔ گورنمنٹ کا نیا محکمہ جو پلاننگ کے نام سے مشہور ہے جب بھی صحت عامہ کے متعلق کوئی سب کمیٹی بنا دے تو اس کو انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے کچھ نمائندے اس میں ضرور شامل کرنے چاہئیں۔

جیل میڈیکل ڈپارٹمنٹ کی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر مہتہ نے فرمایا کہ جیلوں میں قیدیوں اور زیر حراست لوگوں کی صحت کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا دوائیاں منگوانے میں اور ان کے منگوانے کی اجازت لینے میں ہفتوں لگتے ہیں، زیر حراست لوگوں کو اپنی دوائیں خریدنے کی اجازت لینے میں ہفتوں لگ جاتے ہیں۔ اور پھر بھی اجازت نہیں ملتی۔ جیل کی خوراک خراب اور صحت کو بگاڑنے والی ہے۔ کم سے کم ۸ اونس دودھ سی کلاس کے ہر قیدی کو ملنا چاہیئے، لیکن میں نے جیل سے ایک چٹھی گورنمنٹ کو لکھی تھی جس میں یہ شکایت کی تھی کہ جیل میں جو دودھ قیدیوں کو دیا جاتا ہے اسمیں ۵۰ فیصدی پانی ہوتا ہے اور ۷۰ فیصدی نل کا پانی اس میں شامل کر دیا جاتا ہے اس سے آپ لوگ سمجھ لیجئے کہ کیوں اس بار اتنی کثیر تعداد میں سیاسی قیدیوں کی صحت جیل سے نکلنے پر خراب پائی جاتی ہے۔

گاندھی جی کے بارے میں ڈاکٹر مہتہ نے ایک دردناک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ جب شریمتی کستوربا گاندھی بیمار تھیں تو انسپکٹر جنرل آف جیلز مجھے مشورہ کے لئے اپنے ساتھ آغا خاں کی کوٹھی میں لے گئے تھوڑی دیر کے بعد گاندھی جی بھی وہاں آگئے اور انھوں نے انسپکٹر جنرل سے پوچھا کہ کیا وہ مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی اس وقت کستوربا کی بیماری سے بہت پریشان نظر آتے تھے لیکن غیر ملکی انسپکٹر جنرل آف جیلز پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے جواب دیا کہ وہ مجھے اپنی ذمہ داری پر لائے ہیں اور اس لئے وہ گاندھی جی کی مجھ سے گفتگو کا کوئی ذمہ نہیں لے سکتے، یہ ایسا دردناک واقعہ تھا جس کا اثر اب تک بھی میرے دل میں موجود ہے، بوڑھے خاوند کو اپنی بوڑھی بیوی کی بیماری کے متعلق مجھ سے اگر دو منٹ تک بات چیت کرنے کی اجازت دیدی جاتی تو کوئی بڑی آفت برپا نہیں ہو سکتی تھی لیکن انسپکٹر جنرل نے ہمارے سب سے بڑے لیڈر کے ساتھ یہ رواداری بھی برتنی پسند نہ کی۔

ڈاکٹر مہتہ نے کہا کہ گیارہ صوبوں میں سے ایک صوبہ کا سرجن جنرل بھی ہندوستانی نہیں ہے، آئی، ایم ایس کی سروس کیونکہ اب ٹوٹ چکی ہے اس لئے ہمارے ہندوستانی وزراء کو چاہیئے کہ ہندوستانیوں کو جو آئی۔ ایم۔ ایس سروس کے ممبر نہ ہوں ان اعلیٰ عہدوں پر رکھیں۔

برطانی اور امریکی وزیر خارجہ ماسکو جائیں گے

لندن۔ یکم جنوری! خیال ہے کہ یونان کے بارے میں برطانی وزیر خارجہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر اسٹیٹنس کو جلد بیان دینے والے ہیں۔ ان کی میٹنگ لندن میں ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ برطانی اور امریکی وزیر خارجہ پھر روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوتوف سے ملنے جائیں۔

والیان ریاست کا معاملہ

بھوپال۔ ۲ جنوری! باخبر حلقوں میں یہ قیاس آرائی کی جارہی ہے کہ نریندر منڈل اور حکومت ہند کے درمیان جو گتھی پیدا ہو گئی ہے وہ جلد سلجھنے والی ہے حال ہی میں اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی اور اس کے دو مہینے بعد چیمبر کا اجلاس ہوگا جو دہلی میں ملتوی ہو گیا تھا، چونکہ استعفوں کی وجہ سے اسٹینڈنگ کمیٹی کا کورم نہیں رہ گیا ہے اسلئے ضمنی انتخاب کی ضرورت ہوگی اور نیا چانسلر اور پرو چانسلر منتخب کرنا ہوگا ضمنی انتخاب کے بعد چانسلر اور پرو چانسلر کا انتخاب ہوگا بہت ممکن ہے کہ وہی عہدیدار پھر منتخب ہو جائیں جو پہلے تھے۔

لڑائی ۱۹۴۶ء سے پہلے ختم نہیں ہوگی

سال نو پر ہٹلر کی مفصل تقریر

برلن۔ یکم جنوری! ہمارے دشمنوں کے خیال میں وہ اگست ۱۹۴۴ء میں فتح کے جتنے قریب تھے اتنے کبھی نہیں تھے۔ لڑائی ۱۹۴۶ء سے پہلے ختم نہیں ہوگی سوائے اس صورت کے کہ جرمنی اس سے پہلے فتح پا جائے۔ کیونکہ جرمنی کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالیگا۔" یہ ہے اس تقریر کا مزید حصہ جو ہٹلر نے سال نو کے موقع پر اہل جرمنی کے نام براڈکاسٹ کی۔ ہٹلر نے مزید کہا کہ ہم اس شخص کو مٹا دیں گے جو ملک کے لئے لڑائی میں حصہ نہیں لیتا یا جو شخص دشمن کے ہاتھ کا آلہ کار بن گیا ہے۔ ۱۹۴۴ء کا سال اس خوفناک جنگ میں بڑی مصیبت کا سال تھا۔

ہٹلر نے کہا کہ سال نو کی وجہ سے میں تقریر کر رہا ہوں ورنہ پچھلے سال سے خاص کر ۲۰ جولائی کے واقعہ کے بعد سے میں اپنا تمام وقت لڑائی کو کامیاب طریقہ پر چلانے میں لگا رہا تھا۔

ہٹلر نے کہا میں نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو ریشتاغ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ اس لڑائی میں جرمنی کو جو فوجی طاقت سے کبھی ہتھیار ڈالنے پر مجبور نہیں کیا جاسکیگا میں اپنے اس اعلان کے مطابق ہی کام کرتا رہا ہوں میں نے اس وقت یہ بھی کہا تھا کہ جرمنی میں نومبر ۱۹۱۸ء کا دن کبھی نہ آئے گا۔ جب ہمارے دشمنوں کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو انھوں نے عوام کے روبرو جرمنی کی شکست کے بارے میں پیش گوئیاں شروع کر دیں ہمارے دشمنوں نے دو طریقوں سے اپنا کام شروع کیا۔ پہلے تو انھوں نے جرمن کی ہار کے لئے تاریخیں مقرر کر ڈالیں۔ دوسرے اُنھوں نے اُن سیاسی مسائل کے حل تلاش کرنے شروع کر دیے جو لڑائی کے بعد اُٹھیں گے۔ ہمارے دشمن اپنی ساکھ جانے کے لئے جو پروپیگنڈا کر رہے ہیں وہ خود بخود کم ہو جائیگا اور وہ زیادہ عرصہ تک لوگوں کو دھوکہ میں نہیں رکھ سکیں گے۔

[illegible]

۱۹۴۴ء کی کڑی آزمائش سے جرمنی کامیابی کے ساتھ گزر گیا ہے۔

ہٹلر نے اہل جرمنی کے اُبھارنے کیلئے یہ بھی کہا کہ اتحادیوں کے مقصد سے صاف ظاہر ہے کہ وہ جرمنی کو بالکل مٹا دینا چاہتے ہیں۔ اس لڑائی میں جرمنی کی ہار کا یہ مطلب ہوگا کہ جرمنی ہمیشہ کیلئے مٹ جائے گا اور اس کی تہذیب اور تمدن ختم ہو جائے گا۔

جرمنی پر ہوائی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ جرمنی پر دشمن بڑے زور کے ہوائی حملے کر رہا ہے اور اس سے اہل جرمنی بہت دُکھی ہیں۔

ہٹلر نے جرمنی کی فوجی تیاریوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ حال ہی کے واقعات سے دنیا کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں اتنے دن تک سوتا نہیں رہا۔

ہٹلر نے مزید کہا کہ اہل جرمنی یورپ کی تاریخ میں اور اس لئے دنیا کی تاریخ میں ایک فیصلہ کن عنصر بن گئے ہیں اور وہ بنے رہیں گے۔

نیشنل سوشلسٹ اسٹیٹ نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ دنیا کی رائے سے چھپی ہوئی ہے چھپی رہے گی، جرمنی میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو برسر اقتدار آجائیں اور ہتھیار ڈالدیں جس طرح فن لینڈ، رومانیہ، بلغاریہ وغیرہ ملکوں میں ہوا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ پہلے کیا ہو چکا ہے اور بالشوک اور بین الاقوامی یہودی اہل جرمنی کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ اہل جرمنی کے روبرو دو ہی راستے ہیں، زندگی اور آزادی یا موت اور غلامی ایسی صورت میں ہم آخر تک ڈٹے رہنے کا فیصلہ کئے ہوئے ہیں، دنیا کو یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ جرمنی کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا۔

تمام جرمنی یہ جانتا ہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں ہار گیا تو اس کا کیا حشر ہوگا وہ اس لڑائی میں شکست نہیں کھائیں گے بلکہ فتح پائیں گے۔ نازی اسٹیٹ اس لڑائی میں سب کچھ لگا دیگی، اعتدال پسندی کا زمانہ اُٹھ چکا ہے۔

ہٹلر نے مزید کہا کہ لاکھوں اشخاص نے میری اپیل کو سنا، استری اور بچوں تک نے کھدال اُٹھالئے، قومی لشکر میں لاکھوں اشخاص بھرتی ہو گئے، نئے نئے ڈویزن پیدا ہو گئے، نئے نئے ہتھیار تیار کئے جارہے ہیں۔

پنجاب جرنلسٹ کانفرنس

انبالہ۔ ۲ جنوری! مشرقی اور جنوبی پنجاب کی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی کانفرنس ۶، ۷ جنوری کو ٹاؤن ہال لدھیانہ میں مسٹر جے۔ این۔ ساہنی ایڈیٹر نیشنل کال دہلی کی صدارت میں ہوگی۔ مسٹر سی۔ وی۔ ایچ راؤ "ڈیلی ہیرلڈ" لاہور اجلاس کا افتتاح کریں گے، کئی سرکردہ جرنلسٹ کانفرنس میں تقریریں کریں گے۔

زبان کی پالیسی کی کمیٹی

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر! اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ محکمہ نشر و اشاعت زبان کی پالیسی کی ایک کمیٹی مقرر کرنے والا ہے جس میں حسب ذیل مسئلوں پر غور ہوگا:۔

(۱) کیا مشترکہ براڈکاسٹ ہو یا ہندی اور اُردو کے پروگرام الگ الگ براڈکاسٹ کئے جائیں۔

(۲) اگر ایک مشترکہ زبان رکھنی ہے تو لفظوں کو کس اصول پر چنا جائے،

(۳) لکھنے والوں کی شخصیت اور انکے انداز بیان کا لحاظ رکھتے ہوئے ڈراموں وغیرہ میں ملی جلی زبان کہاں تک استعمال ہو سکتی ہے،

(۴) اگر ہندی اور اُردو کے پروگرام الگ ہوتے ہیں تو انکا تناسب کیا ہو۔

(۵) کیا اس تناسب کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات کی پرواہ نہ کی جائے کہ چیز کس پایہ کی ہے۔

(۶) کیا دونوں زبانوں میں مخاطبت کے لفظ الگ الگ رکھے جائیں۔

جرمنوں کا السس میں کئی شہروں پر قبضہ

لنڈن۔ ۳ جنوری؛ فرانس میں اتری السس کے علاقہ میں ساتویں امریکی فوج کے مورچہ پر جرمن حملوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ جرمنوں نے یہ حملہ ستر میل مورچہ پر سار کی وادی کے شہر سادیر وکن سے لیکر دریائے راہن تک کیا ہے، امریکن مورچہ کئی جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اور جرمن فوج نے چند شہروں پر قبضہ کر لیا ہے، رائٹر کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ فان رن سٹیڈٹ نے ایک معرکہ کا حملہ کر دیا ہے جو کہ اس کے خیال میں اس جنگ کی سب سے بڑی لڑائی ہوگی، جرمن حملہ کے دوسرے دور کا پہلا وار جنرل پیچز کی ساتویں امریکی فوج پر پلاٹینیٹ کی سرحد پر ہوا ہے، گو حملہ بہت زور کا ہے مگر یہ خیال نہیں ہے کہ یہ حملہ مار بھگانے کے ارادہ سے کیا گیا ہے، اتحادی کمانڈروں نے جو خبریں اب تک شائع کی ہیں ان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے لیج اور میوز تک پہونچنے کی اپنی ابتدائی اسکیم کو تبدیل نہیں کیا ہے، تازہ ترین خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ بلجیم کے علاقہ میں فوجوں اور ٹنکوں کی بڑے پیمانہ پر نقل و حرکت جاری ہے۔

پیرس سے رائٹر کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ فیلڈ مارشل رن سٹیڈٹ نے سار کی وادی سے لیکر دریائے راہن تک ۷۰ میل لمبے مورچہ پر مختلف علاقوں میں ایک ساتھ بڑے زور کے حملے شروع کر دئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جرمنوں نے آرڈینس کے علاقہ میں امریکی فوج کا بڑا سخت مقابلہ شروع کر دیا ہے، بلجیم میں باسٹونے اور ہیوبرٹ کے علاقہ میں جو امریکی فوج آگے بڑھ رہی تھی اس کو کچھ اور کامیابی حاصل ہو گئی ہے، یہ فوج ریشرول تک پہونچ گئی ہے۔ جو کہ باسٹونے کے ۲ میل پچھم کو ہے۔ جرمنوں نے امریکی لائن میں گھسنے کی کوشش کی مگر ان کو پسپا کر دیا گیا۔ جرمنوں کے ۴۲ ٹنک برباد کر دیے گئے۔

مسٹر لائڈ جارج ارل بنا دیے گئے

لنڈن۔ ۳۱ دسمبر؛ پارلیمنٹ سے ریٹائر ہونے کے بعد سابق وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کو ساؤتھ ارل کا خطاب دیا گیا ہے، لارڈ بورسٹل وزیر جو کس کو وسکاونٹ بنا دیا گیا ہے۔

ہمیں جاپان پر قبضہ کرنا پڑے گا

نیویارک۔ ۳ جنوری؛ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے [illegible] بیڑہ کے ایڈمرل نمز کا ایک اہم اعلان شائع کیا ہے۔ ایڈمرل نمز کا کہنا ہے کہ میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں جاپان کے قریب اڈوں کی ضرورت ہے تاکہ جاپان پر اسی رفتار سے ہوائی بمباری ہو سکے جیسے جرمنی پر ہوتی ہے یہ قطعی طے شدہ ہے کہ امن میں فتح حاصل کرنے کیلئے جاپان پر قبضہ کرنا ہوگا [illegible] کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا ہوگا یہ مجھے معلوم نہیں مگر ہمیں جاپان پر حملہ کی تیاری کرنا چاہیئے۔

گاندھی جی کی صحت پھر خراب ہوگئی

واردھا۔ یکم جنوری؛ ڈاکٹر سشیلا نیر نے مہاتما گاندھی کی صحت کے بارے میں حسب ذیل بلیٹن شائع کیا ہے کل شام کو گاندھی جی کو پھر کسی قدر بخار ہو گیا متلی باقی نہیں ہے کھانسی کم ہے، کمزوری اور تھکاوٹ کے آثار اب بہت ہیں [illegible] رفتہ رفتہ بڑھائی جا رہی ہے، آج پہلا دن تھا کہ انھوں نے پاؤ بھر دودھ اور پاؤ بھر سبزی کا شوربہ دن میں دوبار پیا، معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گلڈر نے آج بذریعہ ٹیلیفون گاندھی جی کی صحت کا حال دریافت کیا۔ کل بمبئی کے ڈاکٹر آئیں گے۔

جرمنوں سے عیسائیوں جیسا سلوک کرنا چاہیئے

لنڈن۔ ۳ جنوری ہوائی جہازوں کی تیاری کے محکمہ کے وزیر سر اسٹیفورڈ کرپس نے آج بالسٹوں کے ایک جلسہ میں کہا کہ لڑائی کے بعد اہل جرمنی کے ساتھ عیسائیوں جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ عیسائیت کے اعلیٰ اصول پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اہل جرمنی کے خلاف کوئی منتقمانہ کارروائی نہیں کرنا چاہیئے لیکن جرمنی کو بے ہتھیار کر دینا چاہیئے تاکہ اس کے پڑوسیوں کی حفاظت ہو سکے۔

ترکی نے جاپان سے سیاسی ناطہ توڑ لیا

لنڈن۔ ۳ جنوری؛ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی نیشنل اسمبلی نے جاپان کے ساتھ سیاسی تعلقات توڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ترکی نے جاپان سے امریکہ اور برطانیہ کے کہنے پر سیاسی ناطہ توڑا ہے۔

ملازمین دوکان کی کانفرنس میں مسٹر پاٹل کی صدارتی تقریر

ناگپور۔ ۳۱ر دسمبر۔ سی۔ پی و برار کے ملازمین دوکان کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر ایس۔ کے پاٹل جنرل سکریٹری بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ تمام صوبہ کے دوکانوں کے ملازمین کا سنگھٹن ہونا چاہیئے تاکہ ان کی شکایتیں دور ہو سکیں آپ نے کہا کہ جب تک ہندوستان آزاد نہیں ہوتا اور ملک کی حالت خراب ہے اس وقت تک ملازمین دوکان کی حالت بہتر کیونکر ہو سکتی ہے جب تک مجموعی حالت درست نہیں ہوتی اس وقت [illegible] کے ہر طبقہ کی حالت [illegible] کلکتہ میں وائسرائے ہند نے جو تقریر کی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر پاٹل نے کہا کہ وائسرائے ہند یہ چاہتے ہیں کہ برطانیہ کی نیک نیتی اور خلوص پر اعتماد کیا جائے۔ مسٹر پاٹل نے کہا کہ اس ملک میں آج ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ جہاں تک برطانیہ کا بس چلے گا وہ طاقت اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑے گا اعتماد اور عدم اعتماد نسبتی چیزیں ہیں اس جنگ کے دوران بھی برطانیہ ہندوستان سے ایسا سلوک کر رہا ہے کہ اعتماد اور اعتماد کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی اور نہ اس ملک کی جانب اس کی نیک نیتی کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔

انڈین سائنس کانگریس کا افتتاح

ناگپور۔ ۳ر جنوری۔ آج یہاں انڈین سائنس کانگریس کا اجلاس کا افتتاح سر ہنری جوزف ٹوئنم گورنر سی۔ پی نے کنووکیشن ہال کے قریب ساڑھے چار بجے شام کے وقت کیا اس کے بعد ہی انھوں نے سائنس کی نمائش کا بھی افتتاح کیا، یہ نمائش ۶ر جنوری تک جاری رہے گی۔

کشمیر کے وزیروں میں اضافہ

[illegible] کی تعداد پانچ کی بجائے سات کی جائے گی اور پارلیمنٹری سکریٹریوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ ان [illegible] وزیروں میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان ہوگا۔

ہٹلر نے جاسوسوں کا ایک محکمہ کھولدیا

سٹاک ہام۔ ۲ر جنوری۔ جرمن خفیہ پولیس گسٹاپو کے چیف ہٹلر کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اس نے جاسوسوں کا جال اسطرح بچھایا ہوا ہے کہ ایک جاسوس دوسرے جاسوس کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے ہٹلر نے گسٹاپو کی نگرانی کرنے کیلئے اب ایک نئی آرگنائزیشن قائم کی ہے جس کا بہت کم لوگوں کو علم ہے۔

بریلی میونسپل بورڈ کے چیرمین کا انتخاب

بریلی۔ ۲ر جنوری۔ آج جب میونسپل بورڈ کے چیرمین کا انتخاب ہوا تو میونسپل ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ خان بہادر قاضی نصیرالدین حیدر اور مسٹر منوہن لال ماتھر میں مقابلہ تھا مسٹر [illegible] جج عدالت دیوانی کی صدارت میں انتخاب ہوا۔ قاضی صاحب ۱۱ کے مقابلہ میں ۱۴ ووٹوں سے کامیاب ہو گئے، تمام مسلمانوں ایک دو ہندوؤں اور نامزد شدہ ممبروں کی اکثریت نے قاضی صاحب کے حق میں ووٹ دیئے۔ [illegible] نے صدارت فرمائی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ

مقدمہ بیدخلی دفعہ ۱۷۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء موضع برور محال شیو پرشاد پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مقام دورہ موضع ہلد لپور ضلع کانپور

پانڈے بشمبھر پرشاد — مدعی

بنام — کامتا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام سرجوا ولد گجودھر قوم حجام ساکن موضع برور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بیدخلی دفعہ ۱۷۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

روزولٹ، چرچل، اسٹالن

واشنگٹن۔ ۳ر جنوری۔ صدر روزولٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس بیان کی تائید کی جو سینٹ میں سینٹر ایلین بارکلے نے دیا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ صدر روزولٹ نے مسٹر چرچل اور مارشل اسٹالن کے درمیان جلد ہی ایک کانفرنس ہوگی لیکن آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ "جلد" سے کیا مراد ہے، آپ نے یہ بھی نہیں بتلایا آیا کوئی تاریخ مقرر ہو گئی ہے، یونان کی صورت حالات کے بارے میں صدر نے کہا کہ جو بات سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہاں کی آبادی بھوکوں نہ مرے۔

[illegible] ایڈیٹر و پبلشر [illegible] کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ۱/۶

صداقت

ہفت روزہ

قیمت

سالانہ 5/-/-

ششماہی 2/12/-

سہ ماہی 1/8/-

فی پرچہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 1 NO. 1 | CAWNPORE. Saturday. 13th Jany 1945

جلد ۱ نمبر ۲ | کانپور شنبہ ۱۳؍ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۲۷؍ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

ادبیات

جذبات ندرت

(از جناب ندرت میرٹھی)

وفورِ غم کا عالم یاس کا منظر بھی دیکھا ہے
اُجاڑا ہے محبت نے جسے وہ گھر بھی دیکھا ہے

تصور میں کسی دن بے نقاب آکر بھی دیکھا ہے
کبھی تم نے تماشائے دلِ مضطر بھی دیکھا ہے

سُنا ہے نام ہی محشر کا، یا محشر بھی دیکھا ہے

کلیجے میں بہت رنج و الم نشتر چبھوتے ہیں
مگر ہم آبروئے ضبطِ غم کو کب ڈبوتے ہیں

گریباں چاک کرتے ہیں نہ دامن کو بھگوتے ہیں
یہ سچ ہے دل بھی روتا ہے ہمارا ہم بھی روتے ہیں

مگر آنسو کسی نے آنکھ سے باہر بھی دیکھا ہے

چراغِ حسن شیریں کا کوئی بنتا ہے پروانہ
نظر آتا ہے کوئی گیسوئے لیلا کا دیوانہ

جسے دیکھو وہ اسرارِ حقیقت سے ہے بیگانہ
حرم دیکھا مسلماں نے برہمن نے صنم خانہ

کبھی ان دیکھنے والوں نے تیرا در بھی دیکھا ہے

غضب آلودہ چتون بھی، نظر بھی خشمگیں دیکھی
کبھی ابرو کے بل دیکھے، کبھی چینِ جبیں دیکھی

تجھے دیکھا تری اک اک ادائے دلنشیں دیکھی
طلب جس شے کی ہے ساقی وہ شے ہم نے نہیں دیکھی

ترا شیشہ بھی دیکھا ہے ترا ساغر بھی دیکھا ہے

محبت کے ہیں بندے عشق کا دم بھرنے والے ہیں
فنا ہو کر وفا کا نام زندہ کرنے والے ہیں

ترا دل بھی بخوبی جانتا ہے مرنے والے ہیں
ہمیں تو کیا ڈراتا ہے، کوئی ہم ڈرنے والے ہیں

تجھے بھی ہم نے دیکھا ہے، ترا خنجر بھی دیکھا ہے

سمائی ہے یہ کیا بیٹھے بٹھائے دل میں اے ندرت
پھنسانا چاہتا ہے جان کو مشکل میں اے ندرت

نہ مرٹنا کہیں اس سعیِ لاحاصل میں اے ندرت
قدم رکھا ہے تو نے عشق کی منزل میں اے ندرت

کوئی ساتھی، کوئی ہمدم، کوئی رہبر بھی دیکھا ہے

دنیائے اسلام

عراقی ریلوے کے چالیس لاکھ پونڈ کے ٹھیکے

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) عرب خبر رساں ایجنسی کا صنعتی نامہ نگار مقیم لندن رقمطراز ہے کہ لندن میں برطانوی اور عراقی افسران کے درمیان ابتدائی گفت و شنید آخری مراحل پر پہونچ گئی ہے۔ یہ گفت و شنید برطانوی فرموں کو اس پر دسے ٹھیکوں کے دینے کے متعلق ہے جس سے عراق کی سرکاری ریلوں کو بڑھایا جائے گا۔

عراقی ریلوں کے ڈائرکٹر جنرل بریگیڈیر ایچ اسی آمتہ جو گزشتہ چند ہفتوں سے انگلستان میں تھے بغیر کسی مزید تاخیر کے عراق واپس جا رہے ہیں۔ انھوں نے عرب خبر رساں ایجنسی کے نمایندے سے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن کے ماتحت عراق کی ضروریات کا پورا اندازہ کر سکتا ہے۔

ان ریل کے ڈبوں وغیرہ کے ٹھیکے جن میں ایر کنڈیشنڈ ڈبے بھی شامل ہیں، برمنگھم کیرج کمپنی کو دیئے جا چکے ہیں۔ ان ٹھیکوں کا تخمینہ چار لاکھ پونڈ ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ دوسری کمپنیوں کو فولاد، سیمنٹ اور مشینیں مہیا کرنے کے ٹھیکے دینے کے متعلق بھی دستوری کارروائیاں مکمل کی جا رہی ہیں۔

ان ٹھیکوں کے ذریعہ ریل کی پٹری کو کرکوک سے اربیل تک بڑھانے کی اسکیم کو شروع کیا جا سکے گا جس کے دوران میں بغداد کے ٹرمنس کی دوبارہ تعمیر اور تین اہم پلوں کی تعمیر بھی کی جائے گی۔ یہ مجوزہ پل بغداد میں دریائے دجلہ دریائے زاب اور دریائے فرات پر تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ پل بغداد کو یورپ کے ساتھ ملا دے گا اور ریل اور کشتیوں کے ذریعہ آمد و رفت کے طریقے کو ختم کر کے اس پر سڑک اور ریل کے ذریعہ آمد و رفت شروع کی جائے گی۔

جو ٹھیکے دئے جائیں گے ان پر چالیس لاکھ پونڈ کے خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ ان ٹھیکوں سے عراقی افسران اپنی ریلوں کو وسیع کرنے کے زبردست منصوبے کے ابتدائی حصے کو تکمیل تک پہونچا سکیں گے اور اس سے یورپ اور خلیج فارس کے درمیان استنبول کے راستے سے آمد و رفت کا ایک جدید ذریعہ پیدا ہو جائے گا۔ عرب خبر رساں ایجنسی کے صنعتی نامہ نگار مقیم لندن کو اطلاعات ملی ہیں کہ برطانوی افسران کو اس بات کا پورا احساس ہے کہ عراق کے ذرائع آمد و رفت کی ترقی نہ صرف عراق اور مشرق وسطیٰ کی تجارتی اور صنعتی ترقی میں بڑی مددگار ثابت ہوگی بلکہ ہندوستان کے ساتھ ذرائع آمد و رفت قائم کرنے کا بھی موجب ہوگی۔

ان فرموں کو جن کے پاس عراقی ریل کے ٹھیکے ہیں مزدوروں، خام اشیاء اور جہازوں میں کمی گنجائش کے باوجود ان کی ضروریات کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے انھیں خاص سہولتیں بہم پہونچائی جا رہی ہیں۔

عراقی حکومت ایک ٹیلیفون سروس کو شروع کرنے کے لئے بھی ہمسایہ ملکوں سے امداد حاصل کرے گی، محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل اس سلسلے میں شام، لبنان اور فلسطین جا رہے ہیں۔

سلطان ابن سعود اور شاہ فاروق میں ملاقات ہوگی

قاہرہ۔ ۳۰ جنوری؛ اتحاد عرب کی تحریک کے سلسلے میں مصر کے وزیر اعظم احمد ماہر پاشا بہت کافی حصہ لے رہے ہیں، مشرق قریب کے تمام عرب مدبرین کی ایک عظیم الشان کانفرنس عنقریب قاہرہ میں منعقد ہونے والی ہے۔ سلطان ابن سعود اور مصر کے ایک وزیر اعظم ہے کے درمیان مکہ شریف میں بڑی اہم گفتگوئیں ہو رہی ہیں جس کے نتیجے کا تمام بڑی بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ مصر میں یہ خبر بھی بہت گرم ہے کہ عنقریب سلطان ابن سعود اور شاہ فاروق میں بحر قلزم کے ایک ساحلی مقام ینبو پر ملاقات ہونے والی ہے۔

ترکی نے جاپان سے اپنے تعلقات منقطع کر لیے

لندن۔ ۳۰ جنوری؛ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی کی نیشنل اسمبلی نے آج جاپان سے اپنے سیاسی تعلقات منقطع کر لینے کے متعلق قطعی اور متفقہ فیصلہ کر لیا ہے۔

علامہ سید جمال الدین افغانی کی لاش کابل میں

پشاور۔ ۲۹ دسمبر؛ حضرت علامہ سید جمال الدین افغانی کا جنازہ ایک اسپیشل ٹرین کہ جس کا انتظام گورنمنٹ افغانستان نے کیا تھا آج کابل پہونچ گئے۔ جنازہ کا کابل سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر سرکاری طور پر استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں افغانی وزرا اعلیٰ سول اور فوجی حکام اور ہزارہا اشخاص جمع تھے۔ اگرچہ اس وقت برفباری ہو رہی تھی مگر اس کے باوجود مجمع بہت زیادہ تھا۔ افغانی فوج کے ایک دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ جنازہ کو جلوس کی صورت میں شہر میں لے جایا گیا جہاں شاہی اعزاز سے اُسے دکھایا جائے گا اور کل صبح تجہیز و تکفین کی جائے گی۔

مسجد الاقصیٰ کی طلاکاری

بیت المقدس (بذریعہ بحری تار) مسجد الاقصیٰ کی عمارت کی طلاکاری ماہ جنوری کے وسط تک ختم ہو جائے گی۔ برطانوی حکام نے سہولتیں بہم پہنچائی ہیں جن کی وجہ سے طلاکاری کیلئے بڑی مقدار میں سونے کے ورق دستیاب ہو سکیں گے۔

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

جمال پرستی و قوم پرستی ایک ہے ۔ اردو زبان کا واحد سیاسی پرچہ

صداقت

ہفتہ وار

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۱۳؍جنوری سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۲

روس کی قوّت ارادی

(از مسٹر این، آر، سرکار سابق ممبر ایگزیکٹیو کونسل)

روس کی قلیل التعداد اقوام کا مطالعہ نہایت اعلےٰ سبق سکھاتا ہے وہاں کے حالات اور مسائل کو حل کرنے کے لئے طریقے نہایت عجیب، عمدہ اور غیر معمولی ہیں، اس مضمون سے میرا مدعا روس کی قوتِ ارادی کی تشریح کرنا ہے، جسے روسی استعمال کرتے ہیں۔

یو، ایس، ایس، آر در حقیقت تین حکومت کی اقسام پر مشتمل ہے، یہ تین اقسام یونین ریپلک خودمختار ریپلک اور قلیل التعداد خودمختار حصے ہیں، سب سے زیادہ حقوق یونین ریپلک کو حاصل ہیں، یہ تعداد میں سولہ ہیں ان کو صرف اتنا ہی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ چھوٹے مقامی معاملات کا خود ہی انتظام کرلیں اور یو، ایس ایس آر کی رہنمائی میں بھی بذریعہ اپنے نمایندوں کے حصہ لیں، بلکہ انہیں یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ اس یونین سے جدا ہو جائیں، جس کی تصدیق سنہ ۱۹۳۶ء کے آئین کے سترا ایکٹ میں کی گئی ہے اس کے بعد خودمختاری پبلک اہمیت حاصل ہے یہ ریپلکن ان علاقوں پر مشتمل ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی یونین ری پبلک سے ہے،

سنہ ۱۹۳۶ء کے آئین کے مطابق یہ خودمختاری پبلکن تعداد میں بائیس ہیں، ان میں سے ۱۷ آر، ایس، ایف ایس، آر کے علاقہ میں ہیں، خودمختار ری پبلکوں کو علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں ہے لیکن وہ مقامی معاملات کے انتظامات خودمختاری سے سرانجام دے سکتی ہیں، سب سے کم حقوق چھوٹے چھوٹے گروہوں کو حاصل ہیں جو کہ سوویٹ ری پبلکس کے علاقوں میں منتشر ہیں۔ "ادبلاسٹ" "اوکرگ" "رین" وغیرہ انہیں گروہوں میں سے ہیں۔

مقامی معاملات کا انتظام کرنے میں ان گروہوں کو محدود حقوق حاصل ہیں اور ان محدود حقوق میں بھی مداخلت ہے، کیونکہ وہ یونین ری پبلکس کی یا خودمختاری پبلکس کی انتظامیہ کمیٹیوں وغیرہ کے ماتحت ہیں۔

خودمختاری پبلکوں میں اور دیگر خودمختار حصّوں میں قلیل التعداد اقوام آباد ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے یہ خودمختار حکومتیں آر، ایس، ایف، ایس، آر کی حد میں ہی ہیں، ان کو خودمختاری کا حق اس لئے دیا گیا تھا کہ قلیل التعداد اقوام کے اضطراب کو دُور کر دیا جائے جو اُن میں زار کی روسی بنانے کی پالیسی سے پیدا ہوگیا تھا، یہ خودمختاری اب تہذیبی خودمختاری تک ہی محدود ہوگئی ہے اس کے ساتھ ساتھ قلیل التعداد اقوام کے ممبران کو مقامی انتظامیہ کام میں حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے تہذیبی خودمختاری میں رعایت ہونے سے یہ ہوا کہ آر، ایس، ایف، ایس آر کی مرکزی اتھورٹیز خودمختاری پبلکوں اور خودمختار علاقوں کو اپنی زبان سرکاری زبان بنانے سے نہیں روکتے، ان ری پبلکوں اور علاقوں کو اپنی مرضی کے مطابق کونسلوں اور کچہریوں میں، اسکولوں و کالجوں ہیں، اور گورنمنٹ کے محکموں اور عوام کے درمیان خط و کتابت و بات چیت کرنے کے لئے زبان استعمال کرنے کی اجازت ہے، مقامی اتھورٹیز اپنی قوم کے افراد کو بطور منشیوں اور افسران کے ترجیح دے سکتے ہیں، بلکہ ان کی ایسا کرنے میں حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے، ان کے مذہبی معاملات میں بھی یونین گورنمنٹ دخل نہیں دیتی، وہ اپنی زبان کے تھیٹر بنا سکتے ہیں اور اپنی ہی زبانوں میں کتابیں اور اخبارات شایع کر سکتے ہیں خودمختاری کا یہی مطلب ہے مرکزی حکومت تقریباً تمام ضروری انتظامیہ کاموں کو سرانجام دیتی ہے خودمختاری پبلکوں اور علاقوں کی ذاتی آزادی یو ایس ایس آر کی مختلف قوموں کی اپنی مخصوص زبان استعمال کرنے تک ہی محدود کی جارہی ہے،

روس میں علاقوں کی حدبندیاں قوموں کے لحاظ سے نہیں ہیں مثلاً سوویٹ روس میں مسلمانوں کی آبادی وسطی ایشیا اور آر، ایس، ایف، ایس آر کے حصوں میں تقریباً تین کروڑ ہے، اگر حدود مقرر کرنے میں قومی لحاظ رکھا جاتا تو تمام وسطی ایشیا اور آر، ایس ایف ایس، آر کے اس پاس کے کچھ علاقے مسلمانوں کے علاقہ میں ہوتے، در اصل یہ علاقہ جس میں مسلمان آباد ہیں پانچ جدا یونین ری پبلکوں اور کئی دیگر خودمختار ری پبلکوں اور آر، ایس، ایف، ایس، آر کے علاقوں میں منقسم ہیں اس سے عیاں ہے کہ حدود مقرر کرنے میں قوموں کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔

علیحدہ ہونے کا حق جو کہ قلیل التعداد قوموں کے مسئلوں کو حل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ایک عام حق نہیں ہے۔ جو کہ روس کی تمام جماعتوں کو حاصل ہو، یہ حق صرف یونین ری پبلک کو حاصل ہے اس محدود دائرے میں بھی اس پر پُورا عمل نہیں کیا جاتا ایسے حق کو وقعت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ہمیں روس کے اُن حالات پر غور کرنا ہوگا جو کہ خانہ جنگی کے دوران اور انقلاب کے بعد (جو کہ سنہ ۱۹۲۲ء میں ختم ہوا) ایک مصنف کے الفاظ میں شروع شروع میں روسیوں کی پالیسی صرف خاص سنہری موقعوں کی تلاش رہی اس میں کسی شک وشبہ کی گنجایش نہیں کہ جُوں ہی اُن کے ہاتھ میں طاقت آگئی انھوں نے روس کی تمام اقوام کے ہم درجہ ہونے کا اعلان کردیا، سب اقوام کو قوتِ ارادی اور علیحدہ ہونے کا حق بھی مل گیا سوویٹ رہنماؤں کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ ملک کو کئی حصّوں میں تقسیم کردیا جائے اگر مختلف اقوام ووٹ کے ذریعہ آزادانہ فیصلہ کرتیں تو نتیجہ یقیناً یہ ہوتا کہ کئی حصّے ہوجاتے، حقیقت یہ ہے کہ قدیم روسی سلطنت پہلے ہی حصوں میں منقسم ہوچکی ہے، بہت سی خودمختار اور جزوی طور پر خودمختار حکومتیں بن گئی ہیں یہ سوویٹ حکومت کے کنٹرول اور عملداری سے باہر ہیں قوتِ ارادی اور علیحدہ ہونے کے حق کا اعلان کرتے ہوئے سوویٹ حکومت نے اس کو ایسا سمجھا جیسے کہ یہ پہلے ہی کیا جاچکا ہے، اس طرح جب مداخلت کرنے والی سفید فوجیں ہٹا کر سنہ ۱۹۲۲ء میں منتشر کردی گئیں، روس کے بہت سے حصوں کی تنظیم پہلے ہی سے جدا جدا حکومتوں میں کی جاچکی تھی سوویٹ گورنمنٹ کے لئے ان سب حصوں کو آپس میں زبردستی ملانا ممکن نہ تھا، اس لئے جُدا ہونے کے حق کو سنہ ۱۹۲۲ء کے آئین میں ملانا پڑا، (بقیہ برصفحہ ۷)

چیرمین میونسپل بورڈ

۶ر جنوری ۲ بجے دن کو مسٹر ایل ... ان۔ کرانٹس ڈسٹرکٹ جج کانپور کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی کے انتخاب کے لئے ممبران بورڈ کا جلسہ ہوا جس میں پورے ۴۳ ممبران موجود تھے۔

مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکیٹو افیسر نے چیرمینی کے انتخاب کے سلسلہ میں الکشن کا قانون پڑھ کر سنایا اس کے بعد مسٹر ایچ۔ ایم سمیع لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے لالہ کیلاش پت سنگھانیا کا نام چیرمینی کے لئے پیش کیا اور لالہ رام نرائن گرگ نے اس کی تائید کی اور دوسرا نام چونکہ نہیں پیش ہوا اس لئے مسٹر کرانٹس نے لالہ کیلاش پت سنگھانیا کے بلا مقابلہ چیرمین میونسپل بورڈ کے منتخب ہونے کا اعلان کیا۔

ہم اس شاندار کامیابی پر لالہ کیلاش پت سنگھانیا کو مبارکباد دیتے ہیں۔ موصوف کے بلا مقابلہ منتخب ہونے سے یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ میں جو فرقہ وارانہ پالیسی کی گندگی پھیلی ہوئی ہے وہ شاید اب ختم ہو جائے علاوہ اس کے چونکہ موصوف ماڈرن انڈیا کے سب سے بڑے انڈسٹرین ہیں اس لئے یہ بھی اُمید کی جاسکتی ہے کہ آپکی چیرمینی میں بورڈ کی وہ تمام خامیاں دور ہو جائیں جو بورڈ کے لئے باعث بدنامی ہیں۔

سوٹ کمیٹی کی سفارشات

سوٹ کمیٹی نے شہر کانپور کے سیوک انتظامات کی نکتہ چینی کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ شہری انتظامات نہایت خراب ہے شہر کی نالیاں نلے سیوریج اور سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے میونسپل بورڈ۔ امپرومنٹ ٹرسٹ اور چھاؤنی بورڈ کے درمیان کسی طرح کا اشتراک عمل نہیں ہے۔

کمیٹی نے شہر کے واسطے کارپوریشن قایم کرنے کی سفارش کی ہے۔ لیکن شہر کی موجودہ حالت اور جنگ کی وجہ سے سامان وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے کارپوریشن فوراً قایم نہیں کیا جاسکتا۔ حالت بہتر بنانے اور کارپوریشن قایم کرنے کے لئے بنیادی کام کرنے کے واسطے ایک ڈیولپمنٹ بورڈ قایم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

موجودہ میونسپل بورڈ اسی طرح قایم رہے گا۔ امپرومنٹ ٹرسٹ کو توڑ کر ڈیولپمنٹ بورڈ میں شامل کردیا جائے گا۔ یہ نیا بورڈ فی الحال ۵ سال کے واسطے قایم کیا جائے گا۔ اور یوپی گورنمنٹ کو اس کی مدّت میں اضافہ کرنے کا اختیار ہوگا۔

نئے بورڈ کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:- (۱) واٹر سپلائی کی ضروریات کو پورا کرنا صحت عامہ۔ سیوریج۔ نالیاں وغیرہ گندے پانی کو باہر نکالنے کے معاملات کا انتظام کرنا۔ (۲) گندے احاطوں کی صفائی (۳) شہر کی ترقی کے مدارج طے کرنا۔ (۴) اور شہر کیواسطے کارپوریشن قائم کرنے کا انتظام کرنا۔

چھاؤنی بورڈ کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کیواسطے مرکزی حکومت سے گفت وشنید کرکے مرحلہ طے کیا جائے گا۔ نئے بورڈ کا چیرمین سرکاری ہوگا۔ کلکٹر صاحب کانپور۔ چیرمین میونسپل بورڈ پریسیڈنٹ چھاؤنی بورڈ۔ اور دو میونسپل کمشنران جن کو میونسپل بورڈ منتخب کرکے تین سال کے لئے بھیجے گا۔ اس کے علاوہ ۸ نامزد کئے ہوئے ممبران اس بورڈ میں شامل ہوں گے ان میں سے ایک مل مالکان اور ایک مزدور طبقہ کی طرف سے ممبر ہوں گے۔

ایگزیکیٹو باڈی

نئے بورڈ کے واسطے ایک مضبوط ایگزیکیٹو باڈی کی سفارش کیگئی ہے۔ بورڈ کے لئے (۱) ایک وارڈ رکس اور ڈرینج ماہر انجنیر۔ (۲) ایک جنرل انجنیر جسے ٹاؤن پلاننگ کی مہارت ہو۔ (۳) اور ایک ایگزیکیٹو افسر ہوگا۔ یہ تینوں افسر چیرمین ڈیولپمنٹ بورڈ کی زیر نگرانی کام کریں گے۔ ڈیولپمنٹ بورڈ پالیسی اور اسکیم منظور کیا کریگا۔ اور چیرمین ان کو عملی جامہ پہنائے گا۔ ڈیولپمنٹ بورڈ انتظامی معاملات میں دخل نہ دیگا۔ اور اگر چیرمین کو ڈیولپمنٹ بورڈ کی رائے سے اختلاف ہوگا تو اسے حق حاصل ہوگا کہ اس معاملہ کو صوبجاتی گورنمنٹ کے پاس بھیجدے۔

کمیٹی کا خیال ہے کہ اس نئے بورڈ کی حدود موجودہ میونسپل بورڈ اور چھاؤنی بورڈ تک محدود نہیں کیجا سکتیں کیونکہ شہر ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے صدر ڈاکخانہ کے اردگرد ۱۰ میل تک کی حدود اور دریا کے جنوب میں ایریا کو شامل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ کے اخراجات پورا کرنے کیواسطے مندرجہ ذیل سفارشات کی گئی ہیں۔

(۱) قرضہ جات صوبجاتی گورنمنٹ سے اور ملک سے جن کی گارنٹی حکومت کرے گی (۲) امپرومنٹ کا ۶۵ لاکھ روپیہ کا سرمایہ جسکا زیادہ تر حصہ آراضیات کی صورت میں ہے۔ ٹرسٹ کا نقدی سرمایہ جو ۱۳ لاکھ اور لگا ہوا سرمایہ جو ۲۹ لاکھ ہے۔ (۳) صوبہ جاتی اور مرکزی حکومتوں سے امداد (۴) میونسپل بورڈ سے وقتاً فوقتاً یکمشت امداد جو دونوں ملکر گورنمنٹ کی منظوری سے طے کریں گے۔ (۵) مرکزی حکومت سے سڑکوں کو قایم رکھنے کے لئے گرانٹ۔

کمیٹی نے دو نئے ٹیکسوں کی سفارش بھی کی ہے۔ (۱) شہر کی بہتری کا ٹیکس جیسا کہ کلکتہ میں ہے۔ (۲) جائداد وغیرہ کے منتقل کرنے میں ڈیوٹی لگانا۔

اس رپورٹ کو گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے اور ملک کی آگاہی کے لئے اس کو یوپی گزٹ میں شایع کردیا ہے۔

میونسپل سب کمیٹیاں

میونسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کے واسطے نامزدگی کے کاغذات ۱۶ر جنوری کو ۱۱ بجے سے ۵ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

میونسپل پروگرس گروپ

کانپور میونسپل بورڈ میں پروگرس کے نام سے ایک نئی پارٹی قایم ہونے کی خبر ہے جس کے لیڈر مسٹر نریندر جیت سنگھ بار ایٹ لا۔ ڈپٹی لیڈر مسٹر ایس۔ سی بنترا۔ اور سکرٹری پنڈت شیو کمار شکل ہیں۔ اس پارٹی کا مقصد شہر کی سیوک لائف میں ترقی کے خیال سے انتظام میں تعمیری تجاویز بورڈ میں پیش کرنا ہے۔ پارٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پارٹی کے لیڈر اور ڈپٹی لیڈر بورڈ میں کوئی عہدہ یا کمیٹی کی ممبری منظور نہ کریں گے۔

کانگریس اسمبلی کا جلسہ

یو۔پی کانگریس مینوں کی قایم مقام اسمبلی کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جو دو روز تک ہوتا رہا۔ کمیٹی کی طرف سے جو بیان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ تعمیری پروگرام سب کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات منظور ہوئی ہیں اور کمیٹی کو اس کے مطابق کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا ہے کہ ممبری کے فارم میں یہ دفعہ بڑھادی جائے کہ صوبہ میں انڈین نیشنل کانگریس کی قایم مقام اس اسمبلی کو تسلیم اور اس کے حکم احکام کو تسلیم کریں گے کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ۲۶ر جنوری کو کل صوبہ میں یوم آزادی منائے جائے اور اس کے لئے پروگرام بھی بنایا گیا ہے۔

قومی بحث کا ہفتہ

۱۱ر جنوری ۵½ بجے شام کو انگریزی روزنامہ ٹیلیگراف کے ایڈیٹر مسٹر کے۔ دی دنیکرام نے مسٹر ایچ۔ ایس اسٹفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور بی۔ ای آئی۔ سی۔ ایس کو ایک شاندار ایٹ ہوم اپنے دفتر میں دیا جس میں حکام اور معززین شہر مدعو کئے گئے تھے۔ چائے کے بعد مسٹر دنیکرام نے مسٹر اسٹفنس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے ڈھائی ماہ میں اپنے اخلاق سے اس شہر میں کافی ہردلعزیزی پیدا کرلی ہے اور سیونگ فورٹ نائٹ کمپنی (۱۴ روزہ سیونگ کمپنی) کے اسکیم کی تعریف کی۔ سیٹھ پدم پت سنگھانیا۔ کرنل سر رابرٹ مسٹر نیرہ۔ مسٹر اُما شنکر مہروترا۔ دیوان بہادر کرنیل۔ جی نیڈر۔ مسٹر نریندر جیت سنگھ۔ مسٹر محمد رفیق نے "۱۴ روزہ سیونگ کمپنی" کی تعریف کی اور کہا کہ اس سے عام پبلک میں کفایت شعاری کی عادت پیدا ہوگی۔ اور اس سے نہ صرف شخصی بلکہ ملکی فائدہ بھی ہوگا۔

... نے قومی بحث کی چودہ روزہ ... میں لوگوں کے تعاون ہونے پر ... انھوں نے کہا کہ اگرچہ ان کو کانپور میں آئے ہوئے ابھی صرف ۲½ ماہ ہوئے ہیں لیکن ان کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کانپور کے شہریوں کی زبردست مدد کا بہت احساس ہے۔ قومی بحث کی مہم بہت کامیاب ہوسکتی ہے اگر وہ لوگ جو یہاں موجود ہیں مدد کریں انھوں نے کہا کہ جنگ کے دوران میں قرضے بہت ضروری ہیں اور اس سلسلہ میں انھوں نے انگلستان کی مثال بھی پیش کی۔ آخر میں مسٹر اسٹفنس نے یہ اُمید ظاہر کی کہ کانپور کے تجارتی آدمی اور مزدور قومی بحث کی ۱۴ روزہ مہم کو کامیاب بنانے میں ہر امکانی کوشش کریں گے۔

مسلم لیگ

ڈاکٹر ایم شریف خان جنرل سکرٹری سٹی مسلم لیگ نے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ کانپور کے مسلمان اور یوپی پراونشل مسلم لیگ کے ممبران کنٹرول کمیٹی کے مقرر کرنے سے اچھی طرح مطمئن ہیں اور آپ نے چودھری خلیق الزماں اور نواب محمد اسمٰعیل کی لیڈری پر اپنے اعتماد کلی کا اظہار کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ میں منشی محمد بخش صاحب کے انتقال سے جو ایک جگہ خالی ہوئی ہے اس جگہ کے لئے الکشن میں مرحوم کے صاحبزادے مسٹر محمد مصطفےٰ اُمیدوار تھے اب اس جگہ کے لئے منتخب ہوگئے ہیں۔

سٹی ویلفر لیگ

مسٹر گوپی کرشن تواری کانگریسی نے سٹی ویلفر لیگ کی طرف سے نئے ڈیولپمنٹ بورڈ کے مقاصد کی تائید کی ہے اور یہ اظہار خیال کیا ہے کہ پہلے میونسپل بورڈ کو ڈیولپمنٹ کی اسکیموں کو عمل میں لانے کا موقع دیا جائے اور اگر میونسپل بورڈ اس میں ناکامیاب ہو تو ڈیولپمنٹ بورڈ ان اسکیموں کو اپنے ہاتھ میں لے۔

کیمونسٹ پارٹی

مقامی کمیونسٹ پارٹی نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی ہے کہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء کے کانگریسی فسادات اور اشٹی اور چیمور کے ممبران کو پھانسی کی سزا نہ دی جائے اور تجویز کیا ہے کہ تمام سیاسی لیڈران کی رائے اس معاملہ میں حاصل کی جائے۔

برجندر سروپ صوبجاتی مباحثہ

۱ر فروری کو برجندر سروپ صوبجاتی مباحثہ۔ ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج ہال میں ہوگا۔ مسٹر ایچ۔ ایس اسٹفنس کلکٹر مباحثہ کی صدارت کریں گے اور صاحب صدر کی مسز اسٹفنس انعامات تقسیم کریں گی۔

سنٹرل ہیلتھ کمیٹی

شہر میں پھیلی ہوئی گندگی کو دور کرنے کی غرض سے ایک سنٹرل ہیلتھ کمیٹی بنانے کا فیصلہ کچھ ڈاکٹروں اور اخبار نویسوں میں ہوا ہے یہ جلسہ کلچرل سوسائٹی آف فرینڈس کی سرگرمی میں ہوا تھا اور مسٹر ہری شنکر ودیارتھی ایڈیٹر روزنامہ پرتاپ کی طرف سے اخیر میں شرکا جلسہ کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

کپڑے والوں کی ہڑتال

احمد آباد اور بمبئی کے سوتی کپڑے کی ۴۲ ہزار گانٹھوں کا ماہوار کوٹہ کانپور کے لئے گورنمنٹ نے مقرر کیا ہے حالانکہ ان دونوں مقاموں سے کانپور ۲۵ ہزار گانٹھیں خریدا کرتا تھا اس فیصلہ کے خلاف کپڑے والوں نے ۳ روز تک ہڑتال رکھی اور گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر اظہار خوشی کیا اور اس فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے۔

سناتن دھرم کالج

سناتن دھرم کالج کے پرانے طالب علموں کی انجمن کا سالانہ جلسہ ۱۴ر جنوری کو ہوگا جس کے لئے ایک بڑا پروگرام بنایا گیا ہے جس میں والی بال بینڈ منٹن کے میچ ہوں گے۔ اور ۱۷ر جنوری کو ایک مباحثہ بھی ہوگا۔

ٹولی سمیلن

گذشتہ سنیچر کو ڈرم لائبریری کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ایک نہایت شاندار ٹولی سمیلن (ہندی شاعرہ) مسٹر کے۔ سی موکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں شہر کے علاوہ بیرون جات سے بھی متعدد ٹولیوں نے آکر شرکت کی اور یہ ٹولی سمیلن نہایت کامیابی کے ساتھ تقریباً ۳ بجے رات کو ختم ہوا۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

سنبلِ گل

اس جنگ اور گرانی کے زمانہ میں اناج اور کپڑے کی طرح وفاشعار بیویوں کا بھی کال ہے چنانچہ اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح اناج، کپڑا، اور دوسری ضروریات زندگی "بلیک مارکٹ" میں پہونچ گئی ہیں اسی طرح وفاشعار بیویاں بھی کرسی ناسعلوم "بلیک مارکٹ" کی زینت بن گئی ہیں، بیویوں نے شوہروں کے خلاف کس طرح علم بغاوت بلند کر رکھا ہے اس کا اندازہ ایک غریب شوہر کے اس بیان سے ہوسکتا ہے جو اس نے حال ہی میں لاہور کی ایک عدالت میں دیا ہے اس نے عدالت سے رو رو کر کہا:-

---

میں عدالت کا بڑا احسانمند ہونگا اگر عدالت مجھ کو میری اُس بیوی سے نجات دلائے جس نے میری زندگی عذاب کر رکھی ہے میں نے عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس سے شادی کی تھی مگر اس نے چند ہی مہینے میں وہ گُل کھلائے کہ میرا سارا عشق رفو چکر ہوگیا وہ کئی مرتبہ مجھ کو زدوکوب کر چکی ہے اپنے یاروں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی پھرتی ہے، میری ساری دولت اس نے خاک میں ملادی۔ جب میں روکتا ہوں تو مجھے زدوکوب کرتی ہے اور اپنے یاروں سے بھی پٹواتی ہے۔

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے ایک دور وہ تھا کہ عورتیں عدالتوں میں جاکر مردوں کے مظالم کی داستانیں بیان کیا کرتی تھیں اور ایک زمانہ یہ ہے کہ شوہروں کو عورتوں کے دکھڑے رونے پڑتے ہیں اگر یہی رنگ رہا تو شاید مرد عورتوں سے شادیاں کرتے ہوئے گھبرانے لگیں گے۔

سر چھوٹو رام وزیر پنجاب آج صبح انتقال فرما گئے

لاہور۔ ۹ر جنوری، آج صبح وزیر پنجاب سر چھوٹو رام جو صوبہ کے ریونیو کے محکمہ کے انچارج تھے اور ایک عرصہ سے بیمار تھے انتقال فرما گئے۔ سر چھوٹو رام سنہ ۱۹۲۱ء کی تحریک کے زمانہ میں پنجاب میں کانگریسی کارکن تھے بعد میں اُن کی سیاسیات کا رُخ بدل گیا تھا۔ جاٹوں میں اور یونینسٹ پارٹی میں انھیں بڑا رسوخ حاصل تھا مدتوں پنجاب اسمبلی کے ممبر اور کئی بار وزیر رہے ہیں۔ آپنے کچھ عرصہ وکالت بھی کی تھی۔

وزیر اعظم پنجاب ملک خضر حیات خاں نے یونینسٹ پارٹی اور صوبہ کے وزیر اعظم کی حیثیت سے نیز ذاتی دوست کی حیثیت سے سر چھوٹو رام کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایک بڑی ہستی گذر گئی جس کا ماتم پنجاب بھر میں کیا جائے گا آپ نے سر چھوٹو رام کے خلوص ان کی بے لوث زمینداروں کیلئے خدمات اور پنجاب کی محبت کا خاص طور سے ذکر کیا ہے۔

میاں عبدالحی وزیر تعلیم پنجاب نے کہا کہ حکومت پنجاب کی قوت کا ایک ستون ہٹ گیا۔

مارشل چانگ کائی شک کی تقریر

چنگنگ۔ ۸ر جنوری، سال نو کے موقع پر ۷۰ ہزار سے زیادہ اتحادی افسروں کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا، اسی موقع پر تقریر کرتے ہوئے جنرل چانگ کائی شک نے کہا کہ دائمی امن کی پختہ بنیاد اتحادی قوموں کے دوستانہ تعاون پر ہی قائم رہ سکتی ہے۔ آپنے تمام اتحادی افسروں کا شکریہ ادا کیا، جنھوں نے جاپان کے خلاف لڑائی میں امداد کی ہے۔

آپ نے کہا کہ اتحادیوں کے روبرو اب بھی اتنا مشکل اور سخت کام ہے جتنا کہ پہلے تھا اور ہمیں اپنی کوشش جنگ کو ڈھیلا نہیں کرنا چاہیے۔ حال ہی میں چین میں جاپان کے حملہ اور مغرب میں جرمنی کے جوابی حملوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے پہلے کہ دشمن کو مکمل طور پر پسپا کیا جائے ہمیں اور زیادہ قربانی دینا ہوگی۔ آپنے کہا کہ چین آخری فتح حاصل ہونے تک لڑنیکا ارادہ کئے ہوئے ہے۔

ادبِ لطیف

آخری گیت

میرے محبوب! جب میرا کاروانِ حیات لُٹ جائے تو تیرے لبوں پر میری محبت کے نغمے رقصاں ہوں، میری تربت پر۔

گلاب کے حسین پودے اور سایہ دار سرو نہ لگانا۔

میرے مرقد پر انگڑائیاں لیتی ہوئی، بارش کی ہلکی پھوار اور شبنم کے قطرات میں نہائی ہوئی خودرو گھاس۔

میرے لئے مسرت بخش ہوگی۔

میں ابدی خوابوں میں مدہوش ہونگی۔

اپنی یاد سے بے نیاز جو تیرے دل سے محو ہوچکی ہے،

میرے محبوب!

میں قبر کی سکوت آفریں تنہائیوں میں۔

سکوں پرور سایوں کو نہ دیکھ سکوں گی۔

بُلبل کے دلسوز نغمے نہ سُن سکوں گی۔

روز حشر تک بیتے ہوئے شیریں خوابوں میں کھوئی رہوں گی۔ عیر فانی شفق کے رنگیں سایوں میں گھری رہوں گی۔

روسی عنقریب بڑا حملہ کریں گے

لنڈن۔ ۸ر جنوری، ماسکو ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ روسی عنقریب بہت بڑا حملہ کرنے والے ہیں اس کے ساتھ ہی ماسکو ریڈیو نے یہ تخمینہ بتایا ہے کہ سنہ ۱۹۴۴ء میں جرمن تیس لاکھ کے قریب ہلاک یا زخمی ہوئے اور پندرہ لاکھ قید کئے گئے۔

فوجی مبصروں کا کہنا ہے کہ بوداپسٹ کی لڑائی کے خاتمہ تک روسی فوجیں حملہ کے لئے کمربستہ ہوجائیں گی، مگر یہ ممکن ہے کہ حملہ کی تاریخ کا انحصار مغربی مورچہ کے حالات پر ہو۔ روسی حملہ جلد ہوسکتا ہے بشرطیکہ بلجیم میں امریکی اور انگریزی فوجوں کا جرمن مورچہ پر حملہ آئندہ ہفتہ تک نتیجہ خیز بلکہ فیصلہ کن ثابت ہو، نئے ٹینک اور ہوائی جہازوں کا بڑا بیڑا حملہ کے لئے ریزرو ہے۔

پولینڈ کے معاملہ پر روس اور برطانیہ کے درمیان اختلاف

لنڈن۔ ۸ر جنوری۔ برطانیہ اور امریکہ کے یہ اعلان کرنے کے بعد وہ لنڈن ڈائی پولش گورنمنٹ کو ہی پولینڈ کی اصل گورنمنٹ مانتے ہیں۔ واشنگٹن میں فرانسیسی سفیر نے اعلان کردیا کہ فرانس بھی وہی رویہ اختیار کرے گا جو برطانیہ اور امریکہ نے اختیار کیا ہے۔ لنڈن میں زیکو سلاویکیہ کے نمائندہ نے اعلان کیا کہ زیکو سلاویکیہ کی حکومت اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کریگی تاوقتیکہ تین بڑوں کی کانفرنس منعقد نہ ہوجائے۔ پولینڈ کا موجودہ معاملہ اس بات کی آزمائش ہوگی آیا روس کے لئے برطانی عوام کی گہری دوستی کمزور پڑجائے گی یا رائے عامہ کے طبقے اس بات کی حمایت کریں گے کہ برطانیہ کو ہر حالت میں اس کا ساتھ دینا چاہیے خواہ کتنی ہی قیمت ادا کرنا پڑے تاکہ تینوں طاقتوں کا اتحاد قائم رہ سکے۔

روسی اخبار کی رائے، ماسکو ریڈیو نے آج روسی اخبار "پروا" کا ایک آرٹیکل براڈکاسٹ کیا ہے جس میں اخبار لکھتا ہے کہ لبلن کی پولش گورنمنٹ تمام جمہوری ملکوں سے یہ امید رکھتی ہے کہ وہ اس کو تسلیم کرلیں گے جن کے ساتھ مل کر اہل پولینڈ مشترکہ دشمن کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ روس کا اس حکومت کو تسلیم کرنا قدرتی اور جائز قدم ہے۔ روس نے اپنی اس اٹل پالیسی پر عمل کیا ہے کہ جمہوری پولینڈ کے ساتھ گہرے تعلقات برقرار رکھے جائیں، آزاد پولش کمیٹی بڑے مشکل وقت میں قائم ہوئی تھی۔ اس نے عوام میں اپنی عظمت بڑھالی ہے۔ اس نے ایک قلیل عرصہ میں بڑے بڑے زمینداروں سے اراضیات حاصل کرکے ایسے کسانوں کو دلادی ہیں جن کے پاس زمین نہیں تھی۔

پشاور۔ ۷ر جنوری، افغانستان سے زبردست برفباری کی خبر آئی ہے۔ کابل میں تقریباً دس انچ برف گری، تیرہ سے بھی برف پڑنے کی خبر آئی ہے۔

عالمِ نسواں

سیاست اور ہندوستانی خواتین

از محترمہ حمیدہ سلطان صاحبہ

چاندو بی بی

دہلی مزدور یونین کی صدر ہیں، مزدوروں کے لئے اصلاحات کرنے میں ہمیشہ مصروف رہتی ہیں۔

بیگم اعزاز رسول

نواب ذوالفقار علی خاں کی بڑی صاحبزادی اور نواب اعزاز رسول کی بیگم ہیں۔ مسلم لیگ کی سرگرم کارکن اور کل ہند مسلم لیگ خواتین یو۔پی۔ شاخ کی سکریٹری اور یو۔پی کونسل کی نائب صدر ہیں، یو۔پی میں خواتین کی اصلاحات کے لئے جو تحریکیں ہوتی ہیں ان میں سے اکثر بیگم اعزاز رسول کی ہوتی ہیں۔ بہت اچھی مقررہ اور صاحب الرائے خاتون ہیں۔

سکینہ بیگم (موئدزادہ)

آقائے ملت مولانا موئد الاسلام ایڈیٹر اخبار "حبل المتین" کی منجھلی صاحبزادی فرخ سلطان بیگم مشہور سیاسی کارکن خاتون ہیں۔ کلکتہ کارپوریشن کی کئی سال سے ممبر ہیں۔ قومی و ملکی اصلاحی تحریکوں میں ہمیشہ حصہ لیتی رہتی ہیں کامیاب وکیل بھی ہیں اور شعلہ بیان مقررہ بھی، سنہ ۱۹۴۲ء میں کمیونسٹ پارٹی کے دوسرے کارکن ممبران کے ہمراہ جیل گئی تھیں لیکن خرابی صحت کے باعث ان کو جلد ہی چھوڑ دیا گیا۔ کلکتہ خاکروب یونین کی صدر ہیں۔ پچھلے سال اپنے وطن ایران گئی تھیں وہاں کے سیاسی حالات خصوصاً ایران و روس کے خوشگوار تعلقات پر انھوں نے کلکتہ میں خواتین کے ایک جلسہ میں متاثر تقریر کی۔

رینو چکرورتی

کل ہند خواتین کانفرنس کی مجلس عاملہ کی ممبر ہیں اصلاحی کاموں میں ہمیشہ مصروف رہتی ہیں ہندو عورتوں کے مسئلے کو طے کرنے کے لئے انھوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ اسمبلی میں جو تجویز "ایک سے زیادہ بیویاں" رکھنے کے خلاف کی گئی تھی اس کی رینو نے تائید کی اور حکومت کی اس بات پر مذمت کی کہ اس نے زیر زمیں کانوں میں کام کرنے کے لئے عورتوں کو ملازم رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ بنگال اسمبلی میں آنے والے اس بل کی پُرزور حمایت کی جس کے ذریعے سے کنگال عورتوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے گی۔

بچوں کی دنیا

ہولی

ہولی کے تیوہار کی اصلیت کچھ ہی کیوں نہ ہو جس کے بارے میں مختلف رائیں ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ ہندوؤں کے جملہ تیوہاروں میں یہ سب سے بڑا تیوہار خیال کیا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اس تیوہار کا تعلق پہلا ورشی سے ہے۔ بہت سے یہ کہتے ہیں کہ بھوت، چڑیل وغیرہ جلانے کیلئے آگ جلائی گئی تھی اور چند اصحاب کا گمان ہے کہ نئی فصل کے تیار ہونے کی خوشی میں ایسا کیا جاتا ہے۔

بہار کا موسم ہوتا ہے سب درخت اپنا نیا لباس پہننا شروع کردیتے ہیں۔ سرسوں کے کھیت کی طرف نظر ڈالئے تو زرد مخمل بچھی ہوئی نظر آئیگی گویا کہ وہ کشت زعفران ہو رہا ہے۔

اس تیوہار پر عید کی طرح ہندو لوگ آپس میں گلے ملتے ہیں اور مبارکباد دیتے ہیں کہیں کہیں تازہ جو بھون کر دوستوں کو پیش کرتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تیوہار عمدہ فصل کی ہونے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

پیسفک کے ملکوں کی کانفرنس

ہوٹ سپرنگ (ورجینیا) ۸ر جنوری، پیسفک ملکوں کے تعلقات کی کانفرنس کے آج کے اجلاس میں اس بارے میں زبردست اختلاف پایا گیا، آیا لڑائی کے بعد جاپان کو اقتصادی لحاظ سے غیر مسلح کردیا جائے ایک افسر نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ماہروں کی یہ رائے ہے کہ جاپان کی پیداوار کی طاقت کو محدود کردیا جائے لیکن تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکا ہے۔ فوجی ماہروں کی رائے ہے کہ ہار کے بعد جاپان کو غیر مسلح کرنا آسان ہوگا۔

فرانس کے ایک نمایندے نے کہا کہ جبتک ایک عالمگیر آرگنائزیشن تمام قوموں کے درمیان امن قائم رکھنے کے لئے نہیں قائم ہوگی اس وقت کسی بھی قوم کو غیر مسلح نہیں کیا جاسکے گا۔

برطانی ڈیلی گیشن کے چیرمین نے پریس کانفرنس میں کہا کہ جاپان سے معقول تاوان وصول کرنا چاہیے۔

کانفرنس کا اجلاس کل شروع ہوا تھا جس میں ۱۲ ملکوں کے نمایندے شریک ہوئے جنمیں امریکہ کی جانب سے پروفیسر فلپ جیسب، برطانیہ کی طرف سے سر اینڈریوسیک نیڈن، فرانس کی طرف سے سابق سفیر نگیا اور ہندوستان کی طرف سے مسز وجے لکشمی پنڈت شریک ہوئے۔

اقوال زریں

اقــرار گناہ

انسان کو چاہیئے کہ اپنی غلطی کے اقرار میں کبھی ...رمائے اس کے معنی یہ ہوئے کہ آج اس کو بہ نسبت ...(گزشتہ) کے زیادہ عقل ہے۔ (آگسٹن)

اس کی کیا وجہ کہ کوئی شخص اپنی بُرائیوں کا اقرار ...نہیں کرتا؟ وجہ یہ ہے کہ وہ بُرائیاں ہنوز اس میں موجود ...ہیں۔ صرف ایک جاگتا آدمی اپنا خواب بیان کر سکتا ہے،

جو شخص گناہ کا اقرار کرے وہ نجات کی طرف اپنا سفر ...شروع کرتا ہے، جو شخص گناہ پر سچے دل سے نادم ہو وہ ...اس راستہ پر بہت کچھ طے کرتا ہے اور جو گناہ سے تائب ہو وہ ...اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

بُرائیوں کا اقرار نیکیوں کی ابتدا ہے (آگسٹن)

صرف اقرار گناہ کے واسطے جرأت ضروری نہیں بلکہ اقرار ...طاقت کیواسطے اُسکی اُسی قدر ضرورت ہے (روسو)

...پتیاں کے خفیہ کاغذات پکڑے گئے

پیرس ۵ر جنوری - ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کو معلوم ہوا ہے ...کہ پیرس کے ایک اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ دشی کے قریب ...ایک وادی میں ایک ہزار دستاویز ملے ہیں جن میں سے بہت ...سے مارشل پیتاں کے لکھے ہیں اور جنوری ۱۹۴۲ء سے تعلق رکھتے ...ہیں یہ دستاویز معائنہ کے لئے پیرس لائے گئے ہیں۔

موج تبسم

ایک چور چھٹے مالہ پر پہنچ گیا اور وہاں کھڑکی میں سے جھانکنے پر دیکھا کہ چھوٹا شیر خوار بچہ پنگوڑے میں لیٹا ہوا بوتل سے دودھ پی رہا ہے، چور نے کھڑکی پر دستک دی اور کہا:-

میاں بچے ذرا آؤ اور دروازہ تو کھولدو تمہارا چچا آیا ہے۔

شیر خوار بچہ نے بوتل کو منہ سے ہٹا کر جواب دیا بیوقوفوں کی سی بات نہ کرو میں ابھی چل نہیں سکتا۔

ڈاکٹر ایک ایسے نوجوان شخص کا امتحان کر رہا تھا جو بیمہ نکلوانے کا خواہشمند تھا، ڈاکٹر اس شخص کی خاندانی تاریخ سے کچھ کچھ واقف تھا پوچھا کہ خاندان میں کوئی پاگل تو نہیں ہوا؟

نہیں جناب!

کیا وہ تمہارا چچا نہیں تھا جسے اس لئے پاگل خانہ جانا پڑا کہ وہ وہم میں مبتلا رہا کرتا تھا۔

نوجوان ہنسا۔ اچھا آپ اس کا ذکر کر رہے ہیں؟ آپ اس کا اب کچھ فکر نہ کیجئے وہ تو مر چکا ہے۔

دماغی لہروں کی پیمائش

ریڈیو انجنیری کے ماہرین نے ایک ایسے آلہ کو مزید ترقی یافتہ شکل میں پیش کیا ہے جو خفیف ترین برقی رو کو بھی اخذ کر لیتا ہے اور اس کو بڑا کر کے واضح کر دیتا ہے توقع کی جاتی ہے کہ اس ایجاد سے فن طب کو تشخیص کا ایک اور زبردست ذریعہ مہیا ہو گیا ہے اور اس کی مدد سے اب سے ستر سال پیشتر کی اس دریافت سے فائدہ اُٹھانیکا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ قلب کی طرح دماغ سے بھی برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں قلبی لہر چونکہ قوی ہوتی ہے اس لئے قلبی برق پیما میں کامل طور پر واضح ہو جاتی ہے مگر دماغی لہر اتنی ہلکی ہوتی ہے کہ پیشانی یا کھوپری کے اوپر سے اس کا پتہ لگا، اب ممکن نہ تھا اب ماہرین کا خیال ہے کہ اس جدید آلہ کی مدد سے ان لہروں کے اُتار چڑھاؤ کی پیمائش اور انکا نظام اور ان کی ترتیب معلوم ہو جائیگی اور اس کی مدد سے دماغی رسولی کا صحیح محل وقوع معلوم کرنا ممکن ہوگا کیونکہ دماغ کے اندر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو اس کی معتدل برقی لہروں کی ترتیب اور انکے نظام میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

دماغی امراض کے ماہرین اس خیال سے بھی اس آلہ سے دلچسپی لے رہے ہیں کہ جنون اور دوسرے دماغی نقائص کے اسباب کی تعیین اور تشخیص میں اس سے مدد ملنے کے امکانات نظر آ رہے ہیں مگر اس سلسلہ میں ابھی کوئی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔

اس جدید ترین ایجاد سے بحث کرتے ہوئے بقراط اور جالینوس کے عہد کا یہ قدیم نظریہ قدرتی طور پر سامنے آجاتا ہے کہ "قلب کی طرح دماغ میں بھی انقباض و انبساط ہوتا ہے اور جس طرح قلب سے روح حیوانی

ص ۴

تمام اعضا میں پھیل کر ان کو قوت حیات بخشتی ہے اسی طرح دماغ سے روح نفسانی اعضا میں پہونچ کر ان کو حس و حرکت کی قوت عطا کرتی ہے" اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قوت اور برق ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور قوت کے اظہار کی ایک مخصوص شکل کو برق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بہن

از محترمہ پرکاشش کماری، بی، اے

مالابار ہل کے اس نئے فلیٹ میں آکر میں نے محسوس کیا کہ میں عورتوں کی طرف کچھ کچھ مائل ہوتا جا رہا ہوں اور میری ذہنیت میں یہ تغیر شاید نیچے کی منزل میں رہنے والی نوجوان لڑکی کی وجہ سے ہو گیا ہے صبح کو جب وہ مالابار ہل سے دلکیشور روڈ کی طرف بائیسکل پر دونوں ہاتھ چھوڑ کر اتراتی چلی جاتی تو مجھے ایسا معلوم ہوتا جیسے میرا دل بھی کسی گہرائی میں اترتا جا رہا ہے، ہوا میں اُڑتا ہوا اس کا آنچل اور ناگن کی طرح کمر پر بل کھائی ہوئی چوٹیاں دیکھ کر میں ازخود رفتہ سا ہو جاتا اور جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جاتی اسپتال کی طرف میرے قدم نہ اُٹھتے، میرے دل میں اس سے ملنے کی اُمنگیں اُٹھتیں لیکن کسی لڑکی سے اس طرح ملنا مناسب نہیں معلوم ہوتا تھا وہ ایک بوڑھے ملازم اور خادمہ کے ساتھ بالکل تنہا رہتی تھی اور اکیلی لڑکی سے ملنا کسی بھلے آدمی کا کام نہ تھا، اس حیص بیص میں سولہ سترہ دن گزر گئے لیکن ایک روز وہ اس کی سہیلی خود ہی اوپر آگئیں، شام کے چھ سات بجے کا وقت تھا میں ٹہلنے کے لئے باہر جا رہا تھا ان دونوں کو زینے پر دیکھ کر خوشی اور حیرت سے بوکھلا گیا، جلدی سے کمرے کے باہر آیا انہوں نے نمستے کیا لیکن مجھے جواب دینے کا ہوش ہی نہ رہا۔ نوکر کو آواز دیکر کرسیاں لانے کو کہا وہ دونوں ایک ساتھ ہی بولیں "جی نہیں تکلف نہ کیجئے ہم تو صرف یہ کہنے آئی ہیں کہ کل شام کے چھ بجے تاج میں ہمارے کالج کی طرف سے ایک کنسرٹ ہوگی آپ بھی ٹکٹ لیجئے"

"کتنے کے ٹکٹ ہیں؟" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"فرسٹ کلاس پانچ روپے، سکنڈ کلاس دو اور تھرڈ ایک روپیہ"

"پانچ والا ٹکٹ دیدیجئے"! میں نے جلدی سے بٹوہ کھولا اور روپے دیکر ٹکٹ رکھ لیا ان دونوں نے مسکراتے ہوئے نمستے کیا اور نیچے چلی گئیں، میری خوشی کی حد نہ رہی کتنے حسین طریقہ سے ملاقات ہو گئی۔

میں نے ٹکٹ تو لے لیا لیکن چند در چند مصروفیتوں کی وجہ سے کنسرٹ میں نہ جا سکا، مجھے بہت افسوس ہوا اگلے روز میری اور اسکی ملاقات زینے میں ہو گئی اس نے پوچھا:-

"آپ کل کیوں نہیں آئے؟"

"جی کچھ اپریشن وغیرہ آگئے اس لئے نہ آسکا مجھے بے حد افسوس ہوا"

"پانچ روپوں کا؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"جی نہیں"، میں نے ہنستے ہوئے جواب دیا "آپ کی کنسرٹ میں شامل نہ ہو سکنے کا"

"اوہ! میں سمجھی شاید آپ سوچتے ہوں کہ ناحق میں نے پانچ روپے برباد کئے"

"قطعی نہیں، میں تو نہ پہونچ سکنے کا افسوس کر رہا تھا، میں نے ذرا ہنستے ہوئے کہا، اس گفتگو سے میری ہمت بڑھ گئی، میں نے پوچھا کیا آپ یہیں پڑھتی ہیں؟"

جواب ملا "جی ہاں"

"آپ کے پتا جی کہاں ہیں؟"

"بردوان میں، اچھا نمستے"، اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"نمستے"، میں نے دھیرے سے کہا اور وہ اپنے فلیٹ میں چلی گئی۔

رفتہ رفتہ اس کا اور میرا ملنا جلنا بڑھتا گیا اس کا نام کامنی تھا اور وہ سچے سندر کامنی تھی، بڑی بھولی بھالی اور الھڑ، ضرورت سے زیادہ آزاد خیال، وہ شام کو اکثر اوپر آکر میرے پاس بیٹھ جاتی، میں کچھ پریشان سا ہو جاتا لیکن کامنی؟ اسے تو جیسے کوئی ڈر ہی نہ تھا، ایک روز پانچ بجے کے قریب کامنی اوپر آئی میں ایک ناول کے اوراق اُلٹ رہا تھا وہ بولی،

"سینما چلئے گا؟"

"کون سی تصویر ہے؟"

"یہ نہ پوچھئے، بہت ہی اچھی جلدی سے کپڑے پہن لیجئے"

"ارے واہ نام تو بتاؤ"

"شادی" کامنی نے ناول دیکھتے ہوئے کہا "بالکل لغو تصویر ہوگی، نام ہی بتا رہا ہے"

"اُونہہ! آپ یوں ہی کہتے ہیں، اُٹھئے بھی اب چلئے جلدی کیجئے وقت کم ہے" وہ کہتی ہوئی نیچے چلی گئی۔

سینما تو میں چلا گیا لیکن اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کچھ دوستوں کو دیکھ کر میرا دم گھٹا جا رہا تھا نہ جانے وہ کیا کہتے ہوں گے، شو ختم ہونے پر میں اور کامنی کار پر بیٹھے تو وہ سب مسکرا رہے تھے۔

اگلے روز اسپتال سے گھر آیا تو دیکھا سب کے سب ناخواندہ مہمان بنے بیٹھے ہیں، مجھے دیکھتے ہی چلا اُٹھے، ارے یار چپکے سے شادی کر لی یاد رکھو دعوت کھائے بغیر ہم بھی نہ چھوڑیں گے، یہ تو بتاؤ شریمتی جی کو کہاں سات تالوں میں بند کر رکھا ہے"

ایک بولا "خوبصورت جو ٹھہریں کوئی اُڑا لیجائے تو؟"

"ہاں بھائی ہم سب ڈاکو جو ٹھہرے"

میں شرم کے مارے پسینے پسینے ہو گیا، لاکھ کہا کہ پہلے میری تو سن لو لیکن وہ سب اپنی دُھن میں مست تھے،

"شادی کب کی؟ بیوی بھی تو چُن کر لائے ہو"

میں نے کہا ایشور کے لئے ذرا آہستہ بولو کہیں کامنی نے سُن لیا تو۔

بات ختم ہونے سے پہلے ہی سب نے قہقہہ لگایا اور بولے بھئی ہم تو سمجھتے تھے کہیں باہر گئی ہوگی اب چلو اُن سے مٹھائی مانگیں گے۔

گھبراہٹ کے مارے میرا بُرا حال تھا کہیں کامنی اوپر آگئی تو نہ جانے یہ سب کیا کیا آوازیں کسیں گے میں نے انھیں روک کر کہا جسے تم میری سمجھ رہے ہو وہ نیچے کے فلیٹ میں رہنے والی لڑکی ہے، سب حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگے میں نے ساری باتیں بتا دیں وہ اپنی غلط فہمی پر شرما گئے۔

ایک نے کہا "آج نہیں کچھ روز بعد دعوت تو کھائیں گے ہی"!

"ہاں ہاں ضرور" سب نے کہا اور جوڑی بنی رہے کی دعائیں دیتے ہوئے نیچے اُتر گئے۔

میں سوچ رہا تھا کیا کامنی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی میں اس سے کرتا ہوں۔ کل ذرا اس کے دل کی نبض پر ہاتھ رکھوں گا۔

اگلے روز سویرے کامنی اوپر آئی اس کے پیچھے نوکرانی تھالی لئے ہوئے تھی میں نے ہنس کر بولا: "کیا لائی ہو کامنی؟"

"مٹھائی ہے بھیا" اس نے تھالی میز پر رکھ دی اور بولی "آج سلونو ہے بھیا راکھی تو بندھوالو" مجھے یقین نہ آیا کہ کامنی مجھے بھیا کہکر مخاطب کر رہی تھی، اُف میری اُمیدوں کی چنگاریاں یاس کی راکھ کے نیچے دبی جا رہی تھیں لیکن نہ جانے کس طاقت نے میرا ہاتھ آگے بڑھا دیا کامنی نے میری پیشانی پر ٹیکا لگایا اور موتی کی راکھی کلائی پر باندھ دی، میں خاموش کھڑا تھا، کامنی نے پوچھا:-

"کیا سوچ رہے ہو؟"

"کچھ نہیں"

"تو چپ کیوں ہو؟"

"سوچ رہا ہوں تم دیوی ہو کامنی"

"دہشت یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" کہتی ہوئی وہ نیچے چلی گئی، میں اب سمجھا کہ کامنی کی محبت کتنی بے لوث اور پاک تھی، یہی وجہ تھی کہ وہ میرے پاس بیٹھنے میں جھجکتی نہ تھی، میں کتنا پاپی ہوں، کامنی مجھے بھائی سمجھتی تھی اور میں اُسے؟

(باقی صفحہ ۵ کالم ۵ کے نیچے)

اٹلانٹک چارٹر پورا کرانے کی پوری کوشش

کانگریس کے نام صدر روزولٹ کا پیغام - غیر ملکی پالیسی کی وضاحت

واشنگٹن ۶- جنوری - صدر روزولٹ نے امریکی کانگریس کے نام ایک پیغام میں کہا کہ نیا سال انسانی تاریخ میں سب سے بڑا سال ہو سکتا ہے۔ سال نو یورپ میں نازی فاسسٹوں کی دہشت انگیز حکومت کا مکمل خاتمہ دیکھ سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اتحادیوں کی فوجیں سامراجی جاپان کے مرکز کو گھیر سکتی ہیں ۱۹۴۵ء میں امن قایم رکھنے والی آرگنائزیشن کی ٹھوس بنیاد پڑ سکتی ہے اور پڑنا چاہیئے - غیر ملکی پالیسی کے میدان میں ہم اتحادی قوموں کے ساتھ ملکر رہنا چاہتے ہیں نہ صرف لڑائی کی خاطر بلکہ فتح کے لیے بھی جس کے لیے یہ لڑائی لڑی جا رہی ہے - نہ صرف مشترکہ خطرہ نے بلکہ ایک مشترکہ امید نے ہمیں متحد کیا ہوا ہے - ہمارا اشتراک حکومتوں کا اشتراک نہیں بلکہ پبلک کا اشتراک ہے - اور پبلک کی امید امن ہے۔

لڑائی زیادہ سے زیادہ شدت کے ساتھ لڑنا چاہیئے - اور لڑی جا رہی ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ خطرہ میں ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ دیدینا چاہیئے - ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ کیا کچھ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے نقصانات بہت زبردست ہوں گے - ہم اور ہمارے ساتھی اس وقت تک لڑتے رہیں گے - جبتک کہ مکمل فتح حاصل نہ ہو جائے ۱۹۴۴ء میں ہم نے فتح کی جانب کافی قدم بڑھایا ہے - گو اس سال کے آخر میں ہماری فوجوں کو کچھ پسپا ہونا پڑا ہے - اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہمارے دشمن جرمنوں کو بھاری نقصانات اوٹھانا پڑے ہیں - ہمیں کبھی اس غلط خیال میں نہیں پڑنا چاہیئے کہ جرمنوں کو شکست دیدی گئی ہے - تا وقتیکہ آخری جرمن تک ہتھیار نہ ڈالدے۔

صدر روزولٹ نے کہا کہ میں جرمن پروپیگنڈا کے زہریلے اثرات کے خلاف شدید متنبہ کرنا چاہتا ہوں - پچھمی یورپ میں جرمن فوجیں اتحادی مورچوں میں جو دراڑ ڈال رہی ہیں وہ لڑائی کے جیتنے کے لحاظ سے اتنی زیادہ خطرناک نہیں ہیں جتنی کہ وہ دراڑ ہے جو دشمن ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے درمیان ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس قسم کی بے بنیاد خبریں اڑائی جا رہی ہیں کہ امریکہ روس اور برطانیہ میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ ان کے کمانڈروں کے درمیان بے بنیاد خبریں اڑائی جا رہی ہیں - اس قسم کی جتنی افواہیں اڑتی ہیں - ان سب پر جرمن مہر ہوتی ہے۔

اس کے بعد صدر روزولٹ نے امریکہ کی اس پالیسی کی حمایت کی کہ پہلے جرمنی کو شکست دینے میں امریکہ کو امداد کرنا چاہیئے اور پھر جاپان کو ختم کرنا چاہیئے۔

صدر روزولٹ نے کہا کہ نازی اپنی ڈبکنی کشتیوں اور ان کے جہازیوں کو بہتر بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں - ان کی ڈبکنی کشتیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں اٹلانٹک کی لڑائی اب بہت زیادہ نگرانی چاہتی ہے

جاپان کے خلاف لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے صدر روزولٹ نے کہا کہ پسیفک میں ہم نے دشمن کو تین ہزار میل پیچھے ہٹا دیا ہے - جو تاریخ میں سب سے بڑا کارنامہ ہے اگر فلپائن پر ہمارا قبضہ ہو گیا تو جاپان ڈچ ایسٹ انڈیز سے الگ تھلگ ہو جائے گا۔

انتہائی مشکلوں کے باوجود ۱۹۴۴ء میں چین کی امداد میں اضافہ کیا گیا - چین کو پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال ہوائی جہازوں کے ذریعہ تین گنا مال بھیجا گیا - برما کی لڑائی میں بڑی زبردست مشکلیں پیش آئی ہیں۔

صدر روزولٹ نے مزید کہا کہ ہمیں اپنی جنگی پیداوار کو بڑھانے کی ضرورت ہے کیونکہ لڑائی جتنا زور پکڑے گی اتنا ہی ہمیں زیادہ سامان جنگ کی ضرورت پڑے گی - آپ نے کہا کہ آدمیوں کی کمی کی وجہ سے بہت سے کاموں کو پورا کرنے میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ پچھلے سال کانگریس نے نیشنل سروس ایکٹ منظور کرنے کی سفارش کی تھی - اس سے سامان جنگ تیار کرنے میں آدمیوں کی کمی کا سوال پورا ہو جاتا ہے جبکہ کانگریس نے یہ سفارش منظور نہیں کی - میں اس دفعہ پھر کانگریس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قانون کو منظور کرلے - آپ نے کہا کہ جنرل مارشل اور ایڈمرل کنگ نے اس قانون کی پُرزور سفارش کی ہے -

امریکہ کی غیر ملکی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے صدر روزولٹ نے کہا کہ ہم اپنے دشمنوں کا خاتمہ کرنے کے جتنا قریب پہنچتے جائیں گے - فاتح ملکوں میں اختلافات اتنے زیادہ بڑھتے جائیں گے - اس قسم کے اختلافات سے ہمارے اندر پھوٹ نہیں پڑنا چاہیئے اور نہ ہماری کوشش جنگ میں کمی ہونی چاہیئے۔

صدر روزولٹ نے مزید کہا کہ آیندہ دنیا میں بین الاقوامی تعلقات پر کنٹرول کرنے کے لیے طاقت کی سیاسیات کا ناجائز استعمال نہیں ہونا چاہیئے - جمہوری دنیا میں طاقت کے ساتھ ذمہ داری متعلق ہونا چاہیئے - جو عام بھلائی کے کام آئے -

اور اسی طرح جنگ سے علیحدگی، سامراج، طاقت کی سیاست بین الاقوامی امن کے راستہ میں رکاوٹ ہو سکتی ہے - ہم اٹلانٹک چارٹر کے اصولوں کو پورا کرانے میں اپنا اثر استعمال کرنے میں ہرگز نہ جھجکے ہیں نہ جھجکیں گے - اور اس کا اب ہم بھی استعمال کر رہے ہیں - امریکہ اور ہمارے ساتھیوں کے درمیان جو اختلافات ہوں خاص کر ان ملکوں کے بارے میں جو دشمن کے پنجہ سے آزاد ہوئے ہیں - ہمیں ان کو بڑھا چڑھا کر نہیں پیش کرنا چاہیئے - اور نہ ان سے ناجائز فائدہ اوٹھانا چاہیئے - میں صافگوئی سے کام نہیں لوں گا - اگر میں یہ نہ مان لوں کہ کئی ملکوں مثلاً یونان اور پولینڈ کی صورت حالات کی وجہ سے تشویش پیدا ہو رہی ہے - وہاں کی صورت حالات اتنی سہل نہیں ہے کہ آسانی سے اس کا مقابلہ کیا جا سکے - ہماری جلاوطن حکومتوں، خفیہ کام کرنے والے لیڈروں اور بڑے بڑے اتحادیوں کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں ہیں -

ہم نے اور ہمارے ساتھیوں نے یہ مان لیا ہے کہ تمام لوگوں کو اپنے ملک میں اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرنے کا حق حاصل ہوگا - اور ہم ان کے حق کا احترام کریں گے - ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی یہ کوشش ہونا چاہیئے کہ دنیا میں دائمی امن قائم ہو جائے - ہمیں زیادہ سے زیادہ آزاد تجارت کی حمایت کرنا چاہیئے -

آپ نے یہ بھی کہا کہ لڑائی کے بعد امن قائم رکھنے کے لیے ... رضاکار جماعت تیار کرنا چاہیئے - مضبوط امریکہ کے بغیر دائمی امن تا[م] نہیں رہ سکتا - امریکہ کو سوشل اقتصادی لحاظ سے بہت مضبوط ہونا چاہیئے اور ہمیں اپنی برآمدی تجارت میں زبردست اضافہ کرنا چاہیئے -

مسٹر گزدر نے استعفےٰ دیدیا

کراچی - ۸- جنوری - مسٹر گزدر وزیر مالیات سندھ نے آج سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم کو اپنا استعفےٰ بھیجدیا - اس میں لکھا ہے کہ نوابزادہ لیاقت علیخاں جنرل سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کی ہدایت کے بموجب میں آپ کو یہ استعفےٰ بھیج رہا ہوں - بعد کی خبر ہے کہ گورنر سندھ نے یہ استعفےٰ منظور کر لیا ہے۔

حُروں کا صفایا کرنیکی اسکیم

کراچی - ۴- جنوری - مسٹر ایچ - ٹی - ہمبرگ اسپیشل کمشنر علاقہ حیدر آباد سندھ کیلیے روانہ ہو گئے ان کے ساتھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بھی ہیں - معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے کل کی کانفرنس کے نتیجے کے طور پر جنگلوں میں حروں کا صفایا کرنے کا پلان مرتب کر لیا ہے اور سندھ کی مسلح پولیس کو ماکھی جنگل میں داخل ہونے کا حکم دیدیا گیا ہے - خانبہادر سر غلام علی خان ... ہوم منسٹر حروں کے علاقہ کے پندرہ روزہ دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں -

بہن

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

شام کو گھر آتے ہوئے کامنی کو تحفہ دینے کے لیے میں نے ایک بیش قیمت رسٹ واچ خریدی - وہ برآمدے میں کھڑی تھی، میں نے گھڑی اُس کے ہاتھ میں دے دی!

"یہ کیا لائے؟"

"سلونو کا تحفہ" میں نے کہا "کامنی بہن مجھے معاف کرو میں بہت پاپی ہوں!"

میں نے اس کے پیروں پر سر رکھ دیا وہ جلد سے اُٹھاتی ہوئی بولی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"کامنی تم مجھے بھائی سمجھتی ہو اور میں تم سے!"

وہ درمیان ہی میں کھلکھلا کر ہنس پڑی، بولی۔

"ان باتوں کو بھول جاؤ بھیا، راکھی کی پوترتا میں پاپ بھی پُن بن جاتے ہیں، بھائی بہن کی پاک محبت میں پاپ چھپ جاتے ہیں!"

میں کامنی کی طرف حیران نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ شام ہو چکی تھی، سٹرک پر برقی قمقمے روشن ہو گئے کامنی کے مکھڑے پر تقدس کی جوت رقص کر رہی تھی، اس کے بال ہوا میں لہرا رہے تھے، دور کہیں ریکارڈ بج رہا تھا۔

"راکھیاں بندھالو بھیا، ساون آیا رے!"

پنڈت جواہر لال نہرو کی قیادت میں ہندوستان بہت ترقی کرسکتا ہے

امریکہ کے سابق انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر سمنر ویلز کی تازہ تصنیف

نیویارک ۔۴۔ جنوری ۔ ہندوستان نے جو کچھ بھی ترقی کی ہے وہ یا تو منافع خوری کے لیے سرمایہ لگانے کی ضرورت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یا ان شاندار اسکیموں کی وجہ سے ہوئی ہے جو مختلف وائسرایوں کو عزیز رہی ہیں لیکن ترقی کی یہ رفتار گو ہندوستان کے زمانہ حال کے مطابق ڈھالنے میں سودمند ثابت ہوئی ہے۔ تاہم ہندوستان کے اقتصادی مسئلہ کی تہ تک نہیں پہنچ سکی ہے۔ اور اس کے باشندوں کی انتہائی غریبی کو دور نہیں کرسکی ہے۔

یہ ہے وہ رائے جو اس کتاب میں ظاہر کی گئی ہے جو امریکہ کے سابق انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر سمنر ویلز نے لکھی ہے۔ جو آج ہی شایع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "ایک صاحب دماغ امریکن کی رہبر صلح"۔

اس کتاب میں مزید لکھا ہے کہ اچھوتوں کا مسئلہ آج بھی حل ہونے سے اتنا ہی دور ہے جتنا کہ پچاس سال پہلے تھا۔ جدید ہلبیتوں فیکٹریوں میں ایک ساتھ مل کر کام کرنے کے تجربہ نے معمولی سوجھ بوجھ کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ کو دور کرنے میں امداد کی ہے۔ برطانیہ کے قدامت پسندوں، ہندوستان کے مخصوص مفاد خاص کر چند والیان ریاست کی مزاحمت کے باوجود ہندوستان اس سے اعلیٰ حکومت خود اختیاری، بلندی اور رفتار ترقی کی جانب بڑھنے سے نہیں رک سکتا۔ جو وقت کو ٹالنے کے لیے ڈومینین اسٹیٹس میں مضمر ہے۔ کوئی ملک تمدنی، تاریخی یا روحانی لحاظ سے امن کا اتنا دلدادہ نہیں جتنا کہ ہندوستان ہے ہندوستان قوموں کی عالمگیر آرگنائزیشن کا ایک آدرش ہوگا۔ ہندوستان آزاد ہونے اور ترقی کرنے اور ایک آزاد اور مضبوط چین کے برابر درجہ حاصل کرنے سے ایشیا میں انقلاب آجائیگا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر جیسے روشن دماغ شخص نے قومی تحریک میں جو اقتدار حاصل کیا ہے۔ وہ اس جانب ایک اہم اشارہ ہے۔ پنڈت جواہر لال کی تعمیری مدبری کا تعلق اتنا ہندوستان کے تنگ مسائل سے نہیں ہے۔ جتنا کہ ایک خود مختار ہندوستان کی صلاحیت سے ہے جو دور یوروپ کو جمہوری بنانے میں بہت کام آئے گی۔

اس طریقہ پر ہندوستان کی قومی تحریک جس نے مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں اپنی ضرورتوں کو واضح کرنا شروع کیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو جیسے جدید قسم کے لیڈر کی رہنمائی میں ایشیا کو ترقی دینے میں بڑی امداد کرے گی اور اس طریقہ پر ہندوستان کو عالمگیر آرگنائزیشن میں مناسب جگہ مل جائے گی۔

برطانیہ کی قسمت پر مہر لگ گئی

کتاب میں مزید لکھا ہے کہ لڑائی کے بعد برطانیہ کی پوزیشن وہ نہیں ہوگی جو ۱۹۳۹ء میں تھی۔ اگر برطانیہ کو لڑائی سے پہلے اپنا رہن سہن کا معیار برقرار رکھنے کے لیے ڈیڑھ ارب ڈالر کا یا اس سے زیادہ مال برآمد کرنا پڑے گا جتنا کہ وہ ۱۹۳۹ء میں کرتا تھا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ برطانیہ کو اپنی برآمد یا تو دوگنا کرنا پڑے گی یا اپنے رہن سہن کا معیار گرانا ہوگا۔ چونکہ برسوں تک کھانا کپڑے اور مکانوں وغیرہ کی قلت برداشت کرنے کے بعد کوئی شخص اپنا معیار گرانا نہیں چاہے گا۔ اس لیے برطانیہ کا مسئلہ اور بھی زیادہ پیچیدہ ہوجائیگا اور اس شکل میں اس سٹرلنگ قرضہ سے اور بھی اضافہ ہوجائے گا۔ جو برطانیہ پر واجب ہے۔

بین الاقوامی تعلقات کا جہاں تک تعلق ہے برطانیہ کو ایک عالمگیر آرگنائزیشن میں شامل ہونا پڑے گا۔ تمام دنیا میں قومیت اتنی ترقی کرجائے گی کہ برطانیہ کو نوآبادیوں میں وہ غلبہ حاصل نہیں رہے گا۔ جو اس کو لڑائی سے پہلے حاصل تھا۔ کرنسی، تجارت، سرمایہ لگانے رہن سہن کے معیار۔ سلطنت کے تحفظ کے معاملہ میں برطانیہ کی قسمت اب اس مرضی کے ماتحت نہیں رہے گی۔ "طاقت کا توازن رکھنے کا اصول جس پر برطانیہ ۱۶۸۸ء سے بین الاقوامی تعلقات میں عمل کرتا رہا ہے۔ آیندہ اس کی سلامتی اور عظمت کا باعث نہیں بن سکے گا۔

یونان میں نئی حکومت بن گئی

لندن ۔۴۔ جنوری۔ یونان کی راجدھانی ایتھنز سے سرکاری اعلان ہوا ہے کہ یونان میں نئی حکومت بن گئی ہے۔ جس کے وزیراعظم جنرل پلاسٹرس مقرر ہوئے ہیں۔ پلاسٹرس کے پاس وزیراعظم کے عہدہ کے علاوہ جنگی، سمندری اور ہوائی وزارت کا بھی عہدہ ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یونان کی فوج تیار کریں گے ان کی وزارت میں جو وزیر ہیں ان میں سے دو صاحب [illegible] وزیر خارجہ اور آخرالذکر وزیر مالیات ہیں۔

ہندوستان اور ایران کی تجارت

بمبئی ۔۶۔ جنوری۔ بمبئی کے ایوان تجارت نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے کہ ہندوستانی ٹریڈ کمشنر میجر ایم۔ حسن نے کل اس چیمبر کی درآمد برآمد کی کمیٹی سے ہندوستان اور ایران کی باہمی تجارت کے بارے میں بات چیت کی۔ مسٹر پران لال دیوکرن کا بچی چیمبر نے پچھلے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ انڈین ٹریڈ کمشنر کے دفتر سے دونوں ملکوں کی تجارت کو بہتر اور وسیع بنانے کے لیے کس طرح پر مدد دی جاسکتی ہے میجر حسن نے دوران گفتگو میں کئی اہم سوالوں کا جواب دیا اور یقین دلایا کہ میں اپنے عہدہ کے زمانہ میں ہندوستانی تجارت کو ایران میں ترقی دینے کے لیے نہایت پرخلوص کوشش کروں گا۔

سر بی۔ این راؤ حکومت ہند میں

جنوری۔ وائسرائے ہند کی درخواست پر یہ طے ہوا کہ سر بی۔ این۔ راؤ۔ وزیراعظم ریاست کشمیر کی خدمات دو مہینے کے لیے حکومت ہند کے سپرد کردی جائیں۔ وہ غالبًا وراثت جائداد کے ٹیکس کا بل تیار کرینگے۔ اس عرصہ میں خانبہادر مرزا جعفر علی اس جگہ وزیراعظم کا کام کریں گے۔

انڈین چیمبر آف کامرس کی صدارت

کلکتہ ۔ ۵۔ جنوری۔ آج یہاں ایوان تجارت ہند (انڈین چیمبر آف کامرس) کی بیسری سہ ماہی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے۔ مسٹر جی۔ ایم۔ برلا نے کہا کہ اگر بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں برسر عہدہ آنے سے انکار کریں تب بھی یہ ضروری ہے کہ وائسرائے اگزکٹو کونسل ازسرنو مرتب کی جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ اگزکٹو کونسل کے ممبروں میں سے بہت سے چاہے اپنے فرائض کتنی ہی صلاحیت سے انجام دے رہے ہوں۔ لیکن انھیں عوام کی حمایت اور اعتماد حاصل نہیں ہے۔ اور ملک کا آج جس نازک حالت سے سامنا ہے اس میں اس کی نہایت ضرورت ہے۔ وائسرائے ہند نے خود تسلیم کیا ہے کہ بڑے پیمانہ پر پلان مرتب کرنے کے لیے عوام کے اعتماد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے باہر بھی ایسے لوگ ہیں جن کو اگر عہدہ دیدیا جائے تو ملک پر وہ اثر پیدا کریں گے کہ وہ ایمانداری سے ملک کے کاز کی خدمت کر رہے ہیں۔

جنگ کے بعد کی نئی تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ جبتک پلان مرتب کرنیوالے محکمہ یا ممبر کو انتظامیہ اختیار نہ ہوں اور وہ مختلف صوبوں میں اپنی اسکیم کے متعلق رابطہ عمل قایم نہ کرسکے۔ اس وقت تک تمام اسکیم ناکامیاب ہی رہے گی۔

مسٹر برلا نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ ٹیکس کے متعلق اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ کیونکہ یہ پالیسی آج کل صنعتی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہی ہے۔ اگر ملک میں نیا مال حاصل ہو تو دوران جنگ میں نئی صنعتیں شروع کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً آبپاشی کی اسکیموں اور سڑکوں کی تعمیر وغیرہ کا کام ابھی شروع کیا جاسکتا ہے۔

مسٹر برلا نے اپنی تقریر میں امید ظاہر کی کہ ہندوستان کی [illegible] کے متعلق مسٹر ایمری نے حال میں جو اعلان کیا ہے اسے عملی صورت دی جائے گی۔

آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت ہند نے تجارتی کی پالیسی اور مستقل ٹیرف بورڈ قایم کرنے کے بارے میں جو اسکیمیں سوچ رہی ہے ان کے ساتھ ساتھ بڑی صنعتوں کے تحفظ کی بھی یقین دہانی ہونی چاہیئے۔ اس ذیل میں مشینوں موٹروں ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں کی تیاری آتی ہے۔

مسٹر برلا نے کہا کہ ہم خوشی سے برطانیہ کا سرمایہ قبول کریں گے۔ بشرطیکہ ایک تعاون کی سپرٹ میں سارے ملک میں استعمال کیا جائے یہ نہ ہو کہ امداد کی صورت میں کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہمیں ٹیکنیکل امداد کہیں اور سے لینی ہوگی۔

آخر میں آپ نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ صنعتوں کی ترقی کے ذریعہ ہر شخص کو کام مل سکے جو کام کرنے کے لیے جسمانی طور پر موزوں ہے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ کام کرنے والوں کا معیار حیات اونچا ہو۔

فرانسیسی ایڈیٹر کو پھانسی

پیرس ۔ ۵۔ جنوری۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانس کے اخبار "پیٹ نکوئی" کے سابق منیجر اور چیف ایڈیٹر البرٹ جیجون کو دشمن سے سازباز کے الزام میں پھانسی دیدی گئی۔ ۲۔ اکتوبر کو جیجون کو پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ مگر سزا ملتوی کردی گئی تھی۔ کیونکہ جیجون نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دشمن کے متعلق سنسنی خیز انکشافات کرے گا۔

گلوب ایجنسی کی ہندوستانی سروس

بمبئی ۔ ۶۔ جنوری۔ گلوب نیوز ایجنسی کی ہندوستانی خبر رسانی کی ابتدا ہونیوالی ہے۔ اس کے انچارج مسٹر ایڈورڈ بیٹن ہوں گے۔ یہ ایجنسی ہندوستان کی سیاسی اور اقتصادی خبریں دیا کرے گی۔

مسز وجے لکشمی کی زبان بندی کیجائیگی

نئی دہلی ۔ ۸۔ جنوری۔ امریکن حلقوں میں گفت و شنید کرنے سے پتہ چلا ہے کہ واشنگٹن میں ہندوستانی سفارتخانہ کا دفتر شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی زبان بندی کرنے پر غور کر رہا ہے۔ فی الحال شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی ہر تقریر کا جواب دیا جا رہا ہے اور امریکن اخباروں کو اس دفتر سے مختلف قسم کی اطلاعات دی جا رہی ہیں۔

ٹریڈ یونین فیڈریشن لنکا

کولمبو ۔ ۵۔ جنوری۔ ڈاکٹر سبھرائن سابق کانگریسی وزیر مدراس مسٹر بنکم مکرجی ممبر اسمبلی نایب صدر آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس اور مسٹر ایس میرا جکر اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس آج یہاں لنکا ٹریڈ یونین فیڈریشن کے اجلاس میں شرکت کے لیے آئے۔ ڈاکٹر سبھرائن کو خاص دعوت نامہ سے بلایا گیا۔

ڈاکٹر سبھرائن نے کانگریسی لیڈروں کی رہائی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے مسئلہ کا حل ہونا ہی یوروپ اور ایشیا کی دوستی کی کنجی ہے۔

مسٹر مکرجی نے جو پہلی بار لنکا آئے ہیں کہا کہ ہندوستان اور لنکا کے درمیان وہ خلیج حائل ہے جو برطانی سامراج نے ذہنی طور پر پیدا کردی ہے۔ دونوں ملکوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ باہمی کوشش سے ہی آزادی حاصل کرسکتے ہیں۔

ٹریڈ یونین کے ڈیلی گیٹوں نے کہا کہ جو کاغذات اور کتابیں ہم لیے جا رہے تھے۔ ان میں سے چند کو تلاشی سنسر میں لنکا کے افسروں نے روک لیا۔

ہٹلر زندہ ہے؟

لندن ۔ ۵۔ جنوری۔ ہٹلر کی سال نو کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے "ڈیلی میل" لکھتا ہے کہ نئے سال کے لیے یہ بہترین نیک فال ہے کہ ہٹلر زندہ ہے۔ اور اسکی عقل سلامت ہے اخبار مذکور مزید لکھتا ہے۔

اگر جرمن ڈکٹیٹر کی طاقت اب ختم ہوچکی ہے۔ اس کے پاس خیالات کی اتنی کمی ہے کہ وہ کوئی تقریر نہیں کرسکتا ہمارے لیے یہ بات تسکین دہ نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اس حقیقت پر آنکھیں بند نہیں کرنا چاہیئے کہ جرمن جنرل اسٹاف اور جرمن سائنسدان ابھی زندہ ہیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۸۷

بعدالت مال اجلاس جناب پنڈت سورج پرشاد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بلہور ضلع کانپور

مقام بلہور ضلع کانپور

بنام رام غلام وشیو پرشاد پسران کو کلادر داکر شن

دگوپی کرشن پسران کو تینوں قوم ٹریا ساکن موضع چندپورہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور

راج نرائن ... مدعی

بنام۔ رام غلام وغیرہ ... مدعا علیہ

واضح ہو کہ آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے۔ کہ آپ بتاریخ ۱۵؍ ماہ جنوری ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے ※ بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲؍ ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بقیہ مضمون صفحہ ۲ کالم ۲

کیونکہ یہ ایک قسم کا لالچ تھا، اور ملک کے تمام حصول کو موتیوں کی طرح ایک لڑی میں پرو کر ملائے جانے کا نہایت عمدہ طریقہ تھا، ایسا کرنے میں سودیٹ حکومت کو کچھ بھی نقصان نہ اٹھانا پڑا، اس کے برعکس یہ امید تھی کہ اس اعلان سے یونین کے ساتھ ملنے میں بیرونی ممالک کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی، اور اب جبکہ وہ سب ایک ہی یونین میں مل گئے تھے، جدا ہونے کا حق اپنا کام پورا کر چکا تھا، یہ حق اب بالکل عملی نہ رہا تھا جیسا کہ سودیٹ یونین کو امریکہ کے سابق سفیر جوزف ای ڈیوائز نے "ماسکو کوشن" میں کہا تھا کہ "ان سوشلسٹ ری پبلکوں کو یونین سے جدا ہونے کی اجازت ہے لیکن محض غیر معمولی طور پر" درحقیقت یہ آزادی محض قیاسی ہے، یہ عیاں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ بلکہ کریملن (اسٹالن) گورنمنٹ نفاق کو برداشت نہیں کر سکتی، سودیٹ آئین کے مطابق اس حقیقت کی شہادت سٹالن کے اعلانوں سے بھی ملتی ہے، اسٹالن کہتا ہے "سرحدی علاقوں کو روس سے علیحدہ کرنے کے مطالبہ کو نامنظور کر دینا چاہیئے۔ صرف اس لئے نہیں کہ یہ سرحدی علاقوں اور مرکزی علاقوں کے درمیان اتحاد کی تعریف کے برعکس ہے، بلکہ اصل سبب یہ ہے کہ یہ سرحدی اور مرکزی دونوں سمتوں کے علاقوں کی قوموں کے مفاد کے خلاف ہے، علاوہ ازیں سرحدی صوبوں کی علیحدگی سے مرکزی روس کے انقلاب کی اس طاقت کو دھکا لگے گا جو کہ مغرب اور مشرق کی آزادی کی تحریک کو پرجوش بنا رہی ہے، الگ کئے ہوئے علاقے یقیناً بین الاقوامی امپیریلزم کی بندشوں میں جکڑ لئے جائیں گے، اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے مائیکل ٹی، فلورنسکی اپنی کتاب روس کے مطابق فہماش کی طرف" میں لکھتا ہے، "علیحدگی کے حق کا یہ مطلب لگاتار سودیٹ آئینوں کے اس مناسب جزد کو ناکام بنا دیتا ہے جس سے یونین کے قومی گروہوں کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے"

ہم اس معاملہ میں اسٹالن کی یہ تحریر بھی بیان کر سکتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ قوموں کے قوت ارادی کے حق کے علاوہ مزدوروں کی جماعت کو اپنی طاقت مستحکم کرنے کا بھی حق حاصل ہے اس موخر الذکر حق کو قوت ارادی کے حق سے زیادہ اہمیت حاصل ہے، ایسے مواقع ہوتے ہیں جبکہ قوت ارادی کا حق دوسرے کے خلاف ہوتا ہے، زیادہ بلند درجہ کے حق نے اپنی طاقت کو مستحکم بنانے کی طاقت حاصل کر لی ہے۔ یہ کہنا مناسب ہے کہ ایسے معاملات میں مطلق العنانی پر عمل کرنے میں یہ قوت ارادی مزدوروں کے لئے رکاوٹ پیدا نہ کرے۔

تاہم یہ درست ہے کہ اب روس میں قلیل التعداد اقوام کے پیچیدہ مسئلہ کو نہایت عمدگی سے حل کر دیا گیا ہے، روس ہی دنیا کا ایسا ملک ہے جس نے سو سے زیادہ اقوام کو جو کہ مختلف زبانیں بولتی ہیں یکجا جمع کر کے ایک زبردست قومی اسٹیٹ بنائی ہے، اس مشترکہ اسٹیٹ میں کوئی قوم علیحدہ نہیں سمجھی جاتی لیکن یہ جدا ہونے کے حق کا نتیجہ نہیں ہے یہ کہنا کہ (ص۴) یہ علیحدگی کے حق کا نتیجہ ہے بالکل غلط اور باطل ہے، بلکہ یہ سودیٹ اسٹیٹ کی ایک بنیادی ساخت کا نتیجہ ہے یہ نکتہ عام بحث ومباحثوں میں اکثر فراموش کر دیا جاتا ہے سودیٹ اسٹیٹ مزدوروں کی حکومت ہے اور دنیا کے تمام مزدوروں کے مفاد یکساں ہی ہیں کم درجہ کی جماعت کے ممبران کے مفاد میں آپس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں، اس طرح سودیٹ اسٹیٹ میں قومیت اتنی ہی بے مطلب ہے جتنی کہ مثال کے طور پر کچھ حد تک لندن کی درمیانی درجہ کی جماعت میں مذہب ہے، ہر ایک پہلو سے ہر ایک قوم یکساں ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور

مشاعرہ ۲۰؍ جنوری سوموار کے دن رات کو ۷ بجے بہ تقریب بسنت پنچمی سری ہندر ہال سبھا پورانا سیسہ متو کانپور کے زیر اہتمام مسٹر شیام سندر لال نگم سکریٹری سبھا مذکور کے دولت خانہ (نمبر مکان ۱۰۴/۱۱۹) سیسہ متو میں ایک غیر طرحی مشاعرہ ہوگا۔

سرکاری احکامات ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ادنی مال کے لئے پرمٹ دیئے جا رہے ہیں:۔

سنیچر کو { کوتوالی۔ کرنیل گنج۔ نواب گنج رقبہ کے لئے

جمعہ کے دن { سیسہ متو۔ انور گنج اور جوہی کے رقبہ کے لئے

دیہاتوں اور میونسپل حدود سے باہر آنیوالوں کو ان تینوں روز پرمٹ مل سکتا ہے۔ اور شہر کے مندرجہ بالا ایریا کے لوگوں کو مقررہ دن پرمٹ دیئے جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ کاغذ کے تھوک سوداگروں کے لئے لائیسنس پراونشیل پیپر کنٹرولر الہ آباد جاری کریں گے جس کے لئے ۱۶؍ جنوری سے پہلے درخواستیں پہونچ جانا چاہیئے اور خوردہ فروشوں کو لائیسنس مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیں گے۔

انجمن جامعہ ادبیہ مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن جامعہ ادبیہ کا سالانہ مشاعرہ اور اجلاس نظم ونثر اپنی جملہ خصوصیات کے ساتھ ۲۴؍ و ۲۵؍ فروری ۱۹۴۵ء کو ہو رہے ہیں۔ ضروری انتظامات شروع ہو گئے ہیں اس سلسلہ میں ۲۹؍ جنوری کو بوقت ۷ بجے شام جناب نواب مصطفیٰ حسین صاحب آشفتہ کے دولت کدہ واقع بازار رام نرائن میں انجمن کے ممبران کی ایک میٹنگ بھی ہو رہی ہے فوراً کتب جلد ارسال فرمائیے تاکہ انجمن آپ کے زرین ... سے مستفید ہو سکے۔

صداقت میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

برطانی حکومت اور دیسی ریاستیں

جوکھنڈی۔ مسٹر این دی گڈگل پریذیڈنٹ پراونشل کانگریس کمیٹی نے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کا سورج نکلتے ہی چھ سو ریاستوں کا اندھیرا دور ہو جائے گا۔ یہ دقیانوسی سسٹم صرف برطانی سامراج کی بدولت جاری ہے۔ برطانی سامراج ختم ہوتے ہی موجودہ ریاستی سسٹم آپ سے آپ ختم ہو جائے گا۔ برطانی ہند اور دیسی ریاستوں کے لوگوں کو الگ الگ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہمارا تہیہ ہے کہ ہم ہندوستان کے لئے آزادی کی لڑائی لڑیں گے۔ اس کے خطروں اور تکلیفوں میں ایک ساتھ حصہ لیں گے۔ کانگریس کی موجودہ سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گڈگل نے کہا کہ کانگریس نے جدوجہد چھوڑی نہیں بلکہ وہ نئی تنظیم اور نئی صف بندی کر رہی ہے وہ لوگوں میں نئے سرے سے اعتماد پیدا کر رہی ہے۔ گاندھی جی کا تعمیری پروگرام محض دفع الوقتی کے لئے نہیں ہے یہ ایک متحرک پروگرام ہے اور اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو اس سے کہیں زیادہ انقلابی ثابت ہوگا جتنا عام لوگ سمجھتے ہیں۔

آل انڈیا سنگیت کانگرس کا اجلاس

کلکتہ ۵ جنوری۔ سر ایس رادھا کرشنن نے آل انڈیا سنگیت کانگرس کے اجلاس کی صدارت کی جو آج سے شروع ہوا۔ آپ نے کہا کہ اس ملک کی روایات مختلف نسلوں اور فرقوں کے لئے مشترک رہی ہیں اور سب نے اس کی تشکیل میں حصہ لیا ہے۔ ہم سب ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے یہ ممکن ہوا کہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور اس ذہنی تشکیل کا مظاہرہ کریں جو سیاسی صورت اختیار کرے ہم ہندوستانی کلچری اتحاد کا ثبوت ایسے وقت میں پیش کر رہے ہیں جب کہ سیاسیات وغیرہ میں اتنی علحدگی پائی جاتی ہے۔ سر رادھا کرشنن نے گانے والوں سے اپیل کی کہ وہ مذاق عامہ کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اسے اپنے طریقہ پر ڈھالیں۔

ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس کانگرس میں ہندوستانی یونیورسٹیوں سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ اپنے کورس میں گانا بھی داخل کریں تاکہ اس سے طالب علموں کو فائدہ پہنچے نیز موسیقی کی تعلیم کے لئے مختلف یونیورسٹی میں رابطہ ہو۔ مسز سروجنی نائیڈو اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے آنے والی تھیں۔ مگر طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے نہ آسکیں گی۔

اقتصادی کانفرنس کے نئے عہدیدار

نئی دہلی۔ انڈین اکنامک (اقتصادی) کانفرنس کا آئندہ اجلاس دسمبر ۱۹۴۵ء میں لکھنؤ میں ہوگا نئے عہدہ داروں میں پروفیسر ڈی جی کاروے (پونہ) صدر ڈاکٹر اے۔ آئی قریشی (عثمانیہ یونیورسٹی) سکرٹری اور پروفیسر رادھا کمل مکرجی لوکل سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

ایتھنس میں لڑائی بند

لندن۔ ۶ جنوری۔ ایتھنس سے جو غیر سرکاری خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایتھنس اور پارس میں باقاعدہ لڑائی بند ہو گئی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوریلا فوج ان علاقوں سے پیچھے ہٹ رہی ہے

علی گڑھ میونسپلٹی کے چیرمین کا انتخاب

علی گڑھ ۹ جنوری۔ خواجہ عبدالمجید علی گڑھ میونسپلٹی کے صدر منتخب ہو گئے انہیں ۱۵ ووٹ اور ان کے مخالف رائے صاحب سوہن لال کو صرف دو ووٹ ملے۔

کلکتہ میں روپیوں کی بارش

کلکتہ ۵ جنوری۔ کلکتہ میں گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے ایک گھنٹہ تک روپیوں کی بارش ہوئی اور لوگوں نے خوب لوٹا۔ کوئی کہتا ہے کہ روپے آسمان سے برسے۔ کوئی کہتا ہے کہ کچھ لوگوں نے چھپ کر پھینکے اور کسی کا خیال ہے کہ بندروں نے درختوں پر سے برسائے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. 406

رجسٹرڈ نمبر ۳۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ -/-/
ششماہی -/8/
سہ ماہی -/8/
فی پرچہ دو آنہ -/2/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 41
No. 3

CAWNPORE. Saturday.
20th Jany 1945

کانپور شنبہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۵ صفر المظفر ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱
نمبر ۳

ادبیات

صداقتوں کا فقدان!

ازجناب دورؔ ہاشمی کانپوری از بنگلور

سحر ہوئی وہ کھلا دورِ باب میخانہ
اٹھا و دستِ دعا کو بہ شکلِ پیمانہ

یہ کہہ کے اس نے دیا مجھکو ایک پیمانہ
ابھی کچھ اور بھی ہونا ہے تجھکو دیوانہ

ہر ایک ذرّہ ابھی برقِ طور بن جائے
مگر کسی میں کہاں جرأتِ کلیمانہ؟

ہزار خونِ صد افلاس موج موج بہا
مگر رنگی نہ ابھی تک قبائے شاہانہ!!

صداقتوں کا ہی فقدان پھر زمانے میں
اُٹھ اے گروہِ مریدانِ پیرِ میخانہ!

ہزار شعر پڑھے اور سُنے مگر اے دوست!
مجھے ملی نہ کہیں "لذّتِ حریفانہ"

لبِ خموش، نگاہِ حزیں، جراحتِ دل
حضورِ دوست! مبارک تجھے یہ نذرانہ

تمام خونِ تمنا، تمام دردِ فراق!
نہیں ہے سہل مرا "شیوۂ فقیرانہ"

نگاہِ یار کی سرمستیاں! ارے توبہ
اب آنکھوں آنکھوں میں لٹنے لگا ہے میخانہ

جہاں ترا ہی تصور، جہاں ترا ہی خیال
ہزار شہر سے بہتر وہ ایک ویرانہ!

چلو چلو حرم و خانقاہ سے اے دورؔ
ستا رہی ہے بہت یادِ پیرِ میخانہ..!

ادائے جگر

(ازجناب دورؔ ہاشمی کانپوری از بنگلور)

یہی ہے دل کی مسرت، یہی ہے گھر کا چراغ
خدا کرے کہ "غمِ عاشقی" رہے بے داغ

نہ پوچھ خاک نشینانِ کوئے جاناں کو
جبیں ہے خاک پہ لیکن ورائے عرش دماغ

"صلاحِ کار کجا و من خراب .. کجا"
خدا نہ کردہ ملے مجھکو تیرے غم سے فراغ

بہارِ گل، رخِ ماہ و تبسمِ انجم،
بہت دنوں میں ملا آج ہمکو اُن کا سراغ

نشاطِ قربتِ گل میں نہ گم ہوا اے بلبل
نہ راس آئے کی تجھ کو کبھی ہوائے باغ

جھکی ہوئی ہے یہ کس آستاں پہ میری جبیں!
پہونچ گیا ہے سرِ عرش آج میرا دماغ

غمِ نوازشِ جاناں تجھے خدا رکھے!
کہ مل گیا ہے "غمِ دو جہاں" سے مجھکو فراغ

زہے نصیب کہ حاصل ہوئی مجھے اے دورؔ
نوائے میرؔ، ادائے جگرؔ، زبانِ داغؔ

دنیائے اسلام

سعودی عرب کو تیل کے ذریعہ آمدنی کی قوی امید

لندن ۱۰ / جنوری "گریٹ برٹین اینڈ دی ایسٹ" کے ایک طویل مضمون میں بیان کیا گیا ہے کہ سعودی عرب کو صرف یہ ضرورت ہے کہ اس کی اچھی اور مستقل آمدنی ہو جائے تاکہ حکومت اپنے ملک کو ترقی دینے کا کام کر سکے اور انویں صدی کی مصیبت کے اثرات کو دور کر سکے جبکہ اس کے ہندوستان اور یورپ سے تجارتی معاملات ختم ہو گئے تھے۔

اس ضرورت کے وقت کیا رونما ہوا ایک طرف تو جنگ عالمگیر کے اثرات نے اس کی زندگی کی قیمت کو گراں کر دیا اس کی سپلائز میں نقصان پیدا ہو گیا اور تھوڑے عرصہ کے لئے وہ ادبار میں آ گیا۔ لیکن دوسری جانب اس کو تیل سے بہت آمدنی ہو گی یہ وقت اس کے لئے خطرناک طریق پر اچھا ثابت ہوا۔ اس زمانہ میں سعودی عرب کو مشرقی نجد کے تیل سے بہت مدد ملی اور مستقبل کے لئے امید بھی پیدا ہو گئی ہے اگر حوصلہ افزائی ہوئی تو تیل کی صنعت کے بعد دوسری ترقیاں بھی سامنے آئیں گی۔ اس طرح امکان پیدا ہوتا ہے کہ وہ سولہویں صدی کے نقصان کو پورا کریگا اور آمدنی کے دیگر ذرائع کو استعمال کر کے رفتہ رفتہ اپنی مالی حالت کو درست کریگا اور وہ دن قریب ہیں کہ وہ اپنی جگہ اقوام عالم میں بنائے گا۔

عربوں کے لئے صیہونیت کا خطرہ

لندن ۱۰ / جنوری میجر جنرل سر ایڈورڈ اسپیرز جو اب تک شام و لبنان میں برطانوی وزیر ہیں انہوں نے مشرق وسطی کے دو خطروں کے متعلق انتباہ کیا اور انہوں نے کہا کہ دو باتیں عربوں کے لئے بہت اہم ہیں۔ اول تو صیہونیت ہے کیونکہ عرب یہودیوں کی غیر محدود آبادی سے خوف زدہ ہیں۔ دوسرا خوف ہے کہ حکومت فرانس جو شام و لبنان کے متعلق سنڈیٹ رکھتا ہے۔ وہ موجودہ مکمل آزادی کو محدود کر دے یا اس کو واپس لے۔ اگر حکومت فرانس نے اپنی اس پالیسی پر عمل کیا تو اس سے یقینی طور پر ایک مادہ آتشگیر پھٹ جائے گا جس کا اثر تمام دنیائے عرب پر پڑے گا۔ عرب یکجا جمع ہو جائیں گے اگر ان میں سے کسی کی آزادی کو خطرہ ہوا۔ عربوں کا خیال ہے کہ گذشتہ جنگ کے بعد برطانیہ نے انھیں بری طرح گرا دیا ہے لیکن اگر انھیں پھر دوسری بار برباد کیا گیا تو مشرق وسطی میں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے اور یہ بات برطانوی شہنشاہی مواصلات پر نازک رد عمل ہو گی۔

مصر میں غیر ملکی چیزوں کی درآمد پر پابندی

قاہرہ ۱۱ / جنوری۔ اس ہفتہ مصری حکومت کے شعبۂ مالیات نے ایک اعلان صادر کیا ہے کہ بغیر خاص اجازت نامے کے کوئی بیرونی چیز مصر کے اندر داخل نہ ہو سکے گی۔ اس قسم کی تمام درآمدوں کو لائسنس کا محتاج کر دیا گیا ہے۔ البتہ ان اشیاء کو اس حکم سے مستثنیٰ کیا گیا ہے جو مصری حکومت کے خاص احکام کے ماتحت مصر میں منگائی جائیں گی خصوصاً ایندھن سیراب کرنے والے آلات اور غلہ وغیرہ۔ وزارت مالیات نے ان ممالک کے نام بھی تعین کر دئیے ہیں جہاں سے مسافر اپنا سامان نمونے اور مال لا سکیں گے۔ جو اشیاء ان احکام کے خلاف آئیں گی قابل ضبطی ہوں گی۔

حکومت مصر غیر ملکی سکے خریدے گی

قاہرہ ۱۲ / جنوری۔ ایک فوجی حکم جاری ہوا ہے جس میں ہر شخص اور فرم کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غیر ملکی سکہ جات جو خود اسے یا کسی دوسرے کی جانب سے وصول ہوئے ہیں مصری وزارت مال کے ہاتھ فروخت کر دے مصر کے ہر رہنے والے کو ممانعت کی گئی ہے کہ غیر ملکی سکہ جات کے لینے سے انکار نہ کرے۔ جو بنک غیر ملکی سکہ جات کی بنیاد پر بونڈ یا حصے لئے ہوئے ہیں اُن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مناسب وقت کے اندر منافع اور سود کو جمع کرنے میں قریبی امکانی قدم اٹھائیں اور پونڈ یا حصہ داروں کی طرف سے وزارت فنانس کے ہاتھ غیر ملکی سکہ جات فروخت کر دیں۔

شام اور لبنان کی آزادی کی برطانیہ کی طرف سے ضمانت

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) نئے برطانوی وزیر شام سٹر ٹیرنس شون نے حکومت شام کے صدر سامنے اپنا مراسلہ تعارف پیش کرتے ہوئے اس ضمانت کا اعادہ کیا جو انھوں نے گذشتہ دن حکومت لبنان کے صدر کے سامنے لیوانتی ریاستوں کے بارے میں برطانوی پالیسی کے متعلق دی تھی۔

فلسطین میں موسلا دھار بارش

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین میں موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے فصلیں خراب ہو رہی ہیں حالانکہ موسم برسات کے جلد شروع ہو جانے سے یہ توقع ہو گئی تھی کہ فصلیں اچھی رہیں گی۔

صداقت

کانپور

جلد ۴۱ | کانپور شنبہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۳

پریسیڈنٹ روزویلٹ کا پیغام

تمام اتحادیوں میں امریکہ کی پوزیشن جو خاص اہمیت رکھتی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ امریکہ کے باشندے صحیح معنوں میں جمہوریت پسند ہیں، ایک اہم ترین اتحادی کی حیثیت سے وہ ہٹلر کو شکست دینے اور دنیا سے فیسزم کا خطرہ دور کرنے کے لئے برطانیہ کا ساتھ دے رہے ہیں اور ہر چھوٹی بڑی کامیابی میں شریک ہیں۔ لیکن پچھلے دنوں امریکن پریس میں اور بالخصوص مشہور اخبار نویس مسٹر ڈریو پیرسن کی تحریروں کے ذریعہ جو آوازیں اٹھائی گئی ہیں اُن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل امریکہ کو برطانی امپیریلزم کا طریقہ پسند نہیں ہے اور اٹلی، بلجیم، یونان اور پولینڈ میں برطانی حکومت نے جو پالیسی اختیار کی ہے اُسے وہ پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھتے۔

مگر ان باتوں سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اتحادیوں میں کوئی ایسا شدید اختلاف رائے موجود ہے جو انکی کمزوری کا باعث ہو سکتا ہے، بعض وقتی اور آنے والے سیاسی مسائل پر امریکہ اور برطانیہ کا ہمخیال نہ ہونا ایک دوسری چیز ہے، لیکن جہاں تک جرمنی اور جاپان کو آخری شکست دے کر ان کی طاقتوں کا خاتمہ کرنے کا تعلق ہے۔ کوئی اتحادی بھی اس مقصد سے کبھی ہٹ نہیں سکتا، مزید برآں امریکہ والوں کی دلی خواہش بھی یہی ہے کہ دنیا میں ایک مستقل امن قائم کرنے کی صورت پیدا کی جائے، یہی وہ حقیقت ہے جو پریسیڈنٹ روزویلٹ کے اس پیغام سے ظاہر ہوتی ہے جو انہوں نے نئے سال کے موقع پر امریکن کانگریس (پارلیمنٹ) کو بھیجا ہے پریسیڈنٹ روزویلٹ اس پیغام میں فرماتے ہیں:-

"یہ نیا سال انسانی تاریخ میں سب سے بڑی کامیابی کا سال ہو سکتا ہے، یہ نیا سال یہ دیکھ سکتا ہے کہ یورپ میں نازی فیشسٹ دورِ تشدد کا خاتمہ ہو گیا اور امپیریلسٹ جاپان کی شر انگیز طاقت کے مرکز پر انتقام کی طاقتیں حملہ آور ہو گئیں، سنہ ۱۹۴۵ء یہ بھی دیکھ سکتا ہے، اور ضرور دیکھے گا کہ دنیا میں قیام امن کے آرگنائزیشن کی معقول ابتدا ہو گئی ہے، غیر ملکی پالیسی کے میدان میں ہم اتحادی قوموں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، صرف جنگ کے لئے نہیں بلکہ اس فتح کے لئے بھی جس کے لئے یہ لڑائی لڑی جا رہی ہے صرف مشترک خطرہ ہی وہ چیز نہیں ہے جو ہمیں متحد کرتا ہے بلکہ اس میں ایک مشترک اُمید بھی شامل ہے ہمارا اشتراک حکومتوں کا اشتراک نہیں بلکہ قوموں کا اشتراک ہے اور قوموں کی اُمید امن سے وابستہ ہے۔"

مندرجہ بالا اقتباس کسی قدر طویل ہے، مگر پریسیڈنٹ روزویلٹ کے طویل پیغام کا خلاصہ انہیں الفاظ میں موجود ہے، گذشتہ سال کی ابتداء میں بھی پریسیڈنٹ روزویلٹ نے جو پیغام دیا تھا اس میں بنجامن فرینکلن کے الفاظ پیش کرتے ہوئے اتحادی قوموں کے اس باہمی اتفاق و اشتراکِ عمل پر زور دیا تھا، نئے پیغام میں بھی اس کی صدائے بازگشت موجود ہے۔ جہاں تک اس نیک خواہش کا تعلق ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا، موٹی عقل بھی اس بات کو سمجھتی ہے کہ اتحادیوں کے باہمی اختلاف رائے سے محوری دشمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اس لئے سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ اتحادی اتفاق و اشتراک عمل کو پوری مضبوطی سے قائم رکھا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اتحاد ایک ایسی چیز ہے جو صرف اتحاد کی خواہش سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کو عملی کارروائیوں کے ایک مخصوص سلسلہ کی ضرورت ہوتی ہے، اتحادی اقوام کی ہم آہنگی جس کی خواہش پریسیڈنٹ روزویلٹ نے ظاہر کی ہے کسی خود بخود چلنے والی مشین سے پیدا نہیں کی جا سکتی اور نہ کوئبک، قاہرہ اور طہران کانفرنسوں کے بیانات سے وجود میں آسکتی ہے یہ تو صرف عملی کوششوں کی طالب ہے اور یہ اتحاد اُس وقت ایک ثباتی حقیقت بن سکتا ہے۔ جب بعض بلند مقاصد حاصل کرنے کے لئے تمام اتحادی ذرائع کام میں لائے جائیں۔

لیکن چونکہ اتحادیوں میں برطانیہ بڑی اہمیت رکھتا ہے اس لئے برطانی حکومت کا عمل ہی وہ نکتہ ہے جس سے اتحادی ہم آہنگی میں، یا مکمل ہم خیالی و ہم نوائی میں ایک خاص قسم کا نقص پیدا ہونے لگتا ہے اور یہی وہ نقص ہے جو پچھلے دنوں برطانی اور امریکن اخبارات کی تحریروں سے ظاہر ہونے لگا ہے اختلاف رائے اور اختلاف عمل کا ایک وسیع میدان ہمیں دکھائی دینے لگا ہے، خود پریسیڈنٹ روزویلٹ بھی اپنے پیغام میں اس اندیشہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: "ہم اپنے دشمنوں کو شکست دینے کی منزل سے جس قدر قریب آتے جاتے ہیں اُسی قدر فاتحوں کے درمیان ہم اختلافات کو زیادہ محسوس کرنے لگے ہیں ہمیں ایسا نہیں ہونے دینا چاہیئے کہ اختلافات ہم میں پھوٹ ڈال دیں یا ہم جنگ کو جیتنے اور امن قائم کرنے کے اہم مشترک اور مستقل مفادات کی طرف سے بے پرواہ ہو جائیں۔"

یہ سب بجا اور درست ہے، جنگ میں فتح حاصل کرنے کا مقصد بھی صحیح اور یقینی ہے، قیام امن کا مقصد بھی مفید اور لازمی ہے مگر سوال یہ ہے کہ پہلے مقصد کو حاصل کرنے کے بعد دوسرا مقصد کس طرح اور کن ذرائع سے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ اتحادی قوموں کے پروگرام میں صرف یہی چیز نہیں ہے کہ محوری طاقتوں کو شکست دینے کے بعد کچھ نہ کیا جائے، اتحادی فتح کے ساتھ ساتھ قدم بہ قدم جس چیز کا حاصل کرنا ضرور ہے وہ دنیا کی تمام محکوم اور پامال قوموں کی آزادی ہے اگر اتحادی اقوام کے بیانات پر نظر ڈالی جائے تو ان سے بھی یہی مقصد واضح ہوتا ہے لیکن کیا ولایات متحدہ امریکہ کے صدر کو اس امر کا یقین ہے کہ یہ مقصد صرف اتحادیوں کے باہمی اشتراک عمل کی خواہش اور پرانی باتوں کو زبانی دہرا دینے سے حاصل ہو جائے گا؟ اس اتحاد و اتفاق سے دنیا کو کیا فائدہ پہنچے گا اگر اس جنگ کا ما

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۵ر جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کے دور جدید کا پہلا جلسہ بصدارت مسٹر کیلاش پت سنگھانیا منعقد ہوا۔ جلسہ کے شروع میں چیرمین صاحب نے اس امید کا اظہار کیا کہ بورڈ کے مناسب انتظام میں ممبران ہمیشہ ان کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ آپ نے بورڈ کے اندر پروگریسیو پارٹی بنانے کے خیال کو بہت زیادہ پسند نہیں کیا۔ اور شہر کے بہترین مفاد میں نہ صرف اس پارٹی کے ممبران سے بلکہ بورڈ کے ہر ایک ممبر سے حوصلہ افزا نکتہ چینی کی امید ظاہر کی۔ سابق چیرمین نے ساڑھے چھ سو روپیہ ماہوار پر عارضی طور پر ایک اڈیشنل انجنیر اسسٹنٹ میونسپلٹی کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس مسئلہ پر کافی بحث رہی۔ ممبران کا خیال تھا کہ ان کو اس قدر بھاری تنخواہ کا افسر مقرر کرنے کا اختیار نہ تھا یہ کام بورڈ کا تھا یہ معاملہ مشیر قانونی کی رائے حاصل کرنے کے لئے ملتوی ہوا۔ موجودہ انجنیر صاحب ریٹائر ہونے سے پہلے رخصت پر جانے والے تھے اس لئے اس تقرر کی ضرورت ہوئی تھی۔ میونسپل بازاروں کو ٹھیکہ پر دینے یا بورڈ کے انتظام میں رکھنے کا معاملہ چیرمین صاحب کے سپرد ہوا۔ سوئر کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنا ملتوی ہوا۔

کپڑے کا مسئلہ مسٹر گجیت رائے سکسینہ کی صدارت میں سٹی کانگریس اسمبلی کا ایک جلسہ ہوا جس میں صوبہ اور خاص کر کانپور کے لئے کپڑے کی تقسیم کی جدید اسکیم کی نظر ثانی کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ نئی اسکیم جس کے مطابق کانپور کو ۴۸ ۳ گانٹھ باہر کا بنا ہوا کپڑا ملے گا۔ کپڑے کی تجارت کے لئے بہت نقصان دہ ہے

ضلع کانفرنس ۱۳ر جنوری ۱۹۴۵ء کو مسٹر تلک چند کو ویل کی صدارت میں بابو برجندر سروپ پارک میں شڈیول کاسٹ کے والنیٹروں کی ڈسٹرکٹ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تقریباً ایک ہزار والنیٹر موجود تھے۔

بچوں کا ہفتہ ۱۴ر جنوری سے سیسہ مئو میں بچوں کا ہفتہ منایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں قائم کی ہوئی نمائش کا افتتاح مسٹر نریندرجیت سنگھ بیرسٹر میونسپل کمشنر نے کیا۔ آپ نے اس تحریک کے مقصد کو بتلایا اور ہر وارڈ میں بچوں کے لئے ایک پارک مخصوص کرنے کی ضرورت بتلائی۔ ہفتہ کے پروگرام میں مباحثہ۔ بچوں کی نمائش اور کھیل شامل ہیں۔ ۱۸ر جنوری کو مسٹر رام رتن گپتا ایم۔ ایل۔ اے انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

ایڈریس ۱۴ر جنوری کو ایس۔ ڈی کالج کانپور کے پرانے طالب علموں کی ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں ان اصحاب کو اڈریس دیا گیا جو میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اور اس کالج کے پرانے طالب علم رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹی ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر رام رتن گپتا ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں ہوا تھا جس میں یہ طے پایا کہ ہر ماہ کی ۹ تاریخ کو پولیٹیکل قیدیوں کا دن منایا جایا کرے۔ نظر بند کانگریسیوں کی خاندانوں کی پرورش میں سات سو روپیہ ماہوار کا صرفہ کمیٹی کر رہی ہے مزید اخراجات کے لئے پبلک سے امداد کی اپیل کی گئی۔

کھتری فنڈ کچھ پرجوش کھتری نوجوانوں نے "کھتری بینی فٹ" کے نام سے ایک فنڈ بیواؤں اور طالب علموں کی مالی امداد کے لئے جاری کیا ہے ۷۵ روپیہ ماہوار کے چندہ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اور مزید امداد کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ امداد کے لئے مسٹر کے سی کپور لاٹھی محال کے پاس درخواست آنا چاہیئے۔

کپڑے کی نقل و حرکت یو۔ پی، بہار، بنگال اور پنجاب سے بذریعہ ریلوے سوتی کپڑا لیجانے کی ممانعت ہٹالی گئی ہے۔ اور ڈیڑھ من تک سوتی کپڑا یو۔ پی سے باہر لے جایا جا سکتا ہے۔ یو۔ پی ریلوے کے ذریعہ ہر جگہ کپڑا بلا روک ٹوک جا سکتا ہے۔ اسی طرح سے بمبئی شہر سے کپڑا باہر لے جانے کی ممانعت میں اس قدر کمی کر دی گئی ہے کہ ہر شخص ۲۰ پاؤنڈ سوتی کپڑا ریلوے یا دریا کے ذریعہ کسی جگہ لے جا سکتا ہے۔

وارڈ کمیٹی گاندھی نگر وارڈ نمبر ۸ میں اصلاح کرانے کے لئے ۱۵ ممبران کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے صدر ڈاکٹر بیر بھارتی سنگھ ہیں میونسپل بورڈ سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ راجپلن متبولی کے مندر سے جانیوالی جے روڈ کا نام سابق میونسپل کمشنر آنجہانی نرمخش پرشاد پروھان روڈ کر دیا جائے۔

ریڈیکل ڈموکریٹک پارٹی کہا جاتا ہے کہ کانپور ریڈیکل ڈموکریٹک پارٹی کے کارکنوں میں اصلاحات ہو گئے ہیں اور عہدیداران استعفے دے رہے ہیں۔

ایٹ ہوم ۱۲ر جنوری ۵ بجے شام کو ویلورو میں مسٹر اُماشنکر نے مسٹر ایچ۔ اے اسٹفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

سونار بنگلہ بنک کا افتتاح سونار بنگلہ بنک لمیٹڈ کلکتہ کی برانچ کا ۵ار جنوری کو کانپور جنرل گنج میں افتتاح ہوا۔

کانپور کے برانچ ایجنٹ مسٹر ایم۔ ایس گپتا اور منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر ایس کے چودھری ہیں افتتاح کے دن بنک کی طرف سے معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔

کابلی گرفتار دس کابلیوں کو جعلی پاسپورٹ استعمال کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ فرخ آباد کی ڈکیتی میں ان لوگوں نے حصہ لیا ہے۔

کوئلے کا مقدمہ پی۔ ڈی سنگھانیہ۔ ایس پرشاد۔ ایس۔ ایل سنگھانیہ بی۔ پی چندر لنہ۔ الیف۔ حلیم۔ ایم۔ این۔ کھنّا اور این مذمدار کے خلاف جے۔ کے کول کیس کی مزید سماعت ۲۲ر جنوری کو مسٹر الیف۔ این کرانٹس ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج کی عدالت میں ہوگی۔

ٹرسٹ کے اسکیم کی منظوری ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی بنائی ہوئی بپت کھنگ احاطہ سلیم کلیرنس اسکیم کو منظور کر لیا ہے۔

نیشنل میوزک اسکول

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ قریب دو ماہ سے پریم نگر سیسہ مئو کانپور میں علم موسیقی کی تعلیم کے لئے ایک اسکول پبلک کی جانب سے قائم ہوا ہے۔ داخلہ نہایت حوصلہ افزا ہے ۷۵ طلباء سے زائد داخل ہو چکے ہیں جملہ استاد گوالیار و لکھنؤ کالج کے پاس شدہ موسیقی کے گریجویٹ ہیں اوقات تعلیم ۶ بجے شام سے ۹ بجے تک ہیں۔ نابالغ و بالغ طلباء و لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ درجے ہیں۔ کلاسیکل ناچ و ستار و طبلہ وغیرہ کی بھی تعلیم کا انتظام ہو رہا ہے۔ الغرض اسکول سے شہر کانپور کی ایک بہت بڑی اور عرصہ سے محسوس ہونے والی کمی پوری ہو رہی ہے منتظمان کی خواہش ہے کہ یہ جلد کالج کے مرتبہ پر پہونچے۔ پنڈت کیلاش چندر مصر ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفسز و ڈاکٹر سگھر سنگھ صاحبان جنکی کوشش سے یہ اسکول قائم ہوا ہے پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں اُمید ہے کہ اصحاب ثروت و قدردان موسیقی اپنی سرپرستی سے امداد فرمائیں گے اور اپنی فیاضی اور دریا دلی سے اسکول کے بانیان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

گوپی ناتھ نگم سیسہ مئو کانپور

مسلم لیگ پلاننگ کمیٹی

"آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کراچی کی تجویز کے مطابق قائد اعظم نے گذشتہ اگست سنہ ۱۹۴۴ء میں "مسلم لیگ پلاننگ کمیٹی" کے تقرر کا اعلان فرمایا ہے اس کمیٹی کا کام یہ ہے کہ ہندوستان اور بالخصوص پاکستانی علاقہ کے حالات کا اس نقطہ نظر سے ساتھ جائزہ لے کہ مسلمان تجارت، زراعت اور صنعت و حرفت کی ترقیوں کا ساتھ دے سکیں اور معاشی تعمیر پر خاص کر تعمیر بعد جنگ میں حوصلہ اور ہمت کے ساتھ حصہ لے سکیں۔

اس سلسلہ میں بحیثیت رکن کمیٹی ہذا مجھے حال ہی میں ہدایت کی گئی ہے کہ میں اپنے متعلقہ علاقہ کے ان تمام مسلم تجار سے جو امتیازی درجہ رکھتے ہیں نیز دیگر صاحبان صنعت و حرفت سے تبادلہ خیال کر کے معلوم کروں کہ وہ کمیٹی مذکور کے نصب العین کے مطابق مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کے لئے کیا تجارتی نظریات رکھتے اور کون سے عملی اقدامات ضروری خیال کرتے ہیں؟ چنانچہ اس مقصد کے لئے میں عنقریب کانپور کے تمام فردِ ممتاز تاجران و اہل صنعت حضرات کو تکلیف دینے والا ہوں لیکن اس کے علاوہ میں اُن تمام حضرات سے بھی جو خواہ تاجر ہوں یا نہوں، مگر اس سلسلہ میں کسی قسم کی تجاویز اپنے ذہن میں رکھتے ہوں یا وہ لوگ جو اپنی گذشتہ و حالیہ تجارتی و حرفتی زندگی کے ایسے تجربات اور پیش آمدہ مشکلات بیان کر سکتے ہوں جس سے کمیٹی کو اس کی راہ میں روشنی ملے، اپیل کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنے تعاون سے سرفراز فرمائیں۔ اور اپنے مفید مشوروں سے خواہ بذریعہ تحریر یا ملاقات کر کے مجھے آگاہ فرمائیں۔

ایس۔ ایم بشیر (بار ایٹ لا)

بشیر لاج نیو سول لائن کانپور

دواؤں کے خریداروں سے دستخط راشننگ دفتر کے اس حکم سے کہ وہ کچھ دواؤں کے خریداروں سے خریداری کی بابت دستخط حاصل کیا کریں مقامی کیمسٹوں میں اظہار ناخوشی ہو رہا ہے۔ حکام کے پاس ایک وفد اس حکم کی نظر ثانی کی درخواست کے لئے جائے گا۔

پھانسی کی سزا مسٹر الیف۔ این۔ کرانٹس ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج نے گذشتہ سال ۱۲ر مئی کو لاٹوش روڈ کے تاڑی خانہ میں بابو اور ننھے کو قتل کر دینے کے جرم میں محمد حسین، احمد علی اور سلطان کو پھانسی کی سزا دی ہے۔

گرفتاری مدن گوپال، بشوناتھ ساکن شیو راج پور کو جبل پور ڈکیتی کے سلسلہ میں سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

ریلوے اڈوائزری بورڈ کو یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے مسٹر ایچ کے سریواستو اور مسٹر رام چندر کو ریلوے اڈوائزری بورڈ کا قائم مقام منتخب کیا ہے۔

آزاد تحقیقات کی درخواست کوپر ایلن کی فیکٹری کے مزدوروں نے ایک جلسہ کر کے مالکان مل کی بعض زیادتیوں کی آزاد تحقیقات کرنے کی لیبر کمشنر سے درخواست کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔

ہیلٹ اسپتال کا معائنہ انسپکٹر جنرل سول اسپتال یو۔ پی نے ہیلٹ اسپتال کا معائنہ کیا۔

بم کیس کے فیصلہ کے خلاف اپیل سینٹرل اسٹیشن کے بم کیس کے ملزمان کی سزا کے خلاف دونوں طرف سے اپیلیں دائر ہوئی ہیں۔

صدیق رننگ کپ فخر ملت حضرت حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس اعظم کانپور نے بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کو اس کی خدمت ادب سے خوش ہو کر ایک گرانقدر "کپ" عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "حافظ محمد صدیق رننگ کپ" ہے اور یہ ہر سال چرچ جی نواب حسین ڈبیٹ میں شریک ہونے والی دوسری سب سے بہترین ٹیم کو دیا جاوے گا۔

سکریٹری بزم ادب

سید اشتیاق حسین اظہر کانپوری

بقیہ "آئینۂ کانپور" صفحہ ۔ پر

سیرِ گل

ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ناظرین کا آج کی اشاعت میں چند منچلے بھوتوں سے تعارف کراویں اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں آجکل بھوتوں کی سرگرمیاں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں - اور بھوتوں نے عوام کی دلچسپی کے لئے بڑی بڑی مزیدار حرکتیں کرنی شروع کردی ہیں بس-

سب سے پہلے ضلع گورکھپور کے ایک زندہ دل بھوت کی کہانی سُن لیجئے - یہ بھوت آجکل ضلع گورکھپور کے ایک دیہات میں ڈیرا جمائے بیٹھا ہے - یہ ویسے تو خاصہ شریف واقع ہوا ہے - لیکن مزاج میں کسی قدر شرارت ہے - اور شرارت بھی زیادہ تر جوان اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ کرتا ہے - اس کا دلچسپ مشغلہ یہ ہے کہ جب کوئی نوجوان عورت نہانے کے لئے بیٹھتی ہے تو یہ اس کے کپڑے چرا کر لیجاتا ہے - یا کبھی کبھی کسی عورت کا زیور اُٹھا لیتا ہے - لیکن ہے بڑا ہی ایماندار اور ساہوکار - نہ تو کسی کے کپڑے اپنے پاس رکھتا ہے اور نہ زیور - ایک دن پریشان کرکے اوپر سے پھینک دیتا ہے - ایک مرتبہ جو اسے دل لگی سوجھی تو ایک عورت کے چار ماہ کے بچے کو اُٹھا کر لے گیا - بیچاری عورت سارے گاؤں میں ڈھونڈھتی پھری اور روتی پھری - بچہ نہ ملا - لیکن نہ معلوم کہاں سے یکایک اس عورت کی گود میں بچہ آن پڑا - بچہ ہشاش بشاش تھا - یہ ہے اس بھوت کی دل لگی کی دلچسپ سرگزشت -

---

اب کلکتہ کے ایک بھوت کی کارگذاری کی داستان سن لیجئے - معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کا یہ بھوت بڑا ہی فیاض طبع ہے - چنانچہ اسکی فیاضی اور دریادلی کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ اس بھوت نے گورنمنٹ ہاؤس کے قریب اچھی طرح سے روپیوں اور ریزگاری کی بارش کی - لوگ حیران تھے کہ یہ روپہلی بارش کہاں سے آئی ہے - مگر کسی کو اس کا پتہ نہ چلا - لوگوں نے اس فیاض طبع بھوت کی فیاضی سے فائدہ اوٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے خوب دولت سمیٹی اور بھوت کو دعائیں دیتے ہوئے اپنے گھروں کو چلے گئے - لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی - کہ اس فیاض طبع بھوت کی فیاضی صرف کلکتہ ہی تک محدود کیوں رہی - ہندوستان کے دوسرے شہروں کے غریب باشندے بھی اس بھوت کی نگاہ کرم کے منتظر ہیں -

---

یہ تو شریف اور زندہ دل بھوتوں کے افسانے تھے اب ذرا چند شریر بھوتوں کی بھی داستان سن لیجئے ایک شریر بھوت کے خلاف لاہور کے ایک نوجوان نے عدالت میں دعویٰ کر رکھا ہے - نوجوان کا خیال ہے کہ مالک مکان نے اس بھوت کو اس کے پیچھے لگا دیا ہے تاکہ یہ بھوت اسے خوب تنگ کرے اور وہ پریشان ہو کر مکان چھوڑ دے -

اس شریر بھوت کی کارگذاری یہ ہے کہ بیچارے کرایہ دار کے صندوق کھول کھول کر اس کے سارے کپڑے صحن میں بکھیر دیتا ہے - گھر کا سارا پکا پکایا کھانا کھا جاتا ہے - اور اس ظالم بھوت کو سگرٹ نوشی کا بھی بے حد شوق ہے - چنانچہ کرایہ دار کی ساری سگرٹیں پی جاتا ہے - بیچارہ کرایہ دار پریشان ہے اور مکان دار اکڑ رہا ہے - اور کہہ رہا ہے کہ جبتک مکان نہیں چھوڑو گے - یہ بھی تمھیں اسی طرح لپٹا رہیگا -

---

اب آسام کے ایک شریر بھوت کی بھی شرارت سُن لیجئے - اس بھوت نے آسام کے ہسپتال کے تمام ڈاکٹروں کو بیحد پریشان کر رکھا ہے - ہسپتال کے مریضوں کا یہ کہنا ہے کہ رات کے بارہ بجے ایک بھوت آتا ہے اور ہم کو بُری طرح ستاتا ہے - کچھ بیماروں نے تو خوف کی وجہ سے ایک سرے سے ہسپتال ہی چھوڑ دیا ہے ڈاکٹروں نے ہر چند کوشش کی کہ یہ بھوت کسی طرح راضی ہو جائے - اور ہسپتال سے چلا جائے - مگر بھوت نے کہہ دیا ہے - کہ ہم یہ ہسپتال بے حد پسند ہے - ہم یہیں رہیں گے - آخر طے پایا کہ ہسپتال کو خالی کرکے مریضوں کو کسی دوسری جگہہ منتقل کر دیا جائے - ۵

ادبِ لطیف

شیلے اور فلسفۂ محبت

(از جناب مشیر احمد علوی - بی - اے)

آبشار دریا میں ؛
اور دریا بحر میں مل جاتا ہے ؛
آسمانی فضاؤں کی ہوائیں بغلگیر ہو رہی ہیں ؛
کائنات کی کوئی شے تنہا نہیں ہے -
دنیا کی جملہ اشیاء فطرت کے اصول پر ہمکناری کی خواہشمند ہیں -
پھر میں کیوں نہ اپنی ذات کو تیری ہستی میں فنا کر دوں ؟

امواج عالم کیف میں بغلگیر ہو رہی ہیں ؛
پہاڑوں کی چوٹیاں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں ؛
چاند کی کرنیں دنیا کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہیں
چاند وفور شوق میں زمین کو چوم رہی ہے -
اس جملہ پیار و محبت سے کیا غرض ؟
اگر تو مجھ سے محبت نہ کرے

---

* بہنوں کی اصلاح کے لیے اب بھی کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہیں -

ہاجرہ بیگم

کمیونسٹ پارٹی کی مشہور کارکن خاتون ہیں - عورتوں کی تنظیم اور اصلاح میں ہمیشہ معروف رہتی ہیں - بنگال کی انجمن نسواں کی جسمیں تینتالیس ہزار محب وطن بنگالی خواتین نے شرکت کی تھی - صدارت ہاجرہ بیگم نے ہی کی - آجکل شہر بہ شہر بھوکا بنگال کی نمائش کے بنگال کے قحط زدہ لوگوں کے لیے امداد بہم پہنچانے میں معروف ہیں

کملا چٹرجی

ایم - اے میں جب تعلیم حاصل کر رہی تھیں تو بنگال کے مشہور انقلابی پارٹی "جگانتر" کی ممبر ہو گئی تھیں - عرصہ تک ان کا اس پارٹی سے تعلق رہا - چھ سال جیل میں رہنے کے بعد ۱۹۳۸ء میں جیل سے رہا ہوئیں - ۱۹۴۱ء تک وہ بنگال کی طالبات کی صوبائی فیڈریشن کی مجلس عاملہ کی ممبر رہیں - اس کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کرکے عام سیاسی تحریک میں حصہ لینا شروع کیا - پچھلے سال سے بنگال کے ہولناک قحط کی تباہ کاریوں کو کملا کی ان تھک کوششیں بہت کچھ کم کر رہی ہیں -

---

پانچہزار ہوائی جہازوں کا حملہ

لنڈن ۱۵ ارجنوری فیلڈ مارشل منٹگمری کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ پانچ ہزار برطانوی اور امریکی بمبار طیاروں نے کل جرمنی پر حملہ کیا اور فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا بڑے زور کی ہوائی لڑائیاں ہوئیں - کل برلن پر بھی حملہ کیا گیا -

سویڈن میں پناہ دینے کا سوال

لنڈن ۱۵ ارجنوری اسٹاک ہام سے جرمن نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ سویڈن میں پناہ دینے سے متعلق قانون پر غور کرنے والے کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اسوقت قانون میں تبدیلی کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

کُل ہند مصنفین کانفرنس

گورکھپور ۱۵ ارجنوری کل ہند مصنفین کانفرنس کا اجلاس ۲۹ و ۳۰ جنوری کو یہاں ہوگا - جناب مجنوں گورکھپوری استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین ہیں اس موقعہ پر شاندار مشاعرہ بھی ہوگا - نئے اور پرانے خیال کے سرکردہ مصنفین اور شعراء کی شرکت کی امید ہے -

---

۵ دیکھا آپ نے اس نالایق بھوت کی حرکت کہ یہ فوجی مریضوں کے ساتھ بھی رعایت نہیں کرتا - غنیمت ہے کہ یہ بھوت ہے اگر انسان ہوتا تو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت کبھی کا دھر لیا جاتا -

عالمِ نسواں

سیاست اور ہندوستانی خواتین

(از محترمہ حمیدہ سلطانہ صاحبہ)

میرین رامیش چندر

کرنل بڑودہ کی صاحبزادی ہیں - غالباً دو سال قبل مشہور کمیونسٹ کارکن رامیش چندر سے انھوں نے شادی کی ۱۹۳۹ء سے جب وہ ایم - اے کلاس کی طالبہ تھی - پنجاب کے طلبار کی جماعت میں کام کرنا شروع کیا ۱۹۴۱ء میں آل انڈیا اسٹوڈینٹس فیڈریشن کی سکرٹری ہوئیں ۱۹۴۲ء تک وہ طلبار کے لیے سیاسی اور تنظیمی کام کرتی رہیں - ۱۹۴۳ء کے آخر سے پنجاب کی کسان عورتوں کی تنظیم میں سب سے قبل شرکت کی - اب وہ سیاسی کاموں میں حصہ لے رہی ہیں - سیاسی کاموں کے علاوہ موجودہ غذائی مشکلات کے سلسلہ میں امدادی کمیٹیاں تمام پنجابی اضلاع میں بنانے کا سہرا میرینی کے سر ہے -

سرلا گپتا

سرلا گپتا اور ان کے ان تھک کاموں کو دیکھ میں حیران ہوں - یہ دُبلے پتلے جسم والی لڑکی آہنی عزم کی مالک ہے - دہلی کمیونسٹ پارٹی کی مشہور کارکن ہیں - کالج کے زمانہ سے سرلا نے طلبار کی تنظیم میں حصہ لینا شروع کیا اور اسٹوڈنٹ فیڈریشن دہلی کی سرگرم کارکن ہیں - کالج چھوڑنے کے بعد وہ عام سیاسی تحریکات میں حصہ لے رہی ہیں -

جب سے بنگال قحط کی وبا میں مبتلا ہوا ہے - سرلا نے بنگال کی اس مصیبت کو دور کرنے اور خواتین کی ہمدردی حاصل کرنے کی ان تھک کوشش کی ہے - چھ مہینے قبل بنگال کی دردناک حالت تصویروں کے ذریعہ سے نمایش کرکے ڈرامہ کرکے پردہ نشین خواتین کو سرلا گپتا نے بتائی اور گھر گھر پھر کر بنگال کی مصیبت زدہ خواتین کے لیے روپیہ کپڑے جمع کرکے بھیجے - موجودہ راشننگ اسکیم سے کئی مہینے قبل سرلا نے ہمت دلائی - راشننگ اسکیم کا مطلب گھبرائی ہوئی پردہ نشین عورتوں کو سمجھایا اور حکومت سے غذائی مشکلات کے سلسلے میں ہر ممکن آسانی کرنے کی درخواست کی - سرلا کے کام اتنے لاانتہا ہیں کہ وقت کی قلت اور کاغذ کا کنٹرول ان کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتا -

مس جنگ زلتشی

اب سے دس سال قبل سیاسی کاموں میں بہت حصہ لیتی تھیں - تین مرتبہ جیل جا چکی ہیں - اب علمی مصروفیت کی وجہ سے سیاسی میدان چھوڑ دیا ہے - لیکن اپنی *

بچوں کی دنیا

سونے کی کلہاڑی

(از مسٹر فہیم الدین انصاری دہلی)

ایک لکڑہارا روزانہ جنگل میں لکڑیاں کاٹا کرتا تھا - اس جنگل کے قریب ایک دریا تھا - ایک دفعہ وہ لکڑیاں کاٹ رہا تھا تو کلہاڑی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دریا میں گر پڑی، وہ کنارے پر بیٹھ کر رونے لگا، دریا میں سے ایک دیو نکلا - اور اُس نے لکڑہارے سے پوچھا تم کیوں رو رہے ہو ؟ اُس نے کہا کہ میری کلہاڑی دریا میں گر پڑی ہے - دیو دریا میں گیا اور ایک سونے کی کلہاڑی لایا، پوچھا کہ یہ کلہاڑی تمھاری ہے - اس نے کہا کہ نہیں، پھر ایک چاندی کی کلہاڑی لایا دیو نے پوچھا کہ یہ تمہاری کلہاڑی ہے - اُس نے کہا نہیں - پھر وہ لوہے کی کلہاڑی لایا جو اُس کی تھی - اس نے فوراً کہہ دیا - ہاں یہ میری کلہاڑی ہے -

دیو نے کہا تم نے سچ کہا اسلیے تم کو یہ تینوں کلہاڑیاں میں انعام دیتا ہوں - ایک آدمی نے جب یہ قصہ سُنا تو یہ دریا پر گیا اور اپنی کلہاڑی پھینک کر رونے لگا - پھر دیو نکلا اور پوچھا اس آدمی نے کہا کہ میری کلہاڑی گر گئی ہے - دیو سونے کی کلہاڑی لایا اور پوچھا یہ تمھاری کلہاڑی ہے - کہنے لگا ہاں - یہ میری کلہاڑی ہے - دیو نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو - تمھارے پاس یہ کلہاڑی کہاں سے آئی وہ خاموش ہو گیا - دیو نے کہا کہ تمھاری وہ کلہاڑی ضبط، اب نہیں ملے گی - کیونکہ تم نے جھوٹ بولا ہے -

وہ آدمی روتا ہوا اپنے گھر گیا -
جھوٹ بولنے کا یہی نتیجہ ہے -

نیشنلسٹ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کانفرنس

لکھنؤ ۱۵ ارجنوری نیشنلسٹ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی ضلع کانفرنس ۲۷ ار اور ۲۸ ار جنوری کو ہوگی - مسٹر بی - جی کھیر سابق وزیر اعظم بمبئی - مسٹر کے - ایم - منشی سابق ہوم منسٹر بمبئی مسٹر عبد القیوم ڈپٹی لیڈر کانگریس پارٹی مرکزی اسمبلی اور شری سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو - پی کو شرکت کی دعوت دیگئی ہے -

ڈاکٹر پی - سی گھوش بمبئی میں !

پونہ ۱۵ ارجنوری ڈاکٹر پی - سی - گھوش ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی آج صبح قلعہ احمد نگر سے رہا ہو گیے اور بمبئی جاتے ہوئے پونہ سے گزرے - بمبئی میں ڈاکٹر گھوش ڈاکٹر داس گپتا میونسپل ہیلتھ افسر کے ساتھ ٹھیریں گے اور جب ان کے ڈاکٹر صحت کو اس قابل قرار دیںگے تو وہ

پردۂ فلم

نیو تھیٹرس کی مایہ ناز فلم "میری بہن"

نیو تھیٹرس کی پاکیزہ سنجیدہ اور پُرکیف تصاویر سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ اطلاع مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ نیو تھیٹرس کی جدید بہترین تصویر "میری بہن" نمائش کے لیے بالکل تیار ہے - امید ہے کہ دو ہفتہ کے اندر اندر اس تصویر کی نمائش شمالی ہند میں شروع ہو جائیگی "میری بہن" - نیو تھیٹرس کی وہی مایہ ناز تصویر ہے جس کا ایک مدت سے انتظار ہو رہا تھا - اس تصویر کو ہر لحاظ سے مکمل بنانے کے لیے نیو تھیٹرس نے کیا کچھ کیا ہے - اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس تصویر کا اہم ترین رول مشہور فلم اسٹار سہگل کو دیا گیا ہے - اور سہگل کے ساتھ اختر جہاں، سمیترہ دیوی نے کام کیا ہے - اس کے علاوہ نیو تھیٹرس کے مشہور اداکار نواب کی اداکاری اس فلم میں بہت زیادہ ممتاز ہے - اور چندروتی نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے ہیں - میوزیکل ڈائرکشن پنکج ملک کا ہے - جن کی موسیقی کا اس وقت سارے ہندوستان میں چرچہ ہے - اور کہانی واپس کے مصنف مسٹر بنائے چٹرجی کی لکھی ہوئی ہے - ڈائرکشن کیا اعتبار سے بھی تصویر کا پایہ بے حد بلند ہے - کیونکہ ڈائرکشن کے فرائض بنگال کے مشہور فلم ڈائرکٹر مسٹر ہیم چندر" نے ادا کئے ہیں - غرضکہ نیو تھیٹرس نے اس تصویر کو بہتر سے بہتر بنانے میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھا ہے -

"چل رے نوجوان"

فلمستان لمیٹیڈ کی اولین پیشکش "چل چل رے نوجوان" جس کے جملہ حقوق جنرل ٹاکیز لمیٹیڈ نے اٹھارہ لاکھ کی خطیر رقم دیکر خرید لیے ہیں - اس کی نمائش عنقریب شروع ہونیوالی ہے ہمارا خیال ہے کہ چل چل رے نوجوان ہندوستان کی سب سے پہلی سوشل فلم ہے جو اٹھارہ لاکھ روپیہ میں حاصل کی گئی ہے -

چل چل رے نوجوان کو بمبئی میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے - توقع ہے کہ شمالی ہند میں اسے بے اندازہ مقبولیت حاصل ہوگی - یہ پہلی فلم ہے - جس میں اشوک کمار اور نسیم نے ایک ساتھ کام کیا ہے -

---

ڈاکٹر اٹل رہا ہو گئے

لکھنؤ ۱۴ ارجنوری ڈاکٹر اٹل جو اگست ۱۹۴۲ء سے نظر بند تھے آج لکھنؤ سنٹرل جیل سے رہا کر دیے گئے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر اٹل کی زیر سرکردگی ایک میڈیکل مشن چین گیا تھا -

---

مہاتما گاندھی سے ملنے جائیں گے -

اقوال زریں

ان مختصر جملوں میں اخلاق کے گنج چھپے ہوئے ہیں - جن سے فلسفہ کے اوستادوں نے بعد ازاں بڑی بڑی کتابیں تیار کرلی ہیں - (پلوٹارک)

شاید ہی کوئی ضرب المثل ایسی ہو جو سچی نہ ہو، کیونکہ وہ تجربہ پر مبنی ہوتی ہے - اور تجربہ ہی ام العلوم ہے - (سروینٹیز)

عقلمند لوگ اپنی عقل کا اظہار مختلف اقوال میں کرتے ہیں - اگر عمدہ افعال زندگی کا خلاصہ ہیں تو عمدہ اقوال یقیناً اس کی زینت ہیں - (سمتس)

انسان کے افکار ہی اس کے لیے باعث تسلی ہیں جو شخص افکار سے خالی ہے وہ کمبخت ہے - افکار شغل ہیں اور بغیر کسی شغل کے روح کو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے - شغل و حرکت روح کی زندگی اور سکون اس کی موت ہے - (ینگ)

یو - پی میں مسلم مجلس کی شاخیں

بنارس ۱۵ر جنوری مولانا شاہد فاخری ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم مجلس اور مسٹر عبدالغفار انصاری مسلم مجلس کی شاخیں قائم کرنے کے لیے یو - پی کا دورہ کر رہے ہیں آج وہ یہاں سے جونپور کے لیے روانہ ہونگے -

موج تبسم

لڑکی کا والد :- تم ہر روز ہمارے گھر آتے ہو - آخر تم کیا چاہتے ہو؟

نوجوان :- (جو اس کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا) میں اپنے آپ کو آپ کے خاندان میں جمع کرنا چاہتا ہوں -

لڑکی کا والد :- لیکن ہمیں تو صرف تفریق آتی ہے جمع کا سبق نہیں پڑھا -

---

ایک شخص نے ایک فوجی افسر کو دعوت پر مدعو کیا اور وہ مہمان دو مرغ کھا گیا -

کھانا کھانے کے بعد اسے ایک بوڑھا مرغ نظر آیا اسے دیکھکر وہ بولا -

دیکھو یہ مرغ کتنی شان سے چل رہا ہے "

میزبان نے جواب دیا -

شان کیوں نہ ہو اس کے دو بیٹے فوجیوں کی خدمت کر رہے ہیں "

اسٹور کیپر :- تمھیں نئے بوٹوں کا جوڑا نہیں مل سکتا - ابھی تمھارے یہ بوٹ نئے ہی ہیں ٹوٹے نہیں -

فوجی :- یہ تو درست ہے - لیکن اگر میں اسے بہت کرائنی پر کھڑا ہو جاؤں تو مجھے پتہ لگ جاتا ہے کہ میرے پاؤں کے نیچے تصویر ہے یا اس کا الٹا -

دلچسپ معلومات

ایک حسینہ کی چودہ سپاہیوں سے منگنی

آئرلینڈ کی ایک انیس سالہ لڑکی نے ۱۴ مختلف سپاہیوں سے منگنی کرنے کے بعد منگنی کرنیوالی لڑکیوں میں ایک نیا ریکارڈ قایم کر دیا ہے -

آپ کو یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوگی کہ یہ منگنی باز لڑکی منگنی تو چودہ نوجوانوں سے کر چکی ہے - مگر ابھی تک کنواری ہی ہے - یعنی شادی اس نے کسی نوجوان سے بھی نہیں کی اس لڑکی کا نام ایلزبتھ مکلاوڈ ہے - اس کی عمر ۱۹ سال ہے اور یہ بلے حد حسین ہے -

اس لڑکی کی ان حرکتوں کا انکشاف اس طرح ہوا کہ ۱۱ - اگست کو اسے امریکہ میں بغیر پاس پورٹ کے داخل ہونے پر گرفتار کر لیا گیا - اور اس کی گذشتہ زندگی کے حالات معلوم کئے گئے تو پتہ چلا کہ اس کا پرانا پیشہ یہ ہے کہ یہ فوج کے نوجوانوں کو پہلے محبت کے فریب میں مبتلا کرتی ہے - پھر ان سے منگنی کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے لوٹتی ہے - چنانچہ گذشتہ پانچ سال سے اس حسینہ نے لوٹ اور غارتگری کا یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے -

---

واشنگٹن ۱۶ر جنوری فلپائن کے ٹاپو نوزان کی لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں ملی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوج ٹاپو کے اندر ۱۸ میل گھس گئی ہے -

افسانہ

تنخواہ

(از جناب کمال عظیم آبادی)

۷ - جنوری کی رات! رات کے دس بجے پانی خوب پڑ رہا تھا اور ہوا میں تیزی اور تیکھا پن تھا - ابھی تک دو مرد اور ایک عورت جو شاید دونوں میں سے کسی کی پتنی نہیں تھی نہ بہن ہی - بیٹھے ہوئے تھے -

سات بجے وہ کیبن میں داخل ہوئے تھے - اب ڈیڑھ بوتل وہسکی اور اوسکو ہضم کرنیکا تھوڑا بہت سامان خالی کر کے اوٹھے تھے - عورت کے پاؤں ٹھیک سے نہ پڑ رہے تھے اور دونوں آدمیوں میں سے ایک جو زیادہ جوان تھا اور بڑھیا سوٹ پہنے تھا - اسکی کمر میں ہاتھ ڈالکر اسے چلنے میں مدد دے رہا تھا - اس کے نکلتے ہی منیجر نے ہوٹل کا دروازہ بند کر دیا - اور اپنی کرسی پر بیٹھکر دن کا حساب لگانے لگا - پیسے کی گرمی بھی شاید ٹھنڈ کو نہ روک سکی - اور اس نے ایک انگیٹھی لانے کے لیے حکم دیا جو فوراً ہی اس کے دونوں ٹانگوں کے بیچ میں رکھدی گئی - کچھ دیر وہ حساب ملاتا رہا - پھر جیب سے بٹوے میں بند کر دراز میں رکھ دیے اور تالا لگا دیا -

سردی کے مارے ذرا دانت کٹکٹائے - پھر آواز دی بوائے ایک کپ چائے لانا " کیا سردی ہے " یہ جملہ اس نے اسمیں جوڑ دیا -

ہاں کیا کام تھا - یاد نہیں رہا ہے - کچھ سوچتے ہوئے سامنے دیوار پر دیکھا ایک کیلنڈر لٹکا تھا جس پر لکھا تھا

Dont be vaige ask for Naige.

اور اس دن کی تاریخ کی پرچی تھی - اور ہاں آج ۷ تاریخ ہے تنخواہ دینی ہوگی - پرنسپل کیوں توڑا جائے - یہ چھوکرے بھی تو جبھی کھڑے ہیں - پھر آواز دی " لال "

بیس اکیس سال کا لڑکا سفید اچکن - سفید پائجامہ اور سفید پگڑی - ہرے رنگ کا کمربند - بولا -

" صاحب "

" ارے صاحب کے بچے تنخواہ نہ لوگے! یہ بھی میں ہی یاد کراؤں گا - مجھے یاد نہیں رہا تمھیں یاد کرا دیتے - میں سات کے پیچھے کسی کا پیسہ نہیں رکھتا - بلاؤ سب کو "

اُمید کی جھلک اس کے چہرے پر جھلکی - آنکھوں میں تھوڑی مسکراہٹ اُبھر آئی - سردی میں تھوڑی دیر کے لئے گرمی ہوگئی ہنستا ہوا اندر گیا اور سبکو بلا لایا -

" سب آگئے نہ؟ دیکھو سات کے بعد میں کسی کا پیسہ نہیں رکھتا - کام لیتا ہوں تو دام بھی نقد دیتا ہوں - کیوں؟ " منیجر نے کہا -

پنڈت جی بولے " ٹھیک ہے صاحب! کام اور دام تو ساتھ ہی ساتھ چلتے ہیں "

" ہاں! پنڈت جی - آپ نے کچھ لیا " دراز سے کاپی نکالتے ہوئے صاحب نے پوچھا -

" دیکھ لو صاحب لکھا ہوگا " پنڈت جی کچھ آگے بڑھکر بولے -

" لکھا تو ہے - لیکن تم نے لیا کیا ہے "

" تین روپے ہوں گے صاحب - دو ایک وقت لئے تھے اور ایک اس دن "

" یہاں بھی تین لکھے ہیں - ٹھیک ہے "

" کچھ توڑ چھوڑ - نہیں! اچھا یہ لیجئے - یہ آپ کے ہوئے کل سترہ روپے " صاحب نے سترہ روپے کے کاغذ اس کے ہاتھ پر دھرتے ہوئے کہا -

" کچھ ترقی ہوگی صاحب - پچھلے ماہ آپ نے وعدہ کیا تھا - گھر میں تکلیف ہے - اسی وجہ ورنہ شاید اتنا زور نہ دیتا اور لڑائی کی وجہ سے گرانی بھی ہو رہی ہے "

" ترقی اگلے ماہ دیکھئے - ہاں بھگت رام "

" جی " بھگت رام - آگے بڑھکر بولا -

" کیا لیا ہے "

" - - - - - - - - "

" میں پوچھتا ہوں کیا لیا ہے؟ " منیجر ذرا اس دفعہ زور سے بولا -

" میرے حساب تو دو روپے دس آنے ہوتے ہیں صاحب "

" دو روپے دس آنے! تین روپے دس آنے - لکھے ہیں ایک روپیہ اس دن لیا تھا - پنڈت جی کے ساتھ "

" ہاں! صاحب وہ گن کے ہی تو دو روپے دس آنے ہوتے ہیں "

" تو میں جھوٹ بولتا ہوں - کاپی میں غلط لکھا ہے - اچھا کچھ توڑ پھوڑ "

" دو بڑی پلیٹیں، تین پیالے - تین گلاس - - "

" اور اس دن کانچ کا بڑا جگ " چھوٹا لڑکا بیچ میں بول پڑا -

" ہاں! ہاں! جگ " صاحب نے کہا -

" دو روپے اس کے "

" صاحب وہ پہلے ہی سے پھوٹا ہوا تھا - میں نے کہہ بھی دیا تھا کہ یہ کام نہیں کریگا " بھگت رام رونی صورت بنا کر بولا -

" پھوٹا تھا، کیسے پھوٹا تھا، تمھیں نے گرایا ہوگا - دھوبی کتنے دس روپے سات آنے - کیا ملا تمھیں - ۳ روپیہ نو آنہ - ہاں ٹھیک ہے یہ لو چلو -

منیجر صاحب نے ۳ ۔/۹ بھگت رام کی ہتھیلی پر رکھدیئے -

" صاحب کل کی چھٹی چاہیئے - باپ آیا ہے " بھگت رام نے گڑگڑا کر کہا -

" کل کی چھٹی، شکروار کے دن کی کبھی چھٹی ملتی ہے - باپ آیا ہے گھر سے - تم پہلے پوچھ کیوں نہیں لیا کرتے "

رنجیت آگے بڑھا - پندرہ سولہ سال کے لگ بھگ - عمر - بال خشک اور بڑے ہوئے - ڈھیلی سی لمبی پتلون اور چھوٹا سا دو اسکٹ نما کوٹ جس کے اوپر کی جیب میں ایک سفید رومال - کوٹ کے کالر پر کاغذ کا بنا ہوا گلاب کا پھول -

" کیوں بے کیا لیا "

" لکھا ہوگا صاحب میرے کو یاد نہیں رہتا "

یاد نہیں رہتا " کاپی دیکھتے ہوئے صاحب بولا - کچھ توڑ پھوڑ - دھوبی - ایڈوانس - اور سب جوڑ کر صاحب نے بتایا کہ وہ اپنی تنخواہ سے ۶ر زیادہ لے چکا ہے "

رنجیت کے منہ کا رنگ اوتر گیا - صاحب بولا -

" اور لگا پھول بیٹا! اس مہینہ تمھیں کچھ نہیں ملیگا "

لیکن گڑگڑا کر اس نے اس سے ایک روپیہ منظور ہی کرا لیا - صاحب اسکا لحاظ کرتے تھے - سبزی - ترکاری بازار سے خرید کر بھی لاتا تھا - اور صاحب کو یہ معلوم تھا کہ اگر اسکو خوش نہ کیا تو وہ چیزیں خریدنے میں کافی کاٹے گا -

لال - شامی - برتن صاف کرنے والے سب کو نپٹا کر صاحب بولے " کیا مصیبت ہے - اتنا پانی پڑ رہا ہے - کلکتے میں نہیں آتا - گاہک بھی کم ہو رہے ہے - خرچ بڑھ رہے ہیں "

کچھ سوچ کر دراز میں سے بوتل نکالکر ایک گھونٹ پیا اور

(باقی برصفحہ ۵ ملاحظہ ہو)

بیسک تعلیمی کانفرنس میں مہاتما گاندھی کا افتتاحیہ اڈریس

واردھا ۱۲ جنوری - کل صبح مہاتما گاندھی نے سیواگرام میں سورج نکلنے سے پہلے ہندوستانی تعلیمی سنگھ اور بیسک تعلیمی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ مہاتما جی جب سفید اُون کی چادر اوڑھے ہوئے پلیٹ فارم پر پہونچے تو دو سو سے زیادہ ڈیلیگیٹوں نے اُن کا خیر مقدم کیا۔ مہاتما جی نے خاموشی سے مسکرا کر اُن کا جواب دیا۔ مہاتما گاندھی کی لکھی ہوئی تقریر ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے جو کانفرنس کے صدر ہیں پڑھکر سنائی۔ کھانسی کی وجہ سے مہاتما جی نے خود تقریر نہیں سنائی۔ اس تقریر میں مہاتما جی نے بیسک تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ پیدائش سے لیکر آخری وقت تک کا سلسلہ ہے۔ مہاتما جی نے یہ بھی بتایا کہ اب تک ہم داخلی طور پر اس سسٹم کو ترقی دینے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ اب خارجی طور پر اس کی توسیع کیجانب قدم بڑھایا جا رہا ہے اب تک ہماری نئی تعلیم سات سال کی عمر سے لیکر ۱۴ سال کی عمر تک کے بچوں کے لیے محدود تھی اب بالغوں کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ہمارا کام اسیطرح پر بہت بڑھ گیا ہے۔ مگر ہمیں اس سے گھبرانا نہ چاہیے کیونکہ سچ جو خدا بھی ہے ہمارا رہنما ہے وہ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیگا۔ البتہ ہمارے کام میں شیخی یا نمائش کا دخل نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیں گاؤں والوں کو تعلیم دیکر اُن کی سیوا کرنی ہے اور اس کا معاوضہ ہمیں باہر سے نہیں بلکہ اندر سے ملیگا۔ ہمیں بیرونی مالی امداد پر بھی انحصار نہیں کرنا ہے بلکہ اس تعلیم کو اپنا خرچ آپ ہی نکالنا ہوگا۔ اس پر بہت کچھ نکتہ چینی کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے مگر ہمارے شرمانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں تو یہ دکھانا ہے کہ دماغ کی سچی ترقی کے لیے ہمارا راستہ ہی صحیح راستہ ہے اور آج جو لوگ نئی تعلیم پر ہنس رہے ہیں کل اُسکے مداح بن جائینگے۔ آج جو سات لاکھ گاؤں ہماری غریبی کا نشان ہیں انھیں صحیح معنوں میں خوشحال بنانا ہے یہ خوشحالی باہر سے نہیں آئیگی بلکہ ہر گاؤں کی محنت سے حاصل ہوگی۔ دیکھئے یہ محض خواب رہتا ہے یا عملی حقیقت بہر حال نئی تعلیم کی منزل مقصود یہی ہے اس سے کم کچھ نہیں خدا ہماری مدد کرے۔

زبان کا سوال نئی تعلیم کی حدود میں نہیں آتا۔ لیکن ذریعہ تعلیم کا سوال تو آتا ہے اور یہ ہمیشہ مادری زبان ہی ہونی چاہیئے۔ اس نکتہ پر جتنا زور دیا جائے اتنا کم ہے۔ تمام ہندوستان کی زبان یا قومی زبان کا مسئلہ آتنا ہی اہم ہے۔ انگریزی ذریعہ تعلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ وہ غیر ملکی بین الاقوامی تجارت کی زبان ہے ہاں وہ ہندوستانی ہو سکتی ہے جس کے اس وقت دو صورتیں ہیں۔ ہندی اور اردو اس لیے ہمیں دیوناگری اور فارسی دونوں رسم الخط سیکھنے چاہئیں۔ لیکن اس کی کمی تو میرے آس پاس بھی نظر آتی ہے۔ ہمارے تمام سائن بورڈ دونوں لکھاوٹوں میں ہونے چاہئیں۔ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہونا چاہیے جو آسانی سے دونوں زبانوں میں لکھ پڑھ نہ سکتا ہو۔

میں آپکی توجہ ایک اور بات کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں میں نئی تعلیم کے مرکزی تجربہ کے لیے سیواگرام کو اصول کی جگہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ چرخہ سنگھ اپنا خاص تجربہ اسی جگہ کر رہا ہے دوسری دیہاتی صنعتوں کا مرکز وار دھا ہے۔ مثلاً مویشیوں کی ترقی کا سوال ہے۔ جواب صحیح معنوں میں گئو سیوا ہے سیواگرام ان کوششوں میں اکیلا نہیں ہے بسیا گاؤں آس پاس کے علاقہ میں ہیں اس لیے سب سے زیادہ قدرتی طریقہ پر جہاں نئی تعلیم کا تجربہ کیا جا سکتا ہے وہ یہی جگہ ہے جتنا اداروں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی رقیب نہیں ہیں۔ یہ محنت اور یکجہتی کا ایک نشان ہے اس تقریر کے بعد ڈیلیگیٹوں نے سیواگرام بیسک اسکول کا معائنہ کیا۔

تنخواہ

(سلسلہ صفحہ ۴ ملاحظہ ہو)

اور منھ بچکا لیا۔ جیسے کونین مکسچر کی ایک خوراک پی ہو۔ پھر کہنے لگے۔

"صبح کیا بنے گا ؟"

"آلو مٹر" دیکھ بے مٹر دو آنے والا لایا کر اور ایک سیر بہت ہے اور اتنی رات تک بتی مت جلایا کرو۔ بجلی کا بل دیکھو کتنا بڑھ گیا ہے"

جیبوں میں ہاتھ ڈالکر ایک منٹ تک کمرہ میں ٹہلتے رہے۔

"ذرا چھاتا تو دینا مرا۔ کیا مصیبت ہے"

اور کوٹ کے اوٹھے ہوئے کالر اور مفلر میں انھوں نے منھ چھپا لیا۔ اور ہوٹل کے باہر ہو گئے۔

صاحب کے باہر نکلتے ہی لال کسی قدر اونچی آواز سے بولا "بل لا" ان لوگوں نے صاحب کا یہی نام رکھا تھا۔ پھر دوسرے بیروں کو چیلنج کرتا ہوا بولا۔

"لگتی ہے ؟ آؤ آؤ۔ سب قسمت کا کھیل ہے،

"چلو ! چلو !"

"کیا ملا سترہ ہی روپیہ تو۔ میں کھاؤں، بی بی کھائے بچے کو دودھ ملے۔ للّو کی فیس دوں۔ صبح سے شام تک یہاں گھستا ہوں" پنڈت جی مایوس ہو کر بولے۔

پینٹری میں نے ایک "میں تو اس پہلی سے رجمینٹ میں جا رہا ہوں"

"میں بھی سوچتا ہوں۔ لڑائی پر چلا جاتا۔ سو پچاس روپیہ بچ جاتا۔ اب کی للوا پانچویں میں جائیگا۔ پھر فیس بڑھ جائیگی۔ ـ ـ ـ " دیوار پر لگی ہوئی گھڑی نے گیارہ بجائے۔ "اُف گیارہ بج گئے۔ دیکھ تو بھیا پانی تو بہت نہیں ہے۔ چلوگے صبح جلدی آنا ہے"

پنڈت جی اور پینٹری مَین پیچھے کی جانب سے چلے گئے لال پھر بولا "لگتی ہے ؟ سب قسمت کا کھیل ہے"

چاروں پانچوں بیٹھ گئے۔ دیکھ بے سنبھل کے کھیلیو نقد ! ادھار نہیں چلیگا" لال نے کہا۔

پھر بے سرے گلے سے گانے لگا۔

"نہ دل ہی دیا ہوتا نہ پیار کیا ہوتا"

آدھ گھنٹہ کھیل ہوا۔ پھر لال نے جیب میں پیسے

بجائیے۔ چلو کون چلتا ہے گرم ہونے۔

بھگت رام نے اسکی طرف مایوسانہ نگاہوں سے دیکھا وہ ہار گیا تھا۔ اگر جیت جاتا تو وہ بھی اسی طرح ناچتا اور آگے بڑھکر کہتا "ہوں سب ہاتھ کی صفائی ہے۔ قسمت کا کھیل ہے۔ چلو چلو بھی یار"

رنجیت بولا۔ "مجھے لے چلیگا لال"

"اجی ! لے چلیگا لال۔ شکل دیکھی ہے عاشق کی پھر چھاتی پر ہاتھ مار کر۔ کیوں ہے کوئی جوان"

"اچھا ایک چونی اُدھار دیدے کل لے لینا۔ رنجیت نے پھر لال کی منت کی۔

"چھ آنے لونگا ہے منظور ؟"

رنجیت کچھ بولا نہیں کھڑا سوچتا رہا۔

اور بھگت پچھلی بار بھی جلد کچھے پوچھتی تھی چل ہوآ ایکبار۔ بھگت رام پھر بھی خاموش رہا۔

دو ایک بار اس نے پھر سب سے پوچھا پھر بولا۔ "دیکھو دروازہ بند مت کرنا جلد ہی آجاؤنگا ! کیوں بیٹا رنجیت ہے صلاح"

رنجیت بولا "نہیں"

لیکن جب لال نے باہر جانے کے لیے دروازہ کھولا تو وہ بھی ساتھ باہر ہو لیا۔ پینٹری میں اور پنڈت جی پہلے ہی چلے گئے تھے۔ بھگت رام، پریم اور بھولا کھڑے تھے۔

بھگت رام بولا۔ سالا دیتا کیا ہے۔ صبح سے شام تک جلتے رہتے ہیں اور روپیے جوڑ تا۔ بیل مر رہا ہے۔ باپ کہتا ہے۔ تیس روپیہ چاہیئے۔ بیل خریدنے کو"۔ ایک آہ سینہ سے نکلکر پھیل گئی۔

چلو بھئی دیر ہو گئی۔ صبح پھر جاگنا ہے"

اس نے بتی بجھا دی۔

انگیٹھی کے بجھتے ہی کوئلے جو ابھی تک بجلی کی روشنی میں بجھتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اندھیرے میں جلتے سے دکھائی دینے لگے۔ جیسے کہہ رہے ہوں۔ ابھی ہم میں چنگاری

(ترجمہ)

پیسفک کانفرنس میں جھڑپ

ہوٹ سپرنگ (ورجینیا) ۱۲ جنوری بین الاقوامی پیسفک کانفرنس میں مشرق بعید میں برطانیہ کے محکوم ملکوں کے سوال پر ہندوستانی اور برطانی ڈیلیگیٹوں میں جھڑپ ہو گئی۔

برطانی ڈیلیگیشن نے کہا کہ ہندوستان کو بہت بڑی حد تک حکومت خود اختیاری حاصل ہے۔ اس پر ہندوستانی ڈیلیگیشن نے فوراً ہی کہا کہ ہندوستان کو مکمل آزادی ملنی چاہیئے۔

رائل انڈین نیوی کا وہ جہاز جو سمندر میں آتا جانے والا ہے "ہندوستان میں کسی مقام پر" سکھلائی کی مشق کر رہا اور فوج کو کنارے پر اتارنے کیلئے ساحل کی طرف آرہا ہے۔ اسی قسم کے جہازوں کے ذریعے ہماری فوجیں اتریں اور انہوں نے جزیرہ اکیاب پر قبضہ کیا تھا۔ رائل انڈین نیوی کے افسر اور جوان جو اس قسم کے جہازوں سے کام لینے میں ماہر ہیں بہت عرصے سے تیاریاں کر رہے تھے کہ سمندری راستے سے جا کر جاپانیوں کے سمٹے ہوئے علاقوں پر حملے کریں +

برطانیہ میں ہڑتال

لندن ۱۲/جنوری معاصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اہل برطانیہ کو یہ معلوم کر کے بہت زیادہ افسوس اور تشویش ہوئی کہ پچھلے سال ہڑتالوں کی وجہ سے پیداوار کو اتنا زیادہ نقصان پہونچا کہ پچھلے ۱۲ سال میں کسی وقت نہیں پہونچا تھا۔

ان ہڑتال کے بہت سے اسباب ہیں اُن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ لڑائی سے تنگ آ گیے ہیں۔

چین میں قیمتیں ۴۸۵ گنا بڑھ گئیں

چنکنگ ۱۱/جنوری، حکومت چین کے ایک افسر نے بتلایا ہے کہ چین میں مختلف چیزوں کی قیمت لڑائی سے پہلے کی قیمت کے مقابلہ میں ۴۸۵ گنا بڑھ گئیں ہیں۔

سنگاپور پر بمباری

لندن ۱۱/جنوری سنگاپور سے جاپانی نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ امریکہ کے ۲۰ ہوائی جہازوں نے آج صبح سنگاپور پر بمباری کی۔

امریکہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کے اڈوں سے اُڑ کر اتحادی ہوائی جہازوں نے ملایا پر دن دہاڑے بمباری کی۔

کانگریسی اُمیدوار بلامقابلہ کامیاب

بنارس ۱۰/جنوری سردار جوگیندر سنگھ جو شری کھیون لال کے انتقال سے خالی ہوئی بنارس، گورکھپور کی غیر مسلم نشست مرکزی اسمبلی کے لیے کانگریس کی طرف سے بہ حیثیت اُمیدوار کھڑے کیے گئے تھے۔

مصر کے انتخاب میں سعدی پارٹی کی جیت!

قاہرہ ۱۰/جنوری، مصر کی پارلیمنٹ کے انتخاب میں اب تک ۱۵۹ ممبروں کا انتخاب ہو چکا ہے جنمیں سے ۹۲ سعدی پارٹی کے ممبر ہیں اب یہ واضح ہو سکتا ہے کہ سعدی پارٹی کو ہاؤس میں اکثریت حاصل ہوگی۔

ہندوستان میں ریڈیو سازی

بمبئی ۸/جنوری ہندوستان میں پچاس لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک نئی کمپنی کھلنے والی ہے جو ریڈیو بنائے گی اس کمپنی کے لیے حکومت ہند نے اجازت دیدی ہے۔

سپرو کمیٹی کا سوال نامہ

الہ آباد ۱۱/جنوری سپرو مصالحتی کمیٹی نے اپنا سوال نامہ جن سرکردہ اصحاب کے پاس بھیجا ہے اُن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

ویر ساورکر، ماسٹر تارا سنگھ، مسٹر کے ایم منشی ماسٹر تگین داس۔ میر بمبئی۔ ڈاکٹر مونجے۔ ڈاکٹر سید محمود سر مرزا اسمٰعیل ملک خضر حیات خاں۔ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی علامہ مشرقی۔

تقریباً تمام پارٹیوں کے لیڈروں کے نام سوالنامہ بھیجا گیا ہے۔ سر سپرو ماسٹر تارا سنگھ، سردار نام سنگھ اور دوسرے لیڈروں سے بات چیت کرنے پنجاب جائیں گے۔ اس کے بعد وہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی سے ملنے کلکتہ جائیں گے۔

جمعیتہ علماء ہند کا اجلاس

دہلی ۹/جنوری مجلس عاملہ جمعیتہ العلماء ہند کا نہایت اہم اجلاس ۲۱ و ۲۲/جنوری کو دہلی میں منعقد ہونا قرار پایا ہے اس اجلاس میں آل انڈیا مسلم مجلس کے فرستادہ فارمولوں پر خصوصیت سے غور کیا جائیگا جمعیتہ علماء کی جانب سے بھی چند فارمولے زیر بحث آئینگے یہ اجلاس ہندوستان کے موجودہ دستوری اور آئینی معاملات کو سلجھانے کے لیے طلب کیا گیا ہے اس اجلاس میں ارکان مجلس عاملہ جمعیتہ علماء ہند کے

روس نے جامع سکیم تیار کر لی!

لندن ۱۱/جنوری پچھلے دو ہفتہ سے موسیو سٹالن کے سیاسی مشیران مسئلوں کو حل کرنے کے لیے ایک جامع اسکیم بنانے میں مصروف ہیں جو تینوں ملکوں اسٹالن روزویلٹ اور چرچل کی کانفرنس میں پیش آئینگے اُن کی کانفرنس جرمنی کی ہار سے پہلے غالباً آخری کانفرنس ہوگی۔

موسیو سٹالن کے سیاسی مشیروں نے ایک میمورنڈم تیار کیا ہے جس کی بنا پر روسی تجویزیں تیار کیگئی ہیں۔ موسیو اسٹالن کے مشیروں کی رائے ہے کہ تینوں ملکوں کی کانفرنس غالباً فروری میں ہوگی۔ یہ کانفرنس نہ صرف لڑائی کے ضروری مسائل پر غور کریگی بلکہ صلح کے اہم مسائل پر بھی غور کریگی اس کانفرنس کی کامیابی یا ناکامی پر دنیا کی فلاح و بہبود کا انحصار ہوگا۔

بڑی فوجی چالوں کے بارے میں تینوں اتحادی مدبروں کے درمیان پورا پورا سمجھوتہ موجود ہے روس نے جو اسکیم تیار کی ہے اُسکے مطابق یونان اور پولینڈ کے مسئلہ کا حل پیش کیا جائے گا۔ موسیو اسٹالن کی پالیسی پر مبنی ہے جس میں یونان اور بحر روم میں برطانیہ کا مفاد تسلیم کر لیا گیا ہے اور بیلجیئم میں امریکہ کا مفاد تسلیم کیا گیا ہے اس کے بدلہ میں روس یہ مطالبہ کریگا کہ روس کی مخالف پولش گورنمنٹ کو ختم کر دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں موسیو اسٹالن کا رویہ بہت واضح ہوگا اور وہ چرچل اور روزولٹ سے ہر بات صفائی سے کہنے کا مطالبہ کریں گے۔

مرکزی مشاورتی تعلیمی بورڈ

نئی دہلی ۱۰/جنوری ایک سرکاری نوٹ مظہر ہے کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے ۲۱/نومبر ۱۹۴۴ء سے تین سال کے لیے حسب ذیل اشخاص کو مرکزی مشاورتی تعلیمی بورڈ کا ممبر مقرر کیا ہے۔

(۱) رائٹ ریورنیڈ جی ڈی بارنے لاٹ پادری لاہور
(۲) رائے بہادر سردی۔ ٹی کرشنا اچاری
(۳) سر مارس گوئر وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی
(۴) سر مرزا اسمٰعیل دیوان ریاست جے پور
(۵) مسٹر انبکار رائے ممبر مرکزی اسمبلی (٦) ڈاکٹر مسز نالنی بی سک ٹھکر جے۔ بی۔ بمبئی۔

خان بہادر مولابخش منتخب ہو گئے

سکھر ۹/جنوری خان بہادر حاجی مولابخش جو خان بہادر اللہ بخش مرحوم کے بھائی ہیں شکارپور کے ضمنی انتخاب میں ممبر سندھ اسمبلی منتخب ہو گئے آن کو ۵٦۷۸ ووٹ ملے اُن کے مخالف پیر رحیم شاہ کو جو پیر پگارو مرحوم کے بھائی ہیں ۳۵٦۴ ووٹ ملے مسلم لیگ کے اُمیدوار نے اپنا نام واپس لے لیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جی۔ ایم سید صدر سندھ مسلم لیگ ایکشن کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لیے اب نہ آئیں گے۔

مارشل سٹالن نے پوری طاقت سے چڑھائی کردی

ماسکو۔ ۱۷ر جنوری۔ روسی مورچے سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں ملی ہیں ان میں تبلایا گیا ہے کہ روسی فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوجوں نے پولینڈ میں دو بڑے حملے کر دیئے ہیں ان میں سے ایک حملہ دریائے وسچلہ کے پچھمی کنارے پر ۵۰ میل لمبے مورچے پر کیا ہے اور روسی فوجیں ۳۵ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور انہوں نے ۱۲۰۰ بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں کئی اہم شہر بھی شامل ہیں۔ دوسرا حملہ وارسا سے ۶۰ میل دکھن پورب میں کیا گیا ہے۔ اس مورچہ پر روسی فوج کا نازی بازو وارسا سے صرف ۲۷ میل دور ہے۔ روسی فوج کراکو کی طرف برابر آگے بڑھ رہی ہے اور وہ جرمنی کی سرحد سے صرف ۸۰ میل دور رہ گئی ہے۔

جرمن رائے کار کا بیان ہے کہ اس دفعہ روس نے جاڑوں کا جو حملہ شروع کیا ہے وہ سب حملوں سے خوفناک کیا ہے اور اس سے پہلے اتنے بڑے پیمانہ پر کبھی حملہ نہیں کیا گیا۔ سٹالن پوربی مورچہ پر تمام جرمن دیوار کو توڑ دینے پر تلا ہوا ہے

اٹلانٹک چارٹر کوئی قانونی دستاویز نہیں ہے

لندن ۱۶ر جنوری۔ آج پارلیمنٹ میں مسٹر ڈیوس نے مسٹر چرچل سے دریافت کیا آیا اس واقعہ کے پیش نظر کہ صدر روزویلٹ کے حال ہی کے بیان نے اٹلانٹک چارٹر کی اصلیت کے بارے میں شبہ پیدا کر دیا ہے کیا وہ اس بارے میں کوئی بیان دیں گے۔

مسٹر چرچل نے جواب دیا کہ اٹلانٹک چارٹر کی اصلیت پر شبہ ڈالنا تو دور رہا میرے خیال میں تو صدر روزویلٹ نے ۲۲ر دسمبر کو یہ بات صاف کر دی ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کے مقاصد آج بھی اتنے ہی حقیقی اور جائز ہیں جتنے کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں تھے۔ لیکن چارٹر کے تمام مقاصد فوراً ہی حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ میں اس بیان سے اتفاق رکھتا ہوں

مسٹر ڈیوس نے دریافت کیا آیا یہ بات نہیں ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کا یورپ کے آدھے حصہ پر اطلاق نہیں کیا گیا

مسٹر چرچل نے کہا میں نے واپس آتے ہی فوراً اٹلانٹک چارٹر کے سلطنت برطانیہ اور ہندوستان پر اطلاق کے بارے میں ایک بیان دیا تھا۔ یہ بیان کیبنٹ میں بڑے غور خوض کے بعد دیا گیا تھا اور اب بھی ہم اس بیان پر قائم ہیں۔ وہ یہ بیان تھا کہ اٹلانٹک چارٹر کے مقاصد اور اصولوں کو حکومت خود اختیاری میں توسیع کر کے حاصل کیا جا رہا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ چارٹر کے کون حصے فوراً ہی جائز ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ایسا تبلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صدر روزویلٹ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ چارٹر ہمارے مقاصد کا معیار ہے یہ کوئی قانون نہیں ہے

ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے بارے میں ڈاکٹر گھوش کا بیان

بمبئی۔ ۱۶ر جنوری۔ ڈاکٹر پرپھل چندر گھوش نے جو قلعہ احمد نگر سے رہا ہو کر یہاں پہونچے ہیں ایک بیان کے دوران میں کہا کہ اخباروں کے ذریعہ ملک کی اصل حالت کا صحیح پتہ نہیں لگتا اس لئے میں اس طویل نظر بندی کے بعد سیاسی حالات کے بارے میں اس وقت تک کوئی بیان نہیں دے سکتا جب تک مہاتما گاندھی اور دوسرے سہکاریوں سے ملاقات نہ کر لوں۔ ڈاکٹر گھوش نے کہا کہ جب تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر نظر بند ہیں

۲۴

مسلمانوں سے اپیل

گذارش ہے کہ غازی پور موضع ارزال پور میں ایک قدیم مسجد ہے جو کہ بالکل ویران ہے۔ اور ایسی حالت میں ہے کہ نجس ترین جانور پناہ گزیں ہوتے ہیں جس سے مسجد کی جو توہین ہوتی ہے ظاہر ہے۔ اہل موضع کے ذرائع آمدنی محدود ہیں اور اہل خیر کی زیادہ سے زیادہ امداد کے طالب ہیں لہذا یہ کار خیر اور مسجد کا معاملہ ہے اس میں کافی حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں تاکہ وہ مسجد عبادت گاہ کے قابل ہو جائے۔ انجمن ہذا کو امید ہے کہ آپ حضرات مسجد کی تعمیر میں کافی حصہ لیں گے۔

آپ کا شکر گذار

سکریٹری انجمن خدام ذوالفقاریہ

ارزال پور۔ غازی پور

۴۴ - میں ان کے خیالات ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا اپنی صحت کے بارے میں آپ نے کہا کہ گرفتاری سے پہلے مجھے صرف ایک دن اگست ۱۹۴۲ء میں بخار آیا تھا۔ گرفتاری کے بعد مئی ۱۹۴۳ء سے اب تک یعنی ۱۸ آٹھ مہینے سے میری طبیعت خراب ہے تو ان کے اندر ایک ایسی شکایت پیدا ہو گئی ہے جس کی صحیح طور پر تشخیص نہیں ہو سکی ڈاکٹر گھوش جس وقت یہ بیان دے رہے تھے اس وقت بھی بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ انہیں صرف رقیق غذا دی جا رہی ہے دوسرے نظر بندوں کے بارے میں جو قلعہ احمد نگر میں ہیں ڈاکٹر گھوش نے کہا کہ غیر محسوس طور پر طویل نظر بندی کا اثر صحت پر ضرور پڑتا ہے۔ اگرچہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر زیادہ سے زیادہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ معمول پر رہیں اور اپنی صحت کے بارے میں بہت کم بات چیت کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ اخباروں میں ان کا ذکر آئے۔ بیشتر کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ مصروف رہنے کی کوشش کرتے ہیں پھر بھی قدرت کا عمل جاری ہے۔

(بقیہ ۲ صفحہ کانپور)

ادبی اجتماع

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کے سالانہ مباحثے اور اس کے نثر و نظم اور کل ہند مشاعرہ علی الترتیب ۲۷ر جنوری ۷ بجے شب اور ۲۸ر جنوری ۱۰ بجے دن و ۸ بجے شب کالج ہال میں منعقد ہوں گے۔

جس میں ہندوستان کے مشاہیر ادبا و شعرا شرکت فرما رہے ہیں: ڈاکٹر عبد العلیم صاحب پروفیسر مسعود حسن صاحب رضوی۔ پروفیسر احتشام حسین صاحب (لکھنؤ یونیورسٹی) پروفیسر اعجاز حسین صاحب (الہ آباد یونیورسٹی) علی عباس صاحب حسینی۔ پروفیسر حامد حسین صاحب قادری۔ جناب حسرت موہانی۔ علامہ ناطق صاحب لکھنوی۔ حضرت جگر مراد آبادی۔ جناب سراج صاحب۔ جناب قدیر صاحب۔ جناب محشر صاحب۔ جناب خمار صاحب۔ جناب ملا صاحب۔ جناب شفیق صاحب جونپوری، جناب معین صاحب جذبی۔ جناب عشرت صاحب رحمانی۔ جناب سلام صاحب مچھلی شہری وغیرہ وغیرہ۔

موضوع بحث:۔ اس ایوان کی رائے میں جدید اردو محض ایک پروپیگنڈہ ہے۔

مصرعہ طرح:۔ "شاید خزاں میں آگ لگا دی بہار نے"

عنوان نظم:۔ شعراء کی پسند پر ہے۔

سید اشتیاق حسین اظہر سکریٹری بزم ادب

کرائسٹ چرچ کالج کانپور

لوزان میں امریکی فوج ایک اور جگہ اتر گئی

واشنگٹن۔ ۱۷ر جنوری جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے فلپین کی لڑائی کے بارے میں جو تازہ بیان شائع کیا گیا ہے اسمیں تبلایا گیا ہے کہ لوزان کے ٹاپو میں امریکی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ وہ اب ۳۲ میل اندر گھس چکی ہیں۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکی فوج لوزان میں ایک جگہ اور اتر گئی ہے۔

کانگریس لیگ معاہدہ

نئی دہلی ۱۲ر جنوری۔ معاصر نیشنل کال کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ مسٹر بھولا بھائی دیسائی لیڈر کانگریس اسمبلی پارٹی اور نوابزادہ لیاقت علی خاں لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے ایک عارضی معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ مسٹر جناح کو انکی باہمی گفت و شنید کے بارے میں برابر ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع دی جاتی رہی اور یہ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس کی منظوری دیدی ہے۔ اسکی تکمیل کے بعد نوابزادہ لیاقت علی خاں تو دکھنی ہندوستان کے دورے کے لئے روانہ ہو گئے لیکن مسٹر بھولا بھائی دیسائی ابھی تک دہلی میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے بموجب وہ جلد ہی وائسرائے ہند سے ملاقات کرنیوالے ہیں تاکہ اس معاہدہ کی شرطیں وائسرائے ہند کے سامنے پیش کر کے انکی منظوری حاصل کیجائے یہ معاہدہ مرکز اور صوبوں میں نمایندہ حکومت قائم کرنے کے بارے میں ہے اس کی تین شرطیں خاص ہیں۔ ایک تو پاکستان کا مسئلہ آیندہ آئین کے لیے کھلا چھوڑ دیا جائیگا۔ دوسرے موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ ہوگی تیسرے نئی حکومت کی تشکیل میں تمام پارٹیوں کے نمایندے لیے جائیں گے اس معاہدہ کی منظوری برطانی حکومت ہند سے حاصل کیجائے گی اور اس کے منظور ہونے کی صورت میں صوبوں میں گورنری راج ختم ہو کر مجلسہائے ذمہ دار کے روبرو ذمہ دار حکومت قائم ہو جائے گی اور مرکز میں ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی نمایندہ حیثیت کے ہوں گے اس معاہدہ کی رو سے ایگزیکٹو کونسل میں کانگریس اور مسلم لیگ کے چالیس فیصدی نمایندے اور بیس فیصدی نمائندگی مختلف اقلیتوں کو حاصل ہوگی اب بہت کچھ برطانی حکومت اور حکومت ہند کے رویہ پر منحصر ہے۔ ابھی معاہدہ کی شرائط صیغہ راز میں ہیں۔ ممکن ہے کہ مسٹر بھولا بھائی دیسائی اور نوابزادہ لیاقت علی خاں ساتھ ہی وائسرائے ہند سے ملیں۔

دہلی کی آبادی کیلئے ایندھن اور ترکاریاں سینٹرل کمانڈ کی امداد

دہلی میں ایندھن کی کمی کے باعث لوگوں کو بیحد تکلیف تھی جو حال میں سردی کی لہر دوڑنے کے باعث اور زیادہ بڑھ گئی۔ چنانچہ وہاں کے شہری افسروں کی درخواست پر سینٹرل کمانڈ سے پچھلے پندرہ روز میں ۳۴،۸۰۰ من جلانے کی لکڑی دہلی بھیجی گئی ہے۔ بھرے ہوئے ویگن برابر دہلی پہنچ رہے ہیں اور بہت سے بھیجے جا رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ پچھلے مہینے میں فوجی ضروریات کے لئے ۴۰۹ ٹن کوئلہ بھی دہلی بھیجا گیا۔

دہلی کے شہریوں کے لئے ترکاریوں کی بھی کمی تھی، چنانچہ سینٹرل کمانڈ نے ترکاریاں بھی بھیجی ہیں۔ دہلی کے قریب ایک فوجی فارم کی صرف ایک مہینے کی چار ہزار من زائد از ضرورت ترکاریاں کو راشن کی دوکانوں کے ذریعے سستے داموں پر بیچے جانے کے لئے دہلی بھیج دیا گیا تھا۔ اس کا یہ اثر ہوا ہے کہ نہ صرف ترکاریوں کی کمی دور ہو گئی بلکہ اُن کی قیمت بھی کافی گر گئی ہے۔

جاپان کے ۴۸ جہاز ڈوب گئے

واشنگٹن۔ ۱۷ر جنوری۔ ہند چینی کی سرحد کے قریب سمندر میں امریکی ہوائی جہازوں نے حال ہی میں جاپانی جہازوں پر جو حملے کئے گئے تھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے ۴۸

ارجنٹائنا کے وزیر خارجہ کا استعفےٰ

بیونس آئرز۔ ۱۶ر جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ارجنٹائنا کے وزیر خارجہ جنرل آئرلینڈ نے استعفےٰ دیدیا ہے

۲۲ چالیس جہاز ڈوب گئے اور ۲۸ جہازوں کو نقصان پہونچایا

مسلمان طالب علموں کے جلسہ میں مسٹر جناح کی تقریر

احمد آباد ۱۵ جنوری سٹرایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلم طالبعلموں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے مسئلہ پر روشنی ڈالی آپنے کہا کہ مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام ہندوؤں کی دشمنی پر مبنی نہیں ہے یہ بھی ایک فرضی خوف ہے کہ لیگ کی پالیسی پان اسلام ازم پر مبنی ہے پاکستان کی جدوجہد ہندوؤں کے خلاف نہیں بلکہ برطانی حکومت کے خلاف ہے موجودہ متحدہ ہندوستان پر ہمارا قبضہ نہیں بلکہ برطانی مشین گنوں کا قبضہ ہے۔

مسٹر جناح نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ بہت سے غیر مسلم بھی پاکستان کے حامی ہیں۔ لیکن بہت سے غیر مسلم ایسے بھی ہیں جنہوں نے تعصب کی وجہ سے اپنی آنکھیں کان اور دل بند کر لیے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لیگ کی پالیسی اور پروگرام یہ ہے کہ وحشیانہ حکومت قائم کی جائے اور پاکستانی علاقوں میں غیر مسلموں سے وحشیانہ سلوک کیا جائے یہ محض جھوٹ ہے دراصل متحدہ ہندوستان اور مرکزی حکومت کی راہ پر ہمیں چالاک برطانی مدبروں نے ڈال دیا ہے کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ متحدہ جمہوری ہند میں ہندو اور مسلمان ایک ساتھ نہ مل سکیں گے پاکستان اس لیے ضروری نہیں ہے کہ ہندو بہت بڑے ہیں یا مسلمان بہت بڑے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے درمیان بنیادی اور اصولی اختلافات ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ نہ تو ہم اکبر اور اورنگ زیب جیسی حکومت چاہتے ہیں اور نہ دس کروڑ مسلمانوں اور پچیس کروڑ ہندوؤں کی متحدہ نمایندہ حکومت جمہوری پیمانہ پر ہوسکتی ہے کیونکہ دونوں قوموں کے درمیان حقیقی اختلافات موجود ہیں برطانی مدبر بھی اس بات کو جانتے ہیں مگر وہ متحدہ ہندوستان کے حق میں اس لیے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ ہماری بالادستی اسی کی بدولت قائم رہ سکتی ہے انہیں خوب معلوم ہے کہ ہندو اور مسلمان ایک ساتھ نہیں مل سکتے وہ ہمیں زبردستی ایک ساتھ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ خود پنچ بنے رہیں اور اسی طرح کا انصاف کریں جیسا بندر نے دو بلیوں میں کیا تھا۔

ممکن ہے کہ پاکستان سے اختلاف اس لیے ہو کہ یہ نیا خیال ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ محض ڈھونگ ہے بعض کے نزدیک ڈھونگ سے بھی بدتر ہے محض سودے بازی کے لیے ہے وہ کہتے ہیں کہ مسٹر جناح ایک چالاک مدبر ہیں لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے تو صرف ان علاقوں کی فکر ہے جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ ایک تہائی ہندوستان تو پہلے ہی سے آئینی اور قانونی طور پر برطانی ہندوستان سے الگ ہے۔ اُن کے اپنے معاہدے اور صلحنامے ہیں جو انہوں نے حکومت بالادست سے کر رکھے ہیں اصل سوال دو تہائی ہندوستان کا رہ جاتا ہے۔

ہندوستان کو تقسیم کرنے اور پاکستان اور ہندوستھان کے علاقے الگ الگ قائم کرنے سے بد اعتمادی جاتی رہے گی ورنہ ایک متحدہ ہندوستان ہمیشہ جھگڑے کی جڑ رہے گا ہندوستھان یا پاکستان میں ایک آدمی کی حکومت نہیں ہوسکتی وہ تو عام زندگی پر ہی مبنی ہوسکتی ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کیسے حاصل ہوسکتا ہے جبکہ ہندو اس کے خلاف ہیں میں یہ مانتا ہوں کہ ہندو دشواریاں پیدا کرسکتے ہیں اور روکاوٹیں ڈال سکتے ہیں لیکن ہندوؤں کو اس سے فائدہ کیا ملیگا برخلاف اس کے میں یہ بات واضح کرچکا ہوں کہ پاکستان کی جدوجہد سے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کو الگ نہیں کیا جاسکتا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے لیے لڑیں گے اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانیاں کریں گے تو اس کے معنی صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ہندوؤں کی آزادی کے لیے بھی جدوجہد کرنے کے ہیں جتنا ہی ہم پاکستان کے لیے جدوجہد کریں گے اتنا ہی وہ جدوجہد آزادی کے لیے ہوگی۔

وائسرائے ہند نے ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس میں ایک مہینہ پہلے جو تقریر کی تھی اور جس میں ہندوستان کے بڑے آپریشن (پاکستان) کی مخالفت کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ وائسرائے ہند کی بات مسلمانوں کے لیے ناقابل قبول نہیں ہوسکتی جب برطانی مدبر غیر منقسم ہندوستان کی بات کرتے ہیں تو اُن کا منشاء وہ نہیں ہوتا جو ہندوؤں کا منشا اکھنڈ ہندوستھان سے ہے وہ تو ہندوستان کی اتحاد کی بات اس لیے کرتے ہیں کہ اس ملک میں ان کے پنجے جمے رہیں۔

مسٹر جناح نے تقریر ختم کرتے ہوئے آئرلینڈ کی مثال پیش کی اور کہا کہ آئرلینڈ اور برطانیہ والوں میں اتنا اختلاف نہیں ہے جتنا ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہے۔ آپ نے یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ گجرات نہ صرف اس مسئلہ پر توجہ سے غور کرے گا بلکہ تمام ہندوستان کی رہنمائی کرے گا۔

ایک آواز نہیں۔

مسٹر جناح کوشش کیجیے۔ آزادی آپ کو اسی صورت میں مل سکتی ہے اور صورت سے نہیں۔

مسٹر قدوائی سخت بیمار ہیں

لکھنؤ ۱۳ جنوری بریلی سنٹرل جیل سے جو سیاسی اسیر رہا ہوئے ہیں انہوں نے لکھنؤ کے کانگریسیوں کو اطلاع دی ہے کہ بریلی جیل میں مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق ریونیو منسٹر سخت بیمار ہیں۔

آل انڈیا اُردو جرنلسٹ، ایسوسی ایشن

لکھنؤ ۱۴ جنوری قاضی عبدالغفار صاحب ایڈیٹر روزنامہ پیام (حیدرآباد) کل لکھنؤ تشریف لائے شام کو دفتر اخبار سرفراز لاٹوش روڈ کے بالائی صحن میں یو۔ پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے موصوف کے اعزاز میں ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا گیا جس میں لکھنؤ کے بیشتر اُردو اخبار نویس مقامی انگریزی اور ہندی اخبارات کے نمایندے اور کانپور سے خواجہ عبدالسلام صاحب، مولانا وثیق اور مولانا سلیم ناطق سکریٹری جامعہ ادبیہ اور رام پور سے خالد صاحب اڈیٹر ناظم نے آکر شرکت کی اس موقعہ پر مقامی اُردو اڈیٹران کے ایک آل انڈیا اُردو اڈیٹرس کانفرنس کے قیام کے بارے میں قاضی صاحب نے تبادلہ خیالات کیا اور یہ طے پایا کہ ایسٹر کی تعطیلات میں ایک آل انڈیا اُردو پریس کانفرنس لکھنؤ میں منعقد کی جائے۔ اور اس بارے میں مسٹر انیس احمد عباسی جنرل سکریٹری یو۔ پی اُردو پریس کانفرنس بمبئی میں وہاں کے اُردو اخبارات کے اڈیٹروں سے گفتگو کرکے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی تدابیر اختیار کریں قاضی عبدالغفار صاحب ابھی ایک ہفتہ اور لکھنؤ میں قیام کریں گے۔

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے حالات

علی گڈھ ۱۲ جنوری نواب عکر یار جنگ بہادر مشیر قانونی حکومت سرکار عالی آج علیگڈھ تشریف لائے کہ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے معاملات کی تحقیقات کریں اپنے کام کو انہوں نے شروع کردیا ہے اور اس سلسلہ میں وائس چانسلر، ارکان اسٹاف طلبا اور متعدد طلباء قدیم سے مل رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ تحقیقات کے لیے حیدرآباد کے ایک قدیم طالب علم مسلم یونیورسٹی کے انتخاب کو مسلم یونیورسٹی کے تمام بہی خواہ بنظر استحسان دیکھیں گے اور یہ کہ یونیورسٹی کے موجودہ نظم ونسق کی پوری طرح چھان بین کی جائے گی۔ نواب صاحب موصوف ابتدائی تحقیقات کے بعد عازم حیدرآباد ہوں گے۔ مگر پھر تشریف لاکر طویل عرصہ تک قیام کریں گے۔

مسٹر جناح کو پچاس ہزار کی رقم

احمد آباد ۱۳ جنوری مسٹر جناح بذریعہ ہوائی جہاز یہاں بخیروخوبی پہونچ گئے اور اُن کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ اُنہیں ایک عظیم الشان جلوس کی شکل میں لیجایا گیا۔ آپ کی خدمت میں پچاس ہزار کی تھیلی پیش کی گئی۔ جلوس کے خاتمے پر مسٹر جناح نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں اُنہوں نے تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُن کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلم لیگ میں شامل ہونے کی تلقین کی اور کہا کہ ہم ہندوؤں اور عیسائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری پاکستان کی جنگ تمام ہندوستان کی آزادی کی جنگ ہے۔

لارڈ ویول کی تقریر

نئی دہلی ۱۳ جنوری آج لارڈ ویول وائسرائے ہند نے مراسلت کی مشاورتی کونسل (ٹرانسپورٹ ایڈ وائزری کونسل) کے اجلاس میں افتتاحیہ ایڈریس کے دوران میں کہا کہ ہندوستان کی سماجی اور اقتصادی ترقی ٹرانسپورٹ کے مسئلہ سے وابستہ ہے تو ٹرانسپورٹ ہی تہذیب ہے یہ کپلنگ کا مقولہ ہے اور صحیح ہے لیکن میرا تجربہ یہ بھی ہے کہ ٹرانسپورٹ ہی جنگ ہے چنانچہ جنگ کی کامیابی اور صلح کے زمانہ کی خوشحالی دونوں ہی ٹرانسپورٹ (مراسلت) کے مسئلہ سے وابستہ ہے۔ لارڈ ویول نے اپنی تقریر میں جنگ کے بعد کی تشکیل میں ہندوستان کی سڑکوں ریلوں وغیرہ کو ترقی دینے اور ٹریفک (آمد ورفت) کو کنٹرول کرنے کے بہتر طریقوں کا بھی ذکر کیا۔

آگرہ ۱۵ جنوری پچھلے ہفتہ شری کشوری لال فوجدار بھنڈار سوامی سوتنترانند علیگڈھ اور پنڈت سولجند رادت رہا ہوگئے ان کے علاوہ شری شانتی سروپ دمرادانی اور رشد لال۔ بھونج رت ڈونڈلبی رہا ہوچکے ہیں

یو۔پی پریس کانفرنس

کانپور ۱۱ جنوری الہ آباد میں یو۔ پی پریس کانفرنس کا اجلاس ۲۰ اور ۲۱ جنوری کو ہوگا جس میں یو۔ پی کے جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو نئے پیمانہ پر مرتب کرنے پر غور کیا جائیگا۔

مہاتما جی کا مشورہ!

واردھا ۱۳ جنوری۔ مہاتما گاندھی کے سکریٹری مسٹر پیارے لال نے وہ خط شائع کردیا ہے جو مہاتما گاندھی نے حال ہی میں یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک نامہ نگار کو لکھا تھا:

میں ۲۶ جنوری کو کسی جارحانہ پروگرام کے حق میں نہیں ہوں۔ میرے خیال کے مطابق تعمیری پروگرام ہی پروگرام ہے اس لیے اس کو دگنے جوش و خروش کے ساتھ عمل کرنا چاہیے جھنڈے کی سلامی کے ساتھ آزادی کا عہدنامہ پڑھنا ایک ضروری جزو ہوگیا ہے اس لیے اس کو برقرار رکھا جائے۔ لیکن میں بڑے جلسوں اور جلوسوں کے حق میں نہیں ہوں اگر تعمیری پروگرام کی اہمیت کو سمجھ لیا گیا ہے تو میری اپیل پر ضرور عمل کیا جائیگا

لڑائی میں امریکہ کی فوج کا نقصان

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ محکمہ اطلاعات جنگ نے اعلان کیا ہے کہ لڑائی چھڑنے سے اب تک امریکہ کی مسلح فوجوں کے ۶۶۳۸۰۰ آدمی لڑائی میں کام آچکے ہیں جن میں ۱۳۸۳۵۳ ہلاک ہوئے ۳۷۰۰۶۲۲ زخمی ہوئے ۷۳۰۹۳ گم ہیں اور ۶۳۷۴۳ قیدی ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 486

رجسٹرڈ نمبر ۴۸۶

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت

VOL. 41 No. 4 | CAWNPORE. Saturday. 27th Jan. 1945

کانپور شنبہ، ۲۷ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۲ صفر المظفر ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۴

ادبیات

حشر جذبات

از حضرت ثاقب کانپوری

آسرے ختم ہو چکے اب کوئی آسرا نہیں ◆ پوچھ رہا ہوں دل سے میں آئینگے بھی وہ یا نہیں

دل میں ہے آرزوئے درد اس سے وہ آشنا نہیں ◆ سب کے لئے جفائیں ہیں میرے لئے جفا نہیں

عشق سے بے خبر ہے وہ درد سے آشنا نہیں ◆ ضبط کا وقت یہ نہیں اے دل مبتلا نہیں

میری یہ نارسائیاں تیری یہ بے نیازیاں ◆ کوئی یہ کہہ نہ دے کہیں میرا کوئی خدا نہیں

ناز ہے کس قدر غلط ذوق نظارہ پر تجھے ◆ تیری نظر کے سامنے طور کا ماجرا نہیں

دل ہے مرا فنا طلب مسلک عشق ہے رضا ◆ تیرا سلوک میرے ساتھ جو بھی ہو ناروا نہیں

دونوں کی اصل ایک ہے کھل نہ سکا مگر یہ راز ◆ حسن ہے کیوں فنا پذیر عشق کو جب فنا نہیں

میری نظر کے سامنے سیکڑوں جلوے ہیں مگر ◆ مجھ سے یہ کہہ رہا ہے کون حسن کی انتہا نہیں

اف ری یہ بیخودی غم اف ری یہ میری بیکسی ◆ ہے یہ دعا کا وقت اور لب پہ مرے دعا نہیں

شکوۂ حسن کیا کرے قصۂ غم سنائے کیا ◆ ہائے وہ بدنصیب جو در خور اعتنا نہیں

ثاقب خستہ کے لئے عشق میں صرف درد ہے

حسن کے اختیار میں تو ہی بتا کہ کیا نہیں

دنیائے اسلام

مصر میں عام پارلیمنٹری انتخابات کے بعد نئی کابینہ وجود میں آ گئی!

قاہرہ ۱۷ جنوری۔ حالیہ عام انتخابات کے بعد دوشنبہ کو حکومت مصر نے استعفا داخل کر دیا اور وزیر اعظم ڈاکٹر احمد ماہر پاشا نے نئی کابینہ ترتیب دے لی۔ کابینہ میں تین نئے وزیر شامل کر لئے گئے ہیں۔ ان کے اسماء ہشیمی محمود بے (اعتدال پسند) وزیر تجارت وصنعت۔ عبدالمضیف بدر بے (حزب السعد) وزیر امور عامہ اور عبدالرزاق (حزب السعد) وزیر معارف ہیں۔ راغب حنا جو انڈی پنڈنٹ وفد پارٹی کا رکن ہے اور سابق حکومت میں وزیر تجارت تھا۔ وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

مکرم عبید پاشا نے آج کو تلا وزیروں کے استعفے داخل کر دیئے۔ لیکن خدیو مصر شاہ فاروق نے ان استعفوں کو منظور نہ کیا اور ان وزیروں سے کہا گیا کہ وہ موجودہ کابینہ میں بھی وزیر رہیں۔

جدید مصری پارلیمنٹ کا افتتاح

قاہرہ ۱۸ جنوری شاہ فاروق نے آج نئی مصری پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ اس پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی زبردست اکثریت ہے، شاہ فاروق کی تقریر کو وزیر اعظم مصر نحاس پاشا نے پڑھ کر سنایا اس میں انھوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اتحادیوں کو جنگی مقاصد میں برابر مدد دیتے رہیں گے اور بعد از جنگ کے تعمیری کاموں میں اتحادیوں کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے۔ انھوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ مارشل لا اور پریس کی سنسر شپ کی سختیوں کو کم کیا جائے گا۔

روسی مسلمانوں کا ہٹلر کے خلاف جہاد

لندن ۱۹ جنوری۔ مفتی عبدالرحمٰن مذہبی رہنما کے مسلمانان مدسی کا ایک انٹرویو اینگلو سوٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے بلیٹن میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مسلمانان روس کے لئے تین جدید روحانی مرکزوں کا ذکر کیا ہے جو گذشتہ تین سال میں بن گئے ہیں۔ یعنی تاشقند باکو اور بوئناسک مفتی صاحب بیان کرتے ہیں۔ جب ہٹلری جرمن نے روسیوں پر حملہ کیا تو مسلمان مولوی نے فاسزم کے خلاف اعلان جہاد کر دیا۔ مسلمانوں نے ایک کروڑ روبل ٹینکوں کے کالم بنانے کے لئے عطا کئے اور تحائف سے لائی ہوئی ٹرینیں سرخ فوج کو بھیجی گئیں۔ میں نے خود پچاس ہزار روبل عطا کئے۔

قاہرہ میں لارڈ موئین کے قتل کا مقدمہ

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ مشرق وسطیٰ کے برطانوی وزیر لارڈ موئن کے قتل کے مقدمہ کی سماعت آج وکیل صفائی کی بحث کے بعد کل پر ملتوی ہوئی کل اس کے استغاثہ کی بحث ہوگی۔ خیال ہے کہ کل مقدمہ کی سماعت ختم ہو جائے گی۔ اس اثنا میں معلوم ہوا ہے کہ صدر عدالت کو ایک گمنام خط موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر ملزمین کو سزا دی گئی تو ایسا ہی حشر تمہارا بھی ہوگا۔

جب لارڈ موئن کے قتل کے مقدمہ کی چوتھے دن کی سماعت ہوئی تو توفیق پاشا وکیل حکیم نے عدالت کے سامنے کہا کہ خدا ہم کو اچھے فیصلہ کی طرف لے جائے تاکہ دنیا کے کانوں میں انصاف کے الفاظ پہونچیں۔ توفیق روسی نے کہا کہ ملزمین باہر سے آئے ہوئے نہیں بلکہ فلسطین کے باشندے ہیں جو فلسطین کے لئے آزادی چاہتے ہیں اس نے فلسطین کی تاریخ پر تبصرہ کیا اور کہا کہ یہودیوں کا خیال ہے کہ قرطاس ابیض میں ان کے خلاف وعدہ خلافی کی گئی۔ ہمیں ملزم کے بیان پر یقین ہے کہ انہیں صیہونیت سے کوئی تعلق نہیں۔

پریسیڈنٹ نے تقریر کو روکا اور کہا کہ میں ایک لفظ عدالت سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنا غلط ہے کہ ابھی کیس پر بین الاقوامی عدالت کو غور وخوض کرنا چاہیئے۔ جرائم کے بین الاقوامی قانون کے بموجب جرم کا فیصلہ ملک کو کرنا چاہیئے جہاں اس کا ارتکاب ہوا ہے۔

لارڈ موئین کے قاتلوں کو سزائے موت!

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ لارڈ موئن کے موٹر ڈرائیور کو قتل کرنے کے الزام میں دونوں ملزمین یعنی نیوری اور حکیم کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔

انگریزی تجارت پیشہ ملازمین کے لئے عربی کی جماعتیں!

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) آئندہ چند ماہ میں طالب علموں کو عربی زبان سکھانے اور عربی بولنے والی قوموں کے رسم ورواج بتلانے کی ایک بڑی تحریک شروع ہونے والی ہے۔

اس تحریک کا اصل مقصد برطانیہ اور عرب قوموں کے درمیانی تجارتی تعلقات کو ترقی دینا ہے۔ ایسی ہی اسکیمیں ہندوستانی، فارسی اور چینی زبان کے متعلق بھی شروع کی جائیں گی۔

ان طلباء کو زیادہ تر وہ تومیں اور صنعتیں نامزد کریں گی جو اچھی معلومات کے نمائندے سمندر پار بھیجنا چاہتی ہیں۔

ترکی میں مقیم جاپانیوں کو مزید مہلت

انقرہ ۱۳ جنوری امریکی حلقوں کو معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے ترکی میں رہنے والے سفیر مسٹر ہوری کا را کو ترکی کے وزیر خارجہ نے ترکی چھوڑ دینے کے لئے دی ہوئی مدت میں آٹھ دن کا اضافہ کر دیا ہے کیونکہ جاپان کے سفیر نے اس کی درخواست کی تھی جاپان کے نمائندے روسی اجازت نامہ کے ذریعہ اور روس ہی سے ہوتے ہوئے جاپان جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۲۷ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا بیان

(لندن ۱۸ جنوری) یونان اور لڑائی کی عام صورت حالات کے بارے میں دو روزہ بحث کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ کسی ایسے اشتراک میں شامل نہیں ہے جس میں اس کو اٹلی کی بطور حصہ دار ضرورت پڑے ہمیں یہ بات دھیان میں رکھنا چاہیئے کہ جو کام غلط ہو جاتا ہے اس کے لیے برطانیہ کو کلی طور پر مورد الزام ٹھیرانا مناسب نہیں ہے۔ جو ملک آزاد کرا لیے گئے ہیں یا جو ملک ملک ہیں اُن کے بارے میں برطانیہ کا اصول یہ ہے کہ وہاں پبلک کا راج ہو، پبلک کے لیے ہو اور پبلک کے ذریعہ ہو۔ اور ان میں رائے دہی بالغان کی بنا پر آزادانہ انتخاب ہو۔ اور انتخاب کے وقت پرچہ ڈالنے کا طریقہ خفیہ رکھا جائے کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا جائے۔ اٹلی یوگوسلافیہ اور یونان کے بارے میں ہماری یہی پالیسی ہے۔

اتھنس میں کمیونسٹ پارٹی نے جو دہشت انگیزی پھیلا رکھی ہے اس کے بارے میں برطانی ہند کی ایک چھٹی کا حوالہ دیتے مسٹر چرچل نے ہاؤس کو متنبہ کیا کہ ہم بلقانی ملکوں کے ہر قسم کے جھگڑوں کے بارے میں اپنے اندر پھوٹ ڈال لیں گے تو برطانیہ لڑائی کے بعد کے معاملات طے کرنے میں اپنا اثر نہیں ڈال سکے گا۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات اور عوام حکومت برطانیہ کی نیت پر جیسے شدید حملے اس وقت کر رہے ہیں اور اس کو جس طریقہ پر بدنام کر رہے ہیں میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا یونان کے بارے میں برطانیہ کی یہ پالیسی تھی کہ سب سے زیادہ ٹھوس اور مضبوط حکومت قائم کیجائے اور امداد کیجائے۔ وہاں امن اور قانون برقرار رکھا جائے۔ کام آئینی یا آزادانہ طریقہ پر کیے جائیں اور جلد سے جلد وہاں سے واپس آجائیں

لڑائی کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ جرمن حملہ کو پورے طور پر ناکام بنا دینے سے لڑائی لمبی ہو جانے کے بجائے چھوٹی ہو جائے گی۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے بڑھنے کا جوش کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم اس کو بھولے نہیں ہیں ہم اس کی احتیاط سے دیکھ بھال کر رہے ہیں اس کی نقل و حرکت ہر وقت ہمارے خیال میں رہتی ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ صدر روزولٹ اور مارشل اسٹالن کے ساتھ میری جو کانفرنس ہونے والی ہے اس سے مجھے بڑی اُمیدیں ہیں۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ سوباسک اور مارشل ٹیٹو کے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے اس وقت بادشاہت کو برقرار رکھا گیا ہے تاوقتیکہ آزادانہ طریقہ پر رائے عامہ معلوم کیجائے یہی طریقہ یوگوسلافیہ کے لیے بہترین ہو سکتا ہے۔ اگر بادشاہ نے اس معاملہ کی منظوری نہ دی تو اس معاملہ کو آگے بڑھایا جائے گا اور بادشاہ کی منظوری حاصل شدہ سمجھ لی جائے گی۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ اگر ضرورت پڑی تو ای۔ ایل۔ اے۔ ایس سے ...... جھگڑا سلجھانے میں کوئی تامل نہیں کرے گا۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ ۶ ار دسمبر کے بعد بھی مورچہ پر تمام لڑائیاں امریکی فوجوں نے لڑی ہیں اور انہوں نے ہی تمام نقصان برداشت کیا ہے۔ جرمن حملہ اس طوفان کو پیچھے نہیں ڈال سکا ہو۔ ہم بھی سے جرمنی کی طرف بڑھ رہا ہے یہ یقینی امر ہے کہ اب بھی یورپی اور اطالوی مورچوں پر آگ کے شعلے اس وقت تک لگاتار بھڑکتے رہیں گے تاوقتیکہ آخری فتح حاصل نہ ہو جائے۔

بیفک کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ فلپائنز پر جنرل میک آرتھر کا حملہ سے جو کہ وقت مقررہ سے کئی ماہ پہلے ہے جاپانیوں کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ ان کی تباہی کے دن قریب آ گئے ہیں۔

آپ نے ایک بار پھر یہ کہا کہ اتحادی قوموں کی طرف سے جرمنی کو بتلا دینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ اب ہتھیار ڈال دے تو اس کے لیے یہ صورت حالات اس صورت حالات سے کہیں زیادہ بہتر ہو گی جو ۱۹۴۵ء میں نقصان برداشت کرنے کی وجہ سے اس کی ہو جائے گی۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اس قسم کے الزامات بالکل غلط ہیں کہ برطانیہ اور سلطنت برطانیہ ایک خود غرض لالچی دوسرے ملک کو ہڑپ کرنے والی طاقت ہے اور اس نے یورپ میں سازشوں کا جال بچھانے کے لیے بعد کی اسکیم بنا رکھی ہے اور وہ اپنی نوآبادیوں کو بڑھانا چاہتی ہے

یونان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا ہم یونان میں وہاں کے لوگوں کے بلانے پر گئے تھے۔ جن میں ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے لیڈر بھی شامل تھے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں کو اس اُمید میں ہتھیار سپلائی کیے کہ وہ وہاں سے جرمنی کو نکالنے میں امداد کریں گے۔ جب جرمن وہاں سے چلے گئے تو ای۔ ایل ایس نے جو کہ ایک کمیونسٹ جماعت ہے یونان پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنی فوجوں کو جمع کرکے اتھنس اور دوسرے علاقوں میں دھاوا کر دیا اُن کی طاقت بہت تھی وہ در اصل جرمنوں کے خلاف نہیں لڑ رہے تھے بلکہ وہ ہم سے اس اُمید میں ہتھیار لے رہے تھے کہ وقت آنے پر یونان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیں اور وہاں کمیونسٹ حکومت قائم کر دیں۔ میں یہ غلط سمجھا کہ وہ جرمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں میں نے انکی طاقت کا اندازہ لگانے میں بھی غلطی کی۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اب یونان میں لڑائی بند ہو گئی ہے اور اب وہاں ایک حکومت کام کر رہی ہے ہم یونان سے سوائے دوستانہ تعلقات کے اور کچھ نہیں چاہتے۔ وہاں آزادانہ انتخاب ہوگا اس میں وہاں کے لوگ جو طے کریں گے وہی ہمارے لیے قانون ہوگا۔

یہ دشمن چوری چھپے ہوئے روپیے سے اسپین کے خلاف پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ انکو امید تھی کہ اسپین لڑائی میں آئیگا اور جب انکی یہ اُمید غلط ثابت ہوئی تو انہوں نے اسپین کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔

یو۔ پی پریس کانفرنس

۱۸ اور ۲۲ جنوری کو یو۔ پی پریس کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ الٰہ آباد میں مسٹر کے۔ پی۔ وشوانا تھن آئر اسسٹنٹ ایڈیٹر ہندو مدراس کی صدارت میں ہوا مسٹر آئر نے ہندوستانی اخبار نویسوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتلایا کہ ان کے سامنے جو مشکلات ہیں ان کو دور کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اخبار نویسوں کی ایک منظم جماعت قایم کی جائے جو اپنے حقوق کی حفاظت کر سکے اور اپنے فرایض پورے طور پر ادا کر سکے۔

آپ نے کہا کہ خبروں کو جمع کرنے۔ ان پر روشنی ڈالنے اور ان پر نکتہ چینی کرنا اخبار نویسوں کا اول فرض ہے۔ آپ نے لا آف سیڈیشن اور لا آف کنٹمپٹ کا ذکر کیا اور اسے ترمیم کرکے اسے برطانیہ کے قانون کی طرح کرنے کی تجویز کی۔ تاکہ حکومت کی بے عنوانیوں اور گمراہیوں کی نکتہ چینی کی جا سکے اور عدالت کے فیصلوں پر بھی نکتہ چینی کی جا سکے۔

کانفرنس میں ۳ رزولیوشن پاس ہوئے۔

اخبار نویسوں کو کم از کم تنخواہ۔ انگریزی اور اردو ہندی اخباروں میں تفریق۔ بونس۔ پراویڈنٹ فنڈ۔ چھٹی وغیرہ۔ کام کے گھنٹے سروس وغیرہ کے متعلق سفارشیں پاس ہوئیں۔

منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ و آزاد مسٹر شری دیوسمن۔ مسٹر چندر سیکھر۔ کیپٹن ایم۔ ایل کا بجو مسٹر رمیش چندر آریہ۔ مسٹر راج کمار۔ پربھات دیو۔ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوئے۔

مندرجہ ذیل ممبران کی اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر ہوئی۔

پنڈت کرشنا رام مہتہ۔ مسٹر بی کے سین۔ مسٹر ماہی پر رام ناگر۔ مسٹر آر۔ سی ٹنڈن۔ مسٹر جوتی پرشاد نرمل۔ مسٹر بی۔ بی ٹنڈن۔ مسٹر کے۔ پی گوسوامی۔ مسٹر کے رامارائو۔ مسٹر ایس۔ این گھوش۔ مسٹر آر۔ آر کھاڈیلکر۔ مسٹر امین سلونوی۔ مسٹر عبدالرؤف عباسی۔ مسٹر ایم اسیر۔ مسٹر بی۔ بی ماتھر۔ مسٹر ہوری لال سکسینہ مسٹر دھوم سنگھ۔ مسٹر ٹی۔ بی سنہا۔ مسٹر دیا بھاشکر۔ مسٹر بی۔ ایل گپتا۔ مسٹر بی۔ ایس ونود۔ مسٹر پنا لال سریواستوا۔ اے بی پانڈے۔ مسٹر منظور مدار دی۔ مسٹر کے دینکا ما رام۔ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی۔ خواجہ عبدالسلام۔ مسٹر جی سی نگم۔ مسٹر اسمٰعیل ذبیح۔ مسٹر راگھاویندرا ڈ۔ مسٹر آر۔ ایس اودھی مسٹر ٹی۔ ایس۔ بی آئر۔

نئی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا اور ورکنگ کمیٹی منتخب ہوئی جس کے ممبران کے نام درج ذیل ہیں۔

پنڈت کرشنا رام مہتہ۔ ایڈیٹر لیڈر الٰہ آباد (ورکنگ پریسیڈنٹ) مسٹر ہیمت رام ناگر۔ نیوز ایڈیٹر لیڈر (سکرٹری کنوینر) مسٹر ایم اسیر پائنیر لکھنؤ (سکرٹری) مسٹر کے۔ دینکا ما رامن ایڈیٹر ٹیلیگراف کانپور (سکرٹری) مسٹر بی۔ بی ٹنڈن الٰہ آباد۔ (خزانچی) مسٹر بی کے سین نیوز ایڈیٹر امرت بازار پتریکا۔ مسٹر آر۔ سی ٹنڈن ایڈیٹر ہندوستانی۔ مسٹر ودیا بھاشکر ایڈیٹر آج بنارس۔ مسٹر امین سلونوی لکھنؤ۔ مسٹر ہوری لال لکھنؤ مسٹر بی۔ ایس ونود ایڈیٹر سنڈے ٹائمس میرٹھ۔ مسٹر اے سی پانڈے۔ خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت کانپور (ممبران)

جنرل فرانکو کی تقریر

(میڈرڈ ۲۱ جنوری) اسپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو نے ایک تقریر میں کہا کہ ہمیں کوئی چیز یا کوئی شخص تشویش میں نہیں ڈال سکتا۔

جنرل فرانکو نے اقتصادی زندگی میں حکومت کی مداخلت کی حمایت کی۔ جنرل فرانکو نے مزید کہا کہ اسپین

الی انجام دہی اس انجمنوں کے سپرد کردوں سوتی کپڑے کے متعلق یہ بھی عرض ہے کہ صوبہ میں ایک یو۔ پی مسلم کپڑا کمیٹی بنی ہے اس کمیٹی سے یہ چیمبر اشتراک عمل کرتی ہے اور اس کا دفتر لکھنؤ میں ہے۔ (سید مرتضیٰ حسین عابدی سکرٹری)

دی یو۔ پی مسلم چیمبر آف کامرس ۱۵/۲۶۶ سول لائن کانپور

طبّ یونانی کی عظیم الشان کانفرنس

اس سال کانپور میں انجمن طبیہ صوبہ متحدہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ فروری کو منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس استقبالیہ نہایت جانفشانی اور تندہی سے انتظامات کر رہی ہے۔ صوبہ کے تمام مقتدر اطباء اس میں شرکت فرمائیں گے۔ یہ کانفرنس اپنی چند خصوصیات کی وجہ سے ہندوستان کی یادگار کانفرنس ہوگی۔ طبیبوں کے علاوہ شہر کے معزز حضرات اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ دعوت نامہ عنقریب بھیجے جائیں گے۔

نیاز مند:۔ (حکیم) محمود علی سکرٹری انجمن طبیہ کانپور۔ رجسٹرڈ

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۹ جنوری کو بورڈ کا معمولی جلسہ بلایا گیا تھا۔ لیکن جلسہ ملتوی کرنا پڑا کیونکہ جلسہ کا نوٹس دیر سے نکلنے کی وجہ سے کئی ممبران نے اعتراض کیا تھا۔ ۲۲ جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ بصدارت مسٹر کیلاش پت سنگھانیا ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے سوتر کمیٹی کی سفارشات پر غور ہوا۔ اور مسٹر نیر کی تحریک پر بورڈ نے ان سفارشات پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔ صوبہ جاتی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ مجوزہ ڈیولپ منٹ بورڈ کے بنائے ہوئے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے بورڈ کو ایک موقعہ دے۔ اور گورنمنٹ کے پاس عرضداشت روانہ کرنے کے واسطے مسٹر کیلاش پت سنگھانیا ایس۔ ایم بشیر۔ ایم۔ ایچ نیر۔ رام نرائن گرگ اور نریندر جیت سنگھ کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ رزولیوشن پر ڈیڑھ گھنٹہ تک بحث ہوتی۔ رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی نے مسٹر نیر کے رزولیوشن کی مخالفت کی۔ اور رپورٹ کی سفارشوں کو مناسب بتلایا۔ اور اس کی منظوری کی سفارش کی۔ مسٹر نریندر جیت سنگھ نے بھی ڈیولپ منٹ بورڈ کے تقرر کو ضروری بتلایا۔ تاکہ اسکیموں پر کام ہو سکے۔ مسٹر نیر نے ایکسائز بورڈ میں بورڈ کے قایم مقام بھیجنے کے لئے مسز سی بینی مادھو مصرا۔ وحید احمد راجہ رام اور مدن گوپال کنوڈیا کے نام پیش کئے جو بورڈ نے منظور کئے۔ لیکن ان ناموں پر جس طریقہ سے ووٹ لئے گئے اس پر بعض ممبران کو اعتراض ہے اور کہا جاتا ہے کہ کچھ ممبران اس معاملہ کو کمشنر صاحب الٰہ آباد کے پاس بھیجنے کی فکر میں ہیں۔

کوئلہ کا معاملہ

۲۳ جنوری کو ڈسٹرکٹ سشن جج کی عدالت میں جگی لال کملاپت کاٹن مل کے ڈائرکٹران پر کوئلہ کے اسٹاک کا غلط نقشہ دینے کے الزام کا مقدمہ پیش ہوا۔ مسٹر کرکلکر اور مسٹر دیجبت سنگھ انسپکٹر کی شہادت ہوئی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے ملزمان کی طرف سے بحث کی اور بتلایا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم خلاف قانون تھا۔ اور پراسیکوشن جرم ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے۔ خان بہادر محمد ذکی نے ثبوت کی طرف سے بحث کی اور کہا کہ ملزمان پر جرم ہر پہلو سے ثابت ہو چکا ہے۔ اسیسران نے بھی ملزمان کو بے قصور بتلایا۔ کوئلہ کے دونوں مقدمات میں حکم سنانے کے واسطے ۳۱ جنوری کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

مٹی کے تیل کی راشننگ ملتوی

مسٹر اندر سن ٹاؤن راشننگ آفیسر نے ایک حکم کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ شہر میں مٹی کے تیل کی مکمل راشننگ فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔

کابلی گرفتار

ایکسو کابلیوں کو رجسٹریشن آف فارینرس ایکٹ کے مطابق گرفتار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اُن کے پاسپورٹ...

تشریف آوری

ہز اکسلنسی سر موریس ہیلٹ فروری کے پہلے ہفتہ میں کانپور تشریف لا رہے ہیں۔ ۴ فروری کو ساڑھے دس بجے گورنمنٹ ہائی اسکول میں آپ سوتر کمیٹی کی رپورٹ پر لیکچر دیں گے۔

جلسہ

۲۰ جنوری کو گورنر صاحب کے منسٹر مسٹر ٹی۔ بی ڈبلیو بشپ کی صدارت میں ایگریکلچر کالج کانپور کے سالانہ تقسیم انعامات کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مسز بشپ نے انعامات تقسیم کئے اور بعد کو شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

ملک ڈیک

۵ فروری سے کانپور میں ملک ڈیک یا دودھ کا ہفتہ منایا جائے گا۔ جو آل انڈیا ویمن کانفرنس کی تحریک سے منایا جا رہا ہے۔ مسز شوشیلا روہتگی مس نیوبائی فرزدار و مسز رمیش چڈا اس تحریک میں خاص دلچسپی لے رہی ہیں۔

خودکشی

منگلی پرشاد کمیونسٹ نے بیکاری سے تنگ آکر خودکشی کر لی ہے۔ اس کی جیب سے پولیس کے نام ایک خط نکلا ہے جس میں یہ بات درج تھی۔

کمیونسٹ اپیل

مسٹر کے۔ ایس۔ شکلا سکرٹری ڈسٹرکٹ کمیونسٹ پارٹی نے ایک بیان میں کانگریسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ لوگ کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ اشتراک کرکے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے واسطے کوشش کریں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۵ جنوری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہانہ جلسہ بصدارت سر ایڈورڈ ایم۔ سوتر کی صدارت میں ہوا۔

شروع میں چیرمین صاحب نے لالہ کیلاش پت سنگھانیا کو میونسپل بورڈ کی چیرمین منتخب ہونے پر مبارکباد دی اور ٹرسٹی کی حیثیت سے ان کا خیر مقدم کیا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ لینڈ ٹرانسفر کے قواعد سے اسپیشل نزول لینڈ کو مستثنیٰ کرنے کے متعلق گورنمنٹ کا خط پڑھا گیا۔

ٹرسٹ اسکیم ایریا میں ٹرسٹ کی نمایندگی کرنے کے واسطے چیرمین کو اختیارات دیے گئے۔ ای۔ آئی۔ آر میں لائن متصل پرانہ اسٹیشن اور بیکن گنج ایریا کے قریب ریلوے لائن کے اوپر سے پل بنانے کی اسکیموں میں جلدی کام شروع کر دینے کی تجویز منظور ہوئی۔

شہر کے تمام گھسیاروں کے کنٹرول کے متعلق اور بالخصوص سیسہ مؤ ایریا کے گھسیانہ پر غور ہوا۔ چیرمین صاحب نے بتلایا کہ یہ معاملہ شہر کو بہتر اور صاف دودھ مہیا کرنے سے تعلق رکھتا ہے اس پر بہت جلد غور کیا جائے گا۔

گیتا اسکیم میں جو ساٹھ پلاٹ متوسط درجہ کے لوگوں کے لئے مخصوص کئے گئے تھے اور جس کے واسطے لاٹری پڑی تھی ان میں سے ۴۴ پلاٹ کا پٹہ منظور ہوا۔ یہ طے ہوا کہ اگر یہ پلاٹ پھر دوبارہ فروخت کئے گئے تو ٹرسٹ کو ان پلاٹوں کی بازاری قیمت وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔ جو مقرر کر دی گئی ہے اور کاغذات پٹہ میں تحریر کر دی گئی ہے

موجودہ مالی سال میں ۷ لاکھ سے زیادہ مالیت کی آراضی فروخت کی گئی۔

پرائیویٹ مسلم قبرستان کی خالی جگہ کو بھرنے کے واسطے ٹنڈر منظور کئے گئے۔

ہاؤس کنٹرول آرڈر

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تحفظ ہند کے قواعد کے ماتحت سروپ نگر۔ تلک نگر۔ نواب گنج اور سول لائنس کے علاقہ میں یہ حکم نافذ کر دیا ہے کہ کوئی بھی کرایہ دار مکان خالی کرنے سے پہلے مکان مالک کو بذریعہ نوٹس اطلاع کر دے اور مکان مالک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس کی اطلاع دیگا جن کی اجازت کے بغیر مکان دوبارہ کرایہ پر اُٹھایا نہیں جا سکتا۔

یہ حکم نیز اور سب لیز دونوں کے لیے ہے۔

اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال کی قید سخت و جرمانہ دونوں ہو سکتا ہے۔

سہرہ بندھی کی رسم

۲۴ جنوری کو رائے بہادر بی۔ پی سریواستوا کے صاحبزادے مسٹر رامیشور پرشاد سریواستوا کی رسم سہرہ بندھی سول لائنس میں ادا ہوئی۔ شہر کے معززین اس رسم میں شریک تھے۔ ۲۸ کو اسی سلسلہ میں ایک شاندار ایٹ ہوم معززین شہر کو دیا جا رہا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۲۹ جنوری کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی میٹنگ ۲ بجے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں منعقد ہوگی۔ اور ۴۶-۱۹۴۵ء کے بجٹ پر غور ہوگا

یو۔ پی مسلم چیمبر آف کامرس!

مسلمان تاجروں اور مسلم پبلک کی مسلسل تکالیف دیکھ کر مسلم چیمبر آف کامرس کانپور نے مجبوراً مداخلت شروع کی ہے آغاز کانپور میں کپڑے کے کام سے ہوا شکر کی بات ہے کہ اس چیمبر سے مسلمان تھوک و خوردہ فروش کپڑے والوں کی نامزدگی مانگی گئی ہے تمام تھوک فروش اور خوردہ فروش مسلمان کپڑے والوں سے درخواست ہے کہ جلد سے جلد آکر مجھ سے مل لیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ اب مسلمان کپڑے والوں کی ضرورت کے لئے کپڑا ملنے لگے گا۔ اور مسلم پبلک کی تکالیف میں کمی ہو جائے گی۔

اُونی کپڑا۔ غلہ۔ شکر۔ نمک اور استعمالی سامان یعنی بساط خانے کے واسطے بھی کوشش ہو رہی ہے کہ مسلمانوں کی دوکانیں جو موجود ہیں ان کو یہ اشیاء ملنے لگیں یا جدید دکانیں قایم کی جائیں جن صاحبان کو ان چیزوں سے دلچسپی ہے فوراً مجھ سے مل لیں۔

کانپور کے باہر یہ ظاہر ہے کہ میں اتنا وقت نہیں دے سکتا لہذا بہتر یہ ہے کہ ہر ہر مہینہ میں مسلمان تاجر اپنی انجمنیں بنائیں اور اپنی شکایتوں سے فوراً مجھے مطلع کریں تاکہ میں اس ضلع میں آکر شکایتوں کے دور کرنے کی کوشش کروں اور تفصیلی معاملات

سیر و محفل

آج کل پنجاب کی ایک عدالت میں ایک دلچسپ مقدمہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس مقدمہ میں عاشق مزاج شوہر کا یہ کہنا ہے کہ میری بیوی کے جو لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ میری نہیں ہے اور بیوی صاحبہ جو ۱۸ سال کی ایک نوخیز حسینہ ہیں ان کا بیان ہے کہ

میرے شوہر کا یہ کہنا غلط ہے کہ میرے جو لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ ان کی نہیں ہے یہ لڑکی درحقیقت ان ہی کی ہے صرف اتنی سی بات ہے کہ میں شادی کرنے سے تین مہینے قبل حاملہ ہو گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھ میں اور میرے شوہر میں دو سال سے عشق تھا۔ اور ہم باقاعدہ شادی کرنے سے بہت پہلے میاں بیوی کی زندگی گذارتے رہے ہیں۔

اس حسینہ نے اپنی عشق بازی کی مزید داستان بیان کرتے ہوئے آگے چل کر کہا کہ

اگر سچ پوچھا جائے تو ہماری شادی ہی اس لئے ہوئی ہے کہ میں شادی سے پہلے اپنے شوہر سے حاملہ ہو چکی تھی ورنہ میرے والدین کبھی بھی میرے موجودہ شوہر کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن اب وہ (یعنی شوہر) اپنی ذمہ داریوں سے گھبرا رہے ہیں اور بچی کو بہانہ بنا کر مجھے چھوڑنا چاہتے ہیں۔

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے۔ اب لڑکیاں بر سر عدالت اپنی سیاہ کاری کے واقعات کو دہراتے ہوئے ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتیں۔ اور شادی سے قبل حاملہ ہو جانا کوئی عیب نہیں خیال کرتیں۔ اگر یہی حالت رہی تو چند سال کے اندر ہندوستان کی آزادی پسند لڑکیاں مغربی ممالک کی لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گی۔

اس قسم کا ایک اور نہایت ہی دلچسپ مقدمہ حال ہی میں بمبئی کے ہائی کورٹ میں پیش ہوا تھا، جس میں میاں بیوی کا ایک بچہ پر جھگڑا ہو رہا ہے میاں یہ کہتا ہے کہ یہ بچہ کیونکہ شادی کے ساتویں مہینے پیدا ہوا ہے اس لئے میرا نہیں ہے۔ اور بیوی کا یہ کہنا ہے کہ

شوہر نے بچہ کی ولدیت سے انکار کر کے میری ہتک کی ہے۔ میرے شوہر نے مجھے بدنام کرنے کے لئے برادری کے پنچوں کو لکھا کہ کیونکہ یہ بچہ ساتویں مہینہ میں پیدا ہوا ہے۔ اور بالکل توانا اور تندرست ہے اس لئے یہ میرا نہیں ہے۔ بلکہ کسی اور کا ہے شوہر نے یہ غلط افواہ اپنے گاؤں میں بھی پھیلا دی جس سے میری بدنامی اور رسوائی ہوئی۔

اس کا اصل حال کہ یہ بچہ کس کا ہے یا تو بیوی کو معلوم ہے یا شوہر کو لیکن بیوی صاحبہ کی غیرت ملاحظہ ہو۔ کہ وہ ہتک عزت کا شوہر پر دعوٰے کرنے کے لئے اس قضیہ کو عدالت میں لے آئیں۔ اور اب یہ واقعہ عوام کے لئے خاصی دلچسپی کا سبب بن گیا ہے۔

لندن ۲۴ جنوری وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج صبح بادشاہ سے ملاقات کی شام کو وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے ملاقات کی۔

ادب لطیف

مغربی شاعر کے خیالات

موسم بہار آرہا تھا اور اپنے ساتھ خوشیوں کے پیام لیکر آرہا تھا۔ میں نے موسم بہار کو دیکھا تو اس میں خوشیاں شاعرانہ لطافت کے ساتھ کروٹیں لیتی ہوئی نظر آئیں میں نے پیڑوں سے موسم بہار کا اندازہ نہیں کیا بلکہ دوسری لطیف چیزیں تھیں۔ جنھوں نے مجھے بتایا کہ یہ موسم بہار ہے۔

میں نے دیکھا کہ مخلوق ہرے ہرے درختوں کے سایہ میں۔ سبز گھاس پر۔ سمندر کے کنارے خوش خوش پھر رہی ہے میں نے مخلوق کی اس مسرت سے اندازہ کیا کہ موسم بہار ہے۔

میں نے رنگ برنگ کے دل کش لباسوں میں حسین کمسن لڑکیوں کو اچھلتے ہوئے دیکھا اور ان کے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی اس سے میں نے اندازہ کیا کہ یہ موسم بہار ہے۔

معصوم بچوں کو میں نے دیکھا کہ وہ کس خوشی سے بےخود ہو کر ادھر سے ادھر دوڑتے پھرتے ہیں ان کی اس خوشی میں مجھے موسم بہار کے رنگ کی جھلک نظر آئی۔

میں معصوم بہار کی رنگینیاں موسم بہار میں دیکھنے کا عادی نہیں ہوں۔ بلکہ میری آنکھ موسم بہار کی کیفیات ان لوگوں کے دلوں میں ڈھونڈتی ہے جو موسم بہار سے متاثر اور کیف اندوز ہو رہے ہیں۔

(پیرس گرلس)

آزادی کا نیا عہد نامہ

سیواگرام ۲۳ جنوری مہاتما گاندھی کے سیکرٹری مسٹر پیارے لال نے مندرجہ ذیل بیان پریس کو برائے اشاعت دیا ہے۔

گاندھی جی نے آزادی کا مندرجہ ذیل عہد نامہ یوم آزادی منانے کے لیے اس وقت لکھا تھا جبکہ وہ آغا خان محل میں نظر بند تھے۔ اس عہد نامہ کو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے ۹ اگست ۱۹۴۳ء اور ۲۶ جنوری ۱۹۴۳ء اور ۲۶ جنوری ۱۹۴۴ء کو دوہرایا تھا۔

ستیہ اور اہنسا کے ذریعہ ہندوستان کی ہر لحاظ سے مکمل آزادی حاصل کرنا میرا فوری مقصد ہے اور کئی سالوں سے رہا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے میں اس یوم آزادی کے موقعہ پر پھر یہ عہد کرتا ہوں کہ میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک کہ اسے حاصل نہ کر لوں گا میں اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے اس یقینی طاقت کی امداد چاہتا ہوں جسے لوگ گارڈ، اللہ اور پرماتما کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

مڈل ایسٹ میں روس کا وزیر

قاہرہ ۲۴ جنوری روس کے وزیر نے آج مصر کے وزیر اعظم احمد ماہر پاشا سے ملاقات کی اور اس خبر کی تردید کی روس مڈل ایسٹ میں اپنا وزیر مقرر کرنا چاہتا ہے اور روس نے سویز نہر کمپنی میں ایک بڑی تعداد میں حصہ خرید لئے ہیں۔

عالم نسواں

سیاست اور ہندوستانی خواتین

کنک مکر جی

جب ایف۔ اے کی طالب علم تھیں جب سے انھوں نے بنگال کے طلباء کی تحریک میں حصہ لینا شروع کیا اور طالبات کو صوبائی اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے ماتحت منظم کیا۔

کلکتہ کی طالبات میں کملا چٹرجی کے ساتھ ساتھ انھوں نے بہت جانفشانی سے کام کیا۔ ۱۹۴۱ء میں کنک کے گھر کی تلاشی لی گئی اور پولیس نے ان کو زیر حراست کر لیا۔ لیکن پندرہ بعد ہی کنک کو رہا کر دیا گیا۔ اس کے چند روز بعد حکومت بنگال نے ان کو کلکتہ چھوڑنے کا حکم دیا۔ تین سال تک وہ شہر بہ شہر پھرتی رہیں اور بے خانماں کنک کو جہاں بھی وہ چند روز قیام کرتی تھیں پولیس تنگ کر کے جگہ تبدیل کرنے پر مجبور کرتی تھی لیکن کنگ نے اس صبر آزما وقت پر حوصلہ نہ چھوڑا اور اپنے کاموں میں مصروف رہیں۔ آج کل بھوکے بیمار اور دم توڑتے ہوئے انسانوں کی زندگیاں بچانے میں مصروف ہیں۔ جب غذا میں قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے بنگال میں گھروں کے چولھے بجھ گئے تو کنک مکر جی اور کملا چٹرجی نے اپنے جوش عمل سے بنگال کو ہلا ڈالا۔ غلہ کی سرکاری دوکانوں پر کڑی دھوپ میں گھنٹوں کھڑے رہ کر خریداروں کی قطاروں کا انتظام کیا۔ جب قحط پھیلا تو سب سے پہلے انھوں نے فاقہ کش دم توڑتی ہوئی ماؤں اور بھوک سے جان دیتے ہوئے بچوں کو اپنے دامن حفاظت میں لیا۔ انھوں نے نسوانی غذائی کمیٹی بنائی۔ قحط کے ہاتھوں تباہ شدہ گھرانوں اور خانماں برباد لوگوں کی رہائش کا انتظام کیا۔

ان بہنوں کے کاموں کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ ہندوستانی عورت بے عمل ہے۔ تعیش پسند ہے اور وہ صرف مسند عیش کی زینت ہے۔ ہماری ان بہنوں نے ہر طرح ثابت کر دیا کہ عورت صرف پھولوں سے نہیں کانٹوں سے بھی کھیل سکتی ہے۔ وہ مجسم محبت ہے، وہ قوم کی سیوا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں، مبارک ہیں وہ ہماری بہنیں جنھوں نے اپنی زندگی کے مقصد سمجھ لیا ہے۔ بنگال کے مصائب دور کرنے میں ہماری کیمونسٹ بہنوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ان میں سے اکثر نے اپنی صحت قحط و فاقہ کشی کے خلاف جدوجہد کرنے میں تباہ کر ڈالی ہے لیکن عورت کا فرض زندگیاں بچانا اور قوم کی تنظیم کرنا ہے، اپنے فرائض کے آگے ان کو کسی بات کی پرواہ نہیں۔ (ادیب)

مس جنک زنتشی

اب سے دس سال قبل سیاسی کاموں میں بہت حصہ لیتی تھیں۔ تین مرتبہ جیل جا چکی ہیں۔ اب علمی مصروفیت کی وجہ سے سیاسی میدان چھوڑ دیا ہے لیکن اپنے بہنوں کی اصلاح کے لئے اب بھی کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہیں۔

پولش گورنمنٹ کی تجویز!

لندن ۲۴ جنوری رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ پولش ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لندن والی حکومت پولینڈ نے حکومت امریکہ اور حکومت برطانیہ کو جو میمورنڈم بھیجا ہے اس میں یہ تجویز کیا ہے کہ پولینڈ میں اس وقت تک کے لیے جب تک کہ لڑائی ختم ہونے پر عام انتخابات ہوں ملی جلی اتحادی حکومت قائم کر دی جائے پولینڈ میں اندرونی امن قائم رکھنے کے لیے اس حکومت کے پاس ملی جلی اتحادی فوج ہو یہ حکومت اپنے اختیارات اس حکومت کو منتقل کر دے گی اس میمورنڈم میں لندن والی پولش گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ عام انتخابات جن کے نتیجہ کے طور پر قومی حکومت بنے گی آزادانہ طریقہ پر بغیر کسی دباؤ کے ہونا چاہئیں عام انتخابات تک اس وقت نہ کیے جائیں جب تک تمام پول باہر سے واپس نہ آ جائیں اس میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے روس اور پولینڈ کے درمیان سرحد کے

بچوں کی دنیا

ریشم

تم نے ریشمی کپڑے تو پہنے ہوں گے اور ریشم کی بہت سی چیزیں دیکھی ہوں گی لیکن کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے اور کیسے پیدا ہوتی ہے اور اس کے کپڑے کس طرح بنائے جاتے ہیں تم پہلی ریڈر میں یہ پڑھ چکے ہو کہ سوتی اور اونی کپڑے کس طرح بنتے ہیں اور اون اور روئی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔

اس بات کو سنکر تم کو ضرور تعجب ہوگا کہ ریشم ایک کیڑے کا جالا ہے جہاں ریشم پیدا کرتے ہیں وہاں ریشم کے کیڑوں کے انڈے جمع کر لیتے ہیں یہ انڈے بہت چھوٹے چھوٹے اور سفید ہوتے ہیں ان انڈوں کو شہتوت یا ارنڈ کے پتوں کے ساتھ ایک گرم کمرے میں رکھ دیتے ہیں کچھ دنوں کے بعد یہ انڈے چھوٹے کیڑے بن جاتے ہیں اور نکلتے ہی یہ ملائم پتیاں کھانے لگتے ہیں جیوں جیوں یہ پتیاں کھاتے ہیں تیوں تیوں موٹے ہوتے جاتے ہیں۔

یہ پتیاں روزانہ تبدیل کر دینا ضروری ہیں تاکہ ان کیڑوں کو روزانہ نئی اور ملائم پتیاں ملیں جو ان کے بڑھانے میں مدد دیں کچھ عرصہ کے بعد یہ اپنی خوراک کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور اس وقت ان کا بڑھنا بھی بند ہو جاتا ہے۔

یہ کیڑے جیوں جیوں موٹے ہوتے جاتے ہیں اپنی کھال بدلتے رہتے ہیں اور جب ان کا بڑھنا بند ہو جاتا ہے تو بڑی کھال کو اتار دیتے ہیں اور چھوٹی کھال پہن لیتے ہیں۔

جب ریشم کا کیڑا پورا ہو جاتا ہے تو وہ لمبائی میں قریب تین انچ کے ہوتا ہے اس وقت اس کا رنگ پیلا سا ہوتا ہے۔ اس کے ایک منہ ہوتا ہے جس میں دو چھوٹی چھوٹی نلیاں ہوتی ہیں ان کے ذریعہ سے اس کے منہ میں سے ریشم کا تاگا نکلتا ہے جس کو وہ اپنے اوپر لپیٹا رہتا ہے پھر ایک سنہری گیند سی بن جاتی ہے جس کو کوکوں بولتے ہیں جب یہ اپنے اوپر ریشم لپیٹ چکتا ہے تو ان کو کمروں میں بند کر دیتے ہیں اور کچھ دنوں تک رہنے دیتے ہیں اس وقت اس کی شکل خوبصورت پتنگ کی طرح ہو جاتی ہیں۔

جب یہ کوکوں بن جاتے تو ان کو کسی برتن میں آگ پر چڑھا دیتے ہیں اور ان کیڑوں کو مار ڈالتے ہیں اور اس کی کوکوں نکال لیتے ہیں۔

کوکوں کے نکالنے میں اس امر کا خیال رکھتے ہیں کہ دھاگا نہ ٹوٹے پھر ان کی ریلیں بنا لیتے ہیں اور کپڑا بن لیتے ہیں۔

معاملہ پر جو جھگڑا ہے وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق طے کیا جائے دوسرے حکومت پولینڈ ایسا کوئی فیصلہ منظور نہیں کرے گی جس کے بارے میں اس سے مشورہ نہ لیا گیا ہو۔

سر ہری سنگھ گوڑ ہندوستان میں

ناگپور ۲۳ جنوری سر ہری سنگھ گوڑ انگلستان سے آج یہاں پہونچ گئے۔

پردہ و نقد

مسٹر سہراب مودی کی مایہ ناز پیش [کش] پرکھ

پرکھ تصویر نہیں ہے بلکہ ایک اصلاحی نشتر ہے
ذریعہ ہندوستان کے مایہ ناز ڈائرکٹر مسٹر سہراب
سوسائٹی کے سڑے ہوئے جسم سے ان ناکارہ حص
کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کی وجہ سے ہندوستان
نظام نیم مردہ بن کر رہ گیا ہے۔ پرکھ دیکھنے کے بع
مودی کے اس بلند نظریہ کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ
مودی کی ہر تصویر میں کوئی نہ کوئی بلند مقصد ضرو
ہوتا ہے۔ پکار کے ذریعہ مسٹر سہراب مودی نے جس
کی عظمت کو چار چاند لگاتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد
دیا ہے اس سے کون واقف نہیں۔ سکندر کے ذریع
مودی نے ہندوستانیوں کی دلیری اور شجاعت کو
چار چاند لگائے ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا
پرکھ کے ذریعہ آپ نے ہندوستان کی مظلوم عور
دلیری کے ساتھ دستگیری کی ہے۔ اس کی مثال فلمی
مشکل سے مل سکتی ہے۔

مسٹر سہراب مودی جنھوں نے کہ اپنے فنی کم
سیکڑوں اداکاروں کو انتہائی بلندی پر پہونچا دیا
نے اس تصویر میں بھی۔ مہتاب سے اس خوبی کے
لیا ہے کہ مہتاب کو اس وقت ہندوستان کی سب
ممتاز شمار کیا جا رہا ہے مہتاب جس نے اس تصویر
کی بیٹی کا کردار ادا کیا ہے۔ اس کا کام بہت ہی
ایک ہی وقت میں اس کو ایک رقاصہ اور پاکدا
کا مشکل ترین پارٹ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور اس
میں مہتاب بے حد کامیاب ہے مہتاب کو آپ نے
جیسی بلند پایہ تصویر میں بھی دیکھا ہوگا۔ بھگت ک
پاکیزہ فلم میں بھی اس کی اداکاری بے حد قابل تعر
لیکن "پرکھ" میں آپ مہتاب کو انتہائی کمال پر د
مہتاب کے علاوہ یعقوب نے بھی دلن کا پارٹ بڑ
ساتھ ادا کیا ہے۔ اب رہی موسیقی کے لحاظ سے بھی
پایہ بے حد بلند ہے۔ غرضکہ پرکھ بحیثیت مجموعی
بے نظیر تصویر ہے جسے ہندوستان کی بہترین سوش
قرار دیا جا سکتا ہے۔

برلا برادر موٹر کار بنائیں

لندن ۲۴ جنوری نو فیلڈ آرگنائزیشن نے
ہے کہ میسرز برلا برادر کے ساتھ جنھوں نے ہند
موٹرز کمپنی کھولی ہے معاہدہ ہوا ہے جس کی ر
آرگنائزیشن برلا کمپنی کو ٹیکنیکل امداد د
کا کام جاننے والوں کی ایک پارٹی چند
ہندوستان روانہ ہو جائیگی۔
سب سے پہلی جو ہندوستانی کار بنے گی
ہندوستان میں تیار ہوگا۔

غالب پر انگریزی کتا[ب]

دہلی ۲۳ جنوری غالب اور ان کے کلا[م]
میں ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس
ادیبوں کے مضامین ہوں گے۔

اقوالِ زرّیں

بے رحمی سخت دلی اور دل کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے۔ (سنیکا)

بے رحمی اور خوف ایک دوسرے کے دوست ہیں (بالزیک)

ایک آدمی کی شقاوت دوسرے کے ساتھ ہزاروں کو چلاتی ہے (برنس)

جیسا کہ اور بزدلوں کا خاصہ ہے بے رحمی کا بھی کوئی بہیر دلی محرک نہیں ہوتا وہ صرف موقع کا انتظار کرتی ہے (جارج ایلیٹ)

بے رحمی کا بہت برا اثر یہ ہے کہ اس کے تماشا دیکھنے والے بھی بے رحم ہو جاتے ہیں۔ (ڈکنز)

بچے اللہ تعالےٰ کے پیام رساں ہیں اور محبت امید اور امن کا پیغام پہونچاتے رہتے ہیں (لادل)

بچے کا پھٹا ہوا کرتہ درست ہو سکتا ہے مگر اس کا ٹوٹا ہوا دل کبھی نہیں جڑ سکتا۔ (لانگ فیلو)

کون شخص بچوں کی موہنی صورت دیکھنا نہیں چاہتا انکی پیاری باتیں سننا نہیں چاہتا (ایپکٹیٹس)

موجِ تبسّم

ایک ملّا صاحب واعظ فرما رہے تھے حاضرین سے کہنے لگے :-

بتاؤ دنیاوی خوشی کی کیا قیمت ہے۔

ایک سوداگر جسے نیند آگئی تھی جاگ اٹھا اور چلا کر بولا "چار آنہ فی درجن"

ایک آدمی نے کلاک خریدا جو کچھ عرصہ کے بعد بند ہو گیا، مالک نے جب کلاک کا دروازہ کھولا تو اس میں چوہا مرا ہوا پایا۔ گھبرا کر بیوی کو پکارا اور کہا۔

دیکھو مشین کا انجنیر مر گیا ہے جب ہی تو کلاک چلنے سے رک گیا تھا۔

ملزم۔ میں نے بوٹ چرا کر مدعی کو مصیبت سے نجات دلائی ہے۔

جج یہ کس طرح۔؟

ملزم۔ تا کہ جب یہ رات کو دیر سے گھر جائے تو اس کی بیوی کو پتہ نہ لگ سکے۔

یہ تمہارا بچہ نہیں ہے تم غلط بچہ گاڑی کو گھسیٹے جا رہے ہو۔

بچہ میرا ہو یا کسی اور کا ہو، گاڑی تو اچھی ہے نا۔

دلچسپ معلومات

موٹروں کے برابر ہوائی جہاز

حال ہی میں ایک امریکن کمپنی نے ایک ایسے چھوٹے سے ہوائی جہاز کا ماڈل تیار کیا ہے جو کہ موٹروں سے کچھ ہی بڑا ہوگا اس ہوائی جہاز میں دو شخص آسانی کے ساتھ بیٹھ سکیں گے اور اسے عام سڑکوں پر اڑایا جا سکیگا اور اتارا جا سکیگا۔ عام خیال ہے کہ جنگ کے بعد اس قسم کے ہوائی جہاز موٹروں کی طرح عام ہو جائیں گے۔

پیسا کا جھکا ہوا مینار

اٹلی میں پیسا کے مقام پر ایک مینار واقع ہے جس کی لمبائی ۱۷۹ فٹ ہے اور یہ عمودی لائن سے ۱۳ فٹ جھکا ہوا ہے اور اس کے پاس سے گذرنے والے کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ گرنے والا ہے لیکن صدیوں سے اسی طرح قائم ہے کاریگروں نے اس کو اس طرح بنایا ہے کہ عمودی لائن کشش کے مرکز سے نقطۂ آغاز میں سے ہو کر گذرتی ہے۔

ہندوستان میں ریل

ہندوستان میں سب سے پہلے ریل گاڑی ۱۸۵۳ء میں جاری ہوئی آج ہندوستان میں ۴۵ ہزار میل سے زیادہ ریل گاڑی چل رہی ہے۔

افسانہ

تصویر

از جناب ویریندرہ کمار بی-اے-

تصویریں رنگ کی مدد سے کاغذ پر اتاری جاتی ہیں اور میں اتارنے لگا ہوں، انہیں اپنی آنکھوں میں آنکھوں کی تصویر سے دل متاثر ہوتا ہے۔ ذہن اور جسم بھی اس سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ دل ٹٹولنا جانتا ہے دماغ سمجھنا اور جسم اُسے باہر پھینک دینا چاہتا ہے سب کا الگ الگ کام ہے۔

میں اب اس سے کچھ دنوں پہلے ایک گاؤں میں تھا، اب شہر میں رہتا ہوں، دیہات میں دھول اڑتی ہے، شہر کی چکنی سڑکوں پر پاؤں پھسلتے ہیں گاؤں بیل گاڑیوں کو دیکھنے کا عادی ہے اور شہر تانگے دیکھے، بگی، فٹن کا اور لاریوں کی آوازیں جاگتا ہوتا ہے دیہات کی جوان لڑکیاں پانی بھرنے جاتی ہیں تو گاتی ہیں ایک گاگر کمر پر اور ایک سر پر رکھے کر لچکاتی گذرتی ہیں تو شہر کا رہنے والا عزیز ہتوڑا سا چونک اٹھتا ہے اس کے دل میں اشتیاق، آرزو انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور دیہات کے متعلق اہمیت کا ایک جذبہ ابھرنے کی بے سود کوشش کرتا ہے۔

گاؤں کا رہنے والا جب شہر میں پہونچتا ہے تو اس کے دل کی بھی عجیب کیفیت ہوتی ہے نئے کھلونے کو تعجب سے دیکھنے والے بچے کی طرح اس کا دل بھی مچل پڑتا ہے، شہر کی ساری شلوار اور گاؤن میں لپٹی ہوئی نازک اندام عورتوں کو دیکھ کر، حیرت کی ترنگ جاگتی ہے، وہ عورتوں کے لیے نہیں اُن کے کپڑوں اور پوشاک کے لیے مضطرب ہو جاتا ہے۔

دیہاتی عورت جب شہر میں شوخ و شنگ فیشن پرست عورت کو ایک مرد کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے مصروف سیر دیکھتی ہے تو پہلے دنیا کی شرم کا خیال آتے ہی اُسے اس عورت سے نفرت ہوتی ہے، لیکن پھر اس کا دل بھی یہ چاہنے لگتا ہے کہ وہ بھی ایک بار ایسا ہی کر کے دیکھے، شہر کی رنگین تتلی دیہاتی عورت سے صرف نفرت کرنا جانتی ہے۔

—— اُف! اتنی گندگی ——

—— کیسے رہتی ہے ؟ —— کتنی بدبو آتی ہے پھر ناک سکوڑتی اور حقارت کی ایک نظر ڈال کر اور گاؤں کو شہر سے نیچا دکھا کر وہ اپنے ماتھے پر بل ڈال دیتی ہے:

ہاں تو کچھ دنوں پہلے میں گاؤں میں تھا چیت کا مہینہ تھا، سرسوں اور السی کے نیلے نیلے پھولوں کی اوڑھنی اوڑھے مٹر کے سرخ و سفید پھولوں کی مالا پہنے گاؤں کی دیوی بہار کے جھولے میں جھول رہی تھی، ہر طرف ہریاول چھائی ہوئی تھی آموں میں بور آگئے تھے۔ ساتھ ہی کوئل کی مدمائی کوک دیہاتی لڑکیوں کے دلوں میں اور بھی رس گھول رہی تھی، گاؤں کی مستی میں جھوم رہا تھا۔ گاؤں کے رہنے والے کھیتوں کی مینڈوں اور میدانوں میں رس بھرے گیت گنگناتے پھرتے تھے۔

گاؤں کی لڑکیاں ابھی سے آنے والے ساون کے لیے تیار ہو رہی تھیں، ساون کی بہار کے گیت اور موسم کی رنگین کہانیاں ——

سب کی زبانوں پر اٹھلا رہی تھیں آنے والے دنوں کی رنگ برنگی تصویریں ——

ان کی آنکھوں کے جھولے پر جھول کر انہیں مضطرب بے قرار بنا رہی تھیں کہ کب ساون آئے۔ اور وہ جھولے ڈالیں!

انتظار کی گھڑیاں بہت مشکل سے کٹتی ہیں لیکن گاؤں کی مدماتی لڑکیوں کو پتہ بھی نہ چل سکا کہ کب چپکے سے ساون آ گیا اور کوئل کی کوک میں اور بھی رس گھل گیا،

ایسی ہی سہانی رُت میں ایک روز میں کھیتوں کی پھبن دیکھ کر لوٹ رہا تھا، شام کا وقت تھا دھندلکا کچھ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ وہ ایک تارے بھی افق پر چمکنے لگے تھے جس مینڈ سے میں لوٹ رہا تھا وہ پتلی تھی اتنی پتلی کہ صرف ایک ہی آدمی اس پر چل سکے، اگر کوئی سامنے سے آ جائے تو ایک دوسرے کے بدن سے بدن لے بغیر گذرنا ممکن نہ تھا۔ میں آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے سامنے کی طرف سے کوئی گنگناتا ہوا آ رہا ہے،

بات ٹکٹ ہوئے مین تکلے پر آئے نہ شیام مراری،

آواز دھیمی تھی پھر بھی میں سمجھ گیا کہ کوئی نوخیز لڑکی ہے نوخیز سے میرا مطلب ہے یہی سولہ سترہ سال کی دیہاتی لڑکی زندگی کی اُس دہلیز پر قدم رکھ چکی ہوتی ہے جسے اُمنگ اور آرزو کے دن —— شوق و اضطراب کے دن —— اور کسی کے لیے تڑپنے کی تمنائیں دل میں پرورش کرنے کے دن کہتے ہیں۔

گنگناتی ہوئی لڑکی جیسے جیسے پاس آتی گئی میرے دل کی دھڑکن تیز ہوتی گئی گیت کی آوازیں نیاں تھکے! پر آ کر رک گئی، میری آنکھیں خود بخود اوپر اُٹھیں اور پھر نیچے گر پڑیں۔ اسی درمیان میں وہ لڑکی بھی ٹھٹک گئی تھی اُس کے گالوں پر سرخی پھیل گئی اور وہ لاج سے سمٹ سی گئی۔

میں نے چاہا کہ نیچے کھیت میں اتر جاؤں لیکن مینڈ بہت اونچی تھی اس لیے یکایک نیچے اتر جانا بھی ترین عقل تھا۔ یہ سوچ کر میں بولا۔

میں ایک طرف ہو جاتا ہوں آپ نکل جائیے خوفزدہ ہرنی کی طرح سہمی ہوئی سی سکڑ سمٹ کر اس نے جلدی سے نکل جانا چاہا۔ لیکن جب جگہ کم تھی اس لیے گرتے گرتے بچی، میرے ہاتھ نے سنبھال لیا وہ چیخی، پھر اپنے کو صحیح سلامت دیکھ کر اس کے دل کے حواس بجا ہوئے لیکن ساتھ ہی ایک پرائے مرد کے ہاتھ پکڑ لینے سے جو کپڑوں سے شہر کا رہنے والا معلوم ہوتا تھا وہ چونک کر تلملانے لگی میں کچھ نہ بولا۔ چپ چاپ چلا آیا وہ شاید دوسری طرف چلی گئی ہمنے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔

سارے راستہ سوچتا رہا۔ اگر اس موقعہ پر شہر کی کوئی لڑکی ہوتی تو شکریہ ادا کرتی چائے پر بلاتی اپنے والدین سے میرا تعارف کراتی۔ پھر آہستہ آہستہ تعلقات بڑھتے اور ایک دن وہ سب کچھ ہو جاتا جس کے بغیر زندگی سونی سونی لگتی ہے۔ زندگی جس کے بغیر ادھوری رہتی ہے

جب میں گھر آیا تو ممانی بولیں۔

ٹہل آئے بیٹا اب کھانا کھا لو گرم گرم پھر بینو کو آواز دی، بینی بینو!

دیکھ بھیا ٹہل آیا اب اُسے کھانا تو کھلا دے!

آئی اماں کہہ کر چھت سے اُتر کر بینو آئی میں کھانا کھانے لگا، بینو باتیں کرنے لگی، جب کھانا کھا چکا تو سونے کے لیے اوپر کے کمرے میں چلا گیا۔

بستر پر پڑتے ہی میں پھر شہر اور دیہات کی زندگی کے بارے میں سوچنے لگا۔

دیہات کی ایک تصویر آج بھی دیکھی تھی شہر کی دو تین تصویریں میرے ذہن میں پہلے ہی سے موجود تھیں صبح اٹھا اور ٹہلنے کے لیے نکل گیا فرحت بخش ہوا لگتے ہی ذہن و دماغ رنگین و خوشنما آئندہ تصورات کی تصویریں بنانے لگے، میں پھر کل والی لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا۔ سوچتے سوچتے بہت دور نکل گیا۔

جب واپس آیا تو دروازے پر پہونچتے ہی دیکھا وہی لڑکی ایک خالی برتن لیے باہر نکل رہی ہے، مجھے یکایک

سامنے دیکھ کر شاید لاج سے سمٹی، پھر سر نچا کر کے جلدی سے نکل گئی،

اندر پہونچتے ہی بینو نے مجھے آ گھیرا، نہ جانے کیا کیا بک گئی اور میں سانس بھی نہ لے سکا ممانی کہیں پڑوس میں گئی ہوئی تھیں اور ماما جی زمینداری کے کام سے شاید کچہری چلے گئے تھے۔ صرف بینو گھر ہی تھی اس لیے اتنی آزادی سے بوچھار کر رہی تھی گھری کام ختم کر کے جانے ہی والی تھی اس کے جاتے ہی بینو کو جیسے سوراج مل گیا، آنکھیں نچا کر بولی۔ بھیا ابھی جو لڑکی تمہیں دروازے پر ملی ہوگی کہہ رہی تھی کہ بڑا غضب ہو گیا کسی گنڈے سے اسے پکڑ لیا تھا وہ کھیت پر اپنے بتا کے پاس جا رہی تھی، کہہ رہی تھی کہ وہ کوئی شہری تھا۔ تم کبھی ایسا نہ کرنا بھیا!

اتنا کہہ کر بینو کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر بولی یہ شربتی بھی عجیب لڑکی ہے ابھی کچھ دنوں کی بات ہے، میرے ساتھ ہی اس نے مڈل پاس کیا ہے ہر وقت کچھ نہ کچھ گنگناتی ہی رہتی ہے۔

میں شربتی کے بارے میں جاننا اور بھی بہت کچھ چاہتا تھا لیکن کہیں بینو اور کچھ نہ سمجھے اس لیے میں اوپر چلا گیا، شریر بینو بھی میرے پیچھے ہی اوپر چلی آئی۔ میں اطمینان کی سانس بھی نہ لینے پایا اس نے شوخی کی انتہا کر دی آخر تنگ آ کر مجھے بتانا ہی پڑا کہ کل میں وہ تھا گر رہی تھی اس لیے میں نے اسے بچایا، پھر میں نے اس لڑکی پر اظہار خفگی کیا اس نے مجھے گنڈہ کیوں کہا کیا بھلائی کا بدلہ یہی ہے۔

اسی وقت ممانی کی آواز آئی اور بینو نیچے چلی گئی، میں بستر پر دراز ہو گیا، ہر طرح کی باتیں سوچنے کے لیے بستر میرے لیے واحد جگہ ہے لیٹتے ہی شربتی کی تصویر میری آنکھوں میں پھرنے لگی ——

پھر خیال آیا شہری گنڈہ —— اور سوچنے لگا، یہ دیہاتی لڑکیاں شہر والوں کے متعلق کتنی غلط فہمی میں مبتلا ہیں، شاید انہوں نے ان کے بارے میں کہانیاں سن رکھی ہوں گی کہ یہ بے وفا ہوتے ہیں —— دغا باز، مکار، فریبی ——

ہر اچھی صورت کی طرف مائل ہو جانا ان کا پیشہ اور فطرت سی بن گئی ہے، بھولی، سادہ دل لڑکیوں کے دلوں سے کھیل کر کھلونے کی طرح وہ انھیں توڑ ڈالتے ہیں —— شربتی نے بھی یہی سن رکھا ہوگا۔ جبھی تو اس کی رائے ایسی ہے۔ میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

کاش، شربتی دیکھ سکتی کہ میرا دل ان دھوکے بازوں کا دل نہیں ہے، میرے دل کی دھڑکن میں زندگی ہے۔ جسم میں نباہنے کی طاقت اور ذہن میں کامل اعتماد و اعتبار،

خود بخود چونک کر میں اٹھ بیٹھا، نیچے سے بینو کی آواز دی۔ بھیا کھانا تیار ہے۔

میں نیچے اتر آیا اتفاق سے اس وقت بھی ممانی موجود نہ تھیں، بینو نٹ کھٹ رہتی ہے تو کسی کی پروا نہیں کرتی کئی روٹیاں پکاتے ہوئے جل گئیں لیکن اس کا بولنا نہ بند ہوا۔ جب میں کھانا کھا کر اٹھنے لگا تو اس نے کہا۔ شربتی کو میں نے آج بلایا ہے اور وہ دوپہر کو آئے گی۔

آئے گی تو آئے مجھ سے کیا کہہ رہی ہو میں جھلا کر بولا پھر اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہا سوچنے لگا۔ شربتی بینو کے پاس آئے گی تو آئے، وہ مجھے کیا لیکن میں یہی سوچتے سوچتے سو گیا کچھ دیر کے بعد کسی کی کھلکھلاتی ہنسی سے میری نیند اچٹ گئی دو لڑکیاں اوپر کے کمرے میں ہنس رہی تھیں

نہ جانے کیوں میرے پاؤں اپنے آپ اوپر کی طرف بڑھ چلے میرے کمرے کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی دونوں چھپ گئیں میں نے دیکھا میری چیزیں بکھری پڑی ہیں کاغذات رسائل اور کتابیں غرض کوئی چیز اپنی جگہ پر نہ تھی۔ بینو مجھے دیکھتے ہی پھر ہنس پڑی شربتی مسکرا سمٹ کر بینو کی پیٹھ میں سما جانے کی کوشش کرنے لگی۔

اور کوئی وقت ہوتا تو بینو کو اس کی شرارت کی قرار واقعی سزا دیتا شاید دو چار طمانچے بھی رسید کرتا لیکن سامنے شربتی جو کھڑی تھی وہ بھی تو بینو کی شرارتوں میں شامل رہی ہوگی پھر نہ سوچ سکا تو نیچے اترنے لگا، لیکن آخری سیڑھی کے اوپر آ کر کھڑا ہی رہ گیا نہ جانے کیوں؟

بینو نے سمجھا بھیا نیچے کمرے میں گئے اس لیے شربتی سے کہنے لگی۔

دیکھا تمھاری وجہ سے آج بھیا نے مجھے ڈانٹا بھی نہیں اگر تم نہ ہوتیں تو آسمان ہی سر پر اٹھا لیتے انہیں اپنی کتابیں جان سے پیاری ہیں ان کی جان انہیں میں بستی ہے اس سال بی۔ اے کا امتحان دیں گے آب و ہوا تبدیل کرنے کے لیے ایک مہینے کی چھٹی لے کر یہاں چلے آئے، آجکل کچھ علیل ہیں شہر میں ان کی بہت بڑی کوٹھی ہے پچھلے سال میں بھی گئی تھی پہلے تو موٹریں دیکھ کر گھبرا گئی۔

پھر یکایک رک کر بولی۔

تو اس طرح مجھے گھور کیوں رہی ہے شربتی؟ میری بات پر تجھے یقین نہیں آتا چل نا اب کی بار میرے ساتھ شہر میں سب دکھلاؤں گی میں تو بھیا کے ساتھ جاؤں گی میں بار بھی وہیں پڑھوں گی۔ پتا جی نے کہا اور اجازت دیدی ہے، بھیا کی ایک چھوٹی بہن بھی ہے آنند میرے ہی برابر ہے۔ لیکن دسویں پاس کر چکی ہے۔

شربتی شاید سنتے سنتے تھک گئی تھی۔ اس لیے بولی یہ تو سب ٹھیک ہے لیکن تو نے جو یہ کہا کہ انہوں نے تجھے میری وجہ سے نہیں ڈانٹا تو کیا تیرے بھیا نے اور کبھی بھی کسی کے سامنے ایسا کیا ہے؟

نہیں تو اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایسا موقعہ بھی کبھی نہیں آیا، میرا خیال ہے تو نے گنڈہ کہا تھا اسی لیے اپنا بھرم بنانے اور اپنے کو بہت اچھا ثابت کرنے کے لیے انہوں نے مجھے کچھ نہ کہا ورنہ اب مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں اوپر جا کر چیخا ورنہ —— ورنہ —— کیا تیرا سر کاٹ لیتا؟ اتنا کہنا تھا کہ بینو بناوٹی رونا رونے لگی چوری چوری چھپ کر ہماری باتیں سنتے ہوئے شرم بھی نہیں آئی بڑے کہیں کے آئے بھیا!

وہ کڑی گالی دینے ہی کو تھی کہ میں نے بڑھ کر اس کا کان پکڑ لیا اور بولا۔

مانگ معافی!

کاہے کی معافی یہ کہہ کر وہ بھنبھنانے لگی اور میں بھی آواز میں آواز ملا کر اسے چڑھانے لگا۔

معافی مانگنے کے بعد جب بینو ہنس دی تو میں نے ایک نظر کمرے میں ڈالی لیکن شربتی کا وہاں پتہ نہ تھا، بھائی بہن کے کھیل میں الجھ جانے پر وہ جان بچا کر اپنے گھر بھاگ گئی۔

اس دن کے بعد بینو مجھے روزانہ شربتی کے بارے میں کچھ نہ کچھ بتاتی اور دھیرے دھیرے میں بھی شربتی کی باتوں میں مٹھاس سی محسوس کرنے لگا، بینو نے مجھے بتایا کہ وہ گاؤں کے ایک خوشحال کاشتکار کی اکلوتی بیٹی ہے ابھی تک

اس کی زندگی سکھ چین کے جھولے میں جھولتے ہوئے گذری ہے۔ شادی کے بارے میں اس کا خیال ہے کہ شہر کے آدمی سے کبھی نہ کرنی چاہیئے شہر والے پریت نہیں نباہتے، بے درد ہوتے ہیں انھیں کسی کی پروا نہیں ہوتی۔

شہر والوں کے بارے میں شربتی کے ان خیالات کا علم ہوتے ہوئے بھی میرا دل بے اختیار اس کی طرف کھنچنے لگا اور میں تنہائی کے لمحات میں تصور کے موقلم سے اس کی خیالی تصویریں بنانے لگا۔

جب گاؤں سے رخصت ہونے کو تین دن باقی رہ گئے تو میرے دل میں شربتی سے جدا ہونے کا دکھ امنڈ آیا، میں سوچنے لگا کون جانے پھر شربتی سے ملاقات ہو نہ ہو دو ایک سال آؤں گا تو شاید اس کی شادی ہو جائے گی، پھر تو وہ کسی اور کی ہو کر رہ جائے گی پھر کیسے یاد آئے گی کہ شہر کا کوئی گنڈہ ایک دن اسے پگڈنڈی پر گرنے سے بچا کر پھر واپس چلا گیا تھا —— اس کی بہن نے پریشان کیا تھا۔ وہ شہر کا لڑکا ایک دن شام کو میں پھر اسی پگڈنڈی پر ہو کر آ رہا تھا، ایک دلکش آواز کانوں میں آئی، کوئی آہستہ آہستہ گا رہا تھا

امبر پردیسی بھول نہ جانا۔

جیسے جیسے آواز قریب آتی گئی دھیمی ہوتی گئی چند لمحات کے بعد میں نے دیکھا شربتی دلربا انداز سے

چلی آ رہی ہے، میں اسے دیکھ کر جھجکا اور پیچھے ہٹا لیکن وہ کھڑی رہی کچھ دیر کے بعد رکتی ہوئی بولی

آپ پرسوں جا رہے ہیں؟

میں صرف ہاں کہہ کر چپ ہو گیا۔

پھر وہ مسکرا کر بولی۔

آج بھی آپ مجھے اس پار کر دیجئے، لیکن "

میں رک کر اس کے منہ کی طرف دیکھنے لگا۔

اس کی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی لاج کچھ کم ہو گئی وہ میرے اور پاس آ گئی اس نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کانپتی ہوئی آواز سے کہا —— شربتی کو بھول تو نہ جایئے گا؟

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

تم بھی بھولنے کی چیز ہو شربتی؟

اس دن اس کا نام میں نے پہلی بار اس طرح لیا تھا۔ مجھے زمین اڑتی سی معلوم ہوئی میں اور شربتی دونوں چند لمحات کے لیے گرد و پیش کے ماحول سے بےخبر ہو گئے

جب میرا سپنا ٹوٹا تو میں نے دیکھا، شربتی اب بھی اسی طرح کھڑی ہے اس کی آنکھوں میں اس طرح آنسو کانپ رہے تھے جیسے کنول کی پنکھڑیوں میں شبنم کے قطرے متحرک ہوں۔

میں نے کہا —— شربتی بینو کے بھیا کی یاد میں بھی کبھی آئے گی پھر بھی؟

وہ کچھ بول نہ سکی، اس لیے جلدی سے منہ پھیر کر

سسکتی ہوئی اسی طرف چلی گئی جدھر اسے جانا تھا۔ شام کا دھندلکا اور بھی گہرا ہو گیا تھا میں سر جھکائے گھر کی طرف لوٹ آیا۔

دوسرے دن میں اور بینو شہر چلے آئے، راستے میں شربتی کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔

ایک ہفتہ کے بعد بینو نے مجھے بتایا کہ اسکے پاس شربتی کا خط آیا ہے، بہت چڑھانے کے بعد اس نے بتایا کہ اس نے میرے بارے میں بھی پوچھا ہے، ساتھ ہی یہ بھی پوچھا ہے کہ اب میری صحت کیسی ہے۔

اس کے بعد سے سپنے شربتی کی تصویر کثرت سے بنانے لگے، کچھ دنوں بعد اطلاع ملی کہ شربتی کی شادی ہو رہی ہے اس نے اپنی سہیلی کو نوید بھیجا ہے پھر معلوم ہوا کہ اس کی شادی ہو گئی۔

شربتی کی شادی ہوئے کئی سال ہوئے اس کے بعد اس سے پھر کبھی ملاقات نہ ہو سکی۔

لیکن تصور کے موقلم سے اس کی تصویر اب بھی بناتا رہتا ہوں،

شربتی میرے سپنوں کی رانی ہے اور اس کی خیالی تصویر ہی میری زندگی کا سہارا ہے۔

(بیسویں صدی)

انعامات کا اعلان حکومت ہند کے

انعامی بونڈوں پر

قرعہ اندازی کے نتائج

حکومت ہند کے ۱۹۴۹ء والے پنجسالہ بلا منافع انعامی بانڈوں کی دوسری ششماہی قرعہ اندازی کے نتائج جو ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء کو ریگل تھیٹر بمبئی میں کی گئی تھی عام اطلاع کیلئے ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں

۱۰۰ روپے والے بونڈ

انعام پانے والے بونڈوں کے نمبر

انعامات مبلغ	سلسلہ (اے)	سلسلہ (بی)	سلسلہ (سی)
۵۰۰۰۰ روپے	۰۲۵۹۲۳	۰۸۴۵۷۴	۰۸۰۵۳۹
۲۰۰۰۰ "	۰۳۳۷۸۹	۰۱۹۸۲۳	۰۱۲۴۹۵
۲۰۰۰۰ "	۰۵۹۹۰۸	۰۸۸۸۷۱	۰۴۹۴۹۷
۵۰۰۰ "	۰۳۷۲۹۹	۰۶۱۷۴۵	۰۱۷۱۹۸
۵۰۰۰ "	۰۰۷۵۸۹	۰۳۲۴۴۱	۰۵۰۳۶۵

دس روپے والے بونڈ

انعام پانے والے بونڈوں کے نمبر

انعامات مبلغ	سلسلہ (اے اے)	سلسلہ (اے بی)	سلسلہ (اے سی)	سلسلہ (اے ڈی)	سلسلہ (اے ای)	سلسلہ (اے ایف)	سلسلہ (اے جی)	سلسلہ (اے ایچ)	سلسلہ (اے جے)	سلسلہ (اے کے)
۲۵۰۰ روپے	۰۱۵۶۷۰	۰۷۳۸۰۶	۰۲۷۶۲۷	۰۴۱۸۲۰	۰۱۶۳۹۹	۰۵۴۵۱۲	۰۷۰۹۸۸	۰۶۶۱۲۱	۰۱۷۹۳۵	۰۱۰۰۳۴
۱۲۵۰ "	۰۱۱۱۶۳	۰۷۹۷۳۸	۰۵۹۹۱۵	۰۱۲۰۴۴	۰۵۷۲۳۰	۰۲۴۵۵۴	۰۸۲۷۳۰	۰۸۱۹۳۲	۰۵۹۴۰۷	۰۱۰۲۸۶
۱۲۵۰ "	۰۱۴۳۲۴	۰۷۷۷۲۷	۰۱۴۶۹۲	۰۰۲۵۳۰	۰۱۴۲۸۰	۰۱۶۵۱۶	۰۲۸۴۸۰	۰۶۷۱۴۶	۰۰۲۵۶۴	۰۶۲۷۰۶
۵۰۰ "	۰۲۶۸۱۹	۰۷۱۳۷۹	۰۹۸۴۶۳	۰۴۰۵۴۹	۰۶۲۵۱۲	۰۵۰۰۴۵	۰۴۲۸۱۴	۰۱۱۵۵۱	۰۵۲۰۴۹	۰۳۲۴۷۹
۵۰۰ "	۰۷۶۰۷۲	۰۲۸۸۱۳	۰۳۸۹۹۰	۰۲۶۶۲۵	۰۱۰۲۶۳	۰۸۸۳۸۶	۰۰۶۵۱۶	۰۸۰۵۵۹	۰۱۹۹۸۰	۰۴۶۱۶۸
۵۰۰ "	۰۲۲۴۴۱	۰۲۰۵۲۴	۰۵۱۱۴۶	۰۲۸۵۸۸	۰۱۳۴۲۸	۰۲۵۸۶۴	۰۴۱۸۶۲	۰۲۷۴۴۶	۰۱۹۴۴۳	۰۶۲۵۳۶
۵۰۰ "	۰۵۴۷۱۶	۰۱۹۲۶۷	۰۶۴۳۹۶	۰۷۳۶۱۹	۰۹۳۱۳۵	۰۷۵۰۲۲	۰۶۳۸۲۵	۰۴۸۹۵۸	۰۳۳۲۵۱	۰۴۷۲۲۲
۵۰۰ "	۰۸۸۱۵۹	۰۶۲۸۹۳	۰۵۴۷۱۳	۰۲۵۳۳۳	۰۴۶۰۴۱	۰۰۶۷۱۲	۰۶۲۹۷۰	۰۰۷۴۱۴	۰۹۴۳۴۳	۰۸۶۰۳۴
۲۵۰ "	۰۹۴۰۴۶	۰۶۳۵۴۰	۰۴۶۵۳۷	۰۷۷۰۰۳	۰۴۲۴۴۸	۰۵۶۵۶۸	۰۶۶۳۳۲	۰۵۶۷۶۵	۰۱۱۷۶۱	۰۴۳۵۴۳
۲۵۰ "	۰۵۷۷۵۱	۰۵۴۳۹۲	۰۸۳۳۳۹	۰۲۵۲۶۳	۰۳۶۴۱۹	۰۸۹۶۵۶	۰۵۷۶۴۲	۰۳۸۲۴۲	۰۹۱۶۰۵	۰۲۶۸۳۴
۲۵۰ "	۰۶۵۴۱۷	۰۵۷۲۲۶	۰۷۰۴۶۵	۰۴۶۹۵۳	۰۱۵۶۳۸	۰۰۲۱۴۸	۰۸۰۲۸۶	۰۸۸۶۱۴	۰۱۰۴۱۱	۰۴۳۹۹۲
۲۵۰ "	۰۵۰۳۶۰	۰۵۹۲۵۸	۰۴۰۲۹۴	۰۷۳۲۳۰	۰۶۶۱۰۲	۰۴۱۰۹۹	۰۹۷۴۳۰	۰۳۰۴۹۹	۰۳۴۹۶۵	۰۳۹۳۱۲
۲۵۰ "	۰۰۶۸۴۹	۰۹۵۹۳۱	۰۵۶۱۴۶	۰۶۹۰۳۵	۰۸۴۵۶۴	۰۰۶۸۲۴	۰۷۱۰۲۰	۰۶۶۰۶۴	۰۶۰۰۲۵	۰۱۴۷۱۶
۲۵۰ "	۰۴۹۳۶۶	۰۴۱۰۶۸	۰۴۰۲۹۵	۰۳۴۹۳۳	۰۱۴۳۱۸	۰۳۳۲۲۸	۰۵۰۹۶۲	۰۳۶۱۰۱	۰۷۶۶۹۸	۰۷۹۹۶۴
۲۵۰ "	۰۱۶۳۶۰	۰۸۱۸۳۷	۰۷۳۵۸۳	۰۵۸۲۰۸	۰۰۶۳۵۶	۰۴۷۵۱۵	۰۷۴۵۳۷	۰۷۸۴۹۷	۰۰۹۸۳۸	۰۰۸۶۵۳
۲۵۰ "	۰۲۰۴۹۶	۰۴۱۴۱۷	۰۰۹۹۷۱	۰۸۱۶۶۹	۰۳۱۱۱۶	۰۴۴۰۹۱	۰۵۹۱۷۵	۰۴۶۰۸۶	۰۳۷۹۱۳	۰۸۲۸۸۸
۲۵۰ "	۰۳۹۵۶۱	۰۲۸۵۰۸	۰۲۶۵۵۵	۰۹۳۵۰۰	۰۲۲۴۱۰	۰۱۹۵۹۹	۰۵۸۴۶۷	۰۳۴۹۰۱	۰۳۹۸۷۱	۰۴۷۷۹۰
۲۵۰ "	۰۴۴۳۷۶	۰۸۴۹۶۸	۰۴۱۵۶۲	۰۱۵۳۲۲	۰۶۶۲۱۰	۰۶۸۲۴۸	۰۳۴۱۲۳	۰۵۳۰۱۸	۰۳۷۴۷۶	۰۵۸۷۳۰

انعامی بونڈ اب پھر تمام چھوٹے اور بڑے خزانوں، ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے دفتروں اور امپیریل بینک آف انڈیا سے فروخت ہو رہے ہیں۔

تمام بونڈ جو خریدے جائیں، ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک سال میں دو بار ہر قرعہ اندازی میں شریک کئے جاتے رہیں گے۔ اور ہر دفعہ انعام پا سکیں گے۔

آئندہ قرعہ اندازی ۱۵ جولائی ۱۹۴۵ء کو ہوگی، جگہ اور وقت کا اعلان کر دیا جائے گا

انعامی بونڈوں میں روپیہ لگا کر نہایت معقول نقد انعام پانے کا موقعہ حاصل کیجئے۔

حکومت ہند کے محکمۂ فائنینس نے شائع کیا

آنے والا خطرہ

سوت و کپڑے کے مسلم کاروباریوں نے اپیل

حکومت ہند کی ہدایت و نگرانی میں سوت و کپڑے کی درآمد و فروخت کے لیے صوبہ کی گورنمنٹ نے ایک نئی اسکیم تیار کی ہے جس پر آغاز ۱۹۴۵ء سے عملدرآمد شروع ہوگیا ہے اس نئی اسکیم کی تحت گورنمنٹ کے مقرر کردہ ایجنٹوں ہی کے ذریعہ تھوک و خوردہ فروشوں کو مال مل سکیگا۔ اس اسکیم سے وہی جماعت و قوم فائدہ اٹھاسکے گی جو منظم جماعت ہی کی آواز پر حکومت دھیان دیتی ہے۔ انفرادی حیثیت سے مسلمان چاہے سوت و کپڑے کا کاروبار لاکھوں روپیہ کے سرمایہ سے کیوں نہ کرتے ہوں مگر اس جدید اسکیم میں ان کا کوئی مقام نہ ہوگا اور غریب مسلم تھوک و خوردہ فروش کو تو کوئی شمار میں بھی نہ لائیگا۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ برسہابرس سے سوت و کپڑے کے کاروبار اس صوبہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کررہی ہے۔

اس نئی اسکیم کا خلاصہ یہ ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے سوت و کپڑا تیار ہونے والے مقامات مثلاً بمبئی احمد آباد، دہلی وغیرہ اپنے ایجنٹ مقرر کیے ہیں یہ کپڑا حاصل کرکے صوبہ کے مختلف شہروں میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ درآمد کاروباریوں (امپورٹرز) کو دیں گے۔ گورنمنٹ نے تقریباً ستر ایسے درآمد کاروباری (امپورٹرز) مقرر کردیے ہیں۔ بعد اس کے ہر شہر، ضلع و بازار کے لیے تھوک فروش و خوردہ بیچنے والے بھی گورنمنٹ ہی کی جانب سے مقرر ہوں گے ان امپورٹرز درآمد کاروباریوں سے گورنمنٹ کے مقرر کردہ تھوک فروش کپڑا خریدیں گے اور ہر تھوک فروش کے ذمہ گورنمنٹ کے نامزد کردہ خوردہ فروش ہوں گے اگر سوت و کپڑے کا کام کرنیوالے مسلمان جلد سے جلد منظم نہ ہوئے تو خطرہ محسوس کیا جارہا ہے کہ مسلم کاروباریوں کو سوت و کپڑا ملنا مشکل ہوجائیگا اور سارا کاروبار بند ہوجائیگا۔

لہذا مسلمان کاروباریوں کے حقوق منوانے اور مطالبات کو حکومت ہند و گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے روبرو پرزور الفاظ میں پیش کرنے کے لیے لازم ہوا کہ صوبہ یو۔ پی کے مسلم کاروباریوں کی انجمن بنائی جائے ۱۵ جنوری کو بمقام لکھنؤ ایک نمایندہ جلسہ ہوا اور یو۔ پی مسلم سوت و کپڑا کمیٹی قائم کیگئی اور گورنمنٹ سے خط و کتابت شروع کردیگئی نیز گذشتہ جلسہ میں یہ طے پایا کہ ۳۰ جنوری کو گیارہ بجے دن کے وقت عنا بشیر ناتھ روڈ لکھنؤ پر پورے صوبہ کے سوت و کپڑے کاروبار کرنے والے مسلمانوں کا ایک جلسہ ہو اور مسلمانوں کے مطالبات گورنمنٹ کو دیے جائیں۔

ہر ضلع، شہر اور بڑے بازاروں میں سوت و کپڑے کا کام کرنیوالے مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ اگر اپنی کاروباری زندگی کو قائم رکھنا ہے تو اپنے اپنے مقام پر مسلم سوت و کپڑا کمیٹیاں بنائے اور ۳۰ جنوری کو اپنے شہر و ضلع کی پوری معلومات کے ساتھ لکھنؤ آئے اور بہ حیثیت قوم اپنی زندگی کا ثبوت دیجئے ورنہ زمانہ کی رفتار آپ کو مٹانے کی در پے ہے۔

والسلام

(مولوی) سید محمد رضوان اللہ ایم۔ ایل۔ اے۔
صدر یو۔ پی۔ مسلم سوت و کپڑا کمیٹی
(مولوی) عبدالحی عباسی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
جنرل سکریٹری۔
شیخ محمد مستنصر اللہ میونسپل کمشنر خازن
عنا بشیر ناتھ روڈ لکھنؤ۔

فوجی ضروریات کیلئے شہریوں کے جو نقصانات ہوئے ہیں انکا معاوضہ دیا جائیگا

شملہ ۲۰ جنوری گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ جنگ نے ایک "کلیمس کمیشن"، قائم کیا ہے جو یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے کام کررہا ہے۔ اس کمیشن کا صدر دفتر شملہ میں ہے اور اس کے افسران شمالی مغربی فوج مرکزی کمان، سندھ، لاہور، اور دہلی کے اضلاع نیز ذرائع نقل و حمل کے متعدد راستوں کے مرکزوں میں ہیں۔
یہ کمیشن ان مطالبات کا تصفیہ کرے گا جو ہندوستان میں حکومت ہند اور اتحادی فوجوں سے یا اس کے برعکس کیے جائیں گے ایسے مطالبات ٹرانک کے حادثوں یا فوجی تربیت وغیرہ کے سلسلے میں جانی و مالی نقصان پہونچنے کی صورت میں شہری آبادی کی طرف سے کیے جاسکتے ہیں۔
یہ کمیشن سپہ سالار اعظم ہند کو اس مسئلے پر بھی مشورہ دیگا کہ کس طرح ان نقصانات میں کمی کے موثر قواعد بنائے جائیں۔
کمیشن ان مطالبات پر بھی غور کرے گا جو فوج کی طرف سے شہریوں کے خلاف ایسی ہی صورتوں میں کیے جائیں گے۔

بمبئی میں اردو کانفرنس!

بمبئی میں پہلی اردو کانفرنس ۲۳ و ۲۴ فروری کو ہوگی مقامی انجمن ترقی اردو اس کے لیے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کررہی ہے

سکنڈ سول اپیل نمبری ۱۳۵ سنہ ۱۹۴۲ء

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کے لیے مقرر کی گئی ہے۔
(آرڈر ۴۱۔ قاعدہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی و قاعدہ ۴ باب ۱۳ قواعد چیف کورٹ)
بعدالت العالیہ۔ چیف کورٹ ملک اودھ بمقام لکھنؤ
شیخ محمد اعتقاد رسول خاں — اپیلانٹ
بنام رحمت علی وغیرہ — رسپانڈنٹ
اپیل بنارا ضی حکم عدالت اڈیشنل سول جج بارہ بنکی مورخہ ۱۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء
۱۔ محمد حنیف
۲۔ محمد سلیم
ولد منصب علی قوم پٹھان ملازمین کاٹن مل کانپور ساکن محلہ ہیرامن کا پوروہ دوکان ٹال لکڑی امجد علی بشہر کانپور — رسپانڈنٹ
مطلع ہو کہ اپیل بنارا ضی ڈگری عدالت مذکور الصدر اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کی اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوئی اور اس عدالت نے تاریخ ۷ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب سوال کرنیکا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اسکی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائیگی۔
آج بتاریخ ۲۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
بحکم گردھر کرشن منصرم عدالت چیف کورٹ لکھنؤ — مہر عدالت

نظام کے ایجنٹ کو سیاست سے سروکار

ناگپور ۱۷ جنوری آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری نواب زادہ لیاقت علیخاں ناگپور سے گذرے تو انکی توجہ نظام حیدرآباد کے ایجنٹ نواب یار جنگ کی تقریر کیطرف دلائی گئی جسمیں انہوں نے دو قوم کی تھیوری کو اور پاکستان کو مہمل قرار دیا تھا نوابزادہ نے اتنا ہی کہا کہ نظام حیدرآباد کے ایجنٹ کو سیاسیات سے سروکار نہ ہونا چاہیے۔

به اجلاس جناب سید عابد رضا صاحب جج خفیفہ بہادر لکھنؤ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

بعدالت جج خفیفہ لکھنؤ
نمبر مقدمہ ۲۸۳۴ سنہ ۱۹۴۴ء

سید حسن عباس رضوی ولد حکیم سید علی عباس پروپرائٹر پبلک اسٹور و دکان کرانہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ — مدعی
بنام سید حسن ہادی عرف افسر صاحب ساکن بنجاری ٹولہ وارڈ یحییٰ گنج لکھنؤ — مدعا علیہ

بنام سید حسن ہادی عرف افسر صاحب ولد نامعلوم قوم سید ساکن بنجاری ٹولہ وارڈ یحییٰ گنج شہر لکھنؤ وارد حال ملازم اسٹور انچارج باور ہاؤس کالپی روڈ شہر کانپور باغات صاحب افسر بہادر اسٹور انچارج باور ہاؤس کانپور ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ بابت قیمت اجناس کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔
آج بتاریخ ۴ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
(دستخط) منصرم عدالت جج خفیفہ لکھنؤ — مہر عدالت

صدر روزویلٹ کا بیان

واشنگٹن ۱۷ جنوری ایک پریس کانفرنس میں پریذیڈنٹ روزویلٹ نے بتلایا کہ مسٹر چرچل اور مارشل اسٹالن کے ساتھ میری جو کانفرنس ہونے والی ہے اس میں اتحادی قوموں کی ایک انٹریم کونسل قائم کرنے پر غور کیا جائیگا پریذیڈنٹ روزویلٹ سے دریافت کیا گیا تھا کہ غیر ملکی تعلقات کی کمیٹی کے چیرمین سینٹر کونول نے انٹریم کونسل قائم کرنے کے بارے میں جو تجویز پیش کی ہے اس کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے۔
آپ نے یہ بھی کہا کہ میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میں مسٹر چرچل اور مارشل سٹالن سے جلد ہی ملاقات کرنے والا ہوں۔
اخبار نویسوں نے اس کانفرنس کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوالات کیے مگر صدر روزویلٹ نے آیندہ کے بارے میں کچھ کہنے سے انکار کردیا۔

الہ آباد ماگھ میلہ کے سلسلہ میں اماوس کے دن سنگم میں ۵ لاکھ لوگوں نے اشنان کیا ٹرافک کا انتظام اچھا تھا

طالبعلموں کو گاندھی جی کا مشورہ

واردھا ۱۸ جنوری آل انڈیا سٹوڈنٹس کانگریس کے ممبر مسٹر پرہلاد دت مہتہ نے جہاتما گاندھی سے ملاقات کرکے کئی سوال پوچھے۔
سوال۔ فی الحال طالب علموں اور کانگریسی مینوں کو کیا کرنا چاہیے۔؟
جواب۔ انھیں حصول آزادی کے راستے تلاش کرنے چاہئیں اور تعمیری کام میں لگ جانا چاہیے
سوال۔ کانگریس کو مضبوط بنانے کے لیے طالب علموں کو کیا کرنا چاہیے۔
جواب۔ انھیں انڈین نیشنل کانگریس کے اغراض و مقاصد سے وابستہ ہونا چاہیے اور اس کا جزو بن کر غیر ملکی حکومت کے خلاف جدوجہد کرنی چاہیے۔
سوال۔ کیا طالب علموں کی جماعتوں کا وجود الگ ہونا چاہیے یا انھیں مختلف سیاسی پارٹیوں سے اپنے آپ کو وابستہ کرنا چاہیے۔
جواب۔ طالب علم اس معاملہ میں جو مناسب اور مفید سمجھیں وہ کریں اگر تجربہ خلاف ثابت ہو تو انھیں پارٹیوں سے وابستگی ترک کردینی چاہیے لیکن طالب علموں کو ایک دوسرے کے اصولوں کے خلاف فضول کی اہتمام طرازی میں نہ لگنا چاہیے لیکن بہرحال انہیں خاموش خدمت کرکے آزادی کی آخری لڑائی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیے۔

قاہرہ مڈل ایسٹ کے ریذیڈنٹ منسٹر لارڈ موئن کے قتل کے الزام میں فلسطین کے جن دو نوجوانوں کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا انکو سزائے موت دیگئی ہے۔

ہندوستان کی اقتصادی حالت

واشنگٹن ۲۴ جنوری ڈاکٹر پی ایس لوکناتھن ایڈیٹر "ایسٹرن ایکانمسٹ" نے واشنگٹن میں اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے افسروں سے ہندوستان کی اقتصادی تعمیر خاص کر بمبئی پلان کے بارے میں تبادلۂ خیالات کیا۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الفرقان دہلی

آج بتاریخ ۲ صفر المظفر ۱۳۶۴ھ کو مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الفرقان صدر بازار دہلی میں سردار المحدثین جناب الحاج مولانا حضرت سید اصغر حسین صاحب عرف میاں صاحب دیوبندی جانشین حضرت شیخ الہند صاحبؒ اور بیگم صاحبہ جناب شیخ محمد خلیل صاحب سوت والے میونسپل کمشنر دہلی کی اہلیہ صاحبہ کے لیے دعائے مغفرت و ختم قرآن کرکے ایصال ثواب پہونچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق میسر کرے۔ قارئین کرام بھی دعائے مغفرت فرمائیں۔

باعث مژدہ ملت بیضا ہے کہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الفرقان صدر بازار دہلی میں سال رواں میں ۱۴ بچوں نے الحمدللہ قرآن مجید کی جماعت میں مروجہ تعلیم کے علاوہ قرآن پاک کو احسن طریق سے ختم کیا۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان اطفال کو توفیق خیر بخشے۔ اور والدین اساتذہ و معاونین مدرسہ ہذا کو ذریعہ نجات و سرمایہ اُخروی بنادے آمین۔

بندہ عاصی محمد احمد علی عفراللہ رسول مہتمم مدرسہ موصوف صدر بازار دہلی۔

جرمنی میں خط و کتابت پر پابندی

برلن ۲۴ جنوری جرمن اوورسیز نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ حکومت جرمنی نے دو مقاموں کے درمیان لفافے کے ذریعہ خط و کتابت بند کردی ہے اگر کوئی دو اشخاص اپنے شہر سے باہر خط و کتابت کرنا چاہیں توان کو پوسٹ کارڈ کے ذریعہ کرنا ہوگی۔

آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس

مدراس ۲۴ جنوری بیس سے زیادہ تجویزیں پاس کرنے کے بعد رات کے وقت آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کا اجلاس ختم ہوگیا۔

پہلے ایک ریزولیوشن میں سیاسی لیڈروں کی فوری رہائی اور دوسرے ریزولیوشن میں انڈین نیشنل کانگریس پر سے پابندی اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

دوسرے ریزولیوشن میں مزدوروں کے مطالبوں اور شکایتوں کے بارے میں پاس ہوئے جن میں مہنگائی کا الاؤنس بڑھانے مصالحتی کارروائیوں کی مشینری تیز کرنے شہریوں کو پوری آزادی دینے کے بارے میں تھے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سوشلسٹ نظام حکومت، شدہ اس ظاہر کیا گیا جس میں تمام بڑی صنعتوں پر قومی قبضہ ہو۔ دقیانوسی قسم کا نظام آراضی ختم کیا جائے اور منافعوں پر کنٹرول ہو۔

اندھرا پراونشل اسٹوڈنٹس کانگریس

مولی پٹم ۲۱ جنوری اندھرا پراونشل اسٹوڈنٹس کانگریس نے سیاسی اور سماجی مسئلوں پر بہت سے ریزولیوشن پاس کیے جن میں سے ایک میں حکومت کی استبدادی پالیسی کی مذمت کی گئی دوسرے ریزولیوشن میں مہاتما گاندھی اور انڈین نیشنل کانگریس پر اعتماد ظاہر کیا گیا ایک اور ریزولیوشن میں تعمیری کام چلانے کا تہیہ کیا گیا۔ ریزولیوشن میں درج تھا کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کا مستقبل مہاتما گاندھی اور انڈین نیشنل کانگریس کے ہاتھ میں ہے جو کسان مزدور پر جارحانہ کے لیے ہے۔

طالب علموں نے یونان پولینڈ ایران اور بلغاریہ میں اتحادیوں کی پالیسی کی مذمت کی اور جنوبی افریقہ کی حکومت ہندوستانی باشندوں سے جیسا سلوک کر رہی ہے اس پر احتجاج کیا گیا۔

دوسری تجویزوں میں اسٹوڈنٹس والنٹیئر کور بنانے سماج سیوا کرنے اور تاریخ کو ہر مہینہ لیڈروں کا دن منانے گرفتار شدہ لیڈروں کی رہائی حاصل کرنے کا ذکر تھا۔ ایک تجویز میں ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کے اس حکم کی مذمت کی گئی کہ ان کی اجازت حاصل کیے بغیر کوئی سزا یافتہ طالب علم پھر سے اسکول میں داخل نہیں ہو سکتا۔ آخری ریزولیوشن میں وائسرائے ہند سے درخواست کی گئی کہ اشٹی اور چمور کے ملزموں پر رحم کیا جائے۔

چین کو خشکی کے راستہ سامان کی سپلائی شروع ہو گئی!!

کینڈی ۲۴ جنوری لیڈو روڈ کے کھلنے کے فوراً بعد چین کو سامان جانا شروع ہو گیا ہے چنانچہ خبر ملی ہے کہ برما کی سرحد پار کرکے موٹر لاریوں کا ایک قافلہ چین پہونچ گیا ہے۔

اتحادی فوج کے سپریم کمانڈر لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے پریذیڈنٹ روزویلٹ مسٹر چرچل اور مارشل چیانگ کائی شیک کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ کیوبک کانفرنس میں میرے سپرد جو کام کیا گیا تھا اس کا پہلا حصہ پورا ہو گیا ہے اور چین کو خشکی کے راستہ سامان سپلائی شروع ہو گئی اور اتری برما کا تمام علاقہ دشمن سے واپس لے لیا گیا۔

جاپان کے وزیراعظم جنرل کیوسو کی تقریر

لندن ۱۸ جنوری جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے وزیراعظم جنرل کیوسو نے جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہمارے ملک کو پوربی ایشیا کی جنگ میں شدید ترین نازک صورت کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے ایسی صورت حالات لڑائی چھڑنے کے بعد سے کبھی پیش نہیں آئی تھی۔

لزان میں امریکی فوجوں کے اترنے سے ایک خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ دشمن نے ہماری راجدھانی اور دوسرے بڑے شہروں پر بمباری شروع کر دی پیفک کی لڑائی کے میدان میں جو فوجی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس سے حالت بہت زیادہ امید افزا نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن دشمن کے رسد اور کمک کے راستے تمام مورچوں پر بہت دور دور تک پھیل گئے ہیں اس سے ان پر آسانی سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔ یہی ایک صورت ہے جو ہمارے لیے فتح حاصل کرنے کا سنہری موقعہ پیش کرتی ہے۔

ہمیں اپنی سامراجی پالیسی پر مستعدی سے ڈٹا رہنا چاہیئے اور ہر قسم کی مشکل پر قابو حاصل کر کے اپنی لڑنے کی قوت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہیے اور اپنے ملک کا بچاؤ کرنا چاہیے اور اس طریقہ پر اس جنگ میں اپنا مقصد کر لینا چاہیے اب ہم کروڑوں جاپانیوں کے لیے وقت آ گیا ہے کہ یقینی فتح حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ سامان جنگ تیار کریں۔

ہوائی حملوں کے خلاف احتیاطی تدبیروں کے بارے میں آپ نے کہا کہ حکومت کارخانوں کو زمین کے نیچے منتقل کرنے پر غور کر رہی ہے اس طریقہ پر پیداوار کے راستہ میں رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ مگر بڑے بڑے شہروں سے عوام کو باہر بھیجنے کا کام بھی شروع کیا جائیگا۔

آپ نے مزید کہا کہ ہماری فوج اس بارے میں زبردست مطالبہ کر رہی ہے کہ بہترین قسم کے ہوائی جہاز زیادہ تعداد میں تیار کیے جائیں۔ حکومت بہترین قسم کے جہاز تیار کر رہی ہے۔

جنرل کیوسو نے مزید کہا کہ حکومت اور عوام دونوں کو موجودہ نازک صورت حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ موجودہ لڑائی زندگی اور موت کی لڑائی ہے۔ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کی اتحادیوں کی شرطوں کا ذکر کرتے ہوئے جنرل کیوسو نے کہا کہ اس قسم کے دل کے خواب محض ہنسی کا سامان پیدا کرنے سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔

جرمن نیوز ایجنسی نے ٹوکیو کے حوالے سے ایک خبر دی ہے کہ جاپان کے وزیر خارجہ شگمٹو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پوربی ایشیا میں لڑائی چین کے مسئلے کے ساتھ شروع ہوئی تھی اور اسی کے ساتھ ختم ہو گی۔ پوربی ایشیا میں امن کی اسی وقت گارنٹی ہو سکتی ہے جبکہ چین کو اسکی مناسب جگہ حاصل ہو جائے دکھنی چین میں جاپانی فوجوں کا مقصد امریکی اڈوں کو برباد کرنا ہے اور امریکہ کا اثر و رسوخ ختم کرنا ہے چین پر اس کا اپنا کنٹرول ہونا چاہئے روس اور جاپان کے تعلقات ناطرفداری کے معاہدہ پر مبنی ہیں اور اسی معاہدہ کی بنا پر دنیا کی پالیسی کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی رشتہ قائم ہے۔ روس اور جاپان کے درمیان جن مسائل کے بارے میں بات چیت ہو چکی ہے ان کے متعلق آسانی کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکتا ہے اور مارچ میں مچھلی پکڑنے کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا اس پر عمل درآمد کے بارے میں بھی یہی بات ہے۔

جاپان اور اس کے ساتھیوں کے درمیان گہرے تعلقات مکمل فاتح حاصل ہونے تک برابر قائم رہیں گے۔ پوربی ایشیا کے بچاؤ کے لیے نیپن کا بچاؤ اور برما کے مورچہ کا بچاؤ دو اہم باتیں ہیں۔ ہم نے دنیا کا نیا نظام قائم کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے لیکن یہ کام آسانی سے پورا نہیں ہو سکتا۔

جرمنی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹوکیو سے خبر ملی ہے کہ حکومت جاپان نے ایک نیا حکم جاری کیا ہے جس کے مطابق ہر جاپانی کو لڑائی کے کام میں حصہ لینا ہوگا یہ قانون عورتوں اور لڑکیوں پر بھی لاگو ہوگا۔

سردار منگل سنگھ کو اکالی دل کا حکم

لاہور ۱۹ جنوری سردار منگل سنگھ کو شرومنی اکالی دل نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ مرکزی اسمبلی میں کانگریس پارٹی سے استعفیٰ دے دیں اور مخالف بنچوں پر کانگریس پارٹی سے الگ بیٹھیں عام طور پر سیاسی معاملوں میں کانگریس کے ساتھ رائے دیں۔ لیکن جہاں سکھوں کے مفاد کا معاملہ ہو وہاں شرومنی اکالی دل کی ہدایت کے بموجب کام کریں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سردار منگل سنگھ اکالی ٹکٹ پر مرکزی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور ۱۹۳۸ء میں کانگریس پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔

مصر کی پارلیمنٹ کا افتتاح

قاہرہ ۱۸ جنوری شاہ فاروق نے آج مصر کی نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا شاہ فاروق نے اپنی تقریر میں وعدہ کیا کہ مصر اتحادی قوموں کی امداد کرتا رہے گا۔

فرانس کے جنگی جہاز پیفک میں

میلبورن ۲۰ جنوری ایک امریکی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ فرانس کے جنگی جہاز پیفک میں ہو پہنچ گئے ہیں اور ان میں سے کچھ جنگی جہاز جاپانیوں کے خلاف لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔

به اجلاس جناب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۷/۱۹۴۴ دفعہ ۱۷۱

بعدالت حاکم پرگنہ صاحب بہادر گھاٹم پور مقام کانپور

سید محمد علی — مدعی

بنام جھکیا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام جھکیا ولد بلدیو قوم کاچھی ساکن موضع بارہ دہری پرگنہ کانپور

للوا ولد نامعلوم قوم کاچھی ساکن موضع پدری لال پور ..... پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بید خلی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ فروری ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جواب دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

برطانیہ لبلن کمیٹی کو تسلیم کرے گا

لندن ۱۹ جنوری معاصر ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مارشل اسٹالن کے درمیان کانفرنس میں جن مسائل پر غور ہوگا اس میں پولینڈ کا معاملہ سب سے اہم ہوگا۔ حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ نے پولینڈ کی لبلن گورنمنٹ کو تسلیم کرنے

نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس!!

بمبئی ۱۸ جنوری مسٹر ایس۔ اے۔ بریلوی صدر آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ ۲۶ جنوری کو ساڑھے ۱۱ بجے صبح آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ہوگا اور اس کے بعد دو روز تک کھلا اجلاس ہوگا۔

ESTD. 1925.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۶

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲؍۱۲ 2/12/-
سہ ماہی ۱؍۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 4 NO. 5 | CAWNPORE. Saturday. 3rd. Feb. 1945 | کانپور شنبہ ۳ فروری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹ صفر المظفر ۱۳۶۴ھ | جلد ۴ نمبر ۵

ادبیات

انتخاب مشاعرہ بزمِ ادب کرائسٹ چرچ کالج کانپور

۲۸ جنوری ۹ بجے رات کو حافظ محمد صدیق صاحب صدیق کی صدارت میں بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا سالانہ مشاعرہ منعقد ہوا جس کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

علامہ حضرت ابو العلاء حکیم ناطق لکھنوی

کلیاں چمن میں آئی ہیں کس کو پکارنے
پھولوں میں کیا چھپا دیا تم کو بہار نے

افتادگی سے پائی بلندی غبار نے
مغرور کر دیا ہے مجھے انکسار نے

مرنے دیا نہ وعدۂ دیدار یار نے
جینے دیا نہ کشمکشِ انتظار نے

بنکر حباب حیف ہے دریا نہ بن سکا
مفت آبرو ڈبوئی دُرِ شاہوار نے

عشاق پر ستم نہ کرے وہ تو کیا کرے
مجبور کر دیا ہے اُسے اختیار نے

جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور

وہ گل کھلائے ہیں دلِ داغدار نے
گھر کو خزاں بنا دیا گھر کی بہار نے

یونہی قفس میں کم نہ تھا سوزِ نہاں مرا
آگ اور بھی لگا دی جگر میں بہار نے

دیکھا جو مجھکو اشکِ مسرت نکل پڑے
آئینہ لیکے بیٹھے تھے زلفیں سنوارنے

دی تھیں زمانہ بھر کی مجھے نعمتیں مگر
ایک دل بھی دیدیا میرے پروردگار نے

جناب سخا شاہ جہاں پوری

داغ اپنے کیا دکھائے دلِ داغدار نے
ہر شاخ پر چراغ جلائے بہار نے

پہلے پہل ازل میں جو ساغر بھرا گیا
کی ابتدا اُسی سے ترے بادہ خوار نے

وہ سجدہ گاہِ عرش بریں یہ جبینِ عجز
پہنچا دیا کہاں یہ مجھے انکسار نے

اب تک جو لطفِ دشت نوردی میں تھا مخل
اُس آبلے کو چھیڑ دیا نوکِ خار نے

بابِ قبول تک نہ گئی ایک بھی سخا
لاکھوں دعائیں کیں دلِ اُمیدوار نے

پروفیسر سید اعجاز حسین صاحب اعجاز الہ آباد یونیورسٹی

محشر میں چپ ہوں کشمکشِ حسن دیکھ کر
مجبور کر دیا ہے مجھے اختیار نے

اپنے کو بھی تو اب نہیں پہچانتا ہوں میں
کچھ یوں بدل دیا ہے غمِ انتظار نے

دنیا میں اب کسی کا بھروسہ نہیں رہا
کچھ یوں ڈبو دیا ہے مجھے اعتبار نے

گھبرا کے بجلیوں نے نشیمن کو اس طرح
جیسے بھلا دیا ہو مجھے کردگار نے

دنیا یہ کہہ رہی ہے کہ اعجاز مٹ گیا
تم نے مٹا دیا کہ غمِ روزگار نے

(جناب شارق ایرایانی)

دل کو مٹا دیا نگہِ سحر کار نے
اُس گلستاں کو پھونک دیا خود بہار نے

جلوے تو اپنے عام کئے حسنِ یار نے
پردے گرا لئے نگہِ اعتبار نے

سجدے بہت کئے سرِ طاعت گذار نے
پایا اُسے تو صرف دلِ بیقرار نے

ساقی کی چشمِ مست سے ٹکرا گئی نظر
میخانہ آج لوٹ لیا بادہ خوار نے

اب تک قبائے لالہ و گل چاک چاک ہے
اک راز کہہ دیا تھا نسیمِ بہار نے

(جناب شفیق صدیقی جون پوری)

یہ کیا سبق دیا روشِ روزگار نے
یارب خود اپنے پھول کو توڑا بہار نے

شاہد ہے ماہتاب ستارے گواہ ہیں
رو رو کے صبح کی ترے اُمیدوار نے

صبحِ چمن ہے شامِ غریباں بھی آجکل
مہکا دیا ہے نکہتِ گیسوئے یار نے

بے اعتنائیوں کے گلے شکوۂ فراق
سب کچھ بھلا دیا نگہِ شرمسار نے

اس سے زیادہ اور نہ کچھ کہہ سکا شفیق
اک آہ کی تھی رات دلِ بے قرار نے

(جناب اقبال خلیلی صفی پوری)

کچھ اس ادائے خاص سے دیکھا بہار نے
داماں و آستین کو لگے ہم سنوارنے

آغوش کھول دی دلِ اُمیدوار نے
آواز دی ہے کیا غمِ لیل و نہار نے

ہر زخم میں تھی اک نئی رنگینیٔ حیات
دل کو بہت قریب سے دیکھا بہار نے

آنکھیں وفورِ شوق میں بے نور ہو گئیں
دو دو چراغ گل کئے اک انتظار نے

اقبال زندگی کو پسینہ سا آ گیا
دیکھا کچھ اس طرح نگہِ شرمسار نے

جناب چودھری عترت حسین صاحب عاشقی

تخلیق شعر کی ہے جو خلقت شعار نے
منظور تھے دبے ہوئے دل ہی ابھارنے

بھیجا ہے دیکھ صورِ قیامت لئے ہوئے
شاعر کو! انقلاب کے پروردگار نے

کچھ سکھ اب آگے بادِ خزاں دیگی ہمصفیر
کچھ سکھ دیا تھا پہلے نسیمِ بہار نے

اُٹھے بھی تلملا کے نہ کیوں دیو انقلاب
دنیا کا دل ہلا دیا دُکھ کی پکار نے

جناب نیر الہ آبادی

دیوانہ کر دیا ہے جمالِ بہار نے
پردہ اٹھا دیا ہے یہ کس پردہ دار نے

اک مشتِ خاک اور محبت کے حوصلے
مجبوریوں کا ساتھ دیا اختیار نے

ہر پھول رازِ جلوہ ہے ہر غنچہ برقِ طور
کس شاہدِ حسین کو سنوارا بہار نے

اُنکا غرورِ حسن بھی زد سے نہ بچ سکا
وہ تیر سر کئے ہیں دلِ بیقرار نے

نیر بس اس قدر ہے مری زندگی کا راز
بخشا ہے فیض جب کچھ اختیار نے

از جناب مقصود علی منظر کانپوری

یوں آہ کی تڑپ کے دلِ بے قرار نے
خود بڑھ کے لے لیا مجھے آغوشِ یار نے

آلامِ عشق نے نہ غمِ روزگار نے
مجھکو خزاں بنا دیا میری بہار نے

تم کیا ہو کھنچ کے عرش بھی آتا ہے دیکھنا!
اک آہ اور کی جو دلِ بے قرار نے

دیدے کر جنونِ عشق کی سنجیدگی مجھے
انساں بنا دیا نگہِ سحر کار نے

منظر مذاقِ شعر بدلنا پڑا مجھے
بھر سکا کے دیکھ لیا چشمِ یار نے

از جناب اثر جون پوری

برسوں ستایا گردشِ لیل و نہار نے
دم بھر سکوں لیا جو دلِ بے قرار نے

ہر پھول پر بہار ہے ہر غنچہ پر شباب
انگڑائیاں جو لیں ہیں عروسِ بہار نے

راہِ طلب میں ایک کشش سی ہے خود بخود
دیوانہ کر دیا ہے کسی کی پکار نے

دکھلا کے ایک طلسمِ بہارِ وفا اثر
لوٹا متاعِ صبر و سکوں چشمِ یار نے

دنیائے اسلام

شاہ فاروق اور شاہ ابن سعود کی ملاقات

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ شاہ فاروق والی مصر اور شاہ ابن سعود میں پہلی مرتبہ حجاز کی ایک بندرگاہ میں ملاقات ہوئی جہاں شاہ فاروق کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں بادشاہوں میں ایسے امور پر تبادلہ خیالات ہوئے جن کا تعلق ہر دو ممالک کے مفاد سے ہے۔

ایران کے سرکاری بینک کا مسئلہ

طہران۔ ۲۴ جنوری۔ حکومت ایران کے پاس اس حکومت نے جو مشاورتی کمیشن مقرر کر رکھا ہے اس کے صدر مسٹر آرتھر ملپ نے وزیر اعظم ایران مرتضیٰ قلی خاں حیات کو ایک خط میں لکھا ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے اور امریکہ واپس چلے جائیں گے۔ اگر ایران کے سرکاری بنک کے گورنر کو ۲۳ جنوری تک ان کے عہدے سے نہ ہٹا دیا گیا۔ سرکاری بنک کے گورنر نے پہلے امریکی انسپکٹر کو بنک کا کنٹرول کرنے سے روک دیا تھا اور امریکی حکام کو اطلاع دی ہے کہ ان کا یہ اقدام معاہدہ کی شرائط اور قانون کے خلاف ہے۔ امریکہ کے دوسرے متعدد مشیروں نے بھی استعفے کی دھمکی دی ہے۔

ترکی جہازات کے بیمہ میں تخفیف

استنبول ۲۴ جنوری۔ ان ترکی جہازات کے لئے کہ جو بحر اسود اور بحر روم میں چلتے ہیں خطرۂ جنگ کے بیمہ میں بہت زیادہ تخفیف ہو گئی ہے اس کا اثر ان جہازات پر پڑ رہا ہے کہ جو ترکی بندرگاہوں اور شام، فلسطین، مصر، ہندوستان اور امریکہ کے درمیان سفر کرتے ہیں۔

ایک مسلمان خاتون روسی ریلوں کی ڈائریکٹر بنا دی گئی!

لندن۔ ۲۵ جنوری۔ زبیدہ خاتون نامی ایک روسی خاتون کو روسی ریلوں کا ڈائرکٹر بنا دیا ہے۔ یہ لڑکی پہلے محض انجن چلاتی تھی۔ مردوں کا کل عملہ اس کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ پولینڈ جدید فتح کردہ علاقہ بھی اس نوجوان لڑکی کے زیر کمان شاندار سلسلہ رسل و رسائل قائم کر رہا ہے۔

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد (۱) کانپور شنبہ ۱۳ر فروری ۱۹۴۵ء نمبر (۵)

کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین کی اہل شہر سے اپیل

لالہ کیلاش پت سنگھانیہ چیرمین کانپور میونسپل بورڈ نے اہل شہر سے جن الفاظ میں اپیل کی ہے اور اُن سے اتحاد عمل کی استدعا کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اہل شہر اپنے فرائض کو محسوس کرتے ہوئے شہر کی درستی کی طرف توجہ کریں گے۔ کیونکہ ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے اس وقت کانپور شہر جس خراب اور ناگفتہ بہ حالت میں ہے اسکو دیکھتے ہوئے ہم کو شرم محسوس ہوتی ہے۔

بہر حال ہم اس اپیل کی پر زور الفاظ میں تائید کرتے ہوئے یہ اُمید کرتے ہیں کہ اہل شہر اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کر دینگے کہ وہ شہر کی اصلاح کرنے میں ... پوری امداد دینے کو تیار ہیں کیلاش پت جی ... کی اپیل حسب ذیل ہے۔

میں آپ سے کانپور شہر کی زبون حالت کی بابت کیا کہوں۔ آپ سب اسکو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ۵ سال پہلے دو تین لاکھ آبادی کا کانپور آج بڑھکر آٹھ نو لاکھ کی آبادی کا شہر ہو گیا ہے۔ اس آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ شہر کے بہت سے مسئلے بھی بڑھ گیے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ کانپور اتنا بڑا ہو گیا ہے اور اسے بڑا ہونا بھی چاہیے۔ آپ لوگوں نے ولایت کے مانچسٹر کا نام سنا ہوگا۔ کانپور شمالی ہندوستان کا مانچسٹر سمجھا جاتا ہے اور ہندوستان کے دو تین بڑے بڑے شہروں کو چھوڑ کر سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن آپ خود غور کریں کہ اتنا بڑا اور بڑھتا ہوا شہر اور اس کی سڑکیں۔ صفائی۔ تعلیم درسگاہوں وغیرہ کی کیا حالت ہے۔ پہلے بمبئی اور کلکتہ کی جو آبادی تھی قریب قریب اوسکے برابر آج کانپور کی آبادی ہو رہی ہے۔ لیکن پھر بھی جنہوں نے بمبئی اور کلکتہ کو لڑائی سے پہلے دیکھا ہے وہ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانپور کسی حصہ میں بھی بمبئی اور کلکتہ کی صفائی اور خوبصورتی کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اسکی ذمہ داری کس پر ہے ہم اور آپ دونوں اسکے ذمہ دار ہیں۔ اسلیے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے۔ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم لوگوں کو ملکر اس شہر کی حالت سدھارنی چاہیئے۔ شہر کی حالت اسیوقت سنبھل سکتی ہے جب یہاں کے میونسپل بورڈ کو آپ کا اتحاد عمل حاصل ہو۔ آپ خود دیکھیں گے کہ میونسپلٹی نے جو قاعدے قانون بنائے ہیں اسکی پوری پوری پابندی ہو۔ آپ خود اس کا خیال رکھیں کہ عمارت بنانے کے جو قاعدے ہیں اُن کے خلاف کوئی عمارت نہ بنیں۔ آپ خود اس کا خیال رکھیں کہ سڑکوں اور گلیوں میں گندگی نہ رہنے پائے اور آپ کے سامنے یہ بھی مقصد رہے کہ نزول کی زمین صاف رہے۔ اس کا کسی قسم کا بے ترتیب اور بے قاعدہ استعمال نہ ہو۔ غیر قانونی طریقے بند ہونا چاہیئے۔ اور وہ آپ کی امداد کے بغیر بند نہیں ہو سکتے۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ آپ کے بچے پڑھیں اور ٹھیک طور سے پڑھیں۔ میں جب آپ سے اِن باتوں کے لیے کہتا ہوں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جو دوسرے ملکوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ وہاں کے رہنے والوں میں شہری زندگی کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس کے ذریعہ انہوں نے اپنے شہروں کی بیحد ترقی کی ہے۔ میں نے میونسپل بورڈ کے چیرمینی کے عہدہ کو اسلیے لیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ شہری ترقی ہو۔ آپ سب میرے ہیں۔ میں آپ کا ہوں۔ آپ میری مدد کریں۔ تاکہ اس کام میں کامیاب ہو سکوں۔

۱۸(۲) ڈی۔ آئی۔ آر۔ بھیڑ و بکری کے گوشت کی قیمت زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ فی سیر مقرر کر دی ہے۔ اور سو پاؤنڈ وزن کی بھیڑ یا بکری ۲۲ روپیہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہ کی جائے گی۔

راشننگ

راشننگ کے سلسلہ میں ٹاؤن راشننگ آفیسر صاحب نے تمام ہوٹل۔ ریسٹورنٹ۔ کلب حلوائیوں اور بسکٹ کے کارخانہ والوں سے اُن کی ضروریات اور اُن کے نوکروں کی تعداد وغیرہ کے متعلق اطلاع طلب کی ہے۔

مسٹر رام رتن گپتا

مسٹر رام رتن گپتا ایم۔ ایل۔ اے ممبر ٹریڈ ڈیلیگیشن آسٹریلیا ۴ر فروری کو دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز آسٹریلیا روانہ ہو گئے۔

جامعہ ادبیہ

جامعہ ادبیہ کا سالانہ جلسہ ۲۹ر جنوری کو مسٹر محمد حبیب اللہ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں سالانہ رپورٹ اور حساب پیش ہو کر منظور کیا گیا اور موجودہ سال کے لیے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ۔ مسٹر محمد حبیب اللہ ورکنگ پریسیڈنٹ پرنسپل عبدالشکور وائس پریسیڈنٹ مسٹر امان شکر ...

یوم آزادی

۲۶ر جنوری کو یوم آزادی منایا گیا۔ پروگرام میں کھادی اور جھنڈوں کی فروخت شامل تھی۔ شام کو ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کے بنگلہ پر آزادی کا عہد نامہ پڑھا گیا۔

شادی

مس چندراوتی دختر مسٹر کالکا پرشاد دھون آنریری مجسٹریٹ کی شادی لکھنؤ کے مسٹر آر۔ دی سیٹھ کے ساتھ بینی مادھو کے دھرم شالہ میں ہوئی۔ اس موقع پر سرکاری و غیر سرکاری طبقہ کے معززین موجود تھے اور ۲۸ر جنوری کی رات کو اس سلسلہ میں معززین شہر کو ایک شاندار ڈنر دیا گیا۔

گوشت کی قیمت

ٹاؤن راشننگ آفیسر نے زیر دفعہ

کانپور میونسپل بورڈ کے

وائس چیرمین سب کمیٹیوں کے ممبران اور چیرمینوں کا انتخاب

یکم فروری ۵ بجے شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ لالہ کیلاش پت سنگھانیہ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی اور ممبران کمیٹیوں سے منتخب شدہ حضرات کے اسمائے گرامی سناتے وقت مسٹر سید علی زیدی نے چیرمین صاحب کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ جن کمیٹیوں میں جگہ ممبران کی خالی ہے اُن کو نامزد کرنے کے بعد ممبران کے نام قانونی صورت سے سنائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اُن ناموں کو نامزد کرنے کے بعد اُن کمیٹیوں کے ممبران کے نام سنائے گیے۔

پنڈت برہمانند مصرا نے اس کے بعد مسٹر ایچ۔ ایم سمیع کا نام سینئر وائس چیرمینی کے لیے پیش کیا۔ لیکن اس پر یہ اعتراض اُٹھایا گیا کہ قانونی حیثیت سے دو نام پیش ہونا چاہیے۔ تاکہ ایک سینئر اور دوسرا جونیئر وائس چیرمین منتخب ہو ... اسکے جواب میں مسٹر نیر نے گذشتہ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک نام وائس چیرمینی کے لیے پیش کرنا قانونی اور پریکٹس دونوں طرح سے جائز ہے۔ چنانچہ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع بالاتفاق سینئر وائس چیرمین منتخب ہو گیے۔

کمیٹیوں کی چیرمینی اور دیگر انٹی ٹیوشنوں کی نامزدگی کے لیے چیرمین صاحب سے یہ کہا گیا کہ بجائے ووٹنگ کرنیکے آپ کل نام پیش کر دیں اور بورڈ ان ناموں کو بالاتفاق منظور کرے۔ لیکن پہلے تو چیرمین صاحب نے اُس سے انکار کیا۔ لیکن ممبران کے اصرار سے چیرمین صاحب نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ اور ۱۵ منٹ کے لیے بورڈ کو ملتوی کر کے اور مشورہ کرنے کے بعد سب کمیٹیوں کی چیرمینی اور دیگر انٹی ٹیوشنوں کے ممبران کے نام سنائے اور بورڈ نے بالاتفاق انکو منظور کیا۔

بورڈ کا موجودہ رنگ بڑا اچھا ہے اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ فی الحال کوئی پارٹی بندی نہیں ہے۔ اگر اس اسپرٹ کے ساتھ ممبران مل جل کر کام کرتے رہیں تو بورڈ کی بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے۔

بہر حال سب کمیٹیوں کے ممبران و چیرمینوں وغیرہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

فائننس کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر سکھ نندی دیال گرگ ممبران۔ مسرس۔ (۲) سردار اندر سنگھ (۳) جے چند سنگھ (۴) منا لال گپتا (۵) منوہر لال کنودیا (۶) پرسرام سنگھ یادو (۷) رام نرائن گرگ (۸) وید نرائن باجپئی (۹) وحید احمد (۱۰) ایم۔ ایچ۔ نیر (۱۱) محمد عتیق (۱۲) محمد انور۔

ایجوکیشن کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر برہمانند مصرا ممبران۔ مسرس۔ (۲) بینی مادھو مصرا (۳) منا لال گپتا (۴) راجہ رام باجپئی (۵) رام نرائن گرگ (۶) شیو کمار شوکلا (۷) سوشیلا سریواستوا (۸) ایم ایچ نیر (۹) حاجی قمر الدین (۱۰) سید علی زیدی

واٹر ورکس کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر ایچ۔ ڈبلو مارگن۔

ممبران۔ مسرس۔ (۲) دیبی سنگھ بہار گو (۳) دلی چند گپتا (۴) سردار اندر سنگھ (۵) جے چند سنگھ (۶) مہادیو پرشاد (۷) منوہر لال کنودیا (۸) رام کشور شوکلا (۹) رام لال سونکر (۱۰) بھلی داس کریل۔ (۱۱) وحید احمد (۱۲) محمد انور

پبلک ہیلتھ کمیٹی۔ چیرمین (۱) حاجی قمر الدین صاحب

ممبران۔ مسرس (۲) برہمانند مصرا (۳) بھلی داس کریل (۴) راجہ رام باجپئی (۵) رام لال سونکر (۶) رگھو راج سنگھ (۷) ڈبلو۔ جے بیگوڈ (۸) بابو لال (۹) حاجی قمر الدین (۱۰) محمد انور (۱۱) محمد فاروق صدیقی (۱۲) وحید احمد۔

پبلک ورکس کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر ظہور احمد ممبران۔ مسرس (۲) گنگا نرائن مصرا (۳) منا لال (۴) منوہر لال کنودیا (۵) بھلی داس کریل (۶) رگھو راج سنگھ (۷) رام لال۔ سونکر (۸) سکھ نندی دیال گرگ (۹) وید نرائن باجپئی۔ (۱۰) جے چند سنگھ (۱۱) وحید احمد (۱۲) ایم۔ ایچ نیر

ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر دیبی سنگھ بہار گو۔

ممبران۔ مسرس۔ (۲) دلی چند گپتا (۳) مدن گوپال کنودیا۔ (۴) بھلی داس کریل (۵) راجہ رام باجپئی (۶) رام لال سونکر (۷) سکھ نندی دیال گرگ (۸) وید نرائن باجپئی (۹) جے چند سنگھ (۱۰) وحید احمد (۱۱) محمد انور (۱۲)

برننگ گھاٹ کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر راجہ رام ممبران۔ مسرس (۲) بینی مادھو مصرا (۳) برہمانند مصرا (۴) جے چند سنگھ (۵) مہادیو پرشاد (۶) رام کشور شوکلا (۷) رام لال سونکر (۸) وید نرائن باجپئی (۹) بھلی داس (۱۰) وحید احمد

مسلم قبرستان کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر محمد فاروق ممبران مسرس۔ (۲) محمد انور (۳) ایم۔ ایچ۔ نیر (۴) حاجی قمر الدین (۵) وحید احمد (۶) جے چند سنگھ (۷) رام لال سونکر (۸) رام کشور شوکلا۔ (۹) بھلی داس (۱۰) پرسرام سنگھ (۱۱) گنگا نرائن مصرا

گنگا جل سدھار کمیٹی۔ چیرمین۔ (۱) مسٹر شیو کمار شوکلا۔

ممبران۔ مسرس (۲) ڈاکٹر بابو لال (۳) دیبی سنگھ بہار گو (۴) دلی چند گپتا (۵) گنگا نرائن مصرا (۶) مدن گوپال کنودیا۔ (۷) رگھو راج سنگھ (۸) رام لال سونکر (۹) وید نرائن باجپئی (۱۰) جے چند (۱۱) برہمانند مصرا (۱۲) وحید احمد۔

بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی۔ چیرمین (۱) پنڈت بینی مادھو مصرا۔

ممبران۔ مسرس (۲) دیبی سنگھ بہار گو (۳) دلی چند گپتا (۴) جے چند سنگھ (۵) مہادیو پرشاد (۶) منوہر لال کنودیا۔ (۷) راجہ رام باجپئی۔ (۸) رام لال سونکر (۹) بھلی داس کریل (۱۰) وحید احمد (۱۱) محمد انور (۱۲) ظہور احمد۔

سول لائن ٹیکس کمیٹی۔ چیرمین۔ (۱) پنڈت رام کشور شوکلا۔

ممبران۔ مسرس۔ (۲) ڈاکٹر بابو لال (۳) بینی مادھو مصرا (۴) مہادیو پرشاد (۵) بھلی داس کریل۔ (۶) رام نرائن گرگ (۷) حاجی قمر الدین (۸) سید علی زیدی۔

سٹی ٹیکس کمیٹی۔ چیرمین۔ (۱) مسٹر وحید احمد ممبران۔ مسرس (۲) بینی مادھو مصرا (۳) دلی چند گپتا (۴) جے چند سنگھ (۵) مہادیو پرشاد (۶) رام لال سونکر (۷) ایم۔ اے۔ صمد (۸) محمد انور

انور گنج ٹیکس کمیٹی۔ چیرمین۔ (۱) مسٹر محمد انور ممبران۔ مسرس۔ (۲) گنگا نرائن مصرا (۳) مدن گوپال کنودیا۔ (۴) بھلی داس کریل (۵) رام کشور شوکلا (۶) رام لال سونکر (۷) ایچ۔ ایم۔ نیر (۸) محمد عتیق۔

پارک کمیٹی۔ چیرمین۔ (۱) مسٹر منوہر لال کنودیا ممبران۔ مسرس (۲) ڈاکٹر بابو لال۔ (۳) جے چند سنگھ (۴) منا لال گپتا (۵) راجہ رام باجپئی۔ (۶) رام نرائن گرگ (۷) رام لال سونکر (۸) سکھ نندی دیال گرگ (۹) وحید احمد (۱۰) ایم۔ ایچ۔ نیر (۱۱) محمد انور (۱۲) محمد فاروق صدیقی۔

روڈ اینڈ ڈپے منٹ کمیٹی۔ چیرمین (۱) مسٹر منا لال گپتا۔

ممبران۔ مسرس (۲) اندر سنگھ (۳) جے چند سنگھ (۴) پرسرام سنگھ یادو (۵) رگھو راج سنگھ (۶) وحید احمد (۷) محمد انور (۸) ظہور احمد۔

انڈسٹریل اسکول کمیٹی چیرمین۔ (۱) مسٹر مہادیو پرشاد۔

ممبران۔ مسرس (۲) رام کشور شوکلا (۳) رام لال سونکر (۴) سکھ نندی دیال گرگ (۵) بھلی داس (۶) وحید احمد (۷) محمد انور (۸) محمد فاروق صدیقی۔

اسکول کمیٹی۔ چیرمین۔ مسٹر پرسرام سنگھ۔

جائنٹ کمیٹی لکے ممبران۔ (۱) مسرس سردار اندر سنگھ (۲) رام نرائن گرگ۔ (۳) پرسرام سنگھ (۴) رام نرائن گرگ (۵) مسٹر نرائن مصرا (۶) حاجی قمر الدین (۷) ایم ایچ۔ نیر۔ (۸) وحید احمد

مندرجہ ذیل ممبران ذیل کے انٹی ٹیوشنوں کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ممبری کے لیے نامزد کیے گیے ہیں

تلک میموریل ہال سوسائٹی۔ مسٹر پرسرام سنگھ اور مسٹر منا لال۔

گورنمنٹ ہائی اسکول۔ مسٹر دیبی سنگھ اور مسٹر سید علی زیدی۔

ڈفرن ہاسپٹل۔ مسٹر سوشیلا سریواستوا مسٹر ڈبلو۔ جے۔ بیگوڈ۔ حاجی قمر الدین۔

ارسلا ہارسمین میموریل ہاسپٹل۔ رائے بہادر رام نرائن گرگ۔

سرسیا گھاٹ کمیٹی۔ مسٹر وید نرائن باجپئی اور مسٹر رگھو راج سنگھ

گیا پرشاد لائبریری۔ پنڈت بینی مادھو۔ اور مسٹر گنگا نرائن۔

ڈسٹرکٹ برانچ آف انڈین ریڈ کراس سوسائٹی حاجی قمر الدین۔ حاجی محمد حمزہ اور مسز سوشیلا سریواستوا

میونسپل ایمپلائز کو آپریٹو سوسائٹی مسٹر راجہ رام۔ مسٹر مہادیو پرشاد اور مسٹر محمد انور گرگ

سرکٹی بھگوتی دیوی اسپتال۔ مسٹر رام نرائن

ہندو شلپ ودیالہ۔ مسٹر رام نرائن گرگ

کنگ ایڈورڈ میموریل ہال۔ مسٹر دیبی سنگھ اور مسٹر سکھ نندی دیال گرگ

ڈسٹرکٹ امپرومنٹ ٹرسٹ۔ لالہ رام نرائن گرگ اور اختر بنی خان۔

شاندار شادی

یکم فروری کی رات کو لالہ روپ چند جین اسپیشل مجسٹریٹ کی صاحبزادی مس راجکماری کی شادی مسٹر ویر کمار دلدرائے صاحب سیٹھ پرسن کمار جین رئیس آف سہارنپور کے ساتھ ہوئی۔

بارات جو تقریباً ۳ سو باراتیوں پر مشتمل تھی۔ ۱۲ بجے اسٹیشن پر آئی۔ جہاں شہر کے معززین نے باراتیوں کا استقبال کیا۔

رات کو ۸½ بجے بارات باقاعدہ مع کر نہایت شان و شوکت کے ساتھ سول لائن میں آئی جہاں بارات کا استقبال نہایت شان و شوکت کیساتھ کیا گیا۔ اس جگہ پر ایک نہایت شاندار پھاٹک بھی بنایا گیا تھا۔

شہر کے تقریباً تمام یوروپین اور ہندوستانی حکام اور معزز یوروپین۔ ہندو مسلمان اس موقع پر شریک تھے۔

کوئلہ کے مقدمہ کا فیصلہ

۳۱ر جنوری کو مسٹر ایف اے۔ کرانٹ سشن جج کانپور نے کوئلہ کے اسٹاک کا نقشہ غلط داخل کرنے کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اور سر پدم پت سنگھانیا مینیجنگ ڈائرکٹر جے۔ کے کاٹن ملس، مسٹر نند لال سکینہ اسٹور پرچیز افسر پر ایک ہزار اور پانچ سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ اسی سلسلے کے دوسرے مقدمہ میں مسٹر جی۔ ایل سنگھانیا مسٹر سیتل پرشاد۔ مسٹر سوہن لال سنگھانیا۔ مسٹر بی۔ ڈی۔ چندرانہ اور مسٹر فضل حلیم ڈائرکٹران اور ایجنٹوں پر پانچ پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ مسٹر موزم دار فیکٹری مینیجر اور مسٹر ایم۔ این کھنہ سکریٹری پر بھی ایک ہزار اور پانچ سو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ اور کوئلہ جو اسٹاک میں تھا ضبط کر لیا گیا ہے۔ اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کیے جانے کی خبر ہے۔

مرچنٹ چیمبر یو۔ پی

۱۳ر فروری ۱۹۴۵ء کو مرچنٹ چیمبر یو۔ پی کا ۱۲واں سالانہ جلسہ ۱۰½ بجے دن کو ہوگا۔ ہز ایکسیلنسی سر موریس ہیلٹ گورنر صوبہ اس جلسہ میں تقریر فرمادیں گے۔

سُنی گئی

نازک اندام عورتوں کے ہاتھوں مردوں کی مرمت کا تازہ ترین واقعہ یہ ہے کہ بمبئی میں کسی لالہ مینم جی مکان کے خالی کرنے کا حکم کے کر موسر کاری پیادوں کے ایک مکان پر پہونچے تو ایک حسین وجمیل عورت نے اُدِ دیکھا نہ تاؤ۔ فوراً مینم جی سے اور سرکاری پیادوں سے گتھم گتھا ہو گئی اور کپڑے دھونے کے ڈنڈے سے اُن کی وہ مرمت کی کہ ان کو دن میں تارے دکھائی دینے لگے آخر یہ سب کے سب بھاگتے ہوئے پولیس اسٹیشن پر گئے اور نازک اندام عورت کے ہاتھوں اپنے پٹنے کی رپٹ لکھوائی اور اب یہ معاملہ عدالت میں ہے

اسی قسم کا ایک نہایت ہی دلچسپ اور مزیدار واقعہ پچھلے دنوں لاہور میں پیش آیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ لاہور کی دو مست شباب لڑکیاں مستانہ چال سے چلی جارہی تھیں اور اُن دو لڑکیوں کے پیچھے پانچ چھ نوجوان ان پر فقرے کستے چلے جارہے تھے۔ لڑکیاں بدستور راستہ طے کرتی رہیں اور ان کے عشاق بھی بدستور پھبتیاں کستے رہے ایک نوجوان پر جو مستی کا غلبہ زیادہ ہوا تو اس نے آگے بڑھکر اور ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑکر یہ شعر پڑھ دیا ؎

ہر ادا مستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پہ آئی ہوئی

نوجوان کو امید تھی کہ اس شعر کے جواب میں یہ لڑکی بھی کوئی پھڑکتا ہوا شعر پڑھے گی۔ لیکن لڑکی نے شعر کی بجائے نوجوان کے ایک ایسا تھپڑ رسید کیا کہ نوجوان دھپا چکر گھنی بن گیا اور پھر اس کے بعد اس نوجوان کی دونوں لڑکیوں نے وہ مرمت کی کہ نوجوان کا سارا عشق و شوق ٹھنڈا ہو گیا اور لگا ہاتھ جوڑ جوڑ کر معافیاں مانگنے۔ نوجوان کے ساتھیوں نے جو دیکھا کہ ان کے یار وفادار کی بے طرح مرمت ہورہی ہے تو وہ ایسے بے تحاشہ بھاگے کہ مڑکر بھی نہ دیکھا۔ پھر نوجوان کو تو بدتمیزی کی سزا خوب مل گئی لیکن عورتوں اور لڑکیوں میں ہاتھ چھوڑ بیٹھنے کا یہ مرض بڑھ گیا تو پھر شاید شوہروں کی بھی مرمت شروع ہو جائے۔

شوہروں کی مرمت کا بھی ایک دلچسپ واقعہ سن لیجئے ایک شوہر کرتیم نے پچھلے دنوں پنجاب کی ایک عدالت میں اسطرح اپنی بے کسی کی داستان بیان کی تھی۔ حضور میں اپنی بیوی سے تنگ آچکا ہوں اگر ذرا سی بات بھی اس کی مرضی کے خلاف ہوتی ہے تو بے تحاشہ مجھے مار نا شروع کر دیتی ہے اور خود ہی نہیں مارتی ہے بلکہ دوسروں سے بھی پٹواتی ہے۔

معلوم نہیں کہ عدالت نے اس غریب کو مردمار عورت سے نجات دلائی یا بیچارہ آج تک بیوی کے ہاتھوں پٹ رہا ہے۔ بہر حال عورتوں میں یہ مارنے اور پیٹنے کی وبا بڑی ہی خطرناک ہے اگر یہ اسی رفتار سے بڑھتی رہی تو پھر ہندوستان کے مردوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

شام اور لبنان کا مسئلہ

لندن ۲۸ر جنوری سنڈے ایکسپریس میں شام اور لبنان کے سابق وزیر میجر جنرل سر اسپیئرز نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں جنرل ڈی گال کے اس بیان کا جواب دیا ہے جو انھوں نے ایک پریس کانفرنس میں دیا تھا جس میں کہا تھا کہ لبنان اور شام میں فرانس کی ایک بہت ٹھوس پوزیشن ہے جس کو وہ برقرار رکھیگا میجر جنرل سر اسپیئرز لکھتے ہیں کہ جنرل ڈی گال کے اس بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان اتحاد کے معاہدہ پر اس وقت غور نہیں کرینگے تاوقتیکہ لبنان اور شام میں فرانس کا حق تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اس کا صاف طور پر یہ مطلب ہے کہ ہم فرانس سے اس وقت تک اتحاد کی امید نہیں رکھ سکتے جب تک کہ فرانس کو شام اور لبنان میں من مانی کارروائی کرنے کا حق نہ دیدیا جائے جس کی یہ دونوں ممالک مخالفت کرتے ہیں۔

میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس ملک کے لوگ یہ تسلیم کرینگے کہ ہم نے شام اور لبنان کو آزادی کی جو گارنٹی دی ہوئی ہے وہ فرانس کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کی خاطر توڑ دی جائے،

جنرل ڈی گال نے جو کچھ کہا ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ شام اور لبنان کو آزاد نہیں کیا جائے گا۔

ادبِ لطیف

راز

(از محترمہ حور درخشاں بلگرامی)

اے دوست محبت ایک مقدس راز ہے کیوپڈ کی چنچل آنکھوں کا سنہرا تیر،

اسے اپنی روح میں چھپالے،

دیکھ! محبت کی ناکامیوں پر تیری آنکھیں نم نہ ہو جائیں۔ اپنی آہوں کو سینے میں دفن کرلے۔

اپنے آنسوؤں کو پلکوں پر سنبھالے رہ،

محبت کے درد کا احساس رکھ، اُسے آشکار نہ کر، دنیا تیری کسک کو نہ جان سکے گی۔

تیرا دل پہلی بار محبت کا اسیر ہوا ہے تو سوزِ پنہاں میں تڑپنے کا مزہ کیونکر جان سکتا ہے۔

او محبت کے بچاری ابھی تو ساحل دور ہے۔ اور طوفان سے مقابلہ،

یاد رکھ تیری آنکھیں نہ چھلک جائیں۔ ورنہ دنیا کے لب تبسم سے آشنا ہو جائیں گے۔

تیری یاد

دنیا کی نیرنگیوں سے گھبرا کر ناکامیوں کے ہجوم میں، سوزِ پنہاں سے اکتا کر امید کا دامن جب چھوٹ جاتا ہے زندگی کی محرومیاں ہمتی کو بڑھا دیتی ہیں اس وقت اے دوست تیری یاد ستار کے لرزتے ہوئے تار کی طرح میرے دل میں کانپتی ہے۔

میرے طوفانی اشکوں میں، تیرا حسین تبسم جگمگاتا ہے تیری آنکھیں "میری زندگی کی غمناک منزلوں میں رہنمائی کرتی ہیں۔"

آہ! میرے دوست تیری یاد کتنی مسرت خیز ہے۔

مسز وجے لکشمی پنڈت وہائٹ ہاؤس میں

واشنگٹن ۲۸ر جنوری مسز وجے لکشمی پنڈت نے کل وہائٹ ہاؤس میں مسز روزویلٹ کے ساتھ لنچ کیا۔ لنچ کے بعد مسز پنڈت نے یونائٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندہ سے کہا کہ مسز روزویلٹ ہندوستان کے معاملہ میں بہت دلچسپی رکھتی ہیں آپ نے یہ بتلانے سے انکار کر دیا کہ کیا بات چیت ہوئی کیونکہ بات چیت بالکل پرائیوٹ تھی۔

میمل پر روسیوں کا قبضہ

ماسکو ۲۸ر جنوری مارشل اسٹالن نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ روسی فوج نے بالٹک کے علاقہ میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے اور میمل پر قبضہ کر لیا ہے لتھونیا کو جرمنوں سے بالکل آزاد کرا لیا گیا ہے۔

نیویارک پر ہوائی حملے ہوں گے

سٹاک ہام ۲۷ر جنوری ایک جرمن انجینئر کا بیان ہے کہ جرمنی نے وی ۳ قسم کے اڑن بم کافی تعداد میں تیار کر لئے ہیں۔ ان بموں سے نیویارک پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔

اس اڑن بم کا وزن ۷ ٹن ہے اور وہ ایک سکنڈ میں ۱۲۸ میل اڑتا ہے اور ۳۰۰۰ میل کی اونچائی تک پہونچ جاتا ہے۔

پنجاب کے قوم پرست مسلمان

لاہور ۲۵ر جنوری پروفیسر عبدالمجید خاں ایم۔ اے نے نمائندہ الائیڈ پریس سے انٹرویو میں کہا کہ سر تیج بہادر سپرو نے جن قوم پرست مسلمانوں سے ملاقات کی انہوں نے پاکستان کی مخالفت کی اور کہا میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا تخیل جداگانہ نیابت کا قدرتی نتیجہ ہو اگر مشترکہ نیابت قبول کر لی جائے تو تمام فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو جائے،

عالمِ نسواں

زنانہ خیالات و نفسیات کا دلچسپ تجزیہ

از جنابہ بیگم صاحبہ سید علی احمد زیدی رئیس زمیندار کالپی

کسی طبقے کے مخصوص محاورات و ضرب الامثال سے بسا اوقات اس کے دلی جذبات کی ترجمانی ہوتی ہے اس اصول کے پیشِ نظر محترمہ مسز زیدی نے بعض زنانہ محاورات کے ذریعہ نفسیات نسوانی کا دلچسپ تجزیہ کیا ہے امید ہے کہ نفسیاتی تجزیہ کی اس جدت کو ناظرین پسند فرمائیں گے۔

متمدن مغربی ممالک میں جہاں آزاد قومی حکومتیں زبان کی حفاظت وصحت کو اپنے فرائض کا ایک اہم جزو سمجھتی ہیں۔ عوام کی زبانوں پر بعض مخصوص محاورات اور گیت وغیرہ ہوتے ہیں عوام کی اس زبان کو سلنگ انگلش یا ملک مغلظ کی زبان، کی حیثیت تو حاصل نہیں ہوتی اور دنیائے ادب میں اس کا استعمال خلاف فصاحت بھی سمجھا جاتا ہے لیکن ان مخصوص محاورات سے چونکہ عوام کے جذبات وخیالات کی ترجمانی ہوتی ہے اس لیے دنیائے ادب چاہے انھیں خود استعمال نہ کرے لیکن انھیں محفوظ رکھنے کی کوشش کرتی ہے اور اس وقت شاید ہی کوئی ملک ایسا ہوگا جہاں عوام کے محاورات ضرب الامثال اور گیت وغیرہ کتابی صورت میں محفوظ نہ ہوں۔

غلام ہندوستان میں زبان عوام کا تو ذکر ہی کیا زبان خواص کا بھی کوئی والی وارث نہیں ہر شخص کو کھلا لائسنس ہے جس طرح چاہے زبان کو بچوں کا گھروندا بنائے۔ ادیب انشا پرداز کی ڈگری حاصل کرنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ زبان سے جس طرح چاہو کھیلو۔ اس کی گردن کو کند چھری سے خوب رہیتو۔ دو چار الٹے سیدھے مضمون لکھکر ادیب انشا پرداز بن جاؤ۔ کس میں جرأت ہے جو تمہاری ادبیت وانشا پردازی کو چیلنج کرسکے۔

ہندوستانی عوام کی زبانوں پر بھی بعض مخصوص محاورات وضرب الامثال ہیں۔ جن سے اُن کے جذبات وخیالات کی بہترین ترجمانی ہوتی ہے۔ مثلاً جب کوئی بازاری آدمی اپنے کسی بے تکلف دوست سے کہتا ہے کہ ارے یار تو تڑا انٹی مار ہے! چاہے دنیائے ادب انٹی مار، کو غیر فصیح یا سوقیانہ محاورہ قرار دے لیکن اس سے جہلاء کے دلپسند مشغلہ قمار بازی کی ایک اصطلاح ظاہر ہوتی ہے کیونکہ سوقیانہ محاورے میں جوا کھیلتے وقت کوڑیاں چرانے یا چھپانے والے کو انٹی مار کہتے ہیں۔ دہلی میں کرخنداروں کی زبان بہت دلچسپ ہوتی ہے اور مجھے مسرت ہے کہ دلی کے ایک ادیب مسٹر منی نے نرالی اُردو کے نام سے کرخنداروں کے محاورات جمع کرکے اور لٹریچر کی ایک مفید خدمات انجام دی ہے۔ جب آپ نرالی اُردو کے مضامین پڑھیں تو دہلی کے کرخنداروں کی مخصوص معاشرت اور دلچسپ مراسم کا نقشہ آپ کی نظروں کے سامنے آجائیگا اسطرح اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عورتوں کی بھی ایک زبان ہے۔ ہماری بہنیں اکثر ایسی ضرب الامثال اور محاورے استعمال کرتی ہیں جو ادبی حیثیت سے محروم ہونے کے باوجود عورتوں کے جذبات وخیالات کی بہترین ترجمانی کرتے ہیں۔ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ ہوں

کھانا پکانے کا شوق نسوانی فطرت میں شامل ہے ننھی ننھی بچیوں کو دیکھئے چولہا۔ ہانڈی۔ چمچے وغیرہ کے کھلونے ضرور خریدیں گی۔ اور اپنی سہیلیوں کے ساتھ ہنڈکلیاں، پکائیں گی۔ صاحب استطاعت گھرانوں میں بھی جہاں ملازموں اور خادماؤں کی کمی نہیں ہوتی گھر کی ملکہ کو گرمی کے موسم میں بھی باورچی خانہ میں قدم رکھے بغیر قرار نہیں ہوتا وہ خادماؤں کو ہدایت کریگی۔ پکنے میں پتیلیاں دیکھے گی اور اب اوقات کوئی نہ کوئی چیز اپنے ہاتھ سے خود تیار کریگی اس فطرت نسوانی کو حسب ذیل زنانہ ضرب المثل میں کس خوبی کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے

اپنے ہاتھ کے بل بل جائیے۔ جیسا من ہو ویسا کھائیے

(انجام دہلی)

بچوں کی دنیا

روپے کی آپ بیتی!

(از جناب مسٹر سلطان احمد صاحب کلکتوی)

میں ایک دن بازار سے آیا کچھ تھکا ہوا تھا۔ آتے ہی آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں میں نے محسوس کیا کہ مجھے گرمی لگ رہی ہے۔ اور میں نے اپنا کوٹ اُتار کر میز کی طرف پھینک دیا۔ اتفاق سے اس میں سے دو روپے نکل کر زمین پر نیچے گر پڑے۔ اُن کے گرنے سے میرے کان میں ایک روپے کی اچھی آواز آئی اور دوسرے کی کچھ دھیمی میں فوراً تاڑ گیا۔ کہ اُن میں ایک روپیہ کھوٹا ہے اور یہ کھوٹا روپیہ مجھکو مٹھائی والے نے دیا ہے۔ چنانچہ میں نے پھر دوبارہ غصے سے اُن کو زمین پر دے مارا۔ اور کھوٹے روپے کو دیکھکر کوسنے لگا۔ برا بھلا کہنے سے کھوٹے روپے کو بہت غصہ آیا۔ اور وہ کڑک کر بولا۔ ذرا ٹھہریئے آپ مجھکو برا بھلا کیوں کہتے ہیں۔ اگر آپ میری دکھ بھری کہانی سنیں تو حیران رہ جائیں۔

میں نے کہا سناؤ۔ اس پر کھوٹے روپے نے اپنی دکھ بھری کہانی اس طرح کہنا شروع کی۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ دریائے چناب کے کنارے ایک چاندی کی کان ہے۔ بہت دن ہوئے ایک دن سرکار کے ظالم کارندوں نے مجھے میری مادرِ وطن سے جدا کر دیا۔ میں ہزار رویا پیٹا۔ اُن کی منتیں کی لیکن اُن بے دردوں پر میری اس آہ وزاری کا چندا اثر نہ ہوا۔ وہاں سے گاڑی میں سوار کرکے مجھے کلکتہ لایا گیا۔ اس وقت میں دیکھنے میں نہایت بدصورت تھا۔ جو بھی مجھے دیکھتا۔ گھن کھاتا۔ کلکتہ میں میرا قیام ایک عظیم الشان کارخانے میں تھا۔ غالباً جسے آپ ٹکسال گھر کہتے ہیں۔ . . . کیوں ٹھیک ہے نہ ہاں تو سنیے وہاں مجھے بھڑکتی آگ پر رکھے ہوئے ایک کڑھاہے میں تنہا بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا۔ کچھ نہ پوچھو میری کیا حالت تھی۔ میرا اپنا وجود ہی مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔ شدت حرارت سے میں اندر ہی اندر جلا جاتا تھا لیکن میں بچپن ہی سے باحیا اور خوددار تھا۔ میں اپنی زبان پر شکوہ شکایت کا ایک حرف تک نہ لایا۔ اس وقت میری یہ حالت تھی۔ کہ شرم سے پانی پانی ہوا جاتا تھا وہاں سے علیحدہ کرکے مجھے سانچوں میں ڈالا گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں مجھے اس تکلیف سے بھی نجات ملگئی اور مجھے اُن سانچوں سے باہر نکالا گیا جونہی کہ میری نظر اپنے آپ پر پڑی میں خوشی میں پھولا نہ سمایا۔ مجھے گزشتہ دنوں کی یاد تک بھول گئی۔

اس وقت میں چاندی کا ایک گول خوبصورت اور چمکدار مجسمہ تھا۔ دیکھنے والے میری بناوٹ اور زیبائش پر عش عش کرا اٹھے۔ میں جی ہی جی میں پھولا نہ سماتا تھا میری پیٹھ پر بادشاہ کی خوبصورت تصویر منقش تھی پھر مجھکو بنک بھیجا گیا۔ میری خوبصورتی کو دیکھکر ہر کوئی مجھے لینے کو دوڑتا۔ لیکن میں آدمی کے گندے ہاتھوں میں جانے سے گھبراتا تھا۔ اس وقت میں غرور کی وجہ سے کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا کچھ عرصہ بعد ایک آدمی بنک میں آیا اور ایک سو سولہ روپے کا چیک بنک کے منیجر کو دیا۔

چنانچہ منیجر صاحب نے ایکسو سولہ روپے کے ساتھ مجھے بھی اس آدمی کے حوالے کر دیا۔ وہ مجھے لیکر اپنے گھر آیا اور مجھے نکال کر اپنے بچوں کا دل بہلانے کیلئے دے دیا۔ اتفاق سے اس بچے نے مجھکو زور سے زمین پر پٹک دیا۔ جس سے میں چیخ گیا۔ بچے کا باپ وہیں تھا اس نے میری آواز سنکر سمجھا لیا کہ میں خراب ہو گیا ہوں وہ فوراً مجھے مٹھائی والے کو دے آیا۔ اس مٹھائی والے نے جب دوات کو مجھے دیکھا تو دل میں ٹھان لی کہ جسطرح بھی ہو اسکو کسی کے سر تھوپنا چاہیے اس نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا۔ اب جہاں میں جاتا ہوں۔ سب مجھے ٹھکرا دیتے ہیں۔ ایک بچے کی شوخی نے مجھے برباد کر دیا۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ مجھے اپنے پاس رکھ لیں میں تو اس دنیا سے بیزار ہو گیا ہوں روپے کی رام کہانی سنکر میں بہت حیران ہوا۔ اور اُسے اپنے پاس رکھ لیا اب بھی وہ بدنصیب روپیہ میرے پاس پڑا ہے۔

پردۂ فلم

یتیم کمرۂ تدوین میں

سنٹرل اسٹوڈیوز کا دوسرا گہربار دلنشین بار جذباتی شاہکار یتیم جسکو مشہور جذباتی افسانہ نگار مسٹر ضیا سرحدی نے ڈائرکٹ کیا ہے کمرۂ تدوین کی نذر ہو چکا ہے اور مستقبل قریب میں پردۂ سیمیں پر صوفشاں ہو کر پرکھ کی طرح غیر فانی شہرت و کامیابی حاصل کریگا اس فلم میں مشہور مسلّمہ ومغنیہ للتا پوار۔ چندر پربھا ڈیوڈ۔ الیعقوب اوودے کمار۔ ثریا بڈھوا۔ ڈرانی۔ ایم ڈبلیو خان ای۔ بلیموریا اور ٹی۔ این۔ جارجی کے کارنامے قابل دید ہوں گے۔ تاریخ افتتاح کا بےچینی سے انتظار کیجئے۔

"ایک دن کا سلطان"

پکار سکندر اور پرتھوی دیر جیسے عظیم الشان فلموں کے عظیم المرتبت ہدایت کار مسٹر سہراب مودی آجکل، ہندوستان کی تواریخ کا لب لباب دورِ مغلیہ کا ایک عظیم الشان تواریخی شاہکار ایک دن کا سلطان فلمانے کی شاہانہ تیاریوں میں ہمہ تن مصروف ہیں جسکے لیے ملک کے مشہور ترین اداکاروں کو منتخب کیا گیا ہے یہ شاہکار کتنا عظیم الشان وکامیاب ہوگا اس راز کو آپ لسان الغیب حضرت حافظ شیرازی کے اس منظوم قول میں دیکھیے ارشاد ہوتا ہے

نفسِ بادِ صبا مشک فشاں خواہد شد
عالم پیر دگر بار جواں خواہد شد

مسٹر چرچل کا نمائندہ بمبئی میں!

بمبئی ۲۷ر جنوری وزیر اعظم مسٹر چرچل کے ذاتی نمائندہ لفٹنٹ جنرل ہے۔ ایس کونگ یہاں پہونچ گئے ہیں انھوں نے ایک انٹرویو میں کہا میں یہاں اس لیے آیا ہوں کہ لارڈ منٹر کی سفارشوں پر کامیابی سے عمل ہو میں کوئی اور رپورٹ تیار کرنے نہیں آیا ہوں

طالبعلموں کو مہاتما جی کا پیغام

ناگپور ۲۷ر جنوری آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانگریس کے نمائندہ مسٹر پرہلاد مہتہ نے مہاتما جی سے طالب علموں کے فرض کے بارے میں پوچھا تو مہاتما جی نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ طالب علم ان مسئلوں کا گہرا مطالعہ کریں جو قوم کے سامنے اس وقت موجود ہیں طالب علموں کو دوسروں پر الزام لگانے میں وقت خراب نہیں کرنا چاہیے بلکہ تعمیری کاموں کے ذریعہ خاموشی سے قوم کی خدمت کرنا چاہیئے۔

کمیونسٹوں کو لیگ سے نکال دیا جائے

لاہور ۲۵ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں جو تعطیلات ایسٹر میں لاہور میں منعقد ہوگا ایک قرارداد پیش کی جائے گی جس میں کمیونسٹوں کو مسلم لیگ سے نکال دینے کا اعلان کیا جائے گا۔

پروفیسر عبدالباری گرفتار

پٹنہ ۲۸ر جنوری پروفیسر عبدالباری ڈپٹی اسپیکر بہار اسمبلی کو آج صبح پٹنہ میں اپنے مکان پر گرفتار کر لیا گیا اُن سے پہلے ان پر جو پابندیاں لگائی گئی تھیں ان کی خلاف ورزی کی بنا پر یہ گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

اُڑیسہ میں کانگریسیوں پر پابندی

کٹک ۲۷ر جنوری مسٹر نبے چندر داس کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ کپتان پولیس گنجم کی اجازت حاصل کیے بغیر برہام پور کی میونسپل حدود سے باہر نہ جائیں مسٹر جگل کشور پانی گرہی کو اسطرح بارگیڈی کے علاقہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

فرانس کی امداد

پیرس ۲۷ر جنوری امریکہ پچاس جہاز فرانس کو برائے استعمال دینے والا ہے اس کے علاوہ فرانس کو اور بھی ۴ جہاز دیئے جائیں گے تاکہ وہ امریکہ سے خرید سکے

اقوال زریں

میرا یہ ہرگز اعتقاد نہیں کہ خدا نے چند بوٹ پہنے ہوئے اور مہمیز لگائے ہوئے آدمیوں کو سوار اور کروڑہا مخلوق کو زین و لگام سے آراستہ گھوڑے بنا کے اُن کی سواری کے لیے پیدا کیا ہے۔ (رمبولڈ)

امارت کے تین دور ہوتے ہیں (۱) فوقیت کا (۲) حقوق کا (۳) شیخی کا، پہلے دور سے گذر کر امرار دوسرے میں ذلیل اور تیسرے میں فنا ہو جاتے ہیں (اشنو بریان)

انتخاب صحیح کا معیار یہ ہے کہ آدمی اس انتخاب سے کتنا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ (ریمب)

اس دنیا میں نیکیوں سے زیادہ ہم کو برائیوں میں انتخاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ (کولٹن)

اگر دو بدیوں میں انتخاب ہو تو کوئی بدی پسند نہ کرو اور دو نیکیوں میں ہو تو دونوں پسند کرو

ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض بچوں کے ساتھ یہ ہے کہ اُن کو خوش اور مسرور رکھیں اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو بچوں پر سخت ظلم کیا جس کی تلافی کبھی نہیں ہو سکتی۔

جو چیز سب سے بہتر اور سب سے عقلمند آدمی اپنے بچے کے لیے چاہے وہی ایک جماعت کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کے لیے بھی چاہیں۔

(جان ڈیوی)

صبح تبسم

جج تمہارے خلاف بیک وقت دو عورتوں سے شادی کرنیکا جو الزام لگایا گیا تھا اس کا ثبوت نہ پاکر میں تمھیں گھر جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

ملزم۔ مگر مجھے اب غلطی نہیں کرنی چاہیے بتا دیجئے کہ پہلی بیوی کے گھر جاؤں یا دوسری کے۔

تم نے اپنی کار کی ایک طرف سرخ اور دوسری طرف نیلی کیوں رنگوائی ہے؟

تاکہ جب کبھی حادثہ کا کوئی مقدمہ چلے تو گواہ ایک دوسرے کی تردید خود ہی کریں۔

مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ملزم کے وکیل نے جو بحث کر رہا تھا جج کی توجہ مبذول کرانے کے لیے کہا۔

دیکھئے حضور! جیوری کے ایک ممبر اس وقت خراٹے لے رہے ہیں۔

جج۔ اگر تم غلط بحث کرو تو اس میں اس بیچارے کا کیا قصور ہے؟

جج۔ تمہارے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہوا اس لیے تم کو اب رہا کیا جاتا ہے۔

ملزم۔ لیکن حضور مجھے دو ہفتہ تک جو حراست میں رکھا گیا ہے اس کے عوض میں کوئی چھوٹا سا جرم کر سکتا ہوں۔

راہگیر:۔ (لڑکے سے) یہ سڑک کہاں جاتی ہے؟

لڑکا:۔ یہ بیچاری تو کہیں بھی نہیں جاتی یہیں پر رہتی ہے۔

دلچسپ معلومات

جنوبی امریکہ میں ایک درخت ہوتا ہے جسے وہاں کے لوگ دودھ کا درخت کہتے ہیں۔ یہ پہاڑی یا پتھریلی چٹانوں پر پیدا ہوتا ہے اس کی جڑیں عام طور پر زمین میں گھسنے کی بجائے اِدھر اُدھر پھیلتی رہتی ہیں اس کی پتاں سوکھی اور چمڑے جیسی ہوتی ہیں اگر اس کے تنے میں ذرا سا بھی چھید کیا جائے تو میٹھا سفید دودھ نکل آتا ہے۔

سرجان فیڈبول ایک ایسے درخت کا ذکر کرتے ہیں جس کی ڈالیوں سے لمبی لمبی شاخیں نکلتی ہیں جن کے سروں پر اس کا پھل لٹکا رہتا ہے یہ پھل دور سے دیکھنے میں بھیڑ یا بکری کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

سمندر کی زیادہ سے زیادہ گہرائی اور پہاڑوں کی زیادہ سے زیادہ اونچائی برابر ہیں کوہ ایورسٹ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی تقریباً ۳۰ ہزار فٹ اونچی ہے اور بحرالکاہل یعنی پیسفک سمندر کی سب سے زیادہ گہرائی بھی ۳۰ ہزار فٹ سے کچھ زیادہ ہے

دنیا کے پانچوں براعظموں کی زمین یکساں ہموار نہیں ہے زمین کہیں اونچی ہے اور کہیں نیچی امریکہ یورپ کی طرف افریقہ اور آسٹریلیا پچھم کی طرف ایشیا اور یورپ شمال کی طرف ڈھالو ہیں اسی وجہ سے امریکہ افریقہ اور یورپ کے زیادہ تر دریا بحر اٹلانٹک میں گرتے ہیں ایشیا کے دریا اکثر بحر شمالی میں گرتے ہیں۔ پانی ہمیشہ ڈھال کی طرف بہتا ہے۔

افسانہ

سُرخ لکیریں

(از جناب رشدی بھوپالی)

وہ کمرے کی قرمزی روشنی میں صوفے پر آرام سے لیٹی ہوئی تھی اس کی کہنیاں کھلی ہوئی تھیں جو سرد ہوا کی سرسراہٹ سے ٹھنڈی ہوگئی تھیں اسکی ساری ایک طرف ڈھلک گئی تھی —— اس کی آنکھیں غنودگی کی وجہ سے بوجھل ہو رہی تھیں کبھی وہ ایک دم آنکھیں کھول دیتی اور کبھی ایک جھٹکے کے ساتھ اُس کی بڑی بڑی آنکھیں بند ہو جاتیں، جیسے وہ نیند کے خمار سے دبی جا رہی ہوں صوفے کے ایک سرے پر ایک نانہ رسالہ کھلا ہوا پڑا تھا۔

سروج کا دل رسالہ پڑھنے میں نہیں لگ رہا تھا —— اسے اس وقت دراصل کوئی چیز اچھی معلوم نہیں ہو رہی تھی وہ بے چینی اور تنہائی کے شدید احساس کا بار اپنے میں پا رہی تھی ——

اب اسے اس کا افسوس ہو رہا تھا کہ کیوں اُس نے اپنی ملازمہ کو سمول سے پہلے جانے دیا مگر اُسے معلوم نہ تھا کہ پربھاکر کو اتنی دیر ہو جائے گی، باہر تیز و تند ہوا چل رہی تھی جس کی مدھم آواز اور چرچراہٹ اس کی تنہائی میں اور اضافہ کر رہی تھی۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی اور ریڈیو کو بند کر دیا۔ گھڑی پر نظر ڈالتے ہی اس کی نبض کی حرکت تیز ہوگئی۔

—— ½ ۱۰ بج گئے۔

دروازے پر زور کی آواز سنائی دی۔ سروج چونک کر اٹھ بیٹھی،

یہ کون ہو سکتا ہے؟ اتنی رات گئے یہ یقیناً اُس کا شوہر نہیں کیونکہ پربھاکر آہستہ آہستہ دستک دیتا ہے پھر دھیرے سے کہتا ہے سروج، پتہ نہیں یہ کس کی دستک ہو سکتی تھی۔ قبل اس کے کہ وہ اس دستک کا جواب دے یا اسے نظر انداز کرنے کا فیصلہ کرے دستک کی آواز تیز ہوگئی۔

خاموش نہیں بیٹھ سکی، اُس نے سوچ لیا وہ آئے دو کون آتا ہے۔ وہ دروازے کے قریب گئی اور گرجدار آواز میں کہا۔

کون ہے؟

رمیش، ایک کرخت آواز آئی۔

یہ پربھاکر کا چچا زاد بھائی تھا شیر مہ اور ضدی سروج نے دروازہ کھولا تو اس کی جان میں جان آئی ایک طویل القامت اور فربہ نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں اخبار دبا ہوا تھا اس کے سر کے بالوں سے بہت تیز خوشبو آ رہی تھی اور آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

سروج کی نظری نفرت حقیقی خوف میں تبدیل ہوگئی کیونکہ سارے کمرے میں شراب کی ہلکی ہلکی بو اس کے آتے ہی پھیل گئی تھی اور اس کی پیشانی بائیں گال تک پھیلتی ہوئی سرخ لکیروں نے ساری داستان مکمل کر دی تھی، خوب تو خاندان کا یہ صدقہ کا بکرا شراب کے نشہ میں چور تھا سرخ لکیریں چاقو کے زخم کی تھیں، بالکل تازہ زخم جس سے خون بہہ رہا تھا۔

تمھارے بھائی ابھی تک نہیں آئے ہیں رمیش سروج نے بے التفاتی سے کہا۔

مجھے معلوم ہے رمیش نے روشنی کے پاس ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

سب انسپکٹر ہوتے بھی بڑے مصروف لوگ ہیں وہ مسکرایا۔

تمھارے بھائی انسپکٹر پولیس ہیں، اگر تم جاننا چاہتے ہو، سروج نے فخر کے ساتھ اس کی غلطی کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

اگر مجھے صحیح یاد آتا ہے رمیش سروج نے مزید کہا تمہارے بھائی نے تم سے کہا تھا کہ اسکی دہلیز پر قدم نہ رکھوں، رمیش نے نہایت بے شرمی سے کہا بھابی! زیادہ عرصہ تک شاکی نہیں رہتے اور اب تو میں ایک مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔

لیکن شاید یہ بالکل انوکھی بات ہے میرا ایک ایسے جھگڑا ہو گیا ہے۔

کسی شرابی سے سروج نے فوراً کہا۔

تمھارے گال کی خراش اس کا ثبوت ہے۔

میں اس خراش ہی کے متعلق تو کہہ رہا ہوں اُس نے کہا اور ایک سگرٹ سلگالی۔ ہاں تو جھگڑا بہت سخت ہوا۔ میرے سنبھلنے سے قبل ہی اُس نے چاقو پکڑ لیا اور مجھ پر ٹوٹ پڑا چاقو سے میرے چہرے پر سرخ لکیریں بن گئیں اور خون بہتا نظر آنے لگا۔ میں سنبھل کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اُس کے ہاتھ سے چاقو چھین لیا اُس نے سگرٹ کا زور سے کش لیا۔ سروج اپنے تصور میں کانپ رہی تھی۔

تو تمھارا یہ مطلب ہے کہ تم نے اسے مار ڈالا۔

رمیش نے اخبار کھولا اور ایک خاص صفحہ موڑ کر اُس کے چہرے کے قریب کر دیا۔

پڑھیے! اسے اُس نے گھگھیر آواز سے کہا۔ جب سروج نے ساری داستان پڑھ لی تو اُس کا تمام جسم لرز گیا جلی سرخی تھی قاتل فرار ہو گیا، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کمرہ میں ناچ رہی ہے اس سرخی کے نیچے لکھا تھا۔

آج شام مورس اسٹریٹ کے سکریٹری شراب خانہ میں ایک ادھیڑ عمر کا سیٹھ قتل کر دیا گیا پولیس قاتل کی تلاش میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ ایک طویل القامت نوجوان ہے اور اس کی پیشانی سے گال تک دو سرخ لکیریں بنی ہوئی ہیں جو چاقو کی خراش معلوم ہوتی ہے۔

اخبار سروج کے ہاتھ سے نیچے گر گیا اس نے رمیش کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا جس کی پیشانی سے گال تک دو سرخ لکیریں صاف نظر آ رہی تھیں۔

رمیش تم یہاں کیوں آگئے، سروج نے لفظ "یہاں" پر زور دیتے ہوئے کہا۔ یقیناً تم جانتے ہو پولیس یہاں آ پہونچے گی۔ رمیش کانپ سا گیا۔

میں یہاں کیوں آیا ہوں، تم جانتی ہو، پولیس تعاقب کر رہی ہے اور میں چھپا چھپا پھر رہا ہوں اور تم یہ بھی جانتی ہو بیاری بہن کہ فراری کے لیے روپیہ کی ضرورت ہے اور وہ میرے پاس ہے نہیں میں نے خیال کیا،

سروج نے اپنا سر ہلایا۔

افسوس رمیش میرے پاس روپیہ نہیں اگر ہوتا تو میں تمہاری مدد کرنے سے ذرا بھی دریغ نہیں کرتی،، تم بھائی کے آنے سے پہلے ہی چلے جاؤ۔

رمیش کے ہونٹ ایک خط مستقیم بن کر رہ گئے۔ اُس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے خون و دحشت ٹپکنے لگی!

بہن تم جانتی ہو قاتل بہت ہی ضدی ہوتا ہے۔ اُس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا، جس بات پر اڑ جائیں اُسے پوری کرا کے ہی چھوڑتے ہیں

یہ دھمکی سن کر وہ پاؤں تک لرز گئی اور اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔

رمیش آخر تمہارا مطلب کیا ہے۔

ہاں تو سنئے اُس نے جھلا کر کہا۔ مجھے کچھ روپے دیدو پھر میں تمھیں اپنی صورت کبھی نہیں دکھاؤں گا، بہر حال میرے خیال سے آپ یہ کبھی گوارا نہیں کریں گی کہ پولیس یہ خیال کرے کہ پربھاکر نے اپنے چچا زاد بھائی کو یہ جانتے ہوئے کہ وہ قاتل ہے اپنے گھر میں پناہ دی۔ میرا یہاں قیام پربھاکر کی زندگی کو برباد کر دیگا اور پھر کون جانتا ہے۔

اچھا ٹھہرو۔ سروج نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا میں تمہارے لیے کچھ روپے لاتی ہوں تم فوراً چلے جاؤ اور اپنے

بھائی کو اس مصیبت میں نہ ڈالو تو میں اس کا وعدہ کرتا ہوں کہ [illegible] چلا جاؤنگا سروج کا خیال آیا کہ اس کے شوہر نے اُسے یہ کہکر کچھ روپے دیے تھے کہ اس میں سے ایک بھی خرچ نہ کیا جائے وہ فوراً اپنے صندوق کیطرف لپکی اور نوٹوں کا بنڈل اس میں سے نکال لیا۔ تو جو کچھ میں دے سکتی تھی یہ ہے اس نے کہا اب تم چلے جاؤ۔

رمیش نے بغیر گنے نوٹوں کا بنڈل جیب میں رکھ لیا اور کمرے سے نکل گیا۔ سروج لڑکھڑا کر اپنے بستر پر گر پڑی، وہ ابھی تک کانپ رہی تھی اس کے حواس ابھی تک منتشر تھے ایک گھنٹہ بعد پربھاکر آیا اس وقت بھی سروج کی وہی کیفیت تھی۔

کیا بات ہے سروج؟ اس نے سروج کو اپنے آغوش میں لیتے ہوئے کہا۔ دروازہ ابھی تک کھلا ہے اور تم کانپ کیوں رہی ہو،

آخر کچھ بتاؤ تو معاملہ کیا ہے۔؟

سروج نے تمام واقعات سنا دیے۔

او خدا پربھاکر نے کہا جب سروج یہ سارا ماجرا سنا چکی!

اس بدمعاش کو ایک دن اچھی طرح مزا چکھنا پڑے گا لیکن تم نے روپیہ کس لیے دے دیا۔

میں تو کبھی اُسے روپے نہیں دیتی سروج نے کہا اگر وہ یہ نہ کہتا کہ آپ ایک مجرم کو پناہ دینے کے الزام میں پھنس جائینگے۔ میں نے اسے نوٹوں کا وہ بنڈل دے دیا جو آج صبح آپ نے مجھے دیا تھا۔ آپ جبرا کوئی بھی زیور فروخت کرکے روپے حاصل کرسکتے ہیں۔

وہ بنڈل جو میں نے تمہیں دیا تھا؟ اس نے پوچھا

"ہاں!"

ارے بیوقوف پربھاکر نے ——— کہا وہ اصلی نوٹ تھوڑی ہی تھے۔

کیا وہ جعلی نوٹ تھے واقعی؟

ہاں انہیں کل ہی ایک قمار خانے پر چھاپے کے دوران میں ضبط کیا گیا تھا۔

اور وہ گاؤدی پہلا نوٹ بھنانے پر ہی پکڑ لیا جائے گا، نوٹوں کی پوری تفصیل اور ان کے نمبروں سے پولیس کو مطلع کردیا گیا ہے۔

مجھے اس بیوقوف پر بہت افسوس آتا ہے! سروج نے رمیش سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا۔ پربھاکر کے مکان سے ایک میل کے فاصلے پر ایک تاریک محلے کے دھندلے کمرہ میں ایک طویل القامت نوجوان آئینہ کے سامنے کھڑا ایک لمبی خراش کو صاف کررہا تھا۔ وہ سرخ لکیریں جو اس کی پیشانی سے بائیں رخسار تک پھیلی ہوئی تھیں۔

یہ بڑے شرم کی بات ہے رمیش نے اپنے آپ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا کہ میں نے ایک بھولی بھالی لڑکی کو دھوکا دیا مگر کیا کیا جائے زندہ رہنے کے لیے ایسی حیلہ سازیاں ہی کام دیتی ہیں روپے کے لیے محنت سے زیادہ خوش تدبیری کی ضرورت ہے بیچاری سروج اور پربھاکر! اونہہ اسکی کسے پروا ہے۔

"شاعر"

امریکہ کی سینٹ کمیٹی نے مسٹر ہنری والیس کو سکریٹری آف کامرس مقرر کیے جانے کی تجویز کے مقابلہ میں ۱۴ ووٹوں سے مسترد کردی ہے

امریکہ کے رویہ نے ہندوستان کو مایوس کردیا

واشنگٹن ۲۸ر جنوری نیویارک سے کل یہاں پہونچنے پر مسز وجے لکشمی پنڈت نے ہندوستان کے متعلق اپنا رویہ واضح نہ کرنے پر امریکہ کی پرزور مذمت کی آپ نے رائٹر سے کہا کہ ہندوستان امریکہ سے بہت زیادہ مایوس ہوا ہے ہم ہندوستان والے قوی امید رکھتے تھے کہ ہندوستان کے متعلق اپنی پوزیشن کے بارے میں امریکہ ضرور کوئی بیان دیگا۔ صدر روزویلٹ کی خاموشی حیرت انگیز ہے امریکہ کو ایک بات یقینی طور پر کہہ دینا چاہیے وہ یہ کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو فوراً ہی رہا کردینا چاہیے۔

چند روز کے بعد مسز پنڈت نیویارک اور بوسٹن جائینگی آپ تمام امریکہ کا دورہ کریں گی اور جو تقریباً ۲ ہفتہ تک جاری رہے گا۔

آٹھ روز میں لڑائی کا فیصلہ ہوجائیگا

سٹاک ہام ۲۹ر جنوری اگلے آٹھ روز میں لڑائی کا فیصلہ ہوجائے گا یہ ہے وہ رائے جو جرمن اخبار یونلسر زیٹنگ نے ظاہر کی ہے اخبار لکھتا ہے کہ ہمارے پاس بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ ہمارے پاس یورال نہیں دیوار روس میں پہاڑوں کا سلسلہ ہے جو بچاؤ کے لیے بہت اچھا ہے نہ ہمارے پاس اچھی پہاڑیاں ہیں جہاں ہم اس وقت تک کے لیے چلے جائیں جب تک کہ دشمن تھک نہ جائے۔

روس نے جرمنی کی صلح کی پیشکش نامنظور کردی!!

لندن ۲۶ر جنوری یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے کہ ہٹلر کے ہیڈکوارٹر میں جرمن ہائی کمان کی میٹنگ کے بعد روس سے صلح کی پیشکش کی گئی اس کا جواب روس کے سرکاری اخبار پروڈا نے دیدیا ہے اس نے لکھا ہے کہ اس دفعہ ہم غیر مصدقہ آمیز صلح کے دھوکہ میں نہیں آئینگے ہم برلن پر اپنا کوچ جاری رکھیں گے چونکہ پوربی مورچہ پر لڑائی کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے اس لیے نازی جرنل سٹاف لڑائی کو اس سے پہلے ختم کردینا چاہتا ہے کہ لڑائی جرمنی پر ناقابل برداشت تباہی ڈھائے۔ جرمنی میں سیاسی سازش کی پہلی خبر پہلے تین روز ہوئے لندن پہونچی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نازی ہائی کمان ہتھیار ڈالنے کی تمام شرطیں ماننے کے لیے تیار ہے سوائے ایک شرط کے اس کا مطالبہ یہ ہے کہ روسی فوج کو جہاں کا تہاں روک دیا جائے اس نے یہ مان لیا ہے کہ جرمنی میں ایک نئی حکومت قائم کردی جائے جو اتحادیوں کو پسند ہو۔ نازی تمام ہتھیاربندی موقوف کرنے اور دوسرے تمام کارخانوں کو بند کرنے کے لیے تیار ہیں وہ اپنا ہوائی اور سمندری بیڑہ بھی کمیشن کے سپرد کرنے کو تیار ہیں صلح کی پیشکش جرمنی کے ایک بہت بڑے افسر نے غالباً چیف آف جنرل سٹاف نے کی تھی۔

لندن میں بھی ہندوستان کا یوم آزادی منایا گیا!

لندن ۲۶ر جنوری لندن میں بھی ہندوستان کا یوم آزادی منایا گیا میرز ہیری پولٹ اور پالم دت نے اس موقع پر ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کا یوم آزادی تمام دنیا کو اس بات کی یاد دلاتا ہے کہ آزادی کے مقاصد کا اطلاق ہندوستان پر بھی ہونا چاہیے تاکہ ایک آزاد ہندوستان جمہوری قوموں کی فتح کی لڑائی میں پورا پورا حصہ لے سکے پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کو رہا کرکے ہندوستان کے سیاسی جمود ختم کرنا چاہیے اس بیان کے ذریعہ لیبر پارٹی کو ہندوستان کے متعلق پالیسی تبدیل کرنے کے متعلق اس کے ریزولیوشن کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔

پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ میں یوم آزادی پر ہندوستان اور ہندوستانیوں کو اپنی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ میرا خواہش ہے کہ ایک آزاد ہندوستان ایک آزاد برطانیہ کی بنیادی شرط ہے ڈاکٹر ڈی۔ این۔ پرٹ نے اپنے پیغام میں کہا کہ میں یوم آزادی پر ہندوستان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اتحادی قوموں کی فوجیں یورپ میں فتح کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں اس کے ساتھ ہی جاپان کے خلاف لڑائی جیتنے کی ضرورت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے اس کے لیے ہمیں ہندوستانیوں کا پورا پورا سہیوگ حاصل ہونا چاہیے۔

لارڈ واسٹرابولگی نے کہا کہ ہندوستان کے یوم آزادی پر میں ہندوستان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں میں اس وقت کے انتظار میں ہوں جو کہ بہت دور نہیں ہے جبکہ ہندوستانیوں کو اپنے گھر کا خود انتظام کرنے کا اختیار ہوگا، ہندوستانی فوج نے اس لڑائی میں جو شاندار کارنامے دکھلاتے ہیں وہ قابل تعریف ہیں ہندوستان کا سیاسی مسئلہ طے ہونے سے ہندوستان جاپان کے خلاف زیادہ امداد کرسکیگا۔ اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں کانگریسی لیڈروں کو فوراً ہی رہا کردیتا تاکہ ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیاں ملکر سمجھوتہ کرسکیں۔

مدراس میں مسلم مجلس کا قیام

مدراس ۲۷ر جنوری گذشتہ چند ہفتہ یہاں صوبہ کے قوم پرور مسلمانوں کا جلسہ ہوا جس میں آل انڈیا مسلم مجلس کی صوبائی شاخ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا صوبائی مجلس کے عہدیدار اور مجلس عاملہ کا انتخاب کیا گیا، مجلس کے صدر نے اپنی تقریر میں کہا کہ مقامی لیگ کی رہنمائی کو قابل اور ایماندار ہاتھوں میں ہے مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لیگ کا راستہ غلط ہے اس لیے ہم عوام کو صحیح راستہ بتلانا چاہتے ہیں اور اس میں ہمیں کامیابی ہوگی۔

روسی اخبار کا انگریزی ایڈیشن ہندوستان آئیگا

بمبئی ۲۷ر جنوری روسی اخبارات جلد ہی انگریزی زبان میں اپنے ایڈیشن شائع کرینگے بمبئی کے کمیونسٹ حلقوں کا کہنا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ دنیا کو اسکی خارجی پالیسی کا اچھی طرح علم ہونا چاہیے اس طرف پہلا قدم یہ ہے کہ روسی اخبار وار اینڈ ورکرز کا انگریزی ایڈیشن شائع کیا جائے [illegible] اور اسکی [illegible] کا بیان ہے ہندوستان [illegible] سوویٹ حکومت نے اب یہ پالیسی اختیار کرلی ہے کہ دوسرے ملکوں کی پالیسی پر نکتہ چینی سفارتی وسیلوں سے نہیں بلکہ اخباروں کے ذریعہ کی جائے چنانچہ امریکہ کی تجارتی پالیسی اور قوم پرست چین اور جاپان اور دوسرے ملکوں پر روسی اخباروں میں نکتہ چینی ہوتی رہی ہے۔

جرمنی کے متعلق اتحادیوں کی اسکیم!

لندن ۲۶ر جنوری کل ہاؤس آف لارڈز میں لڑائی پر بحث کے دوران لارڈ ٹمپل ووڈ نے مطالبہ کیا کہ موسیو سٹالن صدر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کو فوراً ہی ایک بیان شائع کرکے واضح کردینا چاہیے کہ لڑائی کے بعد جرمنی کے ساتھ سلوک کرنے کی ان کی کیا اسکیم ہے بلاشرط ہتھیار ڈالنے کے مطالبہ کا جس کو صاف واضح نہیں کیا گیا ہے یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر گوبلز کو یہ موقع مل گیا ہے کہ انھوں نے اہل جرمنی کے روبرو ایک خوفناک تصویر کھینچنا شروع کردی ہے جو کہ اتحادی جرمنوں کے لیے تیار کررہے ہیں۔

یورپ کے کئی ملکوں میں جو سیاسی جھگڑے چھڑ گئے ہیں ان سے لارڈ ٹمپل ووڈ بہت پریشان ہیں انھوں نے مطالبہ کیا کہ تینوں بڑوں کی جو کانفرنس ہونے والی ہے اس میں ان تمام معاملوں کو طے کرلینا چاہیے۔

لارڈ ایڈیسن نے مطالبہ کیا کہ یو۔ان میں ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے نمائیندوں کو اپنا معاملہ پیش کرنے کا موقعہ ملنا چاہیے کیونکہ ان کو ذمہ دار اخباری نمائندوں سے ملنے کا موقعہ نہیں دیا گیا ہے۔ ڈومینین سکریٹری وسکاونٹ کرین بورن نے جواب دیا کہ تمام مسائل کو التوا میں ڈالنا قابل عمل نہیں ہے اگر گڑبڑ کو مٹانے کے لیے فوری کارروائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ یوروپین سنٹرل کمیٹی قائم کرنے کی تجویز کے بارے میں اسکاونٹ کرین بورن نے اس بارے میں [illegible] آیا متعلقہ حکومتیں پالیسی قائم کرنے کا اختیار اس کمیٹی کو دیدیں گی۔

آپ نے اس بارے میں بھی شبہ ظاہر کیا آیا وہ وقت آگیا ہے جبکہ جرمنی کے متعلق اتحادی اپنی پالیسی کا اعلان کریں گے۔ یوگوسلاویہ کے بارے میں آپ نے کہا کہ اگر حکومت یوگوسلاویہ اور آزاد کرانے والی نیشنل کمیٹی میں سمجھوتہ نہ ہوا تو وہاں سول جنگ چھڑنے کا امکان ہے۔

روس کا سفیر لندن سے ماسکو روانہ ہوگیا ہے

لندن ۲۸ر جنوری لندن سے روسی سفیر موسیو گوسیف ماسکو روانہ ہوگیا ہے یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ وہ مشورہ کے لیے ماسکو گیا ہے گو ماسکو کے سفارتخانہ سے تحقیقی طور پر کچھ معلوم نہیں ہوسکا لیکن خیال ہے کہ وہ مارشل سٹالن پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کی کانفرنس کے بارے میں صلاح مشورہ کرنے گئے ہیں۔ وہ تازہ برطانی رائے کے بارے میں مارشل سٹالن کو [illegible]

حکومت کشمیر کو دھمکی!

جموں ۲۴؍ جنوری نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اگر ریاست کے محکمہ سول سپلائیز اور اقتصادی کنٹرول کو منظم نہ کیا گیا اور اشیا کی مساوی تقسیم کے لیے خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا تو نیشنل کانفرنس ڈائرکٹ ایکشن کریگی۔ نیشنل کانفرنس کا یہ مطالبہ ہے کہ خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کی تقسیم کے لیے غذائی کمیٹیاں مقرر کی جائیں اور بلیک مارکٹ کا خاتمہ کیا جائے ورنہ کانفرنس کے صدر شیخ عبداللہ براہ راست کاروائی کا پروگرام مرتب کریں گے۔ نیشنل کانفرنس کے ذمہ دار حلقے کہہ رہے ہیں کہ اگر صورت حال کے متعلق حکومت نے موزوں اقدام نہ کیا تو وزارت میں اس کا نمایندہ مستعفی ہو جائے گا۔

ہندوستان کے مالکان کارخانہ

نئی دہلی ۲۵؍ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ایک بار پھر تجویز در پیش ہے کہ ہندوستان کے دس مالکان کارخانہ امریکہ اور برطانیہ جائیں یہ لوگ غالباً اپریل میں ہندوستان سے روانہ ہوں گے اس ڈیلیگیشن میں مسٹر جی آر ڈی ٹاٹا سیٹھ گھنشیام داس برلا مسٹر ایں آر سرکار مسٹر کرشن راج ٹھاکرسے مسٹر اصفہانی اور مسٹر کستور بھائی لال بھائی ہوں گے۔

سنگاپور پر ہوائی حملہ

لندن ۲۶؍ جنوری جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ امریکی ہوائی جہازوں نے آج سنگاپور پر حملہ کیا۔ ایک جاپانی اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکہ کے بی ۲۹ قسم کے ہوائی جہاز آج صبح تین بجے سنگاپور پہونچے وہ ایک گھنٹہ بعد پچھم کیطرف چلے گئے

جرمنی میں اجتماعی بھگدڑ!

لندن ۳۰؍ جنوری جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی فوجوں کے جرمنی میں گھس آنے سے لاکھوں جرمن پوربی علاقوں سے پچھم کی طرف بھاگ رہے ہیں اور وہ ۲۰۵-۳۰ میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔

سکاٹ لینڈ انگلستان سے علیحدگی کی حق میں

لندن ۲۳؍ جنوری ایڈنبرا کے اخبار ایوننگ نیوز نے سکاٹ لینڈ کی رائے عامہ کے متعلق گیلپ پول کے نتائج شائع کیے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سکاٹ لینڈ کے لوگوں کی اکثریت اپنے مسائل کا حل کرنے کے لیے اپنی علیحدگی کا رجحان پایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکاٹ لینڈ میں ہوم رول کے لینے کی ایک تحریک پائی جاتی ہے لیکن سکاٹ لینڈ کے قوم پرست چاہتے ہیں کہ سکاٹ لینڈ کو انگلستان سے علیحدہ ملک قرار دیا جائے

لکھنؤ میں مکمل راشننگ

لکھنؤ ۲۴؍ جنوری پہلی مارچ ۱۹۴۵ء سے لکھنؤ میں مکمل راشننگ ہو جائے گا تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں راشن کارڈ تیار ہیں فروری کے دوسرے ہفتہ میں تقسیم کر دیے جائیں گے اسکیم کے مطابق ہر بالغ کو ۴؍ چھٹانک چاول گیہوں ملیگا۔ اگر یہ کافی نہ ہوا تو اسے موٹا اناج مثلاً جوار باجرا وغیرہ کھلے بازار میں خریدنے کی آزادی ہو گی۔ چاول اور گیہوں صرف کنٹرول دوکان پر ملے گا۔

مذہب کی بنا پر قومیت کی تشکیل بے سود

ناگپور ۲۵؍ جنوری نیشنل کالج ناگپور میں تقریر کرتے ہوئے حال میں نواب مرزا یار جنگ ایجنٹ اعلیٰحضرت نظام دکن نے جو دو قوم تھیوری کو لغو قرار دیا تھا اس پر لیگ کے حلقوں میں بڑی نکتہ چینی کیگئی نواب مرزا نے نمایندہ اخبار انٹرویو میں کہا کہ میری تقریر کا موجودہ سیاسیات سے کچھ تعلق نہ تھا میں تو طالب علموں کو یہ ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ دوسرے ملک انہیں ہندوستانی سمجھتے ہیں، ہندو، مسلمان، یا عیسائی نہیں مسلمانوں کو بدیشی سمجھنا ٹھیک نہیں، ہندو مسلمان دونوں مساوات کی بنیاد پر کھڑے ہیں۔ مذہب کی بنا پر قومیت کی تشکیل بے سود ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میری تقریر کو سیاسی رنگ میں دیکھا گیا۔

حکومت جرمنی برلن چھوڑ رہی ہے

اسٹاک ہام ۳۱؍ جنوری برلن سے ایک خبر ملی ہے کہ حکومت جرمنی کے کئی محکمے برلن سے باویریا میں بروودھ نام کے مقام پر لے جائے جا رہے ہیں۔ ہٹلر اپنے پہاڑی قلعہ اور سالز میں ہی رہے گا اور ہملر ابھی تک وارتھون بایر میں ہے۔

اسٹاک ہام ۳۱؍ جنوری برلن سے اخبار مورگن ٹائڈ نجن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن ہائی کمان برلن کو ایک قلعہ بند شہر قرار دے گا۔ اور برلن کے ایک پتھر کا بچاؤ کیا جائے گا۔

آئزن ہوور اور اسٹالن میں رابطہ

نیو یارک ۲۶؍ جنوری نیشنل براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے نامہ نگار ریل ہیورنے امریکہ کے سنسر شدہ ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ جنرل آئزن ہوور نے مارشل اسٹالن سے رابطہ قائم کر لیا ہے یہ پیرس کے ہیڈ کوارٹر سے ابھی واپس آیا ہے اس نے کہا کہ یہ رابطہ تقریباً ایک ہفتہ ہوا قائم ہوا تھا اور اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ اس نے اس سے زیادہ کچھ کہنے سے انکار کیا۔ اس سوال کے جواب میں آیا رابطہ پچھمی اور پوربی مورچہ پر لڑائی میں تعلق پیدا کرنے کے لیے کیا گیا ہے اس نے کہا کہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔

حکومت یو-پی کا بجٹ

لکھنؤ ۳۰؍ جنوری حکومت یو-پی کا ۴۶-۱۹۴۵ء کا بجٹ تیار ہو گیا ہے اس سلسلہ میں سول سکریٹریٹ میں دو روز تک گورنر یو-پی اور ان کے مشیروں میں کانفرنس ہوتی رہی

مسلم یونیورسٹی کے حالات

علی گڈھ ۲۵؍ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد سے ایک کمیشن مسلم یونیورسٹی کے حالات کی تحقیقات کرنے آیا تھا۔ وہ اپنا ابتدائی کام کرنے کے بعد واپس چلا گیا ہے کمیشن نواب اختر یار جنگ بہادر قانونی ایڈیٹر نظام دکن اور نواب غلام احمد خاں بہادر ریٹائرڈ کمشنر پر مشتمل تھا۔ فروری کے تیسرے ہفتہ میں کمیشن پھر آئیگا اور اپنی تحقیقات مکمل کریگا۔

پولینڈ کی حد کا اعلان

لندن ۲۷؍ جنوری لبلن ریڈیو نے آج رات اعلان کیا کہ پولینڈ کی حد دریائے اوڈر تک بڑھا دی جائے گی وہ دن دور نہیں جبکہ ہمارے سلاؤ بھائی جو صدیوں سے جرمن قوم کا شکار بنے ہوئے ہیں اپنی مادر وطن کو واپس آ جائیں گے ہماری حکومت کا کام مشکل ہو رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پولینڈ کے لیے ایک شاندار مستقبل کھل گیا ہے۔ پولینڈ کو بالٹک تک پہونچنے کا وسیع راستہ مل جائیگا پچھم میں اسکی سرحد دریائے نیز تک ہو گی اور دکھن میں کارپیتھین پہاڑ تک ہو گی۔

ممبران پارلیمنٹ کو روسی اخبار کا جواب!

لندن ۲۶؍ جنوری برطانی پارلیمنٹ کے دو ٹوری ممبروں کمانڈر رابرٹ نائٹن بورو اور کپتان ایلن گراہم نے جو حملے کیے ہیں ان کا جواب دیتے ہوئے روسی اخبار ازویسٹیا نے لکھا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ چند برطانی کنزرویٹو حلقوں میں روس کے اور آزادی چاہنے والے لوگوں کے مشترکہ کاز کے کھلے یا چھپے ہوئے دشمن موجود ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۸؍ جنوری کو پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کمانڈر بورو نے کہا کہ روسیوں نے دارسا کے لوگوں کے ساتھ دغا کی۔ انہوں نے لبلن گورنمنٹ کو مجرموں اور ڈاکوؤں کا ایک گروہ قرار دیا۔

کپتان گراہم نے یہ کہا کہ روسیوں کو لینڈ کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ وہ ایشیا کی کسی چھوٹی قوم سے کرتے ہیں۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بہ اجلاس جناب مسٹر ایس۔ پی بنرجی منصف بہادر سیتاپور

بعدالت دیوانی جناب منصف صاحب بہادر سیتاپور

اجرا دیوانی مقدمہ نمبر ۲۰۷ سنہ ۱۹۴۴ء

مساۃ جانکی بیوہ چندو لال قوم برہمن ساکن ٹمکہار پرگنہ اورنگ آباد ضلع سیتاپور ڈگریدار

بنام مساۃ بھگا مدیونہ

بنام مساۃ بھگا بیوہ جگناتھ قوم برہمن ساکن ٹمکہار دار و حال کانپور محلہ بھگوت داس گھاٹ شہر کانپور

ہرگاہ مسمی ڈگریدار نے درخواست اجرا اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مسمی جگناتھ شوہر آپ کا اصل مدیون فوت ہو گیا ہے آپ کو اسکے وارث ہونے میں جو عذر ہو پیش کرو۔

لہٰذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت دس بجے بتاریخ ۱۳؍ ماہ فروری ۱۹۴۵ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔

بتاریخ ۲۷؍ ماہ جنوری ۱۹۴۵ء میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم

عدالت منصفی سیتاپور

ہندوستان کی آزادی کے بارے میں کیا کہتے ہو

ماسکو ۲۶؍ جنوری روس کے مشہور اخبار پرودا کے پولیٹیکل آبزرور کارزوسکی نے ڈچز آف اتھول اور اس کی بیگ کے خلاف ہو کر یورپ کی آزادی کے لیے بنائی گئی ہے نکتہ چینی کی ہے کہ یہ لیگ صرف یورپ کی آزادی سے کیوں تعلق رکھتی ہے جبکہ ایشیا اور افریقہ کے لوگ آزادی کے لیے تڑپ رہے ہیں راکے کار نے دریافت کیا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے متعلق ڈچز کا کیا رویہ ہے۔ ہندوستان کے متعلق روسی اخبار کا یہ دوسرا آرٹیکل ہے۔

برلن روسیوں کے حوالہ کرنا پڑے گا

لنڈن ۳۰ جنوری جرمن نیوز ایجنسی کے نامہ نگار جارج شروڈر نے کل رات بتلایا کہ مارشل ژوکوف کی فوجیں برلن کے صوبہ برانڈنبرگ میں داخل ہوگئی ہیں یا لڑائی صوبہ کے سرحدی علاقہ میں داخل ہوگئی ہے۔ جرمن لیبر فرنٹ کے منسٹر ڈاکٹر رابرٹ لے نے برلن کے لوگوں کو متنبہ کیا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ رائخ، راجدھانی برلن کو روسیوں کے حوالہ کرنا پڑے۔ ڈاکٹر لے نے اہل برلن سے یہ بھی کہا کہ ہم برلن سے پہلے لڑیں گے برلن پر لڑیں گے اور برلن کے پیچھے لڑیں گے۔ روسی فوجوں کے برلن کے صوبہ برانڈنبرگ میں داخل ہونے سے حالت بہت خراب ہوگئی ہے اور اس وقت برلن کی قسمت خطرہ میں پڑ گئی ہے یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ۳۰ جنوری کو ان خفیہ جوابی تدبیروں سے پردہ اُٹھ جائے گا جو جرمن فوج اختیار کر رہی ہے۔ تحفظ کی وجہ سے کوئی راز نہیں بتلایا جا سکتا۔ نازک صورت حالات کے پیش نظر جرمنی میں کوئی تیوہار نہیں منایا جائیگا یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچھلے سال اس روز ہٹلر نے تقریر نہیں کی تھی۔ جرمن اخبارات یہ اشارہ کر رہے ہیں کہ جرمنی کی طرف سے جو جوابی تدبیریں اختیار کی جائیں گی وہ محض مدافعتی قسم کی نہیں ہوں گی۔

ہٹلر کے خلاف ایک اور سازش

لنڈن ۲۹ جنوری ناطرفدار ملکوں میں جو خبریں پہونچ رہی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جرمن جنرل ایک سازش تیار کر رہے ہیں جب روسی فوجیں برلن پہونچ جائیں گی اس وقت یہ سازش عمل میں آجائے گی۔

امریکی فوج پھر جرمنی میں داخل ہوگئی

لنڈن ۳۰ جنوری کا بجیمی مورچہ کی تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی امریکی فوج نے آرڈینس کے علاقہ میں جو نیا حملہ شروع کیا تھا اس میں اس کو برابر کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس نے بانچ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ بالمیڈی سے دس میل کے فاصلہ پر ہے اور وہ اب سیگفرِیڈ لائن سے صرف ایک میل دور رہ گئی ہے اس نے ہٹبیڈ اور پنسلیک پر بھی قبضہ کر لیا ہے جو کہ سان وِتھ سے ۱۶ اور ۷ میل اتر کو ہیں امریکہ کی تیسری فوج نے سنمز کے جرمن شہر پر قبضہ کر لیا ہے یہ جگہ لکسمبرگ سے ۱۴ میل دکھن پورب کو ہے اور اس نے ان تینوں شہروں پر قبضہ کر لیا ہے بلوا آرڈینس کے علاقہ میں باقی رہ گئے تھے۔ فرانسیسی فوج اب کولمار کے شہر سے صرف ۱½ میل دور رہ گئی ہے فرانسیسی فوج رائن روہن شہر تک پہونچنے کی زبردست کوشش کر رہی ہے تاکہ ان جرمن فوجوں کو الگ تھلگ کر دیا جائے جو شارسبورگ کے اتر میں ہیں

شام اور لبنان میں فرانس کیخلاف مظاہرہ

لنڈن ۲۹ جنوری شام میں فرانس کے خلاف مظاہرے شروع ہوگئے ہیں اور وہ لبنان تک پھیل گئے ہیں سب سے پہلے پچھلے ہفتہ دمشق میں مظاہرے شروع ہوا تھا جو دوسرے شہروں میں بھی پھیل گیا گو ابھی تک بدنظمی نہیں پھیلی ہے۔ لیکن تشویش بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ فرانسیسی حکام اور شام اور لبنان کی حکومتوں کے درمیان فوجوں پر کنٹرول کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

شام کی پارلیمنٹ نے ایک تحریک منظور کی ہے جس کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ فوج کا کنٹرول فرانسیسی ملازم کے ہاتھوں سے ہٹا کر شام کے حکام کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ حکومت فرانس کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے اس وعدہ کو پورا نہیں کیا کہ فوج کا کنٹرول شام اور لبنان کی حکومتوں کے ہاتھ میں دیدیا جائے گا۔

شام کے وزیر خارجہ نے فرانسیسی حکام سے باضابطہ پروٹسٹ کیا ہے اور اس نے اتحادی حکومتوں کو اس مراسلت کی اطلاع دیدی ہے۔ یہ اندیشہ پیدا ہو رہا ہے کہ شام اور لبنان کے معاملہ کا دوسرے عرب ملکوں پر ضرور اثر پڑے گا۔ اور شاہ فاروق کا جانا سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔

عالی ہمتی اور مردانہ کارناموں کا ولولہ

ہندوستانی ہوائی بیڑے کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ اور دراصل یہی حیرت انگیز ولولے اور اعلیٰ جذبے کی بنا پر آئی۔ اے۔ ایف کو یہ زبردست قوت تنظیم اور امتیاز حاصل ہے۔ تاریخ کے اس اہم دور میں جبکہ دنیا کا پرانا نقشہ منسوخ اور نئی سرحدیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ فاتح اور مفتوح کی قسمت کا دارومدار ہوائی قوت ہی پر ہے۔ ہندوستانی ہوائی بیڑے نے اپنے ساتھیوں کے دوش بدوش جاپانیوں کو دکھا دیا کہ ہماری عالی ہمتی اور اعلیٰ تربیت کی بدولت یہ ہوائی اقتدار ہمیں کو حاصل ہو سکتا تھا اور حاصل ہے۔

اب وقت ہے کہ آپ اپنی جنگ کے بعد کی زندگی کا بھی خیال کریں

★ یہ بالکل یقینی ہے کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے کے افسروں کو جو تربیت اور تجربہ حاصل ہوتا ہے اس کی بنا پر بہت سے آدمیوں میں وہ لیاقتیں پیدا ہو جائیں گی جو ایک کامیاب اور خوشحال زندگی کے لئے ضروری ہیں۔

★ حکومت نے ذمہ لیا ہے کہ جنگ کے دوران میں اُن اسامیوں کی ایک بڑی تعداد خالی رکھی جائے گی جو حکومت کے زیر اختیار ہیں ان عہدوں پر جنگ کے بعد ان لوگوں کا تقرر کیا جائے گا جنہوں نے فوجی خدمات انجام دی ہوں گی۔

★ فوجی خدمت سے واپس آئے ہوئے لوگوں کو حکومت کے خرچ پر خاص خاص فنوں اور پیشوں کی خصوصی تعلیم دینے کے لئے بھی منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔

★ اُن اُمیدواروں کو جو اس وقت یونیورسٹیوں میں تعلیم پا رہے ہیں، بہت سی تعلیمی رعایتیں حاصل ہوں گی جن کی بنا پر وہ جنگ کے بعد اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔ پوری تفصیلات آپ اپنی یونیورسٹی کے عہدہ داروں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ کوپن کاٹ کر قریب ترین جی۔ ڈی (پائلٹس) ریکروٹنگ افسر کو بھیجدیجئے جو آپ کو درخواست کا فارم اور ہندوستانی ہوائی بیڑے میں پائلٹ کے عہدے کے متعلق جملہ شرائط و قواعد ملازمت بھیجدے گا۔

نام ________

پتہ ________

____

____

آئی۔ اے۔ ایف کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو جسمانی طور پر بالکل درست اور صحتمند ہوں جن کی نظر اور سماعت ٹھیک اور عمر ۱۷½ سے ۲۸ سال تک ہو۔ حالت جنگ میں ہوابازی کا بار برداشت کر سکیں۔ عام تعلیمی استعداد اچھی ہو اور انگریزی روانی سے لکھ اور بول سکیں۔

اپنا کوپن قریب ترین جی۔ ڈی ریکروٹنگ افسر کو بھیج دیجئے۔

آئی۔ اے۔ ایف۔ جی۔ ڈی (پائلٹس) ریکروٹنگ آفیسر ۵ ووے روڈ لکھنؤ۔

روس کی جرمن کمیٹی کو جرمنی کی عارضی حکومت تسلیم کیا جائے گا؟

لنڈن ۳۰ جنوری اخبار ایکسپریس میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت امریکہ کے خیال میں یہ ممکن ہے کہ روس ان جرمن جنرلوں کو جو قید میں ہیں عارضی حکومت بنانے کا اختیار دیدیا جائے امریکہ کے آرمی اور نیوی جرنل نے لکھا ہے کہ ہنگری اور پولینڈ میں اسٹالن نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے جرنل مزید لکھتا ہے کہ جرمنی کی شکست کے بعد ایک مشکل یہ پیش آئے گی کہ وہاں کوئی ایسی اتھارٹی نہیں ہوگی جس سے صلح کی بات چیت کیجائے۔ اس مشکل پر اس طریقہ پر قابو حاصل کیا جا سکیگا کہ ماسکو میں جرمن جرنلوں کی جو کمیٹی ہے اس کو روس اور اتحادی ممالک عارضی حکومت کے طور پر تسلیم کر لیں اس میں شبہ نہیں کہ اس کمیٹی کے ممبران ہٹلر کے جرنل رشتان کے جرنلوں سے ضرور خفیہ بات چیت کر رہے ہیں۔

لکھنؤ ۲۷ جنوری یو۔ پی بیوپار منڈل کا پہلا سالانہ جلسہ ۹ سے ۱۱ فروری تک ہوگا اس میں دوسرے امور کے علاوہ اُن مشکلات پر غور ہوگا جو مختلف کنٹرول احکام کے نفاذ سے پیدا ہو گئی ہیں۔

ممبر مرکزی اسمبلی کا انتقال

مدراس ۲۶ جنوری اطلاع ملی ہے کہ کل رات کو مسٹر عمر علی شاہ ممبر مرکزی اسمبلی اپنے پیدائشی گاؤں ہیرپور میں رحلت فرما گئے آپ تیلنگو زبان کے مشہور شاعر تھے اور تیلنگو میں بھگوت گیتا کا ترجمہ بھی کیا تھا آپ مدراس صوبہ کی مسلم لیگ کونسل کے ممبر تھے۔

یو۔ پی کونسل کے ممبر کا استعفیٰ

لکھنؤ ۲۸ جنوری مسٹر بادشاہ پرشاد کھنہ نے جو اعظم گڈھ بلیا ضلع کے عام دیہاتی غیر مسلم حلقہ سے یو۔ پی کونسل کے ممبر منتخب ہوئے تھے اپنی نشست سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ چنانچہ حکومت نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ یہ نشست ۲۴ جنوری سے خالی ہوگئی ہے۔

آئی-ای-ایم-ای میں ٹکنیکل تربیت

۳۰؍جنوری آئی-ای-ایم-ای میں اسلحہ جات بنانے والے کاریگروں کی ضرورت ہے ان کاریگروں کو ہنرمند ہونا بہت ضروری ہے یہ کاریگر جنگ میں تربیت حاصل کرنے کے بعد مختلف اسلحہ جات تیار کرنے والے مرکزوں میں بھیجدیے جاتے ہیں امیدواروں کو گریجویٹ ایف-اے، سائنس یا میٹریکولیٹ ہونے کی صورت میں دو سال کا انجینیری کا تجربہ ہونا چاہیے انہیں تندرست و توانا اور ۱۹ سے ۴۱ سال کی عمر کے اندر ہونا چاہیے یہ امیدوار سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوں گے۔ اور فوراً انہیں حوالدار بنا دیا جائے گا ٹریننگ کے دوران میں انہیں کھانے کپڑے کے علاوہ ۷۰ روپیہ ماہوار ملیں گے اور تربیت پوری ہو جانے پر تیسرے گریڈ میں ۱۴۰ روپیہ ماہوار ملنے لگیں گے پھر دوسرے گریڈ میں ۲۰۰ اور پہلے گریڈ میں ۲۵۰ روپے ماہوار تک ترقی ہو سکیگی۔

اکیاب میں پھر زندگی کی لہر دوڑ گئی

اکیاب ۳۰؍جنوری۔ بحیثیت ہندوستانی نیوز کا ایک فوجی شاہد رقمطراز ہے کہ اب اکیاب نیا کھانے پینے کا سامان نیز دیگر ضروریات کنٹرول کی قیمتوں پر ملنے لگی ہیں اس کا انتظام شہری معاملات کا محکمہ کرتا ہے۔

چاول جو پہلے ۱۴ روپے کا ۴۲ پاونڈ ملتا تھا۔ اب روپے سوا روپے میں آتنی ہی مقدار میں ملنے لگا ہے دیا سلائیوں کا ۱۲ ڈبیوں کا بکس جاپانی آٹھ روپے میں بیچتے تھے، اب چند آنے میں ملجاتا ہے۔ صابن، جلانے کا تیل، دالیں، نمک ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھیجا گیا ہے، کھانا کپڑا اور رہنے کیلیے مکانات مفت دیے جا رہے ہیں۔

جاپانیوں کے زمانے میں مہنگائی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک سوتی لنگی ۲۵۰ روپے میں ملتی تھی جسکا یہ نتیجہ ہوا تھا کہ لوگ چیتھڑے لگائے تھے جاپانی پندرہ روپے کے نوٹ ایک ہندوستانی روپے کے بدلے میں وہ لوگ خرید رہے ہیں۔ جنہیں ایسی چیزیں یادگار کے طور پر جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ پرانے سرکاری ملازمین اپنی پناہ گاہوں سے واپس آرہے ہیں اور انہیں چار مہینے کی پوری اور ۲۱ مہینوں کی آدھی تنخواہ برما کی حکومت دیگی جلی امداد کا اچھا انتظام ہے۔

جاپانیوں کے زمانے میں معمولی معمولی خطاؤں پر ایسی سخت اور وحشیانہ سزائیں دیجاتی تھیں جن کا بیان کرنا تہذیب و اخلاق کے منافی ہے۔ ذرا سی بات پر آدمی کو ٹھنڈے پانی میں ڈال دینا تاکہ وہ منجمد ہو کر مرجائے بہت معمولی سی بات تھی۔

تمام ہندوستان کی مستورات نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے رائل انڈین نیوی کے محکمہ میں بحیثیت سکرٹری اور منتظم مدد کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے، وہ ہندوستان کی ویمن آگزلری کور کے نیول ونگ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ملک کی حفاظت کے علاوہ وہ قابلیت اور دفتر کا تجربہ حاصل کر رہی ہیں۔ جو کہ لڑائی کے بعد سول ملازمت کے لئے نہایت گراں مایہ ثابت ہوگا۔ نیول ونگ کے ممبروں کو اس تصویر میں بمبئی کے نیول دفتر میں سگنل کا کام کرنا ہوتا ہے۔

محافل میلاد شریف منعقد کرنے والوں کو ضروری اطلاع

مدرسہ عربیہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور کے عظیم الشان جلسہ دستار بندی منعقدہ ۲-۳-۴ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ میں شرکت کی غرض سے واعظ شیریں بیان و سردار میلاد خوانان شیر پنجاب و لقمان حضرت مولانا قاری عبدالحنان صاحب قادری چشتی مدرس و خطیب جامعہ عالیہ دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ شہر لاہور اپنے یہاں کے عرس شریف سے فراغت کرکے لاہور سے خود بار مصارف و صعوبت سفر برداشت فرماکر ۲۷؍صفر ۱۳۶۴ھ کو کانپور پہونچ جائیں گے جو حضرات ۲۷ صفر سے یکم ربیع الاول تک اپنے یہاں محافل میلاد منعقد کرکے موصوف سے بیان کرانا چاہتے ہوں وہ ابھی سے مہتمم صاحب مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خان کانپور سے استدعا فرماکے منظور کرالیں۔

کوئی بے دھڑک بولا...

اور نہایت ضروری دواؤں کا ایک اور انمول ذخیرہ سمندر کی تہ میں جا پہنچا۔

فرض کیجئے بنگال اور آسام میں ملیریا پھیل رہا ہے، ہزاروں آدمی اس مہلک مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی جان بچانے کے لئے ٹنوں دوائیں پھرتی سے ہندوستان بھیجنے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ مگر وہ جہاز جو انہیں لا رہا تھا تارپیڈو سے اڑا دیا گیا۔ تیس، چالیس بہادر جہازی ڈوب گئے۔ وبائی علاقوں میں ہزاروں مردوں اور عورتوں پر تباہی آئی۔

کوئی بے دھڑک بولا

کسی نے غالباً کسی بہت معزز شخص ہی نے بھولے سے ایسی بات کہدی جس کی بنا پر دشمن نے ایک آبدوز کشتی اس جہاز کو روکنے کے لئے روانہ کر دی۔ یہ محض ایک لفظ تھا جو بے خیالی میں منہ سے نکل گیا اور بھلا بھی دیا گیا۔

اسی طرح تباہیاں آتی ہیں۔ کم بولنے کا نہیں بلکہ خاموش رہنے کا تہیہ کیجئے۔ دشمن کو ایسے موقعوں سے فائدہ مت اٹھانے دیجئے۔ خطوں اور ٹیلیفون پر بات کرنے میں خاص طور پر احتیاط برتئے۔ دشمن ہمیشہ آنکھیں اور کان لگائے رہتا ہے۔ اس کے خفیہ ذرائع ردی کی ٹوکریاں اور ٹیلیفون کے تار ہیں۔

ایران اور افغانستان میں نئے امریکی سفیر

واشنگٹن ۲۹؍جنوری صدر روزولٹ نے ایران کیلیے مسٹر ریلس مرے کو سفیر مقرر کرنے کی سفارش کی ہے۔ اور مسٹر پالمر کو افغانستان کے لیے سفیر مقرر کرنے کی سفارش کی ہے۔

ہز، اور ایگزی میں کسی کا دباؤ سہتے۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں امرت بازار پتریکا نے وہ خفیہ سرکاری مراسلہ شائع کر دیا جس کی بنا پر مہاراجہ کشمیر تخت سے اتارے گئے تھے اور اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ مہاراجہ صاحب کو بد انتظامی یا لوگوں پر ظلم کرنیکی بنیاد پر نہیں بلکہ گلگت کا علاقہ حاصل کرنیکے لیے تخت سے اتارا گیا۔

ان کے الفاظ یہ تھے۔ عام لوگوں میں میری پوزیشن میرے کیریکٹر کی بنا پر ہے اگر یہ استغاثہ مجھے جھکا دے تو پھر مہاراشٹر میں میرا رہنا بھی ویسا ہی ہے جیسا انڈمان میں پھر آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم سب ایک حد تک عوام کے خادم ہیں اگر نازک موقعہ پر ہمت کی قابل افسوس کمی ظاہر کی گئی تو یہ انہیں مایوس کرنا بلکہ ان کے ساتھ غداری کرنا ہوگا۔

اخبار لندن ٹائمز نے جلیانوالہ باغ اور پنجاب کے دوسرے حادثات (سنہ ۱۹۱۹ء) کے بارے میں سر مائیکل اڈوائر کے اس خط کا جواب دیا جو ان واقعات کے اس تبصرے کے بارے میں تھا جو اس اخبار میں کیا گیا تھا تو اس کے ساتھ یہ بھی لکھدیا کہ ہم اپنے پبلک فرائض کی

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۶ ۴ھ

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت: سالانہ ۵ر ۔ ششماہی ۳/۱۲/- ۔ سہ ماہی ۱/۸/- ۔ فی پرچہ ۲/- ۔

VOL. 41 No. 6 | CAWNPORE. Saturday. 10th FEB. 1945 | کانپور شنبہ ۱۰ فروری ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۶

ادبیات

جذبات حضرتِ نوحؔ ناروی

از حضرت نوحؔ ناروی

موسمِ گل میں بنے پھول وہ ایوانوں کے ۔۔۔ تھے جو ٹکڑے مرے ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے

کہہ رہے ہیں یہ ارادے ترے دیوانوں کے ۔۔۔ ٹکڑے اب ہوں گے، لگاتار گریبانوں کے

کیا رہیں ہوش بجا دیکھ کر انسانوں کے! ۔۔۔ کھو گیا طور بھی جلوؤں میں صنم خانوں کے

ٹکڑے گنتے رہیں صحرا میں گریبانوں کے! ۔۔۔ ہیں یہی کھیل تماشے ترے دیوانوں کے

اللہ اللہ یہ مرے دل سے محبت کا سلوک ۔۔۔ غم بھی رہتے ہیں تو وہ بھیس میں ارمانوں کے

خاک اڑاتے ہوئے اس شان سے گزرے وحشی ۔۔۔ داد دینے لگے ذرّے بھی، بیابانوں کے

مے کشو گردشِ تقدیر کا شکوہ کیسا ۔۔۔ دور چلتے رہیں چلتے ہوئے پیمانوں کے

دل ابھی تیر سمجھتا ہے ترے تیروں کو ۔۔۔ جانشیں ہوں گے کسی دن یہی ارمانوں کے

خیر سے موسمِ گل کی خبر آئی بھی نہیں، ۔۔۔ ہوش جاتے رہے پہلے ہی سے دیوانوں کے

عالمِ دشت نوردی نہیں بھولا مجھ کو ۔۔۔ نام تک یاد ہیں دشتِ بیابانوں کے

قدر میخوار کریں اوس بھرے پھولوں کی ۔۔۔ یہ نمونے ہیں چھلکتے ہوئے پیمانوں کے

کیا عجب رنگ وہ کچھ لائیں بہار آنے پر ۔۔۔ دامنوں میں ہیں جو پیوند گریبانوں کے

بھول کر وہ نہیں جاتے کبھی کعبے کی طرف ۔۔۔ کتنے خوددار پجاری ہیں صنم خانوں کے

جیسے محصورِ صد آفات ہو مہجور کوئی ۔۔۔ اس طرح دل ہے مرا بیچ میں ارمانوں کے

مست آنکھوں کو ملا مست نگاہی کی قسم ۔۔۔ ہم طلبگار ہیں ساقی انہیں، پیمانوں کے

بدگمانی نے یہاں تک انہیں مجبور کیا، ۔۔۔ خود نگہباں وہ بنے اپنے نگہبانوں کے

شمع کشتہ میں دمِ صبح وہ انوار کہاں ۔۔۔ چند پر لپٹے ہوئے رہ گئے، پروانوں کے

میں ترے لطف و عنایت کو سمیٹوں کیونکر ۔۔۔ ہر طرف ڈھیر نظر آتے ہیں احسانوں کے

توڑ کر جن کو اٹھائی گئی دیوارِ حرم ۔۔۔ صرف پتھر ہوئے اسمیں نہیں بتخانوں کے

خاک اڑانے ہی کے پابند نہ تھے اہلِ جنوں! ۔۔۔ ٹکڑے کر ڈالے، لگے ہاتھ گریبانوں کے

دیکھ کر نالہ و فریاد کی تاثیروں کو، ۔۔۔ آگیا چرخ بھی چکر میں پریشانوں کے

کیا کہا آپ نے محشر میں ذرا پھر تو کہیں ۔۔۔ ہم نہ وعدوں کے ہیں پابند نہ پیمانوں کے

حضرتِ نوحؔ سلامت ہیں تو انشاء اللہ

سلسلے ختم نہ ہوں گے کبھی طوفانوں کے

(محمد محسن تحریر نمود)

دنیائے اسلام

عربی دنیا

ملک	حیثیت	رقبہ (مربع میل میں)	آبادی	سالانہ آمدنی	برآمد (ملین ڈالروں میں)	درآمد (ملین ڈالروں میں)	کیفیت
مصر	برطانیہ کے زیر اثر نیم آزاد ملک	۳۸۳۰۰۰	۱۵۹۰۴۵۲۵	۴۰۵۹۴۸۰۰ مصری پونڈ	۱۱۵٫۶	۱۱۱٫۲	اس رقبہ میں ۱۳۶۰۰ مربع میل زیر کاشت ہے۔
عراق	برطانیہ کے زیر اثر نیم آزاد ملک	۱۱۶۶۰۰	۳۵۶۰۴۵	۵۷۹۵۵۳۰ پونڈ	۱۹٫۳	۹۷٫۹	آمدنی میں ۴۵۸۷۷۱۹ پونڈ کی تیل کی آمدنی شامل ہے
شام و لبنان	فرانس کے زیر اثر نیم آزاد ملک	۵۷۹۰۰	۳۳۴۲۰۰۰	۵۵۱۱۴۷۱۸۰ فرانک	۲۵	۱۲	
فلسطین	برطانیہ کا محکوم	۱۰۴۲۹	۴۳۵۲۸۵۴	۵۹۳۷۲۸۰ فلسطینی پونڈ	۱۷	۴۶٫۴	اب یہودی تقریباً برابر تعداد میں ہو گئے ہیں
شرق اردن	برطانیہ کا محکوم	۳۴۷۴۰	۳۰۰۰۰۰	۵۲۹۶۱۵ پونڈ	.		آمدنی میں برطانیہ کے عطیات بھی شامل ہیں
سعودی عرب	آزاد ملک	۸۰۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰				
یمن	آزاد ملک	۷۵۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰				
عمان	آزاد ملک مگر برطانیہ کے زیر اثر	۸۲۰۰۰	۵۰۰۰۰۰				
طرابلس الغرب	اطالوی نوآبادی	۶۷۷۰۰۰	۸۸۸۴۰۱	۶۰۰۱۱۵۰۰۰ اطالوی لیرا			۸۹۰۹۸ اطالوی بھی آباد ہیں۔
ٹیونس	فرانس کا محکوم	۴۸۳۰۰	۲۶۰۸۳۱۳	۸۱۱۱۹۸۰۰۰ فرانک	۲۶٫۲	۳۱	
الجزایر	فرانس کا محکوم	۸۴۷۵۰۰	۷۲۳۴۶۸۴	۲۵۳۹۱۲۸۹۶۷ فرانک	۱۰۲٫۳	۹۶٫۸	یہاں ۹۸۷۲۵۲ یورپین بھی آباد ہیں
مراکش	فرانسیسی علاقہ	۱۵۳۸۷۰	۶۲۹۸۵۲۸	۱۱۸۵۰۵۴۰۷۰ فرانک	۲۷	۴۱٫۳	
	اسپینی علاقہ	۱۳۱۷۵	۷۹۵۲۰۲	۱۱۷۸۵۲۴۵ اسپینی پیسٹاس	۱٫۱	۳٫۸	
	بین الاقوامی علاقہ	۲۲۵	۶۰۰۰۰	۲۹۷۹۵۰۰۰	.	.	.

سبز رنگ

امریکہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتاہے کہ شکاگو ہوائی کانفرنس نے قوموں کے لیے ایک پانچویں آزادی کابھی اعلان کردیاہے اس کا نام ہے ہوائی آزادی یا ہوائی آزادی، یعنی ہوا پر تمام قوموں کا یکساں حق ہوگا

ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایاہے کہ مغربی محاذ پر جو لڑائی ۱۶ دسمبر سے جاری ہے اس میں تمام معرکہ آرائی امریکنوں نے کی ہے اور تمام نقصانات بھی انھیں نے اٹھائے ہیں۔
یقیناً امریکن رنگس اس کے مستحق مبارکباد ہیں اپنے دوستوں کے لیے جان دینا اخلاق کا ایک اچھا نمونہ ہے

معاصر اسٹیٹسمن کلکتہ کہتاہے کہ جنگ نے عورتوں کے لیے ایک نئی دنیا کا دروازہ کھول دیاہے۔
یہ سچ ہے اس وقت بھی بہت سی عورتیں اس نئی دنیا میں داخل ہوچکی ہیں جہاں دودھ اور شہد کے دریا جاری ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مردوں کے لیے کوئی نئی دنیا کیوں نہیں کھولی جاتی۔ ان میں زیادہ سے غریب اگ نانو کے مرے ہیں۔

ایک اینگلو انڈین معاصر یہ مشورہ دیتاہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے رسم رواج اور روایات کو برٹش کی روایات میں پیوست کردیں۔ کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بھی جنوبی افریقہ کے مقامی باشندوں کے حقوق پر چھاپہ ماریں گے

ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ ہٹل ورڈ سابق سر سیویل ہور نے اس امر کا زور دیاہے کہ برطانیہ کو اٹلانٹک چارٹر کے اصولوں کی طرف لوٹنا چاہیے
معلوم ہوتاہے کہ سر سیویل ہور نے اپنے نام کے ساتھ اپنا خیال بھی بدل دیاہے۔

سرشانتی سروپ بھٹناگر نے جو ہندوستان کے مشہور ماہر سائنس ہیں کیلی فورنیا امریکہ میں کہا ہے کہ ہندوستان میں انسانی طاقت دین پاور اتنی زیادہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔
یہی تو وہ راز ہے جس سے امپائر میں ہندوستان کی بڑی اہمیت ہے لیکن سرشانتی سروپ غالباً اس بات کو بھول گئے کہ ہندوستان میں قحطوں اور وباؤں کے باعث یہاں کی انسانی طاقت اکثر گھٹتی رہتی ہو

برلن کی مہم کا پہلا دور ختم

لندن ۹ فروری پوربی مورچہ کی تازہ خبروں سے پتہ چلتاہے کہ برلن پر روسی فوج کا دباؤ برابر بڑھتا جا رہاہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کی ایک خبر میں یہ بتلایا گیاہے کہ روسی فوج نے کسٹرین کے ایک علاقہ میں ایک جگہ دریائے اوڈر پار کرلیاہے مگر ابھی تک روسی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوسکی روسی فوج دریائے اوڈر کے پوربی کنارے پر ایک بڑی تعداد میں پہونچ گئی ہے اور اس نے کسٹرین اور فرانکفرٹ کے درمیان دریا پر کسی جگہ مورچہ قائم کرلیے ہیں اس وقت روسی فوج برلن سے صرف ۴۵ میل دور رہ گئی ہے اور برلن میں خطرہ کا اعلان کردیا گیاہے برلن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مارشل زکوف کی فوج کا اتری بازو جو کسٹرین کے اتر پچھم میں ہے اوڈر کے موڑ میں بڑھ رہاہے کینز پہونچ گیاہے۔ جہاں سے برلن صرف ۴۵ میل دور ہے۔ بیان کیا جاتاہے کہ روسی فوج کسٹرین کے قریب دریائے اوڈر پر پہونچ گئی ہے اور کینز کے دونوں طرف بھی پہونچ گئی ہے یہ جگہ کسٹرین سے ۱۲ میل اتر پچھم کو ہے۔ کینز کا شہر اوڈر کے پچھمی کنارے پر واقع ہے کسٹرین اور فرانکفرٹ کے درمیان روسی فوج کے دریائے اوڈر پر پہونچنے سے ان دونوں فوجی قلعوں کی جرمن فوج ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہوگئی ہے۔ جرمن روسی فوجوں کو دریائے اوڈر کے

ادبِ لطیف

آنسوؤں کے قطروں سے

(از جناب آسی رام نگری)

اے ٹھنڈے جیسے قطراتِ اشک! تم بھی ہونٹوں پر ڈھلک پڑے؟
آخری سہارا بھی کھوکر غمزدہ صبر وشکیب نہ کھو بیٹھے تو کیا کرے؟
اے دکھیا اور بے سہاروں کے سہارے تم اپنا دامن نہ کھینچو —————!
اے ننھے قطرۂ آب!
اے میری پلکوں کے پانی۔
اگر تم بھی ساتھ چھوڑ دوگے تو پھر مجھ بے سہارے کا سہارا کون ہوگا؟
یہ دنیا تو بے وفا ہے —————
اگر تم بھی کنارہ کش ہوجاؤ گے تو میرے وقف تپش مزرعۂ دل کو ساون کی جھڑی بنکر کون سینچے گا؟
اے غریب دکھیا کی کٹھن کمائی کے پیسو! ابھی گرہ سے نہ کھلو۔
اے نردھن کے دھن! ابھی بندھے رہو۔!
اے وفادار رفیق! اس وقت تک ساتھ نہ چھوڑو..... جب تک فرقت زدہ دل وقف تپش رہے۔

پوربی کنارے پر روکنے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں اور اس کام کے لیے وہ دریا کے پچھمی کنارے سے بھی رزرو فوج لے آئے ہیں برلن پر بڑھنے کا روسی فوج کا پہلا دور ختم ہوگیاہے دوسرا دور شروع ہوگیاہے اور اب روسی فوج دریائے اوڈر کو پار کرنے کی کوشش کررہی ہے جب روسی فوج بڑی تعداد میں دریا کو پار کرے گی تو برلن پر زور شور سے لڑائی شروع ہوجائے گی۔
برلن پر چڑھائی کرنے سے پہلے پوربی پرشیا میں بچے کچے جرمنوں کا صفایا کرنا ضروری ہے اس اثنا روسی ان علاقوں پر اپنا کنٹرول مضبوط کررہے ہیں جن پر انھوں نے قبضہ کرلیاہے روسی اپنے رسد وکمک کے راستوں کو مضبوط بنارہے ہیں فرانکفرٹ کے باہری مورچہ پر بڑے زور کی لڑائی ہورہی ہے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوسکا آیا روسی فوج دریا کے پوربی کنارے کی باہری بستیوں میں داخل ہوگئی ہے۔ مارشل زکوف کی فوجیں اس وقت کینز سٹروٹ کے لڑائی کے میدان میں اتر رہی ہیں جو کہ فرانکفرٹ سے چار میل پورب میں ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں فریڈرک اعظم کو ۱۷۵۹ء میں روسیوں نے شکست دی تھی ماسکو کی ایک خبر میں بتلایا گیاہے کہ برلن پر سامنے سے حملہ کے لیے یہ ابتدائی لڑائی ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ مارشل کونیف کے مورچہ پر برسلاؤ اور گلوگاؤ کے درمیان بڑے زور کی لڑائی ہورہی ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مارشل کونیف کی فوج گروٹ کاؤ کے اتر پورب میں پہونچ گئی ہے یہ جگہ دریائے اوڈر سے ۱۲ میل پچھم کو ہے۔

امریکی فوج نے آخری سیگفریڈ لائن کو توڑ دیا

لندن ۹ فروری پچھمی مورچہ کی تازہ خبروں میں بتلایا گیاہے کہ امریکہ کی تیسری فوج نے پروم سے چار میل اتر پچھم میں بڑی سیگفریڈ لائن کو توڑ دیاہے اس فوج نے سیگفریڈ لائن کے شہر براندن برگ پر بھی قبضہ کرلیاہے پہلی امریکی فوج مانشو کے اتر میں اور آگے بڑھ گئی ہے اور اس نے رودبر برگ سے ۳ میل کے فاصلہ پر آخری اور بڑی سیگفریڈ لائن کو توڑ دیاہے اس وقت وہ نئی قلعہ بندیاں کو توڑنے میں لگی ہوئی ہے اس نے مانشو سے سات میل اتر پورب کو دو شہروں پر بھی قبضہ کرلیا ہے فرانس میں ساتویں امریکی فوج اور پہلی فرانسیسی

عالمِ نسواں

برطانیہ کی پبلک زندگی میں عورتوں کا حصہ

(ڈاکٹر ایڈتھ سمرس کل ایم۔پی کے قلم سے)

۲۵ سال ہوئے کہ برطانیہ کی عورتوں کو پارلیمنٹ کی ممبر ہونے کا حق ملا اور اس وقت سے عورتیں برطانیہ کی پبلک زندگی میں روزافزوں حصہ لے رہی ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون میں ڈاکٹر ایڈتھ سمرس کل نے جو خود پارلیمنٹ کی ممبر ہیں بتایاہے کہ عورتیں ملک کی حکومت میں کیا حصہ لے رہی ہیں۔

آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ سے میں حال ہی میں واپس آئی ہوں جہاں میں برطانوی پارلیمانی وفد کے ایک ممبر کی حیثیت سے گئی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ دولت مشترکہ برطانیہ کی ان نوآبادیوں میں بھیجے جانیوالے وفد میں ایک عورت شریک کی گئی۔ اور میرے خیال میں اس بات سے ظاہر ہوتاہے کہ ویسٹ منسٹر محل کے مرد ممبر پارلیمنٹ کی خواتین ممبروں کو اپنا رفیق کار اور اپنے مساوی تسلیم کرتے ہیں۔ تعصب اور سخت رسوم ورواج کی وجہ سے اس میں بہت وقت لگاہے۔ پچھلے ۲۵ برسوں میں عورتوں کے واسطے یہ ثابت کرنا ضروری رہاہے کہ وہ ملک کی حکومت میں مفید طور پر حصہ لے سکتی ہیں جب جاکر وہ اعتراضات پوری طرح رفع ہوئے جو گذشتہ صدی میں میری ہم جنسوں کو حق رائے دہی دیئے جانے پر اٹھائے گئے تھے۔

یہ کام آسان نہیں تھا۔ دارالعوام میں اپنی اہلیت اور قابلیت دکھانے سے پہلے وہاں داخلہ حاصل کرنا ضروری تھا۔ بہرحال اس سے ثابت ہوگیا کہ عورتیں ہمت والی اور مستقل مزاج ہوتی ہیں کیونکہ ہر عام انتخاب میں وہ ملک کے ہر حلقۂ انتخاب سے مقابلہ کرتی نظر آتی ہیں۔

اس وقت ایوان کے ۶۱۵ ممبروں میں ۱۴ عورتیں ہیں اور جو لوگ پارلیمنٹ کی کارروائیوں کی سرکاری روئداد ہنسرڈ (HANSARD) پڑھتے ہیں اُن کو معلوم ہوگا کہ مباحث میں عورتیں کافی حصہ لیتی ہیں۔ حال میں ایک ایسے برطانوی اخبار نے جو عورتوں کے حق کا کچھ زیادہ حامی نہیں ہے لکھاہے کہ عورتیں کبھی اپنے موضوع سے نہیں ہٹتیں اور ایوان میں تقریر کرنے سے پہلے اپنے موضوع کے متعلق پوری معلومات حاصل کرنے کی زحمت گوارا کرتی ہیں۔

ممبر عورتیں ہر اجلاس میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتی ہیں۔ اور متعدد کمیٹیوں میں بھی کام کرتی ہیں۔ جنگ شروع ہونے پر وزیر عمال نے یہ محسوس کرکے کہ عورتوں کی رجسٹری کرنے اور اُن کو ہدایات جاری کرنے میں یقیناً دشواریاں ہوں گی، سروسوں کاشت اور صنعت کے لیے عورتوں کی طلبی کرنے کے متعلق محکمہ کو مشورہ دینے کے واسطے ۹ عورتوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کمیٹی کی ممبر سنہ ۱۹۴۱، ۴۲-۴۳-۴۴-۴۵ ہونے کا اعزاز مجھے بھی حاصل تھا۔ اور مجھے اب تک یاد ہے کہ ۱۸ سے ۴۰ سال تک کی عورتوں کو حقیقتاً ہدایات دینے کا کام اس سے کم زحمت کے ساتھ مکمل ہونے کے لیے کمیٹی نے کیسے لمبے لمبے ضابطوں کو نمٹایاہے۔

ایک طرف اگرچہ عورتیں حقیقتاً دنیا کی اس سب سے پرانی پارلیمنٹ میں آہستہ آہستہ مگر یقینی طور سے اپنے قدم جمانے کی کوشش کررہی ہیں تو دوسری طرف بہت سی عورتیں قصبوں اور دیہاتوں اور اضلاع کے مقامی اداروں میں خدمت انجام دے رہی ہیں۔ لوکل کونسلوں میں رہنے سہنے کے حالات اسپتال صحت عامہ وغیرہ کی متفرقات معلومات حاصل کرنے کے متعلق کام بھی عورتوں کے لیے خاص جاذبیت دلچسپی اور دلکشی ہوتی ہے اور ملک بھر میں عورتیں روزافزوں تعداد میں یہ مفید کام کرتی نظر آتی ہیں۔

ادھیڑ عمر کی تجربہ کار عورت ان کونسلوں میں کام کرنا خاص طور سے پسند کرتی ہے کیونکہ اس کے پاس اتنا وقت ہوتاہے جتنا کہ اس کام کے لیے درکار ہوتاہے اور اسکو مقامی باشندوں کے حالات سے عملی طور پر آگاہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس میں ایک خاص قسم کا اعتماد بھی پیدا ہوجاتاہے۔ اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ میں کام کرنے سے ان لوگوں کو ابتدائی ٹریننگ بھی حاصل ہوجاتی ہے

بچوں کی دنیا

ٹکٹ کی کہانی اسکی اپنی زبانی!

(از جناب سلطان احمد کلکتوی)

ایک مہینہ دس دن ہوئے جب میں پیدا ہوا تھا اس وقت میں بالکل نیا اور صاف تھا بڑے ڈاک گھر میں میرے بھائی بند اور بھی تھے میں وہاں سے ایک چھوٹے ڈاکخانہ میں بھیج دیا گیا جہاں میں اپنا بھین مزے سے پڑا پڑا گذارتا رہا۔ ایک روز ایک بوڑھا آدمی ڈاکخانہ میں آیا۔ اور ایک بابو سے جو ٹکٹ فروخت کرنے کے لیے کھڑکی کے سامنے بیٹھا رہتا تھا۔ ٹکٹ مانگا ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی ہم سے جدا کردیا گیا۔ اور اب ہم اس سوچ میں پڑ گئے کہ دیکھئے اس دفعہ کس کی باری آتی ہے۔ ابھی کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ ایک عورت ڈاکخانہ میں آئی اور ٹکٹ مانگا میں بہت ڈرا۔ جب میں یہ دیکھا کہ بابو نے مجھے میرے ساتھیوں سے الگ کرکے اُس عورت کے حوالے کردیا۔ اور عورت نے مجھے اپنے بٹوے میں بندکردیا میں آکر اندھیرے میں بند کردیا گیا تھا۔ مگر یہ تھی بہت نرم اور آرام دہ جگہ تمام راستہ اس بٹوے میں سفر کرتے گذرا اور آخرکار میں اس عورت کے مکان پہونچ گیا میں مجھے بٹوے سے باہر نکالا گیا اور میری کمر پر کوئی چیز ملی گئی۔ جس سے میرے ہاتھ پاؤں بالکل اکڑ گئے اور کچھ بیہوش سا ہوگیا۔ جب ذرا ہوش آیا تو معلوم ہوا کہ ایک لفافہ کے ساتھ چپکا دیا گیا ہوں۔ عورت نے صرف اسیر ہی بس نہیں کیا بلکہ میرے ساتھ ایک بدسلوکی یہ بھی کی کہ ایک لال لیٹر بکس میں جو سڑک کے کنارے کھڑا ہوا تھا مجھے گرا دیا۔ میرا سر چکرا گیا اور سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ تک ہوش نہ آیا...... کچھ دیر بعد ڈبے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ تو کچھ جان میں جان آئی۔

لیکن کھولنے والا اور ہی سر ہلاتا تھا کہ مجھے اور میرے تمام ساتھیوں کو اس کوٹھری سے نکال کر ایک بڑا لال یعنی ڈاک کے لمبے سے تھیلے میں بند کردیا اور کندھے پر ڈال کر چلتا بنا۔ اس تھیلے میں بھی کافی اندھیرا تھا اور کسی طرف سے ہوا کا مطلق گذر نہ تھا جسکو میں برداشت نہ کرسکا۔ چنانچہ میرا دم گھٹنے لگا سانس کے رکنے سے پھر مجھے غش آگیا..... ہاں جب مجھے ڈاکخانہ میں لیجاکر نکالا گیا۔ تو کچھ ہوش آیا اور میں نے خدا کا شکر پیرادا کیا۔ اور اطمینان کا سانس لیا۔ کیونکہ اب میں اپنی پرانی قیام گاہ پر دوبارہ پہونچ چکا تھا چنانچہ اپنے دیگر ہمجولیوں کے ساتھ مزے سے پاؤں پھیلا کر سو رہا۔ مگر ابھی ایک مصیبت اور آنے والی تھی ابھی اچھی طرح آنکھیں بند نہ ہوئی تھیں کہ میں نے انتہائی کرب وبے چینی کے ساتھ محسوس کیا کہ کسی نے مجھے آہنی پنجوں میں پکڑ کر میرے سینے پر کوئی سخت سی چیز ماری۔ جس سے میری تمام شکل بگڑ گئی اور ہڈی پسلی ایک کردی۔ درد کی وجہ سے میں ابھی رو ہی رہا تھا کہ پھر قیدیوں کی طرح تھیلے میں بند کرکے بھیجدیا گیا۔ افسوس

۴ فوج سٹارسبورگ کے دکھن میں ایک دوسرے سے مل گئی ہیں۔ جرمن فوج دو حصوں میں سمٹ گئی ہے وسیں کے علاقہ میں تمام جرمن فوج گھر گئی ہے۔ اور ۱۲½ لاکھ جرمن لڑائی میں کام آچکے ہیں

ہیں جو پارلیمنٹ میں جانے کا ارادہ رکھتی ہیں اس کی وجہ سے کمیٹیوں کے طریقہ کار سے پوری آگاہی ہوجاتی ہے اور ان سب باتوں کے علاوہ شرمیلی اور بےحوصلہ خاتون کو پبلک کے سامنے تقریر کرنے کا فن سیکھنے کا بھی موقع مل جاتاہے۔

آج کل برطانیہ میں عورت کا مجسٹریٹ کی حیثیت سے کرسی عدالت پر بیٹھے نظر آنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے عام طور سے تسلیم کیا جاتاہے کہ عورتوں اور بچوں کے مسائل سمجھنے کی اسکو خاص اہلیت ہوتی ہے اور اس حیثیت سے کام کرنے کے لیے اس کی ہمت افزائی کیجاتی ہے اب مشکل سے یہ یقین کیا جاسکتاہے کہ نصف صدی سے کچھ اور زیادہ زمانہ ہوا کہ پبلک کے سامنے کسی عورت کا تقریر کرنا بہت ہی معیوب سمجھا جاتا تھا۔

پردۂ فلم

من کی جیت پر بے پناہ رش

شالیمار پکچرس کی معاشرتی تصویر "من کی جیت" پبلک میں بےحد مقبول ہورہی ہیں۔
من کی جیت کا افسانہ ہماری روزانہ کی زندگی سے تعلق رکھتاہے جسکو بڑے سلیقہ کے ساتھ ترتیب دیا گیاہے۔ من کی جیت ہندوستان کی پہلی تصویر ہے جس میں ہندوستان کے لائق فسانہ نگاروں اور شاعروں نے حصہ لیاہے۔ چنانچہ اس تصویر کے مکالمے مسٹر کرشن چندر اور حضرت جوش ملیح آبادی نے لکھے ہیں، اسیطرح گانے جوش ملیح آبادی کی شاعرانہ بلند پروازیوں کا نتیجہ ہیں۔ توقع ہے کہ یہ تصویر نہ صرف عوام بلکہ ادبی طبقہ میں بھی بےحد پسندیدہ ثابت ہوگی۔

پرکھ ایک معاشرتی نشتر ہے

مسٹر سہراب مودی مستحق مبارکباد ہیں کہ اُن کی جدید سوشل تصویر "پرکھ" کو ہندوستان کی بہترین معاشرتی تصویر قرار دیا جارہاہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پرکھ ایک ایسی بےنظیر تصویر ہے جس کا جواب شاید ہندوستان کی فلمی صنعت زمانہ دراز تک پیش نہ کرسکے۔
مسٹر سہراب مودی جن کی تقریباً ہر تصویر میں کوئی نہ کوئی پہلو ہوتاہے۔ انھوں نے پرکھ کو بالکل جدید زاویہ سے پیش کیاہے۔ اس تصویر میں مسٹر سہراب مودی نے ایک ہی وقت میں ایک ہی عورت کے دو متضاد کیرکٹر پیش کیے ہیں۔

ہمایوں بہترین تاریخی تصویر ہوگی

مسٹر محبوب کی تاریخی تصویر ہمایوں کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتاہے کہ ہمایوں ایک بےنظیر تاریخی تصویر ہوگی۔ ہمایوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتاہے کہ اس تصویر کی تیاری پر اسوقت تک دس لاکھ روپیہ سے زیادہ صرف ہوچکاہے اور مسٹر محبوب کوشش کررہے ہیں کہ وہ اسے ہندوستان کی بہترین تاریخی تصویر بناکر پیش کریں۔

تارامتی تیار ہے۔

رنجیت پروڈکشن کی مایہ ناز تصویر "تارامتی" کی بابت معلوم ہواہے کہ یہ تصویر نمائش کے لیے بالکل تیار ہے
○ تارامتی کے بارے میں فلمی حلقوں کی یہ رائے ہے کہ یہ تصویر اس قدر بلند پایہ ہے کہ پربھات کی تصاویر سے بھی بازی لے گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ بےحد پسند کی جائے گی۔

جرمنی کی فوجی حالت نازک ہوگئی

واشنگٹن ۹ فروری جرمن فوج کا منظم مقابلہ شائد چند روز میں ختم ہوجائے گا۔ یہ ہے وہ رائے جو امریکہ کے محکمہ جنگ کے ایک افسر نے ظاہر کی افسر موصوف نے مزید کہاکہ روسی فوجوں کے فرانکفرٹ کے علاقہ میں داخلہ سے پہلے اگر جرمن ہائی کمان موثر جوابی حملے کرنے میں ناکام رہا تو جرمنی کی فوجی پوزیشن بالکل نازک ہوجائے گی۔ آپ نے مزید کہاکہ موثر جرمن مقابلہ کی شرط یہ ہے کہ فرانکفرٹ کے علاقہ پر جرمنوں کا مکمل کنٹرول رہے۔ فرانکفرٹ اور اسٹیٹن کے درمیان دریائے اوڈر کو روسیوں کے پار کرنے سے جرمن صرف سامنے کے حملہ کی تنظیم کرسکتے ہیں جو ناکام رہے گا۔ فرانکفرٹ کے علاقہ پر سے کنٹرول ہاتھ سے نکل جانے کے بعد جرمن فوجی کمان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ فوجی نقطۂ نگاہ سے صورت حالات بالکل نازک ہوگئی ہے اور مجبور ہوکر نازی لیڈروں کو مشورہ دے گا کہ ہتھیار ڈالنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

امریکی فوج ایک اور ٹاپو میں اتر گئی

سان فرانسسکو ۹ فروری جاپان ریڈیو کا ایک براڈکاسٹ میں کہا گیا کہ پوردے ٹاپو میں تین ہزار امریکی فوجیں اتر گئی ہیں یہ ٹاپو لیٹے اور سیبو کے درمیان واقع ہے۔

اقوال زریں

اتحاد قوم و ملک کی ترقی اور آزادی کی سو فی صدی کامیاب کنجی ہے۔

اُس کا وعدہ او ارادہ مت کرو جس کو آپ پورا نہیں کر سکتے۔ اس سے آدمی کا اعتبار نہیں رہتا اور قوت روحانی کمزور ہو جاتی ہے۔

وہ دشمن جو ہماری برائیوں کی اصلاح کرتا ہے اس عزیز ترین دوست سے بہتر ہے جو ہماری برائیوں کو اچھا بتلاتا ہے۔

نصیحت کی بات کڑوی ہوتی ہے مگر جس طرح کونین بخار کو دور کرتی ہے اسیطرح یہ برائیوں کو دور کرتی ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنا شرط ہے۔

فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی بوڑھے وہ ہماری اُمت میں نہیں ہے۔

بچوں کی سب غلطیوں میں سے اکثر کی پرواہ نہ کرو۔ مگر اس ایک کے متعلق جو حکم دو وہ ضرور منوا لیا کرو۔ (لاڈ ورڈس)

بچے طبعاً سستی و بیکاری سے نفرت کرتے ہیں پس تمہارا فرض ہے کہ مفید اور کارآمد کاموں میں ان کو ہر وقت مشغول رکھو۔ (لاک)

موج تبسم

مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ملزم کے وکیل نے جو بحث کر رہا تھا۔ جج کی توجہ مبذول کرانے سے یہ کہا۔

دیکھئے حضور! جیوری کے ایک ممبر اس وقت خراٹے لے رہے تھے۔

جج:۔ اگر تم غلط بحث کرو تو اس میں اس بیچارے کا کیا قصور ہے۔

جج:۔ تمہارے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہوا اس لیے تم کو اب رہا کیا جاتا ہے۔

ملزم:۔ لیکن حضور مجھے دو ہفتہ تک حوالات میں رکھا گیا ہے اس کے عوض میں کوئی چھوٹا سا جرم کر سکتا ہوں۔

پہلا:۔ یہ تمہارا جوتہ چلتے وقت بہت شور مچاتا ہے شاید یہ چوری کا ہے۔

دوسرا:۔ بھئی اگر یہ بات ہے تو میری ٹوپی اور کوٹ کو بھی شور مچانا چاہیے۔

نجومی: تم چالیس برس تک مفلسی کے سبب رنجیدہ رہو گے

شخص: اور اس کے بعد،

نجومی:۔ تم رنجیدہ نہیں رہو گے۔

شخص: اور اس کے بعد

نجومی:۔ تم رنجیدہ نہیں رہو گے۔ کیونکہ تم اس کے عادی ہو جاؤ گے!

دلچسپ معلومات

عورتوں کی عورتوں سے شادیاں

آپ یہ سنکر حیران رہ جائیں گے کہ دنیا میں ایسی بھی عجیب غریب عورتیں ہیں جنہوں نے عورتوں سے قانونی طریقہ پر تو نہیں بلکہ غیر قانونی طور پر شادیاں کر رکھی ہیں۔ ایسی عجیب غریب عورتوں کی جماعت کا حال ہی میں علم ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی ایک انجمن بروسلز (فرانس) میں موجود ہے۔

اس انجمن کی عورتوں نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ کسی مرد سے شادی نہیں کریں گی۔ ان میں سے کنواریاں بھی ہیں اور مطلقہ عورتیں بھی ہر عورت نے ایک دوسری عورت کو دوست بنا رکھا ہے وہ اسے شوہر کے نام سے پکارتی ہے اور یہ جوڑے بالکل میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں اور بڑے سکون کے ساتھ زندگی گذارتے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ ہم آپس میں سچی محبت پیدا کرنے کے بعد دنیاوی جھگڑوں سے بے نیاز ہو جانا چاہتے ہیں

ایک عجیب غریب اندھی لڑکی

پیراگوا کی ایک اندھی لڑکی نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس لڑکی کی عمر مشکل سے دس بارہ سال ہے یہ بینائی سے قطعی محروم ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ ہاتھ سے چھونے کے بعد کپڑوں کے رنگ بتا دیتی ہے اور انگلیوں سے وہ تمام کام لیتی ہے جو آنکھوں کے سوا کسی دوسری چیز سے لینا ناممکن ہے۔ یہ لڑکی کشیدہ کاری کی بہت بڑی ماہر ہے۔

افسانہ

پوجا

(از جناب پرشوتم سنگھ سیٹھی)

دولتمند آدمی اگر دیوالی کے دن لکشمی پوجا کرے تو اچھا بھی لگتا ہے لیکن غریب ہردیو کی پوجا کا کیا مطلب تھا۔ محض ہنسی اڑانا، دولت کی دیوی کی...... لکشمی کی...... نہیں نہیں بلکہ وہ پوجا اس لیے کرنا چاہتا تھا کہ دیوی اُس سے خوش ہو کر اسے بھی دولت عطا کرے تاکہ وہ اپنے دن آرام سے گذار سکے اپنی ہریا کو آرام دے سکے، اچھے کپڑے پہنا سکے۔ اچھی اچھی چیزیں لا سکے جب سے اسے بیاہ کر لایا ہے اسے ایک دن بھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ روز دکھ تکلیف اور پھر غریبوں کے لیے دنیا میں رکھا ہی کیا ہے۔

وہ دیوالی اپنے گھر جا کر منانا چاہتا تھا اپنی بیوی کے ساتھ مل کر پوجا کرنا چاہتا تھا۔ دیوی کی... دولت دینے والی کی۔ لیکن جب ہردیو نے اپنے مالک سے چھٹی نہ مانگی تو وہ ہنس پڑے۔ ہردے اور لکشمی کی پوجا واہ اگر وہ چلا جائے گا تو تہوار والے دن کون کام کریگا؟ اسے چھٹی نہ ملی۔ انکار ہو گیا.... انکار.... صاف انکار جیسے وہ چند روپوں میں اسے خرید چکے ہیں۔ ہردیو کے دل میں ایک طوفان برپا ہوا، کیا میں ان کا غلام ہوں؟ نہیں... ہرگز نہیں.... میں اُن کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہوں اب وہ وقت نہیں کہ جب انسان انسانوں پر ظلم توڑتے تھے انھیں خریدتے تھے جس دیوی نے انھیں دولت دی ہے وہی مجھے بھی دیگی۔ دنوں کا پھیر ہے آج نہیں تو کل.... سب کے دن یکساں تو رہتے نہیں۔ میں جاؤں گا ضرور جاؤں گا دیوی کی پوجا کرنے دیوی کی پوجا کرنے دیوی کو منانے، کیونکہ وہ مجھ سے ناراض ہے جب تک میں اُسے خوش نہ کروں گا وہ مجھے اسی حالت میں رکھے گی۔ یہ سوچ کر وہ اپنے کام میں لگ گیا۔ جب گھر والے بازاروں کی رونق دیکھنے گئے اُس وقت وہ نکل پڑا مالک کے گھر سے اپنے گھر کی طرف۔

اس کی بیوی ہریا نے بڑے ارمانوں سے پوجا کا بندوبست کیا تھا۔ اُسے بھی اکتفا نہ تھا۔ اسی پوجا پر جو ہریا صبح ہی اس نے صاف کیا دیوار میں پوتیں چونے سے نہیں بلکہ گوبر سے.... گوبر سے غریبوں کو چونا بھی کہاں نصیب اور پھر اس مہنگائی کے زمانے میں۔ کیونکہ دیوی کی پوجا سے پہلے ہر چیز کا صاف ہونا لازمی ہے صاف و شفاف چیزوں ہی سے تو دیوی خوش ہوتی ہے۔ دیوی کو چڑھاوا بھی چڑھانا تھا۔ وہ کہاں سے لاتی؟ اس کے پاس پیسے کہاں؟ وہ پاس والے باغ سے پھول توڑ لائی۔ دیوی کو چڑھانے کیلیے اس کا خاوند ہر سال مالک کو دیکھتا تھا دیوی کی پوجا کرتے۔ اس کا خزانہ برابر بڑھ رہا تھا اس لیے اس نے طے کیا اس سال دیوالی پر وہ بھی پوجا کرے گا۔ لکشمی دیوی کی.... دیکھیے گا کچھ فائدہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اسے اکثر شک بھی ہوتا تھا کہ یہ سب بیکار ہے۔ لیکن وہ آزمانا چاہتا تھا۔ ایک مرتبہ صرف ایک مرتبہ۔

وہ تمام بندوبست کر چکی تھی ہر ایک چیز ٹھیک تھی وہ خوش تھی کہ اب امیر ہو جائیں گے۔ اس غلامی سے یعنی نوکری سے نجات مل جائے گی۔ وہ اپنے زمانے سے لطف اندوز ہو سکیں گے کسی چیز کی فکر نہ ہو گی۔ اب تو فکر اور غموں سے فرصت کہاں؟ پھر لطف کہاں جب غم ہو، فکر ہو۔ یہ سوچ رہی تھی اور تھی انتظار میں اپنے پتی دیو کے انتظار میں.... انتظار کی گھڑیاں گذارنا کتنا مشکل ہے۔

رات کے وقت جب ہردیو اپنے گھر کی طرف بھاگا جا رہا تھا وہ پکڑا گیا۔ رات اندھیری تھی۔ پولیس کے ایک گروہ نے اسے پکڑ لیا۔ اس رات پولیس کی گشت زوروں پر تھی۔ اکثر ایسے ہی دنوں میں شہر میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ لوگ اپنے گھر چھوڑ کر باہر گھومنے جاتے ہیں۔ تو خالی مکان دعوت دیتے ہیں چوروں کو لٹیرے کہتے ہیں۔ آؤ۔ آؤ جلدی کرو۔ گھر خالی ہے جو کچھ چاہو لیجاؤ۔ اپنے لیے اپنے بیوی بچوں کے لیے، دوستوں کے لیے، وہ انکی دعوت قبول کر لیتے ہیں۔ کہیں کوئی دعوت چھوڑتا بھی ہے، پولیس تو جواریوں کی "تلاش" میں بھی رہتی ہے دیوالی مشہور ہے جوے کے لیے۔ گورنمنٹ اس بُری عادت کو روکنا چاہتی ہے۔ اس لیے وہ چھاپے مارتے ہیں۔ جواریوں کو پکڑنے کے لیے ہردیو ثابت نہ کر سکا کہ اتنی رات کو گھومنے کا مقصد کیا ہے۔ اسے کوتوالی پہونچا دیا گیا۔

انتظار کرتے کرتے وہ تھک گئی۔ گھبرائی کیا وجہ ہے وہ تو وعدہ کر گئے تھے جس طرح بھی ہو گا۔ رات تک ضرور آ جاؤں گا۔ اب تو کافی دیر ہو گئی۔ آخر نوکری ٹھہری کوئی نئی آفت آ گئی ہو گی۔ کاش ہم غریب نہ ہوتے ایک تہوار آیا ہے بھی ہم نہیں منا سکتے۔ منانا تو درکنار اکٹھے بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ یہی سوچتے سوچتے وہ سو گئی اس کے سامنے تھی لکشمی دیوی وہ کہہ رہی تھی۔ انتظار کرو سب کچھ ہو جائے گا۔ دکھ میں اگر آدمی گھبرا گیا تو کچھ بھی نہیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیے زمانہ کے نشیب فراز سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ سکھ کے بعد دکھ بہت برا لگتا ہے۔ دکھ کے بعد سکھ کتنا مزا ہے۔ اس دکھ میں ابھی تمہیں تکلیفوں سے نجات جلدی نہیں ملے گی۔ یہ سنتے ہی وہ گھبرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی دیکھا پو پھٹ رہی ہے۔ چراغ بجھ چکا ہے۔ کچھ آدمی گھر کے باہر کھڑے ہیں۔ انھیں میں سے ایک بڑے پیٹ والے نے کہا ہردے کہاں ہے۔

"مالک کے گھر ہو گا ہرا نجمہ....!"

واہ بدمعاش کہیں کا وہاں سے تو چوری کرکے وہ بھاگ چکا ہے یہ کہو اسکے مالک کی آنکھ کھل گئی۔

ہردیو اور چوری غریب ہریا چیخ اٹھی نہیں وہ بیہوش ہو گئی۔ گھر کا کونہ کونہ تلاشی کے نام پر اجاڑ ڈالا پوجا کی چیزوں کو اپنے جوتوں سے کچل ڈالا۔ اسی سامان کو جس سے اُن کی اُمیدیں وابستہ تھیں۔ انھوں نے کتنی بے رحمی سے کچلا تھا اُن چیزوں کو.... نہیں.... انکی امیدوں کو

* * * * * * *

نہ معلوم کس الزام میں جوا کھیلنے یا چوری کرنے کے الزام میں ہردیو جیل کی روٹی کھاتا رہا ایک سال تک صرف ایک سال تک یہ ہے انصاف جسے ہماری سوسائٹی ہمارا ملک اور اس کے افراد کہتے ہیں انصاف آج وہ ایکسال بعد جیل سے چھوٹا۔ آج دیوالی ہے ہردیو کو ایکسال پہلے والی دیوالی یاد آ گئی۔ جب اس نے پوجا کے لیے سوچا تھا۔ امیر بننے کے خواب دیکھے تھے لیکن وہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے۔ امیدیں اور آرزوئیں برباد اسکیں اس وقت ہریا نے کہا۔

ہم غریبوں کو لکشمی جی نہیں چاہتی۔

غریبوں کو چاہتا ہی کون ہے۔؟

لکشمی جی دولتمندوں کا ساتھ دیتی ہیں۔ غریبوں اور بیکسوں کو پوچھتی نہیں۔

سبھی امیروں کا ساتھ دیتے ہیں۔

نہیں ہمارا بھی ایک ساتھی ہے۔

"کون؟"

پرماتما۔

دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ (نیرنگ خیال)

سرحد اسمبلی کے نظر بند کانگریسی ممبر

پشاور ۴ فروری۔ توقع کی جاتی ہے کہ سرحد اسمبلی کے بجٹ سیشن سے پہلے پانچ نظر بند ممبران اسمبلی میں سے کم از کم تین رہا ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنے واقفکاروں کو کہا ہے کہ وہ گورنر سے انکی رہائی کی سفارش کر رہا ہے۔

ہندوستانی انجینیروں نے اہم ریلوے لائن بنائی !!

اپھال ۲ر فروری۔ آسام بنگال ریلوے پر ۲۳۴ میل تک دوہری لائن بنا کر ہندوستانی انجینیروں نے برما میں لڑنے والے سپاہیوں کو سامان بھیجنے میں بڑی مدد پہونچائی ہے۔

انھوں نے ۹ اسٹیشنوں کو دوبارہ بنایا، تیس لاکھ کیوبک فیٹ زمین ہموار کی۔ چھ بڑے اور ۱۳ چھوٹے پل بنائے۔ سارے راستہ پر ریلوے کے ۳۰ گھاٹ تھے۔

اگست ۱۹۴۳ء میں ایکویب کے شہری انجینیروں نے یہ کام شروع کیا۔ گھنے جنگلوں ویران پہاڑوں اور ملیریا کی وجہ سے جنوری ۱۹۴۴ء تک بہت کم کامیابی ہوئی۔ چنانچہ ہندوستانی ٹرانسپورٹیشن سروس سے ریلوے کی تعمیری کمپنیوں اور تین پائینیر لیبر بٹالیوں کو بھیجا ہے۔

اپریل میں گورکھپور سے چار ہزار شہری مزدور اور ایک کاریگروں کی کمپنی بھیجی گئی۔ مارچ میں ایک ہندوستانی برنچ کمپنی آئی۔ای۔ یو جی اور سینیس آئے لیکن یکم ستمبر ۱۹۴۴ء کام مکمل کر دینے کی تاریخ مقرر ہوئی۔

جاپانیوں کے خطرے کے باعث کام میں پھر رخنہ پڑا اور اب یکم جنوری ۱۹۴۵ء تاریخ تکمیل قرار پائی۔ کاریگروں کی تعداد ۱۵۰۰ اور پائینیر مزدوروں کی آٹھ ہزار کر دی گئی۔ امریکی آپریٹر بھی ساتھ تھے۔ اور امریکی مشینیں لائی جا رہی تھیں اس لیے کہ اس ریلوے کا انتظام امریکنوں کے ہاتھ میں ہے۔

باہمی امداد، محنت اور کوشش آخر اپھال لائن اور ۱۹۴۵ء کے نو روز کے دن جنرل ہیڈ کوارٹرز انڈیا کے بریگیڈیر آر گارڈنر، ڈائرکٹر آف ٹرانسپورٹیشن نے اس نئی لائن کا افتتاح کیا۔

اس کارنامے کا سہرا ہندوستانی انجینیروں کے سر ہے لیکن امریکی آپریٹنگ بٹالین بھی بھلائی نہیں جا سکتی جس نے مشینیں وغیرہ مہیا کیں۔

پوربی پرشیا اور سلیشیا کا کنٹرول

ماسکو ۸ر فروری دو بجے سے ملا، لبلن نیشنل کونسل کے صدر موسیو بولیلا بیرٹ نے اعلان کیا کہ پولینڈ سلیشیا اور پوربی پرشیا کا سول نظام فوراً ہی اپنے ہاتھ میں لے رہا ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ لندن کی پولش گورنمنٹ اور روس کی پولش گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

تعلیم کی سارجنٹ اسکیم

مدن پلی ۸ر فروری پروفیسر ای۔ اے پیرمینم نے ڈاکٹر سارجنٹ کی تعلیمی اسکیم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسکیم بہت مکمل ہے کیونکہ بچپن سے لیکر کالج کی تعلیم تک ہر منزل کے لیے اس کی تفصیلات مرتب کی گئی ہیں مگر چالیس سال کا وقفہ بہت زیادہ ہے کوشش کرنی چاہیئے کہ ترقی اتنی بہتر ہو کہ اس میعاد میں کمی کی جا سکے۔

منیلا پر امریکی فوج کا قبضہ

واشنگٹن ۸ر فروری جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ تقریباً تمام منیلا پر امریکی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ بچے کچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے آٹھ سو اور اتحادی قیدی رہا کر لیے گئے ہیں۔

مسٹر کرپس لیبر پارٹی میں

لندن ۸ر فروری کہ گلوب کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ آیندہ چند روز میں سر اسٹیفورڈ کرپس کی لیبر پارٹی میں شرکت یقینی ہے لیبر پارٹی کے حلقوں میں انھیں انتخابات کے لیے بہت اہم سمجھا جاتا ہے اور ان کی واپسی کا سوشلسٹ حلقوں میں استقبال کیا جائے گا

برلن پر بمباری۔ لندن ۸ر فروری انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر بھی زور کا حملہ کیا۔

پنجاب کے آیندہ گورنر!

لاہور ۸ر فروری معلوم ہوا ہے کہ سر ای۔ ایم جنکنس جو وایسرائے ہند کے پرائیویٹ سکریٹری ہیں اور جو دہلی کے چیف کمشنر رہ چکے ہیں سر برٹرینڈ گلینسی کے ریٹائر ہونے پر آیندہ سال پنجاب کے گورنر ہوں گے۔

یو۔ پی میں کاغذ کی کفایت شعاری

لکھنؤ ۸ر فروری یو۔ پی میں کاغذ کی کفایت شعاری کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ طے ہوا ہے کہ آیندہ میونسپل بورڈوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی رپورٹیں چھاپی نہ جائیں بلکہ ٹائپ کر کے ضروری حلقوں میں بھیج دی جائیں۔

یو۔ پی اسٹوڈنٹس کانگریس!

الہ آباد ۸ر فروری مسٹر اشوک رنا تھ در ماجرل سکریٹری یو۔ پی اسٹوڈنٹس کانگریس نے اعلان کیا ہے کہ اس کانگریس کا انتخاب فروری کے تیسرے ہفتہ میں ہو گا۔ مسٹر ایس رضا ریٹرننگ آفیسر ہوں گے۔

بھوپال ۵ر فروری مسٹر عبدالسلام صدیقی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بھوپال نے ورڈی کلب بھوپال میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھوپال میں ناخواندگی بیس فیصدی کم ہو گئی ہے۔

بری بحری اور ہوائی ذریعہ سے برٹش انڈین اور متحدہ فوجیں بے دردی سے دشمن کی تلاش کر رہی ہیں اور انہیں اراکان سے نکال رہے ہیں۔ آر۔ آئی این لینڈنگ کرافٹ ہندوستانی سپاہیوں کو اراکان میں دریائے کلادان کے نزدیک ایک چانگ کے کنارے لیے جا رہے ہیں۔

انٹر سروسز پبلک ریلیشنز ڈائرکٹریٹ۔ انڈیا

مانڈلے کو شدید خطرہ۔ اتحادی دو طرف سے بڑھ رہی ہے

کینڈی ۱۵ر فروری اے۔ پی۔ آئی کا جنگی نامہ نگار لکھتا ہے کہ پہلی دفعہ اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ ۱۴ ویں فوج کے دستے پکاکو کے پچھم علاقہ میں سرگرمی دکھا رہے ہیں یہ جگہ مانڈلے کے ۷۰ میل دکھن پچھم کو ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۴ ویں فوج پکاکو سے ۲۰ میل پچھم میں پہونچ گئی ہے۔ مانڈلے کا بچاؤ کرنے والی فوج کو اس کے یہاں پہونچنے سے نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

چونکہ ۱۴ ویں فوج اراوتی سے اتری کنارے پر مانڈلے کے پچھم میں دباؤ ڈال رہی ہے۔ اس لیے جاپانیوں کو پیچھے سے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے یا نگمجن پر اتحادی فوج نے قبضہ کر لیا ہے پکاکو سے ۲۵ میل اتر پورب کو ہے۔

رائے کاروں کا خیال ہے کہ دو طرف سے خطرہ پیدا ہونے سے ممکن ہے کہ جاپانی علاقہ کو خالی کر رہے ہیں۔

ایرکن کے ٹاپو میں اتحادی فوجیں ریبری کے شہر کے اور قریب پہونچ گئی ہیں۔ ٹاپو کے دکھنی حصہ میں اتحادی فوج ایک اور جگہ اتر گئی۔ اتحادی ہوائی جہاز دور تک حملے کر رہے ہیں۔

ہندوستانی اکاڈمی کی میٹنگ

الہ آباد ۵ر فروری آیندہ مہینے چار تاریخ کو یو۔ پی کی ہندوستانی اکاڈمی کی کونسل کی میٹنگ عزت مآب کلا ہنر ورتھ پر ہو گی جس میں ڈاکٹر گورکھ پرشاد یہ رزولیوشن پیش کریں گے کہ اکاڈمی کی آمدنی کا بیشتر حصہ کتابوں کی اشاعت پر صرف کیا جائے خان بہادر اے کاظمی کو عارضی طور پر اکاڈمی کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

یو۔ پی میں تعمیری کام کے بیس ہزار سنٹر

الہ آباد ۷ فروری یو۔ پی کے کانگریسیوں کی نمائندہ اسمبلی نے جو تعمیری کام کی سب کیٹی بنائی تھی اس نے گرام سدھار کے سلسلہ میں تعمیری کام کی پنج سالہ رپورٹ شائع کر دی ہے اس اسکیم کی رو سے صوبہ میں بیس ہزار سنٹر کھولے جائیں گے یہ اسکیم اس بنیاد پر ہے کہ کارکن تیاگ اور بے غرضی کی اسپرٹ میں کام کو ہاتھ میں لیں گے ان کا مقصد ذاتی آمدنی پیدا کرنا نہیں بلکہ دیہاتیوں کی سیوا کرنا ہوگا اس اسکیم کا خاص پہلو یہ ہے کہ کارکن کو اصلاحی کام سکھانے کی بجائے انتظامی کام کی تعلیم دی جائے گی تاکہ وہ کاریگروں سے ٹھیک طریقہ پر کام لے سکے اور ان کاریگروں کی مدد سے جا بجا سنٹر کھولے جا سکیں دوسری بات یہ ہے کہ ایک سنٹر ایک ہی صنعت کے بارے میں نہ ہوگا بلکہ اس سنٹر پر متعدد چھوٹی چھوٹی صنعتوں کا کام ہوگا ہر سنٹر پر ایک منیجر ایک اکاونٹنٹ ایک اسٹور کیپر اور دو اسسٹنٹ ہوں گے یہ سب تنخواہ دار ہوں گے اور اعلیٰ لوگوں میں سے ہوں گے جنہیں گاؤں کی تربیت حاصل ہوگی اس اسکیم کی انتظامیہ تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے

(۱) الہ آباد لکھنؤ یا میرٹھ مرکزی دفتر ہوگا یہ دفتر صوبہ میں تعمیری کام کی تنظیم اور کنٹرول کرے گا کتابیں اور پمفلٹ شائع کرے گا۔ میٹنگ اور کانفرنس کرے گا کورس مرتب کرے گا اور ہر کچھ اخبار کے نمونہ پر ایک ہفتہ وار اخبار جاری کرے گا تاکہ تحریک کی رہنمائی ہو (۲) صوبہ میں تین سرکل قائم کیے جائیں گے مشرقی مغربی اور مرکزی ان میں سے پوربی حلقہ ہریجن گروکل آشرم اعظم گڑھ کے ماتحت بیچ کا حلقہ سیوا کنج آشرم اناؤ کے ماتحت اور پچھمی حلقہ گاندھی آشرم میرٹھ کے ماتحت ہوگا۔ (۳) مرکزی دفتر سرکلوں کے رابطہ سے ضلع کمیٹیاں قائم کرے گا یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں موزوں امیدواروں کا انتخاب کریں گی اور ان کے علاقوں کی تقسیم ہوگی یونٹ کمنگ قائم کرنے کے لیے ضروری فنڈ حاصل کرنا ہوگا اس سلسلہ میں انہیں مرکز سے اور حلقوں سے امداد بھی ملیگی امیدواروں کی تربیت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ اور جہاں پہلے ہی سے تربیت یافتہ امیدوار حاصل ہو جائیں گے وہاں یونٹ کمنگ کا کام فوراً ہی شروع کر دیا جائے گا۔

(۴) اپنے انتظامی کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لیے اس اسٹاف کو دیہات کی سیوا کے لیے موجودہ طریقہ بھی اختیار کرنے ہوں گے۔

(الف) جونہی یونٹ کمنگ کا کام شروع ہو جائے گا یہ اسٹاف مردم شماری کرے گا اور یہ معلوم کرے گا کہ ہندو مسلم اور ہریجن کتنے کیا کیا ہیں۔ کھادی نہ پہننے والے لکھنا پڑھنا نہ جاننے والے اور علاقہ میں شراب یا دوسرے نشے استعمال کرنے والوں کی کتنی تعداد ہے۔ انہیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ان کے کام کے نتیجہ کے طور پر ان خرابیوں میں رفتہ رفتہ کمی ہو کر انہیں ختم ہو جانا چاہیئے۔ یہی تعمیری کام کی کامیابی اور اسکی کوششوں کے بارآور ہونے کی اصلی جانچ ہوگی۔

(ب) اس اسٹاف کو ہر علاقہ میں خود کفالتی قائم کرنی ہوگی۔ اور دیہاتیوں کو بیجا نفع بازی اور ظلم سے بچانا ہوگا (ج) اسٹاف کے ہر ممبر کو اپنے ہاتھ کے کتے ہوئے سوت کی کھادی پہننی ہوگی۔ اور اپنی تیار کی ہوئی یا اپنے علاقوں میں تیار کی ہوئی چیزیں استعمال کرنی ہوں گی۔

(د) اپنے علاقہ کے بچوں کی صفائی اور صحیح نشوونما کی دیکھ بھال کرنی ہوگی اور اپنے علاقہ میں پبلک جیون پیدا کرنا ہوگا زندگی کی سیدھی سادی ہونی چاہیے اور تمام پبلک معاملوں میں ستیہ اور اہنسا کے اصول پر کام کرنا ہوگا عام طور پر ایک سنٹر پانچ گاؤں کا ہوگا اس طرح کے بیس ہزار سنٹر قائم ہونے پر صوبہ کے ایک لاکھ گاؤں کی تعمیری تنظیم ہو سکیگی اگر اہل صوبہ نے دل لگا کر کام کیا تو ہر ضلع کے مرکز پر اُن کی تحصیلوں میں دو جگہ سنٹر جاری قائم کیے جائیں گے یونہی اگر کم سے کم پیمانہ پر پانچ سال کی مسلسل ترقی کا اوسط لگایا جائے تو اٹھارہ ہزار سنٹر کھل جائیں گے اس طرح پر پانچ سال میں تعمیری اسکیم کا مرتب ہو جانا چھوٹی بات نہیں ہے۔ قوم کی زندگی میں پانچ سال کوئی بڑا وقفہ نہیں ہے لیکن زبردست کوشش کی ضرورت ہے اگر مطلوبہ نتیجے حاصل نہ ہوں گے تو اس اسکیم کا کوئی قصور نہیں بلکہ کام کرنے والوں کا قصور ہے۔

مالی معاملہ۔ مالی معاملہ کے بارے میں اس اسکیم میں صاف کہا ہے کہ ہماری رائے میں اسے چلانے کے لیے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔ بیس ہزار روپے مرکز کے لیے بیس ہزار روپے تینوں سرکلوں کے لیے اور بیس ہزار روپیہ عورتوں کو اس کام میں تربیت دینے کے لیے اور تعاون حاصل کرنے کے لیے صرف ہوگا ہر سنٹر کو سنٹر کو ہر مہینہ بیس روپیہ مرکزی دفتر کے لیے دینا ہوگا اگر مجوزہ ترکیب سے کام چل گیا تو پہلا سال ختم ہونے پر ہی اسکیم کا خرچ اس کی آمدنی سے نکل آیا کرے گا۔ رپورٹ کے آخر میں درج ہے کہ ہمیں امید ہے کہ جس قوم نے مہاتما گاندھی کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ بغیر ان کے مانگے ہی دیدیا وہ ایک تعمیری کام کو روپیہ کی کمی کی وجہ سے فعل نہ ہونے دیگی بشرطیکہ یہ قابل عمل اور اسے چلانے والے قابل اعتبار ہوں اور پر خلوص کوششوں جاری رہنے کام کی نوعیت پر ہی مالی استحکام کا انحصار ہے اس لیے اگر اسکیم مفید مان لی گئی تو روپے کی کمی کا سوال ہی نہ رہے گا آخر میں اس رپورٹ میں ایک مفصل ماہانہ بجٹ درج ہے جس میں ہر حلقے اور ہر سنٹر کا حساب الگ الگ دکھایا گیا ہے۔ جو صنعتیں تجویز کی گئی ہیں وہ تیل نکالنے چمڑا کمانے اور تیار کرنے چمڑا رنگنے۔ صابن بنانے اور دری اور قالین تیار کرنے کی اسکیمیں ہیں۔

نواب زادہ لیاقت علیخان!

حیدر آباد دکن ۱۳ فروری۔ کل بعد نماز جمعہ سکندر آباد (دکن) کی جامع مسجد میں نواب زادہ لیاقت علیخاں نے تقریر کی جس میں مسلم لیگ کی پوزیشن کی وضاحت کی۔ اور آج صبح آپ نے نظام دکن سے کنگ کوٹھی میں ملاقات کی۔ آج ہی شام کو آپ دہلی کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔

لندن۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ برما میں ایک نئی جنگی گورنمنٹ قائم کر دیگئی ہے اور اسنے موجودہ حکومت کی جگہ لے لی ہے۔

بِرٹش، انڈین اور متحدہ قومیں بے دردی سے بری بحری اور ہوائی ذریعے سے دشمن کی تلاش کر رہی ہیں اور انہیں اراکان سے نکال رہے ہیں۔ آر۔ آئی۔ این کے اس جہاز کے عملہ کو پتہ نے بندرگاہ کیا ہے! جاپانیوں کو مار بھگایا جبکہ انہوں نے نکلنے کی بے کار کوشش کی۔

انٹر سروسز پبلک ریلیشنز ڈائرکٹریٹ انڈیا

...اتفاق رائے ہے۔ تینوں حکومتوں کا فوجی اسٹاف اس وقت مفصل اسکیمیں تیار کرنے میں لگا ہوا ہے دائمی امن قائم کرنے کے متعلق مسائل پر بحث شروع ہوگئی ہے اس سلسلہ میں جو مسائل زیر بحث آئیں گے اُن میں آزاد کرائے ہوئے یورپ کے اقتصادی اور سیاسی مسائل بھی ہوں گے اور دائمی امن برقرار رکھنے کے لیے ایک مستقل و انٹرنیشنل آرگنائزیشن قائم کرنے کی تجویز پر بھی غور ہوگا کانفرنس کے ختم ہونے پر ایک سرکاری بیان شائع کیا جائے گا۔

یہودیوں کی جائدادیں واپس!

پیرس ۷ فروری جنرل ڈی گال نے فیصلہ کیا ہے کہ جرمن قانون کی مطابق جو جرمن حکومت نے یہودیوں کی جائدادیں ضبط کر لی تھیں جائدادوں کی بحالی کا کام بڑا پیچیدہ ثابت ہوگا کیونکہ ہزاروں یہودیوں سے اس کا تعلق ہے اور اُن میں غریبوں سے لیکر بڑے بڑے بینکار تک شامل ہیں۔

روس۔ امریکہ۔ اور برطانیہ میں مکمل اتفاق رائے!

لندن ۸ فروری برطانیہ کی وزارت اطلاعات نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ اس وقت تین بڑوں کی (چرچل، اسٹالن اور روزولٹ) کی ایک کانفرنس بحر اسود کے علاقہ میں ہو رہی ہے ان کے ساتھ اُن کے چیف آف اسٹاف اور وزیر خارجہ بھی ہیں۔ نازی جرمنی کے خلاف لڑائی کے آخری دور میں مشترکہ فوجی کارروائی کرنے کے بارے میں تینوں مدبروں میں مکمل اتفاق رائے ہے وہ کئی امن قائم کرنے کے متعلق مسائل پر بھی بحث شروع ہوگئی ہے۔ جرمنی پر کنٹرول اور قبضہ کے متعلق مشترکہ پالیسی آزاد کرائے ہوئے یورپ کے سیاسی اور اقتصادی مسائل اور امن برقرار رکھنے کے لیے ایک مستقل انٹرنیشنل آرگنائزیشن جلد قائم کرنے کی تجویزوں پر غور کیا جائے گا اور یہاں مزید بتلایا گیا ہے امریکہ کے صدر روس کے وزیر اعظم اور برطانیہ کے وزیر اعظم اس وقت بحر اسود کے کسی علاقہ میں کانفرنس کر رہے ہیں اُن کے ساتھ ان کے فوجی افسران وزیر خارجہ اور دیگر مشیر بھی ہیں اُن کا مقصد یہ ہے کہ مشترکہ دشمن کی شکست کو مکمل کر سکیں اور دائمی امن کے لیے مضبوط بنیادیں قائم کرنے کیلئے ٹھوس اسکیم تیار کی جائیں اُن کے درمیان ملاقاتیں برابر جاری ہیں کانفرنس میں پہلے فوجی معاملات پر بحث شروع ہوئی یورپ کے تمام محاذوں کی موجودہ صورت حالات پر غور کیا جا چکا ہے۔ اور چیف اسٹاف کی اطلاعات ایک دوسرے کو بہم پہنچا دی گئی ہیں۔ نازی جرمنی کے خلاف لڑائی کے آخری دور میں فوجی کارروائی کرنے کے متعلق مکمل ہم...

اسٹاک ہالم ۷ فروری برلن سے سویڈن کے نامہ نگار روانہ وی ہے کہ سیگفرڈ لائن کی چوڑائی دوگنی کردی گئی ہے۔ بنس سے لیکر لمبی تک بچاؤ کے لیے نئی قلعہ بندیاں کی گئی ہیں۔

مہمانانِ عظیم الشان جلسہ دستار بندی

مدرسہ تکمیل العلوم منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء کو اطلاع

جو حضرات بیرونجات سے صعوبت سفر برداشت فرماکے عظیم الشان جلسہ دستار بندی میں شرکت کے مشتاق ہوں اور علماء پنجاب یو۔پی کے مواعظ حسنہ سے مستفید اور استاذ الاطباء، دالادیاؤ والشعراء حکیم ناطق صاحب لکھنوی و دیگر شعراء نامداران ہند کی نظموں سے محظوظ ہونا چاہتے ہوں وہ اپنی تاریخ و وقت آمد سے بذریعہ خط، ڈاک یا تار مطلع فرمائیں کہ معززین شہر وارکین انجمن استقبالیہ ان کے استقبال کے لیے طلبا مدرسہ کو اسٹیشن روانہ کرسکیں۔

المعلن

سید ثاقب (رسول نمائی) صدر مجلس استقبالیہ جلسہ دستار بندی مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خان شہر کانپور

امریکی فوج ایک اور جگہ اتر گئی!

نیویارک ۶ر فروری ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکی فوج فلپائن کے دکھن میں جولو کے ٹاپو پر اتر گئی ہے اس ٹاپو پر ۱۸ر جنوری کو تین ہزار امریکی فوج اور دس ٹینک اتارے گئے امریکی فوج کو بھاری نقصان پہونچایا گیا۔

سری نگر

۴ر فروری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بی۔ این راؤ وزیر اعظم کشمیر جو اس وقت رخصت پر ہیں حکومت ہند کے ریفارم کمشنر مقرر ہو جائیں گے ان کی جگہ انگریز وزیر اعظم مقرر ہوگا

دو اور شہروں پر امریکی فوج کا قبضہ

لندن ۸ر فروری محاذ مورچہ کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ دکھنی ساس میں اتحادی فوج اور آگے بڑھ گئی ہے امریکہ کی تیسری فوج نے بالینڈ جو کہ بردم سے ۱/۲ ۶ میل دکھن پچھم کو ہے اور ساسینن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت ہیں برانڈ نیڈ پر جرمنی کے جوابی حملہ کا مقابلہ کر رہی ہے پہلی امریکی فوج کے دستے سیگفریڈ لائن کے مضبوط قلعہ شیڈین سے ایک ہزار گز کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں اور دو جگہ سے ۰۰ ۵ گز کے فاصلہ پر ہیں امریکی فوج کے دوسرے دستے رودبرگ پورب اور اتر پورب اور اتر کی طرف بڑھ رہے ہیں رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جب پہلی روسی فوج سیگفریڈ لائن کے دو شہروں جنیڈ اور شیلڈن میں داخل ہو جائے گی تو وہ جرمن قلعہ بندیاں کو توڑنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ امریکی فوجوں نے سیگفریڈ لائن میں مزید شگاف کر دیئے ہیں۔

سولہ ہزار ٹن اناج

لاہور ۸ر فروری ایک پریس کانفرنس میں مسٹر پی ڈائریکٹر محکمہ سپلائز نے بتایا کہ ۲۸ر جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں پنجاب سے ۱۶۰۳۹ ٹن اناج برآمد کیا گیا۔ اس میں ۵،۸۸۷ ٹن گندم اور ۱۶۸۱ ٹن گنی شامل ہے۔

آل انڈیا شیعہ پولیٹکل کانفرنس

لکھنؤ بذریعہ ڈاک آل انڈیا شیعہ پولیٹکل کانفرنس کے اجلاس میں ایک طویل ریزولیوشن پاس ہوا جس میں میونسپل بورڈوں کے جدید انتخابات یو۔پی پر بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا، کیونکہ جن نشستوں پر شیعہ حضرات ایک عرصہ سے قابض چلے آتے تھے اس سے بھی انھیں خارج کر دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ اگرچہ تمام مسلمانوں کی نمائندہ بنتی ہے مگر اس نے شیعہ مسلمانوں کے حقوق کا خیال نہیں کیا اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جو حکومت یو۔پی سے گفت و شنید کریگی اس کمیٹی کے کنوینر مرزا جعفر حسین ہیں۔

ڈاکٹر مونجے کی تقریر

ٹریونیڈرم (بذریعہ ڈاک) ڈاکٹر مونجے نے یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے بعد ہندوستان میں تیس لاکھ فوج اور ۱۵ لاکھ ہوم گارڈ کی ضرورت ہوگی تاکہ ہندوستان اپنا بچاؤ کر سکے اس فوج میں ہندوؤں کی نمائندگی ان کی تعداد کے مطابق ہونی چاہیے میں نے اس سلسلہ میں کوشش کی ہندو سبھا ریزولیوشن پاس کر چکی ہے کہ ہندوؤں میں قومی سپرٹ ہونی چاہیے لیکن ذات پات کی موجودگی میں ایسا نہیں ہو سکتا اس لیے میں اس کے حق میں ہوں کہ تمام ہندوؤں کا ایک ورن ہو

گورنر یو۔پی۔ کی تقریر

جہانسی بذریعہ ڈاک سر مارس ہیلٹ گورنر یوپی نے یہاں کی کئی انجمنوں کے ایڈریسوں کا مشترکہ جواب دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ جنگ کے بعد ہندوستان کو اس قابل ہو جانا چاہیے کہ وہ اپنی ضرورتیں آپ پوری کر سکے۔

سرکاری کانفرنس

لکھنؤ ۵ر فروری معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی سرکاری گرام سدھار کے محکمہ اور توسیع تعلیم کے محکموں کی جو مشترکہ کانفرنس ہوئی تھی اس میں ایک مشترکہ پروگرام اس بارے میں تیار ہو گیا ہے کہ دیہات میں تعلیم کیسے پھیلائی جائے۔

مرکزی اسمبلی میں کانگریس اور مسلم لیگ پارٹیوں کا اتحاد عمل

نئی دہلی ۸ر فروری پرسوں سے مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہے۔ مسٹر بھولا بھائی دیسائی اور نوابزادہ لیاقت علی خاں میں ملک کا سیاسی جمود دور کرنے کے لیے کوئی معاہدہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن یہ معاہدہ تو یقینی طور پر ہو گیا ہے۔ مرکزی اسمبلی کا بجٹ نامنظور کرنے میں کانگریس اور مسلم لیگ ایک دوسرے کا ساتھ دیں گی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی جانب سے جتنے بل پیش کیے جائیں گے ان سب کی مخالفت کانگریس اور مسلم لیگ کی جانب سے ہوگی۔ یہ مخالفت اس بنیاد پر نہیں کہ بل کی نوعیت کیسی ہے بلکہ اصول پر ہوگی کہ جن سرکاری ممبروں نے یہ بل یا ریزولیوشن تیار کیے ہیں وہ عوام کے نمائندے نہیں ہیں بلکہ حکومت نے انھیں اپنی طرف سے نامزد کر کے پچھلے دروازے سے داخل کر لیا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی دیسائی کی مرکزی حکومت کو شکست دینے کے لیے سنٹرل اسمبلی میں مسلم لیگ سے جو تعاون کر رہے ہیں اس تحریک کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی حمایت حاصل ہے اور جب تک ملک میں قومی حکومت قائم نہیں ہوتی اس وقت تک مسٹر بھولا بھائی دیسائی کا کام یہی رہے گا جو مرکزی حکومت کی غیر نمائندہ حیثیت کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں مسلم لیگ پارٹی اور کانگریس پارٹی دونوں کی طرف اپنے اپنے نمائندوں کو یہ ہدایتیں جاری ہو گئی ہیں کہ وہ مرکزی اسمبلی کے بجٹ کے اجلاس میں پوری تعداد میں حاضر ہوں۔

امریکہ ہندوستان سے تعلقات بڑھائیگا

واشنگٹن ۸ر فروری سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ امریکہ ہندوستان کے ساتھ اپنے تمدنی تعلقات

مسز وجے لکشمی کے اعزاز میں شاندار ڈنر

نیویارک یکم فروری ہندوستان کا ترنگہ جھنڈا لہرائے گا جبکہ مسز کلارے بوتھ جو کہ ۱۹۴۲ء میں ہندوستان کا دورہ کر چکی تھیں اور ان کے شوہر مسٹر ہنری لوس جو پبلیشر ہیں کیپٹل سے مسز وجے لکشمی پنڈت کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا جائیگا یہ سوشل تقریب اس سال کی ایک شاندار تقریب ہوگی۔ جس میں ۱۴ امریکہ کے سرکردہ سیاست داں بھی شریک ہوں گے۔

ہم بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے پورپی ایشیائی ملکوں سے اپنے تعلقات بڑھانے کیلئے ۵۰۰۰، ۶ ڈالر کی رقم خرچ کرنے یقین کیا ہے۔ یہ رقم یونیورسٹیوں کے افسروں پروفیسروں ماہروں وغیرہ کے مفاد پر صرف کی جائے گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ -/۱/۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 7 — CAWNPORE. Saturday. 17th FEB. 1945

جلد ۴۱ نمبر ۷ — کانپور شنبہ ۱۷ فروری ۱۹۴۵ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

ادبیات

جذباتِ اثر لکھنوی

از جناب خان بہادر مرزا جعفر علی صاحب اثر لکھنوی پرائم منسٹر ریاست کشمیر

چاہا حریفِ ناز تو ہونا بہار نے — مہلت نہ دی تبسّم نیم آشکار نے

سرشاریوں کی حد ہو کوئی اے نگاہِ شوق — پیدا کیا ہے نشے کا عالم خمار نے

آلودۂ سرشک ہے وہ چشم سرمہ سا — یہ کیا ستم کیا دل حسرت شعار نے

تیرے خرامِ ناز کی اللہ ری دلکشی — پامال ہو کے رقص کیا ہی بہار نے

جھپکی نہیں پلک کہ قیامت گزر گئی — فرصت کبھی جو دی خلشِ انتظار نے

غنچہ ہے جیسے "مایوں بیٹھے" کوئی دلھن — مشاطگی کی حد نہیں رکھی بہار نے

ارمان دل سے منھ کو چھپا کے نکل گئے — اس طرح دیکھا اُس نگہ شرمسار نے

دیکھے تو کوئی وعدۂ فردا کی دلکشی — طے کی نہ حدِ شوق کبھی انتظار نے

اک ٹھنڈی سانس بھر کے نہیں یاد کر لیا — سب کچھ بھلا کے عشق فراموش کار نے

اسرارِ حیات کے بے گانہ کر دیا — موہوم کہہ کے دیدۂ بے اعتبار نے

مژگاں سے یوں ٹپک پڑا اک اشک خوں اثر

ٹپکا ہو جیسے جام کسی بادہ خوار نے

دنیائے اسلام

شاہِ فاروق اور سلطان ابن سعود کی ملاقات

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) شاہ فاروق جب ینبوع پہونچے اور سلطان ابن سعود سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا "یہ میری زندگی کا سب سے پُرمسرت دن ہے" جب دونوں بادشاہ گارڈ آف آنر ملاحظہ کر رہے تھے تو سلطان ابن سعود نے کہا "آج کا دن سعودی عرب اور تمام عربوں کے لئے ایک یوم جشن ہے" خاصہ نوش کرنے کے بعد دونوں بادشاہوں نے اتحاد عرب کے سلسلے میں تبادلۂ خیال کیا۔ بعد میں شاہ فاروق نے یہ خواہش ظاہر کی کہ جس جگہ دونوں بادشاہوں کی ملاقات ہوئی ہے وہاں ایک یادگار بنا دی جائے۔ شاہ موصوف نے سلطان ابن سعود سے اس جگہ ایک گنبد بنانے کی تجویز کی جسے سلطان ابن سعود نے بہت پسند کیا۔ شاہ فاروق نے ایک نہایت نفیس موٹر کار سلطان ابن سعود کو تحفہ پیش کی۔ یہ موٹر کار شاہی جہاز پر ساتھ لائی گئی۔

شاہ فاروق نے مدینہ منورہ سے بندرگاہ ینبوع واپس آنے پر یہ خواہش کی تھی کہ سلطان ابن سعود کے ساتھ ان کی ملاقات کو بندرگاہ "ینبوع کی ملاقات" کے بجائے "رضوا کی ملاقات" کہی جائے۔ سلطان ابن سعود نے رضوی پہاڑیوں کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر جو ینبوع کے سامنے ہیں اس تجویز کا پُرمسرت خیر مقدم کیا۔

شام ولبنان کا مسئلہ

قاہرہ - ۸ر فروری - لیوانٹ میں فرانس اور شام لبنان کی حکومت کے درمیان صورت حال کو یہاں کے سیاسی حلقوں میں بہت غور کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے - جنرل ڈی الجنیٹ جو اکثر لبنان کی رائے کی نمائندگی کرتا ہے آج ثالث کی خدمت انجام دینے کے لئے بلایا گیا ہے۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ صورت حال پر گہری نظر کی جا رہی ہے لیکن وہ ایک تردید کرتے ہیں کہ مصر نے لیوانٹ اسٹیٹ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ضبط سے کام لے کیونکہ یہاں جو اطلاعات پہونچی ہیں ان کے بموجب یہ ریاستیں پوری کوشش کر رہی ہیں کہ کسی قسم کا تصادم نہ ہو جائے لبنانی سفارت خانہ کے ایک مدبر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم سب اپنی آزادی چاہتے ہیں - آج یہاں ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں عبد الرحمان وزیر امور خارجہ کہتے ہیں کہ عرب یونین کو ہدایت نہیں کی گئی ہے کہ وہ کسی قوم کے خلاف کارروائی کرے۔ جو کچھ چاہتے ہیں وہ ہماری آزادی ہے یہ ہم صرف اپنی آزادی کے لئے جنگ کر رہے ہیں اور ہمارے تعلقات کسی دوسری حکومت کے ساتھ اپنے مقاصد اور بنیاد کی مفاد پر ہونے چاہئیں۔

جنگ کے بعد مصر میں غیر ملکی فضائی مستقر بنانے کی اجازت نہ دی جائیگی

قاہرہ - ۷ر فروری - کل ایوان نمائندگان میں وزیر اعظم مصر علی ماہر پاشا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "جنگ بعد مصر ہرگز ہرگز یہ گوارہ نہ کریگا کہ اس کے سرزمین پر غیر ملکی فضائی مستقر قائم ہوں" مندرجہ بالا بیان انھوں نے نیشنلسٹ پارٹی کے ایک ممبر کی اس شکایت کے جواب میں دیا کہ جو حسب ذیل ہے: "امریکی کانگریس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مصر کو ایک بین الاقوامی فضائی مستقر بنایا جائے اور وہاں پانچ سو ہوائی جہاز رکھے جائیں"

عرب لیگ کے جلسے میں امام یمن بھی شامل ہوں گے

قاہرہ - عرب ممالک سے وزراء خارجہ ۱۴ر فروری کو ہونے والی کانفرنس میں مدعو کئے گئے ہیں جو قاہرہ میں ہونے والی ہے۔ اس کانفرنس میں تمام عرب ممالک کی لیگ کے لئے لائحہ عمل بنایا جائے گا اور اس لائحہ عمل کو جنرل عرب کانفرنس کی میٹنگ میں جو مارچ کے مہینہ میں منعقد ہو رہی ہے پیش کیا جائے گا۔

مصری وزیر خارجہ نے گلوب کے نامہ نگار کو موقع ملاقات دیتے ہوئے کہا کہ امام یمن نے لیگ آف عرب اسٹیٹ کو تار دیا ہے کہ جس میں لیگ سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا ہے۔

مدینہ کے غرباء کو شاہ مصر کی امداد

جدہ (بذریعہ ڈاک) شاہ فاروق نے مدینہ منورہ کے غرباء کے لئے دس ہزار پونڈ ینبوع کے محتاجوں کے لئے پانچ سو پونڈ اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے خدام کے لئے پانچ سو پونڈ عطا کئے ہیں - جب شاہ موصوف ینبوع سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ کی طرف سے راہ میں غرباء کو چاندی کے سکے تقسیم کئے گئے ینبوع سے روانہ ہونے سے پہلے سلطان ابن سعود شاہ فاروق سے ان کے خیمہ میں تنہا آدھ گھنٹہ گفتگو کرتے رہے۔

عراقی ریجنٹ فلسطین میں

امن - ۸ر فروری - امیر عبد الالٰہ ریجنٹ عراقی وزیر اعظم نوری پاشا سعید کے ہمراہ یہاں پہونچے ہیں آپ مختلف عرب معاملوں کے بارے میں امیر عبد اللہ

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۱۸ کانپور شنبہ ۱۷ فروری ۱۹۴۵ء نمبر ۷

چرچل روزولٹ اسٹالن کانفرنس میں

نازی پارٹی کو ختم کرنے کا فیصلہ

(لندن - ۱۳ فروری) چرچل روزولٹ اسٹالن نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کی آخری شکست اس پر قبضہ اور اس سے ہتھیار چھیننے اور اس کے فوجی سٹاف کو ہمیشہ کے لیے توڑ دینے کے لیے جامع اسکیمیں تیار کر لی گئی ہیں۔ اس بیان میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ تین بڑوں کی کانفرنس کرائمیا کے ٹاپو نما بالٹا میں آٹھ روز تک ہوئی۔ اس کانفرنس میں یہ طے پایا کہ جرمنی کے تمام فوجی ہتھیار اور فوجی کارخانے وہاں سے ہٹا دیے جائیں۔ جرمنی کے تمام صنعتی کارخانوں پر کنٹرول کیا جائے اور جنگی مجرموں کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے اس کام میں فرانس کو بھی روس۔ برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ حصہ لینے کے لیے مدعو کیا جائے۔ نازی پارٹی اور نازی آرگنائزیشنوں کو ختم کر دیا جائے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ لڑائی کے بعد پولینڈ کی کیا شکل ہوگی اس کے بارے میں بھی فیصلہ ہو گیا۔ یوگوسلافیہ کا معاملہ بھی طے ہو گیا ہے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اپریل ۱۹۴۵ء میں سان فرانسسکو میں اتحادی قوموں کی ایک کانفرنس ہوگی جس میں امن و تحفظ کی آرگنائزیشن قائم کی جائیگی جو ڈمبرٹن اوکس کانفرنس کے رویوں کے مطابق ہوگی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے آٹھ روز سے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل امریکہ کے صدر اور مسٹر روزولٹ اور روس کی کونسل کے چیرمین مارشل اسٹالن اپنے وزیر خارجہ اور فوجی اسٹاف اور مشیروں کے ساتھ کرائمیا میں کانفرنس کر رہے تھے۔ ان تینوں اصحاب کے دستخطوں سے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا گیا۔

ہم نے مشترکہ دشمن کو آخری شکست دینے کے لیے تینوں اتحادی طاقتوں کی فوجی اسکیموں پر غور کیا اور فیصلہ کیا۔ تینوں اتحادی طاقتوں کے فوجی سٹاف نے روزانہ میٹنگ کی یہ میٹنگیں ہر نقطہ نظر سے بہت تسلی بخش ہیں اور اُس کے نتیجے کے طور پر تینوں اتحادی طاقتوں کی فوجی کوشش میں زیادہ میل جول پیدا ہو گیا ہے۔ ایک دوسرے کو پوری پوری فوجی اطلاع بہم پہنچائی گئی جرمنی کے دل پر ہماری بری فوجیں اور ہوائی فوجیں پورب، پچھم، اُتر اور دکھن سے جو زور دار حملے کریں گی اُن کے بارے میں اتفاق رائے سے فیصلہ کیا گیا ان کی تفصیل تیار کی گئی۔ وقت مقرر کیا گیا اور میل جول کی اسکیم تیار کی گئی۔

ہماری فوجی اسکیمیں صرف اُسی وقت بتلائی جائیں گی جبکہ ہم اُن کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ تینوں ملکوں کے فوجی اسٹاف نے اس کانفرنس میں مل جلکر جو فوجی اسکیمیں تیار کی ہیں اُن سے لڑائی مختصر ہو جائے گی۔ تینوں ملکوں کے فوجی اسٹافوں کی میٹنگیں جاری رہیں گی۔ جبکہ ضرورت پیش آئے گی۔

نازی جرمنی کی قسمت پر مہر لگ چکی ہے اگر جرمنی کے لوگوں نے ایک مایوس کن مقابلہ جاری رکھنے کی کوشش کی تو اُن کو اور زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

ہم نے ان مشترکہ پالیسیوں اور اسکیموں کے متعلق فیصلہ کر لیا ہے جو بلا شرط ہتھیار ڈلوانے کے لیے عمل میں لائی جائیں گی اور جن کا اس وقت نازی جرمنی پر اطلاق کیا جائے گا جبکہ جرمنی کی فوجوں کا مقابلہ مکمل طور پر کچل دیا جائے گا۔ یہ شرطیں اس وقت تک نہیں بتلائی جائینگی جب تک کہ جرمنی کو آخری طور پر شکست نہ دیدی جائے۔ تینوں ملکوں کے سپریم کمانڈروں پر مشتمل ایک مرکزی کنٹرول کمیشن مقرر کیا جائے گا جس کا ہیڈ کوارٹر برلن میں ہوگا۔ یہ کمیشن جرمنی پر قبضہ اور کنٹرول کریگا۔

یہ بھی طے پایا ہے کہ اگر فرانس چاہے تو اس کو بھی جرمنی کے ایک حصہ پر قبضہ کرنے کے لیے مدعو کیا جائے اور وہ کنٹرول کمیشن میں چوتھے ممبر کی حیثیت سے شامل ہو جائے فرانس کا کتنے حصہ پر کنٹرول ہوگا۔ اس کا فیصلہ چاروں ملک اپنے نمایندوں کے ذریعہ کریں گے۔

یہ بھی اعلان کیا گیا کہ یہ ہمارا اٹل فیصلہ ہے کہ جرمنی کی فوجیت اور نازی ازم کو ہمیشہ کے لیے برباد کر دیا جائے اور اسبات کا یقین کر لیا جائے کہ جرمنی دنیا کے امن میں پھر خلل نہیں ڈالے گا۔ ہم نے جرمنی کی تمام فوجوں کو غیر مسلح کرنے۔ جرمنوں کے جنرل اسٹاف کو ہمیشہ کے لیے توڑنے جرمنی کے تمام فوجی سامان کو برباد کرنے جرمنی کے اُن تمام کارخانوں پر کنٹرول کرنے یا ان کو ختم کرنے کا جو فوجی سامان تیار کرتے ہیں۔

جنگی مجرموں کو عدالت کے روبرو پیش کرنے اور اُن کو قرار واقعی سزا دلانے۔ جرمنوں نے جو نقصان پہونچایا ہے اس کا جنس کی صورت میں تاوان حاصل کرنے نازی پارٹی کو مٹانے نازی قوانین کو ختم کرنے نازی آرگنائزیشنوں کو ختم کرنے۔ نازی اثر کو تمام سرکاری دفتروں، محکموں اور عوام کے اندر سے مٹانے اور جرمنی میں ایسی تدبیریں اختیار کرنے کا پکا عزم کر لیا ہے۔ جو دنیا کے آیندہ امن اور تحفظ کے لیے ضروری ہیں۔

ہمارا مقصد جرمنی کے لوگوں کو مٹانا نہیں ہے۔ لیکن جب نازی ازم اور فوجیت کا خاتمہ ہو جائے گا اسی صورت میں اہل جرمنی کے لیے اچھی طرح زندگی بسر کرنے کی اُمید پیدا ہو سکتی ہے اور اسی وقت ان کے لیے قوموں میں جگہ پیدا ہو سکتی ہے۔ ہم نے اس نقصان پر غور کیا ہے جو جرمنی نے اس لڑائی میں اور قوموں کو پہونچایا ہے اور ہم یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ جرمنی جنس کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تاوان ادا کرے۔ تاوان کا مسئلہ طے کرنے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا اور اُس کا ہیڈ کوارٹر ماسکو میں ہوگا۔

امن اور تحفظ برقرار رکھنے کے لیے ایک جنرل انٹرنیشنل آرگنائزیشن جلد سے جلد قائم کرنے کا بھی ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ حملہ روکنے اور ان سیاسی اقتصادی اور سوشل اسباب کو مٹانے کے لیے جن کی وجہ سے لڑائی چھڑ گئی ہے ایسی آرگنائزیشن کا قائم کرنا ضروری ہے اس کے لیے تمام امن پسند قوموں کے تعاون کی ضرورت ہے اس کی بنیاد ڈمبرٹن اوکس کانفرنس میں ڈالی گئی تھی مگر ووٹنگ کے معاملہ پر سمجھوتہ نہ ہو سکا تھا۔ اس کانفرنس میں وہ مشکل دور ہو گئی ہے ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ۲۵ اپریل ۱۹۴۵ء کو اتحادی قوموں کی ایک کانفرنس سان فرانسسکو میں بلائی جائے جو ایک بین الاقوامی آرگنائزیشن کا چارٹر تیار کرے جس کی بنیاد ڈمبرٹن اوکس کانفرنس میں ڈالی گئی تھی۔

جب چین اور فرانس سے مشورہ مکمل ہو جائے گا تو حکومت چین اور فرانس کی عارضی حکومت کو بھی امریکہ۔ برطانیہ اور روس کے ساتھ کانفرنس میں شامل ہونے کے لیے مدعو کر لیا جائے گا۔

کانفرنس میں ووٹنگ کا نیا طریقہ ہوگا اس کے بارے میں اعلان کر دیا جائے۔

بیان میں مزید لکھا ہے کہ ہم نے آزاد کرائے ہوئے یورپ کے لیے ایک اعلان تیار کر لیا ہے اس فیصلہ کے مطابق تینوں ملکوں نے آزاد کرائے ہوئے یورپ کے متعلق پالیسی طے کر لی ہے اور وہاں کے سیاسی اور اقتصادی مسائل کو جمہوری اصولوں کے مطابق طے کیا جائے گا۔

اس اعلان کا خلاصہ یہ ہے۔

روس کے وزیر اعظم برطانیہ کے وزیر اعظم اور امریکہ کے صدر نے اپنے ملک کے مفاد اور یورپ کے ملکوں کے مفاد میں ایک دوسرے سے مشورہ کیا۔ ہم مشترکہ طور پر اعلان کرتے ہیں کہ انھوں نے باہمی طور پر یہ طے کر لیا ہے کہ نازی جرمنی کے غلبہ سے آزاد کرائے ہوئے یورپ کے لوگوں نیز سابق محوری ملکوں کے ستائے ہوئے ملکوں کے لوگوں کی وہ انکے ضروری سیاسی اور اقتصادی مسائل کو جمہوری طریقہ پر طے کرنے میں اُنکی امداد کریں گے۔

یورپ میں امن کا قیام اور قومی اقتصادی زندگی کی تعمیر ایسے طریقہ پر ہونا چاہیے جس سے آزاد کرائے ہوئے ملک نازی ازم اور فسطی ازم کے آخری ذرہ کو بھی مٹا دیں اور اپنے ملک میں اپنی مرضی کے مطابق جمہوری انسٹی ٹیوشن قائم کریں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کا اصول ہے یہ وہ اصول ہے جس کے مطابق تمام لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق حکومت منتخب کرنے کا حق حاصل ہے جس کے ماتحت وہ رہنا چاہیں اور اُن لوگوں کے حکومت کے حقوق بحال کیے جائیں جن کو جارحانہ قوموں نے اُن حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ ایسے حالات پیدا کرنے کے لیے جن آزاد کرائے ہوئے ملک اپنے حقوق کا استعمال کر سکیں تینوں حکومتیں مل کر یورپ کی آزاد کرائی ہوئی کسی اسٹیٹ کے لوگوں یا یورپ کی کسی سابق محوری اسٹیٹ کی امداد کریں گی۔ جہاں کہ انکی رائے میں ایسا کرنا ضروری ہوگا۔ اول وہ وہاں امن پیدا کریں گی دوسرے وہاں کے لوگوں کی مصیبت دور کرنے کی تدبیریں اختیار کریں گی۔ تیسرے وہاں ایک عارضی حکومت قائم کی جائیگی جس میں تمام جمہوری عناصر کے نمایندے شامل ہونگے اور وہاں جلد سے جلد انتخاب کر کے نمایندہ حکومت قائم کی جائیگی۔

تینوں حکومتیں دوسری اتحادی قوموں سے اور عارضی حکومت سے ان معاملات کے بارے میں مشورہ کریں گی جن کا اُن سے براہ راست تعلق ہے۔ جیسا یورپ کے آزاد کرائے ہوئے کسی ملک میں ایسی حالت پیدا ہو گئی ہو جہاں کہ کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ضروری تدبیریں اختیار کرنے کے لیے ایک دوسرے سے مشورہ کریں گی۔

اس اعلان کے ذریعہ ہم اٹلانٹک چارٹر کے اصولوں میں اپنا اعتقاد ظاہر کرتے ہیں اور ہم اپنے اس وعدہ کا اعادہ کرتے ہیں کہ دنیا کی امن چاہنے والی قوموں کے ساتھ ملکر دنیا میں ایک ایسا نظام قائم ہو جہاں امن، تحفظ اور آزادی سب کو حاصل ہو۔

ہم کرائمیا پولینڈ کے متعلق اپنے اختلافات کو طے کرنے کا تہیہ کر کے آئے تھے ہم نے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر پوری طرح غور کیا۔ ہم ایکبار پھر اعادہ کرتے ہیں کہ ہم ایک مضبوط آزاد اور جمہوری پولینڈ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے بات چیت کے بعد اتفاق رائے سے وہ شرطیں طے کر لی ہیں جن کے ماتحت پولینڈ کی نئی عارضی حکومت قائم کی جائے گی جس کو تینوں بڑی طاقتیں تسلیم کریں گی۔

جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ یہ ہے:۔

روسی فوج کے ذریعہ پولینڈ کو مکمل طور پر آزاد کرانے کی وجہ سے ایک نئی صورت حالات پیدا ہو گئی۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ایک ایسی پولش گورنمنٹ

مکمل راشننگ

شہر کے واسطے مکمل راشننگ کی اسکیم مکمل ہو گئی ہے اپریل سے اس اسکیم پر عمل کیا جائیگا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اسکی تاریخ مقرر کریں گے گورنمنٹ شہر میں راشننگ کے سامان کی سپلائی کا پورا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیگی اور سامان راشن کی دوکانوں سے دیا جائے گا۔ ہر شہری کے واسطے راشن کارڈ جاری کیا جائیگا جس میں دوکان کا نام درج ہوگا۔ گیہوں کا آٹا و میدا اور چاول راشن کی دوکانوں سے ہی مل سکیگا اور جوار۔ چنا۔ جو۔ باجرا وغیرہ راشن کی دوکان و بازار سے ملسکیگا جیسا کہ اس وقت انتظام ہے۔ باہر سے آنیوالے لوگ اپنے ساتھ ۱۰ سیر تک راشن شدہ سامان لا سکتے ہیں۔ تین روز سے زیادہ قیام کرنیوالوں کو علیحدہ سے راشن کارڈ دیئے جائیں گے۔

سائیکل کی فروخت

حکام شہر نے مشتہر کیا ہے کہ کوئی بھی سائیکل کی دوکان والا بغیر پرمٹ کے کسی کے ہاتھ سائیکل فروخت نہ کرے۔ پرمٹ راشننگ افسران جاری کریں گے۔

ہیلٹ ہسپتال

ڈاکٹر بی۔ سی۔ کار سول سرجن کے زیر اہتمام ہیلٹ ہسپتال نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور عوام کی قابل قدر خدمت کر رہا ہے۔

پیرول پر رہا

مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کو گورنمنٹ نے انکی بیوی کی سخت علالت کی وجہ سے پیرول پر چھوڑ دیا ہے

کپڑا کمیٹی کی درخواست

کپڑا کمیٹی کے برانچ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی ہے کہ گورنمنٹ کے موجودہ قانون کے مطابق کپڑے کی تقسیم میں بہت کمی کی جا رہی ہے۔ ابھی تک بمبئی اور احمد آباد سے دس ہزار گانٹھیں ہر مہینہ آتی تھیں ان کارروائیوں سے کانپور کی تجارت پر برا اثر پڑے گا۔ کپڑے کے روزگار سے چالیس ہزار آدمی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

تعلیمی انتظامات

یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے مرچنٹس چیمبر آف کامرس کو لکھا ہے کہ وہ کانپور میں مزید تعلیمی انتظامات کے واسطے اپنی تجاویز وضاحت کے ساتھ بھیجیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۵ فروری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ایک خاص میٹنگ سر ایڈورڈ سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

اس میٹنگ میں خاص طور پر جنوری لغایت جون ۱۹۴۵ء کے آڈٹ نوٹ اور انجینیری ٹھیکوں کے متعلق غور و خوض ہوا۔

ٹرسٹ کے ممبران نے اس امر کو منظور کیا ہے کہ ٹرسٹ کے رقبہ کے اندر جو تعمیرات کے سلسلہ میں خلاف ورزی ہوتی ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے اس سلسلہ میں غریبوں کی رہائشی مشکلات پر بھی غور کیا گیا۔ اور یہ

کرسچین یونین

کرسچین یونین کی سالانہ میٹنگ ۱۱ فروری اتوار کے دن آستیانہ، سولال لائنس کانپور میں ہوئی جس میں متعدد مسائل پر غور ہونے کے بعد موجودہ سال کے لیے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

پیٹرن — مسٹر آر منوہر لال (آئی۔ ایم۔ سی۔ ایس) آنریری مجسٹریٹ کانپور

پریسیڈنٹ — مسٹر ای۔ بیلڈس

سینیر وائس پریسیڈنٹ — مسٹر ٹی بی۔ ویلمین۔

جونیر وائس پریسیڈنٹ — مسٹر یوسف

جنرل سکریٹری — مسٹر ایس۔ ایم۔ الیمنق

سکریٹریز — مسٹر جے۔ ایم۔ پیٹرسن۔ مسٹر جے۔ پی۔ اوٹمن

جامعہ ادبیہ کے سالانہ ادبی جلسے

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ ادبی جلسے ۲۴ و ۲۵ فروری ۱۹۴۵ء کو بصدارت عالیجناب راجہ سر سید احمد علی خاں صاحب علوی آف سلیم پور اور مولانا نیاز فتحپوری مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکیٹو انجینیر میونسپل بورڈ کانپور کے بنگلہ مال روڈ پر ہو رہے ہیں۔ ہر دو جلسوں میں مشہور شعراء و ادباء شرکت فرمائیں گے۔ ۲۴ فروری کو ۱۰ بجے شب سے ۱۱ بجے تک مشاعرہ ریلے بھی ہوگا جس میں صرف اراکین انجمن شریک ہو سکیں گے اُسی دن ۱۲ بجے شب سے مشاعرہ کی عام نشست ہوگی۔ داخلہ کارڈ کے ذریعہ ہے۔ جو اراکین انجمن ہی کو تقسیم کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے اُن احباب کو شرکت کا موقعہ دیں جو واقعی شعر و ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ۲۵ فروری کو ۱۰ بجے دن سے نثر و نظم کا اجلاس منعقد ہوگا۔

مدرسہ تکمیل العلوم کے جلسے

مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور کے سالانہ جلسے ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ فروری کو ہو رہے ہیں جس میں کامیاب طلباء کی دستار بندی ہوگی۔

بیرونجات سے معزز مشہور علمائے کرام اس جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔

ولکنسن ٹورنامنٹ

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ آل انڈیا ولکنسن ٹورنامنٹ کانپور بڑے پیمانہ پر ہو رہا ہے تمام کلبوں ایسوسی ایشن اور ریجمنٹل ٹیمیں کے لوگ شریک ہو سکتے ہیں ۱۲ روپیہ ایک ٹیم اور ۲۰ روپیہ دو ٹیموں کی فیس داخلہ ہے آخری تاریخ فیس داخلہ ۲۵ فروری ۱۹۴۵ء ہے۔ مزید حالات مسٹر

سالانہ نعتیہ مشاعرہ

منشی عبد الشکور صاحب خاں اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ وقت ۸ بجے شب بمقام مدرسہ ضیاء العلوم قلی بازار کانپور ایک نعتیہ مشاعرہ ہوگا۔

مصرع طرح۔ صحرائے مدینہ میں ہے دیوانہ نبی کا۔

دیوانہ پروانہ قافیہ۔

وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون کرم فرمائیے۔ کوئی صاحب اگر چاہیں تو نعتیہ نظم یا قطعہ رباعی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

ھم طے ہوا کہ چیرمین صاحب اُن اشخاص کے لیے جو بے گھر ہیں اُن کے لیے عارضی کوارٹرس بنانے کے لیے ایک اسکیم بنائیں گے

سنڈیکٹ

ہم تو مارشل استالن کے بارے میں یہ رائے قائم کیے ہوئے تھے کہ یہ محض ایک بے ڈھنگا سا سپاہی ہے جسے شے لطیف سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ حضرت تو چھپے رستم نکلے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ خدا نے ان کو شاعرانہ دل و دماغ بھی دیا ہے اور ان کی رنگین طبعی کا یہ عالم ہے کہ عین اس وقت جبکہ یورپ کے مشرقی محاذ پر کشتیوں کے پشتے لگ رہے تھے یہ حضرت "روزا"، نامی ایک مہ پارہ سے اپنی شادی رچا کر اطمینان قلب کا ثبوت دے رہے ہیں لوگوں کا کہنا ہے کہ روزا نامی مہ پارہ جس سے کہ مارشل استالن نے تیسری شادی رچائی ہے بلا کی حسین ہے اور اس کے حسن و جمال کو دیکھنے کے بعد کوئی شخص بھی مارشل استالن کے انتخاب کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ مارشل استالن نے اس خون خرابے کے زمانے میں محض اس لیے شادی کی ہے تاکہ اس ہٹلر کو جلایا جائے جو عورت سے نفرت کرتا ہے اور جس کی رائے یہ ہے کہ عورتوں کی قربت کے بعد کوئی بھلا آدمی کارہائے نمایاں انجام نہیں دے سکتا۔ لیکن مارشل استالن کے لیے تو یہ شادی ایسی مبارک ثابت ہوئی کہ اس شادی کے بعد اسے فتح پر فتح نصیب ہو رہی ہے کوئی تعجب نہیں کہ اب ہٹلر بھی اپنی رائے بدل لے اور وہ بھی مارشل استالن کی تقلید میں شادی کر کے پھر قسمت آزمائی کے لیے میدان میں نکل آئے گو ہٹلر کو معلوم ہونا چاہیے کہ نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد۔ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔

مارشل استالن کی شادی کی طرح آجکل ایک اور شادی کو بھی اخبارات بڑے ہی رنگین انداز میں شائع کر رہے ہیں یہ شادی ہے سابق مہارانی اندور کی جو حال ہی میں ایک ڈاکیہ کے ساتھ ان ہر ہائنس صاحبہ نے رچائی ہے یہ تو کچھ پتہ نہیں کہ اس ڈاکیہ سے مہارانی صاحبہ کی آنکھ کہاں لڑ گئی لیکن اتنا ضرور معلوم ہوا ہے کہ جس زمانہ میں یہ امریکن مہارانی صاحبہ امریکہ میں مہاراجہ اندور کے پہلو کی زینت بنی ہوئی تھیں انگی زمانہ میں نیا خوش نصیب ڈاکیہ مہاراجہ کی ڈاک لیکر آیا کرتا تھا۔ چنانچہ مہاراجہ صاحب تو ان مہارانی صاحبہ کو طلاق دیکر ہندوستان آگئے اور مہارانی صاحبہ کو اس ڈاکیہ کی ڈاک کا تھیلہ کچھ ایسا بھایا کہ یہ اسیر ہزار جان سے عاشق ہو گئیں اور آجکل انگی ڈاکیہ کے ساتھ داد عشرت دے رہے ہیں۔ مشرق اور مغرب کی عورتوں میں کس قدر زمین و آسمان کا فرق ہے کہ مشرق کی مہ جبین تو عاشقوں کے نامہ بروں کے ساتھ بھی نہایت ہی کج خلقی کے ساتھ پیش آتی ہیں لیکن حسینان مغرب اپنے عاشقوں کے نامہ برکے ڈاک کے تھیلے ہی پر عاشق ہو جاتی ہیں۔ ایں سعادت بزور بازو نیست

اب اس سلسلہ میں ایک دلچسپ لطیفہ بھی سن لیجیے کہ اطالیہ کے سابق نواب جناب مسولینی بہادر بھی کچھ روز سے ایک نرس پر عاشق ہو گئے ہیں۔ یہ نرس شمالی اطالیہ میں مسولینی کی بیماری کے زمانہ میں ان کی تیمارداری کرتی رہی ہے۔

مسولینی بہادر کو جب جسمانی بیماریوں سے نجات ملی تو ان کو پتہ چلا کہ اس کافر ادا نرس کا تیر ان کے پہلوئے دل میں ترازو ہو گیا ہے۔ چنانچہ آجکل یہ اس نرس کی محبت میں دن رات آہیں بھرتے ہیں۔ اور اسی فکر میں ہیں کہ ذرا بھی سکون میسر آئے تو اس نرس سے شادی رچا ڈالیں گے۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ادب لطیف

.... کی یاد میں

(از مسٹر کرشن لگر بچہ، دہلی)

تم جانتی ہو رانی! مجھے تم سے کتنی محبت ہے.... محبت! تمہاری محبت میرے جسم کی رگ رگ میں سرائت کر چکی ہے، تم میرے لیے گلشن دنیا کا ایک حسین پھول ہو تمہاری سانپوں کی طرح بل کھائی ہوئی زلفیں نرگسی آنکھیں، گلابی رخسار اور پھول جیسا چہرہ مصور قدرت کا بہترین شاہکار ہے۔

آہ! جب سے تمہاری چاند سی صورت دیکھی ہے دل کو چین نہیں آتا رات ،، ،، سنسان ،، ہو کا عالم! جبکہ کائنات کا ذرہ ذرہ انتہائی خاموشی کے ساتھ محو خواب ہوتا ہے دنیا اور دنیا والے بستر استراحت پر پڑے میٹھی نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں اس وقت یہ بدنصیب ،، ،،

تمہارے اور صرف تمہارے لیے اپنے آنسوؤں کے موتیوں کی مالا پروتا ہے۔

میرے اس وارفتگی کے عالم اور والہانہ شوق دید پرستارے ٹوٹنے لگتے ہیں۔ چاند کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے، آسمان چکر میں آجاتا ہے لیکن تم ،، ،، تم میری امیدوں کے چاند ،، ،، میرے دل کے سرور ،، ،، اس وقت ،، ،، نصف النہار کے وقت اور مفارقت میں چھپی ہوتی ہو تمہارا خیال آتے ہی میرے فرقت زدہ دل میں میٹھا میٹھا درد اٹھنے لگتا ہے اور پھر میں ،، ،، میں ایک دوسری دنیا میں پہونچ جاتا ہوں، لیکن آہ! تم اس سے بالکل بے نیاز ہو، میری رانی! تم بہت دور ہو، میری آنکھیں تمہیں دیکھنے میں ناکام رہتی ہیں، لیکن میرے دل میں تمہارے دل کی دھڑکن اب بھی گونج رہی ہے کاش! میری آواز تم تک پہونچ سکتی۔

برلن کی پوربی بستیاں خالی ہو گئیں

لندن ۱۲ فروری پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برلن کے پورب میں متعدد باہری بستیوں کو جنگی علاقہ قرار دیدیا گیا ہے اور تمام غیر فوجی ٹریفک بند کر دیا گیا ہے سٹارم سٹروپوں نے بڑی بڑی عمارتوں اور فوجی مقاموں پر قبضہ کر لیا ہے وہ ان جگہوں کے بچاؤ کا انتظام کرنے کے ساتھ عوام میں بغاوت کو روکنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔

برما کا مستقبل

کمبئی ۸ فروری برما کے مستقبل کے بارے میں جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس پر امپیریل سٹیزن ایسوسی ایشن کونسل نے ایک بیان حکومت ہند کے پاس بھیجا ہے کہ برما کی آیندہ تشکیل میں ہندوستانیوں کے مفاد کا خیال رکھا جانا چاہیے اور حکومت ہند اور حکومت برما میں کوئی معاہدہ اس وقت تک مکمل نہ ہونا چاہیے جب تک برما میں ہندوستانیوں کے مفاد میں دلچسپی رکھنے والی انجمنوں کی رائے معلوم نہ کر لی جائے۔

عالم نسواں

ہندوستان میں عورتوں کی تحریک

(از لکشمی - این - مینن آ)

ہندوستان میں عورتوں کی تحریک ان مردوں کی بہت شکر گذار ہے جو مجلسی اصلاح کے رہنما ہیں اس سے پیشتر کہ عورتوں کو اپنی حق تلفی اور سماج میں اپنی حالت کا احساس ہوا مردوں نے ان کی حالت کو عمدہ بنانے کے لیے جدوجہد شروع کر دی تھی برہم سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے نے نہ صرف ہندو بیوہ عورتوں کو اپنے خاوند کے ساتھ ستی ہو جانے سے بچایا بلکہ عورتوں کی پوزیشن کو بیوہ کی دوبارہ شادی کا رواج چلا کر اور بھی محفوظ بنا دیا، پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر کی جدوجہد کے باعث ۱۸۵۶ء میں بیواؤں کی دوبارہ شادی کا قانون آئین و قوانین کی کتاب میں شامل کر لیا گیا عورت کو رائے دینے کے حق کی عمر انہی کی کوششوں سے دس سال مقرر ہو گئی، پنڈت ودیا ساگر نے اپنی تمام بیش قیمت زندگی کو ہندو سماج کی سوشل خامیوں کی بیخ کنی کرنے میں صرف کر دیا اسی مایہ ناز ہستی نے پہلے پہل تعلیم نسواں کی پیچیدگیوں کو محسوس کیا اور ان کا تعلق عرصہ تک کلکتہ کے پہلے لڑکیوں کے ادارہ بیتھون اسکول سے رہا ایک پارسی ریفارمر بی۔ ایم۔ مالا باری نے رائے دینے کے حق کی عمر اپنی جدوجہد کے باعث ۱۸۹۱ء دس سال سے بارہ سال مقرر کرائی اور بیواؤں کی دوبارہ شادی کی کچھ بندشوں کو دور کرنے میں بھی مدد دی آپ کے جانشینوں میں مہادیو پورانا ڈے اور سر نارائن چندا وارکر ہوئے جو کہ ہندوستان کی سماجی اصلاح کی تحریک کے رہنما تھے بعد ازیں سر کے، ناتاراجن نے اس تحریک کی اشاعت میں بطور ایڈیٹر انڈین۔ سوشل ریفارمر اپنی خدمات سرانجام دیں، جانشینوں کا یہ شجرہ متواتر موجود ہے اور ان جانشینوں میں سے ہم پونا میں انڈین وومن یونیورسٹی کے بانی پروفیسر ڈی کے، کاروے اور نوعمری کی شادی کی ممانعت کا قانون نافذ کرانے والی ہستی دیوان بہادر ہربلاس شاردا کو اب بھی اپنے میں موجود پاتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

م لندن اور نیویارک میں ٹکٹ کلب کھل گئی۔ اس فن کے ماہرین کا خیال ہے کہ باقاعدہ ٹکٹ جمع کرنے کا دلچسپ شغلہ فرانس سے شروع ہوا ہے۔

اس کے بعد پیرس میں ۱۸۵۵ء میں ٹکٹ کلب سب سے پہلے باقاعدہ اور نئے اصولوں کے ماتحت قائم ہوا۔

یہ ہے اس دلچسپ چیز کی دلچسپ داستان جس کے لیے ہم اور آپ دونوں بے چین رہتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے ٹکٹ جمع کریں

سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال

بریلی ۔ ار فروری معلوم ہوا ہے کہ بریلی سنٹرل جیل میں چار سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ قدم سیاسی قیدیوں پر حکام جیل کی مار پیٹ اور بدکلامی کے خلاف اٹھایا گیا ہے

انوکھی دنیا

ٹکٹوں کے شوقین!!!

(از جناب مسٹر سلطان احمد کلکتوی)

یوں تو ڈاک کی چیزیں جمع کرنے کا سلسلہ بہت پرانا ہے چنانچہ باقاعدہ ٹکٹ چلنے سے پہلے جب بنی ہیڈ اسکیم رائج تھی اس وقت ۱۸۳۵ء میں مسٹر جالنا بر کے نے اس قسم کے ٹکٹ جمع کرنا شروع کر دیے تھے۔ البتہ یہ بتلانا ذرا دشوار ہے کہ یہ کام انہوں نے اپنے شوق سے شروع کیا تھا یا سرکاری حکم سے نہ اس لیے کہ وہ اس وقت اسٹامپ ڈیوٹی کے محصل تھے جس طرح ہم اور آپ آجکل ٹکٹ جمع کرتے ہیں اس کا سلسلہ بھی ٹکٹ کے وجود میں آنے کے ساتھ ساتھ جڑ پکڑ چکا تھا اور یہ بات کس طرح پھیلی اس کا قصہ بڑا دلچسپ ہے یہ تو معلوم ہی ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے ڈاک کے ٹکٹ ۱۸۴۰ء میں چلے ۱۸۴۱ء کے ایک اخبار ٹائمز آف لندن میں ایک لیڈی نے ایک اشتہار دیا اس کو پڑھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک ہی سال میں ٹکٹ جمع کرنے والوں کا شوق کس حد تک پہونچ چکا تھا ایک نوجوان لیڈی اپنے ڈریسنگ روم کو ڈاک کے استعمال کے ٹکٹوں سے آراستہ کرنے کا شوق رکھتی ہے اور اب تک اس کے دوست و احباب نے بہت کچھ ہمت افزائی کی چنانچہ اس کے پاس سولہ ہزار ٹکٹ موجود ہیں۔ لیکن وہ اس سے زیادہ ٹکٹ چاہتی ہے۔

لندن کے ایک دوسرے اخبار پنچ میں ۱۸۴۲ء میں اس قسم کی ایک خبر شائع ہوئی وہ یہ ہے۔

انگلستان کی عورتوں کو ایک نیا شوق پیدا ہوا ہے کہ وہ ملکہ معظمہ کے سر ٹکٹ اجمع کرے ہیں ویسی ہی سرگرداں رہتی ہیں جیسے ہنری الن کے سر کٹانے کے لیے۔

ان دو لوں بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹکٹ جمع کرنے کا شوق کس بری طرح پیدا ہو چکا ہے اگرچہ اس وقت یہ بات محض تفریح طبع کے لیے کی جاتی تھی۔ اسی لیے مسٹر پی۔ جے اینڈرسن کا خیال ہے کہ یہ باتیں سرسری تھیں دراصل ٹکٹ جمع کرنے کا دلچسپ اور مفید مشغلہ اس طرح شروع ہوا اور اس کی ابتدا کا سہرہ ایک طالم علم کے سر ہے۔

جون ۱۸۴۳ء میں مسٹر ایس۔ ایف کرس ویل نے ٹن برج اسکول سے ان کو ایک خط لکھا کہ ان کے اسکول میں ایک لڑکے نے تین چار سو ٹکٹ جمع کیے ہیں انگلستان کے علاوہ دوسرے ملکوں کے ٹکٹ بھی موجود ہیں اس زمانے میں ٹکٹوں کی مختلف قسمیں محض پانچ تھیں اور اس لڑکے کے پاس چار سو قسم کے ٹکٹ موجود تھے اس سے اس کے شوق کا اندازہ ہو سکتا تھا اس ۱۸۴۳ء کو ایک ایسی فہرست کی ضرورت تھی جس سے یہ بات معلوم ہو کہ دنیا میں کس کس قسم کے ٹکٹ جاری ہیں لیکن اس وقت اس قسم کی کوئی کتاب نہ ملی ڈاکو گرٹ نے ٹکٹ جاری ہونے کے بعد ٹکٹ جمع کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ ان کا بھی شمار ٹکٹ جمع کرنیوالوں میں ہو جائے اور اس طرح ۱۸۶۳ء تک ان کے پاس ہزار ہا ٹکٹ تھے۔ اسی طرح فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم اسپین وغیرہ میں لوگوں نے ٹکٹ جمع کرنا شروع کر دیا اور ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۰ء تک دس سال کے عرصہ میں لندن

پردۂ فلم

فلموں کا گرا ہوا لٹریچر!

(فلمی مبصر کے قلم سے)

ہندوستان کی فلمی دنیا میں جو پست لٹریچر پیش کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں ہندوستان کے سنجیدہ طبقہ کی کیا رائے ہے اس کا اندازہ ذیل کے مضمون سے ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

دنیا کے انقلابات کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اکثر ملکوں میں گیتوں اور نظموں کے ذریعہ انقلاب برپا ہو گیا ہے اس کے برخلاف ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ یہاں گیتوں اور گانوں کے ذریعہ قوم میں زندگی اور بیداری پیدا کرنے کی بجائے ان کے ذریعہ ہمارے پست جذبات کو ابھارا جا رہا ہے ان کو عشرت پسندی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ان کو ہندوستان کی فلم کمپنیاں تو اس معاملہ میں اس قدر آگے ہیں کہ وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر فلموں میں ایسے گیت ٹھونستی ہیں جن کے ذریعہ شہوانی جذبات کو ابھارا جا سکے مثال کے طور پر ایک فلم کے گانے کا لب لباب یہ ہے۔

"اندھیری رات ہو۔ میں ہوں میرا پریتم ہو۔ بجلی چمکے اور میں ڈر ڈر کر اس سے لپٹ جاؤں اور ایسی لپٹوں کہ مجھے کسی بات کا ہوش نہ رہے۔ سہیلیاں مجھے چھیڑیں اور میں شرما جاؤں"

ذرا غور فرمایئے کہ اس اوپر کے گیت میں کس طرح ادنیٰ جذبات کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی گئی ہے اور ہندوستان کی لڑکیوں کو کھلے بندوں بے حیائی اور بے غیرتی کی تعلیم دی گئی ہے

اسی طرح ایک دوسری فلم میں جو عامیانہ جذبات پیش کیے گئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہندوستان کا سنجیدہ طبقہ ان پر غور کرے۔

ملونگی۔ ہاں ملونگی میں اپنے محبوب سے۔ جیب جیب کر ملونگی میرے گھر والے لاکھ بندش لگائیں۔ مگر میں اپنے محبوب سے ملوں گی۔ جب دل میں پریت کی آگ سلگ جاتی ہے تو نیک نامی اور بدنامی کا کون دھیان کرتا ہے میں اپنے محبوب سے ملوں گی اور اس کے پہلو میں آرام اور چین کی نیند سو جاؤنگی

یہ کسی عامیانہ اور بازاری فلم کا گانا نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کی ایک سنجیدہ فلم میں یہ گانا پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ایک ایک حرف میں عامیانہ اور بازاری جذبات جس طرح ٹھونس ٹھونس کر بھرے گئے ہیں ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ فلموں میں کس قدر پست لٹریچر پیش کیا جا رہا ہے۔

ایک اور فلم میں اسی طرح عامیانہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس فلم کے گانے کا لب لباب یہ ہے۔

میں مستی سے جھومتی ہوں کیونکہ جوانی آئی ہے۔ میں ایک ایک کو تکتی ہوں کہ شاید یہی میرا پریتم ہو اور یہی میرے دل کی لگی کو بجھائے جوانی کی آگ کو بجھا دے جوانی آئی ہے۔ میں مستی میں جھوم رہی ہوں۔

گویا جس لڑکی پر جوانی آتی ہے وہ جوانی کی مستی سے اس قدر اندھی بنی ہوئی ہے کہ ہر ایک نوجوان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی ہے کہ شاید ان نوجوانوں میں سے کوئی نوجوان میری آگ کو بجھا دے۔ غور فرمایئے کہ اس سے پست اور کیا لٹریچر ہو سکتا ہے یہ لٹریچر ملک کے ان نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے جو کل ہندوستان کے مالک اور مختار بننے والے ہیں اور اس لٹریچر سے ان نوخیز لڑکیوں کے پست جذبات کو ابھارا جا رہا ہے جو کل قوم کی مائیں بننے والی گیں

ہمارے خیالات ہمیشہ بلند رہنے چاہئیں
(شیکسپیئر)

ہمارے خیالات آزاد ہیں وہ کبھی بھی مقید نہیں
(لانگ فیلو)

اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔
(بیکن)

خدا کے غصہ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے غصہ کو جیت لو۔
(ملٹن)

جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ صداقت، یا نیکی صرف اس کی طرف ہے وہ جاہل اور بیوقوف ہے۔
(روز ایڈیسن)

محبت سے بہت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں
(گیٹے)

موت کوئی دشمن نہیں بلکہ زندگی کا ایک ضروری آنے والا اہم واقعہ ہے
(آئیور لاج)

نیکی کبھی اس ارادے سے نہ کرو کہ تمہاری بڑائی ہو
(ٹامس ٹامس)

تجربہ انسان کے لیے سب سے بڑا استاد ہے۔
(نپولین)

امید خواہشات کو پرورش کرتی ہے۔ ڈکنس

کائنات ایک عظیم الشان بھول بھلیاں ہے مگر بے اصولی نہیں ہے۔
(ڈگلس نارس)

پہلا۔ یہ تمہارا جوتہ چلتے وقت بہت شور مچاتا ہے۔ شاید چوری کا ہے۔
دوسرا۔ بھئی اگر یہ بات ہے تو میری ٹوپی اور کوٹ کو بھی شور مچانا چاہیئے۔

ڈاکٹر مجھے یقین ہے کہ میرے مشورے سے آپ کو ضرور فائدہ ہوا ہوگا۔
مریض۔ جی ہاں ہوا تو ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کو ہوا ہے۔

پہلا دیہاتی۔ کہاں سے آ رہے ہو، پاؤں دھول میں اٹے ہوئے ہیں۔؟
دوسرا۔ اسٹیشن سے آ رہا ہوں۔ چٹھی ڈالنے گیا تھا۔ پہلا دیہاتی۔ چٹھی ڈالنے کے لیے۔ یہاں سے تین کوس جانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہیں ڈال دیتے
دوسرا دیہاتی۔ جب یہاں کے ڈاکبابو نے مجھ سے دودھ لینا چھوڑ دیا۔ تو اس کے یہاں میں کیسے چٹھی ڈالوں۔

کہو دوست نئی بیوی کے ساتھ کیسی گزرتی ہے
یار کچھ نہ پوچھو جس دن سے شادی ہوئی ہے۔ گھر میں چینی کا ایک برتن بھی سلامت نہیں رہا۔
تم بہت خوش نصیب ہو۔
یہ کس طرح ؟
تمہارا سر تو اب تک محفوظ ہے۔
پہلا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یہاں تک نوبت نہیں آئی

شوہر کی روح بیوی کے پاس

اب یہ چیز پایۂ تحقیق کو پہونچ چکی ہے کہ روحوں کا اپنے عزیز و اقارب سے ضرور کوئی نہ کوئی تعلق باقی رہتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی عجیب و غریب واقعہ حال ہی میں لندن کے بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

اس واقعہ کی دلچسپ تفصیل یہ ہے کہ ایک ایسے برطانوی سپاہی کی بیوی جو لیورپول کے قریب ایک قصبہ میں رہتی تھی اس نے نیم بیداری کے عالم میں اپنے شوہر کو دیکھا کہ وہ اس کے سامنے کھڑا ہے اور اس سے کہہ رہا ہے کہ یہ درست ہے کہ میں مر چکا ہوں لیکن میں تمہاری جانب سے غافل نہیں ہوں، اس کے بعد اس نے بیوی کو روپیہ کے بارے میں چند ضروری ہدایتیں دیں اور بیوی سے کہا کہ بچوں کی تعلیم کا پورا خیال رکھنا۔

اس سپاہی کی بیوی نے اس تمام واقعہ کو واہمہ تصور کیا اور نظرانداز کر دیا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد اسے اطلاع ملی کہ اس کا شوہر موجودہ جنگ میں کام آ چکا ہے۔ شوہر کی موت کی اطلاع پانے کے بعد بیوی نے روپیہ وغیرہ کے معاملہ میں جب چھان بین کی تو پتہ چلا کہ اس کا شوہر روپیہ کے بارے میں اسے بالکل صحیح طور پر بتلا گیا ہے

[illegible] یونان میں سول جنگ ختم ہو گئی جبکہ آج حکومت یونان اور ای۔ اے۔ ایم کے درمیان صلح کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

افسانہ

بوڑھا کسان

از کپتان ایس۔ آر۔ اگروال

بوڑھا کسان نکولس درخت کے نیچے ایک سپاہی کی لاش دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ کیونکہ تھوڑی دیر پہلے وہ ادھر سے گزرا تھا تو اس نے کچھ نہیں دیکھا تھا اس کے جسم پر کوئی گولی یا سنگین کا زخم نہیں تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ درخت سے گر کر اسکی گردن ٹوٹ گئی ہو وہ اپنی داڑھی پکڑے اس معاملہ پر غور کر رہا تھا کہ یکایک اس کی نظر درخت کی ٹہنیوں میں ایک چمکتی ہوئی چیز پر پڑی۔

نکولس بوڑھا تھا اس ٹوٹے پھوٹے گاؤں میں صرف بوڑھے لوگ رہ گئے تھے ہاں وہ بوڑھا تھا لیکن اس کی زندگی کھیتوں میں کام کرتے گزری تھی اسلیے اب بھی جسم میں پھرتی تھی اس نے کوشش کر کے درخت پر چڑھنا شروع کیا اور آخر کار وہ اس چمکتی ہوئی چیز کے پاس پہونچا جو ٹہنیوں سے بندھی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر یہ کیا چیز ہے پر اس نے سیکھ لیا تھا کہ کسی نامعلوم چیز کو خواہ مخواہ ہاتھ نہیں لگانا چاہیے

اچانک وہ چیز بولنے لگی اس میں سے صاف انسان کی آواز آ رہی تھی اور نکولس حیران ہو کر دیکھ رہا تھا۔ لیکن فوراً ہی اس کو یہ خیال آیا کہ یہ ٹیلیفون ہے یہ ٹھیک ہے کہ اس نے کبھی ٹیلیفون نہیں دیکھا تھا لیکن آجکل کے روس میں گاؤں والے بھی ان چیزوں کی بابت تھوڑا بہت جانتے ہیں بیشک یہ ٹیلیفون ہی ہو گا درخت کی ٹہنیوں میں سے بجلی کے تار دوڑ رہے تھے۔

اب اس نے اپنے کان نزدیک کر کے سننا شروع کیا۔ ایک آواز بولی۔ ہیلو ہیلو۔ کیا تم سکتے ہو۔ کیا تم وہاں ہو ؟

نکولس مسکرایا کہ اتنی صاف آواز آ رہی ہے اور کوئی بے وقوف پوچھ رہا ہے کہ تم سن سکتے ہو کہ نہیں !

پھر زور سے آواز آئی۔

ہیلو ہیلو۔ کیا تم وہاں ہو، اور پھر تھوڑی دیر خاموشی رہی، پھر دھیمی آواز آئی۔

میرا خیال ہے کہ کچھ گڑبڑ ہے اس طرف وہ سن نہیں سکتا۔

اب نکولس زور سے بولا۔ ہاں ہاں۔ میں سن رہا ہوں۔ آواز۔ کون۔ پیوکس،

نکولس۔ نہیں میں ہوں نکولس۔

آواز کون،

نکولس۔ میرا نام نکولس ہے

آواز کیا تم فوج میں ہو۔

نکولس ہنس پڑا۔ بیٹا۔۔۔۔ فوج میں۔۔۔۔ ارے بھائی میں تو کسان ہوں۔ ستر سال کا بوڑھا ہوں تم بتلاؤ کہ تم کون ہو اور کہاں سے بول رہے ہو ماسکو۔ اسٹالن گراڈ۔۔۔۔ لندن یا نیویارک۔

پھر تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر آواز آئی سنو نکولس جہاں پر تم بیٹھے ہو وہاں سے تمہیں کوئی جرمن دکھائی دیتے ہیں۔ دیکھ کر فوراً بتلاؤ۔

نکولس مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ دوست مجھے معلوم ہے کہ دریا کے کنارے گرجہ گھر کے پاس جرمن لوگ بمعہ ٹینک اور موٹر لاریوں کے جمع ہوئے ہیں۔ پچھلی رات آئے ہیں۔

آواز:۔ بہت اچھا اب یہ بتاؤ ادھر ہمارا کوئی سپاہی دیکھا ہے۔ سنہری بالوں والا۔

نکولس۔ ہاں وہ اس وقت درخت کے نیچے پڑا ہوا ہے۔ گردن ٹوٹی ہوئی ہے۔ شاید پیڑ سے گر کر گردن ٹوٹ گئی ہے۔

ٹیلیفون بند ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے دوسری طرف کچھ لوگ باتیں کر رہے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد پھر آواز آئی۔ لیکن یہ دوسرے آدمی کی آواز تھی گہری اور سخت دیکھو۔

نکولس۔ جی۔

آواز۔ دیکھو ہم جرمنوں پر گولہ باری کرنے میں

نکولس:۔ بہت اچھی بات ہے امید کرتا ہوں کہ ایک بھی جرمن زندہ نہ بچے۔

آواز:۔ اب تم یہ بتلانا کہ گولہ کہاں گرتا ہے۔ کیونکہ تم جہاں پر ہو۔ وہاں سے دیکھ سکتے ہو۔ ہم نہیں دیکھ سکتے۔ اس لیے جہاں پر گولا گرے بتلانا، بتلا سکو گے۔

نکولس۔ جی نہیں۔

آواز کیا۔

نکولس۔ جی نہیں!

آواز کیوں نہیں بتلا سکتے۔

نکولس۔ کیونکہ میری بیوی گاؤں میں ہے میرا گاؤں گرجہ سے تھوڑا اس طرف ہے۔ اس کو گاؤں سے باہر جنگل میں لے جانا ہو گا۔

جب آپ کی گولا باری ختم ہو جائیگی۔ تو پھر واپس آ کر آپ سے بات کروں گا۔

اچھا خدا حافظ ہے۔

آواز (پھر)، اتنے زور سے آواز آئی جیسے اس کے کان کے پاس کوئی پٹاخہ پھٹا ہو اور پھر کیا تم وہاں ہو۔

نکولس۔ ہاں جلدی کہیے کیا ہے۔

آواز، دیکھو نکولس میں چاہتا ہوں کہ تم ابھی وہیں موجود رہو۔ نکولس، لیکن۔

آواز۔ لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تم جہاں ہو وہیں رہو یہ حکم ہے۔

نکولس:۔ مگر میں تو بوڑھا ہوں اور سپاہی بھی نہیں ہوں۔ آواز۔ آجکل سب روسی سپاہی ہیں اگر ضرورت پڑے۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔

نکولس۔ جی ٹھیک ہے۔

آواز:۔ بہت اچھا اب بتلاؤ۔ گولہ کہاں گرتا ہے۔

نکولس۔ مگر ٹھہرو ذرا ٹھہرو۔۔۔۔ میری بیوی ابھی گاؤں میں ہے!

آواز کتنے لوگ اس وقت گاؤں میں ہیں ہم نے سنا تھا کہ گاؤں میں کوئی نہیں ہے۔

نکولس:۔ اور کوئی نہیں ہے۔ صرف میری بیوی ہے باقی سب گاؤں کے جنگلوں میں چلے گئے ہیں۔ میری بیوی گھر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ اسلیے ہم ٹھہرے رہے اب بھی مکان کے اندر ہے۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر آواز آئی۔

کرنل صاحب کا حکم ہے کہ ابھی گولا باری کرنی ہو گی۔ ہمیں بہت افسوس ہے۔

نکولس۔ مگر میری بیوی۔۔۔۔ میری بیوی کا کیا ہو گا

آواز:۔ دیکھو دوست دشمن کو مارنا ضروری ہے اس کے مقابلے میں اور کوئی بات اتنی ضروری نہیں ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔

نکولس نے ٹیلیفون کی طرف دیکھا اسکی آنکھوں سے دو بڑے بڑے آنسو نکل پڑے بھرائے ہوئے گلے سے بولا ہاں ٹھیک ہے۔

آواز:۔ اب ہم شروع کرتے ہیں دیکھو۔

نکولس ٹہنیوں کو زور سے پکڑ کر بیٹھ گیا ایک گولا سر سراتا ہوا درخت کے بہت اوپر سے گزرا اور درخت کے بہت اوپر سے گزرا اور درخت کے بائیں طرف دریا کے پاس جا گرا۔ جہاں سے ایک دھوئیں اور گرد کا بادل اٹھا۔ آواز:۔ کہاں گرا ہے۔

نکولس آٹے کی مشین کے پاس،

آواز:۔ بے وقوف یہ بتاؤ کہ جرمنوں کے دائیں طرف یا بائیں طرف۔

نکولس:۔ او۔۔۔۔ بائیں طرف۔۔۔۔ تھوڑا۔۔۔ بائیں طرف۔۔۔۔۔!!

پھر ایک گولا پھٹا اور دھوئیں کا بادل اٹھا
آواز۔ "اب"
نکولس۔ دائیں طرف۔۔۔۔ تھوڑا دائیں طرف"
پھر تیسرا گولا گرا اور آواز آئی "اب"
نکولس۔ اب ٹھیک ہے۔
آواز۔ زیادہ آگے ہیں۔
نکولس۔ نہیں تھوڑا اس طرف ہے۔
آواز۔ کتنا ایک فرلانگ۔
نکولس۔ ہاں تقریباً
آواز۔ ٹھیک ہے۔

اب نکولس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس کا خیال اپنی بیوی مینکا کی طرف تھا کیسی ضدی عورت ہے اتنی دفعہ کہنے پر گاؤں نہیں چھوڑا اسے اپنے گھر کی ہر چیز سے بہت محبت ہے ۳۰ سال کا پرانا پنگوڑا وہ چارپائی ایسا چرچراتا ہے گویا اب ٹوٹی یہ سب چیزیں کتنی پرانی ہیں اکلوتا لڑکا فوت ہو گیا ہے جس کی کبھی کبھی ہنسی آ جاتی ہے یا خدا میری بیوی کو بچانا وہ اتنی ضدی ہے کہ بھاگ کر بھی اپنی جان نہیں بچا سکتی اچھا مینکا معاف کرنا میں نے بہت کوشش کی۔ بہت ہی کوشش کی۔ گولے یکے بعد دیگرے اوپر سے گذر رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے دھماکے سے ساری زمین ہل رہی ہے۔

نکولس آنکھیں بند کیے درخت سے چمٹا ہوا پڑا تھا کہ گولہ باری یکایک بند ہو گئی اور وہ آنکھیں کھول کر دیکھنے لگا۔

آواز:۔ تم وہیں ہو۔
نکولس جی ہاں!
آواز:۔ کیسا حال رہا۔

نکولس نے دیکھا اور بتلانے لگا۔ جہاں پر لاریاں اور ٹینک تھے اب وہاں آگ اور دھوئیں کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ وہاں پر آگ بہت زور سے جل رہی ہے۔

آواز:۔ بہت اچھا۔۔۔ اور تمہارا گھر تو ٹھیک ہے۔ نکولس:۔ پتہ نہیں ۔۔ مجھ کو تو ۔۔۔ یہاں سے دکھائی نہیں دیتا۔

آواز:۔ اچھا اب گولہ باری ختم ہے بوڑھے دوست کا شکریہ۔ تم بہت فائدہ مند ثابت ہوئے ہو

نکولس:۔ جی شکریہ۔

تھوڑی دیر نکولس چپ چاپ دیکھتا رہا ٹیلیفون اب بالکل خاموش تھا۔ وہ آہستہ آہستہ درخت سے اترا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

گرجے کے پاس بہت سے مکانوں میں آگ لگی ہوئی تھی، چاروں طرف دھواں پھیلا ہوا تھا دھڑکتے ہوئے دل سے وہ آخر اپنے گھر کے سامنے پہنچا اور جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا اور اس کے پاس ڈری اور سہمی ہوئی مینکا ایک طرف کھڑی ہوئی تھی۔ معاف کرنا۔ مینکا مجھے معاف کرنا۔ نکولس نے کہا کس بات کے لیے مینکا نے پوچھا۔

ظاہر شاہ کے نام نیک تمنی اور دوستی کا ایک پیغام دیا۔

چرچل، روزولٹ اسٹالن کانفرنس

بقیہ صفحہ (۲)

قائم کی جائے جو کبھی پولینڈ کے آزاد کرنے سے پہلے کی نسبت زیادہ وسیع بنیاد پر قائم ہو اس لیے اس وقت پولینڈ میں جو حکومت کام کر رہی ہے اس کو اور زیادہ وسیع کر دیا جائے جس میں پولینڈ کے اندر اور باہر رہنے والے پولش لیڈر بھی شامل ہوں یہ نئی حکومت پولش گورنمنٹ کہلائے۔

مسٹر مولوٹوف، مسٹر ہیری مین اور سر آرچیبالڈ کلارک کر کو یہ اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ پہلے موجودہ پولش گورنمنٹ سے مشورہ کریں گے اور پھر دوسرے پولش لیڈروں سے نئی حکومت قائم کرنے کے بارے میں مشورہ کریں یہ نئی حکومت جلد سے جلد آزاد انتخاب کرے گی اس انتخاب میں تمام جمہوری اور اینٹی نازی پارٹیوں کو حصہ لینے کا اختیار حاصل ہو گا جب نئی حکومت بن جائیگی تو تینوں ملک اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کریں گے۔

تینوں حکومتوں کا خیال ہے کہ پولینڈ کی پوربی سرحد کرزن لائن کے ساتھ ساتھ ہونا چاہیے وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پولینڈ کو اتر اور پچھم میں علاقہ ملنا چاہئیں۔

ہم نے مارشل ٹیٹو اور ڈاکٹر سوباسک کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس معاہدہ پر عمل کریں گے۔ جو ان کے درمیان ہو چکا ہے اسکی بنا پر نئی حکومت بنائیں۔

خارجہ وزیروں کی میٹنگیں روزانہ ہوتی رہیں یہ میٹنگیں بہت کام کی ثابت ہوئیں اور کانفرنس نے یہ مان لیا ہے کہ تینوں خارجہ وزیروں کے درمیان باقاعدہ صلاح مشورہ جاری رہے۔ اس لیے وہ جب کبھی ضرورت پڑیگی ملاقات کریں گے۔ غالباً ہر تیسرے یا چوتھے مہینہ ان کے درمیان ملاقات ہوتی رہے گی۔ انکی کانفرنس باری باری تینوں ملکوں کی راجدھانی میں ہو گی۔ پہلی کانفرنس لندن میں ہو گی کرائمیا میں ہمارے درمیان ملاقات نے ہمارے اس عزم کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے کہ امن کے وقت میں اس اتحاد کو اور زیادہ مضبوط کیا جائے جس کی بدولت اتحادی قوموں کے لیے اس جنگ میں فتح پانا ممکن ہو گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ایک پاک ذمہ داری ہے جو ہماری حکومتیں اپنے ملک کے لوگوں اور دنیا کے لوگوں کے تئیں پورا کرنا ضروری خیال کرتی ہیں۔ ہمارے تینوں ملکوں نیز امن چاہنے والے ملکوں کے درمیان مفاہمت اور بڑھتے ہوئے تعاون کے ذریعہ ہی بنی نوع انسان کی سب سے اعلیٰ خواہش پوری ہو سکتی

پروفیسر اے ایس بخاری لندن میں

نئی دہلی ۸ر فروری پروفیسر اے۔ ایس بخاری ڈائرکٹر جنرل آل انڈیا ریڈیو براڈکاسٹنگ کے متعلق کامن ویلتھ کانفرنس میں شرکت کرنے کے لیے لندن پہونچ گئے ہیں ان کے ساتھ مسٹر ڈبلوگا ئڈر چیف انجینیر اور مسٹر ایس گوپالن اسپیشل افسر ریڈیو بھی ہیں یہ کانفرنس بی بی سی کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گی۔ اس میں کناڈا آسٹریلیا نیوزی لینڈ دکھنی افریقہ کے ریڈیو کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔

وائسرائے کی اکزکٹو کونسل کی میٹنگ

نئی دہلی ۷ر فروری وائسرائے کی اکزکٹو کونسل کی میٹنگ [illegible] ہے یعنی دائمی امن قائم ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ اٹلانٹک چارٹر کے الفاظ میں یہ امر یقینی ہو سکتا ہے کہ تمام ملکوں کے لوگ بلا خوف اور بلا کسی ضرورت کے اپنی زندگی بسر کر سکیں یہ امید ہے کہ اس لڑائی میں فتح اور مجوزہ انٹرنیشنل آرگنائزیشن کے قائم ہونے سے اس قسم کے امن کے لیے ضروری حالات پیدا ہو جائیں گے۔

بحکم جناب سید انوار الحسن بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی پی۔ سی۔ ایس۔ منصف صاحب بہادر حوالی کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی حوالی کانپور
مقدمہ دیوانی نمبر ۱۸ بابت ۱۹۴۱ء
متفرقہ نمبر ۶۶ بابت ۱۹۴۴ء

۱۔ بیجناتھ شیام لال ۲۔ بجویب نرائن ولد شنکر لعل اقوام برہمن ساکنان بیجھا پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور ڈاکخانہ بونارے مدعیان ڈگریداران سائلان

بنام میوہ لال ——— مدعا علیہ۔

بنام میوہ لال ولد ہیرالال قوم کوری ساکن موضع دیولیا پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

بنام میوہ لال ولد ہیرالال قوم کوری ساکن موضع ڈیولیا پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور مدعا علیہ فریق ثانی

چونکہ بیجناتھ وغیرہ ڈگریداران نے درخواست اس عدالت میں گذاری ہے کہ آپ کاروائی دفعہ ۱۷ کیوں عمل میں نہ لائی جائے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہو گی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں ڈگری مقرر کیے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۰ر فروری ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم۔ ایس۔ ایم حبیب [illegible]
زیر مہر عدالت منصفی حوالی کانپور

افغانستان کو روس کا پیغام

پشاور ۷ر فروری کابل ریڈیو کی ایک خبر مظہر ہے کہ ہز ایکسلنسی سلطان احمد خان سفیر افغانستان ماسکو سے واپس آتے ہیں انھیں اہم مولوٹوف نے روس کی طرف سے کنگ م

قوم پرست مسلمان متحد ہو جائیں!

لاہور ۸ر فروری خلیفہ فضل دین صدر مسلم مجلس نے ایک بیان میں مسلم لیگ اور اس کی وزارتوں پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ تمام قوم پرست مسلمان مسلم مجلس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں آپ نے کہا کہ مسلم لیگ [illegible] کی اتباع کر رہی ہے۔

جنگی محاذ کو ایڈیٹروں کی روانگی

کراچی ۶ر فروری آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس کی طرف سے ایڈیٹروں کی جو جماعت جنگی محاذ کا معائنہ کرنے کے لیے روانہ ہوئی ہے اس میں [illegible] جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے

جموں ۷ر فروری ویشنو دیوی کے قریب پچھلے اتوار برفباری سے سولہ آدمی مر گیے۔ ان میں سے چار سادھو بھی تھے۔

فوجوں کے لئے دورانِ سفر میں سہولیتیں !!!

مرکزی کمان کی طرف سے آرام و آسائش پہونچانیکا انتظام

سفر کرنے والے سپاہیوں کے آرام و آسائش کے پیش نظر مرکزی کمان کے علاقہ میں بتیس ریلوے اسٹیشنوں پر کمان کینٹین، آرام کے کمرے، چائے کے اسٹال۔ مطالعہ کے کمرے وغیرہ کھولے گئے ہیں۔

اس انتظام میں والنٹیری سروس والی خاتون ارکان کا بڑا ہاتھ ہے اس لیے کہ زیادہ تر اسٹیشنوں پر سارا کام یہی کرتی ہیں۔

ان بتیس اسٹیشنوں میں سے زیادہ تر صوبجات متحدہ اور صوبجات متوسط میں واقع ہیں۔ ان میں متھرا، آگرہ جہانسی۔ کانپور، الہ آباد، لکھنؤ، مغل سرائے، بریلی، شاہجہانپور، سہارنپور یو۔ پی اور بینا، اٹارسی، ناگپور، کٹنی، رائے پور، بلاسپور اور جبلپور سی۔ پی میں شامل ہیں۔ دہلی کی اکلک آرام گاہ مشہور ہے۔

پنجاب میں یہ سہولیتیں جالندھر، لاہور اور بعض دوسرے اسٹیشنوں پر مہیا کی گئی ہیں۔ اُن کے علاوہ مارواڑ اور گورکھپور میں کینٹین ہیں۔

چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پر افسروں کے آرام کا انتظام بینا، اٹارسی اور کٹنی سے کیا جا رہا ہے۔ اگر خواتین کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو جنکشنوں پر افسروں کے ٹھہرنے کا انتظام بھی کیا جا سکیگا۔

یہ بھی تجویز ہے کہ سفر کرنے والے سپاہیوں کو دن میں ایکبار گرم کھانا دیا جائے اس مقصد کے لیے اُن اسٹیشنوں کو چھانٹا جا رہا ہے جہاں ریلیں زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہیں۔ لیکن تربیت یافتہ آدمیوں کی کمی کے باعث اس کام میں زیادہ دیر لگیگی۔

پانچویں ہندوستانی ڈویژن کیساتھ ریاستی فوجوں کے کارنامے

اسپھال۔ ۱۱ فروری۔ جموں اور کشمیر انفنٹری کی ایک بٹالین نے بھی جو اب پانچویں ہندوستانی ڈویژن کے ساتھ ہے واسٹل کارنر کینیڈی کا میک اور فورٹ وہائٹ پر حملوں کی قیادت کر کے ٹڈم کی مشہور پیش قدمی میں حصہ لیا تھا جس کے نتیجہ میں ہمارے سپاہی کابو کے نزدیک مشرقی افریقہ کی فوجوں سے جا ملے تھے۔

ایک ہندوستانی فوجی شاہد رقمطراز ہے کہ ٹڈم پر قبضہ ہونے سے فوراً ہی پہلے یہ بٹالین اس ڈویژن سے آکر مل گئی تھی۔ اور فوراً ہی بعد یہ ڈویژن کے ہراول دستوں میں تبدیل ہو گئی۔ گو اس کے سپاہی اس علاقہ کے نشیب و فراز اور یہاں کے مخصوص جنگی طریقوں اور کمینوں سے ناآشنا تھے۔ مگر انہوں نے بہت جلد اپنے کو اس نئے ماحول کا عادی بنا لیا۔

کینیڈی پیک پر بٹالین کی ایک کمپنی نے جاپانیوں کی ایک ۷۵ ملی میٹر کی توپ اور کافی مقدار میں اسلحہ جات اور دیگر سامان چھین لیا۔ ایک دوسری کمپنی ایک ہی دن میں سات میل پیش قدمی کرکے ایک مقام التیو عنٹ پر پہونچ جہاں جاپانیوں کی مدافعت بہت سخت ہوگی اور انکی چوکیوں پر قبضہ ہونے سے قبل تین حملے کرنے پڑے بٹالین نے جاپانیوں کو ذرا بھی دم لینے کا موقعہ دیا اور یہ اسی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ دشمن بڑی تعداد میں ہوائی جہاز مار توپیں اور بہت سا دوسرا سامان چھوڑ کر فورٹ وہائٹ سے بھاگ پڑا ہوا۔

جموں اور کشمیر انفنٹری کی ایک باقاعدہ یونٹ کی حیثیت سے یہ بٹالین پچھلی جنگ عظیم میں فرانس میں لڑ رہی تھی۔ ۱۹۱۹ء میں اسے صوبہ سرحد بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ برما بھیجے جانے سے قبل چار سال تک مقیم رہا۔

اس بٹالین میں ریاست جموں و کشمیر کے لوگ یعنی مسلمان راجپوتوں اور دیگر راجپوتوں کی تعداد مساوی ہے اس لڑائی کے شروع میں مہاراجہ کشمیر نے یونٹ کو ایک زرد و زری کا جھنڈا عطا کیا جس پر بٹالین کے اسلحہ سرخ اور زرد بنائے گئے تھے۔ یہ لوگ اپنی تمام مہموں پر تفاخر کے اظہار کے طور پر اس جھنڈے کی ایک نقل ضرور لے جاتے ہیں

ہندوستانی پائنیروں کی تربیت

جاپان۔ ۵ فروری۔ برما کے جنگلوں، شمالی افریقہ کے صحرائی اور اٹلی کے پہاڑوں اور میدانوں میں ہندوستانی پائنیر کور کے آدمیوں نے جو بیش قیمت خدمات انجام دی ہیں اُن کے بغیر ہم وہ فتوحات ہرگز حاصل نہ ہو سکتیں جو اب مختلف محاذوں پر ہو رہی ہیں۔

ایک ہندوستانی فوجی شاہد لکھتا ہے کہ اس نے حال ہی میں جنوبی ہندوستان کے ایک پائنیروں کے تربیتی مرکز کا دورہ کیا ہے۔ کئی میل تک خیمے لگے ہوئے ہیں جن میں ہزاروں آدمی رہتے ہیں۔

اس کیمپ میں یہ لوگ چند مہینہ رہتے ہیں اور یہاں انھیں تنظیم خود اعتمادی ہمت کوشی اور اپنے فرائض کو انجام دینے کی بنیادی تربیت دیجاتی ہے انھیں معاشیات اور عام معلومات پر بھی بہت کچھ بتایا جاتا ہے اور وہ باقاعدہ تعلیمی لکچروں میں حاضری دیتے ہیں۔

سب سے پہلے جب ڈاکٹر رنگروٹ کا بہت سختی سے طبی معائنہ کرتے ہیں۔ ویسے انکی طبی جانچ برابر ہوتی ہے پہلے انھیں کدال پھاوڑے، اور دیگر اوزاروں کے استعمال کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ڈرل، اور چوکیداری بھی کرنا پڑتی ہے وہ اپنی پسند کے کھیل بھی کھیلتے ہیں۔

کرنل آر ٹیبر نیوٹن او بی ای۔ ڈپو کے کمانڈر ہیں اُن کا بہت بڑا اسٹاف ہے۔ انھیں روزانہ ۲۷۰۰۰ آدمیوں کو کھانا دینا پڑتا ہے۔

اس مرکز کا ریجمنٹل بینڈ جنوبی ہندوستان کے بہترین ریجمنٹل بینڈوں میں سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں یہ اکیلا بینڈ ہے جس کے بجانے والے اسکاٹلینڈ کے رقصوں کا بھی مظاہرہ کرتے ہیں۔

مرکز کے ساتھ ایک اسپتال بھی ہے جس کی میٹرن آڈیہ کی مس۔ ایس ہوبز ہیں اسٹاف میں ہندوستانی نرسیں ہیں جن میں کلکتہ کی مس کے بیز سمندر پار بھی خدمات انجام دے آئی ہیں۔

مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن گرفتار

گورکھپور ۱۱ فروری مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو۔ پی اسمبلی صدر یو۔پی کانگریس اسمبلی جو کل یہاں ضلع ہندی ساہتیہ سمیلن کی صدارت کرنے آئے تھے صبح کپتانگنج جو گورکھپور سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے گرفتار کر لیے گئے ہندی ساہتیہ سمیلن کا صدارتی ایڈریس پڑھنے کے بعد کل رات کو مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن گورکھپور کے کانگریسیوں کی ایک میٹنگ میں شریک ہوئے گرفتاری کے بعد انھیں پولیس کی ایک گاڑی میں گورکھپور پہونچا دیا گیا۔ ٹنڈن جی کی گرفتاری زیر دفعہ ۱۲۹ ڈیفنس آف انڈیا رولز عمل میں آئی ہے۔ پہلے ہی گرفتار ہو چکے ہیں

اسمبلی کے ممبروں پر پابندیاں

لندن ۸؍ فروری مسٹر ایمری نے کہا کہ مطلوبہ اطلاع ابھی تک نہیں ملی ہے جبکہ مسٹر سورنسن نے ان سے پارلیمنٹ میں دریافت کیا کہ اسمبلیوں کے کتنے ممبران اپنے گاؤں میں یا مکانوں میں نظر بند ہیں اور اس وجہ سے وہ اسمبلی کے اجلاسوں میں شریک نہیں ہو سکتے "آپ نے" یہ بھی دریافت کیا کہ اسمبلی کے ان ممبروں کی کتنی تعداد ہے جو پابندیوں کی وجہ سے اسمبلیوں کے اجلاس میں شریک ہونے سے معذور ہیں۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ مسٹر سورنسن یہ تسلیم کریں گے کہ ان کا سوال ان اشخاص سے تعلق نہیں رکھتا جن کا میں نے یکم فروری کو آن کے سوال کے جواب میں ذکر کیا تھا کیونکہ بہار میں علاوہ پانچ اور صوبوں میں اسمبلیاں کام نہیں کر رہی ہیں۔

مسٹر سورنسن:- کیا وزیر ہند اس بات کو غیر مناسب نہیں خیال کرتے کہ اس قسم کی پبلک باڈیز کے نمایندوں کو اپنے شہری فرائض انجام دینے سے روکا جا رہا ہے۔

مسٹر ایمری:- وہ لوگ اپنے فعلوں سے خود رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ ہندوستان کے مالکان کارخانہ جات کی ایک پارٹی اپریل کے شروع میں برطانیہ کا دورہ کرنے کے لیے روانہ ہو جائے گی۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والی عورتوں کے سوال پر حکومت ہند برابر غور کر رہی ہے اور اس بارے میں مجھے جلد ہی حکومت کی رپورٹ ملنے والی ہے۔

مسٹر سورنسن نے دریافت کیا تھا کہ کانوں میں کتنی عورتیں کام کر رہی ہیں۔ عورتوں کی تنخواہ اتنی ہی ہے جتنی کہ مردوں کی ہے۔

مختلف کام کی مختلف تنخواہ ہے لیکن روزانہ اوسط ۱۲ ؍آنہ ہے ان کے علاوہ ان کو بونس اور اناج کی جو رعایت ہے وہ چھ آنہ یومیہ ہے۔

مسٹر سورنسن:- کیا اس کا مطلب نہیں ہے کہ عورتوں کو ایک پینی فی گھنٹہ ملتا ہے۔

مسٹر ایمری:- میں مانتا ہوں کہ تنخواہ بہت کم ہے لیکن ہندوستان کے اور کارخانوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

سر شفاعت احمد خاں دہلی آ رہے ہیں

نئی دہلی ۷؍ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے ریٹائرڈ ہونے والے ہائی کمشنر (جنوبی افریقہ) سر شفاعت احمد خان ایک ہفتہ میں دہلی آ جائیں گے تاکہ یہاں کامن ویلتھ کے محکمہ کو جنوبی افریقہ کی تازہ ترین حالت سے آگاہ کریں۔

والیان ریاست کی انجمن کی میٹنگ

بمبئی ۸؍ فروری والیان ریاست کی انجمن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہو گیا اس اجلاس میں طویل بحث کے بعد ایک طویل ریزولیوشن پاس ہوا ہے فوری طور پر بیان شائع ہوا ہے۔

آج والیان ریاست کی اسپیشل کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ ایجنڈا کے ہر مسئلہ پر کامل اتفاق رہا کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ چیمبر کے سکریٹریٹ میں اضافہ کیا جائے اور عوام سے رابطہ رکھنے کی ڈائرکٹریٹ کو اور زیادہ وسیع کیا جائے۔ دوسرے معاملات جن پر غور ہوا وہ صنعتی ترقی اور [illegible] کے بعد کی تشکیل کے متعلق تھے ریزولیوشن کی [illegible] حسب ذیل تھی۔

[illegible] غلط فہمی پھیلانے والے تبصرے کیے گئے ہیں جو اُن چند اہم مسئلوں پر والیان ریاست کے [illegible] غلط روشنی پڑتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ ایک بیان کے ذریعہ حالات کی وضاحت کی جائے یہ بیان آج اخبارات کے نام جاری کیا جا رہا ہے۔ والیان ریاست نے یہ طے کر لیا ہے کہ انتظامات میں جہاں ترقی دینے کی ضرورت ہے اس میں وہ ابھی دیر نہ کی جائے اور ریاستی علاقوں میں معیار حیات بلند کیا جائے اس کمیٹی کو اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ والیان ریاست اس جانب موثر قدم اٹھا رہے ہیں۔ مہاراجہ بیکانیر کی صدارت میں اس سلسلہ میں جو فیصلے ہوئے ہیں وہ جلد ہی شائع کر دیے جائیں گے۔

جاپان میں نئی لام بندی

لندن ۱۱؍ فروری اس واقعہ کے پیش نظر کہ لڑائی کی حالت روز بروز نازک ہوتی جا رہی ہے جاپان کے جنگی اور بحری محکمہ نے لڑائی اسی لیے یہ شہریوں کے خاص دستے بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جاپان پر حملہ کی اسکیم مکمل ہو گئی!

واشنگٹن ۱۰؍ فروری آرمی اور نیوی جرنل نے جو کہ امریکہ کی فوج کا سرکاری آرگن ہے لکھتا ہے کہ اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں کہ جاپان پر حملہ کی اسکیم تیار ہو چکی ہے اور اس کو منظوری بھی حاصل ہو چکی ہے اس کام کے لیے جنرل میک آرتھر کے سوائے اور کوئی شخص کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔

جنرل میک آرتھر کے ذمہ دشمن کا صفایا کام کرنے کا کام باقی رہے گا۔ امریکہ میں اس بارے میں زبردست مہم جاری ہے کہ جنرل میک آرتھر کو ہی پیسفک کا سپریم کمانڈر مقرر کیا جائے۔

انجمن طبیہ کانپور کا چوتھا سالانہ اجلاس

انجمن طبیہ کانپور نے اب تک جو کچھ خدمات انجام دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ عیاں را چہ بیاں!

ایسے جذبات نے انجمن طبیہ صوبجات متحدہ لکھنؤ کے اراکین کو مدعو کیا ہے کہ وہ اپنا آٹھواں سالانہ اجلاس کانپور میں کریں۔ بحمد اللہ انجمن موصوف نے دعوت قبول فرمائی ہے۔ چنانچہ ۲۵ فروری ۱۹۴۵ء بروز یکشنبہ مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ اراکین انجمن مذکور جو ماشاء اللہ طبی دنیا کے علمبردار ہیں یہاں تشریف لا رہے ہیں اور دفتر سٹی مسلم لیگ کانپور میں اجلاس کریں گے۔

عالیجناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس اعظم کانپور اس کی صدارت فرمائیں گے۔ اسی کے ساتھ انجمن طبیہ کا چوتھا سالانہ اجلاس بھی منعقد ہوگا۔ یہ طبی دنیا قابل سیر ہے۔ جناب سے بکمال ادب گذارش ہے کہ اس طبی محافل میں شرکت فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔

پروگرام (۱) ۱۱ بجے دن سے ۲ بجے تک انجمن طبیہ صوبجات لکھنؤ کا اجلاس۔ (۲) ۳ بجے دن سے ۵ بجے شام تک انجمن طبیہ کانپور کا اجلاس۔ المساعی

حکیم محمود علی آنریری سکریٹری انجمن طبیہ کانپور رجسٹرڈ۔

کا الگ جھنڈا اور الگ قومی ترانہ اختیار کریں گے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کا سسٹم بند کریں گے۔ کینیڈا کو سلطنت برطانیہ سے علیحدہ کریں گے۔ کینیڈا کو سلطنت برطانیہ سے علیحدہ کریں گے اور پان امریکی یونین میں شامل ہو جائیں گے

کمانڈر انچیف کی تقریر

بمبئی ۸ فروری بمبئی کے بحری اور بری افسروں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر کلاڈ آکن لک کمانڈر انچیف ہند نے جاپانیوں سے جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کے افسروں کو مبارکباد دی ساتھ ہی آپ نے یہ کہا کہ جوں جوں جاپان کے خلاف ہماری لڑائی کا زور بڑھے گا اتنا ہی ہندوستان کی اہمیت ایک حملہ آور اڈے کی حیثیت سے بڑھے گی اور اب تک ہم نے جن جن دشواریوں کا سامنا کیا ہے ان سے بہت زیادہ دشواریاں برداشت کرنی ہونگی۔

آغا خاں کے صاحبزادے ہندوستان میں

کراچی ۸ فروری آغا خاں کے صاحبزادے پرنس علی خاں ہندوستان آگئے ہیں کل کراچی سے دہلی کے لیے روانہ ہو جائیں گے

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۵۹ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت خفیفہ اورئی ضلع جالون

چندر کا پرشاد ولد منشی جگدمبا پرشاد قوم کایستہ ساکن قصبہ اورئی ضلع جالون۔ مدعی۔

بنام احسان الحق ولد انوار الحق قوم مسلمان ساکن موضع بٹوادہ پرگنہ کالپی۔ مدعا علیہ۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رقعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج ...

برطانیہ کے دو لاکھ مکان برباد ہوئے اور چالیس لاکھ کو نقصان پہونچا

لندن ۸ فروری لڑائی چھڑنے سے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۴ء تک جرمنی کے ہوائی حملوں سے برطانیہ کے ۴۶۲۶۶ شہری ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں یہ اطلاع ہوم سکریٹری مسٹر ہربرٹ موریسن نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں دی۔ آپ نے بتلایا کہ ۶۰۷۰۴۷ شخص ہلاک ہوئے اور ۸۰۹۱۷۸ زخمی ہوئے تقریباً ... ۱۹ مکان تباہ ہو گئے جن مکانوں کو نقصان پہونچا ہے اور جو قابل مرمت ہیں ان کی تعداد چالیس لاکھ ہے آپ نے یہ بھی بتلایا کہ لندن کے کتنے آدمی ہلاک ہوئے

کینیڈا سلطنت برطانیہ سے علیحدہ ہو رہا ہے!

کیوبک ... بذریعہ ہوائی ڈاک) یہاں کے ایک اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ نے ایک ... اسکیم تیار کی ہے جس کی رو سے وہ کینیڈی جنرل ڈیز کو جو اس وقت فرانس میں سفیر ہیں کینیڈا کا گورنر جنرل مقرر کریں گے کینیڈا

مارشل اسٹالن کی تیسری شادی

لندن بذریعہ ہوائی جہاز روس کے ڈکٹیٹر مارشل اسٹالن تیسری شادی کر رہے ہیں انکی پہلی دو بیویاں مر چکی ہیں ان کی تیسری بیوی کا نام رو ضا ہے وہ سانولی سلونی ہے اس شادی کا سرکاری اعلان شاید تین بڑوں کی کانفرنس کے وقت کر دیا جائے۔

افسروں کے خلاف مقدمہ خارج

دہلی ۱۰ فروری رائے صاحب جواہر لال اسسٹنٹ کنٹرولر سول سپلائز اور چودھری محمد اصغر انسپکٹر پولیس کے خلاف مسٹر جونت رائے نے مداخلت بیجا کا جو مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں دائر کیا تھا وہ سرسری طور پر اس لیے خارج کر دیا گیا کہ مجسٹریٹ موصوف کے نزدیک یہ محض جھوٹی بات تھی۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۶ ۴

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

صداقت ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ر — ۵/-/-
ششماہی ۲؎ ۱۲ — 2/12/-
سہ ماہی ۱؎ ۸ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ر — -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 8 | CAWNPORE. Saturday. 24th FEB. 1945

کانپور شنبہ ۲۴ فروری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱ نمبر ۸

ادبیات

حسنِ عالمگیر

از جناب ندرت کانپوری

حسن کا فیضِ کرم دنیا میں نا محدود ہے
حسن کے احسان کی ممنون ہے ہر ایک شے

دلکشی پیدا ہوئی گویا اسی کے ساز میں
درد بن کر حل ہوا ہے یہ ہر اک آواز میں

حاصلِ گلشن یہی غنچوں کی زینت بھی یہی
پھول بھی خود ہے یہی پھولوں کی نکہت بھی یہی

آئینہ کو اس نے اپنے حسن سے دی ہے جلا
ورنہ اسکندر کا یہ تحفہ کسی قابل نہ تھا

سبزہ زاروں میں اسی نے پھونک دی ہے تازگی
طائروں کی زمزمہ پردازیوں میں ہے یہی

شمع بن جاتا ہے کام اس کا اندھیری رات میں
نور کی قندیل ہے یہ عالمِ ظلمات میں

کرتے ہیں دن رات مہر و ماہ اس سے کسبِ نور
ہے اسی کے اک تبسم کا نتیجہ برقِ طور

بحرِ ہستی میں یہی ہے جو تبسم ریز ہے
آبشاروں میں یہی ہے جو ترنم ریز ہے

زندگی کا لطف اور ہستی کا حاصل ہے یہی
روح بنکر قالبِ انساں میں داخل ہے یہی

جانِ ارماں بنگیا ارماں کا حاصل بن گیا
پہلوئے عشاق میں آکر یہی دل بن گیا

اس کو کعبہ سے ہے نسبت بتکدہ ہے اسکو ساز
یہ کہیں رنگ حقیقت ہے کہیں رنگِ مجاز

بن کے مئے زینت بنا یہ ساغرِ منصور کی
خود اسی کی ذات ہے رازِ نوائے سرمدی

بے خبر ہر ایک شے میں حسن کی تنویر ہے
مختصر یہ ہے کہ اس کی ذات عالمگیر ہے

دنیائے اسلام

حکومت شام کے صدر مصر میں

قاہرہ ۱۳ فروری۔ سلطان ابن سعود سے عرب لیگ کے متعلق بعض اہم گفت و شنید کرنے کے سلسلہ میں شام کے صدر السید شکری کواتلی بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ پہونچ گئے۔ جہاں شاہ مصر کی طرف سے پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ آپ کے استقبال میں مشرق وسطیٰ کے تمام وزرار خارجہ شریک تھے۔ صدر موصوف پہلے قصر عابدین میں شاہ فاروق سے ملاقات کی غرض سے گئے اور اس کے بعد زعفرانی محل میں جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا تشریف لے گئے۔ کل آپ کے اعزاز میں شاہ فاروق کی طرف سے پُرتکلف ضیافت کی جائے گی اور اس کے بعد مشرق قریب کے وزرار خارجہ کی ایک مجلس شوریٰ منعقد ہوگی جس میں مجوزہ عرب لیگ آف نیشنز کے بارے میں دستور العمل کے متعلق مشورہ ہوگا جو گزشتہ متقدمین اسکندریہ میں ترتیب دیا گیا تھا۔

فلسطین میں تیل کے چشمے

لندن ۱۰ فروری۔ اخبار ڈیلی اسکیچ کا نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ قریب ہی زمانہ میں فلسطین عراق۔ امریکہ میگزکو اور روس کو حریف بن جائے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ تیل کے بہت عظیم الشان ذخیرے جو اب تک نامعلوم تھے۔ اس ملک میں موجود ہیں اس کے متعلق ابتدائی اطلاعات کی جانچ پڑتال ہو چکی ہے بعض بڑی تیل کی کمپنیوں نے وسیع پیمایش اور دیکھ بھال شروع کر دی ہے اور ان میں نئے کھیت بنانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ امریکی کمپنیاں یہاں کے تیل کے زیادہ حصے پر قابض ہیں۔ لیکن برطانوی ہائی کمشنر نے ان معاہدوں میں کچھ ایسی دفعات رکھی ہیں جن کی رو سے یہاں کے عامۃ الناس کے حقیقت کا خیال رکھا جائے۔

ایرانی طلباء کی پہلی جماعت ہندوستان آرہی ہے

طہران ۱۱ فروری۔ گیارہ ایرانی طلباء کی پہلی جماعت ہندوستانی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے عنقریب طہران سے روانہ ہونے والی ہے۔ جن میں سے چار تو ایگریکلچرل کالج لائل پور میں فن زراعت کی تعلیم حاصل کریں گے۔ ڈو رینجرس کالج دہرہ دون میں محکمۂ جنگلات کے متعلق ٹریننگ حاصل کریں گے۔ تین طلباء دہلی یونیورسٹی میں انجینرنگ کے کلاس میں تعلیم حاصل کریں گے اور دو اسی یونیورسٹی کے ٹیکسٹائل ڈپارٹمنٹ میں پارچہ بافی کی ٹریننگ لیں گے۔ تمام جملہ اخراجات حکومت ہند برداشت کریگی۔

فلسطین کی آزادی کا مسئلہ

القدس (بذریعہ تار) فلسطین کی عرب پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ فلسطین کے باشندے اور ممالک عرب فلسطین کے مسئلہ کا ایسا کوئی حل نہیں منظور کریں گے جو ان کے قومی مقاصد کے خلاف ہوگا۔ بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کا قومی مقصد فلسطین کی آزادی ہے۔ یہ بیان برطانیہ کے اس حالیہ اعلان کے سلسلہ میں کیا گیا ہے کہ فلسطین کے متعلق جنگ کے بعد کوئی سمجھوتہ کیا جائے گا۔

لبنان اور واشنگٹن میں عربی پروپگنڈا

القدس (بذریعہ خاص تار) لبنان اور واشنگٹن میں عرب پروپگنڈا بیورو قایم کرنے کی تجاویز تقریباً مکمل ہو چکی ہیں معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کی متحدہ عرب جماعتوں کے نمایندہ مسٹر موسیٰ العالمی قاہرہ میں ہونے والی اتحاد عرب کانفرنس میں بیورو کے قیام کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ موصوف نے بہت سے ایسے نوجوان منتخب کر لئے ہیں جو بیورو کی جگہوں پر کام کریں گے ان میں تین فلسطینی ہیں۔ اور ایک عراقی جس کا تعلق برطانیہ اور بین الاقوامی تحریک عمال سے ہے۔

شاہ فاروق کی سال گرہ کا جشن

قاہرہ (بذریعہ بحری تار) شاہ فاروق کی سال گرہ کے سلسلہ میں ۱۰ فروری کو سارا دن خوشیاں منائی گئیں۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ دلچسپ واقعہ رات کو پیش آیا۔ جب ایک جلتی ہوئی مشعل آئی۔ یہ مشعل اسکندریہ کے التیبسن محل کے قاہرہ کے قصر عابدین تک اس طرح لائی گئی تھی کہ تمام راستہ مشعل برداروں کی ڈاک لگی ہوئی تھی۔ بینڈ اور فرعونی رتھ آخری مشعل بردار کو لینے کے لئے بڑھے اور قصر عابدین کے سامنے چوک میں ایک بڑا جلوس تیار ہوا۔ یہاں ہزاروں مردوں اور عورتوں کی تالیوں کی گونج میں مشعل بردار نے لکڑیوں کے ایک زبردست گروہ میں آگ لگائی۔ شاہ فاروق قصر کے شہ نشین پر آئے انہیں دیکھکر لوگوں نے نعرہ ہائے تحسین بلند کئے چوک میں ہر طرف سرچ لائٹ لگی ہوئی تھی اور رنگا رنگ کی آتشبازی چھوٹ رہی تھی اس موقعہ پر بیس ہزار غریبوں کو کھانا کھلایا گیا اور نو سو پونڈ تقریباً اور کپڑے محتاجوں میں تقسیم کئے گئے۔ ملک میں دس ہزار جوتوں کے جوڑے بھی بانٹے گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۴۱ | کانپور شنبہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۵ء | ۶ | نمبر ۸

مرکزی اسمبلی میں تحریک التوار اجلاس پر بحث!

نئی دہلی ۱۹ فروری آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ٹی ٹی۔ کرشنا چاری کی اس تحریک التوار اجلاس پر بحث ہوئی اس بحث کی اجازت صدر اسمبلی نے اس لیے دیدی کہ جب انہوں نے سرکاری ممبر سے یہ پوچھا کہ کیا اس معاملہ کا آخری فیصلہ ہونے سے پہلے مرکزی اسمبلی سے کوئی مشورہ کیا جائیگا تو ممبر مالیات نے انکار کر دیا۔ اس بحث میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں نے بہت نمایاں حصہ لیا۔ لیکن غیر سرکاری ممبروں کی دلیلیں زیادہ زوردار تھیں اگر اس تجویز پر رائے شماری ہوتی تو مخالف پارٹی کی فتح یقینی تھی۔ اسی لیے سر جرمی ریسمین ممبر مالیات حکومت ہند نے یہ وعدہ کر لیا کہ حکومت اسٹینڈنگ مالی کمیٹی سے مشورہ کریگی۔ مسلم لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نواب لیاقت علی خاں اس سے مطمئن نہیں ہوئے لیکن لیگی حلقوں میں اس معاملہ پر اختلاف رائے تھا بعض اس کے حق میں تھے کہ تجویز واپس لے لی جائے اسی عرصہ میں سر ریسمین نے بھی اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ میں دیکھوں گا۔ کہ اس معاملہ میں کیا ہو سکتا ہے مسٹر ٹی کرشنا چاری کی پارٹی نے کہا کہ تحریک واپس نہ لی جائے اسی عرصہ میں رائے طلبی کرنی گئی اور صدر نے اعلان کر دیا کہ تجویز گر گئی۔

آج کی بحث سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ہوم ممبر کا کوئی کیس ہی نہیں ہے اور یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ معاملے کو پوری طرح ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ ان کو عذر تو محض یہ تھا کہ حکومت جب وار الاؤنس کا وعدہ کر چکی ہے تو اس سے مکر کیسے سکتی ہے ہوم ممبر کے کہنے سے اتنی بات تو ظاہر ہو گئی کہ اس سلسلہ میں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے ضروری خط و کتابت ہو رہی ہے۔ مسٹر عبدالقیوم نے حکومت ہند کو یہ جتا کر بتائی کہ کبھی وہ صوبوں کی حکومت کا سہارا لیتی ہے، کبھی ہندوستانی ریاستوں کا انہوں نے یہ بھی طعنہ دیا کہ ان حرکتوں کے باوجود وائسرائے ہند اس حکومت کو قومی حکومت کہتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ ہم تو حکومت کے رویہ میں کچھ تبدیلی کی امید کرتے تھے۔ مگر وہاں تو دل ہی نہیں بدلا۔

مسٹر کے سی نیوگی نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت کے رویہ میں اگر کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو وہ بدتری کی جانب ہوئی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اب سے بیس سال پہلے سر الگزینڈر موڈی مین اور سر میلکم ہیلی ایوان سے اس سے بہتر سلوک کرتے تھے۔ مسٹر ٹی کرشنا چاری نے اپنی تقریر میں طنزیہ طور پر یہ دریافت کیا کہ یہ نیا الاؤنس جو کہ شراب کی درآمد کے لیے دیا جا رہا ہے۔ ورنہ اس کا جواز کیا ہے۔

نوابزادہ لیاقت علی خان ڈپٹی لیڈر مسلم لیگ اسمبلی نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہندوستان کو اعلیٰ سرکاری ملازموں کو دنیا بھر سے بہتر تنخواہ مل رہی ہے۔ مگر میں تو اس الاؤنس کے جواز پر نہیں بلکہ اصل اعتراض اس بات پر کرتا ہوں کہ اسمبلی سے مشورہ کیوں نہیں کیا جاتا۔

آج ریلوے بجٹ پر بحث کی ابتدا مسٹر ہنری رچرڈسن لیڈر یوروپین گروپ کی تقریر سے ہوئی۔ انہوں نے عام طور پر ریلوے ممبر کے پیش کیے ہوئے بجٹ پر اظہار پسندیدگی کیا لیکن اس اعلان پر خوف ظاہر کیا کہ ریلوے کے ڈبے اور بھی کم ہو سکتے ہیں کیونکہ صنعت و تجارت کی ترقی کے لیے ذرائع مراسلت کی سہولتیں ضروری ہیں اس لیے اس سلسلہ میں جلد سے جلد بہتر کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیے۔

مسٹر کرشنا چاری نے اس پر اعتراض کیا کہ ریلوے کے محکمے میں اتنی زیادہ آمدنی ہوتے ہوئے مرکزی خزانہ میں صرف ۳۲ کروڑ روپیہ دیا جا رہا ہے۔ انجنوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان انجنوں کا کیا بنا جو وسط مشرق میں بھیجے گئے تھے۔ آپ نے کہا کہ، اگر دو کروڑ روپیہ تو محکمہ جنگ کی آمدورفت پر صرف ہوتا ہے اور امریکہ والوں کے ٹریفک پر تین کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے یہ سب بیس کروڑ روپیہ بھی خزانہ میں جانا چاہیے۔

مسٹر اننت سینم آئنگر نے اس بنا پر ریلوے بجٹ کی مخالفت کی کہ اسے ایک قومی حکومت نے پیش کیا ہے بلکہ کسی ہندوستانی ممبر نے بھی پیش نہیں کیا ملک کو اس بات پر تو عزت فخر دیگی ہے کہ ریلوے کا ۹۹ فی صدی انتظام ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے لیکن کیا ہندوستانیوں کو اس بات پر فخر کرنا چاہیے کہ پوائنٹس مین اور ٹکٹ کلکٹر کرنے والے ہندوستانی ہیں جبکہ وہ جو تہائی فی صدی یوروپین ہیں جن کا دماغ تمام محکمہ پر قابض ہے بات تو یہ ہے کہ چونکہ وار ٹرانسپورٹ ممبر لارڈ لاٹ سے پوائنٹ میں ہندوستان نہیں لا سکتے ہیں اس لیے ہندوستانی رکھنے پڑتے ہیں۔

مسٹر فرینک اینتھونی نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ ہندوستانی ریلوں کو چلانے والے ہندوستانی ہیں نیز یہ محکمہ ریل انجن تیار کرنے کی تجویزوں پر بھی غور کر رہا ہے۔ پھر ٹاٹا کمپنی کو بوائلر تیار کرنے کے لیے آرڈر کیوں دیا گیا ہے۔ مسٹر ایڈن نے کہا کہ چھوٹے ملازموں سے بہتر سلوک ہونا چاہیے آپ نے اس بات کی شکایت کی کہ بعض اعلیٰ افسران ملازموں سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔

مسلم لیگ پارٹی کے مسٹر لعمانی نے کہا کہ وار ٹرانسپورٹ ممبر نے اپنی تقریر میں اس بات کا بھی کوئی ذکر ہی نہیں کیا کہ ریل کے کتنے حادثے ہوئے اور کتنے مسافر زخمی اور ہلاک ہوئے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محکمہ انسانی جانوں کی کتنی قدر کرتا ہے اگر جانیں چھ کروڑ چھوڑ گئی ہوتی تو فوجی ٹرینوں کو حادثے پیش آتے لیکن زیادہ تر حادثے سول ٹرینوں کو پیش آتے ہیں۔ مسٹر لعمانی نے چمڑے کے سوداگروں کی انجمن کے صدر کی حیثیت سے یہ شکایت کی کہ ٹرانسپورٹ کی سہولتیں حاصل ہیں کیونکہ ہم مال بیرون کو رشوتیں نہیں دیتے۔

سر عبدالحلیم غزنوی نے کہا کہ وار ٹرانسپورٹ ممبر کی تقریر تو ایسی ہے جیسے کوئی شیئر ہولڈر کمپنی کا چیرمین تقریر کرتا ہے کہ میری صدارت میں اس کمپنی نے ترقی کی ہے تیسرے درجہ کے مسافروں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا یہ تعجب کی بات ہے ہم نے پچھلے سال تیسرے درجہ کے مسافروں کو سہولتیں حاصل ہونے کی بجائے ہمیں بلکہ کرایہ بڑھانے کی مخالفت کی تھی گیا۔ یہ بے توجہی اس لیے ہے کہ وار ٹرانسپورٹ ممبر نااہل ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ریلوے کی اسٹینڈنگ مالی کمیٹی کی ان سفارشوں کو منظور کر لیں گے جو تیسرے درجہ کے مسافروں کی سہولتوں کے بارے میں ہیں۔

مسٹر بدری دت پانڈے نے اس بات کی شکایت کی کہ محکمہ ریل کی بھیڑ بھاڑ کم کرنے کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا۔ مسافروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آسام بنگال ریلوے کا ذکر کرتے ہوئے حکومت کیلاش سے یہ کہا گیا کہ امریکہ والوں نے خوش مزاجی استقلال اور جوش کا نیا معیار قائم کیا ہے مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ عام طور پر محکمہ ریل میں یہ خوبیاں نہیں پائی جاتیں۔

ریلوے ممبر سر ایڈورڈ بنتھل نے ان مختلف اعتراضوں کا جواب دیا جو پہلی تقریروں میں کیے جا چکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خاص پروگرام تو انجنوں کا ہے اب سوال یہ ہے کہ اسے مالی مدد کیسے پہونچائی جائے یہ سمجھے کہ بجنوں اور ڈبوں کی کمی ہونے کا اندیشہ ہے مگر اس کے لیے ریل کا محکمہ قصوروار نہیں ہے۔ ہم تو اپنی طرف ریل کے انجنوں اور ڈبوں کی فراہمی کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سال کے وسط تک سلسلہ جاری ہو جائے گا۔

مسٹر ٹی ٹی کرشنا چاری کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سر ایڈورڈ بنتھل نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ اس بجٹ میں عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کی گئی ہے میں نے تو حالات کو چھپانے کی کوئی کوشش ہی نہیں کی ہے اگر ممبر صاحبان معلوم کرنا چاہیں تو تمام واقعات ان کے سامنے ہیں ریلوے ممبر نے سٹینڈنگ مالی کمیٹی کی یہ رائے پیش کی کہ یہ بجٹ صحیح اور عاقلانہ مالیاتی اصولوں پر مبنی ہے۔

ریلوے اور موٹر سروس کے سلسلہ میں ممبر موصوف نے کہا کہ میں پچھلے مہینے پالیسی کمیٹی کے سامنے کہہ چکا ہوں کہ محکمہ ریل یہ نہیں چاہتا کہ موٹر سروس پر قبضہ کرے تو مقصد یہ ہے کہ ریل کا محکمہ ایک قومی جائداد کی حیثیت سے محفوظ رہے۔

مسٹر اننت سینم آئنگر کا جواب دیتے ہوئے ریلوے ممبر نے کہا کہ میں تو ریل کے ملازمین کا کارگذاری پر فخر ہے اس سلسلہ میں آپ نے مسٹر یو ناللڈسن سابق چیف کمشنر ریلوے اور سر ہیوبرٹ ممبر ریلوے بورڈ کے بھی کام کی تعریف کی آخر میں آپ نے یہ یقین دلایا کہ میں اور میرا محکمہ ریلوے سسٹم کی ترقی کے لیے پوری کوشش کریگا۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

گذشتہ جمعہ کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ لالہ کیلاش پت سنگھانیا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔

گوڑیا محال پارک کے ایک ہجرہ اور ایک مندر کے گرا دینے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا آرڈر اور چیرمین صاحب کا نوٹ پڑھا گیا اور اس پر بحث ہوئی۔

مسٹر احمد نبی خان صاحب نے ہجرہ کے گرانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایک مذہبی عمارت کے گرا دینے کا کسی کو حق نہیں ہے اور مولوی صاحب کا اسکو منظور کر لینا غلط ہے۔

مسٹر وید برائن باجپئی نے کہا کہ مندر کو گرا دینے کو کوئی ہندو منظور نہیں کر سکتا اور ہم کو ہجرہ کے برقرار رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ وہاں کے ہندو مسلمان دونوں اس امر پر متفق ہیں اور ان کے تعلقات آپس میں نہایت اچھے ہیں۔

مسٹر محمد عتیق نے چیرمین صاحب سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہجرہ اور مندر دونوں کو برقرار رکھنا چاہیے۔ چیرمین صاحب نے اس مسئلہ کو آیندہ کے لیے ملتوی کر دیا۔

مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن اور رائے بہادر رام نرائن خزانچی نے کہا کہ نشست کا انتظام ناقابل اطمینان ہے کیونکہ ممبران کی تقریریں ایک دوسرے کے سننے میں نہیں آتی ہیں۔ جواب میں چیرمین صاحب نے کہا کہ وہ ایک قابل اطمینان طریقہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ ہر شخص ایک دوسرے کی تقریر کو اچھی طرح سن سکے۔

مسٹر وحید احمد نے چیرمین صاحب کی توجہ ملازمان بورڈ کے کام کے اوقات کی تبدیلی کی طرف دلائی اور کہا کہ یہ میونسپل ایکٹ کے خلاف ہے۔ جواب میں چیرمین صاحب نے کہا کہ ممبران کو انتظامات میں دخل نہ دینا چاہیے اور چیرمین پر چھوڑ دینا چاہیے۔

جب بعض ملازمان کے گریڈ کی درخواستوں کا مسئلہ آیا تو چیرمین صاحب نے فرمایا کہ مجھے یہ طریقہ پسند نہیں ہے کہ بار بار ملازمان اپنے گریڈ کے لیے بورڈ کو یاد دہانی کریں۔ ایسی درخواستیں سال میں صرف ایک مرتبہ آنا چاہئیں۔ اور وہ بھی اس مہینہ میں جو خاص طور پر اس کے لیے مخصوص کر دیا جائے۔ اس لیے درخواست مذکورہ پر غور کرنا ملتوی کر دیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے بجٹ ۴۶-۱۹۴۵ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ میں ۲۹۱۵۰ روپے کی کمی ہو رہی ہے بجٹ کے مطابق نصف آمدنی یعنی ۳۴۱۶۱۷ روپیہ ضلع کے اندر تعلیم پر خرچ کرنا تجویز ہوا ہے۔ اور ۵۴۴۷۶ روپیہ طبی امداد پر خرچ ہوگا۔

ضلع میں جرائم کی حالت

۱۹۴۴ء میں ضلع کانپور میں جرائم کی جو حالت ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرائم کی ضلع میں کچھ نہ کچھ اصلاح ضرور ہوئی ہے۔

چنانچہ اس سال ڈکیتی کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ چوری جبر کے صرف ۶ واقعہ ہوئے اور سال گذشتہ اور اس سے پہلے سال میں ۱۵ واقعات ہوئے تھے۔ قتل کے واقعات اس سال ۱۵ ہوئے جبکہ گذشتہ سال ۱۷ ہوئے تھے۔

نقب زنی کے واقعات میں قابل تعریف کمی ہوئی ہے کیونکہ امسال صرف ۶۰۳ واقعات ہوئے جبکہ ۱۹۴۳ء میں ۱۸۶۶ اور ۱۹۴۲ء میں ۸۸۴ واقعات ہوئے تھے۔ سال گذشتہ میں کوئی فرقہ وارانہ بلوہ نہیں ہوا اس اصلاح کے لیے حکام متعلقہ تعریف کے مستحق ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی

ضلع کانپور کی کمیونسٹ پارٹی مختلف محلوں میں پرائیویٹ میٹنگ کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اناج اور دیگر ضروریات زندگی کے متعلق صحیح حالات معلوم کرے اور ایک مضبوط آرگنائزیشن بنایا جائے جس میں مختلف جماعتوں کی نمائندگی ہو اسکی تکمیل کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ایک درخواست بھیجی جاویگی کہ تمام پارٹیوں کی ایک غیر سرکاری کمیٹی بنائی جائے جو سرکاری حاکموں کے ساتھ راشننگ اسکیم کی کامیابی کے لیے ملکر کام کرے، کیونکہ مکمل راشننگ کے لیے پبلک کا تعاون نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن راشننگ آفیسر صاحب سے ملنے والا ہے۔

لیبر ٹریبونل

مسٹر نرائن سروپ اگروال کو یوپی نیشنل لیبر ٹریبونل کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

ملازمان بورڈ کا پروٹسٹ

میونسپل بورڈ کے ملازمان کے کام کے گھنٹوں میں چیرمین صاحب نے جو تبدیلی کی ہے اس سلسلہ میں ملازمان نے پروٹسٹ کے طور پر ایگزیکیوٹیو صاحب کو ایک درخواست دی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایگزیکیوٹیو آفیسر صاحب نے اس درخواست کو چیرمین صاحب کے پاس سفارش کے ساتھ بھیج دیا ہے۔

پروٹسٹ

ہندو مہاسبھا کے سکریٹری نے اپنے ایک بیان میں گوڑیا محال پارک کے مندر کے گرانے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔

ٹیگور لیکچر

گذشتہ سوموار کو مسٹر رام گوپال گپتا نے ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ٹیگور کے لیکچروں کے سلسلہ کا افتتاح کیا۔ اور ڈاکٹر آر کے مکرجی و پروفیسر الیس ورور اس موقع پر موجود تھے۔

سنڈے گن

وہ زمانہ گیا جب ہندوستان کی پری وش اور خوبصورت لڑکیاں عشاق کے دلوں پر ڈاکہ ڈالا کرتی تھیں اور عشاق ان کی بے وفائی اور کج ادائی کے مرثیے پڑھا کرتے تھے۔ اب تو یہ زمانہ آگیا ہے کہ لڑکیاں عشاق کے بلبلے اور ناکارہ دلوں کی جانب توجہ بھی نہیں کرتیں۔ کیونکہ عشاق کے ناکارہ دلوں سے نہ تو قیمتی ساڑھیاں خریدی جا سکتی ہیں اور نہ آرائش کا سامان ہی عشاق کے دلوں کے معاوضہ میں حاصل ہو سکتا ہے اس لیے زمانہ کے ساتھ لڑکیاں بھی بدل گئی ہیں۔ اور انہوں نے عشاق کے دلوں کو چرانے کی بجائے مال پر اور جیب پر دلیرانہ ڈاکہ زنی شروع کر دی ہے۔

ان حسین و جمیل ڈاکو عورتوں نے کیا غضب ڈھا رکھا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یو۔ پی کی پولیس آجکل ایک ایسی قتالہ عالم لڑکی کی تلاش میں مجنوں بنی ہوئی کوہ و صحرا کی خاک اڑاتی پھر رہی ہے۔ جو ایک درجن بلکہ دو درجن لکھنؤ کے قرب و جوار میں ڈاکے ڈال چکی ہے۔ اس مہ پارہ کی بابت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بلا کی حسین ہے جسم کے لحاظ سے نہایت مضبوط ہے۔ ہر وقت مردانہ لباس زیب تن کیے رہتی ہے۔ اور جب بھی کسی جگہ چھاپہ مارتی ہے تو وہاں کی سرزمین کو مقتل بنا ڈالتی ہے۔ ابتدا میں یہ یو۔پی کے مشہور ڈاکو جھیدو کے ساتھ ڈاکے ڈالتی تھی لیکن جھیدو کے مرنے کے بعد اس نے انڈیپنڈنٹ طریقہ پر اس مقدس مشن کی قیادت اپنے ہاتھوں میں لے لی ہے پولیس اس کوشش میں ہے کہ اسے گرفتار کرے اور یہ چھلاوا ہے کہ کسی کے ہاتھ نہیں آتی۔

اس قتالہ عالم کے علاوہ چند اور مہ جبینوں کی بھی نگری کی دلچسپ کہانیاں موصول ہوئی ہیں چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے قریب چند ایسی قتالہ عالم لڑکیوں کا سراغ چلا ہے جو درجنوں آدمیوں کو لوٹ چکی ہیں۔ ان لڑکیوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے تو ان میں سے کوئی لڑکی اپنے حسن و جمال کی جھلک دکھا کر کسی موٹی آسامی کو بیاس کرلاتی ہے اس سے محبت اور لگاوٹ کی باتیں کرتی ہے اور جب یہ کاٹھ کا اُلو پھنس جاتا ہے تو اسے کسی غیر آباد مقام پر لیجاتی ہے۔ اسی دوران میں اسکی دوسری ساتھی عورتیں نقاب اوڑھ کر حملہ کر دیتی ہیں اور اسے لوٹ لیتی ہیں۔

بعض ایسی بھی لڑکیوں کا پتہ چلا ہے جو محض جیب تراشی کا

ادبِ لطیف

تجدید محبت

(از محترمہ حور ورخشاں، بلگرامی)

میرے محبوب! تجھ سے میری محبت غیر فانی ہے۔
موت کی اندھیری وادیوں میں جا کر تیری یاد، تیرا تصور، ایک دلکش نور کی طرح ایک حسین و رنگین خواب کی طرح میری روح پر تیرا دل جب اس پر فریب دنیا سے اکتا جائے گا۔ تیری امیدیں بکھر جائیں گی اور تو اپنی مایوس زندگی کا بار اٹھانے سے مجبور ہو گا
تیری روشن دنیا تاریکیوں میں سما جائے گی۔ تیرے ارمان سسک سسک کر ختم ہو جائیں گے۔
میرے خوابوں کی مالک " "
اس وقت مجھے تیری یاد آئے گی۔
عہد رفتہ کے بھولے ہوئے فسانے تیری تلخیوں کو بڑھا دیں گے
ہاں! تیرے مضمحل جذبات میں پھر میری یاد انگڑائیاں لے گی۔ تو مجھے یاد کرے گا۔
جس نے پہلی بار تجھے محبت سے آشنا کیا۔ جس نے تیرے سرد جذبات میں الفت کے گرم و آرزو انگیز ولولے سمو دیئے۔
جس نے تیرے تبسم پر۔
اپنا سرمایہ حیات نثار کر دیا
ہاں! میرے محبوب،
اس وقت تو مجھ کو تلاش کرے گا۔ میں آؤں گی۔
اپنے دامن میں جنوں خیز،
بھیانک راتوں میں۔
تجھ سے سرگوشیاں کروں گی۔
تیرے جذبات کی افسردگی، جہنیا کر نشاط زندگی سے معمور کر دوں گی۔
تیری آنکھوں میں چمک تیرے دل میں محبت مسرت
تیرے لبوں پر تبسم کی بارش کر دوں گی۔
اپنی پرجوش محبت کی آنچ سے
تیرے سسکتے ارمانوں کو۔
جب سے جاودان دے دوں گی۔
آہ! میرے حسین محبوب تجھ سے میری محبت غیر فانی ہے
(بیسویں صدی)

مسز بسنٹ کی ہم عصر تھیں اور عرصہ تک ایسوسی ایشن کی سکریٹری اور ستری دھرم کی ایڈیٹر رہیں تاہم جدید سالوں میں اسکی سرگرمیاں وومنز کانفرنس کی بحوز ترقی کے باعث اور غالباً اسکے تھیوسوفیکل سوسائٹی سے میل کے باعث بھی صرف مدراس پریزیڈنسی تک ہی محدود رہیں، مسز بسنٹ کے انتقال کے بعد سے ڈاکٹر متھو لکشمی اس کی صدر ہیں۔ (باقی آئندہ)

عالم نسواں

ہندوستان میں عورتوں کی تحریک

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس شعلہ نے جو کہ مردوں کی جدوجہد سے روشن ہو چکا تھا، عورتوں کی تحریک کو بھی جلدی ہی منور کر دیا۔ ان عورت رہنماؤں میں سے سب سے پہلے مہادیو گوبند رانا ڈے کی بیوی رامابائی رانا ڈے ہوئیں دور جدید میں کلکتہ کی لیڈی بوس اور سر پی سے رے مدراس کی ڈاکٹر متھو لکشمی ریڈی اور احمد آباد کی شریمتی انوسیا بین سارا بھائی جیسی پر جوش ہستیاں ہوئی ہیں لیکن اور بھی کئی شہرہ آفاق نام مثلاً تورو دت اور سروجنی نائیڈو، بھوپال کی نواب بیگم سلطان جہاں مرحوم، علی بھائیوں کی والدہ بی۔ اماں بڑودہ کی ہر ہائنس مہارانی جمن بائی کے نام سننے میں آتے ہیں جنہوں نے کہ مختلف طریقوں سے دور جدید میں ہندوستان کی عورتوں کی شہرت میں اور اضافہ کیا ہے اور ان کی قوت ارادی کو بلند درجہ تک پہونچایا ہے غرضیکہ ہندوستان کے مختلف کونوں میں مختلف ہستیوں کی صدائے حق سے ہندوستان کی عورتوں کی ایک بڑی قومی تحریک کا آغاز ہو گیا ایک عمدہ اور قومی نقطہ نظر سے ہندوستان کی عورتوں کی بڑے پیمانہ پر پہلی آرگنائزیشن وومنز انڈین ایسوسی ایشن تھی جس کی بنیاد ۱۹۱۷ء میں مدراس میں مسز اینی بسنٹ نے ڈالی یہ اس دور کی بڑی قومی تحریک کا ایک پہلو تھا جس میں مسز بسنٹ کا ہی زیادہ حصہ تھا، اس کا مقصد و مدعا عورتوں کی تعلیم کو ترقی دینا، سماجی خامیوں کی بیخ کنی کرنا اور عورتوں کی حق تلفی کے خلاف صدائے حق بلند کر کے مردوں کے مساوی درجہ حاصل کرنا تھا، سماجی خدمات کے لیے بھی عورتوں کی تنظیم کرنا بھی اس کے پروگرام کا حصہ تھا، بلا حیل و حجت ہم اسے ہندوستان میں عورتوں کی آرگنائزیشنوں کا دہانہ کہہ سکتے ہیں اس کی بڑی کامیابی وہ جدوجہد تھی جو ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۹ء تک کے دس سال کے عرصہ میں حقوق کے لیے کی گئی ۱۹۳۲ء میں اس کی ۸۰ شاخیں اور ۱۸ مرکز تھے، جبکہ اس کے ممبران کی تعداد ۴۰۰۰ تھی اس آرگنائزیشن کا اختیاری خدمات کا خاکہ پیش کرنے کے لیے مدراس میں دیوداسی سسٹم کے اخراج سیوا سدن مدراس سیوا سدن اور بچوں کی امدادی سوسائٹی شروع کرنے کی یاد دلا دینا ہی کافی ہے آل انڈیا وومنز کانفرنس اور آل ایشین وومنز کانفرنس مسز مارگریٹ ترکی کوششوں کا نتیجہ تھیں مسز مارگریٹ

انوکھی دنیا

اکبر

تاریخی دنیا میں ایسا کون ہو گا جو اکبر کے نام سے یا اس کے حالات سے واقف نہ ہو۔ اکبر کا نام ہندوستان میں ہمیشہ یاد رہے گا یہ بادشاہ نہایت عقلمند اور دور اندیش تھا۔ اس لیے اپنے وقت میں اپنی سلطنت کو بہت ترقی دی اور دکن تک پہونچا دی یہ شروع ہی سے مصیبت میں رہا ۱۵۴۲ء میں جب کہ اس کا باپ ہمایوں اور اس کی ماں ہندوستان سے بھاگے جا رہے تھے سندھ کے ریگستان میں پیدا ہوا۔ اس حالت میں اس کی ماں کو چند گھنٹے بھی آرام کرنے کا موقع نہ ملا کہ وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔

کابل میں دشمن نے سامنے قلعہ کی دیوار پر رکھ دیا گیا اس وقت اس کی عمر قریب ۳ سال کے تھی اسکو اپنے ماں باپ کا سکھ بہت کم ملا بچپن تو اپنے چچا کے یہاں کابل میں گذرا اب جب اس نے کسیقدر ہوش سنبھالا تو دوسروں کی اتالیقی میں رہنا پڑا۔ ایسی حالت میں کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ اُن کی مدد سے اپنی سلطنت بڑھائی اکبر کی پالیسی نہایت زبردست تھی اور بہت تھوڑے بادشاہ جنہوں نے تخت دہلی پر حکومت کی اُس کے ہم پلہ ہو سکے۔ اُس نے اس امر کی بھی کوشش کی کہ ہندو مسلمان ایک مذہب ہو جائیں۔ اکبر اگرچہ علوم و فنون کی کتابیں نہ پڑھا تھا مگر اہل علم سے زیادہ علوم و فنون اور شائستگی و تہذیب کا عاشق تھا اور ہمیشہ ایجاد و اختراع کے رستے ڈھونڈھتا تھا۔ اس کی دلی آرزو یہ تھی کہ جس طرح فتوحات ملکی اور شجاعت و سخاوت میں نامور ہوں اور میرا ملک قدرتی پیداوار اور زرخیزی میں باغ زر ریز ہے اسی طرح علوم و فنون میں بھی نامور ہوں یہ بھی جان گیا تھا کہ علم و کمال کے آفتاب نے یورپ میں صبح کی ہے اس لیے اُس ملک کے باکمال لوگوں کی بھی تلاش رکھتا تھا۔

صرف بسر اکتفا کرتی ہیں۔ اُن کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ ریلوے اسٹیشنوں پر چکر لگاتی ہیں مردوں سے خوب بھڑ بھڑ کر چلتی ہیں اور ضرورت سمجھتی ہیں تو ٹکٹ لیکر سفر بھی کر لیتی ہیں اور جوں ہی موقعہ ملتا ہے یہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ جیب صاف کر دیتی ہیں اور چلتی بنتی ہیں۔

جیب کاٹنے والی ان مہ جبین لڑکیوں کے ہاتھوں اس وقت تک ہزاروں مسافر لٹ چکے ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ایک دو ہی پولیس کے ہتھے چڑھی ہیں خدا غور کیجئے کہ کیا زمانہ آگیا ہے کہ وہ مہ پارہ حور تمثا

پردۂ فلم

کادمبری

لکشمی پروڈکشن کی تیار کردہ تصویر "کادمبری" ایک بہترین تصویر ہے جس میں شانتا آپٹے۔ ونمالا۔ پہاڑی سانیال۔ جیون اور ہرپس نے اپنے اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ اس تصویر کی اسٹوری حسب ذیل ہے۔

کادمبری اور ونمالا۔ دو حسین سہیلیاں تھیں کادمبری کی محبت خواب میں چاند سے ہو گئی اور ونمالا کی وابستہ ایک فرشتہ جنت ہے جس نے اپنے دوسرے فرشتہ ساتھی کے منع کرنے پر بھی اپنی محبت قائم رکھی اور اسی عشق میں جان دیدی۔

اس مردہ فرشتے کی لاش کادمبری کا خوابی عاشق چاند اپنی دنیا میں اٹھا کر لے گیا۔ تاکہ ونمالا جو چندر لوک کی پتی بیوہ نہ ہو۔ کپنجل اور چاند میں لاش پر قبضے کے لیے جھگڑا ہوا اور غصہ میں کپنجل نے چاند کو شاپ دے دیا کہ چاند عالم فانی میں پیدا ہو کر اسیطرح کسی عورت کے عشق میں تڑپے کہ جس طرح ونمالا اس لاش کے ساتھ ستی ہونے کے لیے تڑپ رہی ہے۔ صلے میں چاند نے کپنجل کو شاپ دیا کہ وہ گھوڑا بن کر اور چاند کا بار اٹھا کر اس محبت کی تڑپ کا تماشہ دیکھے اس شاپ کے زیر اثر چاند نے فوراً ہی ایک راجکمار کا جنم لیا اور لاش نے ایک وزیر کے ہاں اور کپنجل گھوڑے کے جوڑے میں اتر گئے۔ راجکمار کی کادمبری سے محبت ہو گئی جس نے بعد میں کادمبری کی جدائی میں جان دیدی ان دونوں دو شیزہ نازنین کادمبری اور ونمالا نے اپنی جوانی کے دن جنگلوں میں گذارے اور اپنی سچی اور پاک محبت کے زور سے آخر ایک دن کادمبری اور ونمالا نے اپنے دونوں محبوب راجکمار (یعنی چاند) اور وزیر زادہ یعنی (پنڈریک) دونوں کو انسانی قالب میں واپس حاصل کر لیا۔ اور دنیا کو یہ دکھا دیا کہ عورت کی سچی محبت رضوان جنت کے دلوں پر فتح پا سکتی ہے۔

جو کبھی عشاق کے دلوں پر ستم ڈھایا کرتی تھیں اب انہوں نے باقاعدہ غارتگری شروع کر دی ہے۔ یہ سب تہذیب جدید کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

جاپانی کیبنٹ میں تبدیلی کا امکان

نیویارک ۱۸ فروری ٹوکیو ریڈیو کی براڈ کاسٹ کے مطابق جاپانی کیبنٹ میں تبدیلی ہو نیوالی ہے اسکی وجہ ٹوکیو پروگرام کی حیلہ بتائے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امپیریل رول اسسٹنٹ کمیٹی وزیر اعظم جنرل کوسو سے ملاقات کریگی اور ایک نئی سیاسی

اقوالِ زرّیں

تجربہ انسان کے لیے سب سے بڑا استاد ہے۔ (نپولین)

امید خواہشات کو پرورش کرتی ہے۔ (ڈکسن)

محبت انسانیت دوسرا نام ہے۔ (مہاتما بدھ)

دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے جبکہ وہ دوستی کا پیرایہ کرے۔ (سعدی)

جو گناہ کرتا ہے وہ انسان ہے، جو گناہ کرکے افسوس کرتا ہے وہ انسان ہے، جو گناہ کرکے افسوس کرتا ہے وہ مہاتما ہے اور جو گناہ کرکے شیخی کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ (پوپ)

یہ انسان کے لیے کتنی شرم کی بات ہے کہ اس کے پاس کافی دولت ہو لیکن اس کا دل سخاوت سے خالی ہو۔ (کنفیوشس)

فریب سے پیدا کی ہوئی دولت پائیدار نہیں ہوتی دولت کا کمانا آسان ہے مگر اس کا ٹھیک طرح خرچ کرنا مشکل ہے۔

وقت کو ضائع کرنے والا دولت حاصل نہیں کر سکتا دولت ناپائیدار چیز ہے۔ یہ آخرت کی ساتھی نہیں اصل دولت وہ ہے جو مرنے کے بعد ساتھ چلے۔

انسان وہی ہے جس میں انسانیت پائی جائے۔

موجِ تبسّم

کئی دن سے تمہارا انجنیر نہیں دکھا کہاں چلا گیا ہے وہ اس نے دو فٹ کی ایک دیوار بنوائی تھی اب دوستوں سے اسکی تعریف کرتا پھرتا ہے۔

براؤن نے ایک دوکان سے قمیص خریدی جب سے پہنے لگا تو اس میں ایک رقعہ لگا ہوا تھا یہ کسی خاتون کا تحریر کردہ تھا اس میں درج تھا کہ:-

جو یہ قمیص خریدے مجھے خط لکھے اور اگر ممکن ہو تو تصویر بھی بھیجے۔

اس کے نیچے پتہ بھی درج تھا۔

براؤن نے فوراً تصویر ارسال کر بھیجدی اور خود جواب کا انتظار کرنے لگا۔

ایک دن جواب آہی گیا اس میں درج تھا۔

میں اس بیہودہ شخص کی شکل دیکھنا چاہتی تھی جس نے یہ بیہودہ قمیص خریدی ہو۔

انگلستان کے ایک اسکول میں ایک استاد نے طلباء سے دریافت کیا۔

کسی ایسے جانور کا نام لو جو تمہیں بہت پسند ہو۔

ایک لڑکا بولا۔

اونٹ۔

استاد۔ مگر اونٹ تو سارے انگلستان میں کہیں نہیں ہوتا۔

لڑکا۔ اسی لیے تو پسند ہے جب کبھی اونٹ نظر آتا ہے تو اس کے اردگرد ہجوم جمع ہو جاتا ہے۔

دلچسپ معلومات

سمندر کا رقبہ ۱۴ کروڑ ۷۰ لاکھ مربع میل ہے یعنی تقریباً خشکی سے تگنا ہے، خشکی کا رقبہ پانچ کروڑ ۵۰ لاکھ مربع میل ہے۔

زمین کا اوسط قطر ۷۹۱۸ میل ہے چاند زمین سے ۲ لاکھ ۴۰ ہزار میل دور ہے اور سورج زمین سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہے۔

سمندر سے اس قدر مچھلیاں خوراک کے لیے ہر سال نکالی جاتی ہیں کہ ان کی مجموعی قیمت بیس کروڑ پونڈ کے قریب ہوتی ہے۔

شارک مچھلی کے منہ ۲ ہزار دانت ہوتے ہیں دانتوں کی آٹھ قطاریں ہوتی ہیں اور ہر قطار میں تین ہزار دانت ہوتے ہیں۔

برطانوی خواتین کی بہ نسبت امریکن عورتیں زیادہ فیشن پرست ہوتی ہیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں صرف چہرے کیلیے ۱۰۰۰۰ اقسام کے پاؤڈر فروخت ہوتے ہیں۔

چودھویں صدی میں لندن کے گردونواح میں کوئلہ کا جلانا قابلِ سزا جرم خیال کیا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک شخص کو امتناعی حکم کی خلاف ورزی میں پھانسی کی سزا دی گئی۔

افسانہ

کل پہلی ہے

(از جناب محمد امین مسشر قبوری)

ابھی کچھ سن رہے ہیں آپ؟

کوئی آواز نہ پاکر، ابھی تو جاگ رہے تھے سو گئے۔ بغور دیکھتے ہوئے، کوئی اتنی جلدی بھی سوتا ہے روز گیارہ بجے تک باتوں میں آج... میں کچھ کہہ رہی ہوں (جھنجھلا کر) گھنٹہ بھر سے تسبیح نہیں ہوا۔ پڑوسی کیا بتاتے ہوں گے گھر میں کیا چور گھسا ہے، میں پاگل تو نہیں ہو گئی، ناک پر انگلی رکھ کر، ہائے نیند کسے نہیں آتی ایسی بھی کیا نیند ہوئی دیکھے کی طرف دیکھا تو منا جاگ اٹھا بڑی مشکل سے تھپکا تھا دس منٹ بھی تو نہیں ہوئے اُن کی بلا سے کوئی بلکا کرے۔

بچے کو تھپکتے ہیں نیچے سو جا سو جا سو جا میرے راج دلارے۔

ننھے کی اوں آوں کی آواز دب جاتی ہے کل خود ہی کہہ رہے تھے کہ تمہاری کیا کیا چاہیے کہتیں اب کہوں کس سے انہیں یہ بھی تو خبر نہیں کہ کون چلا رہا ہے مجھے چاہیے بھی کیا کئے روز سے ساڑھی کہہ رہی ہوں وہ کیا آگئی کل کو پڑوس میں برات آئے گی سب ان کے ہی رشتہ کہنے سے ہوں گے، میرا کیا ہے جو گھر میں رکھا ہے پہن لوں گی (ذرا سوچتے ہوئے) ان مردوں کا کیا ہے عورتیں چاہے پھٹے پرانے لتے پہنیں یہ کیوں شرمانے لگے عورتیں میرا کلیجہ چھلنی کر دیں گی، پرسوں کیشو کی ماں کہہ رہی تھی، بھابی تیرے پاس کیا ساڑھی نہیں ہے ایک ہی دھوتی پہنتی ہو آجکل کپڑے لتے ہی سے عزت ہے، کہتی کیا اپنا سا منہ لے کر چپ ہو گئی جی میں تو آتا تھا کہ قلعی کھول دوں ذرا سے بھی تو اپنے بھیا کا حال معلوم ہوتا۔

نام کو بڑے کہلاتے ہیں، برادری کے بیچ بنے پھرتے ہیں۔ کوئی مجھ سے پوچھے ان کے کرتوت چلا جایا کرو جانتی ہوں کیا مجال جو ان کے جوان تک، نیگی ہو جوڑ جہیز کا لالچ نہیں ہوتا۔ بساط بھر ہر ایک اولاد کے لیے جہیز دیا ہے کون سے ٹھیک ہے، انہوں نے میں نے تو جب دیکھا تنگ ہی دیکھا ان کا بارہ برس کوئی کم عرصہ نہیں ہوتا سولہ برس کی تھی جب ان کے پلے بندھی تھی اٹھائیس برس میں بڑھیا ہو گئی ہوں اس گھر میں آکر نہ وہ رنگ ہے نہ روپ: کل کو آنکھیں بند ہو گئیں دشمنوں کا کیا ہے اور نئے آجائیں گے رونے کا تو میرا جوبن نہ جائے موت کیسی آئے گی، میں کیا جانتی ہوں پرائی کیا سلوک کرے گی میرے بچے کے ساتھ یہ تو دیسے کے دیسے ہیں وہی گالوں پر سرخی ہے اور آنکھوں میں چمک نہ جانے ان مردوں پر بڑھاپا کیوں جلد ٹوٹ نہیں پڑتا عورتیں ہی بیچاری رہ گئی ہیں دکھ جھیلنے کے یہ مزے سے خراٹے لے رہے ہیں میں ہوں کہ گھلی جاتی ہوں، تن پر ڈھنگ کے کپڑے نہیں کھانے کو جو آتے ہیں خیر اچھا ہی ہوتا ہے دنیا کو کسی کے کھانے پینے سے کیا واسطہ وہ تو اچھے کپڑے دیکھتی ہے زیور بھی کون سے بنائے تھے انہوں نے پتا جی نے دو تین بنوا دیئے تھے۔ ان کے آسرے ہوتی تو کھلے ہاتھوں پھرتی ایسی کمائی کس کام کی صبح سے شام تک دفتر میں مغز پچی کرتے ہیں یا کوئی حویلی تو کھڑی نہ کر لی، آج تک شیلا کے پتی نے چار سال کی نوکری میں گھر کا مکان بنا لیا یہ ہیں کہ بارہ برس سے

بھاڑ جھونک رہے ہیں کرائے کے مکان میں رہتے ہیں کل نکال باہر کردے تو کیا آبرو رہے گی ان کی دو مہینے سے کیا سوجھی کام دام چھوڑ چھاڑ کر پرائی چاکری پر اتر آئے پیٹ کسی نہ کسی طرح بھرنا ہو، برا ایسے روزگار سے کیا فائدہ جو تن بھی نہ ڈھکے اپنے لیے تو ست نئے جوڑے بنوا لیتے ہیں کچھ گھر بار کا خیال بھی تو ہونا چاہیے پچھلے مہینے اپنے لیا جوتے سے کئے ہیں دو برس سے ٹوٹا ہوا چپل پہنے ہوئے ہوں کہہ تو سوچ کر ایک جوڑا اس کے لیے بھی لیتا جاؤں میرا تو جیون برباد ہو گیا ان کے سنگ بہت کہا تو ناپ لے کر جیب میں رکھ لیا جوتا آج آرہا ہے میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ مجھے چل دے رہے ہیں کس مزے سے کہتے تھے کہ مید ھا دفتر سے بازار جاؤں گا جوتا ضرور لاؤں گا تمہارا۔ سنہ پہ چپل تو واقعی ٹوٹ گیا ہے جاڑے میں تکلیف ہوتی ہوگی لگے ہمدردی جتانے، جاڑا لگے یا گرمی ستائے ان کی بلا سے زخموں پر نمک چھڑکنے سے فائدہ؟ میں پاگل ہوں جو ان کی باتوں میں آجاتی ہوں، کاٹھ کی پتلی سمجھ رکھا ہے مجھے آج تک یہ نہیں بتایا کہ کمائی کیا لاتے ہیں خیر مجھے اس سے کیا واسطہ؟ گھر کے دھندے تو چلانے ہی ہیں دیوالی پر کون ہے جو نیا برتن نہیں لاتا گھر میں، ان سے کہا تو بولے احمق ہو، آجکل مہنگائی بہت ہو رہی ہے پیتل کا بھاؤ دو روپے سیر سے پانچ روپے سیر ہو گیا ہے ضرورت بھی کیا ہے۔ ایسی کہتیں برتن کی یہ کیا تھوڑے بھر رکھے ہیں پہلے تو سنو یہ دنیا سے زیادہ عقلمند ہیں بازار کے بازار بھرے رکھے ہیں سب ان سے ہوں تو برتن والے بھوکوں مر جائیں مہنگائی سارے جگ کے لیے ہے ان ہی کے سر پر ہتھوڑی سوار ہے۔

برسوں سے دیکھ رہی ہوں کہ جہاں دیوالی آئی گھر میں ایک آدھ برتن نیا آیا ان کی منطق سب سے نرالی ہے انسان خود نہ کرے اور دوں کو برا بھلا تو نہ کہے نہ جانے کس کس کو کوس ڈالا انھوں نے اسی برس کا بوڑھا بھی پاگل بن گیا اس روز جگ کی ریت بھی کوئی چیز ہے آخر بزرگوں نے دیکھ بھال کر بنائی ہے وہ سب احمق بن گئے اور یہ دو دن دھرم کا یہ حال کرا۔ اب بھی نہیں جانتے ساری دنیا منہ اندھیرے جمنا جی اشنان کو جاتی ہے۔ آپ ہیں کہ پڑے کروٹیں بدلتے ہیں گنگا اشنان کے دن بہت کہا تو کسی حمام سے نہاکر چلے آئے کیوں جی ابھی سے لوٹ آئے؟

ایسی صبح صبح ٹھنڈ سے کون مرے۔؟

اور بھی تو گئے ہیں۔

میاں کیا رئیس کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟

ان کے پہلا کی کہی تھی کہ پرسوں دن تو اشنان کر و جمنا میّا کا لگے بگڑنے نمونیہ ہو جائے گا۔ آجکل ہوا خراب ہے یہ ہے وہ ہے، دنیا بھر کی بیماریاں انہیں پر ٹوٹ پڑیں، میں نے تو کسی کو نہ دیکھا نمونیہ سے مرتے ہوئے بہانے کے کئی راستے ہیں پہلے کہتی ہوں کہ ان سے کچھ نہ کہوں زبان ہے رکتی نہیں سچ بات منہ سے نکل ہی جاتی ہے نہیں پریشانی کرتا ہوں کسی ایسی دلیسی سے پالا پڑتا تو بھول جاتے سب منطق ونطق اور دل کو دیکھتی ہوں بچوں کے لیے ایک سے ایک بڑھیا چیزیں لاتی ہیں جاتو سے پھولے نہیں سماتے انیشور نے بڑے جتن سے گود بھری ہے راشنی دن ایک کر دیا تھا میں نے اولاد کے پیاری بھنیری ہوتی، پھر خالی بیچ بیچ سے کیا ہوتا ہے دنیا بچوں کے لیے

کہاتی ہے۔ ہیلوا کے ہاتھ سے کھلونا چھوٹ رہا تھا ہائے بچہ بچہ تو ہے بہت کہنے سننے سے لائے بھی تو موا دو پیسہ والا جھنجھنا ایسے ہی دن ٹوٹ گیا بازار میں نگوڑا دیبی تھا۔ کیا میرے لال کے لیے کوئی اچھا سا لاتے ہوتے بچے کھلونوں سے بہل جاتے ہیں دکاندار بھی گاہک کو پہچان کر مول کرتا ہے دو پیسے کی چیز کے دو آنے نے آئے اس سے تو میں خود ہی پھیری والے سے لیتی اتنے دام تو خرچ نہ ہوتے چیز بھی اچھی ہوتی، ہوں گے عقلمند اپنے لیے میں کیسے کہدوں جو چیز اپنے لیے لاتے ہیں دیکھ بھال کر نہ جانے میرے کام کے لیے عقل کہاں کھو جاتی ہے ان کی؟ ایک سے ایک اچھی چیز پڑی ہے بازار میں یہ لائیں گے تو سب سے گھٹیا اور دام چار گنا سنائیں گے دہلی میں کیا کم سردی پڑتی ہے آج نہ سہی کل ٹھنڈ پڑے گی بازار میں اون کیا کم ہے درجنوں رنگ موجود ہیں ننھے کے لیے کالے رنگ کی اٹھا لائے ہائے کوئی بچوں کو کالا رنگ بھی پہناتا ہے۔ سرخ لاتے ہوتے، نیلا رنگ لے لیتے، نگوڑا کالا توے سا رنگ، بہن تو خود ہی میں تو بچے کو نہیں پہناؤں گی، بولے،

اچھا میرا سوئٹر بنا دو۔

اور بچے کے لیے؟

اگلے مہینے لا دوں گا۔

رات دن ایک کرکے آنکھیں اندھی کیں دیکھا بولے یہ تو مجھے اچھا معلوم نہیں دے گا۔

آگ ہی تو لگ گئی، پونڈ بھر خرید لائے تھے۔ میرے لیے کیا؟ بہتیرا کہا کہ الٹی پھیر آؤ میری مشین بھی اب آگئی تو سوئٹر ہی بن لیتے وہ آخر مجھی کو پہنا پڑا۔ یوں پیسے برباد کیوں کیے؟ بس نہ پوچھو ان سے کیا کروں کوئی اور رنگ ملا نہیں آٹا بگڑنے لگے۔

کون منحوس گھڑی بازار میں قدم رکھتے ہیں کہ اچھی چیزیں صاف ہو جاتی ہیں ایک نہیں بیسوں محلہ میں اون لائے ہیں ایک سے ایک کھلتا ہوا رنگ اُن کے پیسے کیا حرام کے ہیں پھر واپس لوٹانے بھی تو نہیں جانتے کیا دوکاندار اُن سے ہی، بہرے چیز ہے پسند نہیں آئی تو اور لے آئے ان سے بھی کہا باپ ہے پھر اور بھی تو لا کر نہیں دیتے ننھے کا جاڑا کیسے کٹے گا وہ تو کہو میں رد ہی رکھی بھی تھی میں نے صدری سی کر پہنادی انکے بھروسے ہوتی تو ننھا جاڑے سے سکڑتا رہتا۔ پہلے کون سکھ دیا رہتا ہے آئے دن کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے اسے دوائی کون سی لا دیتے ہیں دشمن قدم پر ایک اناڑی کے پاس سے پڑیا اٹھا لائے یہ امرت ہے پلاتے ہی اچھا ہو جائے گا۔ چیز کی تعریفیں اتنی کریں گے کہ قلابے ملا دیں گے۔ مٹی دھول ہی کیوں نہ ہو جو چیز یہ لاتے ہیں کندن ہوتی ہے مجھے آرام سے مطلب ہے نگوڑ دھول مٹی سے خاک شفا ہوگی، کسی بڑے ڈاکٹر کے پاس گئے ہوتے ایک ہی لال ہے میرا شہر میں کیا ہڑتال ہو گئی سارے ڈاکٹر لام پر چلے گئے وہی بڈھا اناڑی رہ گیا دوا دارو کے لیے اگر ہوشیار ہوتا تو ساری عمر اجار مربہ نہ بیچتا، عطاری ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے میرے

تربیت دینے والا اپنی ٹیم کو کروشین دیتا ہے

فوٹ بال کے کھلاڑیوں کیواسطے روزمرہ کی خوراک

جب آپ فوٹ بال کا میچ دیکھتے ہیں تو کیا آپکو کبھی اُنکی چستی و جوانمردی پر رشک پیدا ہوتا ہے؟ کیا آپ کو بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ آپ اُن لوگوں کیطرح قوی و پرجوش ہو جائیں۔

میں کھلاڑیوں کو تربیت دیتا ہوں ایک فرسٹ کلاس ٹیم میری زیر نگرانی ہے گذشتہ چودہ سال سے میں یہی کام کر رہا ہوں۔ کروشین سالٹس کے فوائد حیرت انگیز ثابت ہوتے ہیں یہ میل کا کام کرتا ہے اور کھلاڑیوں کے جوش و خروش کو کم ہونے سے روکتا ہے۔ میں ہر روز صبح کے وقت خود دیکھتا ہوں کہ میرے زیر نگرانی ہر شخص جگر اور گردوں کو اپنا کام بخوبی انجام دینے میں مدد دینے کے لیے کروشین کی معمولی خوراک استعمال کرتا ہے۔ میں نے ہر طرح کے کھلاڑیوں کیواسطے کروشین استعمال کیا ہے اور اپنے پرائیوٹ مریضوں کیواسطے قوت کی کمی اور گٹھیا کے امراض کے واسطے اس کا بہت زیادہ استعمال کیا ہے۔

جے۔ ٹی۔ بے (سرٹیفیکیٹڈ ٹیسٹر)

کروشین کی روزمرہ کی معمولی خوراک اندرونی اعضا کو اپنا کام مستعدی سے انجام دینے میں امداد کرتی ہے۔ جگر گردہ اور انتڑیاں جوش و خروش کے ساتھ اپنا کام کرنے لگتے ہیں اور اسطرح بدن کی تمام فضلات و زہریلا مادہ جس سے صحت کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ رہتا ہے وقت پر خارج ہوتا رہتا ہے۔

تمام اسٹورس دوا فروشوں و بازاروں میں مل سکتا ہے

No 11

دور کے چچا یہ کام کرتے ہیں اُن کی ہیں برس شاگردی کرے تب سیکھ سکتا ہے نہ جانے مجھے وہ بڈھا کیوں برا معلوم ہوتا ہے یہ ہیں کہ آتے جاتے اسی سے جو کام کرتے ہیں مفت دوائی دیتا ہوگا نہیں مجھے تو اعتبار نہیں آتا ایک کے چار ان سے اینٹھتا ہوگا یہ گرہ کے کچھ ذرا بھی تو دیکھ بھال نہیں کرتے کہ مجھے ٹھگ رہا ہے جتنی بھر دوائی کے چار آنے، ستیاناس ہو اس کا اکیرے پڑ جا اس کے چٹکی سے آرام ہو جائے تو صبح آئے سات بجے گودوں میں لیے پھرتی ہوں تب کہیں گھڑی بھر کو آنکھ لگی ہے اس کی کہا سنی ہے کہ یہ بچہ نہیں چھوڑتی کوئی مرے یا جیے انہیں کیا، راتوں کو جاگتی ہوں یہ اوپر کے دل سے یہ بھی تو نہیں کہتے کہ کیا ہے اب ننھا کہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے وہ عورتیں کتنی سکھی ہیں جن کے پتی دکھ درد میں اُن کے ساتھی ہیں میں خود نہیں چاہتی کہ یہ میرے ساتھ تکلیف اُٹھائیں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ رات بھر پاؤں پھیلائے پڑے سوتے رہیں یہ دن بھر کام کرتے ہیں میں کونسی گھر میں خالی رہتی ہوں، جھاڑو ہے برتنوں کی صفائی ہے میلے کپڑوں کی دھلائی، ننھے کی دیکھ بھال

فرانکو کیخلاف روسیوں کی فرد جرم

لنڈن ۱۹ر فروری روسی اخبار پرودا نے جنرل فرانکو کے خلاف فرانکو کی ویدا لیہ پن اور اس کے تمام دنوں کی سازش کے عنوان سے پانچ خاص الزامات لگائے ہیں جن کو ماسکو ریڈیو نے براڈکاسٹ کیا ہے یہ پانچ الزام یہ ہیں۔

(۱) اسپین نے ہٹلر کو اپنے تمام سیاسی اور اقتصادی وسائل استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔

(۲) اسپین نے یوربی مورچہ پر روس کے خلاف اپنی فوج بھیجی (۳) اسپین نے مزدوروں کو جبراً جرمن کارخانوں میں کام کرنے کے لیے بھیجا (۴) اسپین نے جرمن ڈبکنی کشتیوں کے استعمال کے لیے اپنے سمندری اڈے دے رکھے ہیں (۵) اسپین میں ڈپلا میٹک دفتر ہٹلر کے جاسوسوں کے لیے اڈے سنے ہوئے ہیں۔

ہندوستان میں امریکہ کا نیا نمایندہ

واشنگٹن ۱۹ر فروری صدر روزولٹ نے مسٹر جارج آرریل کو ہندوستان میں امریکہ کا نمایندہ مقرر کیا ہے ان کا عہدہ وزیر ہوگا۔ مسٹر فلپس بحیثیت صدر کے ذاتی نمایندہ ہندوستان میں رہیں گے مسٹر جرجل اس وقت نئی دہلی میں ہیں اور امریکی پولیٹیکل ایڈوائزن کے سکریٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

اتحادی فوج نے دریائے ارادوی پار کرلیا

کینڈی ۱۹ر فروری دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ چودھویں فوج نے دریائے ارادوی کو ایک اور جگہ سے پار کر لیا ہے اس دفعہ مانڈلے سے بیس میل پچھم میں پار کیا ہے اور اس جگہ پانچ میل لمبا اور دو میل چوڑا مورچہ قائم کر لیا ہے اس سے مانڈلے کو بہت زیادہ خطرہ بڑھ گیا ہے۔

جاپان کا سمندری بیڑا اب ٹکر لینے کے قابل نہیں رہا

واشنگٹن ۱۹ر فروری ایک پریس کانفرنس میں امریکہ کے تیسرے بیڑہ کے کمانڈر ایڈمرل ہیلسے نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ جاپان کا سمندری بیڑہ بیٹنگ کی موجودہ لڑائی میں ٹکر لینے کے لیے میدان میں نہیں آئیگا نہیں اس کو باہر نکلنا پڑیگا۔

ایڈمرل ہیلسے نے یہ بھی کہا کہ جاپان کے پاس بہت کم بیڑہ باقی رہا ہے اور جو کچھ ہے اسکی بری حالت ہے بیوقوف سے بیوقوف جاپانی یہ جانتا ہے کہ سمندروں پر سے اب جاپان کا کنٹرول ختم ہوتا جا رہا ہے سمندری ساحل پر اب جاپانی کوئی بہت بڑی روکاوٹ ڈال نہیں رہے ہم کسی وقت جگہ جا سکتے ہیں۔ ایڈمرل ہیلسے نے تنبیہ کی کہ جاپان کے مالکان کارخانہ جات کیطرف سے صلح کی جو ٹیکنی کی جائیں ہمیں ان پر دھیان نہیں دینا چاہیے اب ان کو اپنی موت دکھائی دے رہی ہے اُن کو معلوم ہو گیا ہے کہ انکی سلطنت تیزی کیساتھ ایسی پوزیشن کو پہونچ رہی ہے کہ وہ ٹوٹ جائیگی۔

شجاعت کا ولولہ . . .

یعنی وہ تقاضا جو ہر انسان کے دل میں موجود ہے۔ ہندوستان کا ہوائی بیڑہ بہادری کا حوصلہ پورا کرنے اور مردانگی کے جوہر دکھانے کا پورا پورا موقعہ دیتا ہے۔ یہ اُن نوجوانوں کو جو ہوابازی کا شوق رکھتے ہوں، دنیا کے بہترین ہوائی جہاز اور اعلیٰ ترین تربیت مہیا کرتا ہے۔ آئی۔اے۔ایف کا مکمل تربیت پایا ہوا پائلٹ نہ صرف ایک عالی حوصلہ نوجوان ہوتا ہے جو ... میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا میں فراٹے بھرتا ہے، بلکہ اس میں بہت سی بیش قدر شخصی خصوصیات بھی موجود ہوتی ہیں جو ایسی ہی غیر معمولی ٹریننگ سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس کی خدمت کا سب سے بڑا صلہ سرداری کی قابلیت، سوجھ بوجھ، خود اعتمادی، حوصلہ، اور وہ اختیار ہے جو اسے اپنی ذات پر حاصل ہوتا ہے۔

اب وقت ہے کہ آپ اپنی جنگ کے بعد کی زندگی کا بھی خیال کریں

★ یہ بالکل یقینی ہے کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے کے افسروں کو جو تربیت اور تجربہ حاصل ہوتا ہے اس کی بنا پر بہت سے آدمیوں میں وہ لیاقتیں پیدا ہو جائیں گی جو ایک کامیاب اور خوشحال زندگی کے لئے ضروری ہیں۔

★ حکومت نے ذمہ لیا ہے کہ جنگ کے دوران میں اُن اسامیوں کی ایک بڑی تعداد خالی رکھی جائے گی جو حکومت کے زیر اختیار ہیں۔ ان عہدوں پر جنگ کے بعد اُن لوگوں کا تقرر کیا جائے گا جنہوں نے فوجی خدمات انجام دی ہوں گی۔

★ فوجی خدمت سے واپس آئے ہوئے لوگوں کو حکومت کے خرچ پر خاص خاص فنون اور پیشوں کی خصوصی تعلیم دینے کے لئے بھی منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔

★ اُن اُمیدواروں کو جو اس وقت یونیورسٹیوں میں تعلیم پا رہے ہیں بہت سی تعلیمی رعایتیں حاصل ہوں گی جن کی بنا پر وہ جنگ کے بعد اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔ پوری تفصیلات آپ اپنی یونیورسٹی کے عہدہ داروں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ کوپن کاٹ کر قریب ترین جی۔ ڈی ریکروٹنگ آفسر کو بھیجئے جو آپ کو درخواست کا فارم اور ہندوستانی ہوائی بیڑے میں پائلٹ کے عہدے کے متعلق جملہ شرائط و قواعد ملازمت بھیجدے گا۔

نام ________

پتہ ________

آئی۔اے۔ایف کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو جسمانی طور پر بالکل درست اور صحتمند ہوں۔ جن کی نظر اور سماعت ٹھیک اور عمر ۱۷½ سے ۲۸ سال تک ہو۔ حالت جنگ میں ہوابازی کا بار برداشت کر سکیں۔ عام تعلیمی استعداد اچھی ہو اور انگریزی روانی سے لکھ اور بول سکیں۔

اپنا کوپن قریب ترین جی۔ ڈی ریکروٹنگ آفسر کو بھیج دیجئے۔

لکھنؤ - ایلیٹ - لاج

لکھنؤ - ۲ - مال روڈ - ریزیڈنسی نمبر ۱ - دلکشا روڈ

میرٹھ - ۲۸۶ - ویسٹرن کچہری روڈ

الہ آباد - ۱۰ - کلائیو روڈ - گورکھپور - ۱۸ - پریڈ روڈ

بعدالت جناب مسٹر سی۔ اے۔ بک صاحب منصف بہادر جنوبی لکھنؤ

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

مقدمہ نمبر اجرا ۲۵۹ سنہ ۱۹۴۴ء

مساۃ بادشاہ خانم بیوہ سید ابوالحسن ساکن احاطہ میر حسن سندھی شہر لکھنؤ ڈگریدار یہ — مدعیہ

بنام لالہ مدن موہن لال — مدعا علیہ

بنام لالہ مدن موہن لال ولد لالہ جوالا پرشاد قوم ویش ساکن قصبہ امروہہ محلہ کالی پگڑی متصل کوتوالی ضلع مراد آباد

چونکہ مساۃ بادشاہ خانم کو جس جائداد سے گذارہ ملتا تھا وہ جائداد سید ابوالحسن سے لالہ مدن موہن لال نے خرید لیا ہے۔ اس پر مساۃ بادشاہ خانم نے درخواست عدالت ہذا میں گذرانی ہے کہ اوسکو بجائے سید ابوالحسن کے لالہ مدن موہن لال کا نام قائم کیا جاوے اور بعد اجرا خلاف لالہ مدن موہن لال کی جاوے۔

لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت دس بجے بتاریخ یکم ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی جاویگی۔ بتاریخ ۱۵ر ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ بحکم سفرم عدالت منصفی جنوبی لکھنؤ۔ مہر عدالت

ہ ایک آدھ ملنے والی آجاتی ہے۔ تو گھڑی بھر اس کے ساتھ بھی بات چیت کرنی ہی پڑتی ہے لو دن بیت گیا اول تو کھانا پکانے سے ہی فرصت نہیں یہ چولہا چوکا سارا دن کھا جاتا ہے رات کو تکلیف کے مارے ننھا سونے نہیں دیتا انسان کی سوتے میں آنکھ کھل ہی جاتی ہے یہ ہیں کروٹ لیتے ہوئے دیکھکر اب کیا سو رہا ہے ہائے کس زور سے چلا رہی ہوں بہرے تو نہیں ہیں ننھے کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ رونے لگتا ہے، رو کے تھوڑے تھپکر سوجا سو جا ننھے سو جا، میرے راج دلارے سو جا بیوی کے لیے ساڑھی دو مہینے کا مکان کرایہ ننھے کی بیماری کا ڈاکٹر کا بل مہینہ بھر کے لیے کھانے کا سامان اور نہ جانے شوہر کے دماغ میں کیسے کیسے خیالات ڈبگ رہے تھے دم سادھے پڑا تھا۔ اُسپر بیوی کی باتوں کا بے سرد پاطومار اس کا سانس گھٹ گھٹ کر چل رہا تھا جمائیاں لے رہا تھا۔ خدا ایسے شوہر پر رحم کرے۔

ہندوستانی لیڈروں کو رہا کیا جائے گا!

لندن ۱۹ر فروری چین کی لیبر ایسوسی ایشن کے سکریٹری ورلڈ ٹریڈ یونین کانفرنس کے ڈیلی گیٹ مسٹر یو نے کہا کہ ہندوستان کو فوراً ہی آزاد کر دینا چاہیے۔ آپ نے مزید کہا کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو جیسے لیڈروں کی ہمارے دل میں بڑی عزت ہے۔ پنڈت جواہر لال کی رہائی آزادی کے لیے ہماری جنگ کی بہت بڑی اخلاقی جیت ہو گی۔ ایشیا کے لوگوں کا معیار زندگی اونچا کرنے کے لیے ہندوستان اور چین کے مزدوروں میں تعاون ضروری ہے۔ آل ایل اد ایک ایشیائی کانفرنس منعقد کرنے پر غور کر رہی ہے اس سے مشترکہ معاملات پر بحث کرنے کا موقع مل جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اہل چین کو ہندوستان کا معاملہ طے ہونے کی زبردست امید ہے تاکہ ہندوستان جاپان کے خلاف زیادہ تندہی سے لڑ سکے۔ مسٹر ائیگن نذرکار لوس نے جو مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال کے بہت مداح ہیں کہا کہ اٹلانٹک چارٹر پر پھر سے نظر ثانی ہونا چاہیے اور ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں اس کا اطلاق ہونا چاہیے آپ نے اور کو بالے ڈیلی گیٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔
ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کے نامہ نگار کا اعلان ہے کہ پنڈت جواہر لال اور انکی تصنیفات کو وکھنی ... میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ ... ریا گیا۔ اور ... رہا کیا گیا۔

بعدالت جناب مسٹر غلام صابر صاحب منصف بہادر کاسگنج

نوٹس بنام مدعاعلیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲۔ قاعدہ ۱۲)

بعدالت منصفی مقام کاسگنج ضلع علیگڑھ
مقدمہ نمبر ۳۱۸ بابت سنہ ۱۹۴۴ء
حکیم کشن سروپ ولد حکیم رام لال قوم ویش ہنسوری ساکن کاسگنج پرگنہ بلرام مدعی
بنام جگدیش نابالغ بولایت بابورام برادر حقیقی پسر پیارے لال قوم ویش ساکن کاسگنج حال موجودہ شہر کانپور مدعا علیہم
بنام جگدیش مدعاعلیہ نابالغ
و بابورام ولی قدرتی مدعاعلیہ نابالغ مذکور
ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعاعلیہ جگدیش نابالغ کا ایک ولی بابورام دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا آپ جگدیش نابالغ مذکور کو اور آپ بابورام ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوسرے مدعاعلیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ کے مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرائیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لیے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔
آج بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(نشان مہر عدالت) بحکم دوارکا پرشاد منصرم عدالت منصفی کاسگنج

بعدالت جناب مسٹر غلام صابر صاحب بہادر منصف کاسگنج

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۳۱۸ سنہ ۱۹۴۴ء
عدالت منصفی کاسگنج ضلع علیگڑھ
حکیم کشن سروپ ولد حکیم رام لال قوم ویش ہنسوری ساکن قصبہ کاسگنج پرگنہ بلرام مدعی۔
(۱) بابورام عمر تخمیناً ۲۶ سال
(۲) سری نواس عمر تخمیناً ۲۲ سال } پسران پیارے لال
(۳) جگدیش نابالغ بولایت بابورام برادر
اقوام ویش ماہور ساکنان قصبہ کاسگنج حال موجود کانپور مدعاعلیہم۔
ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔
آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

(نشان مہر عدالت) بحکم دوارکا پرشاد منصرم عدالت منصفی کاسگنج ضلع علیگڑھ

سلطنت برطانیہ قائم رہے گی

نیویارک ۱۶ر فروری واشنگٹن میں برطانی وزیر مسٹر ہیرلڈ بٹلر نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس میں تقریر کرتے ہوئے کل رات کہا کہ ہندوستان سے لڑائی ختم ہونے کے بعد مکمل آزادی دینے کا وعدہ کر لیا گیا ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ وہ یہ آزادی حاصل کرے گا۔
آپ نے یہ بھی کہا کہ سلطنت برطانیہ نے ایک ہو کر لڑائی لڑی اس سے اُن لوگوں کا خیال غلط ثابت ہوا ہے کہ جو کہتے تھے کہ سلطنت برطانیہ درہم برہم ہو رہی ہے اگر ہندوستان اور دوسری نو آبادیات برطانی جور و تشدد کا شکار ہوتے تو اُن کے لیے برطانی راج کا جوا اتار پھینکنے کا اس سے بہتر اور کیا موقعہ ہو سکتا تھا جبکہ ہم اپنے وجود کے لیے لڑ رہے تھے اور ہماری حالت خراب تھی۔ مگر اُنہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ سامان اور فوج دی۔

جرمنی کے چار جہاز ڈبو دیئے گئے!

ماسکو ۱۸ر فروری روس کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے دکھنی بالٹک میں جرمنی کے سامان لیجانے والے چار جہاز ڈبو دیئے۔ اُن میں سے ایک جہاز دس ہزار ٹن دو چھ چھ ہزار ٹن اور ایک پانچ ہزار ٹن کا تھا۔

لندن ۱۸ر فروری سرکاری طور پر اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ سپٹ فائر ۲۱ کی رفتار ۴۵۰ میل فی گھنٹہ ہے۔

امریکہ میں نیا قانون

نیویارک۔ وزیر جنگ مسٹر سٹمسن نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فوجی بھرتی کے لیے قانون بننے کی اپیل کی۔

امریکہ کی فوجوں کو سامان اور فوج کی زبردست کمی پڑنے والی ہے۔ ہم لڑائی کے لیے کام کرنے کے قانون بنا اب زیادہ دیر نہیں کر سکتے۔ اگر ان نوجوانوں کی جگہ جو اس وقت فوجی سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں کام کر رہے ہیں ان لوگوں کے ذریعہ پر نہ کی گئی تو ان سے زیادہ بڑے ہیں اور لڑائی کے قابل نہیں ہیں تو ہماری فوج کے پاس سامان اور آدمیوں کی کمی پڑ جائے گی۔

یہ قانون امریکہ میں کام کر دیا لڑو کا قانون کہلاتا ہے اس کا اثر ۱۸ اور ۴۵ سال کی عمر کے ایک کروڑ اسی لاکھ امریکنوں پر پڑے گا۔ یہ بل ہاؤس آف ریپرزنٹیٹو نے پاس کر دیا ہے اور ابھی سینٹ کی منظوری باقی ہے۔

ہندوستانی لٹریری سوسائٹی میں گاندھی جی کا پیغام

لکھنؤ ۱۵ فروری ہندوستانی لٹریری سوسائٹی میں مہاتما گاندھی کے اسسٹنٹ سکریٹری مسٹر اے۔ جی ناردی کا بھیجا ہوا پیغام پڑھا گیا مہاتما جی چاہتے ہیں کہ سب لوگ ہندوستانی سیکھیں اور دیوناگری اور فارسی دونوں کی لکھاوٹ میں مہارت حاصل کریں ہندوستانی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی سنسکرت آمیز ہندی یا فارسی آمیز اردو ہو بلکہ وہ زبان ہو جو گاؤں میں ہندو اور مسلمان بولتے ہیں گاؤں والے اعلیٰ ادبی زبان نہیں سمجھتے چاہے وہ ہندی ہو یا اردو ہو انکی زبان تو سیدھی سادی ہندوستانی یا صوبائی زبان ہوتی ہے اس میں کوئی ذات پات کا سوال نہیں ہے تعلیم اور بلند ادبی زبان ہندی یا اردو شہروں کا روگ ہے جہاں باہمی بد اعتمادی پرورش پاتی ہے جب تک یہ حالت ہے ہمیں ہندی اور اردو دونوں کو ہی سیکھنا ہوگا ہمارے اخلاقوں پر زور دینے کو تیسری پارٹی موجود ہے۔

نوٹس

منجانب منشی امین الدین ولد منشی قمرالدین قوم شیخ ساکن فراشخانہ شہر کانپور

بنام (۱) شرف الدین عرف بابو ولد منشی بدرالدین مرحوم ساکن کانپور۔

(۲) با محمد صغیر مالک فرم محمد صغیر شجاعت حسین ساکن نئی سڑک کانپور

(۳) میاں عبدالرحیم لیڈر مرچنٹ فراشخانہ بھوسہ ٹولی کانپور

(۴) حاجی غلام رسول تاجر چرم بیچ باغ کانپور۔

(۵) بابو محمد افضل ولد حاجی نفضل حسین ساکن بیچ باغ کانپور

و جملہ صاحبان جن سے شرف الدین مذکور بابت بیع کرنے مکانات نزاعی کر رہے ہوں۔ منجانب اپنے موکل منشی امین الدین ولد منشی قمرالدین مرحوم کے بذریعہ اعلان عام صاحبان مذکورہ بالا و نیز جملہ صاحبان کو جنکا ارادہ خریداری جائداد مملوکہ منشی امین الدین و بدرالدین ہو یا جس سے شرف الدین عرف بابو جائداد فروخت کرنیکی بابت چیت کر رہے ہوں یہ اطلاع دیجاتی کہ جائداد جو منشی بدرالدین یا اونکے بعد جواب شرف الدین عرف بابو اونکے پسر کے قبضہ میں ہے وہ فی الحقیقت درجملہ سامان و زرنقد ملکیت میرے موکل منشی امین الدین و بدرالدین کی ملکیت ہے اور جو کارروائیاں بدرالدین صاحب نے اپنی زندگی میں کرائی ہیں وہ فرضی و غلط اور ناجائز ہیں میرے موکل منشی امین الدین عدالت العالیہ پریوی کونسل میں اپیل دائر کر رہے ہیں اور درخواست اپیل تیار ہے۔ صرف نقل ملنے کا انتظار ہے جسکی بابت درخواست دیدی گئی ہے۔ اور جو ابھی نہیں مل سکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب شرف الدین گفتگو بیع کرنے جائداد خاندانی کی کر رہے ہیں اور خریدنا چاہتے ہیں۔ آپ جملہ صاحبان کو و نیز دیگر صاحبان کو جنکا ارادہ خریداری کا ہو بذریعہ نوٹس ہذا یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ لوگ ہرگز جائداد مذکورہ کو خریدیں مقدمہ کا دوران ہے اور نیز میرا موکل جائداد مذکورہ میں حصہ دار ہے۔ ایسی خریداری بمقابلہ میرے موکل کے باطل و کالعدم ہوگی اور ناجائز ہوگی اور آپ لوگ خود ذاتی طور پر اخراجات و ہرجہ لگانے کے ذمہ دار رہیں گے اور آپ شرف الدین کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ ہرگز جائداد مذکور کو نہ فروخت کریں اور نہ ارادہ کریں آپ کا بیع کرنا بھی ناجائز ہوگا اور بمقابلہ میرے موکل کے ناجائز و کالعدم ہوگا۔

المعلن: محمد حامد ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔
ایڈوکیٹ تلاق محل کانپور

لندن میں سر ظفر اللہ خان کی تقریر

لندن ۲۰ فروری برطانی کامن ویلتھ ڈیلی گیشن کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا جس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی ڈیلی گیشن کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ خان نے ڈیلی گیٹوں سے ہندوستان کی گتھی سلجھانے کے بارے میں پرزور اپیل کی اور کہا کہ دنیا کی تہذیب اور امن کا ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے حل سے گہرا تعلق ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان کے بارے میں برطانیہ نے یہ پالیسی ظاہر کی ہے کہ وہ ہندوستان کا متفقہ فیصلہ منظور کرنے کو تیار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں برطانیہ کا کیا فرض ہے برطانیہ اور معاملات کو سلجھانے میں بڑے اہم قدم اٹھائے ہیں اس نے امریکہ اور روس کے ساتھ اپنے گہرے تعلقات کو برقرار رکھا ہے لیکن وہ ہندوستان کے معاملہ میں اتنا بے بس کیوں ہے۔

آپ نے تجویز کیا ہے کہ برطانیہ کو اعلان کر دینا چاہیے کہ لڑائی کے ختم ہونے کے ایک سال کے اندر ہندوستانیوں کو کوئی متفقہ آئین پیش کر دینا چاہیے اور نہ برطانیہ پارلیمنٹ میں ایک نیا آئین پیش کرے گا جس کے مطابق ہندوستان کو وہی درجہ حاصل ہوگا جو دوسری نوآبادیوں کو حاصل ہے۔

ہندوستان کو اپنے نظام کو ترتیب دینے کی پوری آزادی ہونا چاہیئے

لندن ۱۸ فروری برطانی کامن ویلتھ کے اندر رہ کر یا اس سے علیحدہ ہو کر ہندوستان آزاد ہوگا اپنے اس ریمارک کی وضاحت کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان لیڈر ہندوستانی ڈیلی گیشن نے نمائندہ پریس سے دوران انٹرویو میں کہا کہ برطانی پالیسی یہ ہے کہ وہ ہندوستان کو ڈومینین اسٹیٹس دینے کو تیار ہے بشرطیکہ ہندوستان آئین بنانے کے لیے متفق ہو جائے لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر ہندوستان سلطنت کے اندر رہ کر اپنی نشو و نما کی پوری گنجائش نہ دیکھے تو اس کو کامن ویلتھ سے باہر جانے کی پوری آزادی ہونا چاہیے۔

ہندوستان اسی حالت میں کامن ویلتھ کے اندر موزوں رہ سکتا جبکہ دو شرطیں پوری ہو جائیں۔

(۱) ہندوستان کو اپنے نظام کو خود ترتیب دینے کی آزادی ہونا چاہیے اور اس معاملہ میں کسی بیرونی طاقت کا دباؤ نہیں پڑنا چاہیے۔

(۲) ڈومینیوں کے درمیان اس کونسلی امتیاز کے معاملہ میں اپنا پورا اثر استعمال کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔ دکھنی افریقہ میں ہندوستانیوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خان نے کہا کہ نسلی معاملات کے بارے میں ایک کمیٹی ہونا چاہیے۔

ملایا پر بمباری واشنگٹن ۱۹ فروری محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر امریکی ہوائی جہازوں نے ملایا کے ٹاپو نما میں فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی۔

روسیوں نے برلن کے پورب میں نیا مورچہ قائم کر لیا

لندن ۲۰ فروری پوربی مورچے کے بارے میں جرمن نیوز ایجنسی کے فوجی نامہ نگار کرنل فان ہمر نے یہ خبر دی ہے کہ پوربی پرشیا میں روسی حملے غیر معمولی طور پر زور پکڑ گئے ہیں۔ توپوں سے زور شور کی گولہ باری اور بمباری کرنے کے بعد روسی فوج مہلک کے قریب جرمن مورچوں میں گھس گئی جہاں اسکو جرمن رزرو فوج کی امداد سے روک دیا گیا۔

رائٹر کا بیان ہے کہ اس وقت برلن کے دکھن پورب کے جرمن بازو پر بڑے زور کی ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں جرمن فوج کا یہ بازو مارشل کونیو اور مارشل ژکوف کی فوجوں کے دباؤ کی وجہ سے ٹوٹتا جا رہا ہے ان دونوں روسی فوجوں کو بڑے پیمانہ پر بڑھنے سے روکنے کے لیے جرمن ایک ایک انچہ زمین کے لیے کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں اس وقت جرمنی کے تین بڑے اڈوں کے لیے بڑی خوفناک لڑائی ہو رہی ہے یعنی سٹیٹن کے دکھن پورب کا مورچہ اوڈر کے پار مارشل کونیو کا مورچہ اور سٹی نیوب کے پورب میں ہٹیلا اور دریا نا کو جانے والی سڑک پر کو مارنز کا اڈہ۔ جرمنوں کا کہنا ہے کہ سٹیٹن کے مورچہ پر روسی فوجوں کو کچھ پیچھے ہٹا دیا گیا ہے مگر روسی بیان سے ابھی تک اس دعویٰ کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ روسیوں کا کہنا ہے کہ ہٹیلا کے علاقہ میں روسیوں کو کچھ پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسیوں نے دریائے اوڈر کے پار کروسین کے دکھن میں برلن سے ۴۰ میل دکھن پورب میں نیا مورچہ قائم کر لیا ہے اس علاقہ میں روسی اپنا نیا مورچہ گوبن کی طرف بڑھ رہا ہے جو کہ برلن سے ۶۵ میل دکھن پورب کو ہے بریسلاؤ کے اندر روسی مورچے توڑ دیئے گئے ہیں۔ یہاں جرمنوں کو بھاری نقصان پہونچ رہا ہے ڈینوب کے کنارے پر زیکوسلاوکیہ میں جرمنوں نے بڑے زور کے حملے کیے یہاں اتحادیوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے ہٹیلا دا اور دریا نا پر بڑھنے والی اتحادی فوج عارضی طور پر رک گئی ہے۔

مدرسہ تکمیل العلوم کانپور کے سالانہ اجلاس کا

خطبۂ استقبالیہ

از جناب مولانا شاہ سید ابو محمد ثاقب کانپوری

مدرسہ تکمیل العلوم کانپور کا سالانہ اجلاس جو ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ فروری کو منعقد تھا اس کی مجلس استقبالیہ کے صدر جناب مولانا شاہ سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری تھے۔ آپ نے اس موقع پر جو بلیغ خطبہ صدارت ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جناب صدر، علمائے کرام و شرکائے جلسہ۔

آج آپ احباب نے جس شہر میں ورود کی زحمت گوارا فرمائی ہے وہ کوئی تاریخی مقام نہیں ہے نہ اس کا دامن شاہان ... کے جاہ و جلال سے کبھی وابستہ رہا ہے۔ یہ غدر ۱۸۵۷ء سے شہری حیثیت سے عالم وجود میں آیا۔ اس کا عروج زیادہ انگریزوں کی کوششوں کا رہین منت ہے، البتہ اس نے اس مختصر زمانے میں بھی بعض حیثیتوں سے تاریخی اہمیت حاصل کرلی ہے۔ کانپور ہی میں عربی کا سب سے پہلا باقاعدہ مدرسہ فیض عام کے نام سے قائم ہوا جس میں اس وقت کے تمام مسلم ترین اکابر اساتذہ عربی نے درس دیا، مولانا احمد حسن صاحب محدث کانپوری کی ذات گرامی بھی مغتنمات روزگار سے تھی، آپ کے فیض درس سے ہندوستان میں بڑے بڑے نامور علما اور مشہور محدثین پیدا ہوئے اور آج بھی ہندوستان کے گوشے گوشے میں آپ کے فیوض و برکات جاری ہیں۔

۱۹۱۳ء کو ابھی کچھ زیادہ زمانہ نہیں گذرا جبکہ مسجد مچھلی بازار کے انہدام کے سلسلہ میں مسلمانان کانپور نے جوش ایمانی کا وہ مظاہرہ کیا تھا جس نے تمام ہندوستان میں رنج و الم کا ایک اضطراب انگیز ہیجان پیدا کردیا تھا۔ یہ مسجد مچھلی بازار ہی کے شہدائے اسلام کے خون کا صدقہ ہے کہ تمام ملک کی مساجد ایک حد تک بے حرمتی سے محفوظ ہیں اور اسلام دشمن اقوام کا دست تعدی انکی طرف بڑھتے ہوئے شدت کی جھجک محسوس کرتا ہے۔

اس شہر میں اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام کی بھی کمی نہیں رہی ہے آج یہاں کے مسلمانوں میں دین کی روشنی نظر آرہی ہے وہ انھیں بزرگوں کا صدقہ ہے یہاں سے کچھ فاصلہ پر ایک ایسا بزرگ آسودۂ خاک ہے جس نے آج سے ساڑھے پانچ سو برس پہلے مشرکین کے خلاف محاذ جنگ قائم کیا تھا میری مراد مجاہد اسلام حضرت شیخ مخدوم شاہ اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے جنہوں نے مشرکین کے اس قلعہ کو الٹ دیا تھا جس میں وہ بزعم خود اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے تھے۔ یہی وہ بزرگ تھے جنھوں نے سب سے پہلے اس دیار میں علم و ایمان کی روشنی پھیلائی اسی ضمن میں سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک مسلم ترین بزرگ حضرت مولانا سید شاہ غلام رسول صاحب رسول نما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر بھی ضروری ہے جن کی ذات ستودہ صفات نے غدر اور غدر کے بعد علم و عمل کی راہ میں ایسی حیات آفریں ہدایت فرمائی جس سے نہ صرف ہندوستان بلکہ حجاز، بخارا، اور کابل تک ایمانی شمعیں فروزاں ہوگئیں آپ ہی کی وہ ذات گرامی تھی جس سے کسب فیض کے لیے اس زمانے کے مشہور ترین بزرگ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی و حضرت مولانا شاہ خادم صفی صاحب صفی پوری متعدد بار کانپور تشریف لائے۔

ان خالص مذہبی یا دینی پیشواؤں کے علاوہ کانپور شعراء و ادبا کا بھی مرکز رہا ہے۔ قدیم شعراء کے علاوہ آج سے پچاس برس پہلے جناب مولوی حکیم سید ابوالعلاء ناطق لکھنوی نے شعر و ادب کی جو خدمت انجام دی ہے وہ کسی طرح بھلائی نہیں جاسکتی۔ حقیقت میں آپ نے غزل گوئی کی اصلاح جس انداز سے کی ہے اور اس کے معیار کو جس طرح بلند کیا ہے اسے دیکھتے ہوئے اگر آپ کو جدید شاعری کا سب سے پہلا علمبردار کہیں تو کسی طرح مبالغہ نہ ہوگا۔ اسی ذکر کے ساتھ مولوی احسن اللہ صاحب احسن تسلیمی مرحوم کا ذکر بھی بیجا نہ ہوگا جنہوں نے پچیس برس پہلے رسالہ زمانہ کے مدیر کی حیثیت سے نقد و ادب کی وہ بیش قیمت خدمت انجام دی جس سے بہت سے نوجوانوں نے درس ادب حاصل کیا اللہ تعالیٰ انکی قبر کو اپنی رحمت کے پھولوں سے بھر دے۔

ہمارے لیے سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ کانپور میں مولانا حسرت موہانی جیسی شخصیت موجود ہے اور اسے مولانا کے وطن ثانی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مولانا کی ذات کسی تعریف و تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ تمام ہندوستان آپکو ایک سیاسی قائد اور نغز گو شاعر کی حیثیت سے جانتا ہے۔

کانپور میں متعدد ادبی انجمنیں قائم ہیں لیکن انجمن جامعۂ ادبیہ نے خواجہ عبدالسلام صاحب و سلیم صاحب ناطقی کی سرگرمیوں سے جو ترقی حاصل کرلی ہے وہ لائق رشک ہے ان کے انہاک اور مخلصانہ کوششوں سے یہ انجمن نہ صرف کانپور بلکہ صوبے کی ایک مقتدر و وسیع انجمن بن گئی ہے۔ حلقۂ ادبیہ اور انجمن آئینۂ ادب بھی لائق ذکر ہیں کہ ان میں بھی کچھ نہ کچھ ادبی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔

جناب والا۔ کانپور کی ہر مسجد عربی تعلیم کا ایک مدرسہ ہے لیکن ہمارے انتشار و تشتت کی وجہ سے ان مدارس میں نہ کوئی تنظیم ہے اور نہ کوئی نگرانی یہی وجہ ہے کہ ان مدارس میں کچھ عربی جاننے والے تو پیدا ہو جاتے ہیں لیکن آج زمانہ جس ذہنیت اور جس قابلیت کے علما کی ضرورت کا احساس کر رہا ہے وہ ان مدارس میں پیدا نہیں ہوتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ مدارس آپس میں متحد ہو جائیں اور اس کی نگرانی اور نصاب تعلیم کا تعین کسی ایسی جماعت کے سپرد کر دیا جائے جو زمانے کے اقتضار اور دینی ضرورت کو بخوبی سمجھتی ہو۔

آج ہندوستانی مسلمانوں کو سب سے زیادہ دینی تعلیم کی ضرورت ہے مگر بدقسمتی سے مسلمانوں نے انگریزی تعلیم ہی کو اپنی نجات کا واحد ذریعہ سمجھ رکھا ہے ان کا خیال ہے کہ اگر انگریزی تعلیم نہ دلائی گئی تو محض عربی پڑھ کر وہ روزی نہ حاصل کر سکیں گے۔ حقیقت میں یہ ہماری ایمانی کمزوری ہے کہ ہم قرآن کریم کے اس وعدے پر "ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا" یقین محکم نہیں رکھتے۔

کانپور میں اگر کسی مدرسہ کو امتیاز حاصل ہے تو وہ مدرسہ تکمیل العلوم ہے۔ اس کے صدر مدرس حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب مدظلہ ہیں جن کی مستعدی و دلسوزی تبحر و توکل نے اس مدرسہ کی شہرت کو دور دور پھیلا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں صرف طلبا ہی تعلیم حاصل نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ علماء بھی شریک درس ہوتے ہیں جو عالم ہونے کی حیثیت سے کافی شہرت رکھتے ہیں۔

اس مدرسے کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ابتدائی تعلیم پانے والے بچوں کا زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا ایک سال میں فارسی تعلیم مکمل ہو جاتی ہے اور عربی صرف و نحو جو دوسرے مدارس عربیہ میں بالعموم تین سال میں ختم کرائی جاتی ہے یہاں جدید قاعدہ سے صرف ایک سال ہی میں مکمل کرادی جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں حدیث پڑھنے والے طالب علم راسخ العقائد ہوتے ہیں اور حدیث کا دورہ ختم کرنے کے بعد تقلید کے سب سے بڑے حامی!

جناب والا — آخر میں میں مہمانان محترم و حضرت علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سردی اور آمد و رفت کے وسائل کی خرابی کے باوجود دور دراز کا سفر اختیار کرکے ہمیں شکر گزار ہونے کا موقع عطا فرمایا اسی کے ساتھ ان منتظمین و معاونین کا شکریہ ادا کرنا بھی واجب ہے جنھوں نے بیسیوں مواقعات کے ہوتے ہوئے انکی ہر ممکن مدد فرمائی ان شکریوں کے علاوہ ایک شکریہ بذات خاص مجھ پر فرض ہے کہ مجلس منتظمہ نے بہ حیثیت صدر استقبالیہ مجھے منتخب فرمایا۔ اگرچہ میں اس کی اہلیت نہ رکھتا تھا تاہم ان کے اس انتخاب کے لیے میرا متشکر ہونا ضروری ہے۔

صدر روزولٹ سے ملاقات کرنے سے انکار

پیرس ۱۹ فروری جنرل ڈی گال نے صدر روزولٹ کا وہ دعوت نامہ نامنظور کردیا ہے جس کے ذریعہ انھوں نے جنرل ڈیگال کو الجیرس میں ملاقات کے لیے بلایا تھا۔

اس خبر کی فرانس کے سرکاری حلقوں سے بھی تصدیق ہوگئی ہے جنرل ڈی گال کے عملہ کے سرکاری افسروں نے یہ مان لیا ہے کہ صدر روزولٹ نے جنرل ڈی گال کو الجیرس آنے کی دعوت دی تھی مگر جنرل ڈی گال نے دعوت نامنظور کردی ہے اس خبر کا راز کس طرح فاش ہو گیا اس سے سرکاری حلقوں میں بڑی پریشانی ظاہر کی جارہی ہے۔

فرانس کے دفتر خارجہ نے امریکہ کے سفیر مقیم پیرس سے اس خفیہ خبر کا راز کھلنے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے یہ خبر امریکہ کے ایک اخبار میں شائع ہوئی تھی۔

جرمنی کا سرمایہ روک لیا

برنے ۱۹ فروری حکومت سوئٹزرلینڈ نے سوئٹزرلینڈ اور لیشٹین میں جرمن سرمایہ کو روکنے کا حکم دے دیا ہے یہ حکم اسباب کا نمایاں نتیجہ ہے جو حکومت برطانیہ اور حکومت سوئٹزرلینڈ کے درمیان چل رہی ہے اور اس سے ان مسائل کے حل ہونے میں بڑی امداد ملے گی جو اس وقت تک طے نہیں ہو سکتے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت سوئٹزرلینڈ اتحادیوں کی اس درخواست کو جو کہ پوشیدہ جرمن سرمایہ کی کھوج لگانے کے سلسلہ میں کی گئی ہے پورا کر سکے گی ... سکتی ہے۔

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

ٹیلیفون نمبر ۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 9 | CAWNPORE. Saturday. 3th MARH. 1945 | کانپور شنبہ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۹

ادبیات

انتخاب سالانہ نعتیہ مشاعرہ

حسب معمول امسال بھی ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کو جناب منشی عبد الشکور صاحب شاکر ناطقی کے زیر اہتمام مدرسہ ضیاء العلوم قلی بازار میں نعتیہ مشاعرہ زیر صدارت جناب مولانا عبد الستار صاحب منعقد ہوا۔ جذب وکیف سے شروع ہوا اور سُرور و انبساط پر ختم ہوا۔ مشاعرہ کا انتخاب درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

علامہ حضرت ناطق لکھنوی

لب پر سحر و شام ہے افسانہ نبی کا — غافل نہیں رہتا کبھی دیوانہ نبی کا
جنت میں جو ہیں کوثر و تسنیم کی نہریں — اُمت کے لئے ہے وہی میخانہ نبی کا
وہ زندۂ جاوید ہو جو سُن کے ہو عامل — اعجاز ہے ہر قول حکیمانہ نبی کا
ہر شمع میں کب برق تجلّے کی کشش ہے — ہر بزم میں جاتا نہیں پروانہ نبی کا
اس دل کے سوا جس میں محبت ہے نبی کی — دنیا میں نہیں ہے کوئی نذرانہ نبی کا
رندان خرابات کی ناطق یہ دعا ہے — تا حشر رہے دور میں پیمانہ نبی کا

جناب سخا شاہجہانپوری

آجائے ابھی ہوش میں دیوانہ نبی کا — اے کاش سنادے کوئی افسانہ نبی کا
آخر وہ ہوا شمع شبستان خلافت — آغاز میں جو بن گیا پروانہ نبی کا
آجائے نذر نزہت صحرائے مدینہ — جنت کی تمنا میں ہے دیوانہ نبی کا
دل میں دم تحریر ہو طیبہ کا تصور — جنت میں لکھوں بیٹھ کے افسانہ نبی کا
کعبے سے ہٹائیں ہیں سخا اس لئے نظریں — اس وقت تصور میں ہے کاشانہ نبی کا

جناب تحسین کانپوری

جو چاہے پیئے آکے وہ پیمانہ نبی کا — ہے باز سبھی کے لئے میخانہ نبی کا
پڑھنے کے لئے نعت زبان حق نے عطا کی — اور کان دیئے سننے کو افسانہ نبی کا
ہے طور یہی اس کا یہی دادیٔ ایمن — صحرائے مدینے میں ہے دیوانہ نبی کا
لغزش نہ قدم میں نہ حواسوں میں تغیر — بے خود بھی غافل نہیں مستانہ نبی کا
تحسین مزاجب ہے کہ کوثر پہ چلے دور — بھر بھر کے پیئیں شوق سے پیمانہ نبی کا

جناب شاکر ناطقی

کہتا ہوں میں ہر ایک سے افسانہ نبی کا — اس واسطے سب کہتے ہیں دیوانہ نبی کا
کافی ہے مجھے روشنیٔ شمع نبوت — ہر شمع پہ مرتا نہیں پروانہ نبی کا
اسرار حقیقت کے سنو میری زباں سے — اب ہوش میں ہوں جب سے ہوں دیوانہ نبی کا
کیا ڈھونڈھتے ہو ہند میں اے ڈھونڈنے والو — صحرائے مدینہ میں ہے دیوانہ نبی کا
کھل سکتا نہیں حشر میں بھی رازِ محبت — آسکتا نہیں ہوش میں دیوانہ نبی کا
سنتے ہیں ملائک بھی بڑے شوق سے شاکر — جس وقت سناتا ہوں میں افسانہ نبی کا

جناب جلیل سہارنپوری

کہدے کوئی پھرے پہ رہے باد بہاری — فردوس تمنا میں ہے دیوانہ نبی کا
مسجود ملائک بھی ہے مسجود جہاں بھی — وہ گوشۂ دل جس میں ہے کاشانہ نبی کا
کوثر بھی جلیل آج ملائک بھی پئیں گے — ہاتھوں سے ترے شوق میں پیمانہ نبی کا

جناب اظہر رضوی

آغوش تصور میں ہے میخانہ نبی کا — ہر رند بلانوش ہے مستانہ نبی کا
دل محو تجلّے ہے نظر محو تماشا — دیوانہ ہے اس شان سے دیوانہ نبی کا

جناب مولانا عبد القیوم شفا کانپوری

اب ہوش میں کیا آئے گا مستانہ نبی کا — جب دل میں لئے پھرتا ہے میخانہ نبی کا
جب باعث تخلیق دو عالم ہیں محمدؐ — کیوں مرکز عالم نہ ہو کاشانہ نبی کا
اشعار سلامی کے صلہ میں ہو زیارت — تھا تم پہ شفا لطف کریمانہ نبی کا

دنیائے اسلام

ترکی کا جرمنی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ

ترکی کے وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ کے فیصلہ کے بعد اعلان کیا کہ ترکی نے جرمنی اور جاپان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ لندن ۲۳ فروری۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی نیشنل اسمبلی نے اعلان کیا ہے کہ ترکی نیشنل اسمبلی نے محوری طاقتوں جرمنی اور جاپان کے خلاف لڑائی کا فیصلہ اتفاق رائے سے منظور کر لیا ہے۔ ریڈیو نے یہ بھی کہا کہ ترکی کے برطانی سفیر نے حکومت ترکی کو سان فرانسیکو کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی اور کانفرنس میں شامل ہونے کی شرط یہ تھی کہ ترکی پہلی مارچ تک محوری طاقتوں کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دے۔ ریڈیو نے یہ بھی کہا کہ حکومت ترکی نے برطانی سفیر کو یہ جواب دے دیا تھا کہ جرمنی اور جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی وہ ترکی پارلیمنٹ کے روبرو پیش کی جائے گی۔

جناب بزمی بلند شہری

عرفان کی شرابیں ہیں تو پیمانہ نبی کا — ہر وقت کھلا رہتا ہے میخانہ نبی کا
ہے جام بلب ہاتھ میں پروانہ نبی کا — رضوان سے نہ اُلجھے کہیں مستانہ نبی کا
معمور رہوں نور مطہر سے میں بزمی — اے کاش مرا دل ہو جلوخانہ نبی کا

جناب غنی کانپوری

یاد شہ لولاک سے معمور ہے سینہ — اے کاش رہے دل یونہیں کاشانہ نبی کا
روشن رُخ انور سے ہے فانوس محبت — ہر ذرّہ غنی دل کا ہے پروانہ نبی کا

جناب عقیل کان پوری

ہاتھوں میں لئے ساغر و پیمانہ نبی کا — دیکھو وہ چلا جھومتا مستانہ نبی کا
جانے دو فرشتو اسے جنت سے نہ روکو — مستانہ نبی کا ہے یہ مستانہ نبی کا
ہے دل میں عقیل اب تو فقط یہی تمنا — تا عمر زباں پر رہے افسانہ نبی کا

جناب اختر شاکری

یہ شان نرالی ہے تری شمع نبوت — جلتے ہوئے دیکھا نہیں پروانہ نبی کا
دنیا کی محبت بھی کوئی چیز ہے اختر — فردوس کا خواہاں نہیں دیوانہ نبی کا

جناب خالد شاکری

ہر ایک بنا اس لئے پروانہ نبی کا — تھا نور خدا جلوۂ شاہانہ نبی کا
ہو جائے دم نزع بھی مشکل مری آسان — ایسے میں سنادے کوئی افسانہ نبی کا
خالد کبھی کونین کی تخلیق نہ ہوتی — ہوتا نہ اگر جلوۂ شاہانہ نبی کا

جناب عاصی شاکری

کافر ہے وہ دل جو نہ ہو دیوانہ نبی کا — کٹ جائے وہ سر جس میں ہو سودانہ نبی کا
جب رُوح نکلتی ہو بدن سے مری عاصی — اس وقت مرے لب پہ ہو افسانہ نبی کا

جناب انصاف ناطقی

دکھلادے الٰہی مجھے کاشانہ نبی کا — مدت سے سُنا کرتا ہوں افسانہ نبی کا
حیرت سے میں اب ان کی طرف دیکھ رہا ہوں — جو لوگ کہ دیکھ آئے ہیں کاشانہ نبی کا

جناب ڈاکٹر شاد

دے سکتا ہے کونین کو اک درس حقیقت — فرزانہ ہے اس باب میں دیوانہ نبی کا
اے شاد چلو تشنگی رُوح بجھالیں — سنتے ہیں کہ گردش میں ہے پیمانہ نبی کا

جناب واسع ایرایانی

واللہ عجب رتبہ ہے شاہانہ نبی کا — ہے گلشن فردوس جلوخانہ نبی کا
جب کیفیت جذب مجھے ہوتی ہے واسع — آنکھوں کے تلے پھرتا ہے کاشانہ نبی کا

جناب عاجز آنولوی

گردش میں ازل ہی سے ہے پیمانہ نبی کا — جب دیکھئے وا ہے درِ میخانہ نبی کا

(باقی صفحہ ۵ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۴۱ — کانپور شنبہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء — نمبر ۹

مرکزی اسمبلی میں نئے سال کا بجٹ

(نئی دہلی ۲۸ فروری) آج سر جرمی ریسمین ممبر مالیات حکومت ہند نے اپنے دور کا آخری سالانہ بجٹ اور جنگ کے زمانے کا چھٹا بجٹ پیش کیا۔ یہ بجٹ سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء کے متعلق ہے اور اس میں سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کی آمدنی اور خرچ کا نظر ثانی کیا ہوا تخمینہ بھی شامل ہے۔ اس تخمینہ میں ایک ارب پچیس کروڑ ۷۷ لاکھ کا گھاٹا اور نئے سال میں ایک ارب ۶۳ کروڑ ۸ لاکھ کا گھاٹا دکھایا گیا ہے۔ اس خسارہ کو پورا کرنے کے لئے انھوں نے تمباکو پر اکسائز ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ پارسلوں کی شرح میں اضافہ ٹیلیفون اور تار کے ریٹ میں اضافہ اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ آمدنی پر انکم ٹیکس کے سرچارج میں اضافہ رکھا ہے سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء کے لئے ہندوستان کا جنگی خرچ جو آمدنی کے صیغہ سے وابستہ ہے تین ارب ۹۷ کروڑ ۲۳ لاکھ روپیہ اور مستقل سرمایہ کی مد میں ۵۹ کروڑ ۴۱ لاکھ روپیہ ہوگا۔ پہلے اس کا اندازہ آمدنی سے وابستہ صیغوں کے خرچ میں دو ارب ۹۷ کروڑ ۶۱ لاکھ اور مستقل سرمایہ کی مد سے وابستہ خرچ میں ۲۴ کروڑ ۶۰ لاکھ کیا گیا تھا۔ ممبر مالیات نے یہ بھی بتایا کہ برطانی حکومت سے ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس کی رو سے فوجی ملازموں کی پنشن یا انعام یا ان کے پس ماندگان کے گذارے وغیرہ کے لئے ۶۰ لاکھ روپیہ کی رقم برطانی حکومت ادا کیا کرے گی۔

ممبر مالیات نے اپنی تقریر میں کہا کہ کل فوجی اور سول خرچ ملا کر اخراجات کا اندازہ پانچ ارب ۱۷ کروڑ ۶۳ لاکھ ہے اور موجودہ شرح ٹیکس کے حساب سے کل آمدنی کا اندازہ تین ارب ۵۳ کروڑ ۴۷ لاکھ ہے۔ اس پر آمدنی میں ایک ارب ۶۳ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ کا گھاٹا رہتا ہے۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ تمام رقم قرض لے کر پوری ہوگی تب تو ہمارے جنگی بجٹ کا مقابلہ کسی بھی ایسے ملک کے بجٹ سے کیا جا سکتا ہے لیکن جیسے میں پچھلے سال بجٹ پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہہ چکا ہوں ہمیں اپنے بجٹ کے خسارہ کو کم کرنا ہے اور زیادہ وسیع منزل کو اپنے سامنے رکھنا ہے اور روپیہ کی آمدنی اور خرچ میں وہ تناسب رکھنا ہے جو اضافی قوت خرید کو جذب کر سکے۔

اگر اس روشنی میں دیکھا جائے تو یہ تصویر چنداں تسلی بخش نہیں ہے۔ میں بڑے غور سے جائزہ لینے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مرکزی ٹیکس میں کوئی بڑی تبدیلی کرنے سے حقیقت میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہو سکتی بلکہ ہمیں اس معاملہ میں زیادہ کوشش کرنا ہے کہ جو لوگ عیارانہ طریقہ اختیار کر کے جائز ٹیکس دینے سے بچ جاتے ہیں ان کی گرفت کی جائے اور جو ٹیکس جاری ہیں اُن کے علاوہ آمد میں زیادہ سختی کی جائے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اس پالیسی میں مجھے اس ایوان کی اور عام طور پر اس ملک کی حمایت حاصل ہوگی، باقی کے لئے ہمیں قرض لینے پر اور عوام کے اس جوابی عمل پر انحصار کرنا ہوگا جو ملک کی مضبوط اقتصادی حالت سے پیدا ہوتا ہے۔

جہاں تک ڈائرکٹ (براہ راست) ٹیکس کا تعلق ہے یہ تجویز ہے کہ زائد منافع ٹیکس بدستور قائم رکھا جائے اور ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء تک لازمی ڈپازٹ (رقم جمع کرنے) کی اسکیم بھی جاری رہے جہاں تک انکم ٹیکس کا تعلق ہے ہم نے ان اسکیموں پر کافی غور کیا ہے جو صنعتوں کی نئی تنظیم کو مالی امداد دینے سے پیدا ہوں گے جنگ کے زمانہ میں ہماری ٹیکس کی پالیسی برابر یہی رہی ہے کہ صنعتوں کے ریزرو میں کوئی کمی نہ آئے۔ بلکہ انھیں ایسی مضبوطی حاصل ہو کہ جنگ کے بعد نئی تشکیل کی صورت میں جو مطالبے ہوں انھیں وہ لبیک کہہ سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس صیغہ میں ہم نے جس دور بینی سے کام لیا ہے وہ اس سے زیادہ داد کی مستحق تھی جو ہم کو ملی ہے۔ بہر حال ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پیداوار کی مشنری کو بحال کرنے اور وسعت دینے کے لئے انتہائی امداد کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے ہم نے ہندوستان کے حالات کا اندازہ کرتے ہوئے امداد کا وہی طریقہ اختیار کیا ہے جس کا برطانیہ میں اطلاق کیا گیا ہے۔ یہ امداد اس صورت میں ہوگی کہ جو نئی تعمیریں ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کے بعد ہوں گی یا جو نئی مشنری یا انجن لگائے جائیں گے اُن کے لئے کا خاص الاؤنس دیا جائے گا یعنی عام طور پر جو الاؤنس اس صیغہ میں دیا جاتا ہے اس میں یہ اضافی رقم ہوگی یہ رقم ادائیگی درج کرنے میں منہا نہ کی جائے گی، نہ یہ رقم زیادہ منافع ٹیکس کی غرض سے دی جائے گی۔

میرے ذہن میں یہ اعداد ہیں کہ یہ الاؤنس مشنری اور انجن پر ۲۰ فی صدی اور عمارتوں پر دس فی صدی جو الاؤنس کی وجہ سے صنعتوں کی نئی تنظیم کی خاصی حوصلہ افزائی ہوگی۔

فائنس ممبر نے ان اخراجات کا بھی ذکر کیا جو سائنس کی رو سے ریسرچ کے کام پر ہوں اور کہا کہ صنعتی کارخانوں کی طرف سے جو رقم اس ریسرچ کے کام کے لئے وقف کی جائے گی اُسے ٹیکس سے محفوظ رکھا جائے گا۔ اور جو ریسرچ کرنے والی مستند جماعتیں ہوں گی انھیں رقم ادا کرنے کے لئے سرکاری طور پر ریسرچ کے لئے اور مستقل نوعیت کے ریسرچ کے کام کے لئے الاؤنس دئے جائیں گے۔ اس لئے انکم ٹیکس اور زائد منافعہ ٹیکس ایکٹ میں ترمیمیں جاری ہیں جو اس ایوان کے سامنے پیش ہوں گی۔

انگلستان اور امریکہ وغیرہ ملکوں میں ایسی آمدنی ہیں جو ذاتی محنت سے کمائی گئی ہو۔ اور دوسری قسم کی آمدنی انکم ٹیکس کی غرض سے فرق روا رکھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی حال کے واقعات سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ان دونوں قسم کی آمدنیوں کی ایک ہی پیمانہ پر رکھا جائے اور امتیازی سلوک جاری کرنے کے لئے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں ہے۔ چنانچہ ذاتی محنت کی کمائی کی رقم میں سے ۱/۱۰ حصہ کو انکم ٹیکس سے مالیاتی بل میں مستثنیٰ دکھایا گیا ہے اور انکم ٹیکس کے ترمیمی بل میں بھی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس لئے گنجائش رکھی گئی ہے کہ اس رقم سے چونکہ ذاتی محنت کی کمائی کی رقم مقصود ہے اس لئے کمپنیوں کی آمدنی یا منافع یا جائداد کی آمدنی یا سکیورٹی کا سود اس تعریف میں شامل نہ ہوگا۔

اس طرح ذاتی محنت کی کمائی کی رقم کے لئے امداد دینے کے صیغے میں ۳ کروڑ روپیہ صرف ہوگا اس میں سے پونے تین کروڑ روپیہ کا بار مرکز برداشت کرے گا اور اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے میں نے

ص

ص یہ تجویز کیا ہے کہ پندرہ ہزار روپیہ سے زیادہ پر سرچارج یعنی اضافہ انکم ٹیکس تین پائی فی روپیہ اور بڑھا دیا جائے لیکن اس اضافہ کا اثر ان کمپنیوں پر نہ ہوگا جو زندگی کا بیمہ کرتی ہیں، ان کی انکم ٹیکس اور اضافی ٹیکس کی شرح تو وہی ۴۳ پائی روپیہ رہے گی، میرا تخمینہ ہے کہ اس نئے ٹیکس سے تقریباً ۴ چار کروڑ وصول ہوگا۔

جہاں تک بالواسطہ ٹیکسوں کا تعلق ہے آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے سرکاری جنگی کے اضافہ ٹیکس (کسٹم سرچارج) کو جو غیر معمولی حالات کی وجہ سے ضروری سمجھا گیا ہے آئندہ سال بھی جاری رکھا جائے گا۔ تمباکو پر ڈیوٹی میں اضافہ کرنے کی وجہ سے مرکزی اکسائز ٹیرف یعنی باہر سے آنے والے مال کی فرد میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہوگی چونکہ جہازوں کی کیفیت اب بہتر ہو گئی ہے اس لئے قیمتی سگرٹوں کے درآمد پر جو پابندی لگائی گئی تھی وہ ۳۰ فیصدی سے ۷۰ فیصدی کر دی گئی ہے۔ اب یہ تجویز ہے۔ کہ اعلیٰ قسم کی جو تمباکو اس ملک میں آتی ہے ان کو تین قسموں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اول قسم پر ساڑھے سات روپیہ فی پونڈ دوسری قسم پر پانچ روپیہ فی پونڈ اور تیسری قسم پر ساڑھے تین روپیہ فی پونڈ کر دیا گیا ہے اور اسی تناسب سے دیسی تمباکو کے ٹیکس میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے اس لحاظ سے درآمدی ٹیکس کے قاعدوں پر ترمیم کی جائے گی جو ساڑھے سات روپیہ فی پونڈ ٹیکس لگایا گیا ہے اس پر کوئی سرچارج نہ ہوگا اور جس حساب سے تمباکو پر ٹیکس بڑھایا گیا ہے اسی تناسب سے سگار اور سگریٹ وغیرہ کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور اس سلسلہ میں ٹیکس جمع کرنے کے پروونل ایکٹ سے کام لیا جائے گا۔ اس طریقہ پر اندرونی چنگی سے ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ کا اضافہ آمدنی میں ہوگا یہ دونوں رقمیں ملا کر ۶ کروڑ ہوتی ہیں۔

ایک اور تبدیلی جو امسال مالیاتی بل میں کی گئی ہے وہ ڈاک کے پارسلوں کے بارے میں ہے اب تک ڈاک کے پارسلوں کی شرح ابتدائی ۴۰ تولوں پر ۶ آنہ تھی اور اس کے بعد کی مقدار پر بتدریج رقم گھٹتی جاتی تھی۔ اب یہ شرح یکساں کر دی گئی ہے۔ ۴۰ تولہ پر ۶ آنہ محسوب ہوگا۔ ٹیلیفون کے کرایہ پر سرچارج ایک تہائی کی جگہ آدھا کیا گیا ہے اور ٹرنک کال پر ۲۰ فیصدی سے ۴۰ فیصدی کر دیا گیا ہے۔ ان تبدیلیوں سے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کے اضافہ کی اُمید ہے۔

تار کی شرح میں بھی اس طرح پر اضافہ کیا گیا ہے کہ معمولی تاروں پر ایک آنہ اور اکسپرس تار پر ۲ آنہ بڑھا دیا جائیگا۔ ان تمام ذریعوں سے ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ اور اب خسارہ کی رقم ایک ارب ۵۵ کروڑ ۲۹ لاکھ

آئینۂ کانپور

انجمن جامعۂ ادبیہ کے سالانہ جلسے

۲۴ فروری ۸ بجے رات کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکیوٹو آفیسر میونسپل بورڈ (صدر انجمن) کے بنگلہ پر انجمن کا نہایت شاندار سالانہ ڈنر ہوا۔ اور ۱۰ بجے شب سے طرحی مشاعرہ کی خاص نشست رہلے کی گئی جس کی صدارت عالی جناب سر پدم پت سنگھانیہ نے فرمائی۔ بعد ازاں ۱۲ بجے شب سے علامہ حضرت ناطق لکھنوی کی صدارت میں مشاعرے کی عام نشست ہوئی جو نہایت کامیاب ثابت ہوئی ۲۵ فروری ایک بجے دن سے اجلاس نثر و نظم شروع ہوا جس کی صدارت مولانا نیاز فتحپوری نے فرمائی۔ ۵ بجے شام کو فوٹو گروپ ہوا اس کے بعد ڈاکٹر ایم سعید خاں ال۔ آر۔ سی۔ آئی، ایم۔ آر۔ سی۔ ایس لندن کی جانب سے انجمن کا شاندار ہولی ایٹ ہوم ہوا۔ ہر دو ادبی جلسہ میں مقامی شعراء و ادباء کے علاوہ بیرون جات سے حضرات ذیل نے شرکت فرمائی:۔ پروفیسر سید مسعود حسن رضوی، پروفیسر سید احتشام حسین، مسٹر نسیم قریشی ایم اے مولوی بشیر احمد جمالی، جناب شوکت تھانوی، حضرت ماہر القادری، جناب شکیل بدایونی، جناب مجاز ردولوی، جناب آسی لکھنوی، جناب سراج لکھنوی جناب قدیر لکھنوی، جناب اقبال صفی پوری، جناب امین سلونوی، جناب بسمل الہ آبادی، جناب سرورش لکھنوی، جناب مست اٹاوی، اور جناب شوق بہرائچی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں، مقامی معزز مہمانوں میں لیڈی کیلاش سریواستوا، مسٹر اور مسز جی پی سریواستوا ڈاکٹر اینڈ مسز ایم سعید خاں، مسٹر و مس آر منوہر لال، مسٹر محمد شریف مسٹر جے کے سریواستوا، مسٹر اوما شنکر مہرترا، مسٹر الیس ایم بشیر، حاجی محمد حمزہ، خان بہادر نواب محمد ابراہیم، حاجی محمد سمیع، مسٹر محبوب عالم، مسٹر وحید احمد، خان بہادر بشیر احمد خاں، مسٹر بالکشن میشوری، مسٹر سراج الحسن، مسٹر منظور احمد خاں، مسٹر مسعود الحسن، مسٹر محمود الحق، مسٹر بشیر محمد خاں جناب حافظ محمد صدیق، جناب ڈاکٹر جواہر لال روہتگی، جناب ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ، جناب مسٹر جوگل کشور مہرہ، ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن لکھنؤ مسٹر پرپورنانند ورما، صدر مجلس استقبالیہ نے مقامی اور غیر مقامی مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

انجمن طبیہ صوبہ لکھنؤ

۲۵ فروری ۱۱ بجے دن کو انجمن طبیہ صوبہ متحدہ لکھنؤ کا ۱۸ واں اجلاس کانپور میں جناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کانپور کی صدارت میں ہوا۔ جس میں متعدد رزولیوشن منظور ہوئے۔ ایک رزولیوشن میں گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ بعد از جنگ طبی اسکیموں میں طب کو خاص جگہ ملنا چاہیئے کیوں کہ یہ طب نہ صرف انتہائی ارزاں بلکہ باشندگان ہند کے مزاج کے موافق ہے۔ ایک دوسرے رزولیوشن میں انڈین میڈیسن بورڈ کی گرانڈ کی تخفیف پر حکومت یوپی سے احتجاج کیا گیا اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ اس کی گرانڈ پوری کر دی جائے۔ ایک اور رزولیوشن میں حکومت یوپی سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ اطباء کے رجسٹریشن کو جو کہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء سے بند کر دیا گیا ہے دوبارہ جلد سے جلد قائم کر دے تاکہ جو اطباء رجسٹری سے رہ گئے ہیں وہ رجسٹری کرا سکیں۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ رجسٹری شدہ اطباء کے سارٹیفکٹ کی حیثیت ڈاکٹروں کے برابر تسلیم کی جائے۔ ایک اور رزولیوشن میں گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ لوکل بورڈوں میں مردانہ و زنانہ طبی شفاخانے زیادہ تعداد میں قائم کئے جائیں اور ملازمین اطباء کی تنخواہیں معیاری قائم کی جائیں۔ ایک اور رزولیوشن میں ڈیولپمنٹ بورڈ سے سفارش کی جائے کہ وہ کانپور کی آبادی کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی اسکیم میں یونانی شفاخانوں کو بھی شامل کرے۔

انجمن طبیہ کانپور

۲۵ فروری کو انجمن طبیہ کانپور کا چوتھا سالانہ اجلاس جناب شفاء الملک حکیم عبد الحسیب صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل مفہوم کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

کانپور جیسے بڑے شہر میں ایک طبیہ کالج کے قیام کی اشد ضرورت ہے جو انڈین میڈیسن بورڈ سے متعلق ہو تاکہ ملک کے لئے قابل اور لائق طبیب پیدا کئے جا سکیں۔ ایک دوسرے رزولیوشن میں میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پبلک خدمت کے لئے جو اطباء ملازم رکھیں وہ انجمن طبیہ کانپور کی تصدیق کے بعد رکھیں۔

مدرسہ تکمیل العلوم

مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کا سالانہ اجلاس ۲، ۳ اور ۴ ربیع الاول کو مدرسہ کے سامنے ایک شاندار شامیانے میں منعقد ہوئے جس میں بیرونجات سے متعدد علمائے کرام نے تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ فرمایا آخری دن متعدد کامیاب طالب علموں کے دستار بندی کی رسم ادا کی گئی، علماء کرام نے کامیاب طلباء سے متعدد اہم سوالات کئے جنھوں نے نہایت کامیاب جواب دئے جس سے یہ حضرات بہت محظوظ ہوئے اور انھوں نے مفتی سعید احمد صاحب صدر مدرس کی قابلیت اور جانفشانی کی انتہائی تعریف کی

گیہوں کا انتظام

یہ معلوم ہوا ہے کہ کلکٹر گنج بازار میں گیہوں کی فروخت کے لئے ایک دوکان قائم ہونے والی ہے۔ جہاں سے سوا تین سیر فی روپیہ کے حساب سے گیہوں ان لوگوں کو ملے گا جن لوگوں کو راشن کا ٹکٹ نہیں ملا ہے دکان میں ہر روز ۱۵۰ من گیہوں فروخت ہوگا۔ ایک آدمی کو ۵ روپیہ تک گیہوں دیا جا سکے گا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ سر ایڈورڈ سوڈ چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ۲۶ فروری کو ہوئی۔ ٹرسٹ نے یہ پالیسی منظور کی ہے کہ شہر کے تمام گندے رقبوں کو حاصل کر لیا جائے اور مالکان کو ۹۹۹ سال کے پٹے پر واپس کر دیا جائے اگر وہ مقررہ وقت کے اندر وہاں مزدوروں کے لئے مکانات تعمیر کرنے کے لئے راضی ہوں اور بنانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اس سے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ مزدوروں کے لئے بہت سے مکانات تیار ہو جائیں گے۔

ٹرسٹ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ قسط کی ادا ہونے کی صورت میں ۱۲ سال کے پٹہ کی خریداری طریقہ کے صورت میں بینامؤں کو ۹۹ سال کے سادے پٹہ میں بدل دیا جایا کرے۔

سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء کے سال کا بجٹ بھی پاس ہوا۔ چیرمین صاحب نے بجٹ پر غور سے پہلے یہ واضح کر دیا تھا کہ اگر ڈیولپمنٹ بورڈ قایم ہوگا تو یہ ٹرسٹ کا بجٹ اُس کے بجٹ میں شامل ہو جائے گا۔ جو وہ تیار کرے گا۔ دوران سال میں ۳۲۳۱۱۳۰ روپیہ کی آمدنی ۳۰۴۱۹۸۷ روپیہ کے خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ آمدنی ۵ لاکھ ۶۱ ہزار روپیہ سیکورٹی کی واپسی کی آمدنی بھی شامل ہے۔ اوپننگ بیلنس ۶۰۰۰۷ روپیہ اور کلوزنگ بیلنس ۳۴۱۸۹۱ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹۳۸۰۰ روپیہ نقد کا انوسٹمنٹ ہے۔

مٹی کا تیل

مسٹر اے۔ ای امرسن ڈپٹی ٹاون راشننگ آفیسر صاحب نے ایک پریس نوٹ شائع کر کے بتایا ہے کہ کانپور میں جلد ہی مٹی کے تیل کا راشن ہونے والا ہے۔ اور لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے نزدیک کے ایریا راشننگ آفیسر کے پاس راشننگ ٹکٹ کے لئے درخواست بھیج دیں اور درخواست میں یہ صاف طور سے ظاہر کر دیں کہ مکان میں بجلی ہے یا نہیں ہے۔

راشننگ اسکیم کے لئے کمیٹی

گیہوں۔ چاول اور آٹا کی مکمل راشننگ کی مجوزہ اسکیم پر غور کرنے کے لئے شہر کی مختلف پبلک جماعتوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ مسلم لیگ ہال میں گذشتہ ہفتہ منعقد ہوا۔ بحث مباحثہ کے بعد اس معاملہ پر کارروائی کرنے کے لئے ایک سینٹرل کمیٹی بنائی گئی۔ جلسہ میں مسٹر حسن احمد شاہ، ڈاکٹر جواہر لال روہتگی۔ مسٹر ایس۔ اے یوسف، مسٹر ایس سی کپور، اور مسٹر اے۔ کے بوس نے حصہ لیا۔

یوپی چیمبر آف کامرس

۲۵ فروری کو یوپی چیمبر آف کامرس کا ۳۱ واں سالانہ جلسہ ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔ پریسیڈنٹ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا۔ وائس پریسیڈنٹ مسٹر جے کے سریواستوا اور مسٹر محمد شریف۔ جنرل سکرٹری مسٹر رام چند آف سلور اوکس۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کا ۵۷ واں سالانہ جلسہ ہوا جس میں مسٹر سی ڈبلیو ٹوش پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

فیکٹری میں آگ لگ گئی

جے کے جننگ اور پریسنگ فیکٹری کے اسٹورس میں بدھ کے روز دوپہر کو آگ لگ گئی۔ فائر بریگیڈ آگ پر چار گھنٹہ کے بعد قابو پا سکا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کافی نقصان ہوا۔

مسٹر بالکرشن شرما

بالکرشن شرما دو ہفتہ کے لئے اپنی ماں کی بیماری کی وجہ سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول

حسب معمول ۱۲ ربیع الاول کو پریڈ گرونڈ سے ایک جلوس زیر اہتمام مجلس اتحاد ملت اٹھایا گیا اور مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا مغرب کے وقت پریڈ گرونڈ پہونچا، پولیس کا انتظام کافی اچھا تھا۔

ہولی

شب دوشنبہ کو ہولی جلی اور حسب معمول کانپور میں ہولی منائی جا رہی ہے تمام بازار بند ہیں اُمید کی جاتی ہے کہ میلہ سوموار کو ہوگا۔

سبدِ گل

مغرب کی لڑکیوں نے جب پچھلے دنوں بچے پیدا کرنے سے انکار کر دیا تھا تو ہندوستانیوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ لیکن تہذیب جدید کی برکت سے اب ہندوستان کی لڑکیوں نے بھی بچے پیدا کرنے کے معاملہ میں ہڑتال شروع کر دی ہے اور نوبت یہاں تک پہونچ گئی کہ اگر کوئی لڑکی غلطی سے حاملہ ہو جاتی ہے۔ تو وہ حمل کی علت کو قبل از وقت دور کرا دیتی ہے۔ محض اس لئے کہ ہندوستان کی مہذب لڑکیوں کی یہ رائے ہے کہ بچے کے پیدائش ایک وبال ہے۔ بچوں کی ٹیاؤں ٹیاؤں سے زندگی کا مزا کرکرا ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بچوں کی پیدائش لڑکیوں کے حسن اور جوانی کو وقت سے پہلے ختم کر دیتی ہے۔ اس لئے مہذب لڑکیوں کی یہ انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ وہ حاملہ ہی نہ ہونے پائیں۔ اور اگر کسی لغزش کی بنا پر کبھی یہ غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اس کے ازالہ کی پوری پوری کوششیں کی جاتی ہیں۔

بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں ہڑتال کرنیوالی ہوشیار پور کی ایک مہ پارہ لڑکی کی ایک نہایت ہی دلچسپ داستان اسی ہفتہ اخبارات میں شائع ہوئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہوشیار پور کی ایک حسین و جمیل لڑکی خاوند کی غلطی سے حاملہ ہو گئی۔ ابتدا میں تو اس حمل کا پتہ نہیں چلا لیکن جب بعد کو معلوم ہوا تو لڑکی اپنی مادر محترمہ کو ساتھ لیکر لاہور پہونچی اور لاہور کی ایک لیڈی ڈاکٹر سے عرض کیا کہ وہ اس علت سے اسے نجات دلائے۔ لیڈی ڈاکٹر بھی غالباً ان ہی صاحبزادی صاحبہ کی طرح بے حد مہذب واقع ہوئی تھیں۔ چنانچہ وہ فوراً اس لڑکی کی امداد کے لئے تیار ہو گئیں۔ وقت سے پہلے ہی بچہ کو دفع کرا دیا اور اسے ایک نالہ میں پھینک دیا گیا۔ لیکن پولیس کو بھی کسی طرح اس واقعہ کا پتہ لگ گیا۔ پولیس نے فوراً ہی ان صاحبزادی کو گرفتار کر لیا۔ بعد گرفتاری ان صاحبزادی صاحبہ نے بیان دیا ہے۔ کہ کیوں کہ بچہ کی پیدائش اور دودھ پلانے میں اس کے حسن و جمال میں فرق آ جانے کا اندیشہ تھا اس لئے جوانی اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے اس علت سے نجات حاصل کر لی۔ اللہ اللہ کیا زمانہ آ گیا ہے۔

ادبِ لطیف

نقشِ فانی

(از محترمہ حور درخشاں صاحبہ بلگرامی)

اے دوست تیری پلکیں کیوں بھیگ رہی ہیں؟
تیرے رخساروں کے گلاب چمپا کے پھول کیوں بن گئی؟ ——
کیا تیری آنکھوں کا چمکیلا نور تاروں میں جا چھپا ہے،
کیا تیرے دل کی بے تاب دھڑکنیں کائنات کی نبضوں میں سما گئی ہیں،
آخر کیوں ؟ ——
کیا اس لئے ؟ ——
کہ تیرے دل کی جنت ویران ہو گئی ——
تیرے خوابوں کی دنیا مٹا دی گئی، ——
تیری محبت کی بستی ڈھائی جا چکی ہے، ——
یا
کیا تیری مسرتیں چنگاریوں میں تبدیل ہو گئی ہیں،
تیرے نوخیز ارمانوں کو دنیا نے سمیٹ لیا ہے
میرے دوست غم نہ کر، پریت کی ریت یہی ہے۔
—— ہر شے فانی ہے ——
تو اور تیری محبت ——
تیری والہانہ تمنائیں سب نقش بر آب ہیں
محبت کر اور جینا سیکھ لے، قسمت کی ٹھوکروں پر اپنے قیمتی آنسو نہ بہا، محبت کا عطیہ تجھے ہر شے سے بے نیاز کر دے گا۔

تصویر

(از جناب دیو کی نندن ناصح)

بچے نے کہا "میں معصومیت کی تصویر ہوں"
عورت نے کہا "میں حُسن کی تصویر ہوں"
موت نے کہا "میں زندگی کی تصویر ہوں"
محبت نے کہا :-
"میں خدا کی تصویر ہوں"

عالمِ نسواں

آل انڈیا ومنز کانفرنس کی ترقی

(مترجمہ :- بھگوت سروپ گوئل)

گذشتہ سے پیوستہ

۱۹۲۵ء میں عورتوں کی بین الاقوامی کونسل کی ایک شاخ ہندوستان کی عورتوں کی نیشنل کونسل کھولی گئی جو کہ اس سے وابستہ ہے اس کا مدعا بھی عورتوں کو ترقی دینا ہے۔ اس کی اب پانچ کونسلیں دہلی بمبئی بہار، سی پی اور بنگال میں ہیں، یہ ایک ماہواری سالہ شائع کرتی ہے، جو کہ ہندوستان اور ولایت کے ممالک کی عورتوں کی خبریں دیتا ہے، اس کے ممبروں کی زیادہ تعداد انگریزی جاننے والی عورتوں اور امیر اور اعلیٰ طبقہ کی عورتوں پر مشتمل ہے، اگرچہ یہ کونسل اپنے دائرہ میں نہایت تیز نظر ہے اور عورتوں کے مفاد کا خیال رکھتی ہے تاہم یہ ہندوستانی عورتوں کے خیالات پر اس قدر متاثر نہیں ہو سکی جتنی کہ کانفرنس۔

آل انڈیا ومنز کانفرنس کا آغاز اکتوبر ۱۹۲۶ء میں ہوا اور اس کا پہلا جلسہ ۲۷ء میں تعلیمی اصلاح کی کانفرنس کے طور پر ہوا، جلدی ہی اس کے دائرے کو وسیع کرنے کا پُر زور مطالبہ ہوا۔ اور اب اس کے مقاصد اس قدر وسیع ہو گئے ہیں کہ ان میں تعلیمی اور سماجی ترقی، قومی اتحاد کی ترقی اور بین الاقوامی امن اور اصلاح کی تمام سرگرمیاں شامل ہیں اس نے ومنز انڈین ایسوسی ایشن اور عورتوں کی نیشنل کونسل کے شانہ بہ شانہ رائے دینے کی عمر کی میعاد زیادہ کرنے، عوام کو ازدواج صغر سنی سے بچنے کی جانب راغب کرنے، عورتوں کے حقوق زیادہ کرنے اور ہندو سماجی قوانین و آئین کو ترتیب دینے میں حصہ لیا ہے۔ نئی دہلی لیڈی اروِن کالج جو کہ اسی کی کوششوں کا نتیجہ تھا گھریلو سائنس کی تربیت دیتا ہے، اور اسی مقصد کے لئے تربیت دینے والوں کی تربیت کرتا ہے۔ ڈپلومے دینے کے علاوہ اس نے اس چیز کی حد درجہ سعی کی ہے کہ عورتیں نیز مرد بھی اس بات کا احساس کریں کہ گھریلو انتظامات کی تربیت کے لئے عورتوں کے لئے سائنٹفک تعلیم نہایت فائدہ مند اور ضروری ہے، اسی کی زیر نگرانی ایک "آل انڈیا حفاظت بچگان فنڈ ایسوسی ایشن" بھی ہے جس کا مقصد محتاج بچوں کے لئے گھر بنانا ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی ضرورت جنگ اور قحط کے باعث لاحق ہے، اس کے ممبران کی تعداد ہندوستان کی باقی کسی بھی عورتوں کی آرگنائزیشن کے ممبران کی تعداد سے زیادہ ہے اس کو تمام جماعتوں اور مختلف اقوام و فرقوں کی زیادہ نمائندگی حاصل ہے، اس کی شاخوں کی تعداد تقریباً ایک سو بیس ہے۔ ص ص جو کہ تمام صوبجات اور کئی ریاستوں میں موجود ہیں۔

یہ کانفرنس سیاسی معاملات اور مسئلہ جات میں کسی کی بھی حمایت نہیں کرتی لیکن اس کا نقطۂ نظر وطن کے ساتھ ہمدردی اور حب الوطنی ضرور ہے جس کی وجہ سے اسے اور ضروری واقعات اور معاملات تصوّر کئے جاتے ہیں اور اس کے اجلاس کی کارروائی سے سرکاری اور غیر سرکاری دونوں حلقوں میں خیالات کی لہر سرایت کر جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کا سرکس

(از جناب سلطان احمد صاحب کلکتوی علی گڈھ)

اکثر بچوں نے سرکس دیکھا ہوگا۔ لیکن اگر آپ نے نہیں دیکھا۔ اور آپ کے پاس اچھے اچھے ڈاک کے ٹکٹ ہیں تو شہر میں سرکس کی آمد کا انتظار نہ کیجئے۔ کیونکہ آپ کا البم خود ایک سرکس ہے۔ تقریباً تمام جانور پرندے کیڑے مکوڑے یہاں تک کہ مچھلیاں تک ٹکٹوں پر بنی ہوتی ہیں۔

اگر ان تمام ٹکٹوں کے حالات لکھے جائیں۔ تو اچھی خاصی ایک کتاب تیار ہو جائے۔ ہم ان خاص اور دلچسپ جانوروں کے بارے میں جو مختلف ممالک کے ٹکٹوں پر چھپے ہوتے ہیں مختصر طور پر بیان کریں گے۔

ڈاک کے ٹکٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو ایشیائی جو عموماً سرمور اور بستی آبنائے Straits Settlement کے ٹکٹوں پر دیکھا جاتا ہے اور ایک لائبیریا کے ٹکٹوں پر افریقہ کے ہاتھی کی تصویر بنی ہوتی ہے۔ جو قد میں ایشیائی ہاتھی سے بڑا ہوتا ہے۔ آخر الذکر ملک تو ہمیشہ سے جانوروں کی تصویروں کے ٹکٹ شائع کرنے کا شائق ہے۔ اسی ملک کے ٹکٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائی گھوڑا بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی تصویر ۱۹۰۶ء کے ۵ سنٹ کے ٹکٹ پر پائی جاتی ہے۔

نیاسالینڈ کے ٹکٹوں پر بھی جانوروں کی تصویریں اکثر پائی جاتی ہیں۔ ۱/۲ سنٹ کے شلث شکل کے ٹکٹ پر "زرافہ" کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ ایسے ٹانگانیکا کے ایک ٹکٹ پر "زرافہ" کا سر دکھایا ہے۔

بلجیم کانگو کے ۱۹۳۲ء کے ایک ٹکٹ پر زرافہ نسل کے ایک اور جانور کی تصویر ہے جسے "اوکاپ" (Okapi) کہتے ہیں یہ قد میں زرافہ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے سینگ بھی نہیں ہوتے اور گردن بھی اتنی لمبی نہیں ہوتی۔ جتنی زرافہ کی۔

شمالی بورنیو کے ۱۹۰۹ء کے ایک سنٹ کے ٹکٹ پر ایک عجیب جانور کی تصویر ہے جس کی چھوٹی سی سونڈ دیکھنے کے قابل ہے۔

لائبیریا کے ۱۹۱۸ء کے دو سنٹ کے ٹکٹ پر ایک جانور کی تصویر ہے جو بلّی سے چھوٹا ہوتا ہے مگر اس سے ملتا جلتا۔

فرانسیسی گائنا کے ۱۹۰۴ء کے ایک کم قیمت ٹکٹ پر چیونٹی کھانے والے جانور کی تصویر ہے۔

آسٹریلیا کے اکثر ٹکٹوں پر کالی بطخ کی تصویر ہوتی ہے۔ جو مغربی اسٹریلیا کا خاص نشان ہے۔ ص

چند پر "کنگرو" بھی بنا ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ سوائے آسٹریلیا کے اور کہیں نہیں پایا جاتا۔

آسٹریلیا کے ٹکٹوں میں بادشاہ جارج کی تصویر کے کناروں پر اور نیو ساؤتھ ویلز کے ۱۸۸۸ء کے ۸ پنس کے ٹکٹ پر ایمو کی تصویر بنی ہوئی ہے جو شتر مرغ سے ملتا جلتا ہے۔

۱۸۹۸ء کے ۶ پنس کے ٹکٹ پر ایک جانور کیوی نامی کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ وہ قد میں مرغی کے برابر ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی لمبی چونچ کی وجہ سے اپنا بوجھ نہیں سنبھال سکتا۔

نیوزی لینڈ کے ۳ سنٹ کے ٹکٹ پر ایک اور جانور دکھایا ہے۔ جسے کی کہتے ہیں کسان اسے پسند نہیں کرتے کیوں کہ وہ بھیڑوں کی پیٹھ پر سے اون اتار کر گوشت کھا جاتا ہے۔

لوردگوئے کے ٹکٹوں پر "میٹرو" کی تصویر ہوتی ہے۔ وہ جانوروں کی پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے مگر گوشت نہیں نوچتا۔

شمالی بورنیو کے ٹکٹوں پر اکثر جانوروں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ مثلاً کاکاتوا مگرمچھ وغیرہ۔ ص

لبنان کے ٹکٹوں پر بھی اکثر مگرمچھ کی تصویر ہوتی ہے۔ نیو فاؤنڈ لینڈ کی تمام دولت کا دار و مدار کاڈ مچھلی پر ہے جو عام طور پر وہاں کے ٹکٹوں پر بنی ہوتی ہے۔ لائبیریا کے ۱۹۱۹ء کے رجسٹری کے ایک ٹکٹ پر سانپ بنا ہے۔ چین کے ٹکٹوں پر اژدہا بنا ہوتا ہے۔

اگر ان تمام ٹکٹوں کی نمائش کی جائے جن پر جانوروں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ تو ہمارے خیال میں تسمانیہ کا نمبر اول ہوگا۔ کیوں کہ اس کے ٹکٹ پر ایک عجیب جانور کی تصویر ہے۔ جسے "پلاٹی پس" کہتے ہیں۔ پلاٹی پس کے پیر اور چونچ بطخ کے مانند اور اس کا رواں چھچھوندر کے بالوں جیسا ہوتا ہے۔ اس جانور میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ چوپایہ ہوتے ہوئے بھی انڈے دیتا ہے۔ خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہے۔

جاپان کے ۱۹۲۳ء کے زلزلے کے بعد وہاں کے ٹکٹوں پر ایک خاص قسم کی مکھی کی تصویر چھاپی گئی ہے۔ لبنان میں ایک سنٹ خاص ریشم کے کیڑوں کی بابت چلا ہے۔ جس میں ریشم کے کیڑوں کی مختلف شکلیں مختلف ٹکٹوں پر دکھائی گئی ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی قسم کے جانوروں کی تصویریں ٹکٹوں پر ہوتی ہیں۔ ٹکٹ جمع کرنے والے بچوں کو چاہیئے کہ وہ البم میں کچھ صفحات صرف ان جانوروں کے ٹکٹ لگانے کے لئے مقرر کر لیں۔ تاکہ ایک نظر میں پورے سرکس کی سیر ہو جائے۔

اگر تم کو یہ سلسلہ پسند ہے تو آئندہ اچھے اور دلچسپ جانوروں کے حالات بتائیں گے۔

پردۂ فلم

وصیت نامہ اور ہمراہی

نیو تھیٹرز میں "وصیت نامہ" کے علاوہ "ہمراہی" کی تیاریاں بھی شروع ہیں۔ بنگال کی فلم "ادیار پاتھے" کی ہندوستانی فلم کا نام "ہمراہی" رکھا گیا ہے اسے ڈائرکٹر بمل رائے فلما رہے ہیں۔

چندرگپت کے بعد شہنشاہ جہانگیر

پروڈیوسر ڈائرکٹر جینت دیسائی نے تاریخی فلم "چندرگپت" مکمل کر لی ہے اور نئی فلم شہنشاہ جہانگیر فلمانے کا اعلان کر دیا ہے۔ آپ مغلیہ دور کی ایک فلم "تان سین" اس سے پہلے فلما چکے ہیں۔ اور آپ کو مغلیہ آرٹ پر نمایاں عبور حاصل ہے۔ فلم چندرگپت آجکل ایڈیٹنگ روم میں ہے اور بہت جلد ریلیز کی جا رہی ہے۔

"فلم کی کہانی" فلم کی زبانی

آج کل ڈائرکٹر مدھو بوس نہایت ہی دلچسپ مختصر فلم کی تیاری میں مصروف ہیں یہ فلم جو انفریشن فلمز آف انڈیا کی طرف سے پیش ہونے والی ہے۔ ہندوستان کی فلمی صنعت کے متعلق ہوگی اس کی کاغذی تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔

روپ شوری کا تاریخی شاہ پارہ "شالی مار"

شوری پکچرز کا سٹوڈیو ان دنوں نہایت سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے روپ شوری کے تاریخی خواب "شالیمار" کی شوٹنگ زور شور سے ہو رہی ہے، پرمیلا، منورما، مجنوں، الناصر اور ظہور شاہ ان دنوں سیٹ پر اپنے کمالِ فن کے جوہر دکھا رہے ہیں، بیگم پارہ اور چندموہن کا کام ختم ہو چکا ہے پردۂ سیمیں کا مشہور ولین ہری شیو داسانی آصف جاہ کے بھیس میں جاہ جلال کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ کام کی موجودہ رفتار سے ظاہر ہوتا ہے کہ برق رفتار روپ چند ہی دنوں میں "ختم شد" کہدے گا۔ اور پنجاب انتہائی فخر کے ساتھ عہد حاضرہ کا بہترین کارنامہ فلمی دنیا کے سامنے رکھدے گا۔

"شالی مار" کے مکالمے ڈرامائسٹ آئی، ایس، جوہر ایم، اے۔ ایل ایل بی کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔

اقوال زریں

ایذارسانی ——— (مظالم)

ایذارسانی اس وجہ سے بُری نہیں کہ وہ بے رحمی ہے بلکہ چونکہ وہ بُری ہے اس وجہ سے بے رحمی ہے۔

(وہیٹلی) ———

تاریخ مظالم ایک تاریخ ہے فطرت کے خلاف کوششوں کی، اس سے کچھ غرض نہیں کہ مظالم کرنے والا ایک شخص تھا یا ایک جماعت۔

(امرسن) ———

مذہبی اور اعتقادی معاملات میں ہر قسم کا جبر و تشدد اور ظلم و ستم قطعیً ناجائز ہے۔

(ملٹن) ———

ہر زمانے میں اور ہر ملک میں مذہبی مظالم انہیں لوگوں سے عمل میں آئے جن میں مذہب کی زیادتی تھی نہ کہ اُن سے جن میں مذہب کی کمی تھی۔

(کولٹن) ———

جب کبھی تم کوئی ظلم دیکھو تو یقین جانو کہ حق مظلوم کی طرف ہے۔

(بشپ کیمبٹر) ———

شہیدوں کے خون سے مذہب سینچا گیا ہے

(اجیرم) ———

دنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ مردہ ولیوں کی قدر ہوتی ہے اور زندہ ولیوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔

(ان-ہو) ———

اس دنیا میں نیکیوں سے زیادہ ہم کو برائیوں میں انتخاب کی ضرورت ہوتی ہے۔

(کولٹن) ———

موج تبسم

جج:- تمہارے خلاف بیک وقت دو عورتوں سے شادی کرنے کا جو الزام لگایا گیا تھا اُس کا ثبوت نہ پاکر میں تمھیں گھر جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

ملزم:- مگر مجھے اب غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ بتا دیجئے کہ پہلی بیوی کے گھر جاؤں یا دوسری کے؟

———

تم نے اپنی کار ایک طرف نیلی اور دوسری طرف سُرخ کیوں رنگوائی ہے۔؟

تاکہ جب کبھی کوئی حادثہ کا مقدمہ چلے تو گواہ ایک دوسرے کی تردید خود ہی کریں۔

———

ماسٹر:- بیڑی پینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

شاگرد:- دیا سلائیاں زیادہ خرچ ہوجاتی ہیں۔

———

راہ گیر:- (لڑکے سے) یہ سڑک کہاں جاتی ہے؟

لڑکا:- یہ بے چاری کہیں بھی نہیں جاتی یہیں رہتی ہے۔

———

مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ملزم کے وکیل نے جو بحث کر رہا تھا جج کی توجہ مبذول کرانے کے واسطے کہا۔

دیکھئے حضور! جیوری کے ایک ممبر اس وقت خراٹے لے رہے ہیں۔

جج۔ اگر تم غلط بحث کرو تو اس میں اس بے چارے کا کیا قصور ہے؟

واشنگٹن۔ یکم مارچ۔ صدر روزویلٹ نے ۱۳ امریکی نیوز ایجنٹوں؟

دلچسپ معلومات

سمندر کی تہ میں خوشنما باغ

آبدوز کشتیوں کی ایجاد نے انسان کو سمندر کی تہ کی سیر کرنے کا اچھا موقع بہم پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں نے سمندر کی تہ کی سیر کی ہے اُن کا بیان ہے کہ سمندر کی تہ میں سمندری درختوں کے ایسے خوشنما باغ ہیں جن کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے یہ باغ کئی کئی میل کے اندر پھیلے ہوئے ہیں ان کے درخت نہایت خوشنما اور رنگین ہوتے ہیں اور جب ان پر روشنی پڑتی ہے تو یہ قوس و قزح منظر پیش کرتے ہیں۔

———

جنوبی سمندر کے جزیروں میں ایک درخت ہوتا ہے جس پھل آدمی کے سر کے مانند ہوتا ہے اس کا گودا نرم ہوتا ہے جیسے چاقو سے روٹی کی طرح کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں اور مرچ وغیرہ لگا کر بڑی لذیذ روٹی تیار ہوتی ہے۔ بعض لوگ اس روٹی کو اُبال کر بھی کھاتے ہیں۔ جنوبی امریکہ میں مکھن کا درخت ہوتا ہے اس میں اخروٹ کی طرح پھل ہوتا ہے کچھ دیر تک انہیں دھوپ میں سکھانے اور پانی میں اُبالنے سے چھلکا اُتر جاتا ہے اور بیج کا گودا مکھن کی طرح سفید اور لذیذ ہوتا ہے۔ اور اس میں بغیر نمک ڈالے کئی سال تک حفاظت سے رکھ سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج شام کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں سالانہ بجٹ پیش ہوگا۔ یہ موجودہ ممبر مالیات کا آخری بجٹ ہے

افسانہ

نرک کا کیڑا

از جناب رام سروپ بھٹناگر چندوسی

سوشیلا کو شروع ہی سے تعلیم سے دلچسپی رہی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے معقول انتظام نہ ہونے پر بھی ابتدائی تعلیم کو لڑکوں کے اسکول میں حاصل کیا۔ وہ اور لڑکیوں کی طرح اس معاملہ میں والدین کی ہدایت کی محتاج نہ تھی، بلکہ روزانہ باقاعدہ اسکول جانا اور وہاں پر تعلیم حاصل کرنا۔ اسکول سے آکر ضروری کام کرنا اس کا روزانہ کا معمول تھا۔ جب اس میں کچھ سوچنے سمجھنے اور دنیا کو عمیق نگاہ سے دیکھنے کا مادہ پیدا ہوا تو اس کو یہ احساس ہوا کہ لڑکا اور لڑکی میں جو زمین و آسمان کا تفاوت خیال کیا جاتا ہے وہ بالکل بیکار اور اگر دیکھا جائے تو ہندو سوسائٹی کا بہت بڑا ظلم ہے۔ وہ کتابوں میں پڑھ چکی تھی کہ راجپوت راجا اپنی لڑکیوں کو بروقت پیدائش قتل کر دیتے تھے۔ یا زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اس نے اس وقت سیتاجی، ساوتری۔ دروپدی۔ میراں بیگم۔ رضیہ بیگم۔ چاند سلطانہ وغیرہ وغیرہ کی سوانح عمریاں خاص طور پر پڑھی تھیں۔ اس مطالعہ نے اس کے دل میں وہ عنصر پیدا کر دیے تھے۔ جن کو ہم آزادی کی حد میں داخل کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ ان تمام قصص سے اس منزل پر ضرور پہونچ چکی تھی کہ جو کام مرد کر سکتے ہیں اس کو عورتیں بھی انجام دے سکتی ہیں۔ شکنتلا نے اپنے بیٹے بھرت کو خود ہی تعلیم دی تھی۔ سیتاجی نے اپنے بیٹوں کی تربیت خود ہی کی تھی وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال تعلیم حاصل کرنے کے بعد سوشیلا نے جو نتیجہ اخذ کیا کیا تھا وہ مردوں کی ہمسری تھی اور خود کو ان کے برابر خیال کرتا تھا۔

سوشیلا ایک اسٹیشن ماسٹر کی اکلوتی لڑکی تھی اس کے والد ایک پرانے خیال کے بزرگوار تھے۔ غالبا ریلوے سروس کے قواعد و ضوابط بھی صحیح طور پر منضبط نہیں ہوئے تھے اس وقت سے ان کی سروس اس محکمہ میں ہوگئی تھی۔ وہ زیادہ لکھے پڑھے تو نہ تھے لیکن حکام کی اطاعت اور فرماں برداری ان کے ایمان کا جزو تھا۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ وہ روز بروز ترقی کرتے ہوئے ایک اچھے اسٹیشن پر اسٹیشن ماسٹر ہوگئے تھے۔ اب ان کے ریٹائر ہونے کا زمانہ قریب تھا۔ سوشیلا نے جوانی کے کوچہ میں قدم رکھا تھا۔ اس کی حرکات و سکنات سے، نیز چہرے اور بدن سے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے دامن کو جلد از جلد کسی کے دامن سے منسلک کر دیا جائے۔ بابو صاحب بھی اس جانب سے غافل نہ تھے وہ خود اس ٹوہ میں تھے کہ جلد از جلد کسی مناسب لڑکے سے اس کی شادی کر دی جائے تاکہ ملازمت کے ساتھ ساتھ اس بار سے بھی سبکدوش ہوجائیں۔ چنانچہ اس وقت ان کے گھر میں فرصت کے اوقات میں مختلف موضوع کے سلسلہ میں سوشیلا کے بیاہ کا چرچا ہوتا تھا جس سے سوشیلا کے بھی کان آشنا ہوتے تھے۔

وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ بڈھے بڑھیا اس معاملہ میں زیادہ حصہ لیں۔ میری شادی ہو تو میری حسب منشا ہو اور اس کی نسبت مجھ کو پورا اطمینان ہوجائے۔ کہ بعد شادی میرے ساتھ مساوات کا سلوک رکھا جائے گا اور کوئی عمل ایسا درپیش نہ ہوگا جس سے میرے جذبات کو ٹھیس لگے۔

چنانچہ ایک دن جب اس سے سُنا نہ گیا تو اس نے والدین کے روبرو نہایت بیباکی سے کہا کہ پتاجی اور ماتاجی آپ سے دریافت ہے کہ آپ اس سلسلے میں زیادہ متفکر کیوں ہیں۔ میں فی الحال کنوئیں میں گرنے کو یا دہکتی آگ میں کودنے کو تیار نہیں ہوں۔ بلکہ مجھ کو اس سلسلے میں آپ آزاد کر دیں تو بے حد مناسب ہوگا۔ میں کوئی ایسا کام نہ کروں گی جس سے بزرگوں کے نام پر دھبّہ لگے، لیکن ساتھ ہی ساتھ بلا غور و خوض کئے ہوئے اس کوچہ میں ہرگز ہرگز قدم رکھنے کو تیار نہ ہوں گی۔ حالانکہ سوشیلا کی یہ بے باکانہ گفتگو نہایت نامعقول تھی۔ مگر اکلوتی بیٹی کے لاڈ پیار سے والدین سب کچھ سننے کو تیار ہوگئے۔

سوشیلا نے ہندی اور سنسکرت میں تو کافی قابلیت حاصل کی تھی۔ مگر وہ علم انگریزی سے بالکل بیگانہ تھی۔ وہ ریل پر روزانہ ہزاروں آدمیوں کو آدمیوں کی دیکھتی تھی اس کے علاوہ زندگی کے رہن سہن سے اور دوسری باتوں سے اس نے یہ کافی طور پر سمجھ لیا تھا کہ مغربی تمدن ہندوستان میں دمبدم ترقی کر رہا ہے اور اس تمدن کے مطابق عمل کرنے کے واسطے انگریزی پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس نے ایک نو وارد بابو صاحب سے جو حال ہی میں اس کے پتا کے ماتحتی میں آئے ہوئے تھے انگریزی پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ بابو صاحب رات کو ڈیوٹی کرتے تھے۔ دن میں آرام۔ اس خالی وقت میں ہی سوشیلا کو پڑھا دیا کرتے تھے۔ ابھی ان کی سروس زیادہ سے زیادہ دو سال کی تھی انگریزی میں صرف انٹرمیڈیٹ تک ان کی تعلیم تھی۔ مگر مغربی تہذیب میں ماہر ہونے کے خیال سے ان کی قابلیت کا اندازہ ایم۔ اے، بی۔ اے سے کم نہ ہوتا تھا۔

چنانچہ ان کی تعلیم سے سوشیلا کو محض زبان انگریزی ہی حاصل نہ ہوئی بلکہ انگریزی رہن سہن کا شوق بھی پیدا ہوا۔ والدین نے اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ شادی بیاہ کے جذبات جو کسی حد تک آزادی کے دائرہ میں تھے۔ اب بالکل آزادی کی منزل میں داخل ہوگئے اور گھر میں جب کبھی اس کا تذکرہ ہوتا اس وقت سوشیلا کا یہی جواب ہوتا کہ آپ صاحبان کو اس میں قطعی دخل نہیں۔ شادی میری ہوگی اور یہ میری خوشی پر منحصر ہے۔ والدین کے منہ پر مہر خاموشی لگ جاتی۔ ماتا اور لاڈ پیار و بان بجڑ لیتے اکلوتی کا خیال ہاتھ کو جنبش نہ ہونے دیتا اور محبت کے جذبے پیروں میں حرکت تک نہ ہوتی سنتے اور خاموش ہوجاتے۔

ہمارے بابو صاحب جو سوشیلا کے انگلش ٹیچر تھے وہ محض گھر ہی سے آزاد نہ تھے بلکہ زندگی کے تمام امور سے حتی کہ مذہبی خیال سے بھی آزاد تھے۔ گو وہ برہمن تھے مگر ریلوے کی نوکری نے اور مغربی تعلیم نے ان کے خیال سے تمام پابندیاں ختم کر دی تھیں۔ انھوں نے ایسی طبیعت پائی تھی کہ جیسا انسان دیکھا خود ویسے ہی بن گئے۔ برہمن آئے فوراً گیتا رامائن اور ہندو مذہب کی پختگی پر ہزاروں مسائل بیان کر دیئے۔ مسلمان صاحب آئے۔ اسی وقت حمد، روزہ، نماز کے ایسے ایسے بیان کیا کرتے کہ بڑے بڑے مولوی صاحب ان کی لیاقت قائل ہوتے —— انگریزی وفادار دیکھا تو حکومت برطانیہ کی توصیف میں وہ اُمور بیان کئے کہ تمام تاریخ دہرا ڈالی۔ لیکن کوئی اس کے خلاف منچلا نظر آیا تو شاہی حکومت کی مدح میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ بہرحال وہ خود کسی اُصول کے پابند نہ تھے بلکہ ان کا معیار زندگی صرف دوستوں کے طریق زندگی پر منحصر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اُنھوں نے ہر ایک طبقہ میں کافی عزت خواہ وہ مستقل تھی یا عارضی حاصل کر لی تھی۔

سوشیلا کی معلمی میں اُنھوں نے اسی حربہ سے کام لیا۔ اور جب یہ دیکھا کہ یہ لڑکی گھر سے آزاد اور مغربی تہذیب کی پرستار ہو چکی ہے تو انھوں نے حسب موقعہ اس جذبہ کو اُبھارا۔

ماسٹر صاحب کے دوستوں میں ایک نوعمر گارڈ صاحب بھی تھے جو فرصت کے وقت میں انھیں کے کوارٹر میں آرام کرتے تھے۔ سوشیلا سے بھی ان کی آنکھیں دوچار ہوگئی تھیں۔ اول تو اُس نے ان کو کن انکھیوں سے دیکھا لیکن آخر میں اپنی طبیعت میں قابو نہ پا کر وہی سوشیلا جو کسی وقت لڑکوں کی ہمسری کا خیال کرتی تھی اور شادی کے معاملے میں قطعی آزاد ہو چکی تھی۔ اس کے والدین کو تاب نہ تھی کہ اس کے روبرو اس کی خانہ آبادی کا تذکرہ کر سکیں۔ گارڈ صاحب کے قدموں پر لوٹنے لگی۔

گارڈ صاحب ویسے تو ماسٹر صاحب کے ہمخیال

ہندوستانی فوج کے ★ ۲،۵۳۲ ★ سُورما

V

اس جنگ میں، دسمبر ۱۹۴۴ء کے ختم تک، ہندوستانی فوج کے جن افسروں اور جوانوں کو غیر معمولی بہادری اور فرض شناسی پر تمغے عطا کئے گئے اُن کی تعداد ۲،۵۳۲ تک پہنچتی ہے۔ کئی ہزار جوانوں اور افسروں کا ذکر میدانِ جنگ کے سرکاری مراسلات میں کیا گیا اور اُنہیں بہادری کی سندیں دی گئیں۔ جنگ کے تمام محاذوں پر، ہندوستانی فوجوں کی شجاعت اِتحادی قوموں کے لئے باعث فخر اور دشمنوں کے لئے باعث مصیبت رہی۔ اِن بہادر سپاہیوں نے تمام دنیا میں ہندوستان کا نام روشن اور رُتبہ بلند کر دیا ہے۔

★ اِس جنگ میں "وکٹوریا کراس" پانے والوں کی تعداد کے لحاظ سے (جو حکومتِ برطانیہ میں بہادری کا سب سے بڑا انعام ہے) ہندوستان دوسرے نمبر پر رہا۔ تفصیل یہ ہے۔ برطانیہ ۷۵، ہندوستان ۱۸، آسٹریلیا ۱۱، نیوزی لینڈ، کینیڈا ۳، جنوبی افریقہ ۱، فیجی ۱۔ اس کے علاوہ جو تمغے دیئے گئے اُن میں ۴۲ "ڈسٹنگوشڈ سروس آرڈر"، ۲۹۱ "انڈین آرڈر آف میرٹ"، ۵۰۰ "ملٹری کراس"، ۹۵۴ "انڈین ڈسٹنگوشڈ سروس میڈل" اور ۵۴۰ "ملٹری میڈل" شامل ہیں۔

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

AAA 50

تھے ۔ لیکن سوشیلا کا ماسٹر صاحب سے تعلیم حاصل کرنا اور گھنٹوں ان کے کوارٹر میں تنہا رہنا نیز اسی قسم کے دیگر افعال نے ان کو اس کے متعلق مشکوک کر دیا تھا۔ چنانچہ جس وقت شادی کرنے کا سوال درپیش ہوتا تو گارڈ صاحب اس کو کسی نہ کسی طرح رد کر دیتے۔ ہاں محبت کے جذبات اور اسی قسم کے دوسرے خیالات روز افزوں ترقی کرنے لگے۔ لیکن یہ سب عارضی تھے۔ چنانچہ جب ایک دن سوشیلا سے نہ رہا گیا تو اس نے برجستہ الفاظ میں گارڈ صاحب سے کہا۔

بابو صاحب دل ایک ہے۔ اس میں دو اشخاص سے محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ میں ہرگز ہرگز ماسٹر صاحب کی محبت میں اسیر نہیں ہوں۔ میں نے اُن سے تعلیم پائی ہے۔ اس لحاظ سے میں ان کا احترام کرتی ہوں۔ لیکن حقیقت میں ان کے افعال سے بے حد متنفر ہوں اگر ان کے اوصاف اور کردار سے عمیق نظر سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ شخص کسی قانون کا پابند نہیں بلکہ نرک کا کیڑا ہے جس طرح شیشہ کے ہرے گلاس کا پانی ہرا اور سرخ کا سرخ اور زرد کا زرد نیلے کا نیلا نظر آتا ہے بایں ہمہ اس کی طبیعت ہے۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ماسٹر صاحب نے دروازے پر دستک دی۔ بہت ممکن ہے کہ انہوں نے اور کچھ باتیں ان کے متعلق ہوئی تھیں سنی ہوں یا نہ سنی ہوں لیکن اس جدید خطاب سے ان کے کان ضرور آشنا ہو گئے۔ چنانچہ یہ سلسلہ گفتگو ان کی مخالفت میں تھا لہذا ان کی آمد سے فوراً ختم ہو گیا۔

سوشیلا نستے کر کے واپس ہوئی اور ہر دو دوستوں کا وہ خلوص بھی ختم ہو گیا۔ جو آج سے دو ایک یوم پیشتر تھا۔

سوشیلا کی شادی گارڈ صاحب سے ہو گئی اس کی شادی میں ہر قسم کی مصنوعات کو داخل کیا گیا جب اس کی رخصت ہونے لگی تو حب الوطنی کا جذبہ سے یا والدین کی دائمی جدائی سے بارے کے خیال سے، یا ایک جدید اور پُر خطر کوچہ میں قدم رکھنے کے خوف سے اس کو دو چار آنسو بہانے پڑے۔ ظاہرا طور پر رونا ہی پڑا۔ اس کو نہایت اہتمام سے سیکنڈ کلاس میں بٹھایا گیا۔

اسٹیشن کے بابو تمام رخصت کے وقت موجود تھے اور براتیوں سے مصافحہ کر کر کے اپنی کسر نفسی کا اظہار مبالغہ سے کر رہے تھے کہ انجن نے سیٹی دی گارڈ نے ہری جھنڈی کے ساتھ وسل بھی دی کہ ماسٹر صاحب نے سوشیلا کے ڈبہ کے پاس جا کر کہا:۔

"بی بی سوشیلا نستے میری خطا معاف کرنا۔ گو میں نرک کا کیڑا ہوں لیکن تمہاری یاد کو فراموش نہیں کر سکتا۔"

سوشیلا کے آنکھوں سے اب تک جو آنسو نکل رہے تھے وہ بناوٹی تھے۔ لیکن اب سلسلہ جاری ہو گیا جس پر وہ قابو نہ پا سکی گلے سے آواز نہ نکل سکی اس کے دل نے اس کے فوراً طمانچہ مارا کہ کم بخت یہ شخص خواہ کیسے ہی عادات اور اخلاق کا تھا لیکن تجھ کو تو ایک نئی دنیا سے روشناس کرانے میں اور تیری بستی بسانے میں اس نرک کے کیڑے وہ کام کر دکھایا جو تیرے والدین سے نہ ہو سکا۔

سوشیلا نے اپنی غلطی سے متنبہ ہو کر معافی مانگنے کے واسطے جیسے ہی گردن اٹھائی ویسے ہی گاڑی پلیٹ فارم سے نکل چکی تھی۔ اس وقت بجائے اس کے ماسٹر صاحب نظر آئیں۔ بہت غور کرنے سے رومال ہلتے نظر آئے جن کو دیکھنے میں انجن کا زہریلا اور کالا دھواں لگا ہے بگا ہے حائل ہو جاتا تھا۔

واشنگٹن ۲۷؍ فروری پیٹرول کے ایڈمنسٹریٹر نے کہا کہ تیل تیار کرنے کے پانچ اور نئے کارخانے تیار کئے گئے ہیں۔

انتخاب مشاعرہ نعتیہ
(بقیہ صفحہ اوّل)

اے جوش جنوں منزل تکمیل مبارک
صحرائے مدینہ میں ہے دیوانہ نبی کا

جناب مبارک ناروی

اللہ رے مستئ توحید کی عظمت
سب کہتے ہیں وہ آتا ہے دیوانہ نبی کا
گر چاہتے ہو دولت کونین مبارک
لوگوں کو سُناتے رہو افسانہ نبی کا

جناب ڈاکٹر غلام عالم اثر کانپوری

اے اہل محبت وہ ہے دیوانہ نبی کا
جو سنکے تڑپنے لگے افسانہ نبی کا
محشر میں شفاعت کی اثر دھوم مچی ہے
جاری ہے عجب فیض کریمانہ نبی کا

مصالحتی سب کمیٹی

نئی دہلی ۲۷؍ فروری۔ کل بھی مصالحتی کمیٹی کی جنرل سب کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ سروز یرحسن بھی اس میں شریک ہوئے۔ کمیٹی بہت کچھ کام کر چکی ہے۔ آج سب کمیٹیوں کا اجلاس دوسری سب کمیٹیوں کے ساتھ ہوا۔ جس میں بنیادی حقوق کے مسئلوں کے اوپر غور کیا گیا۔

دیول دیسائی سمجھوتہ

الہ آباد۔ ۲۸؍ فروری۔ ہمعصر "لیڈر" کے خاص نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی سے یہ کہا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر میں حکومت سے خود کوئی پیش کش نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر ان کا (بھولا بھائی) کا یہ خیال ہے کہ لارڈ ویول کے ساتھ ان کا کوئی معاہدہ ملک کے لئے مفید ہو سکتا ہے تو میں ورکنگ کمیٹی کو یہ ترغیب دے سکتا ہوں کہ وہ انہیں (بھولا بھائی) کو عارضی حکومت بنانے کا موقعہ دے۔

سونے کی قیمت بڑھانے کی تجویز

واشنگٹن۔ ۲۶؍ فروری۔ کیلفورنیا کے نمایندے مسٹر رنجیل نے امریکی پارلیمنٹ میں یہ بل پیش کیا کہ سو[نے کی] قیمت بڑھا کر ۵۶ ڈالر فی اونس کر دی جائے۔
حکومت امریکہ کی طرف سے اس بل کی اس بنا[ء پر مخالفت] کی گئی کہ اس اضافہ سے ان ملکوں کے سرمایہ میں ا[ضافہ] ہو جائے گا جنھوں نے امریکہ میں سونا جمع کرا رکھا [ہے] اس سے کرنسی نوٹوں کی تعداد بڑھ جائے گی جو حکو[مت] امریکہ کو مہنگا پڑے گا۔

والیسرائے ہند اور سر سپرو

نئی دہلی ۲۷؍ فروری۔ کل سر تیج بہادر سپرو نے والیسرائے ہند کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس موقعہ پر ان دونوں [کے] علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا معلوم ہوا ہے کہ اس موقعہ پر [صلح] کمیٹی کے بارے میں بات چیت ہوئی کہ آئینی مسئلہ [حل] کرنے کے لئے اس کا میلان کیا ہے۔

سمندروں کے نشان راہ!

برطانوی ایڈمیرلٹی کے چار ہزار بحری نقشے

(پال دیگنو کے قلم سے)

پچھلے تین سال سے بحرہ روم - بحر اقیانوس اور بحر الکاہل میں بڑے پیمانہ پر کارروائیاں اس جنگ کی نمایاں خصوصیت بن رہی ہیں - جزیروں اور کئی ملکوں نیز براعظموں کے ساحلوں پر فوجیں اتاری گئی ہیں اور اس کے ساتھ ہی محوری طاقتوں کے بیڑوں کو سمندروں سے بھگا دیا گیا ہے اور اُن کے بندرگاہوں کو باقاعدگی سے برباد کیا جا رہا ہے۔

یہ تمام کارروائیاں برطانوی ایڈمیرلٹی کے بحری نقشے تیار کرنے والے محکمہ کی محنت سے تیار کیے ہوئے نقشوں کے بغیر ممکن نہیں تھیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کافی احساس نہیں کیا جاتا۔

اس حقیقت کو ذہن نشیں کرنے کا شائبہ یہ خاص موقع ہے کیونکہ اس سال یعنی ۱۹۴۵ء میں - اس محکمہ کی بنیاد پڑے ۱۵۰ سال ہو جاتے ہیں جس وقت یہ محکمہ قائم ہوا تھا۔ اس وقت اس کا عملہ تین آدمیوں پر مشتمل تھا - یعنی الگزینڈر ڈالرمپل بحری نقشہ ساز یا نقشہ نویس اور اس کے ساتھ ایک معاون اور ایک ڈرافٹسمین تھے ۱۹۴۵ء میں اس محکمہ میں ایک ہزار سے زیادہ آدمی کام کر رہے ہیں۔

سب سے پہلا بڑا بحری نقشہ ساز سر فرانسیسی بیوفورٹ تھا جس کی قیادت میں برطانوی نقشہ سازی نے بہت بڑی ترقی کی جس وقت اس نے عہدہ سنبھالا دنیا کے کسی حصہ کا کوئی قابل اعتبار نقشہ موجود نہیں تھا۔ حتیٰ کہ برطانیہ عظمیٰ کے ساحلوں کی پیمائش بھی محض جزوی طور پر ہوئی تھی فرانسیسی نے پیمائش کرنے والوں کا ایک قابل عملہ جمع کرنے سے اپنا کام شروع کیا۔ اس وقت تک بحری پیمائش بہت بڑی حد تک نظرانداز تھی۔

ان پیمائش کرنے والوں کے لیے نہ صرف یہ ضروری تھا کہ وسیع علم رکھتے ہوں بلکہ بہت زیادہ جرأت اور دلیری کی بھی ضرورت تھی تاکہ خطرناک سمندروں آندھیوں اور بحری ڈاکوؤں کے خطروں کا مقابلہ کر سکیں۔ نقشہ نگاروں کے گروہوں کو دنیا کے ہر حصہ میں بھیجا گیا تھا - جنوبی امریکہ شمالی امریکہ اور میکسیکو کے مغربی ساحل افریقہ کا مغربی ساحل آسٹریلیا اور نیوگنی کا شمالی ساحل - جزائر فاکلینڈ نیوزی لینڈ، چین - جزائر شرق الہند یونانی جزائر شمالی اور آئرستانی سمندر اور برطانوی ساحل۔

بحری نقشے تیار کرنے والے محکمہ کی شہرت تیزی سے ساری دنیا میں پھیل گئی۔ برطانوی نقشوں کی مانگ دوسرے نقشوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہونے لگی۔ موجودہ جنگ چھڑتے وقت ناروے سویڈن اور روس کے بیڑے اور جہاز راں کمپنیاں برطانوی نقشے استعمال کر رہی تھیں اور ۸۰۰ سے زیادہ برطانوی نقشے امریکن ایڈمیرلٹی کے قبضہ میں تھے۔ یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ جرمنی اٹلی اور جاپان نے اپنے حملوں کے منصوبے برطانوی نقشوں کو دیکھ کر تیار کیے تھے - اس دوران میں کئی ملکوں نے خود اپنے بحری نقشے تیار کرنے والے محکمہ قائم کر لیے جو زیادہ تر برطانوی ایڈمیرلٹی کے نمونہ پر ہیں۔

بہت لمبے عرصہ تک لندن کا محکمہ مقبوضات کے سمندروں کے نقشے تیار کرنے کا ذمہ دار تھا لیکن پچھلے چالیس سال سے کناڈا اپنے نقشے آپ تیار کر رہا ہے اور ۱۹۲۵ء میں آسٹریلیا نے بھی اپنے سمندروں کے باقاعدہ نقشے تیار کرنا شروع کر دیئے۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے لیے پیمائش کرنے کی ذمہ دار اب بھی ایڈمیرلٹی ہے دوسری طرف ہندوستان کے بیڑے نے ہندوستانی بری سمندروں اور خلیج فارس کی وسیع پیمائش کی ہے برطانوی ایڈمیرلٹی کے بحری نقشے تیار کرنے والے محکمہ کے پاس دنیا کے تمام سمندروں اور ساحلوں کے ۴۰۰۰ سے اوپر نقشے موجود ہیں ان ساحلوں اور سمندروں میں تیزی سے جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اُن کے مطابق ان نقشوں میں متواتر اصلاح کی جاتی ہے۔ مثلاً برباد دیوں کے مقام اور سرنگوں کے میدانوں کی تبدیلیاں فوراً نقشوں میں درج کی جاتی ہیں - ایڈمیرلٹی کے نقشوں کو استعمال کرنے والے تمام حکام کو اس قسم کی تبدیلیوں سے فوراً مطلع کر دیا جاتا ہے - ایڈمیرلٹی سال بھر میں اس قسم کی ۱۳۰۰۰ اطلاعات جاری کرتی ہے۔

جنگ سے پہلے ہر سال نقشوں کی دس لاکھ سے زیادہ کاپیاں چھاپی جاتی تھیں - اب یہ تعداد پچاس لاکھ سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ کاپیاں ایک بہت بڑی فیکٹری میں چھاپی جاتی ہیں جو برطانیہ میں کسی جگہ مخفی ہے۔ جہاں انتہائی رازداری سے کام لینے کی ضرورت ہے وہاں ہوائی حملوں سے موثر حفاظت بھی ضروری ہے۔

جو جہاز کو خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا بحری نقشے تقسیم کرنے والے شعبہ سے اپنے نقشے ملتے ہیں صرف ایک بڑے جنگی جہاز کو ۱۵۰۰ اور ۲۰۰۰ کے درمیان نقشوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کا تصور کیا جا سکتا ہے کہ نارمنڈی پر فوجیں اتارنے کے لیے کتنے نقشے تیار کیے گئے ہوں گے۔ آبدوزوں کو خاص ۴ قسم کے نقشے دیئے جاتے ہیں جن میں پانی کی گہرائی اور درجہ حرارت بھی درج ہوتا ہے۔ اس طرح ہر لائف بوٹ میں خاص نقشے ہوتے ہیں۔ یہ نقشے چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں - اور اُن کو بن روک کاغذ پر جمایا جاتا ہے اور چکنے ریشمی کپڑے میں لپیٹا جاتا ہے

باجلاس جناب رائے صاحب ٹھاکر رام نگینہ سنگھ صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ڈیرہ پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱/۴ دفعہ ۱۱۳ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیرا پور مقام کانپور ضلع کانپور

چھوٹے ولد بلدیو قوم ڈھی ساکن تبرہ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام شیو پرشاد ولد جابر سنگھ قوم برہمن ساکن بضبرلید بوجاپر گنہ بھرتھنا ضلع اٹاوہ حال مقام محلہ جنہار دروازہ فیروزآباد مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۱۳ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

نوٹس بنسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصف صاحب بہادر شہر کانپور مقام کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۵۱ بابت ۱۹۳۴ء

متفرقہ نمبر —— بابت ۱۹۴۴ء

میونسپل بورڈ کانپور ڈگریدار سائل

بنام روشن لال وغیرہ فریق ثانیان۔

بنام پریم ناتھ و گنگا سرن و رام سرن لال پسران روشن لال و جگموہن لال و جگجیون لال پسران شنکر سہائے اقوام کایستھ ساکنان محلہ سیسہ مئو پوراناشہر کانپور مدعاعلیہ

چونکہ میونسپل بورڈ کانپور نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ لوگ روشن لال متوفی کے وارث ہیں - لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ فروری ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم بندیشوری پرشاد منصرم عدالت منصفی شہر کانپور۔ (مہر عدالت)

یونان کو ریپبلک بنانے کا مطالبہ

ایتھنز ۱۴ فروری لبرل پارٹی کامسو پارٹی کسان ڈیموکریٹک پارٹی اور نئی ڈیموکریٹک سوشلسٹ پارٹی نے یونان کو ریپبلک بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

جاپانی کیبنٹ میں تبدیلیاں

نیویارک ۱۴ فروری جاپانی ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپان کے وزیر خزانہ اشی واٹا کی جگہ یوکی ٹوشا صدر بنک آف جاپان کو وزیر خزانہ بنایا گیا ہے اشی واٹا کو اسٹیٹ منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔

خاکسار اسیروں کا معاملہ!!

لاہور ۲۰ فروری پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب گورنمنٹ کی طرف سے بتایا گیا کہ پنجاب کے پندرہ خاکسار اسیر قید ہیں ان میں دس لمبی میعاد کی سزا بھگت رہے ہیں۔ گورنمنٹ یہ بتانے کے لیے تیار نہیں کہ انہیں کب رہا کیا جائے گا۔

پشاور ۲۴ فروری ہری پور سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک نوجوان مسلمان کے گھر میں بم پھٹنے سے ہلاک ہوا بم پھینکنے کا پتہ نہیں چلا

نئے سال کے نئے ٹیکس

تمباکو پر داخلی اور خارجی ڈیوٹی ۱/۲ ۷ روپیہ فی پونڈ

ڈاک کے پارسل :- ہر چالیس تولہ پر ۶ آنہ

ٹیلیفون کے کرایہ کا سرچارج :- ۱/۴ کے بجائے آدھا۔ ٹرنک کال :- ۲۰ فی صدی سے ۴۰ فی صدی

معمولی تار :- ایک آنہ فی تار اضافہ - اکسپرس تار :- دو آنہ فی تار اضافہ۔

سر ظفر اللہ کی تجویز کی تائید

لنڈن ۲۶ فروری لبرل ہفتہ وار اخبار اسپکٹیٹر نے سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر پر جو انہوں نے سوموار کو چیتھم ہاؤس میں کی تھی جس میں ہندوستانی مسئلہ کا حل پیش کیا تھا رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ کا حل کرنے کے لیے یہ بہت دلچسپ تجویز ہے سر ظفر اللہ نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت برطانیہ یہ اعلان کیوں نہ کردے کہ لڑائی کے ختم ہونے کے ایک سال بعد ہندوستانی جس سمجھوتہ پر پہونچیں گے وہ اس کو منظور کرے گی۔ اور اگر ہندوستانی کسی سمجھوتہ پر نہ پہونچ سکے تو برطانیہ ایک ایسا کانسٹی ٹیوشن تیار کرے گا جس میں ہندوستان کو اور نوآبادیوں کے برابر درجہ حاصل ہوگا اور اگر حکومت برطانیہ کے آئین بنانے کے بعد ہندوستانی ملکر کوئی آئین تیار کریں تو حکومت برطانیہ اس کو بھر مانلے گی۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ پہلی دو تجویزیں قابل غور ہیں اور تیسرے کے بارے میں مشکل یہ ہے کہ آپ بار بار آئین تبدیل کرنے بس نہیں لگے رہ سکتے یہ تقریر برطانی کیبنٹ کے متعدد ممبروں نے جن میں لارڈ کرین بورن بھی شامل تھے۔ یہ تقریر سنی امید ہے کہ اس طرف دھیان دیا جائے گا۔

لکھنؤ میں مکانوں کی کمی

لکھنؤ ۲۴ فروری شہر میں رہائش کے لیے جگہ کی بہت کمی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مکانوں کے مالکوں اور کرایہ داروں کو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی نو واردین ان کے مکانوں میں رہائش کے متعلق فوری اطلاع معلوم کرنے کے لیے داخل ہونا چاہے تو اسے داخل ہونے دیا جائے اور فوری اطلاع بہم پہونچائی جائے جو شخص مزاحمت کرے گا اس کو تین سال تک قید کی سزا دی جاسکے گی۔

پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم سندھ نے استعفیٰ دے دیا

کراچی ۲۳ فروری آج سندھ اسمبلی کے حلقوں میں اس خبر سے بڑی سنسنی پھیل گئی کہ پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم سندھ نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اُن کا استعفیٰ آج صبح سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ کے پاس پہونچ گیا مسٹر کھجل داس وزیر انی لیڈر ہندو مخالف پارٹی کو یہ کہتے سنا گیا کہ مجھے معلوم ہے کہ وزارت سندھ میں کیا تازہ حالات پیدا ہوگئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان حالات پر بحث کرنے کے لیے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا خاص اجلاس طلب کیا گیا ہے

سرکاری اعلان

نئی دہلی ۲۳ فروری وائسرائن آج دورہ سے واپس آگئی وائسرائے ہند نے کرنل دمن شمشیر جنگ بہادر رانا سے ملاقات کی۔

لکھنؤ کیمپ جیل توڑ دیا گیا

لکھنؤ ۲۴ فروری لکھنؤ کیمپ جیل توڑ دیا گیا اس میں جو قیدی تھے وہ مختلف جیلوں کو منتقل کر دیئے گئے ہیں ۲۴ لکھیم پور کھیری جیل کو بھیج دیئے گئے ہیں۔

سندھ اسمبلی کا بجٹ

کراچی ۲۱ فروری آج سندھ اسمبلی کا بجٹ کا اجلاس شروع ہوگیا۔ چودہری خلیق الزماں قاضی محمد عیسیٰ اور نواب محمد اسمٰعیل خان جو لیگ ہائی کمانڈ کی طرف سے سندھ مسلم لیگ کی گتھی سلجھانے کے لیے گئے تھے اور ناکامیاب رہے معزز مہمانوں کی گیلری میں موجود تھے۔

اخباروں کو تنبیہ

لکھنؤ ۲۱ فروری حکومت یو۔پی نے الٰہ آباد کے اخبار لیڈر آگرہ کے اجالا۔ اور کانپور کے پرتاپ اخبار کو اس مضمون کے شائع کرنیکی تنبیہ کی ہے جس کا عنوان تھا۔ یو۔پی میں پولیس راج

مزارعوں کو حقوق دینے کا بل گر گیا!

لاہور ۲۴ فروری یو۔پی اور دوسرے صوبوں کی طرح پنجاب میں بھی زرعی بل پاس کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی جب اسمبلی نے کانگریس پارٹی کا زرعی بل نامنظور کردیا اس بل کا مقصد ان مزارعوں کو جو یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء سے چھ سال قبل کی زمین پر قابض تھے انھیں زمین کا حق ملکیت دینا تھا۔

آنریبل چودہری ٹیکا رام نے بل کی مخالفت میں تقریر کی جس کے دوران میں اپوزیشن نے انھیں کئی مرتبہ ٹوکا۔ چودہری صاحب نے کہا کہ اگر یہ بل پاس ہوگیا تو پنجاب کے دیہات میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی اور مزارعوں اور زمینداروں میں جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ پنجاب میں مزارعوں کا کوئی مسئلہ نہیں اور کوئی

جرمنی قوم کو ہٹلر کا پیغام!

لندن ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۲۰ء کے جرمنی اور سنہ ۱۹۴۳ء کے جرمنی کے درمیان بڑا زبردست فرق ہے یہ وہ رائے جو ہٹلر نے اپنے ایک پیغام میں ظاہر کی جو کہ نازی پارٹی میٹنگ میں پڑھا گیا۔ جو میونخ میں منعقد ہوئی یہ میٹنگ نازی پارٹی کے پروگرام کی ۲۵ ویں سالگرہ منانے کے لیے ہو رہی ہے

ہٹلر نے میٹنگ میں حاضر نہ ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے فرض کی انجام دہی اور کام کی وجہ سے اپنا ہیڈ کوارٹر ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں چھوڑ سکتا ہٹلر نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۹۲۰ء میں جرمن قوم بالکل مفلوج الحال تھی لیکن آج جرمن قوم میں مقابلہ کا جوش برابر موجود ہے اس وقت جرمنی کا سماجی نظام بوسیدہ ہو چکا تھا لیکن آج حالت بالکل مختلف ہے۔

ہٹلر نے مزید کہا اگر نیشنلسٹ سوشلسٹ انقلاب نے اس قوم کا ڈھانچہ تبدیل نہ کر رہا ہوتا تو کون کہہ سکتا ہے کہ جرمن قوم اس شکل کو برداشت کر لیتی۔ کون شخص اس واقعہ سے انکار کر سکتا ہے کہ نیشنل سوشلزم کے بغیر جرمنی اس شیطانی گٹ کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی سامان جمع نہیں کر سکتا۔ جس سے ہمارا وجود خطرہ میں پڑ رہا ہے۔ صرف ایک احمق یہودی ہی کی یہ رائے ہو سکتی ہے کہ یورپ سے آنے والے سیلاب کو توپوں اور ہوائی جہازوں کے بجائے کاغذی گھوڑوں سے روکا جا سکتا تھا ہمارے چند پوربی صوبوں کو اس وقت اس کا تجربہ ہو رہا ہے جس کا بالشوزم حامی ہے وہاں ہماری عورتوں اور بچوں کو اس یہودی شیطان کے ہاتھوں جو مصیبت اٹھانا پڑی ہے وہ اس قدر تکلیف دہ ہے کہ خیال بھی نہیں آ سکتی۔ یہودی اور ان کے گرگوں کے خلاف ہمارا نعرہ جنگ یہ ہونا چاہیے کہ آخر تک پورے جوش خروش کے ساتھ لڑیں گے اور خدا نے ہمیں جو طاقت دی ہے جب تک اس کا آخری قطرہ باقی ہے ہم ڈٹے رہیں گے جو ایسا نہیں کریں گے وہ فنا ہو جائیں گے۔

فتح ہماری ہوگی۔ نیشنل سوشلسٹ جرمنی اس لڑائی کو آخر دم تک جاری رکھے گا اور وہ اسی سال جبکہ ایک بالکل بلنے والی بات ہوگی دنیا کی کوئی طاقت ہمارے دلوں کو کمزور نہیں کر سکتی۔

ہم نے اس قدر زیادہ قربانیاں کی ہیں کہ اس سے ہمارے اس عزم کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ ہم اپنے دشمنوں سے پہلے سے ہزار گنا نفرت کرنے لگیں اور ان کو انسانی تہذیب اور تمدن کو مٹانے والا قرار دیں۔ اس نفرت سے ہمارا یہ پاک عزم پیدا ہونا چاہیے کہ ان دشمنوں کا جو ہمیں مٹانے کے درپے ہیں اپنی پوری طاقت سے مقابلہ کریں جو خدا نے ہمیں دی ہے اور ان کو کچل ڈالیں اگر ملک کے لوگ اسیطرح اپنا فرض ادا کرتے رہے اور اس سے بھی زیادہ ہمت سے اپنا فرض ادا کیا اور مورچہ کا سپاہی اسیطرح اپنا فرض ادا کرتا ہے جس طرح ملک کے لوگ کر رہے ہیں اور اپنے ملک کے لیے کچھ نچھاور کرنے کے لیے تیار رہے تو ہمارے خلاف حملہ کرنے والے دشمنوں کا چکنا چور کر دیا جائیگا اگر ملک کے اندر رہنے والے لوگ اور مورچوں پر لڑنے والی فوجیں اسبات کا فیصلہ کریں کہ ان لوگوں کو برباد کر دیا جائے گا جو بزدلی سے کام لیں گے اور ملک کے کاز کو نقصان پہنچائیں گے تو وہ قوم کو بچا لیں گے تب اس لڑائی کے آخر میں جرمنی کو فتح نصیب ہوگی۔ جب لڑائی ختم ہو جائے گی تو ہم فتح نوجوانوں کے سپرد کر دیں گے۔ میری زندگی کی صرف وہی قیمت ہے کہ یہ قوم کے لیے ہیں۔ میں اپنے مورچوں کو بچاؤ و دور کرنے کے لیے مضبوط کرنے نئے قسم کے ہتھیار مہیا کرنے ان کو استعمال کرنے مقابلہ کرنے کا جذبہ بڑھانے اور اگر ضرورت پڑے تو ان لوگوں کو مٹانے میں ہمہ تن مصروف رہتا ہوں جو ہماری قوم کو برقرار رکھنے میں حصہ نہیں لیتے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

ہم نے چند روز ہوئے برطانوی اخباروں میں پڑھا ہے کہ ہمارے دشمن میرا گھر برباد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مجھے افسوس ہے کہ اب تک وہ ایسا نہیں کر سکے کیونکہ میں جس چیز کو اپنی سمجھتا ہوں تو وہ قوم کی ہے میں آخر تک ان کے ساتھ رہوں گا۔

میں جو چیز کو برداشت نہیں کر سکتا وہ اپنی قوم میں کمزوری کی علامت ہے اس انتہائی مصیبت کے زمانہ جس بات سے مجھے سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اہل جرمنی اپنے مضبوط تر بن کیرکٹر کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

آنے والے ہفتوں اور مہینوں میں ہر جرمن کو یہ بات دھیان میں رکھنا چاہیے کہ اس کو اپنی قوم کے اور آنے والے ہزاروں برسوں کے وجود کے لیے سب کچھ قربان کر دینا چاہیے۔ جو جرمن اس وقت قربانی کر رہا ہے اس کو یہ دھیان رکھنا چاہیے کہ بہت سے جرمن اس سے بھی زیادہ قربانی کر چکے ہیں۔

اس لڑائی کے بعد ہمیں اپنے شہروں اور دیہات میں رہنے والے لوگوں کا تمدنی معیار اونچا کرنا چاہیے ہمیں نیشنل سوشلسٹ قوم کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے اور اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس راستے کو نہیں چھوڑنا چاہتے جو عوام کی بھی حکومت کیطرح لے جاتا ہے۔

آخر میں ہٹلر نے بتایا کہ میں نے ۲۵ سال ہوئے یہ اعلان کیا تھا کہ ہماری تحریک کو کامیابی حاصل ہوگی۔ آج پھر میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ جرمن قوم کی فتح ہوگی۔

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار منصف صاحب بہادر شہر کانپور

سمن بنام قائم مقام قانونی مدعا علیہ متوفی

(آرڈر ۲۲۔ قاعدہ ۴)

بعدالت منصفی سٹی کانپور ضلع کانپور

۹۷۷ نمبر ابتدائی سنہ ۱۹۳۶ء ۹۰ نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۴۴ء

لالہ باسدیو پرشاد ولد جگناتھ پرشاد قوم ویش امر ساکن جرنیل گنج شہر کانپور مالک فرم کول جگناتھ واقع جرنیل گنج شہر کانپور ڈگریدار مدعی

بنام پورن مل منگل پرشاد مدیون

بنام بدری پرشاد ولد بنسو ناتھ قوم ویش ساکن کرنل ڈاکخانہ خاص پرگنہ نرینی ضلع باندہ مدعا علیہ۔

ہر گاہ بدری پرشاد ڈگریدار نے ایک اجراء اس عدالت میں بتاریخ ۲۱ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء بنام بنسو ناتھ مدیون مدعا علیہ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہو گیا اور ہر گاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ تم بنسو ناتھ مدیون متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجائے اس کے مدعا علیہ بنائے جاؤ۔

لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۴ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ر ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم بندیشوری پرشاد منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور
(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار منصف صاحب بہادر شہر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی سٹی کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۹۷۷ بابت سنہ ۱۹۳۶ء

متفرقہ نمبر ۹۰ بابت سنہ ۱۹۴۴ء

لالہ باسدیو پرشاد ولد لالہ جگناتھ پرشاد قوم ویش امر ساکن جرنیل گنج شہر کانپور مالک فرم کول جگناتھ واقع جرنیل گنج شہر کانپور ڈگریدار

بنام فرم پورن مل منگل پرشاد مدیون

بنام لیدن مل ولد نامعلوم و بیجناتھ ولد منگل پرشاد اقوام ویش ساکنان بھرواسمیر پور ضلع ہمیرپور بدری پرشاد ولد بنسو ناتھ قوم ویش ساکن کرنل ڈاکخانہ خاص پرگنہ نرینی ضلع باندہ مدیونان

چونکہ بدری پرشاد نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ لوگوں کے خلاف کارروائی اجراء حسب استدعا ڈگریدار عمل میں لائی جاوے اور سارٹیفکٹ دستی دیا جاوے۔

لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۲ر ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم بندیشوری پرشاد منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور
(مہر عدالت)

روس کا ڈیلیگیشن ہندوستان آئیگا

لندن ۲۴ر فروری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی ڈیلیگیشن ہندوستان کا دورہ کرنے کے لیے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کا دعوت نامہ منظور کرے گا مسٹر ایس۔ اے ڈانگے اور مسٹر آر۔ اے کھیڈ گیکار کے قریب رہنے والوں کا بیان ہے کہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کیطرف سے بھی ایک ڈیلیگیشن روس جائیگا

یونیورسٹی کے کاغذ کا غبن!

پٹنہ ۲۴ر فروری پٹنہ کالج کے فلسفہ کے پروفیسر مسٹر جمنا پرشاد کو یونیورسٹی کے کاغذ کی چوری کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے بعد کو انھیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا اس سلسلہ میں یونیورسٹی کے ایک کلرک اور کاغذ کے کارخانے کے ایک کلرک اور ایک ایجنٹ پر بھی مقدمہ چلیگا

اسٹالن کو چرچل اور روزولٹ کا پیغام

لندن ۲۴ر فروری مسٹر چرچل نے سرخ فوج کی ۲۷ ویں سالگرہ پر مارشل سٹالن کو ایک پیغام بھیجا ہے جسمیں روسی فوج کی شاندار کامیابی کی تعریف کی ہے۔

صدر روزولٹ نے بھی ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ مالٹا کانفرنس کے فیصلے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 486

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۸۶

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/- ؁
ششماہی 2/12
سہ ماہی 1/8
قیمت فی پرچہ -/2

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 10 | CAWNPORE. Saturday. 10th MARCH. 1945

کانپور شنبہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۱۰

ادبیات

ہولی!

از سید ابن الحسن فکر ایم۔ اے

ہمنشیں! آگئی پھر جوش پہ ہولی کی بہار
رنگ رلیوں سے ہوئی ہند کی دنیا گلزار

شاہدِ فطرتِ رنگیں کا بڑھا حُسن و جمال
جس طرف دیکھئے اُڑتا عبیر اور گلال

آن کی آن میں بدلی ہے ہوائے عالم
ہوگئی رنگ سے معمور فضائے عالم

ساری دنیا ئے جلووں سے منور ہے آج
ذرۂ خاک بھی خورشید کا ہمسر ہے آج

آج بے رنگئ عالم بخدا کچھ بھی نہیں
رنگ ہی رنگ ہے، رنگوں کے سوا کچھ بھی نہیں

نشہ برسانے کا بھی ڈھنگ ہے پچکاری میں
رنگ کیا ہے، مے گلرنگ ہے پچکاری میں

تمغہ رنگ کا ہے یا گلِ تازہ ہے یہ
عارضِ حسن کا گلگونہ و غازہ ہے یہ

فطرتِ حُسن میں ہے نشو و نما، جوش و خروش
ہر کلی پھول بنی، پھول ہوا جلوہ فروش

برگِ گل اُڑتے ہیں بھرتی ہے چمن کی جھولی
باغ میں بادِ صبا کھیل رہی ہے ہولی

جلترنگ اب تو سُنے جانے لگے بلبل کے
ضربِ منقار سے بجتے ہیں کٹورے دل کے

شاخ پر گل ہے کہ رنگیں کوئی پیمانہ ہے
ساقیا! یہ چمنستان ہے کہ میخانہ ہے؟

بزم میں عیش و طرب کا ہے ترانہ جاری
اور لبوں پر مئے و مینا کا فسانہ جاری

یہ تو سب کچھ ہے مگر شاد نہیں ہیں ہم لوگ
اپنے ہی ملک میں آزاد نہیں ہیں ہم لوگ

دنیائے اسلام

کیا ترکی روس سے دردانیال کو بچانے کیلئے لڑائی میں آیا ہے؟

انقرہ ۲۸ر فروری سیاسی حلقوں میں اس واقعہ کو بہت کم اہمیت دی جاتی ہے کہ اسمبلی کے اس اجلاس میں روس کا سفیر موجود تھا جبکہ حکومت نے جرمنی کے خلاف لڑائی کا اعلان کیا۔ ذمہ دار ترک لیڈروں نے اس خیال کی تردید کی ہے کہ حکومت ترکی نے اتحادی قوموں سے اس وجہ سے شامل ہونا منظور کیا ہے کہ وہ دردانیال پر روس کے خلاف سہارا لگانا چاہتی ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ترکی کا اعلان جنگ برطانیہ اور ترکی کے معاہدہ کے مطابق ہے۔ ترکی نے لڑائی میں شامل ہونے کا اس لئے فیصلہ نہیں کیا کہ وہ احتیاط کے طور پر برطانی دائرۂ اثر میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

کریمیا کانفرنس کے فیصلوں سے ایران کے سیاسی حلقوں میں مایوسی

لندن۔ یکم مارچ۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ حکومت ایران کو اس امر کی توقع ہے کہ اتحادی فوجیں جلد ایران کو خالی کردیں گی۔ کریمیا کانفرنس کے بعد جو اعلان کیا گیا اس سے بھی اس قسم کی توقع پیدا ہوگئی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس اعلان کا یہ مطلب ہے کہ آزادی اور یگانگت کو اتحادی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ بعض سرکاری اور دوسرے حلقوں کا بیان ہے کہ کریمیا کانفرنس میں ایران کا کوئی خاص ذکر نہیں آیا جس سے سرکاری حلقوں میں بڑی مایوسی پھیل گئی ہے۔ کریمیا کانفرنس سے ایران کو جو توقعات وابستہ تھیں وہ ٹوٹ گئی ہیں اور اب خیال پیدا ہوگیا ہے کہ حکومت ایران برطانوی اور روسی حکومت سے بہت جلد ایک محضر ارسال کرے گی۔ جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ ایران سے اتحادی فوجوں کو نکال لیا جائے بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یورپ کی جنگ کے بعد ایران کے تیل کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے گا، اس وقت حکومت ایران اس امر کا مطالبہ کرے گا کہ اتحادی ایران سے اپنی فوجیں نکال لیں۔

شام نے بھی اعلان جنگ کردیا!

بیروت ۲۷ر فروری۔ شام کے صدر شکری قوتلی نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ شام اور محوریوں کے درمیان حالت جنگ قایم ہوگئی ہے۔ اس اعلان کی وجہ وہ ملاقات بتائی جاتی ہے جو شام کے صدر اور اتحادیوں کے لیڈروں سے قاہرہ میں ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ شام کے اس اعلان کا اثر اس مفاہمت اور گفتگو پر پڑا۔ جو فرانس سے آزادی شام کے متعلق ہو رہی ہے۔

ترکی کے اعلان جنگ سے امریکہ خوش ہوگیا!

واشنگٹن۔ ۲۷ر فروری۔ جرمنی کے خلاف ترکی کے اعلان جنگ کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے ایکٹنگ امریکی سکرٹری آف اسٹیٹ نے کہا کہ ترکی کے جرمنی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ اور آخر کار پورے طور سے اتحادی اقوام کی صف میں آجانے کی وجہ سے ہم سب کو واقعی اس کا مشکور ہونا چاہئے۔"

کیا ترکی فوجیں مغربی محاذ جنگ کے لئے بھیجی جائیں گی؟

لندن۔ ۲۷ر فروری ایک ایجنسی کو ایتھنس (دار الحکومت یونان) سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی اپنی فوج کا کم از کم ایک ڈویژن جرمنوں سے لڑنے کے لئے مغربی محاذ کو بھیجے گا۔ یہ فوج مغربی محاذ کو اس لئے بھیجی جائے گی تاکہ ظاہر ہو ترکی عملی طور پر اتحادیوں کے ساتھ ہے۔

مصر میں ایک سے زیادہ شادی پر پابندی

قاہرہ۔ ۴ر مارچ۔ مصر کے سماجی معاملوں کے وزیر عبد المجید بدر بے کا بیان ہے کہ مصر میں مردوں کے ایک سے زیادہ شادی کرنے کے رواج کی وجہ سے ہزاروں عورتیں مصر کے شہروں میں آوارہ پھر رہی ہیں۔ انھوں نے ایک بل بنایا ہے جس کی رو سے مرد کو ایک سے زیادہ شادی کرنے کی صرف اسی صورت میں اجازت دی جائے گی جبکہ پہلی بیوی بانجھ ہو یا کسی لا علاج مرض میں مبتلا ہو۔ یا اس کا مزاج اتنا چڑچڑا ہو کہ برداشت نہیں کرسکتا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ مصر میں مرد بڑی آسانی سے بیوی کو طلاق دے سکتا ہے جس کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک سال میں طلاق کی تعداد ایک لاکھ تک پہونچ جاتی ہے جبکہ اسی سال شادیوں کی تعداد تین لاکھ ہے۔ مصری وزارت نے ایک اور بل بنایا ہے کہ جس کی رو سے کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک اسلامی عدالت کی منظوری کے بغیر طلاق نہیں دے سکیگا۔

ایران نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا

طہران یکم مارچ۔ ایران نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا ہے

ایران نے جرمنی کے خلاف ۹ ستمبر ۱۹۴۳ء کو لڑائی کا اعلان کردیا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ اردو قومی ترجمان اردو ہفتہ وار

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۴۱ کانپور شنبہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء نمبر ۱۰

ہندوستانی صنعت و تجارت کے فیڈریشن کا اجلاس

ہندوستانی صنعت و تجارت کے فیڈریشن کا اجلاس دہلی میں دو روز کی نشست کے بعد ۴ مارچ کو ختم ہو گیا جس ہال میں اجلاس ہوا وہ ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں سے بھرا ہوا تھا۔ ان میں بہت سے مرکزی اسمبلی کے ممبر اور سرکاری افسر بھی تھے۔

فیڈریشن آف انڈین چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹری ہندوستان کے تاجروں اور اقتصادی ماہروں اور کارخانہ داروں کی سب سے بڑی جماعت ہے جس میں قریب قریب وہ سب لوگ شریک ہیں جو ملک کی معاشی زندگی میں چوٹی پر پہونچ گئے ہیں۔ قدرتی طور پر اس جماعت کا پہلا اور بنیادی تعلق ملک کے کاروباری یعنی صنعتی، تجارتی اور مالی مفاد سے ہے۔ مگر جب یہ جماعت بھی اپنے مطالبوں کی فہرست میں قومی حکومت کے قیام اور قومی لیڈروں کی رہائی کو اول جگہ دیتی ہے۔ تو یہ بات کسی بحث کی محتاج نہیں رہ جاتی۔ کہ ہمارے آج کے حالات میں ہماری زندگی کے ہر اہم حلقے کا ہماری سیاسی آزادی سے کتنا گہرا تعلق ہے۔

فیڈریشن کے سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے جے۔ سی۔ سیتلواد نے فرمایا:۔

"تاجروں کی جماعت کے پلیٹ فارم سے اس کے صدر مسٹر صدر سیتلواد اور دیگر سرکردہ لوگوں نے جو تقریریں کیں اور جو رزولیوشن پاس کئے گئے ہیں ان میں حکومت کے خلاف شکایتوں کی جو فہرست پیش کی گئی ہے وہ شکایتیں حسب ذیل ہیں:۔

جنگ کے زمانہ میں ہندوستانی صنعتوں کو جنگی مقصدوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے مگر شہریوں کی ضرورتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ زندگی کی ضروری چیزوں کا کال ہے۔ ملک میں کوئلہ کی کمی ہے۔ کیوں کہ حکومت نے پیداوار، ذخیرہ اور ضرورت کا ٹھیک تخمینہ نہیں لگایا۔ اس سے صنعتوں کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔

ہندوستان میں باربرداری کے خاص وسیلے یعنی ریلوے کو فوجی کاموں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اور صنعت و تجارت کی ضرورتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ لڑائی کے زمانہ میں ہندوستانی کارخانوں کو اتنا بڑھنے کا موقعہ نہیں دیا جا رہا ہے کہ وہ جنگی ضرورتوں کے علاوہ شہری ضرورتیں بھی پوری کر سکیں۔ اس کے برخلاف ہندوستانی کارخانے تو جنگی ضرورتیں پوری کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ہندوستانیوں کی غیر فوجی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ولایت سے مال منگایا جاتا ہے۔ ایک سرکاری کمیشن ولایت میں ہندوستان کے لئے عام شہری ضرورتوں کے سامان کی خرید کا انتظام کر رہا ہے مگر یہ انتظام نہیں کیا جا رہا ہے کہ ولایت سے عام شہری ضرورتوں کا سامان لانے کی بجائے بڑی بڑی مشنری لائی جائے اور جو کچھ کچا مال یہاں نہیں ملتا وہ باہر سے لایا جائے تاکہ خود ہندوستانی کارخانے اپنے ملک کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ ہندوستان کے اتحادی قوموں کی جنگ کی ضرورتوں کے لئے ان کی سہولت کے مطابق سامان خریدا جا رہا ہے۔ اور انہی کی سہولت کے مطابق قیمت کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے باوجود کہ ہندوستان کا اربوں روپیہ لندن کے خزانہ میں جمع ہے۔ ہندوستان اس روپیہ سے جو اسٹرلنگ کی شکل میں ہے اپنی مرضی کے مطابق فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اس رقم سے برطانیہ سے اپنی آئندہ صنعتی توسیع کی غرض سے بڑی بڑی مشنری خریدے اور نہ یہ اجازت دی جاتی ہے کہ اس رقم کا بڑا حصہ دوسرے (مثلاً امریکہ) سے ہی اپنی ضرورت کے مطابق سامان خریدا جائے۔ ڈالر کی شکل میں جو رقم ہندوستان کی جمع ہے وہ سلطنت کے ڈالر کے ذخیرہ میں جمع کر لی گئی ہے۔ اور اس کے استعمال پر بھی ہندوستان کا آزادانہ اختیار نہیں، بین الاقوامی مالی فنڈ میں ہندوستان کو شریک کیا جا رہا ہے مگر ہندوستان کے پاس اسٹرلنگ اور ڈالر کا جو ذخیرہ ہے اس کے استعمال پر اس کا اختیار نہیں۔ لڑائی کے بعد تعمیر کے سلسلہ میں حکومت نے اپنی صنعتی پالیسی ابھی تک واضح نہیں کی ہے اور ترقی و توسیع کے اسکیموں پر خرچ کرنے کے لئے بہت کم گنجائش رہ جائیگی۔ اس وقت ملک میں صنعتی اور تجارتی کنٹرول کی تدبیروں پر جس طرح عمل کیا جا رہا ہے اُن سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم حکومت کی ناکامیابی پر اس سے بہتر تبصرہ نہیں کر سکتے جو سر بدری داس گوئنکا (فیڈریشن کے نئے صدر) نے ذیل کے لفظوں میں کیا۔

"اگر مختلف کنٹرولوں کا مقصد پیداوار روکنا، مال کی تقسیم (مراد فروخت ہے) میں خلل ڈالنا اور تجارت پیشہ لوگوں کو نقصان پہونچانا ہے تو حکومت ہند آسانی سے اول نمبر کا انعام پا سکتی ہے"۔

مسٹر بی۔ ایم برلا نے حکومت کی اندھی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان سے تو کپڑا باہر بھیجا جا رہا ہے اور ہندوستان کی شہری ضرورتوں کے لئے ولایت سے کپڑا منگایا جا رہا ہے۔ سر سری رام نے اس افسوس ناک حقیقت کا انکشاف کیا کہ فیڈریشن کی طرف سے ایک وفد نے حکومت سے کہا تھا کہ ملک کی بعض صنعتیں ملک کی ضرورتیں پوری کر سکتی ہیں۔ اس کے باوجود باہر آرڈر دیئے گئے اور یہ بھی اس سے زیادہ کی قیمتوں پر جو ہندوستان میں رائج ہیں۔ سر سری رام نے بتایا کہ حکومت نے یہ مان لیا ہے کہ غلطی ہو گئی مگر اس کا خمیازہ ہندوستانی صنعتوں کو اٹھانا پڑیگا۔ اصل میں یہ غلطی نہیں بلکہ کوری بے پرواہی اور سرد مہری ہے۔ اس کا بدترین نمونہ ہم انفلیشن (کرنسی کی توسیع) میں دیکھ رہے ہیں۔ فیڈریشن نے شروع میں حکومت کو خبردار کر دیا تھا مگر حکومت نے کان نہیں دیا۔ اب وہی انفلیشن ملک کو بُری طرح ستا رہا ہے۔

مسٹر جے۔ سی سیتلواد کے لفظوں میں موجودہ خرابیوں کا علاج اور آئندہ بہتری کا طریقہ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے قومی لیڈروں کو رہا کر کے قومی حکومت قائم کر دی جائے۔ یہ صرف سیاسی جذبات کا تقاضہ نہیں بلکہ قوم کے عملی اور ٹھوس مفاد کا تقاضہ ہے۔

نسلی امتیاز کی مذمت

کامن ویلتھ کانفرنس کے ہندوستانی ڈیلی گیشن کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ خاں نے ۵ مارچ کو لندن چیتھم ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس میں نسلی امتیاز کی مذمت کی۔ آپ نے کہا کہ اگر کامن ویلتھ کو واقعی کامن ویلتھ کے طور پر رہنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ نسلی امتیاز کسی صورت میں بھی باقی نہ رہے جب تک یہ خیال کام کر رہا ہے کہ ایک نسل کو دوسری نسل پر فوقیت حاصل ہے۔ تو جنگ کا سلسلہ جاری رہنا لازمی ہے۔ خواہ کتنی ہی سان فرانسسکو کانفرنسیں ہو جائیں۔

نسلی فوقیت کے بارے میں نازی اصول اور ہمارے درمیان صرف یہ فرق ہے کہ نازی تو کھلے بندوں اس کا اعلان کرتے ہیں۔ لیکن کھلے طور پر ایسا کہتے نہیں۔

آپ نے کہا کہ نسلی امتیاز کے سوال پر یہاں جمع شدہ ڈیلی گیٹ اور جنوبی افریقہ کے ڈیلی گیٹ خوب اچھی طرح اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ سر ظفر اللہ نے تبلایا کہ موجودہ حالات میں جنوبی افریقہ میں رہنے والے ہندوستانی پر حکومت ہند کی ذمہ داری ہے۔ ہندوستانیوں کو جنوبی افریقہ میں بطور مزدور کام کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ لیکن انکو وہاں خلط ملط ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اور نہ ہی انکو برابری کے شہری حقوق دیئے گئے۔

آپ نے مزید کہا کہ ڈومینین ہندوستانیوں کے مسئلہ کے ساتھ اظہار ہمدردی ضرور کرتی ہیں لیکن جب تک موجودہ غیر مساوات کو ختم کرنے کے لئے تدبیریں نہیں اختیار کی جائیں گی کامن ویلتھ ایک نہ ایک روز ضرور ٹوٹ کر رہے گی۔

سر مہاراج سنگھ ڈپٹی لیڈر ڈیلی گیشن نے کہا کہ جنوبی افریقہ میں جن باتوں کو بہتر بنانے کا مطالبہ کیا گیا تھا ان میں حق رائے دہی میں برابری ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں جانے پر پابندیوں کو دور کرنا اور ٹرانسوال اور نٹال فری اسٹیٹ اور نیٹال میں زمین خریدنے پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ شامل تھا۔

کامن ویلتھ کانفرنس

کامن ویلتھ ریلیشن کانفرنس جو دو ہفتہ سے لندن میں ہو رہی تھی ۲ مارچ کو ختم ہو گئی۔

ہندوستانی ڈیلی گیشن کے سکریٹری مسٹر سر درحسن نے کہا کہ کانفرنس کی کارروائی بہت زیادہ امید افزا رہی ہے وہاں ہر بات صاف صاف بیان کر دی گئی ہے۔ ہندوستانی ڈیلی گیشن نے برطانیہ اور ڈومینیوں کے نمائندوں پر گہرا اثر پیدا کیا اور انھوں نے ہندوستان کا معاملہ بڑی خوبی کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس نے کامن ویلتھ کے تعلقات کے ہر پہلو پر غور کیا جس میں جہازرانی، ہوائی پرواز اقتصادی تحفظ، تجارت، صنعت بھی شامل ہیں۔

ہندوستان کے نقطۂ خیال سے سب سے اہم مسئلہ اس نسلی امتیاز کا تھا۔ جو جنوبی افریقہ میں ہندوستانی قوم پرستوں کے خلاف روا رکھا جا رہا ہے۔ ہندوستانی ڈیلی گیشن کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ڈومینیوں کے ڈیلی گیشن کو ہندوستان کے کاز کے ساتھ اتنی گہری ہمدردی ہے لیکن ان کا خیال ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے مسئلہ کا حل ابھی نہیں ہو سکتا۔

امریکہ میں مسز وجے لکشمی کی سرگرمیاں

مسز وجے لکشمی پنڈت امریکہ میں مختلف مقاموں کا دورہ کر کے اہل امریکہ کو ہندوستان کے اصل حالات سے واقف کر رہی ہیں۔

آپ مختلف تقریروں اور ملاقاتوں کے دوران میں وہ ہندوستان کی آزادی کے سوال پر اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو امریکہ کے لوگوں کے اندر پیدا ہو رہا ہے۔ آپ اس بارے میں اپنی ذاتی رائے یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ ان کے ملک والے ہر ایک ایسی معقول تجویز ماننے کو تیار ہیں جس کا منزل مقصود آزادی ہو۔

آپ نے کہا کہ برطانیہ ہندوستانیوں کے اندر اعتماد کی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہندوستان کے مستقبل اور سلطنت برطانیہ سے اس کے تعلقات کا سوال کو وہ پرامن اور مستقل طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ کے لوگوں میں ایک بڑی زبردست غلط فہمی یہ پیدا کر دی گئی ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اس قدر زیادہ دشمنی ہے کہ ہندوستان کبھی ایک نہیں ہو سکتا۔ آپ غلط فہمی کو دور کر رہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک مردہ سوال بن چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہندو مسلم مسئلہ بہت زیادہ مستند نہیں ہے اس سلسلہ میں آپ نے مثال کے طور پر تبلایا کہ آل انڈیا کانگرس جس میں ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ سب شامل ہیں اس کا صدر ایک مسلمان ہے۔

مسز وجے لکشمی نے کہا کہ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ مسلم لیگ نے مکمل آزادی کی حمایت کی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سیاسی نقطہ کے بارے میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

آپ سے اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۲ء میں کرپس مشن کیوں ناکام رہا۔

آپ نے جواب دیا کہ اصل مشکل یہ ہے کہ بات چیت کبھی ایسی فضا میں شروع نہیں ہوئی جو ایک سمجھوتہ کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ انگریز اپنے وعدوں اور ارادوں میں اعتماد کی فضا پیدا کریں۔

آئینہ کانپور

جشن فتح منانے کیلئے اہل شہر سے اپیل

کانپور شہر اور ضلع میں ہٹلر پر فتحیابی کی خوشی منانے کے لئے کانپور کی شان کے مطابق ایک بڑے پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں آخیر دسمبر میں ایک نمائندہ کمیٹی بنائی گئی تھی تاکہ وہ جشن کا پروگرام طیار کرے کمیٹی نے کافی کارگذاری کی ہے ناردرن انڈیا ایمپلائرز ایسوسی ایشن اس بات پر رضامند ہو گیا ہے کہ وہ جشن کی خوشی میں ایک روز کی اپنے تمام کام کرنے والوں کو مع تنخواہ کے چھٹی دیگا اور دو لاکھ چھوٹے چھوٹے برٹش اور اس کے دوست ممالک کے جھنڈے اس غرض سے طیار کئے گئے ہیں کہ شہر میں بلا کسی قیمت کے تقسیم کئے جاویں اور لوگ ان کو جشن کے روز اپنے بٹنوں کے سوراخوں میں لگا دیں اس کے علاوہ اور بھی لاکھوں جھنڈے دیہات کے لئے طیار کئے گئے ہیں اور یہ امید کی جاتی ہے کہ ان جھنڈوں کے بنڈل آر۔ اے۔ ایف کی جانب سے بذریعہ پیراشوٹ متعدد مقامات پر دیہات میں گرائے جاویں۔ ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی ہے کہ وہ روشنی کئے جانے کے طریقے طیار کرے سامان کی کمی کی وجہ سے بجلی کی روشنی کم مقدار میں ہوگی لیکن یہ امید کیجاتی ہے کہ شہر کا ہر شخص اس بات کی پوری کوشش کرے گا کہ شہر کی ہر ایک عمارت میں دیا کی روشنی ہو جلوس کے روز شہر میں فوج کی ٹکڑیاں باوردی جھنڈوں کے ساتھ مارچ کریں گی اور فوج کی سب ٹکڑیاں پھول باغ میں ملیں گی اور وہیں جھنڈوں کا جلوس ختم ہوگا۔ پانچ مختلف مقامات پر بعد دوپہر یا شام کو پھول باغ، گرین پارک، برجیندر سروپ پارک، حلیم انٹر کالج اور ایگریکلچر کالج میں جدا جدا منایا جاوے گا ایک سب کمیٹی اس بات کے لئے منتخب کی گئی ہے کہ وہ شہر کے تمام اسکول اور کالجوں کا بندوبست کرے تمام لڑکے اور لڑکیاں ان میں سے کسی ایک سنٹر میں جاویں گی اور وہاں ان کو شیرینی تقسیم کی جاوے گی اور کھیلوں کا بھی انتظام ہوگا۔ ہر ایک جشن کے مقام پر آخیر میں آتش بازی چھڑائی جاویگی اور ہٹلر کا پُتلا جلایا جاوے گا شاہی فوج اور ہوائی فوج میں اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ ہر ایک سنٹر پر لڑائی کے ہتھیاروں کی نمائش کی جاوے اور ساتھ ہی ہر سنٹر پر ایک ہوائی جہاز اڑتا ہوا دکھلایا جاوے اس جشن کا ایک خاص اور مستحسن پرانا حصہ یہ ہوگا کہ غریب محتاجوں کو کھانا تقسیم کیا جاویگا۔ راشننگ آفیسران کی مہربانی سے یہ صحیح طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ واقعی کون غریب محتاج ہیں اور کن کو کھانا دیا جانا مناسب ہے خوردنی اشیاء کی کمی کی وجہ سے کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ اس موقع پر کپڑا تقسیم کرنا زیادہ مناسب اور موزوں ہوگا اس کے لئے کمیٹی نے صوبہ کی گورنمنٹ سے یہ انتظام کیا ہے کہ ایک لاکھ پچاس ہزار گز کپڑا رعایتی قیمت پر اس موقع پر تقسیم کرنے کے لئے خریدا جاوے اس کے علاوہ یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ غریبوں کو مٹھائی بھی تقسیم کی جاوے گی۔ اور اس بات کا بندوبست کیا جا رہا ہے کہ فوجی ہسپتالوں کو خاص طور سے آسائش پہونچائی جاوے، کوئی تمثیلیں اور مشاعروں کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ برٹش اور ان کے دوست ممالک کے جھنڈے ہر تاجر نے محض لاگت کی قیمت پر عمارتوں کو سجانے کے لئے طیار کروائے جاویں۔ دیہاتی رقبہ میں ہر ایک تحصیل کا جدا جدا پروگرام طیار کیا گیا ہے یہ پروگرام بھی بنایا گیا ہے کہ ہوائی جہاز سے جھنڈوں کے ہزاروں بنڈل مختلف مقامات پر گرائے جاویں گے جو کہ ایک نہایت دلچسپ اور عجیب و غریب بات ہوگی یہ کل انتظامات ٹھیک طریقے سے ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر اس جشن کو تجویز کا میاب بنانا ہے تو پبلک کی پوری پوری امداد اور شرکت کی ضرورت ہے خاص طور سے شہر میں چراغوں کی روشنی کرنے کے لئے اس کام کے لیے ایک کثیر رقم چندے کے طور پر اکٹھا کرنا نہایت ضروری ہے کمیٹی کا اندازہ ہے کہ اس کام کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی اور اس رقم کو فراہم کرنے کے لئے پبلک کے نام ایک اپیل شائع کی گئی تھی اس وقت تک اس رقم کا قریب قریب ... اپیل کرتی ہے کہ وہ بقیہ مطالبہ پورا کرنے کے لئے فراخدلی سے کام لیوے اور مطالبہ کی رقم کو جلد از جلد پورا کر دیوے چندہ کی کل رقومات براہ راست آنریری سکریٹری یا چارٹرڈ بنک آف انڈیا، آسٹریلیا اینڈ چائنا کانپور کے پتہ سے روانہ کی جانا چاہیے اس بات کو مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ کانپور میں پچاس ہزار سے کم غریب محتاج نہیں ہیں اور اتنی ہی تعداد میں اسکولوں کے لڑکے اور لڑکیاں ہیں شیرینی اور کپڑا تقسیم کرنے کے خرچ کا اندازہ پچیس ہزار روپیہ سے کم کا نہیں ہے اگر روپیہ زیادہ جمع ہو جاوے گا تو خیرات بھی زیادہ کی جاسکیگی کمیٹی پر زور لفظوں میں کانپور کی پبلک سے اپیل کرتی ہے کہ وہ نہایت دریا دلی اور فیاضی کے ساتھ چندہ جمع کر کے اس جشن کو جو تاریخ میں بے مثل ہوگا اپنے شہر اور ضلع کی حیثیت کے مطابق بارونق کامیاب بنا دے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ بہ صدارت حاجی محمد سمیع ایس چیرمین منعقد ہوا۔ بورڈ نے جو قرضے لئے ہیں اُن کے متعلق سوالات دریافت کئے گئے۔ ایگزیکیوٹو افسر نے تبلایا کہ بورڈ نے واٹر ورکس کی توسیع کے اور مہتروں کے کواٹر بنانے کے واسطے ۳۵۷۵۰۰ روپیہ کا قرضہ لیا ہے۔ سڑکوں کی مرمت وغیرہ کے واسطے گورنمنٹ سے ...۹۴ روپیہ وصول ہوا ہے اور تمام روپیہ سڑکوں کی مرمت پر خرچ کر دیا گیا ہے۔

جامعہ ادبیہ

۲۴ و ۲۵ فروری ۱۹۴۵ء کو جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ ادبی جلسوں کے انتظامات کے سلسلہ میں انجمن کی جانب سے حضرات ذیل کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور آئندہ کے لئے بھی ایسی عنایات کا امید وار ہوں: مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب پرنسپل عبد الشکور صاحب، مسٹر محمد شریف صاحب، مسٹر ایس۔ ایم بشیر صاحب، مسٹر پورنا نند صاحب ورما، خان بہادر بشیر احمد خانصاحب، مسٹر انتظار حسین صاحب مسٹر منظور احمد صاحب عثمانی، نواب سید قیصر حسین صاحب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب، نواب سید انور حسین صاحب

سنگ دل

جب ہاؤس آف کامنز میں وزیر ہند مسٹر ایمری سے یہ سوال کیا گیا کہ "وہ مسٹر رائے جن کا تذکرہ ارل و سٹرٹن نے کیا ہے وہی شخص ہیں جن کو ہندوستانی حکومت ... ۱۲ پونڈ کی امداد دیتی ہے؟" تو مسٹر ایمری نے جواب دیا "میں اس نکتہ پر پہلے ہی اظہار خیال کر چکا ہوں" ——— دیکھا آپ نے کیسا دلچسپ جواب دیا ہے! حقیقت میں اس سوال کا جواب تو صرف ایک "ہاں" یا "نہیں" سے دیا جا سکتا تھا!!

جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا ڈاکٹر گوئبلز نے اپنے آرگن ڈیس ریش "میں" یالٹا کانفرنس "پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ پیشین گوئی کی ہے کہ سنہ ۱۹۴۷ء میں ایک تیسری عالمگیر جنگ، اتحادیوں کے درمیان ہوگی ——— یہ عالمگیر جنگ ہو یا نہ ہو، اس پیشین گوئی کے اندرونی معنی سے تو سب کو یہ آسانی اتفاق رائے ہو سکتا ہے، وہ معنی یہ ہیں کہ جرمنی اُس وقت شرکت جنگ کے لئے موجود نہ ہوگا۔

ایتھنز (دارالحکومت یونان) کی اطلاع کہتی ہے کہ وہاں کی لبرل پارٹی اور ترقی پسند پارٹی، اور زراعتی ڈیماکریٹک پارٹی اور سوشلسٹ پارٹی وغیرہ نے اعلان کیا ہے کہ ان کو یونان میں ری پبلک یعنی جمہوری حکومت کا قیام پسند ہوگا ———
اب اگر شہنشاہیت پسند مسٹر چرچل کی رائے میں یہ سب کی سب پارٹیاں "گردن زدنی" ہوں تو کیا بُرا ہے؟

مسٹر چرچل نے پچھلے دنوں فرمایا ہے کہ "اٹلانٹک چارٹر" کوئی قاعدہ یا قانون نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی ہدایت ہے ———

ایک ماہر سیاست نے کہا تھا کہ یالٹا کانفرنس نے یہ اٹلانٹک چارٹر دوبارہ زندہ کیا گیا ہے، مسٹر چرچل نے کس آسانی سے پھر اس کو دفن کر دیا، اس چارٹر کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کو ردی کی ٹوکری میں ہر وقت ڈالا جا سکتا ہے اور پھر نکالا جا سکتا ہے الغرض جتنی مرتبہ آپ چاہیں اس کو زندہ کریں۔ اس کو دولہا بنائیں اور پھولوں کے ہار پہنائیں۔ پھر جب ضرورت ہو کفن میں لپیٹ کر دفن کر دیں اور اس کا مرثیہ پڑھ لیں۔

سرنگ سے ہزار جہاز غائب!

لندن ۲۸ فروری۔ سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لڑائی چھڑنے سے برطانی بارودی سرنگوں سے دشمن کے کم از کم ایک ہزار جہاز ڈوب گئے۔

ادبِ لطیف

ساغر

(از جناب پی بی۔ بہار آگرہ)

ساغر! تجھے ہمیشہ مے کی یاد میں تشنہ لب پایا، لیکن جب بادہ گلگوں تیرے آغوش میں بصد ناز و تمکنت جلوہ افروز ہوتی ہے تو تیرے وجود میں یک گونہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور تو سرخوشی کے عالم میں اپنی مسرت بے پایاں کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ تیرا دیدار مے نوشوں کے لئے کیف سرمدی بخشتا ہے اور وہ تجھ بصد فخر و اعجاز اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر ایک دوسرے کے واسطے دعا گو ہوتے ہیں، گویا تیرے وجود کے حق میں نیک فال اور مبارک تصور کرتے ہیں۔ تیرا رشتہ ساقی ازل سے وابستہ ہے اور تو رونق دہ محفل رنداں ہے، تیرا دور لوگوں کی رگوں میں مسرت کا جوش پیدا کر دیتا ہے اور کچھ وقت غم غلط کرنے میں تو اعانت کرتا ہے۔

شعرا ہمیشہ سے تیری مدح سرائی میں تر زباں ہیں اور تو ان کا ملجا و ماویٰ بن کر رہا ہے۔ اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو تجلیاتِ انسانی میں بغاوت درجہ کمی رہتی۔

بہر حال تو کائنات عالم میں ایک نشاط انگیز شے تصور کیا جاتا ہے۔

بقول شاعر ؎

وہ کیفیت چشم مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

یوپی گورنمنٹ کا فیصلہ

لکھنؤ یکم مارچ۔ یوپی گورنمنٹ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ گنے کی قیمت سے ڈیفنس سونگ کی رقم وضع کر لینے کا جو قاعدہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء تک کر دیا گیا ہے آئندہ اُسے رائج نہیں کیا جائے گا۔ تاکہ کارخانوں میں گنے کی سپلائی کم نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ شکر تیار ہو سکے۔

جاپانی کیبنٹ بدلنے والی ہے

لندن۔ ۵ مارچ۔ اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار نیویارک سے لکھتا ہے کہ شہنشاہ ہیروہیٹو کے چچیرے بھائی پرنس ہگاشی کونی جنرل کیوسو کی جگہ خفیہ طور پر نئی کیبنٹ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان حلقوں کا بیان ہے کہ پرنس کونی وزیر جنگ کے ہاتھوں میں کٹ پتلی رہے گا۔

عالمِ نسواں

ہندوستان میں عورتوں کی تحریک

از لکشمی این مینن ——— مترجمہ: بھگوت سروپ گوئل

(۳)

آل انڈیا ڈومنز کانفرنس کی ترقی

بالا ذکر تنظیموں کا کسی بھی فرقہ، جماعت، یا قوم سے تعلق نہیں، یہ مختلف آرگنائزیشن اگرچہ بالکل جدا جدا ہیں تاہم وقت بوقت ضرورت کے وقت انہوں نے متحد ہو کر ہندوستانی عورتوں کے اتحاد کی ایک بے نظیر، لاثانی اور بے مثال قائم کر دکھائی ہے۔ حقوق حاصل کرنے کے لئے سرگرمی کے دور میں ان آرگنائزیشنوں نے باقاعدہ اپنے مطالبات کو یکساں رکھا اور متحد ہو کر کارروائی کی جو کہ مؤثر ثابت ہوئی۔

اور بھی کئی دیگر عورتوں کی آرگنائزیشن ہیں جن کو اگرچہ کوئی خاص اہمیت نہیں لیکن ان کا ذکر کرنا بھی بے محل نہ ہوگا، نیشنل وائی ایم سی اے اپنی سرگرمیوں کو عیسائیوں کے طبقے تک ہی محدود رکھتی ہے اور اس کی سرگرمیاں صرف تعلیمی اور سماجی نقاط کے تنگ دائرے میں ہی محدود ہوتی ہیں، حال ہی میں مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا نے عورتوں کی جُدا جُدا جماعتیں شروع کی ہیں، لیکن اب تک ان کا کام وسیع نہیں ہوا ہے۔ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ اگر ان قومی جماعتوں کو اہمیت بھی حاصل ہو جائے تو بھی وہ ہندوستانی عورتوں کی بہبودی و بہتری کے لئے کسی حد تک فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں۔

علاوہ ازیں یونیورسٹی ومنز کی بھی ایک فیڈریشن ہے اس کی سرگرمیاں چھوٹے ہی پیمانے پر ہیں اور صرف بمبئی، کلکتہ اور مدراس کے شہروں تک ہی محدود ہیں۔

تعلیمی اور سماجی نقطۂ نظر سے ہندوستانی عورتوں کی پس اندازی کی وجہ سے یہ مختلف جماعتیں ملک کی عورتوں کے ایک جز تک ہی رسائی حاصل کر سکتی ہیں۔ عورتوں کی کثیر تعداد جو کہ دیہاتوں میں زندگی بسر کرتی ہیں کھیتوں میں عرق ریزی کرتی ہیں اور فیکٹریوں میں کام کرتی ہیں ان جماعتوں اور آرگنائزیشنوں کے اثر کے دائرے سے بعید ہیں، ان کے لئے مسئلہ صرف یہی نہیں ہے کہ حقوق حاصل کرنے جائیں اور سیاسی طور سے آزادی حاصل کر لی جائے۔ بلکہ ان کا مسئلہ ان کی ہستی کو مسخ ہونے سے بچانے کا ہے، جب تک کہ یہ آرگنائزیشن ان تک رسائی حاصل نہ کر لیں۔ تب تک کوئی تحریک مؤثر و فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔

اور یہی حقیقت مستقبل کے لئے صادق آتی ہے بیشک ترقی کی ایک شرط یہ ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کی تحریک کو اب کی نسبت زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہیئے۔ ہمیں صرف ان کا ان مصیبتوں سے مقابلہ کرنا چاہیئے جو کہ انگلستان میں عورتوں کو حقوق حاصل کرنے کی تحریک کے دور میں جھیلنی پڑی ہیں یا ہمیں امریکن عورتوں کی انتظامیہ کوششوں پر نظر ڈالنی چاہیئے جو کہ انہوں نے عورتوں کی حق تلفی کے خلاف جدوجہد کرنے میں کیں۔ ایسا کرنے سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہندوستانی عورتوں کو اس جانب کتنا کچھ اور کرنا ہے۔ لیکن ان کی کوششیں جب تک کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک کہ حکومت ضروری قوانین نافذ کر کے ان کی مدد نہ کرے، کچھ حد تک تعلیم کے مستقبل کی سارجنٹ کی تجویز، ہندو آئین کی اصلاح کے لئے راؤ کمیٹی کا بل اور مرکزی نگرانی صحت کی کمیٹی کی تحقیقات درست سمت کے لئے نقاط آغاز ہیں لیکن انہیں ابتدا سے زیادہ کہنا مبالغہ آمیز ہوگی خواہ کسی طرح بھی ہو لیکن جب تک کام نہ کیا جائے محض باتوں سے کچھ نہیں بن سکتا۔

علاوہ ازیں اس جانب حکومت کی کوششیں ہمیشہ تسلی بخش رہی ہیں کیونکہ حکومت کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے کہ مذہبی اور سماجی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے اور اس زمانہ میں تو ان کوششوں میں بین الاقوامی جنگ میں حکومت کی شرکت بھی حائل ہوتی ہے۔

استعفیٰ

پٹنہ ۴ مارچ۔ سوامی سہجانند صدر آل انڈیا کسان سبھا نے اپنے عہدے سے اس بنا پر استعفیٰ دیدیا ہے کہ اس میں کمونسٹوں کا غلبہ ہے۔

بچوں کی دنیا

بچوں کی نفسیات!

از بیگم سید ابن حسن شادق دھلوی

پانچ سات برس کی عمر سے گیارہ بارہ برس کی عمر کے زمانہ میں بچوں کے ذہنی ارتقاء میں دفعتاً ایک انقلاب پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے گھونگھے جیسے حیاتی خول کو توڑ کر باہر نکل آتے ہیں اس وقت ان کے تحت الشعور سے افسانوی اور رومانی زنگ مطلق ضائع ہو جاتا ہے وہ ہر کام اپنے ہاتھ سے انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ گھر سے باہر کھلی ہوئی فضا میں آزادی کے ساتھ سانس لینے اور اپنے دوستوں کی ٹولی کے ساتھ سیر و تفریح کرنے میں ایک طرح روحانی لذت محسوس کرتے ہیں ماہرین علم النفس نے اس دور کو "دورِ شجاعت" سے موسوم کیا ہے، گویا بہادری اور سرفروشی کے جذبات اس عمر کے بچوں میں لازمی طور پر پیدا ہوتے ہیں گھر کے قید و بند سے وہ گھبرا اٹھتے ہیں انہیں نہ ختم ہونے والی یکرنگی اور یکسانیت سے جو ہماری معاشرت کا امتیازی پہلو ہے ان کے تغیر پذیر مزاج اُکتا جاتے ہیں اس کی وجہ ان کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ وہ بات بات پر چیخنے اور لڑنے لگتے ہیں، اس وحشت کا علاج یہ نہیں ہے کہ اُن کو جسمانی سزا دی جائے یا انہیں سب و شتم کا تختۂ مشق بنائے جائے، بلکہ صحیح علاج یہ ہے کہ انہیں آزادی اور خود مختاری دی جائے لیکن ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جائے، اگر وہ بندی اور جماعت پسندی کے مواقع بہم پہونچائے جائیں لیکن اس امر کا خیال رکھا جائے کہ جن بچوں کے ساتھ آپ کے بچے کھیلیں وہ ان کے ہم مذاق، ہم عمر اور ہم خیال ہوں کیونکہ ہم صحبتی کا بہت اثر پڑتا ہے بُری صحبت میں رہ کر بُری عادتیں سیکھنے سے یہ بدرجہا بہتر ہے کہ بچے قید رکھے جائیں۔

جس عمر پر ہم نفسیاتی پہلو سے بحث کر رہے ہیں اس میں بچے نئی نئی شرارتیں کرنے اور بڑے کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بہت خوش ہوتے ہیں اگر کسی باغ میں یہ لکھا ہو "پھول توڑنے والے گرفتار کئے جائیں گے" تو آپ ضرور پھول توڑیں گے، سائیکل رات وقت بغیر لیمپ کے چلائیں گے اور کئی کئی سوار ہوں گے، سپاہی کو چکمہ دینے اور قانون شکنی سے انہوں بڑا روحانی سکون حاصل ہوتا ہے اگر سگریٹ نوشی پر تنبیہ کی جائے گی، آپ نے ہولی دیوالی کے موقع پر دیکھا ہوگا کہ لڑکے گدھے کی دم میں آتشبازی باندھ کر آگ لگا دیتے ہیں اور جب گدھا دولتیاں چلاتا اور چنگھاڑتا ہے تو یہ اس منظر سے کس قدر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

الغرض اودھم مچانا، شور و غل کرنا اور معمول کو غیر معمول بنانا اُن کے نزدیک فعل مستحسن ہوتا ہے وہ عقل فسوں گر کی پاسبانی سے تنگ آ کر اپنی زندگی کی دھار کو اس وقت تنہا چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے میری پڑوسن گھر سے جاتے وقت اپنی نو خیز صاحبزادی یہ فرمان صادر فرما گئیں کہ بیٹا پاندان کو ہاتھ نہ لگانا تمہیں پان لگانا اچھی طرح ابھی نہیں آتا ہے لیکن جب وہ واپس تشریف لائیں تو یہ دیکھ کر اُن کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ان کی دختر نیک اختر سارے وقت پانوں پر کتھے چونے سے گل افشانی کرنے کا فرض انجام دیتی رہی ہیں

اسی طرح میرے ایک عزیز نے گرمیوں میں دوپہر کو سوتے وقت اپنے بچوں کو نصیحت کی کہ وہ خاموش رہیں "ذرا ہو نہ بھی کی خبردار" اس نادر شاہی حکم کی توہین اس طرح ہوئی کہ فرماں بردار بچے دروازے پر آتے اور دھپ دھپ کر کے بھاگ جاتے اور صاحب موصوف اس خلل انداز پر صلواتیں سناتے، ان کے اس بکارنے پر ننھے ننھے نقرئی قہقہوں کا ایک ڈونگرا سا برس پڑتا۔

(باقی آئندہ)

لندن: ۵ مارچ پچھلی مورچہ پر جرمن قیدیوں کی تعداد تقریباً دس لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ فرانس پر فوج اترنے کے وقت سے ۲۸ فروری تک جرمن قیدیوں

پردۂ فلم

"دیو کنیا!"

ڈائرکٹر ڈھیرو بھائی ڈیسائی "دیو کنیا" کی شوٹنگ میں منہمک ہیں۔ اس میں لیلا ڈیسائی۔ لیلا چٹنس اور الہاس نمایاں اداکار ہیں۔ لیلا ڈیسائی کا رقص اس فلم میں خاص اہمیت لئے ہوئے ہے۔

"لیلیٰ مجنوں"

ہند پکچرز کی فلم "لیلیٰ مجنوں" مسٹر نذیر اور مسٹر نیتر کی مشترکہ نگرانی میں تیزی سے تکمیل پذیر ہو رہی ہے ——— اداکاروں میں سورن لتا۔ نذیر۔ ایم اسمٰعیل۔ کے این سنگھ امیا شرما۔ اور مجید کے علاوہ کئی نئے چہرے شامل ہیں

"زینت"

ڈائرکٹر سید شوکت حسین ایسٹرن پکچرز کی فلم "زینت" کی فلم بندی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور اس کے کردار نگاروں میں نورجہاں۔ یعقوب۔ ہیتو۔ ڈیمشٹ۔ سلیم رضا۔ منجولا۔ اور کرن دیوان شامل ہیں۔ فلم بندی کی رفتار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ "زینت" جلد ہی نمائش کے لئے تیار ہو جائے گی۔

"الف لیلیٰ"

پونہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پربھات کی آئندہ تصویر "الف لیلیٰ" رنگین فلم ہوگی اس میں قدرتی رنگ آمیزی کے لئے ماہران فن کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

"وصیت نامہ"

نیو تھیٹرز کی آئندہ فلم "وصیت نامہ" مراحل تکمیل طے کر رہی ہے۔ اس کا افسانہ بنکم چندر چٹرجی کے ناول سے اخذ ہے اور اس میں اہیندر چودھری۔ اشیت برن۔ بھارتی۔ تیتیکا۔ بابا بوس۔ ٹنڈن وغیرہ کام کر رہے ہیں۔ موسیقی آر سی بورال کے سپرد ہے۔

"ہمراہی"

نیو تھیٹرز کی بنگلہ فلم "ادوے پاتھے" کو اب ڈائرکٹر بمل رائے "ہمراہی" کے نام سے اُردو میں تیار کر رہے ہیں اس میں بنگلہ فلم کا جوڑا رادھا موہن بھٹاچاریہ اور بنوٹ بوس کے علاوہ بی۔ ایس کپور، دیبی مکرجی وغیرہ کام کر رہے ہیں۔ موسیقی کی طرزیں آر سی بورال مرتب کر رہے ہیں۔

"کیسے کہوں"

پنچولی آرٹ پکچرز کی فلم "کیسے کہوں" مسٹر موتی بی گڈوانی کی ہدایات میں تیزی سے مراحل تکمیل طے کر رہی ہے۔ اس میں راگنی جاگیردار۔ نجم الحسین۔ اجمل۔ بے۔ بی اختر وغیرہ نمایاں کام کر رہے ہیں۔

"شیریں فرہاد"

پنچولی آرٹ پکچرز کی فلم "شیریں فرہاد" مکمل ہو چکی ہے اور اب نمائش کے لئے تیار ہے اس اطلاع کے مطابق اسی ماہ بمبئی میں نمائش کے لئے پیش کر دیجائے گی۔ شیریں فرہاد میں راگنی، جینت۔ غلام محمد اور گیانی نے اہم کردار انجام دیئے ہیں۔ اور ہدایات پر ہلاد و کی رہین منت ہیں۔

پنڈت گووند بلبھ پنت کی رہائی

نئی دہلی ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یوپی جو بہ حیثیت ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی احمد نگر کے قلعہ میں نظر بند ہیں یوپی میں لا کر چھوڑ دیئے جائیں گے۔

کانگریسی طالبات کی کانفرنس

لاہور ۳ مارچ۔ قوم پرست کانگریسی طالبات کی پہلی صوبائی

اقوال زریں

بچوں کے متعلق اقوال!!

بچے اللہ تعالیٰ کے پیام رساں ہیں اور محبت اُمید اور امن کا پیغام پہونچاتے رہتے ہیں

لاول

بچے کا پھٹا ہوا کپڑا درست ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا ٹوٹا ہوا دل کبھی نہیں جڑ سکتا۔

لانگفیلو

کیا مبارک وہ ہاتھ ہے جو بچوں کے لئے سامان راحت مہیا کرتا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ خوبصورت کلیاں کس وقت اور کس جگہ شگفتہ ہوں گی۔

جیرولڈ

بچہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اس وقت نہ سیکھے گا جب تک وہ خود سے اپنے پاؤں پر نہ کھڑا ہو۔ بیشک وہ شروع میں غلطیاں کرے گا۔ مگر انہیں غلطیوں سے اُسے عقل آئے گی۔

اڈورڈس

بچہ کی تمام خواہش پوری کرنا اُس کو ضدی بنانا ہے اس وجہ سے کہ خواہشات جتنی پوری ہوتی جاتی ہیں اور تمام خواہشات پوری کرنا تمھارے امکان سے باہر ہے۔

ہوم

بچوں کی تربیت میں نرمی اور سختی دونوں ملی رہنا چاہیئے، نہ تو اُن کو مطلق العنان کر دو اور ان کی ہر خواہش مارو گو کہ اُن کو ڈانٹ میں رکھنے سے پیار اور دسر کم ہوگا مگر جب اِن کا سن بڑھے گا تو ان کی وجہ سے ہمارا

(دردِ دل زیادہ ہوگا)

موج تبسم

مجسٹریٹ :۔ (ملزم سے) تم رُوتے کیوں ہو؟

ملزم :۔ میں نے کبھی قید خانہ نہیں دیکھا!

مجسٹریٹ :۔ (سپاہی سے) اسے قید خانہ دکھا دو۔

"کیوں دوست کیا خبر ہے؟"

گاؤں سے باہر دلدل میں ایک گدھا پھنسا ہوا ہے لیکن اُس کے کان اور دُم کٹی ہوئی ہے"

"تو تمھیں کیا فکر ہے؟"

اگر کوئی اُسے نکالنا چاہے تو کس چیز سے پکڑ کر نکالیں گے"

انور :۔ آج صبح ٹریم کی پٹری پر مجھے ایک اٹھنّی ملی ہے"

نسیم :۔ وہ میری اٹھنی ہوگی جو کل گم ہو گئی تھی

انور :۔ لیکن مجھے تو چونیاں ملی ہیں۔

نسیم :۔ کیا ہوا ٹریم کے نیچے آکر کٹ گئی ہوگی۔

آجکل تم کیا کرتے ہو؟

ادبی چیزیں لکھتا ہوں، افسانے، مضامین نظمیں وغیرہ۔

"کوئی چیز اب تک فروخت بھی ہوئی ہے"

"کئی ایک، گھڑی، گراموفون اور اُوور کوٹ"

ماسٹر (لڑکے سے) تم پانچ روپے کی اکنیاں بناؤ۔

لڑکا :۔ کیا آپ مجھے جیل بھیجیں گے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

یورپ میں ایک مقام پر ایک لکڑی کا پُل ملا ہے جو کہ پانچ ہزار سال پہلے کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے

افریقہ کے بعض جنگل اتنے گھنے ہیں کہ بندران درختوں سے نیچے نہیں اُترتے۔

بعض ستارے ہم سے اتنے دُور ہیں کہ اُن کی روشنی ہم تک دو ہزار سال تک پہونچتی ہے۔

افریقہ میں صحارا دنیا کا سب سے گرم ریگستان ہے دن میں بہت گرمی پڑتی ہے اور رات میں اس قدر سردی پڑتی ہے کہ پانی منجمد ہو جاتا ہے۔

تاش کے پتوں سے سات سو قسم کے مختلف کھیل کھیلے جا سکتے ہیں،

وآنا میں جمعہ کے دن بھیک منگوں کو بھیک دی جاتی ہے، دوکاندار باہر کے دروازے کے پاس کم قیمت کے سکّے رکھ چھوڑتے ہیں، ہر ایک فقیر ہاں سے خود ہی ایک سکّہ اٹھا کر چلا جاتا ہے۔

کتّے کے سننے اور سونگھنے کی طاقت انسان سے اٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔

افسانہ

ایسا نہ کرو!

از جناب افضال عثمانی

"ایسا نہ کرو" میرے والد اکثر مجھے بڑے شفقت بھرے لہجے میں کہا کرتے اور میں نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اس سے ان کا کیا مطلب تھا۔ اگر میں نے کبھی اصرار بھی کیا کہ اس جملہ سے آپ کا مطلب کیا تو ہنس دیا کرتے اور کہتے: "ان الفاظ کو یاد رکھنا شاید کبھی کام آئیں"۔

میں بھی ہنس کر ٹال دیا کرتا چونکہ سمجھتا تھا کہ بے معنے الفاظ ہیں۔ بچپن سائے میں آچکے ہیں۔ دماغی خلل سے زیادہ ان الفاظ کی تشریح کے لئے اور کوئی لفظ موزوں نہیں۔ بلا انتہا ہوگی قریب ایک سال ہوگیا برابر کہہ رہے ہیں اور کچھ کہتے ہی نہیں۔ اور اگر کچھ کہا بھی تو بس یہی کہ جو تم کر رہے ہو۔ میں سوال کرتا "میں کیا کر رہا ہوں" تو جواب دیتے "تم جانتے ہو۔ مجھ سے زیادہ نہ افشا کراؤ"۔

مجھے یہ الفاظ سُن کر سخت ناگوار گزرتا۔ میں اُٹھنے لگتا تو پاس بٹھا کر سمجھاتے: "بیٹا ہماری باتوں کا نہ ملال کیا کرو"۔ میں اور جھنجلا کے بولتا "میں اگر ملال نہ کروں تو اور کیا کروں۔ مجھے یہ مبہم فقرے کہہ کر کیوں پریشان کیا کرتے ہو۔ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے یا بس یہی کہ میں جلوں اور آپ کو مزہ آئے"۔۔۔ میں نے اس مرتبہ یہ الفاظ بڑی ہمت کر کے کہے اور دل میں سوچا کہ آج ضرور یہ عقدہ وا ہو جائے گا۔ وہ سُن کر مسکرائے اور بولے: "حیاء پدری ان ناشائستہ حرکات کو جو تم کر رہے ہو اظہار و افشا کا ارادہ نہیں رکھتی۔ بس تم جانتے ہو۔ تم بچے نہیں ہو۔ ماشاء اللہ تم جوان ہو۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ آنے والے خطرات سے تم کو آگاہ کر دیا جائے اور پھر تمھاری مرضی پر منحصر ہے"۔ اتنا کہہ کر وہ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے اور پھر کچھ سوچ کر بولے: "اس خاندان میں ایسا ہوتا نہیں آیا ہے"۔ والد کی گفتگو سن کر میں بہت ملول اور افسردہ خاطر ہو کر اُٹھا۔ آج کی گفتگو سے میں اُن کے رازِ دل کو بخوبی پا چکا تھا۔ وہ مجھے سمجھا رہے تھے کہ میں اس سے محبت نہ کروں"۔

کچھ عرصہ کے بعد والد سخت علیل پڑے اور صحت یابی کی توقع نہ رہی ــــــ نزع کے وقت مجھے بلا کر پھر سمجھایا۔ میں نے رو کر کہا: "اباجی میں مجبور ہوں میں ایسا نہ کروں تو کیا کروں" عورتوں کو وہاں سے اٹھایا اور کہنے لگے: "میری نصیحت مانو۔ بیٹا تمھاری زندگی خراب ہو جائے گی۔ تم ایک اعلیٰ اور شریف گھرانے کے چشم و چراغ ہو۔ شریف کے بچے شریف رہا کرتے ہیں دیکھو اس خبط اور جنون کو چھوڑ دو۔ وہ کالج گرل ہے اور پھر طرہ ستم یہ ہے کہ وہ عیسائی ہے" وہ اور بھی کچھ کہنا چاہتے تھے کہ تنفس کی بے اختیار تیزی نے گلو گرفت کر لی اور وہ کچھ نہ کہہ سکے۔

"اباجی اباجی" میں بے بتیا ہو کر چیخا۔ مجھ کو روتا دیکھ کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور انھوں نے چشم زدن میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

مجھے والد کی وفات کا سخت افسوس ہوا۔ میری زندگی میں شاید یہ پہلا سانحہ واقعہ ہوا تھا کہ مجھ کو ایسا کوہ گراں صدمہ اٹھانا پڑا۔ میری کم نصیبی کہ میں اس وقت بھی اس کو والد کی کوتاہ نظری کا غلط نتیجہ سمجھتا رہا۔ والد نے وہ لڑکیاں اور دیکھی ہوں گی جو لڑکے کی زندگی کو تباہ و برباد کرتی ہیں۔ یہ ان لڑکیوں میں سے نہیں۔ اگر اس کو دیکھتے تو عش عش کر جاتے۔ دانت تلے انگلی دبا لیتے زبان بھی یہی کہتی کیسی سیدھی لڑکی ہے۔ میں اس کو چھوڑ دوں جو میرے مقابل مال زر دال اور اپنی بھی کوئی قیمت نہیں سمجھتی۔

وقت سرعت کے ساتھ گزرتا گیا اور مجھ کو اس سے محبت روز افزوں ہوتی گئی اور اب دیوانگی یہ عالم تھا کہ مجھکو اپنا گھر دوزخ اور اس کا ڈرائنگ روم (ملاقاتی کمرہ) جنت نشان معلوم ہوتا، اس کی نازک نازک باہیں میرے گلے میں حائل رہتیں اور میں وفور مسرت سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی لاثانی محبت کا اظہار کیا کرتی۔

مجھکو یہ قطعی یقین ہو چکا تھا کہ وہ فقط میری ہے اور میں اس کا ہوں۔ وہ بھی اکثر فرط انبساط کہہ دیا کرتی:۔

"میں تمھاری اور تم میرے"۔ مجبور محبت کیا کیا نہیں کرتا۔

ایک روز میں نے اس سے شادی کا بھی اظہار کر دیا۔ اور پوچھنے لگا، "کہو تم کو ازدواج کے رشتہ میں منسلک ہونا منظور ہے" وہ میرے روح فرحت افزا الفاظ سن کر خوشی سے پھولی نہ سمائی اور بولی "میری مرضی کیا جو تم چاہو۔ تم میرے بادشاہ اور میں تمھاری ملکہ ہونے کا شرف ہو تو کیا خوف"۔

میں نے بھی خوش ہو کر کہا۔ "تم میری ملکہ ہو"

شادی ہوئے قریب ایک سال ہو چکا ہے خاندان مجھے اسی روز چھوڑ چکا جس روز سے کہ میں نے اس کو اپنی بیوی کہا۔ وہ اس لئے کہ گھر والے مجھکو خاندان کے دامن پر ایک بدنما داغ تصور کرنے لگے تھے۔

اب میں اور وہ ایک علیحدہ شاندار خوبصورت کوٹھی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میری فریفتگی اور الفت کا اب بھی وہی عالم ہے جیسا کہ کبھی رات کے بارہ بجے کلب چھوڑنے کے بعد اندھیری رات میں کوچہ گردی کے وقت تھا۔

ان اندھیری راتوں میں جبکہ کوئی ہندوستانی راہ گیر مجھ سے پوچھ بیٹھا کرتا کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیوں چکر کاٹ رہے ہیں۔ میں جواب دے دیا کرتا۔ ارے صاحب ایک صاحب کا پتہ ڈھونڈھ رہا ہوں۔ کئی روز ہو گئے برابر تلاش کر رہا ہوں۔ ملتے ہی نہیں۔

وہ ایک تعجب سے دریافت کرتے کہ وہ کون صاحب ہیں جو صرف میرے تخیل کی فوری اختراع ہوتی اور جواب دیتے "اجی یہاں تو کوئی آدمی اس نام کا نہیں"۔ میں ہنس کر کہہ دیتا۔ آپ جائیے میں ڈھونڈھ لوں گا۔

رات جب زیادہ گذر جاتی اور سڑک کے کتے بھی بھونک بھونک کر پیچھا شروع کر دیتے میں طوعاً و کرہاً گھر آکر لیٹ جاتا ورنہ طبیعت تو یہی چاہتی کہ سایہ کی طرح بس دیوار رہوں۔

ایک روز وہ مجھ سے ایک نوجوان تھومس کے حسن و اخلاق کی تعریف و ستائش کرنے لگی۔ جوان سے میں بھی واقف تھا۔ اور جانتا تھا کہ حسن و اخلاق کی زندہ تصویر ہیں۔ وہ بہت دیر تک ان کے بارے میں نئے نئے لطیفے سناتی رہی اور کہتی رہی کہ ایسے خوش طبع اور خوش گو کم ہی پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی ادنے سے ادنے بات ہو ظرافت کی چاشنی سے خالی نہیں ہوتی۔ بلا وجہ ہنسی آجاتی ہے۔ تمام اہل کلب کو ہنسائے رکھتا ہے۔ دیکھا نہ آپ نے؟

"ہاں تو تمہارا مقصد کیا؟" میں نے مسکراتے ہوئے کہا وہ کھڑے ہو کر بلا کی شوخی سے انگلیوں کو چٹخاتے ہوئے بولی میں ان کو اور چند اور ایک صاحب کو کل پارٹی پر بلانا چاہتی ہوں"

میں نے انکار کر دیا۔ میں خوب جانتا تھا کہ وہ نہایت اوباشں شخص ہے۔ اس کا کلب اور سوسائیٹیوں تک ہی رہنا بہتر ہے۔ وہ منہ چڑھا کر بولی:۔

میں اپنی رفیق حیات کی بات کو کبھی رد نہ کرتا تھا اور ہمیشہ ہر بات میں اس کی مرضی کا ہی جویاں رہتا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے انکار کر دیا تو اس کی دل شکنی ہوگی۔ تو بہتر کہ میں اپنی مجبوری کا بھی اظہار کر دوں کہ کل میں دو تین کے لئے آگرہ ایک ضروری کام جا رہا ہوں اس لئے پارٹی کسی اور دن رکھنا۔ میری فرماں بردار بیوی میرے سمجھانے سے فوراً باز آ گئی اور کہنے لگی۔

" اچھا جب تم آؤ گے جب سہی"، میں مطمئن ہو گیا کہ میری بیوی میرے کہنے کی اور دل ہی دل میں خوش ہوا کہ ہر انڈین کی ایسی ہی فرماں بردار بیوی ہونی چاہیئے۔

میں اسی روز شام کی ٹرین سے آگرہ چلا گیا جس کام کے لئے میں گیا وہ کام میرا دوسرے ہی روز پورا ہو گیا۔ میں وہاں سے شام کی ٹرین سے واپس ہو گیا۔ رات کے بارے بجے گاڑی اسٹیشن پر آئی اور میں نے اپنے گھر کی صورت دیکھی۔ دروازہ کھلا ہوا۔ دربان بے خبر پڑا سو رہا ہے۔ اندر جو گیا تمام کمروں کی بجلی گل تھی صرف ایک کمرے کی بجلی روشن تھی۔ شعاعیں دروں سے چھن چھن کر باہر آ رہی تھیں۔ میں یہ خیال کر کے کہ میری دلنواز بیوی اسی کمرے میں محو استراحت ہوگی۔ شوخی اور شرارت سے دبے دبے پیروں ڈرانے کے ارادے سے دروازے کے قریب گیا۔ میں حیرت زدہ رہ گیا۔ کوئی اجنبی شخص آہستہ آہستہ گفتگو کر رہا ہے ــ کیا کر رہا تھا کوئی کوئی لفظ میری سمجھ میں آیا۔ پوری گفتگو میری سمجھ میں نہیں آئی ـــ چند محبت آمیز الفاظ سن کر مجھے شک ہو گیا۔ میں روشن دان سے جو باہر صحن میں تھا میز اور کرسی لگا کر جھانکا۔

افسوس! مسٹر انفضال میں آپ سے کیا کہوں۔ ایسی عکاسی جس کے لئے شاید کوئی عکاس بھی رضامند نہ ہو۔ زبان احاطۂ الفاظ میں نہیں لا سکتی ہے۔

ایک جایز شوہر کا حق وہی تھومسن گدھے کا بچہ غضب کئے ہوئے تھا۔ بیوی کی اس شرمناک حرکت کو دیکھ کر میں آتش غضب سے لرزہ براندام ہو گیا۔ فوراً اترا اور برابر کے کمرے میں جا کر الماری سے کیمرا اٹھا لایا۔ چاندنی کی روشنی میں کھڑے ہو کر ریل چڑھایا اور سرعت سے میز پر کھڑے ہو کر تصویر لے لی۔

خون کے گھونٹ پی کر اسی کمرے میں آ کر ایک کرسی پر دراز ہو گیا۔ کچھ وقت کے بعد تھومسن ہنستا ہوا نکلا اور رخصتی بوسہ لے کر رخصت ہوا۔ میں اٹھا اور غصہ سے کانپتا ہوا اپنی عزت فروش بیوی کے کمرے میں آیا۔ بیوی اچانک میری صورت دیکھ کر گھبرا گئی اور جلدی سے بولی:۔

" تم کب آ گئے؟"

" اور کسی وقت آتا" میں نے کہا۔ تاکہ آپکا فریب مجھ پر بخوبی چل جاتا ــ ڈیم"

یہ کہہ کر میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا:۔

" کیوں صاحب وہ بلڈی فول تھومس یہاں کیوں آیا تھا؟"

وہ میری بات کا جواب نہ دیتے ہوئے میرے پہلو میں آ کر ایک کرسی پر آ بیٹھی۔

میں نے کرسی بالمقابل کرتے ہوئے کہا "کیا میری بات کا جواب نہ دو گی؟"

وہ ساحرانہ انداز سے نیم وا آنکھیں کر کے میری صورت کو تکنے لگی گویا میں دل میں ایک نشتر مار لینے کے بعد پھر دوسرا نشتر مار لوں گا"

میں غصہ سے بے تاب ہو کر کھڑا ہو گیا اور چیخ کر بولا کیا بتلایا نہیں جائے گا؟"

وہ مسکرا دی اور بولی:۔

" تمہیں کیا بتلاؤں"؟

صرف اتنا کہہ کر اس کے لب پر مہر سکوت لگ گئی اور گردن جھکا کر سوچنے لگی۔

" ہوں میں جانتا ہوں کیا تمہاری زبان نہیں کھلے گی" میں نے کہا:۔

اس پر بھی وہ کچھ دیر تک سکوت کے عالم میں رہی میں نے پھر مجبور کر کہا۔

"وہ کیوں آیا تھا مجکو بتلانا ہوگا"

"مجھ سے پوچھتے ہو"، وہ چونک کر بولی۔

گویا میں کسی اور شخص سے ہم کلام تھا۔

"ہاں تم سے" میں نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

وہ بولی:

"بات کچھ نہیں تھی۔ وہ ایک مضمون بعنوان "عورت" مجھ کو دکھلانے آیا تھا۔ اور رائے لینے ـــ پوچھتا تھا کہ کیسا ہے اور کون سے جورنل میں بھیج دوں"

وہ اتنا ہی کہہ کر خاموش ہونا چاہتی تھی مگر پھر کچھ سوچ کر بولی:۔

ہاں یہ تو بھول گئی عورت کے متعلق اس نے چند نظریہ قایم کئے ہیں دراصل وہ اپنی یعنی میری بیباک رائے زنی کا اظہار چاہتا تھا سو وہ میں نے کر دیا اور بس"

" ہوں عورت" میں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ بدسرشت عورت، بے وفا عورت۔ مردود ذلیل"

یہ کہہ کر میں نے اپنی جیب سے نگیٹو نکالا اور اس کے اوپر پھینک دیا اور کہا۔

یہاں سے جاؤ اور اس کا پوزیٹو لے کر دل کے پاس رکھنا۔

وہ گردن جھکائے ہوئے اٹھی اور نگیٹو اٹھا کر میرے سامنے کھڑی ہو کر رونے لگی میں اس کی صورت کو دیکھنے لگا۔ ۴۴

۴۴ وہ بولی:۔

" افسوس تم کو خبر نہیں تھی کہ عورت کا خمیر ان خوبیوں سے تیار ہوا ہے۔ تم کو اگر خبر ہوتی تو تمہاری اور میری محبت لافانی ہوتی"

میں نے کہا:۔

تم جیسی طوائف کا ایسا خمیر ہوتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا۔

بس جائیے یہاں سے۔

اچھا تم دھکے دے رہے ہو میں جا رہی ہوں"

وہ بولی " میں بھی عیسائی نہیں ہوں گی جو روٹیوں کا محتاج نہ کر دیا ہو"

مجھ کو اب ایک ساعت رہنا بھی اس کا اپنے سامنے ناگوار گذار رہا تھا۔ میں نے کرسی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" یہاں سے چلی جاؤ"

وہ گڈ بائی (رخصتی سلام) کر کے فوراً کمرے سے باہر چلی گئی۔

مسٹر زیدی نے تمام کہانی سنا کر ایک لمبا سانس لیا اور افسوس کر کے کہنے لگے۔

وہ جا چکی ہے اس کو گئے ہوئے بھی ایک عرصہ ہو گیا ہے میری محبت کی اب بھی وہی حالت ہے۔ کبھی اگر کوچہ گردی تھی تو اب تصور گردی ہے۔ میں تصور میں اب بھی اس کے جھوٹے نباہ کی یاد دلاتا رہتا ہوں۔ میں اب بھی غم اور افسوس کرتا ہوں، صرف اس لئے کہ میں نے اس سے محبت کی تھی ـــ اس نے مجھ سے محبت نہیں کی تھی"

اتحادی گشتی دستے مانڈلے کے قریب پہونچگئے

کینڈی۔ ۲۷ر فروری۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ چینی فوج نے دریائے مانڈ پار کر لیا ہے۔ برطانوی فوج کے مورچہ پر ۳۶ ویں ڈویزن گشت لگا رہی ہے۔

چودھویں فوج کے مورچہ پر پگناں کے علاقہ میں برطانی فوج نے ارادی کے پورب میں ایک مورچہ قائم کر لیا ہے۔ دشمن نے فوراً ہی جوابی کارروائی کی اور بھاری نقصان اٹھایا۔

منو کے بالمقابل مورچہ پر کل موضع تنگلنس میں لڑائی جاری ہے بسیگیانگ کے نکون میں ستی کو دشمن سے صاف کر دیا گیا ہے۔

اتحادی ہوائی جہازوں نے کل دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں پر زور کے حملے کئے اور تین پل برباد کر دیئے۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانی فوج اب لاشیو سے ۴۲ میل دور رہ گئی ہے۔ اے۔ پی۔ آئی کے جنگی نامہ نگار کا بیان ہے سیگیانگ کے علاقہ میں چودھویں فوج کا دشمن سے مقابلہ ہو رہا ہے لیکن فوج ۱۴ ویں کے ہراول گشتی دستے ایسی جگہ پہونچ گئے ہیں جہاں سے ان کو مانڈلے کے حالات نظر آتے ہیں۔

برما میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے اور ہر جگہ ہماری فوج برابر آگے پیش قدمی کر رہی ہے۔

صدر روزولٹ کا بیان

واشنگٹن یکم مارچ۔ صدر روزولٹ نے پریس کے نمایندوں سے دوران انٹرویو میں کہا کہ اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن آئندہ لڑائی روکنے کے لئے بہترین طریقہ اختیار کرے گی اور اس کے اسباب دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس میں جرمنی اور جاپان کو آئندہ ممبروں کی حیثیت سے شریک کیا جا سکے گا جبکہ وہ اپنے آپ کو اس میں شامل ہونے کے قابل ثابت کر دیں گے۔ لیکن انکو اپنے اندر صفائی کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے فوجی رجحان کو چھوڑنے کی ضرورت ہے۔

آپ کا کہنا کہ میرا خیال ہے کہ جرمنی اور جاپان کو مستقبل میں پھر مسلح ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا پانچ بڑے ملک بھی اپنے ہتھیاروں میں کمی کریں گے۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ یالٹا کانفرنس میں جاپان کے خلاف لڑائی کا ذکر تک نہیں آیا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جرمنی کے بارے میں پہلے روس سے میٹنگ کے معاملات کی بحث میں حصہ لینے کے لئے کہا جائے گا۔ روس جاپان کے معاملہ قطعی ناطرفدار ہے۔

پریذیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ جرمنی پر قبضہ کرنے کے لئے ✻

✻ ابتدا میں جو اسکیم ادا کی گئی ہے وہ یہ تھی کہ روس پوربی علاقہ پر قبضہ کرے گا۔ برطانیہ پچھمی وائری علاقہ پر اور امریکہ دکھنی حصہ پر قبضہ کریگا۔ لیکن اب اس انتظام میں کچھ تبدیلی ہوگی ہے۔ خاص کر برطانیہ اور امریکہ کا قبضہ ہوتا ہے کیونکہ اب فرانس کو بھی کچھ علاقہ دینا ہے۔

صدر روزولٹ لندن جائیں گے

لندن۔ ۲۸ر فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر روزولٹ اس سال لندن آئیں گے۔ اُمید ہے کہ آپ کا دورہ غالباً گرمیوں کے موسم کے درمیانی حصہ میں ہوگا۔ آپ ملک معظم کے مہمان ہوں گے۔ حکومت برطانیہ کو اُمید ہے کہ مارشل اسٹالن یورپ کی لڑائی ختم ہونے پر برطانیہ کا دورہ کریں گے

ـــ کراچی ۲۸ر فروری۔ سندھ اسمبلی کا اجلاس جو بجٹ پر تحریک تخفیف پاس ہونے کے بعد یکایک ختم ہو گیا تھا اب ۱۲ر مارچ ۱۹۴۵ء کو ہوگا۔

اردو کانفرنس میں گاندھی جی کا پیغام

واردھا گنج۔ ۲۶ر فروری۔ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی نے ہندوستانی پرچار سبھا کی میٹنگ میں مہاتما جی کا وہ پیغام سنایا جو انہوں نے انجمن ترقی اردو بمبئی کانفرنس کے موقعہ پر بھیجا تھا۔ بس۔۔

گاندھی جی کو اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے بلایا تھا گاندھی جی نے اس کے جواب میں اردو کا خط بھیجا جس میں لکھا تھا مجھے آپ کا خط ملا۔ مگر میں انجمن میں آ نہیں سکتا۔ اب میں محض اردو یا ہندی کی حمایت نہیں کرتا میں دونوں کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتا ہوں مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ ایک ہو جائیں۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔

چرچل گورنمنٹ کو اعتماد کا متفقہ ووٹ حاصل ہوگیا

لندن، یکم مارچ۔ آج ہاؤس کامنز میں حکومت کو اعتماد کا متفقہ ووٹ حاصل ہوگیا۔ اعتماد کے ووٹ کے حق میں ۴۱۳ ووٹ آئے اور مخالفت میں ایک بھی ووٹ نہیں دیا گیا۔ یہ ووٹ حکومت کی اس تحریک پر لیا گیا تھا جس میں کرائما کانفرنس کے فیصلوں کو منظور کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جرمنی کو نہتا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے کہا کہ جرمنی کی صنعت کو برباد نہیں کیا جائے گا جبکہ جرمنی کو اپنی بسر اوقات کرنی ہوگی۔ مگر جرمنی کو ایسا سامان تیار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی جو لڑائی کے کام آتی ہے۔

سر آرتھر سالٹر نے جو سنہ ۱۹۲۰ء میں اس کمیشن کے جنرل سکریٹری تھے جو جرمنی پر تاوان لگانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا کہا کہ جرمنی کے بارے میں جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ یورپ کے آئندہ تحفظ کے لئے تحفظ کیا جائے۔ اس کے لئے ورسائی کے معاہدہ سے سخت معاہدہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے جرمنی کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی مخالفت کی۔ آپ نے جرمنی سے نقد تاوان وصول کرنے کے بجائے جنس میں تاوان وصول کرنے کی تجویز کی حمایت کی۔

لفٹنٹ کرنل ہتیج نے جو پچھلی لڑائی کے بعد جرمنی پر کنٹرول کرنے والے کمیشن کے ممبر تھے کہا کہ پچھلی لڑائی کے بعد جرمنی کو نہتا کرنے کا طریقہ بہت موثر ثابت ہوا تھا۔

مسٹر سلورین نے کہا کہ میرے خیال میں یہ تجویز بالکل احمقانہ ہے کہ کسی قوم کو سان فرانسسکو کانفرنس میں اس وقت تک مدعو نہیں کیا جائے گا جب تک وہ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ نہیں کردے گی۔

مسٹر میک گوورن نے اس تجویز کی مخالفت کی کہ جرمنی کو تاوان جنگ ادا کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ میں اس کے خلاف ہوں کہ عوام پر کوئی بیا بار ڈالا جائے۔

بریگیڈیر جنرل سپیرز نے جو تا حال شام اور لبنان میں برطانی وزیر تھے کہا کہ مڈل ایسٹ میں پچھلی لڑائی کے بعد سے صورت حالات بالکل تبدیل ہو چکی۔ آپ نے کہا۔ کہ شام اور لبنان کی آزادی کا بچاؤ کرنے کے لئے اگر طاقت بھی استعمال کرنا پڑے تو ہمیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے یہ تجویز کیا کہ برطانیہ کو عرب ملکوں کی مکمل آزادی کی حمایت کرنی چاہیئے اور مڈل کے لئے ایک کونسل بنا دینا چاہیئے۔ جس میں روس امریکہ اور فرانس اور برطانیہ کے نمایندے شامل ہوں اور اس کا ہیڈ کوارٹر یروشلم میں ہو۔

مسٹر سی۔ آر۔ اٹیلی ڈپٹی پرائم منسٹر نے کہا کہ سان فرانسسکو میں ہم ایک ایسی کانفرنس میں حصہ لیں گے جو صوبوں کے لئے تمام انسانی نسل کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔

پولینڈ کے بارے میں مسٹر اٹیلی نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دکھن اور دکھن پوربی یورپ کے اس قدر اشخاص مستقبل کی طرف دیکھنے کے بجائے ماضی سے چمٹے ہوئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ اگر پولینڈ سے کچھ آراضی لے کر پولینڈ کو اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکے تو ہمیں شکایت نہیں کرنا چاہیئے۔

مسٹر ایڈن نے بحث ختم ہوتے ہوئے اسٹریا کو متنبہ کیا کہ اس کے ساتھ ایک آزاد کرائے ہوئے ملک یا اتحادی علاقہ جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

مسٹر ایڈن نے یہ بھی اعلان کیا کہ سان فرانسسکو کانفرنس سے پہلے برٹش کامن ویلتھ کی ایک میٹنگ ہوگی۔ (راٹر)

پولینڈ کے متعلق سمجھوتہ پر ممبروں کی اختلاف رائے

لندن۔ ۲۸ فروری۔ کل رات پارلیمنٹ میں کرائما کانفرنس پر تین روز بحث کا افتتاح کرتے ہوئے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ کانفرنس نے حقیقتوں اور مشکلوں کا ایک ایسے غیر معمولی طریقہ پر مقابلہ کیا ہے کہ اس سے جو نتیجے نکلے ہیں وہ سٹٹ کا نعل بن گئے ہیں جن پر پارلیمنٹ کو اپنی رائے ظاہر کرنا ضروری ہے۔

ہاؤس نے تالیاں بجا کر استقبال کیا جبکہ چرچل نے حکومت کی طرف سے یہ تحریک پیش کی کہ ہاؤس اس اعلان کو منظور کرتا ہے جو کہ کرائما کانفرنس میں تین بڑی طاقتوں نے کیا ہے۔ اور خاص کر ان کے اس عزم خیر مقدم کیا ہے کہ وہ نہ صرف مشترکہ دشمن کو آخری شکست دینے تک اتحاد برقرار رکھیں گے۔ بلکہ امن کے وقت بھی اتحاد برقرار رکھیں گے۔

مسٹر چرچل نے یہ بیان کرنے کے بعد کہ کانفرنس میں کون کون شریک ہوئے کہا کہ یورپ میں آخری فتح کا عرصہ اس سے کئی ماہ طویل ہوگیا ہے جتنا کہ پچھلے موسم خزاں میں اُمید تھی۔ دریں اثنا جاپان کے خلاف آخری فتح کا عرصہ پیفک میں امریکی فتوحات کی وجہ سے قریب آگیا ہے۔

جہازوں کی پوزیشن بیان کرتے ہوئے چرچل نے کہا کہ گو اتحادیوں کے پاس اس وقت اس سے کہیں زیادہ جہاز ہیں جتنے ان کے پاس لڑائی کے دوران میں کبھی رہے ہیں تاہم جہازوں کی کمی کی وجہ سے ہماری مشکلیں اب بھی پہلے جیسی ہیں۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ کرائما کانفرنس سے نیز اور ملاقاتوں سے میں جس نتیجہ پر پہونچا ہوں وہ یہ ہے کہ مارشل اسٹالن اور دوسرے روسی لیڈر بھی جمہوریتوں کے ساتھ باعزت دوستی اور مساوات کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔

مسٹر چرچل نے کرائما کانفرنس کے مختلف فیصلوں پر روشنی ڈالی

مسٹر چرچل کی تقریر!

لندن۔ ۲۷ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل نے ایک طویل کی جس میں کرائمیا کانفرنس کے فیصلوں پر روشنی ڈالی۔

اس نکتہ چینی کے بارے میں کہ فرانس کو کانفرنس میں مدعو نہیں کیا گیا۔ مسٹر چرچل نے کہا مغربی یورپ میں برطانی پالیسی کا پہلا اصول یہ ہے کہ فرانس اس کی فوج مضبوط ہو لیکن بڑی بڑی طاقتیں جو لڑائی کا زبردست بوجھ برداشت کر رہی ہیں حسب ضرورت کانفرنس کرنے کے اپنے حق پر پابندی نہیں لگا سکتی۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کوئی عالمگیر آرگنائزیشن بڑی ڈکٹیٹرشپ کی بنیاد پر قایم نہیں ہو سکتی۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں برطانیہ کے خاص نمایندے مسٹر ایڈن اور مسٹر اٹیلی ہوں گے۔ مسٹر چرچل نے تالیوں کی گونج کے درمیان اعلان کیا کہ پرانی لیگ آف نیشن کی جگہ ایک مضبوط آرگنائزیشن قایم کی جائے گی جس میں امریکہ باہم پارٹ ادا کرے گا۔

پولینڈ کے بارے میں مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر روس نے اس قدر زبردست قربانی نہ کی ہوتی تو پولینڈ یا تو بالکل تباہ ہو جاتا یا ہٹلر کا غلام بن کر رہ جاتا۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ بھی خیال غلط ہے کہ کرزن لائن کے بارے میں سمجھوتہ کوئی دب کر سمجھوتہ کیا گیا ہے جو قابل اعتراض ہے یا کسی ڈر کے ماتحت کیا گیا ہے۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ میں اس پالیسی کی وسعت انصاف سے مطمئن ہوں جو پہلی دفعہ تین بڑی طاقتوں نے اختیار کی ہیں۔

یہ کہنے کے بعد کہ تین بڑی طاقتوں نے بیان کیا ہے کہ اتر اور پچھم میں پولینڈ کو کافی علاقہ ملنا چاہیئے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ نئے علاقہ پر قبضہ رکھنے کا کام پولینڈ کے ناقابل برداشت نہیں ہوگا۔ یہ خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس سے جرمنی انتقام لینے کے درپے ہو جائے گا۔ ہم اس سے زیادہ سخت اور موثر تدبیریں اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو پچھلی لڑائی کے بعد اختیار کی گئی تھیں کیونکہ ہم کو زیادہ واقفیت ہے اور اس لئے ہم جرمنی کو ایسا بنا دیں گے کہ آنے والی متحدہ نسلوں تک حملہ کرنے کے قابل نہ رہ سکے۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ تمام قوموں کا جو عالمگیر آرگنائزیشن قایم کیا جائے۔ اس میں چھوٹا اور بڑی فاتح اور مفتوح کو حملہ کے خلاف تحفظ حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کی روک تھام کے لئے قانون بنایا جائے گا۔ اور بین الاقوامی فوج رکھی جائے گی۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ پولینڈ کی سرحدوں سے زیادہ اہم پولینڈ کی آزادی ہے۔

مسٹر چرچل نے یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ برطانی کمان کے ماتحت پولش فوج میں جو پول ہیں اور وہ نئی پولش گورنمنٹ کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے ان کو برطانی سلطنت کے اندر آزادی اور شہری حق دے دیا جائے گا اس بارے میں کامن ویلتھ سے مشورہ کرنا پڑے گا۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ صدر روزولٹ مسٹر سٹیٹنس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اٹلی میں برطانیہ نے جو قدم اٹھایا ہے امریکہ کو اس کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے۔

امریکہ یورپ کی صفائی میں زبردست اور تعمیری حصہ لے رہا ہے۔

مسٹر چرچل نے مصر کے وزیر اعظم کے قتل پر غم اور غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس میں شبہ نہیں کہ مصر میں حفاظت کی تدبیروں کو اور زیادہ سخت کرنے کی ضرورت ہے اور جن لوگوں کے خلاف سیاسی قتل کا جرم ثابت ہو جائے ان کے خلاف فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔

عرب کے بادشاہ ابن سعود سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے پوری اُمید ہے۔ کہ لڑائی کے بعد عرب جگت کی ترقی اور امن برقرار رکھنے کے لئے اچھے انتظامات کئے جائیں گے اور برطانیہ اور امریکہ جن کے مڈل ایسٹ میں مفاد بڑھتے جا رہے ہیں اہم پارٹ ادا کریں گے۔

لندن۔ ۵ مارچ آج صورت حالات جیسی سنگین ہے ایسی جرمن تاریخ میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ آج ہم جس طرح اکیلے ہیں ایسے کبھی نہیں رہے"۔ یہ بیہودہ رائے زنی جو جرمنی کے سیاسی رائے کار نے جرمن ریڈیو کو کی۔

افیون کی پیداوار کم کرنیکی تجویز

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے حال میں اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ افیون پیدا کرنے والے ملکوں سے مل کر افیون کی پیداوار محدود کرنے کی کوشش کرے گا۔ جن ملکوں میں افیون پیدا ہوتی ہے وہاں کی حکومتوں سے پیداوار کم کرنے کی درخواست کی جا رہی ہے۔

بمبئی پراونشل اُردو کانفرنس

بمبئی ۲۶ فروری۔ بمبئی پراونشل مزدور کانگریس کا اجلاس تین دن کی نشست کے بعد ختم ہوگیا۔ اس کانفرنس میں آل انڈیا ریڈیو کی زبان کی پالیسی پر غور کیا گیا ملک کے مختلف حصوں کے شاعروں نے اس کانفرنس کے مشاعرہ میں شرکت کی۔

امریکہ سے کلکتہ ۷۴ گھنٹے میں

کلکتہ ۲۷ فروری۔ امریکہ کے ہوائی جہاز ٹرانسپورٹ کمان نے بتلایا ہے۔ کہ امریکہ "سکائی ماسٹر" نامی جہاز نیامی (فلوریڈا) کلکتہ ۷۴ گھنٹے اور ۵۴ میں پہونچا ہے۔ یہ چار انجن والا جہاز ہے یہ ہوائی جہاز پچاس مسلح سپاہیوں یا ۵ ٹن سامان لے جاتا ہے۔

امریکی فوج سار بروکن سے صرف دو میل دور رہ گئی!

لنڈن ۱۰۔ ۴ر مارچ۔ پچھمی مورچہ کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ پہلی امریکی فوج نے شہر کولون کے ⅕ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ رائیٹر کا بیان ہے کہ امریکی ٹینک اور پیدل فوج باہری مورچہ توڑ کر شہر کے اندر داخل ہو گئی ہے ایک افسر کا اندازہ ہے کہ شہر کا بچاؤ کرنے کے لئے صرف ایک ہزار جرمن موجود ہیں۔ جرمن برابر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ شہر کے ۲۵ مربع میل علاقہ میں ⅕ علاقہ امریکنوں کے ہاتھ آ چکا ہے۔ اس پہلے جرمن نیوز ایجنسی نے خبر دی تھی کہ پہلی امریکی فوج کے ٹینک جو کولون کے بیرونی علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں شہر کے وسطی حصہ تک پہونچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکی فوج کے دستے جرمن مورچوں پر لگاتار حملے کر رہے ہیں۔

امریکی فوج کے آٹھویں ڈویژن نے ڈیوزبرگ کے قریب راہن پر ہومبرگ کے پل کو جانے والے راستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ بتلایا جاتا ہے کہ راہن کے تمام پل صحیح سلامت ہیں۔ اس سے پہلے جرمن نیوز ایجنسی نے خبر دی تھی کہ راہن کے تمام پل جن میں نیوس کریفلڈ اور ڈیوزبرگ کا پل بھی شامل ہیں۔ جرمن انجنیروں نے برباد کر دئے ہیں۔ اس اور راہن کے درمیان نویں امریکی فوج اور برطانی فوج ایک جگہ مل گئی ہیں۔ ہوشوالڈ کے پورب میں بڑے زور کی لڑائی جاری ہے۔ جہاں جرمن دیسل میں جرمن دریائے راہن کے پلوں کو پھر سے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمنوں کا کہنا ہے کہ کولون۔ ڈسلڈورف۔ ڈیوزبرگ اس وقت مورچہ کی اگلی صفوں میں ہیں۔

روسی فوج نے سٹارگراڈ پر قبضہ کر لیا!

لنڈن۔ ۴ر مارچ۔ مارشل اسٹالن نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوج نے اسٹارگراڈ پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ سٹیٹن کے پورب میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک قلعہ بند شہر ہے۔ سٹیٹن کے پچھم میں پوآرن پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ماسکو سے ائیر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ مارشل زکوف اور مارشل زکووسکی کی فوجوں کی دیکھ بھال کرنے والے دستے بالٹک کے ساحل پر آپس میں مل گئے ہیں۔ اور ان دونوں فوجوں کے درمیان جو خلا باقی ہے وہ جلد ہی پُر ہو جائے گی۔ ان کے ملتے ہی بہت بڑی تعداد میں جرمن فوج گھر جائے گی۔ روسی فوج نے کوبرگ کی اہم بندرگاہ پر حملہ کر دیا ہے۔ یہ بندرگاہ دکھنی بالٹک کی کنجی ہے برلن اور ڈریسڈن کے بالمقابل اوڈر کے بڑے مورچہ کے بارے میں روسی ابھی تک کوئی خبر نہیں دے رہے ہیں لیکن ہٹلر کے آخری بازو کے ٹوٹ جانے سے یہاں کی لڑائی چھڑنے کے لئے میدان تیار ہو گیا ہے اور ماہروں کا خیال ہے کہ اب دیر نہیں لگے گی۔ روسی فوج نے کیوسلن پر قبضہ کر لیا ہے۔

سویڈن اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ

لنڈن۔ ۵ر مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سویڈن اور برطانیہ لنڈن میں دو ہفتہ کے اندر ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کریں گے تین ماہ کی بات چیت کے بعد آخری مرحلہ پر پہونچ گئی ہے۔ یہ معاہدہ جرمنی کی شکست کے ایکسال بعد تک کیلئے ہے۔ اس کی رو سے سویڈن برطانیہ کو لکڑی۔ کاغذ۔ اور کچا لوہا سپلائی کریگا۔ جتنا کہ سویڈن سپلائی کریگا۔ برطانیہ اور سویڈن کے درمیان تجارتی معاہدہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بڑی بڑی طاقتوں نے سویڈن کی ناطرفداری مان لی ہے۔ اور سویڈن کا عالمگیر آرگنائزیشن میں شامل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔

اُدھار اور پٹہ کا نیا طریقہ

واشنگٹن۔ ۳ر مارچ۔ امریکہ نے اُدھار اور پٹہ کا ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ اس نئے طریقہ کے مطابق ایک ایسا سمجھوتہ کیا جائے گا جس کے مطابق ایک سا بھی ملک کو ایسا سامان سپلائی کیا جائے گا جو لڑائی کے بعد تعمیری کام کے لئے استعمال کیا جا سکے اور جو ملک سامان حاصل کریگا۔ وہ تیس سال تک اس کو ادا کریگا۔ سب سے پہلے اس قسم کا سمجھوتہ فرانس کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس قسم کے سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔

اس نئے طریقہ کے مطابق نہ صرف سامان جنگ بلکہ وہ سامان بھی سپلائی کیا جا سکیگا جو لڑائی کے بعد کام آ سکے۔ دوسرے جو ملک یہ سامان لے گا اس کا جاپان کے خلاف لڑائی میں امریکہ کیساتھ تعاون کرنا ہوگا۔ فرانس اور امریکہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ امریکہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس سمجھوتہ کو توڑ دے اگر وہ یہ دیکھے کہ ایسا کرنا قومی مفاد کے خلاف ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ امریکہ فرانس کو سامان سپلائی بند کر دیگا۔ اگر وہ دیکھے گا کہ جنرل ڈی گال امریکہ کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے۔

سر چھوٹو رام والی نشست کا انتخاب

لاہور:۔ ۳ر مارچ۔ راجہ نریندر ناتھ پردھان پنجاب ہندو سبھا نے نمائندہ اخبار کو بتایا کہ ہندو سبھا روہتک کی نشست کے ضمنی انتخاب کیلئے اپنا امیدوار کھڑا کرنا نہیں چاہتی آپ نے کہا کہ مجھے آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی طرف سے انتخابات میں سبھا کے امیدوار کھڑے کرنے کے متعلق ایک سرکلر موصول ہوا ہے لیکن ابھی تک امیدوار کھڑا کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

وزیر اعظم پنجاب اور لیگی ممبر

لاہور۔ ۳ر مارچ۔ پنجاب اسمبلی میں آج پھر وزیر اعظم اور لیگی ممبروں میں جھڑپیں ہوئیں۔ لیگ پارٹی کی طرف سے ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ سروس پر سرکاری قبضہ کے سلسلہ میں پیش کئے گئے۔ مطالبہ زر میں تخفیف کی تحریک پیش کی گئی یونینسٹ ممبر نے اس پر چیلنج دیا کہ لیگ خود ہی صنعتوں کو سرکاری قبضہ کے اندر لینے کی تجویز اپنے مینی فیسٹوں میں درج کر چکی ہے اور یہ سوشلسٹ اصولوں کے عین مطابق ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ درحقیقت لیگ کا مینی فیسٹو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا کے مطابق متضاد وعدوں اور پروگراموں کا مجموعہ ہے اس پر ایک لیگی ممبر نے وزیر اعظم کے لئے "ڈھولی جک" کا لفظ استعمال کیا۔ اسپیکر کے کہنے پر اس نے یہ لفظ واپس لیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ درحقیقت ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کے مطابق لیگ کے دعوے کچھ ہیں اور اعمال کچھ اور رائے کچھ۔

سلطان ابن سعود جدہ واپس ہو گئے

جدہ بذریعہ بحری تار۔ سلطان ابن سعود مصر میں مسٹر چرچل اور صدر روزویلٹ سے ملاقات کرنے کے بعد ایک برطانوی جنگی جہاز پر جدہ واپس آئے ان کی رعایا نے ان کا بہت ہی زبردست خیر مقدم کیا۔

ہز رائل ہائینس امیر فیصل اور بہت سے دوسرے شہزادوں نے آپ کا استقبال کیا۔

حکومت روس کا وفد ہندوستان آئیگا

لندن ۳ر مارچ۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کی دعوت قبول کرتے ہوئے حکومت روس اپنا ایک وفد ہندوستان بھیج رہی ہے ہو سکتا ہے کہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس بھی اپنا وفد روس بھیجے۔

سر گریہم کا انتقال

لندن یکم مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سر سسل ولیم نوبل گریہم سابق پریسیڈنٹ کلکتہ چیمبر آف کامرس کا ۷۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ہے۔

وزیر اعظم مصر کے قاتلوں کی تلاش

قاہرہ ۳ر مارچ۔ وزیر اعظم احمد مہر پاشا مرحوم کے قتل کے سلسلہ میں مجرمین کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ حکومت مصر اس میں دس ہزار پونڈ کا انعام پیش کر رہی ہے جو اسی اطلاع بہم پہونچائے کہ قتل کے جرم میں شریک رہنے والے افراد گرفتار ہو سکیں۔

ایک ممبر کی اچانک موت

نئی دہلی۔ ۵ر مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں یہ اندوہ ناک حادثہ پیش آیا کہ مسٹر گپتا (کانگرسی) تقریر کر رہے تھے کہ دفعتہً قلب پر گرمی محسوس ہوئی اور انھوں نے پریسیڈنٹ سے اپنی تقریر ختم کرنے کی اجازت لی۔ اس کے بعد ہی وہ فوراً اپنی کرسی پر گر پڑے اور تھوڑی دیر میں ختم ہو گئے۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے بہت دوا دوش کی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

کل بذریعہ ہوائی جہاز اُن کی نعش کو اُن کے وطن (جنوبی ہند) میں پہونچانے کا انتظام کیا گیا۔

میکٹیلا اور ۸ ہوائی میدانوں پر قبضہ

کنیڈی۔ ۴ر مارچ۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلانوں میں بتلایا گیا ہے کہ چودھویں فوج کے بکتر بند دستے اراودی سے پورب میں ۸۰ میل آگے نکل گئے ہیں اور انھوں نے میکٹیلا پر قبضہ کر لیا ہے جو آٹھ ہوائی میدانوں کا ایک گروپ ہے۔ دشمن کی جن فوجوں نے مقابلہ کیا ان کو سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ اتحادی فوجوں کے ہاتھ ایک بڑی تعداد میں ہوائی جہاز، توپیں اور دوسرے ہتھیار آئے۔ ان کامیابیوں کے بعد گیارویں فوج کی ہوائی فوج میکٹیلا کے علاقہ میں اُتر گئی۔ میکٹیلا میں جاپانیوں نے کئی روز تک بڑا سخت مقابلہ کیا لیکن سخت ہوائی بم باری اور گولہ باری کے بعد بچاؤ کرنے والی جرمن فوج کا صفایا کر دیا گیا۔ وہاں بھی بہت سا جنگی سامان ہماری فوج کے ہاتھ آیا۔

نئی دہلی:۔ ۵ر مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں سوالات کے بعد سالانہ بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی جس میں سب سے پہلی تقریر کانگرس کے لیڈر مسٹر منو صوبیدار نے کی۔

حکومت پنجاب بھی کمپنیاں خریدے گی!

لاہور۔ ۳ر مارچ۔

پنجاب گورنمنٹ بجلی کمپنیوں اور دیگر چیدہ چیدہ صنعتوں پر قبضہ کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کیونکہ وزارت کا خیال ہے کہ وہ اس طریقہ سے اپنے آپ کو مضبوط بنائے گی۔

اگلے روز وزیر اعظم نے اس سلسلہ میں اشارہ بھی کیا جب انھوں نے دو اہم پرائیویٹ سروسز پر قبضہ کے سلسلے میں مطالبہ زر کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ اس بات کے حق میں ہے کہ سرمایہ داروں کا سرمایہ غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں انھوں نے لاہور بجلی کمپنی کی مثال پیش کی جس پر گورنمنٹ نے قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ اس سلسلے میں گورنمنٹ نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا لیکن خیال ہے کہ اس کی ابتدا موٹر ٹرانسپورٹ سروسز کے قبضہ سے ہوگی۔ ابھی دو پر قبضہ کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ اسکیم کامیاب ہو گئی تو بجلی کمپنیوں پر قبضہ کیا جائے گا۔ ہندوؤں میں ان تجاویز سے بے چینی پھیل رہی ہے۔ کیونکہ انھیں اندیشہ ہے کہ وزارت ان کے کاروبار کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔

پنجابی جمعدار کو آئی۔او۔ایم کا اعزاز

روم۔ ۳ مارچ۔ اٹلی کے محاذ پر جرمنوں کے خلاف ایک معرکے میں غیر معمولی قیادت کرنے اور عزم وارادے کی پختگی دکھلانے کے صلے میں دوسری پنجاب رجمنٹ کے جمعدار فقیر احمد کو جو موضع جنیل، تحصیل ہزرو ضلع اٹک کا رہنے والا ہے انڈین آرڈر آف میرٹ کا اعزاز ملا ہے۔

جمعدار فقیر احمد کو جو ایک پلاٹون کی کمان کر رہا تھا موضع مونٹالون کے نزدیک ایک گشتی دستے کی دیکھ بھال کا حکم دیا گیا۔ اسی اثنا میں اس کی پلاٹون پر دشمن نے مشین گنز سے شدید گولہ باری شروع کر دی۔ جب اُس نے اپنے دستے کو جوابی حملے کے لئے آگے بڑھایا تو جرمنوں نے اُس کی چوکی پر اور زیادہ شدت کے ساتھ بے تحاشا گولہ باری شروع کر دی۔

جرمنوں کی اس کارروائی سے گرد اور دھوئیں کا ایک بادل اُمنڈ آیا جس سے فائدہ اُٹھا کر جمعدار فقیر احمد نے اپنے آدمیوں کو لے کر گاؤں کے اندر گھس گیا۔ پنجابیوں نے گاؤں کے راستوں پر جس جرمن کو بھی پایا قتل کر دیا یا قید کر لیا۔ ایک مکان سے جرمنوں کی ایک ٹولی سفید جھنڈا لے کر لیکر باہر نکلی لیکن جب ان لوگوں نے حملہ آوروں کی کم تعداد کو دیکھا تو گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ پنجابیوں نے فوراً ان کا صفایا کر دیا۔ انھوں نے کم از کم پچیس جرمنوں کو مارا اور ۱۶ قیدی بنائے۔

گیارھویں سکھ رجمنٹ کے حوالدار بالا سنگھ کو جو موضع سنگت پور تحصیل موگا، ضلع فیروزپور کا رہنے والا ہے موضع لل فاگیو کے نزدیک جرمنوں کی چار اسپانڈاؤ مشین گنوں کی چوکیوں پر پانچ دستے کے ساتھ کامیاب حملہ کرنے کے صلے میں آئی۔ڈی۔ ایس۔ایم کا اعزاز ملا ہے۔

اُس نے یکے بعد دیگرے دو مکانوں میں گھس کر دو جرمنوں کو قتل کیا اور یہ دونوں چوکیاں بیکار کر دیں۔ بقیہ چوکیوں کا دشمن نے جلد ہی تخلیہ کر دیا۔

اُسی رات کو جب جرمنوں نے اُس کی کمپنی کی پیش قدمی کے وقت جوابی حملہ کیا تو احکام کا انتظار کئے بغیر وہ آدھ گھنٹے تک اس حملہ کو روکا کیا۔

گیارھویں سکھ رجمنٹ کے سپاہی بابو سنگھ نے جو ضلع لدھیانہ کا باشندہ ہے ایک گاؤں پر رات کے وقت دوران میں دشمن کی دو مشین گن چوکیوں کو خاموش کر دیا۔ اُسے آئی۔ڈی۔ایس۔ایم کا اعزاز ملا ہے۔

پلاٹون کے کماندار اور سینیر این سی۔ او کے مر جانے یا زخمی ہو جانے پر دوسری پنجاب رجمنٹ کے لانس نائک ولایت خاں نے پلاٹون کی کمان سنبھال لی اور حملہ کو جاری رکھا۔ دشمن نے اسی اثنا میں ایک سخت جوابی حملہ کیا جسے ولایت خاں نے بڑی بہادری سے روک لیا۔ لانس نائک ولایت خاں قیادت کی غیر معمولی قابلیت رکھنے کے باعث آئی۔ڈی۔ ایس۔ایم کا اعزاز ملا ہے۔

اسی رجمنٹ کے لانس نائک تلسا سنگھ نے اپنے پلاٹون کی کمانڈر کے زخمی ہو جانے پر خود کمان سنبھال لی اور ایم ڈیلار موڈینا کے حملے کے دوران میں اپنے آدمیوں کو دشمن کی خندقوں تک نہایت کامیاب طریقہ سے لیگیا۔ لانس نائک تلسا سنگھ کو بھی آئی۔ڈی۔ایس۔ایم کا اعزاز ملا ہے۔

برلن پر حملہ کی گیارھویں رات

لندن۔ ۳ مارچ، اتحادی ہوائی جہازوں نے کل رات پھر برلن پر حملہ کیا۔ برلن پر پچھلی گیارہ راتوں سے برابر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے اور کئی شہروں پر حملہ کیا۔

تقریباً ۱۲۰۰ امریکی ہوائی جہازوں میگڈبرگ اور بوہلن کے تیل کے کارخانوں کو نشانہ بنایا۔

ڈریسڈن اور چمنز پر بھی حملہ کیا گیا۔

ہوائی جہازوں کی برابر مستعدی جاری ہے۔

حال ہی میں ایک گورکھے کے وکٹوریہ کراس پانے پر سپہ سالار اعظم کی مہاراجہ نیپال کو مبارکباد

نئی دہلی ۴ مارچ۔ پانچویں گورکھا رائیفلز کے رائفل مین تھامن گرنگ کو وکٹوریہ کراس کا اعزاز حاصل ہونے پر سپہ سالار اعظم ہند جنرل سر کلاڈ آکنلک نے ہز ہائنس مہاراجہ نیپال کو مبارکباد دی ہے۔

انھوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ "اعلیحضرت یہ جان کر خوش ہوں گے کہ اس رجمنٹ کو یہ چوتھا وکٹوریہ کراس کا اعزاز حاصل ہوا ہے جس نے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ یہ ایک شاندار کامیابی ہے جس پر مجھے اور ساری ہندوستانی فوج کو فخر ہے۔"

پانچویں گورکھا رائیفلز کے رجمنٹل مرکز کو سپہ سالار نے لکھا۔ "مجھے افسوس ہے کہ رائفل مین تھامن گرنگ خود یہ دیکھنے کو زندہ نہیں رہے کہ انھوں نے ہندوستانی فوج اور خصوصاً گورکھوں اور اپنی رجمنٹ کا وقار کس قدر بڑھا دیا ہے۔ براہ کرم رائفل مین تھامن گرنگ کے اعزاز کو میری مبارکباد پہونچا دیجئے اور کہیئے کہ مجھے آنجہانی کے غم میں اُن کے ساتھ ہمدردی ہے۔

رائفل مین تھامن گرنگ کی بٹالین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہ بادشاہ سلامت کی تمام فوجوں میں صرف ایک رجمنٹ اور ایسی ہے جسے چار وکٹوریہ کراس ملے ہوں سپہ سالار اعظم نے کہا کہ اُس کی یہ لافانی ہمت اور عدیم المثال قربانی ہمیشہ ہمیش زندہ رہے گی اور آنے والوں کے دلوں کو بڑھاتی رہے گی۔"

مسٹر چرچل کے خلاف نکتہ چینیاں

امریکی اخبار کا تبصرہ

شکاگو۔ ۲ مارچ۔ اخبار "شکاگو ٹریبون" نے جس نے مسٹر چرچل کی اس تقریر پر جو انھوں نے یالٹا کانفرنس کے بارے میں پارلیمنٹ میں کی تھی۔ تبصرہ آج کے لئے اٹھا رکھا تھا۔ اپنے ایڈیٹوریل میں بڑی کڑی نکتہ چینیاں کی ہیں اور برطانی وزیر اعظم کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے زعم میں انہیں کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

اخبار نے آرٹیکل میں لکھا ہے کہ ہمارا آئین کہتا ہے کہ غیر ملکی معاملات میں پریذیڈنٹ جو کارروائی کریگا وہ سینیٹ کی منظوری سے کرے گا لیکن مسٹر چرچل نے خود سرانا طریقہ اس حد تک اختیار کیا اور انھوں نے اس کو ایک قومی پالیسی کہہ دیا۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ صدر روزویلٹ کو امریکہ سمجھنے لگیں۔ وہ بڑے اطمینان کے ساتھ لڑائی میں اور ایک بے چین بر اعظم کے جھگڑوں میں پھنسی ہوئی ہماری گردنوں کو دیکھتے ہیں لیکن اس کی ان کو کوئی پرواہ نہیں کہ ہمارے سر کا کیا حشر ہوگا۔ برطانی بادشاہ کا بڑا وزیر یہ صرف بیوقوف کو یہ ذہن نشین کرا سکتا ہے کہ شاہی ظلم ایک انصاف اور اخلاق ہے۔

ہم جلد ہی سنیں گے کہ صدر روزویلٹ کیا صفائی پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کے حقیر فیصلوں نے جس قسم کے اخلاقی دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کیا ہے وہ کس طرح اس کو چھپا لیں گے۔ ممکن ہے کہ دوسرے مقرر سے کوئی فقرہ ادھار لے لیں اور یہ مان لیں کہ وہ دنیا کو ایسا امن دے رہے ہیں جو خون مصیبت آنسوؤں اور شفقت پر مبنی ہوگا۔

امریکہ سے کوئی اُمید نہ رکھو!

ترچناپلی۔ ۱ مارچ۔ ڈسٹرکٹ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک پارٹی کی صدارت کرتے ہوئے۔ ڈاکٹر ٹی۔ ایس راجن سابق وزیر مدارس نے جو حال ہی میں امریکہ سے واپس آئے ہیں کہا کہ امریکہ سے ہندوستان کے معاملوں میں مداخلت کی کوئی اُمید نہیں رکھنی چاہیئے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ ہندوستان کی آزادی کے لئے اپنے ملک کے مفاد کو قربان نہیں کر سکتے۔ یہ بے بسی کی علامت ہے کہ ہم کسی دوسرے سے یہ اُمید رکھیں کہ وہ ہمارا حق ہمیں دلا دیگا۔

ڈاکٹر کرشنا سوامی نے جن کے اعزاز میں یہ پارٹی دی گئی تھی اپنے دورہ امریکہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ والے اپنے معاملوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ انھیں ہندوستان کے معاملوں سے چنداں دلچسپی نہیں ہے۔ ہندوستان کے بارے میں امریکہ کو کچھ علم نہیں ہے۔

یو۔پی پٹواری ایسوسی ایشن!

متھرا۔ ۲۸ فروری۔ یو۔پی پٹواری ایسوسی ایشن کی مسلسل نمائندگی پر حکومت کے صوبہ کے پٹواریوں کو چھ روپیہ فی کس ماہوار مہنگائی الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ پٹواری اس سے مطمئن نہیں۔ چنانچہ ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے لکھنؤ میں آئندہ ۳۱ مارچ اور پہلی اپریل کو ایسوسی ایشن کا خاص اجلاس کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں آئندہ قدم اٹھانے پر غور کیا جائے گا۔

سیلانگ۔ یکم مارچ۔ آسام اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے مسٹر عبدالمتین چودھری ممبر مالیات نے بتایا کہ اپریل ۱۹۴۴ء آسام میں نظر بندوں کی تعداد ۱۰۲ تھی۔ اب یہ تعداد ۷۵ ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-
ششماہی ۲/۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ ۲ دو آنہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 41 NO. 11 | CAWNPORE. Saturday. 17th MARCH. 1945 | کانپور شنبہ ۱۷ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

ادبیات

مے دو آتشہ

تضمین بر غزل عالی جناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کان پور

(از جناب رئیس امروہوی)

دردِ فراق نے نہ غمِ انتظار نے   کھویا ہمیں تو کوششِ صبر و قرار نے
پھونکا ہے اور بھی تپشِ قلبِ زار نے   "وہ گل کھلا دیئے ہیں دلِ داغدار نے
"گھر کو خزاں بنا دیا گھر کی بہار نے"

بیتاب اور بھی نگہ ناز کر گئی   یہ کیا ستم وہ خانہ بر انداز کر گئی!
وارفتہ حسن کی خبرِ راز کر گئی   "بلبل قفس کو توڑ کے پرواز کر گئی!"
"کیا آکے کہہ دیا تھا نسیم بہار نے"

یوں التفات ناز کا وعدہ وفا کیا   ظالم نے میری قبر پہ محشر بپا کیا!
حق اپنا انقلابِ جہاں نے ادا کیا   "میں کیا کہوں خزاں نے مری ساتھ کیا کیا"
"مرقد پہ پھول ڈالے تھے فصلِ بہار نے"

برقِ بلا تو لے نہ سکی امتحاں مرا   خود میرے سوزِ غم سے جلا آشیاں مرا
انصاف تیرے ہاتھ ہے اے باغباں مرا   "یونہی قفس میں کم تھا نہ سوزِ نہاں مرا"
"آگ اور بھی لگا دی جگر میں بہار نے"

ہوں رہنمائے شوق ہر اک کارواں میں میں   کیوں کر نہ پیش پیش رہوں امتحاں میں میں
خود اپنے ہاتھ سے ہوں غمِ این و آں میں میں   "وہ نخلِ نامراد ہوں باغِ جہاں میں میں"
جس کو مٹا دیا ہے خود اُسکی بہار نے

میں ہی نہیں ملول غمِ انتظار سے   رہتے ہیں وہ بھی کھوئے ہوئے سے مرے لئے
اے ہم نشیں۔ خدا کی قسم کل کی بات ہے!   "دیکھا جو مجھ کو اشکِ مسرت نکل پڑے"
"آئینہ لے کے بیٹھے تھے زلفیں سنوارنے"

ہر چند میں ہوں عشرتِ دوراں سے بہرہ ور   لیکن وہ دل میں دردِ نہاں ہے کہ الحذر
شکوہ کروں کہ شکر نہیں کچھ مجھے خبر   "دی تھیں زمانے بھر کی مجھے نعمتیں مگر"
"اک دل بھی دے دیا مرے پروردگار نے"

انعام عمر بھر کی وفاؤں کے پائے تھے   وہ آج میری قبر پہ تشریف لائے تھے!
کس نے یہ جذبِ دل کے کرشمے دکھائے تھے   "تفریح کو وہ گورِ غریباں میں آئے تھے"
"لیکن رلا دیا مری لوحِ مزار نے"

وہ محوِ زلفِ رُخ ہیں یہ اندازِ دلبری   میّت نکل رہی ادھر اک غریب کی
کاش اے رئیس اُن سے یہ جا کر کہے کوئی   "کیا قہر ہے کہ میّت صدیق اٹھ گئی"
"اور آپ گھر میں بیٹھے ہیں زلفیں سنوارنے"

دنیائے اسلام

فلسطین کے عربوں کے برطانوی وزیر کے سامنے مطالبات

بیت المقدس ۸ مارچ شرق وسطی کے برطانوی وزیر سرایڈورڈ گریک سے فلسطین کے عرب لیڈروں نے ملاقات کی۔ اور ایک یادداشت پیش کی جس میں فلسطین کے موجودہ سیاسی حالات تفصیل کے ساتھ پیش کئے گئے تھے۔ اور عربوں کے نظریہ کی وضاحت کی گئی تھی۔ اس یادداشت میں ٹیکسوں کے متعلق عربوں کے مطالبات کی وضاحت بھی تھی اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ حیفہ اور بیت المقدس کے بلدیات کے صدر عرب مقرر کئے جائیں۔ سرایڈورڈ گریک نے سپریم کونسل کے مشہور عرب لیڈر الیس عبدالہادی بے اور بیت المقدس کی بلدیہ کے نائب صدر عطار اللہ سے ملاقات کی اور اکانمی ایڈوائزری کونسل کے عرب اور یہودی ارکان کو ملاقات کا موقع دیا۔ یہودی لیڈر نے ڈاکٹر ڈزمان سے بھی ملاقات کی۔

سعودی عرب کے اعلان جنگ سے امریکہ خوش ہوگیا

واشنگٹن ۸ مارچ۔ امیر فیصل وزیر خارجہ سعودی عرب نے حسب ذیل تار امریکی امور خارجہ کے ایکٹنگ سکرٹری مسٹر گریو کے نام روانہ کیا:۔ "اتحادی اقوام کے ساتھ سعودی عرب کے زیادہ سے زیادہ اتحاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ملک نے جرمنی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔ سعودی عرب کی حکومت نے اتحادی اقوام کے یکم جنوری ۱۹۴۲ء والے اعلان سے پورے طور پر اتفاق کیا ہے۔" مسٹر گریو نے امریکی گورنمنٹ کی طرف سے سعودی عرب کی حکومت کو حسب ذیل تار جواب میں بھیجا ہے:۔

"سعودی عرب کے اعلان جنگ کردینے کی وجہ سے پورے ۴۵ ممالک اتحادی اقوام کی صف میں شامل ہوگئے ہیں۔ جو سب کے سب جنگ کی فتح کے لئے کوشاں ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مستقبل قریب کے امن کی سرگرمیوں میں بھی ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ امریکہ حکومت سعودی عرب کے اعلان جنگ اور اتحادی اقوام کی تائید میں شمولیت کا تہ دل سے احترام کرتی ہے۔

صدر جمہوریہ شام کا دورہ حجاز و مصر!

قاہرہ (بذریعہ بحری تار) صدر جمہوری شام شکری الکواتلی بک قصر عابدین میں شاہ فاروق کی طرف سے شب کے کھانے پر مدعو تھے مہمانوں میں مصری وزیر اعظم اور کابینہ کے ممبران بھی شامل تھے۔ اس سے قبل شکری الکواتلی بک نے برطانوی وزیر لارڈ کلرن سے بھی ملاقات کی تھی۔ شاہ فاروق نے بھی شکری بک سے دو مرتبہ ملاقات کی۔

شام کے وزیر اعظم نے ٹیلیفون پر استفسار کیا جس کے جواب میں شکری بک نے کہا کہ ان کے اس دورہ سے معقول نتائج برآمد ہوئے ہیں جس جوش اور ولولے سے شاہ فاروق اور مصری عوام نے صدر جمہوریہ شام شکری بک الکواتلی کا خیر مقدم کیا وہ اہل شام کے لئے نہایت باعث مسرت ثابت ہوا۔ صدر جمہوریہ شام کا عرب ممالک کے دارالحکومتوں کا دورہ اہل شام کی آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد میں ایک یادگار چیز ہے حجاز اور مصر کا کامیاب دورہ ختم کرکے صدر موصوف عنقریب دمشق پہونچنے والے ہیں۔ صدر موصوف کی بیگم صاحبہ آج کل فلسطین آنے والی ہیں اور بیت المقدس میں قیام کریں گی۔

یونان میں ترکی کے اعلان جنگ کا اثر

لندن ۸ مارچ استنبول کے اخبار طینن میں ۲۷ فروری کو ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مسٹر یلچن یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ یالٹا سے واپسی پر مسٹر چرچل کا یونان میں جانا نہ صرف یونان کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے زبردست اہمیت رکھتا ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ مسٹر چرچل یونان کو آزادی و استقلال۔ ملکی سیاست اور یونانی مقدونیہ والے ۱۰ لاکھ ہیں مقدونیہ پر مارشل ٹیٹو کے مطالبات اب ختم ہوگئے ہیں اور برطانیہ اپنے اس وعدہ کو خوب نبھا رہا ہے۔

جو اس نے یونان سے کیا تھا۔ اس وقت یونان صرف آزاد ہے بلکہ اسے آئندہ کے لئے بھی کسی قسم کا خطرہ باقی نہیں رہا۔ یونان کی موجودہ صورت حالات پر جو خوشی ترکی کو ہوئی ہے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو واقعہ یونان میں ہوتا ہے اس سے ترکی بھی متاثر ہوتا ہے۔

جامعہ ازہر کی ہزار سالہ سالگرہ

قاہرہ ۸ مارچ۔ آج سے ۱۰ مہینے پہلے جامعہ ازہر مصر کی ہزار سالہ سالگرہ ہونیکی تاریخ مقرر ہوئی تھی مگر اس وقت جامعہ کے ناظم اعلیٰ شیخ مصطفےٰ المراغی اور نحاس پاشا وزیر اعظم میں اس سوال پر اختلاف ہوگیا کہ مہمانوں کا میزبان کون ہوگا۔ آیا یونیورسٹی کا سب سے بڑا رکن یا حکومت کا سب سے بڑا عہدہ دار اب جبکہ نحاس پاشا وزیر اعظم نہیں رہے سالگرہ منانے کا انتظام پھر بہت اعلیٰ پیمانہ پر ہو رہا ہے اس تقریب میں شرکت کے لئے تمام مشرقی ممالک چین سے مراکو تک اپنے نمائندے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

صداقت

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۱ | کانپور شنبہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱

تعمیری کام

حکومت بہار نے صوبہ کے کانگرسی لیڈروں کے خلاف نظر بندی کے احکام واپس لے لئے ہیں سرکاری اعلان میں مذکور ہے:-

"صوبہ میں تعمیری کام کی رہنمائی اور تعمیل کے لئے جو کمیٹی بنی ہے اس کے پانچ ممبروں کے اعلان کو حکومت نے بطور یقین دہانی کے منظور کر لیا ہے کہ بہار میں کانگرس تعمیری پروگرام پر اس غرض سے عمل نہیں کر رہی ہے اور نہ اسے اس غرض کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہے کہ سول نافرمانی کی تیاری کی جائے۔ لہٰذا حکومت پابندی کے احکام منسوخ کرتی ہے مگر حکومت کو یہ امید ہے کہ کمیٹی کانگریسی کارکنوں کے نام کھلی ہدایتیں جاری کرے گی تاکہ یہ بالکل واضح ہو جائے کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ اور انہیں کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ حکومت اپنے اور خود کمیٹی کے نقطۂ نگاہ سے ضروری سمجھتی ہے کہ کمیٹی وقتاً فوقتاً اسے تمام ایسے کارکنوں کی فہرست بھیجتی رہے جنھیں تعمیری کام کرنے کی اجازت دی جائے۔"

---

۴ یا ۵ گز وائل یا کسی اور قسم کا کپڑا خرید سکتا ہے۔

عورتوں کے لئے شوالہ میں صبح سے شام تک مسرس پرشوتم نرائن ہرکشن چندر کے یہاں ہر قسم کا کپڑا فروخت ہوتا ہے۔

کفن کے لئے مندرجہ ذیل دوکانداروں کے یہاں کپڑا فروخت ہوتا ہے:-

(۱) مسرس حبیب الحق اینڈ برادرس سٹن روڈ

(۲) مسرس ہنومان داس گھومنی محال

(۳) مسرس کوتوالیشور پرشاد گرگ دھن کٹی۔

آئینۂ کانپور

ڈیولپمنٹ بورڈ یو۔پی گورنمنٹ نے ۱۰ مارچ کے یو۔پی گزٹ میں ڈیولپمنٹ بورڈ کے قانون کو پبلک کی رائے کے لئے شائع کر دیا ہے۔

اس بورڈ میں ۱۶ ممبر ہوں گے۔ پریسیڈنٹ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور۔ چیرمین کنٹونمنٹ بورڈ۔ چیرمین میونسپل بورڈ۔ لیبر آفیسر اور ۳ ممبران میونسپل بورڈ کے علاوہ ۸ دیگر حضرات کو گورنمنٹ نامزد کریگی۔ اس بورڈ کے حدود کنٹونمنٹ کو چھوڑ کر ۱۰ مربع میل ہوں گے۔ گورنمنٹ ایک ایسا آفیسر مقرر کریگی جو کہ میونسپل بورڈ کے ٹیکسوں کی جانچ کریگا اور اس بورڈ کی ہدایات پر میونسپل بورڈ کو تعمیل کرنا لازمی ہے۔ اس کی آمدنی کے لئے اسٹامپ پر ۲ فی روپیہ ٹیکس لگانا تجویز کیا گیا ہے اور سپر منٹ ٹیکس کے ذریعہ جو آمدنی پبلک کو ہوگی اس کا ۵۰ فی صدی بورڈ لے لے گی۔

میونسپل بجٹ کانپور میونسپل بورڈ کی فائینس کمیٹی نے اپریل سنہ ۱۹۴۵ء لغایت مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کے سالانہ بجٹ میں ۳۵۸۸۹۰ روپیہ کا خسارہ دکھایا ہے۔

اس سال کی آمدنی ۴۶۶۲۷۷۶ روپیہ اور ابتدائی بیلنس ۳۰۰۰۰ روپیہ۔ کل آمدنی ملا کر ۴۹۶۲۷۷۶ روپیہ ہوتی ہے۔

خرچ ۵۳۲۰۴۶۶ روپیہ دکھایا ہے جس کی رو سے ۳۵۷۶۹۰ روپیہ خسارہ ہوتا ہے۔

اس خسارہ کو پورا کرنے کے لئے چھجوں، چبوتروں میونسپل حدود پر جھکی ہوئی عمارتوں پر دو آنہ فی مربع فٹ ٹیکس لگانے کی تجویز کی گئی ہے۔

ہاؤس ٹیکس دونا کرنا طے ہوا ہے۔

پرائیویٹ سائیکلوں پر ۵ روپیہ اور کرایہ کی سائیکلوں پر ۸ روپے سالانہ لائسنس فیس لگانا طے کیا گیا ہے۔

فرسٹ کلاس اور سکنڈ کلاس کے ۳۰ میل یا اس سے دور کے مسافروں سے دو آنہ فی میل اور ڈیوڑھے و تیسری کلاس کے مسافروں سے ایک آنہ فی میل ٹیکس لگانا تجویز کیا گیا ہے۔

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کو بورڈ کا جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوا۔

بجٹ پر غور ہونے سے قبل مسٹر نرنیدر جیت سنگھ نے ایک تقریر کی جس میں آپ نے بتلایا کہ صرف ٹیکس بڑھا دینے سے ہی بورڈ کا انتظام بہتر نہیں ہو جائے گا جب تک بورڈ عوام کی شکایات کو دور نہ کرے اس وقت تک ٹیکس بڑھانا غیر مناسب ہے۔

آپ نے محکمہ تعلیم کی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ میونسپل بورڈ کے اسکولوں میں جو بچے تعلیم پاتے ہیں ان میں اوسط ڈھائی روپیہ فی بچہ آتا ہے لیکن پرائیویٹ اسکولوں میں خرچ کا اوسط صرف ایک روپیہ ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم پر خرچ بہت زیادہ ہو رہا ہے اور اسے کم کرنے کی ضرورت ہے۔

مسٹر محمد عتیق نے اپنی تقریر میں یہ تجویز کیا کہ ٹیکس مل مالکان ٹینری کے مالکان۔ سینما گھروں کے منیجر۔ سینما دیکھنے والوں۔ شراب خانہ کے مالکان اور مے نوشوں پر لگا کر خسارہ کی رقم پوری کی جائے۔

اس کے بعد بجٹ پر آئیٹم وار غور ہوا۔

گورنمنٹ سے امداد کے طور پر ملنے والی رقم ۵۶۶۰۰ روپیہ تھی لیکن اس مد میں ۳ لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ سے مزید رقم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا طے ہوا۔ اس طرح کل آمدنی کی رقم جو ۴۶۶۲۷۷۶ روپیہ تجویز کی گئی تھی اس میں ۳ لاکھ روپیہ کا اضافہ کر دیا گیا۔

اخراجات میں کمی کرنے کے واسطے مسٹر نرنیدر جیت نے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز پیش کی۔ یہ طے ہوا کہ بجٹ پاس ہونے کے بعد اس طرح کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔

ڈرینج کیپٹل آوٹ لے کی مجوزہ رقم اور ڈرینج اسٹبلشمنٹ کی رقم میں پچاس پچاس ہزار روپیہ کا خرچہ بڑھانا طے ہوا۔

پریس کانفرنس ۱۳ مارچ ۶ بجے شام کو مسٹر مصطفیٰ حسین نیر سکرٹری ایجوکیشن کمیٹی نے اپنے دفتر میں کانپور کے تمام پریس کو چائے پر مدعو کیا تھا اس موقع پر آپ نے میونسپل اسکول کے ماسٹروں اور نائٹ اسکولوں کی حالت زار بیان کی اور فرمایا کہ اس میں بہت کچھ اصلاح کی [...]

میرے ساتھ تعاون کریں تاکہ خاطر خواہ اصلاح ہو سکے۔

اس کے بعد ماسٹروں کے وقتی رخصتوں کے سلسلہ میں جو دقتیں ہوتی ہیں اس پر بحث و مباحثہ رہا اور نائٹ اسکولوں کے شہر میں ۱۴ مرکز بنانے کے متعلق بحث ہوئی بعض پریس کے مشوروں کو نیر صاحب نے منظور کیا اور کل پریس نے بالاتفاق آپ جو کچھ اصلاحیں کرنا چاہتے ہیں اس کی تعریف کی اور اپنی پوری امداد کا وعدہ کیا۔ اور آخر میں نیر صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ حضرات کے لئے ہر وقت صحیح معلومات حاصل کرنے کے لئے دفتر اور اس کے کاغذات حاضر ہیں۔

افسوسناک موت مسٹر ہری شنکر ودیارتھی ایڈیٹر پرتاپ کی چھوٹی بہن مس سرلا دیوی جو گرگریجویٹ تھیں ایک طویل علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو انتقال کر گئیں۔ ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں ودیارتھی جی کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانیہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

مکمل راشننگ معلوم ہوا ہے کہ یکم مئی سے شہر میں مکمل راشننگ جاری کر دی جائے گی۔ یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ ۲۰۰ لائسنس غلہ کی دوکانوں کے واسطے جاری کئے جائیں گے اور ہر دوکان میں دو ہزار آدمیوں کے واسطے راشن دینے کا انتظام کیا جائے گا۔

یو۔پی اولیمپک رام پور میں جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میں ڈسٹرکٹ اولمپک کے متعلق ضروری اشاعت ہو چکی ہے۔ کانپور پبلک کو اسی وقت سے اپنے نمایندوں سے بہت کچھ توقع تھی نتائج سے ظاہر ہے کہ کانپور نے اپنا سکہ جما دیا۔ ہمارے ضلع کی سب کمیٹیوں کے ۳ پریسیڈنٹ یعنی نواب خاقان حسین صاحب دریورنڈ آر۔ جی سیلبر ڈبلو سی۔ ڈی زونا جنکی جانفشانی اور ہمت افزائی ضلع کے نمایندوں کے ساتھ برابر رہی و نیز لکھنؤ کے مہمان فوٹو گرافر سورج پرشاد کانسی جنھوں نے متعدد فوٹو ڈسٹرکٹ میٹ میں لیکر اپنے اسپورٹسمین کا مخلص دوست ثابت کیا۔ ہمارے پریسیڈنٹ کلکٹر صاحب بہادر نے ضلع کی ٹیم کو کلر عطیہ کیا اور سر رابرٹ منیزر چیرمین و ممبران بی۔ آئی۔ سی جنھوں نے رقم کثیر دیکر ڈسٹرکٹ ٹیم کو رام پور لے جانے میں مدد فرمائی یہ سب حضرات شکریہ کے مستحق ہیں۔

صوبہ کی دوڑوں میں جن کی تعداد ۲۴ تھی ۱۲ انعامات ہمارے نمایندوں نے لیڈی ہیلٹ ایسی معزز ہستی کے دست مبارک سے حاصل کئے۔ ہماری خاتون نمایندوں نے زمین کی دوڑوں میں سے ۷ انعامات حاصل کئے۔

سٹیزن کمیٹی شہر کی بعض انجمنوں کے نمایندوں کا ایک جلسہ مسلم لیگ آفس میں بصدارت مسٹر یعقوب منعقد ہوا جس میں کانگرس مینوں کی اسمبلی اور مسلم لیگ کے قایم مقام بھی شریک تھے۔ شہر میں جلد ہی جاری ہونے والی ٹوٹل راشننگ کے معاملہ پر غور ہوا۔ اور طے ہوا کہ پبلک کو امداد دینے کی غرض سے ایک سٹیزن کمیٹی بنائی جائے اس کمیٹی میں شہر کی مختلف انجمنوں کے دو دو قایم مقام رکھے جائیں گے۔

لیبر ویلفیر کھیل لیبر ویلفیر ڈپارٹمنٹ یو۔پی کے سالانہ کھیل ۱۰ و ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کو ہوئے۔ مسٹر جے۔ ڈیل سیٹھ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس ایڈوائزر ٹو یو۔پی گورنر نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سلسلہ میں بچوں کی بھی ایک نمائش ہوئی تھی۔

تلاشی ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کو جے کے۔ آئل اینڈ سوپ فیکٹری کی مسٹر ایچ کے داس اور مسٹر آفتاب انسپکٹروں نے تلاشی لے کر ۲۳ ڈرم سوڈا کاسٹک گرفتار کیا۔ جو ۵۰ روپیہ فی ڈرم کے حساب سے خریدا ہوا بتلایا جاتا ہے۔ اس کی منٹو فیکچر قیمت ۱۲½ روپیہ ہے۔ فیکٹری کا ماہواری خرچہ ۹ ڈرم ہے اور اس کا کوٹا صرف ۳ ڈرم ہے۔

پولیس سب انسپکٹر معطل مسٹر بھرت سنگھ سب انسپکٹر بھوتی اور مسٹر حبیب اللہ سرکل انسپکٹر معطل کر دیئے گئے ہیں اور لائن کی حاضری کا حکم ہوا ہے۔ ان کے خلاف لوگوں کو شکایات ہیں کہ چوبے پور کی ڈکیتی کے سلسلہ میں انھوں نے زیادتی کی۔ انسپکٹر جنرل پولیس کے پاس شکایت ہوئی تھی۔

[...]

کانپور میونسپل بورڈ نے بائی لاز بنائے ہیں۔ ان چیزوں کی فروخت کے واسطے یکم اپریل سنہ ۱۹۴۵ء سے میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ لائسنس جاری کریں گے۔

کانپور ٹینری اور لیدر ورکرس کان پور ٹینری اور لیدر ورکرس یونین کے ۱۲ آدمیوں کا ایک ڈپوٹیشن لیبر کمشنر یو پی کنٹرولر ٹیننگ اینڈ لیبر انڈسٹریز اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں باریاب ہوا۔ ڈپوٹیشن کے ساتھ کچھ مزدور بھی تھے۔ یونین کے سیکرٹری مسٹر شرما نے بتایا کہ کسی طرح سے چمڑہ کے کارخانوں کا مال جمع کیا اور منافع کمایا جاتا ہے۔ مزدوروں نے سیکرٹری کے بیان کی تائید کی۔ مسرس کوپر ایلن کمپنی کی بھی شکایت کی گئی۔

مشاعرہ اور ڈنر مسٹر یامین خاں جوہر رکن انجمن جامعہ ادبیہ ۱۷ مارچ ۸½ بجے رات کو معززین شہر کو ایک شاندار ڈنر دے رہے ہیں اور بعد ازاں ایک مشاعرہ جناب مسٹر حبیب احمد خاں صاحب صدیقی کنٹرولر آف سول سپلائی کانپور کی صدارت میں ہوگا۔

سمبت سنہ ۲۰۰۲ بکرمی مسٹر رام گوپال آف بہاری نواس نے سمبت سنہ ۲۰۰۲ بکرمی کی پہلی تاریخ (۱۵ مارچ) کی خوشی میں اپنے دفتر میں تعطیل کی اور شام کو ۵½ بجے اپنے بنگلہ موسومہ "کولیکا" واقع پرٹ پر حکام اور معززین شہر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

شریک ہونے والوں میں کلکٹر صاحب مع کے یورپین اور دیگر حکام کے علاوہ شہر کے تقریباً تمام معزز ہندو مسلمان شریک تھے۔ ہندی اور اردو کی نظمیں پڑھی گئیں۔

شادی ۱۱ مارچ ۵½ بجے شام کو شیخ حمید احمد صاحب نے اپنی صاحبزادی کے عقد کے سلسلہ میں معززین شہر اور حکام کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

یو پی مسلم چیمبر آف کامرس دی یو پی مسلم چیمبر آف کامرس ایک قومی ادارہ ہے جو کہ آپ کی توجہ کا محتاج ہے۔ چند ماہ کی زندگی میں چیمبر نے مسلمانوں کے لئے کاغذ کپڑے وغیرہ دوکانداروں کے واسطے کانپور میں بہت کچھ کیا ہے لیکن مسلمان تاجر صاحبان چیمبر کی خدمات حاصل کرنے کی طرف توجہ نہیں فرما رہے ہیں چیمبر کی نمایندگی گورنمنٹ اور ریلوے کی اکثر کمیٹیوں میں حاصل ہو چکی ہے۔ سرکاری حکام سے چیمبر کے سیکرٹری صاحب کے کافی تعلقات ہو گئے ہیں جدید صنعت اور حرفت کے حاصل کرنے کے واسطے کافی جد و جہد ہو رہی ہے۔ چیمبر کچھ ایسے طلبا کے نام حکومت ہند کو بھیج سکتی ہے جن کو ولایت میں صنعتی تربیت کے واسطے موجودہ اسکیم کی تحت میں بھیجنا منظور ہو اس وقت چیمبر اس بات کی محتاج ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلمان تجار ممبر بنیں۔

ممبری کی فیس صرف پچاس روپیہ سالانہ ہے۔

بار ایسوسی ایشن کانپور بار ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ رائے بہادر برجندر سروپ کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر بشیر عالم سکرٹری ایسوسی ایشن نے ایسوسی ایشن کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

ڈاکٹر برجندر سروپ	پریسیڈنٹ
مسٹر منگلی پرشاد	وائس پریسیڈنٹ
مسٹر بشیر عالم	سکرٹری

تالاب کا افتتاح ۶ مارچ کو ہز ایکسیلنسی سر مارس ہیلٹ گورنر صاحب صوبہ نے کانپور میں چھاؤنی کے تیرنے کے تالاب کا افتتاح کیا۔

عدالت کا قیام معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یو پی گورنمنٹ اور ای۔ آئی۔ آر کے افسران چلتی گاڑیوں میں عدالت قایم کرنے کے معاملہ میں غور کر رہے ہیں۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن مسٹر ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے کچھ ممبران کی توجہ دلانے پر ایک بیان پریس کو دیا ہے کہ

مسٹر ایس۔ پی مہرہ سکرٹری ایسوسی ایشن نے ۱۸ مارچ کو ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ بلائی ہے۔ چونکہ یہ میٹنگ بلا ایگزیکٹو کمیٹی کی منظوری کے بلائی گئی ہے اس لئے یہ میٹنگ غیر قانونی ہے لہٰذا اس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ بہت جلد ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ طلب کی جائے گی اور اس کے بعد جنرل میٹنگ کی جائے گی۔

کپڑے کی فروخت مسٹر کے۔ سی شوکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ شائع کیا ہے کہ:-

مقامی ملوں کا کپڑا روزانہ ۵ بجے شام سے ۷ بجے شام [...]

بزم گل

اس جنگ اور گرانی کے زمانہ میں اناج اور کپڑے کی طرح وفاشعار بیویوں کا بھی کال ہے، چنانچہ اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح اناج، کپڑا اور دوسری ضروریات زندگی "بلیک مارکیٹ" میں پہونچگئی ہیں اسی طرح وفاشعار بیویاں بھی کسی نامعلوم "بلیک مارکیٹ" کی زینت بن گئی ہیں، بیویوں نے شوہروں کے خلاف کس طرح علم بغاوت بلند کر رکھا ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک شوہر پرست خاتون کا مقدمہ اس وقت بمبئی کی ایک عدالت میں زیر سماعت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لڑکی بلا کی حسین ہے ابھی سال ڈیڑھ سال ہوا کہ یہ بی۔ اے میں پڑھ رہی تھی۔ اسی زمانے میں مسٹر پٹیل نامی اپنے پروفیسر سے یہ آنکھیں لڑا بیٹھی عشق کی آگ رفتہ رفتہ اتنی بڑھی کہ اس حسینہ کے والدین کو اطلاع دیئے بغیر سیول میرج ایکٹ کے تحت پروفیسر مذکور سے شادی بھی رچالی، چند ماہ تک تو یہ جوڑا حسن وعشق کی وادی میں خوب لطف اٹھاتا رہا۔ لیکن جلد ہی وہ زمانہ آگیا جب اس لڑکی اپنے عاشق اور شوہر کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے علیحدگی کی درخواست دے دی۔ لڑکی کا کہنا ہے کہ

پروفیسر مذکور کے ورغلانے سے میں اس کے فریب میں آگئی۔ اور اپنا سب کچھ پروفیسر مذکور کے اوپر نچھاور کر دیا اور پروفیسر کے بہکانے ہی سے میں نے شادی کے وقت اپنی عمر ۲۲ سال کی بتائی تھی۔ حالانکہ میں ۱۸ سال کی ایک نابالغہ لڑکی ہوں۔ میں زمانہ کے نشیب وفراز سے ناواقف اور ابھی تک نابالغ ہوں۔ اس لئے مجھکو میرے والدین کے حوالہ کر دیا جائے۔

عدالت نے اسے نابالغہ قرار دیتے ہوئے شادی منسوخ کر دی اور لڑکی کو والدین کے حوالہ کر دیا۔ کیا کہنے ہیں اس نابالغہ لڑکی کے کہ عشق بھی کر لیتی ہے اور شادی بھی رچالیتی ہے۔ اور رنگین راتیں بھی شوہر کے ساتھ بسر کر لیتی ہے۔ مگر پھر بھی نابالغہ ہے

چینی فوجوں نے نئے لاشیو پر بھی قبضہ کرلیا

نئی دہلی ۸ مارچ۔ امریکی فوج کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ چینی فوج نے نئے لاشیو پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ پوربی وسطی برما میں یہ سب سے اہم شہر ہے۔ اس سے پہلے چینی فوج نے پرانے لاشیو اور ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا تھا۔ پرانے شہر کو جاپانیوں سے بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ جاپانیوں نے توپوں کے ذریعہ چینی فوج کو روکنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ لاشیو کے دکھن میں برما روڈ کا ۱۰۵ میل ٹکڑا جاپانیوں سے بالکل صاف کر دیا گیا ہے لاشیو کے ہاتھ آجانے سے چین کو سپلائی میں بڑی سہولت ہو جائے گی۔

جرمنی میں ۱۵ سالہ لڑکوں کو لام پر بلالیا

سٹاک ہام ۷ مارچ، جرمن اخباروں میں کل جو اعلانات شائع ہوئے ہیں ان سے اس امر کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ جرمن ہائی کمانڈ نے اب پندرہ سالہ لڑکوں کو لام پر بلالیا ہے سنہ ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے لڑکوں کو ۱۲ مئی تک جرمنی فوج میں بھرتی ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

سان فرانسسکو کانفرنس

لندن ۸ مارچ۔ "ڈیلی مرر" کا ڈپلامیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ممکن ہے کہ روس کا وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل نہ ہوسکے۔ لندن کے غیر ملکی سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ موسیو مولوٹوف پولینڈ کی آئینی گتھی سلجھانے اور دوسرے اہم مسائل میں اتنے زیادہ مشغول ہیں کہ وہ بہت زیادہ عرصہ تک روس سے دور نہیں رہ سکتے اس لئے یہ خیال ہے کہ موسیو مولوٹوف روس کی نمایندگی کریں گے۔

اخبار کا یہ بھی خیال ہے کہ اس بارے میں بحث ہوگی کہ کانفرنس کی کارروائی کس زبان میں ہو۔ روس یہ چاہے گا کہ روسی زبان استعمال کی جائے۔ ابتک لیگ میں فرانسیسی زبان استعمال کی جاتی رہی ہے اس کو شاید چھوڑنا پڑے۔

ادب لطیف

آزادی

(از جناب دیرکی نندن ناصح)

(۱) خدانے مجھے آنکھوں کا نور بخشا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں، وہ آرہی ہے، چاند اور ستاروں کی کرنیں اسکے قدموں میں بچھی جارہی ہیں ساز کائینات کی موسیقیاں اس کے پازیب کی جھنکاروں کے آگے ماند پڑ گئی ہیں اس کی آنکھوں میں تاروں کا نور ہے سر پہ چاند کا تاج اور آنچل میں پربھات کا کیف ہے میرے اور اس کے درمیان خوفناک وادیاں، بیابان جنگل، اور دشوار گذار صحرا ہیں لیکن میرے آنسو رائیگاں نہیں گئے، میری آہیں اور نالے بے اثر ثابت نہ ہوئے میری کشش اور جذبۂ ایثار نے اسے مجبور کر دیا ہے ہاں آرہی ہے اپنی مسکراہٹوں اور نزاکتوں کے ساتھ، برکتوں اور قہقہوں کے ساتھ،

(۲) خدانے مجھے کان دیئے ہیں اور میں سن رہا ہوں وہ گارہی ہے۔ وہ دلکش اور بے قرار کر دینے والا گیت جسے سن کر غربت اور پستی کی ظلمتوں میں پڑے ہوئے انسان جاگ اٹھیں گے، وہ بھولا ہوا نغمہ جس کے گونجتے ہی اُجڑے ہوئے باغ میں بہار آجائیگی اور سوکھی ہوئی کونپلوں میں جان پڑجائیگی اور سوکھی ہوئی کونپلوں میں جان پڑجائے گی۔ اس کی کشادہ پیشانی ایک شاندار مستقبل کا پیام پڑھ رہا ہوں اور اس کی آنکھوں میں نور ایک نظام نو کا رقص بسمل دیکھ رہا ہوں۔ وہ ایک خواب کی طرح ایک نغمے کی طرح بڑھ رہی ہے خدانے مجھے آنکھوں کا نور دیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں،

(۳) میری تمنا ہے کہ دریا کے کنارے پر کھڑی ہوئی نرسلوں میں سے ایک نرسل توڑ لوں، ریتیلے کنارے پر پانی میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ جاؤں اور تمام عمر اپنے خون اور دریا کے پانی کو ملا کر نرسل کے قلم سے کائنات کے ذرّے ذرّے پر اس کے حُسن کے گیت لکھ دوں، شفق اور چاند اور مرغزاروں پر اس کے اس کے نقش بنا دوں اور اپنے گیتوں کی یہ لا فنا دولت چشموں، آبشاروں، دریا، طیور میں تقسیم کر دوں اگر خدانے تمہیں دل دیا ہے تو تم میری محبوبہ کو جان گئے ہوگے۔

عالم نسواں

خواتین عرب کے اوصاف خصوصی

(از محمد عبدالرزاق صاحب بھوپالی)

عرب کی عورت میں سب سے بڑی صفت اس کی آزادی ہے۔ چنانچہ انتخاب زوج میں اس کو کامل آزادی تھی اور اسی طرح بدسلوکی کی حالت میں وہ اپنے شوہروں کو چھوڑ بیٹھتی تھیں،

ہر عورت کو اپنی شرافت نسب اور خاندان کے ننگ وناموس کا از حد خیال تھا، بھائی اور شوہر کی عزت کا خاص احترام کرتی تھیں، کسی مصیبت کے وقت بقائے عزت کے لئے ان کو جان دیدینا آسان تھا، چنانچہ بنت خرشوم من جملہ ان تین عورتوں کے تھی، جو عرب میں المنجیات (نجات دہندہ) کے نام سے مشہور ہے، کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنی عبس پر حمل بن بدر نے حملہ کیا۔ تاراج کر کے عورتوں کو گرفتار کرلیا، ان میں بھی فاطمہ بھی تھی۔ جب یہ اونٹ پر سوار جارہی تھی تو چیخ کر بولی کہ اے شخص مجھے چھوڑ دے کیونکہ اگر تو اس راستہ سے لے جائے گا تو زیاد (فاطمہ کا شوہر) اور اس کے بیٹے سے جنگ ہو جائے گی، حمل نے کہا کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے، قبیلہ میں پہونچکر تو میرے اونٹ چرائے گی، یہ سنتے ہی فاطمہ سر کے بل اونٹ سے گری اور مر گئی اور اپنے شوہر اور اپنے بیٹوں کی عزت پر داغ نہ آنے دیا۔

اسی طرح قدیم تاریخ عرب میں عفیرہ بنت عباس جدلیہ ملقب بہ شموس کا قصہ مشہور ہے۔ اس قبیلہ کا فرمانروا عملاق نہایت ظالم تھا، اور نکاح کے بعد ہر عروس کو اپنی خلوت میں بلاتا تھا۔ اور زفاف کے بعد اور صبح کو وہ اپنے شوہر کے پاس بھیجی جاتی تھی۔ عفیرہ نے نہایت پرجوش اشعار کہہ کر اپنے قبیلہ کے نوجوانوں کو ابھارا اور عملاق کو قتل کرا کے چھوڑا چنانچہ اس کے یہ اشعار مشہور ہیں (ترجمہ) جدیس سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔ کیا کوئی اپنی دلہن کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے، اے میری قوم! کیا کوئی شریف ایسے ناشائستہ فعل پر رضامند ہوگا، جبکہ عروس کا مہر بھی بھیجا گیا ہو۔ ایسے شوہر کا بحر ہلاکت میں ڈوب مرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ جو فعل اس نے اپنی دلہن کے ساتھ کیا"

عرب کی عورت میں عہد اور وفاداری بھی خاص صفت ہے، چنانچہ فکیھہ (بن قیس) کی نسبت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ ڈاکو سلیک بن سلکہ اس کے قبیلہ میں گرفتار ہوگیا، چونکہ یہ تن کر پانی پی چکا تھا۔ اس لئے بھاگ نہ سکا (سلیک عرب میں دوڑ کے لئے مشہور ہے) اور جھپٹ کر فکیھہ کے خیمہ میں چلا گیا۔ اس شریف عورت نے اس کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ جب قبیلہ والے اس کی گرفتاری کے خیمہ میں پہونچے، تو فکیھہ نے اپنے بال کھولدیئے اور زور سے چیخی۔ آواز سنتے ہی فکیھہ کے بھائی دوڑے اور سلیک کو رہا کر دیا حالانکہ یہ ڈاکو بڑی دقتوں سے گرفتار ہوا تھا۔ جماعت بن عوق بن مخلم اور ام جمیل بھی وفاداری میں مشہور تھیں۔

ان اوصاف کے علاوہ فضل وکمال میں بھی ممتاز ہوتی تھیں اور شاعری ان کا خاص جوہر تھا۔ چنانچہ خنساء سلیمہ کے مرثیہ آج تک ضرب المثل ہیں جن کو بالغہ نے "الشعر الشاعراۃ" کا خطاب دیا تھا، خنساء نے اپنے بھائی صخرہ کی موت پر جو مرثیہ لکھا اس کا یہ شعر مشہور ہے۔ (ترجمہ) صخرہ وہ تھا جس سے لوگ ہدایت پاتے تھے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ وہ ایک مشہور بلند پہاڑ تھا جس کی چوٹی پر آگ لگی ہوئی تھی۔

عربوں کا دستور تھا کہ اندھیری رات میں پہاڑوں پر آگ روشن کرتے تھے تاکہ اس کے ذریعہ سے گم کردہ راہ اور بھوکے مسافر میزبان تک پہونچ جائیں۔

شاعری کے علاوہ اکثر عورتیں کاہنہ تھیں۔ ان میں طریفہ بنت الخیر حمیری بہت مشہور تھی۔

عرب میدان جنگ میں بعض اوقات فرار ہو جاتے تھے، لیکن جب عورتوں کی حفاظت کے لئے لڑتے تھے تو پھر میدان میں جان دے دیتے تھے اور بہادروں کی عورتیں ہمیشہ محاذ جنگ کے قریب رہا کرتی تھیں،

عہد رسالت میں حاتم طائی کی بیٹی نے اپنے قبیلہ کی رہائی میں جو سعی وکوشش کی ہے اس کا واقعہ سعدی شیرازی نے اپنی کتاب بوستان میں تفصیل سے لکھا ہے اور عرب کی شاعری بھی ان امور پر اشارہ کرتی ہے عمر بن کلثوم کہتا ہے ؎

لڑائی کی حالت میں دستور عرب کے مطابق ہمارے پیچھے میدان جنگ میں خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں۔ ہم ان کی حفاظت اس خوف سے کرتی ہیں کہ دشمن ان کو گرفتار کر کے تقسیم کر کے ذلیل نہ کریں۔

اور عورتیں بھی مردوں سے حلف لیتی تھی کہ وہ میدان سے فرار نہ ہوں گے۔ بلکہ قیدیوں گھوڑوں اور اسلحہ کے ساتھ کامیاب واپس آئیں گے۔ جس کی تشریح مذکورہ بالا شعر کے بعد اس قصیدہ میں موجود ہے اور یہ شعر بھی اسی مضمون کا ہے ؎

عورتیں ہمارے گھوڑوں کو گھاس دانہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اگر تم نے ہم کو دشمن کے سر سے نہ بچایا تو تم ہمارے شوہر نہیں ہو۔

ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اُجرت لے کر غیر کے بچے کو دودھ پلاتی تھیں۔ اسی پر عربوں میں یہ مثل مشہور ہے کہ تجوع المرۃ ولا تاکل بثدیھا یعنی آزاد عورت بھوکوں مرے گی لیکن رضاعت کی اُجرت لیکر نہیں کھائے گی۔ اور جو عورتیں اُجرت پر دودھ پلاتی تھیں وہ ہمیشہ پیشہ ور ہوتی تھیں۔

اونٹنی اور بکریوں کا دودھ دوھنا یہ بھی عورت کے حق میں باعث بدنامی تھا اور جس خاندان کی عورت دودھ دوہتی تھی وہ نظر حقارت سے دیکھا جاتا تھا۔ (ماخوذ از مخبر عالم)

بچوں کی دنیا

بچوں کی نفسیات

(از حکیم سید ابن حسن شادق دہلوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس عمر میں بچوں کی بڑھتی ہوئی شخصیتوں پر تابو رکھنا بڑے ہنر کی بات ہے اور اس میں بڑے دانا اتالیق بھی چوک کر جاتے ہیں اگر بچوں کو آوارہ گرد بنانا منظور نہیں ہے تو ان کے ساتھ نرمی اور تلطف کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ بعض بچوں کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی طرح سب کی نظروں میں سما جائیں اور لوگ انکی طرف التفات کریں،

ظاہر ہے کہ فرماں بردار بچے کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور شرارت کی وجہ سے شریر بچے محل نظر ہوتے ہیں وہ سعید وطاعت گزار مخلوق جسے طاعت وسعادت کی پاداش میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے بغاوت کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتی ہے۔ اگر ایسے بچوں پر کڑی پابندیاں عائد کی جائیں اور ان پر سختی روا رکھی جائے تو وہ بڑوں سے نفرت کرتے لگتے ہیں یہ نفرت اکثر معقول اور کبھی کبھی نامعقول اور غیر منطقی بھی ہو جایا کرتی ہے، نامعقول اور غیر حق بجانب نفرت کا کچھ حصہ بڑے ہو کر بھی ہمارے کردار میں باقی رہ جاتا ہے۔ چنانچہ بعض خاص طرح کی چیزوں اور شخصیتوں سے ہم کو ناحق کا بیر اور دشمنی ہو جاتی ہے جسے عرف عام میں بغض للّہی کہتے ہیں یہ عہد طفلی کی اس سرزنش کا قدرتی نتیجہ ہے جو ہم پر ناجائز طور پر روا رکھی گئی، ہم نے اس کے خلاف احتجاج کرنا اور انتقام لینا چاہا پر نہ لے سکے ناچار اس دبے ہوئے جذبۂ انتقام نے نفرت کی صورت اختیار کرلی، جبتک یہ نفرت دوسروں اور بیگانوں سے وابستہ رہی اس وقت تک یہ مرض قابل علاج ہوتا ہے لیکن جب مایوسی اور ناامیدی کی فراوانی انسان کو خود اپنے آپ سے نفرت کرنے پر مجبور کرے تو سمجھو کہ بچہ زندگی کی وبال دوشی تصور کرتا ہے اور سماج کو ایک جیل خانہ سمجھتا ہے،

تھوڑا عرصہ گذرا ایک خاتون کے فرزند ارجمند نے مکان کے سارے نل کھول دیئے سب نلوں میں سے پانی بھل بھل بہنے لگا، ماں نے غصہ سے بیتاب ہوکر اسے سزا دی، تھوڑی دیر بعد پھر نل کھل گئے پھر مار پڑی، الغرض نل بند ہونے، مار پڑنے اور پھر کھل جانے کا ایک نہایت دلچسپ ڈرامائی سلسلہ لامتناہی شروع ہو گیا اب دیکھنا یہ تھا کہ اس ڈرامہ کے کرداروں میں کون زیادہ مستقل مزاج اور اپنی ہٹ کا پکا ہے؟

آخر نتیجہ یہ نکلا کہ ماں کو یک جھک کر خاموش ہو جانا پڑا، جب بچے نے دیکھا کہ میری شرارت کی خاطر خواہ داد ملنی بند ہوگئی تو اُسے از خود اس بیکار محض فعل میں بے لطفی سی محسوس ہونے لگی،

سات برس کی عمر والے بچوں کو آزادی دینے میں جس قدر احتیاط کی ضرورت ہے اسی قدر اُن کی آزادی سلب یا محدود کرنے میں بھی مآل اندیشی کی ضرورت ہے میری ہمشیر بچوں کو آزادی دینے کی قائل ہیں، ایک بار اُنھوں نے بچوں کی پسند اور رائے اس طرح طلب کی، "بچو اب بتاؤ باہر ہوا خوری کو چلیں یا اچھی سی کہانیوں کی کتاب پڑھیں؟" دوران تقریر میں اچھی سی کہانی پر زور دیا، سب نے ایک زبان ہو کر کہا:۔ کہانیاں سنیں گے حالانکہ غالباً بچے باہر جانا زیادہ پسند کرتے،

اس طرح کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے اپنی پسند اور اپنے فیصلوں کو بچوں پر ناحق مسلط کرتے ہیں ایسا کرنا عدول حکمی کے خلاف جراثیم بونا ہے۔ (باقی آئندہ)

پردۂ فلم

ڈائرکٹر سید شوکت حسین رضوی "فرعون" فلمائیں گے

فرعون کی کاغذی تیاریاں شروع ہوگئیں

یہ خبر جو ان کالموں میں شائع کی جارہی ہے یقیناً باعث مسرت ثابت ہوگی کہ مشہور ہونہار نوجوان ڈائرکٹر سید شوکت حسین رضوی (جو آج کل زینت کی تکمیل میں مصروف ہیں) آیندہ ایک تاریخی تصویر "فرعون" کے نام سے، بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کی کاغذی تیاریاں بھی شروع ہوگئی ہیں۔

ڈائرکٹر سید شوکت حسین رضوی کی یہ جرأت یقیناً قابل تعریف ہے کہ آپ نے ایک ایسے نازک عنوان پر فلم تیار کرنے کا اعلان کیا ہے جو اہرام مصر کے ہزاروں سربستہ رازوں میں سے ایک ہے اور جو "فرعون" کے نام سے عوام میں پیش ہو کر اس انسان نما خونی درندے کی داستان کو سلولائڈ کی زبان سے بیان کرے گی جس نے انسانیت کے نام کو دھبّہ لگایا، جس کا نام آج بھی لیتے ہوئے غیض وغضب سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

"فرعون" کے اداکار کون ہوں گے؟ اس کے متعلق ابھی کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ لیکن مسٹر شوکت حسین اس سلسلے میں بہت بے چین نظر آتے ہیں اور آپ کی دلی خواہش ہے کہ فرعون میں زیادہ سے زیادہ نئے چہروں کو پردے پر پیش کیا جائے۔

جاپانی افسر کو مارنے کا انعام تلوار ملی

رُویو، ۱۱ مارچ۔ ایک ہندوستانی فوج کا مشاہد رقمطراز ہے کہ جب لانس نایک کرشنن راگا ناڈے لڑائی پر سے اپنے وطن کو لوٹے گا تو وہ اپنے گھر والوں کو ایک جاپانی افسر کی خوبصورت تلوار دکھائے گا جو اس کے بریگیڈ کمانڈر نے اُس کے ساتھی سپاہیوں کے سامنے اسے تحفتاً پیش کی۔

قصہ یوں ہے کہ جب وہ رُویو پہونچا تو پانچویں مرہٹہ پیدل فوج کے سپاہیوں نے ایک ایک ہزار فیٹ اونچی پہاڑی پر قبضہ کرلیا جس کا نام اب آلپس ہے اور جو موضع رویو کے عقب میں واقع ہے۔

ہر رات جاپانی مرہٹوں کی چوکیوں پر ہر چہار جانب سے جوابی حملے کرتے ان حملوں میں سے ایک کے دوران میں لانس نایک کرشنن راگا ناڈے پہاڑی کے کنارے ایک اگلی چوکی میں تھا کہ اس کا ایک ساتھی زخمی ہوگیا۔ راگا ناڈے فوراً زخمی سپاہی کو کمپنی کے صدر دفتر کی طرف لے چلا۔

راستے میں اُسے ایک پلاٹون حولدار مل گیا اور یہ دونوں ساتھ ساتھ اندھیرے میں آگے بڑھے۔ اچانک ایک جاپانی افسر اور ایک جاپانی سپاہی نمودار ہوئے۔ افسر نے تلوار کے ایک ہی وار میں ہمارے حولدار کا خاتمہ کر دیا۔

راگا ناڈے اس جاپانی افسر سے گتھم گتھا ہو گیا اور تلوار چھیننے کی کوشش میں اپنا ہاتھ بُری طرح کاٹ لیا۔ یکایک اُسے اپنے کھوئے والے اوزار کا خیال آیا اور اس نے اُسے اپنی کمر سے نکال کر جاپانی افسر کے ہاتھوں پر زور سے مارا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گری اور کرشنن نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے اٹھا لیا اور اپنے ساتھی کے قتل کا بدلہ اس طرح لیا کہ جاپانی افسر کا سر اسی کی تلوار سے اُتار لیا۔ باقی دونوں جاپانی اپنی جان لے کر بھاگے۔

لانس نایک کرشنن راگا ناڈے کو ایک رسمی پریڈ میں جو اسی مقام پر ہوئی جہاں یہ معرکہ ہوا تھا چھبیسویں ہندوستانی ڈویزن کے کمانڈر نے بذات خود مبارکباد دی اور خود کمانڈر نے لانس نایک کو مع اس تلوار کے ڈویزن کمانڈر کے سامنے پیش کیا۔

ہندوستان کی آزادی دنیا کے امن کی کنجی ہے

نیویارک ۸ مارچ۔ یونان کے سابق وزیر اعظم موسیو پاپنڈریو کی سوتیلی لڑکی ایکی نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان جب کبھی آزاد ہو جائے گا تو اس سے دنیا کے بہت سے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

ان میں سے ایک مسئلہ یونان کا بھی ہوگا۔ یونانی اس بات کو جانتے ہیں کہ انگلینڈ نہر سویز کی حفاظت کے لئے جو کہ ہندوستان کو جانے والے راستہ کا پھاٹک ہے یونان پر نظر رکھتا ہے۔

پچھلے دنوں میں جب یونانیوں کو انگریزوں سے لڑنا پڑا وہ اس لئے کہ جرمنوں نے ایک ایسے بادشاہ کو جو کہ ایک ڈکٹیٹر ہے گدی پر برقرار رکھنے سے انکار کر دیا۔ وہ مکمل آزادی کے لئے [illegible] ہندوستان کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔

اقوالِ زرّیں

بچے طبعاً سستی و بے کاری سے نفرت کرتے ہیں پس تمہارا فرض یہ ہے کہ مفید کاموں میں اُن کو ہر وقت مشغول رکھو۔

(لاک)

کون شخص بچوں کی موہنی صورت دیکھنا نہیں چاہتا انکی پیاری باتیں نہیں سننا چاہتا، اُن کے ساتھ دوڑنا اور کھیلنا نہیں چاہتا، ؟

(ایکپٹیٹس)

بچے بھی اپنی خوشی و غم اُسی طرح رکھتے ہیں جیسے کہ بڑے بوڑھے، بچے کو پتنگ و ماجہ میں اتنی ہی مسرت حاصل ہوتی ہے جتنی بڑے آدمیوں کو بڑے بڑے منصوبے گانٹھنے اور شہرت کی تلاش میں ہوتی ہے۔

(شاہین)

بچوں کو فطرت کی طرف سے ایک زبردست قوتِ مشاہدہ عطا ہوئی ہے اندازہ تمہاری چھوٹی سی چھوٹی غلطیاں دریافت کر سکتے ہیں، پس ہم کو چاہیئے کہ بچوں کی معیت و صحبت میں بجائے اُن کے عیبوں کے اپنا خود خیال رکھیں،

(فینیلون)

جس شخص کا بچپن مہربانی اور محبت کے ساتھ گذرا ہے وہ اپنے بچوں کے ساتھ بھی اُسی مہربانی و محبت سے ضرور پیش آئے گا۔

(جان ڈیوئی)

اپنے بچوں کو پیسے دیکر چٹورپن کی بُری اور مذموم عادت نہ ڈالو!

موجِ تبسّم

کرکٹ کا کھلاڑی اپنی باری پر کھیلنے گیا اور جاتے ہی آوٹ ہو گیا،

جب وہ واپس جا رہا تھا تو امپائر نے اس نے کہا:—

گذشتہ ہفتہ تو تم بہت اچھے کھیلے آج تم کو کیا ہو گیا ؟"

کھلاڑی نے جواب دیا:— "گذشتہ ہفتے میں نے پچاس رن کئے تھے مگر اس عرصہ میں میرے ساتھی میرے حصہ کی بیر پی گئے تھے آج میں نے جلد آوٹ ہو کر انہیں ایسا کرنے کا موقعہ نہیں دیا۔"

پیارے دالرٹ! ابّا جان ہیں شادی کی خوشی میں ایک چک بطور تحفہ دیں گے،

بہت خوب! تب ہم شادی کی رسم ۲ بجے کی بجائے ۱۲ بجے دوپہر کو ادا کریں۔"

لیکن پیارے ایسا کیوں ؟

بنک تین بجے بند ہو جاتے ہیں،"

ماسٹر:- دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں،"

لڑکا:- آپ میری انگوٹھی کے اندر سے نکل کر دکھائیں۔"

"کئی دن سے تمہارے انجینئر کو نہیں دیکھا کہاں چلے گئے ؟

"اُس سے دو فٹ کی ایک دیوار بنوائی تھی اب دوستوں سے اُسکی تعریف کرتا پھرتا ہے۔"

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

انگلینڈ کے واٹرلو چیمبر میں جو دری بچھی ہوئی ہے اس کا وزن ۵۴ ½ من ہے وہ ۸۰ فٹ لمبی ہے اور ۴۰ فٹ چوڑی ہے یہ دری آگرہ میں سات سال میں بنی گئی تھی اسے نیچے لاکر جھاڑنے میں ۶۰ آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ انگلستان میں تین سو سے زیادہ کروڑپتی انگریز بستے ہیں،

سمندر کے اندر کی جو بھی پیداوار ہے وہ خشکی کی اسی قسم کی پیداوار سے بہت زیادہ بڑی ہوتی ہے خشکی کے ہاتھی سمندر کی وھیل مچھلی کا مقابلہ نہیں کر سکتے، دنیا کا سب سے بڑا درخت سمندر کے درختوں کے سامنے ایک سرکنڈے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، سمندر کے ایک خاص کے درختوں کی بلندی ۸۰۰ فٹ سے زیادہ ہوتی ہے عام طور پر اس کو درخت رسّی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس درخت کا بیشتر حصّہ خشک ہو جانے پر جنوبی سمندروں میں رسیوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سمندر نیچے ان درختوں کا جھنڈ جنگی بیڑے کے روکنے کا باعث ہوتا ہے۔

ہوائی جہاز موٹروں کی طرح عام ہو جائینگے

ہوائی جہاز اس وقت تو جنگی ضرورت کے لئے مخصوص ہیں لیکن دو سال کے اندر یہ عام موٹروں کی طرح ہو جائیں گے۔

افسانہ

[illegible]

از جناب رُشدی بھوپالی

صبح کا سہانا وقت تھا۔ سوشیلا یاسمین کاٹیج کے گیٹ پر جھکی ہوئی سنسان سڑک کی طرف دیکھ رہی تھی سورج کی زریں کرنیں یاسمین کے پھولوں کو چوم رہی تھیں۔ سوشیلا خاموش تھی مگر کسی گہرے خیال میں مستغرق اور ایک پیچیدہ مسئلہ میں اُلجھ رہی تھی۔ یہ عجیب و غریب معمّا اس سے حل نہیں ہو رہا تھا۔ ڈاکیہ سری سرلا بہن کے نام ابھی ابھی ایک خط دے کر گیا ہے۔ سرلا بہن نیک و خوش مزاج خاتون تھی اور سوشیلا اس کو اپنی ماں سے کہیں زیادہ چاہتی تھی، مگر اب وہ دنیا میں نہیں تھی وہ اس کی شفقت و مہربانی سے محروم ہو چکی تھی جب سوشیلا نے اس پر غور کیا۔ کہ سرلا بہن کے ہاتھوں سے اس کو کیسی اچھی اچھی چیزیں ملیں تو اس کے رخساروں پر بے اختیار آنسو ڈھلک آئے۔

کاٹیج کی نوجوان ملکہ اس وقت عجیب کشمکش و پیچ میں تھی، کیا وہ سرلا بہن کے نام کا خط کھول لے ؟ یہ خط کس نے لکھا ہے؟ کیا یہ اس کے فضول خرچ بیٹے نے تو نہیں لکھا جو اس کو یہاں تک چھوڑ کر چلا گیا تھا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا تھا؟ بہر حال ایک مردہ عورت کے نام کا خط کھول لینا کچھ نامناسب نہ تھا۔ کیونکہ سوشیلا اسکی بیٹی ہی کی طرح تو تھی۔ سرلا بہن نے جو ایک اونچے بنگالی خاندان سے تعلق رکھتی تھی کبھی سوشیلا کے سامنے خانگی معاملات کا ذکر نہیں کیا تھا، البتہ اُس نے ایک بار سرسری طور پر اپنے لڑکے کا ضرور ذکر کیا تھا جو ایک سیاسی تنازعہ میں حصہ لینے کے بعد اُس کو اچانک چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

اب سے تین سال بیشتر جب سوشیلا پہلے پہل کلکتہ آئی تو وہ اس دنیا میں بالکل اکیلی تھی، اس نے ٹریننگ اسکول کا امتحان پاس کیا تھا اور شہر میں ایک اسکول کے اندر معلّمہ کا کام اس کے سپرد کیا گیا تھا،

ایک شام کو جب سوشیلا اپنی سہیلی پریم کماری کے ساتھ چہل قدمی کر رہی تھی اس کی توجہ ایک خوشنما اور دلکش کاٹیج کی طرف منعطف ہوئی جہاں یاسمین کے پھول بکثرت آسمان میں سفید سفید بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح لہرا رہے تھے اور سرلا بہن اُن پھولوں کے درمیان ایک پژمردہ پھول کی طرح کھڑی تھی، سرلا بہن نے یہ دیکھ کر کہ دو نوجوان لڑکیاں اس کے کاٹیج سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہیں، سوشیلا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آئیے ذرا اس ناچیز کاٹیج میں چائے پیجئے۔ سوشیلا کو یہ جگہ بہت پسند آئی اور اسکی مالکہ تو اس سے کہیں زیادہ اچھی تھی، ضعیف خاتون نے دونوں لڑکیوں کی خوب مہمان نوازی کی اور لڑکیاں اس کے مہمان نواز طریقہ سے بہت خوش ہوئیں۔

پریم کماری کے گھر واپس آتے ہوئے سوشیلا نے یہ تبصرہ کیا۔ "وہ ایک چھوٹے سے علاقہ کی ملکہ ہے ——— مگر نہایت سادگی پسند نیک دل ———" اسکی سہیلی نے اس سے اتفاق رائے کیا اور اُس نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "اگر یہ خاتون تمھیں اپنے یہاں کم از کم مہمان کی حیثیت سے ہی رکھ لے تو کیا ہی اچھا ہو،"

"تو میں دنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت لڑکی ہونگی" سوشیلا نے جواب دیا آج سنیچر تھا پریما کے سر میں سخت درد تھا۔ چنانچہ وہ سوشیلا کے ساتھ سیر کرنے کو نہ جا سکی اس نے کہا کہ وہ آج اکیلی ہی "یاسمین کاٹیج کی خاتون" کے پاس آئے وہ سرلا بہن کو اس نام سے پکارا کرتی تھی سوشیلا کو تنہا ہی جانا پڑا، سرلا بہن گیٹ پر بے چینی سے انتظار کر رہی تھی،

"سوشیلا تمہاری بہن کہاں ہے جو تمہاری سہیلی ہے ؟" سرلا بہن نے پریا کو ساتھ نہ دیکھ کر پوچھا، سوشیلا نے بتایا کہ وہ دردِ سر کی وجہ سے نہ آسکی اور آپ سے معذرت چاہی ہے،

چائے پر بڑی دیر تک دونوں باتیں کرتی رہیں اور ہر ایک نے ایک دوسرے کے سامنے اپنا دل کر رکھ دیا مگر سرلا بہن پھر بھی اس گفتگو میں کسی قدر محتاط تھی، جسے سوشیلا سے کہیں زیادہ دنیاوی تجربہ تھا آخر کار یہ طے پایا کہ سوشیلا یاسمین کاٹیج آجائے اس پر اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا سوشیلا پریا کے گھر واپس آتے وقت بے حد مسرور تھی۔ اس نے پہنچتے ہی کہا "میں کل سے اپنی چچی سرلا بہن کے یہاں جا رہی ہوں"۔ یہ سنکر پریم کماری اور اسکی ماں حیرت زدہ ہو گئیں انھوں نے سوشیلا کو اس خوش قسمتی پر مبارکباد دی اور کہا کہ وہ اپنی چچی کے زیرِ سایہ خدا کرے ایسی ہی خوش خرم رہے۔"

دوسرے دن سوشیلا یاسمین کاٹیج میں تھی اور ہمسائے جو سرلا بہن کے کسی قدر تحکمانہ طور طریق سے بد دل تھے خوش ہوئے کہ "مغرور خاتون" کی ایک ہنس مکھ بھتیجی تو ان کے پاس آکر رہی جس سے بوڑھی عورت کی متانت و سنجیدگی کی تلافی ہو جائے گی سرلا بہن سوشیلا کو بہت چاہتی تھی اور اسے اپنی بیٹی کی طرح رکھتی تھی اسکی اداس زندگی میں سوشیلا کی آمد نے پھر ایک رونق سی پیدا کر دی تھی، وہ اکثر سوچا کرتی تھی کاش رمیش یہاں موجود ہوتا اور میں سوشیلا اور اسکی شادی کو دیکھ سکتی،" "تو میرا پیمانہ مسرت لبریز ہو جاتا لہذا اطمینانِ قلب کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو جاتی" اس نے لڑکی پر کبھی اپنے خیالات کا انکشاف نہیں کیا تھا،

سرلا بہن کی اچانک موت نے جو حرکت قلب بند ہو جانے سے واقع ہوئی تھی، سوشیلا کی زندگی میں ایک خلا پیدا کر دیا تھا۔ اور بیچاری لڑکی نیک خاتون کا خیال آتے ہی جو سوشیلا کے لئے ماں سے کہیں بڑھ کر تھی کیونکہ وہ خود یتیم تھی اور سیوا سدن میں اس کی پرورش ہوئی تھی زار و قطار رونے لگی وہ اس خط کو کیا کرے ؟ بہر حال اس نے خیال کیا کہ خط کے مضمون سے واقف ہونا اس کے لئے کئی لحاظ سے ضروری تھا۔ سوشیلا نے آخر کار خط کھولنے کا فیصلہ کیا اور دل دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس کو کھول لیا۔ یہ سرلا بہن کے فضول خرچ بیٹے رمیش کا خط تھا، سب سے زیادہ تکلیف دہ حصہ وہ تھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ رمیش عنقریب ہی اپنی ماں سے ملنے آئیگا" " " "رمیش جلدی اپنی ماں سے ملنے آئیگا" اسکو یقین نہیں آرہا تھا کیا واقعی وہ آرہا ہے ؟

کیا وہ آجائے گا، اس کا سر چکرانے لگا، صد ہزار افسوس! بیچاری ماں اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے زندہ نہیں، لیکن خود اس کا کیا حشر ہوگا؟

اسے کاٹیج کو جائز مالک کے حوالے کر دینا پڑے گا اور وہ پھر "پناہ کی تلاش میں گلی گلی ماری پھرے گی" وہ اپنی بدبختی کو کوسنے لگی اسے اس خیال سے بڑا صدمہ ہوا کہ جس جگہ وہ بے حد پسند کرتی ہے اب اس سے محروم ہو جائیگی۔ اس نے کاٹیج کی دیکھ بھال کس قدر سلیقہ سے کی تھی اس نے چھوٹے بچے کی طرح کس اہتمام کے ساتھ اپنی ذوق کی چیزوں کو یہاں سنبھال کے رکھا تھا، عمارت کی دیکھ بھال، محصول کی ادائیگی، ٹوٹ پھوٹ کر مرمت اور ہر طرح کی صفائی کا اس نے کیسا خیال رکھا تھا! خدا کا شکر ہے کہ اُس نے سرلا بہن کے مرنے کے بعد کاٹیج کے

سارے اُمور کا پورا پورا حساب اپنے پاس رکھا تھا اور جب کہ اس کا جائز وارث آنے والا ہے وہ اس کو جائداد کے متعلق اپنا تمام حساب نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ پیش کر سکے گی، رمیش کے خیال سے اس میں کسی قدر جذبہ حسد اُبھر آیا اور اس خیال کے وہ اس حسین کاٹیج جو اسے حد درجہ پسند ہے محروم ہو جائیگی اُس کو رمیش سے نفرت سی ہو گئی۔

ایک ہفتہ کے بعد جب وہ کسی کی دستک سن کر گیٹ پر آئی تو وہ ایک خوش پوش نوجوان کو دیکھ کر اُچھل پڑی اور اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ اس نے سوچا کہ یہ سرلا بہن کا "مسرت بیٹا" رمیش نہیں ہو سکتا مگر جب نوجوان نے یہ پوچھا کہ سری سرلا بہن اسی مکان میں رہتی ہیں تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی،

"کیا آپ مسٹر رمیش ہیں؟" سوشیلا نے تلخ لہجہ میں پوچھا۔ اجنبی نے جواب دیا "نہیں میں اس کا دوست امیش ہوں، رمیش نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اسکی ماں کے متعلق معلومات حاصل کروں، میں بے حد ممنون ہونگا اگر آپ اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں"

سوشیلا کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں،

"اندر تشریف لائیے" سوشیلا نے کہا جو یہ جانکر مطمئن تھی کہ یہ رمیش نہیں بلکہ اس کا واحد دوست ہے کیونکہ وہ رمیش سے متنفر تھی جو اپنی ماں کو تنہا چھوڑ کر چلا گیا تھا امیش ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور سوشیلا سے بھی اس نے کرسی پر بیٹھنے کو کہا جو اس وقت خیالات کی رو میں نہ معلوم کہاں بہی جا رہی تھی، انھوں نے ایک دوسرے کو رمیش اور سرلا بہن کا حال بتایا اور اس کے بعد تمام حالات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور امیش یہ سن کر بڑا غمگین ہوا کہ سرلا بہن مر چکی ہے"

سوشیلا نے امیش کو بتایا کہ وہ لاپتہ مالک کی طرف سے اس کاٹیج کی دیکھ بھال کر رہی ہے اور وہ بڑی خوشی سے کاٹیج رمیش کے سپرد کر دیگی، خواہ وہ کسی وقت بھی آئے اس نے کاغذات کا ایک فائل بھی پیش کیا جس میں یاسمین کاٹیج کے سارے حسابات تفصیل کے ساتھ درج تھے۔ اُمیش یہ سنکر بہت متعجب ہوا۔ رمیش کا دوست سوشیلا سے یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ وہ ان سب حالات کی اطلاع " " "

سرلا بہن کے سورگ باش ہونے کی خبر اور خوبصورت لڑکی کی سلیقہ مندی کا حال جلد ہی اپنے دوست کو لکھ بھیجے گی اور وہ خود ہوڑہ کے قریب ایک ہوٹل میں ٹھیرا ہوا ہے، سوشیلا ایک اجنبی کی زبان سے اپنی تعریف سن کر شرم کے مارے دُہری ہو گئی، وہ امیش کی ہر ہر بات میں ایک بے پناہ کیف و مسرت کی جھلک پا رہی تھی اس کو تعجب ہوا کہ کیا واقعی امیش اسکے حسن سے متاثر ہوا ہے سوشیلا نے امیش سے استدعا کی کہ شام کو جب کبھی اسے فرصت ملا کرے وہ یہاں ایک پیالی چائے نوش کرنے ضرور آیا کرے اس نے اس پیش کش کو بخوشی قبول کر لیا اور وہ دوبارہ چائے پینے آیا اور وہ دونوں " " گہرے دوست بن گئے۔

ایک شام جب امیش سوشیلا کے وعدے کے مطابق نہیں آیا تو وہ ہوٹل پہونچی جس میں اس نے اپنے قیام کرنے کا ذکر کیا تھا وہاں پہونچنے پر معلوم ہوا، کہ اس نام کا کوئی شخص نہیں آیا۔

کلرک نے بتایا کہ رمیش نام کا ایک شخص ضرور آیا تھا سوشیلا یہ سن کر غصہ سے پیچ و تاب کھاتی ہوئی چلی آئی وہ رمیش کی اس حرکت پر آگ بگولا ہو رہی تھی جس نے غلط نام بتا کر دھوکا دیا تھا، اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب اگر وہ آیا تو ایک لڑکی کو فریب دینے پر اُس کو وہ تلخ سبق دے گی اور کاٹیج خالی کر کے چلی جائے گی۔

دو روز بعد امیش خوشی سے ناچتا ہوا آیا۔ سوشیلا کو اُداس اور افسردہ پا کر اُس نے خیال کیا کہ شاید اس کی عدم موجودگی میں کچھ تکلیف دہ بات ہوئی ہے اس نے حالات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی مگر سوشیلا نے تیوری پر بل ڈال کر اُسے روک دیا وہ حیران تھا۔

سوشیلا اپنی فریب خوردگی کا سارا غصہ اُس پر اُتارنا چاہ رہی تھی مگر اسکی زبان نہ کھل سکی ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہ نکلا ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی چیز اس کو اظہار ناراضگی سے روک رہی ہے ایک اجنبی کے سامنے اسے اپنی بزدلی پر غصہ آ رہا تھا۔

وہ جیسے ہی کچھ کہنے کے لئے "شریر نوجوان" کی طرف نظر اٹھاتی وہ اس کو اپنی خوش مزاجی کے باعث خوبصورت اور پیارا معلوم ہونے لگتا، وہ اس آدمی کے سامنے اپنے دل کے اندر ایک عجیب تھرتھری محسوس کر رہی تھی —— دو نام —— وہ کیسا شوخ ہے —— اس نے محسوس کیا کہ وہ امیش سے محبت کرنے لگی ہے،

اُمیش بجائے لفظوں کے بجائے نظروں سے محبت کا رنگین پیغام دے رہا تھا،

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف کھنچے جا رہے تھے

"بہرکیف سوشیلا اس سے نام میں کوئی زیادہ فرق نہیں آتا، امیش نے سوشیلا کو اپنے بازوؤں میں لیتے ہوئے کہا" " میں رمیش سے زیادہ امیش کو چاہتی ہوں"

سوشیلا نے شرمیلے پن سے مسکراتے ہوئے کہا،

——(شاعر)

جاپان میں مکمل لام بندی

لندن ۷ مارچ۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان میں مکمل لام بندی کا حکم ۱۰ مارچ سے نافذ ہو جائے گا۔ اس کے مطابق جاپان کے ہر شخص کو یا تو فوج میں بھرتی ہونا پڑے گا یا فوج کے لئے سامان جنگ تیار کرنا پڑے گا۔

۱۲ سال سے لے کر ۶۰ سال کی عمر تک کے تمام مرد اور ۱۲ سال سے لے کر ۴۰ سال کی عمر کی تمام عورتوں کو فوجی کام کرنا پڑے گا۔

نظام دکن بھی پاکستان کے خلاف ہیں

معاصر نیشنل کال کو اسمبلی کے لابی حلقوں میں یہ پتہ چلا ہے کہ لارڈ ویول مسٹر جناح سے ڈیسائی فارمولا کے بارے میں بات چیت کرنے والے ہیں (اسمبلی کا ادھا اجلاس ختم ہو جانے کے بعد مسٹر جناح دہلی آنے والے اور دوسرے ہی دن مسٹر راجگوپال آچاری کے تشریف لانے سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے) اس سے پہلے دسمبر کے مہینہ میں مسٹر جناح لارڈ ویول سے دو بار مل چکے ہیں اور آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نواب زادہ لیاقت علی خاں سے بھی ان کی گفتگو کئی بار ہوئی ہے سارا سوال یہ ہے کہ مسٹر جناح مسلم لیگ کے درمیانی وقفہ کی عارضی نیشنل گورنمنٹ میں شریک ہونے کی اجازت دیں گے یا نہیں۔ یہ بات لارڈ ویول نے مسٹر جناح سے دسمبر کے مہینہ میں بھی پوچھی تھی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے وائسرائے ہند کے روبرو اپنا فارمولا نواب زادہ لیاقت علی خاں سے گفتگو کرنے کے بعد ہی پیش کیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دسمبر کے مہینہ میں لارڈ ویول نے جو گفتگو مسٹر جناح سے کی تھی اس میں یہ بتا دیا تھا کہ برطانی حکومت کا نظریہ پاکستان کے خلاف ہے

اب یہ نہیں معلوم کہ اس عرصہ میں لارڈ ویول کو برطانی حکومت سے کوئی نئی ہدایتیں ملی ہیں یا نہیں۔ لارڈ ویول نے دسمبر کے مہینے میں کلکتہ میں پاکستان کے خلاف جو تقریر کی اس سے پہلے ہی وہ مسٹر جناح سے مل چکے تھے اور مسٹر جناح کو برطانی حکومت کا نظریہ بتا چکے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول جب حیدرآباد گئے اور انھوں نے نظام دکن سے بات چیت کی تو نظام دکن نے بھی اپنے آپکو پاکستان کے خلاف ظاہر کیا جس کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ حیدرآباد کے ایک مشہور نواب نے ناگپور کے طالبعلموں میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی مخالفت کی۔ ایک اور خبر یہ مشہور ہے کہ لارڈ ویول مارچ کے شروع میں انگلستان جانے والے تھے مگر انھوں نے موجودہ حالات کے پیش نظر اپنا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے فارمولا پر برطانی رد عمل بہت جلد ہی ظاہر ہو جائے گا۔

ہندوستان کو ڈومنین اسٹیٹس دینے کی تاریخ مقرر کر دی جائے

لندن ۸ مارچ، سر محمد ظفر اللہ خاں نے ہفتہ وار اخبار "سپکٹیٹر" میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں انھوں نے اپنی تجویز کی وضاحت کی ہے جو انھوں نے حال ہی میں کامن ویلتھ کانفرنس میں پیش کی تھی۔ جس میں انھوں نے کہا تھا کہ جاپان کے خلاف لڑائی کے ختم ہونے کے ایک سال کے اندر ہندوستان کی طرف جو متحدہ سمجھوتہ پیش کیا جائے حکومت اس کو منظور کر لے اور اگر ہندوستان اس قسم کا متحدہ سمجھوتہ پیش نہ کر سکے تو حکومت برطانیہ خود پارلیمنٹ کے روبرو ایسی تجویزیں پیش کرے جن کے ذریعہ ہندوستان کو دوسری ڈومینیوں کے مساوی آئین حاصل ہو جائے۔

یہ لکھنے کے بعد ہندوستان کے سیاسی جمود کی ذمہ داری سے حکومت برطانیہ مبرا نہیں ہو سکتی۔ سر ظفر اللہ خاں لکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک سال کا عرصہ جس میں ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کو متحد ہونے کے لئے کہا گیا ہے بہت تھوڑا ہے۔ لیکن وہ لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ جاپان کے خلاف لڑائی ختم ہونے کے ایک سال بعد متحدہ سمجھوتہ ہونا چاہیئے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہندوستان کی پارٹی کو کسی متحدہ سمجھوتہ پر پہونچنے کے لئے کم سے کم دو سال کا عرصہ مل جائے گا۔ بشرطیکہ اعلان ابھی کر دیا جائے۔

مدت کتنی ہو یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ وقت مقرر کر دیا جائے اور وہ بہت زیادہ طویل نہ ہو۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۷ء تک کا عرصہ مقرر کرنے سے مطلب حل ہو سکتا ہے۔

جب ایک دفعہ ہندوستان کو وہی پوزیشن حاصل ہو جائے گی جو ڈومینیوں کو ہے تو اس کو اپنے آئین میں اس طریقہ کار کے مطابق ترمیم کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا جو کہ آئین میں اُس کے لئے دیا گیا ہوگا۔ اس طریقہ کار کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ مختلف پارٹیوں کی رضامندی سے وہ ترمیم حاصل کر لی جائے۔

آپ نے مزید لکھا ہے کہ سپرو کمیٹی کا بھی اجلاس ہو رہا ہے اور وہ جو رپورٹ تیار کرے گی اس سے اس پوزیشن کی وضاحت ہو جائے گی جو ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں نے اختیار کی ہے۔

سر ظفر اللہ خاں مزید فرماتے ہیں کہ ہندوستانی ریاستیں اگر شامل ہونا چاہیں تو ان کے لئے بھی دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کی منظوری کے بغیر عمل میں ہی نہ آسکے۔

اقلیتوں کے مذہبی، تمدنی، تعلیمی اور زبان کے تحفظ کو اس طرح تیار کرنا چاہیئے کہ عدالت ان کے بارے میں فیصلہ دے سکے تاکہ اگر خلاف ورزی کی جائے تو عدالتی کارروائی کے ذریعہ درست ہو سکے۔

نئے آئین میں گورنر یا گورنر جنرل کی سپیشل ذمہ داریاں نہیں ہونی چاہئیں۔

نازی فوجوں پر سات گھنٹے تک بم باری

لندن ۸ مارچ، انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن فوجوں اور موٹر گاڑیوں پر جو راہن کے اُس پار پہونچ گئی تھیں سات گھنٹے تک لگاتار بم باری کی۔ یہ فوج ویزل کے شہر میں جمع تھیں۔

سردار شوکت حیات خاں کے خلاف سنسنی خیز الزامات

لاہور۔ ۸ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے سردار شوکت حیات خاں کے وزارت سے برخاست ہونے کے معاملہ میں ۲۵ صفحوں کا ایک ٹائپ شدہ بیان پیش کیا جس میں انہوں نے سردار شوکت حیات خاں کے خلاف الزامات لگائے اور اس امر کی تردید کی کہ سردار شوکت حیات خاں کو کسی ذاتی پرخاش یا پارٹی پالٹکس کی وجہ سے وزارت سے برخاست کیا گیا ہو۔

ملک خضر حیات خاں نے اس بیان میں بتایا کہ سرکاری اعلان میں سردار شوکت حیات خاں کی جس بے ضابطگی کا ذکر کیا گیا ہو وہ لاہور میونسپل گرلز اسکول کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ مسز درگا پرشاد کی برخاستگی اور کئی ہزار روپے کی زمین کو قابل اعتراض طریقہ پر خریدنے کا معاملہ تھا ممکن ہو کہ یہ معاملہ عدالت کے روبرو بھی پیش ہو۔

ہندوستانی فوج مانڈلے کے وسطی حصہ تک پہونچ گئی

مانڈلے کا مورچہ ۹ مارچ۔ جنرل رسین نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹ ویں ہندوستانی ڈویژن مانڈلے میں داخل ہو گئی ہو اور وہ اس وقت آڈیو کے نواحی علاقہ میں لڑ رہی ہو جو کہ شہر کے وسطی حصہ کے ڈویژن فورٹ سے صرف دو ہزار گز ہو۔ ہندوستانی فوج کے ایک افسر کا بیان ہو کہ نڈریا پر قبضہ کرنے کے بعد ہماری فوج اتنی تیزی کے ساتھ شہر کے باہری بستیوں میں داخل ہو گئی کہ جاپانیوں کو منظم ہونے کا موقع نہیں ملا۔ مانڈلے کے لئے اب لڑائی شروع ہو گئی ہو۔ برما کی لڑائی پر تبصرہ کرتے ہوئے "نیویارک ٹائمز" نے لکھا ہے کہ اراودی کی وادی کی لڑائی میں برطانی فوج کو شاندار کامیابی ہو رہی ہے۔ مانڈلے کی لڑائی آخری مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ جب مانڈلے اتحادیوں کے ہاتھ سے نکلا تو تمام برما ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ جب اتحادی اس پر دوبارہ قبضہ کرلیں گے تو برما پر جاپان کا قبضہ ٹوٹ جائے گا۔

چودھویں فوج مانڈلے کے اندر دو ہزار گز اور آگے بڑھ گئی ہے اور وہ اس وقت اوپر کے ریلوے اسٹیشن اور فورٹ ڈویژن کے بیچ میں ہے۔ مانڈلے کے پہاڑی علاقہ پر پھر لڑائی چھڑ گئی ہے۔ یہ پہاڑی شہر کے پوربی کنارے پر ہے۔

یونانی فوج ایک ٹاپو میں اتر گئی

اتھنس ۹ مارچ۔ یونان کی فوج کل ملوس کے ٹاپو میں اتر گئی ہے یہ ٹاپو سائکلاڈس کے دکھن پچھم میں ہے۔ یونانی فوج دو جگہ اتری جرمن کا کمانڈر مارا گیا۔

خاص جاپان پر حملہ ہونے والا ہو

لندن ۹ مارچ۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے آج اعلان کیا کہ جاپان کے وزیر اعظم جنرل کیوسو نے جاپانی قوم کو الٹی میٹم دیدیا ہو کہ وہ دشمن کے حملہ کے لئے تیار رہو۔ جنرل کیوسو نے کہا کہ دشمن بہت جلد خاص جاپان پر براہ راست حملہ کرکے لڑائی کو مختصر کرنے کی فکر میں ہو۔ تمام جاپانی قوم کو اس حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پورے طور پر تیار ہو جانا چاہیئے۔ ہونے والی فیصلہ کن لڑائی میں فتح پانے کے لئے جاپانی دس کروڑ اشخاص کو اپنے عزم کو پھر دوہرانا چاہیئے کہ ہم دشمن کو کچل دیں گے۔ ان کو لڑائی کی تمام ذمہ داریوں کو اپنی تمام روحانی اور مادی قوت سے پورا کرنا چاہیئے۔ صرف اسی قسم کی قربانیاں اور کوشش کرنے ہی سی موجودہ وبال ٹل سکتا ہو۔

اس سے پہلے ٹوکیو ریڈیو نے جاپان کے مشہور اخبار "اشی شمبون" کے حوالہ سے کہا تھا کہ جاپان پر حملہ ہونے والا ہے۔ دشمن کی فوجوں کا جاپان کے قریب سمندروں میں۔ ساحل پر اور زمین پر کیا جائے گا۔ جاپان کے لوگوں کی یہ متفقہ رائے ہو کہ اصل لڑائی تو ابھی شروع ہوئی ہو۔

پہلی اور تیسری امریکی فوج دریائے راہن پر مل گئی!

لندن۔ ۱۰ مارچ پچھمی مورچہ کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوج جرمنی کے اندر برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ جنرل ہوجز کی فوج نے دریائے راہن پار کرنے کے بعد متعدد قصبوں اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے جن میں ارپال کی بستی بھی شامل ہے جو کہ کولون کے دکھن میں ہے۔ جنرل ہوجز کی فوج سب سے پہلے نارمنڈی میں اتری تھی۔ یہی فوج سب سے پہلے جرمنی میں داخل ہوئی اور اسی فوج نے سب سے پہلے دریائے راہن پار کر لیا۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ پہلی اور تیسری امریکی فوج دریائے راہن پر انڈرناش میں مل گئی ہیں۔ یہ جگہ ریگین سے ۱۳ میل دکھن پورب کو ہے۔ جرمن کے کچھ دستوں نے جنرل ہوجز کی اور فوجوں پر جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں جو ریگین میں اپنا مورچہ وسیع کر رہی ہیں لیکن ان حملوں کو پسپا کر دیا ہے۔ پہلی امریکی فوج کی ہوا مار توپیں دریا کے پل پر بڑی مضبوطی سے نصب کر دی گئی ہیں۔ کل جرمن تین ہوائی جہازوں نے پل پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ان کو نیچے گرا دیا گیا۔ اس کے بعد تین اور ہوائی جہاز حملہ کرنے کے لئے آئے ان کو بھی نیچے گرا دیا گیا۔ ریگین سے نیویارک جو خبریں پہنچی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن سپاہی کشتیوں کے ذریعہ دریائے راہن کے پوربی کنارے پر جا رہے تھے ان میں سے کچھ واپس آ گئے اور انھوں نے ہتھیار ڈالدیئے۔

برلن پر حملہ کی ۱۷ویں رات

لندن ۹ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات بھر برلن پر حملہ کیا۔ جرمن راجدھانی پر لگاتار حملہ کی یہ ۱۷ ویں رات تھی۔ دن میں ڈومنڈ پر حملہ کیا گیا۔

محکمہ پلاننگ کا خرچ مرکزی اسمبلی نے نامنظور کردیا

نئی دہلی۔ ۱۰ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر اسحاق سیٹھ (مسلم لیگ پارٹی) کی پیش کی ہوئی وہ تحریک تخفیف جو جنگ کے بعد پلاننگ کے محکمہ کے مطالبہ کو گھٹا کر ایک روپیہ کر دینے کے بارے میں تھی ۴۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے پاس ہو گئی حکومت نے بجٹ میں اس کے لئے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم منظور کی تھی۔ محرک نے کہا کہ میرا بنیادی اعتراض یہ ہو کہ یہ ایک سیاسی محکمہ ہو اور ایسی حکومت کو اسے جاری کرنے کا حق نہیں ہے جسے عوام کا تعاون یا دلی امداد حاصل نہ ہو، حکومت کو کم از کم یہ لازم تھا کہ وہ موجودہ ایوان سے اس بارے میں مشورہ کر لیتی۔ مسٹر سیٹھ نے اُن ۲۹ پلانوں پر نکتہ چینی کی جو نئی صنعتوں کو قایم کرنے اور پرانی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یوروپین گروپ کے مسٹر سی۔ پی۔ لاسن نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ ہمیں چاہے اس محکمہ سے پورا اطمینان نہ ہو مگر ہم اسے ختم کرنا نہیں چاہتے۔ اس کے عملدرآمد میں مختلف صوبوں اور ریاستوں کو آواز حاصل ہو گی۔ مسٹر لاسن نے بھی اس بات کی شکایت کی کہ پہلے سے اس ایوان کو اس مسئلہ پر بحث کرنے کا موقعہ کیوں نہیں دیا گیا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے کہا کہ ہم اسی پلان میں ساتھ دے سکتے ہیں جو ہمارا تیار کیا ہوا ہو اور کسی خالص سرکاری پلان میں ہم تعاون نہیں کر سکتے۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں نے کہا کہ ہم اسی پلان کے تعاون کے معنی غلامانہ امداد کے نہیں لیتے اور سرکاری ممبر بھی غلامانہ امداد چاہتے ہیں۔ اگر حکومت سچا تعاون چاہے تو مخالف پارٹی اس کے لئے تیار ہے۔ اس ایوان نے کچھ عرصہ پہلے پلان تیار کرنے کے لئے حکومت سے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی سفارش کی تھی اس پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا گیا۔ موجودہ پوزیشن کے لئے حکومت ذمہ دار ہے۔ مخالف پارٹی نہیں۔

حکومت یوپی نے پابندی ہٹالی

لکھنؤ ۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے ہاتھ کے بنائے ہوئے کاغذ کی تقسیم پر سے پابندی اٹھالی ہے۔

جرمن فوج کے نام ہٹلر کا تازہ فرمان

لندن ۱۱ مارچ - جرمن نیوز ایجنسی نے اڈولف ہٹلر کا ایک مینی فیسٹو شائع کیا ہے جو ہیروز ڈے کے موقع پر جاری کیا گیا - یہ مینی فیسٹو ہٹلر نے فوج کے نام جاری کیا ہے - اس میں لکھا ہے کہ سرمایہ پرستی اور بالشویزم کے درمیان یہودی گٹھ بندھن نے جس نے تمام یورپ کو خطرہ میں ڈال دیا ہے - اس پردہ کو اٹھا دیا ہے جو روس کے ہتھیاروں کے عظیم الشان ذخیرہ پر اب تک پڑا ہوا تھا جو روس نے ہمارے براعظم کو برباد کرنے کے لئے باقی دنیا سے چھپا رکھا تھا - اس کے باوجود جرمنی جس کے ساتھ اس کے ساتھیوں نے شرمناک طریقہ پر دغا کی چھ سال سے ایک فوجی مقابلہ کر رہا ہے اور اس نے بڑی شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں - اگر اس وقت تقدیر کا چکر بظاہر ہمارے خلاف پھر گیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم اپنی مستعدی اور حوصلہ کے ساتھ ان شکستوں پر غالب آجائیں گے جس طرح پہلے آچکے ہیں - یہ میرا اٹل فیصلہ ہے اور ہم سب کو یہ یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی آنے والی نسل کے روبرو اس سے بدترین مثال پیش نہیں کریں گے جو کہ ہماری سابقہ تاریخ سے ملتی ہے اس لئے ۱۹۱۸ء کا سال پھر نہیں دہرایا جائے گا - ہم جانتے ہیں کہ اس حالت میں جرمنی کی قسمت کا کیا حشر ہو گا فتح کے نشہ میں ہمارے دشمنوں نے جرمن قوم کو مٹانے کا اعلان کر دیا ہے - آج جبریہ فوج بھرتی کی دسویں سالگرہ ہے - آج صرف ایک ہی حکم ہے - خطرہ کا مقابلہ کرو - اور قسمت کا پانسہ پلٹ دو - اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی پختہ ارادہ ہونا چاہیئے کہ ان تمام لوگوں کو مٹا دو جو اس حکم کی خلاف ورزی کریں - تاریخ بتلاتی ہے کہ جو لوگ ناقص ہوتے ہیں وہ مٹ جاتے ہیں - وہ احکم الحاکمین اسی کی امداد کرتا ہے خود اپنی امداد کرتا ہے - ہر شخص جانتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے مقابلہ کرو اور حملہ کرو تا وقتیکہ دشمن آخری طور پر فنا نہ ہو جائے -

اسمبلی میں حکومت ہند کو ۶ بار شکست

لندن ۸ مارچ - آج پارلیمنٹ میں مسٹر سورنسن نے مسٹر ایمری وزیر ہند سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ پچھلے چھ ماہ کے اندر حکومت ہند کو اسمبلی میں کتنی بار شکست ہو چکی ہے اور کن مسئلوں پر -

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ مجھے اخباروں کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اسمبلی کے اس اجلاس میں حکومت کو چھ بار شکست ہو چکی ہے - ایک دفعہ تو اس وقت ہوئی جبکہ حکومت کے خلاف دکھنی افریقہ میں ہندوستانیوں کی شکایتوں کے بارے میں ملامت کی تحریک پیش کی گئی اور دوسرا موقع وہ تھا کہ نیشنل سیونگ سارٹیفکیٹ کی فروخت کے سلسلے میں جو طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں ان پر -

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم جاپان کی تقریر

لندن ۱۱ مارچ - جاپان کے وزیر اعظم جنرل کوئسو نے آج جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن نے مرمانا کے ٹاپو میں اپنی فوجی طاقت بہت زیادہ بڑھا دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جاپان خاص پر دشمن کے ہوائی حملے بہت زیادہ زور پکڑ گئے ہیں - اس کے علاوہ دشمن کی سمندری فوج ہمارے ملک کے قریب سمندر میں پہونچ گئی ہے اور جنگی جہازوں سے لڑنے والے دشمن کے ہوائی جہازوں نے بہت ہی شدت کے ساتھ ہمارے ملک پر حملے شروع کر دیئے ہیں - آئندہ لڑائی میں کیا ہوگا اس کے بارے میں آسانی سے کچھ نہیں کہا جا سکتا - اس وقت صورت حالات بہت ہی نازک ہے -

دس لاکھ سے زیادہ جرمن پکڑے گئے

لندن ۱۴ مارچ - آج ہاؤس آف لارڈز میں نائب وزیر جنگ نے ایک سوال کے جواب میں بتلایا ہے کہ برطانی کامن ویلتھ کی فوجیں دس لاکھ سے زیادہ محوری قیدیوں کو پکڑ چکی ہیں -
۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء تک سلطنت کے کل ۱۰۲۳۰۰۰ سپاہی ہلاک وزخمی اور قید ہوئے -

جاپان کے ۲۰ ہزار ہوائی جہاز برباد

واشنگٹن ۱۱ مارچ - ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ پرل بندرگاہ پر امریکی فوج کے حملہ کے بعد سے اب تک بیس ہزار جاپانی ہوائی جہازوں کو برباد کیا جا چکا ہے -

— لندن ۹ مارچ - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر نے اوڈر کے مورچہ کا معائنہ کیا - ہٹلر کو جرمن فوج کے بلند حوصلوں پر پورا اطمینان ہے -

بہت بڑا ہیرا برآمد ہوا

لندن ۱۰ مارچ، پوربی افریقہ کی ایک کان میں اتنا بڑا ہیرا ملا ہے کہ اس سے پہلے اس قدر بڑا ہیرا کبھی نہیں ملا تھا - یہ ہیرا ۱۲۰ کیرٹ کا ہے اور گلاب کے پھول کی شکل کا ہے - اس وقت اس کی قیمت ۱۵۰۰۰ ہزار پونڈ ہے -

جس لڑکے نے یہ ہیرا نکالا ہے اس کو ۶۰ پونڈ اور ۱۵ مویشی انعام دیئے گئے -

وہ لڑکا یہ انعام پا کر اتنا خوش ہوا کہ رقم مذکور اور پندرہ مویشی لے کر غائب ہو گیا ہے اور اس وقت تک وہ واپس نہیں آیا ہے -

مسولینی کی تقریر

برلن، ۸ مارچ۔ جرمن نیوز ایجنسی نے مسولینی کی ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے جس میں انھوں نے ریپبلیکن نیشنل گارڈ کے افسران کے جلسہ میں کی جس میں ان سے جرمنوں کے ساتھ ایمانداری کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔

مسولینی نے کہا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔

جولائی ۱۹۴۲ء میں فسسی ازم کے زوال کے بارے میں مسولینی نے کہا کہ حکومت کا تختہ پلٹنے کی جو سازش کی گئی وہ بہت ہی اعلیٰ قسم کی تھی اگر اٹلی کے جنرل اسٹاف نے اُسی قدر قابلیت کے ساتھ لڑائی لڑی ہوتی اور دیانتداری کی ہوتی تو میں آج ربسیا کے بجائے میں قاہرہ میں تقریر کرتا۔ مسولینی نے مزید کہا کہ آج جرمن جنرل اسٹاف اور اہل جرمنی جن کا وجود خطرہ میں ہے۔ خدا اور دنیا کے روبرو ہر وہ ہتھیار استعمال کرنے میں حق بجانب ہیں جو ان کے ملک کو تباہی سے بچا سکے۔

اسٹالن روس کے زخموں کو نہیں بھول سکتا

لندن ۸ مارچ۔ جرمنی کے متعلق مارشل اسٹالن کا رویہ ایک ایسے شخص کا ہے جو یہ محسوس کرتا ہو کہ اس کے ملک کو گہرے زخم لگائے گئے ہیں اور وہ ان کے بھول جانے سے قاصر ہے" یہ ہے وہ بیان جو کرنل والٹر ایلیٹ لیڈر برطانی پارلیمنٹری مشن نے دیا ہے جو حال ہی میں ماسکو کا دورہ کرکے واپس آئے ہیں اور جنھوں نے وہاں موسیو اسٹالن سے بھی ملاقات کی تھی۔ مشن یہ خیال لے کر واپس آیا ہے کہ روس میں ایک زبردست صنعتی انقلاب کی فضا بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔

کانگریس کی ڈائمنڈ جوبلی!

بمبئی ۸ مارچ۔ انڈین نیشنل کانگرس کی ڈائمنڈ جوبلی اس سال دسمبر میں تمام ملک میں منائی جائے گی۔ بمبئی میں اس کے لئے ابھی سے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔

برلن میں بغاوت

نیو یارک ۹ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے جرمن زبان میں ایک خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ برلن میں اتوار کو بغاوت ہو گئی ہے جس میں حکومت برلن کا ایک ممبر اور ہٹلر یوتھ لیگ کے دو ممبر مارے گئے۔

رائٹر کا رپورٹر ہیجر لیونیس کا کہنا ہے کہ برلن کے دو بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر ہٹلر کے خلاف بڑا زبردست مظاہرہ ہوا جس میں لوگوں نے "ہٹلر مردہ باد" کے نعرے لگائے۔

ہیجر لیونیس کا بیان ہے کہ میونخ میں بھی تین روز تک مظاہرہ ہوتا رہا۔

حیدری مشن کی واپسی میں تاخیر!

لندن۔ ۷ مارچ۔ حیدری مشن نے حکومت برطانیہ کے محکموں کے ساتھ اپنی بحث تقریباً مکمل کر لی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مشن کو کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ باتیں ایسی ہیں جن پر حکومت کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے۔ اس وجہ سے مشن کے واپس آنے میں چند روز کی تاخیر ہوگی۔

بحکم جناب مسٹر انند بہادی لعل ماتھر جج خفیفہ کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۴۷ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کان پور ضلع کان پور

کلو — مدعی

بنام: نتھو — مدعا علیہ

بنام:۔ نتھو ولد حسین بخش قوم مسلمان ساکن فتحگڈھ ضلع فرخ آباد

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ایک سو اڑتیس روپے دو آنے / 2 / 138 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۴۵ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ یہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہو واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم جگت نراین منصرم عدالت جج خفیفہ کان پور

(مہر عدالت)

واشنگٹن ۱۰ مارچ۔ ۲۰ ویں ہوائی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سپر فورٹرس قسم کے امریکی ہوائی جہازوں نے مریانا کے اڈوں سے اڑ کر ٹوکیو پر حملہ کیا اس سے پہلے اتنی بڑی تعداد میں ٹوکیو پر حملہ نہیں کیا گیا تھا۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO- A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عـــزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

قیمت
سالانہ ۵ر 5/-
ششماہی ۲ر 2/2/-
سہ ماہی ۱۸ر 1/8/-
فی پرچہ ۲/

صداقت ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام
پ

VOL. 41
NO. 12

CAWNPORE. Saturday.
24th Mar. 1945

کانپور شنبہ ۲۴ / مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۹ / ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱
نمبر ۱۲

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

مسٹر محمد یامین خاں جوہر رکن انجمن جامعہ ادبیہ کی طرف سے ۱۰ / مارچ ۸½ بجے رات کو شعرا کرام اور معززین و حکام شہر کو ایک پُر تکلف ڈنر دیا گیا اور بعد ازاں خاں صاحب حبیب احمد خاں صدیقی کنٹرولر آف سپلائی کانپور کی صدارت میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ غزلوں کا انتخاب ناظرین کے ذوقِ ادب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

جناب مولانا حسرت موہانی

اشارت دلربا ہوگی کنایت دلنشیں ہوگی
تعلق حسن سے جس شے کا ہوگا نازنیں ہوگی

میسر جس کو ہوگا فخر تیرے خیر مقدم کا
وہ دن راحت فزا ہوگا وہ شب عشرت قریں ہوگی

عنایت کی نظر کا جب تقاضا اُن سے ہوتا ہے
وہ کہتے ہیں نہیں ہوگی نہیں ہوگی نہیں ہوگی

قسم کھانے کے قابل کیوں نہ ہوگی اسکی خوش بختی
محبت جس کے دل میں آپ کی خلوت گزیں ہوگی

نشانِ آستانِ حسن ہوگا جس طرف حسرت
اسی جانب کمالِ شوق کی مائل جبیں ہوگی

جناب خان صاحب حبیب احمد خاں صدیقی

مرے رنگیں تصور سے زیادہ جو حسیں ہوگی
وہ اقرارِ محبت کی، نگاہِ شرمگیں ہوگی

خزاں نادیدہ، غم ناآشنا، عصیاں سے بیگانہ
خدایا کس قدر مایوس کن خلدِ بریں ہوگی

غلط اندازسی، اک بے تعلق سی نظر تیری
کسے معلوم تھا دردِ محبت کی امیں ہوگی

تغافل کیشیاں اکثر تبسم ریزیاں کم تر
بعنوانِ محبت پرسشِ جانِ حزیں ہوگی

کریں کیا یہی آزادی، محبت جزوِ فطرت ہے
محبت سے بغاوت بھی محبت آفریں ہوگی

تقدس شیخ کا تسلیم، لیکن پوچھتے اتنا
محبت بھی کبھی منجملہ آدابِ دیں ہوگی

جناب قصد صاحب ڈی ایس پی

کبھی غم سے تجھے فرصت دلِ اندوہگیں ہوگی
ہمیں بھی منزلِ ہستی میں کیا راحت کہیں ہوگی

یہ پوچھیں گے مزاجِ دوست کی نیرنگ سازی سے
کوئی تسکین کی صورت بھی قلبِ حزیں ہوگی

پکار اُٹھے غمِ دردِ محبت جھیلنے والے
سحر یارب شبِ فرقت کی ہوگی یا نہیں ہوگی

ذرا بڑھ کر کوئی پوچھے عدم کے جانے والوں سے
میسر کیا تمہیں راحت کوئی زیرِ زمیں ہوگی

جہاں ذراتِ عالم میں تلاطم سا نظر آئے
سمجھ لینا دلِ مضطر کی تربت بھی وہیں ہوگی

مرے مرنے پہ ناحق صدر وہ افسوس کرتے ہیں
یہی دنیا رہے گی آسماں ہوگا زمیں ہوگی

جناب سنہا شاہجہاں پوری

سکوتِ دہر کا باعث نگاہِ خشمگیں ہوگی
نہ گردش میں فلک ہوگا، نہ جنبش میں زمیں ہوگی

محبت کا سہارا چاہیئے ہے بحرِ ہستی میں
اگر یہ بادباں ٹوٹا تو یہ کشتی تہ نشیں ہوگی

ترے احکام کا پابند ہوگا ہر نفس میرا
مرے جذبات کی دنیا، ترے زیرِ نگیں ہوگی

محبت کے جو ہیں آداب سمجھائیں گے زاہد کو
اسی نقطے پہ آکر ختم بحثِ کفر و دیں ہوگی

لطافت آئینہ اور سادگی بن جائے گی زیور
تکلف کیا کرے گا ہر ادا جسکی حسیں ہوگی

مٹے گی دل سے ظلمت اے سنہا عشقِ مجازی کی
تجلی حسنِ کامل کی حقیقت آفریں ہوگی

جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب آغا

حریمِ قدس ہوگا اور نگاہِ پاک بیں ہوگی
فضائے ماعرفنا، کس قدر وجد آفریں ہوگی

نمایاں جذبِ کامل ہوگا، اعجازِ تصور سے
تری صورت حسیں ہے میری صورت بھی حسیں ہوگی

عقیدت خم کو لائی، نام ساقی کی کشش لائی
ہمیں کیا خمکدے میں گر مئے احمر نہیں ہوگی

جنونِ عشق تصور سے نئی دنیا بنالے گا
حسیں ہوگی جہاں ہر چیز اور تم سی حسیں ہوگی

قفس میں ہم اگر اپنے پر پرواز کھو بیٹھے
رہائی جب کبھی ہوگی ہلاکت آفریں ہوگی

وہ اپنے کشتگانِ ناز کی قبروں پہ کہتے ہیں
ذرا دیکھو مرے آغا کی تربت بھی یہیں ہوگی

جناب منشی کرشن سہائے صاحب وحشی

ہر اک ذرے کی صورت تیری نظروں میں حسیں ہوگی
محبت جب بڑھیگی خود بخود حسن آفریں ہوگی

عبودیت مکمل طور پر جب دل نشیں ہوگی
بغیرِ نقشِ پا بھی مائلِ سجدہ جبیں ہوگی

دنیائے اسلام

ترکی کی کوئلہ کی کانیں

(خاص طور پر صداقت کے لئے)

اگرچہ ترکی لازماً ایک زراعتی ملک ہے مگر وہاں معدنی اشیاء کی کمی نہیں۔ ترکی ان چند ملکوں میں سے ہے جو بورسائٹ پیدا کرتے ہیں۔ نیز اس کے کروم کے ذخیرے بہت مشہور ہیں اور بحر اسود کے کنارے کنارے جو کوئلہ کی کانیں ہیں ان کی ترقی کے خاصے امکانات ہیں۔ چنانچہ زنگول داک کا کوئلہ کا کا طاس اس سرکاری کنٹرول کی ایک دلچسپ مثال ہے جو لیبرا مہ ملکوں کی صنعتی ترقی کے لئے انفرادی حرفت کے مقابلہ میں ہمیشہ بہتر ہوتا ہے۔ شروع میں ان کانوں کے اجارہ دار مختلف افراد یا کمپنیاں تھیں جنہیں محض یہ دلچسپی تھی کہ کم سے کم دام خرچ کرکے زیادہ سے زیادہ کوئلہ نکالیں۔ ان کے پیش نظر صحیح طریقہ پر پیداوار بڑھانے یا ترقی کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ مزدوروں کی حالت بہت خراب تھی ہنرمند مزدور نہ ہونے کے برابر تھے اور کام کرنے کے لئے مزدور باہر سے لائے جاتے تھے۔ ان کی اجرتیں بہت کم تھیں اور زیادہ سے زیادہ ۹۰ پیاسٹر فی روز ہوتی تھیں (۵۲۰ پیاسٹر ایک انگریزی پونڈ کے برابر ہوتے ہیں) مگر اس کے باوجود اس مزدوری پر سترہ اٹھارہ ہزار آدمی ان کوئلہ کی کانوں میں کام کرتے ہیں جس کا رقبہ ۴۰-۵۰ کیلومیٹر ہے۔

سرکاری نگرانی پانچ برس ہوئے حکومت نے ان کانوں پر قبضہ کر لیا اور ان سے کوئلہ نکالنے کا کام اینی بنک کے سپرد کر دیا۔ فوراً ہی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی۔ جنگ کے زمانہ میں سامان وغیرہ کی فراہمی کا مسئلہ دشوار تھا جو اب بھی پوری طرح حل نہیں ہو سکا ہے۔ مگر اس کے باوجود زمین کے نیچے سڑکوں کی تعمیر اور ان علاقوں سے کوئلہ نکالنے میں بہت ترقی ہوئی جس میں سے پہلے کوئلہ کھودنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ اب ان کانوں کے اندر کئی کلومیٹر لمبی سڑکیں اور گیلریاں ہیں مزدوروں کی حالت بھی پہلے سے بہت سدھر گئی ہے۔ اینی بنک کی پالیسی یہ رہی ہے کہ مزدوروں کے لئے حالات اس قدر سازگار بنا دیئے جائیں جو ان کے لئے کشش کا باعث ہوں اور وہ لوگ وہاں کونت اختیار کر لیں تاکہ اس طرح ایسے ہنرمند کان کنوں کی ایک آبادی ہو جائے جو اپنے کام سے بخوبی واقف ہوں۔ اس سلسلہ میں پہلا کام زنگل داک میں ایک اسپتال کا قیام تھا جس میں ۳۵۰ بستر ہیں یہاں ان تمام آدمیوں کو ہر صبح فی کس ڈیڑھ ڈبل روٹی اور شام کو گرم گرم کھانا دیا جاتا ہے جس کی غذائی قوت اتنی ہی ہوتی ہے جتنی فوج کے راشن کی۔ ان لوگوں کو بیماری کے زمانہ میں مالی امداد بھی دی جاتی ہے اور اس طرح مزدور اپنی آمدنی میں سے بہت کافی بچا بھی سکتے ہیں۔ ان کی اجرتوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ان تمام آسانیوں کے علاوہ مزدوروں کو اب اوسطاً ۱۶۶ پیاسٹر روزانہ ملتے ہیں۔ ہر مزدور کو کم سے کم سو پیاسٹر یا ایک ترکی پونڈ روزانہ ملتا ہے۔ کارکن فورمین ۶ پونڈ روزانہ تک کما لیتے ہیں۔

بہتر انتظام انتظامات بہتر ہو جانے سے اب ان حادثوں میں بھی کمی ہو گئی ہے جو کان کنی کے کام میں لازمی طور پر پیش آتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب اموات کی تعداد سال بھر میں ۶۰ سے زیادہ نہیں ہوتی جو پہلے زمانہ کے اوسط کا نصف ہے۔ حالانکہ مزدوروں کی تعداد پہلے سے ۳۰ فیصدی زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کان میں ۲۵۰۰۰ آدمی کام کر رہے ہیں جنہیں اچھی اجرت اور عمدہ خوراک ملتی ہے اور جو اچھے مکانوں میں رہتے ہیں اور اپنی حالت سے مطمئن ہیں۔ چونکہ یہ لڑائی کا زمانہ ہے لہٰذا ان کی بھرتی جبری طور پر ہوئی ہے۔ ناکافی غذا کی وجہ سے جو اموات ہوتی تھیں ان میں اب ۹ فی صدی کی کمی ہو گئی ہے۔

مشینیں اور سامان حاصل کرنے میں دقتوں کی وجہ سے نیز قوت مزدوروں اور سرمایہ سے ترقیوں نئی عمارتوں اور زمین کے نیچے کھدائیوں کے کاموں میں کام لینے کے سبب سے نئے انتظامات کے بعد بھی کوئلہ کی مقدار میں زبردست اضافہ نہیں ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں جو اس سلسلہ میں اب تک بہترین سال رہا ہے مجموعی طور پر ۳۰۱۹۶۲۰ ٹن کوئلہ نکالا گیا تھا۔ سنہ ۱۹۴۴ء کے پہلے دس مہینوں میں یہ مقدار ۲۶۲۰۴۰۰ ٹن سے زیادہ تھی اور اندازہ ہے کہ آئندہ سال کے آخر تک پیداوار ساڑھے چار لاکھ ٹن تک پہونچ جائے گی۔

پشیماں ہو کے یا آسودہ ہو کر اپنے عصیاں سے
یہ دنیا کیا کبھی سرمایہ دارِ رازِ دیں ہوگی

نظر پڑنے تو دو ساقی کی یارانِ طریقت پر
غریقِ موج مئے خود ہی یہ بحثِ کفر و دیں ہوگی

نقابِ رُخ اُلٹ دیجے خیالِ خوفِ رسوائی
مری چشمِ تحیر ترے جلووں کی امیں ہوگی

خیالِ خام ہے عقبیٰ پہ اس کا منحصر ہونا
گناہوں کی ترے پاداش اے وحشی یہیں ہوگی

جناب شاکر ناطقی

زمانے میں محبت کی مری اک سرزمیں ہوگی
جہاں تیرے قدم ہوں گے، جہاں میری جبیں ہوگی

کہوں کیا تجھ سے اے رودادِ اُلفت پوچھنے والے
جہاں ہے درد تیری یاد بھی دل میں وہیں ہوگی

ترے وعدے کا بھی آجائیگا اک دن یقیں دل کو
جو دل سے بات نکلے گی وہی کچھ دلنشیں ہوگی

یہ سچ ہے انقلاب ایسا بھی آئیگا زمانے میں
جہاں اب ظلم ہوتا ہے محبت بھی وہیں ہوگی

نہ ہوگی زندگی بھر ختم راہِ عشق اے شاکر
جہاں ٹھیروں گا میری آخری منزل وہیں ہوگی

باقی مشاعرہ صفحہ ۶ کالم ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفت روزہ صداقت کانپور

جلد ۲۱ | یوم شنبہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲

ہندوستان کے سیاسی مطلع پر نئی جھلک

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے والیسرائے وگورنر جنرل لارڈ ویول کو ذاتی مشورہ کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لندن آنے کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ موصوف ۱۸ مارچ کو دہلی سے برطانیہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

لارڈ ویول کے ساتھ سر ایوان جنکنس جو والیسرائے ہند کے پرائیویٹ سکریٹری ہیں مسٹر وی۔ پی مینن ریفارم کمشنر۔ مسز ہمفریز لارڈ ویول کی صاحبزادی اور ان کا چھوٹا بچہ اور وڈ ایڈی کانگ ساتھ ہیں۔

ان کی عدم موجودگی میں گورنر بمبئی سر جان کولول کو ان کی جگہ گورنر جنرل مقرر کیا ہے اور سر ہنری نولے نائٹ سر جان کولول کی عدم موجودگی میں بطور گورنر بمبئی کام کریں گے۔

پریس نوٹ میں بتلایا گیا ہے کہ پچھلے ستمبر میں جبکہ ان کے عہدہ کا ایک سال ختم ہونے والا تھا۔ والیسرائے نے تجویز کیا تھا کہ لڑائی ختم ہونے سے پہلے کسی موزوں وقت وہ خود آ کر ہندوستان کی حالت کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے ان کی یہ تجویز مان لی تھی اور ان کو مطلع کر دیا تھا کہ سنہ ۱۹۴۵ء کے موسم بہار میں تبادلہ خیالات مناسب رہے گا۔ چنانچہ وائسرائے کے برطانیہ کے دورہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ حکومت برطانیہ اور ان کے درمیان جن معاملات پر بحث ہو گی ان کا دائرہ بہت وسیع ہو گا۔ اس میں جرمنی کی ہار کے بعد جاپان کے خلاف لڑنے کے لئے ہندوستان کو ایک اڈہ برقرار رکھنے کے سوال پر غور ہو گا۔

خیال ہے کہ لارڈ ویول ایک مہینہ میں واپس آئیں گے اور اپنے قیام کے دوران برطانی حکومت سے ہندوستان کے جنگی اور سیاسی معاملوں پر گفتگو کریں گے۔ پہلے تو اپنے عہدہ کے دوران والیسرائے ہند صرف ایک مرتبہ ولایت جا سکتے تھے لیکن پارسال اس میں ترمیم کر دی گئی۔ اس صورت میں کسی عارضی جانشین کا مقرر ہونا بھی ضروری تھا مگر گورنر بمبئی کو اس لئے اس عہدہ پر مقرر کیا گیا کہ لارڈ ویول کی عدم موجودگی میں ہی فائننس بل پر رائے شماری ہو گی اور اغلب یہی ہے کہ اسے نامنظور کیا جائے گا۔ کیونکہ اب تک کی تقریروں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ اس کے خلاف ہیں۔ اس صورت میں والیسرائے ہند کو اپنی سفارش کے ساتھ یہ بل پھر ایوان میں بھیجنا ہو گا اور اگر پھر بھی نامنظور ہوا تو اسے اختیارات خصوصی سے منظور کر کے کونسل آف اسٹیٹ میں بھیجنا ہو گا جہاں سرکاری اکثریت کی وجہ سے اس کا پاس ہو جانا یقینی ہے۔ اسی طرح مرکزی اسمبلی کے پاس کی ہوئی اور بھی تجویزوں کو والیسرائے ہند کے اختیارات خصوصی سے نامنظور کرنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

والیسرائے ہند کی روانگی کے اعلان سے مرکزی اسمبلی کے لابی حلقوں میں چنداں تعجب نہیں ہوا کیونکہ لیڈی ویول نے اس ہفتہ کے شروع میں سر جرمی ریسین کو جو الوداعی پارٹی دی وہ بہت قبل از وقت تھی اور اسی کی بنا پر قیاس آرائیاں ہونے لگیں تھیں۔ آج صبح ہی یہ خبر تھی کہ کل شام کو وائسرائے ہند نے ایگزیکٹو کونسل کے ممبران سے الوداعی گفتگو کی ہے۔

برطانی اخبارات نے ایک دم ہندوستانی مسئلہ کو جو اہمیت دینی شروع کی اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ باتیں اندر ہی اندر چل رہی ہیں۔ اسمبلی کے ممبروں میں عام طور پر خیال ہے کہ لارڈ ویول کی روانگی زیادہ تر دلیسائی ویول گفتگو سے پیدا شدہ امور کے متعلق ہے تاکہ عارضی طور پر مرکز میں نمایندہ حکومت قایم ہو سکے۔ والیسرائے ہند اور سر تیج بہادر سپرو میں حال میں جو گفتگو ہوئی تھی اسے بھی خاصی اہمیت دی جا رہی ہے۔

لارڈ ویول ایک عرصہ سے دلیسائی فارمولا کے بارے میں لندن سے مراسلت کر رہے تھے۔ اس مضمون کو سر محمد ظفر اللہ خاں کی تجویز سے بھی تقویت پہونچی۔ ہندوستان اور لندن میں اور بھی آوازیں اس بارے میں اٹھی ہیں۔ والیسرائے کے اس دورے میں کمشنر اصلاحات مسٹر مینن کا ساتھ ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ضروری تبدیلی کرنے پر بھی غور کیا جائے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جنگی معاملہ بھی بہت اہم ہے اور والیسرائے ہند اور برطانی حکومت کے درمیان زیر بحث آئیگا کیونکہ جاپان کے خلاف جنگ میں ہندوستان کو ایک بڑا مرکز بنانا ہے لیکن ہندوستان پر اقتصادی بوجھ بڑھ چکا ہے۔ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ والیسرائے ہند برطانی حکومت سے یہ کہیں گے کہ ہندوستان کی کوشش جنگ کو مشترکہ کارکی صورت میں جاری رکھنے کے لئے ایک قومی حکومت قایم کرنا ضروری ہے۔

ایک رپورٹ یہ بھی ہے کہ برطانی حکومت یہ چاہتی ہے کہ آئینی معاملہ سان فرانسسکو کانفرنس سے پہلے طے ہو جائے تاکہ اگر اس کانفرنس میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہندوستان کے ڈیلی گیٹ اسی صورت میں اظہار خیال کر سکتے ہیں اگر ہندوستان کو درجہ نوآبادیات حاصل ہو تو اس صورت میں ہندوستان کے ڈیلیگیٹوں کو اس حیثیت سے بولنے کا موقعہ ہو۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں اگر کرپس کی تجویزوں کی فیاضانہ تاویل کی جائے تو ہندوستان کی بالادست حیثیت قانونی طور پر قایم ہو سکتی ہے۔

کونسل آف اسٹیٹ میں سان فرانسسکو کانفرنس پر جو بحث ہوئی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجالس آئین ساز کے ممبر اس معاملہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ اسمبلی میں بھی فائننس بل پر بحث کے دوران میں بار بار اس مسئلہ کا ذکر آ چکا ہے کونسل آف اسٹیٹ میں بحث کے دوران کانگرسی ممبر مسٹر تھرومل مائی نے یہ مطالبہ کیا کہ ہندوستان کے غیر سرکاری عنصر کو سان فرانسسکو کانفرنس میں کافی نمایندگی ہونی چاہیئے سر گوپال سوامی آئنگر نے اس میں یہ ترمیم کی کہ کم از کم دونوں بڑی پولیٹیکل پارٹیوں کا ایک ایک نمایندہ سرکاری ڈیلیگیٹوں کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اگرچہ انھوں نے اپنا مطالبہ اعتدال کے ساتھ رکھا مگر یہ فقرہ بہت چبھتا ہوا تھا کہ دنیا اس بات پر ہنسے گی کہ ہندوستان کی نمایندگی کرنے کے لئے وہ ڈیلی گیٹ آئے ہیں جو اس حکومت کے نمایندے ہیں جسے روزانہ مرکزی ایوان میں شکست ہو رہی ہے۔ اور بعض اوقات ایک ایک دن میں کئی کئی شکستیں ہو جاتی ہیں۔

وزیر ہند کا بیان

(لندن۔ ۲۱ مارچ) وزیر ہند مسٹر ایمری نے آج تیسرے پہر انڈیا آفس میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ لارڈ ویول کے یہاں آنے پر ان سے ہندوستان کے آئینی اور سیاسی مستقبل پر تبادلہ خیالات کرنا قدرتی امر ہے۔

آپ نے کہا کہ حکومت برطانیہ نے مارچ سنہ ۱۹۴۲ء میں جس پالیسی کا بیان کیا تھا۔ کرپس پیشکش۔ اور جس کا اس کے بعد متعدد اعلانوں کے ذریعہ تصدیق کی گئی وہ بدستور قایم ہے۔

یہ بات تو بیشک قابل افسوس ہے کہ ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے درمیان سمجھوتا ابھی تک نظر نہیں آتا لیکن والیسرائے اور حکومت برطانیہ بلاشک ان تمام معقول پسند اصحاب کی اس خواہش اور فکر میں شریک ہیں کہ ہندوستان کا سیاسی جمود ختم ہو جانا چاہیئے ہمارے خیال میں ہر وقت یہ بات رہتی ہے کہ ہم بڑی ہمدردی کے ساتھ اس کمیٹی کی کوششوں کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں جو سر سپرو کی زیر صدارت کام کر رہی ہے اور ہم اس کے نتیجہ کا بڑی دلچسپی سے انتظار کر رہے ہیں۔ میرے لئے اس قسم کے خیال کی حوصلہ افزائی کرنا غلطی ہوگی کہ والیسرائے کے یہاں آنے کے بعد کوئی ابتدا اور دور رس نتیجہ نکل آئیں گے لیکن ۸ ماہ میں بہت کچھ ہو چکا ہے اور لارڈ ویول نے وہاں رہ کر اس عرصہ میں حالات کا بغور مطالعہ کیا ہے اس لئے اس موقع پر میرے لئے اور کیبنٹ کے ممبروں کے لئے والیسرائے کے ساتھ تمام صورت حالات پر غور کرنا بہت زیادہ سودمند ثابت ہو گا۔

(لندن ۲۲ مارچ) سیاسی حلقوں میں مسٹر ایمری کے اس اعلان کی اہمیت دی جا رہی ہے کہ کرپس آفر اب بھی قایم ہے۔ یہ اعلان برطانی وزیر اطلاعات کے ایک سابقہ اعلان سے متضاد ہے جس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستان کا لڑائی کے خاتمہ تک بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ مسٹر ایمری نے لارڈ ویول کی آمد سے بڑی اُمیدیں وابستہ نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے مگر باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ عالمگیر حالات کا دباؤ اس قدر زیادہ ہے کہ مسٹر ایمری اور مسٹر چرچل کو بدل نخواستہ لارڈ ویول کے مشورہ پر کان دھرنا ہو گا۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول سرحد میں کانگرسی وزارت کی بحالی سے بہت متاثر ہیں اور وہ ایمانداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ اب اگست سنہ ۱۹۴۲ء کے بعد کی برطانی پالیسی میں تبدیلی کا وقت آ گیا ہے۔ اور برطانی حکومت دادا دکھائے تو کانگرس پھر سے برسر اقتدار آ سکتی ہے اور ملک کی سیاسی فضا سکون واعتدال پر آ سکتی ہے سر ظفر اللہ کی تجویزوں پر لندن ٹائمز کے ہمدردانہ تبصرہ کو برطانی پالیسی میں تبدیلی کے قریبی امکانات کی واضح علامت سمجھا جا رہا ہے جو کچھ ہو گا اس میں امریکہ کے ان اثرات کا بھی دخل ہو گا جو مسز وجے لکشمی پنڈت کی مسلسل تقریروں سے ہندوستان کے حق میں پیدا ہوئے ہیں۔

”نگار“ کا شاندار افتتاح

۲۲ مارچ ۵ بجے شام کو کانپور میں ایک نئے اور شاندار سینما ہاوس ”نگار“ کا افتتاح مسٹر ایچ۔ ایس اسٹفنسن او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کیا۔

سینما ہاؤس مسرس جنرل ٹاکیز لیمٹیڈ دہلی نے کھولا ہے اور اس بلڈنگ کے مالک کانپور کے چودھری محمد امین صاحب ہیں۔

مسٹر ایس۔ سی۔ جین سرونج منیجر نگار نے ہندی شاعری میں کلکٹر صاحب کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا اور مسٹر ابراہیم اے۔ بجن منیجنگ ڈائرکٹر جنرل ٹاکیز لمیٹڈ دہلی کی طرف مسٹر بہتہ منیجر جنرل ٹاکیز لمیٹڈ دہلی نے ایک پرزور ایڈریس پڑھا۔

کلکٹر صاحب کے گلے میں ایک سنہری ہار پہنایا گیا اور ایڈریس کی ایک کاپی چاندی کی کاسکٹ میں پیش کی گئی کلکٹر صاحب نے خیر مقدم اور ایڈریس کا نہایت موزوں جواب دیا۔

اس موقع پر حکام اور شہر کے ممتاز حضرات کو مدعو کیا گیا تھا۔

کلکٹر صاحب نے معہ حاضرین کے تشریف لے جا کر چاندی کے قفل کو کھول کر ہاؤس کا افتتاح کیا۔

اور ہاؤس کے معاینہ کے بعد آخر تک تصویر کو دیکھا اور تصویر کے ختم ہونے پر تشریف لے گئے۔

فلمستان کی پہلی تصویر ”چل چل رے نوجوان“ سے ہاؤس کا افتتاح کیا گیا۔ تصویر کے کئی گانے قومی جذبات سے لبریز ہیں جس کی ہر ایک نے تعریف کی۔

ہاؤس نہایت خوبصورت اور شاندار ہے۔

پہلا شو صرف مدعو شدہ حضرات کے لئے تھا اور دوسرا شو پبلک کے لئے۔ سنا ہے کہ دوسرے شو میں ہاؤس اوور پیکٹ تھا۔

شراب فیکٹری جوہی درشن پوروہ میں شراب بنانے کے الزام میں ۱۲ آدمی گرفتار ہوئے ہیں جن میں ۴ عورتیں ہیں سامان شراب بنانیکا اور کچھ شراب بھی پکڑی گئی ہو

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۶ مارچ کو مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکنگ چیرمین میونسپلبورڈ کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا جلسہ ہوا جس میں ہریجن لڑکوں کی تعلیم کی توسیع کے لئے بورڈ نے ۵ ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے اور مسٹر سوشیلا سری واستو کو پبلک ہیلتھ کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

ڈپوٹیشن مسٹر اُما شنکر مہرو ترا پریسیڈنٹ یو۔ پی ٹریڈ چیمبر کی رہنمائی میں ۱۵ معزز ممبران کا ایک ڈپوٹیشن گورنمنٹ سے ملا اور چیمبر کی رائے کا ایک میموریڈم پیش کیا جس میں ڈسٹنگ کپڑے کی تقسیم مال جمع کرنے اور منافع کمانے کے آرڈی نینسوں کے مسئلہ پر بحث کی گئی تھی میموریڈم میں کپڑے کے تقسیم کی بابت کپڑا کمیٹی کی اسکیم کی تائید کی گئی ہے اور کہا کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کی تنبیہ کا اختیار تجارتی اداروں کو دیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لیسنس ضبط کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا

مزدوروں کی رپورٹ گزشتہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء کے ماہ میں ملوں میں ۷ ہڑتالیں ہوئیں جس میں ۱۱۰۰ مزدور شریک ہوئے۔ ۱۵۲۶ دن کے کام کا نقصان ہوا جس کی مزدوری ۷۳۹۲ روپیہ ہوتی ہے ۶ فیکٹریوں کی رجسٹری ہوئی اور ۴ منسوخ ہوئیں۔

اس ماہ میں مزدوروں کی ۶۳ شکایتیں موصول ہوئی ہیں ۵۹ براہ راست اور ۱ یونین کے ذریعہ آئیں ان میں ۱۱ ملازمت سے علٰحدگی کے خلاف۔ ۰ مزدوری نہ دینے ۵ بونس نہ دینے اور ۴ مہنگائی نہ دینے کے بابت تھیں

کوپرایلن کے مزدور کوپرایلن کے مزدوروں میں آج کل بوجہ کام کم ہونے اور ہفتہ میں صرف ۳ روز کام دئے جانے کی وجہ سے بہت پریشانی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ مل مالکان ان مزدوروں کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

آسٹریلین گیہوں ۴۳۶۰ من گیہوں سے بھری ہوئی ویگن کی ایک پوری ریل گاڑی کانپور آئی ہے جس کو آسٹریلین گیہوں کہا جاتا ہے جو یکم مئی سے جاری ہونے والے راشننگ کے سلسلہ میں اسٹاک کیا جا رہا ہے۔

پیٹیشن میونسپل الکشن کے خلاف جو پیٹیشن دائر ہوئے ہیں ان میں سے غیر مسلم وارڈ نمبر ۴ دت وارڈ کے کامیاب اُمیدواروں کے خلاف پیٹیشن کی سماعت کی تاریخ ۶ و ۹ اور ۱۳ اپریل مقرر ہوئی ہے جس کی سماعت رائے بہادر ایم۔ پی سنگھ اڈیشنل کمشنر کریں گے

میڈیکل ایسوسی ایشن انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کانپور کی جنرل میٹنگ ۳۰ مارچ روز جمعہ ۹ بجے رات کو ایسوسی ایشن کے ہال میں ہو گی جس میں ڈاکٹر ڈال۔ سی۔ لگر۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈی۔ او۔ ایم۔ ایس آنکھوں کے امراض پر ایک تقریر کریں گے اور حاضرین کی چاء سے خاطر کی جائے گی۔

تھاسوفیکل سوسائٹی ۱۸ مارچ ۵½ بجے شام کو تھاسوفیکل سوسائٹی۔ چرہان لاج سول لائنس کانپور میں پروفیسر جیت مل پرسرام آف کراچی کا ایک لکچر ہندو مسلم کلچر ریٹی پر ہوا اور آخر میں حاضرین کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

جلانے کی لکڑی اور کوئلہ گورنر صاحب نے کانپور کی حدود میونسپل بورڈ سے باہر جلانے کی لکڑی یا کوئلہ بلا اجازت لے جانے یا بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

تھوک فروش تاجران پارچہ کپڑے کے تھوک فروش تاجروں سے اسٹاک کا نقشہ حکومت نے مانگا ہے جس میں سنہ ۱۹۴۰ء سنہ ۱۹۴۱ء اور سنہ ۱۹۴۲ء کے فروخت دکھانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

پیٹرول ویگن میں آگ جوہی یارڈ میں ایک پٹرول کے ویگن میں آگ لگ جانے کی وجہ سے پٹرول کے ۱۲۴ ڈرم کی ویگن بالکل برباد ہو گئی۔

کپڑے کے تاجر پر جرمانہ مسرس رام لال بلدیو پرشاد فرم پر کنٹرول ایکٹ سے زیادہ نرخ پر کپڑا فروخت کرنے کے جرم میں عدالت سے ساڑھے تین ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ اور کمیشن ایجنٹوں پر دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

۶۰ ہزار روپیہ کا کپڑا مسرس مدن لال ملانی کے گودام میں تلاشی لئے جانے پر برآمد ہوا ہے۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ ۱۷ مارچ ۸½ بجے رات کو مسٹر محمد یامین خاں جو ہر رکن انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی طرف سے شعرا کرام حکام اور معززین شہر کو ایک پرتکلف ڈنر دیا گیا اور بعد ازاں ایک بزم مشاعرہ مسٹر حبیب احمد صاحب صدیقی کنٹرولر آف سول سپلائی کانپور کی صدارت میں منعقد ہوئی اور یہ پرلطف صحبت ۱۲ بجے رات کے بعد ختم ہوئی۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن ۱۷ مارچ کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی کمیٹی کی ایک میٹنگ زیر صدارت مسٹر ہری شنکر ودیارتھی ٹیلیگرافس میں ہوئی اور یہ طے ہوا کہ جلد ایک اور میٹنگ بلائی جانے کے بعد ایک جنرل میٹنگ ہو گی جس میں عہدیداران کا انتخاب ہو گا۔

ہندوستانی برادری ۲۵ مارچ ۷ بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر نول کشور بھرتیا سول لائنس میں ہو گی جس میں دیگر ضروری مسائل کے علاوہ آئندہ سال کے لئے عہدیداران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب ہو گا۔

گنیش شنکر ودیارتھی مرحوم ۲۴ مارچ ۶½ بجے شام کو آریہ سماج ہال میں شہید ملک وقوم مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی مرحوم کے سالانہ یادگار میں ایک جلسہ ہو گا۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ کانپور کی پبلک اپنے اس شہید وطن کے جلسہ میں شریک ہو کر اپنا فرض ادا کرے گی۔

مسلم کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب بہادر کانپور نے ایک پریس نوٹ شایع کیا ہے جس میں کپڑے کا کاروبار کرنے والوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنا نام رجسٹر کرانے کی درخواست دیں۔ بی کلاس کے تھوک فروش ہائی کلاس کے خوردہ فروش دوکان کے لئے درخواست دی جا سکتی ہے۔ درخواست صرف وہی لوگ دیں جو کہ سنہ ۱۹۴۰ء سنہ ۱۹۴۱ء اور سنہ ۱۹۴۲ء میں کپڑے کا کاروبار کرتے ہوں درخواست میں مذکورہ بالا تین سال کے کاروبار کے اعداد درج ہونا ضروری ہیں۔ مزید حالات زبانی طور پر پتہ ذیل پر صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک اور شام کو ۶ بجے سے ۷ بجے تک معلوم ہو سکتے ہیں۔

محمد حبیب الحق صاحب دہلوی (صدر)
ریاض الرحمٰن خان (سکرٹری)
دی مسلم کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن مسٹن روڈ کان پور

انتقال مسٹر نرمدا پرشاد نگم زمیندار و برادر مگر مہابیر پرشاد نگم وکیل، نے طویل علالت کے بعد انتقال کیا۔ منڈی رگھو نرائن کا بازار آن کے ماتم میں بند رہا۔

سبدِ گل

آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں دنیا کے مشہور مسخرے ایکٹر چارلی چپلن پر امریکی ایک حسین و جمیل عورت نے یہ دعوےٰ کر دیا تھا کہ چارلی مدتوں اس کی جوانی کی بہار لوٹتا رہا یہاں تک کہ ایک لڑکی بھی پیدا کر دی مگر پھر بھی اس نے شادی نہیں کی۔ لہٰذا اسے مجبور کیا جائے کہ یا تو چارلی باقاعدہ شادی کرے یا اپنی ناجائز اولاد کا ذمہ دار بنے۔" یہ مقدمہ مدتوں چلتا رہا لیکن جب ایک ایسی جیوری کے سامنے آیا جس میں عورتوں کی اکثریت تھی تو عورتوں نے چارلی کو معصوم محض قرار دیتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ "یہ عورت جھوٹ بولتی ہے اس کا یہ الزام ناقابلِ اعتبار ہے۔" چنانچہ عورتوں کے طفیل میں چارلی بہادر بری ہو گئے۔"

اب معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے اخبارات چارلی سے بے حد ناراض ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے اخبارات کی جانب سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ چارلی چپلن بہت بڑا عاشق مزاج ہے اسے امریکہ سے نکال دیا جائے۔ امریکہ کے اخبارات کے مضامین کا لب لباب یہ ہے:۔

"چارلی چپلن بے شمار لڑکیوں کے ساتھ عشق بازی کرنے کے بعد ان کو بگاڑ چکا ہے امریکن لڑکیوں کے اخلاق اور آبرو حفاظت کے لئے اسے امریکہ سے نکال دیا جائے۔ اور اس کے وطن یعنی انگلستان جانے کا پاسپورٹ دے دیا جائے۔"

امریکن اخبارات کے اس دلچسپ مطالبہ سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح جاپان میں بوسہ بازی کو بہت بڑا جرم خیال کیا جاتا ہے اسی طرح شاید امریکہ میں عشقبازی کو بہت بڑا عیب تصور کیا جاتا ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو امریکہ اچھا خاصہ "زاہدانِ خشک" کا ملک ہے۔

امریکہ کے علاوہ امریکہ کے باہر بھی امریکن باشندے جس طرح راجہ اندر بنے ہوئے ہیں اس سے کون واقف نہیں چنانچہ لندن میں امریکنوں کی انگریز لڑکیوں سے عشق بازی کی داستانیں آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ انگلستان اور لندن کے علاوہ ان امریکنوں نے ہندوستان میں جو گل کھلا رکھے ہیں اس کا اندازہ مرکزی اسمبلی کی اس کارروائی سے ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ ایک امریکن سپاہی کی عشق بازی کی داستان اسمبلی میں دہرائی گئی تھی اور یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا غیر ملکی معاملات کے سکرٹری کو اس بات کا علم ہے کہ ایک امریکن سپاہی نے اینگلو انڈین لڑکی سے عشق بازی کر کے اسے حاملہ کر دیا اور اسے تڑپتا ہوا چھوڑ کر چل دیا۔ یہ ہیں امریکہ کے ان "زاہدانِ خشک" ✻

ادبِ لطیف

شرمیلے محبوب!

(از جناب ہربنس سنگھ پریم پشاوری)

اے میرے شرمیلے محبوب!

زبان سے ہی نہیں بلکہ میں تمہیں دل سے چاہتا ہوں، مجھے تم سے بے پناہ محبت ہے،

اے میرے شرمیلے محبوب! میرا نازک دل تمہاری زلف کی زنجیر دل میں جکڑا ہوا ہے،

وہ زلف جس کا ایک ایک تار ایک جال اور میرا دل اس میں اسیر ہو گیا ہے،

محبوب! دن بھر آنکھوں میں تو رہتا ہے اور رات کو جب تمام دنیا خوابِ غفلت میں غلطاں ہوتی ہے تو میری تشنۂ دید آنکھیں تیرے انتظار میں نیم وا رہتی ہیں اور جب تصور کی آنکھوں سے تمہاری آنکھوں میں اپنے لئے "غصہ" دیکھتا ہوں تو میرا دل دہل جاتا ہے۔

اے شرمیلے محبوب! تمہارے ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ دیکھ کر میرے جسم کا رواں رواں ہنس پڑتا ہے دل تمہارے دل سے بغل گیر ہونے کے لئے پہلو بدلتا ہے۔

✻ کی کارگزاریاں جو چارلی چپلن کو محض عشق بازی کے جرم میں امریکہ سے جلاوطن کر دینا چاہتے ہیں یہ امریکہ والے بھی خوب ہیں خود تو سب کچھ کرتے پھریں کوئی گناہ نہیں لیکن اگر کوئی دوسرا "عشق بازی" سے جی بہلاتا ہے تو آپے سے باہر ہوتے ہیں۔

ص کا بہترین ترجمان ہے۔

کیا ہندوستان کی ہزارہا تعلیم یافتہ خواتین کے لئے اس محترم خاتون کی تعمیری زندگی میں کوئی اہم سبق موجود نہیں ہے؟

---

۴۴ کام کے دوران میں بہت تباہی واقع ہو سکتی ہے ایکس رے کیمرا سے معلوم کر لیا جاتا ہے، یہ حیرت انگیز شعاعیں مصنوعی ربڑ، پلاسٹک کے اندرونی اجزا، وغیرہ کا انکشاف کر دیتی ہیں، حال میں ہی ان سے ان مزدوروں کی ہڈیوں کی حالت معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا گیا تھا جن کی بابت خیال تھا کہ انھیں سیسہ کے جسم میں داخل ہو جانے سے زہر چڑھ گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

پٹنہ ۱۹ر مارچ کستور با گاندھی نیشنل میموریل فنڈ کے زیر اہتمام تعمیری کام کی تربیت دینے کیلئے بہار میں عورتوں کیلئے دو ٹریننگ سنٹر کھولے جائیں گے۔

عالمِ نسواں

محترمہ ہدیٰ خانم شعراوی کے کارنامے

مصری عورتوں کی اصلاح و تربیت میں جن خواتین نے نمایاں حصہ لیا ہے ان میں محترمہ ہدیٰ خانم شعراوی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

ہدیٰ خانم شعراوی قاہرہ کے رئیس اعظم رفعت محمود پاشا کی دختر نیک اختر اور لجنتہ الوطنی کی صدر ہیں شروع میں ان کا انداز معاشرت امیرانہ طرز کا تھا اور وہ عوام کی تحریکوں میں کم دلچسپی لیتی تھیں لیکن علامہ عبدالعزیز شاویش اور محمود شوکت خانم کے اصلاحی اثرات سے متاثر ہو کر ہدیٰ خانم نے اپنے طرز زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کی اور وہ امارت کی بلند سطح سے اتر کر عوام کی تحریکوں میں شریک ہو گئیں۔ ہدیٰ خانم عربی ادب اور ادبی تاریخ پر کامل عبور رکھتی ہیں علاوہ ازیں فرانسیسی، ترکی اور انگریزی زبان سے بھی واقف ہیں۔ اکثر مشرقی اور مغربی ممالک کا سفر کر چکی ہیں۔ ہدیٰ خانم شعراوی نے سب سے پہلے مزدور عورتوں کی تنظیم کی طرف قدم اٹھایا۔

جو عورتیں زنانہ مدارس، ہیلتھ ڈپارٹمنٹ اور کارخانوں میں کام کرتی تھیں ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک انجمن قایم کی ان کی کارگزاری کے وقت کا تعین، اجرتوں میں اضافہ، بیماری اور وضع حمل کے موقع پر رعایت چھٹی۔ یہی مذکورہ ان تمام امور کو قانونی حیثیت میں منظور کرایا۔ اس اہم کام سے فارغ ہو کر اور مطمئن ہو کر محترمہ نے دیہاتی عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ کی۔ دیہاتی عورتیں ہدیٰ خانم کے قیمتی لباس اور ان کی ظاہری شان و شوکت کو دیکھ کر ان کے قریب آنے کی جرأت نہیں کرتی تھیں۔ ہدیٰ خانم نے اس اجنبیت کو محسوس کیا اور اپنے لباس اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں سادگی پیدا کی۔ اب دیہاتی عورتیں ان کے قریب آنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتی تھیں خانم نے آسودہ حال خاندانوں کی امداد سے دیہاتوں میں مراکز صحت اور نونے کی درس گاہیں قایم کیں۔

مدارس میں عورتوں کو ضروری تعلیم دی جاتی تھی اور صاف ستھرا رہنے کی ہدایت کی جاتی تھی۔ مراکز صحت میں بچوں اور ان کی ماؤں کی صحت کی حفاظت کی جاتی تھی۔ چند سال میں اس تحریک نے اس قدر ترقی حاصل کی کہ حکومت کے محکمۂ حفظان صحت اور محکمۂ تعلیم نے اس تحریک کی پرزور حمایت کی۔ اور مذکورہ محکموں سے گراں قدر مالی امداد ملنے لگی۔

اس تحریک کی کامیابی سے محترمہ ہدیٰ خانم کو ملک میں انتہائی عزت اور ہر دلعزیزی حاصل ہوئی اور ان کیلئے دلوں میں عزت و احترام کے جذبات پیدا ہو گئے۔

اس تحریک کے کامیاب ہونے کے بعد ہدیٰ خانم نے ان اوقاف کی تنظیم کی طرف قدم اٹھایا جو بعض ایثار پسند خواتین نے ملک و ملت کی فلاح و ترقی کے لئے پیش کئے تھے۔ یہ اوقاف بے ترتیبی اور بدنظمی کا شکار ہو رہے تھے۔ اور جن مقاصد کے لئے یہ پیش کئے گئے تھے انکی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی تھی۔

اس اہم کام کے سلسلہ میں محترمہ کو شدید دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور بعض مواقع پر قانونی امداد بھی حاصل کرنی پڑی لیکن ان مشکلات کے باوجود ان کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اس وقت وہ مضبوطی کے ساتھ کام کرتی رہیں۔ جب تک کہ گوہر مقصود نہ حاصل ہو گیا۔

آج یہ اوقاف مناسب حیثیت میں ہیں اور انکی آمدنی سے ان مقاصد کی تکمیل ہو رہی ہے۔ جو وقف کرنے والوں کے پیش نظر تھے۔

محترمہ ہدیٰ خانم کی مشغولیت کا موجودہ عنوان یہ ہے کہ وہ مشرقی ممالک کی عورتوں کی تنظیم کے لئے سرفروشانہ جدوجہد کر رہی ہیں۔ گزشتہ ماہ نومبر ۱۹۴۴ء میں انھوں نے عورتوں کی ایک کانفرنس بھی منعقد کی تھی۔ جس میں قاہرہ، اسکندریہ، عراق، لبنان، فلسطین، اور دیگر مشرقی ممالک کی عورتیں کثیر تعداد میں شریک ہوئی تھیں۔

محترمہ نے اس اجتماع میں جو فصیح و بلیغ اور درد و اثر میں ڈوبا ہوا خطبہ پڑھا وہ ان کی ملی ہمدردی ص

بچوں کی دنیا

بچوں کی نفسیات

(از بیگم سید ابن حسن شارق دھلوی)

﴿۳﴾

سات آٹھ برس کا بچہ باہر گھومنا اور مناظر قدرت کے تماشوں سے لطف اندوز ہونا بہت پسند کرتا ہے اسی عمر میں گروہ پسندی، جتھے بندی، اپنے لیڈر کی قیادت کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں بچہ اپنے لیڈر کا حکم مانتا ہے اور اپنی ٹولی کی مشترک سرگرمیوں کے لئے جس کسی چیز کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے وہ اسے ہر طریقے سے حاصل کر لیتا ہے رائے عامہ اس کے نزدیک بھی اس کی پارٹی ہے جس شے کو انگریزی زبان میں اسکول بوائے ذہنیت" کہتے ہیں وہ اخلاق و تہذیب کے نو ساختہ اصولوں سے بہت بلند فطرت انسان کی گہری بنیادوں پر قایم ہوتی ہے، شاید آپ نے غریبوں، مزدوروں اور غیر تعلیم عوام الناس کے بے سرے بچوں کو چاندنی راتوں میں ہر قسم کے اجتماعی کھیل کھیلتے دیکھا ہے۔ عوام دو پارٹیاں ہو جاتی ہیں ایک ڈاکوؤں کی۔ ایک پولیس کی، بعض ماہرین نفسیات کا عقیدہ ہے کہ نوعمری کے جرائم کا کھیل کود ہی کی اسپرٹ میں ارتکاب کیا جاتا ہے "امریکہ کے دو شہروں میں ایک بڑا ہی عجیب تجربہ کیا گیا، ایک شہر کے میونسپل گراؤنڈ میں جہاں بچے کھیلتے تھے، کئی سپروائزر مقرر کئے گئے جو ان کھیلوں کی نگہبانی کرتے تھے، لیکن دوسرے شہر میں سپروائزر عمداً مقرر نہیں کئے گئے، کچھ عرصہ کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ موخرالذکر شہر میں بچوں کے جرائم حیرت انگیز طور پر کم ہو گئے برخلاف اس کے اول الذکر شہر کے کم تو ہوئے پر اتنے کم نہیں ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ سختی اور پابندی سے انحراف کرنا فطرتِ اطفال ہے اب جہاں کہیں جس شہر میں بچوں کے جرائم کم کرنے مقصود ہوتے ہیں وہاں پہلے پلے گراؤنڈ (کھیل کے میدان) بنا دئے جاتے ہیں، اگر ہم بچوں کے کھیل کا معقول انتظام کریں تو ان کی دبی ہوئی قوتوں کے لئے نکاسی کی صورت پیدا ہو تو بہت سی زندگیاں برباد ہونے سے بچ سکتی ہیں، اس کیلئے اجتماعی کھیل کھیلنے کے اصول بنانے ہوں گے تاکہ بچوں میں جذبات شریفہ کی پرورش ہو اور تخریبی رجحانات عملی سرگرمیوں کی طرف لگائے جا سکیں۔

میں اردو ادب کے ان ڈرامہ نگاروں اور افسانہ نویسوں سے اپیل کرتی ہوں جو صرف بچوں کے لئے قلم اٹھاتے ہیں کہ وہ ہر عمر کے بچوں کی ذہنی ضرورتوں کا تجزیہ کرنے کے بعد ان کے لئے روحانی غذا کا سامان مہیا کیا کریں ہمارے بچوں کو ایسے لٹریچر کی اب بھی ضرورت ہے جو ان کی •

پردۂ فلم

موجودہ جنگ اور فلموں کی اہمیت

موجودہ جنگ میں کیمرے کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے فلم سے اکثر کئی مہینوں کی مدت اور جہازوں کی گنجایش کی بچت ہو جاتی ہے، اور دشمن کے حملوں کے خوف سے بھی نجات مل جاتی ہے۔!

اس روز جس روز جاپانیوں نے پرل ہاربر پر میباری کی تھی نقصان شدہ جہازوں کے نقشہ جات کی مائیکرو فلمیں (چھوٹی فلمیں) لینے کا یہ حکم دیا گیا تھا، یہ فلمیں جزائر ہوائی تک دو روز سے بھی کم میں ہوائی جہاز کے ذریعہ پہونچا دی گئیں۔ جہازوں کی دوبارہ تعمیر اور انہیں مکمل کرنے کا کام فوراً شروع ہو گیا۔ اگر اس کی بجائے "بلیو پرنٹ" یعنے نقشے بھیجے جاتے تو انہیں لے جانے کے لئے ایک سالم مال گاڑی درکار ہوتی اور انہیں بحر الکاہل کے پار پہونچانے کے لئے ایک تجارتی جہاز کی ضرورت ہوتی۔ اور دس روز لگتے۔

فیکٹریوں نے اب دیکھ لیا ہے کہ فلم فوٹو گرافی ایک نہایت تیز اور مفید طریق کار ہے، ہوائی جہاز بنانے والے کا سب سے مشکل کام نئے ماڈل بنانے کا ہے، ایک نئے بمبار ہوائی جہاز کو بنانے میں پہلے جہاز کے لئے نمونہ کے طور پر ۲۵۰۰۰ دھات کے اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے، پہلے ان میں سے ہر ایک نقشہ دھات کی چادر پر اتارا جاتا ہے، اور ایسا کرنے میں بلیو پرنٹ سے ہر ایک لکیر اور سوراخ اس چادر پر اتارا جاتا تھا۔ پھر ماہرین اسے دیکھتے تھے۔ اب ہاتھ کا کام بالکل نہیں ہے صرف ایک مرتبہ سفید کاغذ پر پنسل سے اصلی خاکہ بنانے کی ضرورت ہے، ان نمونوں کا فوٹو لے لیا جاتا ہے اور پھر یہ براہ راست ڈھلنے والی چیز پر اتار لیا جاتا ہے، صرف ایک کیمرے سے ایک دن میں سینکڑوں نمونے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ اور ان میں کسی بھی غلطی کا ذرہ بھر بھی خدشہ نہیں ہوتا۔

سنہ ۱۹۳۹ء سے قبل ایکس رے کا آلہ محض ڈاکٹری کاموں کے لئے تھا۔ لیکن دس لاکھ وولٹ کی نلکیاں آٹھ انچ دبیز فولاد میں سے شعاعیں حاصل کرتی ہیں اور جنگی کارخانوں میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں ان کی مدد سے کسی چیز کو بغیر کاٹے ان کی اندرونی خرابی اور شگاف کا پتہ چل جاتا ہے، ایکس رے کا ایک مکمل آلہ روزانہ ۱۷۰۰۰ ہوائی جہازوں کے انجنوں کی جانچ کرتا ہے بول اور گولوں کے خول میں جو پوشیدہ شگاف ہوتے ہیں اور جن سے ۴۴

طوفانی جذبات کے لئے موجب سکون و راحت ہو۔ (باقی آئندہ)

اقوال زریں

میرا یہ ہرگز اعتقاد نہیں کہ خدا نے چند بوٹ پہنے ہوئے اور مہمیز لگائے ہوئے آدمیوں کو سوار اور کروڑہا مخلوق کو زین و لگام سے آراستہ گھوڑے بنا کے اُن کی سواری کے لئے پیدا کیا ہے۔

(رمبولڈ)

امارت کے تین دور ہوتے ہیں (۱) فوقیت کا (۲) حقوق کا (۳) شیخی کا، پہلے دور سے گذر کر امراء دوسرے میں ذلیل اور تیسرے میں فنا ہو جاتے ہیں۔

(شتوبریاں)

انتخاب صحیح کا معیار یہ ہے کہ آدمی اس انتخاب سے کتنا فائدہ حاصل کرتا ہے۔

(لیمب)

اس دنیا میں نیکوں سے زیادہ ہم کو برائیوں میں انتخاب کی ضرورت ہوتی ہے۔

(کولٹن)

ہمیشہ وہ راستہ اختیار کرو جو بہترین ہو گو کہ دشوار ہو رواج اس دشواری کو دور کر کے راستہ کو آسان اور آرام دہ کر دے گا۔

(فیثاغورث)

اگر دو بدیوں میں انتخاب ہو تو کوئی بدی پسند نہ کرو اور دو نیکیوں میں ہو تو دونوں پسند کرو۔

ایکٹر مثل مصوروں کے فطرت کے نقال ہیں جن کے وسائل مسرت اور مقصد فضیلت ہونے چاہئیں۔

(شیکسپیر)

موج تبسم

مسٹر اسمتھ:۔ "تم میرے ایک مہربان کی بیوی ہو اس لئے میں تم سے ایک راز کی بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، عورت ہونے کی وجہ سے تم اس کا ٹھیک جواب دے سکو گی، میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں، میری عمر اس وقت ۶۵ برس کی ہے اگر میں اپنے آپ کو ۵۰ برس کا کہدوں تو کوئی ہرج تو نہیں"

مسز براؤن:۔ "اگر آپ اپنے کو ۷۵ برس کا کہو گے تو شادی ہو جانے کا زیادہ امکان ہے ہر شخص جانتا ہے کہ تم دولت مند ہو"

بیوی میں نے آج ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ایک شخص ۴۰ سال کی عمر تک بالکل اَن پڑھ تھا اس کے بعد اس نے شادی کی اور بیوی مدد سے دو ہی سال میں تعلیم یافتہ ہو گیا"

خاوند:۔ "یہ کوئی بڑی بات نہیں، میں ایسے سینکڑوں آدمیوں کا نام لے سکتا ہوں جو بہت پڑھے لکھے تھے مگر شادی ہونے کے بعد ہی فوراً سب بھلا کر اُلو بن گئے"

محترم خاتون:۔ آپ کا یہ بچہ پانچ برس سے زیادہ عمر کا ہے آپ کو اس بچہ کا آدھا کرایہ دینا ہوگا"

تم بے ادب ہو میں افسران ریلوے سے تمہاری رپورٹ کروں گا، یہ بچہ پانچ برس سے زیادہ عمر کا کیسے ہو سکتا ہے ابھی میری شادی کو چار برس ہی ہوئے ہیں"

دلچسپ معلومات

امریکی کارخانے ایک نیا فوجی لادو ہوائی جہاز تیار کر رہے ہیں یہ جہاز ایک ساتھ کیل، کانٹے سے لیس ایک سو سپاہیوں کو امریکہ سے انگلستان تک کسی جگہ ٹھیرے بغیر لے جاتا ہے، حال ہی میں اس نے سات گھنٹے میں امریکہ سے انگلستان کا سفر کر کے نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ اس کی رفتار اوسطاً ۳۰۵ میل فی گھنٹہ ہے۔

امریکی ماہرین کو اندیشہ ہے کہ دنیا کی آبادی اس قدر سُرعت سے بڑھ رہی ہے کہ اس کا نتیجہ ایک اور عالمگیر جنگ غربت اور بیکاری ہوگا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جاپان اور ایشیا روس کی آبادی میں توقع سے زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔

امریکہ کے بہت سے شہریوں کو معلوم نہیں کہ وہ مکھن نکالے ہوئے دودھ سے بنے ہوئے کپڑا کا لباس پہن رہے ہیں، کئی کارخانے جنگ کے بعد کانچ کپڑا تیار کرنے کے انتظامات کر رہے ہیں۔

جزائر فلپائن میں جہاں امریکی فوجیں لڑ رہی ہیں ایک ایسی نسل کے لوگ بھی آباد ہیں جو درختوں پر ہی رہتے ہیں اور زمین سے ایک سو فٹ بلندی پر تیزی سے چل سکتے ہیں درختوں کی ٹہنیوں پر بندروں کی طرح چھلانگیں لگاتے ہوئے وہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

برسٹل: میں ایک سو سال سے ایک کلب جاری ہے جس کے صرف ۱۴ ممبر ہیں۔

افسانہ

بہو

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

جنادئی سے جہاں کسی نے اُس کی بہو کی تعریف کی آپے سے باہر ہو جاتی، بگڑ کر کہتی:۔

"اس کے کیا سُرخاب لگے ہیں، میرا بیٹا ایک ہم سندر ہے، چراغ لے کر ڈھونڈھے سے نہیں ملے گا ایسا جوان، کئی برس بھبئی کے تقاضے کرتے رہے اپنی بیٹی کے لئے، چندر سنگھ تو چار ہزار ساتھ دینے کو بھی تیار تھا، کس کس کا نام گنواؤں آج کل ایسے لڑکے ملتے ہی کہاں ہیں، نہ جانے میرا بیٹا کس بات پر ریجھ گیا، صورت شکل بھی ہو نکلٹی کی!"

نکٹی تو نہیں ہے" ایک بولی،

"ہائے" وہ ناک پر انگلی رکھ کر بولی، ناک کیا ہے موصلی ہے موصلی، لونگ بھی تو نہیں کھلتی اس کے منہ پر"

"تمہیں تو مین میخ نکالنے کی عادت ہے بال کی کھال کھینچتی ہو" ایک ہم عمر بولی۔

"تو تم بھی ہوا کے رُخ چل نکلیں، جوانی میں رُوپ کس پر نہیں آتا، میں جب پہلم پہل آئی تھی تم ہی نے کہا تھا کہ گاؤں میں آج تک ایسی سندر بہو نہیں آئی"

عورتیں ہنس پڑیں، وہ ٹوٹے ہوئے دانت چھپا کر بولی:۔ "آج کل کی بہوؤں میں جو بات ہے اس سے ایشور بچائے، ساس کو نوکر سمجھتی ہیں، پلنگ پر بیٹھ کر حکومت کرتی ہیں"

"چاچی تمہاری بہو تو ایسی نہیں وہ تو" " "

وہ بات کاٹ کر بولی" ارے تم سب کو ہو کیا گیا ہے، سندر بہو لایا ہے پری تو نہیں بیاہ لایا، نہ جہیز لائی ہے نہ گہنے پاتے، میں نہ لے جاتی تو جگ دیکھ لیتا بڑے باپ کی بیٹی خالی ہاتھ آتی"

بڑبڑاتی ہوئی گھر آئی، سندر بہو کے پاس کھڑا تھا۔ جل ہی تو گئی،

"بیاہ کس کا نہیں ہوا تھا، کوئی ہے ہم سا، اور دھندا بھی ہے تجھے" سندر ڈرتے ڈرتے بولے"

"کھانا کھانے آیا ہوں"

"کھانا اس کے پاس رکھا ہے۔ مجھ سے لیا ہوتا"

"تم تھیں نہیں وہ بولا،

"ارے تو میں کیا مر گئی تھی، گھڑی بھر کو گئی تھی، ذرا کشن کے گھر تک، اس کی بہو بھی کہتی تھی کہ سندر کے بیاہ کا کچھ مزا نہیں آیا، بُری تو لگے گی تمھیں، تمہاری بہو کوڑی کام کی نہیں، میرے تو کان پک گئے سنتے سنتے، یہ کیا آئی بپتا آ گئی میرے سر، تم ہو کہ اس کے چاؤ چونچلوں سے فرصت نہیں پاتے"

"بہو کھانا پروسنے کے لئے رسوئی میں گئی وہ چیخ کر بولی" کہاں چلی رانی، میری موجودگی میں تو کھانا دیگی، خبردار جو رسوئی میں قدم رکھا پاؤں توڑ دوں گی، بڑی مصیبت سے پالا ہے بیٹے کو جب ہوگا تو پتہ چلے گا کہ اولاد کیسی مصیبت سے پلتی ہے، راتوں ایک ٹانگ پر کھڑی رہتی تھی جب سوتا تھا یہ، "آئی بڑی حقدار"

"ماجی! میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں"

"ہوں" کولھے پر ہاتھ دھر کے بولی" اب لگی گز بھر کی زبان چلانے، میں تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ تارے دکھائے گی تارے، دو برس تک زبان نہ کھولی

تھی، اس گھر میں نے، بے شرم کچھ لاج ہوتی تجھے تو ڈوب مرتی، سارا گاؤں کانا پوسیاں کر رہا ہے، سو سو نام سے تجھے پکارے ہیں، کچھ گن ہوتے تجھ میں تو میری بے آبروئی تو نہ ہوتی آج جھوٹ موٹ آنکھیں ملنے لگی، بیٹا بولا:۔

"ماں بات کیا ہے جو لال پیلی ہو رہی ہو؟"

"تو نے بھی کھولی زبان" بیچ کر بولی:۔

"ہا، جس نے تجھے جنم دیا اسی سے یہ باتیں" پھوٹ کر رونے لگی،

"ماں" وہ شانے پکڑ کر بولا:۔

"کیا ہو گیا نہیں" مگر جنادئی کچی گڑیاں نہ کھیلی تھی جو آسانی سے مان جاتی، آخر بیٹے کو ہار ماننی پڑی، بولا اچھا تم نہیں مانتی تو لو چلا ہیں"

وہ پیچ و تاب کھاتا ہوا باہر نکل گیا۔ اس کا جانا تھا کہ وہ جنادئی بہو پر برس پڑی،

کلنکی تیرے ہاتھوں میرا بیٹا بھی دُکھی ہے، دن بھر کام کرتا ہے آج روٹی بھی اُسے نصیب نہیں ہوئی۔

"میں نے تھوڑا ہی کہا تھا انہیں" رک رک کر بولی" آپ بگڑ کر چلے گئے"

"میرا بیٹا آج بھوکا رہا تجھے بھی نہیں کھانے دوں گی" جلدی سے رسوئی میں گھسی، برتن سمیٹ کر بولی:۔

"اپنے بیٹے کو ہاتھ سے کھلاؤں گی، میرے ہوتے وہ بھوکا رہ سکتا ہے ابھی کھیت پر لے جاتی ہوں کھانا"

تم ۔۔۔ میں چلی جاتی ہوں" بہو نے سہم کر کہا۔

"اچھا مجھے معلوم نہ تھا کہ چال چلی جا رہی ہے میرے ساتھ، کیا یہ چاہتی ہے کہ وہ دھندا ابھی چھوڑ دے تیرے لئے" بہو کان پر ہاتھ دھر کر بولی:۔

"مجھ سے بھول ہوئی ماتا جی"

"اری کہاں تک روئے گی اپنے کرموں کو، پتہ چلے گا جب اور بیاہ کر لاؤں گی بہو"

اُس نے کانپ کر دیکھا۔ ساس کا چہرہ مارے غصہ کے سُرخ ہو رہا تھا جیسے کھا ہی تو لے گی اُسے۔ برتن ۔۔ پر دھر کر ہوا کی طرح باہر نکل گئی۔

دُلاری کے روکے ہوئے آنسو بہہ نکلے، گلوگیر آواز سے بولی "کیا وہ سچ مچ اتنی بُری ہے کہ ساس ہر وقت بُری بھلی کہتی ہے آج وہ اپنی بے چارگی پر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی آج وہ اپنے مقدر کو کوس رہی تھی، کاش سندر اُسے بیاہ کر نہ لاتا۔

روتی ہوئی آنکھوں کے آنسو اور اُس کے سامنے سندر کا مکھڑا گھوم گیا۔

"دلاریا بیاہ کروں گا تو تجھ سے"

"چھوڑو میری بانہہ، وہ ہاتھ کھینچ کر بولی،"

"دلاریا کیسے چھوڑ دوں تجھے" وہ نظریں جھکائے دیکھ رہی تھی اُسے،

"میری بانہہ چھوڑو گے تو نہ کبھی" لجا کر بولی،

"نہیں دلاریا"

"میرا باپ اتنا جہیز کہاں سے لائے گا تمہارے لائق؟"

"اگر ایک تنکا بھی ساتھ نہ لاؤ گی تو مجھے کچھ غم نہ ہوگا"

"مگر تمہاری ماں سنا ہے بہت مزاج کی ویسی ہے"

کیا ڈیوک آف ونڈسر ہندوستان آئینگے

لندن ۔۱۸ مارچ۔ ڈیوک آف ونڈسر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آن کا استعفےٰ کوئی غیر متوقع چیز نہیں ہے کیونکہ کچھ عرصہ سے ڈیوک آف ونڈسر اور بہاما مجلس کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ حال ہی میں ڈیوک آف ونڈسر نو آبادیات کی ایک کمیٹی کے سلسلہ میں آن کے اور وزیران کے درمیان شدید اختلافات ہو گئے تھے، ایک بہت ہی دلچسپ خبر یہ ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر کالی اقوام کے مسئلہ کا مطالعہ کر رہے ہیں ان کے ایک دوست کہتے ہیں کہ جنگ کے بعد اگر ڈیوک آف ونڈسر نے ہندوستان کا دورہ کیا تو مجھے کوئی تعجب نہ ہوگا ڈچز بھی مشرقی ممالک کا دورہ کرنے کی زبردست خواہش رکھتی ہیں۔

لاہور ۱۵ مارچ۔ اگرچہ وزیراعظم نے پنجاب اسمبلی میں سردار شوکت حیات خاں کے خلاف الزامات لگائے تھے لیکن معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

تمھیں اس کے مزاج سے کیا سندر جو تمھارا ہے؟

"پسچ کہتے ہو سندر"
"ہاں سندر کی محبت اُن پیڑ ولوں سے زیادہ مضبوط ہے گنگا جل سے زیادہ پوتر ہے" وہ محبت بھری آواز سے کہہ رہا تھا
دُلاریا کا دل خوشی سے اُچھل پڑا۔
آج جب وہ ان باتوں کو یاد کرتی، اُسی شدت سے اُسے دکھ ہو رہا تھا۔
سندر نے دیکھا ماں کھانا سر پر رکھے آرہی ہے اُس کا دل آپ ہی آپ ڈوب رہا تھا ماں نے اس کی زندگی کس قدر اجیرن بنا رکھی تھی، اس کے ساتھ دُلاریا اس کے من میں بسنے والی کتنی دکھی ہے" سوچتے ہوئے اُس کے آنسو نہ نکلے،
"نہ رو بیٹا، میں کھانا لے آتی ہوں" ماں برتن اُتارتے ہوئے بولی۔
"میں آج نہیں کھاؤں گا" وہ رکھائی سے بولا
"ماں سے کہہ رہے ہو"
"کہہ دیا کہ مجھے بھوک نہیں ہے"
"دلاری لاتی تو کھاتے کھانا"
"ماں مرچیں نہ چھڑکو" وہ بھرّا کر بولا"
"میں تجھے بُری لگتی ہوں، آج سے قسم ہے تجھے جو میری صورت دیکھے"
برتن سمیٹ کر چلی، اُس نے سوچا گھر جا کر پھر لڑے گی اُس سے،
"ماں! وہ چلّا کر بولا،
"میں نہیں سنتی"
لپک کر بولا:۔ روٹھ گئی میری ماں"
"جمنا دئی مسکرا کر بولی:۔ میں نہ کہتی تھی کہ میرا بیٹا بڑا اچھا ہے"
وہ کھانا کھاتے ہوئے بولا، اس سے کچھ مت کہا کرو ماں"
"میں نے کیا لاٹھی ماردی اُسے، کھلاتی نہیں ہوں پلاتی نہیں ہوں، کیا تکلیف ہے اُسے میرے گھر میں" وہ بگڑ کر بولی،
"ماں! زبان کے گھاؤ کبھی نہیں بھرتے"
"ہائے! تو کیا زبان کاٹ دوں اپنی، اچھے بُرے کی میں نہ کہوں گی تو اور کون کہے گا اُسے، پرائے کو کیا پڑی ہے جو عقل دے"
"ماں ڈھنگ سے کہا کرو، نرمی سے کہو گی تو زیادہ اثر پڑے گا، پھر وہ بے عقل تو نہیں ہے"
"تو کیا مجھے کتے نے کاٹ کھایا ہے"
"بگڑو نہیں ماں"
"تم کہتے ہی ایسے ہو جو تن بدن کو آگ لگادے"
وہ چپ ہوگیا، ماں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا،

— ٭ — ٭ —

ماں! اب تو چپ ہو جاؤ، پڑوسی کیا کہتے ہوں گے"
سندر دھیرے سے بولا،
"میرا منہ بند کرتے ہو، اُسے کیوں نہیں کہتے" وہ روتے ہوئے بولی؛
"اس نے تو کچھ بھی نہیں کہا تم سے"
"ہاں اس کے منہ میں زبان کہاں ہے یہ تو میں ہی ہوں اب میرا اس گھر میں ٹھکانہ نہیں، آج ہی بھائی کے پاس چلی جاتی ہوں"
"ماں! ایسے نہ کہو، میرے ہوتے جا سکتی ہو کہیں تم"
"مجھ سے روز روز کی چخ چخ نہیں ہوتی، میرا تو سر پھٹا جارہا ہے، بخار چڑھ رہا ہے، مرنے والی ہوں،
"ماں کیا ہوگیا تمہیں"
"یمدوت کی راہ دیکھ رہی ہوں" آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔
بہو بولی "تم نہ جاؤ، ماتا جی میں چلی جاتی ہوں"
"تو کیوں جانے لگی، پھوٹ ڈالنے آئی تھی اور کیا چاہتی ہے اب" جمنا دئی آنسو بہاتے ہوئے بولی،
"ماں اب مان جاؤ، تھوک دو غصہ"
مگر وہ گٹھری باندھے مُصر تھی کہ ابھی جاتی ہوں، اب اس گھر سے پانی نہیں پیوں گی، پتی کے ساتھ گھربار ہوتا ہے جس روز وہ مرے تھے میں نے سمجھ لیا تھا کہ اب جمنا کہیں کی نہ رہے گی" کہتے ہوئے باہر نکل گئی سندر راستہ روک کر بولا "دیکھو مان جاؤ، لوگ باتیں کریں گے میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں" وہ دھکیل کر بولی:۔
"پاؤں پڑو اس رانی کے، جس نے جانے کیا منتر پھونکا ہے، سانس لینا دوبھر کر دیا ہے"
"ماں! وہ تو بیٹی ہے تمھاری"
"میرے گھر ایسی بیٹی ہوتی تو پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیتی"
"ماتا جی سے کچھ مت کہو" دُلاری قریب آکر بولی
"کہاں چلی اب تم؟" سندر بیوی سے بولا،
"جاتی ہے تو میری جوتی سے، کل ہی اور بیاہ کر دوں گی تمھارا، ہانپتے ہوئے بولی"
"نہیں ماں بیاہ تو ایک ہی بار ہوتا ہے"
"ارے تو لڑکی ہے کیا؟"
"مگر وہ تو لڑکی ہے!"
"تجھے کیا آپ ڈوب مرے گی، بانہہ پکڑے کی لاج ہوتی تو جیتی جی جانے کا نام نہ لیتی"
جیسے دلاری نے سن لی تھی آواز، رکتے ہوئے بولی'
"ٹھیک تو کہتی ہے ماں، انھوں نے میری بانہہ پکڑی تھی، میں نے وچن لیا تھا کہ چھوڑ تو نہ دوگے مجھے" سوچتی ہوئی پلٹ آئی،
جمنا دئی بھویں سکیڑ کر بولی:۔
"میں نہ کہتی تھی کہیں ہے ٹھکانا اس کا کوئی زندہ بھی ہو"
دلاری آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی "کچھ ہی کہو ماں جی جب ان کا دامن پکڑ لیا تو سب سہوں گی، سختیاں جھیلوں گی، جلی کٹی سنوں گی مگر تمھارے چرنوں سے جدا نہ ہوں گی۔
سندر دلاری کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا،
دلاری اس وقت بھی اُسے کتنی سندر نظر آرہی تھی، دبی آواز سے بولا:۔
یہی تو ہیں وہ گن تمہارے، جنھوں نے مجھے دیوانہ بنادیا ہے"
ماں کا چہرہ اب بھی غصہ سے تمتما رہا تھا مگر ان دونوں کے دل محبت کا جھولا جھول رہے تھے۔ ہوا کے تند تھپیڑوں میں بھی خوشی سے لہرا رہے تھے۔

مچھروں کے خلاف اینٹی ملیریا یونٹوں کی جنگ!

پاکوکو۔ ۱۹ر مارچ۔ ایک ہندوستانی فوجی شاہد قمطراز ہے کہ علاقہ پاکوکو میں اراودی کو عبور کرنے والے ہراول سپاہیوں میں ایک اینٹی ملیریا یونٹ کا دستہ بھی تھا۔ ان لوگوں نے لڑائی کے اگلے علاقوں میں جاکر ملیریا کے مچھروں کو ہلاک کرنے والی دوائیں چھڑکیں تاکہ ان مقامات پر قبضہ کر لینے کے بعد ہمارے سپاہیوں کو اس بیماری سے سابقہ نہ پڑے۔

رُکے ہوئے پانی کو نکالنا، مچھروں کو ہلاک کرنے والی دواؤں کو چھڑکنا، میلوں تک نالیاں بنانا تاکہ گندا پانی جمع نہ ہوسکے۔ یہ سب ان یونٹوں کا کام ہوتا ہے۔

اکثر یہ لوگ اپنا کام اتنے اگلے علاقوں میں کرتے ہیں۔ کہ ایک بار غلطی سے دشمن کی لائنوں میں انھوں نے دوائیں چھڑک دیں۔

مچھروں کو ہلاک کرنے والی دوائیں بے حد مؤثر اور عمدہ ثابت ہوئی ہیں۔ ان دواؤں کے چھڑکنے کے بعد پندرہ دن تک اس علاقے میں مچھر بالکل نیست و نابود ہوجاتے ہیں۔ برما میں سپاہی ملیریا سے کافی محتاط رہتے ہیں۔ انتہائی گرم راتوں میں بھی وہ بغیر مچھر دانی لگائے ہوئے نہیں سوتے۔ پہلے ملیریا کو روکنے کے لئے تدابیر پر افسران زور دیتے تھے مگر اب خود سپاہیوں کو خاصہ احساس پیدا ہوچلا ہے اور وہ خود آکر دوائیں مانگتے ہیں۔

روزانہ ان تمام احتیاطوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جہاں ۱۹۴۲ء میں ہر ایک ہزار میں اوسطاً دس آدمی روزانہ ملیریا کے شکار ہوتے تھے وہاں ۱۹۴۳ء میں گھٹ کر صرف ۵ رہ گئے اور پچھلے سال یہ تعداد اور کم ہو کر محض ۵ء۱ رہ گئی۔

ان یونٹوں میں کام کرنے والے لوگ زیادہ تر کسان ہیں جو کہ ہندوستان کے تقریباً ہر حصے سے آئے ہیں۔

کل کے ملاح آج افسر ہوگئے

ہندوستانی شاہی بحری بیڑے کی نئی اسکیم کے ماتحت بنگال، پنجاب، صوبۂ سرحد، بنگلور اور ٹراونکور سے آئے ہوئے چھ ملاحوں کو کمیشن دے دیا گیا ہے۔

ان سب کو سب لفٹننٹ آر۔ آئی۔ این۔ وی۔ آر کا عہدہ ملا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ موضع گوجر خاں پنجاب کے پٹی آفیسر ٹیلی گرافسٹ امیر اسلم، ضلع پشاور کے پٹی آفیسر ٹیلی گرافسٹ عبدالوالی، بنگلور کے پٹی آفیسر ٹیلی گرافسٹ آر۔ بی فینڈر لینڈن، کلکتہ کے یومین آف سگنلز ابوشعیب، الیپی ٹراونکور کے یومین آف سگنلز بی۔ سی۔ اینڈریوز اور ماویلی کارا ضلع ٹراونکور کے لیڈنگ ٹیلی گرافسٹ سیموئل میتھیوز۔

یہ سب لوگ محکمہ تحریر کے شعبۂ رسل و رسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ سب لفٹننٹ عبدالوالی اور امیر اسلم نے سسلی پر حملہ کے دوران میں بادشاہ سلامت کے جہازوں پر خدمات انجام دیں۔

سب لفٹیننٹ بی۔ سی۔ اینڈریوز، ابوشعیب اور سیموئل میتھیوز ۴۲ نے بحر اٹلانٹک کی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ یہ لوگ برطانیہ بھیجے گئے تھے تاکہ اُن جنگی جہازوں کو جو ہندوستان کیلئے بنائے گئے تھے۔ یہاں لے آئیں۔

— واشنگٹن ۱۹ر مارچ۔ مسٹر سموئیل نے جو کر پینیک میں برطانی فوج کے افسر رہ چکے ہیں ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری فوجیں سنگاپور پر جلد ہی قبضہ کر لینے والی ہیں ملاکا کی ابنائے پر بھی جلد تاہم واپس لے لیں گے۔

سر تیج بہادر سپرو!

بمبئی۔ ۱۷ر مارچ۔ سر تیج بہادر سپرو مئی کے پہلے ہفتہ میں بمبئی میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے اور ڈاکٹر جیکر سے بھی ملیں گے۔ ڈاکٹر جیکر کچھ عرصہ سے بیمار ہیں معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو مہاتما گاندھی سے ملک کے موجودہ حالات، سرحد کی وزارت سازی اور مصالحتی کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

سر آغا خان نے پاکستان کی حمایت سے انکار کر دیا

لندن۔ ۱۶ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خان سے بعض مسلم لیگیوں نے آزاد پاکستان کی حمایت میں پیغام چاہا مگر انھوں نے نرمی سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا آئندہ پروگرام ابھی غیر یقینی ہے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی اکثریت پاکستان کے خلاف ہے۔ یہاں قوم پرور مسلمان کہتے ہیں کہ ہندوستان سے باہر ہندوستان کے مطالبے متحد ہونے چاہئیں۔ فرقہ وارانہ مطالبوں سے برطانی سامراج کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے داخلی اختلافات دور کرنا خود ہندوستانیوں کا کام ہے مسلمانوں کی اکثریت آزادی کے مطالبہ میں کانگریس کے ساتھ ہے۔ ان حالات میں میں پاکستان کی حمایت کس طرح کر سکتا ہوں۔

انجمن طفلان
مکھنیاں بازار کانپور

اس انجمن کو صرف بچوں کے لئے قایم کیا گیا ہے، مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط جن صاحب کو منظور ہوں گے۔ وہ اس انجمن کے ممبر بن سکتے ہیں۔

قواعد و ضوابط

(۱) اس انجمن کا نام "انجمن طفلان" ہوگا (۲) اس انجمن کے ممبر علم طور پر ہر قوم کے لڑکے ہوسکتے ہیں (۳) فیس ممبری عام ۵ ماہوار ہوگی عہدیداروں کو ۸ دینا ہوگا (۴) فیس داخلہ ممبری ۴ ہوگی (۵) اس انجمن کے عہدیداران حسب ذیل ہوں گے۔ صدر۔ نائب صدر۔ سیکرٹری۔ خازن۔ پروپیگنڈا سکریٹری۔

اغراض و مقاصد انجمن ہذا

(۱) چھوٹے بچوں کو دینداری کی طرف راغب کرنا۔ نماز با جماعت کا پابند کرنا۔ (۲) تعلیم کی طرف راغب کرانا (۳) غیر شرعی مجالس میں شرکت سے روکنا مثلاً بائیسکوپ آوارہ گردی وغیرہ (۴) قومی کاموں میں اور مذہبی موقعوں میں حسب قلیل استطاعت حصہ لینا۔ لڑکوں کو بری صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کرنا۔
المعلن:۔ اراکین انجمن طفلان مکھنیاں بازار کانپور

سرحد کے بعد سی پی میں کانگرسی وزارت قایم کرنیکی تحریک

واردھا۔ ۱۸ر مارچ نامہ نگار خصوصی نے ناگپور میں سی پی کے اسمبلی کے ممبروں سے بات چیت کرنے کے بعد یہ معلوم کیا کہ سی پی اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کی ایک میٹنگ ہونے والی ہے جس میں تمام سیاسی حالات کا جائزہ لیا جائیگا پچھلے وزیروں میں بھی کچھ چہل پہل نظر آتی ہے اور ہر شخص کی زبان پر یہی سوال ہے کہ کیا سرحد میں کانگرسی وزارت بننے کے بعد سی پی میں بھی بنے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ان حضرات کا ایک ڈیپوٹیشن آئندہ ہفتہ گاندھی جی سے ملے گا تاکہ وہ رہنمائی کریں اور ہدایت دیں۔ ایک طبقہ کے خیال میں گاندھی جی حوصلہ افزائی نہ کریں گے سرحد کا معاملہ خاص تھا کیونکہ وہاں اورنگ زیب خاں کی وزارت کو شکست دے کر متبادل وزارت بنانے کا خیال تھا لیکن جہاں کانگرسی وزارتوں کے استعفے کے بعد سے زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ گورنری راج قایم ہے وہاں بغیر کسی بڑی سیاسی تبدیلی کے وزارت قبول کرنا نہ مقصد سے نہ باعث بلکہ اس حکومت کے آگے ہتھیار ڈالنا ہے جو ذمہ دار نہیں ہے یہ بھی بات ہے کہ مہاتما جی نے مسٹر گلڈر کے ذریعہ اور براہ راست وائسرائے ہند کو جو پیش کش کی تھی وہ رد کھے پن سے ٹھکرا دی گئی۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ جب ورکنگ کمیٹی کے ممبر جیلوں میں ہیں اس حالت میں اس خیال کا قابل قبول ثابت ہونا مشکل ہے۔

رہائی کے بعد خان عبدالغفار خاں کی پہلی تقریر

پشاور ۱۷ر مارچ۔ آج شام کو ہری پور جیل سے رہا ہونے کے بعد خان عبدالغفار خاں کا یہاں بڑے شاندار طریقہ پر استقبال کیا گیا خاں صاحب ڈھائی سال کی نظر بندی کے بعد رہا ہوئے ہیں خاں صاحب کا جلوس ایک میل لمبا تھا جس نے تین میل چل کر تمام شہر کا چکر لگایا خان عبدالغفار خاں اس جلوس کے ساتھ پیدل ہی تھے سرخپوشوں کے دستے کا بینڈ پٹھانوں کا قومی ترانہ بجا رہا تھا۔ جلوس صوبہ کانگرس کمیٹی کے دفتر پر ختم ہوا جہاں خان عبدالغفار خاں نے تقریر فرمائی۔

کانگرس کے دفتر کے نیچے پر سے تقریر کرتے ہوئے خاں صاحب نے کہا کہ میری عدم موجودگی میں آپ نے بہت دکھ اٹھاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میں اس نازک موقعہ پر آپ کی خدمت کرسکتا لیکن جیسا آپ سب کو معلوم ہے مجھے بھی اس نازک موقعہ پر جانا ہی پڑا میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا تمام دکھ درد اسطرح میرا بھی دکھ درد ہے میں ذرا دم لینے کے بعد ان سب کا جائزہ لوں گا۔ آپ نے مجھ سے جو محبت ظاہر کی ہے اس کے لئے میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں مجھے آپ سے بہت کچھ کہنا ہے۔ لیکن فی الحال میں بہت تھکا ہوا ہوں خان عبدالغفار خاں نے اخباری نمایندوں سے کچھ کہنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں بہت تھکا ہوا ہوں اپنے آئندہ پروگرام کے بارے میں خاں صاحب نے کہا میرا ایک خاص پروگرام اور ایک خاص مقصد ہے جسے ہر شخص جانتا ہے مجھے بہت عرصہ سے بیرونی دنیا سے لگاؤ نہیں رہا ہے مجھے عمل شروع کرنے سے پہلے ملک کے نئے حالات کا مطالعہ کرنا ہے۔

خان عبدالغفار خاں کا نوشہرہ ٹپی وغیرہ میں بھی استقبال کیا گیا۔ خاں صاحب کی عام حالت اچھی ہے کیونکہ کیونکہ وہ جلوس کے ساتھ تین میل تک پیدل چل سکے کسی قدر کھانسی ہے ایک بڑے مجمع نے شہر کے باہر ہی اُن کا استقبال کیا خاں صاحب یہاں سے سردار باب گئے جہاں سرخپوشوں کی تربیت کا سنٹر ہے یہاں وہ کچھ آرام کریں گے اور اس کے سرحد کا دورہ شروع کریں گے۔

برطانی ڈیلی گیشن ہندوستان آئیگا

لندن ۱۸ر مارچ۔ اگر حکومت نے سر محمد ظفر اللہ کی تجویزوں کے سلسلہ میں لیبر پارٹی اور پارلیمنٹری گروپ کی درخواست منظور کرلی تو بہت ممکن ہے کہ مسٹر ہر لڈ لاسکی کی زیر کردگی لیبر پارٹی کا ایک ڈیلی گیشن ہندوستان روانہ ہوجائے۔

ہندوستان کے معاملہ میں مسٹر لاسکی بہت زیادہ سرگرمی دکھلا رہے ہیں اور خاص طور پر وہ ان لوگوں پر جو ذمہ دار ہیں ہندوستان کے اصلی حالات واضح کر رہے ہیں۔ اور انھوں نے وہ رپورٹ جو "ہندوستان کی حالت" کے نام سے انڈیا لیگ ڈیلی گیشن نے شائع کی تھی بڑی تعداد میں تقسیم کی ہے۔ اس رپورٹ پر مس ایلن ولکنس کے دستخط ہیں اور لارڈ برٹرینڈ رسل نے دیباچہ لکھا تھا۔

جو رپورٹ ہندوستان میں ابھی تک ممنوع ہے لیکن یہ رپورٹ برطانی مدبروں، سیاست دانوں اور غیر ملکی لوگوں کے روبرو پیش کردی گئی ہے۔ یہ رپورٹ مسٹر چرچل کے پاس بھی پہونچ گئی ہے۔

لندن میں یہ خیال تقویت حاصل کرتا جارہا ہے کہ ہندوستان کے بارے میں کچھ نہ کچھ معاملہ طے ہونے والا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری دونوں حلقوں میں صوبہ سرحد میں کانگرس کی وزارت بننے سے یہ مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ سیاسی جمود حل ہونے کی جانب یہ ایک اشارہ ہے۔ مسٹر اے آر کھاڈگ کرنے سکرٹری لیبر پارٹی مسٹر مارگن اور ریلوے مینوں کی نیشنل یونین کے عہدہ داروں کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد لارڈ لسٹوول سے بات چیت کی خیال ہے کہ ہندوستان میں سیاسی قیدیوں کی رہائی اور قومی حکومت قایم کرنے کے سوال پر بحث کی۔

بقیہ مشاعرہ صفحۂ اوّل

جناب مولانا سلیم ناطقی

میری دنیا و دیں میں عشرت دنیا و دیں ہوگی
محبت ہم عناں ہوگی، محبت ہم نشیں ہوگی
نگاہِ ناز آخر مائل قلب حزیں ہوگی
یہ دنیا جس قدر اُجڑی ہے اُتنی ہی حسیں ہوگی
وہ رُت بدلی، وہ مئے اُبلی خموں سے وہ بہار آئی
انہیں نظروں میں ساقی میری جنت بھی کہیں ہوگی
ترے ہاتھوں میں ساغر اور زمینِ میکدہ واعظ
چھلک کر مئے گرے گی جس جگہ، جنت وہیں ہوگی
ادھر رضوان و کوثر، اس طرف میخانہ و ساقی
خدا جانے کدھر میری نگاہِ واپسیں ہوگی

جناب وفا کانپوری

طریق بندگی میں جو بلند از کفر و دیں ہوگی
محبت کی نظر ہوگی، محبت کی جبیں ہوگی
وہ منظر کتنا دلکش، وہ نظر کتنی حسین ہوگی
مری نظروں سے مل کر وہ نظر جب شرمگیں ہوگی
کھلا یہ راز جب محسوس رگ رگ میں کیا ان کو
وہ جتنے دور ہوں گے زندگی اُتنی حسیں ہوگی
اُنہیں کے حسن کا اک عکس ہے ذوقِ طلب میرا
جہاں روپوش وہ ہوں گے نظر میری وہیں ہوگی
کسی کے سامنے ضبطِ محبت غیر ممکن ہے
اگر میں مسکرا دوں گا نظر اندوہ گیں ہوگی

جناب شارق ایرایانی

محبت کی وہ ساعت کس قدر حشر آفریں ہوگی
جب ان کے اشک غم ہونگے، ہماری آستیں ہوگی
یہ مشتِ خاک جب دردِ محبت کی امیں ہوگی
تو اس کا نقش پا ہوگا، ستاروں کی جبیں ہوگی
خبر کیا تھی کہ ساقی کی ادا اتنی حسیں ہوگی
جہاں ساغر اٹھائیگا وہیں خلد بریں ہوگی
چمن والوں کی فہم نارسا یہ راز کیا جانے
نگاہِ باغباں میں ہر کلی کتنی حسیں ہوگی
محبت کفر ساماں ہے ہمیں تسلیم ہے لیکن
یہاں جو سانس ہوگی، مست صہبائے یقیں ہوگی

جناب نواب اثر کانپوری

دلِ بیتاب کی تسکیں مری جاں یوں نہیں ہوگی
ابھی اقرار کرتے ہو، گھڑی بھر میں نہیں ہوگی
یہ مانا ایک عالم کشتۂ تیغ محبت ہے
کسے دیکھیں میسر، تیرے کوچے کی زمیں ہوگی
رہے گا یاد ساری عمر ہم کو التفات ان کا
محبت کی جو کوئی بات ہوگی دلنشیں ہوگی
انہیں سے پوچھتا ہوں اضطرابِ اشرفِ توڈکھو
کبھی میری طرف بھی یہ نگاہِ شرمگیں ہوگی
اثر کے عشق کا سودا اگر بڑھتا گیا ناصح
بتوں کے در پہ اک دن دیکھنا اسکی جبیں ہوگی

جناب کوثر عابدی کانپوری

تمہاری جو ادا ہوگی، محبت آفریں ہوگی
کرم کو شرم آئے گی جفا اتنی حسیں ہوگی
خیالِ سجدہ میں بھی لطفِ یکسوئی نہ آئے گا
عبادت دل سے جو ہوگی وہ بے قید جبیں ہوگی
محبت میں اک ایسا بھی زمانہ آنے والا ہے
کسی کے اشک رنگیں اور میری آستیں ہوگی
اگر ہیں اشک رنگیں کی یہی گل کاریاں کوثر
گلستاں جس پہ قرباں ہو وہ اپنی آستیں ہوگی

جناب اظہر کانپوری

تصور دیر کا، کعبے کی صورت دلنشیں ہوگی
محبت درحقیقت امتزاج کفر و دیں ہوگی
گریباں چاک ہوگا، خون سے تر آستیں ہوگی
چمن میں جب بہار آئے گی وحشت آفریں ہوگی
ہیں گے پینے والے اپنے ساقی کی نگاہوں سے
محبت ابتدا تا انتہا وجد آفریں ہوگی
نہ کوہِ طور ہو یا دار و رسن اظہر
جہاں جلوہ نظر آئیگا، سجدے میں جبیں ہوگی

جناب محمد مسلم صاحب مسلم

وہ دنیا جو ہر آئینۂ خلد بریں ہوگی
جہاں وہ ہوں گے، کیسا آسماں کیسی زمیں ہوگی
عتاب آمیز باتوں پر جب اُن کے پیار آتا ہے
ادا ظالم کی کیسی جاں ستاں اور دلنشیں ہوگی
سمجھ کر کیا رہِ الفت اے مسلم قدم رکھا
سنبھل جاؤ اگر اب بھی تو کچھ مشکل نہیں ہوگی

الہ آباد کانگرس کمیٹی کا سامان

الہ آباد۔ ۱۵ر مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے الہ آباد ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے سامان کے ایک حصہ کو واپس کردیا ہے مسٹر سالگرام جیسوال سکرٹری ڈسٹرکٹ کانگرس نمایندہ اسمبلی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا تھا کہ یہ سامان واپس کیا جائے کیونکہ مہاتما جی کی ہدایت کے مطابق

ایک لاکھ من سرکاری چاول

مانک گنج (ڈھاکہ) ۱۶ر مارچ تقریباً ایک لاکھ من چاول سرکاری گودام میں پڑا پڑا انسانی استعمال کے ناقابل ہوگیا اس کی تخمینی قیمت دس لاکھ روپیہ ہوتی ہے مانک گنج کی سب ڈویزنل خود کمیٹی نے اسے فوراً دبا دینے کا مشورہ دیا ہے۔

برطانیہ ہندوستان کو چھ کروڑ پونڈ سالانہ کا مال سپلائی کریگا

لندن - ۱۴ مارچ - اخبار ڈیلی ایکسپریس، کا بیان ہے کہ لندن میں ہندوستان اور برطانیہ کے نمایندوں کے درمیان جو تجارتی بات چیت ختم ہوئی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر برطانیہ کو کئی برسوں تک چھ کروڑ پونڈ کا مال سالانہ سپلائی کرنا ہوگا -
اخبار کا بیان ہے کہ حکومت برطانیہ کی یہ پالیسی ہے کہ ہندوستان کی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے - خاص کر اس کی کپڑے کی حوصلہ افزائی کی جائے - اخبار کا کہنا ہے کہ لڑائی کے دوران میں ہندوستانی صنعتوں کی ترقی کا ایک اہم نتیجہ یہ نکلا ہے کہ برطانیہ کی بڑی بڑی فرموں نے ہندوستان میں کارخانے کھولنے کا فیصلہ کیا ہے یا ہندوستانی فرموں کے ساتھ تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اخبار کا اندازہ ہے کہ ہندوستان کو مال کی برآمد جو ۴ کروڑ پونڈ سالانہ سے کم رہ گئی ہے ہندوستان کی صنعتی ترقی سے وہ اب ڈیوڑھی ہو جائے گی - اخبار کا کہنا ہے کہ ہندوستان کا ایک مالک کارخانہ برطانیہ کے صنعتی علاقوں کا دورہ کر رہا ہے اور ہندوستان کی صنعتی ترقی کی نگرانی کرنے کے لئے برطانیہ کے ماہرین صنعت کا تعاون حاصل کر رہے ہیں -
بیکانیر کے وزیر اعظم کے - ایم پانیکر نے کہا کہ اگر ہندوستان میں اچھے سیلز مین بھیجے جائیں تو برطانیہ مال خوب بکے -
اخبار کا خیال ہے کہ ہندوستان سے مشینوں کے لئے زیادہ تر آرڈر برطانیہ ہی کو دیں گے کیونکہ امریکہ سے مال منگانے میں بہت خرچ پڑیگا - اخبار نے یہ تجارتی معاہدہ کی خبر چند روسی مشن کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں شائع کی ہے -

ایک ممبر نے چرچل کو جھوٹا کہدیا

لندن ۱۵ مارچ - آج پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے مسٹر ریچارڈ سٹاکس کو وہ الفاظ واپس لینے کے لئے چیلنج کیا جو انہوں نے کل رات پارلیمنٹ میں کہے تھے جس میں انہوں نے کہا کہ مسٹر چرچل نے ملک کو دھوکا دیا ہے اور جھوٹ بولا ہے - یہ الفاظ انہوں نے اس وقت کہے تھے جبکہ مسٹر سٹاکس برطانی ٹنکوں کی تیاری پر نکتہ چینی کر رہے تھے -
مسٹر چرچل نے آج کہا کہ میں مسٹر سٹاکس کو اپنے وہ الفاظ اب اور یہی جگہ واپس لینے کے لئے چیلنج کرتا ہوں اسپیکر نے بھی رائے ظاہر کی کہ یہ الفاظ غیر پارلیمنٹری تھے اور مسٹر سٹاکس کو چاہیئے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں اس پر مسٹر سٹاکس کو چاہیئے کہ اپنے الفاظ واپس لے لیں - موصوف نے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیر پارلیمنٹری الفاظ واپس لئے میں سپیکر اور ہاؤس سے معافی مانگتا ہوں اور میں اپنے الفاظ بدلنے کے لئے تیار ہوں اور یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ مسٹر چرچل اور سامان جنگ تیار کرنے وزیر ناقص سامان تیار کرانے کے لئے قصوروار تھے لیکن اس کے ساتھ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں جو کچھ بھی پہلے کہہ چکا ہوں اس کے لب لباب کو میں بدلنے کے لئے تیار نہیں ہوں یعنی یہ کہ مسٹر چرچل نے ملک اور ہاؤس دونوں کو دھوکہ دیا ہے سپیکر کے اصرار مسٹر گرین ووڈ نے مسٹر سٹاکس سے الفاظ واپس لینے کو کہا مسٹر سٹاکس نے کہا کہ میں الفاظ واپس لینے کو تیار ہوں لیکن اسکا لب لباب واپس نہیں لوں گا -
مگر مسٹر چرچل مطمئن نہ ہوئے - بالآخر مسٹر سٹاکس نے "جھوٹ" کا لفظ واپس لے لیا مگر یہ الفاظ واپس نہیں لئے مسٹر چرچل نے ہاؤس اور ملک کو دھوکہ دیا ہے - مسٹر چرچل اس سے مطمئن ہو گئے اس پر معاملہ ختم ہوا -
مسٹر سٹاکس نے کل رات تقریر کرتے ہوئے یہ کہہ دیا تھا کہ ہمارے سپاہیوں کا کہنا ہے ہمارے ٹنک اچھے نہیں ہیں ہمارے ہزاروں نوجوانوں کی جانیں چلی گئی ہیں اور ہزاروں نوجوان زخمی ہو گئے ہیں - اس کے مسٹر چرچل اور وزیر تیار سامان جنگ ذمہ دار ہیں - ان لوگوں نے بار بار سنٹ جھوٹ بولا ہے -

چرچل کی خدمات کا اعتراف

لندن ۱۵ مارچ - کنسرویٹو پارٹی کانفرنس کے اجلاس شروع ہونے پر مسٹر ریچارڈ بٹلر نے بحیثیت صدر تجویز کرنے پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور کیا گیا -
یہ کانفرنس مسٹر چرچل کی اس شاندار رہنمائی کے لئے جو انہوں نے دوران جنگ میں قوم کی کی ہے دلی شکریہ کا اظہار کرتی ہے اور انہوں نے اپنی شاندار کوششوں کے ذریعہ جو شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں ان کے لئے ان کو نہایت گرمجوشی سے مبارکباد دیتی ہے -
یہ کانفرنس ان سے وعدہ کرتی ہے کہ یورپ اور ایشیا میں آزادی کے دشمنوں کو کچلنے کے لئے جو تحریک جاری ہے اس کو چلانے کے لئے پارٹی ان کا ہمیشہ ساتھ دیتی رہے گی -
آئندہ کے لئے پارٹی کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بٹلر نے کہا کہ ہم اس ہاؤس کے اصول کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی خطرناک اور غیر آزمائشی تجربات کو مانتے ہیں - ہم زیادہ انفرادی آزادی کے اصول کے پابند ہیں -

راجہ نریندر ناتھ کا اہم خط

سیوگرام - ۱۷ مارچ - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ راجہ نریندر ناتھ کی موت سے چند دن پہلے ان کا ایک خط وارد ہا میں موصول ہوا تھا جسے یہاں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ خط راجہ صاحب کے سیاسی خیالات پر نئی روشنی ڈالنے والا ہے -

برطانیہ کا دس ٹن وزن کا بم

لندن ۱۸ مارچ، برطانیہ نے ایک نئے قسم کا بم تیار کیا ہے جس کا وزن دس ٹن ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے اتنا تباہ کن بم تیار نہیں ہوا ہے - اس کی طاقت جرمنی کے دس بموں یا دو ٹن بموں سے بھی زیادہ ہے - اس کا انکشاف کرتے ہوئے ہوائی جہاز تیار کرنے والے محکمہ کے وزیر نے بتلایا کہ حال ہی میں جب اس بم کا تجربہ کیا گیا تو یہ بم زمین میں اتنا گہرا زمین پر چلا گیا کہ ۱۸ آدمیوں نے ۹ روز تک ۱۲-۱۲ گھنٹے کام کر کے اس کو زمین کے اندر سے برآمد کیا -

چار سوتی کارخانے کھلیں گے

لندن ۱۸ مارچ - یہ اعلان کرتے ہوئے کہ سوتی کپڑا تیار کرنے کے لئے برطانیہ میں ۴ کارخانے جلد ہی کھل جائیں گے - کاٹن کنٹرولر فرانک پلاٹ نے کہا کہ بعد کو مزید کارخانے کھولدیئے جائیں گے ان چار کارخانوں کے لئے ڈیڑھ ہزار مزدور درکار ہوں گے یہ چار کارخانے ان ۱۵۰ کارخانوں میں سے ہیں جو ۱۹۴۱ء میں بند کر دیئے گئے تھے -

لارڈ ویول لندن جائیں گے

لندن - ۱۶ مارچ - کامن ویلتھ کانفرنس کے ڈیلیگیشن کا بیان ہے کہ لارڈ ویول مسٹر چرچل برطانی کیبنٹ سے سیاسی اور پرائیویٹ بات چیت کرنے کے لئے لندن آنے کا ارادہ رکھتے ہیں - انڈیا آفس کے محکمہ اطلاعات سے جب اس خبر کی تصدیق کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا کہ اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے لیکن اگر لارڈ ویول یا اعلی افسران نے چاہا تو ایسا ہونا بھی ممکن ہے کیونکہ مسلیس ریلوزن بل میں اس کے لئے ایک دفعہ موجود ہے -

ہر ایک فارغ عورت کی

جو خانگی اور سماجی خدمات کے فرائض سے سبکدوش ہو سکے

ڈبلیو - اے - سی (آئی) میں اشد ضرورت ہے

۱۷ اور ۵۰ سال کے درمیان عمر کی صرف وہ عورتیں درخواست دیں جو انگریزی روانی سے لکھ اور بول سکتی ہوں - تنخواہ معقول اور کام دلچسپ ہے

رہنے سہنے کا انتظام

ڈبلیو - اے - سی - (آئی) کی "جنرل سروس" والی عورتوں کے لئے سرکار کی طرف سے خاطر خواہ اور آرام دہ رہائش کا انتظام ہے - جس کی نگرانی خود ذمہ دار خواتین کرتی ہیں جو خود بھی اس زنانہ دستے کی رکن ہیں -

امن قائم ہونے پر

فتح کے بعد ان ہندوستانی عورتوں کو، جو دشمن سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈلوانے میں مدد کر رہی ہیں، امن کے مفاد حاصل کرنے کا سب سے بڑھ کر حق ہوگا -

جنگ کے بعد روزگار

ہندوستان صنعت اور تجارت میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے - اور یہ بالکل یقینی ہے کہ حالات کے اعتدال پر آنے کے بعد غیر فوجی عہدوں کے لئے بہت سے عمدہ تربیت پائے ہوئے مردوں اور عورتوں کی ضرورت ہوگی - ہندوستانی زنانہ امدادی دستے کی ملازمت اور اس کے دوران میں جو مفید تجربات اور واقفیت حاصل ہوگی اس کی بنا پر عورتوں میں وہ لیاقت پیدا ہو جائے گی جو ایک کامیاب اور خوشحال روزگار کے لئے ضروری ہے -

درخواست دینے کا طریقہ

ملازمت کی شرائط اور قواعد کے متعلق جملہ تفصیلات بلا تکلف کسی اسسٹنٹ ٹیکنیکل ریکروٹنگ آفسر ڈبلیو - اے - سی (آئی) سے منگائی جا سکتی ہیں، یہ خواتین خود بھی اس زنانہ دستے کی رکن ہیں - اور اس کے متعلق آپکی ہر بات کا جواب بڑی خوشی سے دیں گی

اے - ٹی - آر - او - ڈبلیو - اے - سی - (آئی) کے پتے :-
بمبئی - اے - ایف - آئی بلڈنگ ہسپتال لین - دھوبی تلاؤ + کلکتہ - معرفت ڈی - ٹی - آر - او ۳۲ تھیٹر روڈ + لکھنؤ - معرفت ٹی - آر - او ایسٹرن حضرت گنج + پٹنہ - معرفت ڈی - ٹی - آر - او ایگزبیشن روڈ + راولپنڈی - گورن ٹامس روڈ + بنگلور چھاؤنی - کبن روڈ + لاہور - ۱۳ ڈیوس روڈ + پونا - سٹاٹن روڈ + مدراس - ۱۸ اماؤنٹ روڈ + یا قریب ترین ڈبلیو - اے - سی - (آئی) پلٹن کمانڈر کو لکھئے -

WAC INDIA

AAA 1594

ہندوستان کے زنانہ امدادی دستے میں بھرتی ہو جایئے

حضرت رمز تلہری کا انتقال

لبسواں - بذریعہ ڈاک - حضرت رمز تلہری ۷ مارچ کو بمقام لبسواں اپنے چھوٹے بھائی سید امانت حسین رلکا کے مکان پر طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے - آپ نہ صرف ایک پختہ گو بلکہ بلند پایہ خدا ترس انسان بھی تھے -

ہندوستانی ایڈیٹروں کی واپسی

کراچی - ۱۶ مارچ - ہندوستانی ایڈیٹروں کا جو ڈیلیگیشن مشرق قریب اور اٹلی کے محاذ جنگ کا دورہ کرنے کے لئے گیا تھا وہ آج پانچ ہفتوں یعنی پونے دو مہینے کے واپس ہندوستان واپس آگیا -

ایران میں تیل کی رعایت حاصل نہیں ہوئی

لندن ۱۵ مارچ - آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایڈن نے کہا کہ اتری ایران میں برطانیہ امریکہ یا روس کو تیل کے بارے میں کوئی رعایت حاصل نہیں ہوئی ہے -

برما میں ساٹھ ہزار جاپانی مارے گئے

کینڈی ۱۸ مارچ - ایک ہندوستانی فوج کے افسر کا بیان ہے کہ برما میں ۱۹۴۴-۴۵ء کی لڑائی میں ساٹھ ہزار سے زیادہ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں -
مانڈلے میں ہماری فوج کا داخلہ جاپانی ذرائع پر نیا حملہ ہے - جاپان کی فوج کے کئی ڈویزن ناکارہ کر دیئے گئے ہیں اور جاپان کا ہزاروں ٹن سامان جنگ ہمارے ہاتھ آگیا ہے -

سرحد میں رشوت اور بدعنوانی

پشاور ۱۹ مارچ - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی وزارت ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے - یہ کمیٹی بعض افسروں اور سابق وزیروں کے خلاف رشوت اور بدعنوانی کے واقعات کی تحقیقات کرے گی -
کہا جاتا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے ہیر پھیر کی شکایتیں کی گئی ہیں -
کلکتہ ۱۲ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کلکتہ کارپوریشن کو توڑنے والی ہے - یہ کارپوریشن مدراس کارپوریشن سے پورا نا کارپوریشن ہے -

سر غلام حسین ہدایت اللہ استعفےٰ دیں گے

کراچی - ۱۷ر مارچ - سندھ اسمبلی میں سندھ کے سالانہ بجٹ پر تحریک تخفیف پیش کرتے ہوئے شیخ عبدالمجید نے کہا کہ مجھے سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ اب بوڑھے ہو گئے ہیں اور ان کی عمر ۷۲ سال کی ہے اب ان کو اس بار سے سبکدوش ہو کر مکمل آرام کرنا چاہیئے جس کے لئے وہ پوری طرح مستحق ہیں - انہیں لازم ہے کہ وہ نوجوان عنصر کو برسر کار آنے کا موقعہ دیں - اگر سر غلام حسین ہدایت اللہ عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں تو ہم ان کا مجسمہ سندھ اسمبلی ہال کے سامنے بنو دیں گے - اور اسمبلی ان کے لئے پنشن بھی مقرر کرے گی - میرے خیال میں جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ برسر عہدہ رہیں وہ آپ کے حقیقی دوست نہیں ہیں - انہیں تو ۲۲ر فروری کو ہی استعفےٰ دیدینا چاہیئے تھا جب وزارت کے خلاف تحریک تخفیف پاس ہو گئی تھی - مجھے تعجب ہے کہ گورنر نے ان سے استعفےٰ کا مطالبہ نہیں کیا -

سر غلام حسین ہدایت اللہ نے کہا کہ میں تو خود ریٹائر ہونے کی فکر میں ہوں لیکن اپنے فیصلے سے پہلے اپنی پارٹی سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں - شیخ عبدالمجید نے کہا کہ مہربانی کر کے دو شنبہ کو ہی اعلان کر دیجئے گا - سر غلام حسین ہدایت اللہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری جگہ آ جائیں - سر غلام حسین ہدایت اللہ کی تقریر کے بعد شیخ عبدالمجید نے تحریک تخفیف واپس لے لی -

کنزرویٹو کانفرنس میں مسٹر چرچل کی تقریر!

لندن - ۱۵ر مارچ - مسٹر چرچل نے آج کنزرویٹو پارٹی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی پارٹی کو لڑائی چلانے کے کام پر پورے طور پر لگا دیا ہے - جرمنی کے خلاف جس تیزی سے لڑائی جاری ہے اس سے ہمیں یہ امید ہو گئی ہے کہ اس دیو ہیکل دشمن کو جس کے خلاف ایک سال پہلے ہم اکیلے لڑ رہے تھے بلا شرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا جائے گا یا اس کو فنا کر دیا جائے گا - اگر یورپ میں لڑائی موسم گرما ختم ہونے سے پہلے ختم ہو گئی یا اس سے پہلے ختم ہو گئی تو ہم اپنے سفر کی ایک بڑی منزل پر پہونچ جائیں گے اور جنگی حالات عام انتخاب کرنے میں رکاوٹ ثابت نہ ہوں گے - ہمیں ان زخموں کا بدلہ لینا ہے جو جاپانیوں نے ملک معظم کی رعایا کو برطانیہ، آسٹریلیا، ہندوستان، برما - ملایا میں لگائے ہیں - مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ جاپان کے خلاف لڑائی کا پیمانہ آدمیوں کی کمی کی وجہ سے محدود نہیں ہے بلکہ جہازوں اور ٹرانسپورٹ کے دوسرے ذرائع کی وجہ سے محدود ہے -

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر مستقبل پر نگاہ ڈالیں تو یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ جب لڑائی ختم ہو جائے گی تو کئی سال تک کھانے پینے کی چیزوں کی زبردست کمی رہے گی - زیادہ غلہ پیدا کرنے کی مہم کو جو کہ جنگ کے دوران شروع کی گئی ہے چھوڑ دینا غلطی ہو گی - تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ فتح یقینی ہے اور شاید نزدیک ہے مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ عام چناؤ سے پہلے مجھے حکومت بنانے کے لئے کہا گیا میں کسی بھی پارٹی یا کسی نہ پارٹی ممبر کو حکومت میں شرکت کی دعوت دوں گا اور نہ صرف کنزرویٹو پارٹی کے ممبروں دوسری پارٹی کے لوگوں کو بھی جو حکومت میں شامل ہونا چاہیں گے شرکت کی دعوت دوں گا اور اگر عام انتخاب کے بعد بھی ہماری پارٹی کے ذمہ ہی حکومت بنانے کا کام سپرد ہوا تو ہم اس مقصد کے پیش نظر حکومت بنا لیں گے کہ زیادہ سے زیادہ قوت کو جمع کیا جائے جو لڑائی کو آخری وقت تک کامیابی سے چلائے -

آغا خاں کو ہیروں میں تولنے کے لئے ۵۵ لاکھ شلنگ کے ہیرے

نئی دہلی ۱۸ر مارچ - خلیج زار میں رہنے والے آغا خاں کے پیروؤں سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس آغا خاں سنہ ۱۹۴۶ء کی ابتدا میں ہندوستان پہونچیں گے - مزید معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ کے قیام کے دوران میں آغا خاں نے مشرقی افریقہ میں رہنے والے اپنے پیروؤں کے ایک وفد سے ملاقات کی تھی اور اس ملاقات کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان آنے سے قبل وہ مشرقی افریقہ کا دورہ کریں گے - چنانچہ پروگرام میں اس تبدیلی کے متعلق آغا خاں نے اُرمارا کے پیروؤں کو مطلع کر دیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ آغا خاں اپنی ڈائمنڈ جوبلی نیروبی منانے کے لئے ارادہ رکھتے ہیں اور وہاں کے پیروؤں نے ہز ہائینس آغا خاں کو ہیروں میں تولنے کے لئے ۵۵ لاکھ شلنگ کے ہیروں کا انتظام کر لیا ہے -

آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس

لکھنؤ ۱۸ر مارچ - آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس پہلی و دوسری اپریل کو کانپور میں ہوگا - سید علی ظہیر ممبر یوپی اسمبلی صدارت فرمائیں گے - آپ ہی پچھلے سال بھی صدر تھے - سیٹھ حسین بھائی لالجی مرکزی اسمبلی افتتاح کریں گے -

جاپان کے اسکول بند

ٹوکیو - ۱۹ر مارچ - ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان میں پہلی اپریل سے تمام اسکول اور یونیورسٹیاں بند کر دی جائیں گی صرف پرائمری اسکول کھلے ہوئے رہیں گے اس خبر سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ جاپان میں تمام طلبا کو لڑائی کے کام پر لگا دیا جائے گا -

روس بلقان میں کسی قسم کی مداخلت نہیں چاہتا

استنبول - ۲۰ر مارچ - مراسلہ نگار نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بخارسٹ کے روسی فوجی افسروں کے حکم سے کوئی امریکی ہوائی جہاز نہ تو رومانیہ میں اتر سکتا ہے اور نہ رومانیہ سے اڑ سکتا ہے - رومانیہ میں امریکہ کے افسران اس حکم سے بہت پریشان ہیں - اس کے علاوہ ان کو روسی فوج کے آدمیوں کی اس حرکت سے بھی بڑی پریشانی ہو رہی ہے کہ جنہوں نے پچھلے ہفتہ دو امریکنوں سے کیمرے چھین لئے جو بخارسٹ کے ایک بازار میں نظارہ کا فوٹو لے رہے تھے - انہوں نے فوٹو وغیرہ دیکھ کر کیمرے واپس کر دیئے مگر کوئی وجہ نہیں بتلائی -

حال ہی کے ان دو اہم واقعات سے پہلے اور یالٹا کانفرنس کے بعد امریکہ کے اعلیٰ افسران سے رومانیہ کے روسی حکام نے کسی قسم کا تعاون نہیں کیا جن کو داخلہ اور روانگی کے اجازت نامہ حاصل کرنے میں بڑی زبردست مشکل پیش آئی - بخارسٹ میں رہنے والے امریکنوں کو حیرت ہے آیا روسی فوج کے افسران نے یالٹا کانفرنس کے اس فیصلہ کو سنا بھی ہے کہ ذمہ داری مشترکہ ہے - یالٹا کانفرنس کے بعد رومانیا اور بلغاریہ کے امریکہ کے فوجی افسران اس سلسلہ میں بالکل نظر انداز کر رہے ہیں معمولی معمولی معاملہ کے متعلق روسی جواب کے لئے ان کو ہفتوں انتظار کرنا پڑتا ہے -

بلغاریہ اور رومانیہ میں امریکی صلح مشن کے فوجی اور سول ممبران کا اس کے سوائے کچھ کام نہیں کہ وہ محض حالات کا مطالعہ کرتے رہیں اور کسی قسم کا کوئی دخل نہ دیں - یہ بات صاف ظاہر ہے کہ رومانیہ اور بلغاریہ کو روس اپنے دائرہ اثر میں سمجھتا ہے اور وہ ان ملکوں کے معاملہ میں ذرا بھی مداخلت نہیں چاہتا - یہی وجہ ہے کہ بلقان میں رہنے والے امریکی خاص کر رومانیہ اور بلغاریہ کے امریکی افسران یالٹا معاہدہ میں ذرا بھی اطمینان نہیں رکھتے

ماسکو سے جاپانی سفیر کی روانگی

لندن ۱۹ر مارچ - واشنگٹن کے راستہ لندن جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مارشل اسٹالن اور ان کی حکومت جاپان کے ساتھ اس معاہدہ کی تجدید نہیں کریں گے جو کہ غیر جانبدار رہنے کے بارے میں ان کے درمیان اس وقت موجود ہے اور جن کی میعاد ۲۵ر اپریل کو ختم ہو گئی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا قبل از وقت ہے کہ روس جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دے گا - روسیوں کا خیال ہے کہ ان کو پورٹ آرتھر بغیر لڑے ہی روس مل جائے گا جس پر سنہ ۱۹۰۴ء میں جاپان نے قبضہ کر لیا تھا - ایک غیر مصدقہ خبر یہ بھی ہے کہ ماسکو سے جاپانی سفیر ناوٹاکے ساتو جاپان گیا ہے خیال ہے کہ اس کا جاپان جانا صلح کی تحریک سے تعلق رکھتا ہے -

صوبوں میں گورنری راج ختم ہونا چاہیئے

لندن ۱۸ر مارچ - سر مہاراج سنگھ صدر آل انڈیا لبرل فیڈریشن نے اخبار "ٹائمز" میں ایک خط شائع کرایا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ میں اخبار ٹائمز میں شائع شدہ ڈاکٹر ڈیوڈ ٹرن کے اس خط سے متفق ہوں جس میں انہوں نے ایک عام ہندوستانی کی حیثیت سے کہا ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو فوراً ہی رہا کر دیا جائے، صوبوں میں حکومت خود اختیاری بحال کی جائے اور ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان دوستانہ تعلقات بحال کئے جائیں - سر مہاراج سنگھ نے لکھا ہے کہ میں نے کانگریسی لیڈروں کی رہائی اور صوبوں میں دفعہ ۹۳ ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے خواہ کوئی شخص کانگریس سے اتفاق کرے یا نہ کرے وہ ہندوستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی ہے اور آئندہ انتخاب میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کریگا -

ان لیڈروں کی رہائی سے صوبوں میں عوام کی حکومت پھر سے بحال ہونے کا امکان ہے - لیکن ہر صورت سے دفعہ ۹۳ کا راج تو ختم ہی ہونا چاہیئے اور اس کی جگہ غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ایک حکومت قائم ہونا چاہیئے،

سر مہاراج سنگھ مزید لکھتے ہیں کہ نہ تو حکومت برطانیہ کو اور نہ حکومت ہند کو ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل کرنے میں امداد کرنے کی کوششوں سے علیحدہ رہنا چاہیئے -

یوپی کا نیا کین کمشنر

بریلی - بذریعہ ڈاک - حکومت یوپی نے مسٹر راما کانت کو مسٹر

ہندوستان کا سوال سان فرانسسکو کانفرنس میں

نیویارک ۱۹ر مارچ - مسٹر جے - جے سنگھ صدر انڈیا لیگ آف امریکہ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مسٹر چرچل کی اس تقریر پر نکتہ چینی کی ہے جو انہوں نے کنزرویٹو پارٹی میں کی تھی آپ لکھتے ہیں کہ مسٹر چرچل جیسا شخص یہ کہنے کی گستاخانہ جرأت کر سکتا ہے کہ سلطنت برطانیہ تمام ریاستوں اور قوموں کا جو تاج برطانیہ کے حلقہ میں ہیں آزادی پر مبنی ہے ہندوستان جو کہ تاج برطانیہ کا سب سے چمکتا ہوا ہیرا ہے اس کے چالیس کروڑ باشندے آج سلطنت برطانیہ میں کسی محبت یا شفقت کی وجہ سے شامل نہیں ہیں بلکہ برطانی سپاہی کی سنگینوں کے ڈر کی وجہ سے شامل ہیں مسٹر چرچل کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں -

مسٹر سنگھ فرماتے ہیں کہ مسٹر چرچل جانتے ہیں کہ امریکہ سان فرانسسکو کانفرنس میں آبادیوں کا سوال اٹھا سکتا ہے وہ اس بات کو جانتی ہے کہ اس قسم کے سامراجی مقصدوں سے ایک اور عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی - اس لئے امریکہ کو چاہیئے کہ وہ سان فرانسسکو کانفرنس میں ہندوستان جیسے محکوم ملکوں کا سوال اٹھائے

صوبہ سرحد کا بجٹ

پشاور ۱۷ر مارچ - معلوم ہوا ہے کہ سرحد کی موجودہ وزارت صوبہ کے بجٹ میں کوئی خاص تبدیلی نہ کر سکے گی کیونکہ اس کے پاس برسر عہدہ آنے کے بعد اس کے لئے کافی وقت ہی نہیں تھا -

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO- A 436

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۳۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صر/ 5/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۲/۸/-
قیمت فی پرچہ ۲ر
دو آنہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO - 13 | CAWNPORE. Saturday. 31th Mar. 1945

کانپور شنبہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱ نمبر ۱۳

ادبیات

جذباتِ اثر

از جناب خان بہادر مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی وزیر اعظم کشمیر

عزیز ہے مجھے کعبہ عزیز بت خانہ
مذاق عشق ہے بیگانگی سے بیگانہ

تری نگاہ سے جب مستیاں برستی ہوں
رہے جو ہوش میں اپنے وہی ہے دیوانہ

نہ لڑکھڑائے قدم حکم ہے یہ ساقی کا
شراب شوق سے لبریز دیکھے پیمانہ

غرور والوں سے جھک کر کبھی نہیں ملتا
فقیر تو ہوں مگر ہے مزاج شاہانہ

کھلی کتاب تھا ایک ایک راز ہستی کا
فنا کی راہ میں رکھا قدم جو مردانہ

وہ شمع جس سے لرزتا ہے برق کا شعلہ
کیا ہے عشق نے روشن اسی کا شانہ

اُجاڑ کر دل حسرت پرست کی بستی
یہ دُھن ہے کیجئے قائم نظام ویرانہ

چمن کی یاد بس اتنی ہے اب اسیروں کو
سنا ہو خواب کے عالم میں جیسے افسانہ

خراب نرگس ساقی فقط اثر ہی نہیں
چمن چمن ہے یہی دور دور مستانہ

دنیائے اسلام

قاہرہ میں عرب کانفرنس

اخبار مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے لکھا ہے کہ فلسطین کے عرب جو اس وقت تک عرب لیگ کے اجلاس میں محض شاہد کی حیثیت سے شامل ہوتے رہے ہیں لیکن رائے کا حق نہیں رکھتے تھے آئندہ لیگ کی کونسل میں مساوی حیثیت اور رائے کا پورا حق رکھیں گے۔

مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دستور کے مسودہ کے ساتھ جو دو سیاسی دستاویزیں منسلک کی گئی ہیں ان میں سے ایک دستاویز میں یہ شرط موجود ہے اور یہ دستوری ۔۔۔ تا ۔۔۔ عرب کانفرنس کے مکمل اجلاس میں ۱۰ مارچ کو پیش کیا جائے گا۔ لیکن اس سیاسی دستاویز میں یہ بھی موجود ہے کہ چوں کہ فلسطین کی آئندہ سیاسی حیثیت فی الحال غیر واضح ہے اسلئے عرب لیگ کونسل کے دوسرے ارکان فلسطین کے عرب نمایندوں کو عارضی طور پر نامزد کرلیں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ دستور میں یہ دفعہ بھی رکھی گئی ہے کہ دوسرے عرب ممالک بھی جیسے جیسے وہ آزادی حاصل کرتے جائیں اس میں شامل ہو سکتے ہیں غالباً ان سے شمالی افریقہ کے عرب مراد ہیں۔ اس کونسل کا صدر مقام قاہرہ میں ہوگا اور وہ سال میں دو مرتبہ (مارچ و اکتوبر) اپنے اجلاس کیا کرے گی اس کے علاوہ بھی کسی ممبر کی تحریک پر غیر معمولی اجلاس بھی طلب کیئے جا سکیں گے۔ حملہ ہونے کی صورت میں وہ ممبر کہ جس پر حملہ کیا گیا ہو کونسل ۔۔۔ رکھتا ہے جس کی اکثریت کا فیصلہ سمجھا جائے گا۔ اگر ایک ممبر دوسرے ممبر پر لشکر کشی کرے تو اس صورت میں حملہ آور رکن کو چھوڑ کر کونسل کا متفقہ فیصلہ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ جب ارکان ثالثی فیصلہ کے لئے اپیل کریں تو حکم کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔ ارکان انفرادی طور پر اتحادی عہد و پیماں باندھ سکتے ہیں۔ کونسل کے علاوہ متعدد ذیلی کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی جو معاشیات، تعلیم، معاشرتی بہبود اور صحت سے متعلقہ مسائل کو طے کریں گی۔ اگرچہ اس سیاسی دستاویز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین کے مسئلہ کے متعلق عرب ملکوں کا نقطۂ نظر پہلے کی نسبت زیادہ سخت ہو گیا ہے لیکن پھر بھی یہاں محسوس کیا جاتا ہے کہ دستور اور سیاسی دستاویزات فلسطین اور شمالی افریقہ کے عرب ممالک کے نازک مسئلوں کو عمدگی کے ساتھ حل کر سکتے ہیں۔

روس اور شمالی ایران

لندن ۲۰ مارچ۔ مشہور برطانوی سیفر بل ٹنڈر کنگ پال ایم پی برٹش پارلیمنٹری ڈیلی گیشن کے ممبر کی حیثیت سے روس کا دورہ کرنے کے بعد لندن پہونچ گئے ہیں۔ وہ روس سے واپسی پر ایران مصر۔ اٹلی اور فرانس میں بھی گئے۔ ان کا بیان ہے کہ ایران کے لوگ روسیوں سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ روسیوں کا ایران کے شمالی حصہ پر قبضہ ہے۔ اور یہاں روسیوں اسکول کھولدئے ہیں۔ ایران میں چور بازار بڑھ گئی ہیں اور چیزوں کے نرخ میں ۵۰ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ اتحادیوں کے جنگی اخراجات ختم ہوتے ہی ایران میں حالات بے حد تشویشناک ہو جائیں گے۔ روس کے اندرونی حالات جہاں بے حد اچھے ہیں وہاں ایران میں بے حد غربت پھیلی ہوئی ہے۔ جب تک حکومت ایران کے اس علاقہ میں کوئی ہنگامی کارروائی نہ کرے اس علاقہ کے لوگوں کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ کسی وقت ہم یہ سن لیں کہ ایران کے اس علاقہ کے لوگوں نے روس کے ساتھ مل جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ روسی جب چاہیں ایران کے دار السلطنت طہران میں فساد برپا کر سکتے ہیں۔ طہران میں رہنے والے دوسرے متعدد لوگوں کا خیال ہے کہ روسی ایران کے شمالی حصہ پر اپنا اقتدار رکھنا چاہتے ہیں۔ باکو میں حکومت روس کے ایک بہت بڑے افسر نے مجھے بتایا کہ جنگ کے بعد روس کا تمام پٹرول دس سال تک صرف جنگی ضروریات پر صرف ہو جائیگا اسلئے روس کو پٹرول کے لئے دوسرے ملکوں کا محتاج بننا پڑے گا۔ جنگ کے بعد وہی ملک سب سے زیادہ خوش حال و قوی سمجھا جائے گا جس کے پاس زیادہ سے زیادہ پٹرول ہوگا۔

شاہ مصر نے برطانوی بیڑہ کا معاینہ کیا

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) شاہ فاروق نے وائس ایڈمیرل سُر نائٹ فلنگ آنند لیونٹ اور شرقی بحیرۂ روم کے برطانوی ہوائی بیڑوں کے مستقرات پر ۶ گھنٹہ گذارے جس کا شمار بیڑے کے جدید ترین جہازوں میں ہے۔

انہوں نے طیاروں کو دیکھا جن میں سی فائر قسم کے جدید ترین ہوائی جہاز بھی شامل ہیں۔ اس طرح آپ نے مصنوعی جنگ اور گولہ باری کی مشق بھی ملاحظہ فرمائی۔

بعد میں آپ نے ایڈمیرل کے ساتھ لنچ تناول فرمایا۔ آپ کی واپسی پر جنگی جہاز نے ۲۱ توپوں کی سلامی دی۔

۔۔۔ انقرہ ۲۳ مارچ۔ پرسوں جو زلزلہ ترکی کے ۳ ضلعوں میں آیا تھا اُس میں پانچ سو سے زیادہ مکانات مختلف مقامات پر منہدم اور تباہ ہوئے۔ اور ۳ سو آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳

کیا گورنر بنگال صوبہ کا نظم اپنے ہاتھ میں لیں گے؟

مسٹر نوشیر علی اسپیکر بنگال اسمبلی نے ۲۸ مارچ کو وزارت بنگال کے خلاف رائے شماری کے سوال پر مخالف پارٹی کے ایک سوال پر اپنا رولنگ دیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک بنگال میں نئی وزارت نہیں بن جاتی اس اجلاس میں کوئی کارروائی نہیں ہوسکتی اس لئے اجلاس کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال نے اجلاس کے خاتمہ پر پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ وزارت کے مستعفی ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسپیکر نے صوبہ میں دفعہ ۹۳ کا نفاذ کر دیا ہے۔

مگر اس کے باوجود یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ کل وزیر اعظم سر ناظم الدین گورنر کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیں گے اور اس سے پہلے وزارتی پارٹی کی میٹنگ میں اسپیکر کے رولنگ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جائے گا خیال کیا جاتا ہے کہ گورنر بنگال وزیر اعظم کا استعفیٰ قبول کر لیں گے اور اس کے بعد صوبہ کا نظم و نسق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے تحت اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور اس طریقہ پر ۳۱ مارچ تک گورنمنٹ گورنر بجٹ کی تصدیق کریں گے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دو سال پہلے مسٹر فضل الحق شاما پرشاد وزارت خاتمہ کے قریب پورا بجٹ پاس ہوئے بغیر مستعفی ہوئی تھی تو گورنر نے دفعہ ۹۳ کے ماتحت انتظام خود لے لیا تھا اور موجودہ ناظم الدین وزارت تقریباً ایک ماہ بعد اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کے آخر میں بنائی گئی تھی۔ بنگال اسمبلی کا اجلاس آج ۴ بجے شروع ہوا۔ پبلک گیلریاں وزیٹروں سے بھری ہوئی تھیں اور ممبران کی حاضری بھی پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں تھی۔ سر پرمتھو ناتھ بنرجی (غیر سرکاری کانگریس پارٹی) نے ایک قانونی نکتہ اٹھایا اور کہا کہ کل کی رائے شماری کے نتیجہ کے طور پر وزارت اپنا کام جاری نہیں رکھ سکتی ہے۔ جبکہ کل ۲۴۳ ممبران کی تعداد میں سے ۲۰۴ ممبران اجلاس میں شریک تھے ان کے سامنے کسی ہندوستانی اسمبلی یا دار العوام کی ایسی کوئی مثال موجود نہیں ہے کہ بجٹ کے خاص مطالبہ پر حکومت کو شکست ہو جانے کے بعد بھی حکومت برسر اقتدار رہی ہو۔

مسٹر جے۔ آر۔ واکر لیڈر یورپین گروپ نے تجویز کیا۔ اس قسم کی بحث کے بجائے یہ اجلاس پر چھوڑ دیا جائے کہ حکومت کی طاقت موجود ہے یا نہیں۔ اجلاس کے خاتمہ پر بہت سے مسلم لیگی نوجوان جمع ہو گئے جنھوں نے مسلم لیگ زندہ باد اور نوشیر علی مردہ باد کے نعرے لگائے۔ مسٹر فضل الحق لیڈر مخالف پارٹی نے کہا کہ اسپیکر کے رولنگ کے بعد وزیروں کا کام ختم ہو گیا ہے اس لئے آج کوئی کارروائی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ صحیح تعداد بتا دی جائے جس سے پارٹیوں کی مضبوطی معلوم ہو جائے۔ بدھ کی رائے شماری سے پتہ چلا کہ مخالف پارٹی کو ۱۰۶ رائے میں جبکہ وزارتی پارٹی کو ۹۷ ووٹ ملیں۔ آج بھی مخالف پارٹی کے ۱۰۶ ممبر موجود تھے اور ۹ دیگر ممبران مخالف بنچوں پر موجود تھے۔ اس طرح مخالف پارٹی کی تعداد آج ۱۱۵ تھی اور اجلاس میں کل ممبر ۲۲۷ شریک ہوئے۔ آج بھی وزارتی پارٹی تین ممبروں کی اقلیت میں تھی۔ مخالف پارٹی کے دس ممبر جیل میں ہیں ورنہ ۲۴۳ کے اجلاس میں ۱۲۵ ممبران مخالف پارٹی کے ہوئے۔

مسٹر سنتوش کمار باسو ڈپٹی لیڈر (غیر سرکاری کانگرس پارٹی) نے کہا کہ اسپیکر کا آج کا رولنگ تاریخ کی ان آئینی روایتوں میں نمایاں مقام حاصل کریگا جن کی سے جمہوری ممالک میں آئینی حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔ موجودہ آئین کے ماتحت ہمارے صوبوں میں جو محدود خود مختاری چل رہی ہے اس اسمبلی کے فیصلہ نے وزارت تقریر کو آشکارا کرنے میں صحیح درجہ حاصل کیا ہے۔ اسپیکر نے اپنی عقلمندی اور اہمیت سے جمہوریت کے کاز کی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ دونوں پارٹیوں نے اپنی قوت کا جائزہ لیا اور مخالف پارٹی آج بھی تین ممبران کی اکثریت میں تھی حالانکہ ہمیں ایک بار پھر وزارتی پارٹی کو شکست دینے اور ناگہانی رائے شماری کا نعرہ ختم کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ہم اسپیکر کے رولنگ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

رہائی لکھنؤ۔ ۲۹ مارچ۔ یو۔پی کی حکومت کی طرف سے ایک سرکاری اعلان شایع کیا گیا ہے کہ جو نہی پنڈت گوبند بلبھ پنت ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی احمد نگر سے چل کر یو۔پی میں اپنی جائے رہائش پر پہونچیں گے۔ یو۔پی حکومت طبی بنا پر انھیں غیر مشروط طور پر رہا کر دیگی جن ڈاکٹروں نے پنڈت جی کا معائنہ کیا ہے ان کی رائے ہے کہ ہرنیا کا اپریشن جلدی ہو۔

بقیہ آئینہ کانپور

۲۵ مارچ کو کانگرس مزدور سبھا کی طرف سے ایک قومی مشاعرہ مرحوم گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار میں نراین اوزی کے احاطہ میں ہوا۔

ٹکسٹائل کمشنر مسٹر اے۔ رالسن یو۔پی کے پراونشیل ٹکسٹائل کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کا دفتر کانپور میں رہے گا۔

کانفرنس سوداگران پارچہ کی ایک پراونشیل کانفرنس کانپور میں ہونے والی ہے جس میں صوبہ کے اندر کپڑے کی تقسیم کے معاملہ پر غور کیا جائے گا۔

کنزیومر ایسوسی ایشن ۲۴ مارچ کو کنزیومر ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ مسٹر سارداپرشاد سکسینہ کی صدارت میں ہوا جس میں محلہ وار کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ ہوا تاکہ راشننگ اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے حکام کو امداد دی جاسکے۔

منافع کی شرح مقرر یو۔پی گورنمنٹ نے منافع کی شرح مقرر کر دی ہے جو تھوک فروش سوداگران پارچہ دوکاندار دکانداروں سے لے سکتے ہیں۔

ڈپوٹیشن یو۔پی۔ کپڑا کمیٹی۔ ڈسٹری بیوٹرس کمیٹی۔ کانپور کپڑا کمیٹی اور مسلم چیمبر آف کامرس کے قائم مقاموں کا ایک ڈپوٹیشن سکریٹری سول سپلائی سے ملا اور کپڑے کی تقسیم پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔

پروٹسٹ کانپور مزدور سبھا اور ٹینری ویلیدورکرس یونین نے اُن حکام کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے جو انڈسٹریل جھگڑوں کو کرمنل طریقوں پر طے کرنا چاہتے ہیں۔

مزدور سبھا نے میونسپل بورڈ کی طرف سے لگائے جانے والے سائیکل ٹیکس کی مخالفت کی ہے۔

۲۸ مارچ کو سیسہ مئو رقبہ کے باشندوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں میونسپل بورڈ کی طرف سے لگائے جانے والے ٹیکسوں کی پُرزور مخالفت کی گئی۔

برٹش انڈیا کارپوریشن ۲۴ مارچ کو لال املی کلب میں برٹش انڈیا کارپوریشن کا ۲۵واں سالانہ جلسہ ہوا۔

آئینہ کانپور

ریوائزڈ بجٹ میونسپل بورڈ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن نے میونسپل بورڈ کے بجٹ بابت سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کو منظور کر لیا ہے۔ کمشنر صاحب نے تحریر کیا ہے کہ عملہ مقرر کرنے کے متعلق جو روپیہ بجٹ میں رکھا گیا ہے وہ ڈی ۱۴ اور مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء کے خلاف ہے۔

کمشنر صاحب نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ زیادہ تنخواہ دینے کے لئے ان کی منظوری ضروری ہے۔ لائبریریوں کو امداد دینے کے مد میں رقم ۵۵ ہزار سے کم کر کے ۲۵ ہزار کر دی گئی ہے۔ ریوائزڈ بجٹ کے مطابق آمدنی ۲۲۸۱۶۶۵ خرچ ۴۷۸۱۳۶۵ کلوزنگ بیلنس ۲۰۶۵۵۴۔ کلوزنگ بیلنس میں ۱۷۹۳۱ قرضہ جات کا اور ۳۰۰۰۰ روپیہ ٹھیکہ داروں کی ضمانت کا ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۶ مارچ کو امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہانہ جلسہ بصدارت سر اے۔ ایم سورٹ منعقد ہوا۔

پرم پوروہ میں جو مزدوروں کے کوارٹر ٹرسٹ کے زیر اہتمام تعمیر ہو رہے ہیں ان کو کرایہ پر دینے اور ان کے انتظام وغیرہ کے معاملہ پر خاص طور پر غور ہوا۔

مسٹر کے۔ آر۔ ملکام لیبر کمشنر خاص طور پر جلسہ میں شرکت کرنے کے واسطے مدعو کئے گئے تھے۔ بالآخر یہ طے ہوا کہ ٹرسٹ کوارٹروں کے دو بلاک آرڈیننس ڈپارٹمنٹ کو دیدیئے جائیں تاکہ وہاں کے مزدوروں کے رہنے کے واسطے کرایہ پر دئے جاسکیں ٹرسٹ ان کوارٹروں کا کرایہ کمیشت ۱۲½ فیصدی کم کرے۔ آرڈیننس ڈپارٹمنٹ سے وصول کر لیا کرے۔ مسٹر ایس۔ سی مترا نے کوآپریٹیو بلڈنگ سوسائیٹیوں کے حق کی حمایت کی اور ٹرسٹ نے طے کیا کہ جب اسطرح کی سوسائیٹیاں قائم ہو جائیں گی اس وقت ان سے ان کوارٹروں کو کرایہ پر دینے اور ان کے انتظام کے متعلق غور کیا جائے۔ یہ بھی طے ہوا فی الحال ان کوارٹروں کو ٹرسٹ خود مزدوروں کو کرایہ پر اٹھائے اور کرایہ وصول کرنے کا انتظام کرے۔

ٹرسٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے خط پر غور کیا جو آر۔ اے۔ ایف کے کیمپ کی ضرورت کے واسطے زمین حاصل کرنے کے متعلق تھا۔

یہ طے ہوا کہ یہ سب سے بہتر ہوگا کہ ٹرسٹ بذات خود زمین حاصل کرے اور زمین کو پٹہ پر دینے کے واسطے آر۔ اے۔ ایف کے افسران یا کسی دوسرے گورنمنٹ کے افسر سے طے کرے۔ یہ زمین آر۔ اے۔ ایف کے کیمپ کے واسطے مقررہ مدت کے لئے دی جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ سٹی سلون ایکٹنشن اسکیم ایریا سی۔ سی۔ او۔ ڈی کے واسطے زمین کرایہ پر دینے کے واسطے اسی طرح کارروائی کی جائے۔ ۱۹۷۳ روپیہ کی مالیت کی آراضی فروخت کرنا طے ہوا۔ ۳۲۴۶۴ روپیہ کی قیمت کی آراضی کرایہ پر دینا منظور ہوا اور اس طرح کل ٹوٹل ۳۵۷۸۵۳ روپیہ پہونچ گیا۔

پریس نوٹ ضلع کان کے پبلشروں اور پرنٹروں کی طرف سے باقاعدہ کاغذ کے خرچ کے نقشے کاغذ کنٹرولر کے پاس نہیں پہنچ رہے ہیں۔ اس لئے اُن لوگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ آئندہ سے وہ لوگ کاغذ کنٹرولر یو۔پی الہ آباد کے پاس باقاعدہ روانہ کرتے رہیں۔ ورنہ پیپر کنٹرول حکم کی دفعہ ۱۵ کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی۔

عام اطلاع کے واسطے شایع کیا جاتا ہے کہ چھاپہ خانہ اسٹیشنری بنانے والوں اور کاغذ سے بنائی جانے والی چیزوں کے سوداگروں کو بھی اپنے اپنے کاغذ کے خرچ کے نقشے ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک داخل کر دینا چاہیئے۔ اس کا حساب جنوری سنہ ۱۹۴۵ء سے شمار کیا جاوے ورنہ پیپر کنٹرول کی دفعہ ۱۵-۲۰-۲۷ کی خلاف ورزی ہوگی۔

پبلک کی عام اطلاع کے واسطے شائع کیا جاتا ہے کہ پیپر کنٹرول آرڈر سنہ ۱۹۴۴ء کے ماتحت ۹۳ مربع انچ رقبہ سے زیادہ بڑے سائز کا کوئی لیٹر پیپر بنانا۔ چھاپنا خلاف قانون ہے۔ اور کسی شخص کو مناسب ضرورت سے زیادہ کاغذ نہیں خرچ کرنا چاہیئے۔

یکم نومبر سنہ ۱۹۴۴ء سے صوبجاتی گورنمنٹ نے پراونشیل پیپر کنٹرولر کا دفتر الہ آباد میں قائم کیا ہے۔ اس لئے کاغذ کے خرچ وغیرہ کے تمام نقشے آئندہ سے اس دفتر میں ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک پہونچنا چاہیئے۔ اب گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس ان کے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گورنمنٹ ہند نے کنٹرولر کو اخبارات کے متعلق بھی اختیارات دئے ہیں۔ اخبار کے سائز۔ حقوق۔ تبدیلی مقام کی تبدیلی چھاپہ خانہ کے دوبارہ چالو کرنے۔ زیادہ کاغذ کے خرچ کی اجازت وغیرہ کے مقابلہ میں پراونشیل پیپر کنٹرولر یو۔پی الہ آباد سے خط و کتابت کی جائے۔

کلکٹر صاحب نے بھٹہ کی اینٹوں کے لئے زیادہ سے زیادہ قیمت مقرر کر دی ہے۔ تیسرے درجہ کی اینٹ پیلا۔ اور ٹیڑھے کھنجے کے لئے ۵ روپیہ ہزار اور اینٹوں کے ٹکڑوں کے لئے ۱۱ روپیہ فی ہزار قیمت کی شرح مقرر ہوئی ہے۔ اور عمدہ اینٹ اول درجہ کے لئے ۲۰ روپیہ فی ہزار کی شرح مقرر ہوئی ہے۔ جو کوئی اس سے زیادہ قیمت پر سودا کرے گا اس پر مقدمہ قائم ہوگا۔

اسی طرح راکھی اور سرخی کے سوداگروں کے لئے بھی لائسنس لینے کا حکم ہوا ہے۔ ۱۰ اپریل کے بعد بلا لائسنس وہ کام نہیں کرسکیں گے۔ اور فروخت کی شرح مقرر کر دی گئی ہے۔ ان لوگوں کو اپنے اسٹاک کا نقشہ بھی داخل کرنا ہوگا اور مقررہ قیمت پر فروخت کرنا ہوگی۔

ہندوستانی برادری ۲۵ مارچ کو مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ہندوستانی برادری کی سالانہ میٹنگ مسٹر نول کشور بہرتیا کے بنگلہ پر ہوئی جس میں سب سے پہلے گنیش شنکر ودیارتھی مرحوم جو کہ ہندوستانی برادری کے بانی تھے ان کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی اور ان کی زندگی کو ہندوستانی برادری کا نمونہ قرار دیتے ہوئے ممبران سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ بھی مرحوم کی زندگی کا نمونہ بنیں اور دوسروں کو اس نمونہ پر چلنے کی تلقین کریں۔ ہندو مسلم اتحاد حاصل کرنے کے لئے چند تجاویز پر غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ اس کام کیلئے ہندوستانی برادری پروپیگنڈا کرے۔

آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا:-

پریسیڈنٹ:- مسٹر آر منوہر لال وائی ایم۔ سی۔ اے

وائس پریسیڈنٹ:- مسٹر پورنانند ورما۔

سکرٹری:- ڈاکٹر ایس۔ ان۔ سکسینہ

جائنٹ سکرٹری:- مسٹر ایس۔ ایس مصرا

ٹریزرر:- خواجہ عبدالسلام۔

پبلسٹی افیسر:- مسٹر جی۔ سی۔ نگم۔

ممبران ایکزیکیٹو کمیٹی:- مسٹر نول کشور بہرتیا۔ مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی۔ ڈاکٹر ایس۔ ان۔ گپتا۔ مسٹر ایس بی۔ مہرہ۔ مسٹر رشید احمد۔ مسٹر قدرت اللہ

پٹیشن رائے بہادر ایم۔ بی۔ سینگھل اڈیشنل کمشنر نے مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع اور مسٹر ایم۔ جی کنوڈیا ممبران میونسپلبورڈ کے خلاف جو پٹیشن دائر ہیں اسکی سماعت کی تاریخ ۲۲ اور ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء مقرر کی ہے۔

ایٹ ہوم مسٹر ڈبلو۔ کالول آئی۔ پی۔ او۔ بی۔ ای۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور کے تبادلہ کے سلسلہ میں اہل شہر کی طرف سے ۲۷ مارچ ۶ بجے شام کو کرزن پارک میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا جس میں تقریباً ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ مدعو کرنے والوں میں ۴۳ حضرات تھے جس میں سے خاص خاص حضرات کے نام حسب ذیل ہیں:- سر رابرٹ منزیز۔ سر پدم پت سنگھانیہ۔ مسٹر جے۔ کے۔ سریواستوا۔ مسٹر رام چندر۔ سردار اندر سنگھ بی۔ ان۔ سودی۔ ایچ۔ جی۔ مصرا۔ لالہ کیلاش پت سنگھانیہ۔ رام گوپال گپتا۔ رائے بہادر بھگوانداس۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا۔ اوماشنکر مہروترا۔ رام لال نوٹیہ۔ نریندر جیت سنگھ۔ دوارکا پرشاد سنگھ رام ناتھ سیٹھ۔ ٹھاکر نین سنگھ۔ کالکا پرشاد دھون ڈاکٹر سی۔ ڈی۔ زدنا ایس۔ ایم لبشیر۔ ایچ۔ ایم سمیع۔ نواب سید خاقان حسین۔ حاجی دلدار خاں۔ ایس۔ ایم رضا۔ وحید احمد۔ حاجی نعیم الدین۔ حاجی محمد حمزہ۔ میاں عبداللطیف۔

سٹی پولیس اور ڈسٹرکٹ پولیس کی طرف سے بھی ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو پولیس لائن میں مسٹر کالول کو ایٹ ہوم دیا جارہا ہے جس میں معززین شہر مدعو ہیں۔

گنیش ڈے ۲۴ مارچ ۶½ بجے شام کو تلک ہال میں سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں اہل شہر کا ایک جلسہ ہوا جس میں رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ۔ پنڈت بالکرشن شرما و دیگر متعدد حضرات نے گنیش شنکر ودیارتھی مرحوم کی زندگی پر روشنی ڈالی اور لوگوں سے یہ تلقین کی کہ وہ ان کے نقش قدم پر چل کر ان کی صحیح یادگار قایم کریں۔ مرحوم کی یادگار قایم کرنے کے لئے کمیٹی بنائی گئی۔

کانپور ٹینری۔ اور لیدر ورکرس یونین نے مسلم لیگ ہال میں گنیش شنکر ودیارتھی ڈے منانے کے لئے ایک جلسہ کیا جس میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔ اور مرحوم ودیارتھی کے کام کی تعریف کا رزولیوشن منظور کیا۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

بعض مقامی اُردو اخبارات اور سینما

ایڈیٹر صاحبان غریب۔ دستور۔ نیلی پوشش اور مشیر کانپور کی طرف سے ایک مضمون ہم کو بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جس کو ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

ہمارے خیال میں مضمون واقعات کی روشنی میں بالکل صحیح ہے اور ہم کو اپنے معزز ہمعصروں کی رائے سے پورا اتفاق ہے اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو اخبارات اس قسم کی لغزشوں میں مبتلا ہو گئے ہیں وہ اپنے دامن کو اس سے پاک کر کے اخباری معیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ — اڈیٹر

کان پور کے مندرجہ ذیل اخبار نویسوں کا ایک اجتماع زیر صدارت عالیجناب شوکت علی صاحب بھوپالی ایڈیٹر اخبار غریب کانپور۔ بر مکان کرنل محمد فاروق صاحب صدیقی میونسپل کمشنر ۲۹ مارچ سنہ ۴۵ء کو ہوا۔ اور اس صورت حال پر طویل وقت تک غور کیا گیا۔ جو کانپور کے بعض اخباروں کے بعض مقامی سینماؤں کے خلاف سرگرمیاں جاری کرنے سے پیدا ہو گئی ہے۔ اجتماع نے بعد بحث و فکر مندرجہ ذیل تجویز اس سلسلہ میں متفقہ طور پر پاس کی۔

کان پور کے چند اخبارات نے مجسٹک ٹاکیز کے منتظمین کے خلاف مضامین لکھنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ وہ متعدد صحیح واقعات کی بنا پر خلاف حقیقت اور انفرادی شکایات پر مبنی ہے۔ یہ بات درست ہو کہ اگر مقامی سینماؤں میں کوئی بدنظمی ہوتی تو اخبارات پر ان کی اصلاح کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے لیکن یہ بات ثابت ہے کہ ان اخبارات کی جدوجہد نیک نیتی کے ساتھ اس مقصد پر مبنی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایسے اجتماع میں شرکت سے گریز کیا جو سچائی سے سینماؤں کی بدعنوانیوں پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ اُن اخبارات اور اُن کے حامیوں نے اس سلسلہ میں ہندو مسلم کشیدگی کو ہوا دینے کی متعدد بار کوششیں کیں ہیں جن کی طرف سے اگر انھیں بند کر نہ جائیں تو نتیجہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ اور کسی وقت میں مقامی سینما ہندو مسلم کشیدگی کی جگہ بن سکتے ہیں۔ یہ اس نقطہ نگاہ سے بھی کہ ذاتی شکایتوں کو فرقہ وارانہ مسئلہ بنا دینے سے اُردو کی ترقی اور کامیابی کو صدمہ عظیم پہونچتا ہے۔

لہٰذا ان اخبارات کی جدوجہد غلط اور بے معنی ہے اس کے علاوہ متذکرہ بالا سرگرمیوں کا نتیجہ بھی انتہائی ذلت خیز ہے۔ کہ اپنے ذاتی مسائل کو غلط طور پر اجتماعی اور قومی لڑائی کا رنگ ..... اخبار نویسی کی شان اور معیار کو گھٹاتا ہے جس کو کوئی معقول اخبار نویس پسند اور برداشت نہیں کرسکتا اسی لئے ان حالات میں کانپور کے دستخط کنندگان اہل صحافی ان اخبارات کی منفرت رساں اور نامناسب کوشش کی مذمت کرتے ہیں۔ ساتھ ہی حکام بالا سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ معاملات کو صحیح زاویہ نگاہ سے دیکھ کر شہر کے امن کو خطرے میں پڑنے سے بچائیں۔

اگر مقامی سینماؤں کے خلاف کوئی معقول انتظامی شکایت ہے تو اسکا اصولی طور پر معقول سدباب کریں۔

دستخط کنندگان ذیل مقامی سینماؤں کے منیجروں اور منتظمین کو مشورہ دیتے رہیں کہ وہ شہری عوام خصوصاً مسلمانوں کے مفاد کا اپنے سینماؤں میں پورا پورا لحاظ رکھیں اور جو جائز عوامی شکایات ہوں اُن کے دور کرنے کا مستحسن اقدام کریں۔

شوکت علی بھوپالی (ایڈیٹر اخبار غریب) محمد رفیق صہبائی (ایڈیٹر اخبار دستور) محمد ظہور صدیقی (ایڈیٹر اخبار نیلی پوشش) آفاق حسین جوہر (ایڈیٹر اخبار مشیر)

صنف نازک

نئے زمانے کی لڑائی کو "ٹوٹل وار" یعنی مجموعی لڑائی کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز (جس میں انسان بھی شامل ہیں) ایسی نہیں ہے جو اس لڑائی کے کام میں نہ لائی جاتی ہو۔ اور چیز ایسی نہیں ہے کہ جس کا تعلق جنگ کے کسی شعبہ یا مورچہ یا محاذ سے نہ ہو۔ کھانا پینا اور سامان جنگ ایک طرف، حد یہ ہے کہ سپاہیوں کا دل بہلانے کے لئے مختلف تفریحات مثلاً سینما، ناٹک، مذاحیہ پارٹ کرنے والوں، اور گانے والی اور ناچنے والی عورتوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی ضمن کی ایک خبر ہمارے سامنے آگئی ہے ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

چنگ کنگ، ۲۰ مارچ، مغربی چین کے ہوائی اڈے کے شہر چنگ ٹو کی ناچنے والی لڑکیوں کی ہدایت کے لئے کچھ معین قاعدے اور ضابطے حکومت کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) ناچنے والی لڑکیاں اتحادی ہوابازوں کو ورغلانے یا بہکانے کا عمل نہیں کریں گی اور نہ زیادہ مقدار میں شراب پئیں گی۔

(۲) لڑکیاں کوئی رویّہ ایسا اختیار نہیں کریں گی جو کہ اچھے اخلاق اور رواج اور دستور کے خلاف ہو۔

(۳) وہ کوئی ایسا کام نہیں کریں گی جو حب الوطنی کے خلاف ہو۔

(۴) وہ پبلک مقامات پر اپنے نظر فریب یا مسحور کن حسن کا غیر محدود مظاہرہ کریں گی۔

(۵) جو اتحادی ہواباز نشہ میں مست ہوں اُن کے ساتھ وہ رقص نہیں کریں گی،

(۶) ناتندرست لڑکیاں اور ۱۸ برس سے کم عمر والی لڑکیاں رقاصہ نہیں بنیں گی،

چنگ ٹو میں ناچنے والی لڑکیاں اتحادی ہوابازوں کو سامان جنگ تفریح بہم پہونچانے کا کام کرتی ہیں اُن کو عام طور پر "مخصوص جماعت کی عورتیں" کہا جاتا ہے اور ان کی سرگرمیوں کو "بین الاقوامی گردش" کا نام دیا جاتا ہے۔

(یونائیٹیڈ پریس آف امریکہ)

ہم اس خبر پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کریں گے، آپ اپنے چشم تصور سے کام لیں اور ان ناچنے والیوں کی "بین الاقوامی گردش" کے پیش نظر یہ خیال فرمالیں کہ جدید دنیا کدھر جارہی ہے!۔

حکیموں اور ڈاکٹروں پر جرمانہ

لاہور ۲۳ مارچ۔ شہر کی فصیل پر مخش اشتہارات لگوانے کے الزام میں ایک درجن حکیموں اور ڈاکٹروں پر جرمانے کئے گئے۔ جن سے سات سو ستر روپیہ

ادب لطیف

ہولی!
از جناب دیو کی نندن ناصح

صبح کے کامل سکون میں خدا اپنے ہاتھوں سے مشرق کی دیوی کے آنچل کو شفق کے گلال میں رنگ دیتا ہے، ندیاں چمک اٹھتی ہیں، پرندے گانے لگتے ہیں اور درخت جھومنے لگتے ہیں۔

یہ ہے "غیر مہذب" مشرق کی دل کش ہولی۔

آسمان پر لوہے سے لوہا ٹکراتا ہے، شعلہ سے شعلہ لڑتا ہے زمین، آسمان اور زمین کے نیچے انسان ایک خونخوار جنگ میں مصروف ہیں ——— توپوں سے، سنگینوں سے ——— بندوقوں سے ——— سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں انسان، انسان کا خون چوسنے کے درپے ہے، ان گمنام تاریکیوں میں لوگ ایک دوسرے کا گلا گھونٹ رہے ہیں آسمان پر خون ——— زمین پر خون ——— زمین سے نیچے خون ——— یہ مہذب قومیں "ہولی میں مصروف ہیں۔

اے پرماتما! ختم کر یہ کشت وخون! معلوم ہوتا ہے کوئی دیوانہ خواب دیکھ رہا ہے انسان نے اس سے زیادہ تشدد، اس سے بڑھ کر بربریت کا اظہار کبھی نہیں کیا تھا، جمہوریت کے علمبرداروں نے خون آہوں اور مستقبلوں کی جو قربانیاں پیش کی ہیں وہ انسانی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گے، لوگ ایک میٹھی نیند، ایک پرسکون فضا اور ایک دل کش ہولی کے لئے ترس رہے ہیں، ان کے حال پر رحم کر، تمام دنیا کو ہولی کھیلنے دے، بین الاقوامی اخوت اور رواداری کے رنگ میں ڈوبی ہوئی۔

اہم فرانسیسی جنگی علاقہ کے عین وسط میں تھا۔ میری لیسلر ایک بالکل معصوم فن نقاشی سیکھنے والی لڑکی معلوم ہوتی تھی۔ جس ہوٹل میں یہ رہتی تھی وہاں متعدد فرانسیسی فوجی افسر بھی رہتے تھے۔ جو اس بظاہر بالکل معصوم طالبہ کو خوش کرنے کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے تھے۔ وہ اسے اپنی تصاویر کھینچنے اور ادھر اُدھر فوجی علاقوں میں بلاروک ٹوک گھومنے دیا کرتے تھے۔ اس گھومنے پھرنے کے دوران میں وہ کسانوں سے فوجی سپاہیوں اور ان کی سرگرمیوں کے متعلق نہایت اہم معلومات دریافت کرلیا کرتی تھی اس طریقہ سے جرمنوں کو فرانسیسی توپخانہ کے متعلق بہت سی رازکی باتیں جن کا اس سے پیشتر انہیں علم نہیں تھا معلوم ہوگئیں۔

وصول ہوا ہے۔

عالم نسواں

میڈم ڈاکٹر این میری لیسلر

دنیا کی سب سے خطرناک جاسوس جس کا ۱۹۳۴ء میں بمقام زیورچ (سوئٹزرلینڈ) انتقال ہوا۔ اور جسے اس کے ہموطنوں نے اس کی خدمات کی ضرورت باقی نہ رہنے پر فراموش کردیا تھا لیکن جس کے عدیم النظیر وحیرت انگیز جاسوسی کے کارنامے صفحات تاریخ سے کبھی محو نہیں ہوسکتے۔ یہ عورت جس کے جاسوسی کے کارنامے تخیلی قصوں سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ جرمن نژاد تھی۔ اور اس کا پورا نام این میری لیسلر تھا۔ لیکن وہ میڈم ڈاکٹر کے نام سے زیادہ مشہور تھی مرنے سے قبل اس عورت کو اگر کسی بات کا افسوس تھا تو وہ صرف اس کا کہ وہ بجائے اس کے کہ مشہور ومعروف جاسوس عورت ماٹاہری کی طرح فوجی دستہ کی گولیوں کا نشانہ بنتی بستر مرگ پر دم توڑ رہی تھی

گزشتہ جنگ عظیم میں یہ عورت بھوتوں کے مانند تھی کہ اس کا نام تو ہر شخص کی زبان پر تھا لیکن اس کے وجود کا کوئی معقول یا بدیہی ثبوت نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود فرانسیسی جنگی ہیڈ کوارٹر کا عملہ اسے محض خیالی بھوت تصور نہیں کرتا تھا اور جب کبھی پتہ چلتا تھا کہ جرمنوں کو اتحادیوں کے جنگی ارادوں کا علم ہوگیا ہے تو فوجی ہیڈ کوارٹر میں ہر شخص کی زبان پر یہی فقرہ ہوتا تھا کہ "میڈم ڈاکٹر ان دونوں کے ساتھ پھر سرگرم عمل ہیں"

این میری لیسلر جرمن خفیہ سروس میں ارادتاً نہیں بلکہ اتفاقیہ طور پر داخل ہوئی تھی۔ وہ ابھی صرف سولہ سال کی تھی کہ اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے اُسے راز کے طور پر بتلایا کہ وہ خفیہ کام پر مامور ہے اس شخص کے کارناموں کے قصے سن سن کر اسے خفیہ سروس میں داخل ہونے کا شوق ہوا۔ جنگ عظیم سے کچھ پیشتر ہی جب اس شخص کا یکایک انتقال ہوگیا تو جرمن خفیہ سروس کا عملہ سخت پریشان تھا۔ کہ متوفی کے کوٹ ...... کی سیون کے اندر سے جو کاغذ برآمد ہوا تھا۔ اُسے کس طرح حل کیا جائے۔ کیوں کہ کوئی شخص ان مخفی حروف سے واقف نہیں تھا۔ میری لیسلر نے اس عبارت کو حل کرنے کے لئے اپنے کو پیش کیا اور اُسے حل کردیا۔ اس پر افسران کو یہ خیال ہوا کہ یہ لڑکی خفیہ کاموں کے سلسلہ میں فوج کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اسے خفیہ سروس کی طرف سے ایک دیہات میں ایک فرانسیسی آرٹ کی طالبہ علم کی حیثیت بھیجدیا گیا۔ یہ بالکل اتفاق تھا کہ یہ دیہات ایک نہایت ہی ×

بچوں کی دنیا

پانچ دوستوں کی کہانی!

ایک جنگل تھا، اس جنگل میں ایک ہرن رہتا تھا۔ ہرن کی ایک بکرے سے دوستی تھی۔ دونوں ساتھ ساتھ رہتے تھے۔

ہرن نے ایک روز اپنے بکرے دوست سے کہا: "آؤ کوئی اچھی جگہ تلاش کریں اور ہم تم مل کر گھر بنائیں۔

بکرا بولا:— بہت اچھا! چلو ہم تم دونوں مل کر ایک گھر بنائیں۔

ہرن نے کہا کہ میں اپنے لمبے لمبے اور نوکیلے سینگوں سے مٹی کھود دوں گا اور تم لکڑیاں لاؤ۔

دونوں دوست چلتے چلتے چلتے ایک ہرے بھرے پہاڑ کے پاس پہونچے، پہاڑ کے پاس دونوں نے ایک اچھی جگہ پسند کی۔ یہ جگہ بہت خوبصورت تھی، دونوں دوست بہت خوش ہوئے۔ اور گھر بنانے لگے۔

پاس ہی ایک تالاب تھا۔ اس تالاب میں ایک بطخ رہا کرتی تھی۔ بطخ نے دیکھا کہ ہرن اور بکرا گھر بنا رہے ہیں۔ بطخ ان دونوں کے پاس آئی اور بولی:—

"مجھے بھی اپنا ساتھی بنالو، میں بھی تمہارے ساتھ رہونگی اکیلے میرا جی نہیں لگتا۔"

دونوں دوستوں نے کہا:۔ "اچھا تم بھی ہمارے ساتھ آؤ"

ہرن اور بکرے نے بطخ سے پوچھا تم کیا کروگی؟

بی بطخ نے اپنی لمبی گردن اوپر اٹھا کر کہا: "میں گھر کی چھت کے لئے تنکے چن کر لاؤں گی"

دونوں دوستوں نے کہا اچھا آؤ ہم سب مل کر گھر تیار کریں۔

ہرن مٹی کھودتا تھا، بکرا لکڑی لاتا تھا اور بطخ تنکے چن کر لاتی تھی۔ اس طرح تینوں دوست اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔

ہرن، بکرا اور بطخ تینوں دوست گھر بنا رہے تھے، اتنے میں ایک خرگوش جھاڑیوں میں سے اچھلتا کودتا ہوا نکلا اور بولا:۔

دوستو! سلام! "مجھے بھی اپنا ساتھی بنالو"

سب نے مل کر پوچھا تم ہماری کیا مدد کروگے۔

خرگوش بولا:— "میں اپنے نکیلے دانتوں سے لکڑی کاٹوں گا"

سب نے کہا "بہت اچھا تم بھی ہمارے ساتھی بن جاؤ"

ہرن، بکرا، بطخ اور خرگوش چاروں مل کر گھر بنانے لگے۔ ہرن مٹی کھودتا تھا۔ بکرا لکڑی لاتا تھا۔ بطخ تنکے چنتی تھی اور خرگوش لکڑیاں کاٹتا تھا۔

ایک مرغ کہیں ڈال پر بیٹھا تھا بولا ککڑوں کوں ۴۴

۴۴ دوستو بتاؤ تم لوگ یہ کیا کر رہے ہو؟

سب بولے:۔ "اپنے لئے ہم سب ایک خوبصورت گھر بنارہے ہیں"

مرغ بولا: "مجھے بھی اپنا ساتھی بنالو"

سب نے مرغ سے پوچھا: "تم کیا کام کروگے؟

مرغ بولا:۔ "دوستو! میں تمہارا چوکیدار بنوں گا تمہاری رکھوالی کروں گا اور روز صبح سویرے تمہیں اٹھایا کروں گا"

سب نے کہا اچھی بات ہے "آؤ میاں مرغ تم بھی ہمارے دوست" مل کر گھر بنانے لگے۔

ہرن مٹی کھودنے میں رہتا۔ بکرا لکڑی لاتا۔ بطخ تنکے چن کر لاتی۔ خرگوش لکڑی کاٹتا تھا اور مرغ چوکیداری کرتا تھا۔

گھر بن کر تیار ہوگیا۔ سب دوست بہت خوش ہوئے اور گھر میں رہنے لگے۔

وہ سب ایک ساتھ رہتے تھے، ایک ساتھ گھومتے تھے اور رات میں ایک ساتھ گھر میں سوتے تھے۔

ایک روز لومڑی آتی دکھائی دی۔ مُرغ زور سے بولا۔ "ککڑوں کوں!"

ہوشیار ہوجاؤ۔ بی لومڑی آرہی ہیں۔ سب ہوشیار ہوگئے۔

بطخ بولی مجھے ڈر لگتا ہے۔

ہرن اور بکرے نے کہا "ڈرو مت ہم دونوں لومڑی کو مار بھگادیں گے"

لومڑی ڈر کے مارے قریب نہیں آئی۔

ایک دن گیدڑ آیا۔ مرغ درخت پر سے بولا:۔

ککڑوں کوں۔ ہوشیار ہوجاؤ، میاں گیدڑ ادھر آرہے ہیں۔

سب ہوشیار ہوگئے۔ گیدڑ بھاگ گیا۔

سب دوست آرام سے رہنے لگے، وہ بہت خوش تھے۔ جنگل کا کوئی جانور ان کے قریب نہ جاتا تھا۔

دیکھو بچو! تم سب آپس میں میل محبت سے رہو۔ تم کو کوئی نقصان یا ضرر نہیں پہونچا سکتا۔

پردۂ فلم

ڈائرکٹر محبوب جے پور میں!

محبوب پروڈکشنز کے روح رواں ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب آجکل ریاست جے پور میں ہمایوں کے تاریخی جنگی مناظر کی شاندار فلمبندی میں مصروف ہیں آپ کے ہمراہ آپکا پورا اسٹاف اور فلم ہمایوں کے شہرۂ آفاق فلمی ستاروں کا اجتماعی جے پور میں اپنے کارناموں کی تکمیل میں مصروف ہے۔ جہاں تک جنگی مناظر کی فلمبندی کا تعلق ہے ہمایوں مقابلے کی وہ جنگ پیش کرے گا جو مغل دور کے فاتح اعظم ہمایوں کی شجاعت کو ایک بار پھر دنیا کے لئے پیام شجاعت بنادیں گے شیر شاہ سوری اور شہنشاہ ہمایوں بلاشبہ ہندوستان کی صنعت فلم سازی کا بے مثل نغمہ بار دگر بار تاریخی شاہ کار ہوگا۔ اس کی نمائش عنقریب بمبئی اور ہندوستان کے ہر شہر میں شروع ہوجائے گی تاریخ افتتاح کا بے چینی سے انتظار کیجئے۔ (رپورٹر)

بیرم خاں کی شاہانہ تیاری

بمبئی کی مشہور فلم ساز کمپنی اسٹینڈرڈ پکچرز کارپوریشن کے روح رواں سٹر ہونے والا آفتاب صنعت اداکار وہدایت کار مسٹر جاگیردار کی اعلےٰ ہدایت میں آجکل اپنا عظیم الشان تواریخی شاہ کار "بیرم خاں" مسز داموودیٹوں اور پربھات کے مشہور نگار خانے میں فلمارہے ہیں۔ بیرم خاں کا تواریخی افسانہ ادیب شہیر خان بہادر حکیم احمد شجاع کے دماغ وقلم کا اعلیٰ نتیجہ ہے۔ مکالمہ آرائی میں کمال صاحب امروہوی بھی آپ کے شریک قلم ہیں موسیقی موسیقار اعظم مسٹر غلام حیدر کی مہارت فنی کا مسحور کن نمونہ ہوگی اداکاروں میں ۱۹۴۵ء کے مستند اداکار مسٹر گجانن جاگیردار آہو چشم مہتاب کے علاوہ دوسرے مشہور اداکاروں کے نام اس بات کے شاہد ہیں کہ بیرم خاں سال رواں میں صنعت فلم سازیٔ ہند کی بے مثل تواریخی پیش کش ثابت ہوگی۔

(رپورٹر)

سپرو کمیٹی کی میٹنگ

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ سر سپرو کی مصالحتی کمیٹی کی میٹنگ ۲۹ مارچ کو شروع ہوکر ۸ اپریل کو ختم ہوگی روزانہ نشستیں رہیں گی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ اپریل کے آخری ماہ میں میمورنڈموں کے شائع ہوجائے گی جو میمورنڈم موصول ہوئے ہیں ان میں سے ایک سرمارس گوائر کا بھی ہے۔

یوپی کا نیا چیف سکریٹری

لکھنؤ ۲۲ مارچ۔ مسٹر ایچ جے۔ فریمن نے آج سر کرسٹی سے حکومت یوپی کے چیف سکریٹری کے عہدے کا چارج لے لیا اور سر کرسٹی دہلی میں چیف کمشنر مقرر ہوں گے۔

اقوالِ زریں

اپنے تنزل کا احساس کرنا اور اپنے عیب کو دیکھنا بہت بڑا ہنر ہے۔

دنیا میں کچھ نیک کام کرتے رہو ورنہ جینا فضول ہے۔

خدا کا خوف انسانوں کو گناہوں سے بچالیتا ہے

ہمیشہ سچ کی فتح اور جھوٹ کی شکست ہے،

بغیر اعتبار باہمی دوستی نہیں بلکہ وہ درپردہ دشمنی ہے۔

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے

کسی کی بدگوئی مت کرو تاکہ تمہاری قدر و منزلت ہو۔

حقیقت کو جاننے کا دعویٰ کرنا کم عقلی و کم فہمی کا مظہر ہے۔

بے صبر آدمی ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے

جاہل کے لئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔

رات کو مقروض ہو کر سونے سے یہ بہتر ہے کہ بھوکا رہنا اچھا ہے۔

موجِ تبسم

بیوی:۔ کوئی مرد جب گفتگو کرتا ہے تو وہ سوچنے کے لئے نہیں رکتا۔

خاوند:۔ اور جب عورت بات شروع کردے تو رکنے کے لئے بھی نہیں سوچتی۔

والد:۔ منہ پھیر کر دوسروں کی طرف دیکھنا ٹھیک نہیں۔"

لڑکی:۔ میں نے خاص مطلب کے لئے تو نہیں دیکھا، صرف یہ دیکھنے کے لئے دیکھا تھا کہ مسٹر اسمتھ میری طرف دیکھ رہا ہے یا نہیں۔"

مسٹر چرچل بال بال بچ گئے

لندن۔ ۲۶ مارچ۔ جس وقت مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کل امریکن نویں فوج کے کارہائے نمایاں دیکھ رہے تھے تو جہاں یہ کھڑے تھے تو اس سے پچاس گز کے فاصلہ پر جرمن توپ کا ایک گولا آکر گرا۔ اور آپ بال بال بچ گئے۔ وزیر اعظم اپنے ملک میں واپس آگئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آپ نے پھر راہن پار کر لیا ہے۔ آج دوسری برطانی فوج کے سیکٹر کا معائنہ کرنے کے لئے راہن پار کیا گیا۔ آپ نے فوجوں اور گاڑیوں کو دریا پار کرتے ہوئے دیکھا اور بہت سی فوجوں کا معائنہ کیا۔ فیلڈ مارشل منٹگمری نے جو آپ کے ساتھ تھے کہا کہ لڑائی بہت اچھی طرح چل رہی ہے۔

—— دہلی ۲۴ مارچ۔ اتری پنجاب کے پہلوان گوراسنگھ نے کشتی لڑنے کے لئے جو چیلنج دیا تھا اس کو رستمِ ہند امام بخش کے بیٹے بھولا پہلوان نے منظور کر لیا ہے

دلچسپ معلومات

—— انگریزی زبان میں سب سے زیادہ لفظ E استعمال ہوتا ہے۔

—— امپیریل ایرویز کا ہوائی جہاز ایک ساہ میں ۲۹۰۰۰ میل سفر کرتا ہے۔

—— لندن میں دریائے ٹیمز کے نیچے کی سرنگ بارہ میل اور ۷۰ گز لمبی ہے۔

—— صرف ہالینڈ میں دس ہزار پن چکیاں ہیں۔

—— فاتح فرانس نپولین بنفشہ کے پھولوں کو بہت پسند کرتا تھا۔

—— گھوڑوں کے مژگاں اور مچھلیوں کے پلک نہیں ہوتے

—— چین میں ایک پھول ایسا ہوتا ہے جو رات کو اور سایہ میں سفید ہوتا ہے مگر دھوپ میں آتے ہی سرخ ہو جاتا ہے۔ اور نہایت خوش رنگ۔

—— چوہوں اور گلہریوں کے دانت ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں اور سوئی کی نوک کے مانند تیز ہوتے ہیں۔

—— لندن میں ایک لاکھ ۱۲ ہزار موٹر سائیکل ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پرائیوٹ کاریں اور بوجھ اٹھانے کے ۹۱ ہزار چھکڑے ہیں۔ اور اسی طرح دوسروں چیزوں پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

—— کلکتہ کے عجائب خانہ چڑیا گھر میں دو کچھوے ایسے ہیں جن کی عمریں ۱۰۰ کے لگ بھگ ہیں۔

—— شطرنج کے دو مہروں اسپ اور فرزیں کے اجتماع سے بازی اکثر مات ہو جاتی ہے۔

—— خسرو کی بیٹی کا نام آرزم تھا

—— ہندوستان میں ریلیں جاری کرنے کا مسئلہ پہلے پہل لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل ہند کے زیرِ غور انہی کے عہد میں آیا۔

وہ تصویر

ش۔ دشارق

شاعر اور مصور میں بہت دوستی تھی۔ دنیا میں شاعر بھی اکیلا تھا اور مصور بھی، شاعر کے نزدیک دنیا کا تمام حسن اور دلکشی عورت میں مجتمع ہو گئی تھی۔ کبھی وہ سلمیٰ کو پکارتا، کبھی عذرا کو، کبھی شیریں کے گیت گاتا اور کبھی لیلیٰ کے فراق و انتظار، شبِ فرقت اور شبِ وصل اس کی شاعری کے محبوب ترین موضوع تھے اور انہیں مضامین کو دلچسپ استعاروں اور دلکش تشبیہوں میں ادا کرتا تھا، اس کے تخیل میں عورت سمو گئی تھی۔ اس کے نزدیک شاعری کی غایت الغایات عورت تھی۔ اس نے اپنی ایک خیالی دنیا بنا رکھی تھی جس میں ایک سبزہ زار تھا۔ درنایاب فطرت کا فرش زمردیں بچھا ہوا تھا۔ بہتی ہوئی نہریں اس فرش میں بمنزلہ نقش و نگار کے تھیں وہ گھنٹوں اپنی محبوبہ کی ہمنشینی میں زندگی کے عارضی اور فانی لمحات گزار دیتا تھا۔ اس کے نظریہ کے مطابق حاصلِ زندگی یہی تھا وہ خاموش نظروں سے اپنی حور شمائل محبوبہ کی پرستش کیا کرتا تھا اور وہ باندازِ دلبری ایک انگڑائی لیکر شاعر کی پذیرائی کرتی تھی وہ جب اپنے ہاتھ محبوبہ کے مرمریں بازوؤں پر رکھتا وہ پھسل پڑتے۔ اس کی محبوبہ کے سر کے بال کیا تھے ایک کالی گھٹا تھی۔ جو کبھی برستی تھی ہی نہیں۔ شاعر اس ابر باراں کی طرف بنگاہِ حسرت دیکھ کر ایک آہ کے ساتھ دھم سے زمین پر آرہتا۔ یا پھر وہ ایک متراکم تاریکی تھی جس میں رہنمائی کا فرض ادا کرنے والا کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ بس ایک خط کہکشاں تھا۔۔۔۔۔ اس کی چوٹی مثل ایک خوفناک اژدھے کے تھی جو باربار غریب شاعر کو ڈس جاتی تھی لیکن محبوبہ کی ایک ہی ٹھوکر اسے زندہ کر دیتی تھی۔ شاعر اپنی محبوبہ کی دلکشی قد کی تعریف بہت جھوم جھوم کر کیا کرتا تھا۔

محبوبہ کی زلفوں نے شاعر کو زندانِ حبش میں محبوس کر دیا تھا۔ اس کے گیسو عقرب ۔ تھے جو شاعر کے سینہ میں ڈنک مارا کرتے تھے۔ وہ لام اور میم بھی تھے، کیونکہ شاعر کو حروفِ تہجی میں متذکرہ بالا دونوں حروف خاص طور سے پسند تھے یا اس کے گیسواں حروف کی طرح لمبے تھے۔

صبح کے وقت جب طیور خوش نوا حمد کے ترانے گاتے تو شاعر سمجھتا اس کی محبوب رباب بجا رہی ہے۔ تاروں سے نکلے ہوئے نغمات اس کے دل پر چھا جاتے اور وہ مدہوش ہو جاتا۔ نسیم صبح اسے محسوس ہوتی تو خیال ہوتا کہ اس کی محبوبہ نسیم گل بن کر اس کے چہرے کو اپنی نرم و نازک انگلیوں سے گدگدا رہی ہے اور جب آفتاب طلوع ہوتا تو اسے معلوم اس طرح ہوتا ہے جیسے اس کی محبوبہ غرفہ فلک سے جھانک رہی ہے۔ شاعر محبوبہ کے چہرے کو کئی ناموں سے پکارتا تھا۔ لالہ ارغواں۔ باغِ ارم، شعلہ، بہشت وغیرہ۔

وہ غزلوں میں خوب خوب دادِ عاشقانہ دیا کرتا تھا۔ اس کی نظمیں بھی "محبوبہ سے" یا "محبوبہ کی یاد میں" وغیرہ قسم کے عنوانات والی ہوتیں۔ اس کی ایک نظم کا مفہوم ہے۔

چاندنی رات تھی۔ ماہتاب کے تبسم سے نورانی کرنیں اس کے لب لعلیں کو چوم رہی تھیں، یہ ناز و نیاز باتیں مجھ سے سرد ہوا کے جھونکے نے کہہ دیں اس نے مجھے بتا دیا کہ کس طرح ماہتاب کی کرنیں دزدیدہ طور سے کھڑکی میں داخل ہوئیں۔ وہ پلنگ پر سو رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کائنات اس کے حسن سے مسحور و مسحور ہوئی جا رہی ہے۔ ماہتاب کی کرنیں بیتاب ہو گئیں اس کے ہلکے ہلکے تبسم سے مسحور ہو گئیں اس رقیب ہوا کے جھونکے کی باتیں سن کر مجھ سے نہ رہا گیا میں دیوانہ ہو گیا۔۔۔۔۔ ہاں اس کی یاد میں دیوانہ ہو گیا، مجنوں ہو گیا گریباں پھاڑ ڈالا۔ آستین کا تار تار نکال دیا اور پھٹے ہوئے جوتے پہن کر صحرا کی طرف جا نکلا۔ خارِ مغیلاں کی وجہ سے میرے پاؤں میں آبلے پڑ گئے تھے اور میں مجنونہ نعرے لگا رہا تھا۔"

ایک دوسری نظم ہے۔

چل اے بادِ صبا چل اور اس تک میرا پیغام پہونچا دے۔ ایک ناتواں مرضِ عشق کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ اے مسیحا نفس! اس کے درد کا درماں تیری ایک نگاہ تلطف آمیز میں ہے۔ تیرے لوحِ سیمیں پر۔ اے زہرہ بار۔۔۔۔۔ میری قسمت کی لکیریں کھنچی ہوئی ہیں، میرے گلشنِ خزاں کو اپنے نورِ جبیں سے منور کر۔ اے غزالِ تاتاری! اے آہو چشم ساحرہ! آ اور میرے آشیانۂ دل کو بقعۂ نور بنا دے، جگمگا دے۔۔۔۔۔ آ تاکہ میرے شکستہ مکان میں شفق گوں روشنی پھیل جائے اور ایسا معلوم ہو جیسے ہم نے ارغوانی سے ہولی کھیلی ہو۔۔۔۔۔ ہاں ہولی کھیلی ہو۔۔۔۔۔ میری رات اختر شماری میں گذاری ہے۔ اے غیرتِ حور! اے رشکِ سحر ہنگامِ صبح غائب ہونے والے ستارے میری تصدیق ضرور کریں گے۔"

شاعر اور مصور ایک ہی جگہ رہتے تھے، شاعر اور مصور کے خیالات اہم آہنگ تھے مصور بھی یہی سمجھتا تھا کہ آرٹ کی گہرائیاں نقوش کا حسن کمال تمام تر عورت کی رعنائیاں میں سما گیا ہے۔ وہ ایسی ہی تصویر بنایا کرتا۔ اس کی بھی ایک محبوبہ تھی۔ تخیلی جو مختلف شکلوں میں صفحۂ قرطاس پر ظاہر ہوتی تھی۔ کبھی وہ ایسی عورت کی تصویر بناتا جو سن بلوغ کو طے کر رہی ہو۔ وہ گھنے جنگل میں۔۔۔۔۔ جہاں مختلف الانواع اقسام کے پھول اور نورستہ گھاس یعنی فطرت کی صناعی کے مظاہر دور تک نظر آتے تھے۔۔۔۔۔ بیٹھی ہوتی۔ افق پر شفق کی سرخ چادر تنی ہوئی اس کے ہر عضو سے برنائی ٹپکتی تھی۔ مصور ایسی تصویروں کے نام "سنِ بلوغ" رکھتا۔

کبھی وہ ایک نہر بناتا جس کے کنارے ایک عورت کولھے پر پانی کا گھڑا رکھے ہوتی۔ وہ مختلف الوان میں وحدت نظارہ پیش کرتا۔ اس تصویر کا نام ہوتا "لبِ جو"

کبھی وہ ایک درخت بناتا اور رنگوں سے رومانی فضا کی تخلیق کرتا۔ درخت کے نیچے دو ہستیاں ہوتیں ایک مرد اور ایک عورت۔۔۔۔۔ مرد کے ہاتھ میں ایک بانسری ہوتی۔ بانسری کی آواز سن کر عورت پر محویت کا ایک عالم طاری ہو جاتا۔ مرد خود ہی وجد میں آجاتا یہ تصویر "نغمۂ محبت" ہوتی۔

باوجود کہولت عمری کے شاعر کو یہ تصویریں بہت پسند تھیں مصور کی بنائی ہوئی تصویروں کو دیکھ کر وہ دل مسوس کر رہ جاتا۔ کاش وہ مصور بھی ہوتا تاکہ اس کے اشعار خطوط میں تبدیل ہو سکتے!

کوئی مقامی مشاعرہ ایسا نہ ہوتا تھا جس میں شاعر شریک نہ ہوتا، وہ ناخواندہ مہمان کی طرح جا کر اپنی نظم پڑھتا اسے خوب داد ملتی، لیکن وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ کہیں لوگ اسے بناتے تو نہیں! وہ سمجھ بھی نہیں سکتا تھا، مصور سوچتا۔ کاش وہ شاعر ہوتا کہ اپنے جذبات نظم کرسکتا! شاعروں کا کتنا احترام اور کیسی عزت ہوتی ہے؟ اور مصور تو جوان تھا اسے تو ضرور شاعر ہونا چاہیئے تھا۔

بہار کے موسم میں۔۔۔۔۔

شاعر نے اشعار میں شدت جنوں سے دشت نوردی شروع کی، وہ ایک درخت کے نیچے تنہائی میں شعر کہا کرتا اور مصور؟۔۔۔۔۔ اس کے موقلم میں بھی تیزی آگئی۔ اس نے مختلف مناظر کی تصویریں بنائیں جن کی فضا کا مرکزی خیال عورت تھی۔

ایک دن شاعر شعر کی فکر کرتے ہوئے اچھل پڑا، خوشی سے، جیسے اسے دولتِ کونین مل گئی ہو، وہ فوراً مصور کے پاس گیا۔ وہ اپنی تصویر کو مکمل کرنے ہی والا تھا۔

"مصور:۔ ایک تدبیر ذہن میں آئی ہے۔

"کیا تدبیر ہے؟" مصور نے پوچھا،

شاعر نے جواب دیا:۔

"اتنے دن ہو گئے۔ اتنے دن کیا تمام عمر گزر گئی مجھے شاعری کرتے اور تمہیں مصوری کرتے ہوئے۔ سمجھے کچھ۔

"ہوں"

"تو سنو، تم اپنی بنائی ہوئی ایک تصویر مجھے دو میں اس پر ایک نظم کہوں گا۔ وہ میرا شاہکار ہو گی اور تم میری نظم کی ایک تصویر بناؤ۔"

"شاعر تمہارا تخیل کتنا بلند ہے!"

"یہ ہمارے دو شاہکار ہوں گے مصور! جس کے ذریعہ ہم لازوال بن جائیں گے۔"

"اہا ہم لازوال ہو جائیں گے؟" مصور کی آنکھوں میں خوشی ناچ رہی تھی۔

اب وہ اپنے نئے کام میں مشغول ہو گئے۔ مصور نے اپنی بہترین تصویر شاعر کو دی اور شاعر نے اپنی بہترین نظم "محبوب سراپا" مصور کو دی۔

وہ ایک دوسرے کو غیر فانی بنانے میں منہمک ہو گئے۔ انھوں نے اپنے کام کو دماغ سوزی اور عرق ریزی سے پایۂ اختتام تک پہونچا دیا۔

شاعر نے کہا "مصور پہلے میری نظم سن لو"

مصور سنبھل کر بیٹھ گیا۔ وہ ہمہ تن گوش ہو گیا آج اس کی بہترین تصویر پر شاعر نے نظم لکھی تھی۔

سیاہ بادل دور افق پر زمین بوسی کر رہے ہیں فضا میں ترشح ہے۔ وہ ایک گاؤ تکیہ سے لگا بیٹھا ہے اس کے قریب ایک نہر میں صاف و شفاف پانی بہہ رہا ہے جس میں ہلکی ہلکی موجیں اٹھ رہی ہیں۔ اس کی محبوبہ اپنے ہاتھوں میں ستار لئے اس کے تاروں سے ایک ساز چھیڑ رہی ہے جو بتدریج فضا پر حاوی ہوتا جا رہا ہے۔ ستار کے تار نہیں ہیں وہ "اس" کا دل ہے "اس" کے ایک ہاتھ میں صراحی ہے اور ایک ہاتھ میں پیمانہ۔ بکف ہاتھ اس کی محبوبہ کی لبوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ گلبن پر ایک خوش نوا پرندہ بیٹھا ہوا موسم باراں کی مدح میں قصیدہ پڑھ رہا ہے — کچھ پرندے — ننھے ننھے پرندے — مختلف قسم کے پرندے، چڑیاں کبوتر طوطے سب ہوا میں زقندیں بھر رہے ہیں۔

"کس خوش اسلوبی سے اور قادر الکلامی — تم نے میری تصویر کو نظم کا لباس پہنایا ہے۔"

فرطِ خوشی سے مصور نے اٹھ کر شاعر کا منھ چوم لیا۔

اب مصور کی باری تھی۔ اس نے تصویر لا کر شاعر کے لرزتے ہوئے ہاتھوں میں دیدی۔

"اوہ! یہ کیا ہے؟"

شاعر نے کہا "تم نے یہ کیا کیا — اس کا قد قیامت ہے۔ سرو کی طرح ہے رشک طوبیٰ ہے۔ تم نے اس کو تاڑ کی طرح بنا دیا ہے۔ ہاں تاڑ کے درخت کا کھردرا پن صاف طور سے عیاں ہے۔

مصور اس کے بال شبِ دیجور کی مانند سیاہ تھے یہ تم نے روئی کے گالے کیا بنا دیئے ہیں؟

اس کی مانگ کو میں برقِ درخشاں اور تیغ کہا کرتا ہوں۔ تم نے تلوار سی ایک چیز بنا دی ہے — آہ! اس کے گیسو نہیں تھے۔ دستۂ ریحاں تھے، انھوں نے میرے دل کو خرید لیا تھا۔ تم نے آہنی زنجیریں اور تار نالے کیوں بنا دیئے۔ اوہ! خوفناک بڑے بڑے ڈنک والے بچھو ڈنک رہے ہیں۔ اس کا چہرہ ایک آفتاب تھا۔ جس سے میرے دل کی دنیا روشن تھی۔ تم نے ایک طباق کی طرح چمکیلا اور گول چہرہ بنا دیا ہے۔ اس کے بائیں رخسار پر ایک تل تھا۔ جس کو میں مشک دانہ سے تشبیہ دیا کرتا ہوں "تم نے ایک حبشی زادہ لا بٹھا دیا ہے — مصور! تم نے میری نظم کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اس کی سحر بار آنکھوں نے مجھے اپنے دامِ فسوں میں لے لیا تھا۔ تم نے یہاں دو بادام کیوں رکھدی ہیں۔ اس کے مژگاں خدنگ کی طرح تھے، تیغ و سنان جیسے تھے۔ تم نے مژگاں کی بجائے دو خنجر بنا دیئے ہیں۔ مصور تم نے انھیں خنجروں سے میری نظم چاک کر دی ہے۔ تم نے اس کی گردن کی بجائے صراحی کی گردن بنا دی ہے۔ تم نے اس کی ناک کے بجائے الف سا کھینچ دیا ہے اور اس کے لبوں کے بجائے دو پتے بنا دیئے ہیں اس کے زنخداں کی جگہ یہ سیب کیوں رکھ دیئے؟ میرے جذبات و احساسات کو ٹھیس پہونچانے کو؟ اور اس کی ٹھوڑی میں یہ کنواں سا کیا بنا دیا ہے اس کے بغل میں یہ دو پھول کیسے ہیں۔ اس کے بازوؤں کی بجائے تم نے دو مچھلیاں بنا دی ہیں۔ ہائے"

شاعر نے سر پیٹ لیا۔

مصور نے ایک قہقہہ لگایا اور شاعر نے تصویر کے پُرزے پُرزے کر دیئے۔

مصور نے کہا۔

سنو تو وہ تصویر

شاعر فوراً وہاں سے اپنی نظموں کا پلندہ لئے چلا گیا خدا جانے کہاں۔

لندن ۲۳ر مارچ۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول لندن پہونچ گئے۔ آپ منگل کی دوپہر کو ہندوستان سے ذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے تھے۔

ہم ہندو مسلمان ایک قوم ہیں۔ ہمارا تمدن ایک ہے

الہ آباد ۲۶ر مارچ۔ سر تیج بہادر سپرو نے ہندوستانی کلچرل سوسائٹی کی ابتدائی میٹنگ کی صورت کی جس کا مقصد ہندوستان کے مختلف فرقوں میں میل ملاپ پیدا کرنا ہے۔ یہ میٹنگ سر سپرو کے مکان پر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اب عام طور پر ہندو کلچر اور مسلم کلچر کا ذکر الگ الگ سننے میں آتا ہے۔ لیکن پچاس برس پہلے ایسا نہیں تھا۔ پندرھویں صدی سے ۱۹ ویں صدی تک ہمارا کلچر ایک ہی تھا اور ہندو اور مسلمان دونوں ایک ہی لہر میں بہ رہے تھے۔ میں تو اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک ہی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہمارا تمدن وہ مشترکہ تمدن ہے جو کم از کم گذشتہ پانچ صدیوں کا ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں ہمیں جو غلط تعلیم دی گئی ہے اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہمارے باہمی تعلقات خراب ہو گئے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ موجودہ طریق تعلیم بدلا جائے۔ پچھلے دو سو برس میں ہم سے سب سے بڑی بے انصافی یہ کی گئی کہ ہمیں غلط تعلیم دی گئی۔ غلط تاریخ سکھائی گئی۔ اگر آپ ہندی اور فارسی دانوں پر مبنی ۱۵ ویں سے ۱۹ ویں صدی تک کی تاریخیں پڑھیں تو مسلمان ہندو کو کافر اور ہندو مسلمان کو ظالم نہ سمجھیں گے۔

ڈاکٹر تارا چند نے ڈاکٹر بھگوان داس کا پیغام سنایا جو بیماری کی وجہ سے آ نہیں سکے تھے۔ انھوں نے تہذیب و تمدن پر مفصل تبصرہ کیا تھا۔ ڈاکٹر تارا چند نے ڈاکٹر بھگوان داس کے بعد پنڈت سندر لال نے بتایا کہ یہ سوسائٹی میرے اور ڈاکٹر تارا چند کے مشورے سے قائم ہوئی ہے تاکہ ہندوستان کے مختلف فرقوں کی باہمی تلخی دور ہو جائے۔ اس میٹنگ کے بعد ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے ممبر ڈاکٹر تارا چند۔ ڈاکٹر عبد الحق مسٹر عبد المجید خواجہ۔ پنڈت شمبھو ناتھ اور پنڈت سندر لال ہیں یہ کمیٹی کارکنوں کو جمع کر کے ایک کیمپ کھولے گی جس میں چند روز سب لوگ ایک ساتھ رہیں گے۔

لکھنؤ نمائش میں آتشزدگی

لکھنؤ ۲۶ر مارچ۔ کل سہ پہر کے وقت لکھنؤ کی صنعتی نمائش میں یکایک آگ لگ گئی۔ ہوا تیز ہونے کی وجہ سے آگ بہت جلد پھیلی فائر انجن اس کا مقابلہ نہ کر سکے نمائش میں دو سو دکانیں تھیں سب کی سب جل کر خاک سیاہ ہو گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ آگ پہلے نمائش کے اندر ایک ہوٹل میں لگی اور رفتہ رفتہ دوسری جگہوں تک پھیل گئی۔ اسی اثنا میں کچھ غنڈوں نے دکانیں لوٹنی شروع کر دیں پولیس موقع پر پہونچی اور ان کو گرفتار کر لیا۔ نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ روپے کا ہے۔

لائڈ جارج کا انتقال!

لندن ۲۶ مارچ۔ مشہور برطانی مدبر اور پہلی جنگ عظیم کا فاتح اول لارڈ جارج ۸۲ سال کی عمر میں آج اس جہان فانی سے چل بسے۔ ڈیوڈ لائڈ جارج مانچسٹر میں ۱۷/۱ ۱۸۶۳ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد ولیم جارج مانچسٹر میں ایک اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے جو ڈیوڈ کی پیدائش کے دو سال بعد انتقال کر گئے اور اپنی بیوہ کو معمولی حالت میں چھوڑ گئے لائڈ جارج وکالت پاس کرنے کے بعد ایک فرم کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ ۱۸۸۸ء میں لائڈ جارج کی مارگریٹ کے ساتھ شادی ہو گئی۔ شروع سے ہی لائڈ جارج نے وکالت کے ساتھ ساتھ سیاسیات میں حصہ لینا شروع کیا۔ آپ نے کونسل کے انتخابات میں نمایاں حصہ لیا اور ۱۸۹۰ء میں آپ پارلیمنٹ کے ممبر ہو گئے۔ اس علاقہ سے آپ متواتر ۵۴ سال تک دارالعوام کے ممبر رہے ۱۹۴۴ء میں ڈاکٹروں کی رائے پر آپ نے اس نشست کو چھوڑ دیا۔ اور گذشتہ فہرست خطابات میں آپ کو ارل بنا دیا گیا۔ شروع کے دوران میں جب کنزرویٹو حکومت تھی تو آپ بہت بڑا لڑاکا اور بہترین مقرر مشہور تھے۔ ۱۹۰۲-۱۸۹۹ میں جنوبی افریقہ کے معاملہ میں آپ نے بوئر کی طرفداری کی اور جوزف چیمبرلین کی سخت مخالفت کی۔ پھر ایجوکیشن ایکٹ ۱۹۰۲ء کی آپ نے سخت مخالفت کی۔ لائڈ جارج ۱۹۰۵ء میں بورڈ آف ٹریڈ کے صدر بن گئے اور ۱۹۰۶ء میں ریلوں کے قضیہ کا جو فیصلہ آپ نے کیا اس کی ہر طرف بہت تعریف کی گئی۔

۱۹۰۸ء میں جب اسکوئتھ وزیر اعظم تھے تو آپ کو چانسلر آف ایکسچیکر بنا دیا گیا۔ آپ نے جب اپنا بجٹ پیش کیا تو آپ نے اسے غریبی کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا۔ جب یہ بل دارالامرا میں پیش ہوا تو اس کی مخالفت کی گئی لائڈ جارج نے ۱۹۱۱ء میں نیشنل انشورنس بل بھی پاس کرا دیا۔

۱۹۰۳ء میں لائڈ جارج کا یا مستقبل شروع ہوا۔ یہ برطانیہ کا جنگی زمانہ تھا۔ جنگ کے شروع میں ۱۹۱۵ء تک تو آپ چانسلر ہی رہے اور آپ نے برطانیہ کی مالی پوزیشن کو منظم کر دیا۔ ۱۹۱۵ء کی مشترکہ وزارت میں آپ نے فوجوں کو بڑی تعداد میں اسلحہ جات سپلائی کئے اور پرائیویٹ فرموں کی امداد سے آپ نے بہت سی نئی فیکٹریاں اور ورکشاپ کھلوائیں۔ کچنر کی وفات پر آپ دفتر جنگ میں منتقل کر دئیے گئے۔ آپ نے جنگ فتح کرنے کے لئے یہ تجویز کیا کہ ایک جنگی کمیٹی بنائی جائے جس کے چیرمین موجودہ وزیر اعظم خود نہ ہوں۔ ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء کو اسکوئتھ وزیر اعظم نے استعفے دیدیا اور لائڈ جارج وزیر اعظم ہو گئے۔ آپ نے ایک جنگی کمیٹی مقرر کی جس نے جنگ کے متعلق بہت سے اہم فیصلے کئے۔ اور تمام جنگی کاموں کو بڑی تیزی اور کامیابی کے ساتھ چلایا۔ ۱۹۱۷ء میں آپ فرانس گئے اور یہاں آپ نے سول اور فوجی افسروں کی میٹنگ کی اور برطانی جنرلوں کو مارشل فوش کی کمان میں رہنے کی ترغیب دی۔ برطانی اور فرانسیسی فوجوں کی مشترکہ کوششوں سے حالات نے پلٹا کھایا اور ۸ اگست ۱۹۱۸ء کو جرمن فوجیں پیچھے ہٹنا شروع ہوئیں۔ جنگ میں کامیابی کے بعد لائڈ جارج نے ملک سے اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۸ء کو انتخابات ہوئے جس میں لائڈ جارج کو بڑی بھاری اکثریت سے کامیابی ہوئی۔ اس کے بعد امن کانفرنس ہوئی جس میں لائڈ جارج نے ولسن کلیمنزو اور اورلینڈو کے ساتھ شرکت کی اور لینڈو کے واک آؤٹ کر جانے کے بعد کانفرنس میں باقی تین بڑے شامل رہے۔ آخر کار عہد نامہ ورسائلز مرتب ہوا اور اس پر دستخط ہو گئے۔ اس کے بعد لائڈ جارج لندن واپس آئے اور آپ نے پارلیمنٹ میں اس عہد نامہ کی حمایت کی۔ بیرونی ممالک کے ساتھ صلح ہو جانے کے بعد اب لائڈ جارج نے خود اپنے ملک کے حالات کا جائزہ لیا۔ رائل کمیشن مقرر کر کے آپ نے کوئلہ والوں کی ہڑتال کو ٹال دیا۔ اس کے بعد اکتوبر ۱۹۱۹ء میں ریلوے والوں کی طرف سے ہڑتال کرنے کی تیاریاں ہوئیں، یہاں بھی آپ نے اجرتیں مقرر کر کے اس ہڑتال کے خطرہ کو بھی دور کر دیا۔ اس کے بعد کئی ضمنی انتخابات ہوئے۔ آئرلینڈ کو بہت کی مراعات دی گئیں۔ ۱۹۲۲ء میں درہ دانیال میں چانک کے مقام پر ترکوں کے ساتھ سلوک نے لائڈ جارج نے مشترکہ وزارت کا خاتمہ کر دیا۔ اور لائڈ جارج نے استعفا دیدیا۔ اس کے بعد ریٹائر ہونے کے وقت تک آپ مخالف پارٹی میں رہے۔ گول میز کانفرنس میں جب گاندھی جی گئے تو چرٹ میں آپ کا استقبال کیا گیا۔ آخر وقت میں جارج موصوف آرام کیا کرتے تھے۔

فوج میں بنیادی انگریزی مقبول بنائی جا رہی ہے

بمبئی، ۲۳ مارچ۔ ایک ہندوستانی فوجی شاہد رقمطراز ہے کہ بمبئی میں حال ہی میں سب ایریا کمانڈر بریگیڈیر سی سادرتھ گیٹ ایم سی نے بنیادی انگریزی کے چار نصابوں میں سے دوسرے کا افتتاح کیا۔ یہ نصاب افسروں اور این سی۔ او۔ کے لئے ہیں اور ان میں ہندوستان کی ہر فوج اور ہر کمان کے لوگ ہیں۔

ان لوگوں کو بنیادی انگریزی کے لفظ نے اور اس کو پڑھانے کی تعلیم دی جا رہی ہے پھر یہ لوگ اپنی ٹولیوں میں جا کر دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں۔ یہ ماہرین کے لوگ پھر تمام سپاہیوں کو بنیادی انگریزی پڑھاتے ہیں۔

نصاب کا افتتاح کرتے ہوئے بریگیڈیر سادرتھ گیٹ نے کہا کہ پچھلی جنگ عظیم میں ہر انگریز افسر کو کم از کم اردو تو ضروری اور کبھی کبھی پنجابی، تامل یا مدراسی بھی جاننا پڑتی ہے۔ پھر یہ طے ہوا کہ صرف اردو ہی کا جان لینا کافی ہے۔

اب اردو بھی اتنی مکمل بین الہند زبان نہیں رہی اس لئے کہ بہت سے سپاہی اس سے نابلد ہیں اور جدید فوج میں سیکڑوں ایسے اصطلاحی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن کا جاننا ہر سپاہی کے لئے ضروری ہے اور جن کے اردو میں مماثل الفاظ نہیں۔ اس لئے بنیادی انگریزی شروع کی گئی۔

بنیادی انگریزی میں صرف ساڑھے سو الفاظ ہیں اور ان میں سے کوئی لفظ دو معنوں میں استعمال نہیں ہوتا اور یہ سب بڑی آسانی سے سیکھے جا سکتے ہیں۔ ان الفاظ کے جان لینے کے بعد کوئی شخص کسی بھی موضوع پر گفتگو کر سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی موسیقی ہے جس میں تنوع پیدا کرنا تو مشکل ہے اس لئے کہ صرف ساز میں محدود تار چھیڑے جاتے ہیں لیکن نغمہ اس میں موجود ہے۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ابتدائی ۱۸ ۱۹۴۵ء

عدالت جناب مسٹر طفیل احمد صاحب منصف صاحب بہادر مقام شمالی لکھنؤ۔

شبراتی ولد پچکوڑی قوم شیخ ساکن محلہ محمد گنج وارڈ سعادت گنج شہر لکھنؤ — مدعی

بنام مسرس ایم۔ منظر اینڈ برادرس — مدعا علیہ

بنام مسرس ایم۔ منظر اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ ساکن قصبہ قایم گنج ضلع فرخ آباد — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ایک ہزار پانچ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ماہ اپریل ۱۹۴۵ء وقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ تم کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۴۵ء تک گذرانو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہو گا۔

آج بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت شمالی منصفی لکھنؤ

سر رحمٰن کی وفات

کلکتہ ۲۵ مارچ۔ گذشتہ شب جلپائی گوری میں سر آئے این رحمٰن لیڈر پراونشل دورفنٹ بنگال ۵۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ سر رحمان ایک اچھے بیکار تھے اور ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہ چکے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ سے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ممبر بھی تھے۔

۱۶ اپریل کو اہم اعلان:۔ لاہور۔ ۲۹ مارچ "ٹریبون" کے نامہ نگار خصوصی کو لندن سے اطلاع ملی ہے کہ لارڈ ویول ۱۴ اپریل کو دہلی واپس آجائیں گے اور ۱۶ اپریل کو نیشنل ڈیفنس کونسل کا اجلاس ہونے والا ہے یہ غالباً لارڈ ویول کی صدارت میں ہوگا۔ یہ بھی خیال ہے کہ وائسرائے ہند اس جماعت کے سامنے کوئی اعلان بھی کریں گے۔

ویول ایمری بات چیت
لندن ۲۹ مارچ لارڈ ویول سے ملاقات کے بارے میں مسٹر ایمری سے برطانی پارلیمنٹ میں اگرچہ کئی سوالات کئے گئے مگر انہوں نے انکشاف راز کرنے سے انکار کردیا۔

گپتان گیمسن (کنسرویٹو) اور مسٹر سورن سین لیبر پارٹی کے سوالات کے جواب میں مسٹر ایمری نے اپنی وہی بات دہرائی کہ میں لارڈ ویول سے تمام سیاسی مسئلوں پر بات چیت کروں گا۔

گپتان گیمسن۔ کیا اس میں تمام اکزکٹو کونسل کو ہندوستانی بنانے کا سوال بھی شامل ہے۔

مسٹر ایمری:۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ہر سوال شامل ہے

مسٹر سورن سین۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ سیاسی قیدیوں کا مسئلہ بھی اس میں شامل ہے۔

سی پی میں وزارت سازی
لاہور۔ ۲۸ مارچ۔ سی۔ پی میں کانگریسی وزارت بنانے کے حامیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اسی مقصد کے لئے کانگریس اسمبلی پارٹی کی ایک میٹنگ بلائی جارہی ہے جس میں شرکت کے لئے مسٹر گھنشیام سنگھ گپت آج رات ناگپور جارہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کی اجازت کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائے گا۔

— لندن ۳۰ مارچ۔ آج۔ صبح ڈیڑھ سو ہوائی جہازوں نے ٹوکیو پر بم باری کی۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب
مقدمہ نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۴۵ء

عدالت جناب مسٹر سی۔ اے۔ بیگ صاحب بہادر منصف جنوبی لکھنؤ۔

جمیلہ خاتون عمر تخمیناً ۱۸ سال زوجہ عنایت اللہ ساکن حال پارک روڈ تھانہ حضرت گنج شہر لکھنؤ مدعیہ

بنام عنایت اللہ عمر تخمیناً ۲۳ سال ولد خدا بخش بذریعہ فیض محمد صاحب کو پرائین اینڈ کمپنی ہزاری بنگلہ شہر کانپور

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت فسخ نکاح کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء ۱۰ بجے پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئے کہ تم کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء تک گذرانو۔

وقت حاضری ۔۔۔ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

دستخط حاکم عدالت
منصفی جنوبی لکھنؤ

مہر عدالت

آدھے ڈینزگ پر روسی فوجوں کا قبضہ
ماسکو۔ ۳۰ مارچ۔ روسی فوجیں آسٹریا کی سرحد کے اندر ۹ میل تک پہونچ گئی ...
کے بارے میں یہ اعلان کیا ہے کہ ڈینزگ کے شمال میں ... ہماری فوجیں پہونچ ...
کے بسنے والوں سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ روسیوں کی مدد کریں آسٹریا میں ...
بڑا جذبہ موجود ہے کیونکہ موجودہ جنگ کے شروع ہونے سے ایک سال پہلے ہٹلر نے ...

ترکی روس سے نیا معاہدہ کریگا

لندن-۲۳ مارچ-یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی ماسکو اپنے نمایندے بھیجے گی جو روس کے ساتھ نئے معاہدہ کی بابت بات چیت کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے برطانی سفیر نے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کو ترکی اور روس کے تعلقات کے بارے میں رپورٹ بھیجدی ہے۔

چین میں امریکہ سکہ چل گیا!

چنکنگ-۲۰ مارچ-چنکنگ میں سونے کے نئے ڈالر جاری ہوگئے ہیں۔ یہ سونے کے نئے ٹھوس سکے ہیں۔ ان پر مارشل چیانگ کائی شک اور صدر روزویلٹ کی تصویریں ہیں۔ ہر ایک کا وزن ایک اونس ہے۔

لارڈ ویول کے سامنے صاف

اور صریح تجویزیں

لندن-۲۵ مارچ-سنڈے ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ ویول وائسرائے ہند ایک ماہ تک برطانیہ میں قیام کریں گے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ وائسرائے موصوف حکومت برطانیہ کے ساتھ ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر بات چیت کرنے کے علاوہ جاپان کے خلاف ہندوستان کو اڈہ بنانے کے لئے فوجی مسائل پر بھی گفت و شنید کریں گے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ ویول سیاسی سمجھوتہ کے متعلق کسی خاص اور اہم نتیجہ پر پہونچ چکے ہیں مگر یہ سب باتیں برطانیہ میں منظور کی جاتی ہیں یا نہیں۔ یہ دیکھنے والی بات ہے۔

ہندوستان میں طول طویل سیاسی جمود سے ایک قسم کی پستی پیدا ہوگئی ہے اور اگر اس بار کوئی خاطر خواہ سمجھوتہ نہ ہوا تو یہ ناکامی موجودہ مشکل صورت حالات کو اور بھی زیادہ خراب کردے گی۔ نامہ نگار کہتا ہے کہ ایک بات تو بالکل یقینی ہے کہ ہندوستان کے لئے اب برطانیہ کی وضع کردہ آئین نہیں ہوگا بلکہ ہندوستانیوں کو برطانیہ کی مدد اور رضامندی سے اپنا آئین خود بنانا ہوگا۔

یوپی ہائی اسکول کا فیصلہ

لکھنؤ، ۱۷ مارچ-جے پور میں ۱۹ ویں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس ہوئی تھی اس کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے یوپی ہائی اسکول و انٹر کی تعلیم کے بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کورس میں سے ایسی باتیں نکالدیجائیں جن سے کسی فرقہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچتی ہے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

کان پور میونسپلٹی کے مکان مالکوں اور باشندوں کو ۱۴ مارچ ۱۹۴۵ء کے رزولیوشن نمبر ۱۳۵۴ کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس رزولیوشن میں عمارتوں مکانوں اور زمینوں کی سالانہ آمدنی پر گورنمنٹ آرڈر نمبر ۲۸۰۷/۱۱—۱۰ سی مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۰ء میں گورنمنٹ کے ذریعہ منظور ٹیکس لگانے کے قاعدہ میں ترمیم ہوگئی ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہے:—

۱-کانپور میونسپلٹی کی حد کے اندر کسی بھی مکان-عمارت اور زمین پر ہاؤس ٹیکس-ان عمارتوں مکانوں اور زمینوں کی سالانہ آمدنی پر ۶ روپیہ ۴ آنہ سیکڑہ لگایا جائے گا۔

نوٹ-موجودہ نرخ ۳ روپے ۲ آنہ ہے-مجوزہ ٹیکس سرکار سے منظور ہو جانے کے بعد یکم اپریل ۱۹۴۵ء سے لگایا جائے گا۔

۲-ہندوستان میں ٹرمینل ٹیکس کے لگانے اور اس کو وصول کرنے کا اختیار دینے والے وصولی کے میمورنڈم کے چودھویں قاعدہ کے ماتحت ایک رزولیوشن کیا جارہا ہے جس کے مطابق ۳ میل کے آگے سے ریلوے اور سڑک سے کانپور آنے والے مسافروں پر اول اور دویم درجے کے فی ٹکٹ ۲ اور انٹر اور تیسرے درجے کے فی ٹکٹ ۱ کے حساب سے ٹیکس لگایا جائے گا۔

نوٹ:-بیل گاڑی سے کان پور آنے والے مسافروں پر یہ ٹیکس نہ لگایا جائے گا۔ یہ ٹیکس ریلوے کے ذریعہ اس حالت میں وصول کیا جائے گا جبکہ مسافر ریل کے ذریعہ آیا ہو اور سڑک کے ذریعہ آئے ہوئے مسافر سے چونگی گھر ٹیکس وصول کرے گی۔

عمارتوں کے چھجوں کے قاعدہ میں ترمیم

۵ نومبر ۱۹۲۴ء کو جاری شدہ اور بعد کو ترمیم شدہ گورنمنٹ نوٹس نمبر ۸۰۱۹/۲۳-۱۰۱ کے مطابق منظور عمارتوں کے چھجوں کو روکنے کے واسطے بنائے گئے قاعدہ سے قاعدہ ۶ کے بجائے کانپور میونسپلٹی کے اندر سب پرانے اور نئی عمارتوں کے چھجوں پر ۲ فی مربع فیٹ سالانہ رکھا گیا ہے۔

اس نوٹس کے جاری ہونے کی تاریخ سے ۱۴ دن کے اندر اس جانب کو اگر کسی طرح کا اعتراض وصول ہوگا تو اس پر بورڈ غور کرے گا۔

محمد حبیب اللہ
ایگزیکیٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور

(۲۳ مارچ ۱۹۴۵ء)

سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خاں صاحب کا ارشاد

پشاور، ۲۷ مارچ-اس صوبہ میں اخلاق اور خودداری پیدا کرنا اور اس کے معیار کو قایم رکھنا میرا پہلا فرض ہے۔ اس سے پہلے یہاں جو کچھ ہوچکا ہے میری وزارت کے دوران میں پھر سے نہیں ہوگا۔ میرے افسران جو کچھ کریں گے اس کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ آنریبل ممبران کی شہری آزادی خطرہ میں نہیں رہے گی" ان الفاظ کے ساتھ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے اس بحث کا جواب دیا جو عام انتظامیہ معاملات کے سلسلہ میں تخفیف کی تین تحریکوں کے سلسلہ میں ہوئی اور جو بعد کو واپس لے لی گئیں۔ ڈاکٹر خاں صاحب نے مزید فرمایا-کہ وہ تو بہت پر امید ہیں اور نہ ہی مایوس ہیں۔ انھیں ہاؤس اور عوام کی حمایت درکار ہے اور ان کا تعاون مطلوب ہے۔ جیسے ہی اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگا تو وہ خوراک کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ اور اس سلسلہ میں ہر تحریک کی حمایت کرنے کی کوشش کریں گے۔

ESTD.1923.
THE SADAQAT CAWNPORE
RECD NO- A 486
رجسٹرڈ نمبر ۱ے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
ہفتہ وار صداقت
قیمت
سالانہ ۵/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
قیمت فی پرچہ ۲/
ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام
VOl. 41
NO-14
CAWNPORE-Saturday-
7th APRIL. 1945
کانپور شنبہ ۷ / اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۲۳ / ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ
جلد ۴۱
نمبر ۱۴

ادبیات

انتخاب مشاعرہ!

جناب خان صاحب حبیب احمد صاحب صدیقی کنٹرولر سول سپلائی کانپور نے ۲۷ / مارچ کو اپنے بنگلہ پر مخصوص شعراء و سامعین کو مدعو کر کے ایٹ ہوم دیا اور بعد ازاں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ یہ پر لطف صحبت تقریباً ۱۰ بجے رات کو ختم ہوئی۔ انتخاب ناظرین کے تفنن طبع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

از جناب سخا شاہجہاں پوری

جذب کامل کے تصدق یہ کمال آہی گیا ۔۔۔ جب پکارا اس کو وہ روشن خیال آہی گیا
اہل کعبہ نے بھی ڈھونڈے مری سجدے کے نشاں ۔۔۔ کام سب کے میرا ذوق پائمال آہی گیا
کہہ اٹھے اہل قفس مجھکو قفس میں دیکھ کر ۔۔۔ شکوہ سنج گردش ماضی و حال آہی گیا
دیر میں تو ہر ہی کعبے میں ہے روحانیت ۔۔۔ ہر مرقع میں ترا عکس جمال آہی گیا
گر پڑا اشکوں کا قطرہ ڈبڈبائی آنکھ سے ۔۔۔ ضبط کرنے پر بھی لب پر اک سوال آہی گیا
منزل ممکن میں بھی جب عشق نے رکھا قدم ۔۔۔ سدرہ بن کر سخا امر محال آہی گیا

از جناب خان صاحب حبیب احمد صاحب صدیقی بی سی ایس

جرأت واماندہ کو شاید جلال آہی گیا ۔۔۔ لب پہ الفائے محبت کا سوال آہی گیا
بے نیازانہ وہ نظریں۔ بے تکلف وہ خرام ۔۔۔ نازش صحرائے گویا غزال آہی گیا
خوگر جور و جفا جب تک رہا شکوہ نہ تھا ۔۔۔ اب جو نظروں سے گرایا تو ملال آہی گیا
اعتماد عشق کی ناعاقبت اندیشیاں ۔۔۔ شربتی آنکھوں میں اک رنگ جلال آہی گیا
گو نہیں لب پر شکایت زیر لب آہیں تو ہیں ۔۔۔ عشق کے پندار میں کچھ تو زوال آہی گیا
راز ہستی نور ایماں سے نہ جب روشن ہوا ۔۔۔ ابن آدم نے کے اک سنبع خیال آہی گیا

از جناب صدر صاحب ڈی ایس پی

دیکھ کر بیمار غم کو انفعال آہی گیا ۔۔۔ ان کو بھی آخر محبت کا خیال آہی گیا
کہتے تھے بیمار غم سے غفلتیں اچھی نہیں ۔۔۔ زندگی اور موت کا آخر سوال آہی گیا

از جناب وحشی ایڈوکیٹ

رفتہ رفتہ جذب الفت میں کمال آہی گیا ۔۔۔ ہجر کے پردے سے پیغام وصال آہی گیا
مجرم ہستی کو یوں مجبور عصیاں دیکھکر ۔۔۔ چشم رحمت میں بھی اشک انفعال آہی گیا
یہ تو اب تک پھونک دیتا ہستی کونین کو ۔۔۔ وہ تو کہئے عشق میں کچھ اعتدال آہی گیا
میرے دست آرزو میں لاکھ ناکامی یہ بھی ۔۔۔ وہ نہیں تو۔ انکا دامان خیال آہی گیا
سر پہ سودائے محبت پا بہ زنجیر جنوں ۔۔۔ مرے در پر وحشی آشفتہ حال آہی گیا

از جناب آغا کاظمی سول جج کانپور

میری تنہائی کا اُس کو کچھ خیال آہی گیا ۔۔۔ پاس میرے وہ بت روشن جمال آہی گیا
زخم مژگاں کا بھی ہے اے چارہ ساز کچھ علاج؟ ۔۔۔ زخم پیکاں کا تو وقت اندمال آہی گیا
آئینگے وہ شام تک اے موت فرصت دے مجھے ۔۔۔ دیر ہی کتنی ہے اب۔ وقت زوال آہی گیا
نیم وا ہے غیر کی آغوش میں وہ چشم مست ۔۔۔ دام میں صیاد کے وحشی غزال آہی گیا
آپ نے آغا سے جب رسم مروت چھوڑ دی ۔۔۔ کیا عجب گر اس کے دل میں بھی ملال آہی گیا

از جناب نواب قیصر کانپوری

دل میں اُس کافر کے خوف ذو الجلال آہی گیا ۔۔۔ یعنی ایک مجبور و بیکس کا خیال آہی گیا
ہم نہ کہتے تھے کہ اے بلبل نوا سنجی نہ کر ۔۔۔ باغ میں صیاد آخر لے کے جال آہی گیا
ضبط نے آ کر مدد کی اضطراب شوق میں ۔۔۔ ہم تو یہ سمجھے کہ لب پر اب سوال آہی گیا
مانتا ہوں کمسنی کا یہ تقاضا تھا مگر ۔۔۔ دل شکن باتیں جو کیں اس نے ملال آہی گیا
کہتے ہیں اب لطف محفل مل گیا سب خاک میں ۔۔۔ لو یہاں بھی قیصر آشفتہ حال آہی گیا

از جناب مولانا تسلیم ناطقی

ہوش کی باتوں میں مستی کا سوال آہی گیا ۔۔۔ توبہ کرتے کرتے ساقی کا خیال آہی گیا
یہ بہار غنچہ و گل یہ فروغ مہر و ماہ ۔۔۔ سامنے نظروں کے حسن بے مثال آہی گیا

دنیائے اسلام

روسی سفیر کی وزیر اعظم ترکی سے ملاقات

انقرہ ۳۱ / مارچ۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے نامہ نگار نے انقرہ ریڈیو پر اعلان کیا ہے۔ کہ انقرہ میں مقیم روسی سفیر نے وزیر اعظم ترکیہ ایم سراج اوغلو سے دو گھنٹہ تک بات چیت کی مقامی سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اس کی طرف سے تازہ شرائط معاہدہ ترکی کے سامنے پیش کر دی گئی ہیں۔ روس نے درہ دانیال کے علاوہ جنارڈو ڈیکانیز میں بھی کچھ مراعات کا مطالبہ کیا ہے۔ روسی سفیر کی ملاقات کے بعد فوراً ہی وزیر اعظم ترکیہ نے برطانی اور امریکی سفیروں کو وزارت خارجہ کے دفتر میں طلب کیا۔ ان ملاقاتوں کے متعلق بڑی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ سیاسی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ روس اور ترکی کے مابین حالات بہت جلد سلجھ جائیں گے۔ انقرہ ۳۱ / مارچ۔ ترکی سفیر مقیم انقرہ حکومت نے طلب کیا ہے اور وہ ماسکو سے روانہ ہو گئے ہیں تاکہ اس بات کی رپورٹ کریں کہ کن حالات میں روسی گورنمنٹ نے ترکی کے ساتھ اپنے ۱۹۲۵ء کے معاہدہ کو فسوخ کیا ہے۔ ترکی اخبارات خود اس کے متعلق بہت کم لکھتے ہیں بلکہ دیگر ممالک کے اخبارات کے مضامین نقل کر رہے ہیں۔ ترک مدبرین کو اس بات کی زیادہ فکر ہے کہ روس کیا مطالبات کرے گا۔

اپنی محفل میں مجھے دیکھا تو فرمانے لگے ۔۔۔ شاد کام ہجر ناشاد وصال آہی گیا
کس نے یہ آواز دی آخر حجاب قلب سے ۔۔۔ زندگی کو ہر نفس پر وجد و حال آہی گیا
آج اس نے اس ادا سے درد دل پوچھا سلیم ۔۔۔ عشق کی خودداریوں کو حال و قال آہی گیا

از جناب وفا کانپوری

جذب دل تا حد معراج کمال آہی گیا ۔۔۔ سامنے آخر وہ یکتائے جمال آہی گیا
میری عرض شوق سنکر بھی وہ لب خاموش تھے ۔۔۔ لیکن ان کے رخ پہ رنگ انفعال آہی گیا
دل کی ہستی اور یہ ترک محبت کا عذاب ۔۔۔ آج گھبرا کر مجھے انکا خیال آہی گیا
وقت پرسش میری آنکھوں سے جو آنسو گر پڑے ۔۔۔ ان کے رخ پر مجرمانہ انفعال آہی گیا
ضبط کو وجہ شکست حسن جب دیکھا وفا ۔۔۔ میرے چہرے پر محبت کا جلال آہی گیا

از جناب ندرت کانپوری

جذب کامل کے تصدق یہ کمال آہی گیا ۔۔۔ جب پکارا اُس کو وہ روشن خیال آہی گیا
بار خاطر ہو گئیں میری وفائیں آپ کو ۔۔۔ دیکھئے ترک محبت کا سوال آہی گیا
ہو گئی پیدا تغافل میں بھی شان التفات ۔۔۔ اے زہے قسمت کہ وقت عرض حال آہی گیا
میری آنکھیں تو نہ تھیں دیدار کے قابل مگر ۔۔۔ کچھ پسند اس کو مرا طرز سوال آہی گیا

از جناب نواب اثر کانپوری

بیقراری میں ہمیں ان کا خیال آہی گیا ۔۔۔ ہجر کی شب تھی مگر لطف وصال آہی گیا
سر ادل کے روبرو مجھکو جھکانا ہی پڑا ۔۔۔ سامنے اس عشق کافر کا مآل آہی گیا
آنکھ ملتے ہی نشاں انکا کہیں ملتا نہیں ۔۔۔ خیر سے اب آپ میں یہ بھی کمال آہی گیا
انقلاب دہر سے بچتا کہاں تک آفتاب ۔۔۔ سرعت رفتار سے آخر زوال آہی گیا
شاد ہو کر نزع میں ہم دل سے کہتے ہیں اثر ۔۔۔ وصل کی امید تھی روز وصال آہی گیا

از جناب محمد یامین خاں صاحب جوہر کان پوری

دیکھ کر اودی گھٹائیں کچھ خیال آہی گیا ۔۔۔ آج آخر میری توبہ پر زوال آہی گیا
میں تو سمجھا تھا کہ آئے گا نہ مجھ تک جام مے ۔۔۔ میرے ساقی کو مگر میرا خیال آہی گیا
طور جل کر رہ گیا اور ہوش کھو بیٹھے کلیم ۔۔۔ برق حسن یار کو آخر جلال آہی گیا
کر رہا تھا میں ابھی آراستہ بزم خیال ۔۔۔ دفعتاً اک پیکر حسن و جمال آہی گیا
حال سے ہر چند جوہر میں نے کی قطع نظر ۔۔۔ مجھکو اپنے عہد [illegible] کا خیال آہی گیا

از جناب بھگوتی سہائے عارف وکیل کانپور

بے خودی میں آ رہے تھے بے نیازی کے مزے ۔۔۔ ہوش تو نے کیا [illegible] کا خیال آہی گیا
عشق نے شاید کیا تھا، قصد ترک آرزو ۔۔۔ وہ بزعم خود، بقصد [illegible] آہی گیا
موت میں ایسا بھی اک لمحہ تھا جسکو دیکھکر ۔۔۔ زندگی کے رخ پہ رنگ [illegible] آہی گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت

ہفت روزہ

جلد ۴۱ یوم شنبہ ۷ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء نمبر ۱۴

سان فرانسسکو کانفرنس

نئی لیگ آف نیشنز کی بنا جن حالات میں ڈالی جا رہی ہے وہ بڑی قوموں کے درمیان ہم آہنگی اور یکجہتی کے لیے کچھ سازگار نہیں معلوم ہوتے سان فرانسسکو کانفرنس کا آغاز بھی تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہے۔ جرمنی میں لڑائی خاتمہ پر ہے۔ اس کی قسمت کے فیصلہ پر مہر لگ چکی ہے اور جاپان کا انجام بھی جو کچھ ہو سکتا ہے دکھائی دے رہا ہے۔ جنگ میں فتح اتحادیوں سے بہت قریب ہے مگر امن ان کی پہنچ سے اب بھی دور ہے۔ اگر دنیا کی یہ سب سے زیادہ ہولناک اور خونریز لڑائی بھی طاقتور قوموں کو نیک نیتی اور صفائی سے سر جوڑ کر بیٹھنے اور دیانتداری سے باہمی مشورہ اور فیصلہ کرنے پر مائل نہ کر سکی تو یہ سمجھنا چاہیے کہ مفکرین کی یہ پیشگوئی حالات کے رُخ کے عین مطابق ہے کہ اس لڑائی کے بعد جو صلح ہوگی وہ اس سے بھی زیادہ خونریز لڑائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

سان فرانسسکو کانفرنس کے متعلق طرح طرح کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کانفرنس کے التوا کا امکان ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روس اس میں شریک نہ ہوگا۔ کسی بھی بڑی طاقت کا عدم تعاون کانفرنس کو بے اصل بنا دیگا۔ پرانی لیگ آف نیشنز کی سب سے بڑی اور بنیادی کمزوری یہی تھی کہ ابتدا سے امریکہ اور روس اس میں شریک نہ تھے۔

اب کی دفعہ ہاری ہوئی طاقتوں کو چھوڑ کر چین کا وجود بھی قائم رہ جائے تو غنیمت ہے باقی سب بڑی طاقتیں اور بہت سی چھوٹی طاقتیں کانفرنس میں شریک ہو رہی ہیں اور یہ تجویز ہے کہ ان سب کو نئی لیگ آف نیشنز میں جگہ دی جائے گی۔ مگر کشمکش اس بات پر شروع ہو گئی ہے کہ ہر بڑی طاقت کے کتنے ووٹ ہوں اور پولینڈ کی نمایندگی ہو یا نہ ہو اور ہو تو کیسے ہو۔ یالٹا کانفرنس میں سان فرانسسکو کانفرنس کے متعلق تین بڑوں کے مشورہ کے بعد تمام اہم امور پر سمجھوتہ ہو گیا تھا۔ اب یہ راز کھلا ہے کہ ووٹنگ کے متعلق کوئی خفیہ سمجھوتہ بھی ہوا تھا۔ خفیہ معاہدے لڑائی کے متعلق ہوں تب تو سمجھ میں آ سکتے ہیں مگر صلح و امن کی باتوں میں خفیہ معاہدوں کا کیا مطلب؟ دنیا کے اعتماد پر پہلی ضرب تو اسی انکشاف سے لگی۔ دوسری ضرب اس سے لگی کہ بڑی طاقتیں کانفرنس میں کئی کئی ووٹ چاہتی ہیں اور پھر چھوٹی یا ساتھی طاقتوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے اچھی خاصی دوڑ ہو رہی ہے۔ برطانیہ کا بظاہر ایک ووٹ ہے مگر کناڈا۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور ہندوستان کے ووٹ ملا کر برطانیہ کے چھ ووٹ ہو جاتے ہیں۔

روس نے تین ووٹوں کا مطالبہ کیا۔ ایک مرکزی یونین کے لئے دوسرا سفید روس اور تیسرا یوکرائن کے لئے۔ امریکہ بھی تین ووٹ چاہتا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ امریکہ نے اب اپنا مطالبہ واپس لے لیا ہے ممکن ہے کہ روس بھی اپنا مطالبہ واپس لے لے۔ پولینڈ کا سوال سب سے زیادہ متنازعہ ہے۔ یالٹا میں طے ہوا تھا کہ پولینڈ کی لوبلن حکومت میں توسیع کر کے دوسری پارٹیوں اور لندن کی پولش حکومت کے نمایندے بھی اس میں شامل کر لیے جائیں گے اور اس حکومت کے نمایندے ہی سان فرانسسکو کانفرنس میں شریک ہوں گے مگر پولینڈ میں نئی قومی حکومت ابھی تک نہیں بن سکی لوبلن حکومت نے کانفرنس میں نمایندگی کا مطالبہ کیا اور روس نے اس کی تائید کی۔ اس کے باوجود برطانیہ اور امریکہ نے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا۔ نئی یونین گورنمنٹ کانفرنس کے اجلاس تک قایم ہونا مشکل ہے۔ اور یہ بھی موزوں نہ ہوگا کہ کانفرنس کے اندر پولینڈ کا نمایندہ ہی نہ ہو۔ اب یہ سوال کس طرح حل ہوتا ہے یہ دیکھنا باقی ہے۔

ہندوستان کے نقطۂ نگاہ سے یہ سوال اہمیت رکھتا ہے۔ کہ یالٹا کے فیصلہ کے مطابق کانفرنس میں سب قومیں آزاد اور برابر کی حیثیت سے شریک ہوں گی۔

لیکن ہندوستان کی پوزیشن اس کانفرنس میں کیا ہوگا۔

"سری کرشنم اچاری حکومت کے نامزد ڈیلیگیٹ نے لندن میں کہا کہ ہے کہ ہم کو لندن سے کوئی ہدایتیں نہیں دی گئی ہیں ہم کانفرنس میں ہندوستان کی بالکل آزاد نمایندگی کریں گے"

اگر مسٹر اچاری کا یہ خیال صحیح ہے تو حکومت کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ کم سے کم سرسپروبا اسی جیسی کسی دوسری اسکیم کے تحت ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دے تاکہ خود ہندوستانیوں اور دوسرے ممالک کو معلوم ہو جائے کہ ہندوستان کی آواز ایک آزاد آواز ہوگی۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ "یہ سب کچھ فریب ہے"

مرکزی اسمبلی میں مباحثہ

نئی دہلی۔ ۴ر اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی نے بغیر رائے شماری کے مسٹر صوبیدار (کانگریس) کی پیش کی ہوئی وہ تجویز پاس کر دی جو نسلی امتیاز کی بنا پر تجارتی تحقیقات کو ختم کر دینے کے بارے میں تھی۔ ان تحفظات کا ذکر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں دفعہ ۱۱۱ سے دفعہ ۱۲۱ تک ہے، مسٹر صوبیدار کا ریزولیوشن یہ تھا کہ ان دفعات کو جلد از جلد رد کرنے کے لیے عملی تدبیریں اختیار کی جائیں۔ اس ریزولیوشن پر پہلے ایک روز بحث ہو چکی تھی مگر اس روز بحث نامکمل رہی کیونکہ جب سر کاؤس جی جہانگیر تقریر کر رہے تھے تو اسمبلی کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا۔ چنانچہ ضابطہ کے بموجب آج پھر سر کاؤس جی جہانگیر کی تقریر سے بحث شروع ہوئی۔ مسٹر اکھل چندر دت نیشنلسٹ نے ریزولیوشن کی تائید کی اور سر ہنری رچرڈسن لیڈر یوروپین گروپ نے اس کی مخالفت کی۔ مسٹر اسحاق سیٹھ نے مسلم لیگ کی طرف سے اور مسٹر عبدالقیوم نے کانگریس پارٹی کی طرف سے تائید کی۔ مسٹر کے۔ سی نیوگی۔ مسٹر ایم۔ این۔ جوشی نے تائید مزید کی اور مسٹر سی۔ پی لالسن (یوروپین) نے مخالفت کی۔ مسٹر ٹی۔ ٹی کرشنم آچاری نیشنلسٹ نے سر ہنری رچرڈسن کی تقریر کا جواب دیا۔

ڈاکٹر بنرجی نے جوابی تعاون کی پالیسی کا مذاق اڑایا جس کا ذکر یوروپین ممبروں نے کیا تھا۔

سر کاؤس جی جہانگیر نے تقریر کرتے ہوئے حکومت کے موجودہ پلاننگ پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ پلاننگ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب حالات اور ہیں اور اس کے عملدر آمد کے وقت حالات اور ہوں گے۔

مسٹر اکھل چندر دت نے کہا کہ موجودہ تحفظات کی موجودگی میں حکومت کوئی موثر پلاننگ کر سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ آج حکومت ہند کا جو رویہ ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانی کمپنیاں سو فیصدی برطانی سرمایہ کے ساتھ اس ملک پر چھا جائیں گی اور یہاں کی صنعتوں کو اس سے زبردست نقصان پہنچے گا۔

یوروپین گروپ کے لیڈر سر ہنری رچرڈسن نے کہا کہ مسٹر صوبیدار کی تجویز کا ایک پہلو جذباتی اور دوسرا عملی ہے۔ پہلے پہلو کے بارے میں آپ نے کہا کہ اگرچہ قومی وقار کے جذبہ کی میں قدر کرتا ہوں لیکن منطق کا یہ تقاضا ہے کہ جوابی سلوک میں کچھ نہ کچھ پابندیاں عاید بھی ہوتی ہیں۔ چاہے وہ ایکٹ کے اندر ہوں یا باہر۔ دوسرا پہلو نہ تو محرک نے واضح کیا ہے اور نہ پلاننگ ممبر نے اس لئے یہ معاملہ زیادہ صاف ہونا چاہیے آپ کا یہ جملہ خاص طور پر معنی خیز تھا کہ اگر اس تجویز کا یہ مطلب ہے کہ اس ملک میں برطانی کاروبار کی راہ میں روڑے اٹکائے جائیں اور ہندوستانی کاروباری صیغہ کو ترجیح دی جائے تو ہم یہ پوزیشن قبول نہیں کر سکتے۔ ہم کوئی خصوصی سلوک نہیں چاہتے لیکن اس ملک میں بے روک ٹوک کاروبار جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

مسٹر اسحاق سیٹھ نے کہا کہ محرک نے یہ تجویز موزوں موقع پر نہیں پیش کی ہے کیوں کہ آجکل تمام آئین کی رد و بدل کا سوال درپیش ہے اور اس سلسلہ میں مسلم لیگ کی پوزیشن واضح ہے مگر اس چھوٹے پیمانہ پر جزوی حیثیت میں بھی مسلم لیگ اس تجویز کی تائید کرتی ہے۔

مسٹر عبدالقیوم نے یوروپین گروپ کے لیڈر سے سوال کیا کہ آیا آپ اس ملک میں قبضہ رکھنے والی فوج کے سہارے اپنے تجارتی تحفظات قایم رکھنا چاہتے ہیں یا عوام کی نیک نیتی پر انحصار کرنا چاہتے ہیں۔ آج بھی یوروپین گروپ کے رویہ سے یہ ظاہر ہے کہ برطانیہ طاقت ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔

مسٹر کے۔ سی نیوگی نے کہا کہ یوروپین گروپ کے لیڈر کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانی رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے مسٹر نیوگی نے سنہ ۱۹۱۵ء سے لیکر اب تک تحفظات کے بارے میں یوروپین گروپ کے رویہ کی وضاحت کی۔

مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے کہا کہ چونکہ

۴۴

آئینۂ کانپور

یوپی کپڑا کانفرنس ۴ر اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو یوپی کے سوداگران کپڑا کی ایک کانفرنس مارواڑی انٹرمیڈیٹ کالج میں ہوئی۔ صوبہ کے تقریباً دو سو ڈیلیگیٹ نے اس میں شرکت کی۔ مسٹر بنسی دھر کسیرا نے اس کی صدارت کی۔ صاحب صدر نے فرمایا کہ بلیک مارکیٹ کو بند اور تباہ کرنے کی ہم کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنی خواہش کے مطابق اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ناکامیابی کا یہ سبب نہیں ہے کہ ہماری طرف سے سستی ہوئی بلکہ مجرموں سے مقابلہ کرنے میں ہم کمزور تھے اس وجہ سے ناکامیابی ہوئی۔ آپ نے سرکاری اسکیم اور کپڑا کمیٹی کی بنائی ہوئی اسکیم پر تفصیل سے بحث کی اور فرق دکھلایا۔ اور گورنمنٹ سے اپیل کی کہ وہ کوئی ایسی نئی تبدیلی نہ پیش کرے جس سے کپڑا کے تھوک فروشوں کمیشن ایجنٹوں اور خوردہ فروشوں کو روزی سے محروم کر دے۔ ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ وہی کرے جو دوسرے صوبوں میں ہوا ہے اور صوبہ کی کپڑے کی سپلائی کی بنیاد سنہ ۱۹۴۱ء اور سنہ ۱۹۴۲ء کی درآمد پر قایم کرے۔ اور ہر ایک سنٹر کی ان سالوں کی درآمد کے حساب سے کپڑے کی کل تقسیم کرے۔ آپ نے کلاتھ کنٹرول بورڈ اور ڈسٹری بیوشن اسکیم کمیٹی میں کپڑے والوں کی کافی نیابت کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے گورنمنٹ سے کپڑا ہندوستان سے باہر بھیجنے کے متعلق کم سے کم ۶ ماہ کے لئے بند کرنے کی اپیل کی۔ تاکہ لوگوں میں دوبارہ اعتماد پیدا ہو اور کپڑے کی تکلیف و دوڑ بھاگ بند ہو جاوے۔

کانفرنس میں ۵ گھنٹہ تک برابر موجودہ اسکیم اور مجوزہ اسکیم پر غور ہوتا رہا۔

اور اس کے بعد کانفرنس نے رزولیوشن پاس کئے جن میں سے بعض درج ذیل ہیں

یو۔ پی کے سوداگران کپڑا کی یہ کانفرنس یو۔ پی گورنمنٹ کی موجودہ ضلع وار کپڑے کی تقسیم کو سخت ناپسند کرتی ہے۔ جو ہر ضلع کی آبادی کے مطابق ہے۔ اور اس اسکیم کو ٹیکسٹائل ٹریڈ کے مفاد کے لئے خاص طور پر اور کپڑا استعمال کرنے والوں کے لئے عام طور سے مضر سمجھتی ہے کیونکہ اس سے صوبہ کی تمام کپڑا منڈیاں تباہ ہو جائیں گی۔ اور کپڑا کمیٹی کی بنائی ہوئی اسکیم کی تائید کرتی ہے۔ جو سر پدم پت سنگھانیا کے ذریعہ یو۔ پی گورنمنٹ کے پاس بھیجی جا چکی ہے۔ یہ کانفرنس یہ بھی طے کرتی ہے۔ سنہ ۱۹۴۳ء میں یا اس کے بعد کپڑے کی تجارت میں شامل ہونے والوں کو بھی کپڑے کا کچھ حصہ دیا جاوے۔

ایک رزولیوشن کے ذریعہ کانفرنس نے یو۔ پی کپڑا کمیٹی (لکھنؤ) کے صوبہ کے سوداگران پارچہ کے قایم مقام ہونے کے دعوے سے انکار کیا۔

کانفرنس نے سنٹرل گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ اشٹی اور چمور کے قیدیوں کے رحم کی درخواست پر دوبارہ غور کرے۔ اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے۔

میونسپلٹی ۲۹ر مارچ کو میونسپل بورڈ کانپور کا ایک ضروری جلسہ ۸ بجے رات کو مسٹر ایچ، ایم مسیح ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا اور نمائش کے واسطے کوئین پارک کرایہ پر دئے جانے پر زور دار اعتراض کئے گئے بالآخر یہ طے ہوا کہ کوئین پارک کے پیچھے کی طرف کا حصہ دیا جائے چنانچہ مال روڈ کے سامنے کا حصہ نہیں دیا گیا۔ مسٹر جے چند سنگھ نے یہ معاملہ پیش کیا کہ مسٹر کے۔ پی سنگھانیا کی توجہ اس ناراضی کی طرف دلائی جائے جو شہر سے ان کی مسلسل غیر حاضری سے پبلک میں پھیلی ہوئی ہے۔ کیونکہ انتخاب کے بعد ہی سے وہ شہر سے زیادہ تر باہر رہے ہیں۔ ایکٹنگ چیرمین صاحب نے فرمایا کہ چیرمین کو ایسی کوئی ہدایت نہیں دی جا سکتی ہے۔

ٹرسٹ ۲۹ر مارچ کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ بصدارت سر ای۔ ایم سوٹر منعقد ہوا۔ ٹرسٹ نے مسٹر ایس۔ سی مترا مزدوروں کی طرف سے ٹرسٹ کے قایم مقام کی تحریک پر یہ رزولیوشن منظور کر لیا ہے کہ جب مضبوط سوسائیٹیاں قایم ہو جائیں گی تو ٹرسٹ ان سے کوارٹروں کے کرایہ پر لینے اور کنٹرول کرنے کی بات چیت کرے گا۔

اور اس اثنا میں ٹرسٹ خود مزدوروں کو کرایہ پر کوارٹر دینے کا انتظام کریگا۔ اور کرایہ کی وصولی کا انتظام کرے گا۔ اس جلسہ میں لیبر کمشنر یوپی کو خاص طور پر بلایا گیا تھا۔

رائل انڈین ایر فورس ڈسٹرکٹ انفارمیشن افیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ رائل انڈین ایر فورس فلائٹ ۱۴ر اپریل سے ۱۹ر اپریل سنہ ۱۹۴۵ء تک کانپور میں قیام کرے گی اور ان دنوں روزانہ ۸½ بجے رات سے گھومنے والے سینما کے ذریعہ مندرجہ ذیل مقاموں میں سینما شو دکھائے گی ہر شخص بلا تکلف مفت آ کر سینما دیکھ سکتا ہے۔

۱۵ر و ۱۷ر اپریل کو کوئنس پارک میں۔

۱۸ر اپریل کو پریڈ گراؤنڈ میں۔

۱۹ر اپریل کو گورنمنٹ ہائی اسکول میں۔

چھٹی یوپی سکھ کانفرنس کانپور ۲۲ر و ۲۳ر اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو ہونے والی چھٹی یو۔ پی سکھ کانفرنس کانپور کی تاریخیں پریسیڈنٹ کانفرنس ماسٹر تارا سنگھ صاحب کے حکم سے تبدیل کر کے ۲۹ر و ۳۰ر اپریل کر دی گئی ہیں۔

شری ہندو بال سبھا سیسہ مئو شری ہندو بال سبھا سیسہ مئو کا بائیسواں سالانہ جلسہ ۷ر و ۸ر اپریل کو شری ملکھند ٹھنڈو جی پارک سیسہ مئو میں منعقد ہوگا۔

۷ر اپریل کو ۸½ بجے رات کو کوی دربار

۸ر اپریل کو صبح ۸ بجے سے بچوں کے کھیل۔

۸½ بجے رات سے سالانہ رپورٹ۔ لیکچر اور ڈرامہ موسومہ کنجوس کی کھوپڑی

پریس نوٹ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب بہادر کانپور نے حسب ذیل پریس نوٹ شائع کیا ہے کہ تمام وہ لوگ جو کرگھوں پر یا دوسرے طریقہ سے شلا بنیان موزہ وغیرہ پر سوت خرچ کرتے ہیں ۱۵ر اپریل سنہ ۱۹۴۵ء تک حسب ذیل معلومات سے بذریعہ تحریر صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کو مطلع کریں۔

(۱) کارخانہ کا نام (۲) نام مالک معہ پورا پتہ (۳) تعداد کرگھے یا مشین یا پیچ (۴) ہفتہ وار سوت کا خرچ کیا ہے (۵) کتنا سوت ہفتہ وار ملتا ہے۔

شہریوں کی میٹنگ سٹی کانگرس کی قایم مقام اسمبلی کے پریسیڈنٹ ایک میٹنگ ۸ر اپریل ۸½ بجے رات کو آریہ سماج ہال میں بلا رہے ہیں جس میں سٹی مسلم لیگ ہندو مہاسبھا اور ہندو سنگھ کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس میٹنگ میں کنٹرول راشننگ اسکیم کے متعلق غور و خوض کیا جائے گا۔

پیٹیشن خارج مسٹر رام کشور شکلا میونسپل کمشنر وارڈ نمبر ۱ کے خلاف مسٹر اقبال بہادر وغیرہ نے جو پیٹیشن دائر کیا تھا وہ اڈیشنل کمشنر صاحب کی عدالت سے خارج ہو گیا ہے۔

قومی ہفتہ ۶ر اپریل سے قومی ہفتہ کا انتظام سٹی کانگریس کے قایم مقام اسمبلی نے شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر مراری لال کے بنگلہ میں ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے۔

۴۴ حکومت نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا ہے اسلئے اب اصل معاملہ ہمارے اور یوروپین گروپ کے درمیان ہے۔ مجھے شکایت ہے اس دس گیارہ سال کے عرصہ میں جب سے میں اس ایوان میں ہوں میں نے کبھی یوروپین گروپ والوں کو یہ کہتے نہیں سنا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہندوستان کو آزاد ہونا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی شکایت کی کہ اس عرصہ میں مخالف پارٹی نے جتنی تجویزیں پیش کیں ان میں سے ایک بھی حکومت نے منظور نہیں کی

سبدِ گل

لیجئے اب تو فلموں کی برکت سے عشق بازی کا مرض اس قدر عام ہوگیا ہے کہ مردوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ عورتیں بھی عورتوں کے ساتھ عشق فرمانے لگیں عورتوں کی عورتوں کے ساتھ عشق بازی کا دلچسپ ترین نمونہ وہ خطوط ہیں جو شمالی ہند کی من چلی لڑکیوں کی جانب سے بمبئی کی ایکٹرسیوں کو لکھے جا رہے ہیں ان خطوط میں عشق بھی ہے۔ دل بیتاب کی سرگزشت بھی اور ہجر و وصال کی بے چینی بھی۔ چنانچہ دہلی کی ایک من چلی لڑکی مشہور فلم اسٹار مس خورشید کو لکھتی ہے۔ کہ

"جب سے آپ کو فلم میں دیکھا ہے میری طبیعت بے چین ہے۔ میرا دل ایک شیر خوار بچہ کی طرح بلک رہا ہے، اور مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہے میں لاکھ سمجھاتی ہوں۔ کہ مان جا لیکن نہیں مانتا اس کو کیا کروں کچھ آپ ہی بتایئے"!

دیکھا آپ نے کہ دہلی کی اس من چلی لڑکی کا دل مس خورشید کی خاطر کس بُری طرح سے مضطرب ہے۔

اس من چلی لڑکی کی داستانِ محبت صرف چند عاشقانہ جملوں ہی پر ختم نہیں ہو جاتی آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے۔

اب تو یہ حالت ہے کہ ہر وقت آپ کی صورتِ زیبا آنکھوں میں رقصاں رہتی ہے۔ رات کو ساری دنیا محو خواب ہوتی ہے اور میں اگر موسم سرد ہوتا ہے تو لحاف کے اندر آنکھوں کو غسل دیتی ہوں اور اگر موسم گرم ہوتا ہے تو تارے گن تو نہیں سکتی لیکن ناکام کوشش کرتی ہوں۔

گیا کہنے ہیں اس دہلوی دوشیزہ کی اس عشق بازی کے اس نے تو من چلے نوجوانوں کو بھی مات کر دیا۔

آگے چل کر اپنے نامۂ محبت میں یہ دوشیزہ لکھتی ہے

آپ کے فراق میں میری حالت ہر وقت افسردہ رہتی ہے۔ میری اس حالت پر لوگ سرگوشیاں کرتے ہیں میرا مذاق اُڑاتے ہیں جب سے میں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مس خورشید کے دیدار کی میری آنکھیں متلاشی ہیں۔ سب سہیلیاں مجھے مجنوں کے نام سے مخاطب کرتی ہیں۔

قربان جایئے اس فلمی صنعت کے جس نے کہ لیلاؤں کو بھی مجنوں بنا ڈالا۔

ایکٹرسیوں سے عشق کرنے والی اس دوشیزہ کا اب ذرا دلی مقصد بھی سُن لیجئے۔ آگے چل کر اس طرح رقمطراز ہوتی ہے۔

اظہارِ محبت تو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا لیکن مجھے وقت نہیں جو میں پوری داستان سناؤں۔ اب میں مختصر کرتی ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کی محبت کے ساتھ فلمی محبت بھی پروان چڑھ رہی ہے۔

یعنی ایکٹرسیوں سے عشق کرتے کرتے اس من چلی دوشیزہ کو فلم کمپنیوں کی لمبی چوڑی عمارتوں سے بھی عشق ہو گیا ہے اس لئے۔ ۴

ادبِ لطیف

سُورَج

(از محترمہ سعیدہ بیکو صاحبہ)

اُفق، آسمان پر تو کس شان و شوکت سے جلوہ آرا ہے، اے معبود!

یہ میرا ابدی نور ——— اور یہ میری شان و شوکت زمین میں شگوفے کھلے ہوئے ہیں۔

آسمان پر تارے جگمگا رہے ہیں۔ اے معبود!

تو ہی ہر جگہ سریر آرائے تخت و جلال ہے ——

انسانوں کو تو نے ہی پیدا کیا اور تو ہی انھیں رزق دیتا ہے۔

ہر طرف تیری ہی کارفرمائی ہے۔

ہم تیری پرستش کرتے ہیں، اے معبود!

تو نے ہم کو روشنائی دکھلائی تاکہ ہم گمراہ نہ ہوں

تو نے ہی راحت بخشی تاکہ ہمارے سینے گرم رہیں۔

ہم تیرے حضور میں سر جھکاتے ہیں، اے معبود!

اے بادشاہ رات تیری برہمی کی علامت ہے۔

جب تو حجلۂ مغرب میں آرام کرتا ہے تو شیطان اور خبیث روحیں کائنات پر چھا جاتی ہیں۔

اے بادشاہ! پھر جب تو جہاں افروز اور عالم آرا ہوتا ہے تو ہر جگہ ہر چیز جاگ اٹھتی ہے، دوپہر کو تیرا چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔

صبح کو تو مسکرانے لگتا ہے۔

ہم تیری ثناء کرتے ہیں۔

اور شام کو تو بے رحم ہو جاتا ہے۔

ہم تجھ سے زاری کرتے ہیں۔

اے معبود!

اے خسرو خسرواں! اور اے بادشاہ!

---

۴ اب میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ کے ہاں آکر آپ کے ہمراہ فلم میں کام کروں کیا آپ مجھکو کامیاب بنا سکتی ہیں اگر ایسا کر سکتی ہیں تو للہ جلد از جلد جواب دیجئے۔ ہم تینوں بہنیں جن کے اسم شریف یہ ہیں .... جواب ملتے ہی آپ کی خدمت ناز میں حاضر ہو جائینگے۔

خوب عشق تو ہوا ایک بہن کو اور فرار ہونے کے لئے سب کی سب بہنیں تیار ہو گئیں۔ بس مس خورشید کے اشارہ کا انتظار ہے۔

دہلی کی اس من چلی دوشیزہ کی اس فلمی عشقبازی کو دیکھنے کے بعد قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مس خورشید نے اپنی اس عاشقہ کو کیا جواب دیا ہوگا مس خورشید کا جواب بھی سُن لیجئے۔ مس خورشید نے دہلی کے ایک صاحب کو لکھا۔

خدا کے لئے ان لڑکیوں کو روکو انکی زندگیاں تباہ اور برباد ہو جائیں گی ان کو فلم ہاؤس نے دیوانہ بنا رکھا ہے،

ملاحظہ کیجئے ایک ایکٹرس تو شرفا کی لڑکیوں کو فلمی الودگی سے بچانا چاہتی ہیں لیکن شرفا کی لڑکیاں ہیں کہ وہ فلمی خرافات کے عشق میں گھروں سے بھاگنے کے لئے تیار ہیں۔ کیسا عجیب زمانہ آ گیا ہے۔

عالمِ نسواں

میڈم ڈاکٹر این میری لیسلر

گذشتہ سے پیوستہ

اس کے بعد میری لیسلر فن نقاشی کی اپنی تعلیم ختم کر کے برلن واپس چلی گئی۔

جب جنگ عظیم کا آغاز ہوا ہے تو وہ برسیلز (بلجیم) میں تھی۔ نام سے وہ فرانسیسی معلوم ہوتی تھی اس لئے وہ نہایت اطمینان سے وہاں مقیم رہی۔ اُسے وہاں رہے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ وہاں اس کی شناسائی ایک نوجوان افسر سے ہو گئی۔ جو اُس پر بُری طرح سے عاشق ہو گیا۔ وہ دونوں ایک ساتھ دور دور تک ٹہلنے جایا کرتے تھے۔ اور افسر مذکور اسے دیہاتی علاقے دکھایا کرتا تھا۔ جن کی وہ تصویریں اتار کر براہ سوئٹزرلینڈ برلن کو بھیجدیتی تھی ایک دن لیسلر نے اپنے فوجی دوست سے موٹر پر دور تک سیر کو چلنے کے لئے کہا۔ چنانچہ افسر مذکور نے رخصت لے لی۔ اور مختلف مقامات و قلعوں کی وہ دونوں سیر کرتے رہے۔ وہ لوگ ہالینڈ کی سرحد کے قریب تھے کہ لیسلر کی نوٹ بک کا ایک صفحہ ہوا سے اُڑ گیا اُس پر افسر نے موٹر سے اُتر کر اٹھانے کو بڑھا لیکن اس کے اتر کر تھوڑی دُور جاتے ہی لیسلر موٹر کو سرحد پار بھگا لے گئی۔ افسر مذکور نے کاغذ کو دیکھا تو اس پر ایک قلعہ کا نقشہ بنا ہوا تھا۔

جنگ کے دوران میں لیسلر طرح طرح کے بھیس بدلتی رہی۔ کبھی وہ سوسائٹی کی نہایت ہی فیشن ایبل خاتون بن جاتی تھی۔ اور کبھی مرد کے بھیس میں نظر آتی تھی وہ نہایت زبردست کام کرنے والی تھی۔ اور روزانہ بیس بیس گھنٹے اپنے کام میں مصروف رہتی تھی حکومت فرانس نے اس کو گرفتار کرانے والے کے لئے ایک لاکھ فرانک کا انعام مقرر کیا تھا۔ لیکن اپنے لئے زبردست خطرہ محسوس کرتے ہوئے بھی لیسلر کبھی اپنے کام سے نہیں جھجکی۔ وہ نہایت بے باکی سے پیرس پہونچی اور اُس نے اس قدر ہوشیاری سے بھیس تبدیل کر لیا تھا کہ اسٹیشن پر جو جرمن جاسوس اس سے ملنے آیا تھا وہ بھی اُسے نہیں پہچان سکا۔ وہ ایک بڈھے فرانسیسی کسان کے لباس میں تھی۔ اور اس کے خانگی ملازم ہونے کا سرٹیفکیٹ تھا۔ اس بھیس میں اور اس سرٹیفکیٹ کی مدد سے وہ فرانسیسی محکمۂ جاسوسی کے دفتر میں جو جرمن جاسوسوں کا پتہ لگانے کے لئے قائم ہوا تھا ملازم ہو گئی۔

اس کے ملازم ہونے کے چند ہی دنوں بعد محکمہ مذکور کے ایک افسر کے جملہ خفیہ کاغذات جن میں جرمن جاسوسوں کی فہرست بھی تھی غائب ہو گئے۔ اس کے بعد دفتر کا یہ بڈھا ملازم بھی غائب ہو گیا۔ اس واقعہ سے لیسلر کی ہوشیاری و چالاکی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ بیماری کے دوران میں میری لیسلر نے اس امر کا اقبال کیا تھا کہ اس نے ماٹاہری کو دیگر فرانسیسیوں کے پھندے میں پھنسوایا تھا۔ جسے بالآخر فرانسیسیوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ صورت یہ تھی کہ ماٹاہری جو لیسلر کے ساتھ جاسوسی کا کام کرتی تھی۔ اس کام سے علیحدہ ہونا چاہتی تھی۔ اس کو بہت سمجھایا گیا کہ ایک مرتبہ جاسوس بننے کے بعد پھر اس کام سے علیحدگی ممکن نہیں ہے۔ لیکن وہ اپنے ارادہ پر مُصر رہی۔ چنانچہ ضروری ثبوت کے ساتھ اُسے فرانسیسی جنگل میں پھنسوا دیا گیا۔ جنھوں نے گولی مار کر اس کا خاتمہ کر دیا۔

بچوں کی دنیا

بچّوں کی نفسیّات!

از بیگم سید ابن حسن شارق دہلوی

(سلسلہ کے لئے دیکھئے صداقت ۲۴ مارچ)

بچوں کو ۲۴ گھنٹے کے دوران چند گھنٹوں کی مطلق آزادی بھی ضرور دینی چاہیئے کہ جاؤ اور اپنے ہم عمروں کے ساتھ کھیلو کودو اور بھاگو جو چاہے سو کرو آپ نے دیکھا ہوگا جب کبھی کسی مدرسہ میں چھٹی کی گھنٹی بجتی ہے تو یہ دن بھر کے بند ہوا قیدی کیسی بے ترتیبی سے غل مچاتے ہوئے آزاد ہوتے ہیں، وہاں سے چھوٹ کر یہ ننھے ننھے جانور گھر کے قیدخانہ میں جکڑ دئے جاتے ہیں شام کو شاید ٹیوٹر کی مار بھی پڑ جاتی ہے، الغرض اس بے زبان مخلوق کو جس کی شخصیت اور انفرادیت اظہار کے لئے بے چین رہتی ہے ہم آزاد نہیں کرتے حالانکہ خدا نے ہر انسان کو پیدائشی طور پر آزاد پیدا کیا ہے ہمارے مدرسوں میں کتابی علم رٹنے اور رسمی قواعد کی پابندی کرنے کے علاوہ اور دھرا ہی کیا ہے' ڈسپلن نے اور کتاب نے ہماری آنے والی نسلوں کے جذباتِ انسانی کو کچل کر رکھ دیا ہے' بچوں کے مدارس میں ایسے مشاغل ناپید ہیں جن سے بچوں کی تخلیقی حس اور اپج نہ صرف بروئے کار آئے بلکہ بڑھے بھی، اور وہ اجتماعی کھیل کھیل کر خوش ہو سکیں، ایک ہائی اسکول میں پانچ چھ سو طلبا ہوتے ہیں ان میں سے صرف گیارہ بچوں کو کھیلنے کا موقعہ دیا جاتا ہے اور باقی پوری آبادی محروم رہتی ہے دوسرے بچے اجتماعی کھیلوں کی روحانی غذا نہ ملنے کی وجہ سے بھوک رہتے ہیں یہی راز ہے اوسط طبقہ میں فقدان تنظیم کا، مزدور اور کارخانے دار لوگ جس سرعت سے منظم ہو کر اپنی انجمنیں بنا لیتے ہیں وہ ان کے اجتماعی کھیلوں کی برکت ہے!

سات برس سے گیارہ برس کی عمر اپنی خودی اور اپنی شخصیت منوانے کی عمر ہے اس میں محبت و نفرت اور غلامی و آزادی کا تقابل و توازن بھی ہو جاتا ہے' اس میں شوق اور اولوالعزمی کا جذبہ' اہمیت اور سر فروشی کا احساس آگے بڑھاتا ہے لیکن والدین کی اطاعت اور سوسائٹی کے احکام پاؤں میں زنجیریں ڈال کر ہمارے ہونہار نوجوانوں کو بزدل یا چور بننے پر مجبور کرتے ہیں، بچوں کو اسی عمر میں سماجی اقتدار کا علم ہوتا ہے اور ان میں "سوشل ضمیر" اسی وقت بیدار ہوتا ہے اگر باپ کی گھرکیوں اور ماسٹر کی بیتوں (بیدوں) نے اسے سماج کا باغی بننے پر مجبور نہ کر دیا ہو تو حقیقتاً بچہ مکمل انسان اسی مختصر سے عرصہ میں بن جاتا ہے اسی زمانہ میں دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے مشترک مفاد اور خدمت خلق کی خاطر ذاتی اغراض قربان کر دینے کی سچی تربیت ہوتی ہے، اگر اس پُر آشوب عمر میں بن جاتا ہے جب کہ بچوں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ رکھا گیا تو وہ بڑے ہو کر کامیاب زندگی گذارنے کے قابل ہو سکیں گے، وہ خود نگہدار ہوں گے، خودسر خود غرض نہ ہوں گے"

ہمارا فرض ہے کہ جس آزادی کا مطالبہ ہم اپنی موجودہ حاکموں سے کر رہے ہیں پہلے وہ ہم اپنے بچوں کو دیدیں مکمل آزادی کی بجائے نو آبادیات کے درجہ کی نقلی آزادی دینے سے بچوں کی روح پیاسی رہ جائیگی'

پردۂ فلم

ہندوستان میں امریکن فلم کمپنیاں

امریکن سرمایہ داروں کی کئی پارٹیاں اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ وہ ہندوستان میں امریکہ کے سرمایہ سے فلم کمپنیاں اور سینما ہاؤس قایم کریں۔ چنانچہ پارٹیوں کے نمایندے آجکل ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ یہ اندازہ لگا سکیں کہ ہندوستان کے کون کون سے علاقے فلم سازی کے لئے موزوں ہیں اور کن شہروں میں نئے سینما ہاؤس تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔

امریکن سرمایہ داروں کی خواہش ہے کہ ہندوستان میں کروڑوں پونڈ کے سرمایہ سے ایسی فلم کمپنیاں قایم کیجائیں جو ہندوستانی زبان کی فلمیں تیار کریں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ان سرمایہ داروں کے نمایندوں نے ہندوستان کے اکثر ماہرین صنعت اور اداکاروں سے معاملات بھی طے کر لیے ہیں۔ نیز یہ ہندوستان کے کونے کونے میں سینماؤں کا جال بچھا دینا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کے فلم ساز جو ان غیر ملکی سرمایہ داروں کی جدوجہد کی جانب سے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر امریکہ یا دیگر ممالک کے سرمایہ داروں نے ہندوستان فلمی صنعت پر قبضہ جما لیا تو ہندوستان کا وہ کروڑوں روپیہ جو فلمی صنعت پر لگا ہوا ہے خطرے میں پڑ جائے گا اس لیے ہندوستان کے فلم سازوں کو چاہیئے کہ وہ اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے اس چیز کی پوری کوشش کریں کہ غیر ملکی سرمایہ دار ہندوستان کی فلمی صنعت کے لیے خطرہ نہ بن سکیں۔

سنٹرل اسٹوڈیو!

سنٹرل اسٹوڈیو بمبئی جو ہندوستان کا سب سے بڑا نگار خانہ ہے اس کے بارے میں کئی ہفتے سے عجیب و غریب افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کبھی تو اس اسٹوڈیو کے متعلق یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ اس اسٹوڈیو کو حکومت ہند نے اپنی انفارمیشن فلمز کی تیاری کے لیے خرید لیا ہے اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ مہاراجہ گوالیار اسے خرید رہے ہیں۔ لیکن سنٹرل اسٹوڈیو سے جب اس سلسلہ میں استفسار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تمام یہ افواہیں گپ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ نہ حکومت ہند ہی اس اسٹوڈیوز کو حاصل کرنا چاہتی ہے اور نہ کوئی والئی ریاست ہی اس کی خریداری کے لیے مضطرب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سنٹرل اسٹوڈیوز بدستور اپنی ذاتی فلموں کی تیاری میں مصروف ہے چنانچہ حال ہی میں اس اسٹوڈیوز اپنی تیسری فلم "ساتھی" کی تیاری شروع کی ہے "ساتھی" کے علاوہ سنٹرل اسٹوڈیوز کے سامنے اپنی ذاتی فلموں کی تیاری کا نہایت ہی وسیع پروگرام موجود ہے۔

ذاتی فلموں کے علاوہ سنٹرل اسٹوڈیوز میں ہندوستان کے متعدد آزاد فلمساز اپنی فلمیں تیار کر رہے ہیں۔ اور آزاد فلم سازوں نے آئندہ کے لئے بھی اس اسٹوڈیو کے ساتھ کنٹرکٹ کر لیا ہے۔ مثلاً ڈی۔ آر۔ ڈی۔ پروڈکشن اپنی نئی فلم "نیک پروین" کی تیاریوں میں مصروف ہے "جینٹ ڈیسائی" "آکاش دیپ" بنا رہے ہیں منظر آرٹ پروڈکشن نے حال ہی میں اپنی تازہ مسلم سوشل تصویر "پہلی نظر" کی رسم مہورت ادا کی ہے، نیز منروا مووی ٹون کی جدید تصویر "شمع" اسی اسٹوڈیو میں زیر تکمیل ہے۔ ان واقعات سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ سنٹرل اسٹوڈیوز کے بارے میں جو افواہیں اُڑائی جا رہی ہیں ان میں کس حد تک صداقت ہے۔

ریجنٹ عراق امریکہ جائیگا

بغداد ۱۳ مارچ۔ عراق کے ریجنٹ نے امریکہ کا دورہ کرنے کے لیے صدر روزویلٹ کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔ آپ [illegible] اپریل کو وہاں پہونچیں گے اور وہاں چند روز تک صدر کے اس کے بعد حکومت امریکہ مہمان رہ کر امریکہ کا دورہ کریں گے۔

پنجاب اسمبلی کی خالی نشستیں

لاہور ۲ مارچ۔ گورنر پنجاب نے جھجر کے جنرل حلقہ اور ڈیرہ غازی خاں کے مسلم حلقہ کی ان نشستوں کے بارے میں جو مسٹر جھجو رام اور خان بہادر محمد حسین کے انتقال سے خالی ہوئی ہیں ضمنی انتخاب کا اعلان کیا ہے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ ۱۲ اپریل اور جانچ ۱۶ اپریل ہے۔ جھجر کے حلقہ میں رائے دہندگی ۳ مئی سے ۱۰ مئی تک اور ڈیرہ [illegible]

اقوال زریں

کسی بات پر غرور نہ کرو، ورنہ تمہاری ترقی رک جائے گی اور لوگ تم سے نفرت کریں گے۔

خوشامد اور چاپلوسی بہت ذلیل عادتیں ہیں ان سے بچو، خوشامدی سے آدمی کبھی وقعت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا لیکن کسی کی سچے دل سے خدمت کرنا یا شکریہ ادا کرنا خوشامد نہیں ہے۔

وقت کی قدر کرو کیوں کہ یہ بڑی بیش قیمت چیز ہے کھوئی ہوئی دولت مل سکتی ہے، گئی ہوئی صحت مل سکتی ہے لیکن گیا ہوا وقت نہیں ہاتھ آسکتا۔

ہر کام کے لئے ضرورت کے موافق اوقات مقرر کرو اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کرو، وقت کی پابندی تمام کاموں کو آسان بنا دیتی ہیں۔

آرام طلبی، کاہلی، سستی سے بچو یہ عادتیں آدمی کو کمزور اور ناکارہ بنا دیتی ہیں اور آنے والی مسرتوں کا خون کر دیتی ہیں۔

اگر حق جی سے بچنا چاہو تو سوال کرنا اپنے اوپر حرام کر لو تم کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہوگی۔

وعدہ ایک طرح کا قرض ہے جس کا ادا کرنا فرض ہے جھوٹا وعدہ کرنا یا وعدہ کر کے بھول جانا بدترین عیب ہے۔

موج تبسم

نذیر:- (منیر سے) بشیر کہتا ہے کہ جب کبھی خیرات کرنے کا موقع آتا ہے تو میں سب سے پہلے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالتا ہوں،

منیر:- اور جب تک سائل وہاں سے ٹل نہ جائے وہ ہاتھ جیب سے باہر نہیں نکالتا۔"

مجسٹریٹ:- تمہیں چوری کے الزام میں تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی جاتی ہے،

ملزم:- حضور! کیا میری سزا آج ہی سے شروع ہو جائے گی؟"

مجسٹریٹ:- اس کا کیا مطلب ہے؟"

ملزم:- جی مطلب یہ ہے کہ اگر آپ دو تین ماہ بعد سزا بھگتنے کی اجازت دیں تو میں خوشی خوشی ۳ ماہ کی بجائے ۶ ماہ جیل میں پڑا رہتا"

مجسٹریٹ:- "وہ کیوں؟"

ملزم:- آجکل فصل کاٹنے کے دن ہیں اور فصل کاٹی جا رہی ہے اور میدانوں میں غلے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، اس وقت قید ہونے سے میرا بڑا نقصان ہوگا۔"

نئی دولہن:- اب تو میری شادی تمہارے ساتھ ہو چکی ہے اس لئے تم سے چھپایا جائے میرے والدین نے نہیں کہا کہ میری ایک آنکھ مصنوعی ہے۔"

شوہر:- خیر کچھ نقصان نہیں ہے لیکن تم بھی کسی سے نہ کہنا میں تمہارے گھر میں ۲۴ ہزار کی جائداد لکھی ہے وہ بالکل فرضی ہے میرے پاس تو شام کے کھانے کو بھی نہیں ہے۔

دلچسپ معلومات

شجر باداں

کینری جزائر میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے یہ درخت شام کو روزانہ مینہ برساتا ہے۔ اور اس وجہ سے اس کو شجر باراں کہتے ہیں۔

براعظم افریقہ میں ایک قسم کا درخت ہوتا ہے جس کے پتے ۳۰ فٹ سے زیادہ لمبے اور ۱۰ سے ۲۰ فٹ تک چوڑے ہوتے ہیں۔

شیر خوار بچوں کو کبھی کھٹائی نہیں کھلانی چاہیئے اس سے دودھ جم کے فاسد ہو جاتا ہے۔

امراض قلب میں باتیں کرنا مفید ہے۔

پاؤں کے تلوے صاف رکھنے سے دماغ صاف رہتا ہے۔

نپولین بوناپارٹ کے باپ کا نام (کاربو بوناپارٹ) اور ماں کا نام (لیٹی شیا تھا)

مراکش میں شادی کے موقع پر دولہن کا چہرہ سفید اور سرخ رنگ سے اور ہاتھ پاؤں زرد رنگ سے رنگے جاتے ہیں۔

افسانہ

سرائے کے باہر

فرانسیسی افسانہ نگار الفونس ڈاؤڈیٹ کا شاہکار

از جناب رشدی بھوپالی

میں جولائی کی ایک سہ پہر کو نمیس سے واپس آرہا تھا بے پناہ گرمی کی شدت سے سارا بدن پھکا جا رہا تھا، جھلسی ہوئی سفید سڑک حد نظر تک پھیلی چلی گئی تھی"

زیتون کے درختوں اور شاہ بلوط کے جھنڈوں کے درمیان آتشیں آفتاب کی تیز روشنی میں جس سے سارا آسمان چمک رہا تھا ایک خاکستری لکیر دور تک دکھائی دے رہی تھی، سایہ کا کہیں نشان نہ تھا، اور ہوا کا تنفس بھی بند ہو چکا تھا بجز گرم ہوا کے ارتعاش اور ٹڈوں کے شور کے جو بڑی تیزی کے ساتھ جنوں انگیز اور سمع خراش راگ میں تبدیل تبدیل ہو رہا تھا اور جو اسی لا متناہی اور پر زور ارتعاش و اہتزاز کی صدائے بازگشت معلوم ہو رہا تھا" اور کچھ نہ تھا۔

اس صحرا میں کوئی دو گھنٹے سے چل رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے غبار راہ میں سے سفید مکانوں کا ایک سلسلہ نمودار ہوا۔ یہ ایک چھوٹی سی بستی تھی کھیتوں سے ملحق پانچ چھ مکانات تھے، کچھ سرخ چھتوں والے غلے کے گودام تھے۔

کمزور انجیروں کے درختوں کے جھنڈ میں ایک حوض تھا جس میں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ اور بستی کے باہر سڑک کے کناروں پر دو بڑی سرائیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی تھیں، دو سراؤں کا اس قدر قریب قریب ہونا کچھ عجیب سا معلوم ہو رہا تھا۔ ایک طرف شاندار اور نئی عمارت تھی جہاں زندگی اور زندگی کی عشرت کوشیاں پوری تابانی کے ساتھ جلوہ گر تھیں تمام دروازے کھلے ہوئے تھے، سامنے ہی ڈاک کی گاڑی کھڑی ہوئی تھی، تھکے ماندے اور پسینہ میں شرابور گھوڑوں کو آرام پہنچایا جا رہا تھا۔ مسافر سڑک پر دیواروں کے سایہ میں بڑی عجلت کے ساتھ اپنے خشک حلق کو شربت سے تر کر رہے تھے۔ صحن چھجروں اور گاڑیوں سے بھرا ہوا تھا گاڑیبان ایک طرف سایہ میں بیٹھے شام ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ اندر پرشور قہقہے، عہد و پیماں کی آوازیں، میزوں پر مٹھیوں کی ضربات، گلاسوں کی کھنک، تاشوں کی سرسراہٹ، گیرم بورڈ پر گوٹوں کا رقص صاف سنائی دے رہا تھا اور ان سب سے بڑھ کر کوئی اپنی دلکش اور سحر آفریں آواز میں اس قدر زور سے گا رہا تھا کہ کھڑکیاں لرز رہی تھیں، گیت کے یہ الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگے، "حسین اور نازک اندام مارگیٹین۔ جس وقت سپیدۂ سحری نمودار ہو رہا تھا اپنے نقرئی گھڑے کو لیکر پانی بھرنے کنوئیں کی طرف روانہ ہوئی" اس کے بالمقابل جو سرائے تھی وہ بالکل خاموش اور اداس تھی، وہ ویران معلوم ہو رہی تھی پھاٹک پر گھاس اُگی ہوئی تھی، کھڑکیوں کے شیشے اپنی شکستہ حالی پر ماتم کناں تھے، دروازے پر ایک جھاڑی کی شاخ پرانی کلغی کی طرح لٹک رہی تھی۔ دروازے کی سیڑھی پر سڑک سے اُڑ اُڑ کر پتھروں کا ایک انبار جمع ہو گیا تھا۔

بہرکیف وہ اس قدر رنجیدہ اور رحم آگیں نظر آرہی تھی کہ وہاں ٹھیرنا اور ایک گلاس پینا خیراتی اقدام کے مترادف تھا۔

اندر داخل ہونے پر مجھے ایک لمبا کمرہ ملا جو بالکل سنسان اور دھندلا تھا جس کو باہر کی روشنی نے جو تین بلا پردوں کی کھڑکیاں کھینچ رہی تھیں، اور اداس اور بھیانک بنا دیا تھا، چند پرانی میزیں تھیں جن پر گرد آلود ٹوٹے ہوئے گلاس رکھے تھے ایک شکستہ گیرم بورڈ پڑا تھا، جس کی جیبیں بھاڑ سا منہ کھولے ہوئے تھیں جیسے وہ خیرات مانگ رہی ہوں، ایک زرد کوچ اور پرانا ڈیسک، سخت و شدید گرمی میں خواب راحت کے مزے لے رہا تھا اور مکھیاں! ہر جگہ مکھیاں ہی مکھیاں تھیں! میں اس قدر کبھی نہیں دیکھی تھیں، چھت پر کھڑکیوں پر اور گلاسوں میں ہزاروں کی تعداد میں بھنک رہی تھیں جب میں نے دروازہ کھولا تو اتنی زور سے بھنبھناہٹ ہوئی کہ جیسے میں "خانۂ زنبور" میں داخل ہو گیا ہوں۔

کمرے کے سرے پر ایک کھڑکی کے پاس ایک عورت دیوار سے لگی کھڑی تھی اور حیرت و اضطراب کے عالم میں دیکھ رہی تھی، میں نے اُس کو دو بار آواز دی:-

"اے یہاں سرائے کی مالکہ ہے" اس نے نہایت آہستگی کے ساتھ میری طرف رخ کیا، اس کا چہرہ ایک فلاکت زدہ کاشتکار کا مظہر تھا، جھریاں جدا پڑی ہوئی تھیں، پژمردگی اور پریشانی خاص طور پر نمایاں تھی، وہ اگرچہ بوڑھی عورت نہیں تھی، مگر بہت زیادہ اشکباری نے اُس کے چہرے کو کملا دیا تھا۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟" اُس نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ دیر یہاں بیٹھنا اور کچھ کھانا پینا چاہتا ہوں"۔ اس نے اپنی جگہ سے جنبش کئے بغیر حیرت سے مجھ پر نظریں جما دیں جیسے اس نے میری بات کو سمجھا ہی نہیں "کیا یہ سرائے نہیں ہے؟"

عورت نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا، ہاں اگر آپ پسند کرتے ہیں تو یہ سرائے ہے۔ مگر آپ اور لوگوں کی طرح سامنے والی سرائے میں کیوں نہیں گئے؟ وہاں چہل پہل ہے، رونق ہے اور زندگی چمکدار ہے"۔

میرے لئے تو یہی پر کیف ہے میں یہاں تمہارے ساتھ ٹھیرنا پسند کرتا ہوں" اور اس کے بات کا جواب کا انتظار کئے بغیر میں میز پر جا بیٹھا۔

جب اُس کو پوری طرح یقین ہو گیا کہ میں واقعی سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں تو مالکہ سرگرمی سے اِدھر اُدھر آنے جانے لگی، کبھی وہ دروازوں کو کھولتی کبھی بوتلوں کو ہلاتی، کبھی گلاسوں کو صاف کرتی اور مکھیوں کو اُڑانے لگتی، یہ صاف ظاہر تھا کہ ایک مہمان کی خدمت انجام دینا اہم امر ہے، بعض اوقات یہ غمگین عورت رُک جاتی اور اپنے سر کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیتی، جیسے وہ ہر چیز کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے سے قاصر ہے،

اس کے بعد وہ عقبی کمرے میں گئی میں نے اس کے کنجیوں کے گچھوں کی آواز سنی اور پھر تالوں کے کھلنے کی وہ اب روٹی کے ڈبے میں کچھ تلاش کر رہی تھی اور پلیٹوں سے گرد و غبار صاف کر رہی تھی۔

کبھی کبھی ایک گہری آہ اور غمناک سسکی بھی سنائی دیتی اس دوڑ دھوپ کے پندرہ منٹ بعد میرے سامنے منقی کی ایک پلیٹ، ایک سخت روٹی اور کچھ سوکھی چیزیں رکھی ہوئی تھیں"۔

"یہ لیجئے آپ کی رائے اور خدمت بجا لائی گئی" عورت نے یہ کہا اور فوراً اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئی۔

جب میں کھا چکا تو اس سے میں نے گفتگو کرنے کی کوشش کی،

کیا یہاں کبھی آدمی نہیں آتے کیا بات ہے محترمہ کوئی"

"ہاں کبھی کوئی نہیں آتا جب ہم یہاں تنہا تھے تو اس وقت کی بات اور ہے ہم لوگوں کو ہر طرح سے آرام پہنچاتے تھے، ہر موسم میں اسی لحاظ سے کھانے کا انتظام کرتے تھے، لیکن، جب سے ہمارے ہمسایوں نے یہ کاروبار شروع کیا ہمارا سب کچھ لٹ گیا، لوگ سامنے کی سرائے میں جانا پسند کرتے ہیں انہیں یہاں اداسی محسوس ہوتی ہے، یہ حقیقت ہے کہ مکان اچھا نہیں ہے، میں خوبصورت اور حسین نہیں ہوں، مجھے بخار آتا ہے کمزوری اور نقاہت نے برا حال کر دیا ہے اور میری دو چھوٹی لڑکیاں مر چکی ہیں، برخلاف اس کے میری سرائے کے باہر ہر وقت مسرت و شادمانی کے قہقہے گونجا کرتے ہیں،

"وہ ادلس کی ایک عورت ہے جو اس سرائے

کو چلا رہی ہے وہ حسین ہے اور نوجوان ہے بھڑکیلے کپڑے پہنتی ہے، گلے میں سونے کے دانوں کا ہار ہے۔ ڈاک کی گاڑی کا ڈرائیور اس کا عاشق ہے اور اس پر بڑی نوازش کرتا رہتا ہے اُس کے یہاں کئی لڑکیاں لوگوں کو کھانا کھلانے پر مامور ہیں اور تمام نوجوان مالکہ کے حسن دلفریب سے مسحور ہو کر وہاں گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں، گاڑی بان اس کے گھر کے قریب سے گزرنا فخر سمجھتے ہیں اور میں یکہ و تنہا پڑی ہوئی اپنا کلیجہ جلایا کرتی ہوں۔"

اُس کا سر کھڑکی کے شیشے سے لگا تھا اور نہایت ہی حسرت آگیں لہجہ میں بول رہی تھی، اس کے کان سرائے کے باہر آواز کو سننے کے لئے لگے ہوئے تھے۔

اچانک سڑک کے کنارے سے جنبش سی ہوئی۔ ڈاک کی گاڑی گرد و غبار اُڑاتی روانہ ہو گئی، مجھے کوڑے کی چیخ اور گاڑی کے بگل کی آواز سنائی دی اور لڑکیاں دروازے پر "خدا حافظ، خدا حافظ" کہتی ہوئی اندر چلی گئیں،

علاوہ ازیں مجھے وہ دل کش اور وجد آفریں آواز پھر زور سے سنائی دی، جو میں نے پہلے سنی تھی،

"اُس نے اپنا نقرئی گھڑا اٹھایا،

اور کنوئیں کی طرف پانی لینے روانہ ہوئی۔

وہاں سے وہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ تین

سپاہی اس کے قریب آ رہے ہیں۔"

یہ آواز سُن کر سرائے کی مالکہ کا رواں رواں لرز اٹھا اور میری طرف مخاطب ہو کر اس نے کہا

"آپ سن رہے ہے یہ میرے شوہر کی آواز ہے کتنا اچھا گاتا ہے؟"

میں تعجب سے اس کی طرف دیکھنے لگا،

"کیا مطلب؟ تمھارا شوہر؟ کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ وہ بھی وہاں جاتا ہے؟

اس پر اس نے شکستہ خاطری مگر انتہائی شرافت کے ساتھ کہا۔

"آپ کیا خیال کر سکتے ہیں؟ مرد اسی قسم کے بنے ہوئے ہیں وہ لوگوں کو روتا دیکھنا نہیں چاہتے۔ اور میں جب سے میری لڑکیاں داغ مفارقت دے گئی ہیں، برابر رویا کرتی ہوں اور یہ سرائے اسی لئے بے رونق اور الم انگیز ہے جہاں اب کوئی شخص قدم نہیں رکھتا چنانچہ جب وہ بہت زیادہ اُکتا جاتا ہے تو میرا پیارا جوتسی سرائے کے باہر چلا جاتا ہے اور وہاں غم غلط کرنے کے لئے گیت گاتا ہے چونکہ اس کی آواز دل کش ہے اس لئے آرنس کی عورت اُس کو گاتی بھی ہے، آہ وہ پھر وہاں جا پہونچا۔

وہ اس وقت کھڑی کانپ رہی تھی اس لئے اُس کے ہاتھ پھیلے ہوئے تھے اور اس کے گالوں سے آنسو لرزتے ہوئے بہہ رہے تھے، جس سے اسکی شکل اور بھی بھدی ہو گئی تھی وہ جوتسی کا یہ گیت سُن رہی تھی:۔

اُن میں سے ایک سپاہی نے لڑکی سے کہا

جان جہاں! طلوع سحر بخیر!"

سندھ اسمبلی کا اجلاس ختم

کراچی ۔ ۳۰ مارچ ۔ آج سندھ اسمبلی اجلاس ختم ہو گیا ۔ بجٹ کے تمام مطلبے منظور ہو گئے ۔ اس اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے مسٹر سدھو کا پیش کیا ہوا ایک بل منظور ہو گئے جو ہندوستان میں اپنی قسم کا پہلا بل ہے مگر جس کی مثال برطانی پارلیمنٹری آئین میں موجود ہے ۔ اس بل کی رو سے اسمبلی کے ممبروں کو یہ حق حاصل ہو گا کہ اگر وہ گرفتار یا نظر بند ہوں اور اسمبلی کے ممبروں کو اجلاس میں شرکت چاہتے ہوں تو انھیں ذاتی ضمانت پر اس شرکت کے لئے رہا کر دیا جائے ۔ شرط صرف یہ ہے کہ جرم قابل ضمانت ہو ۔ اسمبلی کے اجلاس کے دنوں میں ممبروں کو اس بل کی رو سے دیوانی اور مال کے مقدموں میں حاضری سے بھی مستثنیٰ کر دیا گیا ہے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ ایک کمیٹی جو سات آدمیوں پر مشتمل ہو اس مقصد کے لئے مقرر کی جائے کہ اگر کسی ممبر اسمبلی کے خلاف یہ شکایت ہو کہ اس نے اسمبلی کے یا اسمبلی کی مقرر کی ہوئی کسی کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے اپنے فرض کے ادا کرنے میں کوئی معاوضہ یا انعام حاصل کیا ہو تو اس کی جانچ کرے ۔ اسمبلی نے ایک اور بل کراچی کارپوریشن کی نئی تنظیم کے بارے میں پاس کیا ۔

آل انڈیا عیسائی کانفرنس ختم

حیدر آباد ۲۸ مارچ ۔ آل انڈیا عیسائی کانفرنس کا اجلاس تین دن کی نشست کے بعد ختم ہو گیا ۔ اس نے مشترکہ انتخاب کے حق میں ریزولیوشن پاس کیا ۔ لیکن اگر یہ رائج نہ ہو تو پھر عیسائیوں کو کافی نمائندگی ملنی چاہیے کانفرنس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وائسرائے کی اگزیکیوٹو کونسل اور فیڈرل پبلک سروس کمیشن میں عیسائیوں کی نمائندگی ہونی چاہیے ۔

جرمن قوم دشمن کے آگے ہرگز سر نہیں جھکائے گا!

لندن ۔ ۳۰ مارچ ۔ تاریخ ایک زبردست کارستاں آتا ہے اور وہ کسی قوم کو اپنی پچھلی غلطیوں کو سدھارنے کا مشکل سے موقع دیتی ہے" ان الفاظ کے ساتھ جرمن وزیر پروپیگنڈہ ڈاکٹر گوبلز نے اخبار "داس رائخ" میں ایک آرٹیکل شروع کیا ہے ۔ ڈاکٹر گوبلز نے مزید لکھا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ہمیں مصیبتیں اٹھانی پڑ رہی ہیں جو آئے دن ہمارے لئے جمع رہتی ہیں ۔ اس کے سوائے ہمارے لئے کوئی چارہ کار نہیں تاوقتیکہ ہم اپنی انفرادی قومیت کو ترک کر دیں اور دشمن کے سامنے جھک جائیں ۔ لیکن ایسا کرنا نہ تو جرمن قوم اور نہ جرمن لیڈروں کی شان کے شایاں ہے ہم نے اس لڑائی میں بہت کچھ سیکھا ہے لیکن ہم نے دشمن کے سامنے جھکنا نہیں سیکھا جو یقیناً ہم سے بہت بچا ہے ۔ ہمیں تمام مشکلوں کے باوجود لڑائی کو ہمت کے ساتھ لڑتے رہنا چاہیے ۔ ہم نے اس لڑائی میں سب کچھ کھو دیا ہے اور ہمارے پاس سوائے بمباری ۔ آبرو ۔ زندگی اور آزادی کے کچھ نہیں بچا ۔

لڑائی جاری رکھنے کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں ہے!

لندن ۔ ۳۰ مارچ ۔ جرمن ہائی کمان کے ترجمان لفٹنٹ جنرل ڈٹمار نے اپنے ہفتہ وار براڈکاسٹ میں کہا کہ نئی صورت کے پیش نظر جرمن سپاہیوں اور جرمن شہریوں کے لئے یہ سوال پیش ہے کہ آیا ایسی حالت میں لڑائی جاری رکھنا کوئی دانشمندی ہے؟ ہمیں واقعات کا سامنا کرنا چاہیے اور ادھر یا ادھر فیصلہ کرنا چاہیے ۔ ایک دفعہ ہمیں پھر اس خطرہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ دکھنی جرمنی کو اتری جرمنی سے الگ کر دیا جائے ۔ اس وقت اس اسکیم پر اتحادی اپنے پورے وسائل سے کام لے کر عمل کر رہے ہیں ۔

جب تک کہ دشمن ہمیں مٹانے کا عزم کیے ہوئے ہے ہمارے روبرو اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم آخری وقت تک لڑائی جاری رکھیں ۔ ہمیں یورپ اور پچھم میں مقابلہ کے لئے جو بھی دن مل جاتا ہے وہ ہمارے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے ۔ جرمنی کے شہری باشندوں اور فوج کو لڑائی جاری رکھنے کا تہیہ کر لینا چاہیئے تاکہ جرمن لیڈر جو بھی قدم اٹھائیں اس کو تمام قوم کی حمایت حاصل ہو ۔

ہندوستانی عالموں کو روس کی دعوت

بمبئی ۔ ۳۰ مارچ ۔ یہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں سے چند سرکردہ عالموں کو اس لئے اپنے یہاں بلا رہی ہے کہ وہ ہندوستان کے پرانے تمدن اور تاریخ پر وہاں لیکچر دیں ۔ پروفیسر رائل سنکرنائن جو ایک مشہور ہندوستانی عالم ہیں لینن گراڈ کے لئے روانہ ہو کر طہران پہنچ گئے ہیں وہ لینن گراڈ یونیورسٹی میں پرانے ہندوستانی کلچر کے پروفیسر کی جگہ مقرر کئے جائیں گے ۔ لینن گراڈ یونیورسٹی نے فی الحال مہابھارت کا روسی زبان میں ترجمہ کرا رہی ہے ۔ اس کے بعد اور بھی ہندوستان کی کتابوں کے ترجمے کئے جائیں گے ۔

اہل جرمنی کو ہٹلر کا تازہ حکم

لندن ۔ ۲ اپریل ۔ جرمن ریڈیو نے آج ایک فرمان براڈکاسٹ کیا ہے جو کہ نازی پارٹی کے سینٹرل آفس کے چیف نے اہل جرمنی کے نام جاری کیا ہے ۔ اس میں کہا کہ کسی جرمن کو آج سے بغیر اجازت اپنی جگہ چھوڑنے یا ہٹلر کے حکم کے بغیر اپنا مکان خالی کرنے کی اجازت نہیں ہے سنہ ۱۹۱۸ء میں جرمنی کی شکست کے بعد نیشنل سوشلسٹوں نے اپنی زندگی عوام کے زندہ رہنے کا حق حاصل کرنے کے لئے وقف کر دی تھی ۔ اب انتہائی آزمائش کی گھڑی آ پہنچی ہے ۔ ہماری قوم کو نئی غلامی کا جو نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے وہ ہمیں انتہائی کوشش کرنے پر مجبور کرتا ہے ۔ دشمن کے خلاف جو ہمارے ملک میں گھس آیا ہے ہر جگہ پورے زور شور سے لڑائی جاری رکھی جائے صوبوں اور ضلعوں کے لیڈروں نیز سیاسی اور دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کو اپنے ساتھیوں کی امداد سے لڑائی جاری رکھنا چاہیئے لڑو یا مر جاؤ جو شخص بغیر اجازت کے اپنا گھر چھوڑ دے گا اور لڑے گا نہیں وہ غدار ہے ۔ وہ بھگوڑا اور غدار سمجھا جائے گا اور اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا ۔ اپنے دل مضبوط کرو اور گھبراہٹ کو دور کرو ۔ اور فتح پاؤ یا مر جاؤ ۔ جرمنی زندہ باد! ہٹلر زندہ باد ۔

لڑائی کے اچانک ختم ہونیکا امکان

لندن ۲ اپریل ۔ اخبار ایزرور لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کی درخواست پر وزیر لندن کے اتنے قریب موجود رہیں گے کہ کیبنٹ کا اجلاس ایک گھنٹہ کے اندر بلایا جا سکے گا ۔

گو امید بہت زیادہ ہے لیکن جن لوگوں کو تمام حالات کا پورا علم ہے انکا خیال ہے کہ خاتمہ اتنا قریب نہیں ہے ۔

بہت سے لوگوں کو یہ امکان نظر آ رہا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ حکومت جرمنی عین وقت پر صورت حالات کو بچانے کے لئے صلح کی کوشش پیش کرے، کچھ دنوں سے بہت سی پیش کش کی جا رہی ہیں اور ان کی سرکاری نوعیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے لیکن اتحادیوں کی طرف سے بلا شرط ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ بدستور قائم ہے ۔

...رمن ہائی کمان نے ہٹلر کو صاف جواب دیدیا

اسٹاک ہام ۳۱ر مارچ۔ برلن کے رہنے والوں کو جرمن پریس نے متنبہ کیا ہے کہ برلن میں اتحادیوں کے خفیہ ...ں کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ جو راجدھانی میں اس قسم کی افواہیں پھیلارہی ہیں کہ مورچوں پر جرمن ...کی حالت خراب ہوگئی ہے۔

...اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ جرمنی کی تاریخ کی اس نازک گھڑی میں جو شخص اس قسم کی جھوٹی افواہوں پر دھیان ...گا یا اور کسی قسم کی کمزوری دکھلاویگا۔ اس کے کسی قسم کا رحم نہیں کیا جائے گا۔

...وزارت پروپیگنڈہ کے ڈاکٹر درزنان نے حال میں میونخ میں نازی پارٹی کے جلسہ میں تقریر کی اور ان سے کہا ...ری دم تک ڈٹے رہو۔ لڑتے رہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے براجگیڈن میں نازی لیڈروں کی ایک کانفرنس ...کی ہے۔

...ج اخبار "ٹیجین" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے اور خیال ہے کہ وہ ایک خفیہ ریڈیو اسٹیشن کے ذریعہ موصول ہوئی ہے۔ ...خبر میں بتلایا گیا ہے کہ جرمن ہائی کمان نے جمعہ کو ایک کانفرنس میں سے صاف کہدیا کہ اب لڑائی جاری رکھنا ...ن ہے۔ اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوسکی۔

...بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن جنرلوں نے ہٹلر سے کہدیا ہے کہ اگر وہ استعفےٰ دیدے اور اپنے کو اتحادیوں کے سپرد کرنے ...ے تیار ہوجائے تو ہم اتحادیوں سے صلح کی درخواست کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے یہ تجویز ماننے سے انکار ...لیکن یہ تجویز کی کہ وہ ایک ملی جلی لیڈری قایم کرنے کو تیار ہے جو ہٹلر۔ ہملر۔ گورنگ۔ ڈانز۔ کیسلرنگ ...پر مشتمل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ وہ اتحادیوں سے صلح کے لیے درخواست کرسکتے ہیں۔ ...ہملر ملک کے اندر امن قایم رکھیں گے۔ جنرلوں نے ہٹلر کی تجویز نہیں مانی۔ بحث جاری ہے۔

...شرق بعید کے لوگ آزاد نہ ہوئے تو ایک اور خونی لڑائی ہوگی

...یارک ۳۰ر مارچ۔ امریکہ کے سابق انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر سمنر ویلز نے "ہرلڈ ٹریبون" میں لکھا ہے۔ کہ ...کے بعد قومیت کا جذبہ بہت زور پکڑے گا۔ خاص کر مشرق بعید میں بہت زیادہ بڑھے گا۔ آپ نے تجویز کیا ...نوآبادیوں والے علاقوں کا انتظام کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی ٹرسٹ بنادیا جائے۔ پچھلی لڑائی کے بعد ...اتھا اس کی یاددہانی کراتے ہوئے مسٹر ویلز نے لکھا ہے کہ اس دفعہ آزادی کی تمنا بہت زیادہ وسیع ہوگی ...یت سے لوگوں پر اٹلانٹک چارٹر کے اصولوں کا اثر پڑے گا۔

...یسے نے مزید لکھا ہے کہ اگر اتحادی قوموں کی کانفرنس اس اہم مسئلہ کو اسی اسپرٹ کے ساتھ حل کرنے میں ...رہی جس میں یہ لڑائی آزادی کے لئے لڑی جارہی ہے۔ تو گاندھی جی کی یہ پیش گوئی کہ تاوقتیکہ مشرق بعید ...ک اپنی بنیادی آزادی حاصل نہ کریں اس وقت تک اس بھی زیادہ ایک اور خونی کا چھڑنا لابدی ہے۔ ...ہو کر رہے گی۔ اس دفعہ مشرق بعید کے لوگ ایسے وعدوں سے مطمئن نہیں ہوں گے جو کبھی پورے نہیں ہوتے۔

بنگال کی وزارت ختم ہوگئی

...کلکتہ ۳۰ر مارچ۔ آج سے صوبہ بنگال میں وزارت کا خاتمہ ہوگیا اور گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت کے ...گورنر بنگال نے یہ اعلان کردیا ہے کہ انہوں نے زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ صوبہ کا انتظام اپنے ...میں لے لیا ہے۔ گورنر موصوف نے اعلان کیا ہے کہ وزارت بنگال کو سر ناظم الدین کی سرکردگی میں نئے سال کے ...کے مطالبہ محکمہ زراعت پر ۹۷ کے مقابلہ میں ۱۰۶ ووٹ سے شکست ہوگئی وزیر اعظم کا یہ دعویٰ تھا کہ یہ شکست ...اتفاقیہ ہے اور انہوں نے دوسرے دن کے لئے دوبارہ رائے شماری کا مطالبہ کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ اگر آج ...شکست محض پر وزارت استعفےٰ دے دیگی۔

...صدر اسمبلی نے یہ رولنگ دیا کہ بجٹ کے مطالبہ پر شکست ہوجانے کے بعد یہ وزارت اس ایوان میں اب کام ...کر سکتی۔ چنانچہ انہوں نے اسمبلی کا اجلاس بلاتعین وقت ملتوی کردیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بجٹ کے باقی تمام مطالبے ...ر یا منظور ہوئے بغیر رہ گئے ہیں اس عمل کے آئینی یا قانونی پہلو پر رائے زنی کرنے سے گریز کرتا ہوں۔ لیکن مجھے ...م کرنا پڑتا ہے کہ صوبہ میں کام کرنے والی سرکاری مشینری ٹوٹ گئی ہے۔ اس لئے میں نے گورنر جنرل کی رضامندی ...سے طے کیا ہے کہ دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء سے کام لیا جائے۔ اس سے صوبہ میں انتظام کے ...کے بارے میں یا اخراجات کے قانونی پہلو کے بارے میں کوئی شبہ باقی نہ رہے گا اور حکومت کا روزبروز ...اور بہبود عوام کے صیغے ٹھیک ٹھیک چلتے رہیں گے۔ لیکن کچھ اصطلاحی پہلوؤں کو چھوڑتے ہوئے بنگال میں ...ی طور سے صورت حال کچھ ایسی ہے کہ تجربات کی روشنی میں اس پر پوری توجہ سے غور کرنے کی ضرورت ہے ۹۳

قومی ہفتہ کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی کا پیغام

بمبئی ۳۱ر مارچ۔ مہاتما گاندھی نے اخبارات کو قومی ہفتہ کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ بہت سی غلطیوں کے باوجود ہندوستان ہندو مسلم اتحاد کھدر کے مکمل استحکام اور سوراج کے اتنا کبھی قریب نہیں تھا جتنا آج کل ہے۔ ایسا میں محسوس کرتا ہوں کہ مہاتما جی کا پورا بیان یہ ہے قومی ہفتہ جلد آنے والا ہے۔ ہم نے ۱۹۱۹ء سے اسے منانا شروع کیا تمام ہندوستان کے گاؤں والوں کا غیر متوقع اور ارادی مظاہرہ ہوا۔ سات دن کے بعد جلیانوالہ باغ میں جو قتل عام ہوا وہ بھی غیر متوقع تھا۔ ہم اس وقت سے برابر ہفتہ فرقہ دارانہ اتحاد کے حصول اور کھدر اور سوراج کے قیام کے سہ گونہ مقصد سے مناتے چلے آئے ہیں اور ایک وقت تھا کہ ہم اس کے بہت قریب پہونچ گئے تھے۔ لیکن آج ہم کو ایسا لگتا ہے کہ ہم اس سے بہت دور ہیں۔ میں نے جان بوجھ کر یہ فقرہ استعمال کیا ہے کہ ایسا لگتا ہے۔ منزل تو برابر دور ہوتی ہی معلوم ہوتی ہے لیکن اگر ہم ایمانداری سے کام کریں تو وہ قریب ہوتی ہے۔ بہرحال میں محسوس کرتا ہوں کہ اپنی بہت سی غلطیوں کے باوجود ہم کبھی اپنی منزل مقصد کے اتنے قریب نہیں تھے یہ اچھا ہے کہ ہم اپنی غلطیاں یاد رکھیں اور نہ نشین کامیابیوں کو نوٹ نہ کریں لیکن اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہمیں ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ اگر ہمیں کچھ فائدہ حاصل کرنا ہے تو۔ پھر تو یہ غلطی ہماری حوصلہ افزائی کرے گی کیونکہ ہر غلطی کے ازالہ سے ہم ایک قدم آگے بڑھیں گے۔

کھدر کے متعلق مہاتما جی فرماتے ہیں کہ یہ بات نوٹ کرلینا چاہیئے۔ کہ کھدر نے پہلے سے زیادہ جامعیت حاصل کرلی ہے وہ ایک سورج ہے جس کے گرد بہت سے دیہاتی صنعتیں ستاروں کی طرح گردش کرتی ہیں۔ مزید براں کھدر امکانات کے تعمیری پروگرام کا نمایندہ ہے خود کھدر نے بہت تجربہ کے بعد اتنی موزوں قدر حاصل کی ہے اور اب اس کی ایسی منزلت ہے جیسی پہلے کبھی نہیں تھی۔ دونوں باتیں تنائی کا جو سلسلہ جاری کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہر عورت مرد پونیاں بنانا اور کاتنا آسان ہوگیا ہے۔ چرخہ میں بھی بہت بہتری ہوگئی ہے اور اب سوت میں جو بیٹ لگنے کا طریقہ ہے اس سے وہ بننے کے کام کے لئے بہت مضبوط ہوجاتا ہے۔ کیا اچھا ہو کہ آزادی ہند کا ہر پریمی آسے یاد رکھے اور پارلیمنٹری پروگرام اور سول نافرمانی کے بغیر آزادی قریب آسکے" یہ بات اور ہے کہ حکومت ہند آزادی کی باتیں کرتے ہوئے بھی آزادی نہ دینے کا ارادہ رکھے کہ کارکنوں کو اس پر مجبور کردے۔

لارڈ ویول کو مصالحتی کمیٹی کا اہم بحری تار

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ سر تیج بہادر سپرو نے مصالحتی کمیٹی کا ایک ریزولیوشن بذریعہ بحری تار لارڈ ویول کے پاس لندن میں بھیجا ہے جس میں مرکزی قومی حکومت بنانے اور صوبوں میں خود مختارانہ حکومت پھر سے قایم کرنے کی تجویز ہے۔ اس ریزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایک شاہی اعلان کے ذریعہ ہندوستان کو آزاد ریاست قرار دیا جائے اور اس سے ایک مکمل درجہ نوآبادیات کا سا سلوک کیا جائے۔ لیکن نئے آئین کے بروئے کار آنے تک ملک کی حکومت کو عام طور پر ۱۹۳۵ء کے آئین کی حدود کے اندر چلاتا ہوگا جو چار تجویزیں کی گئی ہیں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ سیاسی قیدیوں اور نظربندوں کو فوراً رہا کردیا جائے۔ ریزولیوشن کی پوری عبارت نیچے درج کی جاتی ہے۔ (صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمایئے)

۹۳ اور ایک ایسا معاملہ ہے جس میں جلد بازی سے کام لینا نہیں چاہتا۔ جو اعلان میں دفعہ ۹۳ کے ماتحت جاری کررہا ہوں اس سے صوبۂ بنگال میں اس نازک زمانہ میں وقتی ضرورتیں جو سامنے آویں گی ان میں آبادی اور وسائل سے پورا کام لیا جاسکے گا اسی عرصہ میں میں ان آئینی اور سیاسی پہلوؤں پر پوری توجہ کے ساتھ غور کروں گا۔ جو اس ہفتہ کے واقعات کی وجہ سے انتہا کو پہونچ گئے ہیں۔

سان فرانسسکو کانفرنس اور پولینڈ

ماسکو ۳۱ر مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے آج بتلایا کہ وارسا کی پولش گورنمنٹ نے سان فرانسسکو کانفرنس میں نمایندگی کا مطالبہ کیا ہے اور حکومت روس نے اس کے مطالبہ کی حمایت کی ہے۔

حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ نے روس کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے اور لکھا ہے کہ سان فرانسسکو کانفرنس سے پہلے پولینڈ کی تمام سیاسی پارٹیوں کی ایک حکومت بن جانا چاہیئے اور اس کے نمایندوں کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائے۔

کیا سان فرانسسکو کانفرنس ملتوی کیجائیگی

واشنگٹن ۳۱ر مارچ۔ یورپ میں اس وقت جو حالات پیش آرہے ہیں ان کی وجہ سے بہت ممکن ہے بڑی بڑی طاقتوں کے غیر ملکی وزیر سان فرانسسکو کانفرنس میں شریک نہ ہوسکیں اس وجہ سے واشنگٹن کے سرکاری حلقوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ شاید سان فرانسسکو کانفرنس ملتوی کردی جائے۔

برطانیہ پر جنگ کا بہت بار

لندن یکم مارچ۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۵ء کو ختم ہونیوالے مالی سال میں برطانیہ کا لڑائی کا خرچ پچھلے تمام ریکارڈوں کو مات کرگیا۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال چھ ارب پونڈ کی رقم لڑائی پر خرچ کی گئی۔ برطانیہ نے ایک سال میں اس سے بڑی رقم کبھی خرچ نہیں کی تھی۔ اب تک برطانیہ لڑائی پر ۲۸ ارب پونڈ یعنی تقریباً چار کھرب ۲۰ ارب روپیہ خرچ کرچکا ہے۔

اسپرٹ سازی کے جدید کارخانے

لکھنو ۳۰ر مارچ۔ شکر سازی کے کارخانوں میں جو شیرہ بچتا ہے اور جو فی الحال اسپرٹ بنانے کے کام میں نہیں آتا اس کو اس کام میں استعمال کرنے کے لئے حکومت یوپی نئے کارخانے جاری کرے گی۔

روسی کمانڈروں کی عزت افزائی

لندن ۳۱ر مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سپریم سوویٹ نے مارشل کنوف، مارشل زکوف اور مارشل الڈ موسوسکی کو "آڈر آف وکٹری" کا خطاب دیا ہے

لارڈ ویول کو مصالحتی کمیٹی کا اہم بحری تار!

(بقیہ صفحہ ۶ کے آگے کی کارروائی)

مصالحتی کمیٹی نے جس کا اجلاس یہاں ہو رہا ہے مجھ سے بہ حیثیت چیرمین یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کو یہ تجویز بھیجوں جو اتفاق رائے سے پاس ہوئی ہے۔ ملک کے اندرونی حالات بالخصوص لوگوں کی اقتصادی زندگی کو دیکھتے ہوئے اور بین الاقوامی واقعات کی تیز رفتاری کا لحاظ رکھتے ہوئے اور اس صورت کے پیش نظر کہ بین الاقوامی اور صلح کانفرنس میں ہندوستان کی نمایندگی اپنے حق سے ہونی چاہیے یہ کمیٹی حسب ذیل تدبیریں اختیار کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

(۱) تمام سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔

(۲) ایک شاہی اعلان کے ذریعہ ہندوستان کو آزاد ریاست قرار دیدیا جائے اور اس سے ایک ایسی مکمل نوآبادی کا سا سلوک کیا جائے جو برطانوی کامن ویلتھ کی وجہ سے دوسری نوآبادیوں سے ذرا بھی کمتر ہو اگرچہ نئے آئین کے مرتب ہونے تک اس کے بروئے کار آنے تک حکومت ہند کو ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے بموجب تھوڑی بہت ترمیم کر کے چلانا ہوگا۔

(۳) (الف) مختلف صوبوں میں دفعہ ۹۳ کے ماتحت جو اعلان شائع اور جاری ہوئے ہیں وہ فوراً واپس لے لئے جائیں اور اس آئین ساز مجلسوں کو حسب معمول اپنے عمل جاری کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

(ب) ان صوبوں میں عوام کی وزارتیں قائم ہوں جو ایکٹ کے دفعات کے ماتحت عملدرآمد کریں۔

(ج) ایسی وزارتیں بنانے میں سب سے بڑی پارٹی کے نمایندے وزیر اعظم سے یہ کہا جائے کہ وہ اپنی وزارت میں جہاں تک ممکن ہو ایسے لوگوں کو شامل کرے جو مجلس آئین ساز کی دوسری اہم پارٹیوں کی نمایندگی کرتے ہیں۔

(۴) برطانوی ہندوستان کے تمام صوبوں میں خود مختاری عاید ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قومی حکومت مرکز میں قایم کی جائے جو موجودہ اکزیکٹو کونسل کا نعم البدل ہو۔

اس مقصد کے لئے سفارش کرتی ہے کہ نیچے بیان کی ہوئی دو متبادل صورتوں میں غور کیا جائے۔

(الف) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے دفعہ ۵ کو ایسا ترمیم کر دیا جائے کہ ہندوستان میں بغیر ریاستوں کی شمولیت کے بھی فیڈریشن قایم ہو سکے جو کہ موجودہ ضمنی دفعہ ۲ کی رو سے ضروری ہے ایکٹ کی دفعہ ۶ کی رو سے ریاستوں کو شمولیت کی اجازت ہو۔

(۲) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے دوسرے حصہ کا نفاذ مجوزہ ترمیم کے ساتھ فوراً کرنے کے لئے دونوں ایوانوں نے انتخاب کیا جائے اور اس حصہ میں درج شدہ دفعات کی رو سے وزیروں کی ایک کونسل قایم کی جائے۔

شرط یہ ہے کہ ایسی وزارت بننے میں وزیر اعظم جو سب سے بڑی پارٹی کا نمایندہ ہوگا۔ جہاں تک ممکن ہوگا وزارت میں لیجلیچر (مجلس آئین ساز) کی مختلف اہم پارٹی کے نمایندے کرے گا۔

ایکٹ کا سڈول ۹ نافذ ہے مگر اس میں ایسی ترمیمیں کر دی جائیں کہ سوا کمانڈر انچیف کے اکزیکٹو کونسل کے تمام ممبر ہندوستانی ہوں جنہیں ایوان کا اعتماد حاصل ہو اور کم از کم ان میں سے ۳ ایسے ہوں جنہیں کم از کم دس سال کا سرکاری ملازمت کا تجربہ ہو لیکن مستقل ملازموں میں سے کوئی نامزد ہوں ممبر نہ بنایا جائے دونوں ایوانوں میں غیر سرکاری ممبر ہی نامزد ہوں اور جن دفعات کی رو سے گورنر جنرل کو خصوصی اخراجات کا اختیار ہے وہ منسوخ کی جائیں نمایندہ تاج کا سیاسی مشیر ہندوستانی ہو اور عام انتخابات کے متعلق فیصلہ مرکزی قومی حکومت کے سپرد کر دیا جائے اور صوبوں کا انتخاب صوبہ کی حکومت کے سپرد ہو۔ یہ کمیٹی آپ کی اس کوشش کو سراہتی ہے کہ آپ ہندوستان کا سیاسی جمود ختم کرنے کے لیے لندن تشریف لے گئے۔ اور امید کرتی ہے کہ اس نے جو تجویزیں آپ کے روبرو پیش کی ہیں وہ ملک معظم کی حکومت کو معاملات درپیش کے طے کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔ کمیٹی اپنا کام کر رہی ہے۔

ہٹلر بھاگ کر جاپان جائے گا

لندن - ۲ اپریل ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپان کے جرمن سفیر اور جاپانی وزیر خارجہ کے درمیان کل اہم معاملات پر مشورہ ہوا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کے درمیان کس معاملہ پر بحث ہوئی لیکن دوسرے ذریعے سے خبریں ملی ہیں کہ ہٹلر اور اس کے چند ساتھی جاپان بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ ممکن ہے کہ مسولینی بھی ان کے ساتھ ہی چلا جائے۔

تیسج پور - بذریعہ تار سر فخر الدین احمد سابق وزیر آسام اور مسٹر سمرن مہدی جو اگست ۱۹۴۲ء سے نظر بند تھے پھر رہا کر دیئے گئے ہیں۔

جرمنی کا اٹلی جیسا حشر

لندن ۲ اپریل۔ لندن میں صلح کی افواہیں برابر گرم ہیں۔ دو شنبہ کو مزید افواہیں سننے میں آئیں۔ اسٹاک ہالم کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ایک جنرل کا جو کہ نازی پارٹی کا ممبر نہیں ہے۔ بیان ہے کہ فوجی لیڈروں کا خیال ہے ہٹلر کی پارٹی کسی فوری فیصلے پر پہونچنے میں تامل کر رہی ہے۔ اگر حکومت جرمنی دو روز کے اندر مستعفی نہ ہوئی تو بہت ممکن ہے کہ جرمن ہائی کمان اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر لیں۔ جرمنی میں طرح طرح کی افواہیں گرم ہیں۔ ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ جرمنی میں ہر شخص کا خیال ہے کہ ایسٹر کی تعطیلات ختم ہونے سے پہلے صلح ہو جاوے گی۔ میڈرڈ کی خبر ہے کہ میڈرڈ کے اعلیٰ مستند حلقوں میں جو خبر پہونچی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کے اعلیٰ ترین فوجی افسروں نے آخری فیصلہ کر لیا ہے کہ جرمنی کو ہتھیار ڈالدینا چاہئیں۔ اور بجیم میں فوجی کمانڈر رڈسٹیٹ (پاپائے روم) کی معرفت جنرل آئزن ہاور سے بات چیت کر کے ہتھیار ڈالنے کی شرطیں معلوم کر رہے ہیں۔ اسٹاک ہالم کی ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ یہاں اس قسم کی افواہیں برابر اڑ رہی ہیں کہ جرمن دفتر خارجہ کے محکمہ تجارت کے افسر جو پچھلے ہفتے یہاں آئے ہوئے ہیں برطانیہ سفارت خانہ سے بات چیت کی صلح کی شرطیں مانگیں۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ برطانیہ سفارت خانہ نے کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جنگی کونسل کی میٹنگ میں جرمن ہائی کمانڈ نے یہ کہدیا کہ اب لڑائی جاری رکھنا ناممکن ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بجیم کے جرمن کمانڈر نے یہ کہا کہ جرمن فوجیں افسروں کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ فوجی دستے بغیر لڑے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ پٹرول کا اسٹاک ختم ہو چکا ہے اور فوجوں کے لئے رسد کی کمی ہے۔ جرمن فوجی کمانڈروں کا کہنا ہے کہ اگر نازی گورنمنٹ الگ ہو جائے تو ہم صلح کی بات چیت کر لیں۔

سرحد کی کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی

پشاور ۳۰ مارچ - کل شام کو سرحد کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں عوام کے لئے بہتر سہولتیں پیدا کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ اس میٹنگ نے ڈاکٹر خان کو دوبارہ پارٹی کا لیڈر اور رائے بہادر مہر چند کھنہ کو سیکرٹری چنا۔ قاضی عطاء اللہ وزیر تعلیم اور خان محمد امیر خان ڈپٹی لیڈر اور وہپ مقرر ہوئے ہیں پارٹی نے طے کیا کہ وزارت سے کہا جائے کہ سرکاری بدعنوانیوں کی جانچ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے اور بدعنوانیوں کی جانچ کرنے اور انسداد کے لئے ایک افسر مقرر ہو۔ چونکہ اب تک کانگریس پارٹی تعاون نہیں کرتی تھی اس لئے نئی تشکیل اور غذا وغیرہ کی کمیٹیوں میں اس کی نمایندگی نہیں تھی اب یہ کمیٹیاں نئے سرے سے مرتب کی جائیں گی۔ غذا اور کپڑے کی بہتر تقسیم اور جیلوں میں غیر سرکاری بدعنوانیوں کی فہرست پر نظر ثانی بھی طے ہوئی تخفیف پر بحث ملتوی رکھی گئی۔

گورنر بنگال کو مسٹر فضل الحق کا خط

کلکتہ ۳۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے گورنر بنگال کو ایک خط لکھا ہے جس میں انھوں نے یقین دلایا کہ ۲۹ مارچ کو بھی بنگال اسمبلی میں مخالف پارٹی کی اکثریت تھی اور ۲۸ مارچ کو حکومت بنگال کی شکست کوئی اتفاقیہ شکست نہ تھی۔

صحت وصفائی پر لیکچر

کلکتہ ۳۱ مارچ - ڈاکٹر جان بی گرانٹ نے چہار شنبہ کے روز ڈاکٹر صحت وصفائی کی حیثیت سے اپنے پنج سالہ عہدے کی میعاد ختم ہونے کے موقعہ پر ایک تقریر فرمائی جس میں انھوں نے ہندوستان کی عام صحت پر تبصرہ کیا آپ نے کہا کہ برطانیہ میں صفائی پر فی کس ۲۰ ۵ روپیہ سالانہ اوسطاً صرف ہوتا ہے جب کہ ہندوستان میں اوسط پانچ آنہ ہے ہندوستان کو مختلف طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ آپ نے جنگ کے بعد کی نئی تشکیل کا بھی ذکر کیا اور اس سلسلہ میں چند مفید ہدایتیں کیں۔

کشمیر اسمبلی میں ہنگامہ

جموں یکم اپریل۔ کشمیر کی ریاستی اسمبلی میں چودہری حمید اللہ لیڈر مسلم کانفرنس پارٹی نے ایک وزیر کے خلاف جو ذاتی الزامات لگائے اس سے ہنگامہ ہو گیا اور وزیر اعظم نے صاحب صدر سے درخواست کی کہ مقرر کو روکا جائے صاحب صدر کے سمجھانے پر بھی مقرر نہیں مانا تب انہیں باقاعدہ رولنگ دینا پڑا اس کے بعد چودھری حمید اللہ راہ راست پر آگئے۔

نئے گورنر یوپی کا تقرر

دہلی - ۳ اپریل شاہ برطانیہ نے سر مارلیس ہیلٹ گورنر یوپی کے ریٹائر ہونے پر ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء سے سر فرانسس وائلی کے سی ایس آئی سی آئی سیاسی مشیر حکومت ہند کے گورنر یوپی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ سر فرانسس دلی کے موجودہ عہدہ پر مسٹر کانراڈ لارنس کورفیلڈ سی۔ ایس۔ آئی سی۔ آئی۔ ای مقرر ہوں گے۔

جاپان کے کمانڈروں میں تبدیلیاں

نیویارک ۳ اپریل۔ ڈوائی ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی جنرلوں میں زبردست تبدیلیاں کا اعلان کیا گیا ہے خاص جاپان اور کوریا کے ۱۷ علاقوں کے کمانڈر تبدیل کر دئے گئے ہیں۔

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے محکمہ جنگ نے جنرل ایوجو کو چیف آف جنرل اسٹاف مقرر کیا ہے ان کی جگہ لفٹیننٹ جنرل یوڈ کو کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی - ۳ اپریل انڈین مرچنٹس چیمبر ایوان تجارت ہند نے وائسرائے ہند کو لکھا ہے کہ آشٹی اور چمور والوں پر رحم کیا جائے۔

پنڈت گوبند ولبھ پنت

دہلی - ۳ اپریل۔ پنڈت گوبند ولبھ پنت سابق وزیر اعظم یوپی اور ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی جو رہائی کے بعد بغرض علاج کل دہلی تشریف لائے۔ شمالی ہندوستان کے مشہور و معروف سرجن ڈاکٹر این۔ سی جوشی کے اسپتال واقع قرول باغ میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں آپ کے پیشاب۔ خون اور پاخانہ وغیرہ کا طبی معاینہ کیا جا رہا ہے۔ آج ڈاکٹر بی۔ سی رائے نے بھی پنت جی کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے نتائج معلوم ہونے کے بعد پنت جی کے ہرنیہ کے اپریشن کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ سفر کی تکان دور ہو جانے سے پنت جی کل کی نسبت بہتر معلوم ہوتے ہیں۔

۱۰ ہزار خاکسار بھوک ہڑتال کریں گے

لکھنؤ ۳ اپریل۔ امرت بازار پتریکا نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ خاکسار لیڈر علامہ مشرقی نے گاندھی جی سے درخواست کی ہے کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بمبئی میں مسٹر جناح سے ملیں اور جمود ختم کریں ورنہ دس ہزار خاکسار مہاتما جی کی کٹیا پر جا کر بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔

نئی دہلی - ۳ اپریل آشٹی اور چمور کے ملزموں کا معاملہ مرکزی اسمبلی میں زیر بحث آئے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جی وی دیشمکھ نے اس سلسلہ میں ایک تھوڑے وقفہ کے سوال کا نوٹس دیا ہے۔

جرمنی کیطرف سے کوشش صلح

لندن ۳۰ مارچ - یہاں کے نہایت باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے ہفتہ جرمنی کی طرف سے صلح کی پیش کشوں میں اور زیادہ اضافہ ہوگیا ہے ان میں سے کئی پیشکش ناطرفدار ملکوں میں رہنے والے برطانی مدبروں سے نازیوں کے مخالف جرمن نمایندوں کی طرف سے کی گئی - ان میں سے ایک پیشکش ایک ایسے شخص کی طرف سے کی گئی جو جرمنی کا ایک با اثر مالک کارخانہ ہے - اس کا دنیا کے مختلف حصوں سے تعلق ہے اس نے حسب معمول یہی کہا کہ اہل جرمنی نہ تو لڑائی چھڑنے اور نہ مظالموں کے ذمہ دار ہیں - اہل جرمنی صلح کے لئے بیتاب ہیں اور وہ یورپ کی دوبارہ تعمیر میں تعاون کرنے کے مشتاق ہیں -

باخبر سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ اتحادی فوجوں کے جرمنی کے اندر داخلہ کے ساتھ ساتھ جرمنی کی طرف سے صلح کی پیشکشوں میں برابر اضافہ ہوتا رہیگا -

ہندوستان کے متعلق معرکہ کی خبر

لندن ۳ اپریل - سوب ... ... کہ ایک تخمینہ کے متعلق جنرل منٹگمری ۱۰ اپریل تک برلن میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد خبروں کا بلیک آوٹ ہو جائے گا - کیونکہ چرچل روزویلٹ اور اسٹالن کے درمیان بہت اہم بات چیت ہوگی - اُمید ہے کہ ہندوستان کے معاملہ پر ۱۴ اپریل تک برطانی اخباروں میں معرکہ کی خبر شائع ہوگی -

سید نوشیر علی گورنر بنگال سے ملے

کلکتہ ۳ اپریل - سید نوشیر علی اسپیکر بنگال اسمبلی نے کل گورنر بنگال سے ملاقات کی - ابھی بنگال میں دفعہ ۹۳ کا گورنری راج ختم ہوتا نظر نہیں آتا - خیال ہے کہ چند مشیر مقرر کئے جائیں گے -

اعلان جلسہ جماعت منتظمہ جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

جماعت منتظمہ جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر کا بہت ضروری اور اہم جلسہ بمقام دفتر جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور بتاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء بوقت دس بجے دن منعقد ہوگا - مستدعی ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت فرماکر اپنے مفید مشوروں سے کارکنان جمعیتہ ہذا کو مستفیض فرمائیں - والسلام -

ایجنڈا

(۱) گوشوارہ حساب آمد وخرچ وکارگزاری جمعیتہ ہذا بابت سنہ ۱۹۴۴ء (۲) تجاویز منظور کردہ صاحب صدر یا معتمد عمومی جمعیتہ ہذا (۳) دیگر امور جو بمنظوری حضرت صدر جلسہ پیش ہوں -

نوٹ :- اگر تاریخ ووقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہو کر ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو مقام ووقت مذکورہ بالا پر منعقد ہوگا - اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلا لحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا -

سید غلام بھیک نیرنگ

معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ہندو بال سبھا کانپور کا سالانہ جلسہ

۶ / ۷ اور ۸ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو سری ہندو بال سبھا پوروانہ سیسہ مئو کا سالانہ جلسہ ہونا طے پایا ہے جس کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے :

۶ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء - سری راجنتو بہارک متصل ہر سہائے اسکول میں ، ۷ بجے سے ہون - سرسوتی جن اور لڑکوں کی رامائن گیان پریکھا ہوگی -

۷ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء - سری لکھند لیشور پارک میں ۷ بجے شام سے مشاعرہ اور کوئی دربار شاعروں کا اجتماع ہوگا -

۸ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء - اُسی مقام پر سالانہ جلسہ - لکچر - تقسیم انعام اور ڈراما ۷ بجے شام سے ہوگا - اور صبح ۸ بجے سے لڑکوں کے کھیل ہوں گے -

بابو دیبی سنگھ بھارگو میونسپل کمشنر نے جلسہ کی صدارت کرنا منظور کر لی ہے -

اُمید ہے کہ عوام جلسہ میں شرکت کر کے اس کو کامیاب بنائیں اور معہ دوست احباب شریک ہو کر بالکوں کا حوصلہ بڑھائیں گے -

شیام سندر لال نگم سیکرٹری

سری ہندو بال سبھا سیسہ مئو کانپور

یکم اپریل سنہ ۱۹۴۵ء

☆ کی جو میٹنگ ۵ و ۶ اپریل کو ہونے والی تھی وہ اب ۱۳ و ۱۴ اپریل کو ہوگی -

مسٹر فضل الحق کی گورنر بنگال سے ملاقات

کلکتہ ۳ اپریل - آج صبح مسٹر اے کے فضل الحق لیڈر مخالف پارٹی بنگال اسمبلی نے گورنر بنگال سے پون گھنٹہ تک ملاقات کی اور بنگال اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی طاقت کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا - آج مسٹر کرن شنکر رائے لیڈر کانگریس پارٹی بھی گورنر سے ملے ان ملاقاتوں سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ بنگال میں جلد ہی وزارت بننے والی ہے -

پانچ بڑوں کی میٹنگ

واشنگٹن - ۲ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ سان فرانسسکو کانفرنس سے پہلے پانچ بڑی طاقتوں کی ایک میٹنگ واشنگٹن میں منعقد کی جائے جن میں ان علاقوں کے بارے میں سمجھوتہ کیا جائے جو اتحادیوں کے کنٹرول میں آئیں گے -

مسٹر آصف علی دہلی آرہے ہیں

احمد نگر ۳ اپریل - مسٹر آصف علی ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی آج احمد نگر فورٹ جیل سے تبدیل ہو کر معلوم ہوا ہے کہ آپ کو دہلی لے جایا جائے گا -

چھٹی یو پی سکھ کانفرنس کا اجلاس

۲۹ و ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو کانپور میں منعقد ہوگا

مورخہ ۲۵ مارچ - کو یوپی سنٹرل سکھ دیوان (رجسٹرڈ کانپور) کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت سردار اندر سنگھ صاحب مل اونر کانپور ہوا - جس میں یو پی کے مختلف شہروں سے آمدہ نمایندوں نے بھی شرکت فرمائی - نیز اتفاق رائے سے طے پایا کہ آیندہ ۲۹ و ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو چھٹی یو - پی سکھ کانفرنس کا اجلاس کانپور میں زیر صدارت ماسٹر تارا سنگھ صاحب منعقد کیا جائے گا - چنانچہ فوراً استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہے - جس نے اپنا کام زور شور سے شروع کر دیا ہے -

پریذیڈنٹ = سردار اندر سنگھ صاحب مل اونر کانپور -
جنرل سیکرٹری = سردار شیر سنگھ صاحب ״
خزانچی = بھائی ہر بلاس رائے ״
پنڈال انچارج = سردار نرنجن سنگھ ٹھیکدار
پبلسٹی انچارج = سردار اوپل سنگھ کانپور
لنگر انچارج = سردار دیوا سنگھ ״
سٹیج انچارج = گیانی سادھو سنگھ علی گڑھ
رہائش انچارج = بھائی دیسراج کانپور
جلوس انچارج = سردار وزیر سنگھ ״

نیازمند :-
سیکریٹری

مسٹر چرچل ماسکو میں

ماسکو ۲۰ اپریل - روس کا دورہ کرنے کے لئے مسز چرچل ماسکو پہونچ گئی ہیں -

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۴۵ء

متفرقات معمولی دفعہ ۱۲

بعدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصفی طرب گنج - مقام گونڈہ

گوری شنکر سنگھ وغیرہ مدعی

بنام ترکولی سنگھ وغیرہ مدعاعلیہ

بنام ترلوکی سنگھ ولد گکور سنگھ قوم چھتری ساکن گنگر ولی پرگنہ سوراج ضلع گونڈہ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء بوقت دس بجے پراصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

تنبیہ :- اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء تک گزرانو -

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت
منصفی طرب گنج
مقام گونڈہ

اشٹی اور چمور کے سات ملزموں کی پھانسی ملتوی !

ناگپور ۳ اپریل - ناگپور ہائی کورٹ نے آج حکومت سی - پی پر ایک نوٹس تعمیل کیا ہے کہ اشٹی اور چمور کے جن سات ملزموں کو سزائے موت کا حکم ہے ان کی پھانسی اُس وقت تک کے لئے ملتوی کر دی جائے جب تک شخصی آزادی کے متعلق ان کی اس درخواست کا فیصلہ نہ ہو جائے جو اس ہائی کورٹ کے روبرو پیش ہے یہ درخواست سہ پہر کے وقت ڈاکٹر بی جے کیدار کی سرکردگی میں ملزموں کے وکیلوں نے دی ان کا اعتراض یہ ہے کہ بہ حالت موجودہ ان ملزموں کا جیل میں رکھنا ناجائز ہے یہ بنچ جسٹس ڈبلو آر پورانک اور جسٹس سی - بی ہمیسن پر مشتمل ہوگی تھی - اس نے ملزموں کی درخواست داخل کر کے حکومت کے نام نوٹس جاری کر دیا موجودہ درخواست ساتوں ملزموں کی طرف سے اس بنیاد پر ہے کہ جس ٹریبونل نے انہیں سزا کا حکم دیا تھا وہ اب قائم نہیں ہے اور پھانسی صرف اسی ٹریبونل کے حکم سے ہو سکتی ہے - شام کے قریب ایڈوکیٹ جنرل نے حاضر ہو کر کہا کہ مقدمہ کی سماعت کل ہو جائے ہائی کورٹ نے کہا کہ کل چھٹی ہے اور اپیلیں سننی ہیں - اب شاید آئندہ ہفتہ سماعت ہو -

اس سے پہلے ہائی کورٹ میں ایک درخواست اس بنیاد پر دی گئی تھی کہ جس ٹریبونل نے پھانسی کا حکم دیا ہے اُسے اس کا اختیار نہیں تھا ہائی کورٹ نے اسے نامنظور کر دیا -

مسلم لیگ کمیٹی آف ایکشن

نئی دہلی ۴ اپریل - نواب زادہ لیاقت علی خاں جنرل سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ یہ اعلان کرتے ہیں کہ مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن ☆

1312.1925.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 496

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۹۶

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

صداقت

قیمت
سالانہ ۵ر 5/-
ششماہی ۲ر۱۲ 2/12/-
سہ ماہی ۱ر۸ 1/8
فی پرچہ ۲ر

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 15

CAWNPORE. Saturday. 14th APREL. 1945

کانپور شنبہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱ نمبر ۱۵

ادبیات

سوزِ ناتمام

رفیقۂ حیات کے سانحۂ ارتحال پر

از جناب اظہر رضوی کانپوری

کہہ رہا ہوں آج اظہر اپنی بربادی کا راز
میرے ہر ہر شعر میں پنہاں ہے اک سوز و گداز

چپ ہوں اپنی داستانِ غم سنانے کے لئے
ہنس رہا ہوں عمر بھر آنسو بہانے کے لئے

آسماں پر ہو رہا ہے ماہِ تاباں جلوہ گر
بیقراری دل کی بڑھتی ہے یہ منظر دیکھ کر

اہلِ گلشن مست و بیخود گلستاں در گلستاں
ثابت و سیارہ روشن کہکشاں در کہکشاں

چل رہے ہیں میکدے میں ہر طرف دورِ شراب
دے رہا ہے سب کو لطفِ زندگانی ماہتاب

ٹوٹا جاتا ہے مرا دم آ کے منزل کے قریب
کشتیٔ دل ڈوبنے والی ہے ساحل کے قریب

عالمِ امکاں پہ خاموشی سی ہے چھائی ہوئی
حسن کی رعنائیوں کو جیسے نیند آئی ہوئی

آج سے کچھ سال پہلے ایسی ہی اک رات تھی
رات بھی وہ جو کسی کے حسن کی سوغات تھی

جس کا ہر لمحہ تھا احساسِ تعلق کا پیام
زندگی خود زندگی سے ہو رہی تھی ہم کلام

وصل کا عالم تھا احساسِ جدائی ننگ تھا
ہر نظارہ دید کے قابل تھا شوخ و شنگ تھا

گفتگو موقوف تھی نظریں تھیں نظروں کا جواب
روح پر تھا وجد طاری دل میں لیکن اضطراب

بابِ میخانہ کھلا تھا میکشوں کے واسطے
روز و شب تھے وقف گویا عشرتوں کے واسطے

ہستیاں دو تھیں مگر جینے کا مقصد ایک تھا
پینے والے تھے بہت پینے کا مقصد ایک تھا

روح پر تھی ہر نفس اک تازگی چھائی ہوئی
زندگی سے پھر رہی تھی موت شرمائی ہوئی

چاندنی راتوں میں دریا کے کنارے بیٹھ کر
لوٹتے تھے نوجوانی کی مسرت رات بھر

چاند کا روئے حسیں پانی میں جب آتا نظر
مسکرا دیتے تھے ہم باہنوں میں باہیں ڈال کر

ہاں مگر اک حادثہ پھر زندگانی میں ہوا
ہنسنے والا دیکھتے ہی دیکھتے رونے لگا

باغِ ہستی میں بہاروں کی جگہ آئی خزاں
ہو گئی بے ربط جیسے دردِ دل کی داستاں

منتشر ہونے لگا آخر کو نظمِ جسم و جاں
موت کی تاریکیوں میں کھو گئی عمرِ رواں

میری نظروں میں بہارِ آرزو کچھ بھی نہیں
صبحِ کاشی اور شامِ لکھنؤ کچھ بھی نہیں

میری خاطر گردشِ ایامِ دوراں کچھ نہیں
رنگِ عشرت کچھ نہیں رنگِ بہاراں کچھ نہیں

کوئی عالم ہو طبیعت جوش پر آتی نہیں
روحِ افسردہ سکوں کی لذتیں پاتی نہیں

حسن کو زینت گہِ کون و مکاں سمجھا تھا میں
مرگِ بے ہنگام کو عمرِ رواں سمجھا تھا میں

گردشِ شمس و قمر کیا دورِ صبح و شام کیا
غم نصیبوں کے لئے قدرت کا فیضِ عام کیا

مجھ سے پوچھے کوئی آ کر شرحِ رازِ زندگی
میں بتا سکتا ہوں کیا ہے سوز و سازِ زندگی

میں بتا سکتا ہوں کیا ہیں واقعاتِ زندگی
مہرباں مجھ پر رہے ہیں حادثاتِ زندگی

رونقیں بخشی ہیں میں نے بزمِ ناؤ نوش کو
میں نے بے ہوشی پہ صدقے کر دیا ہے ہوش کو

اب بھی دریا کا کنارہ ہے شبِ مہتاب ہے
اب بھی دل ہے ہاں مگر بےچین ہے بیتاب ہے

بہہ رہی ہے آج بھی جمنا اسی رفتار سے
ہاں مگر محروم ہوں میں دوست کے دیدار سے

جذبِ الفت کی قسم، ہجرِ مسلسل کی قسم
صبحِ عشرت بن گئی میری نظر میں شامِ غم

تیری تربت پر محبت اشکِ غم برسائے گی
یاد جب آئیگی تیری قلب کو تڑپائے گی

خواب ہی میں آ کے تسکیں کا کوئی پہلو نکال
درد کے مارے ہوئے اظہر کو اپنے دیکھ بھال

دنیائے اسلام

مصر کے نادر آثار

خاص صداقت کے لئے

مصر کے ڈائرکٹر دوں جنرل آثار قدیمہ ڈاکٹر لے ٹین بری او ٹن نے حال میں بتایا کہ ایبڈوس پر میش کے مشہور عالم مندر اور نیز دیگر عمارت کے تحفظ کے کام کے سلسلے میں حکومت مصر نے پندرہ ہزار پاونڈ کی رقم کی منظوری دی ہے۔ آبپاشی کے سلسلے میں جو ترقیاں ہوئی ہیں ان سے ملک میں دولت کا اضافہ تو بیشک ہوا ہے لیکن آثار قدیمہ ان آبپاشی کے سلسلوں میں سیمنٹ چڑھ رہے ہیں اور دریائے نیل کی طغیانیوں کے اثرات سے یہ اندیشہ ہے کہ مصر کی بعض بہترین قدیم عمارتیں بیٹھ جائیں گی۔

دریائے نیل کے بالائی حصہ میں اسوان کے مقام پر کی اوسک آف ٹراجن "(ٹرائے والوں کی چھاؤنی) جو دو ہزار سال سے بھی زیادہ پرانی ہے ہر سال اس سیلاب کے پانی میں ڈوبنے سے مسمار ہو چکی ہے جو دریائے نیل کی طغیانی کے موقع پر اسوان کے بند کے پیچھے جمع ہو جاتا ہے۔ باقی دوسری مشہور عمارات بھی خطرے میں ہیں جنگ کے بعد خلائن کے معبد کو بھی اٹھا کر کسی محفوظ مقام پر منتقل کیا جائے کیوں کہ اس عمارت کو جو مصر کے اہم ترین آثار میں شمار ہوتی ہیں۔ اسوان کے سیلابی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے خطرہ درپیش ہے۔ اس اثناء میں وقتی طور پر جو تدابیر اختیار کی جائیں گی ان میں یہ بھی ہوگا کہ تمام تعمیرات میں چوبی پشتے لگا دئے جائیں گے۔

قدیمی مصری یادگاریں

مصر قدیمی عمارات کا ایک زبردست مخزن ہے۔ آجکل اکثر بڑے بڑے مصری قصبے پرانے شہروں کے کھنڈروں پر آباد ہیں۔ فراعنہ کے دار الحکومت میم فس قاہرہ سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر نیل کے بالائی حصہ میں مغربی ساحل پر واقع تھا اور مشہور بلد الشمس (ہیلیو پولیس) قاہرہ سے پانچ میل دور شمال مشرق میں آباد تھا۔ کیزا یا غذا کے اہرام جو قاہرہ سے ۸ میل مغرب کی طرف ہیں مصر کے دوسرے اہراموں اور یادگاروں میں جن میں وہ ابو الہول بھی شامل ہے جو میم فس کے نواح میں تعمیر ہوا ہے سب سے بڑے ہیں۔ لکسر نے تھیبز کا کچھ حصہ اپنی آبادی میں لے لیا ہے۔ اسوان قدیمی سائنس کی بنیادی نیو پر قایم ہے۔ اس کے بالمقابل نیل کے ایک جزیرے پر بلد الفیل (ایلی فنٹائن) کے کھنڈر پڑے ہیں جو بہت ہی کم رہ گئے ہیں اور اس سے اوپر ایک اور جزیرے پر فلائن کا معبد ہے۔ لکسر اور قنا کے درمیان کفت واقع ہے جو قدیم زمانے میں (کیفت) اور قبطوس کہلاتا تھا قنا سے چند میل کے فاصلہ پر شمال میں دندیرہ اور ایک مشہور معبد ہے۔ بالیانہ کے جنوب مغرب میں ۸ میل کے فاصلہ پر مصر کے قدیم ترین مقامات میں سے ایک مقام ابی ددس کا دانے ہیں۔ ذسقو سے ۵۶ میل دریائے نیل کے بالائی طرف مغربی کنارے پر ابو سمبل کے مندروں کے کھنڈر نظر آتے ہیں۔ قیصر کے جنوب میں بحر احمر کے ساحل پر مایئدوس۔ ہیورموس اور بیرینیس کے ویرانے ہیں۔ دریائے نیل کے دہانے پر جو قدیم شہر واقع ہیں ان میں ساعدے اسیم۔ طانس۔ لویاسطس۔ اوبیون۔ جیسے فی طس۔ بی بحوم۔ بی لوسیم۔ اور یونان کے لوگوں کے آباد کردہ نادقراطیس اور دفنائی کے آثار نظر آئیں گے۔

ترکی سے روس کا مطالبہ

نیویارک ۹ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ماسکو سے ترکی سفیر موسیو سونم سار پر واپس انقرہ پہونچ گیا اور وہ اپنے ساتھ دو مطالبات لایا ہے جو روس ۱۹۲۵ء کے معاہدہ میں تبدیلی کے طور پر چاہتا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ روس کے مطالبوں میں یہ مطالبہ ضرور شامل ہے کہ دردانیال کا کنٹرول روس کو دے دیا جائے اور ترکی اور قسطنطنیہ کی سرحد کو روس کے حق میں تبدیل کیا جائے۔

تصحیح

صداقت ۷ اپریل ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں انجمن جامعہ ادبیہ کے مشاعرہ کا انتخاب شائع ہوا ہے جس میں جناب ندرت کانپوری کا مندرجہ ذیل مطلع حضرت سخا شاہجہانپوری کی غزل میں شامل ہو گیا ہے:-

جذب کامل کے تصدق یہ کمال آ ہی گیا
جب پکارا اس کو وہ روشن خیال آ ہی گیا (ندرت)

سخا صاحب کی غزل کا مطلع یہ ہے:-

اے سخا غصہ اسے وقت سوال آ ہی گیا
نرم لہجہ پر بھی ظالم کو جلال آ ہی گیا

ہمیں اس غلطی پر افسوس ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین اسکی صحت فرما لیں گے۔ (ایڈیٹر)

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۱۸ — کانپور شنبہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۵ء — نمبر ۱۵

پریسیڈنٹ روزولٹ کا انتقال

پریسیڈنٹ روزولٹ کی موت موجودہ عالمگیر جنگ کی تاریخ میں ایک نہایت ہی افسوسناک ٹریجیڈی سمجھی جائے گی۔ لڑائی کے ۵½ سال میں کتنے ہی بڑے بڑے مدبر اور فرمانروا انتقال کر گئے۔ ان میں آدھے درجن سے زیادہ نام خاص اہمیت رکھتے ہیں مثلاً مسٹر چیمبرلین مسٹر لائڈ جارج۔ مسٹر ونڈل ولکی۔ رضا شاہ پہلوی۔ فریاشا۔ لارڈ لوتھین اور لارڈ موئنے۔ ان میں سے بعض موتیں ایسے پُر اسرار حالات میں ہوئیں جن کا لڑائی کی ہولناک مصلحتوں سے تعلق جوڑا جا سکتا ہے مگر پریسیڈنٹ روزولٹ کی موت ان میں سب سے زیادہ افسوسناک سانحہ ہے۔

امریکہ کے آئین کی تاریخ میں یہ فخر صرف پریسیڈنٹ روزولٹ کو ہی نصیب ہوا کہ وہ مسلسل چار بار صدر منتخب کئے گئے۔ امریکن قوم جو دنیا میں شاید سب سے زیادہ جمہوریت پسند ہے اپنی تمام آئینی روایتوں کے خلاف ایک ہی شخص کو صدارتی گدی پر متواتر چار بار ہرگز نہیں بٹھاتی۔ اگر اسے مسٹر روزولٹ کی شخصیت میں اپنا بہترین مدبر اور رہنما نظر نہ آتا۔ پریسیڈنٹ روزولٹ کے چاروں دور غیر معمولی طور پر اہم تھے۔ یوں تو اعلیٰ ترین ذمہ داری کا تاج ہمیشہ کانٹوں کا تاج ہوتا ہے مگر روزولٹ کا تاج غیر معمولی طور پر تکلیف دہ اور پریشان کن تھا۔ ان کا پہلا دور ۱۹۳۳ء سے شروع ہوا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب گذشتہ جنگ عظیم کے ناگزیر اثرات کے ماتحت تمام دنیا کا سیاسی اور اقتصادی نظام کمزور ہو رہا تھا۔ یورپ میں ڈکٹیٹر شپ، جمہوریت کی جگہ لے رہی تھی اور خود امریکہ پستی کے غار میں گرتا جا رہا تھا۔ پریسیڈنٹ روزولٹ ایک نئی اقتصادی اسکیم لیکر آگے آئے جس کا نام تھا "نیو ڈیل" اس نئی پالیسی سے انہوں نے امریکہ کے اقتصادی نظام کو جو بلاشبہ سرمایہ داری پر مبنی ہے درہم برہم ہونے سے بچا لیا۔

پریسیڈنٹ روزولٹ کا دوسرا دور ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۰ء تک تھا۔ یہ وہ نازک زمانہ تھا جب نازی ازم اور فاشزم کی طاقتیں پوری طرح منظم ہو چکی تھیں اور کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان جنگ میں اُتر چکی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کا ان کے چنگل سے محفوظ رہنا ناممکن ہے۔ امریکہ کی رائے عامہ پہلی لڑائی کے نتیجوں سے مایوس ہو کر اور یورپ کی دلدل سے دور رہنے کی خواہش کی وجہ سے دوسری لڑائی میں شریک ہونے کے بالکل خلاف تھی۔ اس کے باوجود پریسیڈنٹ روزولٹ نے "نقد فروخت" کی پالیسی اختیار کی جس کی وجہ سے برطانیہ اور فرانس کی نقد قیمت دے کر امریکہ سے وہ جنگی سامان حاصل کرنے کا موقعہ ملا جس کے بغیر نام نہاد جمہوریتوں کا وجود ہی ختم ہو جاتا یہ آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ اس دور کے ابتدا میں پریسیڈنٹ روزولٹ کی بیشتر یہ کوشش رہی کہ لڑائی کی نوبت نہ آئے مگر انہیں اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تیسرا دور ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۴ء تک رہا۔ اسی دور میں امریکہ کو جو کہ شروع میں لڑائی سے بالکل الگ تھلگ رہنا چاہتا تھا بالآخر میدان میں کودنا پڑا۔ تیسرے دور کا ابتدائی حصہ جمہوریتوں اور اتحادیوں کے لئے موجودہ لڑائی کا بدترین زمانہ تھا اور یہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہی تھیں پریسیڈنٹ روزولٹ نے جنگی اصطلاح میں سچ مچ امریکہ کو جمہوریت کا ہتھیار گھر بنا دیا اور برطانیہ کو جرمنی کے مقابلہ میں اس کے پاؤں پر کھڑا رکھا اور روس کے عزم میں بھی لغزش نہ آنے دی۔ اسی دور کے آخر میں لڑائی کا رخ بدلا جسکی وجہ سے آج پریسیڈنٹ روزولٹ کے پانچویں دور میں اتحادیوں کی جیت بالکل یقینی ہو گئی ہے۔

چار بنیادی انسانی آزادیوں یعنی تحریر و تقریر کی آزادی عقیدہ کی آزادی۔ ناداری سے آزادی اور خوف سے آزادی کی زبردست حمایت و وکالت نے پریسیڈنٹ روزولٹ کو امن اور جمہوریت کے بانی سبانی ابراہم لنکن جیسی ممتاز ہستیوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا۔ اٹلانٹک چارٹر پریسیڈنٹ روزولٹ کے دور کی ایک اہم یادگار رہے گا۔

یہ کوئی خفیہ راز نہیں کہ پریسیڈنٹ روزولٹ ہندوستان کی آزادی کے کاز سے ہمدردی رکھتے تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اپنی نازک ذمہ داریوں کے سبب وہ صاف صاف کچھ کہنے سے مجبور تھے۔

"فلپس کے معاملہ" میں پریسیڈنٹ روزولٹ نے خاصی دلچسپی لی اور یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ انہوں نے مسٹر چرچل سے اس معاملہ میں اپنی رائے کا صاف اظہار کیا۔

یالٹا کانفرنس آخری بڑی اہم اتحادی کانفرنس تھی جس میں پریسیڈنٹ روزولٹ نے نمایاں پارٹ ادا کیا، سان فرانسسکو کانفرنس میں جہاں کہ عالمگیر امن کے نظام کی بنا ڈالی جائے گی پریسیڈنٹ روزولٹ کو روسی سوشلزم اور برطانی امپریلزم کے درمیان نہایت اہم پارٹ ادا کرنا باقی تھا اگرچہ عمر میں پریسیڈنٹ اسٹالن کے قریب قریب برابر اور چرچل سے بہت چھوٹے تھے مگر تدبر اور دور اندیشی و بردباری اور صلح جوئی کے اعتبار سے تینوں میں انہیں نہایت آسانی سے پہلا درجہ دیا جا سکتا ہے ان کی اچانک موت سے گو لڑائی کی رفتار میں مطلق فرق نہیں پڑے گا مگر امن کی تنظیم پر یقیناً اثر پڑے گا کیونکہ آج وہ دماغ نہیں رہا جس میں جمہوریت کا تخیل ڈکٹیٹری اور سامراجیت کے اثرات سے بہت کچھ بری تھا اور وہ ہاتھ نہیں رہے جو زبردستوں کو کچھ جھکا سکتے تھے۔ اور زیر دستوں کو اوپر اٹھا سکتے تھے۔ امن اور جمہوریت کا ہر ایک حامی خاصکر ہندوستان پریسیڈنٹ روزولٹ کی موت پر امریکہ کے غم میں دل سے شریک ہے ان کی موت دنیا کا نقصان ہے۔

کر دیئے ہیں اور سب کو مایوس کر دیا ہے میں انکی اس تجویز کی پُر زور تائید کرتا ہوں کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے تمام ممبر ہندوستانی ہونے چاہئیں، میں اور لیبر پارٹی جمود سے بالکل تنگ آ گئے ہیں میرے خیال میں ہندوستان میں اس وقت جس بات کی ضرورت ہے وہ ہے نیک ارادہ، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا آزاد اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کی بلا شرط رہائی کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

بنانے کے معاملہ پر غور ہوا۔ یہ طے ہوا کہ مختلف کالجوں کا انتظامیہ کمیٹی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن اور سرجنٹ گرانٹس

سپرو کمیٹی کی تجاویز

سپرو کمیٹی نے ہندوستان کے سیاسی اور فرقہ وارانہ مسئلہ کا جو حل پیش کیا ہے اس کا پہلا حصہ جس کا تعلق عارضی انتظام سے ہے پہلے شائع ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ جو مستقل آئین سے تعلق رکھتا ہے اب شائع ہوا ہے۔

پہلے حصہ میں سپرو کمیٹی نے دو متبادل تجویزیں پیش کی ہیں۔ عارضی حل کے لئے سپرو کمیٹی نے چار باتیں لازمی قرار دی ہیں یعنی تمام سیاسی اسیروں کی رہائی ہندوستان کو آزاد نو آبادی کا درجہ دینے کا شاہی اعلان (آزاد آئین بننے تک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کچھ ترمیمیں کر دی جائیں اور اسی کے ماتحت کام کیا جا سکتا ہے) صوبوں میں گورنروں کا راج ختم ہو جائے اور عوام کی نمایندہ وزارتیں بحال کر دی جائیں۔ ہر صوبائی اسمبلی میں سب سے بڑی پارٹی کے لیڈر کو وزیر اعظم بنایا جائے جو اپنی وزارت میں حتی الامکان اسمبلی کی تمام اہم پارٹیوں کے نمایندے شامل کرے۔ مرکز پر قومی حکومت قایم کی جائے۔

عارضی قومی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں دو تجویزیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ ریاستوں سے شمولیت پر اصرار کئے بغیر فیڈریشن فوراً نافذ کر دیا جائے۔ دونوں مرکزی ایوانوں کا نیا انتخاب کیا جائے اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے فیڈرل دستور کے مطابق مرکزی وزارت بنائی جائے جسے مرتب کرنے کا کام مرکزی لیجسلیچر کی سب سے بڑی پارٹی کے سپرد کیا جائے اور وزارت میں لیجسلیچر کی دوسری اہم پارٹیوں کے نمایندے بھی لئے جائیں۔ اگر فیڈریشن فوراً نافذ نہ ہو سکے تو دوسری تجویز یہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں اس طرح ترمیم کر دی جائے کہ مرکزی اگزیکٹو کونسل مرکزی اسمبلی کی پارٹیوں کے معتمد نمایندوں پر مشتمل ہو۔ اس میں کمانڈر انچیف کو چھوڑ کر باقی سب ہندوستانی ممبر ہوں تین آئی۔ سی۔ ایس ممبروں کی شرط ہٹا دی جائے۔ مرکزی لیجسلیچر میں کوئی مستقل سرکاری ملازم ممبر نامزد نہ کیا جائے، نامزد بلاک میں صرف غیر سرکاری ممبر ہوں۔ فوجی بجٹ اور تمام دوسرے اخراجات پر مرکزی لیجسلیچر کا کنٹرول ہو۔ گورنر جنرل کا سیاسی مشیر ہندوستانی ہو۔ مرکزی اور صوبائی عام انتخابات کی تاریخ کا فیصلہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں پر چھوڑ دیا جائے۔ عارضی حل کے متعلق پہلی تجویز میں صرف ایک ہی اہم بات ہے کہ صرف برطانیہ ہند کا فیڈریشن فی الفور نافذ کر دیا جائے۔ لازمی طور پر اس کے بعد فوراً عام انتخاب کی ضرورت ہو گی۔ دوسری تجویز میں فیڈریشن نافذ کرنے اور عام انتخاب کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ موجودہ آئین میں صرف اس قسم کی ترمیم کرنی ہو گی جس سے مرکزی اگزیکٹو کونسل ذمہ دار قومی حکومت کی شکل اختیار کرے۔ ممکن ہے کہ عارضی انتظام کے طور پر پہلی تجویز بھی کانگرس کو قابل قبول ہو مگر دوسری تجویز تو وہی ہے جس کی بنا پر سر اسٹیفورڈ کرپس سے گفتگو ہوئی جو اس وجہ سے ناکامیاب ہو گئی کہ برطانی حکومت مرکزی اگزیکٹو کو فرقہ وارانہ کیبنٹ کی شکل دینے کو رضامند نہ ہوئی۔ اگر حکومت اس کے لئے تیار ہو تو ہندوستان کا موجودہ جمود آج حل ہو سکتا ہے۔

سپرو تجویزوں پر پارلیمنٹری حلقوں میں غور

(لندن ۱۲ اپریل) سپرو مصالحتی کمیٹی کی آئینی تجویزوں کا پارلیمنٹری حلقوں میں بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ سر سٹینلے ریڈ نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس سے کہا کہ سر تیج بہادر سپرو سے بڑھ کر آئینی معاملات پر کوئی اتھارٹی نہیں ہے لیکن میرے خیال میں ۱۹۳۵ء کے ہندوستانی ایکٹ میں ترمیم کے بغیر ان کی تجویزوں کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ سر اسٹینلے نے کہا کہ جو تجویزیں منظور کی جائیں۔ وہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے ڈھانچے کے اندر سما جانا چاہئیں۔ چونکہ پارلیمنٹ کے انتخاب قریب آ رہے ہیں اس لیئے حکومت انڈیا ایکٹ میں اس وقت ترمیم نہیں کر سکتی۔ آپ نے اس قسم کی تعمیری اسکیم پیش کرنے پر سر سپرو کی تعریف کی، آپ نے سر سپرو کو مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے ہندوستان کا جمود حل کرنے کے لئے اس قسم کا فارمولا پیش کیا ہے اسکو دلیرانہ قدم اس لئے کہتا ہوں کہ حکومت ہند کی پالیسی نے تمام ذمہ دار ہندوستانیوں کے حوصلے پست

میونسپل بورڈ ۹ اپریل کو کانپور میونسپلٹی کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں چیرمین اور وائس چیرمین دونوں کی غیر حاضری میں مسٹر زیندر جیت سنگھ نے صدارت کے لیئے بابو دوار کا پرشاد سنگھ کا نام اور مسٹر ایم۔ ایچ نیر نے پنڈت برمھانند مصرا کا نام تجویز کیا لیکن تجویز پر ووٹ لیے جانے سے پہلے مسٹر برہمانند کرسی صدارت پر بیٹھ گئے۔ بابو زیندر جیت سنگھ نے کہا کہ چونکہ دو تجویزیں موجود ہیں اس لیے ووٹ لیے جاویں۔ لہٰذا پنڈت برمانند مصرا کرسی صدارت چھوڑ کر اپنی جگہ واپس چلے آئے۔ اور ووٹ لئے جانے پر بابو دوار کا پرشاد سنگھ کثرت رائے سے چیرمین جلسہ منتخب ہوئے۔ کانپور ڈیولپ منٹ ایکٹ کے مسودہ پر غور ہوا اور چند ترمیمات کے بعد منظور ہوا اور طے ہوا کہ عرضداشت سکرٹری یو۔ پی گورنمنٹ کے پاس بھیجدی جائے۔ اس کے بعد کثرت رائے سے یہ طے ہوا کہ کوئین پارک سودیشی نمائش کو دیا جائے جیسا کہ پہلے بورڈ نے طے کیا تھا۔

فوڈ ایڈوائزری کمیٹی ۱۱ اپریل کو فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ال۔ جے۔ جانسن ٹاؤن راشننگ افیسر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یکم مئی ۱۹۴۵ء سے جو مکمل راشننگ ہو رہی ہے اس کے انتظامات کے متعلق کافی غور و خوض ہوتا رہا اور یہ طے ہوا کہ اُردو ہندی اور انگریزی اخبارات۔ پوسٹر۔ ہینڈبل سینما سلائڈ۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اسکی پبلسٹی کی جائے۔

کمیٹی نے محلہ دار کمیٹیاں بنائی جانے کی اسکیم پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔

راشننگ میں فی شخص ۶ چھٹانک گیہوں اور ۲ چھٹانک چاول اور بچوں کے لیے ۳ چھٹانک گیہوں اور ایک چھٹانک چاول کی مقدار مقرر کی گئی ہے۔ کارڈ تقسیم ہونے شروع ہو گئے ہیں شہر بھر کے لئے دو سو دوکانیں رکھی گئی ہیں اور ایک دوکان میں ۱۲ سے ۱۶ سو تک اشخاص کا انتظام کیا گیا ہے۔

جو مہمان یا مسافر ۳ روز سے زائد کے لئے کانپور آئینگے ان کا راشننگ کارڈ فوراً بنا کر دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

اُمید ہے کہ پبلک کو راشننگ کے انتظام سے کوئی تکلیف نہ ہو گی اور کسی قسم کی شکایت ہو تو فوراً افسران متعلقہ کو اطلاع دینا چاہیئے تاکہ فوراً اس کا انسداد ہو سکے۔

اگر پبلک نے محلہ دار کمیٹیاں بنائیں تو افسران انکی ہر جائز تجویز پر پوری توجہ دینے کے لئے تیار ہیں۔

رحم کی درخواست ۱۰ اپریل کو کانپور بار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں اشٹھی اور چمور کے پھانسی کے سزایاب قیدیوں پر رحم کر کے دوسری سزا دینے کی حکام سے اپیل کی گئی۔

کنسٹرکٹیو پروگرام یو۔ پی صوبہ وار کنسٹرکٹیو پروگرام کمیٹی کا جلسہ ۱۷ اپریل کو ہو گا۔ ڈاکٹر کے۔ این کاٹجو اس جلسہ کی صدارت کریں گے۔

کانگریس اسمبلی مقامی کانگریس کی قایم مقام اسمبلی نے طے کیا ہے کہ افسران کی عزت افزائی کے لئے ہونے والے جلسوں میں کانگرسی شرکت نہ کریں۔

سری ہندو بال سبھا ۶، ۷ اور ۸ اپریل کو سری ہندو بال سبھا کا سالانہ جلسہ منایا گیا۔ بابو دیبی سنگھ بھادر گ نے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ کوی دربار۔ ڈراما۔ لڑکوں کے کھیل اور لکچر ہوئے۔

الیکٹرک سپلائی کمپنی ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء یا جس دن سے موجودہ لائسنس کی میعاد ختم ہوتی ہے۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کو حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پٹیشن خارج رام کشور شوکل میونسپل کمشنر وارڈ نمبر ۱ کے خلاف جو پٹیشن دائر ہوئی تھی وہ عدم پیروی میں خارج ہو گئی ہے

قومی ہفتہ ۶ اپریل ۱۹۴۵ء کو کانگرسی جھنڈا ڈاکٹر مراری لال کے بنگلہ پر پھرا کر قومی

آئینۂ کانپور

ہفتہ کا افتتاح کیا گیا۔

اور ۱۳ اپریل ۶ بجے شام کو آریہ سماج ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں متعدد حضرات نے قومی ہفتہ کے سلسلہ میں جلیانوالہ باغ کے واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

ڈیپوٹیشن کانپور کے سوداگران چرم کا ایک ڈپوٹیشن ڈپٹی سکرٹری یو پی گورنمنٹ کی خدمت میں باریاب ہوا اور مزدوروں کی خوراک کی سپلائی کی بابت شکایات پیش کیں جن کو آپ نے توجہ کے ساتھ سنا۔

پٹیشن کی تاریخ مسٹر ڈی بی چند میونسپل کمشنر کے خلاف پٹیشن کی سماعت کے لئے کمشنر صاحب نے ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔

کانپور سٹیزن کمیٹی کانپور سٹیزن کمیٹی کی ایک میٹنگ ۱۵ اپریل ۵ بجے شام کو اشوک ہال (تلک ہال) میں ہو رہی ہے جس میں مسٹر ال۔ جے۔ جانسن ٹاؤن راشننگ افیسر کانپور راشننگ اسکیم کی وضاحت کریں گے علاوہ اس کے کمیٹی کے قواعد و ضوابط منظور کئے جائیں گے اور عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

حلقۂ ادبیہ جناب مولانا آمین شہابی اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۸ اپریل ۹ بجے رات کو حلقۂ ادبیہ کا مشاعرہ مولانا محمد علی میموریل اسکول میں ہو گا۔

مصرع طرح:۔ "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں"

قافیہ:۔ مکان وزمین ردیف:۔ اور بھی ہیں۔

مسلمانوں کے لئے تعلیمی اسکیم حاجی عبد الرشید و منت اللہ آڑھتداران چرم بکن گنج نے مسلمانوں کی تعلیمی حالت سے متاثر ہوتے ہوئے ایک تعلیمی اسکیم مرتب کی ہے اس کے لئے وہ ۱۵ اپریل ۹ بجے صبح کو ایک جلسہ کر رہے ہیں۔

سوت کی گانٹھیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ کسی سوت کی گانٹھ کو ڈلیوری نہ دی جائے جب تک ریلوے رسید پر ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور یا اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دستخط موجود نہ ہوں۔

۱۷ ہزار کے نوٹ برباد ایک مقامی مارواڑی صاحب نے ۲۲ سال پہلے اپنے ایک مکان میں ۱۷ ہزار روپیہ کے نوٹ ایک سگریٹ کے ڈبے میں بند کر کے دفن کر دیے تھے۔ اب ان کو نکال کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ نوٹ بالکل برباد ہو گئے ہیں۔

آگرہ یونیورسٹی کے کالج آگرہ یونیورسٹی سے ملحق کالجوں کے پروفیسران کا ایک جلسہ ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہوا۔ اور ان کی حالت بہتر

بہ چمن گل

عورتوں اور لڑکیوں کی آزادی کے رنگین اور عیش پرستانہ واقعات کو دیکھنے کے بعد ہم جیسے قدامت پسندوں کو اکثر اوقات ہندوستان پر بھی فرانس کی رنگین سرزمین کا دھوکہ ہونے لگتا ہے۔ ہندوستانی عورتیں اور لڑکیاں جوانی کے نشہ میں مست ہو کر کیا کر رہی ہیں اس کا اندازہ ایک مہ پارہ کے اس بیان سے ہو سکتا ہے جو حال ہی میں اس نے پنجاب کی ایک عدالت میں اپنے شوہر کے خلاف دیا ہے۔ اس مہ پارہ کے شوہر کی یہ خواہش تھی کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ رہ کر زناشوئی کی زندگی گذارے مگر اس لڑکی نے اپنے شوہر کے ساتھ جانے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہہ دیا۔

مجھے اس کی (یعنی شوہر کی) صورت سے نفرت ہے۔ میری مرضی کے خلاف مجھے اس کے گلے منڈھ دیا گیا ہے ورنہ کہاں یہ بدشکل انسان اور کہاں مجھ جیسی خوب صورت لڑکی مجھ کو اس سے نفرت ہے اور اب میں نے اپنی مرضی کا شوہر تلاش کر لیا ہے۔ اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ یہ مجھے طلاق دے دے ورنہ میں خود ہی اپنی پسند کے مرد کے ساتھ فرار ہو جاؤں گی اور یہ میرا کچھ نہیں بنا سکے گا۔

لڑکی یہ بیان دے رہی تھی اور بے چارہ شوہر تصویر حیرت بنا ہوا سب کچھ سن رہا تھا ادھر عدالت بھی پریشان تھی کہ وہ کیوں کر اس معاملہ کو سلجھائے دیکھا آپ نے کہ جوانی کے نشہ میں ہندوستان کی لڑکیاں کیسے کیسے گل کھلا رہی ہیں۔

اسی قسم کا ایک دلچسپ واقعہ دہلی میں ہوا ہے۔ سندری نامی ایک حسین و جمیل شادی شدہ عورت چندربھان نامی ایک شخص پر عاشق ہو گئی۔ اور اس عشق کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ شوہر کو چھوڑ کر اپنے آشنا کے پاس چلی گئی۔ بے چارہ شوہر جو عورت کے ہتھکنڈوں سے ناواقف تھا ایک زمانہ دراز تک سندری کو تلاش کرتا رہا آخر کئی مہینے کے بعد اسے پتہ چلا کہ اس نے چندربھان نامی ایک شخص سے دل لگا لیا ہے اور اس کے ساتھ شادی بھی کر لی ہے۔ جب بیچارے شوہر کو یہ معلوم ہوا کہ اس کی بیوی اسے دغا دیکر چلی گئی تو اس نے بیوی اور اس کے آشنا دونوں کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔

اب معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے سٹی مجسٹریٹ رائے بہادر نانورام نے اس من چلی عورت اور اس کے آشنا کو نہایت ہی سخت سزا کا حکم سنا دیا ہے۔ اور اس سزا کے حکم کے بعد یہ دونوں عاشق و معشوق جیل خانے کی ہوا کھا رہے ہیں۔ کیا زمانہ آگیا ہے کہ جیل خانے جانا منظور لیکن آشنائی اور لگاوٹ کو چھوڑنا ناممکن ان رنگین واقعات سے خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ ہندوستان کس طرح فرانس کی عیش پرستی کا مرکز بنتا چلا جا رہا ہے۔

یونان کے وزیر اعظم کے استعفے کا راز

واشنگٹن ۱۱ر اپریل۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یونان کے وزیر اعظم جنرل پلاسٹراس نے برطانیہ کے دباؤ کی وجہ سے استعفیٰ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے با اثر رائے کار موریر کا کہنا ہے کہ برطانیہ نے پلاسٹراس کو اس وجہ سے استعفیٰ دینے پر مجبور کیا کہ وہ آزادانہ رویہ اختیار کرنا چاہتا تھا۔ رائے کار نے مطالبہ کیا ہے کہ یونان میں برطانیہ کی مداخلت روکنے کے لئے صدر روزویلٹ کو کچھ کرنا چاہیئے۔

میونخ کے علاقہ پر زور شور سے گولہ باری

لندن ۱۰ر اپریل۔ دوشنبہ کو ۱۲۵۰ امریکی ہوائی جہازوں نے کل میونخ کے آس پاس ۱۰۰ مربع میل علاقہ میں ہوائی اڈوں، تیل کے گوداموں اور گولہ بارود کے گوداموں پر حملے کیے۔ ان کے ساتھ ۷۵۰ فائٹر بھی تھے۔

ادب لطیف

غنچۂ پژمردہ

از جناب نیرنگ سنبھلی

اے پژمردہ کلی مجھے تیری اس خستہ حالی پر ترس آتا ہے ... ... دل خود بخود تیری طرف کھنچا جا رہا ہے ... ... تجھے معلوم ہے کیوں؟ یہ دل بھی تیری طرح چرخ ناہنجار کی کج ادائی کا شکار ہے اس کو گردش دوراں نے تیری طرح پامال کیا ہے، یہ فطرت چمن تجھے مسکراتا دیکھ کر ہنسانے کی کوشش کر رہی ہے، مگر ناکام ہے اچھا ہوا کہ تو نے مسکرا کر ہنسنے کا انجام سوچ لیا، اور ود روزہ عالم، شگفتگی و بہار کو خیرباد کہہ کر بام شاخ سے گر کر خودکشی کر لی، اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا ہوتا، فضائے سحر اور خبر فطرت، دونوں مل جل کر تجھ سے اٹکھیلیاں کرتے، تو خمار سرور سے مخمور ہو جاتی اور کھلکھلا کر ہنس پڑتی، پھر کیا ہوتا جب تک مہرتاباں بے نقاب نہ ہوتا تو نرم و نازک سبز شاخ پر نسیم سحر کا سہارا لئے ایک بدمست شرابی کی طرح جھومتی رہتی پھر کیا ہوتا تجھے معلوم ہے مہر درخشاں اپنے روئے منور سے آہستہ آہستہ نقاب اٹھاتا اور ایک سنہری کرن تیرے ہنستے ہوئے صاف و شفاف رنگین چہرہ پر ڈالتا۔ فضائے چمن جھلملا جاتی پھر کیا ہوتا میں تجھے بتانا چاہتا ہوں باد صبا ایک ہلکی سی انگڑائی لیکر تیری خوشبو سمیٹتی اور اپنے دامن ذوق میں بھر لیتی اور اس کو چمن کے گوشہ گوشہ میں چھڑک دیتی، پھر خود بھی رنگ فضا میں جذب ہو جاتی پھر کیا ہوتا مایا کے لو بھی بھنورے کو بھی محسوس ہو جاتا ہے کہ چمن میں آج کوئی تازہ پھول کھلا ہے اس کے پژمردہ ارمانوں میں جان پڑ جاتی وہ فور شوق میں سرگرداں و تمام گلستاں میں چکر کاٹتا غرض سعی تجسس رائیگاں نہ جاتی وہ تجھے ڈھونڈھ لیتا، تو خوشی سے اسے اپنے آغوش میں لے لیتی وہ بے اختیار تجھ سے آکر لپٹ جاتا تجھے اپنے سینے سے لگا لیتا، اور جب اس کے دل کی دھڑکنیں کچھ مدھم پڑ جاتیں تو وہ آہستہ آہستہ تجھ سے الگ گنگناتا کر تو بے خود ہو جاتی، اسی بے خودی میں وہ تیری رنگینئ حسن و شباب تجھ سے چھین لیتا تیرا رس چوس لیتا تیرا رس چوس لیتا جب تجھ میں کچھ نہ رہتا تو وہ اڑ جاتا، شام تک تیری پتیاں جب کمھلا کر کمزور ہو جاتیں، جب رات ہوتی اور شبنم کے باریک باریک قطرے تجھ پر آکر منجمد ہو جاتے اور ڈھلک ڈھلک کر بوندوں کی شکل اختیار کرتے تیری نرم و نازک پتیاں یہ بوجھ برداشت نہ کر سکتیں اور شاخ سے جھڑ کر نیچے زمین پر آ گرتیں۔

---

۴۴ اسکیموں ۱۹۳۷-۳۸ء کے مکمل ہونے کے دوران میں کارخانوں اور دفاتر میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد ۳۰ لاکھ سے بڑھ کر نوے لاکھ ہو گئی ان کے کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے۔ زار کے عہد میں ۱۸۹۷ء کی مردم شماری کے مطابق کام کرنے والی کل عورتوں کا پچپن فیصدی متمول زمینداروں اور رؤسا کے ہاں خانگی خدمت پر مامور تھا۔ ۲۵ فیصدی کھیتوں میں کام کرتی تھیں۔ چار فیصدی تعلیمی اداروں میں اور تیرہ فیصدی صنعت تعمیری میں ۱۹۳۶ء کی مردم شماری کے مطابق روس کی کل کام کرنے والی عورتوں میں ۳۹ فیصدی صنعت تعمیر میں۔ ۱۵ فیصدی دکانوں، باربرداری، اور ہوٹلوں میں کام کرتی تھیں۔ ۲۰ فی صدی صنعت تعمیر میں۔ ۱۵ فی صدی دکانوں، ہوٹلوں نیز ۲۴ فی صدی صنعت آرٹ اور سائینس کے شعبہ جات میں کام کرتی تھیں۔ مثال کے طور پر لینن گراڈ میں جوتے بنانے کا ایک بہت بڑا کارخانہ ہے۔ جس کے ملازمین میں ۶۰ فی صدی عورتیں ہیں۔ سوویٹ حکومت نے مزدور عورتوں کے آرام کے لئے بہت سے بچوں کے ادارے اور نرسنگ ہوم قایم کر رکھے ہیں۔ جب عورتیں کام پر جاتی ہیں تو اپنے بچوں کو یہاں چھوڑ جاتی ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں ان اداروں میں ۲۶ لاکھ بچوں نے قیام کیا۔ اور اب ۶۰ لاکھ بچے اپنی ماؤں کی غیر حاضری میں یہاں پرورش اور تربیت پا رہے ہیں۔

عالم نسواں

روسی عورت انقلاب کے بعد

از مسز انسن دا گاندھی

میں بچپن میں ان وحشیانہ اور بربریت خیز مراسم کو دیکھ کر کڑھتی رہی ہوں، جن کا شکار ہندوستانی عورت صدیوں سے بنی ہوئی ہے۔ ان حالات میں اگر مجھے انقلاب روس کے شاندار مفید نتائج کا سب سے زیادہ نمایاں پہلو روسی عورت کی ترقی میں نظر آتا ہے۔ تو اس پر کسی کو تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ زار روس کے عہد کی عورتوں کی حالت بہت حد تک ہندوستانی عورتوں کی حالت کے مشابہ تھی۔ اور اسے کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے۔ گورنمنٹ اور شہری سرگرمی کے دروازے اس پر بند تھے۔ حق رائے دہندگی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اسے کھیتوں اور گھروں میں سخت مشقت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ایک نابالغ لڑکی کو مردوں کی مانند اکثر دس بارہ گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑتا عورت کی زندگی فاقہ کشی، جہالت اور محتاجی کا نمونہ تھی اور اکثر اوقات مزدوری کنبے بیکاری اور افلاس کے باعث اکھٹے نہ رہ سکتے تھے۔ باپ کہیں تھا۔ بیٹا کہیں اور ماں کہیں۔

سب سے زیادہ خراب حالت مشرق میں ایشیائی روس کی عورتوں کی تھی۔ تاجکستان، ازبکستان، اور کاسکستان کے علاقوں میں عورت مرد کی لونڈی اور جائیداد تصور کی جاتی تھی اس کی وقعت صرف اسقدر تھی کہ وہ زر خرید غلام کی حیثیت سے مرد کے کھیتوں میں مزدوری کرتی تھی۔ اس کے ساتھ نہایت بیرحمانہ سلوک کیا جاتا اور وہ غریب "پرنجہ" پہننے پر مجبور تھی۔ جو ہمارے یہاں کے برقعہ سے بھی زیادہ بدتر تھا۔ کیوں کہ گھوڑوں کے بالوں سے بنا ہوا ہونے کے باعث پرنجہ نہایت بد وضع سخت گرم اور مضر صحت ہوتا تھا۔ لڑکی کی پیدایش بدقسمتی سمجھی جاتی تھی۔ اور جب کوئی عورت مرتی تو اس کا غم منانا قانوناً ممنوع تھا۔

اب یہ تمام باتیں ماضی کا فسانہ ہو گئی ہیں اور پرنجہ صرف عجائب خانوں میں دیکھنے میں آتا ہے بخارا میں جہاں چند برس پیشتر کوئی نوجوان لڑکی یا عورت سر عام اپنا چہرہ بے نقاب نہ کر سکتی تھی اب گھروں میں معصوم بچیاں سوال کرتی ہیں کہ "ماں پرنجہ کیا ہوتا ہے" بالشویک روس نے محسوس کیا کہ اشتراکیت تو کیا کامل جمہوریت بھی اس وقت تک بالیدگی حاصل نہ کر سکے گی جبتک عورت کو سماج میں مرد کے برابر درجہ حاصل نہ ہو۔ نومبر کے انقلاب عظیم نے ترقی کی شاہراہیں عورتوں پر کھول دیں۔ ڈین آف کنٹربری کے الفاظ میں:۔

"روسی عورتوں کے صد سالہ مصائب اور قربانیوں ہی نے انقلاب کا راستہ صاف کیا اور نئے سوویٹ نظام پر مہر لگا دی۔ چنانچہ اب اس ملک میں عورت کو وہ خودداری حد درجہ حاصل ہے۔ جو کسی دوسرے ملک کی عورتوں کو حاصل نہیں ہے۔ لینن خود بھی عورتوں کی ان قربانیوں سے ناواقف نہ تھا۔ جو روس کے انقلاب عظیم میں ممد ہوئیں۔ اس نے خود کہا "پیٹرو گراڈ میں ماسکو میں صنعتی شہروں اور کھلے کھیتوں میں مزدور اور کسان عورتیں انقلاب کی آزمایش میں پوری اتریں ان کی امداد کے بغیر ہمیں ہرگز فتح حاصل نہ ہو سکتی تھی۔ یہ میرا راسخ اعتقاد ہے۔ یہ عورتیں کتنی بہادر تھیں۔ اور اب بھی ان کی بہادری میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی" سوویٹ روس کے آئین کی دفعہ ۱۲۲ میں لکھا ہے۔ روس کی عورتوں کو اقتصادی، سرکاری، تمدنی، مجلسی اور سیاسی زندگی میں مردوں کے مساوی حقوق دیئے جاتے ہیں۔ ان حقوق کے حصول کے امکانات کو قوی بنانے کے لئے انھیں کام کی اجرت آرام اور تفریح، بیمہ اور تعلیم، ماں اور بچے کے مفاد کی حفاظت وضع حمل سے پہلے رخصت اور نرسنگ ہوم وغیرہ کے حقوق عورتوں کو مساوی طور پر دیئے جائیں گے۔" دفعہ ۱۳۷ میں لکھا ہے کہ عورتوں کو نمایندہ منتخب کرنے اور منتخب ہونے کا ویسا ہی حق ہے جیسا مردوں کو، صرف یہی نہیں بلکہ عورتوں کو ان حقوق کے استعمال کے مواقع بھی بآسانی ہم پہنچائے جاتے ہیں۔ روسی گورنمنٹ پنج سالہ ۴۴

بچوں کی دنیا

ڈاک کے ٹکٹ کی تاریخ

(از جناب سلطان احمد کلکتوی گوڈگاؤں)

ڈاک کے ٹکٹ تو ہر شخص استعمال کرتا ہے۔ مگر ایسے بہت کم لوگ ہیں جو یہ بھی جانتے ہوں کہ ٹکٹ کب اور کس نے ایجاد کیا۔ ٹکٹوں کو ایجاد ہوئے ابھی ایک صدی اور چند سال ہوئے ہیں۔ اس تاریخی اعتبار سے یہ ایجاد زمانہ حال کی ایجاد کہی جا سکتی ہے۔

ڈاک کے ٹکٹ کا موجد مسٹر سر رولینڈ ہل نامی انگلستان کا رہنے والا ایک شخص تھا۔ اس نے سب سے پہلے ایک آنہ کا ٹکٹ ۱۸۴۰ء میں ایجاد کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ اس ایجاد نے ہم لوگوں پر بہت بڑا احسان کیا۔ اور دنیا کے خط و کتابت کے نظام میں ایک نئی روح پھونک دی یہ ایجاد اس قدر مقبول ہوئی کہ ٹکٹوں کا رواج دنیا کے ہر حصے میں بجلی کی طرح پھیل گیا زمانہ ایجاد سے لے کر اب تک ٹکٹوں کی ہزاروں قسمیں اور ان میں لاکھوں تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔

ہندوستان میں سب سے پہلے لارڈ ڈلہوزی کے زمانے میں ۱۸۵۲ء میں دو پیسے والا ٹکٹ جاری ہوا جو صرف ایک ہی ضلع کے لئے مخصوص تھا۔ لیکن ۱۸۵۴ء میں ٹکٹ تمام برٹش انڈیا میں انڈیا کمپنی کے نام سے جاری ہوا۔

۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جب ملکہ وکٹوریہ نے ۱۸۷۷ء میں ہندوستان کی قیصرہ کا لقب اختیار کیا۔ تو تمام ٹکٹوں پر کمپنی کے بجائے صرف "انڈیا" لکھا جانے لگا۔ اور کچھ عرصہ بعد ہندوستان کی ریاستوں نے اپنے ریاستی ٹکٹ جاری کر دیئے۔

ٹکٹ کیوں جمع کئے جاتے ہیں؟ یہ پہلا سوال ہو جو ایک ناواقف شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح بہت سے لوگ تصویریں اور فوٹو جمع کرتے ہیں اور ان کے البم بناتے ہیں اسی طرح ٹکٹ بھی جمع کئے جاتے ہیں۔ ٹکٹ جمع کرنا ایک بہت اچھا تعلیمی مشغلہ ہے جس کو علمائے انگلستان نے شاہی خاندان کے شہزادوں کو علم تاریخ اور جغرافیہ جیسے خشک مضامین یاد کرانے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ چوں کہ پہلے زمانے میں یہ ٹکٹ ایک نئی چیز سمجھے جاتے تھے۔ اسلئے لڑکے اور لڑکیاں ان کو بڑے شوق سے جمع کرنے لگے۔ اور ٹکٹوں کے اچھے اچھے ذخیروں پر انعامات بھی دیئے گئے۔ کچھ عرصے بعد یہ شوق غریب حیثیت کے بچوں کو بھی ہو گیا۔ لیکن غریب بچے نئے ٹکٹ یعنی غیر استعمال شدہ جمع نہیں کر سکتے تھے کیوں کہ ان پر بہت خرچ آتا تھا۔ اس لئے ڈاک کے استعمال شدہ ردی ٹکٹ جمع کئے جانے لگے یہ طریقہ پہلے سے بھی زیادہ مقبول ہوا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی ملک اس شوق سے خالی نہیں ہے۔ خاص کر طلبا کو اس شوق سے زیادہ دلچسپی ہے۔ اور ان کو بہت زیادہ قابلیت اور علمی فائدہ ہوتا ہے۔ جو واقعی قابل تعریف ہے۔ ٹکٹ جمع کرنے سے غیر ملکوں کے حالات بادشاہوں کے نام مدت حکومت اور ان کے مقبوضات سے وہ ایسے واقف ہو جاتے ہیں جیسے وہ انہی ملکوں کے رہنے والے ہیں۔ علاوہ اس کے تاجپوشی۔ نمائش اور دنیا کے جنگی کارناموں وغیرہ سے خاص واقفیت ہو جاتی ہے۔ الغرض ٹکٹ جمع کرنے کا شوق ایک مہذب شوق ہے۔ جس نے ہر ٹکٹ جمع کرنے والے کو علمی فائدے کے علاوہ مالی فائدہ بھی پہنچاتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ شوق روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے۔

سر سپرو کمیٹی کی سفارشات

لندن ۱۱ر اپریل۔ سپرو مصالحتی کمیٹی نے ہندوستان کا جو آئین تیار کیا ہے وہ لندن کے زیادہ تر اخباروں میں شایع ہوا ہے یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس سے لیبر پارلیمنٹری حلقوں میں زبردست دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گرین وڈ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے بارے میں بحث کرنے کیلئے ایک روز مقرر کرنیکا مطالبہ کیا ہے۔

پردۂ فلم

ماں باپ

بمبئی اور کلکتہ کی طرح کانپور میں بھی یہ تصویر مقبول عام ہو رہی ہے

"ماں باپ" ایک بدقسمت باپ اور غمزدہ ماں کی ایک ایسی دردناک تصویر ہے جس کے بعض ٹکڑوں کو دیکھنے کے بعد انسان کا دل بھر آتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سن رائز پکچرس نے "ماں باپ" کو اس قدر سلیقہ کے ساتھ تیار کیا ہے کہ اس تصویر پر بجا طور پر ہندوستان کی فلمی صنعت فخر کر سکتی ہے۔ کہانی نہایت ہی دلگداز ہے۔ ڈائرکشن سلیقہ کے ساتھ کیا گیا ہے اور تصویر میں جابجا اصلاحی ٹکڑے بڑی قابلیت کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔

دینا۔ نذیر۔ یعقوب۔ اسیر کرناٹکی۔ مجید۔ مس موتی۔ مرزا اشرف۔ کلیانی۔ جگدیش سیٹھی اور ڈکشنا جیسے ممتاز اداکار اس تصویر میں کام کرتے ہیں سن رائز پکچرس مستحق مبارکباد ہے کہ اس نے ملک کے سامنے ایک نہایت پاکیزہ تصویر پیش کی ہے۔

آج کل یہ تصویر نشاط ٹاکیز کانپور میں چل رہی ہے اور بمبئی و کلکتہ کی طرح یہاں بھی عام مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔

آئینہ

ڈی۔ آر۔ ڈی پروڈکشنز نے "اشارہ" تیار کر کے کافی شہرت کی ہے۔

تفریح کے نقطہ نظر سے بھی یہ تصویر قابل دید ہے۔ "آئینہ" کو ڈائرکٹر ایس ایم یوسف نے تیار کیا ہے۔ اداکاروں میں حسن بانو۔ یعقوب۔ کوشلیا۔ ترلوک کپور وغیرہ نمایاں ہیں

آج کل یہ تصویر جگت ٹاکیز کانپور میں چل رہی ہے اور کافی مقبول ہو رہی ہے۔

ستی انسوئیا

سن رائز پکچرز کی "ستی انسوئیا" سنٹرل ٹاکیز کانپور میں بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ اس تصویر کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں جن اداکاروں نے بھی کام کیا ہے وہ تمام وہ مشہور اداکار ہیں جن میں سے کسی اداکار کا بھی کسی فلم میں آجانا کافی اہمیت رکھتا ہے۔

درگا کھوٹے نے اپنی بے نظیر اداکاری سے اس تصویر میں ایک روح اور زندگی پیدا کر دی ہے، سوبھنا سامرٹ اس فلم میں اپنی تمام گذشتہ تصویروں سے زیادہ کامیاب ہے۔ ساہو مودک اور گوپ نے بھی بڑی خوبی کے ساتھ اپنے اپنے رول ادا کئے ہیں۔ اس فلم کا سبق آموز افسانہ رامائن سے اخذ کیا گیا ہے۔ ہندوستانی عورتیں "ستی انسوئیا" کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکتی ہیں۔

مسٹر جناح کی ناسازی طبیعت

دہلی ۹ر اپریل۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے جسے انہوں نے مان لیا ہے چنانچہ وہ تین مہینے تک کیلئے ریٹائر ہو جائیں گے۔ مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس موسم خزاں کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ویانا کے ۳/۴ حصہ پر روسیوں کا قبضہ

لندن ۱۱ر اپریل۔ ماسکو کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ ویانا کی لڑائی ختم ہونے والی ہے روسی فوجوں نے شہر کے ۳/۴ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت وہاں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور روسی فوجوں نے دریائے ڈینوب پار کر لیا ہے۔

اقوالِ زرّیں

حق کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے ورنہ ... مانی ہوگی،

حق سے غافل نہ ہونا چاہیئے تاکہ شیطان تجھ پر ... نہ کرے،

کسی چیز پر نازاں نہ ہو ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

حرص کو تو دل سے نکالدے تاکہ تجھے راحت و آرام نصیب ہو۔

حق تعالےٰ کی عبادت میں مشغول رہ تاکہ تیرے ... سب کام بنتے رہیں۔

خدا کو دوست بنا تاکہ خرابی میں مبتلا نہ ہو۔

... کی غیبت نہ کر ورنہ حق تعالےٰ کا دشمن ٹھہریگا۔

مصیبت اور تنگی میں صبر کر تاکہ تجھے خوشی حاصل ہو۔

دل سے لالچ نکال دے تاکہ تو ذلیل نہ ہو جائے

اخلاص سے کام کرنا سیکھ تاکہ اس خلوص کے بدلے میں نیکی اور جزا ملے۔

موجِ تبسم

ایک پادری صاحب سڑک کے کنارے وعظ فرما رہے تھے اور حضرت مسیح کی تعریف کے گیت گاگا کر لوگوں کو اُن پر ایمان لانے کے لیے کہہ رہے تھے، ایک دیہاتی بھی کھڑا ان کی باتیں سُن رہا تھا۔ "یک بیک وہ بول اُٹھا:۔

کیوں جی پادری صاحب، خدا ابھی زندہ ہے یا مر گیا؟

پادری صاحب نے گھبرا کر کہا:۔

"کیسا سوال کرتے ہو خدا بھی کبھی مرتا ہے؟"

اب پھر اس دیہاتی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پادری صاحب! تو پھر باپ کے ہوتے ہوئے بیٹے پر ایمان لانے کو کیوں کہہ رہے ہو؟"

ماسٹر:۔ دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔

شاگرد:۔ (ہاتھ کی انگلی سے انگوٹھی اتار کر)

ماسٹر صاحب اس انگوٹھی میں سے نکل کر دکھائیے!

لڑائی میں ہندوستان کا نقصان

لندن۔ ۱۱ اپریل۔ کل رات پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے بتلایا کہ لڑائی چھڑنے سے ۲۸ فروری ۱۹۴۵ء تک ہندوستان کے ۱۶۳۳۸۶ نوجوان لڑائی میں ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں، ان میں سے ہلاک شدگان ۲۰۴۱۹۔ گمشدہ ۱۳۳۲۷۔ زخمی ۵۱۹۳۰۔ قیدی ۷۹۷۰۱ ہیں۔ کل ۱۶۳۳۸۶ ہیں۔

دلچسپ معلومات

نشر گاہ قطب شمالی

قطب شمالی و جنوبی میں سال بھر تک بارش ہوتی رہتی ہے جس طرف نگاہ اٹھتی ہے برف ہی برف نظر آتی ہے وہاں اسکیموں کے سوا کوئی آبادی نہیں ہے موجودہ جنگ میں پٹرول کم یاب ہو رہا ہے اسلیئے ہر ملک کی خواہش ہے کہ وہ کم سے کم تیل میں کام چلائے۔ ماسکو سے امریکہ کا قریب ترین علاقہ اور راستہ قطب شمالی سے ہو کر ہے۔

اسلیئے اہل روس نے اس برف سے ڈھکے ہوئے ملک میں نشر گاہ اور ہوائی اڈا قایم کر کے دنیا کو محو حیرت کر دیا۔ دنیا میں سب سے بڑا قالین ونڈسر میں ہے۔ جسکو ۲۸ آدمیوں نے ۱۴ مہینوں میں تیار کیا ہے۔

زندہ مچھلیوں میں بجلی کی روشنی

پیسفک سمندر کے جہازرانوں نے بعض ایسی عجیب و غریب مچھلیوں کو دیکھا ہے جن کا جسم سطح آب پر بجلی کی بتیوں کی طرح روشن دکھائی دیتا ہے۔

ان جہازرانوں کا بیان ہے کہ پیسفک سمندر میں ایک خاص خاص قسم کی مچھلیاں ہوتی ہیں جن کے جسم کے اکثر حصّوں سے بجلی کی بتیوں کی طرح روشنی نکلتی ہے، یہ روشنی سبز، سرخ اور کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ لیکن جوں ہی یہ مچھلیاں پانی کے اندر غوطہ لگاتی ہیں تو یہ تمام روشنی اچانک غائب ہو جاتی ہے۔

— افریقہ میں ہوا اس قدر صاف ہے کہ ۷ میل کی چیز صاف دکھائی دیتی ہے۔

افسانہ

ہندوستان اور دنیا سنہ ۲۰۵۰ عیسوی میں!

از دیوان بہادر کے، ایس، راما شوامی شاستری

انگریزی کا شاعر شہرۂ آفاق شیلے لکھتا ہے:۔

"ہم آگے پیچھے دیکھتے ہیں،
اور کمی پر افسوس کرتے ہیں،"

آیئے ذرا مستقبل کی طرف نظر اُٹھائیں آجکل ہم بعد از جنگ کی تجاویز و تعمیرات کا شور و غل سنتے ہیں اب ہم ذرا ایک صدی بعد کی دنیا کے بارے میں غور و خوض کریں آپ یہ کہیں گے کہ یہ بات کتنی مضحکہ انگیز ہے کہ ہم ابھی سے سو سال بعد کا فکر کرنے لگیں، لیکن اصلیت یہ ہے کہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگلی صدی کا آدھا حصّہ موجودہ صدی کے جھگڑوں اور بکھیڑوں سے نبٹنے میں ہی صرف ہو جائے گا یقیناً میں بیسویں کے اختتام سے قبل ہی اس دنیا سے کوچ کر چکا ہوں گا، لیکن میرا ارادہ اس وقت دوبارہ اس جہاں میں آنیکا ہے، میرا خیال ہے کہ میں اپنے دوبارہ جنم میں ہندوستان کی سر زمین پر ہی آؤں گا، مجھے اس بات کی فکر نہیں ہے کہ میری مکتی ہو جائے اور میرا دوبارہ جنم نہ ہو، پس آؤ ہم باہم ملکر اس وقت کے لئے تیار ہو جائیں جب میں اس دنیا میں دوبارہ آن موجود ہوں گا۔

نئی صدی کے آنے سے پیشتر سنہ ۱۹۵۰ء کی سائنس کے کرشمے یقیناً ہیچ ہو چکے ہوں گے اس وقت ہندوستانی ہوائی جہاز... کی جانب آجکل کی طرح نہ تکیں گے ان میں بہتوں کے پاس خود کے سستے جہاز ہوں گے جن میں وہ پرواز کیا کریں گے۔ تب میں خود بھی اپنا ایک ہوائی جہاز خریدنے کا خیال کروں گا، جہاز میں سفر کرنے کا شرف بھی حاصل ہوتا، ماضی کی پالکیوں کے مانند حال کی موٹر گاڑیاں مستقبل کے عجائب گھروں میں ہی نظر آئیں گی۔

آجکل طاقت کے ذرایع کوئلہ و تیل ہیں انسان دھرتی ماتا کی محنت کے باعث بنے ہوئے کوئلہ کے ذخیرے کو فضول خرچی سے خرچ کر رہا ہے بچپن میں میں نے کچھ فضول سے اشعار پڑھے:۔

"لڑکے اُمید کریں گے،
فضول خرچی میں برباد کریں گے،
وہ سب کچھ جو کہ تمہارے والد نے
احتیاط سے جمع کیا ہے۔"

اب میں نے محسوس کیا ہے کہ قدرت، انسان اور کوئلہ پر یہ فضول سے اشعار کس قدر صادق آتے ہیں، ماضی میں ایک انسان، زمین اور سونے کے لئے دوسرے انسان کا گلا گھونٹ دیتا ہے ہر جانب زمین اور زر کی پیاس تھی لیکن اب تیل کی ضرورت دیگر ضروریات کی نسبت زیادہ شدید ہے، اور اس نئی ضرورت کے لئے سینکڑوں انسانوں کا خون بہایا جاتا ہے۔

لیکن سنہ ۲۰۵۰ء میں تیل کی اہمیت پانی سے زیادہ نہ رہے گی، بلکہ اس کی وقعت پانی کی نسبت بھی گھٹ جائیگی۔ سنہ ۲۰۵۰ء تک ہم "ایٹم" (چھوٹے سے چھوٹے ذرہ) کو بھی ریزہ ریزہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اور اس طرح اس بڑی طاقت کو جو اس میں موجود ہے حاصل کر لیں گے اتنا ہی نہیں بلکہ ہم سورج کی روشنی ہواؤں طوفانوں موجوں اور آبشاروں سے لامحدود طاقت حاصل کر لیں گے،

اُنیسویں صدی میں ریل گاڑی دخانی جہاز ٹیلیفون اور تار برقی کی ایجاد سے فاصلے اور وقت میں یک لخت اس طرح کمی واقع ہو گئی جیسے بھرے ہوئے غبارہ میں سوئی چبھونے سے اس کمی میں وائرلیس، ہوائی جہاز، گرامو فون، ریڈیو اور سینما کی ایجاد سے اور بھی کمی واقع ہو گئی، اس صدی کے اختتام تک ہم ٹیلی ویژن کی مدد سے دنیا کے ہر کونے کے واقعات کو سُن اور اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے، زمین ایک کئی منزلہ مکان کی مانند چھوٹی سی نظر آنے لگے گی۔

لیکن ظاہرا اور مادّی بندشوں کے دُور کرنے کا کیا فائدہ ہے جب تک کہ نفسیاتی رکاوٹیں حائل ہیں اگر آپ بہت سے چوہوں اور بلی کو ایک ہی پنجرے میں بند کر دیا جائے تو چوہوں کے بچنے کا کوئی موقع نہیں اور بلی بھی زیادہ چوہے کھانے کے باعث مر جائے گی۔ برخلاف اس کے اگر آپ بہت سے چوہے اور ایک بلی کو ایک گھر میں رکھدیں تو چوہوں کے لئے بچ نکلنے کا کافی موقع ہے۔

اُس وقت ہمارے پاس مصنوعی خوراکیں ہوں گی، جو کہ ارزاں بھی ہوں گی، ہمیشہ کے لئے بنگال کو قحطوں سے نجات مل جائیگی، وبائیں نیست و نابود ہو جائیں گی، اور ایشیائی ہیضہ بھی غائب ہو جائے گا چیچک، تپ دق اور "ڈائبیٹیز" کا ذکر بیسویں صدی کی کتابوں میں ہی پایا جائے گا۔

ویدوں کے بموجب انسان کی اوسطاً عمر سو سال ہے کچھ ہندوستانی نسخہ جات طبّی کے بموجب اوسط ۱۲۰ سال ہے، لیکن آجکل اوسط ۲۴ سال ہے جب میں اکیسویں صدی میں دوبارہ جنم لوں گا تو یقیناً میں صد سالہ بوڑھا ہوں گا اور ۲۲ ویں صدی بھی دیکھوں گا اور غالباً تیئسویں بھی

نیز ... اس بات کا کوئی شور نہ ہو گا کہ مزدوروں سے آٹھ گھنٹے کام لیا جائے انسان کو چار گھنٹے ہر روز کام کرنے کی بھی ضرورت لاحق نہ ہوگی مشینوں سے صرف ایک گھنٹہ روزانہ کام کرنا ہوگا۔ آجکل مشینوں سے ضرورت سے زیادہ پیداوار کر لیتے ہیں پھر بھی اس بہتات میں ہم بھوکے مرتے ہیں، ہم تجارت کے لئے کشت و خون کرتے ہیں غریب اقوام کے پاس مال خریدنے کے لئے روپیہ نہیں ہے، امیر اقوام زیادہ سے زیادہ پیداوار کرتی ہیں اور آخر کار ایندھن کی جگہ گیہوں جلا دیتی ہیں اکیسویں صدی میں ایسی بیوقوفی دکھائی نہ دیگی، جہاں آجکل اناج کی ایک بال پیدا ہوتی ہے وہاں دس بالیں پیدا ہوں گی، اور ہر جگہ انسان عیش و عشرت میں مست ہو گا آج کل کی طرح مناظر دکھائی نہ دیں گے کہ اگر خوراک ہے تو کھانے والے نہیں ہیں اور اگر کھانے والے ہیں تو خوراک نہیں۔

نئی صدی میں ایسے شہر نہ ہوں گے کہ ہر جانب دھواں ہی دھواں اور کوڑا کرکٹ نظر آ رہا ہے ہر ایک ملک میں گاؤں اور باغ والے شہر ہوں گے جب آمد و رفت کے لئے ہمارے پاس ہوائی جہاز ہے جو کہ کچھ بٹنوں کے دبانے سے دو سو تین سو میل کی رفتار سے پرواز کر سکتا ہے تو لوگوں کو ایسے شہروں

عین برما کے اندر

سنہ ۱۹۴۴ء کی گرمیوں میں ہمارے بہادر جوان سرحد پر کھڑے ہوئے دشمن کو مردانہ وار روکے رہے مگر جب سے اب تک یہ جاپانیوں کو دھکیلتے ہوئے کہیں آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہندوستانی فوج اپنے دوسرے اتحادی ساتھیوں کے دوش بدوش لگاتار دھاوے مارتی ہوئی جاپانی قلعہ بندیوں کو روندتی چلی گئی۔ اور وسطی و مغربی برما میں دشمن کے زبردست دفاعی استحکامات کو تاراج اور برباد کر دیا۔ برما کا ۸۰ ہزار مربع میل سے زیادہ علاقہ، یعنی ایک تہائی ملک، آزاد کرایا جا چکا۔ دشمن کو ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں کا نقصان اُٹھانا پڑا اور اُسے اراوادی کے میدانوں کی طرف مار بھگایا گیا۔

اس فتح کے لئے ہمارے بہادر جوانوں کو کیسی زبردست جدوجہد کرنی پڑی ہوگی، الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کے جانباز سپاہی گھنے پہاڑی جنگلات اور سخت ترین موسمی حالات میں، جن کا تصوّر بھی مشکل ہے، بے جھجک آگے بڑھتے رہے اور آخر انہوں نے اُس دشمن کو پیچھے دھکیل دیا جس کا ہماری سرحد کے قریب رہنا ہمارے امن و امان کے لئے مستقل خطرے کا باعث ہوتا۔ تاہم جب تک دشمن پر مکمل اور آخری فتح حاصل نہ ہو جائے، ہندوستان کو جاپانی غاصبوں کے خطرے سے بالکل محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا۔ آیئے جنگی کوششوں میں پورا زور لگا دیں!

مشین گن چلانے والے جوان دشمن کی گھات میں بیٹھے ہیں۔

ہمارا ایک ٹینک دشمن کے مورچوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔ اور سکھ جوان حملے کے لئے تُلے کھڑے ہیں۔

بڑھے چلو! فتح قریب ہے

AAA 102

حکومت ہند کے محکمہ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

میں کیوں رکھا جاتا ہے - جہاں پر کہ پہلے ہی گنجان آبادی ہے اور ہر جانب دھواں اور بیماری کی چیخ و پکار ہے؟

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہوں - جب ہمارے پاس نہایت ارزاں طاقت ہوگی تو کیا وجہ ہے کہ صحرا کو ہم گلاب کے باغیچہ کے مانند سرسبز و شاداب نہ بنا سکیں - ہم ہمالیہ، اینڈیز اور الپس کی وادیوں میں خوب صورت گاؤں بسا سکتے ہیں، ہر جگہ کی آب و ہوا ہم یکساں بنا سکتے ہیں، ہمارے پاس خوراک کی افراط ہو سکتی ہے۔

تب ہر طرز کے فنون پایۂ تکمیل پر پہونچ چکے ہوں گے اور زندگی کے لطف کو مختلف طریقوں سے ظاہر کریں گے ہر شخص ہر قوم اور ہر ملک اپنے اپنے فن کو پیش کرے گا - میرے مرحوم دوست مسٹر ایس سری نواس اینگر دریائے گنگا کو، کاویری سے نہر کے ذریعہ ملانے کے بارے میں کہا کرتے تھے، مستقبل صدی میں ہونے والے کرشموں اور معجزوں کے درمیان یہ اصلیت محض ادنیٰ سی معلوم ہوتی ہے، انیسویں صدی میں انسان کو نہر سوئز اور نہر پاناما کھودنے کا حکم تھا لیکن آنے والی صدی میں صحرائے اعظم دنیا کی سب سے بڑی جھیل بن جائے گا - کیوں کہ اس میں بحیرۂ روم بحر ہند اور بحر اٹلانٹک کا پانی منتقل کر دیا جائے، صحرا گوبی کو بحر الکاہل کے پانی سے زرخیز بنایا جائے گا، میرا خیال ہے کہ میں ایک کشتی میں بیٹھ کر صحرا کے سمندر اور گوبی کے سمندر میں سیر کیا کروں گا۔

لیکن میرے دوست مسٹر نیسن کا خیال ہے کہ اگر ہم جنگ کا خاتمہ نہ کر سکے تو اکیسویں صدی بھی بیسویں صدی کی مانند ہی خراب ہوگی بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگی، مخلوقات میں صرف انسان ہی ایسا ہے کہ جو انسان سے ہی جنگ آزما ہوتا ہے اور خود کشی بھی کر لیتا ہے آجکل کی جنگ کیمیا کی جنگ ہے لیکن اگر ہم جنگ کا خاتمہ نہ کر سکے تو آئندہ کی جنگ اور بھی شدید ہوگی،

ہندوستان کی زمانہ شجاعت کی کتابوں میں اگنی استر وایو استر وغیرہ کا تذکرہ ہے لیکن انہیں توپوں کے سبب سے ہی تشبیہ دینی ہوگی، اگر ہم کیمیائی جنگ کی ہولناک صورتوں اور تباہیوں کا قیاس کریں، اگر انسان جنگ کو ختم نہ کرے گا تو اگلی جنگ انسان کا ہی خاتمہ کر دے گی اگر جنگ آزما افواج سنتشتر کو سمک" شعاعوں اور موت کی شعاعوں کا استعمال کرنے لگیں گی تو برا ہی حشر ہوگا اور ایک بٹن دبا دیا گیا تو دس لاکھ آدمی ہوا میں غائب ہو جائیں گے،

اگر انسان ۲۰۵۰ء تک پاک اور امن پرست نہ بن سکا تو جنگ کا خاتمہ کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہوگا کہ دنیا کی تمام آزاد اقوام کی ایک لیگ بنائی جائے جس کے پاس فوج ہو اور ان اقوام کے پاس کوئی اگر فوج نہ ہو بلکہ ملک کے اندرونی انتظامات کے لئے صرف پولیس ہو لیکن آجکل بھی اقوام کے رہنما اس بارے میں کہتے ہیں کہ ہتھیاروں کی، توپوں کے دہانوں کی اور سمندری جہازوں کے وزن کی حد ہونی چاہئیے، یہ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ جنگ عظیم، جنگ کا خاتمہ کرنیوالی جنگ تھی، اس سے جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا۔

اگر آجکل کے دور کے امپیریلزم اور برتری وغیرہ کا جذبہ جاری رہا اور متحدہ اقوام نے ۲۰۰۰ء تک اپنی ایک مسلح لیگ قائم نہ کی تو ۲۰۵۰ء و ۱۹۵۰ء سے بھی بدتر ہوگا، دنیا آزاد اور امن پرست جمہوریتوں کی فیڈریشن ہونی چاہئیے آجکل کے برتری کے جذبات وغیرہ سے صرف تباہی اور بربادی ہی نظر آتی ہے۔ کیا آجکل جھگڑے پوپ کے اس فیصلہ سے بہتر ہیں کہ زمین کا مشرقی حصہ پرتگال کو اور مغرب بقیہ اسپین کو دیدیا جائے۔

اس طرح ۲۰۵۰ء میں آزاد جمہوری دنیا میں آزاد اور جمہوریت پسند ہندوستان ہوگا، آپ اس عہد کو دور زرین کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔

نمایندہ آئین ساز اسمبلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی برابر نمایندگی

اقلیتوں کی موثر حفاظت کے لئے اہم تدبیریں!

اہل ملک اور برطانی حکومت سے سپرو کمیٹی کی اپیل

نئی دہلی ۸ راپریل - سر سپرو کی صدارت میں جو مصالحتی کمیٹی کی آخری نشست دہلی میں ہو رہی تھی اس کے ختم ہونے پر اس کمیٹی کی طرف سے ہندوستان کے آئین کے متعلق جو تجویزیں شائع ہوئی ہیں وہ چار حصوں میں منقسم ہیں پہلا حصہ ان عارضی انتظامات کے بارے میں ہے جو نئے آئین کے مرتب نہ ہونے تک نافذ رہیں گے - ان کی سفارشات پہلے ہی کمیٹی کی طرف سے لارڈ ویول کے پاس بذریعہ بحری تار بھیجی جا چکی ہیں دوسرا حصہ اس جماعت کی تشکیل کے بارے میں ہے جو ہندوستان کا نیا آئین مرتب کریگی اس میں خالص ہندوؤں اور مسلمانوں کو برابری کی نمایندگی دی ہے یعنی ۱۶۰ کے ایوان میں خالص ہندوؤں اور مسلمانوں کی نمایندگی ۵۱-۵۱ کی تعداد میں ہوگی دلت بیس سکھ آٹھ عیسائی سات ہوں گے - تیسرے حصہ میں پاکستان یا تقسیم ہند کے اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے اور اسے ہندوستان کے امن داماں اور باقاعدہ ترقی کے لئے خطرناک قرار دیا گیا ہے - دیسی ریاستوں کا بھی اسی حصہ میں ذکر ہے - کرپس کی تجویزوں کے اس حصہ سے اختلاف کیا گیا ہے کہ بایک بار جو یونٹ یونین میں شامل ہو جائے اسے نکل جانے کا حق رہے گا - یونین کی تشکیل میں مختلف فرقوں طبقوں کی نمایندگی بھی اسی حصہ میں بیان کی گئی ہے اور جوڈیشل فوجی اور انتظامی صیغوں کی تشکیل کا خاکہ ہے - اقلیتوں کے حقوق کے متعلق ایک کمیشن مرتب ہوگا (ابھی اس کمیٹی کی اقلیت سب کمیٹی کی رپورٹ شائع نہیں ہوئی ہے) پنجاب کی اقلیتوں کا خاص طور پر ذکر ہے اور آخر میں آئین کی تبدیلی کے بارے میں ایک دفعہ ہے - چوتھے حصے میں برطانی حکومت سے علاوہ آمد کی اور اہل ملک سے تجویزوں کو قبول کرنے کی اپیل ہے - کمیٹی کی رپورٹ مکمل طور پر شائع ہوگی لیکن تجویزیں پہلے سے اس لئے شائع کر دی گئی ہیں تاکہ غلط رپورٹیں یا قیاس آرائیاں نہ شائع ہونے لگیں - ابھی کمیٹی کی مکمل رپورٹ مرتب ہونے میں کچھ دیر لگے گی۔

حصہ اول کا خلاصہ

(۱) تمام سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔

(۲) ہندوستان کو ایک شاہی اعلان کے ذریعہ آزاد ریاست قرار دیدیا جائے جس کا درجہ نوآبادیات سے کم نہ ہو لیکن نئے آئین کے مرتب ہونے تک موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ضروری ترمیمات کے ساتھ حکومت چلائی جا سکتی ہے۔

(۳) تمام صوبوں میں جہاں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کی رو سے گورنروں کا براہ راست راج ہے اسے ختم کر کے عوام کی وزارتیں چلائی جائیں ان وزارتوں میں سب سے بڑی سیاسی پارٹی کا نمایندہ وزیر اعظم حتی الوسع مجلس آئین ساز کی تمام دوسری پارٹیوں کے نمایندوں کو وزارت میں لے۔

(۴) صوبوں میں وزارتیں قایم ہونے کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھی قومی حکومت قایم کی جائے جو موجودہ اگزیکٹو کونسل کو توڑ کر بنے اس کے لیے ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی پانچویں دفعہ میں ایسی تبدیلی کی جائے کہ ریاستوں کے فیڈریشن میں داخل ہوئے بغیر ہی ہندوستان میں فیڈریشن کا نفاذ کیا جا سکے دوسری صورت یہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے شڈول ۹ میں گورنر جنرل کے جو اختیارات رکھے گئے ہیں اس میں ترمیم کر دی جائے اور اگزیکٹو کونسل میں سوا کمانڈر انچیف کے باقی تمام ممبر ایسے ہندوستانی ہوں جنہیں ایوان کی مختلف اہم پارٹیوں کا اعتماد حاصل ہو اور صوبوں اور مرکز میں عام انتخابات کا معاملہ مرکز کی اس قومی حکومت اور صوبوں کی نمایندگی عوام کی حکومتوں پر چھوڑ دیا جائے اور آئی - سی - ایس اور آئی پی - ایس وغیرہ کے لئے اعلیٰ ملازموں کی بھرتی آئندہ وزیر ہند کے ہاتھوں میں نہ ہو اس ملک میں ان جگہوں کے لئے کافی قابل آدمی مل سکتے ہیں۔

دوسرا حصہ

آئین ساز جماعت کی تشکیل کرپس تجویزوں کے ضمن (د) کے مطابق ہو لیکن اس میں حسب [illegible] ترمیم کر دی جائے - کل تعداد ایک سو ساٹھ ہو - جس میں ۵۱ ہندو ۵۱ مسلمان، ۲۰ دلت، ہندوستانی عیسائی ۷ سکھ ۸ پسماندہ اور قبائلی اقوام کے نمایندے دو اینگلو انڈین ایک یورپین اور ایک متفرق ممبر ہوگا - کمیٹی نے خالص ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کے برابر اس لئے رکھی ہے کہ اگرچہ ہندوؤں کی اکثریت ہے مگر قومی اتحاد بڑھانے کے لئے انہیں مسلمانوں کی برابر نمایندگی پر رضامند ہو جانا چاہئیے - کوئی فیصلہ اس وقت تک جائز نہ ہوگا - جب تک خاص ممبروں میں سے تین چوتھائی اس کے حق میں ووٹ نہ کریں - حکومت برطانیہ اس جماعت کے فیصلوں کو منظور کرے اور اگر کوئی ایسا معاملہ ہو جس میں تین چوتھائی ممبر متفق ہو سکیں تو اس معاملہ میں حکومت برطانیہ خود اپنا فیصلہ دے۔

تیسرا حصہ

کمیٹی نے ۱۹۴۰ء کے لاہور کے اجلاس مسلم لیگ کا غور سے مطالعہ کیا - لیگ کی اور بھی تجویزوں کا اور مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی ملاقاتوں کے شائع شدہ بیانوں کا مطالعہ کیا نیز گاندھی جی اور مسٹر راجگوپال آچاری کی تجویزوں کا بھی مطالعہ کیا اور اس کی یہ پختہ رائے ہے کہ دو یا زیادہ حصوں میں ہندوستان کو تقسیم کرنا غیر منصفانہ ہوگا اس سے بہ حیثیت مجموعی ہندوستان کی ترقی اور امن عامہ پر خطرناک اثر پڑیگا اور اس کے مقابلہ میں کوئی فائدہ فرقہ کو حاصل نہ ہوگا اس لئے ہندوستان کی سیاسی وحدت قایم رہنی ہی چاہئیے۔

وقتاً فوقتاً دیسی ریاستوں کے اس فیڈرل یونین کے قیام کو دیسی ریاستوں کی شرکت پر منحصر نہ کیا جائے - اس یونین کو جلد از جلد بر سر عمل آنا چاہئیے چاہے ایک بھی ایسی ریاست اس میں شامل نہ ہو - صوبوں کے حدود طے کرنے میں دیر لگانا ٹھیک نہیں ہے لیکن آئینی ایکٹ میں زبان اور تمدن کی بنیاد صوبوں کے حدود کو بدلنے یا ان میں ضروری ترمیمیں کرنیکی گنجائش ہونی چاہئیے ایک بار جو یونٹ اس یونین میں شامل ہو جائے پھر اسے باہر نکلنے کا حق نہ ہوگا۔

حکمران اعلیٰ

ریاست کے حکمران اعلیٰ کا معاملہ بہت اہم ہے اس کمیٹی میں دیسی ریاستیں شامل نہیں ہیں لیکن اس کمیٹی کے ایک بڑے تجربہ کار ممبر نے اس سلسلہ میں جو تجویز پیش کی ہیں وہ مجلس آئین ساز کے غور کرنے کے لئے سامنے رکھی جاتی ہیں - اس کمیٹی کی مختلف تجویزوں میں ایک حکمران اعلیٰ کا ذکر آیا ہے اسے وہ اختیارات حاصل ہونے چاہئیں جو وقتاً فوقتاً آئینی ایکٹ کی رو سے اس کے سپرد کئے جائیں نیز وہ اختیارات حاصل ہوں جو اس وقت تاج برطانیہ کو دیسی ریاستوں سے بہر طور کے سلسلے میں حاصل ہیں اور اس کی مدت عہدہ پانچ سال ہو۔

یونین کی مجلس آئین ساز!

یونین کی مجلس آئین ساز دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی - ایک یونین اسمبلی دوسری کونسل آف اسٹیٹ - یونین اسمبلی کے ممبروں کی تعداد اس حساب سے رکھی جائے کہ دس لاکھ کی آبادی پر ایک نمایندگی ہو مجموعی طور پر دس فی صدی نشستیں زمینداروں، تاجروں، مالکان کارخانہ، مزدوروں اور عورتوں کے لیے ہوں اور باقی نشستیں خالص ہندوؤں اور مسلمانوں دلتوں، سکھوں، ہندوستانی عیسائیوں اینگلو انڈین اور دوسرے فرقوں پر مشتمل ہوں۔

اگر مسلم فرقہ تخصیص نشست کے ساتھ مشترکہ انتخاب کو مان جائے تو اس صورت میں یہ کمیٹی نمایندہ آئین ساز اسمبلی سے یہ سفارش کرے گی کہ مرکزی اسمبلی میں زمینداروں مالکان کارخانہ اور مزدوروں وغیرہ کی تو خاص نشستیں رکھی گئی ہیں انہیں غیر محسوب کر کے خالص ہندوؤں اور مسلمانوں کی نمایندگی یونین اسمبلی میں برابر برابر ہو - اگرچہ ان دونوں کی آبادی کے تناسب میں بہت بڑا فرق ہے لیکن قومی اتحاد بڑھانے کے لئے ہندو فرقہ کو اس پر رضامند ہو جانا چاہئیے لیکن اگر اس تشکیل کو تمامتر نہ مانا جائے تو یہ کمیٹی پر زور الفاظ میں یہ کہنا چاہتی ہے کہ ہندو فرقہ کو نہ صرف یہ آزادی ہونی کہ وہ اس تقسیم تناسب کو نہ مانے بلکہ اسے یہ بھی آزادی ہونی چاہئیے کہ وہ کمیونل اوارڈ پر نظر ثانی کے لئے مطالبہ کرے۔ کمیٹی کے خیال میں موجودہ آئین میں دلتوں اور سکھوں کو بہت کم نمایندگی دی گئی ہے اس کی تلافی ہونی چاہئیے ان کی نمایندگی کتنی بڑھائی جائے یہ طے کرنا اس آئین ساز نمایندہ اسمبلی کا کام ہے۔

تقسیم اختیارات

مرکز اور مختلف یونٹوں میں تقسیم اختیارات کے ۵ بارے میں اس کمیٹی کی سفارشیں یہ ہیں - مرکز کے اختیارات اور عمل کے دائرے چھوٹے سے چھوٹے ہونے چاہئیں لیکن بہر صورت حسب ذیل معاملے مرکز کے ہی اختیارات میں شامل ہوں گے۔

(الف) وہ معاملے جو مجموعی حیثیت سے ہندوستان کے مفاد سے تعلق رکھتے ہیں - مثلاً امور خارجہ محکمہ ڈیفنس ہندوستان کی دیسی ریاستوں سے تعلقات ایک یونٹ کے دوسرے یونٹ سے باہمی معاملے ملکی تجارت بحری چنگی سکہ اور شرح تبادلہ ڈاک اور تار۔

(ب) یونٹوں کے آپس کے جھگڑے

(ج) حسب ضرورت مختلف یونٹوں کے آئین میں مطابقت اور اتحاد عمل قایم کرنا۔

(د) دیگر ایسے معاملے جو ہندوستان کی حفاظت اور آزادی یا اس کے کسی حصہ کی حفاظت اور آزادی سے تعلق رکھتے ہوں یا ہندوستان کے سیاسی استحکام یا اقتصادی یگانگت یا کسی ہنگامی ضرورت کے متعلق ہوں جو معاملے واضح طور پر مرکز کے اختیار میں نہ ہونگے وہ الگ الگ یونٹوں کے اختیارات میں شمار ہوں گے۔

یونین اگزیکٹو

یونین کی اگزیکٹو ایک ملی جلی کیبنٹ کی صورت میں ہوگی اور اس میں حسب ذیل فرقوں کی نمایندگی ہوگی خالص ہندو مسلمان دلت سکھ ہندوستانی عیسائی اور اینگلو انڈین ان فرقوں کی نمایندگی اگزیکٹو کونسل میں حتی الوسع مجلس آئین ساز میں ان کی نمایندگی کے تناسب سے ہوگی اور مجلس آئین ساز کے سامنے کیبنٹ کی ذمہ داری مشترکہ ہوگی - کیبنٹ کی رہنمائی وہ وزیر اعظم کرے گا - جو عام طور سے ایک پارٹی کا لیڈر ہوگا اور اس پارٹی کو دوسری پارٹیوں سے ملکر ایوان کا اعتماد حاصل ہوگا - نائب وزیر اعظم دوسرے فرقے کا ہوگا اور کنونشن کی رو سے وزیر اعظم کے عہدے پر کسی ایک فرقہ کی اجارہ داری نہ ہونی چاہئیے - دوسرے وزیروں کا تقرر وزیر اعظم کے مشورہ سے ہوگا۔

ایک وزیر دیسی ریاستوں کے معاملہ میں مقرر ہوگا۔ اور اس کے مشیر تین سے پانچ تک ہوں گے جنہیں دیسی ریاستوں کے طے شدہ طریقوں سے چنا جائے گا۔

جوڈیشل

ہر یونٹ میں ہائی کورٹ اور یونین (باقی صفحہ ۶ پر)

جاپان چاروں طرف سے گھر گیا ہے

لندن ۹ر اپریل - واشنگٹن کے سیاسی حلقوں میں یقین کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اتحادیوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے جاپان صلح کی کوشش کریگا - جاپان اس بات کی کوشش کریگا کہ اس کے خلاف دوسرا محاذ نہ لگنے پائے - خیال ہے کہ چند روز میں حکومت امریکہ کے اعلیٰ افسران جن میں صدر روزویلٹ اور مسٹر اسٹیٹنس بھی شامل ہوں گے ایک اہم اعلان کریں گے جس میں بلا شرط ہتھیار ڈالنے کے ارادہ کو پھر دوہرایا جائے گا - اہل امریکہ پر زور دیا جائے گا کہ وہ کوشش جنگ کو اور تیز کر دیں۔

واشنگٹن کے سیاسی حلقوں میں یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ روس کے ساتھ ناطرفداری کا معاہدہ ترک ہونے سے جاپان پر نئی نئی مصیبتیں آئیں گی - بہت سے مدبرین کا خیال ہے کہ روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جائے گی جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ روس اور جاپان کے درمیان ابھی لڑائی نہیں چھڑے گی اتنا تو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جاپان کو سائبیریا اور منچوریا کی سرحد پر دس لاکھ کے قریب فوج رکھنا پڑیگی - جاپان اس وقت چاروں طرف سے گھر گیا ہے - اس لئے وہ لازمی طور پر صلح کی کوشش کریگا۔

آخری لڑائیاں ناروے میں ہونگی

لندن - ۹ر اپریل - یورپ کی جنگ کی آخری لڑائیاں ناروے کے پہاڑوں اور جنگلات میں لڑی جائیں گی - ابھی تک ناروے میں جرمنی کی دو لاکھ سپاہ موجود ہے - جرمن سمندری بیڑہ کے بچے کچے کچھ جہاز بھی ناروے کی ہی بندرگاہوں میں گردن چھپائے پڑے ہیں اور وسطی جرمنی کے بچاؤ کے لئے ضرورت ہوتے ہوئے بھی ناروے میں ہوائی فوج اب پہلے سے زیادہ موجود ہے۔

ناروے کے محکمہ اطلاعات کا بیان ہے کہ حال ہی میں ناروے سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن آخری مقابلہ کے لیے بڑی تیزی کے ساتھ تیاریاں کر رہے ہیں - بھاری توپیں اور دوسرا سامان جنگ ناروے پہونچ گیا ہے - ہوائی جہازوں کے ذریعہ گولہ بارود وہاں پر لایا جا رہا ہے - وہ قلعہ بند بندرگاہیں جہاں ڈبکنی کشتیاں رکھی گئی ہیں زیر مرمت ہیں۔

ناروے میں اس وقت بہترین قسم کے ہوائی اڈے تیار کئے گئے ہیں - جرمن ناروے کے پہاڑوں میں قلعہ بندیاں تعمیر کر رہے ہیں۔

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳۴)

بعدالت منصفی کاسگنج مقام کاسگنج ضلع علی گڑھ

مقدمہ نمبر ۲۹ بابت ۱۹۴۴ء

(۱) گجادھر سنگھ عمر تقریباً ۳۰ سال ولد ناتھورام (۲) بھیکم سنگھ عمر تقریباً ۱۰ سال (۳) شیر سنگھ عمر تقریباً ۸ سال پسران نابالغان بر فاقت مسماۃ کھیم کنور مادر خود و (۴) مسماۃ کھیم کنور عمر تقریباً ۴۵ سال بیوہ پس ماندگان نابالغان جائداد بہاری لال متوفی قوم لودھی راجپوت ساکنان موضع برتھرا پرگنہ سہاور مدعیان

بنام (۲) شیام نراین عمر تقریباً ۲۵ سال (۳) ہردے نراین عمر تقریباً ۳۰ سال پسران جے نراین (۴) مسماۃ تربینی کنور عمر تقریباً ۵۰ سال زوجہ جے نراین و (۵) جے نراین عمر تقریباً ۵۵ سال ولد منشی دیواری لال (۶) پرتاب نراین عمر تقریباً ۲۵ سال ولد جے نراین قوم کایستھ ساکنان ایٹہ حال موجودہ شکوہ آباد ضلع و منصفی مین پوری مدعا علیہم

بنام اشخاص بالا ساکن شکوہ آباد ضلع مین پوری ہرگاہ کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت رہن کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۹۴۵ء وقت ۱۱ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جس پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بلا حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ر ماہ اپریل ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت منصفی کاسگنج
ضلع علی گڑھ

لندن ۱۰ ر اپریل - انگریزی ہوائی جہازوں نے ایک بڑی تعداد میں اڑ کر کیل پر بم باری کی اور انہوں نے برلن کو بھی نشانہ بنایا۔

سان فرانسسکو کانفرنس اور ہندوستان

واشنگٹن ۹ر اپریل - مسز وجے لکشمی پنڈت ہندوستان کے بارے میں ایک میموریل لکھ رہی ہیں جو سان فرانسسکو کانفرنس کے ہر ڈیلی گیٹ کو دیا جائے گا۔

اس میموریل میں ہندوستان کے عام مطالبات شامل ہوں گے۔ اول یہ کہ کانفرنس میں ہندوستان کے جو نمایندے شریک ہو رہے ہیں وہ ہندوستان کے نمایندے نہیں ہیں بلکہ وہ برطانیہ کے کٹھ پتلی ہیں۔ کانفرنس کو نوآبادیوں کا مسئلہ حل کرنا چاہیئے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ بغرض نیلام آراضی

بعدالت مال اکبر پور ضلع کانپور

اجرائی نمبر ۷ تعدادی مبلغ ۱۳۲/۵ موضع کرول محال

مسماۃ گلاب ڈگریدار

بنام متھرا پرشاد وغیرہ مدیون

بنام متھرا پرشاد ولد ڈبا ورگمبیر ولد منشی رگھا پرشاد ولد چھتر برہمنان سابق گاندھی نگر درگا دیوی روڈ شہر کانپور

چونکہ ڈگریدار نے بعلت بقایا ڈگری نمبری مصدرہ تمہاری جوت مندرجہ ذیل کے نیلام کئے جانے کی حسب دفعہ ۲۵۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء درخواست گذرانی ہے لہذا بتاریخ ۲۳ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء حاضر عدالت ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ جوت مذکورہ کیوں نہ نیلام کیا جائے۔

تفصیل جوت

نمبر	رقبہ	لگان
۹۷۴	۴ بوہ	لوسہ
۹۷۵	۸ بوہ	"
۹۷۶	۱۱ بوہ	"
۹۷۸	۵ بوہ	"
۹۷۹	۹ بوہ	"
۱۰۱۷	۱ بوہ	"
۱۳۰۰	۱۵ بوہ	"
۱۳۰۱	۱۳ بوہ	"
۱۳۰۴	۹ بوہ	"
۹ قطعہ	۱۵ بوہ	لوسہ لگان

(مہر عدالت)

دستخط حاکم عدالت

(۵ر اپریل سنہ ۱۹۴۵ء)

بقیہ صفحہ ۶ مصالحتی کمیٹی

کی ایک سپریم کورٹ ہوگی چیف جسٹس کا تقرر ہندوستان کی ریاست کا حکمران اعلیٰ کرے گا۔ چیف جسٹس اور حکمران اعلیٰ کے مشورہ سے ہائی کورٹ چیف جسٹس مقرر ہونگے۔ اور یونٹ کے حاکم اعلیٰ اور ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے ہائی کورٹوں کے جج مقرر ہوں گے۔

ڈیفنس

ڈیفنس کا محکمہ ایک ایسے وزیر کے ہاتھ میں رہے گا جو مجلس آئین ساز کے روبرو ذمہ دار ہو اور فوج کا کنٹرول اور ڈسپلن کمانڈر انچیف کے ہاتھوں میں ہوگا۔ جلد از جلد قومی فوج تیار کی جائے گی۔ سول علاقہ میں فوج اسی وقت استعمال کی جائے گی۔ جب حالات پولیس کے قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ ہوائی بحری اور بری فوج میں توازن رہنا چاہئیے اور یونیورسٹیوں میں فوجی تعلیم کا بہتر انتظام ہونا چاہئیے۔

ملازمتوں میں نمایندگی

ملازمتوں میں نمایندگی اس حساب سے ہوگی کہ ۴۰ فیصدی خالص ہندو ۴۰ فی صدی مسلمان دس فیصدی دلت ۳ فی صدی سکھ ۳ فی صدی عیسائی اور باقی ۴ فی صدی میں دوسرے فرقے ہوں گے۔ اس کے بعد پبلک سروس کمیشن کے تقرر کا ذکر ہے۔

بنیادی حقوق

(۱) آئندہ آئین میں بنیادی حقوق کی وضاحت ہونی چاہئیے۔
(۲) ہر مذہب و ملت والوں کو برابر کے شہری حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔
(۳) اخباروں اور انجمنوں کو آزادی ہونی چاہئیے۔
(۴) مذہبی معاملوں میں مکمل آزادی ہونی چاہئیے۔
(۵) ہر فرقہ کی زبان اور تمدن کی حفاظت کی گارنٹی ہونی چاہئیے۔

اقلیتوں کا کمیشن

اقلیتوں کے لئے کمیشن اس لیے مقرر کیا جائے کہ ان کے مفاد کی دیکھ بھال رکھے۔ آئین ساز جماعت کو پنجاب کی اقلیتوں کے معاملوں کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیئے۔

آئین میں تبدیلی

آئین میں تبدیلی عوام کو مطلع کیے بغیر پیش نہ ہوگی اور اس اطلاع کے کم از کم ۶ مہینے بعد بل پیش ہونا چاہئیے اور اس کی منظوری اسی صورت میں ہو جب دونوں ایوانوں میں اسے دو تہائی کی اکثریت حاصل ہو۔

چوتھا حصہ

چوتھے حصہ میں ملک کے مختلف فرقوں اور پارٹیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کمیٹی کی سفارشوں کو منظور کریں بالخصوص ان صوبوں کی اکثریتوں کو منظور کر لینا چاہئیے جہاں دفعہ ۹۳ کی رو سے حکومت جاری ہے اگر مختلف فرقوں اور پارٹیوں کو یہ سفارشات قابل قبول نہ ہوں تو ملک معظم کی حکومت ایک عارضی حکومت قایم کرے اور بیان کردہ اصولوں کی بنیاد پر نیا آئین مرتب کیا جائے۔

(مسٹر این۔ ایم جوشی نے تیسرے حصے کے کچھ جزوں پر اختلاف کیا)

گولہ باری کی زد میں ہوتے ہوئے سپاہی نے دو ساتھیوں کو بچایا

رامری، ۷ر اپریل۔ جزیرہ رامری میں ایک پنجاب رجمنٹ کی ایک پلاٹون اور جاپانیوں کے درمیان جھپٹ کے دوران میں ہمارے دو آدمی زخمی ہو گئے اور کھلے میدان میں دشمن کی گولہ باری کی زد میں آ گئے۔ پلاٹون کے انچارج دی۔ سی۔ او نے پوچھا کہ کون شخص ان لوگوں کو لانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔

ضلع ہزارہ کا ۲۴ سالہ سپاہی بابو خاں فوراً سامنے آیا۔ ایک ہندوستانی فوجی شاہد لکھتا ہے کہ دو بار بابو خاں کھلے میدان میں بڑھا مگر دونوں بار دشمن نے اس پر مشین گن اور دستی گولوں کی بوچھار کر دی۔

مگر سپاہی بابو خاں یہ چلاتا ہوا کہ "اپنے بھائی بندوں کی مدد ضرور کرنی چاہیئے" آگے بڑھا اور ۱۰۰ گز کے فاصلے سے اپنے ایک زخمی ساتھی کو اٹھا لایا۔

اگرچہ وہ بے انتہا تھک گیا تھا مگر اپنی کامیابی سے مسرور ہو کر وہ بڑی ہمت سے پھر آگے بڑھا اور دوسرے زخمی کو بھی اٹھا لایا۔

ہندوستانیوں نے جاپانیوں کا ٹوٹا پھوٹا سامان ٹھیک کر لیا

مانڈلے ۸ر اپریل۔ مانڈلے کی فتح کے چند ہی گھنٹے بعد ۱۴ ویں فوج کی ٹکنیکل خدمات کی دو کمپنیاں دشمن سے ہتھیائے ہوئے سامان کو ٹھیک کرنے میں مشغول تھیں۔

جنوبی مشرقی ایشیا کمان کا ایک شاہد لکھتا ہے کہ میں ریل کی پٹڑیوں کی طرف گیا تو دیکھا کہ ہندوستانی انجنیر ایک دشمن سے ہتھیائے ہوئے ریلوے انجن کو ٹھیک کر رہے ہیں جس پر بموں اور گولیوں کے نشانات تھے اور جو جا بجا زنگ آلود تھا۔

بنگلور کے لفٹننٹ این۔ ایکس کی نگرانی میں جنوبی ہندوستان کے سیپروں اور انجنیروں نے جلد ہی اسے ٹھیک کر دیا اور یہ بھک بھک کرتا ہوا پٹڑی پر چلنے لگا۔

پھر کپتان این۔ ٹرز آئی۔ ای۔ ایم۔ ای مجھے دریا کے کنارے لے گئے جہاں دخانی کشتی لنگر انداز تھی۔ پہلے اسکا نام "ریسکو" تھا اور یہ اراودی میں سیکڑوں دوسری کشتیوں اور دوسرے سامان کے ساتھ ٹوٹ پھوٹ کر نیم غرق ہو گئی تھی۔ مگر اب اسے پھر ٹھیک ٹھاک کر کے نہایت خوبصورت اسٹیمر میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ اور یہ نئی کشتی اپنی بڑے وقار سے اراودی میں لنگر انداز ہے۔ اسکے ملاح تمام تر برمی رکھے گئے ہیں۔

اعلان جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ

جمعیۃ ہذا کی مجلس انتظامیہ کا نہایت ضروری اور اہم جلسہ ۲۳ر ماہ اپریل ۱۹۴۵ء یوم دوشنبہ بوقت دس بجے دن بمقام دفتر جمعیۃ ہذا واقع متصل بیگم گنج پولیس چوکی کان پور منعقد ہوگا جس میں بعض نہایت ضروری اور اہم امور بغرض غور اور فیصلہ پیش ہوں گے۔

امور تصفیہ طلب

(۱) گوشوارہ حساب آمد و خرچ و خلاصہ روئداد ۱۹۴۳ء و ۱۹۴۴ء
(۲) مسئلہ تقرر آڈیٹر بغرض آڈٹ حسابات
(۳) انتخاب عہدہ داران برائے ۱۹۴۵ء
(۴) انتخاب ممبران مجلس انتظامیہ برائے جماعت مجلس منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام
(۵) انتخاب مجلس عاملہ جمعیۃ ہذا
(۶) معاملہ مولوی نبی اللہ مبلغ جمعیۃ ہذا
(۷) بجٹ بابتہ سال تمام ۱۹۴۵ء
(۸) رپورٹ ناظم تبلیغ درباره کارہائے دفتر و آئندہ طریق کار
(۹) رپورٹ ناظم تبلیغ درباره حالات موجودہ و آئندہ لائحہ عمل
(۱۰) دیگر تجاویز ممبران جمعیۃ ہذا جو تاریخ انعقاد جلسہ سے ۲ یوم قبل دفتر جمعیۃ ہذا میں موصول ہوں۔
(۱۱) دیگر امور ضروری منجانب دفتر باجازت صاحب صدر

محمد عبدالحی
(ناظم تبلیغ ہذا)

اوکناوا کے قریب زبردست سمندری اور ہوائی لڑائی!

گوام۔ ۸ر اپریل۔ جاپانی ٹاپو کیوشو کے دکھن میں امریکی بیڑہ اور جاپانی بیڑہ کے درمیان جو زبردست لڑائی ہوئی ہے اس کے بارے میں رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جاپان کا بڑا جنگی جہاز یاساٹو اور پانچ اور جنگی جہاز تین گھنٹے کے اندر ڈبو دئے گئے، جاپان کا سب سے بڑا جنگی جہاز یاماٹو جو ڈبو دیا گیا ہے اس کا وزن ۴۵ ہزار ٹن تھا۔ اس کے علاوہ جو پانچ جنگی جہاز برباد ہوئے ہیں ان میں دو کروزر اور ۳ دوسرے قسم کے شامل تھے۔ امریکہ کے تین کروزر اور تین ڈیسٹرائر برباد ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب جاپانی بیڑہ امریکہ کے سمندری بیڑہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جا رہا تھا امریکی ہوائی بیڑہ کے ہوائی جہازوں نے اسے دیکھ لیا۔ امریکی ہوائی جہازوں نے جن کی تعداد ۴ سو کے قریب تھی جاپانی بیڑہ پر حملہ شروع کر دیا۔

ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ۶ر اور ۷ر اپریل کو جاپانی ہوائی جہازوں نے ایک بڑی تعداد میں اڑ کر اوکناوا کے قریب امریکی جہازوں پر زور کے حملے کئے۔ ان کے حملوں سے امریکہ کے چھ جنگی جہاز ڈوب گئے۔

۷ر اپریل کو ہمارے ہوائی جہازوں نے جاپانی بیڑہ دیکھا جو کیوشو کے دکھن کی طرف جا رہا تھا۔ امریکی ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کر دیا اور جاپان کے ۶ جنگی جہاز ڈبو دیئے ان لڑائیوں میں جاپان کے ۳۹۰ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ سمندری لڑائی میں جاپان کا چوتھائی بیڑہ ختم ہو گیا۔

ہٹلر کی سالگرہ نہیں منائی جائیگی

لندن ۱۱ر اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت ۲۰ر اپریل کو ہٹلر کی سالگرہ نہیں منائے جائیگی اسکی وجہ یہ ہے کہ سرکاری محکموں کا کام بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

بعدالت جناب مسٹر ہری پال داس شی صاحب بہادر منصف اورئی ضلع جالون

سمن بنابر تنقیح مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۴ ۱۹۴۵ء

بعدالت منصفی اورئی ضلع جالون

محمد عمر ولد محمد شفیع مسلمان ساکن اورئی پرگنہ جالون مدعی

بنام کندن لال وغیرہ مدعا علیہ

بنام:۔

(۱) کندن لال ولد شنکر لال قوم برہمن ساکن اورئی پرگنہ جالون
(۲) چھبو ولد ماتادین قوم برہمن " " "
(۳) مادھو ولد لامعلوم " " " " "
(۴) بھگواندین ولد ماتادین قوم ویش " " "
(۵) کامتا ولد منگلی قوم دھانک چوکیدار " " "
(۶) بودی پرشاد ولد لامعلوم قوم برہمن کارندہ راجہ صاحب "
(۷) رگھوناتھ سنگھ ولد لامعلوم حولدار سکنہ اورئی جالون
(۸) بندی دین حولدار راجہ صاحب سکنہ جگمنور جالون
(۹) سکھر سنگھ ولد اتبل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن اورئی "

مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ہرجہ وغیرہ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ر ماہ اپریل ۱۹۴۵ء ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا آپ کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ر ماہ اپریل ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم
عدالت منصفی اورئی

مہر عدالت

ہندوستان کو دوسری قوموں کے برابر درجہ ملنا چاہئیے

بالٹی مور ۶ر اپریل۔ کل رات تقریر کرتے ہوئے مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا کہ اگر نو آبادیوں کے مسئلہ کو تسلی بخش طریقہ پر حل نہ کیا گیا تو پیسفک میں عالمگیر جنگ ۳ چھڑنے کا قوی امکان ہے۔ نو آبادیوں پر مخالف طاقتوں نے قبضہ کیا ہے۔ جاپان سے نجات حاصل کرنے کے بعد وہ یہ گوارہ نہیں کریں گی۔ کہ ان کو پھر ان ہی طاقتوں پر سونپا جائے جن کا ان لڑائی سے پہلے کنٹرول تھا بلکہ وہ آزادی کا مطالبہ کریں گی۔ وہ آقاؤں کی تبدیلی سے تنگ آ چکی ہیں۔

سان فرانسسکو کانفرنس میں ہندوستان کے اصل نمایندے موجود نہ ہوں گے اس کے بجائے کانفرنس میں برطانی سر ہوں گے۔ جن کو حکومت برطانیہ نے برطانیہ کا نظریہ پیش کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

ہندوستان کا ووٹ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا جو اس کو حکومت کے حکم کے مطابق ڈالیں گے۔ ہندوستان کا مسئلہ تمام دنیا کا مسئلہ ہے۔ ہندوستان کا من ویلتھ آف نیشن میں برابر کا حصہ ملنا چاہیئے۔ ڈومنین اسٹیٹس کے مبہم وعدوں سے اب کام نہیں چلے گا۔

ایک سوال کے جواب میں مسز پنڈت نے کہا کہ ہندوستان کے بہت سے راجے اور نواب "چھوٹے ہٹلر" ہیں اور حکومت برطانیہ کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے۔

لارک تھیٹر کی ۲۵ سالہ تاریخ میں پہلی بار نیگروں کو کرسیوں پر بیٹھنے کی اجازت دے دی گئی۔

ترکی اور روس

استنبول ۱۱ر اپریل روس اور ترکی کے درمیان ناطرفداری کا معاہدہ ختم کرنے پر ترکی نے روس کو جو جواب دیا ہے اس کا لب لہجہ دوستانہ ہے۔ حکومت ترکی نے نئے حالات کے مطابق نیا معاہدہ کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے نئی تجویز پیش کرنے کا کام روس پر چھوڑ دیا ہے ممکن ہے کہ جون میں غیر ملکی وزیروں کی جو کانفرنس لندن میں ہو رہی ہے اس میں درہ دانیال وغیرہ کے متعلق روس کے مطالبوں پر غور کیا جائے گا۔

مشرق وسطیٰ میں ہندوستانی صلیب احمر کی خواتین ارکان

قاہرہ ۵ر اپریل۔ ہندوستانی تنظیم صلیب احمر نے چھ خواتین کو خدمت خلق کے لئے مشرق وسطیٰ بھیجا ہے۔ ان خواتین کا شام، فلسطین اور اٹلی کے مختلف مقامات پر تقرر کیا گیا ہے۔

ان سب خواتین کو ہندوستان صلیب احمر کے کاموں کی تربیت دی گئی ہے اور یہ ہندوستان کے کئی ہسپتالوں میں کام کر چکی ہیں۔ بنگال کی مسز ایل سیلی اس جماعت کی اسٹاف آفیسر انچارج ہیں۔ مسز ایس چٹرجی بھی بنگال کی ہیں۔ اے حسن حیدرآباد دکن کی ہیں اور مسز بی سکینہ جو صوبجات متحدہ کی رہنے والی ہیں پہلے رانچی اور ڈھاکہ کے ہسپتالوں میں کام کر چکی ہیں۔

ان کے ساتھ ایک آئرش خاتون مسز ایم بینس ہیں جو اپنے شوہر میجر بینس کے ساتھ چند سال ہندوستان میں گذار چکی ہیں اور دوسری مسز ہولی جوہانس ہیں جو کچھ عرصے چودھویں فوج کے امپھال میں رہ چکی ہیں۔ اس کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ اور اراکین صلیب احمر کو بھی بھیجا جائے۔ ان کے پہنچنے پر یقیناً ہندوستانی سپاہیوں کو اور زیادہ آرام ملے گا۔

گوئرنگ پر گولی چلائی گئی

برلن ۱۱ر اپریل۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ۱۳ر مارچ کو برلن کی طرف ایک کار میں جاتے ہوئے جن تین اشخاص پر گولی چلائی گئی تھی وہ اوٹو فون پاپن ہو برلا دانز دیگرٹ تھے۔

رائٹر کا بیان ہے کہ پچھلے دس روز سے یہ خبر اڑ رہی ہے کہ فیلڈ مارشل گوئرنگ پر گولی چلائی گئی۔

ہٹلر بھاگ گیا؟

لندن ۱۲ر اپریل۔ پیرس سے اس قسم کی خبریں آرہی ہیں کہ ہٹلر کسی نامعلوم مقام کو بھاگ گیا ہے اور گوئرنگ کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ لاپتہ ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کے درمیان تجارتی جنگ چھڑنے کا امکان

نیویارک ۱۱ اپریل۔ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان ہونے والی تجارتی جنگ کا سایہ امریکہ اور برطانیہ کے تعلقات کے افق پر ابھی سے پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ اخبار "نیویارک ہرلڈ ٹریبون" کا خیال ہے کہ امریکہ کے چند تجارتی حلقوں کا خیال ہے کہ برطانیہ نے سوئزرلینڈ اور ترکی کے ساتھ الگ الگ تجارتی معاہدہ کر کے چپکے چپکے اُن کو مضبوط کرنے کی خواہش اور کوشش ہے۔ اس کی تہ میں یہ اندیشہ کام کر رہا ہے کہ کہیں امریکہ دنیا کے تمام بازاروں پر نہ چھا جائے۔ اخبار نے امریکہ کے تجارتی حلقوں کو تنبیہ کی ہے کہ برطانیہ نے الگ الگ تجارتی سمجھوتہ کرنے کی جو پالیسی اختیار کی ہے وہ اس پالیسی کے متضاد ہے جو بین الاقوامی مالی تعاون کے لئے برٹین ووڈ کانفرنس میں اختیار کی گئی ہے

(یونائیٹڈ پریس آف انڈیا)

برطانیہ کی لیبر پارٹی اور کنسرویٹو پارٹی میں رسہ کشی

لندن ۹ اپریل۔ آج برطانیہ کی دو بڑی پارٹیوں کنسرویٹو اور لیبر پارٹی میں بڑے زور کی لفظی جنگ ہوئی۔ ایک طرف مسٹر برینڈن بریکن وزیر محکمہ اطلاعات نے ایک تقریر میں لیبر پارٹی کے لیڈروں کی اس کوشش کی مذمت کی کہ وہ کنسرویٹو پارٹی کے خلاف یہ الزام لگا رہے ہیں کہ اس نے لڑائی سے پہلے کوئی تیاری نہیں کر رکھی تھی۔ آپ نے اپنی اس تقریر میں یہ صاف ظاہر کر دیا کہ چرچل کیبنٹ کے درمیان اختلافات اور ٹکراؤ ہے جبکہ آپ نے صاف طور پر یہ کہا۔ کہ میں اس تقریر کے ذریعہ لیبر منسٹر مسٹر بیون کی اس تقریر میں جواب دے رہا ہوں جو انہوں نے لیڈس اور نیوکاسل میں کی ہے۔

دوسری طرف لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر آرتھر گرین ووڈ نے ایک تقریر میں مسٹر چرچل کے متعلق یہ رائے ظاہر کی کہ وہ ایک بڑے لیڈر تو ہیں مگر وہ مستقبل کی تعمیر کرنے والے اعلیٰ قسم کے معمار نہیں ہیں۔

مسٹر گرین ووڈ نے مزید کہا کہ ہم سنتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر چرچل کنسرویٹو پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے کانفرنس میں گئے اور انہوں نے وہاں لیبر پارٹی کے خلاف انتہائی باتیں کیں۔

آپ نے مزید کہا کہ جھگڑا پرائیوٹ اجارہ داری اور پبلک اجارہ داری کے درمیان ہے۔ ہم عوام کی بہتر طرازی کی وجہ سے یہ لڑائی جیت رہے ہیں۔

کیا روس ہندوستان کے معاملہ کی طرف توجہ کرے گا؟

لندن۔ ۹ اپریل۔ ہندوستان کے سیاسی حلقوں کو اُمید ہے کہ روس کے جاپان کے ساتھ ناطرفداری کا معاہدہ ختم کرنے کا ایک نتیجہ یہ نکلے گا کہ روس کی توجہ دور پورب کے معاملات کی جانب مبذول ہو جائے گی اور اس میں ہندوستان کا مسئلہ بھی ضرور شامل ہوگا۔ یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ یالٹا کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق امریکہ اور روس برطانیہ کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیں گے لیکن یہ جذبہ موجود ہے کہ یہ دونوں ملک لامحدود ذمہ داریوں کی طرف آنکھیں بند نہ کریں گے

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۴۵ء

متفرقات معمولی دفعہ ۱۲

بعدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصفی طرب گنج۔ مقام گونڈہ

گوری شنکر سنگھ وغیرہ — مدعی

بنام: ترلوکی سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام:۔ ترلوکی سنگھ ولد رگھوبر سنگھ قوم چھتری ساکن گنگ دلی پرگنہ سوراج ضلع گونڈہ

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہو کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء بوقت دس بجے پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی کہ جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہو کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء تک گزرانو۔

بحکم منصرم عدالت
منصفی طرب گنج
مقام گونڈہ

(مہر عدالت)

مُراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت کانپور

جناب من تسلیم

حسب ذیل سطور اپنے قیمتی اخبار میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیجئے۔

چوک مسٹن روڈ پیس کمیٹی کے معزز رکن شیخ نور الٰہی صاحب ڈاکٹر کی ناوقت موت پر پیس کمیٹی کے جلسہ کونسل منعقدہ تاریخ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء بصدارت بابو مول چند صاحب اگروال صرافہ۔ ممبران موجودہ جلسہ نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور اُن کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا اور اُن کے اعزاز اور اظہار غم میں اس تاریخ کا جلسہ بلا مزید کارروائی ملتوی کیا گیا۔

نیاز مند

عزیز الحق دہلوی قایم مقام سکرٹری
چوک مسٹن روڈ۔ کانپور

جانباز نیشنل گارڈ

جانباز نیشنل گارڈ کا ایک نمایندہ جلسہ زیر صدارت شیخ محمد ظفر صاحب اندرون دفتر منعقد ہوا۔

کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ بعد کو سکرٹری نے جلسہ کی غرض غایت بتلائی اور پچھلی رپورٹ پڑھ کر سنائے ہوئے ... نیشنل گارڈ میں شریک ہونے کی اپیل کی۔

سکرٹری کی درخواست کا لوگوں نے خیر مقدم کیا اور متعدد حضرات نے اپنا نام رضاکارانہ طور پر پیش کیا جناب صدر نے ڈاکٹر نور الٰہی صاحب مرحوم کی خدمات پر مجملاً تقریر کی اور تجویز تعزیت پیش کی حاضرین نے کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب متفقہ طور پر ہوا۔

(۱) شیخ محمد عتیق صاحب میونسپل کمشنر صدر (۲) محمد فہیم الدین صاحب سکرٹری (۳) ڈاکٹر شان الٰہی صاحب خزانچی۔ (۴) سید اظہر علی صاحب کمانڈر (۵) عبدالرشید تبریزی پٹرول لیڈر (۶) شریف الحسن آفس انچارج (۷) محمد احمد صاحب نائب آفس انچارج

بعد انتخاب کے شیخ محمد عتیق صاحب میونسپل کمشنر نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور ہو کر صاحب صدر کے شکریہ کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

جانباز نیشنل گارڈ کا یہ جلسہ میونسپل بورڈ کے مسلم ممبران سے عموماً اور شیخ محمد وحید احمد صاحب و شیخ محمد عتیق صاحب و شیخ محمد عبدالصمد صاحب سے خصوصاً یہ التماس کرتا ہے کہ ڈاکٹر نور الٰہی صاحب مرحوم کی قومی خدمات کے پیش نظر بساطی بازار کو ڈاکٹر نور الٰہی روڈ کے نام سے منسوب کرنے کے لیئے میونسپل بورڈ میں تجویز پیش کریں اور امکانی کوشش کر کے اس کو پاس کرا کر باقاعدہ بورڈ لگوا کر وارڈ کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دیں۔

محرک:۔ محمد فہیم الدین۔ موید:۔ شریف الحسن

صاحب صدر نے مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلس عاملہ کے لیے نامزد کیا ہے۔

(۱) محمد فہیم الدین (۲) سید اظہر علی صاحب (۳) ڈاکٹر شان الٰہی صاحب (۴) عبدالرشید صاحب (۵) شریف الحسن (۶) شیخ احسان الٰہی صاحب۔ (۷) محمد احمد صاحب (۸) زین الحسن صاحب۔

محمد فہیم الدین سکرٹری

جلسہ ممبران عام جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ

چوں کہ جلسہ سالانہ ممبران عام دفتر جمعیۃ ہذا واقع ناظر باغ متصل پولیس چوکی بیگم گنج کانپور میں مورخہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۱۱ رجمادی الاول سنہ ۱۳۶۴ھ یوم جمعہ بعد نماز مغرب منعقد ہوگا جس میں انتخاب عہدیداران و ممبران مجلس انتظامیہ برائے سنہ ۱۹۴۵ء عمل میں آئے گا اور جمعیۃ کا گوشوارہ حساب آمد و خرچ بابتہ سال تمام سنہ ۴۳-۱۹۴۴ء بغرض منظوری پیش ہوگا اور روئیداد بابت سنہ ۴۳-۱۹۴۴ء بغرض اطلاع پیش ہوگی۔ بعض اور ضروری معاملات بھی ممبران کے علم و اطلاع اور منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے لہذا مستدعی ہوں کہ تاریخ و وقت و مقام مقررہ پر تشریف لا کر کارکنان جمعیۃ ہذا کو اپنے

۲۔ بیرونجات سے جو محترم ممبران تشریف لائیں وہ تاریخ انعقاد جلسہ سے ۲ یوم قبل اپنے تاریخ آمد و وقت سے مطلع فرما دیں تاکہ انتظام قیام و طعام میں کارکنان کو سہولت ہو۔ فقط والسلام مع الاکرام

محمد عبدالحئی عفی عنہ
(ناظم تبلیغ)

لارڈ ہیلی فیکس برطانیہ واپس آنیوالے ہیں

لندن ۱۱ اپریل۔ کچھ دنوں سے یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس امریکہ میں سفیر کے عہدہ سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اور برطانیہ کی سیاسیات میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ سیاسی حلقوں کو کوئی تعجب نہیں ہوگا کہ مسٹر چرچل ان کو اس عارضی حکومت میں شامل کر لیں جو انتخاب کے دوران کے لئے بنائیں گے۔

— لاہور ۹ اپریل پنجاب سول لبرٹیز یونین کا اجلاس ۱۵ اپریل سے شروع ہوگا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر اس کی صدارت کریں گے۔ مسٹر عبدالقیوم اور دوسرے لیڈر اس میں شرکت کرینگے۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

احسن سمبھلی

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

جلد ۴۱ نمبر ۱۶	کانپور شنبہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۷ رجادی الاول سنہ ۱۳۶۴ھ	Cawnpore. Saturday 21 1st. April 1945	VOL. 41 NO. 16

ادبیات

افکارِ عالیہ

از عالی جناب سید حسن عسکری صاحب عسکری ایم۔اے

دل ہی نہ رہا جب پہلو میں کس منہ سے کہیں بیتاب ہیں ہم
اک بیخبری ہے ہجر کی شب بیدار نہ محو خواب ہیں ہم

بڑھتا ہی گیا دردِ الفت نکلی نہ افاقہ کی صورت
رہتا ہے سکوں بیہوشی میں، جب ہوش آیا بیتاب ہیں ہم

ہم کو تو بنایا متوالا ساقی کی نشیلی آنکھوں نے
کہنے دو اگر کہتا ہے کوئی سرمست شراب ناب ہیں ہم

کہتی ہے یہ کھیتی الفت کی ہوتا ہے ریاضت سے سب کچھ
سینچو جو ہمیں خونِ دل سے سرسبز ہیں پھر شاداب ہیں ہم

آسائش و دولت، جاہ و حشم سب اپنی نظر کا دھوکہ ہے
یا خواب ہے یہ دنیائے دنی، یا آپ خیال و خواب ہیں ہم

آنسو یہ مچل کر کہتے ہیں، پلکوں پہ جگہ دینا ہم کو
اربابِ نظر کی آنکھوں میں انمول در خوش آب ہیں ہم

دریائے محبت کی لہریں اٹھ اٹھ کے یہ مجھ سے کہتی ہیں
ہاں ہاں نہ جھجک کچھ خوف نہ کر آ تیرے لئے پایاب ہیں ہم

اے دیدۂ انجم ایک نہیں کرتے نہیں یہ شب بیداری
چشمک ہے یہ چشمِ عاشق کی تم سے بھی سوا بیخواب ہیں ہم

کہتا ہے یہ دل ایسے تو نہیں ہم آنکھ سے ٹپکیں خوں بنکر
اس بحر کی تہ میں گوشہ نشیں مانندِ درِ خوش آب ہیں ہم

دنیا ہی نرالی عشق کی ہے عزت ہے یہاں رسوائی میں
جو گرد میں اٹ کر پائے جلا بس وہ گہر نایاب ہیں ہم

اے عسکری تیغِ قاتل کا وہ مجھ سے گلے ملکر کہنا
تلخی کی حلاوت دیکھ ذرا شربت نہ سمجھ زہر آب ہیں ہم

دنیائے اسلام

ایران میں سیاسی پارٹیوں کے درمیان مسلح لڑائی

ماسکو ۱۹؍اپریل۔ معاصر اسٹیسمین کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایران میں سیاسی صورت حالات بڑی تیزی کے ساتھ گرم ہو رہی ہے۔ دائیں اور بائیں بازوؤں کے درمیان مسلح ٹکراؤ ہو رہا ہے اور روس کے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے جو خبریں اب تک آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اصل ٹکراؤ پیپلز پارٹی اور نیشنل جنرل پارٹی (سیدالدین) کے درمیان ہے سیدالدین وہ ایرانی سیاستداں ہے جس کو رضا شاہ نے ملک بدر کر دیا تھا اور جس کو برطانی افسروں کی کوشش سے سنہ ۱۹۴۰ء میں دوبارہ ایران لایا گیا تھا۔ پیپلز پارٹی کے سرکردہ ممبر ایراج سکندری ہیں جو کجار خاندان کے ایک شہزادے ہیں۔ سکندری کا کہنا ہے کہ اس پارٹی کے ایک لاکھ ممبر ہیں، اس نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم ماسکو کے ساتھ اپنے سیاسی اقتصادی اور سماجی تعلقات مضبوط کرتے چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ روس ایران کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ ٹاس ایجنسی کا بیان ہے کہ ایران کی پیپلز پارٹی کے اخباروں نے ایسی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں کہ ایران کے حکام لوگوں کو کھلم کھلا روس کے خلاف بھڑکا رہے ہیں اور خود حصہ لے رہے ہیں۔

طہران ۱۶؍اپریل۔ ایران میں آخری جرمن جاسوس اور پانچویں کالم کا ایک سرگرم رکن ویکرٹ جیکوب کو ایران کی پولیس نے گرفتار کر کے برٹش افسران کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ اب تک پراسرار طور پر غائب تھا اور اس نے میدان ایران میں کئی جگہ جرمن خفیہ اڈے قائم کر رکھے تھے۔

روس ٹرکی سے دردانیال لینا چاہتا ہے

نیویارک۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسکو میں مقیم ٹرکش سفیر ایم سلیم واپس انقرہ پہونچ گیا ہے اور وہ اپنے ساتھ روس کے وہ مطالبات لایا جنہیں روس کے سنہ ۱۹۲۵ء کے پرانے معاہدہ میں تبدیلیاں کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ اس امر میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روس نے وسطی دردانیال پر قبضہ اور غالباً کاکیشیا کی نئی حد بندی کا مطالبہ کیا ہے۔

یونان کی طرح ترکی بھی ایک ایسی جگہ واقع ہے جہاں برطانیہ اور روس کے اقتدار کے حلقوں کا آپس میں تصادم ہوتا ہے۔ ترکی نے محوری ممالک کے خلاف اعلان جنگ کر کے برطانیہ سے تعاون کرنے کا قطعی طور پر اظہار کر دیا ہے ترکی کو امید ہے کہ برطانیہ ترکی کے مفاد کو روس کے دستبرد سے بچائے گا اب برطانیہ بلقان کی ریاستوں کے متعلق پالیسی اختیار کی ہے۔ اس سے ترکی خوفزدہ ہو رہا ہے یہ یاد رہے کہ روس نے حال ہی میں ترکی سے اپنے دوستانہ معاہدہ کی تجدید کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بین الاقوامی صورت حالات زبردست تغیر آچکا ہے۔

سعودی عرب کے لئے ہندوستانی کپڑا

گورنمنٹ آف انڈیا نے سعودی عرب کے لئے ہندوستان سے جدہ کو ۲ لاکھ ۷۰ ہزار گز کپڑا برآمد کیا ہے یہ اطلاع کراچی کی سلم سنٹرل ریلیف کمیٹی کو ملی ہے۔ سعودی عرب سے جو تازہ اطلاعات آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں غذا اور کپڑے کی کمی بری طرح محسوس کی جا رہی ہے کوشش جاری ہے کہ ہندوستان سے عرب کے باشندوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے غلہ اور کپڑا کافی مقدار میں روانہ کیا جائے۔

ترکی اور روس میں معاہدہ ہونے والا ہے

انقرہ۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی گورنمنٹ نے ترکی کے ساتھ ایک نیا معاہدہ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ روس نے لکھا ہے کہ "بدلتے ہوئے بین الاقوامی حالات کے پیش نظر روسی گورنمنٹ ترکی کے ساتھ ایک نیا معاہدہ طے کرنا چاہتی ہے۔" ترکی نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ "ترکی اس سلسلے میں روس کی تجاویز پر غور کرنے کے لیے تیار ہے۔ ترکی روس کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا خواہشمند ہے۔

لبنان میں سعودی عرب سفارتخانہ

بیروت (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ بیروت میں سعودی عرب سفارت خانہ کے قیام کے سوال پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سعودی عرب وزیر مقیم بیروت عبدالعزیز نے اس سلسلے میں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرور برم مستقل رہے	رہے آفریدگی ہر جوہر دل میں

صداقت

ہفت روزہ صداقت کانپور

جلد ۴۱ | کانپور شنبہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۶

سان فرانسسکو کانفرنس پر گاندھی جی کا بیان

(بمبئی ۱۷ اپریل) مہاتما گاندھی نے سان فرانسسکو کانفرنس کے بارے میں ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ قیام امن کے لئے ایک لازمی ابتدائی شرط یہ ہے کہ ہندوستان تمام غیر ملکی کنٹرول سے مکمل طور پر آزاد ہو محض اسی لئے نہیں کہ وہ سامراجی غلبہ کا ایک مثالی نمونہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ یہ ایک بڑا پرانا اور متمدن ملک ہے جو سنہ ۱۹۲۰ء سے اپنی آزادی کے لئے لڑتا رہا ہے اور اس کے ہتھیار صرف سیتہ اور اہنسا یعنی عدم تشدد رہے ہیں۔ ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں اہنسا کا ہتھیار بہت کامیاب رہا ہے۔ اور اس کی زعیت بین الاقوامیت کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اگست کے ریزولیوشن سے ظاہر ہے جس میں بین الاقوامی مسئلوں کے حل کرنے کے لئے آزاد ہندوستان کے لئے ایک بین الاقوامی فیڈریشن میں شامل ہونے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ خاموشی بولنے یا لکھنے سے بہتر ہوتی ہے۔ لیکن اس اصول کی لگی بندھی حدیں ہیں سان فرانسسکو کانفرنس جلدی ہونے والی ہے اس کا ایجنڈا مجھے نہیں معلوم شاید کسی باہر والے کو بھی علم نہیں۔ کچھ بھی ہو لیکن جنگ کے نام نہاد خاتمہ کے بعد کی دنیا کی نئی تشکیل سے کانفرنس کو بہت کچھ واسطہ ہوگا مجھے بہت بڑا اندیشہ ہے کہ دنیا کی حفاظت کی جو تعمیر زیر تجویز ہے۔ اس کی بنیاد اس خوف اور بے اعتمادی پر ہوگی جس سے جنگ نشو ونما پاتی ہے اس لئے چونکہ میں تمام زندگی جنگ کے مقابلہ میں صلح کا حامی رہا ہوں۔ مجھے یہ موزوں معلوم ہوتا ہے کہ میں اس سلسلہ میں اپنا عقیدہ ظاہر کردوں۔

میں ایک بار اپنا یہ عقیدہ پھر دہراتا ہوں کہ اتحادیوں کے لئے اس وقت تک کوئی امن نہیں ہوسکتا نہ دنیا کے لئے ہوسکتا ہے۔ جب تک جنگ کی صلاحیت خیال میں ختم نہ ہوجائے اور اس کے ساتھ جو خوفناک جھوٹ شریک ہوتا ہے وہ ختم نہ ہو اور جب تک تمام نسلوں اور قوموں میں برابری اور آزادی پر مبنی حقیقی صلح قایم نہ ہو لوٹ کھسوٹ اور ایک قوم کا دوسری پر غلبے کے لئے ایک ایسی دنیا میں کوئی جگہ نہ ہونی چاہیئے جو ہمیشہ کے لئے جنگ کو ختم کرنا چاہتی ہو صرف ایسی دنیا میں ہی کمزور قومیں لوٹ کھسوٹ کے خوف سے آزاد ہوسکتی ہیں۔

اگرچہ ہندوستانی سپاہی یہ لڑائی اپنی جنگ کے لئے نہیں لڑ رہا ہے۔ لیکن اس نے اس جنگ کے دوران میں ظاہر کردیا ہے کہ وہ بہترین اتحادی سپاہیوں کا کم سے کم مدمقابل ہے۔ میں نے یہ جملہ اس لئے کہا کہ میں اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی اہنسا آتمک (آزادی کامل) لڑائی اس لئے ہے کہ اس میں سپاہیانہ جوہر نہیں ہیں۔ اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ بہادر کی اہنسا بہت زبردست ہوتی ہے۔ اہنسا اور چیز ہے۔ بہر حال ہندوستان نے اہنسا سے مقابلہ کیا ہے اور اس میں کافی کامیابی ہوئی ہے۔

(۲) ہندوستان کی آزادی تمام دنیا پر یہ ظاہر کردے گی کہ لٹی ہوئی قوموں کی آزادی بہت قریب ہے اور آئندہ اب ان کے ساتھ لوٹ کھسوٹ نہ ہوگی۔

(۳) صلح ایماندارانہ ہونی چاہیئے اس میں تعزیری یا انتقامی جذبہ نہ ہونا چاہیئے۔ جرمنی اور جاپان کو ذلیل نہ کیا جانا چاہیئے۔ صلح میں سب کا حصہ مساوی ہونا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن بھی دوست ہوجائیں گے اتحادی اور کسی طرح پر جمہوریت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔

(۴) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ غیر مسلح قوموں پر مسلح صلح نہ تھوپی جانی چاہیئے۔ ایک بین الاقوامی پولیس کا قیام گویا انسانی کمزوری کا اعتراف ہوگا لیکن یہ امن وامان کی علامت نہ ہوگی۔

اگر مندرجہ بالا باتیں مان لی جائیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ برطانی سامراج کے ذریعہ سان فرانسسکو کانفرنس میں ہندوستان کی نمایندگی رک دینی چاہیئے اور نمایندگی یا تو منتخب کئے ہوئے نمایندگان کے ذریعہ ہونی چاہیئے یا بالکل نہ ہونی چاہیئے۔

اس کے بعد مہاتما گاندھی نے اپنے بیان میں اگست ریزولیوشن کا حوالہ دیا ہے اور اس کا حسب ذیل اقتباس پیش کیا ہے۔

اگرچہ ابتدائی طور پر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا تعلق اس خطرے کے وقت ہندوستان کی آزادی اور تحفظ سے ہے۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ دنیا کی آئندہ صلح استحکام اور باقاعدہ ترقی کا تقاضا ہے کہ آزاد قوموں کا عالمگیر فیڈریشن ہو کسی اور بنیاد پر موجودہ دنیا کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ایسا عالمگیر فیڈریشن اپنی مرتب قوموں کی آزادی کا ضامن ہوگا۔ استبداد کی روک تھام کریگا۔ اور ایک قوم کی دوسری قوم کی لوٹ کھسوٹ نہ کرنے دیگا۔ قومی اقلیتوں کو بچائے گا۔ پس ماندہ علاقوں اور قوموں کو ترقی دے گا۔ اور دنیا کے وسائل کو سب کے مشترکہ فائدے کے لئے بروئے کار لائے گا ایسا عالمگیر فیڈریشن قایم ہوجانے پر ہر ملک میں ترک اسلحہ قابل عمل ہوگا۔ بحری، ہوائی اور بڑی فوجوں کی ضرورت نہ رہے گی اور ایک عالمگیر فیڈرل فوج دنیا میں امن رکھے گی اور استبداد روکے گی آزاد ہندوستان خوشی سے ایسے عالمگیر فیڈریشن میں شریک ہوگا اور داخلی مسئلوں کو طے کرنے میں دوسرے ملکوں کے ساتھ برابری کی حیثیت سے شریک ہوگا۔

ایسا فیڈریشن تمام قوموں کے لئے کھلا ہوگا۔ جو اس کے بنیادی اصولوں سے متفق ہوں لیکن جنگ کے پیش نظر ایسا قدم اتحادی قوموں سے شروع ہونا چاہیئے۔ ایسا قدم جنگ پر بہت نمایاں اثر رکھے گا۔ محوری قوتوں پر بہت اثر رکھے گا۔ اور آنیوالی صلح پر بھی بہت اثر انداز ہوگا۔

بقیہ آئینہ کانپور

ضروری ہدایت

پنڈت شیوراج پانڈے کانگرسی ورکر ساکن جنبلی پور کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ پولیس کی حدود کے اندر ہی رہیں اور پولیس کو اپنی نقل وحرکت کی اطلاع دیتے رہیں آپ زمیندار اور الہ آباد یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں اور آنزیری مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہیں اور ایک سال کی سزا بھی کاٹ چکے ہیں۔ (بقیہ آئینہ کانپور صفحہ ۷ پر)

آئینۂ کانپور

مکمل راشنگ اسکیم

یکم مئی سنہ ۴۵ء سے کانپور میں مکمل راشنگ اسکیم شروع ہونے والی ہے ایک یونٹ یعنی بالغ کو ۸ چھٹانک اور ۱۲ سال سے کم عمر کے لڑکے کو اس کا نصف یعنی ۴ چھٹانک غلہ دیا جائے گا۔ جس میں گیہوں۔ گیہوں کا آٹا۔ میدا اور چاول شامل ہیں۔

مندرجہ بالا چیزیں راشنگ میں شامل ہیں۔ یہ سوائے سرکاری دوکانوں کے عام بازار میں نہیں دستیاب ہوسکیں علاوہ اس کے دیگر اناج دالیں وغیرہ عام بازاروں میں حسب معمول فروخت ہوتی رہیں گی اور ہر راشنگ کارڈ رکھنے والا بازار سے جو۔ جوار۔ باجرہ۔ چنا اور دالیں وغیرہ خرید سکتا ہے۔

شہر کو ۷ حصوں میں تقسیم کرکے ۲ سو دوکانیں قایم کی گئی ہیں جہاں تقریباً ۱۲ سے ۱۸ سو تک یونٹ کے اناج کا انتظام کیا گیا ہے۔ دوکانیں ہر روز وقت مقررہ پر کھلیں گی اور کسی روز بھی بند نہیں ہوں گی۔ ہر مہینہ کو راشنگ کے لئے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اول حصہ پہلی تاریخ سے ۱۵ ر تاریخ تک اور دوسرا حصہ ۱۶ ر تاریخ سے آخر ماہ تک۔ ہر حصہ کا اناج اسی حصہ کے اندر لے لینا چاہیئے۔ بعد کو نہیں ملے گا۔

ایک حصہ کا اناج بیک وقت بھی لیا جاسکتا ہے اور تھوڑا تھوڑا کرکے بھی۔

ہر یونٹ یعنی بالغ آدمی اپنے پاس علاوہ راشنگ کارڈ کے اناج کے دو ماہ کا غلہ یعنی ۳۰ سیر اناج ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اناج کا اسٹاک رکھنے کا کسی شخص کو قانونی طور پر حق نہیں ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا مجرم ہوگا۔

شادی کی تقریب میں مہمانوں کے لئے صرف ۲۵ آدمیوں کو دونوں وقت کے کھانے کے اناج کا راشنگ کارڈ مل سکے گا اور موت کے کھانے کے لئے صرف ایک وقت کے کھانے کا راشنگ کارڈ دیا جائے گا۔

کانپور میں آنے والا مسافر اپنے ساتھ دس سیر تک اناج لاسکتا ہے اس سے زیادہ اناج لانا قانوناً جرم ہے۔

جو مسافر یا مہمان صرف ۳ روز کے لئے کانپور آئیں گے ان کو راشنگ کارڈ نہیں دیا جائے گا ۳ روز سے زیادہ کے لئے مسافر اور مہمان دونوں کے لئے راشنگ کارڈ دیا جائے گا اور ان لوگوں کا راشنگ کارڈ فوراً بنا کر دئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے جو اپنے قریب کے سپلائی افیسر کے دفتر سے مل سکے گا۔

ہوٹل اور حلوائیوں کو کافی راشننگ کا کوٹہ دیا گیا ہے جو مسافر صرف ۳ روز کے لئے باہر سے آئیں گے وہ ہوٹل یا حلوائیوں کے یہاں سے کھانا کھا سکتے ہیں۔

راشنگ کے سلسلہ میں مسٹر ال۔ جے جانسن آئی۔ سی۔ ایس ٹاؤن راشنگ افیسر نے متعدد پبلک اور پرائیویٹ میٹنگ میں شریک ہوکر نہایت وضاحت کے ساتھ راشنگ اسکیم کو سمجھایا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ پبلک اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں پوری امداد دے گی۔

سٹیزن کمیٹی

۱۵ ر اپریل کو پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں سٹیزن کمیٹی کا ایک جلسہ آریہ سماج ہال میں ہوا جس میں مسٹر ال۔ جے۔ جانسن آئی۔ سی۔ ایس ٹاؤن راشنگ افیسر نے راشنگ اسکیم کو وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔

۲۲ ر اپریل اتوار کے دن ۵ بجے شام کو اشوک ہال میں سٹیزن کمیٹی کی پھر میٹنگ ہوگی جس میں کمیٹی کا کانسٹی ٹیوشن منظور کیا جائے گا اور عہدہ داران دایگزیکیٹو کمیٹی کے ممبران کا انتخاب ہوگا۔

سول لائن ایسوسی ایشن

۱۹ ر اپریل ۶½ بجے شام کو سول لائن ریزیڈنٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے مسٹر ایم۔ اے رشید کے بنگلہ پر مسٹر ال۔ جے جانسن آئی۔ سی۔ ایس ٹاؤن راشننگ افیسر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ مسٹر دی۔ ایس۔ رستوگی اس ایسوسی ایشن کے آنزیری سکرٹری ہیں۔

شریک ہونے والوں میں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مسرس ڈاکٹر ڈی۔ آریہ بھگت۔ ڈاکٹر بنواری لال رونگٹی۔ جی۔ ان۔ کپور۔ آر۔ بی۔ بھٹاچاریہ۔ آر۔ ایس۔ کے۔ اہلوو الیہ۔ ایس۔ سی پانڈے۔ پنڈت اما شنکر اوستھی۔ خواجہ عبدالسلام ٹی۔ سی۔ پوری۔ ایس۔ آر۔ سیٹھی۔ دی۔ ایس رستوگی۔ لالتا پرشاد سنگھ۔ ایم۔ اے رشید سی۔ رستوگی۔ بشیشور دیال۔ کے۔ جی۔ ٹھاکر داس کے۔ ان۔ مہرہ۔ آر۔ ایم۔ کپور۔ کے۔ دی ونکٹرام بی۔ کے مکرجی۔

ایٹ ہوم کے بعد ایک میٹنگ ہوئی جس میں عام محلہ کے لوگ بھی آکر شریک ہوئے اور مسٹر جانسن نے راشنگ اسکیم پر نہایت تفصیل کے ساتھ تقریر کی اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دئے یہ میٹنگ تقریباً ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۲۱ ر اپریل ۷ بجے شام کو نوجیون لائبریری ہٹیہ میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ۸½ بجے ہوگا اور آئندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔ بعد ازاں سالانہ ڈنر ہوگا۔

صرف عورتوں کے لئے

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب ایک پریس نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ پراگ نرائن کے شوالہ میں کپڑا صرف عورتوں کے ہاتھ فروخت کیا جاسکتا ہے اور اس کا نفاذ فوراً شروع کردیا گیا ہے۔

کپڑے کے متعلق پریس نوٹ

مسٹر کے بسی شوکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور نے کپڑے کے متعلق ایک پریس نوٹ شائع کرکے پوزیشن کو صاف کیا ہے اور بتلایا ہے کہ بمبئی اور احمد آباد سے کپڑا اس صوبہ کو ملتا ہے۔ دوسرے ذریعہ سے ملنے والا کپڑا ابھی اس اسکیم کے ماتحت رہے گا۔ اور ہر ضلع کا کوٹا آبادی کے لحاظ سے گورنمنٹ نے مقرر کردیا ہے۔ کانپور میں ۶۰ کپڑے کی دوکانیں قائم ہوئی ہیں۔ مقامی ملوں کی دھوتی اور ساریوں کی فروخت کے لئے ۴۰ دوکانیں کھولی گئی ہیں اس میں سے ۲۰ دوکانیں کارڈ رکھنے والوں کے لئے مخصوص ہیں۔ باقی دوکانیں موٹا کپڑا پبلک کے ہاتھ فروخت کرنے کے واسطے ہیں۔

عورتوں کا جلسہ

۱۶ ر اپریل کو کانپور ویمن ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں میونسپل بورڈ کی طرف سے ہاؤس ٹیکس بڑھائے جانے کی تجویز کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور کپڑے کی تقسیم کی اسکیم کی بھی نکتہ چینی کی گئی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ہاؤس ٹیکس بڑھانے سے اُن عورتوں کو پریشانی ہوگی جن کی گذر کرایہ پر ہوتی ہے۔ کانپور میں کپڑے کی کمی پر بھی مذمت کا ایک رزولیوشن پاس ہوا۔ کیونکہ اس سے عورتوں کو بہت تکلیف ہے۔ باریک کپڑا بالکل نہیں ملتا ہے اور موٹے کپڑے کی فروخت کا انتظام ناقابل اطمینان ہے۔

یہ بھی طے ہوا کہ کانپور ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر سے درخواست کی جائے کہ وہ ایسوسی ایشن کے ممبروں کو شناخت کا کارڈ دیں جس کے ذریعہ سے وہ باریک و موٹا کپڑا باسانی خرید سکیں۔

گورنمنٹ کے خلاف مقدمہ

رام بہاری لال سابق ملازم ڈسٹرکٹ سپلائی آفس نے گورنمنٹ صوبہ کے خلاف سٹی منصف کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا ہے کہ ان کو غیر قانونی اور غلط طریقہ سے ملازمت سے علیحدہ کردیا گیا ہے۔ اور بحال کئے جانے کی استدعا کی ہے۔

پٹیشن واپس

مسٹر نرمیندر جیت سنگھ میونسپل کمشنر وارڈ نمبر ۴ کے خلاف جو چند ووٹران کی طرف سے پٹیشن دائر کی گئی تھی وہ واپس کرلیگئی ہے۔

گرفتاری

مسٹر ای۔ ای سیٹھ کانگرسی ورکر کو بلا ضروری اجازت کے جلسہ کرنے کی کوشش میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔

انٹی ہورڈنگ ویک

۲۲ ر سے ۲۹ ر اپریل تک انٹی ہورڈنگ ویک منانا ضرور سمجھانے طے کیا ہے۔ کئی مقامات پر پبلک جلسے ہوں گے جس میں مال بند کرنے اور زیادہ منافع کھانے والوں کی مذمت کی جائے گی۔

—— افیون کی ناجائز تجارت کے جرم میں موگے سورج مل

انجمن بزم توحید

انجمن بزم توحید کانپور کا سالانہ دوسرا جلسہ ۲۸ ر اپریل ہفتہ کے دن ۹ بجے رات کو طلاق محل کالیستھانہ روڈ میں منعقد ہوگا جس میں حضرت العلام ابو مسعود قمر بنارسی و حضرت مولانا بشیر احمد صاحب جمالی ایڈیٹر اخبار رہنما لکھنؤ شرکت فرمائیں گے۔

شمیم احمد
سکرٹری انجمن بزم توحید طلاق محل کانپور

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ ہندوستان کی وہ عورتیں اور لڑکیاں جو کسی زمانے میں گھروں کی چہار دیواری کی زینت بنی رہتی تھیں۔ لنگر لنگوٹا کسنے کے بعد مردوں کے مقابلہ میں میدان میں آرہی ہیں۔ اور قدم قدم پر مردوں کو چیلنج دے رہی ہیں کہ اگر ہمت ہے تو عورتوں کے مقابلہ میں آؤ اور عورتوں سے ٹکر لو عورتوں اور لڑکیوں کے اس مردانہ پن پر روشنی ڈالتے ہوئے پنجاب کا ایک اخبار لکھتا ہے:۔

سنتا ہے کہ لارنس گارڈن میں بھرکی پری پیکر لڑکیوں کی ایک بٹالین نے کالج کے چھوکروں کی خوب مرمت کی ہے اور کالج کے لڑکوں کو ان لڑکیوں نے پکڑ پکڑ کر اور زمین پر ڈال کر اس بُری طرح سے رگڑا ہے کہ ان بے چاروں کی ہڈی پسلی ایک ہوگئی لڑکوں کا گناہ یہ تھا کہ انھوں نے کالج کی کسی من چلی لونڈیا کو چھیڑ دیا تھا بس پھر کیا تھا پوری کی پوری زنانہ بٹالین جو قدرت کے دیئے ہوئے بے شمار ہتھیاروں سے آراستہ تھی۔ کالج کے لونڈوں پر پل پڑی اور ان لونڈوں کو بالکل اسی طرح مورچہ چھوڑ کر بھاگنا پڑا جس طرح کہ ہٹلر کی امت مورچے چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہی ہے۔

نازک اندام لڑکیوں کے ہاتھوں کالج کے لڑکے پٹنے کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے یہ سعادت پنجاب کے لڑکوں کو اکثر حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اچھا ہے کہ کالج کے لڑکوں کو لڑکیوں کے ہاتھوں مار کھانے کی عادت پڑ جائے۔ کیوں کہ کل ان کو اپنی بیویوں کے ہاتھوں بھی پٹنا ہے۔

آپ نہ سمجھئے کہ آج کل کی لڑکیاں صرف کالج کے لڑکوں ہی سے ٹکرا سکتی ہیں۔ بلکہ یہ بڑے نامی ڈاکوؤں کے مقابلہ پر بھی خم ٹھونک کر آجاتی ہیں۔ چنانچہ پٹنہ کی اطلاع ہے کہ

ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے پٹنہ کے قریب ایک صراف کے مکان پر چھاپا مارا۔ بیچارے صراف کی تو ڈاکوؤں کی شکل دیکھتے ہی گھگی بندھ گئی، لیکن صراف مذکور کی دو نوجوان لڑکیاں لنگر لنگوٹا کسنے کے بعد ڈاکوؤں کے مقابلہ پر ڈٹ گئیں۔ ایک لڑکی تو ڈاکوؤں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر اندھا بنا دیتی تھی اور دوسری خنجر سے وار پر وار کر رہی تھی آخر ڈاکو دم دبا کر بھاگے اور سارا مال چھوڑ کر چل دیئے۔

ملاحظہ کیجئے کہ مردوں کے تو اوسان خطا ہوگئے لیکن لڑکیوں نے ڈاکوؤں تک کے چھکے چھڑا دیئے کیا کہنا ہے ہندوستان کی لڑکیوں کے۔

آپ یہ معلوم کرکے اور بھی حیران رہ جائیں گے کہ چوری اور ڈاکہ زنی میں بھی ہندوستان کی عورتیں اب کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں ہیں، چنانچہ ہندوستان میں جیب تراشی کے واقعات میں زیادہ تر عورتوں ہی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ کیوں کہ کافرادا عورتیں تو مردوں کو باتوں میں لگاتی ہیں اور ان کے ساتھی مرد جیب تراشنے کے بعد چلتے بنتے ہیں اس کے علاوہ چوری کے معاملہ میں بھی عورتیں بڑی شان کے ساتھ حصہ لے رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں پنجاب پولیس نے ایسی بہت سی عورتوں کو گرفتار کیا ہے جو گھی فروخت کرنے کے بہانے گھروں میں جاکر معلومات فراہم کرلیتی تھیں اور اس کے بعد ان ہی عورتوں کے اشارہ پر چور اور ڈاکو وارداتیں کرگزرتے ہیں۔ ان گھی بیچنے والی عورتوں میں بعض تو ایسی ادادار اور بانکی عورتیں ہیں۔ جنھیں دیکھنے کے بعد زاہد خشک کے منہ میں بھی پانی بھر آئے۔ غرضکہ اس زمانہ میں عورتیں وہ کررہی ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

تاج محل

از جناب پی۔ بی مبار آگرہ

تاج! تو یقیناً رشکِ مسکن حور و غلماں ہے تیرا وجود جہاں میں لاثانی ہے اور تو اس ممتاز ہستی کی یادگار ہے جو خود بھی حسن میں یکتا تھی۔ دنیا کے ہر گوشے سے لوگ تیری زیارت کے واسطے آتے ہیں۔ بعض ہر دم بے قرار رہتے ہیں کہ کب تیرے دیدار سے فیضیاب ہوں اور بعضوں کی تمنا دل کے دل میں رہ جاتی ہے۔ تجھکو بار بار دیکھنے پر بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ صد آفریں! اُن دستِ مبارک کو جنھوں نے تیری بنیاد کو رکھا اور تعمیر کی تیری صورتِ حسین اور ساخت سانچہ میں ڈھلی ہوئی اور نقش و نگار کو دیکھ کر عقل محو حیرت ہے اور انسانی دستکاری پر غیبی کاریگری کا دھوکا ہوتا ہے۔ ماہتاب کی شعاعیں تیرے تابشِ حسن میں اور اضافہ کرتی ہیں۔ بہرحال تو ہر وقت بشاش و تبسم کناں نظر آتا ہے۔ گو شعرا تیری مدح سرائی کرتے کرتے عاجز آگئے لیکن جب بھی تو ہر لمحہ ان کے جذبات میں ایک نئی امنگ پیدا کرتا رہتا ہے۔

قومی زبان اور باہمی اتحاد

بمبئی ۱۱ اپریل۔ مہاتما گاندھی نے پورلی کیمپ میں جہاں عورتوں کو دیہات میں کام کرنے کیلئے تربیت دی جارہی ہے تقریر کرتے ہوئے اچھوت پن دور کرنے ہندوستانی بھاشا کا پرچار کرنے اور اس کی پرارتھنا کرنے پر زور دیا ایک گھنٹہ سے زیادہ آپ کی تقریر جاری رہی آپ نے کہا کہ مجھے فی الحال ہندوستان کی سیاسی آزادی کی اتنی فکر نہیں ہے جتنی ہندوستانی سماج کی مختلف خرابیاں دور کرنے کی ہے ہندو مسلم اتحاد سچائی اہنسا اور غریبوں کو نفع بازی سے بچانا خاص اہمیت کی چیزیں ہیں مہاتما جی نے تمام کیمپ کا معائنہ کیا شام کے وقت انگلش ہائی اسکول میں گاندھی جی نے تقریر کی وہاں بھی آپ نے قومی زبان اچھوت ادھار اور ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔ شام کے وقت خان عبدالغفار خاں بھی پرارتھنا میں موجود تھے۔

گاندھی جی کو ۲۴ ہزار کا چیک

بمبئی ۱۲ اپریل۔ ایک ۲۴ ہزار روپے کا چیک جو کہ گاندھی جی کی پچھترویں سالگرہ کی جگہوں سے حاصل کی گئی رقم کا تھا۔ مسٹر وٹھل بھائی کے بھادری مسٹر ڈلاسرا بھائی۔ اور مسٹر ڈی۔ جی تندولکر نے ایڈیٹروں کی طرف سے مہاتما جی کو پیش کیا گیا۔

مہاتما گاندھی کی زندگی اور کارہائے نمایاں کی پہلی جلد ۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی اور فروری ۱۹۴۵ء مکمل طور پر فروخت ہوگئی۔ اس کے بعد دو سو پچاس دستی کاغذ پر چھپیں وہ ۷۵ روپے فی جلد کے حساب سے فروخت کردیں کچھ جلدیں اب بھی مل سکتی ہیں۔

فوج کو ہٹلر کا حکم

لندن۔ ۱۶ اپریل۔ جرمن نیوز ایجنسی نے پوربی مورچہ کی اپنی فوجوں کے نام آج ایک حکم جاری کیا ہے۔ یہودی بالشوک دشمن نے اپنی فوجوں کو آخری حملہ کے لئے لڑائی میں جھونک دیا ہے جو افسر پیچھے ہٹے اس کو فوراً ہی پکڑ لیا جائے گا اگر ضروری سمجھا جائے تو اس افسر کو گولی سے اڑا دیا جائے اگر کوئی رسالہ اپنی جگہ کو چھوڑے گا اس کا رویہ ملعون اور قابل نفرت ہوگا۔ ان عورتوں اور بچوں کی موجودگی میں جو بمباری برداشت کرتے ہیں ان کا رویہ شرمناک ہوگا۔ جرمنی کو اپنے سپاہیوں سے اُمید ہے کہ پورے جوش سے لڑیں گے اور روسی بالشوازم کو سمندر میں ڈبو دیں گے۔

سونے کی واپسی کا مطالبہ

لندن ۱۶ اپریل۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ حکومت اٹلی نے امریکہ کے خزانہ سے مطالبہ کیا ہے کہ جرمنی میں نمک کی کان سے امریکی افواج کو جو سونا ملا ہے اس میں سے اٹلی کو وہ سونا واپس کیا جائے جو اس میں اٹلی کا ہے

صنف نازک عربوں کے دور ارتقا میں

(از جناب سید محمد تقی صاحب امروہوی)

عرب تمدن کے دور ارتقا میں صنف نازک کی سوسائٹی میں کیا حیثیت تھی یہ عنوان نہایت بسیط اور تفصیل طلب ہے بلا مبالغہ اگر اس پر سیر حاصل تبصرہ کیا جائے تو چند ضخیم مجلدات تیار کئے جاسکتے ہیں اس لئے کہ اس عرب تمدن کی۔۔۔۔ وسیع الذیلی اور دوسرے اس عنوان کی جامعیت و مانعیت چند نہیں اگر متعدد مجلدات تیار ہوجائیں تو عجیب نہیں۔ اس لئے ذیل میں جو عرض کیا جائے گا صحیح معنی میں مشتے از نمونہ ہی کی حیثیت میں ہوگا عربوں کے عہد ارتقا میں صنف نازک کو کیا درجہ دیا گیا تھا اس کا اندازہ اس تصوراتی تبدیلی سے لگایا جاسکتا ہے جو کہ عرب زمانہ میں صنف نازک کی بابت ہوتی تھی۔ عربوں سے پہلے فارس اور روم اور ادھر چین و ہندوستان وغیرہ میں عورت کو سوسائٹی کا ایک حصہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یعنی یہ کہ سوسائٹی کے بنانے میں عورت کا کوئی حصہ نہ تھا۔ سوسائٹی بنتی تھی مردوں سے اور انھیں تک محدود رہتی تھی۔ اس کے دامن کی وسعت میں صنف نازک نہ سما سکتی تھی۔ چنانچہ اس عہد تک علم و آرٹ اور صنعت اور سائنس میں عورتوں کا حصہ بہت ہی کم تھا لیکن عرب تمدن کے شروع ہی ایک انقلابی تبدیلی ہوئی یہ تبدیلی تھی تصوراتی اور ذہنی جس نے سوسائٹی میں انھیں بھی ایک قابل اعتماد پوزیشن دلادی۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ قرون وسطی کے عرب تہذیب و معاشرت سے جاگیردارانہ اصول پر قائم تھی۔ اس لئے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ نچلے درجہ کی عورتیں بھی سائٹی بنانے اور چلانے حصہ لیں گی۔ لیکن اگر ہم زیادہ غور سے دیکھیں تو یہ محسوس کریں گے کہ اس زمانہ میں اس درجہ کی عورتوں میں بھی ترقی تھی۔ جو سوسائٹی کے پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتا ہے۔

عرب جاہلیت کے مشہور شاعرہ خنسار کسی قبیلہ کے سردار کی لخت جگر نہیں تھی یہی اوسط درجہ کی ایک کھاتے پیتے آدمی کی بیٹی تھی۔ لیکن اس کے باوجود عرب سوسائٹی نے اس نے بہت بلند درجہ حاصل کیا تھا۔ تفصیلات دینے کا محل نہیں۔ البتہ اتنا کہدینا ضروری ہے کہ عرب صنف نازک کو ذلت انگیز نظروں سے نہیں دیکھتے تھے تاہم اسلام سے قبل سوسائٹی نے صنف نازک کو وہ حیثیت نہیں دی تھی جو اسلام کے آنے کے بعد انھیں ملی۔ چنانچہ عہد جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کی عادت کافی عام تھی اسلام کے بعد صنف نازک کا درجہ بڑھتا ہی گیا۔ یہاں تک دور اسلام میں سینکڑوں فاضلات شاعرات میدان میں آگئیں۔ علامہ ابوجعفر اصفہانی نے اپنی عظیم ترین تصنیف آغانی میں لکھا ہے۔ کہ تیسری صدی کے نصف اول میں صرف بصرہ میں تین سو شاعرہ موجود تھیں اور ابن مراغی کا بیان ہے کہ تمام عرب شاعری میں تہائی حصہ عورتوں کا ہے۔

علم و ادب میں اس ترقی کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مجلسی حیثیت سے عورت نے تیز ترقی کرنی شروع کردی اور عربی محفلوں کی شمولیت میں صورت حال میں ایک انقلابی نوعیت پیدا کردی

(چنگاری)

ہتھیار ڈالدیئے!

لندن ۱۷ اپریل۔ رودر کے اعلاق میں ۵ اور نازی جنرلوں نے ہتھیار ڈالدیئے ہیں اور اب ½ علاقہ جرمنوں کے ہاتھ میں ہے۔

اخبار کی کہانی

از جناب سلطان احمد کلکتوی گوڑگاں وہ!

پیارے بچو! میں آج تمہیں اخبار کی پیدائش کی کہانی سناتا ہوں۔ غور سے سنو اور سمجھو کہ بڑی بڑی چیزوں کی ایجاد اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہوتی ہے۔ لیکن وہ چیزیں کچھ دن بعد ملک کے لئے فخر اور قوم کے لئے ہاتھ پیر کی طرح ضروری بن جاتی ہیں۔ ان سے مدتوں کے پوشیدہ حال کھل جاتے ہیں۔

اخبار جو ہمارے تمہارے دل بہلا رہے ہیں اچھی اچھی باتیں سکھا رہے ہیں۔ ان کی پیدائش انگلستان میں ہوئی اور تم کو سن کر حیرت ہوگی۔ کہ اس ایجاد کا سہرا نوابوں شہزادوں اور رئیسوں کے سر پر نہیں بندھا۔ بلکہ ان کے ملازموں کے سر پر بندھا۔ لندن میں کچھ دنوں پہلے یہ دستور تھا کہ جو لوگ امیر تھے جن کو خدا نے اچھی قسمت والا بنایا تھا اور روپے پیسے کی طرف سے بے فکر تھے بہار کا موسم شہر کے باہر گاؤں میں گزارا کرتے تھے اور تندرستی کی دولت سے مالامال ہوکر شروع جاڑے میں شہر چلے آتے تھے، اتفاق سے جاڑے کے موسم میں ہی جنگ ہسپانیہ چھڑ گئی لندن میں ہر ایک کو اس جنگ سے بڑی دلچسپی تھی۔ کان ہر وقت نئی باتوں پر لگے رہتے تھے اور تازہ خبریں سن کر لطف حاصل کیا کرتے تھے۔ مگر لڑائی کو جب زیادہ دیر لگی اور گرمی کا موسم آگیا تو وہاں کے امیر رئیس اپنی عادات کے مطابق گاؤں میں نکل آئے۔ لیکن مشکل یہ آن پڑی۔ کہ وہاں لڑائی کی کافی خبر نہیں پہونچتی تھی۔ اور جو اڑتی پڑتی سنی سنائی معلوم بھی ہوجاتی تھی تو اس کا یقین مشکل سے آتا تھا۔ آخرکار سب امیروں نے اپنے اپنے نوکروں کو شہر کے اندر تازہ خبروں کے لئے اپنے دوست احباب اور رشتہ داروں کے پاس خط دے کر بھیجنا شروع کیا۔ خاص اسی کام کے لئے ایک جماعت روز لندن جایا کرتی۔ اتفاق کہہ لیجئے کہ ان سبھوں نے ایک مجلس قایم کی اور اپنے مالکوں کی نظر میں معزز اور سُرخ رو ہونے کی ایک نئی ترکیب نکالی۔ وہ ان خطوط کو جس میں لڑائی کا ذکر ہوتا کھول کر جنگ کے متعلق جو خبریں ہوتیں وہ چن کر اکٹھا کرتے اور اُس کو دوسرے پرچوں پر لکھ لیتے اور اپنے آقا تک پہنچا کر انعام حاصل کرتے۔ چوں کہ اس ترکیب سے بہت زیادہ خبریں ایک آدمی کو مل جاتی تھیں اس لئے سب کو یہ بات پسند آئی۔ اور دن بدن اس کی خوبی نظر آنے لگی۔

جب نوکروں نے دیکھا کہ روزی کمانے اور عزت حاصل کرنے کا یہ نہایت نفیس اور نیا طریقہ ہے تو اُنھوں نے زیادہ پرچے لکھ کر دوسرے دولت مندوں کے ہاتھ قیمتاً فروخت کرنا شروع کئے جب روپے کی چاٹ لگی۔ تو دوسرے کا غلام بننا دوبھر ہونے لگا۔ اس پر عقل نے راہ دکھائی بس جھٹ پٹ نوکری چھوڑ کر اپنا خاص دفتر قایم کرلیا اور اخبار نکالنے لگے۔

جب پھر جاڑا شروع ہوا تو امیر لوگ شہر میں واپس آئے کچھ دنوں بعد جنگ بھی ختم ہوگئی مگر اخبار کا سلسلہ نہ ٹوٹا۔ جنگ کی خبروں کی جگہ اپنے ملک کی دوسری خبریں چھپنے لگیں۔ جوں جوں علم کی روشنی پھیلتی گئی۔ اخبار عام لوگوں میں ایک نئی صورت سے جلوہ گر ہونے لگے۔ اور اس کی مانگ بہت زیادہ ہوگئی۔ بھلا ایک دفتر اتنی فرمائش کب پوری کرسکتا تھا؟ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی کئی جماعتیں مختلف قاعدے اور ضابطے کے ساتھ اخبار نکالنے لگیں۔ گو اس معزز کام کو پہلے پہل نوکروں کی جماعت سے ہوئی مگر پھر بڑے بڑے نوابوں اور رئیسوں کو اس کام کے کرنے میں عار نہ آتی تھی۔ ابتدا میں اخبار ہفتہ وار شائع ہوتے تھے مگر کچھ عرصے بعد ہفتہ میں دو بار چھپنے لگے۔ سب سے پہلا روزانہ اخبار انگریزی "اسپکیٹر ٹاٹلر" جسے اسٹیل ایڈیسن کی صلاح سے نکالا تھا۔ اور جس میں زیادہ تر مضامین بھی ایڈیسن ہی کی قلم کے ہوتے تھے یہ اخبار اتنا مقبول ہوا کہ شروع میں ہی تین ہزار روزانہ نکلنے لگا اور جس سال ڈاک کے ٹکٹ ایجاد ہوئے اس سال اس کی تعداد چار ہزار تک پہونچ چکی تھی۔ حالانکہ ان دنوں انگلستان کی آبادی آجکل کی آبادی سے بارہ گنی کم تھی۔

ہمایوں

مسٹر محبوب کی تاریخی فلم "ہمایوں" کے بارے میں بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہورہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہمایوں کے لئے اس قدر وسیع پیمانہ پر تیاریاں کی جارہی ہیں کوئی تعجب نہیں کہ "ہمایوں" سال رواں کا سب سے عظیم الشان شاہکار ثابت ہو۔ ہمایوں کے لئے کیا کچھ کیا جارہا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اس تاریخی فلم کے ایک ایک سین پر پچاس پچاس ہزار روپیہ صرف کردیا گیا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ ہمایوں ہر اعتبار سے ایک بلند پایہ اور مایۂ ناز تصویر ثابت ہو۔

کاسٹ کے لحاظ سے بھی ہمایوں کا پایہ بھی نہایت بلند ہے۔ اشوک کمار۔ وینا۔ نرگس۔ چندر موہن۔ شاہ نواز اور کے این سنگھ جیسے ممتاز اداکاروں نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔ اب رہا ڈائرکشن تو ظاہر ہے کہ جو لایق ڈائرکٹر "روٹی" جیسی غیر فانی تصویر تیار کرچکا ہو اس سے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ "ہمایوں" جیسی عظیم الشان فلم کو بھی ایک شاہکار بناکر پیش کرے گا۔

بھگت بوڈانا

مزدا موویٹون کی پاکیزہ فلم "بھگت بوڈانا" ایک ایسے خونی اور قاتل ڈاکو کی داستان ہے۔ جو انسانی خون سے کھیلا کرتا تھا۔ لیکن یکایک اس کے قلب کی کیفیت بدل گئی اور وہ ایک ڈاکو سے بھگت بن گیا۔ شیخ مختار۔ وسنت امرت۔ رانی پریم لتا۔ نیام پلی۔ بدری پرشاد اور گوپ جیسے ممتاز اداکار اس فلم میں کام کررہے ہیں۔

مزدا مستحق مبارکباد ہے کہ اس کی سو فیصدی تصویریں نہایت پاکیزہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مزدا کی تصویر ہندوستان کے اُس اعلیٰ طبقہ میں بے حد مقبول ہیں جو فلموں میں دل کشی کے ساتھ پاکیزگی بھی تلاش کرنے کا عادی ہے ہم کو توقع ہے کہ شمالی ہندوستان کے اعلیٰ طبقوں میں یہ تصویر بے حد پسند کی جائے گی۔

فرعون

ہندوستان کے علمی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہندوستان کے لایق ڈائرکٹر شوکت حسین نے بعد "زینت" "فرعون" فلمانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ چنانچہ فرعون "کی کاغذی تیاریاں بھی شروع ہوگئی ہیں لیکن ہندوستانی زبان میں اس وقت تک فرعون کے نام سے متعدد فلمیں تیار ہوچکی ہیں لیکن ہندوستان زبان میں شوکت حسین نے اس فلم کے بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل ساگر کمپنی بھی فرعون بنانا چاہتی تھی۔ لیکن وہ اس تصویر کو تیار کرنے سے قبل ہی ختم ہوگئی۔ ہم کو یقین ہے کہ مسٹر شوکت حسین اس مشکل موضوع پر پوری احتیاط اور اہتمام کے ساتھ فلم بنانے کی کوشش کریں گے۔

صدر روزویلٹ کی تجہیز و تکفین

ہانڈپارک (نیویارک) ۱۵ اپریل۔ صدر روزویلٹ کو آج اس باغ میں دفن کیا گیا جو ان کے مکان اور روزویلٹ لائبریری کے درمیان واقع ہے اس موقع پر ان کے گھر والوں کے علاوہ پریسیڈنٹ ٹرومین اور دیگر سرکردہ اصحاب موجود تھے۔

جاپان کیخلاف طویل لڑائی لڑنا ہوگی

سڈنی۔ ۱۴ اپریل۔ آسٹریلیا کی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سرٹامس بلیمی نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ پیسفک کی لڑائی اتنے عرصہ تک جاری رہے گی جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

جنرل میک آرتھر کے فلپین میں داخل ہونے سے کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوگیا ہے کہ پیسفک کی لڑائی جلد ختم ہوجائے گی میں نے اس قسم کی رائے کسی اتحادی افواج کے کسی افسر نے نہیں سنی جس کو حالات کا علم ہے اس کے بجائے ہمارا خیال ہے کہ جاپان کے خلاف بڑی سخت اور طویل لڑائی لڑنا ہوگی۔

اقوال زرین

بے وقوف لوگ صرف آرزو ہی آرزو میں عمر گنوا دیتے ہیں جو ارادہ کر لیتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں

ہر شخص اپنی قدر و قیمت خود بتا دیتا ہے۔ ہمارا چھوٹا بڑا آدمی ہونا خود ہماری ہی مرضی پر منحصر ہے۔ جب ہم سمجھ لیتے ہیں کہ ہم بڑے آدمی ہیں اور بڑے آدمیوں کے کام کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو واقعی بڑے آدمی ہیں، ورنہ چھوٹے، جن لوگوں نے دنیا میں حصول کامیابی کا ارادہ ہی نہیں کیا وہ ناکام رہے۔

جس آدمی میں مصمم ارادہ کی کمی ہے اس میں عقل کی بھی کمی ہے۔

جو شخص ٹھان لیتا ہے کہ میدان جنگ میں فتح حاصل کروں گا یا مر جاؤں گا وہ شخص شاذ و نادر ہی شکست کھاتا ہے۔

جس وقت گانے کی آواز سے ہرن از خود رفتہ ہو کر اسیر دام ہو جاتا ہے یوں ہی انسان دنیوی عیش و عشرت میں پھنس کر جسم خراب کرتا ہے جس سے دین دنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں،

اپنی گراوٹ کو معلوم کرنا اور اپنے نقائص کو دیکھنا بڑا زبردست آرٹ ہے

جو بوگے وہی کاٹوگے!

موج تبسم

ڈاکٹر:- میں تمہارے مرض کی تشخیص نہ کر سکا ممکن ہے اس کی وجہ شراب کا نشہ ہو۔
مریض:- تو جب آپ کا نشہ اتر جائے گا تب میں آ جاؤں گا۔"

آج میں نے بیوی سے کہا تھا:۔ کہ انسان کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے ہمیں آپس میں لڑنا جھگڑنا نہیں چاہیئے۔"
" تو تمہاری بیوی نے کیا جواب دیا؟"
" اس نے کہا کہ یہی تو ایک تفریح ہے تم اسے بھی مجھ سے چھین لینا چاہتے ہو۔"

خاوند:- کیا تم جانتے ہو کہ انگریزی میں بیوی کو کیا کہتے ہیں؟
بیوی:- نہیں بتلایئے تو معلوم ہو؟"
خاوند:- نصف بہتر کہتے ہیں۔"
بیوی:- تو آئندہ تم مجھے نصف بہتر تنخواہ کا دیا کرو۔"

بیوی:" تم نے آج تک اپنی عمر میں سب سے بڑی غلطی کیا کی ہے؟
خاوند:- تم سے شادی کی ہے"

سٹاک ہالم

۱۶ اپریل۔ برلن سے جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کے اقتصادی وزیر روڈلف فنشر پچھلے ہفتہ سے گم ہیں۔

دلچسپ معلومات

وٹامن "سی" کی ٹکیاں

صحت میں توازن قایم رکھنے کے لئے ایسی چیزوں کا استعمال ضروری ہے جن میں وٹامن "سی" بمقدار وافر موجود ہو۔ حیاتین کی یہ قسم خاص لیموں انگور اور سنترہ میں زیادہ پائی جاتی ہے اور جن ملکوں میں یہ پھل کثرت سے پیدا ہوتے ہیں انہیں وٹامن سی کی جانب سے متفکر ہونے کی ضرورت نہیں لیکن انگلستان میں لیموں اور انگور وغیرہ کی پیداوار برائے نام ہے، اور یہ چیزیں زیادہ تر مشرقی ممالک سے حاصل کی جاتی ہیں، اس لئے حالات جنگ سے مجبور ہو کر برطانوی سائنس دانوں نے نارنگی ٹماٹر اور بعض ایسے پھلوں کی مدد سے جو جزائر برطانیہ میں پیدا ہوتے ہیں وٹامن "سی" کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں تیار کی ہیں جن کے استعمال سے وہی فوائد حاصل کرتے ہیں جو تازہ لیموں، انگور اور سنتروں کے استعمال سے۔

چینی کمیونسٹوں کی ۹ لاکھ سپاہ

چنگنگ۔ ۱۵ اپریل۔ کمیونسٹ اخبار "نیو چائنا ڈیلی" کا بیان ہے کہ چین میں کمیونسٹ فوجوں نے جاپانیوں سے ۲۰ ہزار لڑائیاں لڑیں پچھلے سال انہوں نے ۲۲۰۰۰ جاپانیوں کو ہلاک اور زخمی کیا اور ۹۰ ہزار قیدی بنائے۔ اس وقت چین میں کمیونسٹ پارٹی کے ۱۲ لاکھ ممبر ہیں اور انکی فوج کی تعداد ۹ لاکھ ہے

افسانہ

وہ آ رہی ہیں!

ایک دل شکستہ نوجوان کی سرگزشت

از جناب کیپٹن شفیق الرحمان صاحب

آج تیسرے پہر کو تمہارا خط ملا۔ جب میں نے سات برس کے طویل عرصے کے بعد نیلے لفافے پر تمہارے دستخط دیکھے تو میں بالکل غیر معمولی طور پر بیکل ہو گیا آج تک تم نے مجھے کوئی خط نہیں لکھا "ہاں" یا "نہیں" کے جو چھوٹے چھوٹے پرزے تم نے وقتاً فوقتاً لکھے وہ بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ مگر ان کو خط نہیں کہا جاسکتا۔ یہ تمہارا پہلا خط ہے تم نے لکھا کہ تم آئندہ ہفتے یہاں آؤ گی اور مجھ سے ملو گی اس اطلاع نے میرے اداس دل میں ایک ہل چل سی ڈالدی ہے میرا رواں رواں خوشی سے ناچ رہا ہے۔ اتنے دنوں بعد تم کو یکایک میرا خیال کیسے آ گیا۔ اس عنایت کے لئے میں تمہارا شکریہ کس طرح ادا کروں اگر ادا کروں تو کونسے لفظ شکریہ کے لیے لاؤں"

اس نے خط لکھتے لکھتے قلم روک لیا۔ اور خوش ہو کر ایک بار پھر اپنی لکھی ہوئی عبارت کو پڑھا۔ پھر ہونٹوں پر تبسم کی چمک لیے ہوئے آگے لکھنے لگا:-

تمہارا جگمگاتا ہوا مکھڑا۔ مجھے ایک بار پھر دیکھنے کو ملے گا۔ میرا دل مایوسی کے اندھیرے سے بھرا ہوا ہے۔ اس کو تمہارے چہرے کی چمک دمک سے روشن کر لونگا۔ اور وہ یادیں جنھیں وقت نے دھندلا کر دیا ہے پھر اجاگر ہو جائیں گی۔ تمہارے بارے میں اس عرصہ میں بہت سی باتیں سنتا رہا ہوں۔ سنا ہے اب تم اس قدر زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو کہ تمہارے چہرے پر آنکھ نہیں ٹھہرتی، جب میں نے تم کو آخری بار دیکھا تھا اس وقت تم ایک بند کلی تھیں، شرم اور سادگی میں لپٹی ہوئی اب تم کھلا ہوا پھول بن گئی ہو گی۔ حسن اور دلآویزی تم پر نثار ہوتی ہو گی۔ یہ بھی سنا ہے کہ اب تمہاری آنکھوں میں ایک نرالی چمک پیدا ہو گئی ہے۔ ایک نرالا جادو۔ ایک نئی کشش۔ جب تم باتیں کرتی ہو تو سننے والے کھوے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے لمبے لمبے کالے کالے بال اب بھی پہلے کی طرح جب بکھرتے ہونگے تو تمہارا مکھڑا کالے کالے بادلوں میں سے باہر آنے کی کوشش کرتا ہوا چاند معلوم ہوتا ہو گا۔ مسکراتے ہوئے وہ گالوں کے ننھے ننھے گھڑھے پڑتے ہوں گے، ننھا سا تل اب بھی تمہاری گردن پر ہو گا۔ اور ہاں سنا ہے۔ تم بہت خوش رہتی ہو۔ تم کو آرام و راحت کے سارے اسباب مہیا ہیں۔"

اس کا قلم پھر رک گیا۔ اس نے نئے پیراگراف کو خوشی خوشی دوبارہ پڑھا اور خود سے کہا: مجھے اس کے بارے میں گذشتہ سات برس کے عرصے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ مگر وہ ان سطروں کو پڑھ کر خوش ہو گی، اسے خوشی کرنے کے لیے ایک دو نہیں ہزاروں جھوٹ بولنے گوارا ہیں۔"

اس نے پھر قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کیا۔

تم نے لکھا ہے۔ کالی شیروانی پہن کر مجھے ریل پر لینے آنا۔ پہلے کی طرح بال بکھرے ہوئے، یہ دونوں چیزیں مجھے پسند ہیں۔ تمہارا خط پڑھ کر میں نے فوراً اٹھ کر ٹرنک سے کالی شیروانی نکالی اسے پہنا۔ بال بکھیرے اور آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ بڑی دیر تک میں خود کو گھور گھور کر دیکھتا رہا اصل میں میں خود کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا تمہارا خط پڑھ کر میرے ہونٹوں پر جو مسکراہٹ چمکنے لگی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ مسکراہٹ اداسی کے پھیکے پن میں بدل گئی کہ میں تو بالکل بدل گیا جیسے کوئی اجڑ گیا ہوتا ہے۔ بڑی دیر تک میں آئینے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھتا رہا۔ کیا وہ یہی چہرہ ہے جس کو تم بھولا بھولا کہا کرتی تھیں۔ کیا یہ وہی آنکھیں ہیں جن میں کبھی محبت کی روشنی جھل ملاتی تھی۔ کیا یہ وہی پیشانی ہے جس پر ایک دلآویز کھنچاوٹ کی چمک تھی۔ کیا یہ وہی شکل ہے جو آج سے سات برس پہلے تھی جب ہم تم آخری بار ملے تھے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ آنکھیں تو ڈراونی ہیں، چہرہ بھی بھیانک دکھائی رہا ہے اور یہ پیشانی جس کو ایک تمہارے ہونٹ چھو چکے ہیں اب یہ ایک میلے اور ٹوٹے ہوئے شیشے کی مانند ہو گئی ہے، بلکہ اب تو میرے دل پر بھی مایوسی کا ایک سیاہ خول چڑھ چکا ہے جسے مسرت کی کرنیں پار نہیں کر سکتیں۔ اب میں ایک مرجھائے ہوئے اور مسلے ہوئے پھول کی مانند ہوں۔ کالی شیروانی پہن کر اب میں کیسا عجیب سا لگتا ہوں۔ پہلے سے بالکل مختلف۔ کیا اسی ہیئت میں تمہارے سامنے آؤں تم سہم جاؤ گی مجھے دیکھ کر۔ شاید مجھ سے نفرت کرنے لگو۔

اس وقت جب میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ باہر چاند نکلا ہوا۔ نیلے نیلے صاف شفاف آسمان میں نور کی ایک سہانی سی گیند۔ اور بڑی کھڑکی میں سے رات کی رانی کی مہک آ رہی ہے۔ ان دونوں نے مجھے ایک خاص رات کی یاد دلا دی تمہاری رات کی رانی کی مہک کی مانند وہ شب سالگرہ۔

دن بھر بخار میں تپتا رہا تھا۔ کئی ہفتے سے میں صاحب فراش چلا آ رہا ہوں۔ دوسرے دن میرا امتحان تھا۔ وہ امتحان جس پر میرے مستقبل کے درخشاں یا تاریک ہو جانے کا انحصار تھا۔ مجھ میں چلنے کی طاقت نہ تھی۔ ہماری محبت کا راز افشا ہو چکا تھا۔ اس لئے مجھے تمہارے یہاں آنے کی ممانعت تھی شام کو کسی نے مجھے بتایا کہ آج تمہاری سالگرہ ہے۔ میرے دل میں تم کو دیکھنے کی تمنا چٹکیاں لینے لگی۔ پہلے تو مجھے یہ محسوس کر کے ایک ہلکا سا غصہ محسوس ہوا۔ کہ تم نے مجھے مدعو نہ کیا مگر پھر میں غصہ اور ناطاقتی دونوں پر غالب آ کر چوری چھپے تمہاری کوٹھی میں جا پہونچا۔ کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ تم اپنی سہیلیوں کے جھرمٹ میں اس طرح بیٹھی تھیں جیسے ستاروں میں چاند۔ میں سانس روکے کھڑا رہا۔ اور تم کو دیکھتا رہا۔ مجھے تم پہلے کبھی اتنی خوبصورت نہیں ہوئی تھیں۔ تم نے مجھے دیکھ لیا۔ ہماری نگاہیں ملیں۔ میں نے تم کو اشارہ کیا۔ تم اپنی سہیلیوں سے پیچھا چھڑا کر باہر آئیں۔ ہم چپ چاپ پائیں باغ کے ایک کنج میں پہونچ گئے۔

میں نے تمہاری گود میں اپنا سر رکھ دیا۔ ہم کچھ دیر تک خاموش رہے۔ پھر تم نے میری پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ گرم گرم کپ کپاتے ہوئے میں نے تمہاری گود میں اپنا سر چھپا لیا۔ اس وقت تم نے بہت ہی بھڑکیلا لباس پہن رکھا تھا اور پھولوں کے گجرے اور مستانہ خوشبو اڑاتے ہوئے ہار۔ چاند درختوں کی اوٹ سے ہمیں جھانک رہا تھا۔ ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے آرہے تھے۔ رات کی رانی کی مہک لئے ہوئے۔ تم میری طرف دیکھ کر مسکرائیں اپنی اُن جادو بھری کٹیلی آنکھوں سے جنہوں نے میرا سب کچھ لوٹ لیا۔"

لکھتے لکھتے وہ رکا۔ اور "جنہوں نے میرا سب کچھ لوٹ لیا"، کے ٹکڑے کو قلم زد کر دیا۔

قلم ہاتھ سے رکھ دیا اور اس نے خود سے کہا "میں اسے اپنے کلیجہ کا زخم کیوں دکھاؤں۔ میں اس پر یہ کیوں ظاہر کردوں کہ اس نے مجھے لوٹا، اس نے مجھے برباد کر دیا۔

جس واقعہ کو وہ قرطاس پر لکھ رہا تھا، اس کا آخری منظر اس کے آنکھوں کے سامنے پھرنے لگا۔

کیا تم مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟"

وہ اپنا مرمریں مکھڑا جھکائے خاموش بیٹھی رہی۔

تم کو اپنے والدین کی رائے معلوم ہو گئی ہے؟"

"ہاں" اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

"وہ تمہاری شادی میرے ساتھ کرنے کی مخالف ہیں!"

وہ خاموش بیٹھی رہی۔

"اگر تم دبی زبان سے بھی اپنی مرضی کا اظہار کر دیتیں اور ان کی رائے سے اختلاف کرتیں تو شاید انکی رائے بدل جاتی"۔

اس نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

اس منظر کا تصور کرتے ہوئے اس نے خود سے کہا۔ وہ میری اور اپنی محبت کو سب سے سامنے ظاہر کرنے سے ہمیشہ دامن بچاتی رہی۔

ایک بار ــــ میں نے پھول لیا اور گیا۔ اس کے لئے، اور بھی کئی لڑکے لڑکیاں اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھیں۔ اس نے پھول پیش کیے۔ مگر وہ پھول لینے سے صاف انکار کر گئی دوسروں کی موجودگی میں۔

ایک اور واقعہ ــــ

مجھے معلوم ہوا کہ آج اس کے گھر میں سے کسی تقریب میں گئے ہوئے ہیں۔ اکیلی وہ گھر پر ہے۔ یہ تمنا لیے ہوئے کہ اس سے تنہائی میں ملنا ہو گا میں جا پہونچا۔ مگر وہ سو رہی تھی، اس نے جگایا نہیں کرسی پر بیٹھ کر اس کے من موہن مکھڑے کا جلوہ دیکھنے لگا۔ آج پہلی بار اسے غور سے اس کے چہرے کو دیکھنے کا موقع ملا تھا جاگتے میں جب کبھی وہ اس کی طرف دیکھتا تھا چکا چوند سے نظریں جھک جاتی تھیں۔ اب اس نے جی بھر کر اس کی پیاری پیاری صورت کو دیکھا۔ دفعتاً وہ جاگ گئی اس نے آنکھیں کھولیں۔ اتفاق سے اس وقت نوکرانی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ اس کی تیوری پر بل پڑ گئے "تم کسی دوسرے کی عزت یا بے عزتی کا خیال نہیں کرتے۔ میرے اس طرح سوتے میں تمہیں یہاں بیٹھا دیکھ کر نوکر کیا سمجھیں گے"!

زندگی کے گذشتہ مناظر کا تصور کرتے کرتے اس کی نگاہ ناتمام خط کی طرف گئی۔ تصورات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ یہ خط تو ادھورا ہی پڑا ہے اس نے قلم اٹھا کر لکھنا شروع کر دیا۔

کبھی کبھی میں سوچا کرتا ہوں۔ کیا ہوتا جو تم مجھ کو مل جاتیں۔ زندگی کتنی سہانی کتنی رسیلی اور کتنی خوبصورت ہوتی۔ ہر لمحہ مسرت سے لبریز ہوا کرتا۔ میری جو دنیا اب اداسی کے اندھیرے میں روز بروز زیادہ ڈوبتی جا رہی ہے یہ خوشی کی جنت بن جاتی۔ ساری زندگی ایک حسین خواب بن کر گذر جاتی۔ مگر ــــ اب یہ خط بہت طویل ہوتا جاتا ہے۔ تم کو پہلے بھی مجھ سے ہمیشہ یہ شکایت رہی ہے کہ میں بہت باتونی ہوں"۔

وہ رُکا۔ اُس نے خود سے سوال کیا، لکھ دوں؟ وہ لکھنے لگا۔

"ہاں۔ وہ تم سے ملنے کی بات۔ کیا مجھے تم کو لینے کے لئے اسٹیشن پر آنا چاہیئے۔ کیا مجھے تم سے ملنا چاہیئے۔ اس بھیانک چہرے اور مرجھائے ہوئے دل کے ساتھ؟ کیا ان بہکی بہکی خالی خالی نگاہوں سے تم کو دیکھوں؟ یہ آنکھیں اس قابل نہیں رہی ہیں۔ یہ ہونٹ اپنی شوبھا مٹا چکے ہیں۔ یہ پیشانی جس پر تمہارے ہونٹوں نے مہر لگائی تھی اب جھوٹا ہو چکی ہے، تم مجھے دیکھ کر سہم جاؤ گی۔ شاید مجھ سے نفرت بھی کرنے لگو۔

جب سے تمہارا خط آیا ہے۔ میرے دل میں ایک الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ تم آؤ تو تم سے ملوں یا نہ ملوں؟ مجھے تمہارے خط سے خوشی ہوئی، بے پایاں خوشی۔ مگر میں تم سے ملنا نہیں چاہتا میں تمہارے سامنے نہیں آنا چاہتا۔ تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لئے میرا دل کتنا بے قرار ہے مگر میں نے فیصلہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میرا دل تڑپتا رہے مگر اب میں تمہارے سامنے نہ آؤں گا۔ ممکن ہے عین وقت پر میری طاقت ضبط جواب دے دے۔ اس لئے میں اس خط کو ڈاک کے حوالے کرنے کے فوراً بعد جا رہا ہوں۔ کدھر۔ اس کی مجھے خبر نہیں۔

مولانا آزاد

کھڑگپور ۱۹ اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج صبح بمبئی کلکتہ میل سے یہاں پہونچے۔ یہاں سے انھیں آج سہ پہر کو کانکورہ پہونچایا گیا۔ فی الحال مولانا آزاد کھڑگپور اسٹیشن کے ریلوے کے ایک کمرے میں آرام فرما رہے ہیں۔ مولانا بہت کمزور ہیں اور ان کا چہرہ پیلا گیا ہے۔

فان پاپن پکڑا گیا۔ ہیس پاگل ہو گیا۔ ہملر نے خودکشی کر لی!

لندن ۱۶ اپریل۔ پیرس سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے روہر کے علاقہ میں جرمن ڈپلامیٹ ہر فان پاپن کو گرفتار کر لیا ہے۔ فان پاپن جرمنی کا چانسلر رہ چکا ہے اور کچھ عرصے پہلے ترکی میں جرمنی کا سفیر تھا۔ اس سے پہلے اس کا لڑکا کپتان فان پاپن گرفتار کیا گیا۔ امریکی فوجوں نے جب اس کو اچھی خاصی انگریزی بولتے سنا گیا تو ان کو شبہ ہو گیا۔ بات چیت کے دوران میں اس نے بتلایا کہ وہ کون ہے اس نے یہ بھی بتلایا کہ اس کا باپ سٹاک ہرسن میں پہاڑی کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ اس کی تلاش میں گشتی سپاہی روانہ ہو گئے اور انھوں نے اس کے داماد میکس فان سوکوسن کو پہرہ دیتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے یہ بھی بتلایا کہ اس کا باپ پاپن صاحب اندر کھانا کھا رہے ہیں، پاپن نے کہا کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ ایک ۶۷ سالہ بوڑھے سے کیا چاہتے ہیں۔ جب ان کو ان کا فوٹو دکھلایا تو وہ مان گیا۔ میں پاپن ہی ہوں۔ پاپن نے اپنی بیوی کے بارے میں بڑی تشویش ظاہر کی جو پہلے ہی بھاگ گئی تھی اور کہا کہ کاش لڑائی جلد ختم ہو جاتی۔ اس سے پہلے نیو یارک ریڈیو نے یہ خبر دی تھی کہ ممکن ہے کہ پاپن امریکہ بھاگ گیا ہو۔ ہٹلر کا سابق نائب ہر ہیس اس وقت دکھنی ویلز کے نیلی کے ہسپتال میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہیس کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور صحت بھی خراب ہو گئی ہے۔

سنڈے اکسپریس کے نمایندے کا بیان ہے کہ اس صحت اتنی خراب ہو گئی ہے کہ وہ ایک جنگی مجرم کی حیثیت سے اپنے خلاف مقدمہ کی پیروی نہیں کر سکے گا۔ اس کے دماغ کی حالت خراب ہے۔

نازی پارٹی کے ایک مشہور لیڈر فان ہملر نے جو کہ مجرموں کی فہرست میں ہے کل خودکشی کر لی جب کہ امریکی افسر اس کے مکان میں داخل ہوئے۔ افسران تلاشی لی تو ہملر کی لاش ملی۔ تحقیق طبی سے معلوم ہوا کہ اس نے خودکشی کر لی ہے اور اس نے زہر کھا لیا ہے۔

ہٹلر کو گدی سے اتار دیا گیا

(لنڈن ۱۴ اپریل) نہ صرف جرمن فوج بلکہ نازی پارٹی کا بھی شیرازہ بکھر گیا ہے۔ یہ رائے روس کے نہایت معتبر حلقوں میں ظاہر کی جا رہی ہے۔ ان حلقوں کی رائے جرمنی کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں بلاشبہ صحیح ثابت ہوتی ہے۔ اس خبر کی لنڈن کی اس خبر سے بالکل تصدیق ہو گئی ہے کہ ہملر نے ہٹلر کو گدی سے اتار دیا گیا ہے اور خود گدی سنبھال لی ہے جب سے جرمن فوجوں نے بلجیم اور یورپ میں پیچھے ہٹنا شروع کیا تھا دونوں کے برسر اقتدار آنے کے لئے جھگڑا چل رہا تھا۔ اس جدوجہد میں ہملر نے کامیابی حاصل کی اب وہ ہٹلر سے حکم لینے کے بجائے اس کو حکم دیتا ہے جو لوگ جرمنی کے حالات سے واقف ہیں ان کا بیان ہے کہ فوجی سیاسی اور جسمانی طور پر ہٹلر پس پشت پڑ گیا ہے۔ اس کی شکل ہی بدل گئی ہے۔ وہ بیمار ہے سانولا آتا ہے اور وہ مرنے کی حالت کو پہونچ گیا ہے۔

اس خبر کی تصدیق کرتے ہوئے رائٹر نے خبر دی ہے ہملر نے اہل جرمنی کے نام ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ دشمن گمراہ کر کے جرمن شہریوں سے ہتھیار ڈلوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دشمن کے بکتر بند دستے آگے آگے چل رہے ہیں اور عوام کو دھمکی دیتے ہیں کہ اگر ہتھیار نہیں ڈالے تو تم کو ہٹا دیا جائے گا۔ کوئی جرمن شہر کھلا شہر قرار نہیں دیا جائے گا۔

ہر گانوں اور شہر کا بچاؤ کیا جائے گا اور ہر جگہ کے بچاؤ کے لئے ہر جرمن ذمہ دار ہے۔

جرمنی کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب نازی لیڈروں نے ایک جرمنی کے تین جرمنی بنانے کا فیصلہ کیا ہے وہ ان علاقوں کو جن پر ابھی تک ان کا کنٹرول ہے تین الگ الگ اور آزاد ٹکڑوں میں بانٹنا چاہتے ہیں بڑے بڑے موریچوں کے تین جرمن کمانڈر ہی ان علاقوں کے حکمراں بن جائیں گے۔ نازیوں کی اس اسکیم کا انکشاف ایک نازی آرڈر سے ہوا ہے جو اتحادیوں کے ہاتھ آیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ پچھمی مورچہ کی کمان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے۔ اتری مورچہ کے کمانڈر فیلڈ مارشل کیسلرنگ ہونگے۔ اور دکھنی مورچہ کے کمانڈر فان بش ہوں گے۔ فیلڈ مارشل شرونر برلن کے علاقہ کی فوج کے کمانڈر مقرر کئے گئے ہیں۔ جرمنی کی اس اسکیم کے پیچھے یہ مقصد کام کر رہا ہے کہ جرمن گورنمنٹ موجود ہوتے ہوئے اتحادی اعلان کرنے کے ذریعہ لڑائی ختم نہ کر سکیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فیلڈ مارشل بش اپنا ہیڈ کوارٹر ناروے میں کسی جگہ لے جا رہے ہیں اور فیلڈ مارشل کیسلرنگ سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر اسٹریا کے علاقہ میں لے جائیں گے۔ خیال ہے کہ دکھنی جرمنی کے بچاؤ کی ذمہ داری کیسلرنگ کے سپرد کی گئی ہے۔ ان الگ الگ نازی حکومتوں کے اوپر ایک بڑی حکومت ہوگی۔ جس کا ہیڈ کوارٹر برچگیڈز میں ہوگا۔

پرارتھنا کے بعد مہاتما گاندھی کی تقریر

بمبئی ۱۵ اپریل۔ مہاتما گاندھی نے آج شام کو پرارتھنا کے بعد ایک دوست کی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے اس سوال کا حوالہ دیا کہ گاندھی وادی کون ہے۔ آپ نے کہا کہ اس بارے میں عوام کے دماغ میں بڑا انتشار معلوم ہوتا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان میں کوئی بھی گاندھی وادی نہیں ہے میں خود بھی نہیں ہوں میں نے کوئی پنتھ نہیں چلایا ہے میں ایک ستیاگرہی ہوں۔ اس لئے اہنسا تمک ہوں یا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں اور حاضرین میں سب کو ستیاگرہی بننے کی دعوت دیتا ہوں۔ جب دکھنی افریقہ میں ہمیں زبردست دشواریوں کا سامنا تھا تو میں نے سنہ ۱۹۰۶ء میں پارلیمنٹری پروگرام کی جگہ ستیاگرہ کو نکالا تو اس زمانہ میں ہم زبردست اقلیت میں تھے میں اب تک کسی پارلیمنٹ کیا معنی لوکل بورڈ کا بھی ممبر نہیں رہا میں نے دیکھا کہ اس پروگرام کی جگہ تعمیری پروگرام بہت طاقتور چیز ہے۔ اس تعمیری پروگرام میں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ۱۵ نکات ہیں۔

ستیاگرہ میرے لئے محض پالیسی نہیں بلکہ مسلک ہے۔ میں اس کے ذریعہ ایشور کے درشن کی کوشش کرتا ہوں جب ان سے بھی رواداری برتوں جو میرے ہم خیال نہیں ہیں اور پارلیمنٹری پروگرام میں چلانا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر خاں صاحب اور مسٹر بھولا بھائی دیسائی سے مشورہ ہوئے ہیں میں نے ان سے یہی کہا کہ آپ اپنے دشواس پر چلئے میرا کوئی دشمن نہیں ہے چاہے وہ انگریز کیا معنی انگریز افسر ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ میں اس کی پیروی کروں گا۔ میں تو اپنے رستے پر چلوں گا وہ ہندوستان پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ میں ہندوستان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا مسلک حکمرانی ہے اور میرا سیوا اور وہ بھی ایشور کے نام پر اس لئے میں تمام دنیا کی مخالفت برداشت کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں یہ مانتا ہوں کہ ایشور میرے ساتھ ہے۔

لارڈ ویول کی وزیر ہند سے بات چیت

لنڈن ۔ ۱۹ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول انڈیا آفس میں اپنی بات چیت کے متعلق اس وقت پریس کو کوئی بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہیں کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ ایگزیکیوٹو کونسل کے روبرو ان کی ذمہ داری پہلے سے زیادہ ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہندوستان واپس پہونچکر آپ اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں اور بتلائیں کہ وزیر ہند مسٹر ایمری کے ساتھ ان کی کیا بات چیت ہوئی۔ یہ اُمید ہے کہ لارڈ ویول ہندوستان پہونچنے سے پہلے سیاسی اسیروں کو رہا کر دیں گے قبل از وقت معلوم ہوتی ہے

غیر ملکی سفیروں نے ٹوکیو چھوڑ دیا

لنڈن ۔ ۲۰ اپریل ۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹوکیو پر زبردست بم باری کی وجہ سے غیر ملکی سفیروں نے راجدھانی کو چھوڑ دیا ہے ۔ اور وہ اس وقت کارزوا میں رہ رہے ہیں۔

آنجہانی پریسیڈنٹ روزولٹ کے سوانح حیات

آپ کے سوانح حیات مختصراً حسب ذیل ہیں:-
فرانک لن ڈلانو روزولٹ (پریسیڈنٹ) امریکہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۸۲ء کو ہائیڈ پارک نیویارک میں پیدا ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ڈیموکریٹک پارٹی میں شامل ہو گئے۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں آپ نیویارک اسٹیٹ سینٹ میں منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں آپ وائس پریسیڈنٹ کے انتخاب میں بطور اُمیدوار کھڑے ہوئے مگر ہار گئے۔ اس کے بعد آپ نے نیویارک میں وکالت شروع کر دی سنہ ۱۹۲۱ء میں آپ پر فالج کا دورہ پڑ گیا اور آپ ٹانگیں مفلوج ہو گئیں سنہ ۱۹۲۸ء میں آپ نیویارک کے گورنر منتخب ہوئے اور سنہ ۱۹۳۰ء میں دوبارہ گورنر منتخب ہوئے سنہ ۱۹۳۲ء میں آپ امریکہ کے صدر منتخب ہوئے اور ۴ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء کو آپ نے اپنا عہدہ سنبھال لیا۔ آپ اس وقت سے لیکر اتنے وقت تک امریکہ کے صدر رہے۔ امریکہ کی تاریخ میں آپ پہلی بار چار مرتبہ صدر منتخب ہوئے۔

اپنی صدارت کے پہلے دور میں آپ نے امریکہ کی اقتصادی حالت کو سدھارا۔ اس وقت ملک میں بیکاری کا بہت زور تھا۔ اس وقت امریکہ میں تقریباً ۱/۲ ۱ کروڑ اشخاص بیکار تھے۔ اس کے انسداد کے لئے صدر روزولٹ نے نیوڈیل جاری کیا جس میں ان کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور بیکاری بہت بڑی حد تک دور ہو گئی اور امریکہ کی اقتصادی حالت بہت بڑی حد تک سدھر گئی۔

ان کی صدارت کا دوسرا دور سنہ ۱۹۳۶ء سے شروع ہوا اور سنہ ۱۹۴۰ء تک رہا۔ اس دوران میں آپ نے یورپ میں امن برقرار رکھنے کی ہر چند کوشش کی اور ہٹلر اور مسولینی نے خاص طور پر لڑائی نہ چھیڑنے کی اپیل کی مگر ان کی ہر چند کوشش کے بعد بھی لڑائی کی آگ یورپ میں سلگ گئی۔ یورپ میں لڑائی چھڑنے کے بعد صدر روزولیٹ نے ادھار اور پٹہ کا نیا قانون منظور کرایا اور اس کے ذریعہ اتحادی ملکوں کی زبردست امداد کی۔

ان کے تیسرے دور میں امریکہ کو بھی لڑائی میں کودنا پڑا۔ امریکہ کے لڑائی میں شامل ہونے کے بعد انھوں نے امریکہ کو اتحادی قوموں کا ہتھیار گھر بنانے کا اعلان کیا اور اپنی پالیسی کی وضاحت کرنے کے لئے چار آزادیوں کا اعلان کیا۔
(۱) تقریر اور اظہار خیال کی آزادی
(۲) ہر شخص کو اپنے عقیدوں کے مطابق پرستش کی آزادی۔
(۳) ضرورتوں سے آزادی یعنی ہر شخص کو روٹی اور کپڑا اور دوسری چیزیں برابر ملتی رہیں۔
(۴) خوف سے آزادی۔

اس بنا پر آپ نے اٹلانٹک چارٹر کا اعلان کیا تھا۔

آپ صدارت کے چوتھے دور کا اہم واقعہ یالٹا کانفرنس ہے جس میں جرمنی کو ہرانے کی آخری اسکیمیں تیار کی گئیں۔

پروفیسر ہرلڈ لاسکی نے صدر روزولیٹ کے تجربات کے نام سے جو کتاب لکھی ہے اس میں آپ لکھتے ہیں کہ روس کو چھوڑ کر کسی اور اسٹیٹ میں اتنا عظیم الشان اور اہم قدم نہیں اٹھایا گیا جتنا کہ پریسیڈنٹ روزولیٹ نے اٹھایا مختلف ملکوں میں سوشل حالت کو سدھارنے کے لئے مختلف تدبیریں اور مختلف قوانین بنائے جاتے رہے ہیں لیکن صدر روزولیٹ ایک بڑی سرمایہ دار سوسائٹی میں پہلے مدبر تھے جنھوں نے دیدہ و دانستہ اور باقاعدہ طور پر اسٹیٹ کے اختیارات کو اس سوسائٹی کے بنیادی تصورات کو جن اہم سوشل اغراض اور مقاصد کے لئے قربان کر دیا۔

وہ پہلے مدبر تھے جنھوں نے منافع بازی کو محدود کرنے کا تجربہ کیا وہ پہلے مدبر تھے جنھوں نے مزدوروں کو منظم کرنے کی تحریک چلائی اور مزدوروں کو ایک ایسا ہتھیار دیا کہ وہ مالکوں سے اپنا معاملے کر سکیں وہ پہلے مدبر تھے جنھوں نے قومی آمدنی کو صحیح ترتیب دینے کے لئے سیاسی اختیار حاصل شدہ استعمال کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ صدر روزولیٹ نے امریکی سرمایہ پرستی کو سوشل نظام بدلنے کے لئے چیلنج کیا۔

یوپی کے کانگرسی لیڈر

لکھنؤ-۱۶ ار اپریل- معلوم ہوا ہے کہ مسٹر وینکٹش نرائن تیواری سابق پارلیمنٹری سکرٹری اور مسٹر ہرش چندر باجپئی سکرٹری نمائندہ کانگریس اسمبلی یو۔ پی پنڈت گوبند بلبھ پنت سے ملاقات کے لئے نینی تال روانہ ہو گئے ہیں تاکہ موجودہ حالات پر آگاہی حاصل کریں۔ مسٹر گوپال نرائن سکسینہ سرکردہ کانگرسی لیڈر بھی پنڈت سے ملاقات کے لئے نینی تال کو روانہ ہو گئے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو۔ پی اسمبلی مہاتما گاندھی سے ملنے کے بعد پنڈت پنت سے نینی تال میں ملاقات کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یوپی نمائندہ کانگرسی اسمبلی کا اجلاس نینی تال میں ہوگا

امریکہ کے نئے صدر مسٹر ٹرومین

امریکہ کے نئے صدر مسٹر ٹرومین سنہ ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے ہائی اسکول تک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ولیسٹ جوائنٹ کیلئے کوشش کی مگر بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے ان کو وہاں جگہ نہ ملی، پھر آپ کناس سٹی میں ٹائم کیپر مقرر ہو گئے۔ اخبار سٹار میں کاغذ لپیٹنے پر ملازم رہے۔ ایک بنک میں کلرک رہے اور ۱۱۵ ڈالر ماہانہ پر بک کیپر مقرر ہوئے۔ وہاں سے اچانک ملازمت چھوڑ کر اپنے والد کے فارم کو واپس چلے گئے اور وہاں دس سال تک رہے۔ ان کی ماں (جن کی عمر اس وقت ۹۱ سال ہے) کا کہنا ہے کہ ٹرومین ہل بہت اچھا چلاتا ہے سنہ ۱۹۰۵ء کے بعد ٹرومین نیشنل گارڈ میں بھرتی رہے۔ عالمگیر جنگ ۱ء میں آپ سکنڈ لفٹنٹ بن گئے اور پھر کپتان ہو گئے جس وقت عالمگیر جنگ ختم ہوئی تھی آپ فرانس میں لڑ رہے تھے۔ پھر آپ میجر بنا دئے گئے۔

اس کے بعد آپ نے کناس سٹی میں بساط خانہ کی دوکان کھولی مگر اس میں ان کو زبردست گھاٹا رہا اور ان کو کاروبار بند کرنا پڑا۔ جس وقت آپ نے کاروبار چھوڑا آپ دس ہزار ڈالر کے مقروض تھے۔ انھوں نے ۱۴ سال بعد تک ادا کیا۔ شکستہ دل ہو کر آپ پالٹکس میں داخل ہو گئے پھر آپ ایک دیہاتی علاقہ کے جج مقرر ہوئے اور وہاں آپ دس سال تک رہے۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں آپ سینٹ کے ممبر منتخب ہوئے اس لڑائی میں آپ نے زبردست امداد کی پچھلے سال آپ وائس پریسیڈنٹ کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے اور اس میں کامیاب ہوئے۔

امریکہ کا کیا آئین ہے؟

واشنگٹن-۱۳ ار اپریل، امریکہ کے آئین کے مطابق وائس پریسیڈنٹ ہی پریسیڈنٹ بن جاتا ہے اور نئے انتخاب نہیں ہوتے چنانچہ مسٹر ٹرومین ہی چار سال کے باقی عرصہ کے لئے صدر رہیں گے اگر آپ چاہیں گے پھر صدارت کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ یہ روایت ہے کہ اگر وائس پریسیڈنٹ جب پریسیڈنٹ بن جاتا ہے تو وہ آئندہ انتخاب میں اپنی پارٹی کی طرف سے صدارت کے لئے امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں۔

کانگرس کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی اور نہ ہی کسی قسم کا اسپشل انتخاب ہو گا۔ کانگرس اور پریسیڈنٹ کی میعاد آئین کے ذریعہ مقرر کی جاتی ہے۔ قومی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی مسٹر ٹرومین اس پارٹی کے پروگرام پر عمل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

مختلف موروچوں پر فوجی کمان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ پریسیڈنٹ روزولٹ ہر اہم معاملہ پر وائس پریسیڈنٹ ٹرومین سے مشورہ کرتے تھے۔ ہر صدر کو ہمیشہ اس امکان کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ممکن ہے کہ کسی وقت وائس پریسیڈنٹ ہی پریسیڈنٹ بن جائے۔ چنانچہ پریسیڈنٹ اور وائس پریسیڈنٹ کے درمیان ہمیشہ میل ملاپ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ضروری سبب ہے۔ وائس پریسیڈنٹ ہی سینٹ کا پریسیڈنٹ ہوتا ہے اسی لئے اس کو ہر قسم کے ہر انتظامیہ پروگرام کا علم ہوتا ہے۔

امریکہ کے صدر کا پہلا اعلان

جرمنی اور جاپان سے بلاشرط ہتھیار ڈلوائے جائیں گے

واشنگٹن ۱۷ ار اپریل- امریکہ کے نئے صدر مسٹر ٹرومین نے کل رات امریکن کانگرس کے مشترکہ اجلاس میں پہلی تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ اتحادی قوموں کی لڑائی میں بڑی فوجی پالیسی میں تبدیلی نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اس میں کوئی رکاوٹ پڑے گی۔

ہمارا مطالبہ یہ رہا ہے اور یہی رہے گا کہ جرمنی اور جاپان سے بلاشرط ہتھیار ڈلوائے جائیں۔

جرمنی اور جاپان دونوں کو بلا کسی شبہ کے یہ سمجھ لینا چاہیئے تاکہ ان کو کسی قسم کی کوئی غلط فہمی نہ رہے کہ امریکہ اس وقت تک لڑائی جاری رکھے گا۔ تاوقتیکہ ذرا بھی مقابلہ جاری رہے محض عارضی وقت کے لئے معاملے کرنے سے جس سے دشمن کو سانس لینے کا موقع مل جائے تمام دنیا کے آئندہ تحفظ کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ ہم امن شکنوں سے اس کی شرطوں پر کوئی سودے بازی نہیں کریں گے۔

آزاد کرانے والی فوجوں کے لئے اُمید ہی ایک خفیہ ہتھیار بن گیا ہے لیکن لڑائی کے لئے صرف اُمید ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں صرف امید ہی نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ ہمارا امن پسند قوموں کے ساتھ مل کر امن کو قایم رکھنے کے لیے کام کرنے میں کافی اعتماد ہونا چاہیئے۔ اگر مستقبل میں لڑائیوں کو روکنا ہے تو امن پسند قوموں کو ایک ہو کر امن کو قانون کے زیر رکھنے کا عزم کر لینا چاہیئے۔

دنیا کے آئندہ امن کو برقرار رکھنے کے لئے اس سے زیادہ ضروری اور کوئی بات نہیں کہ قومیں مل کر کام کرتی رہیں جن کو فاسسٹ طاقتوں کو جو دنیا پر چھا جانا چاہتی ہیں کچلنے کے لئے طاقت جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ دائمی امن کی بنیاد قایم کرنے کے لئے ہمیں نہ صرف بیرونی دوستوں کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنا چاہئیں بلکہ اپنے ملک کے اندر بھی عوام کی پوری پوری حمایت حاصل ہونا چاہیئے۔ میں ہر امریکن سے بلا لحاظ پارٹی نسل، مذہب یا رنگ کے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایک مضبوط دائمی اتحادی قومی آرگنائزیشن قائم کرنے میں ہماری کوششوں میں امداد کریں۔

آج میرا دل بھرا ہوا ہے جبکہ میں آپ لوگوں کے روبرو کھڑا ہی ہوں۔ کل ہی کی بات ہے کہ ہم نے اپنے پیارے پریسیڈنٹ روزولٹ کو دفن کیا ایسے سوگ کے وقت بولنا مناسب نہیں تھا۔ ہماری سب سے بڑی تعزیت یہ ہوتی کہ ہم خاموش رہتے لیکن ایسے فیصلہ کن وقت میں جبکہ حالات اس قدر تیزی سے حرکت کر رہے ہیں۔ ہماری خاموشی سے ہمارے دشمنوں کو غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔

پریسیڈنٹ روزولٹ کے اُٹھ جانے سے ہمارے اوپر زبردست ذمہ داریاں آپڑی ہیں ہمیں ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا پڑے گا۔ ہمارے مرحوم لیڈر نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا ان کی نگاہ ہمیشہ آگے ہی رہی۔

چین اور روس کے دوستانہ تعلقات

چنکنگ ۱۵ ار اپریل۔ چنکنگ کے اخبارات دو واقعات کے ایک ساتھ ہونے کو بہت اہمیت دے رہے ہیں ایک یہ کہ چنکنگ میں روس کا نیا سفیر مقرر ہوا ہے۔ واشنگٹن میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں روس اور چین کے سفیر ایک وقت موجود تھے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ روس اور چین کے سفیر کبھی کسی کانفرنس میں جس میں فوجی معاملات پر بحث ہوا ایک ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے۔ چینی فوج کے اخبار "سوتونگ یاؤ" نے لکھا ہے کہ پچھلے پانچ سال روس جاپان کے ساتھ ناطرفداری کے معاہدہ میں بندھا ہوا تھا اور ان سے چین کو روسی امداد دینا بند کر رکھی تھی لیکن اب حالت بدل گئی اور چین اور روس کے درمیان نئے تعلقات پیدا ہو گئے ہیں چین اور روس کے درمیان سرحد جتنی لمبی ہے اتنی دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ طویل سرحد ہونے کے خاطر دونوں ملکوں کے درمیان پُرامن تعلقات ہونے چاہئیں۔

صدر روزویلٹ کی موت پر

وزیراعظم جاپان کا بیان

لندن ۱۴ ار اپریل جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جاپان کے وزیراعظم ایڈمرل سوزوکی نے ایک بیان کے ذریعہ صدر روزویلٹ کی موت پر اہل امریکہ سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

ایڈمرل سوزوکی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ صدر روزویلٹ کی لیڈری بہت موثر تھی اور امریکہ کو جو آج منفعت بخش پوزیشن حاصل ہے وہ صدر روزویلٹ کی ہی بدولت ہے۔ لیکن جاپان کے برطانیہ اور امریکہ کے خلاف جو کہ دنیا پر چھا جانے کی کوشش کر رہے ہیں لڑائی جاری رکھنے کے عزم میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

رائٹر کا بیان ہے کہ ایڈمرل سوزوکی نے تقریباً ایک ہفتہ ہوا وزارت سنبھالی ہے اور خیال ہے کہ وہ صلح کرنے کی کوشش کریں گے۔

خودکشی کر لی

زیورچ ۱۷ ار اپریل۔ سرحد جرمنی سے ایک سوئس نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ نازی عورتوں اور لڑکیوں کی آرگنائزیشن کی لیڈر شولٹ نے سٹٹ گارٹ میں خودکشی کر لی ہے۔

لارڈ ویول اور وزیر ہند کی گفتگو

لندن ۱۶ ار اپریل دیہات میں چھٹی منانے کے بعد لارڈ ویول آج صبح انڈیا آفس واپس آگئے اور انہوں نے وزیر ہند سے بات چیت شروع کر دی ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور صفحہ ۲ سے آگے

مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور

مولانا محمد علی میموریل اسکول کی منیجنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ ر اپریل ساڑھے چھ بجے شام کے وقت اسکول میں منعقد ہوئی حسابات آمدنی و خرچ بابت دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء تا مارچ سنہ ۱۹۴۵ء پیش ہو کر پاس کئے گئے اور آڈیٹر کی رپورٹ پڑھی گئی اور منظور کی گئی۔

مسلمانان کانپور یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنیں گے کہ مولانا محمد علی میموریل اسکول کو عمارت بنانے کے لئے جو زمین امپرومنٹ ٹرسٹ نے دینا طے کی تھی اس کی رجسٹری اسکول کے حق میں ۱۳ ر اپریل کو کر دی گئی ہے۔

ہم اسکول کے اُن ہمدردوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی عملی جد و جہد کا نتیجہ آج اسکول کے لئے ایک بڑی زمین حاصل ہو جانے کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

ہماری قوم تعلیم میں دوسری اقوام سے کس قدر پیچھے ہے اس کا احساس ہر تعلیم یافتہ مسلمان کو ہو چکا ہے اب ضرورت ہے کہ مسلمان عملی طور پر اس میدان میں آگے بڑھیں ہماری سب سے بڑی کمی مناسب اداروں کا فقدان ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مسلمان مولانا محمد علی میموریل اسکول بلڈنگ فنڈ میں فیاضی کے ساتھ مدد کر کے اس قومی کمی کو پورا کریں گے اور مسلمانوں کے محسن اعظم شہید وطن مولانا محمد علی مرحوم کی ایک زبردست یادگار قائم کر کے اُن کی روح کو خوش کریں گے۔ فقط

خادم قوم:- شبیر احمد بی۔ اے (علیگ)
سکرٹری مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور

ایک مفید اجتماع

کسی قوم کی تعمیر میں تعلیم کو جتنی اہمیت حاصل ہے اُس سے کوئی باخبر اور سمجھدار انسان انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن ہماری غفلت و سہل انگاری کے جہاں بہت سے نشانات ہیں اُن میں ایک یہ بھی ہے کہ مسئلہ تعلیم سے ہم کو کوئی خاص دلچسپی نہیں بلاشبہ لوگوں میں ایک عام احساس ضرور ہے لیکن موجودہ نظام تعلیم کے نقائص کی اصلاح کی جانب کوئی توجہ نہیں۔ مقام شکر ہے کہ اس مسئلہ کی جانب شہر کے ایک دردمند مخلص تاجر منت اللہ صاحب نے ایک حد تک توجہ کی ہے۔ موصوف نے دینی و اقتصادی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر ایک اسکیم تیار کی ہے جسکو انشاء اللہ جلد ہی عملی شکل دیجائیگی۔ اس سلسلہ میں صاحب موصوف نے مقامی اخبارات کے مدیران محترم اور بعض معززین شہر کو مدعو کیا تا کہ اسکیم کا ابتدائی تعارف کرا دیا جائے۔ چنانچہ ۱۵ ر اپریل کو ۹ بجے صبح موصوف کے مکان واقع بیکن گنج میں اس غرض سے ایک اجتماع ہوا۔ جن حضرات کے نام دعوت نامے ارسال کئے گئے تھے اُن میں سے اکثر اصحاب تشریف لائے جو اصحاب تشریف نہ لا سکے اُن میں سے اکثر نے بذریعہ خط یا پیغام شرکت سے معذوری ظاہر کی اور اسکیم سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ جلسہ میں اسکیم کے بعض پہلوؤں پر کچھ دیر تک تبادلۂ خیال بھی ہوتا رہا۔ حاضرین۔ بالخصوص ایڈیٹر صاحبان نے اسکیم اوشناس کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا بخوشی اظہار فرمایا۔

آخر میں سید اختر حسین صاحب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا مقالہ "نیا نظام تعلیم" حاضرین میں تقسیم کیا۔ اور منشی منت اللہ صاحب کی جانب سے حاضرین کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اسکیم کی پوری تفصیل سے ناظرین بذریعہ اخبارات جلد ہی واقف

جرمنی پر مکمل قبضہ کے بعد یوم فتح

نیو یارک ۱۷ ر اپریل۔ پیرس سے ایک نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ جنرل آئزن ہوور نے کہا ہے کہ اس وقت تک یوم فتح نہیں ہو گا جب تک کہ جرمنی پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا جائے اور جرمن فوج کو بالکل کچل نہ دیا جائے۔

ٹوکیو ابھی تک جل رہا ہے

گودام ۱۷ ر اپریل۔ جاپان کی راجدھانی ٹوکیو پر پچھلے تین روز سے لگاتار بم باری کی جا رہی ہے جو ہوا باز حال ہی میں اڑان کر کے واپس آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ ٹوکیو میں ابھی تک جگہ جگہ آگ بھڑک رہی ہے ٹوکیو کا ۲۷ مربع میل جل کر خاک ہو چکا ہے۔

ہندوستانیوں پر گولی چلائی گئی

جاہنزبرگ ۱۷ ر اپریل۔ دوشنبہ کی رات کو جاہنزبرگ میں کمشنر سٹریٹ پر دو ہندوستانیوں پر گولی چلائی گئی۔ ایک ہندوستانی ہلاک ہو گیا اور دوسرا شدید زخمی ہوا۔ دو کاریں ایک جگہ آ کر رکیں۔ گولیوں کی بوچھار شروع ہو گئی۔ پولیس نے ابھی تک نام نہیں بتلائے اور یہ بھی نہیں بتلایا گیا کہ کوئی یورپین شامل ہے

ہٹلر کے حکم کی خلاف ورزی

لندن ۱۷ ر اپریل۔ ہٹلر کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایلبزگ کے برگوماسٹر نے شہر کو کھلا شہر قرار دے دیا تھا۔ یہ شہر لیزگ سے ۲۰ میل دکن میں ہے۔ ہٹلر کا حکم تھا کہ کسی شہر کو کھلا شہر قرار نہ دیا جائے۔

اتحادی فوجوں کی حیرت انگیز رفتار

لندن ۱۶ ر اپریل۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ پچھمی مورچہ پر ایک بڑی تبدیلی ہو گئی ہے۔ اتحادی فوجیں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں وہ راہن کو پار کرنے کے بعد تین ہفتے کے اندر تین سو میل سے زیادہ آگے بڑھ چکی ہیں۔

لکھنؤ میونسپل ممبروں کا بیان

لکھنؤ ۱۱ ر اپریل۔ پانچ میونسپل ممبروں کو حکومت یو۔پی نے حکم دیا ہے کہ کیوں نہ ان کو لکھنؤ میونسپل بورڈ کی نشست سے برطرف کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے اپنا جوابی بیان کمشنر لکھنؤ ڈویژن کو دیدیا جائے۔ یہ جوابی بیان آخری فیصلہ کے لئے حکومت یو۔پی کو بھیجدیا جائے گا۔

بالاسور ۱۲ ر اپریل۔ ۴ آدمیوں کو یوم آزادی پر قومی جھنڈا لہرانے کے الزام میں ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

ہندوستان کے ریاستی سپاہیوں نے اٹلی میں ربر کے تلوں کے جوتے پہنکر حملہ کیا

روم - حال ہی میں وادی سیلارو میں ایک ہندوستانی ریاستی بٹالین اور دشمن کے سپاہیوں میں شدید معرکہ ہوا جب ریاستی سپاہی دھوپ کے بادلوں کی دھند میں ایک دشمن کی چوکی میں گھس گئے۔ لڑائی صبح شروع ہوئی اور چند گھنٹے تک جاری رہی - نابھا اکال کے سپاہیوں نے جرمن چھاتہ باز سپاہیوں کی سنگینوں کا زبردست مقابلہ کیا۔

ہمارے سکھ سپاہیوں نے ربر کے تلے والے جوتے پہنے تاکہ دشمن کو اُن کی چاپ اور آہٹ نہ سنائی دے سکے اور اور پہلی خندق میں گھس کر دشمن کے کل سپاہیوں کا آناً فاناً صفایا کر دیا۔

اگرچہ جمعدار پرسا سنگھ کی ٹانگ اور گردن میں ۴ گولیاں لگی تھیں مگر اُس نے اپنی سنگین لیکر ایک چھاتہ باز سپاہی کا پیچھا کیا اور اُسے ڈھیر کر دیا - اُس نے اپنے آدمیوں کو بڑا جوش اور ہمت دلائی اور برابر لڑتا رہا اُس کے پانچ کاری زخم لگ چکے تھے۔

آخر میں جب جرمنوں کی تعداد سکھوں سے دگنی ہوگئی تو جمعدار پرسا سنگھ اور نایک جوگندر سنگھ کی کارگزاری نے ہمیں شکست نہیں دی - نایک جوگندر سنگھ کے بھی تین گولیاں لگ چکی تھیں مگر وہ لڑ رہا تھا۔

واپسی پر اُسے بڑا رنج تھا کہ اُس روز اُس نے کسی جرمن کو پکڑ کر قیدی نہیں بنایا۔

بہادر جمعدار کو جارج میڈل کا اعزاز

کلکتہ - ستی پور ندی کے تیز دھاروں اور بھنوروں کا جان توڑ مقابلہ کرکے بنگال سیپرز اینڈ مائنرز کا جمعدار جہان داد ایک ڈوبتے ہوئے سیپر کو نکال لایا - ایک روز قبل ندی میں پانچ آدمی ڈوب چکے تھے - اُسے جارج میڈل کا اعزاز ملا ہے۔

یہ واقعہ ٹڈم سڑک کے ۱۲۴ ویں میل پر ہوا - سیپر سردار خاں جو قریب قریب ڈوب چکا تھا بچنے کے لئے بُری طرح ہاتھ پاؤں مار رہا تھا کہ یکایک ایک بھنور میں پھنس گیا اور فوراً ہی اُسے ۷۰ گز کے فاصلہ پر دیکھا گیا۔

جمعدار جہاں داد نے یہ دیکھ کر فوراً اپنے کپڑے اتار ڈالے اور دریا میں چھلانگ لگا دی - کنارے پر افسر اور سپاہی انگشت بدنداں اس نظارہ کو دیکھ رہے تھے - جمعدار نے پانی کا جان توڑ مقابلہ کیا اور سردار خان کو کنارے پر لے آیا۔

جمعدار مذکور کیمبل پور پنجاب کا رہنے والا ہے۔

چوتھے ہندوستانی ڈویژن کے کمانڈر میجر جنرل باؤچر

روم - میجر جنرل ہالوردی کے تبادلے پر اب مشہور چوتھے ہندوستانی ڈویژن کی کمان میجر جنرل چارلس ایچ باؤچر سی - بی - او - ای - ڈی - ایس - او - کر رہے ہیں جو پہلی جنگی قیدی کی حیثیت سے اطالیوں کے ہاتھ پڑ گئے تھے۔

۴۷ سالہ جنرل باؤچر گٹھے ہوئے مضبوط بدن، نیلی آنکھوں اور خوش مزاج طبیعت کے ساتھ بڑی ہنس مکھ اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں - وہ سنہ ۱۹۱۶ء میں دوسری گورکھا رائیفلز میں شامل ہوئے اور سنہ ۱۹۱۸ء میں تیسری گورکھا رائیفلز میں بھیجدئے گئے - صوبہ سرحد کی چند مہموں میں اُن کا نام جوانوں میں آیا اور سنہ ۱۹۳۶ء میں ان میں ڈی - ایس - او - ملا - اس جنگ میں انھوں نے عراق، ایران، افریقہ اور اٹلی کے معرکوں میں حصہ لیا - جنگ سے پہلے وہ اسٹاف کالج کوئٹہ میں معلم تھے پھر دسویں فوج کے بریگیڈیر جنرل اسٹاف بنا دئے گئے جس نے عراق میں راشد علی کا خاتمہ کیا اور سنہ ۱۹۴۱ء میں ایران سے پانچویں کالم کی سرگرمیوں کو ختم کیا۔

سنہ ۱۹۴۲ء کے شروع میں بریگیڈیر کو پانچویں ہندوستانی ڈویژن میں بھیجدیا گیا جو مغربی صحرا میں جنگ آزما تھا جون سنہ ۱۹۴۲ء میں العالمین کی فتح کے بعد ان میں جرمنوں نے قید کر لیا۔

اٹلی سے صلح ہو جانے پر جنرل باؤچر اٹلی کے اطالوی قید خانے سے بھاگ نکلے اور کچھ عرصہ انگلستان میں رہنے کے بعد پھر اٹلی واپس آگئے۔

اس وقت سے برابر وہ اٹلی کے میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دے رہے ہیں - یہ انھی کا مطالبہ تھا اور بریگیڈ ہی تھا جس نے سان اینجلو پر قبضہ کیا جو گسٹاو لائن کا گویا محور تھا - انھوں نے ہٹلر لائن آر - جے ، فلورنس اور گوتھک لائن کی لڑائیوں میں سرگرم حصہ لیا جس کے صلے میں اُن میں ڈی - ایس - او کے ساتھ بار کا اعزاز حاصل ہوا۔

جنرل باؤچر ایک عمدہ کھلاڑی ہونے کے علاوہ ایک طاقتور رہنما ہیں جو اپنے افسروں اور سپاہیوں میں بہادری اور پختگی عزم کی روح پھونک سکتا ہے۔

جاپان کے ۳۶۸ ہوائی جہاز برباد

گودام ۱۷ اپریل - جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپان کے خاص ٹاپو کیوشو پر حملہ کے دوران میں تین روز کے اندر جاپان کے ۳۶۸ ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔

نوٹس حسب آرڈر ایک رول ۸ ضابطہ دیوانی

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۲۵۷

محمد شرف الدین ولد منشی بدرالدین } ساکن رجمنٹ
مسماۃ بی بی صغرا بیوہ منشی بدرالدین } بازار میرٹھ مدعی

بنام سید رشید علی وغیرہ مدعا علیہ

بنام مسلم پبلک کانپور و ممبران متعلقین مدرسہ تعلیم الاسلام وانجمن اصلاح المسلمین واقع بکن گنج کھپرا محال شہر کانپور

چونکہ مدعیان نے ایک نالش اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ان کو اجازت حسب آرڈر ایکٹ رول ۸ ضابطہ دیوانی داخل کرنے نالش مذکور خلاف مدعا علیہم دی جائے لہذا جس کسی کو نالش مذکور کے خلاف عذر کرنا ہو تو قبل تاریخ معینہ داخل کرے۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۸ مئی سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر نالش و درخواست کے خلاف وجہ دکھائیں - اگر ایسا نہ کریں گے تو نالش و درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت حسب آرڈر ایکٹ رول ۸ ضابطہ دیوانی کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم

چھیل بہاری لال منصرم
عدالت منصفی
شہر کانپور

مہر عدالت

ہالینڈ سے نازی گورنر بھاگ گیا

لندن - ۱۶ اپریل - رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہالینڈ کا نازی گورنر ڈاکٹر آرتھر سین انکوارٹ ایک ہفتہ ہوا ہالینڈ سے بھاگ گیا ہے اور ان باقی نازی لیڈروں سے جا ملا ہے جہاں وہ آخری مقابلہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اپیلڈورن کے لوگوں کا بیان ہے کہ ڈاکٹر سیس انکوارٹ پچھلے ہفتہ یہاں سے گذرا جبکہ وہ یہاں وہ لوٹ کا مال چھوڑ گیا وہ جرمنی لے جانے کے لئے لایا تھا۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے

احسن سہیمی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۵ روپے — 5/-/-
ششماہی ۲/۸ — 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ — -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 41 NO. 17	Cawnpore. Saturday 20 APREL. 1945	کانپور شنبہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ	جلد ۴۱ نمبر ۱۷

ادبیات

سرودِ سحاب

از حضرت جوشؔ ملیح آبادی

ازل سے پیرِ مغاں کا ہے جوشؔ یہ ارشاد — کہ تا ابد نہ رکے جام ہرچہ بادا باد
رفیق، کھول بھی دے بادبانِ کشتیٔ شوق — سبک ہے آبِ رواں چل رہی ہے بادِ مراد
خود آج حسن ہے پابندِ عشق و صرفِ نیاز — خود آج صید کے قابو میں ہے دلِ صیاد
بہم ہے آتشِ سیّال و موجِ آبِ رواں — ہزار بار ترا شکر، جامعِ اضداد
اٹھی ہیں جھوم کے کالی گھٹائیں قبلے سے — ہوئی ہے غیب سے رندانِ مست کی امداد
سحابِ حسن سے رنگیں ہے روئے بیم و رجا — شرابِ عشق سے رقصاں ہے روحِ کون و فساد
فقیہہ شہر بھی ہے کارِ شرع سے فارغ — حکیمِ عصر بھی ہے بندِ فکر سے آزاد
ہر ایک پھول ہے ساحل پہ رشکِ ساغرِ جم — ہر اک حباب ہے دریا میں فخرِ تاجِ قباد
بساطِ نغمہ نوازی ہے، خاکِ نوحہ سرشت — محلِ رحمت روی ہے، جہانِ کنجِ بنیاد
ہر ایک لحن ہے تفسیرِ نغمۂ داؤد — ہر ایک نقش ہے، تصویرِ مانی و بہزاد
ورائے شرح و بیاں ہیں نزاکتیں جسکی — بیاضِ گل پہ رقم ہے وہ دلنشیں روداد
ہر اک کلی ہے چمن میں گرہ کشائے رموز — ہر ایک گل ہے گلستاں میں حسبِ ارشاد
ہر ایک جادہ ہے آزردگی کا اک تعویذ — لکھے ہیں خاک پہ بارانِ دہ عجیب اعداد
سنا رہی ہے سرِ بزم، قلقلِ مینا — نویدِ خاطرِ مجموع و مژدۂ دلِ شاد
گدائے میکدہ بھی آج ہے بہ فیضِ مغاں — امیرِ سلسلۂ صاحبانِ بست و کشاد
بہک رہی ہے ترانوں سے لیلیٔ ہستی — چھلک رہا ہے فسانوں سے عالمِ ایجاد
سنک رہی ہے، تکلف سے زیرِ سایۂ تاک — ہوائے نرم، بہ طرزِ غزالۂ نوزاد
چھڑی ہوئی ہے سحر سے جہانِ لالۂ و گل — حدیثِ ساعدِ شیریں و بازوئے فرہاد

یہ آب و رنگِ سخن ہائے جوشؔ ہے واللہ
کہ آج ہمسرِ شیراز ہے ملیح آباد!

دنیائے اسلام

بحرِ قلزم بھی اب بحرِ عرب کے نام سے پکارا جائے گا

قاہرہ۔ ۱۶ اپریل۔ عرب یونین کے صدر فواد اباظہ پاشا نے اپنا یہ خیال پیش کیا ہے۔ کہ "ریڈ سی" کے نام کو تبدیل کر کے "عرب سی" کر دیا جائے۔ اگر عرب ممالک نے اس تجویز کو منظور کر لیا تو اس کا نام بدل دیا جائے گا۔
یہ تجویز اس لئے اٹھائی گئی ہے کہ ریڈ سی کے چاروں طرف چونکہ عرب ممالک ہیں اس لئے اس کا نام بھی عرب سی ہونا چاہیئے۔

بغداد کے مشہور شاعر کی رحلت

بغداد، ۱۷ اپریل۔ عراقی شاعر معروف الرساقی کا انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال کی خبر تمام بغداد میں تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ بہت سے مشہور ادیب اور دوسرے مشاہیر فوراً ان کے مکان پر پہونچ گئے۔
ان کے جنازہ میں وزرا، سابق وزرائے اعظم۔ شہر کے گورنر اعلیٰ افسران اور دوسرے مشاہیر نے شرکت کی۔
الرسافی نے افلاس کی حالت میں انتقال کیا۔ مرحوم نے اپنے قلمی نسخوں کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں چھوڑی۔ انھوں نے اپنے نصیحت نامہ میں سفارش کی کہ ان قلمی نسخوں کو فروخت کر کے یہ رقم ان کے ملازم اور ملازم کی لڑکیوں کو دیدی جائے۔

بیروت کے مسیحی شاعر کا عطیہ

لندن، ۱۷ اپریل۔ بی۔ بی۔ سی کے لبنانی شعبہ میں عربی شاعری کے مقابلہ کا پہلا انعام حاصل کرنے والے شاعر نے اپنا انعام اس اتحادی سپاہی کو دینے کے لئے پیش کیا ہے جو سب سے پہلے برلن میں داخل ہو۔ اس شاعر کا نام نکولائے لیان ہے۔
اس سلسلہ میں دوسرا انعام پانے والے جن کا نام عبداللہ ہے اپنا انعام لبنانی یتیم خانہ کے حوالہ کر دیا ہے۔

ایک ایرانی پرفیسر ہندوستان آئیگا

طہران، ۲۰ اپریل۔ ہندوستان اور ایران کے ثقافتی تعلقات کو ترقی دینے اور ہندوستان میں فارسی زبان کو مقبول بنانیکے لئے ایران کی وزارت تعلیمات فارسی کا ایک پروفیسر بمبئی کو بھیجنے کے سوال پر غور کر رہی ہے تاکہ وہ طلبا کو باقاعدہ لکچر دیا کرے اور استادوں کے درس کا بھی انتظام کیا کرے۔

ہوابازی کے متعلق عرب ریاستوں کا معاہدہ

بیروت (بذریعہ ہوائی ڈاک) شہری ہوابازی سے متعلق عرب ریاستوں کے ایک معاہدہ پر بحث و مباحثہ ہونے والا ہے۔ لبنان کے ہوا باز اور شکاگو کی ہوابازی کی کانفرنس کے نمایندہ فوزی اس سلسلہ میں قاہرہ آرہے ہیں۔

واشنگٹن کی مسجد کیلئے شاہ فاروق کا عطیہ

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہز مجسٹی شاہ فاروق والی مصر نے واشنگٹن کی مجوزہ مسجد کے تعمیری کام میں دس ہزار پونڈ کا گراں قدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

مصری شہزادی کی کتخدائی

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ہز مجسٹی شاہ فاروق کی ہمشیرہ شہزادی فبضہ کا عقد اس مہینہ کے آخر میں قرار پایا ہے، شاہ ایران اور ان کی ملکہ بھی اس تقریب میں شریک ہوں گی۔ شاہ ایران کی ملکہ ہز مجسٹی شاہ فاروق کی چھوٹی بہن ہے۔

مصر نے سوئٹزرلینڈ کی سالانہ رقم بند کر دی

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ کو تین ہزار پونڈ کی سالانہ رقم کو بند کر دے۔

متعدد شادیوں کی ممانعت

قاہرہ۔ مصری پارلیمنٹ کے اجلاس میں جلد ایک اہم بل پر بحث ہونیوالی ہے جس سے ایک سے زیادہ شادیوں اور طلاق کو بیشتر صورتوں میں روکنا مقصود ہے اس بل کی دفعات میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک مرد مسلمان قاضی شرع کی رضامندی حاصل کئے بغیر دوسری عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔ قاضی پہلے اس بات کا اطمینان حاصل کرے گا کہ واقعی درخواست دہندہ ایک سے زیادہ بیوی کی پرورش کر سکتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے　زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۴۱ | کانپور شنبہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۷

ہندوستان کو بھی فاتح قوموں کے برابر درجہ ملنا چاہیئے

نائب وزیر ہند لارڈ لسٹوویل نے ۲۲ اپریل کی شب کو یوتھ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہندوستان کو حکومت خود مختاری کے ضروری عناصر دینے میں دیر کی گئی تو اس سے ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات آنے والی متعدد نسلوں تک زہر آلودہ ہو جائیں گے۔ اسی کانفرنس میں برطانیہ کے تمام حصوں سے تقریباً ۱۵۰۰ ڈیلی گیٹ شریک ہوئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ ایک خیال ہے کہ ہم انگریزوں کو تاریخ کے ایک نہایت عجیب و غریب واقع کی وجہ سے ایک سنجیدہ پالیسی کا فیصلہ کرنا پڑ رہا ہے جو دنیا کی ⅕ آبادی پر اثر انداز ہوگا اپنے بھائیوں کی اتنی بڑی تعداد کی خوش حالی کی بنا پر یا دنیا کے طویل امن پر اس کے اثر کے اعتبار سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ اس معاملہ میں پارلیمنٹ کی زبردست ذمہ داری اہمیت کے لحاظ سے یورپ و مشرق بعید میں جلد فتح کے مقابلہ میں صرف دوسرے نمبر پر ہے۔ خواہ ہمارے معترضین کچھ بھی کہیں ہم ہندوستان کو حکومت خود مختاری دینے کے متعلق اپنے وعدوں کو جو ہم بار بار کرتے رہے ہیں نہیں بھولے ہیں اور نہ ہی ہم یہ بھولیں گے کہ جب تک ان وعدوں کو پورا نہیں کیا جائے گا۔ ہمارے نیک نام پر حرف آئے گا۔

نازی اور جاپانی مظالم سے آزادی کی اس خوفناک لڑائی کے بعد اس میں شبہ نہیں کہ دنیا بڑی بیتابی کے ساتھ اس بات کا انتظار کریگی کہ اتحادی قوموں کے فاتح حصہ داروں میں صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو مساوی اور آزادی حیثیت سے غیر معینہ عرصہ سے محروم ہے۔ اُمید کی ایک معقول وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لئے ہوم رول کے بارے میں ہمارے درمیان ویسا اختلاف نہیں ہے جیسا کہ آئرلینڈ کے بارے میں تھا۔ کیونکہ یکے بعد دیگرے ہر گورنمنٹ اس پالیسی کی حمایت کرتی رہی ہے۔ تمام بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں اس کو تسلیم کرتی ہیں اور اس کی حمایت کرتی ہیں۔ برطانی رائے عامہ اس پالیسی کے ساتھ ہے۔

ہندوستانی مسئلہ کی پیچیدگیوں اور اپنی گھریلو پریشانیوں کے باوجود ہم ہندوستان کے سلوک کو نہیں بھولے۔ ایک آزاد ملک زبردست کوشش کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ آزادی کے ساتھ جدت طرازی آجاتی ہے اس میں کون شبہ کر سکتا ہے کہ اہل روس اور اہل چین میں دب کر ابھرنے کی طاقت ملک کے لئے محبت میں جڑ پکڑ گئی ہے کوئی تعجب نہیں کہ ہندوستانی اس انتظار میں ہوں کہ اس وقت جو طاقتیں بنجر کاموں میں لگائی جا رہی ہیں وہ تعمیری کاموں میں لگائی جائیں گی۔ ہندوستانیوں کی لیڈر شپ کے ماتحت صنعتی انقلاب جو ہندوستان کے شہروں میں زبردست ترقی کر رہا ہے۔ دیہات میں بھی پھیل جائے گا۔

نائب وزیر ہند نے مزید فرمایا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہندوستان کی حالت بہتر بنانے کے لئے ہم جو وعدے کرتے ہیں وہ اس وقت تک بالکل بیکار ہیں جب تک کہ ان کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ وعدے ہوئے جوں جوں سال گذرتے جاتے ہیں ہمارے ارادوں اور وعدے کے بارے میں ہندوستان کے شبہے بڑھتے جاتے ہیں اور وہ پھر اس بات سے ہماری صدق دلی کا اندازہ لگاتا ہے کہ ہم جو کہتے ہیں ہم نے اس کو کس حد تک عملی جامہ پہنایا ہے ہم سب کو یہ ماننا پڑیگا کہ ہماری صدق دلی کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے اس حد تک طاقت منتقل کی ہے۔ ہم کامیاب ہوں یا نہ ہوں ہمیں ایسے حالات پیدا کرنے میں کمی نہیں کرنی چاہیئے جو کامیابی کے لئے ضروری ہیں اس کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ہم طریقہ آزادی کے سایہ کو حکومت کرنیکی طاقت و ذمہ داری کے جوہر کے ساتھ گڈ مڈ نہ کریں۔ سیدھا سادھا معاملہ یہ ہے کہ حکومت کرنے کی شینری کا کنٹرول ہندوستان میں حکومت کو منتقل کر دیا جائے۔ یہ طریقہ بہت بڑی حد تک عمل میں آرہا ہے یعنی وہائٹ ہال میں بیٹھی ہوئی برطانی کیبنٹ سے بہت بڑی حد تک انتظامیہ اختیارات ہندوستان کے نمایندوں کے سپرد کئے جا رہے ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ برطانیہ سے سیاسی طاقت کے اس آخری نشان کو ہندوستان کو منتقل کرنے کا کام جلد سے جلد کیا جائے۔ اس آئینی ڈرامہ میں وقت سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ہم چاہیں یا نہ چاہیں ڈرامہ آخری منزل پر پہونچ گیا ہے وقت نہ تو بھولتا ہے نہ معاف کرتا ہے اور ہندوستانی حکومت خود اختیاری کے لئے ضروری عناصر دینے میں تاخیر سے ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات آنے والی متعدد نسلوں تک زہر آلودہ ہو جائیں گے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ہندوستانی اس بے مثل موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ جو لالہ کیلاش پت سنگھانیا کی صدارت میں ہوئی تھی اس میں مسٹر ایم۔ جی کنودیا کو جونیئر وائس چیرمین منتخب کیا گیا۔ بورڈ کی دوسری میٹنگ ۲۷ اپریل ۵½ بجے شام کو لالہ کیلاش پت سنگھانیا کی صدارت میں ہوگی۔

اہل شہر سے اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب ایک پریس کمیونک میں لکھتے ہیں کہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کے اختتام میں صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع نے باشندگان سے اپیل کی تھی کہ وہ ایک لاکھ چندہ بغرض جلوس فتحیابی ہٹلر پر جمع کریں۔ باشندگان نے فراخدلی کا ثبوت دیا اور مبلغ ۹۱۱۳۰ روپیہ چندہ جمع ہوا ہے۔ کمیٹی کو بعد تحقیقات اندازہ ہوا ہے کہ مبلغ ۱۲۵۰۰۰ سے کم اس موقعہ پر خرچ نہ ہوگا۔ کیونکہ اس پروگرام کے مطابق شہر کے غربا کو کھانا اور کپڑا بڑی تعداد میں خرچ کرنے کا اندازہ کیا جاتا ہے اس لئے کمیٹی باشندگان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ۱۵ ہزار چندہ اور جمع کریں۔ چندہ آنریری خزانچی و کرٹی سیکریٹری کمیٹی چارٹرڈ بنک کے نام ترسیل کیا جائے جو کہ اس کو تسلیم کریں گے۔ اور رسید دیں گے۔

سکھ کانفرنس یوپی سکھ کانفرنس کا چھٹا سالانہ اجلاس ۲۹ و ۳۰ اپریل کو کانپور میں ماسٹر تارا سنگھ کی صدارت میں ہوگا۔ سردار اندر سنگھ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ پروفیسر گنگا سنگھ۔ گیانی کرتار سنگھ۔ سر جوگندر سنگھ۔ سردار بلدیو سنگھ سردار سنت سنگھ اور سردار ننگل سنگھ کی تشریف آوری کی اُمید کی جاتی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۶ اپریل کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ سر ایڈورڈ سوڈر کی صدارت میں ہوئی جس میں ضروری اور اہم مسائل طے کئے گئے

تانگہ یکہ ہڑتال گذشتہ ہفتہ تانگہ یکہ ہڑتال ۳ روز تک جاری رہ کر حکام ضلع کی مداخلت سے ختم ہو گئی۔ اب تانگہ یونین اپنے مطالبات میونسپل بورڈ کے سامنے بذریعہ درخواست پیش کرے گی۔

روٹری کلب روٹری کلب کے آئندہ سال کے لیئے [illegible]

آئینہ کانپور

مکمل راشننگ یکم مئی سنہ ۱۹۴۵ء سے مکمل راشننگ شروع ہونے والی ہے جن اشخاص کو اس وقت تک راشننگ کارڈ نہ ملا ہو ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے قریب کے راشننگ کے دفتر میں جا کر راشننگ کارڈ بنوالیں۔

ہر بالغ کے لئے ۸ چھٹانک اور ۱۲ برس سے کم عمر کیلئے ۴ چھٹانک اناج راشننگ میں مقرر کیا گیا ہے۔ گیہوں ۶ چھٹانک اور چاول ۴ چھٹانک سے زیادہ نہیں ملیگا اور آٹا ۸ چھٹانک تک مل سکتا ہے گیہوں آٹا۔ میدہ اور چاول کے علاوہ دیگر اناج اور دالیں وغیرہ بازاروں سے حسب معمول خریدی جا سکتی ہیں۔

انتظامات اور پبلسٹی اس قدر اچھی کی گئی ہے کہ اُمید کی جاتی ہے کہ کسی کو تکلیف نہ ہوگی۔

کانپور سٹیزن کمیٹی ۲۲ اپریل کو اشوک ہال میں پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں کانپور سٹیزن کمیٹی کا جلسہ ہوا اور کمیٹی کے قواعد ضوابط بعد بحث و مباحثہ منظور کئے گئے اور مندرجہ ذیل عہدہ داران ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران منتخب کئے گئے:۔

پریسیڈنٹ۔ حاجی محمد سمیع صاحب۔

وائس پریسیڈنٹ۔ ڈاکٹر جواہر لال روھتگی۔ مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔

جنرل سکرٹری:۔ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ۔

سکرٹری:۔ مسٹر محمد یعقوب

(دیگر دو سکرٹریان کے انتخاب کا حق جنرل سکرٹری کو دیا گیا)

ٹریزرر۔ مسٹر آتما شنکر مہروترا۔

ممبران ایگزیکٹو کمیٹی:۔ پنڈت بالکرشن شرما۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔ سید حسن احمد شاہ۔ مسٹر گجپت رائے سکسینہ۔ مسٹر پیارے لال اگروال۔ مسٹر تاراوتی اگروال۔ خواجہ عبدالسلام۔ سید احمد حسین۔ مولوی اسمٰعیل ذبیح۔ مسٹر نرائن پرشاد اروڑا۔ مسٹر ایس۔ ایس یوسف۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ دیگر ۳ اور حضرات۔

کانپور سٹیزن کمیٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ ۲۵ اپریل کو اشوک ہال میں حاجی محمد سمیع صاحب کے صدارت میں ہوئی جس میں ۶ ماہ کے لئے بجٹ تیار کیا گیا اور یہ طے کیا گیا کہ راشننگ اسکیم کے اصول پر شہر کو ۷ حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور کمیٹیاں بنائی جائیں۔ ایک کمیٹی روپیہ کے فراہمی کے لئے۔ اور ایک دوسری کمیٹی شہر کو آرگنائز کرکے کمیٹیاں بنانے کے لئے مقرر کی گئیں ہیں اور تقریباً ایک درجن معزز حضرات کو کمیٹی کا سرپرست بنایا گیا ہے۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن ۱۲ اپریل ۷ بجے شام کو نوجیون لائبریری میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:۔ پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما۔ وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر رما شنکر اوستھی۔ مسٹر کے۔ دی دنگر رام۔ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی۔ مسٹر ایس۔ بی ٹنڈن۔

جنرل سکرٹری۔ مسٹر بی۔ ایم۔ دھر۔

جائنٹ سکرٹیان۔ مسٹر جی۔ سی۔ نگم۔ مسٹر آر۔ ان کرجی

ٹریزرر۔ خواجہ عبدالسلام۔

ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران: مسرس ٹی۔ ایس پی۔ آئیر۔ ایس۔ پی مہرہ۔ گوپی ناتھ سنگھ۔ پرپورنانند رام لال سونکر۔ مولوی اسمٰعیل ذبیح۔ مولوی حشمت اللہ۔ گوپی کرشن تواری۔ گجپت رائے سکسینہ۔ پی۔ سی مترا

الکشن کے بعد سان فرانسسکو کانفرنس وغیرہ کے متعلق چند تجاویز منظور کی گئیں اور اس کے بعد ممبران کو شاندار ڈنر دیا گیا۔

سبد گل

امریکہ سپاہیوں کی عشق بازی کے سلسلہ میں حال میں ایک چینی خاتون نے ایک چینی اخبار میں نہایت ہی دلچسپ مضمون شائع کیا ہے۔ اس خاتون کی رائے ہے کہ امریکن سپاہی عشق بازی کے معاملہ میں مجنوں اور فرہاد کے بھی استاد ہیں۔ چنانچہ یہ خاتون لکھتی ہے کہ

امریکن سپاہیوں کے ہوسٹلوں میں بے شمار لڑکیوں کی تصویریں پائی جاتی ہیں، جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو سب سے زیادہ لڑکیوں کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے جیسے لڑکیوں کا شوق ان کے نس نس میں سمایا ہوا ہے۔

امریکہ سپاہیوں کے بارے میں چینی لڑکیوں کے ذاتی تجربہ بیان کرتے ہوئے یہ چینی خاتون لکھتی ہے کہ

ہر امریکی جب کسی چینی لڑکی کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ تم سب سے زیادہ حسین لڑکی ہو، جو میں نے دنیا میں دیکھی ہے۔ کبھی امریکی سپاہی کہتا ہے کہ ذرا اپنا بھولا بھولا دل کو موہ لینے والا مکھڑا تو دکھاؤ یہ الفاظ بڑے میٹھے معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم میں سے ہر لڑکی دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی نہیں ہوسکتی شاید یہ سپاہی چینی لڑکیوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے خوش آمدانہ الفاظ دہرانے کے عادی ہیں۔

یہ چینی خاتون جو امریکی سپاہیوں کی عشق بازی اور من چلے پن کو حیرت سے دیکھ رہی ہے۔ اسے سوچنا چاہیئے کہ جو سپاہی اپنے گھروں سے ہزاروں میل دور ہوں اور عورت کے دیدار کو ترس رہے ہوں۔ ان کو تو چین کی نکٹی چپٹی عورتیں قدرتی طور پر حوریں دکھائی دیں گی اور وہ ان کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے یہ خصوصیت صرف امریکی سپاہی کی نہیں ہے بلکہ ہر وہ سپاہی جو اپنے گھر سے دور پردیس میں پڑا ہوا ہے، اس کی صنفی بھوک جتنی بھی بڑھی ہوئی ہو کم ہے۔

ادب لطیف

میں مجبور ہوں!

(از جناب برق زیدی)

محبت نصیب میں لکھی تھی شاید کتنی تلخ ہوتی ہے محبت! جب میں بچپن سے جوانی میں داخل ہورہا تھا۔

کتنا پُر کیف تھا وہ زمانہ، رات بھر آرام سے سونا۔ صبح طلوع خورشید کے بعد اُٹھنا۔ گھر میں ہر شخص پر حکومت، ہر شے کے حصول میں آسانی۔ خاندان میں کسی کے یہاں جانا ہوگیا تو وہاں محبت ہی محبت، غرض جو کچھ تھا میرے لئے تھا اور جو کچھ تھا میں تھا۔

لیکن اب جبکہ میں جوان ہوچکا ہوں، ماں باپ پر ایک بار گراں ہوں، عزیز و اقارب نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ خاندان کی جوان العمر لڑکیاں تنہائی میں بات نہیں کرسکتیں۔ رات کو بارہ بجے تک جاگنے اور صبح، سے پہلے اُٹھنے پر مجبور۔ حصولِ معاش کا سوال ہر وقت پیش نظر اور اس کے بعد محبت بھی ہوئی تو اسی زمانہ میں، اور وہ بھی اس سے جو محبت کو گڑیوں کے کھیل سے زیادہ نہیں سمجھتی۔

بڑی پریشان ہے زندگی۔ خود بخود آنکھوں میں آنسو آتے رہتے ہیں۔ تنہائی کی بے چینی کی گھڑیاں ناقابل برداشت ہیں اور پھر تمہارا التفات آمیز برتاؤ اور سوہانِ روح ہو رہا ہے خدارا یا تو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ یا اپنے عہد و پیمان پر عمل کرو!

شاید تم کہو۔

"میں مجبور ہوں"

لیکن — مجبور تو میں تم سے زیادہ ہوں۔

---

* جاتے ہیں۔ اسیقدر خدا کو بھولتے جاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنی بدتہذیبی میں بالکل گمراہ ہوکر برباد اور تباہ ہوجائیں تو پھر خدا کو یاد کرنے لگیں۔

میری بہنو! ہمیں چاہیئے کہ اگر ہم انسانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تو خدا کی ہر عنایت پر دلی شکریہ ادا کریں۔ کیونکہ آج کل کی تہذیب میں یہ ایک بُری عادت ہے کہ ہم آپس میں چھوٹی چھوٹی بات پر ایک دوسرے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تو اس خالق باری کا شکریہ کیوں نہ ادا کریں جس کے لاتعداد احسانات سے ہم سر نہیں اُٹھا سکتے۔

انگریزی میں ایک ناشکرے درخت کا قصہ ہے جو پہلے کانٹے بھرے پتوں کا تھا، اس نے خدا سے اپنے کانٹے بھرے پتوں کی شکایت کی۔ آخر پری نے اس کے سب پتے شیشے کے سے خوبصورت کردیئے۔ چند دن جب ہوا زور زور سے چلنے لگی تو سب پتے ہوا سے ایک دوسرے سے ٹکرا کر پھوٹ گئے پھر اس نے سدا سے شکایت کی کہ اور بہتر پتے دے اس پری نے اس کے سب پتے سبز اور ملایم بنا دئے۔ ایک بکری ان تازہ بتازہ پتوں کو دیکھ کر کھانے لگی۔ پھر اس ملے

ملے ناشکرے غیر قانع درخت نے شکایت کی تو پری نے سب پتے سنہری بنا دئے۔ ایک راہگیر کی نظر پڑی تو اس نے سب پتے جھاڑ تھیلی میں بند کرکے گھر کی راہ لی۔ اب اسے اپنے پہلے پتوں کی قدر معلوم ہوئی گریہ و زاری کرنے لگا کہ الہٰی مجھے وہی سابقہ پتے عنایت کر میں انھیں پر قانع اور شکر ہوں۔

سو میری عزیز بہنو! اپنی تہذیب بڑھاؤ نہ کہ آپ بھی اسمیں فنا ہوتی جاؤ، وہ مالک ہے، آقا ہے اُسے اختیار ہے، ہم کہنے کے مجاز نہیں کہ "تو نے ہمارے ساتھ بے انصافی کی، ہمیں بہت سی نعمتوں سے محروم رکھا اسلئے ہم تیرا شکر کس بات پر کریں۔ اے معبود! ہمیں نیکی کی توفیق عطا کر اور اپنے نیک بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت دے۔ (نقاد)

عالم نسواں

نئی تہذیب

(محترمہ ذ۔ ج۔ کریم بخش لاہور)

آج کل تہذیب کا زمانہ ہے۔ بات بات میں "تھینک یو" (آپ کا شکریہ) (Thank you) کہنا پڑتا ہے۔ جو نہ کہئے اُسے بدتہذیب، کالا، بیوقوف کہا جاتا ہے اور انگریزی میں سٹوپڈ (Stupid) ڈسگسٹنگ (Disgusting) روڈ (Road) سیوج (Savage) وغیرہ گالیاں دی جاتی ہیں۔ کسی کے لئے دکھ سہو ہزار تکلیفیں اُٹھاؤ۔ لاکھ مصیبتیں برداشت کرو۔ اس کا معاوضہ اسی دم وصول ہوجاتا ہے۔ جب کوئی اکڑ کر ذرا مسکرا کر تھینک یو کہہ دیتا ہے۔ ہرا لگا نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آئے۔ مگر خداوند تعالیٰ ہمیں کیسی ہی بہتر حالت میں رکھے اس کے لئے شکر کا کلمہ شاذ ہی زبان سے نکلتا ہے۔ ذرا سی تکلیف ہوئی لگے ناشکری کرنے۔ حالانکہ اچھے سے اچھا کھانا کھاتے ہیں، بہتر سے بہتر کپڑا پہنتے اور بے فکری کی نیند سوتے ہیں۔ اگر کار و بار میں تھوڑی سی تکلیف ذرا سی مشکل پیش ہو جائے۔ پھر دیکھئے ہر ایک کے لئے وہی دکھڑا۔ اسی کا رونا۔ کبھی بھولے منہ سے شکر کا کلمہ تک نہیں نکلتا۔

افسوس ہے آج تک اس بات کا فیصلہ نہ ہوسکا کہ تہذیب کس بلا کا نام ہے۔ مشرقی نہ مشرقی رہے ہیں۔ اور نہ مغربی بن سکتے ہیں۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ ایک کشتی دریا میں گھوم رہی ہے۔ نہ آگے ہی جاسکتی ہے۔ نہ واپس ہی آسکتی ہے۔ آج کل فیشن کے دلدادوں نے تہذیب کے معنی اُلٹے سمجھ رکھے ہیں۔ اگر ایک کسی کو بُرا کہہ رہا ہے تو دوسرا اس کی خوبیاں الاپ رہا ہے۔

کبھی کبھی تو ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی شخص آن واحد میں زبان سے کچھ کہتا ہے۔ اور دل میں کچھ اندر ہی پنہاں رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کسی کے دل میں نہ محبت رہی ہے۔ نہ ہمدردی ایک شخص دوسرے کو کاٹنے دوڑتا ہے۔

بندۂ گناہ بندۂ خواہشات رذیل حرص و ہوا کا پتلا، زبان پر امرت، دل میں زہر، باہر پریم، اندر قہر، بلکہ بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں، جن سے اگر کوئی شائستگی سے فائدہ اٹھا رہا ہے تو دوسرا سراسر کمینگی ٹھہرا کر اسی کا کھلم کھلا مذاق اُڑا رہا ہے یہی باتیں ان کی تہذیب پر بدنما داغ ثابت ہو رہی ہیں۔

بعض بہنیں اور بھائی کہتے ہیں کہ جو کچھ اللہ دیتا ہے۔ ہمیں تو کافی نہیں ہوتا اس سے ہم دوسروں کی کیا مدد کرسکتے ہیں۔ میں کہوں گی کہ جو کچھ خداوند تعالےٰ عطا فرماتا ہے۔ اُسے اپنے حسب حال بنانا ہمارا کام ہے۔ اسی پر قانع رہنا بھی خدا کی شکر گذاری ہے۔

جس قدر لوگ تہذیب میں ترقی کرتے *

دولت کی دنیا

رُوپے کی کہانی روپے کی زبانی!

(از جناب سلطان احمد صاحب کلکتوی)

میں نے کلکتہ کی ٹکسال گھر میں جنم لیا۔ پشت ہا پشت سے ہماری جنم بھومی یہی ہے۔ میرے بزرگوں نے سب سے پہلے ۱۶۷۱ء میں جنم لیا تھا لیکن اسوقت ہر جگہ ان کی خاطر خواہ عزت و توقیر نہ تھی۔ کیوں کہ اُس وقت اُن کے کئی دیسی ہم جنس بھی مغلیہ سلطنت اور مرہٹہ ریاستوں میں تھے۔ صرف انگریزی حدود تک ہی ان کی آؤ بھگت تھی۔ لیکن آج سارے ہندوستان میں میری عزت و توقیر کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اب بھی بعض ریاستوں میں میرے کچھ دقیانوسی اور دیسی ہم جنس موجود ہیں۔ مگر میرا پلّہ سب پر بھاری ہے۔

میرے ہم جنس اس قدر ہیں کہ ان کا شمار کرنا ناممکن ہے۔ میرے بھائی بھی ہیں اور بہنیں بھی۔ چار بہنیں ہیں اکنّی، دوانی، چوانی اور اٹھنی اور دو بھائی ہیں ادھنّہ اور پیسہ۔

آج دنیا کے ہر حصے میں میری مانگ ہے مجھے حاصل کرنے کے لئے لوگ دن رات محنت مشقت کرتے ہیں۔ میری وجہ سے دولتمندوں کی عزت ہے۔ غریب اور محتاج میری ہی خاطر سرمایہ داروں کے ظلم و ستم سہتے ہیں۔ لیکن کبھی آپ نے غور کیا۔ کہ میری عزت و توقیر بجا بھی ہے؟ آئیے میں آپ کو اپنی دُکھ بھری داستان سناؤں۔

سب سے پہلے کان سے چاندی اور تانبہ نکالا گیا اور گاڑی میں بٹھا کر مجھے کلکتہ کی ٹکسال گھر میں لایا گیا۔ تانبے کی اور میری برابری کیا۔ مجھے تو اُس کے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہیں ہے۔ لیکن میری کون سنتا ہے میرے ساتھ تانبے کا بھی ایک حصہ رہنا لازمی ہے اکثر اس نیچ ذات تانبے کی وجہ سے مجھے خفت اُٹھانی پڑتی ہے۔ یعنی بعض لوگ چاندی کم کرکے تانبے کو زیادہ مقدار میں ملا دیتے ہیں۔ اس طرح میری خاندانی برابری کو مٹا کر مجھے کھوٹا ٹھیرایا جاتا ہے ایسے جاسوسوں — ہم میں ملنے سے میرا بہت بُرا حال ہوتا ہے دنیا والے مجھے خوب ٹھنک ٹھنک کر دیکھتے ہیں۔ اگر آواز برابر آتی ہے تو رکھ لیا جاتا ہوں ورنہ کوئی وقعت نہیں۔ نادانوں اور جاہلوں کی صحبت سے کس طرح آبرو پر بن آتی ہے۔

غرض تانبا اب میرا کبھی نہ ہونے والا جز بن گیا ہے اُس کو اور مجھے ایک بڑے کڑاہیے میں ڈال کر پگھلایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ہوجاتے ہیں پھر ہماری لمبی لمبی پٹیاں کاٹ لی جاتی ہیں۔ صرف اتنے پر ہی بس مجھے نجات نہیں ملتی بلکہ ان پٹیوں کو ایک خاص حد تک آنچ دی جاتی ہے اور پھر ایک خاص وزن کے مطابق ٹکڑے کرلیے جاتے ہیں۔ اور پھر میرا وزن کرنے کے لئے مجھے دوسری طرف بھیجدیا جاتا ہے۔ یہاں میری اس قدر سخت جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ کہ اگر ذرا بھی وزن زیادہ ہو تو کاٹ دیا جاتا ہوں اور اگر وزن کم ہو تو پھر کڑاہیے میں ڈھکیل دیا جاتا ہوں۔ ص

پردۂ فلم

بنگال فلم جرنلسٹس کے انعامات

بنگال فلم جرنلسٹس ایسوسی ایشن نے ۱۹۴۴ء کے انعامات کا اعلان کردیا ہے۔ سال کی بہترین تصاویر رام شاستری شکنتلا۔ واپس۔ پرکھ۔ فیشن۔ داسی اور زمین کو قرار دیا گیا ہے۔ بہترین اداکار جاگیردار اور اننت مراٹھے کو تسلیم کیا گیا ہے اور رام شاستری میں ان کے کردار کی بنا پر انہیں یہ اعزاز ہوگیا۔ اس کے علاوہ شاہ نواز کو "ہماری بات"، مہتاب کو "پرکھ" اور کملا چرجی کو "شنکر پاربتی" میں بہترین اداکاری کے انعام کا مستحق سمجھا گیا ہے۔ رام شاستری کی ہدایت کاری کے لئے جاگیردار کو بہترین ڈائرکٹر قرار دیا گیا ہے۔ آرسی بورال کو "واپس" کی موسیقی کے لئے بہترین موسیقار، موندار کو واپس کی بہترین عکاسی کے لئے بہترین عکاس "شکنتلا" کی ریکارڈنگ پر پرمار کو بہترین ریکارڈسٹ اور بال گڈور کو بہترین آرٹ ڈائرکٹر تسلیم کیا گیا ہے۔

"شالیمار" کی شوٹنگ ختم

معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹر روپ کشوری نے اپنے تاریخی شاہکار "شالیمار" تیار کرلیا ہے اب سنسر ہونا باقی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے آخر اپریل تک "شالیمار" نمائش کے لئے مارکیٹ میں پیش کردیا جائے گا۔ منورما چندرموہن۔ بیگم پارہ۔ الناصر۔ لہری شودسانی اور پریلا "شالیمار" کے اداکاروں میں شامل ہیں۔

بروا پھر نیو تھیٹرز میں

کلکتہ کی ایک خبر ہے کہ ڈائرکٹر بروا کا معاہدہ ایک مرتبہ پھر نیو تھیٹرز سے ہوگیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ اس ادارہ کے رابندر ناتھ ٹیگور کے مشہور ناول "گورا" کو فلمائیں گے اور اسمیں ہیروئن کا کردار شریمتی جمنا دیوی کریں گی۔

ص اب میں خیال کرتا ہوں کہ میری تکالیف اور مصائب کا خاتمہ ہوگیا۔ مگر ابھی اس خیال میں رہتا کہ مجھے ایک بڑی گرم بھٹی میں جھونک دیا جاتا ہوں۔ پھر مجھے گرم کرکے نرم بنانے کے لئے پانی میں ڈبویا جاتا ہے۔ اس عمل میں میری ساری خوبصورتی زائل ہوجاتا ہے اور تانبے کی سُرخی مجھ پر غالب آجاتی ہے۔ پھر مجھے دوسری دوائیوں میں ڈبو کر اصلی حالت میں لایا جاتا ہے جب میں اچھی طرح نرم ہوجاتا ہوں تو مختلف آلات کے ذریعہ مجھ پر نقش و نگار بنائے جاتے ہیں۔ میری جانب اُس حکمراں کی تصویر ہوتی ہے جس کی قلمرو میں میں جنم لیتا ہوں اور دوسری جانب میرا ملک جنم بھومی اور قیمت کھدی جاتی ہے۔ میرے جسم پر بہت ہی خوبصورت کنگرے بھی بنائے جاتے ہیں

اب شاید آپ سمجھتے ہوں گے کہ اس کے بعد میری تکلیفوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ لیکن نہیں۔ میرے گھر میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو میرا آخری مرتبہ امتحان لیتے ہیں میرے نقش و نگار میری قیمت، میرا وزن، اور آواز کی خوب جانچ پڑتال کی جاتی ہے اگر یہ ساری چیزیں ٹھیک ہوں تو مجھے ریزرو بنک بھیجدیا جاتا ہے۔ ورنہ پھر وہی کڑاہیا اور میں۔ بنک سے میرے لئے دنیا کے تمام راستے کھل جاتے ہیں۔ جہاں میرا جی چاہتا ہے چلا جاتا ہوں۔ کن کن مقامات اور کن کن ہاتھوں میں پہنچتا ہوں؟ یہ بیان سے باہر ہے۔ مختصر یہ کہ میں بہت سیلانی طبیعت کا ہوں اور کسی ایک جگہ بیٹھے رہنا مجھے قطعی پسند نہیں ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور موت سے کسی کو بھی چھٹکارہ نہیں۔ عرصہ تک جگہ جگہ مسلسل گھومنے پھرنے کی وجہ سے میرے اعضا جواب دینے لگتے ہیں۔ میرے خد و خال بھدّے ہوجاتے ہیں۔ میری خوبصورتی اور چمک دمک مٹ جاتی ہے اور میرے وزن میں کمی آجاتی ہے۔ اس لئے اب مجھے پھر ٹکسال میں بھیجدیا جاتا ہوں۔ تاکہ یہاں پر میری موت کے آخری عمل کے بعد مجھے بالکل فنا کردیا جائے۔ اس طرح میری پیدائش کا مقدس مقام ہی میری موت کا باعث اور مدفن بن جاتا ہے۔

اقوال زریں

بچے ــــــــ (اطفال)

بہت بچے بہت فکریں، بچے نہیں دل کو چین نہیں (بودی)

بچپن سے جوانی کا حال اُس طرح کھل جاتا ہے جیسے صبح سے دن کا (ملٹن)

بچہ آدمی کا باپ ہے (ورڈسورتھ)

ہم کہیں جائیں ہمارے رشتۂ تقدیر کا سرہمارے پالنے میں بندھا ہوا ہے۔ (ڈکنز)

بچوں کو ناقدروں اور ناصحوں سے زیادہ اچھے نمونوں کی ضرورت ہے (جوبرٹ)

بچوں کو زیادہ ٹھیک ٹھاک نہ بناؤ، اگر بچوں کو محاسن و اخلاق تم جبر و ظلم سے اور ڈراؤنی صورت میں سکھلاؤ گے اور آزادی اُن کو حسین و خوبصورت نظر آئیگی تو تمھاری محنت بالکل رائیگاں جائے گی۔ (فینیلون)

بچوں سے محنت ہلکی مگر مصیبت زیادہ گراں ہو جاتی ہے۔ وہ افکار زندگی کو بڑھاتے مگر موت کی یاد دل سے بھلاتے ہیں۔

بچوں کی تربیت میں اُن کے بڑھاپے خیال رکھا کرو (جوبرٹ)

بچے کی آئندہ قسمت ہمیشہ اُن کی ماں کے ہاتھ میں ہوتی ہے (نپولین بوناپارٹ)

بچپن اور جوانی کے مقاصد انسانیت کے اعلیٰ مقاصد ہیں۔ (جینس)

موج تبسم

دو دوستوں میں ایک بات پر تو تو میں میں ہونے لگی،

ایک:۔ تمھارے جیسا بے وقوف میں نے نہیں دیکھا۔!

دوسرا:۔ اس تلاش میں آپ نے اپنی ذات پر غور نہیں فرمایا ورنہ کامیاب ہو جاتے۔

ایک ماسٹر نے مانیٹر سے پوچھا۔

آج کتنے لڑکے غیر حاضر ہیں ؟

مانیٹر:۔ پچاس میں سے دس لڑکے آج نہیں آئے

ماسٹر:۔ اُن کے نام ؟

مانیٹر:۔ (غیر حاضر لڑکو) کھڑے ہو جاؤ۔

پہلا دوست:۔ اگر میں خط پر پتہ لکھ دُوں کہ دُنیا کے سب سے بڑے بے وقوف کو ملے تو یہ خط کسے ملیگا؟

دوسرا دوست:۔ تمھارے پاس ہی آجائے گا!

کیا خبر ہے یار ؟

ایک بکری تاڑ کے درخت پر چڑھی ہوئی اسکی پتیاں کھا رہی تھی۔

کیسی باتیں کرتے ہو ؟ کہیں بکری بھی اتنے بڑے درخت پر چڑھ سکتی ہے پتیاں کھانے کی تو دُور رہی

ارے بھئی ! درخت کوئیں کے اندر سے نکلا ہوا تھا اور بکری ٹانگیں ٹیک کر اس کی پتیاں کھا رہی تھی،

دلچسپ معلومات

صحت اور خوبصورتی بڑھانے والی حیاتین

آجکل غذا کی حیاتینی اجزاء (وٹامن) پر بہت زور دیا جاتا ہے اور جدید تحقیقات سے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ بہت سی عام بیماریاں غذا میں انہیں حیات بخش اجزا کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اب کچھ عرصہ سے حیاتینوں کا نام حسن افزا سامان میں بھی آنے لگا ہے اور زیبائشی اشیاء بنانے والے ان سامانوں میں حیاتین کا عنصر بھی شامل کر دیتے ہیں،

تین سال کا لڑکا موسیقی کا ماہر

یورپ کی سرزمین پر "روڈگر نامی" ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ جو تین سال کی عمر میں پیانو پر ہر دھن بجا سکتا تھا۔ پیرس اور امریکہ کی تماشہ گاہوں میں اس کو ہر مجلس کا معاوضہ ڈھائی ہزار روپیہ دیا جاتا تھا۔

اسی طرح جرمنی کا ایک لڑکا "ہاف سن" دس سال کی عمر میں موسیقی کا اتنا بڑا ماہر ہو گیا تھا کہ اسکو ہزاروں پونڈ معاوضہ دیا جاتا تھا۔

مسز ٹرومین نے وہائٹ ہاؤس کے فرائض سیکھے

واشنگٹن۔ ۲۲ر اپریل مسز ٹرومین کو انکی پیش رو مسز روزویلٹ نے منگل کو وہائٹ ہاؤس کی سیر کرائی۔ مسز ٹرومین انکے ساتھ تقریباً ۱½ گھنٹہ رہیں اور وہائٹ ہاؤس کے تمام سوشل اور دیگر قسم کے فرائض ان سے سیکھے

افسانہ

کسم

ٹیگور کا ایک شاہ کار!

ترجمہ از جناب سیوارام شرما۔ حضروی

کسم وہاں روزانہ گھاٹ پر نہانے آیا کرتی تھی۔۔

لیکن اس روز نہ آئی۔ خبر نہیں کیوں ؟ اس کی سہیلیاں کہہ رہی تھیں کہ ان کی پیاری سہیلی اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئی ہے وہاں ــــ دریا سے بہت دور ــــ ایک گاؤں میں جہاں اجنبی لوگ رہتے ہیں ــــ مکان بھی اجنبی ہیں اور سڑکیں بھی اجنبی۔

وقت گذرتا گیا اور میں کسم کو بھولتا گیا۔ ایک سال گذر گیا۔ گھاٹ پر عورتیں بھی اب اس کے متعلق کم ذکر کیا کرتی تھیں ــــ لیکن ایک شام میں چونک پڑا۔ میرے کانوں نے کسم کے پاؤں کی چاپ سنی لیکن ــــ آہ اب ان پاؤں سے پازیبوں کی جھنکار پیدا نہ ہوتی تھی ان سے موسیقی چھین لی گئی تھی۔

کسم اب بیوہ تھی اس کا خاوند ایک دور دراز مقام پر ملازم تھا۔ ایک چٹھی آئی اور اس کی موت کی خبر لائی۔ کسم نے ــــ آٹھ سال کی بال بدھوا کور نے ، اپنی پیشانی سے سہاگ کا سُرخ ٹیکا مٹا دیا اور چوڑیاں اور پازیبیں اتار پھینکیں اور دریائے گنگا کے کنارے اپنے والدین کے گھر آ گئی۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کی سہیلیوں۔ بھوبن۔ مورنو اور امالا کی شادیاں ہو چکی تھیں اور اپنی سسرال چلی گئی تھیں صرف سرت کماری ہی وہاں تھی۔ آئندہ دسمبر میں اس کی بھی شادی ہونے تھی۔

جس طرح دریا برسات میں جوبن پر آتا ہے اسی طرح کسم کا شباب دن بدن خوبصورت اور جوان ہونے لگا۔ لیکن اس کے میلے کچیلے کپڑے، مرجھایا ہوا چہرہ اور اس کی خاموشی نے اس کی جوانی پر ایک نقاب سی ڈال دی تھی اور اسے لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا۔

دس برس بیت گئے اور کسی نے خیال نہ کیا کہ کسم جو پہلے ایک شگفتہ کلی تھی اب کھل کر پورا پھول بن چکی ہے۔

ایک ایسی ہی صبح تھی۔ ستمبر کے آخری دن تھے ایک سنیاسی آیا، کہاں سے آیا؟ یہ کوئی نہ جانتا تھا میرے مکان کے سامنے شوجی کے مندر کے سامنے ٹھیرا۔

اس کی آمد کا شور تمام قرب و جوار میں پھیل گیا۔ عورتیں کام کاج چھوڑ کر گروہ در گروہ اس مقدس آدمی کے چرنوں میں سر جھکانے کے لئے آنے لگی تھیں۔

ہجوم دن بدن زیادہ ہوتا گیا۔ سنیاسی کی شہرت آگ کی مانند پھیلنے لگی۔ وہ روز کسی نہ کسی مقدس کتاب کی کتھا کرتا۔ کئی عورتیں اس سے مشورہ لینے بھی آتیں کوئی اولاد کے لئے اور کوئی دوائیوں کے لئے۔

چند ماہ اسی طرح گذر گئے۔ اپریل میں سورج گرہن کے موقع پر ارد گرد کے گاؤں سے بہت سے لوگ وہاں گنگا اشنان کو آئے۔ میلہ بھی تھا۔ یاتریوں میں سے بہت سے سنیاسی کے درشن کو بھی آئے۔ ان میں چند عورتیں کسم کی سسرال کے گاؤں کی بھی تھیں۔ سنیاسی سیڑھیوں پر مالا پھیر رہا تھا۔

" یہ تو ہماری کسم کا پتی معلوم ہوتا ہے "

ایک عورت نے کہا۔

" ہاں بہن سچ مچ بالکل وہی ہے "

دوسری نے جواب دیا۔

تیسری بولی:۔

" نقش بھی بالکل ویسے ہی ہے "

لیکن عورت جو اپنا لوٹا دریا میں سے بھر رہی تھی سنیاسی کی جانب دیکھے بغیر بولی

" بہن! وہ اس دنیا میں اب کہاں ؟ وہ اب واپس نہیں آئے گا۔ ہماری پیاری کسم کے تو بھاگ پھوٹ گئے "

ایک اور بولی:۔ اس کی اتنی بڑی داڑھی کہاں تھی "

" وہ اتنا پتلا نہیں تھا اور اتنا لمبا بھی نہیں تھا۔

دوسری نے کہا۔ کچھ دیر اس طرح کی گفتگو کرنے کے بعد انھوں نے خاموشی اختیار کر لی۔

شام کا وقت تھا پورنیما کا چاند ابھی ابھی آسمان پر ظاہر ہوا تھا، کسم آئی اور گھاٹ کے سب سے نیچے سیڑھی پر پانی کی سطح کے پاس بیٹھ گئی۔

گھاٹ سنسان پڑا تھا۔ کیکڑے شور مچا رہے تھے اس لئے مندر کی گھنٹیوں کی آواز مدھم پڑ رہی تھی۔ حتیٰ کہ دریا کے اس پار درختوں کے جھنڈ کے سایہ کی مانند بالکل ختم ہو گئی چاندنی دریائے گنگا کی مانند سطح پر کھیل رہی تھی۔

دور اوپر، دریا کے کنارے پر، جھاڑیوں کے درمیان مندر کی ایک ڈیوڑھی کے نیچے، شکستہ گھروں کے پاس ــــ تالاب کے قریب ــــ آموں کے جھنڈ کے پاس ــــ رنگین اور خوبصورت سائے جمع ہو رہے تھے اور ــــ وہاں گھروں کے پاس گیدڑوں کے چیخنے کی آواز بلند ہوئی اور پھر خاموشی میں ڈوب کر رہ گئی

سنیاسی مندر سے باہر آیا۔ گھاٹ کی چند سیڑھیاں طے کیں۔ دیکھا کہ ایک عورت بالکل تنہا بیٹھی ہے ــــ وہ واپس جانے ہی کو تھا کہ کسم نے اپنا اوپر اٹھایا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔ دوپٹہ کسم کے سر سے سرک گیا اور چاند کی روشنی میں اس کا چہرہ صاف چمکنے لگا۔ کسم نے دوپٹہ درست کیا اور سر جھکا کر سنیاسی کو پرنام کیا۔

سنیاسی نے آشیرباد دی اور پوچھا:۔

" تم کون ہو دیوی ؟ "

" میرا نام کسم ہے "

" اس نے جواب دیا "

اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

کسم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی اپنے گھر کو واپس

چلی آتی۔

لیکن سنیاسی بہت دیر تک وہاں بیٹھا رہا۔ آخر جب چاند شرق سے مغرب کو چلا گیا اور سنیاسی سایہ بجائے آگے کے پیچھے پڑنے لگا تو وہ اٹھا اور مندر میں داخل ہوگیا۔

کسم روزانہ سنیاسی کو پرنام کرنے مندر میں آنے لگی جب وہ کتھا کرتا تو وہ ایک کونہ میں کھڑی سنتی رہتی تھی۔ کتھا کے بعد سنیاسی اس سے مذہب کے متعلق باتیں کرتا۔ وہ ان باتوں کو بالکل نہ سمجھتی۔ تاہم خاموشی اور توجہ سے سنتی۔ روزانہ مندر کی سیوا کرتی۔ پوجا کے لئے پھول توڑ کر لاتی۔ مندر کا فرس دھونے کے لئے دریا سے پانی بھر لاتی۔

بہار کا موسم آگیا۔ دنیا پھر ایک مرتبہ خوبصورت اور دلفریب نظر آنے لگی۔

اچانک کسم نے مندر آنا چھوڑ دیا۔ نہ پوجا کرنے آتی۔ اور نہ ہی سنیاسی کو پرنام کرنے کے لئے۔

اس کے بعد کیا ہوا، یہ میں بالکل نہیں جانتا، البتہ چند دن بعد ایک شام کو دونوں گھاٹ کی سیڑھیوں پر ملے۔ کسم نیچی نظریں کئے سر جھکائے کھڑی تھی۔

"کیا آپ نے مجھے بلایا ہے؟"

کسم نے پوچھا۔

"ہاں"

سنیاسی نے جواب دیا۔

"تم نے مندر آنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟ اب تم پوجا میں بھی شامل نہیں ہوتیں؟"

کسم خاموش تھی۔

"بولو کیا بات ہے؟"

میں نے پاپ کیا ہے۔ مہاراج۔ بھگوان کی پوجا کرنے سے ڈرتی ہوں۔"

سنیاسی بولا۔

کسم میں جانتا ہوں کہ تمہیں کوئی دکھ ہے جس نے تمہارا آرام اور سکون چھین لیا ہے۔

کسم نے اپنا چہرہ ساڑھی کے پلو سے چھپا لیا۔ سیڑھی پر سنیاسی کے پاس بیٹھ گئی۔ اور بے اختیار رونے لگی۔

سنیاسی ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اور بولا:۔

"کہو! تمہارے دل میں کیا ہے؟ — تمہیں کیا دکھ ہے؟ میں تمہیں اس دکھ سے نجات دلانے کا صحیح راستہ بتاؤں گا۔"

"اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اپنا دکھ بتاؤں تو میں ضرور بتاؤں گی، لیکن شاید میں اچھی طرح بیان نہ کر سکوں شاید آپ نے اس عرصہ میں میرا دکھ جان لیا ہوگیا۔ اگر نہیں سنئے:۔

میرا ایک محبوب ہے جسے میں اپنا جیون سمجھتی ہوں میں اس کی پرارتھنا کرتی ہوں۔ اس کی محبت میری رگ رگ میں سرایت کر چکی ہے۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ میرا پیارا ایک باغ میں بیٹھا ہے، میرے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ میں دبائے ہوئے ہے اور مجھ سے محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ خواب غائب ہوگیا لیکن اس کے تاثرات اب بھی باقی ہیں۔ دوسرے دن جب میں نے اُسے دیکھا۔ تو وہ ایک دوسری حالت میں تھا میں اپنے محبوب سے —— اپنی آرزوں کے مرکز سے دور رہنے لگی لیکن اس کا خیال ہر وقت میرے دامن گیر رہتا ہے۔ میری آنکھوں سے نیند چھین لی گئی ہے۔ میرے دل کا سکون درہم برہم ہوگیا۔

وہ اپنے دل کا درد بیان کرتی رہی اور —— سنیاسی اپنے دائیں پاؤں کے انگوٹھے سے زمین کرید رہا تھا۔

کسم خاموش ہوگئی۔

سنیاسی نے پوچھا:۔ وہ کون ہے جسے تم نے خواب دیکھا تھا۔

دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کسم نے کہا:۔ میں نہیں بتا سکتی۔"

لیکن سنیاسی نے بار بار اصرار کیا۔

اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کسم بولی:۔

"کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہی پڑیگی؟"

"ہاں تمہیں بتانا ہی پڑیگا۔"

سنیاسی نے جواب دیا۔

"وہ تم ہی ہو"

کسم نے کہا اور اپنا سر گھاٹ کی سیڑھی پر رکھ کر رونے لگی —— کچھ دیر کے بعد جب کسم کے حواس بجا ہوئے تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"سنیاسی آہستہ سے بولا:۔

"میں آج رات ہی اس جگہ سے جا رہا ہوں تاکہ تم مجھے دوبارہ نہ دیکھ سکو، تمہیں یہ بات فراموش نہ کر دینی چاہیئے کہ میں سنیاسی ہوں۔ میرا اس دنیا میں اور دنیا کے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہیں مجھے ضرور بھول جانا چاہیئے۔

"ایسا ہی ہوگا بھگوان"

کسم نے جواب دیا

سنیاسی بولا:۔

"اچھا میں جا رہا ہوں۔"

کسم خاموش رہی۔ سر جھکا کر سنیاسی کو پرنام کیا اور اس کے پاؤں کی خاک ماتھے پر لگائی۔

سنیاسی چلا گیا۔

چاند غروب ہوگیا۔ رات زیادہ تاریک ہوگئی۔ دریا میں دھڑام سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔ ہوا پاگل ہو کر نہایت تندی سے چلنے لگی۔ گویا آسمان کے سارے ستاروں کو اڑا لے جانا چاہتی تھی۔ یہ کسم کے گرنے کی آواز تھی۔

یہ ہندوستان کے نمائندے نہیں ہیں

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے جو آجکل امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں فرمایا کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں ہندوستانی ڈیلیگیشن ہندوستان کی نہیں بلکہ حکومت برطانیہ کی رائے کا اظہار کریگا یہ ڈیلیگیشن ہندوستان کا نمایندہ نہیں کہا جا سکتا۔ آپ نے بتایا کہ کونسل آف اسٹیٹ کے غیر سرکاری ممبران ڈیلیگیشن کو غیر نمایندہ قرار دے چکے ہیں۔ گورنر جنرل نے اسمبلی میں اس معاملہ پر بحث کی ممانعت کر دی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ کینیڈا اور آسٹریلیا کی طرف سے جو ڈیلیگیشن جا رہے ہیں ان میں سرکاری نمایندوں کے علاوہ مختلف پارٹیوں کے نمایندے بھی شامل ہیں۔

محکوم ملکوں میں نام کو بھی جمہوریت نہیں

ماسکو ۲۲ اپریل۔ روس کے مشہور میگزین "دار اینڈ دی ورکنگ کلاس" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں صاف صاف رائے زنی کی ہے کہ جو ممالک دوسرے ملکوں کے ماتحت ہیں اور دنیا کی بیشتر آبادی ایسے ہی ملکوں میں ہے ان میں جمہوریت کی بو تک نہیں ہے جو لوگ جمہوریت کا راگ الاپتے ہیں۔ ان کی اپنی کوشش اس طرف لگانا چاہئیں۔ چین کے حکمران حلقوں کے بہت موثر عناصر ملک کو سیاسی اور اقتصادی طور پر پست رکھنے کے ذمہ دار ہیں ایک بات صاف ہے وہ یہ کہ جبتک چین کی سیاسی زندگی پوری نہیں ہو گی وہ دنیا کی قوموں میں وہ درجہ حاصل نہیں کر سکتا جس کا وہ حقدار ہے۔

روس۔ امریکہ۔ برطانیہ واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف برطانیہ وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر اسٹٹینیس کے درمیان سٹٹ [illegible] میں کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔ آج موسیو مولوٹوف نے پریسیڈنٹ ٹرومین سے پہلے تو تنہا اور پھر اسٹٹینیس کے [illegible] ملاقات کی۔ آپ نے مسٹر ایڈن سے بھی ملاقات کی اس وقت اہم بات چیت جاری ہے۔

جرمنی میں گوریلا لڑائی شروع

لندن۔ ۲۳ اپریل۔ پچھمی مورچہ کی جرمن فوجوں کو ہٹلر نے حکم دیا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی پارٹی بنا کر دشمن پر حملہ کریں اور جہاں مورچہ کمزور دیکھیں وہاں گھس جائیں۔ تم بھی وہی طریقہ اختیار کرو جو سنہ ۱۹۴۲ء سے سنہ ۱۹۴۴ء تک روسی اختیار کرتے رہے اس فوجی حلقوں میں اُس حکم سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ اب منظم مقابلہ ختم ہو چکا ہے اور ہٹلر نے گوریلا لڑائی شروع کر دی ہے۔

اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن لکھنؤ
کارروائی جلسہ ورکنگ کمیٹی
منعقدہ میرٹھ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء

یوپی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ میرٹھ میں ۱۵ اپریل خان بہادر وحید الدین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ کے بنگلہ پر منعقد ہوا اور سب سے پہلے خان بہادر اعجاز حسین چیرمین میونسپل بورڈ میرٹھ نائب صدر مجلس استقبالیہ نے اراکین اور ممبران کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ کہا کہ ہندوستان کے رہنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اُردو اخبار پڑھیں اور آج دنیا میں علم اور قلم ہی کی طاقتیں مانی جاتی ہیں مگر اس زمانہ میں علم کی طاقت بھی قلم کی محتاج ہے آپ نے باشندگان میرٹھ کی طرف سے اُردو جرنلسٹ کے ادارہ کے قیام کے سلسلہ میں اظہار مسرت کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ہم لوگ اس ایسوسی ایشن کی ہر خدمت کیلئے تیار ہیں۔ مولانا نیاز فتحپوری صدر جلسہ نے مختصر الفاظ میں اس کا جواب دیتے ہوئے مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی علاوہ ممبران ورکنگ کمیٹی کے میرٹھ کے اخبار نویس حضرات اور خان بہادر شیخ وحید الدین سی۔ آئی۔ ای بھی مخصوص دعوت پر شریک رہے۔

(۱) ورکنگ کمیٹی کے جلسہ نے مسٹر معراج احمد عباسی ایڈیٹر غازی کے انتقال پر ایک تعزیتی تجویز پاس کی اور کھڑے ہو کر مرحوم کے لئے دعا کی گئی اور اس سلسلہ میں مسٹر انیس احمد عباسی کے ساتھ اظہار ہمدردی کی گئی۔

(۲) مسٹر رئیس احمد فاطمی ایڈیٹر بحر العلم کی سزایابی پر ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے حکومت یو۔پی سے استدعا کی گئی کہ چونکہ مسٹر رئیس فاطمی اخبار نویس ہیں اور ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کے ایک سرگرم ممبر ہیں اس لئے انہیں کم سے کم بی کلاس میں رکھا جائے۔

(۳) حکومت یو۔پی کا شکریہ ادا کیا گیا کہ ایسوسی ایشن کی خواہش اور انتخاب کے بموجب ایسوسی ایشن کے صدر مولانا نیاز فتحپوری کو فزیکل کلچر ایجوکیشن کی کمیٹی میں انہیں ممبر نامزد کیا۔

(۴) ایسوسی ایشن نے حکومت ہند اور حکومت صوبجات متحدہ سے درخواست کی ہے کہ اس صوبہ کے ان اخبارات اور رسائل کے لئے کاغذ کا کوٹہ منظور کرے جنہیں ابھی تک کسی وجہ سے کاغذ کا کوٹہ نہیں مل سکا ہے۔

(۵) جلسہ میں مولانا نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار کو فزیکل کلچر ایجوکیشن کمیٹی کے لئے ممبر منتخب کیا گیا وہ ایسوسی ایشن کی نمایندگی کریں۔

(۶) جلسہ نے یہ طے کیا کہ یو۔پی میں آئندہ ماہ دسمبر یا جنوری میں ایک آل انڈیا اُردو اخبار نویسوں کی کانفرنس طلب کی جائے تاکہ ایک کل ہند اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن قایم کی جائے۔

(۷) جلسہ کی طرف سے خان بہادر شیخ وحید الدین سی۔ آئی۔ ای اور خان بہادر اعجاز حسین چیرمین میونسپل بورڈ میرٹھ کی مہمان نوازی اور ہمدردیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے میرٹھ میں ورکنگ کمیٹی کو مدعو کیا۔

(۸) مسٹر خالد سابق ایڈیٹر روزنامہ ناظم رامپور کے استعفیٰ پر ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ حکومت رامپور نے ان کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کیا ہے اور یہ طے کیا گیا کہ ایک وفد جو مسٹر امین سلونوی اور مولانا رضا فرنگی محلی ریاست رامپور روانہ کیا جائے جو چیف منسٹر ریاست کو اور دیگر حکام ریاست سے ملکر اس مسئلہ میں دریافت حال کرے۔

ورکنگ کمیٹی مسٹر معراج احمد مرحوم کی جگہ پر مولوی ابوالفاخر صدیقی ایڈیٹر عرفان میرٹھ کو رکن ورکنگ کمیٹی منتخب کیا گیا۔

ورکنگ کمیٹی کو خان بہادر شیخ وحید الدین سی۔ آئی۔ ای نے ایک پر تکلف لنچ اور خان بہادر اعجاز حسین چیرمین میونسپل بورڈ میرٹھ نے ایک شاندار ایٹ ہوم پر مدعو کیا۔

سکرٹری نشر و اشاعت

دُور اندیش باپ کا خوش نصیب بیٹا

اِس کی تعلیم اور کامیابی کا پختہ بندوبست ہوگیا ہے

یہ لڑکا ابھی چھوٹا ہی سا ہے مگر اِس کے باپ کو معلوم ہے کہ اِس کی تعلیم کے لئے روپیہ درکار ہوگا۔ اُس نے دانشمندی سے کام لے کر اِس کی فیسوں وغیرہ کی رقم مفید مد میں لگادی ہے۔ اِس رقم پر ۱۲ برس میں ۵۰ فیصدی اضافہ ہوجائے گا اور وہ اطمینان سے یونیورسٹی میں کار آمد تعلیم حاصل کرسکے گا۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ پورے بھروسے کے ساتھ کوئی عُمدہ روزگار شروع کرسکتا ہے۔

اِس لڑکے کی کامیابی اِس کے باپ کی اِس دُور اندیشی کا فیض ہوگی کہ اُس نے اپنی بچت نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگائی۔ آپ اگر چاہیں تو آپ کے لڑکے کا مستقبل بھی اِسی طرح محفوظ ہوسکتا ہے۔

چھوٹی رقمیں جمع کرنیوالے ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ، یا ۸ آنے اور ایک روپے والے سیونگز اسٹامپ خرید سکتے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ اور سیونگز اسٹامپ کسی منظور شدہ سرکاری ایجنٹ، یا سیونگز بیورو یا ڈاکخانے سے مل سکتے ہیں۔

دانشمند ماں باپ سے دُور اندیشی کا سبق سیکھئے اور اپنی زائد آمدنی

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس

میں لگادیجئے

- ★ ہر دس روپے بارہ برس میں پندرہ روپے ہوجاتے ہیں۔
- ★ ۳½ فیصدی منافع۔ انکم ٹیکس معاف۔
- ★ ۳ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھُنا کر پُوری رقم مع جمع شدہ منافع حاصل کی جاسکتی ہے

AAA 191

ہٹلر کو زندہ پکڑنے کی کوشش

لندن ۲۵ اپریل۔ ہمبرگ ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ہٹلر خود برلن کی کمان کر رہا ہے اس کے پاس اس کے فوجی اور سیاسی مشیر بھی موجود ہیں اس کے ہر لمحہ تازہ ترین صورت حالات کی اس کو خبر ملتی رہتی ہے اور وہ خود اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کتنی فوج کس علاقہ میں بھیجی جائے۔ فوجی رائے کاروں کا بیان ہے کہ اگر یہ خبر ٹھیک ہے کہ ہٹلر برلن ہی میں ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ روسی جال میں پھنس گیا ہے اور اس کو زندہ پکڑنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ برلن کی لڑائی اس وقت پورے شباب پر ہے۔ روسیوں نے شہر کے چاروں طرف فولادی گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ اس وقت ہوا میں۔ بازاروں میں۔ تہ خانوں میں یکساں میں اندر اور باہر بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجیں شہر کی پچھمی بستیوں میں بھی داخل ہوگئی ہیں۔ روس کے تازہ اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے پیشقدمی کرتے ہوئے برلن کے اتر پچھم اور دکھن پورب میں مزید بستیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ دکھنی یوروپ میں انھوں نے تین بستیوں پر قبضہ کرلیا ہے اور ان فوجوں سے جا ملی ہیں جو دکھن کی طرف سے بڑھ رہی تھیں۔ انھوں نے ٹیگل۔ ڈٹمناو۔ اور رنیکنڈروف کے علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

اُن تمام عورتوں سے جو کوئی اہم جنگی کام نہیں کررہیں

درخواست ہے کہ اپنی خدمات ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) کو پیش کردیں۔

یہ درخواست اُن عورتوں سے کی جارہی ہے جو اس وقت جنگی کوششوں کے سلسلے میں کوئی کام نہیں کررہی ہیں۔ ہندوستان کے زنانہ امدادی دستے میں ابھی ہزاروں عورتوں کی ضرورت ہے۔ کام نہایت دلچسپ اور تنخواہ بہت معقول ہے۔

قیام گاہیں۔ ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) کی جنرل سروس والی عورتوں کے لئے سرکار کی طرف سے خاطر خواہ اور آرام دہ رہائش کا انتظام ہے۔ جس کی نگرانی ذمہ دار خواتین کرتی ہیں جو خود بھی اِس زنانہ دستے کی رُکن ہوتی ہیں۔

فتح کے بعد اِن ہندوستانی عورتوں کو جنہوں نے دشمن سے غیر مشروط اطاعت قبول کرانے میں مدد کی ہوگی، امن کے مفاد حاصل کرنے کا سب سے بڑھ کر حق ہوگا۔

جنگ کے بعد؟ ہندوستان صنعت اور تجارت میں تیزی سے ترقی کررہا ہے۔ اور یہ بالکل یقینی ہے کہ حالات کے اعتدال پر آنے کے بعد غیر فوجی عہدوں کے لئے بہت سے عمدہ تربیت پائے ہوئے مردوں اور عورتوں کی ضرورت ہوگی۔ ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) کی تربیت اور اِس کی ملازمت کا تجربہ بہت سی عورتوں میں وہ قابلیتیں پیدا کردے گا جو ایک کامیاب روزگار کے لئے ضروری ہیں۔

درخواست کس طرح دی جائے

ملازمت کے قواعد و شرائط کی تفصیلات بلاتکلف، ذیل کے اسسٹنٹ ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسروں سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔ یہ خواتین خود بھی ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) کی رُکن ہیں اور اِس زنانہ دستے کے متعلق ہر قسم کی معلومات آپ کو بڑی خوشی سے بہم پہنچائیں گی۔

اگر آپ اُن شہروں سے دُور رہتی ہوں جہاں اے۔ٹی۔آر۔او/ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) کے دفاتر واقع ہیں، تو نزدیک ترین ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) یونٹ کمانڈر سے خط و کتابت کیجئے۔

بمبئی۔ اے۔ایف۔آئی بلڈنگ اسپٹل لین۔ دھوبی تلاؤ۔
کلکتہ۔ معرفت۔ ڈی۔ٹی۔آر۔او۔ ۲۸ تھیٹر روڈ۔
لکھنؤ۔ معرفت۔ ٹی۔آر۔او۔ ایسٹرن حضرت گنج۔
پٹنہ۔ معرفت۔ ڈی۔ٹی۔آر۔او۔ اگزیبیشن روڈ۔
راولپنڈی۔ گورن ٹائمس روڈ۔
بنگلور چھاؤنی۔ کبن روڈ۔
لاہور۔ ۲۲ ڈیوس روڈ۔
مدراس۔ ۱۸۰/۳ ماؤنٹ روڈ۔
پُونا۔ اسٹاٹن روڈ۔
یا
قریب ترین ڈبلیو۔اے۔سی (آئی) پلٹن کمانڈر کو درخواست دیجئے

WAC INDIA

ہندوستان کے زنانہ امدادی دستے میں بھرتی ہوجائیے

AAA 1895

شاندار — پانچواں — ہفتہ

عورتوں کو درسِ عبرت دینے والی تصویر

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور

میٹنی شو
اتوار کو
۲½ بجے دن

جمعہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۵ء سے

ایک بہترین سماجک تصویر

ستی انسویا

خاص اداکار
درگا کھوٹے
سوبھنا سمرتھ
اندرا
ساہو مودک

بال بچوں کے ساتھ دیکھنے والی لاجواب تصویر
اسٹوری — اداکاری — گانے — ڈانس — مکالمے
سب لاجواب — تشریف لاکر — لطف اوٹھائیے

ہندوستان کے اُس اولین جلیل القدر شہنشاہ کی سوانح حیات
جس نے زبردست یونانی فاتحوں سے ملک کو آزاد کرایا!
اور سارے ہندوستان میں ایک مسلسل حکومت قایم کی!!

ڈائرکٹر جینت ڈیسائی کا عظیم ترین تاریخی شاہکار

سمراٹ چندر گپت

خاص اداکار
رینو کا دیوی
ایشور لال۔ مبارک۔ نیم پلی
ثریا۔ سلوچنا چٹرجی

جمعہ ۲۷ اپریل سے — **میجسٹک ٹاکیز کانپور میں** — روزانہ ۲ شو، اتوار کو ۳ شو

فری پاس قطعی بند!

مسٹر کالکا پرشاد بھٹناگر پرنسپل ڈی۔اے۔وی۔ کالج افتتاح فرمائینگے

پیتل کے برتن
قیمتوں میں مزید تخفیف

۱۰ فروری ۱۹۴۵ء سے پیتل کے برتنوں کی انتہائی قیمتوں میں ایک بار پھر تخفیف کی گئی ہے۔ جہاں تک پیتل کے اُن برتنوں کا تعلق ہے جو کافی بڑی تعداد میں حکومت کے زیر نگرانی تیار ہو رہے ہیں اور تقریباً تمام شہروں میں منظور شدہ بیوپاریوں کے ذریعے فروخت ہوتے ہیں، ان میں سے ہر ایک برتن پر نئی قیمت کی مُہر لگی ہوئی ہے۔ اِسے ضرور دیکھ لیجئے! نئی قیمتیں ایک روپیہ ۱۰ آنے فی پونڈ سے لے کر ۲ روپے فی پونڈ تک ہیں۔ مراد آبادی برتنوں کی انتہائی قیمت، جن پر دونوں طرف مراد آبادی قلعی ہو، ۲ روپے ۱۲ آنے فی پونڈ ہے۔ پیتل کے دُوسرے برتنوں کی قیمت ۲ روپے ۵ آنے فی پونڈ سے اُوپر نہیں ہو سکتی۔ اِس سے زیادہ مت دیجئے۔

منظور شدہ بیوپاریوں کی فہرست "براس یوٹینسلز (کنٹرول) آرڈر ۱۹۴۳ء" میں موجود ہے۔ یہ کنٹرول آرڈر منیجر آف پبلیکیشنز، سول لائنز، دہلی سے قیمتاً منگایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی منظور شدہ دوکاندار برتن پر لکھی ہوئی قیمت سے زیادہ وصول کرنا چاہے تو براہ مہربانی اپنے ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ یا کنٹرولر جنرل آف سول سپلائیز بمبئی سے اُس کی شکایت کیجئے۔

الیومنیم کے برتن
قیمتوں پر کنٹرول

۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء سے، "الیومنیم یوٹینسلز (کنٹرول) آرڈر ۱۹۴۵ء" کے تحت، الیومنیم کے تمام برتنوں کی قیمت پر کنٹرول ہو گیا ہے۔ مقررہ انتہائی قیمتیں، برتنوں کی قسم کے لحاظ سے، ۲ روپے ۴ آنے سے لے کر ۳ روپے ۸ آنے فی پونڈ تک ہیں۔ اوسط شرح جو کنٹرول سے پہلے ۵ روپے ۴ آنے فی پونڈ تھی، کنٹرول کے بعد صرف ۳ روپے فی پونڈ یا پانچ پیسے فی تولہ رہ گئی ہے۔

سرکاری نگرانی میں بنے ہوئے الیومنیم کے برتن، بڑی تعداد میں جلد از جلد ہر جگہ موجودہ بیوپاریوں کو فروخت کے لئے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اِس مقصد کے لئے حکومت ۵۰۰۰ ٹن سالانہ کے حساب سے الیومنیم مُہیا کر رہی ہے۔ اِن برتنوں پر کنٹرول کی قیمت لکھی ہے۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ مت دیجئے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA190
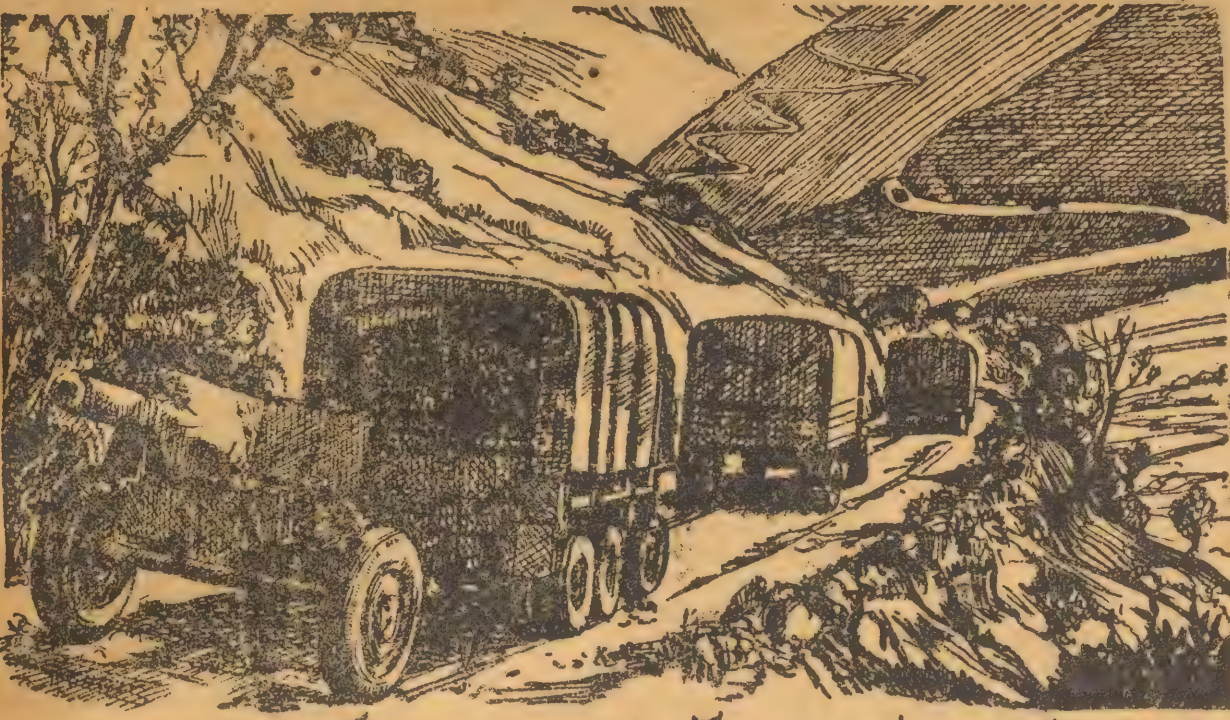
شاہراہِ لیڈو — آسام سے چین تک

تین سال کی مسلسل جدّ و جہد کے بعد آخر ہم نے جاپانی ناکہ بندی کو توڑ کر چین تک پھر سڑک نکال لی ہے۔ اِس نئی شاہراہ سے پہلا مسلح قافلہ رسد لے کر اِس سال کے شروع میں ہندوستان سے چین پہنچا۔ شاہراہِ لیڈو اِس جنگ کے نہایت حیرت انگیز انجینئری کے کمالات میں سے ہے۔ لیڈو سے لے کر، جو آسام میں ریل کا آخری اسٹیشن ہے، چین کے شہر کنمنگ تک یہ سڑک گھنے مہیب جنگلوں، عمودی چٹانوں، گہری اتھاہ گھاٹیوں سے گزرتی اور تیز رفتار دریاؤں کو پاٹتی ہوئی چلی گئی ہے۔ تین سال پہلے جس لق و دق علاقے میں دُشوار گزار پگڈنڈیوں اور کٹے پھٹے موہوم نشانوں کے سوا کسی راستے کا نام نہ تھا، اب ۱۰۴۴ میل لمبی ایک اہم شاہراہ تعمیر ہو گئی ہے، جس پر سے دن رات ہر قسم کی بھاری گاڑیاں چین کے لئے اہم رسد لے جا رہی ہیں۔

اِس سڑک کے کھُلنے سے جانباز چینی فوجوں کے حوصلے اور زیادہ بلند اور دل قوی ہو گئے ہیں۔ ہمارے مشترک دُشمن کی شکست زیادہ قریب آ گئی۔

ہم ہندوستانیوں کے لئے بھی یہ واقعہ زبردست اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب تک جاپان پر کامل اور فیصلہ کُن فتح حاصل نہ ہو جائے ہندوستان بیرونی خطرے سے محفوظ نہیں۔ آیئے جنگی کوششوں میں پورا زور لگا دیں۔

اس گھاٹی پر بنا ہوا پل فنِ انجینئری کا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے

سڑک کی تعمیر کا ایک اور منظر۔ چٹان کو بارود سے اُڑانے کی تیاری۔

بڑھے چلو! فتح قریب ہے۔

حکومتِ ہند کے محکمۂ انفرمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

AAA148

حکمرانِ اعظم کو قائدِ اعظم کی تنبیہ

بمبئی۔ ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بحری تار مسٹر ایمری وزیر ہند اور ایک تار لارڈ ویول وائسرائے ہند کو بھیجا ہے کہ اگر کسی قسم تبدیلی ہندوستانی آئین میں مسلم لیگ کی رائے کے بغیر کی گئی تو ہندوستانی مسلمان اس کی مخالفت کریں گے۔

بحکم جناب مسٹر محمد عبد الحمید خاں صاحب بہادر منصف شکوہ آباد

نوٹس نسبت عذر انہدام

بعدالت منصفی مقام شکوہ آباد ضلع مین پوری
مقدمہ دیوانی نمبر ۲۳ بابت ۱۹۲۱ء
نمبر اجراء ۸ بابت ۱۹۴۵ء

ساہو رام نراین ولد ساہو رام چند برہمن پالیوال ساکن موضع رامپور پرگنہ مصطفےٰ آباد ضلع مین پوری
ڈگری دار

بنام:۔ ٹھاکر ٹیکم سنگھ ولد بینی رام سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اورنگ آباد پرگنہ مصطفےٰ آباد ضلع مین پوری
ملایون ڈگریدار

بنام ٹھاکر ٹیکم سنگھ دیون

چونکہ ساہو رام نراین ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ دخل بعد انہدام دلایا جائے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۲۱ ماہ اپریل ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت منصفی
شکوہ آباد

مہر عدالت

شاندار — پانچواں — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۴۵ء سے

ایک بہترین سماجک تصویر

ایک سبق آموز افسانہ معہ بال بچوں کے دیکھیے

ماں باپ

خاص اداکار:۔ وینا، کلیانی، راجکماری شکلا، روشن، نذیر، جگدیش، یعقوب، دیکشت

اسپیشل میٹنی شو:۔ جمعہ اور سنیچر کو ایک بجے دن کو

شاندار — چوتھا — ہفتہ

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۴۵ء سے

رنگ منروا مووی ٹون کا لاجواب شاہکار

پتھروں کا سوداگر

اسٹوری پنڈت سُدرشن

خاص اداکار:۔ مینا، شیلا، ہریش، بنرجی، کے۔ این سنگھ، سنگھٹا پرشاد، جلو بائی، غلام حسین

اسٹوری، اداکاری، گانے، ڈائلمس، مکالمے، مذاق سب لاجواب
قابل دید اور تشریف لا کر لطف اُٹھایئے

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت

سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 41 NO. 18 | Cawnpore. Saturday 5th May. 1945

کانپور شنبہ ۵ مئی سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱ نمبر ۱۸

ادبیات

جذباتِ نوح

از حضرت نوح ناروی

اپنے کو اہلِ درد ہیں کیا لئے ہوئے
بیٹھے ہیں موت کا یہ تہیہ کئے ہوئے

کہہ دے کوئی یہ اُن سے چلیں وہ بھی ساتھ ساتھ
میں جا رہا ہوں دل کا جنازہ لئے ہوئے

آئے ہیں میکدے کی طرف چند پارسا
جائیں نہ بے پلائے ہوئے بے پیے ہوئے

اوّل تو عشق اور وفا بھی پھر اس کے ساتھ
دونوں یہ امتحاں ہیں میرے دئے ہوئے

مانا کوئی گلہ نہ سہی شکر ہی سہی
کبتک رہیں گے ہونٹ ہمارے سِئے ہوئے

اے عالمِ خیال تجھے کیوں دعا نہ دوں
بیٹھا ہوں اپنی گود میں اُنکو لئے ہوئے

کہتا ہے جھوم جھوم کر ابرِ بہار بھی
جاؤ نگا میکدے سے نہیں بے پئے ہوئے

ممکن نہیں کہ دل سے مٹیں داغہائے عشق
یہ سب چراغ ہیں ترے روشن کئے ہوئے

آئے کہیں بہار کہ پھر دھجیاں اُڑیں!
مدّت ہوئی ہے چاکِ گریباں سِئے ہوئے

اظہارِ ذوق و شوق حسینوں کے روبرو
اپنے کو اہلِ عشق رہیں کچھ لئے ہوئے

عہدِ شباب کیا کوئی کیفِ شراب ہے؟
اس سِن میں مست رہتے ہیں سب بے پئے ہوئے

میرے لئے نشاط و مسرت سے کم نہیں
وہ رنج و غم جو خاص ہیں اُنکے دئے ہوئے

آنکھوں سے بے سبب یہ برستا نہیں لہو
تم آ رہے ہو قتل کسی کو کئے ہوئے

دورِ مے نشاط سے محروم ہی رہا
خونِ جگر کے گھونٹ ہیں میرے پئے ہوئے

اے اہلِ بزم راہ دو، سرکو اِدھر اُدھر
ہم آ رہے ہیں سیکڑوں ارماں لئے ہوئے

طوفانِ بحرِ غم سے نکلنا محال تھا
کشتی کو لائے نوح سہارا دئے ہوئے

دنیائے اسلام

مصر میں ہوائی اڈوں کا جال بچھایا جا رہا ہے

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ مصری حکومت نے اپنے ملک کی ہوابازی کو ترقی دینے کے لئے مصری حکومت قرضے رہی ہے۔ اسکندریہ اور قاہرہ میں دو نئے فضائی مراکز بنائے جا رہے ہیں جن پر ۵ لاکھ ۶۵ ہزار پونڈ خرچ ہوں گے۔ المغرے ایپورٹ سعید اسیوت مینیا اور امبابہ میں بھی ہوائی اڈے بنائے جا رہے ہیں۔

قارون فیوم کی جھیل کے قریب ہوابازی کے تربیت کا ایک بڑا مرکز قایم کیا جا رہا ہے۔ المغرے میں ایک ایسا ہوائی مرکز بنایا جا رہا ہے، جو دنیا کے عظیم ترین مراکز سے ایک ہوگا۔

مصری حکومت پورے ملک میں ہوائی اڈوں کا جال بچھایا جا رہا ہے تاکہ اس کی وجہ سے تجارتی سہولتیں پیدا ہو جائیں۔

عراق میں آثارِ قدیمہ کی نمایش

بغداد ۱۸ اپریل۔ عراقی ہزار سالہ عہد کے عجائب کی نمایش عراقی عجائب خانہ کی عمارت کے ایک نئے حصہ میں قایم کی گئی ہے جس کا افتتاح ہز رائل ہائینس امیر عبداللہ نائب السلطنت عراق نے فرمایا آثارِ قدیمہ کی دریافت کے سلسلہ میں جو کھدائی کی گئی اس میں عراقی تاریخ کی بعض نادر و نایاب چیزیں دستیاب ہوئیں جن میں سے بعض اس عہد کی حالت اور خوشحالی کی ترجمانی کرتی ہیں یہ آثار عجائبات گزشتہ ۶ سال کی کھدائیوں میں کے نتایج ہیں۔ ان عجائبات میں انسانوں کی بود و باش کی ابتدا سے عباسی دورِ حکومت تک تمام چیزیں رکھی گئی ہیں ان آثارِ قدیمہ کی کھدائی میں اس کا بھی انکشاف ہوا کہ عراق میں پہلے پہل جو لوگ آباد ہوئے وہ گلہ بان تھے۔ جو غالباً اناطولیہ یا قفقاز سے یہاں آئے تھے۔

مصر میں اسلحہ رکھنے پر پابندی

قاہرہ ۲۲ اپریل۔ مصری حکومت نے نئے وزیر اعظم نقراشی پاشا کی قیادت میں ملک سے ترک جذبات کے حاملوں کے قلع قمع کی پوری پوری کوشش میں مصروف ہے تاکہ وزیر اعظم نے عہدہ قبول کرتے ہوئے امن و امان کے قیام کا جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جا سکے۔ توقع کی جاتی ہے کہ عنقریب تعزیراتی قوانین اور امتناعات کے احکام جاری کئے جائیں گے۔ تاکہ خاطیوں کو پوری طرح سزا دی جا سکے۔ حکومت کو جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان میں سے ایک بہت بڑی دشواری یہ بھی ہے کہ جنگ کے دوران میں آتشبازی کے بہت سے اسلحہ ملک میں ناجایز طریقوں سے پہونچ گئے ہیں۔ اس کے عمل کو روکنے کے لئے وزیر اعظم نے ایک نئی مہم کے آغاز کا مسودہ تیار کیا ہے جس کے تحت کوئی شخص بھی جس کے ہاں بلا اجازت آتش باری کے اسلحہ موجود ہوں مستوجب سزائے قید و جرمانہ ہوگا۔ اس صیانتی مہم میں برطانوی عسکری عہدہ دار حکومت کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

لندن اور قاہرہ کے درمیان آمد و رفت

لندن ۱۲ اپریل۔ رشدی بے نے لندن میں رایل جیاگرفکل سوسائٹی کے سامنے ایک لکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ مصر اور برطانیہ کی گورنمنٹوں نے ایک ہوائی لائن جاری کرنے کی اسکیم بنائی ہے جسے ایک جدید کمپنی کے ذریعہ سے چلایا جائے گا۔ یہ کمپنی مصر سے منسوب ہوگی مگر اس کی ملکیت میں برطانیہ اور مصر دونوں شریک ہوں گے اور دونوں کا نصف نصف سرمایہ لگیگا۔

عرب ملکوں کا مشترکہ مطالبہ

سان فرانسسکو ۳۰ اپریل۔ کانفرنس سے آج جو خاص خبر ملی ہے وہ یہ ہے کہ مڈل ایسٹ کے عرب ملکوں نے جن میں سعودی عرب مصر۔ ایران۔ شام اور لبنان شامل ہیں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مل کر اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ سیکورٹی کونسل کے ممبروں کی تعداد گیارہ سے بڑھا کر ہما کر دی ہے۔

عربی زمین کی حفاظت کیلئے ایک لاکھ پونڈ

یروشلم ۲۹ اپریل فلسطین کے عرب لیڈر جافا سے روانہ ہو کر فلسطین کا دورہ کرنے والی کمیٹی کے مسئلہ پر چھان بین کریں جو کہ عربی زمین غیر عرب اقوام کے ہاتھ جانے سے بچائے گی۔ لیڈر جو کہ دورہ کر رہے ہیں اُن کے نام السعید توفیق صالح حسینی فلسطینی عرب پارٹی کے کارکن السعید محمد یعقوب الغاصین نوجوان کانفرنس کے صدر اور السعید عبداللطیف صالح صدر قومی بلاک ہیں۔ یہ لوگ ملک میں مالی اور قومی اداروں کو قایم کرنے کے بارے میں غور کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۴ | یوم شنبہ ۵ مئی سنہ ۱۹۴۵ عیسوی | نمبر ۱۸

ہٹلر کی موت کی تصدیق

(لندن ۲ مئی) جرمن ریڈیو سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ہٹلر کل سہ پہر کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گیا۔ اور اپنے مرنے سے پہلے اس نے ایڈمرل ڈونٹز کو اپنا جانشین بنا دیا یہ اب تک بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف تھے۔ ایڈمرل ڈونٹز نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فیوہرر نے فوجی کمان کرتے ہوئے جان دیدی اب میرا پہلا کام ہے کہ جرمنوں کو بالشوزم کی تباہی سے بچاؤں اگر اور کچھ نہیں تو اسی لئے لڑائی جاری رکھنی ہو گی۔ ایڈمرل ڈونٹز کی تقریر سے پہلے ریڈیو پر اعلان کیا گیا کہ فیوہرر کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے سالار اعظم اڈولف ہٹلر نے آج سہ پہر کو جرمن پارلیمنٹ کی چانسلری پر فوجی کمان کرتے ہوئے جرمنی کے لئے اور بالشوزم کی مخالفت کے لئے اپنی جان دیدی۔ جرمن ریڈیو نے یہ اعلان کیا کہ ۳۰ اپریل کو ہر ہٹلر نے گرانڈ ایڈمرل ڈونٹز کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ اب ہمارا نیا فیوہرر (رہبر اعظم) جرمن عوام سے مخاطب ہوتا ہے۔ ایڈمرل ڈونٹز نے تقریر اس طرح کی۔

جرمنی کے مرد اور عورتیں! جرمن فوج کے سپاہیو! ہمارا رہبر اعظم ایڈولف ہٹلر جاں بحق ہو گیا، جرمن عوام انتہائی تعزیت اور تکریم کے عالم میں ہیں ایڈولف ہٹلر پہلے سے جانتے تھے کہ بالشوزم کا خطرہ کتنا زبردست ہے۔ انہوں نے اس خطرے سے لڑتے ہوئے جان دیدی۔ جہانی کی آخری لڑائی کے خاتمہ پر اور بغیر ڈگمگائے ہوئے منزل حیات طے کرنے پر جرمن سلطنت کی اجدھانی میں ایک بہادر کی حیثیت سے رشتہ قائم ہے ان کی تمام زندگی قوم کی خدمت میں صرف ہوئی۔ وہ بالشوزم کے سیلاب سے نہ صرف یورپ کو بلکہ تمام دنیا کو بچانا چاہتے تھے۔ اس رہبر اعظم نے ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مجھے اپنا جانشین بنایا ہے۔ اور میں اس نازک موقع پر جرمن عوام کی رہنمائی اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں، میرا پہلا کام یہ ہے کہ جرمن عوام کو بالشوزم کی تباہی سے بچاؤں اور اسی لئے ہمیں لڑائی جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ جب تک برطانی اور امریکہ والے ہمیں اس مقصد پر پہونچنے سے روکتے رہیں گے ہم ان سے لڑتے رہیں گے۔ یہ برطانی اور امریکن اپنے عوام کے مفاد کے لئے نہیں بلکہ بالشوزم کے پھیلنے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ جرمنی عوام نے جو کارنامے دکھلائے ہیں اور جو مصیبتیں اٹھائی ہیں وہ تاریخ میں لاثانی ہیں۔ اپنے آدمیوں کے آئندہ مصیبت کے زمانہ میں زیادہ سے زیادہ کوشش کروں گا کہ زندگی ہمارے بہادر مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے قابل برداشت رہے۔ یہ سب حاصل کرنے کے لئے مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ مجھ پر بھروسہ کیجئے۔ شہروں اور دلوں میں ڈسپلن اور نظام قایم رکھئے۔ ہر شخص اپنے فرض پر قایم رہے۔ صرف اسی طرح ہم ان مصیبتوں کو کم کر سکیں گے جو ہم پر آنے والی ہیں اگر ہم اپنی طاقت کے مطابق ادائے فرض کرتے رہے تو خدا ہمارا ساتھ نہ چھوڑے گا۔

برلن پر روسیوں کا قبضہ

ماسکو ۲ مئی۔ برلن پر مکمل قبضہ کا اعلان کرتے ہوئے روس کے سرکاری اعلان میں بھی بتلایا گیا ہے کہ ہٹلر۔ گوبلز اور نئے چیف آف اسٹاف جنرل کیبس نے خودکشی کر لی ہے۔ روسی اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ برلن میں ۷۰ ہزار سے زیادہ جرمن قید کئے گئے ہیں جن میں برلن کے بچاؤ کے اعلیٰ فوجی افران لفٹننٹ جنرل دیٹیا۔ لفٹننٹ جنرل شوبیس دنکوارٹ اور وائس ایڈمرل ووس نائب وزیر پروپگنڈا ہنس زٹش اور پریس چیف بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر رٹشے نے بتلایا کہ ہٹلر۔ گوبلز اور نئے چیف آف اسٹاف جنرل کیبس نے خودکشی کر لی۔ مارشل اسٹالن کے اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ مارشل ژکوف اور مارشل کنوف کی فوجوں نے مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ اور جرمن کمانڈر انچیف نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ ۲۰ اپریل کو برلن کی لڑائی شروع ہوئی تھی ۲۹ اپریل کو برلن پر آخری حملہ کیا اور ۲ مئی کو جرمن ۵۷

کانپور سٹیزن کمیٹی

کان پور سٹیزن کمیٹی نہایت جدوجہد کے ساتھ کام کر رہی ہے کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے اپیل بھی پریس ۴ کو دی ہے جس میں نوجوان طبقہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ آکر کمیٹی کے کام میں ہاتھ بٹائیں۔

نامناسب پابندیاں

پنڈت شیورام پانڈے کانپور ضلع کے سربرآوردہ کانگرس مین ہیں۔ آپ پراونشیل کانگرس کمیٹی یو۔ پی کے ممبر ہیں۔ اور اپنے حلقہ کے ایک معزز زمیندار ہیں۔ آپ الہ آباد یونیورسٹی کے طالب علم تھے لیکن سنہ ۱۹۳۰ء کے قومی تحریک کی وجہ سے بلا ڈگری لئے ہوئے آپ نے تعلیم ختم کر دی۔ آپ مہاتما گاندھی کے سچے پیرو اور عدم تشدد کے وفادار علمبردار ہیں۔ آپ نے کانگرس کی ہر تحریک میں حصہ لیا اور کئی بار جیل خانہ گئے۔ اگست سنہ ۱۹۴۲ء کے فسادات کے سلسلہ میں آپ کو گرفتار کیا گیا تھا اب آپ کے خلاف جو پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ مناسب نہیں معلوم ہوتیں۔

شاندار ڈنر

۳۰ اپریل کی رات کو بابو گرو پرشاد کپور نے اپنے صاحبزادے کی شادی کی خوشی میں اپنے بنگلہ تلک نگر میں ایک شاندار دعوت دی۔ جس میں لیڈی کیلاش سری واستوا۔ مسٹر رام لال گپتا۔ مسٹر اے راین جھا۔ مسٹر ایل۔ بی سنگھانیا مسٹر ایس۔ ایم بشیر مسٹر ایس۔ ایم سمیع وغیرہ شریک تھے۔

ادبیات کانپور

میونسپل بورڈ

۲۷ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ بصدارت مسٹر کیلاش پت سنگھانیا منعقد ہوا۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں اور چودھری خلیق الزماں کو سوک ایڈریس پیش کرنا طے ہوا۔ لیکن آخر الذکر اصحاب کانپور میں ٹھیر نہ سکے اس لئے صرف ماسٹر تارا سنگھ کو بورڈ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا جا سکا۔

مسلم لیگ

۲۹ اپریل کو سٹی مسلم لیگ ہال میں پراونشیل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا۔

سکھ کانفرنس

ماسٹر تارا سنگھ کے جلوس کے موقعہ پر کالے جھنڈے اٹھانے کے جرم میں ۳۹ سکھ گرفتار ہوئے تھے۔ اس میں عورتوں نے بھی حصہ لیا تھا جن کو ہٹا کر دوسری جگہ چھوڑ دیا گیا۔ سکھوں کی دو پارٹیوں میں اختلاف کی وجہ سے جھگڑا تھا ایک پارٹی کانفرنس کے موافق اور دوسری خلاف تھی۔

ضلع مجسٹریٹ نے سکھ کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ لگائی تھی اور دونوں پارٹیوں کے لیڈران سے امن وامان قایم رکھنے کے لئے مچلکے مانگے تھے۔ سردار سنت سنگھ اور ۴ دوسرے سکھ ضمانت نہ دینے کی وجہ سے گرفتار ہوئے تھے اور سردار اندر سنگھ وغیرہ نے ضمانت دیدی تھی۔

۴۴ آسٹریلیا میں ہندوستان کے داخلہ کے سلسلہ میں ماہرین سیاست اور ٹریڈ یونین کے لیڈروں سے بات چیت کرنے پر وہ غیر رسمی طور پر چند تجویزیں منظور کرنے پر رضامند ہو گئے۔ جس سے ہندوستانیوں کے آسٹریلیا میں داخل ہونے میں آسانی ہو جائیگی۔ تجارتی مقصد کے لئے تو ہندوستانی اب بھی داخل ہو سکتے ہیں دیسی اور ہندوستانی باشندے آسٹریلیا میں اس وقت تقریباً ۱۴ ہزار ہیں۔ جن میں سے ایک تو سوتے کا کاروبار کرتا ہے باقی مزدور یا کسان ہیں پرانے دیسی باشندے زیادہ تر اندرونی علاقوں میں رہتے ہیں اور ان کی حالت غیر مہذب ہے بعض آسٹریلین تو کہتے ہیں کہ انکو کسی صورت میں مہذب بنایا ہی نہیں جا سکتا۔ لیکن میں جیسے ہی آسٹریلیا والوں سے ملا ان سب کو اس سلوک پر افسوس اور شرم ہے جو پہلے ان باشندوں کے ساتھ روا رکھا گیا تھا۔

عام طور پر آسٹریلیا والوں کو ہندوستان کا کچھ علم نہیں ہے لیکن اس جنگ میں ہندوستان کے خلاف ان کے بہت سے تعصبات دور ہو گئے کیونکہ ان کے آدمی اس ملک میں آئے اور یہاں کے حالات کا بچشم خود مطالعہ کیا۔ البتہ وہ لوگ عام طور پر ہندوستان کے متعلق اطلاعات انگریزوں سے حاصل کرتے ہیں اور برطانیہ کی طرف سے جو پروپیگنڈا ہوتا ہے اس کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ وہ قیمت جو ہندوستان برطانی راج کے لئے ادا کر رہا ہے اب آسٹریلیا والے ہندوستانیوں کو تربیت دینے پر آمادہ ہیں اور اس مقصد کے لئے اپنے آدمی یہاں بھیجنے کو تیار ہیں اور وہ دوسرے طریقوں پر بھی ہندوستان سے تعاون کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔

مسٹر گپتا نے بتایا کہ اگرچہ اہل آسٹریلیا برطانی کامن ویلتھ کے وفادار ہیں مگر ان میں امریکہ کی احسان مندی کا زیادہ جذبہ پایا جاتا ہے کیونکہ امریکہ نے اس جنگ میں ان کی بہت مدد کی ہے۔

آسٹریلیا کی کوشش جنگ کے بارے میں مسٹر گپتا نے کہا کہ جب جاپان سے لڑائی شروع ہوئی تو اس وقت آسٹریلیا میں بالکل تیاری نہ تھی اور بورنیو وسماترا پر جاپان کا قبضہ ہو جانے کے بعد تو حالت اور بھی نازک ہو گئی تھی۔ لیکن، پانچ برس میں آسٹریلیا والوں نے اپنی جنگی صنعتوں کو بہت ترقی دی اب وہ بحری اور ہوائی جہاز اور دیگر سامان جنگ وغیرہ سے بالکل مکمل اور جاپان سے مورچہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔

آسٹریلیا سے واپسی پر مسٹر رام رتن گپتا کا بیان!

مسٹر رام رتن گپتا ممبر مرکزی اسمبلی جو آسٹریلیا کا دورہ کر کے آ رہے ہیں واپسی پر ایک بیان دیتے ہوئے آسٹریلیا کی حالت بیان کی آپ دو مہینے تک آسٹریلیا میں رہ کر آئے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ نے وہاں کی صنعتی سیاسی اور معاشرتی حالت کا معاینہ کیا۔ آپ نے اپنے بیان میں آسٹریلیا والوں کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ ان میں صنعتوں کو منظم کرنے کی بڑی صلاحیت ہے اور اپنے فرض کے پابند ہیں انہوں نے مشنری کی بڑی حد تک اپنے ملک میں ترقی دی ہے۔ پچھلی لڑائی کے زمانہ میں آسٹریلیا کی حالت ہندوستان جیسی تھی۔ لیکن جب سے اب تک صنعتوں کی زبردست تنظیم ہوئی ہے نہ صرف مشین سے سامان بلکہ مشین اور مشینوں کے پرزے بھی بڑے پیمانہ پر تیار ہوتے ہیں۔ انھوں نے امریکہ سے ٹیکنیکل ماہروں کو اس مقصد کے لئے بلایا اب آسٹریلیا میں بڑی اچھی قسم کی مشینری تیار ہوتی ہے اور اب تو یورپ کے ترقی یافتہ ملکوں سے آسٹریلیا کا اچھا خاصہ مقابلہ ہے۔

آسٹریلیا کی سب سے بڑی صنعت سونا ہے اس کے بعد لوہا اور فولاد۔ جستہ۔ سیسہ اون وغیرہ ہے آسٹریلیا کو ابرق، چاء، قہوہ، جوٹ کپڑا اور بہت سی چیزیں درکار ہیں جو ہندوستان سپلائی کر سکتا ہے۔

آسٹریلیا میں صنعتی ترقی بہت آسانی سے نہیں ہوئی اگرچہ قدرتی وسائل تو کافی ہیں مگر مزدوروں کی کمی نمایاں ہے۔ پھر ٹرانسپورٹ کا مسئلہ پیچیدہ ہے کچا مال اور کبھی کبھی کوئلہ درآمد کرنا پڑتا ہے اور یہ چیزیں ایسی جگہوں سے درآمد ہوتا ہے جو ایک ہزار میل تک کے فاصلہ پر ہیں۔ پھر بھی آسٹریلیا نے یہ ترقی کا کام خوب انجام دیا۔

مسٹر گپتا نے آسٹریلیا کے مزدوروں کی بھی بہت تعریف کی اوسط مزدور آسٹریلیا میں سات آٹھ پونڈ فی ہفتہ پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر اس کا رہن سہن ہندوستان کے اوسط درجہ کے بالائی طبقے سے بھی اونچا ہے اس کے مکان کے اندر چار یا پانچ کمرے ہوتے ہیں اور باہر صحن ہوتا ہے۔ فرنیچر اچھے قسم کا ہوتا ہے غرضیکہ اچھے ایک مہذب شخص کی ضرورت کی تمام چیزیں حاصل ہیں کام کا اوسط ۴۰ گھنٹہ فی ہفتہ ہے سنیچر اور اتوار کو چھٹی رہتی ہے۔ اس کی زندگی بہت منظم ہے۔ آسٹریلیا کی کل آبادی ۷۰ لاکھ کی ہے۔

آسٹریلیا کے پاس ۷ لاکھ سپاہی ہیں اور یہ سب سامان جنگ اور ہتھیاروں سے پوری طرح آراستہ ہیں۔ ایسی تیاری صرف ایک آزاد ملک میں ہو سکتی ہے۔ ۴۴

۵۷ فوجوں نے ہتھیار ڈالدیئے۔ روسی حملوں سے شہر بالکل کھنڈر بن گیا ہے۔

سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا

کناڈا کی مشہور و معروف کمپنی سن لائف انشورنس کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۴۴ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مختتمہ سنہ ۱۹۴۴ء میں پالیسی ہولڈرس اور ان کے ورثا کو ۸۰ لاکھ ڈالر سے زائد رقم دی گئی۔ کمپنی کے کل سرمایہ میں اس سال بہت زیادہ اضافہ ہوا جس نے گذشتہ ۴۷ سال کے ریکارڈ کو توڑ دیا۔ اس وقت کمپنی کا سرمایہ ایک ارب ۷ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر ہے۔ اس سال کمپنی کی آمدنی بہت قابل اطمینان تھی اور پالیسی ہولڈرس کے ڈیویڈنٹ کی شرح کو بڑھانے کے لئے نظر ثانی کی جارہی ہے۔ جنگ کے پانچ سال کے عرصہ میں کمپنی کا سرمایہ ۲۶ کروڑ ڈالر بڑھ گیا۔

آرتھر بی۔ اوڈ پریسیڈنٹ اینڈ منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا نے پالیسی ہولڈرس کے سامنے جو سالانہ ایڈریس پڑھا تھا اس میں بیان کیا کہ جنگ نے جو مشکلات پیش کر دی ہیں ان کے باوجود بھی کمپنی کی ترقی میں کسی طرح کی کمی رونما نہیں ہوئی آپ نے فرمایا لائف انشورنس کے ذریعہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ رکھنے والے لوگ اپنی محنت جفاکشی سے اپنی اور اپنے خاندان کی پرورش وحفاظت کے واسطے سامان مہیا کرتے ہیں اور اس طرح عوام الناس کی جماعت کی وہ ذمہ داریاں کم ہو جاتی ہیں جو ضرورت مند لوگوں کو امداد وغیرہ اور دوسرے معاشرتی فرائض کی وجہ سے عاید ہوتی ہیں۔

مسٹر اوڈ نے بتلایا کہ ۱۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر کی مزید پالیسی جو اس سال نئی ہوئی ہیں ان کو شامل کر کے کمپنی کی تمام پالیسی کی رقم جو اس وقت جاری ہیں ۳ ارب ۱۳ کروڑ ۲۵ لاکھ ۲۵ ہزار ڈالر ہے۔ اس رقم کا ۵۳ فیصدی برطانیہ اور اس کی نوآبادیوں۔ ۴۱ فیصدی امریکہ اور ۶ فیصدی دوسرے ممالک میں ہے۔ کمپنی کے سالانہ ادائیگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ انوٹی برانچ سے ایک کروڑ ڈالر ہر سال کمپنی کی آمدنی سے ادا کیا جاتا ہے؛ در آئندہ ادائیگی کے انتظامات ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کے ہیں جو افراد اور کارپوریشن وغیرہ کے ملازمین کو ادا کی جایا کریگی۔ کمپنی کے ۵۷ سالانہ انوٹی پانے والے لوگ ۹۰ سال سے زیادہ عمر کے ہیں۔ ان کی زیادہ عمریں اس بات کا ثبوت ہیں کہ زندگی کے حوادث سے محفوظ اور پریشانیوں سے آزاد وہ کروہ اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہیں کیونکہ ان کی کمائی محفوظ ہے۔

اس سال ۲۲۰۳۲۳۰۰۰ ڈالر کی رقم کی نئی پالیسی جاری کی گئیں اور کل ۱۲۳۲۶۳۰۰۰ ڈالر بیمہ کی قسطوں کا روپیہ وصول ہوا۔ جو گذشتہ سال کی رقم سے ایک کروڑ ڈالر زیادہ ہے۔

کمپنی کی کل آمدنی ۱۸۴۸۱۵۰۰۰ ڈالر ہوئی۔

مر جانے کی وجہ سے جن لوگوں کی پالیسی کی ادائیگی ہوئی۔ انہیں سے ۱۸۱ اشخاص ایسے تھے جنہوں نے ایک سال کے اندر ہی بیمہ کرایا تھا۔

اس سال کمپنی کی آمدنی بہت قابل اطمینان تھی پالیسی ہولڈرس کو ڈیویڈنٹ ادا کرنے کے واسطے ۹۰½ لاکھ ڈالر کی ضرورت تھی اور باقی بچت کے فنڈ یا ریزرو فنڈ میں جمع کر دیا گیا اور اس طرح بچت اور ناگہانی ضروریات کے فنڈ کا کل روپیہ ۴۷۲۶۱۵۵۰ ڈالر ہو گیا۔

دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء سے کمپنی کے انشورنس ۷۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر بڑھ گئے۔ اور کمپنی کا سرمایہ ۲۶ کروڑ ڈالر جنگ کے ۵ سال کے عرصہ میں پالیسی ہولڈرس یا ان کے وارثان کو ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر ادا کیا گیا۔

اس وقت تک کمپنی نے ۵۲ لاکھ ۹۰ لاکھ ڈالر کے بانڈ اتحادی ممالک کی حکومتوں کے خرید لئے ہیں ۷۴ سال قبل جبکہ سن لائف انشورنس کمپنی نے اپنی پہلی پالیسی جاری کی تھی اس وقت سے اب تک کمپنی نے پالیسی ہولڈرس یا ان کے وارثان کو ایک ارب ۷۱ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر ادا کیا ہے۔

سنہ ۱۹۴۴ء کے اختتام پر ۹۵۰۱۱۹ افراد کی ※

※ پالیسی اور ۴۲۵۹۳۸ گروپ انشورنس سارٹیفکٹ جاری تھے۔ اور ۱۳۹۰۷۱ افراد کے انوٹی ٹھیکہ جات۔ اور ۴۷۰۵۶ افراد کے ٹھیکہ جات گروپ انوٹیز کے ماتحت جاری تھے۔ سنہ ۱۹۴۴ء میں سن لائف انشورنس پالیسی کی ادائیگی کی تعداد ۲۵۰۹۵۴ اور نئی انوٹیز کی تعداد ۲۶۶۸ تھی۔

جنگ کے ۵ سال کے عرصہ میں جنگ کی وجہ اموات سے جو ادائیگی پالیسیوں کی کی گئی ان کی تفصیل اس طرح ہے۔ جنگ کے کل عرصہ میں فوجی خدمات انجام دینے والے پالیسی ہولڈرس کی ۱۴۹۱ اموات ہوئیں۔ دشمن کے حملوں کی وجہ سے ۳۴۳ سویلین پالیسی ہولڈرس مرے یعنی کل ۱۸۳۴ - دسمبر ۱۹۴۴ء تک کل جنگ کی وجہ سے جو ادائیگی ہوئی وہ اسی عرصہ میں کل اموات کا صرف ۴ فیصدی تھا۔ اور یہ اخراجات سویلین کی موت میں کمی سے ضرورت سے زیادہ پورے ہو گئے اور جنگ کے قبل کے ۲ سال پہلے کے عرصہ سے زیادہ موافق تھے۔ جنگ کے زمانہ میں خودکشی اور حادثات کی وجہ سے اموات میں نمایاں کمی ہوئی اور واقعہ یہ ہے کہ جنگ کے زمانہ میں جنگ کی وجہ اموات کو شامل کر کے کل حادثات والی موتیں کم تھیں۔

شہر نگل

سرزمین پنجاب کے میراثی بڑے حاضر جواب اور زندہ دل ہوتے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے ایک میراثی کے متعلق دلچسپ لطیفہ مشہور ہے۔ کہ زمینداروں کی ایک بارات کو جس کے ساتھ چند میراثی بھی تھے ڈاکوؤں نے گھیر لیا ایک میراثی نے جو یہ افراتفری دیکھی تو اس نے فوراً اپنی سارنگی نکالی اور لگا اپنی سارنگی بجانے۔ ڈاکو بارات کو لوٹ لاٹ کر جب چلے گئے تو میراثی کو لوگوں نے آڑے ہاتھ لیتے ہوئے کہا کہ ابے احمق یہ کیا حرکت تھی ہم پر تو قیامت ٹوٹ رہی تھی اور تو سارنگی بجا رہا تھا۔ میراثی نے جواب دیا کہ حضور میں نے سوچا کہ اب خدا کے گھر تو جانا ہی ہے خالی خولی کیا جاؤں۔ سارنگی بجاتا ہی ہوا اس کے دربار میں حاضر ہوں۔ میراثی کی یہ بات سن کر سب ہنس پڑے۔

پنجاب کے اس میراثی کی طرح اخبارات میں ہٹلر کی بابت بھی نہایت ہی دلچسپ لطیفہ شایع ہوا ہے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ عین اس وقت جبکہ روسی فوجیں برلن میں داخل ہونے کے لئے تلی کھڑی تھیں اور برلن خطرے میں تھا۔ تو ہٹلر نے ایک مہ پارہ جرمن ایکٹرس سے شادی رچا ڈالی۔ ہٹلر ساری عمر تو کنوارا رہا۔ اس نے کسی عورت کو بھی شریک حیات بنانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ لیکن ایسے نازک وقت میں جبکہ روسی فوجیں برلن میں داخل ہو رہی تھیں ہٹلر نے پنجاب کے میراثی کی تقلید کرتے ہوئے شادی رچالی تاکہ خدا کے گھر وہ کنوارا نہ جائے۔ بلکہ اس کے ساتھ ایک حسین و جمیل ایکٹریس بھی ہو۔

اتحادی فوج زنگوں سے
۳۶ میل دور رہ گئی۔

کینڈی ۳۰ر اپریل۔ ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ۱۴ویں فوج بڑی سڑک کے ذریعہ دکھن کی طرف برابر آگے بڑھ رہی ہے اور وہ اب زنگون سے صرف ۳۶ میل دور رہ گئی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ پیگو سے ۱۵ میل آگے نکل چکی ہے تنگو کے پورب میں گوریلا فوج دشمن کی فوج کو تنگ کر رہی ہے۔ اراودی کے علاقہ میں ہماری فوجوں نے مینوبیہ جو کہ ماگوے کے بالمقابل ہے قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے برما اور سیام میں پانچ ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

صلح کی شرطیں

لندن ۳۰ر اپریل۔ برطانی کیبنٹ اس خبر کے لئے بالکل تیار ہے کہ لڑائی کسی وقت بھی ختم ہو سکتی ہے غالباً اس کو یہ امید ہے کہ کاؤنٹ فاک برناڈوٹے سویڈش ریڈ کراس پیشکش کریں گے۔

دریں اثنائے لندن کے باخبر حلقوں میں جو ہو شرطیں بتلائی جا رہی ہیں جو جرمنی کے ساتھ صلح کی بنا ہوں گی۔ وہ چار شرطیں یہ ہیں:-

(۱) بلا شرط ہتھیار ڈالنا۔

(۲) برطانیہ امریکہ اور روس کے آگے ایک ساتھ ہتھیار ڈالے جائیں۔

(۳) اتحادی طاقتیں جرمنی کو یہ نہیں بتلائیں گی وہ جرمنی پر کیا شرطیں لگانا چاہتے ہیں۔

(۴) ہٹلر یا حکومت جرمنی کے کسی نمائندے کے ساتھ اس بنا پر کوئی رعایت نہ کی جائے کہ اس نے جرمنی کے ہتھیار ڈالنے میں حصہ لیا۔

خیال ہے کہ مسٹر چرچل برطانی پارلیمنٹ میں اسی ہفتہ ایک بیان دیں گے جس میں صورت حالات بیان کریں گے۔

— مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ مولوٹوف چند روز میں ماسکو واپس جا رہے ہیں۔

دبستانِ لطیف

"ناخدا"

از جناب پی بی، مبسار آگرہ

ناخدا تو ازل سے آبی زندگی لایا ہے کشتی پتوار اور بادبان تیرے رفیق حیات ہیں، تیرے ہی ہاتھوں مسافر کی زیست و موت کا دارومدار ہے، تو وسیع و گہرے دریاؤں اور سمندروں کی خوفناک موجوں اور ہولناک طوفان کی تند تند و تیز جھونکوں سے کشتی کو غرق کن گردابوں میں سے نکال کر سلامتی سے ساحل پر پہونچا دیتا ہے اس محنت اور جانفشانی کی کون اور کس طرح داد دے سکتا ہے۔

اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو بے چارہ مسافر بخیریت ساحل پر نہ پہونچتے، اور اس دنیا کے بحر ذخار میں ان بے چاروں کی حیات سے ٹکرا کر ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتی۔

---

۴۴ نظر آیا۔ اس نے پانی میں اپنا چہرہ دیکھا۔ جانتے ہو بچو! خوبصورت چہرہ دیکھ کر اس کے دل میں کیا خیال پیدا ہوا؟ سنو۔ اس نے سوچا شاید اس میں کوئی خوبصورت پری رہتی ہے یہ خیال کر کے وہ پیاس وغیرہ سب بھول گیا۔ اُس کی چمکیلی اور بڑی آنکھیں، گھنگریلے بال سرخ سرخ پتلے ہونٹ اور گلابی رخسار اُس کو بہت پسند آئے وہ محو ہو کر اس حسین چہرہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کو اُس سے محبت معلوم ہونے لگی۔ لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکا۔ کہ یہ اُسی کا سایہ ہے۔

زیادہ دیر تک دیکھنے سے اُس کو چہرہ کے ساتھ ایک خاص محبت ہو گئی اور وہ اُس کو زیادہ پیارا معلوم ہونے لگا۔ اُس نے اس کو پکڑنے کی کوشش کی۔ بتاؤ بچو چھونے سے کیا ہوا؟ نہیں بتا سکتے اچھا لو میں خود ہی بتاتا ہوں۔ جونہی اُس نے پانی میں ہاتھ ڈالا پانی میں لہریں پیدا ہوئیں اور وہ خوبصورت چہرہ غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر لڑکے کو بہت رنج ہوا۔ اور اُس کو خوف ہوا کہ وہ پھر کبھی اس حسین چہرہ کو نہ دیکھ سکے گا۔ اُس نے گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھا لیکن وہ چہرہ نظر نہ آیا۔ تھوڑی دیر بعد پانی پھر پہلے کی طرح ساکت ہو گیا تو پھر اُس میں چہرہ نظر آیا۔ وہ لڑکا اُس کو دیکھ کر مسکرایا۔ اُس کا کھویا ہوا کھلونا اس کو واپس مل گیا وہ دوبارہ دیکھ کر مسکرایا۔ جب وہ بولا تو چہرہ بھی بولا۔ لیکن اُس میں سے کوئی آواز نہ آئی۔ لڑکے نے کہا۔ "میں تم کو دل سے پیار کرتا ہوں" "تم معلوم ہوا اگر تم اس چشمہ سے نکل کر میرے ساتھ زندگی بسر کرو تو کیا اچھا ہو۔ وہ لڑکا چہرہ کو دیکھ کر پھر مسکرایا اور اُس کو پکڑنے کے لئے اپنے ہاتھ پھیلائے۔ لیکن چہرہ بالکل گونگا تھا۔ لڑکا برابر اُس کو بلاتا رہا۔ لیکن اُس کو کوئی جواب نہ ملا۔ آخرکار اُس نے چلانا شروع کر دیا۔

اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر چشمہ میں گرے ان کے گرنے سے چہرہ بگڑ گیا۔ اور خراب معلوم ہونے لگا پیارے بچو! بتاؤ ایسا کیوں ہوا۔ لڑکے نے خیال کیا یہ پھر جا رہا ہے۔ اُس نے کہا۔ "ذرا ٹھہرو" میری خوبصورت پری میں تم کو اب نہ چھوڑوں گا۔ وہ پانی کے اندر گھورتا رہا۔ وہ سب کچھ بھول گیا۔ علاوہ اُس خوبصورت اور پیارے چہرہ کے۔

سورج ڈوب گیا اور چندا ماموں چمکنے لگے لیکن لڑکا چشمہ کے اندر تمام دن اور تمام رات گھورتا رہا۔ اس کا تمام بدن زرد ہو گیا اور آخرکار وہ مر گیا۔ اُس خوبصورت چہرہ کی محبت میں۔

اس کے ساتھی بھی تلاش کرتے کرتے اس چشمہ پر آگئے۔ لیکن انھوں نے اُس کو نہ پایا بلکہ اُس کی لاش ملی اُن کو بہت افسوس ہوا۔ وہ اُس کے گھر خبر کرنے کے لئے گئے۔ اور جب دوبارہ واپس آئے تو لاش کے بجائے اُسی جگہ پر ایک خوبصورت پھول میں تبدیل ہو گئی۔ اُس کے دوستوں نے×

عالمِ نسواں

عورتوں پر صحت کی ذمہ داری

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ یہ ایک مشہور مثل ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ صحت کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے لیکن ہم میں کتنی عورتیں ہیں جو اس پر عمل پیرا ہیں تندرستی قدر اسی وقت معلوم ہوتی ہے جب صحت خراب ہو جاتی ہے اور زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے مگر اس وقت بھی عام طور پر صحت کی خرابی کا الزام قسمت کو دیا جاتا ہے حالانکہ بیماری خود انسان کے اپنے ہاتھوں سے آتی ہے ہم اپنی ناواقفیت اور ناعاقبت اندیشی سے اپنی صحت برباد کر لیتے ہیں۔

حفظانِ صحت کے اصولوں کو معلوم کرنا اور اس پر عمل کرنا عورتوں کا فرض عین ہے کیونکہ عورت پر نہ صرف اپنی ہی صحت قائم رکھنے کی ذمہ داری ہوتی ہے بلکہ تمام گھر والوں کی صحت کا خیال رکھنا بھی اس کا فرض ہے۔ صحت کے لئے غذا کی طرف توجہ کرنا بہت ضروری ہے۔ صحت کا دارو مدار اچھی غذا پر ہے غذا کے علم میں اب اتنا پھیلاؤ ہو چکا ہے کہ ہم جو چیزیں اپنے کھانے پینے میں استعمال کرتے ہیں ان کی اچھائی برائی کا علم بہت آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں، آجکل نوے فیصدی اشخاص امراض معدہ میں مبتلا نظر آتے ہیں اور اس میں عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ محض غذا کی خرابی کا نتیجہ ہے اس لئے عورتوں کو عموماً اور لڑکیوں کو خصوصاً خانہ داری کے ساتھ حفظانِ صحت اور غذا کے متعلق اچھی طرح معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔

گھر کے تمام کونوں اور گوشوں کی صفائی نالیوں اور غسل خانے کی صفائی۔ پانی کو گندگی سے بچانے کا انتظام گھر کے ہر بڑے چھوٹے فرد حتی الامکان نقایص سے پاک خوراک ہم پہونچانے نظم۔ عام بیماریوں سے بچنے کی تدابیر۔ معمولی تیمارداری کا علم۔ یہ خانہ داری کے ایسے مسائل ہیں جن کی توجہ کرنا ہر عورت کا فرض ہے۔ اگرچہ اب عورتوں میں تعلیم کی ترقی کے ساتھ ساتھ صفائی و صحت کا خیال بھی ترقی کر رہا ہے۔ مگر یہ ترقی زیادہ تر ظاہرداری تک محدود ہے اور تعلیم یافتہ گھرانوں میں جتنی توجہ ڈرائنگ روم پر صرف کی جا رہی ہے اتنی توجہ باورچی خانہ کی طرف نہیں دی جاتی، اپنی اور گھر والوں کی صحت کی قدر کرنے والی عورتوں کو باورچی خانہ کی صفائی۔ کھانا پکانے کے برتن کی صفائی اور ان کی تلعی گھر کے اور حصوں سے زیادہ ہونی چاہئے اور اس حقیقت کو ذہن میں جگہ دینی چاہئے کہ جس طرح صحت اور قوت کے عناصر کا بڑا حصہ ہمیں باورچی خانہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح مرض کے مواد اور جراثیم بھی ہماری غذا میں زیادہ تر باورچی خانہ ہی کی گندگی سے داخل ہوتے ہیں۔

×: اس پھول کا نام بھی لڑکے کے نام پر نرسس (نرگس) رکھدیا۔ اور بہت دن تک اس پھول کے ذریعہ نرسسس (نرگس) کو یاد کرتے رہے۔

پریزیڈنٹ ٹرومن
اعلان فتح تیار کر رہے ہیں

نیویارک ۲۰ر اپریل۔ فتح کے اعلان کی امید میں ٹائمز اسکوائر میں دس ہزار آدمی جمع ہو گئے انتظام کے لئے گھوڑ سوار پولیس بھی موجود تھی پریزیڈنٹ ٹرومن نیویارک سے واشنگٹن واپس آگئے ہیں اور وہ اعلان فتح کی تیاری کر رہے ہیں جو وہ براڈکاسٹ کریں گے۔

بچوں کی دنیا

نرگس!

اُرملا دیوی!

بہت زمانہ گذرا۔ جب چڑیاں، پھول اور درخت بول سکتے تھے۔ اُس وقت جنگل کے بیچ میں ایک خوبصورت چشمہ تھا سورج کی دھیمی دھیمی کرنیں پتوں سے ٹکرا کر جب اُس پر پڑتیں تو اس کا پانی چاندی کی طرح جگمگانے لگتا۔ چشمہ چٹان پر سے ناچتا، بل کھاتا اور اپنے ساتھ پیڑوں کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کو بہا کر لے جاتا۔ لیکن جب زمین پر پہونچتا تو اس کی رفتار بہت ہلکی ہو جاتی۔ گرمی میں تھکی ماندی چڑیاں اپنے تپتے ہوئے کلیجہ کو اُس کے پانی سے ٹھنڈا کرتیں۔ جنگل کے خوبصورت ہرن، خرگوش آتے اور اپنی پیاس بجھا کر چلے جاتے۔ بچو! بتاؤ وہ چشمہ کتنا اچھا ہوگا۔ جس سے ہر جاندار کو آرام ملتا ہوگا۔ تم بھی اسی طرح اچھے بننے کی کوشش کرو اور دوسروں کو ہمیشہ نفع پہونچاؤ۔ اچھا آگے سنو:-

ایک دن ایک لڑکا ٹہلتا ٹہلتا اپنے ساتھیوں سے دور نکل اور ان کو تلاش کرتا ہوا اِدھر آنکلا سورج کی حسین شعاعیں پیڑوں کے درمیان سے گذر کر چشمہ کے پانی کو چمکا رہی تھیں۔ لڑکا بہت پیاسا تھا۔ جب اُس نے چشمہ کا صاف اور ٹھنڈا پانی دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ اور اپنے گرم بدن کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اسی چشمہ میں نہانے لگا۔ جب وہ نہا کر کنارے پر آیا تو اس کو چشمہ کے اندر ایک خوبصورت چہرہ ۴۴

پردۂ فلم

شیریں فرہاد!

میسرز پنچولی آرٹ پکچرز لاہور عرصہ سے اس بات میں کوشاں تھے کہ مشہور عالم تاریخی فلم شیریں فرہاد نہایت اعلیٰ پیمانہ پر فلمائیں، چنانچہ کئی سال کی کاوش اور پندرہ لاکھ سے زائد روپیہ کے صرف کثیر سے یہ فلم تیار کی گئی جو قدیم تاریخی واقعہ کو اپنے اعلیٰ روپ میں پیش کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔

اس فلم میں شیریں کا رول آہو چشم راگنی اور فرہاد کا کردار جینت (شہرت یافتہ پرکاش پکچرز) جیسے نامور اداکار نے کیا ہے، ہندوستان کے مایہ ناز کیریکٹر ایکٹر غلام محمد، گیانی، ظہور شاہ نے اپنی اداکاری کے بہترین جوہر دکھائے ہیں نفیس بیگم کے رنگین ناچ نے فلم کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ ڈائرکشن کے اہم فرائض مشہور ڈائرکٹر پرہلاد دت نے سر انجام دئے ہیں جن کی ذاتی فلمی دنیا میں کسی مزید تعارف کی محتاج نہیں، آرٹ ڈائرکشن مسٹر خواجہ نے کی ہے اور انھوں نے اسٹوڈیو میں ایران کے قدیم محلات اس خوبی سے تعمیر کر دئے ہیں کہ بے اختیار کلمہ تحسین و آفریں زبان سے نکل جاتا ہے۔ اس کے مکالمے جناب شوکت تھانوی نے لکھے ہیں۔

— ماسکو میں بلیک آؤٹ ختم ہو گیا ہے تمام سڑکوں پر روشنی ہوتی ہے۔

اقوال زریں

دوسروں کے لئے ہمیں وہ کام نہیں کرنا چاہیئے جس کو اگر دوسرا ہمارے لئے کرے تو ہم کو بُرا معلوم ہو۔

خدا تعالےٰ کا خوف انسانوں کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

بغیر اعتبار باہمی دوستی نہیں ہے، بلکہ درپردہ دشمنی ہے

کسی کی بدگوئی مت کرو تاکہ تمہاری قدر و منزلت ہو۔

موت کو یاد کرنے سے ایک نیک آدمی زیادہ پرہیزگار بن سکتا ہے۔ اور بُرا آدمی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔

دنیا میں تین طرح کے انسان ہوتے ہیں۔ اول خدا کے سچے طالب، دوسرے بہشت کے خواہشمند اور تیسرے دنیا کے طالب۔

اگر تجھے اپنی ہستی منظور ہے تو اپنی خودی کو مٹا کر خدا کی ذات میں لگا۔

حقیقت کو جاننے کا دعوےٰ کرنا کم عقلی بے خبری۔ دکم فہمی کا مظہر ہے۔

حسد نیکی کی دشمن ہے جس طرح لوہے میں زنگ۔

ہمیشہ نیکی کرو اور بدی سے بچو!

موج تبسم

میم صاحبہ:۔ ٹامی کیا تمہاری جوتی مل گئی۔

ٹامی:۔ مجھے نہیں ملی، لیکن میرے چھوٹے بھائی کو مل گئی۔

میم صاحبہ:۔ تو اب تم کیا تلاش کر رہے ہو؟

ٹامی:۔ اپنے چھوٹے بھائی کو"

ایک صاحب کا ایک خوبصورت کتا کھو گیا انہوں نے اپنے ایک دوست سے اس کا ذکر کیا تو اس دوست نے رائے دی: "بہتر ہے کہ جلد سے جلد کسی اخبار میں اشتہار دیدیا جائے۔

صاحب نے سنجیدگی سے کہا:۔

ممکن تو ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ کتا اشتہار نہ پڑھ سکے گا، کیونکہ وہ پڑھا ہوا نہیں"

شیخ چلی کے پاس ایک دفعہ کوئی شخص خط کو پڑھوانے آیا۔ خط عربی میں تھا۔

شیخ صاحب نے کہا:۔

"بھائی میں عربی نہیں جانتا" کسی اور سے پڑھواؤ وہ شخص بولا۔ واہ شیخ صاحب واہ! آپ نے سر پر اپنا بڑا پگڑ باندھ رکھا ہے اور حالت یہ ہے کہ خط تک پڑھنا نہیں آتا!

"بھائی اگر پگڑی باندھنے سے عربی آجاتی ہو تو یہ لو پگڑی باندھ کر تم خط پڑھ لو۔

لکھنؤ۔ ۳۰ اپریل۔ حکومت یو پی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ نیشنل وار فرنٹ کی کارروائی کو ختم کر دیا جائے۔

عجیب معلومات

مرد کے بغیر استقرار حمل

یورپ و امریکہ میں مصنوعی ذرائع سے مرد کے بغیر استقرار حمل کی جو بدعت شروع کی گئی ہے اس کے خلاف پادریوں نے متفقہ طور پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بدعت کو فوراً ختم کر دیں۔ کیونکہ یہ بدعت ایک طرف مذہبی اعتبار سے مذموم ہے اور دوسری جانب اخلاقی اعتبار سے بھی بیحد قابل اعتراض ہے۔

اس شرمناک بدعت کی تفصیل یہ ہے کہ بعض مغربی ڈاکٹروں نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہے جس کے ذریعہ محفوظ مادہ منویہ کو پچکاری کے ذریعہ عورتوں کے رحم میں داخل کر کے انہیں حاملہ بنا دیا جاتا ہے۔ یہ مادہ منویہ نامعلوم تندرست مردوں سے حاصل کر کے نلکیوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور ایسی عورتوں کو اس کے ذریعہ حاملہ بنایا جاتا ہے جن کے شوہروں میں استقرار حمل کی قوت یا صلاحیت باقی نہ رہی ہو۔

پادریوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ طریقہ عام ہوگیا تو نسل انسانی کا رابطہ اور تعلق ختم ہو جائے گا اور دنیا میں حرامی یا "نطفۂ ناتحقیق" انسانوں کی کثرت ہو جائے گی۔

امریکی فوج لڑائی بند کرنے کو تیار

لندن۔ ۳۰ اپریل۔ ساتویں فوج لڑائی بند کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ صرف حکم کا انتظار ہے۔

افسانہ

سنہرا کلس

از جناب محمد امین شرق پوری

مندر کا کلس چمک رہا تھا، وہ سیڑھیوں پر مغموم بیٹھا ہوا نہ جانے کیا کیا سوچ رہا تھا۔ پجاریوں کے میٹھے بھجن فضا میں گونج رہے تھے۔ گھنٹیوں کی طویل جھنکار کتنی دلکش معلوم دے رہی تھی وہ دیکھ رہا تھا کھوئی ہوئی آنکھوں سے پھل پھول بھینٹ کرنے والوں کو،

دروازے پر چوبے خندہ پیشانی سے انہیں ہاتھوں ہاتھ لے رہا تھا بھگوان کی مورتی ٹھیک سے نظر نہیں آتی تھی پھولوں سے بالکل دب گئی تھی اور پھل اور مٹھائی شاید یہ چوبے جی کا حصہ تھا، اس کی نظریں چوبے مہاراج کے بھاری بھرکم جسم پر جم گئیں، چمکتی ہوئی چاند، لمبی چٹیا، پیشانی پر سواستک کا لمبا تلک، بڑی بڑی آنکھیں سانپ کی طرح کنڈل لئے ہوئے مونچھیں، صفاچٹ ٹھوڑی انہوں نے کس طرح ابھی ابھی اُسے جھڑک دیا تھا، خالی ہاتھ پا کر۔ "یوں کیا بھگوان کے درشن ہوتے ہیں، یہ لوگ نہ جانے مندر میں کیا سمجھ کر آتے ہیں۔" وہ بہت دیر اس کی بات پر غور کرتا رہا دیوتا کا استھان بھی حرص سے ملوث ہے، کاروباریوں بھی چلتا ہے مفت کا مال کھا کھا کر کتنے موٹے ہو رہے ہیں چوبے جی"

بانکے لال مسکراتے ہوئے اندر سے نکلے! سردیپ کو پہچان کر بولے:۔ کب آئے؟ وہ چونک پڑا بالکل اس کھوئے ہوئے بچے کی طرح جو ہجوم میں کسی صورت میں آشنا کو تعجب سے دیکھتا ہے وہ قریب آکر کھڑے ہوگئے چہرے پر نظریں گاڑ کر بولے کب آئے سردیپ" آج ہی آیا ہوں" ہاتھ جوڑ کر بولا۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں جیسے بانکے لال نے بھرے ہوئے ناسور کو چھیڑ دیا تھا بے اختیار ان کے دل میں رحم و کرم کے جذبات اُمنڈ آئے۔ سردیپ کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر بولے، "کوئی تکلیف ہے تمہیں کیا؟"

"جی نہیں" آنسوؤں کو پلکوں پر روکتے ہوئے بولا اُن کی آنکھوں کے آگے سردیپ کا بھولا بھالا چہرہ تھا، اس کی غیر معمولی ذہانت کے وہ گرویدہ تھے، روپ رام کے مرنے کے بعد مصائب نے کس طرح اسے تختۂ مشق بنا لیا تھا، کئی بار ان کے جی میں آیا، کہ اسے اپنی سرپرستی میں لے لیں، قصبہ میں ان کی سخاوت کی دھوم تھی، پاٹھ شالہ، دھرم شالہ اور مندر کی تعمیر میں ان کا بڑا ہاتھ تھا سردیپ کو مغموم پا کر جیسے انہیں بہت دکھ ہوا تھا اس کا ہاتھ تھام کر بولے:۔

آؤ بیٹا میرے ساتھ چلو"

ہوا کے تھپیڑوں سے لیٹے ہوئے پیڑ لکڑی کا سہارا پا کر جس طرح نیا جیون پا لیتے ہیں یہی کیفیت سردیپ کی تھی بانکے لال مسکرا کر بولے تعلیم کیا چھوڑ دی تم نے جیسے انہوں نے اس کے دل کی بات بوجھ لی تھی وہ بولا جاری بھی کیوں کر رکھتا، آپ تو جانتے ہیں مکان بیچ کر میں نے ساری رقم پڑھائی پر لگا دی وہ چلتی بھی کے دن"

وہ پلٹ کر بولے:۔

تمہیں جس قدر روپیہ درکار ہوں، میں دوں گا مگر تم پڑھائی کو جاری رکھو"

وہ مسکرا دیا۔ بانکے لال جی کی خوش فہمی پر بغیر روپیہ پیسہ زندہ رہنا ہی دشوار ہے پھر تعلیم چھوڑ کر کوئی چھوٹی موٹی نوکری کر لے، کئی بار اس نے سوچا، جب کبھی ایسا ارادہ کرتا اُسے اپنی آشائیں مٹتی ہوئی نظر آتیں۔ مجبوریاں بھی کتنی بُری چیز ہیں، کتنی اُمیدوں کا گلا گھونٹنا پڑتا ہے کتنی آشائیں دم گھٹ کر رہ جاتی ہیں۔ اس لمبے چوڑے سنسار میں نہ جانے ایسے کتنے لوگ ہیں جو محض مالی مشکلات میں پڑ کر اپنا مستقبل تاریک بنا لیتے ہیں غیرت نے پھر ایک بار اس کی زبان پکڑ لی

"بولتے کیوں نہیں" وہ چونک کر بولے یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے دان پر جیوں ہنس کر بولے یہ دان نہیں ہوتا کسی کی مدد کرنا کیا دان ہے؟ اس کے چہرے پر بشاشت پھیل گئی بانکے لال جی کتنے بے لوث ہیں، چند لمحے پہلے کیسے کیسے خیالات اس کے دل و دماغ میں موجزن تھے بانکے لال جی کی باتوں سے اپنے ارادہ کو بدلنا پڑا چرن چھو کر بولا:۔

آپ تو دیوتا ہیں"

وہ ہنس کر بولے، میں اس لائق کہاں ہوں"

ان کی کسر نفسی پر وہ مسکرا کر بولا:۔

میری نظر میں تو آپ دیوتا ہی ہیں، مجھے چرن چھو دیجئے۔"

پارس کے ساتھ شاید میں بھی کچھ بن جاؤں۔ جوش عقیدت سے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے بانکے لال نے دست شفقت بڑھا کر ایک بار پھر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

وقت اپنا کام کرتا ہوا گذر رہا تھا محنت کا دھنی وہ تمام مدارج طے کر رہا تھا جو صرف محنت کرنے والوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، ڈوبتے ہوئے کو سہارا مل جاتا ہے تو وہ ساحل کی طرف کس تیزی سے کھنچا چلا آتا ہے، لہروں سے کھیلتا ہوا سروپ نہ صرف منزل مقصود کی طرف جا رہا تھا بلکہ دکھ سکھ کا احساس دنیا کی جلا پا کر سچ مچ پارس بن گیا تھا۔

اب وہ اس پلیٹ فارم پر کھڑا تھا جہاں سکھ بھی دکھ نظر آتے ہیں، وہ جب کسی کو بے کار دیکھ پاتا اس کی تمام ہمدردی سمٹ کر ایک مرکز پر آجاتی، اور بھیک، اسے وہ لعنت سمجھتا تھا۔ کیسے تندرست ہاتھ پاؤں ہیں تمہارے، انہیں کام میں لاؤ۔ اپاہج کا جیون بھی کوئی جیون ہے، تمہیں اپنی حالت پر رحم نہیں آتا، شاید احساس کمتری نے تمہارے قویٰ بیکار کر دیے ہیں وہ دیکھو اپاہج بڑھیا کس طرح اپنے بچے کا پیٹ پال رہی ہے کیا اس لئے کہ ایک بھکاری کا اور اضافہ ہو جائے ماتا کبھی یہ نہیں چاہتی وہ تو اپنے لال کو راجہ دیکھنا چاہتی ہے کیا تم اس کی خیال و خواہش کی تکمیل نہ کرو گے کتنی پوتر ہے اُس کی خواہش، اسے اپنی ماں کی آخری باتیں اور الفاظ یاد آجاتے۔ جب وہ ننھا منا تھا۔ کیسی میٹھی لوریاں سناتی تھی اُسے، کون جانتا ہے اس کا ایک ایک لفظ امرت میں ڈوبا ہوا تھا۔ کیسی کیسی مصیبتوں سے اس نے پالا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے، کبھی بڑے ہو گے تم بھی "

"کیوں نہیں ماں"

"میں تمہارا بیاہ کروں گی، چاند سی دلہن بیاہ کر لاؤں گی، ماں کے ہونٹوں سے گیت پھوٹ پڑتے اس کے بیاہ کے گیت جسے وہ آج بھی سن رہا تھا ان گیتوں کو منوہر گیت پوز تا میں ڈوبے ہوئے کون کہتا ہے تیرا باپ مر گیا، میں تیری ماں بھی ہوں اور باپ بھی، تیرا باپ مفلس تھا تو کیا ہوا، تو جو میرا سرمایہ ہے، تمہیں ہاتھ سے کما کر کھلا دوں گی، راجہ بناؤں گی"

اسے یاد آیا وہ دن بھر سلائی کرتی تھی پرائے کپڑوں کی، اپنے سب سے بڑے سرمایہ کی پرداخت کے لئے جب وہ پہلم پہل اسکول گیا ماں کو کتنی خوشی ہوئی تھی، محلے بھر میں کہتی پھرتی تھی، میرا لال آج پڑھنے جا رہا ہے کئی بار اس کے جی میں آتا کہ لڑکوں کے ساتھ وہ بھی کھیلے کودے پڑھائی چھوڑ چھاڑ دے، ماں محبت سے کہتی کہ اچھے لڑکے کہیں ایسے ہوتے ہیں"

" کیسے ہوتے ہیں ماں"

" میرے لال جیسے"

"سچ مچ میں ایسا ہوں ماں" بھولے پن سے بولا۔

" اور کیا، دیکھو تو کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں میرے لال۔ جب اسکول جاتے ہو اور پھر شام کو لوٹ کر آتے ہو، تھکے تھکے سے، مگر اس تھکن میں ہمت ہے، بہادری ہے، محبت سے پیشانی چوم لیتی، اسے آج بھی ایسا محسوس ہوتا کہ وہ نشان اب تک اس کی پیشانی پر جھلک رہے ہیں ہمت اور بہادری کے نشان، ماں تصور نگاہوں میں دوڑ رہا تھا۔

" کب تک میرے لئے تکلیف اٹھاتی رہو گی ماں"

" جب تک تم بڑے نہیں ہوتے، بڑے ہو جاؤ گے تو تم کماؤ گے" مگر کسے معلوم تھا کہ وہ آنکھیں موند لے گی ہمیشہ کے لئے، آج اس کا بیٹا بیٹا سچ مچ بڑا ہو گیا تھا، ماں مر گئی تو کیا ہوا۔ مادر وطن تو جیتی ہے، میں اس کی سیوا کروں گا۔ " " "

اس کے لاتعداد فرزندوں کی سیوا کروں گا۔ اس طرح حقیقی ماں کے آدرش کی تکمیل کروں گا"

بھگوان جنم دن قریب تھا مندر کی آرائش تکمیل پا رہی تھی، سونے کی مورتی چڑھائی جا رہی تھی، لوگ خوب جی کھول کر حصہ لے رہے تھے، عقیدتمندوں کا ایک سمندر تھا جو بڑھا چلا آ رہا تھا، کیواڑوں پر چاندی کے پترے چڑھائے جا رہے تھے، دیوتا کے چرنوں میں دھن نچھاور کر رہے تھے، بانکے لال جی سیڑھیوں پر کھڑے دیکھ رہے تھے، کبھی ان کی نظریں آشرم پر پڑتیں، نکلتے ہوئے سورج کی کرنوں میں جس کی کھپریل کی چھت سونے چاندی میں نہا رہی تھی، معمولی اینٹ کی دیواریں تھیں جس میں جواہرات تو نہ جڑے تھے البتہ ان کے خلوص اور ایثار کی مونہہ بولتی تصویریں تھیں آج ہی اس کی تعمیر مکمل ہوئی تھی، ان بچوں کی پرورش اور تربیت کے لئے جن کے فاقہ زدہ والدین

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

۱۰ لاکھ جرمن ہلاک ۸ لاکھ پکڑے گئے

ماسکو۔ یکم مئی۔ آج روس میں مزدوروں کا دن منایا گیا اس موقع پر مارشل اسٹالن نے ایک اعلان میں روسی فوجوں کی ان کامیابیوں کا ذکر کیا جو اس کو تین چار ماہ کے اندر ہوئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس عرصہ میں دس لاکھ جرمن ہلاک ہوئے اور ۸ لاکھ پکڑے گئے۔

جرمنی نے ہتھیار ڈال دیئے

لندن۔ یکم مئی۔ سٹاک ہالم سے برابر یہ خبر آ رہی ہے کہ ہملر نے ایک دفعہ پھر اتحادیوں سے صلح کی درخواست کی اس دفعہ ہملر نے برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ ساتھ روس کے آگے بھی ہتھیار ڈالنے کی پیش کش کی ہے۔ اسٹاک ہالم کی تازہ ترین خبر میں بتلایا گیا ہے کہ سویڈن کے ریڈ کراس سوسائٹی کے لیڈر کاؤنٹ فاک برناڈوٹ نے جو اتحادیوں اور جرمنی کے درمیان صلح کرانے کی بات چیت کر رہے ہیں۔ کوپن ہیگن سے اتحادیوں کی ان شرطوں کا جرمنی کی طرف سے جواب پہونچا دیا ہے جو اتحادیوں نے جرمنی کے روبرو ہتھیار ڈالنے کی بابت پیش کی تھیں۔

(بقیہ مضمون ۶ سے آگے)

(افسانہ)

ایسے ایسے جوہرے کو گلیوں میں ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں بانکے لال جی کی جوہر شناس نظریں انہیں چن چن کر آشرم کی زینت بنا رہی تھیں، کون جانتا ہے ان میں بھگوان کے کتنے سچے سیوک پرورش پائیں گے، حسن تربیت سے آراستہ ہو کر سارا ملک اُن کی تابناکیوں سے جگمگا اٹھے گا،

خلاف توقع انہیں خاموش پاکر پجاریوں میں کانا پھوسیاں ہو رہی تھیں، بانکے لال چپ چاپ سُن رہے تھے بہت دیر ان کے جھوٹے استدلال کا مقابلہ کرتے رہے، کہ مندروں پر سونے چاندی کی بارش کرنے والے اتنا نہیں جانتے کہ بھگوان کو ان کی مایہ سے مطلب اس کی مایہ تو وہ دکھی انسان ہیں جو مصائب میں مبتلا ہیں۔

انھوں نے چونک کر دیکھا، سردپ دو بچوں کا ہاتھ تھامے آ رہا تھا۔ سر اور پاؤں سے ننگے بچے قوم کا سرمایہ کس مپرسی میں نہ جانے کس کونے میں پڑا تھا۔ ایسے نہ جانے کتنے گوڈری کے لال ہیں جنہیں جوہریوں کی ضرورت ہے، وفور مسرت سے پھولے نہیں سما رہے تھے، اور وہ بچے بھی کتنے خوش نظر آ رہے تھے سہارا پاکر،

پجاریوں کے دلکش بھجن فضا میں گونج رہے تھے گھنٹیوں کی طویل جھنکار کتنی خوش آئند تھی تھی ایسا معلوم دے رہا تھا جیسے دیوتا کے استھان کا ذرہ ذرہ ناچ رہا ہے میٹھے بھجنوں کی لے پر، گھنٹیوں کی سہاؤنی جھنکار پر عقیدت مند پھل پھول لئے درشنوں کے لئے آ رہے تھے تانتا بندھا ہوا تھا۔

چوبے جی مسکرا کر ڈھکے ہوئے تھالوں کو دیکھ رہے تھے، ایک ایک کا جایزہ لے رہے تھے کپڑے اچھے پہنے ہوئے ہے تھال میں بھی مال اچھا ہوگا" ان کی بیجانی ہوئی نظریں ناچ رہی تھیں، تھال لیتے ہوئے اُن کے ہاتھ اُٹھے، عقیدت کے جواب میں آشیرباد دے رہے تھے۔

سردپ آہستہ آہستہ بچوں کو لیے سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا۔ سواگت میں بانکے لال جی کے ہاتھ اٹھے سردپ کے گلے میں پھولوں کی مالا ڈال دی، بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے:-

"آؤ بیٹا آؤ"

مسکراتے ہوئے سردپ کو دیکھا۔ محبت سے بولے:- چلو آشرم میں چلیں"

چوبے جی نے چونک کر دیکھا۔ بانکے لال جی واپس جا رہے تھے، مندر کا عکس سورج کی روپہلی کرنوں میں نہا رہا تھا۔

سان فرانسسکو کانفرنس

سان فرانسسکو۔ ۲۸ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کانفرنس کی صدارت کا سوال طے ہو گیا ہے۔ روسی ڈیلی گیٹ موسیو مولوٹوف نے مسٹر ایڈن کی پیش کی ہوئی تجویز مان لی ہے۔ اس فیصلے کے مطابق کانفرنس کے کھلے اجلاسوں کی صدارت چار بڑی طاقتوں (برطانیہ۔ امریکہ۔ روس۔ اور چین) کے ڈیلی گیٹ باری باری سے کریں گے وہ اپنے اختیارات مسٹر اسٹیٹینس کو منتقل کر دیں گے تاکہ وہ کانفرنس کی کارروائی چلاتے رہیں۔ یعنی سٹیرنگ کمیٹی اور ایگزیکٹو کمیٹی کی صدارت مسٹر اسٹیٹینیس کیا کریں گے۔ موسیو مولوٹوف نے تجویز میں دو ترمیم پیش کی تھیں لیکن نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم چینی ڈیلی گیٹ مسٹر سونگ اور دیگر ڈیلیگیٹوں کی تقریر کے بعد آپ نے اپنی ترمیم واپس لے لی ہیں۔ موسیو مولوٹوف نے کہا کہ روس ہمیشہ اجتماعی تحفظ کا حامی رہا ہے اور وہ مشترکہ کاز کے لئے اپنا قدم پیچھے ہٹانے کو تیار ہے۔ مولوٹوف کے یہ کہنے پر اسٹیٹینیس معانقہ کرنے کے لئے ایک دم مولوٹوف کے پاس پہونچے۔

بالٹک کے معاہدہ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلے کے پیش نظر ہر معاملہ پر بالٹا کے فیصلہ کا اطلاق ہونا۔ چاہئیے مسٹر ایڈن نے بھی مسٹر اسٹیٹینیس کی حمایت کی۔

بہ منِ بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

بہ عدالت جناب اڈیشنل منصفی فیض آباد
مقدمہ نمبر ۶۶ سنہ ۱۹۴۵ء

اجودھیا پرشاد مصر وغیرہ — مدعی
بنام رام سجھ مصر وغیرہ — مدعا علیہ
بنام ۱۔ اشرفی مصر ولد بدری مصر
۲۔ رگھونندن مصر ولد مہابیر مصر } مالکان موضع دیونہ
تحصیل ٹانڈہ پور ضلع فیض آباد — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دعوے دخلیابی ذریعہ بٹوارہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ رماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء وقت دس بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

تنبیہ:- اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۸ رماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء تک گذرانو۔

آج بتاریخ ۲۶ راپریل سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت
اڈیشنل منصفی فیض آباد

ہندوستان کو جگہ نہیں ملی

سان فرانسسکو ۲۸ راپریل۔ سٹیئرنگ کمیٹی نے ۱۱ قوموں کی ایک ایگزیکٹو کمیٹی قائم کی ہے جس میں آسٹریلیا۔ امریکہ روس۔ برطانیہ۔ چین۔ برازیل۔ کینیڈا۔ چلی۔ زیکوسلواکیہ۔ فرانس۔ ایران۔ میکسکو۔ ہالینڈ اور یوگوسلاویہ شامل ہیں۔

قلعۂ ہٹلر پر براہ راست حملہ

لندن۔ ۲۷ راپریل ہوائی وزارت کی نیوز سروس نے اعلان کیا ہے کہ بدھ کو انگریزی ہوائی جہازوں نے برجیگڈن پر حملہ کیا۔ ہٹلر کے قلعہ پر براہ راست تین حملے کئے گئے۔ طوفانی فوجوں کی بارکوں کو اڑا دیا گیا۔ قلعہ کے قریب کی عمارتوں پر بھی زبردست بم باری کی گئی۔

یہ بھی خبر ہے کہ گورنگ اپنی بیوی۔ لڑکی اور پچاس لاکھ پونڈ بذریعہ ہوائی جہاز کسی نامعلوم جگہ چلا گیا ہے۔

مسولینی کو گولی سے اڑا دیا گیا

لندن۔ ۲۹ راپریل۔ روم سے خبر ملی ہے کہ مسولینی کو اٹلی والوں نے گولی سے اڑا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ۱۷ اور فاسسٹوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ مسولینی کی لاش شہر کومو میں جو کہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر ہے ایک احاطہ میں رکھدی گئی اور اس کے بعد ملان میں اس کا مظاہرہ کیا گیا۔ لاش کو دیکھنے کے لئے زبردست بھیڑ ہوگئی۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی لاش کو اسی جگہ رکھا گیا جہاں کچھ دن ہوئے پندرہ وطن پرست ہلاک کئے گئے تھے مسولینی کے ساتھ جن ۱۷ فاسسٹ لیڈروں کو گولی سے اڑایا گیا ہے ان میں ذانسکو دیرا کر دالیس پریذیڈنٹ وزیر داخلہ ڈاکٹر زینڈو۔ مزساما وزیر پبلک کلچر۔ ریگر دادرمانو وزیر پبلک ورکس اکٹر لیوسانی وزیر مواصلات۔ پروفیسر گوڈورڈ وپریذیڈنٹ کورٹ آف جسٹس۔ ارنسٹ گرانو ایڈیٹر۔ سنادو نیوز ایجنسی شامل ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ مسولینی اور اس کے ساتھیوں کو چند روز ہوئے پکڑ لیا گیا تھا۔

ہٹلر نے برلن کا بچاؤ کرتے ہوئے جان دے دی!

زیورچ ۳۰ راپریل۔ یہاں جو خبریں پہونچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہٹلر کی موت کے بارے میں اعلان پر گیڈ لیڈر ڈاکٹر باؤماڈنے تیار کر لیا ہے اس اعلان کے مطابق ہٹلر برلن کا بچاؤ کرتے ہوئے مرگیا۔

جرمن پارلیمنٹ پر روسی فوج نے قبضہ کر لیا

ماسکو - یکم مئی - برلن میں روسی فوجیں بڑی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہیں۔ وہ شہر کے بالکل وسط میں پہونچ گئی ہیں اور انہوں نے جرمن پارلیمنٹ کی عمارت پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی اعلان میں جرمن پارلیمنٹ پر قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے کہ اس وقت وہاں روسی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ روسی اخبار پرودا کا بیان ہے کہ روسی فوج اس وقت انٹرڈین لندن کے کھنڈروں میں لڑ رہی ہے۔ برلن کے تقریباً تمام بڑے بڑے علاقوں پر روسیوں کا قبضہ ہو گیا۔

باجلاس جناب مسٹر اشفاق احمد صاحب بہادر اڈیشنل منصف بانس گاؤں ضلع گورکھپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۶ ۱۹۴۵ء

عدالت اڈیشنل منصفی بانس گاؤں ضلع گورکھپور

رام برن ساہی وغیرہ ساکن موضع کسمبول پتہ کوانسی پرگنہ بھور پار ... مدعی

مونیسر ساہی وغیرہ ... مدعا علیہم

بنام مارکنڈے ساہی ولد بھیرو ساہی ساکن موضع کسمبول پتہ کوانسی پرگنہ بھور پار مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جوابدے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بلا حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت اڈیشنل منصفی بانس گاؤں ضلع گورکھپور

(مہر عدالت)

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO.
A 406

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن سیمی

صداقت ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ -/2/-

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

VOL. 41 NO. 19 | Cawnpore. Saturday 12th MAY, 1945 | کانپور شنبہ ۱۲ مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۱۹

ادبیات

جگر پارے

از حضرت جگر مراد آبادی

روبروئے دوست ہنگامِ سلام آ ہی گیا
رخصت اے دیر و حرم دل کا مقام آ ہی گیا

منتظر کچھ رند تھے جنکے وہ جام آ ہی گیا
باش اے گردوں کہ وقتِ انتقام آ ہی گیا

ہر نفس خود بنکے میخانہ بجام آ ہی گیا
توبہ جس سے کانپتی تھی وہ مقام آ ہی گیا

اللہ اللہ یہ مری ترکِ طلب کی وسعتیں
رفتہ رفتہ سامنے حسنِ تمام آ ہی گیا

صحبتِ رنداں سے واعظ کچھ نہ حاصل کر سکا
بہکا بہکا سا مگر طرزِ کلام آ ہی گیا

التفاتِ چشمِ ساقی کی سبک تابی نہ پوچھ
میں یہ سمجھا جیسے مجھ تک دورِ جام آ ہی گیا

اوّل اوّل ہر قدم پر تھیں ہزاروں منزلیں
آخر آخر اک مقامِ بے مقام آ ہی گیا

شوق نے ہر چند صد ہا تفرقے ڈالے مگر
زندگی کو راس دردِ ناتمام آ ہی گیا

عشق کو تھا کب سے اپنی خشک دامانی کا رنج
ناگہاں آنکھوں کو اشکوں کا سلام آ ہی گیا

ہر نگہ پر بندشیں اک اک نفس کی پرسشیں
ہوشیار اے عشق وہ نازک مقام آ ہی گیا

بے جگر سونا پڑا تھا مدتوں سے میکدہ
پھر وہ دریا نوش رندِ تشنہ کام آ ہی گیا

دنیائے اسلام

سان فرانسسکو کانفرنس میں فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کا مسئلہ

عرب حکومتیں متحدہ محاذ پیش کریں گی!

سان فرانسسکو یکم مئی۔ متحدہ اقوام کی کانفرنس میں شامل ہونے والی پانچ حکومتیں موقعہ آنے پر فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ قطعی طور پر بند کر دینے اور وہاں عرب حکومت قایم کرنے کے اپنے مطالبات پیش کرنے والی ہیں۔ تاہم عرب نمایندوں سے قریبی تعلق رکھنے والے ایک نامہ نگار نے بتایا ہے کہ عرب حکومتیں بذات خود اس اختلافی مسئلہ کو نہیں چھیڑیں گی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دنیا کے تمام حصوں سے تتر بتر ایک سو یہودی جماعتوں نے جمع ہو کر سان فرانسسکو کانفرنس کے قریب ہی اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور موقعہ پانے پر یہ جماعتیں اپنا مسئلہ پیش کر دینے کے لئے ہر طرح تیار ہو کر بیٹھی ہیں حالانکہ انہیں کانفرنس مذکور میں نشست حاصل نہیں ہوئی ہے۔

یہودی لیڈر عرب مطالبات کے بالکل برعکس مخالفانہ مطالبات کا پروپگنڈا کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فلسطین میں غیر محدود تعداد میں یہودیوں کو داخل ہونے دینا چاہیئے۔ اور فلسطین میں یہودیوں کی جمہوری حکومت پھر سے قایم ہو جانی چاہیئے۔ مصر، سعودی عرب، عراق، شام، اور لبنان کے نمایندوں کی یہ رائے ہے کہ برطانیہ کے قرطاس ابیض میں جو پانچ سال میں ۷۵ ہزار یہودیوں کا داخلہ کیا گیا ہے وہ کافی ہے۔ اور یہ پانچ سال کی مدت گذشتہ ماہ مارچ میں ختم ہو گئی۔ ۷۵ ہزار یہودیوں کے داخلہ کے بعد برطانیہ کا فلسطین میں یہودیوں کے قومی وطن بنانے کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔

عرب اخبار نویسوں کی کانفرنس

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) شامی صحافت نگاروں نے اس غرض سے ایک کمیٹی کی تشکیل کی ہے کہ وہ مجوزہ عرب صحافتی کانفرنس کے لئے تیاریاں کرے جو قاہرہ میں منعقد ہونے والی ہے۔

اس کمیٹی میں حسب ذیل حضرات شامل ہیں:۔

الف با کے مالک یوسف العیسیٰ، فتات العرب کے مالک معروف آرمادت، الانشار کے مالک وجیہ الحفر الایام کے نصوح بابل البقی کے مالک نقیب الرئیس اور رسالہ الاحد کے علیا شنوری۔

مصری سائنسداں نے ایک نیا قطب نما ایجاد کیا

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصری فوج کے ایک شخص جس نے ایک دھوپ گھڑی ایجاد کی ہے اور جو اسوقت امریکی فوجیں صحرا کی مہموں میں استعمال کر رہی ہیں ایک نیا قطب نما ایجاد کیا ہے جو اندھیری راتوں میں زمین اور سمندر پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

لندن کی رائل سوسائٹی آف انجینرس نے درخواست کی ہے کہ اس قطب نما کا ڈزائن بھیجا جائے۔

مصر کے فوجی افسروں کو غیر ملکی عورتوں سے شادی کی ممانعت

اسکندریہ۔ ۴ مئی۔ مصری حکومت ایسا قانون بنا رہی ہے جس میں بری۔ بحری اور ہوائی فوجوں کے افسروں کو غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت کر دی جائے گی اور اگر شادی کریں گے تو ان کو عہدے سے برطرف کر دیا جائے گا۔ اس حکم کے تحت قومی دفاع کی وزارت کے عہدہ دار اور پنشن یافتہ افسر بھی شامل ہوں گے۔

قاہرہ کا عجائب گھر پھر کھل گیا

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) شاہ فاروق نے قاہرہ کے عجائب خانہ کا افتتاح کر کے اس بات کا مزید ثبوت دیا ہے کہ معمولی حالات کی بحالی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ قدیم مصر کے بیش بہا ذخیروں کو جو ۱۹۴۰ء سے قاہرہ کے قریب غاروں میں جمع کئے گئے ہیں اب پھر شہری باشندے دیکھ سکیں گے۔

اس سلسلہ میں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ اس امر کی کافی توقع ہے کہ مصر کو جرمنی سے ملکہ نفتی ٹی ٹی کا نصف مجسمہ واپس مل جائے گا، جو جرمن ماہرین آثار قدیمہ گذشتہ عظیم جنگ ۱۹۱۴ء سے پہلے برلن اٹھا لے گئے تھے۔

— ترکی و انگلستان کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ثبت ہو گئے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۱۲ ارمئی ۱۹۴۵ سنہ عیسوی | نمبر ۱۹

یوم فتح پر وائسرائے کی تقریر

"آج کا دن ہندوستان کے لئے کس لحاظ سے اہم ہے۔ کسی صاحب فکر مرد یا عورت کو ہندوستان کی جنگی جد و جہد پر شبہ نہیں ہوگا۔ تقریباً ہر محاذ پر جہاں برطانیہ کی فوجیں مصروف پیکار رہی ہیں وہاں ہندوستان کے سپوتوں نے لڑائی میں داد شجاعت دی ہے۔ آج کا دن ہندوستان کے لئے اس لحاظ سے اہم ہے کہ ایک بڑی جست لگا کر ہم بعد جنگ کے اس زمانے کے قریب پہونچ گئے ہیں جس سے ہماری اتنی امیدیں اور آرزوئیں وابستہ ہیں۔" یہ تھے وہ الفاظ جو ہز ایکسلنسی وائسرائے نے ۸ رمئی ۱۹۴۵ء منگل کے دن "یوم فتح" کا اعلان کرتے ہوئے اپنی نشری تقریر میں فرمائے۔

پوری تقریر کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

آج کی رات یہ فرض مجھ پر عاید ہوتا ہے کہ لارڈ ویول کی غیر حاضری میں آپ سے خطاب کروں۔ میری یہ آرزو تھی کہ وہ اس یادگار شب میں نہیں ہوتے۔ ابھی کی وہ فتوحات جو بیشتر ہندوستانی فوجوں کی مدد سے بہت زیادہ افواج کے مقابلے میں ایسی حالت میں حاصل ہوئی تھیں کہ وہ دہی اسباب واسلحہ جو اس وقت بکثرت فراہم ہو چکے ہیں ہمارے پاس موجود نہ تھے ہمارے لئے جنگ کے تاریک ترین دنوں میں تقریباً تنہا وجہ تسلی ثابت ہوئی تھیں۔ ہمیں اس زمانہ کو بھولنا نہیں چاہیئے اس زمانے میں ہندوستان کے بہت سے لوگوں نے بالخصوص والیان ریاست نے حوصلہ مندی کا ثبوت دیا اور یہ خیال بھی دل میں نہ آنے دیا کہ شکست ہو سکتی ہے۔ اور ہندوستان کے باہر لیکن اس کی سرحد سے ملحق ہمارا قابل اعتماد حلیف نیپال تھا جس کے قدم کبھی نہیں ڈگمگائے۔ وہ آزمائش کا زمانہ تھا اور اس زمانے میں میدان جنگ کے فوجی ہی صرف ایسے نہ تھے جن کی آزمائش ہوئی۔

اس موقع پر مجھے ایک اور عظیم شخصیت یعنی ہمارے کمانڈر انچیف کا خیال آیا اور العلمین پر ان کی اس شجاعانہ مقاومت کا خیال آیا جس کی وجہ سے ہندوستان کی طرف پیش قدمی کا دروازہ بند ہو گیا۔ اس ابتدائی زمانے سے ہندوستان کی قوت اور اس کی معرکہ آرا فوج کی شہرت بتدریج ترقی کر رہی ہے اور زیادہ ہو رہی ہے۔

اب جرمنی نے غیر مشروط طور پر خود کو ہمارے حوالہ کر دیا ہے۔ مصیبت سے اس زبردست مخلص پر ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ آج شکر گذاری شادمانی اور استوار ارادے کا دن ہے۔

برطانوی ہند کے طول و عرض میں دو دن یعنی بدھ کے دن اور جمعرات کے دن خوشی میں چھٹی ہوگی۔

حضور ملک معظم شہنشاہ برطانیہ کے حسب منشا آئندہ اتوار کو یوم شکر گذاری منایا جائے گا اور پیر کے دن سرکاری طور پر فتح کی تقریب منائی جائے گی اور اس روز پریڈیں اور دیگر پبلک تقریبیں ہونگی۔ آج کا دن تاریخ میں یاد رکھنے قابل ہوگا۔ اس خطرناک نازی سیلاب پر بالآخر قابو پا لیا گیا جو ظلم و تعدی و نفرت کی طاقتوں کو ساتھ لیکر اس طرح بڑھا تھا کہ یورپ اور افریقہ اس کی لپیٹ میں آ گئے تھے اور امن پسند اقوام کو ڈرا رہا تھا۔ سب سے بڑا دشمن یعنی ہٹلر موت کے گھاٹ اتر چکا ہے اور اس کے جو ساتھی اس کے گرد پیش تھے وہ یا تو مر چکے ہیں یا قید ہو چکے ہیں۔ جزیرہ کریٹ سے راس شمالی (نارتھ کیپ) تک مسلح جرمن افواج کا وجود ختم ہو چکا۔ ان کی آبدوزوں سے سمندر اور ان کے طیاروں سے عرصۂ فلک پاک ہو چکا۔ لیکن یہ فتح بڑی قربانیوں کے بعد نصیب ہوئی ہے۔ اور اس شادمانی کے دن ہمیں ان لوگوں کو احترام کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے جنہوں نے اپنی جانیں دی ہیں۔ اور ان کی یاد کے ساتھ ہمیں استوار ارادہ کرنا چاہیئے کہ اس کام کی تکمیل کیلئے ہم پوری تندہی سے کوشش کریں گے جس کا پہلا بڑا حصہ آج پورا ہوا ہے۔

آج کا دن ہندوستان کے لئے کس لحاظ سے اہم ہے۔ کسی صاحب فکر مرد یا عورت کو ہندوستان کی جنگی جد و جہد پر شبہ نہیں ہوگا۔ تقریباً ہر محاذ پر جہاں برطانیہ کی فوجیں مصروف پیکار رہی ہیں وہاں ہندوستان کے سپوتوں نے لڑائی میں داد شجاعت دی ہے۔ آج کا دن ہندوستان کے لئے اس لحاظ سے اہم ہے کہ ایک بڑی جست لگا کر ہم بعد جنگ کے اس زمانے کے قریب پہونچ گئے ہیں جس سے ہماری اتنی امیدیں اور آرزوئیں وابستہ ہیں۔

لیکن ابھی ایک کٹھن کام کو انجام دینا باقی ہے اور جبتک جاپان کی مسلح فوجی قوت کو بالکل کچل نہیں دیا جائے گا اس وقت تک امن کے کاموں میں لامحالہ تاخیر ہوگی۔ اس لئے آیئے اپنی تمام کوششوں کو اس باقی ماندہ دشمن کو پوری طرح مغلوب کرنے کے لئے وقف کر دیں اور دعا کریں کہ ہمیں جلد فتح نصیب ہو اور آئندہ ہمیں یہ توفیق و سمجھ عطا ہو کہ ہم نئی دنیا صحیح طرز پر تعمیر کر سکیں۔

---

۴ خوبی سے ادا کی۔

اس قسم کے ڈرامے پبلک میں معلومات پیدا کرنے کے باعث ہوں گے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے ڈراموں کی اشد ضرورت ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ بی۔ آر اندسٹریز ڈرامٹک سوسائٹی آئندہ بھی اس قسم کے ڈرامے پیش کرکے ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی رہے گی۔

ہندوستانی برادری

۱۰ رمئی کو میڈیکل ایسوسی ایشن کے کمپونڈ میں ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ہوا۔ جس میں پنڈت بالکرشن سرمانے مہاتما کبیر کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پر از معلومات تقریر ارشاد فرمائی۔

(بقیہ صفحہ ۷، کالم ۳ پر)

کانپور میں جشن فتح

جرمنی کے اوپر جیت کا اعلان ہو چکا ہے۔ تاریخ ۹ و ۱۰ رمئی ۱۹۴۵ء کو عام چھٹی ہوئی اور سرکاری خزانہ بھی بند رہا۔ اتوار ۱۳ رمئی کو دعا کرنے کا اور اس لڑائی سے چھٹکارا پاتے کا خدا سے شکریہ ادا کرنے کا دن ہوگا۔ اس روز ہر قوم اور مذہب کے لوگ دعا کرنے میں شریک ہوں گے۔ سوموار تاریخ ۱۴ رمئی کو خوشی کا جلسہ منایا جائے گا۔

کانپور کے جلسے کے سلسلے میں جس میں فیاضی سے لوگوں نے چندہ دیا ہے خاص طور سے غریبوں کی امداد کی جائے گی اور اسکول کے بچوں کو مٹھائی وغیرہ بانٹی جائیگی آدھا لاکھ روپیہ غریبوں کو کپڑا و کھانا دینے میں خرچ کیا جائے گا۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار گز کپڑا اس غرض سے جمع کیا جا چکا ہے اور پچیس ہزار روپیہ اسکولوں کے بچوں کو مٹھائی وغیرہ کے لئے علیحدہ رکھے گئے ہیں۔

دیہاتوں کے ۲۷ سینٹروں میں جلسے ہوں گے۔ اور ان سینٹروں پر آر۔ اے۔ ایف ہوائی جہاز صبح کے وقت کئی ہزار اشتہار پیراشوٹوں کے ذریعہ گرائیں گے۔

شہر کانپور کے جلسے میں شروع شروع میں ۴ پیدل و ہوائی فوج کے دستے شہر کے بیچ سے ہو کر پھول باغ تک علی الصباح پہونچیں گے۔ دن میں شہر بھر میں غریبوں کو کپڑا اور مٹھائی راشن محکمہ کے ذریعہ سے تقسیم ہوگا۔ شام کے وقت جلسے خاص طور سے پانچ سینٹروں میں ہوں گے اور عوام اپنی پسند سے کسی جگہ جلسے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ سنٹر پھول باغ۔ گرین پارک۔ برجندر سروپ پارک۔ حلیم انٹر کالج اور اگریکلچر کالج۔ نواب گنج میں ہونگے۔

ہر سینٹر پر جلسہ شام کو ۷ بجے شروع ہوگا۔ اور شاہی ہوائی فوج یعنی رائل ائیر فورس نے مہربانی کر کے ہر جگہ نمائش دکھانے کا انتظام کیا ہے۔ ہر سنٹر پر ایک ایک ہوائی جہاز اور سامان ہوائی جنگ دکھائے جائیں گے۔ اور شاہی ہندوستانی ہوائی فوج کے افسران پبلک کو دلچسپ باتیں سمجھائیں گے۔ ہر ایک سینٹر سجایا جائے گا اور جہاں تک ممکن ہوگا ہر سرکاری عمارت پر روشنی ہوگی۔ تمام شہر کی پبلک کو چراغ تقسیم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ روشنی اپنے گھروں میں کرنا چاہیں وہ لاگت سے کم قیمت پر یعنی ۶ رفی سیکڑا کے حساب سے چراغ خرید سکتے ہیں یا کسی تھانے یا پولیس چوکیوں سے یا صدر تحصیل سے۔

نو بجے رات کے وقت ہٹلر کی مورت ان پانچوں سنٹروں پر جلائی جائے گی اور اس کے بعد آتشبازی دکھائی جائیگی۔ اسکولوں کو ان پانچوں سنیٹروں کے متعلق بانٹنے کا انتظام کر دیا گیا ہے جس سے بچوں کو مٹھائی تقسیم کی جاسکے اور طرح طرح کے ہنڈولا وغیرہ کے کھیل دکھائے جاسکیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس پروگرام کی کافی شہرت کی جائیگی تاکہ اس جلسے کی کامیابی کانپور کے بڑے نام کے قابل ہو اور ان لاکھوں ہندوستانی اور اتحادی سپاہیوں کے لئے جنہوں نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر یہ جیت کا دن دکھلایا ہے شاندار طریقہ سے مبارک بادپیش کر سکے۔

گاؤں گاؤں کپڑا

کانپور کی پبلک کو کپڑے کی انتہائی تکلیف ہے کپڑے کی کمی ضرور ہے لیکن اگر مالکان مل اور ایجنٹ پبلک کی ضروریات کا خیال رکھیں تو ان کی تکالیف میں بہت کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ کاکومی مل کے ڈائرکٹر مسٹر ٹنگر اور ایجنٹ مسٹر دیو شرما نے پبلک کی ضروریات کا خیال کرکے بذریعہ ہاکر (پھیری والے) شہر اور دیہاتوں میں بہ کثرت کپڑے کے فروخت کا انتظام کیا ہے جس سے شہر اور ضلع کی پبلک ان دونوں حضرات کی از حد ممنون ہے۔

ہم بھی ان دونوں حضرات کو انتہائی ایمانداری اور پبلک کی خیر خواہی پر مبارکباد دیتے ہوئے دیگر مل مالکان اور ایجنٹ صاحبان سے ان کے نقش قدم پر چلنے کی امید کرتے ہیں تاکہ پبلک کو کپڑے کی تکالیف سے نجات حاصل ہو۔

احمد آباد اور بمبئی کپڑے کی فروخت

کانپور میں بمبئی اور احمد آباد سے کپڑا آگیا ہے جو شہر کے مختلف قوموں کے ۹۵ دوکانداروں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ان ۹۵ دکانداروں میں سے ۱۵ دوکاندار کالج۔ اسکول۔ بنک۔ ڈاکخانے۔ ریلوے۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوشن۔ پریس وغیرہ کے لوگوں کو شناختی کارڈ دکھانے پر کپڑا بیچ رہے ہیں اور دیگر ۸۰ دوکانوں پر کارڈ وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ پبلک ان ۸۰ دکانوں میں سے یا تو ۵ گز کا کپڑا یا ایک دھوتی یا ساری جوڑا یا ایک کلائی کا ایک پیس خرید سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ کچھ دوکانوں کے ٹاکے ذریعہ سے بھی سپلائی ہو رہی ہے اور ان کے لئے بھی کارڈ یا پرمٹ کی کوئی پابندی نہیں رکھی گئی ہے۔

شوالا میں تمام دکانیں صرف عورتوں کے واسطے کپڑے کے بیچنے کے لئے رزرو ہیں۔

چانک ڈرامہ

۵ رمئی ۹ بجے رات کو لکشمی رتن کاٹن مل کا پی ووڈ میں بی۔ آر اندسٹریز ڈرامٹک سوسائٹی کانپور کی طرف سے ایک ڈرامہ موسومہ چانک نہایت شان و شوکت کے ساتھ کھیلا گیا۔ چانک ہندوستان کا مشہور ترین سیاست داں ہے۔ چانک کی ایکٹنگ مسٹر بریارنا نند درمانے نہایت ۴

---

۴۴ مختلف کاموں۔ بسا اوقات شروع میں بطور تجربہ کے۔ لگایا جا چکا ہے۔ ان کو جس کام میں بھی لگایا گیا ہے انہوں نے اپنے آپ کو کامیاب ثابت کر دکھایا ہے۔

چونکہ تمام افسر عورتیں ترقی کے مدارج طے کر کے افسر مقرر ہوتی ہیں اس لئے ان کو اس سروس کی لڑکیوں کے مسائل اور نقطۂ نگاہ کا اچھی طرح علم ہے۔ ان میں سے دو تہائی سے زیادہ افسر عورتوں نے بدرقہ اور پلاننگ روموں میں بحری افسروں کو فارغ کر کے بورڈنگ افسروں۔ اکاؤنٹنٹ افسروں۔ تارپیڈو اسپیسروں۔ توپخانہ کے معاونوں اور کئی اور متعدد حیثیتوں میں ان کی جگہ سنبھال لی ہے۔ باقیماندہ افسر عورتیں سرپرست، کی لڑکیوں کے بہبودگی کے کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔

بحری ہوائیہ کے کئی ہوابازوں کو ایسے ہوائی جہازوں میں تربیت ملی ہے جن کے انجن۔ ائر فریم۔ توپیں اور الکٹریکل سرکٹ ان لڑکیوں نے درست کئے ہیں۔ انہوں نے پیغامات ایسے ریڈیو سٹ کے ذریعہ بھیجے ہیں جن کو ان لڑکیوں نے درست کرکے ہوا میں آزمایا تھا۔ انہوں نے زمین پر اترنے کی ہدایات ان لڑکیوں سے پائی ہیں۔

یہ لڑکیاں بیڑے کی کامیابیوں اور ناکامیابیوں میں برابر کی شریک رہی ہیں۔ ڈنکرک کے تخلیہ کے وقت یہ لڑکیاں ڈوور میں موجود تھیں جہاں انہوں نے رات دن اپنے فرائض انجام دیئے اور پس ماندوں کی امداد کی۔ ان لڑکیوں نے دشمن کی توپوں کی گولہ باری اور بموں سے ہوائی حملوں کے تحت اور چاروں طرف آگ میں محصور ہو کر کام کیا لیکن انہوں نے کبھی بھی ہچکچاہٹ ظاہر نہیں کی۔

نارمنڈی میں فوجیں اترنے سے پہلے اور اس کے دوران میں بھی ہزاروں لڑکیاں برطانیہ کے جنوبی ساحل پر کام کر رہی تھیں۔ انہوں نے فوجیں اتارنے والی کشتیوں توپوں اور چھوٹے چھوٹے ہتھیاروں کو درست کیا اور ان کی مرمت کی۔ جہازوں کو سامان خوراک اور کوئلہ مہیا کیا۔ انجنوں اور بجلی کے سامان کی مرمت کی۔ ذخیرے اور رسدیں پہونچائیں۔ کوئی رخصت نہ لی اور دن رات کام کیا۔ جب بیڑے نے رود بار انگلستان کے دوسرے کنارے پر اڈے قایم کئے تو یہ لڑکیاں وہاں بھی ہاتھ بٹانے کے لئے جا پہونچیں۔

ڈبلیو آر۔ این۔ ایس۔ کی افسر اور لڑکیاں ۱۹۴۱ء میں سنگاپور میں تھیں۔ اس وقت ہزاروں سمندر پار ہندوستان۔ لنکا۔ افریقہ۔ مشرق وسطیٰ۔ اٹلی۔ مالٹا۔ جبل الطارق۔ امریکہ اور فرانس میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

یورپ میں جنگ کے خاتمہ کے بعد بھی ان کا کام جاری رہے گا۔ ابھی جاپان کو شکست دینا باقی ہے اور یہ لڑکیاں اس مقصد کے لئے بیڑے کے ساتھ مل کر کام کریں گی۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ گذشتہ کی طرح آئندہ بھی وہ اس بیان کے مطابق باقی رہیں گی ٭

بیڑے کی فتح میں لڑکیوں کا حصہ

از انزبتھ مارٹن

دوسری عالمگیر جنگ میں برطانیہ نے جو حصہ لیا ہے اس کا کوئی ریکارڈ اس وقت مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں ویمنز رائل نیول سروس کا ذکر نہ ہو۔ اس سروس کو عام طور پر رینز (WRENS) کہا جاتا ہے اور اس سروس کی لڑکیوں نے ساری جنگ کے دوران میں برطانوی بیڑے کے ساتھ ساتھ وطن کے اور باہر کے ساحلی اداروں میں کام کیا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں آدمی سمندر میں خدمت انجام دینے کے لئے مہیا ہو گئے۔

ان لڑکیوں کو اس بات پر خاص فخر ہے کہ ان کی سروس بیڑے کی طرف براہ راست درخواست کے جواب میں قایم ہوئی تھی۔ گذشتہ جنگ میں ڈبلیو۔ آر۔ این۔ ایس کی ایک مشہور افسر مسز ویرالافٹن میتھوز سی۔ بی۔ ای کو اپریل ۱۹۳۹ء میں نئی سروس کی اور ترتیب و تنظیم کے لئے ڈائرکٹر مقرر کیا گیا تھا۔ برطانوی ڈبلیو۔ آر۔ این۔ ایس۔ کا ادارہ مستعمرات اور اتحادی ممالک میں عورتوں کی بحری سروسوں کے لئے بنیادی کام کر رہا ہے۔

جب ستمبر ۱۹۳۹ء میں جنگ کا اعلان ہوا اس وقت ویمنز رائل نیول سروس تیار تھی۔ ہزاروں عورتوں نے سروس میں شامل ہونے کے لئے درخواستیں دے دی تھیں اور جن رضا کاروں کی درخواستیں منظور کر لی گئی تھیں ان کو خدمت کے لئے بتدریج طلب کیا گیا اور ہر ایک کو ایک مخصوص کام کے لئے منتخب کیا گیا۔ بعض لڑکیوں کے گھر ان بندرگاہوں کے قریب تھے جہاں ان کی خدمات کی ضرورت تھی اور جو لڑکیاں برطانیہ کے دور افتادہ حصوں نیز مستعمرات اور نو آبادیات سے آئی تھیں ان کے لئے کوارٹر مہیا کرنے کے لئے مکانوں پر سرکاری طور پر قبضہ کر لیا گیا تھا۔

اعلان جنگ کے تین ماہ بعد اس سروس میں لڑکیوں کی تعداد ۲۰۰۰ سے کم تھی۔ آج ۷۰۰۰۰ سے زیادہ ڈبلیو آر۔ این۔ ایس۔ افسر اور لڑکیاں ساحل پر بیڑے کے تقریباً ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش کام کر رہی ہیں۔ یہ لڑکیاں سمندر میں بھی کام کرتی ہیں۔ کچھ ڈبلیو۔ آر۔ این ایس افسروں اور لڑکیاں جو رسل و رسایل کے انتظامات میں بھی مشغول ہیں ہر قسم کے سگنل کا کام انجام دینے کے لئے بڑے بڑے فوج بردار جہازوں میں سفر کر چکی ہیں۔

سرد راتوں کو دشمن کے جہازوں پر تباہ کن حملوں کے بعد بندرگاہوں میں آنے والے کئی لوگ اس گرم کھانے کے لئے ممنون ہیں جو اس سروس کی باورچنوں اور خادماؤں نے ایک مسکراہٹ اور دل خوش کن الفاظ کے ساتھ پیش کیا جن لوگوں کو سمندر سے نکال کر بندرگاہوں میں لایا گیا وہ ان رین سپلائی اسٹیشنوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تھے جو دن یا رات میں ہر وقت ملاحوں کو گرم کپڑے دینے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

یہ لڑکیاں بیڑے کے ساحلی اداروں کے تقریباً ہر دفتر میں پائی جاتی ہیں جہاں یہ سکرٹریوں۔ سٹینوگرافروں۔ میل کلرکوں اور لیجر کلرکوں کی حیثیت میں کام کرتی ہیں۔

جنگ چھڑنے کے بعد ان کو رسل و رسائل کے انتظام کے کام میں لگا دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت کئی سگنل لڑکیاں ہیں جو ساحل اور جہاز کے درمیان مورس اور سماؤر میں پیغامات بھیجتی اور وصول کرتی ہیں۔ ان میں سے اکثر ویران ساحلی علاقوں میں دور افتادہ اسٹیشنوں میں رہتی اور کام کرتی ہیں۔ ان میں اس طرح کوڈر۔ ٹیلی پرنٹر آپریٹر اور خفیہ تحریر کی افسر بھی ہیں۔ بسا اوقات سمندر میں بحری لڑائیوں کی خبریں سب سے پہلے یہی لڑکیاں ساحل پر وصول کرتی ہیں۔ مسٹر چرچل جب کاسابلانکا۔ واشنگٹن۔ کوئیبک اور طہران گئے تھے تو ڈبلیو۔ آر۔ این۔ ایس۔ کی افسر عورتیں ان کے ساتھ گئی تھیں اور انہوں نے دفتر اور سگنل کا بیشمار کام کیا تھا۔ ان کو افریقہ۔ سسلی۔ اور نارمنڈی میں فوجیں اتارنے کی منصوبہ بندیوں کا علم تھا اور انہوں نے راز کو نہایت ہی احتیاط سے محفوظ رکھا تھا۔

اس سے پہلے جو فنی کام صرف مردوں کے سپرد کئے جاتے تھے اب انہیں یہ لڑکیاں انجام دے رہی ہیں۔ چند ماہر فن عورتیں یہ ہیں۔ ریڈیو مستری۔ تارپیڈو عورتیں بمباری کی حد بندی کرنے والوں۔ گولہ باری کا تجربہ کرنے والی معاون لڑکیاں۔ موسمیات کی ماہر لڑکیاں۔ ہوائی مستری وغیرہ۔ اب تک ان کو سیکڑوں ۴۴

سبد گل

آج کی اشاعت میں ہم پھر ہندوستان کی ان نازک ادا اور نازک انداز و نازک اندام لڑکیوں کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے مغرب کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عشاق کے دل اور جگر پر ہاتھ صاف کرنے کی بجائے جیبوں کی صفائی کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ ایک زمانہ تو وہ تھا کہ ہندوستان کے شاعر اپنے دلوں کی چوری کا مرثیہ پڑھتے ہوئے فرمایا کرتے تھے ؎

مرا دل لیکے مٹھی میں مسل ڈالا مسل ڈالا
میں چلایا کیا ظالم مرا دل ہے مرا دل ہے

لیکن آج کل دلوں کو کون پوچھتا ہے۔ جس کی بھی نظر ہے بس جیب پر ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی خوبصورت لڑکیوں کی جیب تراشی کا مرثیہ کہتے ہوئے ایک شاعر نے لکھا ہے ؎

میں مبہوت بن کر کھڑا رہ گیا
منی بیگ لے کر وہ چلتی بنی

یعنی آجکل دلوں کا ماتم نہیں کیا جاتا بلکہ منی بیگ یعنی بٹوے کی لوگوں کو فکر ہے۔ اور حسین و جمیل لڑکیوں سے لوگوں کو دل کی بجائے ہر وقت جیب کی صفائی کا ڈر رہتا ہے۔

یہ حسین و جمیل خطرہ ہندوستان میں کس تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حسین لڑکیاں آج کل پوری بے تکلفی کے ساتھ ریل کے ڈبوں میں ٹرام کاروں میں۔ موٹر بسوں میں مسافروں کی جیبیں صاف کر رہی ہیں چنانچہ حال ہی میں کلکتہ کی عدالت نے دو نہایت حسین و جمیل لڑکیوں کو اس جرم میں سزائے قید دی گئی ہے کہ انھوں نے لوگوں کے دلوں کی بجائے جیبوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ اخبارات کا بیان ہے کہ کلکتہ میں ایسی حسین و جمیل لڑکیوں کا ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ جو اپنی مخمور نگاہوں سے پہلے تو راہگیروں اور مسافروں کو مدہوش کر دیتی ہیں اور اس کے بعد موقع ملتے ہی جیب تراشنے کے بعد چلتی بنتی ہے جب ان میں سے کوئی جیب تراشتی ہوئی پکڑی جاتی ہے۔ تو اسکی خوبصورت چہرہ آڑے آ جاتی ہے۔ اور جوں ہی اس کی نرگسی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو ڈھلکتے ہوئے برسات کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ تو جیب کٹوانے والا۔ دل تھام کر رہ جاتا ہے اور اس کا جی چاہتا ہے کہ نہ صرف جیب کی نقدی اسے دیدے بلکہ۔ دل۔ جگر اور پھیپھڑے سب کچھ اس معصوم صورت جیب تراش حسینہ پر قربان کر دیا جائے۔

دست لطیف

منزل

(از جناب، پی بی، مہار آگرہ)

منزل! تیرے شوق امید میں مایوس بھی بہ خوشی اپنے قدم بڑھائے چلا جاتا ہے مگر تو ہے جو سامنے تو دکھلائی دیتی ہے مگر جتنا غریب آگے بڑھتا ہے اتنی ہی دور تو اور ہٹتی نظر آتی ہے، تجھ تک پہونچنے کے لئے جو مصائب اور دشواریاں راستہ میں حائل ہوتی ہیں انکی نہایت ثابت قدمی سے برداشت کرتے ہوئے تجھ تک پہونچنے کی امید ذاتی رکھتا ہے تیری دور کی جھلک گو ضرور تقویت دہ اور خوشکن ہے مگر تجھ تک رسائی آسان نہیں، یقیناً تو انسان کی ثابت قدمی کی ایک مکمل ممتحن ہے بہت سے عالی ہمت راستہ ہی میں پست ہمت ہو کر واپس لوٹ آتے ہیں اور بعض زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

---

۴۴ حاصل ہوا تھا، اس کے نام کی یادگار گرینچ میں رسدگاہ کے نزدیک اس کی سرکاری جائے رہائش کے نام سے تازہ ہوتی ہے جس کا نام "فلم اسٹیڈ ہاؤس" ہے۔

گرینچ جو آجکل لنڈن کا ایک گنجان آباد علاقہ ہے اُن دنوں میں ایک گاؤں سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا، "سینٹ پال" کے گرجاگھر کے بڑے معمار سر کرسٹو پھر رین نے بذات خود بادشاہ کو گرینچ کے مقام پر رسدگاہ بنانے کے لئے کہا، ورنہ یہ مرکزی لنڈن کے ہائیڈ پارک میں بنتی، یہ پارک لنڈن کے بڑے پارکوں میں سے ہے،

حکومت کی ایک چھوٹی سی عمارت گرینچ میں ایک پہاڑی پر تھی ایک سال کے دوران میں یہاں پر رسدگاہ بن گئی،

دریائے ٹیمز کے راستے۔ "لنڈن کے مینار" کے ایک پرانے حصہ سے گرینچ تک لکڑی لے جائی جاتی تھی، اور قلعہ ٹلبری سے گرینچ کو لوہا اور سیسہ بھیجا جاتا تھا، خرچ کا کچھ حصہ اس بارود کے بیچنے سے پورا کیا گیا جو خراب ہو گیا تھا،

(باقی آئندہ)

بلیک آؤٹ ختم

لنڈن، ۷ مئی۔ بلیک آؤٹ ختم ہو گیا ہے بسوں اور ٹرینوں سے کالے پردے ہٹائے جا رہے ہیں۔ ریلوے اسٹیشنوں سے شیلٹر ہٹائے جا رہے ہیں۔ عمارتوں پر روشنی کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ سڑکوں پر چہل پہل اور لوگ مسرور ہیں۔

عالم نسواں

عریانی پسند عورتوں کی جدت

مغرب کی عورتوں میں یوں تو عریانی کا رواج بہت عام ہو گیا ہے لیکن برازیل کی عریانی پسند عورتوں نے ننگے پن کے سلسلے میں جو جدت کی ہے اس کی مثال ہولی وڈ امریکہ کے علاوہ شاید ہی دنیا کے کسی حصہ میں مل سکے، ان عورتوں کی جدت یہ ہے کہ یہ برہنہ ہی رہتی ہیں لیکن پھر بھی یہ دھوکا ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی نہایت چست اور خوشنما لباس پہن رکھا ہے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ بھلا یہ طرح ممکن ہے کہ ایک عورت برہنہ بھی رہے اور دیکھنے والوں کو یہ شبہ ہو کہ وہ کوئی خوشنما چست لباس پہنے ہوئے ہے لیکن برازیل میں ایسا بھی ہو رہا ہے کیونکہ ان عریانی پسند عورتوں نے لباس پہننے کی بجائے اپنے جسم پر ایک مخصوص رنگ کے نقش و نگار بنوانے شروع کر دئے ہیں، چنانچہ برازیل کے بہترین مصور عورتیں کے جسم پر نقش و نگار بنانے کا کام کر رہے ہیں۔

ایک عورت کو جسم پر نقش و نگار بنوانے میں تین گھنٹے سے لے کر سات گھنٹے تک خرچ ہوتے ہیں اور اس کام کا نہایت ہی معقول معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے اور ان نقش و نگار کو جسم پر سے دھونے میں بھی ڈیڑھ دو گھنٹے صرف ہو جاتے ہیں لیکن وقت اور روپیہ کی اس بربادی کے باوجود بھی عورتیں اپنے جسموں پر مصوری کرا رہی ہیں ابتدا میں یہ طریقہ برازیل کی ایک رقاصہ نے ایجاد کیا تھا جو جسم کو رنگوانے کے بعد مادر زاد برہنہ ہو کر رقص کرتی تھی اور اب وہاں کے خوشحال طبقہ میں یہ فیشن عام ہے برازیل کی عورتوں کی اس جدت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں عریانی کا مظاہرہ کیسے کیسے عجیب طریقوں سے کیا جا رہا ہے۔

---

۴ چھ سال تک مردانہ وار لڑائی لڑنے اور عدیم المثال شکلیں جھیلنے کے بعد جرمنی اپنے دشمنوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا شکار ہو گیا۔ اب اس لڑائی کو جاری رکھنے کا یہ مطلب ہوگا کہ احمقانہ طور پر خون بہایا جائے اور جرمنی کو بے وجہ بدنظمی کے حوالے کیا جائے۔ حکومت اپنی قوم کے مستقبل کے لئے ذمہ داری کا احساس رکھتی ہے۔ جرمنی میں مادی اور جسمانی طاقت کا خاتمہ دیکھ کر حکومت دشمنوں سے لڑائی ختم کرنے کا مطالبہ کرنے پر مجبور ہو گئی۔

ہوائی جہازوں اور فوجوں کی روانگی

لنڈن، ۷ مئی۔ جاپان کے آسمان پر بہت جلد برطانی اور امریکی ہوائی جہاز بڑی تعداد میں منڈلاتے نظر آئیں گے۔ یورپ سے ہوائی جہازوں اور فوجوں کی روانگی شروع ہو چکی ہے۔ ایک امریکی اعلیٰ افسر کا حوالہ دیتے ہوئے ایوننگ اسٹنڈرڈ کے نام واشنگٹن سے ایک پیغام میں اس راز کا انکشاف کیا گیا۔ پیغام میں مزید بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں کو اب ایسی تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو اس وقت تک یورپ میں بھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ امریکہ کے فوجی جنرل اسٹاف کے افسروں کا بیان ہے کہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یورپ میں موجودہ جنگی سامان کا ۷۰ فی صدی حصہ اب جاپان کے خلاف استعمال ہو سکے گا۔ تمام بمبار ہوائی جہاز براہ راست پیسیفک کے اڈوں کی طرف جا رہے ہیں جبکہ لڑاکا ہوائی جہاز روانہ ہو چکے ہیں۔

جرمن ڈبکنی کشتیوں کی تعداد

لنڈن، ۷ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن ڈبکنی کشتیوں کی تعداد جو کسی وقت چھ سو تک پہونچ گئی تھی اب کم ہوتے ہوتے صرف دو سو رہ گئی ہے۔

بچوں کی دنیا

گرینیچ میں دنیا کی مشہور رسدگاہ

از مسٹر ایلن ہنٹر

(مترجمہ بھگوت سروپ گوئل)

گذشتہ تین صدیوں سے برطانیہ میں ایک شاہی رسدگاہ ہے اس میں ایک شاہی نجومی کام کرتا ہے یہ رسدگاہ اس وقت قایم کی گئی جبکہ برطانوی ملاحوں نے سمندر میں سفر کرتے وقت اپنی صحیح پوزیشن معلوم رکھنے کی ضرورت محسوس کی،

اس شاہی نجومی کا ایک فرض اب بھی وہی ہے جو کہ بادشاہ چارلس دوم کے زمانے میں تھا یعنی جس نے ۱۶۷۵ء کے چارٹر کی رو سے شاہی نجومی کا یہ فرض قرار دیا کہ "وہ سمندر پر حسب منشا طول بلد معلوم کرنے تاکہ فن جہازرانی مکمل ہو جائے۔"

اس لئے برطانیہ کے شاہی نجومی کی داستان برطانیہ کی روزافزوں جہازرانی ہی کی داستان ہے۔

چاند اور تاروں کی مدد سے جہاز کی پوزیشن معلوم کرنے کا علم ہزاروں سال سے معلوم ہے لیکن اس کو عمل میں لانے میں یہ دقت پیش آتی تھی کہ ان رہنما ستاروں اور چاند کی صحیح پوزیشن کا خاکہ نہ بنایا جا سکتا تھا، ستاروں کی روزانہ گردش اور ان کی صحیح پوزیشن کا خاکہ بنانے کی غرض سے ہی پہلا شاہی نجومی مقرر کیا گیا تھا۔

پہلا شاہی نجومی بننے کا اعزاز ایک ۲۸ سال کا نوجوان سائنسداں ریورنڈ جان فلیم اسٹیڈ کو ۴۴

جرمن فوجوں نے بلا شرط ہتھیار ڈال دیئے!

لنڈن، ۸ مئی۔ آج تمام اتحادی ملکوں میں یوم فتح منایا جا رہا ہے۔ یورپ کی لڑائی ختم ہو گئی ہے اور جرمنوں نے روس، امریکہ اور برطانیہ کے آگے بلا شرط ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ اس کا کل سرکاری طور پر اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۸ مئی کی رات کو ہندوستانی وقت کے مطابق ۱/۲ بجے لنڈن سے مسٹر چرچل واشنگٹن سے پریزیڈنٹ ٹرومین اور ماسکو سے موسیو اسٹالن اور دہلی سے وائسرائے ہند نے یورپ کی لڑائی ختم ہونے کا اعلان کیا۔ لنڈن۔ واشنگٹن اور ماسکو میں یوم فتح منانے کا زبردست انتظام اور تیاری کی جا رہی ہے۔ لنڈن اور واشنگٹن سے جو خبریں آئی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ شہروں کو آراستہ پیراستہ کیا جا رہا ہے۔ اس دفعہ جتنے بڑے پیمانہ پر سجاوٹ کی جا رہی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کی گئی۔ جرمنی نے کل روس، برطانیہ اور امریکہ کے آگے بلا شرط ہتھیار ڈالدیئے۔ ہتھیار ڈالنے کی ابتدائی دستاویز پر ریمس کے ایک اسکول میں دستخط ہوئے ہیں جہاں جنرل آئزن ہوور کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہتھیار ڈالنے کی ابتدائی دستاویز ۱۵ صفحوں پر مشتمل ہے اس میں ہتھیار ڈالنے کے متعلق ہر شرط درج ہے۔ شرطوں کے مطابق جرمن اپنا تمام سمندری بیڑہ جس میں ڈبکنی کشتیاں بھی شامل ہیں اتحادیوں کے حوالہ کر دیں گے۔

فلنسبرگ کے جرمن ریڈیو نے اعلان کیا کہ ایڈمرل ڈونیز نے حکم دیدیا ہے کہ تمام جرمن فوجیں جو اس وقت تک لڑ رہی ہیں غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالدیں۔ فلنسبرگ ڈنمارک کی دکھنی سرحد کے عین نیچے ہے۔ فلنسبرگ کے جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے :-

یہ جرمن ریڈیو ہے ہم فان شورنگین کروسک کا بیان براڈکاسٹ کر رہے ہیں یہ حسب ذیل ہے جرمن لوگوں۔ ہتھیار بند جرمن فوجوں کے ہائی کمان نے آج گرانڈ ایڈمرل ڈونیز کے حکم سے اعلان کیا ہے کہ تمام جرمن فوجیں جو لڑائی لڑ رہی ہیں غیر مشروط ہتھیار ڈالدیں۔

رائخ (جرمنی کی حکومت) کے سرکردہ وزیر کی حیثیت سے جسے کہ جرمن بڑے کے ایڈمرل نے لڑائی کے کاموں کے لئے مقرر کیا ہے میں جرمن قوم کی تاریخ کے اس افسوسناک دور کا ذکر کرتا ہوں۔ تقریباً ۴

پردہ [partial]

نیک [partial]

اقوالِ زریں

حُسن

اگر گوشِ ہوش سے سنو تو حسن کی آواز ہر ذرے میں منقوش ہے۔

— حسن کی اگر کوئی زبان ہے تو صرف موسیقی ہے اور ایک حسین عورت کی جو حرکت ہے وہ نطق موسیقی ہے جس کا ساز نسائیت ہے۔

— اگر سوا اٹھنے کے بعد انگڑائی کی مستی اور نگاہوں کی مخموریت چھین لی جائے تو میں حسن کے نام سے کانپنا ترک کردوں

— حسن کی عدم التفاتی عین لطافت، تغافل ایک دنیائے توجہ، فراموش کاری ایک حیات بخش پیماں،

— جس طرح نزاکت کا بار اٹھانے کے لئے نزاکت ہی زیادہ موزوں ہے بالکل اسی طرح حسن کی میت کے لئے حسن ہی پسندیدہ ہے۔

— حسن یوں تو ویسے ہی دلآویز ہوتا ہے لیکن جب سوجاتا ہے تو نہ معلوم کیا ہو جاتا ہے،

— حسن کا کسی پر مہربان ہونا اُس کو برباد کرنا ہے۔

برلن، ۷ رمئی۔ روسیوں نے مقبوضہ برلن کے انتظام کے لئے پول کیبلے کو جو کسی بھی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ "برگو ماسٹر" مقرر کردیا ہے۔

بہن پیدا ہوئی تھی اب ابا بیمار ہیں۔

موجِ تبسم

مسافر:۔ بابو صاحب ٹکٹ دیدیجئے

بابو:۔ کہاں جاؤگے ؟

مسافر:۔ سسرال

ایک لڑکا:۔ میرے باپ کو جانوروں کے سدھانے میں کمال حاصل ہے۔

دوسرا لڑکا:۔ تو پھر انھوں نے تمہیں کیوں نہیں سدھایا۔

انگریز گاہک:۔ (انگریزی زبان میں ملازم دوکان سے) مجھے کوئی ایسا کھلونا دکھلاؤ جس کی صورت نہایت مضحکہ خیز ہو۔

ملازم انگریزی زبان میں نہ بول سکتا تھا اس نے صاحب کو لے جاکر مالک دوکان کے روبرو کھڑا کردیا۔

بھتیجا:۔ چچا ذرا آپ اپنی آنکھیں بند فرمایئے۔

چچا:۔ کیوں ؟

بھتیجا:۔ اماں کہتی ہیں کہ جب آپکی آنکھیں بند ہوجائیں گی تو ہمیں بہت دولت ملے گی۔

لڑکا:۔ (اپنے دوست سے) ابکے میرے بھائی پیدا ہوگا۔

دوست:۔ تمہیں یہ کیونکر معلوم ہوا ؟

لڑکا:۔ پچھلی بار جب میری اماں بیمار تھیں تو۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں فیصدی تعلیم کا مقابلہ

ملک	مرد	عورت
برطانیہ	۹۳½	۹۱½
جرمنی	۱۰۰	۱۰۰
امریکہ	۹۵½	۹۳
فلپائن	۷۰½	۶۱
ڈنمارک	۱۰۰	۱۰۰
جاپان	۹۰	۹۸
ہندوستان	۵	۱½

ہندوستان کی مالی حالت

ملک	سالانہ اوسط آمدنی فی کس (روپے)
امریکہ	۳۳۵۴
برطانیہ	۱۴۵۴
فرانس	۱۲۹۲
اٹلی	۱۵۴
جاپان	۱۱۸
ہندوستان	۳۰

رنگون کو صاف کیا جارہا ہے

رنگون، ۷ رمئی۔ شہر کا علاقہ جاپانیوں سے صاف کیا جارہا ہے ٹنگوپ سے پچھم کی طرف جانے والی انگریزی فوجوں کو پروم کی سڑک پر بہت سی رکاوٹیں ہٹانا پڑ رہی ہیں جو جاپانیوں نے ڈالدی ہیں۔ بارش شروع ہوگئی ہے۔

افسانہ

یہ عورتیں

از جناب تارا شنکر شاہ ایم۔ اے

اندازہ کیجئے اس اضطراری کیفیت یا اضطرابی بے کیفی کا، جو یکبارگی اس شخص سے اپنے متعلق ایک تلخ حقیقت کے انکشاف پر ہوا ہوگا۔ جس کی رائے پر اپنی تمام عمر کی مسرت کا انحصار تھا، یقین مانئے میں اپنی خامیوں کے متعلق آگاہ ہوتے ہی ایک کٹے ہوئے درخت کی طرح دہم سے گر پڑا، وہ مجھ سے شادی کرتی یا نہ کرتی یہ اور بات تھی لیکن اس نے میرے منہ پر یہ کیوں کہہ دیا کہ "آپ کو تو میں پسند ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ مجھے پسند نہیں اپنے ماں باپ بھلا کسی لڑکے کو کب برا کہہ سکتے" ہیں لیکن میرے دوستوں، عزیزوں ساتھیوں میں سے بھی کسی کم بخت نے اب تک یہ نہ کہا تھا کہ میری ناک ذرا اونچی ہے، آنکھیں کرنجی چوہے جیسی، کان چھوٹے، گردن موٹی، اور سینہ کم چوڑا ہے یا آواز بہت کرخت ہے، چال میں سنجیدگی کی بہ نسبت بناوٹ کو زیادہ دخل ہے، اور تو خدا کی شان دیکھئے، اسے یہ بھی شک ہے کہ میں کپڑے پہن کر بھی شریف آدمی کہلائے جانے کا مستحق ہوں یا نہیں،

یونیورسٹی میں میرے ڈریس کی تعریف تھی اور اس کے نزدیک مجھے کپڑے پہننے کا سلیقہ نہیں، ذرا دلیل ملاحظہ ہو، میں شیروانی پر ہیٹ لگاتا ہوں اور پتلون پر پشاوری چپل پہنتا ہوں، اور کپڑوں کا سلیقہ مجھے آئے بھی تو کہاں سے، اس کے باپ کی طرح میرے والد سول فیکٹری میں درزیوں کے سپرنٹنڈنٹ تو ہیں نہیں رضا احسن د[illegible] تو ایسا غور کیا ؟

میں اسی ادھیڑبن میں تازہ اخبار کے صفحے الٹ رہا تھا کہ نوکر نے اطلاع کی صاحب چلئے میز پر چائے لگی ہے، اچھن بھیا اور زرینہ بی بی آپ کا انتظار کر رہی ہے، میں نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا، جاؤ کہدیا، جاؤ کہدو میرا انتظار نہ کریں میرے سر میں درد ہے میں چائے نہیں پیوں گا،

زرینہ شاید پردے کی آڑ سے میری بات سن رہی تھی، فوراً بولی،

"ظہیر بھائی! آپ کے سر درد کی دوا کروشن سالٹ (جس کی تعریف میں کل آپ نے ایک گھنٹہ صرف کیا تھا) میں نے چائے میں ڈال دی ہے اندر تشریف لائیے ابھی ابھی آپ کا سر کا درد غائب ہوا جاتا ہے۔

آدمی دل کے ہاتھوں کتنا مجبور ہوتا ہے میں نے چپ چاپ پیروں میں چپل ڈالا اور اندر کا قصد کیا۔ اچھن نے دیکھتے ہی مسکرا کر کہا "کیا بات ہے بھئی، ابھی صبح تک تو اچھے خاصے تھے کیا ہوگیا اتنی جلدی!"

"کچھ نہیں یوں ہی!"

ذرا طبیعت مضمحل ہے، زرینہ کا یہ ٹکڑا مجھے اچھا نہ لگتے ہوئے بھی اچھا لگا، اس کا ہر نشتر اب کسی طرح یہاں سے گلو خلاصی کرانی چاہئیے میرا سارا نشہ ہرن ہوچکا تھا، میں نے چائے پی کر کہا "اچھن بھائی اب گھر جاؤں گا یہاں طبیعت نہیں لگتی!"

"ہاں ضرور جائیے طبیعت تو گھر میں لگتی ہے یہ تو جنگل ہے جنگل!

مجھے زرینہ کے اس ریمارک پر ہنسی سے زیادہ غصہ آیا، اچھن نے بھی ڈانٹا "چپ بھی رہو زرینہ یہ تم کیا وقت بے وقت واہی تباہی بک دیا کرتی ہو، مہمان کا اتنا بھی لحاظ نہیں، زرینہ کچھ جھینپ گئی پھر بھی مسکراتی رہی اور اس کا مسکرانا مجھے اتنا اچھا لگا کہ میرا جی چاہا کہ وہ یوں ہی ڈانٹ کھاتی رہے اور مسکرائے جائے بس میں نے شروع کیا!۔

"دیکھا اچھن صاحب! یہ ہے نئی تعلیم کی تہذیب یہ بی۔اے میں پڑھتی ہیں، بات چیت کا بھی سلیقہ نہ آیا۔ اچھن بولے!۔

"ہاں جی اور کیا آج کل کی لڑکیوں میں سوائے بننے سنورنے کے اور بھی کچھ ہے لیکن میں زرینہ کو اخلاق و تمیز کا مجسمہ سمجھے ہوئے تھا خدا کی قسم آپ کے سامنے اسے جانے کیا ہوگیا ہے ورنہ دوسروں کے سامنے یہ کافی لئے دیئے رہتی ہے، آبا پکاریں گے تو آہستہ سے کہیں گے "جی حاضر ہوئی" اور پھر گربہ مسکین بنی ہوئی چپکے سے بت کی طرح کھڑی رہیں گی، پھر تھوڑی دیر بعد کہیں گی:۔ "فرمائیے کیا حکم ہے ؟" تو اس وقت مجھے بے اختیار ہنسی آجائے گی اس پر والدہ چلانے لگیں گی "ایں پاگل ہوگیا اچھن کیوں ہنس رہا ہے" اور میں جوں ہی اپنے کمرے سے ان کی قلعی کھولنے نکلوں گا یہ چپکے سے ہاتھ جوڑنے لگیں گی،

زرینہ اس سے زیادہ نہ سن سکی، اس کی آنکھوں

میں ندامت شرمندگی، غصہ، حجاب جانے کیا کیا تھا، اُس نے اپنی ساری کا پلو سنبھالا اور مجھے گھورتی ہوئی اندر چلی گئی گویا سارا قصور میرا ہی تھا اب مجھے افسوس ہونے لگا دل میں پچھتانے لگا دل میں پچھتانے لگا کہ میں نے اسے ناحق رنج پہونچانے کی کوشش کی، خاص کر ایسے وقت میں جبکہ مجھے اس کے غصہ پر پیار آتا تھا "

یہ ہمارے تماشے کا انٹرول تھا۔ اب ہمیں پان سگریٹ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اچھن نے پکارا، زرینہ صاحب ذرا مہربانی کرکے سگریٹ اور پان بھجوایئے میرا خیال تھا وہ خود سگریٹ کیس لائے گی لیکن اُس نے قینچی کی ڈبیہ بھجوادی اور ساتھ ہی ایک میچ بکس بھی کیونکہ یہاں میز کی دیاسلائی ختم ہو چکی تھی اس کی اس ہوشیاری پر میرا جی خوش ہوگیا میں نے میں نے فوراً سلیمان (وہی نوکر جو دیاسلائی لایا تھا) کو باہر بھیج دیا اور پان کی فرمائش کی، تھوڑی دیر بعد زرینہ بی بی پان کی خوبصورت تھالی میں پان رکھے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھرے دکھائی پڑیں، اچھن کسی کام سے کمرے میں چلے گئے تھے، زرینہ نے چپ چاپ تھالی رکھ دی اور مسکرا کر بولی :۔" لیجئے پان خراب کیجئے لیکن جانے والے کی بات سوچیئے گا تو ٹھیک نہ ہوگا"

میں جلدی میں کچھ سوچ نہ سکا اس کا کیا جواب دوں " ٹھیک نہ ہوگا"

کیا زرینہ مجھے سچ مچ روکنا چاہتی ہے ؟

دوسرے دن صبح کی ٹرین سے میں الہ آباد چلا گیا زرینہ اور اچھن مجھے اسٹیشن تک بھیجنے آئے الہ آباد میں میں اپنے ایک عزیز کے وہاں ٹھیرا انھوں نے پہونچتے ہی شادی کا مسئلہ چھیڑا، اگرچہ میں اس قسم کی بات چیت کے لئے بالکل تیار نہ تھا پھر بھی انھوں نے مجھے مجبور کر دیا،

لڑکی دکھائی جو خوبصورت اور تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بالکل ذہین نہ تھی، میں نے ایک دن سگریٹ مانگا تو اس نے خالی سگریٹ کیس پیش کر دیا اور یہ معلوم ہونے پر کہ اس میں سگریٹ نہیں ہے جھینپ کر کہنے لگی،

معاف کیجئے گا میں دیکھنا بھول گئی اسوقت مجھے زرینہ کی دیاسلائی والی بات یاد آئی اور میں نے شادی کے مسئلہ کو والد کی مرضی پر ٹال دیا۔

جب گھر پہونچا تو مجھے زرینہ کا ایک خط ملا اُس میں لکھا تھا :۔ مائی ڈیر ظہیر !

آپ مجھ سے ناراض ہوکر چلے گئے لیکن میں نے زیادہ پروا نہیں کی تھی کیونکہ میں جانتی تھی۔ کہ آپ کو جب چاہوں گی خوش کرلوں گی، میں نے آپ کو دو چار باتیں ایسی ویسی سنا کر رنج پہونچایا جس کا مجھے ملال ہے لیکن میں کیا کرتی میں نے دیکھا آپ بہت چل نکلے ہیں مجھ پر آپ نے مصرعے موزوں کرنے شروع کر دئیے ہیں،

" دیکھ زرینہ دیکھ زرینہ، ڈوب نہ جائے دل کا سفینہ" اگر اس کا پتہ اچھن بھیا یا ابا جان کو لگتا تو وہ آپ کو اپنی اچھی رائے نہ رکھتے،

لیجئے آپ میں آپ کو خوش کر لیتی ہوں آپ مجھے بڑے اچھے معلوم ہوتے ہیں، آپ کے ڈریس کا کیا کہنا، پائنٹ پر پشاوری چپل تو خوب کھلتا ہے یہ تو میں نے آپ کو محض چڑھانے کے لئے کہہ دیا تھا آپ کے [illegible]ٹ کیس سے میں نے آپ کا فوٹو اور ایک انگریزی کی کتاب چرالی ہے تلاش نہ کیجئے گا جی چاہے تو معاف کر دیجئے گا، ورنہ ناراض ہو کر مجھے " " " "

ہاں ضروری بات یہ ہے کہ آپ خدا کی قسم۔ اس خط کو پڑھ کر فوراً چاک کر دیجئے اور اپنی زرینہ کو بھولئے گا نہیں"

خط پڑھ کر میرے منہ سے بے اختیار نکلا

" یہ عورتیں ! "

چین میں نمایندہ حکومت قایم ہوگی

چنکنگ، رمئی۔ کل جنرل چانگ کائی شک نے چین میں آئینی حکومت شروع کرنے کی تاریخ مقرر کردی۔

کمیونٹانگ کی نیشنل کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے تجویز کیا کہ اس کو اپنی یہ تجویز منظور کر لینا چاہئے کہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس ۱۲ر نومبر کو کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اب ملک میں نمایندہ حکومت قایم کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر ہم نیشنل اسمبلی نہیں بلاسکیں گے تو ہم عوام کے ہاتھ میں طاقت منتقل نہیں کر سکیں گے۔ سرمایہ پرستوں کی اجارہ داری کی پالیسی اب برداشت نہیں کی جائے گی۔ سوشل مساوات قایم کی جائے گی۔

گوبلز کی لاش مل گئی !

لندن۔ ۷رمئی۔ لندن کے باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گوبلز ان کی بیوی اور بچوں کی لاشیں برلن میں مل گئی ہیں۔ ہٹلر اور گورنگ کی لاشیں ابھی نہیں ملی ہے۔

نیویارک ۸رمئی۔ سان فرانسسکو سے خبر ملی ہے کہ اتحادی قوموں کے ڈپلامیٹ جلد ہی پریذیڈنٹ ٹرومین، مسٹر چرچل اور مارشل اسٹالن کے درمیان ملاقات کا انتظام کرانے والے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جرمنی کی شکست سے جو مسئلے پیدا ہو گئے ہیں ان کو تینوں بڑے ہی حل کر سکتے ہیں۔

سنٹرل بنک آف انڈیا

۱۶ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء کو ایک عظیم الشان جلسہ کے سامنے ہز ہائی نیس مہاراجہ سری نوٹر سنگھ جی والی چھوٹا اودے پور نے سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی شاخ کی افتتاحی رسم ادا کی۔

مسٹر ایف۔ سی کوپر نے بنک کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے اس موقعہ پر ریاست میں ٹریڈ اور انڈسٹری کی توسیع کا حوالہ دیا اور کہا کہ اپنے خاص آدمیوں کے انتظام و کنٹرول میں اول درجہ کے ایک انسٹی ٹیوشن کے مطالبہ کے نتیجہ میں سنٹرل بنک قایم ہوا ہے۔ آج مالی دنیا میں بنک کو سب سے اول جگہ حاصل ہے۔ امپریل بنک آف انڈیا کو چھوڑ کر جو خاص ایکٹ کے ماتحت اپنی بناوٹ کی وجہ سے بالکل مختلف بنیاد پر قایم ہے۔ سنٹرل بنک سرمایہ ڈپازٹ اور دوسرے کاروبار کے لحاظ سے اول درجہ کی انڈین جوائنٹ اسٹاک بنک ہونے کا طرۂ امتیاز رکھتا ہے۔ بنک کو قومی خدمت کرنے کا فخر بھی حاصل ہے جو وہ لوگوں میں کفایت شعاری اور بچت کی عادت پیدا کرنے اور ملک کی تجارت۔ کامرس اور انڈسٹری میں ترقی کن اور مضبوط لائن پر سستے قرضے دینے کے ذریعہ مدد کر رہا ہے۔ ہندوستان کی بہت سی ریاستوں کے خزانچی کی خدمت ادا کرنے کا بھی بنک کو فخر حاصل ہے۔

۳۴ سال پیشتر معمولی طریقہ پر بنک جاری ہوا تھا لیکن اس وقت کل ادا شدہ بنک کا سرمایہ ڈھائی کروڑ سے زیادہ ہے۔ رزرو اور کنٹن جینسی فنڈ کی کل تعداد دو کروڑ دو لاکھ سے زیادہ ہے اور اس میں سنکنگ فنڈ جو خود بھی رزرو فنڈ کی شکل میں ہے۔ اوسط رزرو کی رقم تقریباً دو کروڑ پچیس لاکھ ہے۔ پبلک ڈپازٹ کی تعداد تقریباً ۱۰۰ کروڑ کی رقم تک پہونچی ہے۔ جس سے اس قومی انسٹی ٹیوشن میں عام پبلک اور کمرشیل پبلک اعتماد کی روز افزوں ترقی کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے۔ بنک کی ۲۷۵ برانچیں سب آفس اور ادا کرنے والے دفتر کل ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔

بنک نے جو بلند پایہ پوزیشن حاصل کی ہے وہ مسٹر ایچ۔ سی کپتان منیجنگ ڈائرکٹر کی ان تھک اور زبردست کوششوں کی ممنون ہے۔ آپ نے سر سراب جی پوچن کھان والا اور سر فیروز سیٹھنا جیسے ماہر بنکروں کے ماتحت ۳۰ سال تک عملی بنکنگ میں طویل مہارت حاصل کی ہے۔ اور گزشتہ ۷ سال سے جنہوں نے اس انسٹی ٹیوشن کے عظیم جہاز کو کامیابی کے ساتھ چلایا ہے۔

ہز ہائی نیس مہاراجہ صاحب چھوٹا اودے پور نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کچھ عرصہ سے ان کی خواہش تھی کہ ان کی ریاست میں اچھی شہرت کی بنک کی کوئی شاخ قایم ہو اور ان کو یہ ظاہر کر کے اطمینان ہوتا ہے کہ چھوٹا اودے پور میں اپنی ایک شاخ قایم کرنے میں سنٹرل بنک کے کارکنان کو راضی کرنے میں ان کو کامیابی ہوئی ہے۔ ہز ہائی نیس کو یہ یقین ہے کہ سنٹرل بنک نے بنکنگ کی جو سہولتیں دے رکھی ہیں ان سے ریاست کے ٹریڈ۔ کامرس اور انڈسٹری کو بہت زیادہ فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔

لارڈ ویول ایک ہفتہ میں آجائیں گے

لکھنؤ۔ ۸ مئی۔ لابی حلقوں میں افواہ ہے کہ لارڈ ویول ایک ہفتہ میں واپس آجاویں گے۔ اور انہوں نے وزیر ہند کو رضامند کر لیا ہے۔ لارڈ ویول کی آمد پر سیاسی قیدی رہا ہو جائیں گے۔ اور لارڈ ویول سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے بات چیت شروع کریں گے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گول میز کانفرنس بلائیں جس میں سب پارٹیوں اور طبقوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔

بقیہ آئینہ کانپور!

بعدازاں پنڈت پانڈے کی طرف سے حاضرین کو ایک پُر تکلف ایٹ ہوم دیا گیا۔

ہیضہ کانپور میں بھی جابجا ہیضہ (کالرا) پھیلنے کی خبریں آرہی ہیں متعلقہ حکام نے احتیاطی تدابیر شروع کردی ہیں لیکن وہ بہت کم بتلائی جارہی ہیں۔

پھلوں اور آئیس کریم کی فروخت پر پابندی عاید کرنے کے مسئلہ پر حکام غور کررہے ہیں۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ حکام فوراً اور کافی احتیاطی تدابیر اختیار کریں گے تاکہ اس منحوس مرض سے اہل شہر محفوظ رہ سکیں۔

سیوک لیگ ۸ مئی ۷ بجے رات کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں مسٹر رام رتن گپتا ممبر سنٹرل اسمبلی کی صدارت میں کانپور سیوک لیگ

غلہ موجود ہو وہ اسکی اطلاع ۱۵ مئی ۱۹۴۵ء تک راشن افسر کو دیدے۔ اس اطلاع کے ملنے پر اس شخص کے راشن کارڈ پر یہ درج کردیا جائے گا۔ کہ اس میعاد تک غلہ نہ دیا جائے گا جبتک یہ غلہ وہ استعمال کریگا۔ موت اور شادی کے کاموں کے علاوہ کسی اور کام کے لئے غلہ کا راشن نہ دیا جائے گا۔ شادی کے لئے ۲۵ آدمیوں کا اور موت کے لئے اس کا نصف راشن دیا جائے گا۔ اس سے زیادہ خرچ کرنے والے اپنے پاس سے یا حلوائیوں کے ذریعہ انتظام کریں۔ یا مہمانوں کو دس سیر باہر سے غلہ اپنے ساتھ لانے کا انتظام کریں۔ دیگر غلہ کے علاوہ کنٹرول غلہ ۵ من تک رکھا جاسکتا ہے اس سے زیادہ کے لئے اجازت لینا پڑے گی۔ گیہوں۔ دھان اور چاول کے علاوہ دوسرے غلہ سے بھری ہوئی گاڑیاں لکھنؤ کی طرف سے گنگا گھاٹ ×

بذریعہ آنے پر کوئی ممانعت نہیں ہے۔

میونسپل بورڈ ۸ مئی کو مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایکٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا۔ جلسہ کے شروع میں چیرمین بورڈ کے اس حکم کے خلاف جس کے ذریعہ سے انہوں نے سٹیزن اخبار کے داخلہ کی اجازت کو منسوخ کردیا ہے۔

ممبران نے سخت اعتراضات کیئے۔ مسٹر محمد عتیق مسٹر نریندر جیت سنگھ اور مسٹر ایس سی مترا نے خاص طور پر سوالات کیئے لیکن چیرمین صاحب نے ان سوالات کی اجازت نہیں دی۔ اور مسٹر مترا کے اس سلسلہ کے اعتراض کو بھی آؤٹ آف آرڈر کردیا۔

مسٹر جے چند سنگھ نے چیرمین صاحب کی مسلسل ×

کا ایک جلسہ ہوا جس میں سر ایڈورڈ سوٹر چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

جامع العلوم کانپور ۶ مئی کو حافظ محمد صدیق صاحب کی صدارت میں مدرسہ جامع العلوم کانپور کا ایک جلسہ ہوا جس میں تقسیم انعامات کے بعد حاضرین کی خاطر و تواضع شربت وغیرہ سے کی گئی۔

مسٹر بالکرشن شرما مسٹر بالکرشن شرما پریسیڈنٹ کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے اپنے ایک بیان میں سٹیزن اخبار پر بورڈ کے جلسوں کی شرکت کی ممانعت کی کارروائی پر چیرمین میونسپل بورڈ پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔

ٹاؤن راشنگ افسر کا بیان

ٹاؤن راشنگ افسر کانپور نے ایک بیان میں واضح کیا ہے کہ مستند خوردہ فروش انسٹی ٹیوشن اور خاص طور پر مستثنیٰ کئے ہوئے شخص کے علاوہ کسی شخص کو اپنے خاندان کے راشن کارڈ پر لکھے ہوئے راشن کے غلہ کی مقدار کے حساب سے دو ماہ سے زیادہ غلہ اپنے پاس نہیں رکھنا چاہیئے۔ جس کسی کے پاس اس سے زیادہ مقدار میں ×

عین وقت پر ہٹلر کا فیصلہ

لندن ۸ رمئی۔ جنوبی جرمنی سے آج جاپانی ایجنسی نے یہ خبر دی ہے کہ ہٹلر نے ایک بار یہ اسکیم بنائی۔ کہ آخری موقع پر برلن سے کسی دوسری جگہ کو فرار ہو جائے۔ ایک خاص ہوائی جہاز نازی ڈکٹیٹر کو لیجانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ مگر بعد میں ہٹلر نے یہی فیصلہ کیا کہ برلن کا بچاؤ کرتے ہوئے بہادر کی موت مرنا اچھا ہے۔

یوم فتح کا فلم ہندوستان کیلئے

لندن ۸ رمئی۔ انگلینڈ سے یوم فتح کا ایک خفیہ نیوز ریل ہندوستان بذریعہ ہوائی جہاز بھیجا گیا ہے یہ فلم یوم فتح کو دکھلایا جائے گا۔ اس کی کاپی برما کے مورچہ، اسٹریلیا، نیوزی لینڈ۔ دکھنی افریقہ اور امریکہ بھیجی گئی ہے۔ یہ فلم جرمنی۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ مصر میں بھی دکھلایا جائے گا۔

جاپان کے خلاف جلد لڑائی ختم ہوجائیگی

لندن ۸ رمئی۔ یوروپ کی لڑائی ختم ہونے کے بعد لندن کے فوجی حلقوں میں اب یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ جاپان کے خلاف توقع سے پہلے لڑائی ختم ہو جائے گی۔

سمن بنابر تنقیح مقدمہ

بعدالت منصفی اورئی

نمبر مقدمہ ۱۲۴ سنہ ۱۹۴۵ء

محمد عمر عمر تخمیناً ۲۵ سال ولد محمد شفیع قوم مسلمان ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

مدعی

بنام (۱) کندن لال ولد شنکر لال قوم برہمن ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

(۲) بھگوا دین ولد ماتا دین قوم دلیش ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون۔

(۳) مہادیو عرف ما دہو ولد بھوانی پرشاد قوم برہمن ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

(۴) چھیو ولد ماتا دین قوم برہمن ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

(۵) رگھوناتھ سنگھ ولد بلرام سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

(۶) سکھر سنگھ ولد رتبل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون لکھیا

(۷) کامتا ولد منگل قوم دھانک ساکن موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

(۸) بدری پرشاد ولد گیا دین قوم برہمن ساکن موضع جھیکا ضلع اٹاوہ حال مقیم موضع اومری پرگنہ وضلع جالون

(۹) بندی دین صوبہ دار ولد نہ معلوم قوم برہمن ساکن موضع ریاست جگمن پور پرگنہ ضلع جالون۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ استقرار کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ رماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے دن کو اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالت سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو و جو کل امور اہم مقدمہ کا جواب دے سکتا ہو جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اس روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔ بحکم منصرم عدالت منصفی اورئی۔ جالون

مہر عدالت

جنرل آئزن ہوور کو ملک معظم کا تار

لندن ۸ رمئی۔ ملک معظم نے اتحادیوں کے سپریم کمانڈر جنرل آئزن ہوور کو ایک تار بھیجا ہے جس میں جرمنوں کو مکمل شکست دینے پر اہل برطانیہ کی طرف سے شکریہ کا اظہار کیا ہے۔ اس تار میں لکھا ہے کہ گیارہ ماہ ہوئے آپ کی رہنمائی میں اتحادی فوجوں نے انگلش چینل کے پار حملہ کیا اور آپ اس حملہ میں کامیاب ہوئے تمام دنیا جانتی ہے کہ خوفناک لڑائی کے بعد آپ کو اپنے مشن میں کامیابی ہوئی۔

میں اپنی رعایا کی طرف سے آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اپنی فوجوں کو بتلا دیں کہ میری رعایا ان کی کتنا شکر گذار ہے۔

صدر مقام ۸ رمئی۔ اتحادیوں نے سرکاری اعلان کیا ہے کہ آج جرمنوں نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالدئے ہیں۔

برلن ابھی تک جل رہا ہے کوئی شعلوں پر پانی ڈالنے والا بھی نہیں!

برلن ۷ رمئی۔ برلن سے آمدہ روسی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ تمام برلن ابھی تک جل رہا ہے گورنگ ہوائی وزارت خانہ آگ کے شعلوں کی زد میں ابھی تک ہے اور اس پر پانی ڈالنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ رشیتاگ بالکل کھنڈر ہو گیا ہے اسی طرح ہٹلر کی چانسلری بھی آگ کی نذر ہو گئی ہے۔ اور اگر ہٹلر کی نعش اس کے اندر ہی ہے تو اس کا سراغ نہیں مل سکے گا۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام
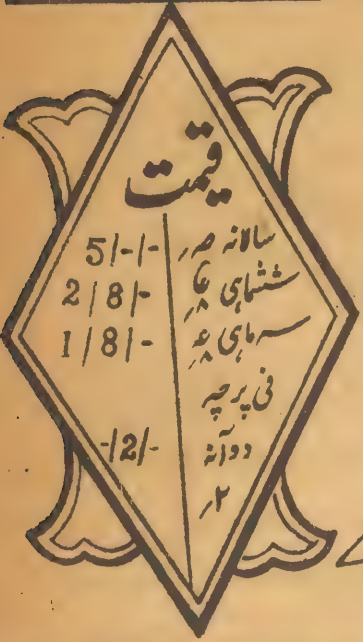
VOL. 41 NO. 20 | Cawnpore. Saturday 19th MAY. 1945 | کانپور شنبہ ۱۹/مئی سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۶/جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۲۰

ادبیات

خوابِ مستقبل

از خطیبۂ ہند زہرہ سخن اختر صاحبہ

فضائیں مست ہونگی ذرہ ذرہ نغمہ خواں ہوگا
وہ دن آنیکو ہے آزاد جب ہندوستاں ہوگا

حجابِ غیریت کبتک حجاب درمیاں ہوگا
ہماری ہی جبیں ہوگی ہمارا آستاں ہوگا

بہت سب خندہ زن اس دورِ آزادی پہ ہیں لیکن
یہی ناکام جذبہ رفتہ رفتہ کامراں ہوگا

مگر اس راز سے واقف نہیں برقِ نشیمن بھی
جہاں شاخِ نشیمن ہے وہیں پر آشیاں ہوگا

کوئی سمجھا نہیں ہے معنیِ ایثار و قربانی
یہاں ناکام ہو کر جو بھی ہوگا کامراں ہوگا

ہمیں حاکم بنیں گے اور ہمیں محکوم بھی ہوں گے
ہمارا منتخب کردہ ہمیں پر حکمراں ہوگا

نہ گھبرا مادرِ ملک و وطن وہ دن بھی آتے ہیں
تصدق تیری حرمت پر ہر اک پیر و جواں ہوگا

ہمیں اے مادرِ ملک و وطن فرزند ہیں تیرے
سلامت ہے اگر منزل، ہجومِ کارواں ہوگا

مجالِ غیر کیا، روکے ہمیں تیری پرستش سے
جبینیں اپنی ہونگی اور تیرا آستاں ہوگا

ترے آغوش کے پروردہ ہیں سب ہندو و مسلم
مکمل ہندو و مسلم سے ربطِ داستاں ہوگا

تری ہی شانِ عظمت سے ہماری شانِ عظمت ہے
ترے ہی خونِ غیرت سے یہ دامن خونچکاں ہوگا

قسم کھائی ہے یہ شیخ و برہمن نے گلے مل کر
لبِ ناقوس پر اب آج سے شورِ اذاں ہوگا

خداوندا! تو اختر کو وہ دن بھی دیکھ لینے دے
وہ دن آنے کو ہے آزاد جب ہندوستاں ہوگا

دنیائے اسلام

امریکہ کو امیر عبداللہ کا انتباہ

فلسطین کے مسئلہ میں دخل اندازی ترک کر دو

یروشلم۔ ۱۰/مئی۔ مارننگ نیوز کا نامہ نگار فلسطین سے لکھتا ہے کہ فلسطین میں اس وقت یہودیوں کی کل تعداد سات لاکھ ہے۔ ان میں وہ یہودی بھی شامل ہیں جو غیر قانونی طریقہ پر یہاں آگئے ہیں، یہودیوں کی آبادی کل آبادی کا چالیس یا پینتالیس فیصدی ہے، یہ تمام غیر سرکاری اندازے ہیں اور یہودیوں کے ایک تہوار کے موقع پر کئے گئے ہیں۔
ممکن ہو سکتا ہے کہ انہیں کچھ غلطی ہو اس لئے کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بعض یہودی اس جشن میں شریک نہ ہوئے ہوں۔

قاہرہ کے اخبار المصری کو نیویارک سے اس کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ میں شرق اردن کے امیر عبداللہ کا ایک بیان بڑے نمایاں طریقہ پر شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کی مخالفت کی ہے اور امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ عربوں کی دوستی باقی رکھنا چاہتا ہے تو عرب کے مقاصد کے خلاف وہ مسائل فلسطین میں دخل اندازی کرنا ترک کر دے اور معاملات کو مزید پیچیدہ کرنے سے احتراز کرے۔

فلسطین ٹیلیگراف ایجنسی نے لندن سے اطلاع دی ہے کہ عربی تجارتی وفد نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ فلسطین کی تیار کردہ چیزوں کی جگہ برطانیہ کا تیار کردہ سامان دیا جائے۔ اس وفد کے رہنما فرید سعید نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ برطانوی سامان فلسطین میں تیار شدہ سامان کے مقابلہ میں زیادہ سستا ہوتا ہے۔

چار کروڑ ستر لاکھ آدمیوں کی نمائندہ عرب لیگ براہ راست برطانیہ سے سامان خریدنا چاہتی ہے اور درمیانی آدمیوں کو روپیہ نہیں کھلانا چاہتی۔

عرب لیگ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو آزاد کرائے گی!

سان فرانسسکو میں مصری وفد کا بیان

سان فرانسسکو، ۱۰/مئی۔ رائٹر کے نامہ نگار خصوصی کو سان فرانسسکو کانفرنس میں بدوی پاشا نے بتایا۔ عرب لیگ کا اہم مقصد عربی ممالک کی حفاظت کرنا ہے اس لیگ کی تشکیل کے بعد مصر میں برطانوی افواج کے قیام کی ضرورت باقی نہیں رہیگی، ڈمبرٹن اوکس کے ڈھانچہ میں عرب لیگ کا وجود مشرق وسطیٰ کے ممالک کو نیم آزاد درجہ کو تبدیل کر دیگا۔ اور انجمن امن کے ماتحت موجودہ نظام عربی ممالک کو ظلم سے بچائے گا۔ سان فرانسسکو کانفرنس کی تکمیل کے بعد مصری حکام کوشش کریں گے کہ مصری برطانوی معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے، ہم نے موجودہ جنگ میں اپنا فریضہ ادا کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے گی۔ یہی حال سوڈان میں مصری برطانوی حکومت کا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستانی مسلمانوں کو عربوں کی لیگ سے بہت ہمدردی ہے مگر اس کے دائرے میں ہندوستانی مسلمان کو شامل کرنا ممکن نہیں۔

ترکی میں مقیم جرمنوں کی روانگی

استنبول، ۹/مئی، "ڈرٹنگم" نامی سویڈن کا ایک جہاز ۳۱۶ جرمن شہریوں کو لیکر ترکی سے جرمنی کی طرف روانہ ہوگیا ہے ان میں ترکی کے جرمن تجارتی مشیر کی بیوی اور ربن ٹراپ کی بہن فراؤ سکی بھی شامل ہے۔ یہ جرمن شہری سویڈن کی راہ سے جرمنی جا رہے ہیں لیکن ان میں اکثر جرمنوں کا خیال ہے کہ وہ سویڈن سے آگے نہیں جا سکیں گے، ترکی میں متعین جرمن بحری اٹاچی ایڈمرل فان ڈرمائیز اور اس کی بیوی نے تو ترکی سے باہر جانے سے انکار کر دیا ہے اور اسی لئے جرمن مخفیہ پولیس کے ایجنٹوں نے انھیں قتل کر دینے کی کوشش کی تھی۔

عرب تاجروں کا وفد انگلستان میں

لندن۔ ۱۰/مئی، عرب تاجروں کا جو وفد آج کل برطانیہ کی صنعت پارچہ بافی کے مرکزوں کا دورہ کر رہا ہے، اس نے جمعرات کے روز مانچسٹر ٹکسری کے تاجروں کی جماعت سے ملاقات کی۔ لنکا شائر میں آنے کے بعد اس وفد نے پارچہ بافی کی مشینیں بنانے والی فرموں سے جنگ کے بعد تجارتی نشو و نما کے مسئلہ پر گفت و شنید کی۔

مصری طلبا کیلئے جنگی تعلیم

قاہرہ۔ ۴/مئی۔ شاہی مصری فوج کالج کا ایک مشن جس میں ۸۰ طلبا اور ۱۱ انسٹرکٹر شامل ہیں قاہرہ سے فلسطین روانہ ہوگیا ہے۔ یہ مشن جدید جنگی طریقے سیکھنے کے لئے برطانوی فوجی کیمپوں میں قیام کرے گا۔ بارہ مصری پولیس افسران اس غرض سے امریکہ روانہ ہونے والے ہیں کہ وہاں جا کر پولیس کے جدید قواعد سیکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۴	کانپور شنبہ ۱۹ مئی ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۰

مسٹر چرچل کا یوروپ کی جنگ پر تبصرہ

وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ۱۳ مئی کی رات کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ آج برطانی کامن ویلتھ جتنی زیادہ متحد اور مضبوط ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ آج ہم آئندہ کے مسئلوں اور خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے پانچ سال پہلے کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بہتر پوزیشن میں ہیں۔ لڑائی کے شروع شروع میں برطانیہ کو جو شکست اٹھانا پڑی ان کا ذکر کرنے کے بعد مسٹر چرچل نے آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ڈی دیلرا پر براہ راست حملہ کیا کہ انہوں نے آڑے وقت میں برطانیہ کو سمندری اور ہوائی اڈے دینے سے انکار کر دیا جہاں سے جرمن آبدوز کشتیوں کے حملوں کو جو وہ برطانی جہازوں پر کرتی تھیں روکا جا سکتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ ہماری زندگی میں نہایت نازک وقت تھا اگر شمالی آئرلینڈ سے دوستی نہ ہوتی اور وہ وفاداری نہ دکھلاتا تو ہمیں یا تو ڈی دیلرا سے دو دو ہاتھ لڑنے پڑتے یا ہم ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹ جاتے۔ لیکن ہم نے نہایت ضبط سے کام لیا جس کی مثال تاریخ میں شاید ہی ملے گی۔ اور ہم نے آئرلینڈ کے خلاف کوئی تشدد نہیں کیا اور اگر ہم چاہتے تو بہت آسانی سے آئرلینڈ پر قبضہ کر سکتے تھے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا اور ڈی دیلرا کی حکومت کو جرمنی اور بعد کو جاپان کے نمایندوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانے کا موقع دیدیا۔ یہ یاد دلانے کے بعد کہ جنوبی آئرلینڈ کے سپاہیوں نے اس لڑائی میں تین وکٹوریہ کراس حاصل کئے ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ آئرش نسل سے برطانیہ کی طرف سے جو نفرت میرے دل میں تھی ختم ہو گئی ہے۔

لڑائی کی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ۲۲ جون ۱۹۴۱ء کو روس پر حملہ کر کے جرمنی نے شدید ترین غلطی کی مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ میں اس وقت یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے کبھی یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا کہ فرانس کو بچانے اور جرمنی کی شکست میں امریکہ کی طاقت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس وقت یورپ میں امریکہ کی ۳۵ لاکھ فوج موجود ہے نوے ہزار سے زیادہ امریکی لڑائی میں مارے گئے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہماری فوج اس سے تباہی ہے اور ہمیں آدھا نقصان پہونچا ہے۔ ہمارے سمندری بیڑے نے اٹلانٹک سمندر میں بہت بڑا بوجھ اٹھایا ہے اور روس کو سامان پہنچانے میں ہمارے بیڑے نے زبردست امداد کی ہے۔

مسٹر چرچل نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ اتحادیوں کو اس وقت تک معلوم نہیں ہوا کہ اڑان بموں اور راکٹوں کے حملوں کے وقت جنوبی انگلینڈ پر کتنی مصیبت آئی۔ جب فرانس اور ہالینڈ کے ساحل کو دشمن سے صاف کیا گیا تھا اس وقت یہ معلوم ہوا کہ ۱۹۴۴ء کے موسم خزاں میں لندن پر لانبی زبوں سے حملہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی تھی۔ عین موقع پر اتحادیوں نے یہ خطرہ ٹال دیا۔ اگر عین وقت پر کامیاب نہ ہوتے تو آج لندن کی وہی حالت ہوتی جو اس وقت برلن کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جرمنوں نے آبدوز کشتیوں کا ایک نیا بڑا تیار کیا تھا اگر وہ اس میں کامیاب ہو جاتے تو آبدوز کشتیوں کے حملے ویسا ہی زور پکڑ جاتے جیسا کہ ۱۹۴۲ء میں پکڑا تھا۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے آئندہ کے خطروں کے بارے میں تنبیہ کی، کاش میں آج رات کو آپ سے یہ کہہ سکتا کہ ہماری تمام مصیبتیں ختم ہو گئی ہیں تب میں اپنی پانچ سالہ خدمات بخوشی ختم کر دیتا اور اگر آپ لوگوں کا یہ خیال ہو کہ میں جو کچھ خدمات کر چکا ہوں وہ کافی ہیں اور اب مجھے الگ ہو جانا چاہیئے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں بخوشی ہٹنے کو تیار ہوں۔

لیکن اس کے برعکس میں آپ کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں جس طرح کہ پانچ سال ہوئے متنبہ کیا تھا اور اس وقت کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کام اتنا لمبا ہوگا کہ ہمیں ابھی بہت کام کرنا ہے اور آپ لوگوں کو مزید کوششوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور بڑے مقصد کے لئے مزید قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہٹلروں کو ان کے جرم کی سزا دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر قانون اور انصاف کا راج نہ ہوا اور اگر جرمن حملہ آوروں کی جگہ ڈکٹیٹری یا شخصی راج ہو گیا۔ ہمیں اپنے لئے کچھ نہیں چاہیئے۔ لیکن ہمیں اس بارے میں اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے کہ جن مقاصد کے لئے ہم نے لڑائی لڑی ہے وہ صلح کی میز پر داتھی مان لئے گئے ہیں اور ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ سان فرانسسکو میں جو عالمگیر آرگنائزیشن بنائی جا رہی ہے وہ برائے نام آرگنائزیشن بن کر نہ رہ جائے۔ یا طاقتور کے لئے ایک ڈھال اور کمزور کے لئے ایک مضحکہ خیز بن کر نہ رہ جائے۔

• اب جاپان باقی ہے جو بہت پریشان ہے اور ہارتا جا رہا ہے لیکن دس کروڑ انسانوں کی قوم ہے جس کے بہادروں کے لئے موت کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کا ہرانا بہت آسان نہیں ہے۔

میں آپ کو یہ نہیں بتلا سکتا کہ جاپانیوں کو ان دھوکہ دہی اور مظالم کی سزا دینے میں کتنا وقت لگیگا۔ چین کی طرح اس نے ہمیں بھی بڑا زبردست نقصان پہونچایا ہے اور امریکہ کے ساتھ ہم وفاداری اور دوستی کے رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور چین جاپان کے خلاف اپنی پوری طاقت سے لڑتا رہا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور کینیڈا کو اس بدکار طاقت سے براہ راست خطرہ ہے۔ انھوں نے برے وقت میں ہماری امداد کی ہے۔ ہمیں ان کی امداد کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھنا چاہیئے۔

مسز وجے لکشمی پنڈت کی تقریر

(کیلیفورنیا۔ ۱۵ مئی) ہندوستان اور امریکہ کے درمیان نئے تعلقات پیدا ہونے سے نہ صرف ہندوستان کا مسئلہ حل ہونے میں امداد ملیگی بلکہ نوآبادیوں پر قبضہ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔" ان الفاظ کے ساتھ مسز وجے لکشمی پنڈت نے کیلیفورنیا کی مجلس آئین ساز میں تقریر شروع کی۔ یہ خبر دیتے ہوئے مسٹر اسٹینلے برس چیف ایڈیٹر رائٹر لکھتے ہیں کہ مسز پنڈت نے اہل امریکہ سے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے ساتھ ہمدردی کی اپیل کی آپ نے یہ تقریر گورنر کیلیفورنیا کے مدعو کرنے پر کی ۔۔۔

مسز پنڈت نے اسمبلی کے ممبروں کو بتلایا کہ جبتک نوآبادیوں کے مخصوص مفاد برقرار رہیں گے اسوقت تک دنیا میں امن نہیں ہو سکتا اور نہ ہی تحفظ حاصل نہیں ہوگا۔ ہم وہ سب کچھ برباد کرتے چلے جائیں گے جو صدیوں کی انسانی کوششوں نے بنائی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ۔۔۔

کانپور میں جشن فتح!

۱۴ مئی۔ کو شہر کانپور میں جنگ کی فتح کی خوشی کا جشن بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ سیکڑوں من مٹھائیاں اور کئی ہزار گز ہینڈلوم کپڑا شہر کے غریبوں اور طالب علموں کو تقسیم کیا گیا۔ کس قدر دیالیاں اور تیل روشنی میں خرچ ہوا اس کا صحیح اندازہ لگانا بہت دشوار ہے۔

علی الصبح انفنٹری کے دستے شہر کی تمام سڑکوں پر گھومتے ہوئے ۸ بجے کوئین پارک میں جمع ہوئے۔ جہاں پریڈ دیکھنے کے لئے آدمیوں کا ہجوم شہر سے جمع ہو گیا تھا۔ پولیس بینڈ برابر حاضرین کی تفریح کا سامان مہیا کرتا رہا۔ دس بجے سے راشننگ سب ایریا دفتروں میں غریب طبقہ کے جتھے کے جتھے مٹھائیاں اور کپڑے لینے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ تقسیم کا سلسلہ شام تک برابر قائم رہا۔ جائے تقسیم پر لوگ جمع ہوتے تھے اور خوش خوش سامان پا کر گھر واپس جاتے تھے۔ شہر کے کل گھیرے میں ہوائی جہاز آسمان پر اڑتے رہے جن سے کہ عورتوں اور بچوں کی تفریح کا اچھا سامان مہیا ہوتا رہا۔

شام کو کوئین پارک۔ گرین پارک۔ حلیم اسکول۔ برجندر سروپ پارک اور ایگزیکلچر کالج نواب گنج۔ ان ۵ سینٹروں پر مرد عورتوں اور بچوں کا ایک جم غفیر جمع ہوا۔ یہاں پر ہٹلر کے مجسمے کھڑے کئے گئے تھے۔ ان مقامات کو اچھی طرح روشن و آراستہ کیا گیا تھا۔

کوئین پارک میں سات بجے کارروائی شروع ہوئی۔ بہت سی تقریریں ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ ۹ بجے آتشبازی چھوڑی گئی۔ جس کو دیکھکر پبلک بہت خوش ہوئی۔ اور تعجب سے اس منظر کو دیکھتی رہی آخر میں ہٹلر کے مجسمہ کو آگ دی گئی اور کل رقبہ میں روشنی پھیل گئی۔ اور پبلک آہستہ آہستہ اپنے گھروں کو واپس ہو گئی۔

اسی قسم کی کارروائیاں دوسرے تین سینٹروں پر ہوئیں۔ سب سے بہتر روشنی گنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں تھی۔ جہاں سینکڑوں رنگین بجلی کے قمقمے لگائے گئے تھے۔ نزدنا اکسچینج کے نزدیک نہر کے کنارے عجیب رونق کا سماں تھا۔ وہے کے گہرہ پل۔ گھاس کے میدان میں چراغوں کی لائن دار روشنی کی گئی تھی چراغوں کے نہر کے پانی میں عکس سے روشنی دہ چند معلوم ہوتی تھی ومشہور ہیں اس کے علاوہ بہت سے دیگر مقامات کی روشنی قابل دید تھی۔ کملا ٹاور۔ وکٹوریہ مل۔ محمد علی پارک کے چاروں طرف کی عمارتیں اور کل مال روڈ کی روشنی خاص طور پر قابل ذکر تھیں۔

کلکٹر صاحب کی تقریر

۱۴ مئی کو جشن فتح کے موقع پر مسٹر ایچ۔ ایس۔ سٹفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

بھائیو! ہم لوگ آج جرمنی کی شکست کی خوشیاں منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم صرف آتشبازی اور ہٹلر کو جلتا ہوا دیکھنے کے لئے۔ نہیں آئے ہیں بلکہ اس واقعہ کی یادگار منانے کے لئے آئے ہیں جو گذشتہ ایک ہزار سال کی تاریخ میں سب سے اہم ہے۔

ہم لوگ اس یادگار کو منا رہے ہیں جسے ہمارے بچے اور ان کے بچے بہت حیرت اور تعجب کے ساتھ یاد کرینگے ہم لوگوں نے ہندوستان میں جنگ کو دور سے دیکھا ہے کسی وقت میں ہم لوگوں نے کچھ تیاریاں کی تھیں کیونکہ ہم کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں ہندوستان پر ہوائی حملہ نہ ہو جائے اس وقت ہم لوگوں کو چیزوں کی قیمت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے تکلیف اٹھانا پڑ رہی ہے اگر ہم ان تکلیفوں کا مقابلہ برطانیہ، روس اور چین خاص کر کے ان ملکوں کی آبادی سے کریں جن کو جرمنی اور جاپان نے لڑائی میں فتح کر لیا تھا تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ہماری تکلیفیں ان کی تکلیفوں کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہیں جن ملکوں کو فتح کر لیا تھا وہاں پر ظلم کئے گئے جو کہ کبھی کانوں سے نہ سنے ہوں گے۔ آہستہ آہستہ وہ ملک آزاد کرائے گئے جب ان کا حال ہم پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کن کن مشکلوں سے بچ گئے۔ اگر ہم کو خوشی ہے تو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہم کو خداوند کریم کی مہربانیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہم لوگوں کو ان مصیبتوں اور خطروں سے بچا لیا ہم کو ان کروڑوں سپاہیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے جنہوں نے اپنی جوانمردی اور قربانی سے ہم لوگوں کو ان خطروں سے نجات دلائی ہے۔

جنگ ابھی ختم نہیں ہے۔ ہم کو ابھی کیا کیا کرنا ہے اس کی اہمیت کم نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ جاپان کو بہت جلد شکست فاش دی جائے گی۔ ہم لوگ جتنی جلدی اسے فتح کرنے کی کوشش مل کر کریں گے اتنے ہی جلدی ہم کو فتح نصیب ہوگی اور چین ملے گا۔

پٹیشن

مسٹر مدن گوپال کنوڈیا میونسپل کمشنر کے خلاف مسٹر بشمبر ناتھ اور ۱۹ دوسرے ووٹروں نے جو پٹیشن دائر کی تھی اس سلسلہ میں کمشنر صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ مسٹر کنوڈیا ۲۵ مئی سے پہلے اپنے تمام شناخت کرنے والوں اور ایجنٹوں کو عدالت کے سامنے پیش کریں اگر ۲۵ مئی تک ایسا نہ ہوا تو ان کے خلاف دوسری ضروری کارروائی کی جائے گی۔

مسٹر ایچ۔ ایم سمیع کے خلاف جو پٹیشن دائر ہے اس میں مسٹر سمیع نے اپیل کنندہ کے دستخط پر اعتراض کی درخواست دی تھی۔ عدالت نے ان کی شناخت کی کارروائی کے لئے ۲ جون مقرر کی ہے۔

یہ مقدمے۔ رائے بہادر ایم۔ بی سنگل اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں ہو رہے ہیں۔

۳۵ رم کاغذ

مسٹن روڈ پر ایک ٹھیلہ پر لدے ہوئے ۳۵ رم کاغذ پولیس نے گرفتار کئے ہیں۔ ٹھیلہ والا مالک کا پتہ نہیں بتلا سکا۔ یہ کاغذ کوتوالی میں جمع ہے۔ پولیس پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔

لیبر رپورٹ

ماہ فروری میں لیبر کمشنر یو۔ پی کو ۹۲ شکایات موصول ہوئی ہیں جن میں سے ۳۵ براہ راست مزدوروں کی طرف سے آئی تھیں اور ۵۷ یونین کے ذریعہ موصول ہوئی ہیں۔ ۳۸ معاملوں میں ۱۸۹۰۸ روپیہ معاوضہ تقسیم کیا گیا۔ ان میں ۸ مہلک ۲ مستقل بیکاری ۱۹ خفیف بیکاری اور ۷ عارضی معطلی کے تھے۔ ماہ میں تین اسٹرائک ہوئیں جن میں ۱۱۱۲ مزدور بیکار رہے۔ جس میں ۱۹۰۹ دن کی مزدوری کا نقصان ہوا۔ ۶ نئی فیکٹریوں کی رجسٹری ہوئی اور ۲ کی رجسٹری منسوخ ہوئی۔

مزدور سب کمیٹی

صوبہ متحدہ کی کانگریس کے قایم مقاموں کی اسمبلی کے ذریعہ مقرر کی ہوئی مزدور سب کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۰ مئی شام کو ۵ بجے ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کے بنگلہ پر ہوگا جس میں مزدوروں کے متعلق معاملات پر غور ہوگا۔ ہندوستان مزدور سیوک سنگھ کی صوبہ دار برانچ قایم کرنے کے معاملہ پر غور ہوگا۔ اور مزدوروں میں کام کرنے کا پروگرام بنایا جائےگا۔

مسٹر دہار کا بیان

مسٹر بی۔ ایم دہار جنرل سیکرٹری کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے ایک بیان کے ذریعہ کانپور کے اخبار نویسوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسوسی ایشن کی کارکن کمیٹی میں شریک ہو کر اس کے کام میں امداد کریں تاکہ وہ اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں۔

میونسپل بورڈ

۱۸ مئی کے کو ہونے والے بورڈ کے جلسہ میں مسز سوشیلا سرلو استوا یہ رزولیوشن پیش کریں گی کہ عورتوں اور بچوں کے لئے سستے دام پر تازہ دودھ مہیا کرنے کے لئے میونسپل بورڈ فوراً کارروائی کرے۔ اسی بورڈ میں میونسپل ٹیکسوں میں اضافہ کے معاملہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

ہندوستانی برادری

ہندوستانی برادری کی معمولی میٹنگ ۲۰ مئی ۶ بجے شام کو مسٹر بی پی کھنا کی طرف سے مسٹر نریندر جیت سنگھ کے بنگلہ پر ہوگی۔

برادری کی ضروری کارروائی کے بعد آخر میں مسٹر کھنا کی طرف سے حاضرین کی خاطر و مدارات چاء وغیرہ سے کی جائے گی۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایگزیکیوٹو کمیٹی کی میٹنگ ۲۱ مئی ۸ بجے رات کو نوجوان لائبریری ہٹیہ میں ہوگی۔

سبد گل

پنجاب کی ایک مہ پارہ نے حسن و عشق کے سلسلہ میں جس جدید نظریہ کا اظہار فرمایا۔ اس سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ تہذیب جدید کی لڑکیاں عشق بازی کے معاملہ میں کس طرح مجنوں اور فرہاد کے بھی کان کتر رہی ہیں۔ یہ مہ پارہ جس کی شادی کو مشکل سے ڈیڑھ سال ہوا ہے۔ "فری لانسنگ" یعنی آزادانہ عشق بازی کی بے حد دلدادہ ہے اسکی رائے ہے کہ عورت کو یہ آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ شوہر کے علاوہ جس مرد سے بھی چاہے عشق کی پینگیں بڑھا سکے۔ چنانچہ اس نے اپنے شوہر کے خلاف طلاق حاصل کرنے کے لئے محض اس بنا پر درخواست دی ہے۔ کیونکہ اس کا شوہر ایک ایسا غیر مہذب اور جانگلو انسان ہے جو بیوی کو غیر مردوں کے ساتھ عشق بازی کرنے سے روکتا ہے۔ واقعی اس تہذیب و ترقی کے زمانہ میں ایسے مردوں کو تختہ دار پر لٹکا دینا چاہیئے جو دقیانوسی خیالات رکھتے ہوں۔ جو غیر مردوں سے اپنے بیویوں کے اختلاط کو گوارہ نہ کرتے ہوں۔

جب اس کا فرادا حسینہ کا مقدمہ پنجاب کی ایک عدالت میں پیش ہوا تو عدالت تماشائیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اس مہ پارہ نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ

میں ایسے شوہر کے پاس رہنا کسی طرح بھی گوارہ نہیں کرسکتی جو میرے جسم پر قبضہ جمانے کے بعد دل پر بھی قبضہ جمانا چاہتا ہو۔ میرا شوہر میرے جسم پر حکومت کرسکتا ہے مگر میرے دل پر نہیں۔

بیوی صاحبہ کی یہ بھی عین عنایت ہے کہ وہ جسم پر شوہر کی حکومت کو گوارہ فرما رہی ہیں، اگر وہ جسم کا بھی دل کی طرح شوہر سے بائی کاٹ کر دیں تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ ان بی صاحبہ نے آگے چل کر اپنے بیان میں فرمایا ہے۔

میرا شوہر قطعی غیر مہذب ہے وہ مجھ کو میرے مرد دوستوں سے ملنے سے روکتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا پورا حق حاصل ہے۔ کہ میں اگر چاہوں تو جس مرد سے چاہے محبت کروں۔ دل ایک ایسی چیز ہے جس پر کسی کا قبضہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ مجھکو ایسے غیر مہذب شوہر سے نجات دلائی جائے۔

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے کہ بیویاں آزادانہ عشق بازی کی خاطر اپنے شوہروں کو اور اپنے گھروں کو چھوڑ رہی ہیں اور عشق بازی کی داستانوں کو بر سر عدالت بیان کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں شرماتیں۔

ادب لطیف

میرے ساتھی!

ہم ایک دوسرے کے اس وقت سے ساتھی ہیں جس کا کبھی آغاز نہیں ہوا۔

پیدائش اور موت کا سلسلہ تو ختم ہی نہیں ہوگا۔ اس لئے مجھے موت سے خوف کیا۔

موت! تم میرے دوست ہو میرے ساتھی زندگی شام کی منزل ختم کر رہا ہے۔ دور سے لمبے لمبے سائے بڑھتے چلے آرہے ہیں۔ صبح سے اب تک کتنے ساتھی بن کر الگ ہو گئے۔

کتنے سندر گیت فضا کی نامعلوم گہرائیوں نے جذب کر لئے ہیں۔

بچپن میں اپنی تالاب میں جو ناؤ چھوڑ کر میں نے آشاؤں کے محل تیار کرنے شروع کئے تھے ان کی یاد اب بھی دماغ میں قایم ہے۔

میرے ساتھی!
ناؤ ڈوب گئی سنگیت کی دھونیاں ٹوٹ گئیں جیون کے تمام ساتھی ایک ایک کر کے بچھڑ گئے۔

مگر تم میرے ساتھی ہی رہی ہو مرتیو دیو! سنسار کی چکا چوند نے تم ایسے وفادار ساتھی کا دھیان بھلا دیا تھا۔

مگر تم اپنے قول پر پابند رہے۔

آؤ میرے نزدیک آؤ!

ہم دونوں ایک دوسرے میں لین ہو جائیں۔ ہم دونوں اس وقت سے ایک دوست کے ساتھی ہیں۔ جس کا کبھی آغاز نہیں ہوا۔

نیویارک ۱۴ مئی۔ یہاں بیان کیا جارہا ہے کہ جرمن ڈبکنی کشتیاں جو ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہیں وہ جاپان کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ امریکہ کے سمندری جہازوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ جو ڈبکنی کشتی ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہ ہو اس پر دیکھتے ہی فائر کر دیئے جائیں۔

عالم نسواں

بیوی کو واجب ہے کہ:-

(۱) خانہ داری کا بوجھ پورے طور پر اٹھائے بچوں کی پرورش کا انتظام پورے طور پر خود کرے گھر کو بہشت کا نمونہ بنانے کی کوشش کرے۔

(۲) چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق خاوند پر شک نہ کرے۔

(۳) اپنی فرماں برداری سے پورا پورا اعتماد خاوند پر بٹھائے۔

(۴) خاوند کو گھر کا سردار سمجھے

(۵) اخراجات اور ضروریات سے خاوند کو زیادہ دق نہ کرے۔

(۶) تلخ زبانی اور طعنہ زنی سے پرہیز کرے۔

(۷) خاوند کے آرام اور اس کے خورد و نوش کا خود خیال رکھے۔

(۸) خاوند پر ثابت کر دے کہ اسکی محبت غیر منقسم ہے۔

(۹) جہاں تک ہو سکے گھر سے باہر کم نکلے۔

(۱۰) خاوند میں اگر کوئی عیب دیکھے تو اس کی وجہ سے جھٹ پٹ فساد پر نہ اتر آئے، بلکہ اپنے تدبر اور حسن و اخلاق سے رفتہ رفتہ اس نقص کو دفع کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۱) بیوی کو حسب حیثیت صاف ستھرے کپڑے زیب تن رکھنا چاہیئے۔

(۱۲) اگر خاوند کچھ پریشان نظر آئے تو اس دلبستگی کا ضرور خیال رکھے۔

پہونچا تھا۔ چنانچہ وہ بھی برج کے ساتھ اسی گاڑی سے اتری۔ جیون نے اُسے دیکھا اور دیکھتے ہی اس پر سو جان سے فریفتہ ہوگیا۔ گویا دونوں بھائیوں کے دل میں آشا کی محبت پرورش پانے لگی برج نے لاہور پہونچکر ڈاکٹری کی پریکٹس شروع کردی جو بہت جلد چمک اٹھی۔ کاروباری اتفاقات نے ڈاکٹر برج کو آشا کے باپ جیگو پال سے ملا دیا اور اس طرح برج اور آشا کے درمیان محبت کا رشتہ زیادہ استوار ہوتا چلا گیا۔

وہ ہر وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ آشا کی محبت جیون کے دل میں گہری ہوتی چلی گئی۔ جیون عیاش تھا اوباش تھا لیکن اس کے پہلو میں بھی ایک انسان کا دل تھا جو محبت کی دھیمی آنچ پر پگھل جاتا ہے وہ دھیرے دھیرے ریکھا سے پیچھے ہٹتے ہوئے آشا کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرنے لگا۔ لیکن آشا نے اس کے اظہار محبت کا جواب انکار میں دیکر اس کی اُمیدوں کو پامال کر دیا

سوئے اتفاق سے آشا کا باپ جیگو پال جیون کا مقروض تھا۔ رفتہ رفتہ دراز کرتار کے اکسانے پر جیون جیگو پال کے پاس پہنچا اور اسے ڈرا دھمکا کر مجبور کیا کہ آشا کو اس سے بیاہ دے ورنہ جیون جے گوپال کو قانون کے حوالے کر دیگا۔ آشا نے یہ سب کچھ سنا اور اپنی محبت، امنگیں اور اپنی زندگی سب کچھ باپ کی آبرو پر نچھاور کرنے کے لئے تیار ہوگئی۔

بدنصیب ریکھا نے سنا کہ جیون اس کا جیون برباد کر کے آشا کے ساتھ بیاہ کر رہا ہے۔ برج نے سنا کہ آشا اُس کے ساتھ پیمان محبت باندھ کر اس کے چھوٹے بھائی کی بیوی بن رہی ہے اور ان واقعات کے دوسرے روز ریکھا اپنے مکان میں مردہ پائی گئی، ڈاکٹر برج خراب حالات میں نظر آیا۔ جیون کو ماں کی گود میں پناہ ڈھونڈتے دیکھا گیا۔

یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ کیوں ہوا۔ آشا کا بیاہ کس کے ساتھ ہوا۔ یہ تمام دلچسپ اور نہایت ہی انوکھے حالات کاردان پکچرز کی شاندار فلم "بھائی" میں دیکھئے۔

اس تصویر میں منورما۔ ستیش۔ ظہور راجہ راد ھارانی۔ منٹو بائی۔ آشا۔ کمد وغیرہ کام کرتے ہیں۔

نجومی دنیا

گرینچ میں دنیا کی مشہور رسدگاہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب بادشاہ چارلس اور اس کے صلاح کاروں نے گرینچ کے مقام پر رسدگاہ بنائی تو انہیں اس چیز کا احساس بھی نہ تھا کہ لندن اس چھوٹے سے گاؤں تک پھیل جائے گا اور زمانہ جدید کی صنعتی ترقی سے صحیح علم نجوم کی دیکھ بھال کو فرو پہونچے گا۔

اگرچہ گرینچ ہمیشہ جدید علم نجوم کا مرکز رہے گا تاہم بعد از جنگ رسدگاہ لندن سے باہر کسی اور زیادہ مناسب جگہ منتقل کرنی ہوگی جہاں ہوا صاف ہوگی، اور جہاں پر رسدگاہ کے نازک آلات پر لندن کی جدید صنعتوں کی بجلی کی رو اثر انداز نہ ہوگی۔

شاہی نجومی نے نئی بنی ہوئی رسدگاہ میں جولائی ۱۶۷۶ء میں کام شروع کیا دوسرے الفاظ میں رسدگاہ پر کام، سنگ بنیاد رکھے جانے کے ایک سال بعد شروع ہوگیا، فلیم اسٹیڈ اس کام کے لئے مناسب آدمی تھا اسے علم نجوم کی کافی معلومات تھیں، اُس نے تمام تاروں کی ایک فہرست پہلے ہی سے تیار کر لی تھی اس نے چاند اور دیگر سیاروں حرکات کے نقشہ جات بھی کھینچ لئے تھے ویسے بھی فلیم اسٹیڈ کلوں اور مشینوں کے کام میں ماہر تھا، اگرچہ اسے رسدگاہ دے دی گئی لیکن اسے آلات سے آراستہ اُسے خود کرنا تھا جن میں سے کچھ اُس نے خود بنائے۔

(باقی آئندہ)

سبھاش بابو رنگون چھوڑ کر چلے گئے

رنگون ۱۴ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے اسپیشل جنگی نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس اسی روز جاپانیوں کے ساتھ رنگون سے چلے گئے جس روز جاپانیوں نے رنگون خالی کیا۔ یہ خبر ایک ہندوستانی نے دی ہے جو پیچھے رہ گیا تھا اور رنگون کی ہندوستانی لیگ سے جس کا گہرا تعلق تھا۔ سبھاش چندر بوس آزاد ہند حکومت بنکوک میں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر بنکوک سے ہٹنے پر مجبور ہوئے تو پھر سنگاپور جائیں گے۔

پردۂ علم

بھائی

برج اور جیون دو سوتیلے بھائی تھے۔ باپ کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا اور جیون کی سگی ماں نے سوتیلے بچے برج کو اپنی سگی اولاد سے زیادہ عزیز سمجھتے ہوئے ناز و نعم سے پال پوس کر پروان چڑھایا اعلیٰ تعلیم دلائی اور پھر ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے برج کو ولایت بھیجدیا۔ برج کا باپ مرتے وقت لاکھوں روپئے کی جائداد چھوڑ گیا۔ جس کا جائز وارث برج ہی تھا۔ لیکن برج کے ولایت چلے جانے کے بعد میدان صاف ہوگیا۔ اور جیون نے یہ جائداد شراب جوئے اور عیاشیوں میں اڑانی شروع کر دی۔

ولایت کے قیام کے دوران میں برج کو اپنے دوستوں کے خطوں سے جیون کی گمراہی اور بدچلنی کی خبریں برابر پہونچ رہی تھیں۔ لیکن وہ فراخ حوصلہ انسان تھا اور چھوٹے بھائی کی غلطیوں کو معاف کر دینا اس کی فطرت تھی۔

اور پھر وہ وقت بھی آگیا۔ جب بارہ برس کے بعد برج ڈاکٹری کی سند لیکر ہندوستان واپس لاہور پہونچنے سے پہلے وہ جالندھر میں اپنے ماموں کے پاس ٹھہرا جو وہاں کے ایک لڑکیوں کے اسکول میں پرنسپل تھا۔ یہاں لڑکیوں کے اسکول میں کچھ عجیب اور نہایت ہی دلچسپ حالات کے تحت برج کی ملاقات آشا سے ہوئی۔ آشا جو اسکول کی تمام لڑکیوں میں سب سے زیادہ چنچل سمجھدار اور حسین و جمیل لڑکی تھی۔ دونوں کی نظریں اٹھیں، اٹھ کر ملیں اور مل کر جھک گئیں کیوپڈ اپنا کام کر گیا۔

ان ہی دنوں لاہور میں جیون ایک آزاد خیال اور بیباک لڑکی ریکھا کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا تھا۔ وہ ریکھا کو بیاہ کے دم جھانسے دے کر اس کے چمن حسن میں گلچینی کر رہا تھا۔ جیون نے جب برج کے واپس آنے کی خبر سنی تو اس پر پریشانی اور مایوسی کا پہاڑ ٹوٹ پڑا وہ جانتا تھا کہ جائداد کا جائز اور صحیح مالک آجانے پر اس کی جیب اس کے ارادوں کا پورا ساتھ نہ دے سکے گی۔ ماں بھی خوب اچھی طرح جانتی تھی کہ جیون برج سے جلتا ہے۔ ماں نے جیون کو لاکھ سمجھایا۔ لیکن پتھر پر جونک نہیں لگتی۔ آخر وہ دن بھی آپہونچا جب برج لاہور پہونچ رہا تھا۔ ماں کے سمجھانے بجھانے پر جیون کو اپنے خوشامدی اور خود غرض سیکرٹری کرتار کو ساتھ لیکر اسٹیشن پر بڑے بھائی کے استقبال کے لئے جانا ہی پڑا اتفاق سے آشا کو بھی اسی روز اپنے باپ کے پاس لاہور

افسانہ

تیری گلی میں

از جناب محمد امین شرقپوری

وہ اس کی تصویر کو بغور دیکھ رہی تھی جیسے اُسے کہیں دیکھا ہو آج سے کئی برس پہلے، وہی بھولا بھالا چہرہ، خد و خال، نگاہوں میں مروت کے چھلکتے ہوئے جام، ہونٹوں پر کبھی نہ بھولنے والی مسکراہٹ۔ یہ شیام ہی تو ہے، جوان ہو کر بھی اپنا بچپن نہیں بھولا۔ سوچتے ہوئے اس کے ذہن میں ایک مٹا ہوا نقش اُبھر آیا۔ ایک سر اور پاؤں سے ننگا لڑکا پھٹے کپڑے پہنے اس کے سامنے کھڑا تھا، "ماں،" وہ دوڑ کر آئی۔ "راجہ رام کا لڑکا آیا ہے، میں اس کے ساتھ چلی جاؤں"

ماں نے باہر جھانک کر دیکھا، بولی اس کے ساتھ چلی جائے گی؟

"کیا حرج ہے ماں، یہ بہت اچھا ہے کل جب میں کھیل رہی تھی مجھ سے کہتا تھا ششی میں بھی کھیلوں گا تمہارے ساتھ، درگا دتی بولی:- لڑکے کہیں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں تم لڑکوں میں جاؤ" یہ رو پڑا میں نے کہا، آ جا شیام کیسا سیدھا ہے ماں!

اکی ماں تعجب سے ناک پر انگلی رکھے اسے دیکھ رہی تھی شیام گردن جھکائے کھڑا تھا شاید وہ سوچ رہی تھی، کہ اس کے کپڑے کیسے گندے ہیں نہ جوتا ہے پاؤں میں نہ سر پر ٹوپی۔ بولی:-

"ارے صاف کپڑے نہیں ہیں تیرے پاس"

"ماں جی" وہ دھیرے بولا، میرے پاس تو ایک ہی پاجامہ ہے اور کرتہ بھی روز پہنتا ہوں"

اس کی ماں بولی:- "راجہ رام کے پاس بھی پیسے نہیں جو تمہیں نئے کپڑے بنوا دے"

وہ ماندے ہیں دوائی کے لئے تو پیسے ہیں نہیں ان کے پاس کپڑے کہاں سے لا کر دیں مجھے کل سے میں نے پٹواری جی کے ہاں نوکری کر لی ہے، دو روپے مہینہ دیں گے، باپو کے لئے دوائی لاؤں گا" اور اپنے لئے کپڑے؟ "ششی کی ماں مسکرائی

"باپو اچھے ہو جائیں گے مجھے کئی کپڑے لا دینگے"

"آج نوکری پر نہیں گیا؟"

"ششی کے ساتھ جاؤں گا دریا پار میلہ ہے نا آج!"

"ہاں ماں" ششی تالیاں بجا کر بولی۔ میں میلہ دیکھنے جاؤں گی شیام کے ساتھ"

"بگی بہلی میں بیٹھ کر جانا، رام سنگھ لے جائے گا تجھے میلہ دکھانے"

"نہیں ماں" میں پیدل جاؤں گی، گاؤں سے اور لڑکیاں بھی جائیں گی"

"تیرے بابو جی ماریں گے تجھے" ماں بولی، لڑکے کو جھڑک کر بولی، "جا بھاگ جا، یہ نہیں جائے گی، زمیندار کی بیٹی کیا پیدل جائیگی دو کوس؟"

شیام نے سہمی ہوئی نظروں سے ششی کو دیکھا، جو ماں کے خوف سے اُسے کھوئی ہوئی سی نظر آ رہی تھی،

ماں اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی، شیام بہت دیر کھڑا رہا، شاید ششی کے انتظار میں،

وہ تنہا میلہ میں جا رہا تھا، کستوری اور بلونے کہا کہ آؤ ہمارے ساتھ چلو مگر اس نے نہ جانے کیوں اکیلے جانا پسند کیا۔ کچی سڑک پر بھاگا ہوا جا رہا تھا۔ دھول اور مٹی سے اٹی ہوئی سڑک اس کے معصوم دل کی دھڑکنیں سن رہی تھیں پیروں پر سڑن دھول جسم گئی تھی، پسینہ سے چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا،

زمیندار صاحب کی بہلی کی چرچوں کی آواز اُس کے کان میں پڑی، بیلوں کی بجتی ہوئی گھنٹیاں

دور سے سنائی دے رہی تھیں، اور یہ مجنونِ صحرا ہانپتے ہوئے اس طرح مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے اس کے پاؤں میں من من کا بوجھ ہو گیا ہے، اٹھائے نہ اٹھتے تھے، وہ پیڑ تلے رک گیا، ایک سجی ہوئی بہلی برابر سے گذر گئی، اس نے چونک کر دیکھا ششی نے بنے کپڑے پہنے بیٹھی ہوئی تھی، بالکل اس رانی کی تصویر کی طرح جو اس نے پٹواری کے لڑکے کی کتاب میں دیکھا تھی وہ تصویر کو بہت شوق سے دیکھ رہا تھا بنواری بولا:- "جانتے ہو یہ رانی ہے" بہلی میں بیٹھ کر سیر کو جا رہی ہے

آج ششی اُسے رانی معلوم ہوتی تھی جو میلہ دیکھنے جا رہی تھی، رانی ایسے کپڑے پہنے!

اُس کے تھکے ہوئے پیروں میں بجلی کی سی سرعت دوڑ گئی، گاڑی کے پہیوں کی لکیر پر دوڑنے لگا!

میلہ آ گیا، لوگوں کی ریل پیل، سجی ہوئی دکانیں اُجلے اُجلے لباسوں کی بھڑک، مٹھائیوں کی سوندھی، سوندھی خوشبو۔

"یہ کیا ہے" وہ ایک دکان پر رکتے ہوئے بولا، "لڈو ہیں، لوگے" دوکاندار بولا،

اُس نے خالی جیب میں ہاتھ ڈالا اور آگے بڑھ گیا جھولے کی سہانی آواز اُسے کتنی دلکش معلوم دے رہی تھی، وہ گردن اٹھائے اسے اوپر نیچے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ ششی پالکی میں بیٹھی جھول رہی تھی،

"ششی، وہ چلا کر بولا۔

ششی نے جھک کر دیکھا شیام کھڑا تھا۔

"روکو جھولا" وہ چلائی، "آ و شیام بیٹھ جاؤ"

"میرے پاس پیسہ نہیں ہے" وہ بول اٹھا۔

"میں دوں گی تیرا پیسہ" "چلے آؤ،

وہ کتنا خوش ہو رہا تھا، ششی کے ساتھ بیٹھ کر، جیسے دونوں گھوڑے پر بیٹھے اُڑے جا رہے ہیں۔ کسی نئے سنسار کی طرف، مسکراتے ہوئے بولا۔

"ششی یہ تو بہت اچھا ہے"

"ہاں اور جھولوگے"

"نہیں آؤ میلہ میں گھومیں"

"رام سنگھ ماں جی سے کہدیگا دیکھو وہ کھڑا بیڑی پی رہا ہے"

شیام نے دیکھا رام سنگھ بھی جیسے انہیں دیکھ رہا ہے۔ ششی سے بولا۔

"اچھا تم جاؤ، میں آپ دیکھ لونگا"

"پیسے ہیں نہیں تمہارے پاس"

شیام نے گردن جھکا لی،

ششی کے ہاتھ اوڑھنی کے پلو کی طرف بڑھے گرہ کھول کر بولی:- "لو یہ اکنی"

"ماں جی ماریں گی" وہ ڈرتے ڈرتے بولا

"نہیں شیام لے لو"

اکنی پا کر اس کی خوشی کی انتہائی نہ رہی وہ لڈو کھائے گا، یہ لے گا وہ لے گا ننھے شیام کے دماغ میں میلہ کی ایک ایک دکان گھوم گئی للچائی ہوئی نظروں سے مٹھائی کے سجے ہوئے تھال دیکھ رہا تھا۔ جی میں آتا کہ ایک آدھ چیز لے لوں۔ اکنی ہاتھ میں آ کر پھر جیب میں گر پڑتی۔

"باپو کے لئے دوائی آئے گی کیوں نہ وید جی کو اکنی دے دوں۔ وہ اچھی سی دوائی دیں گے جسے کھاتے ہی باپو اچھے ہو جائیں گے۔

مٹھائی کا کیا ہے ادھر منہ میں ڈالی اُدھر ختم اُس کے پیر گاؤں کی طرف مڑ گئے۔

کچی سڑک پر دھول اُڑ رہی تھی، گرد و غبار میں ایک دھندلا چہرہ راہوار کی طرح اُڑا جا رہا تھا۔

اقوالِ زریں

بچے ——— اطفال

جب والدین بچوں کو خراب کرتے ہیں تو بچوں کا دل خوش کرنے سے زیادہ خود اپنے دل کو خوش کرتے ہیں، بچوں کی خرابی ماں باپ کی انانیت ہے۔

(لا اعلم)

تمہارا چھوٹا بچہ صحیح معنوں میں بادشاہ ہے۔

(مسز اسٹو)

اس شخص کو بدنصیب نہ کہو گو وہ کتنا ہے فلاکت زدہ ہو جو محبت کرنے کے لئے ایک بچہ رکھتا ہو۔

(ساؤدے)

میں اکثر خیال کرتا ہوں کہ دنیا کس قدر سونی ہوتی اگر اس میں بچے نہ ہوتے اور کس قدر بے رحم ہوتی اگر اس میں بڈھے نہ ہوتے۔

(کولرج)

بچوں سے زیادہ دنیا میں کوئی دوسری نعمت الٰہی ہے؟

(خسرو)

بچوں کی آفرینش کی غرض صرف یہ نہیں ہے کہ نسل انسانی بڑھے بلکہ ہمارے دل بڑھیں ہم بے غرضی کی خوشی اور محبت کی صفتیں سیکھیں۔

(میری ہاؤٹ)

ماسکو۔ ۱۶ مئی۔ آج کے ماسکو کونک میں صرف ایک فقرہ ہے کہ مورچوں پر جرمن تیدیوں کا ہتھیار ڈالنا

صبح تبسم

پہلا آدمی:- میں نے عرب کی بھی سیر کی ہے مصر، شام اور فلسطین بھی ہو آیا ہوں"

دوسرا آدمی:- جب تو آپ عربی زبان بھی جانتے ہوں گے"

پہلا:- جی ہاں خوب جانتا ہوں"

دوسرا:- تو ایک بات پوچھوں"

پہلا:- ضرور

دوسرا:- ذرا یہ بتا دیجئے کہ عربی زبان میں ٹھنڈی روٹی کو کیا کہتے ہیں؟

پہلا:- افسوس کہ میں آپ کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ عربی زبان میں ٹھنڈی روٹی کے لئے سرے سے کوئی لفظ ہی موجود نہیں ہے"

دوسرا:- یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی عرب کے سامنے ٹھنڈی روٹی آئے تو وہ اُسے کیا کہے گا؟

پہلا" آپ عربوں کو نہیں جانتے کسی عرب کے سامنے روٹی آئے تو وہ روٹی کو ٹھنڈا ہونے ہی نہیں دیتا۔

ہوٹل کے دروازہ پر پہونچ کر ایک مغرور شخص نے حقارت سے دریافت کیا:-

"کیا یہ اول درجہ کا ہوٹل ہے؟"

"ہاں جناب" ہاں جناب نوکر نے جواب دیا۔

"مگر آپ تشریف لائیے یہاں دوسرے اور تیسرے درجے کا انتظام بھی ہے"

دلچسپ معلومات

اسپین کا ایک عریاں خانہ

جنگ سے قبل جرمنی عریانی کا سب سے بڑا مرکز تھا لیکن جنگ کے بعد سے یہ سعادت اسپین نے حاصل کر لی۔ چنانچہ اسپین میں اس وقت درجنوں عریاں خانے موجود ہیں جہاں عورت اور مرد مادرزاد برہنہ ہو کر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

اسپین کے عریاں خانوں میں سے بڑا عریاں خانہ میڈرڈ دارالسلطنت اسپین سے دس میل کے فاصلہ پر قایم ہے۔ اس عریاں خانہ کی بلڈنگ اس قدر عظیم الشان ہے کہ اس میں ایک ہی وقت میں کئی ہزار انسان رہ سکتے ہیں۔ اس عمارت میں تیرنے کے لئے بڑے بڑے تالاب ہیں۔ کرکٹ کے لئے وسیع فیلڈ ہے اور دوسرے کھیلوں کے لئے وسیع علاقہ موجود ہے اور اس وسیع علاقہ کے لئے گرداگرد ایک اونچی دیوار کھنچی ہے تاکہ اس عمارت میں رہنے والے ننگوں اور ننگیوں کی نقل و حرکت کو باہر سے لوگ نہ دیکھ سکیں اس عریاں خانہ میں کئی ہزار عورتوں اور مردوں کی برہنہ مادرزاد نمائش ہوتی ہے۔

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ تین بڑوں کی جلد کانفرنس بلانیکی آخری پیش قدمی موسیو اسٹالن کے ہاتھ میں ہے یہ امر یقینی ہے کہ یہ میٹنگ یورپ میں ہو گی لیکن یہ امر ابھی مشتبہ ہے کہ آیا اسٹالن روس چھوڑنے پر رضامند ہونگے

"بابو، وہ گھر میں گھستے ہوئے بولا دوائی لا دوں نہیں میرے پاس تو کیا ہی تیرے پاس" باپ مسکرا کر بولا اکنی ہی۔
کس سے لی تونے؟"
وہ رکتے ہوئے بولا:
ششی نے دی ہے۔
کام پر نہیں گیا آج؟ باپ بولا۔
آج میلہ دیکھنے گیا تھا"
شہر پڑھنے بھی نہیں جاتا تھا، اب نوکری سے بھی جی چرانے لگا" کھنکارتے ہوئے بولا "کیوں لی اکنی تونے اس سے"
"میں نے مانگی کہاں تھی آپ ہی تو دی ہی ششی نے"
بھکاری ــــــ" باپ حقارت سے بولا "کسی سے پیسے نہیں لینے چاہئیں جا پھیر آ اسے"
"ٹھیک کہتے ہیں بابو" وہ اکنی مٹھی میں دباتے ہوئے بولا "ششی جوں ہی آئے گی پھیر دوں گا اکنی"!

چوپال میں زمیندار صاحب کی بہلی رکی، رام سنگھ نے ششی کو نیچے اتارا شیام نے دیکھا ششی کے ہاتھ میں کھلونے، مٹھائی کے دونے اور نہ جانے کیا کیا تھا بھاگی ہوئی گھر جا رہی تھی "ششی" وہ بول اٹھا ششی رکتے ہوئے بولی شیام تم آ گئے، دیکھو میں کیا کیا لائی ہوں ماں جی کے لئے مٹھائی، لالہ کے لئے کھلونے تم نے کیا کیا اکنی کا۔
"میں، ہیں" "اس نے جھٹ مٹھی کھول دی، بولا یہ رہی اکنی۔
"ارے تونے کچھ نہیں لیا میلہ سے"
"بابو منع کرتے ہیں" اکنی اس کی ہتھیلی پر ڈال دی، وہ کہتی رہی رہنے دو، اچھا مٹھائی لے لو اس نے ایک نہ سنی، پٹواری جی کے چلا آیا۔

اس روز کے بعد شیام کبھی اس کے پاس نہ آیا بابو جی شہر لوٹ آئے شہر میں کئی طرح کا ان کا کاروبار تھا کبھی کبھی تفریح کے لئے گاؤں چلے جاتے تھے شیام کہاں چلا گیا، ششی یہ جانتی تھی وہ شیام کو بھول گئی تھی اور شاید شیام بھی اسے بھول چکا تھا۔ بچپن کی باتیں خواب و خیال بن گئیں۔
آج جبکہ بابو جی نے ششی کے بیاہ کا اشتہار دیا تھا۔ کئی درخواستیں آئی تھیں بڑے بڑے روسا کے لڑکوں کی، کیوں کہ وہ ششی کے کے لئے اپنے ایسا ہی مالدار گھرانا چاہتے تھے، ششی شیام کے خط کو دیکھ رہی تھی بابو جی کی منشا کے خلاف نہ تو اس کے پاس دولت تھی، نہ اس نے یہ لکھا تھا کہ اس کی زمینداری ہے خالی اس نے اپنی تعلیمی خوبیوں کا تذکرہ کیا تھا، بابو جی کیا مان لیں گے، وہ سوچ رہی تھی۔
بابو جی کمرے میں داخل ہوئے "ششی"
ششی چونک کر بولی، "بابو جی" شیام کی درخواست اس کے ہاتھ میں تھی، تصویر سامنے میز پر پڑی تھی،
"اری" وہ مسکرا کر بولے،
میں نے ایک لڑکا پسند کیا ہے اسکی چار لاکھ کی جائداد ہے، اسی شہر میں رہتا ہے، بہت خوبصورت اور پڑھا لکھا ہے"
وہ سنجیدگی سے کہہ رہے تھے اور ششی چپ چاپ سن رہی تھی، ایک سعادت مند بیٹی کی طرح،

آج ششی کا مکان دلہن بنا ہوا تھا بارات کی آمد آمد کا شور تھا۔ دور تک گلی میں خلقت کا ٹھٹ لگا ہوا تھا موٹریں تانگے عجیب چہل پہل تھی، برات آ گئی، تاشے اور نفیریاں گونج اٹھیں ششی کا آج بیاہ تھا۔ بیاہ کی تمام رسوم دھوم دھام سے ادا ہوئیں۔ زمیندار صاحب نے خوب جی کھول کر جہیز دیا برات کی خاطر مدارات کی ششی کی پالکی اٹھی، گلی ایک مرتبہ پھر نفیریوں کی سہانی آواز سے گونج اٹھی ششی کی پالکی سے وہی رانیوں کی شان ٹپک رہی تھی، اس کے دولہا سچ مچ راجہ معلوم ہوتے تھے، موٹریں آہستہ آہستہ گلی میں رنگینی ہوئی جا رہی تھیں، شور سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی اور اس رباب و چنگ کی آوازوں میں کسی کا نغمہ دل خراش بھی گونج رہا تھا۔
"کیا ہوا؟" گلی کے ایک سرے سے دوسرے تک آواز دوڑ گئی،
کوئی موٹر کے نیچے آ گیا ہے"
"کون ہے؟" ششی نے پالکی کا پردہ اٹھا کر دیکھا خون میں ایک لتھڑی ہوئی لاش گلی میں پڑی تھی اس نے چونک کر دیکھا جیسے اس کے لبوں سے بے اختیار نکل گیا ہو "شیام"
"رات اسے گلی میں گھومتے ہوئے دیکھا تھا" ایک پہچان کر بولا۔
"ہم نے سمجھا بی بی جی کی شادی میں آیا ہے" ایک نوکر افسوس کرتے ہوئے بولا۔
"چھی چھی، شگون اچھا نہیں ہے" ایک بول اٹھا۔
زمیندار صاحب بولے تعجب ہے اتنی عمر کا آدمی موٹر کے نیچے آ گیا"
پالکی کے کہار بولے "بی بی جی کا جی متلا رہا ہے"

"ششی بیٹی" زمیندار صاحب دوڑ کر آئے ششی کی کنول ایسی آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی بہہ رہی تھی، "رو نہ بیٹی" محبت سے بولے، سمجھ رہے تھے کہ جدا ہو رہی ہے شاید اس لئے روتی ہے، پالکی میں بیٹھ کر لڑکیاں آنسو بہاتی ہیں، مگر کون جانتا ہے کہ ششی کے آنسو مرنے والے کی حسرت بھری موت پر آخری بھینٹ تھے، ؎

عشق سنتے تھے جسے ہم یہ وہی ہے شاید
خود بخود دل میں ہے اک شخص سمایا جاتا

(حالی)

بعدالت صاحب مہتمم نیلام بہادر ضلع کانپور

دفعہ 17 D-R-A 12

بھگوتی پرشاد ولد نند لال ولد چھمن ولد ہیرا لال کورمی ساکن کمال پور پرگنہ گھاٹم پور
بنام:- مسماۃ سمرتی کنور بیوہ شیو نرائن برہمن ساکن حال ساڑھ گوپال پور پرگنہ گھاٹم پور

اطلاعنامہ

بنام:- مسماۃ سمرتی کنور بیوہ شیو نرائن برہمن ساکن حال ساڑھ گوپال پور پرگنہ گھاٹم پور و موضع بیری پور پرگنہ گھاٹم پور و موضع بد دکھر ضلع کانپور
چونکہ عدالت سول جج کانپور نے واسطے نیلام حقوق دموافق حقیت زمینداری مدیون ڈگری واقع بیری پور پرگنہ گھاٹم پور کے ہدایت کی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۴ ماہ جون سنہ ۱۹۴۵ء واسطے سماعت ان عذرات کے جو تم کو نسبت نقشہ منافع کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے۔ اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوں گے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائے گا اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائے گا۔
آج تاریخ ۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

جاپان اور روس

ماسکو ۱۴ مئی - روسی اخبار "ازدیسٹیا" میں رائے زنی کرتے ہوئے کہا:- اہل روس کو نازیوں کے آخری ساتھی جاپان کی ایک بار پھر یاد دلائی ہے اور لکھا ہے کہ ٹوکیو بھی روس کی فتح کی اہمیت تسلیم کرتا [illegible] فوج کا بڑا احترام کرتا ہے۔ اس نے ایک جاپانی جرنلسٹ ٹوکوٹی کا حوالہ دیا ہے جس نے ہٹلری حکومت ختم ہونے پر رونا دیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر ہٹلر روس پر حملہ نہ کرتا اور اپنی تمام طاقت بجائے اتحادیوں کے خلاف لگا دیتا تو اس کو اپنا پہلا مقصد حاصل ہو جاتا۔

منڈاناؤ کے ۹۰ فیصدی حصہ پر قبضہ

منیلا - ۱۶ مئی - جنرل میک آرتھر نے اعلان کیا ہے کہ امریکی فوج نے فلپائن کے بڑے ٹاپو منڈاناؤ کا ۹۰ فی صدی حصہ اور ۹۵ فیصدی آبادی کو آزاد کرا لیا ہے۔ دشمن کی فوجیں شہر کے وسط میں پہاڑی علاقہ میں دھکیل دی گئی ہیں امریکی فوج اتر دکھن اور پورب سے دشمن پر بڑھ رہی ہیں۔ اس وقت اس ٹاپو میں دشمن کی پچاس ہزار سپاہ ہے۔
اوکناوا کی راجدھانی ناہا میں ابھی تک لڑائی ہو رہی ہے۔ کیوشو پر اتوار کو امریکی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا اس میں جاپان کے ۲۵۰ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے ان میں سے زیادہ تر زمین پر برباد کر دیئے گئے۔ تیل کے کارخانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔

روس سے چینی اخباروں کا مطالبہ

چنگکنگ ۱۵ مئی - چین کے اخبارات روس سے جاپان کے خلاف دوسرا مورچہ لگانے کا پرزور مطالبہ کر رہے ہیں۔ اخبار "شہ شہ من پاؤ" نے لکھا ہے کہ ہم روس کے اس عام نعرہ کی یاد دلاتے ہیں جو وہ نازیوں کے حملہ سے پہلے لگا رہا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ روس اپنے تجربہ کی بنا پر یہ محسوس کرے گا اور دھیان دے گا۔
جاپان کے خلاف نہ تو چین کی لڑائی ہے نہ امریکہ کی نہ برطانیہ اور نہ آسٹریلیا بلکہ یہ تو ظلم کے خلاف لڑائی ہے۔
دنیا کے آئندہ امن کی خاطر روسیوں پر دوسرا مورچہ لگانے کی کم سے کم اخلاقی ذمہ داری ہے۔ [illegible] کہ اگر روسی فوراً ہی جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیں تو روس کی فوج کو زبردست کامیابی حاصل ہو۔

چھ سال گذشتہ کے اہم جنگی واقعات

سنہ ۱۹۳۹ء

۳۱ اگست۔ ہٹلر نے پولینڈ کے سامنے مطالبات پیش کئے
یکم ستمبر۔ جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔
۳ ستمبر۔ برطانیہ و فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔
۱۳ ستمبر۔ جرمنی نے وارسا کا محاصرہ کیا۔
۱۷ ستمبر۔ روسی فوجیں مشرقی پولینڈ میں داخل ہوئیں۔
۲۷ ستمبر۔ وارسا نے ہتھیار ڈال دیے۔
۲۸ ستمبر۔ جرمنی اور روس نے پولینڈ کو تقسیم کیا۔
۳۰ ستمبر۔ پولش فوج نے مقابلہ ختم کر دیا۔
۳۰ ستمبر۔ روس نے فن لینڈ پر حملہ کر دیا

سنہ ۱۹۴۰ء

۱۲ مارچ۔ فنلینڈ اور روس کی جنگ ختم ہو گئی
۹ اپریل۔ جرمنی نے ڈنمارک اور ناروے پر حملہ کر دیا۔
۱۵ اپریل۔ برطانوی فوجیں ناروے میں اتریں۔
۱۰ مئی۔ ہٹلر نے ہالینڈ اور بلجیم پر حملہ کر دیا۔ چیمبرلین کی جگہ چرچل وزیر اعظم برطانیہ مقرر ہوئے۔
۱۴ مئی۔ ہالینڈ نے ہتھیار ڈال دئے۔
۲۸ مئی۔ بلجیم نے ہتھیار ڈال دئے۔
۲۹ مئی۔ برطانوی فوج ڈنکرک سے بچکر نکل آئی۔
۱۰ جون۔ برطانی فوجوں نے ناروے خالی کر دیا، اٹلی نے برطانیہ اور فرانس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔
۱۴ جون۔ جرمن فوجیں پیرس میں داخل ہوئے۔
۱۷ جون۔ فرانس نے ہتھیار ڈالدیے۔
۲۸ جون۔ روس نے بیسارابیہ (رومانیہ) پر قبضہ کیا۔
۱۴ جولائی۔ روس نے اسٹونیا، لیٹویا اور لتھوانیا کو روس میں شامل کر لیا۔
۸ اگست۔ جرمنوں نے برطانیہ پر شدید بمباری کا آغاز کیا۔
۲۷ ستمبر۔ جاپان محوری طاقتوں میں شامل ہوا۔
۲۷ اکتوبر۔ اٹلی نے یونان پر حملہ کیا۔
۲۰ نومبر۔ ہنگری محوریوں میں شامل ہو گیا۔
۲۴ نومبر۔ سلوواکیہ محوریوں میں شامل ہو گیا۔

سنہ ۱۹۴۱ء

۱۰ جنوری۔ جرمنی اور روس کے دوستانہ معاہدہ پر دستخط ہوئے۔
یکم مارچ۔ بلغاریہ محوریوں میں شامل ہو گیا۔
۶ اپریل۔ جرمنی نے یوگوسلادیہ اور یونان پر حملہ کیا۔
۱۰ مئی۔ روڈولف ہس ہوائی چھتری سے اسکاٹلینڈ میں اترا۔
۲۰ مئی۔ جرمنوں نے کریٹ پر ہوائی فوج اتاری۔
۳۱ مئی۔ برطانیہ نے کریٹ خالی کر دیا۔
۲۲ جون۔ جرمنی۔ اٹلی اور رومانیہ نے روس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔
۲۵ جون۔ فنلینڈ روس کے خلاف جنگ میں شریک ہو گیا۔
۱۳ جولائی۔ برطانیہ اور روس نے جرمنی کے خلاف مشترکہ کارروائی کا معاہدہ کیا۔
۲۴ جولائی۔ جاپانیوں نے فرینچ اندوچائنا پر حملہ کیا۔
۱۴ اگست۔ روزولٹ، چرچل نے سمندر میں ملاقات کی اور اٹلانٹک چارٹر مرتب کیا۔
۲۵ اگست۔ برطانیہ اور روس ایران پر چڑھ دوڑے۔
۷ دسمبر۔ جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کیا۔
۸ دسمبر۔ امریکہ نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کیا۔

سنہ ۱۹۴۲ء

یکم جنوری۔ اقوام متحدہ نے محوریوں سے علیحدہ صلح نہ کرنے کا عہد کیا۔
۱۵ فروری۔ سنگاپور نے ہتھیار ڈالدیے۔
۹ مارچ۔ جاپانیوں نے جاوا پر حملہ کیا۔ رنگون پر جاپانی قبضہ ہو گیا۔
۲۱ جون۔ طبروق پر جرمن فوجوں نے قبضہ کیا۔
۲۳ جون۔ جرمن فوجیں مصر کی طرف بڑھیں۔
یکم جولائی۔ جرمنوں نے ساسٹاپول پر قبضہ کیا۔
۱۷ ستمبر۔ نازی فوجیں اسٹالن گراڈ میں گھس گئیں۔
۲۳ ستمبر۔ روسیوں نے اسٹالن گراڈ کے محاذ پر جوابی حملہ کیا۔
۲۳ اکتوبر۔ العالمین کے مورچہ پر محوریوں کو شکست ہوئی۔
۸ نومبر۔ امریکی اور برطانوی فوجیں شمالی افریقہ میں داخل ہوئیں۔
۱۱ نومبر۔ جرمنوں نے پورے فرانس پر قبضہ کر لیا، امریکنوں نے کیسابلانکا اور اوران پر قبضہ کیا۔
۱۳ نومبر۔ برطانی فوجوں نے طبروق پر قبضہ کیا۔
۱۹ نومبر۔ روسیوں نے موسم سرما کا حملہ شروع کیا۔

سنہ ۱۹۴۳ء

۱۸ جنوری۔ سرخ فوج نے اسٹالن گراڈ کا محاصرہ توڑ دیا۔
۲۴ جنوری۔ اٹلی کی آخری نوآبادی طرابلس پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا۔
۱۲ مئی۔ افریقہ میں محوریوں کی آخری مدافعت بھی ختم ہو گئی۔
۱۰ جولائی۔ اتحادی فوجیں سسلی پر اتریں۔
۲۵ جولائی۔ مسولینی نے استعفا دیا، بڈوگلیو وزیر اعظم بنا۔
۳ ستمبر۔ آبنائے مسینا کے راستہ اٹلی پر اتحادیوں نے حملہ کیا۔
۸ ستمبر۔ اٹلی نے بلا شرط ہتھیار ڈالدیے۔
۱۲ اکتوبر۔ نازی ہوائی فوج نے مسولینی کو قید سے چھڑایا۔
۶ نومبر۔ روسی فوج نے کیف پر قبضہ کیا۔
۲۸ دسمبر۔ روزولٹ، چرچل، اسٹالن طہران میں ملے۔

سنہ ۱۹۴۴ء

۴ جنوری۔ سرخ فوج نے پولینڈ کی سرحد پار کر لی۔
۲۰ مارچ۔ جرمنوں نے ہنگری پر قبضہ کر لیا۔
۳ اپریل۔ روس نے رومانیہ پر حملہ کیا۔
۱۰ مئی۔ سرخ فوج نے سباسٹاپول پر قبضہ کیا۔
۱۲ مئی۔ کریمیا جرمنوں سے خالی ہو گیا۔
۴ جون۔ اتحادیوں نے روم پر قبضہ کیا۔
۶ جون۔ اتحادی فوجیں نارمنڈی (فرانس) پر اتریں۔
۱۶ جون۔ برطانیہ پر پہلی مرتبہ راکٹ بم گرائے گئے۔
۳۰ جون۔ امریکہ نے فن لینڈ سے تعلقات منقطع کر لئے۔
۱۵ اگست۔ اتحادیوں نے جنوبی فرانس پر قبضہ کیا۔
۲۳ اگست۔ رومانیہ نے اتحادیوں سے لڑائی بند کر کے جرمنی سے لڑنا شروع کر دیا۔
۲۵ اگست۔ پیرس آزاد ہو گیا۔
۴ ستمبر۔ فن لینڈ نے روس سے لڑائی بند کر دی۔
۱۱ ستمبر۔ امریکن فوجوں نے جرمنی پر حملہ کیا۔
۲۴ ستمبر۔ روسی فوجیں زیکوسلاویکیہ اور ہنگری میں داخل ہو گئیں۔
۲۷ ستمبر۔ اتحادیوں نے البانیہ پر حملہ کیا۔
۴ اکتوبر۔ روسی فوجیں مشرقی پروشیا میں داخل ہوئیں
۲۰ اکتوبر۔ بلغراد پر سرخ فوج نے قبضہ کیا۔
۲۵ اکتوبر۔ روسیوں نے ناروے پر حملہ کیا۔
۲۸ اکتوبر۔ اتحادیوں نے بلغاریہ کی شرائط صلح منظور کر لی۔
۴ نومبر۔ یونان جرمنوں سے خالی ہو گیا۔
۱۶ نومبر۔ آئزن ہاور نے جرمنی پر عام حملہ شروع کیا۔
۱۱ دسمبر۔ فرانس اور روس نے بیس سالہ میثاق امداد باہمی پر دستخط کئے۔
۳۱ دسمبر۔ لبلن کے پولوں نے اپنی حکومت قائم کر لی۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک معظم کی طرف سے ہندوستان کا شکریہ

"ساڑھے پانچ سال کی سخت جنگ کے بعد ہمیں دشمنوں پر مکمل فتح حاصل ہو گئی ہے۔ تاریخ کے اس اہم اور زبردست موقعہ پر میں ہندوستان کے والیان ریاست اور باشندوں کے نام ان تمام خدمات کے لئے جو انہوں نے اس طویل جنگ میں انجام دی ہیں ملک معظم کی حکومت کی طرف سے دلی شکریہ کا پیغام پہونچاتا ہوں۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو رائٹ آنریبل ایمری وزیر ہند نے قائم مقام وائسرائے ہند ہز ایکسلنسی سر جان کول ول کے نام ایک پیغام میں کہے ہیں۔ آگے چل کر اس پیغام میں کہا گیا ہے۔

ہندوستانی فوج کی بہادری اور اس کے کارنامے تعریف سے باہر ہیں۔ جب تک لوگوں میں بہادری کے کارنامے بیان کئے جائیں گے سیدی برانی کیرن۔ امبا الاغی العلمین اور کیسنو کے معرکوں کے نام زندہ رہیں گے۔ اس فتح میں ہندوستانی بحریہ نے اہم حصہ لیا ہے۔ اور ہندوستانی تجارتی جہازوں کے ملاحوں کے کام کو بھی فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے خطرات کا مقابلہ کر کے اور مشقت اٹھا کر سمندروں میں جہازوں کی آمد و رفت کو جاری رکھا۔

اگرچہ شاہی ہندوستانی ہوائیہ نے یورپ کی جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا لیکن شاہی ہوائیہ میں بہت سے ہندوستانیوں نے امتیازانہ کے ساتھ خدمات انجام دی ہیں۔ شاہی ہندوستانی ہوائیہ ان اعزازات پر فخر کر سکتا ہے جو اس نے برما میں حاصل کئے ہیں۔

ہندوستان کی مسلح فوجوں کی پشت پر ہندوستان نے بہ حیثیت مرکز کے مشرقی جنگ اور مغربی جنگ دونوں کو امداد دی۔ یہ مرکز ہندوستان کے والیان ریاست۔ مزدوروں اور صنعت کی مدد سے قائم کیا گیا تھا۔ حقیقتاً انہوں نے حیرت انگیز کوشش کی ہے۔ اس کوشش کے پورے جوش کے ساتھ جاری رہنے سے جاپان کو جلد شکست ہوگی۔ ایک شاندار مہم کے ذریعہ جس میں اس قدر کثیر ہندوستانی حصہ لے رہے ہیں۔ جاپانی رنگون سے پہلے ہی نکالے جا چکے ہیں۔ اب زبردست وسائل جاپانیوں سے واپس لے لئے گئے ہیں۔ جو اتحادی ہمیں جاپان کے خلاف مدد دے رہے ہیں ان کے ساتھ مل کر ہم آخری نتیجہ حاصل کریں گے۔

اہم جنگی واقعات

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ۱)

۱۹۴۵ء

۱۲ جنوری۔ روسیوں نے نیا سرمائی حملہ شروع کیا۔

۱۷ جنوری۔ روسیوں نے وارسا پر قبضہ کیا اور سائیلیسیا میں گھس گئے۔

۲۰ جنوری۔ ہنگری نے صلحنامہ پر دستخط کئے۔

۲۱ جنوری۔ ہنگری نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

۳۱ جنوری۔ روسی فوج دریائے اوڈر پر پہونچ گئی۔

۲ فروری۔ یالٹا میں اکابر ثلاثہ کی ملاقات ہوئی۔

۱۳ فروری۔ بوڈاپسٹ پر روسی فوج نے قبضہ کیا۔

۲۳ فروری۔ ترکی نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کیا۔

۲۶ فروری۔ چار اتحادی فوجوں نے رائن پر حملہ کیا۔

۷ مارچ۔ روس کی سات فوجوں نے اوڈر سے برلن کی طرف بڑھنا شروع کیا۔

۵ اپریل۔ روسیوں نے جاپان کے غیر جانبدارانہ معاہدہ کو ترک کیا۔

۷ اپریل۔ ہالینڈ کا تعلق رائش سے منقطع ہو گیا۔

۸ اپریل۔ وائنا کی سڑکوں پر روسیوں اور جرمنوں میں دست بدست لڑائی ہوئی۔

۱۲ اپریل۔ صدر روزویلٹ کا انتقال ہو گیا۔

۱۵ اپریل۔ فان پاپن گرفتار ہوا۔

۲۰ اپریل۔ روسی فوجوں نے برلن کا محاصرہ کر لیا۔

۲۷ اپریل۔ مسولینی گرفتار ہوا، مارشل گوئرنگ غائب ہو گیا۔

۲۹ اپریل۔ اٹلی میں جرمن طاقت ختم ہو گئی۔ مسولینی کو ہلاک کر دیا گیا۔

یکم مئی۔ ہٹلر مر گیا اور ڈوئنیٹز جانشیں مقرر ہوا۔ برلن پر روسی فوج کا قبضہ ہو گیا۔

۷ مئی دن گذر کر رات کو ۲ بجے (صبح کو ۸ مئی) جرمنی نے بلاشرط اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے، جرمنی کی اطاعت کی رسم فرانس کے شہر ریمس میں انجام پائی اور جرمنی کی طرف جنرل جاڈل جرمن سپہ سالار نے التوائے جنگ کے معاہدہ پر دستخط کئے۔

بزم مشاعرہ و مقابلہ

فارسی زبان میں انشا پردازی، تحقیقات علمیہ اور شعر گوئی کی ترقی اور توسیع کے لئے کلکتہ یونیورسٹی میں ایک فنڈ بنام زین العابدین میموریل فنڈ قائم کیا گیا ہے اور یہ قرار پایا ہے کہ ہر سال مذکورہ بالا موضوعات میں سے کسی ایک پر ادبا و شعرا کو دعوت مقابلہ دیجائے اور جو ادیب یا شاعر اس مقابلے میں فوقیت حاصل کرے اس کو ایک طلائی تمغہ مذکورہ بالا فنڈ کی آمدنی سے بطور انعام دیا جائے۔ ۱۹۴۴ء کا مقابلہ اب تک نہیں ہوا ہے اس لئے یہ طے پایا ہے کہ یہ مقابلہ غزل گوئی میں ۲۶ مئی ۱۹۴۵ء روز شنبہ ۲ بجے دن کو آشوتوش بلڈنگ کلکتہ یونیورسٹی میں منعقد ہو۔ مصرع طرح حسب ذیل ہے:-

چہ خواب می کنی اے دوست وقت بیدار یست

قافیہ:- بیداری، ہشیاری۔ ردیف:- ست

ضروری شرط یہ ہے کہ اس مقابلہ میں شرکت کرنیوالے شعرا اپنے کلام کو خود خالص ایرانی لہجے میں پڑھیں اور اشعار کی تعداد ... نو سے زیادہ نہ ہو۔

جو حضرات اس مشاعرہ و مقابلہ میں شرکت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی غزل کی چھ کاپیاں ۱۸ مئی ۱۹۴۵ء تک رجسٹرار کلکتہ یونیورسٹی کے پاس بھیجدیں۔

بے چکرورتی

رجسٹرار کلکتہ یونیورسٹی، کلکتہ

خاکسار خواتین کا عظیم الشان اجتماع

گلزار اختر ۳۱ آرٹلری روڈ، کنٹونمنٹ، بنگلور، وقت ۹ بجے شب خطیبۂ ہند زہرۂ سخن اختر صاحبہ کی تقریب چھبیسویں (۲۶) سالگرہ کے سلسلہ میں ہندوستان کی خواتین کا ایک اجتماع ہوا جس میں اسلام اور عسکری زندگی پر خطیبۂ ہند زہرہ سخن نے ایک دلکش تقریر کی اور خواتین سے کہا کہ وہ بھی خواتین اسلاف کی سی زندگی بسر کریں اور مریم و صفیہ و سمیعا، خولہ، فاطمہ و زینب بنیں اور اُن کی طرح کارہائے نمایاں کریں تاکہ آنیوالی نسلیں اُن کے نام کو عقیدت کے ساتھ شتیں اور محبت سے یاد کریں۔

تقریباً ایک سو عورتیں خاکسار تحریک میں شریک ہونے پر رضامند ہوئیں۔ موصوفہ سے کہا کہ ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر خطیبۂ ہند کو یقین دلاتے ہیں کہ وقت آنے پر ناموس محمدی کی حفاظت کے لئے ہم آپکی زیر سرکردگی اپنی جان کی بازی تک لگانے کو تیار ہیں وغیرہ۔ صدارت کے فرائض مس لیلاوتی ایم - اے الہ آباد نے ادا کئیں۔

فتح پر کمانڈر انچیف کا پیغام

نئی دہلی - ۸ مئی - جنرل سر کلاڈ آکنلک کمانڈر انچیف ہند نے مبارکباد اور شکریہ کا ایک پیغام فتح شاہی ہندوستانی بحریہ، ہندوستانی فوج اور شاہی ہندوستانی ہوائیہ کے نام بھیجا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ میں اس عظیم کام کے متعلق سوچ کر فخر کرتا ہوں جو ہمارے ہندوستانی سپاہیوں نے فتح حاصل کرنے میں انجام دیا ہے جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے، ان سپاہیوں نے مشرق وسطیٰ اور اٹلی میں ۵ سال تک بڑی ہمت اور بڑے استقلال سے جنگ کی ہے۔ برطانوی اور امریکی جنرلوں نے ان بہترین سپاہیوں کو اپنی کمان میں دیکھ کر فخر اور خوشی محسوس کی ہے۔ انھوں نے اپنے لئے اپنے عزیزوں اور اپنے ملک کے لئے شہرت اور عزت حاصل کی ہے۔ اُنھوں نے ہمیشہ کے لئے تمام دنیا میں ہندوستانی سپاہی کی شہرت کو ایک بڑے جنگجو کی حیثیت سے قائم کر دیا ہے۔

شاہی ہندوستانی بحریہ نے بحیرۂ اوقیانوس اور بحیرۂ روم کی جنگوں کے علاوہ بحیرۂ احمر اور بحر ہند میں حصہ لیا اور فوج کی حمایت میں ہندوستان سے نزدیک تر جنگوں میں بڑا نام پیدا کیا۔ ہندوستان کی سب سے کم عمر فوج شاہی ہندوستانی ہوائیہ نے جاپانیوں کو برما سے نکالنے میں شاندار کام انجام دیا ہے۔

ہمیں وہ بڑا کام بھی نہ بھولنا چاہیئے جو فوج بحریہ اور ہوائیہ کی انتظامی سروسوں نے انجام دیا ہے اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو وہ حیرتناک معرکہ آرا فوجیں تیار نہ ہو سکتیں جنھیں ہندوستان آج اپنی کہکر فخر کرتا ہے۔

جہاں ہم بجا طور پر اس کارنامہ پر فخر کر سکتے ہیں جو ہندوستان نے مغرب میں فتح حاصل کرنے میں انجام دیا ہے ہمیں ان لڑائیوں کو نہ بھول جانا چاہیئے جو مشرق میں ابھی پیش آنے والی ہیں۔ وہ اگرچہ خونریز ہوں گی لیکن برما میں ہمارے سپاہیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جاپانی ہرگز ان سے لگا نہیں کھا سکتے۔

آؤ ہم اور بھی زیادہ کوشش کرنے پر کمربستہ ہو جائیں تاکہ یہ آخری دشمن بھی تیزی کے ساتھ اور قطعی طور پر ختم ہو جائے خواہ ہم محاذ جنگ پر ہوں خواہ صفوں کے پیچھے ورکشاپوں، اسپتالوں۔ اڈوں، تربیتی کیمپوں اور ہندوستان کے ڈپوؤں میں ہوں خواہ ہم شمال مغربی سرحد کی حفاظت کر رہے ہوں ہم سب کو اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم ایشیا اور دنیا کے امن کو جاپانی خطرہ سے نجات دلانے کیلئے پوری پوری مدد دیں۔

برطانوی فوجیوں کے نام فتح کے ایک پیغام میں کمانڈر انچیف کہتے ہیں:-

"ہم میں سے بہتوں نے اکثر یہ امر محسوس کیا ہے کہ یورپ میں وہ ہمارے بھائی بند اور رشتہ دار ہیں جو آزادی کے اصل دشمن سے جنگ کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ امر نہ بھولنا چاہیئے کہ جاپانیوں سے بھی ہمارے طرز معاشرت کو ایسا ہی بڑا خطرہ ہے جیسا کہ نازیوں سے تھا۔

جاپان کے خلاف استعمال کرنے کیلئے جو ساز و سامان اور انسانی قوت کثیر مقدار میں فراہم ہو رہی ہے اس سے اس دشمن کا انجام یقینی ہو گیا ہے اور اگر ہم میں سے ہر مرد و عورت پوری کوشش سے کام لے تو اس انجام میں زیادہ دیر نہیں لگ سکتی۔ اس کے حصول کے لئے ہم سب کو مضبوط ترین ارادے اور سخت ترین ذاتی ضبط و نظم کی ضرورت ہو گی۔

روس نے ترکی سے سمندر کی بندرگاہ کا مطالبہ پیش کر دیا

لندن ۱۵ مئی۔ استنبول سے ڈیلی میل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس نے ترکی سے مطالبہ کیا ہے کہ کالے سمندر کی ایک بندرگاہ روس کے حوالہ کر دی جائے اور اس کے ساتھ اپنی موجودہ سرحد تبدیل کر لے۔ ایک اور نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ترکی اور روس کے درمیان درپردہ بڑی بڑی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ ترکی نے دردانیال کے متعلق انٹرویو میں معاہدہ کو نئے سانچہ میں ڈھالنے کی کارروائی ملتوی کر دی ہے لیکن سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ روس بہت جلد اس سوال کو یقینی طور پر اٹھائے گا۔ گو ماسکو کی اس تجویز کے بارے میں کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان ایک نیا معاہدہ ہونا چاہیئے سرکاری طور پر کوئی اعلان نہیں ہوا ہے۔ لیکن معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس نے ترکی سے مطالبہ کیا ہے کہ کالے سمندر کی ایک بندرگاہ روس کو دے دی جائے اور اس کو کاکیشیا میں اپنی سرحد روس کے حق میں تبدیل کرنا چاہیئے۔ پچھلے دنوں ترکی اور روس کے تعلقات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ اور ترکی روس کے تمام معاملات دوستانہ طریقہ پر طے کرنا چاہتا ہے۔ لیکن بات بہت طویل اور نازک ہے۔

۸۰ ڈبکنی کشتیاں ہتھیار ڈال چکیں

لندن ۱۶ مئی۔ اب تک ۸۰ جرمن ڈبکنی کشتیاں ہتھیار ڈال چکی ہیں ان میں سے ۳۰ ڈبکنی کشتیاں برطانوی بندرگاہ پر پہنچ چکی ہیں۔

رنگون کی فتح پر لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن کا پیغام!

اس پوری مہم میں تمام سروسیں ایک بڑے پیمانہ پر ملی جلی کارروائی کرتی رہی ہیں اور اب ہندوستان کی مشرقی سرحد کی حفاظت کی طرف سے اطمینان ہوگیا ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو جنوب مشرقی ایشیا کمان کے اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان کے قایم مقام والیسرائے ہز اکسلنسی سر جان کالویل کے رنگون کی فتح پر تہنیتی پیام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمائے۔

ہز اکسلنسی والیسرائے نے حسب ذیل پیام بھیجا تھا۔

"حکومت ہند کی طرف سے اور اپنی طرف سے میں رنگون کی فتح اور اس شاندار مہم پر جو اس کامیابی کا باعث ہوئی پرجوش مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمارا دل آپ میں اور آپ کی ان فتحمند بحری۔ بری اور ہوائی فوجوں میں لگا ہوا ہے جن میں ہندوستان کے اتنے کثیر سپاہی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

برطانیہ کے ساحل پر بارودی سرنگیں

لندن۔ ۱۶ مئی۔ برطانی سمندری بیڑہ نے اس ہفتہ ان بارودی سرنگوں کو ہٹانے کا کام شروع کر دیا ہے جو برطانیہ کے ساحل کو بچانے کے لئے سمندر میں ڈالی گئی تھیں۔ اس کام میں تقریباً سال بھر لگے گا۔ ہزاروں سرنگوں کو سطح سمندر پر لانا ہوگا۔ اس کام میں جرمن افسر امداد کر رہے ہیں۔

چائے کی کہانی

جاپانیوں کے ہتھیلائے ہوئے علاقے برما سے

برما میں جاپانیوں کے جنگی قیدیوں کے جیل خانے سے بچ کر نکل آنے کا قصہ ایک عجیب و غریب پیرائے میں مہیندر سنگھ نے بیان کیا ہے۔ یہ شخص چند عدد اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاپانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوگیا تھا مہیندر سنگھ نے جاپانیوں کے ہاتھوں چھٹکارا پانے کے بعد یہ کہانی جی آر اسٹو بنز کو سنائی تھی اس میں بیان کیا گیا ہے کہ چائے نے کیسے دوست اور دشمن کی شناخت کرائی قصہ یوں بیان کیا گیا ہے:۔

اس رات طوفان برپا ہوا۔ میں نے اپنی جھونپڑی کو کھودنا شروع کیا اور بڑی مشکلوں سے راستہ صاف کرکے باہر نکل آیا دن بھر چلتا رہا اور کوئی دوپہر کے وقت ایک سڑک پر پہونچا وہاں میں چھپ کر انتظار کرنے لگا، تھوڑی دیر کے بعد ایک کسان ادھر سے گزرا۔ اس کے پاس بھینس تھی وہ غریب تھا مگر ہندوستانی تھا۔

میں جھٹ نکل کر اس پر لپک پڑا وہ ڈر گیا اور گھبرا کر کہنے لگا کہ وہ پنجابی زبان جانتا ہے اس نے مجھے قریب ہی کے ایک گاؤں کا نام بتایا اور کہا کہ وہاں پر ایک سکھ سوداگر رہتا ہے میں نے انتظار کیا رات کو گاؤں گیا اور سکھ کے گھر کی طرف چلا۔ اندر پہونچا سکھ سوداگر نے کہا کہ کل شام کو ٹھیک اسی وقت یہاں آنا۔ میں کچھ چٹھیاں اور تجارت کا تھوڑا بہت سامان تمہارے لئے رکھونگا۔ پھر تم یہ سامان لیکر آسانی سے گاؤں گاؤں گھوم سکوگے کیونکہ ہر گاؤں میں تمھیں کوئی نہ کوئی آدمی اپنے وہاں رہنے اور کھانا کھلائے دیگا اور پھر آگے جانیکا راستہ بھی بتائے گا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد پھر اس نے کچھ کہا۔ دیکھو یہ ایک پہچان ہے جو کوئی بھی تمھیں کھانا کھلائے گا وہ اس کے بعد تمھیں چائے بھی پلائیگا۔ اگر وہ تم کو اچھی کالی چائے جو ہندوستان سے آتی ہے، اگر پینے کو دے تو سب ٹھیک ہے لیکن اگر وہ سبز چائے جو جاپانی ہوتی ہے دے تو ہوشیار ہو جانا اور فوراً وہاں سے چل دینا۔

پہلے دو گاؤں میں جو چائے مجھے دی گئی وہ اچھی کالی چائے تھی اور لوگ بھی اچھے معلوم ہوتے تھے۔ تیسرے گاؤں میں مجھے بجلئے کالی ہندوستانی چائے کے سبز جاپانی چائے دی گئی، میں تو پہلے ہی سے تیار تھا میں نے سوداگر پر حملہ کرکے اسے مار ڈالا۔ پھر میں گاؤں سے بھاگ کر جنگل کی طرف چلا گیا۔

سمن قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۹۳ سنہ ۱۹۴۴ء

عدالت منصفی رسڑا ضلع بلیا

گوپے رام پسر بشن رام و پراہو رام پسر رگھو نندن رام ساکن قصبہ رسڑا پرگنہ کھر — مدعی

بنام تربینی دت پانڈے عرف تربینی پانڈے پسر گوبردھن پانڈے ساکن نیرپور عرف نفرت پور پرگنہ کھر ضلع بلیا — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت شفع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت
منصفی رسڑا ضلع بلیا

جنگ یورپ میں امریکہ کا نقصان

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ جنگی محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ۷۴۲۵۸۶ فوجی ہلاک و مجروح ہوئے۔ یہ اعداد و شمار مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کے پہلے ہفتہ تک کے ہیں۔ اس کے بعد اس میں کسی قدر اضافہ اور ہوا ہے

سان فرانسسکو کانفرنس:۔ لندن ۱۶ مئی۔ خیال ہے کہ سان فرانسسکو کانفرنس کا اجلاس تین ہفتہ اور جاری رہے گا۔

ESTD. 19..

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی 1/8
فی پرچہ دو آنہ -/2/

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام
بی اے

VOL. 41 NO. 21	Cawnpore. Saturday 26th MAY. 1945	کانپور شنبہ ۲۶ / مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۱۳ / جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ	جلد ۴۱ نمبر ۲۱

ادبیات

جذباتِ آثر

از جناب خان بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب آثر لکھنوی وزیر اعظم ریاست کشمیر

یہ اپنی مستیِ دوشیزہ کا ہے افسانہ
ستارے ٹوٹ پڑے چھٹ پڑا جو پیمانہ

کسی کی چشم فسوں ساز کا ہوں دیوانہ
نظر کیسا لئے پھرتا ہوں پری خانہ

ہماری بیخودیِ شوق، جو ہر بادہ
ہماری لغزشِ مستانہ، طرحِ میخانہ

مجھے تو ہوش نہیں، تو ہی کچھ بتا ساقی
کرشمہ نگہ مست ہے کہ پیمانہ

اُٹھائے قید سبو و شراب و ساغر کی
بلند اور ذرا کر مذاقِ رندانہ

گلوں سے کہتے ہی کہتے نسیم مست ہوئی
ترے خرام کی رنگینیوں کا افسانہ

زہے نشاط یہ عالم ہے جوشِ مستی کا
نظر کے ساتھ اُبھرتا ہے خطِ پیمانہ

ترے نثار وہی اک تبسم مبہم
کلی کلی کی زبان پر ہے جس کا افسانہ

تمام عشق ہوا ہے تمام رعنائی
گلاب کی ہے کوئی پنکھڑی کہ پروانہ

لطیف نشۂ اُلفت، لطیف تر ہے خمار
کہ اب ہر رنگ کو گردش بجائے پیمانہ

جنوں کے جوش میں اپنی بلائیں لیتا ہے
کہا جو ناز سے تم نے آثر کو "دیوانہ"

دنیائے اسلام

شام اور لبنان کا معاملہ سنگین صورت اختیار کر گیا

دمشق اور بیروت میں مظاہرے

بیروت ۲۱ / مئی۔ شام اور لبنان کا معاملہ سنگین صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ فرانس کی حکومت کو شام اور لبنان کی حکومتوں نے جو جواب دیا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر اس بات چیت میں لازمی طور پر جمود بڑھ جائے گا جو فرانس اور شام اور لبنان کی حکومتوں کے درمیان ہو رہی تھی لبنان کے وزیر خارجہ سے کل فرانسیسی ڈیلی گیٹ موسیو پیرے بارٹ، برطانی وزیر مسٹر شون۔ امریکی وزیر مسٹر ڈسورتھ اور وزیر موسیو مولڈ (وزیر روسی) نے ملاقات کی گو بیروت میں اس وقت امن ہے لیکن جو ہڑتال فرانسیسی فوجوں کی آمد کے خلاف بطور پروٹسٹ شروع ہوئی تھی طویل ہو گئی ہے۔

غیر مصدقہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ وہاں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ لبنان کے چیمبر میں سورت حالات کے متعلق آئندہ حکومت بیان دیگی۔ دمشق کی خبر ہے کہ حکومت شام نے شہر میں امن برقرار رکھنے کے لئے بڑی سخت تدبیریں اختیار کی ہیں۔ شام کی پارلیمنٹ نے کل ملک کے تحفظ کے لئے جو قانون پاس کیا۔ ان میں فوجی بھرتی تحفظ کے لئے تدبیریں اختیار کرنا اور فوجی افسروں کی کوریں شامل کرنے جس میں کسی غیر ملکی کو شامل نہیں کیا جائے گا قانون شامل ہیں۔

۱۲۰۰ فرانسیسی سپاہیوں کی فوج کے آنے پر بیروت میں کل جو ہڑتال شروع ہوئی تھی تمام شہر میں پھیل گئی ہے۔ شہر میں امن ہے لیکن کشیدگی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور بازاروں میں لوگ جمع ہو رہے ہیں گو کوئی سنسنی خیز واقعہ ہونے والا ہے۔

لبنان کے پارلیمنٹ میں زلہ کی فوج کی آمد پر بڑا طوفان برپا ہوا اور اس کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ فوجیں ایسے وقت یہاں آئی ہیں جبکہ لبنان مکمل آزادی کے لئے ایجی ٹیشن کر رہا ہے۔

لبنان کے وزیر اعظم نے کہا کہ فرانس یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی فوجوں سے ہماری آزادی کچل سکتا ہے، وہ ہمارے سر کاٹ سکتے ہیں اور ہمیں برباد کر سکتے ہیں لیکن ہماری آزادی کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ ہم کسی ایسی حکومت کے ساتھ کوئی معاہدہ کرنے کو تیار نہیں ہیں جو ہم پر حکومت چلانا چاہے۔

حکومت لبنان کے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت فرانس کے ڈیلی گیٹ جنرل بینٹ نے لبنان کے وزیر خارجہ موسیو ہنری پھیرول اور شام کے وزیر خارجہ موسیو جمیل مردم بے سے ملاقات کی اور ان کو فرانسیسی نکتہ نظر سے مطلع کیا۔ شام اور لبنان کے وزیروں کی کل ایک کانفرنس ہوئی جس میں اتفاق رائے سے فیصلے کئے گئے۔

قاہرہ کی خبر ہے کہ عرب ملکوں میں اس خبر سے ناراضگی پھیل گئی کہ فرانسیسی فوج شام اور لبنان پہونچ گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی طرف سے تجویزیں لیکر موسیو بینٹ وہاں پہونچ گئے ہیں۔ فوج کا روانہ کرنا مناسب نہیں تھا خیال ہے کہ فرانس لبنان اور شام سے فوجی اڈے طلب کریگا۔ کیوں کہ فرانسیسی ہند چینی اور مدغاسکر جانے کے لئے یہ علاقہ درمیان میں پڑتا ہے۔

فرانس کو عرب لیگ کی تنبیہ

لندن۔ ۲۲ / مئی۔ عرب لیگ فرانس اور لوونٹ (شام اور لبنان) کے درمیان جھگڑے میں مداخلت کرے گی۔ اس بارے میں پہلا اشارہ آج قاہرہ میں ایک پریس کانفرنس میں عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبدالرحمن اعظم نے کہا۔ آپ نے ایک بیان میں شام اور لبنان کے رویہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اگر کارروائی کرنے کی ضرورت پڑی تو عرب ملکوں کی کونسل کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ اگرچہ پہلے یہ قرار پایا تھا کہ کونسل کا اجلاس سان فرانسسکو کانفرنس کے بعد ہوگا۔ آپ نے مزید کہا کہ عرب ممالک جنکو تمام عالم اسلام کی رائے عامہ کی حمایت حاصل ہے شام اور لبنان کی آزادی کی حمایت کریں گے۔ عرب لیگ تمام عرب ملکوں کی امداد کرنے کی پابند ہے۔ اور اگر اس کے کسی ممبر کی آزادی کو خطرہ ہوا تو وہ اس کی امداد کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گی۔ آپ نے یہ بیان عرب ملکوں کے نمایندوں کے درمیان تبادلہ خیالات کے بعد شائع کیا ہے۔ جنرل اعظم نے کہا کہ فرانسیسی فوجیں شام اور لبنان میں معاملہ طے کرنے کے لئے فرانس کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے بھیجی گئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ فرانس کی تجویزوں سے سامراجی رویہ کی بو آتی ہے۔ شام اور لبنان کی حکومتوں نے فرانسیسی ڈیلی گیٹ سے بات چیت کرنے کا فیصلہ بند کر دیا ہے۔ انھوں نے اس بارے میں ناراضگی ظاہر کی ہے کہ بات چیت کے دوران میں فرانسیسی فوجیں شام اور لبنان کیوں بھیجی گئیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

هفته وار کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۲۶ر مئی سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱

شام و لبنان اور فرانس

سان فرانسسکو۔ ۲۳ر مئی۔ شام کے وزیر اعظم فیض خوری نے رائٹر کے نامہ نگار سے کہا کہ حکومت امریکہ نے ہم سے صاف کہدیا ہے کہ ہم کبھی منظور نہیں کریں گے کہ فرانس یا کسی اور ملک کو رعایتی پوزیشن حاصل ہو۔ آپ نے کہا کہ حکومت برطانیہ نے مساوی حقوق کی پالیسی پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا ہے۔ اس سوال کے جواب میں آیا وہ فرانس کے خلاف یہ الزام لگا رہے ہیں کہ وہ "وحشیانہ طاقت" کا استعمال کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ممکن ہے سینیگالی وحشیانہ طاقت کا استعمال کریں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ فرانس والے ان کو ایسا کرنے کی اجازت دیں گے۔ لیکن جب آپ کے پاس ایسی فوج ہے جو ترقی یافتہ نہیں ہے اس وقت تک ہمیشہ اس قسم کے حادثہ کا خطرہ رہتا ہے فرانس نے وہاں اپنی فوجیں اس لئے بھیجی ہیں کہ وہ دباؤ ڈالکر ہم سے مطالبات منوائیں۔ آپ نے مزید کہا کہ شام میں سینیگالی فوجوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ عرب لیگ کے معاہدہ کے ماتحت باہمی امداد میں فوجی کارروائی کرنا شامل ہے۔ بیروت سے فرانسیسی وزیر پیرس روانہ ہو گیا ہے جہاں وہ تمام حالات کے متعلق رپورٹ پیش کرے گا۔

دمشق۔ ۲۲ر مئی۔ شام کی پارلیمنٹ میں کل رات بڑی گرما گرم بحث ہوئی اور فرانس اور شام کے تعلقات کے بارے میں فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور عرب قوموں سے امداد کی اپیل بحث میں تقریباً ۲۰ ممبروں نے حصہ لیا۔ اس سے پہلے قائمقام وزیر اعظم جمیل مردم نے ایک بیان دیا جس میں تمام جھگڑے کے اسباب بیان کئے گئے۔ اس بیان میں کہا گیا کہ ۱۴ مئی کو فرانسیسی فوجوں کا اترنا شام کے شاہی حقوق پر ہاتھ ڈالنا ہے، آپ نے بتلایا کہ فرانس کی طرف سے ایک میمورنڈم پیش کیا گیا ہے جس میں شام میں ہوائی اڈوں اور لبنان میں بندرگاہوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حکومت شام نے یہ مطالبہ نامنظور کر دیا ہے اور بڑی بڑی طاقتوں اور عرب اتحادیوں کے پاس جواب بھیجدیا ہے۔

بغداد۔ ۲۲ر مئی۔ وزیر اعظم عراق نے آج پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ شام اور لبنان کا جسود ابھی تک حاصل نہیں ہوا اور حکومت عراق فرانس کی اس جارحانہ کارروائی کے خلاف ہے۔

آپ نے وہ ٹرولسٹٹ پڑھا جو عرب کے ملکوں نے چار بڑوں کو بھیجا ہے جس میں اس نے عرب ملکوں کے ساتھ اپنے وعدے پورے کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عراق نے جسود پر بحث کرنے کے لئے عرب لیگ کی میٹنگ کا مطالبہ کیا ہے۔

پیرس۔ ۲۱ر مئی، حکومت فرانس کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ شام اور لبنان میں موجودہ فرانسیسی فوجوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے اس کی ضرورت اسلئے پڑی کہ فرانس کو مشرق بعید میں لڑائی لڑنے کے لئے بیچ میں اڈوں کی ضرورت تھی، دوسرے شام اور لبنان میں امن برقرار رکھنے کے لئے بھی اسکی ضرورت تھی۔

قاہرہ۔ ۲۲ر مئی۔ شام کے صدر شکری القوتلی کو شام اور لبنان کی صورت حالات خراب ہونے سے اس قدر صدمہ ہوا ہے کہ ان کے خون بہہ نکلا اور خون کی کمی پورا کرنے کے لئے خون داخل کیا گیا انکی حالت تشویشناک ہے۔

قاہرہ۔ ۲۳ر مئی۔ مصر کے وزیر اعظم نے پریس کانفرنس میں کہا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شام اور لبنان میں بڑے شدید حادثے پیش آ رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ شام اور لبنان کی آزادی کی حفاظت کی جائے گی۔

رائٹر کا بیان ہے کہ جن حادثوں کا وزیر اعظم نے ذکر کیا ہے ان کے متعلق رپورٹ کل وزیر خارجہ مصر کو ملی تھی۔ آج اس قسم کی کوئی خبر نہیں ملی۔

مسٹر چرچل کی نئی حکومت

لندن ۲۲ر مئی۔ وزیر اعظم مسٹر چرچل نے استعفی دیدیا ہے اور ان کی نیشنل گورنمنٹ ختم ہو گئی ہے ملک معظم نے آج تیسرے پہر مسٹر چرچل کا استعفی منظور کر لیا اور ان سے نئی حکومت بنانے کے لئے کہا۔ چرچل گورنمنٹ نے لیبر پارٹی کانفرنس کے فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر استعفی دیا ہے۔ ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۵ ارجون کو پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی بیان میں مزید لکھا ہے کہ نئی حکومت بنانے کے لئے بادشاہ کا دعوت نامہ منظور کرنے کے بعد مسٹر چرچل نے بادشاہ سے موجودہ پارلیمنٹ توڑنے کی درخواست کی۔ ملک معظم نے ۱۵ ارجون کو موجودہ پارلیمنٹ توڑنے کا حکم دے دیا۔ مسٹر چرچل کو نئی کیبنٹ بنانے کا بہت بڑا کام کرنا ہے۔ موجودہ کیبنٹ ٹوٹنے سے تین لیبر وزیر الگ ہو جائیں گے۔ ان میں ڈپٹی پرائم منسٹر مسٹر اٹیلی۔ لیبر منسٹر مسٹر بیون اور جو بر طانیہ کے ۲ کروڑ فوجی آدمیوں کے واحد ڈکیٹر ہیں اور ہوم سکریٹری مسٹر ہربرٹ مورسن شامل ہیں۔ یہ امر یقینی ہے کہ وٹسن کی تعطیل کے بعد جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا تو اس وقت تک مسٹر چرچل نئی حکومت قایم کرلیں گے۔ نئی کیبنٹ کے ممبروں کے نام اس ہفتہ کے آخر تک معلوم نہیں ہو سکیں گے گو چرچل نے تمام اسکیم تیار کرلی ہے۔ چرچل کابینٹ میں جو زیر برقرار رہیں گے ان میں سر جان اینڈرسن وزیر خزانہ۔ سر جیمز گرگ وزیر جنگ۔ لارڈ ولٹن وزیر تعمیر۔ سر اینڈرسن وزیر سپلائی۔ لارڈ لیتھرو وزیر ٹرانسپورٹ شامل ہیں۔

ادنی کپڑوں پر سے کنٹرول ختم

مسٹر اے۔ واٹسن ٹکسٹائل کنٹرولر آف یوپی نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ ادنی کپڑوں پر سے کنٹرول ختم کر دیا ہے اب بلا پرمٹ کے ادنی کپڑے پبلک کو مل سکتے ہیں البتہ کپڑے کی قیمت پر بدستور کنٹرول موجود ہے۔

ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر

گورنمنٹ نے مسٹر اے۔ آئی۔ ایرسن کو ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر مقرر کیا ہے۔ کانپور میں آپکے علاوہ مندرجہ ذیل تین اور حضرات ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر ہیں:۔

(۱) مسٹر کے۔ سی۔ شنوکلا (۲) مسٹر ایم۔ ایس شرما (۳) مسٹر عزیز الدین احمد۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک معمولی میٹنگ ٹھاکر نین سنگھ

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۸ر مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کی معمولی میٹنگ مسٹر کیلاش بہت سنگھانیا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر محمد عتیق نے چیرمین صاحب سے یہ دریافت کیا کہ کیا چیرمین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی پریس کے نمایندہ کو بورڈ کی میٹنگ میں آنے سے روک دیں؟ لیکن چیرمین صاحب نے اس پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی مسٹر نریندر جیت سنگھ نے چیرمین صاحب سے کہا کہ وہ بورڈ کو بتائیں کہ انہوں نے کس قاعدہ کے ماتحت ایک پریس کے نمایندہ کے خلاف ایکشن لیا۔ اس کے جواب میں چیرمین صاحب نے فرمایا کہ وہ بورڈ کو رمٹ منسوخ کرنے کی وجہ بتلانے کے لئے مجبور نہیں ہیں۔

بورڈ نے ٹیکسوں میں جو اضافہ تجویز کیا ہے اس پر کافی بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ مسٹر مارگن نے ٹیکس کے بڑھانے کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ اگر اخراجات کے سلسلہ میں مکمل طور پر تحقیقات کی جائے تو کافی بچت ہو سکتی ہے اور انتظام بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ مسٹر رام نرائن خزانچی اور مسٹر نریندر جیت سنگھ نے آپ کی موافقت کی۔ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے یہ تجویز پیش کی کہ ٹیکس کے اضافہ کی تجویز کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ کمیٹی کی رپورٹ نہ آ جائے لیکن ووٹ لئے جانے پر۔

مسٹر دوارکا پرشاد کی تجویز نامنظور ہو گئی ہے۔ اور ٹیکس کے اضافہ کی تجویز منظور کر لی گئی۔

مسٹر رام لال ہونیکر کے رزولیوشن پر کافی گرم بحث و مباحثہ ہوا کہ بورڈ کے ریکارڈ ہندی میں لکھے جائیں اور تمام خط و کتابت اور کارروائیوں کی زبان ہندی ہونی چاہیئے تھوڑی دیر تک بحث و مباحثہ کے بعد یہ تجویز ناکامیاب ہوئی جبکہ چیرمین صاحب نے فرمایا کہ اس رزولیوشن کی ٹھیک طور پر تائید نہیں ہوئی تھی

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ ۲۴ر مئی کو سر اڈورڈ سوڈر کی صدارت میں ہوئی جس فیکٹری ڈرکمپن ایریا میں ۱۲۲ ایکڑ زمین لکشمی رتن کاٹن مل کو اسپیشل ریٹ اور شرائط پر دی گئی۔ یہ زمین مزدوروں کے سٹلمنٹ کے واسطے دی گئی ہے۔

سری رام کرشنا آشرم کی طرف سے سیسہ مئو میں ایک اسکول کھولنے کے لئے کچھ زمین کی درخواست کی گئی ہے جس پر ٹرسٹ میں غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ پلاٹ نمبر ۳۱ و ۳۲ بلاک سیسہ مئو ایریا میں انہی شرائط پر دی جائیں جن شرائط پر ان کو پلاٹ نمبری ۲۹ و ۳۰ دئے گئے ہیں لیکن گورنمنٹ کی منظوری کے ماتحت چیرمین کے پیش کئے ہوئے اسپیشل شرائط کے مطابق طرز تعمیر اور مدت کے اندر تعمیر مکمل ہونا چاہیئے۔

بلا اجازت تعمیر کی ہوئی عمارتوں کو ٹرسٹ کی جانب سے منہدم کرنے کے واسطے یہ طے ہوا کہ اخراجات ان عمارتوں کے مالکان سے وصول کئے جائیں۔

ملازمین کو مزید وار الاؤنس دینے۔ مستثنی کی ہوئی آراضیات سے امپرومنٹ کے اخراجات وصول کرنے اور ترقی و بہتری کے کاموں کو مالکان پر چھوڑنے کے بجائے۔ ٹرسٹ کی جانب سے پورا کرنے کے متعلق گورنمنٹ آرڈر پیش ہوئے۔

مختلف انجینئرنگ ورکس مثلاً سیسہ مئو ویسٹ سڑکوں کی درستی ان پر تارکول وغیرہ اور راکھی کی سطح بلند کرنے کے واسطے۔ اور فیکٹری ورکمن ایریا کی ان روڈ کی سڑک پر سطح کام کے واسطے تخمینہ وغیرہ منظور کئے گئے۔

چلتے کام میں روڑا

حکام نے کاکومی مل کے کپڑے کو پرمٹ سے مستثنی کر کے ایک بہت بڑی پبلک کی خدمت انجام دی تھی جس کی وجہ سے شہر اور دیہات دونوں کے باشندوں کو نہایت آسانی کے ساتھ کنٹرول قیمت پر کپڑا مہیا ہو جاتا تھا۔

لیکن حال میں جو کپڑا فروخت کرنے کی حکام کی طرف سے ممانعت کی گئی ہے اس میں کاکومی مل بھی شامل ہے۔

کاکومی مل کا کپڑا جس ایمانداری کے ساتھ کنٹرول قیمت پر فروخت کیا جاتا تھا۔ اس سے حکام اچھی طرح واقف ہیں ایسی صورت میں کاکومی مل کے مال کو بھی روک دینا تعجب انگیز ہے۔

ہم حکام متعلقہ سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ پبلک کی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے جلد سے جلد کاکومی مل کے مال کو حسب دستور سابق فروخت کرنے کی اجازت دیکر پبلک کو ممنون کریں۔

گنیش شنکر ودیارتھی مرحوم

گنیش شنکر ودیارتھی مرحوم کی یادگار قایم کرنے کے واسطے ایک نئی کمیٹی بنی ہے۔ ودیارتھی مرحوم کی ذاتی قربانی جو فرقہ وارانہ امن داماں قایم رکھنے کے سلسلے میں دی گئی وہ کس کی یاد گار۔ قایم کرنے کے لئے پہلے بھی ایک کمیٹی بنی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد وہ کمیٹی ٹوٹ گئی۔ پبلک اداروں اور انسٹی ٹیوشنوں کو چاہیئے کہ اس کام میں کمیٹی کے ساتھ تعاون کرے اور مرحوم کا میموریل قایم کرنے کے لئے زمین اور فنڈ جمع کرنے میں امداد دیں۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۱۲ر مئی کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ پنڈت بال کرشن شرما کی صدارت میں نوجیون لائبریری میں ہوئی جس میں چیرمین میونسپل بورڈ کے اس رویہ کے خلاف بحث و مباحثہ ہوا کہ انہوں نے ایک اخبار کے نمایندہ کو بورڈ کی میٹنگ میں آنے کی اجازت کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور ایگزیکیٹو کمیٹی نے مسٹر شرما کے ایک بیان کی تائید کرتے ہوئے اس کے متعلق ایک کمیٹی جو کہ ۵ ممبران پر مشتمل ہے بنا دی ہے

ہندوستانی برادری

۱۲ر مئی، بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر نریندر جیت سنگھ کے بنگلہ پر مسٹر آر۔ منوہر لال کی صدارت میں ہوئی فرودی کارروائی کے علاوہ مختلف مسائل پر بحث و مباحثہ بھی ہوتا رہا۔ آخر میں مسٹر دی۔ ان کہتا کی طرف سے حاضرین کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

ایک قابل سرجن

ڈاکٹر عبد العزیز خاں بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ایف آر۔ سی۔ ایس۔ پی۔ ایم۔ ایس۔ جو کہ صوبہ کے بہترین سرجن ہیں انہوں نے الہ آباد سے آکر ہیلٹ اسپتال کا بحیثیت سپرنٹنڈنٹ اور سرجن کے چارج لیا ہے۔ اور آجکل چونکہ مسٹر گرسل سرجن رخصت پر ہیں لہذا سول سرجن کا چارج بھی آپ ہی کو دیا گیا ہے۔ اہل کانپور کی یہ خوش قسمتی ہے کہ کانپور میں مسٹر گر اور مسٹر عبد العزیز خاں جیسے قابل سرجن موجود ہیں۔

پرکھ؟

ایشیا کے سب سے بڑے نگارخانہ سینٹرل اسٹیڈیوز کی پہلی پیشکش پرکھ، جس کا کانپور کے لوگوں کو عرصے سے انتظار تھا، عنقریب سینٹرل ٹاکیز میں موجودہ تصویر کے بعد پیش ہونے والی ہے۔ پنجاب نے لاہور اور دہلی میں جس طرح قیامت برپا کی ہے اس سے امید کی جاتی ہے کہ کانپور میں بھی بے حد پسند کی جائے گی۔ اداکاران ہیں۔ مہتاب، کوشلیا، بلونت سنگھ، یعقوب، شاہ نواز، صادق علی، وغیرہ ہیں۔ کہانی شہرہ آفاق فسانہ نگار پنڈت سدرشن نے لکھی ہے اور گانے علامہ آرزو لکھنوی کے ہیں۔ اس تصویر کی کامیابی کی سب سے بڑی ضمانت ہندوستان کے شہرۂ آفاق ڈائرکٹر سہراب مودی ہیں جن کی ڈائرکشن میں یہ تصویر تیار ہوئی ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷ دفعہ ۱۷۱

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر پھوگنی پور مقام کانپور

پنڈت جنا پرشاد — مدعی

بنام شنکر پرشاد وغیرہ — مدعا علیہ

بنام پنڈت شنکر پرشاد ولد بشیشر دیال قوم برہمن ساکن محلہ اسی گھاٹ موتی رام کا باغیچہ شہر بنارس

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہر گاہ یہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

درخواست پٹیشن واپس

مسٹر رام نرائن گرگ میونسپل کمشنر کانپور وارڈ نمبر ۱۲ کے خلاف جو درخواست پٹیشن دائر تھی وہ واپس لے لی گئی ہے۔

ہیضہ سے بچئے! اشتہر میں روز بروز ہیضہ کے

سند کل

اپنے ناظرین کی تفریح طبع کے لئے آج کی اشاعت میں ہم ہندوستان کے ان سادھوؤں اور پیروں کے چند رنگین واقعات پیش کرنا چاہتے ہیں جن کی روحانی طاقت صرف عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کے اغوا تک محدود ہے۔ گویا ان پیروں اور سادھوؤں کا واحد مشن یہ ہے کہ جب بھی نوک پلک کی اچھی عورت یا لڑکی دکھائی دے یا اسے دنیا کے جھگڑوں سے نجات دلانے کے لئے فرار کر کے لے جائیں اور اسے اپنے کاشانہ عشرت کی زینت بنا لیں۔

اسی قسم کے روحانی بزرگوں میں سے ایک منگو شاہ بھی ہیں۔ جوان عمر۔ دراز قد۔ بھرا ہوا جسم لانبی داڑھی۔ شانوں پر بل کھاتی ہوئی زلفیں آپ کو پنجاب کے ایک گاؤں سے حال ہی میں پولیس نے گرفتار کیا ہے آپ پر الزام یہ ہے کہ آپ خوبصورت لڑکیوں کے اغوا میں کمال رکھتے ہیں۔ آپ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ کے پنجاب کے جس دیہات میں بھی پہونچ جاتے ہیں۔ اس دیہات کی ایک دو لڑکیاں کسی نہ کسی طرح ضرور فرار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں آپ لائل پور کے قریب کسی دیہات میں اپنے کسی مرید کے ہاں جا کر قیام فرما ہوئے۔ دوران قیام میں یہ مرید کی حسین بیوی کو کچھ ایسی روحانی تعلیم دیتے رہے کہ جب پیر صاحب گاؤں سے روانہ ہوئے تو مرید کی بیوی بھی پیر صاحب کے ساتھ چلتی بنی۔ مرید نے رپٹ درج کرا دی۔ اس رپٹ کی بنا پر جب پیر صاحب کے دولتکدہ کی تلاشی لی گئی تو اس تلاشی میں نہ صرف مرید کی حسین بیوی برآمد ہوئی بلکہ نصف درجن اور بھی ایسی لڑکیاں وہاں موجود تھیں جن کو پیر صاحب وقتاً فوقتاً اپنی روحانی طاقت کے ذریعہ اغوا فرماتے رہے ہیں۔

اٹلی سے فرانس کا مطالبہ

پیرس ۱۷ مئی۔ فرانس کے دفتر خارجہ کے ایک افسر نے کہا کہ فرانس نے اٹلی سے سرحد میں تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ فرانس صلح کانفرنس کے روبرو سرحد میں تبدیلی کے متعلق چند تجویزیں پیش کرے گا لیکن افسر نے اس خبر کی تردید کی کہ فرانس اٹلی کے کسی علاقہ کی خواہش رکھتا ہے۔

ادب لطیف

امیر کی موت

موت نے اس امیر کو پیوند زمیں کر دیا!

کہاں ہے اس کا وہ شاہانہ لباس اور نرم آبریشمیں بالش و بستر؟ — وہی دو گز کفن اور گز بھر زمین اسے میسر ہوئی، اس سے زیادہ وہ اپنے ساتھ نہ لے جائے گا۔

مر گیا وہ امیر جس کے ابروؤں کی شکن دنیا کا رخ بدل سکتی تھی — اب وہ تیور ہیں نہ وہ غضب آلود نگاہیں!

وہ غارت گری کا اوتار۔ ظلم و ستم کا دیوتا — غریبوں کے آنسوؤں پر مسکرانے والا۔

محتاج، مفلس زمانے کی سختیوں کے شکار اس کے در پر ہمیشہ ٹھکرا دئے گئے۔ اس کا ظلم و ستم الامان! غریبوں کے لئے اس کا ظلم و ستم مصیبت اور موت کا پیغام تھا! اس کا دماغ امارت کی رعونت سے لبریز تھا۔ اور وہ دولت کے نشہ میں سرشار! غریبوں کی بیچاری زندگیوں کے ساتھ کھیلنا اس کا محبوب ترین شغلہ تھا۔ اس کے قصر خداوندی کی ہر منزل گمراہی کے لئے وقف وقف تھی۔ اس کی پر تکلف خوابگاہ کا ہر ذرہ گناہ و معصیت کا گہوارہ تھا۔

خدا، مذہب اور اخلاقی تصورات اس کے نزدیک انسانی کمزوریوں کا نتیجہ تھے۔

اس کی نیت حسن وعمل اور نیکی کے ذوق سے قطعی ناآشنا تھی!

اس کا ہر خیال دھوکا، اس کی ہر حرکت فکر، اور اس کی ہر تجویز مکمل فریب تھی!

موت کا بیگانہ احساس دل بھی کبھی کبھی رحم آشنا ہو سکتا ہے!

موت نے اس کے دل پر تیر لگایا۔ اور دنیا کو — غریبوں کی دکھی دنیا کو سکون سے آشنا کر دیا۔

افسوس اس امیر نے اپنے روح و ضمیر شیطان کے ہاتھ بیچ دئے اور وہ نامراد اٹھا کیوں کہ امارت کی تاریکی میں زندگی کی روشنی اسے نظر نہ آ سکی۔

(ہندوستانی ادب)

عالم نسواں

آئس لینڈ کی خواتین

آئس لینڈ جزائر برطانیہ کے شمال مغرب میں ایک وسیع جزیرہ ہے۔ اگرچہ اس کی آبادی بہت کم ہے لیکن رقبہ میں یہ انگلستان کے برابر ہے۔ آئس لینڈ کے متعلق انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے کہ یہاں کی نسوانی دنیا کے مشاہدات بہت دلچسپ ہیں لیکن اس بنجر زمین کے حالات بہت کم بیرونی دنیا کو معلوم ہوتے ہیں۔ آئس لینڈ میں ۱۹۳۰ء میں پہلی مرتبہ پارلیمنٹ قائم ہوئی تھی اور چوں کہ ان دنوں قیام پارلیمنٹ کی ہزار سالہ یادگار یہاں بہت دھوم دھام کے ساتھ منائی جا رہی ہے اس لئے اس جزیرہ کا نام بار بار یورپین اخبار میں آ رہا ہے اس سلسلہ میں آئس لینڈ کے عالم نسائیہ کا تذکرہ دلچسپ سے خالی نہ ہوگا۔

متذکرہ بالا انگریزی ضرب المثل کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ جزیرہ کا بہت بڑا حصہ غیر شاداب اور ناقابل زراعت ہے اس لئے بیشتر حصہ آبادی اپنی قوت لایموت حاصل کرنے کے لئے سمندروں میں ماہی گیری کرتا ہے اس مشغلہ معیشت میں بہت سی جانیں ضایع ہو جاتی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہر سال ۷۰۔۸۰ آدمی سمندر میں ڈوب جاتے ہیں جس علاقہ کی آبادی صرف ایک لاکھ پندرہ ہزار ہو وہاں اس قدر مردوں کا ڈوب کر مرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئس لینڈ کی نسوانی دنیا پر ہمیشہ غم و مصیبت کی سیاہ گھٹائیں چھائی رہتی ہیں۔ اس ہولناک شرح غرقابی کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ جزیرہ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے اور چوں کہ قوانین مسیحی میں تعداد ازدواج کی اجازت نہیں اس لئے بہت سی عورتیں ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے سے محروم رہتی ہیں۔

لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود بھی آئس لینڈ کی عورتیں پریشان نہیں ہوتیں۔ صبر و استقلال اور تنظیمی قوتوں میں بہت کم یورپین ممالک کی عورتیں ان کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

جزیرہ میں عورتوں اور مردوں کو مساویانہ حق رائے دہندگی حاصل ہے ۲۵ سال سے زائد عمر کا ہر باشندہ بلا امتیاز جنسیت پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لے سکتا ہے۔ قانون کی نگاہ میں دونوں برابر ہیں لیکن اس آزادی کے باوجود آئس لینڈ کی جفاکش عورتیں خانہ داری کے فرایض سے غافل نہیں ہوتیں وہ اپنے ماہی گیر شوہروں کے ساتھ نیوفاؤنڈلینڈ۔ برٹیا اور گرین لینڈ تک جاتی ہیں اور پکڑی ہوئی مچھلیوں کو صاف کرنے اور عمدہ طور پر رکھنے میں اس قدر مہارت ہوتی ہے کہ مچھلیوں کی تجارتی فرموں میں صرف عورتیں ہی ملازم رکھی جاتی ہیں اور ان کو ۴ شلنگ ۶ پنس (تقریباً چھ روپے ۴ ر) یومیہ تک کے حساب سے تنخواہ ملتی ہے۔ مردوں کی طرح عورتوں کی بھی ٹریڈ یونین قائم ہیں اور بہت زیادہ منظم ہیں۔ کامگار عورتوں کے لئے زیادہ زمانہ ٹریڈ یونین کا ہنگامہ سالانہ ہے آئس لینڈ میں سردی ڈگری کے صرف دو ہی ہوتے ہیں گرمیوں کا زمانہ بہت ہی مختصر ہوتا ہے لیکن موسم زمستاں میں مدت طول شب ہجراں سے کم نہیں ہوتی سال میں دو ماہ تک آدھی رات تک سورج نمودار رہتا ہے۔

اس زمانہ میں عورتوں اور مردوں کو کاروبار کی سہولت ہوتی ہے فصل زمستاں میں ایک خاص دشواری یہ بھی لاحق ہوتی ہے کہ چونکہ جزیرہ آئس لینڈ میں درخت بہت کم ہیں اس لئے کوئلہ نہیں ہوتا لیکن قدرت نے اہل جزیرہ کی اس ناقابل برداشت مصیبت کی تلافی یوں کر دی ہے کہ جزیرہ میں گرم پانی کے متعدد چشمے ہیں۔ اسی گرم پانی سے گھروں کو سردی کی شدت سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور پانی لانے کا کام بھی عورتیں ہی انجام دیتی ہیں۔ آئس لینڈ کی عورتیں ذہین بہت ہوتی ہیں اس لئے بجائے اس کے کہ وہ چشموں سے گرم پانی بھر بھر کر لائیں اور وہ قریب کے کسی پہاڑی چشمے سے اپنے مکان تک نلکیاں لگاتی ہیں اور ان کی وجہ سے مکان گرم رہتا ہے جزیرہ میں اناج بہت کم پیدا ہوتا ہے لہذا عورتوں کو کھانا پکانے میں بھی سہولت ہوتی ہے وہ بغیر آگ کی مدد کے مچھلی یا انڈوں کو قدرتی گرم پانی میں جس کا ٹمپریچر عام طور پر ۹۷ ڈگری رہتا ہے فوراً ※

بچوں کی دنیا

گرینچ میں دنیا کی مشہور رسدگاہ

(۳)

بیس ہزار مشاہدے

تقریباً ۱۲ سال کے عرصہ میں فلیم اسٹیڈ نے نہایت محنت و مشقت سے کم از کم بیس ہزار مشاہدات کئے اور اس نے تنہا نظام شمسی کے سیاروں اور ستاروں کی ان فہرستوں کو درست کیا جو کہ ان دنوں استعمال ہوتی تھیں یہ فلیم اسٹیڈ کی شخصیت تھی جس نے سر آئزک نیوٹن کو وہ فہرستیں مہیا کیں جن سے کشش ثقل کے نظریے کی دریافت ہوئی،

فلیم اسٹیڈ کے جانشین ہیلے نے نیوٹن کو مشہور اصول شائع کرنے پر آمادہ کیا۔ جب ہیلے ۱۷۲۰ء میں دوسرا شاہی نجومی بنا تو اسے رسدگاہ کو دوبارہ آراستہ کرنا پڑا، کیونکہ فلیم اسٹیڈ کی بیوہ نے اپنے حقوق کی بنا پر تمام آلات وہاں سے ہٹا لئے۔

ہیلے کی یاد ہمیشہ ہیلے نامی دمدار ستارے کے نام سے تازہ رہے گی۔ اس نے اس دمدار ستارے کے واپس آنے کی پیشین گوئی کی جس کے متعلق باقی سب دمدار ستاروں کی نسبت زیادہ علم ہے، لیکن ہیلے نے جس کے بارے میں نو عمری کے زمانے میں یہ کہا جاتا تھا، اگر کہیں کوئی تارہ اپنی جگہ سے ہٹا لیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا تارا آ جائے تو وہ بتلا دیگا

اصلی کام ساٹھ سال سے زیادہ کی عمر میں کیا جبکہ اس نے ایک دمدار تارہ کی واپسی کی پیشین گوئی سے بھی اہم تر کام کیا یہ اٹھارہ سال تک چاند کی گردش کے آہستہ آہستہ نئے شاہی نجومی اس رسدگاہ کے معیار کو بلند کرتے گئے، حتیٰ کہ پانچوں نجومی چارٹ کی اصلی شرائط کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گیا جو کہ فن جہازرانی کو مکمل کرنا تھیں۔ اس نجومی کا نام میکلاین تھا۔

ٹرومین سے ڈی گال کی ملاقات

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جنرل ڈی گال جلد ہی پریسیڈنٹ ٹرومین سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

پردۂ فلم

فلم بیرم خاں کی بیرونی فلمبندی

جو سال رواں میں اسٹینڈرڈ پکچرز کارپوریشن کا نادر روزگار نغمہ بار تواریخی شاہ کار ہوگا۔ ہدایت کار آفتاب صنعت مسٹر جی جاگیردار اس کی بیرونی مناظر کشی کے لئے بعض مشہور فلمی ستاروں اور پروڈکشن اسٹاف سمیت مورخہ ۲۲ اپریل کو کولہاپور روانہ ہو گئے ہیں پروڈیوسر مسٹر ہوے والا کولہاپور سے پونہ ہوتے ہوئے مورخہ ۱۰ مئی کو بمبئی مراجعت فرمائیں گے۔ بیرم خاں اپنے تواریخی افسانے اور ستاروں کے جمگٹ سے ۱۹۴۵ء کا قابل فخر تواریخی شاہ کار ہوگا۔

خورشید و دینا سمراٹ اشوک میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ پروڈیوسر ڈائرکٹر کے۔ بی لال نے مشہور فلم سٹار خورشید دینا کی خدمات سمراٹ اشوک کے لئے حاصل کر لی ہیں۔ اس فلم کے دیگر اداکاروں میں چندر موہن، پربی، روشریا۔ جاگیردار۔ الہاس اور ہمالیہ والا کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

※ اُبال لیتی ہیں۔ عورتیں عام طور پر سیاہ سمور کی ٹوپیاں پہنتی ہیں جس کے پیچھے ایک لمبا پھندنا لگا ہوتا ہے اور وہ پھندنا شانے تک آتا ہے۔ ٹوپی کے پھندنے کی آرائش کا بہت زیادہ خیال رہتا ہے اور اسی سے عورت کی ثروت اور افلاس کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ لمبے فراک پر یہ حسب استطاعت مرصع کاریاں سادی پیٹیاں باندھتی ہیں اور اوپر سے صدری پہنتی ہیں۔ صدری کبھی سادی استعمال نہیں کی جاتی اس کی زیب و زینت کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے جن عورتوں کو خدا نے مقدرت دی ہے ان صدریوں پر زردوزی کا نہایت بیش قیمت کام ہوتا ہے۔

(چنگاری)

قیدی کیمپ کا خاتمہ

برسلز۔ ۲۲ مئی۔ برسلز ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ قیدی کیمپ کا بچا کچا ڈھانچہ آج جلا دیا گیا۔

اقوالِ زرّیں

دل ایک حسین وہم کا نام ہے،

کاغذ کی ناؤ اور نادان کی دوستی یکساں ہیں،

انسان کو ہنستے وقت اگر رونا یاد رہے تو بہت اچھا ہے۔

محبت ہی زندگی اور محبت کا بہترین علاج ہے۔

دوسرے پر اعتبار کرنے سے اپنے پر اعتبار کرنا بہتر ہے

محبت ایک گتھی ہے جو موت کے شانے سے سلجھتی ہے۔

بعض وقت کی خوشی بھی روح شکن ہوتی ہے۔

ملک کا نظام درست رکھنے سے بہتر ہے کہ اپنا نظام درست رکھے۔

ایک باپ دس بچوں کی پرورش کر سکتا ہے مگر دس بچے ایک باپ کی پرورش نہیں کر سکتے۔

کان دو ہیں اور زبان ایک ہے اس لئے جب دو سنو تو ایک کہو،

پیرس ۱۹ مئی۔ امریکہ کی ۱۵ ویں فوج جرمنی کے...۴۰ مربع میل

موجِ تبسم

ایک شخص کا ایک قیمتی کتا کھو گیا وہ اس کی گمشدگی کی رپورٹ پولیس میں کرنے کے بعد ایک مقامی اخبار کے دفتر میں پہونچے اور ایڈورٹائزنگ منیجر کے مشورہ کے بعد اشتہار اخبار میں درج کرایا اور کتا لانے کے لئے دس پونڈ کا انعام مقرر کیا۔

کئی دن کے اخبار جاری ہونے کے بعد کوئی بھی کتا لے کر نہ آیا تو کتے کا مالک پھر اخبار کے دفتر میں آیا اور ملازم سے پوچھا۔

"منیجر صاحب کہاں ہیں؟"

ملازم نے جواب دیا:۔

"آپ کے کتے کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں"

بمباری کی وجہ سے ایک مکان گر گیا اور ایک خاتون اس کے نیچے آکر دب گئی، والنٹیروں نے اُسے بڑی مشکل سے باہر نکالا اور جب اُسے ہوش آیا تو ان کا افسر بولا:۔

"ہمیں یہاں برانڈی کی ایک بوتل بھی ملی ہے۔ اگر آپ کہیں تو آپ کو تھوڑی سی برانڈی پلا دی جائے؟"

"نہیں! یہ میں نے اچانک سخت ضرورت آپڑنے کے لئے رکھی ہوئی ہے"

اس نے جواب دیا"

میرا کمرہ سولھویں منزل پہ ہے نیچے بڑے پھاٹک کے کنارے پر بجلی کی گھنٹی لگی ہے اسے کہنی سے دبا دینا"

"کہنی سے ہاتھ سے کیوں نہیں؟"

تم مجھ سے ملنے خالی ہاتھ تھوڑے ہی آؤ گے"

دلچسپ معلومات

سمندر کی تہ میں باغات

ایک آبدوز کشتی کے کپتان نے حال ہی میں سطح سمندر کے نیچے کی دنیا کے حالات پر ایک نہایت ہی پرلطف مضمون لکھا ہے اس مضمون میں اس کپتان نے بتایا ہے کہ جس طرح زمین پر بڑے بڑے باغات ہیں بالکل اسیطرح سطح آب کے نیچے بھی سمندر کی تہ میں بڑے بڑے خوبصورت باغ ہیں ان باغوں کے درخت عام درختوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں لیکن ان میں رنگا رنگ کی شاخیں اس قدر خوشنما ہوتی ہیں کہ قوس وقزح کا سا نظارہ پیش کرتی ہیں اس کپتان کا خیال ہے کہ جنگ کے بعد ہر انسان کے لئے یہ ممکن ہو جائے گا کہ وہ سمندر کی تہ کے خوش نما باغات کی سیر کر سکے۔

لیبر پارٹی کو مسز پنڈت کا پیغام

سان فرانسسکو ۱۸ مئی۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے برٹش لیبر پارٹی کانفرنس کو جو کہ ۲۱ مئی سے بلیک پول میں شروع ہوئی ہے مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

موجودہ حکومت برطانیہ سے ہندوستان کے لوگوں کا اعتماد بالکل اٹھ گیا ہے اگر موجودہ حالت باقی رہی تو برطانی قوم پر سے بھی اعتماد اٹھ جائے گا۔ برطانی لیبر پارٹی کی حالات کو بہتر بنا سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے اصولوں پر قایم رہے اس کو چاہیئے کہ سیاسی قیدیوں کو رہا کرا کر جمود ختم کرانے کی کوشش کرے۔

افسانہ

عورت بہت بڑا نشہ ہے

ایک پرکیف افسانہ کا آزاد ترجمہ!

ایک عورت کی محبت میں سرشار رہنے والے نوجوان کی یہ کہانی۔ اُمید ہے کہ ادبی حلقوں میں بے حد پسند کی جائے گی۔ یہ کہانی ایک انگریزی افسانہ کا ترجمہ ہے جس میں جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

"میں نے دنیا کے سب نشئے کئے ہیں مگر میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ عورت دنیا کی سب سے زیادہ نشلی چیز ہے"

دریا کی لہریں گویا آہستہ آہستہ ایک نشیلی چال سے اس کی بات پر مسکراتی ہوئی گذری ہوئی چلی جا رہی تھیں۔

اس نے کہا" یہی جگہ ہے وہ۔ میں سپاہی بھرتی ہو کر ٹریننگ کے لئے اس مقام پر آیا تھا۔ دن رات کسرت وگھومنا پھرنا۔ ان کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ پوری چھاؤنی جوانی رکھنے والے جوانوں سے پٹی پڑی تھی۔ چوڑے چوڑے چہرے چکلے چکلے سینے۔ منہ پر خون کی لالی۔ آنکھوں میں تندرستی کی چمک۔ اور نہ بھی کیوں ہوتی بہترین غذا اور خوب آرام ملتا تھا مگر ایک چیز کی سخت ممانعت تھی عورت کی۔

کمانڈر عجیب آدمی تھا۔ یہ کڑی پابندی اسی کی لگائی ہوئی تھی۔ سنا تھا اس کی محبت ناکام ہو گئی تھی۔ اسی وقت سے یہ عورت ذات کا دشمن تھا۔ اس نے کئی بار عورتوں پر محض اس لئے کاغذی گولیاں چلا دی تھی کہ وہ چھاؤنی مسکراتی ہوئی کیوں گھسیں۔ رعب اس کا اتنا تھا کہ عورتوں نے چھاؤنی میں قدم دھرنا چھوڑ دیا تھا۔ ہمارے کئی ساتھی رات کو بارگ سے غائب ہونے کی سزا میں نوکری سے الگ کر دئے گئے تھے ایک دن تو اس نے بارہ آدمیوں کو بڑی ہی عبرتناک ذلیل دی۔ ہر ایک کے سر پر ایک ایک من آٹا لدوا کر چھاؤنی سے بارہ میل دور تک پیدل راستہ طے کرنے کا حکم دیدیا۔ ان بیچاروں کا قصور صرف اتنا تھا کہ رات کو سول لائن میں ایک ایکٹرس کی تصویر خرید رہے تھے"

وہ دم لینے کے لئے رکا۔ پھر کہنے لگا۔

میں نے بڑی مشکل سے ایک دن اور ایک رات کی چھٹی لی۔ اس بہانے سے کہ قریب کے ایک گاؤں میں ایک رشتہ دار سے ملنے کے لئے جانا ہے۔ اصل میں مجھے شہر میں ایک عورت کے پاس جانا تھا۔ میرے ایک دوست نے اپنے ایک دوست اس کا ذکر کیا تھا اور اس کا فوٹو بھی بھیجدیا تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ بڑی نایاب لڑکی ہے۔ فوجی جوانوں کو بہت پسند کرتی ہے۔ بڑی مست اور البیلی ہے۔ فوجیوں کے ساتھ ہنستی بولتی ہے گاتی ہے، تیرتی ہے ناچتی بھی ہے لیکن اس کے آگے کچھ نہیں یہ اس چھوکری کا انوکھا پن ہے۔ ذرا تم بھی ملنا دیکھنا کہ......."

میں اس کے گھر پہونچا۔ اس سے ملا۔ درمیان کی ادب آداب کو چھوڑیئے۔ تھوڑی دیر بعد میں اس کو اپنے ساتھ لئے ہوئے دریا کے کنارے ٹھیک اسی جگہ پر بیٹھا تھا جہاں اس وقت ہم آپ کھڑے ہیں۔

دریا کی ریت پر چلتے چلتے اس نے مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا" ہم کہاں چل رہے ہیں؟"

میں نے کہا" تمھاری یہ رات میری ہے میں جہاں چاہوں لیجا سکتی ہوں۔ تمھیں اس میں کوئی اعتراض ہے"

"نہیں کوئی اعتراض نہیں۔ مگر تم چپ چپ کیوں ہو" اس نے پوچھا۔

جواب میں میں نے اسے کھینچ کر اپنی بغل میں دبا لیا اور کہا۔ اس وقت تم کو ہر گھڑی مسکرانا ہی پڑیگا۔

"کیوں؟"

یہ اٹھلاتی ہوئی رات۔ یہ سہانی تاریکی ٹھنڈی ٹھنڈی تسکین دینے والی۔ میں نے بہت ہی عورتوں کے جسم کو چھوا اور ان سے لذت حاصل کی ہے۔ مگر تمھارے چھونے میں جو مزا ملتا ہے وہ کہیں نہ ملا۔ بولو تم نے اپنے نینوں میں اور اپنے اس بھرے بھرے گداز جسم میں کیا جادو چھپا رکھا ہے۔ تم کس دیس کی ہو؟ تمھارا نام کیا ہے؟ مجھے تو تم روپ کی اوتار معلوم ہوتی ہو"

وہ بولی! "تمھاری باتوں سے میرا دل پگھلنے سا لگا ہے میرا نام ہے عورت۔ روپ میری ذات ہے۔ پیار میرا دیس ہے۔ مگر تم کون ہو تم نے کہا کہ تم بہت سی عورتوں کو چھو چکے ہو مگر جو مزہ کہ تمھیں اس وقت مل رہا ہے وہ پہلے کبھی نہیں ملا۔ کیا یہ سچ ہے؟

"ہاں" میں نے جوابدیا۔ بالکل سچ۔ اور اب میری آئندہ زندگی میں تم اور صرف تم رہو گی۔ تم میری تمنا کی انتہا ہو۔ تم زندگی کا حاصل ہو"

مجھے ایسا معلوم ہونے لگا۔ گویا میں اور وہ دفعتاً ایک دوسرے کے بہت قریب آگئے ہیں ہم دونوں ایک دوسرے

کو برسوں سے جانتے ہیں بچپن سے ساتھ کھیلے ہیں۔

وہ کہنے لگی "تم سپاہی معلوم ہوتے ہو۔ میں سپاہیوں کو جانتی پہچانتی ہوں۔ اس سے کھل کر ملتی جلتی ہوں مگر اس سے آگے نہیں جاتی۔ ایسا کرتے ہوئے مجھے ڈر لگتا ہے۔ سپاہیوں کا ٹھکانہ ہی کہاں آج یہاں کل وہاں۔ ایک دفعہ میری جان پہچان کی ایک عورت ایک سپاہی کے پھندے میں پڑ گئی تھی۔ وہ اس کے پیچھے اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی سپاہی نے اسکی انگلی میں ایک انگوٹھی پہنادی اور........ دوسرے دن وہ لام پر چلا گیا۔ وہ عورت اب تک اس کی یاد میں گھل رہی ہے۔ اس لئے میں سپاہیوں کا دل تو بہلا دیتی ہوں لیکن میں کسی سپاہی کے ساتھ اس سے آگے نہیں بڑھی ہوں۔"

میں نے اسے اپنی بغل میں دبا کر بھینچتے ہوئے کہا "میں بھی سپاہی ہوں۔ مگر تم فکر نہ کرو۔"

وہ مجھ سے دفعتاً دور ہٹ گئی جیسے اسے اچانک کوئی خیال آ گیا۔ پھر اِدھر اُدھر کی باتیں ہونے لگیں۔

وہ بولی "میں تیر رہی ہوں۔"

میں نے کہا "چلو" میں پانی میں اتر پڑا پیچھے پیچھے وہ بھی آئی۔ اور چھپ سے اپنے جسم کو پانی میں چھپا کر بیٹھ گئی۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں کو میں بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ میں نے پوچھا "تم مجھے پسند کرتی ہو؟"

"اگر اس سوال کا جواب نہ دوں تو؟" اس نے پوچھا۔

"تو میں پانی سے باہر نکل جاتا ہوں" کہہ کر میں پانی سے نکل پڑا۔

وہ بولی "میں پانی میں اکیلی کیسے رہوں گی؟"

"تم بھی باہر نکل آؤ"

"مجھے نکالنے کے لئے تم کو ایک بار پھر آنا ہوگا؟"

"تم میرے سوال کا جواب دو"

اچھی بات ہے۔ تم پانی میں اتر آؤ تو جواب دوں"

میں پھر پانی کود پڑا۔ وہ اپنے جسم کو گلے تک پانی میں چھپاتی ہوئی بولی "ہاں"

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی ہماری ملاقات کو پورے دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے ہیں"

"دو گھنٹے کا وقت تو بہت ہوتا ہے محبت تو گھڑی بھر میں ہو سکتی ہے"

میں ڈبکی لگا کر اس کے قریب پہونچ گیا۔ وہ جہاں تھی وہیں بے حس و حرکت کھڑی رہی۔ میں نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا اور کہا "نہ جانے کتنی عورتوں میں اس طرح اپنے بازوؤں میں بھر چکا ہوں مگر ایسا خیال کبھی نہ آیا تھا جو اس وقت آ رہا ہے"

اپنے پھسلتے ہوئے چکنے جسم کو مجھ سے چھڑاتے ہوئے اس کا کہا "کیسا خیال؟"

"یہی کہ کسی کو اپنی جیون ساتھی چن لینا چاہیئے"

وہ بولی "اب چلنا چاہیئے۔ دیر ہو رہی ہے"

ہم دونوں پانی سے نکل آئے۔

اس وقت ایک بجا تھا۔ رات خوب اندھیری تھی ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ دفعتاً میں نے محسوس کیا کہ کوئی جھاڑیوں کے اس پار کھڑا ہے۔

میں نے چاہا کہ فوراً جھاڑیوں کے اُس پار کھڑا ہے۔ وہ کون ہے؟ یہ معلوم کر لوں۔

مگر پانی سے نکل آنے کے بعد اس اپنا سر میرے شانے پر رکھ دیا تھا۔ اور وہ مجھ سے اس قدر قریب آ گئی تھی کہ میرے جسم میں اس کے میٹھے میٹھے لمس سے ایک لذیذ کپکپی دوڑ رہی ہے۔

میں اس کے ساتھ اس کے گھر گیا۔

وہاں ایک کمرے کے دروازے پر ایک اور جوان عورت کھڑی تھی میں اس کے پیچھے پیچھے تھا مگر اس نے مجھ سے کہے بغیر اندر داخل ہو کر کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔

میں بند کمرے کے باہر کرسی پر بیٹھ گیا۔

اس ساتھن نے پوچھا "یہ کون ہے جوہی"؟

جوہی بولی "کوئی سپاہی ہے۔ مگر اور سپاہیوں جیسا نہیں۔ جب سے ملا ہے میرے ایک ایک رونگٹے میں سمایا جا رہا ہے۔ کہتا ہے۔ میں تمھیں پیار کرتا ہوں۔ تم مجھ سے شادی کرو گی؟ اس نے مجھے اپنے بازوؤں میں بھر کر میرے گالوں کو بار بار دیوانوں کی طرح چوما"

"اور تم نے منع نہیں کیا؟"

"اس کو روک سکنا یا منع کرنا آسان نہیں تھا بہن کیونکہ اس کی محبت میں ایک انوکھا سواد تھا۔ اس سے پہلے سینکڑوں مردوں نے مجھ سے محبت کی ہے مگر اس کی محبت بالکل نرالی تھی۔ ابھی تک مجھے اس کا ذائقہ محسوس ہو رہا ہے اور میرے ہونٹ دوبارہ اس کے ہونٹوں کے لئے بیقرار ہیں۔ میں دریا کے کنارے ریت پر اس کے ساتھ گھومتی رہی ہوں۔ مجھے ایک ایک لمحہ یاد ہے"

اس کی یہ باتیں سن کر میرا دل تمنا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں سے جیسے لہرانے لگا۔

جب وہ بغیر کچھ کہے سنے کمرے کا دروازہ بند کر کے اندر چلی گئی تھی تو مجھے یہ محسوس ہوا تھا کہ اس نے میری نذر محبت کو ٹھکرا دیا۔ مگر جب اس کی یہ باتیں سنیں تو میرا دل جیسے کھل گیا۔

میں نے سوچا۔ اس نے میری نذر محبت قبول کر لی ہے۔

صبح کو مجھے طلب کیا گیا۔ رات مجھے پہچان لیا گیا تھا۔ میں چھاؤنی سے باہر جانے کے لئے چھٹی پر تھا مگر میں چھاؤنی ہی کے علاقہ میں رہا یہ جرم تھا۔ مجھے ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔

اصل بات تو یہ تھی کہ کمانڈر جو اندھیری رات میں چند سپاہیوں کے ساتھ دریا کے کنارے پر گشت کر رہا تھا مجھے ایک عورت سے ہم بغل دیکھ لیا تھا اسے اس بات کا غصہ تھا اور میں اس غصہ کا شکار ہوا تھا مگر اس نے پردہ رکھ کر مجھے فوج سے نکلوا دیا تھا۔

میں نے ملازمت کے چھوٹ جانے کی کوئی پرواہ نہ کی۔ میرا دل شاد شاد تھا۔ وہ میری ہو جائے گی مگر دوسرے دن میں اس کے گھر پر پہونچا تو وہ جا چکی تھی نہ جانے کہاں"

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے جب اس نے اپنا آخری فقرہ کہا۔ میں روز یہاں آتا ہوں دریا کے کنارے۔ اس رات جو نشہ چڑھا تھا۔ دس برس ہونے آئے۔ مگر ابھی تک اترا نہیں ہے۔

برما سے امریکی فوج چین جا رہی ہے

کلکتہ ۲۰ مئی۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ لفٹنٹ جنرل ملٹن کمانڈنگ جنرل امریکی فوج نے دکھنی پوربی ایشیا کے علاقہ میں سپلائی کی سروس کی کمان خود سنبھال لی ہے کیونکہ میجر جنرل کرول امریکہ واپس جا رہے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ چینی اور امریکی فوجیں اب دکھنی پورب ایشیا کمان کے ماتحت لڑائی کے میدان میں حصہ لیں گی، بیان کیا جاتا ہے کہ برما سے امریکی فوجیں چین بھیجی جا رہی ہیں۔

ہائے نگویا برباد ہو گیا!

گوام ۱۹ رمئی۔ اتحادی ہوائی جہازوں کے حملوں سے نگویا کا تقریباً چوتھائی حصہ برباد ہو گیا۔ یہ جاپان کا تیسرے نمبر کا بڑا شہر ہے اور ہوائی جہاز بنانے کا مرکز ہے۔ اتحادی جہازوں نے ۱۴ ر اور ۱۷ رمئی ستر لاکھ پونڈ وزن کے بم گرائے۔

یوپی سے کپڑے کی برآمد

لکھنؤ ۲۰ رمئی۔ حکومت یوپی نے اس صوبہ سے کپڑے کی برآمد منع کی ہے۔ اس سے وہ کپڑا مستثنیٰ ہے جو دس سیر کے وزن کے اندر ہو اور ذاتی سامان کی حیثیت رکھتا ہو۔

شیرنی کا غصہ

لکھنؤ ۲۰ رمئی یہاں زندہ عجائب خانے میں ایک شیرنی بگڑ گئی جس نے پہلے اپنے بچے کو اور پھر اپنے نر کو مار ڈالا اس کے بعد اس شیرنی کو گولی سے مار دیا گیا۔

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

اجلاس عدالت منصفی سٹی کانپور
مقدمہ نمبر ۱۰۱۶ سنہ ۱۹۴۴ء

لالہ اونکار مل ولالہ دیا رام پسران لالہ ماتا دین اقوام اگروال ساکن دولت گنج۔ کانپور مدعی

بنام حاجی مبارک علی مدعا علیہ

بنام حاجی مبارک علی عمر تخمیناً ۵۰ سال ولد لا معلوم قوم مسلمان ساکن مکان نمبری ۴۷۵/۸۸ محلہ نراین گنج متصل کو کلس بلس کانپور۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم بندیشوری پرشاد
منصرم
عدالت منصفی سٹی کانپور

مہر عدالت

تین بڑوں کی کانفرنس میں سمجھوتہ مشکل ہے!

لندن ۲۱ مئی۔ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے جو حال ہی میں مسٹر ٹرومین سے بات چیت کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ جنگی کیبنٹ کے ممبران کو متنبہ کیا کہ تین بڑوں کی کانفرنس میں سمجھوتہ ہونا مشکل ہے۔ یہ ہے وہ خبر جو سنڈے آبزرور کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے دی ہے۔ تاہم لندن میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ کانفرنس نہ ہوئی تو جرمنی میں دو طرح کا نظم ونسق ہو جائے گا۔

ہندوستانی فوجیں خیریت سے ہیں

بغداد ۱۹ مئی۔ شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی نے مصر شام اور فلسطین کے علاوہ علاقوں میں بیس روز تک ہندوستانی فوجوں کا دورہ کیا اور ان کی حالت پر اطمینان ظاہر کیا۔

بعدالت صاحب بہادر مہتمم نیلام
ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۲/۵۸

برج کمار وغیرہ مدعی
بنام بابو منموہن لال وغیرہ مدعا علیہ

اطلاعنامہ

بنام بابو منموہن لال و گور چرن لال و شیو موہن لال پسران جوگلکشور دیش ساکنان بنگلہ نمبر ۱۰ مال روڈ شہر کانپور۔

چوں کہ عدالت صاحب حاکم پرگنہ بہادر بھونے واسطے نیلام حقوق و مرافق حقیت زمینداری مدیون ڈگری واقع رامپور شیو راجپور پرگنہ بھور کے ہدایت کی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء واسطے سماعت اُن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے۔ اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہو گے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائے گا اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائے گا۔

آج تاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲ دفعہ ۱۲ - اگریکلچر ریلیف ایکٹ

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر اکبر پور مقام کانپور

رام آسرے وغیرہ — مدعی

بنام دودیدھر وغیرہ — مدعا علیہ

بنام دودیا دھر وکیدار ناتھو درامانند ولد للو درام سروپ ولد منوں ساکن گنگا گنج پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش حسب دفعہ ۱۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ جون سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور، اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کا حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جواب کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط
حاکم عدالت

(مہر عدالت)

---

* نہ سکھانا چاہیئے۔

(۶) تمام گیس کے پانی کے بنانے والوں کو میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے شرائط کے مطابق عمل کرنا پڑے گا۔

(۷) وہ تمام پبلک ہیلتھ آفسر جو کہ حفظ صحت کے انسپکٹر کے عہدہ سے نیچے نہیں ہیں اور وہ پولیس افسر جو کہ سب انسپکٹر کے عہدے سے نیچے نہیں ہیں وہ کسی بھی عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں اور اس چیز کو پکڑ سکتے ہیں جس کے متعلق ان کو یقین ہو کہ اس میں ان آرڈرس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

(۸) میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے حکم کے ماتحت اس قسم کی چیزیں تباہ و برباد کی جا سکتی ہیں۔

(۹) ان آرڈرس کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال تک سزا یا جرمانہ یا دونوں کیا جا سکتا ہے۔

---

۴ اتحادیوں نے طلب کی تھیں۔ نازی گورنمنٹ کے وہ بچے کچے آدمی تھے جو آزادی سے رہتے تھے۔ ہتھیار ڈالنے کے بعد پہلے ہفتہ میں تو وہ نازی پروپیگنڈا تک کرتے رہے اب یہ بے قاعدگی ختم ہو گئی۔

ہیضہ سے بچنے کے لئے احتیاطی تدبیریں

مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹفینس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر میں ہیضے کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل احکامات نافذ کئے ہیں:۔

(۱) کھلی ہوئی برف کے ٹکڑے بیچنے کی ممانعت ہے۔

(۲) تربوز اور دوسرے پھلوں کی پھانکیں اور ٹکڑے۔ گڑ اور مٹھائی صرف اس وقت بیچنے کے لئے باہر رکھے جا سکتے ہیں جبکہ وہ میڈیکل آفسر آف ہیلتھ کے اطمینان کے مطابق ہوں۔

(۳) میڈیکل آفسر آف ہیلتھ کے شرائط کے مطابق اور ان کی مقرر کی ہوئی جگہوں پر آئس کریم۔ قلفی شربت اور کولڈ ڈرنکس وغیرہ بیچی جا سکتی ہیں۔

(۴) ہوٹل۔ ریسٹورنٹ۔ ڈھابا۔ تندور اور پوری بیچنے والوں کو کھانے پینے کی اشیاء کو ڈھکی ہوئی رکھنا چاہیئے اور ان کو شائع کردہ آرڈرس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

(۵) برف کو پیک کرنے کا برادہ سڑکوں پر * نہ

حکومت جرمنی کا آخری نشا

پیرس ۲۳ مئی۔ اتحادی سپریم ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا
ممبران قید کر لئے گئے ہیں ان میں تین سماخر شامل ہیں۔ قائم مقام
ڈونز گورنمنٹ کے سول افسروں کے اسٹیٹس میں جرمن ہائی کمان
ڈالنے کے بعد سے فوجی سٹاف قانونی طور پر قیدی ہو گ
اتحادی حکم کے مطابق وہ کام کرتے تھے جو ان سے کرانا
کی حکومت کے ممبروں کی پوزیشن کچھ بے قاعدہ سی تھی۔

[اس سلسلۂ اشاعت کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ غیر محتاط گفتگو، خواہ کتنی ہی معصومیت سے کی جائے، دشمن کے حق میں کس طرح مفید ہو سکتی ہے۔]

AAA147

اور جولائی سے ہم ہر مہینے ۰۰۰۰ اتیار کر کے دے سکیں گے

رازکی باتیں۔ ساری فضا ان سے پُر ہے۔ یہ دو آدمی جو معتبر اور معزز تاجر ہیں، اپنے جنگی ٹھیکوں کے متعلق بصیغۂ راز گفتگو کر چکے تھے۔ مگر ریل کے ڈبے میں یہ ذرا سا جملہ جوان کے منہ سے نکلا، ٹوہ میں لگے ہوئے جاسوس کو مطلوبہ معلومات بہم پہنچا سکتا ہے۔ "اتیار" کیا چیزیں ہیں؟ یہ اُسے ہفتوں پہلے سے معلوم تھا۔ اب اُسے صرف تعداد دریافت کرنی تھی۔ اگر کسی ذریعے سے یہ پتہ بھی لگائے کہ یہ سامان کہاں بھیجا جائے گا، تو ہماری رسد کے بارے میں ایک اور نہایت اہم راز جاپانی دشمنوں کے ہاتھ لگ جائے گا۔

حفاظت و احتیاط کے یہ معنی نہیں کہ کم بولئے۔ بلکہ یہ کہ جنگی تیاریوں کا بالکل ذکر نہ کیجئے۔ احتیاط سے کام لیکر دشمن کو لاچار کیا جا سکتا ہے اور ہماری اچانک جنگی کارروائیاں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ اس کا ایک فائدہ اور بھی ہے۔ یعنی عام ضرورت کا سامان ہندوستان کے ہر حصے میں باقاعدگی سے پہنچتا رہیگا۔ جہازوں کی آمد، فوجوں کی حرکت، کارخانوں کی پیداوار یہی باتیں ہیں جنکی دشمن کو ٹوہ رہتی ہے۔ خیال رکھئے کہ اسکو آپ کے ذریعے سے کچھ معلوم نہ ہو!

گفتگو میں سخت احتیاط لازم ہے!

حکومت ہند کے محکمۂ انفرمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

AAA 126

سنہ ۱۹۵۷ء کے ایک مبارک دن کی تیاری سنہ ۱۹۴۵ء میں

"کیا میں اپنے بچوں کی شادی کا خرچ برداشت کر سکوں گا؟" آپ کے سوال کا جواب اس پر منحصر ہوگا کہ آپ اس وقت کیا تدبیر کرتے ہیں۔

شادیوں کے لئے روپیہ درکار ہوتا ہے، اور برسوں پہلے روپیہ بچاکر دانشمندی سے لگانا ضروری ہے تاکہ آپ کے بچے جوان ہونے پر خوشحال زندگی شروع کر سکیں۔

چھوٹی رقمیں جمع کرنیوالے ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ یا ۴ آنے ۸ آنے اور ایک روپے والے سیونگز سٹامپ خرید سکتے ہیں۔ سرٹیفکیٹ اور سیونگز سٹامپ کسی منظور شدہ سرکاری ایجنٹ، یا سیونگز بیورو، یا ڈاکخانے سے مل سکتے ہیں۔

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدئیے

★ ہر دس روپے بارہ برس میں پندرہ روپے ہو جاتے ہیں۔
★ ۴ ۱/۴ فی صدی منافع۔ انکم ٹیکس معاف۔
★ ۳ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنا کر پوری رقم مع جمع شدہ منافع حاصل کی جاسکتی ہے۔

جنگ سے واپس شدہ سپاہی

نینی تال۔ ۱۹ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی میں جولائی کے آخر میں فوج سے واپس آئے ہوئے سپاہیوں کے لئے ملازمتوں کا انتظام شروع ہو جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک آئی۔سی۔ایس افسر مقرر کیا جارہا ہے۔ چونکہ جرمنی کو مکمل شکست ہو چکی ہے اور جاپان کی شکست پیش نظر ہے۔ اس لئے یہ انتظامات تیزی کے ساتھ کئے جارہے ہیں۔ نہ صرف فوج سے واپس شدہ بلکہ فوج کے محکموں کے ڈسچارج کئے ہوئے ملازموں کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ یوپی میں جنگ کے بعد کی تشکیل کا کام اور صیغوں میں بھی شروع ہو گیا ہے۔

سان فرانسسکو کانفرنس

سان فرانسسکو، ۱۷ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سان فرانسسکو کانفرنس ۵ رجون کو ختم ہو جائے گی۔

تحفظ کیلئے محکوم ملکوں کی آزادی

ماسکو، ۱۷ رمئی۔ اخبار ازویسٹیا کا نامہ نگار سان فرانسسکو سے محکوم ملکوں پر حکومت کے سسٹم میں تبدیلی پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ سیکورٹی آرگنائزیشن کو کامیاب بنانے کے لئے محکوم ملکوں کو آزاد کرنا ضروری ہے۔

اناج کی قیمتیں مقرر کردیں

لکھنؤ ۱۹ رمئی۔ حکومت یوپی نے چور بازار اور ذخیرہ جزی کو ختم کرنے کے لئے حکم جاری کیا ہے کہ اناج کے تمام تاجر جن کے پاس ۲۰ من سے زیادہ اناج ہے وہ فوراً لائسنس لیں اور روزانہ کی بکری کا رجسٹر رکھیں۔ حکومت یو۔پی نے ایک حکم کے ذریعہ قیمتیں مقرر کردی ہیں اس حکم کے ذریعہ سے نہ صرف شہروں اور منڈیوں میں قیمتیں مقرر کی ہیں

یوپی میں ہیضہ کی وبا بڑھ رہی ہے

لکھنؤ۔ ۱۹ رمئی ہفتہ کو جو کہ ۱۲ رمئی کو ختم ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہیضہ کے ۱۳۵۲ کیس ہوئے اور ۶۰۳ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۲۴۰ حملے اور ۴۴۸ موتیں ہوئیں صوبہ کے مشرقی حصے میں جہاں وبا رام نومی کے میلے کے بعد پہلی موتیں واقع ہوتی ہیں اور دوسرے ضلعوں میں وبا صرف چند گاؤں تک محدود ہیں۔ ہیضہ کے ٹیکہ لگا دئیے گئے اور ضروری احتیاطیں کی جارہی ہیں۔

(ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام نے بتوسط محمد عبدالوحید انتظامی پریس کانپور)

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن سیمابی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ ؍ 5/-/-
ششماہی ۲ ؍ ۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱ ؍ ۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ؍۲ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 22 | Cawnpore. Saturday 2nd June. 1945 | کانپور شنبہ ۲ ؍ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۲۰ ؍ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۲۲

ادبیات

بدل ڈالیں

از حضرت جوش ملیح آبادی

اٹھ اے ندیم کہ رنگ جہاں بدل ڈالیں
زمیں کو تازہ کریں آسماں بدل ڈالیں

ہر اک لحاظ سے پکوان اس کا پھیکا ہے
یہ پاس فوق یہ اونچی دکاں بدل ڈالیں

عروج نوع بشر کو فلک سے ٹکرا کر
خیال رفعت کر و بیاں بدل ڈالیں

غم و خوشی کو مرتب کریں بہ طرح جدید
بہ شکل خندہ، یہ طرز فغاں بدل ڈالیں

بہت ہی تنگ ہے یہ جامہ ذہن و معنی پر
یہ سست لہجہ یہ سطحی زباں بدل ڈالیں

جو زنگ خوردہ ہے مدت سے اور جو بیجاں
وہ کہنہ تیر، وہ ٹوٹی کماں بدل ڈالیں

تخیلات اضافی کی رہنمائی میں!
تعینات زمان و مکاں بدل ڈالیں

تعصبات گل و خار کو فنا کر کے
توہمات بہار و خزاں بدل ڈالیں

نظام وحدت اقوام کا ہے یہ منشور
کہ یہ تصور سود و زیاں بدل ڈالیں

لباس کہنہ جواں عصر پر نہیں پھبتا
لباس کہنہ عصر جواں بدل ڈالیں

تمام جبن و تجارت ہے مقصد اخلاق
یہ خوف نار یہ شوق جہاں بدل ڈالیں

جدید ذوق تجسس کا حکم ناطق ہے
کہ یہ تخیل رب جہاں بدل ڈالیں

قدیم وہم نے جسکو یقیں سمجھا تھا
نئے یقین سے اب وہ گماں بدل ڈالیں

برائے کوکب فکر تازہ انساں
یہ کہنہ طبل و علم یہ نشاں بدل ڈالیں

بس اک فریب ہے یہ قوس توڑ دیں آؤ
بس اک غبار ہے یہ کہکشاں بدل ڈالیں

نظام کہنہ پرہیز و رسم و تقوے کو
بہ حکم حضرت پیر مغاں بدل ڈالیں

اٹھ اے رفیق کہ اس عالم سبک سر کو
بہ نیم جنبش رطل گراں بدل ڈالیں

یہ ولولہ ہے تو آ، سب سے پیشتر اے دوست
مزاج طفلک ہندوستاں بدل ڈالیں!

دنیائے اسلام

لبنان میں عربوں نے قومی فوج بنانے کا فیصلہ کر لیا

لندن ۲۴ ؍ مئی۔ فرانس کے سامراج کا کیا حشر ہونے والا ہے؟ یہ سوال ہے جو ملکی سیاسی حلقوں میں پوچھا جا رہا ہے شام اور لبنان میں یہ کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے اور الجزائر میں عربوں کی آزادی کی تحریک بھی زور پکڑ گئی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ فرانس کا سامراج ایسے ماحول میں ہے جس سے اس کا بچ نکلنا مشکل ہے۔ گذشتہ ہفتہ الجزائر میں عربوں نے فرانسیسی حکومت کے خلاف جو بغاوت کی وہ اس سے کہیں زیادہ سنگین معلوم ہوتی ہے جیسی فرانس کے سرکاری اعلان میں ظاہر کی گئی ہے۔ یہ بغاوت بڑھتی ہوئی سیاسی بےچینی کا نتیجہ ہے۔ یہاں جو اطلاعیں آئی ہیں ان کے مطابق ہلاک اور زخمی عرب وطن پرستوں کی تعداد چھ ہزار سے زیادہ ہے حالانکہ سرکاری اعلان میں انکی تعداد صرف سو بتائی گئی ہے۔ الجزائر میں اس سے پہلے ایسا تشدد کبھی نہیں ہوا۔ سمندر کے کنارے کے بیس میل چوڑے علاقہ میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ بغاوت کو سرکوب کرنے میں فریقین رسالوں کے بدلیشی دستے۔ توپخانے اور ہوائی جہاز اب بھی بڑے پیمانہ پر استعمال کئے جا رہے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ گاؤں میں بمباری کر رہے ہیں اور مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھار کر رہے ہیں۔

عربوں کی آزادی کی تحریک سے ہمدردی رکھنے والے حلقوں میں فرانس کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی جا رہی ہے انکی رائے ہے کہ فرانس کی اب ایسی حیثیت نہیں کہ وہ عربوں کی آزادی کی بڑھتی ہوئی لہر روک سکے۔ بجائے اس کے کہ فرانسیسی مدبر وحشیانہ تشدد کریں انھیں لازم ہے کہ حقیقت شناسوں کی طرح وہ یہ محسوس کر لیں کہ اب تو آبادیوں کی آزادی کا حق تسلیم کر لینا ہی مناسب ہے۔

لندن ۲۳ ؍ مئی رائٹر کے اسپیشل نامہ نگار دیوند رانند نے پیرس سے خبر دی ہے کہ شام اور لبنان کی حکومتوں نے عرب ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک ساتھ ملکر فرانس کے ساتھ جھگڑے میں ہماری امداد کریں۔

دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے پریس کو بتلایا کہ ہم اپنے علاقہ کا تحفظ کسی دوسرے ملک کے ہاتھ میں نہیں دے سکتے عرب ممالک ہماری امداد کریں گے۔

ان وزیروں نے بتلایا کہ حکومت فرانس کی یہ اپیل نہیں مانی جا سکتی کہ یہ فوجیں دوسرے یورپ میں لڑائی کیلئے بھیجی گئی ہیں کیونکہ نہ تو حکومت شام سے اور نہ حکومت لبنان سے پہلے مشورہ کیا گیا۔

بیروت ریڈیو کا بیان ہے کہ لبنان کی کیبنٹ نے قومی فوج بنانے کیلئے ایک نیا قانون تیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

قاہرہ سے خبر ملی ہے کہ وہاں لندن میں مقیم لبنانی وزیر پہونچ گیا ہے اور وہاں چند دن تک ٹھہریگا۔

شام اور لبنان کے وزیروں نے برطانی دفتر خارجہ کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔ رائٹر کا ڈپلامیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ درست معاملہ یہیں چھوڑ دیا گیا۔

شام اور لبنان پر جنگ کے بادل

دمشق ۲۵ ؍ مئی۔ لبنان اور شام کے حالات بہت شدید صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک کنٹرول میں ہیں۔ فضا بہت شدید ہے۔ امریکہ برطانیہ اور روس کے ڈپلامیٹک نمائندے اپنی اپنی حکومت کو حالات سے برابر مطلع کر رہے ہیں شام کے چیمبر آف ڈپیٹیز نے آج ایک بل منظور کیا جس کے ذریعہ حکومت کو ۱۸ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کے مردوں کو قومی گارڈ میں جبریہ بھرتی کا اختیار دیدیا ہے پانچ ہزار سپاہی بھرتی کرنے کے لئے...... ۱۳ فرانک قرضہ کا بھی اختیار دیدیا ہے۔ پیرس کے ایک اعلیٰ افسر نے اس خبر کو بالکل غلط بتلایا ہے کہ شام اور لبنان میں فرانسیسی فوجیں بڑے پیمانہ پر کارروائی کر رہی ہیں۔ فرانس کے خلاف ہڑتال کو چھ دن ہو چکے ہیں اور مکمل ہڑتال بدستور جاری ہے۔ نہ تو ایک باورچیخانہ نہ بنک۔ نہ کلکٹر کوئی میخانہ اور نہ کوئی بار کھلا۔ تمام مخالف پارٹیاں ایک زبان ہو کر یہ کہہ رہی ہیں کہ انھوں نے اس وقت اپنے تمام اختلافات بھلا دئے ہیں اور وہ سب حکومت کے ساتھ ہیں سینکڑوں قبائل اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر حکومت کی امداد کے لئے پہونچے مگر ان کو یہ کہہ کر واپس کر دیا گیا کہ ضرورت پڑنے پر خدمات طلب کر لی جائیں گی۔

مصر کے وزیر امیر پاشا نے جو اس وقت لندن میں ہے۔ کہا کہ فرانس مطلق العنان طریقوں سے کام لے رہا ہے اگر یہی حالت رہی تو آئندہ کیلئے زیادہ امید نہیں کی جا سکتی۔

وزیر اعظم مصر نے مختلف ملکوں میں اپنے سفیروں کو لکھا ہے کہ فرانس نے شام اور لبنان سے تمدنی۔ اقتصادی۔ تجارتی اور فوجی رعایتیں مانگی ہیں۔" ہر حکومتیں یہ تجویزیں منظور نہیں کر سکتیں کیونکہ اس سے انکی آزادی کو نقصان پہونچے گا۔

حکومت فرانس نے شام اور لبنان کے بارے میں ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں مانا ہے کہ وہاں حالت کشیدہ ہے اور فرانسیسی فوج کو کمک بھیجدی گئی ہے۔ بغداد ۲۴ ؍ مئی۔ عراق کے وزیر اعظم نے کیبنٹ کو بتلایا کہ حکومت عراق کی یہ پالیسی ہے کہ مضبوط بنیاد پر عرب لیگ قایم کی جائے جو فلسطین کی آزادی برقرار رکھے آپنے مزید کہا کہ میں جانتا ہوں کہ شام و لبنان میں فرانس کی جارحانہ کارروائی کا ہمیں مقابلہ ہے۔ ہم ہر ممکن ذرایع سے ان ملکوں کی امداد کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جمالِ پستیٔ حق عزم مستقل میں رہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۴	کانپور شنبہ ۲ جون ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۲

شام اور لبنان

شام اور لبنان میں صورت حالات خراب ہوتی جا رہی ہے۔ فرانسیسی سامراجیت ان علاقوں میں جو عربوں کی قوم پروری کا گہوارہ ہیں اپنا خوفناک پنجہ دکھا رہی ہے۔ شام اور لبنان کے عرب فرانس سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتے کہ وہ ان کی آزادی میں مخل نہ ہو۔ مگر فرانس ان عرب علاقوں سے اپنا قبضہ ہٹانے کو تیار نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ قوم پرست عربوں نے بغاوت شروع کر دی ہے۔ اس "بغاوت" میں جسے بجا طور سے آزادی کی لڑائی کہنا چاہئے۔ شام اور لبنان کی عرب حکومت قوم کے ساتھ ہے اور فرانس یہاں اپنا قبضہ قایم رکھنے کے لئے اپنی فوجی طاقت پر بھروسہ کر رہا ہے عربوں کے خلاف فرانسیسی فوجی طاقت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ توپخانوں سے گولہ باری ہو رہی ہے۔ ہوائی جہاز بھی عربوں کی آزادی کی اسپرٹ کچلنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس تصادم میں جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے گویا مشرق میں لڑائی کا ایک نیا مورچہ قایم ہو گیا ہے جو فی الحال مقامی حیثیت رکھتا ہے مگر خوفناک امکانات سے پُر ہے۔ کیونکہ بڑی طاقتیں اسے زیادہ عرصہ تک خاموشی سے نہیں دیکھ سکتیں۔

شام پہلے سلطنت عثمانیہ (ترکی سلطنت) کا جز تھا۔ گذشتہ جنگ کے بعد ترکی کے حصے بخرے کر کے اسے الگ کر دیا گیا اور پہلی جنگ عظیم ختم ہونے پر لیگ آف نیشنز نے شام کو منڈیٹ علاقہ قرار دے دیا اور فرانس کو اس کا نگراں مقرر کر دیا۔ ۱۹۲۰ء میں شام کی پارلیمنٹ نے امیر فیصل (حجاز کے شاہ حسین کے بیٹے) کو شاہی تخت پر بٹھانے کا فیصلہ اور اعلان کیا امیر فیصل کا بعد میں عراق کا شاہ ہونا پسند نہ آیا۔ چنانچہ امیر فیصل بعد میں عراق کے شاہ بن گئے۔ شام کو فرانس نے چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں شام اور لبنان کی اہمیت زیادہ ہے شام کی ۲۸ لاکھ آبادی میں سے آدھی شام خاص کی ہے جس کی راجدھانی دمشق ہے اور سات لاکھ آبادی لبنان کی ہے جس کی راجدھانی بیروت ہے۔ لبنان میں عیسائی بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ اس لئے اس علاقہ کو فرانس سے لگاؤ ہے فرانسیسی نظم و نسق کا ہیڈ کوارٹر بھی بیروت میں ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے شام قوم پرور عربوں کا گہوارہ ہے ترکوں کی سلطنت سے الگ ہونے کے بعد انہیں فرانسیسیوں کی محکومی گوارا نہ ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۳ء تک فرانسیسی حکومت کو لگاتار بدامنی اور بدنظمی کا سامنا کرنا پڑا۔ شام میں بسنے والے عرب آزادی چاہتے ہیں اور شام عربوں کا متحدہ محاذ قایم کرنے کی آرزو رکھتے ہیں ۱۹۳۶ء میں فرانس کے ساتھ قوم پرور عربوں کا سمجھوتہ ہو گیا جس کی رو سے فرانس نے شام اور لبنان کو تین برس کے بعد آزادی دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد دونوں ریاستوں نے فرانس کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کیا تھا جس کی رو سے فرانس کو تجارتی سہولتیں اور شام اور لبنان میں فوج رکھنے کی اجازت دیدی گئی تھی معاہدوں پر فرانس کی پارلیمنٹ اور لیگ آف نیشنز کی منظوری کی مہر ثبت ہونا باقی تھی کہ دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی ۱۹۴۰ء میں فرانس کا زوال ہو گیا۔ شام کو محوری طاقتوں کے قبضہ سے بچانے اور اپنے اثر میں رکھنے کے لئے برطانی فوجیں جن کے ساتھ جنرل ڈیگال کی فوج بھی تھی شام میں داخل ہوئیں۔ برطانیہ نے اعلان کیا کہ لڑائی کے بعد شام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ یہ اعلان آزاد فرانس کی حکومت کی منظوری سے کیا گیا مگر لڑائی ختم ہوتے ہی فرانس اپنے عہد سے پھر گیا یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مشرق وسطیٰ کے دوسرے علاقوں سے بھی زیادہ شام سے برطانیہ فرانس اور امریکہ کے مفاد وابستہ ہیں اور روس بھی مشرق وسطیٰ سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس وقت برطانی حکومت ۔۔۔ کے عربوں سے ہمدردی اور فرانسیسی حکومت کے رویہ کی مخالفت کر رہی ہے فرانس میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کی مرضی کے خلاف جا سکے مگر یہ معلوم نہیں کہ روس جو فرانس سے دوستی رکھتا ہے اور مشرق وسطیٰ میں برطانیہ اور امریکہ کا زبردست رقیب ہے کیا رویہ اختیار کرے۔ بہرصورت شام کا معاملہ بین الاقوامی اہمیت رکھتا ہے۔

اخبار ٹائمز کا مدلل تبصرہ

ہندوستان کے متعلق ایک قومی پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے اخبار لندن ٹائمز نے ۲۹ مئی کے لیڈر میں لکھا ہے کہ مسٹر چرچل کی نئی حکومت کے روبرو سب سے پہلا کام یا اس کو سب سے پہلی آزمائش ہندوستان کے متعلق فیصلہ کرنا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ نئی برطانی گورنمنٹ کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ایسی ترمیم کرنا چاہئے جس سے زیادہ سے زیادہ سیاسی آزادی حاصل ہو سکے۔

وائسرائے کو ہندوستان میں حکومت خوداختیاری کو ترقی دینے کی ذمہ داری سپرد کر دینا چاہئے اور ان کو یہ پالیسی کامیاب بنانے کے لئے وسیع اختیارات دیئے جانا چاہئیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں حکومت خوداختیاری کے متعلق برطانی ارادوں پر شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

بہرحال ایسا رجحان پیدا ہوتا جا رہا ہے کہ برطانی پارٹیوں کے درمیان مقابلہ سے ہندوستان کو فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ ان کے خیال میں مقابلہ بازی میں ہندوستان کے لئے ایک ایسی پالیسی تیار کی جائے گی جو رائے دہندگان کو پسند آئے۔

برطانوی مدبروں کو چاہیئے کہ یہ دونوں غلط فہمیاں دور کریں۔

اہل برطانیہ اس بارے میں بالکل متفق ہیں کہ ہندوستان کو برطانیہ اور دیگر ڈومینینز کے برابر درجہ مل جائے گا۔ اور ہندوستان کے متعلق برطانی پالیسی میں اب ایسے بڑے اور اہم مسائل شامل ہیں کہ ہندوستان کے متعلق پالیسی پارٹی پالٹکس سے بالاتر سمجھنا چاہئے۔

اس سے زیادہ اور کوئی بات یقینی نہیں۔ کہ جنوب مشرقی ملک کا امن جس کا تعلق دنیا کا تحفظ ہے ہندوستان اور برطانیہ سے میل ملاپ پر مبنی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے استحکام کے لئے ہندوستان کے جانی اور مالی ذریعے بہت ضروری ہیں اور اب وقت گذر چکا ہے جبکہ ان ذریعوں کو برطانیہ کے حکم کے مطابق استعمال کیا جا سکتا تھا۔

ایک امید یہ ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان مل کر کام کریں اور دونوں کا درجہ برابر ہو اور دونوں کے مفاد مشترکہ ہوں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے برطانیہ کو ایک قومی پالیسی بنانا چاہئے۔

ہندوستانیوں کو عام طور پر اس بارے میں بھروسہ ہے کہ لارڈ ویول نے صورت حالات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے وہ جانتے ہیں کہ لارڈ ویول ہندوستان کی آئینی اور اقتصادی ترقی چاہتے ہیں۔

اخبار "ٹائمز" نے مزید لکھا ہے کہ برطانیہ کو دلیرانہ قدم اٹھانے کی ضرورت ہے ہندوستان نے لڑائی میں جو شاندار امداد کی ہے اس سے وطن پرست ہندوستانیوں کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ برابری کا درجہ روکنے کا آخری جواز اب ختم ہو گیا ہے۔ اگر وہ مطمئن نہیں ہوئے تو ان کا یہ خیال ناراضگی میں تبدیل ہو جائے گا۔

برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان دوستی کی گہری بنیاد ڈالنے کا اب موقع ہے جبکہ لارڈ ویول انگلینڈ میں موجود ہیں اگر کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا تو یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔

حکیم میرن صاحب

یوں تو جناب حکیم میرن صاحب قبلہ کی شہرت میں عرصہ سے سنتا رہا ہوں لیکن مجھکو ذاتی طور پر آپ کی مسیحانہ قابلیت کا یقین اس وقت ہوا جبکہ ایک شب میرا دس سالہ بچہ پسلی کے عارضہ میں خطرناک طور پر مبتلا ہوا۔ میں نے جناب موصوف کو ایک بجے رات کو خواب سے بیدار کر کے تکلیف دی آپ تقریباً ایک گھنٹہ تک علاج میں مصروف عمل رہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خطرہ دور ہو گیا ہے آپ بے فکر رہیئے۔ اب عمر بھر اس بچہ کو یہ عارضہ نہ ہوگا۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ میرے بچے کو جس کی عمر بفضلہ اب ۱۳ سال ہے کبھی یہ عارضہ نہ ہوا۔ حالانکہ اس سے قبل کئی بار اس موذی مرض کا حملہ ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سے میں نے اکثر مریضوں کی رہنمائی حکیم میرن صاحب کی طرف کی اور سب مریض صحت یاب ہو کر تعریف کرتے رہے۔ اس لئے میں پبلک کو آگاہ کرتا ہوں کہ جب کبھی ایسا موقع آئے حکیم صاحب کو اپنا کیس سپرد کر کے اللہ پر بھروسہ کریں میں امید کرتا ہوں کہ ضرور صحتیاب ہوں گے۔

(ماسٹر) عبدالصمد بزمی بلند شہری

بقیہ آئینۂ کانپور

انجمن جامعہ ادبیہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۹ جون ۱۹۴۵ء ۹½ بجے رات دفتر صداقت میں مولانا حسرت موہانی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ پرنسپل عبدالشکور صاحب مولانا حسرت موہانی کی شاعری پر ایک مقالہ پڑھیں گے۔

مصرع طرح حسب ذیل ہے
"مرگ عاشق کا تری بزم میں ماتم نہ ہوا"

آئینۂ کانپور

تھیوسافیکل میٹنگ تھیوسافیکل سوسائٹی کی ایک میٹنگ سول کورٹ کے نزدیک سوسائٹی کے دفتر میں ہونے والی ہے جس میں مسٹر مادھوکر ۔۔۔ مسئلہ پر ایک تقریر کریں گے۔

اسٹوڈنٹس کا پروٹسٹ مختلف اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن کی ایک جوائنٹ میٹنگ آج اقبال لائبریری میں بلائی گئی تھی۔ ایجوکیشنل حکام کے فیس بڑھانے کے خلاف ایک ریزولیشن پاس ہوا۔ میٹنگ نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ حکام کو چاہیئے کہ وہ گورنمنٹ سے اور نا ایڈ کے لئے درخواست کریں تاکہ ٹیچروں کو الاونس زیادہ دیا جا سکے۔

چلڈرن ایسوسی ایشن کانپور چلڈرن ایسوسی ایشن کے ممبروں کی سالانہ جنرل میٹنگ ۳ جون ۷ بجے شام کو سول کورٹ کے سامنے چلڈرنز ہال میں ہوگی۔ میٹنگ میں کانسٹی ٹیوشن میں کچھ رد و بدل کے متعلق انتظامیہ کمیٹی کی تجویزوں پر غور ہوگا اور ۱۹۴۵ء کے واسطے عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔

مالک مکانوں کا ڈیپوٹیشن ہاؤس رنٹ کے متعلق میونسپل بورڈ کے فیصلہ نے بے چینی پیدا کر دی ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مالک مکانوں کا ایک ڈیپوٹیشن عنقریب ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملنے کے لئے جانے والا ہے تاکہ وہ ان کو ہاؤس رنٹ بڑھانے کی اجازت دیں تاکہ مالک مکان میونسپل بورڈ کے ڈیمانڈ پورا کر سکیں۔

جواب طلب مسٹر تلک چند کوریل چیرمین یو۔ پی شیڈول کاسٹ فیڈریشن نے مسٹر رام لال سے جواب طلب کیا ہے کہ انہوں نے سٹی کانگریس اسمبلی کی ہریجن کمیٹی کی ممبری کیوں قبول کر لی ہے۔ اور ان کو فیڈریشن سے نکال دینے کے لئے کیوں نہ سفارش کی جائے۔

شاستری جی واپس مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کو ان کی بیوی کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا گیا تھا۔ پرول کی مدت ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ جیل واپس چلے جائیں گے۔

سیوا سنگھ کی شاخ مقامی کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۷ مئی کو ہوا۔ ہندوستان سیوا سنگھ کی ایک برانچ قائم کرنا طے ہوا۔

شکر زیادہ ملیگی معلوم ہوا ہے کہ پبلک کو زیادہ شکر دینے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں کیونکہ گرمی زیادہ پڑ رہی ہے اور شادیوں کی بھی کثرت ہے۔

ہیضہ کی روک تھام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ہیضہ کی روک تھام کے سلسلہ میں پبلک کی خدمت میں ایک اپیل شائع کی ہے جس میں درج ہے کہ پبلک کو چاہیئے کہ ۱۵ جون تک ٹیکا لگوا لیں کیونکہ برسات شروع ہونے پر ہیضہ کے بڑھنے کی امید ہے۔

ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کے واسطے شہر کو کئی مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور مفت ٹیکہ دینے کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں۔

رائے بہادر کرشن لال کپنا۔ ڈاکٹر عبدالصمد۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ ڈاکٹر چتی اور ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ کی ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔

مٹھائی۔ پھل۔ شربت وغیرہ کے متعلق کچھ احکامات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے تحفظ ہند کے قواعد کے ماتحت جاری کئے ہیں۔

مل مالکان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے تمام مزدوروں کو ٹیکہ لگوا دیں۔

اچھا گیہوں نہ ملے تو شکایت کیجئے ٹاؤن راشننگ آفیسر مسٹر ایل۔ جانسن نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ کی راشن دوکان پر جو گیہوں فروخت ہو رہا ہے وہ گوداموں سے صفائی کے بعد انکو دیا جاتا ہے۔ تاکہ راشن کی دوکانوں پر گیہوں بالکل صاف فروخت ہو۔ آسٹریلیا کا گیہوں جو دیا گیا ہے وہ بھی بالکل صاف اور عمدہ ہے۔ اس لئے راشن کارڈ رکھنے والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر انکو راشن کی دوکانوں پر گیہوں کنکر وغیرہ یا دوسرے غلہ کے دانوں سے ملا ہوا ملے تو وہ فوراً اس کی رپورٹ کریں۔

کمیونسٹ لیڈر رہا کر دیئے گئے

مسرس ایس۔ ایس یوسف سنتوش چندرا کپور اور اشوک بوس جو۔ ڈی۔ آئی۔ آر کے رول نمبر ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کئے گئے تھے رہا کر دیئے گئے ہیں۔

الکشن پٹیشن واپس کانپور میونسپل بورڈ کے ممبر مسٹر ڈی چند گپتا کے خلاف جو پٹیشن کی درخواست دی گئی تھی وہ واپس کر لی گئی ہے۔

مزدور سبھا کی میٹنگ کانپور مزدور سبھا کی ایک میٹنگ سبھا کے دفتر گوالٹولی میں ۳ جون اتوار کے دن منعقد ہوگی اور اس میں شہر کے مختلف ملوں سے مزدوروں کے نکالے جانے سے جو حالت ہو گئی ہے اس پر غور ہوگا۔

جنگی قیدیوں کی رہائی

ہندوستانی۔ برٹش۔ امریکن اور چینی جنگی قیدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد رنگون میں جاپانیوں سے آزاد ہو جانے کے بعد اسی ہفتہ کلکتہ پہونچی ہے ان میں سے کچھ لوگ تین سال سے زائد سے گرفتار تھے۔

ہندوستانی ٹریس کو اترتے وقت ریڈ کراس سہولتیں بہم پہونچا رہی ہے۔

انٹر سروسز پبلک ریلیشن ڈائرکٹریٹ۔ انڈیا

تند گل

کالج کی نکلی ہوئی من چلی اور بانکی لڑکیوں کی ہر سوسائٹی میں۔ ہر جلسہ میں۔ ہر محفل میں اور ہر شعبہ میں آجکل جو آؤ بھگت ہو رہی ہے اسے دیکھ کر ہندوستان کے نوجوانوں کے منھ میں بھی پانی بھر آتا ہے۔ اکثر نوجوان یہ سوچتا ہے کہ کاش کہ وہ لڑکے کی بجائے لڑکی ہوتے تاکہ جہاں جاتے آنکھوں پر بٹھائے جاتے اور بعض نوجوان تو یہاں تک تیار ہیں کہ اگر کوئی ماہر سائنس الکٹرک آپریشن کے ذریعہ لڑکے سے لڑکی بنادے تو وہ اپنا سب کچھ اس پر قربان کر دیں چنانچہ ایک گریجویٹ نوجوان جو بمبئی کی فلم کمپنیوں میں کئی مہینے سے نوکری کیلئے ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ ایک خط میں لکھتا ہے:-

مجھے فلم کمپنی میں نوکری کی بڑی تمنا تھی۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ فلم کمپنیوں میں لڑکوں کی نہیں بلکہ لڑکیوں کی پوچھ ہے یا ان لوگوں کی قدر ہے جو خوبصورت لڑکیوں کو ابھار کر لاتے ہیں، جہاں بھی میں گیا مجھے صاف جواب ملگیا، میں صورت شکل برا نہیں ہوں پڑھا لکھا بھی ہوں۔ مگر کیونکہ لڑکی کی بجائے لڑکا ہوں اسلئے کوئی دو کوڑی کو نہیں پوچھتا۔ اس کے برخلاف بھونڈی بھدی اور جاہل لڑکیوں کیلئے مالکان فلم کا آغوش ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اگر میں لڑکی ہوتا تو مجھے دو چار ہزار روپے ماہوار کی جگہ آسانی سے مل جاتی۔ میرا جی چاہتا ہے کہ کسی طرح لڑکی بن جاؤں تاکہ میری بھی خوب قدر ہو سکے۔

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے ایک دور تو وہ تھا کہ یہاں ہندوستان کی عورتیں مرد بننے کی آرزو کیا کرتی تھیں اور ایک یہ بھی وقت ہے کہ ہندوستان کے نوجوانوں کو زنانہ بن سے اس قدر دلچسپی ہے کہ وہ آپریشن کرا کے زنانوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور کوٹھے ٹھا کر ذریعہ معاش پیدا کرنا کوئی عیب نہیں خیال کرتے۔

ٹوکیو کا دل بھسم ہو گیا

گودام۔ ۳۰ر مئی۔ اکیسویں بمبار کمان کا افسر اعلیٰ میجر جنرل کرٹس ریمی نے اعلان کیا ہے کہ آگی گولوں سے ٹوکیو کا دل بھسم کر دیا گیا۔

یوکوہامہ پر کل جو زبردست حملہ کیا گیا تھا اس کے بارے میں مزید حالات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بمباری کے کئی گھنٹے بعد تک آگ جلتی رہی۔ یہ حملہ بڑا کامیاب رہا۔

ادب لطیف

حسن!

از جناب پی۔ پی۔ مبارا آگرہ!

حسن! تو پروردگار کی ایک بیش بہا نعمت ہے اور ہر غریب و امیر کو یکساں تقسیم کیا گیا ہے، تیری خوبی اگر ہر نقطۂ نگاہ سے غور کی جائے تو تو پروردگار کی قدرت کاملہ کا مظہر ہے اور یہی وجہ ہے کہ انسان کی نظر خوبصورتی پر مائل اور فریفتہ ہوتی ہے جس طرح کہ بھونرا یا تتلی ایک خوبصورت پھول پر فریفتہ ہوتے ہیں اور بار بار اسی کا طواف کرتے ہیں قدرت کی صنعت بالکل ایک ہوشیار کمہار کی طور پر ہے جو کہ اپنی دانائی اور کاریگری اور موضوع رنگ سے ایک کھلونہ کی ساخت اور مزین کرتا ہے تو وہ چیز ہے جو چھپائے سے بھی نہیں چھپتا۔ جیسے مشک ختن کی خوشبو چاہے کوئی کتنی ہی چھپانے کی کوشش کرے مگر تو آشکارا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ حسین کے واسطے کوئی بیش بہا شے اسکی زیبایش کے لئے درکار نہیں تو ہی خود اسکے لئے ایک در درخشاں ہے اور تیرا جلوہ آفتاب کی شعاعوں کی طرح گردش کرتا ہے۔

دنیا کے امن کا نیا چارٹر!

سان فرانسسکو۔ ۲۹ر مئی اتحادی قوموں نے دنیا کے امن کا نیا چارٹر لکھنا شروع کر دیا ہے۔ کانفرنس نے جو چارٹر کمیشن مقرر کئے تھے وہ اب اپنی مسودوں کو ملا کر ایک دستاویز تیار کریں گے۔

مجوزہ چارٹر کو ۹۰ ڈیلی گیٹ آخری اجلاس میں منظور کریں گے۔ اس پر عملدرآمد کرتے میں صرف ایک قدم باقی رہ جائے گا۔ یعنی مختلف قوموں کے ذریعہ اس کی تصدیق کرانے میں ایک سال لگ جائے گا۔

عالم نسواں

قدیم اہل یورپ کی توہم پرستی

(از محترمہ رضیہ ناصرہ لاہور پنجاب)

جسمانی امراض کی وبائیں مثلاً زرد بخار، سیاہ موت وغیرہ ہر شخص کو معلوم ہیں۔ لیکن غالباً کبھی کسی کو یہ خیال نہ آیا ہوگا کہ بسا اوقات ایک وہم بھی وبا کی طرح بعض ملکوں میں پھیل جاتا ہے مثال کے طور پر اہل جرمن کو لیجئے جو آج سے تقریباً آٹھ سال پیشتر "وبائے رقص" میں مبتلا تھے یعنی ہر شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت ہمیشہ ناچتا رہتا تھا۔

بعینہٖ اسی طرح قدیم زمانہ میں اہل انگلستان چڑیلوں کے متعلق وہم میں مبتلا تھے اور ہر وقت چڑیلوں کی جستجو میں سرگرداں رہتے تھے ان کا خیال تھا کہ کئی عورتیں شیطانوں سے عہد کر کے اپنی روحیں انکے قبضۂ قدرت میں دیدیتی ہیں۔ جس کے عوض میں شیطان انھیں غیر معمولی طاقتیں بخشدیتے ہیں اور وہ ان طاقتوں کے ذریعہ سے مافوق العادۃ کام کرنے لگتی ہیں۔ مثلاً غیب کی باتیں معلوم کرنا ہوا میں پرواز کرنا۔ کسی چیز کو محض توجہ ہی سے تباہ یا بے حال کر دینا مردہ زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہم اگرچہ ہر عہد اور ہر ملک میں ہوتا ہی ہے لیکن سرزمین یورپ میں چودھویں صدی سے اٹھارھویں صدی تک یہ وہم وبا سے کم نہیں تھا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں عورتیں خود اپنی زبان سے اپنے چڑیل ہونیکا دعویٰ کرتی تھیں اور شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو انکا نام ہی سنکر خوفزدہ نہ ہو جاتا ہو۔ بچوں کا تو کہنا ہی کیا بڑے بڑے نوجوان رات کو سوتے سے جاگ اٹھتے تھے۔ غرضیکہ یہ چار صدیاں یورپ میں نہایت ہی اذیت کا باعث تھیں۔

آخر کار ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جس نے چڑیلوں کو نیست و نابود کر دینے کا تہیہ کر لیا۔ اس جماعت نے تمام دول یورپ سے قوانین نافذ کرائے کہ جہاں کہیں کسی عورت پر چڑیل ہونے کا اشتباہ ہو۔ اسے وہیں زندہ جلا دیا جاوے۔

اس جماعت کی کوششوں سے سنہ ۱۴۰۴ء میں تیس ہزار چڑیلیں زندہ جلا دی گئیں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ صرف انگلستان ہی میں ہر سال تقریباً ۵۰۰ چڑیلیں آگ کی نذر کر دیجاتی تھیں۔ غالباً اکثر بھائی بہن "جون آف آرک" کے نام سے واقف ہونگے جون فرانس کے ایک غریب گھرانے کی خوبصورت دوشیزہ تھی یہ فرانس کی طرف ہو کر انگریزوں سے لڑی اور انھیں شکست دیکر فرانس سے نکالدیا۔ بعد میں انگریزوں نے اُسے قید کر لیا۔ اور چڑیل سمجھ کر اسے بھی آگ میں جلا دیا۔

سترھویں صدی کے اوائل میں یورپ میں ایک اور وبا نمودار ہوئی اس وبا کے "وچ کلنگ" یعنی (استیصال الساحرات) نام ہیں۔ جس طرح کسی زمانہ میں لوگ چڑیلوں سے خواہ مخواہ ڈرنے کی وبا میں مبتلا تھے۔

اسی طرح اب انکے استیصال کی وبا میں گرفتار ہو گئے۔ اب بچہ بچہ کی زبان پر یہی تھا۔ کہ چڑیلوں کو ختم کرو چڑیلوں کو غارت کرو!!

یہ وبا اٹھارھویں صدی کے وسط تک پھیلی رہی اور اس اثنا میں تخمیناً تین لاکھ عورتیں آگ میں جلا دی گئیں۔

جن عورتوں پر چڑیل ہونے کا شبہ ہوتا تھا ان سے کمال درجہ کی بیرحمی اور وحشت کا سلوک کیا جاتا تھا انھیں اس قدر ایذا پہونچائی جاتی تھی کہ اس کے بیان سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

ایذا رسانی کے متعدد وحشیانہ طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ ایک لمبی سوئی لیکر "چڑیل" کے جسم میں جابجا چبھوئی جاتی تھی۔ چونکہ جلد کے نیچے گوشت کا ایک ایسا حصہ ہے کہ جسے کسی چیز کے چبھنے کا قطعاً احساس نہیں ہوتا اسلئے جب اس بیچاری عورت کے جسم میں سوئی اس مقام پر پہونچ جاتی تو اسے چڑیل سمجھ کر فوراً آگ میں جھونک دیا جاتا تھا۔

اس کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی تھا وہ یہ کہ مجرم عورت کے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر سے ناخن جدا کر کے گوشت میں لوہے کی گرم گرم سلائیاں چبھوئی جاتی تھیں اگر مظلوم عورت شدت درد سے بیتاب ہو کر چیختی چلاتی اور ہاتھ پاؤں مارتی۔ تو اسکے یہ معنی لئے جاتے کہ

وہ واقعی خطرناک "ساحرہ" ہے اور اس طرح ہاتھ پاؤں مار کر ہماری گرفت سے نکلنا چاہتی ہے لہذا اسے جلا دیا جاتا۔ اور اگر وہ صابرہ ہوتی کی بدولت جیکی ایذا رسانی برداشت کرتی رہتی تو اس کا مطلب یہ ہوا کرتا کہ وہ دراصل اپنی سحر کے زور سے درد محسوس نہیں کرتی اس وجہ سے اسکے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جاتا تھا بالآخر یہ احمقانہ لیکن ظالمانہ وہم خدا خدا کر کے لوگوں کے دلوں سے نکلا اور ایک قانون نافذ کیا گیا کہ آئندہ کسی عورت کو نہ جلایا جاوے۔

بچوں کی دنیا

گرینج میں دنیا کی مشہور رصدگاہ!

گذشتہ سے پیوستہ

(۴)

میکیلائن کا سب سے عمدہ کارنامہ جہاز رانوں کیلئے سال کے دنوں، ہفتوں اور مہینوں کے رجسٹر کی تیاری تھی،

اس کا دوسرا کارنامہ مشاہدات کی باقاعدہ فہرست کا شایع کرنا تھا، جس کو شایع کرنے سے اسکے پیشرو نجومیوں نے انکار کر دیا تھا۔

اسی نجومی کے دور میں ہارلیس نامی انگریز نے وقت ٹھیک کرنیکا آلہ (کرونومیٹر) بناکر بیس ہزار پونڈ حاصل کئے، یہ آلہ سمندر پر سفر کے دوران میں وقت ٹھیک رکھتا ہے،

یہ شاہی رصدگاہ خود گرینج میں ٹائم کا مرکز ہے، گرینج میں سے سنہ ۱۸۸۳ء کی بین الاقوامی رضامندی سے مقرر کردہ طول و بلد کا صفر درجہ گذرتا ہے جو کہ وہ بنیادی خط ہے جس سے کہ مشرق اور مغرب کی طرف سے فاصلے ناپے جاتے ہیں۔

اسیطرح شمال اور جنوب کی طرف فاصلے دوسرے فرضی خط سے ناپے جاتے ہیں جسے خط استوا کہتے ہیں، موجودہ دنیا کے وقت کا نظام گرینج کے وقت پر مبنی ہے۔

سنہ ۱۸۸۰ء میں گرینج کا یہ وقت برطانیہ میں قانونی وقت مقرر کر دیا گیا تھا اور جدید سالوں میں بی۔ بی۔ سی نے اسکی اشاعت میں اور بھی مدد دی ہے جس کا کام تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے وہ مشری جو کہ بی۔ بی۔ سی کی چھ مشہور "ٹمپین" کو براڈ کاسٹ کرتی ہے گرینج کی گھڑیوں سے ملی ہوئی ہے جہاں پر موجودہ شاہی نجومی سر ہیرلڈ سپر جونز نے صحیح ہونے کے میعار کو اور بھی زیادہ بلند کرنے کے لئے بہت کام کیا ہے۔

ناہا کے دو تہائی حصہ پر قبضہ

گودام ۳۰ر مئی۔ اوکناوا کی راجدھانی ناہا کے ⅔ حصہ پر امریکی فوج نے قبضہ کر لیا ہے جاپانی فوج ابھی تک مقابلہ کر رہی ہیں۔

پچاس میل دور

چنگکنگ ۳۰ر مئی۔ چین کے صوبہ کوانگسی میں چینی فوج برابر آگے بڑھ رہی ہے اور اب وہ ہند چینی کی سرحد سے پچاس میل دور رہ گئی ہے۔

پردۂ فلم

دہلی میں ایک نیا فلم تقسیم کنندہ ادارہ

معلوم ہوا ہے کہ دہلی میں اودھ پکچرز کے نام سے ایک نیا فلم ڈسٹری بیوشن آفس کا قیام عمل میں آیا ہے اور اس ادارہ نے سلور فلمز کی نئی فلم "نصیب" کے حقوق حاصل کر لئے ہیں "نصیب" کی کہانی کے۔ ایس۔ دریانی کی تحریر کردہ ہے اور ڈائرکشن کے فرائض مسٹر دیدی نے پورے کئے ہیں۔ "نصیب" کی موسیقی کی طرزیں پنڈت گوبند رام نے تیار کی ہیں۔ کمار۔ پرمیلا۔ ڈیوڈ۔ کرشنا کانت زبیدہ اور چندر ابائی اس فلم کی کاسٹ میں شامل ہیں۔

نلنی جیونت کی نئی فلم!

وینس پکچرز کی نئی تصویر کا نام "پھر بھی اپنا ہے" رکھا گیا ہے۔ اسے ڈائرکٹر راج پنتے فلمائیں گے۔ نلنی جیونت پریش بنرجی اس فلم میں بطور ہیروئن اور ہیرو پیش ہوں گے۔

دیو کا رانی امریکہ کو!

بمبئی کی اطلاع ہے کہ پروڈیوسر دیو کا رانی امریکہ جانے کا ارادہ کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ عرصہ دراز تک امریکہ ہی میں مقیم رہے گی۔ اس سلسلہ میں دیورانی سفر کا ضروری سامان مہیا کر رہی ہے اور ایک بحری جہاز راں کمپنی سے خط و کتابت بھی جاری ہے۔

روانگی کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی ہے۔

سیٹھ گوونداس کا بیان!

ناگپور ۲۵ر مئی۔ سیٹھ گوونداس ممبر مرکزی اسمبلی نے بیان دیا ہے اسمیں رائے ظاہر کی ہے۔ کہ راشننگ اور پرائس کنٹرول اور جنگ کے دوران دوران کی پابندی پر غور کرنے کے لئے مختلف رائے رکھنے والے مخصوص شہریوں کی کمیٹی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹیوں کا خاص فرض ہونا چاہیے کہ عوام کی شکایت کو دور کرنے کے لئے مؤثر ذرایع اختیار کریں۔

— لندن ۲۳ر مئی۔ برطانی بیڑے کے جنگی ہوائی جہازوں نے پیسیفک میں شاکی شما کے ٹاپو پر پھر بمباری کی یہ ٹاپو فارموسا اور اکناوا کے درمیان ہے وہاں ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔

اقوال زریں

دنیا ایک سرائے فانی ہے۔

دنیا ایک عمارت ہے جسے ہم تیار کرتے ہیں، یہ زمانہ اس کا مسالہ اور چونا ہے اور آج و کل اس عمارت کی اینٹیں ہیں،

دنیا کو چھوڑنا بہترین عبادت ہے،

دنیا کی حلاوتیں جاہلوں کے لئے اور تلخیاں عاقلوں کے لئے ہیں۔

دنیا کی خوشیاں آگ میں کانٹوں چننا ہے۔

دنیا مکر ہے اور بغیر مکر و فریب کے حاصل نہیں ہوتی

دنیا نی الاصل انکی ہے جو ہمارے بعد پیدا ہونگے۔

علم و ذہانت فہم و فراست اور دیگر ذہنی اور دماغی دصاف کو ہوس اور زبردستی کا غلام نہ بنا دینا چاہیئے۔

نظام سلطنت مشیت ایزدی کی ظاہری صورت ہے۔

قناعت کی گھریلو زندگی دنیا کی بہترین نعمت ہے۔

نوجوانی اور زندہ دلی کا تعلق مزاج سے ہے۔

موج تبسم

کسی کباڑی کی دوکان پر ایک پرانی کھوپڑی پڑی تھی کوئی انگریز سیاح اس دوکان پر پہونچا، جب اس نے کباڑی سے اس کھوپڑی کی بابت دریافت کیا تو دوکاندار نے نہایت متانت سے جوابدیا کہ حضور یہ کھوپڑی آلیور کرامویل کی ہے،،

سیاح نے کہا:- کہ یہ کھوپڑی تو بہت چھوٹی سی ہے اور کسی بچہ کی معلوم ہوتی ہے"

اس پر دوکاندار نے برجستہ جوابدیا:-

کہ جی ہاں یہ کھوپڑی اس وقت کی ہے جب کہ کرامویل ابھی بچہ تھا۔

جب ایک شخص فوج میں بھرتی ہونے لگا تو اس سے دریافت کیا گیا:-

"تمھارا وارث کون ہے جسے تمھاری تنخواہ دی جائے"

" کوئی نہیں "

" مگر تم شادی شدہ ہو"

مگر میری بیوی ہمیشہ مجھے جیب خرچ دیتی ہے اُسے میری تنخواہ کی ضرورت نہیں"

والدہ:- کیا تم نے آج پارٹی میں واقعی کوئی چیز دوبارہ تو نہیں مانگی ؟

بچہ:- نہیں البتہ میں نے اپنے حصہ کا کیک کھانے کے بعد مسز براؤن سے پوچھا تھا۔ کہ تم نے یہ کیک کس طرح بنایا ہے میری والدہ کو بھی اسکی ترکیب بتا دینا، اسپر اس نے مجھے کیک کے دو ٹکڑے اور دیدیئے۔

دلچسپ معلومات

ایک حمام میں عورتیں اور مرد بالکل برہنہ

آپ یہ سنکر حیران رہ جائیں گے کہ مشرقی ممالک میں عریانی مغربی ممالک سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ چنانچہ بحر الکاہل میں ایک مشہور جزیرہ فارموسا ہے اس کے دلچسپ حالات بیان کرتے ہوئے ایک سیاح لکھتا ہے کہ اس جزیرہ میں ایسے بیشمار حمام ہیں جہاں مرد اور عورتیں ایک ساتھ بالکل مادرزاد برہنہ ہو کر نہاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بچشم خود سیکڑوں مردوں اور عورتوں کو بالکل برہنہ حالتیں ایک ساتھ غسل کرتے ہوئے دیکھا؟ معلوم ہوتا ہے کہ جزیرے کے باشندوں کے نزدیک عریانی کوئی عیب نہیں۔

جزیرہ فارموسا کے علاوہ جاپان میں بھی ایسے لاتعداد حمام موجود ہیں جہاں عورتیں اور مرد ایک ساتھ ہوکر عریاں ہو کر نہاتے ہیں بلکہ جاپان میں عام رواج ہے کہ عورتیں مردوں کو غسل دیتی ہیں اور ان کے جسم کو اپنے ہاتھوں سے ملتی ہیں اور غسل دینے والے بیشتر مرد عورتوں کو نہلاتے ہیں اور ان کے جسم کی مالش کرتے ہیں اور کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا۔

فارموسا اور جاپان کے علاوہ بحر الکاہل کے دوسرے جزائر میں بھی عورتوں اور مردوں کا ایک ساتھ برہنہ ہو کر غسل کرنا بالکل عام ہے سیاح مذکور کا خیال ہے کہ ان جزائر میں بے حیائی کے جو مناظر دیکھنے میں آتے ہیں شاید ہی انکی مثال دنیا کے کسی دوسرے حصہ میں مل سکے۔

افسانہ

رانی

از جناب مشتاق علی صاحب

میری چٹھی آگئی شامو چاچا؟"

" نا بیٹی" کہتے ہوئے بوڑھا ڈاکیہ آگے بڑھ جاتا اور رجنی جھونپڑی کے اوپر پھیلی ہوئی لوکی کی بیل کو پکڑ کر بیٹھ جاتی یہ اس کا روزانہ کا معمول تھا اس کا خوبصورت چہرہ پژمردہ ہو جاتا وہ دل میں کہتی:-

"کیا انہوں نے جھوٹ کہا تھا کیا وہ نہیں آئیں گے؟ لیکن یہ خیال صرف ایک لمحہ کے لئے اس کے دل میں آتا اور وہ فوراً کہنے لگتی:

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ آئیں گے اور ضرور آئیں گے، چٹھی نہ بھیجنے میں بھی کوئی مصلحت ہوگی"

وہ خیالات کی رو میں نہ معلوم کہاں سے کہاں پہونچ جاتی، سورج ڈھلنے لگتا اس کی آخری کرنیں بھولی لڑکی کو نیم خوابی سے بیدار کرنے کی سعی کرتیں، لوکی کی بیل کے خشک پتے ہوا سے کھڑکھڑاتے لیکن وہ خیال کی دنیا میں کھوئی ہوئی سی رہتی اس کو یہ خبر نہ ہوتی کہ بوڑھا پوسٹ مین وہیں کھڑا ہوا اس کے دلی تاثرات ذہن نشین کرنے کی کوشش کر رہا ہے کچھ دیر تو وہ کھڑا رہتا پھر کہتا:- "راجو بیٹیا! کیا آج کھانا نہ بناؤ گی؟" وہ اپنی محویت سے چونکتی ایک مرتبہ بوڑھے پوسٹ مین کی شفقت آمیز نگاہوں پر نظر ڈالتی اور ایک دبی ہوئی سسکی لیتی ہوئی جھونپڑے کے اندر چلی جاتی، اور بوڑھا اس کی طرف حیرت بھری نگاہیں ڈالتے ہوئے الاؤ کی راکھ کریدنے لگتا دماغ خیالوں کے اجتماع کا مرکز بن جاتا وہ معصوم رجنی کے دلی تفکرات کا اندازہ لگانے کی سعی کرتا لیکن جلد ہی رجنی پھر کھانے کے لئے پکارتی اور اس کا سلسلۂ خیالات منقطع ہو جاتا وہ کھانا کھاتے ہی رجنی کے معصوم چہرے کو دیکھتا جہاں یاس والم کا ایک پیکر نظر آتا وہ کچھ کہنا چاہتا مگر خاموش رہتا۔

وہ رجنی کا کون تھا، کوئی نہیں جانتا تھا اس کو اس گاؤں میں آئے ہوئے مشکل سے پانچ چھ مہینے ہوئے تھے، رجنی چونکہ ایک یتیم لڑکی تھی اس لئے بوڑھے پوسٹ مین نے اسکی پرورش اپنے ذمہ لے لی تھی، یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے پیشتر اس کے کھانے کا انتظام کہاں تھا لیکن گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ اس نے کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا مل جاتا تو کھا لیتی ورنہ یونہی پڑی رہتی، بوڑھے پوسٹ مین کو کیوں نہ اس سے ہمدردی ہوتی؟ آخر وہ بھی اکیلا تھا۔ اس دکھ بھرے سنسار میں اس کا کوئی نہ تھا، پہلی دفعہ جب اس نے رجنی کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں شفقت کے آنسو چھلک آئے اور اس نے اس کو اپنی بیٹی بنا لیا۔ اب ان دونوں کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ باپ بیٹی ہیں بوڑھا پوسٹ مین جب تقسیم کرکے واپس ہوتا تو اس کو اسی طرح بیٹھے ہوئے پاتا اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھتی، ایسی ہی جیسی ایک شفیق باپ کے دل میں ہونی چاہیئے لیکن خاموش رہنا ممکن تھا کہ اب بھی وہ اس معاملہ میں لب کشائی نہ کرتا لیکن آج رجنی کے تاثرات نے اسے ایک گزرے ہوئے زمانے کی یاد دلا دی تھی جب اس کے بھی کوئی لڑکی تھی ایسی ہی خوبصورت اور بھولی جیسی کہ رجنی لیکن آہ! آج دنیا نے اسے کسی قابل نہ رکھا وہ اپنے خیالات میں محو ہو گیا تخیلات نے دماغ میں ایک نیا خاکہ پیش کیا اور گزرے ہوئے زمانے کے واقعات ایک ایک کرکے اس کے سامنے آنے لگے،

"گاؤں کی فضا پر سکون تھی آبادی سے ذرا ہٹ کر چھوٹا سا تالاب تھا جس کے قریب اس کی گائے بندھی رہتی تھی،

کنبہ میں کل تین افراد تھے وہ خود بیوی اور اس کی بیٹی رانی" " "

ہاں رانی تو تھی وہ،

ان کے من کی رانی، وہ خود گاؤں کے زمیندار کے چار کوروں میں تھا۔ پھر اسے کھانے پینے کی کیا تکلیف ہوتی؟ خوب آرام سے گزرتی تھی رانی صبح سویرے کھیلنے نکل جاتی، کبھی مٹی میں کھیلتی، کبھی تالاب میں نہاتی غرض سارا دن یوں ہی گذر جاتا اُسے کھانے پینے کی

"کیا اچھا زمانہ ہوتا ہے ہمارے بچپن کا، اس وقت ہمارے دلوں میں جو سکون و اطمینان ہوتا ہے اس کو زمانہ ہماری زندگی میں پھر کبھی پیش نہیں کرتا"

"کیا سوچ رہے ہو چاچا" رجنی نے باہر آکر الاؤ کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں بیٹی! بوڑھے پوسٹ مین نے جوابدیا۔

اس کا سلسلۂ خیالات ٹوٹ گیا، لیکن اس نے پھر دماغ میں اپنی خیالات کو یکجا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ماضی کی تصویریں پھر اس کے گرد رقص کرنے لگیں، بالکل ایسے جیسے پردہ سیمیں کے متحرک مناظر!

"وہی رانی جو کل بچی تھی، آج جوان ہو چکی تھی اس کو شادی کی فکر ہوگئی، ماں نے پیٹ کاٹ کاٹ کر بیٹی کیلئے پیسہ بچانا شروع کیا، لیکن قسمت کے لکھے کو کون مٹا سکتا تھا انہیں دنوں گاؤں میں طاعون کی وبا پھیلی اور ماں بیٹی کا گھر آباد دیکھنے کی حسرت لئے ہوئے اس جہان فانی سے رخصت ہوگئی، آہ! ظالم موت"

"تو نے کیسے کیسے گھر اجاڑ دیئے تو نے ایک بچے کے والدین کو اپنا لقمہ بنا لیا لیکن یہ نہ سوچا کہ اس کے بعد اس پر کیا تباہیاں آئیں گے، تو نے سہاگن کو عین عالم شباب میں بیوہ کر دیا، لیکن یہ نہ سوچا کہ اس کے بعد اس کی دنیا کیسی تیرہ و تار ہو جائیگی،

آہ! جہاں بہار کا ایک ہی جھونکا گذرا تھا اور جن کے دل اب بہار کی آمد آمد سے خوش ہو رہے تھے، تو نے وہاں پر خزاں کی آمد کا پیام دیکر ان کی مسرتوں کو چھین لیا،

آہ! " " موت!

اور پھر ایسی غمگسار بیوی کی، اس کے لئے سوہان روح ہوگئی وہ بالکل گوشہ نشین ہو گیا اس نے یہ بھی نہ سوچا کہ یہ رونی کا زمانہ شباب ہے ہاں زمانہ شباب جس میں لغزشوں کا ہونا لازمی ہے بے شک شباب کا وقت ہی وہ وقت ہوتا ہے جب ہمیں حقیقتاً ایک محبت کرنیوالی ہستی کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی جیسے کڑاکے کے جاڑوں میں لحاف کی اور جس طرح اسے اوڑھ کر انسان کو سکون مل جاتا ہے بعینہ ہمیں ایک محبت کرنیوالی ہستی کو جو خود بھی نشۂ شباب میں متوالی ہو اپنی شریک حیات پا کر اطمینان ہو جاتا ہے، رانی بھی تو آخر جوان تھی،"

"ساز کے تاروں کو جب چھیڑا جاتا ہے تو اس میں آواز پیدا ہوتی ہے حالانکہ وہ آواز خود ساز ہی کی ہوتی ہے لیکن اس وقت تک جب تک کہ مضراب سے ہم آہنگ نہ ہو سنائی نہیں دیتی،

رانی کی حالت بھی اسی ساز کی سی تھی جذبات محبت کما میں پہلے سے موجود تھے لیکن چھیڑنے والا کوئی نہ تھا مگر جب سے جگل کشور زمیندار کے بڑے صاحبزادے تعلیم سے فارغ ہو کر آئے تھے اسے ان تاروں میں ایک ارتعاش سا محسوس ہوتا تھا، اور پھر رفتہ رفتہ یہ ارتعاش ساز کے زیر و بم کے ساتھ ابھرتا گیا ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ بوڑھے گوشہ نشین کو بھی معلوم ہو گیا کہ اس کی چہیتی رانی زمیندار کے لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی"

ضبط و برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اس صدمے نے اس کو بالکل فاتر العقل بنا دیا تھا، اب وہ تھا اور بادیہ پیمائی، گاؤں والے کچھ مدت تو اظہار ہمدردی کرتے رہے لیکن جس طرح ایک چیز برابر نظروں کے سامنے رہنے سے اپنی وقعت کھو دیتی ہے اسی طرح اس کو بھی لوگوں نے رفتہ رفتہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنا لیا"

ایک ہلکی سی سسکی سنائی دی، بوڑھا پوسٹ مین پھر چونک پڑا، سارے خیالات کا طلسم ٹوٹ گیا دیکھا رجنی رو رہی تھی وہ سب کچھ بھول گیا پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا بیٹی؟"

"کچھ نہیں چاچا"

وہ سسکیاں بھرتی ہوئی کہہ رہی تھی، میں بہت

بڑی پاپن ہوں ابھی ابھی میری آنکھ لگ گئی مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی کہہ رہا ہے تونے اپنے پتا کو بہت دکھ دیتے ہیں رجنی تو کبھی سکھی نہ رہ گی"

"نہ رو بیٹی! بھگوان تیری مدد کریں گے" اس نے تسلی دے کر اس کو چپ کیا اور سوچنے لگا،

آہ! اس شاعر میں اور مجھ میں کتنا فرق ہے کون کہہ سکتا ہے میں وہی شاعر ہوں جس نے اپنی دھرم پتنی کے لئے سنسار کو تیاگ دیا تھا جس نے صرف اپنی رانی کو ایک نظر دیکھنے کیلئے چھٹی بانٹنے کا کام شروع کیا تھا' کون جانے کبھی کسی چھٹی سے ہی اسکی رانی کا پتہ لگ جائے،

اس سے ضبط نہ ہوسکا اور وہ پکار اٹھا "رانی" رجنی اسکی گود میں سر رکھے ہوئے اپنے گذشتہ زمانے پر غور کر رہی تھی جب وہ ایک مست ہرنی کی طرح گاؤں میں پھرا کرتی تھی، پھر وہ زمانہ جب وہ جنگل کے ساتھ ہمیشہ کیلئے گاؤں سے فرار ہوئی اور پھر "اس کے بعد" "آہ! ان کا جلد آنیکا وعدہ کر کے جانا"۔ اور اسی وقت اس کے کانوں میں آواز آئی "رانی"

وہ چونک پڑی ایسا معلوم ہوا جیسے وہ پھر رانی بن گئی ہے اور اس کا باپ شفقت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہے "رانی"

اسکی نظروں سے ایک پردہ سا اٹھ گیا خود کو بوڑھے ڈاکیہ کے قدموں پر گراتے ہوئے بولی:- "باپو... شرماکر اس کلنکی پر کلیجہ سے لگا لیا-

دوسرے ہی دن لوگوں نے دیکھا گاؤں میں ایک عجیب فرحت برس رہی تھی، اور رجنی کی اداس، جھونپڑی قہقہوں کی آما جگاہ بن گئی تھی اب نہ وہ رجنی تھی نہ وہ شاعر چاچا بلکہ حقیقتاً ایک تھی رانی،

دوسرا اس کا پیارا باپو،

وہ دونوں اپنی اپنی منزل پر پہونچ گئے تھے-

ٹرومین سے یوگوسلاوی وزیر کی ملاقات

واشنگٹن ۳۰ رمئی- پریسیڈنٹ ٹرومین نے آج یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ سوبا سک نے وہائٹ ہاؤس میں ملاقات کی انہوں ... اور اس کے متعلق دوسرے معاملوں پر دل کھول کر باتیں کیں سوبا سک سان فرانسسکو یوگوسلاوی ڈیلی گیشن کے ہیڈ کے طور پر گئے تھے-

نوٹس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے پاس اس طرح کی شکایتیں وصول ہوئی ہیں کہ مکان مالکان رنٹ کنٹرول آرڈر کی دفعات سے بچنے کے واسطے اور کرایہ داران کو پریشان کرنیکی غرض سے میونسپلٹی کو واٹر ٹیکس نہیں ادا کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پانی کی سپلائی بند کر دی گئی ہے-

چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ جو کرایہ دار کرایہ ادا کرتے ہیں انکو واٹر سپلائی و دیگر ضروریات زندگی کی خدمات بدستور حاصل رہیں- میں ایچ- ایس اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تحفظ ہند کے قواعد کے قاعدہ ۸۱ (۲) (بی- اے) اور (الیف) کے ماتحت مندرجہ ذیل حکم جاری کرتا ہوں:-

اگر کوئی مکان مالک جو میونسپل بورڈ کو واٹر ٹیکس وغیرہ ادا کرنے کے لئے ذمہ دار ہے لیکن ٹیکس نہیں ادا کرتا تو میونسپل بورڈ پائپ کا کنکشن کاٹنے سے قبل کرایہ دار کو نوٹس دیگا کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر واٹر ٹیکس ادا کر دے اور اگر وہ واٹر ٹیکس ادا کر دیگا تو کنکشن کاٹا نہیں جائیگا- اور کرایہ دار کو حق حاصل ہوگا کہ وہ ٹیکس کی یہ رقم جو میونسپلٹی کو ادا کی گئی ہے بقایا کرایہ یا آئندہ کرایہ سے کاٹ لے-

اگر فٹنگ کے خراب یا جوڑوں کے ڈھیلے ہونیکی وجہ سے واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ نے مکان مالک کو نوٹس دیا ہے کہ اگر مکان مالک وقت مقررہ کے اندر ضروری درستی نہ کرائیگا تو کنکشن کاٹ دیا جائے گا اور اگر اس وقت مقررہ کے اندر مکان مالک درستی نہیں کراتا تو واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کرایہ دار کو اس بات کا نوٹس دیگا کہ وہ کسی لائسنسدار پلمبر کے ذریعہ ضروری درستی کرا دے- اور اگر کرایہ دار ضروری مرمت کرا دیگا تو کنکشن بدستور جاری رہے گا- اور کرایہ دار کو حق حاصل ہوگا کہ وہ خرچہ کی رقم بقایا کرایہ سے یا آئندہ کرایہ سے کاٹ لے-

دستخط ایچ- ایس اسٹفنسن
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
کانپور

برطانی پارلیمنٹ میں انتخابی جوش و خروش

لندن ۲۹ رمئی- ڈسن کی تعطیل کے بعد برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس عام انتخاب کے جوش کی فضا میں شروع ہوا- وزیروں اور سابق وزیروں کے درمیان کافی دل لگی ہوئی-

پانچ سال کے بعد آج پہلی مرتبہ مخالف پارٹی سرکاری بنچوں کے مقابل بیٹھی ایک طرف مسٹر چرچل اور ان کی ٹولی تھی اور ان کے مقابلہ میں مسٹر اٹیلی جو چند روز پہلے ڈپٹی پرائم منسٹر تھے اور ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے- جب مسٹر چرچل چیمبر میں داخل ہوئے تو ان کے ساتھیوں نے اس قسم کا مظاہرہ کیا کہ لیبر بنچوں کی خاموشی گم ہو کر رہ گئی- مسٹر چرچل ادھر ادھر گھومے اور اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر خیر مقدم کا جواب دیا-

اس کے تھوڑی دیر بعد لیبر پارٹی نے مسٹر موریسن اور دوسرے لیڈروں کی آمد پر تالیاں بجائیں آج سب سے اہم سوال زیر بحث جنگی مجرموں کا تھا- مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ جنگی مجرموں کے خلاف فرد جرم تیار کرنے کے لئے امریکہ، روس، فرانس اور برطانیہ کمیٹی مقرر کریں گے اس میں برطانیہ کی طرف سے سر میکسویل آسٹرنی جنرل نمائندے ہوں گے-

پنڈت گووند بلبھ پنت کا بیان

نینی تال ۲۸ رمئی پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو- پی- و ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر بیون کی تقریر کے متعلق نمائندہ اخبار کے انٹرویو کرنے پر کہا کہ مسٹر بیون کی یہ پیشکش کہ ہندوستان کو زیادہ سے زیادہ ذمہ داری قسط در قسط دی جائیگی فیاضانہ نہیں ہے، اتنی تو نیک فہمی ایک ڈری میں بھی ہوتی ہے کہ وہ قسط وار ذمہ داری پیش نہیں کرتا- کرپس کی پیش کش میں ہند ریخ پیش کش کی گئی تھی- تو پھر با قسط ذمہ داری پر مسٹر بیون نے پیش کی ہے کون نظر ڈالے گا- پنڈت پنت نے کہا کہ ہندوستانیوں نے تو آزادی کامل کا تہیہ کر لیا ہے وہ اس سے کم منظور نہیں کر سکتے- انڈیا آفس کو توڑ دینا اور اس کے کام کو دفتر نو آبادیات میں منتقل کر دینا حقیقی حالات میں کوئی فرق نہ پیدا کریگا- اس سے تو ہندوستان کا فوری آزادی کا مطالبہ جزواً بھی پورا نہیں ہوتا- برطانی لیبر کی ایسی سرپرستانہ باتوں سے مجھے نفرت ہوتی ہے- مجھے تو اس سے ذرا بھی مایوسی نہ ہوگی اگر برطانیہ لیبر پارٹی آئندہ الیکشن میں ہار جائے-

کنسرویٹو اور لیبر پارٹی کا مقابلہ کرتے ہوئے پنڈت پنت نے کہا کہ کنسرویٹو پارٹی کی پالیسی کم سے کم واضح تو ہے یعنی اس کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں لیکن لیبر پارٹی کی کیفیت ہے کہ اسے اپنے اصولوں پر عمل کرنے کا حوصلہ ہے اور نہ طاقت ہے کہ اگر مسٹر بیون کے وعدہ سے کوئی بہتر وعدہ بھی ہندوستان کے ساتھ کیا جائے تو اس کو کوئی غیر معمولی اہمیت نہ دینی چاہیئے- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے نیک ارادوں کے باوجود ان میں یہ ہمت نہ ہو کہ وہ مخصوص مفاد کے خلاف اظہار کر سکیں- وہ ہندوستان کے مسئلہ پر کریس کا اختلاف نہ کریں گے اور ممکن ہے کہ ان کے سامنے بالکل جھک جائیں-

تین بڑوں کی کانفرنس ہونیوالی ہے

لندن- ۲۹ رمئی- آج پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے یہ بات واضح کر دی کہ پریسیڈنٹ ٹرومین اور مارشل اسٹالن کے ساتھ ان کی میٹنگ جلد ہونے والی ہے-

مسٹر آصف علی کا پیغام

نئی دہلی ۲۸ر مئی۔ مسٹر آصف علی کے مکان پر پہونچنے کے بعد ہی بہت سے کانگریس مین وہاں پہونچے۔ مسٹر آصف علی تکیے کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے۔ انکی آواز مشکل سے سنائی دیتی تھی۔ انھوں نے نہایت آہستہ لہجہ میں فرمایا کہ ملک میں کسی کو مایوس ہونے یا بے بسی محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ آج ہندوستان کی آزادی اس سے بہت قریب ہے جتنا بہت سے لوگ تصور کرتے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نوجوان نسل کی ذمہ داری بہت سخت ہے۔ اصل عمارت تو انہی کو بنانی ہے۔ ہم نے تو صرف نیو رکھنے کا کام کیا ہے اور میں مکمل اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ بنیاد ہی صحیح اور سیدھے طور پر رکھی گئی ہے۔

ہم نے ایک ایسے مقصد کے لئے جو بلند ہے اور حق پر مبنی ہے اپنی بہترین کوشش کی ہے۔ ہمیں چھپانا کچھ نہیں ہے۔ ہم نہ صرف اپنے ملک کے لئے بلکہ تمام پامال نوع انسانی کے لئے آزادی چاہیئے ہیں۔

شام اور لبنان کا معاملہ خطرناک صورت اختیار کر گیا!

لندن ۲۸ر مئی۔ شام اور لبنان کا معاملہ خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ۴ر جون کو قاہرہ میں عرب لیگ کونسل نے جو میٹنگ بلائی ہے اس سے حکومت فرانس اور لونٹ حکومتوں کے درمیان موجودہ کشمکش خطرناک حد کو پہونچنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ گو اب تک یہ جھگڑا فرانس اور مڈل ایسٹ کے ملکوں کے درمیان محدود رہا ہے لیکن پچھلے چند روز کے اندر تمام مڈل ایسٹ اور حتی کہ ہندوستان تک میں رائے عامہ شام اور لبنان کی حکومتوں کے ساتھ بڑی سرگرمی کے ساتھ ہمدردی ظاہر کر رہی ہے۔

لندن میں یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ اس خبر سے کہ شام کی فوج کے کچھ دستے فرانس کی فوج سے الگ ہو گئے ہیں دمشق اور دوسرے شہروں میں اس تاریخ سے پہلے ہی مسلح جھگڑے شروع ہو جائیں جبکہ عرب لیگ کونسل کی میٹنگ ہوگی۔

فرانس کے محکمہ اطلاعات نے شام اور لبنان میں برطانی رویہ کی شکایت کی ہے۔

فرانس کے ریڈیو کا بیان ہے کہ حکومت فرانس نے ایک بیان میں کہا کہ شام اور لبنان میں فرانس کی فوج کے بہت چھوٹے چھوٹے دستوں نے نقل و حرکت شروع کی تھی لیکن ان ہی علاقوں میں اور اسی مطلب کے لئے برطانی حکام نے بڑے پیمانہ پر نقل و حرکت شروع کر دی لیکن برطانی حکومتی حکام نے فرانس کے حکام سے پہلے کوئی صلاح مشورہ نہیں کیا۔

یوپی کانگریس اسمبلی کا فیصلہ

الہ آباد ۲۹ر مئی۔ یوپی کانگریس مین نمائندہ اسمبلی کی انتظامیہ کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کے ممبر بنیادی طور پر کانگریس کے وفادار نہیں ہیں اس لئے انھیں کانگریس مین میں بھرتی نہیں کیا جا سکتا۔

۴ کا اطلاق تمام محکوم ملکوں پر ہونا چاہیئے۔

روس اور جاپان

واشنگٹن ۲۷ر مئی۔ امریکہ کی کانگریس کے کئی ممبران نے آج یونائیٹڈ پریس کے نمایندہ سے کہا کہ امریکہ کی فوج کی تعداد جلد گھٹانے کا امکان اس بات پر مبنی ہے کہ ممکن ہے کہ روس جاپان کے خلاف لڑائی میں آجائے اگر روس لڑائی میں آگیا تو امریکہ کو ایشیائی لڑائی میں فوج کی ضرورت پڑیگی۔

یہ بیان کانگرس مینوں، جنرل جارج مارشل اور امریکی آرمی چیف آف اسٹاف کے درمیان خفیہ میٹنگ کے بعد دیا گیا۔

کانگریس مینوں نے کہا کہ جنرل مارشل روس کے لڑائی میں آنے کے امکان پر بحث نہیں کریں گے۔

میٹنگ کے بعد مسٹر سنڈیر نے کہا کہ گو آنے والے سال میں امریکہ کی ہوائی طاقت میں کمی کر دی جائے گی لیکن جاپان پر اس سے ڈھائی گنا بم گرائے جائیں گے جتنے کہ پچھلے سال جرمنی پر گرائے گئے تھے۔

روس نے برطانی اور امریکی تجویز مان لی

سان فرانسسکو ۳۰ر مئی۔ روس نے برطانیہ اور امریکہ کی یہ تجویز مان لی ہے کہ سندرلی علاقوں میں حکومت خود اختیاری یا آزادی اتحادی قوموں کے چارٹر میں منزل مقصود قرار دیدیا جائے روس نے پہلے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس اصول ۴

ہندوستان برطانیہ کا سب سے بڑا قرض خواہ ہے

گلاسگو ۲۹ر مئی۔ اخبار "گلاسگو ہرلڈ" نے آج ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے سرکردہ کارخانہ داروں کی برطانیہ میں آمد بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

اس وقت ہندوستان برطانیہ کا سب سے بڑا قرض خواہ ہے اس قرضہ کو کسی نہ کسی طرح چکانا ہی پڑے گا معاملہ بہت پیچیدہ ہے! — لندن ۲۹ر مئی۔ ولیم جوئس جو جرمن ریڈیو سے برطانیہ کو براڈکاسٹ کیا کرتے تھے اور جو لارڈ ہاہا کے نام سے مشہور ہو گئے پکڑے گئے۔ ان کے ساتھ انکی بیوی بھی تھی

مسٹر بیون لیبر پارٹی کی پالیسی کی وضاحت میں

لندن ۵؍مئی - رائٹر کے پولیٹیکل نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ کل میں نے مسٹر بیون سے جو لیبر منسٹری سے ابھی ریٹائر ہوئے ہیں ان کے کمرہ میں ملاقات کی اور انھوں نے ہندوستان کے متعلق جو تقریر کی تھی اس کا جو ہندوستان اور اس کے باہر اثر پڑا ہے اس پر بحث کی - مسٹر بیون نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ جاپان کی شکست کے بعد لیبر پارٹی ہندوستان کا جمود برداشت نہیں کرے گی۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے مسٹر بیون کو ہندوستان سے آئی ہوئی خبریں دکھلائیں جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندوستان کے اخبارات نے اس وعدہ پر کہ انڈیا آفس توڑ دیا جائے گا کوئی خاص جوش ظاہر نہیں کیا کیونکہ یہ کوئی اہم بات نہیں ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان کے سیاستدانوں کو یہ اُمید نہیں ہے کہ لیبر گورنمنٹ ان کے مطالبات منظور کریگی - مسٹر بیون نے اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا کہ اب ہم لڑائی میں مصروف ہیں اور میں لڑائی کی صورت حالات کے سلسلہ میں مصروف ہیں اور میں لڑائی کی صورت حالات کے سلسلہ میں مصروف تھا لیکن اب میں ہندوستان کو زیادہ اختیارات دینا شروع کردونگا اور منظم پارٹیوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنیکی کوشش کرونگا۔

جہانتک لیبر پارٹی کا تعلق ہے کرپس تجویزیں اب بھی برقرار ہیں اور دل ہی میں ہم آزاد ہو جائیں گے ہم ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔

میں نے مسٹر بیون سے دریافت کیا کہ اگر ہندوستان نے کرپس تجویزوں کو منظور نہ کیا تو لیبر گورنمنٹ کا کیا رویہ ہوگا - مسٹر بیون نے کہا کہ ہم ہندوستان کی تمام پارٹیوں میں سمجھوتہ چاہتے ہیں ہم یہ کام ان پر نہیں چھوڑیں گے کہ وہ آپس میں سمجھوتہ کرلیں کیونکہ یہ کام بہت مشکل نظر آتا ہے ہم ان کے درمیان سمجھوتہ کرانیکی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گے اور ہم اس معاملہ میں اپنی طرف سے پہل کریں گے۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے مسٹر بیون سے کہا کہ وہ اپنے اس خیال کی وضاحت کریں کہ ہندوستانیوں کی زیادہ ذمہ داری منظور کرنیکے لئے حوصلہ افزائی کی جائے۔

مسٹر بیون نے کہا کہ میرا یہ مطلب ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت کے ساتھ مختلف پارٹیوں کا تعاون حاصل کیا جائے گا - مسٹر بیون نے مزید کہا کہ ہندوستان کے معاملہ کے ساتھ جو زبردست ذمہ داری شامل ہے وہ مسئلہ کو حل کرنے میں امداد دے گی۔

مسٹر بیون نے کہا کہ انگلینڈ کا آدمی اس معاملہ کو طے کرنا چاہتا ہے اور لیبر پارٹی معاملہ حل کرنے کے بہترین ذرائع معلوم کر رہی ہے - مسٹر بیون نے یہ واضح کردیا کہ ہندوستان کو لیبر پارٹی پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور اس کو پیچھے کی طرف نہیں آگے کی طرف دیکھنا چاہیئے - آخر میں مسٹر بیون نے کہا کہ میرا پختہ خیال ہے کہ دنیا کے امن برطانیہ اور ہندوستان کا اسی میں بھلا ہے کہ ہندوستان اپنی مرضی سے برٹش کامن ویلتھ آف نیشن میں شامل رہے میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان ایک چلتے ہوئے کارخانے کی طرح خود حکومت اختیاری سنبھال لے۔

اعلان

حافظ محمد صدیق

اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج اٹاوہ!

صوبہ کی سب سے پرانی درس گاہ ہے اسلامی شعار تربیت اور دینیات پر بہت زور دیا جاتا ہے چھوٹے بچوں بڑے لڑکوں اور کم استطاعت طلبا کے لئے جداگانہ انتظام ہے۔ بہت کفایت شعاری کے اصول پر تعلیم و تربیت کا انتظام ہے انٹرمیڈیٹ میں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم کا انتظام ہے۔

تاریخ - جغرافیہ - فارسی - عربی - ریاضی - اردو - ہندی - سوکس - اکنامکس ہائی اسکول تک سائنس - کامرس فارسی عربی - ڈرائنگ - زراعت کی تعلیم بطور اختیاری مضامین کے تعلیم ہوتی ہے۔

مفصل قواعد و ضوابط پرنسپل سے طلب فرمایئے۔

ضرورت

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کو ایک ایسے اسسٹنٹ منیجر کی ضرورت ہے جو کہ انٹرنس پاس ہو اور تجربہ حسابات کا رکھتا ہو - عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو - تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار بشمول جملہ الاؤنس کے جا بجا کل مروجہ ہیں معہ طعام دو وقتہ و جائے رہائش کے دی جائیگی اور ہر وقت یتیم خانہ میں سکونت رکھنی ہوگی ایسے اُمیدوار کو ترجیح دی جائیگی جس نے ندوۃ العلماء لکھنؤ میں مطلوبہ تعلیم حاصل کی ہو۔

سید احمد حسن اسپیشل مجسٹریٹ
و جنرل سیکرٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

ضرورت

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور میں مڈل پرائمری اسکول کے لئے دو ٹرینڈ ٹیچروں کی ضرورت ہے درخواست ۲۰؍جون ۱۹۴۵ء تک آجانی چاہیئے - اور مورخہ ۲۳؍جون ۱۹۴۵ء کو صبح ۸ بجے انٹرویو کے لئے یتیم خانہ پر بیڈ حاضر ہونا چاہیئے -

یوسف علی ایڈوکیٹ سیکرٹری
شعبہ تعلیم - یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

بحری، ہوائی اور زمینی فوجوں میں

کمیشن کے عہدے

فوج، بحری بیڑے اور ہوائی بیڑے میں افسروں کی فوری ضرورت کو دیکھتے ہوئے، ۶ سٹاف آفسرز (ریکروٹنگ) مختلف علاقوں میں تعینات کئے گئے ہیں۔ اِن کے صدر دفاتر کے پتے ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

اِن میں سے ہر ایک افسر کے ساتھ بحری بیڑے، فوج اور ہوائی بیڑے کے افسروں کی ایک جماعت ہوگی جو اُن کے صدر مقاموں سے ملحق اور متعلقہ علاقوں کا دورہ کرے گی۔

اِن جماعتوں کے فرائض دو قسم کے ہیں: (۱) لوگوں کو تینوں فوجوں کی زندگی، شرائط ملازمت اور تنخواہوں وغیرہ کے متعلق واقفیت بہم پہنچانا۔ (۲) تینوں فوجوں کے کمیشنڈ عہدوں کے لئے موزوں اُمیدواروں کا انتخاب کرنا جو چھ سروس سلیکشن بورڈوں میں سے کسی ایک کے سامنے پیش کئے جائیں گے، جن کے ہاتھ میں آخری انتخاب ہوگا۔

اسائی بلڈنگ - قلابہ - بمبئی
۵ وے روڈ - لکھنؤ
۱۱ سینٹ جان پارک - لاہور
۱۵ اولڈ کورٹ ہاؤس اسٹریٹ - کلکتہ
اسمبلی ریسٹ ہاؤس - ناگپور
کیمپ روڈ - بنگلور

مقامی اخبارات میں اعلانات دیکھتے رہا کیجیئے

یہ جتادینا ضروری ہے کہ یہ چھ گروہ یا جماعتیں صوبجاتی سلیکشن بورڈوں کے علاوہ ہیں، اُنکی بجائے قائم نہیں کی گئیں۔ صوبجاتی سیلکشن بورڈ بدستور قائم رہیں گے۔ آپ اپنی درخواست (۱) اپنے صوبے کے "پراونشل سلیکشن بورڈ (۲) یا نزدیک ترین ریکروٹنگ آفس کو بھیج سکتے ہیں، یا براہ راست سٹاف آفسر (ریکروٹنگ) کو درخواست دیجیئے (جب وہ آپ کے علاقے کا دورہ کریں)

AAA 87

اُردو مڈل پاس طلبہ کیلئے نادر موقع

جامعۃ الٰہیات کانپور میں ایک جدید شعبہ اس قسم کا قایم کیا گیا ہے جس میں اُردو مڈل پاس بچوں کو ع.ب کے علاوہ انگریزی، عام معلومات، فن تجارت و اصول تجارت کا بھی تعلیم دی جائیگی - تعلیم کے ساتھ اسلامی اصول پر طلبہ کی ٹھوس تربیت اس شعبہ کی نمایاں خصوصیت ہوگی قیام و طعام کا مدرسہ ہی میں انتظام ہوگا - طعام و دیگر روزمرہ ضروریات کے اخراجات بلحاظ زمانہ بہت ہی معمولی ہوں گے، تعلیم کی کوئی فیس نہ ہوگی، اس شعبہ کے فارغ التحصیل، اپنی دینی و دنیاوی ضرورتوں میں انشاءاللہ کسی کے محتاج نہ ہونگے، اور تجارت میں فنی واقفیت کے ساتھ عملی حیثیت سے اس کے ماہر بھی ہوجائینگے،

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنے مڈل پاس بچوں کو زیادہ سے زیادہ داخل کریں۔

داخلہ ۱۵؍جون سے ۱۵؍جولائی تک ہوگا - درخواستیں پتہ ذیل پر آنا چاہیئیں۔

منت اللہ تاجر حجام ناظم جامعۃ الٰہیات - بیکن گنج کانپور

یورپ سے فوجیں باہر لیجانے کے لئے امریکی تیاریاں

پیرس۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے رسل و رسائل کے خطہ کے ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ امریکی فوجیں بحرالکاہل میں منتقل کی جارہی ہیں جس وقت اسمبلی ایریا کمان اپنا کام بڑے پیمانہ پر شروع کردے گی تو ۸ ہزار سپاہی روزانہ کے حساب سے امریکی فوجیں یورپ چھوڑ دیں گی۔ اپنے نئے پروگرام کے مطابق نئی کمان نے شمالی شرقی فرانس کا بہت بڑا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اس علاقہ سے ایک وقت میں ساڑھے تین لاکھ سپاہی گذر سکتے ہیں۔ کمان کے ہیڈ کوارٹر رہمز میں ہیں۔ اس کمان کے حاکم اعلیٰ آر۔ الیس لارڈ ہیں ۴۴

۴۴ لارڈ نے سول جرنل کی انفرادی تیاریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مدت دو مہینوں کی رکھی ہے۔ دو ہفتہ کے لیئے گھر جاسکتے ہیں اور بحرالکاہل جانے کے لئے ۲۵ دن کی مدت دی ہے۔ روزانہ ۸ ہزار سپاہیوں کو بھیجا جانا بندرگاہوں اور ان کے رقبوں پر بھی منحصر ہے۔ اس شرح میں ان رقبوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اعلان کیا گیا ہے کہ تقریباً ۸۰ فیصدی فوجی دوبارہ بحرالکاہل بھیجنے کے لئے اپنے گھریلو کام یا ہنگامی کام کے لئے جلد تر امریکہ روانہ کئے جائیں گے۔ نئی کمان۔ سامان خورد و نوش، تربیت، تفریح، تعلیمی سہولتوں وغیرہ کا انتظام ان فوجیوں کے لئے کرے گی، جو بحرالکاہل میں منتقل ہونے کے لئے امریکہ جائیں گے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ موجودہ ہنگامی حالات میں ٹوکیو میں صرف سرکاری آدمی اور فوجی آدمی رہیں۔

ناروے کی بندرگاہیں کھل گئیں

پیرس۔ ۳۰رمئی۔ سمندری محکمہ کے افسران کا بیان ہے کہ ناروے کی تمام بندرگاہیں جہازوں کی آمد و رفت کے لئے کھل گئی ہیں۔

جاپان کی راجدھانی ٹوکیو بالکل برباد ہوگئی!!

لندن۔ ۲۷رمئی۔ ٹوکیو کو امریکی ہوائی جہازوں کی بمباری سے اس قدر سخت نقصان پہونچ چکا ہے کہ اب اس کی مرمت کی اُمید نہیں کی جاسکتی یہ ہے وہ خبر جو رائٹر کے اسپیشل نامہ نگار اے ۔ ک قریشی نے بھیجی ہے۔

جاپان کے وزیر اعظم ایڈمرل سوزوکی نے بھی یہ مان لیا ہے۔ آج انھوں نے ٹوکیو پر بمباری کے بارے میں ایک بیان دیا جس میں کہا کہ راجدھانی میں جو کچھ بچا تھا وہ بھی جل رہا ہے۔

وزیر اعظم کے بیان کے بعد ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا کہ کیبنٹ کا غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تدبیروں پر غور کیا گیا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی بتلایا کہ کوبے اور اوساکا دونوں کو بھاری نقصان پہونچا ہے انہوں نے دونوں شہروں کے نقصان کا بھی حال بتلایا۔ جب ٹوکیو میں جاپانی کیبنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا واشنگٹن میں امریکی ہائی کمان نے بتلائی کہ جاپان پر اور زیادہ کاری ضرب لگانے کے لئے لفٹننٹ جنرل جیمز ڈولٹل کی زیر کمان آٹھویں ہوائی فوج یورپ سے پیسیفک منتقل کی جارہی ہے جاپان پر اس سے زیادہ بم گرائے جائیں گے جتنے کہ جرمنی پر گرائے گئے ہیں۔

—— شملہ۔ ۲۵رمئی۔ آج صوبہ پنجاب کیبنٹ کا اجلاس ہوا گورنر پنجاب نے صدارت کی۔

معلوم ہوا ہے کہ سرکاری ملازمین کو مہنگائی اور

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 23 | Cawnpore. Saturday 9th JUNE 1945

کانپور شنبہ ۹ر جون ۱۹۴۵ء مطابق ۲۷ر جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۱ نمبر ۲۳

ادبیات

حکمتِ انسانی کو چیلنج

— از حضرت سیماب اکبرآبادی —

کل جو کچھ کام کئے تو نے بقصد نام و نمود
آج باقی نہیں اُن کا تری دنیا میں وجود

نعمتیں کل جو ترے خوان پہ تھیں کھائی گئیں
آج وہ صرف خیالوں میں ترے پائی گئیں

عشرتیں تھیں جو سرِ بزمِ طرب خواب ہوئیں
لذّتیں کل جو اٹھائی تھیں وہ سب خواب ہوئیں

ابھی وہ لمحہ جو تھا سازِ تری ہستی کا!
بن گیا مقبرۂ رازِ تری ہستی کا!

سلسلے ہیں تری ہستی کے سرابوں کی طرح
روز و شب گذرے چلے جاتے ہیں خوابوں کی طرح

کیا اسی ہستئ موہوم پہ تو راضی ہے؟
حال کچھ بھی نہیں، جو کچھ ہے فقط ماضی ہے

علم و حکمت پہ ہے دنیا میں بہت ناز تجھے
کہتے ہیں معرفت آموز و فسوں ساز تجھے

فلسفہ زور ہے، سائنس ہے قوّت تیری
فیضِ حکمت سے ہے دنیا پہ حکومت تیری

کھیلتی ہیں ترے ہاتھوں میں ممات اور حیات
آب و خاک اور ہوا پر ہیں ترے اقدامات

جنگ اور جنگ ہیں دو رنگ تری فطرت کے
لیکن ان دونوں پہ غلبے ہیں فنائیت کے

کبھی دیتا ہے ہوا، شورشِ پیکار کو تو
روک دیتا ہے کبھی فوج کی یلغار کو تو

مستقل ہیں ترے جذبے نہ دوامی ترے کام
بے سکونی میں تسلسل نہ سکوں میں ہے دوام

بات یہ ہے کہ نہیں وقت پہ قبضا تیرا
علم ناقص ہے، تخیّل ہے نکمّا تیرا

صبح پر بس ہے نہ ہے شام پہ قابو تیرا
اختیارات میں مغلوب ہے پہلو تیرا

کسی تدبیر سے دورِ سحر و شام کو روک
روک سکتا ہے تو اِس گردشِ ایام کو روک

دنیائے اسلام

شام ولبنان میں سکون کے بعد جنرل ڈی گول کا بیان

لندن ۲ر جون۔ کل رات کو جنرل ڈی گال نے شام کے موجودہ حالات کے بارہ میں اور یہ حالات کیوں پیدا ہوئے اس سلسلہ میں ایک بیان جاری کیا۔ یہ بیان برطانی نوٹ کا پبلک جواب ہے۔ جنرل ڈی گول اس بیان میں کہتے ہیں کہ ۸ر مئی کو فرانس کے فوجیوں پر حملہ کیا گیا تھا اس لئے فوجی کارروائی کرنی پڑی۔ کل شام کو گولی چلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے تاکہ برطانی حکومت کا مطالبہ پورا ہو جائے اور حالات میں کچھ بہتری پیدا ہو سکے۔ حکومت فرانس کی رائے میں یہ موقع اس کے لئے موزوں ہے کہ امریکہ اور برطانیہ سے گفتگو کرنے کے لئے زیادہ موزوں فضا بنائی جائے اور بالآخر عرب کی مختلف حکومتوں سے بات چیت کی جائے جو کہ اس علاقہ کے قریب ہیں لہذا یہ بھی مناسب ہے کہ کم از کم روس کی حالات کی اطلاع دی جاتی رہے۔ جنرل ڈی گول اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ برطانی نوٹ مجھے اس وقت ملا جب پہلے برطانی پارلیمنٹ میں پیش ہو لیا۔ میں نے اس کا جواب وزیر اعظم برطانیہ کو دینے کے بجائے یہ مناسب سمجھا کہ پبلک بیان شایع کر دوں۔

جنرل ڈی گال نے اس بیان میں بتایا کہ فرانس کے بارہ سپاہی اس مقابلہ میں کام آئے ہیں۔

دمشق میں فرانسیسی فوج ریٹائر ہو گئی

لندن ۲ر جون۔ حکومت روس نے آج صبح حکومت فرانس اور برطانیہ و امریکہ و چین سے اپیل کی ہے کہ شام و لبنان کے معاملہ کو پُر امن طریقہ پر طے کیا جائے۔ دمشق سے جو تازہ ترین اطلاعیں لندن میں پہونچی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی فوجیں اب اپنی اپنی بارکوں میں واپس چلی گئی ہیں۔ کل جیکے سے جنرل سر برنارڈ برطانی کمانڈر انچیف دمشق میں داخل ہوئے۔ وہاں انہوں نے حکومت کے نمایندوں سے بات چیت کی اس کے بعد برطانی ٹینک اور برطانی پیدل فوج دمشق میں داخل ہوئی۔ اور مقامی آبادی نے اس کا استقبال کیا۔ تمام فرانسیسی نصب گاہوں کی حفاظت برطانی فوج کر رہی ہے اور شام کی فرانسیسی فوج جزوی طور پر شہر کو کنٹرول کئے ہوئے ہے۔ پیرس میں یہ خیال ہے کہ برطانیوں کے شہر میں داخل ہونے سے حالات پر سکون ہو جائیں گے اور پانچ کانفرنس کے لئے میدان تیار ہو جائیں گے۔

گولہ باری اور بمباری سے شام کے متعدد شہروں میں آگ لگ گئی!

لندن یکم جون۔ اطلاع ملی ہے کہ شام اور لبنان میں فرانسیسی کمانڈر نے فرانسیسی فوجوں کو گولی چلانا بند کرنے کا حکم دیدیا ہے، ابھی تک سرکاری طور پر اس خیال کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی کمانڈر نے برطانی کمانڈر کی مداخلت پر گولی چلانا بند کی ہے۔ پیرس کی ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ مسٹر چرچل نے جنرل ڈی گال سے جو اپیل کی ہے کہ جنرل ڈی گال اس کا جواب نہیں دیں گے۔ اس سے پہلے کی خبر میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے شام اور لبنان کے معاملہ میں مداخلت شروع کر دی ہے۔ یہ اعلان آج پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے کیا جبکہ آپ نے کہا کہ شام میں حالات بہت زیادہ نازک صورت اختیار کر گئے ہیں اور حکومت برطانیہ اب زیادہ عرصہ تک الگ کھڑی نہیں رہ سکتی۔ مسٹر ایڈن نے کہا کہ مسٹر چرچل نے جنرل ڈی گال کو لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ نے بڑی افسوس کے ساتھ مڈل ایسٹ کے برطانی کمانڈر انچیف کو حکم دیدیا ہے کہ خونریزی روکنے کے لئے وہ مداخلت کریں۔ مسٹر چرچل نے مسٹر ڈی گال کو حکم دیا ہے کہ وہ فرانسیسی فوجوں کو فوراً گولی چلانا بند کرنے کا حکم دیدیں اور اپنی اپنی بارکوں میں چلے جائیں تاکہ برطانی اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان ٹکراؤ ہونے کی نوبت نہ آئے۔ امریکہ کے قائمقام سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر جوزف نے واشنگٹن میں پریس کانفرنس میں کہا کہ پریذیڈنٹ ٹرومین نے شام اور لبنان میں خونریزی روکنے کے برطانی فیصلہ کو پسند کیا ہے اس سے پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ پریذیڈنٹ ٹرومین اور اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ تمام صورت حالات پر غور کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پریذیڈنٹ ٹرومین اور مسٹر چرچل کے درمیان صورت حالات کے متعلق ٹیلیفون پر بات چیت ہو رہی ہے۔ مسٹر ایڈن نے فرمایا کہ میں ہاؤس کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ شام میں بہت ہی نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے جہاں اس وقت شامی اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے۔ کل رات سے صورت حالات اور بھی خراب ہو گئی ہے۔ ہمارے وزیر نے دمشق سے خبر دی ہے کہ رات کے وقت بڑے زور سے گولی چلی اور گولہ باری ہوئی شہر کے بیچ میں دو جگہ بڑے زور کی آگ لگی ہوئی ہے اور برابر پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ دمشق اور ساحل کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے اور ہمیں برطانی وزیر سے صرف بذریعہ وائرلیس خبریں مل رہی ہیں۔ کل فرانسیسی حکام کے ساتھ عارضی صلح کی گئی اور دمشق سے برطانی اور امریکی شہریوں کو نکال دیا گیا۔ اس کے بعد بڑے زور شور سے گولی چلی۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھی بم باری کی گئی۔ شام کے اور شہروں میں جن میں جبل ڈروز بھی شامل ہے۔ لڑائی پھیل گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

قند

ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۴	کانپور پنجشنبہ ۹ر جون سنہ ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۳

کیا لارڈ ویول ڈومینین اسٹیٹس کی اسکیم لائے ہیں؟

لندن کے باخبر حلقوں میں چرچا ہے کہ لارڈ ویول اپنے ساتھ جو پیش کش لے گئے ہیں وہ محض فوری نہیں بلکہ مستقبل سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ انڈیا سے قریبی تعلق رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ یہ پیش کش مان لینے سے ہندوستان میں ابھی عملی طور پر ڈومینین اسٹیٹس قائم ہو سکتا ہے خواہ اس کی باضابطہ ترویج میں کتنا ہی وقت لگے۔ لندن کے ہندوستانی حلقے انڈیا آفس کے حلقوں کی خوش فہمی میں شریک ہیں مگر ان کا بھی یہ خیال ہے کہ مرکز پر سو فی صدی ہندوستانی کیبنٹ قائم ہو جائیگی جو وائسرائے کی مداخلت سے بری ہو گا۔ خیال ہے کہ ویول اسکیم ڈیسائی فارمولا سپرو کمیٹی فارمولا دونوں پر مبنی ہے۔ مرکز میں ہندو مسلمانوں کی نمایندگی برابر رکھی گئی ہے اور دوسری سب اقلیتوں کی جن میں سکھ اور دلت جاتیاں بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی [illegible] سے نصف کیبنٹ لیجسلیچر کے سامنے جوابدہ ہوگا اور وائسرائے کا "ویٹو" (منظور یا مسترد کرنے کا آخری اختیار) قائم رہے گا۔

نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ کل یہاں پہونچنے کے پانچ گھنٹے بعد لارڈ ویول نے اپنی ایگزیکیٹو کونسل کی میٹنگ منعقد کی اور اس کے سامنے اپنی تجویزیں رکھیں۔ میٹنگ دو گھنٹے تک جاری رہی آج بھی کونسل کی میٹنگ ہوگی۔ ممبروں کی رائے برطانی حکومت کو بھیجی جائے گی۔ تجویزیں ۱۲ یا ۱۳ر جون کو شایع ہوں گی۔ کہا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی مسٹر جناح اور گیارہ صوبوں کے موجودہ اور سابق وزیر اعظم مشورہ کے لئے بلائے جائیں گے۔ ممکن ہے کہ دو درجن کے قریب لیڈروں کی کانفرنس مشورہ کے لئے منعقد کی جائے۔

صوبوں میں نمائندہ وزارتوں کی بحالی میں جمود کے حل کا لازمی جزو ہے لیڈروں کی رہائی کے متعلق بدستور دو قسم کے خیالات ہیں ایک تو یہ کہ سمجھوتہ سے پہلے ہی انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ انکی رہائی سمجھوتہ کے قدرتی نتیجہ کے طور پر ہوگی۔

برلن پر چاروں ملکوں کا قبضہ

جرمنی کی تقسیم کے بارے میں چار بڑی طاقتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتہ کے مطابق جرمنی کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جرمنی کے پوربی حصہ پر روس کا قبضہ ہوگا۔ ہر ایک علاقہ ایک کے اس طرح پر ہوگا۔ پچھمی حصہ فرانس کا۔ اتری حصہ پر برطانیہ اور دکھنی پچھمی حصہ پر امریکہ کا قبضہ ہوگا۔

برلن پر چاروں ملکوں کی فوجوں کا قبضہ ہوگا۔ ہر ایک علاقہ ایک ایک کمانڈر کے ماتحت ہوگا۔ ہر کمانڈر برلن کے لئے اپنا نمایندہ مقرر کریگا۔ چاروں کمانڈروں پر مشتمل ایک کنٹرول بورڈ ہوگا۔ اس سمجھوتہ پر آج ہی عمل درآمد شروع ہو گیا ہے اور اس سمجھوتہ پر کل برلن میں دستخط ہو گئے۔ روس کی طرف سے مارشل ژوکوف نے امریکہ کی طرف سے جنرل آئزن ہوور نے اور برطانیہ کی طرف سے فیلڈ مارشل منٹگمری نے دستخط کئے اور فرانس کی طرف سے جنرل ٹسانگی نے دستخط کئے ہیں۔ جرمنی سے وہ سب علاقے علیحدہ کر دئے گئے ہیں جن پر اس نے قبضہ کیا تھا۔ اب کی سرحد وہی رکھدی گئی ہے جو ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء کو تھی۔ یہ انتظام اس وقت تک جاری رہے گا جبتک جرمنی ہتھیار ڈالنے کی تمام شرطیں پوری کریگا۔ اس کے بعد پھر حالات پر غور کیا جائے گا۔

بقیہ آئینۂ کانپور!

سڑکوں کی مرمت یو پی گورنمنٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کی سڑکوں کی مرمت کے لئے ۳ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ کی گرانٹ منظور کر لی ہے۔

سٹیزن کمیٹی اشوک ہال میں سٹیزن کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع کی صدارت میں ہوئی جس میں آٹا اور چاول کے خراب ہونے کی آئی ہوئی شکایتوں پر غور ہوا اور کمیٹی کے لئے ایک آرگنائزر کی جگہ منظور کی گئی جس کی تنخواہ ایک سو اور ڈیڑھ سو کے درمیان ہو۔ اور مندرجہ ذیل آدمیوں کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی جو شکایات کے متعلق کارروائی کریں گے۔

مسرس ایچ۔ ایم سمیع۔ سید احمد حسین۔ محمد یعقوب۔ پنڈت بالکرشن شرما۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پتو لال شوکلا۔ باسدیو شرما۔

مزدور سبھا مزدور سبھا کی جنرل کونسل کا ایک جلسہ جس میں یو پی پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس کے واسطے ۱۲ ابتدائی ووٹر منتخب ہوئے اور ہندوستان مزدور سیوا سنگھ کے نام سے ایک دوسرے مزدوروں کی جماعت قایم کئے جانے کی سخت مخالفت کی گئی

ریلیف فنڈ سیکرٹری ڈسٹرس ریلیف فنڈ نے پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں امداد دیں کیونکہ یہ فنڈ سیاسی قیدیوں کے ٭ گھر والوں کی امداد کے لئے قایم کیا گیا تھا اور چار سو روپیہ ماہوار صرف کر رہا ہے۔ فنڈ میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے اس ماہ میں کسی کو امداد نہیں دی جا سکتی ہے

ریزرو بنک آف انڈیا معلوم ہوا ہے۔ کہ ریزرو بنک آف انڈیا کا پبلک قرضہ کا سیکشن جو کلکتہ سے کانپور آگیا تھا وہ اب پھر کلکتہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اخبار سٹیزن میونسپل بورڈ کا مقدمہ

کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین لالہ کیلاش پت سنگھانیہ نے سٹیزن کے ایڈیٹر مسٹر ایس۔ پی مہرہ کے جلسہ بورڈ میں داخل ہونے کے پرمٹ کو منسوخ کر دیا تھا۔ مسٹر مہرہ نے اس مداخلت کے خلاف سٹی منصف کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جس کی کارروائی درج ذیل ہے:-

مسٹر مہرہ کی طرف سے مسٹر رام ناتھ سیٹھ ایڈوکیٹ اور چیرمین بورڈ کی طرف سے ڈاکٹر کاٹجو پیروی کر رہے تھے۔ ڈاکٹر کاٹجو نے فرمایا کہ ہندوستان میں اخبار نویسوں کو خاص حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اخبار کے نمایندوں کو جلسہ بورڈ میں شرکت کرنے کا کوئی خاص حق حاصل نہیں ہے۔ لیکن بورڈ نے اپنے خوشی سے اخبار کے نمایندوں کے لئے انتظام کیا ہے اس موقع پر آپ نے انگلستان اور امریکہ کی مثالیں پیش کیں اور آپ نے کہا کہ جب اخبار نویسوں کو کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہے تو پھر انکو بورڈ کے جلسہ میں داخل ہونے کے لئے عارضی احکامات جاری کرنا غیر مناسب ہے۔

میونسپل بورڈ کی طرف سے ایک حلف نامہ داخل کیا گیا ہے جس میں مدعی کی درخواست خارج کرنے کی درخواست کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ میونسپل بورڈ یا چیرمین نے مدعی کو پبلک کے ایک ممبر یا دیکھنے والے کی حیثیت سے بورڈ کی میٹنگ میں شرکت کرنے سے ہرگز نہیں منع کیا اور بورڈ کی وزیٹرس گیلری میں مدعی کی موجودگی سے بورڈ کو کوئی اعتراض نہیں ہے بشرطیکہ وہ اندر داخل ہونے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ طریقہ اختیار کرے۔

حلف نامہ میں تحریر ہے کہ مدعی کا رویہ ایک جرنلسٹ کی حیثیت سے کئی سالوں سے بورڈ کے معاملات کیلئے بہت ہی غیر قابل اطمینان رہا ہے۔ پہلے مدعی کو پائنیر کے ایڈیٹر کی درخواست پر پرمٹ دیا گیا تھا لیکن مسٹر بی۔ پی سریواستوا کی چیرمینی کے زمانہ میں اخبار میں غلط خبریں شایع کرنے کی وجہ سے پرمٹ منسوخ کیا گیا لیکن مدعی مذکور کے یقین دلانے پر کہ وہ آئندہ احتیاط رکھے گا۔ پھر دوبارہ پرمٹ دیا گیا اور ۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء کا بورڈ کا رزولیوشن جس میں مدعی کا پرمٹ منسوخ کیا گیا تھا شہادت کی طور پر پیش کیا گیا۔

حلف نامہ میں یہ بھی درج تھا کہ مدعی نے سنہ ۱۹۴۲ء کے میونسپل انتخابات اور بورڈ کے چیرمین لالہ کیلاش پت سنگھانیا کے الکشن کے خلاف کیا گیا۔

کارروائیاں کیں اور مدعی بورڈ کی کارروائیوں کے متعلق غلط خبریں شائع کر رہا ہے اور جلسہ کے وقت بورڈ کے اندر بدامنی اور گڑبڑ پھیلانے کی انتہائی کوشش کرتا ہے۔ ۳۰ر دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء اور ۲۶ر مئی سنہ ۱۹۴۵ء کے درمیان کی مختلف تاریخوں کی اخبار سٹیزن کی کاپیاں اس کے ثبوت میں پیش کی گئیں۔

مسٹر بودھن کمار سٹی منصف نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ مدعی نے سٹیزن کے ایڈیٹر کی حیثیت سے یا ایک جرنلسٹ یا پریس کے ایک نمایندہ کی حیثیت سے کوئی عارضی اجازت نامہ حاصل کرنے کی درخواست نہیں کی ہے اور مقدمہ کے دوران میں اس حیثیت سے مزید احکامات جاری نہیں کئے جا سکتے لیکن یہ حکم دیا جا سکتا ہے کہ مدعی کو حق حاصل ہوگا کہ وہ بورڈ کی میٹنگ میں جبکہ وزیٹر گیلری میں کافی جگہ ہو جا سکتا ہے اور اگر وزیٹر گیلری مدعی کے پہنچنے سے پہلے بھر گئی ہو تو پھر مدعی بورڈ کے کسی ممبر کی سفارش پر میٹنگ میں داخل ہو سکتا ہے اور یہ اجازت چیرمین بورڈ کی منظوری کے ماتحت ہوگی اور ہر حالت میں مدعی امن اور انتظام برقرار رکھنے کے لئے مجبور ہوگا اور میٹنگ کے دوران میں وہ میٹنگ کے چیرمین کے انتظام کے ماتحت ہوگا۔ آئندہ اس مقدمہ کی پیشی جولائی میں ہوگی۔

اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۳ر جون کو قومی اخبار کے دفتر میں خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر صداقت و وائس پریسیڈنٹ یو پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی صدارت میں مقامی اُردو اخبارات کا ایک جلسہ ہوا جس میں یو۔ پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی شاخ کانپور میں قایم کیگئی اور اس کے صدر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح ایڈیٹر قومی اخبار اور جنرل سکرٹری مولوی حشمت اللہ صاحب ایڈیٹر رہبر منتخب کئے گئے۔

اس کے لئے خاص طور پر مسٹر انیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت و مسٹر امین سلونوی جنرل سکرٹری و سکرٹری یو پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن اور مسٹر محسن نظامی لکھنؤ سے تشریف لائے تھے۔

اسی جلسہ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ اُردو زبان کے خلاف منظم سرگرمیوں کی شدید مذمت کی اور انجمن تحفظ اُردو یو۔ پی لکھنؤ کی سرگرمیوں کی تعریف کی۔

مولوی حشمت اللہ صاحب نے باہر کے معزز مہمانوں اور بعض مقامی اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو ایک شاندار لنچ دیا۔ اور مولوی اسمٰعیل صاحب ذبیح نے معزز مہمانوں کو ۵ بجے شام کو ایک شاندار ٹی پارٹی دی۔

میونسپل بورڈ یکم جون کو لالہ کیلاش پت سنگھانیا کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا جس میں بچوں کی اموات کے متعلق میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے نوٹ پر غور کیا گیا۔

مسٹر دیو نرائن باجپئی نے شہر میں بچوں کا اسپتال قائم کرنے کی تحریک کی۔ تائید کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کا اسپتال ایک اعلیٰ پیمانہ پر بہترین انتظامات کے ساتھ بنانا چاہیئے مسٹر سمیع نے کہا کہ اس تجویز پر عملی طور پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے اور مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔

مسٹر ایچ۔ ایم سمیع۔ مسٹر مترا۔ ڈاکٹر پٹنی۔ ڈاکٹر عبدالصمد۔ مسٹر بھلہ۔ اور ڈاکٹر چندر کانت رونگٹی۔

مسز سوشیلا سریواستوا نے کہا کہ لڑکیوں کو برتھ کنٹرول پر لکچر دینے کے لئے ایک ماسٹرانی رکھی جائے اس سے بچوں کی اموات کی روک تھام ہو سکے گی۔

چیرمین صاحب نے کہا کہ گرانی اور وار الاونس کی وجہ سے مزید ٹیکس بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ تجویز کیا کہ کل مالکان سے ہر آدمی کے لئے چار آنہ کنزروینسی ٹیکس وصول کیا جائے۔ اور کہا کہ اس کے متعلق مفصل اسکیم بعد میں پیش کی جائے گی۔

لالہ منوہر لال کنودیا نے ایک رزولیوشن پیش کیا جو منظور کیا گیا کہ کلکٹر صاحب اور واٹر ورکس کے افسران سے یہ درخواست کی جائے کہ جو پانی نالیوں کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ اس طرح استعمال کیا جائے کہ وہ پانی قریب کے پارک وغیرہ سے ہوتا ہوا نالیوں کو صاف کر سکے۔

بی۔ پی سریواستوا مارکیٹ کو ترقی دیکر کام کے قابل بنانے کے لئے چیرمین صاحب نے ۴ ہزار روپیہ خرچ کرنے کی سفارش کی لیکن حاجی محمد سمیع صاحب نے ۵۰ ہزار روپیہ تجویز کیا مگر یہ مسئلہ آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

۴ر جون کو بورڈ کا ایک ضروری جلسہ لالہ کیلاش پت سنگھانیا کی صدارت میں میونسپل انجنیر کے مقرر کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ چیرمین صاحب کے خیال میں جو درخواستیں انجنیر کی جگہ کے لئے آئی تھیں اس میں ایک درخواست بھی اس قابل نہ تھی کہ اس میں سے کسی کو میونسپل انجنیر بنایا جا سکے لہٰذا انہوں نے کلکٹر صاحب سے ملکر امپروومنٹ ٹرسٹ کے اسسٹنٹ انجنیر مسٹر سوبھا رام کو بورڈ کا انجنیر مقرر کرنے کے لئے کوشش کی اور ٹرسٹ کے چیرمین مسٹر سوٹر اور انجنیر انکو دینے کے تیار ہو گئے۔

اور جب یہ مسئلہ بورڈ میں پیش ہوا تو اس پر بہت گرما گرم بحث ہوئی اور بالآخر یہ طے ہوا کہ فی الحال صرف چھ ماہ کے لئے مسٹر سوبھا رام کو بورڈ کا انجنیر مقرر کیا جائے۔

چیرمین بورڈ کی پبلک سے اپیل لالہ کیلاش پت سنگھانیا چیرمین میونسپل بورڈ نے ہیضہ کے وبا کے روک تھام کے لئے پبلک سے اپیل شائع کی ہے۔ اور ان سے ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کی سفارش کی ہے۔ جو ان کے قریب کے ڈاکٹر کے یہاں سے مفت لگوایا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ بورڈ ۲ لاکھ ۵۰ ہزار انٹی کالرا ویکسین کی شیشیاں خرید چکا ہے اور مزید ۲ لاکھ شیشیاں خریدنے کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔

بچوں کا لٹریچر مسٹر کے۔ ڈی۔ بھد کے سکرٹری ہوم اور ہوم ایجوکیشن سکشن آل انڈیا فیڈریشن آف ایجوکیشن ایسوسی ایشن نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں بچوں کے ادب و لٹریچر کا ایک سروے کرنے کے متعلق تفصیلات درج ہیں۔ یہ تجویز ہے کہ اُردو۔ ہندی۔ بنگالی۔ گجراتی۔ تامل۔ تیلگو۔ ملیالم۔ کناری۔ زبان میں بچوں کا جو لٹریچر ہے اس کے سروے کے متعلق مضامین طلب کئے جائیں اور بہترین مضامین لکھنے والوں کو انعامات دئے جائیں۔ اور ان تمام زبانوں کے بچوں کے لٹریچر کی کانفرنسیں کی جائیں۔

گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار مسٹر حمید خاں سیکرٹری گنیش شنکر ودیارتھی کمیٹی نے پبلک سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ودیارتھی جی کی یادگار قایم کرنے کے لئے از سر نو جدوجہد شروع کر دی گئی ہے اور اس کے لئے ایک مضبوط کمیٹی بنادی گئی ہے۔ ودیارتھی جی کی خدمات کو اہل شہر کبھی بھول نہیں سکتے ان کی یادگار قائم کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ اور لوگوں کو اس قسم کی خدمات انجام دینے کا شوق پیدا ہو۔ لہٰذا پبلک سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس کام کو اپنا فرض سمجھ کر امداد دیں۔

ایک زمانہ وہ تھا جب مجنوں صفت عاشق لیلاؤں کو فرار کرنے کے لئے کوئے یار کے سو سو پھیرے کیا کرتے تھے اور ایک زمانہ یہ ہے کہ نئی روشنی کی لیلا صفت لڑکیاں مجنوں کی تلاش میں پھرتی ہیں اور اگر خوبی قسمت سے ان کو کوئی مجنوں مل جاتا ہے تو یہ اسے اغوا کرکے لے اڑتی ہیں چنانچہ پنجاب کی ایک عدالت میں اسی قسم کی ایک لیلیٰ صفت لڑکی کے اغوار کا مقدمہ پیش ہوا تو لڑکی نے اپنے اس مجنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو عدالت ہی میں موجود تھی ارشاد فرمایا:۔

میں اگر نہ چاہتی تو یہ کسی طرح بھی ممکن نہ تھا کہ یہ جوان مجھے اغوا کرکے لے جاتا۔ میں کئی سال سے اس پر فریفتہ تھی۔ میں نے بار بار اپنے والدین سے کہا کہ اس کے ساتھ میری شادی کردو۔ وہ نہ مانے۔

اس کے بعد کیا ہوا اس کی تفصیل بھی اس مہ پارہ کی زبانی سن لیجئے:۔

جب میں نے سمجھ لیا کہ میرے والدین کسی طرح راضی ہی نہیں ہوتے تو میں نے بڑی مشکل سے نوجوان کو راضی کیا کہ وہ میرے ساتھ کسی دوسرے شہر میں جاکر شادی کرلے۔ بس میں اسے نکال کر لے آئی اور میں نے شادی کرلی۔ یہ الزام بالکل غلط ہے کہ مجھ کو اغوار کیا گیا ہے۔ درحقیقت اغوار میں نے کیا ہے۔ اگر اغوا اور محبت کوئی جرم ہے تو اس کی سزا میرے شوہر کو نہیں مجھے ملنی چاہیئے۔

کیا کہنے ہیں اس ہونہار بیٹی کے جو برسر عدالت عشق و عاشقی کی داستان سنا رہی ہے ان رنگین واقعات کے بعد کیا کوئی مہذب انسان یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ ہندوستان کی لڑکیاں اپنی مغربی بہنوں سے پیچھے ہیں۔

ادب لطیف

محبوبہ سے

(از جناب اختر انصاری)

تیری غزالیں آنکھوں کی قیامت خیز جنبش ــــــ میرے جو اس پر ایک مستقل لرزش بن کر چھا گئی ہے ــــــ اوس سے بھیگے ہوئے گلاب کی طرح تیرے رخسار ــــــ تیری لانبی لانبی گھنی پلکوں اور زہد شکن ابروؤں کی کمین گاہ سے نکلا ہوا تیر اس طرح جگر میں پیوست ہوچکا ہے کہ میں ڈرتا ہوں اس کے نکالنے کی کوشش میں میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوکر نہ رہ جائے ــــــ تیرا خرام ناز ــــــ تیری الھڑ چال ــــــ جس سے پامال ہونے کا جنون مجھے دیوانہ بنا رہا ہے ــــــ اپنے جلو میں ہزاروں قیامتیں لئے ہوئے ہے۔

نغمہ

(از جناب زاہد حسین زاہد بی۔ اے)

مطربہ کی بزم ناز ک انگلیاں ساز کے تاروں پر کانپتی ہیں، تار راگ کی آنچ سے نرم ہو ہو جاتے ہیں ــــــ اور ان آہنی رگوں میں عشق کا لہو دوڑ جاتا ہے، ــــــ دل کی آواز لحن کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے، جب شیریں نغموں کا ایک آبشار بہتا ہے دل کو ایک مسموم سی دھارا چھوتی ہے اور برمے کی طرح چھید ڈالتی ہے میں نغموں کی دنیا میں کھو جاتا ہوں۔

حکومت شام دمشق سے چلی گئی!

یروشلم ۱۲ رجون۔ خبر ملی ہے کہ شام کی حکومت دمشق چھوڑ گئی ہے اور اس نے لگاوٹا میں اپنی راجدھانی قایم کرلی ہے۔

عالم نسواں

عورت مشاہیر عالم کی نظر میں

(از جناب حبیب حیدرآبادی)

(۱) عورت سراسر شر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بغیر اس کے چارہ بھی نہیں۔ (حضرت علیؓ)

(۲) خدا کی نظم عورت اور نثر مرد ہے۔ (بونا پارٹ)

(۳) عورت صداقت پسند راست باز اور صلح کل ہے (شاہ جہاں)

(۴) عورت عزت کی مستحق ہے کیوں کہ وہ زمین کے باغوں کو جنت کے پھولوں سے آراستہ کرتی ہے۔ (شلر)

(۵) عورت پر بھروسہ کرنا اور اس سے کوئی اُمید رکھنا جو باعث عزت و رفعت ہو سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔ (شکسپیر)

(۶) عورت پارسا ہے تو فرشتہ بھی اس کے درمیان نماز پڑھنا فخر سمجھتے ہیں (چاند بی بی)

(۷) عورت ہی دل چسپ کھلونا تھا جسے حضرت آدم کے مشغلہ کے لئے تجویز فرمایا۔ (ہارون رشید)

(۸) عورت سطح زمین پر حسین پرند ہے۔

(۹) عورت اپنی زندگی میں ایک دفعہ محبت کرتی ہے۔ (دنیا تمام فلاسفا)

(۱۰) عورت کی زندگی نقش بر آب ہے اور اس کی وفاداری ریت کی لکیر (ایتون)

(۱۱) عورت کا دل ہمیشہ ۸ عیوب سے پُر رہتا ہے۔ گستاخی۔ جھوٹ۔ چالاکی۔ بے ایمانی۔ ڈر۔ بے سمجھی۔ غلاظت، بے رحمی۔ (رامائن)

(۱۲) عورت کرکی ٹی ہے اس سے ہمیشہ بچتے رہو۔ (یوحنا)

(۱۳) عورت شیطان کے بازوؤں کی قوت ہے، اژدھے کی طرح خوں خوار ہے۔ اس کے اندر سانپ کا زہر موجود ہے، تمام اخلاقی عیوب کا سرچشمہ ہے، شیطان کا ساز ہے ایک بچھو ہے جو ہر وقت کاٹنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ عورت حقیقت میں ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ شیطان ہمارے دلوں پر قبضہ کرلیتا ہے۔ (عیسائیت کے عہد کے ارکان عظام)

(۱۴) عورت مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ مرد عورت کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ (پورس اعظم)

(۱۵) عورت صرف اس لئے ہے، اور صرف ایک ایسی خادمہ ہے جس کا کام یہ ہو کہ وہ ہر حالت میں اپنے مالک کو آرام پہونچائے۔ چہ جائے کہ اسے آزادی کی ہوا لگے اگر تمام عالمگیر تباہی بربادی اور آلام و مصائب میں گرفتار ہوکر فنا ہو جانا چاہتے ہو تو تمہیں اختیار ہے تم عورتوں کو آزادی دیدو۔ (گوئٹے)

(۱۶) عورت سے رعنا ہندوستان ہے۔ (اکبر اعظم)

(۱۷) عورت مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہو (ارسطو)

حکومت ایران میں عدم اعتماد

طہران ۵ رجون۔ ایران کی حکومت جس کے وزیر اعظم ڈاکٹر ابراہیم حکیمی تھے آج ختم ہوگئی جبکہ ان کے خلاف ۲۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۵ ووٹوں کے عدم اعتماد کی تحریک پاس ہوگئی۔

سر فیروز خان نون دہلی کو

کراچی۔ ۵ رجون۔ سر فیروز خاں نون جو ہندوستان کے نمایندے بن کر سان فرانسسکو کانفرنس میں شریک ہوئے تھے کراچی سے آج صبح نئی دہلی کو روانہ ہوگئے۔

آسٹریلیا

(از سلطان احمد صاحب کلکتوی)

دنیا کے نقشے پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریلیا سب سے چھوٹا بر اعظم ہے۔ تین سو برس قبل ہالینڈ اور اسپین کے سیاحوں نے اس کا پتہ لگایا ۱۶۵۶ء میں ٹارمس نامی ایک ہسپانوی سیاح آسٹریلیا کے اتری ساحل سے گذرا اور آج تک اس ساحل کا ایک حصہ آبنائے ٹارمس کہلاتا ہے۔

آسٹریلیا زالابر اعظم ہے نقشہ کو بغور دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کوئی آتش فشاں پہاڑ نہیں ہے۔ معمولی پہاڑ بھی بہت بڑے ہیں سب سے اونچا پہاڑ ماؤنٹ کوسکیو کی بلندی صرف ۷۳۲۸ فٹ ہے، آسٹریلیا میں بڑے دریاؤں کی کمی پائی جاتی ہے۔ صرف دریائے مرے اور ڈارلنگ ہی دو مشہور دریا ہیں دریا مرے کو اکثر آسٹریلیا کا نیل کہا جاتا ہے کیوں کہ اس کا پانی کاشتکاری کے لئے کام آتا ہے۔ اور اس کا لاکھوں جانوروں کا دار و مدار ہے۔ آسٹریلیا کے رقبہ کا بڑا حصہ ایک لق و دق صحرا ہے اس وجہ سے وہاں کی آبادی تقریباً ۸۵ لاکھ شہر کلکتہ (۲۲ لاکھ) کی چوگنی آبادی سے بھی کم ہے حالاں کہ آسٹریلیا ہندوستان کا دوگنا ہے۔ آبادی کا بیشتر حصہ سڈنی۔ ملبورن۔ ایڈیلائڈ۔ برسبن اور پرتھ ✕

✕ کے بڑے شہروں میں پایا جاتا ہے (باقی آئندہ)

وینس پکچرز کی جدید تصویر
"پھر بھی اپنا ہے"

ڈائرکٹر راجہ نینیتے بیرونی مناظر فلمبند کر رہے ہیں۔

پچھلے دنوں یہ خبر دی جا چکی ہے۔ کہ پربھات فلم کمپنی کے شہرت یافتہ ڈائرکٹر راجہ نینیتے نے تارامنی کے بعد بمبئی میں اپنی دوسری تصویر "پھر بھی اپنا ہے" وینس پکچرز کے زیر اہتمام شروع کردی ہے، آج کل جس بیرونی مناظر فلمانے کے لئے کمپنی کا اسٹاف پونہ کی پر فضا گھاٹیوں میں فلمبند کر رہا ہے۔

"پھر بھی اپنا ہے" کے اداکاروں میں۔ شوخ نلنی جیونت۔ جگدیش سیٹھی۔ کرن دیوان پرتیستن بنرجی۔ بسید احمد۔ تھینگڈی اور سابے بی شکنتلا، قابل ذکر ہیں۔

"پھر بھی اپنا ہے" کے ڈسٹری بیوشن حقوق میسرز چادولیا اینڈ بھٹ شاؤلے کے پاس ہیں جو ایک نئی فرم ہونے کے باوجود تجربہ کار لوگوں کی معاونت رکھتی ہے۔

۴۴ کرنی چاہئیں۔ یہ شرطیں اگست رزولیوشن کی حدود کے اندر ہوسکتی ہیں جو بقول مہاتما گاندھی تعاون کا رزولیوشن تھا لڑائی کا نہیں۔

لارڈ ویول نئی دہلی پہونچ گئے

نئی دہلی۔ ۵ رجون۔ لارڈ ویول اور لیڈی ویول آج دوپہر کو ۱۲ بج کر ۳۵ منٹ پر نئی دہلی پہونچ گئے۔ کراچی سے لارڈ ویول اور لیڈی ویول آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے تھے۔ والیسرائے ڈھائی مہینہ کے بعد نئی دہلی واپس آئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر قایم مقام والیسرائے سر جان کولول قایم مقام کمانڈر انچیف اور مر سلطان احمد اور کئی فوجی افسروں نے ان کا استقبال کیا۔ ہوائی جہاز سے اترنے پر لارڈ ویول نے کچھ منٹ تک ان اصحاب سے بات چیت کی جو ان کے استقبال کے لئے جمع ہوئے تھے اس کے بعد وہ موٹر پر سوار ہوکر والیسرائے ہاؤس چلے گئے۔ لارڈ ویول کی واپسی سے ہندوستانی جمود کے کا سوال پھر سب کے دماغوں میں چھا گیا۔ یہ ہنوز نہیں معلوم کہ لارڈ ویول کیا ضابطہ اختیار کریں گے۔ پہلے مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔ آیا وہ ایگزیکٹو کونسل سے رسمی مشورہ کے بعد فوراً بیان دیں گے یا رازداری کا جو سلسلہ لندن سے شروع ہوا ہے اسے جاری رکھتے ہوئے بات چیت کریں گے۔

ایک بات صاف نظر آتی ہے۔ ایک دفعہ پیش کش اس مقصد سے کی جارہی ہے کہ طاقت اور اختیار کی کنجی ایک بڑی حد تک برطانی ہاتھوں میں رہتے ہوئے سمجھوتہ ہو جائے گا برطانیہ الیکشن میں لیبر پارٹی کے بعض لیڈر ہندوستانی سوال کو جس شکل میں پیش کر رہے ہیں وہ مسٹر چرچل کی پارٹی کے لئے خاصی پریشانی کا سبب بنتا جا رہا ہے۔ اب کی دفعہ کرپس مشن کی ناکامی کا منظر دوہرایا نہیں جائے گا۔

لارڈ ویول کی پیش کش کے امکان کے ساتھ سب کی نظریں مہاتما گاندھی کی طرف لگ گئی ہیں کیوں کہ ان کی ہاں اور نہیں پر پیش کش کی کامیابی اور ناکامیابی کا انحصار ہے۔ مہاتما گاندھی کا کل بیان اس لحاظ سے اُمید افزا ہے کہ انھوں نے اس بات کی حمایت کی ہے کہ کانگرس کو عہدے قبول کرنے کی نئی شرطیں پیش م

انسان کا دل ایک راز سربستہ ہے کبھی تو وہ لاکھوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور کبھی چند پیسوں پر پھسل جاتا ہے کبھی صدہا بے گناہوں کے خون پر اُف تک نہیں کرتا اور کبھی بچہ کو دیکھ کر رو دیتا ہے۔

ادبی خدمت اور مذہبی میں خدا واسطہ کا بیر ہے اگر کوئی ادیب موٹا تازہ ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس میں شعور نہیں، لوچ نہیں، دل نہیں، چراغ کا کام جلنا ہے چراغ وہی لبالب بھرا ہوگا جو جلا نہیں

شباب انسانی زندگی کی معراج ہے طفلی میں اگر ہم سنہرے خواب دیکھتے ہیں تو شباب ان خوابوں کی تعبیر ہے،

عہد طفلی کے بعد ایسا زمانہ آتا ہے جب ایک لے جا جنون سر پر سوار ہو جاتا ہے اس میں شباب کا مستقل ارادہ نہیں ہوتا بلکہ ایک زبردست امید آفرینی جو مشکل کو آسان اور ناممکن کو ممکن سمجھتی ہے۔

انسان کا دل لاکھ کی مانند ہے اس کے نشانات مٹا دیں تو ممکن ہے اسے گرم کر کے ہم اس کی جگہ نئے نشانات مرتسم کر سکتے ہیں۔

×۔ پھر ابا جان کی کیا ضرورت ہے

لڑکوں کی ایک جماعت کا مشترکہ فوٹو کھینچا گیا، ماسٹر فوٹو کو لڑکوں کے ہاتھ بیچنے میں کوشاں تھا کلاس میں سب لڑکوں کے سامنے کہنے لگا دیکھو پیارے بچو! یہ فوٹو خریدنے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب بڑے ہو کر اس فوٹو میں دیکھو گے تو فوراً پکار اٹھو گے، آہا یہ ضمیر بیٹھا ہے اب فلاں دفتر میں نوکر ہے، آہا رشید کھڑا ہے جواب پوسٹ ماسٹر ہے"

دفعتاً ایک طرف سے آواز آئی

اور یوں بھی کہیں گے آہا یہ ماسٹر جی بیٹھے ہیں بے چارے مر گئے، اچھے آدمی تھے،

کیا استانی نے طالبات کے سامنے شرارت کے نقصان پر طویل تقریر کرنے کے بعد ایک لڑکی سے پوچھا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ شرارت کس طرح کیجاتی ہے؟"

لڑکی نے فی البدیہہ جواب دیا:۔

"ہاں! میں جانتی ہوں، مگر استانی صاحبہ میں اسکول میں شرارت نہیں کرتی بلکہ صرف گھر پر ہی شرارت کرتی ہوں"

چھوٹی لڑکی:۔ اماں خدا ہمیں کھانا دیتا ہے؟

ماں:۔ ہاں بیٹی!

"اور کپڑا بھی دیتا ہے"؟ ہاں!

اور وہی لڑکے لڑکیاں بھی دیتا ہے" ہاں بیٹی"

عورتوں کا ایک عجیب کلب

اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ میڈرڈ میں "آزاد عورتوں کا کلب" کے نام سے ایک نہایت ہی عجیب و غریب کلب ہے اس کلب میں ایک ہزار کے قریب عورتیں ہیں۔ اور ہر عورت نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ مرتے دم تک کسی مرد کی صورت نہیں دیکھے گی،

اگرچہ اس کلب میں بڑی تعداد غیر شادی شدہ عورتوں اور لڑکیوں کی ہے لیکن غیر شادی شدہ عورتوں اور لڑکیوں کے علاوہ اس کلب میں ایسی عورتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ جو یا تو بیوہ ہیں یا جن کے شوہروں نے طلاق دے دی ہے۔

اس کلب کے قواعد و ضوابط کی رو سے ہر عورت پر یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ کوئی عورت کسی مرد سے دوستانہ پیدا نہ کرے، چنانچہ اگر کوئی عورت غلطی سے کسی مرد سے دوستانہ پیدا کر لیتی ہے تو اس کا نام کلب کی ممبری سے فوراً خارج کر دیا جاتا ہے مردوں سے نفرت کرنے والی دوسری انجمنوں کی طرح اس انجمن کے ممبروں کی بھی یہی رائے ہے کہ "مرد ایک نہایت ہی خطرناک قسم کا خود غرض انسان ہوتا ہے جو عورتوں کی جوانی اور خوبصورتی کے ساتھ کھیلتا ہے اور عورتوں کو ہمیشہ مورد الزام ٹھہراتا ہوا ان پر طرح طرح کے مظالم کرتا ہے اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ وہ مرد جیسی خطرناک مخلوق سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچائیں"

الھڑ

از جناب رشاری بھوپالی

بمبئی کے ساحلی مقامات میں ورسوا بہت خوبصورت اور فرحت بخش مقام ہے، یہاں کا ساحل خوابوں کی دنیا معلوم ہوتی ہے اور آب و ہوا تو کیف و نشاط سے لبریز ہوتی ہے۔ موسم بہار کی شام، درختوں کی خنک چھاؤں میں لہرا رہی تھی۔ وقت تنہا نوجوانوں کے لئے ارماں آفریں ہوتا تھا اور وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے تھے کہ ان سے کوئی بھی محبت نہیں کرتا چنانچہ وہ بے مقصد ادھر ادھر گھومنا شروع کر دیا کرتے تھے۔

مہندر ریت پر چہل قدمی کر رہا تھا، ساحل کے ایک طرف کھلونے جیسے چھوٹے چھوٹے مکانات تھے اور طرف ماہی گیروں کی جھونپڑیاں نظر آ رہی تھیں۔

مہندر کو یہاں آئے ہوئے دو دن ہی ہوئے تھے، اس نے یہاں کے قدرتی مناظر کو بہت پسند کیا تھا وہ اپنے دل میں ایک نیا جوش اور نئی زندگی محسوس کر رہا تھا۔ مگر اسے یہاں باشندوں سے بڑی مایوسی ہوئی تھی۔ تمام مرد اسے عجیب و غریب معلوم ہوتے تھے جو اپنی مونچھوں کو زیادہ سے زیادہ لمبا کرنے کی فکر میں رہتے تھے اور عورتیں ——؟ وہ تو سب کی سب اسے بدصورت اور بدھی، بدنما اور ترش رو نظر آتی تھیں، بھلا اس کی رومان پسند طبیعت کب ایسی کریہ صورتوں کا لحاظ کر سکتی تھیں وہ کہار پہنتی تھی اور مہندر انہیں ریشمی ساریوں میں لپٹا ہوا دیکھنے کا آرزومند تھا۔ مہندر واہ آیا دو ہفتہ کے اپنے والدین کے ہمراہ آیا تھا جو بمبئی کی اکتا دینے والی گرمی سے بچنے کے لئے یہاں چلے آئے تھے لیکن اب اس نے "رخت سفر" باندھ کر واپس جانے کی ٹھان لی تھی۔ وہ جلد سے جلد یہاں کی "بے کیف فضا" سے نکل جاتا تھا، وہ ٹہلتا ہوا اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا کہ اچانک سامنے کے باغ سے ایک پتھر ہوا میں ناچتا ہوا آیا اور اس کے سر کو بوسہ دیتا ہوا نکل گیا۔

"افوہ" —— مہندر نے درد سے تلملاتے ہوئے کہا۔

"اوئی" باغ کی طرف ایک نقرئی آواز آئی۔

یہ کیا حرکت ہے؟" مہندر نے کہا۔ اگر پتھروں سے کھیلنے کا شوق ہے تو میدانوں میں جاؤ، تمہارا یہ اقدام انسانوں کے لئے خطرناک ہے"

"میں —— میں —— معاف کیجئے" اس نے باغ کی طرف چہرہ کیا تو اسے ایک لڑکی —— خوبصورت لڑکی —— دروازہ پر بیٹھی ہوئی نظر آئی جسے دیکھ کر وہ اپنے شکایتی الفاظ بھول گیا۔

"میرے پتھر سے آپ کو چوٹ لگ گئی؟" لڑکی نے آہستہ سے کہا۔

"جی ہاں" مگر میں نے اسے معاف کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے دانستہ ایسا نہیں کیا تھا۔ کیا آپ اپنے فرصت کے اوقات میں سنگ باری کی مشق کیا کرتی ہیں۔ اس تو ہمیں اچھا ٹینس ہے"

"مجھے نہایت افسوس ہے کہ آپ کو خواہ مخواہ تکلیف پہونچی"

"مگر آپ یہ تو بتائیے کہ مجھ پر پتھر پھینکا کیوں؟ کیا میں کتے کی طرح شور کر رہا تھا —— یا ——؟"

"بیٹھے بیٹھے اکتا گئی تھی، میں نے سوچا ایسی کھلی جگہ میں سنگباری ہی کی مشق کروں"

"خوب! تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ جب آپ اکتا جاتی ہیں تو چٹانوں کو کترنا شروع کر دیتی ہیں؟

آپ نے تو اپنے سوال کا جواب ضرور دیدیا"

وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکی۔ مہندر گیٹ پر جا پہونچا اور اس پر اپنی کہنیاں جھکا کر لڑکی کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا" آخر تم دروازہ پر اکیلی کیوں بیٹھی ہو۔ کیا تمہارے والدین تمہیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

لڑکی مسکرائی۔ نہیں، یہ بات نہیں۔ میرے چچا اور چچی اس مکان میں رہتے ہیں مگر وہ اتفاق سے اس وقت باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے میں اندر نہیں جا سکتی"

وہ کب تک واپس آئیں گے؟ مہندر نے پوچھا کیا وہ رنگ میں گڑیا گاربو کی نئی تصویر دیکھنے گئے ہیں یا ساحل پر غروب آفتاب کے منظر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں؟"

جی نہیں! غالباً وہ اپنے کسی بیمار دوست کی عیادت کو گئے ہوں گے"

مہندر شرارتاً کہا۔ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو تمہارا خیر مقدم کرنے کے لئے یہیں ٹھیرتا"

"بدقسمتی سے" لڑکی نے کہا" اگر تم ایسے چچا چچی ہوتے تو پھر مجھے تمہارے پاس نہیں بھیجا جاتا"

بقیہ افسانہ!

"تو کیا تمہیں یہاں سزا کے طور پر بھیجا گیا ہے؟"
لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ تو بڑی اچھی سزا ہے،" مہندر نے کہا۔ میری ملاقات واقعی کسی شریر لڑکی سے نہیں ہوئی۔ آخر تمہیں کون سے جرم میں یہ سزا دی گئی ہے؟"

"محض اس وجہ سے کہ بیوی بننا قبول کر رہی ہوں"

"ارے ۔۔۔ ارے،" مہندر نے حیرت سے کہا: "کیا تمہاری منگنی ہو گئی ہے۔ کیا تم اس کو پسند کرتی ہو؟"

"کس کو؟"

"جس شخص کو تم نے قبول کیا ہے"

"قطعاً نہیں کیسی مہمل رائے ہے!"

"آج کل یہ چیزیں مہمل ہو سکتی ہیں مگر اس میں کوئی برائی نہیں کہ تم اپنے ہونے والے شوہر کو چاہتی ہو"

"میں اس سے شادی نہیں کر رہی ہوں۔ اس کے سر کے بال غائب ہیں اور ایک آنکھ سے ترچھا دیکھتا ہے۔ ہر صبح ایسی ترچھی نظر تو میرے خون کو منجمد کر دے گی"

"تو پھر تم نے اسے قبول ہی کیوں کیا؟"

میں نے صرف اس ڈرامہ میں اس کی بیوی بننا قبول کر لیا ہے جو ہمارے کالج میں کھیلا جانے والا ہے"

اچھا تم نے ڈرامہ میں پارٹ کرنا قبول کر لیا ہے؟"

"جی ہاں! فرمائیے"

مہندر نے اطمینان کا سانس لیا۔

"اب مشکل کیا ہے؟" "یعنی"

"میں نے ماتا جی سے اس کا ذکر کیا اور بعد میں پتا جی کو بھی یہ مژدہ سنایا"

"انہوں نے اسے پسند کیا؟"

"انھوں نے بالکل ناپسند کیا وہ قدامت پسند ہیں ہمارے پرکھوں نے کبھی کبھی اپنے چہرہ پر غازہ نہیں لگایا تھا۔ پتا جی املیہ اور طربیہ میں کوئی فرق نہیں سمجھتے اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھیج دیا"

"مگر تم ڈرامہ میں کام کرنے کے لئے اس قدر بیقرار کیوں تھیں؟"

میں نے ۱۶ سال کی عمر میں کالج میں قدم رکھا۔ دو سال سے میں دیکھ رہی ہوں کہ میری سہیلیاں والدین کی اجازت کے بغیر کالج کے ڈراموں میں حصہ لے رہی ہیں، کیا تم اس سے متاثر ہو کر کھیل میں حصہ لینے پر مجبور نہیں ہو گے"

"منطق تو واقعی درست ہے"

"کیا میں نام ۔۔۔؟"

"مہندر"

اور تمہارا ۔۔۔؟ "کچھ نہیں"

پھر تم نے شرارت کے لئے ہاتھ پاؤں نکالے"

میرے تو ہاتھ پاؤں نکلے ہی ہوئے ہیں اور آپ کے کہاں غائب ہیں" "خیر یہ تو ہوا مذاق نام بتاؤ"

"بتاؤں ۔۔۔ سروج!"

"کیا کہنے اس نام کے"

چھوڑیئے بھی، نام کیا کیجئے گا پوچھ کے ۔۔۔ ہاں کیا آپ کھڑکی کے ذریعہ اوپر چڑھ سکتے ہیں؟"

"کیوں کیا بات ہے۔ کیا کہیں نقب لگوانا ہے" مہندر نے پوچھا"

معلوم ہوتا ہے کہ اب کوئی نئی شرارت تخلیق پا رہی ہے۔

"شرارت نوازی کا شکریہ" سروج نے کہا "پہلے آپ یہ بتایئے اوپر چڑھ سکتے ہیں؟"

کوشش سے کیا نہیں ہوتا؟"

۔۔۔ ہاں ضرور ۔۔۔ تم مکان کی کھڑکی سے اندر پہونچکر سامنے والا دروازہ کھول دو"

"اچھا تو میں چڑھتا ہوں"

ابھی اس نے کھڑکی پر ایک ہی قدم رکھا تھا کہ اندر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور ایک شخص بھی دروازہ سے باہر نکلا۔ اس نے ان دونوں کو اس طرح ہکا بکا دیکھ کر پوچھا۔

"تم لوگ چاہتے ہو؟

دونوں خاموش رہے۔ سروج کا چہرہ مارے ڈر کے زرد پڑ گیا۔

آخر کس سے ملنا چاہتے ہو؟"

میں چچا کے پاس آئی ہوں"

"چچا؟"

"ہاں چچا"

"یہاں چچا وچا کوئی نہیں"

کیا یہ شر لا دیلا نہیں ہے"

"نہیں یہ شارداویلا ہے"

"ارے ۔۔۔ اُفوہ!" سروج نے کہا "معاف کیجئے گا ہم غلطی سے ادھر آ گئے۔

دونوں واپس لوٹ آئے۔

"کیوں سروج کیا بات ہے؟"

"بڑی غلطی ہو گئی"

"شکر ہے ورنہ ہم دونوں اب تک چوری کے الزام میں گرفتار ہو چکے تھے

"میرا دل تو اب تک دھڑک رہا ہے"

یہی عالم میرا ہے"

افسوس میں نے جلدی میں مکان کا نام بھی طرح نہیں دیکھا۔

"خیر اب میری بات مانو" مہندر نے کہا۔ ڈرامہ میں پارٹ ادا کرنے کا خیال ترک کر دو۔ اور کل بمبئی پہونچ جاؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا"

آج کے ڈرامہ میں ہم لوگ اپنا پارٹ ادا کر چکے ہیں سروج نے مہندر کی طرف اس طرح مخمور کن انداز میں دیکھا کہ وہ تڑپ گیا۔

سروج کو وہ اپنی زندگی کے ڈرامہ کا ہیرو معلوم ہو رہا تھا۔

"مہندر"

"سروج"

اس نے والہانہ انداز سے اپنا سر اس کے شانوں پر رکھ دیا۔

شملہ ۱۲ر جون - والیسرائے کی کونسل کے ممبران سر زالنس مودی، سر اے کے دالے - سر عزیز الحق، سر سلطان احمد سر جوگیندر سنگھ اور سرایڈورڈ بنتھل آج نئی دہلی کو روانہ ہو گئے۔

اُدھار اور پٹہ کی دوبارہ تنظیم

واشنگٹن۔ صدر ٹرومین نے کہا کہ روس کو مئی میں بھی ادھار پٹہ کے مطابق سامان ملتا رہے گا۔ ٹرومین نے تشریح کرتے ہوئے کہا کہ یورپ میں جنگ ختم ہو جانے کے پیش نظر ادھار پٹہ کے سارے معاملہ کو دوبارہ تنظیم دی جا رہی ہے مگر اس کے معنی منسوخی نہیں ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ "آئندہ ادھار پٹہ کو جنگ کے لئے سب سے زیادہ بہتر طریقہ پر ترتیب دی جائے گی اگرچہ روس جاپان سے نہیں لڑ رہا ہے مگر روس سے ادھار پٹہ کا معاہدہ اب بھی نافذ ہے اور در حقیقت یہ بالکل قانونا جائز ہے کہ ×

ایران سے فوجیں ہٹانے کا مطالبہ

لندن ۴ رجون۔ طہران ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ وزیر اعظم ایران نے آج ایران پارلیمنٹ میں یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ اتحادی فوجیں جلد ہی ایران سے چلی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اب لڑائی ختم ہو گئی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ ہمارے ساتھی ہمارے ملک سے اپنی فوجیں ہٹا لیں گے۔ جن کا مشن اب پورا ہو گیا ہے انھوں نے حکومت کی پالیسی بیان کی۔ پارلیمنٹ نے ان پر اعتماد ظاہر کیا۔

×. جب حفاظتی معاہدہ میں اسے ادھار پٹہ کی سپلائی دی گئی تو یہ سامان روس جاتا رہے۔ روس سے ادھار پٹہ کا جو معاہدہ ہے وہ ۳۰ رجون سنہ ۴۵ء تک قانون عمل ہے۔

اخبار والوں کے اس سوال پر کہ کیا جون میں بھی روس کو سامان جاتا رہے گا ٹرومین نے رائے دی کہ ہم انتظار کرنا چاہیئے اس رخصت دہ مئی کے بعد روس

کپڑے کا راشن شروع ہو گیا

بمبئی ۴ رجون۔ بمبئی اور نواحی علاقوں میں کل سے کپڑے کا راشن کل سے شروع ہو گیا ہے۔ شہر میں کپڑے کی ۲۱۵ دکانیں کھل گئی ہیں۔ ان دکانوں کو تقسیم کرنے کے لئے ۶ ہزار گانٹھیں دی گئی ہیں۔ کفن کی سپلائی کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

امریکی فوج اوکناوا میں اتر گئی

گوام ۵ رجون۔ اوکناوا میں امریکی فوج ایک اور جگہ اتر گئی ہے۔ یہ جگہ ناہا کے قریب ہی ہے نیلیائن میں لوزان اور منڈاناؤ کے ٹاپو میں امریکی فوج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔

کو جہازوں سے سامان بھیجنے پر کوئی بیان نہیں دیں گے۔

مسٹر چرچل کی انتخابی تقریر

لندن ۴ رجون - انتخابی مہم شروع کرتے ہوئے آج شام کو مسٹر چرچل نے ایک تقریر کی جس میں انہوں نے سوشلسٹ پالیسی پر بڑا سخت حملہ کیا اور کہا کہ یہ پالیسی آزادی کے متعلق برطانی خیالات کے خلاف ہے اور ڈکٹیٹر شپ کے ساتھ خلط ملط ہے جس کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ دعوےٰ کرتے ہوئے کہ ایک بھی لبرل جذبہ ایسا نہیں ہے جو ہم نے اختیار نہیں کیا ہے اور جس کا ہم پروپگنڈا نہیں کرتے۔ مسٹر چرچل نے دریافت کیا کہ لبرل پارٹی حکومت کے ساتھ کم سے کم جاپان کے ساتھ لڑائی ختم ہونے تک کیوں نہیں رہی آپ نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ وہ اس لالچ میں آ گئی ہے کہ کمان کر پارلیمنٹ میں زیادہ نشستیں مل جائیں گی۔ مسٹر چرچل نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ مجھے امید تھی کہ مشترکہ حکومت جاپان کے ساتھ لڑائی ختم ہونے تک جاری رہے گی۔

اس کے برعکس سوشلسٹ پارٹی کچھ دنوں سے سیاسی لڑائی لڑنے کی خواہشمند ہے اس لئے میں نے دوسرے طریقہ کی نیشنل گورنمنٹ بنا لی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ملک میں مجھے ان تمام لوگوں کی حمایت حاصل ہے۔ جو اپنے خیال سب سے زیادہ قوم کو جگہ دیتے ہیں۔

- میں انتخاب میں ایک کنسرویٹو اور قومی امیدوار کے طور پر کھڑا ہوں گا۔ جو لوگ ہمیں ووٹ دیں وہ پارٹی کے بجائے قومی امیدوار سمجھ کر ووٹ دیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے لبرل پارٹی کے رویہ پر خاص طور پر بڑا افسوس ہے جن کے اور ہمارے درمیان ایسی کوئی خلیج نہیں ہے جیسی کہ سوشلسٹوں اور ہمارے درمیان ہے لبرل پارٹی سوشل اصلاح کا ایسا پولیٹیکل پروگرام کب پیش کر سکی ہے جیسا کہ ہم نے کیا ہے جو کہ چار سالہ اسکیم میں درج ہے۔

مسٹر چرچل نے سوشلسٹ پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ پالیسی آزادی کے متعلق برطانی خیالات کے مخالف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ سوشلزم ڈکٹیٹر شپ کے ساتھ منسلک ہے سوشلزم میں نہ صرف جائداد پر ہی حملہ ہوتا ہے بلکہ سوشلزم کے بنیادی تصور سے آزادی کے ہر پہلو پر حملہ ہوتا ہے۔ ✻

✻ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ سوشلسٹ سٹیٹ مخالفت برداشت نہیں کر سکتی ہم جہاں برطانیہ میں جو آزاد جمہوریت کا گہوارہ رہا ہے نہیں چاہتے کہ ہمیں ہر ایک کام کے لئے حکم ملا کرے۔ سوشلزم برطانیہ کی جدت طرازی پر ایک حملہ ہے۔ نہ صرف اتنا کہ بلکہ وہ ہر ایک آدمی کی آزادی پر حملہ ہے۔ ایک آزاد پارلیمنٹ سوشلسٹ اصول کے خلاف ہے مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ پولیٹیکل پالیسی کے بغیر کوئی سوشلسٹ سسٹم قایم نہیں ہو سکتا۔ سوشلسٹ پالیسی کے ساتھ اپنی پالیسی کا مقابلہ کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں قانون کے اندر ہر شخص کی آزادی کا حامی ہوں۔ میں اس بات کا حامی ہوں کہ ہر شخص کو وہ سب کچھ کہنے کا حق حاصل ہو جو وہ موجودہ حکومت کے بارے میں کہنا چاہے خواہ وہ کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ ابھی ہمیں بہت کچھ کام کرنا باقی ہے۔

نوٹس کانپور میونسپلٹی

ہر خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر راستہ عام پٹری سڑک نالی۔ فٹ پاتھ اور کوئی دوسری سرکاری زمین پر کوئی شخص کسی قسم کی رکاوٹ یا بلا اجازت بے جا استعمال کرتا ہوا پایا جائے گا اور کسی قسم کا سامان دوکان۔ تخت۔ جانور۔ گاڑی وغیرہ وغیرہ بلا اجازت پائے جائینگے تو وہ سامان دوکان وغیرہ ہٹوا کر بذریعہ میونسپل ایجنسی میونسپل گودام بھیجدئیے جائیں گے اور اگر جانور پائے گئے تو انھیں مویشی خانہ بھیجدیا جائے گا اگر کسی دوکان کے پٹرے یا کیواڑے بلا اجازت نالی۔ پٹری۔ یا فٹ پاتھ پر لٹکے ہوئے پائے جائیں گے تو بذریعہ میونسپل ایجنسی کٹوا دئیے جائیں گے۔

کل صرفہ بلا اجازت بے جا استعمال کرنے والے سے وصول کیا جائیگا اور اس پر مقدمہ بھی قایم کیا جائے گا اور اس جرم میں عدالت سے ڈھائی سو روپیہ تک جرمانہ کیا جائے گا۔

اس لئے ہر خاص و عام کو آگاہ ہو جانا چاہیئے کہ راستہ عام سڑک پٹری و فٹ پاتھ وغیرہ کا بلا اجازت بے جا استعمال نہ کریں اور جو کچھ سامان اس قسم کا ہو فوراً ہٹا لیں۔

نوٹ:- اس قسم کے سامان دوکان جانور یا پٹرا وغیرہ کے کسی نقصان کا بورڈ ذمہ دار نہ ہوگا۔

(دستخط) محمد حبیب اللہ اگزکیٹو آفیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

عرب ملکوں کے متعلق پالیسی سے روس کا اختلاف

لندن ۵ر جون۔ روس مشرقی طاقتوں خاص کر برطانیہ کو اس امر کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ عرب دنیا کو اپنے مفاد کا خاص دائرہ سمجھنے لگیں یہ ہے وہ مطلب جو سیاسی حلقوں میں روس کی اس تجویز کا نکالا جا رہا ہے کہ شام و لبنان کا معاملہ طے کرنے والی کانفرنس میں روس اور چین کو بھی شامل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ "ڈیلی ورکر" نے شام و لبنان کی آزادی کے بارے میں ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں تحریر کیا ہے کہ عرب ملکوں کے متعلق فرانس کی پالیسی میں زبردست تبدیلی ہونا چاہیئے۔ اجار تے*

جاپان کے شہر کوبے پر زوردار ہوائی حملہ!

واشنگٹن ۵ر جون۔ امریکہ کے ۴۵۰ بھاری بمباروں نے جن کے ساتھ فائٹر بھی تھے جاپان کے شہر کوبے پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس شہر پر تین ہزار ٹن وزن کے بم گرائے گئے۔
بم باری سے شہر میں جگہ بہ جگہ زور کی آگ لگ گئی یہ شہر اوساکا سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور جاپان کے پانچ بڑے شہروں میں شامل ہے۔
متعدد جنگی سامان تیار کرنے والے کارخانوں پر بھی بم باری کی گئی۔

*: مزید لکھا ہے کہ شام اور لبنان میں جو خون بہایا گیا ہے وہ پہلا خون نہیں ہے جو کہ فرانسیسی حکام نے بہایا ہے۔ اس سے پہلے الجیریا میں ہزاروں اشخاص کو بم باری کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ شام اور لبنان کے لوگوں کے حق آزادی سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ فرانس نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔

کیا کرپس مشن پھر آئے گا؟

لندن ۵ر جون ایک طرف مسٹر ڈیوِن کی تقریر کا یہ اثر بتایا جا رہا ہے دوسری طرف سر اسٹیفورڈ کرپس کی وہ تقریر ہے جو انھوں نے برمابل پر کی۔ ہندوستان کے ہمدرد حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ سر کرپس نے برمابل کی تائید و تعریف کرکے مسٹر ایمری کو بھی مات کردیا۔ لیبر گورنمنٹ میں انھیں یقیناً کوئی اہم جگہ ملیگی ممکن ہے کہ انھیں ڈومینین سکرٹری بنایا جائے۔ ایسی صورت میں ان سے کیا امید کی جاسکتی ہے مگر لیبر لیڈر انڈیا آفس ختم کردینے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ لیبر گورنمنٹ کے عہد میں سر کرپس پھر ایک مشن لیکر ہندوستان آئیں اور معاملہ سلجھائے بغیر ہندوستان سے واپس نہ جائیں۔

لبنان میں امن

بیروت ۴ر جون۔ لبنان میں آج مکمل امن رہا گو شام کے ساتھ ٹیلی فون کا سلسلہ ابھی تک ٹوٹا ہوا ہے۔
دمشق سے شہری مسافروں کی آمد پر پابندی ہے۔
یروشلم کے عربوں نے کل فلسطین میں ان لوگوں کے خاندان والوں کے لئے فنڈ جمع کیا جو شام اور لبنان میں ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 24 | Cawnpore. Saturday 16th June. 1945 | کانپور شنبہ ۱۶؍ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۵؍ رجب المرجب ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۲۴

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۹؍ جون ۱۹۴۵ء کو دس بجے شب بہ جناب خواجہ عبدالسلام صاحب کی جانب سے دفتر صداقت میں انجمن کی بزم شعر خوانی منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا حسرت موہانی صاحب نے فرمائی مشاعرہ جناب اظہر کانپوری کی نظم بعنوان بہار سے شروع ہوا، شرکاء صحبت میں جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق، جناب ثاقب صاحب جناب تحسین صاحب، جناب شاکر صاحب ناطقی، جناب حکیم بیرن صاحب، وفا لکھنوی، جناب کوثر صاحب عابدی خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے اپنے غیر طرح کلام سے سامعین کو محظوظ کیا اور تقریباً ۱۲ ½ بجے شب کو یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی۔

ایڈیٹر

جناب مولانا حسرت موہانی

تمکنت اُن کی بڑھی شوق مرا کم نہ ہوا — فیصلہ عاشقی و حسن کا محکم نہ ہوا
سن کے اُن سے کہ مرے جور کی توہین ہوئی — منفعل ہے سرِ تسلیم کہ میں خم نہ ہوا
کیوں مری خاطر مجموع پریشان ہوئی — تیرے گیسو کی خطا کیا ہے جو برہم نہ ہوا
تو نہ آیا تو شبِ غم ترے بیماروں کا — دردِ سر اور بڑھا دردِ جگر کم نہ ہوا
چھوڑ کر اُس بتِ بدخو کی محبت حسرت — کہتے ہو کھا کے قسم کچھ بھی تمہیں غم نہ ہوا

جناب سخا شاہجہانپوری

سجدۂ شوق کا احساس جو تھا کم نہ ہوا — سر ترے در کے سوا اور کہیں خم نہ ہوا
شرطِ دیدار یہ ہے بے خبر ہوش بھی ہو — کیا وہ دیکھے گا جو بیگانۂ عالم نہ ہوا
میں سمجھتا ہوں کہ میرے دلِ حیراں کے سوا — کوئی آئینہ ترے حسن کا محرم نہ ہوا
کوششِ جذب و کشش کام نہ آئی شبِ ہجر — صبح سے پہلے عیاں نیرِ اعظم نہ ہوا
میری میت پہ ہوا یوں تو زمانہ کا ہجوم — جو تھا قاتل وہ شریکِ صفِ ماتم نہ ہوا
دل کے اجزا میں تو ملتا ہے ہمیں جزو نشاط — اس صحیفہ سے ابھی کوئی ورق کم نہ ہوا
نگہ شوق رہی محو تماشائے جمال — مانعِ دید سخا پردۂ عالم نہ ہوا

جناب نواب قیصر کانپوری

ہم تو کہتے ہیں یہ احسان بھی کچھ کم نہ ہوا — تیرے عشاق کو جز اور کوئی غم نہ ہوا
ایسی تقدیر بری ہے کہ الٰہی توبہ — لاکھ تدبیر ہوئی دردِ جگر کم نہ ہوا

جناب مولانا ثاقب کانپوری

ایک ہنگامہ اگرچہ تھا اسی کے دم سے — مجھ سے پھر بھی دلِ مرحوم کا ماتم نہ ہوا
اضطراب الم انگیز تھا بے حرفہ وبال — دل کا شیرازہ مگر پھر بھی تو برہم نہ ہوا

جناب سلیم ناطقی کانپوری

زینتِ دامنِ گل گریۂ پیہم نہ ہوا — اشک طوفاں تو بنا قطرۂ شبنم نہ ہوا
بجلیاں ٹوٹ پڑیں چاروں طرف سے دل پر — ان نگاہوں کا تقاضا کبھی مبہم نہ ہوا
میں زمانہ کی اداؤں پہ مٹا جاتا تھا — میرے مٹنے کا زمانے کو ذرا غم نہ ہوا
ایسی لازم ہوئی پابندیٔ آئینِ بہار — گل کو احساس گرانباریٔ شبنم نہ ہوا
چھلکے پڑتے ہیں مہ و مہر کے ساغر ہر سو — میں ابھی تشنۂ میخانۂ عالم نہ ہوا
عشق ہوتا نہیں محسوس رگ و پے میں سلیم — حسن تقسیم زمانہ پہ ہوا کم نہ ہوا

جناب نواب اثر کانپوری

آتے ہی کہتے ہیں کیوں! سوزِ جگر کم نہ ہوا — کیا کہوں اُن سے یہ اک کھیل ہوا غم نہ ہوا
سر جھکائے ہوئے آئے ہیں یہاں تک قاتل — کیا کریں گے ترے خنجر میں اگر دم نہ ہوا
شوق بیداد تو ہے حسن خداداد کے ساتھ — تم نے چاہا تو بہت کم ہو مگر کم نہ ہوا
عذرِ بیداد تو کیا یہ بھی غنیمت ہے اثر — سن کے حالِ دلِ بیتاب وہ برہم نہ ہوا

دنیائے اسلام

عرب ملکوں نے فرانس کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا

لندن ۸؍ جون۔ عرب لیگ کونسل نے آج ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے کہ شام اور لبنان کے نمائندوں کے بیانات سننے کے بعد کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ (۱) فرانس نے شام اور لبنان پر حملہ کیا اور فرانس کو اس تمام جان و مال کے نقصان کی ذمہ داری لینا چاہیئے جو ان دونوں ملکوں کو پہونچا ہے (۲) شام اور لبنان میں فرانسیسی فوجوں کا برقرار رکھنا ان ملکوں کی آزادی اور حق حکومت کی خلاف ورزی ہے جو کہ ان دونوں ملکوں کے لئے مان لیا گیا ہے۔ فرانسیسی فوج کا برقرار رکھنا اس قسم کے نازک موقعوں پر لوگوں کے لئے ایک واقعی خطرہ ہے جیسے کہ حال میں پیش آیا تھا اور کہ فرانسیسی فوجوں کا برقرار رکھنا اس قسم کے نازک موقعوں پر لوگوں کے لئے اور زیادہ عرصہ تک شام اور لبنان میں برقرار رکھنے سے فرانس اور ان ملکوں کے درمیان کشیدگی اور بڑھ جائے گی اور یہ کشیدگی اور عرب ملکوں تک پھیل جائے گی اور اس سے جاپان کے خلاف کوشش جنگ میں رکاوٹ پڑے گی۔ یہ کونسل شام اور لبنان کے اس مطالبہ کی سفارش کرتی ہے کہ فرانسیسی فوجوں کو فوراً ہی دونوں ملکوں سے بلا لیا جائے۔

عرب لیگ کے کانسٹی ٹیوشن کے کلاز ۶ کے مطابق کونسل نے فرانسیسی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری تدبیریں اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان تدبیروں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت فرانس نے لندن، واشنگٹن، ماسکو اور چنگکنگ میں اپنے سفیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ چاروں حکومتوں کے روبرو حکومت فرانس کی یہ تجویزیں پیش کریں کہ پانچ بڑوں کی ایک کانفرنس مشرق وسطیٰ کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے بلائی جائے۔

امریکہ نے فرانس کی درخواست نامنظور کر دی

واشنگٹن ۹؍ جون۔ حکومت امریکہ نے فرانس کی وہ درخواست نامنظور کر دی ہے جس میں اس نے مشرق وسطیٰ کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے پانچ بڑی طاقتوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز کی تھی حکومت امریکہ نے جواب میں لکھا ہے کہ ابھی اس قسم کی کانفرنس کا وقت نہیں آیا ہے۔

حکومت شام نے آج برطانی ممبران پارلیمنٹ امریکہ کی مجلس آئین ساز اور عرب ملکوں کی پارلیمنٹوں کو لکھا ہے کہ وہ پارلیمنٹری کمیشن بھیجیں جو ان حرکتوں کی جانچ کرے جو شام میں سرزد ہوئی ہیں یہ خبر الیوننگ نیوز اخبار میں شائع ہوئی ہے لندن میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فرانس کی حکومت نے حکومت برطانیہ کو کوئی نوٹ بھیجا ہے جس میں شام و لبنان میں اختیار کی جانے والی آئندہ تدبیروں کا ذکر ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس کا نظریہ یہ ہے کہ صرف شام و لبنان ہی نہیں بلکہ تمام مشرق وسطیٰ کے معاملے صرف برطانیہ امریکہ اور فرانس کی ہی کانفرنس میں نہیں بلکہ پانچوں بڑی طاقتوں کی کانفرنس میں پیش ہونے چاہئیں یعنی روس اور چین کو بھی اس کانفرنس میں شریک کرنا چاہیئے۔

جناب عیاں حیدری

آپ کے لطف سے بھی دردِ مرا کم نہ ہوا — مژدۂ وصل حریفِ غمِ پیہم نہ ہوا

جناب اظہر کانپوری

چشم پُرنم نہ ہوئی نالۂ پیہم نہ ہوا — راز میرا کبھی شرمندۂ محرم نہ ہوا
حسن نے خود ہی اٹھا ڈالے حجاباتِ نظر — عشق سے ورنہ کبھی شکوہ مبہم نہ ہوا
وہ تو موسیٰ تھے جو پھر ہوش میں آ جاتے تھے — ورنہ یہ نشۂ الفت تو کبھی کم نہ ہوا
اشک آنکھوں میں نہیں آہ نہیں ہونٹوں پر — اتنا ویراں کبھی عشرت کدۂ غم نہ ہوا
حسن اور عشق میں اظہر یہ کشاکش کیسی — جذبِ خورشید میں کب قطرۂ شبنم نہ ہوا

جناب دیا شنکر سکسینہ بحر

دیکھئے دامنِ پرشوق کبھی نم نہ ہوا — ورنہ کس روز محبت میں مجھے غم نہ ہوا
ایک عالم کے سوا دوسرا عالم نہ ہوا — یہ تجلی کیا لطف ہے کم دردِ جگر کم نہ ہوا
یہ بتاؤ تمہیں احساس ہے کچھ اس کا بھی — ظلم پھر کس پہ کروگے جو مرا دم نہ ہوا
شامِ غم آنکھوں سے بہتے ہیں برابر آنسو — ایک طوفان ہوا گریۂ پیہم نہ ہوا
بحرِ ہستی میں نہ کیوں تجربیں مسرور رہوں — جز غمِ عشق مرے دل کو کوئی غم نہ ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ھفتہ وار کانپور

جلد ۴۱	کانپور شنبہ ۱۶ ار جون سنہ ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۴

موجودہ برطانی حکومت معاملہ جلد حل کرنا چاہتی ہے

نئی دہلی ۱۲ ار جون۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں یہ خبر بہت زوروں سے گشت لگا رہی ہے کہ کل سے پرسوں تک کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تمام ممبر رہا کر دیے جائیں گے۔ کل جب برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کی مجوزہ اسکیم کا اعلان کیا جائے گا تو یہ اسکیم بہ یک وقت ہندوستان میں بھی شایع ہوگی۔ لیڈروں کی رہائی یقینی ہے صرف سوال یہ ہے کہ یہ رہائی کل اسکیم کے اعلان کے ساتھ عمل میں آئے گی یا پرسوں بحث سے پہلے۔ اب تک جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ وائسرائے ہند نے صوبوں کے گورنروں کے پاس جو اسکیم بھیجی ہے اسکے ساتھ ورکنگ کمیٹی کے ان ممبروں کی رہائی کے احکام ہیں جو مختلف صوبوں میں اسیر ہیں۔ نظربندیہ ورکنگ کمیٹی کے نصف ممبران اس وقت جیل کے باہر ہیں اور نصف نظربند ہیں۔ لیڈروں کی مجوزہ کانفرنس اسکیم کا اعلان ہونے کے بعد ہی ہوگی۔ برطانیہ کی موجودہ کنسرویٹو حکومت کی طرف سے یہ زیادہ سے زیادہ کوشش ہوگی کہ ہندوستان کا سیاسی جمود اسکے عہد حکومت میں آئندہ برطانی انتخاب سے پہلے ہی حل ہو جائے۔

جہاں تک کانگریسی حلقوں کا تعلق ہے اس میں دونوں خیال پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ سنہ ۱۹۳۹ء سے پہلے کی پوزیشن اگر قایم ہو سکے تو اسے قبول کر لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ مکمل آزادی کے صاف وعدے کے بغیر کوئی پیش کش قبول نہ کی جائے۔ ایک طبقہ اس خیال کا بھی ہے کہ آئندہ برطانی انتخاب ہونے تک کوئی القطعی فیصلہ نہ کیا جائے کیونکہ صورت موجودہ برطانی حکومت کو قابل قبول نہ ہوگی۔

مسٹر چرچل نے پالیسی واضح کردی

لندن۔ ۱۰ ار جون۔ یورپ کا تصفیہ اور جاپان کے خلاف کامیابی کے ساتھ لڑائی کو چلانے کے لئے بڑے اہم فیصلوں کی ضرورت ہے اور اس قسم کے فیصلے صرف ارادے کے پکے اور تجربہ کار لوگ ہی کر سکتے ہیں" ان الفاظ کے ساتھ مسٹر چرچل نے رائے دہندگان پر اپنی پالیسی واضح کی ہے ان کا اعلان ۸۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ روس کے ساتھ ہمارا اتحاد اور امریکہ کے ساتھ ہماری گہری دوستی صرف اسی حالت میں قایم رہ سکتی ہے جبکہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم طاقتور ہیں۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ کنسرویٹو پروگرام ایسے اصولوں پر یا ایسے فقروں پر مبنی نہیں ہے جو ثابت نہ ہو چکے ہوں یا جو دیکھنے میں عمدہ معلوم ہوتے ہوں بلکہ ایسے اصولوں پر مبنی ہیں جن کی لڑائی کی آگ میں آزمایش ہو چکی ہے اور جن میں کوئی کمی ثابت نہیں ہوئی۔

ہم تمام قوم کا بھلا چاہتے ہیں نہ کہ ایک حصہ یا طبقہ کا۔ ہم اہل برطانیہ کے اتحاد میں عقیدہ رکھتے ہیں اس وقت دنیا کی امید ایک عالمگیر آرگنائزیشن قایم کرنے پر مبنی ہے جو اتنی مضبوط ہو کہ ہر حملہ کو روک سکے خواہ وہ کتنی بڑی طاقت نے کیا ہو یا چھوٹی طاقت نے۔

ہماری اس وقت یہ امید ہے کہ برطانیہ امریکہ اور روس کے مضبوط سمجھوتہ پر اس کی بنیاد قایم کی جائے۔ سلطنت کے بارے میں اپنی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی داخلی پالیسی اس بنا پر قایم کریں گے کہ دنیا کے معاملات میں برطانیہ سلطنت دیگر ملکوں کے ساتھ مل جل کر کام کریگا۔

ہندوستان کو ڈومینین سٹیٹس حاصل کرنیکا پورا موقع دینے کے لئے اسکیم بناتے وقت ہندوستانی شجاعت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے ہمیں ان دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے جو مصیبت کے وقت ہمارے ساتھ رہے اور ہمیں اقلیتوں اور ہندوستانی ریاستوں کی جانب اپنے فرض کو خیال میں رکھنا چاہیئے۔

مسٹر چرچل نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مشرق اور ہندوستان کے ساتھ اور ان جنگ میں متواتر مشورہ کرنے کا جو انتظام کیا گیا ہے وہ امن کے وقت بھی جاری رہنا چاہیئے۔

ہمیں اپنے بچاؤ کی پالیسی پر غور کرتے وقت دنیا میں اپنی ذمہ داریوں کو دھیان میں رکھنا چاہیئے ہمیں شاہی کو فروغ دینا چاہیئے۔

بقیہ آئینہ کانپور

(صـ) راکھ بسنڈہ اور چوہی ان لوگوں کے ہاتھ فروخت کریں جن کے پاس لائسنس ہو۔ یا ان کے ملازم ہوں۔ جن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اجازت دی ہو۔ سنڈہ کے لئے ۴ روپیہ فی گاڑی کنٹرول قیمت رکھی گئی ہے۔

کپڑے کی تقسیم کی زونل اسکیم کے ماتحت ڈسٹرکٹ سپلائی افسر نے مسرس گوری شنکر شیو شنکر۔ مصری لال اجودھیا پرشاد۔ ہر نرائن رام شنکر۔ رائچند دیبی سرن بھاگو برادرس اور پرشوتم داس امرناتھ دکانداران پارچہ کو بار یک کپڑا فروخت کرنیکے لئے مقرر کیا ہے۔

مسٹر این لال دکھچت ایروڈرم تحصیلدار اطلاع دیتے ہیں کہ اینٹوں کی اجازت کے پروانے براہ راست سائلوں کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ سہ شنبہ اور پنج شنبہ کے دن دفتر سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں کیونکہ اجازت نامے انہیں دونوں دنوں میں جاری ہوتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ سپلائی افسر صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کپڑے کی ایک گانٹھ جس پر "سی برادرس" لکھا ہوا تھا آر۔ بی ریلوے اسٹیشن کی باؤنڈری میں ڈسٹرکٹ سپلائی افسر نے ۱۹ ار فروری سنہ ۱۹۴۵ء کو گرفتار کی ہے۔ ابھی تک اس کے مالک کا نام جانچ سے نہیں معلوم ہوا ہے۔ اس نوٹس کے جاری ہونے کے ۱۵ دن کے اندر تک مالک ڈسٹرکٹ سپلائی افسر سے درخواست کرے۔ اگر کوئی درخواست وصول نہ ہوئی تو کپڑا نیلام کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت گورنمنٹ کے حق میں ضبط کر لی جائے گی۔

آئینہ کانپور

خطابات کی فہرست!

ملک معظم کے یوم پیدایش کے سلسلہ میں جو فہرست خطابات ۱۴ ار جون کو شائع ہوئی ہے اس میں کانپور میں صرف ہمارے دوست مسٹر ایچ۔ جی مصرا کو نائٹ ہڈ کا خطاب ملا ہے۔

ہم اس شاندار حصول اعزاز پر مصرا جی کی خدمت میں ہدایہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا سلیم کو صدمہ!

مولانا سلیم ناظمی سکرٹری انجمن جامعہ ادبیہ کے بڑے صاحبزادے محمد انوار حسن کی عمر تخمیناً ۲۲ سال تھی تقریباً ۱۴ ماہ علیل رہ کر ۱۲ ار جون کی رات کو ایک بجے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں سلیم صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سلیم صاحب کو صبر جمیل۔

الکشن پٹیشن!

رائے بہادر مسٹر ایم۔ پی سیگل اڈیشنل کمشنر کی عدالت میں مسٹر احمد نبی خاں میونسپل کمشنر کے خلاف جو پٹیشن دائر تھا اس کا فیصلہ ۱۳ ار جون کو سنا دیا گیا کمشنر صاحب نے الکشن کو منسوخ کرتے ہوئے مسٹر احمد نبی خاں کو میونسپل الکشن میں پانچ سال کے لئے امیدوار ہونے سے بھی روک دیا ہے۔

برف کی دقت!

ایک ہفتہ سے کانپور میں گرمی بڑی شدت سے پڑ رہی ہے اور اس پر قیامت یہ ہے کہ برف والوں نے بڑے زور کے ساتھ بلیک مارکٹنگ شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے پبلک کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ برف آتے وقت اگر کوئی خوش قسمت دوکاندار کے یہاں موجود ہوا تو اسکو تو برف مل سکتی ہے ورنہ دکاندار اس طرح برف کو غائب کر دیتے ہیں کہ پھر برف کی زیارت ہونا مشکل ہو جاتی ہے۔ اس طرز عمل سے سارا شہر پریشان ہے۔ ہم حکام کی توجہ دلاتے ہوئے ان سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ فوراً اس طرف توجہ کر کے ان دوکانداروں کی بلیک مارکٹنگ کو ختم کریں۔ تاکہ اہل شہر کو اس گرمی میں کچھ سکون مل سکے۔

علیگڑھ میڈیکل کالج!

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن کانپور آیا ہے۔ یہ ڈیپوٹیشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملا جنہوں نے ۵۰ روپیہ چندہ دیا۔ اور ہمدردی ظاہر کی یہ ڈیپوٹیشن علیگڑھ میں میڈیکل کالج قائم کرنے کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے آیا ہے۔ امید ہے کہ اہل شہر اس کی پوری پوری امداد کریں گے۔

ڈیپوٹیشن!

جے۔ کے آئرن اور اسٹیل کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے کچھ مزدوروں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ ان کی جگہ تخفیف میں آگئی ہیں۔ ان کو برقرار رکھنے کی کوشش اور ان کی شکایات دور کرانے کے لئے ایک ڈیپوٹیشن مزدور سبھا کی طرف سے لیبر کمشنر کے پاس گیا تھا۔ لیبر افسر نے یقین دلایا ہے کہ وہ شکایات کی جلد ہی جانچ کریں گے۔

ہندوؤں کی عرضداشت!

شہر کے مسر برآوردہ ہندوؤں نے سیکرٹری آف اسٹیٹ انڈیا کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجکر یہ درخواست کی ہے کہ جن صوبجات میں ہندو اور سکھ اقلیت میں ہیں وہاں ان کے حقوق کی خاص طور پر حفاظت کی جائے۔ مثلاً نارتھ ویسٹ اور سندھ میں خاص طور پر ان کے مذہبی، سیاسی اور اقتصادی حقوق نظرانداز کئے جاتے ہیں۔ سرحدی اقوام اور جو لوگ ہندوؤں میں اغوا۔ ڈکیتی۔ قتل کرتے ہیں۔ ان کی خاص قانون سے حفاظت کی جائے اور صوبہ سرحد کے ہندوؤں کو اسمبلی میں براہ راست نیابت دی جائے۔

سرکاری احکامات!

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک حکم جاری کر کے ملوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ...

چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کی اہل شہر سے اپیل

میں نے متعدد مرتبہ عوام سے وقتاً فوقتاً نزول میونسپل بورڈ و دیگر سرکاری آراضیات وجائداد پر سے غیر قانونی قبضہ استعمال اور عام راستہ سے رکاوٹ ہٹانے کے لئے امداد کی اپیل کی ہے۔ اس بارے میں تھوڑی کامیابی تو ملی ہے اور جگہ جگہ سے غیر قانونی قبضہ ہٹائے گئے ہیں اور ہٹائے جا رہے ہیں لیکن جب تک پوری طور سے غیر قانونی قبضہ نہیں ہٹائے جاتے ہیں شہر کی صفائی وغیرہ اچھی طرح سے نہیں ہو سکتی ہے اور شہر کو خوبصورت و قابل دید نہیں بنایا جا سکتا ہے جس حد تک باشندگان سے تعاون کی ضرورت ہے وہ حاصل نہیں ہو رہی ہے اس لئے مندرجہ بالا نوٹس عوام کی اطلاع کے لئے نکالا جا رہا ہے اور امید ہے کہ سب غیر قانونی قبضہ اور راستوں کی رکاوٹیں دور ہو جاویں گی:۔

اطلاع

عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ راستہ عام سڑک کی پٹری۔ نالی۔ فٹ پاتھ اور دوسری زمین و جائداد پر بلا حکم قبضہ اور استعمال وغیرہ نہ کریں اور راستہ عام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالیں کیونکہ ایسا کرنا غیر قانونی و جرم ہے اور جو لوگ اس غیر قانونی قبضہ و استعمال اور رکاوٹ کے لئے ذمہ دار ہیں وہ اس نوٹس کو اخباروں میں نکلنے کے ٹھیک پندرہ یوم کے اندر انہیں ہٹالیں اور آئندہ ایسی غیر قانونی کارروائیوں سے باز رہیں ورنہ ان کا چالان ہونے کے علاوہ ان کا سب سامان و چیزیں میونسپل بورڈ کے ذریعہ ہٹا دیا جائے گا اور ہٹانے کا صرفہ ان سے ان کے ہٹائے ہوئے سامان کو نیلام کر کے وصول کر لیا جاوے گا۔ عام پبلک کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ سامانوں کو ہٹاتے ٭

٭ وقت جو کچھ نقصان ہوگا اس کا ذمہ دار بورڈ ہرگز نہ ہوگا۔

کیلاش پت سنگھانیا
چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

سبدِ گل

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے کہ آجکل مردوں کو بری طرح عورتوں کی جوتیاں کھانا پڑ رہی ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جب مرد عورتوں پر غرایا کرتے تھے اور ایک زمانہ یہ ہے کہ عورتوں کے ہاتھوں اچھے خاصے معقول مردوں کی خوب مرمت ہو رہی ہے چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ لدھیانہ کے ایک آباد علاقہ میں لوگوں نے دیکھا کہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت بڑی بے تکلفی کے ساتھ سرِ راہ ایک اچھے خاصے مرد شقین کی جوتوں سے مرمت کر رہی ہے۔ جب لوگوں نے بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کی تو عورت نے بیچ بچاؤ کرنے والوں کو صلواتیں سناتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم میاں بیوی کے معاملہ میں بولنے والے کون ہوتے ہو۔ یہ میرا میاں ہے اور میں اس کی بیوی ہوں مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں جس طرح چاہوں اپنے میاں کے ساتھ پیش آؤں۔

بیچ بچاؤ کرنے والے یہ سن کر حیران رہ گئے اور لوگوں کو پہلی مرتبہ یہ معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں ایک عورت کو اس بات کا بھی حق حاصل ہے کہ وہ جب چاہے سرِ بازار شوہر کے ان گنت جوتے لگا دے۔ تھوڑی دیر تک یہ لوگ تماشہ دیکھتے رہے آخر جب یہ ڈرامہ ختم ہو گیا تو لوگوں نے عورت سے پوچھا کہ مائی آخر تیرے شوہر کا قصور کیا تھا۔ اس پر عورت نے کڑک کر جواب دیا۔

مجھے دیکھو کیا میں خوبصورت نہیں ہوں پھر اسے کیا حق ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر غیر عورتوں کے پیچھے پھرے۔ یہ دو دن سے ایک آوارہ عورت کے پاس پڑا تھا میں اسے آوارگی کی دلدل سے نکال کر لائی ہوں۔

اب لوگوں کو معلوم ہوا کہ اصل قصہ کیا تھا لیکن لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس زمانہ کی عورتیں کیا سے کیا بن گئی ہیں اور وہ کس طرح دن بدن مردوں کے لئے ایک مستقل خطرہ بنتی چلی جا رہی ہیں۔

اسی قسم کا ایک اور دلچسپ منظر پنجاب کی ایک عدالت میں دیکھنے میں آیا جبکہ ایک شوہر کمترین نے عدالت میں اپنی بیوی کے خلاف بیان دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

میری جان خطرہ میں ہے۔ میری بیوی مجھکو بارہا زدوکوب کر چکی ہے۔ کل رات اس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ وہ مجھکو قتل کر دے گی۔ اس کی خفگی کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مرد دوستوں کو ہر وقت میرے گھر میں گھسائے رکھتی ہے۔ جب میں اس کی اس کی حرکت پر اعتراض کرتا ہوں تو مجھے زدوکوب کرتی ہے۔ مجھے اس عورت کی جانب سے جان کا خطرہ ہے لہٰذا عدالت میری جان کے تحفظ کا بندوبست کرے۔

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ کسی زمانہ میں عورتیں مردوں کے مظالم کے خلاف عدالتوں میں جا کر فریاد کیا کرتی تھیں اور ایک زمانہ یہ آگیا ہے کہ اب مردوں کو عورتوں کے مظالم کی فریاد کے لئے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے۔

یہ تو تھے آجکل کے میاں بیوی کی محبت کی باتیں اب ذرا عشق باز لڑکیوں کی انوکھی محبت کی بھی سرگزشت سن لیجئے۔ جس کی دلچسپ تفصیل یہ ہے کہ لاہور کے لارنس گارڈن میں ہر ہفتہ دو تین دل پھینک نوجوانوں کی من چلی لڑکیوں کے ہاتھوں مرمت ہو جاتی ہے ان من چلی لڑکیوں کی حالت یہ ہے کہ یہ پہلے تو سینہ تانے ہوئے اور سرکو اونچا کئے ہوئے نوجوانوں کو دعوتِ حسن دیتی پھرتی ہیں، لیکن جب کوئی بگڑا دل نوجوان۔ عالمِ مستی میں ان سے لپٹ پڑتا ہے تو یہ خوب اس کی مرمت کرتی ہیں۔ ✻

ادبِ لطیف

انتظار

از جناب ممتاز حسن خاں مرادآبادی

آفتابِ زندگی کی آخری گھڑیاں بھی گزار چکا...... بیتاب کرنیں نکلنے والے قمر کا آخری وقت تک انتظار کرکے مایوس ہو چکیں۔ دم توڑنے والے خورشید کی آہ کے شعلے شفقِ مغرب کی شکل میں نمایاں ہو چکے..... دوشیزہ شب کے آمد کی خبر نکلنے والے تارے نے دی..... مگر......

........آہ ؎

ایک قطرہ آنسو آنکھوں سے پلکوں میں الجھکر تھرایا نظریں بہکیں ہی گھبرایا کیا جانے مجھے کیا یاد آیا

کیا سچ مچ تم آرہے ہو؟...... جب تمہارا انتظار ہوتا ہے، پھول نظروں پہ بار ہوتا ہے...... ہوا کے سرد جھونکے...... سرزمین کی روپوش کلیاں..... دریا کی بے قرار موجیں...... فضا کی پرکیف خاموشی... کچھ اس طرح سے ہر ایک ہے یہاں بے قرار... کہ جیسے سارے چمن کو انتظار ہے تیرا...... شب بھی اب ختم ہوا چاہتی ہے...... مگر...... آہ تم نہیں آئے ...... ستارے میری دیوانگی پر مسکراتے ہوئے چھپ گئے۔

دریا کی بے چین موجیں فضا کے سکوت کو پاش پاش کرنے لگیں...... ہوا کے جھونکے سرد چمن کی روپوش کلیوں کو گدگدانے لگے...... آہ مضطرب آنکھیں تیرا آخری وقت تک انتظار دیکھ کر بند ہو گئیں

؎ بیمارِ عشق نیند قیامت کی سو گیا
آنکھوں میں انتظار کی دنیا لئے ہوئے

✻ غرضکہ آجکل عورتوں کے ہاتھوں بری طرح سے مردوں کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ خدا ہندوستان کے مردوں پر رحم فرمائے۔

عالمِ نسواں

عورتوں کا ایک عجیب وغریب کلب

اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ میڈرڈ میں "آزاد عورتوں کا کلب" کے نام سے ایک نہایت ہی عجیب وغریب کلب ہے، اس کلب میں ایک ہزار کے قریب عورتیں ہیں اور ہر عورت نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ مرتے دم تک کسی مرد کی صورت نہیں دیکھے گی۔

اگرچہ اس کلب میں بڑی تعداد میں غیر شادی شدہ عورتوں اور لڑکیوں کی ہے۔ لیکن غیر شادی شدہ عورتوں کے علاوہ اس کلب میں ایسی عورتیں بھی شامل ہو گئی ہیں جو یا تو بیوہ ہیں یا جن کے شوہروں نے طلاق دیدی ہے۔

اس کلب کے قواعد وضوابط کی رو سے ہر عورت پر یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ کوئی عورت کسی مرد سے دوستانہ پیدا نہ کرے۔ چنانچہ اگر کوئی عورت غلطی سے کسی مرد سے دوستانہ پیدا کر لیتی ہے تو اس کا نام فوراً کلب سے خارج کر دیا جاتا ہے مردوں سے نفرت کرنے والی دوسری انجمنوں کی طرح اس انجمن کے ممبروں کی بھی یہی رائے ہے کہ مرد ایک نہایت ہی خطرناک قسم کا خود غرض انسان ہوتا ہے۔ جو عورتوں کی جوانی اور خوبصورتی کے ساتھ کھیلتا ہے، اور عورتوں کو ہمیشہ موردِ الزام ٹھہراتا ہوا ان پر طرح طرح کے مظالم کرتا ہے اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ وہ مرد جیسی خطرناک مخلوق سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچائیں، یہ ہے اس کلب کی عورتوں کی مردوں کے بارے میں رائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کلب آج سے بیس سال قبل قائم کیا گیا تھا اور اس کے ممبروں میں بڑی سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔

نئے قسم کا جاپانی بم!

اوکناوا۔ ۷ مر اوکناوا میں جاپان نے ایک نئے قسم کا راکٹ بم استعمال کئے ہیں۔ پھٹنے سے پہلے بم سے کوئی آواز نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ ان جاپانیوں نے اور کئی طرح کے بم تیار کئے ہیں۔ جن میں ایک ۱۹ اخت لمبا ہے۔

لندن ۸ رجون۔ لندن کی بندرگاہ جو لڑائی کے دنوں میں بند ہو گئی تھی پھر کھل گئی ہے۔

بچوں کی دنیا

بے وقوف بوڑھا

غلام محی الدین انصاری

ایک مرتبہ ایک عربی نوجوان دمشق جا رہا تھا کہ راستے میں اُسے ایک بوڑھا ملا جو اس کا ہمسفر ہو گیا ایک دن سخت گرمی پڑ رہی تھی اور سورج پورے آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ اچانک نوجوان کو پیاس محسوس ہوئی اور اس نے کہا کہ بڑے میاں تم اس کھجور کے درخت کے سایہ میں بیٹھو اور لو یہ سو دینار کی تھیلی اپنے پاس رکھو میں پانی پی کر ابھی آتا ہوں۔ جب نوجوان واپس آیا اور اپنی امانت مانگی تو بوڑھے نے جواب دیا کہ جاؤ جاؤ تمہاری میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے۔ نوجوان مجبور ہو کر اسے قاضی کے پاس لے گیا۔ جب قاضی نے پوچھا کہ تم اس کی تھیلی دینے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ تو بوڑھے نے جواب دیا کہ حضور تھیلی تو کجا میں نے اس نوجوان کو آج تک دیکھا بھی نہیں۔

قاضی نے نوجوان سے کہا اچھا جاؤ کوئی گواہ لاؤ۔ اس نے جواب دیا حضور ہم دونوں کے سوا وہاں کوئی اور نہ تھا۔ البتہ کھجور کا درخت ضرور موجود تھا۔ قاضی نے کہا جاؤ اسی کو لاؤ۔ نوجوان با دل ناخواستہ چلا گیا نوجوان کے جانے کے بعد قاضی نے بوڑھے سے پوچھا۔ بڑے میاں وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں تو بے وقوف بوڑھے نے جواب دیا۔ حضور وہ درخت یہاں سے بہت دور ہے قاضی تمام معاملہ سمجھ گیا اور جب نوجوان واپس آیا تو اسے اس کی تھیلی دلوا دی گئی اور بڈھے کو بہت سزا دی۔

پردۂ سیلم

ممتاز محل!

حسن اپنی بہار آفرینیوں کے لئے مشہور ہے اور عشق اپنی مجبوریوں کے لئے۔ بارگاہ حسن میں جتنے نذرانے پیش کئے گئے ہیں اُن میں ملکہ ممتاز محل کا روضہ تاج سب میں ممتاز ہے۔ حسن کے کسی پرستار نے اتنا قیمتی نذرانہ آج تک نہ پیش کیا ہے نہ پیش کریگا۔ یہ شاہانہ محبت کا شاہانہ شاہکار ہے۔ جب کوئی یہ کہتا ہے کہ عشق لازوال ہے تو ممتاز کا روضہ پکار کر کہتا ہے کہ حسن بھی لازوال ہے جسے دیکھ کر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش یہ عمارت روضہ رضوان کی زینت ہوتی۔ یہ سنگ مرمر کا ترشا ہوا روضہ اپنے سینے میں دو ایسے حسین آبدار موتی چھپائے ہوئے ہے جن کی آب و تاب نے اس جنتِ ارضی کو حیاتِ جاودانی بخشی ہے۔ لوگ لوگ اسے سنگ مرمر کی عمارت کہتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ شاہجہاں کے آنسوؤں نے روضہ تاج کی شکل اختیار کی ہے۔ افسانہ ممتاز شاہجہاں کی والہانہ محبت کا نام ہے۔ اس افسانہ کو اسی نظر سے دیکھئے جس نظر سے آپ روضہ تاج کی زیارت کرتے ہیں۔ آپ اپنے دلوں میں کسک اور اپنی آنکھوں میں ایک نمی سی محسوس کریں گے۔ یہی ہے نذرانۂ عقیدت کہ سلطان عالی کے روضہ کے لئے جس نے تاج محل جیسی عشق کی سچی یادگار چھوڑی۔ مبارک ہیں وہ ہستیاں جو صرف محبت کے لئے پیدا ہوئیں اور محبت کے لئے مر گئیں۔ ایک اور خصوصیت شاہجہاں کو دنیا کے تمام عاشقوں میں ممتاز کرتی ہے وہ ہے شاہجہاں کی اپنی منکوحہ بیوی سے والہانہ محبت۔ جس سے خدا اور رسول دونوں خوش ہوں جو عموماً نہیں ہوتا۔ ہماری کہانی صرف شاہجہاں کی رومانی زندگی پیش کرتی ہے عشق ومحبت کی داستان کو رنگین بنانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے بلکہ صرف حقیقی رنگ دینے پر اکتفا کیا گیا ہے شاہجہاں کی زندگی میں بڑے بڑے انقلاب آئے حصولِ تاج کی کوشش بھی ایک افسانہ زیروبم ہے۔

لیکن شاہجہاں کی حقیقی زندگی کا آئینہ صرف اُن کی محبت آفریں زندگی ہے۔ اور یہ اُسی زندگی کا واضح عکس یہی ٹکڑا تو جانِ داستان ہے۔

محبت کا وہ لمحہ جو رہین نازِ قاتل ہے
وہ جانِ زندگی ہے عمر کا حاصل کا حاصل ہے

اس افسانہ میں حسن وعشق کی تمام رعنائیاں جلوہ گر ہیں، زندگی جن سے معمور ہو کر سفید آنسوؤں میں ڈھلنے لگتی ہے۔ عشق شاہجہاں حسین قہقہوں اور گرم گرم آنسوؤں کا مجموعہ ہے اور یہ اس کا منظر۔

رنجیت مووی ٹون کی یہ قابلِ قدر پیش کش ہے۔ خورشید۔ چندر موہن۔ جہاں آرا کجن۔ لالہ یعقوب اور سلوچنا چٹرجی جیسے مشہور اداکاروں نے اس تصویر میں کام کیا ہے اور کانپور میں عنقریب اس کی نمائش ہونے والی ہے۔

میڈیکل کالج علیگڈھ کی ضرورت؟

دنیا میں اس وقت جو جدید طبی سہولتیں روز بروز وسیع ہوتی جا رہی ہیں اور ان کا فیض جس قدر عام ہوا جا رہا ہے اس کے لحاظ سے ہندوستان میں جدید علم طب کی تعلیم کے مواقع کی کمیابی بالکل عیاں ہیں۔ اس برِ اعظم میں سند یافتہ ڈاکٹروں، نرسوں، دائیوں دواسازوں وغیرہ کی تعداد اس کے وسیع رقبہ اور گنجان آبادی کی نسبت سے اس قدر افسوسناک طور پر کم ہے کہ حال ہی میں بھور کمیٹی نے جس نے ہندوستان کی صحت کا جائزہ لیا ہے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستان میں سو میڈیکل کالجوں کا قیام بھی ضرورت کے اعتبار سے کچھ زیادہ نہ ہوگا۔ اس سلسلے میں بعض اعداد وشمار جن کا علم لوگوں کو عام طور پر بہت ہے ایک تلخ حقیقت پر سے غفلت کا پردہ اٹھانے میں بہت مفید ثابت ہونگے۔ ہندوستان جیسا بر اعظم ملک اپنی چالیس کروڑ آبادی کی خدمت کے لئے صرف ۱۲ میڈیکل کالج رکھتا ہے جبکہ انگلستان میں جس کا رقبہ ہندوستان کے ایک معمولی صوبہ کے برابر ہوگا۔ مختلف یونیورسٹیوں ڈاکٹری کے لئے ۱۲ فیکلٹیز ہیں۔ ہندوستان میں سند یافتہ ڈاکٹروں کی تعداد صرف ....۱ ہے جس میں مسلمانوں کا تناسب مشکل سے ۹ فیصدی ہے اور یہ تعداد بھی اب روز بروز گھٹتی جا رہی ہے کیونکہ مسلمانوں کو اکثر موجودہ میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے سلسلہ میں سخت مشکلات پیش آتی ہیں یہاں کی شرح پیدائش اور شرح اموات بھی ایک عجیب دردناک منظر پیش کرتی ہیں۔ یہاں کی اموات کا اوسط ۲۲ (فی ہزار) ہے حالانکہ نیوزیلینڈ کا اوسط ۸۰۶ ہے، ہندوستان میں عمر کا اوسط ۲۷ سال ہے جبکہ انگلستان میں عمر کا اوسط ۵۹، امریکہ میں ۶۲ اور نیوزی لینڈ میں ۶۵ ہے، اس پر ستم یہ ہے کہ ۱۱½ لاکھ بچے ہر سال فوت ہو جاتے ہیں۔ زچگان ۵ء۲۴ فی ہزار اس سرائے فانی سے کوچ کر جاتی ہیں۔ زچگان کی یہ موت انگلستان کے مقابلہ میں چھ گنی زیادہ ہے۔

کثیر تعداد میں ان جانوں کے تلف ہونے کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب لیڈی ڈاکٹروں اور ماہر نرسوں کی کمیابی ہے، تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں جو ڈاکٹر سند یافتہ ہیں ان کی تعداد ...۳۵ ہے نرسوں کی تعداد ...۳ ہے ہیلتھ وزیٹر کل ۲۵ ہیں، دائیاں صرف ۱۳۰ ہیں، دندان ساز صرف ...۱ ہیں اور سند یافتہ دواساز ایک بھی نہیں!

اگر مذکورہ بالا اعداد کو دیکھا جائے تو مسلمانوں کی کل آبادی کے لحاظ سے ڈاکٹروں کا جو تناسب قائم ہوتا ہے وہ یہ ہے۔

ایک ڈاکٹر	فی ۴۰ ہزار اشخاص
ایک نرس	فی ۵ لاکھ ″
ایک ہیلتھ وزیٹر	فی ۵ ″ ″
ایک قابلہ	فی ۱۰ ″ ″
ایک دندان ساز	فی ۱۵ ″ ″

اور دواساز ایک بھی نہیں!

ان المناک حالات کی اصلاح کے لئے ہمیں ضرورت ہے کم از کم .....۱۰ ڈاکٹروں کی .....۲۵ نرسوں کی ۲۳۳۳ ہیلتھ وزیٹروں کی .....۳ قابلات کی ۳۳۳۳ دواسازوں کی اور .....۴ دندان سازوں کی

ان ضروریات کا اندازہ کرتے ہوئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اربابِ حل وعقد نے ایک اعلیٰ درجہ کے میڈیکل کالج کے قیام کے لئے پوری اسکیم مکمل کر لی ہے اور اب تمام کوششیں اس امر پر مرکوز کر دی ہیں کہ جو کچھ سرمایہ اس کے لئے درکار ہے وہ جمع کر لیا جائے۔ اس سلسلہ میں الحمد للہ اچھی خاصی کامیابی حاصل ہو چکی ہے، تمام حلقوں سے اس آواز پر لبیک کہا جا رہا ہے اور یہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ مسلمان وقت کی ضرورت کا صحیح احساس رکھتے ہیں مسلم یونیورسٹی ہندوستان میں غالباً ایک ہی ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو کہ پوری قوم کی مشترکہ امنگوں اور متحدہ مساعی کا نتیجہ ہے۔ اور آج جو کچھ بھی آپس کی ہمدردی اور اشتراکِ عمل سے حاصل ہو سکتا تھا اس کی ایک زندہ مثال ہے، اس نے ہندوستان کے مسلمانوں کے علمی مادی دنیا کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اور تمام مسلمان اپنی تعلیمی ضروریات کے ہر شعبہ کے لئے علی گڑھ سے ہی یہ امید وابستہ کرتے ہیں کہ وہ انہوں کو پورا کرے گا۔ خواہ وہ علم وادب کی توسیع ہو، خواہ سائنس کی ترقی، خواہ صنعت وحرفت یا دوسرے پیشوں کی تعلیم۔ یونیورسٹی شروع میں علم ادب اور علم سائنس سکھانے کی ایک درسگاہ تھی لیکن وقت کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ خود اس میں توسیع ہوتی رہی ہے اور یہاں کے اربابِ حل وعقد نے پوری کوشش کی ہے کہ باوجود مالی ودیگر مشکلات کے اپنی قوم کی اہم ضروریات کو پورا کریں۔ یونیورسٹی کا انجنیرنگ کالج اب مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور اس قدر زیادہ طلبا اس میں داخلہ کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ اُن سب کو داخل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پرانی شکایت کہ اچھی قابلیت کے ایسے مسلمان طلبا نہیں ملتے جن کا داخلہ پیشوں کی تعلیمی درسگاہوں میں ہو سکے اب واقعات غلط ثابت کر چکے ہیں۔ اس وقت بھی علی گڑھ میں علی گڑھ سے باہر سیکڑوں ایسے لائق طلبا ہیں جو بے چینی سے اس امر کا انتظار کر رہے ہیں کہ میڈیکل کالج قائم ہو جائے تاکہ وہ داخل ہو سکیں۔

اس سلسلہ میں ایک حقیقت خاص توجہ کی مستحق ہے، اگرچہ یونیورسٹی اسلامی تعلیم اور اسلامی تہذیب کو جائز طور پر اہم قرار دیتی ہے لیکن اسلام کی بہترین روایات کے مطابق وہ اپنے دروازہ کو ہر عقیدہ کے لوگوں کے لئے وا رکھتی ہے، غیر مسلم طلباء کی تعداد یونیورسٹی میں اس وقت بھی ۱۰ فیصدی سے کم نہیں ہے اور غیر مسلم طلباء بھی یونیورسٹی سے اسی طرح فیضیاب ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ہم مذہب طلباء۔ یونیورسٹی کے اندر مسلم اور غیر مسلم طلباء کے درمیان تعلقات ہمیشہ سے بہت خوشگوار رہے ہیں اور ہم بہت مشکور ہیں ان ہندو ودیگر حضرات کے جنہوں نے ہماری درسگاہ گراں بہا قیمتیں بطور اعانت دی ہیں۔ بے جا نہ ہوگا اگر اس ضمن میں ہم مہاراجہ دھیرج دربھنگہ کی ایک لاکھ روپیہ کے گرانقدر عطیہ کا تذکرہ کریں جو انہوں نے حال ہی میں ہمارے میڈیکل کالج کے لئے دیا ہے۔

میڈیکل کالج کی پوری اسکیم کو عمل میں لانے کیلئے ۶۰ لاکھ روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ لیکن ابتدا میں اس کو شروع کرنے کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ درکار ہے ہمارے وائس چانسلر جناب ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب کی اَن تھک کوششوں کے باعث اس رقم میں سے ۱۰ لاکھ روپیہ تو نقد جمع ہو چکا ہے اور ۵ لاکھ روپیہ کا ایسے حضرات نے وعدہ کیا ہے جو جلد ہی انشاء اللہ روپیہ روانہ کر دیں گے۔ اس وقت میڈیکل کالج کے لئے وفد ہر صوبہ میں دورہ کر رہے ہیں اور اس کی قوی امید ہے کہ انشاء اللہ جولائی ۱۹۴۵ء کے آخر تک بقیہ رقم وصول ہو چکے گی۔

کانپور شمالی ہندوستان کا سب سے بڑا صنعتی وتجارتی مرکز ہونے کی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم یہاں بڑی امیدوں کے ساتھ آئے ہیں اور ہم کو شروع سے ہی کافی ہمت افزا مدد مل رہی ہے۔ جناب کلکٹر صاحب مسٹر اسٹیفنسن ہمارے وفد سے بڑے اخلاق (بقیہ صفحہ

اقوال زریں
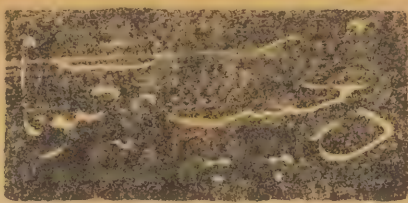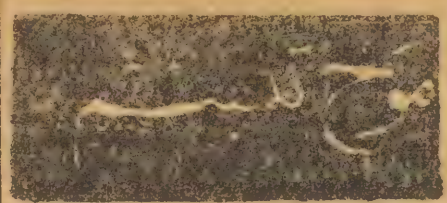
سہاگن عورت کے لئے۔ اس کا شوہر دنیا کی سب سے پیاری چیز ہے۔ وہ اسی کے لئے جیتی اور اسی کے لئے مرتی ہے، اس کا ہنسنا بولنا اس کو خوش کرنے کے لئے اور اس کا بناؤ سنگار اسی کے لبھانے کے لئے ہوتا ہے اُس کا سہاگ اس کی مسرت اور زندگی ہے اور سہاگ کا اٹھ جانا اس کی زندگی اور جانداری کا خاتمہ۔

مصائب کا اخلاقی پہلو بھی ہوتا ہے آزمائشیں ہی انسان کو انسان بناتی ہیں اور انھیں سے آدمی میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

علم و ذہانت فہم و فراست اور دیگر ذہنی اور دماغی اوصاف کو ہوس اور خود پرستی کا غلام نہیں بنا دینا چاہیئے۔

شاعری سچے جذبات کی تصویر ہے اور سچے جذبات کے پیدا ہونے وہ خواہ درد کے ہوں یا مسرت کے، اسی وقت دل میں پیدا ہوتے ہیں جب ہم درد یا مسرت کا مزہ چکھتے ہیں اور جذبات کے پیدا ہونے کے بعد ان کا زبان قلم تک آنا تو ایک آسان بات ہے۔

قناعت کے ساتھ گھریلو زندگی دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر نعمت ہے۔

خوش مزاجی ایک نعمت ہے۔

موجِ تبسم

ماسٹر صاحب:- (لڑکے سے) تمہاری زندگی کی سب سے بڑی تمنا کیا ہے؟

لڑکے نے کہا کہ آپ مجھے گھر پر کرنے کے لئے کوئی کام نہ دیا کریں۔

اچھا تو یہ میرا کمرہ ہے مجھے اس کی ہر چیز پسند ہے لیکن ایک بات کا خاص طور سے خیال رکھا جائے۔ کہ میرا بستر بالکل نیا ہونا چاہیئے۔

میزبان (مسافر سے) آپ بالکل فکر نہ کیجئے جو بستر آپ کے لئے منتخب کیا گیا ہے وہ اس قدر اچھا ہے کہ کل رات کو ہیں اس پر سوئی تھی۔

استاد:- استادوں کی کرسی پر پن یا سوئی رکھ دینا پرانی شرارت ہے، مگر اسکولوں کے لڑکے اب تک اس شرارت سے باز نہیں آتے۔"

شاگرد:- اسلئے کہ اس شرارت میں اب تک کوئی فرق نہیں آیا!"

دوکان دار:- کیا آپ نے مالا اپنی بیوی کو دی؟"

گاہک۔ "جی ہاں"

دوکان دار:- تو پھر کیا نتیجہ رہا؟"

گاہک:- چند روز تک تو وہ میرے ساتھ بڑی اچھی طرح پیش آئی "

لیکن اس کے بعد پھر پہلا سا سلوک شروع کر دیا۔

افریقہ میں وہ عورت نہایت خوبصورت خیال کی جاتی ہے جس کی آنکھیں چھوٹی، ہونٹ موٹے، ناک بڑی اور چپٹی اور رنگت غایت درجہ سیاہ ہو۔

چین اور ہندوستان کی مجموعی آبادی تمام دنیا کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہے۔

اندازہ لگایا گیا کہ ہر روز دنیا میں نو لاکھ آدمی مرجاتے ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی سرنگ نیویارک کے قریب ہے اسکی لمبائی ساڑھے ۸ میل ہے۔

سب سے زیادہ چاندی میکسیکو میں پائی جاتی ہے۔

سب سے زیادہ اور ہمیشہ سر سبز درخت سائبیریا میں ملتے ہیں۔

تمام صحرا خط سرطان اور خط جدی اور میں پائے جاتے ہیں۔

انگریزی سلطنت میں ایک ہزار جھیلیں، دو ہزار دریا اور دس ہزار جزیرے ہیں،

لوہے کا سب سے بڑا کارخانہ کلکتہ شہر میں ہے۔

ادب

حسین لڑکی

از جناب محمد امین شرقپوری

اور جب وہ شہر کے شور و شغب سے گھبرا جاتا ——— تصور اُسے دور حسین وادی میں لے جاتا ——— آنکھوں کے آگے کئی ایک مناظر گھوم جاتے ——— دلکش اور دل سوز مناظر ہرے ہرے کھیت اور اُن میں بل کھاتی ہوئی پگڈنڈیاں ——— ہل چلاتے ہوئے کسان، بیلوں کی طویل سی جھنکاریں، چرواہوں کی دلکش تانیں " رہٹ کی کیف پرور آواز ایک ایک کرکے اسکی نظر کے سامنے آگئے اور دھول میں اٹی ہوئی کچی سڑک پر جس کے کنارے کھاد اور گوبر کے ڈھیروں سے پٹے پڑے تھے،

یکایک ایک لڑکی گلابی چھینٹ کی شلوار پہنے ململ کا ڈھیلا کرتہ گلے میں ڈالے، دوپٹہ سے سر کو چھپاتی، گوبر کے ڈھیروں کو پھاندتی ہوئی نکل آئی اور وہ اُسے دُور ہی سے دیکھ کر دھڑکتے ہوئے دل سے بولا:-

"سرداراں آج کیا بات ہوئی، بہت دیر سے کھڑا ہوں"

وہ ناک کی نئی لونگ پر انگلی رکھ کر بولی:-

"سچ مچ بہت دیر سے کھڑے ہو- میں سمجھی تم ابھی نہیں آئے ہوگے"

"کیسے نہ آتا؟"

اُس کی نظر پڑی،

کیا دیکھ رہے ہو میری طرف؟

وہ سنجیدہ ہو کر بولی،

"سرداراں! تمہاری لونگ تو ایسی ہے جیسے کیکر کا تازہ پھول"

"آج ہی پہنی ہے" وہ بولی،

"ماں کو کس نے دی تھی؟"

وہ چونک پڑا اسکے چہرہ کا رنگ پھیکا پڑ گیا،

" " دھڑکن بڑھ گئی، کچھ کہنے کیلئے ہونٹ تھرا رہے تھے، نہ جانے کیوں اس کی زبان تالو سے چمٹ گئی تھی،

وہ بھانپ کر بولی:-

چپ کیوں ہوگئے؟

"کچھ نہیں، کچھ نہیں" وہ مشکل بولا،

یہ لونگ " " " "

وہ رک گیا،

"کہا تو ہے ماں نے دی ہے"

"مگر لی کس سے"

"تم بھی کیسے وہمی ہو ذرا سی بات پر منہ بنا لیتے ہو"

وہ مسکرا کر بولی،

ذرا سی بات نہیں" وہ بولا،

مجھے تو کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے،

"کیا معلوم ہوتا ہے؟"

وہ دہرا کر بولی،

"چھوڑ دان باتوں کو، اب شہر کب جاؤ گے؟"

وہ خاموش تھا، تھوڑی دیر پہلے وہ سرداراں سے کہنے کے لئے کیا کیا سوچ رہا تھا "

کیسی کیسی امنگیں اسکے دل میں اٹھ رہی تھیں،

سرداراں کی ایک ہی معمولی بات پر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اسکے سارے ولولے ٹھنڈے پڑ گئے رگوں میں جیسے خون جم گیا ہو، "بتاتے کیوں نہیں کہ کب جاؤ گے؟"

"وہ بھنا کر بولی"

"کیا بتاؤں؟

وہ روندھے ہوئے گلے سے بولا،

"چھٹیاں کتنی باقی ہیں؟"

وہ بے صبری سے بولی،

کوئی باقی نہیں آج ہی چلا جاؤں گا"

"تم تو کہتے تھے دس روز رہوں گا" ابھی سات ہی روز تو ہوئے ہیں"

"ہاں! وہ بولا-

مگر اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن چٹکی میں گذر گئے اور یہ تین دن پہاڑ دکھائی دے رہے ہیں گاؤں میں ایک منٹ بھی نہیں رہوں گا"

"کچھ بات بھی؟"

یہ تو تم بھی جانتی ہو، اگر کچھ بات نہیں ہوتی تو تمہارے منہ سے آپ ہی آپ نہ نکل جاتا، سچ ہے سچائی چھپائے سے نہیں چھپتی"

اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ ایک طرف کو چل دیا، پاگلوں کی طرح، جیسے اس وقت وہ سچ مچ پاگل تھا- اسکی ٹوٹتی ہوئی اُمیدیں اسے دیوانگی کی طرف لے جا رہی تھیں- پگڈنڈی پر اس کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے ہرے ہرے کھیت جیسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہے تھے ان کی ہریالی، انکی سوندھی سوندھی خوشبو اس کی آنکھوں میں ہیچ تھی،

دور چلتے ہوئے رہٹ کی آواز جیسے کوئی بین کر رہا ہو رو رو کر دکھڑا سنا رہا ہو، اس کی آواز میں کتنا سوز تھا، کتنا درد تھا، اس سے بیشتر اس کی لے جسے وہ اب رونے سے تشبیہ دے رہا تھا، کتنی خوش آئیندہ تھی، کتنی دلکش تھی،

وہ بولا،

"سرداراں سُن رہی ہو آواز"

"ہاں!"

وہ کان لگا کر بولی:-

"رہٹ کی ہے"

"ہماری محبت کے گیت گا رہے ہیں ہولے ہولے"

وہ ہنس پڑی، ایسے محسوس ہوا جیسے سارے کھیت کشتِ زعفران بن گئے ہیں،

وہ سرد آہ بھر کر بولا-

"آہ کسے معلوم تھا کہ اس کی ہنسی میں مٹھاس ہی نہیں، تڑپا دینے والا درد بھی تھا، گریہ وزاری بھی پیہم گریہ"

وہ گرتا پڑتا گھر آیا، ماں سے بولا،

میں آج جاؤں گا،

ابھی تو تین چار روز اور ہیں بیٹا، ماں محبت سے بولی

اسکول کا کام بہت رہتا ہے باقی، آج چلا جاؤں تو اچھا ہے"

"پھر کب آؤ گے؟"

پندرہ بیس روز بعد آنا ہوگا،

"ہاں بیٹا ذرا جلدی پھیرا کیا کر امتحان سے نپٹ جائے تو شادی کر دوں گی تمہاری، بس یہی خواہش رہ گئی ہے میری اب"

تمہارے چچا کہہ رہے تھے کہ سرداراں کا رشتہ لے لیں، مگر میں تو اسے پسند نہیں کرتی لڑکی بہت چالاک ہے اور اس کی ماں "

وہ بات کاٹ کر بولا،

" لحاف تو سی دیا ہے نا تم نے؟"

" ہاں بیٹا " وہ بولی،

اس کی ماں اچھی نہیں ہے خصم سر پر نہ ہو تو رنگ ڈھنگ طور بدل جاتے ہیں رات بگو کہہ رہا تھا کہ پولیس والے ان کے ہاں آتے جاتے ہیں"

نمبردار کے پاس آتے ہوں گے،' وہ بولا،

نا بیٹا، نمبردار کے پاس تو بعد میں آتے ہیں پہلے مریاں کو سلام کرتے ہیں اور وہ رانڈ ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہے ان سے،

میں بھی کہتی تھی آج کل گاؤں میں پولیس والے کیوں پھیرے کر رہے ہیں پہلے بھول کر بھی اس گاؤں میں نہ آتے تھے،

بگو کے بیل چوری چلے گئے برابر دس دن اس نے نمبردار کے ساتھ جوتے توڑے کسی نے بھی نہ کہا کہ ساتھ چلے چلیں،

غریب کا پانسو کا نقصان ہو گیا ایسے ہنگے سمے میں ڈنگروں کا مول تگنا ہو گیا ہے ہار کر تیرے چچا کے پاؤں پڑا اس نے دو بیل دئے تب کہیں بوائی کی ہے اس نے"

ان کے ہاں آنے سے نمبردار کیوں نہیں روکتا انہیں، وہ بولا،

"بیٹا پولیس کے آگے کس کا زور چلتا ہے وہ خود ان کا خوشامدی ہے سنا ہے اب نمبردار کی بڑی عزت ہوتی ہے۔

وہ سامان باندھ کر جب گھر سے چلا بگو ہاتھ میں حقہ لئے نکڑ پر کھڑا تھا،

" بس جا رہے ہو؟"

ہاں، وہ بولا،

ایک بات بتاؤ گے؟

ایک نہیں دو،

بگو مسکرا کر بولا،

بگو اسکا قریب کا رشتہ دار تھا عمر میں دو سال بڑا۔

وہ بولا:۔

یہ پولیس کا معاملہ ہے"

بگو تاڑ کر بولا:

" تمہیں علم نہیں"

وہ گردن ہلا کر بولا،

" بالکل نہیں

بچے بچے کی زبان پر ہے تم نرے بدھو ہو ہاں بھائی"

وہ لمبا سانس لیکر بولا،

لکھنے پڑھنے کے بعد آدمی کسی کام کا نہیں رہتا، "بتاؤ گے بھی یا کوری باتیں بناؤ گے، وہ بعجلت بولا،

"بات یہ ہے کہ میرے بیلوں کی چوری پر حوالدار تفتیش کرنے آیا تھا گاؤں میں سرداراں پر عاشق ہو گیا ہے، اب سنا ہے کہ شادی کی کوشش کر رہا ہے"

" یہ تو بہت بری بات ہے" وہ بولا،

" اجی ہو یار بری اب کس میں دم ہے کہ آگے ہو پھر میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی؟ کون مفت میں برائی سر لے، کسی کا کہنا چلے بھی کیا؟ جب اس کی ماں نے ہاں کر لی ہے دیکھتے نہیں ہو کہ سرداراں پر بھی اب کیسا روپ آیا ہے میلے کچیلے کپڑے پہننے والی سرداراں اب نئے نئے کپڑے پہنتی ہے،

وہ چونک کر بولا،

کچھ بھی ہو گاؤں کا معاملہ ہے ناک کٹ جائے گی۔ گاؤں کی لڑکی باہر نہیں جانی چاہیئے۔

"پھر وہی بات"

وہ بگڑ کر بولا،

گاؤں والے تو تب جھگڑا کریں اگر وہ رانڈ ان کا ساتھ دے، کوئی ایک کہتا ہے وہ آگے سے چار سناتی ہے الٹا پولیس کا رعب دیتی ہے"

اور جب وہ جانے لگا بگو نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا، وہ سر دہری سے دبا کر آگے بڑھ گیا،

بگو اس تغیر پر بہت غور کرتا رہا، کبھی کہتا شہر میں رہ کر دکھا بن گیا ہے، کبھی سوچتا سرداراں کی بات سے اسے صدمہ ہوا، بات بھی صدمہ دینے والی تھی، وہ خود کئی مرتبہ پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا حوالدار کے خوف سے سہم جاتا کئی بار اس کے جی میں آیا کہ سرداراں کا گلا گھونٹ دے، یہ رسوائی اس سے دیکھی نہ جاتی تھی نمبردار سے کہتا تو وہ ہوں ہاں سے اسکی تسلی کر دیتا کہ اس بلا کو نکلنے دو گاؤں سے "

بیٹی کے ساتھ ماں بھی چلی جائے گی، آگے پیچھے انکا ہے کون، پھر اس میں ہرج ہی کیا ہے حوالدار اس سے بیاہ کر رہا ہے کوئی بھگا کر نہیں لے جا رہا ہے۔

بگو نمبردار کو کوستا چلا آیا اور آج وہی غیرت وہی جوش کریم کے اندر پا رہا تھا۔

کبھی اسے سرداراں پر رحم آتا، " "

بے چاری سرداراں اُسے مظلوم نظر آ رہی تھی حولدار کے گھر میں بیوی بچے تھے، سرداراں سوکن بن کر جا رہی تھی محض حولدار کے شوق ہوس کی تکمیل کے لئے

تیسرے روز بگو کسی کام سے شہر آیا کریم سے ملا کریم اسے تین ہی دن میں بہت بدلا ہوا نظر آ رہا تھا اسکی سرخی زردی میں بدل گئی تھی،

" بیمار ہو گیا "

نہیں تو" وہ بولا۔

"گاؤں میں سب خیریت ہے نا"

" ہاں" وہ بولا،

ایک حولدار ہی کی بات ہے تمہارے آنے کے بعد سنا ہے سرداراں نے ماں سے کہا تھا کہ میں تو حولدار سے شادی نہیں کرونگی، اس نے اسے بہت

مارا، یہ بات حولدار کو بھی معلوم ہو گئی کل رات وہ چھ سات آدمی ساتھ لے کر آیا اور نکاح کر کے لیگیا ہے ماں بھی ساتھ چلی گئی ہے میں نے ایک، دن اسے صاف صاف کہدیا تھا کہ لڑکی کا کر رہی ہو اپنا بھی بندوبست کر لینا ہم گاؤں میں نہیں رہنے دیں گے نہیں شاید وہ اسی خوف سے چلی گئی ہے "

ان دلکش باتوں کو یاد کر کے اسکی آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے جنہیں وہ رہٹ کی دلکش آواز بیلوں کی بجتی ہوئی گھنٹیاں، ہرے ہرے کھیتوں کی سوندھی سوندھی خوشبو، چرواہوں کی رسیلی تانوں میں بھول جانے کی کوشش کر رہا تھا پھر اس کے کانوں میں شور و شغب کی آوازیں گونج گئیں۔

اعلان

حافظ محمد صدیق!

اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج اٹاوہ!

صوبہ کی سب سے پرانی درس گاہ ہے اسلامی شعار تربیت اور دینیات پر بہت زور دیا جاتا ہے چھوٹے بچوں بڑے لڑکوں اور کم استطاعت طلبا کے لئے جداگانہ انتظام ہے۔ بہت کفایت شعاری کے اصول پر تعلیم و تربیت کا انتظام ہے انٹرمیڈیٹ میں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم کا انتظام ہے:۔

تواریخ - جغرافیہ - فارسی - عربی - ریاضی اردو ہندی - سوکس - اکنامکس - ہائی اسکول تک سائنس - کامرس - فارسی - عربی - ڈرائنگ زراعت کی تعلیم بطور اختیاری مضامین کے مفصل قواعد و ضوابط پرنسپل سے طلب فرمائیے۔

فلپائن کو فی الفور آزادی

لندن ۱۱ر جون۔ ہندوستانی حلقوں میں فلپائن کی آزادی کے سلسلہ میں نئے واقعات کا بڑی دلچسپی سے انتظار کیا جا رہا ہے ان کا خیال ہے کہ فلپائن کی آزادی کا مسئلہ حل ہو جائے تو اس کا ہندوستان مسئلہ کے حل پر اچھا اثر پڑے گا۔ اخبار "شکاگو سن" میں واشنگٹن کی یہ اطلاع درج ہے کہ سان فرانسسکو میں جہاں دوسری طاقتیں اپنی اپنی نوآبادیوں پر قبضہ برقرار رکھنے کی تدبیریں سوچ رہی تھیں وہاں امریکہ کی سینٹ کے ممبر مسٹر تا ڈنگز سینٹ میں ایسا پروگرام پیش کرنے کی فکر کر رہے ہیں جس کی رو سے فلپائن کو جاپان کی لڑائی ختم ہونے سے پہلے ہی سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل ہو جائے۔ اس کی کوشش جاری ہے۔

پارلیمنٹ میں ہندوستان پر بحث ہوگی

لندن ۱۱ر جون۔ مسٹر ایمری پارلیمنٹ میں انڈیا ڈبیٹ سے بچنا چاہتے تھے۔ مگر ان کی چال نہیں چلی۔ انھوں نے وعدہ کیا کہ آئندہ ہفتے ویول مشن پر بیان دیں گے اور یہ اشارہ کیا کہ وہ سوالوں کے بعد بیان میں معاملہ اسی پر ختم ہو جائے۔ لیبر ممبر اس سے مطمئن نہ ہوئے انہوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں ویول مشن کے نتیجہ پر بحث کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ چنانچہ اب یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ایمری کسی تجویز کی شکل میں بیان دیں گے جس پر بحث ہو سکے گی اور ہاؤس آف لارڈز میں اور سمیوئیل بحث شروع کریں گے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

میڈیکل کالج علی گڑھ کی ضرورت؟

اور مہربانی سے پیش آئے اور لطور اظہار ہمدردی ۵۰ روپیہ کا عطیہ بھی عنایت فرمایا۔

موصوف کی اس عنایت کے ہم بہت مشکور ہیں۔ ہم یہاں اپنی یونیورسٹی کے ممبران کورٹ جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب، جناب محبوب عالم صاحب، جناب حبیب اللہ صاحب اور جناب حسن احمد شاہ صاحب کی رہنمائی میں کام کر رہے ہیں۔ علی گڑھ کے اولڈ بوائز اور دوسرے ہمدردان کی ایک عام میٹنگ جناب حبیب اللہ صاحب کے بنگلہ پر ١٦ جون کو ٨ ½ بجے شام منعقد ہوری ہے جس کے بعد مختلف محلوں میں جلسے کئے جائیں گے اور مختلف حضرات کی خدمت میں فرداً فرداً حاضر ہوا جائے گا۔ ہم تمام اہالیان کانپور سے خواہ امیر ہوں یا غریب، مرد ہوں یا عورت جوان ہوں یا بوڑھے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں جو کچھ امداد وہ دے سکتے ہوں اس سے دریغ نہ کریں کیونکہ یہ یقیناً ایک نیک کام ہے۔ ایک انسانی فریضہ ہے، شاید ہی کوئی نیکی مریضوں اور زخمیوں کو آرام پہونچانے سے بہتر ہو۔ مسلمانوں سے تو ہم بالخصوص گزارش کرتے ہیں کہ "میڈیکل کالج کا قیام ان کا ایک قومی فریضہ ہے، ان کے قومی احساس کا اس وقت امتحان ہے۔ اور ہمیں قوی امید ہے کہ وہ ایسے امتحان میں ناکام ہرگز نہ ہوں گے۔

جمیل الدین احمد

سکرٹری مسلم یونیورسٹی میڈیکل کالج ڈپوٹیشن۔ کانپور

(١٠ جون ١٩٤٥ء)

ممبر مالیات ہند

دھلی۔ ١٠ جون۔ سر ارچیالڈ رولینڈ ممبر مالیات حکومت ہند بذریعہ ہوائی جہاز لندن جانے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی یہ روانگی دوران جنگ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے حسابات کے بارے میں ہے۔

ایرانی کیبنٹ کے استعفے کا راز

طہران۔ ٨ جون۔ ایران کے ایک بہت بڑے افسر نے بتلایا کہ حال ہی میں حکومت ایران کو جو استعفےٰ دینا پڑا ہے اس کی وجہ وہاں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی ہے افسر نے کہا کہ غیر ملکی فوجوں کو جلد سے جلد وہاں سے چلا جانا چاہیئے۔

باہمی اختلافات کا شاخسانہ
مسلم ینگ مین کلب کانپور کا وقار زائل ہو گیا

قوم کے چند سرگرم و پرجوش نوجوانوں نے آج سے چند سال بیشتر جس خلوص و جذبۂ عمل کے ماتحت مسلم ینگ مین کلب کی بنیاد ڈالی تھی اس کا یہ اثر تھا کہ اس پارٹی نے نہ صرف اپنے آپ کو اُجاگر کیا بلکہ ملک کی مشہور و معروف کہنہ مشق ٹیموں کو شکست دے کر پوری قوم مسلم کو سربلندی حاصل کرنے کا موقعہ دیا۔ گذشتہ سالوں میں ہم فخر و مباہات سے مسلم ینگ مین کلب کانپور کے پرجوش کھلاڑیوں کو ان کی بہادری و کامیابی پر داد دیتے تھے اور یہ محسوس کرتے تھے۔ کہ اس احساس کمتری و ذہنی شکستگی کے دور میں بھی ان جانبازوں نے ہمارے بزرگوں کے نام کو روشن کیا۔ خود نمایاں ہوئے قوم کو نمایاں کیا اور سرزمین کانپور کے نام کو بھی روشن کیا۔

لیکن افسوس جس طرح ہمارے دیگر ادارے باہمی اختلافات و ذاتی رنجشوں سے پامال ہو جاتے ہیں یہ تفریحی و ورزشی ادارہ بھی اس عذاب میں مبتلا ہو گیا اور آج ہمارے سامنے مسلم ینگ مین کلب کی نازک پوزیشن ہے جو اس کے مستقبل کو تاریک بنا کر اسکی ساری شہرت پر خاک ڈال رہی ہے

ایسا کیوں ہوا۔ یہ کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے جسے حل نہ کیا جا سکے۔ جن بہادر نوجوانوں کی سرگرمی سے گذشتہ کامیابیاں ان کے قدم چومتی تھیں اور جس اتحاد و یک جہتی سے ایڈورڈ کانپور اور فرینڈس یونین لکھنؤ ریاست پٹودی دہلی، انبالہ، الہ آباد کی شہرہ آفاق ٹیموں کو شکست دے کر انعامی کپ حاصل کئے تھے۔ آج وہ یک جہتی سے محروم ہو گئی ہے اور بعض ناسمجھ کھلاڑیوں نے ذاتی مفاد پر اس قومی سربلندی کو قربان کر کے کلب کے چہرے پر سیاہی لگانے کے موجب بن گئے ہیں!

پس ہماری استدعا برحق بجانب ہے کہ یا تو مسلم ینگ مین کلب کے نام سے لفظ مسلم نکال دیا جائے یا آئندہ کسی کلب میں بہ حالت موجودہ حصہ نہ لیا جاتا۔ کہ اس کی بچی بچائی شہرت باقی رہ سکے ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیئے کہ ممبران باہمی رسہ کشی میں پڑے رہیں اور کلب کی شہرت و مسلمانوں کی عزت خاک میں ملتی رہے۔

آخر میں ہم یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ مسلم ینگ مین کلب کے جملہ کھلاڑیوں کی پچھلی بہادرانہ زندگی داد خواہی کے مستحق ہے اور ہم اُن کی ناموری کی قدر کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی کلب کی بھلائی و مسلمانوں نوجوانوں کی اولالعزمی کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ ممبران آپس کے اختلافات دور کر کے آپس میں بھائی بھائی بن جائیں اور جس طرح مسلم ینگ مین کلب کو اپنی بہادری سے بلندی کے معیار پر پہونچا کر اساسی طور پر ینگ مین ثابت ہوئے اسی طرح آئندہ بھی باہمی الجھاوے کو خوش اسلوبی سے سلجھا کر اپنی بہادری کا سکہ ملک کے گوشہ گوشہ کے کھلاڑیوں کے دل پر بٹھا دیں۔ ✻

ہمیں اُمید ہے کہ بچھڑے ہوئے ممبران روٹھے ہوئے نوجوان ہماری اس مخلصانہ درخواست پر غور کریں گے اور اپنے ہاتھوں لگائے ہوئے بار آور درخت کی پائمالی کا سبب خود نہ بنیں گے۔

عبدالعزیز خاں

کانپور

منیلا۔ ٦ جون۔ ٹوکیو ریڈیو نے آج اپنے براڈکاسٹ میں بتلایا کہ جاپان میں تحفظی زمین دوز قلعے بنائے ہیں

جاپانی شہروں پر بم باری!

واشنگٹن۔ ٩ جون۔ محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ سپر فورٹریس کے ایک بڑے دستے نے جاپان کے صنعتی علاقوں پر بم باری کی ابھی تک ان کے نام نہیں بتلائے گئے ہیں۔

فتح برلن

جناب چودھری سید عشرت حسین عاشقی بلہوری کی وہ نظم جو موصوف نے بمقام بلہور ۱۴ر مئی ۱۹۴۵ء کو جشن فتح کی تقریب میں پڑھی

شکر احسان خدائے فتح کرنے کے لئے — مرگ ہے ہنگام کی اب ضد پہ جینے کے لئے
جتنا جتنا ر دے ہیں اتنا ہی ہنسنے کے لئے — بادۂ آزادیٔ انسان پینے کے لئے

ہم سے درماندوں کے بھی دل میں خدائی جوش ہے
اپنے خاطر بحر کاہل میکدہ بردوش ہے

دہر میں نازی و فاشی بنکے خدا بنکر اٹھے — طوق و زنجیر غلامی کی صدا بن کر اٹھے
بانیٔ جور و جفا جان وفا بن کر اٹھے — اصل میں طوفان تھے اور ناخدا بنکر اٹھے

ہاتھ میں گویا خدائی کا تھا ساحل آگیا
اہرمن یعنی کہ یزداں کے مقابل آگیا

ان سے پہلے بھی خدا دنیا نے دیکھے ہیں بہت — موجد جور و جفا دنیا نے دیکھے ہیں بہت
اہل کین و پُر دغا دنیا نے دیکھے ہیں بہت — بل بہا در سور ما دنیا نے دیکھے ہیں بہت

دیکھ لو باقی ہے دارائی نہ باقی قیصری
دہر میں چلنے کو چلتی بھی تو کے دن ہٹلری

کل یہی ہٹلر تھا جس کی ہر صدا اک صور تھی — خود سری کے نشے سے ہر سانس جسکی چور تھی
جنبش ابرو میں جس کی تیرگی مستور تھی — زر پرستی کی نگہ میں یعنی جس کی حور تھی

زعم اسکا اب کہاں ہے ہم ہمہ اسکا کہاں
اسکی قرنا اب کہاں ہے طنطنہ اسکا کہاں

وہ فریب فتح میں اُسکی جگنا تھی دوش — خون آشامی کے جذبے سے بھری اسکی روش
مہر یک نیزہ سے بڑھ کر بھی جلے دلکی تپش — رئے غربت نوچنے کو اُٹ لے ناخن کی خلش

آج وہ صید زبوں ہے اور شکاری ہیں بہت
ہاں وہی ہے آج ہٹلر انتقامی ہیں بہت

زعم فاشی رہ گیا نے ناز نازی رہ گیا — کھل کے آخر سب فریب ترک تازی رہ گیا
شاطر قلعہ شکن بس کھا کے بازی رہ گیا — مرد میداں رہنے والا روس غازی رہ گیا

گردن برلن میں اے دل طوق آہن دیکھ لے
ریسمان ماسکو زنجیر لندن دیکھ لے

تاب روس ناتواں لندن کی تیاری بھی دیکھ — قلب پر نازی کے یا مردوں کی بمباری بھی دیکھ
تھوڑی بزدل درندوں کی تو خونخواری بھی دیکھ — متحد اقوام کی اے دل تو غم خواری بھی دیکھ

ہار کی یوں جیت بنتی ہے جو دل ہوتے ہیں ایک
موت کو خود موت کھاتی ہے جو دل ہوتے ہیں ایک

رُعب بسمل قاتلوں کے قلب پر چھا جائگا — ظالموں کے حشر سے سارا جہاں تھرائیگا
نازیوں کا سب کیا اب اُن کے آگے آئیگا — یہ نشان چار یاری سر پہ اب لہرائیگا

غرق کردیگا غلامی بحر کاہل کا بہاؤ
زر پرستی کو نہ مل پائے گا ساحل کا لگاؤ

روزویلٹ ہم سے چھنا دنیا میں چرچل ہے ابھی — چارلس کا حاشیہ گو بحر کاہل ہے ابھی
کشتیٔ طوفاں زدہ کا روس ساحل ہے ابھی — کشتہ جاپان یعنی چین بسمل ہے ابھی

ٹوٹے گا بند غلامی ہند کا ٹوٹے گا اب
حاصل فتح ہمیں اپنا وطن لوٹے گا اب

عاشقی بہر دعا دست دعا ہو اب دراز — اے خدائے دو جہاں اے رب لیسر کارساز
یُمن میں ہم اس فتح کے کہہ رہے ہیں دل کا راز — نغمۂ امید نکلے جب ملیں مضراب و ساز

یعنی اک دل ہو کے چاروں دہر کو پھر سے بنائیں
گلشن آزاد یہ دنیا بنے ایسی سجائیں

ہیں ابھی افراہیم[۱] و اقبال کشن[۲] ہے عاشقی — فتح کی بلہو میں جو دھوم ایسی مچ سکی
اکبر[۳] و سکسینہ[۴] کا حق ہے کہ پائیں شاباشی — آج کے دن کے لئے تھی دلیں پیدا کھلبلی

فتح بھی آنکھوں سے دیکھی شکر کا موقعہ ہے یہ
عید یوں ہم نے منائی فخر کا موقعہ ہے یہ

[۱] سید محمد افراہیم صاحب اسپر آئی او بلہور
[۲] مسٹر کشن چند آئی سی ایس، آئی ڈی ایم کان پور
[۳] مسٹر اکبر علی خاں نائب تحصیلدار بلہور
[۴] بابو راج نراین سکسینہ تحصیلدار بلہور

حولدار امراؤ سنگھ کو وکٹوریہ کراس

سی ۱۵۶۱ حولدار امراؤ سنگھ انڈین آرٹلری کو کلاداں ویلی میں جو اراکان کے علاقہ میں ہے جاپانیوں کے خلاف بہادری دکھلانے کے لئے جبکہ اس کی توپ پر حملہ کر دیا گیا تھا، "وکٹوریا کراس" دیا گیا۔

حولدار امراؤ سنگھ وہ پہلے ہندوستانی ہیں جن کو وکٹوریا کراس دیا گیا ہے۔

حولدار امراؤ سنگھ قوم کے اہیر اور رہتک ضلع کی جھاجر تحصیل کے پالڑہ گاؤں کے رہنے والے ہیں۔

ہٹلر اسپین میں نہیں ہے!

میڈرڈ ۱۱ر جون۔ اسپین کے دفتر خارجہ نے آج سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی ہے کہ ہٹلر غالباً اسپین میں ہے دفتر خارجہ نے کہا کہ اگر ہٹلر اسپین میں ہوتا تو اتحادیوں کو فوراً ہی اطلاع دیدی جاتی۔

ٹرومین کو مارشل اسٹالن کا پیغام

ماسکو ۱۲ر جون مارشل اسٹالن نے ادھار پٹہ کی تیسری سال گرہ کے موقع پر پریذیڈنٹ ٹرومین کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ جرمنی کو ہرانے میں امریکہ کی امداد بہت زیادہ موثر ثابت ہوئی۔

نتیجہ امتحان ہائی اسکول کانپور

کان پور کے ہائی اسکول کے امتحانات کے نتائج حسب ذیل ہیں:-

نام ہائی اسکول	کل شریک امتحان	کل پاس	فرسٹ ڈویژن	ڈسٹنکشن	فی صدی نتیجہ
۱- گورنمنٹ ہائی اسکول	۴۹	۴۰	۱	۳	۸۲
۲- کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۳۴	۲۸	۲	۳	۸۲
۳- بی۔ان۔ایس۔ڈی انٹر کالج	۱۰۸	۱۰۵	۲۴	۴۹	۹۸
۴- پی۔پی۔این۔ ہائی اسکول	۴۸	۲۵	۰	۱	۵۲
۵- گنگا نرائن کھتری ہائی اسکول	۵۱	۵۰	۱۰	۱۴	۹۸
۶- میونسپل ہائی اسکول نواب گنج	۴۰	۲۵	۲	۱	۶۳
۷- حلیم مسلم انٹر کالج	۶۷	۵۲	۴	۵	۷۸
۸- ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۳۸	۳۷	۱۰	۱۱	۹۷
۹- سری مارواڑی انٹر کالج	۶۵	۵۱	۸	۱۳	۷۸
۱۰- اینگلو بنگالی ودیالیہ	۳۰	۲۰	۲	۴	۶۷
۱۱- کے۔کے انٹر کالج کانپور	۱۰۶	۸۲	۶	۶	۷۷
۱۲- ڈی۔اے۔وی ہائی اسکول	۹۳	۸۱	۲۰	۲۴	۸۵

ڈبے کے گوشت کی وجہ سے مقامی مویشیوں کی مانگ کم ہوگئی!

کلکتہ ۳ر جون۔ مشرقی کمان کے سپاہیوں کے لئے چونکہ ڈبے میں آنے والے گوشت کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ اور منجمد گوشت کو زیادہ عرصے تک محفوظ رکھنے کی آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں اس لئے مقامی طور پر مویشیوں کی خریداری کم ہوگئی ہے۔

یہ کمی اکتوبر ۱۹۴۴ء سے کمان کے تینوں صوبوں یعنی بنگال، بہار اور اڑیسہ میں محسوس کی جارہی ہے۔ اس سال کے پہلے تین ماہ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنگال میں فوجوں کے لئے جنوری میں ۲۱۵۰۸ مویشی خریدے گئے تھے لیکن مارچ میں یہ تعداد کم ہوکر ۱۲۴۳۳ رہ گئی۔ بہار میں یہ تعداد ۲۲۲۸ سے ۵۲۹ اور اڑیسہ میں ۱۲۱۷ سے صرف ۳۰ تک رہ گئی۔

منجمد گوشت کو زیادہ عرصے تک سرد رکھ کر محفوظ رکھنے کی آسانیاں نہ ہونے کے باعث ڈبے کا گوشت بڑی زیادہ تعداد میں نہیں منگایا جاتا تھا۔ اب یہ سہولتیں پیدا ہوگئی ہیں کیونکہ کئی نئے اسٹوریج پلانٹ بندرگاہوں اور دوسرے مراکز میں تعمیر کرائے گئے ہیں۔ جہاں سے فوجوں میں گوشت تقسیم ہوا کرے گا۔

سمن لغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۷۲ سنہ ۱۹۴۵ء بصیغہ ابتدائی معمولی
عدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصف طرب گنج مقام گونڈہ

اومانندت وغیرہ — مدعی
بنام مسماۃ جسونتا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام:۔ ا مسماۃ جسونتا بیوہ کندھئی قوم برہمن ۲۔ رائے پرتاب سنگھ ولد منودت سنگھ چھتری ساکنان موضع کھریا پرگنہ مہادیوا تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار حق کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء بوقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

تنبیہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بہ تاریخ ۱۲ ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء تک گذرانو۔

آج بتاریخ ۲۹ ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت منصفی طرب گنج گونڈہ

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ
مشعر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

بہ عدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر مقام ہردوئی
مقدمہ اپیل نمبر ۳ سنہ ۱۹۴۵ء

سید اختیار حسین ولد سید باقر علی قوم سید ساکن [illegible] تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی — اپیلانٹ
بنام سید شمیم الحسن وغیرہ — رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی تجویز و ڈگری عدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم مقام ہردوئی مورخہ ۶ ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء

بنام:۔ ۲۱ مسماۃ خوشنودی بیوہ محمد امجد قوم شیخ ساکن قصبہ قنوج مبارک پور پرگنہ و تحصیل قنوج ضلع فرخ آباد
۳۲ سید موسیٰ کاظم ولد قاضی اعجاز حسین قوم سید ساکن حال ملازم ای۔ جی۔ ایس۔ شہر کانپور
۳۵ سید ابو محمد ولد سید علی اوسط قوم سید ساکن شہر کانپور محلہ چمن گنج [illegible] کانپور
۳۸ شریف الحسن ولد فرزند حسین قوم سید ساکن حال ملازم کار پنیٹر ۲ ڈی۔ پی۔ پی ۴ ٹی۔ ٹی۔ سی دیولالی چھاؤنی ضلع ناسک احاطہ بمبئی۔ — رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری و تجویز اس مقدمہ میں مسمی سید اختیار حسین نے پیش کیا اور وہ اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۱۲ ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اور اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئے گا تو اس کی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائے گی۔

وقت حاضری بدفتر ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر ہردوئی ۱ بجے سے ۴ بجے تک۔

آج بتاریخ ۱۳ ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ ججی ہردوئی

بقیہ صفحہ ۵ کہ صرف کرپس تجویزوں کو دہرایا جائے۔ انگلینڈ کے انتخابات ایک اور اہم بات ہے۔ ہندوستان کے متعلق زیادہ بہتر پالیسی اختیار کرنے سے کنزرویٹو پارٹی کو فائدہ پہونچے گا۔

—— طہران ۸ ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ایران کے سابق وزیر سے نئی حکومت بنانے کو کہا گیا ہے۔

ہندوستان کا جمود ختم ہونیوالا ہے!

نیو یارک۔ ۸ ر جون۔ امریکہ کے پرل اخبار "نیشن" نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں سیاسی جمود کا خاتمہ اب دور کی بات نہیں رہی۔ قومی حکومت بنانے کے راستے میں جو رکاوٹیں تھیں وہ اب دور ہوگئی ہیں۔ لارڈ ویول کے دورۂ لندن سے ہندوستانیوں کی امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ وہ یہ سفر ہرگز اختیار نہ کرتے اگر ان کو یہ امید ہوتی (باقی ص ۱)

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ 5/1/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 41 NO. 25 | Cawnpore. Saturday 23th June. 1945 | کانپور شنبہ ۲۳ر جون ۱۹۴۵ء مطابق ۱۲ر رجب المرجب سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۲۵

ادبیات

جذباتِ نواب

از جناب خاں صاحب سید نواب حسین صاحب اسسٹنٹ ریڈرس کمشنر

۲۶ر مئی ۱۹۴۵ء کو مسلم کلب کلکتہ میں زیر صدارت خاں صاحب سید نواب حسین صاحب ایم۔اے اسسٹنٹ ریڈرس کمشنر کلکتہ و سابق پروفیسر کرائسٹ چرچ کالج کانپور صدر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور ایک نہایت شاندار بزم شعر خوانی منعقد ہوئی جس میں مقامی خوش فکر شعراء کے علاوہ بیرونجات کے اکثر مشہور شعراء نے شرکت کی اور اپنے طرحی کلام سے سامعین کو محظوظ کیا اگرچہ خاں صاحب موصوف کو فکر شعر کا بہت کم موقع ملتا ہے لیکن آپ جب کبھی کہتے ہیں نہایت ڈوب کر کہتے ہیں اور ہر شعر آپکے جذبات و تاثرات کا مرقع ہوتا ہے جس سے آپکے ذوق شعری پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ تخلص یہاں بہ ضرورت شعری نظم ہوا ہے طرحی غزل ملاحظہ فرمائیے۔ ایڈیٹر

کھلنے لگے ہیں زخم دلِ داغدار کے — دن آگئے زمانہ میں شاید بہار کے
دیکھے جو رنگ شیخ نے ابرِ بہار کے — پھینکا زمیں پہ جامۂ تقویٰ اُتار کے
جو رنگ ڈھنگ جانتے ہیں چشمِ یار کے — قائل نہیں وہ گردشِ لیل و نہار کے
فیضِ تصورِ رخِ رنگین یار سے — جلوے دیکھے ہیں آنکھوں نے اپنی بہار کے
سرسبز ہو سکا نہ مرا نخلِ آرزو — آئے بھی اور گذر بھی گئے دن بہار کے
ہے مقصدِ حیات خیالِ جمالِ دوست — لمحے ہیں جاں نواز شبِ انتظار کے
جوشِ جنوں میں تار گریباں کو چھیڑ دوں — نغمے سنا دُوں سازِ دلِ بیقرار کے
بزمِ بتاں میں اسکی رسائی نہ ہو سکی — یہ بھی نصیب بندۂ پروردگار کے
شبنم کے اشک ساغرِ گل سے چھلک پڑے — نغمے تھے دلگداز ہوائے بہار کے
پابندیوں کے ساتھ دیا تو نے اختیار — قربان جائیے ترے اس اختیار کے
تازہ جگر کے زخم ہوئے آہِ سرد سے — جھونکے چلے خزاں میں نسیمِ بہار کے
اے بیکسی بہت ہے ترا آسرا مجھے — احسان کیوں اُٹھاؤں کسی غمگسار کے

طولِ شبِ فراق سے گھبرا گئے نواب
کہنے میں آگئے دلِ بے اعتبار کے

دنیائے اسلام

بلادِ عرب اور یورپ
شام و لبنان کی سیاست کا بین الاقوامی پس منظر!

بلاد عرب کے لفظ سے وہ تمام علاقے مراد ہوتے ہیں جن کی مادری زبان عربی ہے اور جو افریقہ کے شمال میں جبل الطارق یا جبرالٹر سے ایران و ترکی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں مراکش (مراکو) الجزائر (الجیریا)۔ ٹیونس، طرابلس، (لبیا) مصر، فلسطین، شرق اردن (ٹرانس جارڈن) عراق اور شام و لبنان کے علاوہ اصلی عرب، کویت و عمان اور یمن و حضرموت کے علاقے ہیں۔ ان سب کی مجموعی آبادی کچھ زیادہ نہیں یعنی چھ سات کروڑ ہوگی، لیکن رقبہ بہت وسیع ہے۔ صرف جزیرۃ العرب ہی وسعت کے لحاظ سے ہندوستان سے بڑا ہے مگر چونکہ اس کا وسطی علاقہ ریگستانی ہے جہاں آب و گیاہ دور دور کہیں نام و نشان نہیں ملتا، اس لئے یہاں کی آبادی یا تو سمندر کے ساحلی علاقوں پر واقع ہے اور یا نخلستانوں تک محدود ہے جو ریگستان کے بیچ میں کہیں کہیں ایک چھوٹے سے ٹاپو کی طرح چشموں کے کنارے بن گئے ہیں۔ نجد کا علاقہ جو ابن سعود (موجودہ سلطان حجاز) کا وطن ہے، اسی قسم کا ایک نخلستان ہے۔ مکے کے قریب طائف کا مشہور مقام بھی اسی نوع کا ایک نخلستانی علاقہ ہے۔ اس کے علاوہ حجاز، یمن، حضرموت، عدن اور عمان و کویت کے تمام مقامات سمندر کے ساحل پر واقع ہیں اور بہت عمدہ زرخیز علاقے ہیں۔

لیکن شمالی افریقہ سے لے کر ایران و ترکی تک جو عرب علاقے پھیلے ہوئے ہیں، وہ آب و ہوا اور پیداوار دونوں لحاظ سے جزیرۃ العرب سے کہیں زیادہ اچھے ہیں۔ مراکو، ٹیونس، الجزائر اور طرابلس کے علاقے تو افریقہ کے اتنے بہترین علاقے پھیلے ہوئے ہیں، وہ آب و ہوا اور پیداوار کے لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ یورپ کے بسنے والوں کی للچائی ہوئی نگاہیں ہمیشہ ان پر پڑتی رہیں اور آخر جب سلطان ترکی کے اقتدار میں کمزوری آئی تو گوری نسل کے انسانوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں یہاں آکر بسنی شروع ہو گئیں۔ سب سے پہلے مراکش، الجزائر اور ٹیونس کے علاقوں پر فرانس نے ہاتھ صاف کیا۔ پھر طرابلس پر اٹلی نے قبضہ کیا اور اس کے بعد گذشتہ جنگ عظیم میں مصر، عراق، شرق اردن اور فلسطین تو انگریزوں کے حصے میں آیا اور شام و لبنان پر فرانسیسی جھنڈا لہرایا۔

لیکن اصلی عرب کا علاقہ دو وجہ سے براہ راست یورپ کی حکمرانی میں نہ آسکا۔ اول تو سیاسی اعتبار سے یہ دوسرے درجے کی اہمیت رکھتا ہے اور دوسرے تمام دنیا کے مسلمانوں کا مقدس ترین مرکز ہونے کی وجہ سے یورپ کی ہر قوم نے بھڑوں کے ان چھتوں کو خواہ مخواہ ہاتھ لگانا اچھا نہ سمجھا۔

ان ممالک کی سیاسی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے نقشے میں مراکش، الجزائر، ٹیونس، طرابلس، مصر، فلسطین، شرق اردن، شام اور عراق کے نام آپ دیکھیں گے۔ دیکھئے ان ناموں کے عین مقابل میں یورپ کا جنوبی علاقہ واقع ہے۔ یورپ کو ان مقامات سے جدا کرنے والی چیز صرف بحر روم ہے جو ان دونوں کے بیچ میں حد فاصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ افریقہ و ایشیا تک پہونچنے کے لئے یورپ کا راستہ اسی سمندر میں سے ہو کر گزرتا ہے، اس لئے قدرتی طور پر اس سمندر کے آس پاس بسنے والے مقامات کی تجارتی و سیاسی اہمیت میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے مثال کے طور پر اس سمندر کے آس پاس بسنے والے مقامات کی تجارتی و سیاسی اہمیت میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ اگر مذکورہ بالا بلاد عرب بالکل آزاد ہوں اور کسی وقت وہ یورپ کے خلاف ہو جائیں تو ایک طرف تو جبل الطارق کا دروازہ بند کر کے یورپی جہازوں کو بحر روم میں داخل ہونے سے روک دے سکتے ہیں اور دوسری طرف نہر سوئز کے دروازے کو بند کر کے بحر روم کے یورپی مقامات کی نہ صرف مشرقی بلکہ کل دنیا کی تجارت کو ختم کر سکتے ہیں۔ پھر یورپ کا بحری راستہ ہی ان علاقوں کے ساحل سے ہو کر نہیں گزرتا، بلکہ ہوائی راستہ بھی یہیں سے جاتا ہے۔ یعنی یورپ سے چل کر ہندوستان و چین تک جانے والے تمام ہوائی جہاز شام و فلسطین سے ہو کر عراق و عمان سے گزرتے ہوئے آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ ممالک اتنے طاقتور ہو جائیں کہ یورپ کو اپنے ملک میں ہوا اسٹیشن بنانے کی اجازت نہ دیں تو یورپ کی ساری تجارت آن کی آن میں آدھی رہ جائے۔ نہ صرف تجارت بلکہ ہندوستان و برما جیسے علاقوں پر حکومت کرنا بھی مشکل ہو جائے۔ شام و لبنان کا محل وقوع اور فرانس کے لئے ان دونوں مقامات کی اہمیت دو درجہ سے ہے۔ اول تو عراق کے تیل کا نل یہاں ہے دوسرے مشرق کی پوری تجارت اور ہند چینی کی قسم کے فرانسیسی مقبوضات کا راستہ یہیں سے ہو کر گزرتا ہے۔ فرانس سوچتا ہے۔ کہ اگر شام و لبنان کے علاقے مجھ سے چھین لئے گئے تو پھر ایشیا میں میرے لئے کوئی جائے پناہ نہ رہے گی۔ اسی لئے وہ دو ایک ہوائی اڈے اور دو تین بحری بندرگاہ اپنے لئے مخصوص کر لینا چاہتا ہے مگر عربوں میں اب احساس آزادی اتنا طاقتور ہو چکا ہے کہ وہ بلا کسی شرط کے آزادی چاہتے ہیں۔ (ملزم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

هفته وار کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۲۳ر جون سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۵

ہندوستان کے جمود کو دور کرنیکی کوشش

ہز اکسلنسی وایسرائے کی تقریر

نئی دہلی ۱۴ر جون۔ لارڈ ویول وایسرائے ہند نے آل انڈیا ریڈیو پر اپنی متوقع تقریر پونے آٹھ بجے شام کو شروع کی جو دس منٹ تک جاری رہی۔ آپ کی تقریر تقریباً ۱۴۰۰ الفاظ پر مشتمل ہے۔

وایسرائے نے کہا کہ ہندوستان کی اگزیکوٹو کونسل کو زیادہ نمایندہ بنانے کی غرض سے حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں جو حسب ذیل ہیں۔

حکومت برطانیہ نے تجویز کیا ہے کہ مرکزی و صوبجاتی اسمبلیوں کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو دعوت دی جائے کہ منظم سیاسی رائے پر مبنی زیادہ نمایندہ ایگزیکوٹو کونسل بنانے کی غرض سے ایک کانفرنس کی شکل میں جمع ہوں۔ نئی مجوزہ کونسل میں تمام بڑے فرقوں کو نمایندگی حاصل ہوگی جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مساوی نمایندگی دی جائے گی۔ اگر یہ کونسل مرتب ہوگئی تو یہ موجودہ آئین کے ماتحت ہی کام کریگی لیکن یہ مکمل طور پر ہندوستانی کونسل ہوگی۔ سوائے اس کے کہ اس میں وایسرائے و کمانڈر انچیف دو ممبر غیر ہندوستانی ہونگے کمانڈر انچیف کے ہاتھ میں محکمہ جنگ ہوگا۔

یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ محکمہ خارجہ جو اب تک وایسرائے کے ماتحت تھا ایک ہندوستانی ممبر کے ہاتھ میں منتقل کر دیا جائے۔ جہاں تک اس کا تعلق برطانوی ہندوستان سے ہے۔

اس سلسلہ میں ایک نیا قدم اٹھایا جانا تجویز کیا ہے جو یہ ہے کہ حکومت برطانیہ اپنا ایک ہائی کمشنر ہندوستان میں برطانوی تجارتی و دیگر مفادات کی حفاظت کرے گا۔ مجوزہ ایگزیکوٹو کونسل ترقی کی طرف ایک ٹھوس قدم ہے کیونکہ یہ نہ صرف مکمل طور پر ہندوستانی ہوگی بلکہ تمام ہندوستانی سیاسی عنصر کے زاویہ نگاہ کی نمایندگی کریگی کیونکہ ان کے مشورہ سے مرتب کی جائے گی۔

علاوہ ازیں محکمہ خارجہ و فنانس پہلی مرتبہ ہندوستانی ہاتھوں میں دیا جا رہا ہے۔ اگرچہ ممبران کا تقرر حکومت برطانیہ کی پسندیدگی سے ہوگا۔ تاہم ممبران چونکہ سیاسی نمایندوں کے مشورہ سے لئے جا رہے ہیں۔ لہذا وہ کافی حد تک ہندوستانی سیاسی پارٹیوں کی نمایندگی کرتے ہوئے کہے جا سکتے ہیں۔

وایسرائے نے مزید کہا کہ نئی کونسل موجودہ آئین کے ماتحت کام کریگی۔ اور گورنر جنرل کے خاص آئینی اختیارات کے عدم استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ان اختیارات کا استعمال غیر ضروری طور پر نہ کیا جائے گا۔

وایسرائے نے کہا کہ میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مجوزہ عارضی حکومت کا قیام کسی طرح بھی آخری آئینی سمجھوتہ پر اثر انداز نہ ہوگا۔ مجوزہ عارضی حکومت کے ذمہ حسب ذیل فرایض ہوں گے۔

(۱) جاپان کے خلاف پوری شدت سے مساعی جنگ کو جاری رکھنا جب تک جاپان پر مکمل فتح حاصل نہ کر لی جائے۔

(۲) اس وقت تک حکومت ہند کا کام جاری رکھنا جب تک کہ نئی مستقل آئینی حکومت قایم نہ ہو جائے۔

(۳) جب کبھی ممکن ہو ان ذرائع پر غور کرنا جن سے آیندہ مستقل آئین کے متعلق اتفاق رائے حاصل کیا جاسکے تیسرا فرض سب سے زیادہ اہم ہے۔

وایسرائے نے کہا کہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میری اور حکومت برطانیہ کی رائے میں مجوزہ پروگرام بہترین ہے۔ جس سے ہندوستان مختصر ترین عرصہ میں سیلف گورنمنٹ حاصل کر سکتا ہے۔ میں نے مجوزہ کونسل کی تشکیل کے بہترین ذرائع پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ حسب ذیل اشخاص کو اس ضمن میں مشورہ کے لئے طلب کروں۔

صوبجات کے وزیر اعظم ان صوبجات میں سے جہاں دفعہ ۹۳ نافذ ہے۔ آخری وزیر اعظم کو مدعو کیا جائے گا۔ لیڈر کانگرس پارٹی سنٹرل اسمبلی۔ ڈپٹی لیڈر مسلم لیگ سنٹرل اسمبلی۔ لیڈر کانفرنس پارٹی کونسل آف اسٹیٹ لیڈر مسلم لیگ کونسل آف اسٹیٹ لیڈر نیشنلسٹ پارٹی لیڈر یورپین گروپ، گاندھی جی۔ مسٹر جناح جنھیں بڑی سیاسی پارٹیوں کے مسلمہ لیڈروں کے طور پر مدعو کیا جا رہا ہے۔ رائے بہادر این شوراجا لیڈر اچھوت پارٹی ماسٹر تارا سنگھ سکھ لیڈر۔

ان اصحاب کو آج دعوت نامے پہونچا دیئے گئے ہیں۔ اور تجویز کیا گیا ہے کہ ۲۵ر جون کو شملہ میں کانفرنس منعقد کی جائے مجھے یقین ہے کہ مدعو شدہ اصحاب کانفرنس میں شامل ہو کر میرا ہاتھ بٹائیں گے۔ مجھ پر اور ان پر بڑی زبردست ذمہ داری ہے۔

لارڈ ویول نے کہا کہ اگر کانفرنس کامیاب ہوئی تو مرکز میں عارضی قومی حکومت قائم کی جائے گی۔ میں توقع کرتا ہوں کہ جن صوبوں میں دفعہ ۹۳ نافذ ہے وزارتیں عہدے سنبھال لیں گی۔ اور کہ ان صوبوں میں کولیشن وزارتیں قایم ہوں گی۔

لیکن اگر بدقسمتی سے کانفرنس کامیاب نہ ہوئی تو ہمیں اس وقت تک موجودہ حکومت سے کام چلانا پڑے گا۔ جب تک کہ مختلف پارٹیوں میں کوئی متفقہ سمجھوتہ نہ ہو جائے لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر پارٹی لیڈروں نے باہمی تعاون اور صدق دلی سے کام لیا تو کانفرنس یقیناً کامیاب ہوگی۔

میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ اس تجویز کی پشت پر برطانیہ کے تمام ذمہ دار لیڈروں کی صدق دلانہ خواہشات ہیں۔ کہ ہندوستان کو اپنے منتہائے مقصود کے حصول میں امداد دی جائے اور میرا اعتقاد ہے کہ مجوزہ قدم اس مقصد کے حصول کی طرف صحیح اور ایک زبردست قدم ہے۔

میں یہ واضح کر دوں کہ یہ انتظامات محض برطانوی ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا ریاستوں کے کراؤن سے تعلقات پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

حکومت برطانیہ کی پسندیدگی اور موجودہ ایگزیکوٹو کونسل کے ممبران کے مشورہ سے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے باقی ماندہ لیڈروں کو فی الفور رہا کئے جانے کے * احکام صادر کر دیئے گئے ہیں۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ باقی اسیران کی رہائی کا فیصلہ نئی سنٹرل گورنمنٹ اور صوبجاتی گورنمنٹوں پر چھوڑ دیا جائے۔

جہانتک نئے انتخابات کا تعلق ہے سنٹرل اسمبلی و صوبہ جاتی اسمبلیوں کے لئے نئے انتخابات کے وقت کا فیصلہ مجوزہ کانفرنس کرے گی۔

آخر میں میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ باہمی اعتماد اور تعاون کی فضا پیدا کی جائے۔ جو کہ ملک کی ترقی کیلئے بے حد ضروری ہے۔ اس بڑے ملک کی قسمت کا فیصلہ برطانوی و ہندوستانی سیاستدانوں کے سیاسی تدبر پر منحصر ہے۔ ہمارا کام آسان اور مختصر نہیں۔ ہمارا راستہ مشکلات سے پر ہے۔ ہر جانب رواداری و قوت برداشت کی ضرورت نظر آتی ہے۔

میں ہندوستان کی آئندہ عظمت میں اعتماد رکھتا ہوں۔ اور میں جہاں تک ہو سکے گا اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں گا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔

کانگرس کیبنٹ کا تاریخی اجلاس

بمبئی ۔ ۲۱ر جون۔ تین سال کی طویل مدت کے بعد آج سہ پہر دو بجے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا تاریخی اجلاس مولانا ابو الکلام آزاد کی صدارت میں شروع ہوا۔ کمیٹی کے روبرو غور کرنے کے لئے سب سے اہم ویول پلان ہے جو انہوں نے ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل ممبران کے علاوہ گاندھی جی خاص دعوت نامہ پر شریک ہوئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ بابو راجیندر پرشاد۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ آچاریہ کرپلانی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ مسٹر آصف علی۔ مسٹر ہری کرشن مہتاب۔ ڈاکٹر پرپھل چندر گھوش۔ پنڈت گووند بلبھ پنت۔ مسٹر راجگوپال آچاری۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی مسٹر جے رام داس دولت رام اور ڈاکٹر سید محمود اجلاس میں شریک ہوئے۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ان کانگریسی وزراء اعظموں کو بھی شامل کیا جائے گا جو اس وقت بمبئی میں ہیں اور ان کو اظہار رائے کا موقع دیا جائے گا۔ چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے ورکنگ کمیٹی نے ویول پلان پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ کل شام اور آج صبح کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے درمیان نجی کانفرنسیں ہوئیں جن میں ویول پلان اور دوسرے مسائل پر غور کیا گیا اور فیصلے کئے گئے۔ وہ فیصلے آج کمیٹی کے اجلاس میں پیش کر دیئے گئے۔ اس سے بہت وقت بچ جائے گا۔ ویول پلان کے علاوہ اور جن مسئلوں پر غور کیا جائے گا ان میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو قانونی قرار دینا۔ کانگرس آرگنائزیشنوں پر سے پابندی اٹھوانا سیاسی قیدیوں کی رہائی۔ جو کارکن خفیہ طور پر کام کر رہے ہیں ان کی قسمت۔ ملک کی اقتصادی صورت حالات اور ملک کے لوگوں کو بھوک اور نیم برہنگی کو دور کرنے کے لئے فوری تدبیریں اختیار کرنا شامل ہیں۔ اس وقت کمیٹی کے پاس تمام مسئلوں پر غور کرنے کے لئے صرف ۴۸ گھنٹے ہیں کیونکہ کل شام کو مہاتما جی اور مولانا ابو الکلام آزاد شملہ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے شملہ روانہ ہو جائیں گے۔ کانفرنس میں امید کی فضا پائی جاتی ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی اپنے اجلاس میں ویول پلان کے ہر پہلو پر غور کریگی۔ کمیٹی اس بارے میں بھی غور کرے گی کہ پلان کے منظور کرنے سے کتنی طاقت ہندوستانیوں کو منتقل کی جا رہی ہے۔

ایگزیکوٹو کونسل کے ممبروں کا انتخاب کرنے والی کمیٹی کی تشکیل کیا ہوگی، نئی گورنمنٹ میں کون کون شامل کئے جائیں گے کانگرس کے مطالبات کہاں تک پورے کئے گئے ہیں۔

کانگریسی لیڈروں نے ابھی تک تجویزوں کے بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کی لیکن گاندھی جی یہ فرما چکے ہیں کہ شملہ کانفرنس بہت مفید کام کر سکتی ہے بشرطیکہ تمام مسئلوں کو قومی نکتہ نگاہ سے حل کرنے کی کوشش کی گئی۔

پنڈت جواہر لال نہرو بھی یہ فرما چکے ہیں کہ ویول پلان سے ہندوستان کا مسئلہ دائمی طور پر حل نہیں ہو جائیگا لیکن کانگرس کسی ایسے عارضی انتظام پر غور کرنے میں تامل نہ کریگی جو قابل اطمینان ہو۔ صدر کانگرس مولانا آزاد نے بھی سمجھوتہ کے لئے خواہش ظاہر کی ہے اور فرمایا کہ جب تک جاپان کے خلاف لڑائی جاری ہے کانگرس کوئی احتجاجی تحریک شروع نہیں کریگی۔

اب صرف ایک دو رکاوٹ باقی رہتی ہے مصمم ارادہ اور ہمت سے ان کو بھی پار کیا جا سکتا ہے۔

کانگرسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ لارڈ ویول اور گاندھی جی کے درمیان خط و کتابت سے بعض پہلوؤں کی تشریح لامحالہ تو تقریباً صاف ہو گیا ہے۔ کانگرسی حلقوں میں یہ بھی رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ یہ بہتر ہے کہ لارڈ ویول اپنی تقریر کے اس حصہ میں ترمیم کر دیں جہاں انہوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو برابر نشست دینے کا ذکر کیا ہے۔

لارڈ ویول کامیابی چاہتے ہیں

اگرچہ یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ جب قومی لیڈر احمد نگر کے قلعہ میں نظر بند تھے تو وایسرائے ہند نے ڈیسائی لیاقت فارمولا سے اختلاف ظاہر کیا تھا مگر اس وقت عام فضا یہ ہے کہ لارڈ ویول نے جس لب و لہجہ کے ساتھ اپنی تجویز پیش کی ہے اسے پر خلوص خیال کیا جاتا ہے۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی اسے قابل غور سمجھتی ہے امید ہے کہ اس کے ذریعہ ایک عارضی قومی حکومت کی بنیاد پڑ جائے گی۔

لارڈ ویول اپنی طرف سے شملہ کانفرنس کی راہ میں رکاوٹ دور کر رہے ہیں اور لیڈروں کو ہر ممکن سہولت دے رہے ہیں چنانچہ پنڈت گووند بلبھ پنت جب نینی تال میں تھے تو انھوں نے یوپی گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ خرابی صحت کی وجہ سے اور وقت کم ہونے کی وجہ سے میں دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہونچنا چاہتا ہوں جب ان کا یہ مراسلہ ملا تو معلوم ہوا کہ روانہ ہونے والے ہوائی جہاز بمبئی کی تمام نشستیں پہلے سے بک ہو چکی ہیں فوراً ایک اسپیشل ہوائی جہاز کا انتظام محکمہ فوج سے مانگ کر کیا گیا۔

جب سر اسٹیفورڈ کرپس اپنی تجویزیں لے کر آئے تھے اس وقت سے اب تک مبصروں کے نزدیک بڑا فرق ہو چکا ہے کیونکہ سر اسٹیفورڈ کرپس عارضی حکومت کے قیام کی تجویز کے ساتھ ہی ساتھ انڈین یونین کے بارے میں اپنی آئینی تجویز بھی منوانا چاہتے تھے ویول پلان میں مستقل آئین کا دروازہ بالکل کھلا رکھا گیا ہے اپریل سنہ ۴۲ء میں ملک نے مجموعی حیثیت سے کرپس تجاویز پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا اور سب کو یک گونہ اطمینان ہوا تھا کہ کرپس کے ساتھ جو گفت و شنید چل رہی تھی وہ ختم ہو گئی آج اخبارات میں اور عوام میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ موقع سمجھوتہ کے لئے موزوں ہے اور برطانی حکومت کی نئی پیش کش کے اخلاص کی جانچ کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

آخری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ لارڈ لنلتھگو سابق وایسرائے ہند نے سر کرپس کے تجویزیں لے کر آنے سے یہ محسوس کیا تھا کہ گویا ان کی توہین ہوئی ہے اس بار ایسا کوئی سوال نہیں ہے کیونکہ لارڈ ویول جن کے ماتحت مجوزہ اسکیم کو چلنا اور مرکزی حکومت کا کام کرنا ہے اس اسکیم کو لے کر آئے ہیں ان میں خلوص نظر آتا ہے اور وہ سیاسی جمود دور کر کے کسی سمجھوتہ پر پہنچنے کے لئے فکرمند نظر آتے ہیں اگر ان کی کوششوں میں کامیابی ہوئی تو یہ عارضی حکومت قومی حکومت کی حیثیت سے اچھا کام کر سکے گی۔

سیاسی حلقوں میں مولانا ابو الکلام آزاد کی اس بات کو بھی اہمیت دی جا رہی ہے کہ جنگ جاپان کے ختم ہونے سے پہلے کانگرس کو کوئی اور تحریک نہ چلانی چاہیئے چاہے شملہ کی گفت و شنید ناکامیاب ہی کیوں نہ ہو جائے اس میں یہ جھلک پائی جاتی ہے کہ اگر شملہ کانفرنس کامیاب ہو گئی تو مجوزہ حکومت جاپان کے خلاف جنگ میں اتحادیوں کا ساتھ دے گی۔

اب رہی مولانا آزاد کی یہ بات کہ شملہ کانفرنس مشترکہ طور پر ایگزیکوٹو کونسل کو منتخب کرے یہ راستہ کانفرنس کے لئے کھلا ہوا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے یہ طریق کار انسب ہے۔

آہ اکمال عظیم آبادی

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ۲۴ [illegible] * جوار رحمت میں جگہ دے اور مولانا سلیم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آئینہ کانپور

علی گڑھ کالج کو شاہانہ عطیہ

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں میڈیکل کالج بنانے اور اس کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد وایس چانسلر یونیورسٹی کانپور تشریف لائے تھے اور ایک وفد کی صورت میں حافظ محمد صدیق صاحب کے یہاں تشریف لے گئے اور غالباً آپ سے دس پندرہ ہزار روپیہ کے عطیہ کا مطالبہ کیا لیکن حافظ صاحب موصوف نے میڈیکل کالج کی اہم ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے اور کانپور کی پوزیشن کو بڑھانے کے خیال سے نہایت بلند حوصلگی کے ساتھ کالج کو ایک شاہانہ عطیہ یعنی پچاس ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

ہمارے خیال میں دو سال کے اندر حافظ صاحب موصوف تقریباً پونے تین لاکھ روپیہ علمی درسگاہوں کو عنایت فرما چکے ہیں۔ جو صوبہ میں آپ اپنی نظیر ہے اور اگر یہ کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں کہ اس وقت مسلمانوں میں ہمارے صوبہ کے آپ سب سے زیادہ مخیر اور علم دوست بزرگ ہیں۔

ہم اس شاندار عطیہ کے لئے حافظ صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہوئے دوسرے دولتمند حضرات سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ بھی حافظ صاحب موصوف کے نقش قدم پر چل کر قومی خدمت انجام دے کر اپنا فرض ادا کریں۔

میڈیکل کالج کے لئے مزید چندہ جمع کرنے کے لئے حافظ محمد صدیق صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ بھی ہوا جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے یونیورسٹی کی تاریخ و ترقی اور اس کی آئندہ توسیع کے متعلق ایک تقریر کی اور حافظ محمد صدیق صاحب کے شاہانہ عطیہ کی بہت تعریف و توصیف کی۔

میڈیکل کالج کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے حافظ محمد صدیق صاحب کی صدارت میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی جو اس کے لئے روپیہ جمع کریگی۔

ویول اسکیم اور مسٹر گپتا

مسٹر رام رتن گپتا ممبر سنٹرل اسمبلی نے اپنے ایک بیان میں ویول پلان پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ویول پلان کو اس وقت منظور کر لینا چاہیئے کیونکہ ملک کی سیاسی اور اقتصادی تنظیم کے لئے ایک موقع اس کے ذریعہ ملتا ہے۔

مسٹر شرما اور ویول اسکیم

پنڈت بالکرشن شرما نے ویول اسکیم پر ایک بیان دیتے ہوئے کانگریس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اس کو اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ وایسرائے نے کونسل کا انتخاب اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور انسٹی ٹیوشنوں کو اپنے قائم مقاموں کے انتخاب کا حق نہیں دیا ہے اور یہ بھی صاف نہیں بتلایا گیا ہے کہ ویٹو پاور کا کیا حشر ہوگا۔ ہندو مہاسبھا کے قائم مقاموں کو نہیں بلایا گیا ہے اور ہندو مسلمانوں کو برابر کی نمایندگی دی گئی ہے۔

سٹڈول کاسٹ کا تار وزیر ہند کو

چیرمین یوپی سٹڈول کاسٹ فیڈریشن نے بذریعہ تار وزیر ہند سے درخواست کی ہے کہ وایسرائے کی ایگزیکوٹو کونسل میں سٹڈول کاسٹ کو ۳ جگہیں ملنا چاہئیں کیونکہ سٹڈول کاسٹ کی آبادی ہندوستان میں ۶ کروڑ ہے۔

کپڑے کا مکمل راشننگ

کانپور ٹیکسٹائل لیبرر یونین نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ کپڑے کا مکمل راشننگ کر دیا جائے۔

مزدور سیوک سنگھ

کانپور کے پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے سردار ولبھ بھائی پٹیل سے درخواست کی ہے کہ ہندوستان مزدور سیوک سنگھ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کانپور میں کیا جائے۔

دسکاؤنٹ بنک لمیٹڈ

دسکاؤنٹ بنک لمیٹڈ کی برانچ مسٹن روڈ روڈ میں کھل گئی ہے۔

مزدوروں کو مل سے کپڑا

مزدور سبھا کی طرف سے یہ تحریک ہو رہی ہے کہ مزدوروں کو ملوں کے ذریعہ کپڑا دیا جایا کرے۔ کیونکہ بازار سے خریداری میں ان کو بڑی دقت ہوتی ہے۔

تعزیتی رزولیوشن

انجمن معیار ادب کا ایک جلسہ ۱۶ر جون کو ہوا جس میں مندرجہ ذیل تعزیتی رزولیوشن منظور کیا گیا۔

انجمن معیار ادب کا یہ مخصوص جلسہ مولانا سلیم ناطقی کے فرزند دلبند انوار احمد کی وفات حسرت آیات پر اظہار تاسف کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند قدوس، مرحوم کو اپنے

سنبل گل

ہندوستان کے اکثر نوجوان کالج کے لڑکے تو صرف ایکٹر بننے کے لئے عورتوں کا حسن اور دلکشی تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن ان کو کیا معلوم کہ اس "نسوانی دور" میں لندن پارلیمنٹ کا ممبر بھی صرف وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جسے کوئی خوبصورت عورت امداد دینے کے لئے تیار ہو۔

چنانچہ یونائیٹڈ پریس کی ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ:-

> برطانوی پارلیمنٹ کے انتخاب میں ٹوری پارٹی خوبصورت چہروں اور شیریں آواز والی عورتوں کی امداد حاصل کرے گی۔ اس پارٹی کی رائے ہے کہ انتخابی دنگل میں ان امیدواروں کی کامیابی کی زیادہ اُمید ہے جن کی بیویاں خوبصورت ہوں۔ کیونکہ اتنی اہمیت اُمیدوار کی سیاسی قابلیت کو نہیں دی جاتی جتنی کہ اسکی بیوی کی دلکشی کو چنانچہ پارٹی کی جانب سے مشورہ دیا گیا ہے کہ کسی امیدوار کو منتخب کرنے سے پہلے اس کی بیوی کو دیکھ لیا جائے۔ اگر بیوی خوبصورت ہو۔ تو اُمیدوار کو کھڑا کیا جائے ورنہ نہیں۔

گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ انگلستان کے باشندے اس قدر حسن پرست اور من چلے واقع ہوئے ہیں کہ وہ امیدوار کی قابلیت کی بنا پر ووٹ دینے کے عادی ہیں ہمارے خیال میں جب پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے حسن اور خوبصورت ہونا ہی سب سے بڑی شرط ہے تو کیوں نہ انگلستان کی خوبصورت عورتیں بھی پارلیمنٹ کی اُمیدواری کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ ان عورتوں کو تو ووٹ کے علاوہ شاید ہزاروں اور لاکھوں عشاق کے دل بھی وصول ہو جائینگے۔

کانفرنس ملتوی کرنے سے انکار

مسٹر جناح صدر لیگ نے وائسرائے سے ایک تار کے ذریعہ شملہ کی کانفرنس دو ہفتے کے لئے ملتوی کرنے کی درخواست کی تھی اس کے جواب میں وائسرائے نے مسٹر جناح کو لکھا ہے کہ کانفرنس کی تاریخ ملتوی نہیں کی جا سکتی۔

بمبئی ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ ۲۲ جون کو شملہ پہنچیں گے۔ اور ۲۴ جون کو وائسرائے ہند سے ملاقات کریں گے۔

ادب لطیف

محبوبہ سے!

از جناب خضر دہلوی

اے میری جان مسرت زندگی کی ہر خوشی تجھ پر نثار، تو کتنی حسین ہے، تیرا حسن۔

چاند کو بھی شرماتا ہے، تیری نگاہوں میں فردوس رقص کرتے ہیں لبوں پر عشرت کی منزلیں مسکراتی ہیں۔

تیری اداؤں میں کوثر و تسنیم لرزاں ہیں۔

اور قدسی ضیائیں جگمگاتی ہیں،

دنیا میں تو ابدی راحتوں کی جنت ہے۔

تیرا شباب طرب زا نطرت ہے،

تو گلستان حیات کی بہار جاوداں ہے،

خدا کے لئے میرا افسانۂ غم سن کر اشکبار نہ ہو۔

ظالم سماج نے تجھے، مجھ سے چھین لیا تو کیا ہوا،

مجھے یقین ہے تو اب بھی،

میری ہے " " میری پیاری!

غیر تیرے جسم پر حکومت کر سکتا ہے، دل پر نہیں،

تیرا دل اب بھی میرا ہے،

اور میں " "

تیرا ہوں صرف تیرا، "

عالم نسواں

دُنیا کی "فاضل" عورتیں

از جناب مسٹر عبدالسلام صاحب!
(مترجمہ بھگوت سروپ گوشل)

اس وقت جنگ زدہ دنیا بعد از جنگ کے مختلف مسائل کے حل پر غور و خوض کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے جنسی عدم تناسب یا مردوں کی تعداد سے عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر ابھی تک کافی غور و خوض نہیں کیا گیا۔

اس حقیقت کا اندازہ کہ یہ مسئلہ واقعی شدید ہے اس چیز سے کیا جا سکتا ہے کہ اس جنگ سے قبل ہی یورپ میں مردوں نسبت ڈیڑھ کروڑ عورتیں زیادہ تھیں اس قدر غیر مناسبت یورپ کی تہذیب اور اخلاق کے لئے ایک شدید خطرہ بنی رہی ہے اس جنگ میں بھی بہت سے مرد کام آ چکے ہیں اس لئے اب یقینی طور پر یہ مسئلہ اور بھی شدید ہو گیا ہوگا۔

آیئے ذرا ان پیچیدگیوں پر غور کریں جو کہ اس مسئلہ کے باعث پیدا ہو گئی ہیں کیونکہ اب تک اس جنگ کے جانی نقصان کے صحیح اعداد و شمار موصول نہیں ہو سکے ہیں۔ اسلئے ہم گزشتہ جنگ عظیم کے اعداد و شمار پر ہی غور کر لیتے ہیں۔

سنہ ۱۹۱۰ء سے سنہ ۱۹۲۰ء تک جنسی تناسب

نام ملک	سنہ ۱۹۱۰ء	سنہ ۱۹۲۰ء
جرمنی	۱۰۲۶	۱۰۹۱
فرانس	۱۰۳۵	۱۱۰۳
یونان	۹۸۶	۱۱۰
اٹلی	۱۳۶	۱۲۸
روس	۱۰۳۸	۱۲۲۲
انگلستان	۱۰۶۲	۱۰۹۱
اسمائے اضلاع متحدہ امریکہ	•	۹۶۰
ہندوستان	•	۹۲۸
کنیڈا	•	۹۴۰
مصر	•	۹۹۷
اسٹریلیا	•	۹۶۸
جنوبی افریقہ	•	۹۴۳

یہ اعداد و شمار "انسائیکلو پیڈیا برٹینکا" سے لئے گئے تھے ان سے پتہ چلتا ہے کہ یورپ کے جنگ آزما ممالک نے جنگ کے باعث عورتوں کی بیشتر کی زیادتی اور بھی زیادہ ہو گئی۔ جنسی تناسب کا تعلق تمام آبادی سے ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ جبکہ تمام آبادی میں تو عورتوں کی زیادتی نہ ہو لیکن آبادی کے کسی خاص حصے میں ایسا ہو،

اعداد و شمار سے پتہ لگتا ہے کہ پندرہ سے تیس سال کی عمر والے گروہ میں جو کہ قابل شادی افراد کا گروہ ہے، عورتوں کی تعداد عام نسبت سے بھی زیادہ ہے عام طور پر لڑکوں کی پیدائش کی تعداد لڑکیوں کی پیدائش کی تعداد کی نسبت کہیں زیادہ ہوتی ہیں اور جب تک کہ عمر پندرہ سال ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ رہ جاتی ہیں۔

زیادہ عمر والے افراد میں عورتوں کی تعداد کی برتری کے دو اسباب ہیں، ایک سبب تو یہ ہے کہ عورتیں عام طور پر زیادہ سخت جان ہوتی ہیں اور مردوں کی نسبت بیماری و دیگر مصائب و سختیوں کا زیادہ عمدگی سے مقابلہ کر لیتی ہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ جنگ کے باعث بیشمار مرد لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں اگرچہ یہ سچ ہے کہ اس جنگ میں بیماری اندھا دھند کی گئی ہے لیکن محاذ جنگ پر مردوں کی بے شمار اموات کے باعث یہ اندازہ لگانا کہ غالباً سنہ ۱۹۳۹ء میں برطانیہ کا تناسب جو ۱۱۰۰ تھا، اب ۱۱۷۰ ہو گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

جواہر لال نہرو کی رہائی سے دنیا میں دلچسپی

الہ آباد ۱۷ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی سے تمام دنیا میں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے آنند بھون میں امریکہ، فرانس، اسٹریلیا، برطانیہ سے تار دل کا سلسلہ [illegible]

بچوں کی دنیا

ٹکٹ جمع کرنا

(از جناب سلطان احمد صاحب کلکتوی)

ہابی (HOBBY) ایک انگریزی لفظ ہے جس کے معنی شوق کے ہیں۔ یوں تو دنیا میں سینکڑوں قسم کے شوق ہیں کوئی سکے جمع کرتا ہے تو کوئی فوٹو۔ کسی کو اخبار کی تصویریں جمع کرنے کا شوق ہے۔ تو کوئی تتلیاں پکڑنے کے لئے باغوں میں دوڑتا پھرتا ہے مگر جو درجہ ٹکٹیں جمع کرتا ہے اور اس کا شوق حاصل ہے شاید ہی کسی دوسرے شوق کو حاصل ہو۔

پہلے پہل لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ صرف اسکول کے لڑکوں اور امیر آدمیوں کا مشغلہ اس طرف کم توجہ کی مگر جب ان کو اس شوق کے فائدہ معلوم ہوئے تو بوڑھے بچے سب ٹکٹ جمع کرنے لگے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۸۵۰ء میں بلجیم کے ایک اسکول ماسٹر نے ٹکٹ جمع کرنے کا طریقہ جاری کیا۔ آہستہ آہستہ یہ شوق اس قدر بڑھا۔ کہ اب یہ دنیا کی سب سے بڑی ہابی سمجھی جاتی ہے۔ اور آجکل صرف انگلستان ہی میں ۱۰ لاکھ کے قریب لوگ ٹکٹ جمع کرتے ہیں۔ اور ابھی ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ امیر و غریب سب اس شوق کو پسند کرتے ہیں۔ بادشاہ جارج پنجم کو بھی ٹکٹ جمع کرنے کا بہت شوق تھا چنانچہ انہوں نے اپنے ذخیرے میں ایک لاکھ پونڈ کے ٹکٹ جمع کر رکھے تھے۔

ٹکٹ جمع کرنے کا سب سے اچھا اور سستا طریقہ یہ ہے کہ پرانے خط تلاش کئے جائیں پھر کسی ایسے دوست یا رشتے دار جس کے پاس باہر کی ڈاک زیادہ آتی ہو۔ ٹکٹ مانگیں۔ یا کسی اچھی دوکان سے پیکٹوں کی ✻

✻ صورت میں خریدیں۔ جب ٹکٹوں کا کافی بڑا ذخیرہ ہو جائے تو اُن میں سے مختلف قیمتوں کے چن لیں اور پھر اُن کو اسٹیمپ البم یعنی ٹکٹوں کے البم میں لگائیں یہ تو صرف ایک ٹکٹ جمع کرنے والا ہی جانتا ہے کہ یہ کتنا عمدہ اور دلچسپ شغل ہے وہ اس سے کبھی نہیں تھکتا۔ بلکہ اُس کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے کہ اُس کے پاس زیادہ سے زیادہ اور اچھے اچھے ٹکٹ ہوں۔ وہ اپنے البم کو ایک سچے دوست کی طرح عزیز رکھتا ہے۔ اور بڑے فخر سے دوسروں کو دکھاتا ہے۔

ہمیں ٹکٹ کے ذریعے دنیا کی تاریخ بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ فلاں واقعہ کب اور کس ملک میں ہوا۔ کیونکہ جب کسی ملک میں نیا بادشاہ تخت پر بیٹھتا ہے تو اس ملک کے ٹکٹ بھی نئے بنتے ہیں۔

زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ بلغاریہ نے نئے ٹکٹ چھپوائے تھے۔ جن میں بلغاریہ کے ملک کی پیداوار کو دکھایا گیا تھا مثلاً ایک ٹکٹ پر گیہوں کے پودے کی تصویر ہے تو دوسرے پر انگور کی بیل۔ تیسرے پر مرغیاں اور انڈے دکھائے گئے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ ہمارے ملک ہندوستان میں جو جارج ششم کے نئے ٹکٹ چھپے تھے وہ بھی بڑے خوبصورت تھے۔ مثلاً ایک ٹکٹ پر یکے کی تصویر ہے تو دوسرے پر ریل گاڑی کی تیسرے پر بیل گاڑی ہے تو چوتھے پر موٹر لاری۔ دوسرے ملک کے لوگ جب یہ ٹکٹ دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہندوستان میں سفر کے اور آنے جانے کے کتنے طریقے ہیں۔ ٹکٹ جمع کرنے میں ایک اور فائدے کی بات ہے کہ اگر خدا نخواستہ کبھی کوئی مصیبت آ جائے اور روپے کی ضرورت ہو تو اپنے ذخیرہ کو بیچ بھی سکتے ہیں۔ مگر اس ہابی کو شروع کرتے وقت پیسوں کا خیال م

ہرگز دل میں نہیں لانا چاہیئے کیوں کہ پھر ٹکٹ جمع کرنے کا شوق تو دل سے نکل جائے گا اور رقم جمع کرنے کا خیال دل میں پیدا ہو جائے گا۔

اس لئے ٹکٹ محض شوق اور ذخیرے کے خاطر جمع کرتے جائیں!

پردۂ سیم

مس مہتاب سنہ ۱۹۴۴ء کی بہترین اداکارہ
بمبئی کے فلم بین طبقے کا فیصلہ

۱۵ اپریل کو مسٹر سالداس گاندھی ایڈیٹر روزنامہ ہندے ماترم نے شہر کے ایک نمایندہ جلسے کے سامنے مس مہتاب کو سنہ ۱۹۴۴ء کی بہترین اداکارہ کو طلائی تمغہ عنایت فرمایا۔

بمبئی کے مشہور اخبار ونینی میں اس بات کی رائے شماری ہوئی کہ سنہ ۱۹۴۴ء کی بہترین اداکارہ کون ہے۔ چنانچہ پرکھ میں بہترین رول ادا کرنے کی بنا پر کثرت آرا سے مس مہتاب کے حق میں فیصلہ ہوا اور ویسٹ اینڈ ٹاکیز میں ایک بڑے جلسے میں جہاں حاضرین کو پرکھ تصویر بھی دکھلائی گئی۔ یہ تمغہ مس مہتاب کو دیا گیا۔ جلسے میں عمائدین شہر ممتاز اخبار نویس اور فلم لائن کے منتخب لوگ شریک تھے۔ متعدد تقریریں ہوئیں جن میں مس مہتاب کی فلمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی اور جناب صدر نے اس امر پر زور دیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مسٹر سہراب مودی جیسے ڈائرکٹر اور مس مہتاب جیسی آرٹسٹ کو قومی خدمت کی طرف رجوع کریں اور وطنی جذبات سے لبریز فلمیں بنائیں مس مہتاب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس وقت جو کچھ اعزاز ملا ہے وہ مسٹر سہراب مودی کی بدولت ہے جو پرکھ کے پروڈیوسر اور ڈائرکٹر ہیں۔ مسٹر سہراب مودی نے نہایت خوبصورت اور شاندار الفاظ میں اپنا عزم کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ وہ اپنے کام میں ہمیشہ ملک اور وطن کے آئیڈیل کو سامنے رکھیں گے اور ہندوستان کے جھنڈے کو ہمیشہ سر بلند رکھنے کی کوشش کریں گے۔

کلکتہ ۱۸ جون۔ کل پریسیڈنٹ کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد کلکتہ سے بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے۔

اقوال زریں

ارشادات نبویؐ

ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی مظلوم کا دل دکھایا اس نے گویا کعبہ کو ۱۵ دفعہ ڈھایا۔

حضور سرور کائنات سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟
فرمایا:۔ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا
پوچھا گیا اس کے بعد؟
ارشاد ہوا جہاد کرنا؟
پوچھا گیا اس کے بعد؟
کمزوروں سے مہربانی کرنا۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اعمال کے نتائج نیت پر موقوف ہیں۔ ہر شخص کے لئے اس کے عمل کا وہی نتیجہ ہے جو اس نے نیت کی ہو۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اچھا وہ ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہو۔

حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

—— نینی تال۔ ۱۸ر جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو یہاں سے لکھنؤ ہوتے ہوئے الہ آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔

موج تبسم

ایڈیٹر:۔ میں اپنی مصنفین کے نام لے سکتا ہوں جن کے نام مشہور ہیں۔
مصنف ہاں میرا نام حامد ہے!

مجسٹریٹ:۔ تو یہ پانچواں شخص ہے جس کو تم نے اپنے موٹر کے ٹھوکر سے گرایا ہے۔
لڑکی:۔ نہیں جناب معاف کیجئے گا ان میں سے ایک کو دو دفعہ ٹھوکر لگی تھی

بیوی:۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ زیادہ باتیں کرنیوالی عورتیں اچھی ہوتی ہیں۔
شوہر:۔ دوسری قسم کی عورتیں ہی کب ہوتی ہیں؟

استاد:۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی لفظ بیوہ کی تعریف کرے۔
ایک لڑکا:۔ بیوہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ اتنے عرصہ تک رہی ہو کہ وہ مر جائے۔

چھوٹا بچہ:۔ آہا! اماں جب گاتی ہیں تو آنکھیں کیوں بند کر لیتی ہیں؟
باپ:۔ بیٹا! وہ بڑی رحمدل ہیں!
چھوٹا بچہ:۔ یہ کیسے؟
باپ:۔ ان کی کرخت آواز سے سننے والوں کے کانوں پر جو صدمہ گزرتا ہے وہ اسے دیکھ نہیں سکتیں۔

—— بمبئی۔ اچاریہ کرپلانی بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی ہو گئے

دلچسپ معلومات

لندن سے ہندوستان دو دن میں

ہندوستان اور لندن کا سفر دو دن میں!

ہوائی سروس نے کس قدر ترقی کر لی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب لندن سے ہندوستان اور ہندوستان سے لندن دو دن میں لوگ پہونچ جاتے ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد ہوائی سروس عام ہو جائے گی اور ہر وہ شخص جو ریلوے کا فرسٹ کلاس یا سکنڈ کلاس کا کرایہ ادا کر سکتا ہے آئندہ سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کیا کرے گا۔ اور دہلی سے کراچی یا بمبئی کلکتہ تین گھنٹے میں بآرام پہونچ جایا کرے گا۔

ہوا میں اڑنے والی موٹرین

اب جب کہ جنگ ختم ہو چکی ہے امریکہ کے صناع شہری آبادی کی ضروریات کے لئے نئی نئی ایجادوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ان ایجادوں میں سے سب سے دلچسپ ایجاد ہوا میں اڑنے والی موٹریں ہیں یہ موٹریں زمین پر بھی چل سکیں گی اور ہوا میں بھی اڑ سکیں گی۔ ان کے لئے ہوائی اڈے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ لمبائی میں عام بڑی موٹروں سے ڈیڑھی ہوں گی اور درمیانی قیمت میں ہر شخص ان کو حاصل کر سکے گا۔ لیکن عام خیال یہ ہے کہ شاید دنیا کی مختلف حکومتیں ان ہوائی موٹروں کو استعمال کی اجازت نہ دیں گی۔ کیوں کہ دنیا کی کسی حکومت کے پاس بھی ہوائی ٹریفک کے انتظام کے لئے عملہ نہیں ہے۔

افسانہ

مصوّر

جناب اکرام الہ آبادی

ادائل عمر ہی سے اسے فن مصوری کا بے حد شوق تھا وہ فطرت کے حسین مناظر میں کھویا کھویا سا رہتا تھا ہوش کی منزل میں قدم رکھتے ہوئے اس نے سب سے پہلے صفت مصوری کو اپنانا شروع کیا۔ قسمت سے ایک ایسا رہبر مل گیا جو اس کا استاد کامل تھا۔ اس کی مدد سے اس نے بہت تیز سیڑھیاں چڑھنی شروع کیں اور جلد ہی اس قدر کامیاب ہو گیا ہر سامنے والی شے کا ہو بہو خاکہ اتار سکے۔ اس کے دست کار میں مصوری کے بے پایاں انکی وسعتیں سرایت کر گئیں۔ اب وہ ہر اس شے کی مکمل تصویر اتار دیتا جسے وہ چاہتا۔ نقط جان پیدا کرنا امکان انسان سے باہر تھا۔ اس کا استاد نرالا شاگرد پا کر بہت خوش ہوا ابھی تک نوعمر مصور نے صرف تعلیم ہی استاد سے لی تھی۔ لیکن کوئی امتحان نہ دیا تھا۔ آخر جب استاد کو اس کی قابلیت پر قدرے بھروسہ تھا۔ تو اس نے امتحان لینا چاہا۔ استاد کے اصول کے مطابق یہ اس ماہر فن شاگرد کا پہلا اور آخری امتحان تھا...... استاد نے کہا میں محبت کی تصویر چاہتا ہوں۔ لیکن وہ محبت جو حقیقی معنوں میں محبت ہو۔ نو آموز شاگرد عجیب مخمصے میں مبتلا ہو گیا محبت کی تصویر —— مگر یہ تو خدا کی طرح نظر نہ آنے والی شے ہے فقط ایک جذبہ...... استاد کہیں غلط تو نہیں کہہ گئے —— محبت کی تصویر کھینچنا اس طرح مشکل ہے جس طرح ہوا کی تصویر" اسی ادھیڑ بن میں وہ عرصہ تک منہمک رہا —— لیکن رفتہ رفتہ کچھ کچھ خاکہ اس کے دل میں آ گیا۔ اس نے ہمت کر کے قدم بڑھائے ...... پہلی تصویر بنانا شروع کی —— یہ دونوں جوان لڑکے لڑکی کی تصویر تھی جو بانہوں میں باہیں ڈالے ایک دوسرے کو شوق اور پیار بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے، اور ان کے آس پاس کی فضا سر سبز تھی اس تصویر کو مکمل کر کے وہ استاد کی خدمت میں پہونچا۔ استاد نے معنے خیز نظروں سے دیکھا۔ اور مسکرا دئے۔ مصور مغموم سا ہو گیا —— استاد نے کہا تصویر کے ساتھ ہی تمہارا تصور بھی غلط ہے، تم کو سمجھنے میں بھول ہوئی۔ وہ واپس چلا آیا۔ اور دوسری تصویر بنانا شروع کی —— بہت غور و خوض کے بعد —— ایک پری پیکر دوشیزہ ایک درخت کی شاخ سہارا لئے کھڑی ہے۔ اس کے چہرے پر شوخی اور تبسم نمایاں ہے اور اس کے قدموں میں ایک نوجوان پیکر التجا بنا —— عرض محبت کر رہا ہے —— اسے یہی تصویر کچھ کامیاب سی معلوم ہوئی۔ وہ اسے لے کر مسکراتا ہوا استاد کے پاس پہونچا —— لیکن استاد کا یہ جواب سن کر کہ اس میں حقیقت کا شائبہ بھی نہیں" اس کی امیدیں پژمردہ ہو گئیں —— ابھی تک وہ کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے ایک بار پھر ہمت کی۔ تیسری تصویر کھینچنا شروع کی ایک حسین لڑکی۔ مغموم سی تصویر جو ویران پہاڑیوں کے دامن میں ایک پگڈنڈی کے قریب دھوپ سے تپتی ہوئی ایک چٹان پر پیکر انتظار بنی بیٹھی تھی۔ اس کی مضطرب نگاہیں پگڈنڈی کے اس سرے تک دوڑ رہی تھیں اور چہرے سے کرب و اضمحلال کی صورت نمایاں تھی۔ وہ اپنے محبوب کا انتظار کر رہی تھی۔ اسکا خیال تھا کہ وہ اب کامیاب ہو گیا —— جب استاد اس تصویر کو دیکھ کر قدرے سنجیدہ ہو گئے —— لیکن ان کے یہ الفاظ کہ ہنوز تم حقیقت کی منزل تک نہیں پہونچ سکے پھر کوشش کرو" اسے پھر مایوس کر گئے —— اس نے سوچا ایک آخری کوشش بڑی دیر تک وہ غور کرتا رہا تمام تخیلات اور جذبات کو یکجا کر کے اس نے محبت کی عکسی تصویر کھینچنا چاہا۔ ایک دریا بہا۔ اس کے دونوں کناروں پر دو جدا جدا سائے نمودار ہوئے...... دو محبت بھرے دل۔ بیچ میں دریا تھا اور وہ دونوں دو درخت اپنے آغوش وا کئے۔ ڈبڈبائی آنکھوں سے مجبوری کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے چہروں پر ناکامی اور غم بے پناہ کے جذبات نمایاں تھے۔ انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں آپس میں ملنے کے لئے بہت بیقرار ہیں اور اب دامن صبر چھوڑ کر بازو پھیلائے بہتے دھارے میں کودنے والے ہیں تصویر کمل کر کے وہ اس میں خامیاں تلاش کرنے لگا لیکن وہ مکمل تھی ...... اسے امید ہوئی کہ استاد اب کی بار اسے ضرور شاباشی دیں گے استاد نے تصویر دیکھی اور پھر مسکرا دیئے۔ مصور پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ کوشش کرو استاد نے کہا لیکن استاد میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس امتحان میں میں شاید کامیاب نہ ہو سکوں گا [illegible] دلی سے بولا مرد ہمت نہیں ہارتے جاؤ پھر کوشش کرو۔ حقیقت کی تلاش استاد نے اسکی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے کہا —— اس نے پھر ایک بار قدم اٹھایا پیچھے نہ ہٹنے والا قدم۔ کچھ مغموم و کبیدہ خاطر وہ ویران رستے

سے گذر رہا تھا ایک بیک اسکی نظر کثیف اور بوسیدہ چیتھڑوں میں لپٹی ہوئی ایک عورت پر پڑی جو راستے کے کنارے برگد کے بوڑھے درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ اسکی گود میں ایک معصوم گر خوبصورت سا بچہ تھا مصور تھم گیا اس نے دیکھا ماں بیٹے دونوں ایک دوسرے کو پیار و محبت سے دیکھ رہے ہیں ننھا سا بچہ اور ماں تا کی دیوانی ماں ایک ایسا پیار تھا ان کا جسکی قیمت کا دزن زمین و آسمان کی قیمتوں میں نہ مل سکے فرط مسرت سے دونوں کے چہرے اس قدر بشاش تھے کہ وہ آج سے قبل کسی کو شاداں نہ دیکھ سکا تھا — ماں اسے چھاتی سے لگا کر پیار کرنے لگی۔ بچہ کھل کھلا کر ہنس پڑا مصور کو بھی ہنسی آگئی — اس منظر کا خاکہ آنکھوں میں لئے ہوئے وہ فوراً پلٹ پڑا — برش پردے پر دوڑا — سڑک بنی — درخت بنا۔ برگد کا بوڑھا درخت اور اسکے سایہ میں ہنستا ہوا بچہ — پیار کرتی ہوئی ماں — جذبات محبت کی تمام تر کشش اُن کے چہرے پر نمایاں تھی۔

محبت کی تصویر — تصویر ختم کر کے اس نے سوچا — اگر اب کی بار وہ کامیاب نہ ہو سکا تو پھر کبھی مصوری کا دعویٰ نہ کریگا — وہ استاد کے پاس پہونچا — استاد بڑی دیر تک تصویر کو سنجیدگی سے دیکھتے رہے اور مصور اُمید و بیم کی نگاہوں سے استاد کے چہرے کو تکتا رہا۔ دیر کے بعد استاد مسکرا کر بولے — شاباش آج تم امتحان میں کامیاب ہوئے — یہی ہے محبت کی تصویر جس میں حقیقت کی تنویر نمایاں ہے — شاباش میرے بچے، کوشش کبھی رائگاں نہیں جاتی۔ مصور نے فرط مسرت سے استاد کا ہاتھ چوم لیا۔ دنیا نے اُن میلے کچیلے کپڑوں والی ہستیوں کی تصویر کو کوئی اہمیت دیتی یا نہ دیتی — لیکن اُسے تو صرف استاد کا فیصلہ درکار تھا جس کی ہوشیار نگاہیں کبھی غلطی نہ کر سکتی تھیں استاد کی دعائیں لیکر وہ اٹھا کامیابی کے زعم میں ناز سے سینہ تانے ہوئے — اور ایران کا مایہ ناز مصور بن گیا۔ جسکے کمال کو عرصہ تک لوگ اپنی یادداشت سے نہ دھو سکے۔

(انجام)

کپڑا نہ ملنے پر خودکشی

نیکودہ ۱۳ر جون - ایک شادی شدہ ۱۷ سالہ لڑکی نے کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کر لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی ایک تقریب میں شرکت کرنا چاہتی تھی اور اسے کپڑے کی ضرورت ہوئی۔ اس کا خاوند کپڑا حاصل نہ کر سکا۔ آخر کار اس کی بیوی نے مایوس ہو کر خودکشی کر لی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

نئی دہلی - ۱۸ر جون - سرکاری طور پر یہ اعلان ہو گیا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے مولانا ابوالکلام آزاد کو شملہ کانفرنس کے لئے دعوت نامہ بھیجدیا ہے۔ اس سے پہلے ہی مولانا ابوالکلام آزاد کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۲۱ر جون کو بمبئی میں رکھ چکے ہیں۔ مولانا آزاد نے اس سلسلہ میں مختصر سے بیان میں فرمایا ہے کہ وقت اتنا کافی نہیں ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو فرداً فرداً دعوت نامے جاری کئے جائیں۔ اس لئے اخباروں میں جو میٹنگ کا اعلان شائع کر رہا ہوں اسی کو دعوت نامہ سمجھنا چاہیئے۔ اس سے قبل کانگرس کے سیکرٹری آچاریہ کرپلانی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے کچھ ممبروں کی طرف سے مولانا آزاد کو خط اور تار موصول ہوئے تھے کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کا اعلان کریں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس اعلان میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر ۲۰ر جون کو ہی بمبئی پہونچ جائیں تو بہت اچھا ہے کیوں کہ آج کل گاڑیاں دیر سے پہنچتی ہیں۔

پنڈت جواہرلال نہرو اور مولانا آزاد بھی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بن سکتے ہیں

لندن ۱۶ر جون - وزیر ہند مسٹر ایمری نے آج کامن ویلتھ پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے لئے جو نئی تجویزیں پیش کی ہیں اس میں یہ امکان خارج نہیں کیا گیا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو اور مولانا آزاد یا کوئی ہندوستانی جس کا نام تجویز کیا جائے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بن سکتے ہیں۔

مسٹر ایمری نے کہا کہ شملہ میں جو کانفرنس تجویزوں پر غور کرنے کے لئے منعقد ہو گی اس میں ممکن ہے کہ صوبائی اور مرکزی حکومتوں کا بھی سوال اٹھایا جائے۔ ویٹو کے اختیارات کے بارے میں وزیر ہند نے کہا کہ وائسرائے اس اختیار کو ہندوستان کے مفاد کے لئے استعمال کریں گے اس سے یہ مقصد نہیں ہے کہ برطانیہ کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے برطانی مفاد کی نگرانی کرنے کے لئے ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔

ملک معظم کی اپیل

لندن - ۱۵ر جون - شاہ جارج نے آج قومی اُمید ظاہر کی کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو برطانیہ کی گورنمنٹ میں حصہ لینے کی جو دعوت دی گئی ہے وہ منظور کر لی جائے گی۔

آپ نے ہندوستان کا ذکر اپنی اس تقریر میں کیا جو پارلیمنٹ کو ختم کرنے کے سلسلہ میں کی گئی جو کہ ان کی جگہ وزیر خزانہ اسکاؤنٹ سائمن نے پڑھی۔

بادشاہ نے کہا کہ میری حکومت نے گورنر جنرل کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو حکومت میں حصہ لینے کے لئے مدعو کریں۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ یہ دعوت نامہ منظور کر لیا جائے گا۔ تاکہ جاپان کے خلاف لڑائی لڑنے اور لڑائی کے بعد سدھار کے کاموں کے لئے ہندوستان کے سب طبقوں کا اتحاد حاصل کیا جاسکے۔

دور یورپ کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا کہ مجھے ہر وقت ان لوگوں کا دھیان رہتا ہے جو ابھی تک جاپان کے جنگل میں ہیں۔ برما میں ہماری فوج کو زبردست کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

آخری اجلاس

واشنگٹن - ۱۶ر جون - پریذیڈنٹ ٹرومین سان فرانسسکو کانفرنس کے آخری کھلے اجلاس میں ۲۳ر جون کو تقریر کریں گے۔

مسز پنڈت اور پنڈت جواہرلال نہرو

بریلی - ۱۲ر جون - پنڈت جواہرلال نہرو اپنی بہن اور بھتیجوں کے خطوط کا جواب جو امریکہ سے آتے ہیں بہت مستعدی سے کام لیتے ہیں، مسز پنڈت نے اپنا قیام امریکہ اور بڑھا دیا ہے مسز پنڈت کے خطوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے لوگ بہت مہمان نواز اور تہذیب یافتہ ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی لڑکیوں نے ابھی تک اپنی تعلیم پوری نہیں کی ہے بڑی لڑکی کی عمر اس وقت ۲۰ سال کی ہے ۲۰ ویں سال گرہ پر مبارکباد بھیجدی گئی ہے شریمتی پنڈت کا ہندوستان کی آزادی کے کاز کے لئے پروپیگنڈا کرنے کے لئے بہت خرچ ہو رہا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ جنرلزم میں کام کرنا شروع کر دیں۔ یہ اس لئے کریں گی کہ۔

ہندوستان میں موٹر کاروں کی درآمد

نئی دہلی - ۱۲ر جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند حکومت برطانیہ کے مشورے سے ۱۹۴۵ء میں چھ ہزار موٹر کار ہندوستان میں درآمد کرنا چاہتی ہے اس کے علاوہ مسٹر والچند ہیرا چند اور شری گھنشیام داس برلا کی تجویزیں جس کے بموجب ہندوستان میں بھی موٹر کار بنانے کا کام شروع ہوگا۔ درآمد میں برطانی کمپنیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

تین بڑوں کی کانفرنس!

لندن ۱۵ر جون مسٹر چرچل کے نام مسٹر اٹیلی کے ایک خط سے پتہ چلتا ہے کہ تین بڑوں کی کانفرنس برلن میں ہوگی۔

اطلاع عام

یتیم خانہ اسلامیہ کان پور

مسلمانان کان پور کو شاید اسبات کا علم نہیں ہے کہ مسلم یتیم خانہ چمن گنج میں عرصہ ۹ سال سے اُردو مڈل اسکول قایم ہے جو محکمۂ تعلیمی۔ یو۔ پی سے مجاز (ریکگنائزڈ) ہے اور متواتر ہر سال سے لڑکے درناکیولر امتحان میں شریک ہوتے ہیں اور ہمیشہ نتیجہ ۸۰۔۹۰ فی صدی رہا کرتا ہے چنانچہ امسال بھی نتیجہ مڈل ۹۰ فیصدی ہے جو کسی حالت میں خراب نہیں کہا جا سکتا منتظمین مدرسہ کی یہی کوشش ہے کہ مسلمانان کان پور اس اسلامی درسگاہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے بچوں کو کافی تعداد میں درجات پنجم، ششم، ہفتم میں داخل کرائیں۔ دینیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی خاص انتظام ہے۔ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت تہذیب کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے ہمارے مدرسہ میں مسلمان ٹرینڈ اساتذہ تعلیم دیتے ہیں جو بچوں کے ساتھ اپنے بچہ کی طرح شفقت محبت کا برتاؤ رکھتے ہیں۔

اُردو مڈل کے علاوہ اُردو اعلیٰ قابلیت کے لئے بھی لڑکے تیار کئے جاتے ہیں۔ ہمارے اسکول میں خصوصیت کے ساتھ اُردو، انگریزی، حساب کی تعلیم اچھی دی جاتی ہے۔ جسمانی ورزش، کھیل، اسکاؤٹنگ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ ہم مسلمانان کان پور سے خصوصیت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو جنھوں نے امسال درجہ چہارم پاس کیا ہے۔ ہمارے مدرسہ کے ✲ درجہ پنجم میں داخل کرائیں۔ نادار اور غریب طلباء سے کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے

المشتہر

یوسف علی ایڈوکیٹ۔ سیکرٹری

شعبہ تعلیم۔ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

ویول پلان ہندؤں کیخلاف

بمبئی ۱۷ر جون۔ راؤ بہادر الیس کے بھولے نے وائسرائے ہند کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔

ویول کی پلان میں جو برابری کا حق مسلمانوں کو دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ حکومت چاہتی ہے کہ غیر جمہوری غیر قومی اور ہندؤں کے خلاف راج قایم کیا جائے۔

وائسرائے کے نام گاندھی جی کا تار

ذیل میں وہ خط و کتابت درج کی جاتی ہے جو تار کے ذریعہ وائسرائے ہند اور گاندھی جی کے درمیان ہوئی:-

گاندھی جی نے ۱۴ر جون کو وائسرائے ہند کو مندرجہ ذیل تار بھیجا:-

وائسرائے ہند کی جو تقریر براڈ کاسٹ کی گئی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے مجھے کانفرنس میں بھی مدعو کیا ہے میں بار ہا یہ بات واضح کر چکا ہوں کہ میں کسی انسٹی ٹیوشن کا نمایندہ نہیں ہوں اس لئے میں کانگرس کے نمایندہ کی حیثیت سے کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ کام صدر کانگرس یا ان کے نامزد کئے ہوئے کسی نمایندے کے کرنے کا ہے۔ میں نے آپ کو جلد (*) سے جلد اطلاع دیدی تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔

وائسرائے کا جواب

۱۴ر جون کے آپ کے تار کا شکریہ

آپ کی ٹیکنیکل پوزیشن خواہ کچھ ہو میں آپ کی امداد کی قدر کروں گا اور مجھے اُمید ہے کہ آپ دعوت نامہ منظور کر لیں گے جو کل آپ کو بھیجا گیا ہے۔ کانگرس کی نمایندگی کے متعلق یہ بات ہے کہ آپ مزید غور اور مشورے کے بعد جو آپ ضروری سمجھیں مجھے اپنی انفرادی رائے سے مطلع کر دیجئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ میں نے جو کام اپنے ذمہ لیا ہے وہ کتنا اہم اور مشکل ہے۔ برائے کرم اس کو کامیاب بنانے میں آپ جو کچھ امداد کر سکتے ہیں کیجئے

گاندھی جی کا دوسرا تار

گاندھی جی ایک دوسرے تار کے ذریعہ کاسٹ ہندو کے لفظ پر اعتراض کیا تھا اس کے جواب میں وائسرائے نے گاندھی جی کو لکھا ہے کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ... خیال سے استعمال نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں اور ... ہونا چاہیئے۔

آزادی کے سوال کے بارے میں آپ کی توجہ وزیر ہند کی ... ۱۴ر جون کو پارلیمنٹ میں کی تھی۔

— سان فرانسسکو ۲۰ر جون۔ اتحادی قوموں میں نئے چارٹر کا ٹرسٹی شپ والے باب کے تمام مسائل پر پورا پورا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کمیٹی نے جو نیا مسودہ منظور کیا ہے اس میں محکوم ملکوں کے لئے مندرجہ ذیل مقصد بیان کیا گیا ہے:-

حکومت خود اختیاری کو ترقی دینا۔ عوام کے سیاسی جذبات کا مناسب لحاظ رکھنا ان کے سیاسی اداروں کو ترقی دینا اور اس سلسلہ میں ہر علاقہ کے خاص حالات کا خیال رکھنا ٹرسٹی شپ کمیٹی رپورٹ جنرل اسمبلی کمیشن کے روبرو پیش کرے گی۔

— سان فرانسسکو ۱۹ر جون۔ دو ٹوک رائی میں پانچ بڑوں نے آخری مرکہ مار لیا ہے انہوں نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ اتحادی قوموں کے چارٹر میں اس وقت تک کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی جب تک ۵ بڑی طاقتیں متفقہ طور پر اس ترمیم کو منظور نہ کریں

وائسرائے ہند کی شملہ کانفرنس بلائے جانے والوں کے نام

دہلی۔ ۱۴ر جون۔ جن لیڈروں کو وائسرائے ہند نے ۲۵ر جون کو شملہ کانفرنس میں طلب کیا ہے ان کے نام یہ ہیں:-

مہاتما گاندھی

مولانا ابو الکلام آزاد پریسیڈنٹ کانگرس

مسٹر جناح لیڈر مسلم لیگ پارٹی

مسٹر راجگوپال آچاری وزیر اعظم سابق مدراس

مسٹر بی۔ جی۔ کھیر سابق وزیر اعظم بمبئی۔

پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔ پی

پنڈت روی شنکر شکل سابق وزیر اعظم سی۔ پی

ڈاکٹر خاں صاحب وزیر اعظم سرحد

مسٹر سری کرشن سنہا سابق وزیر اعظم بہار

سر محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام

سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ

ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب

سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال

اڑیسہ سے شاید راجا پار لکنڈی بلائے جائیں جو شری وشوناتھ داس کے بعد وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر کانگرس پارٹی مرکزی اسمبلی۔

نواب زادہ لیاقت علی خاں ڈپٹی لیڈر مسلم لیگ پارٹی مرکزی اسمبلی۔

ڈاکٹر بی۔ این۔ بنرجی لیڈر نیشنلسٹ پارٹی مرکزی اسمبلی۔

سر ہنری رچرڈسن لیڈر یوروپین گروپ مرکزی اسمبلی

راجہ گووند لال شو لال موتی لال لیڈر کانگرس پارٹی کونسل آف اسٹیٹ

سر حسین امام لیڈر مسلم لیگ پارٹی کونسل آف اسٹیٹ

راؤ بہادر این شو راج (دلت)

ماسٹر تارا سنگھ (سکھ)

پشاور ۱۹ر جون۔ ڈاکٹر خاں صاحب وزیر اعظم سرحد ... بمبئی کے فیصلے بذریعہ تار یا ٹیلیفون ان تک پہنچا دیئے جائیں ...

کانپور مسلم لیگ سے اخراج

حسب ذیل مسلم لیگی حضرات نے سلسلۂ میونسپل انتخابات کانپور احکام مجریہ صوبہ مسلم لیگ یوپی کی خلاف ورزی کی اور ٹکٹ نہ ملنے پر اپنے تحریری حلفنامہ کے خلاف مسلم لیگ کے نامزد کردہ امیدواران کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے اور مسلم لیگ کے امیدواران کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی لہذا صوبہ مسلم لیگ یوپی نے حسب ذیل چھ حضرات کے خلاف تادیبی کارروائی کرکے ان حضرات کو ۲-۳ سال کے لئے مسلم لیگ سے خارج کردیا اور اب مذکورہ چھ حضرات تین سال تک مسلم لیگ کے ممبر بھی نہیں بن سکتے۔

(۱) سید منظور علی صاحب سابق میونسپل کمشنر (۲) ابرار الحق صاحب بانس منڈی (۳) عبدالحق صاحب بی۔اے (۴) صادق حسین صاحب اور سیر جن گنج (۵) ابراہیم اشرف صاحب کنگی محال۔ (۶) زاہد حسین صاحب بیکن گنج۔ زاہد حسین صاحب کو سٹی مسلم لیگ کی نائب صدارت سے بھی خارج کیا گیا۔

جنرل سیکرٹری سٹی مسلم لیگ کانپور

مولانا آزاد اور والیسرائے میں خط و کتابت

بنگلورہ - ۱۵ر جون - ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مولانا آزاد کے رہا ہونے پر معلوم ہوا ہے کہ جیل سے مولانا آزاد سے والیسرائے ہند سے اس بارے میں طویل خط و کتابت کی تھی کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں نے کیوں یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ دوران نظربندی اپنے رشتہ داروں سے ملاقات نہ کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ نظربندوں کی جانب جیل افسروں کا رویہ اس کے لئے ذمہ دار تھا۔ مولانا نے اجازت مانگی ہے کہ یہ تمام خط و کتابت شایع کردی جائے۔

پابندی ہٹالی گئی!

نینی تال - ۱۶ر جون - ایسوسی ایٹیڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے یوپی کانگریس کمیٹی پر سے پابندی ہٹالی۔

لندن ۱۵ر جون - تازہ ترین اعداد شمار سے معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کی ۶۴۰ نشستوں کے لئے مختلف ×

مسٹر جناح کی والیسرائے کو تنبیہہ

بمبئی ۱۸ر جون - مسٹر جناح نے وائسرائے کو ان کے ۱۷ر جون کے تار کے جواب میں مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

۲۴ر جون کو آپ سے بات چیت کے بعد میں آپ کو مطلع کردوں گا۔

(۱) آیا مسلم لیگ کے ممبران کانفرنس میں شامل ہونگے

(۲) مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جون کے آخر میں بلایا جائے گا۔ اور اس کے بعد ہی ان کے ٹھہرنے وغیرہ کے متعلق آپ کو اطلاع دونگا۔

مسٹر جناح نے مزید لکھا ہے کہ اخباروں میں اس قسم کی خبریں آرہی ہیں کہ آپ اپنے براڈکاسٹ پلان میں تبدیلی کرنے پر غور کررہے ہیں اگر یہ سچ ہے تو اس سے موجودہ مشکلوں میں اور بھی اضافہ ہوجائے گا۔ اور کانفرنس کی کامیابی کے امکانات اور پیچھے پڑ جائیں گے۔

لندن ۱۶ر جون - انڈی پینڈنٹ لیبر پارٹی نے پنڈت جواہر لال نہرو کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے مبارکباد کے بعد ہم وعدہ کرتے ہیں ہم ہندوستان کی آزادی کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔

× پارٹیوں کی طرف سے ۱۶۰۰ امیدوار ہیں۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن سہسوانی

ہفت واں

صداقت

قیمت: سالانہ صہ 5/-/- — ششماہی ۲؍۸ 2/8/- — سہ ماہی ۱؍۸ 1/8/- — فی پرچہ دو آنہ ۲؍ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 41 NO. 26 | Cawnpore. Saturday 03th June. 1945 | کانپور شنبہ ۳۰؍ جون سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹؍ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۱ نمبر ۲۶

ادبیات

قطعہ تاریخ وفات

انوار احمد مرحوم جگر پارۂ مولانا سلیم ناطقی

از جناب مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

ہمارے عزیز دوست مولانا سلیم ناطقی سکرٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور نے اپنے ۲۱ سالہ نوجوان صاحبزادہ انوار احمد (تاریخ انتقال ۱۲؍ جون سنہ ۱۹۴۵ء مطابق یکم رجب المرجب سنہ ۱۳۶۴ھ) کے انتقال پر اپنے جذبات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

اس اندوہ ناک واقعہ نے ایک باپ اور وہ بھی شاعر کے دل میں جو تلاطم پیدا کیا ہوگا اس کا اندازہ لگانا آسان کام نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نظم مرحوم کی پوری زندگی کا ایک مکمل آئینہ ہے اور ان جذبات کے اشتراک نے اس میں جو کیفیت پیدا کر دیا ہے وہ ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ناظرین مندرجہ ذیل نظم پڑھ کر بلا متاثر ہوئے نہیں رہ سکتے۔

ایڈیٹر

آنکہ معصوم آمد و معصوم رفت — ہر دو عالم را امانت دار گشت
از چمن بگزشت و دامن برکشید — گل بہ چشم اعتبارش خار گشت
غفلتم را ہر نفس آمد شعور — از قدومش زندگی بیدار گشت
مثل آئینہ منور ظاہرش — باطن او مخزن اسرار گشت
در نگاہش معنیٔ جذب و کشش — بر لب او خامشی گفتار گشت
دست جنباں سینہ کوباں سر بہ سنگ — درد پنہانش جنون آثار گشت
ہر نفس دیوانگی را حیلہ ساخت — از فریب زندگی ہشیار گشت
اول اول جامۂ تن چاک کرد — آخر آخر رخت ہستی بار گشت
با خبر از حال او صاحب دلاں — جذبۂ صدق و صفا آزار گشت
بر شہادت دال بودہ علتش — دل بجوش آمد دہن خونبار گشت
موت شد شوریدگیش را علاج — با ہمہ آسودگی بیمار گشت
تلخیٔ مرگ جوانی ہم چشید — لذت ہستی بہ ذوقش خوار گشت
بست و یک سالہ جواں سرو قد — سینہ ام از داغ او گلزار گشت
در نظر عکس جمالش ہم نہ ماند — سخت بے رونق در و دیوار گشت

اے خوشا نسبت بہ احمدؐ ناطقیؔ
"جز و طیبہ مرقد انوار گشت"

سنہ ۱۳۶۴ھ

دنیائے اسلام

شام کے ایک شہر میں دو فرانسیسی افسر ہلاک کر دیے گئے!

بیروت۔ ۱۸؍ جون کل شام کے ایک شہر میں ایک ہجوم نے دو فرانسیسی افسروں کو ہلاک کر دیا۔ یہ لوگ شام کے میئر سے ملاقات کرنے کے لئے گئے تھے گو ان کو ایسا نہ کرنے کی تنبیہ کر دی گئی تھی اور جوں ہی کہ وہ شہر کے دفتر میں داخل ہوئے ہجوم فوجی سپاہیوں کا حلقہ توڑ کر اندر داخل ہو گیا اور دونوں افسروں کو ہلاک کر دیا۔

برطانیہ کے فوجی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک افسر کل برطانوی پہرہ کے بغیر الیپو سے روانہ ہو گیا تھا۔ اور فرانسیسی فوجی دستے سے علیحدہ گیا تھا جس سے سپاہی الگ ہو رہے تھے جب وہ وہاں تقریر کر رہا تھا۔ فائر کئے گئے تب وہ فوجی دستے کے ایک افسر کے ساتھ شہر کے دفتر میں گیا۔

برطانوی فوجوں کو مداخلت کرنا پڑی جبکہ شامی ہجوم نے الیپو میں فرانسیسی بارگوں پر حملہ کر دیا۔ جب فرانسیسی فوجیں بارگوں کو خالی کر رہی تھیں شام کے لوگوں نے ان پر فائر کئے۔ فرانسیسی سپاہیوں نے اس وقت گولی چلائی جبکہ انہوں نے لوگوں کو بارگوں کی دیواروں پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ برطانوی فوجوں نے مداخلت کی اور فرانسیسی فوجوں سے ہتھیار چھین لئے۔ اس وقت الیپو میں بالکل امن ہے۔

فرانس شام اور لبنان کا معاملہ اتحادی قوموں کی کانفرنس میں پیش کرے گا!

پیرس۔ ۱۶؍ جون۔ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ پیرس سینٹ کی عمارت کے اندر فضا بہت گرم تھی جبکہ وہاں نیشنل شوراتی اسمبلی کے ممبر شام اور لبنان کی صورت حالات اور برطانیہ اور فرانس کے تعلقات پر بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اس موقع پر غیر ملکوں کے سفیر اور دوسرے لوگ بڑی تعداد میں موجود تھے۔

فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بڈال نے بحث شروع کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا۔ چونکہ اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ پانچ بڑے ملکوں کی کانفرنس بلانے کے لئے فرانس کی تجویز منظور کر لی جائے اس لئے حکومت فرانس اس معاملہ کو اتحادی قوموں کی اسمبلی کے روبرو پیش کرے گی۔

آپ نے کہا کہ میں ایسی کوئی بات نہیں کہنا چاہتا ہوں جس سے ہمارا پرانا دوست برطانیہ ناراض ہو جائے لیکن آپ نے شام کے معاملہ میں مداخلت ضرور کی ہے۔

ملکہ ایران کو دمشق سے واپس جانا پڑا!

بیروت۔ ۲۲؍ جون۔ ایران کی ملکہ کو قاہرہ لے جانے والے ہوائی جہاز کو دمشق کے ہوائی اڈے سے واپس جانا پڑا جہاں وہ آج اترنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ شامی اور فرانسیسی حکام میں جھگڑا ہو گیا۔

یہ ہوائی جہاز ہوائی اڈے کے اوپر سے چکر کاٹ رہا تھا جبکہ جھگڑا ہوا تھا۔ اس کو ریڈیو کے ذریعہ خبر دی گئی کہ ہوائی جہاز کے یہاں اترنے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اس لئے ہوائی جہاز یہاں نہ اتارا جائے چنانچہ ہوائی جہاز اڑ گیا اور لاڈیا (فلسطین) میں جا کر اترا۔ حکومت شام نے دمشق میں ملکہ کے خیر مقدم کا انتظام کیا تھا۔ لیکن شہر میں ایک ہی ہوائی اڈا ہے اور وہ فرانس کے قبضے میں ہے برطانیہ حکام نے حکام فرانس کے ساتھ یہ پیغام بھیجا کہ حکومت شام ہوائی اڈے پر ملکہ کا خیر مقدم کرنا چاہتی ہے۔ فرانسیسیوں نے جواب دیا کہ چونکہ ہوائی اڈہ فرانس کی ملکیت ہے اس فرانسیسیوں کو بھی خیر مقدم میں شامل کیا جائے لیکن برطانوی حکام نے حکومت شام کو یہ جواب پہونچایا تو اس نے یہ درخواست نامنظور کر دی۔

مصر اور ہندوستان کے درمیان تجارت

مصر کے ساتھ ہندوستان کی تجارت کم اہمیت نہیں رکھتی۔ پچھلے چند سال میں خصوصیت کے ساتھ تھا۔ اس میں مزید توسیع کا رجحان پایا گیا ہے۔ مشرق وسطی سے ہندوستان میں جو چیزیں آتی ہیں ان میں مصر کی کپاس کو سب سے زیادہ اہم حیثیت حاصل ہے، ہندوستان کی روئی کی درآمد میں مصر کا حصہ سنہ ۱۹۳۸-۳۹ء کے ۲۲ فیصدی کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ۵۴ فیصدی تھا۔ سوڈان سے بھی ہندوستان کو جو چیزیں آتی ہیں ان میں روئی سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس ملک سے ہندوستان میں جو سامان آتا ہے اس میں سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء سے سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء تک ۹۹ فیصدی اور سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء میں ۹۶ فیصدی روئی کا حصہ تھا۔

سان فرانسسکو ۲۲؍ جون۔ روسی ڈیلیگیٹوں سے تعلق رکھنے والے حلقوں کا بیان ہے کہ روس دردانیال و درکیل نہر کو بین الاقوامی قرار دینے کا مطالبہ کرے گا۔ تاکہ اس کو یورپ کے باہر نکلنے کے لئے سمندری راستہ مل جائے اور بیڑا اعظم کا خواب پورا ہو جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ترکی نے مانٹریو معاہدہ پر نظر ثانی کی تو دردانیال کا معاملہ صلح کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔ کانفرنس میں روس یہ مطالبہ پیش کرے گا کہ دنیا کے تمام سمندری راستے تمام لوگوں کے لئے کھول دئے جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال برق و حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۴ | کانپور شنبہ ۳۰ رجون ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۶

شملہ کانفرنس میں لیڈروں سے وائسرائے کی پُرزور اپیل

شملہ ۲۵ رجون۔ لیڈروں کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے وائسرائے نے ہندوستان کو ترقی کی جانب لے جانے کے لئے ہندوستانی لیڈروں سے امداد کرنے میں اتحاد عمل کی اپیل کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پہلے کہ ہم کانفرنس کے ایجنڈہ کی کاروائی شروع کریں جس کے نتیجہ کو ہندوستان کی قسمت پر گہرا اثر پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ میں آپ حضرات کے روبرو چند الفاظ کہدوں۔

اول میں آپ سب لوگوں کا ایسی حیثیت سے خیر مقدم کرتا ہوں جو اپنے کیرکٹر اور قابلیت کے لحاظ سے اپنے صوبوں اور پارٹیوں کے لیڈر ہوگئے ہیں میں نے آپ لوگوں کو ہندوستان کے ہر حصہ سے اس نازک موقع پر ہندوستان کو فارغ البال اور سیاسی آزادی کی طرف لے چلنے میں اپنی امداد کرنے کے لئے مدعو کیا ہے۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ ہندوستان کی مجموعی حیثیت سے بھلائی کے لئے وسیع تعاون کی اسپرٹ میں میری امداد کریں۔ یہاں کوئی آئینی فیصلہ نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی ہندوستان کے پیچیدہ مسئلہ کا آخری حل تیار کیا جا رہا ہے نہ ہی میری اسکیم پہلے سے طے شدہ ہے اور نہ ہی آخری سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کا کوئی اثر پڑے گا۔ ہم سب کی مدبری، عقلمندی اور نیک نیتی کی اس وقت آزمائش ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ اسکیم کامیاب ہوگئی تو سمجھوتہ کی جانب راستہ تیار ہوجائے گا۔ اور سمجھوتہ قریب تر ہو جائے گا۔ اور اس وقت ہم سب پر نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام دنیا کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔

وائسرائے نے مزید کہا کہ میں نے اپنی براڈ کاسٹ تقریر میں کہا تھا کہ سب کو کچھ نہ کچھ بھول جانا چاہیئے اور معاف کر دینا چاہیئے ہم سب کو پرانے تعصبات اور دشمنیوں سے اوپر اُٹھ جانے کی ضرورت ہے اور صرف اپنی پارٹی اور طبقہ کے فائدے کے خیال کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

ہندوستان کی بھلائی چاہنے والے لوگ انسانوں کی بھلائی کی طرف دھیان لگانا چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم ملک معظم کی طرف سے ہندوستان کی بھلائی کے لئے پیش کی ہوئی ان تجویزوں کو بہترین طریقہ پر کس طرح استعمال کر سکتے ہیں۔

وائسرائے نے مزید فرمایا کہ جب تک ہم بہت ادنچے اٹھ کر کام نہیں کریں گے اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ سر دست آپ میری لیڈری تسلیم مان لیجئے۔ جب تک آئین میں کوئی تبدیلی نہ ہو ہندوستان میں اچھی حکومت اور امن برقرار رکھنے کے لئے ملک معظم کی حکومت کے روبرو ذمہ دار ہوں۔

میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر ہندوستان کے سچے دوست کی حیثیت سے یقین کریں۔ کیونکہ میں کانفرنس کی بحث کی رہنمائی کرتے ہوئے ہندوستان کے بہترین مفاد کا خیال رکھوں گا۔

وائسرائے نے مزید کہا کہ وائسرائے ہاؤس کے سامنے کتبہ پر یہ الفاظ کندہ ہیں۔ بجا دیز بعض الفاظ میں دانشمندی، عمل میں ہمت اور زندگی میں خدمت، اس سے ہندوستان کی عظمت بڑھ جائے گی ان سے ہماری کانفرنس کو رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے۔

مولانا آزاد کا بیان

شملہ ۲۸ رجون۔ صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کی پوزیشن کے بارے میں کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے جس کی صفائی کی ضرورت ہے۔ میں نے شملہ کانفرنس کے لئے دعوت نامہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش کیا تھا پورے غور کے بعد ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ میں وائسرائے سے کانفرنس شروع ہونے سے پہلے ملوں اور اگر ابتدائی ملاقات کے بعد مناسب خیال کروں تو کانفرنس میں شامل ہوں اور کانگریس کے جو اور ممبر مدعو کئے گئے ہیں ان کو شامل ہونے کی ہدایت کر دوں۔ وائسرائے سے ملاقات کی اور چند نکات کی وضاحت حاصل کرنے کے بعد میں کانفرنس میں شامل ہوا اور اس کی کاروائی میں حصہ لیا۔

میں کانفرنس میں اپنی ذاتی حیثیت سے نہیں بلکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے شامل ہوا ہوں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مجھے پورا اختیار دیدیا تھا کہ میں مختلف مسائل کے بارے میں جو وہاں پیدا ہوں جو مناسب کاروائی سمجھوں کروں۔ اس لئے یہ میرا کام ہے کہ میں ان تمام تبدیلیوں کا بغور مطالعہ کروں جو نئی پیش کش میں کی جائیں اور پھر جو مناسب خیال کروں فیصلہ کروں جب کی تمام تفصیل مکمل ہوجائے گی میں ورکنگ کمیٹی کے اپنے ساتھیوں سے ملوں گا اور آخری فیصلہ ان کے روبرو پیش کروں گا۔ چونکہ ابھی تک معاملہ اس حد تک نہیں پہنچا اس لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا تو شملہ میں ہی بلایا جائے گا۔ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے پہلے ہی درخواست کر چکا ہوں کہ میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ میرا خیال ہے کہ ۴ روز کی مہلت اجلاس بلانے کے لئے کافی ہوگی۔

میں اس وقت ایسی پوزیشن میں نہیں ہوں کہ یہ کہہ سکوں کہ ورکنگ کمیٹی کا آخری فیصلہ کیا ہوگا۔ لیکن میں ایک دفعہ پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس کا رویہ تعمیری ہے تخریبی نہیں ہے۔

لارڈ ویول نے مسٹر جناح سے کیا کہا؟

شملہ ۲۷ رجون۔ گفت و شنید نازک مرحلہ پر پہونچ گئی ہے اور لیڈروں نے باہمی سمجھوتہ کرنے کے لئے مہلت لے لی ہے۔ آج شام کو مسٹر جناح سے پنڈت پنت کی دو گھنٹہ تک بات چیت ہوئی مگر مسئلہ حل نہیں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر جناح اس مطالبہ پر اصرار کر رہے ہیں کہ لیگ ہی پانچوں مسلم نمایندے نامزد کرے گی۔ کانگریس اور گاندھی جی کا نظریہ ہے۔ کہ بشرط ضرورت مسلمانوں کو زیادہ نشستیں دی جا سکتی ہیں مگر فرقہ وارانہ جماعت کی حیثیت سے لیگ کو تمام مسلم نمایندے نامزد کرنے کا اختیار نہیں دیا جا سکتا۔ اس مشکل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ شملہ کانفرنس کے بالعموم ممبر مسٹر جناح کے ضدی رویہ پر افسوس کا اظہار کر رہے ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ لارڈ ویول نے بھی کہدیا ہے کہ وہ مسٹر جناح کا مطالبہ نامناسب سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آج شام لارڈ ویول سے ملاقات کا مسٹر جناح کے رویہ پر اچھا اثر پڑے اور وہ سمجھوتہ کیلئے تیار ہو جائیں۔

ایک بیان یہ ہے کہ مسٹر جناح نے شملہ کانفرنس کا ایجنڈا اس وجہ سے تبدیل کرایا کہ اگر جنگ کے بعد کی تعمیر اور جنگی کوششوں کے سوال پر جن کا تعلق کانگریس اور حکومت سے ہے کانگریس بگڑ جائے تو کانفرنس کے ٹوٹنے کی ذمہ داری کانگریس پر آپڑے مگر انہیں مایوسی ہوئی کیونکہ کانگریس نے ان سوالوں پر کوئی مشکل پیدا نہیں کی۔ اگرچہ آج کل کی طرح امید کی فضا نہیں تاہم باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ سمجھوتہ ضرور ہو جائے گا۔ کیونکہ کنجی اب کی دفعہ لارڈ ویول کے ہاتھ میں ہے۔

مسٹر جناح سے پنڈت پنت کی ملاقات

شملہ ۲۷ رجون۔ کل شملہ کانفرنس کے اجلاس کے بعد فضا کسی قدر مکدر ہوگئی اور جو امیدیں اس کی کامیابی کے بارے میں باندھی گئی تھیں وہ پہلے کے مقابلہ میں کم ہوگئیں کانفرنس کے اجلاس کے وقت جو کالے بادل چھائے ہوئے تھے وہ کم از کم اس کی تاریک فضا کا پتہ دے رہے تھے۔ اگرچہ کانفرنس کے بعد مسٹر جناح سے پنڈت گووند بلبھ پنت کی ۱½ گھنٹہ تک ملاقات بھی ہوئی لیکن اس سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا معاملہ جہاں تھا وہیں رہا شام کے وقت لارڈ ویول اور لیڈی ویول نے مسٹر جناح کو چائے پر بلایا تھا چائے نوشی کے بعد دو گھنٹے تک بات چیت جاری رہی۔ اس بارے میں بہت سی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ مسٹر جناح نے اس موقع پر وائسرائے ہند سے کیا بات چیت کی۔ ایک تجویز یہ تھی کہ لارڈ ویول مسٹر جناح اور مولانا آزاد مشترکہ طور پر نئی اگزیکٹو کونسل کے ممبروں کو نامزد کریں مگر مسٹر جناح اس کے خلاف ہیں کیونکہ وہ مولانا آزاد کے پہلو بہ پہلو نہیں بیٹھنا چاہتے۔ مسٹر جناح کے ایک بیان کے بموجب تمام مسلمان ممبروں کو مسلم لیگ سے ہی نامزد کرنا چاہتے ہیں۔ ایک دوسرے بیان کے بموجب وہ ایک سیٹ نیشنلسٹ مسلمانوں کو دینے کو تیار ہیں جبکہ کانگریس دو نشستیں چاہتی ہے۔

ایک چیز یہ بھی ہے کہ مسٹر جناح یہ کہتے ہیں کہ کانگریس اگر ایک مسلمان کو نامزد کرے تو مسلم لیگ کو یہ حق ہونا چاہیئے کہ وہ ایک ہندو کو نامزد کرے اس بارے میں قیاس کچھ کام نہیں کرتا کہ لارڈ ویول نے مسٹر جناح کو کیا جواب دیا کیا وہ لیگ کے نارضامند ہونے کی صورت میں کانفرنس کو توڑ دیں گے یا مسلم لیگ کو نظر انداز کریں گے۔ بہت کچھ کامیابی یا ناکامیابی وائسرائے ہند کے رویہ پر منحصر ہے کیونکہ برطانی حکومت نے اب تک مسٹر جناح کی قیمت بڑھائی ہے وہی گھٹا بھی سکتی ہے لیکن ابھی تک یہ امید باقی ہے کہ مسٹر جناح رو براست آجائیں گے۔ اور کل پارٹی حکومت بنانے پر رضامند ہو جائیں گے۔

عام خیال ہے کہ ایک روز کے لئے کانفرنس کا اجلاس مسٹر جناح نے ہی ملتوی کرایا ہے۔ کیونکہ وہ موجودہ گورکھ دھندے سے جو انہیں کا تیار کیا ہوا ہے صاف نکلنا چاہتے ہیں۔

شملہ کانفرنس ملتوی

شملہ ۲۹ رجون۔ آج کی خبر ہے کہ آج بھی کانفرنس کا اجلاس ۱۱ بجے دن کو ہوا۔ اور چونکہ مسٹر محمد علی جناح نے اپنے طرز عمل میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی جس کی اُمید کی جاتی تھی اس لئے مجبوراً ہز اکسلنسی والیسرائے لارڈ ویول نے کانفرنس کو ۱۴ ر جولائی تک کیلئے ملتوی کر دیا ہے۔

مولانا آزاد کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۳ رجولائی کو بلا رہے ہیں اور خبر ہے کہ مسٹر جناح مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۶ رجولائی کو بلائیں گے۔

بزم صداقت کانپور

جس میں شام اور لبنان کے ساتھ فرانسیسی حکومت کی زیادتیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلامی ممالک متحدہ طور پر شام اور لبنان کے عوام کے ساتھ ہیں۔

انجمن وطن کا جلسہ

منجانب انجمن وطن کانپور ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی منعقد ہوا جس میں کانگریس، لیگ، ریڈیکل کمیونسٹ اور مقامی دیگر جماعتوں کے نمایندوں نے ویول اسکیم پر روشنی ڈالی۔ اختتام جلسہ پر دو تجاویز اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔ پہلی تجویز میں مولانا ابوالکلام آزاد پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کانگریسی رہنماؤں کی رہائی پر دلی مسرت کا اظہار کیا گیا اور دوسری تجویز میں ملک کے موجودہ "قومی جنگ" پیپلس وار پر جو پابندی لگائی گئی ہے اظہار ناراضگی کیا گیا۔"

کپڑے کے دوکانداران

ایک سرکلر مسٹر شکلا کنٹرول آفیسر کا کپڑے کے دوکانداروں کے متعلق شہری مسلم لیگ کانپور کے نام آیا ہے جو ذیل میں درج ہے:۔

شکایات موصول ہوئیں کہ کپڑے کے دوکاندار گاہکوں کو کپڑے دینے سے اس لئے انکار کر دیتے ہیں کہ دوکان بند ہے چونکہ کپڑے کے بیچنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لئے تمام دکانداروں کے لئے لازمی ہے کہ اوقات مقررہ کے درمیان کپڑا فروخت کریں کپڑا فروخت کرنے کا وقت ۸ بجے صبح سے ۹ بجے رات تک مقرر کیا گیا ہے اگر کوئی دوکاندار کسی خاص وقت فروخت کرنے کے علاوہ دوسرے اوقات پر کپڑے فروخت کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

(نوٹ) مندرجہ بالا وقت کی پابندی شوالہ کے دوکانداروں کے لئے نہیں ہے کیونکہ وہاں کی دوکانوں کا وقت روزانہ مقرر کیا جاتا ہے۔

شادی

مسٹر آر منوہر لال دائی۔ ایم۔ سی۔ اے، آنریری مجسٹریٹ پریسیڈنٹ ہندوستانی (؟) ادارہ ابداالگنس مس کے لیبر ویلفیئر آفیسر کی صاحبزادی مس چپا پرملا بی۔ اے، کی شادی مسٹر ورتھ راج، جو رائل ایئر فورس (شاہی ہوائی طاقت) کے لفٹیننٹ ہیں حال ہی میں ہوئی ہے

الکشن کے سلسلہ میں سزا

انور گنج کا تجمل نامی ایک شخص نے میونسپل الکشن کے سلسلہ میں اپنے کو ایک دوسرے شخص کے نام سے پیش کیا تھا جس کی وجہ سے اس پر مقدمہ مسٹر محبوب عالم صاحب سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا اب عدالت نے فیصلہ سنا دیا اور تجمل کو ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

وکٹوریہ کراس کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد گھر واپس!

میدان جنگ میں دلیری و بہادری کے صلہ میں وکٹوریہ کراس حاصل کرنے کے بعد ۲۶ سالہ نوجوان نائک گیان سنگھ جو پنجاب رجمنٹ کے پندرھویں دستے کے ساتھ تھے نہایت شان و شوکت کے ساتھ اپنے گاؤں آئے ہیں۔ آپ ہندوستانی فوج کے وکٹوریہ کراس حاصل کرنے والے ۲۴ ویں سپاہی ہیں۔

یہ تصویر شاہ پور گاؤں میں جو ضلع جالندھر پنجاب میں ہے لی گئی ہے۔

نائک گیان سنگھ

بکرانہ سیوا سمیتی!

۲۴ رجون۔ بکرانہ سیوا سمیتی کا سالانہ جلسہ لالہ رام نرائن کی صدارت میں منعقد ہوا۔

گذشتہ ۲½ سال میں سیوا سمیتی کی آمدنی ۲۰۵۳۵ روپیہ اور اخراجات ۵۵۴۵۵ روپیہ ہوا۔ اخراجات میں خیرات اسکولوں کو امداد۔ آفس کا خرچ والنٹیروں کا خرچ۔ لاوارث مردوں پر۔ صرفہ۔ مکان کا کرایہ اور اوشدھالیہ کا خرچ شامل ہے۔

اوشدھالیہ میں ۵ لاکھ مریض زیر علاج رہے۔ اس کے بعد عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

پریسیڈنٹ۔ لالہ بنالال بیری والا۔
سینیر وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر ایس بھاشن۔
جونیر وائس پریسیڈنٹ۔ لالہ سیتا نراین۔
جنرل سکریٹری۔ مسٹر کے۔ سی۔ کپور۔
خزانچی۔ لالہ سرجو پرشاد۔

اس کے علاوہ کمیٹی کے ممبران کا بھی انتخاب ہوا۔ کمیٹی نے سلور جوبلی منانا طے کیا۔ اور ۵ ہزار روپیہ خرچ کرنا طے ہوا۔ ۲½ ہزار روپیہ جلسہ میں اکٹھا ہوا۔

آل انڈیا اسٹوڈینٹس فیڈریشن

آل انڈیا اسٹوڈینٹس فیڈریشن لندن میں ہونے والی ورلڈ یوتھ کانفرنس میں شرکت کرنے کے واسطے ۵ ممبران کا ایک وفد بھیج رہا ہے۔ یہ کانفرنس اگست میں منعقد ہوگی۔ مسٹر سیتا پال ڈوڈ گے سیکریٹری فیڈریشن اس وفد کے صدر ہوں گے۔

مزدور سبھا کا جلسہ

مزدور سبھا کا ایک جلسہ کامریڈ سنتوش چند کپور کی صدارت میں ہوا۔ کامریڈ ایس۔ ایس یوسف نے رہا شدہ کانگریسی لیڈران کا استقبال کیا اور ان کے نظر بند ہونے کی حالت میں جو پریشانیاں ملک کو اٹھانا پڑیں ان کا تذکرہ کیا۔

کبیر صاحب کی سالگرہ

۲۴ رجون۔ کبیر صاحب کی سالگرہ شان و شوکت سے منائی گئی۔ کبیر پنتھیوں کا ایک جلسہ برہانہ روڈ پر ہوا۔

پریم کلب

پریم کلب گنگا گھاٹ کے عورتوں کے سیکشن نے عورتوں کے تیرنے اور ناؤ چلانے کے لئے انتظام کیا ہے اور تیرنا، ناؤ چلانا سکھانے کے واسطے تیراک عورتوں کا انتظام کیا ہے۔ جو عورتیں تیرنا سکھنا چاہیں وہ مسز تارا دتی اگروال دودھ والا بنگلہ۔ یا مس کانتا کوچر۔ ایم۔ اے میونسپل انجنیر کا بنگلہ سے مل کر گفت و شنید کریں۔

گروکل مہا ودیالیہ

گروکل مہا ودیالیہ کا ایک جلسہ ہوا۔ پریسیڈنٹ پنڈت دھرم دیو کے استعفے پر غور ہوا۔ بحث و مباحثہ کے بعد استعفے منظور ہوا۔ اور مسٹر منشی سنگھ رتن نے صدر منتخب ہوئے۔ نواب سنگھ وائس پریسیڈنٹ ہوئے۔

چاند گرہن

دوشنبہ کی رات کو ۸ ½ بجے سے ۱۰ بجے تک چاند گرہن رہا اس موقع پر لاکھوں آدمیوں نے گنگا جی کا اشنان کیا۔ موسم اچھا تھا اور شام کو بادل چھائے ہوئے تھے۔

علیگڈھ یونیورسٹی کا وفد

علیگڈھ یونیورسٹی نے میڈیکل کالج قائم کرنے کے لئے ایک فنڈ کھولا ہے۔ یونیورسٹی کا ایک وفد شہر میں چندہ جمع کرنے میں مصروف ہے۔ وفد نے کئی جلسے شہر میں کئے ہیں۔ اور اس کام کے واسطے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو فنڈ جمع کرنے میں امداد کر رہی ہے۔

مسلم طلباء کے فیڈریشن کا ایک جلسہ مسٹر محمد یعقوب پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کی صدارت میں ہوا۔

جس میں یونیورسٹی کے وفد کے ممبران نے تقریریں کیں۔ اور یونیورسٹی کی تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ آپ نے کہا کہ مسلم یونیورسٹی میں میڈیکل کالج کی اہم ضرورت ہے اور اسے قائم کرنے کیلئے فنڈ جمع کرنے میں امداد کی توقع ظاہر کی اور وفد کے سیکریٹری نے اسکیم کی وضاحت کی۔

شام کے ساتھ ہمدردی

جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد میں ایک جلسہ مسٹر محمد یعقوب کی صدارت میں ہوا۔

ہندوستان کی حسین و نازک اندام عورتوں کے عجیب و غریب حالات و واقعات آج کل اخبارات میں بہت زیادہ شائع ہو رہے ہیں۔ ان واقعات کے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان جنت نشان کی عورتیں کس تیزی کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں چنانچہ حال ہی واقعہ ہے کہ

بنگال پولیس نے دو السیبی خوبصورت لڑکیاں کو گرفتار کیا ہے جو جیب تراشی کی ماہر خیال کی جاتی ہیں۔ پولیس کا خیال کہ ان جیب تراش عورتوں کا ایک پورا گروہ موجود ہے جو ٹرینوں میں، بسوں میں، ٹرام کاروں میں نہایت بے تکلفی سے جیب لوگوں کی تراشتا رہتا ہے۔

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے ایک دور تو وہ تھا۔ جبکہ ہندوستان کے شاعروں کو یہ شکایت تھی کہ مہ جبیں عورتیں آنکھ ملاتے ہی دل چرا لیا کرتی ہیں اور ایک غضب یہ ہے کہ عورتوں نے دلوں کی بجائے لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے۔

اسی طرح یوپی کے ایک شخص نے پولیس میں رپٹ درج کرائی ہے۔

ایک حسین و جمیل لڑکی جو اپنے آپ کو بنگال کی مصیبت زدہ کہتی تھی تقریباً دو مہینے سے میرے مکان میں ٹھیری ہوئی تھی اور بظاہر نیک معلوم ہوتی تھی لیکن ایک روز رات کو اچانک وہ میرے مکان سے فرار ہو گئی اور تقریباً تین ہزار روپیہ کے زیورات اور نقدی لے گئی۔

غنیمت جانئے کہ زیورات اور نقدی تک ہی معاملہ آ کر رک گیا۔ آجکل کی لڑکیاں تو اس بلا کی ہے کہ گھر بھی صاف کر جائیں اور گھر والے کو بھی اغوا کر کے لے جائیں۔ کوئی تعجب نہیں تھا کہ اگر وہ چند روز اور رہتی تو صاحب خانہ کو بھی بغل میں دبا کر لے جاتی۔

اب جالندھر کے ایک وکیل کی بیوی کا بھی کارنامہ سن لیجئے۔ ان بی صاحبہ نے پہلے تو ایک گوالے سے آشنائی پیدا کی۔ اس کے بعد اس گوالے کے ساتھ فرار ہو گئی۔ اور دو بچوں کو بھی ساتھ لے گئی۔ اس کے بعد ایک روز موقع پا کر وکیل صاحب کے گھر میں آن گھسی اور وکیل صاحب کی اس بری طرح سے مرمت کی کہ چودہ طبق روشن ہو گئے۔ سنا ہے کہ وکیل صاحب نے اس مرد مار نی عورت اور اس کے آشنا پر جالندھر کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ آج کل کی عورتوں کی جرأت۔ کہ یہ آشنائیاں بھی پیدا کرتی جاتی ہیں اور بے چارے شوہروں کی بھی بری طرح مرمت کر رہی ہیں۔ ان رنگین اور دلچسپ واقعات سے اندازہ لگا لیجئے کہ ہندوستان کی لڑکیاں کس طرح اپنی مغربی بہنوں کو بھی پیچھے چھوڑتی چلی جا رہی ہیں۔

ایک من چلی لڑکی نے ہندوستان کی تمام "ترقی یافتہ" عورتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ کیوں کہ اس نے اپنے شوہر سے محض اس لئے قطع تعلق کر لیا ہے کیونکہ وہ بیوی سے بچے پیدا کراتا تھا۔ لڑکی کا کہنا ہے۔ کہ

عورت دنیا میں اس لئے نہیں آئی ہے کہ وہ بچہ پیدا کرنے کی مشین بنی رہے دنیا میں مرد کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ محض اپنی آئندہ نسل چلانے کے لئے عورت کی صحت کو خراب اور برباد کرتا رہے۔

لیجئے۔ اب تو بچوں کے معاملہ میں بھی لڑکیوں اور عورتوں نے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ بس اب ہندوستان کا خدا ہی حافظ ہے۔

فرانس سے شام اور لبنان کا مطالبہ

دمشق ۲۸ جون۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت شام حکومت فرانس کو فرانسیسی فوج ہٹانے کے لئے ایک نوٹ بھیجے گی۔ حکومت لبنان بھی اسی قسم کا نوٹ اس کو بھیجے گی۔

ادبِ لطیف

آہ وہ رات

وہ اظہار محبت کی رات تھی۔ بہت حسین نہایت دلکش، خواب سے زیادہ شیریں جنت کے تصور سے زیادہ رومان آفریں!

تارے کھلے ہوئے تھے، چاند..... چودھویں رات کا چاند..... پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا، ہوا کی موجیں پر کیف تھیں ایسے سہانے وقت میں جبکہ مہتاب کی فرحت بخش روشنی، درختوں کے پتوں سے چھن کر ایک محبت بھرے۔ ل میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔ میں بنچ پر نیم دراز گنگنا رہی تھی ؎

گلشن عشرت خزاں آغوش ہے تیرے بغیر
بلبل رنگیں نوا خاموش ہے تیرے بغیر

مجھ پر محویت طاری ہو گئی، اتنی محویت کہ گرد و پیش کا بھی ہوش نہ رہا، کہ نہ معلوم تمہیں کس طرح میری محبت کا علم ہو گیا تھا شاید دزدیدہ نگاہوں اور دل میں گونج کرنے والی آہوں نے تمہیں بیدار کر دیا تھا..... خدا جانے کب سے بیکر خاموش بنے، میری محویت کو دیکھ رہے تھے۔ تا خوکہ تاب ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا! خود رفتہ ہو کے تم نے اپنے گرم ہاتھ میری آنکھوں پر رکھ دئے۔ میں چونک پڑی اور بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا: "ہائیں تم آگئے!"

میری اس وارفتگی پر مسکراتے ہوئے تم نے میری باہیں گردن میں ڈالدیں اور پوچھا..... اس طرح جیسے کوئی مدت کی آزمائشوں کے بعد، یقین، اور یقین کے ساتھ کچھ تذبذب کے لہجہ میں اپنی الجھن رفع کرنا چاہتا ہو: ..... اپنے وہ پیارے پیارے الفاظ نہیں یاد ہیں؟

آہ! کس جان لیوا انداز سے تم نے مجھ سے پوچھا تھا۔

مجھے اتنا بتا دو! کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟

جانتے ہو تمہارے اس سوال نے میری امیدوں کی دنیا کو سدا بہار بنا دیا! میں فرط مسرت سے دیوانی ہو جا رہی تھی۔ میں بہ مشکل خوشی کو ضبط کیا اور جواب دیا! "ہاں"

اس متوقع جواب پر تم نے والہانہ انداز میں شکریہ ادا کیا اور چلے گئے۔

تمہارے جانے کے بعد میں سوچ رہی تھی..... اُف! کتنی حسین اور کس قدر جذبات پرور ہے یہ رات!

(نقاد)

مولانا آزاد کا استقبال

شملہ ۲۳ جون۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس جب پونے گیارہ بجے رات کو شملہ پہنچے تو ان کے ساتھ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور پنڈت گوبند بلبھ پنت بھی تھے بہت بڑا مجمع ان کے استقبال کے لئے جمع تھا۔

صدر کانگرس کو ہار پہنائے گئے اور ان کا جلوس نکالا گیا جو شملہ کی خاص خاص سڑکوں پر گذرا شملہ میں اتنا بڑا جلوس کبھی نہیں نکلا۔ لوگ دو رویہ قطاریں باندھے کھڑے تھے اس لئے جلوس میں ترتیب رہی۔ جا بجا پھاٹک بنائے گئے تھے اور ترنگے جھنڈے لگے تھے۔

مہاتما گاندھی سے ملاقات

شملہ ۲۴ جون۔ پنڈت رادھا کانت مالوی نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی اور انہیں ہندوؤں کے نقطۂ نظر سے آگاہ کیا۔ ابھی وہ ایک بار گاندھی جی سے ملاقات اور کریں گے۔

مولانا آزاد سے ملاقات

شملہ ۲۴ جون۔ شملہ پہنچنے پر ڈاکٹر خان صاحب نے مولانا ابوالکلام سے طویل ملاقات کی اور انہیں اہل سرحد کے نقطۂ نظر سے آگاہ کیا۔

ڈاکٹر خان صاحب کا معنی خیز فقرہ

پشاور ۲۲ جون۔ شملہ روانہ ہونے کے لئے ٹرین پر سوار ہوتے ہوئے ڈاکٹر صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد نے کہا۔ کہ کچھ امید نہ کرو اور تم کو کبھی مایوس نہیں ہونا پڑیگا۔

کو بھیجے گی۔

عالمِ نسواں

دنیا کی فاضل عورتیں!

(از جناب عبد السلام صاحب)

مترجمہ بھگوت سروپ گوئل

— ۲ —

اس تعداد کی زیادتی سے عورتوں کی پوزیشن پر برا اثر پڑتا ہے اس سے مردوں کی وقت زیادہ ہو جاتی ہے، اس سے عورتیں ایسے پیشے اختیار کرنے لگتی ہیں۔ مثلاً مزدوری وغیرہ جو کہ انہوں نے کبھی اختیار نہیں کئے۔ سیاسی طور پر اس کے اثر کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی جمہوریتوں میں سے ایک جمہوریت یعنی فرانس سے اس صنفی غیر مناسبت کے باعث اب تک عورتوں کو حقوق نہیں بخشے ہیں۔

الیگزنڈرے برارڈ کی اطلاع کے مطابق فرانس میں عورتیں مردوں کی نسبت تقریباً ۲۰ لاکھ زیادہ ہیں اور چونکہ عورتیں زیادہ تر کیتھولک پادریوں کے زیر اثر ہیں اس لئے سینٹ انہیں حقوق دے کر حکومت میں گرجے کے اثر کو دو بارہ زیادہ کرنا نہیں چاہتا،

ہندوستان کے لئے حقیقت بالکل برعکس ہے یہاں مردوں کی تعداد زیادہ ہے اور جنسی تناسب مندرجہ ذیل ہے:۔

سال	نسبت
۱۹۰۱ء	۹۶۰
۱۹۱۱ء	۹۵۰
۱۹۲۱ء	۹۴۰
۱۹۳۱ء	۹۴۰
۱۹۴۱ء	۹۳۴

ڈاکٹر ہٹن کے مطابق ہندوستان میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت ۱۹۰۱ء سے باقاعدہ گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ اگرچہ لڑکیاں قدرت نے زیادہ سخت جان بنائی ہیں۔ لیکن ازدواج صغر سنی کے باعث اور بچپن میں مقابلتاً زیادہ لاپرواہی کے باعث ان میں اموات کی تعداد زیادہ ہے۔

ایس۔ چندر سیکھر اپنی تصنیف ہندوستان کے انسانی ذرائع میں لکھتا ہے۔ لڑکیوں کی کم تعدادی کے باعث لڑکیوں کے لئے ازدواج صغر سنی کا رواج زیادہ ہے ازدواج صغر سنی سے خاوند اور بیوی کی عمروں میں غیر مناسبت ہو جاتی ہے۔ عمروں کے اس فرق سے بیوہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے، اکثر بیوائیں دوبارہ شادی نہیں کر سکتیں اس لئے شادی کرنے والی عورتوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اس طرح یہ چکر چلتا رہتا ہے"

یورپ کے مسئلہ کا کیا حل ہو سکتا ہے؟ ایک سے زیادہ سے شادی ہونے لگے یا عورتیں ایسے علاقوں میں مثلاً امریکہ اسٹریلیا ہندوستان میں بھیجی جائیں۔ جہاں یہاں کی کمی ہے اور اس طرح ہی دنیا کی تہذیب کے لئے جدوجہد کی جا سکتی ہے۔ " " اس سے زیادہ شدہ حل مہد کیا ہو سکتا ہے۔

شملہ کانفرنس کے اجلاس کا دوسرا دن

شملہ ۲۶ جون۔ آج لیڈروں کی کانفرنس پورے گیارہ بجے شروع ہوئی اور ایک بجے ختم ہو گئی۔ اور کل پر ملتوی ہو گئی۔ کانفرنس کے ختم ہونے پر ایک مختصر سرکاری بیان کی اشاعت کی گئی۔ جس میں بتلایا گیا ہے کہ کانفرنس کا اجلاس ۱۱ بجے شروع ہوا اور ڈیڑھ گھنٹے میں کانفرنس نے چند عارضی فیصلے کئے۔ ڈیلی گیٹوں نے اپنی اپنی پارٹیوں سے مشورہ کرنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ اجلاس کل ۱۱ بجے کے لئے ملتوی کر دیا گیا جب ڈیلی گیٹ باہر نکلے وہ خوش نظر آتے تھے۔ یہ کانفرنس وائسرائے کی لاج کے لائبریری ہال میں ہو رہی ہے۔ ہال کے بیچ میں کانفرنس کے چیرمین لارڈ ویول ان کے ایک طرف مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے ساتھ پنڈت گوبند بلبھ پنت اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی بیٹھے ہیں وائسرائے کے دوسری طرف مسٹر جناح صدر مسلم لیگ اور ان کے ساتھ نوابزادہ لیاقت علی خان بیٹھے ہیں۔

خیال ہے کہ آج کی کانفرنس میں۔ ویول پلان سے پیدا شدہ تفصیلات پر غور ہوا۔ لابی حلقوں کا بیان ہے کہ کانفرنس میں ان مسئلوں پر کیا جائے گا کہ ایگزیکٹو کونسل میں کتنے ممبر ہوں۔ جن صوبوں میں گورنری راج ہے ۹۳

۹۳ وہاں وزارتیں بحال کی جائیں۔ مرکزی اور صوبہ جاتی اسمبلیوں کے انتخابات کب ہوں۔ ایگزیکٹو کونسل کے کون پارٹی کتنے ممبر نامزد کرے۔ ان مسئلوں پر کانفرنس دو یا تین روز کے اندر غور کرے گی۔

کانفرنس کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے صدر کانگرس مولانا آزاد سے اخباری نمائندوں نے دریافت کیا کہ آپ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کب بلا رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے جواب دیا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مجھے ۹۳

بچوں کی دنیا

نواب صاحب کا خط

(از جناب سلطان احمد صاحب کلکتوی)

بچو! ایک کہانی سنو!

ایک نواب صاحب تھے ان کے یہاں بہت سے نوکر تھے ایک دن نواب صاحب نے ایک خط لکھا، اور اپنے چپراسی کو دیکر کہا۔ اسے ڈاک میں ڈال آؤ بہت ضروری ہے رہ نہ جائے۔ چپراسی نے کہا بہت اچھا سرکار" اس کے بعد اس نے وہ خط دوسرے ملازم کو دیدیا۔ اور کہا نواب صاحب کا خط ہے بھاگ کر جاؤ اور ڈاک میں ڈال آؤ۔ رہ نہ جائے۔

ملازم نے خط لے لیا اور کہا بہت اچھا راستے میں انا ملی دوسرے ملازم تھے جس کا نام پھتو بیگ تھا۔ انا سے کہا لو یہ خط نواب صاحب نے دیا ہے بہت ضروری خط ہے دھیان سے ڈاک میں ڈال آؤ بھول نہ جانا۔

انا بولی بہت اچھا بھیا۔

انا نے چوکیدار سے کہا۔ "نواب صاحب کا ضروری خط ہے ڈاک خانے تک جانا اور ڈاک میں ڈال آنا"

چوکیدار نے کہا بہت اچھی بات ہے ابھی ڈال آتا ہوں۔

چوکیدار نے مالی سے کہا۔ مالی ڈاک جانے تک جانا اور یہ بہت ضروری خط ہے ڈاک خانہ ڈال آؤ۔"

مالی نے کہا اچھا جی"

مالی نے مہتر سے کہا۔ ذرا یہ خط ڈاک میں ڈال آؤ بہت ضروری ہے۔ مہتر نے کہا بہت بہتر ہے سرکار"

شام کو نواب صاحب نے چپراسی سے دریافت کیا ہمارا خط ڈاک میں ڈال دیا تھا۔

چپراسی نے کہا سرکار پھتو بیگ لے گیا تھا ضرور ڈال آیا ہوگا۔

پھتو بیگ کو بلا کر کہا خط ڈال آئے تھے۔

اس نے کہا حضور انا لے گئی تھی۔ یہ تو پتہ نہیں کہ ڈال کر آئی یا نہیں۔

انا سے پوچھا کیوں انا خط ڈاک میں ڈالدیا تھا

اُس نے کہا چوکیدار کو دیا تھا اس نے ضرور ڈالدیا ہوگا۔

چوکیدار کے پاس پہنچے اور دریافت کیا کہ خط ڈاک میں ڈالدیا تھا؟

کہنے لگا خط میں نے مالی کو دیا تھا۔ وہ ڈاک خانہ گیا ہوگا۔

مالی کے پاس گئے اور پوچھا خط ڈاک میں ڈالدیا تھا۔ اس نے کہا کہ حضور۔ مہتر ڈاک خانہ جا رہا تھا میں نے تو اسے دیدیا تھا۔

مہتر کے گھر گئے کہ دیکھو کے سہارے پڑا سو رہا ہے اور جھاڑو کے پاس زمین پر وہ خط پڑا ہے۔

نواب صاحب نے ناراض ہو کر تمام نوکروں کو چپراسی، پھتو بیگ، انا، چوکیدار، مالی اور مہتر سب کو نکال دیا۔ (پھول)

پردۂ فلم

ایک دن کا سلطان کیسی تصویر ہوگی؟

لوگ اکثر یہ سوال کرتے ہیں ایک دن کا سلطان کیسی تصویر ہوگی۔ اس سوال کا جواب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ پبلک کے سامنے اس تصویر کی تیاری کے اصل حالات رکھدئے جائیں تا کہ وہ خود اندازہ لگا لیں۔ "ایک دن کا سلطان" کی کہانی کا تعلق تاریخ ہند کے اس دور سے ہے جبکہ شہنشاہ ہمایوں شیر شاہ سے شکست کھا کر بھاگ رہا تھا اور اس کی جان ایک بہشتی نظام سقہ نے بچائی تھی۔ ہمایوں نے نظام سقہ کو اس احسان کا کیا بدلا دیا یہی واقعہ اس کہانی کی جان ہے اس تصویر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں اس دور کے سیاسی مدوجزر اور انقلابات کے ساتھ ساتھ اس دور کی سماجی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ عوام الناس کس قسم کی زندگی بسر کیا کرتے تھے ان واقعات کو ہندوستان کے مشہور افسانہ نگار مسٹر آغا جانی کاشمیری نے اپنے سحر طراز انداز میں نہایت دلچسپ بنا کر پیش کیا ہے۔ منروا اسٹیڈیو جو عالی شان فلک بوس سیٹ ہر ہفتہ بنتے اور ٹوٹتے رہتے ہیں وہ آپ کو بتلا دیں گے کہ یہ تصویر کس پایہ کی ہوگی ان سٹوں پر آپ کو ہندوستان کا وہ شہرۂ آفاق ڈائرکٹر حکم دیتا نظر آئیگا جو۔ پکار۔ سکندر۔ پرتھوی ولبھ۔ جیسی تصویروں کا تیار کرنے والا اور جو تاریخی تصاویر بنانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یعنی سہراب مودی جو ایک دن کا سلطان" کے ڈائرکٹر ہیں۔ لیڈنگ رول میں کوئی معمولی ستارہ نہیں بلکہ مہتاب ہیں جن کی کردارنگاری آج فلمی دنیا میں مسلم الثبوت ہے۔ مس مہتاب کے ساتھ واسطی۔ غلام محمد صادق علی۔ اے۔ شاہ۔ غوری اور شانتا رن جیسے نامی گرامی آرٹسٹ ہیں۔ گانے ولی صاحب کے ہیں اور موسیقی میر صاحب کی جدت طراز طبیعت کا نتیجہ ہے جن کے جیلر، پکار اور سکندر کے گانے آج بھی زبان زد خاص و عام ہیں اور سٹنگ وغیرہ کے لئے منروا کے مشہور آرٹ ڈائرکٹر مسٹر روسی بنکر کا نام ہی کافی ہے اب ان تمام کڑیوں کو ملا کر ناظرین کو اندازہ کرنا چاہیئے کہ ایک دن کا سلطان کیسی تصویر ہوگی اور اس کے لئے انہیں کس بے چینی سے انتظار کرنا چاہیئے۔

نئی حکومت میں کون شریک ہوگا؟

لکھنؤ ۲۶ جون:۔ اگر کانگریس نے مجوزہ ایگزیکٹو کونسل میں شرکت قبول کر لی تو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پنڈت گوبند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یوپی کو اس کونسل میں فائنینس کا اہم دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ راجگوپال آچاریہ۔ مسٹر آصف علی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی بھی کانگرس کی طرف سے نئی حکومت میں شریک ہوں گے۔ جس مشہور کانگرسی لیڈر نے مجھے یہ بتایا ہے اس نے یہ بھی کہا ہے کہ صوبوں میں کولیشن وزارتوں کے قیام کی شرط کے بارے میں پنتھ جی کے بعد یوپی کے وزیر اعظم کے لئے ڈاکٹر کاٹجو اور آچاریہ نریندر دیو کے نام لئے جا رہے ہیں۔

---

۹۳ اختیار دے دیا تھا کہ میں جب چاہوں اجلاس بلا سکتا ہوں لیکن میں اس وقت تک اجلاس نہیں بلاؤں گا جب تک کہ شملہ کانفرنس خاص نتیجوں پر نہیں پہنچتی۔

متحد ہو کر خدمت وطن کرو!

شملہ ۲۵ جون۔ جب ڈاکٹر خان صاحب شملہ کانفرنس کے اجلاس کے بعد وائسرائے لاج سے نکل رہے تھے تو انہیں نوجوانوں کی ایک ٹولی نے گھیر لیا ڈاکٹر صاحب نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ نوجوانو! تم ہندو ہو یا مسلمان عیسائی ہو یا سکھ بلالحاظ ذات پات متحد ہو کر اپنے وطن اور اپنے آدمیوں کی خدمت کرو!

اقوال زریں

جو شخص یہ امید و کہتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعتقادات کے موافقت سے نیک ہوگا وہ ایک فضول اُمید رکھتا ہے اور جو یہ اُمید رکھتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعتقاد کے موافق بد ہوگا وہ فضول خوف کھاتا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ بڑے بڑے صاحب عمل لوگ جبر کے ،،اور بڑے بڑے صاحب فکر لوگ تقدیر کے قایل تھے۔

عقلمند اور نیک لوگوں کے اقوال بہت قیمتی ہوتے ہیں ان کو سونے کی خاک یا ہیرے کے ذرّے سمجھنا چاہیئے۔ عقلمند اور نیک لوگوں کے نزدیک سلف کے اقوال ایسے بیج ہیں جن سے نئے خیالات کو وسیع مزرعے تیار ہوتے ہیں۔ جن میں آئندہ ترقی کی بڑی گنجائش ہو۔

نیوٹن، وپاسکل، بوسوے، رلیبین، فنلون یعنی دنیا میں جو بڑے روشن خیال لوگ گذرے ہیں فلسفہ کا بہترین ترقی کا دور تھا یہ سب خدا اور پیغمبر کے ماننے والے تھے، اور کانڈی نے تو مرتے وقت خوش ہو کر یہ الفاظ کہے تھے کہ اب میں خدا کو بالمشافہ دیکھوں گا۔

تاریخ سلف میں مختصر الفاظ کی یہی حالت ہے جیسے بالوں میں موتی اور کان میں سونا، اقوال مختصر کو متحرک عقل یا خیالات وجذبات کا عطر سمجھنا چاہیئے۔

موج تبسم

زید:- بکر! تم کیوں نہیں کچھ کہتے ؟

بکر:- میں کچھ کہنے کے لئے سوچ رہا ہوں ،

زید:- لیکن کچھ کہنے کے لئے تہیں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

بچہ:- (ضد سے) امّاں جان مجھے حلوا دو"

ماں نے کہا نہیں،

بچہ رونا شروع کر دیتا ہے اور اس کو کافی دیر تک رونے دیا جاتا ہے ،

کچھ دیر بعد وہ چپ ہو جاتا ہے۔

ماں:- کیا تم نے رونا بند کر دیا ،

بچہ:- نہیں، میں تو صرف آرام کر رہا ہوں۔

والدہ:- دیکھو رشید تم نے کیچڑ میں پھسل کر کوٹ خراب کر لیا ہے ؟

رشید:- مگر اماں جان مجھے تو اس کے اُتارنے کی مہلت تک نہیں ملی"

ماسٹر تارا سنگھ سے مہاتما جی کا مذاق!

شملہ- ۲۶ر جون- "میری کرپان ان لوگوں کے لئے نہیں جو اہنسا کے قائل ہیں" یہ وہ جواب ہے جو ماسٹر تارا سنگھ نے اس وقت دیا جب گاندھی جی نے والیسرائیگل ہاؤس میں مسکراتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ کی ۳ فٹ لمبی کرپان دیکھ کر کہا "سردار جی آپ کی کرپان تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔

دلچسپ معلومات

سائنس دانوں کا بیان ہے کہ ایک تندرست آدمی ۲۴ گھنٹوں میں تقریباً ۳۲۰ پونڈ ہوا سونگھتا ہے۔

آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا۔ کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ دنیا کے کسی نہ کسی حصّے میں بارش نہ ہو۔ دنیا میں جس قدر پانی برستا ہے۔ اگر اس کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو یہ پانی ۴۰۰ مربع میل تالاب میں بھر جائے جس کی گہرائی دس فیٹ ہو۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک سکنڈ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن پانی آسمان سے زمین پر برستا ہے۔

چین اور ہندوستان کی مجموعی آبادی تمام دنیا کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہے ،

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر روز دنیا میں نو لاکھ آدمی مرجاتے ہیں ؛

انگریزی سلطنت میں ایک ہزار جھیلیں، دو ہزار دریا اور ۴۰ ہزار جزیرے ہیں۔

سیاہ فام انسانوں کے سر کے بال ۸۰ ہزار، سانولی عورت کے سر کے بال ایک لاکھ، دو ہزار گندمی عورت کے سر کے بال ایک لاکھ چار ہزار ہوتے ہیں ،

اندازہ لگایا گیا ہے کہ انگلستان میں سالانا قریباً ۵ کھرب من بارش ہوتی ہے ؛

دنیا میں سب سے سرنگ نیویارک کے قریب ہے اس کی لمبائی ۱۸ میل ہے ،

سب سے زیادہ چاندی میکسیکو میں پائی جاتی ہے ،

ہمیشہ سرسبز درخت سائبیریا میں پائے جاتے ہیں ؛

افسانہ

وہ شریر لڑکی

ایک شوخ لڑکی کی نہایت ہی دلچسپ کہانی

(از محترمہ شکیلا اختر صاحبہ)

اُمید ہے کہ ذیل کا دلچسپ افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں بیحد پسند کیا جائیگا۔ اس افسانہ میں ایک شریر لڑکی کا عجیب وغریب کردار بڑے ہی دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

ایمان سے بالکل، ہندر! پردے سے لپٹی ہوئی شہنا نے کھل کھلا کر کہا۔ میں نے جھانک دیکھا "یہ شیطان پھر کہاں سے آ پہونچی ؟ .....

دیکھئے، بھابی! اسے منع کیجئے۔ یہ بار بار مجھے ہندر کہہ رہی ہے۔

"آپا" وہ اسی طرح کھی کھی کرتی ہوئی بولی "میں جھوٹ کہتی ہوں۔ دیکھو تو اُن کا منہ ہندر جیسا ہے نا۔ اور! یہ! ۔ "یہ اس نے پیچھے سے میرے بالوں کی ایک پتلی سی لٹ دکھاتے ہوئے کہا "یہ چٹیا کہاں سے آ گئی"

"کہاں سے آ گئی" میں اسے گھورتے ہوئے کہا "تیرے سر سے اور کہاں سے "

شہنا ہنستی ہوئی بھاگی اور میں دیر تک بالوں کی گرہ میں اُلجھا رہا۔

میرا دماغ چکرا رہا تھا۔ آج شہنا نے مجھے کیسا ذلیل کیا اپنے بالوں کی لٹ کاٹ کر وہ میرے سر میں باندھنے والی کون؟ میں نے اس کے یہاں جانا بند کر دیا۔ لیکن دو روز کے بعد ہی میرا جی گھبرانے لگا۔ آخر یہ بیکاری کے دن کیسے کٹینگے ؟ میری ٹیبل حساب کی کتابوں سے بھری پڑی تھی۔

میں نے سوچا اچھی کتابیں کہاں سے لاؤں ؟ آنکھوں کے آگے شہنا کے کتابوں کی الماری گھوم گئی جس میں افسانوں کے بہت اچھے اچھے مجموعے تھے۔ میں جاؤں گا کیوں نہیں ! بھابی سے کتابوں مانگ کر لاؤں گا" میں نے کمرے سے نکلتے ہوئے ایک اچٹتی ہوئی نظر الماری پر ڈالی۔ اس پر میری تصویر کے نیچے موٹے موٹے حروف میں لکھا تھا: "مہاشے رتن سہائے" "کس شیطان نے یہ حرکت کی ہے ؟" میں ڈانٹ کر غصے سے کہا "سنتی ہو۔ اگر اب سے ایسا ہوا تو پہلے تم ہی کو ٹھیک کرونگا" یہ کہتا ہوا میں کمرے سے باہر نکل آیا۔

جب میں شہنا کے کمرے میں آیا وہ سمٹی ہوئی بے خبر سو رہی تھی۔ اس کا دہنا ہاتھ مسہری سے الماری کے پاس لٹک رہا تھا۔ میرا جی چاہا کہ ان انگلیوں پر روئی لگا کر کیوں نہ "فاختہ" اُڑا دوں ؟ میری جیب میں دیا سلائی موجود تھی۔ لیکن یہ نازک انگلیاں مجھے بڑا افسوس ہوگا۔ لوگ کسی کو جلا کر کیسے خوش ہوتے ہیں۔

جیسے ہی میں کتاب نکالنے کے لئے جھکا میری گردن پر کسی نے زور سے کاٹا۔ میں تلملا اٹھا ــــ دیکھا تو شہنا بے خبر سو رہی تھی "شاید چیونٹی ہو" میں کتاب لیکر گردن سہلاتا ہوا جب کمرے سے نکلا تو میرے کانوں میں آواز آئی "چور!" اس وقت مجھے اپنے پر غصہ آیا۔ میں نے کیوں نہ پہلے ہی ان انگلیوں پر فاختہ اڑا دی۔

دوسرے دن میں نے سارا کمرہ چھان مارا۔ میرا اسلیپر غائب تھا۔ اُسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے جب تھک گیا تو دیکھا دم کبوتروں کی کھونٹی میں الٹا لٹک رہا ہے ــــ جگہ جگہ بلیڈ سے کٹا ہوا دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا۔ اور یہ! یہ کمرے کی دیوار۔ دریچوں کے شیشے اور کیلنڈر کے سارے اوراق پر نمایاں طور پر لکھا ہوا۔ "رتن جی" ــــ "رتن!"

کمرے کی خاموشی میں میں زور سے ہنس پڑا۔ "اچھا شہنا کبھی بدلہ لوں گا ــــ"

شہنا نے مجھے دیکھ کر بڑی سنجیدگی سے پوچھا "یہ گردن پر زخم کیسے آیا۔ زیدی ــــ! کیسے ؟ میں نے اس کے نازک ہاتھ میں زور سے چٹکی لیتے ہوئے کہا "ایسے شہنا!"

وہ ہنس دی "تو پھر تم نے بلا پوچھے میری کتابیں کیوں لیں" اس کی شوخ چشم میں چمکتے ہوئے آنسو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ــــ

زیدی باغ چلو گے بھابی نے مجھے پکارتے ہوئے کہا۔ چلیگی شہنا ؟ وہ بڑے پیار سے بولیں ــــ "نہیں آپا ــــ اب وہاں نہ جاؤں گی دیکھو تو تمہارے باغ کے اُلو نے میرے کاٹ کھایا دو اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے بولی ــــ "تو اور دن بھر اُلوؤں کے گھونسلے ڈھونڈتی پھر ــــ زیدی! کہیں الو کے دانت زہریلے تو نہیں ہوتے ؟" پریشان لہجے میں بھابی نے مجھ سے پوچھا ــــ بھابی کے پیچھے سے شہنا نے آہستہ سے کہا "اُلو" ــــ اور پھر وہ ہنستی ہوئی بھاگی۔

مجھے شہنا پر بڑا غصہ آ رہا تھا۔ کیسی خراب لڑکی ہے۔ وہ جا اور کہیں کہہ دیتی زیدی نے کاٹا ہے تو پھر ــــ کیا کہتیں بھابی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لمبا سا بانس لئے باغ میں آ پہونچی "آپا امرود کھاؤ گی ؟ ــــ اور تم نہیں بھی چاہتے زیدی ؟" اس نے اپنے منہ میں امرود لئے ہوئے کہا۔

یہ اتنا لمبا سا بانس کہاں سے لے آئی شہنا۔

بڑی مشکلوں سے آپا ــــ اس اندھیری کال کوٹھری میں سے نکالا ہے۔ دیکھو تو میرے بھی ہاتھ چھل گئے! اس نے اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے کہا چھل گئے ہیں تو میری بلا سے! تجھ سے دو کام تو لوں گی "ایک تو یہ امرود اس میں دیوانوں کی طرح شاخ کو پیٹتے ہوئے کہا "اور ایک اس اُلو کو سزا دوں گی۔

آپا امرود چکھتے ہوئے بولی ــــ کہاں جیسے اُلو بیٹھا تو ہوگا!

"ہاں آپا وہ بیٹھا ہوا ہے" اس نے اپنی شوخ آنکھوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ اپنا لمبا بانس گھسیٹتی ہوئی درختوں میں چھپ گئی۔ یکایک وہ زور سے چیخی۔ سانپ! سانپ! زیدی جلدی آؤ!

میں جیسے ہی دوڑتا ہوا اس کے پاس پہونچا وہ اپنا بانس شہد کے چھتے میں مار کر بھاگ چکی تھی!! اور شہد کی مکھیاں بھنبھنا کر اڑنے لگیں۔ میں طرح بھاگا۔ مگر بھاگتے ہوئے بھی دو چار مکھیاں اس طرح مجھ سے چپٹ گئیں کہ چھڑانا مشکل ہو گیا۔ ناک کے اوپر ٹھیک پیشانی کے نیچے ایک مکھی نے اس بُری طرح کاٹا کہ خون تک جھلک آیا۔ جابجا ہاتھ گردن اور منھ پر مکھیوں نے بھی بھر کر ارمان نکالے تھے میں درد سے تڑپڑاتا ہوا جب اپنے گھر کی طرف بھاگا تو شہنا کی ظالم ہنسی میرے کانوں میں ہتھوڑے لگا رہی تھی۔

ساری رات میں درد سے تڑپتا رہا! خدا غارت کرے ان بدتمیز اسکول کی لڑکیوں کو! میں نے شہنا کو دل کھول کر کوسا۔ اس رات کو تخیل میں شہنا مجھے ایک خونخوار دیوانی کی طرح نظر آ رہی تھی۔

اور جاؤ! ــــ اور ــــ کتاب لینے گئے تھے۔ میں نے اپنے پر بگڑتے ہوئے کہا ــــ اور پھر! میں اس بدتمیز لڑکی سے۔

میرا سارا غصہ بھول کر کپّا بن گیا تھا۔ ایک ہفتہ میں وہ بالکل اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلا——

بھابی خاص طور سے مجھے دیکھنے آئیں! انھیں دیکھ کر مجھے بڑا غصہ آیا—— بہن کو بلایا ہے! جیسے چھٹی گذارنے کی اور کوئی جگہ تو رہی ہی نہ تھی۔ اچھے خاصے گھر میں بھوت کو بلا رکھا ہے اور اب آئیں ہیں مجھے دیکھنے۔

ایک روز میں کمرہ بند کر کے کہیں گیا ہوا تھا۔ آکر جو دیکھتا ہوں تو ساری چیزیں زمین پر بکھری پڑی ہیں۔ میرا کوٹ اور بے چارہ ہیٹ ایک کونے میں پڑا تھا۔ تصویریں کچھ الٹی اور کچھ ٹوٹی ہوئی "تھیں۔ میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا—— یہ کون میرے کمرے میں آکر طوفان مچا گیا؟—— مگر یہ ایک ہی طرف کی چیزوں پر آفت کیوں آئی۔ شاید بھوت ہو—— بھوت!

دوسرے اور تیسرے روز بھی یہی ہوتا رہا۔ آخر ایک بار تھک کر میں کمرے میں چھپ گیا—— تھوڑی دیر بعد دیکھا وہی لمبا بانس بھابی کے کوٹھے سے میری دریچی میں ہوتا ہوا آیا اور پھر وہی طوفان بدتمیزی——! میں نے اتنے زور سے بانس کو کھینچا کہ بی شہنا کی انگلیاں ہی تو جانتی ہوں گی!

اب شہنا سے میری لڑائی ہوگئی۔ اور آخر ہوتی بھی کیوں نہ۔ میری کتنی چیزیں اس منحوس بانس کی بھینٹ چڑھ چکی تھیں اور سب سے بڑھ کر پروفیسر گیان چند کے لیکچر والی کاپی' وہ تو ساری کی ساری روشنائی سے لتھڑی پڑی تھی۔ توبہ! توبہ! دماغ خراب ہو جائے انسان کا" میں نے جھلا کر دریچی بند کر دی۔

ایک روز میں بے خبر ہو رہا تھا—— یک بیک ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے لہکتا ہوا شعلہ میرے پیر پر رکھ دیا ہو۔ ایک جست لگا کر میں چیخ اٹھا—— جلتی ہوئی روئی اور بالوں کی بدبو کمرے میں پھیلی ہوئی تھی، اور شہنا دریچی سے لگی مسکرا رہی تھی۔ اسے گھورتے ہوئے میں نے کہا یہ تم نے مجھ پر فاختہ کیوں چھوڑا؟—— میں جا رہی ہوں زیدی! اس نے میری باتوں کو ان سنا کرتے ہوئے کہا۔ تم جاؤ! تو جاؤ! اگر یہ میرے پاؤں پر فاختہ کیوں چھوڑی؟ اس لئے کہ میں جا رہی ہوں!!

"تو کیا جانے والے ایسا ہی کرتے ہیں؟

"اچھا تو آپ غصہ بھی ہو لیتے ہیں کبھی کبھی؟"——

ارے تم نے یہ تصویر کس کی لگا رکھی ہے فریم میں؟ توبہ۔ توبہ! اوق...... وہ میری چیزوں کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔ تھو تھو—— کیسی چپٹی سی ہے یہ اور منھ کیسا لگ رہا ہے۔ تھو اوق تھو!—— جی متلا گیا—— الائچی دو——"

کواڑ سے لگی ہوئی شمو زور سے ہنس پڑی۔

"یہ نزہت آپا ہیں۔ انھی سے تو بھیا کی شادی ہوگی" اس نے سنجیدگی سے اپنی آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ "ایان سے۔ اور پھر ایک تیز قہقہہ لگا کر بھاگی—— "رتن سہائے الو کی بیوی اور آخر کیسی ہوتیں؟"

مجھے شمو پر بڑا غصہ آیا۔ اس نے اُس بدتمیز لڑکی سے یہ کیوں کہہ دیا۔

دوسرے روز جب میں بھابی کے یہاں گیا تو مکان ہلکا ہلکا سا لگ رہا تھا۔ جیسے کوئی بہت بڑا دیو اسے خالی کر گیا ہو۔ بھابی شکست تھیں۔ میں نے بھی محسوس کیا۔ ایک اُداسی گھر پر چھائی تھی ایسی جیسی مسجدوں میں شیطان کے نہ رہنے سے ہوتی ہے۔

اس کے جانے کے بعد میں نے اپنے کمرے کو نئے سرے سے صاف کیا۔ جگہ جگہ بانس کے کھرچے دیواروں پر لگے ہوئے تھے۔ قلعی کے بعد جب میں اپنے کمرے میں آیا۔ تو بڑی خوشی ہوئی—— دیواروں پر لکھا ہوا رتن اب کہیں نہ تھا۔

جب میں چیزوں کو ترتیب دینے لگا تو دیکھا چھوٹی میز پر شہنا نے کسی نوکیلی چیز سے کھود کر "رتن" لکھا تھا—— میں نے دیوار کو دیکھتے ہوئے سوچا "شریر شہنا اس نے یہاں پر بھی تو لکھا تھا اور جب میں نے اپنی انگلیوں سے وہاں کا چونہ جھاڑ دیا تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی ہنسی آئی کہ وہاں بھی لکھا ہوا چمک رہا تھا" رتن"

میرا بی۔ اے کا فائنل امتحان ہو رہا تھا۔ جب کالج سے تھک کر میں کتاب اور کاپیاں میز پر پٹکتا تو سامنے کی دیوار ہنستی ہوئی کہتی "رتن" اور بلیڈ سے کٹا ہوا سلیپر میرے پاؤں میں کھلکھلا اٹھتا۔ شہنا کو گئے ایک طویل مدت ہو چکی تھی۔ پھر بھی وہ مجھے اکثر یاد آ جاتی——!

ایک دن بھابی نے مجھ سے خوش ہو کر کہا "شہنا امتحان دے کر آ رہی ہے۔ اللہ رحم کرے! میں گھبرا کر کہا۔

"شریمان رتن جی نمسکار" وہ اپنی شوخ آواز میں موٹر سے اترتی ہوئی بولی۔

"کالج کی مہذب سوسائٹی میں رہ کر بھی یہ ویسی ہی شیطان رہی" میں نے اپنے دل میں مایوس ہو کر کہا۔

وہ بالکل پہلے جیسی تھی—— وہی ہنسی اور ہنستے ہنستے یکایک بھاگ جانا——

مگر اب اس کی آنکھوں میں شوخی اور شرارت کی بجلیوں کے ساتھ ایک لطیف سا حجاب بھی پیدا ہو گیا تھا—— اور قہقہوں کی گونج میں ایک موسیقی پنہاں تھی! اس ساز کی طرح جو کائنات میں ایک ہل چل مچا کر آہستہ آہستہ فضا میں کھو جاتی ہو——

ایک دن اس نے جلتی دیا سلائی میری انگلیوں پر رکھ دی، چمکتے ہوئے آبلوں کو دیکھ کر میرے دل میں ایک عجیب سی تمنا ہوئی "کاش! یہ ہمیشہ ایسے ہی چمکتے رہتے!

ایک روز۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی شور مچایا——" میں نے آخر تمہاری نزہت کو دیکھ ہی لیا نہ! وہ اونچی سہری پر بیٹھی۔ پاؤں ہلا ہلا کر زور سے ہنستی جا رہی تھی۔ ایک کوّے کا خاندان تمہارے دم سے بھی آباد ہوگا—— تم بھی کالے! وہ بھی کالی خوب خوب! وہ قہقہہ لگا کر بولی۔

شہنا مجھے روکتی رہی! لیکن میں جلد ہی چلا آیا۔ اُس روز مجھے دیر تک نیند نہیں آئی۔ دوسرے روز جب میں نے شہنا کو دیکھا۔ تو بالکل چپ تھی۔ ایسی چپ کہ تھوڑی دیر بعد اس بھیانک خاموشی سے میرا دم گھٹنے لگا۔ میں سمجھ گیا۔ وہ رات میرے خاموشی سے چلے آنے کی وجہ سے خفا تھی۔ خدا جانے میں نے کتنی باتیں کر ڈالیں۔ مگر وہ چپ سوئٹر بننے میں مشغول رہی۔

اگر اسی طرح تم مجھ سے چپ رہیں تو نہیں جانتا کہ میں کیا ہو جاؤں گا۔

میں نے ایک ننھا سا پُرزہ اس کی گود میں پھینکتے ہوئے سوچا کہ۔ عجب لڑکی ہے شہنا بھی۔!—— وہ اُسے پڑھ کر زور سے ہنس دی" تم۔ تم پروفیسر تو کبھی نہیں بن سکتے۔ لڑکے تمہیں پاگل کر دیں گے۔ سمجھے! ہاں!" وہ گردن ہلا کر بولی! تم ڈپٹی مجسٹریٹ ہو جاؤ گے!"

بھابی زور سے ہنس دیں "بی۔ اے کے بعد ہی فکر پڑ گئی!" میں بھی کھسیانہ ہو کر ان کے ساتھ ہی ہنس پڑا——

شہنا جلد ہی واپس چلی گئی۔ ریل کی کھڑکی سے سر نکالے وہ دیر تک مجھے دیکھتی رہی! دور ہوتے ہوئے اس کی آواز آہستہ سے آئی "رتن"

اور میں نے گارڈ کے آخری ڈبہ کو دیکھتے ہوئے سوچا "پھر وہ کب آئے گی؟" میں نے اس دن نزہت کی جگہ شہنا کی تصویر فریم میں لگا لی۔ دن کا بیشتر حصہ کتاب اور کالج میں گزار کر میں اکثر یہ سوچا رہتا۔ پھر وہ کب آئے گی اور کب میری زندگی میں خوش گوار انقلاب پیدا ہو گا۔

لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت نہیں

شملہ۔ ۲۶ جون شملہ کانفرنس کی کامیابی کی امید روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ آج کا اجلاس صرف ڈیڑھ گھنٹے جاری رہا جس میں چند مسائل کے بارے میں عارضی فیصلہ کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کل کے اجلاس میں صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد نے کانگرس کا نظریہ صاف صاف واضح کر دیا کہ آپ نے اس بات کو خاص زور کے ساتھ یہ واضح کر دیا کہ کانگرس ہرگز اس بات کو ماننے کے لیئے تیار نہیں ہے کہ مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے اور صرف وہی تمام مسلم ممبر نامزد کرے گی مسٹر جناح نے اپنی تقریر میں مسلم لیگ کو ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت قرار دینے کی کوشش کی اس پر صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب کھڑے ہوئے اور مسٹر جناح کے اس دعوے کی پرزور تردید کی کہ مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے آپ نے مختلف دلیلیں اور واقعات پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کسی حالت میں بھی نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر جناح اور ڈاکٹر خاں صاحب میں بہت زور سے جھڑپ ہوئی اور تو میں میں تک کی نوبت پہونچ گئی۔ بالآ خر لارڈ ویول کی مداخلت سے معاملہ رفع دفع ہوا۔

صدر کانگرس مولانا آزاد نے کل کی تقریر میں یہ بھی مطالبہ کیا کہ تمام کانگرسی قیدیوں کو رہا کرنے اور کانگرس پر سے پابندی اٹھانے کی ضرورت ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا آزاد نے جو پوائنٹ پیش کئے کل انہی پر بحث ہوئی۔

آج صدر کانگرس مولانا آزاد سے دریافت کیا گیا آیا ان کی وہ تمام شرطیں مان لگئی ہیں جن پر کانگرس جاپان کے خلاف لڑائی میں حکومت کی امداد کرنے کو تیار ہے۔ اُس پر مولانا آزاد نے کہا کہ ویول پلان میں تجویزیں ہیں وہ ایسی ہیں کہ ان پر غور کرنا چاہیئے۔

روس میں فوج توڑی جائے گی

ماسکو ۲۴ جون۔ مارشل اسٹالن کا آج پرزور خیر مقدم کیا گیا جب کہ آپ کریملن میں سپریم سوویٹ کے ۱۲ ویں اجلاس میں تشریف لائے۔

روسی فوج کے چیف آف اسٹاف جنرل انٹنوف نے آج ایک بل پیش کیا جس کی رو سے فوج کے بڑی عمر والے سپاہیوں کے ۱۳ گروپ اگلے چھ ماہ کے اندر توڑنے کی تجویز کی گئی ہے، جو سپاہی فوج سے الگ ہوں گے ان کو وردی جوتا اور گھر تک پہونچنے تک خوراک دی دی جائے گی۔ فوجی خدمات کے صلہ میں انعام بھی دیا جائے گا۔ ان کو قرضہ بھی دیا جائے گا۔

پریذیڈنٹ ٹرومین لنڈن جائیں گے

لنڈن ۲۵ جون۔ اخبار "ڈیلی میل" کا بیان ہے کہ صدر امریکہ تین بڑوں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد لنڈن جائیں گے اور وہاں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے مہمان ہوں گے اور بکنگھم محل میں ٹھہریں گے۔

پریذیڈنٹ ٹرومین مارشل سٹالن اور مسٹر چرچل سے ملاقات کرنے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ سیدھے برلن جائیں گے۔

ایسٹ انڈیز کا جاپانی بیڑہ ختم

لنڈن ۲۵ جون۔ پیسفک کے برطانی بیڑہ کے کمانڈر انچیف ایڈمرل سر بروس فریزر نے کل اپنے جنگی جہاز کے آدمیوں کو بتلایا کہ حکومت جاپان اہل جاپان کو مکمل لام بندی کرنے کی تدبیریں اختیار کر رہی ہے اس لئے پیسفک کی لڑائی کی رفتار توقع سے زیادہ تیز ہو جائیگی۔ ایسٹ انڈیز میں جاپان کی سمندری فوجیں تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

آج ٹوکیو ریڈیو نے کہا کہ اتحادی ہمارے خلاف جلد سے جلد لڑائی ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

—— شملہ:۔ ۲۶ جون۔ آج چار بجے شام کے وقت گاندھی جی کی جائے رہائش منور ولا میں کانگرسی مدعوین گاندھی جی سے ملے۔ مولانا آزاد ایک گھنٹہ کے بعد منور ولا سے واپس چلے آئے۔

پریس کانفرنس میں مسز وجے لکشمی پنڈت کا بیان

سان فرانسسکو ۲۳ رجون - ۱۸ رجون کو مسز وجے لکشمی پنڈت نے جو پریس کانفرنس کی جس میں انھوں نے ویول پلان کے بارے میں رائے ظاہر کی وہ تین باتوں کے لحاظ سے بہت اہم تھی اول یہ ہے کہ پہلی کانفرنس کے مقابلہ میں اس کانفرنس میں حاضرین کی تعداد دوگنی تھی دوسرے سان فرانسسکو کانفرنس کے اور ڈیلی گیٹوں کی پریس کانفرنس کے مقابلہ میں ان کی پریس کانفرنس میں حاضری تین گنا تھیں - تیسرے اس پریس کانفرنس میں نہ صرف پریس میں شریک ہوئے بلکہ سان فرانسسکو کانفرنس کے ڈیلی گیٹ تک شریک ہوئے جن میں چینی ڈیلی گیشن کے سٹاف کے ممبر ڈاکٹر کادسن چانگ مصر کے وزیر خارجہ ہز اکسلنسی عبدالحمید پاشا، عراق کے وزیر تعلیم کی بیوی، شامی ڈیلی گیشن کے سکرٹری، لبنانی ڈیلی گیشن کے سکرٹری میکسیکو ڈیلی گیشن کے سکرٹری بھی شامل تھے -

مسز پنڈت کو دو کھرے جوابوں پر مبارکباد دی گئی - آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کسی ملک کے فوجی بچاؤ کرنے کے لئے عدم صلاحیت یا عدم تیاری اس کو آزادی سے محروم رکھنے کا سبب نہیں ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بڑی بڑی قومی بھی دوسری قوموں کی امداد کے بغیر اپنا بچاؤ نہیں کر سکیں اس سوال کے جواب میں کہ ہندوستان میں تعلیم کی کمی اس سے زیادہ نہیں ہے جتنی کہ اس وقت روس میں تھی جبکہ وہاں ۲۵ سال ہوئے انقلاب ہوا اور روس آزاد ہوا - ہندوستان نہ صرف تعلیم کے معاملہ میں بلکہ ہر معاملہ میں وہ سب کچھ کر سکتا ہے جو روس نے کیا ہے ؛

صوبہ یوپی کے لئے کپڑا

لکھنؤ - ۲۵ رجون - صوبہ یوپی کے لئے ۵ ہزار بیس (گانٹھیں) کپڑا جو خریدا جا چکا ہے لیکن باربرداری کی وجہ سے روانہ نہیں کیا جا سکا اس کو جلد از جلد صوبہ میں پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے - صوبہ متحدہ میں کپڑے کے متعلق مختلف معاملات پر بحث کرنے کے لئے سر اکبر حیدری سکرٹری انڈسٹریز اور سول سپلائی گورنمنٹ آف انڈیا اور مسٹر گریز ڈائرکٹر کلاتھ ڈسٹیوشن (تقسیم پارچہ گورنمنٹ آف انڈیا) نے ۱۸ رجون کو گورنمنٹ ہاؤس نینی تال میں ہز اکسلنسی گورنر یو۔پی کی زیر صدارت ایک میٹنگ میں شرکت کی جس میں سر پدم پت سنگھانیا، مسٹر شنکر دکالا (جی ل) اور حکومت یو۔پی کے ذمہ داران بھی شامل تھے - اس میٹنگ میں اس بات پر بھی غور کیا گیا کہ یو۔پی کے لئے دس گز فی کس کپڑا - مناسب ہے یا غیر مناسب اور یہ طے پایا کہ ٹکسٹائل کمشنر کی نگرانی میں ملک کے دیگر صوبہ جات کی کانفرنس میں اس معاملہ کو طے کیا جائے کیونکہ یو۔پی کے لئے علحدہ کوئی نہیں طے کیا جا سکتا - صوبہ یو۔پی کے لئے پارچہ جات کی باربرداری کو ریلوے میں ترجیح دینے کے لئے مسئلہ کو گورنمنٹ آف انڈیا میں پیش کرنا طے کیا گیا ہے - اور آخر میں یہ طے پایا کہ شہروں میں کپڑے کا راشن کرنے پر مضافات کے دیہاتوں میں جو مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے - جو مناسب کارروائی ہو سکتی ہے اس کا کم از کم ایک یا دو شہروں میں تجربہ کیا جائے ؛

اخباری نمایندوں سے والیسرائے کی اپیل

شملہ ۲۵ رجون - لیڈروں کی تاریخی کانفرنس آج صبح ۱۱½ بجے والیسرائیگل لاج میں شروع ہوئی - مہاتماجی کے سوائے سب مدعوئین جن کی تعداد ۲۱ ہے کانفرنس میں شریک ہوئے - لارڈ ویول نے کانفرنس کی صدارت فرمائی کانفرنس شروع ہونے سے پہلے والیسرائے نے سب مدعوئین سے بڑے خلوص کے ساتھ ہاتھ ملایا اور ان سے مختصر بات چیت کے بعد والیسرائے اخباری نمایندوں کے پاس گئے اور ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کو کانفرنس کے متعلق زیادہ سے زیادہ اطلاع بہم پہنچائی جائے گی - مگر آپ اس کی اشاعت میں احتیاط سے کام لیں - والیسرائے نے کہا - کہ کانفرنس کے اجلاس کے بعد روزانہ سرکاری بیان شائع کیا جائے گا - اور بشرط ضرورت پریس کانفرنس بھی کی جائے گی - والیسرائے نے اخباری نمایندوں سے کہا - کہ کانفرنس کو کامیاب انجام تک پہونچانے کے لئے آپ کی امداد کی ضرورت ہوگی -

کانفرنس کا اجلاس والیسرائے کی تقریر سے شروع ہوا - تقریباً ۱½ گھنٹہ کانفرنس میں ابتدائی باتوں پر غور ہوتا رہا کہ کام کا کیا ضابطہ کیا اختیار کیا جائے - ایک بجے کے قریب اجلاس لنچ کے لئے ملتوی ہو گیا - والیسرائے نے والیسرائیگل لاج میں سب مدعوئین کو دعوت طعام دی -

کانفرنس صبح ۱۱½ بجے شروع ہو کر ۱½ بجے ختم ہو گئی - اور پھر ۲½ بجے شروع ہو گی جب کانفرنس کے نمایندے والیسرگل لاج میں داخل ہوئے والیسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری اور ملٹری سکرٹری نے ان کا خیر مقدم کیا اور لیڈی ویول اور لارڈ ویول سے نمایندوں کا تعارف کرایا - کانفرنس شروع ہونے سے پہلے نمایندوں نے آپس میں گپ شپ کی - پہلے مسٹر جناح نے ملک خضر حیات خاں سے بات چیت کی اور اس کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد سے بات چیت کی - اس کے بعد مولانا آزاد نے ماسٹر تارا سنگھ سے بات چیت کی ؛

شملہ کانفرنس میں مولانا آزاد اور مسٹر جناح کی تقریریں

شملہ ۲۵ رجون - شملہ کانفرنس کی دوسری نشست ۲½ بجے شروع ہو کر ۵ بجے سہ پہر تک جاری رہی - کل بھی اجلاس ہوگا - آج کے اجلاس میں والیسرائے ہند نے چند اہم نکتوں کی وضاحت کی جو ان کی براڈ کاسٹ تقریر سے پیدا ہوئے تھے - کانگریسی حلقوں پر اس کا اثر اچھا پڑا کیونکہ کانگرس نے کئی مسلمانوں کی وضاحت طلب کی - کل کے اجلاس میں ایگزکٹو کونسل کے ممبروں کی تعداد زیر بحث آئے گی اور اس سلسلہ میں تقرر کا اہم مسئلہ بھی پیش ہوگا -

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے اپنے رویہ میں ایسی تبدیلی نہیں کی ہے جس سے سمجھوتہ ہو سکے لیکن لیگ کا اعتدال پسند طبقہ ان پر برابر زور دے رہا ہے - آج شملہ کانفرنس میں جو تقریریں ہوئیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ لیڈروں کی طبیعت میں مسئلہ کی اہمیت اور حالات کی نزاکت کا پورا پورا احساس ہے - ہندوستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی کے نمایندے کی حیثیت سے مولانا آزاد کی تقریر میں جو توجہ دی جانی چاہیئے تھی وہ دی گئی ان کی اردو کی تقریر نے جس کا انگریزی ترجمہ بھی گشت کرایا گیا بہت اثر ڈالا - انھوں نے والیسرائے ہند کی اس اپیل کی پُر زور تائید کی کہ باہمی تعاون کیا جائے اور پارٹی بندی کے خیال سے اوپر اٹھا جائے - مولانا آزاد کے بعد بہت سے ممبروں کی تقریریں ہوئیں جن میں باہمی تعاون پر زور دیا گیا -

سب سے آخری تقریر مسٹر جناح کی تھی - ماسٹر تارا سنگھ اور مسٹر محمد سعداللہ کی تقریروں کا اچھا اثر پڑا - مسٹر راج گوپال آچاری اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے بھی مختصر تقریریں کیں -

سرکاری بیان

شملہ ۲۵ رجون حسب ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے -

کانفرنس والیسرائیگل لاج میں ۱۱ بجے دن کو شروع ہوئی - والیسرائے ہند اور ان لیڈی صاحبہ نے ڈیلیگیٹوں سے ملاقات اور بات چیت کی - یہ بات چیت کانفرنس کے کمرے کے باہر لان میں ہوئی - ۱۱½ بجے ڈیلیگٹ کانفرنس کے کمرے میں پہونچے اور والیسرائے ہند کی صدارت میں کانفرنس شروع ہوئی - انہوں نے ایک مختصر افتتاحیہ تقریر فرمائی اس کے بعد والیسرائے ہند نے مختصر لفظوں میں کانفرنس کا ضابطہ بیان کیا - اور یہ بھی اعلان کیا کہ میں نے اپنے پرائیویٹ سکرٹری سر ایوان جینکنس اور رائے بہادر وی۔ پی مینن کمشنر اصلاحات ہند کو کانفرنس کا سکرٹری مقرر کر دیا ہے - اس کے بعد کانفرنس میں ان عام اصولوں پر بحث ہوئی جو برطانی حکومت کی پیش کش میں مضمر ہیں یہ بحث ۵ بجے سہ پہر تک رہی - اس کے بعد اجلاس دوسرے دن کے لئے ملتوی ہوا ؛

کانگرس لیگ سمجھوتہ کی کوشش

شملہ - ۲۷ رجون - شملہ میں لیڈروں کی کانفرنس کا اجلاس آج صرف ایک گھنٹہ ہوا - اجلاس گیارہ بجے شروع ہو کر ۱۲ بجے ختم ہو گیا - اب جمعہ کو ۱۱ بجے پھر اجلاس ہوگا - اجلاس ختم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا -

کانفرنس کا اجلاس "۱۱ بجے شروع ہوا اور ۱۲ بجے ۲۹ رجون کے لئے ملتوی ہو گیا تاکہ ڈیلی گیٹ پرائیویٹ بات چیت جاری رکھ سکیں"۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آج اور جمعہ کے درمیان جو وقفہ ملیگا اس کو کانگرس اور مسلم لیگ اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے استعمال کریں گی کہ نئی ایگزکٹو کونسل میں کتنے ممبر ہونے چاہئیں اور ان میں سے کانگرس اور مسلم لیگ کتنے ممبر نامزد کرے گی - اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج صبح صدر کانگرس مولانا آزاد نے اخباری نمایندوں کو بتلایا کہ کل مسٹر جناح اور پنڈت پنت کے درمیان جو بات چیت شروع ہوئی تھی وہ جاری رہے گی - پنڈت پنت آج تین بجے مسٹر جناح سے پھر ملاقات کریں گے - اس کے بعد مسلم لیگ کے نمایندوں کا جلسہ ہوگا - آج صبح کانگرس کے نمایندوں کا جلسہ صدر کانگرس کے بنگلہ پر ہوا جس میں پنڈت پنت نے بتلایا کہ کل مسٹر جناح سے ان کی کیا بات چیت ہوئی - اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ آج کے اجلاس میں کانگرسی نمایندے کیا رویہ اختیار کریں گے - مولانا آزاد نے نامہ نگار کو بتلایا کہ ابھی آخری فیصلے نہیں ہوئے ہیں - آپ نے یہ بھی کہا کہ جب ✶

✶ آخری فیصلے ہو جائیں گے وہ شملہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلائیں گے -

لیڈروں کی کانفرنس ختم ہونے کے بعد صدر کانگرس کے بنگلہ پر پھر کانگرسی نمایندوں کا کانفرنس شروع ہوئی جو کہ ایک بجے ختم ہوئی - ایک سرکردہ کانگرسی لیڈر نے جو بحث میں شامل ہوا نمایندہ پریس کو بتلایا کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ ہو رہا ہے اور میں نتیجہ کے معاملہ میں مایوس نہیں ہوں - کانفرنس کا اجلاس شروع ہونے سے پون گھنٹہ سے پہلے پنجاب کے وزیر اعظم خضر حیات خاں والیسرائیگل لاج پہونچ گئے جہاں انھوں نے والیسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر جنکسن سے بات چیت کی -

باوجود بارش کے والیسرائیگل لاج کے باہر زبردست ہجوم تھا اور خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے ؛

مسٹر پنت نے مسٹر جناح کو مولانا آزاد کا خط دیا

شملہ ۲۶ رجون - آج سہپر کو مسٹر جناح کے بلانے پر پنڈت گووند بلبھ پنت سسل ہوٹل میں مسٹر جناح سے ملنے کے لئے گئے جہاں دو گھنٹے سے زیادہ ان کی باہمی گفتگو رہی - پنت جی جس زمانہ میں مرکزی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے لیڈر تھے اس زمانہ سے اُن سے اور مسٹر جناح سے ملاقات ہے - معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے اجلاس میں مسٹر جناح نے پنڈت جی سے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ ان سے ملیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گووند بلبھ پنت مولانا ابوالکلام آزاد کی طرف سے کوئی خط لے کر گئے - مسٹر جناح کے پاس سے واپس آنے کے بعد پنڈت گووند بلبھ پنت نے منور دلا میں ایک گھنٹے تک گاندھی جی سے بات چیت کی اور سسل ہوٹل میں جہاں مسٹر جناح ٹھہرے ہیں دو گھنٹہ تک لیگ ہائی کمانڈ کی میٹنگ رہی اس ملاقات کو اس اعتبار سے فال نیک سمجھا جاتا ہے کہ بہت عرصہ کے بعد کانگرس اور مسلم لیگ کی باہمی کنارہ کشی ختم ہوئی اور ایک کانگرسی نمایندے نے براہ راست مسٹر جناح سے ان کا نقطہ نظر معلوم کیا اور اپنا نقطہ نظر مسٹر جناح کے سامنے پیش کیا - اگرچہ معلوم ہوا ہے کہ دونوں نے اپنا اپنا نظریہ بہت مضبوطی سے پیش کیا ہے - مگر یہ اُمید کی جاتی ہے کہ اس ملاقات کے نیتجے کے طور پر کوئی فارمولا تیار ہو جائے گا - جو کل کے اجلاس شملہ کانفرنس میں پیش ہو گا - اب تو سارا سوال اسی بات کا ہے کہ لیگی حلقے کسی غیر لیگی مسلمان کے اگزیکٹو کونسل میں آنے پر رضامند ہیں یا نہیں دونوں جانب یعنی کانگرس اور مسلم لیگ کے حلقوں میں بہت خوشی پایا جاتا ہے۔

ویول پلان سے سارا ہندوستان پاکستان ہو جائے گا!

پونہ ۲۵ رجون - راجہ جی کے فارمولا سے ملک کے چند حصوں میں پاکستان ہوتا تھا لیکن ویول پلان سے سارا ہندوستان پاکستان ہو جائے گا یہ اسکیم ہندوؤں کے لئے چیلنج ہے اور ہندو اس چیلنج کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے - یہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے تقریر کرتے ہوئے کہا - مسٹر ساورکر نے صدارت کی - اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ یہ عارضی خودکشی کر لی جائے - ڈاکٹر مکرجی نے کہا کہ ۱۹۴۲ء کی آزادی ۱۹۴۵ء کی غلامی میں کیوں کر تبدیل کی جا سکتی ہے -

ڈاکٹر مکرجی نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے شملہ کانفرنس میں ہندو مہاسبھا کی غیر شمولیت پر بالکل افسوس نہیں ہے - شملہ کانفرنس ایک ڈھکوسلا ہے جہاں پر اقلیتوں کے نمایندے موجود ہیں لیکن ۷۵ فی صدی اکثریت کا کوئی نمایندہ نہیں ہے -

ڈاکٹر مکرجی نے کہا کہ یہ سازش کرنے والوں کا گروہ ہے جس میں برطانی شہنشاہیت پرست مسلم لیگ اور کانگرس والے ہندو قومیت کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہندوستان کو اس بڑھتے ہوئے طوفان کا مقابلہ کرنا چاہیئے - مسٹر ساورکر نے کہا کہ کانگرس ایک قومی جماعت ہے اس کو اپنی اصلی پوزیشن پر رہنا چاہیئے اس کی پالیسی پکی قومیت پر ہے -

ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن پڑھ کر سنایا حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر ریزولیوشن کی حمایت کی -

کوئی سپاہی زندہ رہتے ہوئے ہتھیار نہ ڈالے

ٹوکیو - ۲۵ رجون - جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ حکومت جاپان نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی ہوم گارڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ زندہ رہتے ہوئے کوئی بھی سپاہی ہتھیار نہ ڈالے - اس حکم میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہیلپرز والنٹر کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹنا چاہیئے خواہ لڑائی کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو -

اوکناوا کی جاپانی فوج کے کمانڈ لفٹنٹ جنرل ہٹسوز دیو شیما نے شہنشاہ جاپان سے اوکناوا کی لڑائی ختم ہونے پر معافی مانگ لی ہے - اب چونکہ حالات انتہا کو پہنچ گئے ہیں اس لئے ہم کو آخری لڑائی کے لئے اپنی باقی قوتوں کو جمع کرنے کا تیہ کر لیا ہے -

مولانا آزاد - گاندھی جی اور مسٹر جناح کی وائسرائے ہند سے ملاقاتیں

شملہ ۲۴ رجون - آج دوپہر کے وقت مولانا ابوالکلام آزاد نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی - یہ ملاقات ۱ ½ گھنٹے رہی - اور اس کے دوران مولانا نے وائسرائے ہند کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے نظریہ سے آگاہ کیا - پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو - پی ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اس ملاقات کے دوران میں مولانا آزاد کی ترجمانی کی - تین بجے سے ۵ بجے تک گاندھی جی نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی اور اس دوران میں انھوں نے اپنا فیصلہ ظاہر کیا کہ اس کانفرنس میں میں شرکت نہیں کروں گا کیوں کہ جماعتی اعتبار سے میں کسی پارٹی کی نمایندگی نہیں کرتا لیکن میں اس کانفرنس کے دوران شملہ میں ہی رہوں گا اور حکومت کو اور مدعوئین حکومت کو میرا مشورہ حاصل ہو سکے گا - خیال کیا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند نے گاندھی جی کی اس پوزیشن کو سمجھ لیا ہے اور انھوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ گاندھی جی دوران بحث شملہ میں ہی موجود رہیں گے - وائسرائے ہند سے ملاقات کے بعد گاندھی جی نے ہز اکسلنسی لیڈی ویول صاحبہ سے ملاقات کی - پانچ بجے مسٹر جناح وائسرائے ہند سے ملاقات کے لئے پہونچے - ان کی ملاقات پونے ۲ گھنٹہ تک جاری رہی اور ۷ بجے کے قریب برآمد ہوئے -

چرچل کے مقابلہ پر کسان اُمیدوار

لندن ۲۵ رجون - دائیر کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کی کیبنٹ کے ہر ممبر کو جس میں مسٹر چرچل بھی شامل ہیں انتخاب لڑنا پڑے گا -

مسٹر چرچل کے مقابلہ پر ایک کسان اُمیدوار جس کا نام الیگزینڈر ہینکس کھڑا ہوا ہے - الیگزینڈر ہینکس انڈی پینڈنٹ اُمیدوار کے طور پر کھڑا ہو رہا ہے آج امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کر دے -

ایسٹ انڈیز کا جاپانی بیڑہ ختم

لندن ۲۵ رجون - پیسفک کے برطانی بیڑہ کے کمانڈر انچیف ایڈمرل سر برس فریزر نے کل اپنے جنگی جہاز کے آدمیوں کو بتلایا کہ حکومت جاپان اہل جاپان کو مکمل لام بندی کرنے کی تدبیریں اختیار کر رہی ہے اس لئے پیسفک کی لڑائی کی رفتار توقع سے زیادہ تیز ہو جائے گی - ایسٹ انڈیز میں جاپان کی سمندری فوجیں تقریباً ختم ہو چکی ہیں - آج ٹوکیو ریڈیو نے کہا کہ اتحادی ہمارے خلاف جلد سے جلد لڑائی ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں -

مسٹر راج گوپال آچاری پر حملہ

شملہ ۲۶ رجون - آج جب مسٹر راجگوپال آچاری وائسرائے لاج سے کانفرنس کا اجلاس ختم ہونے کے بعد باہر نکل رہے تھے تو ان کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں میں سے ایک نے ان پر حملہ کر دیا حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

مسلمانوں کا وائسرائے کو تار

دہلی ۲۴ رجون - دہلی کے سرکردہ مسلمانوں نے ایک تار وائسرائے ہند کو روانہ کیا ہے جس میں کہا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت مسٹر جناح کو اپنا واحد نمایندہ نہیں مانتی -

عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر حریت نے ایک تار وائسرائے ہند کو دیا ہے کہ مسٹر جناح اصول اسلام کے سچے مسلمان نہیں ہیں کروڑوں مسلمان انہیں اپنا واحد نمایندہ نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک بلا اور باعث شرم خیال کرتے ہیں -

جناب ظفر اختر ناظم جمعیۃ العلماء (دہلی) نے وائسرائے ہند کو تار دیا ہے کہ مسٹر جناح مسلمانوں کے واحد نمایندے نہیں ہیں -

آخری چارہ کار!

شملہ - ۲۵ رجون - یہاں باخبر حلقوں میں چرچا ہے کہ اگر کانفرنس کی کارروائی مناسب طور پر ترقی نہ کرے تو گاندھی جی آخری چارہ کار کے طور پر کانگرس کو یہ مشورہ دیں گے کہ نئی حکومت کے قیام کے لئے لیگ اور ہندو مہاسبھا کو باہمی مفاہمت کا موقعہ دینا چاہئے - کہ کانگرس ایک قومی جماعت کی حیثیت سے الگ رہے گی مگر نئی حکومت کی پوری طرح حمایت کرے گی۔

تین بڑوں کی کانفرنس کا دلچسپی سے انتظار

ماسکو ۲۴ رجون - ایک آرٹیکل میں اخبار "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے کہ برلن کے قریب مارشل سٹالن، وزیر اعظم چرچل اور پریذیڈنٹ ٹرومین کے درمیان جو کانفرنس ہو رہی ہے دنیا اس کا بڑا دلچسپی سے انتظار کر رہی ہے اور اس میں لڑائی کے بعد تعاون کے نئے پہلو کی بنیاد پڑنا چاہیئے -

تین بڑوں کی کوشش سے لڑائی ختم کر لی گئی ہے اب نئے مسئلوں کو بھی مل کر طے کر لینا چاہیئے -

اب فتح مستحکم بنانے اور دائمی امن کے لئے مضبوط بنیادیں قایم کرنے کی ضرورت ہے - آخر میں لکھا ہے کہ امن کے لئے جدوجہد کا تقاضا ہے کہ خواہ کوئی مسئلہ ہو اور کتنا ہی اختلاف ہو پوری کوشش سے حل کیا جائے گا -

روس اور امریکہ میں باہمی امداد کا معاہدہ

واشنگٹن ۱۲ رجون - روس اور امریکہ کے درمیان باہمی امداد کے سمجھوتہ کی تیسری سال گرہ کے موقع پر روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر اسٹیٹنس کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی اس میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ دونوں ملکوں کے درمیان کے باہمی تعاون سے دنیا کے مستحکم امن کو تقویت پہونچے گی۔

صوبہ اودھ کی مشہور و معروف طبی درس گاہ

صوبہ کی بیالیس سالہ قدیم طبی درس گاہ "منبع الطب کالج لکھنؤ" کا نیا سشن حسب معمول ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء سے شروع ہوگا۔ اس درس گاہ میں طب قدیم کی اردو و عربی زبانوں میں اعلیٰ اور مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ طلبہ کو کالج ہاسپٹل میں عملی کام بھی سکھایا جاتا ہے اور علم نسخہ نویسی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ مرکز طب لکھنؤ کی اس درس گاہ سے مکمل تعلیم کے ساتھ لکھنؤ کے شاہی و خاندانی علمی و عملی تجربات حاصل کرنے والے طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر معہ نقول اسناد قابلیت حکیم ڈاکٹر صابر رضا صابر ادیب آنریری جوائنٹ سکرٹری کالج کے پتہ سے بھیجدیں اور بعد منظوری داخلہ ۱۰ جولائی سنہ ۴۵ء کو کالج میں حاضری دیں۔

پراسپکٹس مع نصاب تعلیم بارسال ٹکٹ ۲ دفتر کالج سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

حکیم محمد عبدالحلیم
پرنسپل منبع الطب کالج۔ لکھنؤ

سان فرانسسکو ۲۷ جون۔ سان فرانسسکو کانفرنس کے فرانسیسی ڈیلی گیشن کے لیڈر موسیو بلگور نے پانچ بڑی طاقتوں کے لیڈروں سے فرانس کی اس تجویز کے بارے میں مشورہ کیا ہے کہ شام کو ایک مشن بھیجا جائے جو وہاں صورت حالات کا مطالعہ کرے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جھگڑے کا کوئی معقول حل نکل آئے۔

کانپور ڈسٹرکٹ کمیونسٹ پارٹی

قومی جنگ اور اس کے انگریزی اور ہندی کے اڈیٹرز کی صوبہ میں داخلہ پر پابندی عائد کی جانے پر ملک کے ہر گوشہ سے احتجاج کی آوازیں بلند ہوئی ہیں۔ مسلم لیگی لیڈر چودھری خلیق الزماں، فخر الاسلام اور شمس الحسن، کانگرسی لیڈر جیسے راجن بابو، سمپورنانند جی اور بالکرشن شرما وغیرہ، جرنلسٹ جیسے ایس۔ اے بریلوی، صدر آل انڈیا نیوز پیپر اڈیٹرز کانفرنس، اور ادیب مثلاً پنڈت مکھن لال چترویدی، صدر ہندی پترکار سنگھ جیسے اشخاص نے پابندی اٹھائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

قریب قریب ہر بڑے انگریزی اخبار نے اس پر اڈیٹوریل یا اڈیٹوریل نوٹس لکھے ہیں۔ بہت سے اردو اور ہندی اخبارات نے بھی اس پر نکتہ چینی کی ہے۔

ان بیانات، ایڈیٹوریل اور ایڈیٹوریل نوٹس میں ان خاص باتوں پر زور دیا گیا ہے۔

۱۔ قومی جنگ پر پابندی پریس کی آزادی پر حملہ ہے۔

۲۔ جو طریقہ کار حکومت نے پابندی لگانے میں اختیار کیا ہے وہ قابل اعتراض ہے۔ نہ تو پریس اڈوائزری کمیٹی کو اطلاع ہی دی گئی اور نہ اس سے مشورہ ہی لینا مناسب خیال کیا گیا۔

۳۔ جو اعتراضات حکومت کو قومی جنگ پر ہیں وہ صحیح ثابت نہیں کئے جا سکتے۔

۴۔ صوبہ میں منافع خوری اور غلہ جمع کر کے رکھنے کے خلاف قومی جنگ کی مہم سے عوام کو بہت فائدہ پہنچا۔

۵۔ حق خود اختیاری کے مطالبہ کو مقبول بنانے میں قومی جنگ نے خاص دلچسپی لی۔

مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ پریس کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے قومی جنگ اور اس کے انگریزی اور ہندی کے اڈیٹرز پر سے پابندی اٹھایا جانا نہایت ضروری ہے۔ اور آپ اپنے اخبار کی پر زور آواز اس کے لئے ضرور بلند کریں گے۔

سکرٹری ضلع کمیٹی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا
پریڈ۔ کانپور

سان فرانسسکو ۲۶ جون۔ اتحادی قوموں کی کانفرنس نے آج اتفاق رائے سے نئی لیگ آف نیشن کا چارٹر منظور کر لیا ہے۔

بحکم جناب مسٹر محمد عبدالحمید خاں صاحب بہادر
منصف شکوہ آباد

نوٹس لنسبت وراثت

بعدالت منصفی مقام شکوہ آباد ضلع مین پوری

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۳۷ بابت سنہ ۱۹۴۱ء
متفرقہ نمبر ۲۶۳ بابت سنہ ۱۹۴۴ء

بھا دلدار بہو قوم حجام ہنو ساکن موضع جمیت پور پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری ڈگریدار

بنام

گجادھر سنگھ ولد گلزاری ورسال پسران وتنگی وسیا مو پسران مکھی بیگاں [illegible] وارثان قابضان جائداد ونگل سنگھ اصل مدیون متوفی قوم اہیر ساکن موضع مدھنیا پور پرگنہ ایٹہ ضلع گوالیار۔

بنام۔ گجادھر سنگھ ولد گلزاری ورسال وتنگی وسیا مو۔ مدیونیان

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ مدیون متوفی کے وارثان ہیں۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء بوقت قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی

آج بتاریخ ۲ ماہ جون سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سیتلا پرشاد گپتا۔ منصرم عدالت منصفی۔ شکوہ آباد
مہر عدالت

وائسرائے کا خط گاندھی جی کے نام

شملہ ۲۵ جون۔ آج مہاتما گاندھی کی جائے رہائش راجکماری امرت کور کی کوٹھی منور ولا میں خاموشی رہی۔ لیکن وائسرائے ہند کا باوردی چپراسی سرخ نشان لگائے ہوئے لمبے لفافہ میں ایک خط لے کر آیا۔ جو کہ گاندھی جی کے نام تھا۔ مہاتما گاندھی کے شملہ آنے کے بعد وائسرائے ہند کا غالباً یہ دوسرا خط ہے۔ پہلا خط وہ تھا جس میں وائسرائے ہند نے گاندھی جی کے کانفرنس میں شریک نہ ہونے پر منظوری دی تھی۔

لندن ۲۶ جون۔ (جاپانی نیوز ایجنسی) اتحادی فوجیں سماٹرا کے ٹاپو میں اتر گئی ہیں۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق بزم مستقل میں ہے

احسن سیمتی

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۵ | 5/-/-
ششماہی ۲/۸ | 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ | 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ | -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۴۲ نمبر ۲۷

کانپور شنبہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۴ھ

VOL. 42 NO. 27

Cawnpore. Saturday 7th JULY 1945

ادبیات

جنونِ محبت

ایک شاعر کے جذبات

از جناب ذوق ساحر آبادی

کرشمے جنوں کے دکھانے چلا ہوں
اُنہیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

زمانے کی نظروں سے بچتا بچاتا ‖ جبیں ہر نشانِ قدم پر جھکاتا
غمِ دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر ‖ ستاروں کو رازِ محبت بتاتا

جوانی کی دنیا بسانے چلا ہوں
انہیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

نگاہوں میں ان کا تصور جما کر ‖ طبیعت سے خودداریوں کو مٹا کر
فراموش کر کے ہر اک شادمانی ‖ سرشکِ محبت کا تحفہ سجا کر

حدیثِ محبت سنانے چلا ہوں
انھیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

بہت دل کی شدت سے محفوظ ہو کر ‖ تمنا آنکھوں میں نشتر چبھو کر
مٹائے ہوئے نقشِ امید و ارماں ‖ ہر اک گام پر دولتِ ہوش کھو کر

طریقِ محبت سکھانے چلا ہوں
انہیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

نظامِ دو عالم سے کر کے کنارہ ‖ لئے اپنے جوشِ جنوں کا سہارا
وہ پروازِ ہستی وہ محشر خرامی ‖ فضاؤں میں لہرائے جیسے ستارا

نئی زندگی کو جگانے چلا ہوں
انہیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

مرے عزم پر چاندنی ہنس رہی ہے ‖ مجھے آج حد سے زیادہ خوشی ہے
میں جامہ سے باہر ہوں خود اپنے ایسا ‖ کہ جیسے نئی زندگی مل گئی ہے

میں پردے دوئی کے اٹھانے چلا ہوں
آنہیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

زہے عشرت و انبساطِ جوانی ‖ صدا دے رہی ہے مجھے زندگانی
کوئی اب حجاب نظارہ نہیں ہے ‖ میسر نہ ہو دور کیوں شادمانی

کہ میں آپ بیتی سنانے چلا ہوں
انہیں آج اپنا بنانے چلا ہوں

دنیائے اسلام

ترکی کے روبرو نئی پیچیدہ صورت حالات

لندن ۲۹ رجون۔ اب یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ درِدانیال پر کنٹرول اور ترکی سے تعلق رکھنے والے دوسرے معاملات پر تین بڑوں کی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ ابھی تک سرکاری طور پر اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ روس اور ترکی کے درمیان کیا کچھ لکھا پڑھی ہوئی ہے لیکن یہ بات صاف ہے کہ ان کا کچھ حد تک شام اور لبنان کے جھگڑے سے تعلق ہے اس وقت جو پوزیشن نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت روس حکومت ترکی کے ساتھ اپنے دوستانہ اور باہمی امداد کے معاہدہ کو اس طریقہ پر تبدیل کرنا چاہتی ہے کہ جس سے درِدانیال کے بارے میں منٹرو کنونشن بیکار ہو جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روس جو تجویز پیش کرنا چاہتا ہے اس کے مطابق آبنائے دانیال تمام غیر ملکی طاقتوں کے جنگی جہازوں کے لئے بند کر دی جائے گی۔ صرف ترکی اور روس کے جنگی جہازوں کے لئے کھلی رہے گی۔ حکومت روس نے درِدانیال اور ایجین سمندر کی حفاظت کے لئے مشترکہ اڈے بنانے کی بھی تجویز پیش کی ہے۔ ترکی کے سرکاری حلقوں میں جس بات سے سب سے زیادہ کھلبلی مچ گئی ہے وہ روس کی طرف سے زیادہ جمہوری اور نمائندہ ترکش حکومت کا مطالبہ ہے۔ چند حلقوں میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شام اور لبنان میں تینوں بڑوں کی فوجیں اڈوں پر مشترکہ قبضہ کریں گی۔

اس علاقہ میں ایک اور نیا معاملہ پیش آ گیا ہے۔ اتری ایران کے آذربائیجان میں جہاں کہ اس وقت روس کی فوج پڑی ہوئی ہے یہ ایجی ٹیشن شروع ہو گیا ہے کہ اس علاقہ کو روس کے ساتھ ملا دیا جائے اگر یہ علاقہ روس کے ساتھ شامل کر دیا گیا تو ایران سے ترکی کا براہ راست تعلق ٹوٹ جائے گا اور روس کی سرحد عراق سے جا ملے گی۔

درِدانیال کا معاملہ تین بڑوں کی کانفرنس میں پیش کیا جائے گا!

لندن ۲۰ رجون۔ یہاں کے ڈپلومیٹک حلقوں کا بیان ہے کہ روس درِدانیال پر ترکی کے کنٹرول کو ہٹا کر شمالی بحر روم میں کھلی اجازت چاہتا ہے اور وہ یہ مطالبہ تین بڑوں کی کانفرنس میں پیش کرے گا۔

ترکی کے حلقوں کا کہنا ہے کہ ترکی نے اس معاملہ پر روس سے براہ راست بات چیت کرنے سے انکار کر دیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ شمالی بحر روم میں اپنی اقتصادی اور سیاسی خواہشات پوری کرنے کے لئے روس آبنائے دانیال میں خاص رعائتیں چاہتا ہے۔ لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس بارے میں اس نے کیا تجویزیں پیش کی ہیں۔ لیکن یہ بات ضروری ہے کہ اس میں روس نے ہر قسم کے جہازوں کے لئے کھلی اجازت کا مطالبہ کیا ہے۔ لڑائی کے دوران میں امریکہ اور برطانیہ کے جہازوں کو درِدانیال سے جانے پر روک دیا گیا تھا اگر درِدانیال کے انتظام میں کوئی تبدیلی کی گئی تو منٹرو معاہدہ پر دستخط کرنے والی اور قوموں سے منظوری حاصل کرنا پڑے گی۔

احمد مہر پاشا کے قاتل کا مقدمہ

قاہرہ ۲۷ رجون۔ آج محمود عادی ۲۶ سالہ مصری نقش جس پر احمد مہر پاشا سابق وزیر اعظم مصر کے قتل کا الزام ہے۔ عدالت کے گرد اس وقت سخت ترین پہرہ تھا۔ چاروں طرف مسلح دربان اور محافظ تعین تھے۔ محمود عادی نے احمد مہر پاشا کو گزشتہ فروری میں مصری پارلیمنٹ کی گیلری میں ہلاک کیا تھا۔ جب وہ محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر کے آ رہے تھے۔ مقدمہ تھوڑی سماعت کے بعد ۱۰ رجولائی کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ کیونکہ محمود عادی اپنی شادی کے مطالبہ کے بعد جس کے لئے وقت درکار ہے۔ مترجم کی درخواست کرنے والا۔ محمود عادی سماعت مقدمہ کے وقت بہت مسرور تھا اور نئے سوٹ میں آیا تھا۔ کیونکہ وہ بہتر لباس میں عدالت میں آنا چاہتا تھا۔ یاد رہے کہ اس عدالت فوجداری کے صدر وہی منصور محمود بے ہیں۔ جنھوں نے لارڈ موئن کے نوجوان یہودی قاتلوں کا مقدمہ کیا تھا۔ استغاثہ کے گواہوں میں دو سفارتین بھی ہیں۔

مشرقی بحر روم کے جزیروں پر ترکی کی حکمبردار حکومت قائم ہو گی!

انقرہ ۳۰ رجون۔ بنی صباح نے یہ خبر دی ہے کہ جزائر ڈیکانیز پر اتحادی انتداب کے سلسلہ میں جو الجھنیں تھیں یہ بہت حد تک دور ہو گئی ہیں۔ ترکی نے مطالبہ کیا تھا کہ ساحل ترکی سے ۵۰ میل کے رقبہ میں جو جزائر ہیں ان کو ترکی انتداب میں دیدیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے ترکی کے اس مطالبہ کی تائید کی اور برطانیہ و امریکہ بھی اس سلسلہ میں ایک معاہدہ کرنے والے ہیں ابھی تک اس معاہدے کی شرائط اور تفصیلات کے متعلق بات چیت جاری ہے۔

— قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) امور خارجہ کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ عراق اور سعودی عرب میں مصری سفارتخانے کے لئے الگ الگ سفیر مقرر کر دئے گئے ہیں۔ سعودی عرب میں مصر کے سفیر ادوا لبجاردی بے ہوں گے اور عراق میں محمد لبین بے ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے   زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہو

صداقت

ہفتہ وار — کانپور

جلد ۴۲	کانپور شنبہ ۷ر جولائی سنہ ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۷

پروفیسر ہمایوں کبیر نے مسلم لیگ کی پوزیشن واضح کردی

پروفیسر ہمایوں کبیر سیکرٹری مولانا ابوالکلام آزاد پریسیڈنٹ آل انڈیا نیشنل کانگرس نے پریس کانفرنس میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ

صدر مسلم لیگ مسٹر جناح نے مختلف اسمبلیوں میں مسلم لیگ پارٹی کی قوت کا ذکر کیا تھا۔ کسی پارٹی کی صحیح قوت کا اندازہ عام انتخاب سے ہوسکتا ہے۔ پچھلے عام انتخاب میں مسلم لیگ کو ان تمام ووٹوں کا جو مسلم ممبروں کے حق میں ڈالے گئے تھے صرف چار فیصدی ملا تھا اور کوئی بھی پارٹی یا آرگنائزیشن ایمانداری سے اپنے ممبروں کا دعویٰ سوائے ان کے جو اس کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ہوں نہیں کرسکتی اس کے بعد چند ضمنی انتخاب ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ضمنی انتخاب عوام کی حمایت کی کسوٹی نہیں ہوتے۔

آگے چلکر پروفیسر مذکور فرماتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا انتخاب بھی رائے عام کا ظاہر کرتا ہے نواکھلی (بنگال) کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخاب میں مسلم لیگ آدھی سے زیادہ سیٹیں حاصل نہ کرسکی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے سکرٹری کی تو ضمانت تک ضبط ہوگئی۔ صرف اس کی ہی نہیں اور بھی کئی لیگی اُمیدواروں کا یہی حشر ہوا۔ وہاں انتخاب مشترکہ نہیں تھا لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نواکھلی میں مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فیصدی ہے پنجاب میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخاب میں مسلم لیگ کو سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں زبردست شکست ہوئی اور کیملپور میں وہ ایک بھی سیٹ حاصل نہ کرسکی۔

کلکتہ کارپوریشن کا انتخاب ایک اور بین ثبوت ہو یہاں بھی مشترکہ انتخاب نہیں ہے یہ سچ ہے کہ مسلم لیگ کو ۲۲ نشستوں میں سے ۱۷ نشستیں حاصل ہوگئیں لیکن ۱۱ ہزار مسلم ووٹوں میں سے لیگ کو صرف ۶ ہزار ووٹ ملے اور لیگ کے خلاف ۴ ہزار ووٹ پڑے یہ سب سے قریب کے انتخاب کا حال ہے یہ بات سبکو معلوم ہے کہ لیگ دیہات کی نسبت شہروں میں زیادہ مضبوط ہے۔

جہاں تک مجالس آئین ساز میں لیگ کی پوزیشن کا تعلق ہے کسی بھی مسلم اکثریت والے صوبے میں مسلم لیگ کی اکثریت نہیں ہے ہم نے بنگال میں لیگ کی کیبنٹ وزارت کو اس واقعہ کے باوجود شکست دی کہ اس کو یوروپین پارٹی اور اس کے حواریوں کی امداد حاصل تھی بنگال میں لیگ ہرگز برسراقتدار نہ آتی اگر اس کو یوروپینوں اور گورنر کی حمایت اور سرپرستی حاصل نہ ہوتی۔

بنگال اسمبلی میں ابتدا میں لیگ ٹکٹ پر صرف ۳۹ ممبران کامیاب ہوئے تھے اور وہاں لیگ کے ممبروں کی تعداد کبھی ۴۴ سے زیادہ نہیں ہوئی بنگال میں تقریباً ۳۰ مسلم ممبر تو ایسے ہیں جو حکومت کا ساتھ دیتے ہیں خواہ کسی پارٹی کی حکومت ہو ان کو لیگ یا اور کسی پارٹی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

پنجاب میں لیگ کو کبھی اکثریت حاصل نہیں ہوئی وہاں یونینسٹ پارٹی کو اکثریت حاصل ہے صوبہ سرحد میں تو لیگ کی پوزیشن اور بھی بدتر ہے وہاں لیگ گورنر کی امداد کے بغیر کبھی وزارت نہیں بناسکی جس دم کانگرس نے اس کو چیلنج کیا اسیوقت اس کو وہاں سے نکال باہر کیا۔

آسام اور سندھ میں پارٹی گٹھ بندھن یقینی نہیں ہے اس پر بھی آسام میں موجودہ وزارت صرف اسی وقت تک برسراقتدار ہے جب تک کانگرس پارٹی اس کو وہاں رکھنا چاہتی ہے اگر وہاں کانگرس پارٹی مخالفت میں چلی جائے یا حمایت ہی کرنا چھوڑدے تو بھی سر سعد اللہ کو استعفےٰ دینا پڑے سندھ میں بھی یہی حال ہے وہاں بھی سر غلام حسین کانگرس پارٹی کی امداد سے برسراقتدار ہیں اگر کانگرس خان بہادر مولا بخش کی حمایت کرتی تو آج شملہ کانفرنس میں سندھ کی طرف سے سر غلام حسین کی بجائے مولا بخش ہوتے۔

مسلم اکثریت والے ۴ صوبوں سے شملہ کانفرنس میں صوبہ سرحد کی طرف سے کانگرس کا ممبر او پنجاب کی طرف سے یونینسٹ پارٹی کا نمائندہ شامل ہے۔ سندھ کی طرف سے مسٹر غلام حسین ہیں جو کانگرس پارٹی کی امداد سے وزیر بنے ہوئے ہیں اور آسام کے وزیراعظم کی پوزیشن بھی سندھ کے وزیراعظم جیسی ہی ہے۔ صرف بنگال کی طرف سے لیگ کا ممبر ہے لیکن وہ شکست خوردہ ہے او اس کو بنگال کی طرف سے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تاریخی اجلاس مولانا آزاد صدر کانگرس کی صدارت میں شملہ میں ۳ر جولائی سے شروع ہوکر آج (۶ر جولائی) ختم ہوئے۔ جس میں مندرجہ ذیل ممبران شریک تھے مولانا ابوالکلام آزاد (صدر) اچاریہ کرپلانی (سیکرٹری) پنڈت جواہرلال نہرو۔ گوبند ولبھ پنت۔ بابو راجیندر پرشاد۔ سرسروجنی نائیڈو۔ ڈاکٹر پی۔ سی گوش۔ مسٹر آصف علی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ۔ سردار پٹیل۔ شری شنکر راؤ دیو۔

صدر کانگرس مولانا آزاد نے سب سے پہلے شملہ کانفرنس کی مختصر رپورٹ پیش کی اور بتلایا کہ کانفرنس کس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے ورکنگ کمیٹی میں مختلف مسائل کے علاوہ ایگزیکوٹو کونسل کیلئے ممبروں کے انتخاب پر بحث مباحثہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ نام منتخب کرلئے گئے ہیں اور آج (۶ر جولائی) مولانا آزاد خود وائسرائے سے ملاقات کرکے فہرست پیش کریں گے۔

برطانی انتخاب کا پیش اندازہ

لندن ۴ر جولائی برطانیہ میں کل سے عام انتخابات شروع ہو جائینگے اب تک کے حالات سے جو پیش اندازہ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے

کنسرویٹو ... نیشنل لیبرل (۳۰۷) لیبر (۲۹۶) ...

آئینہ کانپور

پنڈت جواہرلال نہرو

۳۰ر جون کو الہ آباد سے شملہ جاتے ہوئے پنڈت جواہرلال نہرو کانپور اسٹیشن سے گذرے جہاں آپ کے استقبال کے لئے کانگرسی لیڈروں کے علاوہ ایک عظیم الشان مجمع تھا۔ نہرو جی جیسے ہی گاڑی سے اترے ان کو پولیس کے قائم مقاموں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ نہرو جی نے فرمایا کہ وہ اس وقت کانگرس لیگ کے سمجھوتہ کے ناکامیابی کے متعلق کوئی بیان نہیں دینا چاہتے۔

ہیضہ کا ٹیکہ

کانپور میونسپل بورڈ نے ۱۹۸ء۱۴ روپیہ کی رقم ہیضہ کے ٹیکہ کی خریداری کے لئے منظور کی ہے۔

ریلوے یونین

ایسٹ انڈین ریلوے کے ملازمین کی یونین کے ایک جلسہ میں ملازمان کے گرانی کے الاؤنس کے ترقی کا مطالبہ پاس کیا گیا اور آئندہ سال کے لئے مسٹر ایس بی۔ ورما اور ایس۔ پی چودھری پریسیڈنٹ اور سیکرٹری منتخب ہوئے۔

کپڑے کا راشننگ

کپڑے کی راشننگ کی اسکیم کانپور میں ۱۵ر جولائی سے جاری ہو جائیگی اس اسکیم کے مطابق ہر ایک راشننگ کارڈ رکھنے والے آدمی کو اس دکان سے جہاں سے وہ غلہ لاتا ہے ایک کوپن ملیگا یہ یونٹ کے حساب سے جاری ہوگا اور ہر ایک یونٹ کے لئے ۵ گز کپڑا دیا جائے گا۔ جس کو وہ دکھا کر کسی سرکاری دوکان سے حاصل کرسکتا ہے جو ۱۵۰ کی تعداد میں شہر میں قائم ہوئی ہیں جن لوگوں کو مل سے کپڑا ملتا ہے ان کو یہ کارڈ نہیں دئے جائیں گے اس اسکیم کو ڈسٹرکٹ کلاتھ اڈوائزری کمیٹی نے منظور کیا ہے۔ دیہاتوں میں بھی کپڑے کی اسکیم زیر غور ہے۔

سڈول کاسٹ فیڈریشن

مسٹر تلک چند کریل یو۔ پی۔ گورنمنٹ پر زور دے رہے ہیں کہ یو۔ پی سڈول کاسٹ فیڈریشن کو اس صوبہ کی نمائندہ جماعت تسلیم کرلے اور ضلع وصوبہ کے کمیٹیوں میں اس کے ممبران منتخب کرے۔

حکام

مسٹر ال۔ جانسن۔ ٹاؤن راشننگ افیسر ایک ماہ کی رخصت پر گئے ہیں آپ کی جگہ مسٹر اے۔ ای ایرسن راشننگ افیسر کا کام کریں گے۔

مسٹر ایچ۔ جے۔ ال بگی سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس ۶ ماہ کی رخصت پر انگلستان جارہے ہیں۔

ملازمت سے علیحدہ

سورج پال اور محمد حسین کانسٹبلوں کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور نے ملازمت سے اس وجہ سے برخاست کردیا ہے کہ وہ اناؤ سے آنے والی گاڑیوں سے رشوت لیتے تھے۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی

تھیوسوفیکل سوسائٹی کا ایک جلسہ ۶ر جولائی ۷ بجے شام کو کچہری کے سامنے ہوگا جس میں اچاریہ سید ہارونی جی کبیر کی "تعلیم حق" پر تقریر کریں گے۔

میونسپل انتخاب

مسٹر احمد نبی خاں میونسپل کمشنر کے ہٹائے جانے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے مسلم لیگ نے درخواستیں طلب کی ہیں۔

کامیابی کے لئے دعاء

جنرل سیکرٹری یو پی سنٹرل سکھ دیوان نے وائسرائے اور مولانا آزاد کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ ان کی ان کوششوں کی تعریف کرتے ہیں جو کہ انہوں نے قومی مسئلہ کے حل کرنے اور قومی حکومت قائم کرنے کے لئے کی ہیں اور اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

میڈیکل علی گڑھ کالج

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے علی گڑھ میڈیکل کالج کو ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

جنگی مظاہرہ

نیشنل وار فرنٹ کوچ یکم و ۲ر جولائی کو کانپور سنٹرل اسٹیشن پر آیا تھا جس کو دیکھنے کے لئے ہزاروں آدمی گئے جس میں پیدل۔ ہوائی اور جہازی فوجوں کے کارنامے دکھائے گئے تھے۔

عورتیں کارخانے نہ جائیں

گوری نردور عورتوں کو نیکریوں میں جانے سے روک رہے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کو بائیکاٹ کی دھمکی دی گئی ہے وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ عورتوں کے جانے سے مردوں کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

پیدائش و اموات

۱۶ر جون کے ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور میں ۲۳۴ پیدائش اور ۱۳۱ اموات ہوئیں۔

پبلک لائبریری

مسٹر سوری دیال کی صدارت میں سوٹر گنج میں طالبعلموں کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ کستور بائی کے نام سے ایک لائبریری قایم کی جائے جس کا نام کستور با پستکالیہ گوالٹولی ہوگا۔ اس کے لئے چندہ جمع کیا جارہا ہے۔

کتوں اور طوائفوں پر ٹیکس

پنڈت دیدیان باجپئی نے کانپور میونسپل بورڈ میں ایک تجویز بھیجی ہے کہ کتوں پر چھ روپیہ سالانہ اور طوائفوں پر ۲۵ روپیہ سالانہ ٹیکس لگایا جائے۔

کپڑے کی گرفتاری

۲ر جولائی کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اسپشل ٹیکسٹائل پولیس نے رام موہن کے احاطہ ناچ گھر اور دوسرے مقامات سے باریک کپڑا برآمد کیا ہے۔

سنٹرل اسمبلی کی فہرست

سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے ووٹروں کی فہرست ۱۷ر جولائی کو شائع ہونے کی خبر ہے اسمیں دس ہزار نام ہیں۔ گذشتہ فہرست میں صرف ۴ ہزار نام تھے۔

شکر پر سے کنٹرول ہٹانے کی درخواست

کانپور کے شکر کے سوداگروں نے سنٹرل گورنمنٹ سے شکر پر سے کنٹرول منسوخ کرنے کی درخواست کی ہے۔

کوئلہ کے کیس کی اپیل منظور

مسٹر جسٹس لی اللہ جج الہ آباد ہائی کورٹ نے سردم پت سنگھانیہ کا اپیل منظور کرلیا اور سیشن جج کانپور کا وہ حکم منسوخ کردیا جس میں اُن کو مبلغ دس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا اس الزام میں دی گئی تھی کہ انھوں نے کوئلہ کے اسٹاک کے متعلق غلط نقشہ داخل کیا تھا۔ ہزلارڈشپ نے حکم دیا ہے کہ جرمانہ کی رقم اگر ادا کرگئی ہو تو واپس دی جائے۔

ہزلارڈشپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ مسٹر جسٹس ملک نے ایک جداگانہ تجویز تحریر کی ہے۔ مگر انھوں نے بھی اپیل کو منظور کیا ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ ۵ر جولائی کو سر ای۔ سوٹر چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

ٹرسٹ نے اپنے افسروں کے لئے گرانی وار الاؤنس گورنمنٹ احکامات کے مطابق منظور کئے اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے لئے گورنمنٹ سے زیادہ منظور کئے ہیں ہندوستان کنسٹرکشن کمیٹی کے ناچ گھر برھانہ روڈ کی زمین کے متعلق طے ہوا کہ اس کی زمین کو چار پلاٹوں میں تقسیم کرکے دوبارہ اس کی فروخت منظور کی جائے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کی سالانہ رپورٹ پڑھی گئی اور منظور کی گئی۔

ٹرسٹ نے میونسپل بورڈ کو پی روڈ ایکسٹینشن اسکیم میں کچھ پلاٹ رعایتی قیمت پر دینا طے کیا ہے کہ وہ اس پر بکری اور بھیڑوں کیلئے سلاٹر ہاؤس بنائے۔

مختلف انجینروں کے کاموں کے لئے تقریباً ۷ لاکھ روپیہ کے تخمینے منظور کئے گئے۔ فیکٹری ورکس ایریا میں سے ۳ ½ ایکڑ زمین گنیش فلاور ملز کو اس لئے دی گئی کہ وہ اس زمین پر اپنے یہاں کے کام کرنے والوں کے لئے کوارٹر بنائیں۔

طالبعلموں کے داخلہ کے فارم گم

معلوم ہوا ہے کہ کانپور ایگریکلچرل کالج طالب علموں کے داخلہ کے فارموں کا ایک بنڈل کھو گیا ہے اس وجہ سے درخواستیں دوبارہ طلب کی جائیں گی اور داخلہ کچھ دیر سے ہوگا۔

اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۳ر جولائی کو اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سید خواجہ محمود صاحب خزانچی اور چودھری اختر حسین صاحب نائب سیکرٹری منتخب ہوئے۔

گرینڈ وار امیوزمنٹ پارک

گرینڈ وار امیوزمنٹ پارک کا افتتاح ۴ر جولائی کو ہوا جس میں شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا تھا اور جس میں سوڈا۔ سگرٹ دیان سے تشریف لانے والوں کی خاطر مدارات کی گئی آخر میں تھیٹر کا ایک حصہ نمونہ کے طور پر دکھایا گیا اور پروفیسر شرما جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنے فن کیلئے مشہور ہیں انہوں نے یہ کام دکھایا کہ ۴۵ پونڈ برف کے اندر انہوں نے اپنے کو دفن کردیا اور ۴۵ منٹ تک وہ اس کے اندر رہے اور اس کے بعد برف ہٹا کر ان کو نکالا گیا اور وہ بالکل صحیح سلامت تھے۔ جس کی حاضرین نے نہایت تعریف کی۔

انجمن معیار ادب کانپور کا انتخاب

انجمن معیار ادب کا ایک عام جلسہ ۲ر جولائی کو جناب حکیم مولوی سیدالرحمٰن صاحب کی صدارت میں جناب عیاں صاحب کے دولت کدہ پر منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا:۔

صدر۔ جناب آغا محمد احسن کاظمی صاحب سب جج کانپور

نائب صدر۔ نواب سید قیصر حسین صاحب جناب سخا شاہجہانپوری پروفیسر علی رضا حسینی مسٹر علی رضا وکیل حکیم مولوی سیدالرحمٰن مسٹر محمد عباس۔ جنرل سیکرٹری۔ جناب عیاں صاحب۔

سیکرٹریز۔ جناب اظہر رضوی (شعبہ نثر) جناب تابش (شعبہ نظم) جناب سید محمد مظہر (پروپیگنڈا)

جوائنٹ سیکرٹریز۔ جناب مشرب نعمانی جناب سرشار صدیقی۔

خازن۔ جناب نواب کوثر صاحب

محتسب۔ جناب محمد ذکی صدیقی وکیل و جناب مختار حسین

اراکین مجلس انتظامیہ۔ مسٹر خواجہ عبدالسلام مولانا تسلیم ناطقی۔ جناب شارق۔ جناب وفا۔ پروفیسر سید ... جناب بہار۔ جناب انور جناب منظر جناب معراج لکھنوی جناب گوہر جناب افسر ناروی جناب کیف جناب ...

کمال عظیم آبادی مرحوم کا چہلم

۱۵ر جولائی یوم یکشنبہ بوقت ۹ بجے دن بمقام مقبرہ گوالٹولی کانپور میں اپنے قوت بازو برادر محترم مولوی سید مہدی حسین صاحب کمال عظیم آبادی مرحوم و مغفور کے غم میں صف ماتم بچھاؤں اور مجلس چہلم برپا کروں متمنی ہوں کہ جملہ کرم فرما حضرات ! ...

لیجئے اب دوسرے سامان تعیش کی طرح عورتوں کو بھی بکسوں میں بند کرکے دور دراز مقامات پر لیجایا جانے لگا اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک امریکی ہواباز جو انگلستان کے کسی ہوائی اڈے پر متعین تھا ایک برطانوی لڑکی پر ہزار دل و جان سے فدا ہوگیا۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے شادی بھی رچا دی۔ لیکن چرخ نیلی فام جو عشقبازی کا پرانا دشمن ہے ان دونوں کو یکجا نہ دیکھ سکا اور یکایک ہواباز کیلئے حکم پہونچ گیا کہ انگلستان سے فرانس چلا جائے

جدائی کی اس خبر نے عاشق اور محبوبہ دونوں کے دلوں کو شکستہ کردیا۔ پہلے تو یہ سوچا کہ ہوائی کمانڈر سے بیوی کو ساتھ لے جانے کی اجازت لیجائے لیکن پھر خیال آیا کہ اس فوجی نوکری میں عاشق اور اس کے عشق کو کون پوچھتا ہے۔ آخر عاشق نے معشوقہ سے کہا۔ کہ بیوی اگر تم دوسرے سامان کی طرح بکس میں بند ہوکر چلنے کے لئے تیار ہو تو شاید ترکیب کارگر ہو جائے۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں، بیوی پہلے ہی سے شوہر کے ساتھ جانے کے لئے تیار تھی۔ اس تجویز پر آمادہ ہوگئی۔ چنانچہ ایک ایسے بکس میں جس میں کہ صرف سانس لینے کے لئے ہوا کی گنجائش تھی بیوی کو ٹھونس ٹھانس کر بند کردیا گیا اور بکس کو ہوائی جہاز میں رکھدیا گیا

بکس میں بند ہونے والی اس عشق باز بیوی پر کیا گزری وہ بھی سن لیجئے۔ بکس میں ایک رخ سے پڑے پڑے سارا جسم شل ہوگیا، بیوی کی حالت کم ہوا کی وجہ سے بگڑتے بگڑتے بے ہوش ہوگئی۔ جب بے ہوش ہونے لگی تو اس نے یہ سمجھا کہ وہ مر رہی ہے، لیکن جب شوہر نے جائے قیام پر لانے کے بعد بکس کھولا۔ ہوا لگی۔ پانی کا چھینٹا دیا گیا۔ تو اس حسینہ نے آنکھیں کھولدیں۔

ذرا غور کیجئے کہ کس قدر شدید ریاضت کے بعد یہ حسینہ لندن سے پیرس پہنچی ہے۔ پیرس پہونچنے کے بعد یہ دونوں عیش کی زندگی گزارنے لگے لیکن ایک نئی مصیبت اور ٹوٹ پڑی پیرس کے بازار میں جب اس مہ پارہ کو بازار میں گھومتے دیکھا تو وہ تاڑ گیا کہ یہ مال کہیں باہر سے اڑا کر لایا گیا ہے۔ بس پھر کیا تحقیقات شروع ہوگئی اور پولیس کورٹ نے اس حسینہ پر ۳۵ پونڈ جرمانہ کردیا۔ لیکن صرف جرمانہ ہی نہیں کیا بلکہ اس محبوبہ کو عاشق سے جدا کرنے کے بعد پیرس سے لندن واپس کردیا گیا۔ لیکن اس مرتبہ صندوق میں بند کرکے اسے روانہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ عام مسلمانوں کی طرح اسے پیرس سے لندن کو بھیجدیا گیا۔

لیکن وہ عورت جو بکس میں بند ہونے کی تکلیف برداشت کر سکتی ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ پھر پارسل میں لپٹ کر شوہر کے پاس پہونچ گئی ہو۔ غرضکہ بیچارے وہ فوجی جو کہ اپنی بیویوں سے جدا رہتے ہیں ان غریبوں کی بیویاں اپنے شوہروں کے پہلو کی زینت بننے کے لئے نہ جانے کیسے کیسے کرتب کرنے کی نذر ڈھتے ہوں گے۔

فوجی سپاہیوں و دوران کی بیویوں کی جنسی خواہشات کو دیکھتے ہوئے ہمارے نزدیک یہ ضروری ہے کہ ان کی بیویوں کو دو تین مہینے کے بعد خود ہی حکومت ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کے پاس بھیجدیا کرے۔ ورنہ کوئی تعجب نہیں کہ آئندہ چلکر

تصویر سے خطاب

از جناب اختر واسطی

تو بولتی کیوں نہیں؟ کیا تو بھی مجھ سے ناراض ہے؟ کیا تیرے دل میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں رہی؟ کیا تو بھی میری صورت سے بیزار ہے؟ کیا میرا وجود تیری آنکھوں میں کھٹکتا ہے؟ کیا تو نے بھی خاموش رہنے کا قطعی فیصلہ کرلیا ہے؟

معلوم ہوتا ہے تجھ میں بھی ان کی خو آگئی ہے۔ تو بھی مجھے جلانے پر تل پڑی ہے۔ اس سے پہلے تو تو مجھے تسلی دیا کرتی تھی۔ تنہائی میں میرا دل بہلاتی جب میں روتا میرے آنسو خشک کرتی مگر معلوم نہیں تو اب کیوں مجھ سے پھری پھری رہتی ہے؟ تیرے تیر مژگاں میرے دل شکستہ کو اور چھلنی کئے دیتا ہے

تیری لطیف مسکراہٹ مجھ پر بجلی گرا رہی ہے تیرے منتشر بال میرے خواب کو پریشان کئے ہوئے ہیں تیرا سکوت میرے دل کی دھڑکن کو تیز کررہا ہے۔ ضرور تجھے بھی انھوں نے کچھ سکھا دیا ہے جب ہی آج اس قدر جفا و ستم پر تلی ہوئی ہے جی چاہتا ہے کہ تجھے سینہ سے لگالوں مگر تیری آنکھوں سے نکلے ہوئے شرارے مجھے تذبذب میں ڈال دیتے ہیں

ﷲ ایسے سائنٹفک بکس تیار ہو جائیں جن میں فوجی بیویوں کو صحیح سلامت لے جایا کریں اور جب چاہیں ان کو بکس میں بند کردیں۔

مسٹر چرچل کا انتخابی دورہ

لندن، ۲۰ جون۔ وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج اپنا انتخابی دورہ شروع کردیا ہے۔ اور باقی سب امیدوار ابھی اپنے اپنے حلقے میں پروپیگنڈہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ مسٹر چرچل کا کوبوکے اسٹیشن پر پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ وہاں بھیڑ اتنی زیادہ تھی کہ پولیس بھی اس پر قابو حاصل نہ کرسکی۔ مسٹر چرچل نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے بہت سے لوگ میرے خلاف ووٹ دیں گے۔ یہ تو آپ کی مرضی ہے کہ جس کو آپ مناسب سمجھیں ووٹ دیں۔ لیکن ووٹ دینے سے پہلے سب باتوں پر اچھی طرح غور کریں۔ مسٹر بیون کی اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہ مسٹر چرچل کو پارٹی پالٹکس سے بالاتر رہنا چاہئے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ میں پارٹی بازی سے الگ یوں نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا یقین ہے کہ سوشلزم ہمیں غلط راہ پر ڈال دیگا۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ ہم جاپان کے خلاف لڑائی پوری طاقت سے لڑیں گے۔ لیکن وہ لڑائی اتنے بڑے پیمانہ پر نہیں ہوگی۔

اس کے بعد چرچل نے مانچسٹر میں ایک بڑے جلسہ میں تقریر کی۔ تقریباً پچاس ہزار اشخاص نے وزیر اعظم کی تقریر سنی۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ میں آپ کو یہ نہیں بتلانا چاہتا کہ میں اس بات کا کتنا خواہشمند ہوں کہ ہمارے ملک میں ایک مضبوط گورنمنٹ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا سابقہ بہت مضبوط غیر ملکی حکومتوں سے پڑ رہا ہے۔ جو پورے طور پر مسلح ہیں۔ اور جن کی طاقت انتہا کو پہونچ گئی ہے۔ ہماری طاقت اتنی بڑی نہیں ہے جتنی کہ ہمارے دو بڑے ساتھیوں کی ہے۔ اور ہم صرف اتحاد کے ذریعہ ہی تو اپنی پوزیشن برقرار رکھ سکتے ہیں۔

مسٹر چرچل کے مخالف مسٹر الیکس ہنکوک نے آج ایک تقریر میں کہا کہ جب تک برطانیہ پر سرمایہ داری کا راج ہے ہم مصیبت میں رہیں گے۔ آپ نے کہا کہ سب سے بڑی

عورتوں کا کمزور دل!

آج کل دل کی بیماری بعض وجوہات کی بنا پر حسد سے زیادہ تجاوز کرتی جاتی ہے۔ بلکہ جہاں تک میرا تجربہ ہے اب پردہ کی بھی وہ شدت نہیں رہی کہ جس کو اس مرض کی بنا قرار دیا جائے لیکن مرض میں اضافہ ہی اضافہ نظر آتا ہے اور عورتوں میں ہسٹریا کی شکایت عام ہوتی جاتی ہے۔ ظاہری وجوہ تو مقوی اور خالص غذا کی کمی۔ تازہ ہوا اور اچھی آب و ہوا میسر نہ ہونے کا سبب اور غیر ضروری ثقیل اور محرک اشیاء کا استعمال ہے مگر امیر گھرانوں میں یہ مرض نسبتاً زیادہ عام ہے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ امیر گھرانوں کی عورتیں اپنی جسمانی نزاکت کا اظہار کرنے کی غرض سے جھٹ پٹ بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ ان کے تخیلات کا اثر کچھ اس قدر ان کے کمزور دل پر حاوی ہو جاتا ہے۔ وہ اسے مقابلہ کی ہمت نہ پاکر تھکے بالکل نڈھال ہوکر بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ ورنہ کون عورت جو شرم و حیا سے جھلکی دبی رہتی ہو۔ اس طرح بے حس و حرکت موقع بے موقع سر عام میں بے ہوش ہو کر دوسروں کی دست کرم کی محتاج بن جائے۔

کئی ہفتے گزرے۔ ایک مرتبہ میں شاپنگ کررہی تھی میرے قریب ہی ایک نوجوان انگلو انڈین لڑکی بھی لیس وغیرہ دیکھ رہی تھی اس نے کچھ لیس بھی خریدا۔ اس کے بعد ہم دونوں وہاں کے کچھ فروٹ اسٹال کی طرف چلے آئے اس سے میری کوئی شناسائی نہ تھی۔ اس لئے ہم میں سے کوئی کسی سے واقف نہ تھیں یکایک کچھ پھل خریدتے ہوئے وہ تیرا کر گر پڑی۔ اس وقت شدت کی گرمی بھی نہیں پڑ رہی تھی معمولی بہار کا دل فریب معتدل زمانہ تھا۔ لوگ دوڑ پڑے میں نے اور میری ساتھی خاتون نے مردوں کو ہاتھ لگانے سے منع کیا کچھ فرسٹ ایڈ کرتی ہی تھی کہ دو چار انگلو انڈین خواتین اور آگئیں اور اس وقت تک وہ بے ہوش تھی۔ سب نے مل کر اس کی مدد کی۔ پانی کے چھینٹے وغیرہ دیئے بہت دیر میں اسے ہوش آیا۔ تو سب کا شکریہ ادا کرکے وہ ایک رکشا پر اپنے گھر روانہ ہوگئی۔ اس کے کپڑے زمین میں گر جانے کی وجہ سے میلے ہوگئے پانی کے چھینٹوں سے اس کا فراک وغیرہ سب بھیگا ناس ہوا۔ اگر اس پر یہ اتفاقیہ حملہ نہ تھا تو کیا ہو سکتا تھا وہ سر بازار کونسی خوبصورتی دکھانے کے لئے اس طرح جان بوجھ کر گر پڑی لیکن بعض طبیعت لوگ ہسٹریا کے اس خوفناک حملے کو محض بناوٹ یا اظہار نزاکت پر محمول کرتے ہیں۔ دل کی کمزوری کی شکایت جس کو لاحق ہوتی ہے۔ اس پر خیالات کا بہت جلد گہرا اثر ہو جاتا ہے۔ اور جس چیز سے اس کو خوف پیدا ہوتا ہے اس کا اثر وہ بری طرح دل پر لینے کی وجہ سے اس قدر متاثر اور بے حس و حرکت ہو جاتا ہے

ضرورت یہ ہے کہ عیش و عشرت کو ضروریات سے الگ کردیا جائے تاکہ ہر شخص کی زندگی ضروریات تیار کرنے کی فکر کرے۔

کینڈا کو ہندوستان کے وزیر اعظم کا انتظار

اٹاوہ، یکم جولائی۔ کل جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل اسمٹس نے اہل کینڈا سے جو خطاب کیا تھا۔ اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وزیر اعظم کینڈا مسٹر میکنزی کنگ نے کہا کہ ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں جب ہندوستان کا وزیر اعظم کینڈا آئے گا۔ اور اہل کینڈا اسے اسی طرح خطاب کریں گے۔ جس طرح مارشل اسمٹس کو چکے ہیں مسٹر کنگ نے کہا کہ کینڈا برطانیہ اور مستعمرات برطانیہ کا خیر مقدم کر چکا ہے۔ اور وہ دن آنے والا ہے جب ہندوستان کا بھی وزیر اعظم ہمارے درمیان آئے گا۔ مسٹر کنگ نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ ہندوستان جلد دولت مشترکہ برطانیہ کا آزاد ممبر بن جائے گا۔

بی موٹر

از ابراہیم عمادی

پوں پوں!
سات آٹھ سال کے بچوں کے لئے

شاہد میاں، ماجد میاں اور جمیلہ بیگم نے رانی باغ کی سیر کی وہ ایک خوبصورت عمارت میں گئے اس خوبصورت عمارت کا نام عجائب گھر ہے اس میں اچھی اچھی چیزیں دیکھیں انوکھی۔ انوکھی چیزیں دیکھیں۔ عجائب گھر اچھی اچھی چیزوں سے سجایا گیا تھا۔ انوکھی انوکھی چیزوں سے سجایا گیا تھا۔

پھر سب نے پتھر کا بڑا ہاتھی دیکھا۔ یہ ہاتھی بہت پرانا تھا سب بہت خوش ہوئے شاہد میاں ماجد میاں اور جمیلہ بیگم نے پھری والے سے ایک ایک آنے کی مونگ پھلی لیں، مونگ پھلی رومال میں رکھ لیں۔

سب دوست باغ میں گئے۔ سب نے شیر چیتا اور ہاتھی دیکھا، بندر کو مونگ پھلی کھلائی بندر خوب ناچا کودا، طوطا، مینا دیکھا بہت سی قسم کی چڑیاں دیکھیں۔

سب دوست ایک جگہ ہری ہری گھاس پر بیٹھے وہ کھیلنے کودنے لگے شاہد میاں اور ماجد میاں گیند اچھالنے لگے جمیلہ بیگم گڑیا سے کھیلنے لگیں۔ موٹر پھر رانی باغ سے پوں پوں کرتی چلیں وہ بہت تیز دوڑنے لگیں، وہ پھرائے بھرنے لگیں شاہد میاں، ماجد میاں اور جمیلہ بیگم اڑے چلے جا رہے تھے وہ سب بہت خوش تھے، وہ بڑی بڑی عمارت دیکھ رہے تھے، سڑک پر ٹرام چل رہی تھی، گھوڑا گاڑی چل رہی تھی، بی موٹر پوں پوں کرتی ان سب سے آگے نکل گئی۔

سڑک پر آدمی چل رہے تھے وہ سب دیکھنے لگے شاہد میاں اور ماجد میاں نے تالی بجائی، جمیلہ بیگم ہنسنے لگیں بی موٹر دم بھر چوپاٹی پہونچ گئیں، بی موٹر نے سب کو چوپاٹی کی سیر کرائی۔

شاہد میاں اور ماجد میاں نے ریت میں دریا بنایا۔ پہاڑ بنایا جمیلہ بیگم نے ریت میں باغ لگائے پھر شاہد میاں اور ماجد میاں گیند اور بلا کھیلنے لگے، جمیلہ بیگم گڈیا گڈا کھیلنے لگیں وہ بہت خوش ہوئے۔

بی موٹر چوپاٹی سے پوں پوں کرتی چلیں وہ بہت تیز دوڑنے لگیں، وہ فراٹے بھرنے لگیں۔ وہ پھر میں مالابار ہل پر پہونچ گئیں۔

مالابار ہل پر بہت بڑا ہرا بھرا میدان ہے وہاں خوب صورت ہرا بھرا باغ لگا ہے وہ سب ہرے بھرے میدان میں گیند اچھالنے لگے۔ خوبصورت ہرے بھرے باغ میں جھولا بنا ہے سب جھولے پر بیٹھے اور جھولا جھولنے لگے وہ سب بہت خوش تھے۔

بی موٹر مالابار ہل سے پوں پوں کرتی چلیں وہ بہت تیز دوڑنے لگیں۔ شاہد میاں ماجد میاں اور جمیلہ بیگم اڑے چلے جارہے تھے اور وہ بہت خوش تھے، وہ بڑی بڑی عمارت دیکھ رہے تھے۔ سڑک پر گھوڑا گاڑی چل رہی تھی بی موٹر پوں پوں کرتی ان سب سے آگے نکل گئیں*

"پھر بھی اپنا ہے" کے بیرونی مناظر ختم ہوگئے

ڈائرکٹر:- واجد بیننے کی واپسی!

"پھر بھی اپنا ہے" کو سال رواں کی شاہکار تصویر بنانے کے لئے دینس پکچرز کا عملہ کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا ڈائرکٹر واجد بیننے تصویر کے بیرونی مناظر قلمبند کرنے کے بعد بمبئی پہونچ چکے ہیں۔ جہاں آپ نے فوراً ہی ان ڈور شوٹنگ کا اہتمام شروع کردیا ہے۔ دوسری جانب کمپنی میوزک روم میں ہر وقت چہل پہل نظر آتی ہے۔ مسٹر رامچندر پال اپنی سابقہ روایت کنگن اور بندھن کے بعد پہلی بار خوش نظر آتے ہیں اور اپنی مرضی دینس پکچرز

مسٹر رام چندر پال اپنی سابقہ روایت کنگن اور بندھن کے بعد پہلی بار خوش نظر آتے ہیں اور اپنی حسب مرضی وینس پکچرز کی اب جدید تصویر کو جدید موسیقی سے آراستہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

امید ہے کہ راجہ بیننے جو عرصہ دراز تک شانتا رام کے دست راست رہ چکے ہیں، اپنی قابلیت کے پورے پورے جوہر دکھائیں گے "پھر بھی اپنا ہے" کے حقوق تقسیم تمام دنیا کے لئے میسرز چارولیا اینڈ

جو اپنی جانب سے صوبائی حقوق تقسیم کریں گے۔

"پھر بھی اپنا ہے" کے اداکاروں میں مجمہ حسن نی جونت کمر کرکٹ ایکٹر جگدیش، کرن دیوان، وسنت ٹھینگڈی پریش بنرجی، سید احمد، سروج بورکر، اور بے بی شکنتلا کے نام قابل ذکر ہیں۔

---

* سڑک پر آدمی چل رہے تھے وہ سب دیکھنے لگے، شاہد میاں اور ماجد میاں نے تالی بجائی جمیلہ بیگم ہنسنے لگیں:

برطانیہ میں الکشن کے پروپیگنڈے کیلئے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوں گے

لندن یکم جولائی۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ توقع کی جاتی ہے کہ برطانوی انتخابات کے ۶۷۵ امیدوار اس پر دس لاکھ پونڈ ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ کریں گے شاید یہ برطانیہ کا آخری الکشن ہوگا جس میں اس قدر زیادہ اخراجات ہوں گے۔

علاوہ ازیں امیدواروں کو ضمانتی رقم کے طور پر کل ۲۵ لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ یعنی ۳۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ بھی خزانہ میں داخل کرنا ہوگا۔ ضمانت کی رقم ہر شخص کو ۱۵۰ پونڈ ۲۰۰ ہزار روپے ہے۔ بعض امیدوار اپنی تقریروں میں چندہ کی اپیل بھی کررہے ہیں۔

مزدور پارٹی تین لاکھ سے ساڑھے تین لاکھ پونڈ تک خرچ کرے گی یہ رقم مزدور انجمنوں کے چندوں سے جمع ہوگی۔

مولانا آزاد کے نام مسلمانوں کے پیغامات

لکھنؤ۔ سکریٹری یوپی مسلم مجلس نے ایک تار مولانا ابوالکلام آزاد کو روانہ کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ نیشنلسٹ مسلمانوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور ہماری مجلس نے مسلم لیگ کا یہ دعویٰ کبھی تسلیم نہیں کیا کہ وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ایک اور تار مولانا عظمت اللہ سکریٹری جمعیت علماء اودھ نے مولانا آزاد کو روانہ کیا ہے جمعیت نے کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی مخالفت کبھی نہیں کی لیکن وہ مسلم لیگ کے اس دعوی میں کہ وہ مسلمانوں کی

اقوال زریں

وہ شخص بنی نوع انسان کا بڑا محسن ہے جو اعلیٰ اصول حیات کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں لکھدے تاکہ وہ آسانی سے یاد ہو جائیں۔

کسی کی غیبت کرنے سے خاموش رہنا بہتر ہے

وہ بد نصیب آدمی نہیں ہے جسے دھن نہیں ملا بلکہ درحقیقت بد نصیب وہ ہے جو دھن ملا ہے۔

دنیا میں وہ گھر سب کو خوش رکھنا ناممکن ہے

کوئی اتنا دکھی یا سکھی نہیں جتنا وہ اپنے آپ کو بتلاتا ہے یا لوگ سمجھتے ہیں۔

کبھی اپنے آپ کو ویسا ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو جیسے تم نہ ہو،

ماں کی خدمت دنیا و آخرت کے لئے ڈھال ہے اور خداوند تعالےٰ کی خوشنودی۔

م اور وہی آپ کو لڑکے اور لڑکیاں بھی دیتا ہے۔

"ہاں بیٹی!

"پھر ابا جان کی کیا ضرورت ہے؟"

سرینگر۔ ۳۰ جون۔ رائے بہادر پنڈت رامچندر کاک نے وزیر اعظم ریاست کشمیر اور جموں کا چارج لیلیا ہے

موج تبسم

جنٹلمین :- (دو آنے میز پر پھینکتے ہوئے) میرے کپڑے تو تیار ہوں گے مہربانی کر کے مجھے دے دیجئے۔

دھوبی! کپڑے تو حضور تیار ہیں لیکن ان کی دھلائی تین آنے ہے۔

جنٹلمین :- ہیں تین آنے کیوں؟ دو ہی تو پتلونیں قمیص اور تم ایک پتلون کی دھلائی ایک آنہ لیتے ہو۔

دھوبی:- اور دو آنہ جُراب اور کالر کے جو بٹن کی جیب میں سے نکلے۔

نجومی نے نوجوان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں ماضی اور مستقبل کا سب حال بتا سکتا ہوں"

نوجوان "تو پھر میرے متعلق بتلایئے"

نجومی نوجوان کو آدھ گھنٹہ تک ماضی و مستقبل کا حال بتا رہا جب وہ سب کچھ بتا چکا تو نوجوان نے کہا۔

"بابا آپ نے سوائے ایک بات کے سب کچھ بتلا دیا"

نجومی وہ کیا؟

نوجوان :- یہی کہ آج میں تمہیں ایک پیسہ نہ دوں گا۔

چھوٹی لڑکی:- اماں خدا ہمیں کھانا دیتا ہے

ماں :- ہاں بیٹی!

"اور کپڑا بھی دیتا ہے؟"

"ہاں!" م

دلچسپ خبریں

خدا کے گھر سے واپس آگیا

دنیا میں ایسے ہزاروں انسان موجود ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگئے ہیں لیکن آئرلینڈ کے ایک کسان نے جس کا نام ایس مارٹن ہے مرنے کے بعد جن عجیب غریب باتوں کا انکشاف کیا ہے وہ بیحد دلچسپ ہیں۔

اس کسان کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ یہ چار پانچ گھنٹے تک بالکل مردہ حالت میں پڑا رہا لیکن جوں ہی اس کی لاش کو تابوت میں بند کرنا چاہا اس کے جسم میں دوبارہ زندگی پیدا ہوگی۔

جب دوبارہ زندہ ہونے کے بعد اس سے سوال کیا گیا کہ مرتے وقت اور مرنے کے بعد تم نے کیا محسوس کیا تو اس کسان نے بتایا کہ "موت بڑی مزیدار چیز ہے مرنے سے پہلے مجھے ایسی غنودگی طاری ہوئی جیسے کہ بہترین شراب پینے کے بعد نشہ ہوتا ہے، مجھ کو اس نشے میں ایک لذت سی محسوس ہوئی اور اس لذت نے مجھ کو قطعی غافل کر دیا، اس کے بعد مجھ کو کچھ خبر نہیں رہی" گویا کسان کے نزدیک مرنے میں بھی ایک خاص کیف اور لطف ہے۔

اس کسان کے علاوہ بعض دوسرے مر کر زندہ ہونے والوں نے بھی ان ہی خیالات کا اظہار کیا ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ مرنے میں بھی ایک لذت ہے۔

پشاور - ۲ر جولائی - ہز میجسٹی ظاہر شاہ افغانستان نے بادشاہ سویڈن گوان کی سالگرہ پر مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔

افسانہ

کیا وہ مجھے بھول گئے
ایک غریب لڑکی کی دردناک کہانی

ازجناب صادق الخیری!

یہ ایک ایسی لڑکی کی داستان ہے جو برسوں کسی کا انتظار کرتی رہی اور ایک ایسے ظالم نوجوان کی کہانی ہے جس نے کہ ایک غریب لڑکی کی زندگی کو تباہ اور برباد کر دیا امید ہے کہ یہ افسانہ جو درد میں ڈوبا ہوا ہے۔ ادبی حلقوں میں پسند کیا جائے گا۔

چرواہے گلوں کو ہنکاتے اور پرانی بانسریوں پر ٹوٹی ہوئی لے میں گیت گاتے چلے جا رہے تھے ذرا دور ایک ندی اس طرح بے چینی سے بہہ رہی تھی گویا اس کا سانس کوئی دم میں رکا ہی چاہتا ہے۔ عابد کلثوم کے بالکل قریب سرک آیا اور وہ بھی اپنی حیثیت سے بے خبر اس کے پہلو سے چمٹی ہوئی سرور سا محسوس کرنے لگی۔

عابد بولا "ایک بات کہیں ——— ؟"

ہاں" کلثوم نے اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہم ——— ہم جا رہے ہیں"

"کہاں؟"

"کہتے ہیں پڑھنے لکھنے سے آدمی ہیرا ہو جاتا ہے اس لئے میں پالم پور جا رہا ہوں۔

"پالم پور" وہ بھولے سے بولی۔ وہ تو بہت دور ہے۔

"ہاں ——— وہاں اسکول اور کالج ہیں

"کتنے دن میں آجاؤ گے؟"

"دن؟" اس نے نذاشوق سے کہا" اور کئی سال لگ جائیں..... تم ہمیں بہت یاد آؤ گی"

"جانا کب ہے؟

"کل منہ اندھیرے"

کئی سال بیت گئے پر دیہات کی زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ سوائے اس کے کہ کلثوم اپنی ماں کے انتقال کے بعد سے کچھ بدلی بدلی نظر آتی تھی اس کی ہستی کا آبگینہ دکھ کی چٹان سے پہلی بار ٹکرایا تھا۔ اس لئے وہ سمجھنے لگی تھی کہ زندگی گریۂ مسلسل ہی کا نام ہے۔ اس کا دنیا میں اب کوئی نہیں تھا جس کے سہارے وہ اطمینان سے بیٹھی رہتی۔

کلثوم کی جوانی انگڑائی لے کر بیدار ہوئی۔ جب سے اس نے عابد کے آنے کا حال سنا اس کے دل میں ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ اس نے کئی بار سوچا چلی چلوں، مجھے دیکھ کر بچپن کی تمام باتیں انہیں یاد آجائیں گی اور وہ میری ٹھوری اٹھا کر کہیں گے کلثوم! تیری شب بیداریاں اور یہ لمبے لمبے کٹھن دن اب ختم ہوگئے" لیکن خود ہی کہتی "مجھ میں اور ان میں بڑا فرق ہے۔ وہ تو بچپن کا زمانہ تھا۔ جب انسان خواب کی طرح اصلیت سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ کہاں وہ زمیندار اور بستی بھر کے مالک اور کہاں میں بچاری" آج تمام دن اسی الجھن میں گذرا کبھی دل کہتا "اتنے سال اس کی یاد میں گزارے ہیں۔ اب اس کے پاس جانے میں شرم کیسی؟ اور پھر اس نے خود بھی تو کہا تھا کہ تم ہمیں بہت یاد آؤ گی" لیکن جب قدم اٹھتے تو خودداری زنجیر پاؤں میں پڑ جاتی "آخر انہیں اب تک کیوں نہ خیال آیا ——— وہ خود ہی چلے آئیں گے"

چوکھٹ کے اوپر بستے میں ایک دیا جل رہا تھا۔ کبھی کبھی ہوا کے تند جھونکوں سے اس کی لو لہرا جاتی تو اس کا ہاتھ خود بخود اس کے دل پر چلا جاتا تھا۔ اللہ جانے آج یہ کیوں بے چین ہوا جاتا تھا شاید وہ سمجھتی تھی کہ رات گئے تک اگر وہ نہ آئے تو میں خود ہی چلی جاؤں گی۔ اور انہیں سوتے سے جگا دوں گی۔ بس اسی خیال سے وہ ذرا نہائی دھوئی تھی۔ اجلا رنگ تو یوں ہی تھا۔ صاف ستھرے کپڑے پہن کر تو اور بھی اچھی نکل آئی۔ بال بھی سنوار لے تھے مگر جس پلنگ پر وہ بیٹھی تھی وہ کچھ اچھا نہیں تھا۔ اور پر انا لحاف تو اور بھی بری حالت میں تھا۔ اس غضب کی سردی میں وہ خدا جانے کیسے گذارا کرتی تھی۔ لیکن یہ سوال تو امیروں کے لئے ہے۔ غریبوں کے ذہن کی یہاں تک رسائی ہی نہیں ہوتی۔

اس نے لحاف گھسیٹ کر اپنی ٹانگوں پر ڈال لیا۔ اتنے میں آواز آئی" کلثوم وہ آواز پہچان گئی

عابد کی آواز کہیں زمانہ بھلا سکتا تھا؟ خوشی کے مارے وہ دیوانی ہوگئی مگر پلنگ سے اٹھ نہ سکی اور نہ اس کے منہ سے یہ نکل سکا" ہاں" میں اندر ہوں آؤ نا؟ عابد نے جھانکا اور خود ہی اندر آگیا۔ وہ بت بنی بیٹھی رہی۔ عابد نے دیکھا کہ اس کی مسکراہٹ چہرے پر سمٹ سمٹ کر معدوم ہوئی جا رہی ہے جیسے کوئی حسین مکھوٹا بہ خاک دفن ہو رہا ہے۔ وہ اس کے پاس جلدی سے بیٹھ گیا۔

"کلثو"

کلثوم رو پڑی۔ نہ جانے اس کا دل کیوں بھر آیا اس نے آہستہ سے کہا" میں آپ کا کئی دن سے انتظار کر رہی تھی۔ میں سمجھی شاید آپ نہ آئیں ——— مگر میرے دل نے....... میرے دل نے کہا آپ ضرور آئیں گے"

"کیوں نہ آتا۔ کلثو میں نے تو تمہیں کئی بار یاد کیا۔ بھلا تم نے تو کیوں یاد کیا ہوگا؟"

"آپ کو کیا معلوم ———" وہ اپنی بڑی بڑی پرنم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی"

اماں کے مرنے کے بعد بس آپ کو یاد کر کے جیتی رہی ورنہ میں تو اب تک ———"

"تو ہم اکیلے رہ جاتے۔ کیا تم ہمیں اکیلا چھوڑ جاتی؟"

عابد کی طرح کلثوم نے بھی اس کے گلے میں باہیں ڈالدیں مگر دفعتاً وہ جھجک کر پیچھے ہٹی۔ آج اسے شرم آرہی تھی۔ جوانی کا بوجھ اسے بے تکلف نہیں ہونے دیتا تھا اور جب عابد نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تو اس کا تنفس تیز ہوگیا اور اس کے ہاتھ پاؤں باوجود کوشش کے حرکت نہ کر سکے۔ اس نے اس کے رخسار پر اپنے لب رکھ دئے اور شکستہ آواز میں کہنے لگا" تم کتنی خوبصورت ہو کلثو!"

کلثوم کی پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا اور وہ اس کی آغوش سے بچ نکلنے کی سعی کرتے ہوئے بولی۔ آپ ——— آپ یہ کیا کر رہے ہیں....."

عابد انجان بن کر کہنے لگا" اور تم مجھ سے شادی کب کروگی؟"

"شادی؟" کلثوم کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا" آپ مجھ سے شادی کریں گے؟ میں تو غریب ہوں" اس کی آنکھوں میں خوشی اور بے بسی کے آنسو جھلک آئے" آپ....... سچ کہہ رہے ہیں؟"

"ہاں ——— بہت جلد!" وہ آگے بڑھتا ہوا بولا۔

"پھر ہم دونوں اس سامنے والے مکان میں آرام سے رہا کریں گے۔ مجھے تم سے بے حد محبت ہے کلثو" وہ بڑھتا ہی آگے بڑھ رہا تھا اور کلثوم اس کے آغوش میں اپنے آپ کو کھو چکی تھی۔

دو تین ماہ تک وہ اپنی جوانی کے پیاسے جذبات کو تسکین دیتا رہا لیکن جب کلثوم کی طبیعت گری گری سی رہنے لگی تو اسے کچھ ہوش آیا۔ کلثوم میں سستی اور پھر اضمحلال دیکھ کر بعض عورتیں کچھ تاڑ گئیں۔ عورتوں کے ذریعے یہ بات مردوں کے کانوں تک پہونچی اور آہستہ آہستہ اس کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھنے لگیں۔ قدرت بھی تو سماج کی طرح عورت کی لغزشیں طشت از بام کر دیتی ہے! جوں جوں دن گذرتے رہے اس کے ماں بننے کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ ایک رات اسے اذیت محسوس ہوئی مگر وہ کسی سے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔ آپ ہی آپ اسے مہاکا اسی حالت میں گزشتہ واقعات سطح ذہن پر ابھر آئے اور اسے وہ وقت یاد آیا جب عابد نے پہلی بار اس کے دل و دماغ پر ایک کیفیت نامعلوم طاری کر دی تھی۔......اس خیالی تلذذ سے کچھ دیر کے لئے وہ جسمانی تکلیف کو بھول گئی اور سوچنے لگی اے کاش میں اس دن کے بعد زندہ ہی نہیں رہتی۔

"بس اب ایک ہی صورت ہے۔" عابد نے التجا کرتے ہوئے کہا۔ "باہر گاڑی کھڑی ہے تم اس میں سوار ہو جاؤ۔ میں اس گاؤں میں گھر دیکھ آیا ہوں۔ وہاں کوئی پوچھے تو کہہ دینا میرے خاوند شہر میں کام کرتے ہیں۔ کوئی ڈرنے کی بات نہیں۔ یہ بوڑھا گاڑی بان نیک آدمی ہے اور مکان بھی جانتا ہے۔ آرام سے لے جائے گا۔"

کلثوم منہ بند، اُسے چپ چاپ دیکھتی رہی مگر اس کی خاموش آنکھیں کہہ رہی تھیں "آپ تو کہتے تھے ہماری بہت جلد شادی ہو جائے گی۔ اب وعدہ پورا کیوں نہیں کرتے؟" عابد اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا "بڑا خراب زمانہ ہے کلثوم! لوگ خواہ مخواہ ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں ذرا میں گھر والوں کو راضی کر لوں، پھر میں تم کو جلد یہیں لے آؤں گا اور وہ گاؤں یہاں سے ہے کتنی دور؟ میں خود بھی وہاں تم سے ملنے آؤں گا...... ہاں تم کسی قسم کا فکر نہ کرنا۔ ہر مہینے تمہیں خرچ چلانے کے لئے روپے بھیجتا رہا کروں گا آؤ۔ اٹھو اٹھو...."

اس کا دل صاف تھا۔ عابد کی باتوں پر یقین نہ کرنے کی اس کے خیال میں کوئی وجہ نہیں تھی شام کی تاریکی اور تنہائی میں وہ گاڑی میں بیٹھ گئی اور بیل ڈگمگ ڈگمگ چلنے لگے۔ عابد کچھ دیر درختوں کی آڑ میں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اور جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تو کلثوم کی آنکھوں سے آنسو ڈھلک آئے ہر طرف خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ آس پاس کے گھنے درخت اس کے دل کی کہانی سن سن کر آہ سرد بھر رہے تھے۔ کبھی کبھی گاڑیبان کے چمکانے یا کسی فاقہ زدہ کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دے جاتی تھی جو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اپنے پیدا کرنے والے سے اپنی بے چارگی کی شکایت کر رہا تھا۔

چار پانچ مہینے تک دس روپے آتے رہے جس سے اس کی تن پروری ہو جاتی تھی مگر من کا روگ اُسے ایسا لگا کہ اس کی جان گھلتی ہی چلی گئی۔ ادھر پچھلے مہینے روپے نہیں آئے اور عابد نے کبھی شکل ہی نہیں دکھائی اس لئے اس کا ماتھا ٹھنکنا تعجب خیز نہیں تھا۔ پڑوس میں ایک رحمدل بوڑھی عورت رہتی تھی۔ اس سے اُسے بہت کچھ سہارا تھا

ایک دن کلثوم سے اس نے کہا۔

"بیٹی! میری تو کوئی اولاد ہوئی نہیں۔ تیرے ہاں بچہ ہوگا تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔"

بچے کا خیال آتے ہی کلثوم کانپ اٹھی۔

"اماں! میں کہیں مر نہ جاؤں اُف — مجھے اس وقت بڑی تکلیف ہو رہی ہے!" پھر اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا "اچھی! مجھے اپنی گاڑی میں جلدی آسول پہونچو۔ اود — وہ میرا گاؤں ہے۔"

بڈھا گاڑی ہانک رہا تھا اور کلثوم بے حال پڑی ہوئی تھی۔ خیالات اس کے دماغ میں گردش کرنے "کہیں وہ مجھے بھول تو نہیں گئے؟...... نہیں نہیں...... اور اگر بھول بھی گئے ہیں تو مجھے دیکھ کر انہیں رحم آ جائے گا پھر وہ اکیلا کبھی نہیں چھوڑیں گے۔"

گاڑی جب زمیندار کے مکان سے ذرا ہی فاصلہ پر رہ گئی تو شور وغل آوازوں نے اسے چونکا دیا۔ گاڑی کو راستہ بھی تو نہیں ملتا تھا۔ گاڑی بان کے پوچھنے پر کسی نے کہا "کیوں رے بڈھے! تیری عقل تو نہیں سٹیا گئی؟" دوسرا بولا "ارے ناچا! تجھے نہیں معلوم کہ زمیندار جی شادی کر کے آ رہے ہیں۔"

کلثوم تڑپ کر اٹھ بیٹھی۔ اس نے دیکھا کہ عابد کا مکان دلہن کی طرح سج رہا ہے اس کا دل ٹوٹ گیا اور وہ چکرا کر گر پڑی۔

اُمید کے آسمان پر ایک ستارہ جھلملا رہا تھا۔

آہ آج وہ بھی غروب ہو گیا!

مولانا آزاد سے مولانا مدنی کی پھر ملاقات

شملہ۔ مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیت العلماء ہند نے آج صبح پھر صدر کانگریس مولانا آزاد سے ملاقات کی مولانا حفظ الرحمن بھی آپ کے ساتھ تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس نے آج ان کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ تاکہ وہ ویول پلان کے متعلق غیر لیگی مسلمانوں کا رویہ کانگریس کے روبرو پیش کر سکیں۔

جواہر لال سے وائسرائے کی اہم بات چیت

نئی دہلی ۳؍جولائی بمبئی سے ہمارا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر ویول پلان کے ماتحت نئی اگزیکیٹو کونسل قائم ہوئی تو اس میں کانگریس کے چوٹی کے لیڈر شریک ہوں گے۔ کیونکہ اعلیٰ کانگریسی حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ جتنا اہم تجربہ کیا جا رہا ہے اُسے دوسرے یا تیسرے درجے کے ہاتھوں میں نہیں سونپا جا سکتا۔ اب تک مرکزی حکومت کے امکانی ممبروں میں صرف راجہ جی۔ پنڈت جی بھولا بھائی ڈیسائی اور آصف علی صاحب کے ہی نام لئے جاتے ہیں۔ مگر کانگریس کی فہرست میں چند برگزیدہ غیر کانگریسی ہستیوں کے علاوہ اگر کانگریسی صفوں میں سے سردار پٹیل، ڈاکٹر پٹابھی اور راجندر بابو کے نام شامل ہوئے تو مجھے اس میں ذرا بھی حیرت نہ ہوگی۔ میں نہایت ہی باخبر حلقوں میں بات چیت کے بعد یہ اطلاع دے رہا ہوں۔

شملہ سے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو سے لارڈ ویول نے اس انداز سے گفتگو کی کہ گویا وہ ہندوستان کے اس وزیر خارجہ دل ٹٹول رہے ہیں۔ جس کو چرچل سے بالاتر اور اسٹالن کا ہمسر مانا جاتا ہے۔

پنجاب کے وزیروں کی میٹنگ

شملہ ۳؍جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے وزیروں کی میٹنگ ہوئی جس میں وزیر اعظم نے وہ پوزیشن بتلائی جو انہوں نے ویول پلان کے سلسلہ میں اختیار کی ہے وزیروں نے ان کی پالیسی کی تائید کی۔

ٹوکیو کا بڑا حصہ خالی ہو گیا

نیویارک۔ حکومت جاپان کو امید ہے کہ جلے بھنے ٹوکیو میں صرف دو لاکھ اشخاص باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے لئے نئی رہائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ٹوکیو سے زیادہ تر لوگ باہر جا چکے ہیں۔ امن کے وقت ٹوکیو کی آبادی ستر لاکھ سے زیادہ تھی۔

عراق کا برطانیہ سے مطالبہ

لندن۔ عراق نے اس معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کا پرزور مطالبہ کیا ہے جو عراق اور برطانیہ کے درمیان ہوا تھا۔ حکومت عراق سے تعلق رکھنے والے حلقوں کا خیال ہے کہ اس مسئلہ پر کچھ دنوں سے بغداد میں برطانی سفیر سے بات چیت چل رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عراق نے معاہدہ میں تبدیلی کا جس ڈھنگ سے مطالبہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عراق کو اپنے بیرملکی تعلقات کے معاملہ میں زیادہ آزادی ہونا چاہیئے۔ عراق کی نوجوان کو زمانہ حال کے مطابق بنانے کے لئے زیادہ امداد کی جائے۔ اقتصادی حالت نے عراق کی مالی امداد کی جائے۔

سنگاپور خالی کیا جا رہا ہے

نیویارک ۳؍جولائی۔ جاوا ریڈیو نے جس پر جاپانیوں کا کنٹرول ہے۔ خبر دی ہے کہ جاپانی جولائی کے وسط سے سنگاپور سے غیر ضروری شہریوں کو خالی کرنا شروع کر دیں گے۔

مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیت العلما کا بیان

شملہ ۳؍جولائی۔ مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیت العلماء ہند نے ایک بیان میں فرمایا کہ ہم جو بھی قدم اٹھائیں۔ ہمیں ملک کے چالیس کروڑ باشندوں کی فلاح بہبودی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ حکومت برطانیہ نے اس وقت دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قوم پرور مسلمان آزاد ہندوستان کی خدمت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔

مسٹر جناح کی تقریر

شملہ ۲؍جولائی۔ مقامی مسلم ہائی اسکول میں کرتے ہوئے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے کہا کہ مسلمانوں کو لئے یہ بڑی آزمائش کا وقت ہے۔ اگر اس وقت ہم متحد رہے تو کامیابی ہوگی ورنہ بہت نقصان پہنچے گا۔

مسٹر جناح اور مسلم لیگ تمام مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔

کلکتہ۔ مسٹر شمس الدین احمد سابق وزیر بنگال لیڈر کرشک پرجا پارٹی بنگال اسمبلی نے مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس کو آج شملے تار دیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسٹر جناح کے اس دعوے کو کہ وہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے نمائندے کی حیثیت سے بات چیت کرنے کا حق ہے باطل قرار دیتا ہے۔ ہارے ہوئے اور بدنام ترے وزیر سر ناظم الدین کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ بنگال کے لوگوں کی نمائندگی کریں۔ کانگریس کے اس دعوے کی کوئی وقعت نہیں رہے گی کہ وہ ہندوستان کی ہی قومی سیاسی جماعت ہے اگر وہ ہندوستان کے وطن پرست مسلمانوں کی نیابت کرنا چھوڑ دے۔ ایسے نازک وقت میں خدا کرے کانگریس اپنے آپ کو سربلند رکھ سکے۔ اس تار کی نقل وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری، مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو بھیجی گئی ہیں۔

اینگلو انڈین گروپ کا لیڈر

شملہ۔ مسٹر فرینک انتھونی لیڈر اینگلو انڈین گروپ نے سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ سے ملاقات کی اس پر زور دیا کہ اینگلو انڈین حلقہ کو بھی وائسرائے ہند کی نئی اگزیکیٹو کونسل میں ایک نشست ملنی چاہیئے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے انہیں یقین دلایا ہے کہ مجھے ہر اقلیت کا خیال ہے۔

تین اتحادی بیڑے جاپان کے قریب جمع ہو گئے

میلبورن۔ ۳؍جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ اتحادیوں کے تین سمندری بیڑے جن میں تین بڑے جنگی جہاز۔ تین کروزر اور تقریباً بیس ایئر ڈراڈ اور ۲۵۰ فوج لے جانے والے جہاز شامل ہیں اوسا کے قریب سمندر میں جمع ہو گئے ہیں۔ ٹوکیو ریڈیو نے یہ بھی بتلایا ہے کہ جنگی جہاز کس کس جگہ موجود ہیں۔ ٹوکیو ریڈیو کا کہنا ہے کہ فوج لے جانے والے جہازوں کی تعداد میں اضافہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اوکیناوا جاپان سے بہت قریب ہے۔

مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت نہیں ہے

شملہ۔ صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس ہندوستان کی مختلف انجمنوں کی طرف سے ایک بڑی تعداد میں تار اور خطوط پہنچ رہے ہیں جن میں مسٹر جناح کے اس دعوی کی حقیقت سے انکار کیا ہے۔ کہ صرف مسلم لیگ کو ہی کونسل میں مسلم ممبر نامزد حاصل کرنے کا حق ہے۔ کلکتہ سے مسٹر شمس الدین احمد صدر آل بنگ کرشک جماعتی ولیڈر کرشک پرجا پارلیمنٹری پارٹی وسابق وزیر حکومت بنگال نے مولانا آزاد کو مندرجہ ذیل تار دیا ہے۔

مسٹر جناح کا یہ دعوی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے بہ حیثیت صدر مسلم لیگ صرف وہی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ بالکل مجنونانہ۔ شکست خوردہ اور لغو ہے۔ بنگال کے سابق وزیر اعظم سر ناظم الدین کو بنگال کے لوگوں کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے کانگریس نے اگر ہندوستان کے نیشنلسٹ مسلمانوں کے کاز کی کوئی حمایت نہ کی۔ تو اس کا یہ دعوی غلط ثابت ہوگا۔ کہ وہ ایک قومی سیاسی انسٹی ٹیوشن ہے۔ خدا کرے اس نازک وقت میں موزوں موقعہ بلند رویہ اختیار کرے۔

صدر کانگریس نے جواب میں مسٹر شمس الدین کو یقین دلایا ہے کہ کانگریس کسی بھی مفاد کو نظر انداز نہیں کرے گی۔ مسٹر خلیل احمد سکریٹری بنگال پراونشل مومن انصار کانفرنس نے مولانا آزاد کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

"پانچ کروڑ مومن لیگ کی پالیسی کو پسند نہیں کرتے مسٹر جناح کو مومنوں کی نمائندگی کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مومنوں کو بھی عارضی حکومت میں حصہ لینا چاہیئے۔

مرزا جعفر حسین جنرل سکریٹری آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے مولانا آزاد کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے

مسٹر حسین بھائی لالجی سے مشورہ کرنے کے بعد (جو یہاں موجود ہیں) میں آپ کی توجہ شیعوں کے حقوق کے تحفظ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ شیعہ فرقہ ایک اہم فرقہ ہے۔ آپ کی توجہ اس خط کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جو ۱۰ اکتوبر سنہ ۳۹ء کو صدر کانگریس شری راجندر پرشاد کو لکھا تھا جس کا جواب انہوں نے ۳۰ اکتوبر کو دیا تھا جس میں انہوں نے صاف وعدہ کیا تھا کہ اہم اقلیت فرقوں مثلاً شیعہ فرقہ کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور ان سے مشورہ کیا جائیگا۔ شیعوں کا کوئی نمائندہ ابھی تک مدعو نہیں کیا گیا۔ براہ کرم ہمیں بتلایا جائے کہ ہماری کیا پوزیشن ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا حسین احمد مدنی شملہ پہونچ گئے ہیں۔ جو آج تیسرے پہر صدر کانگریس سے ملیں گے۔ اور نیشنلسٹ مسلمانوں کا نظریہ پیش کریں گے

نمایندہ پریس سے مہاتما گاندھی کا انٹرویو

لارڈ ویول کے طریقہ انتخاب کی حمایت

شملہ۔ ۳۰ جون۔ "اگر میں ہندوستان کا وائسرائے بن جاؤں تو میں اپنی فہرست سے دنیا کو حیرت میں ڈال دوں۔ اگر مجھے اختیار حاصل ہو تو میں عارضی حکومت میں چوٹی کے آدمی شامل کر دوں۔ بلا لحاظ اس بات کے کہ وہ کس ذات کا کس فرقہ کس رنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ہے رائے جو مہاتما گاندھی نے سنیچر کو اے پی آئی کے نامہ نگار سے ایک خاص انٹرویو میں ظاہر کی۔

مہاتما گاندھی نے یہ بھی کہا کہ لارڈ ویول نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بہت اچھا ہے۔

مہاتما جی نے مذاق میں کہا کہ میں نے آپ کا دعوی درج رجسٹر کر لیا ہے۔ لیکن میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

مہاتما جی بالآخر کچھ کہنے پر رضامند ہو گئے نامہ نگار نے پہلا سوال یہ کیا کہ اگر آپ کو اختیار دیدیا جائے تو آپ عارضی حکومت کی تشکیل کس طرح کریں گے۔

زور کی مسکراہٹ کے ساتھ مہاتما جی نے کہا کہ عارضی حکومت میں چوٹی کے آدمی لئے جائیں گے۔ بلا لحاظ ذات۔ مذہب اور رنگ مہاتما جی نے بڑے زور سے ہنستے ہوئے مزید کہا کہ اگر مجھے وائسرائے بنا دیا جائے تو اپنی فہرست سے دنیا کو حیرت میں ڈال دوں اور اس کو منظور کرا دوں۔

مہاتما جی نے یہ بھی کہا کہ میں کانگریس کے موجودہ ممبروں میں سے کسی کو بھی نہ لوں گا۔ بشرطیکہ یہ محسوس کروں کہ کانگریس سے باہر اور قابل آدمی مل سکتے ہیں جو ملک کو جلد از جلد آزاد کرانے کی کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ اس کے بعد میں نے یہ سوال کیا کہ آپ نے تجویزوں کے متعلق وائسرائے کے ساتھ اپنی خط و کتابت میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پیریٹی کے معاملہ میں "سورن ہندو" کے لفظ پر اعتراض کیا ہے۔ اور اگرچہ لکھا ہے کہ اگر سورن ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان یہ پیریٹی ناقابل تبدیل ہے تو نئی گورنمنٹ میں کانگریس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے نامہ نگار نے کہا کہ ان خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ کانگریس کے ڈیلی گیٹوں نے ہندوؤں (جن میں دلت شامل نہیں ہیں) اور مسلمانوں کے درمیان پیریٹی منظور کر لی ہے۔ کیا آپ کو اس بارے میں کچھ کہنا ہے۔

ذرا رک کر مہاتما جی نے کہا کہ کانگریس میموں نے پیریٹی منظور کر لی ہے۔ تو اس کا وہ مطلب نہیں ہے جو آپ سمجھتے ہیں۔ میں وائسرائے کے اعلان کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ قومی کیبنٹ میں کوئی فرقہ دوسرے فرقہ سے زیادہ نمایندگی کا مطالبہ نہیں کرتا۔ اس طریقہ پر ہندو (دلتوں کو چھوڑ کر) اگرچہ ہیں تو مسلمانوں سے کم ہو سکتے ہیں۔ لیکن زیادہ نہیں۔

میں نے آخری سوال کیا کہ نئی کونسل کا انتخاب کرنے کے لیے لارڈ ویول نے کل پریس کانفرنس جو طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ کیا آپ وہ پسند کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ تمام پارٹیاں الگ الگ فہرست پیش کریں۔

مہاتما جی جواب دیا کہ میری رائے میں لارڈ ویول کا طریقہ کار اچھا ہے۔ کیونکہ وائسرائے نے اپنی مرضی ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی۔

وائسرائے نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ کانفرنس میں جو مختلف پارٹیاں شامل ہوتی ہیں۔ وہ مجھے (وائسرائے) اپنا لیڈر مان لیں۔ لارڈ ویول نے یہ بات بھی کہی ہے۔ وہ کانفرنس کے لیڈر کے طور پر کام کریں گے۔ نہ کہ وہائٹ ہال کے ایجنٹ کے طور پر۔

امریکہ کے نئے وزیر خارجہ

کنساس سٹی۔ ۳۰ جون۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے مسٹر اسٹیٹنس کی جگہ مسٹر جیمز برنیس کو امریکہ کا سکریٹری آف اسٹیٹ مقرر کیا ہے۔

شاہ لیوپولڈ تخت چھوڑ دیں گے

لندن۔ سالسبرگ میں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ شاہ لیوپولڈ تخت چھوڑ دیں گے۔ خیال ہے کہ اسکا فیصلہ چند روز میں ہو جائے گا۔

مسٹر سوباش بوس کا مشورہ

لندن۔ یکم جولائی۔ سنگاپور ریڈیو سے مسٹر سوباش چندر بوس نے ہندوستان میں اپنے "انقلابی ساتھیوں" سے اپیل کی ہے کہ وہ لارڈ ویول کی پیش کی ہوئی اسکیم کی سخت مخالفت کریں۔ اور کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کو مجبور کریں کہ وہ اس اسکیم کو قبول نہ کریں۔

مسٹر جناح کو گاندھی جی کا جواب

شملہ۔ ۳۰ جون۔ مسٹر جناح کی طرف سے مسٹر گاندھی کو یہ لکھا گیا تھا کہ وہ ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی نے یہ جواب دیا ہے کہ آپ مولانا آزاد سے ملیں وہی کانگریس کی طرف سے آپ سے گفتگو کر سکتے ہیں۔

کانگریس قومی جماعت ہے

نیو اادا۔ ۲ رجولائی۔ مسٹر کلیشور راؤ سابق پارلیمنٹری سکریٹری مدراس گورنمنٹ نے نیرداد ایں عیسائیوں کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس ایک قومی جماعت ہے۔ جو عیسائیوں کا بھی اتنا ہی لحاظ رکھتی ہے۔ جتنا ہندوؤں مسلمانوں سکھوں اور اینگلو انڈین کا۔ مہاتما گاندھی اور صدر کانگریس نے اس مسئلہ پر شملہ کانفرنس میں کافی زور دیا ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی ہے کہ شملہ کانفرنس بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوگی باوجود اس کے کہ مسٹر جناح اپنی بے بنیاد باتوں اور دعویٰ سے رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس کے لئے یہ بھی درست نہیں ہے کہ وہ موجودہ شملہ کانفرنس کو الگ رکھ کے مسٹر جناح سے ایک دوسرے سمجھوتہ کی کوشش کرے۔ جیسا کہ مسٹر جناح کی خواہش ہے اگر ایسا ہوا تو ان کی رائے میں یہ سمجھوتہ کوئی باعزت سمجھوتہ ہی نہ ہوگا۔

آپنے فرمایا کہ لارڈ ویول کے اس عارضی حکومت کی انتظامات مکمل ہوجانے کے بعد اگر مسٹر جناح مہاتما گاندھی سے کسی مستقل آئین کے متعلق سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہوجائیں جو خالص قومی بنیادوں پر مشتمل ہو نہ کہ خود مسٹر جناح کی اپنی شرائط پر۔ تو مجھے یقین ہے کہ مہاتما گاندھی پہلے آدمی ہوں گے۔ جو ایک بھائی کی طرح پیش آئیں گے اور باعزت سمجھوتہ کے لئے راضی ہوجائیں گے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۷ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر بھوگنی پور۔ مقام کانپور۔ ضلع کانپور

رام بھروسہ وغیرہ — مدعیان

بنام رام سروپ — مدعا علیہ

بنام رام سروپ ولد رام پرشاد قوم ولیش ساکن بکمرایان خاص پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور حال مقیم مندر رام داس برمکان بابو رام داس وکیل کانپور واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۲ اگریکلچر ایکٹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ رجولائی سنہ ۴۵ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے۔ اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ رجون سنہ ۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی — مہر عدالت

گاندھی جی کو مسٹر جناح کا مشورہ

شملہ۔ یکم جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے خاص نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر جناح نے فرمایا کہ اگر گاندھی جی پاکستان کے اصول کو تسلیم کرلیں تو اس موجودہ کانفرنس کی کوئی خاص ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ ہم سب خود آپس میں مل کر اپنی ایک الگ متحدہ کانفرنس منعقد کرسکتے ہیں۔ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں ساتھ ساتھ مل کر ہندوستان کی آزادی اور اس چھوٹے سے براعظم میں بسنے والی تمام اقوام کی فلاح و بہبودی کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ میرے خیال میں گاندھی کو موجودہ کانفرنس کو بالکل ختم کردینا چاہیئے۔ مسلم لیگ سے ایک علیحدہ سمجھوتہ کرلینا چاہیئے۔ پاکستان کے اصول کو اس طرح سے تسلیم کرلیا جائے۔

گاندھی جی کو جب مسٹر جناح کے اس نئے مطالبے کا علم ہوا تو انہوں نے اس سلسلہ میں کسی قسم کا جواب دینے سے انکار کردیا۔

اسٹالن کو روس کا سب سے بڑا اعزاز

لندن۔ یکم جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے آج اعلان کیا ہے کہ مارشل اسٹالن کو سپریم سوویٹ کے حکم کے بموجب آرڈر آف وکٹری دیا گیا ہے۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ ان اعلیٰ خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے جو مارشل اسٹالن نے سوویٹ روس کی تمام مسلح فوجوں کو منظم کرکے اس عظیم جنگ میں ملک و قوم کی ماہرانہ رہنمائی کی۔ یہ سوویٹ یونین کا اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔

ہندوستان میں حکومت مختیاری

برمنگھم۔ وزیر ہند مسٹر ایمری نے کل رات پارک بردک میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اب اس پوائنٹ کے بالکل قریب پہونچ گیا ہے۔ جبکہ وہ اپنے اوپر خود حکومت کریگا۔

لیگ اور یونینسٹ پارٹی میں سمجھوتہ نہیں ہوسکا

لاہور۔ ۳۰ رجون۔ پنجاب مسلم لیگ کے وائس پریسیڈنٹ شیخ صادق حسین ممبر اسمبلی نے جو حال ہی میں شملہ سے واپس آئے ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران میں یہ مان لیا ہے کہ مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے درمیان سمجھوتہ کی بات چیت ہوئی تھی۔ اور میں نے ملک خضر حیات خان سے بات چیت کی تھی۔ لیکن ہمارے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔

سکھ اپنے تین نام پیش کریں گے

شملہ۔ سکھوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے آج یہ ظاہر کیا کہ وہ وائسرائے کے سامنے اپنی جماعت کی طرف سے تین نام

لیگ بھی غیر مسلموں کے ناموں کی سفارش کرے گی

شملہ۔ ۳۰ رجون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے ایک نمائندہ کا بیان ہے کہ کانگریس کی طرح مسلم لیگ کو بھی یہ حق ہوگا کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسرے طبقوں اور جماعتوں کے ممبران کے ناموں کی سفارش کرے گی۔

کانگریس اور مسٹر جناح کے رویہ پر مولانا آزاد کا تبصرہ

شملہ ۱ جولائی۔ مولانا آزاد نے آج ایک انٹرویو میں فرمایا کہ میرے خیال میں مسٹر جناح نے بہ حیثیت صدر مسلم لیگ جو بیان دیا ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کانگریس اور لیگ کی مزید گفت و شنید کے بارے میں مولانا ابو الکلام آزاد نے فرمایا کہ مشترکہ پینل کے بارے میں اب تو مسٹر جناح کی طرف سے ہی کوئی پیش قدمی ہو سکتی ہے۔ میں کانفرنس کے آخری اجلاس میں یہ بات بالکل واضح کر چکا ہوں۔ کہ کانگریس کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہوا ہے لیکن مسلم لیگ کے صدر کے خیال میں کوئی مشترکہ بنیاد موجود نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب میں اگر مسلم لیگ نے کوئی پینل پیش نہ کیا تو کانگریس حکومت بنانے کو تیار ہے۔ مولانا آزاد نے کہا کہ یہ معاملہ وائسرائے کے طے کرنا کا ہے۔ جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے۔ وہ تو تعمیری رویہ اختیار کرنے میں آخری حد تک جا چکی ہے۔

ہندو سبھا کے کارکنوں کی کانفرنس

بریلی۔ میرٹھ اور روہیل کھنڈ کمشنریوں کے تمام اضلاع کے ہندو سبھا کے کارکنان کی ایک کانفرنس بریلی میں یکم جولائی کو ۱۲ بجے مسٹر گوپی لال بابو بہرہ ایڈوکیٹ کے مکان محلہ بہاری پور میں شری دلیش پانڈے سکریٹری آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی صدارت میں ہونیوالی ہے۔ اس کانفرنس میں ویول پلان اور شملہ کانفرنس سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جائیگا۔ اور تمام کارروائی آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ہوگی۔ ساٹھ اشخاص کے نام دعوت نامے روانہ کردئے گئے ہیں۔

مہاراجہ الور کو صدر کانگریس کا جواب

شملہ ۲۸ جون۔ "میں برباد کرنے کی بجائے بنانے کی بہترین کوشش کر رہا ہوں۔" یہ ہے وہ تار جو صدر کانگریس مولانا آزاد نے مہاراجہ الور کو بھیجا ہے۔ مہاراجہ الور نے وائسرائے کے پاس مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔ ملک معظم کی حکومت کی پیش کش بہت فیاضانہ ہے۔ وائسرائے صاحب بہت صدق دل ہیں۔ اور ان کا رویہ ہمدردانہ ہے۔ جو تجویز پیش کی گئی ہیں۔ ان میں ملک کے زیادہ تر مطالبوں کو مان لیا گیا ہے۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ آگے دیکھیں گے کہ پیچھے نہیں دیکھیں گے۔ اور کانگریس امداد کرنا چاہتی ہے امید ہے کہ آپ کی رہنمائی میں سمجھوتہ ہو جائیگا۔ یہ ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔

مسٹر جناح کو براڈفورڈ کے مسلمانوں کا تار

لندن ۲۹ جون۔ براڈفورڈ کی ہندوستانی مزدوروں کی ایسوسی ایشن کے سکریٹری مسٹر حسین نے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

براڈفورڈ کے مسلمان پاکستان کے متعلق آپ کے مطالبہ کی مذمت کرتے ہیں۔ اور آپ سے کانگریس سے تعاون کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

راجہ بہادر موتی لال کا بیان

شملہ ۲۹ جون۔ راجا بہادر جی ایس موتی لال لیڈر کانگریس پارٹی کونسل آف اسٹیٹ نے جو شملہ کانفرنس میں مدعو ہیں آج شام کو کہا کہ کانگریس کو یہ فکر ہے کہ ہندوستان کا نیشنلزم جس کے لئے وہ اتنے دنوں سے لڑ رہی ہے زندہ رہے۔ اس کو یہ فکر ہے کہ فرقہ پرستی ختم کی جائے تاکہ ہندو اور مسلمان مشترکہ طور پر اپنی منزل مقصود کی جانب بڑھ سکیں۔ ویول پلان کے بارے میں آپ نے کہا کہ کانگریس اپنے بنیادی حقوق کو قربان نہیں کر سکتی۔ ورنہ وہ ہر ممکن کوشش کرے گی کہ کامیاب ہو جائے۔

آٹھ پینل پیش ہوں گے

شملہ ۲۹ جون معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند کے پاس شملہ کانفرنس سے اکزیکیٹو کونسل کے ناموں کے سلسلہ میں آٹھ پینل پیش ہوں گے جس میں سے وہ انتخاب کریں گے۔ یہ پینل ذیل ہوں گے۔

۱۔ کانگریس (۲) مسلم لیگ۔ ۳۔ نیشنلسٹ پارٹی ۴۔ سکھ پارٹی۔ ۵۔ دولت پارٹی۔ ۶۔ یونینسٹ پارٹی ۷۔ عیسائی پارٹی۔ ۸۔ یوروپین پارٹی۔

کانگریس ملک کی واحد نمائندہ جماعت

مولانا محمد نعیم حسن صاحب کا بیان

دہلی۔ ۳۰ جون۔ انڈین نیشنل کانگریس ہندوستانیوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے جس میں ملک کی آزادی کے لئے مسلمانان ہند نے اپنے تناسب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ ان حالات میں انڈین نیشنل کانگریس کو صرف ہندوؤں کی جماعت قرار دینا واقعات اور حقیقت حال کے سراسر منافی ہونے کے علاوہ مسلمانان ہند کی پچاس سالہ قربانیوں سے انکار کرنا ہے جس کے لئے ہم قطعاً تیار نہیں ہیں خصوصاً اس کا موجودہ صدر بھی ایک صحیح دیندار مسلمان ہے۔

مسلم لیگ دراصل سروں۔ خان بہادروں۔ خانصاحبوں اور سرمایہ داروں کی نمائندہ جماعت ہے۔ جہاں تک صوبجاتی اور مرکزی لیجسلیچر میں۔ نمائندگی کا تعلق ہے وہ زیادہ تر اس مسلم بورڈ کا مرہون منت ہے جس میں لیگ کے ساتھ دیگر آزاد خیال جماعتیں بھی شامل تھیں۔ اس حالت میں لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت قرار دینا واقعات اور حقیقت حال کے سراسر خلاف ہے ہماری رائے میں حق نمائندگی صرف انہی جماعتوں کو حاصل ہے جن جماعتوں نے قربانیاں کی ہیں کسی ایسی جماعت کو حق نمائندگی قطعاً حاصل نہیں جس نے ملک و ملت کی آزادی کے لئے کبھی کوئی خدمت سرانجام نہیں دی۔ بلکہ آزادی کی راہ میں ہمیشہ رکاوٹ ہی پیدا کی ان حالات میں لیگ کا دعوی واحد نمائندگی ہندوستان کی آزادی اور ترقی کی راہ میں ایک مستقل رکاوٹ ہے۔

شملہ کانفرنس کی کامیابی کی امید

لندن۔ ۲۹ جون کل رات پارک بروک میں تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند مسٹر ایمری نے کہا کہ ویول پلان کو ہندوستان کی تمام بڑی بڑی پارٹیوں نے مان لیا ہے۔ اور امید ہے کہ لارڈ ویول اپنی مدبری سے معاملات کو طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

نئی پیشکش قربا...

شملہ۔ ۲ جولائی۔ مسٹر راجگوپال آ...
پیشکش کے لئے ہمیں کسی کا مشکور...
کسی کا عطیہ نہیں ہے۔ بلکہ اہل ملک...
راجہ جی کو امید ہے کہ فرقہ دارا...
حل نہیں ہو سکا۔ شخصیتوں کے...

ESTD. 1926

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن سبزواری

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۵ روپے / 5/-/-
ششماہی ۲ روپے ۸ آنے / 2/8/-
سہ ماہی ۱ روپیہ ۸ آنے / 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ / -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 28 | Cawnpore. Saturday 14th July. 1945

کانپور شنبہ ۱۴ر جولائی ۱۹۴۵ء مطابق ۳ر شعبان المعظم ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۲۸

ادبیات

حشر جذبات

از حضرت مولانا حاجی شاہ ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری

جذبات حسن عشق کا طوفاں لئے ہوئے
بیخود ہیں اہل ہوش یہ ساماں لئے ہوئے

روتا ہوں آج عشق کی ناکامیوں پہ میں
منہ پر ردائے گرد بیاباں لئے ہوئے

آنکھوں کو کیا ضرورت نظارۂ چمن
ہر نقش جب ہے حسن گلستاں لئے ہوئے

محفوظ ہو گیا ہی نظر میں جمال دوست
ہر بزم میں ہوں دیدۂ حیراں لئے ہوئے

بربادیٔ حیات ہی راس آ گئی مجھے
اب حسن خود ہے دید کا ارماں لئے ہوئے

یا خود مجھی کو اب نہیں احساس سوز دل
یا انتہائے درد ہے درماں لئے ہوئے

تری تسلیوں سے نہ بڑھ جائے اضطراب
ہوں انتہائے غم تہ مژگاں لئے ہوئے

ممکن نہیں ہے دہر میں آزادیٔ حیات
ہر زندگی ہے کاوش زنداں لئے ہوئے

ثاقب مری نظر میں ہے آئی ادائے حسن
بیٹھے رہیں وہ جلوۂ پنہاں لئے ہوئے

دنیائے اسلام

کیا ترک حلب پر اپنا قبضہ کرنا چاہتے ہیں

لنڈن ۴- جولائی - (اخبار اسٹیٹسمین) میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت ترکیہ عراق کے برطانوی اور امریکی ذرائع سے پیٹرول کے حاصل کرنے کا حد سے زیادہ خواہشمند ہے نئی صورت نے مشرق وسطیٰ کی معاشی مسئلہ میں ایک اور اہم اضافہ کر دیا ہے- عنقریب جو تین بڑوں کی اہم کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس میں یہ تمام مسائل زیر غور ہوں گے اور ان کا کوئی نہ کوئی حل ضرور تلاش کرنا ہوگا، کیونکہ اب مشرق قریب کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ ان کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے- شام و لبنان کا فرانس سے مکمل آزادی کا مطالبہ اور دردانیال کی موجودہ پوزیشن کو تبدیل کرنے کی خواہش مند ہے- فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کا عقدہ- یہ سب وہ مسائل ہیں کہ جن کو نپٹانا از حد ضروری ہے- حال ہی میں شام کے متعلق ایک اور رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ روسی حکومت ترکوں کو اس بات پر آمادہ کر رہی ہے اور دم دلاسا دے رہی ہے کہ وہ حلب پر اپنا قبضہ کر لیں جو حلب سے ترکی کی سرحد ملی ہوئی ہے- اور وہ ریلوے لائن بھی اپنے قبضہ میں کر لیں- جو موصل کو جاتی ہے- جہاں پیٹرول کے مشہور کوئیں ہیں- موصل کا مسئلہ جو گذشتہ جنگ عظیم کے بعد ترکی کا سب سے اہم مسئلہ بن گیا تھا اب پھر دوبارہ اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے ؂

دردانیال کے مسئلہ کے متعلق ترکی وزیر خارجہ کا بیان!

بوسٹن ۴ر جولائی - ترکی وزیر خارجہ مسٹر حسن نے جو حکومت ترکی کی طرف سے سان فرانسسکو کانفرنس میں شرکت کیلئے بھیجے گئے تھے اپنے وطن کو واپس ہوتے وقت اخباری نمایندوں کے اس سوال پر کہ کیا ترکی دردانیال میں روسیوں کو فوجی مرکز قایم کرنے کی اجازت دیدے گا- آپ نے جواب میں کہا کہ مجھے اب تک دردانیال کے جھگڑوں کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی ہے اور اس قسم کے سوال کا جواب دینا میرے خیال میں ابھی بہت ہی قبل از وقت ہے۔

ترکی نے روسی مطالبہ کو ٹھکرا دیا!

انقرہ ۷ر جولائی - کولمبو براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نامہ نگار مقیم انقرہ نے نیویارک ہیرلڈ ٹریبون کو اطلاع دی ہے کہ ترکی حکومت نے روس کی تجاویز کو مکمل طور پر رد کر دیا ہے اور ایک نوٹ روس کو روانہ کیا ہے جس میں دردانیال کے متعلق روس کے مطالبہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دردانیال کے متعلق مونٹریو کانفرنس میں جو فیصلہ کیا ہے- وہ بین الاقوامی تھا اس معاہدہ پر جن ممالک کے دستخط ہیں وہی ممالک اس میں ترمیم کا حق رکھتے ہیں، ترکی انفرادی طور پر اس میں ترمیم نہیں کر سکتا۔

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے ترکی کی متذکرہ بالا وضاحت کی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ ترکی اور روس کی کشیدگی مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے خطرہ کا باعث ہے ؂

نہر سویز کے کنٹرول میں روس کا حصہ

لنڈن ۳ر جولائی- برطانوی دفتر خارجہ کے ایک نقاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے کوئی کارروائی ایسی نہیں دیکھی جس کی وجہ سے اخبار ڈیلی ایکسپریس کی اس اطلاع کی تائید کی جا سکے کہ نہر سویز کے کنٹرول میں روس کو کوئی حق دیا جائے گا۔

فلسطین میں یہودیوں کی آزاد حکومت قایم کی جائے

واشنگٹن ۶ر جولائی- امریکہ کی ۳۷ ریاستوں کی حکومت نے پریسیڈنٹ ٹرومین کے پاس متحدہ طور پر حسب ذیل عرض داشت روانہ کی ہے۔

"ہم کو یقین ہے کہ وہ زمانہ اب آ گیا ہے کہ یہودیوں کے لئے عام طور پر فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت دیدی جائے- اور اس کا دروازہ تمام دنیا کے یہودیوں کے لئے کھول دیا جائے تاکہ وہ وہاں ہر حصہ سے جا جا کر آباد ہو سکیں- امریکی حکومت کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد فلسطین کو یہودیوں کی آزاد اور جمہوری حکومت میں تبدیل کرنے کے ذرائع اور وسایل اختیار کرے ؂

استنبول ۹ر جولائی - استنبول کے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ روس نے ترکی سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے بلغاریہ اور ترکی کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں- اور یہ بھی روس نے ترکوں سے کہدیا ہے کہ کارا اور آرتون کے صوبے روس کے حوالے کر دئیے جائیں ورنہ روس جبراً ان پر قبضہ کرے گا- اس خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بلغاری جنرلوں نے حکومت روس سے مشورہ کیا اور کہا کہ اسوقت روس کے ۴۲ ڈویژن ترکی کی سرحد پر ہیں- ترکی اور یونان کی سرحد پر بلغاریہ قلعہ بندی تعمیر کر رہا ہے- اور ترکی بالکل خاموش ہے اور شاید ۳ بڑوں کی کانفرنس کا انتظار کر رہا ہے-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۱۴ر جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۸

علمائے فلسطین کے نظریہ کی تائید

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

۱۰ر جولائی کو شملہ سے امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے:۔

جب میں قلعہ احمد نگر جیل میں نظر بند تھا تو رائٹر کے ذریعہ ... فلسطین کی ایک خبر شائع ہوئی تھی جو ابھی تک ... میں تازہ ہے۔ خبر یہ تھی کہ فلسطین کے علمائے دین نے اسلامی قانون پر نظر ثانی اور اسے از سر نو ترتیب دینے کے لئے اسلامی قانون کے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے اور کہ یہ کمیٹی اسلام کے بنیادی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی قانون کو زمانہ جدید کی ضروریات کے مطابق نئے سانچے میں ڈھالے گی۔ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یہ کمیٹی اسلام کے چار (حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی) قدیم اسکولوں کو یکجا کر کے خاص خاص معاملات پر فیصلوں اور فتووں کو منتخب کرے گی۔ چونکہ فلسطین کے علما کی یہ کمیٹی اسلامی دنیا کی نہایت اہم مجلسی و مذہبی ضرورت کو پورا کرتی ہے اس لئے وہ سب لوگ اس کے تقرر کو پسند کریں گے جو اصلاح اور ترقی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اگر فلسطین کمیٹی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے تو یہ ۱۹ویں صدی کے تمام اصلاح پسند مسلمان لیڈروں کے خواب کو پورا کرنے کا موجب ہوگی ۱۹ویں صدی کے کئی اسلامی لیڈر اس قسم کی اصلاح کے شیدائی تھے لیکن انکی زندگی میں یہ اصلاحات پوری نہ ہو سکیں۔ ۱۹ویں صدی کے سب سے بڑے اصلاح پسند مسلمان رہنما مصر کے شیخ عبدہٗ تھے انھیں بیروت جلاوطن کر دیا گیا۔ وہاں سے انھوں نے قسطنطنیہ شیخ الاسلام کو ایک میمورنڈم بھیجا اور ان پر زور دیا کہ وہ اسلامی قانون میں اصلاح کی تحریک کی رہنمائی کریں۔ چونکہ موقع موزوں نہ تھا اس لئے ان کی یہ کوشش بھی کامیاب نہ رہی۔ سلطان عبدالمجید کا عہد حکومت اس قدر رجعت پسندانہ تھا کہ اسلامی قانون میں اصلاح کا نام تک لینا جرم تھا۔ فلسطین کمیٹی جس منتہائے مقصود کے لئے عالم وجود میں لائی گئی ہے وہ کوئی نیا یا انوکھا نہیں۔ کئی صدیاں پہلے علمائے دین اس کی ضرورت کا اعلان کر چکے ہیں لیکن چونکہ ان کے خیالات اس زمانہ کے لئے غیر ضروری طور پر بہت زیادہ ترقی پسندانہ تھے اس لئے مقبول نہ ہو سکے۔ شیخ احمد ابن قیوم اور ان کے پیرووں نے بھی ان ہی لائنوں پر اسلامی قانون میں اصلاح کی تجویز کی تھی جن کو سامنے رکھکر فلسطین کمیٹی عالم وجود میں لائی گئی ہے۔ یمن کے مشہور عالم قاضی محمد شوقانی نے بھی اپنی تجویز کردہ اصلاحات کی بنیاد ان ہی اصولوں پر رکھی تھی۔ یہ ساری اصلاحات اُنکی مشہور کتاب میں درج ہیں جو اسوقت نایاب ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان ہی بنیادوں پر ہی اسلامی قانون میں اصلاح کے لئے جدوجہد کریں اور اسے جدید ضروریات کے پیش نظر نئے سانچے میں ڈھالیں دور جدید میں مصر اسلامی تعلیم کا سب سے بڑا مرکز ہے اس قسم کی اصلاحات کے لئے مصر کو اسلامی دنیا کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ سلطان ابن سعود ابن قیوم کے مداح ہیں ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ بھی تحریک اصلاح کے علمبردار بن کر میدان میں آئیں گے لیکن نہ مصر نے نہ حجاز نے اس سلسلہ میں قدم اُٹھایا ہے۔ پہل کی ہے تو فلسطین نے جس سے توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ فلسطین کو اس کا کریڈٹ اور بھی زیادہ ملنا چاہیئے کیونکہ فلسطین سے اس قسم کے دلیرانہ قدم کی توقع نہ تھی۔ فلسطین کمیٹی کا تقرر ایک بین الاقوامی اہمیت کا معاملہ ہے مقام افسوس ہے کہ ہندوستان یا کسی دوسری جگہ کے مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہیں کی اور فلسطین کے علمائے دین کی اپیل پر لبیک نہیں کہا۔

میں ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے اس تحریک اصلاح کا خیر مقدم کرتا ہوں اور فلسطین کمیٹی کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوا اسے یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان کے ترقی پسند علماء اس عظیم الشان کام میں اس سے پورا اتفاق کریں گے۔

فرانسیسی فوج شام کے حوالہ کر دی گئی

پیرس۔ ۸ر جولائی، شام ولبنان کے فرانسیسی ڈیلیگیٹ جنرل بینٹ نے اعلان کیا ہے کہ فرانس نے شام ولبنان میں شامیوں کی جو فوج بنائی تھی اسے اب شام کو واپس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ کام ۴۵ دن میں تکمیل پذیر ہو جائے گا اس اعلان کے سلسلہ میں فرانس کے دفتر خارجہ کے ایک ممبر نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ حکومت فرانس یہ چاہتی ہے کہ وہ شام ولبنان کے ساتھ وہی تعلقات برقرار رکھے جو پہلے تھے چنانچہ یہ اقدام عمل میں لایا گیا ہے۔ کل دمشق میں سرکاری طور پر دمشق پر گولہ باری کا یوم یادگار منایا گیا۔ کل دمشق پر گولہ باری کا چالیسواں دن تھا۔ پانچ منٹ تک تمام بازاروں میں ٹریفک بند رہا اس کے علاوہ شام کے تمام شہروں میں شہداء کی یاد میں مون برت رکھا گیا۔ ایوان مندوبین سے ایک جلوس روانہ ہوا جس کے ساتھ ایک جھنڈا تھا جس پر شامی شہداء کے نام لکھے ہوئے تھے اس کی پرچم کشائی کی گئی اور اس کے بعد شہداء کی یادگار پر پہنچکر اختتام پذیر ہو گیا۔

جنرل بینٹ کے اعلان کے سلسلہ میں فرانس کے وزیر خارجہ نے اعلان میں کہا ہے کہ شام میں فرانس کی فوج ۲۰ ہزار ہے جسے اب شام کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ فرانس چاہتا ہے کہ شام ولبنان خود مختار ہوں اور آزاد اقوام کے ساتھ دنیا کی ترقی میں حصہ لیں۔ آپ نے کہا کہ فرانس نے یہ قدم اُٹھاکر عرب ممالک کی طرف دوستانہ ہاتھ بڑھایا ہے۔

جنگ چین کی آٹھویں سالگرہ

چین اور جاپان کی جنگ کی آٹھویں سالگرہ پر صدر کانگرس مولانا آزاد و پنڈت جواہر لال نہرو اور ... نے اہل چین کے نام حسب ذیل پیام بھیجے ہیں

مولانا ابوالکلام آزاد - جاپان نے چین پر بلا اشتعال اندھا دھند جو حملہ کیا اس کی آٹھویں سالگرہ پر میں انڈین نیشنل کانگرس کی طرف سے اہل چین کو دلی تہنیت پیش کرتا ہوں ان کے بہادرانہ مقابلہ نے تمام دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ دنیا کی تمام آزادی پسند قوموں کے ساتھ ہم بھی اس دن کا انتظار کر رہے ہیں جب یہ جنگ آپ کی فتح پر ختم ہوگی ہم نے چین کی کوششوں پر فکر مند نظریں رکھی ہیں کیونکہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ وہ بھی آزادی اور جمہوریت کی اُسی جنگ میں مبتلا ہے جس کے لئے ہم ہندوستان میں لڑتے رہے ہیں اور اب بھی لڑ رہے ہیں۔ اس کی مصیبتیں ناقابل بیان ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کی قربانیوں اور مصیبتوں سے ایک نیا چین پیدا ہوگا جو نئی دنیا کے سامنے چینی تہذیب کی دائمی قدروقیمت کی وضاحت کریگا۔

پنڈت جواہر لال نہرو - اس آٹھ سال کی بھیانک جنگ اور تباہی کروڑوں نقصانوں کے خطرات ...

آئینۂ کانپور

میونسپلٹی

۶ر جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر ایچ ایم سمیع چیرمین منعقد ہوا۔ جلسہ میں صرف ۱۲ ممبران کی حاضری تھی۔ ایجنڈا میں زیادہ تر آئیٹم معمولی تھے جو بسہولت طے ہو گئے۔

سب سے پہلا رزولیوشن جس پر کسی قدر بحث ہوئی مسٹر سکھ نندی دیال گرگ کا تھا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ میونسپل پارکوں کو کسی تجارتی کام کے لئے کرایہ پر نہ دیئے جائیں البتہ شادی وغیرہ کے استعمال کے لئے دیئے جا سکتے ہیں۔ مسٹر سترانے اسکی مخالفت کی۔ بحث کے بعد مسٹر گرگ نے اپنا رزولیوشن واپس کر لیا۔ دوسرا معاملہ جس پر گرما گرم بحث ہوئی وہ ۱۵۰ روپے ماہوار پر لڑکیوں کے لازمی تعلیم کے دفتر کے لئے ایک ہیڈ کلرک کے تقرر کا تھا۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ جی نے اس کی مخالفت کی لیکن ووٹ لئے جانے پر یہ تقرر کثرت رائے سے منظور ہو گیا۔

آوارہ پھرنے والے جانوروں کو پکڑنے اور کانجی ہوس بھیجنے کے لئے ایک گینگ مقرر کرنے کے رزولیوشن کی مسٹر سکھ نندی دیال گرگ۔ مسٹر بھارگو۔ اور پنڈت باجپئی نے مخالفت کی۔ بحث کے بعد یہ معاملہ ڈراپ کر دیا گیا۔

شہر سے باہر طوائفوں اور چکلہ خانوں کے بنانے کا رزولیوشن آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی ہوا۔

مزدوروں کا جلسہ

۸ر جولائی کو کانپور کے ۶ ہزار مزدوروں کا ایک جلسہ لینن پارک میں منعقد ہوا۔ ہندوستان کمیونسٹ پارٹی کے کامریڈ مسٹر ولیسائی اس جلسہ کے پریسیڈنٹ تھے۔ صاحب صدر نے شملہ کانفرنس کی اہمیت بتلائی اور کہا کہ اس کی کامیابی کی اُمید نہیں ہے کیونکہ کانگرس و لیگ نے مشترکہ ناموں کی فہرست نہیں پیش کی ہے جس سے وائسرائے کے ہاتھ مضبوط ہوتے۔ آپ نے پبلک کو آگاہ کیا کہ وہ کمیونل رنگ سے متاثر نہ ہوں۔ جلسہ میں کمیونسٹ پارٹی کے اخبارات پر بندش اور گورنمنٹ کی سخت کارروائی اور مقامی مسئلوں کی تخفیف کی کارروائی کے خلاف رزولیوشن پاس ہوئے۔ ایک رزولیوشن یہ بھی پاس ہوا کہ بجلی کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے ملوں میں جو کام بند رہا اس کے لئے مزدوروں کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

مسلم لیگ کا جلسہ

۷ر جولائی کو سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں مسلمانوں کا ایک جلسہ اس بات کے فیصلہ کرنے کے لئے ہوا کہ ان کو کیا کرنا چاہیئے اگر آل انڈیا مسلم لیگ کمیٹی بعض شرائط اور حالات پر کانگرس کے ساتھ حکومت چلانے میں حصہ لینے سے انکار کر دے۔ اور یہ طے ہوا کہ مسلمانوں کو جلد بازی کی کارروائی نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کو مسٹر جناح اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی ہدایات کا انتظار کرنا چاہیئے بعض لوگوں نے شکایت کی کہ مسلم مطالبات سے پریس کا حصہ ہمدردی نہیں کر رہا ہے۔ یہ بھی طے ہوا کہ عید کے موقعہ پر استعمال کرنے کے لئے مسلمانوں کے لئے باریک کپڑے کا زیادہ انتظام کرنے کی درخواست کرنے کے لئے ایک ڈپوٹیشن مسٹر کے۔ بی۔ شوکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کے پاس بھیجا جائے۔

جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مسلمانان کانپور کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا لیگ پر اعتماد کا رزولیوشن پاس ہوا۔

پبلک ہال کیلئے شاندار عطیہ

۱۰ر جولائی کو پریڈ رجبی شریف کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے حافظ محمد صدیق صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ قومی نجات کا واحد ذریعہ حرف یہی ہے شہر میں ایک پبلک ہال کی ضرورت بتلاتے ہوئے آپ نے اُس کے بنانے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ کی امداد کا وعدہ کیا۔ یہ ہال ہر ایک قوم کے سیاسی اور سوشل جلسوں کے لئے بلاقید ملت و مذہب استعمال ہو سکے گا۔

حافظ صاحب حال ہی میں مڈیکل کالج علی گڈھ کو پچاس ہزار کا شاندار عطیہ دے چکے ہیں۔ آپ کے یہ شاہانہ عطیات کانپور کے لئے باعث فخر ہیں۔

ایسٹ ویسٹ کلب

۱۰ر جولائی کو ایسٹ ویسٹ کلب کا ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں آریہ نگر چلڈرن ایسوسی ایشن کے بچوں نے گانے وغیرہ کا مظاہرہ کیا۔ کلب کی امداد کے لئے کچھ چندہ بھی جمع ہوا۔

سکھوں کا جلسہ

سنگھ سبھا کانپور کی اگزیکوٹیو کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں ماسٹر تارا سنگھ پر اعتماد کلی ہونے کا رزولیوشن پاس ہوا۔ اور کانگرس کے پریسیڈنٹ اور وائسرائے سے یہ بھی درخواست کی گئی کہ ہندوستان کے آئندہ آئین میں سکھوں کے تمام معاملات صرف ماسٹر تارا سنگھ سے طے کئے جائیں۔ سردار اندر سنگھ نے ان رزولیوشنوں کی نقل مولانا آزاد۔ لارڈ ویول۔ ماسٹر تارا سنگھ اور پنڈت پنت کے پاس روانہ کی ہیں۔

اپیل

مسٹر ایچ۔ ایس۔ دینکا چالاپیتی کانگرسی سوشلسٹ کارکن اور مشہور سائیکلسٹ جو ہندوستان شمالی حصہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ریلیف کا کام کر رہے تھے کانپور آئے ہوئے ہیں تاکہ دوائیں اور فنڈ اس کام کے لئے اکٹھا کریں۔ آپ نے صوبۂ بہار میں ہیضہ اور ملیریا سے کثیر اموات کی طرف توجہ دلا کر بہار کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کی اپیل کی۔

یوتھ ایسوسی ایشن

یو۔پی یوتھ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے پنڈت جواہر لال نہرو کو تار دیا ہے کہ ہندوستانی نوجوان آپ کو آزاد ہندوستان کے وزیر اعظم کے عہدہ پر دیکھنا چاہتے ہیں اگزیکٹو کونسل کے ممبر کے عہدہ پر نہیں۔

باگلا کیس

مسٹر ہری شنکر باگلا میونسپل کمشنر کو گورنمنٹ یو۔ پی نے ممبری سے ہٹا دیا تھا مسٹر موصوف نے سرکار کی اس کارروائی کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا۔ اس مقدمہ کی سماعت مسٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اور ڈاکٹر برجندر سروپ ... گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر نصیر حسین پیروی کر رہے ہیں

ہیضہ کے ٹیکہ لگوانیکی اپیل

ہیلتھ افسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ نے ہیضہ کی بیماری کے روکنے کے لئے ٹیکہ لگوانے کی پبلک سے اپیل کی ہے۔ کیونکہ بیماری ابھی شہر میں موجود ہے اور بڑھنے کا خوف ہے۔

فوڈ اڈوائزر

مسٹر ۔ این چادلا ٹیکنیکل اڈوائزر فوڈ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند آجکل سرکاری حیثیت سے کانپور میں دورہ کر رہے ہیں۔

تعلیمی فیس میں اضافہ

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن داسٹریہ ودیارتھی سنگھ۔ کانپور اسٹوڈنٹ یونین کا ایک مشترکہ جلسہ تلک ہال میں ہوا اور یہ طے ہوا کہ تعلیمی فیس بڑھانے کے وجوہات کی جانچ کی جائے۔ کیونکہ اس سے طالب علموں کو بڑی تکلیف ہو گئی ہے۔ اس کام کے لئے انسٹی ٹیوشنوں کے ہیڈوں سے ملنے کے لئے ایک جوائنٹ بورڈ بنایا گیا ہے۔

کانپور اسکول کا افتتاح

کانپور کی آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے موجودہ اسکولوں میں یہ گنجائش نہیں کہ وہ سب لڑکوں کو داخل کر سکیں چنانچہ امسال بچوں کے داخل کرنے میں جو دقتیں والدین کو اٹھانا پڑی ہیں اس کا اندازہ وہی خوب کر سکتے ہیں پرنسپل ہیرالال صاحب کھنہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کانپور کے مختلف مقامات میں اسکول کھولنے کی ایک اسکیم بنائی تھی چنانچہ اس اسکیم کے ماتحت جواہر نگر میں آپ نے کانپور ہائی اسکول کے لئے ایک عمارت تیار کی اور اس اسکول کا افتتاح ۱۰ر جولائی کو ہوا۔ مسٹر اماشنکر مہروترا نے افتتاحی جلسہ کی صدارت کی۔ جلسہ شروع ہونے سے پیشتر تمام مذاہب کے علماء نے دعائیں پڑھیں اور پرنسپل کھنہ جی نے مختصر طور پر اسکول کے قیام کی ضرورت پر تقریر کی جناب صدر نے بھی کھنہ جی کے اس اقدام کی تعریف کی اور حافظ محمد صدیق صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر کے دوران میں کھنہ جی کی تعریف اور بلا ہندو مسلم نام کے اسکولوں کے قیام کی ضرورت بتائی اور کھنہ جی کی تعریف کی آخر میں پرنسپل کھنہ جی نے دس بارہ ہزار کے چندوں کا اعلان کیا جس میں حافظ محمد صدیق صاحب کے بھی ایک ہزار روپیہ کی رقم شامل ہے۔

مسٹر سمپورنانند کانپور میں

مسٹر سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔ پی اپنے بھائی مسٹر پریو رنانند کے یہاں ایک تقریب کے سلسلہ میں کانپور تشریف لائے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر مسٹر پریو رنانند نے اپنے بنگلہ پر ۱۲ر جولائی کی رات کو اپنے مخصوص دوستوں کو کھانے پر مدعو کیا جس میں پنڈت بال کرشن شرما۔ مسٹر محمد حبیب اللہ۔ مسٹر رام گوپال گپتا ڈاکٹر ڈرا جندر رودھنگی۔ مسٹر پیارے لال اگروال۔ خواجہ عبدالسلام وغیرہ شریک تھے۔

مسٹر سمپورنانند تمام حضرات سے نہایت تپاک سے ملے اور مختلف مسائل پر نہایت پُرلطف گفت و شنید رہی

ایریا انور گنج کے گرین ریٹیلرس

ایریا انور گنج گرین ریٹیلرس کا ایک جلسہ زیر صدارت مسٹر اسرار حسین ۸ر جولائی ایک بجے دن کو سرا اقبال لائبریری میں منعقد ہوا جس میں ایریا کے گرین ریٹیلرس کی ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی تھی جس کا نام گورنمنٹ گرین ریٹیلرس ایسوسی ایشن رکھا جانا متفقہ طور پر طے پایا دیز مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر ۔ بنی رام اوستی
سکرٹری۔ شیخ رئیس احمد
خزانچی۔ ریاض الحسن

انجمن معیار ادب کا مشاعرہ

انجمن معیار ادب کان پور کا پندرہ روزہ مشاعرہ ۲۲ر جولائی ۱۰ بجے رات کو جناب مظہر صاحب لکھنوی کے مکان واقع ہیران محال بازار رام نرائن میں منعقد ہوگا۔

مصرع:۔ "آپ کو پردہ ہی کرنا ہے تو پردہ کیجئے"

فاتحہ جہلم

مولانا سلیم ناطقی سکرٹری انجمن جائحہ ادبیہ کے صاحبزادے انوار احمد مرحوم کی فاتحہ چہلم ۱۲ر جولائی ۷ بجے شام کو ہوئی۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب اور حکیم سید شاہ امجد علی صاحب نے وعظ فرمایا مولانا سلیم صاحب کے مخصوص دوستوں نے شرکت فرمائی جس میں خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

جناب مولانا حسرت موہانی۔ جناب آغا سید محمد حسن کاظمی صاحب سول جج کانپور۔ مسٹر محمد حبیب اللہ اگزکیوٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور۔ سید محمد جامع صاحب رئیس و وظیفہ یاب حضور نظام۔ جناب نواب سید قیصر حسین صاحب جناب نواب فرزند حسین صاحب جناب شیخ محمد رفیق صاحب جناب حکیم سید نواب علی صاحب جناب حاجی محمد رفیع صاحب جناب ڈاکٹر ڈالیس۔ ان سکینہ صاحب جناب مسٹر جلوتے وکیل۔ جناب ماسٹر محمد فاروق صاحب

فاروق صاحب کو صدمہ

ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ کرنل محمد فاروق صدیقی میونسپل کمشنر کی والدہ ۱۱ر جولائی کو انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور فاروق صاحب اور ان کے بھائی محمد صدیق صاحب کو صبر عطا فرمائے۔

شاکر صاحب کو صدمہ

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی صدمہ افسوس ہوا کہ منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کے نوجوان صاحبزادہ کا ۱۲ر جولائی کو انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں شاکر صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور شاکر صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

رتھ جاترا کا جلوس

۱۲ر اور ۱۳ر جولائی کو حسب معمول رتھ جاترا کے جلوس نہایت شان و شوکت کے ساتھ اٹھے پولیس کے بہت کافی اور معقول انتظامات تھے۔

انجمن تحفظ اُردو یو پی لکھنؤ

سرکلر بنام ممبران کانگریس نمایندہ اسمبلی و مہاتما گاندھی وغیرہ

مکرمی تسلیم۔ ایسے نازک زمانہ جبکہ ملک میں سیاسی گتھیاں سلجھنے کے بجائے اور مضبوط ہوتی جارہی ہیں اردو ہندی کا سوال پیدا کر دیا گیا ہے جس کی ساری ذمہ داری آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو پی اسمبلی و صدر کانگریس نمایندہ اسمبلی یو پی اور بابو سمپورنا نند سابق وزیر تعلیم یو پی کے سر ہے۔ یہ جھگڑا یہاں تک پھیلا کہ مسلم تو کیا ہندو بھی خاموش نہ رہ سکے۔ ٹنڈن جی اور سمپورنا نند جی کی اردو مخالف کارروائیوں سے عام طور پر بد دلی اور نفرت کا اظہار تو کیا ہی جا رہا تھا کہ ٹنڈن جی نے پونا میں ۲۴ اپریل ۴۵ء کو خود ان کے کہنے کے مطابق ہندی میں ایک تقریر کی۔ آپ نے صاف صاف کہا کہ ہندی ہی قومی زبان ہو سکتی ہے۔ ہندوستانی کی مخالفت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہندی میں کسی غیر زبان کے الفاظ شامل کرنے کو پسند نہیں کیا جا سکتا۔ گاندھی جی کی اس نصیحت کو بھی ماننے سے انکار کر دیا کہ ہر ایک کو اردو اور ہندی سیکھنا چاہیئے۔ یہ الزام بھی اردو پہ لگایا کہ اردو انگریزی کی طرح غیر ملکی زبان ہے جسے مغل بادشاہوں نے زبردستی سر منڈھا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر اس نام سے کچھ آدمی خوش ہوں اور اس سے ہندو مسلم اتحاد زیادہ قریب ہو سکے لیکن یہ کبھی میرا خیال نہ ہوگا۔ کہ عمداً ہندی کا طرز بدلا جائے۔ یا ان لوگوں کے خوش کرنے کو جو کسی طرح پر رضامند نہیں ہوتے غیر ملکی الفاظ اس میں بھرے جائیں۔ اور ہندوستان کی کلچر اور فطری قابلیت سے بالکل اجنبی ہے۔

سیاسی طور پر اس تقریر کے سلسلہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اس کا موقع نہیں ہے۔ عام ہندو اور مسلمان اردو دوستوں نے جو کچھ اپنی جگہ پر کیا۔ وہ قوم پرور مسلمانوں نے بھی کھلم کھلا مخالفت کی۔ اور مسلم مجلس و جمعیت علماء ہند نے دہلی اور سہارنپور میں اپنی ورکنگ کمیٹی اور سالانہ اجلاس میں اسکی مخالفت میں تجاویز پاس کیں مولانا حفظ الرحمن جنرل سکریٹری جمعیت علماء ہند ممبر ورکنگ کمیٹی کانگریس نمایندہ اسمبلی یو پی نے بھاگلپور جمعیتہ کانفرنس میں اپنے خطبہ صدارت میں کہا ہے کہ اردو ہندی کی نزاع کو صدر نمایندہ اسمبلی کانگریس یو پی مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن و ممبر نمایندہ اسمبلی کانگریس یو پی۔ مسٹر سمپورنا نند اپنی پوری طاقت سے ہوا دے رہے ہیں۔ جو کسی طرح بھی ایک کانگریسی کے لیئے جایز نہیں ہو سکتا۔ اور جس سے بلا شبہ ہندو مسلم اتحاد کو چوٹ لگتی ہے۔ اگر ہندی کی خدمت کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو مہربانی فرما کر کانگریس پر رحم فرمائیں۔ اور اس سے مستعفی ہو کر مہاسبھا میں یہ خدمات انجام دیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی جو ہندوستانی پرچار سبھا کے ایک ممبر ہیں۔ اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ اردو ہندی قضیہ کو کانگریس پلیٹ فارم پر لانے کی ذمہ داری مسٹر ٹنڈن کے سر ہے۔ وہ آج نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی یو پی کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں اردو ہندی کا سوال پیش کر چکے ہیں۔ مسٹر سمپورنا نند نے اپنے زمانہ وزارت میں سنسکرت سے ملی جلی ہندی کو بڑھانے کی مہم کو سرکاری طور پر شروع کیا۔ اور کانگریس کے اندر اُردو کے خلاف جذبہ نفرت پیدا کرنے والے مسٹر ٹنڈن اور مسٹر سمپورنا نند ہیں۔

رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو بیان کرتے ہیں کہ اُردو زبان ہندو اور مسلمانوں دونوں کو ایک ترکہ کی حیثیت سے ملی ہے۔ جو قطعاً ناقابل تقسیم ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو بتاتے ہیں کہ اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دینا بے معنی بات ہے۔ اردو ہندوستان ہی میں پیدا ہوئی ہے مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ حیدر آباد میں اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دے کر ہندوستان کی مشترکہ زبان کی نہایت اہم خدمت انجام دی جا رہی ہے پروفیسر سبارا و اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ مشترکہ زبان اردو کو تمام ہندوستان میں آسانی کے ساتھ بولا اور سمجھا جاتا ہے۔

ٹنڈن جی کی پونہ والی تقریر کے خلاف جب مسٹر گوونڈ بلبھ پنتھ سابق وزیر اعظم یو پی اور مہاتما گاندھی کو انجمن تحفظ اردو یو پی کی طرف سے خطوط روانہ کیے گئے جس میں صاف طور پر یہ لکھا گیا کہ انجمن یہ نہیں چاہتی کہ اردو زبان کو مٹا کر ہندی کو ترقی دی جائے۔ اور انجمن ہندوستان کے کسی زبان اور ادب کو مٹا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی۔ اور میں نے اپنی ذاتی رائے یہ بھی لکھدی تھی کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کی ہر زبان کو سیکھے۔ اور خاص طور پر اردو اور ہندی کو تو لازمی زبان قرار دینا چاہیئے۔ لیکن حالات جو درپیش ہیں۔ اور کانگریس کی ان تجاویز کو جنھیں بنیادی کہا جاتا ہے جس میں زبان کی بھی تجویز شامل ہے ان کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کے متعلق کافی شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں یا تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ کانگریس میں اردو دان طبقہ اور خاص طور پر مسلمانوں کی گنجایش نہیں۔ یا کانگریس کی بنیادی تجاویز کی کوئی وقعت نہیں جب یہ خطوط اخباروں میں شائع ہوئے۔ تو ٹنڈن جی نے ۲۴ رمئی کو ایک طویل الجھا ہوا بیان دیا کہ میں نے ہندی میں تقریر کی تھی۔ اور نامہ نگاروں نے اسے غلط سمجھا۔ اس بیان میں آپ نے اپنے جذبات کو چھپا نہ سکے۔ اور کہا کہ اسکولوں میں بچوں کو صرف ایک زبان کے انتخاب کا اختیار ہونا چاہیئے۔ آپ نے یہ خاص طور پر کہا کہ انھوں نے جس زبان میں تقریر کی تھی۔ اس کو نامہ نگار نے نہیں سمجھا۔ تو ظاہر ہے کہ جب ایک تعلیم یافتہ اخباری نامہ نگار اس زبان کو نہیں سمجھ سکا تو پھر عوام کا کیا ذکر ہے۔ اور یہ زبان وہی زبان ہے جس کو ٹنڈن جی بجائے اردو کل ہند زبان بنانے کے مدعی ہیں۔

یہ بیان ٹنڈن جی کا ایسا ہے کہ خود اس سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ اور ٹنڈن جی نے معلوم ہوتا ہے کہ پلٹا کھائی ہے۔ اس کے متعلق ایک مفصل بیان اخباروں میں آرہا ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں مجھے آپ سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اُردو خالص ہندوستانی زبان ہے جیسا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے۔ اور جسے کسی طرح بھی غیر ملکی زبان نہیں کہا جا سکتا۔ اردو ہندو مسلمانوں کے میل جول اور اتفاق سے بنی ہے۔ اور اتحاد کی خاطر ہی بنائی گئی ہے مسلمانوں کی مذہبی زبان تو عربی ہے۔ اور سیاسی زبان فارسی تھی جس کا ثبوت یہ ہے کہ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ جن کی حکومت صرف لال قلعہ دہلی کے اندر تھی ان کے دفتر کی زبان فارسی تھی مسلمان بادشاہوں نے اردو کو کبھی سرکاری زبان نہیں بنایا۔ یہ صرف ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں کے آغوش میں پلی بڑھی۔ اور پروان چڑھی۔ اس کو مسلمانوں کی زبان کہنا کھلی ہوئی غلط بیانی اور ناانصافی ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ٹنڈن جی کو مسلمانوں سے خاص طور سے نفرت ہے۔ اور اسی نفرت کی وجہ سے چونکہ اُردو کا لگاؤ بھی مسلمانوں سے ایک حد تک ہے۔ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اردو ادب کی ترقی میں ہندو اور مسلمان دونوں نے برابر کا حصہ لیا ہے ہزاروں ہندو ادیب، شاعر، مورخ اور اخبار نویس پیدا ہوئے اور آج بھی ہندوستان کے ہر گوشہ میں موجود ہیں جن پر نہ صرف اردو بلکہ ہندوستان فخر کرتا ہے۔ ایک دوسرا زندہ ثبوت ہے کہ ہندوستان میں اردو زبان کے بہترین اخبار جو کثیر الاشاعت ہیں ان کے مالک و ایڈیٹر ہندو ہیں۔ ٹنڈن جی کی روش کچھ آج ہی ایسی نہیں ہے۔ بلکہ یو پی اسمبلی کی اسپیکری کے زمانہ میں آپ برابر ہندوؤں کی تقریریں خواہ وہ سلیس اُردو ہی میں کیوں نہ کی گئی ہے۔ اسکو آپ نے سنسکرت آمیز ہندی میں درج کرایا ہے۔ اور اس کا پورا اہتمام کیا ہے کہ یہاں پر ہندو اور مسلمان دونوں الگ الگ نظر آئیں۔ حکومت کا ریکارڈ آج بھی موجود ہے۔ اور ٹنڈن جی کی ذہنیت۔ اس روشنی میں بالکل بے نقاب نظر آتی ہے۔ زبان کے معاملہ میں کانگریس کی بنیادی تجویز یہ ہے کہ اس کی سرکاری زبان ہندوستانی ہے جس میں اردو اور ہندی دونوں شامل ہیں۔ مگر ٹنڈن جی اور ان کے رفقاء صرف ہندی ہی کو ملک کی زبان قرار دیتے ہیں جو اس تجویز کی خلاف ورزی ہے۔ آپ چنے ہوئے اور آزمائے ہوئے سپاہی ہیں جن سے ملک کی ترقی کی امیدیں لگی ہوئی ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ مہربانی کر کے عام ملکی حالات کا اندازہ کرتے ہوئے انتہائی کوشش کریں گے کہ کانگریس ایسی مشترکہ سیاسی جماعت کے دامن کو ان بدنمائیوں سے پاک رکھا جائے۔ یا ایسے لوگوں سے کانگریس کو صاف کر دیا جائے۔ یہ بات یقینی ہے کہ صوبوں میں قومی حکومت ضرور قایم ہوگی۔ اور ایسے لوگ جو اردو دشمنی میں نمایاں ہوں وہ اگر قومی حکومت میں شامل ہوئے تو ان پر عوام کا کسی طرح اعتماد نہیں ہو سکتا۔ اور جب عام اعتماد نہ ہوگا۔ تو وہ حکومت بھی زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکتی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنے خیالات سے مطلع کریں گے۔

محسن نظامی سکریٹری

کارروائی جلسہ اطباء بہرائچ

۱۰ر جولائی ۱۹۴۵ء بوقت ۶ بجے سہ پہر کو جناب حکیم حاجی عبد القدیر خاں صاحب کے مکان پر اطباء بہرائچ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل اطباء نے شرکت فرمائی:-

جناب حکیم عبد القدیر خاں صاحب۔ جناب حکیم فضل احمد خاں صاحب۔ جناب حکیم عبد المغنی صاحب۔ جناب حکیم مقبول احمد صاحب۔ جناب حکیم محمد احسن صاحب وارثی۔ جناب حکیم مہدی حسن صاحب۔ جناب حکیم محمد سلیمان صاحب۔ جناب حکیم جلال الدین صاحب وارثی۔

(۱) یہ جلسہ ہیلتھ افیسر صاحب کی مخالفانہ روش کو جو کہ انھوں نے ماہ جون گذشتہ کو دوران علاج ہیضہ وغیرہ میں صرف اطباء یونانی کے علاج میں اختیار کی ہے اظہار نفرت کرتا ہے۔

(۲) اطباء یونانی کو جو قانوناً حق حاصل ہیں اس میں غیر قانونی مداخلت کی ہے جس کا ہیلتھ آفیسر صاحب کو کوئی استحقاق حاصل نہیں ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بہرائچ و ڈائرکٹر صاحب ہیلتھ و چیرمین صاحب و ممبران میونسپل بورڈ سے استدعا کرتا ہے کہ ہیلتھ افیسر صاحب کو اس رویہ پر جو کہ انہوں نے کی ہے تنبیہ کی جائے اور جو درخواست مریضان سالار گنج و منصور گنج و اطباء بہرائچ نے چیرمین صاحب کی خدمت میں دی ہے منصفانہ کارروائی کی جائے۔

سکرٹری حکیم مقبول احمد بہرائچ

قول زریں

عقلمند انسان گلاب کے پھول کی مانند ہے جو کانٹوں میں رہتے ہوئے بھی ان سے الگ ہے۔

پھول کی طرح حسین، معطر، نازک و حساس بنو۔

صبر کی آواز پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔

زمین کی طرح خاموشی سے پھل دینا سیکھو، بن چکی کی طرح شور مچا کر کام نہ کرو۔

زندگی امید کے نازک تار پر ہی رقص کرتی رہتی ہے۔

برے آدمی سے نفرت نہ کرو، تو رحم کے قابل ہے۔

محبت ایک بحر بیکراں ہے۔ دل کشتی ہے روح چپو اور انسان ملاح ہے۔

علم حاصل کرنے کا منشاء یہ ہے کہ نیک و بد میں شناخت کریں۔

موج تبسم

ایک دن شیخ چلی گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک پڑوسی آ گیا اور کہنے لگا شیخ صاحب معلوم ہے کہ آپ کے کتے نے کیا حرکت کی؟

شیخ بولے:- کیوں کیا ہوا؟

پڑوسی نے جواب دیا:- اس کمبخت نے میری بیوی کے کاٹ کھایا۔

شیخ جی بولے:- اچھا تو تم بھی اپنے کتے کو بھیج دو کہ وہ میری بیوی کے کاٹ کھائے۔

ایک شخص کو چوری کے الزام میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا وکیل بڑا ہوشیار تھا اس نے ملزم کی صفائی میں ایسی ایسی دلیلیں کیں کہ ملزم بری ہو گیا کچھ عرصہ کے بعد وکیل کو ایک پارسل ملا کھولا تو اس میں موتیوں کی مالا تھی اس کے ساتھ ایک خط تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں نے یہ مالا کل ایک جوہری کی دکان سے چرائی ہے اور شکرانے کے طور پر آپ کی خدمت میں نذر کرتا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے قید ہونے سے بچایا ہے۔ اس کو قبول کیجئے۔

دلچسپ معلومات

بیویاں بھی نیلام کی جاتی ہیں

آپ کو یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوگا کہ آج سے ایک سو سال قبل برطانیہ اور دوسرے یورپین ممالک میں لوگ اپنی بیویوں کو سربازار نیلام کر دینا کوئی عیب نہیں خیال کرتے تھے چنانچہ اس سلسلہ کا واقعہ ۱۸۵۲ء میں دیکھنے میں آیا جبکہ ایک شخص نے میڈسٹون کے نزدیک نیلام کرنے کے لئے اپنی بیوی کو لا کھڑا کیا۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ لندن کا بیان ہے کہ اس عورت کو نصف درجن کراؤن کے عوض فروخت کر دیا گیا تھا۔ مس ہارڈی نے بھی اپنی تصنیف "کیسٹر برگ کا میئر" میں اس بات کی تائید کی ہے چنانچہ اس نے ایک بار اپنے ایک دوست کو ایک خط لکھا جس میں اس بات کا اقرار کیا کہ اسے ایسے نیلاموں کا پورا پورا علم ہے جس میں شوہر اپنی بیویوں کو فروخت کرتے ہیں۔

یہ کاروبار نہ صرف برطانیہ میں ہوتا تھا بلکہ یورپ کے اکثر ملکوں میں بیویاں شوہروں کے ہاتھوں سربازار نیلام ہوتی تھیں چنانچہ ۱۸۱۵ء میں ایک شخص نے پانٹے فریکٹ نے بیوی کو گیارہ شلنگ میں نیلام کر دیا۔

بیویوں کے نیلام کی تاریخ میں سب سے زیادہ دلچسپ واقعہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کا ہے جب جیمز نامی ایک کسان نے اپنی بیوی "میری" کو نیلام کیا۔ کسان مذکور اس کے لئے اشتہار چھپوائے جن میں لکھا تھا کہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو جیمز نامی ساکن دیلی فارم اپنی بیوی "میری" کو مارکیٹ اسکوائر میں دن کے ۱۲ بجے مقام مذکور پر پہونچ گیا اس کی بیوی جو رسی سے بندھی ہوئی تھی اس کے ساتھ تھی جسے اس نے صرف بیس شلنگ میں نیلام کر ڈالا۔

افسانہ

ایک مغرب زدہ لڑکی کی عبرت انگیز سرگزشت

ایک گمنام فسانہ نگار کے قلم سے

> یہ افسانہ جو اول سے لے کر آخر تک تہذیب جدید کی رنگینیوں سے بھرا ہوا اس میں ایک دل کش کہانی کے ساتھ ساتھ عبرت انگیز داستان بھی پوشیدہ ہے۔ امید ہے کہ ان اصلاح پسند حلقوں میں یہ افسانہ بے حد مقبول ہوگا۔ جو تہذیب جدید کے مخالف ہیں۔
>
> ایڈیٹر

کانچ کے چھوٹے چھوٹے گلاس۔ رنگین میز، ہلکے ہلکے آسمانی رنگ کی۔ بال روم دیواروں کے رنگ سے ملتی ہوئی۔ گوری گوری باہوں کی کہنیاں میز پر ٹکا کر کسی قدر آگے کو جھک کر بیٹھنا اور پھر بجلی گرانے والی پرکشش نظروں سے دیکھنا ——

"بیرا ایک اور کاک ٹیل لاؤ" "اب مت پیو گارگی" —— کہہ کر امجد کا اس کی طرف دیکھ لگنا۔ خوبصورت جوان خوش وضع امجد۔ آنکھوں میں جوانی کا خمار جیسے خبر نہیں کتنے مال ٹیل پی رکھی ہے۔ گارگی کا دیر تک اس کی رس بھری نشیلی آنکھوں کی طرف دیکھتے رہنا یہاں تک کہ اپنے سارے جسم میں کپکپی محسوس کرنے لگنا اور کانوں اور رخساروں کی جلن سے ایک خاص لذت کے ساتھ تلملا اٹھنا: "بیرا پانی کا ایک گلاس" امجد کا پانی پی نے میں گارگی کے بالوں پر پانی کے دو ایک چھینٹے مارنا چہل کے طور پر۔ پانی کی ٹھنڈی بوندوں سے اس کے جلتے ہوئے جسم کا ہلکی ہلکی خوش آیند ٹھنڈک محسوس کرنا —— پھر کسی کے شہد جیسے میٹھے سانس کا اس کے نتھنوں سے ٹکرانا اور کسی کی رسیلی آواز: "ڈارلنگ"۔

یہ تھی اس کی زندگی۔

بال روم دھیمی دھیمی روشنی۔ بیک گراؤنڈ میں ہلکا ہلکا نغمہ۔ لے ذرا اونچی ہو جاتی تو جذبات میں ایک طوفانی ہل چل برپا ہو جاتی۔ دل کی دھڑکن تیز ہونے لگتی —— صاف شفاف اور شیشے کی طرح چمکنے والے فرش پر گارگی کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت پاؤں خود بہ خود جنبش کرنے لگتے۔ شوخ۔ بھڑکیلے لباس ننگی سڈول گوری ٹانگیں گول گول بھری بھری باہیں۔ لالی سے دہکتے ہوئے گال۔ کاک ٹیل کے نشے سے لال آنکھیں۔ گورے گورے ہاتھوں کا تھرکنا چکنی اجلی اجلی باہوں کا رقص، ابھرے ہوئے نسوانی سینے، جلتے ہوئے سانس، پیاس بھری آنکھیں رسیلی اور لوچدار باتیں، حسن کے چرچے مسرت کے قہقہے۔ گھنگریالے بالوں کی تعریفیں۔ ہونٹوں کی خوبصورتی کی پرتکلف داد، اور دفعتاً کسی بہت ہی جذبات انگیز نغمہ کی باتیں۔ جیسے سوئے ہوئے تالاب میں یکایک لہریں جاگ سی اٹھیں۔ جیسے کسی کنوارے جسم میں کسی لمس سے ارتعاش دوڑ جائے۔ ٹانگوں کا ہلنا۔ بیک گراؤنڈ میں نغمے کی لذیذ تھرتھراہٹ۔ گول گول ٹخنے۔ سفید نرم اور ملائم ایڑیوں کا ابھرنا جیسے سن چلے نوجوان حسین لڑکیوں کو جھانکنے کے لئے اچک رہے ہیں۔ کسی کی کمر میں کسی کا ہاتھ۔ ناچ۔ رسیلا لذیذ ناچ۔ ناچ۔

فضا شراب میں بسے ہوئے سانسوں سے بوجھل ہو رہی ہے۔ گویا شراب کا نشہ اس میں تیرتا پھرتا ہے اور نس نس میں گھلتا ملتا چلا جا رہا ہے۔ کمر کے گرد مردانہ گرفت ہر لمحہ زیادہ مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے۔ دو زلف جسم نزدیک ہوتے جا رہے ہیں۔ نزدیک اور نزدیک۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے پیوست ہو جاتے ہیں۔ ناچتے ناچتے تھک جانا کسی کی مدہم رسیلی ریشمی آواز کانوں کے پردوں تک ایک لذیذ انداز کے ساتھ پہونچتی ہوئی گارگی آئی لو یو ڈارلنگ۔ آواز کا اور بھی مدہم پڑ جانا۔ ناچتے ناچتے جسم کے جوڑوں کا ڈھیلا ہو جانا اور پھر —— موٹر فراٹے بھرتی جا رہی ہے۔ آدھی رات کے شبنمی آنسوؤں کے گالوں پر گرنے سے گرم گرم جسم کا ہلکی ہلکی تسکین بخش ٹھنڈک محسوس کرنا۔ سردی کا احساس۔ لحاف۔ گرم بستر۔ پھر صبح۔

ایک انگڑائی۔ سر کو ایک جھٹکا۔ ریشمی بھورے بال —— کندھوں پر بکھر گئے۔ پلکیں نیند سے بوجھل۔ کھلنے سے انکاری سر میں شراب کا ہلکا سا خمار۔ سورج کی پیلی پیلی کرنیں —— کھڑکیوں کے رنگین شیشوں سے ٹکراتی ہوئی اور اندر گھس آنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی۔ ایک جاپانی ریشمی چادر بھر تان لی جسم پر ایک مہین سی دھاری۔ میز پر رکھی ہوئی کیوپڈ کی مورتی کے مرمریں ہونٹوں پر ایک شرارت آمیز تبسم

روپے کی کمی نہ تھی۔ جدھر جانے کو جی چاہتا بے اختیار ادھر کو ہو لیتی۔ ماں باپ کی نظروں میں گارگی ابھی بچہ ہی تھی۔ وہ اس کی ملاقاتوں کو محض معصوم خیال کرتے تھے۔ ڈرائنگ روم ہمیشہ مکلف اور صاف ستھرا رکھا جاتا تھا۔ تاکہ وہ اس کے "دوستوں" کے اٹھنے بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ بنا رہے۔ گارگی راتوں کو بارہ بارہ بجے کے بعد گھر آتی تھی۔ ڈنر۔ بال روم، سینما۔ کلب وغیرہ میں اس کا زیادہ وقت گزرتا تھا۔ اور گھر پر بھی دوستوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ مگر یہ سب "بچی کا شوق" سمجھا جاتا تھا۔

مگر ایک وقت آیا جب ماں باپ بھی یہ محسوس کرنے لگے کہ اب گارگی کی شادی کر دینی چاہئے۔ لیکن —— گارگی نے صاف انکار کر دیا۔ شادی! پابندی کی بیڑی۔ نہیں۔ وہ ہرگز یہ بیڑی نہ پہنے گی۔

امجد، رمیش پرکاش اور شیام اس کی شاموں کو رنگین بنا دیتے تھے۔ یہ لوگ بھی سماج کے اس طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ جہاں روپیہ برستا ہے اور جس کے افراد کو روپیہ کے خرچ کے ذرائع تلاش کرتے رہنے کے سوا زندگی میں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ برج۔ فلش، ریس، سوسائٹی۔ گرلز۔ انگلو انڈین یا پارسی لڑکیوں سے ملنا، ان سے باتیں کرنا۔ ان کے ساتھ گھومنا اور جی بھر کے شراب اور بیر پینا۔ یہی ان کا کام تھا۔ جب کبھی کلب میں کوئی نیا چہرہ آتا تو یہ لوگ جلد ہی اس سے میل جول پیدا کر لیتے۔ اس کے گھر آنا جانا شروع کر دیتے۔ اسے اپنے گھر بلاتے کبھی چائے پر کبھی کھانے پر —— شام کو سینما لے جاتے۔ رات کلب میں بیتتی اور اس طرح نئی لڑکی سے ان کی دوستی گہری ہو جاتی۔

گارگی سے بھی ان کی گہری دوستی ہوئی مگر گارگی کے لئے ان کے دلوں میں کوئی احترام نہ تھا۔ یہ ان بھونروں میں سے تھے جو ہر نئے جال کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں۔ اور جب اس کا رس چوس لیتے ہیں تو دوسرے پھول کی طرف رخ کرتے ہیں۔

گارگی جوانی کے نشے میں ان دوستوں سے کھیلتی رہی وہ زندگی سے پورا پورا لطف حاصل کرنے پر تلی رہتی۔ اور جوانی ڈھلی جا رہی تھی۔

ایک دن ——

✻ اسے محسوس ہوا کہ جو پروانوں کی طرح اس کے گرد منڈلایا کرتے تھے وہ اسے چھوڑتے جا رہے ہیں۔ امجد، رمیش اور پرکاش اب بھی اس کے پاس آتے تو تھے۔ مگر کبھی کبھی زندگی میں پہلا سا رس اور مزہ نہ رہا۔ وہ ولولے وہ رنگ وعیش وہ قہقہے اب جیسے بجھتے جا رہے تھے۔ ان کی جگہ کچھ گھٹی گھٹی سی مسکراہٹیں۔ کچھ پھیکے وعدے اور جوش وخروش سے خالی باتیں رہ گئی تھیں۔ زندگی بے رس اور بے جان ہوتی جا رہی تھی۔

گارگی نے بہت جلدی اس کی وجہ بھی معلوم کر لی —— کلب میں ایک نئی جوان صورت آ گئی تھی دیکھا کہ آنے سے اس کی قدر گھٹ گئی تھی۔

اس کا توڑ کرنے کی ایک ترکیب گارگی کو سوجھی۔ اس نے پاؤڈر اور اسنو پہلے سے زیادہ مقدار میں استعمال کرنا شروع کر دیا اور آرائش ولباس میں زیادہ رنگینی اور سجاوٹ پیدا کر دی۔

مگر غیر مقبولیت کا جو دوسرا سبب اسے ایک دن آئینہ دیکھنے میں اسے محسوس ہوا اس کا گارگی کے پاس کوئی توڑ نہ تھا۔ اس نے دیکھا کان کے کچھ اوپر ایک سفید بال جیسے اس پر اور اس کی بناؤ سنگھار کی روز افزوں کوششوں پر تحقیر آمیز ہنسی ہنس رہا ہے۔ اس سفید بال کے ساتھ ہی کچھ اور باتیں بھی نظر پڑیں۔ آنکھوں کے نیچے جھریاں چہرہ کچھ کھردرا سا۔ کولھوں پر زیادہ گوشت۔

اب گارگی کو محسوس ہوا کہ گو وہ پہلے سے زیادہ پاؤڈر اور سنو استعمال کر رہی ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ رنگیلے اور بھڑک دار کپڑے پہنتی ہے مگر اب اس کے شباب میں شوخی نہیں ہے۔ حسن میں کشش نہیں۔ خون میں گرمی نہیں ہے۔ غیر مقبولیت کی اصلی وجہ دیکھا نہیں بلکہ یہ ہے کہ آہستہ آہستہ جوانی اس کا ساتھ چھوڑ رہی ہے۔

بڑی دیر تک گارگی ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے آئینہ میں اپنی صورت کو تکتی رہی۔ پھر اس نے خود سے کہا۔ "گارگی پوری شکست سے پہلے ہار مان لو"

گارگی کو ایسا محسوس ہوا گویا اس کا دل کہہ رہا ہے: "تم نے شادی نہ کی! اپنے لئے کوئی سہارا پیدا نہ کیا! ایک لمحہ کے لئے گارگی کو ایسا معلوم ہوا، گویا کمرے

(بقیہ بر صفحہ ۵ ملاحظہ ہو)

ویول پلان یکسر مسترد کردیا جائے

گاندھی جی کو مسٹر جناح کی دعوت قبول کرلینا چاہئے

مولانا حسرت موہانی کا حالات حاضرہ پر تبصرہ

شملہ ۷ر جولائی - "یکسر مسترد کردو" یہ ہے ماحصل اس بیان کا جو رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی ممبر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے شائع کیا ہے بیان حسب ذیل ہے :- میرا شروع سے یہ خیال تھا کہ مسلم لیگ اور کانگرس دونوں کو ویول پلان مسترد کردینی چاہیے - کیوں کہ وہ آزاد پاکستان اور آزاد ہندوستان دونوں مقاصد کے منافی ہے "

میں شملہ اس لئے آیا تھا کہ مسٹر گاندھی اور قائد اعظم محمد علی جناح دونوں کو اپنا نظریہ سمجھاؤں اور یہ میں نے کیا، مسٹر جناح نے شملہ میں ایک بیان میں یہ اعلان کردیا کہ سنہ ۱۹۴۰ء کی قرار داد میں واضح کردیا گیا ہے کہ عارضی مرکزی حکومت میں ساوی نمائندگی کی اساس پر کسی پارٹی سے بھی کسی تجویز پر گفت وشنید یا غور کرنے کے لئے تیار ہے - بشرطیکہ حکومت برطانیہ ایک اعلان کے ذریعے مسلمانوں کے حق خود داریت کی ضمانت دیدے اور اس کا وعدہ کرے کہ وہ سنہ ۱۹۴۰ء کی قرار داد لاہور کے مطابق مسلمانان ہند کے فیصلے کی پابندی کرکے پاکستان اسکیم کو عملی صورت دے گی -

اگر کانگرس یا حکومت پاکستان کا سوال اٹھانے پر اس بنا پر اعتراض کرتے ہیں - کہ ویول پلان ایک عارضی بند وبست ہے تو یہ نامعقول اور مہمل ہے ، کیوں کہ شملہ کانفرنس میں اس پر اتفاق کیا جا چکا ہے کہ تشکیل کے بعد نئی اگزیکٹو کونسل ہندوستان کے آئندہ آئین کی ترتیب کے لئے پوری اقدامات کرے گی - اس سے قطعی ثابت ہے کہ اس وقت پاکستان کا سوال اٹھانا بجا اور ضروری ہے ، اگر کوئی ایسا اعلان نہیں کیا جاتا تو میرے خیال میں مسلم لیگ کا ویول پلان کو قبول کرنا فضول ہوگا -

" کانگریس کے لئے بھی اس پلان کو منظور کرنا اتنا ہی بے سود ہے ، میں نے گاندھی جی کو بار بار سمجھایا کہ " ہندوستانی چھوڑ دو " جیسا شاندار اعلان کرنے کے بعد آپ اپنے کو یہ پلان قبول کرکے اتنا نہ گرائیے ، میں نے گاندھی جی سے کہا کہ " اس پلان کے ذریعے زیادہ سے زیادہ حکومت خود اختیاری کی ضمانت کی گئی ہے اور وہ بھی مستقبل کے لئے مکمل آزادی کا کہیں ذکر بھی نہیں - اور ساری دنیا نے تسلیم کرلیا ہے کہ کامل آزادی اور حکومت خود اختیاری دو مختلف لفظ ہیں اور اول الذکر آخر الذکر سے کہیں کم درجہ رکھتا ہے -

میں نے مسٹر گاندھی کو یہ بھی سمجھایا کہ اگر اس کو ترد کرکے آپ مسٹر جناح کی پیش کش قبول کرلیجئے یعنے اس کانفرنس کو اس کے حال پر چھوڑ کر خود اپنی (قائد اعظم اور گاندھی جی) کی کانفرنس شروع کردیجئے گویا بمبئی کی گاندھی جناح گفت وشنید پھر وہیں سے جاری کردیجئے جہاں سے وہ ختم ہوئی تھی ، میں نے مسٹر گاندھی کے سامنے یہ تجویز بھی پیش کی کہ آپ آزاد اور کامل الاقتدار ریاستوں کے وفاق کے فارمولا پر غور کیجئے - جو سویٹ وفاق کی طرح کا ہو ، جس میں ایک متحدہ مرکز بھی ممکن ہے اور کامل الاقتدار ریاستوں کے لئے مکمل آزادی کا آئین بھی ،

مجھے امید ہے کہ مسٹر گاندھی میری تجویز سے اتفاق کریں گے اگر ابھی نہیں تو آئندہ " (اورینٹ)

مولانا آزاد لارڈ ویول کی نظر میں

شملہ - مجھے نہایت ہی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ شملہ کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں مولانا آزاد کے اعلےٰ تدبر کا زبردست اثر پڑا ہے شملہ کے بلند وبالا سیاسی حلقوں میں مولانا کو " آسٹڈل کا ہیرو " کہا جاتا ہے - مجھے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ایک سیاسی مبصر نے بتایا کہ ہز ایکسلنسی ڈالیسرائے نے مولانا آزاد سے کئی بار ملاقات کرنے کے بعد اپنے اسٹاف کے ارکان سے ان کے متعلق حسب ذیل رائے ظاہر کی -

مولانا آزاد شملہ کانفرنس میں آنے والے لیڈروں میں سب سے بڑے مدبر ہیں ان کی سنجیدگی ان کی فلسفیانہ قوت گویائی ان کے خلوص اور سچائی نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے ان میں دو باتیں خاص ہیں صاف گوئی اور علم ودانش اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ شملہ کانفرنس میں سب سے زیادہ علم اور سیاست وفلسفہ کے سب سے بڑے ماہر ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اس کانفرنس میں سب سے بڑے مدبر تھے اور سب سے اچھے مقرر ، جنھوں نے اپنی منشاء کو بڑی خوبی کے ساتھ پیش کیا - پنجاب کے ایک وزیر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ لارڈ ویول مولانا آزاد کی شخصیت سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں -

اگرچہ ڈان اخبار نے مولانا آزاد کو شو بوائے اور لارڈ ہا ہا لکھا ہے مگر مسٹر جناح اب حیران ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر کانگرس گاندھی جی کے رویہ پر چلتی تو مسلم لیگ کو اطمینان کا سانس لینے کا موقعہ مل جاتا - مجھ سے اخبار ڈان کے چیف رپورٹر نے کہا ہے کہ ہم مولانا کی قوت کو دیکھ رہے ہیں اس حالت میں ڈان نے مولانا کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے وہ یہاں مضحکہ خیز سمجھا جارہا ہے لیگ کے حلقے بھی اسے ناپسندیدہ سمجھتے ہیں - ڈان کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اسے عیسائی ایڈیٹر ملے ہیں اور وہ مسلمانوں کی نفسیات سے ناواقف ہیں -

مسٹر چرچل کیا چاہتے ہیں ؟

شملہ (بذریعہ) ڈاک - مجھے ایک بہت بڑے سیاسی مبصر نے جسے (کانگرس کے ہیڈ کوارٹر) آرسڈل اور وائسرائیگل لاج میں یکساں رسوخ حاصل ہے یہ بتایا ہے کہ مسٹر چرچل یہ چاہتے ہیں کہ انڈین نیشنل کانگرس کے اول درجہ کے رہنما ہندوستان کے اختیار واقتدار کی باگ اپنے ہاتھ میں لیں اور برطانیہ کے خلوص کا تجربہ کریں -

مسٹر چرچل نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ کانگرس ہائی کمانڈ کے ارکان مولانا آزاد ، پنڈت جواہر لال نہرو ، راجندر بابو اور مسٹر آصف علی ایسے اشخاص آنے والی ہندوستانی حکومت کا قلمدان وزارت اپنے ہاتھ میں لیں -

مسٹر چرچل کی خواہش کے مطابق لارڈ ویول کی یہ کوشش ہے کہ دوسرے درجہ کے مدبروں کی جگہ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل میں اول درجہ کے کانگرسی رہنما آئیں اور پوری آزادی کے ساتھ کام کریں - (مدینہ)

بودھ لیڈروں کی مولانا آزاد سے ملاقات

شملہ ۱۱ر جولائی - سوامی دسودھند اور ڈاکٹر بروا نے جو بنگال بودھ فرقہ کے نمایندے ہیں مولانا آزاد سے اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی اور انھوں نے بودھ فرقہ کے مطالبات پیش کئے اور کہا کہ بودھوں کو ایک اقلیت فرقہ کی حیثیت سے مرکزی اور صوبجاتی مجالس آئین ساز میں نمایندگی ملنا چاہیئے -

تین بڑوں کی کانفرنس ہونے ہی والی ہے !

لندن - ۱۱ر جولائی - غیر سرکاری طور پر جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ تین بڑوں کی کانفرنس ہونے میں اب زیادہ دیر نہیں - اتحادی ڈپلاسیٹ اور افسران برلن پہونچ گئے ہیں -

پریذیڈنٹ ٹرومین ایک جنگی جہاز کے ذریعہ یوروپ روانہ ہوچکے ہیں ان کے ساتھ بہت بڑا اسٹاف ہے - جہازوں کا اتنا بڑا قافلہ اس سے پہلے کبھی روانہ نہیں ہوا -

یوروپ میں پریذیڈنٹ ٹرومین کی آمد کو راز میں رکھا گیا ہے - جب مسٹر ٹرومین انگلینڈ جائیں گے ان سے برطانی پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں میں تقریر کرنے کے لئے کہا جائے گا - پریذیڈنٹ ٹرومین بکنگھم محل میں بادشاہ اور ملکہ کے مہمان ہوں گے -

مسٹر چرچل فرانس سے برلن روانہ ہوجائیں گے ؛

بقیہ افسانہ

کی ساری فضا پکار رہی ہے " گارگی ! شادی ! شادی !! شادی !!!

دوستوں میں سب کے چہرے ایک ایک کرکے گارگی کی آنکھوں کے سامنے آنے شروع ہوئے -

امجد ؟ .... نہیں
رمیش ؟ .... نہیں
پرکاش ؟ .... نہیں
شیام ؟ .... گارگی بڑی دیر تک سوچتی رہی ——— اس میں ایک قسم کی کشش ہے اس کی باتوں میں رس ہے - اکثر وہ اسے بے تکلفی میں اڈیٹ اور بے ہودہ بھی کہہ دیتا ہے کبھی کبھی اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے - اس کے ہاتھوں کا چومتا ہے اس کے بالوں سے کھیلتا ہے - اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرتا ہے - اور اس کے پتلی پتلی گوری انگلیوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر تعریف کرتا ہے - اور جھلکتی ہوئی نظروں سے دیکھتا رہتا ہے -

رات کو شیام آیا تو گارگی نے اس کی بڑی جوش اور ولولے کے ساتھ آؤ بھگت کی مگر آج شیام کچھ چپ چپ تھا - اس کی باتوں میں نہ روزمرہ کی سی مٹھاس تھی نہ تازگی - کچھ دیر بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا اور جانے کی اجازت مانگی - گارگی حیران وششدر رہ گئی -

" تم بیٹھتے کیوں نہیں شیام ؟ " اس نے پوچھا

" ذرا جانا ہے "

" کہاں ؟ "

" ریکھا نے بلایا ہے "

" شیام " گارگی نے اپنی نظروں کو محبت کے جذبہ سے لبالب بھر کر کہا -

" کیا بات ہے ؟ شیام نے نکٹائی کی گرہ کو درست کرتے ہوئے پوچھا -

" میں تم سے محبت کرتی ہوں "

" بہت پرانی بات ہے گارگی "

" کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتے ؟ "

" بہت زیادہ - اتنی کہ تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں "

" شیام ! میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں "

شیام کھل کھلا کر ہنس پڑا -

گارگی کو ایسا معلوم ہوا - گویا کوئی اس کے کلیجے پر ہتھوڑے مار رہا ہے - اس نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور شیام سے کہا " نکل جاؤ یہاں سے جاؤ جاؤ -

شیام قہقہے لگاتے ہوئے دروازے کا رخ کیا - دروازے تک پہونچنے میں وہ برابر زور زور سے قہقہے لگاتا رہا -

دروازے تک پہونچکر وہ رکا - اور مڑ کر گارگی کی طرف دیکھا - وہ قہقہوں کے مارے دوہرا ہوا جاتا تھا -

گارگی صوفے پر چپ چاپ بیٹھی تھی - بالکل اس جواری کی طرح جو اپنی ساری جمع جتھا ہار چکا ہو وہ رونا چاہتی تھی مگر رو نہ سکی - اس کے کانوں میں چند دھیمی دھیمی آوازیں آرہی تھیں " آئی - لو یو ڈارلنگ " ، بال روم کا ہنگامہ ، رقص کی لذیذ جھنجھناہٹ بیک گراونڈ کا نغمہ - جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو -

حلب میں پھر فساد !

بیروت ۱۰ر جولائی اعلان کیا گیا ہے کہ شام کے شہر حلب میں آج پھر فساد ہوگیا جس میں ایک انگریز یہاں ہلاک کردیا گیا - رائٹر کا بیان ہے - کہ کل وہاں سارے دن اکے دکے حادثے ہوتے رہے جس جھگڑے میں برطانیہ سپاہی مارا گیا ہے وہ شامیوں اور فرانسیسی سپاہیوں کے درمیان ہو رہا تھا - دونوں طرف سے گولیاں چل رہی تھیں فرانسیسی سپاہی ایک عمارت کے اندر تھے دونوں فریقوں نے فایر بند کرنے کے متعلق برطانی حکم نظر انداز کردیا - جھگڑا اس وقت شروع ہوا جبکہ تقریباً ۱۰۰ سپاہی جوان سپاہیوں میں سے تھے جن کو فرانس نے اسپیشل فوج کے طور پر بھرتی کیا تھا اسلحہ خانہ میں گھس گئے اور وہاں ہتھیار لے کر بھاگنے لگے ان میں سے ۲۶ نے ہوا میں گولی چلانا شروع کی اور ڈسٹرکٹ کمشنر کے دفتر میں اپنی وفاداری کا مظاہرہ کرنے کے لئے گئے برطانی فوج نے ان لوگوں سے ہتھیار لے لئے - لیکن کچھ آدمی بچکر بھاگ گئے اور قریب کے ایک گاؤں میں پہونچ گئے -

اسی سلسلہ میں ایک سپاہی بھی مارا گیا -

سندکل

غالباً کسی کو بھی اب تک یہ معلوم نہیں ہے کہ پاکستان
خاص باشندے ہندوستان کے کس علاقے میں آباد
ں؟ سرحد میں جو مسلمانوں کی سب سے بڑی اکثریت
صوبہ ہے کانگرسی ہی کانگرسی دکھائی دیتے ہیں، پنجاب
ں یونینسٹ محاذ ٹوٹ ہی نہیں سکتا۔ بنگال میں لیگی
زارت کو شکست ہوگئی اور دفعہ ۹۳ نافذ ہے، آسام
ں سر سعد اللہ ایک مشترک وزارت چلا رہے ہیں اور
سندھ میں سر غلام ہدایت اللہ کی وزارت محض کانگرس
ے اتحاد عمل پر قایم ہے۔

سان فرانسسکو کی ایک اطلاع کہتی ہے کہ ہندوستانی
لی گیشن جمعرات کو نیویارک روانہ ہونے والا تھا،
ہاں اس کے ارکان عالمگیر شہرت رکھنے والے "والڈ
رف الیسٹوریا ہوٹل" میں قیام کریں گے۔
ظاہر ہے کہ اس سے کم درجہ کا ہوٹل ان کے شایان
ان نہیں ہو سکتا۔ آخر اس ہندوستانی بجٹ کا مطلب
ی کیا ہے جسے مرکزی اسمبلی نے مسترد کر دیا، اور وائسرائے
نے سرٹیفکٹ سے بحال کر دیا۔

لندن کے ہفتہ وار اخبار "پیپل" میں ایک اتحادی
نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جرمنی میں جو اتحادی افواج
قبضہ کو قایم رکھنے کے لئے موجود ہیں وہ اس حکم پر پورا
عمل نہیں کر رہی ہیں کہ "عورتوں سے راہ و رسم نہ پیدا
کرو۔" اگرچہ اس جرم کے لئے سخت سزائیں موجود ہیں
مگر یہ نامہ نگار اس جرم کے ارتکاب کا یہ سبب بتلاتی ہے
کہ برطانی یا امریکن اشخاص کی فطرت ہی میں یہ بات
نہیں ہے کہ عورت پر سختی کرے، بالخصوص ایسی عورت
جو دلکش ہو۔
اس کے معنے یہ ہیں کہ "اینگلو امریکن" لوگ
جرمنی پر گو فتح کر سکتے ہیں مگر فطرت پر فتح حاصل
نہیں کر سکتے۔ جب عورت خود رسم و راہ پیدا کرنے کی
دعوت دے تو کس کی مجال ہے کہ اس دعوت کو رد
کر دے۔

پاکستان پر راجندر بابو کی کتاب

لکھنؤ۔ ۶ر جولائی۔ بابو راجندر پرشاد نے پاکستان
پر جو کتاب جیل میں لکھنا شروع کیا تھا وہ اب خاتمہ پر
ہے۔ راجندر بابو شملہ سے واپس آنے پر اسے مکمل کرینگے
اس کتاب میں راجندر بابو نے پاکستان کے سوال پر ہر
ممکن نقطۂ نگاہ سے بحث کی ہے۔ پاکستان پر آج
تک جو لٹریچر شائع ہوا ہے وہ سب پڑھنے کے بعد راجندر
بابو نے یہ کتاب لکھی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی
اس کتاب کا پیش لفظ لکھیں گے۔ اُمید ہے کہ پاکستان پر
یہ بہترین تصنیف ہوگی۔

چرچل اور اٹلی کامیاب ہوگئے

لندن ۶ر جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ وزیر اعظم
مسٹر چرچل اور لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹلی بھاری
کثرت رائے سے کامیاب ہوگئے ہیں لیکن کولیشن گورنمنٹ
کے دو تین کے قریب وزیر یا تو ہار گئے ہیں یا ان کو بہت کم
ووٹوں کی کثرت سے جیت ہوگی۔

ادبِ لطیف

میں تمھیں کب یاد کرتا ہوں

(از آر۔ ڈی۔ ایچ۔ اے۔)

شب کی جب ردائے ظلمت چاک ہو چکی ہوتی
ہے۔ صبح کے جگمگاتے ہوئے تارے۔ آفتاب کی
حسین مگر بے پناہ ضیا پاشیوں سے گھبرا گھبرا کر افق
مغرب میں روپوش ہونے کے لئے بے قرار نظر آنے
لگتے ہیں، نسیم سحر کے خوش گوار جھونکوں سے
کلیاں مسکرانے لگتی ہیں۔ کائنات کے خوابیدہ
ذرات بیدار ہو کر انگڑائیاں لینے لگتے ہیں،
آدم کی آہٹ پا کر گلابی گلابی پاؤں والے
خوش نما چکور ایک جھاڑی سے دوسری جھاڑی
کی طرف بھاگتے اور پھدکتے ہوئے نظر آتے ہیں
تو بس نہ پوچھو دل کی پُر سکون دنیا میں
ایک ناقابل بیان تموج اور اضطراب پیدا ہوتا
ہے۔ شیلا اور یقین جانو کہ دل کا گوشہ گوشہ
تمہاری یاد سے لبریز ہو اٹھتا ہے، تم سمجھیں شیلا!
یہ کیوں؟
اس لئے کہ تمہاری وہ حسین سی کوٹھی بھی
ایسا ہی نرکل کی گنجان جھاڑیوں کے کنارہ پر
واقع تھی جس کی کھڑکیوں کے نیل گوں شیشوں
سے اکثر جھانک جھانک کر تم ہمیں گزرتے وقت
دیکھا کرتی تھیں۔
آہ! کس قدر خوبصورت و خوش گوار اور
زرین لمحات تھے شیلا!

بات ہیں لڑکیوں کے برابر رکھ کر پرورش کریں۔
اور ہر دونوں کو ہر کام و محنت کے لائق بنائیں۔ توان
سے احساس کمتری جو دراصل دل کی بیماری ہے
ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے اور اس دل کی بیماری
کا خیال دوران میں وہ طاقت پیدا ہو جائے گی
کہ اسی وہ غلامی کی ذہنیت کو خود بخود دور کرنے
پر قادر ہو جائے۔

وہ مجھ سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت
کریں اور اس اسکیم پر اپنی رائے سے بھی مجھے
مشکور کریں۔
کرشن دنانک پھد کے سیکرٹری
آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کانپور

چرچل نے سلطنت کو خطرہ میں ڈالدیا

بیورلے (یارکشائر) ۴ر جولائی ڈسرائلی
کی غیر معمولی دانشمندی نے ہندوستانی سلطنت کو
پیدا کیا اور چرچل ہٹ نے ہندوستانی سلطنت
کو خطرہ میں ڈالدیا ہے۔ یہ ہے وہ رائے جو لارڈ
سٹرابولگی نے آج ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے
ہوئے ظاہر کی۔

عالمِ نسواں

عورتوں کا کمزور دل

(گذشتہ سے پیوستہ)

میں نے عرصہ ہوا ایک رسالہ میں دل کی بیماریوں
اور دل کی کیفیات کے متعلق چند ماہر ڈاکٹروں کی رائے
پڑھی تھیں۔ جو ذیل میں درج کرتی ہوں۔ اس
سے آپ کی دنیا کے متعلق کافی روشنی ملے گی۔
ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ جو دماغی و عصبی امراض
کا ماہر اور ہر بات کے لئے مشہور ہے۔ کہتا ہے کہ
جذبات کو دبانے سے وہ عصبی اور دماغی امراض
کی علامات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ دانا کا ڈاکٹر
بروئر۔ ایک ہسٹریا کے مریضہ کے علاج کے ذریعہ
چند علامات پائی۔ جن کا تعلق مریضہ کی بچپن کی
یاد سے تھا۔ مریضہ نامعلوم مرض اور انتہائی تکالیف
میں مبتلا تھی۔ ہسٹریا کی مریض خود نہیں سمجھ سکتی
تھی۔ کہ اسباب کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر موصوف نے
جب اس یاد کو تازہ کرایا تو مریضہ کو شفا ہونے
لگی۔ بروئر نے ڈاکٹر سگمنڈ فرائیڈ سے بھی اپنا
تجربہ بیان کیا۔ تو اس نے رائے دی کہ جذبات
کی دبی ہوئی چنگاریاں اسی طرح آخر میں ابل
پڑتی ہیں۔ کیوں کہ ان جذبات کے محرک بعض
وہ واقعات و حوادثات ہوتے ہیں۔ جو بچپن میں
کسی وقت زندگی میں پیش آتے ہیں اگر ان واقعات
کو یاد دلایا جائے تو ان دبے ہوئے جذبات کا
اظہار ہوتا ہے۔ اور اس طرح مریض پر مرض کی
حقیقت روشن ہو جاتی ہے اور وہ اچھا ہونے لگتا
ہے۔ دراصل انسان خیالات و جذبات کا غلام
ہے۔ یہی حال دیگر جانداروں کا بھی ہے۔ ان کی
نفسیات سے فائدہ اٹھا کر ان کو رام کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر سگمنڈ نے صرف یہی نہیں۔ بلکہ انسانیت پر اس
کی اور بچہ کی جنسی محرکات کا دریافت کر کے بہت بڑا
احسان کیا ہے۔ اور خوابوں کی۔ سائنٹفک محرکات
کا دریافت کر کے بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور خوابوں
کی سائنٹفک تعبیر پیش کی ہے۔ اس کی تحقیقات
ہے کہ دبی ہوئی یاد کو جو عموماً عصبی و دماغی امراض
کا باعث ہوتی ہیں۔ حالت بیداری میں تازہ بھی
کیا جا سکتا۔ کیوں کہ بعض مخالف قوتیں اس کو حالت
شعور میں آنے سے روکتی ہیں۔ چنانچہ اکثر خواب کے
ذریعہ اس کا علم ہوتا ہے۔ آپ نے اکثر ہسٹریا کی مریض
کو دیکھا ہوگا کہ دورے کے وقت عجیب عجیب باتیں
کرنے لگتی ہیں۔ جس کو سن کر اکثر لوگوں کو یہ خیال
پیدا ہو جاتا ہے کہ اس پر کسی کا سایہ ہو گیا ہے۔ یا
کوئی غیر انسانی مخلوق اس میں سما گئی ہے حالانکہ
یہ بات اس میں نہیں ہے۔ وہ اس دماغی ہیجان
میں اوپر ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ یاد تازہ ہو کر اس
کا اعادہ کراتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دل
کی بیماری کوئی چیز نہیں۔ بلکہ خیالات کا اثر ہے۔
اور یہ بات ایک حد تک صحیح ہے۔ البتہ کمزور دل
حضرات بہت جلد اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ جن کا
دل قوی اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ وہ شاذ و نادر ہی
گرفتار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہسٹریا عورتوں کا خاص
مرض قرار دیا گیا ہے۔ ان کے کمزور دل پر ہر غیر معمولی
واقعات کا گہرا نقش مرتسم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس
کو سوچتے سوچتے ایک ایک مرض کا جامہ پہنا ڈالتی ہیں
چنانچہ جو عورتیں بے کار گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں
ان کو زیادہ تر یہ مرض گھیر لیتا ہے ابتدا سے لڑکیوں
کو نزاکت، بلا وجہ خوف کھانے اور خواہ مخواہ خود کو
کمزور تصور کرنے کی تعلیم مت دیجئے تب دیکھ لینا کہ ان
میں نسبتاً ہسٹریا کی شکایت کم ہوتی جائے گی۔ خدا نے
مرد سے عورت کو کسی بات میں بھی حقیر نہیں بنایا ہے
پھر کیا وجہ کہ ہم بچپن سے احساس کمتری کو اس قدر
اپنا لیں کہ اس کے زیر اثر بے شمار نقصانات اٹھانے
پڑیں۔ اب عورتوں کو کسی حال میں بھی خود کمزور
ڈرنے والی۔ اور بھاری کاموں سے مجبور نہ سمجھنا
چاہیئے۔ یہی خیال ان کی تنزلی ان کی پستی اور غلامی
کا باعث ہے۔ اگر لڑکیوں کو ہم ابتدا سے ہر

بچوں کی دنیا

آل انڈیا ہندوستانی ہندی بال لٹریچر کانفرنس

(از جناب مسٹر کرشن دنانک پھد کے صاحب)

بچوں کی ترقی کے بہت سے ذریعوں میں سے سب
سے اعلیٰ طریقوں پر مفید کتابوں کے ذریعہ بچوں کے
دلوں پر جو مستقل اثر ڈالا جا سکتا ہے وہ دوسرے
طریقوں سے ممکن نہیں ہے۔ موجودہ ہندی بال لٹریچر
میں ضروری اصلاح کی گنجائش ہے۔ دیسے تو ایسے
بیسیوں پبلشر اس وقت بال گرنتھ مالائیں نکال رہے
ہیں اور کافی تعداد میں بچوں کے لئے مفید اخبارات
و رسالہ جات نکلتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کی دوسری
ملکی زبانوں اور مغربی زبانوں کے مقابلہ میں ہندی
کا بال لٹریچر اب بھی بہت پیچھے ہے۔
بالک ایک وسیع لفظ ہے۔ ۱۶ سال کے بچے
کو بھی بالک کہتے ہیں اور ۴ سال کے بچے کو بھی
لیکن ان دونوں کی عمر کی دلچسپی میں ایک بہت
بڑا فرق ہے۔ ۱۶ سال کے لڑکے کے لئے مفید
کتابیں چھوٹے بچوں کے لئے غیر مفید ثابت
ہوتی ہیں۔ بڑے لڑکوں کے لئے کچھ مفید کتابیں
ہیں لیکن چھوٹے بچوں کے قابل کتابوں کی بہت
بڑی کمی ہے۔ عمر کی دلچسپی عجیب ہونے کی وجہ
سے بال لٹریچر تقسیم کی بڑی ضرورت ہے۔ کچھ
پبلشروں نے اپنے کتابوں کی تقسیم کر کے خوبصورت
راستہ دکھلایا ہے۔
ابھی تک جس بال لٹریچر کا رواج ہندی
میں ہوا ہے وہ کسی دور اندیشی اور اصول پر مبنی نہیں
ہے۔ میری رائے میں بال لٹریچر کی شکل صورت
اور آئندہ کی ترقی پر گہرا غور کرنے کے لئے بال
لٹریچر کے پبلشروں۔ مصنفوں۔ ایڈیٹروں۔
ماہرین تعلیم اور تجربہ کار ماسٹروں کی کانفرنس کی
بڑی ضرورت ہے۔ ان سب کے غور و فکر کرنے سے
بال لٹریچر کو ضرور فائدہ ہوگا۔
آزاد بال لٹریچر کانفرنس کے ذریعہ ہندی بال
لٹریچر کی آئندہ ترقی کے اصل جزو کا فیصلہ ہو سکتا ہے
اور ایک ماہرین کی کمیٹی کے ذریعہ اس کی تقسیم کا
مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔ ان خیالات سے متاثر
ہو کر میں بچوں کے خیر خواہوں اور لٹریچر سے دلچسپی
لینے والوں کے سامنے آزادانہ طریقہ پر ایک آل
انڈیا ہندوستانی ہندی بال لٹریچر کانفرنس کی
اسکیم رکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔
نیچے کچھ مضامین کی فہرست ہے جن پر بال لٹریچر
کے مصنفوں اور پبلشروں اور دلچسپی لینے والوں
کے اہم خیالات پبلک کے سامنے آنے مفید ثابت
ہوں گے۔
(۱) بچوں کی عمر کے لحاظ سے کتابوں کا ٹائپ۔ سائز۔
کہانی۔ شاعری۔ اور سبق کی مقدار اور کتاب کے صفحات
کی تعداد کا طے کرنا۔
(۲) عمر کے لحاظ سے زبان اور مضمون میں تبدیلی۔
(۳) بچوں کے گیت۔ لوریاں اور چھوٹے بچوں کی
دلچسپی اور پسند کی تک بندیاں۔
آسان شاعری۔ جزیں۔ ہنسی۔ مذاق۔ ناٹک
کی اشاعت۔
(۴) جانوروں اور پریوں کی کہانیاں کیسی ہوں اور بھوت
پریت۔ جنوں وغیرہ کی کہانیاں کیسی
ہوں اور بھوت۔ پریت۔ وغیرہ کی کہانیوں
کی کہاں جگہ ہو اس پر غور کرنا۔
(۵) حب الوطن جرأت اور شجاعت کی کہانیوں کی
اشاعت۔
(۶) سائنس کی ایجادیں۔ ریڈیو۔ ہوائی جہاز۔ موٹر
وغیرہ کے لٹریچر کی اشاعت
(۷) دوسرے ملکوں کے متعلق جغرافیہ کا لٹریچر خاص کر
بچوں کی زندگی کے لٹریچر کی اشاعت۔
(۸) قدیم اور تاریخی کہانیوں کے سہل ترجمہ
کی بچوں کے لئے اشاعت
(۹) لڑکوں کے لئے ڈکشنری وغیرہ کی اشاعت۔
(۱۰) صحت۔ کسرت۔ کھیل۔ کود کے متعلق لٹریچر
کی اشاعت
(۱۱) دوسرے ملکوں اور ہندوستان کی دوسری
زبانوں کے بچوں کے مفید لٹریچر کا ہندی ترجمہ۔
(۱۲) بچوں کے مفید اخبارات و رسالہ جات کی اشاعت
اور ترقی پر غور کرنا۔
(۱۳) ہندوستان اور دنیا کے بڑے لیڈروں کی
زندگی کے حالات کی اشاعت۔
(۱۴) بچوں کے تفریح اور ان کی تعلیم کے متعلق لٹریچر
کی اشاعت۔
ہندوستان کے سب لٹریچر کے شائقوں اور بچوں
کے خیر خواہوں کا اس اسکیم پر کام کرنے میں امداد
کی ضرورت ہے۔ جن شخصوں کو بچوں کے اس کام
سے خاص دلچسپی ہو اور جو اس کانفرنس کی کامیابی
میں امداد دینا چاہیں اُن سے استدعا ہے کہ

پردۂ فلم

نیک پروین کی فلمبندی کا آغاز

ڈی۔ آر۔ ڈی۔ پروڈکشنز لمیٹڈ کے مشہور عالم آئینہ
ساز و حشر نواز ڈائرکٹر مسٹر ایس۔ ایم یوسف اور پروڈکشن
کنٹرولر مسٹر ٹریزری والا اپنی دلی امیدوں میں کامیاب گزشتہ
ہفتہ عرس حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ سے واپس آگئے ہیں اور
مورخہ ۴ر جولائی سے اپنے تازہ ترین و حشر آفریں شاہکار
نیک پروین کی فلم بندی کا سنٹرل اسٹوڈیوز میں شاندار
آغاز کریں گے۔ نیک پروین شیکسپیر ہند حضرت آغا حشر
کاشمیری مرحوم کے انمول اسٹیج شاہکار سلور کنگ سے ماخوذ
کیا گیا ہے جس کو مشہور افسانہ نگار حضرت واحد قریشی ایک
نئے نایاب سانچے میں ڈھال رہے ہیں موسیقی مشہور موسیقار
مسٹر بزوز کی مہارت فنی کا دلکش نتیجہ ہوگی۔
اداکاروں میں آہو چشم راگنی۔ الہاس۔ یعقوب۔
شاکر۔ مرزا مشرف۔ ڈبلیو ایم خان۔ سید احمد اور
نیا چہرہ گل نو شگفتہ گلنار کے کارنامے قابل دید اور قابل
داد ہوں گے۔

ویول پلان سابقہ پلانوں سے بہتر ہے

کلکتہ۔ ۸ جولائی۔ ڈاکٹر کمل مکرجی صدر آل انڈیا نیشنلسٹ لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔
ویول پلان پہلی تمام پلانوں سے کئی باتوں میں بہتر ہے۔ اس کے ذریعہ سینٹرل ایگزیکٹو کو ایک قومی کیبنٹ بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں رائے عامہ اور سیاسی پارٹیوں کے نمائندے لئے جائیں گے۔ چونکہ پلان موجودہ آئین کے ماتحت کام کرے گی وائسرائے کی کیبنٹ ایک آل ایگزیکٹو ہوگی اس کے ذریعہ پہلی دفعہ ہندوستانیوں کو بڑے بڑے محکمے مثلاً ہوم۔ فائننس اور خارجہ دئے گئے ہیں لیکن پلان میں کچھ نقص بھی ہیں اور امید ہے کہ شملہ کانفرنس انکو دور کرنے میں کامیاب ہو جائیگی۔
سب سے پہلا نقص تو یہ ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو برابر نشستیں دی گئی ہیں جو ایک صریح ناانصافی ہے حالانکہ مسلمانوں کی تعداد دلتوں سے کچھ زیادہ ہے دوسرے ہندو مہاسبھا کو بھی کانفرنس میں مدعو کرنا چاہیئے تھا۔

ترکی حلب کا خواستگار نہیں

انقرہ۔ ۹ جولائی۔ اناطولیہ نیوز ایجنسی (نیم سرکاری ترک ایجنسی) کو یہ اعلان کرنیکا اختیار دیا گیا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ ترکی میں اتر پچھمی شام کے شہر حلب کو ترکی میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے ترکی اس علاقہ کو شامل کرنیکا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

کمیونسٹوں کے معاملہ پر غور

شملہ۔ ۸ جولائی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جو معاملے زیر غور ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کمیونسٹوں نے گزشتہ تین سال میں جو سیاسی رویہ اختیار کیا ہے اس کے پیش نظر کیا کارروائی کی جائے۔

برلن پر مشترکہ حکومت

لندن۔ ۹ جولائی۔ اتحادی فوجی حکومت اور روسی افسروں کے درمیان یہ قرار پاگیا ہے کہ برلن کا نظم و نسق تینوں طاقتیں مل کر کریں گی۔ چند روز کے اندر مشترکہ کمان مقرر کر دیا جائے گا۔

پاکستان مسلمانوں کو مفید نہیں

شملہ۔ ۶ جولائی۔ مولانا حسین احمد مدنی صدر جمعیۃ العلماء ہند اور ینٹڈ پریس کے انٹرویو کرنے پر کہا کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو انکی واحد نمائندگی کا دعوی کر سکے جمعیت بھی اتنی ہی نمائندہ ہے جتنی لیگ ہے بلکہ جمعیۃ کی ہر دلعزیزی عوام میں مسلم لیگ کے مقابلہ میں زیادہ ہے کیونکہ جمعیۃ کے جلسوں میں زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں کیونکہ عوام میں علماء کا احترام ہے اسی لئے جمعیۃ العلماء نے وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں کم سے کم دو نشستوں کا مطالبہ کیا لیکن چونکہ جمعیۃ کو مولانا ابوالکلام آزاد پر مکمل آزاد ہے اس لئے وہ جو کچھ سمجھوتہ کریں گے وہ علماء کو قبول ہوگا۔
مولانا حسین احمد مدنی نے مولانا ابوالکلام آزاد کے اس بیان سے مکمل طور پر اتفاق کیا کہ نیشنلسٹ مسلمانوں کو بھی مسلم مفاد کی اتنی ہی فکر ہے جتنی مسلم لیگ کو ہے میری رائے میں پاکستان مسلم مفاد کے حق میں نہ ہوگا۔

مہاتما گاندھی مسٹر جناح اور لارڈ ویول میں ملاقات

شملہ ۱۱ جولائی۔ آج وائسرائے کے دعوت نامہ پر مہاتما گاندھی نے ۴½ بجے لارڈ ویول سے ملاقات کی۔ اس سے پہلے صدر مسلم لیگ مسٹر جناح نے تین بجے وائسرائے ہند لارڈ ویول سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل بہت رات گئے مسٹر جناح کو لارڈ ویول کا ایک خط ملا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ ویول کا یہ خط مسٹر جناح کے اس خط کا جواب ہے جو مسٹر جناح نے لارڈ ویول کو پرسوں بھیجا تھا جس میں لارڈ ویول کو مطلع کیا گیا تھا کہ مسلم لیگ اپنے ناموں کی فہرست پیش نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس کو وائسرائے نے اس بات کا یقین دلانے سے انکار کر دیا کہ تمام مسلم ممبروں کو نامزد کرنے کا اختیار صرف لیگ ہی کو ہوگا۔ اے، پی۔ آئی کا بیان ہے کہ مسٹر جناح کی ملاقات سے مایوس کن فضا سے پھر امید کی جھلک پیدا ہو گئی ہے آج صبح گیارہ بجے مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں مسٹر جناح نے وائسرائے کا خط پیش کیا۔ اجلاس تقریبًا ڈیڑھ گھنٹے جاری رہا اس کے بعد اجلاس ملتوی ہو گیا اجلاس آج شام کو ۵½ بجے پھر ہوگا جس میں مسٹر جناح وائسرائے سے اپنی ملاقات کا حال بیان کریں گے۔

برما میں اتحادی فوج پیچھے ہٹی

کینڈی۔ ۱۰ جولائی۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں کیونگ کاشے سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ یہ جگہ دریائے سٹانگ کے موڑ میں پیگو سے ۲۵ میل اتر پورب کو ہے اتحادی فوج بڑی باقاعدگی کے ساتھ پیچھے ہٹی۔
اتحادی فوج نے ہیو پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ کلاوا سے ۱۹ میل اتر پورب کو ہے۔

جاپان پر فوجیں اُترنے والی ہیں

چنگنگ۔ ۱۰ جولائی۔ مارشل چانگ کائی شک نے جمعہ کو کہا کہ ہم جاپان پر فوجیں اترنے کی امید کر رہے ہیں آپ نے ایک بار پھر یہ بات دہرائی کہ چین دشمن کے خلاف لڑائی میں اپنا پورا زور لگا دے گا۔ آپ نے اہل چین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیں، لڑائی جلد ختم ہونے والی ہے۔

مسٹر جناح نے مزاج پرسی کی

شملہ۔ ۱۰ جولائی۔ مسٹر آصف علی کی مزاج پرسی کے لئے نہ صرف کانگریسی لیڈر بلکہ غیر کانگریسی سرکردہ اصحاب بھی آتے رہتے ہیں۔ مسٹر جناح اور مسٹر آصف علی ایک ہی ہوٹل (سسل) میں ٹھہرے ہوئے ہیں جن دنوں مسٹر آصف علی کی طبیعت زیادہ خراب تھی، مسٹر جناح نے بھی انکی مزاج پرسی کی۔

لیگ کو اپنا مطالبہ چھوڑنا پڑیگا

بمبئی۔ ۶ جولائی۔ کمیونسٹ پارٹی کے سکریٹری پورن چند جوشی نے شملہ کانفرنس کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کو ایک بار پھر سمجھوتہ کی کوشش کرنی چاہیئے اور کانگریس کو مسلمانوں کی امداد حاصل کرکے وائسرائے کی ڈکٹیٹر شپ کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور کانگریس کو مسلمانوں کی امداد حاصل کر کے وائسرائے کی ڈکٹیٹر شپ کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ کانگریس اور لیگ کے جمود نے وائسرائے کو سارے نظام کا مالک و مختار بنا دیا ہے اور اپنی مرضی سے جو حکومت بنائیں گے وہ نہ تو کانگریس کے لئے قابل اطمینان ہوگی اور نہ مسلم لیگ کے لئے اور اس سے بھی بڑھکر یہ کہ اسمیں راماسوامی مدلیار اور فیروز خاں نون جیسے ٹوڈی ہو سکتے ہیں دونوں جماعتوں میں جو جمود ہو گیا ہے اس کو اس طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ کانگریس اور لیگ مشترکہ طور پر اپنے حصہ کے مطابق نام پیش کر دیں۔ کانگریس اور لیگ دونوں کے مساوی ممبروں مثلاً ہر ایک کے پانچ کانگریسی جو پانچ ممبروں میں سے ایک کانگریسی مسلمان بھی ہو۔ دونوں جماعتیں دس آدمیوں پر اتفاق کر لیں وہی باقی چار ممبروں مثلاً سکھوں اور اچھوتوں کے انتخاب پر بھی اتحاد کر لیں اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کانگریس کی ایک ہندو نشست کم ہو جائے گی مگر مسلم لیگ کو اپنے کانگریسی مسلمان کو نہ لئے جانے کے مطالبہ سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

نحاس پاشا کے جلسہ پر پابندی

قاہرہ۔ ۵ جولائی۔ مصر کے سابق وزیر اعظم نحاس پاشا نے نہری علاقہ میں جلسے کرنے کا پروگرام بنا رکھا تھا اور اس سلسلہ میں اتوار کو پورٹ سعید میں ایک جلسہ ہونے والا تھا۔ مگر حکومت نے اس علاقہ میں تمام سیاسی جلسوں کی ممانعت کر دی ہے۔

ملایا خالی کرنے کی اسکیم

لندن۔ ۱۰ جولائی۔ ٹاویا ریڈیو نے جو جاپانیوں کا کنٹرول ہے کل بیان کیا کہ ملایا کی تمام ریاستوں میں شہریوں کو باہر بھیجنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی۔

ٹوکیو پر دو ہزار ہوائی جہازوں سے حملہ

گوام۔ ۱۱ جولائی۔ ایڈمرل نمٹز کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ٹوکیو پر اتحادی ہوائی جہازوں کو پوری سروری حاصل ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ۲۴ گھنٹے تک ہونشو کے پوربی ساحل پر حملہ کئے اس ٹاپو پر ٹوکیو آباد ہے انھوں نے ٹوکیو کے آس پاس کے ہوائی اڈوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔
ابھی تک اس بارے میں تو کوئی اطلاع نہیں ملی آیا آج بھی ٹوکیو پر حملہ کیا گیا اتنا ضرور معلوم ہوا ہے کہ وہ جنگی بیڑہ جس سے اڑکر اتحادی ہوائی جہاز حملہ کرنے جاتے ہیں، ہونشو کے قریب سمندر میں موجود ہے کل کے حملہ میں تقریبًا دو ہزار ہوائی جہازوں نے حصہ لیا دشمن کے ۷۲ ہوائی جہاز برباد کئے گئے اور ۸۰ کو نقصان پہونچا دیا گیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

شملہ (بذریعہ ڈاک) ویول پیشکش بذات خود اہم نہیں ہے اس کی اہمیت صرف یہ ہے کہ وہ آزادی حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے اس پیشکش کا صرف ایک ہی پہلو ہے جو کانگریس کو پسند آیا اور جس کی وجہ سے کانگریس اس اسکیم کو کانگریس بنانے کی اسکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ پیشکش برطانیہ کے قلب کی تبدیلی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ دنیا کے انصاف اور حالات ہندوستان کی صورت حالات کے دباؤ کی وجہ سے پیشکش کی گئی ہے، یہ ہے وہ رائے عامہ جو راشٹرپتی مولانا آزاد نے نمائندہ "نیوز کرانیکل" سے دوران انٹرویو میں ظاہر کیا مولانا نے اس بات سے انکار کیا کہ اہم مسائل پر کانگریس جھک گئی ہے۔
مولانا نے کانگریس ویول پلان کے علاوہ آئندہ جنگ آزادی اور کانگریس کے پھر سے منظیم کے بارہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ حکومت برطانیہ کے قول کے مطابق کرپس پیشکش ابھی تک موجود ہے موجودہ پیشکش ایک عارضی نظام ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے منزل مقصود تک پہونچ سکتے ہیں۔ اگر لڑائی کے بعد برطانیہ اپنے وعدہ پر قائم رہے تو ہندوستان کے روبرو یہ مسئلہ ہوگا کہ جو آزادی ہمیں ملی ہے اسے کیسے استعمال کیا جائے لیکن اگر وہ اُس نے اعلان کی خلاف ورزی کی تو ملک کو پھر جنگ آزادی شروع کرنا پڑے گی۔

گورنر بنگال کی براڈکاسٹ تقریر

کلکتہ۔ ۴ جولائی۔ آل انڈیا ریڈیو کے کلکتہ کے سنٹر سے گورنر بنگال نے ایک براڈکاسٹ تقریر فرمائی جس میں انھوں نے کہا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک سال پہلے کے مقابلہ میں بنگال کی حالت اب بہتر ہے لیکن ابھی بہت کچھ کرنا ہے قبل اس کے کہ ہم اپنے آپ کو مطمئن محسوس کر سکیں کپڑے کی کمی کے بارے میں آپ نے کہا کہ یہ کمی تو تمام دنیا میں محسوس کی جارہی ہے کیونکہ کوئلہ مزدور اور درآمدی اخیار کی کمی ہے اس سلسلہ میں حکومت ہند پر بنگال کے مطالبے کا تمام صوبہ میں جلد از جلد کپڑے کا مکمل راشننگ جاری کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ غلہ کی سپلائی کی حالت بہتر ہے اور ہندوستان کے دوسرے حصوں کے لئے جہاں چاول کی کمی ہے بنگال ایک لاکھ ٹن چاول دے رہا ہے

کپڑے کی راشن بندی

کلاتھ راشننگ

اعلان!

۱۵ر جولائی ۱۹۴۵ء سے کپڑا صرف کوپن کے ذریعہ سے خریدا جاسکےگا مندرجہ ذیل حلقوں میں جن لوگوں کے پاس غلہ کے راشن کارڈ ہیں۔ ان کو ۱۵ر جولائی لغایت ۳۱ر جولائی ۱۹۴۵ء کے لئے "کپڑا کوپن" تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

۱ - حلقہ لاٹوش روڈ سب ایریا
۲ - حلقہ گورنراین کھتری ہائی اسکول سب ایریا
۳ - حلقہ حلیم مسلم انٹر کالج سب ایریا

۷۰۰۰۰ ستر ہزار یونٹ

"کپڑا کوپن" کہاں سے ملیں گے؟

ملوں میں کام کرنیوالوں کے لئے! "کپڑا کوپن" مندرجہ بالا سب ایریا کے راشن دفتروں سے جن لوگوں کے پاس ملوں اور فیکٹریوں کے غلہ راشن کارڈ ہیں (باستثناء کپڑا ملوں میں کام کرنے والوں کے) ملیں گے۔ غلہ راشن کارڈ کے ہر یونٹ پر ایک "کپڑا کوپن" دیا جائے گا۔ ایک کارڈ پر چار سے زیادہ کوپن نہیں ملیں گے۔

سول آبادی کے لئے! مندرجہ بالا حلقوں میں جن لوگوں کے پاس سول فوڈ راشن کارڈ ہیں انھیں "کپڑا کوپن" راشن کارڈ پیش کرنے پر غلہ راشن کی دکانوں سے ملیں گے۔ جب وہ غلہ خریدیں گے تو انھیں فی غلہ یونٹ پر ایک "کپڑا کوپن" ملے گا۔ لیکن "کپڑا کوپن" چار سے زیادہ نہیں ملیں گے۔ یہ "کپڑا کوپن" بغیر غلہ خریدے ہوئے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

کپڑا کیوں کر حاصل کیا جائے گا؟

جب مندرجہ بالا حلقہ کا کوئی باشندہ اپنا غلہ راشن کارڈ اور اپنا "کپڑا کوپن" اُن دوکانات پارچہ میں پیش کرے گا جن پر "R" کا نشان ہے تو وہ فی کوپن پانچ گز کپڑا خرید سکیگا۔ (یعنی غلہ راشن کارڈ کی ہر یونٹ کے حساب سے) جس کی مقدار زیادہ سے زیادہ بیس گز ہو سکے گی۔ ہر پانچ گز کپڑے کی خرید پر ایک "کپڑا کوپن" دینا ہوگا۔

اُمید کی جاتی ہے کہ تین مہینے کے اندر کانپور میں تمام راشن کارڈ والوں کو "کپڑا کوپن" تقسیم ہو جائیں گے۔

(دستخط) ایچ۔ ایس۔ اسٹفنسن۔ آئی۔ سی۔ ایس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

خان بہادر کھروا اور ان کے ساتھی دوسرے ملزم بے قصور ہیں

سکھر۔ خان بہادر کھروا ان کے بھائی اور تین دوسرے ملزموں کے خلاف قتل اللہ بخش کے ثانوی مقدمہ میں مسٹر پی پی ماسٹر سشن جج سکھر کے اجلاس کے تینوں اسیسروں نے تمام کو بے قصور قرار دیدیا۔ سشن جج نے ۱۶ر جولائی فیصلے کی تاریخ رکھی ہے۔ ابتدا میں اس مقدمہ میں چار اسیسر تھے۔ مگر ان میں سے ایک کی بیماری کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکا۔ ان اسیسروں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس قتل کی کوئی سازش نہیں ہوئی۔ درویش وعدہ معاف گواہ کی شہادت جھوٹی ہے۔ یہ مقدمہ عدالت سشن میں ۸ ماہ تک چلا۔ ۶۱ گواہان استغاثہ گذرے اور ۲۶۸ کاغذات پیش ہوئے۔

لیگ کے سوائے سب پارٹیوں نے نام پیش کردئے

شملہ ۱۳ر جولائی مسلم لیگ کے سوائے باقی تمام پارٹیوں نے اپنی اپنی فہرست وائسرائے کو پیش کردی ہے سکھوں کی طرف سے ماسٹر تارا سنگھ نے یونینسٹوں کی طرف سے ملک خضر حیات خان نے اور دلتوں کی جانب سے راؤ بہادر شیوراج نے فہرست پیش کی۔

جنرل ڈیگال امریکہ جائیں گے

پیرس۔ پیرس میں آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل ڈیگال نے پریذیڈنٹ ٹرومین کا امریکہ آنے کا دعوت نامہ مان لیا ہے۔

صدر کانگریس سے پنجابی وفد کی ملاقات

شملہ۔ آج صبح پنجاب کے کانگریسیوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے میاں افتخار الدین کی زیر سرکردگی میں مولانا آزاد سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ آل انڈیا انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس پنجاب میں ہونا چاہیئے۔ مولانا صاحب نے کہا کہ میں یہ درخواست کمیٹی کے روبرو دکھلاؤں گا۔ پنجاب کی طرف سے ایک درخواست آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھی پہنچ چکی ہے۔

مسٹر جناح پر عدم اعتماد

دیوبند۔ (بذریعہ تار) مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس اور وائسرائے ہند کو دیوبند کے طلباء نے تار بھیجا ہے مولانا آزاد کی رہنمائی میں دیوبند کے طلباء کو پورا اعتماد ہے اور مسٹر جناح کی رہنمائی میں بالکل اعتماد نہیں ہے

لیگ مسلمانوں کی واحد نمایندہ نہیں

کلکتہ۔ ڈاکٹر احمد سکریٹری آل انڈیا مومن تعلیمی بورڈ اور آمنہ بیگم صدر بنگال مومن زنانہ جمعیۃ نے وائسرائے ہند مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر جناح کو تار بھیجے ہیں کہ مسلم لیگ ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کی نمایندہ نہیں ہے۔

جاپان کی فوج گردی ختم ہونیوالی ہے

واشنگٹن۔ جاپانی فوج گردی کو کچلنے کا کام آخری مرحلہ پر ہے۔ وہ پیغام جو پریذیڈنٹ ٹرومین نے مارشل چیانگ کائی شک کو جنگ چین کی ۸ ویں سالگرہ کے موقع پر بھیجا ہے اتحادیوں کی پوری طاقت جاپان کے خلاف لگائی جا رہی ہے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۲۶/۸۹

بعدالت جناب مسٹر للت موہن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور مقام گھاٹم پور ضلع کانپور۔

گھاسل ولد کھرگو قوم کوری ساکن نادا پور عرف اعتماد پور پرگنہ کوڑا تحصیل کھجوہ ضلع فتحپور۔ مدعی

بنام سماۃ سومرتی بیوہ جھبوا قوم گوریت ساکن موضع جھلادن پرگنہ وضلع کانپور۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ جولائی ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے۔ اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لیس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ر جولائی ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

جنرل فرانکو کی حکومت ختم ہونا چاہیئے۔

روسی اخبار کا مطالبہ

ماسکو۔ روسی اخبار پرودا نے لکھا ہے کہ لوگ حیران ہیں کہ جنرل فرانکو کیوں برسر اقتدار ہے۔ تفصیلات کے ساتھ یہ بیان کرنے کے بعد کہ فرانکو نے لڑائی سے پہلے اور دوران میں ہٹلر کی کتنی امداد کی اخبار نے لکھا ہے کہ اب اسپین میں فرانکو کی حکومت ختم کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اسپین کے لوگوں کو جمہوری حکومت بحال کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ یوروپ کے امن اور تحفظ کا تقاضا ہے کہ اس فاسسٹ حکومت کو ختم کیا جائے۔

the SADA Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

صدائے وقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام بی اے

قیمت
سالانہ صہ 5/1/-
ششماہی ؏ 2/8/-
سہ ماہی ؏ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

جلد ۴۲ نمبر ۲۹ کانپور شنبہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۶۴ھ

VOL. 42 NO. 29 Cawnpore. Saturday 21st JULY. 1945

ادبیات

مقام اشتراکیت

از رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی

رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی کی تازہ ترین غزل ہدیہ ناظرین ہے جو ۱۶ر جولائی شملہ کے ماحول کا نتیجہ ہے۔ مولانا سیاسی عقاید کو جس خوبی سے شاعری میں ادا کر جاتے ہیں وہ صرف آپ کا حصہ ہے۔ اس غزل میں مولانا نے اپنے کمیونسٹ سیاسی عقاید کو ہر پہلو سے ظاہر کیا ہے اور خوب ظاہر کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین مولانا کی تازہ ترین غزل اور عقاید کو پڑھ کر محظوظ ہوں گے۔ ایڈیٹر

معیشت میں بہ ہر سو رنگِ فطرت ہے جہاں میں ہوں
اخوت ہے جہاں میں ہوں، سوّیت ہے جہاں میں ہوں

مقامِ فرد بھی محفوظ ہے فوزِ جماعت میں
نمایاں ہر طرف وحدت میں کثرت ہے جہاں میں ہوں

اصولِ اشتراک، آئینِ بیت المال سے مشتق
اساسِ کارِ جمع و خرجِ ملت ہے جہاں میں ہوں

فلاحت ہو کہ حرفت، کامیابی سعئ انسان کی
نظامِ اجتماعی کی بدولت ہے جہاں میں ہوں

بری ہے فکریاں ہر فرد کی لوثِ عقیدت سے
مسلم اقتدارِ علم و حکمت ہے جہاں میں ہوں

رواج بربریت ہے مذاہب کے تعصب میں
فضائے امن و صلح و آدمیت ہے جہاں میں ہوں

بلا تائید محنت، کچھ بھی افزائش جو ہو حسرت
وہ دولت کے لئے اک طوقِ لعنت ہے جہاں میں ہوں

دنیائے اسلام

مراقش الجیریا اور ٹیونس کے واقعات کے خلاف

عرب لیگ کا احتجاج

یروشلم (بذریعہ بحری ڈاک) سید موسیٰ علامی نے عرب اخباروں میں ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں انھوں نے اپنی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے جو انہوں نے فلسطینی عربوں کے لئے انجام دیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے دوسرے عرب لیڈرں کے رویہ پر تنقید بھی کی ہے۔ بیان میں درج ہے کہ:-

میں ان جذبات کے لئے شکر گزار ہوں جن کا اظہار فلسطین کے عوام نے میرے متعلق کیا ہے۔ یہ اظہار مجھے عربوں کے مقدس مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کرنے کی مزید طاقت بخشے گا۔ میرا خیال ہے کہ میرے ہم وطن یہ جاننے کے خواہشمند ہیں کہ میں نے ان کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

میں عرب لیگ کے قایم ہوتے ہی فلسطین میں واپس آیا اور یکم اپریل کو میں نے ایک بیان دیا اس بیان میں میں نے معاہدہ اسکندریہ کے ایک فقرے کا حوالہ دیا یہ فقرہ حسب ذیل تھا۔ عرب اتحاد کانفرنس کی ابتدائی کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ وہ فلسطین کے عربوں کی امداد کرے گی تاکہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔

عرب لیگ کی امداد عملی ہونا تھی اور جب کسی تفصیلات کا وقت آیا تو مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

(۱) فلسطینی عربوں کو عرب لیگ میں شامل کیا جائے۔

(۲) عرب حکومتوں کی زیر نگرانی اور ان کے روپے اور کارکنوں کی مدد سے عرب مراکز قایم کئے جائیں جن کا مقصد عربوں کے عمومی مفاد اور خاص طور پر فلسطینی عربوں کی آراضیات کو واگزار کرایا جائے۔

پہلی دونوں باتوں کی تکمیل ہو چکی ہے فلسطین کے متعلق معاہدہ اسکندریہ میں ایک خاص دفعہ (ضمیمہ) شامل ہے اور اسے عرب لیگ میں نمایندگی مل چکی ہے۔ لندن اور واشنگٹن میں عرب مراکز بھی قایم ہو چکے ہیں یروشلم میں بہت جلد ایک عرب مرکز قایم کر دیا جائے گا۔

فلسطین نے اس سلسلہ میں پندرہ ہزار پونڈ چندہ دیا ہے۔

جہاں تک عرب اراضیات کی واگزاری کا تعلق ہے معاہدہ اسکندریہ میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ عرب ریاستیں عرب اراضیات کی واگزاری میں حصہ لیں اور اس معاملہ کو کامل غور و خوض کے لئے اقتصادی اور مالیاتی کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا۔ یہ تجویز میری اسکیم کا نتیجہ تھی جو میں نے ابتدائی کمیٹی کو ۵ر اکتوبر ۱۹۴۴ء کو پیش کی تھی۔ اس اسکیم کے مطابق عرب ریاستوں کو مل کر ایک فنڈ قایم کرنا تھا جس کا بجٹ دس لاکھ پونڈ سالانہ ہو۔ یہ اسکیم پانچ سال کے لئے تھی اس کے مطابق صرف انھی زمینوں کی حفاظت نہیں کی جاتی تھی جن کے یہودیوں کے ہاتھ میں جانے کا خطرہ تھا بلکہ عرب کسانوں کی مدد کر کے دوسری زمینوں کی بارآوری میں اضافہ کرنا بھی تھا۔

اسکندریہ سے واپس آکر میں نے ان ۶ عرب پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقات کی جنھوں نے مجھے ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۴ء کو اپنا نمایندہ بنایا تھا۔ میں نے ان سے معاہدہ اسکندریہ کے متعلق بات چیت کی اور انھیں یہ بتایا کہ مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ میں عرب لیگ کی ابتدائی کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں یہ رپورٹ پیش کروں کہ عرب اراضیات کی حفاظت اور واگزاری کے متعلق میری اسکیم کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ میں نے ان سے یہ کہا کہ وہ اس موضوع پر معلومات فراہم کریں اور اپنی طرف سے تجاویز بھی پیش کریں تاکہ میری رپورٹ مکمل ہو جائے۔ انھوں نے معاہدہ اسکندریہ کی تائید کی اور عرب لیگ کی ابتدائی کمیٹی کے صدر کو شکریہ کا خط لکھ دیا۔

میں نے ملک کی دوسری شخصیتوں سے بھی کہا کہ وہ اراضیات کی واگزاری کے سلسلہ میں رپورٹ پیش کرنے میں میری مدد کریں۔ اس معاملہ میں میں نے احمد حلمی پاشا سے بھی مشورہ کی درخواست کی جو مجھ سے ملنے میرے مکان پر آئے تھے، تو انھوں نے اپنی رائے ان کے متعلق دی کہ ایسی تجاویز عرب کانفرنس اور عرب حکومتوں کو بھیجدی ہیں۔

ایرانی طالب علم ہندوستانی درسگاہوں میں

حکومت ہند نے انجمن کالج میں سترہ ایرانی طالب علموں کا انتظام حصول تعلیم کے لئے کیا ہے۔ دو کا زراعتی کالج لائل پور میں۔ دو انڈین فورسٹ کالج دہرہ دون اور پانچ پولی ٹیکنک کالج میں۔ ان تمام طالب علموں کو حکومت ہند وظیفہ دے گی۔

امید کی جاتی ہے کہ ہندوستانی طلباء کا انتظام ایران میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہیں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۲	کانپور شنبہ ۲۱ر جولائی ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۹

برطانیہ اور امریکہ میں مسلم لیگ کے رویہ کی مذمت

لندن میں شملہ کانفرنس کی ناکامی کی خبر اچانک نہیں سنی گئی - چار پانچ روز سے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ مسلم لیگ نے جو غیر مصالحانہ رویہ اختیار کیا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر کانفرنس کا ناکام ہونا یقینی ہے یہاں کے سیاسی حلقوں میں مایوسی ظاہر نہیں کی جا رہی ہے عام خیال یہ ہے کہ لارڈ ویول جلد ہی اس معاملہ کو پھر سے اٹھائیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے سیاسی جمود پر آخری حملہ کرنے سے پہلے والیسرائے اپنی قوتوں کو جمع کر رہے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آئندہ قدم اُٹھانے کے متعلق والیسرائے نے مسٹر ایمری سے خط و کتابت شروع کر دی ہے لیکن مسٹر ایمری کے لئے اس وقت کوئی مشورہ دینا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ ان کو اپنی پوزیشن کا پورا یقین نہیں ہے۔ دوسرے مسٹر چرچل برلن گئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول نے لندن میں اپنے ایک شاعر دوست کو ایک خط لکھا ہے جس میں انھوں نے کانگرس کے نظریہ کی تعریف کی۔

یہاں کی سیاسی رائے بالکل بدل گئی ہے سب نے اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کے راستہ میں مسٹر جناح ایک زبردست روڑا ہیں۔ کانگرس کے خلاف عام طور پر جو نکتہ چینی کی جایا کرتی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔

لندن کے سیاسی حلقوں میں شملہ کانفرنس کی ناکامی پر اظہار افسوس ضرور کیا جا رہا ہے لیکن مایوسی نہیں کی جا رہی ہے۔ برطانیہ کے زیادہ تر اخبارون نے کانفرنس کے ٹوٹنے کے لئے اصل ذمہ دار مسٹر جناح اور ان کی لیگ کو قرار دیا ہے۔

برطانی لیبر پارٹی کے لیڈر و سابق وزیر مسٹر بیون نے کہا کہ :- شملہ کانفرنس کے ٹوٹنے سے برطانی لیبر پارٹی کو زبردست مایوسی ہوئی اور اگر شملہ کانفرنس کی ناکامی کے لئے مسلم نمایندے ذمہ دار ہیں تو انہوں نے واقعی بہت ہی شدید فیصلہ کیا ہے ہندوستان کے ان مسلم نمایندوں کے اس فیصلہ کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ برطانیہ کے سوشلسٹوں کی ہمدردی بہت سی جگہوں کے مسلمانوں کے لئے ختم ہو جائے گی۔

آپ نے مزید کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بات چیت ٹوٹنے کی ذمہ داری خود والیسرائے نے اپنے اوپر لے لی ہے اگر اس کا کوئی مطلب ہو سکتا ہے تو یہ کہ ان کو اب بھی اُمید ہے کہ جلد ہی کوئی قدم اٹھایا جائے گا جس سے بہتر نتیجہ نکلنے کی اُمید ہے - دریں اثنا ہمیں چاہیئے کہ ہم مسلم نمایندوں کے متعلق اپنا رویہ بالکل صاف کر دیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہندوستان کے آئینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مسلمان اپنے فرقہ وارانہ مطالبہ کو دوسرا درجہ دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کہ اگر مسلمانوں کے اقلیت کی بنا پر جارحانہ طریقہ پر فرض کئے ہوئے مطالبوں سے سمجھوتہ کی اُمید تباہ و برباد ہوتی رہے اور ہم ہندوؤں کی اکثریت کی بنا پر مطالبوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

لارڈ ہیلی سابق گورنر یو۔پی نے فرمایا کہ گو کانفرنس کے ٹوٹنے کی ذمہ داری لارڈ ویول نے اپنے اوپر لے لی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ برطانیہ یا اس کے باہر کوئی شخص ناکامی کے لئے لارڈ ویول کو ذمہ دار نہ ٹھیرائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ہمیشہ مسلمانوں کے مطالبہ کی حمایت کرتا رہا ہوں لیکن اس دفعہ میرا خیال ہے کہ مسلم لیگ نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ مناسب نہیں تھا بلکہ اس دفعہ مسلم لیگ نے قطعی غیر مصالحانہ رویہ اختیار کیا۔

لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ایٹلی نے ایک بیان میں ہندوستانی لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہونے پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ سمجھوتہ نہ ہونا ہی تین سال کے اندر دو دفعہ آزادی کے راستہ میں رکاوٹ بن چکا ہے جبتک ہندوستانی لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہوگا ہندوستان ترقی نہیں کر سکے گا۔

سابق نائب وزیر ہند لارڈ لسٹوول نے کہا کہ لارڈ ویول نے جو پالیسی اختیار کی ہے اس کے تیار کرنے میں میرا بھی ہاتھ تھا اسلئے مجھے ناکامی پر اور بھی زیادہ مایوسی ہوئی ہے۔ اس ناکامی کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت خود اختیاری کی جانب پیش قدمی رک گئی بلکہ لڑائی کے بعد بھی ہندوستان کی پوزیشن کو خطرہ پیدا ہو گیا اگر جاپان کی لڑائی ختم ہونے سے پہلے معاملہ طے نہ ہوا تو اور بھی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی آپ نے اُمید ظاہر کی کہ برطانیہ کی نئی کیبنٹ معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے گی۔

اخبار "ڈیلی ورکر" کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ کانگرس حکومت برطانیہ کو مجبور کرے گی کہ وہ اس واقعہ کو منظور کرے جو کہ لارڈ ویول نے بھی تسلیم کیا ہے کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی کے لئے خود حکومت برطانیہ ذمہ دار ہے۔

حکومت برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ لیگ اور کانگرس کے اختلافات کا تصفیہ کرے لیکن تصفیہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حکومت برطانیہ مسلم لیگ یا اور کسی اقلیت کو تصفیہ کے لئے ویٹو کا اختیار دے رہی ہے۔

کیمرج یونیورسٹی کے سابق صدر مسٹر دیپ سیس نے ایک بیان میں کہا کہ والیسرائے کو چاہیئے کہ جس طرح اس نے فرقہ وارانہ جماعت سمجھ کر ہندو مہا سبھا کو نظر انداز کر دیا اسی طرح وہ مسلم لیگ کو بھی نظر انداز کر دے۔

اخبار لوریول ڈیلی پوسٹ نے لکھا ہے کہ مسٹر جناح کے ضدی رویہ نے ہندوستان کی سیاسی ترقی کے راستہ میں زبردست رکاوٹ کھڑی کر دی ہے لیکن حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی کوشش جاری رکھے۔

اخبار "نیوز کرانیکل" نے لکھا ہے کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی کے لئے لارڈ ویول ذمہ دار نہیں ہیں مسٹر جناح اور صرف مسٹر جناح ہی کانفرنس کے ٹوٹنے کے لئے ذمہ دار ہیں مسلم لیگ بھی اس طرح تمام مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت نہیں ہے جس طرح کہ کانگرس تمام ہندوؤں کی واحد نمایندہ جماعت نہیں ہے اگر مسٹر جناح کانفرنس کے اصلاحی موضوع تک دلچسپی محدود رکھتے تو کانفرنس ہرگز نہ ٹوٹتی ان کے لئے اصل مسئلہ تو پاکستان کا تھا۔

پاکستان کے بارے میں اخبار ہذا لکھتا ہے کہ پاکستان ایک خیال باطل ہے۔ اگر خالص جغرافیائی یا اقتصادی لحاظ سے دیکھا جائے تو مسلم ہند کا کوئی وجود ہی نہیں ہے مسلم اور ہندو ہند یہ محض خیالی ہیں اور اگر ان کو الگ الگ کرنے کی کوئی کوشش کی گئی تو مشکلیں اور بڑھ جائیں گی۔

اخبار "ڈیلی اسکیچ" نے لکھا ہے کہ کانفرنس کے ٹوٹنے کی ذمہ داری لارڈ ویول نے اپنے اوپر لے لی ہے مگر اصل ذمہ داری مسٹر جناح کے سر ہے۔

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ ویول حکومت برطانیہ سے مشورہ کر کے دو نئے قدموں میں ایک قدم اٹھانے پر غور کر رہے ہیں۔

اول یہ کہ ایک نئی مرکزی حکومت قایم کر دی جائے جس میں پانچوں مسلم نشستیں والیسرائے اپنے نامزد کئے ہوئے ممبروں سے پُر کر دے اور کانگرس و مسلم لیگ کو مطلع کر دے کہ جب ان میں سمجھوتہ ہو جائے تو وہ اپنے آدمی مقرر کر دیں۔

دوسری تجویز ہے کہ سردست موجودہ نظام ہی جاری رہے اور اُمید رکھی جائے کہ دونوں پارٹیاں کچھ عرصہ کے بعد یہ محسوس کر لیں گی کہ پلان پر عمل نہ کرنے سے انہوں نے کیا کھویا ہے تب وہ سمجھوتہ کرنیکی کوشش کریں گے۔

مسٹر سورنسن سابق ممبر پارلیمنٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ شملہ کانفرنس مسلم لیگ کی وجہ سے ناکام رہی۔ اگر مسٹر جناح یہ ہٹ دھرمی اختیار نہ کرتے کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت ہے تو تمام معاملہ طے ہو جاتا۔ آپ نے مزید کہا کہ میرا خیال ہے کہ کانگرس نے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے مسلم لیگ کی پالیسی روڑے اٹکانے والی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

پنڈت جواہر لال نہرو نے شملہ کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات ایک پریس کانفرنس میں بیان کئے آپ نے فرمایا کہ قدرتی طور پر مجھے افسوس ہے کہ تمام کوشش اس طریقہ پر ختم ہوئی لیکن چونکہ بہت سے طریقوں کی وجہ سے میں ایک تپایا ہوا سپاہی سنداں بن گیا ہوں اس لئے کسی معاملہ میں مجھے ایسی مایوسی نہیں ہوتی کہ میرا دل بیٹھ جائے مجھے جس بات سے زیادہ تکلیف ہوئی وہ یہ نہیں ہے کہ اس کانفرنس کا کیا نتیجہ نکلا یا نہیں نکلا بلکہ اس پس منظر سے تکلیف ہوئی جس پر ہمارے مسئلے عام طور سے سوچے جائیں کسی نہ کسی صورت میں ہمارا ہر مسئلہ فرقہ وارانہ مسئلہ بن جاتا ہے بنیادی طور پر فرقہ وارانہ مسئلہ اور بھی بہت سے مسئلے اگر آپ ان کا تجزیہ کریں تو وہ دور وسطیٰ اور دور جدید یعنی ان دونوں کے نظریوں کے درمیان ٹکراؤ ہے بظاہر یہ محض کسی نشست یا ملازمت کا سوال نہیں ہے کانگرس کسی اور جماعت کے مقابلہ میں سیاسی اور اقتصادی طور پر بلکہ میں تو یہ بھی کہونگا کہ قومی اور بین الاقوامی طور پر جدید نظریہ کی نمایندگی کرتی ہے۔ مسلم لیگ یا اور کوئی فرقہ وارانہ جماعت لازمی طور پر کسی خاص طبقہ کی نمایندگی ہی نہیں کرتی اسے دور وسطیٰ کے انداز میں پیش کرتی ہے اگر سیاست کو مذہبی فرقوں کی اصطلاح میں سوچا جائے تو یہ نہ صرف جمہوریت کے بلکہ سیاسیات یا اقتصادیات کے تمام موجودہ تخیل کے خلاف ہے یہی تو حقیقی کھینچ تان ہے اس دور وسطیٰ کے تخیل کو گنجایش دینا ہندوستان میں تمام سیاسی اور اقتصادی کورس کو پس پشت ڈال دینا ہے اور ایک ایسی عمارت بنانا ہے جو آجکل کی حقیقتوں کے لئے موزوں نہیں ہے حقیقتوں سے زیادہ عرصہ تک انکار نہیں کیا جا سکتا اور اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کیلئے خطرہ ہے۔

* ۳ ووٹ کی مجارٹی سے بورڈ نے یہ طے کر دیا کہ طوائفوں پر ۵۰ روپیہ سالانہ ٹیکس لگایا جائے۔

مولانا آزاد کا استقبال

۱۸ر جولائی - مولانا آزاد صدر کانگرس کلکتہ جاتے ہوئے یہاں سے گذرے اسٹیشن پر آپکا شاندار استقبال کیا گیا۔ آپنے ایک سوال کے جواب میں بتلایا کہ ابھی تک یہ طے نہیں ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اجلاس کہاں ہوگا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بمبئی میں ہوگا جہاں لیڈروں کو کافی سہولتیں حاصل ہیں۔

انیفۂ کانپور

اسکول اور کالجوں کا جلسہ

مقامی ہائی اسکولوں اور انٹر کالجوں کے ہیڈ ماسٹروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں انسپکٹر آف اسکولس کانپور بھی موجود تھے۔ جلسہ میں طے ہوا کہ جن طلباء کا داخلہ نامنظور کر دیا گیا ہے ان کو داخل کیا جائے۔

انسپکٹر آف اسکولس کی رضامندی سے یہ طے ہوا کہ آٹھویں جماعت میں بھی اور اس کے اوپر ۴۵ طلباً داخل کئے جائیں اور جہاں ممکن ہو ترتیب وار سفٹ طرز کے سیکشن قایم کئے جائیں۔

پابندی ہٹالی گئی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے تحفظ ہند کے قواعد کے دفعہ ۵۶ کے ماتحت پبلک جلسوں میں جو پابندی کا حکم جاری کیا تھا اسے واپس لے لیا ہے۔ اس حکم کے مطابق حکام کی اجازت کے بغیر جلسہ کرنا منع تھا۔

گرلس ایجوکیشن

لیڈی ممبر انچارج گرلس ایجوکیشن میونسپل بورڈ نے میونسپل گرلس کالج میں تین پروفیسران کو مقرر کیا تھا۔ ایجوکیشن کمیٹی کے ممبران کو اس سے اختلاف ہے۔ یہ معاملہ آئندہ ایجوکیشن کمیٹی کے جلسہ میں پیش ہوگا۔

کپڑے کی گرفتاری

مسٹر بی۔ بشرما بستی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے کاہو کوٹھی۔ ناچ گھر اور جنرل گنج کی متعدد دوکانوں اور کپڑے کے گوداموں کی جانچ کر کے ۵۰ ہزار روپیہ کی قیمت سے زائد کپڑا برآمد کیا ہے۔

مزدور سبھا کا جلسہ

مزدور سبھا نے پیرس میں منعقد ہونیوالی بین الاقوامی لیبر کانفرنس کے واسطے مسٹر ایس۔ ایس میر جکر کو ڈیلیگیٹ مقرر کیا ہے اور مسٹر فضل الٰہی۔ عبدالمومن۔ شنکر لنگم۔ کلیان سندر اور اسمٰعیل کو ان کا مشیر کار بنایا ہے۔

کپڑے کا راشن

۱۵ر جولائی سے کپڑے کی راشننگ اسکیم پر کام شروع ہو گیا ہے۔ لاٹوش روڈ۔ چمن گنج۔ گورنرائن کھتری ہائی اسکول کے رقبوں میں کپڑے کے راشننگ کے کارڈ تقسیم ہوئے ہیں۔ کپڑے کے ملوں کے مزدوروں کو کارڈ نہیں دیئے گئے ہیں۔

کانگرس اسمبلی کا جلسہ

سٹی کانگرس قایم مقام اسمبلی کا ایک جلسہ تلک ہال میں مسٹر گجپت رائے سکسینہ کی صدارت میں ہوا جس میں شملہ کانفرنس کی ناکامیابی کے وجوہات پر غور ہوا۔ مسٹر پیارے لال اگروال اور پنڈت بالکرشن شرما۔ مسٹر چھیل بہاری کنٹک وغیرہ نے اپنی تقریروں میں مسلم لیگ کے رویہ کی مذمت کی اور کہا کہ لیگ کی وجہ سے ملک کی ترقی مسدود ہو گئی ہے۔

تھاسوفیکل سوسائٹی

۱۳ اور ۲۰ر جولائی کو تھاسوفیکل سوسائٹی کے جلسے ہوئے جس میں گیتا فلاسفی اور کرم یوگ پر تقریریں ہوئیں۔

اسٹوڈنٹ کانگرس

مسٹر گجپت رائے سکسینہ نے کانپور اسٹوڈنٹ کانگرس جنرل گنج کا افتتاح کیا اور مسٹر پیارے لال اگروال نے کانگرسی جھنڈا لہرایا۔

شب برات کیلئے شکر

مسٹر بھرت نرائن ڈپٹی ٹاؤن راشننگ افسر اطلاع دیتے ہیں کہ شب برات کے تہوار کے لئے ۲۳ر جولائی سے ۲۶ر جولائی تک شہر کے متفرق دکاندار شکر ایک بورے کے بجائے دو بورے فروخت کریں گے۔ ہر ایریا راشننگ افسر کو شہر کے انتظام کیلئے فاضل مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ۲۰ بورے شکر کے مزید منظور کئے گئے ہیں۔ ادھر تحصیلدار کو دیہاتی رقبوں کیلئے ۱۰ بورے شکر کے مزید منظور کئے گئے ہیں۔

کوئلہ کی قیمت

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ پبلک کیلئے جنگلات سے کوئلہ آ گیا ہے پبلک کے لئے ۳ روپیہ ۴ آنہ ۶ پائی فی من کوئلہ کی قیمت مقرر کی گئی ہے۔

بلا لیبل کے کاغذ

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یکم جولائی سے بغیر لیبل لگا ہوا کاغذ کی فروخت کی ممانعت کر دی گئی ہے اور اس پر لیبل لگایا جائے گا۔ لہذا جس تاجر کے پاس بلا لیبل کے کاغذ ہو وہ میرے دفتر میں ایک ہفتہ کے اندر اس کاغذ کے متعلق مندرجہ ذیل تفصیلات بھیجدیں۔

(۱) بلا لیبل کے بنائے ہوئے کاغذ کے مل کا نام

(۲) کاغذ کی قسم و سائز وپونڈ اور قیمت

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۰ر جولائی کو مسٹر ایچ۔ ایم سمیع کی صدارت میں ہوا۔ بورڈ کے جلسہ میں ۲۷ ممبران نے شرکت کی۔ طوائفوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق کافی بحث و مباحثہ رہا بالآخر *

سنبل

جس طرح ہندوستان میں آٹے، دال اور لکڑی کا کال ہے۔ اسی طرح آجکل انگلستان میں اور دوسرے یورپی ممالک میں "مردوں کا کال" ہے۔ جوان لڑکیاں اور عورتیں صبح سے لیکر شام تک کسی ایسے مرد کی تلاش میں پھرتی رہتی ہیں جو ان سے شادی رچانے کے لئے تیار ہو جائے۔ اول تو کوئی شادی کرنے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتا۔ اور اگر آمادہ ہوتا ہے۔ تو پھر یہ ٹٹولتا ہے کہ شادی کی خواہشمند لڑکی مالدار بھی ہے یا نہیں۔ اگر مالدار ہوتی ہے تو اسے شوہر مل جاتا ہے۔ اور اگر غریب ہو تو کوئی اسے دو کوڑی کو نہیں پوچھتا۔ غرضکہ آجکل انگلستان اور یورپین ممالک میں مردوں کا اس قدر کال ہے کہ اگر کوئی تجارتی کمپنی مشرقی ممالک کے مردوں کی یورپ میں تجارت شروع کر دے تو لاکھوں روپے کے وارے نیارے ہو سکتے ہیں۔

جرمن عورتوں کو مردوں کے کال کی وجہ سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے چنانچہ جرمن عورتیں ان امریکن اور برطانوی سپاہیوں پر لٹو ہو رہی ہیں۔ ایک ایک سپاہی پر کئی کئی درجن لڑکیاں عشق فرما رہی ہیں۔ امریکن اور برطانوی سپاہیوں کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ عورتوں کے بے حد دلدادہ ہوتے ہیں۔ لیکن جرمنی میں عورتوں اور لڑکیوں کی اس قدر زیادتی ہو گئی ہے کہ بیچارے سپاہی تنگ آ جاتے ہیں۔ ایک طرف امریکن اور برطانوی سپاہیوں سے جرمن عورتوں اور لڑکیوں کی گرویدگی کا یہ عالم ہے۔ دوسری جانب برطانوی اور امریکن حکومت نے یہ ہدایت کر رکھی ہے کہ خبردار کسی جرمن عورت سے کوئی واسطہ نہ رکھنا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے سپاہیوں کو اس بات کی آزادی دیدی ہے کہ وہ جرمن عورتوں سے تعلقات قایم کر سکتے ہیں۔

جرمنی کے علاوہ انگلستان میں بھی مردوں کا بے حد کال ہے۔ چنانچہ انگریز عورتوں نے جب یہ دیکھا کہ انگریز مرد کسی قیمت پر بھی نہیں ملتا تو ان بیچاریوں نے مجبور ہو کر غیر ممالک کے لوگوں سے شادیاں کرنا شروع کر دی ہیں۔ لیکن غیر ممالک کے مردوں نے کیا غضب کیا کہ جب انگلستان سے جاتے وقت وہ اپنی انگریز بیویوں کو انگلستان ہی چھوڑ گئے۔ انگریز عورتوں نے غیر ممالک کے مردوں کی یہ بیوفائی دیکھی تو انھوں نے حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ کر دیا کہ وہ ان کے لئے جس طرح بھی ہو انگریز شوہر فراہم کرے۔ سنا ہے کہ حکومت برطانیہ انگریز شوہروں کی تلاش اور جستجو کے لئے عنقریب کوئی اہم قدم اٹھانے والی ہے۔ غرض کہ یورپین ممالک میں مردوں کا کال ایک مستقل مسئلہ بن گیا ہے۔

(بقیہ) ۴ والے ٹکٹوں پر ½ چھاپا گیا تھا۔ بعض پر الٹ کر ½ ہو گیا ہے جارج کے ایسے ٹکٹ کی قیمت ۵ روپے اور ایڈورڈ کی ٹکٹ کی قیمت ۲۰ روپے ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ معمولی ٹکٹ جو ہم ردی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں۔ غور سے آتشی شیشے سے دیکھیں۔ کیونکہ اکثر چھپنے میں غلطیاں ہو جاتی ہیں اور ہر سال ٹکٹوں میں کوئی نہ کوئی غلطی نکل آتی ہے۔

(بقیہ) ۴۴ دستاویزی فلمیں تیار کر رہی ہے جن میں مشرق بعید کے جنگی واقعات دکھائے گئے ہیں۔

پابندی اٹھ گئی

نئی دہلی ۱۳ر جولائی۔ حکومت ہند نے ناروے اور ہالینڈ سے خط و کتابت پر سے پابندی اٹھا دی ہے۔ کیونکہ اب دشمن ملک نہیں رہے ہیں۔

ادب لطیف

میں تمھیں کب یاد کرتی ہوں

(از آر۔ ڈی۔ ایچ۔ اے)

جب آفتاب کی جگہ سوز گرمی ختم ہو چکی ہوتی ہے تو سامنے والے۔ خوشنما درختوں کی جھومتی ہوئی ڈالیوں پر ننھے ننھے پرندے آ آ کر چہچہانے لگتے ہیں کھلائے ہوئے پھول اور ہری ہری مرجھائی ہوئی گھاس ہوا کے خوشگوار جھونکوں سے از سر نو تازگی لہرانے لگتی ہے تو میں بھی اپنے دل کی پژمردہ کلی کو شگفتہ بنانے کے لئے بن سنور کر اپنی کوٹھی کے مغربی دروازے سے باہر نکلتی ہوں، راہ کی مسکراتی ہوئی کلیاں، ہری ہری گھاس کے مخملیں فرش، سامنے کالے کالے خاموش مگر جاذب نظر پہاڑوں کی دُور دراز تک پھیلی ہوئی قطاریں، اُن کی آغوش میں ڈوبتے ہوئے آفتاب کی بے چینی سی مضطرب شعاعیں دریا کے ہیبتناک تھپیڑے سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی شفاف ندیاں ہوا کے خفیف جھونکوں سے تھرکتی ہوئی رقاص موجیں، گویا کہ کائنات کے ان تمام حسین مناظر پر نگاہ ڈالتی ہوئی اور لذت اندوز ہوتی ہوئی آگے بڑھتی جاتی ہوں مگر آہ! شام کی اسی خاموش اور پُر سکون فضا میں موسیقیت نواز نغمے چھیڑنے والے آبشار پر جوں ہی پہنچتی ہوں بس نہ پوچھو ساری مسرتیں کافور ہو جاتی ہیں اور دل و دماغ کا گوشہ گوشہ تمھاری یاد سے لبریز ہو اٹھتا ہے

(بقیہ) ولایت سے ٹکٹ چھپوا کر منگوانے میں بہت کافی عرصہ لگ جاتا تھا۔ اتنے دن میں وہاں ٹکٹوں کا قحط پڑ جاتا۔ اس لئے وہیں کی ایک فرم کو ٹکٹ چھپنے کے لئے دیئے گئے اور تاکید سے کہا گیا۔ کہ رنگ میں وضع میں ہر بات میں ولایت سے ملتے جلتے ہوں۔ ٹکٹ چھاپنے کے لئے لکڑی کے بلاک استعمال کئے گئے جس کی وجہ سے نہایت بھدے اور غلط چھپے اس کے علاوہ دو خاص غلطیاں ہو گئیں۔ ایک پنس والے نیلے رنگ میں اور ۴ پینس والے لال رنگ میں چھپ گئے۔ لیکن دراصل رنگ کچھ اور تھے۔

ہوائی ڈاک کے ٹکٹوں پر اکثر ہوائی جہاز الٹے چھپ جاتے ہیں۔ یہ اصل میں چھاپنے والے کی غلطی ہوتی ہے مصور کی نہیں۔ مگر ایسے ٹکٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ اس طرح کی ایک غلطی امریکہ کے سنہ ۱۹۱۸ء کے ۲۴ سنٹ کے کئی ایک ٹکٹوں میں ہوئی۔ جب یہ ڈاک خانے میں فروخت ہونے آئے۔ تو ایک شخص نے ان کو تقریباً ۱۵ روپے میں خرید لیا اور امریکہ کے ایک لکھپتی کے ہاتھ ۱۶۰۰۰ روپے میں فروخت کر دیا۔ آجکل ان کی قیمت ۷۵۰۰۰ روپے ہے۔

ہندوستان میں بھی اکثر ٹکٹوں کے چھپنے میں غلطیاں ہو گئی ہیں۔ مثلاً بادشاہ جارج کے ایک پیسہ والے ٹکٹ پر 3PS کی جگہ 3RS ہو گیا۔ ایسے ہی ایڈورڈ ہفتم کے دو پیسے والے ۴ (باقی صفحہ ۴ پر)

عالم نسواں

لارڈ ویول سے استفسار

خطیبۂ ہند زہرۂ سخن جناب اختر صاحبہ صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ نے ۵ر جولائی سنہ ۱۹۴۵ء کو ہز اکسلنسی ویسرائے لارڈ ویول کو ایک تار دیا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

کیا موجودہ آئین میں عورتوں کے لئے کوئی نمایندگی نہیں......؟

خطیبۂ ہند زہرۂ سخن جنابہ اختر صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ کا انتباہ۔

بنگلور۔ ۵ر جولائی سنہ ۱۹۴۵ء مسٹر گاندھی ہوں یا ابوالکلام آزاد۔ مسٹر جناح ہوں یا ساورکر۔ مو نجے ہوں یا شرتی، ہندوستان کے مستقبل کی تعمیر میں حصہ کا ہر شخص کو حق ہے۔

لارڈ ویول نے سب کو بلایا لیکن ہم عورتوں پر ایک نگاہِ لطف بھی نہ ڈالی آخر ہم نے کیا گناہ کیا تھا۔ ہندوستان میں تقریباً ۴۰ کروڑ آبادی ہے جس میں سے قریب قریب نصف حصہ عورتوں کا ہے کیا آپ تقدیر ہندوستان بناتے وقت ہم عورتوں سے کوئی مشورہ نہیں لے سکتے تھے۔ مجھے رنج ہے کہ آپ نے ایشیا کی قابل عزت قسمے کو نظرانداز کر دیا۔ واضح رہے کہ میں ہندوستان کی ۵ کروڑ عورتوں کی نمایندگی کا حق رکھتی ہوں۔ اور یہی فرض مجھے مجبور کرتا ہے۔ کہ میں ہر موقعہ پر اپنی جنس کے لئے نہایت جرأت کے ساتھ وکالت کروں۔ آپ سے بہتر اس چیز کو لیڈی ویول ضرور سمجھ سکتی ہیں۔ یقین نہ ہو تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

کانگرس، مسلم لیگ، مہاسبھا یا جمیۃ العلماء، احرار خاکسار کوئی بھی ادارہ ہو ان کو کوئی حق نہیں کہ ہم سے بغیر پوچھے ہماری قسمت کا فیصلہ کر سکیں علاوہ ازیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کبھی اتحاد نہ ہو سکے گا۔ یہ سب اپنے اغراض و نمود کے اعتبار پر ہمیشہ برسر جنگ رہیں گے۔

سیاسیات کی دنیا سے بالکل ہٹ کر انسانیت محبت اور فرائض کے اسٹیج سے آواز دیتی ہوں کہ ہندوستان کی عورت اب وہ عورت نہیں جو کبھی مکانوں کی دیواروں میں مقید رہتی تھی اور جس کا فرض صرف بچہ پیدا کرنا اور روٹی پکانا تھا۔

آپ کی لائی ہوئی تہذیب و تعلیم نے کم از کم ہم عورتوں کی آنکھیں اس درجہ کھول دیں کہ ہم بہت دور تک دیکھ سکتے ہیں۔

بیگم شاہنواز، بیگم محمد علی، سروجنی نائیڈو، مسز پنڈت یا اور کوئی مشرقی خاتون کو آپ نے کسی قابل نہ سمجھا اور یہ ہمارے نسوانی وقار کی انتہائی توہین ہے۔ میں بحیثیت صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ آپ سے پرزور احتجاج کرتی ہوں۔

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کی غلطیاں

(از جناب مسٹر سلطان احمد کلکتوی (باغیست))

ڈاک کے ٹکٹوں میں اکثر غلطیاں ہو جاتی ہیں ان غلطیوں کے سبب ان کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے بعض معمولی ٹکٹ جنہیں ہم ردی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں کسی غلطی کی وجہ سے کئی سو روپے کی قیمت کے ہو جاتے ہیں۔

اسٹینلی گبنس (Stanly Gibbons) ولایت میں ٹکٹوں کی سب سے بڑی فرم ہے۔ بہت دنوں کی بات ہے مغربی آسٹریلیا سے البنی کے پوسٹ ماسٹر نے اس کمپنی کو کچھ ٹکٹ روانہ کئے ان میں دو پینس والے ٹکٹ تھے۔ مگر وہ غلطی سے بنفشی رنگ میں چھپ گئے تھے اور یہ رنگ ۶ پینس والے ٹکٹوں کا تھا۔ اس فرم نے انہیں ۶ پینس فی ٹکٹ کے حساب سے خرید لئے اور فہرست میں ان کی قیمت ۳ روپے ۱۲ آنے فی ٹکٹ کے حساب سے چھاپ دی آجکل ان ایک سو بیس ٹکٹوں کی قیمت جو صرف ۴۵ روپے میں اس فرم نے خریدے تھے ۱۰۸۰۰ روپے ہے۔

اسی طرح امریکہ میں ایک لڑکا ایک ٹکٹ بیچنے والے کی دکان پر آیا۔ اور کچھ ٹکٹ خرید کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر واپس آیا اور ان میں ایک ٹکٹ غلط چھپا ہے میں نہیں لوں گا۔ اس کے دام واپس کر دیجئے۔ دکان دار نے اس کی قیمت جو تقریباً دو پیسہ تھی۔ خوشی سے واپس کر دی یہ ٹکٹ سنہ ۱۸۶۹ء کا تیس سینٹ کا تھا۔ اس میں امریکہ کے جھنڈے کی تصویر الٹی چھپ گئی تھی۔ آج کل اس کی قیمت ۷۵۰۰ روپے ہے۔ اور اسی سنہ کے یعنے سنہ ۱۸۶۹ء کے امریکہ کے دو اور ٹکٹوں میں غلطی ہوئی۔ یہ ۱۵ اور ۲۴ سینٹ کے تھے ان کے بیچ کی تصویر الٹی چھپ گئی تھی۔ ۱۵ سنٹ والے ٹکٹ کی قیمت ۷۵۰۰۲ روپے اور ۲۴ سنٹ والے کی قیمت ۳۳۵۰۰ روپے ہے۔

بعض کمپنیوں کے پاس ہزاروں اور لاکھوں ٹکٹ ہر مہینے باہر سے آتے ہیں ان میں سے بعض غلط چھپ جاتے ہیں۔ لندن کی ایک کمپنی کو پتا ہے کسی نے ہوائی ڈاک کے ٹکٹ بھیجے ہوائی جہازوں کے ٹکٹوں پر (Air Mail) لکھا ہوتا ہے۔ مگر اس پر صرف (Air) لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی ایک بڑی زبردست غلطی تھی۔ یہ غلطی امریکہ کی ایک فرم نے پکڑ لی جس پر (Air Mail) الٹا چھپ گیا تھا۔ یہ دونوں ٹکٹ بھی بہت قیمتی ہیں۔

دو ٹکٹ اپنی غلطی کے اعتبار سے بہت مشہور ہیں ان میں سے ایک تو ماریشش کا ہے جس میں (Post Paid) کی جگہ (Post Office) لکھ دیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے غیر استعمال شدہ کی قیمت ۷۵۰۰۰ روپے ہو گئی۔

دوسرا ٹکٹ کیپ آف گڈ ہوپ کا ہے کسی زمانے میں یہاں کے ٹکٹ ولایت میں چھپتے تھے (باقی صفحہ ۴ پر)

پردۂ فلم

زمانہ آئندہ میں تعلیم مدارس فلم کے ذریعہ

اس صدی کے شروع میں دستاویزی فلم معرض وجود میں آئی، ایک سفید پردے پر واقعیاتی ٹکڑے ——— مثلاً ایک سائیکل سوار آدمی، ایک پریڈ ایک گھڑ دوڑ، کو منتقل کر دینے کا اعجاز بذات خود اس قدر ہیجان خیز تھا، کہ ابتدائی فلمی تھیٹروں کو مشتاق پبلک سے پُر کرنے کے لئے کافی تھا۔

بلاشبہ اس کے بہت جلد افسانوی فلم نمودار ہوئی اور امتداد زمانہ کے ساتھ اس نے اپنی بڑی بہن یعنی دستاویزی اور تعلیمی فلم سے اہمیت چھین لی آج بھی کم و بیش یہی کیفیت موجود ہے۔

لیکن ایسے آثار کہہ رہے ہیں کہ دوسری کئی میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی عظیم الشان تبدیلیاں شروع ہونیوالی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے بڑے بڑے فلم سازوں نے اپنی بعد جنگ زمانہ کی منصوبہ بندیوں میں تعلیمی اور دستاویزی فلم کی نمایاں اہمیت کو دوبارہ محسوس کر لیا ہے۔

پی۔ کے۔ او ریڈیو فلم کمپنی کے غیر ملکی جنرل منیجر نے انگلستان میں ایک دورہ کے موقعہ پر کہا تھا کہ جنگ کے بعد صنعت فلمسازی تفریح مہیا کرنے کے علاوہ خبر رسانی کا بہترین ذریعہ ثابت ہو گی ان کو ۱۶ ایم ایم تعلیمی فلموں میں اسکول اور سوسائٹی کے لئے ایک بہت بڑا مستقبل نظر آ رہا ہے۔

Toth Century Fox کے صدر اسپائروس سکوراس نے حال میں ایک بیان جاری کیا تھا جس میں انھوں نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ فلمیں محض تفریح پیدا کرنے کے بجائے زیادہ تعلیمی اور معلوماتی نوعیت اختیار کر جائیں گی، آپ نے یہ بھی کہا کہ دنیا کے پردہ ہائے سیمیں جہالت کا قلع قمع کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں ان تجارتی فلموں کے تھیٹروں کے علاوہ جن میں افسانوی اور تعلیمی دونوں طرح کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں خالص تعلیمی فلمیں، فیکٹریوں، کینٹینوں، اسکولوں، بارکوں، نوجوانوں کے اداروں اور فلمی کلبوں میں بھی دکھائی جاتی ہیں پچھلے سال ۲۰۰۰۰۰۰ سے زیادہ لوگوں نے ان فلموں کو دیکھا۔

حقیقی معنوں میں تعلیمی فلموں کے کام کے غیر محدود امکانات جب اس قسم کی تازہ ترین اطلاع اور تربیت تمام دنیا میں پھیل جائے گی، تو مشکل ہی سے تصور میں آسکیں گے اس سے پس ماندہ خطوں میں بھی علم جا پہنچے گا اور دنیا والے ایک دوسرے کو جاننے لگ جائیں گے۔

جب جنگی مقاصد کے لئے تعلیمی فلمیں کامیابی کے ساتھ بنانا ممکن ہو گیا ہے مثلاً ہوابازی میں پیچیدہ فنی طریق عمل کی وضاحت کرنے کے لئے خاص کارٹون بنائے گئے تو امن کے زمانہ میں بھی تعلیم پھیلانے کی غرض سے ان فلموں کو وسیع پیمانہ پر استعمال کرنا ممکن ہونا چاہیئے۔

برطانیہ عظمیٰ میں جنگ کے واقعات اور جنگی ضروریات تعلیمی فلموں کو بنانے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوئی ہیں چھوٹی اور بڑی نیچر فلموں کی کافی تعداد جو اکثر اعلیٰ معیار کی ہوتی ہیں اس حقیقت کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہے۔

مثال کے طور پر ان میں سے "ڈیزرٹ وکٹری" اور "ویسٹرن اپروچیز" بہت مشہور فلمیں ہیں فی الحال اطلاعات ۴۴ (باقی صفحہ ۴ پر)

اقوال زریں

دنیا مکر ہے اور بغیر مکر و فریب کے یہ دنیا حاصل نہیں ہوتی۔

علم و ذہانت، فہم و فراست اور دیگر ذہنی و دماغی اوصاف کو ہوس اور زبردستی کا غلام نہ بنا دینا چاہیئے۔

نظام سلطنت مشیت ایزدی کی ظاہری صورت ہے۔

قناعت کی گھریلو زندگی دنیا کی بہترین نعمت ہے۔

جوانی اور زندگی اور زندہ دلی کا تعلق مزاج سے ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ بڑے بڑے صاحب عمل لوگ تقدیر کے قایل تھے۔

عقلمند اور نیک لوگوں کے اقوال بہت قیمتی ہوتے ہیں ان کو سونے کی اکسیر اور ہیرے کے ذرے سمجھنا چاہیئے۔

دنیا فی الاصل ان کی ہے۔ جو ہمارے بعد آئیں گے۔

وضعداری عقلمندوں کا شیوا ہے۔

موج تبسم

استاد:۔ (ایک لڑکے سے تمہارا نام کیا ہے؟
لڑکا:۔ "نالایق"
استاد:۔ نام تو بہت اچھا ہے
لڑکا:۔ اگر آپ کو یہ نام پسند ہے تو یہ آپ لے لیں میں کوئی اور نام رکھ لوں گا۔

پوتا:۔ دادا جان کیا آپ کے منہ میں دانت ہیں۔
دادا:۔ نہیں بیٹا کیوں کیا کرو گے؟
پوتا:۔ اچھا تو ذرا میرے اخروٹ اپنے پاس رکھ لیجئے

معلم (طالب علم سے) کیا تم میرے ساتھ بہشت میں چلو گے؟
طالب علم:۔ مجھ سے والدہ نے کہا ہے کہ اسکول سے سیدھے گھر آنا۔

آقا:۔ (نوکر سے) اسمٰعیل میری ٹوپی تلاش کر۔
اسمٰعیل:۔ آپ کے سر پر موجود ہے
آقا:۔ اگر میرے سر پر ہے تو مجھے پریشان نہ کر میں خود تلاش کر لوں گا۔

چند لڑکے کہیں سیر کو گئے جب تھک گئے تو ایک جگہ بیٹھ گئے ان میں سے ایک لڑکا اپنا کوٹ رکھ کر کہیں دوسری جگہ چلا گیا باقی لڑکوں نے شرارت سے اس کے کوٹ پر گدھے کا چہرہ بنا دیا جب وہ واپس آیا تو اپنا کوٹ دیکھ کر کہنے لگا:۔
"میرے کوٹ سے کس گدھے نے منہ پونچھا ہے۔"

دلچسپ معلومات

سمندر کی تہہ میں ایک نئی دنیا

آپ کو یہ معلوم ہی ہے کہ سمندر کی تہہ میں ایک نئی دنیا آباد ہے۔ جس میں بڑے بڑے پہاڑ ہیں۔ سینکڑوں میل میں پھیلے ہوئے جنگل ہیں۔ عجیب و غریب درختوں کے باغ ہیں ان درختوں میں مچھلیوں نے اور سمندری جانوروں نے گھونسلے بنا رکھے ہیں، غرضکہ سمندر کی تہہ میں ایک ایسی عجیب و غریب دنیا آباد ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

آپ کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ اب ہر شخص اس دنیا کی سیر کر سکے گا۔ کیونکہ ایسے انتظامات کئے جا رہے ہیں کہ عام لوگ بھی آبدوز کشتیوں میں بیٹھ کر سمندر کی عجائبات کی سیر کر سکیں۔ تجاویز زیر غور ہیں کہ بعض آبدوز کشتیوں کو سمندر کی تہہ میں سیر کرنے کے لئے مخصوص کر دیا جائے تاکہ عجائبات سے دلچسپی رکھنے والے سمندر کے پہاڑوں اور باغوں کی سیر کر سکیں۔

راشد علی کو پھانسی دی جائے گی!

لندن ۔۱۲ر جولائی۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبداللہ نے بتلایا کہ عراق کی بغاوت کے سرغنہ راشد علی کو پھانسی دے دی جائے گی جبکہ وہ حکومت عراق کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ راشد علی نے ۱۹۴۱ء میں بغاوت کی تھی۔

..... کینبرا۔ ۱۲ر جولائی۔ مسٹر جے۔ بی چیفلی آسٹریلیا کے نئے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

افسانہ

میں ان سے محبت کرنے لگی

ایک سادہ دل لڑکی کی عجیب و غریب کہانی!

از مسٹر راجندر کمار!

اس افسانہ میں آپ کو ایک ایسی خوبصورت لڑکی کے دل کی دھڑکن سنائی دے گی جو ایک نوجوان سے محبت کرنے کے بعد کشاکش میں مبتلا ہو گئی تھی۔ توقع ہے کہ یہ افسانہ ہمارے ناظرین کے حلقے میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ ایڈیٹر

بھیا کے کمرے میں وہ گا رہے تھے۔
نگاہوں کے سجدے کئے جا رہے ہیں۔

شانتی کا دل لہرا اٹھا۔ وہ بھیا کے نئے نئے دوست بنے تھے۔ کوئی ہفتے دو ہفتے سے آئے تھے۔ ہر بار وہ جب بھیا کے کمرے میں گاتے تو شانتی کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا ان کی رسیلی آواز دل کو بیکل کر کے اپنی طرف کھینچے لے رہی ہے۔

شانتی لپک کر اٹھی اور کواڑوں کے پیچھے ہو کر ان کا گانا سننے لگی۔ بھیا اور ان کے دوست واہ واہ اور سبحان اللہ کہہ کر رمیش پر تحسین و آفریں کے پھول برسا رہے تھے۔ مگر شانتی ان کے دل کش نغمے کی لہروں میں ایسی ڈوب چکی تھی کہ اسے نہ یہ خبر رہی کہ وہ کیا گا رہے ہیں اور نہ یہ احساس رہا کہ لوگ ان کی تعریفوں میں کیا کہہ رہے ہیں۔

دفعتاً وہ اس سہانے خواب سے چونکی۔ دوسرے کمرے سے پتا جی پکار رہے تھے: "شانتی بیٹی"

شانتی نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالا اور کمرے کے باہر نکل کر بولی: "جی"!

"بیٹی تمہارے ماسٹر جی پڑھنے کے کمرے میں بیٹھے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

شانتی نے ایک بار مڑ کر اس دروازے کی طرف جہاں سے وہ ابھی ابھی رمیش کی سہانی نغمہ سرائی سنتے سنتے ہٹ کر آئی تھی اور پڑھائی کے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا اسے ایسا محسوس ہوا کہ گویا وہ ایک شاداب اور ہرے بھرے چمن سے نکالی جا رہی ہے اور اسے تپتے ہوئے صحرا کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

"جاؤ جلدی کرو" پتا جی نے کہا: "کھڑی کیا سوچ رہی ہو۔ ماسٹر صاحب بے چارے کتنی دیر سے آئے بیٹھے ہیں۔"

پڑھائی کے کمرے میں شانتی نے داخل ہو کر دیکھا۔ ماسٹر جی بیٹھے ہیں۔ سیدھا سادا معمولی پرسکون نوجوان چہرہ۔ سر جھکائے ایک کتاب کے مطالعہ میں محو۔

شانتی کو بڑا غصہ آیا۔ ہونہہ آ جاتے ہیں نہیں تو، کیسا اچھا گانا ہو رہا تھا۔ مزا کرکرا کر دیا۔

پھر دفعتاً اس کے دل میں رحم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ بے چارے اتنی دور سے آتے ہیں۔ بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں اور جب میری طرف دیکھتے ہیں خوشی سے باغ باغ ہو جاتے ہیں۔

مگر دوسرے لمحے رمیش کا مکھڑا اس کی نظروں میں تیرنے لگا۔ وہ کیسے خوبصورت اور ہنس مکھ ہیں۔ گورا گورا کتابی چہرہ جو دل کو اپنی طرف کھینچے لیتا ہے۔ کھڑی کھڑی ستواں ناک، بڑی بڑی مسکراتی ہوئی آنکھیں جیسے نندیا خماریں تیری ہوئی ہنس رہی ہیں۔

ماسٹر جی پڑھا رہے تھے۔ شانتی ہوں ہاں کہتی جا رہی تھی مگر اس کا دل رمیش کے تصور میں پڑا ہوا تھا ——— اس نے کئی دفعہ کواڑوں کی جھریوں میں سے دیکھا تھا ——— جب وہ گاتے ہیں تو ان کے پتلے پتلے گلابی ہونٹوں پر جب وہ الاپتے ہیں تو ان کے لبوں پر ایک عجیب سا خوش نما تبسم ایک نورانی لکیر کی طرح روشن ہو جاتا ہے اور ان روشن تبسم ہونٹوں پر جب سہانی رسیلی آواز دلپذیر نغمہ لے کر کے رقص کرتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ نغمے کے دیتا ہیں۔ جی چاہتا ہے خود کو ان کے چرنوں میں گرا دوں ———

بھیا نے کہا تھا: "رمیش میرے بڑے گہرے دوست بن گئے ہیں خوب گاتے ہیں اور خوب آدمی ہیں...."

شانتی خاموش سنتی رہی تھی اور اسے ایسا نظر آ رہا تھا گویا رمیش سامنے کھڑے ہیں اور اس کی آرزو شوق کے پر لگا کر اڑی جا رہی ہے۔ ان کے قدموں میں جا گری ہے، اپنے پنکھوں پر اس کا دھڑکتا ہوا دل لئے ہوئے ——— اس نے خود کو سمجھایا ذرا سنبھلو۔ یہ کیا مصیبت ہے۔ بھیا نے اس لئے ان کی تعریف تھوڑے ہی کی ہے کہ تم قابو سے باہر ہو جاؤ۔ مگر دل نہ مانا رمیش کا خیال کر کر کے برابر دھڑکتا رہا۔

نوکر نے آ کر کہا "آپ کے بھیا آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔"

خوشی سے شانتی نہال نہال ہوتی ہوئی پہونچی مگر دروازے کے قریب پہونچ کر اس نے جو آوازیں سنیں ان سے اس کا دل دفعتاً دفعتاً دھک دھک کرنے لگا۔ اندر کمرے میں بھیا کے علاوہ وہ بھی تھے۔

شانتی دروازے پر ٹھٹک گئی۔ بھیا اس کی جھلک دیکھ کر پکارے۔ "او شانتی آؤ!"

شانتی اب بھی کمرے میں داخل نہ ہو سکی۔

دل جیسے اسے کمرے کے اندر کی جانب کھینچے لئے جا رہا تھا مگر قدم لاج کے بوجھ سے زمین میں گڑ کر رہے جاتے تھے۔

بھیا دروازے پر آ گئے اور شانتی کو ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اندر لے جا کر بولے "تم اتنی شرماتی کیوں ہو شانتی۔ آؤ تمہارا رمیش سے تعارف کرا دوں"

شانتی نے دھڑکتے ہوئے دل کی لرزش سے کانپتے ہوئے ہاتھ اٹھائے۔ رمیش مسکرایا۔ وہی دل چھین لینے والی مسکراہٹ۔ وہ گورے گورے خوبصورت مردانہ ہاتھ

جڑ گئے ہنستے۔

شانتی کا سارا جسم پسینے سے تر ہو گیا تھا رمیش کے موجودگی میں اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا اس کا دل اب دھڑ دھڑ کرتے کرتے ایک دم اچھل کر سینے سے باہر آ جائے گا۔ جب تک وہ بھاگ کر کمرے سے باہر نہ نکل آئی اُس کو قرار نہ آیا پہلے تو بھیا پر غصہ بھی آیا کہ بھلا اس طرح پریشان کرنا۔ مگر پھر من میں ایک میٹھی سی لہر اٹھی ان کے درشن ہو گئے اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے ــــ اور ــــ تعارف بھی ہو گیا۔

اس روز شانتی اتنی خوش تھی کہ اس کا پڑھنے کو جی نہ چاہا ماسٹر جی آئے۔ مگر اس نے دردِ سر کا بہانہ کر کے ٹال دیا ــــ لیکن ان کے چلے جانے پر اسے ترس آنے لگا۔ بے چارے ماسٹر جی پر ــــ اتنی دور سے آئے تھے۔ کچھ دیر کے لئے تو جا بیٹھتی ــــ مگر ــــ رمیش کی وہ مسکراہٹ ــــ وہ گورے گورے مردانہ خوبصورت ہاتھ۔ اور وہ بڑی بڑی خمار آلود حسین آنکھیں۔

بھیا نے چائے پارٹی دی۔ رمیش کو موسیقی کے مقابلے میں اول درجے کا انعام ملا تھا۔ اس کی خوشی میں پارٹی دی گئی تھی۔ شانتی کی نشست رمیش کے برابر ہی تھی۔ شانتی کا دل ان کے قریب بیٹھ کر اس طرح دھک دھک کر رہا تھا گویا وہ کئی ہاتھ کے فاصلے سے بھی اپنی بجلیاں اس کے تن من میں دوڑا رہے ہیں۔ بھیا نے کہا۔ شانتی۔ تم شرما کیوں رہی ہو۔ میں نے تو تمہارا رمیش سے تعارف کرا دیا ہے۔

شانتی رمیش سے بولنے لگی۔ کس طرح وہ دفعتاً بے تکلف ہو کر اس سے ہر موضوع پر گفتگو کرتی چلی جا رہی ہے۔

شانتی رمیش سے بولنے لگی۔ کس طرح وہ دفعتاً بے تکلف ہو کر اس سے ہر موضوع پر گفتگو کرتی چلی جا رہی ہے اس کا احساس کر کے خود اس کو اپنے اوپر حیرت تھی۔ گفتگو کرنے میں رمیش جب کبھی نظریں ملا کر اسے دیکھتا تو شانتی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا۔ وہ نگاہیں کہتیں۔ ہم تم کو چاہتے ہیں اور اسی وقت سے چاہتے ہیں جب سے تم کو پہلی بار دیکھا ہے۔ اس کا دل چاہتا ہے میں ظاہر کر دوں۔ نگاہوں سے کہ ہم بھی تمہاری پوجا کرتے ہیں۔ مگر وہ نظریں جھکا لیتی کہ کہیں دل کی بات نہ کہہ دیں۔

رمیش گا رہے تھے۔ شانتی کو ایسا لگی سُن رہی تھی۔ جیسے دل امرت میں ڈوبا جا رہا ہے۔ کسی نے اسے پکڑ کر کھینچا۔ شانتی نے مڑ کر دیکھے بغیر کھینچنے والے کا ہاتھ زور سے جھٹک دیا۔

کملا نے بگڑ کر کہا " واہ جی ہم تو تمہارے گھر آئے کہ تمہارے ساتھ وقت کاٹیں گے ہنس بول کر اور تم ہو کہ اس سارے گاما پا کو سننے میں لگی ہوئی ہو۔

شانتی نے کملا سے کہا۔ آہستہ سے " ذرا ٹھیر کر سنو تو سہی۔ رمیش کیسا اچھا گا رہے ہیں "

" چلو چلو " کملا نے شانتی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔

" تم تو جیسے اس رمیش پر مرمٹی ہو " کملا نے کہا۔

" اگر اس کا نام مرٹنا ہی ہے تو مجھے رمٹنا ہی نصیب ہو " شانتی نے جواب دیا۔

" لیکن ......

" لیکن کیا ....

" اگر کوئی بھی اور تمہیں چاہتا ہو ؟ رمیش کے علاوہ تو پھر ؟

" چاہتا ہو۔ رمیش کے علاوہ۔ وہ کون ہو سکتا ہے "

" ماسٹر جی

" ماسٹر جی !!! "

" اور اگر رمیش تمہیں نہ چاہتا ہو "

" رات بھر اسے نیند نہ آئی۔ ماسٹر جی! اس کے دل میں غصے کی ایک لہر اٹھی ــــ پھر رحم کا جذبہ جیسے دفعتاً دل کو نرم کر دیتا۔ کیسے سیدھے سادھے معصوم بھولے بھولے صاف دل سے ہیں ــــ مگر ــــ رمیش وہ موہنی صورت وہ سہانی آواز اس کی نشیلی انکھیوں نے کہہ دیا ہے ہم تم سے محبت کرتے ہیں۔

صبح اٹھی تو اس کے سر میں درد تھا۔ ماسٹر جی آئے اور چلے گئے بغیر پڑھائے۔ دوپہر تک شانتی کو بخار چڑھ آیا۔ اس روز بھی پڑھائی نہ ہو سکی۔ ماسٹر جی کو معلوم ہوا۔ انھوں نے پوچھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر۔

" کیا میں ان کو دیکھ سکتا ہوں "

پتا جی نے اجازت دیدی۔ شانتی نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا ماسٹر جی دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھامے کھڑے ہیں۔ اور جاگی ہوئی لال لال آنکھوں میں آنسو چھل چھلا رہے ہیں۔

شانتی کے آنکھیں کھولتے ہی انھوں نے ہاتھ اپنے سینے پر سے ہٹا لئے اور جلدی آنکھیں پوچھ کر بولے۔ " آپ کی طبیعت اب تو اچھی ہے نا؟ "

شانتی مسکرائی۔ وہ بھی جیسے کھل پڑے۔

شانتی کے دل میں کھٹکا سا ہوا " اگر کوئی اور بھی تمہیں چاہتا ہو ؟ تو پھر ــــ " وہ کون ہو سکتا ہے " ماسٹر جی "

جب تک ماسٹر جی بیٹھے رہے شانتی بار بار اپنے اپنے دل سے سوال کرتی رہی۔ ماسٹر جی مجھے چاہتے ہیں؟ ہر بار اسے غصہ آتا۔ پھر رحم کی لہر دل کو پگھلا کر غصے کی کدورت بہالے جاتی۔

تندرست ہونے کے بعد ــــ کوٹھی کے پائیں باغ میں رمیش بیٹھا تھا شانتی کا گورا گورا نرم نرم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبائے ہوئے صبح کی ٹھنڈک اور تازہ کھلے ہوئے پھولوں کی مہک گویا ان کے دلوں کے ارمان بن کر فضا کو سہانی اور دلپذیر بنا رہی تھی۔ دونوں کے تن من میں ایک دوسرے کی بجلیاں دوڑ رہی تھیں رمیش کے ہاتھ کے لمس سے شانتی کا جسم جیسے ڈھیلا ہو کر اس جانب جھکا جا رہا تھا۔ رمیش کے ہونٹ تھرتھرانے لگے۔ اس نے شانتی کا مکھڑا اپنے ہاتھوں سے تھام لیا۔

" شانتی دیوی " ماسٹر جی کی آواز آئی اور وہ کوٹھی کے چبوترے پر کھڑے تھے۔

رمیش غصے سے ناگ کی طرح بھنبھنا کر اٹھا " تو کون ہے مس شانتی کو حکم دینے والا تو نوکر ہے۔ تجھے مالک کی لڑکی کو اس طرح بلانے کا کیا حق ہے ؟ "

ماسٹر جی نے جیسے اس کی بات کو سنا ہی نہیں انھوں نے شانتی کی طرف دیکھا۔

شانتی نے تیوریاں بدل کر کہا۔ ہاں ٹھیک کہتے ہیں مسٹر رمیش "

ماسٹر جی اس طرح دروازے سے باہر نکل گئے۔ گویا ان کو اب کچھ کہنا ہی نہیں۔

شام ہو رہی تھی۔ شانتی کو کبھی کبھی اور اداسی سی محسوس ہوتی۔ شاید ماسٹر جی کے ساتھ صحیح برتاؤ نہیں کیا گیا

بھیا نے کمرے میں داخل ہو کر کہا " شانتی اسس رمیش کو اب اس گھر میں قدم نہیں رکھنے دیا جائے گا۔

" مگر بھیا ماسٹر جی .... "

" ماسٹر جی کی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اسس کو ......

بھیا رکے۔

" مگر ــــ "

شانتی کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔

" اس کی ایک اور جگہ بات ٹھہری ہوئی ہے اور دو چار دن میں شادی ہو جائے گی "

شانتی نقشِ دیوار کی طرح محوِ حیرت بنی کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا اس کے دل کی کشتی گہرے سمندر میں غوطہ کھا رہی ہے۔ کبھی ایک طرف سے تھپیڑا آ کر لگتا ہے جس میں رمیش کا چہرہ ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور کبھی ایک دوسری موج آ کر کشتی کو ڈگمگا دیتی ہے۔ جس میں ماسٹر جی کی بھولی بھولی صورت مایوسی لئے ابھرتی ڈوبتی نظر آتی ہے۔

گاندھی جی کے لئے اسپیشل ٹرین

شملہ ۱۶ر جولائی۔ چونکہ بمبئی سے شملہ جاتے ہوئے گاندھی جی کو تمام اسٹیشنوں پر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے بہت تکلیف ہوئی تھی اس لئے گاندھی کی واپسی کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے یعنی ان کے لئے اسپیشل ٹرین کالکا سے روانہ ہو گی جس میں تیسرے درجہ کا ڈبہ لگا ہو گا۔ روانگی بہت خفیہ رکھی جا رہی ہے تاکہ زیادہ بھیڑ نہ ہو سکے۔ اس میں صرف ایک انجن ایک تیسرے درجہ کا ڈبہ اور ایک گارڈ کا ڈبہ ہو گا۔ یہ اسپیشل وار دھا تک جائے گی کالکا سے دہلی تک جس اسپیشل ٹرین میں مہاتما گاندھی کا ڈبہ لگا ہو گا وہ والیسرائے ہند کے اسٹاف کی ہو گی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ والیسرائے ہند نے یہ ہدایت کر دی ہے کہ مہاتما جی کی اسپیشل ٹرین بڑے بڑے اسٹیشنوں کو بچا کر جائے گی تاکہ مجمع نہ ہونے پائے۔ کیونکہ گاندھی جی کی صحت بہت اچھی نہیں ہے۔ سیوگرام میں یہ اطلاع ہے کہ مہاتما گاندھی معہ اپنے اسٹاف کے ۱۸ر جولائی کو یہاں پہنچیں گے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کی رہائی

الہ آباد ۱۴ر جولائی۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر لگان حکومت یو۔پی، مسٹر لال بہادر شاستری مسٹر کملا پتی ترپاٹھی اور گیارہ نظر بندینی سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔

مسٹر موہن لال سکسینہ ممبر مرکزی اسمبلی مسٹر چندر بھان گپتا ممبر یو۔پی اسمبلی شریمتی سُوچیتا کرپلانی اور مسٹر انظر نبدر رل کو رہا کر دیا گیا ہے۔

مہاتما گاندھی اور مولانا آزاد سے وائسرائے کی ذاتی اپیل

شملہ ۱۴ر جولائی۔ لیڈروں کی کانفرنس کی ناکامیابی کے باوجود اعلیٰ سیاسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ جو تعمیری کوششیں کی گئیں وہ بیکار نہیں جائیں گی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ لارڈ ویول اور کانگرس کے چوٹی کے لیڈروں کے درمیان جو رابطہ پیدا ہو گیا ہے وہ کسی دن نتیجہ خیز ثابت ہو گا۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول نے مہاتما گاندھی اور مولانا آزاد سے ذاتی اپیل کی ہے کہ انہوں نے کانفرنس کے دنوں میں تعاون کی جو اسپرٹ دکھائی ہے اسے جاری رکھیں دونوں لیڈروں نے اس کا وعدہ کیا ہے۔

... لوگ ہندوستان کا مسئلہ حل کرنے کے حق میں ہیں اور کسی اقلیت کو راستہ میں روڑے اٹکانے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

اطلاع نامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے!

(دفعہ ۸۹ ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۸۲ء عیسوی)

(قاعدہ ۱۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۴۴ ۱۹۴۳ء

نمبر مقدمہ ۱۹۴۵ء

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ بذریعہ چیرمین صاحب بہادر ٹرسٹ مذکور ساکن سول لائن کانپور ڈگریدار سائل

بنام بابو دیوان چند وغیرہ فریق ثانیان

بنام بابو دیوان چند و بابو بدری ناتھ پسران لالہ جز نداس قوم کھتری پیشہ انجینئر ٹھیکہ داری ساکنان سول لائن شہر کانپور فریق ثانیان

ہرگاہ کہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۲۲۶ ۱۹۳۳ء کہ جو بتاریخ ۲۵ ماہ نومبر ۱۹۳۳ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ معہ ما صرفہ گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۲۸ ماہ جولائی ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ مئی ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سنفرم
عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

باجلاس جناب سید خادم علی صاحب منصف صاحب بہادر

اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد مقام فیض آباد

مقدمہ نمبر ۶۹۹ خفیفہ ۱۹۳۳ء

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر ۱۹۴۵ء

بصیغہ اجرائے ڈگری — ڈگریدار

سیٹھ بکر ماداس — مدعی

بنام نصیر خان ولد بنے خان ساکن شہر کانپور بیوپاری بانس منڈی شہر کانپور — مدیون

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار نے نیلام کی درخواست کی ہے آپ کو اس اطلاع نامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی ۴۴ ۱۹۴۵ء واسطے طے کرنے مراتب اشتہار نیلام کے مقرر کی گئی ہے۔

وقت حاضری بدفتر منصفی شمالی فیض آباد ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

آج بتاریخ ۱۱ر ماہ جولائی ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سنفرم عدالت منصفی شمالی فیض آباد

مہر عدالت

بحکم جناب سید رفیع الدین احمد صاحب بہادر منصف شکوہ آباد

نوٹس نسبت وراثت

بعدالت منصفی شکوہ آباد ضلع مین پوری

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۳۷ بابت ۱۹۴۱ء

نمبر اجرا ۲۶۳ بابت ۱۹۴۴ء

بہما ولد پربھو قوم حجام ہنود ساکن موضع جیت پور پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری — ڈگریدار

بنام:۔ گجادھر سنگھ و گلزاری درسال پسران دتینگی دسیا ہو پسران تحتی بیگاں وارثان قابضان جائداد دنگل سنگھ اصل — مدیون

متوفی قوم اہیر ساکنان موضع مدھیا پور پرگنہ ایٹر ضلع گوالیار

بنام۔ گجادھر سنگھ و گلزاری درسال دتینگی دسیا ہو مدیونان

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ مدیون متوفی کے وارثان ہیں۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو۔ بتاریخ ۲۷ر جولائی ۱۹۴۵ء بوقت قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھلادیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں ایک طرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲ر ماہ جون ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سیتلا پرشاد گپتا
سنفرم عدالت منصفی
شکوہ آباد

مہر عدالت

ہندوستان ۶ ماہ میں آزاد ہو جائیگا

لندن ۔ ۱۵ر جولائی ۔ گلوب کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ شملہ سے کانفرنس کے ٹوٹنے کی خبر آنے کی باوجود لندن کے سرکاری اور ہندوستانی حلقوں میں اُمید کی فضا پائی جاتی ہے۔ مسٹر پی۔ بی سبیل فرماتے ہیں کہ میں بہت پُر اُمید ہوں اگر شملہ کانفرنس ملتوی ہو بھی گئی ہے تو بھی مجھے یقین ہے کہ ہندوستان ۶ ماہ کے اندر آزاد ہو جائے گا۔ یہاں کے ...

اعلان حکومت ہند کے
انعامی بونڈ

چھٹی قرعہ اندازی کا نتیجہ

حکومت ہند کے ۱۹۴۹ء والے پنجسالہ بلامنافع انعامی بونڈوں پر تیسری ششماہی قرعہ اندازی کے نتائج، جو ۱۳ر جولائی ۱۹۴۵ء کو سرکاؤس جی جہانگیر ہال بمبئی میں کی گئی تھی عام اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔

۱۰۰ روپے والے بونڈ

انعامات مبلغ	سلسلہ اے	سلسلہ بی	سلسلہ سی	سلسلہ ڈی
۱۵۰۰۰ روپیہ	.۸۲۹۹۵	.۸۹۳۷۲	.۹۱۹۶۶	.۳۸۴۷۸
" ۲۰۰۰۰	.۶۳۲۶۸	.۷۲۰۰۴	.۲۰۹۴۷	.۹۶۸۷۹
" ۲۰۰۰۰	..۸۷۷۵	.۴۶۶۵۷	.۳۰۸۸۸	.۳۸۳۳۲
" ۵۰۰۰	.۹۹۷۶۱	.۳۸۵۴۵	.۳۳۱۹۵	.۵۹۴۴۱
" ۵۰۰۰	.۳۵۷۳۴	.۶۵۷۹۴	.۵۷۴۱۸	.۹۱۲۱۳

۱۰ روپے والے بونڈ
انعام پانے والے بونڈوں کے نمبر

انعامات مبلغ	سلسلہ اے اے	سلسلہ اے بی	سلسلہ اے سی	سلسلہ اے ڈی	سلسلہ اے ای	سلسلہ اے ایف	سلسلہ اے جی
۲۵۰۰ روپیہ	.۴۶۹۳۳	.۴۸۳۵۳	.۵۹۰۶۳	.۴۳۷۳۱	.۶۲۹۴۰	.۶۳۱۵۷	.۶۶۵۲۳
" ۱۲۵۰	.۸۱۲۷۶	.۴۶۳۴۷	.۱۱۳۳۴	.۶۷۲۱۱	.۶۱۷۵۸	.۳۸۸۷۲	.۱۹۰۳۴
" ۱۲۵۰	.۵۵۰۳۵	.۴۷۶۴۰	..۰۵۴۴	.۶۵۷۳۶	..۸۵۹۷	.۶۵۶۳۵	.۴۸۸۸۲
" ۵۰۰	..۶۳۹۶	.۵۳۲۳۶	.۹۱۲۰۵	.۶۱۲۰۹	.۲۴۰۸۳	.۶۰۹۹۵	.۲۰۲۱۸
" ۵۰۰	.۹۳۹۳۹	.۴۳۱۷۹	.۶۳۴۹۸	.۴۴۶۳۹	.۵۳۶۸۳	.۲۴۹۱۴	..۴۱۸۳
" ۵۰۰	..۴۶۷۶	.۵۴۱۷۹	..۶۱۱۶	.۳۶۶۳۶	.۸۶۹۳۸	.۷۴۰۵۶	.۱۳۸۸۹
" ۵۰۰	.۵۲۳۹۱	.۵۳۱۳۰	.۳۱۲۶۶	.۲۸۵۴۳	.۳۴۹۲۰	.۸۵۲۴۱	.۸۹۰۴۵
" ۵۰۰	.۵۷۱۰۷	.۳۵۳۱۸	.۹۰۱۲۵	.۵۴۸۶۶	.۲۲۰۳۲	.۲۸۹۱۷	.۶۵۷۰۲
" ۲۵۰	.۴۴۰۲۵	.۷۰۱۱۰	.۸۲۴۸۱	.۴۱۶۴۵	.۸۵۱۱۴	.۶۲۱۹۱	.۳۳۲۸۴
" ۲۵۰	.۶۱۱۹۹	.۵۶۴۹۰	.۸۶۵۸۹	.۹۶۳۷۸	...۸۰۲۰	.۲۵۴۶۲	.۷۵۳۶۲
" ۲۵۰	.۴۰۳۱۸	.۵۷۱۹۹	.۴۵۳۴۴	.۲۴۸۹۷	.۱۸۲۷۸	.۷۵۹۹۹	.۶۹۸۲۴
" ۲۵۰	.۲۹۰۸۳	.۵۱۸۸۷	.۲۷۵۷۵	.۳۰۰۱۵	..۷۷۹۲	.۸۲۱۹۰	.۱۹۱۴۹
" ۲۵۰	.۹۶۳۲۲	.۵۵۶۸۹	.۹۵۶۰۰	..۶۲۰۰	.۸۳۸۸۹	.۷۵۳۷۷	.۶۹۷۲۴
" ۲۵۰	.۲۹۲۲۵	.۴۱۶۵۸	.۷۹۵۱۳	.۸۵۹۹۷	....۳۲	.۶۵۱۸۳	.۲۲۳۵۲
" ۲۵۰	.۳۱۹۸۶	.۵۴۱۲۰	...۱۱۵	.۵۷۱۹۴	.۳۳۱۵۶	.۹۶۸۹۵	.۳۵۰۰۷
" ۲۵۰	.۳۶۸۰۵	.۱۳۸۴۱	.۰۱۳۳۷	...۳۳۴	.۶۸۶۶۵	..۲۱۰۸	.۱۵۳۰۹
" ۲۵۰	.۲۴۹۴۵	.۳۱۵۲۲	.۱۰۱۶۰	.۹۳۳۳۲	.۳۶۷۴۶	.۴۱۶۹۷	.۲۱۱۴۴
" ۲۵۰	.۱۸۸۳۷	.۵۰۴۶۱	.۲۹۰۹۱	.۵۸۵۱۷	..۵۴۸۰	.۷۳۷۱۲	..۱۴۱۰

انعامات مبلغ	سلسلہ اے ایچ	سلسلہ اے جے	سلسلہ اے کے	سلسلہ اے ایل	سلسلہ اے ایم	سلسلہ اے این
۲۵۰۰ روپیہ	.۷۳۹۱۶	.۵۵۵۱۱	.۷۳۳۶۶	.۶۶۳۰۷	.۵۶۰۸۱	.۱۹۴۹۳
" ۱۲۵۰	.۹۴۹۴۲	..۱۳۱۵	.۳۸۰۵۱	.۶۰۳۳۴	.۶۰۶۰۲	.۲۳۸۱۷
" ۱۲۵۰	.۸۶۶۳۲	.۴۰۵۲۲	.۴۶۰۶۲	.۱۵۸۰۶	.۴۸۷۵۰	.۳۳۲۵۵
" ۵۰۰	.۳۰۶۲۸	.۶۱۳۰۵	.۳۸۰۸۱	.۵۳۵۳۷	...۲۳۶	.۲۸۱۰۱
" ۵۰۰	.۶۵۲۱۲	.۹۷۸۷۸	.۹۷۵۲۵	.۲۰۷۶۵	.۴۶۵۱۴	..۰۳۹۶
" ۵۰۰	.۶۴۲۳۲	.۹۰۷۶۳	.۷۰۰۶۵	.۳۹۱۳۰	.۷۶۸۸۲	.۱۰۱۱۴
" ۵۰۰	.۳۴۷۵۳	.۷۱۶۶۲	.۲۴۱۴۳	.۴۹۲۸۹	.۶۹۷۶۶	..۶۸۲۷
" ۵۰۰	.۸۲۸۴۴	.۷۳۸۹۹	.۴۱۱۳۹	.۸۶۲۷۷	.۲۸۲۶۶	.۳۱۱۶۵
" ۲۵۰	.۴۶۳۴۹	..۸۹۵۰	.۹۹۱۴۶	.۷۰۷۵۳	.۱۷۳۳۰	.۲۰۱۱۷
" ۲۵۰	.۷۹۹۶۴	.۱۸۲۷۳	.۲۶۱۰۲	.۵۷۸۲۴	.۱۰۴۵۷	.۹۸۸۴۷
" ۲۵۰	.۹۷۱۹۸	.۷۸۰۰۸	.۱۸۰۳۵	.۱۵۲۱۳	.۸۳۸۵۹	.۱۹۴۲۹
" ۲۵۰	.۷۳۳۸۲	.۱۱۹۱۱	.۴۶۵۲۳	.۴۳۹۰۳	.۸۶۷۸۴	.۲۴۷۲۶
" ۲۵۰	.۳۲۷۵۳	.۱۰۲۰۵	.۹۰۵۶۸	..۵۱۱۰	.۳۷۴۱۰	.۴۲۰۶۰
" ۲۵۰	.۵۵۵۴۸	.۱۹۰۵۱	.۸۶۹۹۶	.۶۶۲۸۰	.۱۹۲۲۱	.۲۹۰۲۸
" ۲۵۰	..۱۱۰۰	.۷۷۴۱۱	.۶۳۸۲۰	.۱۳۳۴۵	.۴۳۱۷۶	.۹۳۴۶۴
" ۲۵۰	.۵۶۲۰۲	.۲۶۹۴۸	.۹۲۰۱۶	..۹۴۸۸	.۵۶۱۳۹	.۴۳۴۴۸
" ۲۵۰	.۶۵۲۳۶	..۸۷۷۴	.۲۳۳۰۴	.۸۶۶۹۴	.۴۹۴۸۲	.۶۰۲۲۲
" ۲۵۰	.۱۱۰۶۹	.۷۲۷۲۷	.۲۸۸۰۸	.۴۶۸۲۱	..۱۹۸۷	.۲۰۰۹۳

پچھلی قرعہ اندازیوں کے وہ انعامات جو ۱۳ر جولائی ۱۹۴۵ء تک طلب نہیں کئے گئے

قرعہ اندازی کی تاریخ	بونڈ کی قیمت	انعام پانے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ر جولائی ۱۹۴۴ء	۱۰۰ روپیہ	.۴۵۵۴۸ سی	۲۰۰۰۰ روپیہ
	۱۰ روپیہ	.۷۰۰۹۸ اے اے	" ۲۵۰
		.۸۶۱۶۰ اے اے	" ۲۵۰
		.۵۹۹۹۳ اے بی	" ۲۵۰
		.۶۲۹۱۱ اے سی	" ۲۵۰
		.۳۶۷۹۹ اے ایف	" ۲۵۰
		.۶۴۸۱۴ اے ایچ	" ۲۵۰
		.۸۵۴۹۹ اے ایچ	" ۲۵۰
۱۵ر جنوری ۱۹۴۵ء	۱۰۰ روپیہ	.۱۷۱۹۸ سی	" ۵۰۰۰
	" ۱۰	.۷۶۰۷۲ اے اے	" ۵۰۰
		.۶۵۴۱۷ اے اے	" ۲۵۰
		.۷۹۷۳۸ اے بی	" ۱۲۵۰

قرعہ اندازی کی تاریخ	بونڈ کی قیمت	انعام پانے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ر جنوری ۱۹۴۵ء	۱۰ روپیہ	.۷۱۳۷۹ اے بی	۵۰۰ روپیہ
		.۶۲۸۹۳ اے بی	" ۵۰۰
		.۲۷۶۲۷ اے سی	" ۲۵۰۰
		.۶۴۳۹۶ اے سی	" ۵۰۰
		.۴۶۵۳۷ اے سی	" ۲۵۰
		..۲۵۳۰ اے ڈی	" ۱۲۵۰
		.۱۳۴۲۸ اے ای	" ۵۰۰
		.۹۳۱۳۵ اے ای	" ۵۰۰
		.۴۴۵۵۴ اے ایف	" ۱۲۵۰
		..۲۱۴۸ اے ایف	" ۲۵۰
		.۶۳۸۲۵ اے جی	" ۵۰۰
		.۶۲۹۷۰ اے جی	" ۵۰۰

بونڈ کی قیمت	انعام پانے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۰ روپیہ	.۵۷۹۴۴ اے جی	۲۵۰ روپیہ
	.۵۹۱۷۵ اے جی	" ۲۵۰
	.۶۷۱۴۶ اے ایچ	" ۱۲۵۰
	.۲۷۴۴۶ اے ایچ	" ۵۰۰
	..۷۴۱۴ اے ایچ	" ۵۰۰
	.۷۸۴۹۷ اے ایچ	" ۲۵۰
	.۴۶۰۸۶ اے ایچ	" ۲۵۰
	.۹۱۶۰۵ اے جے	" ۲۵۰
	..۹۸۳۸ اے جے	" ۲۵۰
	.۴۶۱۹۸ اے کے	" ۵۰۰
	.۴۷۲۲۲ اے کے	" ۵۰۰
	.۲۴۷۱۶ اے کے	" ۲۵۰

حکومت ہند کے محکمۂ فائیننس نے شایع کیا

AAA 369

یو۔ پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن

یو۔ پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی کونسل کا ایک جلسہ ۲۸ر جولائی کو لکھنؤ میں طلب کیا گیا ہے۔ یہ جلسہ ۲ بجے دن میں سرپنچ آفس لاٹوش روڈ میں منعقد ہوگا۔ جلسہ کی صدارت مولانا نیاز صاحب فتحپوری صدر ایسوسی ایشن کریں گے۔ مولوی انیس احمد عباسی ایڈیٹر روزنامہ حقیقت نے جو ایجنڈا جاری کیا ہے اس میں بتایا جاتا ہے کہ کونسل کے سامنے ایک اہم مسئلہ آل انڈیا اُردو جرنلسٹ کانفرنس کے انعقاد کا ہے دوسرے ایسوسی ایشن کی جماعتی ترقی اور جماعت کے افراد کے پیشہ کی دقتوں کو دور کرنے کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے چند کمیٹیوں کا تقرر وغیرہ ہے۔ ممبران کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی آمد کے متعلق دو روز قبل اطلاع دیں کیونکہ لکھنؤ راشننگ ایریا ہے۔
(ا۔ ن۔ س)

ہٹلر ارجنٹائنا میں ہے

نیویارک ۱۷ر جولائی۔ ابھی تک ہٹلر کا عقدہ حل نہیں ہو سکا۔ اب جو تازہ خبریں ملی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ہٹلر ارجنٹائنا میں ہے شکاگو سے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ بیونس آئرز سے اطلاع*

*ملی ہے کہ یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہٹلر اور اس کی بیوی ایوابراون ڈبکی کشتی کے ذریعہ ارجنٹائنا میں اُترے اور وہ اس وقت جرمن زمینداری پیٹگونیا میں ہیں بیونس آئرز کے نامہ نگار "سرکٹیکا" نے خبر دی ہے کہ ہٹلر اور اس کی بیوی انٹارکٹک میں کوئن موڈ کے ٹاپو میں اترے

واشنگٹن ۱۷ر جولائی۔ امریکہ ابتک ادھار اور پٹہ کے ماتحت غیرملکوں کو ۱۹۷ ارب پونڈ قرضہ دے چکا ہے

شملہ کانفرنس کی ناکامی

لارڈ ویول کا بیان

شملہ۔ ۱۴ر جولائی۔ لیڈروں کی کانفرنس آج ۱۲½ بجے دوپہر کو ختم ہو گئی۔ کانفرنس اجلاس اب نہ ہوگا۔ ڈیلی گیٹوں کا کہنا ہے کہ والیسرائے نے کانفرنس کی ناکامیابی پر افسوس کا اظہار کیا۔ کانفرنس کی فضا خوش گوار تھی۔ والیسرائے کے بیان کے بعد مختلف پارٹیوں کے لیڈروں نے مختصر تقریریں کیں۔ کانگرس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد ۱۲½ بجے والیسرائے گل لاج سے چلے گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے انھوں نے کہا کہ کانفرنس ختم ہو گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ والیسرائے نے اگزکٹو کونسل کی کوئی فہرست کانفرنس کے سامنے پیش نہیں کی نہ انتخابات کے سوال پر غور کیا گیا۔ صوبوں میں وزارتوں کی بحالی کا سوال اٹھایا گیا مگر اس پر بحث نہ کی گئی۔ اور نہ کوئی فیصلہ کیا گیا۔ صدر کانگرس کے بعد دوسرے ڈیلیگیٹ بھی والیسرگل لاج سے چلے گئے۔

شملہ۔ ۱۴ر جولائی۔ لارڈ ویول نے آج سرکاری طور پر شملہ کانفرنس کے فیل ہونے کا اعلان کر دیا جبکہ ۱۱ بجے کانفرنس شروع ہوئی۔

اس کے بعد پارٹی لیڈروں نے بیان دیئے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول نے کہا کہ میں نے ۹ر جولائی کو کانفرنس اس لئے ملتوی کی تھی کہ عارضی حکومت کے متعلق پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے میں نے یہ بات واضح کر دی تھی۔

نئی اگزکٹو کونسل کے لئے ناموں کا انتخاب میں خود کرونگا میں نے تمام پارٹیوں سے یہ کہا تھا کہ وہ کونسل کی تشکیل پر رضامند ہو جائیں۔ تمام پارٹیوں نے سوائے یورپین گروپ اور مسلم لیگ کے اپنی اپنی فہرست بھیجدیں یہ بات صاف تھی کہ تمام پارٹیوں کا مطالبہ جوں کا توں نہیں مانا جاسکتا تھا۔ مسٹر جناح نے اپنی فہرست بھیجنا منظور نہیں کی۔ سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے والیسرائے نے کہا کہ کانفرنس فیل ہو گئی ہے اور اس کے فیل ہونے کے لئے میں قصوروار ہوں۔ ناکامی میری ہوئی ہے آپ نے پارٹیوں سے اپیل کی کہ وہ آپس میں جھگڑا نہ کریں۔ اور ضبط سے کام لیں۔

لارڈ ویول نے مزید کہا کہ ملک کے روبرو فوری کام جاپان کے خلاف لڑائی لڑنا ہے لڑائی کے بعد کے مسئلے بہت اہم ہیں اور ان کو حکومت کو حل کرنا پڑے گا۔ امن اور قانون برقرار رکھنا ہوگا سردست سیاسی جمود حل کرنے کی نئی کوشش کرنا ممکن نہیں ہے چونکہ عارضی حکومت کے لئے مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمایندے نہیں مل سکے ہیں اس لئے موجودہ نظام جاری رہے گا آپ نے کانفرنس کے فیل ہونے پر اظہار افسوس کیا۔

مولانا آزاد کا بیان

لارڈ ویول کی تقریر کے بعد صدر کانگریس مولانا آزاد نے کہا کہ سیاسی جمود حل کرنے کی لارڈ ویول نے جو کوشش کی میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ یہ والیسرائے کی بلند حوصلگی ہے کہ کانفرنس کے ناکام ہونے کی ذمہ داری انھوں نے خود اپنے اوپر لے لی ہے لیکن اصل میں ذمہ دار دوسری کوئی ہے۔ مولانا آزاد نے مزید کہا کہ جب درمیانی حکومت کے ممبران کی تعداد اور تشکیل کا سوال آیا تو لارڈ ویول نے بجا طور پر کانفرنس ملتوی کر دی تاکہ پارٹیاں آپس میں سمجھوتہ کر لیں لیکن مسلم لیگ نے نئی کونسل کے تمام مسلم ممبروں کو نامزد کرنے کا دعوےٰ کیا۔ یہ دعوےٰ ہرگز منظور نہیں کیا جاسکتا تھا اور کانگرس اس پوزیشن کو ہرگز منظور نہیں کر سکتی۔ کانگرس ہندو جماعت نہیں ہے۔ کانگریس اپنی پچاس سالہ تاریخ کو مٹا نہیں سکتی۔ مولانا آزاد نے کہا کہ میں ایک مسلمان ہوں میں کانگرس کو ایک خالص ہندو جماعت ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کانگرس مسلمانوں کی فلاح و بہبودی میں حصہ لینے کا حق رکھتی ہے۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ لارڈ ویول کی کوشش ناکام رہی۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا کہ والیسرائے بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ مسلم لیگ کا یہ دعوےٰ کہ وہ تمام مسلمانوں کی نمایندہ ہے ہرگز نہیں مانا جاسکتا۔ اس لئے یہ صاف ہے کہ کانفرنس کی ناکامی کا کون ذمہ دار ہے۔ فرقہ وارانہ معاملہ پیش ✖

۴۴ ہیں مسلم لیگ نے حکومت برطانیہ سے اپنے تعاون کا ہاتھ بڑھایا تھا ہندوستان کے مسلمان پاکستان حاصل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

انٹیرم گورنمنٹ کیلئے لیگ حکومت کی تجویزوں پر غور کرنے کیلئے تیار تھی بشرطیکہ مسلمانوں کو لاہور ریزولیوشن کے مطابق آزادی کامل کا حق دینے کیلئے گارنٹی کر دی جاتی اور مسلم لیگ کو اور پارٹیوں کے برابر نمایندگی دی جاتی۔

والیسرائے نے کہا تھا کہ درمیانی نظام کا پاکستان کے سوال پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ لیکن مسٹر امیری نے کہا کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے لئے ڈومینین اسٹیٹس منزل مقصود خیال کرتی ہے۔

✖ آیا اور وہ ملک کی ترقی کے لئے رکاوٹ بن گیا فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے والیسرائے اتنے ہی ذمہ دار ہیں جتنا کہ اور پارٹیاں ہیں کیونکہ حکومت برطانیہ نے اس پوزیشن کی ذمہ داری سے انکار نہیں کر سکتی جو پیدا ہو گئی ہے موجودہ پوزیشن کے لئے بڑی حد تک تیسری پارٹی کی موجودگی ذمہ دار ہے۔

مولانا آزاد نے کہا کہ والیسرائے مضبوط رویہ سے جو کہ منطقی تھا اور اگر انصاف پر مبنی ہوتا فرقہ وارانہ مسئلہ حل ۴۴ ہو سکتا تھا۔ والیسرائے کا متزلزل اور تذبذب رویہ نہ تو ٹھیک تھا اور نہ امداد کن۔ ہچکچاہٹ اور کمزوری سے معاملہ حل نہیں ہو سکتا تھا۔

مسٹر جناح نے کہا کہ میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ ان پوائنٹ کا جواب دوں جو دوسرے ممبران نے کانفرنس کی ذمہ داری کے بارے میں اٹھائے ہیں۔ مسٹر جناح نے مزید کہا کہ لیگ اور کانگرس نے ایک دوسرے کے برعکس نظریہ سے مسئلہ پر غور کیا پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان ایک دوسرے کے متضاد ۴۴

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ صہ 5/1/-، ششماہی ہہ 2/8/-، سہ ماہی ہہ 1/8/-، فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 30 — Cawnpore, Saturday 28 JULY 194[5]

جلد ۴۲ نمبر ۳۰ — کانپور شنبہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۴ھ

ادبیات

گیت

از حضرت جوش ملیح آبادی

برسوں سے برس رہا ہے پانی
جھم جھام جھما، جھما، جھما، جھم
برسوں سے برس رہا ہے پانی

(۱)

پھر بھی ہے مری زمین پیاسی — ہر باغ پہ چھائی ہے اُداسی
ہر گل کا ہے رنگ ارغوانی
برسوں سے برس رہا ہے پانی
جھم جھام، جھما، جھما، جھما، جھم، — برسوں سے برس رہا ہے پانی

(۲)

آکاش پہ گا رہے ہیں بادل — پُروائی کی بج رہی ہے چھاگل
ھنگائی وہی، وہی گرانی!
برسوں سے برس رہا ہے پانی!
جھم جھام، جھما، جھما، جھما، جھم، — برسوں سے برس رہا ہے پانی

(۳)

بُھو کے مَرمَر کے سڑ رہے ہیں — وہ کال پہ کال پڑ رہے ہیں
جھونکوں میں ہے موت کی کہانی
برسوں سے برس رہا ہے پانی
جھم جھام، جھما، جھما، جھما، جھم — برسوں سے برس رہا ہے پانی

(۴)

سنسان ہیں تن نگر کی کلیاں — مرجھائی پڑی ہیں من کی کلیاں
دم توڑ رہی ہے زندگانی
برسوں سے برس رہا ہے پانی
جھم جھام، جھما، جھما، جھما، جھم — برسوں سے برس رہا ہے پانی

(۵)

ہر رُخ پہ نحوستِ غلامی — ہر لب پہ غبار تشنہ کامی
ہر آنکھ پہ مہرِ ناتوانی
برسوں سے برس رہا ہے پانی
جھم جھام، جھما، جھما، جھما، جھم — برسوں سے برس رہا ہے پانی

(۶)

ہر ابر کی چھاؤں پہ جلایا — ہر سائے میں رینگتا بڑھاپا
ہر موڑ پر اونگھتی جوانی!
برسوں سے برس رہا ہے پانی!
جھم جھام، جھما، جھما، جھما، جھم — برسوں سے برس رہا ہے پانی

دنیائے اسلام

ایران کے تیل پر روس کی للچائی ہوئی نظریں

لندن ۱۷؍ جولائی۔ اخبار نیوز آف دی ورلڈ کا نامہ نگار بیروت اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ ماہرین کی متفقہ رائے کے بموجب روس سائبیریا میں بحر آرکٹک اور کوہ قفقاز میں تیل کے غیر اصلاح شدہ وسائل اس سے زیادہ رکھتا ہے جتنا کوئی ایک ملک تمام دنیا میں رکھتا ہو گا۔ پھر وہ کیوں غیر اصلاح شدہ تیل کے میدانوں کی تلاش میں اپنی سرحد کے پار جائے؟

سنہ ۱۹۲۱ء میں پہلی بولشویک حکومت نے ایران سے ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے روس کی تمام مراعات کو باستثناء ایک کے مسترد کر دیا گیا۔ باوجود ہنگامہ خیزیوں کے جو اس وقت برپا تھیں ایک فراموش شدہ روسی سفیر نے اس پر نظر رکھی کہ سب چیزیں تو چھوٹ گئیں لیکن پانچ شمالی صوبوں میں تیل کی رعایت باقی ہے۔ وہ معاہدہ اس وقت تک نافذ ہے اور اگر روس کو واقعی تیل کی ضرورت ہے تو اُسے یہاں سیاسی حیثیت سے جغرافیائی حیثیت سے اور اقتصادی حیثیت سے ... ابتدائی استحقاق حاصل ہے۔

کیا روس جنوب میں ایک حصہ طلب کرنے والا ہے۔ جبکہ شمال میں اس تیل کو صرف کھود لینے کی ضرورت ہے اور وہ قدرتی طور پر خود اس کے سمندروں میں بہہ نکلے گا؟ کیا وہ حقیقی طور پر اپنے اس حق پر زور دینے والا ہے کہ خلیج فارس سے اس تیل کے جہاز نہر سوئز اور دردانیال کے راستہ سے باطوم لے جائے؟ یا اُسے پٹرول کے زیادہ اسٹیشنوں پر قبضہ رکھنے سے اتنی زیادہ دلچسپی نہیں ہے جتنی کہ خود ملک گیری سے ہے۔

بیت المقدس کی میونسپلٹی میں یہودیوں اور مسلمانوں میں تصادم

بیت المقدس۔ ۱۵؍ جولائی۔ شہر کی میونسپل کونسل سے حال ہی میں عرب ممبران نے استعفا دیدیا ہے۔ میونسپل کونسل کے اس خلفشار کی تحقیقات کے لئے ایک شخص کی تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ولیم فٹز جیرالڈ تحقیق و تفتیش کریں گے۔ ۵ برطانوی افسروں کو میونسپل کونسل کا کام چلانے کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

عرب ممبروں کے استعفے کا اصل سبب یہ ہے کہ انہوں نے اس بات پر اصرار کیا تھا کہ میونسپل کونسل کا صدر کسی عرب مسلمان کو بنایا جائے اور انہوں نے گورنمنٹ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ صدارت ہر سال مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں کے نام تبدیل ہوا کرے۔ عرب ممبروں کا مطالبہ یہ ہے کہ میونسپل کونسل کا صدر مستقلاً مسلمان ہونا چاہئے۔ کیونکہ انہیں ملک میں اکثریت حاصل ہے۔ دوسری جانب یہودیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہیں اور میونسپل بورڈ میں بھی ہماری اکثریت ہے۔

فلسطین میں داخلہ یہود

لندن ۱۶؍ جولائی۔ عراق کے قایم مقام بادشاہ امیر عبد اللہ نے جو یہاں آئے ہوئے ہیں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ رشید علی کو جس نے سنہ ۱۹۴۱ء میں بغاوت کی تھی ہمارے ہاتھ آتے ہی پھانسی دیدی جائے گی۔

رشید علی کی عراق کی عدالت موت کی سزا دینے کا فیصلہ کر چکی ہے لیکن وہ جرمنی چلا گیا تھا اس لئے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اب رشید علی کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور وہ اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔

ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کی اس مطالبہ کے متعلق کیا رائے ہے جو لندن کے یہودیوں کی کانفرنس نے کیا ہے، یعنی ایک لاکھ یہودیوں کو فوراً فلسطین جانے اور آباد ہونے کی اجازت دے دی جائے۔

امیر عبد اللہ نے کہا کہ تمام عرب حکومتوں کی طرف سے اس کی مخالفت ہو گی، کیونکہ یہ اس قرطاس ابیض کے خلاف ہے جس کو وہ منظور کر چکی ہے۔ عرب آئندہ کوئی رعایت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

شام ولبنان کا معاملہ

شام ولبنان کے متعلق امیر عبد اللہ نے کہا کہ عرب فوجوں کا انتظام حکومت کے حوالہ کر دینا ایک اچھا اقدام ہے جو سمجھوتہ کا راستہ صاف کر دیگا۔ مگر ساتھ ہی ساتھ بعض مفسد فرنچ عناصر کی صفائی بھی ضروری ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ عراق کے لوگ برطانیہ سے نیا معاہدہ کرنے کا خواہشمند نہیں اور میں بھی اپنے قیام کے دوران میں حکومت برطانیہ سے گفتگو کروں گا۔

قاہرہ ۲۰؍ جولائی۔ مصر کے وزیر اعظم نے سینٹ میں اعلان کیا ہے کہ مصر برطانیہ اور سویٹ روس کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط کر دئے گئے ہیں جس کی رو سے مصر میں سویٹ روس پر تجارت کرنے کی پابندی اٹھا لی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۰

موجودہ سیاسی جمود حل کرنے کیلئے دو راستے

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کا بیان

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے شملہ کانفرنس کی ناکامیابی پر رائے ظاہر کرتے ہوئے دو متبادل تجویزیں پیش کیں ایک تو یہ کہ برطانی حکومت والیسرائے ہند کو اپنی نئی اگزیکٹو کونسل مرتب کرنے کا اختیار دے اور محکمہ امور داخلہ (ہوم ڈیپارٹمنٹ) مالیات امور خارجہ (بدلیشی) اور ٹرانسپورٹ (مراسلت) کے محکمے ہندوستانیوں کے سپرد کر دئے جائیں یا یہ اعلان کر دیا جائے کہ اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں لارڈ لنلتھگو والیسرائے ہند نے جو اپنی پیشکش کی تھی اس کو معقول معنے پہنائے جائیں گے۔ جہاں تک قومی آزادی کی جانب ہماری ناکامیابی کا تعلق ہے وہ افسوسناک تو ضرور ہے مگر حیرت انگیز نہیں ہے کیونکہ والیسرائے ہند اپنی براڈ کاسٹ تقریر میں پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ کانفرنس کی کامیابی پارٹیوں کے باہمی سمجھوتہ پر منحصر ہوگی اور اقلیتوں کو ہندوستان کی آئینی ترقی کے سلسلہ میں ویٹو تو پانچ سال پہلے ہی دیا جا چکا تھا ان حالات میں مشکل سے ہی یہ امید کی جاسکتی تھی کہ یہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ کسی متفقہ فیصلہ پر پہونچ سکے گی۔

پنڈت جی فرمایا کہ کانفرنس کی ناکامیابی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم ہندوستان کی آئینی ترقی کے لئے اپنی کوششیں پہلے سے کم کر دیں وہ تو اب بھی اتنی ہی ضروری ہیں جتنی پہلے تھیں اس کانفرنس کی گفت و شنید ٹوٹنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ کوئی ایسا پیمانہ نہ تھا جس سے یہ معلوم کیا جاسکے کہ کون پارٹی کس حد تک نمائندہ ہے ایک تجویز یہ ہے کہ مرکز اور صوبوں میں عام انتخابات کئے جائیں تاکہ مختلف پارٹیوں کی اصل طاقت معلوم ہو جائے اگر انگلستان میں دوران جنگ میں عام انتخابات ہو سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان میں اس عرصہ میں عام انتخابات نہ کئے جاسکیں لیکن اگر آئینی ترقی اتفاق رائے پر منحصر ہے تو عام انتخابات کے ذریعہ بھی اس کا حل مشکل نظر آتا ہے کیونکہ ان انتخابات کے نتیجوں کے معنی مختلف پارٹیاں مختلف طریقوں پر لگا سکتی ہیں اور جو پارٹیاں کامیاب ہوں گی وہ سمجھوتہ کی سہولت کے لئے اپنا اقتدار استعمال کریں یہ بات بھی مشکل ہے اس لئے عام انتخابات اور بنیادوں پر خواہ کتنی ہی ضروری ہوں مگر ان سے موجودہ جمود کو حل کرنے میں مدد نہ ملیگی۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے کہا کہ نئی کونسل کی تشکیل اسی طرح کی جاسکتی ہے جو سنہ ۱۹۴۱ء یا سنہ ۱۹۴۲ء میں متصور تھی یعنی مختلف پارٹیوں کو مدعو کیا جائے اور اگر کوئی پارٹی شرکت سے انکار کر دے تو پھر بھی وہ اس کونسل کی تشکیل کر لیں اس تجویز پر عملدرآمد کرکے کسی پارٹی پر مخالفانہ اثر نہ پڑیگا کوئی وجہ نہیں کہ نئی مرتب شدہ اگزیکٹو کونسل ایسا کرے ایسے عمل میں کسی جایز شکایت کی گنجائش نہیں ہے اور یہ قدم فوراً اٹھایا جا سکتا ہے۔ برطانی حکومت کو اپنے عمل سے ثابت کر دینا چاہیئے کہ وہ پر خلوص ہے اور دوران جنگ میں بھی ہندوستانیوں کو طاقت منتقل کرنا چاہتی ہے۔

ڈاکٹر ہردے ناتھ کنزرو نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ صوبوں میں وزارت سازی میں برطانی حکومت کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے اور اس معاملہ کو مرکزی معاملہ

سے آزاد رکھنا چاہیئے چند کانگرسی لیڈروں نے جو کہا ہے کہ مرکز میں قومی حکومت ہوئے بغیر صوبوں میں عوام کی حکومتیں نہیں بن سکتی ہیں۔ میں اس نظریہ سے متفق نہیں ہوں اگر سرحد میں کانگرسی وزارت ہے اور آسام والوں کو کانگریسی وزارت بنانے کی اجازت دیدی گئی ہے تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جہاں دفعہ ۹۳ نافذ ہے وہاں عوام کی حکومت کیوں نہ چلائی جائے کانگرس والوں کو یہ خوف معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ملازم ان سے تعاون نہ کریں گے لیکن یہ امید کرنی چاہیئے کہ لارڈ ویول جن کے خلوص کو وہ لوگ تسلیم کرتے ہیں جنھوں نے شملہ کانفرنس میں حصہ لیا وہ ان گورنروں پر جن کے یہاں دفعہ ۹۳ کی حکومت ہے اس کے لئے زور دیں گے کہ جہاں وزارتیں ہیں وہاں ان سے تعاون کیا جائے اور پبلک کو یقین دلائیں کہ مستقل افسر نئی وزارت کی وفاداری سے خدمت کریں گے۔

گورنروں کی کانفرنس

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ والیسرائے نے صوبائی گورنروں کی ایک کانفرنس پہلی اور دوسری اگست کو نئی دہلی میں بلائی ہے۔

یہ خیال ہے کہ اس کانفرنس میں گورنروں کو شملہ کانفرنس کا پورا حال بتایا جائے گا۔ اور بتلایا جائے گا کہ آئندہ قدم کیا ہوگا جو والیسرائے اٹھانا چاہتے ہیں۔ ہندوستان میں صوبہ جاتی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخاب اور باقی سیاسی قیدیوں کی رہائی اور دوسرے مسائل پر بھی غور کیا جائے گا۔ لندن کی خبر ہے کہ گورنروں کی کانفرنس کی خبر سے لندن کے سیاسی حلقوں کو کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ لارڈ ویول اس قسم کے آدمی نہیں ہیں کہ وہ اپنی کوشش کو ادھورا چھوڑ دیں اور شملہ کانفرنس کے ٹوٹنے کے راستے میں جو رکاوٹ ہے اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کریں۔

برطانی اور ہندوستانی دونوں رائے کاروں کا خیال ہے کہ شملہ کانفرنس سے کافی فائدہ پہونچا ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ مانا کہ لارڈ ویول اپنی اسکیم کو کامیاب نہیں بنا سکے لیکن دوسرے اطراف میں ترقی کرنے میں وہ رکاوٹ ثابت نہیں ہوگی۔ یہاں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ لارڈ ویول ان صوبوں میں جہاں اس وقت گورنری راج ہے وزارتیں بحال کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ والیسرائے ہندوستان میں برطانی ہائی کمشنر مقرر کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ اس بارے میں مختلف رائیں ہیں کہ لارڈ ویول کا آئندہ قدم عام انتخابات ہوگا بعض حلقوں میں لڑائی کے دوران میں عام انتخابات کرنے کے بارے میں شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ اٹیلی

برطانیہ کے جنرل الیکشن کے نتائج ۲۶ جولائی کو شائع ہوئے جس میں لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے ۳۹۰ نشستیں اور کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل نے ۲۱۰ نشستیں حاصل کیں۔

مسٹر چرچل نے ملک معظم کی خدمت میں اپنا استعفیٰ داخل کر دیا اور ملک معظم نے استعفیٰ کو منظور کرتے ہوئے مسٹر کلیمنٹ اٹیلی کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ سپرد کر دیا۔

مسٹر لیوپولڈ ایمری بھی الیکشن میں ناکامیاب رہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

لاہور ۱۸ جولائی۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ میں ہندوستان کو ایران یا عراق کی حالت میں دیکھنا نہیں چاہتا جو نیم آزاد حکومتیں ہیں اور کسی دن بھی غیر ملکی قومیں انھیں روند سکتی ہیں ہم نے یہ سب محنت تقسیم ہند کے لئے نہیں کی ہے ایران اور عراق تو بڑی قوتوں کے گرد گھومنے والے ستارے ہو کر رہ گئے ہیں تقسیم ہند سے فرقہ وارانہ مسئلہ حل نہ ہوگا۔ اتر پچھم اور پورب میں مسلم علاقے ووٹ کے ذریعہ پاکستان طے کریں گے اور ہندو اور سکھ منقسم علاقہ کے ساتھ نہ جائیں گے لہذا مسلم لیگ کے تخیل کے پاکستان سے پنجاب اور بنگال کے بھی دو دو ٹکڑے ہو جائینگے۔ ہندوؤں اور سکھوں کو پاکستان کے علاقوں میں کھینچا نہیں جا سکتا اگر لیگ پاکستان چاہتی ہے تو اسے تمام پنجاب اور تمام بنگال لینا پڑیگا اس پر اوسط پنجابی اور بنگالی ناک بھوں چڑھائے گا کہ ایک تمدنی علاقے کے ٹکڑے کئے جارہے ہیں میری نظر میں تو پاکستان ناقابل تخیل ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا لارڈ ویول پر خلوص ہیں پنڈت جی نے کہا کہ لارڈ ویول بھی پر خلوص ہیں اور مسٹر چرچل بھی لیکن مجھے تو یہ خلوص کے متعلق سوال کرنا ہی پسند نہیں آتا اگرچہ میں ہر شخص کو پر خلوص نہیں مانتا لارڈ ویول آزاد ایجنٹ نہیں ہیں برطانی حکومت کی پالیسی کی رہنمائی کئی عناصر سے ہوتی ہے جن میں رجعت پسند سویلین اور گورنر غیر ملکی تعلقات اور عالمگیر حالات میں ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں برطانی پالیسی چلانے والے روس یا امریکہ ہوں اور لارڈ ویول اس پالیسی کے ایجنٹ ہوں اور اس پالیسی کو بالآخر برطانی نظریہ سے کامیاب ہونا چاہیئے۔

سر تیج بہادر سپرو کا بیان

الہ آباد۔ ۱۹ جولائی۔ سر تیج بہادر سپرو نے نمائندہ تیج سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ یہ لارڈ ویول کی کوششوں کا خاتمہ نہیں ہے اور بہت جلد ایک نئی تحریک چلے گی ممکن ہو کہ اس کی صورت ایک ایوارڈ کی ہو جو ملک معظم کی حکومت کی طرف سے ہو یا آئینی مسئلہ پر ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں کوئی اعلان ہوگا۔ میرے خیال میں لارڈ ویول کا قصور نہیں ہے انھوں تو اپنی طرف سے بہترین کوشش کی لیکن میرے خیال میں وزیر ہند مسلم لیگ پیش کئے ہوئے جیسے بڑے مسئلہ پر کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہتے تھے اب میرے نزدیک کانگرس کو یہ منطقی قدم رکھنا چاہیئے کہ صوبائی وزارتیں بنائے اور صوبوں میں مصیبت کم کرے چونکہ مسلم لیگ نے صوبوں میں کولیشن وزارت بنانے سے انکار کر دیا ہے اس لئے جو دوسری پارٹیاں ساتھ کام کرنے کو تیار ہوں ان سے مل کر کانگرس کو قومی حکومت کی طرح کام کرنا چاہیئے۔

* کے ووٹروں کی فہرست جو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آویزاں کی گئی ہے وہ انگریزی۔ ہندی اور اردو کے بجائے صرف اردو میں آویزاں کی گئی ہے۔ اور اس طرز عمل کی مذمت کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ چونکہ بہت سے لوگ اردو نہیں جانتے ہیں اس لئے الکشن کی تاریخ ملتوی کی جائے۔

موجودہ فہرست میں ووٹروں کی تعداد صرف ۱۲ ہزار ہے جو بہت کم محسوس کی جارہی ہے حالانکہ سنہ ۱۹۴۱ء میں ووٹروں کی تعداد ۱۴ ہزار تھی ــ اور جب سے شہر کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔

ودیارتھی میموریل فنڈ

مسٹر گپت رائے پریسیڈنٹ سٹی کانگرس اسمبلی نے ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ مسٹر حمید خاں سکرٹری گنیش شنکر ودیارتھی میموریل کمیٹی کو اپنے مقصد میں نہایت کامیابی ہوئی ہے اور یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ گنیش میموریل کے دو حصے ہوں گے اول مزدوروں کے علاقے میں گنیش بھون تعمیر ہوگا دوسرے ایک فنڈ قایم کیا جائے گا تاکہ اس سے پورا وقت دینے والے کارکنوں کی مدد کی جائے اور پبلک ورکرس تیار کئے جائیں جو فرقہ وارانہ جذبات کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ میرا خیال ہے کہ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کے لئے یہ میموریل بہترین میموریل ہوگا۔ کیونکہ اسی کام میں انہوں اپنے کو قربان کیا ہے۔

لہذا اہل شہر کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کام میں پوری امداد کرکے آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کے مقصد کو پورا کریں۔ تمام کانپور کے کانگرسی کارکن اس کام میں مسٹر حمید خاں کے ساتھ ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ سارا شہر اس بہترین کام کو کامیاب بنانے میں امداد دیگا۔

کپڑے کے راشن میں اضافہ

کانپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بانس منڈی۔ بیکن گنج اور انادہ بازار کے حلقوں کو بھی کپڑے کے راشننگ کے لئے منتخب کیا ہے یکم اگست سے ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۵ء تک ان حلقوں کے لوگوں کو کپڑے کے راشننگ کارڈ تقسیم ہو جائیں گے۔ جن حضرات کے پاس غلہ کے راشننگ کارڈ نہیں ہیں ان کو سب ایریا آفس کے دفتر سے راشننگ کارڈ مل سکتے ہیں۔

سٹی مسلم لیگ کے عہدہ دار

سٹی مسلم لیگ کی ۲۳ جولائی کی میٹنگ میں آئندہ سال کے لئے مسٹر محمد یعقوب پریسیڈنٹ اور ڈاکٹر محمد شریف سکرٹری منتخب ہوئے۔

ضمنی میونسپل انتخاب اور لیگ

کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۴ میں جو جگہ مسٹر احمد نبی خاں کے ہٹ جانے سے خالی ہوئی تھی اس کے لئے مندرجہ ذیل حضرات نے مسلم لیگ کو درخواست دی ہے۔ حکیم سید نواب علی صاحب۔ ملک شریک الدین صاحب وکیل۔ مسٹر عابف فاطمی صاحب۔ مسٹر عبد الجبار اور مسٹر خورشید علی۔

میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۴ سے کھڑا کرنے اور اس کے انتخاب کے لئے مسلم لیگ سے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے۔

میونسپل الکشن ناجائز

مسٹر سکھ نندی دیال گرگ میونسپل کمشنر وارڈ نمبر ۱ کے خلاف جو پٹیشن دائر تھا اس کو ایڈیشنل کمشنر صاحب نے منظور کر لیا اور اس وارڈ کے الکشن کا دوبارہ حکم دیا ہے۔

مسٹر شوکلا کو ایڈریس

۲۳ جولائی کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے صوبہ یو۔ پی کے سابق وزیر اعظم مسٹر ردی شنکر شوکلا کو ایڈریس دیا۔ اسی دن کانپور اسٹوڈنٹ کانگرس کی طرف سے مسٹر شوکلا کو ٹی پارٹی دی گئی۔

مسٹر شوکلا ہندی اخبار والوں میں

کانپور ہندی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ درتمان پریس میں ہوئی جس میں مسٹر شوکلا نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ قومی زندگی کی ترقی میں ان کو اپنا حصہ ادا کرنا چاہیئے اور کہا کہ جرنلسٹ ہی قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں اور ملک کے قومی زبان کے اخبار ہی صحیح معنوں میں قومی بیداری پیدا کرسکتے ہیں۔

انٹی ملیریا ہفتہ

مقامی انٹی ملیریا اسٹاف نے ۱۶ جولائی سے ۲۱ جولائی تک انٹی ملیریا ہفتہ منایا اور اس کے مظاہرے شہر کے مختلف تین حصوں میں کئے گئے۔ اور

۲۰ و ۲۱ جولائی کو مسٹر اقبال رضوی کے ڈائرکشن میں ایک ڈرامہ بھی کھیلا گیا۔

گورنمنٹ تعلیمی کمیٹی

ہز اکسلنسی گورنر یو پی نے بعد از جنگ تعلیمی کمیٹی کا ممبر مسٹر عبد الحی سوبجہ مالک اسٹنڈرڈ آڈ مرل ایجل کمپنی کانپور کو مقرر کیا ہے۔

لیبر کمیٹی

یو پی۔ پوسٹ وار ریکنسٹرکشن بورڈ کی میٹنگ ۱۴ اگست کو یو پی لیبر کمشنر کے دفتر واقع نواب گنج کانپور میں ہوگی دیگر معاملات کے علاوہ صوبجاتی حکومت کی مختلف پوسٹ وار ریکنسٹرکشن اسکیموں وغیرہ پر غور ہوگا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر مسٹر ستنرائن دفعہ ۲۶۸ آئی۔ پی۔ سی کے ماتحت گرفتار کئے گئے اور بعد ازاں ضمانت پر رہا کر دئے گئے۔

مزدور سبھا کا پروٹسٹ

مزدور سبھا کی جنرل کونسل کی ایک میٹنگ گذشتہ اتوار کو مسٹر یوسف کی صدارت میں ہوئی جس میں شمالی ہند کے مل مالکان اور مزدوروں کے متعلق ایک حکم کے خلاف ایک رزولیوشن پاس کرکے اس حکم کو فوراً واپس لینے کی درخواست کی گئی۔ کیونکہ اس حکم کی موجودگی میں مزدور مل مالکان کے رحم و کرم پر رہ جاتے ہیں۔

مرکزی اسمبلی کے انتخاب کی فہرست

شہری کانگرس نمائندہ اسمبلی کے سیکرٹری نے حکام ضلع کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ سنٹرل اسمبلی

ہندوستان کی ایک خاتون جو اللہ فضل سے شاعرہ بھی ہیں اور ادیبہ بھی ہیں۔ ان کو ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ویول سے شکایت ہے کہ لارڈ ویول اس قدر بدمذاق واقع ہوئے ہیں کہ انہوں نے شملہ کانفرنس میں درجنوں کھوسٹ مردوں کو تو بلایا لیکن اُن حسین وجمیل اور خوبصورت عورتوں کو نظرانداز کر دیا جن کے دم قدم سے سارے جہان میں رونق ہے۔ اور جن کے بغیر نہ کسی محفل میں رنگینی پیدا ہوسکتی ہے اور نہ کسی مجلس میں چنانچہ یہ خاتون وائسرائے ہند سے شکوہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

لارڈ ویول نے سب کو بلایا لیکن ہم
عورتوں پر ایک نگاہ لطف بھی نہ ڈالی

یہ نگاہِ لطف کی بھی ایک ہی رہی۔ بھلا کس کی مجال ہے کہ عورت پر لطف کی نگاہ ڈالے بغیر زندہ رہ سکے۔ اجی عورت تو وہ بلا کی چیز ہے کہ لارڈ ویول تو کیا اچھے اچھوں کے قدم عورت کو دیکھ کر ڈگمگانے لگتے ہیں۔ سابق شاہ انگلستان ہی کو لے لیجئے۔ انہوں عورت کے لئے تخت وتاج کو بھی لات ماردی۔ نپولین بے چارہ ساری عمر عورتوں کی نگاہ لطف کا امیدوار رہا۔ ہٹلر کو بھی آخری وقت میں عورت ہی کے دامن میں پناہ لینی پڑی سچ تو یہ ہے کہ عورتوں کی نگاہ لطف کا اُمیدوار ہمیشہ مرد ہی رہتا ہے نہ کہ عورتیں۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان خاتون کی یہ شکایت کیا معنے رکھتی ہے۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے:۔

آخر ہم عورتوں نے کیا گناہ کیا تھا
مجھے رنج ہے کہ آپ نے ایشیا کی
قابل عزت شے کو نظرانداز کر دیا۔

سچ فرمایا عورت قابل عزت شے بھی ہے اور قابل پرستش بھی۔ اور ایشیا ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے۔ واقعی لارڈ ویول نے ان قابل پرستش مورتیوں سے شملہ کانفرنس کو محروم رکھکر بڑا ہی ظلم کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر شملہ کانفرنس میں کسی نہ کسی طرح یہ لطیف شے شامل ہو جاتی تو یہ کانفرنس کبھی بھی ناکام نہ ہوتی اور ایسی حالت میں جب کہ کانفرنس میں بڑے بڑے پُرانے من چلے موجود تھے تو جنس لطیف شامل ہونے کے بعد لطف آجاتا۔ کیا تعجب تھا کہ یہ لطیف شے کانگرس اور لیگ میں بھی اتحاد کرادیتی اور مسٹر جناح کے غصہ کو بھی ٹھنڈا کر دیتی۔

پھر آگے یہ خاتون پوچھتی ہیں کہ "آخر ہم عورتوں نے کیا گناہ کیا تھا" اجی بی صاحبہ بھلا کبھی بھی عورت گناہ کرتی ہے گناہ گار تو ہمیشہ مرد ہی ثابت ہوتا ہے خواہ قصور عورت ہی کا کیوں نہ ہو سچ پوچھئے تو سب سے بڑے گناہ گار اور بدمذاق تو لارڈ ویول ہیں جو شملہ کانفرنس میں عورتوں کو بلانا بھول گئے۔

یہی خاتون فرماتی ہیں:۔

ہندوستان کی عورت اب وہ عورت
نہیں رہی جو کبھی مکانوں کی دیواروں
میں مقید رہتی تھی، اور جس کا فرض
صرف بچے پیدا کرنا تھا۔ آپکی لائی ہوئی
تہذیب نے کم از کم عورتوں کی آنکھیں
کھول دی ہیں۔

کیا کہنے ہیں لارڈ ویول کی لائی ہوئی تہذیب کے۔ اس کی بدولت ہندوستان پیرس کا نمونہ بن گیا ہے لڑکیاں اور عورتیں سینہ تانے ہوئے مست ہرنیوں کی طرح پھر رہی ہیں اور ان خاتون کو اس بات پر فخر ہے کہ اب عورتوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں پھر یہ بھی دھمکی دی جا رہی ہے کہ "اب عورت وہ عورت نہیں رہی جس کا فرض بچہ پیدا کرنا تھا" میں نہایت ادب کے ساتھ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اب عورتوں نے بچہ پیدا کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یا بچہ پیدا کرنے کے معاملہ میں ہڑتال کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ساری دنیا ہی ختم ہو جائے گی۔

اس لئے لارڈ ویول کو چاہئیے کہ آئندہ جو کانفرنس منعقد کریں وہ سرتاپا زنانہ کانفرنس ہو۔

عورت!

از محترمہ اوشارانی۔ کراچی

عورت ایک پھُول ہے،
خوشبو میں گلاب اور،
رنگت میں شراب سے بھی بڑھ کر،
اس کی آنکھیں،
حیا کا حسین مندر ہیں،
عورت ایک پریم کا کنول ہے۔
حسین، نازک اور پیارا،
اس کا پیکر وفا کی دنیا ہے،
اس کی پلکوں کی لرزشوں میں،
کالے بھونرے کا رقص ہے،
اس کی آنکھوں میں ماتا کے آنسو،
اور لب پر رنگین مسکراہٹ ہی،

عورت کے دل میں وہ سب کچھ ہے جو بیان سے باہر ہے،

عورت مرد کا نصف ایمان ہے،

عورت ایک سراپا چمن نکہت آباد اور گلزار بہار! پھر گلزار خوش بھی ایسا جو دوسروں کے اضمحلال کو مبدل بہ مسرت کرنے کی فکر میں ہر وقت ساعی رہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگوں نے ٹرسٹ کی زمین یا اپنی ذاتی زمین پر ایسی عارضی عمارتیں بنالی ہیں جو نہایت بدنما نہایت گندی ہیں اور بائی لاز کے خلاف ہیں۔ اس لئے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ ایسی تمام عارضی بنی ہوئی عمارتیں جو ٹرسٹ کی اسکیموں کے ماتحت آسکتی ہیں منہدم کرادی جائیں گی۔

موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ عمارت بنانے کے سامان یعنی اینٹ اور سیمنٹ وغیرہ کی فراہمی میں نہایت آسانی ہو جائیگی لہذا وہ لوگ جن کا اس سے تعلق ہے ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایسی تمام عمارتیں خواہ وہ ٹرسٹ کی منظوری سے بنی ہوں یا بلا منظوری بنی ہوں۔ یکم جنوری ۱۹۴۶ء کے بعد منہدم کردی جادیں گی لہذا اس دوران میں اس سے تعلق رکھنے والے حضرات کو چاہئے کہ وہ بائی لاز کے مطابق نقشہ جات کی منظوری ٹرسٹ سے حاصل کرکے مستقل عمارتیں بنانا شروع کردیں۔

دستخط ای۔ ایم۔ سوٹر
نائٹ۔ سی۔ آئی۔ ای
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

یوپی گورنمنٹ کا اعلان

لکھنؤ ۲۱ رجولائی۔ یوپی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ غور وخوض کے بعد لئے قائم ہی کہ ہیلپ دار اور اس کے ہندی اُردو کے ترجموں پر یوپی میں جو پابندی ہے وہ جاری رہے گی۔ کیونکہ چند بھان سنگھ کا بیان شائع کرکے اس نے فوجی حکم عدولی کو تقویت پہونچائی ہے۔ حکومت یوپی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس اخبار کے گذشتہ رویہ کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔
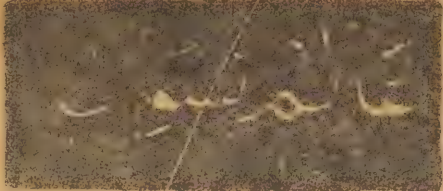
تعلیمیافتہ لڑکیوں کا بیجا شکوہ

از قاضی عبدالوہاب صاحب کراچی

ہماری بہت سی تعلیم یافتہ بہنوں کو دوسری شکایتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک بڑی اور بھاری شکایت ہے کہ پرورش کے زمانہ میں والدین لڑکے اور لڑکی کے درمیان بہت امتیاز رکھتے ہیں۔ لڑکوں کو تو ابتدا ہی سے باہر کھیلنے کودنے کی آزادی ہوتی ہے اور لڑکیوں کو روکے رکھتے ہیں ایسی شرارتوں کی اجازت نہیں دیتے جیسے لڑکے گھر سے باہر آزادانہ طور پر کیا کرتے ہیں۔ مزید براں اگر کھیلنے میں لڑکی لڑکے سے لڑ بیٹھی تو اس بیچاری کو بُری طرح ڈانٹ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکی کی جذبات کو شروع سے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس قسم کا امتیاز کیوں رکھا جاتا ہے؟ پھر جب کسی گھر میں لڑکا پیدا ہوتا ہے تو گھر کے سب آدمی خوشیاں مناتے ہیں۔ شیریں چیزیں تقسیم کرتے ہیں رشتہ دار اور احباب مبارکباد دیتے ہیں لیکن لڑکی پیدا ہو تو سب کے چہرے اتر جاتے ہیں سناٹا اور خاموشی چھا جاتی ہے آخر اس کا مطلب ہی کیا ہے؟

اولاد ہی ماں باپ کی ہوتی ہے جس طرح لڑکا ۹ ماہ ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے اسی طرح لڑکی بھی لڑکا پیدا ہوتے ہی ماں باپ کو کما کر نہیں کھلاتا اور نہ لڑکی پیدا ہوتے ہی والدین سے جہیز طلب کرتی ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی قسمت لے کر آتا ہے اور بعض اوقات تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لڑکی کے پیدا ہونے کے بعد بھی (دولت کی) آمد زیادہ ہو جاتی ہے شادی بیاہ کے بعد بہت ایسے واقعات دیکھے جاتے ہیں کہ مرد نادار غریب ومفلس ہوتا ہے لیکن عورت کے قدم پڑ جانے سے اس کے کاروبار میں نمایاں ترقی ہو جاتی ہے اور وہ شخص صاحب دولت بن جاتا ہے۔ برعکس اس کے لڑکوں کے متعلق ایسی روایات بہت کم ہوتی ہے۔

باوجود اس کے پھر بھی لڑکیوں کے پیدا ہونے سے والدین عزیز احباب خوش ہوتے ہیں۔ بالکل نہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے یہ تو ایک جہالت کے زمانہ اور اسلام سے پیشتر لوگوں کا خیال اور عقیدہ ہوتا ہے جو ابھی تک چلا آتا ہے۔ پھر بھی جہاں تک اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے جنس مرد کی پیداوار کم ہونے کے سوا اور کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ جو چیز کمیاب ہو اس کی قدر وقیمت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جنگی نقصانات کے علاوہ ویسے بھی معلوم نہیں ہوتا۔ قدرت لوکوں پر شرح سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ بہ نسبت لڑکیوں کے۔ یہ درست ہے کہ لڑکیوں کے مقابلہ میں لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن لڑکے مرتے زیادہ ہیں۔

بوڑھی عمر میں مردوں کے مقابلہ میں دوگنی عورتیں زندہ رہتی ہیں۔ لبسا اوقات متمول آدمیوں کے یہاں بھی لڑکوں کی پیداوار غریب مزدور طبقے بہ نسبت بہت کم دکھلائی دیتی ہے۔ قدرت اپنی حکمت کو آپ جانتی ہے لیکن بظاہر سبب تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ غریبوں کو ٹھوس کام کرنے والی جنس کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے قدرت ان کو نرینہ اولاد سے بڑھا کر مدد کرتی ہے۔ برعکس اس کے متمول طبقہ کے پاس دولت زیادہ ہوتی ہے اس کی تقسیم کے لئے لڑکیاں زیادہ دے کر ہر ایک کو اپنے حال پر خوش رکھنے کی ایک تجویز ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ لڑکا کا پیدا ہونا جیسا کہ غریب کے ہاں ویسا امیر کے یہاں باعث مسرت وشادمانی ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

مسٹر جناح بیان دیں گے

بمبئی ۲۲ رجولائی۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ شملہ کانفرنس کی ناکامیابی کے بارے میں ایک بیان دینے والے ہیں لیکن مولانا آزاد اور لارڈ ویول کی باہمی خط وکتابت شائع ہونے کے بعد۔
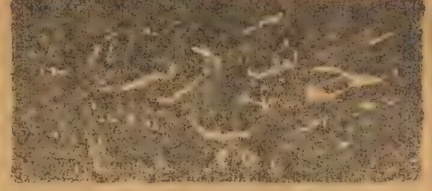
دو عجیب باتیں

مسٹر ایس۔ اے متین صاحب باغ پتی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شہر میں ایک سوداگر رہتا تھا۔ اس کا نام خوش قسمت تھا۔ لیکن حقیقت میں وہ بہت ہی بدقسمت تھا۔ اس کا کاروبار بہت ہی گر چکا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا تمام روپیہ ضائع ہوگیا۔ اس نے غیر ملکوں میں جانے کا قصد کیا۔ یہ سوچ کر کہ غیر ملکوں سے تجارت کروں گا۔ چنانچہ اس نے اپنے مکان کا بہت سا سامان فروخت کردیا۔ اب اس کے پاس کپڑا سینے کی ایک مشین باقی تھی جو کہ اس کی ماں کی یاد تازہ کرتی تھی۔ یہ مشین اس نے ایک دوسرے سوداگر خوش باش نامی کے پاس بطور امانت رکھ دی۔ اور سفر کو روانہ ہوگیا۔......

خوش قسمت کئی سال باہر رہا لیکن واپسی پر وہ خالی ہاتھ تھا۔ کیوں کہ وہ جس مقصد سے گیا تھا۔ اس میں کامیاب نہ ہوسکا۔ چنانچہ وہ خوش باش کے مکان پر پہونچا۔ اور اپنی مشین طلب کی۔ خوش باش نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔ "مجھے افسوس ہے میں نے مشین کی بہت احتیاط کی۔ لیکن ایک رات چوہے اسے چٹ کر گئے۔ خوش باش کے یہ کہنے پر خوش قسمت کو بہت غصہ آیا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ یہ جھوٹ ہے۔ وہ اس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے خوش باش سے صرف اتنا کہا کہ مجھے بڑا افسوس ہے۔ لیکن بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ چوہے لوہے کو پسند کرتے ہیں۔ تاہم اس نے خوش باش کو سزا دینے کی ٹھان لی۔

چنانچہ چند روز کے بعد اس نے خوش باش کے لڑکے سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ دریا پر غسل کرنے چلے دریا پر پہونچ کر خوش قسمت نے یکایک لڑکے کو پکڑ کر ایک غار میں پھینک دیا۔ اور داخل ہونے کی راہ کو ایک بھاری پتھر سے بند کردیا۔ پھر وہ خوش باش کے گھر پہونچا۔ اور اس سے کہا "میرے دوست مجھے افسوس ہے۔ جب ہم نہا رہے تھے تو ایک باز نیچے جھپٹا اور تمہارے ناخونوں سے بچہ کو اڑا لے گیا"۔

خوش باش نے چلا کر کہا۔ اے دھوکے باز" باز میرے بچے کو کیسے اٹھا کر لے جاسکتا ہے مجھے میرا بچہ دیدے" ورنہ میں تجھے جج کے حوالے کر دوں گا"

چنانچہ وہ دونوں عدالت میں پہونچے۔ جج نے خوش باش کی شکایت سنکر خوش قسمت سے کہا "تم کو کیا کہنا ہے"؟

خوش قسمت نے کہا۔ یہ سچ ہے۔ باز اس کے بچہ کو اڑا کر لے گیا ہے۔

جج نے کہا "بکواس ہے۔ تمہیں اس آدمی کو اس کا بچہ دینا ہوگا۔ ورنہ تم پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

خوش قسمت نے کہا۔ اگر چوہے لوہے کو کھا سکتے ہیں تو باز میں بھی اتنی طاقت ہے کہ وہ بچہ کو اڑا کرلے جائے۔

جج نے غصّہ سے پوچھا۔ تمہارا یہ کہنے سے کیا مطلب ہے؟ تب خوش قسمت نے سارا ماجرا کہہ سنایا جج سن کر بہت خوش ہوا اور خوش باش کو مجبور کیا۔ کہ وہ اس کی مشین واپس دے دے اور خوش قسمت نے خوش باش کو اسکا لڑکا واپس دیدیا۔ اس کے بعد انہوں نے جھوٹ بولنے سے توبہ کرلی اور پھر دوست بن گئے۔
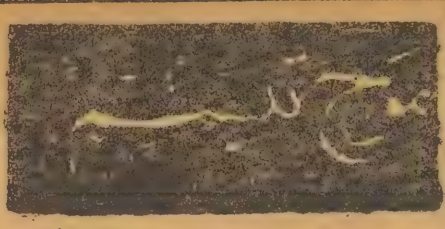
بے وقوف لوگ صرف آرزو ہی آرزو میں عمر گنوا دیتے ہیں۔ جو ارادہ کر لیتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ہر شخص خود اپنی قدر و قیمت بتا دیتا ہے ہمارا چھوٹا بڑا آدمی ہونا خود ہماری ہی مرضی پر منحصر ہے جب ہم سمجھ لیتے ہیں کہ ہم بڑے آدمی ہیں اور بڑے آدمیوں کے کام کرنے کا ارادہ بھی کر لیتے ہیں تو واقعی بڑے آدمی ہیں۔ ورنہ چھوٹے جن لوگوں نے دنیا میں حصول کامیابی کا ارادہ ہی نہیں کیا وہ ناکام رہے۔

جو شخص ٹھان لیتا ہے کہ میدان جنگ میں فتح حاصل کروں گا۔ یا مر جاؤں گا۔ وہ شخص شاذ و نادر ہی شکست کھاتا ہے۔

جس شخص میں مصمم ارادہ کی کمی ہے اس میں دانائی کی بھی کمی ہے

لڑائی اسی سال ختم ہو جائے گی

چنگنگ ۲۰ جولائی۔ ڈاکٹر سونگ نے پیپلز پولٹیکل کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کے خلاف لڑائی ۱۹۴۵ء کے آخر میں یا ۱۹۴۶ء کے شروع میں ختم ہو جائے گی۔ اسکو میں بات چیت کے بارے میں آپ نے کہا کہ بات چیت ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے اور ابھی تک کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

امکان ہے کہ لڑائی اسی سال میں ختم ہو جائیگی۔

موج تبسم

اقبال:۔ آجکل اکثر لڑکیاں شادیاں کرنا نہیں چاہتیں۔

حامد:۔ یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟

اقبال:۔ میں نے اکثر لڑکیوں سے شادی کے لئے کہا مگر وہ تیار نہیں ہوتیں،

حامد:۔ یہ لڑکیوں کا قصور نہیں ہے بلکہ تمہاری شکل کا قصور ہے۔

اُستاد:۔ (شاگرد سے) تمہارے نمبر اس سال بھی بہت کم آئے ہیں تم ہمیشہ دوسرے طلباء سے پیچھے کیوں رہتے ہو؟

شاگرد:۔ تاکہ میں نہایت تیزی کے ساتھ دوسرے طلباء کا تعاقب کر سکوں!

بھتیجا:۔ چچا ذرا اپنی آنکھیں بند فرمالیجئے۔

چچا:۔ کیوں؟

بھتیجا:۔ اماں کہتی ہیں کہ آپ کی آنکھیں بند ہو جائیں گی تو ہمیں بہت دولت ملے گی۔

منشی:۔ چپراسی سے تم دفتر میں سو رہے ہو۔

چپراسی:۔ جناب دو راتیں مجھے مسلسل جاگتے گذری ہیں۔ چھوٹے بچے نے مطلق سونے نہیں دیا۔

منشی:۔ تو تم اس کو یہاں کیوں نہ لیتے آئے۔

لڑکا:۔ ایک دوست سے ابکی میرے بھائی پیدا ہوگا۔

دوست:۔ کیوں کر معلوم ہوا۔

لڑکا:۔ جب بہن ہوئی تھی اماں بیمار تھیں ابکی ابا بیمار ہیں

ہندوستان کی آبادی کے تازہ اعداد و شمار

(۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق صرف برطانوی ہند)

صوبے	آبادی
برطانی ہند (مجموعی)	۲۹۵۸۰۸۰۰۰
مدراس	۴۹۳۴۲۰۰۰
بمبئی	۲۰۸۵۰۰۰۰
بنگال	۶۰۳۰۶۰۰۰
صوبہ متحدہ	۵۵۰۲۱۰۰۰
پنجاب	۲۸۴۱۹۰۰۰
بہار	۳۶۳۴۰۰۰۰
صوبہ متوسط و برار	۱۶۸۱۳۰۰۰
آسام	۱۰۲۰۵۰۰۰
صوبہ سرحد	۳۰۳۸۰۰۰

ہندوستانی عیسائیوں کی تنظیم

مدراس ۱۶ جولائی۔ ڈاکٹر ڈی۔ کے جون ممبر صوبجاتی اسمبلی ہندوستانی عیسائیوں کی فیڈریشن کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

فیڈریشن کا مقصد یہ ہے کہ ملک کی سیاسی سماجی اور معاشرتی زندگی سے فرقہ وارانہ تعصب کو ختم کیا جائے اور ہندوستانی عیسائیوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں کی مدراس اور دوسرے صوبوں کی اسمبلیوں میں تنظیم کی جائے۔

افسانہ

شیشہ و سنگ

از جناب محمد امین شر قپوری

اس کی سگائی ہو گئی، رائے صاحب کی اکلوتی لاڈلی بیٹی کے ساتھ، مزاج کی تیز، بات بات پر بگڑنا کھیل سمجھتی تھی مشہور تھا کہ اس گھر میں کوئی نوکر نہیں ٹکتا، سردیپ بہت دیر ہونے والی بیوی کے بارے میں سوچتا رہا یہی کہ پتا جی نے بات ٹھیرانے میں کس قدر عجلت سے کام لیا ہے، سردیپ کے خیالات جانچے بغیر اس کے لئے ساتھی تلاش کر لیا گیا، ہو سکتا ہے ان کے دماغ میں رائے صاحب کی امارت بس گئی ہو مگر سردیپ جو اگرچہ مالدار کا بیٹا تھا، دولت کو انسان کے لئے لعنت سمجھتا تھا، اسے سرمایہ دارانہ ذہنیت سے ایک چڑ سی تھی، اکلوتا بیٹا ہونے کے باوجود بیز سادگی کا دل دادہ تھا، وہ بھڑکیلے لباسوں اور سرمایہ کے حامل جسموں میں النسائیت کا متلاشی تھا، وہ وہ مند دل چاہتا تھا جو دوسروں کے لئے اپنے سکھ اور چین پر لات مار دے ظاہر ہے ان حالات میں سوشیل کماری اسے کہاں تک پسند تھی، پتا جی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا کئی بار اس کے جی میں آیا کہ صاف صاف کہدے کہ مجھے یہ رشتہ مطلق پسند نہیں اس نے کئی دفعہ خط کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہا مگر ہر مرتبہ شرم و حیا دامن تھام لیتی، ہاتھ لیتی، ہاتھ رک دیتی، جس لڑکے نے آج تک باپ کے روبرو آنکھ نہ اٹھائی ہو اسے یہ جرأت ہوتی بھی کیوں کر؟ مگر اسے اپنی زندگی کو تباہ کرنا بھی منظور نہ تھا، پھر وہ کیا کرتا بہت سوچنے کے بعد اس نے طے پایا کہ کانپور جا کر سوشیل کماری کو دیکھنا چاہیئے، کیا وہ سچ مچ ایسی ہے جیسی کہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ آزادی کا حامی تھا عورت کو مرد کے دوش بدوش دیکھنا چاہتا تھا، مگر طبیعتوں کا فرق، مزاج کا تفاوت، تربیت کا فقدان کیا سوشیل کماری صحیح معنوں میں اس کی ساتھی بن سکے گی، اس کے ساتھ ساتھ چل سکے گی اس کے خیالات کا احترام کر سکے گی، اسے دولت نہیں چاہیئے جہیز نہیں چاہیئے، سُندر لڑکی نہیں چاہیئے وہ تو ایسے ساتھی کا طلبگار تھا جو ضرورت آنے پر اس کے ساتھ بھوکا رہ سکے، کانٹوں پر سو سکے، سکھ چین کو تیاگ سکے، ہر خواہش کو دوسرے کے لئے قربان کر سکے اور اگر وہ ڈگمگانے لگے تو ایک تازیانے کی طرح اس کے جسم میں پھر وہی حرارت دوڑا دے وہی سرگرمیاں بھر دے وہ عورت کو عضو معطل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اور نہ اُسے یہ پسند تھا کہ وہ باندی بنی رہے۔ مرد کی ہر لغزش کو چپ چاپ بیٹھی دیکھتی رہے، ہر بات پر سر تسلیم خم کر دے اور اس کے ہر حکم کو دیوتا کی آواز تصور کرے عورت کی بے بسی اور بیچارگی پر وہ جی ہی جی میں کڑھتا، تڑپا راج بھی نہیں چاہتا تھا، کہ کوئی نڈر لڑکی نکیل ڈالے اسے لئے لئے پھرے، اور وہ چپ چاپ ہوم گورنمنٹ کے ہاتھوں تمام حقوق سے دست بردار ہو جائے سودا سلف کی خرید و قیمت کے لئے بازار جائے تو عورت گھر کے انتظام کے علاوہ بیرونی معاملات پر حاوی ہو تو عورت، زندگی کے اس رواں دواں سیلاب میں وہ ہر چیز میں اعتدال چاہتا تھا ایک انصاف چاہتا تھا، ایسا سکھ چاہتا تھا جس میں شکر رنجیاں ہوں مگر شکر ریزیاں لئے ہوئے مسکراہٹ سی جھلکتی ہوں مگر تلخیوں سے نا آشنا بھی نہ ہوں حُسن کی جلوہ آرائیاں ہوں لیکن وہ بد صورتی سے متنفر نہ ہوں، تندرستی ہو مگر احساس تیمارداری سے خالی نہ ہو، وہ یقیناً ایسی ہستی کے لئے سب کچھ نثار کر دے گا۔ اس کی پرستش کریگا۔

شام کے جھٹپٹے میں وہ اسٹیشن سے باہر نکلا کانپور وہ پہلی بار آیا تھا اب سوال یہ درپیش تھا کہ وہ سسرال میں کس حیثیت سے داخل ہو، پتا جی پر عندیہ ظاہر کئے بغیر چلا آیا تھا۔ اگر رائے صاحب نے انھیں حالات سے آگاہ کر دیا تو بہت ممکن ہے پتا جی ناراض ہو جائیں، شاید وہ شوشیل کماری کو قریب سے نہ دیکھ سکے پھر" "پھر" اس کے پاؤں ہوٹل کی طرف کو مڑ گئے،

صبح وہ ایک بنگلہ میں کھڑا تھا رائے صاحب کے سامنے" ان کی نظریں ایک دُبلے پتلے چہرے پر منڈلا رہی تھی، شیو بڑھی ہوئی، کھادی کے کپڑوں میں ملبوس ایک نوجوان ان سے نوکری کا طلبگار تھا۔

"کچھ پڑھے لکھے بھی ہو؟"

"جی ہاں مگر بہت معمولی"

"پہلے کہیں ملازمت کی ہے تم نے؟"

"جی نہیں یہ پہلا موقع ہے"

"کہاں کے رہنے والے ہو؟"

"دہلی کا"

دہلی سے ان کی اُمیدیں وابستہ تھیں،

چونک کر بولے:۔ "کیا نام بتلایا تم نے اپنا؟"

"مجھے سرن کہتے ہیں!"

"پنڈت ہو؟"

"جی۔"

"کوٹھی میں کام کر سکوگے؟"

"جی ہاں" اس کا مختصر جواب تھا۔

انہیں نوکر کی تلاش تھی دو روز سے پریشان تھے، سوشیل کو آوازدی تھی۔

سردیپ کی نگاہوں کے آگے ایک بجلی سی کوند گئی، سولہ سترہ برس کی چنچل لڑکی شعلۂ جوالا بنی ہوئی نمودار ہوئی، بیش قیمت ساڑھی زیب تن کئے دو لمبی چوٹیاں کمر کو چھو رہی تھیں،

"یہ نوکر آگیا ہے، اسے کام بتا دو" رائے صاحب بولے وہ چونک پڑا، جھکی جھکی نظروں سے کسی کی پُر عتاب نگاہوں کو دیکھ رہا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ" وہ حکم پا کر پھر چونک پڑا
یہ گول کمرہ ہے، اسے ہر وقت صاف ستھرا رکھا جاتا ہے، ٹیبل کلاتھ ہر روز بدلے جاتے ہیں، سمجھ گئے!"
"جی"

وہ اڑتی ہوئی تیزی کی طرح جھٹ دوسرے کمرے میں پہونچ گئی، یہ بابوجی کا خاص کمرہ ہے یہ گھنٹی لگی ہوئی ہے جب بجنے لگے سمجھ لینا تمہیں وہ بلا رہے ہیں ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی ہے، تمہیں خیال رکھنا ہوگا۔

اس طرح اسے ایک ایک کمرے سے متعارف کردیا گیا تمہیں یہ کرنا ہوگا وہ کرنا ہوگا نہ جانے کیا کیا بتایا گیا اور وہ ہر حکم کو جی، بہت بہتر کہہ کر چپ چاپ سنتا رہا ایک وفادار نوکر کی طرح

"سرن"
"حاضر ہوا" وہ دوڑ کر آیا، "آج میری سہیلیاں آئیں گی اور گول کمرہ جوں کا توں نظر آ رہا ہے" وہ بولی
آپ بتا دیجئے مجھے کیا کام کرنا چاہیئے"
نوکر تم ہو میں نہیں ہوں یہ تمہارا کام ہے کہ معلوم کرتے،
"بہت بہتر، معافی چاہتا ہوں"
ایک دن کی تنخواہ جرمانہ ہوگی"
"میرا قصور؟"
"یہ ہم جانتے ہیں" وہ تن کر بولی،
سرن ایک چیز کو جھاڑ رہا تھا۔ اور وہ سر پر کھڑی اس تیزی سے حکم دے رہی تھی، کہ جیسے یہ بجلی کا پتلا ہے جو صرف بٹن دبانے سے حرکت کر رہا ہے۔
یہ گلدان! ———— وہ چلائی
ابھی صاف کرتا ہوں، وہ بولا،
"مالی سے کہو کہ اچھے اچھے پھول لائے آج"
"بہت اچھا" وہ جانے کے لئے بڑھا،
بہت بے وقوف ہو، میں نے یہ کب کہا ہے کہ تم کام چھوڑ کر ابھی چلے جاؤ،
"میں سمجھا شاید" وہ رک گیا،
"تمہاری سمجھ ناقص ہے، عقل کہاں ہے تم میں"
"جی" آپ ہی اس کے منہ سے نکل گیا، جیسے وہ کسی خیال میں کھویا ہوا تھا، وہ ہنس پڑی، اس نے چونک کر دیکھا، گلدان ہاتھ سے چھوٹ گیا

"گدھے کہیں کے، ٹوٹ جاتا تو"
"مگر یہ تو ثابت ہے" وہ بولا۔
ایک روز کی تنخواہ ضبط ہوگی تمہاری،
وہ میز پر گرتے گرتے بچا، وہ ہنسی کو روک کر بولی "پاگل معلوم ہوتے ہو"
"پاگل تو نہیں ہوں"
ہر پاگل یہی رائے رکھتا ہے"
اس کے جی میں آیا جواب دے مگر جس طرح وہ ہر بات کو اطمینان سے برداشت کر رہا تھا۔ خاموشی سے کام میں جتا رہا۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر وہ نہ جانے کے مرتبہ بے وقوف، گدھا اور بدتمیز بنا تھا۔ اور اس کے ہر نقص پر ایک دن کی تنخواہ کٹتے کٹتے پورے مہینہ کی طلب بطور جرمانہ "بحق سرکار" ضبط ہو چکی تھی، نوبت یہاں تک ہوتی تو بھی خیریت تھی، عدالت عالیہ میں رپٹ پہونچ گئی، یہ نوکر نالایق ہے اسے فوراً علیحدہ کردیا جائے، رائے صاحب بیٹی کی بات پر مسکرا کر بولے:۔
ابھی اسے آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں آہستہ آہستہ سیکھ جائے گا، صورت شکل سے شریف معلوم ہوتا ہے، آدمی آجکل ملتے نہیں اور اسے بلا کر ڈانٹ دیا گیا کہ ہر کام ٹھیک ٹھیک کرو اب تم نئے نہیں ہو، نکال دئے جاؤ گے سوشی کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے،
"سوشی" اس کے ہونٹ کھلے اور پھر سمٹ گئے۔

لیٹے لیٹے وہ بڑبڑا رہا تھا کیا کام چھوڑ کر چلا جائے یہ ذلت، یہ رسوائی یہ گرم مزاجی، یہ غرور حسن یہ تمکنت یہ شوخی، اس کا مزاج کیوں کر متحمل ہو سکتا ہے وہ آج ہی استعفا داخل کرکے چلا جائے گا اور یہ سگائی کچھ سوچتے ہوئے بولا، کیا میں ناکام لوٹ جاؤں پتاجی کو لکھا ہے کہ تعطیلات گزار کر آؤں گا، بمبئی کتنا اچھا شہر ہے ———— اور مسکراتے ہوئے بولا:۔
"عجیب ڈھونگ رچایا ہے میں نے مگر کس کے لئے؟
دل نے کہا "میری خاطر" کمزوری بولی برداشت کرو، خیالات نے کہا بزدل نہ بنو اسے اپنی سرکشی پر غصہ آ رہا تھا اس کا دل تڑپ رہا تھا، نوکری، کیا اسی کا نام ہے، انسانیت تو کہاں چھپ گئی۔ انسانوں کے ساتھ حیوانوں کا سا سلوک، مالک کی ہر لفظ عتاب، ہر نگاہ قہر آلود اسے ہر غلام اسی قسم کے مجبور و مقہور ماحول میں دم توڑتا ہوا نظر آ رہا تھا، کبھی اس کے سامنے سوشیل کمار کا وہ رخ آتا جس کے مطالعہ کے لئے وہ چلہ کشی کر رہا تھا۔ برسے

سے ڈر کر بھاگ جانا بہت آسان ہے مگر اسے اچھا بنانا بہت مشکل ہے لوہا آگ میں پگھل جاتا ہے پھر یہ لڑکی!۔
سوشیل کماری دبے پاؤں آئی یہ اپنے کمرے میں بے فکری سے پڑا تھا، اندر جھانک کر غصہ سے بولی "ریسٹ لے رہے ہو کام کون کریگا تمہارا۔
"وہ سنبھل کر بولا ابھی آتا ہوں، ذرا سر دکھ رہا تھا باہر نکل آیا۔
اب ہو گیا ٹھیک لاٹ صاحب کا سر"
"جی ہو گیا" چلتے چلتے رک گیا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔
"اب کیا پاؤں رکھ رہے ہیں؟"
"جی نہیں، یہ سوچ رہا ہوں"
وہ بات کاٹ کر بولی خوب تم بھی سوچتے ہو
وہ بات کاٹ کر بولی خوب تم بھی سوچتے ہو۔
وہ جذبات پر قابو پا کر بولا: "میں کیا انسان نہیں" یہ کون کہتا ہے، حیوان ہوتے تو نوکر ہی کون رکھتا!"
پڑھا لکھا نہیں، عقل تو رکھتا ہوں"
"عقل" وہ ہنس کر بولی، بالکل پاگل ہو،
جو آپ سمجھ لیں درست ہے مگر میری بھی تو سن لیجئے
اچھا کہو کیا کہتے ہو۔
آپ نوکروں سے ایسا برتاؤ کیوں کرتی ہیں وہ کسی قدر غصہ سے بولی:۔
ایسے نوکر یہاں آتے ہی کیوں ہیں؟
آپ کی جلی کٹی سننے کے لئے وہ ہمت کرکے بولا
بہت کھل گئی ہے زبان تمہاری بدتمیز"
"سروپ بابو" وہ کہتے کہتے رک گیا۔
"تم کون ہوتے ان کا نام لینے والے، جاؤ کام کرو اپنا" تیزی سے بولی، اور یہ آہستہ آہستہ کمرے کی طرف جا رہا تھا وہ کچھ سوچ کر بولی "سنو" یہ رک گیا،
"تم جانتے ہو انہیں"
"جی ہاں بہت اچھی طرح، میرے دوست ہیں"
"دوست" تعجب سے بولی، وہ کس قسم کے آدمی ہیں بہت سیدھے سادے، گاڑھے کے کپڑے پہنتے ہیں نہ کسی سے پیار نہ بیر، اپنی راہ جانا اپنی راہ آنا، ضرورت پڑے تو زمین پر بھی سو جائیں میرے ساتھ ایک مرتبہ دو دو روز بالکل بھوکے پیاسے رہے گھر پر دو دو موٹریں ہیں مگر ہمیشہ پیدل چلتے پھرتے ہیں اس نے دیکھا، سوشیل کماری کے چہرے پر رنگینی اثرات چھاگئے تھے، چپ چاپ اپنے کمرے میں
چلی گئی۔

اس روز کے بعد اس نے دیکھا کہ سوشیل کماری میں غیر معمولی تبدیلی رونما ہو گئی ہے شوخ پھولوں پر اوس سی پڑ گئی تھی، تمکنت کی جگہ بے زاری نے لے لی تھی، اکثر خاموش رہتی،!
"آپ غمگین کیوں ہیں کتابیں میز پر سجاتے ہوئے بولا"
وہ چونک کر بولی ایک کام کروگے میرا،
"حکم کیجئے"
"پتاجی سے کہہ دو وہ تمام باتیں"
"اس سے فائدہ؟"
"سگائی ٹوٹ سکتی ہے"

(بقیہ افسانہ بر صفحہ ۹ ملاحظہ ہو)

جاپان کی طرف سے صلح کی پیش کش!

واشنگٹن ۲۱ر جولائی۔ کل رات تمام امریکہ پیسفک کی لڑائی کے بارے میں ایک اہم خبر کا انتظار کر رہا تھا باوجود اس کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اس کو جاپان کی طرف سے صلح کی کوئی پیش کش نہیں ملی یہاں یہ افواہ گرم ہے کہ ٹوکیو نے عارضی صلح کی پیش کش کی ہے اس سلسلہ میں رائٹر کاروں کا بیان ہے کہ جب جرمنی کے ہتھیار ڈالنے کی بات چیت چل رہی تھی اس قسم کی تردید اس وقت بھی کی گئی تھیں اس بات کا ثبوت کہ صدر ٹرومین پیسفک سے اہم خبر کا انتظار کر رہے ہیں واشنگٹن میں اس واقع سے ملتا ہے کہ پریزیڈنٹ ٹرومین نے پوٹسڈم میں ایجنڈا میں سب سے پہلے جاپان کے مسئلہ کو بحث کے لئے رکھا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برلن کو روانگی سے پہلے پریذیڈنٹ ٹرومین نے جاپان سے ہتھیار ڈلوانے کے متعلق ایک اسکیم تیار کی

موقعہ حاصل ہے۔

ہندوستان امریکہ سے مال خریدیگا

نیویارک ۲۰ر جولائی۔ لڑائی کے بعد ہندوستان امریکہ سے تقریباً ایک ارب ۴۰ کروڑ روپے کی قیمت کا مال ہر سال خریدے گا یہ ہے انکشاف جو کلکتہ کے مسٹر ارلی آنکس اور اسکوٹ کے مسٹر منہر داؤ چار ڈر نے انٹرویو میں کیا کہ امریکہ کو ہندوستان سے اپنی تجارت بڑھانے کا خاص

بقیہ شیشۂ و سنگ (افسانہ)

بالکل نہیں ۔ مگر آپ بیزار کیوں ہوگئی ان سے' وہ بہت اچھے ہیں، ان کے دل میں ... ہے، ان کی سادگی میں وہ جوہر چھپے ہیں، جو ریشمی لبادوں میں میسر نہیں، انہیں کسی سے نفرت نہیں میں ان کے ساتھ برسوں رہا ہوں"

پھر نہ جانے کدھر سے کالی گھٹا امنڈ آئی تھی' ایک خوش گوار جھونکا کھڑکی سے کمرے میں گھسا، پردے کانپ اٹھے، وہ چونک کر بولی :-

"تمہیں بہت تکلیف ہوتی ہے میری باتوں سے"

"جی نہیں، میں نے تو اس روز یونہی کہا تھا۔ نوکری میں سب سننا پڑتا ہے"

"بات چیت سے تو نوکر نہیں معلوم ہوتے ہو تم۔ آپ کا خیال ہے سبھی نوکر اُجڈ ہوتے ہیں"

وہ کسی خیال سے پھر چونک پڑی،

اور وہ کہہ رہا تھا، نوکر کے ساتھ یہ برتاؤ نوکر کیسا ہی کیوں نہ ہو انسان تو ہے یہ دولت ایک فریب ہے اور کچھ نہیں انسان کو انسان سے دور کرنے کے لئے، کون جانتا ہے آپ کے پتی کسی مالدار لڑکی کے ہاں نوکر ہوں،

"کیا کہا" وہ حیرت زدہ ہوکر بولی۔

میں سچ کہتا ہوں، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے،

"کس لئے بتا سکتے ہو؟"

میں کیا جانوں ایک دفعہ کہا تھا کہ وہ لڑکی بہت خودسر ہے انسان کو انسان نہیں سمجھتی۔ نوکروں کی بات بات پر بیوقوف گدھا، بدتمیز کہتی ہے، تنخواہ کاٹ لیتی ہے، ان سے جانوروں کا سا سلوک کرتی ہے۔

"اور کیا؟" وہ جھٹ بول اٹھی۔

"کچھ نہیں، وہ کمرے سے تیزی سے نکل گیا۔

"سرن۔ سرن" آواز گونجتی رہی۔ وہ چپ چاپ برابر کے کمرے میں کام کرتا رہا۔ آج سوشیل کی سہیلیاں آرہی تھیں،

"بولتے نہیں وہ بھاگ کر آئی۔

"کہئے کیا حکم ہے" وہ بولا۔

"وہ کیا اب بھی وہیں ہیں؟"

"یہ مجھے معلوم نہیں"

"کالج نہیں جاتے کیا"

"آج کل چھٹیاں ہیں نا"

اُسے یاد آگیا۔ اس کا کالج بھی دو مہینے کے لئے بند تھا؛

سرن کے ہاتھ سے گلدان چھوٹ گیا۔ ٹکڑے دور تک پھیل گئے۔ وہ اٹھانے کے لئے جھکا۔ ہاتھ زخمی ہوگیا۔

دیکھو احتیاط سے اٹھاؤ ــــ اوہ بہت خون نکل رہا ہے۔ ابھی ڈریسنگ کئے دیتی ہوں" اس کی سہیلیاں آنے والی تھیں۔ وہ سب بھول گئی ✱

✱ سرن کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہی تھی۔ آج پہلی مرتبہ اُسے کسی کے دکھ کا احساس ہوا تھا اس نے ایک اچٹتی ہوئی نگاہ دیوار گیر آئینہ پر ڈالی۔ لمبی بل کھاتی ہوئی چوٹیاں کمر کو چھو رہی تھیں۔ معمولی ساڑھی میں بھی اس کا حسن پھوٹا پڑتا تھا اور شاید پہلے سے کہیں زیادہ۔

سرن دبے پاؤں آیا، وہ پلٹ کر بولی "کیوں تکلیف اب بھی ہو رہی ہے"؟

"جی ہاں ــــ بابوجی آگئے ہیں کہہ دل ان سے وہ باتیں"

"نہیں" پھیر کے بولی "تم جاؤ اپنا کام کرو"

وہ چلا گیا، مسکراتا ہوا۔ اسی روز شام کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا کام ختم کر لیا تھا ✱

جرمنی سے ہندوستانی قیدیوں کی واپسی

لندن ۱۹ر جولائی ۔ اے۔ پی۔ آئی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی میں ...۱۱ ہندوستانی سپاہی اور جہازی قید تھے ان میں سوائے سات سو کے باقی تمام قیدی یا ہندوستان واپس پہونچ گئے ہیں یا پہونچنے والے ہیں۔ یہ خبر ایک فوجی افسر نے بتلائی۔ لڑائی میں تقریباً ...۱۱ پکڑے گئے تھے لیکن تقریباً تین قید خانے میں مرگئے۔

برما سے چاول ہندوستان آئیگا

لندن۔ ۱۹ر جولائی۔ اب برما کا بہت بڑا حصہ آزاد ہوگیا ہے۔ اس وقت برما سے .... ۵۰ ٹن چاول باہر بھیجا جائے گا لڑائی سے پہلے ....۳ ٹن چاول سالانہ باہر جاتا تھا۔ جہازوں کی کمی کی وجہ سے اتنا چاول بھی باہر بھیجنا مشکل ہو رہا ہے۔ ✱

✱ بیان کیا جاتا ہے کہ اس چاول کا کچھ حصہ ہندوستان میں

کمانڈر۔ان۔چیف کو جاپانی تلوار!

لفٹنٹ کرنیل نثار علی نے اپنی رجمنٹ (جی۔ای۔ان ۵۰۷۲) فرسٹ پنجاب کی بٹالین کی مدد سے برما میں ایک جاپانی تلوار حاصل کی تھی جو انھوں نے ہندوستان کے کمانڈر۔ان۔چیف جزل سر کلاڈ آچنلگ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی۔

اندھرا سرکلر سے مہاتما جی یا ہائی کمانڈ کا کوئی تعلق نہیں

مدراس ۲۳ر جولائی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اخبار "ہندو" کے سوالوں کے جواب میں اندھرا سرکلر کے متعلق اپنے ارشادات کی وضاحت کی ہے۔ ڈاکٹر مذکور کی تقریر کا بعض مختصر اقتباس شایع ہوا ہے اس لئے اس سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے ڈاکٹر پٹابھی فرماتے ہیں کہ اندھرا کانگریس کمیٹی کا سرکلر ان کی تصنیف ہے مگر گاندھی جی کا اس سرکلر سے کوئی واسطہ نہیں ہے نہ گاندھی جی کو اس کا علم ہی تھا کانگریس ہائی کمانڈ کو بھی اس کا مطلق علم نہیں اور نہ ورکنگ کمیٹی میں اس قسم کے پروگرام پر غور کیا گیا مگر سرکلر میں جو ہدایات درج تھیں ان میں وہی باتیں شامل تھیں جو اہنسا کے دائرے کے اندر ہو سکتی ہیں اور جو پچھلی پرامن تحریکوں میں ہو چکی تھیں اندھرا سرکلر میں جو بنیادی ہدایتیں تھیں اول (*)

(*) اول یہ کہ ہر بات میں اہنسا کا لحاظ رکھا جائے اور خفیہ سرگرمی سے گریز کیا جائے دوم کوئی قدم نہ اٹھایا جائے جبتک گاندھی جی کی طرف سے تحریک شروع کرنے کا اعلان نہ ہو۔

ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کی ذمہ داری پر سرکاری کتاب میں کانگریس کے خلاف جو الزام لگایا گیا ہے اس کی تردید میں گاندھی جی کا یہ لکھنا ٹھیک تھا انہیں اندھرا سرکلر کا علم نہیں۔

رہائی

پشاور ۲۶ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالغفار خان کو پولیس نے اٹک کے پل کے پاس سے لے جا کر خوشحال گڑھ کے پل کے پاس چھوڑ دیا جہاں سرحد اور پنجاب کے صوبوں کی سرحد ملتی ہے۔

ہندو مہاسبھا کا روشن مستقبل

شملہ ۱۵ر جولائی - آنریبل ڈاکٹر این - بی کھرے ممبر ویلیرا ئے ایگزیکٹو کونسل نے ایک بیان کے دوران میں شملہ کانفرنس کی ناکامیابی پر اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے - انہوں نے کہا کہ اقلیت کے تحفظ کے معنی یہ نہیں ہونے چاہئیں کہ اقلیت کو ختم کر دیا جائے یا اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا جائے شملہ کانفرنس میں ان اصولوں کو توڑا گیا ہے اس لئے شملہ کانفرنس کی ناکامی پر مجھ کو بالکل رنج نہیں ہوا - اس کانفرنس سے ہندوؤں کو ایک جھلک میں معلوم ہو گیا کہ ان کے لئے مستقبل میں کیا ہونے والا ہے کانگرس اور مہاسبھا کے ہندو بر وقت ہوشیار ہو گئے ہیں کانفرنس سے کانگرس کی اصلی حالت سامنے آ گئی -

کانگرس نے دعوت نامہ جو کہ مذہبی اور فرقہ وارانہ امتیاز پر مبنی تھا پر ڈسٹ پر قبول کر لیا انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ آئندہ کانگرس اپنے پرانے قومی اور جمہوری اصولوں پر واپس آ جائے گی اور ایک دفعہ پھر اعلان کر دے گی اقلیتوں کے مذہب زبان اور تمدن کی حفاظت کی جائے گی لیکن سیاسی حقوق مذہب اور فرقہ پر مبنی نہ ہوں گے -

ڈاکٹر کھرے نے بیان کے اختتام پر کہا کہ ہندو مہاسبھا کا مستقبل سیاسی دنیا میں روشن ہے کیوں کہ قومی اور جمہوری آزادی کی بہی خواہ ہے ان کا ذاتی نعرہ یہ ہے کہ ہندوستان پہلے اور جاتی بعد میں -

بنارس جیل سے ۳۹ نظر بندوں کی رہائی

بنارس ۱۵ر جولائی - ۳۹ سیاسی نظر بند جو کہ اگست ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے سلسلے میں بنارس جیل میں نظر بند تھے کل رات رہا کر دیئے گئے ہیں اصل میں رہائی کا حکم ۴۲ نظر بندوں کے لئے تھا لیکن ایک نظر بند پہلے ہی رہا کر دیا گیا تھا باقی دو نظر بند بنارس جیل میں نہیں تھے - ۳۹ نظر بندوں کی رہائی عمل میں آئی -

اڑیسہ اسمبلی کانگرس پارٹی !

کٹک - ۱۶ر جولائی - اڑیسہ اسمبلی کانگرس پارٹی کی میٹنگ کل تین سال کے بعد ہوئی جس میں ۲۲ ممبر شریک ہوئے ۹ ممبر بیماری کی وجہ سے شریک نہیں ہوئے اور ابھی تک جیل میں ہیں اس اسمبلی کے کل ۶۰ ممبر ہیں جن میں سے دس نشستیں خالی ہیں ۵۰ ممبروں میں سے ۳۱ ممبر کانگرسی ہیں -

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ ! نوٹس

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور بموجب اختیارات دفعہ ۳ (۱) باب دوم یو پی لوکل ریٹ ایکٹ ۱۹۱۴ء نیز حسب دفعہ ۱۱۶ (۲) یو پی ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ ۱۹۲۲ء مندرجہ ذیل ترمیمی مسودہ قانون بسلسلہ قوانین موجودہ مشتہر کرتا ہے ان لوگوں کی اطلاع کے لئے جن کا اس سے تعلق ہو یا جن پر اس کا اثر پہونچے اور نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسودہ مذکورہ پر ۲۳ر اگست ۱۹۴۵ء یا اس کے بعد غور کیا جائیگا۔ کوئی اعتراض یا تجویز بسلسلہ مسودہ مذکور کے جو سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس کسی شخص سے تاریخ معینہ کے اندر پہونچے گی اس پر صاحبان بورڈ غور کریں گے۔

ترمیمی مسودہ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے اپنی حد حکومت میں لوکل ریٹ میں پانچ سے چھ فیصدی اضافہ جائداد کی سالانہ مالیت پر منظور کیا ہے۔

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

جامعہ ملیہ اسلامیہ کی سلور جوبلی !!

مسلمانان ہند کی تعلیمی ترقی سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ جامعہ کے جوبلی فنڈ کے لئے تقریباً سوا دو لاکھ روپیہ فراہم کر لیا گیا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، گزشتہ ربع صدی سے مسلمانان ہند کی تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہے اور اپنے خلوص اور اپنی صلاحیت کا نہایت قابل اطمینان ثبوت فراہم کر چکی ہے اس سال جامعہ اپنی زندگی کے ۲۵ سال پورے کر کے اپنی جوبلی منا رہی ہے اور اس موقع کی مناسبت سے شیخ الجامعہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے جامعہ کے کاموں کی توسیع کے لئے دس لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے اس اپیل کا جواب شہر بمبئی نے دیا ہے وہ بہت حوصلہ افزا ہے ہمیں یقین ہے کہ بمبئی کی طرح دیگر مقامات کے اہل دل عام طور پر اور شہر دہلی کے اکابر خاص طور پر جامعہ جوبلی فنڈ کی بیش از بیش امداد فرمائیں گے۔

ہندوستانی ۹۲۲۵۴ لڑائی میں ہلاک زخمی اور قید

نئی دہلی - ۱۹ر جولائی - ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ۳ر ستمبر ۱۹۳۹ء کو لڑائی شروع ہونے سے ۲۸ر فروری ۱۹۴۵ء تک ہندوستانی فوج کے ۹۲۲۵۴ جوان ہلاک ہوئے، زخمی ہوئے، لاپتہ ہیں یا قید ہیں ان میں وہ ۵۸۳۵ جوان شامل نہیں ہیں جو ہانگ کانگ اور سنگاپور کے شاہی توپخانہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں ہلاک شدگان ۱۵۲۹۱، زخمی ۵۰۷۰۵، لاپتہ ۱۴۷۱ اور جنگی قیدی ۵۱۸۰۲ ہیں اور خیال ہے کہ ۲۱۰۵۸ جوان اور قید ہیں۔ سب سے زیادہ جانی نقصان جو ۶۲۴۷۵ ہے ملایا میں ہوا جبکہ جاپان نے حملہ کیا اس کے بعد برما میں ہوا - برما میں ۲۱۴۷۸ جوان کام آئے اس کے بعد اٹلی میں ہوا وہاں ۲۲۴۹۷ جوان کام آئے - اتری افریقہ میں ۱۵۲۲۸ جوان کام آئے -

کلکتہ ۲۱ر جولائی یہاں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ ستمبر کے مہینہ میں ہو گی اُمید کی جاتی ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی پر سے جلد پابندی اٹھ جائے گی -

تمام قوم پرست مسلمانوں کا متحدہ محاذ

لاہور - ۱۸ر جولائی - تمام قوم پرست مسلمان انجمنوں کا ایک متحدہ محاذ بنانے کے لئے اسکیم تیار کی جا رہی ہے، پنجاب میں یہ قدم مجلس احرار اٹھائے گی جس کے صدر مولانا حبیب الرحمان نے شملہ میں مولانا آزاد سے اس معاملہ پر طویل بات چیت کی تھی -

شام میں امریکہ کے کارخانے

بیروت ۱۹ر جولائی - حکومت شام نے نیویارک کی سیکونی آئل کمپنی اور اسٹنڈرڈ آئل کمپنی کے ساتھ ایک ۷۰ سالہ معاہدہ کیا ہے جس کے ذریعہ ان کو تریپولی میں تیل صاف کرنے کے کارخانے بنانے کی اجازت دے دی ہے ان کارخانوں میں صرف لبنان کے مزدوروں کو کام پر لگایا جائے گا -

پونے دو سو نظر بندوں کی رہائی

لکھنؤ ۱۶ر جولائی - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ موجودہ ششماہی ریویو میں ۱۲ر جولائی تک ۱۷۴ نظر بند رہا ہوئے ابھی ۲۵۰ نظر بند صوبوں میں ہیں

ESTD. 1926

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن سہسوانی

ہفتہ وار
صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 31 | Cawnpore. Saturday 4 AUGUST 1945

کانپور شنبہ ۴ر اگست سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۵ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۳۱

ادبیات

کسی کی محفل سے ....!

از جناب مسٹر دور ہاشمی کانپوری انزبگرو

نکہتِ زلفِ سیہ فام لئے جاتا ہوں
کفر کے بھیس میں اسلام لئے جاتا ہوں

گردشِ دیدۂ مخمور سلامت باد
حاصلِ گردشِ ایام لئے جاتا ہوں

لبِ مئے ریز سے پوچھو کہ بایں تشنہ لبی
مستی حافظ و خیام لئے جاتا ہوں

اہلِ نظارہ کی نظروں سے بچا کر دمِ دید
جلوۂ مہر لبِ بام لئے جاتا ہوں

رخِ ضو ریز پہ بکھرے ہوئے جلوؤں کی قسم
انبساطِ سحر و شام لئے جاتا ہوں

وہ کہاں! اور عشقِ تنک مایہ کہاں؟
اپنے سر مفت یہ الزام لئے جاتا ہوں

جذبِ پنہانِ تمنا کو کوئی کیا جانے؟
ہر نفس حسن کا پیغام لئے جاتا ہوں

سوزِ دل، کاہشِ جاں، دردِ طلب، نشترِ شوق
کس قدر حسن کے انعام لئے جاتا ہوں

دل دھڑکتا ہے تو آتی ہے کسی کی آواز....!

ہر نفس صورتِ الہام لئے جاتا ہوں

دنیائے اسلام

وزیر اعظم ترکیہ کی مجاہدانہ تقریر

ترک اپنی ایک ایک انچ زمین کیلئے جانیں قربان کردینگے

انقرہ - ۱۲ر جولائی - ترکی پارلیمان کا ہنگامی اجلاس کل بعد دوپہر شروع ہوا اور رات کے ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ جمہوریہ ترکیہ کے وزیر اعظم سید شکری سراج اوغلو نے ایک طویل تقریر کی - جو ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی - آپ نے فرمایا کہ ترکی میں قیام جمہوریت سے لیکر آج تک ہمیں اسقدر نازک اور پُر خطر ناک دور کا سامنا نہیں ہوا - آج ہم نہایت نازک دور سے گذر رہے ہیں - ہمارے ملک کو ایک بہت بڑے خطرے کا سامنا ہے - لیکن میں کہوں گا کہ قوموں کی زندگی کیلئے سکون سے زیادہ خطرات کا سنڈلانا بہتر ہوتا ہے - وہ قومیں مٹ جاتی ہیں - جو خطرات سے دور رہنے اور بچنے کی کوشش کرتی ہیں - عیش طلب اقوام کی تباہی لازمی ہوتی ہے - آپ نے موجودہ جنگ میں فرانسیسی کی شکست کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فرانس کی شکست کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فرانس کی شکست کا سب سے بڑا سبب فرانسیسیوں کی عیش پسندی تھا - اس نازک دور میں اگر قدم نے عزم و استقلال سے کام لیا - اور حوصلوں کو بلند رکھا - تو یقیناً ہم تمام مشکلوں اور خطروں پر قابو پاتے ہیں کامیاب ہو جائیں گے۔

ترکی آزادی کو چیلنج آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا - اس جنگ عالمگیر میں کئی ایسے مواقع آئے جبکہ ترکی کی آزادی کے لئے شدید خطرہ پیدا ہوگیا - مشرق و مغرب سے ہم پر دباؤ ڈالا گیا - لیکن ہم مشرق اور مغرب کے مابین آہنی دیوار کی طرح حائل رہے - ہمارے اتحاد اور یک جہتی نے ان دباؤ ڈالنے والوں کو اپنی اپنی جگہ پر روکے رکھا - اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ ہمارے داخلی اور خارجی معاملات میں دخل دے سکے - آج بھی اگر ہم نے تدبر سے کام لیا تو آنے والے خطرات پر ہم پوری طرح قابو پاسکیں گے۔

ایک غلط الزام بعض طاقتوں کی طرف سے ہم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ہم فاشزم کے علمبردار ہیں - لیکن یہ حقیقت ہے کہ جن طاقتوں کی طرف سے ہم پر یہ الزام لگایا گیا ہے - وہ خود نسطائیت کی علمبردار ہیں انھوں نے جمہوریت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے لیکن ان کے جذبات وہی ہیں - جو ہٹلر اور مسولینی کے جذبات تھے ترکی جمہوریت پسند ہے - اور ترکی جمہوریت مشرق و مغرب کے ممالک کے لئے ایک نمونہ ہے جو ہمیشہ جمہوریت کے پاک اور مقدس اصولوں پر عمل پیرا رہے ہیں - اور یہی ہمارا نصب العین ہے۔

ہم نے اتحادیوں کی مدد کی آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا - اس جنگ میں اتحادیوں پر نہایت نازک دور آئے ہیں ہم نے اُن پُر خطر مواقع پر اتحادیوں کا ساتھ دیا ہے - اسوقت جبکہ اتحادی فوجیں لیبیا سے پسپا ہو رہی تھیں - جرمنی کی طرف سے جس کی فوجیں یونان میں موجود تھیں - ہم پر شدید دباؤ ڈالا گیا - کہ ہم جرمن فوجوں کو ترکی میں سے گذر کر شام میں بڑھنے دیں - لیکن ہم نے جرأت سے کام لے کر جرمنی کے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا یہ وقت تھا کہ جرمنی کی فوجیں بڑی آسانی سے ہم پر حملہ کر سکتی تھیں - لیکن ہماری بلند ہمتی اور یک جہتی کی وجہ سے جرمنی کو حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی - اگر ترکی اس وقت جرمن فوجوں کو راستہ دیدیتا - تو آج جرمنی شکست خوردہ ملک نہ ہوتا - اس سے بھی زیادہ نازک موقع اس جنگ کا وہ تھا جب جرمن فوجیں یلغار کرتی ہوئی اسٹالن گراڈ تک پہونچ گئی تھیں - اور کاکیشیا کے قلب کو جرمنوں نے روند ڈالا تھا - اس وقت بھی جرمنی نے ہم سے مطالبہ کیا کہ جرمن فوجوں کو قفقاز کے راستے آگے بڑھنے دیا جائے - لیکن ہم نے ایک معزز ہمسایہ ملک کی سسکتی ہوئی زندگی کو بچانے کے لئے سب سے بڑا خطرہ مول لیا - اور فان پاپن کو نہایت واضح الفاظ میں بتا دیا کہ اگر جرمن فوجوں نے کوئی ایسا اقدام کیا تو ترکی جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا - ترکی کی اس صاف گوئی کا نتیجہ تھا کہ جرمنی نے ترکی کے راستے بڑھ کر روس کی شہ رگ کاٹنے کی جرأت نہ کی - اور اسٹالن گراڈ کی جنگ میں روسیوں کو فتح ہوئی - اور اس فتح نے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔

نظام نو اور ترکی ترکی نظام نو اور مستقل قیام امن عالم کے سلسلہ میں بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہے اور مساویانہ طور پر اتحادیوں کی کوشش میں حصہ لینے کا متمنی ہے اس تعاون کے جذبہ کو لے کر ترکی نے سان فرانسسکو کانفرنس میں شرکت کی اور ہم تجاویز پیش کیں - جنھیں اتحادی شرکائے کانفرنس نے نہ صرف مناسب قرار دیا - بلکہ انھیں منظور کر لیا - ہم دنیا میں ایک ایسے نظام نو کے داعی بننا چاہتے ہیں کہ جس نظام میں ہر بڑی چھوٹی قوم کو آزادی حاصل ہو - اور کوئی بڑی قوم چھوٹی قوموں کی آزادی سلب کرنے کی ناپاک و اخلاق سوز کوشش نہ کر سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۴ر اگست سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۱

مسٹر پیتھک لارنس وزیر ہند!

مسٹر کلیمنٹ ایٹلی نئے وزیر اعظم برطانیہ نے ۲۷ر اگست کی صبح کو ملک معظم سے بکنگھم پیلس میں ملاقات کے بعد اپنی لیبر حکومت کے مندرجہ ذیل وزراء کے ناموں کا اعلان کیا ہے:—

وزیر اعظم	مسٹر کلیمنٹ ایٹلی
ہوم سکرٹری	مسٹر کوٹر ایڈی
ڈومینین سکرٹری	لارڈ ایڈسن
وزیر ہند	مسٹر پیتھک لارنس
وزیر نوآبادیات	مسٹر جی۔ ایچ۔ ہل
فرسٹ لارڈ آف اڈمیرالٹی	مسٹر اے۔ وی۔ الگزنڈر
وار سکرٹری	مسٹر جے۔ جے لاسن
سکرٹری ایر (ہوا)	لارڈ اسٹنسگیٹ
سکرٹری آف اسکاٹلینڈ	مسٹر جاسف وسٹ ووڈ
وزیر آف لیبر اور نیشنل سروس	مسٹر جی۔ اے۔ آئزاکس
وزیر تعلیم	مس ایلن ولکنسن
وزیر ہیلتھ	مسٹر ایڈورین بیون
وزیر تعلیم	مسٹر جان ولمٹ
وزیر آف وار ٹرانسپورٹ	مسٹر الفریڈ بارنس
وزیر نوکلی (ڈایندھن)	مسٹر ایمانوئل شنول
وزیر آف اسٹیٹ	مسٹر پی۔ ای۔ نیل بکر
وزیر آف پنشن	مسٹر ولفرید پیلنگ
پارلیمنٹری خزانچی	مسٹر ولیم وہائٹلے

مسٹر پیتھک لارنس ہاؤس آف لارڈس میں جاویں گے اور ملک معظم نے ان کو بیرونی کرنا منظور فرما لیا ہے۔

مسٹر اسکاکس۔ مسٹر انورین بیون۔ مسٹر جان ولمٹ۔ مسٹر الفریڈ برانس اور مسٹر شنول کو ملک معظم نے پریوی کونسلر بنانا منظور فرمالیا ہے۔

لارڈ اڈیسن ہوس آف لارڈس کے لیڈر ہوں گے۔

تین بڑوں کی کانفرنس ختم

لندن ۳ر اگست۔ آج پوٹسڈم میں تین بڑوں کی کانفرنس ختم ہو گئی۔ کل کانفرنس کے دو طویل اجلاس ہوئے۔ آخری اجلاس رات کے ۱۰ بجے شروع ہو کر رات کے ۱۲½ بجے ختم ہوا۔ جمعہ کو کانفرنس کی کارروائی کے بارے میں ایک بیان شائع کیا جائے گا۔ یہ بیان تینوں بڑوں نے منظور کر لیا ہے۔ اس پر پریذیڈنٹ ٹرومین۔ مارشل اسٹالن مسٹر ایٹلی کے دستخط ہیں۔ کل کانفرنس کا آخری اجلاس ہوا۔ کانفرنس دو ہفتہ کے بعد ختم ہوئی ہے۔ کانفرنس ختم ہونے سے پہلے مسٹر ایٹلی نے پریذیڈنٹ ٹرومین اور مارشل اسٹالن کا شکریہ ادا کیا۔

واشنگٹن میں اس بارے میں زبردست قیاس آرائی ہو رہی ہے آیا کانفرنس کے متعلق جو سرکاری بیان شائع ہوگا۔ اس میں جاپان کے خلاف روس کے لڑائی میں آنے کی خبر شامل ہو گی۔

پچھلے چند روز سے برلن میں جرنلوں پر جو سنسر لگا ہوا ہے اس کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ "نیویارک ہیرلڈ ٹریبون" کے توحی نامہ نگار کا بیان ہے کہ تین بڑوں کی کانفرنس کے بیان میں ایک غیر معمولی اہمیت کا اعلان ہوگا یہ اعلان پیسفک کی لڑائی کے بارے میں ہوگا اور روسی پوزیشن میں تبدیلی کے متعلق ہوگا۔ واشنگٹن میں خیال کیا جا رہا ہے کہ پوٹسڈم میں جو اہم فیصلے ہوئے ہیں زیادہ تر جرمنی اور جاپان کے متعلق ہیں جن میں سے ایک ہار چکا ہے اور دوسرا ہارنے والا ہے۔

گورنروں کی کانفرنس

نئی دہلی یکم اگست۔ وائسرائے ہاؤس میں مختلف صوبوں کے ۹ گورنروں کی کانفرنس آج صبح شروع ہو گئی۔ صرف صوبہ مدراس کے گورنر نہیں آئے ہیں اور صوبوں کے سب گورنر شریک تھے۔ صبح ۲ گھنٹہ تک اجلاس جاری رہا اور سہ پہر کا اجلاس ۳ بجے سے شروع ہو گیا۔ ابھی یہ کانفرنس کئی روز تک جاری رہے گی۔ کانفرنس کی ع ۵

---

۴ میں مسٹر آر۔ ایچ۔ نیلٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا اس کا فیصلہ عدالت نے ۲۸ر جولائی کو سنا دیا عدالت نے مسٹر منظور الدین احمد کو رشوت کے دو الزامات میں ایک سال قید بامشقت اور پانچسو روپے جرمانہ کی سزا دی اور درخواست ضمانت بھی نامنظور کر دی۔

شیعوں کا مطالبہ

سید علی رضا صاحب ایڈوکیٹ سکرٹری کانپور شیعہ ایسوسی ایشن ٹپکاپور کانپور نے مسلم لیگ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ بورڈ میں کوئی شیعہ ممبر نہیں ہے اس لئے وارڈ نمبر ۴ کے ضمنی الکشن میں کسی شیعہ کو منتخب کیا جائے۔

جلانے کی لکڑی کی قیمت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے جلانے کی لکڑی چاہے وہ کہیں سے آئی ہو خوردہ فروشی کے لئے مندرجہ ذیل قیمت مقرر کی ہے:— ۱۔ چری ہوئی لکڑی اور ڈنڈے جن کا قطر ۴ انچ ہو ۱۲؍ فی من

۲۔ بلا چری ہوئی ۱۱؍ فی من

دو کانداروں کو گورنمنٹ کے ایجنٹ سے بالترتیب ۱۲؍ اور ۱۱؍ فی من لکڑی ملیگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ ۳۱ر جولائی کو سر ایڈورڈ سوٹر کی صدارت میں ہوئی۔

ٹرسٹ نے طے کیا ہے کہ پرم پروا کے کوارٹر جو کہ تیار کئے ہیں للعہ کرایہ پر ملازمان کو دئے جائیں گے اور ایک شخص کو ایک ہی کوارٹر دیا جاویگا۔

کالپی روڈ اور فیکٹری ایریا کی سڑکوں کی پٹریوں پر پختہ چبوترے مع سائبان کے پھیری والوں کو دینے کا فیصلہ ٹرسٹ نے کیا ہے۔ فیکٹری ایریا میں چھوٹے دوا خانوں اور نبیح گھر بڑھانہ اسکیم میں رہنے کے مکانات کیلئے قطعات دینے کا ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے۔

فیکٹری ایریا میں مل میں کام کرنیوالوں کے کھانے کی ضروریات کو مہیا کرنے کے لئے زمین کے کچھ قطعات پھیری ۳م

لکھنؤ میں نیشنلسٹ مسلمانوں کا جلسہ

لکھنؤ یکم اگست کو۔ کل شاہ — حضرت گنج میں صوبہ مسلم مجلس کی عارضی ارگنائزنگ کمیٹی کا ایک جلسۂ شوریٰ مسٹر احمد حسین قدوائی کنوینر صوبہ مسلم مجلس کی دعوت پر منعقد ہوا اور یہ طے کیا گیا کہ اس صوبہ کے تمام آزاد خیال غیر لیگی مسلمانوں کی جماعتوں کے نمایندوں کی ایک کانفرنس جلد سے جلد منعقد کیجائے اور اس موقع پر عہدہ داران کا انتخاب کیا جائے اور آئندہ مجالس قانون ساز کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ایک مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ بنایا جائے جو تمام جماعتوں کے نمایندوں پر مشتمل ہو اور مسلمانان صوبہ کے سامنے ایک خالص اسلامی پروگرام جس میں اقتصادی اور معاشی حیثیت ہو پیش کیا جائے۔

کمیٹی نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ اس پلیٹ فارم کی ضرورت اس لئے زیادہ ہے کہ مسلم لیگ نے اب تک عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی تعمیری پروگرام پیش نہیں کیا گذشتہ چند برسوں میں مسلم لیگ کی عام پالیسی یہ رہی ہے کہ وہ صرف کانگرس کے مقابلہ میں تخریبی پالیسی پر عامل رہی اور دوسرے معنی میں اپوزیشن پارٹی بنی رہی مگر اس طرح عام مسلمانوں کو نہ تو کوئی مذہبی فائدہ ہوا اور نہ کوئی سیاسی اور اقتصادی فائدہ ہوا صاف ظاہر ہے کہ اس اُمید و بیم اور کشمکش کی زندگی سے عام مسلمان بھی تنگ آ چکے ہیں اور ان کی مصیبتوں کا خاتمہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے اس لئے سب سے پہلی ضرورت عام انتخابات کے لئے ایک پلیٹ فارم بنانے کی ہے جس کے ذریعہ ایسے لوگوں کو نمایندہ منتخب کرانے کی ضرورت ہے جو صحیح معنوں میں مسلمانوں کی عملاً نمایندگی ادا کر سکیں اور جو عام مسلمانوں کی قومی و ملی تعمیر میں پوری دلچسپی بھی لے سکیں، ایک سب کمیٹی بھی اس غرض کے لئے بنائی گئی ہے جو صوبہ کے تمام مسلم جماعتوں سے اور افراد سے اس سلسلہ میں تعاون اور اشتراک عمل حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگی۔ جلسہ نے ایک تجویز کے ذریعہ سے حکومت یو۔ پی سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ مرکزی مجلس قانون ساز کی فہرست رائے دہندگان بالکل نامکمل اور ناقص صورت میں مرتب ہوئی ہے اور اس فہرست میں سیکڑوں کی تعداد میں رائے دہندگان کے نام درج نہیں کئے گئے اور وقت بہت ہی کم ہے اس لئے اس کی مدت میں توسیع کی جائے تاکہ عام طور پر فہرست میں وہ نام درج کرائے جاسکیں۔

٭ کے دولتکدہ پر مسٹر حبیب الرحمان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگا جس میں پرنسپل عبد الشکور صاحب مولانا حسرت موہانی کی شاعری پر ایک مقالہ پڑھیں گے اور بعد ازاں مشاعرہ ہوگا۔

مصرع طرح:— "جس دل پہ کی نگاہ کرم دل بنا دیا"

ہندوستانی برادری

۲۹ر جولائی کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال وائی ایم۔ سی کی صدارت میں مسٹر دوار کا پرشاد نگم کے دولتکدہ پر منعقد ہوئی جس میں ملک کے مختلف موجودہ مسائل پر دیر تک بحث مباحثہ رہا آخر میں مسٹر نگم کی طرف حاضرین کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

سیتر لائبریری کا جلسہ

سیتر لائبریری ٹپکاپور کانپور کا چوتھا سالانہ جلسہ جامع مسجد ٹپکاپور میں ۳، ۴ و ۵ر اگست کو ہوا جس میں بیرونجات سے علماء کرام نے تشریف لا کر شرکت فرمائی۔

مسجد خدا بخش

مسجد خدا بخش چمن گنج کے انتظام کے لئے ایک جلسہ ۲۸ر جولائی کو ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:—

صدر۔ منشی نور الحسن صاحب ریٹائرڈ پیشکار

سکرٹری۔ حکیم نور اللہ صاحب

خزانچی۔ ماسٹر سید ہادی علی صاحب

سپلائی آفیسر کو سزا

مسٹر منظور الدین احمد سپلائی آفیسر کانپور کا جو مقدمہ مین پوری ۴

تلک سالگرہ

آنجہانی لوکمانیہ تلک کی وفات کو اگرچہ ۲۵ سال ہو چکے ہیں لیکن ان کی یاد ابھی تک ہمارے دلوں میں جاگزیں ہے۔ اس شیر دل بزرگ انسان کا یہ مقولہ تھا۔ کہ "سوراج ہمارا پیدائشی حق ہے اور ہم اسے لے کر رہیں گے"

ہمیں اپنے اس بزرگ کی یادگار رسمی طور پر نہیں بلکہ اس کے ایثار و قربانی عزم و ہمت جوش اور استقلال کو سامنے رکھ کر اور اس پر عمل کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

کانپور میں بھی یکم اگست کی شام کو اشوک ہال میں لوکمانیہ تلک کی برسی منائی گئی اور مسٹر گنپت رائے سکسینہ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں لوکمانیہ تلک کی عظیم خدمات کی تعریف کی گئی۔

ضمنی میونسپل الکشن

مسٹر احمد نبی خاں میونسپل کمشنر وارڈ نمبر ۴ کے ہٹ جانے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے متعلق بالسن منڈی کے معزز تاجر مسٹر ابرار الحق جنہوں نے مسلم لیگ کے اُمیدوار مسٹر احمد نبی خاں کا مقابلہ کیا تھا اور الکشن پٹیشن دائر کرایا تھا انہوں نے مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ کو لکھا ہے کہ اگر اس جگہ کے لئے مولانا حسرت موہانی کو کھڑا کیا جائے گا تو وہ ان کی مخالفت نہیں کریں گے۔

اُمید کی جاتی ہے کہ مولانا حسرت موہانی وارڈ نمبر ۴ سے بلا مقابلہ میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو جائیں گے

گنیش شنکر ودیارتھی میموریل

مسٹر حمید خاں سیکرٹری شری گنیش میموریل کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:—

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ گنیش شنکر ودیارتھی میموریل کمیٹی کی اپیل کا ملک کے تمام لوگوں نے خیر مقدم کیا۔ ہر روز سینکڑوں خط مبارکباد کے آ رہے ہیں ان میں سے کچھ خطوں کے کچھ حصے شائع کر رہا ہوں

بابو پرشوتم داس ٹنڈن میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوگی روپے کی کوئی کمی نہ ہوگی۔

سر سپرو گو کہ میرا کبھی بھی مرحوم گنیش شنکر ودیارتھی سے تعلق نہیں رہا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے۔ اسی نصب العین کے لئے انہوں نے اپنی جان دے دی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ لوگ یادگار بنا رہے ہیں۔ میں تمہاری کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مسٹر گوپی چند بھارگو اس میں شک نہیں کہ یہ یادگار بہت پہلے بنائی جانی چاہیئے تھی۔ اس حب الوطن کی جس نے ہندو مسلم اتحاد کی قربان گاہ پر عدم تشدد سے لڑتے ہوئے اپنی قربانی دی۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اس میں کامیابی ہوگی۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

شری ہیرالال شاستری جب کبھی بھی مرحوم شری گنیش شنکر ودیارتھی کا نام یاد آتا ہے تو میرا سر ان کے اعزاز میں جھک جاتا ہے۔ قربانی کی بات کرنا آسان ہے لیکن قربانی کرنا مشکل ہے۔ شری گنیش شنکر ودیارتھی کی قربانی ہمارے لئے عظیم نصب العین ہے۔ سچے شہید کے لئے یادگار بنانے کے لئے ہر ہندو اور مسلمان کو فراخدلی سے چندہ دینا چاہیئے۔ میں تمہاری کمیٹی کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

کستوربا فنڈ

کانپور کستوربا میموریل فنڈ کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ جمعرات کو بہاری نواس میں مسٹر رام رتن گپتا ممبر سنٹرل اسمبلی کے صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مسٹر ایس۔ ان۔ ٹنڈن سکرٹری نے ممبروں کو بتلایا کہ اس وقت تک ۴ لاکھ ۴۶ ہزار ۳۴۲ روپیہ جمع ہوا ہے۔

مرکزی کمیٹی نے کانپور کے لئے ایک لاکھ ۲۷ ہزار ۸۴۳ روپیہ منظور کیا ہے جو ضلع کانپور میں عورتوں اور بچوں کی بہبودی میں صرف ہوگا۔

کلاتھ اڈوائزری کمیٹی

ڈسٹرکٹ کلاتھ اڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر ہوئی جس میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر صوبہ کی حکومت نے کانپور کے لئے کپڑے کا کوٹہ نہ بڑھایا تو شاید اہل کانپور کو کپڑے کے قحط کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور کمیٹی نے صوبہ کی حکومت کو ایک زوردار عرضداشت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ طے ہوا ہے کہ چونکہ کپڑے کے خوردہ فروش تاجروں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے آئندہ لائسنس نہ جاری کئے جائیں۔

ہیلٹ میموریل کمیٹی

ہیلٹ میموریل کمیٹی کی ایک میٹنگ سر ای۔ ایم۔ سوٹر چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے بنگلہ پر سر جے۔ پی سریواستوا فوڈ ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی صدارت میں ہوئی جس میں ہیلٹ میموریل کمیٹی کے نام سے ۲۵ ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی اور یہ طے پایا کہ یو پی کے گورنر سر مارس ہیلٹ جو حال ہی میں ریٹائر ہونے والے ہیں ان کی یادگار کے لئے ۳ لاکھ روپیہ سے ایک فنڈ کھولا جائے جس سے مرکزی ٹی۔ بی کلینک اور اس کی مقامی شاخ کو امداد دی جائے۔

ووٹر لسٹ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سنٹرل اسمبلی کی ووٹر لسٹ پر اعتراضات کی تاریخ بڑھا کر ۸ر اگست مقرر کر دی ہے۔

مزدور سبھا

کانپور مزدور سبھا کے آنے والے انتخاب میں کانگرس سوشلسٹ اور کمیونسٹ کے درمیان سخت مقابلہ کی اُمید کی جاتی ہے اور دونوں پارٹیوں کی طرف سے زبردست پروپیگنڈہ شروع ہو گیا ہے۔

الکشن پٹیشن ناکامیاب

پنڈت برہمانند مصرا میونسپل کمشنر وارڈ نمبر ۱۳ کے خلاف جو پٹیشن دائر تھا وہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے خارج ہو گیا اور ۳ سو روپیہ خرچہ بھی دلوایا گیا ہے۔

انڈین فیڈریشن آف لیبر

انڈین فیڈریشن آف لیبر کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایس۔ سی مترا نے یو۔ پی کے چیف انسپکٹر کو اس طرف متوجہ کیا کہ کانپور کے ایک مل نے مزدوروں کی کم مزدوری ادا کی اور تحقیقات کے بعد یہ بات صحیح نکلی اور اس کے نتیجہ کے طور پر تقریباً ۷۰ ہزار روپیہ واجب الادا نکلا۔

سڑکوں کی روشنی کیلئے بلب

کانپور میونسپل بورڈ نے صوبہ کی حکومت کو لکھا تھا کہ سڑکوں کی روشنی کے لئے جو بورڈ کے لئے بلبوں کا کوٹہ مقرر کیا ہے وہ ناکافی ہے اور اس میں اضافہ کیا جائے۔ لیکن تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اضافہ کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کھلے بازار سے بھی خریدنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ کی درخواست کو گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی نامنظور کر دیا تھا۔

جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۴ر اگست کی شام کو حافظ محمد صدیق صاحب ٭

ایک پیکر جمال دوشیزہ نے لاہور میں برسرعدالت جس آزاد خیالی کا اظہار فرمایا ہے اسے معلوم کرنے کے بعد آپ حیران رہ جائیں گے۔ قبل اس کے کہ ہم آپ کو اس دوشیزہ کی آزاد خیالی سے آگاہ کریں یہ بتانا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ دوشیزہ بلا کی دل پھینک واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ اسکول جاتے ہوئے اس کی آنکھ کسی گبرو نوجوان سے لڑ گئی بس پھر کیا تھا محبت کی پینگیں بڑھنے لگیں، اور اتنی بڑھیں کہ یہ مہ پارہ اپنے دلربا نوجوانوں کو ساتھ لے کر فرار ہوگئی لیکن اس مہ پارہ کے والدین نے لڑکی کو معصوم اور بے گناہ تصور کرتے ہوئے۔ جب عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس حسینہ نے والدین کو بری طرح جھاڑ بتاتے ہوئے کہا۔

میرے والدین دقیانوسی خیال کے ہیں۔ ان کو کیا معلوم کہ اس زمانہ کی ہر لڑکی کو اسبات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس سے چاہے دل لگالے مجھے یہ دیکھ کر ہنسی آتی ہے کہ یہ لوگ عشق و محبت کو بھی ایک جرم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ عشق و محبت کے بغیر زندگی قطعی بے روح ہے۔

پھر اپنے عاشق نوجوان کی پوزیشن صاف کرتے ہوئے لڑکی نے کہا۔

مجھ کو اس نوجوان سے محبت ہے اور چھ مہینے سے ہم دونوں بری طرح سے ایک دوسرے پر فدا ہیں۔ لیکن ابھی ہم نے شادی نہیں کی ہے، کیونکہ ہم دونوں شادی کی بندشوں کے قائل نہیں۔

جب عدالت نے لڑکی سے یہ پوچھا کہ وہ اس نوجوان کے پاس رہنا چاہتی ہے یا اپنے والدین کے پاس تو لڑکی نے جواب دیا۔

میں ایسے غیر تربیت یافتہ والدین کے پاس کسی طرح بھی نہیں رہ سکتی جو آج سے ایک ہزار سال پہلے کی دنیا میں رہتے ہیں اور جو اپنی اولاد کے احساسات اور جذبات ناآشنا ہیں۔ میں اپنے عاشق کے پاس رہنا پسند کروں گی۔

دوشیزہ کی مندرجہ بالا گل افشانیوں سے اندازہ فرمائیے کہ ہندوستان کس طرح پیرس اور لندن کا نمونہ بنتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر تہذیب جدید کی برکتیں اسیطرح جاری رہیں تو ہندوستان کی لڑکیاں پیرس اور لندن کی لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گی ۔

---

۸ ویں فوج توڑ دی گئی!

ردم ۲۹ جولائی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ۸ ویں برطانوی فوج توڑ دی گئی ہے۔

شرم

(از جناب مسٹر شیل چند جین جوہر دہلوی)

چودھویں کا چاند ماہین گردوں نہایت آب و تاب سے منور تھا۔ اس کی پرنور کرنوں نے دریا کے شفاف پانی میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ میں دریا کے کنارے بیٹھا تھا — اپنے دوست کے ساتھ!

شفاف پانی میں پاؤں لٹکائے ہوئے اگر وہ میرا دوست تھا کون؟

وہ بس ایک انسان تھا جس کی آنکھیں نرگس کے پھول جس کی زلفیں ساون کی کالی گھٹائیں اور جس کے ہونٹ گلاب کے پھول کی پنکھڑی تھے اس کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ساون کی کالی گھٹاؤں میں چمکتی ہوئی بجلی!

مہتاب کی منور کرنوں نے میرے دوست کو ہشاش بشاش بنا دیا تھا اور وہ پرنور کرنیں میرے دوست کا منہ چوم رہی تھیں۔

مجھے یہ اچھا نہ لگا!

میں ماہتاب کے سامنے کھڑا ہو گیا تا کہ وہ میرے دوست کو نظر نہ لگا سکے۔

ماہتاب مارے شرم کے نہایت ماند مدھم پڑ گیا۔! ؛

---

۴۴ تربیت کے لحاظ سے والدین اپنے اپنے تئیں کسی چیز سے بری نہیں رکھتے جس طرح لڑکا پیارا ہوتا ہے اسی طرح لڑکی۔ لڑکے کی بہ نسبت لڑکی کو معصوم و پاک سمجھ کر اس پر بھروسہ و اعتماد عموماً زیادہ کیا جاتا ہے لیکن آجکل کے مغربی تعلیم و تہذیب کے زہریلے اثرات نے ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ نہ تو والدین کے ہدایتوں کا کوئی اثر اولاد پر نہیں ہوتا ہے اور نہ وہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ۹۰ فی صدی تعلیم یافتہ طبقہ رومانی زندگی بسر کرنے کے خواہشمند رہتے ہیں اور عادی بن چکے ہیں کیونکر نہ ہو، جب ان کو ایسا راستہ دکھایا جاتا ہے اور سکھلایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ آزادی بھی ہے۔ لہذا ایسی زندگی کے مختلف نتائج کے باعث بدظنی و بدگمانی پیدا ہو کر جنسی ذمہ داریوں کی کمی ہوتی جا رہی ہے۔ گھریلو زندگی تلخ ہو رہی ہیں۔ یہ طرز زندگی ہندوستان کے باشندوں کے لئے بالکل نئی چیز ہے جس کو شروع ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہندوستانی تہذیب میں جس پر ہندوستانی فخر کرتے ہیں وہ اس کے برعکس ہے۔ بہرحال سمجھدار و تعلیم یافتہ جو کچھ کرتا ہے عوام اس کی تقلید کرتے ہیں جب تعلیم یافتہ خود راہ راست سے ہٹ جائیں تو عوام کا خدا ہی حافظ ہے۔ دغابازی فریب۔ دھوکہ۔ وعدہ خلافی۔ حق تلفی شراب جوا وغیرہ عادات آج کل زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ اتنا فرق ضرور ہوا کہ ان پڑھ اور جاہل یہ کام کرتے تھے۔

تعلیمیافتہ لڑکیوں کا بیجا شکوہ

قاضی عبدالوہاب صاحب کراچی

گذشتہ سے پیوستہ

بعض اوقات تو والدین نرینہ اولاد کے لئے پیروں فقیروں کے دروازے پر سوالی بن کر جاتے ہیں منتیں باندھتے ہیں اور حکیموں ڈاکٹروں کی مدد کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ سماج نے ان کو کیوں اتنی اہمیت دے رکھی ہے؟ اس کے لئے دو ہی سبب معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جنس مرد مردانگی اور قوت بازو کے لحاظ سے تو تر ہے اور ٹھوس کام کے سرانجام دینے میں پوری مستعدی کے ساتھ ہو یا ایک کر دیتی ہے۔ دنیا کے انقلابوں۔ حکومتوں کی تبدیلی اور احکام الٰہی کے پھیلانے میں جس طرح یہ جنس کام آتی ہے وہ ہر ایک کو معلوم ہے آزادی کے لئے میدان کارزار میں یہ جنس ایندھن کا کام کرتی ہے۔ دوسرا سبب یہ بھی ہے کہ والدین کو نرینہ اولاد سے بہت امیدیں امیدیں وابستہ ہوتی ہیں چاہے وہ امیدیں ان کی برآمد ہوں یا نہ ہوں لیکن متمنی ضرور ہوتے ہیں مگر جنس اناث سے اتنی امیدیں وابستہ نہیں وہ تو امانت کے طور پر سمجھی جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کا گھر بسائیں گی۔ شروع سے ان کی حفاظت اور نازبرداری میں جو کچھ والدین کو کرنا پڑتا ہے وہ لڑکوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لڑکا اگر لباس سادہ پہنے تو کوئی حرج نہیں۔ میلا کچیلا ہو تو کوئی پرواہ نہیں۔ جس صورت میں اس کو رکھو کوئی انگشت نمائی نہیں کرتا۔ برعکس اس کے لڑکی کو شروع سے فطرتی طور پر اچھے لباس قیمتی زیور اور بعد میں جواہر تک کی خواہش و ضرورت ہوتی ہے۔ اس کو قبول صورت بننے کی خاطر ہر طرح بن سنور کر رہنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال جنسی تقاضوں میں فطرتی طور پر نمایاں فرق ہوتا ہے جس سے ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ارزاں یہ علت گراں یہ حکمت کونسی جنس ہے نیز ہر ایک جنس کو اپنی اپنی ذمہ داری کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اس لئے والدین اس کو اپنی اپنی نوعیت کی ذمہ داری کے ماتحت جینے کے لئے عادی بناتے ہیں جس سے جنسی حقوق کسی کے پامال نہیں ہوتے ہندوستانی والدین لڑکی کو ابتدا میں ضرورت سے زیادہ آزادی اس لئے نہیں دیتے کہ وہ بچپن سے اپنی متضاد جنس سے اتنی رغبت و میل جول نہ رکھے جس کا نتیجہ بعد میں نہ معلوم کیا نکلے۔ یہ ان کی دور اندیشی اور شرافت کے بنیاد پر ہوتا ہے اور یہی ہندوستانی مقدس تہذیب و بلند اخلاقی کہلاتا ہے کہ وہ جنس ناس کا غیر مردوں سے میل ملاپ کو حق تلفی اور برا سمجھے ہیں بہت ایسے واقعات دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے عزیزوں یا پڑوس میں رہنے والوں میں جب بے تکلفی کے باعث بچپن میں ایک دوسرے کی لڑکیاں اور لڑکے ساتھ رہتے ہیں کھیلتے پڑھتے ہیں تو رفتہ رفتہ محبت کے جذبات بھی ایک دوسرے سا تھ وابستہ ہو کر مستقل طور پر ایک نیا محاذ قایم کر لیتے ہیں۔ بعض مذہبی موانع یا خاندانی خصوصیات کے سبب ایک دوسرے سے بچھڑ جاتے ہیں تو وہ جذبات جزو بدن بن کر ان کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالدیتے ہیں۔ لہذا والدین اپنی اولاد کے طبائع سے واقفیت رکھتے ہوئے ان کیلئے شمع ہدایت ہوتے ہیں۔ قدرت کی طرف سے ان کو یہ حق حاصل ہے کہ ہر ایک جنس کو اپنے اپنے وجہانات کی بنا پر ذمہ داریوں کے ساتھ صحیح راہ دکھا کر دنیا میں جنسی امتیاز کو قائم رکھ سکیں ۴۴

۔۔۔ اس کے دل پر بجلی گرادی۔ مجھ حقیر کو سب سے زیادہ خوشی اس کی ہوتی ہے جب میں عوام کو یہ کہتے سنتا ہوں۔ "چھوٹے کام چھوٹوں سے نکلتے ہیں بڑوں سے نہیں نکلتے" بچھ ! پیسہ کی آپ بیتی سے ۔۔۔

پیسہ کی سرگذشت

(از جناب مسٹر سلطان احمد صاحب گلگتوی ازبریلی)

مجھ ناچیز کو خاص عام پیسہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ٹکسال سے نکلا اور مجھ پر گویا ایک چکر سوار ہو گیا۔ دن رات میں خدا جانے کتنے ہاتھوں میں جاتا ہوں کبھی اس ہاتھ میں آیا کبھی اس ہاتھ میں گیا۔ کچھ عرصہ بعد بنئے کی دکان میں پہونچا وہاں دم لینے بھی نہ پایا تھا کہ کسی خریدار کے ہاتھ میں پڑ گیا۔ لمحہ تک اس کی مٹھی گرماتا رہا۔ دفعتاً یہاں سے کوچ کیا اور ابھی راستہ ہی میں تھا کہ ایک سبزی فروش کی ٹوکری میں جا پہونچا۔ اس کے یہاں بھی زیادہ دیر تک نہ ٹھیرا اس کے ہاتھوں سے ایک شریف گاہک کے پاس پہونچ گیا۔ اس کی جیب سے پھر اس کے بچوں کے ہاتھ میں پڑ گیا۔

بچوں کے پاس سے آئس کریم والے کے پاس پہونچا آئیس کریم کے پاس سے پھر اسی بنئے کی دکان پر پہونچا دیا۔ جہاں ایک بار پہلے جا چکا تھا۔

غرض یہ کہ میں تمام دن اور تمام رات اسی طرح چکر لگاتا رہتا ہوں بسا اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی آدمی کے ہاتھ میں دن میں کئی بار آتا ہوں۔ بعض اوقات جب میں اپنے بڑے بھائی یعنی مبلغ علیہ السلام کے وجود پر غور کرتا ہوں تو کانپ جاتا ہوں۔ یہ دیکھ کر کہ یہ کافی مدت تک ایک ہی جگہ جم جاتے ہیں اور بڑے بڑے تھیلوں میں منہ چھپا کر مزے کے نیند سوتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو مجھے اپنی بے بسی پر بے حد افسوس ہوتا ہے۔ مگر پھر جب میں اپنی اور ان کی زندگی کا مقابلہ کرتا ہوں تو اپنے کو ان سے زیادہ شاداں و خوش حال پاتا ہوں۔ مجھے یہ خیال کر کے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ میں بغیر کسی تکلیف کے ہر خاص و عام کے پاس چلا جاتا ہوں۔ غریب اور امیر میری ذات سے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لنگڑے۔ بہرے۔ اپاہج تک میری پہنچ ہے۔ ایک یتیم کے ہاتھوں میں پہونچ کر چند ہی لمحوں کے لئے سہی لیکن میں اس کا دل خوش کر دیتا ہوں۔ ایک پانچ سالہ بچہ بھی مجھ سے محبت رکھتا ہے غرض یہ کہ بلا تمیز خاص و عام میں ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں پہونچتا رہتا ہوں۔ اتنی خدمتیں جو مجھ حقیر سے ہو جاتی ہیں ان فرائض کی ادائیگی سے میری ساری تھکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں مجھ میں اور میرے بڑے بھائی مبلغ علیہ السلام میں سب سے قابل امتیاز بات یہی ہے کہ میں ادنیٰ ہونے کی وجہ سے جس کے پاس رہتا ہوں اس کا دل ہمیشہ خوش رکھتا ہوں اور اگر کہیں دوسری جگہ تفریح کے لئے جاتا ہوں تو میری جدائی اس کے دل پر اتنی قدر شاق نہیں گذرتی۔ برعکس اس کے میرے بڑے بھائی جب کسی کے پاس رونق افروز ہوتے ہیں کئی برتنوں کا نشہ اس پر سوار رہتا ہے۔ لیکن جس وقت بھائی صاحب نے اپنے آقا کا گھر چھوڑا گویا

فلموں میں بازاری رنگ

جناب ایاز دہلوی کا یہ مضمون ان حلقوں میں بے حد پسند کیا جائے گا جو فلموں کے بازاری رنگ سے تنگ آ چکے ہیں اور جو ہندوستان کی فلمی صنعت کو ترقی یافتہ ملک کے دوش بدوش دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کی ۹۹ فیصدی فلموں کا موضوع ہے "جوبنا کی بہار اور سینہ کا ابھار" ایک دو فلم کمپنیوں کو چھوڑ کر باقی تمام فلم کمپنیاں دیدہ و دانستہ اس بات کی کوشش کرتی ہیں کہ فلموں میں شہوانی جذبات کو ہیجان دینے والے پست سے پست مناظر اور لٹریچر پیش کئے جائیں تاکہ "چار آنہ کلاس" جس کی بیشتر تعداد جاہل ہے فلموں کو خوب دیکھے اور اس طرح ہندوستان کے فلمساز چلتے پھرتے اور بولتے ہوئے کوک شاستروں" کے ذریعہ خوب روپیہ کما سکیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا فلموں کے ذریعہ روپیہ کمانے کا واحد ذریعہ صرف یہی ہے کہ فلموں کو بازاری رنگ دیا جائے۔ میرے خیال میں ہندوستان میں ایسی ہی فلم کمپنیاں موجود ہیں جنہوں نے خرافات سے بلند ہونے کے باوجود بھی خوب روپیہ کمایا ہے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ صرف بازاری رنگ ہی کو ذریعہ آمدنی کیوں تصور کر لیا گیا ہے۔

ہندوستان کی فلم کمپنیاں کس طرح انتہائی پستی میں اتر آئی ہیں اسکا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک فلم میں دکھایا گیا ہے کہ ایک عورت برہنہ نہا رہی ہے۔ اور اس کا عاشق عالم بدحواسی میں غسل خانہ میں گھس گیا اول تو ایک عورت کے نہانے کی حالت میں کسی نوجوان کو غسل خانہ میں گھسا دینا ہی معیوب ہے لیکن اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس نوجوان نے غسل خانہ سے نکل آنے کے بعد جو بازاری فقرے کہے ہیں وہ اور بھی زیادہ شرمناک تھے۔ اسی طرح ایک دوسری فلم میں شب عروسی تک کا نظارہ پیش کر دیا گیا اور شب عروسی کے موقع پر نہ صرف نوجوان سے بلکہ اس کی نوعمر بیوی سے جو مکالمے کہلوائے گئے اسے کوئی مہذب انسان بھی گوارہ نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ درجنوں دوسری تصاویر میں شرمناک سے شرمناک نظارے اور بے ہودہ سے بیہودہ مکالمے پیش کئے جا چکے ہیں۔ یہ خرافات محض اس لئے ٹھونسی جا رہی ہے تاکہ فلمیں عوام میں مقبول ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے اگر فلموں کے افسانہ زوردار ہوں۔ اور ان کا ڈائرکشن سلیقہ کے ساتھ کیا جائے تو اس خرافات سے علیحدہ رہتے ہوئے بھی ہندوستان کی فلموں کی آمدنی بازاری فلموں سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہمارے سامنے درجنوں ایسی فلمیں موجود ہیں کہ جو خرافات سے پاک ہونے کے باوجود خوب کامیاب ہوئیں۔ ہندوستانی فلمسازوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستانی فلموں کی کامیابی کا دارومدار صرف اچھے افسانوں پر ہے۔ اگر ہندوستان کے فلمسازوں کو اچھے افسانوں کے انتخاب کا سلیقہ پیدا

تمام بنی نوع انسان ہمارے بھائی ہیں۔ ہم کو سب سے محبت اور سچائی کا معاملہ رکھنا اور سب سے سچی دوستی رکھنا اور سب کی سچی خیر خواہی کرنا ہمارا قدرتی فرض ہے۔

جہاں تک ہو سکے۔ ہم کو اپنا راز مخفی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

دنیا کے کسی مذہب کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھنا نہیں چاہیئے۔ کیوں کہ مذہب تلاش حق کے راستہ کو روشن کرنے والا چراغ ہے۔

انسان کو فتح کرنے کے لئے ان کے دلوں کو فتح کرنا چاہیئے۔

تعصب انسان کی ایک بدترین خصلت ہے جو اس کی تمام جو اس کی تمام خوبیوں کو برباد کر دیتا ہے۔

جاہل دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔

دولت اس کی نہیں جو حاصل کرتا ہے۔ بلکہ اس کی ہے جو اسے سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

انسانی حیثیت میں مساوات حاصل کرنے سے انسانی ضروریات کو برابر کرنا زیادہ ضروری ہے۔

ماسٹر صاحب نے لڑکوں سے سوال کیا۔ تم میں سے کون جنت میں جانا چاہتا ہے ہاتھ اٹھاؤ۔ سوائے ایک لڑکے سب نے ہاتھ اٹھا دئیے۔

ماسٹر:۔ شمو! تم جنت میں جانا چاہتے ہو یا نہیں

شمو:۔ ماسٹر جی میری ماں نے کہا کہ اسکول سے چھٹی ملتے ہی تم سیدھے گھر چلے آنا۔

موہن سے ماسٹر نے کہا تمہارا خط بہت بُرا ہے۔ پڑھا نہیں جاتا۔ عمدہ لکھنے کی کوشش کرو۔

موہن:۔ ماسٹر صاحب بات یہ ہے کہ عمدہ تحریر کے لئے املا صحیح ہونی چاہیئے۔ اگر میں عمدہ لکھوں تو املا کی غلطیاں بہت نکالیں گے۔

مسافر! بابو جی ٹکٹ دیدیجئے۔

بابو:۔ کہاں جائے گا۔

مسافر:۔ سسرال

ایک لڑکا:۔ میرے باپ کو جانوروں کے سدھارنے میں کمال حاصل

دوسرا لڑکا:۔ پھر انہوں نے تمہیں کیوں نہیں سدھایا۔

انگریز گاہک:۔ انگریزی زبان میں ملازم دوکان سے مجھے کوئی ایسا کھلونا دکھاؤ جس کی صورت نہایت مضحک ہو۔

گاہک کو لے جاکر دوکاندار کے سامنے کھڑا کر دیا۔

عشق ایک دماغی مرض ہے

مشرق اور مغرب کا لٹریچر عشق و محبت کے رنگین واقعات سے بھرا پڑا ہے، دنیا کی ہر زبان کے لٹریچر میں عشق کو امتیازی حیثیت حاصل ہے لیکن آپ یہ سن کر حیران رہ جائیں گے کہ امریکہ کے ایک ماہر دماغ کے نزدیک عشق ایک دماغی مرض ہے جو اعصاب کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے۔

یہ ماہر لکھتا ہے کہ عشق کے بارے میں مسلسل ۳۰ سال تک ریسرچ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ عشق کا نہ نفسانیت سے تعلق ہے اور نہ روحانیت سے بلکہ یہ ایک بیماری ہے جو عموماً اُن لوگوں کو لاحق ہوتی ہے جن کا دماغ یا تو کمزور ہوتا ہے یا غیر تربیت یافتہ ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت عشق کے جذبہ سے بے قرار ہو اور اس کا دماغی علاج کیا جائے تو اسے صحت ہو سکتی ہے چنانچہ اس وقت تک میں سینکڑوں دل عشق بازوں کا علاج کر چکا ہوں۔

آگے چل کر یہی ماہر اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عشق کے مرض میں عموماً یا تو وہ نوجوان مبتلا ہوتے ہیں جن کے دماغ میں پختگی نہیں پیدا ہوئی ہے یا عورتیں جو فطری طور پر دماغی اعتبار سے کمزور ہوتی ہیں اس کے برخلاف پختہ کار مرد اور سیاست داں بہت کم عشق کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس مبصر کی رائے ہے۔ کہ "اگر انسان کا دماغ کمزور نہ ہو تو اُس پر حُسن یا خوبصورتی کوئی اثر نہیں کرتی چنانچہ دنیا کے ۹۵ فیصدی پختہ کار مدبرین نے کبھی کسی عورت سے عشق نہیں کیا۔

مزاحیہ

اگر میں بادشاہ ہوتا؟

از جناب شوکت تھانوی

رعایا کے دماغ کی خرابی یہی ہے کہ وہ اپنے بادشاہ ہو جانے کا خیال ذہن میں لائے مگر یہ سچ بھی ہے کہ یہ بات ایک بادشاہ کے سوچنے کی نہیں ہو سکتی کہ اگر میں بادشاہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ یہ بات سوچ بھی وہی سکتا ہے جو بادشاہ نہ ہو۔ اور چونکہ ہم بادشاہ نہیں ہیں۔

لہذا اکثر فرصت کے اوقات میں یا بستر پر لیٹ کر سونے سے قبل غنودگی کے عالم میں یہ خیال ذہن میں آیا کرتا ہے کہ ہم بادشاہ ہوتے تو کیا ہوتا۔

اس کے علاوہ اکثر بادشاہوں کے مقبرے دیکھ کر بھی یہ خیال پیدا ہوا ہے ـــ یا اس قسم کے خیالات ذہن میں آنے کا وقت ہوتا ہے جب پیٹ بھر کھانا مل چکا ہو۔ اور دوسرے وقت کے متعلق یہ علم ہو جائے کہ گھر میں جنس موجود ہے یا بیوی اپنے میکے جا چکی ہے اور ضروریات زندگی کی یاد دہانی کرانے والا کوئی موجود نہ ہو۔

اس قسم کے تمام مواقع پر انسان یا تو گنگناتے گنگناتے شعر کہنے لگتا ہے یا کوئی نیا راگ دریافت کرتا ہے اور اگر بالکل خالی الذہن ہوا تو پھر یہی غور کرتا ہے کہ اگر میں بادشاہ ہوتا ـــ اور اس غور و فکر میں منہمک ہوتا ہے کہ آخر کار اس کو نیند آجاتی ہے۔ ورنہ وہ پاگل ہو کر اپنی بادشاہی کا اعلان کر دے اور پاگل خانے بھیجدیا جائے۔

معلوم نہیں اس قسم کے خیالات پاگل ہونے کی علامت ہوتے ہیں ـــ یا اہل ہوش پر بھی اس قسم کے جنون کا دورہ پڑ سکتا ہے۔

بہرحال کچھ بھی ہو مگر ہم کو اعتراف ہے کہ ہم ایک مرتبہ سے زیادہ اس بات پر غور کر چکے ہیں کہ اگر ہم بادشاہ ہوتے تو کیا ہوتا ـــ اور ہر مرتبہ اس خیال کو بالکل نئی صورت اختیار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مثلاً کبھی تھرڈ کلاس میں سفر کی کشمکش میں تمام رات اس طرح سر کرنی پڑی کہ اپنے متعلق یہ فیصلہ کر سکیں کہ ہم آدمی ہیں یا کسی اسباب۔ ایسی حالت میں قدرتی طور پر یہ خیال میں آتا ہے کہ ہماری بھی کیا زندگی ہے؟ ـــ اور ہم میں اور ہماری گٹھری میں کیا فرق ہے ـــ وہ بھی رکھی ہوئی ہے اور ہم بھی رکھے ہوئے ہیں ـــ ہم یقیناً آدمی نہیں بلکہ اسباب ہیں اگر آدمی ہوتے تو بجائے تھرڈ کلاس کے آدمیوں کی طرح سیکنڈ کلاس میں سفر کرتے۔ ٹانگیں پھیلا کر سوتے۔ پنکھے کے فراٹے سے ہوا لیتے اور بچلا گدا ریل کی ہر جنبش کے ساتھ ہم کو پلنے کا لطف دیتا ـــ یا اگر اور بڑے آدمی ہوتے تو فرسٹ کلاس میں سفر کرتے۔ اور اپنے برتھ کو گھسیٹ کر چارپائی بنا لیتے۔ پھر نہ تو اونگھنے کی ضرورت ہوتی نہ گھٹنوں کے درمیان سر کے غائب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا۔ اور نہ اسباب کا خطرہ کہ اگر ہم اپنی جگہ سے ہٹے تو یہ جگہ بھی ہاتھ سے جائے گی ـــ بلکہ فرسٹ کلاس میں تو اسقدر کافی جگہ بھی کہ خواہ ہم ایک ہی برتھ پر سوئیں خواہ اسقدر پھیل پھیل کر سوتیں کہ ایک برتھ پر ہاتھ سو رہے ہیں اور دوسرے پر ٹانگیں۔ تیسرے پر سر ہے تو چوتھے پر کچھ۔ مختصر یہ کہ کوئی پوچھنے والا نہیں۔

حد یہ ہے کہ رات کو تھرڈ کلاس کی طرح ٹکٹ چیکر بھی ہما گھنٹہ ہلا کر ٹکٹ طلب نہیں کر سکتا کہ مبادا ہماری فرسٹ کلاس نیند میں کوئی خلل نہ واقع ہو جائے۔

دراصل آدمی تو وہ ہوتے ہیں جن کے لئے ٹرین میں خاص سیلون لگائے جاتے ہیں اور سیلون کیا ہوتے ہیں اچھا خاصہ دولت خانہ ہوتے ہیں۔ رہ گیا گورنر کا اسپیشل یا وائسرائے کی خاص گاڑی ـــ اس کا تو خیر پوچھنا ہی کیا۔ اگر ایسی گاڑیوں میں سفر کرنے کا ہمیں موقع ملے تو شاید ہم اپنے گھر پر رہنا چھوڑ دیں اور ہر وقت اسپیشل ٹرین میں بیٹھے اِدھر سے اُدھر پھرا کرتے۔

بادشاہ سلامت کی گاڑی اس بھی زیادہ پرتکلف ہوتی ہوگی ـــ اگر ہم بادشاہ ہوتے تو یہ پرتکلف گاڑی ہم کو بھی ملتی۔ اور ہم شان کے ساتھ سفر کرتے کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جاتے۔ ہم خاص طور پر اپنی گاڑی نہایت اعلیٰ درجہ کی بنواتے۔

اس میں ہمارے سونے کا کمرہ علیحدہ ہوتا جس میں سونے کی سنہری پر ریشمی پردے پڑے ہوتے اور مخملی بستر بجائے خود خواب آور ہوتا۔ یہ بستر ہوتا کہ اس کو کھولنے یا باندھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ غسل خانہ الگ ہوتا۔ اور دفتر کا کمرہ الگ ـــ ڈرائنگ روم بھی ہوتا اور تاش کھیلنے کا کمرہ بھی۔

مختصر یہ کہ اس ٹرین میں ہر وہ چیز ہوتی جو ایک انسان کے ذہن میں آسکتی ہے ـــ پیانو۔ ریڈیو اور بائیسکوپ تک اس ٹرین میں ہمارے لئے موجود ہوتا اور ہم غربت میں بھی گویا گھر پر ہوتے۔ یعنی ریل کیا ہوتی گویا محل کے پر لگ جاتے اور وہی ہمارے اشارہ پر دوڑتے نظر آتے۔

اس قسم کے خیالات کا سلسلہ اس وقت منقطع ہوتا ہے جبکہ ٹرین کسی اسٹیشن پر ٹھیرے اور بہت سے دیہاتی بلہ بند یا کسی میلہ سے بھاگتے ہوئے مویشی نما انسان یا کچھ گھبرائے ہوئے براتی یا بے شمار مارواڑی مع اہل و عیال اس تھرڈ کلاس پر یکایک حملہ کرتے ہیں اور ان کو رہ رہ کر سمجھانا پڑتا ہے ـــ کہ بھائی تم کس چیز پر بیٹھ رہے ہو۔ وہ کوئی بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ ہم ہیں یعنی ہمارا سر ہے۔

مگر باوجود اس کے وہ سر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ اس وقت تمام شاہی طلسم کو توڑ کر صرف یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر ہم بادشاہ ہوتے تو اس تھرڈ میں سفر نہ کرتے۔ اپنے بادشاہ نہ ہو سکنے کا احساس اس وقت بھی نہایت شدت کے ساتھ ہوتا ہے جب ہم اپنے کسی عزیز کی ناگہانی علالت کا حال سن کر حد درجہ بدحواسی کے ساتھ بائیسکل پر بھاگتے ہوئے جا رہے ہیں۔ اور راستہ میں کانسٹبل ہم کو روک کر نہایت بے محل طریقہ پر ہمارا نام ولدیت اور پتہ دریافت کرنا شروع کر دے اور اس کے بعد بائیسکل کی ولدیت یعنی نمبر بھی اسی سے پوچھے۔

کانسٹبل کے اس طرز عمل کو قانونی زبان میں چالان اور غیر قانونی زبان میں بداخلاقی کہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہم کو بائیسکل میں لیمپ لگانا چاہیئے۔ اور اگر ہم بغیر لیمپ کے دیکھے جائیں تو کانسٹبل کا فرض ہے کہ وہ ہمارا نمبر اور بائیسکل کی ولدیت نوٹ کرے اور چالان کر دے۔ مگر اس قسم کے مواقع پر اکثر قدرتی طور پر اکثر قدرتی طور پر یہ خیال ذہن میں آتا ہے کہ اگر ہم بادشاہ ہوتے تو یہ بُرا وقت دیکھنا کیوں نصیب ہوتا۔ اول تو بادشاہ ہونے کی صورت میں ہم کو اسکی ضرورت

ہوتی کہ ہم اپنے کسی بیمار عزیز کی عیادت کو جائیں بلکہ تمام بیمار عزیز خود اپنی علالت کو بھول کر ہماری مزاج پرسی کو آیا کرتے لیکن فرض کیجئے ہم کو جانا ہی پڑتا تو ہم اس شان سے جاتے کہ ہمارے لئے تمام راستہ کی سڑکیں پہلے سے بند ہو جائیں۔ اور ان پر پہرہ ہوتا ہماری سواری نکلنے سے قبل ان تمام پہرہ والوں کا دم نکلنا رہتا اور جس وقت ہماری شاہی موٹر سنسناتی ہوئی نکل جاتی اس وقت سب کی جان میں جان آتی۔

خیر یہ تمام باتیں تو عام طور پر بادشاہوں کیلئے ہوا ہی کرتی ہیں۔ لیکن اگر ہم بادشاہ ہوتے تو ہمارا انتظام ہی دوسرا ہوتا۔

مثلاً ہماری سواری کی شان یہ ہوتی کہ جس سڑک سے ہم گذرنے والے ہوتے اس پر تمام دن کیوڑا اور گلاب چھڑکا جاتا اور اس کے بعد تمام سڑک پر سچے ستارے اور سچے موتی بچھا دئے جاتے اور زمین پر تاروں بھری رات کا گمان ہوتا۔

تمام راستہ میں دو رویہ بیلا، چمبیلی اور موتئے کے گجروں کی زنجیریں کھینچ دی جاتیں اور راستہ میں جابجا خوشبودار پھولوں کے متعدد پھاٹک بنائے جاتے تماشائیوں کو سواری دیکھنے کی عام اجازت ہوتی۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ موسم کے اعتبار سے سرکاری طور پر مقرر کردہ لباس میں صف بصف دو رویہ کھڑے ہوں اور ان میں کوئی بدصورت مرد یا عورت ہرگز نہ ہوتا کہ جہاں پناہ کی نظر نازک بھی مجروح نہ ہونے پائے۔

البتہ کبھی کبھی جہاں پناہ یعنی ہم اگر کوئی تفریحی پروگرام بناتے تو اس میں رعایا کو دل چسپی لینے کا یقیناً حق دیتے۔

مثلاً قصر شاہی سے یہ اعلان کر دیا جاتا کہ آج جہاں پناہ اور ملکہ معظمہ میں لباس تبدیل ہو گیا ہے چنانچہ حضور خداوند نعمت ملکہ معظمہ کے لباس میں ہوں گے۔ اور ملکہ معظمہ جہاں پناہ کے لباس میں لہٰذا رعایا کو حکم دیا جاتا ہے کہ تمام مرد عورتوں کے لباس میں ٹھیک ۵ بجے قصر شاہی کے سامنے جمع ہوں اور اپنے بادشاہ کی دل چسپی میں حصہ لیں۔

اب آپ ہی بتایئے کہ یہ پروگرام کس قدر دلچسپ ہوتا اور ایمان کی بات تو یہ ہے کہ صرف بادشاہ ہی کے لئے دلچسپ نہ ہوتا بلکہ رعایا بھی اس دل چسپی میں برابر کی حصہ دار ہوتی۔

ہماری فطرت سے یہ بات یقیناً بعید تھی کہ ہم بادشاہ ہوتے تو سنجیدہ بنے ہوئے بس تخت پر بیٹھے رہتے بلکہ ہم تو دن رات ہی فکر میں رہتے کہ اب کیا کیا جائے اور کس صورت سے اپنے لمحات کو دلچسپ بنایا جائے۔

مثلاً کبھی فرمان شاہی یہ نافذ کر دیا جاتا کہ دربار عام میں تمام درباری اپنے ہمراہ ایک ایک بندر لائیں مگر واضح رہے کہ ان بندروں کی وجہ سے کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے کہ جو آداب دربار کے خلاف ہو۔ اور ہر درباری باوجود ان بندروں کے آداب شاہی اور اپنی سنجیدگی کا پورا خیال رکھے۔

ظاہر ہے کہ یہ کسی درباری کی مجال نہیں ہو سکتی کہ وہ شاہی فرمان کی تعمیل نہ کرے لیکن اس فرمان کی تعمیل میں جسقدر مشکل ہو سکتی ہے اس کو وہی حضرت سمجھ سکتے ہیں جن کی نظر سے کوئی سنجیدہ النسان اور کوئی غیر سنجیدہ بندر گذرا ہے۔

اول تو بندر کو اپنے ساتھ رکھنا ہی کمال ہے اور بڑے بڑے بہادر اس قسم کی جسارت نہیں کر سکتے لیکن جب بندر کو ساتھ رکھنا اس طرح موت اور زندگی کا سوال بن جائے تو سنجیدہ سے سنجیدہ النسان کے لئے یہ دشواری ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی سنجیدگی کو برقرار رکھ سکے اول تو وہ خود ہی نہایت مضحکہ خیز ہو کر رہ جائے گا دوسرے اس کی سنجیدگی کی کوششیں اس کو نہایت مضحکہ بنا دے گی۔

بہرحال اس فرمان کو نافذ کرنے کے بعد ہم ایسا تماشا دیکھتے جو لاکھوں روپے صرف کرنے کے بعد بھی کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

ہمارا ایک سے ایک قابل وزیر۔ ایک سے ایک خونخوار صورت کا فوجی افسر۔ اور ایک سے ایک عالیمرتبہ رئیس دربار میں اپنے اپنے بندروں کیساتھ جب داخل ہوتا تو ہمارے لئے ہنسی کا روکنا دشوار ہو جاتا۔

پھر لطف یہ ہوتا کہ وہ بندر اپنے اپنے مالک کی جو گت بناتے وہ بھی قابل دید ہوتی۔ اور ایک درباری کا بندر جب دوسرے درباری پر یا اس کے بندر پر حملہ کرتا۔ وہ منظر ہمارے عہد حکومت کی تاریخ میں زرین حروف میں لکھنے والا ہوتا۔ اور اس دربار کو مورخ کبھی نظرانداز نہ کر سکتا۔

مختصر یہ ہے کہ ہمارے دربار میں آئے دن اس قسم کے تماشے ہوتے رہتے اور معلوم ہوتا کہ واقعی شاہی دربار ہے۔

یہ نہیں کہ بس دربار میں ہر وقت یہی بحث ہوا کرے کہ رعایا کو کس طرح فائدہ پہونچایا جاوے اور رعایا کی تکلیف کو کس طرح دور کیا جائے۔

یہ کام دراصل بادشاہ کا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے جب بادشاہ نے الگ الگ محکمے کھول دیئے ہیں تو خود بادشاہ نے الگ الگ محکمے کھول دیئے ہیں تو خود بادشاہ کو ان معاملات میں اپنا دماغ پریشان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کوئی غیر ملک اگر حملہ کر رہا ہے تو اس کو محکمہ جنگ جانے۔ بادشاہ سے کیا مطلب رعایا کو کوئی تکلیف ہے تو بادشاہ سے کیا۔۔۔ ان شکایات کو سننے اور رفع کرنے کے لئے حاکم مقرر کر دئے ہیں۔ وہ خود ہی سب کچھ کریں گے۔ بادشاہ تو صرف اس لئے ہوتا ہے کہ بادشاہی کرے۔ اور بادشاہی ہمارے نزدیک صرف یہ ہے کہ النسان مزے کرے۔ لہٰذا ہم بھی مزے کرتے اور جی کھول کر مزے کرتے اور خاص محکمہ اس لئے ہوتا کہ وہ بادشاہ کے لئے لطف زندگی حاصل کرنے کی نئی نئی صورتیں ایجاد کرتا رہے۔

البتہ اگر ہم کو کبھی اس میں دل چسپی ہوتی کہ ہم کبھی تفریحاً حکومت کے ان معاملات کو بھی دیکھ لیں تو دوسری بات ہے لیکن ہم اس بات کے پابند نہ ہوتے اور واقعی بادشاہ پر پابندی کیسی، ہمارے لئے تو دن اور رات کی پابندی بھی ناممکن ہوتی۔۔۔ بلکہ اگر ہم دن کو سونا چاہیں تو رات کا ماحول پیدا کر دیا جاتا اور رات کو جاگنا چاہتے تو وہی دن بنا دی جاتی۔

ہم بادشاہ اس لئے ہوتے کہ جدھر ہماری نظر اٹھ جائے بڑے بڑے گردن فرازوں کی گردنیں جھکی ہوئی ملیں،

ہم آپ سے سچ کہتے ہیں کہ اگر کوئی کانسٹبل کسی دارو غہ جی کے دھوکہ میں غلطی سے سلام کر لیتا ہے تو اس غلطی کو غلطی سمجھتے ہوئے بھی خون میں ایک گردش پیدا ہو جاتی ہے اور ایک روحانی انبساط حاصل ہوتا ہے۔ پھر بھلا جب کانسٹبل کو کانسٹبل بڑے تھانہ دار اور کوتوال۔۔۔ بلکہ بڑے بڑے جرنل اور کرنل اپنی سانس تک روک کر ہم کو سلامی دیتے اور بت بن کر کھڑے ہو جاتے تو ہماری خوشی کا کیا حال ہوتا۔ اور ہماری صحت کس قدر ترقی کرتی۔

خیر یہ تمام باتیں تو بہت بلند ہیں۔ ہم تو دراصل اپنی موجودہ حالت کو دیکھ کر اگر اپنے بادشاہ ہونے کے متعلق غور کرتے ہیں تو ہماری خواہشیں ان تمام باتوں سے ذرا مختلف ہوتی ہیں اور ہم گھنٹوں یہی سوچتے رہتے ہیں کہ اگر ہم بادشاہ ہوتے تو روز ایک نیا سوٹ پہنتے۔ اور اعلیٰ درجہ کا ایک ریشمی رومال عطر میں لبسا کر جیب میں رکھتے۔ اگر ہم بادشاہ ہوتے تو کبھی کسی سے قرض نہ لیتے۔۔۔ اور اگر لیتے تو اس سے قبل کہ وہ تقاضہ کرے ہم فوراً اس کا روپیہ واپس کر دیتے۔۔۔ اور جس طرح تقاضہ کرنے والوں سے اب ناک میں دم ہے اس وقت نہ ہوتا۔

اگر ہم بادشاہ ہوتے تو ایک مرتبہ کشمیر کی سیر ضرور کرتے اور عام طور پر گرمیوں میں خس کی ٹٹیوں میں بیٹھے اور لو کے تھپیڑوں سے بچ جاتے۔

اگر ہم بادشاہ ہوتے تو آرام کرسی پر لیٹ کر اپنے مضامین بولا کرتے اور ایک منشی انھیں لکھا کرتا، بجائے اس کے کہ ہم خود لکھتے ہیں اور آنکھیں پھوڑتے ہیں،

اگر ہم بادشاہ ہوتے تو ہماری تمام کتابوں کے عمدہ عمدہ ایڈیشن چھپا کرتے اور ہر ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتا ممکن ہے ان میں سے بہت سی باتیں ایسی ہوں جن کا تعلق بادشاہ سے نہ ہوتا ہو مگر ہم تو بس انہی باتوں کی حد تک بادشاہ ہونا چاہتے تھے۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مطلب نہ ہوتا۔ رہ گئی سلطنت وہ ہم سے اسیطرح غیر متعلق ہوتی جس طرح اب ہے ؛

برطانیہ کی مختلف پارٹیوں کو کتنے کتنے ووٹ ملے؟

لندن ۲۸ رجولائی۔ ریوٹر کے ماہر اعداد و شمار کا بیان ہے کہ انگلستان کے تازہ انتخابات میں پارٹیوں کو بہ تفصیل ذیل ووٹ ملے۔

(۱) لیبر پارٹی ۱۱۹۵۱۵۰۱
(۲) کنزرویٹو پارٹی ۹۵۷۷۶۶۷
(۳) لبرل پارٹی ۲۲۴۱۱۴۵
(۴) نیشنل لبرل ۷۷۹۷۸۱
(۵) انڈیپنڈنٹ ۵۳۹۲۲۲۸
(۶) نیشنل ۱۳۷۷۱۸
(۷) کامن ویلتھ ۱۲۴۷۳۰
(۸) کمیونسٹ ۱۰۲۷۸۰
(۹) انڈیپنڈنٹ لبر پارٹی ۴۶۶۷۹

حکومت یونان کا استعفا

لندن ۲۹ رجولائی۔ یونان ریڈیو نے آج اعلان کیا ہے کہ یونانی وزیر اعظم امیر البحر پڑوسس ووکر نے یونان کے ریجنٹ والاٹ پادری کو اپنی گورنمنٹ کا استعفا حوالہ کر دیا ہے۔

نئے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی

مسٹر ایٹلی جنھیں شاہ انگلستان نے نئی وزارت بنانے کی دعوت دی ہے لیبر پارٹی کے رکن خاص ہیں ان کی شخصیت چنداں جاذب نظر نہیں ہے اور ان کی تقریر میں بہت فصاحت و بلاغت نہیں ہوتی اس لئے لوگ اکثر ان کی قابلیت کا اندازہ کم کرتے ہیں، بہر حال وہ ایک خاموش انسان ہیں۔ اپنی شخصیت یا اپنی خوبیوں کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ ماہرین نفسیات لیبر کے جلسوں میں کرسی کے سرے پر بیٹھنے کی ان کی جو عادت ہے اسے ان کی خود اعتمادی کی کمی سے تعبیر کرتے ہیں۔ مسٹر ایٹلی اپنے ساتھیوں کے بڑے وفادار تیز فہم، ایمانداری میں اٹل ہیں۔ احتیاط ان کی گھٹی میں ہے اور وہ صرف اسی بات کا پرچار کرتے ہیں جو ان کے نزدیک قابل عمل ہو۔ ان کے بہت سے پیرو ان میں وہ قوت کشش نہیں دیکھتے جو ان کی پارٹی کے دوسرے ساتھیوں میں ہے۔ مثلاً یہ کہ مسٹر ارنسٹ بیون میں زور بہت ہے۔ اور مسٹر ہربرٹ موریسن میں استقلال بہت ہے۔ مسٹر ہربرٹ کا تو یہ رویہ ہے کہ یا تو مکمل کامیابی ہو یا کچھ بھی نہیں۔ مسٹر ایٹلی کے نزدیک جو پہلے ایک سامراجی تھے کامیابی تجربہ اور ارادہ کا نتیجہ ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسٹر ایٹلی سوشلسٹوں میں محض شاہ شطرنج کی پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور ان کی پالیسی پر وہ پس پردہ مقتدر جماعت حاوی رہی ہے جس پر پروفیسر ہیرولڈ لاسکی کی حکومت ہے، حال کے واقعات سے چاہے یہ بات صحیح ثابت ہوتی ہو یا غلط لیکن پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے اس لیڈر کی زندگی اور کام سے جو کہ پچھلے مہینے ختم ہوا اس کی خاموش طاقت کا پتہ چلتا ہے جو کسی بھی سیاسی زنجیر کو وقت ضرورت اتار پھینک سکتی ہے۔

مسٹر ایٹلی میں مسٹر چرچل جیسی شخصی ہر دلعزیزی نہیں ہے لیکن انھیں پورا بھروسہ ہے کہ ان کا سیاسی عقیدہ برطانوی کے لئے اور دنیا کے لئے مفید ہے۔

* مسٹر ایٹلی مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم برطانیہ کے پارلیمنٹری سکرٹری تھے اور لیبر وزارت میں مختلف عہدوں پر رہ چکے ہیں بسنہ ۱۹۲۷ء میں وہ سائمن کمیشن کے ممبر رہے تھے اور بعد کو جائنٹ ریفارمز سلیکٹ کمیٹی میں انہوں نے اپنا اختلافی ؟

سمن لغرض قرار داد امور تنقیح طلب حسب آرڈر (۵) قاعدہ (۱) و (۵) ضابطہ دیوانی

بحکم جناب ایڈیشنل سول جج صاحب بہادر ریاست رامپور

نمبر مقدمہ $\frac{220}{14}$

سردار جسونت سنگھ مدعی بنام سردار جگت جوت سنگھ مدعا علیہ دعویٰ زر قرضہ المامعہ

بنام سردار جگت جوت سنگھ ولد سردار دیوان سنگھ قوم سکھ ساکن موضع پھول سنگا تحصیل بلاسپور علاقہ ریاست رامپور حال وارد بمقام ہنیا ضلع جھانسی ڈگل اینڈ کمپنی

واضح ہو کہ سردار جسونت سنگھ نے تمہارے نام ایک نالش بابت المامعہ کے دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ر اگست سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جس پر بتائید اپنی جواب کے استدلال کرنا چاہتے ہو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوسکے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانیکا تم کو استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے ادائیگی کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کر دو تاکہ کارروائی اجراء ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا در صورت ضرورت دونوں پر کرنا نہ پڑے۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط
ایڈیشنل سول جج

چرچل وزارت کے ہارے ہوئے وزیر

چرچل پارٹی کے جو وزیر کل انتخاب کے نتیجہ میں ہار گئے ان میں سے حسب ذیل نام درج کئے جاتے ہیں۔

مسٹر ایمری	وزیر ہند
مسٹر برینڈن بریکن	امیر البحر
مسٹر ہوربیلیشا	وزیر بیمہ قومی
مسٹر جیمز گرگ	وزیر جنگ
مسٹر ڈنکن سینڈیز	وزیر تعمیرات
مسٹر رچرڈ لا	وزیر تعلیم
مسٹر جیوفرے لائڈ	وزیر اطلاعات
مسٹر ڈبلو مرزے	وزیر پنشن
مسٹر ایچ میک من	وزیر ہوائی

دوسری شکست خوردہ ہستیاں

سر ایڈورڈ پیرسن	سابق وزیر شام
سر ولیم بیورج	حینہ سوشل سیکورٹی
سر جارج شسٹر	سابق وزیر مالیات ہند

سر جان وارڈ لا ملنے اور مسٹر ارنسٹ براون

مولانا حسین احمد مدنی

نینی تال ۳۰؍ جولائی۔ پنج کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس نے مولانا مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی کو ڈاکٹر سید محمود کی جگہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی جانشین شیخ الہند ہیں اور جن کو جلاوطن بھی کیا گیا تھا۔

جاپان نے الٹی میٹم ٹھکرا دیا

نیویارک ۲۷؍ جولائی۔ جاپان کی ڈومی نیوز ایجنسی نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے کہا کہ جاپان اس الٹی میٹم کو نظر انداز کر دیگا جس میں جاپان سے بلا شرط ہتھیار ڈالنے کو کہا گیا ہے جاپان اپنی طے شدہ پالیسی کے مطابق لڑائی کو ختم نہ کرتے ہوئے آخر دم تک لڑیگا۔

برطانیہ میں سیاسی انقلاب

لندن ۲۷؍ جولائی۔ برطانوی پریس نے آج اتفاق رائے سے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ عام انتخاب کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ملک کی سیاسی کایا پلٹ ہو گئی ہے اور بڑا زبردست انقلاب آ گیا ہے۔

آل انڈیا ہندو مہا سبھا

لکھنؤ ۲۷؍ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۰ و ۱۱؍ اگست نئی دہلی ہوگا

آسام کی وزارت ڈگمگا رہی ہے

گوہاٹی ۲۶؍ جولائی مسٹر گوپی ناتھ لیڈر کانگرس پارٹی صوبہ آسام نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کانگرس پارٹی سعد اللہ وزارت کی حمایت نہیں کریگی۔

پارٹیوں کی پوزیشن

لندن ۲۷؍ جولائی۔ اب تک جو نتیجہ شائع ہوئے ہیں ان کے مطابق لیبر پارٹی اور اس کے حامیوں کو ۳۹۷ نشستیں حاصل ہو چکی ہیں اور ان کے مخالف پارٹیوں کو ۲۱۰ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔

پارٹی	نشستیں	پارٹی	نشستیں
لیبر پارٹی	۳۹۰	لبرل نیشنل	۱
ٹوری	۲۹۵	لبرل	۱۱
انڈی پینڈنٹ	۱۰	انڈی پینڈنٹ	۳
کمیونسٹ	۲	کامن ویلتھ	۱
نیشنل	۱	...	...

لقیہ پردۂ فلم صفحہ ۳۔ کالم ۵

ہو جائے تو پھر اس خرافات کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ فلمسازوں کو شاید اس کا علم نہیں ہے کہ امریکہ کے ماہرین فلم کی یہ رائے ہے کہ کسی فلم کی کامیابی افسانہ کا ۶۰ فیصدی حصہ ہوتا ہے۔ لیکن ہندوستان کے فلمساز ابھی افسانے کی اہمیت کو نظرانداز کئے ہوئے ہیں۔ وہ یا تو مشہور اداکاروں پر روپیہ برباد کرتے ہیں۔ یا فلموں میں خرافات بھرنے کے بعد انکو چلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہندوستان کے فلمسازوں کو شاید اس کا احساس نہیں کہ خرافات سے لبریز تصویریں صرف بازاری طبقہ میں چل سکتی ہیں۔ سنجیدہ طبقہ اور عورتیں ایسی فلموں کو نہیں دیکھ سکتیں لیکن اگر اچھی اور دل کش تصویریں عمدہ افسانوں پر تیار کی جائیں تو ان کو ۴ آنہ کلاس کی پبلک بھی دیکھے گی عورتیں بھی دلچسپی لیں گی اور سنجیدہ طبقہ بھی ان فلموں کی سرپرستی کریگا۔ اس لئے ہندوستان کے فلمسازوں کو چاہیئے کہ وہ کمزور فلموں کو خرافات کے ذریعہ چلانے کے بجائے مضبوط افسانوں پر معیاری تصاویر تیار کریں

ترکی اور یونان میں معاہدہ

انقرہ ۲۸ رجولائی۔ ترکی اور یونان کے مابین ایک تجارتی معاہدہ کے متعلق بات چیت شروع ہوگئی ہے۔ یونانی نمایندے آجکل انقرہ آئے ہوئے ہیں۔

انڈیا آفس توڑ دیا جائیگا؟

لندن۔ ۲۸ رجولائی۔ لندن کے ہندوستانی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ نئے وزیراعظم مسٹر اٹیلی، ممکن ہے کہ اپنی وزارت میں کبھی وزیر ہند کو نہ رکھیں۔ اس کے بجائے وہ ایک نئی وزارت برائے مستعمرات و ہندوستان قایم کریں کیونکہ یہ تمام ہندوستانیوں کے نزدیک وہائٹ ہال کے مرادف ہے۔ مسٹر آرنسٹ بیون نئے وزیر خارجہ نے کچھ ہی دن ہوئے بلیک پول میں ایک تقریر کے سلسلہ میں کہا تھا کہ انڈیا آفس توڑ دیا جائے۔

ٹریڈ یونین کانگرس کا اجلاس ختم

کلکتہ ۲۹ رجولائی۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کا اجلاس جو پرسوں شروع ہوا تھا۔ آج ختم ہوگیا اس اجلاس میں سیاسی لیڈروں اور کارکنوں کی رہائی آزادی کو برقرار کرنے اور ملک میں قومی حکومت قایم کرنے کے متعلق ریزولیوشن پاس ہوا نیز برطانی انتخاب میں لیبر پارٹی کی کامیابی پر اسے مبارکباد دی گئی اور اسے فال نیک تصور کیا گیا چند عہدہ داروں کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ بقایا لگان دفعہ ۱۴۴

بعدالت مال پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

بابو سنگلی پرشاد مدعی

بنام رام سروپ وغیرہ مدعا علیہ

بنام رام سروپ و رامیشور پسران جندی پرشاد اقوام برہمن ساکن ادہنی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ رماہ اگست ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جوابدے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعوے کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس۔ آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ رماہ جولائی ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت ہفتہ وار

قیمت: سالانہ صہ 5/-/- ، ششماہی ۲ عہ 2/8/- ، سہ ماہی ۱ عہ 1/8/- ، فی پرچہ دو آنہ ۲ر -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۲ نمبر ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۱ر اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۲ر رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | Cawnpore. Saturday 194 | VOL. NO.

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۴ر اگست ۹½ بجے رات کو توفیق منزل میں انجمن کی بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق نے فرمائی۔ مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے جناب صدر الاسلام صاحب صدر کی صاحبزادی، جناب صبا لکھنوی کی اہلیہ جناب شاکر کانپوری جناب سلیم ناطقی کے صاحبزادگان کی وفات پر اظہار افسوس کرکے دعائے مغفرت کی گئی۔ شعر کا بزم میں جناب امین صاحب سلونوی کا نام بھی قابل ذکر ہے آپ نے اپنے غیر طرحی کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ طرحی انتخاب درج ذیل ہے۔

جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق

گھائل بنا دیا اُسے بسمل بنا دیا
جس دل پہ کی نگاہ کرم دل بنا دیا

میں نے کہا کہ آپ نے بسمل بنا دیا
کہنے لگے کہ جا تجھے کامل بنا دیا

یہ کیا کیا جو نزع میں پرسش کو آگئے
مرنا بھی آپ نے مرا مشکل بنا دیا

خلاق دو جہاں تری صنعت کے میں نثار
لیکن یہ کیا کیا کہ مرا دل بنا دیا

دونوں جہاں کے غم سے مجھے مل گئی نجات
اچھا کیا جو آپ نے غافل بنا دیا

وہ خوش ہیں اُن کا تیر جگر کے ہوا ہے پار
میں خوش ہوں اُن کے تیر کے قابل بنا دیا

یہ حکم ہے کہ مرقد صدیق توڑ دو
کیوں میری رہگذر کے مقابل بنا دیا

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

یوں میرے دل کو درد کا حاصل بنا دیا
سارے جہاں کا درد لیا دل بنا دیا

بیشک تمہارے ہاتھ میں تلوار جب نہیں
جھوٹا ہے جو کہے مجھے بسمل بنا دیا

دریائے غم میں ڈوبنے والے کے سامنے
ہر موج کو اُمید نے ساحل بنا دیا

ہاں عشق دل لگی سے زیادہ نہ تھا ندیم
تقدیر نے مگر اسے مشکل بنا دیا

اچھا کیا خدا نے جو پیدا کئے حسین
لیکن ہمارے سینہ میں کیوں دل بنا دیا

ہم سے نہیں خود اپنی اداؤں سے پوچھئے
وہ کیا ہے جس نے آپ کو قاتل بنا دیا

دنیا کو میں دکھاؤں گا قیصر مآل عشق
مجھ کو خدا نے گر کسی قابل بنا دیا

جناب فرخ صاحب کانپوری

یوں امتحان عشق کے قابل بنا دیا
اک درد مستقل کو مرا دل بنا دیا

وہ خون مضطرب جو تھا سرمایہ دار عشق
جب منجمد ہوا تو مرا دل بنا دیا

تخلیق حسن و عشق سے ذرے جو بچ رہے
ترتیب دے کے اُن کو مرا دل بنا دیا

اللہ رے شوق دید کہ دنیا کھنچ آئی ہے
محشر کو اہل دید نے محفل بنا دیا

کرنے دیا قیام ازل سے نہ تا دید
منزل کو اس نے جادۂ منزل بنا دیا

فرخ جناب عشق کی دقت نہ پوچھئے
مرنا تھا سہل اس کو بھی مشکل بنا دیا

جناب حافظ تحسین صاحب

بے قدر شے کو قدر کے قابل بنا دیا
جس دل پہ کی نگاہ کرم دل بنا دیا

ہر رہگذر سے پہنچے اُسی آستانے پر
ہر جادہ ہم نے جادۂ منزل بنا دیا

بن کر فقیر حسن کی خیرات کے لئے
آنکھوں کو ہم نے کاسۂ سائل بنا دیا

ان کے لئے نہ پائی جو موزوں کوئی جگہ
رہنے کو درد و غم کے مرا دل بنا دیا

شوریدگان عشق نے رکھدی جہاں جبیں
اُس سرزمیں کو سجدہ کے قابل بنا دیا

تحسین ہم تو حسن کے کوچے میں لُٹ گئے
دل دلبروں نے چھین کے بیدل بنا دیا

جناب مولانا ثاقب صاحب کانپوری

کیا جلوہ گاہ حسن میں اے دل بنا دیا
میرے ہی ذوق کو مرا قاتل بنا دیا

بیتابیٔ فراق نے دامان حسن میں
ہر قطرہ سرشک کو اک دل بنا دیا

ممنون ہوں میں ذوق تجسس کا عشق میں
جس نے مجھے ستم کش منزل بنا دیا

رسوائی حیات ہی راس آگئی ہے اب
آخر یہ تو نے کیا مجھے اے دل بنا دیا

ثاقب اسی کے ہاتھ میں ہے مرگ و زندگی
جس نے کہ جلوہ گاہ مرا دل بنا دیا

دنیائے اسلام

حکومت برطانیہ کے نام وفد پارٹی کی یادداشت

قاہرہ - حکومت برطانیہ کے نام وفد پارٹی کی یادداشت کی شرطوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس یادداشت میں کہا گیا ہے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتے کی گفت وشنید کو عام صلح کانفرنس سے پہلے ہو جانا چاہیئے۔ اور یہ گفت وشنید فوراً شروع ہو جانا چاہیئے۔ کیوں کہ اس وقت صلح کی شرطیں تیار کی جا رہی ہیں اور ان پر غور کیا جا رہا ہے۔ مصر کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ برطانیہ سے مکمل اتفاق رائے کے بعد صلح کانفرنس میں شریک ہو۔ سمجھوتے کے دو خاص مسائل فوجوں کو مصر سے ہٹانے کا سوال اور سوڈان کا مسئلہ ہے۔ فوجوں کو مصر سے ہٹانے کے سوال کے متعلق اس یادداشت میں کہا گیا ہے کہ جنگ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ برطانیہ مصر میں متعینہ برطانیہ سپاہیوں کی تعداد سے کہیں زیادہ مصر کی وفادارانہ دوستی پر بھروسہ کر سکتا تھا۔ اور کسی دوسری جنگ کے چھڑنے پر دونوں ملک ایسا سمجھوتہ آسانی سے کر سکیں گے جو حالات کے مناسب ہو۔ اس یادداشت کے آخر میں کہا گیا ہے کہ ان سوالات کو طے کرنے میں جو دیر ہوگی اس کا مصریوں کے جذبات پر برا اثر پڑے گا۔

پہلا ترکی اسٹیمر بیروت پہونچ رہا ہے!

بیروت - پہلا ترکی اسٹیمر جو ترکی سے سامان اور مسافروں کو مشرقی بحیرہ روم کے ساحل کے راستہ کی طرف سے لا رہا ہے ۱۳ر اگست کو بیروت پہونچ جائے گا اور پھر یہاں سے بندر سعید کی طرف روانہ ہوگا۔ یہ جہاز اس نئی سروس کا ہے جو ترکی - یونان - جزائر ایجین - ساحل لوانت اور مصر کے درمیان قایم کی گئی ہے۔

دو جدید قسم کے گاؤں بسانیکا منصوبہ!

بغداد - معاشرتی امور کے عراق کے وزیر عبد المجید علوی نے شمالی عراق کے دورہ سے واپس آنے کے بعد ایک انجینیر کو حکم دیا ہے کہ وہ زاخو کے علاقہ میں جاکر دو جدید قسم کے گاؤں بسانے کا منصوبہ تیار کرے۔

جناب نشتر صاحب ایڈوکیٹ

ہستی کو اپنی ہستیٔ باطل بنا دیا
جذبہ کو ہم نے جذبۂ کامل بنا دیا

پوچھا مجھی سے اس نے مرے دل کا ماجرا
مشکل کو میری اور بھی مشکل بنا دیا

کیوں داغہائے دل کو کیا ہم نے بے نقاب
محشر کو اپنا مد مقابل بنا دیا

پھر اس نے اک نگاہ کرم مجھ پہ ڈالدی
پھر میرے دل کو درد کے قابل بنا دیا

تقسیم قسمتوں کی جو روز ازل ہوئی
نشتر کے دل کو درد کا حامل بنا دیا

جناب مولانا سلیم ناطقی صاحب

بربادیوں کو عشق کا حاصل بنا دیا
مٹھی میں اُس نے خاک لی اور دل بنا دیا

ہونٹوں میں شوخیاں تری کانٹوں میں بانکپن
ہر منظر خیال کو قاتل بنا دیا

دیوانگی شوق سے تھا عشق مطمئن
ہشیاریوں نے حسن سے غافل بنا دیا

اک دشت ہولناک تھی دنیائے آرزو
ذوق نظر نے دید کے قابل بنا دیا

ساحل کی جستجو میں تھی کشتی رواں دواں
دریا نے بڑھ کے موج کو ساحل بنا دیا

جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر

ایذائے درد سہنے کے قابل بنا دیا
سچ ہے کہ تم نے دل کو میرے دل بنا دیا

ہم تیرے ڈر سے کہہ نہیں سکتے کچھ اپنا حال
تو نے تو سہل کام کو مشکل بنا دیا

یہ انقلاب عشق کی تاثیر دیکھنا
جو میرا دوست تھا اُسے قاتل بنا دیا

ہاں کچھ تو ہے جو شمع سے زینت ہے بزم کی
پروانہ کو نہ رونق محفل بنا دیا

کیونکر کروں نہ شکر خدا کا بھلا اثر
مجھ کو نیاز عشق کے قابل بنا دیا

جناب شارق صاحب ایرایانی

تخلیق کائنات کا حاصل بنا دیا
احساس غم نے دل کو مرے دل بنا دیا

دیکھے تو کوئی عشق کی طوفان پرستیاں
دریا کو ہنس کے دامن ساحل بنا دیا

واماندگی راہ محبت ترے نثار
لذت شناس دوری منزل بنا دیا

اسرار حسن و عشق کو اس مست ناز نے
جب مختصر کیا تو مرا دل بنا دیا

دل امتیاز حسن و حقیقت نہ کر سکا
جلوؤں کو اس نے پردہ محمل بنا دیا

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عشق منتشر ہے زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۱۱ر اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۲

جاپان ہتھیار ڈالنے کیلئے تیار ہے

جاپانی نیوز ایجنسی نے براڈ کاسٹ کیا ہے کہ جاپان پوٹسڈم کانفرنس کی شرائط کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے اگر ... یقین دلا دیا جائے کہ اعلان صلح میں شہنشاہ ... بادشاہی حکومت کے حقوق کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔

جاپانی نیوز ایجنسی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک اطلاع سوئزرلینڈ اور سویڈن کی حکومت کو دیدی گئی ہے تاکہ وہ ثالث بن کر امریکہ برطانیہ روس اور چین سے صلح کرا دیں ۹ر اگست ۷ بجے شام کو ... کے ... لینڈ کے جاپانی سفیر نے ۶ بجے شام کو روس اور چین سے صلح کرانے کے لئے سوئز حکومت کو ایک نوٹ پیش کیا۔

پوٹسڈم کے اس الٹی میٹم یعنی ہتھیار ڈالو یا تباہ ہو جاؤ کے بعد جاپان کی طرف سے مشروط سپرداری کے باوجود حکومت برطانیہ اور امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے فوری خاتمہ کی ابھی کوئی امید نہیں ہے۔

... بجے تک حکومت برطانیہ اور امریکہ کے پاس جاپان کی طرف سے صلح کی پیش کش باضابطہ طور پر نہیں آئی تھی۔

مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے ۱۰ر اگست سہ پہر کو اعلان کیا کہ ملک معظم کی حکومت کے پاس ابھی تک جاپانی حکومت کی طرف سے کوئی سرکاری اطلاع نہیں آئی ہے لیکن حکومت برطانیہ نے توکید ہے اعلان شدہ شرائط کے متعلق امریکہ چین اور روس سے بات چیت شروع کر دی ہے جیسے ہی صورت حال صاف ہو جائے گی ملک معظم کی حکومت ایک نیا اعلان جاری کریگی۔ اور اس درمیانی وقفہ میں ہر شخص کو حسب معمولی اپنا کام کرتے رہنا چاہیئے۔

واشنگٹن میں وہائٹ ہاؤس نے ۱۰ر اگست سہ پہر کو اعلان کیا کہ پریسیڈنٹ کو سرکاری طور پر جاپان کی طرف سے صلح کی پیش کش کا ایک لفظ بھی معلوم نہیں تھا۔ بعد کو یہ اعلان کیا گیا کہ امریکن کیبنٹ کی شام کو میٹنگ ہوگی یہاں جاپان کی طرف سے صلح کی پیش کش کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا گیا۔ ... با خبر سرکاری حلقوں کو یقین ہے کہ جاپانی شہنشاہ کے اختیارات اور حقوق کو برقرار رکھنے کے شرائط مان لینے میں مشکلات حائل نہ ہوں گی۔

یہ بھی خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ پوٹسڈم الٹی میٹم میں یہ بات خاص طور پر ظاہر کر دی گئی تھی کہ جاپان خاص ہی خاص طور پر جاپانی حکومت بدستور برقرار رہے گی سوائے اس کے کہ بطور نگرانی کے تھوڑے عرصہ اتحادی قبضہ رہے۔ اگرچہ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں ... لیکن پھر بھی یقین ... کو محض ایک کٹھ پتلی سمجھے ہیں اور انتظام حکومت میں انکا بالواسطہ کوئی حصہ نہیں ہے۔ لیکن

جاپان کی یہ خواہش منظور کر لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جاپانی پیش کش

جاپان کے شہنشاہ جو دنیا میں امن کے مفاد کو بڑھانے کے لئے ہمیشہ خواہش مند رہے ہیں ان کے حکم عالی کے مطابق جاپانی حکومت بھی جنگ کو فوراً ختم کر دینا اس لئے چاہتی ہے کہ جنگ کے جاری رکھنے سے پیدا ہونے والی مصیبتوں سے انسان کو بچایا جائے۔

آج سے چند ہفتہ پہلے جاپانی حکومت نے سوویٹ حکومت سے صلح کرانے کی درخواست کی تھی بدقسمتی سے یہ کوشش بے سود ثابت ہوئی تو جاپانی حکومت نے شہنشاہ کے حکم اقدس کے بموجب جنگ کی ناقابل بیان تکلیفوں کو ختم کرنے کے لئے عام صلح کا فیصلہ کیا ہے۔

جاپان ۲۶ر جولائی کے پوٹسڈم کے امریکہ انگلستان۔ اور چین کے متحدہ اعلان اور جس میں بعد کو روس کی رضامندی بھی شامل ہو گئی ہے اُن شرائط کو مان لینے کے لئے تیار ہے اس شرط کے ساتھ کہ شہنشاہ جاپان کے اختیارات خصوصی کو کسی قسم کا نقصان پہونچانے کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

روس نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ اور منچوریہ پر حملہ کر کے جاپانی رہی سہی امیدوں کا بھی خاتمہ کر دیا اور اس وجہ سے جاپانی حکومت نے دو ہی روز کے اندر پوٹسڈم کے صلح کے شرائط صرف شہنشاہ جاپان کے مخصوص حقوق کے تحفظ کی شرط کے ساتھ منظور کئے۔

ہمارے خیال میں شہنشاہ کے حقوق کی شرط ایسی ہے کہ اس سے اتحادیوں کا کوئی نقصان نہیں ہے اور اس لئے یہ امر یقینی ہے کہ ایک ہی دو روز میں باقاعدہ طور پر جاپان ہتھیار ڈال دے گا اور اس طرح خونی دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام دنیا پھر امن و راحت کی طرف لوٹ سکے گی۔

اوقات افطار و سحر شہر کانپور

دن	تاریخ	وقت افطار	وقت سحر
جمعہ	یکم رمضان	۷ بجکر ۵ منٹ	۴ بجکر ۵۶ منٹ
سنیچر	۲ر "	" "	۴ " ۵۷ "
اتوار	۳ر "	۷ " ۵۴ "	۴ " ۵۸ "
پیر	۴ر "	۷ " ۵۳ "	" "
منگل	۵ر "	۷ " ۵۲ "	۴ " ۵۹ "
بدھ	۶ر "	۷ " ۵۱ "	۵ "
جمعرات	۷ر "	۷ " ۵۰ "	۵ " ۱ "
جمعہ	۸ر "	۷ " ۴۹ "	۵ " ۲ "
سنیچر	۹ر "	۷ " ۴۸ "	۵ " ۳ "

۴۴ ... بند ہو جانے کا خوف ہو رہا ہے

آزادی کا ہفتہ

۹ر اگست کو آزادی کا ہفتہ کانگریس پریسیڈنٹ کی ہدایات کے مطابق کانپور میں شروع ہوا۔ اس روز صبح کے وقت ڈاکٹر مراری لال کے بنگلہ پر قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ اور دن بھر چرخہ کا مظاہرہ کیا گیا اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے چندہ وصول کیا گیا۔

اشوک ہال میں کانگریس کے کارکنوں کا جلسہ ہوا۔ مسٹر گجیت رائے سکسینہ پریسیڈنٹ سٹی قائم مقام اسمبلی نے شہیدوں کو شردھانجلی دیا۔ اور کانگریس کے ہائی کمانڈ اور مہاتما گاندھی کی لیڈری پر اعتماد کا اظہار کیا۔

شام کو کانگرسی کارکنوں کا ایک پرائیویٹ جلسہ ہوا جس میں پنڈت بالکرشن شرما پیارے لال اگروال۔ مسٹر جوگ۔ مسٹر چھیل بہاری دکشت پنڈت گیا پرشاد استھی مسٹر شیو نرائن ٹنڈن پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ مسٹر بی۔ ڈی دکشت ڈاکٹر مراری لال اور مسز تارا دتی اگروال موجود تھے۔ مسٹر گجیت رائے نے بحیثیت پریسیڈنٹ تقریر کی آپ نے آزادی کی تاریخ بتلاتے ہوئے ۹ر اگست ۱۹۴۲ء کی لیڈروں کی گرفتاری تک کا حال بتلایا اور شہیدان وطن کی تعریف کی۔ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے اور کانگریس کے ممبر بنانے کا کام دوران ہفتہ جاری رہا

میونسپل بورڈ

۳ر اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع کی صدارت میں ہوا۔

بورڈ نے طے کیا کہ مسلم وارڈ نمبر ۴ کا الکشن ۲۷ر اگست کو کیا جائے اور ۱۱ر ستمبر تک ڈیولپمنٹ بورڈ کے ممبران کے نام حکام ضلع کے پاس بھیجدی جاویں۔ بورڈ نے طے کیا ہے کہ اسپتالوں اور دوا خانوں کی امداد دوبارہ تحقیقات کرنے کے بعد دی جاوے چنانچہ اس کے لئے ایک سب کمیٹی ۴ ممبران کی بنا دی گئی ہے۔

سالانہ رپورٹ پر غور کرنے کے لئے بورڈ کا جلسہ ۱۰ر اگست کو ہوگا۔

بورڈ کی سالانہ رپورٹ

کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۹۴۴-۴۵ء شائع ہو گئی ہے۔

اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں ترقیوں کی رپورٹ نہیں کی جا سکتی کیونکہ سڑکوں کی ... مرمت ضروری سامان وغیرہ کی عدم موجودگی سے نہیں ہو سکی واٹر ورکس اور پبلک ہیلتھ کے ڈپارٹمنٹ کی بابت رپورٹ میں لکھا ہے کہ بورڈ کو واٹر ورکس ڈپارٹمنٹ کی وجہ سے بڑی کشمکش ہے اس کے اخراجات ہمارے اختیار سے باہر ہیں۔ اس وجہ سے بجٹ میں کمی ہے۔

پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ کے ماتحت ہے اور ہیلتھ آفیسر کو عملہ پر اختیارات دئے گئے ہیں اس کے اخراجات بھی بورڈ کی طاقت سے باہر ہیں بورڈ کے حرفہ سے زائد عملہ مقرر کیا گیا ہے اور گورنمنٹ نے کوئی مالی امداد نہیں دی سال کا افتتاحی بیلنس ۲۷۶۶۴۲ روپیہ اور اختتامی بیلنس ۲۶۸۶۱۸ روپیہ ہے اس میں ۲۲۰۸۶۰۱ روپیہ شامل نہیں ہے جو مختلف ڈپاٹوں میں لگا ہوا ہے۔

کل آمدنی ۳۶۷۴۵۶۲ روپیہ اور کل خرچ ۴۱۵۰۸۹۶ ہوا اس سے قبل سال کی آمدنی ۳۰۹۹۵۰۲ روپیہ اور خرچ ۳۹۷۸۹۳۹ روپیہ تھا۔

اس رپورٹ پر بورڈ کے ۱۰ر اگست کے جلسہ میں غور ہوا اور رپورٹ منظور کر لی گئی بورڈ کا یہ جلسہ مسٹر کیلاش پت سنگھانیا کی صدارت میں ہوا۔

بورڈ نے لالہ کیلاش پت سنگھانیا چیرمین بورڈ کی گزشتہ ترقی پسند انتظامات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی تعریف کی۔

سینیٹری انسپکٹروں کا جلسہ

چیف سینیٹری انسپکٹر و دیگر سینیٹری انسپکٹروں کا ایک جلسہ ۹ر اگست کو جس میں گورنمنٹ کی اس تجویز کی سخت مخالفت کی گئی کہ اس نے سینیٹری انسپکٹروں کو سزا اور برخاست کرنیکا اختیار بورڈ اور چیرمین کو دینا تجویز کیا ہے۔

وارڈ نمبر ۴ کا الکشن

مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب الکٹورل افسر کانپور میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کا الکشن ۲۴ر اگست ہوگا۔ پولنگ اسٹیشن مسلم لیگ کا دفتر ہوگا۔ ووٹ پڑنے کا وقت ۸ بجے دن سے ۱۲ بجے دن تک اور ایک بجے دن سے ۵ بجے شام تک ہوگا اور ۱۲ر اگست تک نامزدگی کی جائیگی۔

مسٹر ایس۔ ایم کاظم علی مجسٹریٹ درجہ اول نامزدگی کریں گے۔

وارڈ نمبر ۴ اور مسلم لیگ

کانپور میونسپل بورڈ کے مسلم وارڈ ۴ سے مسلم لیگ نے اپنے کسی امید کے نہ کھڑے کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

مولانا حسرت وارڈ نمبر ۴ سے

مولانا حسرت موہانی نے کانپور میونسپل بورڈ کے مسلم وارڈ نمبر ۴ سے اپنی نامزدگی کرائی ہے۔

مسٹر ابرار الحق پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ وہ مولانا کے مقابلہ میں ریٹائر ہو جائیں گے اور امید کی جاتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی مولانا کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کریگا اور مولانا بلا مقابلہ میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو جائیں گے۔

میونسپل ایجوکیشن

مسز شکنتلا مہروترا ممبر انچارج گرلس ایجوکیشن میونسپل بورڈ نے لڑکیوں کے کالج میں بعض لیڈیز کو لکچرار مقرر کیا تھا اس پر سکریٹری اور مسز موصوفہ کے درمیان اختلاف رائے ہے لہذا یہ مسئلہ چیرمین صاحب بورڈ کے سامنے پیش ہوگا۔

پٹیشن خارج

حاجی محمد سمیع صاحب میونسپل کمشنر کے خلاف جو پٹیشن اسسٹنٹ کمشنر صاحب کی عدالت میں دائر تھا ۱۰ر اگست کو اس کا فیصلہ عدالت نے سنا دیا۔

عدالت نے پٹیشن خارج کر دیا اور فریقین اپنا اپنا خرچ خود برداشت کرینگے۔

پراونشل مسلم لیگ کیلئے چندہ

نواب محمد اسمٰعیل پریسیڈنٹ یو۔ پی پراونشل مسلم لیگ اور چودھری خلیق الزمان صاحب کانپور تشریف لائے تھے۔ آپ نے لیگ کے کارکنوں اور سربرآوردہ مسلمانوں سے ملاقات کی۔ دیگر مسائل کے علاوہ سنٹرل اور پراونشل انتخابات کی مالی امداد کے واسطے ضلع میں روپیہ جمع کرنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ

موضع بارہ میں ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کا ایک جلسہ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں مسٹر جناح پر اعتماد ظاہر کیا گیا۔ اور ضلع کے مکاتب کی بُری حالت کی طرف توجہ دلائی گئی اور لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنے کی اپیل کی گئی اور پروپیگنڈا کیواسطے ممبران کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔

سرکاری احکامات

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر نے ایک پریس نوٹ جاری کر کے بتلایا ہے کہ کپڑے کے تمام کمیشن ایجنٹ اور سوداگران جو کہ خود کوٹہ رکھتے ہوں یا کوٹہ رکھنے والوں کی طرف سے کام کرتے ہوں ان کو ٹیکسٹائل کمشنر بمبئی کی ہدایات کے مطابق کپڑا فروخت کرنا ہوگا اور کپڑے کے خرید و فروخت کا ہفتہ وار نقشہ پراونشل ٹیکسٹائل کنٹرولر اور ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کے پاس بھیجنا چاہیے۔

ٹیکسٹائل کمشنر یو۔ پی نے فیصلہ کیا ہے کہ سوداگر پارچہ صرف ایک حیثیت سے کام کریں یا تو تھوک فروشی یا خوردہ فروشی اور ایجنٹ بھی ایک ہی طریقہ پر کام کریں اس آرڈر کے مطابق جو کام کرنا منظور نہ ہو اس کا لیسنس ۱۵ر اگست تک واپس کر دیں۔

کپڑے کے شناختی کارڈ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ یکم ستمبر سے کل شہر میں کپڑے کی راشننگ اسکیم جاری ہو جائیگی اس لئے جو کارڈ کپڑے کے حصول کے لئے پبلک کو دیئے گئے ہیں وہ منسوخ ہو جائیں گے۔

یو۔ پی گورنمنٹ نے شکر کی خردہ فروشی کی قیمت سوا سات آنہ فی سیر مقرر کی ہے۔

مقامی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اگست کے آخری ۵ دن کے اندر بھوسہ ٹولی۔ دانہ خوری محال۔ گوالٹولی اور رام کرشن نگر کے رقبہ میں کپڑے کے کوپن تقسیم ہوں گے۔ غلہ کے راشننگ کارڈ پیش کرنے پر کپڑا کوپن ملیں گے۔ اور کپڑے کی دوکانوں سے کپڑا ملے گا۔

کوٹہ کے اضافہ کی اپیل

کپڑا کمیٹی نے طے کیا ہے کہ حکومت سے اپیل کی جائے کہ کانپور کے لئے جو کوٹہ مقرر ہے اس میں اضافہ کیا جائے کیونکہ بلا اضافہ کئے کانپور کا کام نہیں چل سکتا ہے۔

ضلع کیلئے کپڑا شکر اور مٹی کا تیل

پنڈت بینی سنگھ پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی مع دیگر حضرات کے بطور ڈپوٹیشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملے اور ان کی توجہ کپڑا شکر اور مٹی کے تیل کی طرف دلاتے ہوئے کہا کہ ضلع میں اس کی بڑی کمی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ ۷۰۰ گانٹھیں کپڑے کی ہر ماہ تقسیم ہوں گی اور اسکے لئے ۲۲ دکانیں کھولی جائیں گی۔

شیعہ ایسوسی ایشن

سید علی رضا صاحب ایڈوکیٹ و سکریٹری کانپور شیعہ ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں کہ انھوں نے مولانا حسرت موہانی دیگر مسلم لیگی لیڈران اور بااثر سربرآوردہ آدمیوں سے اپیل کی ہے کہ آئندہ ہونے والے وارڈ نمبر ۴ کے ضمنی الکشن میں وہ شیعہ امیدوار کی امداد کریں۔

اسٹوڈنٹ یونین

کانپور اسٹوڈنٹ یونین نے سائیکل ٹیکس سے طالب علموں کو مستثنیٰ کرنے کے لئے میونسپل بورڈ کو ایک درخواست بھیجی ہے۔

ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس

۱۶ر سے ۱۸ر ستمبر ۱۹۴۵ء تک یو۔ پی۔ ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس کا اجلاس کانپور میں ہونا طے ہوا ہے۔ ڈاکٹر یو۔ اے۔ شاہ آف آگرہ اس کے پریسیڈنٹ ہوں گے۔ اور ڈاکٹر دی۔ این۔ بنرجی مجلس استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین ہوں گے۔

ایٹ ہوم

۸ر اگست کو ٹاؤن ہال میں سینیٹری انسپکٹران ایسوسی ایشن نے مسٹر مہادیو پرشاد سکسینہ سینیٹری انسپکٹر کو جو کہ ۳۰ سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہو رہے ہیں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ اور ایٹ ہوم کے بعد متعدد حضرات نے مسٹر مہادیو پرشاد کی خدمات کی تعریف کی۔

ماتمی جلسہ

ڈاکٹر برجندر سروپ صاحب کی صدارت میں آریہ سماج ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر شیام سندر داس کی وفات پر ایک رزولیوشن منظور کیا گیا

کیا تیل مل بند ہوں گے

کنڑول ریٹ پر تلہن نہ مل سکنے کی وجہ سے بہت تیل ملوں کے یکم ستمبر سے

۴۵

خرانس کے عشق باز اور زندہ دل قیدیوں کو جب جرمن قید سے آزاد کیا گیا تو ان آزاد ہونے والے فرانسیسیوں نے کسی مشہور شاعر کا یہ شعر پڑھنا شروع کردیا ؎

قفس کی تیلیاں ہمکو چمن سے بھی پیاری ہیں
قفس کو ہم کو رہنے دے نہ کر آزاد اے صیاد

اس شعر کی دلچسپ تفصیل یہ ہے کہ فرانس کے عشرت پسند قیدیوں کو جب پچھلے دنوں جرمن کیمپ میں رکھا گیا تو انہوں نے قید میں رہتے ہوئے بھی جرمن لڑکیوں کے ساتھ عشق بازی شروع کردی چنانچہ ہر قیدی نے کسی نہ کسی جرمن مہ پارہ کو منتخب کر لیا۔ ان فرانسیسی قیدیوں کے گھر والے تو یہ سمجھتے رہے کہ یہ بیچارے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا ہیں لیکن وہ بڑے مزے کے ساتھ عیش کی زندگیاں گذار رہے تھے۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اتحادیوں کو جرمنی پر فتح حاصل ہوگئی۔ فتح حاصل ہوتے ہی اتحادی قیدیوں کی رہائی شروع ہوگئی۔ لیکن جب فرانس کے ان من چلے قیدیوں کو رہائی کا حکم سنایا گیا جو جرمن لڑکیوں سے عشق و محبت کا رشتہ جوڑ چکے تھے، تو ان قیدیوں نے شروع کردیا اور اتحادیوں سے کہنے لگے۔ خدا کے لئے ہمیں آزاد نہ کرو ہمیں اس قید ہی میں رہنے دو۔ اگر تم ہمیں آزاد کروگے تو ہمارے دل کی دنیا اجڑ جائے گی اتحادی افسروں نے جو یہ حالت دیکھی تو بڑے سٹ پٹائے آخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اتحادی قیدی اپنی اپنی دلبروں کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ جرمنی سے جتنے بھی فرانسیسی قیدی رہا ہو کر آرہے ہیں ان سب کے ساتھ ایک ایک جرمن حسینہ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت سے فرانسیسی قیدی تو جرمن عورتوں کے اس قدر دل دادہ ہوگئے ہیں کہ انھوں نے قید سے آزاد ہونے کے باوجود بھی فرانس واپس جانے سے انکار کردیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارا جسم آزاد ہوگیا ہے تو کیا ہمارا دل تو محبت کا اسیر ہو چکا ہے۔

آپ نے دیکھا عشق کیا بری بلا ہے یہ قید و بند میں بھی انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔

مرزا غالب نے سچ کہا ہے ؎

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

آبشار

از جناب مسٹر شاہد حسین صاحب

پہاڑ کی سرسبز وادیوں سے نکلتا ہوا اٹکتا اور مٹکتا ہوا، سر شوریاں کرتا ہوا چلا آتا ہے " " " میدانوں سے گذرتا ہوا نئے نئے راستے بناتا ہوا " "
لاکھوں دیہاتوں کو نیست و نابود کرتا ہوا کئی انسانوں کو نیند کی موت سلاتا ہوا، دریا کی شکل صورت اختیار کرتا بے خوف و خطر بہتا چلا آتا ہے۔

آخر اپنے غرور اور نخوت کو بالائے طاق رکھ کر بلندی سے نیچے شور و غل، آہ و بکا کرتا ہوا کئی گز گہری کھڈ میں گرتا ہے " "
اپنے گناہوں کا استغفار کرتا ہے اور پشیمان ہوتا ہے اس کی تلافی چاہتا ہے،

گرداب افسوس، کوئی اُمید نظر آتی، انسان کو عبرت ناک سبق دیتا ہوا پکار پکار کر کہتا ہے :— " اے غرور کے پتلے انسان! دیکھ! میرا کیا حشر ہوا۔ میرا سر کبھی بھی کسی کے آگے خم نہیں ہوا تھا۔ " " جوان اور بوڑھے " " مرد و زن " " شاہ و گدا سب میری نظر میں ایک تھے میں سب کو نقصان پہونچانا اپنا فرض سمجھتا تھا جو مقابلہ کرتا میں اس کی ہستی اڑاتا ہوا اسے بہا کر لے جاتا،

مگر آج تو مجھ سے عبرت حاصل کر
" میرا انجام دیکھ،
کیونکہ تیرا بھی ایسا ہی حشر ہوگا،

قیصر ہلکے وزن کے موٹر بنائینگے

سان فرانسسکو۔ مسٹر ہنری قیصر جو کہ مغربی ساحل میں جہاز بنایا کرتے تھے اب ۱۹۴۶ء کی ابتدا میں پبلک کو ہلکی اور لچکدار دھات کی بنی ہوئی بڑی لیکن ہلکے وزن کی سستی گاڑیاں تیار کر کے دیں گے۔ یہ موٹریں پیسفک میں قیصر کے نئے کارخانے میں تیار ہوں گی۔

* * * * * *

تعلیمیافتہ لڑکیوں کا بیجا شکوہ

(از جناب قاضی عبدالوہاب صاحب از کراچی)

—(۳)—

اب تعلیم یافتہ۔ تہذیب و تمدن کے علمبردار اور بڑی بڑی ہستیاں کرنے لگی ہیں۔ لہذا یہ کام اب عیب نہیں بلکہ ہنر سمجھے جاتے ہیں۔ جتنا ان باتوں میں ہوشیار اتنا کامیاب۔ یہ ہی تو وہ خوبیاں اور جوہر ہیں جو آجکل کی تعلیم سے انسان میں پیدا ہوتے ہیں۔

جہاں تک نسوانی حقوق اور آزادی کا تعلق ہے اعلیٰ تعلیم یافتہ نسوانی طبقہ کو سب کچھ میسر ہو چکا ہے۔ سر شام ٹہلنے کے لئے جاتی ہیں۔ سینما دیکھنے ہیں بازاروں سے سودا خریدنے جاتی ہیں۔ ریل میں اکیلے سفر کرتی ہیں۔ شادی بھی اپنے خیال سے کرتی ہیں۔ یہ ہی تو وہ حقوق ہیں جن کے لئے جد و جہد اور تکرار ہے۔ اب مطلق العنانی باقی ہے جس کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں۔ یہ جنس جب سے حقوق حقوق کر کے مجوزہ حقوق حاصل کر کے ترقی کے راہ پر گامزن ہونے لگی ہے تو دنیا دیکھ رہی ہے کہ کس لئے ہاتھوں تباہی و تخریب کے بیج بو رہی ہیں ہندوستانی قدیم تہذیب کو لات مار کر جدید تہذیب کی خاطر غیر مردوں سے میل جول کو برا نہیں سمجھا جاتا کلبوں میں ڈانس کے وقت اپنے دوستوں کے بغل گرم کئے جاتے ہیں۔ محفل جانی داکریں بھی ساقی کا پارٹ ادا کرتی ہیں۔ گھوڑ دوڑ میں شرطیں لگاتی ہیں۔ اسٹیج پر نیم عریاں ناچ بھی کرتی ہیں۔ تعلیم حاصل کر کے نیک نام بننے کی وعدہ دار وفادار و فرمانبردار بیوی بننے کی خواہشمند عقلمند وزیر و ناظر کے خواب دیکھنے والی جنس تعلیم کی دولت کے نشے میں اپنی تمام ذمہ داریاں چھوڑ کر اپنی زیبائش و نمائش کی خاطر کتنا فرض ناشناسی کا ثبوت پیش کیا ہے اقتصادی طور پر بیشتر مرد ایسی عورتوں سے شادی کرنے کے قابل نہیں یا انہیں خاوند ہونے کی ذمہ داریاں اس قدر برداشت کرنی پڑتی ہیں کہ شادی ان کے لئے ایک اقتصادی ناممکنات میں ہو جاتی ہیں۔ لہذا ایسی عورتوں کی نظر اگر پڑتی ہے تو صرف صاحب دولت و حکومت یا صاحب موٹر و بنگلہ پر۔ ہندوستانیوں سے تو چین کے لوگ زیادہ غیرت مند ثابت ہو رہے ہیں جو اپنی قدیم تہذیب کی خاطر غیر مردوں کے ساتھ میل جول کی بے شرمی و بے غیرتی کو برداشت نہیں کرتے۔ بیشک اس قسم کی مطلق العنانی مغربیت زدہ لوگ اور اہل مغرب کے ایجنٹ ہی برداشت کر سکتے ہیں بلکہ خوشی سے اجازت بھی دے سکتے ہیں۔ گناہ ہر صورت گناہ ہے اس کی سزا کے مستوجب مرد و عورت دونوں ہوتے ہیں اس سے انکار ہی کس کو ہے۔ لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ ایک گناہ کرتا ہے تو دوسرا گناہ کرنے کے لئے اس کو حجت و دلیل سمجھ کر خود گناہ کرے۔ یہ بھی کوئی حجت ہے؟ میں تو کہوں گا کہ صرف مردوں کے سر سب کچھ تھوپ دینا درست نہیں۔ جنس مرد کے کانوں میں دل و دماغ پر صنف نازک جنس لطیف جیسے نازک نازک الفاظ کا برسوں سے پڑتے رہنا شرتی حضرات شعراء کے بلند پرواز تخیلات و جذبات کو ابھارنے والی غزلیات کا پڑھنا سمجھنا۔ مجنوں و فرہاد کے قصوں میں ان کا ننگے پاؤں ننگے سر خاردار وادیوں اور تپتے ہوئے صحراؤں میں بھٹکتے رہنا اور جیل توڑتے رہنا دیکھنا اور پھر باپ دادا کے زمانہ میں شادی کے لئے برسوں انتظار کرنے کی روایات معلوم کر کے جب وہ بھی جنس غریب (نایاب) لطیف و نازک ایک دوسرے سے بڑھ کر بازار علانیہ عہد شباب میں نظر میں ٹکرانی میسر ہو اور سابقہ ہی ساتھ ایک مسلسل تعلیم علمی و عملی میں شریک ہونا نصیب ہو۔

(باقی آئندہ)

سوداگر کی کہانی

از مسٹر ایس۔ اے متین صاحب باغپتی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سوداگر کچھ سامان فروخت کرنے کے لئے ایک میلے میں گیا۔ میلہ میں جو کچھ وہ سامان لے کر گیا تھا۔ وہ تمام فروخت ہوگیا۔ اور اس کو ایک معقول رقم مل گئی۔ اس نے اپنے دل میں کہا "آج میں نے کافی سے زیادہ کما لیا ہے۔ اب مجھ کو گھر چلنا چاہیئے۔ ابھی مجھے بہت دور جانا ہے" چنانچہ وہ سرائے میں اپنا گھوڑا لینے کے لئے گیا۔ لیکن وہاں اس کی چند دوستوں سے ملاقات ہوگئی دوستوں نے اصرار کیا کہ جانے سے پیشتر ہمارے ساتھ چائے پیو۔ تم نے ایسا کام کیا ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ سوداگر نے کہا "اچھا میں اب زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکوں گا۔ اندھیرا ہونے سے پہلے مجھے گھر پہونچنا ہے۔ کیوں کہ سڑک پر رات کو کئی لٹیرے ہوتے ہیں۔ وہ دوستوں میں بیٹھ کر اتنا خوش ہوا کہ گھر جانے کا خیال بھی نہ رہا۔ کچھ عرصہ بعد اس کو گھر جانے کا خیال آیا۔ اس نے دوستوں سے کہا۔ "اب مجھ کو اجازت دیجئے کیوں کہ کافی دیر ہوگئی ہے اور گھر کافی دور ہے" اس نے اپنا گھوڑا منگوانے کے لئے ملازم کو آواز دی لیکن جب گھوڑا لایا گیا۔ تو اس کے ایک دوست نے جو گھوڑے کی نعلوں کو بغور دیکھ رہا تھا کہا اس کے نعل کی ایک کیل نکلی ہوئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ تم دوسری کیل لگوا لو۔ سوداگر نے چلا کر کہا "نہیں نہیں میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ مجھے فوراً چلنا چاہیئے۔ ایک کیل کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی" چنانچہ وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ چند گھنٹوں کی سخت سواری کے بعد وہ ایک سرائے میں کچھ کھانے کے لئے ٹھیرا۔ جب وہ روانہ ہونے کے لئے دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا۔ تو سرائے کے مالک نے کہا "جناب۔ آپ کے گھوڑے کا نعل اتر گیا ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ اسے درست کرالیں" سوداگر نے کہا "نہیں میں انتظار نہیں کر سکتا مجھ کو بہت دیر ہوگئی ہے۔ مجھے صرف چند میل ہی جانا ہے۔ اور گھوڑا اتنا فاصلہ ایک نعل کے بغیر آسانی سے طے کر لے گا" وہ پھر گھوڑے پر سوار ہوا اور گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ لیکن چند میل جانے کے بعد گھوڑا لنگڑانے لگا اچانک اس نے ٹھوکر کھائی اور سوداگر گرتے گرتے بچا۔ تب وہ نیچے اترا اور اس نے اپنے دل میں کہا۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ گھوڑا بالکل لنگڑا ہو گیا ہے۔ اب مجھے پیدل چلنا ہوگا۔ پھر وہ آگے روانہ ہوا لیکن چند میل پیدل چلنے کے بعد اندھیرا ہوگیا۔ جب کہ وہ گھر سے کافی دور تھا راستے میں اچانک دو لٹیرے ایک جھاڑی سے وارد ہوئے اور سوداگر پر حملہ کر دیا۔ چونکہ وہ تھکا ماندہ تھا۔ اس لئے ان کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور لٹیروں نے اس کا تمام سرمایہ لوٹ لیا اور لنگڑے گھوڑے کے پاس اسے چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ یہ منظر دیکھ کر اس کو رونا آگیا اور اس نے کہا۔ افسوس نعل کی کیل نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اپنی تمام دولت کو گنوا دیا۔ اگر میں صرف چند منٹ کیل کو لگوانے میں صرف کر دیتا تو میری دولت اس طرح رائیگاں نہ جاتی۔

بس بچو! یاد رکھو۔ کبھی جلدی نہ کرو! ہر کام نہایت اطمینان اور خوش اسلوبی سے کرنا چاہیئے۔

(ترجمہ)

نیو تھیٹرز لمیٹڈ کلکتہ!

ان کی تازہ ہندوستانی فلم "وصیت نامہ" نمائش کے لئے تیار ہے۔ اس کو سین مکرجی نے ڈائرکٹ کیا ہے۔ جو نیو تھیٹرز کی متعدد فلموں میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر کے فرائض سر انجام دے چکے ہیں اور بنگالی میں دو فلمیں ڈائرکٹ کر چکے ہیں۔ "وصیت نامہ" انکی پہلی ہندوستانی فلم ہے۔ اس فلم میں نامور ستارے بھارتی۔ سمترا دیوی۔ اہندرا چودھری۔ دیبی مکرجی۔ لتکا بنرجی۔ ٹنڈن۔ ہیرالال، شورراجے لکشمی اور مایا بوس اداکاری کرتے ہیں۔ میوزک ڈائرکشن آر۔ سی بورل کی ہے۔

اس کمپنی کی ایک اور ہندوستانی فلم "ہمراہی" مکمل ہو چکی ہے۔ اور بہت جلد ہندوستان کے بڑے شہروں میں ریلز کر دی جائے گی۔

اس فلم کو مشہور کیمرہ مین مسٹر بمل رائے نے ڈائرکٹ کیا ہے، اداکاروں میں تمام نئے چہرے پیش کئے گئے ہیں۔ جن میں بنتا بوس۔ رادھا موہن ریکھا۔ ہیرالال۔ دیبی مکرجی۔ تلسی چکرورتی۔ بوکسن چٹرجی۔ دین دیال، جی۔ ایس کپور وغیرہ شامل ہیں اس فلم کی موسیقی کے انچارج بھی مسٹر آر۔ سی بورل ہیں

پروفیسر شبن لال سکسینہ

لکھنؤ۔ ۱۳ر جولائی۔ پروفیسر شبن لال سکسینہ ممبر یو۔ پی اسمبلی سے پولیس نے پھر انگوٹھے کا نشان لینے کی کوشش کی تھی مگر اسے جیسے پہلے اس کام میں ناکامیابی رہی تھی ویسے ہی اس بار بھی ہوئی۔ مسٹر سکسینہ اس وقت لکھنؤ ڈسٹرکٹ جیل میں مقدمہ سازش گورکھپور کے سلسلہ میں دس سال قید سخت کی سزا بھگت رہے ہیں۔

ماہر زبان کا تقرر

بمبئی ۱۱ر اگست حکومت بمبئی نے مسٹر کلیشن کو جو گجرات براینیہ اشٹر بھاشا پرچار سمتی کے سکرٹری ہیں ہندوستانی تعلیمی بورڈ کا ممبر مقرر کیا ہے۔

بے رحمی

بے رحمی اور سنگدلی دل کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے،
بے رحمی اور خوف ایک دوسرے کے دوست ہیں۔
ایک آدمی کی شقاوت دوسرے ساتھ ہزاروں کو رلاتی ہے۔
جیسا کہ اور بدیوں کا خاصہ ہے بے رحمی کا بھی کوئی بیرونی محرک نہیں ہوتا وہ صرف موقع کا انتظار کرتی ہے!
بے رحمی کا بہت برا اثر یہ ہے کہ اس کے تماشہ دیکھنے والے بھی بے رحم ہو جاتے ہیں۔

ڈیوک آف ونڈسر کا بیان

واشنگٹن ۸ر اگست۔ ڈیوک آف ونڈسر نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ انھوں نے موسیو لوال سے سیاسی معاملات پر کسی قسم کی بات چیت کی انہوں نے بتلایا کہ پیرس میں انہوں نے ایک سوشل تقریب میں ایک دفعہ لوال سے بات چیت کی تھی، یورپ سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ لوال نے پتاں کے مقدمہ میں بیان دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ ان کے اور ڈیوک آف ونڈسر کے درمیان جب وہ شہزادہ ویلز تھے خفیہ بات چیت ہوئی تھی۔ ڈیوک آف ونڈسر نے برطانی سفارت خانہ کو یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ گو میں ۱۹۳۵ء میں لوال سے ایک سوشل تقریب میں ملا تھا لیکن سیاسی معاملات پر بات چیت کی خبر غلط ہے۔

موج تبسم

خاتون:۔ مجھے ریڈیو کا ایک لائسنس چاہئے۔
کلرک:۔ "نام"
خاتون:۔ اس کا کوئی نام نہیں ہے میرے خاوند نے اسے گھر پر بنایا ہے"

"ان بچوں کی ماں، باپ، دادا، دادی کچھ بھی نہیں ہے، کم ان کی مدد کرو گے؟"
"ضرور، ان سے کہو کہ میرے بوڑھے دادا دادی کو لے جائیں"

تم اپنے آپ کو بہت بڑا بے وقوف کہتے ہو آخر اس کا ثبوت؟"
"کیا تم نے میری بیوی کو نہیں دیکھا؟"

"تم نہیں جانتے میں بہت خوش قسمت ہوں"
"کس طرح؟"
"میری ساس بہری بھی ہے اور گونگی بھی،
اس لئے وہ میری بات میں دخل نہیں دے سکتی،

دہلی ۷ر اگست۔ بریلی کالج جلد ہی آگرہ یونیورسٹی سے جس سے وہ وابستہ ہے یہ درخواست کرنے والا ہے کہ اسے کامرس میں ایم۔ اے کا درجہ کھولنے اجازت دیدی جائے اور آرٹ کے درجہ میں ڈرائنگ کلاس کھولنے کی اجازت دیدی جائے

مُردوں کو زندہ کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا

اس سے قبل معلوم ہوا تھا کہ روسی ڈاکٹروں نے ایسے مردہ انسانوں کو زندہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو جنگ میں زخمی ہونے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ روس میں کئی ایسے انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے جو بجلی کے حادثہ سے جاں بحق ہوگئے تھے۔

روسی ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ جو آدمی بجلی کے حادثوں میں مرتے ہیں ان کی موت عام مرنے والوں سے مختلف ہے۔ بظاہر تو ان کا قلب ساکت ہو جاتا ہے اور خون کی گردش بند ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی زندگی کے آثار ان میں باقی رہتے ہیں۔ اگر فوراً ہی ان کے قلب میں حرکت پیدا کر دی جائے تو وہ دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔

اس جدید اصول اور دریافت کے پیش نظر روسی ڈاکٹر اس وقت تک بہت سے ایسے مُردوں کو زندہ کر چکے ہیں جو بجلی کے حادثوں میں کام آچکے ہیں۔

علاج

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

دل سکھ کو نت نئی شادیاں کرنے کا شوق تھا اگر یہ کہا جائے کہ ان کا یہ شوق جنون کی حد تک پہونچ گیا تھا تو بے جا نہ ہوگا پہلی بیوی کی مہندی نہ اُترنے پاتی کہ یہ دوسرے کو لے آتے، روپے پیسے کی فراوانی تھی، بڑوں نے خزانے چھوڑے تھے، اس غریب ملک میں مالدار کو سوسائٹی میں ایک وقعت حاصل ہے، لوگ اس کے افعال کو نہیں دیکھتے بلکہ دولت کی جھنکار پا کر مست ہو جاتے ہیں اس کے ہمنوا بن جاتے ہیں، دل سکھ کو راجہ کہہ کر پکارا جاتا تھا، دولت مند ہونے کی وجہ سے یا شادیاں رچانے سے بہر حال حواریوں نے انہیں راجہ مشہور کر رکھا تھا۔ بڑے کمرے میں مسند لگا کر بیٹھتے درجن بھر آدمیوں کا جمگھٹا ہوتا حقہ کے کش اُڑتے پان کا دور چلتا، واہ واہ کے نعروں میں ان کا بھاری بھرکم جثہ عجیب شان پیدا کر دیتا، اس پر ان کی بے تکی باتیں، اُن کے راجہ ہونے کا کافی ثبوت تھیں، بات بات پر مونچھوں کو تاؤ دیتے مسکراتے ہوئے محفل کی رونق کو دوبالا کرتے عقل سے کورے تھے، اس لئے آسانی سے حواریوں کا شکار بن جاتے تھے، چندو کا ان کے پاس ہر وقت کا اٹھنا بیٹھنا تھا، چنانچہ مشہور تھا کہ انہوں نے چار شادیاں صرف چندو کے ایما پر کر ڈالیں اب بھی اگر وہ یہ کہہ دیتا کہ فلاں جگہ ایک لڑکی میں نے دیکھی ہے، کیا بتاؤں چہرے پر آنکھ نہیں ٹکتی مور کی سی چال چلتی ہے دل سکھ لوٹ پوٹ ہو جاتے مسکرا کر کہتے:۔

"کتنے میں ہاتھ آجائے گی؟"

چندو، جو ان کی نبض پہچانتا تھا بولا:۔

"سرکار یہی کوئی ۴ ہزار میں سودا پٹ جائے گا"

دل سکھ تجوری سے ۴ ہزار نکال لائے بولے۔

"دیر نہیں ہونی چاہئے، ہاتھ سے نکل گئی تو عمر بھر پچھتاوا رہے گا،

اوٹ میں رانی کھڑی سن رہی تھی اس کی شادی کو دو برس ہوئے تھے، یہ ان کی نئی بیوی تھیں شکل وصورت، ناک نقشہ کی اچھی تھیں چندو کی بات پر کڑک کر بولیں:۔

"چندو کیا پٹی پڑھا رہا ہے، بے ایمان نہ بیاہ تو کر چکے ابھی کیا کچھ کسر باقی ہے"

چندو جھینپ کر بولا:۔

رانی جی تو مذاق کر رہا تھا سرکار سے آپ نے سچ جان لیا،"

رانی بھی گولیاں نہ کھیلی تھی، نین صورت پر آئی تھی بولی:۔

"مجھے جُل دے رہا ہے ۴ ہزار اینٹھ لئے۔ کہاں چلا رقم دے کر، سیدھے ہاتھ سے تھیلی رکھ دے ورنہ مجھ سا بُرا نہ ہوگا"

چندو اپنے تجربوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بولا "تم تو فضول بگڑ رہی ہو، یہ ایک نئے قرض مانگے ہیں، مہاراجہ اب شادی کیا کریں گے، ایک چھوڑ چار موجود ہیں پھر اب وہ عمر بھی نہیں رہی ان کی، کچھ تو سوچو رانی جی"

دل سکھ جو ایسے موقع پر عقلمند بن جاتے تھے مسکرا کر بولے:۔ "تم بھی کن باتوں میں آگئیں، چندو اپنی شادی کے لئے اُدھار لے جا رہا ہے روپیہ تمہارے ہوتے میں کیا شادی کروں گا بھلا"

دل سکھ کی "صاف گوئی" جس میں محبت کی آمیزش تھی، کام کر گئی رانی غصہ تھوک کر بولی:۔

"میں تو پہلے ہی جانتی تھی کہ میرے راجہ ایسے نہیں ہیں، شادی پر آپ نے وچن دیا تھا کہ تمہارے سوا کسی سے بات نہیں کروں گا، پہلی تینوں داسیاں بن کر رہیں گی گھر میں"

"ہاں، ہاں وہ مونچھوں کو تاؤ دے کر بولے۔

دیکھو میں تینوں سے بات نہیں کرتا یہ اور بات ہے کہ گھر میں رہنے کی وجہ سے اُن کی دلجوئی کرنی ہی پڑتی ہے، زیور کپڑے جو تمہارے پاس ہیں کسی دوسرے کے پاس کہاں ہیں؟"

رانی نگاہیں نیچی کئے زیر لب مسکرا رہی تھی، بولے، آج کیا پان نہ کھلاؤ گی اپنے ہاتھ سے"

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی چندا پان کا بیڑا لئے داخل ہوئی، یہ دل سکھ کو بہت پسند تھا، خضاب زدہ مونچھیں مروڑنے لگے، بولے، کیا کہنا تمہارے پان کا رانی خوشامد کر رہی تھی کہ پان میرے ہاتھ سے کھالو آج ہم نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ہماری چندا روٹھ نہ جائے گی ہم سے،

چندا نے شرم سے گردن جھکالی راجہ نے محبت سے گلوری منہ میں رکھ لی ابھی وہ پیک تھوکنے نہ پائے تھے کہ رانی پان لے کر آگئی۔ اس کی نظریں چندا کے تعاقب میں اٹھ گئیں جو سامنے کے دروازے سے باہر نکل رہی تھی، دل سکھ کے چلتے ہوئے جبڑے ایک دم رک گئے،

"کیوں جی لگے تارے دکھانے مجھے بھی"

دل سکھ بیڑا ایک کلے سے دوسرے کلے کی طرف کھسکاتے ہوئے بولے

"کیا ہوا رانی"

"پان کو مجھ سے کہا تھا، اور کھالیا چھتنی کے ہاتھ سے"

"اوہ! کتنی چھوٹی سی بات پر بگڑ گئیں تم بھی، لاؤ تم بھی دے دو، کھائے لیتا ہوں" پیک تھوکنے کے لئے اگالدان کی طرف بڑھے،

"یوں نہیں مانوں گی، منہ خوب صاف کرنا ہوگا" پھر لے آؤ پانی تھوڑا سا، مسکرا کر بولے،

چندو نے جمنا کو اشارہ کیا، جمنا شربت کا گلاس بھر لائی۔

دل سکھ مسکرا کر بولے:۔
تمہیں جتنا خیال ہے میرا اور کسی کو نہیں، کیا مزے دار شربت ہے جمنا اس عزت افزائی پر مسکراتی ہوئی چلی گئی،

رانی لوٹا اور پانی کا گلاس لئے نمودار ہوئی، دل سکھ کے ہاتھ میں شربت کا گلاس دیکھ کر بولی،

"بڑے بے صبر ہو، میں کیا خالی پانی ہی لے کر آتی، لیموں کے رس کا ایسا مزیدار شربت بنا کر لائی ہوں کہ گھنٹوں پیاس نہیں ستائے گی مگر تمہیں تو خالی چینی کا شربت پسند ہے" چاہے اس میں زہر ہی کیوں نہ ملا ہو،

دل سکھ جلدی سے گلاس خالی کرتے ہوئے بولے:۔ "تمہارا شربت تو واقعی بڑا لذیذ ہوگا۔

پیاس بہت ستا رہی ہے اچھا ہوا تم لے آئیں" ہاتھ بڑھا کر گلاس تھام لیا، چندو بولا۔ "سرکار، چلم ٹھنڈی ہوگئی بھر لاؤں"

"ہاں ہاں" وہ بولے، رانی ہاتھ روک کر بولی:۔ "اس نگوڑے کو ہاتھ نہیں لگانے دوں گی چلم کو آج تو اپنے ہاتھ سے بھر کر پلاؤں گی تمہیں"

دل سکھ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، آج رانی کتنی محبت جتا رہی تھی، اُسے چلم پیجاتے ہوئے دیکھ رہے تھے رانی کی مورکی سی چال کو،

ان کے دماغ میں چندو کی نئی دریافت گھوم گئی جس کے چہرے پر کسی کی نگاہ نہیں رکتی تھی، اور چال؟" " انہوں نے چونک کر دیکھا، شانتا طشتری میں خربوزے کی قاشیں لگائے پائل بجاتی ہوئی آرہی تھی، بولے:۔ "میں سوچ ہی رہا تھا کہ آج تم نے خربوزہ نہیں کھلایا، بھئی بہت وقت پر آئیں!"

شانتا دبی مسکراہٹ سے بولی:۔
"قاشیں اپنے ہاتھ سے بنا کر لائی ہوں، کھائیں گے تو مزہ ہی آجائے گا آج، بہت میٹھا ہے" "کیوں نہیں"

وہ مسکرا کر بولے تمہارے ہاتھ کا میٹھا کیوں نہ ہوگا، آخر ہماری بڑی رانی ہونا؟"

شانتا مسکراتی ہوئی چلی گئی، پائل بجاتی ہوئی دل سکھ مزے لے لے کر کھا رہے تھے برتن میں لگی ہوئی قاشیں،

رانی چلم لے کر آئی۔ شربت جوں کا توں دھرا تھا۔ راجہ طشتری پر جھکے ہوئے تھے، ہاتھ کھینچ کر بولے۔

"لاؤ چلم لاؤ" چندو آج مزہ آئے گا چلم میں" رانی جل کر بولی۔

خربوزہ کھانے کو جی چاہتا تھا تو مجھ سے کہا ہوتا، میں کیا دشمن ہوں، شربت بھی رکھا ہے ویسے کیسا، پڑے پڑے گرم نہ ہو گیا ہوگا خاک مزہ دے گا،"

"یہ بات نہیں رانی" وہ بولے، "ابھی پیے لیتا ہوں ذرا کش لے لوں حقہ کے پھر تمہارے ہاتھ کی چلم" کش کھینچ کر بولے،

"آہا! کیا بڑھیا تمباکو بھری ہے تم نے،

تمہارے ہاتھ تو ..." ناک کٹ گئے چندو ... ہوا چلا گیا۔

ــــ ❊ ــــ ❊ ــــ

چندو دروازے کے آگے رکا، تنگ گلی میں ایک چھوٹا سا مکان کس مپرسی کے عالم میں مکینوں کی مفلسی کی داستان دہرا رہا تھا جوان بیٹی بیاہ لائق بیٹھی تھی، آمدنی محدود، خرچ زیادہ، جے کشن خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے چندو جو کئی روز سے پھیرے کر رہا تھا ایسا جادو کیا کہ بے چارہ جے کشن کو ہاں کہتے ہی بنی، دل سکھ کی امارت کی کہانی بھولنے والی نہ تھی، رہیں ان کی پہلی بیویاں، چندو نے ان پر چالاکی کا پردہ ڈال دیا۔ کسی کے متعلق کہا کہ وہ بانجھ تھی، اس لئے اسے نکال دیا گیا کسی کو بدچلن بتلایا،

غرض اس کی دروغگوئی نے چاروں کو ٹھکانے لگا دیا، شادی کے سارے خرچ کا ذمہ لے لیا،

جے کشن اس سے پیشتر دو ایک جگہ سے مایوس ہو چکے تھے کیونکہ لوگ جہیز کے علاوہ نقد روپیہ بھی مانگتے تھے، جے کشن کے بس کی بات نہ تھی لڑکی پڑھی لکھی تھی، مگر زمانہ کا غلط دستور اچھائیوں کا گلا گھونٹ دیتا ہے، خوبصورتی مٹی کے مول بکتی ہے، جوان لڑکیاں بڈھوں کے پلے باندھ دی جاتی ہیں انسانیت کا خون ہوتا ہے ہوا کرے، مردوں کی من مانی باتیں ہوں گی اور ضرور ہوں گی، ڈنکے کی چوٹ سے ہوں گی، دولت کا طلسم آسانی سے ٹوٹنے والا نہیں ہے سوشیلا کے پیروں تلے زمین نکل گئی پچاس برس کے بڈھے سے شادی اور وہ بھی جس کے پاس ایک چھوڑ چار بیاہیاں موجود ہیں اس کے پڑوس میں راجہ رام دوسرا بیاہ کر لایا تھا، اس کی پہلی بیوی کو وہ چاچی کہتی تھی جب اسے معلوم ہوا کہ اس کے چاچا نئی چاچی لے آئے ہیں وہ بھاگی ہوئی آئی اس کی چاچی کس شدت سے رو رہی تھی کوٹھری میں پڑے پڑے، چاچی کو ان حالوں میں دیکھ کر اس کے آنسو پھوٹ پڑے راجہ رام کیوں دوسری بیوی لے آئے اس کی چاچی میں بے شمار خوبیاں نظر آتیں پھر یہ سب کیوں اور کیسے ہوا؟ بہت غور کے باوجود وہ کچھ نہ سمجھ سکی، چاچی آخر یہ کیوں کر ہوا؟

درگا آنسو پونچھتے ہوئے بولی:۔
"بیٹی میرا مقدر، بھاگ پھوٹ گئے میرے،"

آج کیا اس کے بھاگ بھی پھوٹ گئے تھے، جس گھر نیا نہ ہو وہاں شاید بھاگ ہوتے ہی نہیں مگر درگا تو مالدار باپ کی بیٹی تھی، سوچتے سوچتے اس کی آنکھیں بھر گئیں، کیا وہ باپ کے حکم کے آگے سر جھکا دے، جیسے اس کی لاکھوں بہنیں روزانہ جھکا رہی ہیں آخر یہ والدین کب تک اولاد کے جذبات سے کھیلتے رہیں گے، مجھے اس کی دولت نہیں چاہیئے، امارت نہیں چاہیئے، پتا جی کی عمر کا پتی! اس کا منہ کھلا رہ گیا،

رانی تعجب سے منہ کھولے دیکھ رہی تھی کہ آج راجہ کو ہو کیا گیا ہے، کہاں بن ٹھن کر جا رہے ہیں اور یہ چندو خوشی سے پھولا نہیں سماتا، کہیں وہ بات تو نہیں، چونک کر بولی:۔

"کہاں جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟"
"ہیں۔ ہیں" دل سکھ رکتے ہوئے بولے، "آج چندو کا بیاہ ہے نا؟"

"خوب، اپنا اثر اس پر بھی ڈال دیا، مگر سکھیا ابھی آئی تھی اس نے تو کچھ کہا نہیں،"

"اسے نہیں معلوم"

"چپکے چپکے ہو رہی ہے شادی"

اس کی بیوی نے خود ہی تو کہا ہے اس سے دوسری شادی کے لئے"

چونک کر بولے:۔
"ہاں ذرا میرے گلے کی مالا تو لا دو، برات میں جاؤں گا"

وہ کمرے کی طرف مڑی، چندا عطر کی شیشی لئے ہوئے آئی، راجہ کے بھڑکیلے لباس پر ایک چونکتی ہوئی نگاہ ڈالی،

رائے صاحب کی برات میں جا رہے ہو، خوشبو بھی تو لگا کر "محبت سے عطر لگا رہی تھی اُن کے کپڑوں میں اور مسکرا رہے تھے، حسب معمول، جمنا پان کا بیڑا لے کر آئی، دل سکھ نے اسکا بھی خندہ پیشانی سے سواگت کیا، بڑی رانی تو پوشاک پہنا کر ہی گئی تھیں انہیں، رانی مالا لے آئی، اس کے راجہ سچ مچ معلوم دے رہے تھے آج، بالکل ویسے ہی نظر آرہے تھے جیسے اس کے بیاہ کے روز، ریشمی خوشبو میں بسی ہوئی پوشاک گلے میں موتیوں کی مالا، وہ موٹر میں بیٹھ گئے چندو کے ساتھ، رانی انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی،

لڑکیوں نے دیکھا دولہا کی موٹر آگئی تھی، ڈھولک کی آواز بلند ہوگئی، نفیریاں بجنے لگیں سوشیلا نے گھونگٹ کی اوٹ سے دیکھا، اپنے ہونے والے دولہا کو، زرق برق پوشاک آنکھوں میں کوند گئی دل پر بجلی بن کر گری، مالا دیکھ کر آنکھوں سے موتی ٹوٹ پڑے، ابھی تھوڑی دیر بعد وہ اُسے سونپ دی جائے گی، دولت سے اس کا بیاہ ہو جائے گا۔ کیا وہ خود کو اس کے حوالے کر دے، چپ چاپ دھرم کے نام پر اس کی بن جائے ایسے ہی جیسے سیکڑوں اس کی بہنیں کر رہی ہیں جن کے باپ انہیں کسی انسان سے نہیں بلکہ دولت سے بیاہ دیتے ہیں کومل اور سندر لڑکیوں کو، اور وہ لہو کے گھونٹ پی کر ساتھ ہو لیتی ہیں چپ چاپ گھونٹ گھونٹ کر مرنے کے لئے،

منڈپ سج رہا تھا تلک دھاری پنڈت براجمان تھے، دل سکھ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے، سوشیلا کو سہارا دیئے جے کشن داخل ہوئے، سوشیلا نے گھونگٹ اٹھا کر ایک نظر دولہا کو دیکھا، دل سکھ کا ہاتھ مونچھوں پر پڑا، سوشیلا کا ہاتھ پیر کی طرف بڑھا، اس کے ہونٹ کھلے "پاجی، بدمعاش" ہاتھ پوری قوت سے کام کر رہا تھا، راجہ جی پر ان گنت جوتے برس رہے تھے۔

پنڈت بوکھلائے یہ کلجگ ہے کلجگ، ہونے والے پتی سے یہ سلوک، یہ شرمناک حفت بازی' دل سکھ چلا رہے تھے، مجھے بچاؤ کہاں ہو چندو، ارے مر گیا کیا، منڈپ پر عجیب سماں بندھ گیا تھا ایک ہڑ بڑ مچا ہوا تھا جے کشن سوشیلا کو روکنے کی کوشش کرتے تھے مگر یہ کلجگ کی لڑکی جیسے ادھار کھائے بیٹھی تھی، تہیہ کئے ہوئے تھی کہ وہ آج اپنی اُن بہنوں کا جو دولت کے گڑھے میں آنکھیں میچ کر دھکیل دی جاتی ہیں بدلہ چکا کر دم لے گی، ❊

یورپ پر روس کا غلبہ

برلن ۳ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پوٹسڈم میں تین بڑوں نے جرمنی پر جو شرطیں لگائی ہیں ان کے سامنے ورسائی کا معاہدہ محض بچوں کا کھیل [illegible] آتا ہے۔ پریزیڈنٹ ٹرومین، مارشل اسٹالن اور مسٹر ا[illegible] نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ دنیا کی قسمت اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتے ہیں۔ پوٹسڈم کے سارے بیان کے مطابق یورپ میں روس کا غلبہ ہو گیا ہے کیونکہ اگ اور سابق جرمن بالٹک علاقوں پر کنٹرول حاصل کر کے اس نے اپنی سمندری پوزیشن بہتر بنا لی ہے۔

کارروائی جلسہ انجمن طبیہ بہرائچ

۳ر اگست ۱۹۴۵ء بروز جمعہ بوقت ۵ بجے سہ پہر کو جناب خواجہ ممتاز احمد شاہ کی کوٹھی پر اطباء ضلع بہرائچ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے اطباء نے شرکت فرمائی جن میں سے بعض اطباء کے نام حسب ذیل ہیں۔

حکیم صفدر علی صاحب دارثی (۲) حکیم عبدالمغنی صاحب (۳) حکیم محمد احسن صاحب دارثی۔ (۴) حکیم عبدالقدیر خاں صاحب (۵) حکیم محمد اظہر صاحب دارثی (۶) حکیم محمد اشہر صاحب دارثی (۷) حکیم مقبول احمد صاحب (۸) حکیم عبدالرؤف صاحب جردلی (۹) حکیم محمد عابد صاحب نانپاروی۔ (۱۰) حکیم ابوالبرکات صاحب پیاگپوری تحصیل بہرائچ (۱۱) حکیم محمد یونس صاحب [illegible] (۱۲) حکیم عبدالرحمان صاحب طبیب ڈسٹرکٹ بورڈ (۱۳) حکیم معصوم علی صاحب پیاگپوری (۱۴) حکیم امیزالدین صاحب (۱۵) حکیم سلیمان صاحب کاپوری وغیرہ وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

بہ تحریک حکیم مقبول احمد صاحب بتائید حکیم محمد احسن صاحب دارثی حکیم صفدر علی صاحب کو جلسہ کی صدارت کے لئے منتخب کیا گیا۔ جناب صدر کے حکم سے حکیم حاجی عبدالقدیر خاں صاحب نے خطبہ صدارت پڑھا اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی ایک انجمن کی تشکیل کا مسئلہ پیش ہوا۔ چونکہ سالانہ انتخاب کا مسئلہ ہے اس لئے بہ تحریک حکیم حاجی عبدالقدیر خاں صاحب و بتائید حکیم مقبول احمد حکیم صفدر علی صاحب دارثی کو ایک سال کے لئے انجمن کا صدر بنایا گیا اور نائب صدر حکیم عبدالقدیر خاں صاحب تجویز ہوئے۔

بہ تحریک حکیم عبدالقدیر خاں صاحب و بتائید حکیم عبدالمغنی صاحب و حکیم محمد اظہر صاحب دارثی و حکیم عبدالرحمان صاحب حکیم مقبول احمد کو سکرٹری و نمائندہ انجمن طبیہ بہرائچ منتخب کیا گیا حکیم عبدالمغنی صاحب کو نائب سکرٹری و حکیم محمد اظہر صاحب کو خزانچی مقرر کیا گیا۔

اس کے بعد ورکنگ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ حکیم سید محمد احسن صاحب حکیم محمد اشہر صاحب دارثی حکیم حافظ محمد سلیمان صاحب حکیم جلال الدین صاحب دارثی یہ چار حضرات ممبران ورکنگ کمیٹی تجویز ہوئے۔ بعدہٗ مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا۔ حکیم عبدالرؤف صاحب جردلی حکیم عابد علی صاحب نانپاروی حکیم عبدالرحمن صاحب طبیب ڈسٹرکٹ بورڈ حکیم رشید احمد صاحب

بقیہ مشاعرہ صفحہ اوّل!

جناب وفا صاحب شاہجہانپوری

دل کو سرود عشق کا حامل بنا دیا
میں نے تری نظر کا مقابل بنا دیا
اک پرتو جمال سے اُس طرفہ کار نے
دنیا کو احترام کے قابل بنا دیا
اس عشق پختہ کار کے اللہ رے فریب
اک اک نظر کو حاصل منزل بنا دیا
بربادیوں کا عشق کی اللہ رے مآل
مجھ کو بھی التفات کے قابل بنا دیا

جناب ندرت صاحب کانپوری

فطرت نے کائنات کا حاصل بنا دیا
سب کچھ بنا دیا، جو مرا دل بنا دیا
سر رکھ کے میں نے عام کیا ذوق بندگی
اک نقش پا کو حاصل منزل بنا دیا
طے کر سکے نہ مرحلۂ راہ عشق ہم
آسانیوں نے اور بھی مشکل بنا دیا
گرداب عشق میں جو پڑی کشتی حیات
اک موج کی تھپیڑ نے ساحل بنا دیا
اس شمع رو کو کس نے کیا زیب انجمن؟
ندرت ہمیں نے رونق محفل بنا دیا

جناب پادری شوق صاحب

تیغ نگاہ ناز نے بسمل بنا دیا
موت و حیات کو مری مشکل بنا دیا
ہاتھ آگئی حقیقت الفت مجاز سے
مجھ کو بتوں نے عاشق کامل بنا دیا
جلووں نے ہر سوال کا میرے دیا جواب
نظروں نے دل کو دامن سائل بنا دیا
افتادگی نے ساتھ دیا اہل عشق کا
ہر ہر قدم کو جادۂ منزل بنا دیا
سجدے اس آستاں کے کئے شوق اسقدر
اپنی جبیں کو ناز کے قابل بنا دیا

۴ جردلی منتخب ہوئے۔

چونکہ آج کل جردل و اطراف جردل میں ہیضہ کا بہت زور ہے اس لئے اطباء جردل سب شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ بہرحال جلسہ بہت کامیاب رہا۔

خدا کا شکر ہے کہ جلسہ بہت کامیاب رہا سب حضرات نے کافی دلچسپی لی۔ اطباء ضلع کی فیس ممبری عہ اور اطباء شہری کی مبلغ ۶ر مقرر ہوئی۔

جو حضرات قصبات سے تشریف لا کر شریک جلسہ نہ ہو سکے ان کو اطلاع دیکر فیس ممبری وصول کرنے کی تجویز بالاتفاق پاس ہوئی۔

آخر میں سیکرٹری نے حاضرین جلسہ خصوصاً باہر کے اطباء صاحبان کا شکر *

* ادا کیا۔ ۸ بجے شب کو جلسہ ختم ہوا۔

حکیم مقبول احمد آنریری سیکرٹری
(انجمن طبیہ بہرائچ اودھ)

نیشنل ہیرلڈ کے ڈائرکٹروں کی میٹنگ

لکھنؤ ۲ر اگست۔ کشمیر سے پنڈت جواہر لال نہرو کے واپس آنے کی ٹھیک تاریخ تو معلوم نہیں ہے مگر اندازہ کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۴ یا ۲۵ر اگست کو واپس آئیں گے خیال ہے کہ ان کی واپسی پر نیشنل ہیرلڈ کے ڈائرکٹروں کی ایک میٹنگ ہوگی۔

حلقہ ع۲ کے ضمنی انتخاب کے متعلق
مجلس عاملہ سٹی مسلم لیگ کا فیصلہ

۷ر اگست ۱۹۴۵ء مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب بابو محمد یعقوب صاحب بوقت ۲½ بجے دن منعقد ہوا۔ حسب ذیل تجویز متفقہ طور پر منظور ہوئی:۔

(۱) اس امر کے پیش نظر کہ قائد اعظم کے اعلان کے مطابق پروونشل اسمبلی اور سنٹرل اسمبلی کے انتخابات بہت جلد ہونے والے ہیں اور فہرست رائے دہندگان آویزاں ہو چکی ہے۔ اس اہم آل انڈیا پروگرام کے سلسلہ میں اراکین شہری مسلم لیگ شبانہ روز انتخابات مذکور کے ضروری انتظامات میں مشغول اور مصروف ہیں نیز صوبہ مسلم لیگ یوپی نے انتخابات مذکور کے مصارف کے لئے فراہمی سرمایہ کی اپیل کی ہے لہذا اس مقامی مسئلہ ضمنی انتخاب حلقہ ع۲ کے متعلق مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حلقہ مذکور کو آزاد کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی غیر لیگی حلقہ مذکور میں بحیثیت امیدوار کھڑا ہوا تو اس کے خلاف میں مجلس عاملہ مذکور اپنے کسی لیگی امیدوار کو مدد کرے گی اور اگر ایک سے زیادہ لیگی امیدواران انتخاب میں حصہ لے رہے ہوں گے تو ان کو سمجھا بجھا کر صرف ایک لیگی امیدوار کے حق میں بقیہ کو دست بردار ہو جانے کی ترغیب دے گی۔

(۲) طے پایا کہ جن امیدواران کا زر ضمانت جمع ہے وہ واپس کر دیا جائے۔

نیازمند
ڈاکٹر محمد شریف خان جنرل سکرٹری شہری مسلم لیگ کانپور

کانپور مزدور سبھا کا جلسہ

۵ر اگست اتوار ۳ بجے شام کو مزدور سبھا ہال گوالٹولی میں زیر صدارت مسٹر اشوک بوس پریسیڈنٹ کانپور ٹینری و لیدر ورکرس یونین کانپور کی تمام ٹینریوں اور کوپرایلن کے مزدوروں کے نمایندوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:۔

(۱) یہ میٹنگ برطانوی انتخاب میں لیبر پارٹی کی شاندار جیت پر مبارکباد دیتی ہے۔ میٹنگ کی رائے میں یہ جیت انگلستان کے ترقی پسند طبقے کی دقیانوسی طبقے پر کامیابی کی نشانی ہے۔ یہ میٹنگ لیبر پارٹی کو یاد دہانی کراتی ہے کہ وہ اوراُن انتخاب میں کئے ہوئے اپنے اعلانات کو بھول نہ جائیں جس میں کہ ہندوستان کی آزادی کا بھی سوال شامل تھا۔

"یہ میٹنگ یہ بھی امید کرتی ہے کہ نئی سرکار کی پالیسی ایسی ہوگی کہ جس سے برطانوی عوام اور ہندوستانی مزدوروں میں بھائی چارہ بڑھے گا"

(۲) اس میٹنگ کی رائے میں مقامی حکام نے مل مالکان کو خوش کرنیکا جو طریقہ اختیار کیا اس سے مل مالکان کے منافع خوری کے حوصلہ میں ہمت افزائی ہوئی۔ لہذا یہ میٹنگ حکام کی اس پالیسی کی سخت مذمت کرتی ہے اور مل مالکان نے مزدوروں کو یہ نقصان پہونچایا کہ ملوں میں لمبی لمبی چھٹیاں ہوئیں تنخواہیں گھٹائی گئیں۔ بونس مارا گیا اور تین تین سال کے پورانے واژننگ فنڈ سے مزدوروں کا ریکارڈ خراب کیا گیا۔

(۳) میٹنگ کی رائے میں ملک کے سیاسی جمود کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور اس کے لئے میٹنگ مندرجہ ذیل مطالبہ کرتی ہے:۔ (۱) مرکزی اور صوبائی انتخابات جلد از جلد کئے جائیں (۲) کانگرس سے قانونی پابندی ہٹالی جائے اور تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کی جائے۔ (۳) اور صوبوں میں دفعہ ۹۳ کو ختم کر کے ملی جلی وزارتیں بنائی جائیں۔

شیو شرما سکرٹری
کانپور ٹینری ڈیورورکرس یونین مزدور سبھا
بلڈنگ گوالٹولی۔ کانپور

شام میں چاندی کا سکہ چلیگا

دمشق۔ پہلی اگست۔ شام کے وزیروں کی کونسل نے چاندی کے سکوں کا ڈیزائن پاس کر دیا ہے۔ چاندی کے سکے شام میں جلد ہی جاری کئے جائیں گے۔

لوال فرانس کے جیلخانہ میں

لندن۔ یکم اگست۔ لوال جو ریتی دیشی وزیر اعظم تھا اور فرانس میں جس کے خلاف سب سے زیادہ نفرت ہے اس وقت فرانس کے قریب جیل خانہ میں بند ہے

ہالینڈ کا سونا واپس جا رہا ہے

لندن۔ ۲ر اگست ڈچ جہاز سرڈم ہالینڈ کا سونے کا ذخیرہ لندن سے لے جا رہا ہے۔ یہ سونا اس وقت وہاں پہونچایا گیا تھا جبکہ جرمنوں نے ہالینڈ پر قبضہ کیا۔

لندن ۲ر اگست برطانیہ کی نئی گورنمنٹ مکمل طور پر بن گئی ہے نئی کیبنٹ کے ۲۰ ممبر ہیں جبکہ چرچل گورنمنٹ میں ۱۶ وزیر تھے۔

لندن میں ہندوستان کا سفیر

لندن۔ ۳ر اگست۔ "کلوب" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے:۔

بعض لیبر لیڈر پسند کریں گے کہ پنڈت جواہر لال نہرو مکمل سفارتی حیثیت سے بطور ہائی کمشنر لندن میں رہیں تاکہ ہندوستان کے معاملوں پر وہ حکومت کا مشورہ دے سکیں کہا جاتا ہے کہ پروفیسر ہرلڈ لاسکی چیرمین نیشنل ایگزکٹو اس خیال کی روح رواں ہیں۔ لیبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ اس قسم کا قدم نہ صرف ہندوستان بلکہ برطانیہ میں اور برطانیہ کے باہر مزدوروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے موزوں قدم ہوگا۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ نئی حکومت پرانے خیالات چھوڑ کر آزادی کی اسپرٹ کا صاف ثبوت دے رہی ہے۔

لندن ۲ر اگست۔ اخبار "ڈیلی ہرلڈ" کے نمایندہ کا بیان ہے کہ جرمنی کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اور کمونسٹ پارٹی کے درمیان جو دشمنی تھی وہ اب دور ہو کر دوستی قائم ہو گئی ہے

امریکہ غیر ملکوں میں ۱۱½ ارب ڈالر کی رقم خرچ کر چکا ہے

واشنگٹن یکم اگست امریکہ کے غیر ملکی اقتصادیات کے محکمہ کے افسر مسٹر لیو کرولی نے آج ایک رپورٹ میں بتلایا ہے کہ امریکہ نے یکم جولائی ۱۹۴۰ء سے لے کر ۳۱ مارچ ۱۹۴۵ء تک غیر ملکوں میں کس قدر رقم خرچ کی۔ اس رپورٹ کے مطابق ان ۴¾ برسوں میں حکومت نے .... ۱۱۴۳۷ ڈالر کی رقم خرچ کی اور .... ۳۲۵۷ ڈالر اس کو وصول ہوئے۔ اس میں سونے کی زرخرید کی رقم شامل نہیں ہے ۳۱ر مارچ تک حکومت نے ادھار اور پٹہ کے ماتحت امداد پر .... ۳۹ ڈالر کی رقم خرچ کی ہے اس کے علاوہ امریکی فوج کے ذریعہ .... ۳۷۳ ڈالر کی رقم خرچ کی گئی ۳۱ر مارچ تک امریکہ کو ادھار اور پٹہ کے بدلے .... ۵۶ ڈالر کی رقم کا سامان پہونچا۔

آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ غیر ملکوں پر ۱۹۴۰ء سے لگا کر ۳۱ر مارچ تک .... ۵۸۵ ڈالر کی رقم کا قرضہ لگایا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ نے غیر ملکوں میں فوجی اڈے بنانے پر .... ڈالر کی رقم خرچ کی۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

۱۔ حسب منشاء دفعہ ۳۶ یو۔پی۔ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ ناپاح گھر بر ہانہ اسکیم کے بڑی سمینٹ کانکریٹ روڈ کے پورب اور پچھم میں کچھ مکانات کا لیا جانا تجویز ہوا ہے جو ناپح گھر بر ہانہ اسکیم میں جو زیر دفعہ ۳۶ یو۔پی گزٹ مورخہ ۱۰ر فروری سنہ ۱۹۳۴ء میں شائع ہو چکی ہے شامل ہیں۔

۲۔ حدود اربعہ مکانات جن کا لیا جانا تجویز ہوا ہے ذیل میں درج ہے:۔

مکانات جو خاص سیمنٹ کانکریٹ روڈ کے پورب میں ہیں۔	مکانات جو خاص سیمنٹ کانکریٹ روڈ کے پچھم میں ہیں۔
اُوتر۔ مکان نمبر ۵۹/۶۷	اُوتر۔ موجودہ سڑک نمبر ۱۵
دکھن۔ موجودہ سڑک	دکھن۔ موجودہ سڑک
پورب۔ مکانات نمبر ۵۹/۹۹ و ۵۹/۷۰ و ۵۹/۷۱ و ۵۹/۷۲ اور ۵۹/۱۳۸	پورب۔ ٹرسٹ کی کھلی زمین
پچھم۔ ٹرسٹ کی کھلی زمین۔	پچھم۔ موجودہ سڑک نمبر ۲۲

۳۔ نقشہ آراضی و مکانات جن کا لیا جانا تجویز ہوا ہے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھا جا سکتا ہے۔

۴۔ حصول آراضی کے خلاف عذر داری نوٹس ہذا سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہیئے۔

دستخط۔ سر ایڈورڈ سوٹر سی۔ آئی۔ ای
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

یو۔پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن

کارروائی جلسہ کونسل منعقدہ ۲۸ر جولائی ۱۹۴۵ء

یو۔ پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی کونسل کا جلسہ دفتر سرپنچ لاٹوش روڈ لکھنؤ میں زیر صدارت مولانا نیاز فتحپوری منعقد ہوا جس میں مسٹر انیس احمد عباسی ایڈیٹر روزنامہ حقیقت لکھنؤ خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت کانپور مسٹر نسیم انہونوی ایڈیٹر سرپنچ لکھنؤ مسٹر امین سلونوی ایڈیٹر انڈیپنڈنٹ نیوز سروس مسٹر برجندر بہاری ماتھر ایڈیٹر اودھ اخبار خاں صاحب غلام محی الدین ایڈیٹر مرلیس اٹاوہ مسٹر احید الدین ایڈیٹر ذوالقرنین بدایوں مسٹر محی الدین ایڈیٹر چنچل میرٹھ مسٹر کامل خاں ایڈیٹر افضل سہارنپور مسٹر منظور منڈاوری ایڈیٹر آجکل پرتاب گڈھ۔ مسٹر خالد سابق ایڈ ناظم رامپور مولانا اکرام اللہ خاں ایڈیٹر کانفرنس گزٹ علیگڈھ سید اعظم حسین ایڈیٹر روزنامہ سرفراز لکھنؤ مولانا عبدالمومن فاروقی سابق ایڈیٹر آفتاب لکھنؤ حاجی محمد کامل ایڈیٹر مسلم نیوز سروس۔ مولوی حبیب انصاری آف منزل حاجی لیاقت حسین سنبھل سابق ایڈیٹر نوجوان طاقت وغیرہ مولوی اسلم لکھنوی سابق ایڈیٹر نقارہ۔ منشی محمود علی فلک سابق ایڈیٹر رفیق جنرل سکرٹری نے گذشتہ اجلاس کی کارروائی مصدق ہونے کے لئے پیش کی اور اس درمیان میں جو دفتری کارروائیاں ہوئی تھیں انہیں بھی تفصیل کے ساتھ بتایا انعقاد آل انڈیا اُردو جرنلسٹ کانفرنس کے متعلق یہ طے ہوا کہ اس کا اجلاس دسمبر ۱۹۴۵ء میں لکھنؤ میں منعقد کیا جائے جس کے واسطے ایک مجلس استقبالیہ بنادی گئی بیرون لکھنؤ سے مسٹر اسمٰعیل ذبیح خواجہ عبدالسلام مسٹر سری نرائن نگم کانپور سے۔ خاں صاحب غلام محی الدین اٹاوہ سے اور مسٹر خالد بریلی سے نامزد کئے گئے اور طے کیا گیا کہ کل ممبران ورکنگ کمیٹی اور کونسل جو لکھنؤ کے ہیں اور دیگر اُردو اخبار نویس بھی شامل رہیں گے۔ دس روپیہ ادا کرنے پر ہر شخص مجلس استقبالیہ کا ممبر ہو سکتا ہے ورکنگ کمیٹی اور کونسل اور اخبار نویسوں سے پانچ روپیہ فیس ممبری لی جائے گی۔ ضلع وار کمیٹیوں کے الحاق کا مسئلہ ملتوی کردیا گیا اور طے کیا گیا کہ جن مقامات پر اخبارات ہوں وہ اپنی جگہ پر کمیٹیاں بنالیں اخبار اور اخبار نویسوں کی فلاح اور بہبود کے لئے ایک سب کمیٹی مولانا نیاز فتحپوری کی صدارت میں مقرر کی گئی جس کے ممبران مسٹر نسیم انہونوی سید اعظم حسین اور مولوی رضا ہوں گے۔ یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنے جلسہ کرکے عام اُردو اخبار نویسوں اور اخبارات کے متعلق اپنی ایک رپورٹ پیش کرے گی۔ ایک تجویز میں حکومت ہند کے اس رویہ پر احتجاج کیا گیا کہ اس نے ہندوستانی اخبار نویسوں کو سان فرانسسکو کانفرنس کے لئے وہ آسانیاں نہیں مہیا کیں جو اس نے انگریزی اخباروں کے نمایندوں کو مہیا کی تھیں اور ہندوستان سے کسی اُردو اخبار نویس کو کانفرنس جانے کے انتظامات نہیں کئے گئے۔

شام کو حضرت گنج امبیسڈر میں مسٹر حمید پرنسپل گورنمنٹ انجینئرنگ کالج لکھنؤ نے اراکین کونسل اور صدر کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جس میں شہر کے تمام اخبار نویس شریک ہوئے۔

روئداد انجمن تعمیر وطن رامپور

مراد آباد۔ ۲ر اگست۔ انجمن تعمیر وطن کی کونسل کا اجلاس نواب خلیل اللہ خاں صاحب کے مکان پر منعقد ہوا اور حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) اجلاس ہذا اُن گمنام پوسٹروں اور پمفلٹوں پر جو انجمن تعمیر وطن کے قیام سے ایک عرصہ پیشتر سے رام پور میں تقسیم ہو رہے ہیں ان کی گمنامی اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت رام پور کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ رام پور میں تحریر و تقریر کی آزادی پر پابندی عائد کرکے اس قسم کے لٹریچر کی ہمت افزائی کا باعث نہ بنے۔ جس سے ایک طرف حکومت اور دوسری طرف انجمن کے کام میں مختلف قسم کی دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

(۲) انجمن تعمیر وطن کا اولین مقصد رام پور کی تاریخی روایات کے ماتحت منسٹروں کا تقرر اور رام پور میں ذمہ دار آئینی حکومت کا قیام ہے اور انجمن کے خیال میں اس سلسلہ میں وزیر اعظم کی علٰحدگی بھی ضروری ہے۔

(۳) روبکار اجلاس ہمایوں ۲۵ر جون ۱۹۴۵ء میں اسٹیٹ سروس کے لئے مقامی اشخاص کو تعلیم و تربیت دلانے کے واسطے جس کمیٹی کا تقرر کیا گیا ہے اس پر یہ اجلاس اپنی کامل بے اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے کہ:۔

(۱) اس قسم کے روبکار کئی بار نکل چکے ہیں مگر کبھی مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہو سکے۔

(۲) کمیٹی کے صدر (مسٹر زیدی وزیر اعظم) اور اسکے زیادہ تر ممبران ایک خاص طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کمیٹی میں ایسا غیر سرکاری ممبر تو ایک بھی نہیں ہے جس کو پبلک کا اعتماد حاصل ہو۔

(۳) کسی منسٹر کا سکرٹری کو تربیت دیکر منسٹری کے قابل بنانا اور کسی سکرٹری کا انڈر سکرٹری کو تربیت دیکر سکرٹری شپ کے قابل بنانا خود کشی کے مرادف ہے جس کے ارتکاب کی کمیٹی کے کسی ممبر سے بھی توقع نہیں کی جا سکتی۔ خواہ وہ منسٹر ہو درحقیقت سب سے پہلی ضرورت تو اُن ہی عہدوں پر نظر ثانی کرنے کی ہے جن پر ممبران کمیٹی قابض ہیں لہٰذا چند نفوس کا کلرکی یا اُسی قسم کے ماتحت عہدوں کے واسطے تربیت دلانے یا تقرر کرنے پر انجمن اکتفا نہیں کر سکتی خصوصاً جبکہ مناسب قابلیت کے جوان العمر رامپور میں موجود ہیں۔

نیاز مند:۔ رشید احمد خاں
سکرٹری تعمیر وطن رامپور

چالیس لاکھ اشخاص کی بیکاری!

واشنگٹن۔ ۲۰۰ر اگست۔ آئندہ جولائی تک امریکہ کے تقریباً چالیس لاکھ اشخاص بیکار ہو جائیں گے جو اس وقت لڑائی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں خواہ جاپان کے خلاف لڑائی جاری رہے۔ یہ ہے وہ رائے جو بجٹ بیورو کے ڈائرکٹر مسٹر ہرالڈ اسمتھ نے ۱۹۴۶ء کے بجٹ ریویو میں ظاہر کی ہے۔ اگر لڑائی اس سے پہلے ختم ہو گئی تو پھر معاملہ ہی دوسرا ہو جائیگا۔ پھر ہمیں فوجوں کے توڑنے کا کام کرنا ہوگا۔

جاپان کے خلاف لڑائی اگلے مہینہ ختم ہو جائے گی!

لندن۔ ۶ر اگست۔ پیسفک بیڑہ کے ساتھ "اخبار آبزرور" کا اسپیشل نامہ نگار ہے وہ لکھتا ہے کہ برطانی بیڑہ کے اعلےٰ افسروں کا پختہ خیال ہے کہ آئندہ وہ ہتھیار ڈالدیگا۔ یا بالکل ختم ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ گودام اور منیلا کے فوجی افسروں کا یہ بھی خیال ہے کہ جاپان جس طریقہ پر ہرایا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی فوجی قوت کو ختم کردیا جائے اور پھر جاپان کے ٹاپو پر حملہ کیا جائے۔ گودام کے اعلےٰ فوجی افسروں کا خیال ہے کہ لڑائی ستمبر تک ختم ہو جائے گی۔

ESTD. 1926

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ /۲

ہفتہ وار صداقت
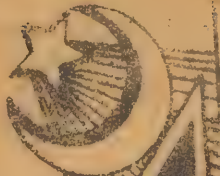
ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 33 | Cawnpore. Saturday 18th August 1945

کانپور شنبہ ۱۸ راگست سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۹ ررمضان المبارک سنہ ۱۳۶۴ھ

جلد ۴۲ نمبر ۳۳

ادبیات

کپڑے کے ڈپو کا نظارہ

"کپڑے کے ڈپو کا نظارہ" کے عنوان سے ایک نظم حضرت ارشد امروہوی مقیم کوئٹہ کی ہمعصر مجاہد ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے مع ایک نوٹ کے شائع کی ہے جو ہم ناظرین کے تفنن طبع کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں چوں کہ کپڑے کے ڈپو کا یہ نظارہ تقریباً تمام ہندوستان کے لئے بلائے ناگہانی بنا ہوا ہے لہذا ناظرین صداقت بھی اس کو پڑھ کر لطف اندوز ہوں گے۔ ایڈیٹر

پرمٹ اور کپڑا لینے کے لئے عوام کو جس قیامت صغرا سے گزرنا پڑتا ہے حضرت ارشد صاحب امروہی مقیم کوئٹہ نے اس کا پورا پورا نقشہ کھینچا ہے ہم یہ اشعار محکمہ سپلائز کی نذر کرتے ہوئے اُمید رکھتے ہیں کہ یہ محکمہ اپنی بدانتظامی اور عوام آزاری پر ندامت محسوس کرے گا۔ (مجاہد)

کل جبکہ آفتاب تھا نصف النہار پر
کپڑے کے ایک ڈپو سے میرا ہوا گزر

وہ دھوپ کی تپش، وہ تمازت کہ الاماں
اٹھنے لگا تھا سینۂ گیتی سے بھی دھواں

دیکھا تو اک ہجوم قیامت بدوش تھا
طوفانِ حشر خیز تھا ہنگام جوش تھا

ہر ایک حصول جامہ کا ارماں لئے ہوئے
دل میں امید و بیم کا طوفاں لئے ہوئے

ہر شخص مضطرب تھا پریشان حال تھا
ناکام رہ نہ جائے کہیں یہ خیال تھا

اک دوسرے پہ گرتے تھے دیوانہ وار لوگ
تھے کچھ کھڑے ہوئے ہمہ تن انتظار لوگ

ریلا ہوا ہجوم کا اک بار ناگہاں
قدموں میں جس کے روندے گئے چند ناتواں

بے ہوش ہوگیا کوئی بے جان ہوگیا
ہر ایک کا دماغ پریشان ہوگیا

یہ رنگ دیکھ کر مجھے عبرت سی ہوگئی
انسانیت کے حال پہ تہذیب رو گئی

ہر شخص دل میں ہوتا ہے مایوس اور ملول
کتنا غلط ہے کپڑے کی تقسیم کا اصول

مشکل سے ہم کو ملتی ہیں اشیائے زندگی
یہ زندگی گر ہے تو وائے زندگی

ہر چیز گھر میں جاتی ہے سرمایہ دار کے
رہ جاتا ہے غریب تو دامن پسار کے

بہتر کوئی طریقۂ تقسیم چاہیئے
تنسیخ چاہیئے کوئی ترمیم چاہیئے

یہ حال ہو تو بیکس و مجبور کیا کریں
حکام اس طرف بھی توجہ ذرا کریں

دنیائے اسلام

عرب لیگ کی ذیلی کمیٹیوں کیلئے وسیع میدان عمل

اگرچہ عرب لیگ کونسل کی اقتصادی اور زرعی ذیلی کمیٹیاں فلسطین پر عربوں کا قبضہ باقی رکھنے کا بہترین طریقہ معلوم کرنے کے مسئلہ پر خاص طور سے غور کریں گی لیکن توقع ہے کہ لیگ کی ان پہلی مجالس عاملہ میں جو منعقد ہونے والی ہیں دوسرے متعدد موضوعات پر بھی غور کیا جائے گا۔

ان مندوبین نے جو ذیلی کمیٹیوں کے پہلے اجلاس کے سلسلہ میں مصری دفتر خارجہ میں ۱۵ ر جولائی کی شام کو جمع ہوئے تھے یمن کے نمایندہ امام یمن کے صاحبزادہ سیف الاسلام عبداللہ کو افتتاحی اجلاس کی صدارت کی دعوت دے کر ایک شائستہ اقدام کا ثبوت پیش کیا۔ اقتصادی ذیلی کمیٹی کے مستقل صدر عراقی وفد کے ناظم توفیق السویدی بے ہیں۔

لیگ کے سکرٹری جنرل عبد الرحمان اعظم بے نے اپنی افتتاحی تقریر میں جو موصوف نے اقتصادی اور زرعی ذیلی کمیٹیوں کے مشترکہ اجلاس کے سامنے کی "فلسطین کی عرب زمین" پر تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا فلسطین کی عرب زمین کو صیہونیوں کی ملک گیری کی ہوس کا زبردست خطرہ درپیش ہے۔

موصوف نے اپنے سامعین کو یاد دلایا کہ عرب لیگ کی ابتدائی کمیٹی نے ایک خاص اجلاس میں ایک ایسا عرب قومی فنڈ قایم کرنے کی تجویز کی تھی جس میں ممبر حکومتیں چندہ دیں۔ اب ابتدائی کمیٹی کی جگہ لیگ نے لے لی ہے لہذا اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب ترین ادارہ اقتصادی ذیلی کمیٹی ہو گی۔

موصوف نے مندوبین سے درخواست کی کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق اسے ایک طویل مدت والا مسئلہ سمجھتے ہوئے کارروائی کریں اور اسے اپنا مقصد بنالیں کہ فلسطین کی زمین "ہمیشہ" عربوں کے ہاتھ میں رہے۔

آپ نے اپنے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ عرب قومی فنڈ کی اسکیم بہترین عملی اسکیم ہے اور اسے عرب ممالک نے عام طور سے پسند کیا ہے۔ ایک دوسرا موضوع جس پر موصوف نے تبصرہ کیا عرب ممالک کے بغور مطالعہ کی استثنا پر سفارش کی کہ اس کا فلسطین کی زمین کے اہم مسئلہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔

اعظم بے نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عرب لیگ کو پوری عرب دنیا سے متعلق اپنی وسیع ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے آپ نے اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تمام عرب ملکوں کے مفادات عرب لیگ کونسل کی سرپرستی میں ہیں۔ کہا کہ "جب تک ان تمام عرب ملکوں کو ان کمیٹیوں میں نمایندگی حاصل نہ ہو جائے یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ جس کسی اسکیم کی سفارش کریں اس میں ان کی عدم موجودگی میں ان کے مفادات کے تحفظ کا خیال رکھیں۔

پہلے اجلاس میں دونوں ذیلی کمیٹیوں کے ایجنڈے کی تدوین کا کام انجام دیا گیا جو غالباً ساتھ ساتھ کام شروع کریں گی وہ دوسرے مسایل جن پر اقتصادی ذیلی کمیٹی کے اس اجلاس میں غور کئے جانے کی توقع ہے محاصل کی پابندیوں اور مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں ایک ہی قسم کا سکہ رائج کرنے کے امکان کا سوال ہے۔

اس کی کوئی توقع نہیں ہے کہ ذیلی کمیٹیوں کے خاص اجلاسوں میں ان پیچیدہ مسائل میں سے کسی ایک مسئلہ کا بھی کوئی سہل حل معلوم کیا جا سکے گا۔ غالباً یہ طریق کار اختیار کیا جائے گا کہ خاص کمیٹیاں مقرر کر دی جائیں گی جن کے سپرد واقعات کا مکمل جائزہ لے کر صورت حال کے متعلق ذیلی کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرنا ہوگا۔

زری یکسانیت کا مسئلہ خاص طور پر نازک ہے۔ عرب لیگ کے سات ممبروں میں سے تین ممبران ملکوں کے ہیں جہاں اسٹرلنگ سکہ رائج ہے اور دو ممبران ملکوں کے ہیں جہاں فرانک سکہ رائج ہے بقیہ دو ممبران ملکوں کے ہیں جہاں ایک دوسرے سے مختلف سکے رائج ہیں۔

بیروت۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) لبنانی ہوا باز کمپنی اگست کے آخر سے کام کاج شروع کر دے گی۔ کمپنی نے ساز و سامان لے جانے والے نو طیارے برطانیہ سے اور مسافروں کے لئے دو طیارے امریکہ سے منگائے ہیں۔ اس کمپنی کے راستوں میں عرب ممالک۔ قبرص۔ ترکی اور ایران شامل ہیں۔ کمپنی اپنے مسافروں کو امریکہ اور یورپ لے جانے اور لانے کے لئے برطانی اور امریکہ کی ہوا باز کمپنیوں سے سمجھوتہ کرنے کے متعلق بات چیت کر رہی ہے۔

لبنان کی دیگر شہری ہوا بازی کی کمپنیوں نے بھی کام شروع کرنے کے اجازت نامے حاصل کر لئے ہیں اور اب وہ طیارے حاصل کرنے اور سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

القدس (بذریعہ تار) لبنانی حکام نے اب لبنان کی تمام فوجی بارکوں پر مکمل قبضہ کر لیا ہے اور فرانسیسی جھنڈوں کی جگہ لبنانی پرچم لہرانے لگے ہیں۔ لبنانی فوج کو از سر نو مرتب کیا جا رہا ہے اور ایک کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۲	کانپور شنبہ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۴۵ء	نمبر ۳۳

نئی پارلیمنٹ میں ملک معظم کی تقریر

۱۵ اگست کو پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے بادشاہ نے اپنی تقریر میں ہندوستان کا ذکر کیا۔ ملک معظم نے فرمایا کہ میری ہندوستانی رعایا کے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں ان کے مطابق میری حکومت ہندوستانی رائے عامہ کے لیڈروں کے مل کر ہندوستان کے لئے جلد مکمل حکومت خود مختاری کی منزل دیگر قریب لانے کی کوشش کی جائے گی۔

بادشاہ نے اپنی تقریر میں ہندوستان کا آئینی مسئلہ حل کرنے کے متعلق سرکاری تجویزیں تفصیل وار بیان نہیں کیں مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کو دوسروں پر فوقیت دی جائے گی۔ آگے کی بنچوں پر نئی حکومت فردکش تھی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون اور باقی وزیر بیٹھے ہوئے تھے۔ مخالف بنچوں پر جنگی لیڈر مسٹر چرچل۔ مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ اور ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

بادشاہ اور ملکہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چیمبر میں داخل ہوئے۔ بادشاہ کی تقریر صرف ۱۶ منٹ تک ہوئی بادشاہ نے اعلان کیا کہ حکومت بنک آف انگلینڈ کو قومی ملکیت قرار دینے اور کوئلہ کی صنعت کو قومی بنانے کے لئے بل پیش کرے گی۔

جاپان کی ہار کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا کہ جاپان کے ہتھیار ڈالنے سے چھ سالہ جنگ ختم ہو گئی ہے میری سلطنت کے ہر حصہ کی فوجیں بڑی ہمت اور مستعدی کے ساتھ لڑیں نیز دوسرے لوگ جنھوں نے اس شاندار فتح کو حاصل کرنے میں حصہ لیا اور ہمارے ساتھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں میری حکومت کا یہ پکا ارادہ ہے کہ تمام برطانی ڈومینیوں اور امن چاہنے والی قوموں کے ساتھ پورے اتحاد کے ساتھ آزادی امن اور انصاف حاصل کرنے کے لئے کام کرے تاکہ جنگ میں جو قربانیاں کی گئی ہیں وہ بیکار نہ جائیں۔

یہ کہنے کے بعد کہ پوٹسڈم میں وہ بنیادیں ڈالدی گئی ہیں جن کی بنا پر یورپ کے لوگ اپنی تباہ شدہ عمارتوں کو کھڑا کر سکتے ہیں۔ ایٹم بم کا ذکر کیا اور کہا کہ سائنس نے جو یہ نیا ہتھیار پیدا کیا ہے اس سے دنیا کی قوموں کو یہ سبق لینا چاہیئے کہ اگر لڑائی کا طریقہ پھر اختیار کیا گیا تو آپس میں لڑ کر تباہ ہو جائیں گے۔

یورپ کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے بادشاہ نے کہا کہ میرے وزیر اس بات کی پوری کوشش کریں گے کہ جاپان کے ہاتھ میں جو قیدی ہیں وہ جلد سے جلد صحیح سلامت اپنے گھروں کو واپس پہونچ جائیں۔

خانگی معاملوں کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا کہ حکومت زمانہ جنگ کے کارخانوں کو امن کے زمانہ کے کارخانوں میں تبدیل کرے گی۔ اپنی برآمدی تجارت بڑھائے گی تاکہ ان سے قوم کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچ سکے۔

روزگار کی ترقی دینے اور قومی نشو و نما بڑھانے کیلئے تدبیریں اختیار کی جائیں گی اور ایک بل پیش کیا جائیگا جس کے مطابق بنک آف انگلینڈ قومی ملکیت قرار دیدیا جائے گا۔ ایک بل کے ذریعہ کوئلہ کی صنعت کو قومی بنایا جائے گا۔

ایسا قانون بنایا جائے گا جس سے جنگ کے زمانہ سے امن کے زمانہ کے عبوری دور میں ایسے اختیارات حکومت کو حاصل رہیں جن سے وہ تجارتی اور صنعتی ذرائع کا صحیح استعمال کرا سکے۔

بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ مکانوں کی تعمیر کا مسئلہ بہت حل کیا جائے گا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ ٹریڈ ڈسپیوٹ اور ٹریڈ یونین ایکٹ کو منسوخ کرنے کا قانون بنایا جائے گا جس کے ذریعہ عام ہڑتال خلاف قانون قرار دیدی گئی تھی اور سول ڈیفنس سرونٹس ٹریڈ یونین کو ٹریڈ یونین کانگرس کے ساتھ ملحق ہونے کی ممانعت تھی۔

اس کے بعد مسٹر ایٹلی اور مسٹر چرچل نے ملک معظم کو خراج تحسین ادا کیا۔

پھانسی کے بجائے کالا پانی

نئی دہلی ۱۴ اگست۔ گورنر جنرل ہند نے طے کیا ہے کہ اشٹی چمور جو چندا دو کل سیکریٹم کے قیدیوں کی سزائے موت کو کالے پانی میں تبدیل کر دیا جائے یہ حکم صوبائی حکومتوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔

ناگپور سے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمایندے نے اطلاع دی ہے کہ ناگپور روٹری کلب کی پندرہ روزہ میٹنگ میں جمعرات کی رات کو یہ خبر کلب کے سیکرٹری نے سی۔ پی گورنمنٹ کے جوڈیشل سکرٹری کی درخواست پر سنائی جنہیں حکومت ہند سے گورنر جنرل ہند کا یہ فیصلہ ملا تھا کہ اشٹی اور چمور کے ساتوں قیدیوں کی سزائے موت کو کالے پانی میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس اعلان کے سننے پر حاضرین نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ نام قیدیان کے یہ ہیں:۔ (۱) تلسارام سکھارام بچھاگھورے عمر ۳۰ سال اشٹی
(۲) بوکاڈی آنند بھوتی عمر ۳۰ سال اشٹی
(۳) دنلک باپوراؤ بھوپے عمر ۲۲ سال چمور
(۴) دادا گنپتی بیلدار عمر ۲۰ سال چمور
(۵) گنپت بالاجی نیٹر عمر ۳۰ سال چمور
(۶) گوپال کیشو کوریکر عمر ۳۰ سال چمور
(۷) سکھارام راج باسالیوا عمر ۲۲ سال

۴۴ سارے پروگرام میں پوری دلچسپی لیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ دیالیوں سے روشنی کر کے کانپور کے شایان شان ایک شاندار نظارہ پیش کریں گے جیسا کہ گذشتہ جشن فتح کے سلسلہ میں کیا جا چکا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

اوقات افطار و سحر شہر کانپور

دن	تاریخ	وقت افطار	وقت سحری
اتوار	۱۰ رمضان	۷ بجکر ۴۷ منٹ	۵ بجکر ۴ منٹ
پیر	۱۱ ؍	۷ بجکر ۴۶ "	" "
منگل	۱۲ ؍	۷ بجکر ۴۵ "	۵ بجکر ۵ منٹ
بدھ	۱۳ ؍	۷ بجکر ۴۴ "	" "
جمعرات	۱۴ ؍	۷ بجکر ۴۳ "	۵ بجکر ۶ منٹ
جمعہ	۱۵ ؍	۷ بجکر ۴۲ "	" "
سنیچر	۱۶ ؍	۷ بجکر ۴۱ "	۵ بجکر ۷ منٹ

میونسپل بورڈ

۱۰ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر کیلاش پت سنگھانیا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا۔

میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ ۴۵-۱۹۴۴ء پر غور ہوا۔ مسٹر ایس۔ سی۔ مترا نے محکمہ تعلیم کے طریقہ کار کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ کمیٹی بلا کسی پیشتر سے تیار کی ہوئی اسکیم اور نقشہ بے قاعدہ طریقہ پر کام کر رہا ہے۔

مسٹر نیر نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے بتلایا کہ وہ ممبران کے مشورہ کو خوش آمدید کہنے کو تیار رہتے ہیں لہذا آپ کی مخالفت بے جا ہے۔

مسٹر نیر نے چیرمین صاحب کی تعریف کا ریزولیوشن پیش کیا اور کہا کہ یہ رزولیوشن رپورٹ میں شامل کر دیا جائے جو منظور کیا گیا۔

ڈیولپ منٹ بورڈ میں میونسپل بورڈ کی طرف ۳ ممبران جانے کو ہیں جس کے لئے ۲۰ ممبران بورڈ نے اپنی نامزدگی کرائی ہے۔ اس کا الکشن یکم ستمبر کو سنگل ٹرانسفر ووٹ کے طریقہ پر ہوگا۔

مسٹر۔ بیدزاین باجپئی ممبر میونسپل بورڈ نے میونسپل بورڈ کی تمام سب کمیٹیوں سے استعفیٰ دیدیا ہے کیونکہ سب کمیٹیوں کے طریقہ کار سے آپ کو اتفاق نہیں ہے۔

کانپور کی کرشیل جماعتیں میونسپل بورڈ کی اصلاح اور ڈیولپ منٹ بورڈ کے کام کی بابت تجاویز گورنمنٹ کے پاس بھیج رہی ہیں جس میں مکانات کی تعمیر۔ گنجان احاطوں کی اصلاح نالیوں اور سیورج کی درستی کانی پانی کی سپلائی۔ آمد و رفت کی سہولت سڑکوں کی توسیع۔ لائبریریوں۔ اسکولوں۔ اسپتال۔ باغات۔ بازاریں۔ ڈائری سبزی بازار۔ کھلے میدان وغیرہ کے انتظام کی تجویزیں پیش کی گئی ہیں اس کے علاوہ نئی سڑکوں اور فٹ پاتھوں۔ گلیوں۔ پلوں۔ اور آمد و رفت کے وسائل کی اصلاح کی تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں اور میونسپل بورڈ کی موجودہ حالت کی تحقیقات کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

۱۴ اگست کو ۲ دن کے بعد میونسپل بورڈ کے مہتروں کی ہڑتال ختم ہو گئی اور ان کے مطالبہ گرانی کے الاؤنس کا بقیہ روپیہ بورڈ نے ادا کر دیا۔

ضمنی الکشن مسلم وارڈ نمبر ۱

میونسپل بورڈ کے مسلم حلقہ نمبر ۱ کا الکشن جمعہ کے دن ۲۴ اگست ۸ بجے صبح سے ایک بجے تک اور ۳ بجے دن سے ۶ بجے شام تک مسلم لیگ کے دفتر میں ہوگا۔

اس حلقہ سے مسلم لیگ نے اپنا کوئی امیدوار نہیں کھڑا کیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی اس حلقہ سے امیدوار ہیں عام خیال تھا کہ مولانا کا انتخاب بلا مقابلہ ہوگا لیکن نامزدگی کی تاریخ کو ۳ اور حضرات نے نامزدگی کرائی لیکن دو حضرات نے اپنی نامزدگی منسوخ کرا دی۔

اب مولانا حسرت موہانی کے مقابلہ میں صرف حکیم سید نواب علی صاحب ہیں۔

غیر مسلم وارڈ نمبر ۲۰

مسٹر سکھ نندی لال گرگ ممبر میونسپل بورڈ وارڈ نمبر ۲۰ کے ہٹ جانے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے الکشن کی تاریخ ۲ ستمبر مقرر ہوئی ہے اور پولنگ اسٹیشن لیبر ویلفیر سنٹر درشن پوروہ مقرر ہوا ہے ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دن تک اور ایک بجے دن سے ۵ بجے شام تک ووٹ ڈالے جائیں گے۔

نامزدگی ۲۰ اگست ۱۲ بجے دن سے ۳ بجے دن تک مسٹر ایس کاظمی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوگی۔

میونسپل بجٹ واپس

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے کانپور میونسپل بورڈ کے بجٹ سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء میں تقریباً پونے دو لاکھ روپیہ کے اخراجات کم کر کے واپس کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نقصان کے بجٹ کو منظور نہیں کر سکتے اور مجوزہ جدید ٹیکسوں سے آمدنی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جب تک کہ گورنمنٹ اس کو منظور نہ کرے۔

میونسپل فنڈ کا جائز استعمال

گورنر صاحب یو۔ پی نے کانپور میونسپل بورڈ کے خرچ کئے ہوئے جشن فتح کے اخراجات کو منظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ "وہ ان اخراجات کو میونسپل بورڈ کے فنڈ کا جائز استعمال نہیں خیال کرتے ہیں"۔

بورڈ کی آیندہ میٹنگ

کانپور کی آیندہ میٹنگ ۲۱ اور ۲۲ اگست کو ہوگی جس میں آڈٹ انسپکشن نوٹ اور اس کے جوابات پر غور کیا جائے گا۔

کپڑے کے متعلق

ٹیکسٹائل کمشنر بمبئی کے حال کے فیصلہ سے صوبجات متحدہ میں کپڑے کی تکلیف کچھ کم ہونے کی امید ہے کیونکہ یو پی ٹیکسٹائل ملوں کے کل کپڑے اور ملوں میں ہر ماہ تیار ہونے والے ۱۵ ہزار گانٹھوں میں سے ۱۰ ہزار گانٹھیں یہاں رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

کپڑے کے اسٹاک جمع کرنے اور منافع خوری کے تمام مقدمات کی سماعت کے لئے گورنمنٹ یو۔پی کانپور میں ایک خاص عدالت قایم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

کپڑے کی تقسیم

مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ کانپور کی پبلک کو کپڑے کی تقسیم متعلق غالباً یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ موجودہ تقسیم کا طریقہ درست نہیں ہے لہذا اس خیال کو دور کرنے کے لئے موصوف لکھتے ہیں کہ

یہ کپڑے کی اسکیم راشننگ اسکیم نہیں ہے بلکہ کپڑے کی تقسیم کی اسکیم ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تین چار ماہ کے اندر کانپور کے باشندوں کو ایک حد تک کپڑے کی ضروریات سے مطمئن کر دیا جائے۔ اس لئے فی شخص ۵ گز اور ایک گھر میں چاہے جتنے یونٹ ہوں ۲۰ گز سے زیادہ کپڑا نہ دئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ تمام شہر کو جلد سے جلد فائدہ پہونچایا جا سکے۔

کپڑے کے کوپن صرف باقاعدہ غلہ کے راشن کارڈ ہی کے ذریعہ مل سکتے ہیں اور ان کوپن کے ذریعہ کپڑا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تقسیم کی جو مدت ہوتی ہے اس میں تقریباً ۶۰ ہزار آدمیوں کو کپڑا دیا جائے گا جن لوگوں کے پاس غلہ کے راشننگ کارڈ نہیں ہیں اُن کے لئے اسپیشل کلاتھ راشن کارڈ تیار کئے گئے ہیں جو شہر کے سب ایریا کے دفتروں سے درخواست دینے پر یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک مل سکیں گے۔

سب ایریا حسب ذیل ہیں:۔

(۱) گورنراین کھتری اسکول (۲) لاٹوش روڈ (۳) حلیم کالج (۴) بانس منڈی (۵) اٹاوہ بازار (۶) بیکن گنج (۷) بھوسہ ٹولی (۸) دانہ خوری (۹) گوالٹولی (۱۰) رام کرشن نگر۔

کالج اور اسکول کے طالب علموں کو چاہیئے کہ اپنے پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کے ذریعہ درخواست بھیجیں۔

وکٹری سیلیبریشن

۱۳ اگست کو مسٹر ایچ ایس اسٹفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں وکٹری سیلیبریشن کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں فتح کا جشن منانے کے لئے ایک جامع پروگرام تیار کیا گیا جس میں تقریباً ۸۰ ہزار روپیہ خرچ ہوگا جس کے جمع کرنے کے لئے پبلک سے اپیل کی گئی ہے۔

کانپور میں جشن فتح

۱۷ اگست کو تمام گورنمنٹ اور پرائیویٹ دفتروں اور بازاروں میں فتح کی خوشی میں تعطیل منائی گئی۔ اور پبلک عمارتوں پر اتحادی جھنڈے بلند کئے گئے۔

کانپور کی وکٹری سیلیبریشن کمیٹی نے جو جشن کا پروگرام تیار کیا ہے اس میں غریبوں اور اسکولوں کے لڑکوں کو مٹھائی کی تقسیم اور ۲ لاکھ ۵ ہزار دو (۲/۵) چھوٹے بڑے جھنڈوں کی مفت تقسیم شامل ہے۔ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں روشنی اور چار جگہ آتشبازی چھوڑائی جائے گی۔

۲۳ اگست کو کانپور میں جشن خوشی کا دن منایا جائے گا۔

نرسوں کی تعلیم

یو۔ پی۔ گورنمنٹ کانپور میں نرسوں کی تعلیم کے لئے ایک ٹریننگ اسکول قایم کرنے کی اسکیم پر غور کر رہی ہے۔

ریلیف فنڈ کمیٹی

ریلیف فنڈ کمیٹی نے اس وقت تک دس ہزار روپیہ جمع کیا ہے جس سے سیاسی قیدیوں کے ۲۲۴ خاندان والوں کو امداد دی گئی۔

ہفتہ آزادی

ہفتہ آزادی کے یادگار میں نیا گنج وارڈ کے کانگریسی کارکنوں کی طرف سے ۱۰ اگست کی شام کو ایک سمیلن اور پان وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

کپڑے کی موجودہ تقسیم

یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر جے۔ کے سری واستوا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ طے ہوا کہ گورنمنٹ کے کپڑے کی تقسیم غلط ہے اور اس کے خلاف گورنمنٹ کو ایک عرضداشت بھیجی جائے اور جنگ کے بچے ہوئے سامان کی علیحدگی کے طریقوں کی بابت بھی ایک علیحدہ سے عرضداشت بھیجی جائے۔

سیسہ مئو سٹیزن ایسوسی ایشن

سیسہ مئو سٹیزن ایسوسی ایشن نے ضلع مجسٹریٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ گورنمنٹ یو۔ پی سے ایسوسی ایشن کے ایک ممبر کو ڈیولپ منٹ بورڈ میں نامزد کرنے کی سفارش کریں۔ اس کے لئے ایک ڈپوٹیشن بھی جائے گا۔

مکمل فتح کی خوشی میں جشن

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ بتاریخ ۱۶ و ۱۷ اگست بروز جمعرات و جمعہ مکمل فتح کی خوشی میں عام تعطیل رہے گی۔ چونکہ جنگ خلاف توقع جلد ختم ہو گئی ہے اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ شہر کانپور میں جشن فتح بتاریخ ۲۳ اگست بروز جمعرات منایا جائے اس دن رکھشا بندھن کے سلسلہ میں تعطیل بھی رہے گی۔ یو۔ پی گورنمنٹ کے اعلان کے مطابق جشن فتح کے لئے ۲۰ اگست بروز سوموار کو بھی تعطیل ہو گی مگر شہر کانپور میں مکمل جشن فتح منانے کی تاریخ ۲۳ اگست رکھی گئی ہے۔

جشن فتح کا پورا پروگرام حسب ذیل رہے گا۔

۱۹ اگست بروز اتوار:۔ بلا قید مذہب و ملت ہر شخص کے لئے دعا و شکریہ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔

۲۰ اگست بروز سوموار:۔ پھول باغ میں آتشبازی چھوڑائی جائے گی۔ (بوقت شام)

۲۳ اگست بروز جمعرات بوقت صبح:۔ غربا میں مٹھائی تقسیم ہو گی۔

۲۳ اگست بروز جمعرات ۷ بجے شام:۔ پھول باغ۔ حلیم مسلم انٹر کالج۔ گرین پارک برجندر سروپ پارک ان چار سنٹروں میں جشن فتح منایا جائے گا۔ اسکول کے بچوں میں مٹھائی تقسیم ہو گی اور ہر سینٹر پر آتشبازی چھوٹے گی جیسا کہ جنگ یورپ کے خاتمہ پر جشن فتح میں ہوا تھا۔ اسی دن سارے شہر میں روشنی بھی ہو گی۔

گذشتہ جشن فتح کے موقع پر جھنڈے بہت بڑی تعداد میں تقسیم کئے گئے تھے جو اب بھی لوگوں کے پاس ہوں گے۔ امید ہے کہ جن صاحبان کے پاس جھنڈے موجود ہیں وہ انہیں لگا کر شہر کی زیب و زینت کو بڑھائیں گے۔ مزید جھنڈے بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ موسم کی خرابی کے باوجود عوام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ۴۴
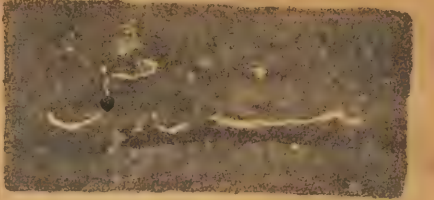
اریکن سینٹ کے ممبر مسٹر برٹن رقمطراز فرماتے ہیں۔ "ہندوستان کی کیمونسٹ پارٹی جس کو برطانیہ نے پرل ہاربر کے واقعہ سے پہلے قید کر رکھا تھا جب برطانیہ سے وفاداری کی قسم کھانے والی واحد ہندوستانی رہ گئی تو حکومت نے اسے قید سے چھوڑ دیا۔" ——— کامریڈ حضرات کو نوٹ کرنا چاہیے کہ دوسرے لوگ ان کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔

مرد اور عورت کے ساتھ ہمدردی کی اسپرٹ میں ایک لیڈی صاحبہ نے حامر ہندوستان ٹائمز میں ڈاکٹر ہنری براؤن کے اس قول کی تائید کی ہے کہ "آج کسی لڑکی کے لئے بہترین طریق عمل یہی ہے کہ مردوں کی تعداد میں موجودگی کو فلسفیانہ طور پر تسلیم کرلے" ——— لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ فلسفیانہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک حیاتیاتی اور حیرانی مسئلہ ہے۔

پروفیسر کیٹ لن کو اس امر کا یقین ہے کہ جدید برطانی پارلیمنٹ کے دور زندگی میں ہندوستانیوں کی امید بر آئے گی ——— ہم تو دیکھتے ہیں کہ اگر پروفیسر موصوف کے دور زندگی میں ہندوستانیوں کو آزادی مل جائے جب بھی غنیمت ہے۔

پروفیسر ہیرالڈ لاسکی فرماتے ہیں کہ:- "عام انسان" کی بہبودی کا زمانہ آگیا ہے۔ اور اس کی صبح نمودار ہوچکی ہے ——— ——— کہاں؟ کم ازکم ہندوستان میں یا مشرق میں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا حالاں کہ آفتاب مشرق ہی سے طلوع ہوتا ہے۔

برطانیہ ہندوستان کو سائیکلیں سپلائی کریگا!

لندن ۱۶ اراگست برطانیہ میں یہ کوشش ہورہی ہے کہ ہندوستان کو جتنی سائیکلوں کی ضرورت ہو یہاں سے سپلائی کی جائیں آج ایک سرکاری افسر نے بتلایا کہ آئندہ ۱۲ ماہ کے اندر لڑائی سے پہلے جیسی پوزیشن ہوجائے گی جبکہ ہندوستان کو جتنی سائیکلوں کی ضرورت ہوتی تھی سپلائی کی جاتی تھیں۔

لکھنؤ ۱۱ اراگست۔ معلوم ہوا ہے کہ سر مارس ہیلیٹ گورنر یوپی نے چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی و ممبر مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی سے ۲ گھنٹے کی طویل ملاقات کی۔

میکدۂ خیام سرزمین فرنگ میں

عمر خیام کی چند رباعیوں کا ترجمہ انگریزی ہاں سے

(محترمہ خالدہ حمید صاحبہ مسلم گرلز کالج علی گڑھ)

اے میری محبوبہ آ! اور میرے پیالہ کو صاف وشفاف شراب سے بھردے تاکہ میں اس کو پی کر عہد ماضی کے غم و آلام اور مستقبل کے خوف بھول جاؤں کل—وعدہ فردا کیسا۔ کیا معلوم کہ میں کل مرجاؤں اور ان لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جنکو گذرے ہوئے ۷ ہزار برس گذر گئے ہیں۔

---

(۲) آہ— موسم بہار گلاب کے پھول کے ساتھ رخصت ہوتا ہے

جوانی— یہ ایک ایسی دلفریب کتاب کی مانند ہے کہ جس کو ہم پڑھنے کے بعد بند کر دیتے ہیں بلبل جو اونچی شاخوں پر بیٹھی ہوئی اپنے دلکش نغموں سے دل موہ رہی تھی۔ پرواز کر گئی۔ آہ کون جانتا ہے۔ کہ وہ کہاں سے آئی اور کہاں گئی۔

---

(۳) اے میری محبوبہ! جب تو اپنے میخواروں اور شان وشوکت کے ساتھ اسی باغ میں آکر ساقی گری کی رسم ادا کرتی ہے تو (تو) اس وقت مجھے بھی یاد کر لیا کر کہ میں کبھی ان میں ایک تھا اور اس وقت میری خالی جگہ پر شراب کا خالی پیالہ اوندھا دینا۔

گاندھی جی کا پیغام

لاہور۔ ۱۰ اراگست۔ گاندھی جی نے آزادی کے ہفتہ کے موقعہ پر آل انڈیا چرخہ سنگھ پنجاب برانچ کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

میں کہتا ہوں چرخہ کاتو۔ ہر سوت کے دھاگے میں سوراج پنہاں ہے۔ اگر تمام ہندوستانی چرخہ کاتیں اور میرے پاس آئیں تو میں ان کو سوراج دوں گا۔ ہندوستان میں ۴۰ کروڑ انسان رہتے ہیں بچوں کے علاوہ اگر باقی تمام ہندوستانی چرخہ کاتیں تو یہ عظیم کارنمایاں ہوگا۔ اسی لئے میں چرخہ کاتنے پر زور دیتا ہوں۔ چرخہ کاتنا معمولی چیز نہیں ہے۔ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ چرخہ کاتنے میں عظیم طاقت پنہاں ہے۔

تعلیم یافتہ لڑکیوں کا بے جا شکوہ

جناب قاضی عبدالوہاب صاحب از کراچی!

اگر قسمت کی یاوری سے کسی نازنین کی نظر انتخاب بھی پوری آزادی سے کام کرنے لگ جاتے تو آپ ہی ذرا انصاف سے کہئے کہ وہ جوان مرد تو کیا سو برس کا بوڑھا عابد و زاہد بھی دین و ایمان لٹاتے ہوئے بے اختیار ہوجاتا ہے۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ جب ایسے حسن انتخاب کا علم کسی رازدار سہیلی خود غرضی کے باعث اس مرد پر خود قبضہ کرنے کے لئے دو قدم آگے بڑھ کر اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اسی طرح دونوں سہیلیوں کا اپنے اپنے رُخ مرد کی طرف بڑھتے دیکھنا کتنی عقلمندی ہے۔ اب ماحول میں ہم فقط مردوں کو قصوروار کس طرح ٹھہرا سکتے ہیں جہاں ہر ایک اس بات کا متمنی رہتا ہے کہ کب اور کس پر کس کی نظر انتخاب پڑتی ہے۔ کیوں کہ یہ تو معلوم ہوچکا ہے کہ آج کل کی تعلیم یافتہ عورت شادی کے بارے میں خود انتخاب کو پسند کرتی ہے جس میں دست اندازی کرنے کا حق والدین تک نہیں ہے۔ ایسی صورتوں میں سادہ لوح مردوں کی اخلاقی لغزشوں کی ذمہ دار خود عورتیں ہیں۔ خیال کو لیجئے جہاں عہد شباب میں جنسی خواہشات کی بنا پر اچھے اچھے لکھے پڑھے لڑکے آوارہ عورتوں کی صحبت میں پھنس جاتے ہیں۔ ایک طرف اخلاق کو خراب کرتے ہیں دوسری طرف خوفناک بیماریوں میں جکڑ جاتے ہیں۔ کیوں۔ چوں کہ وہ دولتمند نہیں ہیں۔ اس لئے تعلیم یافتہ عورت کا اس کے ساتھ وابستہ ہونا ناممکن ہے اسی طرح جوان جوان لڑکیاں اندر ہی اندر گھل کر مدقوق و طول ہوکر جلتی رہتی ہیں یا پھر دوا دوک کے انتظام کی محتاج ہوجاتی ہیں محض اس لئے کہ ان کی نظر میں کوئی ... ہے دولتمند اور غریب تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اسی امید پر رہتے ہوئے اپنی عمر گزار دیتی ہیں یا بیباک ہوکر خود روی کو اختیار کرلیتی ہیں کیا وجہ ہے کہ جاہل اور ان پڑھ عورتیں اپنے مردوں اور اولاد پر قبضہ رکھ سکی تھیں اور رکھ سکتی ہیں۔ لیکن تعلیم یافتہ عورتیں اپنے مردوں اور اولاد پر قبضہ رکھ سکتی تھیں۔ عورتیں باوجود تعلیم کے سب کچھ کھو بیٹھتی ہیں اور ایسی ہوگئی ہیں جیسے ان کو کچھ آتا ہی نہیں۔ اس لئے سوا اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اپنی بہن کی لغزشوں کجرویوں کو مزید ترقی دینے کے لئے مردوں پر عموماً ایسے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ جیسا عزیز محترمہ مس برجکاری صاحبہ نے کیا ہے۔ محترمہ صاحبہ کو اپنے اعتراض (آخر وہ کون خوبی مردوں میں ہے اور کونسا سرخاب کا پر ہے جو اس کی اخلاقی لغزشوں کو معافی کے خانہ میں رکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے) کا جواب مردوں سے پوچھنے کے بجائے اپنی جنس میں سے کسی نیکدل شادی شدہ عورت سے جو شوہر کی محبت میں مخمور ہوکر رہ چکی ہو پوچھے۔

فائلیں غائب ہوگئیں

لکھنؤ ۱۱ اراگست۔ نمائندہ پنچ کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سکرٹریٹ سے ۹۰ فائلیں غائب ہوگئی ہیں جو مختلف میونسپل بورڈوں کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس انکشاف سے سنسنی پھیل گئی ہے اور معاملہ پولیس کے حوالہ کردیا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ایک کرکے غائب کی گئی ہیں۔

لندن ۱۲ اراگست۔ ٹوکیو ریڈیو کے حوالہ سے چنکنگ ریڈیو نے خبر دی ہے کہ تمام فوجی کارروائی بند کردی گئی ہے۔ ایک چینی افسر نے کہا کہ ابھی تک اسبارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ جاپان نے ...

گو کھلے

گوپال کرشن گوکھلے ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۵ء میں وفات پائی۔ انھوں نے گراں بہا ملکی خدمات کی بدولت جو شہرت حاصل کی وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئی ہے ان کی اعلیٰ اخلاقی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ طبیعت کے بہت صاف تھے اور اپنی غلطی تسلیم کرنے میں ان کو کبھی عار نہیں ہوا۔

ایک دفعہ جب آپ ولایت تشریف لے گئے تھے وہاں پلیگ کے انسداد کی نسبت اپنے چند دوستوں کے بیان کی سند پر کچھ خیالات ظاہر کئے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے دوست یا وہ خود اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچانے کے قابل نہیں ہیں اس لئے آپ نے فوراً معافی مانگ لی۔ اگرچہ بعض حضرات نے اس پر بہت کچھ لے دے کی مگر آپ کو اپنی غلطی کے اعتراف میں ذرا بھی عار نہ ہوا مذکورۂ بالا واقعہ آپ کی طالب علمی کا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بچپن ہی سے بہت سچے اور صاف گو تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز اسکول میں ان کو اور ان کے ہم سبق طلباء کو حساب کا ایک سوال دیا گیا کہ حسب معمول مکان پر حل کریں یہ سوال معمول سے زیادہ مشکل تھا۔ گوپال کرشن کے ایک دوست نے اسے حل کر دیا اور آپ نے اُسے نقل کر لیا۔

دوسرے دن جب مدرسہ میں حساب کا گھنٹہ شروع ہوا تو ماسٹر صاحب جماعت میں آئے اور تمام طالب علموں کا وہ کام جانچنے لگے جو مکان کے لئے دیا گیا تھا۔ گوپال کرشن کے سوا اور کسی طالب علم نے اس سوال کو حل نہ کیا ماسٹر صاحب نے گوپال کی پیٹھ ٹھونکی اور حکم دیا کہ جاؤ جماعت میں سب سے پہلے بیٹھو گوپال کرشن کا ضمیر شروع ہی سے اس امر کی تحریک کر رہا تھا کہ وہ اپنے جرم کا اقبال کرلیں۔ اور کہہ دیں کہ سوال ان کے ایک دوست کا حل کیا ہوا ہے علاوہ اس کے ماسٹر صاحب کو اصل معاملہ سے بے خبر رکھنے کی وجہ سے آپ مغموم اور رنجیدہ بھی تھے چنانچہ ماسٹر صاحب کا حکم سن کر آپ کے دل پر چوٹ لگی اور آپ بے اختیار رونے لگے ماسٹر صاحب اس کا سبب کچھ نہ سمجھ سکے اور بہت متعجب ہوئے انھوں نے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے تم اس قدر پریشان کیوں ہو۔ گوپال کرشن نے جواب دیا "ماسٹر صاحب! یہ سوال میں نے حل نہیں کیا ہے بلکہ میرے ایک دوست نے حل کر دیا ہے" اس کے بعد آپ نے درخواست کی کہ اس قصور کی سزا میں مجھے بجائے اول کے سب سے آخری جگہ پر بٹھایا جائے۔

سوتی کارخانے قومی نہیں بنائے جائینگے

مانچسٹر ۱۳ اراگست۔ برطانیہ کے سوتی کارخانوں کو سرکاری نہیں بنایا جائے گا۔

اس کا اعلان بورڈ آف ٹریڈ کے صدر سر اسٹفورڈ کرپس نے آج مانچسٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ آپ نے کہا کہ ایک کمیشن مقرر کردیا جائے گا جس کا چیرمین ایک آزاد شخص ہوگا جس میں مالکوں اور مزدوروں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ کمیشن مجوزہ کی تجویزیں تیار کرے گا۔

سنٹرل اسٹوڈیوز کی عظیم الشان فلم گل بکاؤلی

سنٹرل اسٹوڈیوز کی جانب سے حال ہی میں "گل بکاؤلی" کی تیاری کا اعلان ہوا ہے۔ اس تصویر کو ہندوستان کے مایہ ناز فلم ساز اور ڈائرکٹر مسٹر رستم مودی ڈائرکٹ کریں گے۔ مسٹر رستم مودی نے ہندوستان کے اسٹیج اور فلمی صنعت کی جو خدمت کی ہے۔ اس سے کون واقف نہیں۔ تھیٹر کے عروج کے زمانہ میں آپ ہندوستان کے اسٹیج کو انتہائی بلندی پر لے گئے تھے۔ اور فلمی صنعت کو ترقی دینے میں آپ نے جو حصہ لیا ہے اس کا اندازہ منروا مووی ٹون اور سنٹرل اسٹوڈیوز کی تصاویر سے ہوسکتا ہے ہر شخص بخوبی واقف ہے کہ ان دونوں نگار خانوں کی ترقی آپ کا نمایاں حصہ ہے۔

مسٹر رستم مودی۔ جو مسٹر سہراب مودی کے بڑے بھائی ہیں۔ ہندوستان کے قدیم لٹریچر کے بیحد دلدادہ ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ فن افسانہ نگاری اور ڈرامہ نویسی کے ترقی کرنے کے باوجود بھی موجودہ لٹریچر پر سبقت نہیں لے جاسکا۔ چنانچہ قدیم لٹریچر سے آپ کی دلبستگی ہی کا یہ عالم ہے کہ آپ "خون کا خون" اور "پاکدامن" کے نام سے دو مشہور ڈرامے ملک کے سامنے پیش کرچکے ہیں۔ اور آپ کی خواہش ہے کہ ہندوستان کے قدیم لٹریچر کو سلولائیڈ پر منتقل کرکے غیر فانی بنادیا جائے۔ غالباً اس جذبہ سے متاثر ہوکر آپ نے "گل بکاؤلی" کی تیاری کا اعلان کیا ہے۔

"گل بکاؤلی" کے افسانے کو اردو لٹریچر میں جو بلند ترین حیثیت حاصل ہے اس سے علم دوست طبقہ ناواقف نہیں یہ افسانہ "شیخ عزت اللہ" نامی ایک شخص نے آج سے ڈیڑھ سو سال قبل فارسی زبان میں لکھا تھا۔ جس کا بعد میں ترجمہ کیا گیا۔ اور خواجہ آتش کے نامور شاگرد پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی نے اسے نظم کرنے کے بعد "مثنوی گلزار نسیم" کے نام سے پیش کرکے غیر فانی بنادیا۔ "گلزار نسیم" کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ گذشتہ سو سال کے اندر اردو زبان کی جتنی بھی درسی کتب تیار ہوئی ہیں ان سب میں "مثنوی گلزار نسیم" کے اقتباسات کو نمایاں ترین حیثیت دی گئی ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ "گل بکاؤلی" کا افسانہ موجودہ دور کی افسانہ نگاری سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ اس میں قدیم زمانہ کے دیگر افسانوں کی طرح "پریوں" کے متحیر کن قصے موجود ہیں۔ لیکن پھر بھی اس افسانہ میں اس بلا کی کشش ہے کہ شاید موجودہ دور کا کوئی بہتر سے بہتر افسانہ بھی اس کا مقابلہ نہ کرسکے۔

ہندوستان کا علم دوست طبقہ مسٹر رستم مودی کا شکر گذار ہے کہ انھوں نے مثنوی گلزار نسیم (قصہ گل بکاولی) کو اسکرین پر پیش کرنے کا ارادہ کرکے ہندوستان کے قدیم لٹریچر پر احسان عظیم کیا ہے ہم کو امید ہے کہ ملک اس تصویر کی پوری طرح سرپرستی کرے گا۔ امید ہے ہندوستان کے اعلیٰ طبقہ میں اور عوام میں بے اندازہ مقبولیت حاصل ہوگی۔

زندگی ایک نازک سا رشتہ ہے اس کی الجھنوں کو احتیاط - صبر اور باقاعدگی سے سلجھانا چاہئے۔

خوش خلقی معاشرتی زندگیوں کی ذمہ داری کا اعتراف ہے وہ روزمرہ کی زندگی کو شیریں بنا دیتی ہے۔

اگر تمہیں زندگی ہے عزیز تو وقت کو بے فائدہ ضائع نہ کرو۔ کیوں کہ زندگی وقت سے ہی بنتی ہے۔

مصیبتیں سچی خوشیوں کا پیش خیمہ ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جو دکھ اور مصیبت کو صبر شکر، ہنسی اور خوشی سے بسر کرتے ہیں۔

غصہ بڑی مشکل سے ختم ہونے والا دشمن ہے اور اس کا بہتر علاج خاموشی ہے۔

بے علموں کی طرح خوشی کے پیچھے پیچھے نہ دوڑو کیوں کہ یہ جلد غمی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

ہمارا بہتر زیور ہماری یادداشت ہی ہے

محنت اور استقلال کے سامنے کوئی چیز مشکل نہیں۔

× قرضہ لینے سے ہمیشہ ڈرو!

موج تبسم
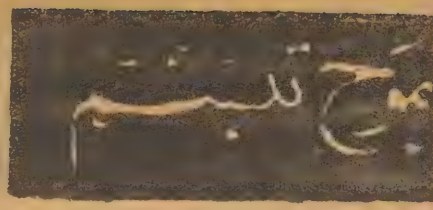
پہلا شخص - تم دن کو گھر کیوں نہیں جاتے؟
دوسرا شخص - سارا دن مصروف رہتا ہوں۔
پہلا شخص :- تو رات کو؟
دوسرا شخص - اس وقت میری بیوی کو فرصت نہیں ہوتی۔

استاد :- (ایک لڑکے سے) تمہارا نام کیا ہے؟
لڑکا :- نالایق
استاد :- نام تو بہت اچھا ہے
لڑکا :- اگر آپ کو یہ نام پسند آگیا ہے۔ تو یہ آپ لے لیں میں کوئی اور دوسرا نام رکھ لوں گا

پوتا :- دادا جان کیا آپ کے منہ میں دانت ہیں۔
دادا :- نہیں بیٹا، کیوں کیا کروگے؟
پوتا :- اچھا تو لیجئے یہ میرے اخروٹ ذرا اپنے پاس رکھ لیجئے۔

معلم :- (طالب علم سے) کیا تم میرے ساتھ بہشت میں چلوگے؟
طالب علم :- مجھ سے والدہ نے کہا ہے کہ اسکول سے سیدھے گھر آنا۔

× نیک زندگی بسر کرنا سب سے اچھی فلاسفی ہے

افریقہ میں سب سے زیادہ خوبصورت وہ عورت سمجھی جاتی ہے کہ جس کی آنکھیں چھوٹی ہونٹ موٹے اور ناک بڑی اور چپٹی اور رنگت غایت درجہ سیاہ ہو۔

چین اور ہندوستان کی آبادی دنیا کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا میں ہر روز ۹ لاکھ آدمی مرجاتے ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی سرنگ نیویارک کے قریب ہے اس کی لمبائی تقریباً ساڑھے ۱۸ میل ہے۔

سب سے زیادہ چاندی میکسیکو میں پائی جاتی ہے۔

ہمیشہ سرسبز درخت سائبیریا میں پائے جاتے ہیں۔

انگریزی سلطنت میں ایک ہزار جھیلیں۔ ۲ ہزار دریا اور ۱۰ ہزار جزیرے ہیں۔

جب تک بچہ تین ماہ کا نہ ہو جائے روتے وقت آنسو نہیں بہا سکتا۔

باز کی رفتار ۱۲۵ میل فی گھنٹہ ہے۔

کپڑے کے قحط کی برکت

ایک دلچسپ مزاحیہ ڈرامہ!

کپڑے کے موجودہ قحط کے متعلق حال میں بنگال کے مشہور انگریزی معاصر "امرت بازار پتر کا" میں ایک دلچسپ ڈرامائی گیت شایع ہوا تھا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ترجمہ میں تصنیف کی ادبی چاشنی نہیں ہے۔ پھر بھی ہمیں اُمید ہے کہ ناظرین اسے پسند کریں گے۔

سین اوّل

ایک طرف ایک رنجیدہ اور شکستہ دل بڑھیا اپنے گھٹنوں میں سر جھکائے بیٹھی ہے۔ ایک چیتھڑا اس کی پیٹھ پر اور دوسرا ٹانگوں پر پڑا ہے
پانچ لڑکیاں جن کی عمر ۱۸ سے لے کر ۲۸ سال تک ہے دوسری طرف نظر آتی ہیں۔ ایک آدمی پانچ جانگئے اور وائل کے پانچ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے کر آتا ہے،
لڑکیاں - پاپا ساڑیاں نہیں لائے؟
والد - میرے کوٹہ سے جتنا کپڑا مل سکا یہی ہے
لڑکیاں - اور اماں کیا پہنیں گی؟
والدہ - وہ تمہاری اُترن سے کام چلائیں۔
تمہیں معلوم نہیں۔
ایک عورت موت کی گود میں سوگئی۔
کیوں کہ وہ زندگی سے عاجز ہوچکی تھی۔
اس کا تن ڈھکنے کے لئے ایک چیتھڑا بھی نہ تھا
وہ کون تھی؟ ایک غریب ہندوستانی بیوی۔

سین دوسرا

پانچ لڑکیاں جانگئے، بغیر آستین کی جاکٹ اور کپڑے کے جوتے پہنے ہوئے ہیں۔
ان کے سروں پر وائل کے ٹکڑے بندھے ہوئے ہیں اور وہ اچھلتی کودتی اور کھیلتی ہیں۔ ان کے والدین اس نظارے کو گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے اور وہ ان کا منہ چڑھا رہی ہیں محکمہ سپلائی کے گیت کی ہلکی سی لے سنائی دیتی ہے جو دوری کی وجہ سے ٹھیک سمجھ میں نہیں آتی۔

گیت

کون کہتا ہے کہ کپڑے کا قحط ہے تمہارے صندوقوں میں بلاوز اور ساریاں سما نہیں رہی ہیں اگر تم سے کوئی شادی کرے تو اس کے پاس کپڑوں کی کمی نہ رہے۔ بلکہ ضرورت سے زیادہ ہو جائیں۔
یہ بدمعاش منافع خور بیوپاری۔ یہ چور ہم نے ان کی مزاحمت ختم کردی۔
ہم راشن کی رسی ان کی گردن میں کستے جارہے ہیں اور عنقریب ہی ہم کوئی شاطرانہ چال چل کر ان کو سرے سے ہی ختم کردیں گے۔
اور حضرت مسیح کی بجلی کی طرح ہم پانچ ہزار ہیں ہندوستانیوں کو لمبے لمبے پانچ گز کی قبائیں بنوادیں گے"
اس جادو بھرے گیت کی آواز ہمارے کانوں میں آتی رہتی ہے یہ آواز ہمارے زخم جگر پر مرہم رکھتی ہوئی کہتی ہے۔ کپڑے کی قلت نہیں رہے گی۔ نہیں رہے گی"

لڑکیوں کا گانا

ختم کردو الجھتی ہوئی ساری کو
ختم کردو اس برقع کو۔ اس چلتے پھرتے خیمے کو
دور کردو بس دور کرو۔
اُس لمبے چوڑے بھدّے کرتے کو۔
الوداع - ہماری پیاری اوڑھنی الوداع
تم ہمارے چہروں کو اتنے دن ڈھکے ہیں تم ہمارے
تم ہمارے حُسن کو ہماری دلکشی کو
دنیا کی نظروں سے اتنے دن چھپائے رہیں
اب ہماری پوشاک ٹھیک ہے۔
اب ہمارے پاس ہلکے ہلکے چھوٹے چھوٹے جانگئے ہیں
وہ جانگئے جو مدت تک
ہمارے بزرگوں کی آنکھ کا کانٹا بنے رہے اب ہمارے جسموں پر جاکٹ ہیں۔
یہ کھلی آستینوں کے پیارے پیارے جاکٹ جن کو اگر ہم پہلے پہن لیتیں۔
تو نہ معلوم کتنا زبردست طوفان بپا ہوجاتا۔
ہمارے سروں پر اب وائل کا
ہلکا سا ٹکڑا خوبصورتی سے بندھا ہے۔
اور اب ہم ساری کی بندش سے آزاد ہوکر آسانی کے ساتھ سو سکتے ہیں۔

یہی حال رہا تو کچھ دنوں کے بعد
ہم کپڑوں کے قید و بند سے آزاد ہوجائیں گے
اور لطیف ہوا کے لباس ملبوس ہوکر
ہم آزادی سے گھوما کریں گے۔
اس طرح مال پریشانی سے بچ جائے گی اور
بابا کا روپیہ بچ جائے گا۔
پھر ہمارے چاروں طرف اور زیادہ مکھیاں آئینگی۔
کیوں کہ اس وقت ہم شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوجائیں گی۔ (باقی صفحہ ۵ کالم ۳ کے نیچے)

ایٹم بم اور روس کے حملہ نے جاپان کی کمر توڑ دی

پرل بندرگاہ پر حملہ سے لیکر صلح کے پیغام پر دستخط تک کی داستان

آج پیسفک میں لڑائی ختم ہو گئی ہے ذیل میں جاپان کے خلاف لڑائی کے تاریخی دور مختصر صورت درج کئے جاتے ہیں۔

۱۹۴۱ء

۷ دسمبر - جاپان نے پرل بندرگاہ پر حملہ کیا امریکہ کے دس جنگی جہاز پانی میں ڈبو دئے یا ان کو بیکار کر دیا ۲۴۰ ہوائی جہاز تباہ کر دئے ۳۳۰۳ اشخاص ہلاک ہوئے۔

جاپان نے ہانگ کانگ - گوام - فلپائن -

ویک ٹاپو تھائی لینڈ پر حملہ کیا۔

۸ دسمبر - امریکہ برطانیہ اور ہالینڈ نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کیا۔

تھائی لینڈ نے جاپان کے آگے ہتھیار ڈال دئے۔

۱۰ دسمبر - جاپان نے برطانیہ کے جنگی جہاز پرنس آف ویلز اور ریپلز ڈبو دئے جاپان نے فلپائن پر حملہ کر دیا۔

۱۱ دسمبر - جاپانیوں نے گوام پر قبضہ کر لیا۔

۲۱ دسمبر جاپانیوں نے رنگون پر زور کا ہوائی حملہ کر دیا۔

۲۵ دسمبر - ہانگ کانگ نے ۱۸ روز کے محاصرہ کے بعد ہتھیار ڈال دئے۔

۲ جنوری - اتحادی قوموں نے ایک اعلان پر دستخط کئے ۲۶ قوموں نے مشترکہ فتح حاصل کرنے کا عہد کیا۔

۴ جنوری - سر آرچیبالڈ ویول نے (جو اب ہندوستان کے وائسرائے ہیں) دکھن پچھمی پیسفک میں سمندری ہوائی میدانی اور ہوائی فوجوں کی کمان سنبھالی۔

۷ جنوری - انگریزی ہوائی جہازوں نے برما سے اڑ کر بنکاک پر حملے کئے۔

۸ جنوری - جاپانیوں نے سماترا میں کئی شہروں پر حملہ کیا۔

۲۰ جنوری - پوربی برما میں شدید لڑائی چھڑ گئی

۲۳ جنوری - جاپانیوں نے نیو گنی میں ربال پر قبضہ کر لیا۔

۳ فروری - جاپانیوں نے سورابایا (جاوا) پر زور سے حملہ کیا۔

۸ فروری - جاپانیوں نے رنگون پر بم باری کی -

۱۵ فروری - سنگاپور پر جاپانیوں کا قبضہ -

۱۶ فروری - جاپانیوں نے پالمبانگ پر قبضہ کر لیا -

۲۲ فروری - اتحادی جنگی جہازوں نے بالی کے قریب جاپانی بیڑہ پر حملہ کیا -

یکم مارچ - جاپانی فوج جاوا میں تین جگہ اتری -

۷ مارچ - جاپانیوں نے رنگون پر قبضہ کر لیا -

۸ مارچ - نیو گنی میں جاپانی فوجیں بڑے پیمانہ پر اتر گئیں -

۲۶ مارچ - جاپانیوں نے کالے پانی پر قبضہ کر لیا

۵ اپریل جاپانیوں نے کولمبو (لنکا) پر بڑے پیمانہ بڑے زور کا ہوائی حملہ کیا -

۸ اپریل - مدراس پر جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ ہوا -

۹ اپریل - جاپانی ہوائی جہازوں نے ٹرنکومالی پر ہوائی حملہ کیا -

۱۱ اپریل - جاپانی ہوائی جہازوں نے بنگال میں برطانی ہوائی بردار جہاز اور دو بھاری کروزر ڈبو دئے -

۱۸ اپریل امریکہ کے ہوائی جہازوں نے ٹوکیو - یوکوہاما - کوبے اور ناگویا پر حملہ کیا -

۳۰ اپریل - لاشیو پر جاپانیوں کا قبضہ

۳ مئی - مانڈلے پر جاپانیوں کا قبضہ

۷ مئی - کورل سمندر میں زبردست لڑائی

۸ جولائی - جاپانیوں کا الیوشن کے ٹاپو کے پچھمی حصہ پر قبضہ -

۷ اگست - امریکہ کی فوجیں گواڈل کنال پر اتر گئیں اس لڑائی میں امریکہ کے کئی جنگی جہاز ڈوب گئے -

۲۴ اکتوبر - امریکہ کے جنگی جہازوں نے گلرٹ پر حملہ کیا -

۲۲ دسمبر ویک ٹاپو پر امریکہ کا زبردست حملہ

۱۹۴۳ء

پہلی جنوری - کاسابلانکا میں روز ویلٹ اور چرچل کی ملاقات - انہوں نے بلا شرط ہتھیار ڈلوانے کا فارمولا تیار کیا -

۹ فروری - جاپانیوں نے گواڈل کنال خالی کر دیا -

۲۰ فروری - امریکی فوجوں نے سولومن کے ٹاپو میں رسل کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا -

۲ - ۳ مارچ - بسمارک سمندر میں اتحادی ہوائی جہازوں نے جاپان کے دس جنگی جہاز، ۱۲ ٹرانسپورٹ جہاز ڈبو دئے -

۳۰ جون - امریکی فوج رینڈوا پر اتر گئی اور منڈا کے جاپانی اڈے پر حملہ شروع کر دیا -

۱۹۴۴ء

۳۱ جنوری امریکہ کے جنگی جہازوں نے مارشل کے ٹاپوؤں پر حملہ شروع کر دیا -

۸ فروری امریکہ کے جنگی جہازوں نے کرلی کے ٹاپو پر حملہ کیا

۲۲ مارچ - جاپانی فوجیں برما کے راستہ ہندوستان میں گھس گئیں

۲۸ مارچ - برما سے جاپانی فوجیں منی پور کے میدان میں داخل ہو گئیں -

۱۵ اپریل - برطانی فوجوں نے ٹڈم خالی کر دیا -

مئی - جاپانی فوجوں نے ہندوستان اتر پردیش کونہیما کے علاقہ پر جوابی حملہ کیا -

۱۴ مئی برطانی اور ہندوستانی فوجوں نے امپھال کے اتر اور دکھن میں حملہ کیا -

۲۱ مئی - امریکہ اور چین کی فوجوں نے مٹکینا کے ½ حصہ پر قبضہ کر لیا -

۲۷ مئی - امریکی فوجیں بیاک کے ٹاپو میں اتر گئیں -

۳۰ مئی - امریکی ہوائی جہازوں نے برما اور ڈکو کاٹ دیا -

یکم جون - چینی فوجوں نے اتری برما میں ملک وانگ پر قبضہ کر لیا -

۱۰ جون - امریکی فوج سائپان (مریانا) میں اتر گئی -

۲۰ جون - جاپانی فوج کے آخری دستے کو آسام سے بھگا دیا گیا -

۲۳ جون - کوہیما امپھال روڈ کو برطانی فوج نے صاف کر دیا اور ریاست منی پور اور صوبائی ہندوستان کے درمیان ٹریفک شروع ہو گیا -

یکم جولائی - جاپانیوں نے چین میں کینٹن کے علاقہ سے عام حملہ شروع کر دیا -

۴ اگست - اتحادیوں نے برما میں مٹکینا پر قبضہ کر لیا -

۲۰ اکتوبر - امریکی فوج فلپائن کے ٹاپو لیٹے کے ٹاپو پر اتر گئی -

۵ نومبر اتحادی ہوائی جہازوں نے سنگاپور پر پہلا حملہ کیا -

* ۶ نومبر - مارشل اسٹالن نے جاپان کو جارحانہ قوم کہا -

۹ نومبر - برطانی فوجوں نے برما میں فورٹ وائٹ پر قبضہ کر لیا -

۲۳ نومبر - چینی فوج بھلا میں داخل ہو گئی -

۲۴ نومبر - ٹوکیو پر سپر فورٹریسوں کا پہلا حملہ

۱۲ دسمبر - امریکی جنگی جہازوں نے انڈو چائنا کے ساحل پر حملہ کیا -

۱۹۴۵ء

۳ جنوری - امریکی فوج منڈورو کے پورب میں دنڈلس کے ٹاپو پر اتر گئی -

۵ جنوری برطانی اور ہندوستانی فوج پچھمی برما میں اکیاب کے ٹاپو پر اتر گئی -

۹ جنوری - امریکی فوج لوزان میں اتر گئی -

۴ فروری - امریکی فوج منیلا میں داخل ہو گئی -

۱۲ فروری - چرچل، روز ویلٹ اور اسٹالن کا نفرنس کریمیا میں ختم -

واشنگٹن - ۱۴ اگست - پریذیڈنٹ ٹرومین نے اعلان کیا ہے کہ جنرل ڈی گال ۲۲ اگست کو واشنگٹن پہنچ جائیں گے -

۲۳ فروری - ترکی نے جرمنی اور جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا -

۲۵ فروری - مصر نے جاپان اور جرمنی کے خلاف

۴۴ لڑائی کا اعلان کر دیا -

۲۰ مارچ - نوادیں امریکی فوج مانڈلے میں داخل ہو گئی -

۵ اپریل - روس نے جاپان کے ساتھ ناطرفداری کا معاہدہ ختم کر دیا -

۱۲ اپریل - صدر روزویلٹ اچانک مر گئے -

۲۵ اپریل - سان فرانسسکو میں اتحادی قوموں کی کانفرنس

۴ مئی - برطانی فوج نے رنگون پر قبضہ کر لیا -

۷ مئی - جرمنی کے ہتھیار ڈالنے سے جاپان اکیلا رہ گیا

۲۱ جون - ۸۲ روز کے بعد اوکناوا کی لڑائی ختم

۵ جولائی - فلپائن پر امریکی فوج کا قبضہ

۱۷ جولائی - پوٹسڈم میں تین بڑوں کی کانفرنس

۲۶ جولائی - مسٹر ایٹلی مسٹر چرچل کی جگہ وزیر اعظم مقرر ہوئے برطانیہ - چین - امریکہ نے جاپان کو بلا شرط ہتھیار ڈالنے کا الٹی میٹم دیا -

۶ اگست - ایٹم بم کا جاپان کے شہر ہیروشیما پر پہلا حملہ

۸ اگست جاپان کے خلاف روس کا اعلان جنگ - کیونکہ جاپان نے اتحادیوں کا الٹی میٹم نامنظور کر دیا تھا -

۹ اگست - روسی فوج منچوریہ میں گھس گئی -

۱۰ اگست ڈومیڈ یونے اعلان کیا کہ جاپان ہتھیار ڈالنے کو تیار ہے مگر اس شرط پر کہ اس کے بادشاہ کو حکومت مختیاری حاصل رہے "

۱۱ اگست - اتحادیوں کی طرف سے جاپان کو جواب

۱۴ اگست کو جاپان نے اتحادیوں کی تمام شرطیں مان لیں -

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ!

نوٹس

۱ - حسب منشاء دفعہ ۳۶ یو - پی - ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ ناچ گھر براہانہ اسکیم کے بڑی سمینٹ کانکریٹ روڈ کے پورب اور پچھم میں کچھ مکانات کا لیا جانا تجویز ہوا ہے جو ناچ گھر براہانہ اسکیم میں جو زیر دفعہ ۳۶ یو - پی گزٹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء میں شائع ہو چکی ہے شامل ہیں -

۲ - حدود اربعہ مکانات جن کا لیا جانا تجویز ہوا ہے ذیل میں درج ہے:-

مکانات جو خاص سمینٹ کانکریٹ روڈ کے پورب میں ہیں	مکانات جو خاص سمینٹ کانکریٹ روڈ کے پچھم میں ہیں -
اُتر - مکان نمبر ۵۹/۶۷	اُتر - موجودہ سڑک نمبر ۱۵
دکھن - موجودہ سڑک	دکھن - موجودہ سڑک
پورب - مکانات نمبر ۵۹/۶۹ و ۵۹/۷۰ و ۵۹/۷۱ و ۵۹/۷۲ اور ۵۹/۱۳۸	پورب - ٹرسٹ کی کھلی زمین
پچھم - ٹرسٹ کی کھلی زمین	پچھم - موجودہ سڑک نمبر ۲۲

۳ - نقشہ آراضی و مکانات جن کا لیا جانا تجویز ہوا ہے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھا جا سکتا ہے -

۴ - حصول آراضی کے خلاف عذرداری نوٹس ہذا سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل کرنا چاہیئے -

دستخط
سر ایڈورڈ سوڈر سی - آئی - ای
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ - کان پور

کپڑے کا قحط

(بقیہ انسانہ صفحہ ۴)

خوش و خرم انگریز لڑکیوں کی طرح
ہم اچھلیں گے، کودیں گے اور دوڑیں اور
مغربی اقوام ہیں
واہیات گوشت کا ڈھیر نہ سمجھا کریں گی
اور غیر ضروری شرم و حیا کو ترک کر کے ہم
زندگی کا لطف بھی اٹھائیں گے -
ہمارے ماں باپ اس پر کڑھیں گے -
اور ہم اس کا منہ چڑھائیں گے -

کورس (سبھی گاتے ہیں)

اے خدا تعالے برطانیہ پھلے پھولے
اس نے ہمیں "آزادی" دی
اس نے ہمیں قدیم رسوم سے اور روایات
کی آہنی گرفت سے
چھٹکارا دلایا (چنگاری)

ضرورت رشتہ

ایک متمول گھرانے کے تعلیم یافتہ۔ خوبرو۔ ہونہار نوعمر سید زادہ کیلئے جوکہ گورنمنٹ آف انڈیا میں ۵۵۰/- روپیہ ماہوار پر ملازم ہے۔ ایک خوبصورت شریف اور نہایت متمول گھرانے کی لڑکی کی ضرورت ہے۔ لڑکے کا باپ گورنمنٹ کنٹریکٹر ہے۔ ذات وغیرہ کا مطلق کوئی خیال نہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔

رضی احمد بی۔اے
نیوز پرنٹ آفس شملہ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۷ دفعہ ۹۸۰

بعدالت۔ مسٹر رگھوبر سرن داس صاحب حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور

بمقابلہ مدعی بنام متی لال مدعاعلیہ

بنام۔ متی لال ولد گردھر قوم برہمن ساکن حیدرا پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بیدخلی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تباریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تباریخ ۱۳ ماہ اگست ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

گاندھی جی کا پیغام

لاہور ۱۵ اگست۔ مہاتما گاندھی نے آزادی کے ہفتہ کے موقعہ پر آل انڈیا چرخہ سنگھ پنجاب برانچ کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

میں کہتا ہوں چرخہ کاتو۔ ہر سوت کے دھاگے میں سوراج پنہاں ہے۔ اگر تمام ہندستانی چرخہ کاتیں اور میرے پاس آئیں تو میں ان کو سوراج دوں گا۔ ہندستان میں چالیس کروڑ انسان رہتے ہیں۔ بچوں کے علاوہ اگر باقی تمام ہندستانی چرخہ کاتیں تو یہ عظیم کارنمایاں ہوگا اس لئے میں چرخہ کاتنے پر زور دیتا ہوں۔ چرخہ کاتنا معمولی چیز نہیں ہے۔ میں مذاق نہیں کررہا ہوں۔ چرخہ کاتنے میں عظیم طاقت پنہاں ہے۔

سوتی کارخانے قومی نہیں بنائے جائینگے

مانچسٹر ۱۳ اگست برطانیہ کے سوتی کارخانے سرکاری نہیں بنائے جائیں گے۔

اس کا اعلان بورڈ آف ٹریڈ کے صدر مسٹر اسٹیفورڈ کرپس نے آج مانچسٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ آپ نے کہا کہ ایک کمیشن تیار کردیا جائے گا جس کا چیرمین ایک آزاد شخص ہوگا۔ جس میں مالکوں اور مزدوروں کے نمایندے شامل ہوں گے کمیشن سمجھوتہ کی شرطیں تیار کرے گا

جاپان پر دس لاکھ سپاہی قبضہ کرینگے

لندن۔ ۱۳ اگست۔ واشنگٹن سے ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ جب جاپان پر قبضہ کیا جائے گا جنرل میک آرتھر وہاں دس لاکھ سپاہیوں کے ساتھ پہنچیں گے اور سات بڑے شہروں پر قبضہ کریں گے۔ دیہاتی علاقوں پر برائے نام کنٹرول ہوگا۔ جنرل میک آرتھر کا پہلا کام جاپانی فوج کو غیر مسلح کرنا اور گولہ بارود کے تمام کارخانوں پر قبضہ کرنا ہوگا۔

جاپان کا مستقبل۔ اخبار نیوز کرانیکل نے لکھا ہے کہ جاپان کا مستقبل طے کرنے کیلئے روس اور چین کی طرح ہندوستان کی بھی آواز ہونا چاہئے۔

روس نے جاپان پر حملہ کردیا!

لندن۔ ۹ اگست۔ روس نے جاپان کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ جاپان پر ہوائی اور میدانی کے حملے بھی شروع کردئے ہیں۔ رائٹر کی تازہ اطلاع ہے کہ منچوریہ کی سرحد پر بڑے زور کی لڑائی شروع کردی ہے۔ جاپانیوں نے خبر دی ہے کہ روسی فوجوں نے جاپانی فوج پر حملہ شروع کردیا ہے اور روسی ہوائی جہاز منچوریہ میں جاپانی ٹھکانوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ منچوریہ پر جاپان کا ۱۹۳۲ء سے قبضہ ہے۔ منچوریہ اور روس کی سرحد ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ جاپان کے خلاف روس کے اعلان جنگ سے اتحادی ملکوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ برطانیہ کے بڑے وزیر مسٹر اٹیلی نے اس بارے میں ایک بیان میں کہا کہ روس کا اعلان اس بات کا پکا ثبوت ہے کہ روس و برطانیہ اور امریکہ ایک ہیں۔ اب جاپان زیادہ دیر تک مقابلہ نہیں کرے گا اور جلد ہی صلح ہو جائے گی۔ اور ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ دیرپا امن قایم ہو جائے گا۔

کپڑے کا راشننگ

بھوسہ ٹولی۔ دھنکٹی۔ گوالٹولی۔ رام کرشن نگر

مندرجہ بالا سب ایریا تاریخ ۱۹ اگست سے ۳۱ اگست ۱۹۴۵ء تک راشننگ اسکیم میں شامل کرلئے گئے ہیں۔

غلہ کے راشن کارڈ رکھنے والوں کو کپڑے کے کوپن غلہ کی راشننگ دکانوں سے ملیں گے۔

جو لوگ فیکٹریس اور ملوں میں کام کرتے ہیں ان کو کپڑے کے کوپن ان حلقوں کے سب ایریا دفتروں سے جہاں وہ رہتے ہیں ملیں گے۔

جو لوگ کسی قسم کا غلہ کا راشننگ کارڈ نہیں رکھتے ہیں انکو اسپیشل کپڑے کے کوپن ایریا دفتروں سے ملیں گے۔

مسٹر کشن چند جین آئی۔ سی۔ ایس
اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ کانپور

سیٹھ برلا کا بیان

لندن۔ ۱۶ اگست۔ سیٹھ گھنشیام داس برلا نے جو کارخانہ داروں کے مشن کے ممبر ہیں ایک بیان میں کہا کہ ملک معظم کی تقریر میں ہندوستان کا ذکر اطمینان بخش ہے یہ پہلا موقع ہے کہ ملک معظم نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے بارے میں اس قدر صاف باتیں کہی ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی فوری قدم اٹھایا جائے لارڈ ویول کی پیش کش سے جو فضا پیدا ہو گئی تھی اس کو خراب ہونے دیا جائے۔

جاپان ایک ایشیائی ملک ہے اس کی تعمیر میں ہندوستان کا ہاتھ ہونا چاہیئے سیٹھ برلا نے مزید کہا کہ یہ ۲۲

حکومت جاپان کا استعفےٰ!

حکومت جاپان نے آج استعفےٰ دے دیا ہے۔ وزیر اعظم ایڈمرل لوزوکی آج بادشاہ کی خدمت کو جاپان کی شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا بادشاہ نے لوزوکی کا استعفےٰ منظور کرلیا لیکن ہدایت کی کہ نئی حکومت بننے تک وہ اپنا کام جاری رکھیں۔

شہنشاہ نے ہار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن نے اپنا نہایت خوفناک بم استعمال کرنا شروع کردیا اور اگر جاپان لڑائی جاری رکھتا تو بالکل ملیامیٹ ہو جاتا۔ شاہی محل میں جب کیبنٹ کا آخری اجلاس ہوا جاپان کے جنگی لارڈ رو رہے تھے اور ان کی گردنیں شرم کے مارے جھکی جا رہی تھیں یہ میٹنگ تقریباً ½ گھنٹہ جاری رہی جس میں ان وزیروں نے اپنے اپنے خیالات ظاہر کئے اس کے بعد شہنشاہ نے اعلان کیا کہ پوٹسڈم کا اعلان مان لیا گیا ہے۔

پھانسی کے انتظار میں

لکھنو۔ ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ یوپی میں ۱۴ قیدیوں کو اگست ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے سلسلہ میں سزائے موت کا حکم ملا ہے۔ پانچ قیدیوں کی اپیلیں پریوی کونسل کے دفتر میں پڑی ہوئی ہیں اور باقی کی الہ آباد ہائی کورٹ یا چیف کورٹ لکھنو میں پڑی ہوئی ہیں۔

جاپان میں ماتم!

لندن۔ ۱۵ اگست۔ ایک طرف تمام دنیا فتح کی خوشی منا رہی ہے دوسری طرف جاپان اپنی قسمت پر رو رہا ہے وزیر اعظم لوزوکی کے بیان کے مطابق جاپان کے لوگ دکھی ہیں اور اپنے بادشاہ سے معافی چاہتے ہیں۔ گودام میں جب جاپانی قیدیوں نے جاپان کے ہارنے کی خبر سنی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان

لندن۔ ۱۶ اگست۔ شہنشاہ جاپان نے تمام جاپانی فوجوں کو حکم دیدیا ہے کہ فوراً لڑائی بند کردیں۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ دور دراز کے علاقوں میں شاہی حکم پہونچنے میں کچھ وقت لگ جائے گا اور ممکن ہے کہ کئی روز لگ جائیں۔

شہنشاہ جاپان کی پہلی تقریر

لندن۔ ۱۵ اگست۔ جاپان کے ڈالنے کے بعد آج دوسری عالمگیر جنگ بھی ختم ہو گئی۔ آج صبح ۵½ بجے واشنگٹن۔ لندن۔ روس اور چنکنگ سے ایک ساتھ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ حکومت جاپان نے اتحادیوں کی تمام شرطیں مان لی ہیں اور بلا شرط ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی سپریم کمانڈر جنرل میک آرتھر جاپانی نمائندوں سے ہتھیار ڈالنے کے کاغذات پر دستخط کرائیں گے۔

جاپانیوں نے ہار کی خبر کس طرح سنی

لندن۔ ۱۴ اگست۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے وہ دردناک منظر بیان کیا جو آج شاہی محل کے باہر دیکھنے میں آیا جبکہ وہاں شاہی فیصلہ سننے کے لئے ہزاروں اشخاص محل کے باہر جمع ہو گئے۔ جب انھوں نے ہتھیار ڈالنے کی خبر سنی ان کی گردنیں شرم سے جھک گئیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو آگئے۔ بہت سے لوگ تو زار و قطار رونے لگے۔

۲۲ بات بڑی پریشان کن ہے کہ جاپان پر قبضہ کرنے والی چار قوموں میں سے صرف ایک قوم ایشیائی ہے کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایشیائی لوگوں کی قسمت کی تشکیل کرنے میں پچھمی قوموں کا نمایاں ہاتھ ہے۔

امریکہ میں جنگی سامان کے آرڈر منسوخ

واشنگٹن۔ ۱۵ اگست۔ امریکہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے تقریباً ۶ ارب ڈالر (بیس ارب روپے) کی قیمت کے سامان جنگ کے آرڈر منسوخ کر دئے ہیں اس سے پہلے یہ محکمہ ایک ارب ۲۰ کروڑ ڈالر (یعنی ۴ ارب) کے آرڈر منسوخ کر چکا تھا۔

نئی دہلی۔ ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ اخباروں پر سے سنسر اٹھنے والا ہے اس سلسلہ میں ایک یا دو روز میں اعلان ہو جائے گا۔

جاپان کا سمندری بیڑہ ختم!

واشنگٹن۔ ۱۴ اگست۔ جاپان کے ۳۰۰ جنگی جہاز جن میں ۱۸ بڑے جنگی جہاز بھی شامل ہیں اور تقریباً ۵۶۲۹۸۴۵ ٹن کے سوداگری جہاز برباد ہو گئے ہیں۔

امریکہ کے سمندری محکمہ کا بیان ہے کہ تاریخ میں یہ پہلا قدم ہے کہ جاپان کا بڑی طاقت کا بیڑہ لڑائی میں ختم ہو گیا ہے۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

دفعہ ۵۹/۶۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء۔

موضع علاپور سکندرہ محال جگت سنگھ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

نمبر مقدمہ ۲۸

بعدالت۔ حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور۔

سوہن لال بنام کیلاش ناتھ وغیرہ

بنام مسماۃ چمپا کنور بیوہ نامعلوم قوم کالیتھ ساکن موضع نیر اکبر پال پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۵۹/۶۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تحریر ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ر اگست سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

امریکہ کے محکمہ اطلاعات جنگ کا اعلان

لندن ۱۴ر اگست۔ امریکہ کے محکمہ اطلاعات جنگ کا بیان ہے کہ جاپانی نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ حکومت جاپان نے وہ تمام شرطیں منظور کر لی ہیں جو اتحادی حکومتوں نے جاپان کے رو برو پیش کی تھیں۔ نئی دہلی میں جاپانی نیوز ایجنسی کی ایک خبر سنی گئی ہے کہ جلد ہی جاپان کے شاہی ہیڈ کوارٹر سے اتحادی ملکوں کی شرطیں منظور کرنے کے متعلق اعلان ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے ٹوکیو ریڈیو نے کہا کہ حکومت جاپان کو اتحادی شرطیں سوموار کو ملی ہیں شرطیں منظور ہونے سے جاپانی کیبنٹ کا مسلسل اجلاس ہو رہا ہے اس سے پہلے یہ خبر آئی تھی کہ آدھی رات سے پہلے پیسفک کے سمندری کمانڈر انچیف ایڈمرل نمز اور حکومت جاپان کے درمیان ہتھیار ڈالنے کے بارے میں بات چیت شروع ہو گئی ہے

ایڈمرل نمز نے حکومت جاپان کو دعوت دی تھی کہ اگر وہ اتحادیوں کے ساتھ بات چیت کرنا چاہے تو ریڈیو کے ذریعہ گوام سے بات چیت کا سلسلہ شروع کر سکتی ہے واشنگٹن میں چین کے سفیر ڈاکٹر وائی ٹاؤ سنگھ نے پریزیڈنٹ ٹرومین سے ملاقات کے بعد کہا کہ خوشخبری آنے والی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ اب ہمیں لڑائی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا ہے۔ ہم اب لڑائی کے بعد کی باتیں کر رہے ہیں۔ اتحادیوں کا بہت بڑا بیڑا جاپان کے قریب پہونچ گیا ہے۔ جاپان کے ہتھیار ڈالنے پر اس بیڑہ کے ذریعہ جاپان پر فوجیں اتاری جائیں گی۔

سر فیروز شاہ مہتہ کی صد سالہ سالگرہ

کلکتہ ۱۰ر اگست۔ کل یہاں انڈین ایسوسی ایشن ہال میں سر فیروز شاہ مہتہ کی صد سالہ سالگرہ منائی گئی۔ اس موقعہ پر مرحوم کی سیاسی اور شہری سیوا کا ذکر کیا گیا

کانپور میں کپڑے کی ناجائز برآمد

۱۰۹ گانٹھیں پکڑی گئیں

کانپور ۱۰ر اگست۔ ضلع سپلائی افسر نے ۴۴ ہزار روپے کی قیمت کے کپڑے کی ۹۰ ناجائز گانٹھیں پکڑیں جو نیپال کو برآمد ہونے والی تھیں

ایک اور چھاپہ مارکر ۱۹ گانٹھیں پکڑی گئیں جن کی قیمت ۵۰ ہزار روپیہ ہے اس سلسلہ میں دہلی کی کچھ کمپنیوں پر مقدمہ چلے گا کہ یہ کمپنیاں اس کپڑے کو ناجائز طریقہ پر یو۔ پی میں فروخت کرنا چاہتی تھیں۔

اجلاس جناب سید محمد اویس صاحب بہادر منصف شہر اعظم گڑھ

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۲ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت منصف صاحب شہر اعظم گڑھ

ماہ پیرا النساء بی بی بنام بسم اللہ ولد مختار احمد موضع طورنیہ دوبیٹہ پرگنہ نظام آباد ضلع اعظم گڑھ

ہرگاہ مدعیہ نے آپکے نام ایک نالش بابت فسخ نکاح کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی شہر اعظم گڑھ

مہر عدالت

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سنبھلی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/1
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 34 | Cawnpore. Saturday 25 The August 1945 | کانپور شنبہ ۲۵ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۳۴

ادبیات

آئینۂ عمل

از حضرت محوی صدیقی لکھنوی

جو دیکھے تفرقے ہم نے چمن کے پاسبانوں میں
لگادی آگ خود ہی اپنے اپنے آشیانوں میں

ہم آہنگی فغانوں میں نہ یکرنگی ترانوں میں
بہار آئے تو کیا آئے ہمارے گلستانوں میں

ابھی ہیں تشنۂ سوز تپش ہندوستاں والے
نہ بجھنے پائیں جو شعلے ہیں رقصاں آسمانوں میں

ادھر بھی اک نظر، او ہنسنے والے ذوقِ مشرق پر
کہ خاک اُڑنے لگی ہے مغربی تہذیب خانوں میں

بتاؤ تو مجھے اے دولت و زر کے پرستارو!
محبت کی بھی دولت ہے تمہارے ان خزانوں میں

نگاہِ انقلاب دہر کا منشا یہ کیا سمجھیں
نہ حکمت پیرِ دانا میں نہ غیرت نوجوانوں میں

بجھی جاتی ہیں قصرِ جور و استبداد کی شمعیں
لگی ہے آگ خود ان بجلیوں کے آشیانوں میں

کتابِ نظم ہستی کا پڑھا ہے ہر ورق جس نے
وہ کیا ناکام ہوگا زندگی کے امتحانوں میں

سُلایا ہے تھپک کر کس کے دستِ ناز نے اُنکو
شرر تھا جن نگاہوں میں، اثر تھا جن زبانوں میں

نہ ہوگی یورشِ برقِ ستم تو اور کیا ہوگا؟
چمن والے مگن ہیں اپنے اپنے آشیانوں میں

نگاہِ دور رس کہتی ہے ہاں روشن ہے مستقبل
بڑھے جانا نہ ہمت ہار دینا امتحانوں میں

کہاں کا شاہدِ مقصود، کیسی راحتِ منزل
یہ کہئے زندگی کی روح بھی ہے کاروانوں میں

نظر بھی نکتہ رس ہو، قلب بھی شفاف آئینہ
تو سب کچھ آج مل سکتا ہے فطرت کے خزانوں میں

نہ بیباکی، نہ بیتابی، نہ بیداری نہ ہشیاری
جوانی کتنی شرمندہ ہے آکر نوجوانوں میں

سکوں کی زندگی کیا چاہتا ہے بے خبر سُن لے
اِسے کہتے ہیں "مرگِ بے اجل" دونوں جہانوں میں

درندوں کی نظر سے بچ نکلنا کوئی آساں ہے
نہ ہو گر زور تیروں میں نہ قوت ہو کمانوں میں

کمالِ فطرتِ آزاد اگر تو دیکھنا چاہے
نگاہِ نکتہ ور سے ڈھونڈ اگلی داستانوں میں

نہ دردِ دل کی تفسیریں نہ سوزِ غم کی تصویریں
کہاں سے آئیں تاثیریں زبانوں میں فغانوں میں

خوشا خودداریٔ دل، مرحبا بیداریٔ فطرت
لگادی آگ آخر سرکشوں کے عیش خانوں میں

رگوں میں خون ہو کچھ گرم تو ملتی ہے وہ دولت
جسے تو ڈھونڈتا ہے آج مغرب کے خزانوں میں

بدلنا ہے نظامِ بزمِ ہستی اے جنوں اک دن
نیا اب رنگ بھرنا ہے ہمیں اپنے فسانوں میں

دیا ہے دردِ دل، سوزِ دروں جنکو بصیرت نے
غنیمت ہے یہ محوی بھی ان آشفتہ بیانوں میں

دنیائے اسلام

برطانیہ اور مصر کے مابین معاہدہ پر نظر ثانی

سنہ ۱۹۳۶ء میں برطانیہ اور مصر کے درمیان باہم حلیف بننے کا جو معاہدہ طے پایا تھا اسکی نظر ثانی کے لئے نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر برطانیہ نے ۱۴ اگست کو مصری پارلیمنٹ سے حکومت برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ یاد رہے کہ یہ معاہدہ ایک لمبے تعطیل کے بعد دونوں ملکوں میں طے ہوا تھا۔ یہ تعطل دو مندرجۂ ذیل اہم وجوہ سے دور ہوا۔

اول یہ کہ سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کی اٹلی اور حبشہ کی جنگ نے سارے مصر میں حبشی قوم کے متعلق ہمدردی کے جذبات پیدا کر دئے تھے چنانچہ اسی بنا پر مصر ان تادیبی کارروائیوں کو جو اس زمانہ میں اٹلی کے خلاف تجویز کی گئی تھیں اختیار کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ مصر کے اس اقدام سے اس امر کا خدشہ پیدا ہو گیا کہ اٹلی اس پر حملہ کر دیگا، چنانچہ ان خدشہ نے ان حقیقی فوائد کو جو مصر پر برطانیہ کی فوجی حفاظت کے جاری رہنے کی وجہ سے مصر کو حاصل ہو سکتے تھے اُجاگر کر دیا۔ مصر کی تمام پارٹیوں نے کئی ایک اور باتوں کے علاوہ اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ایک متحدہ محاذ قائم کر لیا۔

دوسری بات یہ پیدا ہو گئی کہ شاہ فواد نے سنہ ۱۹۲۳ء کے دستور کو پھر ملک میں بحال کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کی داخلی صورت حالات میں بہت حد تک سکون پیدا ہو گیا اور اس طرح پارٹیوں کے اتحاد کو اور زیادہ تقویت پہونچی، جنوری سنہ ۱۹۳۶ء میں اس متحدہ محاذ کے رہنماؤں نے برطانوی ہائی کمشنر کو ایک یادداشت بھیجی جس میں ان سے کہا گیا کہ وہ برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ کے لئے مذاکرات شروع کریں۔ یہ حکومت برطانیہ گفت و شنید شروع کرنے پر راضی ہو گئی۔ ۳۰ جنوری کو علی ماہر پاشا کی قیادت میں ایک غیر طرفدار وزارت قائم کر دی گئی اور مذاکرات کے لئے تمام پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک مصری وفد تیار کر لیا گیا جس کا صدر نحاس پاشا لیڈر وفد پارٹی تھے۔

برطانیہ اور مصر کے اس معاہدہ پر ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۶ء کو لندن میں دستخط ثبت کئے گئے۔ معاہدہ کی رو سے برطانوی فوجوں کو یہ اختیار مل گیا کہ وہ آٹھ سال تک اسکندریہ کے قرب و جوار میں قیام کر سکیں گی اور انھیں اور بالخصوص فضائی فوج کو ٹریننگ کے لئے نقل و حرکت کرنے کی کھلی آزادی ہوگی اس کے علاوہ نہر سویز کے علاقہ کی حفاظت کے سلسلہ میں برطانیہ کے خاص مفادات بھی تسلیم کر لئے گئے۔ سوڈان کے مسئلہ کو یوں حل کیا گیا کہ مصریا سوڈان میں جاکر آباد ہونے کی کھلی اجازت دیدی گئی سوائے اس صورت کے کہ امن عامہ یا صحت کی بنا پر ان کا جانا وہاں نامناسب ہے۔ قرار پایا کہ یہ معاہدہ ۲۰ سال تک نافذ رہے گا۔

عرب لیگ کی تین کمیٹیوں نے کام شروع کر دیا

قاہرہ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ ۲۱ جولائی عرب لیگ کی اقتصادی ذیلی کمیٹی نے اپنے ابتدائی اجلاسوں کے بعد اپنے کام کو تین مزید ذیلی کمیٹیوں کے سپرد کر دیا۔ ان میں ایک کمیٹی اپنی پوری توجہ اس مسئلہ کی طرف صرف کرے گی کہ وہ فلسطین میں "زمین" کو کس طرح عربوں کے قبضہ میں برقرار رکھا جائے۔ دوسری کمیٹی زرعی مسائل کے متعلق کارروائی کرے گی اور تیسری کمیٹی تجارت اور صنعت و حرفت کے مسئلوں پر غور کرے گی۔

اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اب ان سب کمیٹیوں نے اپنا اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ ان کمیٹیوں کا کام مکمل ہونے کے بعد بڑی کمیٹی کا اجلاس پھر منعقد ہوگا جس میں ان چھوٹی کمیٹیوں کے کام کی روشنی میں تجویزیں منظور کی جائیں گی۔

زرعی کمیٹی کا کام خاص طور سے بہت اہم ہے۔ اس کمیٹی کا کام قدرتی طور سے وہیں سے شروع ہونا چاہیئے جہاں کہ بڑی زرعی کانفرنس اپنا کام گزشتہ سال فروری میں ختم کر چکی ہے۔ اس کانفرنس میں جو قاہرہ میں منعقد ہوئی تھی مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے ۱۴ نمایندوں نے شرکت کی تھی۔

کانفرنس مذکورہ کے اختتام پر اس کے صدر نے کہا تھا "ہم نے زرعی ترقی کے میدان کے محض ایک حصہ کے متعلق معمولی تبصرہ کیا ہے ابھی اس کے ایسے وسیع میدان باقی ہیں جن میں ابھی بہت کچھ غور اور تحقیقات کی ضرورت ہے۔

مشرق وسطیٰ کے تقریباً ہر ملک سے ان تمام مسائل کا یکساں تعلق ہے اور ان میں تجرنی معاملات کا مبادلہ اور معلومات کا مشترکہ ذخیرہ جمع کرنے کا موقع ہے۔ ان مسائل کی یکسانیت کی وجہ سے اس قسم کا موقع ملنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے اور ان مسائل کی بہتات کی وجہ سے ان کی طرف توجہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

بندرگاہ یافہ میں برطانی کروزر

القدس (بذریعہ بحری تار) ہلکا کروزر ایچ، آئی، ایس "آرتھیوسا" مشہور عرب بندرگاہ یافہ میں لنگر انداز ہے اور ہزاروں فلسطینی جہاز کے کپتان نے ایک شاندار ظہرانہ دیا جس میں ضلع کا کمشنر، یافہ۔ تل عفیف کا میئر اور اعلیٰ سرکاری ملازمین بھی شامل تھے، یافہ اور تل عفیف کی بلدیات نے اس جہاز کے افسروں اور ملاحوں کو ایک ظہرانہ دیا۔ اس سے پہلے ملاحوں نے یافہ اور تل عفیف میں پریڈ کی۔ سہ پہر کو بندرگاہ یافہ سے مردوں، عورتوں اور بچوں کی کثیر تعداد موٹر کشتیوں میں سوار ہو کر کروزر میں جاتی رہی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۵ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۴

آنجہانی سبھاش چندر بوس

ٹوکیو کی اس خبر سے کہ سبھاش چندر بوس سنگاپور سے ٹوکیو آتے وقت ہوائی جہاز کے حادثہ سے زخمی ہو کر اسپتال میں انتقال کر گئے۔ سارے ہندوستان میں صف ماتم برپا ہو گئی اگرچہ بہت سے سیاسی کارکنوں کو سبھاش بابو کے طریقہ کار سے اتفاق نہیں تھا لیکن ان کی حب الوطنی اور قربانیوں کا ہر شخص پر سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ اور ہر شخص کے دل میں ان کی انتہائی قدر و منزلت تھی۔ اس اندوہناک خبر سے سارا ہندوستان یہ محسوس کرتا ہے کہ سبھاش بابو کے بغیر اس ضعیف و بیکس مادر وطن کی آغوش سونی ہو گئی ہے۔

آپ بلند خیال اور نہایت جری انسان تھے، آپ جس شان سے زندہ رہے اُسی شان سے مرے ہندوستان کی تاریخ میں سبھاش بابو کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور آنے والی نسلیں آپ پر فخر کریں گی۔

آپ کے وفات کی خبر سن کر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے کہا کہ ہماری مادر وطن نے اپنا سب سے بہادر بیٹا کھو دیا۔

مولانا حسرت موہانی نے فرمایا کہ سبھاش بابو ملک کے لیڈران میں درخشندہ ستارے تھے آپ کے وفات سے ملک کو بے حد نقصان پہونچا ہے

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے لکھا ہے کہ سبھاش بابو کی زندگی قربانیوں کی زندگی تھی وہ ملک کے لئے مرمٹنا جانتے تھے اور ان کے سامنے ایک ہی مقصد تھا اور وہ ملک کی آزادی تھا۔

آنجہانی سبھاش بابو کے مختصر حالات زندگی حسب ذیل ہیں:۔

انڈین نیشنل کانگریس کے سابق پریسیڈنٹ اور عارضی سرکار کے پریسیڈنٹ سبھاش چندر بوس کی پیدائش ۱۸۹۷ء میں ہوئی تھی، ان کی تعلیم و تربیت کلکتہ اور کیمبرج میں ہوئی۔ آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۲۱ء میں سروس کو چھوڑ کر مہاتما گاندھی کی تحریک نان کوآپریشن میں شریک ہوئے۔ ۲۴-۱۹۲۲ء تک "فارورڈ" اخبار کے آپ مینجر رہے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کلکتہ کارپوریشن میں چیف ایکزیکٹو آفیسر کے عہدہ پر مامور ہوئے اس کے بعد آپ گرفتار ہو گئے نظر بندی کی حالت میں آپ بنگال کونسل کے ممبر منتخب ہوئے اور رہا ہونے کے بعد دوبارہ گرفتار کر لئے گئے۔ لیکن بیمار ہو جانے کی وجہ سے اور یورپ جاکر علاج کرانے کے لئے آپ کو رہا کر دیا گیا۔

سبھاش بابو کئی سال پراونشیل کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ رہے اور فروری ۱۹۳۸ء میں دوبارہ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے لیکن اپریل ۱۹۳۹ء میں آپ نے اس عہدہ سے استعفےٰ دیدیا اور فارورڈ بلاک کو قائم کیا۔

۱۹۴۰ء میں نامعلوم طریقہ سے آپ ہندوستان سے باہر چلے گئے اور اس کے بعد آپ جاپان میں رہے اور ہندوستان کی آزادی کے لئے اپنے خیال کے مطابق مختلف طریقوں سے کوشش کرتے رہے۔

معیار ادب کا ماہانہ مشاعرہ انجمن معیار ادب کا ماہانہ مشاعرہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۵ء بروز شنبہ ۹ ½ بجے رات کو سید محمد احسن صاحب کاظمی آغا (سول جج) صاحب کے صدارت میں جناب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر کے دولتکدہ پر منعقد ہوگا۔

مصرع طرح:۔

"بیخودی یوں بھی کبھی چھوڑ دے تنہا مجھکو"

عنوان نظم:۔ عید

آزادی کا ہفتہ کانگریس پریسیڈنٹ کی ہدایات کے مطابق شہر کے بہت سے سنٹروں میں "آزادی" کا ہفتہ منائے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

عطیہ:۔ گورنراین کھتری اسکول میں ہوسٹل بنانے کیلئے مسٹر راوہا کرشن نے ۵ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۲ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر ایچ ایم سمیع کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر سوشیلا سریواستو نے ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ شہر کا کوڑا اور میلا بند کرکے لے جانا چاہیئے اور خالص دودھ کی سپلائی کا انتظام کیا جائے اور حلوائیوں کو نالیوں کے پاس مٹھائی بنانے سے روکا جائے بورڈ نے یہ تینوں ریزولیوشن پاس کر دیئے۔

شہر میں بم پولیسوں اور پیشاب خانوں کی ضرورت پر رپورٹ دینے اور بنانے کے تخمینے پیش کرنے کا حکم ہوا۔

۲۲ اگست کو بورڈ کی دوسری میٹنگ لالہ کیلاش پت سنگھانیہ کی صدارت میں ہوئی جس میں آڈٹ نوٹ پر غور ہوا۔ اور بورڈ کے دیئے ہوئے جوابات پر غور کرنے کے لئے چند ممبران کی ایک کمیٹی بنادی گئی۔ جو اپنی رپورٹ کے ساتھ پھر بورڈ میں پیش کرے گی۔ یکہ و تانگہ کے لئے بھی ایک کمیٹی بنادی گئی ہے۔

واٹر ورکس گورنمنٹ صوبہ کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے اپنے سیوریج اور واٹر ورکس کے دو ماہر افسران کو سیوریج اور واٹر ورکس کے متعلقہ کاموں کی بابت جانچ کرکے رپورٹ دینے کے لئے بھیجدیا ہے اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے اور جلد ہی اصلاحات کے لئے سفارش کریں گے۔

یو۔ پی گورنمنٹ پر مقدمہ لالہ ہری شنکر باگلا سابق کانپور میونسپل کمشنر نے یو۔ پی گورنمنٹ پر ان کو بے قاعدہ میونسپل ممبری سے ہٹائے جانے کی بابت جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا اس میں بحث ختم ہو گئی ہے حکم سنانے کو باقی ہے۔

باگلا جی کی طرف سے ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو، رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ تھے اور گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر ناصر حسین وکیل تھے

کمیونسٹ گرفتار مسٹر شیو کرشن کمیونسٹ کو کرنیل گنج پولیس نے قابل اعتراض کارروائیوں کے الزام میں گرفتار کیا ہے

مسلم لیڈروں کا ڈپوٹیشن بعض سر برآوردہ مقامی مسلم لیڈروں کا ایک ڈیپوٹیشن ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر سے ملا اور مسلمانوں کو عید کے موقع پر کپڑے کی سپلائی کا خاص انتظام کرنے کی درخواست کی معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کوشش کریں گے کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار کوپن مسلم آبادی کے لئے جاری کریں جس سے یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک معولی کپڑا مل سکے گا

سکھ دیوان یو۔ پی سینٹرل سکھ دیوان کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے پولیٹیکل جمود کو جلد دور کرنے نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے سکھوں کے حقوق کو تسلیم اور محفوظ کرنے کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

جشن فتح ۱۲ اگست کو کانپور میں جشن فتح منایا گیا اس روز سرکاری حیثیت سے تعطیل کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور تمام گورنمنٹ کے دفاتر، ملیں اور فیکٹریاں، تعلیمی ادارے اور بعض پرائیویٹ کارخانے بند رہے۔ شام کو بہت سی عمارتوں پر روشنی کی گئی، کوئین پارک میں آتشبازی چھوڑی گئی اور شہر میں عمارتوں پر جھنڈے لگائے گئے۔

۱۳ اگست کی صبح کو شہر میں غریبوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی اور اسکولی بچوں کو بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ۱۳ اگست کی شام کو۔ کوئین پارک، حلیم مسلم کالج، گرین پارک، اور برجیندر سروپ پارک کے لئے جو پروگرام مرتب کیا گیا تھا، بارش ہو جانے کی وجہ سے وہ تمام پروگرام منسوخ کر دینا پڑا۔ اب فتح کے جشن کا جلوس اتوار ۲۶ اگست کو ۴ و ۵ بجے کے درمیان شہر میں گشت کرے گا اور کوئین وکٹوریہ پارک ٹھنڈی سڑک پر ۵ بجے کلکٹر صاحب فوج کی سلامی لیں گے اسی دن شام کو کوئین وکٹوریہ پارک، گرین پارک، حلیم انٹر کالج اور برجیندر سروپ پارک میں شام کو آتشبازی کا مظاہرہ کیا جائیگا۔

کنٹرول ہٹانے کی درخواست سکریٹری یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے یو۔ پی گورنمنٹ کے سکریٹری سول سپلائی ڈپارٹمنٹ کو ایک طویل خط میں ضروریات زندگی پر سے کنٹرول ہٹانے کی درخواست کی ہے اور لکھا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ صوبہ کو کنٹرول کے معاملہ پر غور و نظر ثانی کرے۔

ڈیولپ منٹ بورڈ یو۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ "کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ بورڈ ایکٹ" کا نفاذ کانپور میں یکم ستمبر ۱۹۴۵ء سے ہو جائے

اسکالرشپ انٹرمیڈیٹ کلاس پاس کرنے والے ۱۶ لڑکوں کو صوبہ میں اسکالرشپ ہر سال دیا جاتا ہے۔ اس سال ان ۱۶ میں سے ۴ کانپور کے لڑکوں کو اسکالرشپ ملا ہے ۳ لڑکے ان میں سے بی۔ این۔ ایس۔ ڈی کالج کے ہیں اور ایک لڑکا ڈی۔ اے۔ وی کالج کا ہے۔ یہ اسکالرشپ ۲۰ روپیہ ماہوار کا ہوتا ہے۔

میونسپل بورڈ کی غفلت معلوم ہوا ہے کہ میونسپل اہلکاروں کی غفلت سے ۳۱ ہزار روپیہ کی رقم وصول ہونے سے رہ گئی جو چھاؤنی اور ڈسٹرکٹ بورڈ سے آئی۔ ڈی اسپتال کے سلسلہ میں وصول ہونی تھی ۱۹۳۸ء تک یہ رقم وصول ہوئی اس کے بعد سے وصول نہیں ہوئی اس لئے کہ طلب نہیں کی گئی۔ اعلیٰ حکام بورڈ اس معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

ایمپلائرس ایسوسی ایشن ایمپلائرس ایسوسی ایشن آف ناردرن انڈیا ریٹائرڈ پریسیڈنٹ مسٹر جے ٹنکہ نے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مزدوروں کے قانون [illegible] کنٹرول کے متعلق آپ نے کہا کہ ان کی رائے میں کنٹرول کے احکام میں نرمی کی ضرورت ہے اور خاص کر سوت و کپڑے کے کنٹرول میں کمی کی ضرورت ہے۔

مسلم وارڈ نمبر ۴ کا الکشن مسلم وارڈ نمبر ۴ سے مولانا حسرت موہانی بلا مقابلہ کانپور میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو گئے۔ حکیم سید نواب علی صاحب نے اپنا نام مولانا کے مقابلہ سے واپس لے لیا اس وارڈ کا الکشن ۲۴ اگست کو ہونے والا تھا۔

سبھاش بابو کے ماتم میں جلسہ ۲۴ اگست کی شام کو آریہ سماج ہال میں سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے ایک ماتمی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مسٹر پیارے لال اگروال نے کی مسٹر حمید خاں صاحب نے آنجہانی سبھاش چندر بوس کی وفات پر ان کے غمزدہ خاندان کے ساتھ ہمدردی کے ریزولیوشن کی تحریک کی۔ جلسہ میں مسٹر جی۔ جی جوگ، مسٹر چھیل بہاری دکھشت، مسٹر گنجیت رائے سکسینہ، ڈاکٹر مرارالال، پنڈت بالکرشن شرما۔ اور مولانا حسرت موہانی نے آنجہانی سبھاش چندر بوس کی زندگی اور انکی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کے متعلق تقریریں کیں آخر میں مسٹر اسلم نے سبھاش بابو کے ماتم میں ایک نظم پڑھی اور اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

سٹی کانگریس کمیٹی یو۔ پی گورنمنٹ نے کانگریس کمیٹیوں پر سے پابندی ہٹالی ہے اور اب کانگریس کمیٹیاں حسب معمول قانونی طور پر کام کر سکیں گی۔ چنانچہ ۲۶ اگست کو ۷ بجے شام کو شہر کانگریس کمیٹی کی آخری نشست اشوک ہال میں ہوگی۔ اور سٹی کانگریس کمیٹی کو چارج دے دیگی۔

ایڈوائزری کمیٹی ۲۹ اگست ۱۱ بجے دن کو ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ ٹاؤن راشننگ آفیسر صاحب کے دفتر میں ہوگی جس میں سر ولیم اسٹن ایڈوائزر گورنر یو۔ پی کی بھی شرکت کی امید کی جاتی ہے۔

الکشن وارڈ نمبر ۲۰ میونسپل غیر مسلم وارڈ نمبر ۲۰ کا ضمنی انتخاب ۲ ستمبر کو ہوگا۔ مندرجہ ذیل سات شخصوں نے نامزدگی کرائی ہے۔

(۱) مسٹر شیام سرن سنگھ (۲) مسٹر مدن گوپال (۳) مسٹر سکھنندی دیال گرگ (۴) سی۔ ال سنی عرف ڈاکٹر چھوٹے لال (۵) مسٹر گجراج سنگھ (۶) مسٹر رام گوپال (۷) مسٹر برج بہاری لال

ڈاکٹر ٹیگور کی برسی ۱۸ اگست کو ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی چوتھی برسی کے سلسلے میں بالکا ودیالہ میں ایک جلسہ ڈاکٹر نند لال آف لکھنؤ یونیورسٹی کی صدارت میں ہوا۔

پارلیمنٹ کا افتتاح گورنراین کھتری ہائی اسکول پارلیمنٹ کی افتتاحی رسم سر ہرگوبند مصرا نے ادا کی۔

بزم گل

ہندوستان کی "ترقی یافتہ" عورتیں نسائیت کو تو مدت ہوئی پرانی جوتی کی طرح اپنے سے جدا کر کے دور پھینک چکی ہیں۔ مگر اب ترقی پسندی کا اگلا مرحلہ طے کرتے ہوئے یہ مردوں کو چھیڑنے اور اگر مرد کچھ کہیں تو ان کو سر بازار پیٹنے کی دلچسپ مشق بھی کر رہی ہیں۔

حال ہی میں بمبئی کے ایک بازار میں ایک نوجوان چلا جا رہا تھا کہ دوکانداروں نے دیکھا ڈیڑھ درجن نوجوان عورتوں کا ایک گروہ اچانک اس پر ٹوٹ پڑا اور اس گروہ نے مکوں لاتوں اور چپلوں سے اس کو مارنا شروع کر دیا۔

ایک مرد کے اس طرح عورتوں کے لشکر میں گھر جانے اور بے بسی کی حالت میں پٹنے کا نظارہ دیکھ کر دوکاندار اپنے دلوں میں ہمدردی کی لہر محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اور انہوں نے دوڑ کر نوجوان کو عورتوں کے چنگل سے چھڑایا۔ جو شیرنیوں کی طرح اس پر بپھری پڑتی تھیں۔

جب ان عورتوں سے پوچھا گیا کہ آخر آپ کے اس طرح سر بازار اس ننگا مہ خیز شرافت کا مظاہرہ کرنے کا سبب کیا ہے تو وہ کہنے لگیں کہ یہ ہماری طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جس سے ہمیں اپنی بے عزتی کا احساس ہونے لگا

سننے والوں نے اس کے اس بیان سے یہ سمجھا کہ شاید اس نوجوان نے ایسی حرکت کی ہوگی جس کو یہ بیان نہیں کرنا چاہتی ہیں جس کی وجہ سے ان کو اس پر غصہ آگیا۔ مگر جب نوجوان نے بتایا کہ اصل واقعہ کیا ہے تو لوگ ان ترقی یافتہ عورتوں کی اس حرکت پر حیران و ششدر رہ گئے

اس نوجوان نے کہا کہ آپ لوگ مجھ سے چاہے جیسی قسم لے لیجئے جو میں نے ان ڈیڑھ درجن عورتوں میں سے کسی ایک کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔ میں چلا جا رہا تھا کہ پیچھے سے آئیں اور ان میں سے ایک نے کہا "اس وقت بازار اکیلا ہے آؤ اسے مرد کو چھیڑیں"۔ میں یہ سن کر چوکنا ہوا کیونکہ میرے لئے ایک عورت کی زبان سے یہ سننا کہ وہ ایک مرد کو چھیڑنے کی تیاریاں کر رہی ہیں بہت تعجب خیز ہے۔

مگر دوسری عورت کی بات میں نے سنی اس سے میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔

اس دوسری عورت نے کہا چھیڑو نہیں اس وقت اس کو سب مل کے پیٹو" اور اس سے پہلے کہ میں بھاگ سکوں یا مدد کے لئے پکار سکوں یہ عورتیں مجھ پر ٹوٹ پڑیں۔

ان عورتوں کے بارے میں تو خیر یہ سمجھا جاسکتا کہ یہ ڈیڑھ درجن کی تعداد میں ہونے کی وجہ سے شیر ہو کر اکیلے مرد پر پل پڑیں۔

گر سی۔ پی کے ایک شہر میں ایک کالجیٹ گرل تو تنہا ہونے کے باوجود ایک کالج کے نوجوان طالب علم سے اس بری طرح دست و گریباں ہوئی کہ آخر بے چارے نوجوان کو سائیکل پر بیٹھ کر بھاگتے ہی بنی اور لوگ اس طرح اس غریب کے فرار پر تالیاں بجانے لگے جس طرح ایک طاقتور پہلوان کے دوسرے پہلوان کو اکھاڑے سے بھگا دینے پر تماشائی تالی پیٹ دیتے ہیں۔

اسی طرح اخبارات کی اطلاع ہے کہ مدراس کے ایک کالج میں اب سے چند دن قبل تک سب لڑکیوں نے مل کر لڑکوں کے خلاف ایک محاذ بنا لیا تھا کہ اگر کوئی لڑکا مل جائے اور لڑکیاں تین چار بھی ہوں تو اس کے دو چار ہاتھ لگائے بغیر نہ چھوڑیں۔ ۴

ادب لطیف

جب کالی رات تاڑ کے اونچے اونچے درختوں پر بیٹھ کر راگ الاپتی ہے تو وادی کی آغوش میں سوئی ہوئی جھیل کے کنارے کتنا گہرا سناٹا ہوتا ہے تاڑ کے پتے تھکی رقاصہ کے پازیب کی جھنکاروں کی طرح مدہوش نغمے بکھیرتے ہیں، جھیل کی سطح میرے دل کی طرح پرسکون ہوتی ہے۔

اس سناٹے کے عالم میں تو میرے قریب آجاتا ہے پربھو! خوشبو کی طرح میری رگ رگ میں سما جاتا ہے اور دل کی دھڑکن کی طرح میری زندگی کا جزو بن جاتا ہے۔

جب دن نکل آتا ہے کارزار حیات کی سرگرمی انتہا پر پہنچ جاتی ہے، کاروبار کے دروازے کھل جاتے ہیں سیم و زر کی ستم ظریفیاں شروع ہو جاتی ہیں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ نشہ جو جھیل کے کنارے میرے دل پر چھا گیا تھا، آہستہ آہستہ اترتا جا رہا ہے اور میں عام انسانوں کی طرح خود غرض اور چالاک بنتا جا رہا ہوں۔

میرے دل سے آواز آتی ہے۔

اے غافل خدا نظر آتا ہے غربت میں،
مظلومیت اور تاریکی میں!

---

۱ آپ اسکول میں مختلف خیالات کی سہیلیوں سے ملتی ہیں۔ آپ ان کے طرز عمل کو غور سے دیکھ سکتی ہیں۔ آپ کو ان میں جو بات اچھی نظر آئے اختیار کر لیجئے۔ اسکول میں ہی کردار کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔ اور آپ کو مضبوط اور شریفانہ کردار پیدا کرنا چاہیئے آپ کو یہ بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ آپ اور میں تعلیم یافتہ ہیں آپ کو اپنے اثر اور رسوخ سے اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ بھی اپنی لڑکیوں کو اسکول بھیجیں۔

آپ اس سے اچھی طرح واقف ہیں کہ تعلیم نسواں کے معاملہ میں ہماری قوم کس قدر پیچھے ہے۔

کیا یہ تعلیم یافتہ خواتین کا فرض اولین نہیں ہے کہ وہ حتی المقدور اس مایوس کن حالت کو سدھارنے کی سعی فرمائیں۔ (انجام)

---

۲۳ اور آواز بادل کی گرج کی مانند ہے شیر نے اونچی آواز سے کہا وہ کہاں ہے؟ مجھے دکھاؤ میں اسے چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ خرگوش اسے ایک گہرے کنوئیں کی طرف لے گیا اور کہا نیچے دیکھئے۔ آپکو وہ تہ پر نظر آئے گا۔ شیر نیچے جھانکا اور پانی میں اپنا عکس دیکھا۔ مگر اس نے یہ خیال کیا کہ دوسرا شیر ہے اور اس نے وحشیانہ گرج کے ساتھ اسے مارنے کو کوئیں میں چھلانگ لگا دی اور پانی میں ڈوب گیا اور اس طرح خرگوش نے اپنی عقل اور حوصلہ سے جنگل کے جانوروں کو بچا لیا۔

پس بچو یاد رکھو ہمت کبھی نہیں ہارنی چاہیے

یو۔ پی۔ اسمبلی کا الیکشن۔ آئندہ جاڑے میں ہوگا ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

---

۴ ان واقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ ہندوستان کی جو عورتیں اپنی نسوانی حیا اور نزاکت کے لئے دنیا بھر میں مشہور تھیں اب یہ عورتیں کس طرح ترقی یافتہ ہو جانے کے بعد پہلوان ہوتی جا رہی ہیں۔ اگر ان کی ترقی کی یہی رفتار رہی تو بہت جلد آپ دیگر فسادات کی طرح مردوں اور عورتوں کے بلووں کی خبریں بھی پڑھا کریں گے۔

عالم نسواں

عورتوں کی تعلیم

از پروین رشدی بھوپالی

مسلمان والدین سے:—

آپ میں سے بہت سے حضرات کا یہ غلط نظریہ ہے کہ لڑکیوں کو پڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ انھیں لڑکوں کی طرح کام کرنا ہے۔ اس لئے انھیں پڑھانا مفت میں روپیہ اور وقت ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ لڑکی کے لئے تعلیم اتنی ہی ضروری ہے جتنی لڑکوں کے لئے۔ لڑکی کو گھر میں اچھی بیٹی اور اپنے شوہر کی فرمانبردار اور مددگار شریک حیات ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد تربیت اطفال کا کام اس پر عاید ہوتا ہے۔ اگر وہ اچھی تعلیم یافتہ نہیں ہے تو پھر آپ ہی بتائیے کہ کس طرح وہ اپنے فرائض کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہے۔ یہ تعلیم اور تربیت کا ہی نقصان ہے۔ کہ ہماری لڑکیاں غیبت اور حسد کی عادت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اسکول کی زندگی سے کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ یہاں لڑکیوں کو ہر قسم کی طالبات سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور ان میں بلند نظری اور وسیع الخیالی پیدا ہوتی ہے۔

بہرحال اسکول کی زندگی سے برائی تو کچھ نہیں بلکہ اچھائی ہی اچھائی ہوتی ہے۔ اگر لڑکیاں غلط راستہ اختیار کرتی ہیں تو اس کی وجہ وہ خراب اور ناقص تربیت ہے جو انھیں گھر پر دی جاتی ہے نہ کہ اسکول کی تعلیم۔ تعلیم کے معاملہ میں قدامت پسندی سے حاصل؟ آپ کا یہ فرض ہے کہ اپنی لڑکیوں کو بہترین زیور عطا کریں اور وہ بہترین زیور تعلیم ہے اور اس سے انھیں محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔

عزیز بھائیوں سے:—

آپ کے والد قدامت پسند اور تغافل کیش ہیں آپ کی بہنیں بے قرار ہیں مگر مجبور و لاچار ہیں۔ اس لئے یہ آپ کا کام ہے۔ کہ آگے بڑھیں اور صنف نازک کی تعلیم کے لئے تن، من، دھن سے کوشش کریں، آپ اپنے والدین کو تعلیم نسواں کی اہمیت اور اس کی ضرورت سے آگاہ کیجئے۔ اور انھیں اس کی ترغیب دیجئے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اسکول بھیجیں۔

ہوسکتا ہے کہ ان کی مالی حالت اچھی نہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اگر آپ کوشش کریں تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ جو روپیہ زیورات، قیمتی ملبوسات اور تقریبات پر ضائع ہوتا ہے، اس کو دانشمندی کے ساتھ تعلیم پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ یہ آپ جیسے نوجوان ہی ہیں جو اس معاملہ میں دلچسپی لے سکتے ہیں اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جب تک عورتوں کی تعلیم سے غفلت برتی جاتی رہے گی۔ آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کی بہنیں بھی تعلیم یافتہ ہوں؟ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ کے گھروں کی دیکھ بھال پڑھی لکھی عورتیں کریں؟ کیا آپ کو یہ منظور نہیں کہ تعلیم یافتہ شریک حیات آپ کا ہاتھ بٹائے میں جانتی ہوں کہ آپ ضرور ایسا چاہتے ہیں۔ تساہل کے لبادہ کو اتار کر آج ہی تعلیم یافتہ لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے میدان عمل میں آجائیے!

پیاری بہنوں سے:—

آپ میں سے جو اسکول جاتی ہیں واقعی بڑی خوش قسمت ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب کو اسکول کی زندگی اچھی معلوم ہوتی ہوگی۔ جو کچھ کتابوں میں لکھا ہے صرف اسی پر اکتفا نہ کیجئے آپ کے پاس وقت بہت کم ہے۔ آپ کو جس قدر جلد ممکن ہو عام معلومات حاصل کرنا چاہیئے۔ بقیہ

بچوں کی دنیا

عقلمند خرگوش

(از جناب مسٹر ایس۔ اے متین باغبتی)

کسی جنگل میں ایک خونخوار شیر ببر بادشاہ حکومت کرتا تھا وہ بڑا ظالم تھا، جنگل کے تمام جانور اس سے خوفزدہ رہتے تھے اور جب اس کی چنگھاڑ سنتے تھے تو کانپنے لگتے۔ رات کے وقت وہ شکار کو نکلتا تھا اور ہمیشہ جنگل کے دو یا تین جانوروں کو پکڑتا، مارتا اور کھاتا تھا۔ کبھی ہرن کو مارتا، کبھی گیدڑ یا لومڑی کو اور کبھی جنگلی بھینسے کو مار ڈالتا تھا۔ یہاں تک کہ جنگل کا ایک بڑا حصہ جانوروں سے ختم ہوگیا۔ اور صرف چند جانور باقی رہ گئے۔ ایک دن تمام جانوروں نے مل کر پنچایت کی اور سب نے شیر کو مارنے کی تدبیریں سوچیں۔ بارہ سنگھے نے کہا میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب تک شیر مر نہ جائے گا ہم کبھی امن سے نہ رہ سکیں گے۔ ایک جنگلی بھینسے نے کہا کہ کاش میں بہادر ہوتا تو میں اپنے سینگ اس کے جسم میں پیوست کر دیتا۔ لیکن جب وہ چنگھاڑتا ہے تو میں ڈر سے قریباً بیہوش ہو جاتا ہوں تمام جانوروں نے ایک سرد آہ کھینچی اور پہلے سے زیادہ غمگین ہوگئے۔ آخرکار ایک بوڑھا خرگوش بولا "مجھے ایک تجویز نظر آتی ہے" تمام جانوروں نے اکٹھے چلا کر کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری تجویز کامیاب ہوگی یا نہیں۔ اگر شیر کو میری تجویز معلوم ہوگئی تو وہ بہت خفا ہوگا۔ اور پھر مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ بارہ سنگھے نے کہا خدا تمہارے اور ہمارے ساتھ ہے۔ ہم دعا کریں گے گیدڑ نے کہا۔ اس میں کیا شک ہے۔ خرگوش نے کہا میرے دوستوں انتظار کرو۔ اور دیکھو لیکن میں اپنی تجویز تم کو نہیں بتاؤں گا۔ میں گھر جا کر اس کو عمل میں لاؤں گا۔ اس میں بڑا خطرہ ہے مگر اس وحشی سے تم سب کو رہائی دلانے کے لئے میں اپنی جان خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں۔ سب جانوروں نے خرگوش کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ وہ کامیاب ہو۔

خرگوش سیدھا شیر کے غار کی طرف بھاگتا ہوا گیا۔ جب شیر نے اسے دیکھا تو چنگھاڑتا اور دم ہلاتا ہوا باہر آیا اور گرج کر کہا" او چھوٹے بزدل حیوان آ۔ تمھیں میں کھاؤں میں بھوکا ہوں اور اپنا کھانا۔ کھانا چاہتا ہوں۔ خرگوش شیر کے آگے زمین پر گر پڑا اور چلا کر کہا۔ بادشاہ سلامت ذرا ٹھہریے میں آپ کا ناشتہ بننے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ آپ مجھے کھائیں۔ آپ مجھ کو ایک ضروری خبر دینے کی اجازت دیں۔ آپ ہمارے بادشاہ ہیں اور آپ کو بتانا میرا فرض ہے کہ آپ کی سلطنت خطرہ میں ہے۔ شیر نے کہا میری سلطنت خطرہ میں ہے تمھارا کیا مطلب ہے؟

خرگوش نے جواب دیا۔ میرا یہ مطلب ہے کہ اس جنگل میں آپ سے بہت بڑا ایک اور شیر ہے جو کہ آپ کی رعایا کو مارتا اور کھاتا ہے۔ شیر نے گرج کر کہا یہ نہیں ہوسکتا مجھ سے بڑا کوئی شیر نہیں ہے۔ خرگوش نے کہا ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح ہے ۲۳

پردۂ فلم

ہمایوں کا بارہواں ہفتہ

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

محبوب پروڈکشنز کے مشہور عالم متوکل علی اللہ مالک و مختار محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم محبوب صاحب کا لاثانی و لافانی اتحاد آموز نغمہ بار و گہربار تاریخی شاہکار "ہمایوں" بمبئی کے مشہور سنیما امپیریل ٹاکیز میں اپنے بارہویں پرہجوم ہفتہ میں داخل ہو چکا ہے اور عید رمضان المبارک کے موقع پر ہندوستان کے درجن بھر بڑے بڑے شہروں میں اپنی نمائش سے قیامت برپا کرے گا۔ اس میں مشہور فلم اسٹار اشوک کمار۔ منور طلعت نرگس، حور چہرہ وینا۔ چندرموہن، شاہنواز، ہمالیہ والا، کے این سنگھ۔ مجید، یوسف، آنندی اور محشر شیرازی نے اداکاری کے حیرت انگیز و قیامت خیز کارنامے پیش کئے ہیں تاریخ افتتاح کا بےچینی سے انتظار کیجئے۔ ڈائرکٹر محبوب صاحب عنقریب دو فلموں کی بیک وقت شوٹنگ شروع کردیں گے جن میں ایک خود اور دوسری آغا خاں صاحب کاشمیری ڈائرکٹ کریں گے۔

"پھر بھی اپنا ہے"

ایک بہترین اصلاحی تصویر ہوگی۔

وینس کلچر کے زیر اہتمام میسرز یادو لیا اینڈ غلام باڈے کی بہترین رومان تصویر "پھر بھی اپنا ہے" ڈائرکٹر راجہ نینے ہر ممکن طریقے سے ایک اصلاحی تصویر ثابت کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ موسیقی کے متعلق صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ "گگن" بندھن کے شہرت یافتہ مسٹر رام چندر پال "پھر بھی اپنا ہے" پر اپنے پورے آرٹ کو بروئے کار لا رہے ہیں۔

اداکاری کے جوہر دکھانے کے لئے، حور چہرہ نلنی۔ جگدیش سیٹھی، کرن۔ یوان۔ وسنت ٹھنگڈی، پرتیش بنرجی، سید احمد وغیرہ خاص طور پر اہمیت رکھتے ہیں۔

رحمت

اسٹینڈرڈ پکچرز کارپوریشن کے شعبۂ تشہیر اردو کی ایک خاص اور تازہ اطلاع مظہر ہے کہ بیرم خاں کے مشہور پروڈیوسر مسٹر سوے والا نے "رومیو جولیٹ" کے فلمانے کا ارادہ ترک کر کے، اپنے منتخب کردہ اصلاحی افسانے "رحمت" کی کاغذی تیاریاں زوروں پر شروع کر دی ہیں۔ اس سبجکٹ کی افسانوی اہمیت کے اس کے نام سے ظاہر ہے، سرورس کا انتخاب پیش نظر ہے ممکن ہے حور طلعت نرگس کو آمادہ کر لیا جاوے۔

ہدایت کار جاگیردار بیکانیر میں

اسٹینڈرڈ پکچرز کے مشہور ہدایت کار آفتاب صنعت جاگیردار مورخہ ۱۸ اگست کو اپنے پروڈکشنز اسٹاف سمیت ریاست بیکانیر پہنچ گئے ہیں جہاں آپ مورخہ ۲۰ اگست سے تاریخی فلم بیرم خاں کے عظیم الشان جنگی مناظر کی فلمبندی کا کام شروع کر دیں گے پروڈیوسر مسٹر سوے والا اور پروڈکشن چیف مسٹر جابر علی حیدرآبادی بھی بمبئی سے بیکانیر کو روانہ ہوگئے ہیں۔

اقوال زرین

انسان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ ہوتی ہو۔

پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے پہلوان وہ ہے جو غصہ کو پچھاڑ دے۔

بہت سے کام صبر سے پورے ہوتے ہیں اور اس میں جلدی کرنے والا منہ کے بل گرتا ہے۔

اچھے انجام والا اس بادشاہ سے بہتر ہے جس کا کہ انجام خراب ہو۔

خطا سے درگزر کرنے کی عادت بندے کو معزز بنا دیتی ہے اور انکساری سے رفعت حاصل ہوتی ہے

جو شخص نرم عادت سے محروم رہا وہ دنیا کی تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

زندگی چند روزہ ہے اس میں نیک کام کرنا لازمی ہے

سختی کا جواب نرمی سے دو، مزاج کو اعتدال پر رکھو۔

سب سے بڑا غرور یہ ہے کہ اپنے آپ کو مغرور نہ سمجھنا۔ اور یہ کہنا کہ فلاں شخص تو مغرور ہے اور مجھ میں غرور نہیں ہے۔ غرور ایک ایسی چیز ہے جو ✽

موج تبسم

مردم شماری ہو رہی تھی محکمہ کے ایک ملازم نے ایک مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک چھوٹی لڑکی باہر آئی۔ ملازم نے پوچھا۔
اس گھر میں کتنے آدمی رہتے ہیں۔

لڑکی بولی۔ یہاں کوئی نہیں رہتا، ہم نے گرمیوں کی چھٹیاں منانے کے لئے یہ مکان کرایہ پر لیا ہے۔ لیکن گھر کے لوگ کہاں ہیں؟ اس شخص نے چڑ کر پوچھا۔

میں یہاں موجود ہوں، والد باہر گئے ہیں ماں ۔؟

اس شخص نے خفگی سے کہا میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ گذشتہ شب اس گھر میں کتنے آدمی سوئے تھے۔

لڑکی بولی جی۔ بتاتا ہوں۔ میرے دانت میں اور چھوٹے بھائی کے کان میں درد تھا۔ اس لئے اس لئے ہم دونوں نے اتنا شور مچایا کہ گھر میں کوئی سو نہیں سکا۔

ماں بیٹی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھیں کہ ہونے والا دولھا وہاں آگیا اور بے صبری سے یہ تیاریاں دیکھنے لگا۔

دلہن بولی۔ ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے، شادی ✽

دلچسپ معلومات

کنواری لڑکیاں برہنہ رہتی ہیں

آپ کو یہ سن کر بڑا تعجب معلوم ہوگا کہ دنیا میں ایک ایسی عجیب غریب قوم بھی آباد ہے۔ جن کے ہاں شادی شدہ لڑکیاں اور عورتیں تو ستر ڈھکتی ہیں۔ لیکن کنواری لڑکیاں خواہ وہ جوان ہی کیوں نہ ہو جائیں بالکل برہنہ رہتی ہیں۔ یہ عجیب و غریب قوم افریقہ کے ایک جزیرہ میں "پیامو" کے نام سے آباد ہے۔ اس قوم کے رسم و رواج ساری دنیا سے بالکل مختلف اور انوکھے ہیں۔

"پیامو" قوم کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ زمانہ دراز سے ان کے ہاں یہ دستور چلا آرہا ہے کہ ان کی کنواری لڑکیاں شادی سے قبل بالکل مادرزاد برہنہ رہتی ہیں۔ چنانچہ ایک سیاح کا بیان ہے کہ میں نے ایسی خوبصورت جسم کی لڑکیاں دنیا میں بہت کم دیکھی ہیں جیسی کہ "پیامو" قوم کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کنواری لڑکی کو لباس پہنایا جائیگا۔ تو دیوتا ناراض ہو کر ساری قوم پر کوئی آفت نازل کر دیں گے۔

✽ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر چھوٹی سے چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔

دولہا نے بے ساختگی سے کہا تم اس کی فکر مت کرو میں تو بہرحال پہنچ جاؤں گا۔

افسانہ

کاش دغا نہ کرتی!

ایک نامراد دل کی دردناک کہانی

سڑک پر آنے جانے والوں میں سے ذرئیں پروانوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے وہ بالا خانے کے برآمدے میں اپنے حسن کا چراغ جلائے بیٹھی تھی۔

آج نہ جانے کیوں رہ رہ کر اس کے دل میں ایک کھٹک سی ہو رہی تھی۔ مہندر کا چہرہ بار بار اس کی نظروں کے سامنے آجاتا اور دل اسے دھتکارتے ہوئے کہتا۔ تو نے اس کے ساتھ دغا کی یہ اسی کی سزا ہے کہ آج تو کنول جیسا دل لے کر بھی کیچڑ میں پھنسی پڑی ہے۔

بازار چل رہا تھا۔ وہ آنے جانے والوں کے سامنے اپنے چہرے اور بناؤ سنگھار کو واضح طور پر پیش کرنے کے لئے برآمدے میں آگے کو ہو کر بیٹھی ہوئی نیچے کی طرف دیکھ رہی تھی، مگر اس کی نظروں تلے سے گذشتہ زندگی کی تصویریں گذر رہی تھیں۔

کئی برس پہلے ——

وہ تھی اور بوڑھے ماں باپ تھے۔ باپ کے دوست کا لڑکا مہندر ان کے ساتھ آکر رہا اس شہر میں اس کی نوکری لگ گئی تھی۔ اس کے باپ نے لکھا تھا اسے اپنے پاس ہی رکھ لو۔ اسکی ماں مر چکی ہے۔ ورنہ وہ اس کے ساتھ چلی جاتی اب پردیس میں یہ کس کے ساتھ رہے گا۔

ایک دن۔

"تو شادی کیوں نہیں کرتا مہندر" اس کی ماں نے پوچھا۔

مہندر نے گردن جھکا کر کہا "سوچتا ہوں جب تک کام چل رہا ہے چلنے دوں"

"تو اس طرح آخر کب تک کام چلے گا" ماں کہنے لگیں "شادی تو کرنی ہی پڑے گی۔ تو کیسی لڑکی چاہتا ہے؟"

وہ قریب کی چارپائی پر بیٹھی مہندر کی چادر پر "ویلکم" کاڑھ رہی تھی، ماں کا سوال سن کر اس کی نظریں خواہ مخواہ کپڑے پر سے اٹھیں اور مہندر کی طرف چلی گئیں۔ مہندر کی ملیٹھی نگاہیں اس کی طرف تھیں گویا کہہ رہی تھیں "ایسی"

وہ لاج کے مارے دوہری ہو گئی۔ اور گھبرا کر اٹھ کر وہاں سے بھاگ گئی۔

ایک اور تصویر ——

وہ ناشتہ لے کر کمرے میں داخل ہوئی تو مہندر دفتر کے کپڑے اتار رہا تھا۔ مڑ کر مسکراتے ہوئے بولا "تمھارے لئے ایک چیز لایا ہوں سروج"

"کیا چیز ہے دیکھوں" سروج کا دل خوشی سے بہار رہا تھا،

اس نے ڈبہ کھولا۔ جارجٹ کی ساڑی تھی "تم اس ساڑی میں بہت اچھی معلوم ہو گی"

"میرے پاس تو ایک نیلی ساڑھی اور بھی ہے۔ کتنے کی ملی یہ؟"

"پچپن روپے کی"

"آپ نے بیکار کو اتنے روپے خراب کر دیئے۔"

"بیکار کیوں"۔ اس نے مسکراتی ہوئی نظروں سے اس طرح سروج کی طرف دیکھا گویا ان کے ذریعے کہہ رہا ہے تم میرے من کی دیوی ہو۔ تمھارے لئے جان بھی حاضر ہے

"بیکار نہیں تو اور کیا" سروج بولی۔

"ایک دن یہ ساڑھی تم کو پہنا کر ....."

اس نے رک کر سروج کی طرف دیکھا۔

"مجھ کو پہنا کر کیا کرو گے؟"

"سامنے بٹھا لوں گا۔ تمھیں اور دیکھتا رہوں گا"

"صرف سامنے بٹھا کر دیکھتے رہنے سے پچپن روپے وصول ہو جائیں گے؟"

"ہاں" اس نے اس طرح کہا گویا محبت سے لبالب بھری ہوئی آنکھوں اور پیار کے رس میں ڈوبے ہوئے لہجے میں اس نے اپنا گہرا دلی جذبہ انڈیل دیا ہے۔

ایک روز ——

مہندر بازار جانے لگا تو سروج نے اپنا ایک فوٹو دے کر کہا "اس میں کوئی اچھا سا فریم لگوا دیجئے"

"ایک شرط پر" مہندر سروج کی طرف نشیلی آنکھوں سے دیکھ کر بولا۔

"وہ کیا؟"

"فریم لگوانے کے بعد اس فوٹو کو میں لے لوں گا"

"بھئی واہ۔ خوب شرط ہے۔ آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں۔"

"میں چاہتا ہوں یہ فوٹو میرا ہو جائے" مہندر نے کہا اور اس طرح سروج کی طرف دیکھا گویا آنکھوں کی خاموش زبان میں اس کا دل کہہ رہا ہے اور اسی کے ساتھ یہ تمنا بھی ہے کہ تم بھی میری ہو جاؤ۔

اسی روز شام کو ——

"کیا بات ہے دفتر سے آپ جلدی کیسے آگئے" سروج نے پوچھا۔

"سر میں درد ہو رہا تھا چلا آیا۔"

"امرتانجن لگا لیجئے۔ میں لاتی ہوں"۔

"لگایا تھا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔"

"سر دبوا لیجئے۔ مہری کے چھوکرے کو بھیج دیتی ہوں"

"تم دباتیں تو ایک بات بھی تھی وہ کیا دبائے گا"

میں تو دبانا جانتی بھی نہیں۔ مہری کا چھوکرا خوب دباتا ہے۔ تھوڑی دیر میں آپ کا درد سب جاتا رہے گا" وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔

مہندر نے اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا مہری کے چھوکرے نے جا کر آواز دی تو اندر سے کہہ دیا "مجھ کو سر نہیں دبوانا" سروج نے یہ سنا تو خود دروازے پر پہنچ کر کہا "دروازہ تو کھولئے" مہندر نے کہہ دیا "میں سو رہا ہوں"

"کوئی حرج نہیں دروازہ تو کھول دیجئے"

"تم مجھے تنگ نہ کرو"

"میں تیل کی مالش کرنے آئی ہوں"۔

مہندر نے دروازہ کھول دیا۔

" آپ تو بہت جلد ہی ناراض ہو جاتے ہیں، لائیے سر دبا دوں "

" اب درد نہیں ہے "

" خیر کوئی حرج نہیں "

اس نے سر دبانا شروع کر دیا

" کچھ کم ہوا؟ "

مہندر نے جواب دیا " اب تو بالکل آرام ہے "

" اجی! مجھے خوشی کرنے کو کہہ رہے ہیں "

" بس تمہارا چھو دینا کافی ہے "

جب وہ کمرے سے چلی تو مہندر کی محبت سے لبریز نظریں دور تک اس کے ساتھ ساتھ آئیں۔

بازار میں آمد و رفت بڑھ رہی تھی۔ اب شام کا دھندلکا تاریکی میں بدل چکا تھا اور دکانوں اور بالاخانوں کے برقی قمقمے اس تاریکی کو اپنے سے دور بھگانے کے لئے پوری کوشش کر رہے تھے۔

مگر سروج اس تبدیلی سے بالکل بے خبر سی بیٹھی اپنی گذشتہ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی،

نیچے سے دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا تھا کہ ایک کوٹھے والی اپنے بالا خانے کے برآمدے میں سجی بنی بیٹھی ہے۔ تاکہ آج رات کے لئے گاہک مل سکیں مگر اصل میں سروج کا دھیان اس وقت کہیں اور تھا۔

اس کا ضمیر اُسے دھتکار رہا تھا۔ مہندر تجھ کو دل سے چاہتا تھا، اس کی باتیں، اس کی نظریں، اس کا طرز عمل، ان سے یہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ تجھ سے محبت کرتا تھا۔ مگر تو نے اس کے ساتھ دغا کی۔

سروج کو دل کی دھتکار سے ایسا محسوس ہوا گویا بازار کی برقی قمقموں سے جگمگاتی ہوئی فضا کو کسی نے دفعتاً اس کی آنکھوں تلے سے کہیں دور کھینچ لیا۔ اور اب اس کے آگے ایک اچھا اندھیرا ہے۔

اس پر ایسی کیفیت طاری ہونے لگی گویا وہ اس اندھیرے کی دنیا سے بیزار ہے اور انجام چاہے جو کچھ بھی ہو۔ مگر وہ اس دنیا سے نکل بھاگنا چاہتی ہے

دفعتاً سروج کی جیسے آنکھیں کھل گئیں اندھیرا، ایک شور و غل کے ساتھ ہٹ گیا!

روشنی سے چمکتا ہوا بازار سامنے آ گیا۔ اچانک حادثہ ہو گیا تھا۔ تانگے اور موٹر کے بیچ میں آ کر کوئی کچلا گیا تھا۔

اکٹھی ہوتی ہوئی بھیڑ پر اس کی نظر پڑی اور پھر وہ شخص نظر آیا جو حادثے کا شکار ہوا تھا، اس کا دل جیسے ایک زبردست جھٹکا کھا کر حلق میں آنے لگا۔ ہیں! یہ شخص!! یہ تو مہندر ہے"

وہ تیزی کے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھی اس کا دماغ گذشتہ زندگی کے واقعات کو جلدی جلدی الٹ رہا تھا۔ پڑوس میں راجن آ کر رہا تھا۔ وہ بہت مالدار تھا، بہت ٹھاٹ باٹ سے رہتا تھا۔ سروج اس کے ساتھ گھر سے نکل بھاگی تھی، مہندر سے دغا کر کے مگر راجن اسے اس بالا خانے کی طرف دھکیل کر نہ جانے کہاں رفو چکر ہو گیا تھا۔ اس کے قدم زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ اس کو زینے سے نیچے لیجا رہے تھے۔

مہندر خون میں لت پت اور بیہوش تھا۔ اس نے کہا آپ لوگ انھیں میرے کوٹھے پر پہنچا دیں نہیں تو یہاں پڑے پڑے اس حالت میں یہ مر جائیں گے۔ تین چار آدمی زخمی کو اُٹھانے لگے۔

بھیڑ میں ایک نے آہستہ سے پوچھا " یہ اس کا کون لگتا ہے "؟

دوسرا بولا " ارے بھئی ہوگا۔ کوئی چاہنے والا یا ملاقاتی "

وہ برآمدے میں بلیٹھنے کو تخ کر مہندر کی مٹی کے پاس آن بیٹھی۔ ایک نوکر کو بھیج کر ڈاکٹر کو بلوایا۔ ڈاکٹر نے کہا " اگر اچھی طرح علاج معالجہ کیا گیا تو کوئی خطرہ نہیں ہے "

سروج کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا۔ اسے ایسا محسوس ہوا گویا اس کے دل میں تازہ خون کی ندی سی بہہ رہی ہے۔ وہ دل کو سمجھا سمجھا کر کہہ رہی تھی، اب میں اپنی بے وفائی کی تلافی کر دوں گی۔ اب میں ان کے چرن زندگی بھر نہ چھوڑوں گی۔ مجھے اپنی اس زندگی سے نفرت ہے جو میں اس وقت گذار رہی ہوں، میں اس زندگی کو چھوڑ دوں گی۔ باقی دن ان کی سیوا میں بسر کروں گی۔

ڈاکٹر کہہ رہا تھا " اگر آپ ان کو ہسپتال میں داخل کر دیں تو بہتر ہو "

زینے میں سے بہت سی آوازیں آنے لگیں

" یہاں ہیں یہاں۔ اس کمرے پر "

" تم تانگے ہی میں بیٹھو " ایک مردانہ آواز آئی۔

۲ " نہیں بھیا " ایک جوان عورت کی درد بھری آواز سنائی دی۔ میں بھی ساتھ چلوں گی وہ اندر آئے۔ ایک مرد اور ایک عورت عورت منہ کو دیکھتے ہی روتی ہوئی اس سے لپٹ گئی۔

سروج اس منظر کو اس طرح دیکھ رہی تھی گویا کسی نے اس کے ہوش و حواس سلب کر لئے ہیں۔

" یہ میرے بہنوئی ہیں " مرد نے سروج سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ میری بہن ہے۔ آپ نے ہم لوگوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ ہم اس کو زندگی بھر نہیں بھول سکیں گے اب ان کو ہسپتال لے جانے کی اجازت دیجیئے۔

وہ مہندر کو لے جا رہے تھے۔ سروج چپ کھڑی تھی، جیسے آندھی سے باغ اجڑ جانے کے بعد ایک بے برگ و بار درخت مایوسی کا مجسمہ بنا کھڑا ہو۔

مرد مہندر کو زینے سے نیچے پہنچانے کے بعد واپس آیا۔

" یہ ...... " اس نے دس روپے کا ایک نوٹ سروج کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

سروج نے اس کی طرف دیکھا۔

" آپ نے دوا دارو وغیرہ کی ہوگی "

وہ نوٹ سروج کے آگے ڈال کر جلدی سے چلا گیا۔

برطانیہ پر ہندوستان کا ۱۶ ارب روپیہ قرض

لندن ۲۰ر اگست۔ برطانیہ پر ہندوستان کا قرضہ اس وقت ایک ارب پونڈ ہو گیا ہے اس رقم کا سالانہ سود ہی دو کروڑ پونڈ ہوگا۔ اس کا انکشاف برما ایسوسی ایشن کے آرگن نے کیا ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ برطانیہ کو نہ صرف اپنا قرضہ اتارنے کی ضرورت ہے بلکہ اس کو اپنا معیار زندگی برقرار رکھنے کے لئے برآمدی تجارت بڑھانے کی ضرورت ہے

دعوت کے کارڈوں کے سائز میں اضافہ

حکومت ہند۔ محکمہ صنعت و شہری رسد نے کاغذ کنٹرول (کفایت) آرڈر مجریہ سنہ ۱۹۴۴ء کی ایک ترمیم "گزٹ آف انڈیا" مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی ہے جس کے ذریعے دعوت کے ایسے کارڈوں کا انتہائی سائز جو فولڈر کی شکل میں نہ ہوں (لیکن جو دوہرے نہ ہوں) ۲/۱۳ انچ × ۲/۱ ۴ انچ کر دیا ہے۔ اب تک یہ کارڈ زیادہ سے زیادہ ۲ انچ مربع کے ہو سکتے تھے۔

ناشرین و کاغذ کنٹرول (کفایت) آرڈر سنہ ۱۹۴۴ء

سنہ ۱۹۴۴ء کے کاغذ کنٹرول (کفایت) آرڈر میں ایک ترمیم کے ذریعے جو آج جاری کی گئی ہے حکومت ہند نے کسی ناشر کے رجسٹریشن کو منسوخ کرنے کے اختیارات حاصل کر لئے ہیں۔ جس ناشر کا رجسٹریشن منسوخ ہو گیا ہو اسے کوئی کتاب شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

راشن سنہ ۱۹۴۷ء تک ختم ہوگا

نئی دہلی ۱۸ اگست۔ چند علاقوں میں کھانے پینے کی *

دکھنی جاپانی فوج کی دھمکی

لندن۔ سنگاپور ریڈیو نے جس پر جاپان کا کنٹرول ہے اعلان کیا ہے کہ اگر ہتھیار ڈالنے کے انتظامات مکمل ہونے سے پہلے اتحادی فوجوں نے اپنی کارروائی شروع کر دی تو جاپان کی دکھنی فوجیں ان پر حملہ کر دیں گی۔ سنگاپور ریڈیو نے یہ اعلان اپنا گانے کا پروگرام بیچ میں توڑ کر کیا۔ سنگاپور ریڈیو نے کہا کہ یہاں اس قسم کی خبریں پہنچ رہی ہیں کہ اتحادی جہاز نکوبار کے ٹاپوؤں میں پہنچ رہے ہیں۔ دکھنی علاقہ کی جاپانی فوج کے افسروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جب تک لڑائی بند کرنے کے انتظامات مکمل نہ ہو جائیں۔ اتحادی فوجیں کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کریں اگر انتظامات مکمل ہونے سے پہلے اتحادی فوجوں نے کوئی کام کیا تو اپنے بچاؤ کے لئے جاپانی فوجیں جوابی حملہ کرنے پر مجبور ہوں گی۔

اٹلی میں بغاوت شروع ہوگئی

لندن ۲۰ اگست وسطی اٹلی میں بغاوت شروع ہو گئی ہے اور برابر بڑھتی جا رہی ہے باغیوں نے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے اور روم کے ساتھ رسل و رسائل کا سلسلہ کٹ گیا ہے۔

* چیزوں کا راشن سنہ ۱۹۴۶ء کے شروع میں ختم ہوگا۔

بحر منجمد کے طوفان کا مقابلہ

برطانیہ کے ساحل پر مال لیجانے والا ایک بڑا جہاز چٹانوں میں دھنسا پڑا تھا، یہ جہاز طوفان میں پھنس گیا تھا اور موجوں کے تھپیڑوں سے روندتا ہوا یہاں آن اٹکا۔ اس طرح کا شدید طوفان برطانیہ میں کبھی برپا نہیں ہوا تھا۔

اس جہاز پر ۷۶ آدمی تھے جو چند گھنٹوں پہلے دنیا کے فکروں سے آزاد اور بے پرواہ تھے مگر اب ان کی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے، جہاز کا ایک پہلو جھک کر ڈوب چکا تھا، جہازی جان بچانے کے لئے دھوئیں کی نالی کے باہر لوہے کے پھیلنے والے جنگلوں کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے۔ جہاز کا باقی حصہ سمندر کی نظر ہو چکا تھا، ایک چھوٹا سا اسٹیمر اپنی استعداد سے زیادہ جہازیوں کی جانیں بچانے کی کوشش کر رہا تھا مگر کامیابی نہیں ہو رہی تھی، سب تدبیریں بیکار ثابت ہو رہی تھیں۔

کچھ دور ایک پہاڑ کی چوٹی پر ساحل پر پہرہ دینے والے ایک شخص نے اس جہاز کو دیکھ لیا اور وہ جان توڑ کر بھاگ رہا تھا، کہ کسی طرح تین میل دور ایک جھونپڑی میں جا کر اس کی اطلاع دے۔ اس جھونپڑی میں صرف بڈھے لوگ رہ گئے تھے، کیونکہ ان تمام کے جوان بیٹے سمندر کے سفر پر تھے اور ان کی جوان لڑکیاں جنگ کے کاموں میں مصروف تھیں، ان کو دوبارہ کہنے کی ضرورت نہ تھی، انہوں نے ہمت باندھی اور اٹھ کھڑے ہوئے اور بے پناہ برفانی طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے چل پڑے۔ دو عورتیں جو اس گروہ میں تھیں، انہوں نے جلدی سے چائے ابالنے کی کیتلی، ماچسیں اور موم بتی لی اور اپنے کندھوں پر گرم بڑے کوٹ ڈال روانہ ہو گئیں۔ وہ جانتی تھیں کہ ایک ہی چیز ہے جو ڈوبے ہوئے آدمیوں کو دوبارہ زندہ کر سکتی ہے۔ وہ گرم چائے تھی، وہ ایک چٹان پر تھیں آہستہ آہستہ ۲۰ فٹ نیچے اتریں، طوفان کے تیز ہوا کے جھونکوں کے باوجود انہوں نے آگ سلگائی جونہی وہ چائے ابال چکیں ایک خوفناک کالے رنگ کی بھوت نما شکل اٹھتی ہوئی دکھائی دی۔ کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی پانی میں گر پڑی انہوں نے فوراً اسے گھسیٹ کر نکال لیا اور اس کے آدھے کھلے ہوئے دانتوں کے ذریعے قطرہ قطرہ گرم چائے اس کے منہ میں ڈال کر اسے ہوش میں لانے لگیں۔ آخر اس آدمی نے سانس لی دونوں عورتوں نے اس کا منہ پونچھا اور زیادہ چائے اس کے منہ میں ڈال دی۔

ادھر مرد بھی تلاش کرتے ہوئے ایک دوسرے جہازی کو پھر تیسرے کو لے آئے ان کی تلاش جاری رہی۔ ان دونوں بہادر عورتوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ تینوں شخص کسی حالت میں زندہ رہ جائیں۔

ان کو ڈھکیل کر کبھی کھینچ کر کبھی سنبھالتے ہوئے کبھی اٹھاتے ہوئے سفر کی ایک سو ایک مشکلات کا مقابلہ کرتے جگہ بہ جگہ رک کر ان کے پاؤں کو جن سے خون نکل رہا تھا پونچھتیں پھر چلتیں۔ آخر بدقت تمام ایک گھنٹے تک اس خوفناک عرصے کو طے کر کے اپنی جھونپڑی میں پہنچ گئیں۔ انہوں نے چلا کر ان ادھ موے انسانوں کے کانوں میں پکارا "آخر کار ہم لوگ گھر پہنچ گئے ہیں" انھیں جھونپڑی کے اندر کھینچ کر لے گئیں تینوں آدمی بچ گئے۔ ان کے علاوہ ۹ آدمی اور بھی تمام ۷۶ آدمیوں میں سے۔

جاپانی ڈیلیگیشن منیلا سے ٹوکیو واپس

لندن ۱۸ اگست جنرل لنگ آرتھر نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوج دس روز کے اندر جاپان میں اتر جائے گی وہاں پر جو فوج اترے گی پورے طور پر مسلح ہوگی اور ہر قسم کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو گی۔ منیلا میں دو روز تک کانفرنس کرنے کے بعد جاپانی ڈیلیگیشن ٹوکیو پہنچ گیا ہے۔ ہتھیار ڈالنے کی دستاویز پر دستخط ٹوکیو ہی میں ہوں گے۔ اس کے لئے دس روز کی مہلت دی گئی ہے۔ منیلا میں جاپانی ڈیلیگیشن سے جاپان میں اتحادی فوجوں کے اترنے کے بارے میں اطلاعات فراہم کی گئیں کانفرنس میں جاپانی نمائندوں نے بتایا کہ کہ شرطوں پر بحث کرنا سوال نہیں ہے ہم یہاں جاپان میں اتحادی فوجوں کے قبضہ کرنے کے متعلق ضروری اطلاع دینے کے لئے اور اتحادیوں کا پروگرام معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔

اغراض و مقاصد

کل ہند بزم خواتین تاج گنج اگرہ

(۱) مظلوم بہنوں کے جائز حقوق کی حمایت کرنا۔
(۲) خواتین میں علمی، ادبی اور مذہبی ذوق پیدا کرنا۔
(۳) وقتاً فوقتاً علمی اور ادبی جلسے منعقد کرنا۔
(۴) اپنی بہنوں کو امور خانہ داری اور دنیا وی اصولوں سے آگاہ کرنا۔
(۵) اصلاحی، ادبی، نظم و نثر کی اشاعت کرنا۔
(۶) ان ادیب و شاعر خواتین اور رسائل کے خلاف آواز بلند کرنا اور مضامین لکھنا کہ جنھوں نے فحش اور عریاں نگاری اپنا شعار بنا لیا ہے۔
(۷) خواتین کی فحش اور عریاں تصانیف پر سخت سے سخت نکتہ چینی کرنا۔
(۸) اپنی بہنوں کو دستکاری وغیرہ کی طرف متوجہ کرنا۔
(۹) اخلاق، محبت، ہمدردی اور انسانیت کا درس دینا۔
(۱۰) دستکاری اسکول کے قیام کے لئے موثر نمایاں مساعی کرنا۔
(۱۱) غریب اور تجارتی بہنوں کی دستکاریوں کی فروختگی کی کوشش کرنا۔
(۱۲) خواتین کے لئے لائبریری اور دارالمطالعہ کا انتظام کرنا۔

نوٹ:- بزم کی فیس داخلہ مقامی ممبری ایک روپیہ اور ماہانہ چندہ چار آنے ہے بیرون آگرہ سے صرف ع۲ دو روپیہ چار آنہ سال۔

شکریہ عالی مرتبت کیپٹن نواب محمد جمشید علی خاں صاحب مدظلہ العالی، مخیر اعظم حافظ محمد صدیق صاحب رئیس اعظم مدظلہ العالی، آتش نوا شاعر باکمال ادیب حضرت اختر انصاری اکبرآبادی (جرنلسٹ) و خلق مجسم ایم۔اے۔ حمید صاحب تاج محلی کے ہم مخصوص طریقہ سے مشکور و ممنون ہیں۔ کہ آپ حضرات نے بزم کی سرپرستی اور خصوصی معاونت فرمائی ہے امید ہے کہ ان واجب التعظیم ہستیوں کی سرپرستی اور رہنمائی میں بزم خواتین جلد ترقی کرے گی۔

گذارش ہر بہن اور بھائی کو مشورہ دینے کا حق حاصل ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہمارے بہن بھائی اپنے مفید اور زریں مشوروں سے سکریٹری صاحبہ کو سرفراز فرماتے رہیں گے۔ اور ہماری بہنیں کوشش فرمائیں گی کہ ہر شہر اور قصبہ میں بزم خواتین کی شاخ قائم ہو جائے۔

اراکین کل بزم ہند خواتین تاج گنج آگرہ

صدر:- محترمہ صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ (حیدرآباد دکن)۔
نائب صدر ۱- محترمہ مسز رعنا اکبرآبادی ۲- محترمہ مس بیگم فضلن صدیقی (دھولیہ خاندیش)
ناظمہ:- محترمہ عذرا خلیل صاحبہ (آگرہ)
نائب ناظمہ ۱- خورشید آرا بیگم بی۔اے (محمد آباد) ۲- محترمہ بنت السلام نجم (بنارس)
سکریٹری:- محترمہ عارفہ بیگم انجم صدیقی
جوائنٹ سکریٹری ۱- محترمہ نسیم جہاں (بھوپال) ۲- محترمہ فہمیدہ عزیز (بمبئی)
پروپیگنڈہ سکریٹری ۱- محترمہ انیس جہاں (بھوپال) ۲- محترمہ ریحانہ مقصود (میرٹھ)

اراکین مجلس عاملہ

(۱) محترمہ مسز ضیا اکبرآبادی۔
(۲) محترمہ محمودہ مرغوب (دہرہ دون)
(۳) محترمہ رضیہ سلطانہ بی۔اے۔بی۔ٹی (ہاپوڑ)
(۴) محترمہ نسیم رعنا (آگرہ)
(۵) محترمہ ریحانہ بیگم (میرٹھ)
(۶) محترمہ نسیم رعنا۔
(۷) محترمہ آمنہ مکرم (آگرہ)
(۸) محترمہ سعیدہ نصرت (گوالیار)
(۹) محترمہ خالدہ مبارک (آگرہ)
(۱۰) محترمہ رضیہ سلطان (بھوپال)
(۱۱) محترمہ اقبال بیگم (آگرہ)
(۱۲) محترمہ جمیلہ اوصاف (آگرہ)
(۱۳) محترمہ نور جہاں بیگم تیموری (بھوپال)
(۱۴) محترمہ نجمہ ادیب (دہلی)
(۱۵) محترمہ بیگم مظہر علی (بھوپال)
(۱۶) محترمہ زہرہ یاور (دہلی)
(۱۷) محترمہ رفیع اختر (بھوپال)
(۱۸) محترمہ آمنہ نسیم (سندیلہ)

جواب کے لئے ٹکٹ بھیجکر جملہ خط و کتابت اور معلومات اس پتہ پر سکریٹری صاحبہ سے حاصل کی جائے۔

عارفہ بیگم انجم صدیقی
دبیگم اختر انصاری اکبرآبادی
سکریٹری بزم خواتین
تاج گنج آگرہ

اوقات افطار و سحر شہر کانپور

دن	تاریخ	وقت افطار	وقت سحری
اتوار	۱۷-رمضان	۷ بجکر ۴۰ منٹ	۵ بجکر ۷ منٹ
سوموار	۱۸- "	۷ " ۳۹ "	۵ " ۸ "
منگل	۱۹- "	۷ " ۳۸ "	۵ " ۸
بدھ	۲۰- "	۷ " ۳۷ "	۵ " ۹ "
جمعرات	۲۱ رمضان	۷ بجکر ۳۶ منٹ	۵ بجکر ۹ منٹ
جمعہ	۲۲ "	۷ " ۳۵ "	۵ " ۱۰ "
سنیچر	۲۳ "	۷ " ۳۴ "	۵ " ۱۱ "

کیا جاپان صلح کرنے میں چالاکی سے کام لے رہا ہے

لندن ۱۹ راگست اخبار "آبزرور" لکھتا ہے کہ جاپان کے ہتھیار ڈالنے سے امریکہ کے سرکاری حلقوں میں کچھ پریشانی سی نظر آرہی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ پریشانی اس وجہ سے زیادہ ہے کہ جاپانیوں کی کیفیت کا بہت کم علم ہے۔ اہل امریکہ صرف یہ جانتے ہیں کہ جاپانی بہت دغا باز ہیں جاپانیوں کی ناخیری چالیں شبہ پیدا کر رہی ہیں نامہ نگار کا خیال ہے کہ امریکن ایڈمنسٹریشن کو مشورہ دینے والے ماہروں کا خیال ہے کہ ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہوئی جس سے اعتماد کی کمی ہو۔ ماہروں کا کہنا ہے کہ جو اتحادی فوجیں جاپان میں اتریں ان کو پورے طور پر مسلح رہنا چاہیئے۔

"اخبار آبزرور" نے اپنے آرٹیکل میں لکھا ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ جاپان صلح کی شرطوں پر عمل کرنے میں پوری چالاکی سے کام لے گا حال ہی میں ٹوکیو سے جو بیانات براڈکاسٹ کئے گئے ہیں ان سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ جاپان اب بھی ویسی ہی چال چل رہا ہے جیسی کہ اس نے پرل ہاربر پر حملہ کے وقت چلی تھی۔ جاپان میں جنونی افسر جوش میں آئے ہوئے ہیں جن کو حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے ان کے علاوہ خفیہ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں جن کا پیشہ قتل کرنا ہے۔

ہندوستان کا جمود حل کرنے کی کوشش

لندن ۲۰ راگست معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لیبر گورنمنٹ ہندوستانی جمود کو ختم کرنے کی ایک اور کوشش کرے گی۔ اس وقت جو اسکیم ہے وہ یہ ہے کہ صوبوں میں گورنری راج ختم کیا جائے اور انتخابات کئے جائیں۔ انتخاب کے نتیجہ کی بنا پر مرکز میں حکومت قائم کی جائے انتخاب سے یہ پتہ لگ جائے گا کہ آیا مسلم نشستوں کو پر کرنے کے لئے صرف لیگ ہی کو اختیار حاصل ہے۔ صوبائی وزارتیں قائم ہونے کے بعد سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا اور جو عارضی مرکزی حکومت قائم ہوگی وہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی بلانے کا انتظام کرے گا۔

سبھاش بابو کو بچانے کے لئے

دہلی ۲۱ راگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان سے ان جذبات کی صحیح ترجمانی ہوتی ہے جو سبھاش بابو اور ان کی نام نہاد ہندوستانی فوج کے مستقبل کے بارے میں قومی حلقوں میں پائے جاتے ہیں اگرچہ حکومت ہند کے اعلان کا لہجہ خاصا ہمدردانہ ہے پھر بھی قومی حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ سرکاری پالیسی کی اس سے زیادہ اور جلد وضاحت کی ضرورت ہے معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد ملک کے گوشہ گوشہ سے وائسرائے کے پاس عرضداشتیں پہنچنے والی ہیں جس میں گمراہ ہندوستانی سپاہیوں اور سبھاش بابو سے رواداری اور نرمی کے سلوک کا مطالبہ کیا جائے گا اس سلسلہ میں "سبھاش بابو کو بچاؤ" کے نعرے کی بنا پر ملک بھر میں رائے عامہ کا منظم مگر پرامن اظہار کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ملک کے برگزیدہ قومی لیڈر اس معاملہ میں متفق الرائے ہیں۔

امریکی کمانڈر شہنشاہ کے گھوڑے پر

گوام۔ ۲۰ راگست۔ ٹوکیو میں فتح کی جو پریڈ ہوگی اس میں امریکی بیڑہ کے کمانڈر ایڈمرل ہالسے شہنشاہ جاپان کے گھوڑے پر سوار ہو کر بازار سے نکلیں گے۔

آرڈر

بڑے سائز کی لکڑی (شہتیر) کی قیمت کنٹرول آرڈر مورخہ ۱۷ راگست ۱۹۴۵ء

Bulk Size Timber Price Control Order dated 17. Aug. 1945

چونکہ پرائیویٹ بڑے سائز کے (شہتیر) کی سپلائی کو مناسب ریٹ کے مطابق برقرار رکھنا ضروری ہے اس لئے مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹیفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اپنی یا درسبس کو جو انکو ان کو ڈی۔آئی۔آر کے رول ۸۱ اور نوٹیفکیشن نمبر 6468/C X مورخہ ۲۲ ر دسمبر ۱۹۴۱ء کے ماتحت حاصل ہیں عمل میں لاتے ہوئے مندرجہ ذیل اعلان کرتے ہیں۔

۱- پرائیویٹ ٹمبر سے مطلب اس شہتیر یا لکڑی سے ہے جس کی ضرورت سپلائی ڈپارٹمنٹ کی طرف سے فارسٹ ڈپارٹمنٹ کو نہیں ہے۔
۲- اس حکم میں بڑے سائز کی لکڑی یا شہتیر سے مراد اس لکڑی سے ہے کہ جس حالت اندر جنگل میں وہ حاصل ہو اس سے پہلے کہ بیوپاری اس کو مختلف سائزوں میں کاٹے یا بنائے۔
۳- کوئی شخص بڑے سائز کی لکڑی کو فہرست میں دی ہوئی قیمت سے زیادہ قیمت پر نہیں بیچ سکتا۔
۴- یہ حکم پورے کانپور ضلع کے لئے نافذ ہے اور جلد ہی عمل میں آجائے گا۔
۵- یہ حکم مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک یا زیادہ طریقوں کے ذریعہ شائع کیا جائے گا۔
(اے) اس حکم کی ایک کاپی ڈسٹرکٹ سپلائی آفس، سول سپلائیز۔ انفارمیشن بورڈ کے نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دی جائے گی۔
(بی) کسی دو مقامی اخباروں میں اشاعت کے ذریعہ سے۔
(سی) تحصیل ہیڈکوارٹر میں ڈھول کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے گا۔

میرے حکم اور عدالت کی مہر کے ساتھ ۱۷ راگست ۱۹۴۵ء کو یہ حکم نافذ کیا گیا۔
(دستخط) ایچ۔ ایس۔ اسٹیفنس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

بڑے سائز کی شہتیر یا لکڑی کے کنٹرول قیمت کی فہرست

THE BULK SIZE TIMBER PRICE CONTROL SCHEDULE

سائز — قیمت فی سی فٹ — سائز — قیمت فی سی فٹ

(۱) ساگون (اے) چھوٹے ٹکڑے تمام کراس کی قطع کے۔

1- Sal (a) Scantlings all cross sections

(۱) ۶ فٹ لمبائی تک ۳ روپیہ ۵ آنہ (۲) ۷ فٹ سے ۹ فٹ تک ۳ روپیہ ۱۱ آنہ
(۳) ۱۰ فٹ سے ۱۲ فٹ تک ۴ روپیہ ایک آنہ (۴) ۱۳ فٹ سے زیادہ ۴ روپیہ ۷ آنہ
(بی) بیم BEAMS (۱۲ فٹ اور زائد X ۷ انچ اور زائد X ۶ انچ اور زائد)
(۵) ۱۲ فٹ سے ۱۵ فٹ تک ۴ روپیہ ۷ آنہ (۶) ۱۶ فٹ اور اس سے زائد ۴ روپیہ ۱۳ آنہ
(سی) لٹھے (جہاز یا کشتی کے نیچے ناپے ہوئے حلقہ)

(c) Logs (Girth measured under Bark

(۷) کوئی لمبائی X ۳ فٹ درمیانی حلقہ ۴ فٹ سے کم ۲ روپیہ ۹ آنہ
(۸) کوئی لمبائی لیکن ۱۲ فٹ سے کم X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ سے زیادہ ۳ روپیہ ۵ آنہ
(۹) لمبائی ۱۲ فٹ اور زائد X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ سے زیادہ ۳ روپیہ ۹ آنہ
(۲)- چیر دصنوبر کے چھوٹے ٹکڑے اور تمام کراس کی قطع کے۔

Chir Pine Scantlings all cross sections.-

(۱) ۶ فٹ لمبائی سے کم ۳ روپیہ ۱۱ آنہ (۲) ۶ فٹ اور ۹ فٹ لمبائی کے اندر ۲ روپیہ ۱۴ آنہ
(۳) ۹ فٹ اور ۱۲ فٹ لمبائی کے اندر ۳ روپیہ ۳ آنہ (۴) ۱۲ فٹ اور اس سے زائد ۳ روپیہ ۷ آنہ
(۳) سیسو (اے) چھوٹے ٹکڑے اور تمام کراس کی قطع کے۔

Sissoo (a) Scantlings all cross sections.

(۱) ۶ فٹ لمبائی کے اندر ۳ روپیہ ۸ آنہ (۲) ۶ فٹ اور ۹ فٹ کے اندر ۴ روپیہ ۴ آنہ
(۳) ۹ فٹ اور ۱۲ فٹ کے اندر ۵ روپیہ (۴) ۱۲ فٹ اور اس سے زائد ۵ روپیہ ۱۲ آنہ
(بی) لٹھے (جہاز یا کشتی کے نیچے ناپے ہوئے حلقہ
(۵) کوئی لمبائی X ۳ فٹ تک درمیانی حلقہ ۴ فٹ سے کم ۲ روپیہ ۹ آنہ
(۶) کوئی لمبائی ۱۲ فٹ سے کم X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ کے اوپر ۳ روپیہ ۵ آنہ
(۷) لمبائی ۱۲ فٹ اور اس سے زائد X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ کے اوپر ۳ روپیہ ۹ آنہ
(۴) سین۔ ہلدو۔ ٹون۔ باکلی اور جامن۔

Sain Haldu, Tun, Bakli and Jaman.

(اے) چھوٹے ٹکڑے اور تمام کراس کی قطع کے۔
(۱) ۶ فٹ لمبائی کے اندر ۲ روپیہ ۱۳ آنہ (۲) ۶ فٹ اور ۹ فٹ لمبائی کے اندر ۳ روپیہ ۵ آنہ
(۳) ۹ فٹ اور ۱۲ فٹ لمبائی کے اندر ۳ روپیہ ۸ آنہ (۴) ۱۲ فٹ اور اس سے زائد ۳ روپیہ ۱۴ آنہ
(بی) لٹھے (جہاز یا کشتی کے نیچے ناپے ہوئے حلقہ
(۵) کوئی لمبائی X ۳ فٹ تک اور درمیانی حلقہ ۴ فٹ سے کم ۲ روپیہ ۲ آنہ
(۶) کوئی لمبائی لیکن ۱۲ فٹ سے کم X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ کے اوپر ۲ روپیہ ۵ آنہ
(۷) لمبائی ۱۲ فٹ اور اس سے زائد X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ کے اوپر ۲ روپیہ ۹ آنہ
(۵)- تمام دوسری قسم کی سخت لکڑیاں
(اے) چھوٹے ٹکڑے اور تمام کراس کی قطع کے
(۱) ۶ فٹ لمبائی کے اندر ۲ روپیہ ۱۱ آنہ (۲) ۶ فٹ اور ۹ فٹ لمبائی کے اندر ۳ روپیہ ۳ آنہ
(۳) ۹ فٹ اور ۱۲ فٹ لمبائی کے اندر ۳ روپیہ ۵ آنہ (۴) ۱۲ فٹ اور اس سے زائد ۳ روپیہ ۱۱ آنہ
(بی) لٹھے (جہاز یا کشتی کے نیچے ناپے ہوئے حلقہ
(۵) کوئی لمبائی X ۳ فٹ تک اور درمیانی حلقہ ۴ فٹ سے کم ۲ روپیہ
(۶) کوئی لمبائی لیکن ۱۲ فٹ اور ۴ فٹ کے اندر اور درمیانی حلقہ کے اوپر ۲ روپیہ ۲ آنہ
(۷) لمبائی ۱۲ فٹ اور اس سے زائد X ۴ فٹ اور درمیانی حلقہ کے اوپر ۲ روپیہ ۷ آنہ

(دستخط) ایچ۔ ایس۔ اسٹیفنس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

سری نگر۔ ۲۰ اگست۔ صدر انڈین نیشنل کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے ذریعہ ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اب چونکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اس لئے ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ قطعی طور پر حل ہونا چاہیئے۔ اس بیان میں آپ فرماتے ہیں کہ دنیا کی آزاد حکومتوں کی کانفرنس میں بین الاقوامی اعتبار سے آزاد ہندوستان کا تعاون نہایت ضروری ہے اس بیان میں صدر کانگریس نے ہندو مسلم مسئلہ کا بھی ذکر کیا ہے اور مسلم لیگ کے مطالبے کا حوالہ دیا ہے مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ آزاد ہندوستان کی ریاست فیڈریشن کے واحدوں اور خاص فرقوں کے رضاکارانہ تعاون پر ہی بنی ہو سکتی ہے جبر پر مبنی نہیں ہو سکتی، صدر کانگریس نے یہ یقین دلایا کہ کانگریس کی پوزیشن تو صاف ہے لیکن تمام شبہات پوری طرح دور نہیں ہوئے ہیں اس لئے میں یہ سوچتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ کے سامنے رکھوں اور مجھے یقین ہے کہ مجوزہ وضاحت ہو جائے گی۔

ہندو سبھا کا ڈیلیگیشن

لکھنؤ ۸ ار اگست معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندو مہا سبھا ایک ڈیلیگیشن عنقریب غیر ممالک روانہ کرے گی جو ہندوؤں کے خلاف کیے

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

شری نگر ۱۶ ار اگست۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندہ کو جنگ کے خاتمہ پر بیان دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا۔ ہر شخص نے جنگ کے خاتمہ پر اطمینان کا سانس لیا ہوگا اور میں بھی خوش ہوں کہ قتل اور غارتگری کا یہ دور ختم ہوا۔ اچھا ہوا کہ نازی ازم، فاسسزم اور جاپانی فوجیت کو شکست ہوئی۔ لیکن میری خوشی اس سے کہیں زیادہ ہوتی اگر میں یہ دیکھتا کہ فوجیت ہی دنیا سے فنا ہو رہی ہے، بدشگونی کی بہت سی علامتیں ہیں ان میں ایٹم بم بھی کوئی چھوٹی علامت نہ ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ تہذیب ایک مصیبت ناک راستہ پر چل رہی ہے۔ میرا دل خاص طور سے اہل چین کے ساتھ ہے جنہوں نے جنگ کی سب سے لمبی مصیبت سہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ سوا آٹھ سال کی جنگ کے بعد انھیں شانتی اور ایکتا ملے گی اور ان کی ناقابل شکست اسپرٹ جس نے انھیں ہر خطرہ کے باوجود جیتا رکھا آنے والے دنوں میں اس سے بھی زیادہ بلند ہو جائیگی

ستّر فیصدی سرکاری ملازموں کو نکالدیا جائے گا

نئی دہلی ۲۰ ار اگست یونائیٹیڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا کہ حکومت ہند نے عام اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنگ سے واپس شدہ سپاہیوں کو بطور کلرک اور اسسٹنٹ کے سرکاری اور فوجی صیغوں میں رکھا جائے گا۔ مستقل ملازموں کو برقرار رکھتے ہوئے جو مختلف صیغوں میں ملازم ہیں صرف تیس فیصدی عارضی ملازموں کو جنگ کی بعد کی ضروریات کے لئے رکھا جائے گا باقی ستر فیصدی کو برخاست کر دیا جائے گا۔ جنگ کے بعد کے زمانے کے لئے ستر فیصدی آسامیوں کو جنگ سے واپس شدہ سپاہیوں سے پورا کیا جائے گا۔

گورنر برما کا ہندوستانی مشیر

شملہ ۱۷ ار اگست مسٹر ایس۔ اے۔ ایس طیب جی کو برما میں ہندوستانی معاملوں پر گورنر برما کا مشیر بنا دیا گیا ہے۔ مسٹر طیب جی رنگون کے رہنے والے ہیں انہوں نے برما کی حکومت میں برمی انڈین چیمبر آف کامرس کی نمائندگی کی تھی اور رنگون کے فتح ہو جانے پر مانڈے میں پناہ گزینوں کو غلہ بہم پہنچانے میں مدد دی تھی اور ہندوؤں کی وادی سے نکلنے میں مدد کی تھی۔

امریکہ ابھی تک ایٹم بم تیار کر رہا ہے

واشنگٹن ۱۷ ار اگست جو کارخانے ایٹم بم تیار کر رہے ہیں ان کو بم بنانے بند کرنے کی کوئی ہدایت نہیں ملی۔ صرف یہی کارخانے ابھی تک جنگی کام کر رہے ہیں۔

امریکہ کے ہوائی پروگرام میں ۹۴ فیصدی کی کمی کر دی گئی ہے اور اس کے مطابق ۳۱۰۰۰ ہوائی جہازوں کے آرڈر بند کر دیئے گئے ہیں۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت: سالانہ 5/-/- ششماہی 2/8/- سہ ماہی 1/8/- فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 35 | Cawnpore. Saturday 1st Sept 1945 | کانپور شنبہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۳۵

ادبیات

یہ کیا کیا کہ مجھے آزما کے چھوڑ دیا

از حضرت ندرت میرٹھی

خیال مشق ستم دل میں لا کے چھوڑ دیا
فریب رنگ تغافل دکھا کے چھوڑ دیا

گلے پہ نام کو خنجر چلا کے چھوڑ دیا
یہ کیا ادا تھی کہ چرکا لگا کے چھوڑ دیا

مجھے تو آپ نے بسمل بنا کے چھوڑ دیا

کبھی ہوں مائل آہ و فغاں کبھی خاموش
کبھی ہوں محو تحیر، کبھی ہوں وحشت کوش

کبھی سکون، کبھی بے قراریوں کا جوش
کبھی ہنسی، کبھی گریہ، کبھی غشی، کبھی ہوش

حضور نے مجھے یہ کیا بنا کے چھوڑ دیا

پیام مرگ تو کیا دے رہے تھے وہ مجھکو!
مرے مرض کی دوا دے رہے تھے وہ مجھکو

جفاکشی کا صلا دے رہے تھے وہ مجھکو!
سزائے جرم وفا دے رہے تھے وہ مجھکو

گرا جو قدموں پہ میں مسکرا کے چھوڑ دیا

مرا وجود ہے سرمایہ دار شان وفا
مری حیات سے ہے رونق جہان وفا!

مگر تمھیں بھی تو کہتے ہیں قدردان وفا
تمھارے لطف کے قابل تھا امتحان وفا!

یہ کیا کیا کہ مجھے آزما کے چھوڑ دیا

رہے گا ہم سے تو پوشیدہ ہی وہ پردہ نشیں،
کہ اس کی دید ہمارے نصیب میں ہی نہیں

مراد ملتی ہے بے اختیاریوں سے کہیں
نگاہ شوق کی گستاخیاں بھی کچھ نہ رہیں

حریم ناز کا پردہ اٹھا کے چھوڑ دیا

ذلیل و خوار ہے، رسوا ہے عاشقی میری
کہ ہے جنوں میں شہرت گلی گلی میری

عجب طرح کی بنا دی ہے زندگی میری
زمانہ تاکہ اڑاتا رہے ہنسی میری

ستم ظریف نے مجھکو رلا کے چھوڑ دیا

حواس و ہوش کی دولت گنوا کے پچھتایا
امید مہر تھی، نا مہربان تجھے پایا

ترے ستم کا مگر شکوہ لب پہ کب آیا؟
فریب دل نے دیا مجھکو دل نے لٹوایا

کہ بے وفا تری محفل میں لا کے چھوڑ دیا

نکل تو آئی تھی اظہار حال کی صورت
مگر نصیب سے پوری نہ ہو سکی حسرت

انہیں نہیں تو مجھے بھی بھلا کہاں فرصت
مری طرف متوجہ جو وہ نہ تھے ندرت

ذرا سا میں نے بھی قصہ سنا کے چھوڑ دیا

دنیائے اسلام

فلسطین کے بارے میں صدر ٹرومین کا بیان

اسکندریہ ۱۹ اگست۔ فلسطین کے بارے میں صدر ٹرومین کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے عرب لیگ کے جنرل سکرٹری عبدالرحمن اعظم بے نے کہا کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ اس قسم کے بیانات ایک ایسے وقت میں دیئے جائیں جبکہ دنیا کئی سال کی جنگ کے بعد امن کی راہ دیکھ رہی ہے۔ عرب جانتے ہیں کہ فلسطین میں پناہ گزینوں کے لئے جگہ نہیں ہے۔ اور ان کو صرف زبردستی فلسطین میں لایا جاسکتا ہے اور یہ بات برطانیہ کو اس وقت معلوم ہوئی تھی جب قرطاس ابیض شائع کیا گیا تھا۔ یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ عربوں نے فلسطین میں پناہ گزینوں کے غیر محدود داخلہ کے روکنے کے حق کو بھی ترک نہیں کیا کیونکہ اس طرح فلسطین میں عربوں کا قومی وجود ختم ہو جائے گا۔ یہ بھی ہر ایک شخص جانتا ہے کہ اگر پناہ گزینوں کے داخلہ کا امتحان بھی ہوا تو یہ دنیا بھر کے یہودیوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک معمولی سا عنصر ہوگا۔ اگر صدر ٹرومین یہودیوں کے ساتھ ڈیموکریٹک پارٹی کے وعدہ سے متاثر ہو گئے ہیں تو ان کو عربوں کے ساتھ آنجہانی صدر روزویلٹ کا وہ آخری وعدہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے جب کہ انھوں نے اپنی وفات سے صرف چند دن پہلے سلطان ابن سعود کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دے کر وعدہ کیا تھا کہ میں فلسطین کے بارے عربوں کے خلاف یہودیوں کی کبھی حمایت نہیں کروں گا۔ عربوں کا خیال ہے کہ وہ فلسطین کے بارے میں صدر ٹرومین کی مخالفت کرنے کا حق رکھتے ہیں کیونکہ عربوں کے خیالات معلوم کئے بغیر رائے زنی کرنے سے عرب سوال اور مفادات پر اثر پڑتا ہے۔ جنگ کے دوران میں عربوں نے امریکہ کی دوستی پر بھروسہ کیا اور امریکہ کے جذبۂ انصاف پر انھوں نے مشرق میں نئی اور خوشحال دنیا کے خواب دیکھنے شروع کئے۔

شاہزادہ فیصل کو ملک معظم نے باریاب کیا

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ جب سے سان فرانسسکو کانفرنس ختم ہوئی ہے برطانیہ میں عرب سیاحوں کا تانتا بندھ گیا ہے۔

جو مندوبین وطن جانے کی غرض سے ابھی تک امریکہ سے چلے آرہے ہیں بظاہر لندن ان کے لئے عارضی طور پر ٹھیرنے کا مقام ہے لیکن ان میں سے اکثر پرائیویٹ حیثیت میں یہ معلوم کرنے کے لئے آتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کے مسائل کے بارے میں برطانیہ کا رویہ کیا ہے۔

حال ہی میں سعودی عرب کے شہزادے آئے ہیں جنہیں کل ۱۴ اگست قصر بکنگھم میں شرف باریابی بخشا گیا تھا اور جو اس ماہ کے آخر تک یہاں قیام کریں گے۔ ان کی آمد کو غیر سرکاری ظاہر کیا گیا ہے، لیکن شہزادہ فیصل جو سعودی عرب کے وزیر امور خارجہ ہیں غالباً سلطان ابن سعود کو بعض اہم مکالموں کا حال سنائیں گے۔

اپنے والد کے برعکس جنہوں نے صرف ایک مرتبہ (جب وہ پچھلے سال مسٹر چرچل سے ملنے کے لئے مصر گئے تھے) اپنے ملک سے باہر قدم رکھا ہے شہزادہ فیصل کافی سیر و سیاحت کر چکے ہیں۔ انگلستان میں وہ تیسری مرتبہ آئے ہیں۔ لندن عربوں کے ملنے کا مقام بھی ہے اور شہزادہ فیصل نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاکر سواز غالان سے بھی ملاقات کی جو شام کے سب سے بڑے عرب قبیلہ کے سردار کے لڑکے ہیں اور آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں۔

فلسطین کی عرب جماعتوں کے نمائندے

القدس۔ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ اخبار "فلسطین" کی اطلاع ہے کہ عمان میں فلسطین کے چار عرب لیڈروں اور شرق اردن کے امیر عبداللہ کے درمیان مشورہ کے بعد فلسطین کی عرب جماعتوں کے نقطۂ نظر کی نمائندگی کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اس کمیٹی کی صدارت عرب جماعت کے لیڈر باری باری کریں گے۔

کمیٹی میں عیسائی عربوں کی بھی کافی تعداد شامل ہوگی۔

اس کا ایک دفتر کھولا جارہا ہے اور ایک ڈائرکٹر اور کلرکوں کا تقرر ہوگیا ہے۔ یہ کمیٹی اپنا کام ۵۰۰۰ پونڈ کے بجٹ سے شروع کرے گی اور اس رقم میں ضرورتوں کے مطابق اضافہ کیا جائے گا۔

اس مشورہ میں عرب پارٹی کے نائب صدر السید توفیق صالح الحسینی اور نیشنل بلاک کے صدر السید عبداللطیف صالح علالت کی وجہ سے شرکت نہ کرسکے۔ انہیں فیصلہ سے مطلع کر دیا جائے گا اور ان کے اتفاق رائے کرنے پر انتظامات شروع کر دئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۲	کانپور شنبہ یکم ستمبر ۱۹۴۵ سنہ عیسوی	نمبر ۳۵

لارڈ ویول کا دوسرا دورہ

شاید ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلی مثال ہے۔ کہ والیسرائے اپنے عہد میں صرف چند ہفتوں کے وقفہ پر دوسری بار انگلستان کی سیاحت پر روانہ ہو گئے۔ لارڈ ویول فوجی مدبر ہیں۔ اسی حیثیت سے انہوں نے نوکر شاہی کی کئی بوسیدہ روایتیں توڑ دیں۔ شملہ کانفرنس بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل نرالی چیز تھی یہ دوسری بات ہے کہ وہ فوری نتیجوں کے اعتبار سے بے سود ثابت ہوئی۔ لارڈ لنلتھگو کے طوفانی دور میں جس بے حسی اور سرد مہری کا ثبوت دیا اسے دیکھتے ہوئے موجودہ وقت میں جو مقابلتاً سکون پذیر ہے۔ لارڈ ویول کی ہمدردانہ سرگرمی تضاد کا ایک خوشگوار نمونہ پیش کرتی ہے۔ مگر ہمیں رائٹر کے نامہ نگار سے اتفاق ہے کہ لارڈ ویول کی تازہ سیاحت سے لمبی چوڑی اُمیدیں وابستہ نہیں کرنا چاہیئے ورنہ مایوسی ہو گی۔ ہم اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے لوگ برطانیہ سے کسی بخشش یا عنایت کے ملتجی نہیں بلکہ وہ اس حق کے خواہشمند ہیں جسے دنیا کی تمام آزاد پسند اتحادی قوموں نے علانیہ تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے صحیح معنوں میں اُمید یا نا اُمیدی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ برطانی حکومت بقول شہنشاہ برطانیہ اس وعدہ کی پابند ہے کہ ہندوستان کو جلد سے جلد مکمل سلف گورنمنٹ دیدی جائے۔ اب تک سلف گورنمنٹ کی صرف ایک ہی واضح اسکیم ہندوستانیوں کے سامنے آئی ہے یہ ہے کرپس اسکیم۔ اس میں صاف اعلان کیا گیا تھا کہ لڑائی ختم ہوتے ہی ہندوستان میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی (قومی پنچایت) بنائی جائے گی جو آزاد ہندوستان کا آئین مرتب کرے گی۔ اس اسمبلی کا بنایا ہوا آئین برطانی پارلیمنٹ منظور کرے گی۔ کرپس اسکیم کی تفصیل میں جائے بغیر ہم یہ فرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اب جبکہ لڑائی ختم ہو چکی اس پیشکش پر ایمانداری کے ساتھ عمل کیا جائیگا۔ یہی وہ مطالبہ ہے جس پر کانگرس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد آب زور دے رہے ہیں۔ جیسے مرکزی اور صوبائی انتخابات کو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں رائٹر کے نامہ نگار نے یہ معنی خیز اشارہ کیا ہے کہ اگرچہ لیبر گورنمنٹ ہندوستان کا آئینی مسئلہ حل کرنے کے لئے زیادہ تیزی سے قدم اُٹھانے لگی۔ مگر اس کے پاس پچھلی حکومت کے حل سے مختلف اور زیادہ واضح کوئی حل نہیں ہے۔ نامہ نگار نے یہ بھی جتا دیا ہے۔ کہ لیبر مدبر یہ محسوس کرتے ہیں کہ نئے آئین کی تعمیر کے معاملہ میں اقلیتوں کو ان کی مرضی کے خلاف مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تنبیہ بہت پرانی ہے۔ اور قوم پرست ہندوستان اس کے معنی خوب سمجھتا ہے کیا یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے باشندے اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے برطانیہ کی سرپرستی کے محتاج ہیں اور رہیں گے؟ اگر دنیا کو اس قسم کا یقین دلایا جا سکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ سامراج کے پنجہ سے محکوم قوموں کی نجات کا انقلاب کے سوائے کوئی راستہ نہیں برطانی مدبر اگر ہندوستان میں اختیار واقتدار چھوڑنے کو دیانتداری سے تیار ہیں تو انہیں اس قسم کے عذر لنگ سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ کم از کم لیبر مدبروں کو چرچل اور امیری کا بوسیدہ نظریہ ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر گورنمنٹ سچے دل سے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ ہندوستان کے آئینی مستقبل کا فیصلہ کرنا چاہے گی تو ہمیں اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اقلیتوں کا مسئلہ یا کوئی دوسرا داخلی مسئلہ ناقابل حل ثابت نہ ہو گا۔ شملہ کانفرنس کی مثال کیا کوئی برطانوی مدبر ایمانداری سے یہ کہہ سکتا ہے کہ کانگرس شملہ میں لیگ پر کوئی ناجائز جبر کر رہی تھی؟ مگر لارڈ ویول نے وائٹ ہال کی ہدایت سے مجبور ہو کر کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کر دیا اور تمام پلان صرف ایک شخص کی ضد پر قربان کر لیا گیا اگر مستقل حل کے بارے میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا تو ہندوستان کا آئینی مسئلہ قیامت تک بھی حل نہ ہو گا اور قوم پرور قوتوں کو بات چیت کے ذریعہ سمجھوتہ کی اُمید ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینا پڑے گی۔

۴۴ دشہر کے علاوہ فتحپور کے رائے بہادر مان سنگھ) ناچ گھر پر ہانہ اسکیم۔ تلاق محل۔ چمن گنج۔ درشن پوروہ۔ سروپ نگر۔ آریہ نگر۔ تلک نگر۔ نواب گنج روڈ۔ بنگلے۔ گاندھی نگر۔ اور دوسرے رقبہ جات اپنے وجود کے لئے امپرومنٹ ٹرسٹ کے مرہون منت ہیں۔

تقریباً ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ بورڈ کی آمدنی رہی ہے ٹرسٹ کی خدمات کے متعلق اہل شہر اچھی اور بڑی دونوں رائیں رکھتے ہیں لیکن اس موقع پر اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن اس سلسلہ میں ہم صرف اسقدر ضرور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ امپرومنٹ ٹرسٹ قایم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ شہر کی ترقی کے ساتھ ساتھ متوسط اور غریب طبقہ کو بھی فایدہ پہونچے لیکن عام خیال یہ ہے کہ ٹرسٹ اپنے اس مقصد میں زیادہ کامیاب نہ ہو سکا اور ٹرسٹ کا آخر میں کاروباری رجحان ہو گیا جس کی پبلک کو شکایت رہی۔

رائے بہادر مان سنگھ کے چیرمینی کے زمانہ میں زمینوں کی نیلام کی پالیسی اور ۹۹ سال کے پٹے اور ایک روپیہ سال کرایہ کی جو قید لگائی گئی ہے اس کی عام طور پر مخالفت کی گئی۔

ہم سرسوتی چیرمین اور دیگر ممبران ڈیولپمنٹ بورڈ سے یہ پوری اُمید کرتے ہیں کہ وہ کاروباری نقطہ نظر ہٹ کر شہر کی ترقی کے ساتھ ساتھ متوسط اور غریب طبقہ کو سہولتیں بہم پہنچانے کی پوری کوشش کریں گے۔ دراصل اسی مقصد سے امپرومنٹ ٹرسٹ اور موجودہ ڈیولپمنٹ بورڈ بنایا گیا ہے۔

اوقات افطار و سحر شہر کان پور

دن	تاریخ	افطار	سحری
اتوار	۲۴ رمضان	۷ بجکر ۳۳ منٹ	۵ بجکر ۱۱ منٹ
پیر	۲۵ ” ”	۷ ” ۳۲ ”	۵ ” ۱۲ ”
منگل	۲۶ ” ”	۷ ” ۳۱ ”	۵ ” ۱۳ ”
بدھ	۲۷ ” ”	۷ ” ۳۰ ”	۵ ” ۱۴ ”
جمعرات	۲۸ ” ”	۷ ” ۲۹ ”	۵ بجکر ۱۵ ”
جمعہ	۲۹ ” ”	۷ ” ۲۸ ”	۵ ” ۱۶ ”
سنیچر	۳۰ ” ”	۷ ” ۲۷ ”	۵ ” ۱۷ ”

آئینۂ کانپور

جشن فتح ۲۳ راگست کے جشن فتح کے پروگرام کے ایک حصہ کو بارش کی وجہ سے ملتوی کر کے ۲۶ راگست کو منایا گیا۔

۴ بجے شام کو فوجی مظاہرہ موٹروں کے ذریعہ سے سارے شہر میں کیا گیا اور پھول باغ میں کلکٹر صاحب کی سلامی کے بعد ختم ہوا۔

کنگ ایڈورڈ میموریل ہال پھول باغ اور کوتوالی کی روشنی قابل دید تھی علاوہ اس کے شہر میں بہت کافی روشنی کی گئی تھی اور متعدد جگہوں کی روشنی قابل تعریف تھی۔

پھول باغ۔ گرین پارک۔ برجندر سروپ پارک اور حلیم مسلم کالج کے سنیٹروں میں قابل تعریف آتشبازی چھڑائی گئی۔

پبلک نہایت کثرت سے روشنی اور آتشبازی دیکھنے کے لئے نکلی تھی۔

سٹی کانگرس اسمبلی ۲۶ راگست کی شام کو سٹی کانگرس اسمبلی کا ایک خاص جلسہ اسمبلی کو توڑ کر اور باقاعدہ چارج سٹی کانگرس کمیٹی کو دینے کے لئے ہوا۔ جلسہ میں مقامی لیڈروں کے علاوہ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر رفیع احمد قدوائی شریک ہوئے۔

مسٹر ٹنڈن نے ہندوستانیوں سے آزادانہ غور و فکر کرنے کی اپیل کی۔ آخر میں مسٹر گنجیت رائے سکسینہ پریسیڈنٹ کانگرس اسمبلی نے مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگرس کمیٹی کو چارج دیدیا۔

میونسپل بورڈ ۲۸ راگست کو کان پور میونسپل بورڈ کا ایک ضروری جلسہ مسٹر کیلاش پت سنگھانیا کی صدارت میں ہوا۔

سنہ ۱۹۴۲-۴۳ء کے میونسپل اخراجات پر اعتراضات کے جوابات پر غور کر کے منظور کئے گئے۔

آنجہانی سوبھاش بابو کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن بورڈ نے پاس کیا اور دوسرے دن بطور اظہار غم بورڈ کا دفتر بند کر دیا گیا۔

اس جلسہ میں مولانا حسرت موہانی نے بھی جو مسلم وارڈ نمبر ۲ سے ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں شرکت کی۔

فوڈ ایڈوائزری کمیٹی ۲۹ راگست کو ڈسل فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں گورنر یو۔ پی کے مشیر سر ولیم اسٹمپن بھی موجود تھے۔ آپ نے راشننگ کے سلسلہ میں ایک تقریر کی اور راشننگ کے مختلف پہلوؤں پر نظر ڈالی۔

اور ممبران کمیٹی سے شہر میں راشننگ کے متعلق ان کے خیالات معلوم کئے۔

عام طور پر ممبران نے یہ رائے ظاہر کی کہ کنٹرول کو فوراً ہٹا لیا جائے کیونکہ کنٹرول کے ہٹائے جانے کے بعد ہی پبلک کو اپنی ضروریات کی چیزیں خریدنے میں آسانی ہو گی۔

گنیش شنکر ودیارتھی میموریل مسٹر حمید خان سکریٹری گنیش شنکر ودیارتھی میموریل نے اپنے ایک بیان میں لکھا ہے کہ :-

گنیش شنکر ودیارتھی میموریل کی کامیابی کیلئے مندرجہ ذیل حضرات کے حوصلہ افزا پیغامات وصول ہوئے ہیں :- مسٹر ایس۔ کے۔ پٹیل سکریٹری کانگریس سنٹرل بورڈ بمبئی۔ سید عبداللہ بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل بمبئی ڈاکٹر سید محمود صاحب۔ مسٹر افتخار الدین صاحب۔

ہنگامی قانون فوراً منسوخ ہوں!

مسٹر آما شنکر مہروترا پریسیڈنٹ مرچنٹس چیمبر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جس طرح حکومت برطانیہ نے جرمنی کی لڑائی ختم ہونے کے بعد انگلینڈ سے تمام دوران جنگ کے ہنگامی قوانین کو فوراً منسوخ کر دیا تھا۔ اسی طرح حکومت ہند کو چاہیئے کہ چونکہ جاپان کی لڑائی اب ختم ہو گئی ہے اسلئے ہندوستان سے تمام دوران جنگ کے ہنگامی قوانین کو فوراً منسوخ کر دے۔

کلاتھ راشننگ کوپن ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ :-

(۱) تلاق محل (۲) ریل بازار (۳) رام نگر (۴) اور کمپنی باغ سب ایریا میں کپڑے کے کوپن یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک دئے جائیں گے۔

یو۔ پی گورنمنٹ کے خلاف ڈگری

مسٹر ہری شنکر باگلا نے یو۔ پی گورنمنٹ کے خلاف میونسپل بورڈ سے ہٹائے جانے کو غیر قانونی و خلاف ضابطہ ٹھیرانے کے لئے جو دعویٰ دائر کیا تھا اس میں آپ کو کامیابی ہوئی اور عدالت نے ۲۸ راگست کو فیصلہ سنا دیا اور یو۔ پی گورنمنٹ کے اس طرز عمل کو غیر قانونی قرار دے کر گورنمنٹ کے خلاف پانچ سو روپیہ خرچہ کی ڈگری دی ہے۔

سائیکل بازار میں تعطیل مسٹر اے۔ ایس رستوگی چیرمین اپر انڈیا سائیکل مرچنٹ ایسوسی ایشن کانپور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ :-

ہر ایک مہینے کے دوسرے اور آخری اتوار کو سائیکل بازار میں تعطیل رہے گی۔

غیر مسلم وارڈ نمبر ۲۰ کان پور میونسپل بورڈ کے غیر مسلم وارڈ نمبر ۲۰ کا الکشن ۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ کو ہو گا اس کے لئے ۷ حضرات نے نامزدگی کرائی تھی۔ اب مسٹر ایس کاظم علی صاحب ریٹرننگ آفیسر میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ اب مندرجہ ذیل پانچ حضرات کے درمیان مقابلہ ہو گا۔

(۱) مسٹر سرجراج سنگھ (۲) مدن گوپال
(۳) رام گوپال (۴) شیام سرن سنگھ (۵) سکھ نندی دیال گرگ۔

تیل ملوں کو خوف سرسوں کے کنٹرول کے نرخ پر نہ ملنے کی وجہ سے کانپور کے تیل ملوں کو بڑی پریشانی ہو رہی ہے اور اگر گورنمنٹ نے کوئی خاص انتظام نہ کیا تو شاید آئندہ ہفتہ کئی تیل مل بند ہو جائیں گے۔

ہیلٹ میموریل کمیٹی ہیلٹ میموریل کمیٹی کی جنرل کمیٹی کے مندرجہ ذیل ۲۵ ممبر ہیں :-

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ۔ لالہ کیلاش پت سنگھانیا۔ سرد رابرٹ منز بزاور بی۔ ای مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن۔ ایم۔ ال۔ سی۔ سر پدم پت سنگھانیا۔ سر ہر گوبند مصرا۔ اور بی۔ ای لالہ رام رتن گپتا ایم۔ ال۔ اے۔ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا۔ مسٹر ای۔ جے ڈبلو پلمر۔ مسٹر کے۔ جے ڈی۔ پرائس رائے بہادر رام نراین ہنگ۔ مسٹر جے۔ کے سریواستوا۔ سردار اللہ سنگھ۔ مسٹر آما شنکر مہروترا۔ مسٹر بی۔ بی سریواستوا۔ مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹفنسن اور بی۔ ای سرجوالا پرشاد سریواستوا۔ سر ایڈورڈ سوٹر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ لالہ رام گوپال گپتا خان بہادر شیخ محمد ابراہیم۔ ڈاکٹر عبدالصمد۔ مسٹر ایس۔ ایم بشیر۔ حاجی محمد حمزہ۔ مسٹر ایس۔ ایم سمیع۔ حافظ محمد صدیق۔

عہدیداران اور ورکنگ کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل ۹ حضرات منتخب کئے گئے ہیں :-

پریسیڈنٹ۔ سر پدم پت سنگھانیا
وائس پریسیڈنٹ۔ سر ایڈورڈ سوٹر
سیکرٹری۔ مسٹر جے۔ کے۔ سریواستوا
ممبران :- لالہ رام رتن گپتا۔ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع مسٹر ایچ۔ اے ولکنسن۔ سر ہر گوبند مصرا۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا۔ سردار اندر سنگھ۔

افطار پارٹی ۲۶ راگست کو حلقہ ادبیہ کی طرف سے مولانا محمد علی میموریل اسکول میں معززین شہر کو ایک پر تکلف افطار پارٹی دی گئی۔

فاتحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسٹر وحید احمد صاحب نے ۲۱ رمضان المبارک (۳۰ راگست) کو امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فاتحہ کے سلسلہ میں معززین شہر کو پُر تکلف دعوتِ طعام دی۔

عید ایٹ ہوم جامعہ ادبیہ کی طرف سے عید ایٹ ہوم ۱۰ ستمبر ۶ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افسر کانپور میونسپل بورڈ کے زیر نگرانی ہو گا اور اس کے بعد خان بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب اثر لکھنوی ریٹائرڈ ہوم منسٹر ریاست کشمیر کی صدارت میں مشاعرہ ہو گا۔

مصرع طرح :- "حُسن دیتا ہے تو شہرت بھی خدا دیتا ہے"

بورڈ اور ڈیولپمنٹ یکم ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کے ممبروں میں سے ڈیولپمنٹ بورڈ کے لئے ۳ ممبروں کا الکشن ہو گا۔

ان تین جگہوں کے لئے ۲۰ ممبران اُمیدوار ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ایس۔ ایم بشیر۔ مسٹر رام نراین گرگ۔ مسٹر نریندر جیت سنگھ اور مسٹر گنز ڈیا میں زبردست مقابلہ ہے اور غالباً ان ہی ۴ حضرات میں سے ۳ حضرات منتخب ہو جائیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت جواہر لال نہرو الہ آباد جاتے ہوئے جمعہ کی صبح کو کان پور اسٹیشن سے گذرے نہرو جی کے استقبال کے لئے کافی تعداد میں کانگرسی پہنچ گئے تھے۔ نہرو جی نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں محض "سلوگن" کا قایل نہیں ہوں بلکہ ٹھوس کام چاہتا ہوں۔ جو آئندہ کانگرس پروگرام کے مطابق کرنا ہو گا۔ جنرل الکشن کا زمانہ آگیا ہے اس کے لئے ہم سب لوگوں کو مل جل کر بہت کچھ کام کرنا ہے۔

چیف جسٹس سر اقبال احمد چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ جمعہ کے دن کانپور تشریف لائے اور مقامی دیوانی عدالتوں کا معائنہ فرمایا۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کان پور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ ۳ ستمبر ۸ بجے رات کو نوجوان لائبریری ہٹیہ میں ہو گی۔ میٹنگ میں دوسرے ضروری معاملات کے علاوہ یو۔ پی پریس کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں غور ہو گا۔

چلڈرن ایسوسی ایشن کانپور چلڈرن ایسوسی ایشن کی میٹنگ ۲ ستمبر، ۵ بجے شام کو جنم اشٹمی کے سلسلہ میں ہو گی۔

امپرومنٹ اور ڈیولپمنٹ بورڈ اس ہفتہ (۳۱ راگست) کے خاتمہ کے ساتھ ہی ساتھ ۲۶ سال کے بعد امپرومنٹ ٹرسٹ اپنا نیا چولا بدلے گا۔ اور اربن ڈیولپمنٹ بورڈ ایکٹ کے مطابق وہ ڈیولپ بورڈ کے روپ میں کام کرنا شروع کرے گا۔ ٹرسٹ کے ہستی اپنی اپنی جگہ خالی کر دیں گے ٹرسٹ کی ہر قسم کے جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس کے فنڈ مطالبات جو لگے ہوئے ہیں یا وصول ہونے کو ہیں وہ سب ڈیولپمنٹ بورڈ کے نام منتقل ہو جائیں گے۔

"کان پور اربن ایریا ڈیولپمنٹ ایکٹ ۱۹۴۵ء" کا عمل درآمد موجودہ میونسپل حدود اور بڑے ڈاکخانہ سے ۱۰ میل چاروں طرف کی آراضی پر فی الحال ہو گا۔ اس کے علاوہ دریا سے گنگا کے جنوب کی طرف بھی رقبہ ہو گا جس کا اعلان گورنمنٹ یو۔ پی کرے گی۔ فی الحال اس نئے ایکٹ یعنی ڈیولپمنٹ بورڈ کی مدت ۵ سال ہو گی لیکن اس کی مدت بڑھانے اور گھٹانے کا اختیار یو۔ پی گورنمنٹ کو رہے گا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ میں بہترین اسٹاف کو باہر لانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

مسٹر اے۔ ڈی۔ پنڈت کو یو۔ پی گورنمنٹ نے بورڈ کا ایگزیکٹو افیسر مقرر کیا ہے۔

ٹرسٹ کا موجودہ اسٹاف عارضی طور پر ایک سال کے لئے رکھا جائے گا۔ دفتر موجودہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی عمارت میں رہے گا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ نے ۲۵ سال شہر کی خدمات انجام دی ہیں۔ اس ۲۵ سال کے دوران میں شہر کے معزز ترین ہستیوں نے بحیثیت چیرمین کے ٹرسٹ کی خدمات انجام دی ہیں۔

رائے بہادر بابو آنند سروپ، رائے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ۔ سر ایڈورڈ سوٹر۔ سر جے۔ پی سریواستوا۔ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ۴۴

سبد گل

ہندوستان کے جو کالج نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جدید تعلیم اور نئی تہذیب سے آراستہ کرنے کی غرض سے ہزاروں لاکھوں روپے کے خرچ سے چلائے جاتے ہیں کس طرح ان کالجوں پر عشق کے دیوتا کیوپڈ کا روز بروز زیادہ قبضہ ہوتا جا رہا ہے اور کس طرح اب کچھ عرصہ بعد یہ کالج تعلیم گاہیں نہیں بلکہ نازک اندام کالجیٹوں کے دنگل بن جائیں گے اس کا اندازہ ذیل کے چند واقعات سے ہوگا۔

مدراس کے ایک کالج میں ایک روز تفریح کے گھنٹے میں طلباء اور طالبات کی ٹولیاں باہر نکلنے لگیں تو دفعتاً یہ دلچسپ نظارہ دیکھا گیا کہ کالج کے دو نوجوان اس طرح آپس میں دست و گریباں ہیں کہ کتابیں اور قیمتی ہیٹ کچھ دیر کے لئے کیچڑ میں پڑی رو رہی ہیں اور وہ ایک دوسرے کی نکٹائیوں کو اس طرح کھینچ رہے ہیں جیسے عورتیں لڑائی میں ایک دوسرے کی چوٹیاں پکڑ کر کھینچنے لگتی ہیں۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک حسین و جمیل کافر ادا اس کالج میں پڑھتی ہے۔ اس پر بیک وقت دونوں جوان دل جگر پھیپھڑہ کلیجہ اور نہ جانے کیا کیا نثار کئے بیٹھے ہیں جب تک رقابت برداشت ہو سکی برداشت کی گئی۔ لیکن آج ایک واقعہ پر کلاس میں بیٹھے بیٹھے رقیبوں میں لال لال دیدوں اور کچکچائے ہوئے دانتوں کے ساتھ اشاروں ہی اشاروں میں اعلان جنگ ہوگیا۔ اور تفریح میں کالج کے دروازے پر پہونچتے ہی ٹھن گئی۔

واقعہ یہ تھا کہ ایک عاشق کالجیٹ نے متنازعہ معشوقہ کے آگے سے گذرتے ہوئے آہستہ سے گلاب کا ایک پھول اس کے ڈیسک پر رکھ دیا اس پر کسی کے پتلے پتلے لال لال ہونٹوں پر جو مسکراہٹ آئی گویا وہ خون میں لتھڑی ہوئی برق بنکر دوسرے عاشق کالجیٹ کے دل پر گری تو بس دل دماغ کو جیسے جلا کر بس بنا گئی اور اس نے غصہ کے ریڈیو پر رقیب کو الٹی میٹم دے دیا کہ ذرا تو اب باہر تو نکل۔ اور باہر نکلے تو نئی تعلیم اور تہذیب کو دھتکار بتا کر دونوں نے کیوپڈ دیوتا کو ریفری بنانے کے بعد گویا عشق کی کشتی شروع کر دی۔

یہ طالب علم تو خیر لڑکے تھے مگر پنجاب کے ایک کالج میں تو کالج کی چہار دیواری کے اندر ہی ایک روز دفعتاً اس طرح طالبات کا شور و غل مچ گیا گویا کوئی زنانہ غدر ہو رہا ہے۔ اور لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے پیٹ پکڑ کر ہنستے ہوئے دیکھا کہ حسینان کالج کی دو پارٹیوں میں اس بری طرح نوچا کھسوٹا اور مار پیٹ ہو رہی تھی کہ بہت سی طالبات کے بلاؤز پھٹ کر چھاتیاں عریاں ہوگئی ہیں اور کئی ایک کی ساڑیاں کھل گئی ہیں۔

کالج کی یہ سرمست شباب طالبات اس قدر سرگرمی کے ساتھ ایک دوسرے کے بلاؤز پھاڑنے چوٹیاں گھسیٹنے اور ساڑھیاں کھولنے میں مصروف تھیں کہ ان کو دیکھنے والے لوگوں کے قہقہوں اور تالیوں کی بھی پرواہ نہیں تھی اور یہ پوری بے تکلفی کے ساتھ اس طرح ساڑھیاں کھولے اور سینے عریاں کئے ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو رہی تھیں کہ بہت سے تماشہ دیکھنے والوں کے دلوں میں یہ آرزو کلبلانے لگی کہ کاش یہ لڑائی ہم سے ہوتی۔ معلوم ہوا کہ یہ لڑائی ایک نوجوان مرد کی ملکیت کے فیصلے کے سلسلے میں ہو رہی ہے۔ م

ادب لطیف

ایک ادیب کی حسرتیں

ایک دردناک ـــــــ رومانی

(از جناب مسٹر وصی الدین صاحب قیصر)

اے نکہت بوستاں! تیری نکہت میں اسی "موج شباب" کی خوشبو ملی ہوئی ہے جس کی یاد مجھے ستایا کرتی ہے ... ... کیا تو میرے لئے مسرت انگیز خبر لائی ہے ... ... نہیں نہیں تو کیوں لائے ... ... جا جا اپنے فرض کی انجام دہی میں مشغول ہو ... ... نسیم نے چہرہ جھکا لیا ... ... فضا سے تعطر غائب ہوگیا سادگی چھا گئی اور غمگینی برسنے لگی۔

اے باد بہاری! تو نے محبوب کے خمار کو ضرور پریشان کیا ہوگا ... ... کیا تو نے اس سے کچھ سرگوشیاں بھی کیں ... ... نہیں نہیں تو کیوں بتلائے ... ... جا جا اپنے سفر کو منقطع نہ کر ... نسیم پریشان سا ہوگیا ... سرد ہوا کا ایک جھونکا آیا اور گذر گیا۔

اے قمری و بلبل! کیا تم اس سرخیل خوباں کو جس کے آگے قد سرو بھی شرمندہ ہے اور جس کے نازک و نرم سینہ کا تاج گل ہے میری حالت زار سناؤ گے ... ... نہیں نہیں تم کیوں سناؤ ... ... ہاں ہاں خوشیاں مناؤ کہ سرو گوش بر آواز ہے اور کلیاں نظر التفات سے دیکھ رہی ہیں ... ... نسیم کی آنکھوں سے موتیوں کے دو قطرے ڈھلک کر گل کی دو کلیوں پر گرے۔

کلیاں کھل گئیں لیکن نسیم نے نہیں دیکھا۔

اے آب رواں! تو نے اس کے بلوریں پنڈلیوں کو ضرور بھگویا ہوگا ... ... کیا تو میرے جلتے ہوئے دل کی سکون بخش سکتی ہے ... ... نہیں نہیں تو ایسا کیوں کرے ... ... رواں ہو کہ تیرے ساتھی تجھ سے چھوٹ نہ جائیں ... ...

نسیم کا سر چکرایا ... ... لڑکھڑایا ... گرا ... ... اور بے ہوش ہوگیا ... ... پانی کی ایک موج آئی وہ سر سے پیر تک بھیگ گیا ... ... موج چلی گئی وہ اٹھا لیکن خشک تھا۔

اے صفور مجلی! تو خوش نصیب ہے تیری رسائی ان حنائی ہاتھوں تک ہے ... ... کیا تو میرا "پیام محبت" ان تک پہونچائے گا ... ... نہیں نہیں تو کیوں پہونچائے ... ... صرف اس لئے کہ وہ تیرے معیار پر پورا نہیں اترے گا ... ... نسیم ـ حزن مجسم ـ ہنسا ایک المناک ہنسی ... ... اس کے تھرتھراتے ہوئے لب ایک دوسرے سے جدا ہوئے دل سے ایک آہ! نکلی ... ... ہوا میں پھیل گئی ... ... فضا میں خاموشی چھا گئی۔

(نقاد)

م اس کے بعد آپ ایک اور اکھاڑے کا دلچسپ حال بھی سن لیجئے جہاں ایک روز اس بات پر طالبات اور طلباء میں ٹھن گئی کہ ایک نوجوان نے ایک حسینہ کی جانب معنی خیز انداز سے مسکرا کر کیوں دیکھ لیا اور لڑکیوں نے لڑکوں پر اس قدر اینٹیں برسائیں کہ کئی ایک کو زخمی کر دیا۔ ان حسینان کالج نے شاید اس نکتے کو فراموش کر دیا کہ کشتی کے لئے جسم سے ملا کر زور آزمائی شرط ہے۔

غرض عشق کے دیوتا کیوپڈ کی برکتوں سے ہندوستان کی تعلیم گاہیں اب نازک اندامان کالج کے دنگل بنتی جا رہی ہیں۔

عالم نسواں

عورت اور مرد

ایک امریکن خاتون کے قلم سے

"عورت اور مرد" دنیا کا وہ اہم ترین مسئلہ ہے جو آج تک حل نہ ہوا۔ اور نہ اس کے حل کی کوئی صورت نظر آتی ہے باایں ہمہ یہ مسئلہ اپنی لطافت و نزاکت کے باعث ہمیشہ ایک حسین گتھی بنا رہے گا۔ جس پر اظہار خیال بجائے خود ایک لطیف تفریح ہے۔ ـــــــ مدیر

مرد کے بغیر عورت کی زندگی نامکمل ہے اور عورت کے بغیر مرد کی زندگی، مرد عورت کا زندگی ہے اور عورت مرد کی شریک حیات، ایک کے بغیر دوسرا ناقص و ناتمام ہے اور ایک کے بغیر دوسرے کی زندگی عبث اور بے کیف، لیکن اس کے باوجود یہ حقیقت کس قدر حیرت انگیز اور عبرت ناک ہے کہ ایک کو دوسرے پر اعتماد نہیں ایک دوسرے کی طرف سے غیر مطمئن ہے۔ عورتیں چونکہ ہر ملک میں کم و بیش مردوں کے زیر اثر ہیں اس لئے ان کو بالخصوص مردوں سے شکایات ہیں۔ ہندوستان میں عورتوں پر زیادہ غلبہ و اقتدار ہے اس لئے یہاں مردوں کے خلاف عورتوں کی آواز بلند اور ہنگامہ خیز نہیں ہے۔ لیکن یورپ و امریکہ میں جہاں عورتوں کو بڑی حد تک آزادی حاصل ہے، عورتوں مردوں کے خلاف نہایت تند و تلخ جذبات و خیالات کا اظہار کرتی رہتی ہیں مردوں کے متعلق ایک پرجوش امریکن عورت کے خیالات ملاحظہ فرمائیے:۔

"میں عورتوں کو باخبر کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ مردوں سے ہوشیار رہیں مرد دیکھنے میں جیسے نیک طینت ہوتے ہیں فی الحقیقت ویسے نہیں ہوتے جو بظاہر جتنا زیادہ منش معلوم ہوتا ہے وہ بسا اوقات اتنا ہی خطرناک ثابت ہوتا ہے عورتوں کو مردوں سے ہوشیار رہنا اور نشیب فراز سمجھ کر ان سے مراسم پیدا کرنے چاہئیں۔

مرد فطرتاً فراخ دست واقع ہوئے ہیں اس لئے وہ اپنی خواہش پر ہزاروں روپے بے دریغ برباد کر دیتے ہیں۔ چنانچہ میں ذاتی طور پر ایسے مردوں سے واقف ہوں جنہوں نے معمولی معمولی باتوں پر بے دریغ روپے ضائع کر دیئے۔ لیکن جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے۔ عام طور پر خسیس مرد واقع ہوئے ہیں۔ وہ عورتوں پر جو روپے خرچ کر دیتے ہیں اسے بار بار جتلاتے رہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ گویا وہ فضول خرچی کر رہے ہیں۔

مردوں کو سب سے زیادہ عورتیں پسند ہیں جو کفایت شعار اور جفاکش ہوں تاکہ وہ ان سے روپے تو خرچ کرائیں لیکن ان کی خدمت خوب کریں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھنا چاہئے کہ مرد ایسی لونڈیوں کو پسند کرتے ہیں جو مفت میں ان کی خدمت کریں۔ پھر عورتیں روپے خرچ کراتی ہیں اور خدمتگذار نہیں ہوتیں مرد ہمیشہ ان کے گلہ گزار ہوتے ہیں ـــــــ جب کوئی مرد کسی نوجوان لڑکی سے والہانہ محبت کر رہا ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ لڑکی کو فریب دے رہا ہے، مردوں کو نوجوان لڑکیوں کے پھانسنے کا فن خوب آتا ہے۔ یہ لوگ سادہ لوح اور ناتجربہ کار لڑکیوں کو پھانس کر خوب مزے اڑاتے ہیں اور بعد میں ان پر کوئی بہتان رکھ کر ان سے ترک تعلق کر لیتے ہیں ـــــــ وہ عورت بہت خوش نصیب ہوتی ہے جو کسی بچے کی ماں بن جاتی ہے۔ بچے والی عورتوں کو مرد بہت کم طلاق دیتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ پھر وہ عورتوں سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ بلکہ محض اس خیال سے کہ ان کو اپنے بچے کے لئے اتنی اچھی دایہ اور انا اس طرح مفت نہیں مل سکتی۔

اگر کسی عورت کے ہاتھ سے دو روپے کا بھی نقصان ہو جاتا ہے تو مرد کہتا ہے کہ "تم کتنی احمق ہو تم میں نام کو بھی عقل نہیں، لیکن مرد ہزاروں روپے کھو کر بھی کہتا ہے۔ اتفاق ہی ایسا تھا، قسمت ہی میں یہ نقصان لکھا ہوا تھا، یعنی عورت سے جو نقصان ہوتا ہے وہ اس کی بیوقوفی کا نتیجہ ہوتا ہے اور مرد سے جو نقصان ہوتا ہے وہ قسمت کی خرابی سے۔ (نقاد)

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

ادلے کا بدلہ

از مسٹر ایس۔ اے متین صاحب باغپتی

ایک دن ایک گیدڑ نے کھانے میں کچھ کیکڑے کھانا چاہا۔ لیکن کیکڑے دریا کے دوسرے کنارے پر مل سکتے تھے۔ گیدڑ نہ تیر سکتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی ایسا پل تھا جس کے ذریعہ وہ دریا کو عبور کر سکے۔ وہ حیران تھا کہ دریا کے پار کیسے جائے۔ اس نے دیکھا کہ ایک اس کے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا اپنے کھا رہا تھا۔ اونٹ کو دیکھ کر گیدڑ کو کچھ خیال آیا۔ وہ فوراً اونٹ کے پاس گیا اور کہا۔ میرے دوست! آپ کے مزاج تو اچھے ہیں۔ آپ اس درخت کے پتے کیوں کھا رہے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ آپ ان کو کھا کر بیمار ہو جائیں گے۔ دریا پار گنے کے بے شمار کھیت ہیں۔ آپ ان کو کھا کر بہت خوش ہوں گے، گنے کا نام سن کر اونٹ کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اور وہ دریا کے پار جانے کیلئے تیار ہوگیا۔ اس سے پہلے وہ پانی میں اترتا۔ گیدڑ نے للکار کر کہا۔ بھائی صاحب۔ نیکی کے بدلے نیکی ہونی چاہئے۔ میں نے جو تمہیں گنے کی بابت بتایا ہے۔ اس کے بدلے آپ میرا ایک کام کر دیں۔ آپ مجھے بھی اپنی پیٹھ پر اس پار لے چلیں کیونکہ اس پار کیکڑوں کی بہت افراط ہے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہونگا۔ اونٹ نے کہا بڑی خوشی سے میں دو زانو ہو جاتا ہوں تم میری پیٹھ پر بہ خوشی چڑھ جاؤ اور کچھ عرصے بعد وہ دریا کے پار پہونچ گئے اِدھر اونٹ نے گنے چبانا شروع کئے اور اُدھر گیدڑ نے بہت سے کیکڑوں کا صفایا کر دیا۔ جب گیدڑ کا پیٹ بھر گیا تو اس کو شرارت سوجھی۔ اس نے اپنے دل میں کہا۔ اس بے وقوف بوڑھے اونٹ سے ہیں مخول کروں گا۔ چنانچہ وہ کھیت کے گرد دوڑنے لگا اور زور زور سے چلانے لگا۔ جب گاؤں والوں نے گیدڑ کی چیخ سنی تو وہ دوڑ کر کھیت میں آئے اور اونٹ کو گنے نوش فرماتے پایا۔ چنانچہ گاؤں والوں نے اونٹ کی خوب مرمت بنائی۔ اِدھر گیدڑ چھپا ہوا سب منظر دیکھ رہا تھا اور اپنے دل میں بہت ہی خوش تھا۔ اونٹ بھاگ کر دریا پر آگیا۔ اس سے پہلے کہ وہ دریا میں اترے گیدڑ کھیت میں سے نکلا اور اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہوگیا اونٹ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اس گیدڑ سے نرم آواز سے کہا۔ میرے دوست کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ آپ کا شور مچانا سے کیا مقصد تھا؟ مجھے تو اس سے بہت تکلیف ہوئی گیدڑ نے کہا میرے رفیق۔ مجھے افسوس ہے۔ میرا مقصد دکھ دینے کا نہ تھا۔ لیکن یہ میری عادت ہے کہ کھانا کھانے کے بعد میں ادھر اُدھر بھاگتا اور گاتا ہوں۔ اور خاموش ہوگیا اور دل میں عہد کر لیا کہ میں اپنا بدلہ ضرور لونگا۔ جب وہ بیچ دریا گئے تو اونٹ نے گیدڑ سے کہا میرے پیٹ میں درد ہے۔ میرا خیال ہے کچھ دیر نہا لوں۔ گیدڑ نے چلا کر کہا۔ مہربانی فرما کر الیسا مت کیجئے۔ اب غسل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اونٹ نے کہا۔ یہ تو میری عادت ہے کہ کھانا کھا چکنے کے بعد غسل کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ اونٹ نے پانی میں ڈبکی لگا دی اور گیدڑ دریا میں گر پڑا اور ڈوبتے ڈوبتے بچا۔ اونٹ تیر کر کنارے پر آگیا اور میاں گیدڑ بڑی جد و جہد کر کے نکلا۔ وہ زندہ ہونے پر مردہ سے بدتر تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اونٹ کھلکھلا کر ہنسا اور گیدڑ سے کہا۔ میرے ہمدرد تم کو اپنی اس ٭ حرکت سے سبق سیکھنا چاہئے۔ تم نے جیسا کیا ویسا پایا۔ میں تم کو دریا میں اس وجہ سے گرایا کہ آئندہ تم میرے اور دوسرے ساتھیوں کو اس طرح دھوکا دینے سے باز رہو۔

بس بچو! یاد رکھو کبھی ایسی شرارت نہ کرو جس سے تم کو بعد میں پشیمانی ہو!

پردۂ فلم

سینما کے کچے فلم کا کنٹرول آرڈر منسوخ ہوگیا

حکومت ہند نے سینما کے کچے فلم کا (تقسیم پر کنٹرول) آرڈر ۱۵ دسمبر ۱۹۴۵ء سے یا اگر ممکن ہوا تو اس سے پہلے منسوخ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ آرڈر جولائی ۱۹۴۳ء کو جاری ہوا تھا جس وقت یہ کنٹرول آرڈر جاری کیا گیا تھا اور اس وقت کچے فلم کی مانگ کچے فلم کی موجودہ مقدار سے بہت کافی زیادہ تھی اور چور بازار قائم ہوگیا تھا۔ جہاں کچے فلم اس قیمت سے کہیں زیادہ پر فروخت ہوتے تھے جس پر کہ اصل تاجر یعنی مسرز کوڈکس یا اگفا فروخت کرتے تھے۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے مگر اصلی پروڈیوسرجن کے پاس نسبتاً کم سرمایہ تھا سخت مشکل میں گرفتار ہوگئے تھے۔ کنٹرول آرڈر جاری کر کے یہ اطمینان کرنے کی کوشش کی گئی کہ اصلی پروڈیوسر کو چاہے ان کے پاس بیحد سرمایہ ہو یا کم اپنی ضرورت کے مطابق فلم مل جانے کا موقع حاصل ہو جائے۔ کنٹرول کی غرض کے لئے اصلی پروڈیوسر وہ قرار دیئے گئے جن کی بابت ریکارڈ سے معلوم ہوا کہ انہوں نے کنٹرول کی تاریخ سے فوراً پہلے کے ایک معین عرصہ میں فلم بنائی ہے۔

کنٹرول سے یہ یقین ہوگیا کہ دو سال سے کچھ زیادہ عرصہ میں کم سے کم اتنی فلمیں بنائی گئی ہیں جتنی کہ کنٹرول کی تاریخ سے پہلے اتنی ہی مدت کے کس عرصہ میں بنائی گئی تھیں ہر اسٹوڈیو جو کام کرنے کے قابل تھا اس عرصہ میں بنائی گئی تھیں۔ ہر اسٹوڈیو جو کام کرنے کے قابل تھا اس عرصہ میں واقعی اپنی پوری رفتار سے کام کرتا رہا۔ چاہے وہ ان تصویروں کی تیاری میں جو اس کے نام معین ہوئیں مصروف رہا ہو یا خود مختار پروڈیوسروں کی طرف سے اس امر کے باوجود کہ ہر اصلی پروڈیوسر تصویریں بنانے میں مصروف رہا۔ نئی صلاحیتوں کے لئے بھی موقع تھا اور فن کارانہ قابلیت کے لوگ فلمسازی کے میدان میں داخل ہو سکتے تھے۔

کچی فلموں کی احتیاط کے ساتھ نگرانی کرنے اور درآمد کے انتظامات سے یہ نتیجہ نکلا کہ اس وقت ملک میں کچی فلموں کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اس وجہ سے حکومت ہند اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ جس ضرورت کی وجہ سے کنٹرول جاری کیا گیا تھا وہ اس سال کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔ اور اس لئے حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سینما کے کچے فلم کا (تقسیم پر کنٹرول) آرڈر ۱۵ ستمبر ۱۹۴۵ء یا ممکن ہوا تو اس سے پہلے منسوخ کر دیا جائے۔

چونکہ کنٹرول عنقریب پوری طرح اٹھا لیا جائے گا۔ اس لئے ان پروڈیوسروں سے جنہیں ان کی معین مقدار کے متعلق اطلاع نہیں دی گئی ہے پروڈیوسروں لائسنس کی نئی درخواستیں منگانے سے کوئی مفید مطلب حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے آرڈر مذکور کے فقرہ (7) کے ذیلی فقرہ (الف) میں ایک مناسب شرط شامل کر دی گئی ہے۔

سینما فلم (لمبائی پر کنٹرول) آرڈر پر مندرجہ بالا تصفیہ سے کوئی اثر نہیں پڑتا اور یہ آرڈر حسب سابق جاری رہے گا۔

وزیر ہند سے لارڈ ویول کی ملاقات

لندن۔ ۲۹ اگست۔ لارڈ ویول وائسرائے ہند نے کل وزیر ہند سے پھر ملاقات کی۔ آپ آج مسٹر سر سٹیفورڈ کرپس اور دوسرے وزیروں سے ملیں گے۔

اقوال زریں

امید بیداری کا خواب اور ناامیدی نفس کی راحت ہے۔

امید و توقع احمق کی آمدنی ہے

امید آخری چیز ہے جس کو ہم دنیا میں چھوڑتے ہیں۔

لب تک جام پہنچنے میں بھی بہت سی لغزشیں حائل ہیں۔

خوشامد اور گریہ وزاری کرنے سے ناامیدی بہتر ہے۔

انسان کی امیدیں آسمان میں بھی موجود ہیں۔ ناکامی ہی ہمیں کامیاب بناتی ہے۔

دنیا اُمید پر قائم ہے۔

آرزوئیں کبھی ختم نہیں ہوتیں

ماضی کی حسرتیں کیا کم ہیں جو حال و مستقبل کے متعلق آرزوئیں وابستہ کرکے انھیں بھی مایوسی میں تبدیل کرتے ہو۔

جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کرو۔

موج تبسم

باپ:۔ آج تم جماعت میں کیسے رہے؟
بیٹا:۔ سب سے اونچا
باپ:۔ شاباش! تو تمھارے جوابات صحیح تھے کیا؟
بیٹا:۔ نہیں، لیکن آج میں سارا دن بینچ پر کھڑا رہا۔

ایک دفعہ دو امیر آدمی ایک نوکر کو ساتھ لیکر جنگل میں شکار کھیلنے گئے۔
دوپہر کو جب گرمی زیادہ ہوگئی تو اُنھوں نے گرم کپڑے اتار کر نوکر کو دیدیئے۔
چلتے چلتے ان میں سے ایک آدمی نے نوکر سے مذاق سے پوچھا۔
" ارے تیرے اوپر تو ایک گدھے کا بوجھ ہوگیا ہے" نوکر بڑا حاضر جواب تھا کہنے لگا۔
اجی صاحب ایک گدھے کا نہیں دو گدھوں کا بوجھ ہے۔

ماسٹر:۔ تم بڑے شریر ہو کل اپنے والد کو لانا
لڑکا:۔ پانچ روپے دیدیجئے۔
ماسٹر:۔ کیوں؟
لڑکا:۔ میرے والد ڈاکٹر ہیں بغیر فیس کہیں نہیں جاتے!

بیگم صاحبہ:۔ کلو چاندی کا سامان صاف ہوگیا ہے؟ ملازم:۔ جی ہاں فکر نہ کیجئے جو کچھ باقی ہے وہ بھی میرے جاتے جاتے صاف ہو جائے گا۔

دلچسپ معلومات

امریکہ میں کورٹ شپ کے خلاف جہاد

یورپ و امریکہ میں عشق کے بعد شادیوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ لیکن اب امریکہ میں ایک ایسا اصلاح پسند طبقہ بھی پیدا ہوگیا ہے جو عشق بازی کے بعد شادیوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا کر رہا ہے اس طبقہ کی رائے ہے کہ اگر امریکہ میں عشق کے بعد شادیاں ہوتی رہیں تو امریکہ کی معاشرتی زندگی بالکل برباد ہو جائے گی۔

ان اصلاح پسندوں کی رائے ہے کہ کیونکہ عشق کے بعد کی شادیاں جذباتی اور رومانی ہوتی ہیں اس لئے ان شادیوں سے وہ ٹھوس فوائد نہیں حاصل کئے جا سکتے جو ایک سچّی شادی کے بعد حاصل ہونے چاہئیں ان کا خیال ہے کہ عشق کے بعد کی شادیاں عموماً جذبات کی رو میں بہہ جانے کے بعد کی جاتی ہیں۔ اس لئے جوں ہی یہ جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں میاں بیوی میں ناچاقی شروع ہو جاتی ہے۔

یہ اصلاح پسند طبقہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عشق کے بعد کی شادیوں سے روکنے کے لئے زبردست جد و جہد کر رہا ہے۔ دیکھنا ہے کہ ان اصلاح پسندوں کو کس حد تک کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

چینی گورنمنٹ اور کمیونسٹوں میں بات چیت

چنگنگ ۰ ۳۰ اگست چین کے کمیونسٹ لیڈر ماؤ ٹسے تنگ نے مارشل چیانگ کائی شک کو مطلع کیا ہے کہ وہ جنرل چاؤ این سلائی کو سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں۔

افسانہ

وہ بیوفا عورت
چینی زبان کا ایک سبق آموز شاہکار

بڑی دھکم دھکا اور کھینچا تانی کے بعد ہوٹل والوں نے سائی کو باہر نکال کر پھاٹک اندر سے بند کر لیا۔ سائی غصّے کے مارے تھر تھر کانپ رہا تھا اور چلا چلا کر لرزتی آواز میں کہہ رہا تھا۔
"بدمعاشو! تم نے مجھ سے میری بیوی چھین لی۔ میرا بچّہ چھین لیا"

اس نے پوری طاقت سے پھاٹک پر لاتیں اور گھونسے مارے مگر آہن پوش کواڑوں پر ان کا کیا اثر ہوتا۔ اسی طرح اس کی چیخ پکار بھی بے اثر رہی۔ رات کے سنّاٹے نے اس کو خاموشی کے ساتھ نگل لیا۔

سائی تھک کر پھاٹک کے قریب گر پڑا اور سوچنے لگا کہ میری زندگی نے یہ کیسی عجیب و غریب کروٹ لی۔

برسوں پہلے۔ ایک تاجر کے قافلے کے ساتھ وہ ینان سے صوبہ شان کو مال تجارت لے کر جا رہا تھا۔ ایک پہاڑ کے سکڑے راستے پر اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔ گھوڑے کی پیٹھ پر جتنا سامان تھا وہ گر کر بکھر گیا اور کچھ چیزیں لڑھک کر نیچے کھڈ میں بھی جا پڑیں۔ قافلے کا مالک آگے تھا۔ اس وقت تو اس کو پتہ نہ چلا مگر شام کو پڑاؤ پر پہنچکر جب اس کو نقصان کا علم ہوا تو وہ غصے میں بھر کر سائی کو مارنے دوڑا اور پستول نکالنے لگا۔ سائی اس کے سامنے سے بھاگ نکلا کافی دور نکل کر وہ ایک گھنے جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا، کافی اندھیرا ہو چکا تھا، سائی نے سوچا اب پڑاؤ تک پہنچ سکنا تو مشکل ہے رات یہیں کہیں گذار دی جائے۔ سامنے ایک گاؤں کے چراغ ٹمٹما رہے تھے، سائی وہاں پہنچ گیا۔ جب گاؤں کے کسانوں کو معلوم ہوا کہ وہ چین کا تاجر ہے اور روئی کی منڈیوں اور بیوپاریوں سے خوب واقف ہے تو انھوں نے اس کی بڑی آؤ بھگت کی کیونکہ وہ سب روئی کی کاشت کرتے تھے اور ان کو یہ آس بندھ گئی کہ چینی تاجر ان کا بہت فائدہ کرائے گا۔

سائی کو اسی رات بخار آگیا اور بخار بھی ایسا شدید کہ وہ آٹھ دس دن تک بیہوش پڑا رہا اس درمیان میں قافلہ جا چکا تھا، وہ اسی گاؤں میں رہنے لگا۔ کاشتکاروں کی روئی لے کر جاتا اور منڈیوں میں بیچ آتا۔ دونوں طرف سے نفع کماتا، رفتہ رفتہ اس کے پاس دھن اکٹھا ہو گیا گاؤں کے مکھیا کی لڑکی سے اس کی شادی ہوگئی اس نے کچھ زمین بھی خریدلی اور خوشحالی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا۔

چھ سال کے بعد وہ ایک بچے کا باپ بن گیا جب بچے کی عمر چار سال کی ہوئی تو اس نے سوچا اس کی تعلیم کا کوئی مناسب انتظام ہونا چاہیئے مگر اس گاؤں میں یہ کب ممکن ہے۔ مجھے اپنے وطن چین کو واپس چلنا چاہیئے۔

جب اس نے اپنی بیوی کے سامنے یہ ارادہ ظاہر کیا تو بیوی پہلے تو اپنا وطن چھوڑ کر جانے کو تیار نہ ہوئی مگر پھر وہ بھی راضی ہوگئی

دو مہینے کا راستہ تھا۔ سفر شروع کرنے کے دو تین بعد ایک قافلہ مل گیا۔

سائی نے ان واقعات کو یاد کرتے ہوئے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں ہوٹل کی عمارت کی طرف اٹھائیں اور دانت پیس کر کہا۔ اس عمارت کے اندر وہ بدمعاش "لی" میری عورت کو چھینے بیٹھا ہے۔ نہ ہم کو یہ قافلہ ملتا نہ اس بدمعاش "لی" کی میری نوجوان بیوی پر نظر پڑتی۔

سفر کے دوران میں لی اوباشوں کی مانند اس کی بیوی کو کس طرح تاکتا ہوتا تھا۔ سائی کی آنکھوں تلے پھرنے لگے۔

لی بظاہر بڑا نرم اور میٹھا تھا۔ مگر اس کی آنکھوں میں جو چمک ہر وقت تھرکتی رہتی تھی اس سے سائی کو یہ محسوس ہوا تھا کہ یہ اچھے دل کا آدمی نہیں ہے مگر پھر اس نے خود کو یہ کہہ کر تسلی دیدی تھی کہ مجھے کیا سفر میں چند دن کا ساتھ ہے اس کے بعد میرا اس کا واسطہ ہی کیا۔

لی سے باتیں کرنے سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ خوش مزاج اور نیک دل آدمی ہے اس کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی ہر وقت وہ آہستہ آہستہ کوئی گیت گنگناتا رہتا اور کسی نہ کسی سے ہنسی مذاق اور گپ شپ کرتا رہتا۔ اکثر وہ ایسی دل گدگدانے والی باتیں کرتا کہ سننے والے ہنستے ہنستے لوٹ جاتے اس کا لب و لہجہ بہت میٹھا تھا۔ مگر سائی کو اس کی ان نگاہوں سے بڑا کھٹکا پیدا ہوگیا تھا جن سے وہ اس کی بیوی کی ڈولی کی طرف دیکھتا تھا۔ سائی اور لی گھوڑوں پر آگے آگے چلتے تھے اور سائی کی بیوی پردہ دار ڈولی میں پیچھے پیچھے رہتی تھی مگر لی کسی نہ کسی بہانے سے ہر چند منٹ بعد مُڑ کر پیچھے ضرور دیکھ لیتا۔

بارھویں دن وہ صوبہ شان کی سرحد پر پہنچ گئے سب ہوٹل میں ٹھہرے۔ لی اپنے گھوڑوں اور اسباب کا ٹھکانہ کرنے چلا گیا۔ سائی کی بیوی نہ جانے کیوں اس سے بہت ناراض نظر آرہی تھی اس نے بہت کوشش کی وہ بولے چالے مگر اس کا منہ سوجا ہی رہا۔ آخر وہ ہوٹل کے کمرے سے باہر نکل آیا کہ نئی جگہ ہے ذرا سیر کر آؤں۔

مگر رات گئے جب وہ گھوم پھر کر تھکا ہوا واپس آیا تو ایک عجیب سانحہ ہوا۔

جونہی اس کی بیوی نے سائی کو دیکھا وہ چلانے لگی "بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ مار ڈالا، خون خون! ڈاکو لی۔ جلدی آؤ"

سائی حیران و ششدر کھڑا اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا کہ آج اسے کیا ہوگیا ہے اتنے میں لی تیزی کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہوا گویا وہ پکارے جانے کا انتظار ہی کر رہا تھا بلکہ شاید کمرے کے دروازے میں کواڑ کی اوٹ ہی میں چھپا کھڑا تھا۔

کمرے میں آکر اس نے سائی کو لال لال دیدوں سے گھورتے ہوئے چلا کر کہا۔ "تو پاگل ہو گیا ہے یا شراب پی ہے۔ اتنی رات گئے میری بیوی کے کمرے میں گھس آیا ہے؟"

سائی حیران و ششدر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اس کی زبان کو جیسے قفل لگ گیا تھا۔

شور سنکر ہوٹل کا مالک اور اس کے آدمی بھاگے ہوئے آئے۔ لی نے اس سے کہا۔ "نکال دو اسے یہاں سے نکال دو۔ دیکھ کیا رہے ہو۔ اس طرح پاگلوں اور شرابیوں کو تم یہاں ٹھہرنے دیتے ہو جو شریفوں کی بہو بیٹیوں کی آبرو پر ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔

ہوٹل کے مالک نے سر کھجا کر کہا "جناب یہ تو آپ ہی کے ساتھ کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہی لوگوں کے ساتھ آیا ہے۔"

لی کڑک کر بولا۔ ہم لوگوں کے ساتھ آیا ہے تو ہمارا آدمی ہوگیا۔ واہ شریف بہو بیٹیوں کے لئے تو ان ہوٹلوں میں جگہ ہی نہیں۔

سائی غصے کے مارے تھر تھر کانپ رہا تھا اس نے اچھل کر لی پر وار کیا۔ مگر ہوٹل کے آدمیوں نے مل کر اسے پکڑ لیا۔ اور کھینچتے ہوئے دروازے کی طرف لے جانے لگے۔

رات بھر لی ہوٹل کے دروازے کے آگے پڑا روتا رہا اور گذشتہ واقعات کو ذہن میں دہراتا رہا

صبح کو وہ ایک عرضی لے کر حاکم ضلع کی عدالت میں حاضر ہوا حاکم نے عرضی پڑھوا کر سنی اس کا نام پیشہ اور ذات لکھی مگر جب سائی نے کہا کہ میں یہاں اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ آیا ہوں تو حاکم دفعتاً گرم ہوگیا اور اس نے کہا۔ "تم اس ضلع میں پہلے کبھی نہیں آئے۔ یہ بات تم نے پہلے سے کیوں نہیں کہی۔ پہلے تو تمہارے اس جرم کا فیصلہ کرنا ہے۔ تم اس علاقے کے آدمی نہیں ہو پھر بھی یہاں کی عدالت سے فیصلہ چاہتے ہو اس لئے قانون کے مطابق تم کو ہرجانہ ادا کرنا ہوگا۔ مثلاً تمہارا نام پتہ لکھا گیا ہے۔ اس کے لئے ایک تولہ چاندی۔ کل رات کو تم نے سڑک پر شور غل مچایا اس کے لئے ایک تولہ چاندی۔ اس عدالت میں آنے کے لئے ایک تولہ، تمہاری عرضی سنی گئی اس کے لئے اور ایک تولہ۔ میرا وقت خراب ہوا اس کے لئے دس تولہ۔ عدالت کے عملہ نے تمہاری عرضی پڑھی اس کے لئے دو تولہ اور میں نے جو تمہارے لئے یہ فیصلہ دیا اس کے لئے پانچ تولہ چاندی تم عدالت کے قانون کے مطابق دینی ہوگی۔ پہلے یہ تو بتاؤ کہ تم اتنی چاندی دے سکوگے یا نہیں، پھر تمہاری اور باتیں سنی جائینگی

سائی نے چپ چاپ ساری چاندی دیدی حاکم نے کہا۔ ٹھیک۔ اب آج تو تم جاؤ کیونکہ فیصلہ دینے میں بہت تھک گیا ہوں۔ آج میں اور کچھ نہیں کرسکتا، کل آنا۔ اس کے لئے تمہیں مزید پانچ تولہ چاندی دینی ہوگی۔ چاہو تو وہ بھی ابھی جمع کردو۔ کیونکہ یہ چاندی وصول کرنے میں میرا جتنا وقت صرف ہوگا قاعدے کے مطابق اس کے لئے بھی چاندی وصول کی جاتی ہے۔ میں آج ہی تمہاری بیوی اور چور کو طلب کرکے ان کا بیان لوں گا۔ کل تمہیں فیصلہ معلوم ہوجائے گا۔

سائی نے سمجھ لیا کہ یہاں کیسا فیصلہ ہو سکتا ہے وہ بڑے حاکم کے محل کی ڈیوڑھی میں پہونچا اور اس ڈھول کو زور زور سے بجانے لگا جو بغاوت ہونے یا آگ لگنے پر بجایا جاتا تھا۔

بڑے حاکم کے محل میں شور مچ گیا۔ بڑا حاکم گھبرا کر اپنی آرام گاہ سے باہر نکل آیا۔

سائی اب بھی زور زور سے ڈھول بجا رہا تھا۔

بڑے حاکم کے آدمیوں نے آکر پوچھا۔ کیا چاہتے ہو؟

"انصاف۔ انصاف" سائی نے دیوانہ وار چلا کر کہا۔

بڑے حاکم کو جب معلوم ہوا کہ یہ کوئی باغی نہیں ہے تو اس نے اطمینان کا ایک سانس لیا اسے اپنے سامنے بلوا کر پوچھا "کیا بات ہے ڈھول کیوں بجا رہا تھا؟"

سائی نے رو کر کہا "میری بیوی اور بچہ چرا لئے گئے ہیں"

بڑے حاکم نے کہا "ہوں۔ مگر تجھے معلوم ہے کہ بلا وجہ ڈھول بجانے پر سزا ملتی ہے پہلے تجھے اس جرم کی سزا دے دی جائے۔ پھر کچھ اور بات سنوں گا اسے لیجاکر پچیس کوڑے مارو"

کوڑے لگوانے کے بعد بڑے حاکم نے کہا "ہم کوئی بات خلاف قانون نہیں کرتے۔ اب کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ کس نے تمہاری بیوی اور بچے کو چرایا ہے"۔

سائی کا سارا جسم غصے سے جل رہا تھا، مگر اس نے ضبط کرتے ہوئے سب حال بیان کیا

بڑے حاکم نے کہا۔ "جاؤ اس [illegible] لی کو مع سائی کی عورت کے گرفتار کر لاؤ۔"

عدالت بیٹھی۔

لی نے کہا "وہ عورت میری بیوی ہے۔"

سائی نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے وہ تیری بیوی نہیں ہے۔

بڑے حاکم نے کہا "عورت کو ڈولی سے اتار کر یہاں لایا جائے۔"

سائی کی بیوی آئی۔ اس نے عدالت کے جواب میں کہا "میں اس مرد کو نہیں جانتی۔ میں تو لی کی بیوی ہوں"

بڑا حاکم خاموش ہوگیا۔ عدالت کے کمرے میں بڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

پھر بڑے حاکم نے کہا "بچہ کہاں ہے"

"وہ ڈولی میں ہے" لی نے جواب دیا

"اسے لاؤ" حاکم نے کہا۔

بچہ کو لایا گیا۔ اس نے سائی کو دیکھتے ہی پھڑک کر اپنے دونوں بازو اس کی طرف پھیلا دئے اور چلا کر کہا "میرے ابا"

سائی نے اس کو اپنے کلیجے سے چمٹا لیا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ لی اور بہو کا عورت کے سوا اور سب کی آنکھوں میں بھی آنسو بھرے ہوئے تھے۔

بقیہ اسمیں یہ معاملہ پیش ہوگا۔ کمیونسٹوں کو انتظامیہ ۲

کانگریس اور کمیونسٹ

لاہور ۔ ۷ر اگست ۔ کانگریسی کارکنوں کی میٹنگ میں جب پنڈت جواہر لال نہرو سے کمیونسٹوں کے کانگریس میں شریک ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کوئی تین ہفتوں میں ہو رہا ہے

اتحادی فوجوں نے جاپان پر قبضہ کرنا شروع کر دیا

منیلا ۲۸ر اگست ۔ اتحادی فوجوں نے جاپان پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں کا پہلا دستہ اٹسوگی کے ہوائی میدان میں آج صبح اتر گیا ہے یہ ہوائی اڈہ ٹوکیو سے ۲۰ میل دکھن کو ہے۔ یہاں جو ہوائی جہاز اترے ہیں ان میں فوجی افسروں کے علاوہ ۱۵۰ مستری اور انجینیر ہیں جو اپنے ساتھ پیغام پہنچانے اور پیغام سننے کے آلہ جات بھی لائے ہیں جمعرات کو جنرل میک آرتھر اور ان کی فوج کے اترنے کے لئے یہ لوگ ہوائی میدان تیار کریں گے۔ جاپانی ہوائی کمان نے جنرل میک آرتھر کو مطلع کر دیا ہے کہ جو جاپانی فوجیں جاپان میں اتریں گی ان کے بچاؤ کا پورا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اتحادی جنگی بیڑہ آہستہ آہستہ ٹوکیو کی کھاڑی میں داخل ہو رہا ہے۔ رنگون میں اتحادی افسروں اور جاپانی نمائندوں کے درمیان ہتھیار ڈالنے کے بارے میں جو ابتدائی بات چیت ہو رہی تھی وہ کل شام ختم ہو گئی۔ جاپانی نمائندوں نے ابتدائی کاغذوں پر دستخط کر دیئے۔ سنگاپور پر قبضہ کرنے کے لئے اتحادی جنگی بیڑہ تیار کھڑا ہے۔

شہر ہیروشیما میں ایٹم بم سے اسی ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے

سان فرانسسکو ۲۸ر اگست ۔ کل ٹوکیو ریڈیو نے بتلایا کہ شہر ہیروشیما پر ایٹم بم سے جو حملہ ہوا تھا اس کے ہلاک شدگان کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ حملہ کے دو ہفتہ کے بعد ہلاک شدگان کی تعداد میں تیس ہزار اشخاص کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔ شہر میں جو لوگ زندہ بچے وہ بھی اپنی موت کے منہ میں ہیں۔

ایٹم بم کے پھٹنے کے تین روز بعد جو تحقیقات کی گئی تھی اس سے پتہ چلا تھا کہ شہر میں جس کی آبادی ۲۵۰۰۰۰ لاکھ تھی تیس ہزار اشخاص ہلاک اور ۱۶۰۰۰ زخمی ہو گئے اس کے دو ہفتہ بعد جب دوبارہ تحقیقات شروع کی گئی تو معلوم ہوا کہ ہلاک شدگان کی تعداد ۶۰ ہزار تک پہنچ گئی ہے اور اس میں برابر اضافہ ہو رہا ہے

ایک اور براڈکاسٹ میں کہا گیا کہ ناگاساکی میں بھی ہلاک شدگان کی تعداد ستر اور اسی ہزار کے درمیان ہے۔ اور ناگاساکی میں ۱۳۰۰۰ ہلاک ہو گئے اور دس ہزار گم ہیں۔

روس اور چین کی معاہدہ کی شرطیں

لندن ۲۷ر اگست ۔ نیویارک ریڈیو کا بیان ہے کہ چین اور روس کے درمیان معاہدہ کی شرطیں چنکنگ میں شائع ہو گئی ہیں روس نے چین کو اخلاقی امداد اور مادی امداد دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ امداد صرف سینٹرل گورنمنٹ کی کی جائے گی اس معاہدہ کی رو سے یہ بھی قرار پایا ہے کہ روس اور چین ملکر جاپان کو آئندہ حملہ کرنے سے روکیں گے اور اس کام میں روس چین کی فوجی امداد کرے گا۔ موسیو اسٹالن نے یہ بھی وعدہ کر لیا ہے کہ روس جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے تین ہفتہ بعد منچوریہ سے اپنی فوجیں ہٹا لے گا اور منگولیا کے بارے میں یہ سمجھوتہ ہوا ہے کہ وہاں کے لوگوں کی رائے معلوم کی جائے گی اگر انہوں نے ملکر اپنی حکومت بنانا چاہی تو چین ان کی حکومت مان لے گا۔ یہ معاہدہ تیس برس تک قائم رہے گا۔ یہ معاہدہ چین کی مرکزی حکومت کے ساتھ ہوا ہے اس لئے اس کا چین کی مالی حالت پر بہت اچھا اثر پڑے گا چین اور روس میں یہ بھی معاہدہ ہوا ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف لڑائی میں شامل نہیں ہوں گے۔

چینی فوج نے شنگھائی میں اترنا شروع کر دیا

چنکنگ ۲۸ر اگست ۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چینی ہوائی فوجوں نے شنگھائی میں اترنا شروع کر دیا

اُدھار اور پٹہ کے ذریعہ سپلائی بند

لندن ۲۵ر اگست ۔ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے پارلیمنٹ کو بتلایا کہ پریزیڈنٹ ٹرومین نے ادھار اور پٹہ قانون کے ماتحت تمام سپلائی بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ بغیر کسی مشورہ کے کیا گیا ہے اور اس معاملہ میں برطانیہ سے کوئی بحث نہیں کی گئی سپلائی کے اچانک بند ہو جانے سے برطانیہ ایک بہت ہی نازک مالی پوزیشن میں پڑ گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ پوزیشن بہت ہی نازک اور پریشان کن ہے۔

ان دونوں لیڈروں کے بیانوں سے پتہ چلتا ہے کہ اُدھار اور پٹہ کی سپلائی بند ہونے سے برطانیہ کو کتنی پریشانی ہوئی ہے۔ پریزیڈنٹ ٹرومین کے اعلان سے پہلے برطانی افسروں کا خیال تھا کہ اُدھار اور پٹہ کی سپلائی بند کر کے اس کی جگہ دوسرا انتظام کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے دو ماہ کی مہلت دی جائے گی۔ بنک آف انگلینڈ کے ڈائرکٹر لارڈ کینس کل واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے

اہل امریکہ یہ مانتے ہیں کہ برطانیہ کی سپلائی کا کوئی انتظام ہونا چاہیے۔ مسٹر اٹیلی نے اس امر کا انکشاف کیا کہ برطانیہ کی ادائیگی میں ایک ارب ۲۰ کروڑ پونڈ سالانہ کی کمی ہے یہ بہت بڑی رقم ہے ۱۹۳۸ء میں ۵ کروڑ پونڈ سالانہ کی کمی تھی اس وقت بڑی تشویش پیدا ہو گئی تھی۔

برطانیہ اور سٹرلنگ علاقوں کو امریکہ اور ڈالر علاقوں سے مالی امداد بند کرنے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ نہ صرف برطانیہ کا معیار زندگی بگڑ جائے گا بلکہ تمام بین الاقوامی تجارت میں گڑبڑ پڑ جائے گی۔ واشنگٹن کے برطانی سرکاری حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ کو سپلائی بند کرنے سے بہت نازک صورت حالات پیدا ہو جائے گی۔

لارڈ ہیلی فیکس اور لارڈ کینس کی آمد سے پہلے واشنگٹن اور لندن کے درمیان بڑی شد و مد کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ ٹرومین اور مسٹر اٹیلی کے درمیان ٹیلیفون پر بہت دیر تک بات چیت ہوئی۔ جس کے دوران میں مسٹر اٹیلی نے ادھار پٹہ کی سپلائی بند ہونے سے جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وہ بیان کی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ٹرومین نے یقین دلایا کہ ضروری چیزوں

کونسل آف اسٹیٹ کیلئے انتخاب کے قاعدوں میں ترمیم

۲۵ر اگست کے گزٹ آف انڈیا میں کونسل آف اسٹیٹ کے لئے انتخاب کے قاعدوں میں بعض ترمیمیں درج ہیں جن کا یہ اثر پڑے گا کہ:-

۱- ایک نامزد شدہ ممبر اور ایک منتخب شدہ ممبر کا اضافہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے ممبروں کی تعداد کل ۶۰ ہو جائے گی یعنی وہ تعداد جو برما سے ہندوستان کے علیحدہ ہونے کے وقت تھی۔

۲- بمبئی کے غیرمسلم حلقہ انتخاب سے سندھ کو خارج کر دیا جائے گا لیکن اس حلقۂ انتخاب سے ۳ ممبر منتخب ہو سکیں گے۔

۳- سندھ کا ایک نیا غیرمسلم حلقہ انتخاب بن جائے گا۔

۴- سندھ کے نئے غیرمسلم حلقۂ انتخاب میں یا تو باری باری ایک ممبر کا اضافہ ہوگا جو منتخب ہو کر آئے گا اور سندھ کا یہ غیرمسلم حلقۂ انتخاب آئندہ عام انتخاب میں کونسل آف اسٹیٹ میں ایک ممبر بھیجے گا اور اس کے بعد کے عام انتخابات میں ایک مرتبہ خالی چھوڑ کر دوسری دفعہ ممبر بھیجے گا اور اور اس سندھ کا موجودہ مسلم حلقۂ انتخاب عام انتخابات کے ذریعہ ایک کی بجائے ان انتخابات میں ۲ ممبر بھیجے گا جن میں اس مسلم حلقۂ انتخاب سے ایک ممبر نہ آسکے گا۔

جہاں تک کہ اس امر کا تعلق ہے کہ بمبئی کے غیرمسلم حلقۂ انتخاب میں سے سندھ کو خارج کر دیا گیا ہے یہ ترمیمیں ان تجاویز کو عملی صورت دے دیتی ہیں جو اس ریزولیوشن میں شامل تھیں جس کی آنریبل مسٹر جی۔ ایس موتی لال نے ۲۲ر فروری ۱۹۴۵ء کو کونسل آف اسٹیٹ میں تحریک کی تھی۔

اگر برطانیہ نے امریکہ سے قرضہ لیا تو حالت اور بھی خراب ہو جائیگی

لندن۔ ۲۸ر اگست برطانی خزانہ کے ایک افسر نے کہا کہ ممکن ہے کہ برطانیہ کی طرف سے یہ تجویز کیا جائے کہ ادھار اور پٹہ کی جگہ ایک ایسا سمجھوتہ کیا جائے جو قلیل میعاد کا ہو اور چیزوں کے تبادلہ پر مبنی ہو۔ وہائٹ ہال کا یہ نظریہ ہے کہ برطانیہ جو مال لے اس کی قیمت مختصر میعاد کے اندر ادا کر دے اور کہ برطانیہ امریکہ سے یہ وعدہ لے گا کہ امریکہ ڈالروں کی برطانی مال منظور کرے گا۔ برطانیہ کا یہ مطالبہ ہے کہ برطانیہ کو مال کی سپلائی اس وقت تک جاری رہنا چاہیئے جب تک برطانیہ اپنے پاؤں پر خود کھڑا نہ ہو جائے۔ اس کا کیا طریقہ ہوگا وہ واشنگٹن میں بات چیت کے دوران طے ہوگا۔ وہائٹ ہال میں یہ بات صاف طور پر کہی جارہی ہے کہ برطانیہ ۳۰ سال کے قرضہ کی بنا پر مال نہیں چاہتا۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ برطانیہ قرضہ سے نفرت کرتا ہے بلکہ اس کی یہ وجہ ہے کہ پھر بھی ادائیگی ہوگی۔

برطانی خزانہ کے افسر نے بتلایا کہ قرضہ لینے کا یہ مطلب ہوگا کہ برطانیہ کو قرضہ ادا کرنے کے لئے ڈالر بچانا پڑیں گے۔ برطانی خزانہ کے افسران نے کہا کہ اگر امریکہ سے مال لینے کے لئے ڈالر کا قرضہ لینا پڑا تو بادل ناخواستہ منظور کیا جائے گا لیکن برطانی حلقوں کو یقین ہے کہ ایسا کوئی حل نکل آئے گا کہ امریکہ بدلے میں برطانی مال لینا منظور کرلے گا۔

بحکم جناب مسٹر انند بہاری لال ماتھر صاحب بہادر انسالونسی جج کان پور

فارم نمبر ۱۴۰

درخواست انسالونسی کے سماعت کی تاریخ کی اطلاع قرضخواہوں کو

دفعہ ۱۹

بعدالت انسالونسی جج کان پور

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۴۵ء

بمقدمہ جکھو ولد دھرمول قوم ریداس ساکن پورہ پرگنہ وضلع کان پور

ہرگاہ کہ مسمی جکھو نے بذریعہ درخواست مورخہ ۱۶ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء اس عدالت سے حسب منشا پراونشیل انسالونسی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۰ء انسالونٹ قرار دیئے جانے کی درخواست کی ہے اور آپ کا نام فہرست قرضخواہاں مدخلہ قرضدار مذکور میں درج ہے لہذا بذریعہ اس نوٹس کے آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عدالت نے تاریخ ۲۱ر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء درخواست مذکور کی سماعت اور قرضدار مذکور کے بیان لینے کیلئے مقرر کی ہے۔ اگر آپ اس معاملہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو آپکو بذات خاص یا بذریعہ وکیل مجاز کے حاضر ہونا چاہیئے۔ درخواست میں جو قرضہ آپ کا واجب الادا ظاہر کیا گیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تفصیل قرضخوان

۱- مسٹر نواب۔ مالک فرم سی پی چپل کمپنی کانپور

۲- روشن لال مالک فرم پرکاش چپل کمپنی کانپور

۳- شہزاد میاں۔ مالک فرم بی بی چپل کمپنی کانپور

۴- شوکت۔ ساکن بیچ باغ کان پور

۵ بابولال صراف۔ جوہی کاپل کان پور

۶- بیلی رام پنجابی 〃

۷- بدری گرد ساکن جوہی خورد کانپور

۸- چرنجی لال جرنیل گنج کانپور

۹- نصیر بوٹ ہاؤس مول گنج کانپور

۱۰- لال مہراج برہمن راوت پور کانپور

۱۱- سوہن پنجابی ساکن جوہی کاپل کانپور

۱۲- جنگ بہادر سنگھ

۱۳- وزیر خاں ہمایوں باغ کانپور

۱۴- شیودیال برہمن جوہی کاپل کانپور

۱۵- مہراج پرم پورہ پرگنہ وضلع کانپور

مورخہ ۲۵ر جولائی سنہ ۱۹۴۵ء

بحکم جگت نرائن منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

نئی دہلی۔ ۲۷ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب بھوپال چانسلر چیمبر آف پرنسس سیاسی شیر سے گفت وشنید کر رہے ہیں۔ چیمبر آف پرنسس کا ایک وفد لندن سے واپسی پر لارڈ ویول سے ملاقات کریگا اس وقت ملاقات کے بعد اجلاس کی تاریخ کا فیصلہ ہوگا۔

۲۳ر مئی کے صبح کے وقت خودساختہ اکٹنگ جرمن گورنمنٹ کے سب ممبران اور جرمن ہائی کمانڈ کے بقیہ ممبران گرفتار کرلئے گئے تھے۔ تقریباً ۳۰۰ افسران۔ ۱۰۰ پلٹنوں اور دوسرے درجوں کے غیر تبلائے ہوئی تعداد میں حراست میں لے لئے گئے۔ یہ گرفتاریاں فلنس برگ سے چند میل دور میں ہوئی تھیں۔

تصویر میں ڈاکٹر اسپئیر (وزیر اسلحہ وپیداوار) اڈمرل ڈینٹز اور کرنیل جنرل جوڈل (جرمن چیف آف اسٹاف گرفتاری کے بعد دکھلائے گئے ہیں۔

مسٹر ٹاٹا اور مسٹر شراف کراچی میں

کراچی۔ ۲۸ر اگست۔ مسٹر جے۔ آر۔ ڈی ٹاٹا اور مسٹر اے ڈی شراف ہندوستانی کارخانہ داروں کے ڈیلی گیشن کے ممبر لندن سے کراچی پہونچ گئے ہیں۔ کل بمبئی کو روانہ ہو جائیں گے۔

ادھار اور پٹہ کے بند ہونے سے برطانیہ کا اقتصادی ڈھانچہ ٹوٹ گیا

لندن ۲۷ر اگست۔ ادھار پٹہ بند ہونے سے برطانیہ کا مضبوط اقتصادی ڈھانچہ لڑکھڑا گیا ہے جو کام برطانیہ کے کٹر دشمن نازی اپنی اندھا دھند بمباری سے نہ کر سکے وہ برطانیہ کے سب سے بڑے ساتھی اور دوست مسٹر ٹرومین نے قلم کے ایک اشارہ سے کر دیا۔ اہل برطانیہ کے حوصلہ ٹوٹ گئے ہیں ادھار اور پٹہ ختم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جاڑوں میں اہل برطانیہ کو بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ نہ ان کو پیٹ بھر کھانا ملے گا نہ تن ڈھکنے کو کپڑا ملے گا۔ برطانیہ گرم مال امریکہ سے منگایا کرتا تھا۔ اس وقت اہل برطانیہ کو اپنے جاڑے بے سروسامانی کی حالت میں گذارنا پڑیں گے۔ برطانیہ کی دونوں مدوں میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے ۱۹۴۴ء میں اس کی کل درآمد کا ۳۸ فیصدی امریکہ سے آتا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے وزیر خزانہ اور صدر بورڈ آف ٹریڈ دن رات لگے ہوئے ہیں۔

برطانیہ پر بہت بڑی آفت آن پڑی ہے جس کا ہندوستان پر سیاسی اور اقتصادی طور پر گہرا اثر پڑیگا کچھ روز سے ہندوستان کے کارخانہ داروں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ برطانیہ میں اس وقت سٹرلنگ ہنڈیاں رکی ہوئی ہیں ان میں سے کچھ حصہ ہندوستان کو مل جائے گا اور ان کو یہ امید تھی کہ برطانی خزانہ کچھ ڈالر کا ذخیرہ بھی ان کو دے دے گا اور کچھ سامان بھی برطانیہ سے مل جائے گا۔ مگر اب ان کی یہ امید ختم ہو گئی ہے۔ برطانیہ کو کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہے وہ یہ سامان صرف نقد قیمت ادا کر کے ہی خرید سکتا ہے۔ ہندوستان کی آئینی ترقی برطانیہ کی اقتصادی ضروریات پر منحصر ہے۔ اگر ہندوستان برطانیہ کی اقتصادی غلامی ماننے کو تیار ہو جائے تو برطانیہ ہندوستان کو سیاسی آزادی دینے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

آر۔ اے۔ ایف کا ۱۲ ہزار پونڈ کا بم

آر۔ اے۔ ایف کا ۱۲ ہزار پونڈ کا "ٹال بوئے" پہلا مکمل اسٹریملائینڈ بھاری بم اور ۲۲ ہزار پونڈ کا "فورنر" (آگے چلنے والا جہاز) "گرانڈ سلم" جو اسی سے ترقی دیکر تیار کیا گیا تھا۔ دوران جنگ میں استعمال کرنے کے لئے تھے "ٹال بوائے" بہت بڑی گھسنے والی طاقتیں اور بہت بربادی پھیلانے والی قوتیں بھری ہوئی ہیں۔

سنہ ۱۹۴۴ء کے دوران میں براعظم میں گرائے ہوئے "دی ہنیس" (ہتھیار) کے خلاف جنگ میں بڑی کامیابی سے استعمال ہوا تھا، اب اس کی تفصیلات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کی اسٹریملائینڈ بم کی شکل اور کم از کم کھنچاؤ کر لیتا ہے۔ جس سے اونچائی پر نشانہ لگانے کی قوت یقینی ہو جاتی ہے۔

۶ ٹن کے بم کے وزندار یونٹ کی کل لمبائی تقریباً ۱۱ فٹ ہوتی ہے جو مکمل پھینک کر مارنے کے اوزار سے نصف ہے۔ اس ڈیزائن کی خاص بات یہ ان اسٹریملائینڈ شکل ہے یہ دور لفا اور ٹران بم گھومنے کی طاقت پہونچاتا ہے۔ اور ٹھیک نشانہ حاصل کرنے کے بہت زیادہ قابل بناتا ہے۔ مزید برآں بم کے گھسنے کی طاقت میں گھماؤ بہت زیادہ اضافہ کرتا ہے۔

کیا برطانیہ ہندوستان کی سٹرلنگ ہنڈیوں کی ادائیگی بند کر دے گا؟

کراچی ۲۹ر اگست۔ مسٹر جے۔ آر۔ ڈی ٹاٹا اور مسٹر اے ڈی شراف جو ہندوستانی کارخانہ داروں کے ڈیلی گیشن کے ممبر ہیں کل شام برطانیہ سے یہاں پہونچے۔ ان کے ساتھ ڈیلی گیشن کے مشیر سر جہانگیر گاندھی بھی ہیں۔ دوران انٹرویو مسٹر ٹاٹا نے کہا کہ جب ہم برطانیہ سے روانہ ہو رہے تھے اس وقت برطانیہ کے روبرو سب سے زیادہ شدید مسئلہ ادھار اور پٹہ کی سپلائی کا اچانک بند ہو جانا تھا۔ اس کے بند ہونے سے برطانیہ کو نہ صرف پریشانی ہو گی بلکہ اس کے لئے بڑی بھاری تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ پوزیشن یہ ہے کہ برطانیہ کو کھانے کی چیزیں اور دوسرا سامان خریدنے کے لئے ایک ارب ۲۰ کروڑ پونڈ کی رقم درکار ہے اور اس وقت کے بڑھتے ہوئے جاؤں ہیں کلی جو سامان دے سکتا ہے اس کو کاٹ کر پچاس ساٹھ کروڑ پونڈ کی کمی رہ جاتی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ امریکہ کے بیوپاری اور باشندے یہ جانتے ہیں کہ انگلینڈ میں ہندوستان کی سٹرلنگ ہنڈیاں رک جانے سے ہندوستان کے ساتھ امریکہ کی تجارت کے راستے میں زبردست رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ اس سے ہمیں امید ہے کہ یہ معاملہ حکومت امریکہ کے درمیان زیر بحث آئے گا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لندن میں کچھ حلقے خاص کر وہ اخبارات جو اقتصادی اور مالی معاملات پر بحث کرتے ہیں جو رویہ رکھتے ہیں وہ بہت مایوس کن ہے اس قسم کی تجویزیں پیش کی جا رہی ہیں کہ ہندوستان کو سٹرلنگ ہنڈیوں کے بارے میں اپنا پورا مطالبہ چھوڑنے پر مجبور ہے کیوں نہ غور کرنا چاہیئے جب کہ ایک ملی جلی جنگ تھی۔

لندن ۲۹ر اگست۔ روسی فوج نے سکھالن ٹاپو کے بہت بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

سر فیروز خان نون نے ایگزیکٹو کونسل سے استعفا دیدیا

لاہور ۲۸ر اگست۔ وزارتی اور مسلم لیگی حلقوں کے مطابق سر فیروز خان نون نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے اور انہوں نے درخواست کی ہے کہ ۱۴ر ستمبر تک ان کو سبکدوش کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ استعفا کے ساتھ سر فیروز خان نون نے جو خط بھیجا ہے اس میں لکھا ہے کہ وہ آنے والے انتخاب میں پنجاب میں کھڑا ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اس وجہ سے استعفا دیا ہے کہ ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے اس فہرست میں سر فیروز خان نون کا نام شامل نہیں کیا تھا۔ جو انہوں نے شملہ کانفرنس میں وائسرائے کے روبرو پیش کی تھی، خیال ہے کہ سر فیروز خان نون مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔

چانگ سے سمجھوتہ کرنے کیلئے کمیونسٹوں کی شرطیں

لندن ۲۸ر اگست۔ یونن ریڈیو نے آج رات چینی کمیونسٹ پارٹی کا ایک اعلان براڈکاسٹ کیا ہے جس میں کہا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی جنرل چانگ کائی شک کی حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کو تیار ہے اور اس نے ایک جمہوری مشترکہ حکومت قائم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی نے چھ نکات کا ایک پروگرام پیش کیا ہے۔

(۱) عوام کی منتخب کی ہوئی ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے (۲) ان جگہوں کا نقشہ تیار کیا جائے جہاں مختلف چینی فوجیں جاپانیوں سے ہتھیار ڈلوائیں گی (۳) غداروں کو سزا دی جائے اور کٹھ پتلی فوجوں سے ہتھیار لے لئے جائیں (۴) فوجوں کو ٹھیک طریقہ پر دوبارہ منظم کیا جائے، فوجوں کو توڑنے کی اسکیم تیار کی جائے (۵) تمام پارٹیوں کو قانونی تسلیم کیا جائے۔ (۶) ایسے تمام قانون منسوخ کر دیئے جائیں جو تحریر و تقریر اور جلسہ کی آزادی میں رکاوٹ ہیں۔ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

برہما پرانے رنگ میں

رنگون ۲۸ر اگست۔ برہما میں تجارتی کاروبار تیزی سے شروع کر دئے گئے ہیں۔ دریائے اراوادی کے ذریعہ بھی تجارتی مال کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

نیشنلسٹ مسلمان منظم ہوکر آسانی سے مسلم لیگ کو شکست دے سکتے ہیں

راولپنڈی ۷ر اگست۔ راولپنڈی کے ایک کانگریسی لیڈر کے سری نگر میں انٹرویو کرنے پر صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد نے فرمایا کہ حکومت سے آئندہ جو بات چیت جمود کو ختم کرنے کے لئے کی جائے گی اس سے پہلے یہ مطالبہ کیا جائیگا کہ تمام سیاسی قیدی چاہے وہ ۱۹۴۲ء کے ہوں یا ۱۹۴۰ء یا ۱۹۳۰ء کے سب کو رہا کیا جائے۔ صدر کانگریس نے فرمایا کہ چونکہ بہتر ہیں اور جنگ ختم ہوچکی ہے اس لئے اب عارضی وقفہ کی حکومت قائم کرنے کا سوال نہیں رہا اور اب تو نمائندہ آئین ساز اسمبلی (کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی) کا مطالبہ کیا جائے گا۔ مولانا آزاد نے فرمایا کہ بعض مسلمان لیڈر ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی بداعتمادی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس وقت پہلی ضرورت یہ ہے کہ دونوں ہم وطن فرقوں میں نیک اعتمادی اور نیک فہمی قائم ہو مولانا نے فرمایا کہ اگر نیشنلسٹ مسلمان ایک مشترکہ محاذ بنالیں اور مستحکم بنیاد پر منظم ہوں تو وہ آسانی سے مسلم لیگ کو شکست دے سکتے ہیں۔

متوازی حکومت قائم کرنے کی کوشش

بمبئی ۵ر اگست۔ حکومت بمبئی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگست ۱۹۴۲ء سے ضلع ستارہ کے بعض حلقوں میں ایسی خلاف قانون انجمنیں بن گئی ہیں جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر متوازی حکومت چلانا چاہتی ہیں ان انجمنوں کے افراد نے بہت سے قتل کئے ہیں اور لوگوں کو ہاتھ پیر توڑ کر بھی سزا دی ہے۔ حکومت بمبئی نے جن سات انجمنوں کو اس سلسلہ میں خلاف قانون قرار دیا ہے ان میں راشٹریہ سیوا دل بھی ہے جو انڈین نیشنل کانگریس کے اغراض و مقاصد کے مطابق کام کرتا ہے اس سلسلہ میں تقریباً تین سو آدمیوں کو گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہے۔

امریکہ کو تنبیہ

لندن ۷ر اگست۔ اس وقت برطانی اخبارات میں ادھار اور پٹہ کی سپلائی کا سب سے زیادہ چرچا ہے۔ لیبر پارٹی کے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے صفحہ اول پر موٹی سرخی سے یہ لکھا ہے:-

"اگر امریکہ کے ساتھ بات چیت ناکام رہا برطانیہ جوابی وار کرے گا"

برطانیہ سخت کارروائی کرے گا۔ وہ برآمدی تجارت بڑھانے اور ان ملکوں سے جہاں ڈالر کا سکہ رائج نہیں ہے مال درآمد کرنے کی مہم شروع کرے گا اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ امریکہ میں بیکاری بڑھ جائے گی۔

چرچل کا حسرت بھرا جواب

لندن ۸ر اگست۔ مسٹر چرچل سابق وزیراعظم برطانیہ سے ان کے دوست نے دریافت کیا کہ آپ نے ملک معظم کا عطا کیا ہوا "گارٹر" کا خطاب لینے سے کیوں انکار کردیا۔ مسٹر چرچل نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا "میں اپنے بادشاہ سے گارٹر کا خطاب کس طرح لے سکتا تھا جبکہ ان کی رعایا نے مجھے جوتا دیا۔"

لارڈ ویول انڈیا آفس میں

لندن ۷ر اگست۔ لارڈ ویول آج انڈیا آفس پہنچے اور فوراً ہی انہوں نے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس سے بات چیت کی۔ رات کے وقت لارڈ ویول وزیراعظم مسٹر اٹلی کے ساتھ کھانا کھائیں گے بات چیت کے بارے میں ابھی کوئی بیان شائع نہیں ہوا۔

آغا خاں قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۷ر اگست۔ دکھنی افریقہ سے سر آغا خاں قاہرہ پہونچ گئے۔

لاہور میں پنڈت نہرو کی مصروفیت

فرانٹیر فرنٹ ۷ر اگست۔ مولانا داؤد غزنوی کی سرکردگی میں قوم پرور مسلمانوں کے ایک وفد نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ کانگریس ورکنگ اور مسلمانوں کے بارے میں پنڈت نہرو سے تبادلہ خیالات کئے۔ معلوم ہوا ہے بحث آئندہ انتخاب مسلم انتخابی علاقوں میں کانگریس کی پوزیشن اور کس طرح مسلم عوام تک کانگریس کا پیغام پہنچایا جائے کے مسئلوں پر ہوئی۔ آل انڈیا سکھ لیگ کے وفد نے بھی پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ اور قوم پرست سکھوں کا نظریہ پنڈت جی کے سامنے رکھا

امریکہ جرمنی کے متعلق اپنا رویہ سخت کریگا

فرانک فرٹ ۔ ۷ر اگست۔ یہاں اعلیٰ درجہ کے فوجی افسروں اور سول افسروں کی ایک کانفرنس شروع ہونے والی ہے جو تین روز تک جاری ہے جس کا ایک مقصد یہ ہوگا کہ جرمنی کے بارے میں امریکہ کا رویہ سخت کیا جائے۔ کانفرنس جرمنی میں امریکہ کی اقتصادی فوجی اور سیاسی پالیسی واضح کرنے کی کوشش کرے گی۔ فوجی حکومت کو نازیت کو ختم کرنے کے پروگرام کو مکمل کرنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۷ر اگست۔ امید کی جاتی ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ماہ ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا۔ پنڈت جواہر لال نہرو ایک ہفتہ تک الہ آباد میں قیام کریں گے اور صدر کانگریس کی ہدایتوں کا انتظار کریں گے

نظر بند گورنر رہا

چنگنگ ۷ر اگست۔ گورنر سنگاپور سر شنٹن تھامس گورنر ہانگ کانگ سر مارک ینگ اور گورنر اتری بورنیو سر سی آرسمتھ جاپان کے ایک قید خانہ سے چھڑا لئے گئے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن سہسوانی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

جلد ۴۲ نمبر ۳۶ | کانپور شنبہ ۸ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | Cawnpore. Saturday 8th Sept. 1945 | VOL. 42 NO. 36

ادبیات

شمشیر بدوش انقلاب آیا ہے

از نشحات فکر حضرت اخضر اکبرآبادی!

عید آئی ہے دنیا پہ شباب آیا ہے — بدلی ہے ہوا دور شراب آیا ہے

توبہ کا مری خون مبارک ساقی — شمشیر بدوش انقلاب آیا ہے

عید آئی ہے رندوں کی جوانی بن کر — تقریب ہجوم شادمانی بن کر

کیا دیر ہے میخانہ لنڈھا دے ساقی — عشاق کا خون بہ چکا ہے پانی بن کر

ہے گرم ہوائے دور مستی ساقی — کچھ اور ہے اب نظام ہستی ساقی

رندوں میں ترے تشنہ دہانی کب تک — ہو عید کے دن شراب سستی ساقی

ساقی کوئی جام ارغوانی دیدے — رگ رگ کو نوید شادمانی دیدے

اللہ کرے عید مبارک ہو تجھے — میخانہ کے صدقے میں جوانی دیدے

ہے عید شہیدوں نے کفن بدلا ہے — فطرت نے زمانہ کا چلن بدلا ہے

ہیں خاک لحد میں زندگی کے آثار — اب موت نے آئین کہن بدلا ہے

ہر گھونٹ حیات جاودانی نکلا — سامان سرور و شادمانی نکلا

ساقی یہ جلال عید اللہ اللہ — بوتل میں بھی تلوار کا پانی نکلا

دنیائے اسلام

حج کے متعلق انتظامات

اس سال حج کے بارے میں حکومت ہند جو انتظامات کر سکی ہے میں اس کے متعلق اپنے مسلمان ہم وطنوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں - جنگ کے اثرات بحر ہند تک پھیل جانے کی وجہ سے ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۳ء میں ہم حج کے لئے آسانیاں مہیا نہیں کر سکے - پچھلے سال بھی بحر ہند میں جہاز رانی خطرہ سے کچھ کم خالی نہیں تھی مگر مسلمانوں کے مسلسل اصرار کی وجہ سے ہم نے حج کا انتظام کیا - ہز اکسلنسی لارڈ ویول نے اس معاملہ میں بذات خود دخل دیا جب جا کر پانچ مہ ضروری بدرقہ کے مل سکے اور وہ پہلا جہاز روانہ ہونے کی تاریخ سے صرف ایک مہینہ قبل مل سکے - ہماری دشواریاں خاص کر جہازوں کے سلسلہ میں اتنی شدید تھیں کہ ہم صرف ۵۰۰۰ عازمین حج کے لئے آسانیاں مہیا کر سکے -

۲- شاید لوگوں کو یہ بات عام طور سے نہیں معلوم ہے کہ حج کے انتظامات زمانۂ حج سے کافی پہلے شروع کرتا ہے - چنانچہ اس سال حج کے لئے انتظامات کئی مہینے پہلے شروع کئے تھے - اس وقت جاپان کے ساتھ زور و شور سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہم ان غیر متوقع حالات کا پہلے سے اندازہ نہیں لگا سکتے تھے جنھوں نے دنیا کی خوش قسمتی تھی کہ توقع سے بہت پہلے جنگ ختم کر دی - اس وجہ سے اس سال کے حج کے متعلق ہمارے انتظامات حالات جنگ کو نظر میں رکھ کر کئے گئے تھے اور جاپان کے ہتھیار رکھ دینے کے واقعہ سے قبل قریب قریب مکمل ہو چکے تھے - مجھے توقع ہے کہ مسلم پبلک اس بات کو تسلیم کرے گی کہ جاپان کے ہتھیار رکھ دینے اور حج کو پہلا جہاز روانہ ہونے کی تاریخ کے درمیان جو چند ہفتوں کا عرصہ ہے اس میں عملی طور سے یہ ناممکن ہے کہ حجاز کو جانے والے کثیر تعداد میں حاجیوں کی نقل و حمل کے لئے نئے انتظامات کئے جائیں - اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اب بھی کوئی مزید جہاز نہیں مل سکتا اور ابھی کئی مہینے تک جہازوں کی کمی رہے گی -

۳- اس وجہ سے اس سال بھی ہماری سب سے بڑی رکاوٹ یہی رہی کہ جہازوں کی کمی ہے اور حاجیوں کی خوراک نیز دیگر ضروریات کی فراہمی میں دشواریاں ہیں - ہم صرف ۶ جہاز حاصل کر سکے ہیں ان سے ہم صرف ۹۰۰۰ سے کچھ اوپر حاجیوں کو حج کی آسانیاں مہیا کر سکیں گے - اس سال کے حالات میں یہ انتہائی تعداد ہے جس کیلئے خوراک وغیرہ کا انتظام کیا جا سکتا ہے -

ہم نے پھر یہ بھی کوشش کی کہ صرف ایک بندرگاہ سے نہیں بلکہ کم سے کم بمبئی کے بندرگاہ سے کچھ جہازوں کی روانگی کی آسانیاں فراہم ہو سکیں - اس میں بہت ہی سخت مشکلیں در پیش ہوئیں اور یہ ممکن نہ ہو سکا کہ بمبئی سے کچھ جہازوں کی روانگی کے لئے مقامی آسانیاں فراہم ہو سکیں - ایسی ہی حل نہ کی جا سکنے والی مشکلوں کی وجہ سے ہمارے لئے کلکتہ سے بھی جہازوں کی روانگی کا انتظام کرنا ناممکن ہو گیا - مجھے توقع ہے کہ مسلم پبلک میرے اس بیان کو باور کرلے گی کہ ہم نے مجبوراً اور بہت ہی افسوس کے ساتھ صرف کراچی ہی کو روانگی کا بندرگاہ بنایا گیا ہے -

۴- مجھے اشاعت کی کمی کے متعلق شکایتیں ملتی رہی ہیں - ہمیں اپنی تمام تیاریاں جنگی حالات کے تحت کرنا تھیں لہذا صاف ظاہر ہے کہ اس وقت تک زمانہ امن کی سی اشاعت مناسب نہیں تھی - حاجیوں کو اپنے انتظامات کرنے کے لئے خود انہی کے ذرائع پر چھوڑ نہیں دیا جا سکتا تھا - اس بنا پر ہم نے گزشتہ سال کی یہ تدبیر پھر اختیار کی ہے کہ سفر کے لئے تمام نشستوں کو محفوظ کرنے کا کام مرکزی حکومت انجام دے - میں نے اس مسئلہ کی بڑی ہوشیاری سے جانچ پڑتال کی اور آپ یقین مانئے کہ اگر کوئی دوسرا انتظام کیا جاتا تو حاجیوں کو بے شمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے - میں ضمناً یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس انتظام کے سلسلہ میں حکومت ہند کو ۶۰ ہزار روپیہ کا فالتو خرچ برداشت کرنا پڑا - ان نو ہزار نشستوں کو جو جہازوں میں مل سکتی ہیں مختلف صوبوں کے عازمین حج پر تقسیم کرنا پڑا اور یہ تقسیم اس بنیاد پر کی گئی کہ جنگ سے پہلے کے پانچ برسوں میں ہر صوبہ کے حاجیوں کی اوسط تعداد کیا رہی تھی - ایسی حالت میں جبکہ نشستوں کی تعداد اس قدر محدود ہے ہم ترجیح کے اس قاعدہ پر بھی عمل کر رہے ہیں کہ جو پہلے آئے اس کا پہلا حق ہے - جس کسی کو نشست کے (ریزرو) محفوظ ہو جانے کا اطلاعی کارڈ نہ ملا ہو اسے کراچی نہ جانا چاہیئے - ہم نے سال گزشتہ کے مقابلہ میں اس سال تقریباً دگنی نشستوں کا انتظام کر لیا ہے - اور اس سے زیادہ نشستوں کا انتظام نہیں کیا جا سکتا تھا - اگر وہ لوگ جن کو ان کی نشستوں کے ریزرو کارڈ نہیں ملے ہیں بندرگاہ تک پہونچ جائیں گے تو اس سے صرف یہی نہ ہوگا کہ خود انھیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑیگا بلکہ حاجیوں کے کیمپ میں بڑی گڑبڑ سی پھیل جائے گی اور اس پروگرام میں بہت خلل اندازی ہوگی جو ۹ ہزار حاجیوں کو قرینہ سے جہازوں پر سوار کرنے کے لئے بنایا گیا ہے - مجھے امید ہے کہ حاجی اس سال یہ غلطی نہیں کریں گے -

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ کیجئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پہ تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۴۲ — کانپور شنبہ ۸ ستمبر ۱۹۴۵ عیسوی — نمبر ۳۶

مارشل اسٹالن پریسیڈنٹ ٹرومین اور مسٹر اٹیلی کی تقریریں

جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے بعد مارشل اسٹالن پریسیڈنٹ ٹرومین اور مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے جو تقریریں براڈ کاسٹ کی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جاپان کے شریک جنگ ہونے کو ایک دھوکہ اور فریب سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی بنا پر ان کے دلوں میں جاپان کے خلاف کس قدر حقارت آمیز خیالات ہیں۔

مارشل اسٹالن نے تو اپنی تقریر میں یہاں تک کہا ہے کہ جاپان نے زار روس کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۹۰۴ء میں ہمارے ملک پر حملہ کر دیا تھا لہذا ہم کو اس سے اپنا حساب چکانا تھا۔

پریسیڈنٹ ٹرومین نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ جاپان کے جنگی لارڈوں نے جو مکاری کی تھی اس کا نہ ازالہ ہو سکتا ہے اور نہ اس کو بھلایا جا سکتا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے البتہ زیادہ شدید الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرتے ہوئے صرف ان ہی الفاظ پر اکتفا کیا ہے کہ ہم نے اپنے دشمن کو پچھاڑ دیا ہے۔ بہر حال تینوں کی تقریریں ذیل میں درج ہیں:—

۲ ستمبر کو جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے موقع پر پریمیر اسٹالن نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ مارشل اسٹالن نے کہا کہ جاپان نے ۱۹۰۴ء میں اپنی جارحانہ پالیسی شروع کی تھی اب جاپان کو پسپا کر دیا گیا اس کو سمندر میں اور میدان میں ہر جگہ پچھاڑ دیا گیا ہے اور وہ اپنی شکست تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا ہے اور اس نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ دنیا میں دو بڑی جارحانہ فاسسٹ طاقتیں تھیں پچھم میں جرمنی اور پورب میں جاپان یہی ممالک تھے جنہوں نے دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال دیا تھا اب دونوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اب دوسری عالمگیر جنگ ختم ہو گئی ہے اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے امن کے لئے ضروری حالات پیدا ہو گئے ہیں مارشل اسٹالن نے کہا کہ جاپانی حملہ آوروں نے نہ صرف ہمارے ساتھ بلکہ چین، امریکہ اور برطانیہ کو شدید نقصان پہنچایا بلکہ انھوں نے ہمارے ملک کو بھی بھاری نقصان پہنچایا اس لئے ہمیں بھی جاپان سے اپنا حساب چکانا تھا۔ جاپان نے ہمارے ملک پر ۱۹۰۴ء میں حملہ کیا تھا۔ مارشل اسٹالن نے کہا کہ اس وقت جاپان اور روس کے درمیان دوستی کی بات چیت چل رہی تھی جاپان نے زار گورنمنٹ کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روس پر بغیر اطلاع دیئے حملہ کر دیا ۱۹۴۱ء میں جاپان نے امریکہ کے ساتھ بھی اسی قسم کا دھوکہ کیا۔

مارشل اسٹالن نے بتلایا کہ جاپان نے کب اور کس طرح روس پر حملے کئے اور دنیا کو دھوکہ دیا۔ آپ نے کہا کہ اہل روس پر ۱۹۰۴ء کی شکست کا گہرا اثر ہے۔ یہ ہمارے ملک کی تاریخ پر ایک سیاہ نشان تھا۔ ہم اس دن کے انتظار میں تھے کہ کب جاپان کو شکست دیں اور اس دھبہ کو مٹائیں اب ہم نے جاپان سے اپنی شکست کا انتقام لے لیا ہے جاپان کو بلا شرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا گیا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اب دکھنی سکھالن اور کیورائل ٹاپو روس کے ہاتھ آ جائیں گے۔

۲ ستمبر کو صبح صدر ٹرومین نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ ۲ ستمبر اتوار جاپان کے باقاعدہ ہتھیار ڈالنے کا دن ہے۔ یہ دن باقاعدہ لڑائی بند کرنے کا دن نہیں ہے۔ اس دن کے بعد سے ہم اپنے ملک کے تحفظ کے لئے ایک نئے دور میں قدم رکھینگے۔ دوسری اتحادی قوموں کے ساتھ مل کر ہم ایک نئی اور بہتر دنیا کی جانب قدم بڑھائیں گے۔

پریسیڈنٹ ٹرومین نے یہ تقریر جہاز "مسوری" پر ہتھیار ڈالنے کی رسم کے فوراً بعد کی۔ پریسیڈنٹ ٹرومین نے فرمایا کہ پرل بندرگاہ پر حملہ کے بعد دنیا کی تہذیب کو جو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ اب دور ہو گیا ہے۔ ٹوکیو کا راستہ بہت لمبا اور خطرناک تھا۔ ہم پرل بندرگاہ کو نہیں بھولیں گے۔ اور جاپان کے فوجی "مسوری" کو نہیں بھولیں گے۔ جاپان کے جنگی لارڈوں نے جو مکاری کی تھی اس کا ازالہ نہیں ہو سکتا نہ ہی اس کو بھولا جا سکتا ہے۔ ان کی طاقت کو چھین لیا گیا ہے اور جاپان کی فوج کو ناکارہ بنا دیا گیا ہے۔

صدر ٹرومین نے مزید کہا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمیں آگے بہت سخت کام کرنے ہیں۔ ہم ان کا مقابلہ اسی جوش و خروش اور ہمت کے ساتھ کریں گے جس طرح ہم پچھلے چار سال میں اور مسئلوں کا کرتے آئے ہیں۔

پریسیڈنٹ ٹرومین نے کہا کہ یہ فتح ظلم پر آزادی کی فتح ہے۔ آزاد لوگ آزاد اتحادیوں کے ساتھ مل کر جس ہنر اور عقل کو استعمال کر کے ایٹم بم بنا سکتے ہیں اسی عقل اور حوصلہ سے وہ اور تمام مشکلوں پر قابو پا سکتے ہیں۔

۲ ستمبر کی رات کو برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں انھوں نے کہا کہ جاپان نے جو جارحانہ لڑائی شروع کی تھی وہ اب کامیابی کیساتھ ختم ہو گئی ہے۔ آج تمام سلطنت برطانیہ خوش ہے کہ ہم نے اپنے دشمنوں کو پچھاڑ دیا ہے۔ ہمیں اپنے اہل ملک نو آبادیوں ہندوستان اور نو آبادیوں اور امریکہ کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جاپانیوں ہی نے منچوریہ پر حملہ کر کے لڑائی کی بنیاد ڈالی تھی جو ایک عالمگیر جنگ بن گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم نے ان تجربات سے فائدہ نہ اٹھایا جو ہمیں اس لڑائی میں قربانیوں سے ملے ہیں اور اپنی اہم ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا تو ہماری خوشی اور فتح بہت مختصر ہو گی۔ مشرق بعید میں ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے کہا کہ برما میں ہمیں امن و قانون قائم کرنا ہے۔ برطانی سلطنت کے بہت سے حصے ایسے ہیں جن کو جاپانیوں نے روند ڈالا ہے وہاں امن بحال کرنے کے لئے ممکن ہے مسلح فوجوں کی ضرورت پڑے۔ جاپان پر قبضہ کرنے اور دوسرے علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے ابھی کچھ عرصہ تک فوجیں برقرار رکھنے کی ضرورت پڑیگی۔ برطانیہ کا امن دنیا کے روبرو جو مسائل پیش ہیں یا ۴

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۴ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ مسٹر کیلاش پت سنگھانیا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا۔

۵ لاکھ روپیہ کی کمی کرنے اور اخراجات میں ۱۷٫۲۲۲ روپیہ کی مزید کمی کرنے اور ۱۹۴۵-۴۶ء کے بجٹ کے دوبارہ مرتب کرنے کی صلاح دیکر کے ساتھ بجٹ واپس کرنے کی کمشنر صاحب کی کارروائی پر بورڈ میں سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے مولانا حسرت موہانی نے فرمایا کہ

موجودہ لوکل سلف گورنمنٹ کے طریقہ کار کو بتلایا اور مشورہ دیا کہ بورڈ بلا کسی ترمیم کے بجٹ کو پھر کمشنر صاحب کے پاس روانہ کر کے اس کی منظوری کی درخواست کرے۔

مسٹر ارگن نے اخراجات کی کمی کو پبلک مفاد کے موافق بتلایا اور تعلیمی اخراجات کی نکتہ چینی کی چیرمین صاحب نے کہا کہ تعلیمی محکمہ میں بہت سا روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ آپنے یہ بھی کہا کہ ایگزکٹو افیسر صاحب کے مشورہ کے مطابق اخراجات کی کمی منظور کی جائے۔

ترمیمی بجٹ پر اچھی طرح سے غور ہوا اور اخراجات میں مندرجہ ذیل مزید کمی منظور کی گئی۔ ٹیکس کی وصولی سے ۱۰ ہزار۔ عملہ سے ۵۰ ہزار دواخانوں سے ۱۵ ہزار لائبریریوں سے ۱۶ ہزار اور ۱۵ ہزار پراوڈنٹ فنڈ کے اخراجات سے کم کئے گئے ہیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۳۱ اگست کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا آخری جلسہ سرایڈورڈ سوٹر چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوا۔

نئے آباد رقبہ جات میں طبی امداد کے مسئلہ پر غور ہونے کے بعد طے کیا گیا کہ ڈیولپ منٹ بورڈ سے سفارش کی جائے کہ دواخانوں۔ اسکولوں۔ بم پولسوں وغیرہ جیسی سہولتوں کے واسطے زمین و عمارتوں کی سپلائی کا کام کرنا بورڈ کی ذمہ داری ہے اور ان کے چلانے کا کام میونسپل بورڈ کے ذمہ ہے۔

ٹرسٹ نے اس اسکیم کو بھی منظور کیا ہے جس ذریعہ سے سیوریج۔ ڈرینیج اور پانی کی سپلائی کی اسکیم کی تکمیل کے لئے گورنمنٹ نے محکمہ جنگ کے مطالبہ کے مطابق فیس ادا کرنے پر دو انجینیروں کی خدمات گورنمنٹ نے بورڈ کو دینا منظور کیا ہے۔

یکم ستمبر ۱۹۴۵ء سے ٹرسٹ کے عملہ کی ملازمت ختم کرنے اور بورڈ میں دوبارہ رکھنے کی بابت چیرمین صاحب کے دفتر سے احکام پیش ہوئے اور پاس ہوئے۔

جلسہ کے اختتام پر چیرمین صاحب نے ٹرسٹوں کا ٹرسٹ کے کام میں امداد دینے کے لئے شکریہ ادا کیا اور کلکٹر صاحب بابو رام نرائن گرگ اور مسٹر سید احمد حسین ٹرسٹیوں کے بہت سالوں تک امپرومنٹ ٹرسٹ میں کام کرنے اور دلچسپی لینے کی تعریف کی۔

تعطیلات بند کیجئے

معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد ڈویزن کے کمشنر صاحب نے کانپور میونسپل بورڈ کو لکھا ہے کہ میونسپل اسکولوں میں گاندھی۔ تلک۔ جلیانوالہ باغ۔ اور مہابیر ڈے کی تعطیلات کو بند کر دیا جائے۔

ڈیولپ منٹ کے ممبر

کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ڈیولپ منٹ بورڈ کے لئے مسٹر محمد بشیر بیرسٹر مسٹر نریندر جیت سنگھ بیرسٹر اور پنڈت رام کشور شکل ایڈوکیٹ منتخب کئے گئے ہیں۔

غیر مسلم وارڈ نمبر ۲۰

میونسپل غیر مسلم وارڈ نمبر ۲۰ کا الکشن ۲ ستمبر کو تھا جس میں بابو سکھ نندی دیال گرگ دوبارہ تقریباً ایک ہزار ووٹ کی کثرت سے کامیاب ہو گئے۔

ہیلٹ میموریل

معلوم ہوا ہے کہ بابو رام رتن گپتا نے ہیلٹ میموریل کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال سے یہ کمیٹی کانپور میں ٹی۔ بی سینی ٹوریم بنانے کا کام اپنے ذمہ نہیں لے گی۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۹ ستمبر ۹ بجے رات کو پنڈت بال کرشن شرما کی صدارت میں نوجوان لائبریری میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایگزکٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جلسہ سے پہلے مسٹر محمد عتیق میونسپل کمشنر کی طرف سے ممبران کو ایک شاندار ڈنر دیا گیا جلسہ شروع ہوتے ہی آنجہانی سوبھاش چندر بوس کی افسوسناک وفات پر حاضرین نے کھڑے ہو کر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا۔ اس کے بعد کانپور میں ہونے والی پراونشیل پریس کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ بنانے پر غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ آئندہ میٹنگ میں تفصیلی رپورٹ کے ساتھ یہ مسئلہ پیش کیا جائے۔

گیا پرشاد لائبریری و ریڈنگ روم کی کمیٹی کے لئے ایک نمائندہ بھیجنے کے مسئلہ پر غور ہوا۔ اور خواجہ عبدالسلام کو اس کے لئے دوبارہ منتخب کیا گیا۔

راشن میں کمی

عام طور پر اناج کی درآمد اور خاص طور سے پنجاب کی درآمد چونکہ ناقابل اطمینان رہی ہے اس لئے گورنمنٹ مجبور ہوتی ہے کہ عارضی طور پر گیہوں کے راشن میں بعض تبدیلیاں کرے اس لئے فوراً تعمیل کے ساتھ مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جاتی ہیں:—

(۱) گیہوں اور اس کی دوسری چیزیں ایک ساتھ لینے میں ۸ چھٹانک کے بجائے ۶ چھٹانک فی یونٹ راشن دیا جائے گا۔

(۲) علیحدہ لینے سے زیادہ سے زیادہ گیہوں ۶ چھٹانک کے بجائے ۴ چھٹانک دیا جائے گا۔

(۳) یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء سے یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ انڈسٹریل اور ریلوے راشن کی حدود میں بھی مندرجہ ذیل کمی کر دی جائے گی:—

کام کرنے والوں کے متعلقین کو ۴ چھٹانک گیہوں اور کام کرنے والوں کو پہلے کی طرح ۶ چھٹانک گیہوں دیا جائے گا۔

تحقیقات

پنڈت گوبند بلبھ پنتھ سابق وزیر اعظم یو۔ پی نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ مسٹر رام رتن گپتا ایم۔ ال۔ اے نان افیشل جیل وزیٹر سے درخواست کی تھی کہ وہ بریلی جاکر آنجہانی دیوان سنگھ کے انتقال کے واقعات کی تحقیقات کریں مسٹر گپتا نے اس کے جواب میں ایک بیان دیا ہے کہ وہ کسی تحقیقات اس وجہ سے نہیں کر سکتے کہ ابھی تک ان کے نان افیشل جیل وزیٹرس کے تقرر کا گزٹ نہیں ہوا ہے

جامعہ ادبیہ

جامعہ ادبیہ کی طرف سے ۱۰ ستمبر ۶ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزکٹو افیسر کے بنگلہ پر ایک ایٹ ہوم اور اس کے بعد مشاعرہ ہو گا جس کی صدارت خان بہادر مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی ریٹائرڈ منسٹر کمشنر کریں گے۔

سٹی کانگرس کمیٹی

یکم ستمبر کو سٹی کانگرس کمیٹی کا ۱۹۴۲ء کے بعد پہلا جلسہ لالہ پیارے لال اگروال کی صدارت میں ہوا جس میں ایک رزولیوشن اس مفہوم کا پاس ہوا کہ گورنر صوبہ سرہیلٹ کی کوئی یادگار قائم کرنا غیر ضروری ہے۔ اور اس کمیٹی کے ممبران سے استعفے دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

مسٹر ایس ایس یوسف کمیونسٹ کو کانگرس کمیٹی سے نکال دیا گیا ہے۔

تلک ہال کی واپسی اور اس کے خالی کرانے کی گورنمنٹ سے درخواست کرنے کا رزولیوشن بھی پاس کیا گیا ہے۔

امپلائرس ایسوسی ایشن

امپلائرس ایسوسی ایشن کی سالانہ رپورٹ ۱۹۴۴ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ایسوسی ایشن کے ۱۳۱ ممبر تھے اور ۲۰ ممبر اور دوران سال میں بڑھے اور ۶ ممبران استعفیٰ دیدیا۔ ممبران کے ماتحت کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ۶۶٫۷۷۰ تھی

ایکس پرافٹ ٹیکس

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے ایکس پرافٹ کو فوراً واپس لینے کی بابت گورنمنٹ ہند سے درخواست کی ہے اور کم سے کم اس سال اس کی شرح میں کمی کی درخواست کی ہے۔

تلک ہال

معلوم ہوا ہے کہ تلک ہال اور کانگرس کے دوسرے سامان کی واپسی کے متعلق گورنمنٹ کے احکامات مقامی حکام کو موصول ہو چکے ہیں اور غالباً اسی ہفتہ میں اس کی واپسی ہو جائے گی۔ اور تلک ہال سے راشننگ کا دفتر دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے گا۔

سوتی کپڑا۔ چاول۔ گیہوں

کانپور میں سوتی کپڑے۔ چاول اور گیہوں کی بہت کمی محسوس ہو رہی ہے گورنمنٹ یا تو پبلک کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام کرے ورنہ ان پر سے کنٹرول ہٹائے تاکہ کھلے بازار میں مال دھنی اپنا مال بھیجے اور پبلک اس کو اپنی ضروریات کے مطابق خرید سکے۔

ہمارا خیال ہے کہ کنٹرول ہٹ جانے سے تمام وہ مال جو انڈر گراونڈ ہو گیا ہے مارکیٹ میں آ جائے گا اور پبلک کو تکالیف سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مسٹر ایچ۔ ایس استفنسن ایک ماہ کی رخصت پر ۵ ستمبر سے تشریف لے گئے ہیں اور اس مدت کے لئے مسٹر ال۔ جانسن نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لیا ہے اور مسٹر جانسن کی جگہ ٹاون راشننگ افیسر مسٹر بھرت نرائن ہوئے ہیں۔

ہومیوپیتھک کانفرنس

۱۷ و ۱۸ ستمبر کو یو پی ہومیوپیتھک کانفرنس کا اجلاس کانپور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کی صدارت میں ہو گا۔

ہندو سبھا

آگرہ ہندو سبھا کے سیکرٹری آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں دورہ کرتے ہوئے کانپور بھی آئے تھے ۲۳ ستمبر کو اس کا جلسہ بھاری ترا‌س میں ہو گا۔

ہوائی جہاز کا حادثہ

۲ ستمبر کو کانپور سے ایک میل دور موضع دلیپ نگر کے نزدیک ایک ہوائی جہاز کا حادثہ ہو گیا جس سے ایک سویلین ہلاک ہوا اور جہاز کے چلانے والے سب ہلاک ہو گئے۔

ایک طالب علم ڈوب گیا

ہردوئی کا رہنے والا ایک لڑکا مسمی شیو نرائن جو ڈی۔ اے۔ وی کالج میں بی۔ اے میں پڑھتا تھا گنگا میں نہانے گیا اور ڈوب گیا۔ افسوس!

سلور جبلی

"سنی النسوتیا" نامی تصویر جو سنٹرل ٹاکیز کانپور میں چل رہی ہے اس کی سلور جبلی (۲۵ واں ہفتہ) ۳ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ہوئی جس کے لئے مسٹر پریم چند جین منیجر اپر انڈیا پکچرس لمیٹڈ دہلی بھی کانپور آئے تھے اس موقع پر معززین شہر کو مدعو کر کے لیمن۔ پان سگریٹ سے خاطر تواضع کی گئی۔

نئی تہذیب کی برکت سے ہندوستان کی آزادی پسند عورتیں کس قدر بیباک اور شوہر بیزار بن گئی ہیں اس کا اندازہ بمبئی کے اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک خوش جمال فیشن ایبل عورت نے ایک عدالت میں درخواست دی ہے کہ مجھے میرے شوہر سے الگ کرا دیا جائے حالاں کہ اسے اپنے شوہر کے خلاف کوئی شکایت بھی نہیں ہے۔

کسی عورت کا اپنے شوہر سے علیحدگی چاہنا اس حالت میں تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ اسے کوئی تکلیف ہو لیکن اس فیشن کی پرستار دلدادہ آزادی اور شوہر بیزار عورت کے بارے میں یہ معلوم کر کے آپ پھڑک اٹھیں گے کہ جب عدالت نے اس سے وجہ دریافت کی کہ کیوں اسے اس کے شوہر سے طلاق دلوا دی جائے تو اس نے بصد انداز دلربائی اپنی صراحی دار گردن کو خمیدہ کر کے یہ جواب دیا کہ مجھے اپنے شوہر سے شکایت تو کوئی نہیں۔ بس میرا دل نہیں چاہتا کہ اب اس کے ساتھ زندگی بسر کی جائے۔

ہندوستان کے شوہروں کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ یورپ اور امریکہ میں آزادی پسند بیویاں اپنے شوہروں سے طلاق حاصل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور بیان کرتی ہیں۔ مگر ہندوستان میں آزادی پر مٹنے والی جان دینے والی عورتیں اپنی یورپ اور امریکہ کی استانیوں سے بھی ایک قدم آگے جا رہی ہیں اور ہندوستانی عورتیں میدان آزادی میں اس قدر تیز دوڑ لگانے کے لئے ہیں ان کا اور ان کے بچوں کا اللہ ہی مالک ہے کیوں کہ یہ عین ممکن ہے کہ شوہر صبح کو بیوی کو خوش و خرم چھوڑ کر دفتر جائیں اور شام کو واپس آئیں تو آزادی کی پرستار بیوی سامان باندھے تیار ہوں کہ اپنا گھر سنبھالو اور مجھے طلاق دیدو کیوں کہ اب تمہارے ساتھ زندگی بسر کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

بلا وجہ شوہر سے بیزار ہو جانے والی اس عورت کی داستان سُن چکنے کے بعد اب ایک شوہر پرست بیوی کی کہانی بھی سن لیجئے جنھوں نے بر سر عدالت اپنی "شوہر پرستی" کا کچا چٹھا بیان کیا ہے۔

ان کی شادی کو صرف دو برس ہوئے تھے مگر ان کا دل اپنے شوہر سے بھر گیا اور انھوں نے غیر مردوں سے انکھیاں لڑا کے اپنے گھر ہی میں لیلا مجنوں کا جدید ترین ڈرامہ شروع کر دیا۔ شوہر کو جب یہ معلوم ہوا کہ اس کا گھر ایک عشقیہ ناٹک کا تھیٹر بنا ہوا ہے تو اس نے بیوی سے باز پرس کی۔ اس پر "وفا شعار" بیوی نے پھٹکار بتاتے ہوئے کہا کہ خبردار جو ہماری باتوں میں دخل دیا ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں ہوگی شوہر بے چارے نے اس ہتیار قسم کی بیوی کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا تو نیک سیر بیوی نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ اصل میں تو میرا جی اس شوہر سے بھر چکا ہے اور یہ مجھے طلاق ہی دیدے تو اس کے اور میرے دونوں کے لئے بہترین زندگی ہے۔ چنانچہ غریب شوہر نے جان بچی لاکھوں پائے کہتے ہوئے تازہ بتازہ نو بنو کی شائق بیوی کو طلاق دیدی۔

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ کبھی ہندوستانی یورپ اور امریکہ کی عورتوں کی بیوی کی بے وفائی اور اندھی آزادی کا مذاق اڑایا کرتے تھے مگر نئی تہذیب کی عنایت سے اب ہندوستان کی نویلی آزادی پسند عورتیں ان سے بھی آگے قدم مار رہی ہیں۔

برلن۔ ۳۱ اگست اتحادی کنٹرول کونسل کے ممبروں نے اہل جرمنی کو مطلع کیا ہے کہ جرمنی میں ایک کنٹرول کونسل قایم ہو گئی ہے۔

گلِ نرگس!

(از مسٹر ایم۔ اے آکاش)

اوہ! پیارے اور شگفتہ نرگس! ہم تمہیں دیکھ کر رونے لگتے ہیں۔ آہ! تم کتنے جلد قید حیات کی کشمکش سے آزاد ہو جاتے ہو۔ ابھی تو آفتاب صبح نے اپنے سفر کی نصف منزل بھی طے نہیں کی۔ ہاں ٹھہرو! صرف تھوڑی دیر ہی کے لئے ٹھہر جاؤ۔ صرف اس وقت تک کے لئے جب تک کہ دن شب کی آغوش نہ ہو جائے تاکہ نغمہ ہا ودعا رہائے شام سے فراغت پاکر ہم دونوں بارگاہ قدرت میں ساتھ چلیں۔

آہ گل نرگس ہماری حیات بھی اتنی ہی مختصر ہوتی ہے جتنی تمہاری۔ ہمارا زمانہ عیش و عشرت بھی اتنا ہی مختصر ہوتا ہے جیسا تمہارا عرصۂ حیات۔ ہم بھی اس وقت دنیا سے اسی طرح گذر جاتے ہیں جیسے تمہارے سارے ساعت و لمحات۔ ہم یا تو موسم گرما کی بارش کی طرح غائب ہو جاتے ہیں۔ یا پھر شبنم کے ان قطرات کی طرح جو کہ کبھی دوبارہ نہیں پائے جاتے۔

حکومت ہند نے کالا پانی ختم کر دیا

نئی دہلی۔ یکم ستمبر حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ انڈمان اور نکوبار کے ٹاپو اب قیدیوں کے لئے کالا پانی نہیں ہے۔ حکومت اس کو نئے طریقہ پر آباد کرنے کی اسکیم تیار کر رہی ہے۔ وہاں لکڑی کی پیداوار بڑھانے۔ زراعت کو ترقی دینے اور ٹاپو کے دوسرے ذرائع کو فروغ دینے کی اسکیم مکمل کی جا رہی ہے۔ جس وقت جاپانیوں نے ٹاپو پر قبضہ کیا اس وقت وہاں پانچ ہزار اور چھ ہزار کے درمیان قیدی تھے۔ حکومت کا خیال ہے کہ اس وقت ان میں سے چار یا پانچ ہزار قیدی باقی ہوں گے ان کو ایک سال کے بعد ان کے گھروں کو واپسی کی اجازت دیدی جائے گی۔

حکومت یو۔ پی اور لوکل باڈیز!

لکھنؤ ۳۰ اگست۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ اب چونکہ لڑائی ختم ہو گئی ہے لوکل باڈیز کے سوال پر غور کر رہی ہے کہ جس پر اس نے ۱۹۴۲ء میں اسی خیال سے قبضہ کر لیا تھا کہ ان کے اہلکاران لڑائی کے خلاف تحریکات میں حصہ لیں گے۔

جلد ہی یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ ان پر سے قبضہ اٹھا لیا جائے۔ یا وہ کسی خاص وزارت کے سپرد کر دیئے جائیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے تین میونسپل بورڈ ہیں مثلاً برندابن، غازی پور اور مرزاپور اور ایک بلیا ڈسٹرکٹ بورڈ۔

ہندوستانیوں کو گورنر بنایا جائیگا

لنڈن ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ لیبر گورنمنٹ ہندوستانی صوبوں کے لئے گورنر مقرر کرنے کی پرانی روایت توڑنے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ جو گورنر مقرر ہوں گے یہ بھی تجویز ہے کہ ہندوستانیوں کو گورنر مقرر کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک فہرست تیار کی جا رہی ہے۔

پروفیسر لاسکی ہندوستان نہیں آرہے ہیں

سٹاک ہالم۔ پہلی ستمبر۔ پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے رائٹر سے کہا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ میں ہندوستان وہاں کے آئینی مسئلوں کا معائنہ کرنے جا رہا ہوں۔

گورنر بنگال چھٹی پر جائیں گے

کلکتہ ۳۱ اگست۔ ہز اکسلنسی مسٹر کیسی گورنر بنگال ایک ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں ان کے بجائے مسٹر ٹوئنم قائمقام گورنر ہوں گے۔

عورت اور مرد!

گذشتہ سے پیوستہ

یہ صحیح ہے کہ مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب مشرق و مغرب میں فرق ہے لیکن ہندوستانی مردوں کو اس مغالطہ میں نہ پڑنا چاہیئے کہ فرانسیسی عورت کے جو خیالات نقل کئے گئے ہیں وہ یورپ کی عورتوں کے خاص ہیں۔ ہندوستانی عورتوں کے دماغ میں وہ خیالات پیدا نہیں ہوتے واقعہ یہ ہے کہ عورتیں یورپ کی ہوں یا ہندوستان کی، عورتیں ہیں کوئی وجہ نہیں کہ کم و بیش وہی خیالات ہندوستانی عورتوں کے دماغ میں پیدا نہ ہوں، خصوصاً ایسی حالت میں جب فرانسیسی خاتون کے پیش کئے ہوئے، مردوں کے نقشے...... ہندوستانی مردوں کے ملتے سے ملتے ہوئے ہیں۔ ایک بار ایک عورت نے "لیڈیز جرنل" میں ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ جس کا عنوان تھا۔ "مردوں سے محبت کی اُمید نہ رکھو" اس مضمون سے اس مسئلہ پر مزید روشنی پڑتی ہے کہ عورتوں کا نظریہ مردوں کے متعلق کیا ہے۔

مضمون کا ماحصل یہ ہے:۔

"شادی شدہ عورتوں کی فطری خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کے شوہر ان سے والہانہ محبت کریں۔ لیکن ایسی خوش قسمت عورتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ جن کے شوہر محبت پرست ہوتے ہیں۔ علی العموم عورتوں کو اپنے اس جذبہ کا خون کرنا پڑتا ہے یا بہ حالت مایوسی عورتیں مردوں سے ترک تعلق کر لیتی ہیں۔ عورت محبت کو ایک قابل قدر متاع سمجھتی ہے اور اس کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کر دیتی ہے لیکن یہ متاع گراں بہا مشکل ہی سے کسی عورت کو نصیب ہوتی ہے، وہ عورت بڑی خوش قسمت ہے۔ جس نے محبت پرست شوہر مل جائے ورنہ عام طور پر مرد محبت کے پیش نظر نہیں۔ بلکہ کسی اور ہی غرض سے شادی کرتے ہیں۔ علی العموم شادی کرنے سے مردوں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں ایک ایسا رفیق مل جائے جو ان کے خانگی اُمور کو بوجوہ احسن سر انجام دے سکے اور ان کے لئے ہر طرح کی راحت و آسایش مہیا کر سکے اور ان کے توالد و تناسل کو قایم کر سکے، ظاہر ہے کہ ان چیزوں سے محبت کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔

محبت اغراض و نفسیات سے پاک ہوتی ہے لیکن شادی کی بنیاد ہی اغراض و نفسیات پر ہے، اسلئے شادی شدہ عورتوں کا مردوں سے محبت کی اُمید رکھنا غلط ہے۔ عورتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ محبت کے لئے بہت کم شادی کی جاتی ہے عام طور پر شادی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں ملکر زندگی کے نظام کو چلا سکیں ـــــ شادی سے پہلے عموماً مرد اپنی بیویوں سے اظہار محبت کرتے ہیں۔ اس لئے شادی کے بعد عورتیں محبت کی خواستگار ہوتی ہیں لیکن عورتوں کو بہت جلد پتہ چلتا ہے جسے وہ سچی محبت سمجھتی تھی وہ محبت کا ایک ڈرامہ تھا۔

چند روز کے بعد محبت ختم ہو جاتی ہے اس لئے کہ مرد محبت کے نام سے جن جذبات کا اظہار کرتے ہیں وہ فی الحقیقت جذبات محبت تو ہوتے نہیں نفسیات کی کارفرمائی ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

ہٹلر ابھی تک زندہ ہے

لندن ۲ ستمبر۔ یہاں اس بارے میں قیاس آرائی ہو رہی ہے کہ جنگی مجرم مارٹن بورمن کسی قید خانہ میں جرمن سپاہیوں کے اندر موجود ہے ہمبرگ میں ایک جرمن قیدی نے برطانی افسروں کو بتلایا کہ اس نے پہلی مئی کو مارٹن بورمن کو ہمبرگ کے باہر دیکھا گیا۔ سٹاک ہالم کے اخبار آفٹن بلیڈٹ کا بیان ہے کہ شکوار کو بورمین کی براڈ کاسٹ ہوئی خفیہ تقریر شہر میں سنی گئی۔ بورمن نے اپنے براڈکاسٹ میں کہا کہ ہٹلر ابھی تک زندہ ہے اور جرمنی میں ہے

۱۸ ہزار جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

ماسکو۔ کل ۱۸ ہزار جاپانی افسروں اور سپاہیوں نے جن میں تین جنرل بھی تھے روسی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے

حافظ سنگ تراش

از محمد امتیاز بٹ گجرات!

بہت سال گزرے۔ قسطنطنیہ میں ایک آدمی رہتا تھا۔ جو پتھر تراش کر ان کی مورتیاں بنا کر بیچتا تھا۔ اسے حافظ سنگ تراش کہا کرتے تھے۔ اکثر جب وہ پتھر کاٹتے کاٹتے تنگ آجاتا تو سوچتا کہ میں بھی کتنا بدنصیب ہوں، سارا دن پتھر کاٹتا رہتا ہوں۔ مجھے ضرور دوسرے لوگوں کی طرح خوشی منانی چاہیئے۔

ایک دن جب کہ سخت گرمی تھی۔ وہ اپنے کام سے اُکتا گیا۔ اُس نے اچانک بہت سے آنے والے قدموں کی آہٹ سنی۔ اس نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو اُسے ایک بڑا جلوس اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ جس میں ایک بادشاہ تھا۔ جو زرق برق لباس پہنے ہوئے تھا۔ حافظ نے کہا ؎

ہائے میں وائے میں
قیصر ہوتا کاش میں

تب ایک آواز آئی۔ "تم بادشاہ بن جاؤ" اور پھر حافظ نے اپنے آپ کو گھوڑے پر سوار پایا۔ اُس کے دائیں بائیں سپاہی تھے۔ مگر جلد ہی سورج کی تیز شعاعوں سے اس کا تاج گرم ہو گیا اور وہ گرمی محسوس کرنے لگا۔ اُس نے دیکھا کہ اس کے تمام سپاہی اور گھوڑے تھک گئے ہیں۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ بادشاہ سے طاقتور سورج ہے تو اُس نے کہا ؎

ہائے میں وائے میں
سُورج ہوتا کاش میں

تب وہی آواز آئی۔ "تم سورج بن جاؤ" اور پھر حافظ سورج بن گیا۔ اور زمین پر چمکنے لگا۔ اتنے میں ایک کالی گھٹا اٹھی اور آسمان پر چھا گئی۔ ایک دن بادل سورج کے سامنے آگیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ سورج سے بھی زبردست کوئی چیز ہے تو اُس نے کہا ؎

ہائے میں وائے میں
بادل ہوتا کاش میں

وہی آواز آئی "تم بادل بن جاؤ" تب وہ بادل بن گیا اور خوب برسا۔ حتیٰ کہ تمام ندی نالے بھر گئے اور پانی کناروں سے باہر بہنے لگا۔ تمام گاؤں بہ گئے۔ لیکن ایک چٹان اپنی جگہ پر قایم رہی۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ بادل سے بڑھ کر زبردست چٹان ہے تو اُس نے کہا ؎

ہائے میں وائے میں
چٹان ہوتا کاش میں

تب وہی آواز آئی۔ "تم چٹان بن جاؤ" اور وہ چٹان بن گیا۔ اتنے میں ایک وزنی ہتھوڑا تھا۔ اُس آدمی نے آکر زور زور سے چٹان پر ہتھوڑے مارنے شروع کر دیئے۔ تکلیف سے بے تاب ہو کر وہ چلایا اور بولا ؎

ہائے میں وائے میں
حافظ ہوتا کاش میں

اُسی آواز نے کہا "تم اصلی حالت میں آجاؤ" اور وہ اصلی حالت میں آگیا۔ اُس نے کہا "سورج بادشاہ سے زیادہ طاقتور تھا۔ بادل سورج سے زیادہ طاقتور۔ چٹان بادل سے اور میں حافظ سب سے زیادہ طاقتور ہوں۔

(تعلیم و تربیت)

فلمی صنعت کے زوال کا خطرہ

(از جناب ایاز دہلوی)

جنگ کے خاتمہ کے بعد دوسری صنعتوں کی طرح ہندوستان کی فلمی صنعت کے بارے میں بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ صنعت عنقریب گرتے گرتے اسی سطح پر آجائے گی جس سطح پر کہ یہ جنگ سے قبل ۱۹۳۹ء میں تھی۔ چنانچہ ہندوستان کے فلمسازوں نے بڑی بڑی اور قیمتی تصاویر تصاویر کی تیاری کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے اس کے علاوہ فلمسازی کی رفتار بھی سست پڑ گئی ہے کیوں کہ فلمسازوں کا خیال ہے کہ اب فلموں کی کامیابی کا دور گزر چکا ہے۔ اور موجودہ حالات میں اگر بڑی لاگت کی تصویریں بنائی جائیں گی تو نفع ہونا تو درکنار لاگت کی قیمت کا نکلنا بھی دشوار ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ تعداد میں فلمیں بنانے سے بھی گریز کیا جا رہا ہے۔ غرضکہ اس وقت ہندوستان کے فلمی صناعوں میں ایک ہیجان برپا ہے۔ اور تقریباً سب ہی فلمساز پریشان اور سراسیمہ دکھائی دے رہے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسری صنعتوں کی طرح جنگ کے خاتمہ کے بعد فلمی صنعت پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور پڑیگا۔ لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ جنگ کے خاتمہ کا جو صنعت سب سے کم اثر قبول کرے گی وہ صرف فلمی صنعت ہے فلمی صنعت اور دوسری صنعتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ دوسری صنعتیں تو اس لئے متاثر ہوں گی کہ باہر سے ہندوستان میں مال آنا شروع ہو جائے گا۔ لیکن دیسی زبان کی بنی بنائی فلمیں کیوں کر باہر سے درآمد نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے اس پر کم سے کم اثر پڑیگا اور بہت ممکن ہے کہ اس صنعت پر کوئی خاص اثر ہی نہ پڑنے پائے۔

فلمی صنعت کو جنگ کے خاتمہ کے بعد زیادہ سے زیادہ جو نقصان پہونچ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اب ایسی عامیانہ اور بے معنی تصویریں نہیں چل سکیں گی جو جنگ کے زمانہ میں دیکھی جاتی رہی ہیں اور میرا خیال یہ ہے کہ یہ فلمی صنعت کا اس میں فائدہ ہے کہ ایسے تمام فلمساز اور فلم کمپنیاں فنا ہو جائیں۔ جو ناکارہ فلمیں تیار کر کے عوام کو فلمی صنعت سے بدظن کرتی رہی ہیں۔ یقینی طور پر ایسی فلم کمپنیوں اور فلم سازوں کو فنا ہو جانا چاہیئے اور اگر واقعی نااہل اور ناکارہ فلم ساز فنا ہو گئے تو پھر فلمی صنعت میں ایک نیا خوشگوار دور شروع ہو گا اور اس دور کے شروع ہونے کے بعد کوئی تعجب نہیں کہ ہندوستان میں فلمی صنعت کی ہر دل عزیزی میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔

برطانیہ کو ویسٹ انڈیز کے ٹاپو فروخت کرنے کا مشورہ

واشنگٹن ۲ ستمبر۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ادھار اور پٹہ کا معاملہ محض برطانیہ اور امریکہ کے درمیان بحث کا معاملہ نہیں رہا بلکہ امریکہ میں اول درجہ کا خانگی سیاسی جھگڑا بن گیا ہے۔ اور اب امریکی کانگریس اور وائٹ ہاؤس کے درمیان پچھلے ماہ سے جو عارضی صلح ہو رہی تھی اس کو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ صرف پانچ روز کے بعد کانگریس کا اجلاس پھر سے بلانے کے ساتھ ریپبلکن پارٹی اور دائیں بازو والے ڈیمو کریٹ ایک ساتھ مل کر ٹرومین کے خلاف یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انھوں نے یہ اعلان کر کے ۴۲ ارب ڈالر کے اس قرضہ کی جو اس نے اتحادی قوموں کو ادھار اور پٹہ کے ماتحت دیا ہوا ہے پوری ادائیگی کرنے کا مطالبہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی امریکہ کا وہ سب سے بڑا ہتھیار کھو دیا ہے جو امریکہ سودے بازی کرنے کے لئے لڑائی کے بعد استعمال کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے صدر ٹرومین کے خلاف اس بنا پر نکتہ چینی کی ہے کہ انہوں نے برطانیہ کو موجودہ مشکل سے نکالنے کی عارضی اسکیم کیوں تیار کی اور اسے کیوں ظاہر کیا۔

اقوال زریں

اُمید بیداری کا خواب اور نااُمیدی نفس کی راحت ہے۔

اُمید قوی اور محنت بلیغ کامیابی ہے۔

نااُمیدی آزادی اور اُمید بندگی ہے

اُمید آخری چیز ہے جسکو ہم دنیا میں چھوڑتے ہیں۔

لب تک جام پہونچنے میں بھی بہت سی لغزشیں حائل ہیں۔

خوشامد اور گریہ وزاری کرنے سے نااُمیدی بہتر ہے

انسان کی اُمیدیں آسمان میں بھی موجود ہیں

ناکامیابی ہی کامراں بناتی ہے۔

موج تبسم

مسافر:- میں راولپنڈی کب تک پہونچ سکونگا؟
لاری ڈرایور:- آجکل، پرسوں، مابعد سال بعد

مسافر:- یہ کیا؟
لاری ڈرایور:- یہ لاری جالندھر جا رہی ہے معلوم نہیں آپ وہاں سے کب واپس آئیں۔

سنا ہے کہ اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی سے اُس نے شادی کر لی ہے "
"ہاں" " وہ دوسری ساس کو صدمہ پہونچانا نہیں چاہتا تھا"

آج کل کی لڑکیاں تو بس بجلی ہیں بجلی"
"کیا مطلب؟"
"جب ان سے جسم چھو جائے تو زبردست دھکا لگتا ہے۔

دلچسپ معلومات

مُردوں کو زندہ کرنیکا سلسلہ شروع ہو گیا!

اسی سے قبل معلوم ہوا تھا کہ روسی ڈاکٹروں نے ایسے مردہ انسانوں کو زندہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو جنگ میں زخمی ہو جانے کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ روس میں کئی ایسے انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے جو بجلی کے حادثہ سے جان بحق ہو گئے تھے

روسی ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ جو بجلی کے حادثہ میں آدمی مرتے ہیں ان کی موت عام مرنے والوں کی موت سے بالکل مختلف ہے۔ بظاہر تو ان کا قلب ساکت ہو جاتا ہے اور خون کی گردش بند ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی زندگی کے آثار ان میں باقی رہتے ہیں۔ اگر فوراً ہی ان کے قلب میں حرکت پیدا کر دی جائے۔ تو وہ دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔

اسی جدید اُصول اور دریافت کے پیش نظر روسی ڈاکٹر اس وقت تک بہت سے ایسے مردوں کو زندہ کر چکے ہیں جو بجلی کے حادثوں میں کام آچکے ہیں۔

امریکہ میں کورٹ شپ کے خلاف جہاد!

یورپ و امریکہ میں عشق کے بعد شادیوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل رہی ہے لیکن اب امریکہ میں ایک ایسا اصلاح پسند طبقہ بھی پیدا ہو گیا ہے جو عشقبازی کے بعد شادیوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا کر رہا ہے اس طبقہ کی رائے ہے کہ اگر امریکہ میں عشق کے بعد شادیاں ہوتی رہیں تو امریکہ کی معاشرتی زندگی بالکل برباد ہو جائے گا۔

ان اصلاح پسندوں کی رائے ہے کہ کیونکہ عشق کے بعد کی شادیاں جذباتی اور رومانی ہوتی ہیں اس لئے ان شادیوں سے وہ ٹھوس فوائد حاصل نہیں کئے جا سکتے جو ایک سچی شادی کے بعد حاصل ہونے چاہئیں ان کا خیال ہے کہ عشق کے بعد کی شادیاں عموماً جذبات کی رو میں بہہ جانے والے کے بعد کی جاتی اس لئے جوں ہی یہ جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں میاں بیوی میں ناچاقی شروع ہو جاتی ہے۔

یہ اصلاح پسند طبقہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عشق کے بعد کی شادیوں سے روکنے کے لئے زبردست جدوجہد کر رہا ہے۔ دیکھنا ہے کہ ان اصلاح پسندوں کو کس حد تک کامیابی حاصل ہوتی ہے؟-

---

سُبھاش چندر بوس ابھی زندہ ہیں؟

لندن۔ ۰ور ستمبر۔ نئی دہلی سے اخبار "آبزرور" کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے حکومت سے جو اپیل کی تھی کہ سبھاش چندر بوس کو معاف کر دیا جائے اس سے امریکہ میں ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امریکی نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس بات کا پختہ ثبوت موجود ہے کہ جاپان کے ریڈیو نے جب سبھاش بابو کے مرنے کی خبر براڈکاسٹ کی اس کے بعد ان کو سیگاؤں میں دیکھا گیا۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ برطانی اور امریکی فوجی حلقوں میں اس خبر پر یقین نہیں کیا جا رہا ہے کہ سبھاش چندر" بوس ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔

سر کا خطاب واپس کر دیا

لکھنؤ ۱۳ر اگست۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ہندو مہاسبھا کے لیڈر نے وائسرائے صاحب کے پرائیویٹ سکریٹری کو حسب ذیل خط روانہ کیا کہ اگر اخبارات میں کیا گیا اعلان کافی نہیں سمجھا گیا تو میں ان کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہندو مہاسبھا کے فیصلہ کے مطابق جو مہاسبھا کی آل انڈیا سبھا میں ۱۸ر اگست کو پاس ہوا میں اپنے سر کے خطاب کو واپس کرتا ہوں

افسانہ

شہر کی لڑکی

ایک نصیحت آمیز کہانی

از جناب اننت پرشاد ودیارتھی بی۔ اے!

شادی کے بعد سمترا سسرال آئی تو اُسے یہاں کی ساری باتیں بالکل نئی معلوم ہوئیں اس کے ماں باپ شہر میں رہتے تھے۔ گاؤں میں اس کا کوئی عزیز اور رشتہ دار بھی نہ تھا، اس لئے اس نے کبھی گاؤں نہ دیکھا تھا۔ دو چار دن تو گھر میں مہمانوں کی بھیڑ رہی لیکن جب سب چلے گئے تو سمترا کو جیسے یہ گھر کاٹنے لگا۔ گھر میں بوڑھی ساس اور ایک چھوٹی نند تھی۔ سسر کا سارا وقت کھیتوں میں ہی گذرتا تھا۔ ساس اور نند دن بھر گھر کے کاموں میں لگی رہتی تھیں۔ اور یہ گھر گرہستی کے کام بھی عجیب تھے سمترا نے اپنے گھر میں بھی دیکھا تھا سویرے کھانا کھا کر والد دفتر چلے جاتے تھے، چھوٹے بھائی اسکول جاتے تھے، اس کے بعد گھر میں کوئی کام نہ رہتا تھا۔ اس کا اور اس کی ماں کا کام دونوں وقت بس کھانا تیار کرنا تھا۔ مگر یہاں تو جیسے کاموں کا سلسلہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔

پہلے تو ساس نے سوچا بہو شہر کی لڑکی ہے بیچاری کو دیہات کے کاموں کا علم نہیں۔ کوٹنا پیسنا، پھر کھیتی باڑی کے کام۔ گھر میں چار چھ جانور ہیں۔ ان کی دیکھ بھال بھی تو اپنے ہی کو کرنی پڑتی ہے۔ بلوا ہا ہے پر اس کے اوپر تو سارا کام چھوڑا نہیں جا سکتا۔ سمترا اپنی ساس نند کو یہ سب کام کرتے دیکھتی تو اُسے بہت تعجب ہوتا۔ ساتھ ہی اُسے اپنی قسمت پر رونا بھی آتا۔ کہ وہ کس جنگل میں بیاہ دی گئی ہے یہاں تو اس سے ایک دن بھی نہ رہا جائے گا۔ ایک دن ساس نے کہا۔
" بہو یہ شہر نہیں ہے، یہاں تو یہی کام ہے۔ میرے بعد تجھے ہی یہ گرہستی سنبھالنی ہوگی اس لئے ابھی سے سب کام کاج سیکھ لے۔

سمترا کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ بولی "پر ماں جی یہ سب کام تو مجھ سے نہ ہو سکیں گے۔

ساس چُپ رہی۔ سمترا کی طرف وہ ایک ٹک دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔ پر بہو یہ سب نہ کرو گی تو تمام کام کیسے چلے گا۔ یہ دیہات ہے بنا کئے کیسے چلیگا۔ پر مجھ سے تو یہ نہ ہوگا۔ ماں جی! کہہ کر سمترا اٹھ کر اپنی کوٹھری میں چلی گئی۔ اس کے دل کا درد اُبھر آیا۔ چارپائی پر لیٹ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

سمترا کی سسرال زیادہ دولتمند نہ تھی پر کھانے پینے سے مزے میں تھے۔ گھر میں دو ہل کی کھیتی ہوتی تھی۔ آمدنی کافی تھی۔ اس سے تو سسر اپنے لڑکے جگناتھ کو شہر میں پڑھانے کا خرچ اٹھایا کرتے تھے۔ جگناتھ دسویں درجہ میں تھا پاس ہو کر وہ کسی اچھی جگہ نوکر ہو جائے گا۔ اسی تخیل میں اس کے دن گذر رہے تھے۔ جگناتھ کی ماں کو گھر میں بہو لانے کی بڑی خواہش تھی۔ اس لئے اس سال جگناتھ کی شادی بھی ہو گئی۔ جگناتھ پڑھا لکھا ہے۔ دیہات کی لڑکی اس کو پسند نہ آئے گی۔ یہ سوچکر ہی جب سمترا کے والد جگناتھ کو دیکھنے آئے تو ماں نے فوراً شادی طے کر لی۔ سمترا کے والد نے بھی دیکھا کہ لڑکا پڑھ رہا ہے اور اگر گھر میں بھی زمین جائداد ہے لڑکی سکھی رہے گی۔ مگر سمترا کی زندگی کس قدر دوبھر ہو گئی۔ اس نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو اس گھر میں نہیں رہے گی۔ جگناتھ کو کو تعلیم ختم کرنے میں ایک سال ہی باقی ہے انٹرنس پاس ہو جائے گا تو اس کو شہر میں اپنی الگ گرہستی بنا لے گی تب تک وہ اپنے والد کے ہی گھر میں رہے گی۔

یہی سوچتے سوچتے شام ہو گئی پر سمترا اپنے کمرے سے باہر نہ نکلی شام کو کشوری نے پکارا تو وہ چونک کر اٹھ بیٹھی۔ کشوری اندر گئی۔ سمترا کے چہرے کو دیکھ کر وہ ذرا ٹھٹھکی۔ پھر بولی۔ بھابھی تم رو رہی تھیں

کیا؟-
" اس جنگل میں میں رونے کے سوا اور کیا کروں۔
سمترا نے طنزیہ لہجہ میں جواب دیا۔

کشوری چپ رہی۔ اسی گھر میں وہ پیدا ہوئی۔ اور یہیں اس کی زندگی کے دن گذرتے آ رہے تھے مگر ابھی تک تو اسے ایسا نہیں لگا۔

وہ چپ چاپ چلی گئی۔ سمترا نے اس دن کھانا بھی ٹھیک سے نہ کھایا۔ رات کو جگناتھ سے اس نے کہا کہ وہ اس گھر میں نہیں رہ سکتی، جب تک شہر میں اس کی کوئی نوکری نہیں ہو جاتی وہ اپنے میکے میں رہے گی۔

جگناتھ نے بیوی کو سمجھایا مگر جوانی میں انسان کے دماغ میں جو بات گھر کر جاتی ہے اُسے پورا کئے بغیر وہ چین سے نہیں بیٹھتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجبور ہو کر دوسرے دن جگناتھ نے اپنی سسرال والوں کو خط لکھدیا دو چار دن بعد ہی سمترا اپنی سسرال نہیں آئی۔ جگناتھ نے اس سال انٹرنس پاس کر لیا۔ آگے پڑھنے کی اس کی طبیعت تھی مگر سمترا کی ضد کی وجہ سے اس کو اس خیال کو ترک کرنا پڑا۔ اور نوکری کی تلاش کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا مگر نوکری کا ملنا اس قدر آسان تو نہ تھا۔ نہ معلوم کتنے پڑھے لکھے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں۔ کئی مہینوں تک دفتروں کا چکر کاٹنے کے بعد اسے ایک بنک میں چالیس روپے کی نوکری کا ملنا تھا کہ سمترا کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ اپنی آئندہ زندگی کی رنگین تصویر بنانے لگی،

انھوں نے الگ کرایہ پر ایک مکان لے لیا۔ اور اس میں رہنے لگے۔ سمترا چاہتی تھی کہ وہ بھی اپنی دوسری سہیلیوں کی طرح بڑی شان و ٹھاٹ کے ساتھ رہے، وہ اپنی سہیلیوں کے گھر جاتی تھی، ان سب کے شوہر اچھی اچھی جگہوں پر ملازم تھے۔ ان کی آمدنی جگناتھ کی آمدنی سے کہیں زیادہ تھی مگر سمترا چاہتی تھی کہ وہ کسی سے گھٹ کر نہ رہے مکان اگرچہ چھوٹا ہی تھا مگر اس نے اُسے خوب اچھی طرح سے سجا رکھا تھا۔ جگناتھ سمترا کو سمجھاتا کہ ہم لوگ غریب آدمی ہیں ہم کو غریبوں کی طرح رہنا چاہئے مگر سمترا نے اس کی ایک نہ مانی جب سمترا اپنی کسی سہیلی سے ملتی تو اسے یہ بتانے میں بڑی شرم معلوم ہوتی کہ اس کا شوہر جگناتھ ایک بنک میں معمولی کلرک ہے۔ وہ ایسا کسی سے کہہ ہی کیسے سکتی تھی اپنی سہیلوں پر اپنی اصلی حالت نہ ہونے دینے کی غرض سے جب کوئی اس سے اس کے شوہر کے متعلق دریافت کرتی تو وہ اسے بنک کا منیجر بتا دیتی۔

سمترا کی ایک سہیلی کا نام مالتی تھا۔ مالتی کے والد پہلے سمترا کے والد کے پڑوسی تھے۔ مالتی اور سمترا دونوں بچپن کی دوست تھیں۔ مالتی کی شادی شہر میں ہوئی تھی۔ اس کے شوہر وکالت کرتے تھے۔ ان کا اپنا مکان مالتی اس مکان کو اور سجا کر رکھتی تھی۔ ایک دن سمترا مالتی کے گھر گئی تو باتوں ہی باتوں میں اس نے کہا بہن — تمہارا مکان بہت خوبصورت ہے میں بھی ایسا ہی ایک مکان چاہتی ہوں۔ وہ ایک مکان خریدنے کی فکر میں بھی ہیں۔ پر کوئی اچھا مکان ہاتھ نہیں آتا۔

مالتی نے کہا۔ میرے بغل والا مکان بک رہا ہے بہت اچھا مکان ہے، تم اپنے شوہر سے کہہ کر اسے خرید لو تو بڑا ہی اچھا ہو۔ ہم لوگ پڑوسی ہو جائیں گے

سمترا نے پوا چھا تو کہدیا مگر دل میں اس کو بہت دکھ ہوا وہ جانتی تھی کہ ایسا مکان خریدنے کی اس کی حیثیت شاید کبھی نہ ہوگی۔ اس دن کے بعد وہ مالتی کے یہاں پھر نہیں گئی کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ مالتی مکان خریدنے کی بات چلائے۔

اس بیچ دو ماہ گذر گئے۔ سمترا سے پھر مالتی کی ملاقات نہ ہوئی۔ اس لئے اس دن جب مالتی کا نوکر خط لے کر آیا

تو سمترا کو کوئی تعجب نہ ہوا۔ مالتی نے اسے شام کو بلایا تھا۔ لکھا تھا کچھ اور عورتیں آئیں گی۔

شام کو سمترا مالتی کے گھر گئی تو دیکھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی ایک دوسری عورت سے باتیں کر رہی ہے سمترا کو دیکھتے ہی مالتی نے اٹھ کر سمترا کا استقبال کرتے ہوئے ارے سمترا تم جیسے بھول ہی گئیں کتنے دنوں بعد آج آئی ہو۔

سمترا نے مسکرا کر کہا۔ ہاں ادھر کچھ کام کاج میں اس طرح مشغول رہی کہ حاضر نہ ہو سکی۔

مالتی نے پہلے سے بیٹھی ہوئی عورت کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے کہا" یہی ہیں ہماری سہیلی سمترا جن کے متعلق کہہ رہی تھی۔ ان کے شوہر ایک بینک میں منیجر ہیں،

کس بینک میں؟ عورت نے دریافت کیا۔

سمترا نے بینک کا نام بتلا دیا اور اپنے شوہر کے سلسلہ میں باتیں کرنے لگی تھوڑی دیر میں مالتی نے کہا۔ ارے سمترا میں نے تم سے ایک بات تو بتائی ہی نہیں ہمارے بغل والے مکان کو جس کو تم خریدنا چاہتی تھیں اسے انھوں نے خرید لیا ہے اب یہ میری پڑوسن ہو گئی ہیں۔

سمترا نے مسکرا دیا۔ بولی ہاں مکان مجھے بہت پسند تھا مگر میرے شوہر کسی اور مکان کے خریدنے کی بات چیت کر رہے ہیں جانتی ہوں کہ میری پسند کا ہی وہ مکان خریدیں گے اس لئے میں نے اس مکان کو خریدنے کے لئے انہیں زور نہیں دیا۔ پر آپ کے لئے تو یہ مکان آرام دہ ہے؟ سمترا نے مالتی کی پڑوسن سے پوچھا۔

" جی ہاں ابھی تو مجھے کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی" اس عورت نے جواب دیا۔

بات چیت ہوتی رہی۔ مالتی کی پڑوسن نے آئندہ اتوار کو سمترا اور مالتی کو اپنے یہاں بلایا سمترا کو اس نئے تعارف سے بڑی خوشی حاصل ہوئی تھی کیوں کہ اس کی طبیعت سمترا کو بہت بھلی معلوم ہوئی۔

یکایک سمترا کو دھیان آیا، اس نے ان کے شوہر کے متعلق تو کچھ دریافت ہی نہیں کیا۔ اس لئے پوچھا" آپ کے شوہر کیا کرتے ہیں؟

مالتی نے درمیان میں ہی کہا ارے بہن سمترا میں تو یہ بتانا ہی بھول گئی۔ ان کے شوہر مسٹر کپور تمہارے شوہر والے بینک کے ڈائرکٹر ہیں۔

سمترا کا سارا جسم جیسے سُن پڑ گیا ہو۔ اس کے بعد وہ زیادہ دیر تک مالتی کے یہاں نہ بیٹھ سکی۔ کام کا بہانا بنا کر جب وہ چلنے لگی تو مسٹر کپور نے کہا آئندہ اتوار کو آپ ضرور تشریف لائیں۔

" ضرور آؤں گی" سمترا نے کہا اور اپنے مکان کی طرف چل پڑی۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ میں نے فضول جھوٹ کہا۔ اگر اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ میں نے فضول جھوٹ کہا اگر اس نے اپنے شوہر سے یہ سب بات کہی تو وہ کیا خیال کریں گے۔ سمترا کو آج بہت افسوس ہو رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی کہ اس نے آخر اپنی حیثیت بڑھا چڑھا کر بتلائی ہی کیوں؟"

اس دن جگناتھ روز کی بہ نسبت دیر کر کے لوٹا۔ سمترا نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم نہ کیا۔

دوسرے دن پھر اس نے ارادہ کیا مگر شام ہونے پر پھر اسے ہمت نہ ہوئی۔ تیسرا دن تھا وہ بھی گزر گیا۔ اتوار نزدیک آ گیا اس کو اپنے شوہر سے سب کچھ بتلا دینا چاہیئے،

جمعہ کا دن تھا۔ سارے دن سمترا اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی سوچتی رہی، آج شام کو جگناتھ روز کی بہ نسبت جلد ہی آ گیا۔ سمترا کو اس سے بہت حیرت ہوئی۔ اس کا دل دھڑکنے لگا۔ کوشش کرنے پر بھی وہ اپنے دل کے درد کو نہ کہہ سکی۔

جگناتھ نے ناشتہ کرتے کرتے سمترا سے کہا آج تم بہت اداس دکھلائی پڑ رہی ہو؟ چلو کہیں ٹہل آئیں۔ اس سے تمہارا دل بہل جائے گا۔

سمترا کی طبیعت اگرچہ باہر جانے کی نہ تھی مگر شوہر کی بات وہ ٹال نہ سکی۔ اس نے کپڑے پہنے اور شوہر کے ساتھ چل پڑی۔ جگناتھ نے باہر آ کر ایک تانگا کر لیا۔ تانگا شہر کے باہر جانے والی سڑک پر چلنے لگا اور دھیرے دھیرے شہر کی بستی سے دور ہونے لگا۔ جگناتھ چپ چاپ بیٹھا تھا شہر سے لگ بھگ تین میل دور ہو کر جگناتھ نے تانگا رکوا دینے کو کہا۔ تانگہ سے اتر کر کھیتوں کے بیچ بنی ہوئی پگڈنڈی پر وہ چلنے لگا سمترا بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ یکایک سامنے کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے جگناتھ نے کہا دیکھو سمترا یہ ہرے بھرے کھیت یہ لہلہاتی فصل ان کو ہم سے کون چھین سکتا ہے۔

" کوئی نہیں" گم سم سی حالت میں سمترا نے جواب دیا وہ کھیتوں کے بیچ بنے ہوئے چھوٹے مگر صاف اور خوبصورت گھر کی طرف گئے جس کے چاروں طرف باغ لگا تھا اور جس میں آم کے درخت لگے ہوئے تھے۔ شام کے وقت سارا دن چراگاہوں میں چرنے کے بعد کچھ گائیں اور بھینسیں لوٹ رہی تھیں۔ جگناتھ نے ان کو دیکھ کر کہا۔ یہ جانور ہمیشہ ہمارا ساتھ دیں گے۔

"ہاں" سمترا نے آہستہ سے جواب دیا۔

ایک مکان کے دروازہ پر پہونچ کر جگناتھ نے کہا اور یہ گھر، یہاں ہم امن و شانتی کے ساتھ رہ سکتے ہیں، یہ مزدور ہمارا حکم مانیں گے۔

جگناتھ کی باتیں سمترا کی سمجھ میں بالکل نہیں آ رہی تھیں اس لئے آخرکار اس نے کہا۔ آج تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آ رہا ہے۔ یہ کھیت، یہ جانور اور یہ گھر یہ سب تمہارے کیسے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

جگناتھ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل گئی۔ اس نے کہا سمترا میں نے ابھی تک تم سے ایک بات نہیں بتلائی وہی بتلانے کے لئے میں آج تمھیں یہاں لایا ہوں، آج میری نوکری چھوٹ گئی۔

سمترا کے منہ پر یکایک یہ لفظ نکل گئے۔ اس نے مجرمانہ نگاہوں سے جگناتھ کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا آہ میں نے تم سے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔ اور اس نے مسٹر کپور سے تعارف اور ان سے جگناتھ کے بینک منیجر ہونے کی ساری بات کہہ سنائی۔

جگناتھ نے مسکرا کر کہا تھا۔ سمترا اس میں تم نے کچھ جھوٹ نہیں کہا میں بینک منیجر تو تھا ہی

تم بینک منیجر تھے سمترا نے حیرت سے پوچھا

" ہاں ہاں پچھلے سال میں منیجر بنا دیا گیا تھا اور مجھکو تین سو روپیہ تنخواہ ملتے تھے مگر میں نے تم سے نہیں بتایا کیوں کہ میں جانتا تھا کہ اگر تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ میری آمدنی بڑھ گئی ہے تو تم اپنا خرچ بنا اور بڑھا دو گی۔

اوہ!۔ سمترا نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں" اور میں نے اپنی آمدنی سے یہ سب کھیت پات خریدے ہیں۔ گائے۔ بیل اور بھینس خریدی ہیں اور مکان بنوایا ہے، اب اب کہو یہ سب تمہارا ہے کہ نہیں۔ اب بولو سمترا تم شہر چھوڑ کر گاؤں میں رہنا پسند کرو گی یا نہیں۔ سمترا کا دل شہر کی بناوٹی زندگی سے پھر گیا تھا، وہ فوراً کہہ اٹھی میں غلطی پر تھی اب مجھکو شہر بالکل پسند نہیں۔

سمترا اور جگناتھ اب اپنے اس نئے مکان میں رہتے ہیں۔ ان کو کھیتی سے کافی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور سمترا کو شہر سے دور رہنے کا کوئی غم نہیں ہے۔

نیشنلسٹ مسلمانوں کی میٹنگ

نئی دہلی۔ ۳۱ راگست یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ان تمام مسلم انجمنوں کی طرف سے جو کہ مسلم لیگ سے باہر ہیں ماہ ستمبر کے درمیان دہلی میں ایک میٹنگ ہوگی جس میں انتخاب کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک انتخابی بورڈ قایم کیا جائے گا میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ ہوگا کہ جنرل اسمبلی کے انتخاب میں کھڑا ہوا جائے یا نہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ نان مسلم لیگ کی انجمنوں نے یہ پہلے ہی فیصلہ کر لیا ہے کہ صوبے کی قانونی مجلس کی ہر مسلم نشست کے لئے مقابلہ کیا جائے۔

کراچی ۳۱ راگست۔ رائے صاحب گوکل داس نول داس سابق ہندو وزیر سندھ نے ہندو مہا سبھا کے فیصلہ کے بموجب رائے صاحب کا خطاب چھوڑ دیا۔

جاپان کی راجدھانی میں جنرل میک آرتھر کا فاتحانہ داخلہ

ہتھیار ڈالنے کی دستاویز پر دستخط ہو گئے

ٹوکیو۔ ۳ ستمبر۔ اتحادی فوجوں کے سپریم کمانڈر آج ٹوکیو میں داخل ہو جائیں گے۔ وہاں پہونچ کر آپ ٹوکیو میں اتحادی فوجوں کے داخلہ کا انتظام کریں گے۔ خیال ہے کہ اتحادی فوجیں آٹھ دس روز کے اندر ٹوکیو میں داخل ہو سکیں گی۔

ٹوکیو کی کھاڑی میں زبردست طوفان آ گیا ہے اس لئے اتحادی فوجوں کے وہاں اترنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

نیویارک کی ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اور فارموسا کی طرف بہت زور کا طوفان آ رہا ہے۔ خیال ہے کہ وہ موکشو کے پار سے آ کر ٹکرائے گا۔ کل صبح ۸ بجے امریکی جنگی جہاز" سوری" پر جاپان کے ہتھیار ڈالنے کی رسم ادا ہوگی، پہلے جنرل میک آرتھر نے جاپانی نمائندوں کو ہتھیار ڈالنے کی دستاویز پر دستخط کرنے کے لئے بلایا۔ جب جاپانی دستخط کر چکے اس کے بعد جنرل میک آرتھر نے دستخط کئے اور اس کے بعد اور نمائندوں نے دستخط کئے۔ دستاویز پر پہلے جاپان کے نمائندوں نے پھر جنرل میک آرتھر نے اور اس کے بعد امریکہ اور چین، برطانیہ، روس آسٹریلیا، فرانس، ڈچ ایسٹ انڈیز اور نیوزی لینڈ کے نمائندوں نے دستخط کئے شہنشاہ جاپان نے اتحادیوں کی شرطوں کو مانتے ہوئے حکومت جاپان اور امپیریل ہیڈ کوارٹر کو اپنی طرف سے دستخط کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ آپ میری رعایا کو ہر جگہ لڑائی بند کر دینا چاہیئے اور ہتھیار رکھ دینے چاہیں اور ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر نیک نیتی سے عمل کرنا چاہیئے۔

شرطیں

جاپانیوں نے مندرجہ ذیل دستاویز پر دستخط کئے:۔

(۱) ہم ان شرطوں کو مانتے ہیں جو اتحادی قوموں کی طرف سے ۲۰ رجولائی ۱۹۴۵ء کو پیش کی گئی تھیں۔

(۲) ہم اعلان کرتے ہیں کہ جاپانی امپیریل ہیڈ کوارٹر تمام جاپانی فوج اور وہ تمام فوجیں جو جاپانیوں کے ماتحت ہیں بلا شرط ہتھیار ڈال رہی ہیں۔

(۳) ہم تمام جاپانی فوجوں کو خواہ وہ کہیں کیوں نہ ہوں حکم دیتے ہیں کہ وہ فوری لڑائی بند کر دیں اور ہتھیار رکھ دیں۔ کسی جہاز یا ہوائی جہاز کو یا کسی جائداد کو نقصان نہ پہونچائیں

(۴) تمام شہری، فوجی اور سمندری افراد اتحادیوں کے سپریم کمانڈر کا حکم مانیں۔ جاپان میں فوجی ٹریننگ بند کر دی گئی۔

فلپائن میں جاپانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور ہتھیار ڈالنے کی رسم پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ملایا میں پلانگ میں جاپانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

جاپان کے سب سے بڑے سمندری اڈہ ٹرک میں جاپانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں

سنگاپور کے فاتح نے ہتھیار ڈال دیئے

لفٹنٹ جنرل یاماشیتا جس نے سنگاپور فتح کیا۔ تھا آج ۳۲ ویں امریکن ڈویزن میں پہونچا اور ہتھیار ڈال دیئے اس کے ساتھ چار اور جاپانی جنرل تھے

جاپان کے وزیراعظم نے اہل جاپان کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے جس میں اہل جاپان کو شرطوں پر نیک نیتی کے ساتھ عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

آج جاپان میں غم کا دن منایا جا رہا ہے۔ بہت سے لوگ شہنشاہ جاپان کے محل کے آگے جھکے ہوئے دیکھے گئے۔

اُدھار اور پٹہ منسوخ نہیں ہوگا

امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس نے کہا کہ امریکہ نے اتحادی قوموں کے نام اُدھار پٹہ کا قرضہ منسوخ نہیں کیا ہے۔ ان سے ڈالر کی صورت میں قرضہ ادا کرنے کو نہیں کہا جائے گا بلکہ ان سے کہہ دیا گیا ہے کہ وہ ادائیگی کے بارے میں امریکہ سے کوئی سمجھوتہ کر لیں یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ان سے تجارتی پابندیاں کم کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ برطانیہ پر خاص طور پر اس کا اطلاق ہوگا۔ جس کے نمائندے اگلے ہفتہ ادہار اور پٹہ کے نعم البدل پر غور کرنے کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔

مسٹر برنس نے یہ واضح کر دیا کہ صدر ٹرومین نے کانگریس سے جو رپورٹ کی ہے کہ اتحادی قوموں کے ساتھ نقدی کے سوائے اور سمجھوتہ ہی نہیں ہوگا۔

نیشنل ہیرلڈ ایک مہینہ بعد شائع ہوگا

لکھنؤ ۳۱ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نیشنل ہیرلڈ جس کے ڈائرکٹروں کی میٹنگ جواہر لال نہرو کی صدارت میں ہوئی تھی ۲ راکتوبر کو گاندھی جینتی سے شائع ہوگا مسٹر رفیع احمد قدوائی ڈائرکٹر کی میٹنگ میں شرکت کے بعد لکھنؤ پہونچ گئے ہیں۔

کمیونسٹ لیگ کی حمایت میں

الہ آباد۔ ۳۱ راگست۔ ایک مقامی اخبار میں رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ کمیونسٹ پارٹی نے آئندہ انتخاب میں قوم پرور مسلمانوں کے امیدواروں کے خلاف مسلم لیگ کے امیدواروں کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی یکم ستمبر۔ مسٹر ایس۔ کے پٹیل بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کے سیکرٹری نے تمام پراونشل کانگرس کمیٹی کے نام ایک گشتی چٹھی جاری کی کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نشست کے وقت آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبران کو بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کا مہمان ہونا چاہیئے۔

ہندوستانی ڈائرکٹری

"ہندوستانی ڈائرکٹری" کے نام سے اردو زبان میں ہم ایک ایسی ڈائرکٹری شائع کر رہے ہیں جو دنیا بھر کی عموماً اور ہندوستان بھر کی خصوصاً صنعتی و تجارتی معاملات پر ہوگی یہ اردو زبان میں اپنی قسم کی پہلی تالیف ہے اس سلسلہ میں ہم اردو داں پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ حسب ذیل امور میں ہماری امداد کرے۔

(۱) اپنے علاقے میں جو ادارے قومی چندوں سے چل رہے ہوں ان کے نام مقاصد اور کل ضروری لیکن مختصر حالات سے ہمیں مطلع فرمایئے۔

(۲) طے کیا گیا ہے کہ ہندوستانی ڈائرکٹری کے ۲۵۰ نسخے ایسی لائبریریوں کو جو مستحق ہوں مفت دئے جائیں۔ ایسی لائبریری کے منتظم اصحاب سے امید ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی درخواستیں درج رجسٹر کرا لیں گے

(۳) کاریگروں اور صناعوں سے امید ہے کہ وہ فوراً اپنے پتے اور کاروبار سے مطلع کریں گے۔

(۴) صنعت اور تجارت پیشہ اصحاب علم دوست حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جن معلومات یا تجربات کو اردو داں پبلک کے لئے ضروری اور مفید سمجھیں "ہندوستانی ڈائرکٹری" میں درج کرنے کے لئے روانہ فرمائیں۔

(۵) آخر میں مالدار اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ ضرورتمند لیکن غریب افراد تک ڈائرکٹری پہونچانے میں مقدور بھر کوشش کریں۔

مزید تفصیلات ذیل کے پتہ سے حاصل کئے جائیں۔

مینجنگ ڈائرکٹر
آئی۔ ڈی۔ اے۔ اے
پوسٹ بیگ نمبر ۱۱ منگلور سٹی

بزم ادب حلیم مسلم کالج

بزم ادب حلیم مسلم کالج کا افتتاحیہ جلسہ بتاریخ ۲۷ر اگست ۱۹۴۵ء زیر صدارت جناب پروفیسر احتشام حسین صاحب کالج ہال میں منعقد ہوا۔ قرآن خوانی کے بعد جناب صدر نے تقریباً ۴۰ منٹ تک "جدید اردو ادب" پر نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ جس کے بعد کالج کے مقابلہ مضمون نگاری میں بہترین مضمون نگار طلبار کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ طے پایا کہ بزم ادب کی جانب سے ایک کل ہند مقابلۂ مضمون نگاری کیا جائے جس میں ہندوستان کی کل یونیورسٹیوں، کالجوں اور اسکولوں کے طلبار کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ آخر میں طلبار کی جانب سے ایک ڈرامہ "ادبی دنگل" پیش کیا گیا۔

کانپور کے حجاج کیلئے سہولت

حجاج کی سہولیت کے لئے دفتر ہذا سے اس کا انتظام کیا جارہا ہے کہ قافلہ حجاج کانپور سے ایک ہی بوگی میں روانہ ہو لہذا جو حضرات اس سال اس مقدس فریضہ کی ادائی کے لئے کانپور سے روانہ ہونے والے ہوں ان سے التماس ہے کہ وہ ازراہ مہربانی باوقات دفتر یعنے دس تا چار ساعت دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ واقع ناظر باغ کانپور تشریف لاکر نام و پتہ کو درج رجسٹر کرادیں تاکہ تعداد پوری ہونے پر کارروائی شروع کی جاسکے۔ اور انتظام ہونے کے بعد ان کو اطلاع دی جاسکے۔

ناظم دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ

سر فیروز خان نون کا استعفےٰ منظور

آنریبل سر فیروز خان نون کے سی ایس آئی کے سی آئی ای نے گورنر جنرل کو مطلع کیا ہے کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۵ء کو اگزیکیٹو کونسل سے استعفیٰ دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ پھر سیاسیات میں حصہ لے سکیں۔ گورنر جنرل نے ان کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے

لندن میں لارڈ ویول کی بات چیت

لندن ۳۰ر اگست۔ رائٹر کا پولٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ موجودہ آثاروں کے مطابق لارڈ ویول کی بات چیت دس روز کے اندر خاتمہ کے قریب پہونچ جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ کل وزیروں نے سیاسی اور آئینی مسئلوں پر غور کیا اور خیال ہے کہ وزیروں سے مزید بات چیت یہ ہفتہ ختم ہونے سے پہلے ہوگی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ لیبر گورنمنٹ اور لارڈ ویول کے درمیان موجودہ بات چیت کے نتیجہ کے طور پر کوئی ایسی آئینی اسکیم سامنے آنے والی نہیں ہے اس پر پہلے غور نہ ہوسکا ہے۔ لیکن ایسے کافی آثار دکھائی دے رہے ہیں کہ بہت جلد ایسی کوشش کی جائے گی کہ ہندوستان میں ایک ایسی منسٹری قائم کی جائے کی کوشش کی جائے گی جو ہندوستان کا معاملہ حل کرنے کی کوشش کرے۔ ایسی کوئی خبر نہیں ہے کہ حکومت برطانیہ کرپس تجویزوں کو ترک کرے گی۔

مہاراجہ نیپال کا عطیہ

نئی دہلی ۳۱ر اگست۔ مہاراجہ نیپال نے برطانوی اسیران جنگ کے امدادی فنڈ میں جو وائسرائے کا قائم کردہ ہے پچاس ہزار روپیہ کا عطیہ مرحمت کیا ہے۔

اُردو اخبار نویسوں کی کل ہند کانفرنس

آپ کو غالباً اس بات کا علم ہوگا کہ یو۔ پی اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا قیام اکتوبر ۱۹۴۴ء میں ہوا تھا۔ اور یہ سن کر آپ کو مسرت ہوگی کہ اس تھوڑی سی مدت میں اس نے ملک میں ایک خاص جگہ حاصل کرلی ہے۔

ہماری سب سے پہلی کوشش اس سلسلہ میں یہ تھی کہ ہم اپنے صوبہ کے ارباب صحافت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنا ہمنوا بنائیں اور دوسری یہ کہ حکومت ہماری اجتماعی حیثیت تسلیم کرلے خدا کا شکر ہے کہ دونوں باتوں میں ہم کامیاب ہوگئے۔ چنانچہ اس وقت صوبہ کے بیشتر اخبارات اور رسائل اس ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں اور حکومت ہماری سفارشوں ہمارے مطالبات اور ہمارے مشوروں کو سننے کے لئے اپنی آمادگی ظاہر کرچکی ہے۔ لیکن بایں ہمہ اس اعتراف پر مجبور ہیں کہ ایسوسی ایشن نے اپنی حقیقی تدابیر کی تکمیل کی طرف کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا پھر اس کا سبب یہ نہیں کہ ہم کو فنڈ کی کمی کی شکایت ہے یا یہ کہ ہمارے لائحہ عمل سے ارباب صحافت کو اتفاق نہیں بلکہ صرف یہ کہ ہم اپنی جماعت کے تمام منتشر افراد کو اس وقت تک ایک مرکز پر مجتمع نہیں کرسکے اور وہ ہم آہنگی ہم میں پیدا نہیں ہوئی جو تکمیل کار کے لئے ازبس ضروری ہے

اس وقت تک ہماری ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ اور کونسل کے متعدد جلسے ہوچکے ہیں اور ان تمام جلسوں کی روداد پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ایسوسی ایشن کا اب اردو اخبار نویسوں کی کل ہند کانفرنس طلب کرنا نہ صرف اس لحاظ سے ضروری ہے کہ ہمارا دستور العمل اس امر پر مجبور کرتا ہے بلکہ اس حیثیت سے بھی کہ اب ہم کو اپنی برادری کی اصلاح و ترقی کے لئے صوبہ سے باہر کے ارکان صحافت اور ارباب فکر و رائے سے بھی تبادلۂ خیال اور تعاون و مشورہ کی ضرورت ہے اور اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر ایسوسی ایشن کی کونسل نے یہ طے کیا ہے کہ آئندہ ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ہندوستان کے تمام اردو اخبار نویسوں کو لکھنؤ آنے کی زحمت دی جائے تاکہ اردو صحافت کے مستقبل پر غور کرکے کوئی صحیح اور مشترک راہ عمل پیدا کرسکیں۔

اگر آپ ہمارے صوبہ ہی سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں تو ہمیں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہمیں یقین ہے کہ اس باب میں آپ کا تعاون حاصل کرنے میں ہم کو ضرور کامیابی ہوگی اور آپ بہت جلد از جلد اپنی شرکت کی منظوری کی اطلاع دیں گے اور

اگر باوجود اس صوبہ سے متعلق ہونے کے اب تک ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہوئے ہیں تو ازراہ کرم اس کی ممبری قبول فرمایئے اور آئندہ کل ہند کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹایئے

اگر آپ کا تعلق کسی دوسرے صوبہ سے ہے اور وہاں کوئی ایسوسی ایشن اردو اخبار نویسوں کی قائم ہوچکی ہے تو ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے اور اگر کوئی ایسی انجمن قائم نہیں ہے تو انفرادی حیثیت سے اس کانفرنس میں شرکت فرمایئے اور ہمیں اپنے مشوروں سے مستفید ہونے کا موقع دیجئے

بہرحال ضرورت ہے کہ ہندوستان کی بیش از بیش نمایندگی اس کانفرنس کو حاصل ہو تاکہ ہم ایک کل ہند صحافتی انجمن کی بنیاد قائم کرکے زیادہ منظم و وسیع پیمانہ پر اپنے مستقبل کے متعلق غور کرکے کوئی راہ عمل متعین کرسکیں۔

ہم ہیں آپ کے جواب کے منتظر
نیاز فتحپوری صدر (ایڈیٹر "نگار" لکھنؤ)
انیس احمد عباسی (سکریٹری) (ایڈیٹر روزنامہ حقیقت)

نوٹ

ہم آپ سے اس بات کی بھی درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے صوبہ اور شہر کے دوسرے اخبار نویسوں کے پتوں سے بھی مطلع کیجئے تاکہ ہم اپنی یہ درخواست ان حضرات تک بھی پہونچا سکیں!!

۲۷ر اگست ۱۹۴۵ء

مسز پنڈت الکشن لڑینگی

لندن ۳ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مسئلہ کی گفت و شنید کی پہلی منزل ختم ہوگئی ہے، لارڈ ویول، وزیر ہند وزیر خارجہ اور دیگر مدبرین سے گفتگو کرچکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گفتگو اگلے ہفتہ آخری منزل پر پہونچے گی اور لیبر گورنمنٹ اپنی پالیسی کو لارڈ ویول تک پہونچا دے گی۔

۷ر ستمبر کو کوریا امریکہ کے قبضہ میں آجائیگا

لندن ۲ر ستمبر۔ جاپانی گورنمنٹ کے کیونک نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی چوبیسویں فوج کے دستے ۷ر ستمبر کو کوریا کے دار السلطنت کیجو پر قبضہ کرلیں گے۔

"پانیر" کے ایڈیٹر کا استعفےٰ

لکھنؤ ۲۸ر اگست۔ معلوم ہوا ہے ایچ۔ ای۔ بی کلیگے اڈیٹر "پانیر" لکھنؤ نے اپنی جگہ سے استعفیٰ دیدیا ہے

یو۔ پی میں ۲۴ر نومبر کو الکشن ہوگا

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی نے مرکزی اسمبلی کے عام انتخابات کے لئے ۲۴ر نومبر ۱۹۴۵ء کی تاریخ معین کی ہے۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جسقدر جلد ممکن ہو صوبجاتی مجالس قانون ساز کے لئے اپنی اپنی انتخابی فہرستیں بالکل مکمل کرلیں۔

حج کے متعلق انتظامات

بقیہ صفحہ اوّل

۵- مجھے معلوم ہے کہ بندرگاہ کے مسافرخانہ پُرانے قسم کے ہیں اور ان میں کثیر التعداد حاجیوں کے رہنے کی کافی گنجائش نہیں ہے اور انھیں ان میں راحت نہیں مل سکتی۔ میں نے حاجیوں کے کیمپوں میں رہنے کے انتظام کو سدھارنے اور دوسری راحتیں مہیا کرنے کی اسکیمیں تیار کی ہیں۔

لیکن ظاہر ہے کہ دوران جنگ میں ان اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا تھا۔ اب جبکہ ختم ہو گئی ہے مجھے پوری امید ہے کہ ان اصلاحی اسکیموں پر پورا عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ ہم نے اپنے گذشتہ سال کے تجربہ کی روشنی میں ایسے تمام عارضی انتظامات کئے ہیں جن سے پبلک کی دشواری میں معقول کمی ہو جائے گی رہنے کی مزید گنجائش مہیا کرنے کے لئے شامیانے لگائے جا رہے ہیں، پانی اور روشنی کی معقول فراہمی کے انتظامات بھی ہو رہے ہیں۔ حاجیوں کے کیمپ میں ایک ڈاکٹر دن رات برابر موجود رہے گا۔ حاجیوں کو جہاز پر سوار کرنے میں مدد دینے کی غرض سے مزید عملہ مہیا کیا جا رہا ہے۔ کیمپ میں ڈاک کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں ایک بہت منظم تحقیقاتی دفتر بھی کھولا جا رہا ہے ہمارے محکمہ کے دو سینئر مسلم افسر- ڈپٹی سکریٹری اور حج آفیسر بھی کیمپ کے انتظامات کی ذاتی طور پر دیکھ بھال کریں گے۔ تمام صوبوں سے کراچی جانے کے ریلوے سفر کی تمام آسانیاں مہیا کرنے کا خاص انتظام کیا جا رہا ہے۔

غالباً یہ بات آپ بھی مانیں گے کہ ممکن ہے کہ ہم اپنی بہترین کوششوں کے باوجود بھی حاجیوں کے کیمپ میں معیاری انتظامات نہ کر سکیں لیکن مجھے امید ہے کہ مسلم پبلک میری اس یقین دہانی کو مان لے گی کہ ہم نے اس سال کے دشوار حالات میں آسانیاں مہیا کرنے کی کوشش اٹھا نہیں رکھی ہے۔

کیا میں یہ توقع بھی کر سکتا ہوں کہ حاجی ہماری دشواریوں پر نظر کرتے ہوئے صبر اور تحمل سے کام لے کر ہمارے عملہ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس سال کے لئے جو پروگرام بنایا گیا تھا اسے حج کی مجلس قائمہ کے سامنے پیش کر کے اس کی منظوری لے لی گئی تھی۔

لارڈ ویول اگلے ہفتہ بات چیت ختم کر لیں گے

لنڈن ۶ ستمبر- رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ وائسرائے اگلے ہفتہ تک بات چیت مکمل کر لیں گے

جاپانی پارلیمنٹ کا غیر معمولی اجلاس

ٹوکیو- ۴ ستمبر- شہنشاہ ہیرو ہٹو آج جاپانی پارلیمنٹ کے غیر معمولی اجلاس کی افتتاحی رسم میں شریک ہوں گے اور جاپان کو بہ یمانہ جنگ سے بہ یمانہ امن پر واپس لانے کے نئے مجلس آئین ساز کا افتتاح کریں گے۔ رائٹر کے اسپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ جاپان میں اس وقت آلوؤں اور کھانے پینے کی دوسری چیزوں کے راشن میں کمی کی جا رہی ہے۔ کچے مال کی بہت کمی ہے۔ کارخانوں میں کام کرنے والے کاریگروں کی بیکاری کا مسئلہ سنگین ہے اور عوام کو شکست کا جو صدمہ ہوا ہے اس کو دور کرنے کا سوال بھی حکومت کے روبرو پیش ہے، فوج سے آئے ہوئے کچھ سپاہی کھیتی باڑی کے کام میں لگ جائیں گے۔ لیکن حکومت کو برباد شدہ شہروں کی پھر سے تعمیر کا کام شروع کرنا ہے صنعتوں کو پھر سے بحال کرنا ہے تیس لاکھ فوج کو منتشر کرنا ہے اور ایک کروڑ جنگی مزدوروں کو کام مہیا کرنا ہے، ٹوکیو میں ابھی تک اتحادی سپاہیوں کا داخلہ بند ہے، جاپان میں مذہبوں کو آزادی حاصل ہو گی، اس کے علاوہ چین منچوریہ، کوریہ فارموسا اور پیسفک سے واپس آنے والے ساٹھ لاکھ جاپانیوں کو آباد کرنے کا کام بہت وقت طلب ہے بعد کی خبر ہے کہ شہنشاہ آج پارلیمنٹ کے ہوئے اجلاس میں تقریباً آدھ گھنٹہ تک موجود رہے۔

جاپان کا فوجی طبقہ اتحادیوں سے انتقام لینے کی تیاری کر رہا ہے

ماسکو- ۱۳ ستمبر- روسی اخبار "پروُدا" نے اتحادیوں کو تنبیہ کیا ہے کہ ان کو جاپان پر خاص کر فوجیوں اور شہنشاہیت پرستوں کی نگرانی رکھنا چاہیئے۔ یہ لوگ اپنی پوزیشن برقرار رکھنے اور انتقام لینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اخبار نے اتحادیوں کو رجعت پسند قوتوں کے خلاف بھی تنبیہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس قسم کی قوتیں یوروپ میں پھر سر اُٹھا رہی ہیں، اخبار نے سابق وزیر اعظم فرانس موسیو ولادل کے اس بیان کی مذمت کی ہے جس میں اُنھوں نے میونخ کے معاہدہ کو حق بجانب ٹھہرایا ہے۔ اخبار نے اتحادیوں کے درمیان گہرے میل جول پر زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ اختلاف پیدا ہونا ضروری ہے لیکن یہ بات اچھی ہے کہ ان پر کامیابی سے قابو حاصل کیا جا رہا ہے۔

روسی فوج کے اخبار "ریڈ سٹار" نے بھی اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔

سنگاپور پر دو تین روز بعد قبضہ ہو سکے گا

دور یورپ میں برطانیہ کے سب سے بڑے سمندری اڈے سنگاپور میں ابھی تک جاپانی فوجوں نے ہتھیار نہیں ڈالے ہیں۔ مگر وہاں ہتھیار ڈالنے کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ برطانی جنگی بیڑہ سنگاپور کے قریب پہونچ گیا ہے، دو تین روز بعد جب ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر دستخط ہو جائیں گے۔ برطانوی جنگی بیڑہ سنگاپور پہونچ جائیگا۔ اس وقت سرنگ سمیت جہاز جہازوں کے لئے راستہ صاف کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ابتدائی انتظامات کرنے کے لئے برطانی ایسٹ انڈیز بیڑے کے کمانڈر ایڈمرل سر آرتھر پاور کل سنگاپور پہونچ گئے ہیں یہ ایڈمرل سیڈوسک یا لینڈ جو قبضہ کرنے والی فوجوں

اسپین میں گیہوں کی کمی!

میڈرڈ ۲ ستمبر- اسپین میں اس وقت گیہوں کی زبردست کمی ہے اندازہ ہے کہ ۱۹۴۵ء میں ۱۸ اور ۲۰ لاکھ ٹن کے درمیان گیہوں پیدا ہوگا- کم سے کم ضرورت ۳۳½ لاکھ ٹن کی ہے-

جشن فتح بلہور ضلع کانپور

تحصیل بلہور میں اتحادیوں کی مکمل فتح کا جشن ۳۰ اگست کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا تحصیل بھر میں پانچ بڑے سنٹر مقرر کئے گئے تھے۔ چوبے پور، شیوراجپور، بلہور، اردل، ککون۔ ہر ایک سنٹر میں اسکولوں کے بچوں کے ورزشی کھیل ہوتے اور ان میں مٹھائی اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ غریبوں کو غلہ بانٹا گیا۔ تقریباً ۱۵-۱۶ ہزار اتحادی جھنڈے تقسیم کئے اور نصب کئے گئے۔ خاص خاص عمارتوں پر شاندار چراغاں ہوا۔ آتشبازی چھڑائی گئی۔ نوبت و شادیانے بجائے گئے اور رقص و سرود کی محفلیں کی گئیں۔

جشن فتح میں کس دھوم دھام کے ساتھ عام و خاص باشندوں نے حصہ لیا اس کا اندازہ قصبہ بلہور سنٹر کے پروگرام سے ہو سکے گا۔ یہاں خود حاکم پرگنہ جناب سید محمد ابراہیم صاحب بہ نفس نفیس پروگرام کے ہر حصہ میں شرکت فرمائی۔

گرانڈ ٹرنک روڈ پر جو قصبہ کے اندر سے گزرتی ہے نصف درجن سے زیادہ خوشنما پھاٹک بنائے اور سجائے گئے تھے۔ حاکم پرگنہ صاحب نے اپنی نگرانی میں غریبوں میں غلہ تقسیم کرایا اسکول کے بچوں کے کھیل کود ہوئے اور ان میں مٹھائی اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

چودھری دگرپا جیت سنگھ رئیس بھٹی حویلی نے ایک شاندار دکٹری لنچ دیا۔

سہ پہر کو ایک بڑا جلوس نکالا گیا جس میں مرصع رتھ سجے ہوئے ہاتھی و گھوڑے بھی تھے یہ جلوس قصبہ کے اندر گشت کرنے کے بعد ٹاؤن اسکول کے میدان میں آکر رکا جسے خوب سجایا گیا تھا۔ یہاں ایک عام جلسہ جناب حاکم پرگنہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں کثیر پبلک کے علاوہ پرگنہ کے تمام بڑے بڑے زمیندار و رؤسا شریک ہوئے جس میں رائے صاحب چودھری رام ادھین، چودھری پیارے لال کٹیار چودھری سید عشرت حسین، چودھری دولت رام سنگھ، چودھری دگرپا جیت سنگھ۔ ملک انور علی، پنڈت لیشمبر ناتھ شکل۔ پنڈت راج نراین، پنڈت رام چندر۔ پنڈت سورج پرشاد دوبے۔ بابو گردھر گوپال مختار۔ پنڈت گیا پرشاد اوستھی پنڈت کرشن کمار صاحبان کے نام بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جلسہ میں فوجی پنشنر صاحبان نے بھی شرکت۔ فتح و کامرانی کی نظموں سے جلسہ کا آغاز کیا گیا پھر متعدد تقریریں ہوئی جن میں چودھری سید عشرت حسین صاحب و جناب حاکم پرگنہ صاحب کی تقریریں زوردار اور پُراثر رہیں۔

* سہ پہر کو ایک عظیم دنگل بھی ہوا جس میں مقامی و بیرونی پہلوانوں کی بہت سی کشتیاں ہوئیں اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ دنگل کے اہتمام و انتظام میں صوبیدار اندلیشری پرشاد نے بڑی دلچسپی لی بازی گران کے کھیل تماشے وغیرہ بھی ہوئے۔

شام ہوتے ہی خاص خاص عمارتوں پر چراغاں کے منظر نے جشن فتح کی شان کو دوبالا کر دیا۔ اسٹیشن کی عمارت خوب روشن کی گئی پھر آتشبازی چھڑائی گئی۔ سب لوگ اس کی عمدگی کی تعریف کر رہے تھے۔

چودھری عشرت حسین صاحب کے زیر اہتمام ایک شاندار مشاعرہ حاکم پرگنہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں بہت سے مقامی و بیرونی شعراء نے شرکت فرمائی ان کے کلام سے حاضرین بہت لطف اندوز ہوئے۔

چودھری دولت رام سنگھ رئیس بی بی پور نے بڑے پیمانہ پر ایک ڈنر دیا۔ رات میں نوٹنکی کا تماشہ بھی ہوا۔ غرضیکہ سارا دن اور ساری رات بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ یہ جشن منایا گیا۔ پانچوں سنٹروں پر تقریباً اسی قسم کا دلچسپ اور شاندار پروگرام رہا

حاکم پرگنہ جناب محمد ابراہیم صاحب کی حوصلہ مندانہ توجہ، وسیع الاخلاقی اور عام ہردلعزیزی نے اور تحصیلدار صاحب کے حسن انتظام نے جشن فتح کو پورے طور پر کامیاب بنایا دیگر مقامی حکام و عملہ کے علاوہ خاص خاص زمینداروں و رئیسوں نے اہتمام و انتظام میں بڑی سرگرمی دکھائی اور عام پبلک نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ غرضیکہ ان سب کی مشترکہ و متحدہ کوشش سے یہ جشن فتح پرگنہ کی شاندار روایات کے مطابق منایا گیا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۶۴ ۱۹۴۵ء

عدالت صاحب جج خفیفہ بہادر لکھنؤ

لالہ بھولا ناتھ ولد درگا پرشاد قوم رستوگی ساکن اشرف آباد تھانہ چوک لکھنؤ ۔ مدعی

بنام

نولکشور وغیرہ مدعاعلیہ

بنام نولکشور ولد ہزاری سنگھ قوم ٹھاکر ساکن گڈریہ محال متصل ہربنس محال شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہو کہ اپنے جوابدعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویز پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا

آج بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منعرم

عدالت جج خفیفہ لکھنؤ

مہر عدالت

مرکزی اسمبلی کے انتخابات

نئی دہلی اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت ہند احکام جاری کر رہی ہے کہ تمام صوبوں سے ۱۵ جنوری تک مرکزی اسمبلی کے الکشن مکمل ہو جائیں تاکہ ماہ جنوری کے تیسرے ہفتہ میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا جائے۔ اور اس میں بجٹ وغیرہ پیش ہو سکیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

شری نگر ۳۰ اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۱۲ ستمبر کو پونا میں ہوگا۔ تاکہ گاندھی جی بھی شرکت کر سکیں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ بمبئی میں ہوگا۔

امریکی کتاب ضبط ہوگئی

حکومت ہند نے امریکن کتاب "سنڈ گارڈن" (معطر گلستاں) کو تمام ہندوستان میں ممنوع قرار دیا ہے

ذراتی بم کے ایجاد کی قیمت

۶ ارب ۷ کروڑ ہے

کلکتہ ۲۹ اگست مشہور سائنسداں سر شانتی سروپ بھٹناگر لکھتے ہیں کہ جنگ کے دوران میں سائنس نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان سے بڑھ کر جوہری بم ہے۔

تخریبی و تعمیری مقاصد کے لئے جوہری بم کی طاقت کا فائدہ اٹھانے کے متعلق بہت سے خواب پورے ہوئے ہیں۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

قیمت
سالانہ صہ/ — 5/-/-
ششماہی ۲؍۸؍ — 2/8/-
سہ ماہی ۱؍۸؍ — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲؍ — -/2/-

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 37	Cawnpore. Saturday 15th Sept. 1945.	کانپور شنبہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۷ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ	جلد ۴۲ نمبر ۳۷

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کا عید ایٹ ہوم اور مشاعرہ

... ستمبر ۸ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ صدر انجمن و ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور کے بنگلہ پر انجمن کا عید ایٹ ہوم ہوا۔ عید ایٹ ہوم کے بعد ۸ بجے شب میں بصدارت خان بہادر ... جعفر علی خاں صاحب اثر لکھنوی سابق ہوم منسٹر ریاست کشمیر بزم شعر خوانی منعقد ہوئی آغاز مشاعرہ سے قبل پروفیسر علی رضا صاحب حسینی نے بعنوان مشاعروں کی اہمیت ایک پُر مغز مقالہ ارشاد فرمایا اس کے بعد جناب خواجہ احسن علی صاحب احسن لکھنوی نے بارگاہ رسالت میں نعت شریف کا تحفہ پیش کیا اور جناب اثر لکھنوی جناب ڈاکٹر عندلیب شادانی اور جناب سروش لکھنوی نے اپنی پُر کیف ... سے سامعین کو لطف اندوز کیا۔ طرحی دور کا انتخاب درج ذیل ہے۔

آخر میں جناب حکیم ناطق لکھنوی جناب مولانا حسرت موہانی حضرت اثر لکھنوی ڈاکٹر عندلیب شادانی جناب سروش لکھنوی، جناب محشر لکھنوی، جناب اثر نظامی لکھنوی، جناب ... جناب حافظ صدیق، جناب جوشی، جناب نواب قیصر، جناب مولانا ثاقب کانپوری ... اسلم الہ آبادی نے اپنے غیر طرحی کلام سے اہل ذوق کو محظوظ کیا اور قریب ... یہ دلچسپ و پُر لطف صحبت ختم ہوئی۔ (ایڈیٹر)

علامہ حکیم ناطق لکھنوی

جب اثر مشق تصور میں خدا دیتا ہے
عشق کو حسن کی تصویر بنا دیتا ہے

حضرت اثر لکھنوی

ضبط اُس آن محبت میں مزا دیتا ہے
شکوہ بے وجہ بھی کرتے ہیں محبت والے
عشق اُس دشت جنوں خیز سے گزرا ہے جہاں
کیا خبر اُس کی حیا ہے کہ وفا قابل رشک
مانگنے کے لئے کونین ہے مانا لیکن
ضبط اور ضبط بھی اک شوق کے دیوانے کا
یوں تو دینے کو وہ دیتا نہیں کیا کیا لیکن
عشق آغاز میں شورش ہے مگر آخر کار
شب کے سناٹے میں محسوس یہ ہوتا ہے اثر

دل کی جیب [illegible] دیتا ہے
روٹھ جانا [illegible] دیتا ہے
ذرہ خورشید کو آئینہ دکھا دیتا ہے
جس ستم کشتہ کو وہ اجر وفا دیتا ہے
دیکھنا یہ ہے کہ [illegible] دیتا ہے
آبگینہ دل بسمل کو بنا دیتا ہے
قسمت اس کی ہے جسے ذوق رسا دیتا ہے
درد کو درد کا مقصود بنا دیتا ہے
کوئی آ کے [illegible] دیتا ہے

جناب تحسین کانپوری

پھونک کر طور کو سرمہ بنا دیتا ہے
جال بلبل میں ہوں وہ دامن کی ہوا دیتا ہے
مل رہا ہے مجھے اب اپنی وفاؤں کا صلہ
لے کے تم نام خدا اپنی کے تو دیکھو تحسین

اک ذرا سی جو جھلک حسن دکھا دیتا ہے
بے وفا دیکھنا کب داد وفا دیتا ہے
پھول تربت پہ کوئی روز چڑھا دیتا ہے
پڑھ کے آیات شفا کوئی دوا دیتا ہے

جناب سلیم ناطقی

پھول کی پیاس تو شبنم سے بجھا دیتا ہے
نقش ہستی کا بناتا ہے مٹا دیتا ہے
میں قفس میں ہوں گلستاں بگلستاں ہے بہار
عشق کا چاک جگر چاک گریباں ہونا
بال و پر ہوں اگر آزاد ہوائے گل میں
شام غم آنکھ لڑاتا ہوں میں جس تارے سے
آپ کیا جانیں ابھی دل کی لگی کے انداز

آسمان بلبل شوریدہ کو کیا دیتا ہے
سخت دیتا ہے [illegible] دیتا ہے
یہ خیال اور بھی [illegible] دیتا ہے
حسن کے سارے حجابات اٹھا دیتا ہے
چار تنکوں کا نشیمن بھی مزا دیتا ہے
کھینچ کر میری ہی تصویر دکھا دیتا ہے
سوز غم شمع کو پروانہ بنا دیتا ہے

جناب نواب اثر کانپوری

صبر عاشق کو حسینوں کو ادا دیتا ہے
سو اداؤں کے برابر ہے تری ایک نہیں

جس کو جو چاہیے ہوتا ہے خدا دیتا ہے
مسکرا کر ترا انکار مزا دیتا ہے

دنیائے اسلام

فلسطین میں دہشت انگیزوں نے دن دہاڑے بنک لوٹ لیا

یروشلم۔ ۱۱ ستمبر۔ پچھلے چند ماہ سے فلسطین کی خفیہ پولیس مشتبہ دہشت انگیزوں کو برابر گرفتار کر رہی ہے۔ پولیس کے جو بلیٹن روزانہ شائع ہوتے ہیں ان میں گرفتاریوں کا حال برابر شائع ہوتا ہے۔ پولیس کافی دوڑ دھوپ کر رہی ہے مگر دہشت انگیزوں کی سرگرمیاں کم نہیں ہوئیں۔ پچھلے دو ماہ کے اندر وہ دو جگہ گولہ بارود کے ذخیروں پر چھاپہ مار چکے ہیں اور انھوں نے دن دہاڑے بنک لوٹ لیا۔

اس ہفتہ پولیس نے ایک نوجوان گرفتار کیا ہے جو یروشلم کے بازار سے گذر رہا تھا۔ پولیس نے اس کو حراست میں لے لیا۔ اس سے پہلے وہ مقابلہ کرتا اس کے قبضہ سے ڈاک خانہ کے پارسل کی ایک رسید ملی جس کو پیش کر کے وہ ڈاک خانہ سے ایک پارسل حاصل کر لیتا جس میں سو بم گولے تھے اور بم بنانے کا مسالہ تھا۔

پولیس نے اشتہار بازی کا ایک انوکھا طریقہ بھی پکڑا!

امتحان عشق کا ہوتا ہے اسے جب منظور
ہیں نے خود چھیڑ کے قاتل کی بگاڑی عادت
حسن ظن اُس سے بگڑنے نہیں دیتا مجھکو

ان حسینوں کو خدا ناز و ادا دیتا ہے
مجھکو الزام وہ دیتا ہے بجا دیتا ہے
کوسنا اُس کے سمجھتا ہوں دعا دیتا ہے

جناب وفا شاہجہانپوری

جب نقاب رُخ زیبا وہ اٹھا دیتا ہے
یہ غم عشق بھی کیا شے ہے کہ اس غم کے لئے
بزم میں ہم ہی سزاوار تغافل کیوں ہیں
شوق بیتاب [illegible] دنیا میں مجھکو
دل کو [illegible] بھی تو جہنم کر دے

ایک نغمہ مری آنکھوں کو سنا دیتا ہے
آدمی دولت کونین لٹا دیتا ہے
یہ تغافل تو محبت کا پتا دیتا ہے
ہر قدم پر تری آواز سنا دیتا ہے
غم جہنم کو بھی فردوس بنا دیتا ہے

جناب ندرت کانپوری

یوں بھی کہہ کر وہ مجھے داد وفا دیتا ہے
مژدہ اے دل کہ ہوئی ذوق طلب کی تکمیل
حسن کے اس لطف کی ممنون ہے دنیائے وفا
نظر آتی ہے ہر اک شے متحرک اُس سمت
اس کے اس لطف پہ نازاں ہے خطا کاریِ عشق

عشق انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے
آج وہ خود مجھے منزل سے صدا دیتا ہے
کہ وہ دل کو ہمہ تن درد بنا دیتا ہے
جس طرف اپنی نگاہیں وہ اٹھا دیتا ہے
کہ وہ ہر سانس پہ تعزیر وفا دیتا ہے

جناب عیاں حیدری

عشق کو حوصلۂ عرض وفا دیتا ہے
حسن جب درد محبت کا صلہ دیتا ہے
عشق کو حسن کا آئینہ بنا دیتا ہے
دل کسی حال میں برباد غم ہجر نہیں
جب عیاں یاس کی تلخی سے میں گھبراتا ہوں

وہ تبسم کہ جو کلیوں کو کھلا دیتا ہے
پائے عاشق پہ دو عالم کا جھکا دیتا ہے
دل وہ جادہ ہے جو منزل کا پتا دیتا ہے
ہر صدا پر مری خود وہ بھی صدا دیتا ہے
یک بیک وہ مجھے آواز سنا دیتا ہے

جناب کوثر عابدی

دل کی سوئی ہوئی قوت کو جگا دیتا ہے
واقف لذت بیداد بنا دیتا ہے
دل برباد پہ کونین کو قربان کر دے
بھول بیٹھا ہے مجھے پرسش تقصیر کے بعد
موت پھر آئے نہ کیوں زیست کا حاصل بنکر

عشق مجبور کو مختار بنا دیتا ہے
کتنی دلکش وہ محبت کی سزا دیتا ہے
یہ وہ نعمت ہے جو مشکل سے خدا دیتا ہے
نہ جزا دیتا ہے ظالم نہ سزا دیتا ہے
آج بالیں پہ وہ دامن کی ہوا دیتا ہے

جناب اظہر کانپوری

دامن گل پہ اک داغ لگا دیتا ہے
عشق خاموش ہے خاموش صدا دیتا ہے

ہر شبنم کو تو پیغام فنا دیتا ہے
ہاں مگر حسن کی فطرت کو جگا دیتا ہے

(بقیہ غزل اظہر صاحب اور غزل جناب باوری شوق صاحب صفحہ ۷ پر ملاحظہ کیجئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۲	کانپور شنبہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۵ عیسوی	نمبر ۳۷

مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

(بلیک پول ۱۲ ستمبر) ٹریڈ یونین کانگریس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے کہا کہ ہم نے نازی ازم دفاشزم اور جاپانی امپیریلزم کے خلاف تو لڑائی فتح کر لی ہے جس کی ہم خوشی منا رہے ہیں لیکن ابھی ہمیں ایک اور جنگ فتح کرنا ہے جس کے لئے ہم تیس سال سے جد وجہد کر رہے ہیں وہ جنگ غریبی، ضرورت اور عدم تحفظ کے خلاف ہے۔ ہمیں ملک کی غریبی ضرورتوں اور عدم تحفظ کو مٹا کر اس کو اس کے مرد اور عورتوں کے رہنے کے لائق بنانا ہے۔ لڑائی میں ہمیں جو بھاری نقصان پہنچا ہے اس کو پورا کرنا ہے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود اس کو پورا کرنے میں کافی عرصہ لگے گا۔ ہمارے پاس چیزوں کی زبردست کمی ہے جن کی روزانہ کی زندگی میں ضرورت پڑتی ہے۔ ہمیں اس واقعہ کا بھی مقابلہ کرنا ہے کہ دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہے اور کسی نزدیک مستقبل میں کمی پوری نہیں ہو سکتی۔ جاڑے کے موسم میں یورپ کو زبردست مصیبت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ ہمارے یہاں بھی صورت حالات کے بہتر ہونیکی امید نہیں ہے ہم مکانوں کی کمی بھی چند ماہ کے اندر پوری نہیں کر سکتے گھریلو اور کپڑے کا ہمارا اسٹاک بہت کم ہے۔

مسٹر اٹیلی نے مزید کہا کہ ہم لیبر پارٹی کی پالیسی اور اصولوں پر عمل کر رہے ہیں۔ ہم آزاد قوموں کی ایک سوسائٹی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ ماننا پڑیگا کہ ہر جنگ اپنے ورثہ میں منافرت چھوڑ جاتی ہے اور کسی لڑائی میں انسانی تعلقات اتنے خراب نہیں ہوئے جتنے اس لڑائی میں جو ابھی ختم ہوئی ہے۔ یورپ کے معاملات کا طے ہونا آسان کام نہیں ہے اور ہمارے لئے ان ٹاپوؤں میں ان ملکوں کے جذبات کو محسوس کرنا ناممکن ہے جو طویل عرصہ سے دوسرے کی غلامی میں بستے رہے ہیں، ان میں سے کچھ معاملات پوٹسڈم کانفرنس میں طے ہو گئے تھے باقی اب غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں طے کئے جا رہے ہیں لیکن پھر بھی کچھ باقی رہ جائیں گے جو صلح کانفرنس اور اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن طے کریگی ہم ان تمام مسئلوں کو امریکہ اور روس کی مدد سے طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں پیچیدہ مسئلوں کو حل کرنے کے لئے بڑی طاقتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

مسٹر اٹیلی نے مزید کہا کہ صرف یورپ ہی میں معاملات بہت سنگین ہیں یورپ میں معاملات پیچیدہ ہیں۔ مڈل ایسٹ میں ایک وسیع علاقہ میں بڑی گڑبڑ ہے جاپان کی شکست کے بعد مشرق بعید کی جدید تشکیل کرنا ہے بڑے بڑے مسائل مثلاً ہندوستان کا خود مختاری کا معاملہ بھی طے کرنا باقی ہے ان تمام معاملات کی طرف لیبر گورنمنٹ پوری توجہ صرف کر رہی ہے۔ یہ تمام مشکل معاملے جلد بازی سے حل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں کروڑوں مردوں اور عورتوں کے مستقبل کا فیصلہ کرنا ہے اور ضروری مسئلے عوام کے درمیان مفاہمت سے ہی طے ہو سکتے ہیں۔ بڑی طاقتوں کے دباؤ سے ہی دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا اگر صلح جنگوں کے درمیان ایک پریشان کن وقفہ سے زیادہ کچھ اہمیت رکھتا ہے تو تبدیلی قلب کی ضرورت ہے۔ ان سیاسی مسئلوں کے علاوہ اقتصادی مسئلے بھی ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ دوسروں کی فارغ البالی سے ہمارا کتنا گہرا تعلق ہے۔ مجھے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہماری اپنی مشکلات کتنی ہیں امریکہ کے ادھار اور پٹہ کے عظیم سسٹم کینیڈا سے باہمی امداد کے معاہدے اور دوسرے ملکوں اور ہمارے ملک کے مسائل لڑائی جیتنے کے لئے سب ایک جگہ جمع ہو گئے تھے مگر اب لڑائی ختم ہو گئی ہے اور صورت حالات بدل گئی ہے اس کے ساتھ ادھار اور پٹہ اور باہمی امداد کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے اور اب ہمیں نئی صورت حالات کا مقابلہ کرنا ہے پہلے ہمیں ادھار اور پٹہ کے ذریعہ امریکہ سے مال ملتا تھا۔ اب ہمیں وہاں اپنے سامان، اپنی سروس، اپنی خوراک اور اپنے کچھ مال کے بدلے مال مل سکتا ہے۔ ہمیں اس میں بڑی مشکل پیش آئے گی۔ اس بارے میں ہمارے نمائندے امریکہ کے نمائندوں سے واشنگٹن میں بات چیت کر رہے ہیں۔

لارڈ کینز کینیڈا گئے تھے اور مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی حاصل ہوگی کہ کینیڈا سے سامان کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑے گی۔ ہم حکومت کینیڈا کے مشکور ہیں جس کے ساتھ ہمارا عارضی انتظام ہو گیا ہے اور اس سال کے آخر تک ہماری مالی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

واشنگٹن میں ہمارا پہلا کام یہ ہوگا کہ ہم یہ انتظام کریں کہ ادھار اور پٹہ بند ہونے سے جس ضروری سامان کی سپلائی بند ہوگی وہ برابر جاری رہے۔ اس کے بعد لمبے عرصے کے لئے انتظامات کئے جائیں گے۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے کہا کہ میں ایک یا دو باتیں اور کہنا چاہتا ہوں اول لبرٹی (آزادی) ٹریڈ یونین تحریک نے مزدوروں کو آزادی دلائی۔ ٹریڈ یونین تحریک ڈکٹیٹر شپ کے خلاف ایک زبردست قوت ہے۔

دوسرا پوائنٹ جمہوریت ہے۔ بہت سے ملکوں میں جمہوریت کے معنی اکثریت کا راج کہا جاتا ہے۔ جمہوریت محض اکثریت کے ہی معنی نہیں ہیں ہمیں اقلیتوں کے حقوق کا احترام فرمانا ہے

لارڈ ویول کی روانگی

ہز ایکسیلنسی وائسرائے لارڈ ویول ۱۲ ستمبر کو انگلستان سے روانہ ہو کر ۱۵ ستمبر کو ہندوستان پہنچ جائیں گے۔ انگلستان کے سیاسی مدبروں کا خیال ہے کہ لارڈ ویول ہندوستان پہنچتے ہی اپنی پالیسی واضح کر دیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ اسٹیفورڈ کرپس تجاویز کو دوبارہ دہرایا جائیگا جو کہ ۱۹۴۲ء میں پیش کی گئی تھیں۔ لیکن ان میں صرف اسی حد تک ترمیم کی جائے گی جو موجودہ حالات کے مطابق ضروری ہے۔ غالباً اب کیبنٹ کے اجلاس کو بلائیں گے اور ایک بیان بھی شائع کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ ہندوستان میں برطانوی ہائی کمشنر ضرور مقرر کیا جائے گا۔

مسٹر اما شنکر مہروترا۔ مسٹر پربھو رام ندرما۔ ڈاکٹر ایس۔ این سکسینہ۔ مسٹر آر منوہر لال۔ مسٹر سی ای ٹیویڈ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع۔ مسٹر ایس۔ ایم بشیر۔ حافظ محمد صدیق۔ سید محمد رضا۔ سید حسن احمد شاہ۔ مسٹر محبوب عالم مسٹر منظور احمد خاں۔

ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس

۸ وین ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو کی صدارت میں ۱۶ ستمبر کو گورنر انس کھتری ہائی اسکول میں ۲ بجے دن کو ہوگی اور ۴ بجے شام کو ایٹ ہوم ہوگا۔

آئینہ کانپور

کانپور کی ترقی پر بحث

ڈی۔ اے۔ وی کالج کے کلب میں کانپور کو ماڈل ٹاؤن بنانے کے مسئلہ اور اس کے خاکہ پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوا۔ سرایڈورڈ سوٹر۔ پریسیڈنٹ ڈیولپ منٹ بورڈ نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے مجوزہ تجاویز کا مختصر خاکہ پیش کیا جن پر یہ بورڈ بہت جلد شہر کانپور کی ترقی کے لئے قدم اٹھانا چاہتا ہے ٹاؤن پلیننگ کے ماہر کے جلد آنے پر بورڈ طویل اور مختصر میعادی ٹاؤن پلیننگ کا کام شروع کر دیگا بعض رقبوں کو ترقی دینے کا کام جاری ہے اور واٹر ورکس، سیوریج، ٹرانسپورٹ کی شہر میں سہولت پیدا کرنیکا ارادہ ہے۔ گنجان آبادی کی صفائی آہستہ آہستہ ہوگی اور اس میں دیر لگے گی۔ عمارت کے اسٹینڈرڈ بنانے شہر کے تمام مکانات کو سیوریج سے ملانے اور لوگوں کو کافی پانی سپلائی کرنے کے متعلق نئے بائی لاز پاس کرنے کی ضرورت ہے ان انتظامات میں ۲ سے ۳ سال تک کا عرصہ لگے گا۔

پروفیسر شاردا پرشاد سکسینہ نے بتلایا کہ انگلستان اور دیگر ممالک کی زیادہ آبادی کے سب شہروں میں ٹاؤن پلیننگ ۱۹۱۹ء میں لازمی قرار دیدی گئی تھی۔ لیکن ہندوستان میں اس کو نظر انداز کیا گیا اسی سلسلہ میں آپ نے دیگر ممالک کے انڈسٹریل آدمیوں کے کارناموں کا ذکر کیا۔

اور کہا کہ افسوس ہے کہ ہندوستان میں اس قسم کی ترقی کے اسکیموں کی طرف انڈسٹریل حضرات نے توجہ نہیں کی۔ اب جبکہ کانپور میں یہ کام شروع ہو رہا ہے ہم سب کو مل کر شہر کو نہایت خوبصورت بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے کھلے میدانوں۔ وسیع پارکوں اور دریا کے اس پار تک چھاؤنی کو ملا کر شہر کو توسیع دینا چاہیئے اور شہر کے اندر کے ملوں اور فیکٹریوں کو گنگا پار یا کسی دوسرے مقام پر ہٹانا چاہیئے۔ شہر کے چاروں طرف سبزہ زار لگائے جاویں۔ اور رہائشی مکانات کے علیٰحدہ علیٰحدہ رقبے قائم کئے جائیں ڈائری اور سبزی وغیرہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے رقبے علیٰحدہ رکھے جائیں اور کلچرل، ایجوکیشنل ضروریات کا بھی انتظام کیا جائے۔ ٹاؤن پلیننگ ایک سوشل مسئلہ ہے اور بہت سی موجودہ سوشل برائیوں کی بنیاد ہے۔

مسٹر مہندر پرشاد ماتھر نے شادیوں۔ فروخت جائداد پر ٹیکس لگانے اور مزدوروں کے کوارٹر بنانے پر زور دیا۔

پرنسپل کے۔ بی بھٹناگر نے کہا کہ گذشتہ ۲۵ سال کے دوران میں کانپور کی آبادی چوگنی ہو گئی ہے اس لئے ڈیولپ منٹ بورڈ اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر رہے گا۔ اگر وہ زمین سے منافع خوری کے سلسلہ کا خاتمہ نہ کریگا۔ آپ نے کہا کہ متوسط طبقہ کے لئے زمینیں مخصوص رہنا چاہیئے جو لوگ کھلے نیلام میں زمین نہیں خرید سکتے۔

مسٹر اے۔ ڈی۔ پنڈت آئی۔ سی۔ ایس ایگزیکٹو آفیسر ڈیولپ منٹ بورڈ نے کہا کہ سوک معلومات میں شہریوں کی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔

سرایڈورڈ سوٹر نے بحث پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے مشوروں پر عمل کیا جا سکتا ہے اگر بورڈ کو مالی امداد ملے اور بورڈ یہ محسوس کرے کہ اس کو اپنے شہر کو ترقی دینا ہے خواہ وہ دریا کے اس پار ہو یا کوئی دوسرا حصہ ہو آپ نے اس بات سے اتفاق کیا کہ شہر کے چاروں طرف سبزہ زار ہونا چاہیئے لیکن اس کو عملی شکل میں لانے کے لئے وقت لگے گا۔ ملوں اور فیکٹریوں کو شہر سے باہر ہٹانے کی بابت آپ نے فرمایا کہ یہ روپیہ کا معاملہ ہے لیکن پھر بھی بعض مالکان مل اپنے کارخانے دوسرے رقبوں میں لیجانے کے لئے تیار رہیں ان کے گرانے سے بھی بہت اچھی رقم آ سکتی ہے جس کی رقم سے دوسرے مقامات پر مل تیار ہو سکتے ہیں لیکن یہ مسئلہ اسی وقت حل ہو سکتا ہے جبکہ ان کو مضبوط نیشنل گورنمنٹ سے (جب وہ قائم ہو جائے) مالی امداد مل سکے۔ آپ کے پیش نظر یہ بات بھی ہے کہ مزدور اور غریب طبقوں کے لئے مکانات بنانا چاہیئے اور اس کے لئے وہ زمینیں دیں گے جو بارہ سال میں لگی ہوئی رقم ادا ہونے کے بعد یہ مکانات ان کے ہو جائیں گے۔ اور متوسط طبقہ کے ساتھ بھی اس قسم کا سلوک کیا جائیگا۔

آپ نے ٹیکسوں کے لگانے کی تجویز کو پسند کیا اور پبلک سے یہ توقع کی کہ وہ مدد کرے کیونکہ کاروباری طبقہ سے اس کی سخت مخالفت کی جانے کی امید ہے۔

آپ نے کہا کہ نالیوں، سیوریج۔ واٹر سپلائی، سڑکوں اور دوسرے انتظامات کے لئے آئندہ ۵ سال میں تقریباً دو کروڑ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔

یہ دو کروڑ روپیہ آپ زمین کی فروخت۔ قرضہ اور دیگر ذرائع سے پورا کرنے کے خیال میں ہیں۔ آپ نے یہ بھی یقین دلایا کہ زمین کے ذریعہ نفع خوری کو وہ بند کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے کہا کہ یہ خیال ہو رہا ہے کہ پلاٹوں کے دوبارہ فروخت پر ۲۵ فی صدی کے بجائے ۵۰ فیصدی یا اس سے زائد وصول کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ بے گھر ہو جائیں گے ان کے لئے تھوڑی تعداد میں زمینوں کا انتظام کیا جائے گا۔ اس لئے کارخانہ داروں کو اپنے مزدوروں کیلئے مکانات بنانا چاہیئے آپ نے دودھ کی سپلائی کے لئے کوآپریٹو سوسائٹی قایم کرنے کی صلاح دی۔ گورنمنٹ بھی اس قسم کے ایک اسکیم تیار کر رہی ہے۔

آخر میں آپ نے پبلک سے کو تعاون کی اپیل کی کیونکہ آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ بلا اس کے بورڈ زیادہ اچھا کام نہیں کر سکے گا۔

ڈیولپ منٹ بورڈ

گورنمنٹ یو۔ پی کو ڈیولپ منٹ بورڈ کے لئے پبلک میں سے ۸ ممبران کو نامزد کرنا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے خطوط کے ذریعہ مندرجہ ذیل پانچ حضرات سے یہ دیافت کیا ہے کہ اگر گورنمنٹ آپ کو ڈیولپ منٹ بورڈ کا ممبر منتخب کرے تو آپ اس کو منظور کریں گے اور ان حضرات نے اپنی منظوری گورنمنٹ کو دیدی ہے۔

ڈاکٹر جواہر لال، مسٹر سید احمد حسین بی۔ اے۔ رائے بہادر مسٹر بی پی سریواستوا۔ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع اور مسٹر ایس۔ سی مترا۔

میونسپل بورڈ

۱۱ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع ایگزیکٹو چیرمین کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ شروع ہونے پر مسٹر نریندر جیت سنگھ نے گذشتہ بورڈ کے جلسہ میں چیرمین صاحب کی تقریر کے حوالہ سے کہا کہ ڈیولپ منٹ بورڈ کے انتخاب کے سلسلہ میں بے عنوانیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ چیرمین بورڈ اور ان کی پارٹی کے ممبران کی رائے زنی غیر ضروری تھی ان کو ممبران کی کارروائی پر اب بھی اختلاف ہے اور آئندہ اس قسم کا طرز عمل نہ ہونا چاہیئے کہ مارک لگائے بغیر بیلٹ پیپر دیئے جائیں

لیڈی ممبر انچارج کے نوٹ پر لڑکیوں کی لازمی تعلیم کے دفتر کو لڑکوں کے تعلیمی محکمہ سے ملحق کرنے کے مسئلہ پر خاص بحث رہی مسٹر نریندر جیت سنگھ نے کمیٹی کی سفارش کو نامنظور کرنے اور مسٹر نیر نے سفارش کو منظور کرنے کو کہا آخر میں مسٹر نریندر جیت سنگھ کی سفارش منظور کرتے ہوئے بورڈ نے اس سفارش کو نامنظور کر دیا۔ سفارش کے موافقت میں صرف دو ووٹ آئے۔

مسٹر وید نرائن باجپئی نے بورڈ کی سب کمیٹیوں کی ممبری سے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا آئے والی منشر ہی کے پرزوں کو چنگی سے معاف کرنے کے مسئلہ پر کافی بحث ہوئی اور آخر میں یہ مسئلہ جوائنٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

میونسپل انجینیر کا تقرر

گورنر صاحب یو۔ پی نے میونسپل بورڈ کانپور کے لئے مسٹر سو بھا رام کا تقرر بحیثیت انجینیر منظور کر لیا ہے ۶۰۰۔ ۳۰۔ ۹۰۰ روپیہ تنخواہ کا گریڈ ہوگا۔

تخفیف کا مسئلہ

مرکزی وصوبجاتی گورنمنٹوں کے قایم مقاموں اور بڑے بڑے پرائیوٹ اور گورنمنٹ فیکٹریوں کے افسران لیبر کمشنر اور مجسٹریٹ کا ایک جلسہ ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں ہوا اور طے ہوا کہ سرکاری محکمہ جات اور جنگ کے کارخانوں میں رفتہ رفتہ اور سال بھر کے اندر تخفیف کی جائے اس وقت تک نئی اسکیمیں جاری ہو جائیں گی۔

طوائفوں پر ٹیکس

کانپور میونسپل بورڈ نے طوائفوں پر ٹیکس لگانا منظور کیا تھا اور چونکہ اس ٹیکس کی میونسپل ایکٹ میں گنجائش نہیں ہے اس لئے ان سے ۶۰ روپیہ سالانہ کی لائسنس فیس وصول کی جائے گی اور پروجیکشن ٹیکس بھی لگانے کی تجویز ہے۔

کنٹرول

سر ولیم ابٹسن سنیئر گورنر یو۔ پی نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ اناج اور کپڑے کی راشننگ صوبہ میں مزید تین سال تک جاری رہیں گی۔ اس اعلان سے لوگوں میں پریشانی پھیل گئی ہے اور عام طور پر لوگوں کے سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد اناج اور کپڑے پر کنٹرول کی کیا ضرورت ہے؟

ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر ابٹسن کا یہ ۳ سال کا اندازہ ضرورت سے زیادہ ہے اور شاید یہ نوبت نہ آئے کیوں کہ بازار پر کنٹرول ہونے کو خود برطانیہ کے انڈسٹریل بھی پسند نہ کریں گے۔

خطابات کی واپسی

مسٹر جے۔ کے۔ سریواستوا مینجنگ ڈائرکٹر بنود کاٹن مل کمپنی نے ہندو سبھا کے خطابات کی واپس کرنے کی پالیسی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انکے نزدیک ایسی کارروائی سے ہندو قوم کے اتحاد کو نقصان پہونچے گا۔ یہ اُن لوگوں کی چال ہے جو موجودہ لیڈران کو ہٹا کر اپنے لئے جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ہندو یتیم خانہ کو عطیہ

ہندو یتیم خانہ نے آوارہ گرد اور مصیبت زدہ ہندو عورتوں کی جائے رہائش کی تعمیر کی غرض کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے ۳ ایکڑ زمین لی ہے۔ اور اس کے بنانے کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے چنانچہ اسی سلسلہ میں ایک ڈپوٹیشن لالہ رام رتن گپتا ممبر سنٹرل اسمبلی سے ملا آپ نے ۵ کمرول کے بنانے کا صرفہ کا وعدہ فرمالیا ہے۔

یکوں اور تانگوں کی تکالیف

کانپور میونسپل بورڈ نے ایک سب کمیٹی اس غرض کے لئے بنائی ہے کہ وہ یکوں اور تانگوں کے اہم سوال پر غور کرے لہذا مسٹر ایس۔ سی مترا کنوینر سب کمیٹی پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ یکوں اور تانگوں کے مسئلہ میں تمام شکایات اور تجاویز سے ایگزیکٹو افیسر صاحب کو مطلع کریں تاکہ اس پر غور کر کے ان تکالیف کو دور کیا جا سکے

شہر کی غذائی حیثیت

یو۔ پی چیمبر آف کامرس کی انتظامیہ کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر جے۔ کے۔ سریواستوا کی صدارت میں ہوئی جس میں دیگر ضروری ملکی اور غیر ملکی مسائل کے علاوہ اپنے صوبہ کے غذا کی حیثیت پر بھی غور ہوا اور یہ محسوس کیا گیا کہ راشن کم کرنے کی وجہ سے اہل شہر سخت تکالیف میں مبتلا ہو گئے ہیں اور یہ طے ہوا کہ مقامی حکام کو اس سلسلہ میں لکھا جائے کہ وہ راشن کو بدستور سابق بڑھا دیں۔

کپڑے کا کوٹہ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹکسٹائل کمشنر بمبئی صوبہ یو۔ پی کپڑے کا کوٹہ دس گز سے بڑھا کر ۱۲½ گز تک کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔

جامعہ ادبیہ کا عید ایٹ ہوم اور مشاعرہ

جامعہ ادبیہ کانپور کا عید ایٹ ہوم ۱۰ ستمبر ۶ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر ہوا اور اس کے بعد خان بہادر مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی ریٹائرڈ منسٹر ریاست کشمیر کی صدارت میں مشاعرہ ہوا جس میں مولانا حسرت موہانی۔ حکیم ناطق لکھنوی۔ ڈاکٹر عندلیب شادانی سروش عسکری۔ محشر لکھنوی۔ خواجہ احسن علی صاحب احسن لکھنوی کے علاوہ مقامی شعرا نے اپنا کلام سنایا اور مشاعرہ ۱۲ بجے رات کے بعد ختم ہوا۔

شرکت کرنے والوں میں خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

رائے بہادر مسٹر بی پی سریواستوا۔ لالہ رام گوپال گپتا۔

ملک معظم نے اپنی تقریر میں اپنی ہندوستانی رعایا کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ ان کی حکومت ہندوستان بلد پوری حکومت خود اختیاری نافذ کرنے کے لئے ہندوستانی رایوں کے لیڈروں کے اشتراک عمل سے پوری کوشش کرے گی۔ ــــــــ یہ وعدہ یقیناً بہت اچھا اور اطمینان بخش ہے مگر اس کے اندر بڑی مشکلات بھی موجود ہیں، پہلی شکل تو ہندوستانی لیڈروں کا "اشتراک عمل" ہے۔

دوسری شکل "پوری کوشش" کے اندر چھپی ہوئی ہے غالباً ایک صدی سے برطانی حکومت ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دینے کی "پوری کوشش" کر رہی ہے جواب تک کامیاب نہیں ہوئی ہے اب دیکھئے "پوری کوشش" کا امتحان کرنا چاہیئے۔

وائسرائے ہند لارڈ ویول نے فتح کے براڈکاسٹ میں پچھلے دنوں یہ فرمایا ہے کہ "ہندوستان بھی مغرب اور مشرق دونوں کی فتح میں ایک بڑے حصہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔" ــــــــ ہے تو یہی بات لیکن ہندوستانی چونکہ ایک "روحانی قوم" ہیں اس لئے ان کو اس فتح میں صرف روحانی حصہ ہی مل سکتا ہے اور کبھی کبھی یہ روحانی حصہ اس شکل میں ملتا ہے کہ اناج کی کمی یا قحط کے باعث بہت سے لوگوں کی روحیں جسموں کو چھوڑ دیتی ہیں، مادی حصہ تو صرف انہیں لوگوں کو ملتا ہے جو مادی مفادات کے طالب ہوتے ہیں مثلاً برطانوی، امریکن یا روسی!

امریکن سینیٹ کے ایک ممبر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جو شخص زندہ پکڑ لائے گا جناب ہٹلر کو اس کو دس لاکھ ڈالر بطور انعام دیا جائے گا۔" " "

۱۹۴۲ء میں بھی ایک ایسا ہی اعلان شائع ہوا تھا مگر چوں کہ اس کے ساتھ ایک وقتی میعاد تھی اس لئے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اب بہت سے لوگ دل میں یہ خواہش رکھتے ہوں گے کہ اتنی بڑی رقم کس طرح حاصل کی جائے مگر سوال تو یہ ہے کہ ہٹلر کو کہاں تلاش کیا جائے؟ اس دنیا میں یا کہ دوسری دنیا میں؟

ہیلٹ میموریل کی تحریک ختم ہوگئی

لکھنؤ۔ ۹ ستمبر مورس ہیلٹ گورنر یو۔ پی کا میموریل تعمیر کرنے کے خلاف مسٹر رفیع احمد قدوائی اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی رہنمائی میں جو زبردست ایجی ٹیشن شروع ہوا تھا وہ موثر ثابت ہوا معلوم ہوا ہے۔ کہ سر پدم پت سنگھانیہ نے حال ہی میں میموریل کمیٹی کی ایک میٹنگ بلائی جس میں تمام حالات تبلائے گئے اور کہا کہ رائے عامہ چونکہ خلاف ہے اس لئے چندہ جمع نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم ہوا ہے کمیٹی کے یوروپین ممبروں نے بھی یہ کہدیا کہ ان کے پاس میموریل میں چندہ دینے کے لئے فالتو پیسہ نہیں ہے۔

ادب لطیف

اے خدا

دنیا کے تمام ملکوں میں تیرا پیغام گونج رہا ہے اور انسان تیرے تخت کے گرد جمع ہو گئے ہیں۔
جس وقت کا انتظار تھا آگیا ہے
لیکن ہندوستان کہاں ہے؟
کیا وہ اب بھی گرد کارواں کے پیچھے چھپا ہوا ہے؟
اے خدا! اسے فتح و کامرانی کا پیام دے
تاکہ وہ بھی اپنا بوجھ اٹھا کر سب کے ساتھ چل سکے۔
اے خدا! نئے عہد کا سورج نکل آیا ہے۔
تیری مقدس بارگاہ میں انسانوں کا ہجوم ہے۔
جس وقت کا انتظار تھا وہ آگیا ہے۔
لیکن کہاں ہے ہندوستان؟
وہ بے بسی کی حالت میں خاک پر پڑا ہے وہ اپنے حق سے محروم ہے۔
اس کے شرم کے داغ دھو دے اور انسانیت کے قصر میں اسے بھی بیٹھنے کی جگہ عنایت کر اے خدا
دنیا کی شاہراہیں آباد ہیں۔
تیرے رتھ کے پہیوں کی آوازیں گونج رہی ہیں
آسمان مسافروں کے نغموں سے بھر گیا ہے جس وقت کا انتظار تھا وہ آگیا۔
لیکن ہندوستان کہاں ہے؟
اس گھر کے دروازے بند ہیں اس کی امیدیں کمزور ہیں اور دل ڈوب گیا ہے اس کے گونگے بچوں کو وہی آواز عطا کر۔ اے خدا!

(مجاہد)

عورت اور مرد!
ایک امریکن خاتون کے قلم سے
(۳)

طلاق کے واقعات زیادہ تر انہیں مردوں اور عورتوں کے درمیان رونما ہوتے ہیں جو ابتدا میں محبت کے مدعی ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کی محبت سچی تو ہوتی نہیں چند روز میں اس کی قلعی کھل جاتی ہے اس کے بعد فطرتاً آپس میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔

میں عورتوں اور لڑکیوں کو متنبہ کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے شوہروں سے محبت کی اُمید نہ رکھیں ان کی محبت آمیز باتوں کو فریب اور دھوکہ سمجھیں۔ اس لئے کہ مرد عام طور پر محبت کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دعوے اصلیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے۔ میں ایک بار پھر ہوشیار کر دینا چاہتی ہوں کہ مرد عورت سے محبت کے پیش نظر شادی نہیں کرتے بلکہ خانگی انتظام کو درست کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ عورت مرد کے آرام کا خیال اور اس کے لئے بچے پیدا کرتے کرتے مر جاتی، جو عورتیں اس سے زیادہ اپنے مردوں سے اُمید رکھیں گی انہیں مایوس ہونا پڑے گا۔"

اس مضمون میں مردوں کا جو مرقع نظر آتا ہے وہ ہندوستانی مردوں کی تصویر سے چنداں مختلف نہیں ہے۔ اب ایک امریکن خاتون کے خیالات ملاحظہ فرمائیے۔

"میں ان عورتوں میں سے ہوں جو مردوں کے سہارے سے زندگی گذارنا پسند نہیں کرتیں، بلکہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اپنا سب سے بڑا فریضہ سمجھتی ہیں، میں پندرہ سال سے کسی مرد کے سہارے کے بغیر آرام و اطمینان سے زندگی گذار رہی ہوں، میں پندرہ سال کے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتی ہوں کہ جو زندگی اپنے بھروسہ پر گذاری جاتی ہے۔ وہ غریبانہ ہی کیوں نہ ہو بہت سکون بخش ہوتی ہے۔

زندگی کا یہ سبق مجھکو ایک مرد ہی سے ملا۔ ۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے۔ میں نے ایک نوجوان سے شادی کی تھی جو مجھ پر بُری طرح فریفتہ تھا۔ اس نوجوان کو مجھ سے جیسی والہانہ محبت تھی اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ دو بار خودکشی کرنے کے لئے تیار ہو گیا اس کی یہ وارفتگی دیکھ کر مجھے مجبوراً اس سے شادی کرنی پڑی۔

۲۴ء کے موسم بہار میں ہماری شادی ہوئی تھی۔ شادی کے بعد ہماری زندگی نہایت لطف و سُرور کے ساتھ گذری۔ لیکن ہماری بہنوں کو یہ معلوم کر کے افسوس ہو گا کہ ہماری زندگی کا یہ کیف آخر ایک سال کے بعد ختم ہو گیا میرے شوہر نے میری مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کیا اور یہ سمجھ کر کہ میں تو مقید ہو چکی ہوں وہ مجھے نظرانداز کرنے لگا، مجھے یہ دیکھ کر انتہائی اذیت ہوتی میرا شوہر میرے بجائے دوسری لڑکیوں کے ساتھ زندگی گذارنے میں زیادہ مسرت محسوس کرتا، اس نے مجھے ایک لونڈی کی طرح بے دست و پا بنا دیا۔

۲۴ء میں ہمارے تعلقات زیادہ ناگفتہ بہ حالات تک پہونچ گئے۔ ۲۵ء کی ابتدا میں میں نے طلاق لے لی، اس وقت میں آزادانہ زندگی گذار رہی ہوں اور خوش ہوں اور اس زندگی سے مجھے بہت نفرت ہو گئی ہے جو میں نے کسی زمانے میں اختیار کر لی تھی۔

میں مردوں کو بُرا نہیں کہتی۔ وہ ہماری معاشرتی زندگی کا ایک اہم جزو ہیں۔ مرد دوست کی حیثیت سے تو بہت اچھے انسان ہیں۔ لیکن آقا یا شوہر کی حیثیت سے خطرناک ہیں۔

جب مرد یہ سمجھ لیتا ہے کہ ایک عورت اس کے چنگل میں پھنس چکی ہے تو پھر اُسے عورت سے وہ دلچسپی باقی نہیں رہتی جو عورت کے چنگل میں پھنسنے سے پہلے دکھائی دیتی ہے اور جب مرد کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ عورت اس کی دست نگر ہے تو وہ غیر ارادی طور پر اس کے ساتھ وہی سلوک کرنے لگتا ہے جو دنیا ۴۴

۴۴ ہمیشہ غلاموں کے ساتھ کرتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ عورتوں کو اپنی آزادانہ حیثیت برقرار رکھنی چاہیئے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتیں اور اپنے کو مردوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا دیتی ہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔

ایک اور یورپین خاتون کے خیالات ملاحظہ کیجئے۔ اسکا نام مسز ہاروی ہے جو ایک نامور اہل قلم ہے، وہ لکھتی ہے:۔

"مجھے ایک دو نہیں بلکہ بے شمار عورتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو مردوں کی شکوہ سنج پائی گئی ہیں، یوں تو کم و بیش تمام عورتیں مردوں کی شکوہ شکایتیں کیا کرتی ہیں لیکن بعض عورتوں سے تو یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ ان کے شوہر زدوکوب کو بھی کوئی گناہ خیال نہیں کرتے بلکہ عورتوں پر ظلم کرنا اپنا فطری حق سمجھتے ہیں۔ عورتوں کی اس بدنصیبی پر بہت کچھ غور و فکر کرنے کے بعد میں اسی نتیجہ پر پہونچتی ہوں کہ عورتیں خود بڑی حد تک اپنی اس بدنصیبی کی ذمہ دار ہیں۔ اس لئے کہ عورتوں نے مردوں کو اس طرح اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے کہ وہ ایک حسین لونڈی بن کر رہ گئی ہے، اگر عورتوں نے مردوں کو اپنے اوپر حاوی نہ کر لیا ہوتا تو ان کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ نہ ہوتی۔

(باقی آئندہ)

اٹھنی کی کہانی اٹھنی کی زبانی

از جناب سلطان احمد صاحب کلکتوی

گاہک نے چونی ہاتھ میں لیتے ہوئے آہستہ سے دکاندار کو کہا۔ شکریہ ابھی گاہک چلنے ہی کو تھا کہ چونی نے نہایت پُرسوز آواز میں کہا ٹھیرو! ذرا مجھے تھوڑی دیر اور اس دکان کو جی بھر کر دیکھ لینے دو کیا تم دیکھتے ہو وہ صندوقچی مجھے از بس عزیز ہے وہ میرا گھر ہے کیا تم میری آپ بیتی سنو گے۔

گاہک خوشی سے اس کی آپ بیتی سننے پر رضامند ہو گیا۔ اور دوکان کے تختے پر بیٹھ کر نہایت غور سے اس کی کہانی سننے لگا۔

لو سنو! برما کی سرزمین میں میں پیدا ہوئی اور بلند پہاڑوں کی گود میں پروان چڑھی۔ چونی نے آپ بیتی بیان کرتے ہوئے کہا۔ میری زندگی کے دن وہاں بہت اچھی طرح کٹتے تھے۔ گھنے جنگل اور سرسبز پہاڑوں کے دامن میں میرا بسیرا تھا۔ اس سرور زہ پُر بہار زندگی میں میرے لئے آلام و مصائب کی گنجائش نہ تھی۔ میں اس دلفریب زندگی پر بجا طور پر فخر محسوس کرتی تھی لیکن ناگہانی فلک کج رفتار میری راحتوں پر رشک کھا گیا اور مجھکو تباہ و برباد کرنے پر تل گیا۔

ایک دن سرکار کے ظالم کارندوں نے مجھ سے میری مادر وطن سے جدا کر دیا میں ہزار روئی پیٹی۔ ان کی منتیں کیں لیکن ان بے دردوں پر میری اس آہ و زاری کا چنداں اثر نہ ہوا وہاں سے گاڑی میں سوار کر کے مجھے کلکتہ لایا گیا اس وقت میں دیکھنے میں نہایت بدصورت تھی جو بھی مجھے دیکھتا گھن کھاتا۔ کلکتہ میں میرا قیام ایک عظیم الشان کارخانے میں تھا غالباً جسے ٹکسال گھر کہتے ہو۔ کیوں نہ۔ ٹھیک ہے ــــــ ہاں تو سنو! وہاں مجھے بھڑکتی آگ پر رکھے ہوئے ایک کڑاہی میں تنہا بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا کچھ نہ پوچھو میری کیا حالت تھی میرا اپنا وجود ہی مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔ شدت حرارت سے میں اندر ہی اندر جلی جاتی تھی لیکن میں بچپن ہی سے باحیا اور خوددار تھی میں اپنی زبان پر شکوہ و شکایت کا ایک حرف تک نہ لائی اس وقت میری یہ حالت تھی کہ شرم سے پانی پانی ہوئی جاتی تھی لیکن میں دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی بارے مجھے اس مصیبت سے نجات ملی۔ لیکن ؎

اک مصیبت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
آپڑی اور یہ کیا سر پہ مرے اللہ نئی

وہاں سے علٰحدہ کر کے مجھے سانچوں میں ڈالا گیا اور مجھے خوب زدوکوب کیا گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں مجھے اس تکلیف سے بھی نجات مل گئی اور مجھے اُن سانچوں سے باہر نکالا گیا جونہی کہ میری نظر اپنے آپ پر پڑی میں خوشی سے پھولی نہ سمائی۔ مجھے گزشتہ تمام مصائب کی یاد تک بھول گئی اس وقت میں چاندی کا ایک خوبصورت اور چمکدار مجسمہ تھی۔ دیکھنے والے میری بناوٹ اور زیبائش پر عش عش کر اٹھتے۔ میں جی ہی جی میں پھولی نہ سماتی تھی۔ میری پیٹھ پر بادشاہ کی خوبصورت تصویر منقش تھی۔ میری خوبصورتی کو دیکھ کر ہر کوئی مجھے لینے کو دوڑتا۔ لیکن میں آدمی کے گندے ہاتھوں میں جانے سے گھبرا جاتی تھی۔ اس وقت میں غرور میں کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھی۔ (باقی)

جنگ کے خاتمہ کا فلمی صنعت پر اثر

جیسا کا خیال تھا جنگ کے خاتمہ کا فلمی صنعت پر گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ اور جنگ کے خاتمہ کے بعد فلمی صنعت ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے جنگ کے خاتمہ کا سب سے نمایاں اثر یہ ہے کہ ہندوستان کے وہ فلمساز جو زمانہ جنگ میں آنکھیں بند کر کے فلمیں تیار کرتے رہے ہیں۔ اب احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ اور اس بات کی کوشش کیجا رہی ہے کہ اعلیٰ معیار کی ایسی فلمیں تیار کی جائیں جو ہندوستان کے ہر طبقہ میں مقبول ہو سکیں۔

اس کے علاوہ جنگ کے خاتمہ نے ایسے تمام لوگوں کو مایوس کر دیا ہے جو جائز و ناجائز طریقہ پر لائسنس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان نئے لائسنس حاصل کرنے والوں کو نہ تو کوئی مالی امداد دینے والا مل رہا ہے اور نہ لائسنسوں کی کوئی مارکٹ ویلو باقی رہ گئی ہے لہٰذا یہ تمام لائسنس ردی کا پرزہ بن کر رہ گئے ہیں۔

عام طور پر خیال تھا کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد نئے فلمساز میدان میں آجائیں گے۔ لیکن فلمی حلقوں میں اس قدر مایوسی اور نااُمیدی پھیلی ہوئی ہے کہ نئے فلمسازوں کا میدان میں آنا تو درکنار پرانے فلمسازوں کو بھی اپنی پوزیشن سنبھالنی مشکل ہو رہی ہے۔ ذمہ دار فلمسازوں کی رائے ہے کہ اگر فلم بنانے والوں نے اس نازک وقت میں ہوشمندی سے کام نہ لیا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سی فلم کمپنیاں خطرہ میں پڑ جائیں گی۔ غرض کہ جنگ کے خاتمہ کا فلمی صنعت پر بہت زیادہ اثر ہے۔ لیکن عام خیال ہے کہ تین چار مہینے کے بعد فلمی صنعت معمولی حالت پر آجائے گی اور فلمی صنعت کے معمولی حالت میں آنے کے بعد صرف وہی فلم کمپنیاں اس میدان میں ترقی کر سکیں گی جو اچھی تصویریں تیار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

شہنشاہ جاپان کو تخت سے اتارا جائے گا!

واشنگٹن۔ ۱۰ ستمبر۔ یہ بہت ممکن ہے کہ جاپان کے شہنشاہ جاپان ہر ہیٹو کو بہت جلد تخت چھوڑنا پڑے اور اس کے خلاف ایک جنگی مجرم کی حیثیت سے مقدمہ چلایا جائے گا۔

واشنگٹن کے سرکاری حلقوں میں تو شہنشاہ جاپان کا تخت سے علٰحدہ کیا جانا محض ایک امکان ہی خیال کیا جاتا ہے لیکن متعدد غیر ملکی مدبروں کا تو یہ خیال ہے کہ علٰحدگی یقینی ہے۔ ٹوکیو میں جنرل میک آرتھر کے داخلہ کے نتیجہ کے طور پر جاپان میں بڑی زبردست سیاسی اور اقتصادی تبدیلیاں ہونگی۔ ان میں جن باتوں کا قوی امکان ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) شہنشاہ جاپان یا تو تخت چھوڑے گا یا اس کو اتحادیوں کے حکم سے تخت چھوڑنا ہوگا۔ اس کی جگہ ایک ریجنسی قایم کی جائے گی۔ جو شہزادہ اکیٹھو کی جگہ حکومت کرے گی۔

(۲) جاپان کے اُن ۸ خاندان کے بندھن کو توڑا جائے گا جو عرصہ دراز سے جاپان کی صنعت اور تجارت پر قابض ہیں۔

(۳) جاپان کے آئین میں تبدیلی کی جائے گی اور شہنشاہ جاپان سے اختیارات لے کر عوام کے سپرد کر دئے جائیں گے۔

یہ خیال کہ جاپان کے شہنشاہ کے خلاف جنگی مجرم کے طور پر مقدمہ چلے گا اس واقعہ پر مبنی ہے کہ چین کی بڑی بڑی پارٹیوں نے اسکا مطالبہ کیا ہے۔

اقوالِ زرّیں

دنیا اُمید پر قائم ہے۔

آرزوئیں کبھی ختم نہیں ہوتیں

ماضی کی حسرتیں کیا کم ہیں جو حال و مستقبل کے کے متعلق آرزوئیں وابستہ کرکے انہیں بھی مایوسی میں تبدیل کرتے ہو۔

جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اُس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کر۔

نیک ارادہ عمل سے بہتر ہے لیکن عمل کے بغیر ارادہ بیکار ہے۔

نیک بننے کے لئے پہلے نیک خیال بننا ضروری ہے

زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

ہاتھوں کی بہ نسبت زبان سے زیادہ کام نکلتے ہیں لیکن زبان کی بہ نسبت ہاتھوں سے بہت کم کام خراب ہوتے ہیں۔

آدمی کی گفتگو دل کا آئینہ ہوتی ہے۔

کسی ظریف سے کسی نے پوچھا کہ کیوں حضرت! آپ کے سر کے بال تو سفید ہو گئے مگر داڑھی کالے کوّے کی طرح کیوں ویسی کی ویسی کالی ہے، ظریف نے جواب میں کہا کہ بھائی صاحب یہ مجھ سے بیس برس چھوٹی ہے۔

آنریری مجسٹریٹوں کی عدالت سے ایک مجرم کو حکم ہوا کہ اپنے گواہان صفائی پیش کرے، دوسرے دن اُس نے تین مہتر اور تین بہشتی پیش کئے اُس پر بڑی ہنسی ہوئی اور ملزم نے کہا کہ حضور مہتر اور بہشتیوں سے صفائی کے حالات کون جان سکتا ہے؟

ایک ظریف نے اخبار میں اپنے کھیت کے بیچنے کا اشتہار دیا، جس میں اس موقعہ کی خوبصورتی و زمین کی زرخیزی وغیرہ کی بہت تعریف یہ لکھی آخر میں سب سے بڑی تعریف یہ لکھی کہ اس زمین کے پاس پندرہ میل تک کوئی وکیل یا مختار نہیں رہتا۔

ایک صاحب کوٹھے پر بیٹھے تھے نوکر سے کہا جھاڑو دے کر کوڑا نیچے ڈال دے مگر بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا، نوکر کوڑا لئے منتظر بیٹھا رہا اور جب ایک جنٹلمین وہاں سے نکلا اُن پر ڈال دیا، اُنہوں نے شور و غل کیا اور آقا خفا ہونے لگا تو نوکر نے کہا کہ میرا کیا قصور ہے آپ ہی نے فرمایا تھا۔

بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا

دلچسپ معلومات

بالشتیوں کی انوکھی دنیا

آپ کو یہ سُنکر بڑی حیرت ہوگی کہ امریکہ میں کئی سو بالشتیوں یعنی بونوں نے اپنی ایک نئی دنیا آباد کر رکھی ہے، ان بالشتیوں کا قد مشکل سے دو فٹ ہے، یہ بالشتیے نہ پورے قد کے مردوں سے شادیاں کرتے ہیں نہ عورتوں سے بلکہ آپس میں ہی ان کی شادیاں ہوتی ہیں۔ تاکہ ان کے بونے پن کی خصوصیت برباد نہ ہو جائے چنانچہ اس پابندی کا نتیجہ یہ ہے کہ ان بونوں کی جو نئی نسل پیدا ہو رہی ہے وہ بھی بونی ہے یہ بالشتیے متفرق کام کرتے ہیں، انھوں نے ایک ناچ پارٹی بھی بنا رکھی ہے۔ جس کو دنیا کا عجوبہ سمجھتے ہوئے ہر جگہ لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اس ناچ پارٹی سے ان بالشتیوں کو لاکھوں پونڈ سالانہ کی آمدنی ہے۔

ٹیلیفون کی ایجاد کس نے کی؟

ٹیلیفون کی ایجاد الیگزینڈر گراہم بل اسکاچستانی نے سنہ ۱۸۷۰ء میں کی۔ بات چیت تار کے ذریعہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۷۶ء میں پہلی بار اچھی طرح سے بوسٹن ممالک متحدہ امریکہ میں سنی گئی۔ اس وقت الگزنڈر گراہم وہاں موجود تھا۔

برلن ۹ ستمبر۔ جرمن کمونسٹ پارٹی کے لیڈر ولیم پیک نے ایک بیان میں کہا کہ جرمن کمونسٹ پارٹی جرمنی میں سوویٹ طرز کی حکومت نہیں چاہتی وہ اینٹی فاسسٹ جمہوری حکومت چاہتی ہے۔

افسانہ

بازاری عورت

سوسائٹی کے ایک سنگین ظلم کی دردناک تصویر!

از جناب خواجہ احمد عباس صاحب

اس کے چمکیلے سیاہ بال جن کو ناگن جیسی لہراتی ہوئی میں گوندھا گیا تھا۔ اسکا دلکش کتابی چہرہ اور گلابی ہونٹ جو ایسے معلوم ہوتے تھے گویا پیار کرنے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں۔ اسکا سینہ جس میں جوانی کا خمیر اٹھ رہا تھا۔ اس کی پتلی کمر جو چولی اور لہنگے کے درمیان چمک رہی تھی۔ اس کی سڈول گوری گوری پنڈلیاں جو ناچ کے دوران میں اکثر برہنہ ہو جاتی تھیں۔

راجہ کی آنکھوں نے ان سب کو ہوس کی کسوٹی پر رگڑا قیمت لگائی اور اپنے دماغ میں میزان کر کے فیصلہ کیا کہ دس ہزار میں بھی سودا بُرا نہیں ہے۔

رادھا نے ناچ ختم کیا تو داد دینے کے لئے کمرے میں راجہ کے سوا اور کوئی نہ تھا سب تماشائی راجہ کے سیکرٹری کا اشارہ پاکر آہستہ آہستہ وہاں کھسک چکے تھے۔

واہ! واہ!! واہ واہ!!! صرف راجہ کی آواز سے کسی قدر عجیب معلوم ہوئی مگر عادت کے مطابق رادھا نے مسکرا کر اور ہاتھ جوڑ کر راجہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور پان کی تھالی پیش کی۔ راجہ نے پان کا بیڑا اٹھا کر منہ میں رکھا اور جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر تھالی میں رکھدیا، رادھا نے پھر سلام کیا اور ادب سے آنکھیں جھکا کر بیٹھ گئی۔

"تمھارا کیا نام ہے"؟

"رادھا"

"جیسی سندر تم ہو ویسا ہی نام بھی سندر ہے"

سازندے اپنے اپنے ساز سنبھال کر دوسرے کمرے میں اُٹھ گئے ان تجربہ کار ایکٹروں کی طرح جنھیں معلوم ہوتا ہے کہ کس وقت اسٹیج کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

"کیا تم میرے محل میں رہو گی"؟

رادھا کو اس سوال کا جواب دینے کی اجازت نہیں تھی اپنے پیشے کے قانون کے مطابق وہ شرمائی۔ ذرا لجیا کر استاد جی کی طرف اس طرح دیکھا گویا ان سے مدد مانگتی ہے اور ایک ادائے دلنواز کے ساتھ پلّو سنبھالتی ہوئی کمرے کے باہر چلی گئی۔

"کیوں نہیں۔ کیوں نہیں راجہ صاحب"

استاد جی نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا۔ ایک ایسے دکاندار کی طرح جس کو خوف ہو کر کہیں گاہک ناراض ہو کر چلا نہ جائے" یہ تو رادھا کی عین خوش قسمتی ہے"

ایک گھنٹہ بعد رادھا کو معلوم ہوا پانچ سو روپے ماہوار پر اس کو فروخت کر دیا گیا ہے۔

اس رات رادھا کا کوٹھا ویران اور سنسان پڑا رہا۔

اور بازار والوں نے رادھا کے گھنگھروؤں کی سُریلی آواز نہ سُنی۔

تین مہینے بعد ——

ایک پُر تکلف اور آراستہ کمرے میں رادھا اپنے خیالات میں کھوئی ہوئی بیٹھی تھی۔ کمرہ خاص طور پر آراستہ کیا گیا تھا مگر اس وقت اس میں رادھا کے دل کی دنیا کی طرح اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ باہر سورج غروب ہو رہا تھا —— مغرب کی طرف اٹھتی ہوئی پہاڑیاں کالے کالے دیوؤں کی طرح کھڑی معلوم ہو رہی تھیں۔ درختوں کے سائے پھیلتے جا رہے تھے۔ اندھیرا بڑھ رہا تھا رادھا کے دل کی بے چینی کی مانند۔

رادھا کئی بار اس قسم کی باتیں سوچ چکی تھی۔ کہ ایک رنڈی کی بیٹی شہر کی بہترین ناچنے والی کیوں نہ ہو پھر بھی رنڈی ہی رہے گی۔ اسکو سماج کے بندھن سے چھٹکارا نہیں۔ اوروں کے مقابلے میں اسکی بہت آرام سے کٹ رہی ہے۔ ایک جوان صحتمند راجہ کی داشتہ ہونا ہر حال بازار میں بیٹھکر ہر رات ایک نئے گاہک کے ہاتھ اپنا جسم فروخت کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ پریم بیاہ گرہستی یہ اسکی قسمت میں نہیں۔ استاد جی بتا چکے ہیں۔ انسان بھگوان سے نہیں لڑ سکتا۔

مگر آج نہ معلوم کیوں رادھا کے دل میں بے چینی برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ کاش میں بھی بیاہتا عورت ہوتی۔ میں بھی ایک ماں ہوتی۔ سماج میں میرے لئے بھی ایک باعزت مقام ہوتا۔

رادھا نے خود سے کہا۔ جب سے راجہ کے محل میں نئی رانی بیاہ کر آئی ہے میرے دل میں مجھے بار بار یہی خیال اور بے چینی پیدا ہو رہا ہے کہ رانی کے بارے میں سنا گیا ہے کہ وہ لاثانی حسن کی مالک ہے۔ اتنی خوبصورت بیوی کا شوہر ہو کر راجہ مجھ جیسی بازاری عورتوں کے پیچھے کیوں پھرتا ہے میں نے کئی بار راجہ سے درخواست کی کہ میں زنانے میں جاکر ایک بار رانی جی کے درشن کرنا چاہتی ہوں مگر ہر بار کسی نہ کسی بہانے سے راجہ نے مجھے ٹالدیا۔

کل صبح کا واقعہ رادھا کو یاد آنے لگا۔ راجہ صاحب شکار میں تھے۔ رادھا نے بوڑھی لچھمی کو کہہ سُنکر اس پر آمادہ کر لیا کہ وہ اسے محل میں لے چلے پھٹے پُرانے کپڑے پہن کر رادھا محل میں پہونچ گئی، ایک آراستہ دالان میں مسند پر رانی بیٹھی تھی۔ حسین پُر رعب اور مغرور رادھا ایک کونے میں ادب سے لچھمی کے پاس کھڑی ہو گئی۔ کسی نے اسے پہچانا نہیں رادھا نے سنا۔ محفل میں اسیکا ذکر ہو رہا تھا۔

AAA 126

سنہ ۱۹۵۷ء کے ایک مبارک دن کی تیاری سنہ ۱۹۴۵ء میں

"کیا میں اپنے بچوں کی شادی کا خرچ برداشت کرسکوں گا؟" آپ کے سوال کا جواب اس پر منحصر ہوگا کہ آپ اس وقت کیا تدبیر کرتے ہیں۔

شادیوں کے لئے روپیہ درکار ہوتا ہے، اور برسوں پہلے روپیہ بچا کر دانشمندی سے لگانا ضروری ہے تاکہ آپ کے بچے جوان ہونے پر خوشحال زندگی شروع کر سکیں۔

چھوٹی رقمیں جمع کرنیوالے ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ یا ۸ آنے اور ایک روپے والے سیونگز سٹامپ خرید سکتے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ اور سیونگز سٹامپ کسی منظور شدہ سرکاری ایجنٹ، یا سیونگز بیورو، یا ڈاکخانے سے مل سکتے ہیں۔

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدئیے

- ★ ہر دس روپے بارہ برس میں پندرہ روپے ہو جاتے ہیں۔
- ★ ۴۱/۶ فی صدی منافع۔ انکم ٹیکس معاف۔
- ★ ۳ سال بعد (بجز ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنا کر پوری رقم مع جمع شدہ منافع حاصل کی جاسکتی ہے۔

شاندار —— دوسرا —— ہفتہ

ڈائرکٹر سبطین فضلی کی عظیم الشان پیشکش!

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۴ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء سے

فضل برادرس لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار

عصمت

خاص اداکار:- مہتاب نانڈیکر نرگس اڈوانی پریتما دیوی غوری!

"رانی جی" ایک منہ چڑھی داسی کہہ رہی تھی "آپ اس کلموہی رادھا کو نکلوا کیوں نہیں دیتیں اس چڑیل نے راجہ صاحب کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے"

رانی نے کہا۔ "سنا ہے وہ بے بہت خوبصورت"

"رانی جی آپ تو جوتی ہیں سورج کی کرن لگاتی ہیں" ایک خوشامدی عورت لپک کر بولی۔

مگر کیا آپ کو اس سے حسد محسوس نہیں ہوتا" ایک زمیندار کی بیوی نے سوال کیا۔

رانی کا جواب ایک تیز نشتر کی طرح رادھا کے کلیجے میں چبھ گیا ۔"میرا اس کا کیا مقابلہ میرے لئے اس بازاری عورت سے حسد کرنا بھی توہین ہے۔ بازار کی ناچنے والی گھر کی مالکن کا کیا مقابلہ کر سکتی ہے؟"

کل کے اس منظر کا تصور کرتے ہوئے رانی کا یہ فقرہ اس کے دماغ میں گونج اٹھا اور اسے ایسا محسوس ہوا گویا اس کے سینے میں کسی نامعلوم آگ کی آنچیں اٹھ رہی ہیں۔ دفعتاً اس کا دل ایک نہ روکی جا سکنے والی بے چینی سے بھر گیا۔ کاش میں بیاہتا ہوتی! میری بھی اولاد ہوتی! کاش میں بھی کسی گھر کی مالکن کہلاتی!!! چاہے وہ گھر ایک جھونپڑا ہی کیوں نہ ہوتا۔ رادھا بڑی دیر تک سوچتی رہی۔ پھر اس نے خود سے کہا۔ کیا راجہ مجھ سے ان گنت مرتبہ پریم کا اظہار نہیں کر چکا ہے۔ کیا وہ درجنوں مرتبہ یہ نہیں کہہ چکا ہے کہ رادھا میں تمہارے لئے آسمان کے تارے توڑ کر لا سکتا ہوں۔ کیا اس نے یہ نہیں کہا کہ میں دھرم اور سماج کے بندھنوں کا قائل نہیں ہوں۔ میرا دھرم تو پریم ہے۔ اگر اس کو مجھ سے محبت ہے تو وہ شادی سے کیسے انکار کر سکتا ہے۔ شاید وہ راضی ہو جائے۔ رادھا کا دل خوشی کے مارے اچھلنے لگا۔

شکار سے تھکا ہوا راجہ کمرے میں داخل ہوا۔ "کہو جان جان کیا حال ہے؟" اس نے بندوق ایک طرف پھینک کر رادھا کو گلے سے لگا لیا۔ پھر اس نے محسوس کیا کہ رادھا آج کسی تشویش میں ہے۔ "کیا بات ہے آج تم پریشان معلوم ہوتی ہو"۔

رادھا نے ہمت کر کے کہا۔ "راجہ صاحب میں آپ سے پریم کرتی ہوں"۔ اس کی نگاہیں زمین کی طرف تھیں۔ راجہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "کیا ہماری شادی نہیں ہو سکتی"؟

راجہ کسی سوچ میں پڑ گیا۔

"آپ کیا سوچ رہے ہیں راجہ صاحب!" رادھا نے اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا "کیا آپ مجھ سے پریم نہیں کرتے"؟

"کرتا ہوں"

تو کیا آپ مجھ سے شادی نہیں کر سکتے"۔

"پیاری کہہ کر راجا نے رادھا کو بھینچکر گلے سے لگا لیا اور اس کے گالوں اور ہونٹوں پر بوسوں کی بارش کر دی "کیا تم بھی شادی بیاہ کے ڈھکوسلوں کی قائل ہو۔ میں تو بس ایک ہی چیز کو مانتا ہوں اور وہ پریم ہے۔ میں تم سے پریم کرتا ہوں، تم مجھ سے پریم کرتی ہو۔ پریم کو سماج کے بندھنوں میں جکڑنا تو پاپ ہے"۔

رادھا راجہ کے بازوؤں میں لپٹی ہوئی تھی ۔"مگر راجہ صاحب سماج بیاہ کے بغیر پریم کو پاپ سمجھتا ہے۔ میں آپ کی ہونا چاہتی ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"۔

"رادھا! تم ہمیشہ میری رہو گی۔ میں تمہارے ان سرخ گالوں کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم سے ہمیشہ پریم کرتا رہوں گا"۔

کسی نے دروازے پر دستک دی۔ ایک لونڈی اندر داخل ہوئی۔ "آپ کو رانی صاحبہ بلاتی ہیں"! اس نے راجہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

رادھا اپنے خیالات میں الجھی پڑی تھی۔ دفعتاً بوڑھی لچھمی کی سسکیوں کی آواز آئی۔

رادھا نے حیرت سے دیکھا۔ کمرے کے ایک کونے میں لچھمی بیٹھی رو رہی ہے۔

"کیوں لچھمی کیا ہوا؟" رادھا نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔

لچھمی روتی رہی

"بول نا لچھمی! کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں! لچھمی نے آنسو پونچھتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں نہیں! کوئی بات ضرور ہے"۔

"آپ برا نہ مانیں تو میں کہوں" بڑھیا نے سسکی حلق میں دباتے ہوئے کہا "آپ کی اور راجہ صاحب کی باتیں سن کر مجھ سے نہ رہا گیا پچیس برس پہلے ان کے باپ بڑے راجہ صاحب مجھے بھی اسی طرح یہاں لائے تھے اور جب میں نے شادی کرنے کو کہا تو انھوں نے مجھ سے اسی قسم کی باتیں کی تھیں۔

رادھا کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کی نظروں کے سامنے سے دفعتاً پردہ ہٹ گیا۔ اس نے لچھمی کے جھری دار چہرے کی طرف دیکھا۔ پھر آئینہ میں اپنے حسین چہرے پر نگاہ ڈالی۔

دوسری رات بازار والوں نے دیکھا۔ رادھا کے کوٹھے پر روشنی ہو رہی ہے اس کے گھونگروؤں کی جھنکار سے بازار کی فضا گونج رہی تھی۔

ملایا میں برطانوی اور ہندوستانی فوجیں اتر گئیں

ٹوکیو، ۱۱ ستمبر۔ جنرل میک آرتھر نے حکم دیا ہے کہ جاپانی امپیریل ہیڈ کوارٹر اگلے سنیچر سے توڑ دیا جائے گا۔ جاپانی حملہ منظم کرنے کی پشت پر بھی ایک طاقت تھی۔ جنرل میک آرتھر نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی ڈومی اور جاپانی ریڈیو پر اب اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور وہاں سے جو خبر شائع ہو گی وہ اتحادی سنسر بورڈ سنسر کریگا۔

برطانوی اور ہندوستانی دستے اور چھاتہ فوج ملایا کے ساحل پر دو جگہ اتر گئی ہیں کوئی جاپانی مقابلہ پر نہیں آیا۔ تمام کام پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے۔ آج اتحادی جنگی جہاز "نیلسن" جہاز کی زیر سرکردگی سنگاپور میں داخل ہو جائیں گے ۸۰ دیں ہندوستانی فوج سنگاپور کے ٹاپو سے ریاست جوہور میں داخل ہو گئی ہے۔ بدھ کو سنگاپور میں ہتھیار ڈالنے کی رسم ادا ہوئی۔

اس ہفتہ کے آخر تک لارڈ ویول
نئی دہلی پہنچ جائیں گے

لندن۔ ۱۱ ستمبر۔ لندن میں لارڈ ویول اور برطانوی کیبنٹ کے ممبروں اور وزیر ہند کے درمیان بات چیت ختم ہو گئی ہے۔ خیال ہے کہ لارڈ ویول اس ہفتہ کے آخر تک نئی دہلی پہنچکر وائسرائے کی گدی سنبھال لیں گے۔ گو ابھی تک یہ تو نہیں معلوم ہو سکا کہ لارڈ ویول کوئی نئی اسکیم لیکر آ رہے ہیں لیکن سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ انھوں نے دو ہفتہ یوں ہی ضائع نہیں کر دئے۔ یہ واقعہ ہے کہ وہ روزانہ کیبنٹ کے ممبروں اور انڈیا آفس کے ماہروں سے مشورہ کرتے رہے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی اہم اعلان کریں گے جبکہ وہ یہ بتلائیں گے کہ انھوں نے لندن میں کیا بات چیت کی۔

"گلوب" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ان کے اعلان کے بارے میں جو کچھ بتلا سکتا ہوں وہ یہ کہ قریب مستقبل کے بارے میں اپنی پالیسی کا اعلان کرینگے بہ الفاظ دیگر ہندوستان کے آئینی مسئلہ کو حل کرنے کا مرکز اب لندن سے نئی دہلی کو منتقل ہو جائیگا۔ لارڈ ویول نے جو بات چیت کی ہے اس سے وہ خوش نظر آتے ہیں۔ لارڈ ویول یا ان کے ساتھیوں نے بات چیت کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتلایا۔ لارڈ ویول نے نامہ نگاروں سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا معلوم ہوا ہے کہ لیبر گورنمنٹ کی انڈیا کمیٹی نے ہندوستان کے متعلق پالیسی کا اس سے زیادہ وسیع اصلاحات میں اعلان کرنے کا فیصلہ کیا ہے جتنی کہ بادشاہ نے اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انتخابات ختم ہونے تک مرکز میں عارضی حکومت قائم کرنے کی تجویز انڈیا آفس میں پسند نہیں کی جا رہی ہے۔

تین سو جاپانی افسروں اور
ایک پلٹن نے خودکشی کر لی

سنگاپور، ۱۱ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ تین سو جاپانی افسروں نے خودکشی کر لی جبکہ جنرل اٹاجو نے ان سے کہا کہ وہ ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ ان افسروں نے یہ خبر ملتے ہی ہتھ گولوں سے اپنے کو اڑا دیا۔ جاپانی سپاہیوں کی ایک پلٹن نے بھی خودکشی کر لی۔

جن جاپانیوں کو خطرناک خیال کیا جاتا ہے ان کو سنگاپور جیل میں بند کیا جا رہا ہے۔ ان میں ایک جنرل بھی ہے۔ جاپانی سپاہیوں سے اب مزدوروں کا کام لیا جا رہا ہے۔ ان اتحادی قیدیوں کے لئے یہ منظر بڑا دلچسپ ہے جن کو انھوں نے ستایا تھا چنانچہ بھی ان کو اس حالت میں دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔

ہندوستان کو حکومت خود اختیاری

لندن۔ ۱۱ ستمبر۔ برٹش ٹریڈ یونین کی ۷۷ ویں کانگریس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے لیبر پارٹی کی ایگزیکٹیو کے چیرمین پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے کہا کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دیدینا چاہئے۔

جاپان کے پاس ابھی تک ساٹھ لاکھ
مسلح فوج موجود ہے

نیویارک ۹ ستمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے آج بتلایا کہ جاپانیوں کے پاس ابھی تک ۵۹ لاکھ مسلح فوج موجود ہے اور اندازہ ہے کہ غیر ملکوں میں فوجوں کو منتشر کرنے میں تین سال لگیں گے۔ جاپان کے باہر ابھی تک تیس لاکھ مسلح جاپانی موجود ہیں۔

جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک افسر نے کہا کہ اکتوبر کے وسط تک تقریباً ستر لاکھ جاپانی سپاہی اور ملاح نہتے اور منتشر کر دئے جائیں گے۔ امریکی فوج کے ۸ اڈویژن جاپان میں پولیس کا کام کریں گے۔

افسر نے بتلایا کہ مقبوضہ چین میں دس لاکھ سے زیادہ جاپانی سپاہی۔ منچوریا میں چھ لاکھ، کوریا میں ۳۶۰۰۰ فارموسا میں ۲۵۰۰۰ جاپانی سپاہی موجود ہیں اور باقی ہند چینی، تھائی لینڈ، برما اور دوسرے ٹاپوؤں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جس وقت جاپان نے ہتھیار ڈالے اس کے پاس صف اول کے ۵ ہزار ہوائی جہاز تھے۔

جاپانیوں کو اتحادی سپریم کمانڈ کی زیر نگرانی اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کی اجازت ہو گی۔

انڈین نیشنل آرمی کے قیدی

الہ آباد۔ ۱۰ ستمبر۔ مسٹر پی این سپرو اور ڈاکٹر ہردے ناتھ کنزرو ممبران کونسل آف اسٹیٹ نے انڈین نیشنل آرمی کے قیدیوں کے بارے میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اس بارے میں ہندوستانیوں کی تشویش کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا دیش بھگتی کے جذبے کیا اگرچہ ان کا جوش گمراہ تھا۔

روس امریکہ اور برطانیہ سے سامان خرید رہا ہے

لندن، ۱۱ ستمبر، روسی حلقوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ روسی ماہرین برطانیہ اور امریکہ سے لاکھوں پونڈ کی قیمت کا ریل کا سامان خرید رہے ہیں روس ماسکو سے لیکر ولاڈی واسٹک، فرانس سائبیریا ریلوے کی جدید طریقہ پر تعمیر کر رہے ہیں۔

برطانیہ کا دوسرے ملکوں سے قرض لینا تباہ کن ثابت ہوگا۔

بلیک پول، ۱۰ ستمبر، سر اسٹیفورڈ کرپس صدر بورڈ آف ٹریڈ نے آج بتلایا کہ اہل برطانیہ کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ ایسی حالت میں ان کو اپنے استعمال کے وہ سب کچھ نہیں مل سکتا جبکہ برطانی برآمدی تجارت کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ ابھی تو گویا

ہیں دانش ہونے والا ہیں ہے جہاں امن اور فارغ البالی کا دار و مدار ہے۔ باہر سے مال منگانے کے لئے قرضہ لینے کی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ اگر ہم نے اس طریقہ پر قرض لیا تو ہم پر اتنا بھاری بوجھ ہو جائے گا کہ اس کا اتارنا ناممکن ہوگا۔ اور سود وغیرہ اتنا بڑھ جائے گا کہ ہم قرضہ ادا نہیں کرسکیں گے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے رہن سہن کا معیار نیچا ہو جائے گا۔ اور ہم ایک مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ ملک کو قرضہ لینے کا آسان طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ بلکہ نجات حاصل کرنے کے لئے مشقت کرنا چاہئے۔ برطانیہ دوسرے ملکوں کے ساتھ مل کر اقتصادی حالت کو سدھارنا چاہتا ہے لیکن دوسرے ملکوں کو برطانیہ کی اقتصادی مشکلات کو محسوس کرنا چاہئے۔

مالکوں، ملازموں اور حکومت پر مشتمل کام کرنے والے گروپ قائم کرنے کی اپنی اسکیم کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر کرپس نے کہا کہ صنعتی پالیسی بنانے میں اب مزدور زیادہ حصہ لے رہے ہیں۔

امریکہ کو برطانیہ کی مالی ضرورتوں کا پورا احساس ہے۔

واشنگٹن ۱۱ ستمبر۔ ادھار اور پٹہ کے ذریعہ سپلائی بند ہونے کے بعد برطانیہ کی مالی امداد کرنے کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں کے درمیان کانفرنس آج شروع ہو رہی ہے، لارڈ ہیلی فیکس اور لارڈ کینز وہاں پہنچ گئے ہیں۔ معتبر ذرائع سے کل اس امر کا انکشاف ہوا کہ برطانی حکام اس تجویز پر بڑی شد و مد سے غور کر رہے ہیں کہ امریکہ سے ادھار اور پٹہ کے ماتحت برطانیہ نے ۲۹ ارب ڈالر قرضہ لے رکھا ہے۔ اس کا کچھ حصہ امریکہ کو برطانیہ سے کچا مال سپلائی کرکے ادا کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ کہا جا رہا ہے کہ صدر ٹرومین نے کانگریس کے نام اپنے پیغام میں سفارش کی ہے کہ امریکہ کو کچا مال کھپانے کی گنجائش رکھنا چاہئے۔ برطانیہ کی سخت ضرورتوں کے باوجود امریکہ کو ......۱۵ ڈالر کا سوتی سامان اور ربڑ بھیجا گیا۔ جب سے ادھار پٹہ شروع ہوا ہے اس کے علاوہ اسی عرصہ میں برطانیہ نے امریکہ کو ......۹۱ ڈالر کا پٹرول وغیرہ سپلائی کیا۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ برطانیہ امن کے وقت ربڑ وغیرہ اور چیزوں کی سپلائی بڑھا سکتا ہے۔

امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے اس تجویز کے بارے میں اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اس تجویز کو پسند کرے گا۔ برطانیہ کی مالی امداد کرنے کے بارے میں امریکہ کے سرکاری حلقوں کا عام رویہ کیا ہے وہ اخبار "واشنگٹن پوسٹ" نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں ظاہر کیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اس بات کی ضرورت نہیں کہ لارڈ فیکس اور لارڈ کینس امریکہ پہنچکر برطانیہ کی امداد کرنے کا جواز ثابت کریں گے جواز تو پہلے ہی ثابت ہے تاریخ یہ جواز پیش کرتی ہے۔ برطانیہ نے لڑائی میں جو امداد کی ہے اس سے یہ جواز موجود ہے۔

مسٹر راجگوپال آچاری پھر کانگریس میں

مدراس ۱۰ ستمبر۔ مسٹر راجگوپال آچاری جو مئی ۱۹۴۲ء میں کانگریس کی چار آنہ کی ممبری تک مستعفی ہو گئے تھے پھر کانگریس میں شامل ہو گئے۔ انھوں نے ۱۲ اگست کو مولانا آزاد کو بہ حیثیت صدر کانگریس ایک خط لکھا تھا کہ اب چونکہ وہ وجوہات باقی نہیں رہے جنھوں نے مجھے کانگریس سے استعفیٰ دینے پر مجبور کیا تھا اس لئے میں پھر کانگریس کا ممبر ہونا چاہتا ہوں مولانا آزاد نے ۱۹ اگست کو انھیں خط لکھا کہ مجھے آپ کے کانگریس میں واپس آنے پر انتہائی خوشی ہے یہ علیحدگی نہ آپ کے لئے خوشگوار تھی اور ہمارے لئے بہرحال اب وہ زمانہ ختم ہوگیا اور اب ہم اسے ہمیشہ کے لئے بھول گئے۔

سنگاپور میں ہندستانی قومی فوج کے ہزاروں سپاہی پکڑ لئے گئے

سنگاپور ۱۰ ستمبر۔ ہندوستانی قومی فوج کے ہزاروں سپاہیوں کو باقی لوگوں سے الگ کیا جا رہا ہے۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے ایک افسر نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اب حکومت ہند کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان لوگوں کا کیا کیا جائے جو جاپانیوں کی طرف سے لڑ رہے تھے۔

افسر نے یہ بھی کہا کہ ان لوگوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوتا جا رہا ہے کہ ان میں کون کون اپنی مرضی سے سوبھاش بوس کی فوج میں شامل ہوئے تھے اور کتنے دباؤ کی وجہ سے بھرتی ہوئے تھے۔

افسر نے یہ بھی کہا کہ سات ہزار سے زیادہ سپاہی جنھوں نے برما میں ہتھیار ڈالے ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ ہندوستانی قومی فوج کے لیڈروں کی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔

ہندوستانی تعلیمی ماہروں کی جماعت

بمبئی ۸ ستمبر۔ ہندوستانی تعلیمی ماہروں کی ایک نمائندہ جماعت امریکہ میں فوجی اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے ہندوستان سے ۱۲ ستمبر کو روانہ ہوگی یہ جماعت امریکہ میں ویسٹ پوائنٹ میں فوجی سنٹروں کا اور انگلستان اور کناڈا کی فوجی اسکولوں کا معائنہ کرے گی اور ہندوستان میں ایک موزوں فوجی ادارہ قائم کرنے کے لئے مصالحہ اکٹھا کریگی

رائے دہندوں کی فہرست پر نظر ثانی

لندن۔ ۹ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کو ہدایت کردی ہے کہ ہندوستان میں رائے دہندوں کی فہرست پر نظر ثانی کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں حق رائے دہندگی معقول نہیں ہے۔ رائے دہندوں کی فہرست پر نظر ثانی سے دور رس نتیجہ نکلے گا۔

اور انڈین وار میموریل کمیٹی کو مشورہ دے گی کہ مجوزہ نیشنل میموریل کس شکل میں قائم کیا جائے۔

جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

بقیہ صفحہ اوّل

اشہد اللہ مقصود کے تبسم کی شوخی
ہر جگہ اپنی ہی تصویر بنا دیتا ہے
زلیست کو اور بھی پر کیف بنا دیتا ہے
درد جب حد سے گزرتا ہے مزا دیتا ہے
خود بخود بند ہوئی جاتی ہیں آنکھیں اظہر
جیسے کوئی مجھے دامن کی ہوا دیتا ہے

جناب پادری شوق کانپوری

شام تنہائی تصور وہ مزا دیتا ہے
تشنہ کاموں کو مئے وصل پلا دیتا ہے
شوق سجدہ ترے دیوانے کا دیکھے کوئی
جو ملے نقش قدم سر کو جھکا دیتا ہے
دل عشاق کی تعریف کو ہم سے سنئے
وہ یہی پھول ہے جو بوئے وفا دیتا ہے
عشق کا درد میں ہر اک سے کہتا ہوں مگر
نہ دوا دیتا ہے کوئی نہ دعا دیتا ہے
جب سے زاہد کو مزا مے کا ملا ہے اے شوق
میرے میخانہ کو ہر وقت دعا دیتا ہے

سبھاش بابو پناہ لینے روس جا رہے تھے

ٹوکیو۔ ۸ ستمبر۔ مسٹر اے ایم لاہری سابق ہندوستانی جرنلسٹ مقیم ٹوکیو کا بیان ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو منچوکو پہنچانے کے لئے جہاں ان کو روسیوں سے پناہ ملنے کی امید تھی پہلے ٹوکیو لایا جا رہا تھا جبکہ ۱۸ر اگست کو ان کے ہوائی جہاز کو حادثہ پیش ہوگیا اور وہ ہلاک ہوگئے۔ انکو سیاسی تاریخ اور متعدد روسیوں کے ساتھ انکی دوستی نیز اس واقعہ نے کہ موسیو اشالین نے ایکدفعہ ان کو روس آنیکی دعوت دی تھی انکے دلمیں یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ روس ان کے محفوظ رہنے کا سب سے اچھا مقام ہے حالانکہ اس وقت روس اور جاپان کے درمیان لڑائی پورے زوروں پر تھی۔ ان تمام واقعات کی وجہ سے جاپانیوں کے دلمیں یہ خواہش پیدا ہوگئی تھی کہ مسٹر بوس کو ایک غیر سرکاری نمائندہ کی حیثیت سے روس اور جاپان کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے بھیجا جائے۔ سائپان کے زوال کے بعد جب مسٹر بوس ستمبر ۴۴ء میں ایک کانفرنس میں شامل ہوئے اس وقت مسٹر بوس نے اپنے قریبی ساتھیوں کو کہا تھا کہ جاپان ہار جائیگا اس لئے ہمیں اپنی دیکھ بھال خود کرنی چاہئے اس وقت ٹوکیو سوکینٹ نے مسٹر بوس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر لڑائی ہماری مرضی کے خلاف ہو گئی تو ہم تم کو روسی حکام سے ملا دینگے اور تم روس میں پناہ لے سکتے ہو

جو حالات ملے ہیں ان سے جاپان کے اس بیان کی تصدیق نہیں ہوتی جو جاپانی نیوز ایجنسی نے ۲۴ر اگست کو شائع کیا تھا اس میں بتلایا گیا تھا کہ مسٹر بوس ۱۹ر اگست کی رات کو جاپان کے ایک ہسپتال میں مرگئے۔ جاپانیوں نے پانچ روز کے بعد بوس کی موت کی جو خبر دی اسکی یہ وجہ ہے کہ جاپانیوں کا یہ خیال تھا کہ اس خبر کا ہندوستان پر گہرا اثر پڑے گا۔ مسٹر لاہری کو یقین ہے کہ سبھاش بابو واقعی مرگئے ہیں مسٹر لاہری لڑائی سے پہلے جاپان کے دفتر خارجہ میں ملازم تھے۔ مگر لڑائی چھڑنے کے بعد ملازمت چھوڑ دی تھی۔

ٹوکیو امپیریل یونیورسٹی میں مسٹر بوس کی جو آخری تقریر ہوئی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مسٹر بوس روس جانا چاہتے تھے۔ انھوں نے روس کی بہت تعریف کی اور طالب علموں سے کہا کہ روس کے اقتصادی سسٹم میں بہت سی اچھی باتیں ہیں جو ہندوستان میں اختیار کی جائیں گی جب شہنشاہ جاپان نے ۱۵ر اگست کو ہتھیار ڈالنے کا فرمان جاری کیا تو ان کو مشورہ دیا گیا کہ وہ ٹوکیو پہنچ جائیں جہاں سے انکو منچوریا پہنچا دیا جائے گا وہاں ان کو روسی نائندہ کے حوالے کر دیا جائے گا جہاں آپ صحیح سلامت رہینگے۔ تین ہوائی جہاز جن میں مسٹر بوس اور ان کی حکومت کے چند وزیر تھے سنگا پور سے ٹوکیو روانہ ہوئے راستہ میں فارموسا کے ہوائی اڈے میں تینوں ہوائی جہاز اترے جس ہوائی جہاز میں مسٹر بوس تھے جب وہ اوپر اُڑا اس کے انجن میں خرابی پیدا ہوگئی اور وہ ٹوٹ کر نیچے گر گیا۔ باقی دو ہوائی جہاز اس وقت تک اوپر نہیں اڑے تھے۔ ان کے ہوائی جہاز کے ایک آدمی کا بیان ہے کہ مسٹر بوس کو سخت چوٹ آئی اور ان کے زندہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ ۱۸ر اگست کی شام سے پہلے مسٹر بوس فوت ہوگئے جاپانی افسران کا بیان ہے کہ انکے پھول جاپان لیجائے گئے جہاں وہ کرم سنسکار کیا گیا۔

یوپی اسمبلی توڑ دیگئی

لکھنؤ۔ ۱۰ ستمبر۔ یوپی کے گورنر نے پراونشل اسمبلی مجلس توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔

اس اعلان کی رو سے ۳ نومبر ۱۹۳۹ء کا اعلان ترمیم کر دیا گیا چنانچہ گورنر کو صوبائی اسمبلی ختم کرنے کا اختیار پھر ہو گیا اور اب وہ صوبائی کونسل کی نشستوں کے لئے بھی انتخاب کرا سکتے ہیں کونسل کے پہلے آئین کی رو سے ممبر چھ سال کے لئے منتخب ہوئے تھے۔

برطانی وزیر جنگ ہندوستان آرہے ہیں

نئی دہلی۔ ۱۱ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر میک لاسین ہندوستان کی برطانی فوجوں کا معائنہ کرنے کے لئے ہندوستان آرہے ہیں۔

غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں
ایٹم بم پر غور نہیں ہوگا

لندن۔ ۱۱ ستمبر۔ لندن میں عین وقت اس خبر سے سنسنی پھیل گئی ہے کہ روس، فرانس اور چین مل کر پانچ بڑی طاقتوں میں غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں درخواست کریں گے کہ برطانیہ اور امریکہ کو چاہیئے کہ وہ ان کو بھی ایٹم بم کے راز میں شامل کرے۔ امریکہ کے سکریٹری آف سٹیٹ مسٹر برنس سے دریافت کیا گیا کہ بم کا فارمولا کیمیاوی اجزا کی تجارتی فرم کو نہیں دیا جائے گا لیکن چونکہ کانفرنس کا ایجنڈا بہت بھاری ہے اس لئے لندن کے سرکاری حلقوں کو ایٹم بم کے سوال پر غور کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور اگر غور کیا گیا تو صرف پرائیوٹ طور پر غور ہوگا برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون جو جلسہ کے صدر ہونگے کہا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر عالمگیر آرگنائزیشن اور اتحادی قومیں غور کریں گی۔

کونسل کا اجلاس تقریباً دو ہفتے تک ہوگا کونسل کے ایجنڈا میں ایک سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایک مستقل آرگنائزیشن قائم کی جائے جو ان پانچوں غیر ملکی وزیروں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ وہ ڈپلومیٹک سیاسی اور اقتصادی مسئلوں پر غور کریگی اس کے علاوہ کونسل سابق دشمن ملکوں، اٹلی فن لینڈ ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ کے ساتھ صلح کے معاہدے طے کریگی۔ طہران سے رائٹر کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ حکومت ایران کو امید ہے کہ ایران سے برطانی اور روسی فوجیں ہٹانے کا فیصلہ کر لیا جائے گا۔ اور اس سے سیاسی مالی اور اقتصادی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کونسل کے اجلاس پرائیوٹ ہوں گے مگر خیال ہے ایک اجلاس ختم ہونے پر ایک بیان شائع کیا جائے گا۔ برطانیہ اور امریکہ روس کی اس پالیسی کو یقینی طور پر ماننے سے انکار کر دیں گے کہ تمام یورپ کو بلقان کی حکومتوں میں جن پر کمونسٹوں کا قبضہ ہے مداخلت نہیں کرنا چاہیئے۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ خاص طور پر پیش کیا جائے گا کہ روس نے اس قسم کی پالیسی کا احترام کرنے کی بجائے ایسی حکومتیں قائم کر دی ہیں جن پر اس کا غلبہ ہے اس معاملہ پر غور غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں ہوگا بلقان کی صورت حالات کافی نازک بیان کی جاتی ہے کیونکہ یالٹا میں جو معاہدے ہوئے تھے اس سے اس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ روسی اخبار ازویسٹا میں یہ بیان شائع ہونے سے معاملہ بھی نازک صورت اختیار کر گیا ہے کہ اہل روس اس اصول کے حامی ہیں کہ رومانیہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کی جائے جو کہ ایک

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 42 NO. 38 | Cawnpore. Saturday 22nd. Septe. 1945

جلد ۴۲ نمبر ۳۸ کانپور شنبہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۴ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ

ادبیات

شعرِ انقلاب

از حضرت سیماب اکبرآبادی

یہ سوچتے تھے کہ اُن سے ویرانیٔ جہاں کا گلا کریں گے
مگر سُنا یہ کہ وہ خزاں سے بہار کی ابتدا کریں گے

کڑی نہ جھیلی، تو نظم کیونکر جہانِ آزاد کا کریں گے؟
قفس کی تخریب کرنیوالے چمن کی تعمیر کیا کریں گے

نہ بھول صیّاد و باغباں پر، کہ بند و بستِ فضا کریں گے
یہ اپنے نام و نمو کے بندے، چمن کی نشو و نما کریں گے

یہی تصوّر کے کھیل کب تک، گمان مٹ کے نہ کیوں یقیں ہو؟
جو آج تک ذہن آشنا ہے، اُسے نظر آشنا کریں گے

ہیں جمع اہلِ عمل قفس میں، جنوں ہے بھی چل قفس میں
بہار ہے آجکل قفس میں، چمن میں ہم رہ کے کیا کریں گے

یقین اور وہم کے سہارے اٹھا کے رکھدیں گے اہلِ عالم
جب اپنی پوشیدہ قوتوں کا یہ ایک دن تجربا کریں گے

خیال یہ ہے کہ ترک کر دیں تصوّر ان کا تخیّل اُن کا
خیال سے جب وہ ماورا ہیں، خیال بھی کر کے کیا کریں گے

روایتی نارسائیاں ہیں نصیب واماندگانِ منزل
کبھی جو نالہ بھی یہ کریں گے تو نالۂ نارسا کریں گے

نئے نئے دعوتِ نظر کے محاذ ہونے لگے ہیں قائم
وہ شاید اپنی تجلّیوں کا، نیا کوئی تجربا کریں گے

غلط، کہ میرے ہی منتظر ہیں نگاہدارانِ غنچہ و گل
چمن میں آزاد رہنے والے اسیر کا آسرا کریں گے؟!

کوئی تو ہے بات ماسوا میں، دل و نظر جس سے رکتے ہیں
دل و نظر سے بلند ہو کر، تجسّسِ ماسوا کریں گے

حیات اور موت کے معمّے، نہ ہوں گے حل ذہنِ آدمی سے
وہ ہیں بقا و فنا کے مالک، وہی کوئی فیصلا کریں گے

سفر ہے بے خواہش و ارادہ، نہ کوئی منزل نہ کوئی جادہ
جہاں سے پہونچے ہیں انتہا پر، وہیں سے پھر ابتدا کریں گے

دُعا ہے فرضِ نیازمندی، تو اسمیں آمیزشِ غرض کیوں؟
دُعا تو اُن سے کرینگے لیکن دُعائے بے مدعا کریں گے

ٹپک پڑے آنکھ سے جو آنسو وہ پھر فروغِ نظر نہ ہونگے
یونہی چمکتے رہیں گے جگنو، یونہی ستارے کھلا کریں گے

جمال میں جتنی بجلیاں تھیں، وہ ہو چکیں صرفِ طورِ دل پر
اب اُن کے پاس اور کیا رہا ہے جسے وہ جلوہ نما کریں گے

نثار کر دیں گے اس پہ سیمابؔ، قوتیں عزت و وفا کی
وطن سے جو عہد کر چکے ہیں، وہ عہد اک دن وفا کریں گے

دنیائے اسلام

ایران کا اندرونی حال

برطانی وزیر خارجہ کے حال کے اس انکشاف سے کہ طہران سے اتحادی فوجیں ہٹا لینے کا پوٹسڈم ہی میں فیصلہ ہو گیا تھا اتحادیوں کی اس دیانتداری کا ایک اور ثبوت ملتا ہے جس سے انھوں نے اس جنگ میں اپنے وعدے پورے کرنے میں کام لیا ہے۔

یاد ہو گا کہ ہٹلر نے راج تنگ سے کہا تھا کہ "مشرق میں ہماری حکومت قفقاز اور ایران تک ہونا چاہیے" سوئٹ روس پر غدارانہ حملہ کرنے کی غرض پہلا مقصد حاصل کرنا یعنی قفقاز کی حکومت پر قبضہ کرنا تھا اور ایران کو ہضم کرنے کے لئے ایک اور گہری چال چلی گئی۔ ایران میں نازی ایجنٹ چھوڑ دئے گئے کہ وہ اُن کے قومی اتحاد کو تباہ کر کے چپکے ہی چپکے ان کی حکومت پر قبضہ جمالیں اگست ۱۹۴۱ء کی ان سازشوں نے پختہ صورت اختیار کر لی اور ان سے نہ صرف ایران اور مشرق وسطیٰ کی سلامتی کے لئے بلکہ ہندوستان کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو گیا۔

چونکہ روس پر نازی حملہ سے یہ بات بالکل ظاہر ہو گئی تھی کہ ان سازشوں کا مقصد محض اتحادیوں کے خلاف جذبات پیدا کرنا نہیں بلکہ یہ حملہ دراصل محوریوں کی مشرق کی طرف دھاوا کرنے کی اسکیم کا ایک ضروری حصہ تھا۔ لہذا برطانیہ اور روس نے اسوقت کی ایرانی حکومت سے بار بار کہنے اور اسکا کوئی نتیجہ نہ نکلنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وہ دونوں مل کر محوری ایجنٹوں کو نکال باہر کر دیں گے۔ اگست ۱۹۴۱ء میں اتحادی طاقتوں کی برمحل مداخلت سے نازی اسکیمیں پروان نہ چڑھ سکیں اور ایران بچ گیا اور ۲۹ جنوری ۱۹۴۲ء کو برطانیہ۔ روس اور ایران کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے جس میں ایران سے اس کے حدود سلطنت۔ فرمانروائی اور سیاسی آزادی برقرار رکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

اس معاہدہ میں صاف صاف اقرار کیا گیا تھا کہ ایران اتحادیوں اور جرمنی کے درمیان یا اتحادیوں اور کسی اور حکومت کے درمیان جنگ ختم ہونے کے چھ مہینے بعد تک روس اور برطانیہ کی فوجیں ایران میں مقیم رہنے دے گا:

۱۴ فروری ۱۹۴۲ء کو مسٹر انیتھنی ایڈین نے جو اس وقت برطانی وزیر خارجہ تھے صاف صاف بتا دیا تھا کہ برطانی اور روسی حکومت نے ایران کے حدود سلطنت۔ فرمانروائی اور سیاسی آزادی کو برقرار رکھنے کا تہیہ کر لیا ہے اور ان کی کوئی ایسی ہوس یا ارادہ نہیں ہے جو اس اصول سے ٹکرائے۔ یکم دسمبر ۱۹۴۳ء کے طہران کے اعلان میں اس بات کا پھر یقین دلایا گیا اور اس دفعہ امریکہ نے بھی اس اعلان میں حصہ لیا۔

شام کا نیا وزیر اعظم!

القدس۔ ۲۵ اگست۔ دمشق کی تازہ ترین اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شامی پریذیڈنٹ نے سیاسی رہنماؤں سے مشورہ کرنے کے بعد فارس بے خوری سے نیا کابینہ مرتب کرنے کو کہا ہے۔ موصوف سابق وزیر اعظم ہیں جو مستعفی ہو گئے تھے۔ غالباً نئے کابینہ میں سابق کابینہ کے وزیر جمیل بے مردام اور نعیم انتو کی شامل نہیں کئے جائیں گے۔ جمیل مردام مصر میں شامی وزیر مختار مقرر ہو سکتے ہیں۔

یوسف بے سلیم کے لبنانی کابینہ میں وزیر داخلہ مقرر ہو جانے کی وجہ سے مصر میں لبنانی وزیر مختار کی جو جگہ خالی ہو گئی ہے غالباً اس پر ریاض الصلح بے کابینہ کے نائب وزیر اعظم فائز ہوں گے۔

فلسطین کی زمینوں کا مسئلہ!

القدس۔ ۲۷ اگست۔ فلسطین میں زمینوں کا مسئلہ اس وجہ سے پیچیدہ ہو گیا ہے کہ عرب کاشتکار زراعت کے جدید طریقوں اور جدید صنعتوں سے ناواقف ہیں۔ یہ رائے فلسطین عرب جماعتوں کے نمایندہ مسٹر موسیٰ العلامی نے اپنے اس مفصل بیان میں ظاہر کی ہے جو انہوں نے فلسطین کی زمینوں پر عربوں کا قبضہ قائم رکھنے کے سلسلہ میں اپنے ۵ سال کے تعمیری اسکیم کے متعلق شائع کیا ہے۔ ان کی تجویز ہے کہ باشندگان فلسطین ۵۰ لاکھ پونڈ بغیر سود کے قرض دیں۔ جن دیہاتوں کے بارے میں دست درازی کا فوری خطرہ ہے وہاں زمینوں کو غیر عربوں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے قانون اوقاف سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس کے بعد مکانات۔ صحت و صفائی اور زراعت کی ترقی کے لئے ایک قطعی اسکیم کے تحت تدابیر اختیار کی جائیں نیز ہسپتال۔ اسکول۔ مسجدیں اور گرجے بنائے جائیں ایک انتظامی کمیٹی کے تحت زراعت اور صنعت کے ماہرین اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں امداد دیں۔

انھوں نے اس سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ملک کے ایک ہزار دیہاتوں کی تعمیر جدید پر ۳ ہزار فلسطین پونڈ خرچ ہوں گے۔ اس اسکیم کو خوش اسلوبی سے مکمل کرنے کی غرض سے بیان میں یہ تجویز بھی کی گئی ہے کہ انتظامی بورڈ کے ارکان کسی سیاسی جماعت میں شامل نہ ہوں۔ مالیات اور حسابات کی نگرانی ایک دوسری کمیٹی کرے جس میں تمام عرب جماعتوں کے نمایندے شامل ہوں۔ جو اپنی اپنی جماعت کے روبرو رپورٹ پیش کریں گے۔

انھوں نے آخر میں لکھا ہے۔ یہودی فلسطین میں عربوں کی زمینیں خریدنے پر تقریباً ایک کروڑ پونڈ سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ اگر فلسطین میں عربوں کی زمینیں یہودیوں کے قبضہ میں چلی گئیں اور اس طرح عرب فلسطین کے مالک نہ رہے تو نہایت شرم کی بات ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کان پور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۲ر ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۸

والیسرائے ہند کا اعلان

والیسرائے ہند لارڈ ویول نے ۱۹ر ستمبر ۱۹۴۵ء پونے دس بجے رات کو نئی دہلی سے ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا جس میں انھوں نے اپنی لندن کی بات چیت کے متعلق بتلایا کہ سب سے پہلے انتخابات ہونگے اس کے بعد صوبہ دار اسمبلیوں میں وزارتیں قایم ہوں گی اس کے بعد صوبہ دار اسمبلیوں اور دیسی ریاستوں کے قایم مقاموں کی ایک مجلس بنائی جائیگی جو اسمبلی بلانے سے پہلے مرکزی حکومت کی بابت میں کرپس اسکیم کے عمل درآمد پر غور کرے گی اور برطانیہ و ہندوستان کے درمیان ہونے والے آیندہ سمجھوتہ کے مسودہ پر بھی غور کرے گی۔

والیسرائے نے اپنے اس اعلان میں بار بار اہل ہند کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے متعلق اچھی رائے قایم کریں اور یہ یقین رکھیں کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کو ذمہ دار حکومت دینا چاہتی ہے اور جلد ذمہ دار حکومت دینے کے لئے حکومت برطانیہ ہندوستان کو پوری مدد دیگی۔ آپنے یہ بھی فرمایا کہ ووٹ کے طریقہ میں کوئی خاص تبدیلی اس وقت ممکن نہیں ہے۔

آخر میں آپ نے اہل ہند سے یہ اپیل کی کہ وہ اس وقت اپنے آپس کے اختلافات کو بھلا کر آپس میں سمجھوتہ کرکے اپنی دانش مندی کا ثبوت دیں۔

والیسرائے ہند کا پورا اعلان حسب ذیل ہے کہ:۔ جیساکہ ملک معظم نے پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر اعلان کیا تھا۔ بادشاہ سلامت کی حکومت ہندوستان کے مختلف خیال کے لیڈروں کے اتحاد سے ہندوستان کے لئے مکمل بہتر حکومت کے جلد سے جلد حصول کی (جہاں تک ممکن ہے) کوشش کرنے کے لئے پختہ ارادہ رکھتی ہے۔ گزشتہ دنوں میں میرے سفر لندن پر اس سلسلہ میں اٹھائے جانے والے قدم کے متعلق ملک معظم کی حکومت نے میرے ساتھ بات چیت کی ہے۔

اس بات کا اعلان کیا جاچکا ہے کہ مرکزی اور صوبہ دار اسمبلیوں کے انتخابات جو جنگ کی وجہ سے ملتوی کر دیئے گئے تھے۔ اسی جاڑے کے موسم میں کئے جاویں۔ اس کے بعد ملک معظم کی حکومت کو اُمید ہے کہ سب صوبوں میں سیاسی لیڈران وزارت بنائیں گے۔

ملک معظم کی حکومت کی خواہش ہے کہ جسقدر جلد ہوسکے ایک اسکیم بنانے والی جماعت بلائی جاوے گی۔ اس کیلئے ابتدائی قدم کی شکل میں ملک معظم کی حکومت نے مجھے یہ اختیار دیا ہے کہ عام انتخابات کے بعد نئی اسمبلیوں کے قائم مقاموں سے یہ معلوم کرنے کے لئے میں تبادلہ خیالات کروں کہ آیا ۱۹۴۲ء کی کرپس کی تجویزیں اُن کو منظور ہیں۔ یا پھر اُن کی جگہ پر کوئی دوسری تجویز بنانے کی تجویز کو وہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ ریاستوں کے قایم مقاموں سے بھی یہ معلوم کرنے کے لئے غور کیا جائے گا۔ کہ آیا وہ بھی قانون بنانے میں کوئی حصہ لے سکتے ہیں۔ ملک معظم کی حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان آیندہ سمجھوتہ میں کیا کیا باتیں ہوں گی ان سب باتوں کی تیاری کے لئے یہ ضروری ہے کہ گورنمنٹ ہند کا کام جاری رکھا جائے اور فوری مالی اور سماجی معاملات کو ہاتھ میں لیا جاوے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی عالمگیر تجویزوں میں بھی پورا پارٹ ادا کرنا ہے۔ اس لئے ملک معظم کی گورنمنٹ نے مجھے یہ بھی اختیار دیا ہے کہ جیسے ہی صوبہ دار انتخابات ہوکر نتیجہ کا اعلان ہوجائے ویسے ہی میں مرکزی یعنی کارکن نیم سرکاری مجلس بنانے کے لئے قدم اٹھاؤں جس کو ہندوستان کی سب پارٹیوں کی تائید حاصل ہو۔

ملک معظم کی حکومت نے مذکورہ بالا اعلان کرنے کے لئے مجھے اختیار دیا ہے یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کے جلد سے جلد قیام کے لئے ملک معظم کی حکومت مستعد ہے۔ ملک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے جیساکہ آپ خیال کرسکتے ہیں مختلف اہم مسائل ہیں۔ لیکن ان مسئلوں کے ہوتے ہوئے بھی اُس نے شروع ہی سے ہندوستانی مسئلہ کو بھی کافی اہمیت دی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ حکومت کے جلد حاصل کرنے میں ہندوستان کو مدد دینے کی ملک معظم کی حکومت حقیقی خواہش رکھتی ہے۔

ہندوستان کے لئے نیا قانون بنانے اور اس پر عمل درآمد کرنے کا کام بڑا مشکل اور پیچیدہ ہے۔ جس کیلئے سب لوگوں کو اچھی خواہش اتحاد اور صبر کی ضرورت ہے۔ ہم کو سب سے پہلے انتخابات کرنے چاہئیں جس سے ہندوستان کی رائے عامہ معلوم ہوسکے۔

ووٹ کے حقوق کے طریقے میں کوئی خاص تبدیلی کرنا اس وقت ممکن نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے دو سال تک کی دیری ہوسکتی ہے فی الحال ہم یہ کرسکتے ہیں کہ ووٹروں کی فہرستوں کو جہاں تک ممکن ہو ٹھیک کردیا جاوے۔ انتخابات کے بعد ہی صوبہ دار اسمبلیوں کے قایم مقاموں اور دیسی ریاستوں کے قایم مقاموں سے بات چیت کرونگا۔ کہ قانون بنانے والی مجلس کی کیا شکل ہو۔ اس کے کیا کیا اختیارات ہوں۔ اس کے عمل کا کیا طریقہ ہو۔ اگرچہ کرپس کی تجویزوں میں اس مجلس کے بلانے کا طریقہ بھی درج ہے۔ لیکن گورنمنٹ یہ بھی سوچ رہی ہے۔ کہ اس مجلس کے سامنے آنے والے اہم مسئلوں اور قلیل التعداد اقوام کے مسئلوں کو خیال میں رکھتے ہوئے مجلس کو بلانے کے پہلے عوام کے قایم مقاموں سے مشورہ لے لینا ضروری ہے۔

اوپر جو پروگرام بتلایا گیا ہے وہ میرے اور ملک معظم کی حکومت کے خیال سے ہندوستان کو اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کے موقع کو دینے کا سب سے خوبصورت راستہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے راستے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ پر اُن مشکلات کو پار کرنے کے لئے ہم مستعد ہیں۔ میں پورے اعتقاد سے یقین دلاتا ہوں کہ برٹش حکومت اور برٹش پبلک ہندوستان کو مدد دینے کے خواہشمند ہیں۔ جس نے لڑائی کے کاموں میں قابل تعریف امداد کی ہے۔ جہانتک میرا تعلق ہے میں ہندوستانی پبلک کی خدمت کرتے ہوئے حقیقت میں اُسے اس کے آئیڈیل تک پہنچانے میں مدد دینا چاہتا ہوں اور جس کا مجھے پورا یقین ہے۔

اب ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ وہ یہ ثابت کردیں کہ اُن میں باہمی نفاق کو دُور کرنے کے لئے پوری طاقت اور جرأت ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اہل ہند نفاق کو دُور کرکے اپنے ملک پر حکومت کا کرنے کا آئین متفق ہوکر بناسکیں گے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ کا آئندہ جلسہ ۲۱ر ستمبر کو ہوگا۔ اہم معاملات میں مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا کا یہ رزولیوشن ہے کہ ڈیولپ منٹ بورڈ میونسپل ملازمان کو مکانات بنانے کے لئے پلاٹ رعایتی قیمت پر دے اس کے علاوہ تفریح گاہوں کے قواعد میں ترمیم کے مسودہ پر بھی غور ہوگا۔

اسمبلی کی ووٹر لسٹ صوبہ کے اسمبلی کی ووٹر لسٹ ترمیم کے لئے ان دنوں کچہری میں الکشن کے دفتر میں رکھ دی گئی ہیں اگر آپنے اس وقت تک نہ دیکھی ہوں تو جاکر فوراً اس میں اپنا نام دیکھئے اگر نام غلط چھپا ہو یا بالکل نہ ہو تو درستی یا درج کرانے کے لئے درخواست دیجئے آپ سٹی کانگرس کے دفتر سے بھی اس کے متعلق پوری معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

مزدور سبھا معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا کے پریسیڈنٹ اور ریٹرنگ افیسر کانپور مزدور سبھا نے تقریباً ۸ سو مختلف ملوں کے مزدوروں کے ووٹر لسٹ میں نام درج کرانے کی درخواستیں خارج کر دی ہیں یہ لوگ مزدور سبھا کے آیندہ انتخاب میں حصہ لینے کے حقدار ہونا چاہیے تھے ان میں سے بہت سے پرانے ممبر جن کے نام لسٹ سے خارج ہوگئے ہیں۔ مارچ ۱۹۴۵ء تک جو سبھا کے ممبر تھے وہی صحیح ممبر مانے گئے ہیں اس حکم کی اپیل رجسٹرار ٹریڈ یونین کے یہاں داخل کی گئی ہے کیمونسٹ اور غیر کیمونسٹ مزدور پارٹیوں میں مقابلہ ہے۔

پریسیڈنٹ و سکریٹری کانگرس کا بیان

لالہ پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگرس کمیٹی نے کمشنر صاحب کے اس حکم کی مخالفت کی ہے جو انھوں نے قومی تیوہاروں کی تعطیل اسکولوں میں منانے کی ممانعت کی بابت بھیجا ہے۔ آپنے ممبران میونسپل بورڈ سے درخواست کی ہے کہ وہ اس حکم کو نہ مانیں۔

مسٹر حمید خاں سکرٹری سٹی کانگرس کمیٹی نے ۲ر اکتوبر کو گاندھی جینتی منانے کی اپیل کی ہے۔

مسٹر چھیل بہاری کنٹک کنوینر الیکٹرول کمیٹی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ صوبہ کے اسمبلی کے ووٹروں کی فہرست نئی بنائی جائے آپنے پبلک سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ جو لوگ ووٹ دینے کے حقدار ہیں اور ان کے نام لسٹ میں نہیں ہیں وہ لوگ اپنے نام درج کرائیں۔

ہومیوپیتھک کانفرنس ۱۶ر ستمبر کو یو۔ پی ہومیوپیتھک کانفرنس کا آٹھواں سالانہ اجلاس ڈاکٹر یو۔ ایس۔ پاشا کی صدارت میں ہوا۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے یہ اُمید ظاہر کی کہ جب نیشنل گورنمنٹ قایم ہوجائے گی تو ہومیوپیتھی کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔

راشن میں کمی راشن میں کمی کے خلاف یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے سخت پروٹسٹ کیا ہے اور کلکٹر صاحب کے پاس درخواست بھیجی ہے اور لکھا ہے کہ یہ کمی کسی طرح بھی کافی نہیں ہے (یعنی ۶ چھٹانک کے بجائے ۴ چھٹانک فی آدمی گیہوں) اور اس پر غضب یہ ہے کہ چنا اور جو کا بھی دستیاب ہونا مشکل ہے۔ اسلئے اناج کی روانگی صوبہ سے فوراً بند کردی جائے۔ چیمبر نے گیہوں اور چاول کے خراب ہونے کی بھی شکایت کی ہے۔

ہم کو چیمبر آف کامرس کی رائے سے پورا اتفاق ہے کہ جب صوبہ میں گیہوں کی اسقدر کمی ہے تو صوبہ کے گیہوں کو صوبہ سے باہر جانا فوراً بند کردینا چاہیئے اور دوسری ذرائع سے گیہوں کی درآمد کرنا چاہیئے علاوہ اس کے جب گورنمنٹ غلہ کا انتظام نہیں کرسکتی تو اس کو فوراً غلہ پر سے کنٹرول ہٹا لینا چاہیئے تاکہ کھلے بازار سے کاروبار ہوسکے۔ اور یہ ہی صحیح طریقہ ہے۔

گاندھی جینتی مہاتما گاندھی کی ۷۷ ویں سالگرہ کے موقع پر روشنی سجاوٹ اور جھنڈے لگانے کے انتظامات کان پور میں بڑے پیمانہ پر ہو رہے ہیں۔

راشننگ انسپکٹر گرفتار محکمہ راشننگ کے چیف انسپکٹر سنٹرل انسپکٹر اور ایک انکواری انسپکٹر کو ڈپٹی راشننگ افیسر نے رشوت کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

حادثہ جواہر نگر میں ایک دو منزلہ مکان کے یکایک گر جانے سے ۵ عورتیں ۲ چھوٹی لڑکیاں اور ایک ضعیف آدمی دب کر مرگئے۔ ایک ۶ ماہ کا بچہ اپنی ماں کی گود سے لپٹا ہوا بچ گیا اور ایک ۱۲ سالہ لڑکا جو مکان گرنے سے ایک منٹ پہلے مکان سے باہر چلا گیا تھا بچ گیا ہے۔

تپ دق کو چیلنج ہمارے عزیز دوست پنڈت راجہ رام صابر کے صاحبزادے دق کے منحوس مرض میں مبتلا تھے اور تقریباً آخری درجہ تھا خوش قسمتی سے آپ کا تعارف مسٹر مرزا ولی بخت ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نواب کی ڈیوڑھی شہر بنارس سے ہوگیا اور موصوف کے پاس مرض دق کی لاثانی دوا ہے چنانچہ آپ نے علاج شروع کردیا اور خدا کے فضل سے مریض بالکل اچھا ہوگیا۔ آجکل مرزا ولی بخت صاحب کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں اور کچھ مریض ان کے زیر علاج ہیں۔ ضرورتمند حضرات کو ان کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔

اس موقع پر صابر صاحب نے اپنے پریس کے دوستوں کو اور مرزا ولی بخت صاحب کو چاء پر مدعا کیا تھا۔ مرزا صاحب سے حالات سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ انھوں نے دق جیسے منحوس مرض کے لئے لاثانی دوا تحقیق کرلی ہے۔ جس کے لئے وہ اہل ملک کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۲۹ر ستمبر ۹½ بجے رات کو سید صدر الاسلام صاحب کی صدارت میں پرنسپل عبدالشکور صاحب حلیم مسلم انٹر کالج کے دولتکدہ پر ہوگا۔

مصرع طرح:۔ "میں جانتا ہوں کہ رہنا آشیاں میں نہیں"

پرنسپل عبدالشکور صاحب مولانا حسرت کی شاعری پر ایک مضمون پڑھیں گے۔

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کان پور کے عہدہ داران آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے ہیں:۔ چیرمین۔ خواجہ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے۔ صدر سید علی رضا صاحب ایم۔ اے۔ نایب صدر سی۔ ان۔ چوہان صاحب ایم۔ اے۔ مسٹر حامد علی صاحب سکرٹری مسٹر اشرف علی صاحب یوسفی ادیب۔ جائنٹ سکرٹری مسٹر جلال الدین صاحب۔ خزانچی مسٹر ارشد حسین صاحب۔ سب ایڈیٹر

شاکر صاحب حج بیت اللہ کو منشی عبدالشکور صاحب شاکر ۴۲

انجمن طبیہ بہرایچ کا جلسہ

انجمن طبیہ بہرایچ کا ایک جلسہ بصدارت جناب حکیم عبدالمغنی صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے:۔

نمبر ۱ ۔ اطباء بہرایچ کا یہ جلسہ بورڈ آف انڈین میڈیسین یو۔ پی کو جو کہ نوٹس اخبار محقق مورخہ ۳ر ستمبر ۱۹۴۵ء میں شایع ہوا ہے جس کی رو سے اطلاع نہ دینے پر رجسٹرڈ دیہی معالجین کا نام رجسٹریشن سے خارج کردیا جائے گا یہ طریقہ کار بالکل غلط اور بے اصول ہے بورڈ کے دفتر میں تمام رجسٹرڈ معالجین کے نام و پتہ موجود ہیں ہر رجسٹرڈ معالج کو براہ راست بورڈ کی طرف سے بذریعہ ڈاک اطلاع ملنی چاہیئے تھی کیونکہ ہر رجسٹرڈ معالج کے پاس محقق اخبار نہیں پہونچتا ہے ایسی صورت میں ہزاروں کی تعداد رجسٹرڈ معالج رجسٹریشن لسٹ سے نکل جاویں گے اور جو قصبات میں مطب کرتے ہیں وہ قطعاً اخبارات کو نہیں دیکھتے ہیں۔

نمبر ۲ ۔ نیز یہ جلسہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو پی سے مطالبہ کرتا ہے کہ ابھی یو پی میں کافی تعداد میں معالج بغیر رجسٹری کے رہ گئے ہیں رجسٹریشن کم از کم ایکسال کے لئے کھولدیا جائے تاکہ باقی ماندہ معالج رجسٹریشن سے فائدہ اٹھاسکیں۔

حکیم مقبول احمد سکرٹری انجمن طبیہ۔ بہرایچ۔

سبدِ گل

پیرس کی فتنۂ عالم عورتوں کی وہ دل پھڑ کا دینے والی جدتیں جو یہ اپنے حسن عالمتاب کو عریاں کر کے دکھانے کی غرض سے کرتی رہتی تھیں جنگ کی وجہ سے ان جدتوں کے ہنگامے سرد پڑ گئے تھے اور دنیا کے عشقباز اپنے دلوں میں جرمنوں کو کوس رہے تھے کہ انھوں نے پیرس کی خوش جمال پریوں پر کچھ اس طرح قبضہ جمالیا ہے کہ انہیں دوسروں کے کام ہی کا نہیں رکھا ہے۔ مگر یہ سن کر ان حسین وجمیل پریوں کے دلدادگان میں دلچسپی کی لہر دوڑ جائے گی کہ جنگ ختم ہونے کے بعد نازنینان پیرس نے پھر اپنی حسین وناذک سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔

چنانچہ لندن اور واشنگٹن میں فرانس کی ان خبروں سے ایک تہلکہ مچا ہوا ہے کہ پیرس میں جابجا گورے گورے نسوانی جسموں کو زیادہ سے زیادہ عریاں کر کے دکھانے والے خوشنما حریری لباس تیار کرنے کی دکانیں بڑی تیزی سے کھلتی جا رہی ہیں اور ان دکانوں پر ماہوشاں پیرس کی ہر وقت اس طرح بھیڑ لگی رہتی ہے گویا۔

کہیں پریوں کا مجمع ہے کہیں حوروں کی محفل ہے

مگر پیرس کی زہرہ جمال عورتوں نے جو تہذیب جدید کی عریاں پسندی کو نت نئے انداز سے ظاہر کرنے میں طاق ہیں یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس مرتبہ زیادہ سے زیادہ حریری اور باریک لباس پہن کر منظر عام پر اپنے مرمریں سینہ اور رانوں کی نمایش کرنے پر اکتفا نہ کی جائے بلکہ ایک قدم آگے بڑھایا جائے۔ چنانچہ سنا جا رہا ہے کہ پیرس میں ایسے کلب قایم کئے جا رہے ہیں۔ کہ جو نظارۂ حسن کو عام کر دینے کے لئے عورتوں کو بالکل ننگی پھرنے کا مہذب فیشن سکھائیں گے۔

فرانس اور برطانیہ کی خوش جمال پریوں کی مزیدار باتیں سننے کے بعد آپ کو یہ معلوم کر کے اور بھی زیادہ دلچسپی محسوس ہو گی کہ ہندوستان آزادی پسند عورتیں بھی یورپ کی مہذب عورتوں سے اس میدان میں پیچھے نہیں ہیں چنانچہ جنوبی ہند کے بعض مقامات پر ایسے کلب کھل رہے ہیں جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں ہندوستان کی دلدادہ تہذیب بیٹیاں عریانی کا پہلا سبق پڑھ رہی ہیں۔

غرض جنگ ختم ہونے کے بعد نئی تہذیب کی برکت سے عورتوں کو ترقی کے لئے یہ راستہ ملا ہے کہ اب وہ لباس کی قید سے آزاد ہونے کی فکر میں ہیں۔

ادبِ لطیف

ایک ادب پارہ

"میں تمھیں یاد کیا کرتا ہوں"

از آمنہ سرکار صاحبہ

شاید تم وہ دن بھول گئیں ؟ جب میں اور تم محبت کی نورانی فضا میں مسرت کے گیت گایا کرتے تھے۔ جب تم کہا کرتی تھیں میں تمھاری ہوں اور ہمیشہ تمھاری رہونگی آہ! کیا سچ مچ تم اپنے وہ سارے واعدے بھول گئیں۔ پیاری عذرا کیا تمھیں یاد ہے جب میں اپنے آخری امتحان کے پرچے کر رہا تھا۔ تو ایک دن تم نے کہا تھا۔ "عابد کہیں تمھارے یہ سارے وعدے ریتلے پہاڑ کی طرح نہ ہوں"۔ اچھے عابد کہیں ایسا نہ کرنا کہ امتحان ختم ہونے کے بعد کہیں باہر ملازم ہوتے پر مجھے بھول جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میری زندگی ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے گی۔ اور پھر میں نے کہا تھا میری عذرا تم یہ کیسی باتیں کرتی ہو بھلا میں ایسا کر سکتا ہوں۔ میں تمھیں یقین دلاتا ہوں تم تھوڑے دن اور صبر کرو پھر میرے ملازم ہونے کے بعد دیکھنا کہ میں تمھیں کیا بناؤں گا۔ اور پھر تمھیں یہ بھی یاد ہوگا کہ اس کے بعد میں نے اپنے والدین کی خواہشوں کو ٹھکرا دیا تھا۔ اور ان کی ہزار کوششوں کے بعد بھی شادی سے صاف انکار کر دیا تھا۔ تم میری اس بات سے کتنا خوش ہوئی تھیں اور پھر جب میں ملازم ہو کر باہر جا رہا تھا تو ہم دونوں کتنا خوش تھے —— میں سارے راستے یہ ہی سوچتا ہوا گیا تھا۔ کہ اب بہت جلد میں اپنی عذرا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا لونگا۔

مگر آہ! مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ میرے وعدوں کو ریتلے پہاڑ کہنے والی کے اپنے وعدے ایک دن ریتلے پہاڑ ہو جائیں گے ——

عذرا۔ میری امیدوں کو خاک میں ملا کر اور میری زندگی کو برباد کر کے تمھیں کیا مل گیا —— تم نے میرے علی گڑھ سے آنے کے بعد مجھے اپنے صفحۂ دل سے مٹا دیا میرے وہاں سے آنے کے بعد تمھارے جو خطوط آئے بھی انھوں نے میرا دل دکھایا کیونکہ تم تو کشمیر کی حسین وادیوں میں کھو گئیں —— عذرا تم نے میری کھیلتی مالتی زندگی کو اپنی محبت کا ڈھونگ رچا کر ایک دہکتا ہوا انگارہ بنا دیا اور یہ کبھی نہ سوچا کہ میری زندگی کا کیا ہو گا —— میں ہمیشہ تمھارے کہنے پر عمل کر کے تمھارے وعدوں کا یقین کرتا رہا —— مگر اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے وہ سب ایک فریب تھا ایک دھوکہ تھا۔ جو میری زندگی کو برباد کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔

عذرا کیا میں تم سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ تمھیں کبھی اپنے وعدے اور اپنی قسمیں کبھی یاد آتے ہیں؟

عذرا تم نے مجھے حسین نظاروں میں کھو کر لاکھ بھلا دیا سہی مگر میں تو تمھیں کبھی نہیں بھلا سکتا میں تو اب بھی تمھاری یاد اور تمھارے تصور میں کھویا رہتا ہوں۔ اچھا عذرا اب رخصت ہوتا ہوں —— ممکن ہے تم بھی کبھی میرے دکھے دل کی آواز سنو ؎

تم مجھے بھول گئی ہو لیکن
میں تمھیں یاد کیا کرتا ہوں

---

۴ تیل کی کمی کی وجہ سے لڑائی کے دنوں میں کچھ دکانوں کو بند کر دیا گیا تھا۔

عام طور پر ان دکانوں میں سالانہ ۳۰،۰۰۰ ٹن تیل کھپتا ہے لڑائی کے دنوں میں اس کی تعداد آدھی رہ گئی تھی۔

عالمِ نسواں

عورت اور مرد

(ایک امریکن خاتون کے قلم سے)

۴

عورتوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ انھوں نے قول وعمل اور ہر لحاظ سے یقین دلا دیا ہے کہ مرد بہ اعتبار انسانیت عورت پر فایق ہے۔ حالانکہ مردوں کو عورت پر کسی حیثیت سے فوقیت حاصل نہیں اور اکثر معاملات میں تو وہ عورت سے کہیں زیادہ پست ہیں غور کرنے کی بات ہے کہ جب ہم خود مردوں کو مغرور بنا دیں، تو وہ ہمارے ساتھ ظالمانہ سلوک نہ کریں تو اور کیا کریں؟

شوہر تو شوہر ہی ہے اگر کسی ملازم کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کے بغیر مالک کا کام نہیں چل سکتا تو اپنی سرکشی سے عافیت تنگ کر دے گا، پھر جب مردوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے بغیر عورتوں کا کام نہیں چل سکتا تو وہ عورتوں کے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتے!

واقعہ یہ ہے کہ عورتوں نے خود اپنی نرمی، محبت اور خدمت وایثار سے مردوں کا دماغ خراب کر رکھا ہے عورتوں کے شریفانہ خصائل سے مرد ناجایز فائدہ اٹھا رہے ہیں، میں یہ نہیں کہتی کہ عورتیں ان خصوصیات کو ترک کر دیں لیکن انہیں احتیاط سے کام میں لانا چاہیئے۔

مردوں کی عادت ہے کہ وہ جا و بے جا سارا الزام عورتوں کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ ان الزامات کو ہرگز خاموشی کے ساتھ قبول نہ کریں اور مردوں پر ظاہر کر دیں کہ وہ ان کی بہتان بندی کی حقیقت سے ناآشنا نہیں ہیں —— روپے پیسے کے معاملہ میں میں نے دیکھا ہے کہ فضول خرچ مردوں کی بیویاں بہت تکالیف اٹھاتی ہیں اور اُف تک نہیں کرتیں۔ اس طرح وہ خود اپنے شوہروں کی گمراہی کی موجب ہوتی ہیں حالانکہ کرنا یہ چاہیئے تھا کہ عورتیں فضول خرچی کا جواب فضول خرچی سے دے دیتیں تاکہ مردوں کو پتہ چلتا کہ فضول خرچی کتنی تکلیف دہ چیز ہے۔

عورتوں میں ایثار قربانی کا مادہ ہوتا ہے وہ مردوں کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتیں اور سمجھتی ہیں کہ مرد ان کی قربانیوں کو مدنظر رکھ کر ان کی قدر کریں گے۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ مرد عورتوں کے ایثار کو ایثار نہیں بلکہ فرلیضہ خیال کرتے ہیں میرے نزدیک عورتوں کا ایثار مردوں کے گمراہ کرنے کی ہم معنی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر معاملہ میں احتیاط سے کام لیں —— ہم سے کوئی عمل ظہور میں نہ آئے جو ہمیں شوہروں کی نگاہ میں ذلیل بنانے کا موجب ہو، ہمیں ہر لحاظ سے اپنے کو مردوں کے برابر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو ہمیں طے کر لینا چاہیئے کہ مردوں کی حماقتوں اور ان کی سختیوں اور زیادتیوں سے ہمیں تا قیام قیامت نجات نہیں مل سکتی۔

عام خیال یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں عورتوں کو اعتدال سے زیادہ آزادی دیدی گئی ہے اور اب تو اس آزادی کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگی ہیں اور اس میں شک بھی نہیں کہ یورپ اور امریکہ کی آزادی نظام ازدواج اور نظام اخلاق ازدواج کے لئے بیحد ضرر رساں ثابت ہو رہی ہے۔ لیکن ان ممالک کی عورتیں اپنی موجودہ آزادی پر قانع نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک یورپین خاتون "لیڈیز ہوم جرنل" میں لکھتی ہے۔

"عورتوں کا دعویٰ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ آزادی حاصل کر رہی ہے اور ان کو مردوں کے برابر حقوق حاصل ہو گئے ہیں ان کو اسی طرح آزادی عمل حاصل ہے۔ جس طرح مردوں کو، لیکن میں عورتوں کے اس دعویٰ کو حقیقت کی روشنی میں دیکھتی ہوں تو ازمنہ قدیم کی طرح آج بھی عورت غلام نظر آتی ہے۔

(باقی آیندہ)

مدراس۔ ۱۴ ستمبر۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایس کے چیٹور سکرٹری مقامی انتظامی محکمہ کی خدمات حکومت ہند کو دیدی جائیں گی۔ ان کو جلد ہی جزیرہ ملایا میں ایجنٹ مقرر کیا جائے گا۔

بچوں کی دنیا

بونے کا تحفہ

مترجمہ جمیلہ خاتون دہلی!

جب شہزادی فیروزہ کی ماں ملکہ ملک عدم کو سدھاری تو شہزادی بہت رنجیدہ رہنے لگی سوتیلی ماں کے آنے پر تو اس کی زندگی اور بھی دوبھر ہو گئی کیونکہ ملکہ اُسے بہت دُکھ دیا کرتی تھی۔ اُس کی دلی خواہش تھی کہ میں کسی طرح شہزادی کو محل سے نکلوا دوں۔ لیکن بادشاہ کو فیروزہ سے بہت محبت تھی اس لئے ملکہ کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

ایک دفعہ بادشاہ کو کسی کام کی وجہ سے دوسرے ملک جانا پڑا جب وہ چلے گئے تو شہزادی کے کان میں بھنک پڑی کہ ملکہ مجھے زہر دینے کی تجویز کر رہی ہے۔ شہزادی یہ سُن کر بہت گھبرائی۔ اور ایک روز موقعہ پا کر محل سے نکل گئی۔

شہزادی تمام دن بھوکی پیاسی چلتی رہی۔ آخر شام ہو گئی لیکن کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں وہ رات کو بسر کرنے کو ٹھہر جاتی۔ سب پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں آرام کر رہے تھے مگر مصیبت کی ماری شہزادی کے لئے کہیں سر چھپانے کو جگہ نہ تھی۔ اُس کی آنکھوں میں پیاری ماں کی تصویر پھر گئی اُس وقت زندگی کیسے آرام سے گزرتی تھی کسی بات کا فکر نہ تھا۔ آہ اگر آج وہ زندہ ہوتیں تو میں اس طرح ماری ماری کیوں پھرتی؟

شہزادی فیروزہ یہ سوچتی ہوئی جا رہی تھی کہ سامنے ایک چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آیا۔ اب تو اُس کی خوشی کا کچھ ٹھکانا نہ رہا اس روشنی کو دیکھ کر ٹانگوں میں ایک نئی طاقت آگئی اور جلد ہی جلدی اُس کی طرف دوڑنے لگی نزدیک پہونچ کر دیکھا کہ ایک چھوٹا سا جھونپڑا ہے دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو اندر سے کسی نے بڑی درد بھری آواز میں کہا۔ آجاؤ!

شہزادی نے جوں اندر قدم رکھا کیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک بوڑھا بونا اپنا ہاتھ پکڑے درد سے کراہ رہا ہے۔ بونے کو دیکھ کر پہلے تو وہ بہت ڈری لیکن پھر اُس کی تکلیف کا خیال کر کے اُس کے پاس پہونچی اور اپنی ساری پھاڑ کر اُس کے ہاتھ پر پٹی باندھی پھر اُسے ٹکور کرنے لگی۔

جب بونے کی تکلیف کچھ کم ہوئی۔ تو اُس نے شہزادی کے آنے کا سبب دریافت کیا۔ جب شہزادی نے اپنی دُکھ بھری کہانی سنائی تو بونے نے کہا "تم اگر چاہو تو خوشی سے میرے پاس رہ سکتی ہو لیکن یہاں تم شہزادیوں کی طرح نہ بیٹھ سکو گی یہاں بہت سا کام کرنا ہو گا۔ میرے گھر کو صاف رکھنا اور کھانا پکانا ہو گا۔ اس کے علاوہ ہر روز صبح شام تالاب پر جا کر ہنسوں کو دانہ چگانا ہو گا۔ اگر منظور ہو تو کل سے اپنا کام شروع کر دو"۔

شہزادی نے کہا۔ مجھے یہ کام دل سے منظور ہے۔ آہ۔ اگر تم یہاں نہ ہوتے تو نہ جانے میرا کیا حشر ہوتا ضرور کسی درندے کا لقمہ بن جاتی۔ اُس رات جب شہزادی بونے کے جھونپڑے میں زمین پر سوئی تو اُسے ایسا آرام ملا۔ جیسا کبھی محل میں اپنے نرم اور گدگدے بستر پر سونے سے بھی نہ ملا تھا۔

اسی طرح شہزادی کو کام کرتے ہوئے کئی دن گزر گئے۔ ایک روز بونے کا کوٹ پھٹ گیا۔ تو اُس نے شہزادی سے کہا کہ مجھے سردی لگتی ہے میرا کوٹ سی دو۔ ۴۴

۴۴ شہزادی نے کوٹ لے لیا اور سینے بیٹھ گئی۔ تمام رات وہ کوٹ سینے میں مصروف رہی لیکن کوٹ تھا کہ سینے ہی میں نہ آتا تھا۔ صبح کو شہزادی گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر ہنسوں کو دانہ ڈالنے تالاب پر گئی۔ ساتوں ہنس شہزادی کو دیکھ کر چُپ سے ہو گئے۔ کیونکہ اس وقت وہ بہت اداس تھی۔ ان ہنسوں میں ایک راج ہنس سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ اُس نے آگے بڑھ کر شہزادی کی اداسی کا سبب پوچھا۔ جب شہزادی نے کوٹ کا حال سنایا تو سب نے اپنے اپنے پروں میں سے تھوڑے تھوڑے پر نکال کر شہزادی کے حوالے کر دیئے پھر سردار ہنس راج نے کہا۔ شہزادی ان پروں کو لے جاؤ اور بونے کے کوٹ میں بھر کر سی دو۔ اس سے وہ گرم بھی رہے گا اور کوٹ بھی بخوبی سل جائے گا۔

شہزادی نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور گھر پہنچ کر تھوڑی ہی دیر میں کوٹ سی ڈالا جب بونے نے اسے پہنا تو بہت خوش ہوا اور شہزادی کو ایک جادو کی انگوٹھی دیکر کہا۔ تم جہاں جانا چاہو گی یہ انگوٹھی تمہیں وہاں پہونچا دے گی۔

جب وہ بونے سے رخصت ہو کر ہنسوں کے پاس جانے لگی تو اُس کے پاؤں جلدی جلدی اُس طرف بڑھنے لگے۔ مگر تالاب پر پہونچی تو دیکھا کہ ان کا بادشاہ درد سے کراہ رہا ہے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے شہزادی نے اس کی ٹانگ کو جوڑنے کے لئے بہتیرے جتن کئے مگر وہ نہ جڑ سکی راج ہنس کی تکلیف بڑھتی ہی گئی اتفاق سے شہزادی کے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر میں یہ انگوٹھی اس کے پنجے میں پکڑا دوں تو ممکن ہے اس کی ٹانگ جُڑ سکے یہ سوچ کر اس نے انگوٹھی ہنس راج کے پنجے میں پکڑا دی انگوٹھی کا چھونا تھا کہ ایک دھماکہ کی آواز آئی اور ہنس راج کی جگہ ایک خوبصورت شہزادہ کھڑا تھا۔ باقی چھ ہنس بھی درباریوں کی شکل میں تبدیل ہو گئے تھے۔ اور شہزادے کے نزدیک کھڑے تھے۔

× شہزادی بڑے تعجب سے اُن کی طرف دیکھ رہی تھی کہ شہزادے نے آگے بڑھ کر کہا۔ "میرے ابا جان کے مرنے پر ایک جادوگر نے مجھے راج ہنس بنا رکھا تھا۔ لیکن تمھاری رحم دلی مجھے پھر اپنی اصلی شکل میں لے آئی ہے"۔

تھوڑے ہی دنوں میں شہزادی فیروزہ اور منصور کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو گئی۔

(ترجمہ)

پردۂ فلم

ھمایوں

تواریخی پکچرز کا بنانا بہت مشکل ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سے ایسے پکچرز بنانے والے زیادہ تر کامیاب نہیں ہو سکے۔ لیکن اب آخر میں ایک ایسا تواریخی پکچرز آیا ہے جو بیحد سے کامیاب ہے۔ یہ پکچرز ڈائرکٹر محبوب کا بنایا ہوا ہے۔ پکچرز کی حقیقت سین سینریاں ایکٹنگ اور گانے اور سبق آموز واقعات دل کو خوش کرنے والے واقعات اور مناظر یہ تمام چیزیں کسوٹی پر کسنے کے بعد پکچر پورا کامیاب اترا اور صرف اسی وجہ سے عام لوگوں نے اور مہذب طبقے نے اس کو بہت ہی زیادہ پسند کیا ہے۔

اس پکچر کے تواریخی واقعات ہمایوں کی زندگی سے وابستہ ہیں۔ ایک مرتبہ شہنشاہ ہمایوں نے ایک ہندو راج کماری کی عزت محض راکھی باندھنے کے باعث رکھی اور اپنے تخت پر ٹھوکر ماردی تھی۔

اس پورے فلم میں اسی شہنشاہ کے تمام تر واقعات دکھلائے گئے ہیں۔ اس پکچر کی تیاری میں ڈائرکٹر نے در حقیقت قابل داد کام کیا ہے۔ کم از کم جبکہ آجکل ہندو اور مسلمان اپنے اپنے بھائی چارہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی کوشش میں ہیں۔ یہ عظیم ترین پکچر اور بھی قابل فخر ہے اس کے کل ایکٹر ہندوستانی اور نامور چیدہ ایکٹر ہیں۔ اشوک کمار۔ بینا۔ چندر موہن۔ نرگس۔ شاہ نواز۔ کے۔ این۔ سنگھ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ ڈائرکٹر محبوب جس نے کہ عورت۔ روٹی۔ بہن۔ اور تقدیر جیسی نایاب نایاب فلموں کو تیار کیا ہے۔

اس میں آغا جانی کے ڈائی لاگس ہیں۔ گانے غلام حیدر۔ فوٹو گرافی فاردے ذوق ایرانی کی ہے اس طرح سے یہ پکچرز قابل فخر اور کافی طور کامیاب ثابت ہوا ہے

سونا نکالنے کے لئے تیل کی ضرورت

لندن ۱۳ ستمبر۔ گلوب کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ افریقہ کی سونے کی کانوں کی طرف سے حکومت برطانیہ سے درخواست کی گئی ہے کہ ان کو تیل سپلائی کیا جائے ۴

اقوال زریں

انسان کے اعمال اس پر آفت ناگہانی لاتے ہیں خدا غیبی ہاتھوں سے اس کی امداد کرتا ہے تاکہ انسان مصیبت کو دیکھ کر سبق حاصل کرے اور اس کی عنایات پاکر راہ راست پر چلے۔ لیکن ہر انسان اس بات کو اس طرح ذہن نشین نہیں کرتا۔ بعض انسان مصیبت سے چھٹکارا پاتے ہی پھر گناہوں کی سیاہ چادر اوڑھ لیتے ہیں اور اپنا دامن گناہوں سے ملوث اور آئندہ کے لئے مصیبتوں کو مدعو کرتے رہتے ہیں۔ ایسے انسان آخر کف افسوس ملتے اور دنیا میں اذیت ہی اٹھاتے ہیں۔

انسان ہر کام کا ثمرہ چاہتا ہے لیکن نیکی کے لئے اُسے ایسا خیال دل سے دور کر دینا چاہئے کیونکہ نیکی اپنا آپ ہی ثمرہ ہے اُسے اور ثمرے کی ضرورت نہیں۔

اس امیری سے جس میں طرح طرح کے بداطوار کا شکار ہونا پڑے بہتر ہے وہ غریبی جس میں نیک اطوار کی طرف دل مائل ہوں۔

ایک ہیرا بھی اس وقت تک چمک دمک نہیں دیتا جب تک کہ اسے کاٹا اور سنوارا نہیں جاتا۔ اسی طرح تمہاری قابلیت بھی تمہیں رگڑ کر ہی نکل سکتی ہے

لکھنؤ ۔ گورنر یوپی نے یوپی کونسل کے تمام حلقوں کے لئے تازہ انتخابی فہرستیں تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

موج تبسم

استاد (شاگرد سے) حامد! تم نے جغرافیہ کیوں یاد نہیں کیا؟

شاگرد۔ ماسٹر جی! کل رات والد صاحب نے بتایا تھا کہ دنیا ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ جب تک دنیا ٹھیک جگہ پر نہیں آجاتی جغرافیہ یاد کرنا ہی فضول ہے۔

ایک سپاہی نے اپنے کمان افسر کے پاس حاضر ہو کر کہا میری بیوی کو بعض کاموں میں میری مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر آپ ایک دن کی چھٹی دیدیں تو میں گھر ہو آؤں۔

تمہاری بیوی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ تمہیں ہرگز چھٹی نہ دی جائے کیونکہ تم گھر پر جاکر اس سے لڑائی کرتے ہو۔

سپاہی نے سیلوٹ کیا اور واپس جانے کے لئے مڑا، پھر رُک کر کہنے لگا۔

صاحب اس پلٹن میں دو جھوٹے ہیں اور ان میں سے ایک میں ہوں، کیونکہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی ہے۔

چنگنگ ۱۴ ستمبر۔ مسٹر ڈیوڈ وزیر محکمۂ اطلاعات نے بتایا کہ کوریا کے عارضی حکومت کے ممبران اسی وقت واپس چلے جائیں گے جبکہ ان کو ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مل جائیں گی۔ اس وقت کوریا میں اندرونی جھگڑا ہے گورنمنٹ کے واپس آنے کے بعد جھگڑا اٹھ ہوگا۔

دلچسپ معلومات

دو دن میں عالیشان مکان تعمیر ہو جاتا ہے

یورپ اور امریکہ میں اس قسم کے فولادی مکانات تیار ہو رہے ہیں جن کی دیواریں دروازے، کھڑکیاں اور ہر حصہ الگ کرنے کے بعد ایک کونے میں رکھا جا سکتا ہے اور جن کو فٹ کرنے میں زیادہ سے زیادہ دو دن صرف ہوتے ہیں۔ یعنی پورا کا پورا مکان ایک شخص مکان تیار کرنے والی کمپنی سے خریدنے کے بعد خالی زمین پر دو دن کے اندر لا کھڑا کر سکتا ہے یہ مکانات دو قسم کے ہیں ایک بڑا اور ایک چھوٹا۔ بڑا مکان جو کوٹھی نما ہوتا ہے اس میں پانچ کمرے کے علاوہ غسل خانہ، پاخانہ اور باورچی خانہ بھی ہوتا ہے۔ چھوٹے مکان میں پانچ کی بجائے صرف تین کمرے ہوتے ہیں۔ بڑے مکان کی قیمت تقریباً سات ہزار ہے اور چھوٹا مکان پانچ ہزار میں مل جاتا ہے۔ پختگی کے لحاظ سے یہ مکانات پچاس سال تک کام دے سکتے ہیں۔

لندن ۱۳ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ فیلڈ مارشل آرنسٹ بش گزشتہ موسم گرما میں جیل کے اندر مر گیا۔ اسکو پوری فوجی تنظیم کے ساتھ ایلڈر شوٹ میں دفن کر دیا۔ پہلے یہ خبر تھی کہ انہوں نے خودکشی کر لی جبکہ جرمنی کے ہتھیار ڈالنے کی خبر ملی انہی نے لینن گراڈ کا محاصرہ کیا تھا۔ عمر ساٹھ سال کی تھی۔

افسانہ

ہائے محبت
ایک وفا پرست لڑکی کی دردانگیز داستان

از کنور رانی تارا دیوی

انھیں جی بھر کر دیکھنے کے لئے تیری آنکھیں ترستی ہیں۔ ان سے بات کرنے کے لئے تیرا دل تڑپتا ہے۔ مگر تو ان کو جی بھر کر دیکھ نہیں سکتی۔ ان سے بات نہیں کر سکتی۔ حالانکہ وہ یہیں، اسی گھر میں رہتے ہیں۔ راجبنتی نے خود سے سوال کیا۔ کیا تیرے لئے اسی میں سکھ ہے؟

ہاں — راجبنتی نے جواب دیا — میں بڑے سکھ میں ہوں۔ وہ میرے دیوتا ہیں۔ میں ان کی پوجا کرتی ہوں۔ وہ میرے سوامی ہیں میں ان کی ہو چکی ہوں۔

گزشتہ زندگی تصویر کی طرح راجبنتی کے سامنے آن موجود ہوئی — ایک رات جس طرح حسن کے دوسرے خریدار آیا کرتے تھے۔ چندر بھی اس کے بالاخانے پر آیا۔

"تم اس زندگی سے خوش ہو" اسے اپنے سینے پر کھینچتے ہوئے چندر نے پوچھا۔

راجبنتی کے آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے "یہ بھی کوئی زندگی ہے" اس نے کہا۔ "اس سے تو موت اچھی۔ نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ماں باپ کون تھے۔ نہ یہ خبر کہ میں کون ہوں اور میری آئندہ زندگی کیا ہوگی۔ اسی بڑھیا نے جو آپ کو لائی ہے مجھے پالا پوسا ہے اور اسی نے جھاڑو دوں اور سپوتوں سے مار مار کر مجھے وہ بنایا جو اس وقت میں ہوں، آپ ابھی کہہ رہے تھے تم بہت خوبصورت ہو۔ میں آپکو پسند آئی ہوں۔ کیا آپ مجھے اپنی داسی نہیں بنا سکتے؟"

کانپتی ہوئی آواز میں چندر نے جواب دیا۔ "راجبنتی میں تم سے شادی کر لیتا۔ مگر ایک لڑکی ہے وجیا وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ میری اس کی شادی طے پا چکی ہے۔ اتنا کر سکتا ہوں کہ تم کو اس زندگی سے نفرت ہے تو اسے چھوڑ دو۔ تمہارا خرچ میں برداشت کرتا رہوں گا، بولو راضی ہو" — "ہاں! میں راضی ہوں، میرے لئے یہی بہت ہے۔ بیاہ نہ ہونے پر بھی میں عمر بھر داسی بنکر آپ کے چرنوں کی پوجا کرتی رہوں گی"۔

وہ رات چندر اور راجبنتی نے ایکدوسرے کے آغوش میں گزاری۔

اس کے بعد — ایک مہینہ گزر گیا۔ لیکن چندر راجبنتی کے پاس نہ آیا۔ وہ رات دن اس کی راہ تکتی، سوچتی کیا میں ان کے گھر جاؤں؟ وہ مجھے اپنا پتہ تو لکھ کر دے گئے ہیں۔ مگر نہیں ان کی ماں کیا کہیں گی اور اگر وجیا کو پتہ چل گیا تو وہ چندر سے ناراض ہو جائیں گی۔ تو پھر؟ کیا وہ مجھے بھول گئے۔ پورا مہینہ گزر گیا۔ بڑھیا مجھے بار بار جتلاتی ہے کہ اس مہینہ چندر کے پانچ سو روپے کے علاوہ کچھ کمائی نہیں ہوئی۔

وہ چندر کے گھر پہنچی —

"تم کون ہو بیٹی" چندر کی ماں نے اُسے دیکھکر پوچھا "میں ایک غریب دکھیاری ہوں، نوکری کی تلاش میں ہوں، اگر آپ کی سیوا کے لئے ......

...... راجبنتی نے کہا۔

"ہاں! میرا بچہ چندر مہینہ بھر سے بیمار ہے، تم پڑھی لکھی معلوم ہوتی ہو۔ ڈاکٹر نرس کو رکھنے کو کہتا تھا۔ مگر نرس رکھ کر کیا کرنا ہے۔ تم اس کی دیکھ بھال کرنے لگو، کنکو جا! انھیں دروازے کے پاس کی کوٹھری کھول دے۔ اسی میں یہ رہا کریں گی"۔

اس رات راجبنتی کو نیند نہیں آئی۔ وہ سوچتی رہی۔ وہ تو بیمار ہیں۔ ایک مہینے سے اور میں بھاگنی یہ سمجھتی رہی کہ وہ مجھے بھول گئے۔

"دوا پی لیجئے"

چندر نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"تم راجبنتی — تم یہاں ...... تم نے یہ اچھا نہیں کیا"۔

راجبنتی کی آنکھیں بھر آئیں "تو اور کیا کرتی اب میرا وہاں رہنا نہیں ہو سکتا۔ وہ بڑھیا مجھے پھر......"

"تو تم مہینے کے روپے لینے آئی ہو؟"

راجبنتی کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کے دل پر زبردست چوٹ لگی ہے۔

میں تمہیں روپے دیدوں گا تم اپنے گھر جاؤ راجبنتی!

وہ اُلٹے قدموں واپس آگئی — میرے دیوتا میرے سوامی یہ سمجھے کہ میں ان سے روپے مانگنے آئی ہوں۔ ایک آبرو باختہ عورت کی محبت پر ان کو کیسے اعتبار آسکتا ہے — وہ اپنے بستر پر گر کر رونے لگی۔

کنکو نے آن کر کہا "تمہیں مالکن بلا رہی ہیں"!

منھ دھو کر وہ چندر کی ماں کے سامنے آگئی۔

"تم نے دوا پلا دی نا بیٹی"! انھوں نے پوچھا۔

ہاں! لیکن ...... لیکن وہ مجھے رکھنا نہیں چاہتے۔ انھوں نے کہا ہے "تمہاری ضرورت نہیں تم جاؤ"!

ماں نے مسکرا کر کہا۔ "اور تو رونے بیٹھ گئی پگلی جا رسوئی گھر میں ساگو دانہ اور چائے تیار کرا۔ میں سے سمجھا دوں گی"۔

اس طرح ایک سال گزر گیا۔ چندر اور وجیا کی شادی ہو گئی۔ چندر شادی سے پہلے کیسا بھی تھا مگر وجیا کے آنے کے بعد وہ پوری طرح اس کی مٹھی میں ہو گیا۔ وجیا بہت خوش تھی۔ چندر سائے کی طرح اس کے آگے پیچھے پھرتا رہتا۔ وجیا کو اس بات سے بڑا اطمینان تھا کہ راجبنتی بیحد خوبصورت لڑکی ہے مگر چندر کبھی بھول کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھتا۔ راجبنتی نے کئی دفعہ سوچا یہاں سے چلی جائے مگر نہ جا سکی۔

وجیا کی آواز سن کر راجبنتی اپنے خیالات سے چونکی اور آنکھیں پونچھتی ہوئی اٹھنے لگی۔

"ارے تم رو رہی ہو"؟ کہتی ہوئی وجیا کوٹھری کے اندر آگئی۔

"آپ نے مجھے وہیں کیوں نہ بلا لیا"! راجبنتی نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

وجیا اس کی چارپائی پر بیٹھ گئی اور بولی۔ "دل ہی دل میں گھٹنے سے دکھ کبھی کم نہیں ہوتا راجبنتی! یہ تو میں نے سنا ہے کہ تمہارے ماں باپ مر چکے ہیں اور کوئی رشتہ دار بھی نہیں ہے۔ مگر کیا تمہارے پتی بھی زندہ نہیں"۔

راجبنتی کا دل جیسے تڑپ اٹھا۔ "کیوں زندہ کیوں نہیں، ایشور ان کی لاکھ برس کی عمر کرے بہو رانی! وہ سکھ اور چین سے زندگی بسر کر رہے ہیں، اسی خوشی کی وجہ سے تو میں زندہ ہوں۔

"اوہ" وجیا نے کہا۔ "تو وہ سکھ اور چین سے زندگی گزار رہے ہیں اور تم ایسی مہندوستی کو اٹھوائی دوسروں کی غلامی میں ڈال رکھا ہے کیا پتھر کا دل ہے ان کا"

"ان کا دل پتھر کا نہیں بہو رانی! میرا نصیب ہی کھوٹا ہے۔ وہ مجبور ہیں۔ مجھ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔

"مجبور ہیں، ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ خوب! اچھا اگر ساتھ نہیں رکھ سکتے تو کیا روٹی کپڑا بھی نہیں دے سکتے"؟

راجبنتی نے اپنے دل میں کہا۔ وہ تو دے رہے ہیں مگر زبان سے اس نے کچھ اور کہا "وہ دینا چاہتے تھے مگر میں نے لیا نہیں۔ صرف روٹی کپڑے سے ......"!

"ہاں اچھا کیا۔ انکار کر دیا" وجیا بولی "لیکن پھر تم اس طرح روتی دھوتی کیوں ہو۔ دل کو مضبوط کر کے

آؤ، اٹھو صحن میں ٹہلیں۔

سویرے کی روشنی میں کھڑکی کے آگے کھڑی وجیا دیکھ رہی تھی۔ راجیشی رسوئی گھر میں کام کر رہی تھی اس کے گلابی گال محنت سے کام کرنے کی وجہ سے سرخ ہو رہے تھے۔ کالے کالے ریشمی گچھوں جیسے بال پیٹھ اور کندھوں پر پھیلے ہوئے تھے۔ معلوم ہوتا تھا ابھی اشنان کر کے آئی ہے۔ پانی کی بوندیں چمکدار بالوں سے اوس کے تازہ قطروں کی طرح جھلمل جھلمل کرتی ہوئی ٹپک رہی تھیں۔

"اتنے دھیان سے کیا دیکھ رہی ہو بھابی!" وجیا چونک کر مڑی، چندر کا خالہ زاد بھائی ہرلیش کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"وجیا نے خوش ہو کر کہا "ارے تم کب آئے!"

"بس چلا ہی آ رہا ہوں، دیکھوں تم کیا دیکھ رہی ہو" راجیشی کو دیکھ کر ہرلیش حیران و ششدر رہ گیا "یہ ... یہ کون ہے؟"

"ایک غریب لڑکی، بیچاری۔ یہاں کام کاج کرتی ہے!"

ہرلیش دل میں کہہ رہا تھا "اچھی غریب لڑکی ہے جس کے ایک ہی جلوہ میں دیکھنے والے کا دل پہلو سے گم ہو جاتا ہے۔"

تالاب کے کنارے راجیشی دونوں پاؤں پانی میں ڈالے بیٹھی تھی اور گا رہی تھی۔

"اب تو ہی بتا دے کہ جئیں کس کے سہارے"

ہرلیش کے قدم رک گئے اور اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

راتیں نہ رہیں وہ نہ رہے دن وہ ہمارے
اب تو ہی بتا دے کہ جئیں کس کے سہارے

ہرلیش قریب کی جھاڑیوں میں چھپ گیا اور دونوں ہاتھ سے اپنا سینہ تھام کر سننے لگا۔

آجا کہ تڑپتا ہے جیا درد کے مارے
دم گھٹ کے مرے جاتے ہیں ارمان بچارے

گاتے گاتے راجیشی نے گاگر بھری اور سر پر رکھ کر دھیرے دھیرے باغ سے گزرتی ہوئی حویلی میں چلی گئی۔ ہرلیش نے اک آہ سرد کھینچی۔

اب تو ہی بتا دے کہ جئیں کس کے سہارے

اس کے دل نے دھڑکتے ہوئے کہا، ان کی صورت ہی دل چھیننے والی نہیں ہے بلکہ آواز بھی من کو موہ لیتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر وہ میری ہو جائیں۔ ——— اور وہ اور بھی زیادہ زور زور سے دھڑکنے لگا۔

چندر کا جنم دن تھا۔ بڑی دھوم سے تقریب منائی جا رہی تھی۔ راجیشی کو دم مارنے کی فرصت نہیں ہے "بہت تھک گئی ہو راجیشی!" وجیا نے کہا۔

"نہیں تو جیجی" کہتی ہوئی راجیشی اٹھ کھڑی ہوئی۔

وجیا سنبل پاڈی پر بیٹھ گئی اور اسے بھی اپنے پاس بٹھاتی ہوئی بولی۔

"راجیشی! تم نے ایک دن کہا تھا۔ میرے سوامی ہیں....."

"ہاں جیجی!"

"تو پھر سوامی کے ہوتے ہوئے بھی تم اس طرح بن سیندور کی مانگ کیوں لئے پھرتی ہو؟"

راجیشی نے ٹھنڈا سانس کھینچ کر کہا۔ "مانگ بھرنے کا موقع ہی کہاں ملا۔ ایک رات کے ملن کے بعد میں ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو گئی، یا قسمت نے کر دیا۔"

"پھر بھی میں آج تمہیں ایسے نہ رہنے دوں گی۔ چلو میرے کمرے میں، تیار ہو کر تم کو میرے ساتھ پارٹی میں شریک ہونا پڑے گا شام کو۔"

"ایسا نہ کرو جیجی! کہیں گھر کے مالک ناراض ہوں"

"ان کو میں دیکھ لوں گی! تم اٹھو تو!"

پارٹی میں ہر ایک کی نظریں راجیشی کے چمکتے دمکتے خوبصورت مکھڑے پر جمی ہوئی تھیں۔ چائے کے بعد سب ہرلیش کے پیچھے پڑ گئے کہ کچھ گاؤ۔ ہرلیش پیانو کے پاس جا بیٹھا اور گانے لگا۔

کوئی تو اسے جا کے یہ پیغام دے میرا
اک روتا ہوا دل تجھے دن رات پکارے

تالیوں کے شور میں مطالبہ کیا گیا کہ اسے پورا کرو ہرلیش نے معافی مانگتے ہوئے کہا۔

بس مجھے تو اتنا ہی یاد ہے اگر آپ لوگ پورا سننا چاہتے ہیں تو بھابی سے کہئے! وہ راجیشی رانی سے سنوا دیں گی۔

راجیشی کا منہ تمتما کر لال ہو گیا، اس نے انکار کر دیا مگر وجیا نہیں مانی، لاچار ہو کر راجیشی اٹھی اور پیانو کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ ہرلیش پیانو بجانے لگا راجیشی نے گایا۔

راتیں نہ رہیں وہ نہ رہے دن وہ ہمارے
اب تو ہی بتا دے کہ جئیں کس کے سہارے

سننے والے حیرت کی تصویر بن کر رہ گئے۔ ہرلیش کا دل بڑے زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کاش وہ میری ہو جائیں۔ میں اپنے آپ کو کھو بیٹھا ہوں ان کے لئے۔

پانی برس رہا تھا۔ راجیشی برآمدے سے گزر رہی تھی۔ ہرلیش نے اس کے قریب آ کر آہستہ سے کہا "راجیشی!"

راجیشی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور کھڑی ہو گئی۔ وہ اپنے دل میں کہہ رہی تھی، ہرلیش بابو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی نظریں یہ بات کئی دفعہ مجھ سے کہہ چکی ہیں۔ مگر میں اپنے دل سے اپنے دیوتا کو کیسے نکال دوں۔

"میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں" ہرلیش نے کہا

"پوچھئے!"

"میری جو حالت ہے اس سے تم ناواقف تو نہیں ہو!"

"جی نہیں"

"تو..... تو..... کیا تم میرے ساتھ شادی کر سکتی ہو!"

"میں....." راجیشی نے کہا "میری شادی ہو چکی ہے"۔

"شادی ہو چکی ہے"۔ ہرلیش کا چہرہ کاغذ کی طرح سفید پڑ گیا۔ "میں ... میں"! مگر وہ فقرہ پورا نہ کر سکا۔ اور لڑکھڑاتا ہوا چلا گیا۔

"وہ شادی شدہ نہیں ہو سکتی" ہرلیش خود سے کہہ رہا تھا۔ باغ کی روش پر مڑتے ہوئے دفعتاً وہ ٹھٹک گیا۔ ایک کنج کی اوٹ میں راجیشی دونوں ہاتھ جوڑے آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی ہرلیش نے دبے پاؤں آگے بڑھ کر دیکھا۔ اس کے سامنے چندر کی تصویر تھی اور اس کے گلے میں پھولوں کی مالا پڑی ہوئی تھی۔

ہرلیش کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کا دم سینے میں گھٹ رہا ہے۔ بھیا چندر چندر اس کے پتی ہیں.......

اچانک ہرلیش کا دماغ خراب ہو جانے پر سب کو بڑا افسوس ہے اور حیرت ہے۔ مگر اس کا سبب کوئی نہیں بتا سکتا۔

لیکن چندر کے خاندان میں اس اچانک حادثے کے علاوہ ایک دوسرا سانحہ بھی وجہ افسوس بنا ہوا ہے۔ راجیشی اچانک غائب ہو گئی ہے۔

اندھیری رات، جنگل، راجیشی خود سے کہتی جا رہی ہے ——— باغ میں ہرلیش بابو نے تم کو اپنے دیوتا کی پوجا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اب محبت کا راز کھل جاتا۔ اچھا کیا تم وہاں سے چلی آئیں۔ جی بھر کے دیکھنا وہاں نصیب نہ ہوتا تھا۔ اب ان کے مکھڑے کو تصور میں خوب جی بھر کے دیکھنا۔

جاپان کے ایک اور وزیر نے خودکشی کر لی

ٹوکیو: ۱۵ ستمبر۔ کو لنیکو ہاشیدا جو ٹوجو کی کیبنٹ میں وزیر تعلیم تھا۔ زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

چین اور امریکہ کے درمیان تمام مسئلے طے ہو گئے

واشنگٹن، ۱۵ ستمبر۔ چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر ٹی۔ وی سونگ نے آج پریزیڈنٹ ٹرومین سے بہت سے مسئلوں پر تبادلہ خیالات کیا جو ابھی تک امریکہ اور چین کے درمیان غیر طے شدہ تھے۔ ڈاکٹر سونگ نے کہا کہ ہم نے تمام معاملوں کو طے کر لیا ہے اور تسلی بخش طریقہ پر طے کیا ہے۔

نواب سراج الدین سائل دہلوی کا انتقال

دہلی۔ ۱۵ ستمبر۔ تمام ادبی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ ابو المعظم نواب سراج الدین احمد خاں صاحب دہلوی جاگیر دار ریاست لوہارو جو فصیح الملک نواب داغ کے داماد تھے ۸۳ سال کی عمر میں اپنے مکان واقع لال دروازہ میں آج صبح ساڑھے دس بجے انتقال فرما گئے۔ نواب صاحب مرحوم حضرت داغ کے تلامذہ میں سے تھے اور ایک خاص طبقے میں ان کے جانشین خیال کئے جاتے تھے۔ نواب صاحب اپنی وضع و قطع، رفتار و گفتار، تہذیب و تمدن کے اعتبار سے قدیم دہلی کی منہ بولتی تصویر تھے۔ ہر طبقے، ہر فرقے اور ہر ملت کے لوگ ان کی عزت کرتے تھے۔ نواب صاحب کو گزشتہ چند سال میں جسمانی صدموں کے علاوہ دماغی صدمے بھی بہت پڑے۔ جنگ کے دوران میں ان کے بہت سے عزیز ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئے۔ مرحوم غزل گوئی میں صاحب طرز اور دہلی کی زبان کے دھنی تھے۔ فارسی کلام بھی بہت زیادہ ہے۔

ٹوجو نے شہنشاہ کی مرضی کے خلاف جاپان کو لڑائی میں جھونک دیا

لندن، ۱۲ ستمبر۔ پرنس کنوئے نے جو تین بار جاپان کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ اور اس شہنشاہ جاپان کے مشیر ہیں۔ دوران انٹرویو میں کہا کہ جاپان کا ایک مقصد یہ ہے کہ فوج کو جاپان کی سیاسی اور سماجی زندگی سے ختم کر دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ چین کے ساتھ لڑائی اور اتحادیوں کے خلاف جنگ ٹل سکتی تھی اور کہ جاپان کا فوجی طبقہ ان دونوں لڑائیوں کے لئے ذمہ دار ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ باہر کی دنیا جاپان کا اعتبار نہیں کرتی کیونکہ اس کی حکومت دو سروں والی ہے۔ ایک حصہ کچھ کہتا ہے اور دوسرا حصہ کچھ کہتا ہے۔ اب ہم جو کچھ کہیں گے ویسا ہی کریں گے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ پچھلے تین سال کے اندر فوجی پولیس نے مجھے کئی بار دھمکیاں دے چکی ہے۔ عوام کو اچھی طرح حفاظت کرنے کے لئے پولیس کی طاقت بنانے کے لئے کم سے کم دو ماہ اور لگیں گے۔

چین کے ساتھ لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت میں جاپان کا وزیر اعظم تھا۔ میں اور مارشل چیانگ سمجھوتہ کر لیتے۔ لیکن جب میں چیانگ سے ملنے کے لئے جہاز پر سوار ہونے کے لئے کھڑے جا رہا تھا مجھے جبراً روک لیا گیا۔ اس لئے پر امن طریقہ پر بات چیت ٹوٹ گئی۔ ٹوجو ہمیشہ ایک رکاوٹ ثابت ہوا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ میں، شہنشاہ اور کیبنٹ کے بہت سے وزیر امریکہ کی اس تجویز کے حق میں تھے کہ چین سے فوج ہٹالی جائے لیکن ٹوجو اس کے مخالف تھا۔ اس کی پشت پر فوج تھی جس کے روبرو اس کے سوائے چارہ کار نہیں تھا کہ الگ ہو جاؤں۔ آپ نے کہا کہ میں ہمیشہ خطرہ میں رہتا تھا۔ اس وقت میں جاپان پر فوج کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ امریکہ کی امداد سے ہی دور ہو سکتا ہے۔ جاپان کی اکثریت ایسا ہی چاہتی ہے جاپان میں صورت حالات اس سے مختلف ہے جو لڑائی کے بعد جرمنی میں تھی۔ اس وقت جرمنی میں فوج موجود تھی لیکن جاپان میں ایسا نہیں ہے۔

جاپان کی نیوز ایجنسی بند

ٹوکیو ۱۴ ستمبر۔ جنرل میک آرتھر نے جاپان کی ڈومی نیوز ایجنسی کے بالکل بند کرنے کا حکم دے دیا ہے

ہندوستان کو بہت جلد حکومت خود مختیاری حاصل ہوگی

نیویارک ۱۴ ستمبر۔ امریکہ کے سابق انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر سمنر ویلز نے پیش گوئی کی ہے کہ ہندوستان کے لئے حکومت خود مختیاری کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔ مسٹر سمنر ویلز کہتے ہیں کہ اہل برطانیہ نے لیبر پارٹی کو جو وسیع اختیارات دئے ہیں ان کے پیش نظر یہ بات خیال میں نہیں آسکتی کہ ہندوستان کے موجودہ سیاسی جمود کو اس سے زیادہ عرصہ کے لئے جاری رہنے کی اجازت دی جائیگی جتنی کہ واقعی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ لیبر پارٹی سامراج کی کٹر دشمن ہے اور وہ حکومت خود مختیاری کے اصولوں کی حامی ہے۔ مسٹر ویلز نے کہا کہ مسٹر چرچل کی کنزرویٹو گورنمنٹ اس بات کے لئے تو تیار تھی کہ لڑائی کے بعد خواہ ہندوستان ہاتھ سے نکل ہی جائے مگر وہ ہندوستان میں برطانیہ کا کنٹرول کم کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ مرحوم کا دوستانہ مشورہ کہ ہندوستان کو آزادی ملنے سے دنیا کو فائدہ پہنچے گا چرچل گورنمنٹ کی سمجھ میں نہیں آیا۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے بڑی دانشمندی اور عمل سے اپنا خیال ظاہر کیا تھا۔ مگر برطانوی وزیر اعظم نے بڑی ناراضگی ظاہر کی تھی۔

خطاب فوراً واپس کرو

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی پریزیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا آگرہ، اودھ کی صوبائی سبھاؤں کے ان عہدیداروں کو جنہوں نے ابھی تک اپنے خطابات واپس نہیں کئے ہیں حکم دیا ہے کہ اپنے خطابات فوراً واپس کر دو۔

کمانڈر انچیف ہند کی تقریر

جمشید پور۔ ۱۲ ستمبر۔ سر کلاڈ آکن لک کمانڈر انچیف ہند نے جمشید پور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر سپاہی مدبر ہوتا تو میرا ہو تو یہ ہوتا کہ اتحاد سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ایک سپاہی کی حیثیت سے میں نے ہندوستانی فوج میں اس کی درخشاں حقیقت دیکھی ہے۔ اور اسی کی مثال جمشید پور میں ہے جہاں مختلف ذاتوں اور مذہبوں کے آدمی ایک ہی جگہ ایک ہی انتظام میں کام کرتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں کا صنعتی ڈیلیگیشن

نئی دہلی۔ ۱۳ ستمبر۔ ہندوستانی ریاستوں کا صنعتی ڈیلیگیشن جو کہ امریکہ اور برطانیہ کا دورہ کرے گا یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ ڈیلیگیشن اکتوبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں اپنے دورے پر روانہ ہو جائے گا اس ڈیلیگیشن کمیٹی کے اجلاس میں اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ۳۰ ستمبر سے ہوگا۔

اس دورے کی نوعیت تحقیقاتی ہوگی۔ پٹیالہ کے مسٹر ملک اس ڈیلیگیشن کے ہمراہ ہوں گے۔ یہ ڈیلیگیشن دونوں ملکوں کا دورہ تین ماہ تک کرے گا۔ دورہ کا سب سے پہلا ملک برطانیہ ہوگا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن

پونہ ۱۴ ستمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تین رزولیوشن جو آج شام کے اجلاس میں پاس ہوئے ان کی عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

پہلا رزولیوشن

آل انڈیا کانگریس کمیٹی برطانی حکومت کے تین سے زیادہ عرصہ کے جارحانہ استبداد کے بعد قوم کو مبارکباد اور شکریہ پیش کرتی ہے کہ انھوں نے ہمت و استقلال سے برطانوی حکومت کی طاقت و تشدد کا مقابلہ کیا اور ان لوگوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے جنھوں نے اس تین سال کے عرصہ میں فوجی اور آرڈی ننس راج کی سختیاں سہیں۔ کمیٹی کو اس بات پر افسوس ہے کہ بعض مقامات پر لوگ کانگریس کے پر امن طریقوں کو بھول گئے اور اس راہ سے الگ جا پڑے لیکن کمیٹی کو یہ بھی احساس ہے کہ حکومت نے یکایک وسیع پیمانہ پر مشہور لیڈروں کی جو گرفتاری کی اور وحشیانہ اشتعال انگیز طریقوں پر پر امن مظاہرہ کرنے والوں کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے جو آزادی کی اسپرٹ کو کچلنے اور لوگوں کے اس جوش کو دبانے کے لئے کر رہی تھی جو حصول آزادی کے لئے اہل ہند کے دلوں میں موجزن تھا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنی پچھلی میٹنگ میں ۸ ار اگست ۴۲ء کو جو رزولیوشن پاس کیا تھا اور پر خلوص اپیل کی تھی کہ ایسی فضا پیدا کی جائے کہ دنیا کی آزادی کے کام میں اتحادی فوجوں کو پورا پورا تعاون ہوگا اس اپیل کو نظر انداز کر دیا گیا اور ہندوستان کے مسئلے کو گفت و شنید کے ذریعہ طے کرنے کی جو کوششیں کی گئی اس کا جواب حکومت نے باشندگان ہند پر کھلا حملہ کر کے دیا اور نتیجتاً لوگوں کو ان خطروں سے دوچار کیا جو ایکا یک دفعتاً پیش آتے ہیں۔

تین سال کی تخویف نے اپنے پیچھے موت اور مصیبت کی زبردست داستان چھوڑی ہے۔ انسانی کرتوتوں کا نتیجہ وہ قحط تھا جس نے دس لاکھ جانیں لے لیں۔ ہندوستان کا حکومتی نظام ایسا ہے جو بدعنوانی، ناقابلیت وغیرہ سے پر ہے۔ اور جو ہندوستان کے مسئلے کو حل کرنے کی ذرا بھی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ان برسوں میں ہندوستانی عوام کی ہمت بھی ظاہر ہوگئی کہ وہ حکومت کے جبر و استبداد کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان سختیوں نے ہندوستانی عوام کے اس ارادہ کو اور زیادہ فولادی بنا دیا ہے کہ غیر ملکی غلبہ کو دور کرنا ہے اور ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنی ہے۔

خوش قسمتی سے دنیا کی جنگ ختم ہو چکی اس کا لمبا سایہ ابھی تک دنیا میں اندھیرا پیدا کر رہا ہے اور آئندہ لڑائیوں کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔ جنگی ہتھیار کی حیثیت سے ایٹم بم کے ظہور اور اس کی زبردست فناکار قوت نے دنیا کے موجودہ سیاسی، اقتصادی اور روحانی نظام کے غیر اخلاقی اور تباہ کن عنصر کو ایک جمود کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ یہ تہذیب تو اپنے آپ کو فنا کر کے رہیگی تاوقتیکہ سامراجی اور لوٹ کھسوٹ کے رجحانات نہ چھوڑ دئے جائیں اور اس کی جگہ آزاد قوموں کا پر امن تعاون نہ قائم ہو جائے اور انسانی عظمت قرار نہ پائے۔ جنگ کے خاتمہ کی بدولت نو آبادیوں اور محکوم علاقوں کو آزادی حاصل نہیں ہوئی ہے اور سامراجی قومیں پھر دوسروں پر غلبہ پانے کے لئے اپنی پرانی کوششوں میں لگ گئیں۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی اپنے قومی اور بین الاقوامی مقصدوں کو پھر دہراتی ہے جن کا ذکر اس نے ۸ ر اگست ۴۲ء کے رزولیوشن میں کیا تھا۔ اور اپنے اس یقین کا اعادہ کرتی ہے کہ عالمگیر امن کے لئے ہندوستان کی آزادی ضروری ہے اور اسے ایشیائی اور دوسری محکوم اقوام عالم کی بنیاد ہو جانا چاہئے۔ ہندوستان کی آزادی کو غیر مبہم طریقہ پر تسلیم کر لینا چاہئے۔ اتحادی قوموں میں اس کی پوزیشن ایسی ہونی چاہئے کہ وہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے دنیا میں آئیں۔ سورماں اور آزادی قائم کرنے کے لئے دوسری قوموں کے ساتھ برابر کے پیمانہ پر تعاون کرے۔

دوسرا رزولیوشن

مرکزی، صوبائی اسمبلیوں اور کونسلوں کے بارے میں نئے انتخابات کا اعلان اس انداز اور ایسے حالات میں کیا گیا ہے جس سے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد حکومت کی کیا پالیسی ہوگی اس بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ جب تک مقصد پیش نظر بیان نہ کیا جائے اس وقت تک پوری تصویر کا جائزہ نہیں لیا جا سکتا لیکن انھیں پالیسیوں پر عمل درآمد ہو رہا ہے جو مستقل ملازمتوں کے رجعت پسندانہ گروہوں نے پرانے زمانہ میں تیار کی تھیں۔ موجودہ آئین اور خاص طور پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء جس کی رو سے مرکزی اسمبلی کا انتخاب ہوتا ہے دقیانوسی ہو چکے ہیں۔ ہر عبوری قوم کو ہندوستان کی آزادی کے تلازمہ ہی میں جانچا جا سکتا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ عملی صورت سے اس کا حصول جلد سے جلد کس طریقہ پر ہو سکتا ہے۔

انتخابی فہرستیں بہت سال پرانی ہیں اور نقائص سے پر ہیں بہت سے نام درج ہونے سے رہ گئے ہیں اور بہت سے نام فرضی درج ہیں۔ جنگی حالات کی وجہ سے اس عرصہ میں آبادی میں بہت تبدیلیاں ہوئی ہیں لوگ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں چلے گئے ہیں قدرتی مصیبتوں کی وجہ سے آبادی میں فرق آیا ہے اور بھی ایسے کارن ہیں۔ ان فہرستوں پر نظر ثانی کے لئے کافی موقع نہیں دیا گیا ہے اور آزادانہ اور منصفانہ انتخاب کے لئے ابھی تک حالات موجود نہیں ہیں۔ کانگریس بالغ رائے دہی کے حق میں ہے اور مرکز کے لئے موجودہ فرنچائز محدود ہے۔ بہت تھوڑے لوگوں کو حق رائے دہی حاصل ہے۔ اس کی تعداد کل بالغ آبادی کی ایک فی صدی سے بھی کم ہے۔ مرکزی اسمبلی میں ابتک حکومت ہند کے ۱۹۱۹ء کے ایکٹ کا دور دورہ ہے اور عملی طور پر وہ ایک مشاورتی جماعت ہے جسے کچھ بھی حقیقی اختیارات حاصل نہیں ہیں اور اس کے مشورے اور سفارشیں اکثر گورنر جنرل کے ہاتھوں تبدیل کر دی جاتی ہیں یا الٹ دی جاتی ہیں۔ کسی بے اثر اور بے لوث مرکزی مجلس کا قائم رکھنا اور وہ بھی دقیانوسی بنیادوں پر یہ تو سراسر جمہوریت کے تمام دعووں کا مضحکہ اڑاتا ہے۔ بعض صوبوں میں مجالس آئین ساز کو یکایک ختم کر دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ حکمران طبقہ اس عرصہ میں بھی عوام کی حکومتیں قائم کرنے کے خلاف ہے اور یہ کام ایسے طریقہ پر کیا گیا ہے جس سے سراسر عوام کی توہین ہوتی ہے۔

پھر بھی مرکزی اختیارات منتقل کرنے کے بارے میں عوام کی مرضی ظاہر کرنے کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی یہ طے کرتی ہے کہ الکشن لڑے جائیں اور ورکنگ کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ضروری تدبیریں اختیار کرے۔

تیسرا رزولیوشن

کانگریس نے اس ساٹھ سال کے عرصہ میں جب سے وہ قائم ہے برابر یہ کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے تمام عوام کے لئے سوراج حاصل کیا جائے۔ لیکن لفظ سوراج کے معنی و مفہوم وقت کیساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ لوگوں کی منزل مقصود اور ذریعے بھی تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ ایک زمانہ میں اس سوراج کے معنی یہ تھے کہ ہندوستان میں برطانی حکومت کے لوگوں کو حکومت خود مختاری حاصل ہو اور برطانوی حکومت سرپرستی کرتی رہے اور اس کے حصول کے لئے ذریعے قانونی اور آئینی تھے اس محدود پیمانہ کی کوشش غیر آئینی ثابت ہوئیں۔ وقتاً فوقتاً تشدد بھی اختیار کیا گیا لیکن یہ منتشر، غیر منظم اور خفیہ تھا ہر منزل پر حکومت ہند نے پس و پیش کے ساتھ کنجوسوں کی طرح جواب دیا۔ یعنی کچھ اصلاحات دی گئیں اور ان کے ساتھ کچھ تشدد کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے اندر جذبات بھڑک اٹھے۔

۱۹۲۰ء میں کانگریس عوام کی جماعت بن گئی اور اب اس کا طرز عمل پر امن اور جائز قرار دیا گیا۔ اس لئے ترقی پذیر عدم تعاون کا پروگرام قبول کیا۔

عدم تعاون میں سول نافرمانی بھی شامل تھی۔ جو بعض شکایتوں کے ازالے کے لئے کبھی چند افراد پر کبھی جتھوں پر اور کبھی علاقوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ ہر منزل پر زیادہ سے زیادہ آدمی جد و جہد آزادی میں شریک ہونے لگے ۱۹۳۰ء میں بالآخر کانگریس نے سوراج کی تعریف کر دی کہ اس سے ہندوستان کی مکمل آزادی مقصود ہے اور سنہ ۱۹۳۰ء سے ۲۶ جنوری کو برابر آزادی کا دن منایا جا رہا ہے اور دن آزادی کا عہدنامہ دہرایا جاتا ہے۔

اگست ۱۹۴۲ء میں حالات کی اضطراری کیفیت اور خطرہ اور کے فوری سابقہ نے ہندوستان کو اس بات پر مجبور کیا کہ اگر گفت و شنید کے طریقے فیل ہو جائیں تو برطانیہ سے تعلق منقطع کرنے کا پروگرام فوراً شروع کر دیا جائے۔ ابھی بہت رات گئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے یہ رزولیوشن پاس ہی کیا تھا کہ دوسری صبح کو دن نکلنے سے پہلے بمبئی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر اور بہت سے کانگریسی مردوں اور عورتوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ تمام ہندوستان میں ایسا ہی ہوا۔ حکومت نے استبدادی طریقے اختیار کئے۔ لوگ سنسنی کی حالت میں تھے۔ ان کے لیڈر اٹھائے گئے تھے عالم جوش میں انھوں نے اپنے جائز غصہ کا اظہار کیا۔ جسنے جو طریقہ مناسب سمجھا۔ اختیار کیا۔ تشدد اور عدم تشدد دونوں کا استعمال کیا گیا۔ لیکن ہر جگہ حکومت نے تشدد کے جو طریقے اختیار کئے ان سے عوام کے متشدد طریقے ماند پڑ گئے۔ یعنی ہندوستان میں اس پیمانہ پر فوجی حکومت جاری ہوئی جس کا کبھی پہلے تجربہ نہ کیا گیا تھا۔ لوگوں کی آواز دبانے اور ان کی آزادی کو پامال کرنے کے طریقے اختیار کئے گئے۔

جون ۴۵ء میں حکومت ہند نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو رہا کر دیا اور ایک چھوٹی سی کانفرنس طلب کیا۔ جس کے لئے خاصہ نمائندہ رکھنا مقصود تھا تاکہ ایک عارضی قومی حکومت بنائی جائے۔ خیال یہ تھا کہ کانفرنس جو فیصلہ کرے گی حکومت اس پر عمل کرے گی۔ لیکن یکایک صدر کانفرنس وائسرائے ہند نے اس کانفرنس کا خاتمہ کر دیا۔ اس لئے نہیں کہ کوئی عام مفاہمت نہیں تھی بلکہ اس لئے کہ اس عارضی حکومت بنانے میں ایک عنصر جو کہ کانفرنس میں شامل تھا۔ شریک نہ ہونا چاہتا تھا۔ اس کانفرنس کے ٹوٹنے کے لئے خفیہ یا اعلانیہ کانگریس پر کوئی الزام لگایا نہیں جا سکتا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اس دور میں عوام میں سوراج کی پیاس بڑھتی ہی رہی۔ ان میں زیادہ سے زیادہ بیداری پیدا ہوئی کہ اپنے آپ کو غیر ملکی جوے سے آزاد کیا جائے اور ایک غیر ملکی حکومت کے تمام دعووں اور وعدوں کے باوجود اس کا اعتبار دن پر دن کم ہی ہوتا چلا گیا۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشادات عالیہ

غیر مسلموں سے موالات کے متعلق اسلام کے احکام

ذیل کا مکتوب گرامی ہمیں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہ العالی کی طرف سے بہ غرض اشاعت موصول ہوا ہے جو بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ یہ خط ایک سائل کے جواب میں ہے اور اس میں جو ازالہ شبہات کیا گیا ہے وہ اکثر اصحاب کے لئے باعثِ تشفی ہو سکتا ہے۔ اُمید ہے کہ اس مکتوب کی اشاعت سے بہت سے حضرات کو سوچنے سمجھنے میں مدد ملے گی اور انھیں اپنے لئے صحیح راہِ عمل متعین کرنے میں آسانی ہوگی۔ (بشکریہ زمزم) نسیم باغ سری نگر (کشمیر)

۲۸ر اگست سنہ ۱۹۴۵ء۔

حبیبی فی اللہ! یہ بات کہ مسلمان کانگرس یا کسی دوسری انجمن میں شریک ہوں یا نہ ہوں، وقت کے مصالح اور احوال و ظروف کے مطالعے پر موقوف ہے اور ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اپنے طریق نظر و فکر کے مطابق کسی خاص فیصلہ تک پہنچے۔ لیکن اس سلسلہ میں خواہ مخواہ اسلامی تعلیم کو درمیان لانا اور تحریف آیاتِ قرآنی کی کوشش کرنا صحیح طرز عمل نہیں ہوگا۔ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت پھر ایک وقتی اور عارضی حالت ہے، لیکن اسلام کی تعلیم وقتی نہیں ہے وہ دائمی ہے اسے وقتی حالات کی بنا پر کھینچ تان کر محرّف کرنا نہایت افسوس ناک ہے۔

آپ نے قرآن کریم کی جس آیت کا حوالہ دیا ہے وہ اور اس کی تمام ہم معنی آیات، احکام جنگ سے تعلق رکھتی ہیں، انھیں مسلمانوں کی زندگی کے دائمی احکام سے کوئی تعلق نہیں۔ عرب کے اہل کتاب اور مشرک جب اسلام کے خلاف برسرپیکار ہو گئے تو دو متقابل صفیں پیدا ہو گئیں ایک طرف مسلمان تھے دوسری طرف محارب مشرک اور یہود و نصاریٰ۔ پس حکم ہوا کہ جو شخص ہماری صف سے تعلق رکھتا ہے اسکا دشمنوں کے کیمپ سے تعلق نہ ہونا چاہیئے۔ اگر رکھے گا تو دشمنوں ہی میں سے سمجھا جائے گا۔ چنانچہ سورۂ توبہ اور انفال کے تمام احکام اسی صورتِ حال سے تعلق نہیں ہے۔ اصل قرآنی حکم اس بارے میں وہ ہے جسے سورۂ ممتحنہ میں صاف صاف واضح کر دیا ہے:۔ انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون ط (ترجمہ) جو لوگ دین کے بارے میں تم سے جنگ کریں اور تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں اور جو لوگ تم کو ملک بدر کرنا چاہیں اُن کی حمایت پر اُتر آئیں۔ خدائے تعالےٰ ایسے ہی لوگوں سے دوستی اور موالات کرنے سے روکتا ہے اور جو شخص ایسے لوگوں سے موالات کرے گا اس کا شمار ظالموں سے ہوگا۔

"انّما" پر غور کیجئے۔ یعنی جز این نیست کہ کذا و کذا۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ موالات کی نہی صرف ان غیر مسلموں سے تعلق رکھتی، جنھوں نے مسلمانوں سے دین کے بارے میں قتال کیا ہو، اور انھیں ہجرت پر مجبور کر دیا ہو۔ ورنہ بصورت دیگر دنیوی معاملات میں ان سے تعاون اور اشتراک عمل ممنوع نہیں مسلمان اپنے مصالح کے پیش نظر ہمیشہ ایسا کر سکتے ہیں۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل اس بارے میں ہمارے سامنے ہے۔ آپؐ نے قریش مکہ کے خلاف اطراف مدینہ اور مدینہ کے غیر مسلم قبائل کے ساتھ اتحاد عمل کا معاہدہ کیا جو معاہدہ صحیفہ کے نام سے پکارا گیا تھا اور اس میں یہ الفاظ لکھے کہ ہم اس مقصد میں متحد ہو کر اس طرح کام کریں گے کہ "امۃ واحدۃ" نظر آئیں گے۔

جس قرآن کی آیت آپ نے نقل کی ہے اسی قرآن کی سورہ توبہ میں یہ بھی ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء ..... الخ ہندوستان میں ڈیڑھ سو برس سے برٹش حکومت قایم ہے۔ لوگ ان کی ملازمت کرتے ہیں۔ ان کے مقاصد و اعمال کی راہ میں اپنی ساری زندگیاں ختم کر دیتے، ان سے موالات و تعاون میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاہتے ہیں۔ سوال یہ کہ برطانوی و نصاریٰ سے موالات کرتے ہوئے کبھی قرآن حکیم کے احکام یاد آئے تھے؟ یاد رہے کہ ان ڈیڑھ سو برس کے اندر برٹش حکومت تمام عالم اسلامی کو تہ و بالا کرتی رہی اور بارہا اسلامی حکومتوں کے خلاف علانیہ صفوف جنگ آراستہ کیں۔ اسلام عموم رحمت و شفقت اور اخوۃ انسانیت کا پیغام عام ہے۔ حاشا کہ اس کا دائرہ نظر اس درجہ تنگ نہیں جتنا کہ آپ نے بنا رکھا ہے۔

میں ایک موٹی سی بات آپ کو بتلاتا ہوں۔ قرآن نے مسلمانوں کے لئے جائز رکھا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے ازدواج کریں۔ ازدواج کا رشتہ، محبت و مودت کا رشتہ ہے۔ اگر رشتہ سازگار ہو تو شوہر اپنی بیوی کا پرستار بن کر رہے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی علاقہ اُسے محبوب نہ ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ اگر قرآن کے نزدیک کسی حال میں بھی یہ جائز نہ تھا کہ مسلمان غیر مسلموں سے دنیوی علائق میں تعاون و اشتراک کریں تو کیونکر ممکن تھا کہ وہ مسلمانوں کو اس کی اجازت دیتا کہ اپنے دل اور گھر کی مالکہ ایک غیر مسلمہ کو بنا کر رکھیں؟ اور اپنی دنیوی زندگی اس کے سپرد کر دیں۔

اگر آپ کی یہ رائے ہے کہ مسلمان ملک کی سیاسی جدوجہد میں غیر مسلموں کے ساتھ شریک نہ ہوں تو آپ ایسی رائے رکھ سکتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق اس کے وجوہ و مصالح بنا سکتے ہیں۔

لیکن خدا کے لئے قرآن حکیم کی آیتوں کو اس میں نہ لائیے، اور اس کے احکام کو تفسیر بالرائے کا بازیچہ نہ بنائیے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ کا مطلب صرف یہی نہیں تھا کہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل کے الفاظ میں تحریف کرتے تھے، بلکہ یہ بھی تھا کہ ان کے معانی کو اُلٹ پھیر کر کچھ سے کچھ بنا دیتے تھے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ، ابوالکلام

دہلی میں نیشنلسٹ مسلمانوں نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کرلیا

مسلم لیگ سے مقابلہ کیا جائے گا!

نئی دہلی ۱۰ر ستمبر۔ نیشنلسٹ مسلمانوں کے نمائندوں نے کل مولانا حسین احمد مدنی کی صدارت میں اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ الکشن میں حصہ لیا جائے۔ اس میٹنگ میں آل انڈیا مسلم مجلس، آل انڈیا مومن کانفرنس جمیعۃ العلماء خدائی خدمتگار، آزاد مسلم پارٹی اور کرشک پرجا پارٹی کے نمائندے موجود تھے، ان میں سے چند صاحب صوبائی انتخاب کے لڑنے کے حق میں تھے مگر مرکزی انتخاب کے مقابلہ کے خلاف تھے۔ ان کی دلیلیں یہ تھیں کہ اول تو مرکزی انتخاب میں حق رائے دہی بہت محدود ہے۔ کیونکہ اس میں وہی پیمانہ رکھا گیا ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء میں طے پایا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مرکزی انتخابات کی زیادہ اہمیت بھی نہیں ہے کیونکہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی (نمائندہ آئین ساز اسمبلی) کی تشکیل صوبائی نمائندوں کے ذریعہ ہوگی۔ نیز مرکزی انتخابات کی طرف توجہ لگ جانے سے صوبائی انتخابات پر توجہ مرکوز نہ رہے گی جبکہ صوبائی انتخابات پر پوری توجہ لگنی چاہئے۔ لیکن بالآخر نیشنلسٹ مسلمانوں کے نمائندوں نے کثرت رائے سے یہ طے کیا کہ مرکزی اسمبلی کے انتخابات بھی لڑے جائیں کیونکہ اگر یہ میدان خالی چھوڑ دیا جاتا ہے تو مسلم لیگ اس پر قبضہ کر لیتی اور مسلم لیگ کی ابتدائی فتوحات کا اثر صوبائی انتخابات پر پڑتا موجودہ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ کوئی موقعہ چھوڑا نہ جائے ورنہ لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ کہلانے کا ایک اور موقعہ ہاتھ آجائے گا۔

اب نیشنلسٹ مسلمانوں کے سامنے سوال یہ ہے کہ ایک مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ انتخابات لڑنے کے لئے بنایا جائے باخبر حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس پارلیمنٹری بورڈ میں پانچ نیشنلسٹ جماعتوں کے نمائندے شامل ہوں گے یعنی مسلم مجلس۔ جمیعۃ العلماء ہند، مومن کانفرنس خدائی خدمتگار، اور کرشک پرجا پارٹی۔ یہ بورڈ امیدواروں کو منتخب کرے گا اور الکشن لڑنے کے طریقے طے کریگا۔ احرار کا رویہ ابھی تک غیر یقینی ہے۔ نیشنلسٹ مسلمان انھیں اس مشترکہ محاذ میں شریک ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں تاکہ مسلم لیگ کے خلاف مضبوط مورچہ تیار کیا جا سکے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے نے نیشنلسٹ مسلمانوں کے نمائندوں سے جو باتیں کی ہیں ان سے دو خاص نکتے ظاہر ہوئے۔ اول تو یہ کہ ہندوستان کی فوری آزادی پر ہی ہندوستانی مسلمانوں کی بہبود و فلاح کا انحصار ہے دوسرے یہ کہ مسلم لیگ کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ وہ مسلمانانِ ہند کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ خودارادیت کے بارے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے پونہ کے اجلاس میں جو رزولیوشن پاس کیا ہے اس سے نیشنلسٹ مسلمانوں کے یہ نمائندے پوری طرح مطمئن نہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ کی اور زیادہ وضاحت ہو جائے۔ ایک سرکردہ نیشنلسٹ مسلمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے یہ کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں اس رزولیوشن کی قابل اطمینان وضاحت کر دی جائے گی۔

اس اجلاس میں کل کے حاضرین کے علاوہ مسٹر رفیع احمد قدوائی، مسٹر شمس الدین احمد۔ مسٹر یونس بشیر علی پروفیسر ہمایوں کبیر، مسٹر نورالاسلام چودھری اور مسٹر عبدالمالک موجود تھے پنجاب اور سندھ کے نمائندے منگل کو آئیں گے۔

ترکی میں رزرو فوج لام پر بلالی گئی

لندن۔ ۱۶ر ستمبر اخبار "آبزرور" کے رائے کار لبریٹر ہونے نزدیک اور بیچ یورپ کی صورت حالات کے بارے میں جو رائے زنی کی ہے اخبار نے اس کو بڑے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔

لبریٹر نے لکھا ہے کہ دنیا کے زیادہ تر حصہ میں تو فوجیں توڑی جا رہی ہیں لیکن مڈل ایسٹ میں رجحان اس کے مختلف ہے ترکی کے رزرو افسر فوج میں طلب کر لئے گئے ہیں اور فوج کا لڑائی کے وقت کا عملہ برقرار رکھا جا رہا ہے عراقی فوج کرد قبیلہ کو پسپا کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ مڈل ایسٹ میں برطانی افواج کو پھر سے فوجی مقاموں پر تعینات کیا جا رہا ہے غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس ان مطالبوں پر غور کر رہی ہے جو روس نے ترکی سے پیش کئے ہیں۔ ترکی نے روس کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا ہے اس وقت ترکی کے پاس ۱۵ لاکھ مسلح فوج موجود ہے۔

اتحادیوں کی مالی امداد

نیویارک ۱۰ر ستمبر۔ امریکہ کے مشہور اخبار "وال اسٹریٹ جرنل" نے لکھا ہے کہ امریکہ نے اتحادیوں کی امداد کرنے کے لئے ایک بڑا پروگرام تیار کیا ہے۔ جو اُدھار پٹہ کے پروگرام سے ملتا جلتا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق امریکہ ڈالروں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ اس اسکیم کے ماتحت کانگریس سے چھ سے آٹھ ارب ڈالر تک ہر سال غیر ملکوں کو دینے کے لئے سفارش کیجائیگی۔ غیر ملکوں کو قرضہ دینے کے ساتھ کوئی خاص قید نہیں لگائی جائے گی۔

اتحادی قوموں کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تنبیہ

پونا ۱۵ ستمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج ایک رزولیوشن کے ذریعہ اتحادی لوگوں کو تنبیہ کیا کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت نے اگر کوئی ایسا معاہدہ یا وعدہ کر لیا جو ہندوستان کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ عوام کی نمائندہ حکومت اس کو ماننے کی پابند نہیں ہوگی۔ رزولیوشن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

"چونکہ حکومت برطانیہ کی یہ پالیسی معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان میں عوام کی قومی حکومت قائم کرنے میں رکاوٹ ڈالی جائے اور اس میں تاخیر کی جائے اس لئے ممکن ہے کہ ایسی حکومت قائم ہونے میں کچھ وقفہ لگ جائے۔ اس دوران میں ممکن ہے موجودہ غیر نمائندہ اور غیر ذمہ دار حکومت ہندوستان کی جانب سے بہت سے ایسے معاہدے کر ڈالے جو ہندوستان کی پبلک مفاد میں نہ ہوں اور جو ایسی رکاوٹیں پیدا کر دیں جس سے ملک کی ترقی رک جائے اس لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی اتحادی قوموں اور باقی اور متعلقہ قوموں کو مطلع کر دینا چاہتی ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت کو ہندوستان کی پبلک کی جانب سے کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کسی صورت سے بھی ان کی نمائندہ نہیں ہے۔ یہ حکومت ایک غیر ملکی حکومت کی طرف سے کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔ اگر اس قسم کا کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ کر بھی لیا گیا تو عوام کی نمائندہ حکومت کو جب برسر اقتدار آئیگی یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس پر غور کرے اور اگر وہ ہندوستان کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کو ماننے سے انکار کر دے۔

آزادی کا حق

چونکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے چند رزولیوشنوں اور ورکنگ کمیٹی کے چند رزولیوشنوں کے بارے میں جو ۱۹۴۲ء میں ہندوستان کے آئندہ آئین کے بارے میں منظور کئے گئے تھے کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اس لئے ورکنگ کمیٹی ان کے بارے میں مندرجہ ذیل پوزیشن پھر سے بیان کر دینا چاہتی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اگست ۱۹۴۲ء والے رزولیوشن کے مطابق جمہوری طریقہ پر منتخب شدہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ہندوستان کی حکومت کے لئے ایک آئین تیار کریگی جو قوم کے تمام طبقوں کو قابل منظور ہونا چاہئے کانگریس کے نظریہ کے مطابق یہ آئین ایک وفاقی نوعیت کا ہونا چاہئے۔ جس میں ریذیڈوری اختیارات فیڈریشن میں شامل ہونے والی یونٹوں کو حاصل ہونا چاہئیں۔ بنیادی حقوق جو کراچی کانگریس نے بیان کئے تھے اور اس کے بعد ان میں جو اضافہ ہوا ہے وہ آئین کا لازمی جزو ہونا چاہئیں۔ مزید براں جیسا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے اجلاس میں جو کہ مئی ۱۹۴۲ء میں الہ آباد میں ہوا تھا۔ بیان کیا تھا کہ کانگریس اس قسم کی تجویز سے اتفاق نہیں کر سکتی۔ جس کے ذریعہ کسی ریاست یا علاقہ کی یونٹ کی ہندوستان کی یونین یا فیڈریشن سے علیحدگی کا حق دے کہ ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی تجویز کی گئی ہو۔ کانگریس جیسا کہ اپریل ۱۹۴۲ء میں ورکنگ کمیٹی نے ظاہر کر دیا تھا ہندوستان کی مکمل آزادی اور اتحاد کی پابند ہے اور اس اتحاد میں خاص کر موجودہ دنیا میں جبکہ دنیا کے لوگ بڑے بڑے فیڈریشن بنانے کی فکر کر رہے ہیں کسی قسم کی رخنہ اندازی تمام متعلقہ جماعتوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی اور اس کا خیال بھی انتہائی درجہ تکلیف دہ ہوگا۔ اس کے باوجود یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ وہ کسی یونٹ کو اس کی اعلانیہ اور طے شدہ مرضی کے خلاف ہندوستانی یونین میں شامل رہنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔

اس اصول کو مانتے ہوئے ہمیں ایسی کوشش کرنا چاہئے جس سے ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ مختلف یونٹوں کو ایک مشترکہ اور تعاونی قومی زندگی کو ترقی دینے میں امداد ملے۔ اس اصول کو ماننے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسی کوئی تبدیلی نہ کی جائے جس سے نئے نئے مسئلے کھڑے ہو جائیں اور جن کی وجہ سے اس علاقہ کے اہم طبقہ میں کسی قسم کا جبر کئے جانے کا اندیشہ ہو۔ ہر علاقہ وارانہ یونٹ کو اپنے یونین کے اندر زیادہ سے زیادہ مکمل حکومت خود اختیاری حاصل ہو اور ایک مضبوط قومی حکومت سے متعلق رکھتا ہو۔

ہندوستانی فوج کو لام سے واپس بلانیکا فیصلہ

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ حکومت ہند نے ہندوستان کی فوج کو لام سے واپس بلانے کی اپنی اسکیم کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اس وقت جو اسکیم تیار کی گئی وہ عارضی قسم کی ہے۔ کیونکہ جن علاقوں پر اتحادیوں کو قبضہ کرنا ہے ابھی تک وہاں کی صورت حالات صاف نہیں ہوئی ہے اور معلوم نہیں وہاں کتنی فوج کی ضرورت ہوگی۔

اس وقت فوج میں ساڑھے آٹھ لاکھ جوان فالتو ہیں جن میں سے ۱۳۰۰۰۰ رنگروٹ ہیں اور انکی ضرورت نہیں ہے ان سپاہیوں کو لام سے واپس بلانے میں آٹھ ماہ لگیں گے اور واپس بلانے کی ابتدا پہلی اکتوبر سے ہو جائیگی سب سے پہلے ان رنگروٹوں کو واپس بلایا جائیگا جو ٹریننگ پا رہے ہیں اس کے بعد تربیت یافتہ نوجوان کو واپس بلایا جائے گا جو فوج سے نجات چاہتے ہیں۔ اس کے بعد ان کو جن کی پنشن ہونیوالی ہے اس کے بعد جوانوں کو جن کی صحت خراب ہے۔

اگر ہندوستانی شہری پارٹیونیں سمجھوتہ نہو تو حکومت ذمہ دار ہے

لندن ۱۸ ستمبر پروفیسر جی۔ ایم۔ بی کیٹلن نے جن کے متعلق یہ خیال ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے ہاؤس آف لارڈ کے ممبر نامزد کئے جائیں گے ہندوستان کی صورت حالات اور وائسرائے کے ہونیوالے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہندوستان کے مفاد میں ہے کہ وہ لیبر گورنمنٹ کی نیک اعتمادی حاصل کرے۔ لیبر گورنمنٹ ایسے وقت برسر اقتدار آئی ہے جبکہ دنیا کی حالت نازک ہے۔ ہندوستان کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا دھیان رکھے کہ لیبر گورنمنٹ کو یہ کہنے کا بہانہ نہ ملے کہ اس کو یہ فلاں بات معلوم نہیں ہے۔ ہندوستان کے سر آئین نہ تھوپنے کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر کیٹلن نے کہا کہ اگر ہندوستان کا کوئی ایک بڑا فرقہ حصہ لینے سے انکار کرے تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پینل کے ذریعہ نامزد کر دے۔ آپ نے کہا کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے میں ہندوستان کا دورہ کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں دونوں ملکوں کی طرف سے ڈیلی گیٹ آئیں گے اور جائیں گے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم محقق میں رہے

احسن سیمبری

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 42 NO. 39 | Cawnpore. Saturday 29th Sept. 1945 | کانپور شنبہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۴ھ | سلسلہ ۴۲ نمبر ۳۹

ادبیات

حدیثِ نشاطِ جوانی

از حضرت سیماب اکبرآبادی

بہت سخت تھا جادۂ عمر فانی!
بڑی مشکلوں سے کٹی زندگانی

جوانی بھی فانی، بڑھاپا بھی فانی
نہ یہ جاودانی، نہ وہ جاودانی

کہیں کیا حدیثِ نشاطِ جوانی
وہ اک نامکمل، ادھوری کہانی

محبت کو اپنی بنا غیر فانی
جو تو جاودانی تو سب جاودانی

جو کچھ لائی تھی لے گئی سب جوانی
نہ اب دن سہانے نہ راتیں سہانی

کہو باغباں سے کہ قبضہ اٹھا لے
ہم اب خود کریں گے یہاں باغبانی

سب آنکھوں کے رستے بہا رفتہ رفتہ
محبت میں جتنا ہوا خون پانی

ہیں محفوظ آثارِ غم دل میں لیکن
خوشی نے نہ چھوڑی کچھ اپنی نشانی

مرا حالِ دل کیا معمہ تھا یارب
نگاہوں نے کی عمر بھر ترجمانی

قیامت سی برپا ہے صحنِ چمن میں
بہاروں کو آتی نہیں گل فشانی

غرور اور عشوہ گری کے علاوہ
بغاوت بھی ہے اک جنونِ جوانی

بڑھائے چل اپنے قدم اے مسافر
خدا جانے تھک جائے کب زندگانی

جہاں تک سنی جائے تجھ سے سنے جا!
کہ ہے زندگی اک مسلسل کہانی

میں سیماب تھا ترجمانِ حقائق
کسی نے بھی میری حقیقت نہ جانی

دنیائے اسلام

بحیرۂ اسود کی آبنائے کا مسئلہ

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے ۲۰ اگست سنہ ۱۹۴۵ء کو بیان کیا تھا کہ آبنائے کے مسئلہ کا شمار ان معاملات میں ہے جن کا آئندہ چند ہفتوں میں بہت احتیاط کے ساتھ مطالعہ کرنا پڑے گا۔ کچھ عرصہ سے انقرہ اور ماسکو کی خبروں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بحیرہ اسود کی آبنائے کے مسئلہ میں اس طرح رد و بدل کرنا چاہیے کہ نئے حالات کے پیش نظر کوئی انتظام ہو سکے۔ اس بات کا امکان ہے کہ اس مسئلہ پر وزرائے خارجہ کی کونسل میں بحث ہو جو اس وقت لندن میں جاری ہے۔

بحیرۂ اسود کی آبنائے کے مسئلہ میں امن اور جنگ کے زمانہ میں جنگی جہازوں کے گذرنے کا سوال نیز کسی ایسی جنگ میں ترکی غیر جانبدار ہو متحارب ملکوں کے تجارتی جہازوں کے گذرنے کا سوال شامل ہے۔ اس میں زمانۂ امن میں تجارتی جہازوں کے بلا روک ٹوک گذرنے کا سوال شامل نہیں ہے کیونکہ اس کی اجازت سنہ ۱۹۲۳ء میں دیدی گئی تھی۔

پچھلی جنگ کے بعد آبنائے کے بارے میں معاہدہ لوزان کے ذریعہ آبنائے کے دونوں طرف ایک غیر جنگی رقبہ قایم کر دیا گیا تھا۔ ترکی کو اس کی قلعہ بندی کی ممانعت کر دی گئی تھی اور تمام طاقتوں کے جنگی جہازوں کو بعض شرائط کے تحت گزرنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔ چونکہ ترکی نے آبنائے کو قلعہ بند کرنے کا سوال بار بار اٹھایا تھا اس لئے اس میثاق میں معاہدہ مانٹریو کے ذریعہ بہت کچھ اصلاح ہو گئی تھی۔

آبنائے کے بارے میں معاہدہ مانٹریو پر ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء کو دستخط ہوئے اور فرانس۔ برطانیہ عظمی۔ سوویٹ روس۔ ترکیہ۔ بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ اور روس کے نمایندوں نے ۹ نومبر کو اس کی رسمی طور پر تصدیق کی تھی۔ اس معاہدہ کی رو سے ایک طرف تو آبنائے میں سے جہازرانی کی آزادی کے اصول کو برقرار رکھا گیا تھا۔ ترکی کو آبنائے کی قلعہ بندی کرنے کا پورا حق بھی دیا گیا تھا۔ بحیرہ اسود کی ریاستوں کے جنگی جہازوں اور تجارتی جہازوں کو آنے جانے کی [illegible] آزادی دی گئی تھی اور ترکی کو یہ حق دے دیا گیا تھا کہ وہ بحیرہ اسود کی ریاستوں کے علاوہ دوسری قوموں کے جنگی جہازوں کے گزرنے پر پابندیاں لگا سکتا ہے۔ ترکی کو جنگ کے زمانے میں بحیرہ اسود کی ریاستوں کے جہازوں کو بھی راستہ نہ دینے کا حق حاصل ہے لیکن اس صورت میں ایسا نہیں ہو سکتا جب ریاستیں جمعیۃ الاقوام کے میثاق کے تحت کارروائی کر رہی ہوں۔ میثاق میں یہ بھی درج تھا کہ اگر خود ترکی کسی طاقت سے برسر جنگ ہو تو آبنائے میں سے راستہ دینا پورے طور سے اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ دو مستثنیات کے علاوہ امن کے زمانے میں آبنائے میں سے جن جہازوں کو گذرنے کی اجازت ہے وہ "ہلکے سطحی جہاز۔ چھوٹے جنگی جہاز اور امدادی جہاز" ہوں گے۔ تاہم بحیرۂ اسود کی طاقتیں خاص شرائط کے ماتحت کسی سائز کی آبدوزیں اور بڑے جہاز آبنائے میں سے بھیج سکتی ہیں۔

یہ شرط بھی تھی کہ معاہدہ ۲۰ سال تک نافذ رہے گا مگر ہر پانچ سال کی مدت کے بعد جو فریق چاہے اس معاہدہ کو ۹ سال ہو چکے ہیں اور اب تک کسی فریق نے اس پر نظر ثانی کی باقاعدہ درخواست نہیں کی۔ مگر اس سال مارچ میں جب سے روس نے روس ترکی میثاق کے ختم ہونے کا اعلان کیا ہے یہ افواہیں گرم ہیں کہ روس [illegible] پر نظر ثانی کرانا چاہتا ہے۔ روس اور ترکی کے درمیان جب بھی کوئی نیا معاہدہ ہوا یہ ضرور قیاس کیا گیا کہ اس کی نئی تجویزوں میں درہ دانیال کی نگرانی کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ بہر حال روس اور ترکی کے تعلقات کی آئندہ جو شکل بھی ہو۔ یہ یقینی امر ہے کہ معاہدہ مانٹریو جو آبنائے کی موجودہ حالت پر حاوی ہے۔ ایک بین الاقوامی بنیاد پر حل ہو گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ اگر یہ مسئلہ وزرائے خارجہ کی کونسل میں لایا گیا تو اس سے ایک ایسا قابل عمل حل نکل آئے گا جو سب کے لئے قابل تسلیم ہو۔

حکومت ایران کی طرف سے ہندوستانی مسافروں پر قرنطینہ کی پابندیاں

حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر کو اطلاع ملی ہے کہ حکومت ایران نے چیچک اور ہیضہ کی بنا پر ہندوستان سے جہاز اور طیارے سے پہونچنے والے مسافروں پر قرنطینہ کی پابندیاں عاید کر دی ہیں۔

اترنے والی بندرگاہ پر تاخیر اور پریشانی سے بچنے کی غرض سے ہندوستان سے ایران روانہ ہونے والے مسافروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ان کے پاس حسب ذیل سارٹیفکٹ موجود ہوں۔

(الف) چیچک کے ٹیکہ کا سارٹیفکٹ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ایران میں پہونچنے پر اسے چیچک کا ٹیکہ لگوائے ہوئے ۱۴ دن سے کم اور تین سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ چیچک کے کسی پہلے حملے کے نشانات یا ایسے مقامی نشانات کی موجودگی کی صورت میں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ پہلے ٹیکہ کے اثر سے مسافر چیچک سے محفوظ ہو گیا ہے متذکرہ بالا سارٹیفکٹ کی ضرورت نہ ہوگی۔

(ب) ہیضہ کے ٹیکہ کا سارٹیفکٹ جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ ایران میں پہونچنے پر اسے ہیضہ کا ٹیکہ لگوائے ہوئے چھ دن سے کم اور چھ مہینے سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۹

مولانا آزاد اور لارڈ ویول کی خط و کتابت شائع ہو گئی

آل انڈیا کانگرس کمیٹی بمبئی کے آخری اجلاس کے دن ایک مقامی اخبار نے وہ خط و کتابت شایع کردی جو لارڈ ویول اور مولانا آزاد کے درمیان ہوئی تھی۔ اب تک یہ خط و کتابت شائع نہیں ہوئی تھی۔ مسٹر جناح اس پر بہت اصرار کر رہے تھے کہ اسے شائع کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ خط و کتابت آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبروں میں نہایت خفیہ قرار دے کر تقسیم ہوئی تھی۔ چونکہ سنیچر کے روز کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیشن اس مضمون کے سلسلہ میں پاس کیا تھا اور اسے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے پاس کرانا تھا آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبروں میں اسے اس لئے گشت کرایا گیا تھا کہ ممبروں کو بحث کرتے وقت پس منظر کا پورا علم ہو مقصد اشاعت نہ تھا۔ اس خط و کتابت میں کوئی بات نہیں جو سنسنی خیز ہو۔ کانگرس اور حکومت دونوں کی جو پوزیشن عام طور پر سمجھی جاتی تھی وہی واضح ہوئی ہے۔ مسٹر جناح جو اُمید ظاہر کر رہے تھے کہ کوئی بڑا راز ظاہر ہوگا وہ اُمید غلط ثابت ہوئی۔

والیسرائے ہند کے نام مولانا آزاد کا پہلا خط ۷ر جولائی ۱۹۴۵ء کا ہے جس کے ساتھ اکزکوٹو کونسل کے لئے ان ناموں کی بھی فہرست تھی جو کانگرس نے پیش کئے تھے۔ لیکن جو خط و کتابت شایع ہوئی ہے اس میں وہ نام نہیں ہیں۔

دوسرا خط ۱۳ر جولائی کا ہے اس خط میں صدر کانگرس نے والیسرائے ہند سے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ والیسرائے ہند کی تیار کی ہوئی فہرست دکھا دی جائے تاکہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی اس پر غور کرے کیونکہ اس بارے میں بعض بڑی حیرت خیز قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔

والیسرائے ہند نے جواب دیا کہ میں نے اپنی فہرست نہ کسی کو دکھائی اور نہ دکھاؤں گا۔ آپ اور آپ کے ساتھی غیر مصدقہ قیاس آرائیوں پر دھیان نہ دیں۔

شملہ میں بات چیت ختم ہو جانے کے بعد مولانا آزاد نے والیسرائے ہند کو ایک خط لکھا جس میں یہ درج تھا کہ آپ جو تعاون طلب کرتے ہیں وہ اُسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب رکاوٹیں ہٹ جائیں اور اس کا طریق یہی ہے کہ کانگرس اور اس کے ساتھی جماعتوں پر سے پابندی ہٹالی جائے۔ نظر بند رہا کئے جائیں اور ان پر کوئی پابندی نہ لگائی جائے نہ رہا شدہ اخباروں اور پبلک انجمنوں پر بھی پابندیاں ہونی چاہئیں۔ صدر کانگرس نے یہ بھی تجویز کی تھی کہ تمام سیاسی قیدیوں کے مقدمے ایک عوام کے ٹریبونل کے سامنے پیش ہوں اور اس کا فیصلہ بنایا جائے۔ سزائے موت کے احکام تبدیل کر دیئے جائیں اور مفروروں کی گرفتاری کے لئے جو وارنٹ جاری ہیں وہ منسوخ کئے جائیں۔ اسی روز صدر کانگرس نے والیسرائے ہند کو لکھا کہ مجھے اس خط و کتابت کے شائع کرنے کی اجازت دی جائے لیکن لارڈ ویول اس پر رضامند نہیں ہوئے اُنہوں نے لکھا کہ یہ خط و کتابت کانفرنس کی کارروائی کا جزو ہے جو خفیہ رکھی جاتی ہے جیسا کہ پہلے ہی باہمی طور پر طے ہو چکا ہے اور حکومت یہ بھی چاہتی ہے کہ پارٹیوں نے جو فہرستیں ہمارے پاس بھیجی ہیں۔ وہ خفیہ ہیں۔

ملک کی سیاسی فضا کو بہتر بنانے کے لئے صدر کانگرس نے والیسرائے ہند کو جو لکھا تھا اس سلسلہ میں والیسرائے ہند نے یہ جواب دیا کہ کانگرس پر سے پابندی ہٹائی جا رہی ہے فارورڈ بلاک پر سے پابندی ہٹانے کا معاملہ حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور ہے اور کانگرس سوشلسٹ پارٹی پر سے پابندی ہٹانے کے مسئلہ پر یو۔پی، بہار پنجاب اور دوسرے صوبے کی حکومتیں غور کر رہی ہیں۔ لوگوں کی نظربندی اور پابندی ہٹانے کے متعلق والیسرائے ہند نے کہا کہ ریویو ہوگا۔ لیکن اندھا دھند رہائیاں کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ والیسرائے ہند نے یہ بھی لکھا کہ ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے متعلق بعض کانگریسی لیڈروں کے اعلان قانون و امن کیلئے ذمہ دار صوبائی افسروں کے نزدیک یقین پیدا کرنیوالے نہیں ہیں۔

والیسرائے ہند سیاسی قیدیوں کے کیس کی جانچ کے لئے آزادانہ ٹریبونل قایم کرنے میں رضامند نہیں ہوئے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ان لوگوں پر باقاعدہ مقدمے چلے ہیں اور انھیں با اختیار عدالتوں نے سزائیں دی ہیں۔

والیسرائے نے لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں ایسا کوئی عام حکم نہیں دے سکتا کہ مفروروں کو ذمہ داری سے بری قرار دیدیا جائے ان میں بہتوں نے سنگین جرم کئے ہیں لیکن چودہ سال سے کم سزا پائے ہوئے لوگوں کے مقدمہ کی جانچ کی جائے گی۔

لکھنؤ میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی کانفرنس

مولانا عظمت اللہ صاحب جنرل سکرٹری پراونشل مسلم مجلس نے اخبارات کے لئے ایک بیان جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یو۔پی کے آزاد خیال مسلمانوں اور جماعتوں کی اہم کانفرنس ۴ر اور ۵ر اکتوبر کو لکھنؤ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں جمیعت علما، مومن کانفرنس، مسلم مجلس کے ممبران کے علاوہ حافظ محمد ابراہیم۔ مولانا حفظ الرحمن۔ مولانا بشیر احمد بھٹہ۔ مولانا عبدالسلام ہرانوی۔ مولانا عبدالحق صاحب مدنی۔ اقبال سہیل۔ قاضی عدیل عباسی مولانا عبدالمجید بنارسی۔ مولانا محمد میاں فاروقی الہ آباد۔ مولانا محمد احمد کاظمی۔ مولانا حماد فاروقی بیرسٹر الہ آباد۔ مولانا شاہد فاخری۔ خواجہ جلیل شاہ بہرائچ۔ مسٹر عبدالواحد بریلوی۔ مسٹر ریاض الدین صدر مومن کانفرنس۔ خواجہ عبدالمجید۔ مولانا ابوالوفا شاہجہانپوری کے علاوہ یو۔پی کے اضلاع سے تقریباً ۵۰۰ نمایندے شریک ہوں گے۔ دعوت نامے جاری کر دئے گئے ہیں۔ کانفرنس کی تیاریاں شاندار طریقہ پر ہو رہی ہیں۔ کانفرنس میں ملک کے موجودہ مسائل پر غور کیا جائے گا۔ حق خود ارادیت اور ہونے والے مرکزی اور صوبائی انتخابات کے متعلق آزاد خیال مسلمانوں کے نقطہ نظر سے فیصلہ کیا جائیگا۔ یہ کانفرنس نتائج کے اعتبار سے مسلمانوں کی سربلندی اور یکجہتی میں کامیاب ہوگی۔

بیگن گنج کی دو مسلم پارٹیاں

معلوم ہوا ہے کہ بیگن گنج کی دو مسلم پارٹیوں میں فساد ہو گیا جس سے ایک مسلمان زخمی ہو کر اسپتال میں داخل کر دیا گیا ایک شخص گرفتار کیا گیا ہے اور کچھ لوگوں کے مکانات کی تلاشی ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سب انسپکٹر پولیس کے سخت تحقیقات کی وجہ سے بیگن گنج کی دوکانیں بطور پروٹسٹ بند رہیں۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

گورنر صاحب یو۔پی نے مندرجہ ذیل حضرات کو ڈیولپمنٹ بورڈ کا ممبر منتخب کیا ہے:۔

(۱) سر ایڈورڈ بوٹر (پریسیڈنٹ) (۲) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایچ۔ ایس اسٹفنسن (اکس آفیشو) (۳) لیبر کمشنر یو۔پی مسٹر کے۔ آر۔ مالکم آئی۔ سی۔ ایس (اکس آفیشو) (۴) پریسیڈنٹ کنٹونمنٹ بورڈ لفٹنٹ کرنیل جی۔ ان۔ ڈلنول (اکس آفیشو) (۵) چیرمین میونسپل بورڈ لالہ کیلاش پت سنگھانیا۔

میونسپل بورڈ کے نمائندے

(۶) مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر بار ایٹ لا (۷) مسٹر نریندر جیت سنگھ بار ایٹ لا (۸) پنڈت رام کشور شکلا ایڈوکیٹ۔

گورنمنٹ کے نامزد کردہ

(۹) ڈاکٹر عبدالصمد (۱۰) رائے بہادر مسٹر بی۔ پی سری واستوا (۱۱) ڈاکٹر جواہر لال (۱۲) سید احمد حسین بی۔ اے (۱۳) مسٹر ایس۔ سی مترا (۱۴) مسٹر ایچ۔ ایم سمیع (۱۵) مسٹر ایس۔ آر۔ یو کاک۔ (۱۶) مسٹر ہری شنکر باگلا۔

اس بورڈ کی پہلی میٹنگ ۲ر اکتوبر کو اور ایجنڈا ختم کرنے کے لئے دوسری میٹنگ ۹ر اکتوبر کو ہوگی۔

کہا جاتا ہے کہ ایجنڈا بہت کافی طویل ہے جس میں بہت سے اہم معاملات درج ہیں۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ نے اپنی ایک میٹنگ میں طے کیا ہے کہ میونسپل بورڈ میں حسب ذیل معمول قومی تعطیل کیجائیں گی۔ یعنی گاندھی ڈے۔ تلک ڈے۔ جلیانوالہ باغ ڈے وغیرہ

کمشنر صاحب نے ان تعطیلوں کو نہ دینے کے لئے لکھا تھا جس کو ایجوکیشن کمیٹی نے بھی منظور کر لیا تھا لیکن بورڈ نے اس کو منظور نہیں کیا۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کو کانپور تشریف لانے پر ایڈریس دیئے جائیں۔

کانگرس کے ممبران

مسٹر حمید خاں سکرٹری سٹی کانگرس کمیٹی نے کارکنوں اور ہمدردوں سے اپیل کی ہے کہ وہ زائد سے زائد تعداد میں کانگرس کے ممبر بنائیں ممبران کا رجسٹر نومبر ۱۹۴۵ء تک کھلا رہے گا۔

خطاب واپس

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے خطاب واپس کرنے کے رزولیوشن کے مطابق ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ال سی وائس پریسیڈنٹ آگرہ پراونشل ہندو سبھا نے رائے بہادری کا خطاب واپس کر دیا ہے۔

گاندھی سیوا سمتی

سری گاندھی سیوا سمتی کانپور اپنی سلور جبلی کا جلسہ ۳۰ر ستمبر اور یکم اکتوبر کو کر رہی ہے۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو پریسیڈنٹ سرونٹ آف انڈیا سوسائٹی ممبر کونسل آف اسٹیٹ جلسہ کی صدارت کریں گے۔

ندرت صاحب کی علالت

جناب ندرت کانپوری ایک ہفتہ سے سخت علیل ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انکو جلد صحت عطا فرمائے

مزدوروں کی بہبودی

روٹری کلب کے ایک جلسہ میں مسٹر دی اوندل سکرٹری نارڈرن انڈیا ایمپلائرز ایسوسی ایشن نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ مزدوروں کے واسطے کوارٹر تعمیر کرے موجودہ کوارٹروں کا انتظام قابل اطمینان نہیں ہے اس وجہ سے وہ بہت سی برائیوں کے شکار ہوتے ہیں مزدوروں کے مکانات کے ساتھ کھلے میدان بھی ہونا چاہیئے اور مزدوروں کی ٹریڈ یونین کو سیاست سے علیحدہ رہنا چاہیئے اور ان کا واحد مقصد مزدوروں کی بہبودی ہونا چاہیئے اور یہ یونین اس قدر با اثر ہو کہ یہ مل مالکان اور مزدور دونوں پر زور ڈال سکے۔

کنٹرول ہٹنا چاہیئے

یو۔پی چیمبر آف کامرس نے کنٹرول واپس لینے کے لئے گورنمنٹ سے پرزور درخواست کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ایک اڈوائزری کمیٹی بنائی جائے اور ڈی۔ آئی۔ آر کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے ہاتھ سے لے لئے جائیں۔

سر جے۔ پی سری واستوا

معلوم ہوا ہے کہ سر جے۔ پی سری واستوا فوڈ ممبر گورنمنٹ ہند نہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے رہے ہیں اور نہ سر کا خطاب واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ وہ الکشن میں کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں بلکہ وہ اپنے عہدہ کے میعاد ختم کرنے کے بعد امریکہ وغیرہ جانے کا خیال کر رہے ہیں۔

مسافروں کو ہوشیار رہنا چاہیئے

معلوم ہوا ہے کہ کانپور اسٹیشن پر ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو باہری مسافروں سے میل جول پیدا کر کے موقع سے نشہ آور اشیاء کھلا کر مسافروں کو لوٹ لیتا ہے اس قسم کی کئی وارداتیں ہو چکی ہیں لیکن ابتک پولیس ان کی گرفتاری نہیں کر سکی ہے۔

ایک اسٹوڈنٹ لاری سے دبکر مر گیا!

معلوم ہوا ہے کہ بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی کالج کا کامرس اسٹوڈنٹ آر۔ ایس اگروال الکٹرک سٹی ہاؤس کے قریب ایک فوجی لاری کے نیچے دب کر مر گیا۔ ملٹری لاریوں کی تیز چلانے کی سخت شکایت ہے لیکن فوجی لاری ڈرائیور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اس کے انسداد کی سخت ضرورت ہے۔

سیوک لیگ

سیوک لیگ کانپور نے میونسپل بورڈ کی طرف سے ۵ لاکھ روپیہ کے نئے لگائے جانے والے ٹیکس کے خلاف زبردست عرضداشت یو۔پی گورنمنٹ کے پاس بھیجی ہے اور درخواست کی ہے کہ ان ٹیکسوں کی منظوری نہ دی جائے کیونکہ یہ ٹیکس زیادہ تر متوسط اور غریبوں پر پڑیگا۔ بجٹ میں کمی پونے دو لاکھ روپیہ کی ہے جو خرچ کم کر کے پوری کی جاسکتی ہے۔

بورڈ کا خرچ کئی سال سے بڑھ رہا ہے اور پبلک کے آرام کا انتظام کم ہو رہا ہے۔

ہندو سبھا

۲۳ر ستمبر کو آریہ سماج ہال میں آگرہ پراونشیل ہندو سبھا کا ایک جلسہ مسٹر رام نراین گرگ کی صدارت میں ہوا۔ مہنت دگ وجے ناتھ پریسیڈنٹ آگرہ پراونشیل ہندو سبھا نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر کانگرس لیڈران ہم کو یقین دلا دیں کہ ہندوؤں کے حقوق اُن کے ہاتھ میں محفوظ ہیں تو ہم ہندو سبھا کو ختم کرنے کے لئے تیار ہیں کئی مقرروں نے ہندو سبھا کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدواروں کو ووٹ دینے کی اپیل کی۔

شام کو مسٹر رام نراین گرگ نے لیڈران سبھا کو ایک ایٹ ہوم دیا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ سے اپیل

پنڈت دیبی سہائے باجپئی پریسیڈنٹ نگر سوار سبھا نے اپنے ایک بیان میں ڈیولپمنٹ بورڈ سے درخواست کی ہے کہ شہر سے گندگی دور کرنے کا کام اس کو فوراً اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیئے شہر کی سڑکیں اور گلیاں جانوروں کے لئے بھی آرام دہ نہیں ہیں معمولی حیثیت کے شہریوں کو سخت تکلیف ہے۔ اس بیان میں آپ نے آخر میں ڈیولپمنٹ بورڈ کو کچھ مشورے بھی دیئے ہیں۔

اناج اور تلہن پر کنٹرول

مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے یو۔پی گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ اناج اور تلہن کے کنٹرول اور ان کا انتظام اس طرح سے چلایا جائے کہ بازار کی معمولی حالت واپس لانے کی طرف رجحان معلوم ہو۔

صوبہ کی اسمبلی کی ووٹر لسٹ

مسٹر جمیل بہاری ڈپٹی پریسیڈنٹ الکشن کمیٹی و مسٹر حمید خاں جنرل سکرٹری سٹی کانگرس کمیٹی لکھتے ہیں کہ صوبہ متحدہ کی اسمبلی کی ووٹر لسٹ میں اصلاح و ترمیم ہو رہی ہے اس کی آخری تاریخ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء مقرر ہے اس درمیان میں آپ کچہری میں الکشن کے دفتر میں جا کر دیکھئے کہ آپ ووٹر ہیں یا نہیں اگر آپ کا نام اس میں نہ ہو تو سب کام چھوڑ کر اپنا نام ووٹر لسٹ میں درج کرائیے۔

ایک ایڈوکیٹ کے ساتھ برا برتاؤ

کانپور بار ایسوسی ایشن نے اپنے ایک جلسہ میں اس رویہ کی سخت مذمت کی ہے جو مسٹر این۔ ایس پانڈے مجسٹریٹ درجہ اوّل نے مسٹر سری نراین نگم ایڈوکیٹ کے ساتھ کیا اور ان کو عدالت سے باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے بھی توہین عدالت کے لئے مقدمہ چلائے جانے کا نگم صاحب کو نوٹس دیا ہے۔

دودھ کی سپلائی

ضلع مجسٹریٹ کے بنگلہ پر مقامی افسران کا ایک جلسہ ہوا جس میں شہر میں لوگوں کو خالص دودھ کی سپلائی کے مسئلہ پر غور ہوا جلسہ میں مسٹر ایس۔ کے رودر ایگریکلچر اڈوائزر یو۔پی گورنمنٹ بھی شریک تھے۔

آرٹ انڈسٹری نمائش

اکتوبر ۱۹۴۵ء کے دوسرے ہفتہ میں بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج ہال میں پانچویں آل انڈیا آرٹ کی صنعتی نمائش ہوگی جس میں صنعتی آرٹ کا بہترین مظاہرہ کیا جائے گا۔

اس سے پہلے یہ نمائش سال کے شروع میں بمبئی میں ہوئی تھی۔

ہڑتال

پراونشیل گورنمنٹ کے ریل روڈ اسکیم کے خلاف بطور پروٹسٹ کانپور کے موٹر بس کے مالکان نے ۲۴ر ستمبر کو ہڑتال منائی۔

یکہ و تانگہ یونین

یکہ و تانگہ یونین نے طے کیا ہے کہ چونکہ ریلوے حکام کا برتاؤ ڈرائیوروں کے ساتھ خراب ہے اس لئے بطور پروٹسٹ ۱ر اکتوبر سے یکہ و تانگہ والے اسٹیشن جانا بند کر دیں گے۔

واٹر سپلائی

کانپور کی آئندہ واٹر سپلائی سیور اور ڈرینج کی اسکیموں پر غور کرنے کے لئے انجنیروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں مختلف نقشے منظور ہوئے۔

ٹرینوں میں اضافہ

بی۔ بی۔ سی۔ آئی ریلوے نے کانپور۔ آگرہ اور لکھنؤ۔ کانپور اور کانپور۔ بریلی کے درمیان مسافروں کے لئے کچھ ٹرینیں بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ای۔ آئی۔ ریلوے نے بھی کچھ ٹرینیں یکم اکتوبر سے بڑھائی ہیں۔

ڈویزنل ٹکسٹائل کنٹرولر کا استعفیٰ

مسٹر ڈی۔ اسن ڈویزنل ٹکسٹائل کنٹرولر نے یو۔پی گورنمنٹ سے کپڑے کے کنٹرول کے بارے میں اختلافات کی بنا پر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

کوئلہ کی کمی

کانپور میں کوئلے کی کمی ہو رہی ہے اگر کوئلے کی آمد ٹھیک طور پر نہ ہوئی تو ملوں کو کام کے گھنٹوں میں کمی کرنا پڑے گی۔

پارلیمنٹ کا افتتاح

۲۵ر ستمبر کو ڈی۔ اے۔ وی کالج پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا اور نیشنل کانگرس کی پالیسی پر مباحثہ ہوا اور بعض ترمیمیں پیش کی گئیں لیکن یہ سب ترمیمیں کثرت آراء سے نامنظور ہو کر اصل پالیسی منظور ہوئی۔

یورپین چیمبر اور کنٹرول

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی ایکزکٹو کمیٹی نے کنٹرول ہٹانے کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ پبلک مفاد کے لئے جلد سے جلد کنٹرول کو ہٹا لینا چاہیئے۔

مسلم لیگ کی الیکشن کمیٹی

کانپور سٹی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک الکشن سب کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل بنائی ہے:۔ سید حسن احمد شاہ وکیل۔ مسٹر محمد یعقوب حاجی محمد سمیع۔ ڈاکٹر محمد شریف خاں۔ یہ سب کمیٹی آئندہ الکشن کے متعلق چندہ۔ پروپیگنڈا۔ سپورٹ وغیرہ تمام اُمور انجام دے گی۔

کپڑا کمیٹی

کانپور کپڑا کمیٹی نے ڈیفنس آف انڈیا رول اور کنٹرول کے فوراً واپسی کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔

۷۵ ہزار کا عطیہ

لالہ کپور چند جین مالک فرم بشیشور ناتھ مول چند نے مختلف خیراتی اور مذہبی کاموں کے لئے ۷۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

سبدِ گل

یورپ و امریکہ کی عورتیں جب کسی چیز کی کمی محسوس کرتی ہیں تو کس قدر مردانہ انداز سے اس کمی کو پورا ہونے پر کمربستہ ہو جاتی ہیں اس کا تازہ ثبوت ٹولوز کے اس یادگار واقعہ سے مہیا ہوا ہے کہ وہاں عورتوں کو اشیائے خوردنی کی کمی نے ستایا تو انہوں نے بلا اعلان جنگ ایک بے ہتھیار زنانہ فوج کی بھرتی شروع کی اور تھوڑی ہی دیر بعد ڈیڑھ ہزار نرم و نازک زنانہ سپاہیوں نے ٹولوز کے بڑے بازار پر برق رفتار چڑھائی شروع کر دی۔

بھوکی زنانہ فوج کا یہ حملہ کسقدر کامیاب رہا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حملہ آور عورتیں ۸ ہزار مرغیوں کو جنگی قیدی بنا کر لے گئیں اور اشیائے خوردنی کے ایک بڑے گودام کا سارا اسٹاک بطور مال غنیمت اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ان جنگیزی عورتوں کی لوٹ مار اُن حادثوں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ جب دوپہر کو یہ ملوٹی ہوئی مرغیاں اور اشیائے خوردنی کھا چکیں تو ڈکاریں لیتی ہوئی پھر گھروں سے نکلیں اور اب کے جو دوکانوں پر ہلہ بولا تو پھر دس ہزار پونڈ کی اشیائے خوردنی لوٹ کر لے گئیں۔

ٹولوز کی ان جنگجو عورتوں نے ہاتھا پائی یا مار پیٹ کی جگہ یقیناً نینوں کے فیروں کے اشارہ ابرو کے ہوائی حملوں اور مسکراہٹ کے ایٹم بم سے کام لیا ہو گا۔ اور دوکاندار برلن اور ٹوکیو بن جانے کے ہکا بکا ہو کر نرم و نازک لٹیروں کی کارروائی دیکھتے رہ گئے ہونگے۔

لیکن اگر اس زنانہ لوٹ کھسوٹ کی ہوا امریکہ میں بھی چل گئی جہاں تیس لاکھ عورتوں کو عنقریب مردوں کی کمی محسوس ہونے لگی تو مردوں کو بازاروں میں نکلنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ مردوں کی کمی دور کرنے کے لئے امریکن عورتیں بھی زنانہ حملے شروع کر دیں گی۔

ٹولوز کی مرتمار عورتوں نے اشیائے خوردنی کی کمی پوری کرنے کے لئے لوٹ کھسوٹ کی روش اختیار کی لیکن سنگاپور میں جس عورت کو جاپانیوں کے ہاتھوں سے محفوظ رہنے کے لئے مرد بننا پڑا اس کی جدت نوازی کی آپ داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

ٹولوز کی عورتوں نے علاً مرد بنتے ہوئے ڈاکوؤں اور لٹیروں کا راستہ اختیار کیا تھا۔ لیکن سنگاپور کی انگریز عورت نے زیادہ سلیس ذہانت کا ثبوت دیا۔ اس نے نقلی مونچھیں لگا کر مردانہ لباس پہننا شروع کر دیا۔

جاپانیوں نے اس کی نقلی مونچھیں اور مردانہ لباس دیکھا تو یہ سمجھا کہ کوئی انگریز نوجوان ہے۔ مگر اس کے چہرے سے وہ اس کے نسوانی دل کی ان دھڑکنوں کا پتہ نہ چلا سکے جو جاپانیوں کے معائنہ کے دوران میں نسوانیت کے تقاضے سے برابر دھڑکتا رہا ہو گا۔

☚ کہ ان لغویتوں سے تصاویر کو پاک کیا جائے مگر یہی لغویتیں آجکل تصاویر پر اس طرح چھائی ہوئی ہیں گویا ان کے بغیر ایک فلمی تصویر تیار ہی نہیں ہو سکتی۔

فلمی تصاویر کے افسانوں کی یہ حالت ہے کہ جس تصویر کو دیکھئے اس میں اسی فرسودہ قسم کی عشقبازی کا رونا رویا جا رہا ہے جواب سے پہلے کوڑیوں تصاویر کا موضوع بن چکی ہیں۔ امریکہ کی تصاویر کو دیکھئے۔ جو تصویر آتی ہے اس میں افسانے کا موضوع اور افسانے کی ترتیب سب سے جدا ہوتی ہے اور اس افسانے کی بنا پر تیار کردہ تصویر کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ فلم سازوں کو اپنی صنعت کو زیادہ سے زیادہ پُرکشش بنا کر آگے لے جانے کی ایک دھن ہے۔ ☚

ادبِ لطیف

بھونرے سے

از محترمہ مسرور فاطمہ خانم بی۔ اے بی ٹی

جب میں ننھی نادان کلی تھی تو تو مجھ پر دیوانہ وار شیدا تھا لیکن میں نے مدت تک کچھ التفات نہ کیا۔

ایک روز تو نے میرے کانوں میں نہ جانے کیا کہدیا میں ہنس پڑی......

اب میں ایک شگفتہ پھول تھی۔

رنگ و بو کا دلکش و نظر نواز مرقع۔

میٹھا میٹھا رس!!

میرے رنگ و روپ کی جلوہ سامانی عالم بالا تک پہونچی ——— ستارے بھی مسکرا اٹھے۔

——— !!

حسین و رنگین تیتریاں رقص میں مشغول ہو گئیں، سرسراتی ہوئی ہوا سے مل کر پتیوں نے نغمے الاپنے شروع کئے ——— ایسے نشاط آگیں وقت میں۔

میں اور تو وفور کیف میں ہم آغوش ہو گئے۔

تو میرا پرستار، میں تیری جان بن گئی،

لیکن آہ! یہ نشاط آگیں اور کیف پرور لمحات جلد گزر گئے ——— میرا حسن زوال پذیر تھا۔

تیرا جذبہ پرستاری جلد اُتر جانے والا نشہ

میرا حسن گھٹتا گیا ——— !

تیری بے التفاتی گھٹتی گئی، میری رنگین پنکھڑیاں ایک ایک کر کے زمین پر گرنے لگیں اور گیتی نے مجھے اپنی آغوش میں لے لیا!

میں آخری بار مسکرائی اور ابدی نیند سو گئی

ہر برگ و بر مصروف نوحہ ہو گیا ——— لیکن تو چپکے سے کہاں چلا گیا ——— تو نے میری طرف مڑ کر نہ دیکھا۔

آہ!

میں ہوس کو عشق سمجھ بیٹھی تھی۔

٭ امریکن فلموں کے افسانوں پر زیادہ سے زیادہ روپیہ اور محنت صرف کر کے ان کو زیادہ سے زیادہ شگفتہ تازہ اور دلکش بنایا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں حالت یہ ہے کہ افسانہ چبائے ہوئے نوالوں کی حیثیت رکھنے والے پرانے پلاٹوں کو توڑ مروڑ کر بنا لیا جاتا ہے۔ اور اس میں اتنی بھی جان نہیں ہوتی کہ اگر ناچ اور گانوں کو نکال دیا جائے تو پانچ منٹ کے لئے بھی دیکھنے والوں کی توجہ اپنے ساتھ وابستہ رکھ سکے۔

افسانوں میں جدت تازگی اور کشش کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ناچ گانوں کی بھرمار کی جاتی ہے تو ایک نقص کو دور کرنے کے لئے گویا ایک دوسری خرابی پیدا کر دی جاتی ہے۔

کسی بھی امریکن تصویر کو دیکھ لیجئے اس میں بلا ضرورت ناچ گانے رکھنا امریکن فلمساز ایک فنی گناہ خیال کرتے ہیں۔ امریکن فلموں میں ایسی فلمیں بھی ہوتی جو پوری کی پوری ناچ گانوں سے لبریز ہوتی ہیں کیونکہ وہ صرف موسیقی اور رقص پیش کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہیں لیکن امریکن فلموں میں ہندوستانی فلمی تصویر کی طرح ملکہ بادشاہ سے باتیں کرتے کرتے گانا شروع نہیں کر دیتی اس طرح شاہزادے سے لے کر ادنے سے ادنے ملازم تک سب گویے نہیں ہوتے۔

لیکن ہندوستانی فلموں میں پلاٹ کے پھیکے پن پر پردہ ڈالنے کے لئے تصویر کے تقریباً ہر کردار کو گویا بنا کر اس سے گیت گوائے جاتے ہیں اور بلا ضرورت #

عالمِ نسواں

ہندوستانی عورتیں

از جناب محمد ظہیر صاحب

ہندوستان کی قدیم تاریخوں میں تو اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ عورتوں کی جو قدر و منزلت بیان کی گئی ہے کسی اور جگہ کی تاریخیں اس طرح کی مثالیں پیش نہیں کر سکتی۔ ہاں نئے زمانے جو تاریخیں مرتب کی گئی ہیں ان میں اس پہلو کو زیادہ نمایاں کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔ انھیں گھر کی چار دیواری میں بند کر کے رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تاریخیں جن لوگوں نے مرتب کی ہیں اُن کے دل و دماغ پر مغربی تہذیب پوری طرح مسلط ہے۔ وہ عورت کی قدر و منزلت اسی میں سمجھتے ہیں کہ کالجوں کی عمارتوں میں نوجوانوں کے دوش بدوش علم سیکھیں۔ رقص و سرود کی محفلوں میں مردانہ ہاتھوں کا لمس محسوس کریں۔ بازاروں، سینماؤں کارخانوں۔ دفتروں میں اپنے حسن و شباب کا مظاہرہ کریں۔ اور ظاہر ہے ہندوستان کی خوش قسمتی کہیئے یا بد قسمتی کہ قدیم تاریخ میں یہاں کے مردوں اور عورتوں میں ان خیالات کا شائبہ تک نہ تھا مگر آج کی دنیا تو یہی سمجھتی ہے کہ صنف نازک کے لئے عیش و عشرت بس اسی میں ہے کہ ع:-

کوئی دستار میں رکھ لے کوئی زیب گلو کر لے

ڈاکٹر محمود مرحوم فطری ذہانت اور قابلیت میں ہندوستان کے نایاب لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جب لندن تشریف لے گئے تو انگریزوں نے بعینہ یہی فقرہ اُن کے سامنے نقل کیا تھا۔ کہ جہاں ہندوستان عورتوں کی کوئی قدر و منزلت نہیں اس پر مرحوم نے جواب دیا وہ ہمارے لئے کافی ہے وہ جواب یہ تھا۔

"کیا کوئی تمھارے پاس تاج محل ہے"

ہاں۔ عورتوں کو ہر دور اور ہر زمانے میں مردوں کی مرضی کے مطابق کام کرنا پڑا ہے اور عاقل عورت ہمیشہ شوہر کے حکم کے مطابق کام کرے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو طبیعتیں اس فلسفہ میں سمجھتی ہیں کہ کارساز حقیقی نے مرد کو محنت و جانفشانی کو جوہر دیا۔ تدبّر ذمہ داری کے کام دینے اور عورت کے نزاکت اور لطافت و نفاست کے کام، مرد کے اندر شفقت اور تکلیف اٹھانے کی صلاحیت رکھی گئی عورت کے اندر صبر و تحمل کا مادّہ، مرد کے ذمہ تعمیر سپرد کی گئی۔ اور عورت کے ذمہ تزئین وہ کبھی بھی شوہر کے حکم کی خلاف ورزی نہ کریں گی اور اُس کے ہر حکم پر اطاعت و فرمانبرداری کا راز جھکا دیں گی۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ "یہ کھلی اور صاف بات ہے کہ سارے عالم کی نشو و نما انہیں نازک اصناف کے ہاتھ میں ہے اس دنیا کی ہست و بود انہیں جنہیں زمانے کے بیرحم ہاتھوں نے مثل قیدی اور گنگ کے بنا رکھا ہے۔ منحصر ہے۔ اگر ان کی پرورش اور پرداخت، تعلیم و تربیت اعلیٰ سے اعلیٰ نہ ہو گی تو کیوں کر قوم بہتر سے بہترین اور اعلیٰ سے اعلیٰ فرزند پیدا کر سکے گی۔

افسانے کے واقعات کو روک کر ناچ شروع کر دئے جاتے ہیں۔

پھر ان ناچ گانے کے بارے میں یہ بات کس قدر دلچسپ ہے کہ ان میں عامیانہ پن اور بازاریت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ گویا افسانہ بودا رکھا جاتا ہے مگر ناچ گانوں میں بھی کوئی ندرت اور شگفتگی نہیں ہوتی۔

غرض پبلک کی روز افزوں سرپرستی کے باوجود فلم ساز ہندوستانی تصویر کا معیار گراتے چلے جا رہے ہیں۔ ہندوستانی فلم سازوں کو چاہیئے کہ وہ تصاویر کی اس گراوٹ کو روکیں ورنہ پبلک میں ان تصاویر کی جانب سے بہت جلد بددلی پھیلنے لگے گی +

نئی دھلی۔ ۲۴ ستمبر۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے انتخاب کی نامزدگی کیلئے آخری تاریخ ۲۶ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

بچوں کی دنیا

لڑکوں کیلئے انعامی مضامین

سو روپیہ کا ایک نقد انعام اُس شخص کو دیا جائے گا جس کا مضمون مندرجہ ذیل عنوان پر سب سے بہترین سمجھا جائے گا۔

عنوان

"اُردو ادبیات اطفال کا تحقیقی اور تفصیلی مطالعہ مع ان تجاویز کے جن سے آئندہ اس میں ترقی ہو سکے"

ھدایات

۱۔ ہر مضمون میں تقریباً ...۴ الفاظ ہونے چاہیئے۔

۲۔ مضمون نویس سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ موجودہ اُردو ادبیات اطفال کا مقابلہ اسی طرح کے انگریزی ادب سے کرے گا اور اگر ممکن ہو تو ہندوستان کی دوسری زبانوں کے ادبیات اطفال سے بھی اس کا مقابلہ کرے۔

۳۔ مضمون نویس کو چاہیئے کہ نشو و نمائے اطفال کے تین خاص مدارج طفلی سن شعوری اور بلوغی ادبیات پر بھی علٰحدہ علٰحدہ کافی روشنی ڈالے۔

۴۔ جملہ مضامین ۱۵ اکتوبر ۴۵ء تک سکرٹری کو پہونچ جانا چاہیئے۔

۵۔ اگر مضامین اُردو یا ہندی میں لکھے جائیں تو ضروری ہے کہ ان کے ساتھ ان کا انگریزی ترجمہ بھی ہو تا کہ اسی قسم کے مضامین اگر ہندوستان کی دوسری زبانوں میں لکھے جائیں تو آسانی سے ان کا موازنہ کیا جا سکے۔

۶۔ سب مضامین آل انڈیا فیڈریشن آف ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کے چائلڈ ہڈ اینڈ ہوم ایجوکیشن سیکشن کے حق میں ہوں گے اور اس کی ملکیت سمجھے جائیں گے

سکرٹری کے۔ وی۔ پھڑکے
چائلڈ ہڈ اینڈ ہوم ایجوکیشن سیکشن
آل انڈیا فیڈریشن آف ایجوکیشن
ایسوسی ایشن۔ شردھانند پارک
کان پور

شہنشاہ جاپان جنرل میک آرتھر کیخدمت میں

ٹوکیو۔ ۲۴ ستمبر۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیٹو اتحادی سپریم کمانڈر جنرل میک آرتھر سے ملنے کے لئے امریکی سفارت خانہ جائیں گے۔ ابھی تک ملاقات کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ اگر یہ ملاقات ہوئی تو جدید تاریخ میں پہلی ملاقات ہوگی جبکہ جاپان کا شہنشاہ کسی دوسرے حکمران سے ملنے کے لئے خود گیا

(رائٹر)

پردۂ فلم

فلمی تصاویر کا معیار گر رہا ہے

فلمی مبصر کے قلم سے

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان میں صنعت فلم سازی باعتبار آمدنی ترقی کر رہی ہے اور ہندوستانی فلمی تصاویر کی بوکس آفس آمدنی ان کی تیاری پر خرچ ہونے والی کثیر رقموں اور ڈائرکٹروں اور اداکاروں کی بھاری بھاری تنخواہوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ پبلک ہندوستانی صنعت فلم سازی کی جی کھول کر سرپرستی کر رہی ہے۔

ہندوستانی فلم تصاویر کی آمدنی بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آبادی بڑھ رہی ہے اور اس اضافہ آبادی کے ساتھ سینما دیکھنے والوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں سینما کوڑیوں کی تعداد میں کھل چکے ہیں اور روزانہ شام کو ان میں سے ہر سینما کھچاکھچ بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

بڑے بڑے شہروں میں فلمی تصاویر کی اس بے پناہ مقبولیت اور عوام کی اس فراخدلانہ سرپرستی کے بعد اگر دوسرے درجے کے شہروں میں فلمی تصاویر کی حالت دیکھی جائے تو وہاں بھی فلم بینی کا شوق بڑھ رہا ہے اور انتہا یہ ہے۔ کہ قصبات اور گاؤں تک کے لوگ فلمی تصاویر کے دلدادہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔

لیکن فلموں کی اس زبردست مقبولیت اور ہندوستانی پبلک کی جانب سے فلمی تصاویر کی اس قدر سرپرستی کے باوجود جس نے فلمسازوں ڈائرکٹروں اور اداکاروں کی آمدنیوں کو کہیں سے کہیں پہونچا دیا ہے ہمیں یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہے کہ ہندوستانی فلمی تصاویر کا معیار بہ حیثیت مجموعی روز بروز زیادہ پست ہوتا جا رہا ہے۔

فلمی تصاویر سے آمدنی زیادہ ہونے کے بعد ہونا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ اس کا معیار بلند ہوتا۔ اور اچھوتے موضوع کی اچھے سے اچھے کاسٹ والی بلندترین تصاویر تیار کی جائیں لیکن یہاں ترقی معکوس ہو رہی ہے یعنی ہندوستانی فلمی تصاویر کا معیار گر رہا ہے! چنانچہ اگر ان ہندوستانی تصاویر پر جو آجکل عوام کے سامنے پیش کی جا رہی ہے ایک نظر ڈالی جائے تو یہ معلوم ہو گا کہ جن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ایک عرصہ سے آواز بلند کی جا رہی ہے اب ہر ایک تصویر میں وہ خرابیاں اس طرح تصویر کے لازمی اجزاء کی طرح شامل دکھائی دیتی ہیں گویا فلمساز نے دانستہ ان خرابیوں کو تصویر میں رکھا ہے تا کہ اصلاح چاہنے والوں کو کھجایا جائے۔

کون نہیں جانتا ہندوستانی فلمی تصاویر کی مہمل عشقیہ کہانیوں، گھٹیا قسم کے ناچ اور بے معنی اور مجہول گانوں کے بارے میں ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے ☚

اقوالِ زریں

انسان کے اعمال اس پر آفاتِ ناگہانی لاتے ہیں، خدا غیبی ہاتھوں سے اس کی امداد کرتا ہے تاکہ انسان مصیبت کو دیکھ کر سبق حاصل کرے اور اس کی عنایات پاکر راہِ راست پر چلے، لیکن ہر انسان اس بات کو اس طرح ذہن نشین نہیں کرتا بعض انسان مصیبت سے چھٹکارا پاتے ہی پھر گناہوں کی سیاہ چادر اوڑھ لیتے ہیں اور اپنا دامن گناہوں سے ملوث اور آیندہ کے لئے مصیبتوں کو مدعو کرتے رہتے ہیں، ایسے انسان آخر کفِ افسوس ملتے اور دنیا میں اذیت ہی اٹھاتے ہیں۔

انسان ہر کام کا ثمرہ چاہتا ہے لیکن نیکی کے لئے اُسے ایسا خیال دل سے دُور کر دینا چاہیئے کیونکہ نیکی اپنا آپ ہی ثمرہ ہے اسے اور ثمرے کی ضرورت نہیں،

اس امیری سے جس میں طرح طرح کے بداطوار کا شکار ہونا پڑے بہتر ہے وہ غریبی جس میں نیک اعمال کی طرف دل مائل ہوں۔

ایک ہیرا بھی اُس وقت تک چک دمک نہیں دیتا جب تک کہ اُسے کاٹا اور سنوارا نہیں جاتا۔ اسی طرح تمہاری قابلیت بھی تمہیں رگڑ کر ہی نکل سکتی ہے،

تم اپنی کشتی کو کنارے سے کبھی دُور نہ لیجا سکو گے اگر ہوا کے ہر ایک تند و تیز جھکولے پر تم پیچھے مڑ کر دیکھنے لگ جاتے ہو۔

موجِ تبسم

ایک شخص جب ہر ممکن طریقہ سے کرایہ پر مکان حاصل کرنے میں ناکام رہا تو مایوس ہوکر دریا کے کنارے چلا گیا، دہاں وہ اپنی قسمت کو رو ہی رہا تھا کہ اُسے دریا کی طرف سے امداد کی آواز آئی،

اس نے دیکھا کہ ایک شخص دریا میں ڈوب رہا تھا، وہ اٹھا اور ڈوبتے ہوئے شخص کو دیکھ کر شہر کی طرف تیزی سے دوڑ پڑا اور ڈوبنے والے شخص کے مالک مکان کے پاس جاکر بولا:-

"آپ کے مکان کا کرایہ دار دریا میں ڈوب گیا ہے میں نے اُسے خود ڈوبتے دیکھا ہے، لہٰذا آپ اس کا مکان مجھے کرایہ پر دے دیں،

یہ سُن کر مالک مکان بولا:-

"آپ دو منٹ لیٹ آئے ہیں جس شخص نے اسے دریا میں دھکا دیا تھا وہ اس پر قبضہ کر چکا ہے

نرس کا رویّہ اس سے بہت ہمدردانہ تھا ایک رات ایک نرس نے اس سے دریافت کیا،

"تم کیا چاہتے ہو اب میں تمہاری کیا خدمت کروں؟

مریض:- میری چارپائی پر بیٹھ کر میرے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کرتے رہو"

نرس:- میری ڈیوٹی تو اب ختم ہو رہی ہے البتہ میں ڈاکٹر کو بھیجدیتی ہوں،

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

کہ تمام ہندوستان میں ۷۰۰ ریلوے اسٹیشن ہیں ۴۰۰۰۰ سے زیادہ کل پرزے۔ ایک پن سے لے کر بوائیلر تک۔ ریلوں کو چلانے کے لئے درکار ہیں۔

۱۹۴۴-۴۵ء میں دس لاکھ سے زیادہ بھری ہوئی گاڑیوں نے کوئلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچایا۔

دنیا میں سب سے چھوٹی ہائیڈرو الیکٹرک مشین کالکا شملہ ریلوے لائن پر بڑوگ کے اسٹیشن پر نصب کی گئی ہے۔

ناتھ ویسٹرن ریلوے برطانیہ عظمیٰ سے تین گنا سے زیادہ رقبہ میں آمد و رفت کا انتظام کرتی ہے۔

ایک معمولی صحت کے انسان کا دل دن بھر میں ایک لاکھ مرتبہ حرکت کرتا ہے۔

تین گھنٹے دماغی محنت کرنا یا ساری جسمانی محنت کرنا ایک برابر ہے۔

سورج کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی سے ۶ لاکھ گنا زیادہ ہے۔

افسانہ

گاڑی والا

از جناب قادر محی الدین۔ بنگلوری

آج میں بہت خوش تھا۔ آپ پوچھیں گے کس لئے؟ آج جنگ ختم ہونے کی خوشی میں Victory day منایا گیا تھا۔ جس کی وجہ گورنمنٹ سے دفتروں کو تعطیل دی گئی تھی۔ مجھے مچھلی کے شکار کا بہت شوق تھا۔ ناشتہ سے فارغ ہوکر سیکل پر سوار ہوکر گاؤں سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک بڑا تالاب تھا۔ سننے میں آیا تھا کہ اس تالاب میں مچھلیوں کا شکار خوب ہوتا ہے۔ دوپہر تک بیٹھا تالاب میں مچھلیاں پکڑتا رہا۔ تقریباً ڈھائی بجے ہوں گے، گھر جانے کے لئے نکلا سیکل اٹھایا۔ مگر یہ دیکھ کر مجھے بہت مایوسی ہوئی کہ سیکل پنکچر تھا دھوپ کڑاکے کی تھی۔ اور جہاں تک نظر کام دیتی تھی لق و دق میدان ہی میدان تھا۔ جس کے چاروں طرف سوائے خود رو جھاڑیوں کے کسی سایہ دار درخت کا نام تک نہ تھا۔ پہلے میں نے سوچا کہ اتنی دھوپ میں جانا ٹھیک نہیں اور پھر خیال آیا کہ چل کر نہ جاؤں، اگر نہ جاؤں تو دھوپ میں سوکھنا پڑے گا۔ ہمت تو میرے پاس تھا ہی۔ اس لئے اللہ کا نام لیکر چل پڑا امید یہ تھی کہ جلد راستہ میں گاڑی مل ہی جائے گی مشکل سے میل بھر چلا ہوں گا کہ بالکل تھک گیا اور پسینے میں شرابور ہو گیا۔ پیاس کے مارے بُرا حال ہو گیا۔ اگر کوئی ساتھی ہوتا تو شاید چلتا بھی چلا جاتا کیا ذکر کر دوں دس بیس قدم اور چلا۔ مگر ہمت نے جواب دیدیا۔ ایک چھوٹے سے جھاڑ تلے سستانے کے لئے ٹھہر گیا۔

میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جب میں نے ایک گاڑی والے کو آتے دیکھا۔ میں نہایت بے صبری سے انتظار کرنے لگا۔ جب گاڑی والا نزدیک پہنچا تو میں نے کہا۔

"بھئی گاڑی والے! ذرا شہر تک پہنچا دوگے"

آئیے! بابوجی۔ بیٹھیے"!

"بیٹھوں تو پھر کتنے پیسے لوگے"؟

"بارہ آنے"

"بارہ آنے"، میں نے جی میں کہا۔ بھئی بہت زیادہ ہیں آٹھ آنے دیدوں گا" میں نے کہا۔

"نہیں بابوجی! مجھے منظور نہیں۔ آج کل جنگ کا زمانہ ہے۔ ہر چیز کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اچھا دس آنے لوں گا"!

میں نے کرایہ کم کرنے کے لئے اور زیادہ اصرار اس لئے نہ کیا کہ اگر یہ چلا گیا تو نہ جانے دوسری گاڑی کے لئے مجھے کتنا دیر انتظار کرنا پڑے۔ میں گاڑی میں بیٹھ گیا اور سیکل کو نیچے رکھ کر مضبوط تھام لیا گاڑی ابھی کچھ دور ہی چلی تھی کہ گاڑی والے نے مدھم سروں میں یہ گانا شروع کیا۔

"دکھ کے اب دن بہت نا ہیں
تیرے بن جیا نہیں بھاوے"

وہ گانا پورا نہ جانتا تھا۔ جتنا اسے آتا تھا اتنا ہی اس نے گایا اور چپ ہو گیا۔

میں نے کہا۔ "بھئی گاڑی والے! ـــ بڑا اعدہ گاتے ہو تم! ـــ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی کسی تیر نظر کے گھائل ہو۔

"بابوجی! ـ ہم گاڑی والے اور عشق ـ! دو وقت کی روٹی مشکل سے ملتی ہے اگر کھانے کو ہے تو پہننے کی فکر، اگر پہننے کو ہے تو کھانے کی چنتا۔

"بھئی یہ گاڑی کس کی ہے"؟

"بابوجی! گاڑی بنگ میری ہے۔ لیکن گھوڑے کا خرچ پورا کر کے مشکل سے روپیہ سوا روپیہ بچتا ہے جس سے اس جنگ کے زمانے میں مشکل سے پورا ہوتا ہے"۔ اس نے کسی قدر سنجیدہ ہوکر کہا۔

"ارے بھائی! جوانی دیوانی ہوتی ہے سبھی ایسا کرتے ہیں۔ ضرور کوئی بات ہے چھپاتے کیوں ہو؟ کہہ ڈالو! ذرا وقت تو کٹ جائے گا۔ اس میں چھپانے کی کیا بات ہے"، میں نے ذرا اصرار کرتے ہوئے کہا

"بابوجی! میں نے آپ سے عرض تو کر دیا ہے۔ لیکن آپ مانتے ہی نہیں تو سنائے دیتا ہوں۔

"بابوجی! اس بات کو چھ سات سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ ہمارے میں ایک بوڑھا فقیر میرے پڑوس میں کہیں سے آکر رہا۔ وہ بیچارہ اندھا تھا۔ اس کی ایک لڑکی بھی تھی۔ جس کا نام چمپا تھا۔

سنتے ہو بابوجی! سننے میں آیا کہ کبھی ان کے دن بڑے اچھے تھے۔ مگر زمانہ کی گردش نے ان کو ان تباہ حالیوں پر مجبور کر دیا۔ گاؤں کے ایک بڑے ہوٹل کے پاس دونوں بیٹھے بھیک مانگ لیا کرتے تھے۔ صبح سویرے جب میں گاڑی باندھ کر نکلتا تو ان دونوں کو ساتھ بٹھا کر گاڑی میں لیجاتا اور ہوٹل پر چھوڑ دیتا۔ شام کو جاتے ہوئے ان دونوں کو ساتھ لےجاتا۔ جو کچھ مجھ سے ہوتا تھا ان کی مدد بھی کرتا تھا۔

سنتے ہو بابوجی! وہ دونوں مجھ سے بہت مانوس ہو گئے تھے اور مجھی کو اپنا آسرا سمجھتے تھے۔ مجھے بھی ان سے بہت ہمدردی تھی۔ صبح کو ان کے گھر سے لے جانا اور شام کو گھر واپس لانا بھی میرا روز کا معمول تھا۔ نہ جانے اس طرح کرتے ہوئے مجھے کتنا عرصہ گزر گیا۔

چمپا جوان بھی ہو گئی باوجود غریبی اور تنگدستی کے اس کے چہرے پر وہ رعنائی اور دلکشی تھی جو پھٹے ہوئے لباس میں بہت ہی خوبصورت اور بھلی معلوم ہوتی تھی میں نے چمپا کی طرف زیادہ توجہ دینا شروع کی۔ کبھی کبھی اس کے لئے شہر سے کھانے پینے کی چیزیں بھی لا دیتا تھا۔

کچھ دنوں کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ جوان چمپا کا بوڑھے باپ کے ساتھ ایک ہوٹل کے سامنے بھیک مانگنا اچھا نہیں اور پھر سوچا کہ چمپا کے بغیر اس کے بوڑھے اندھے باپ کا اکیلے گھر رہنا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ یہ سوچتے ہوئے میں نے ایک دن بڑے میاں سے کہا۔

"بڑے میاں! اب آپ بہت تھک جاتے ہیں اور اب آپ سے کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا۔ میرا خیال ہے کہ اب آپ آرام کریں۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا آپ کی مدد کرنے میں دریغ نہ کروں گا۔

چمپا کے باپ نے جواب دیا "بیٹا میں تم کو اور تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ جو کچھ تم ہمارے لئے کرتے ہو یہی کیا کم ہے جب تک ہاتھ پاؤں چلتے رہے اسی طرح گزارہ کرتے رہوں گا۔ لیکن خیال ہے تو صرف یہ کہ اگر میری آنکھیں ہو گئیں تو چمپا کا کیا ہوگا"! دلاسا دیتے ہوئے میں نے کہا۔ "نہیں بڑے میاں آپ ایسا نہ کہئے! اللہ مالک ہے اگر میرے پاس چار پیسے جمع ہو جائیں تو میں آپ کی آنکھیں بنوا دوں گا۔ مجھے قوی امید ہے کہ آپ دوبارہ دیکھ سکیں گے۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ مجھے دعائیں دیں۔

دوسرے دن حسب معمول میں ان کو گھر سے جانے کے لئے آیا تو ان کو ہوٹل پر نہ پایا۔ ہوٹل والوں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ بڑے میاں ایک لاری کے نیچے آ گئے اور انھیں شہر کے اسپتال میں چمپا کے ساتھ بھیجدیا گیا ہے میں دہاں فوراً پہنچا۔ مگر دیکھا کہ وہ بری طرح زخمی ہو گئے تھے اور ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ چار دن گزر گئے مگر حالت دن بدن ابتر ہوتی گئی، آخرکار وہ ایک دن چمپا کا ہاتھ میرے ہاتھ میں سونپ کر اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ گئے۔

شہر اب صرف چار میل تھا۔ گاڑی پوری رفتار سے جا رہی تھی، تو گاڑی ایک چوراہے پر ٹھہرا کر کے گھوڑے کو پانی پلایا۔ پھر گاڑی ہانکتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بابوجی! سنتے ہو۔ میں اس چمپا کو اپنے گھر لایا اور میں نے اس سے شادی کر لی۔ مجھے اس سے بہت محبت تھی اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی تھی۔ اور بھولی بھی اتنی تھی کہ جس کی حد نہیں۔ اس کے ساتھ گویا میری زندگی بدل گئی

میرا گھر جو پہلے ایک سرائے معلوم ہوتا تھا۔ اب کسی بڑے رئیس کے مکان کی طرح نظر آنے لگا۔ بابو جی! اس کے نصیب بھی دیکھئے، میں بہت کماتا تھا ہم دونوں خوش حالی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

بابو جی! بارش کے دن شروع ہو گئے۔ اس سال بارشیں بہت زیادہ ہوئیں۔ جگہ جگہ سے خبریں آئیں کہ آج فلاں گاؤں بہہ گیا۔ ہمارے گاؤں کے نزدیک بھی ایک نہر تھی۔ ہمیں بھی یہ خطرہ محسوس ہو گیا کہ کہیں اس نہر میں طغیانی نہ آ جائے اور ہمارا گاؤں بھی بہہ جائے اسی خیال سے کئی لوگ گاؤں چھوڑ کر شہر جا بسے۔ تو میں نے بھی چمپا کو شہر لے جانے کے لئے کہا تو گاؤں چھوڑنے پر بالکل راضی نہ ہوئی۔

گاڑی تیز رفتار سے جا رہی تھی کہ اچانک ایک بوڑھی گاڑی کے نیچے آتے آتے بچ گئی۔ گاڑی والے نے بڑی ہوشیاری سے گاڑی کو روکا۔ میں نے کہا ارے بھائی! ذرا آدمیوں پر نظر رکھ کر گاڑی چلایا کرو۔

"بابو جی! اس میں میرا کیا قصور ہے وہ بوڑھی اچانک گھس پڑی۔ بابو جی میرا گھوڑا اس قدر چالاک اور ہشیار ہے کہ سامنے آدمیوں کو دیکھتے ہی رک جاتا ہے۔ یہ آپ کیا دیکھتے ہیں بابو جی ایسے تو بہت حادثے ہوئے ہیں۔ لیکن میرے گھوڑے نے اس طرح بہتوں کو بچا لیا ہے۔

سنتے ہو بابو جی! میں چمپا کو ہر روز خدا کے سپرد کر کے چلا جاتا تھا۔ اور شام کو سہی سلامت دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو جاتا۔ بابو جی! اتفاقیہ ہمارے گاؤں میں سیلاب آ گیا۔ سارے گاؤں میں پانی ہی پانی تھا۔ بابو جی اتنا پانی کہ میری گردن تک آ گیا۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنی چمپا کی جان بچانے کے لئے کھاندے پہ بٹھا لیا۔ لیکن ایک لہر اس زور سے آئی جس سے میں اور چمپا دونوں پانی میں گر پڑے میں نے چمپا کو پانی سے باہر لانے کی بہت کوشش کی اور کامیاب بھی ہو گیا۔ لیکن میری کامیابی بے کار کیونکہ چمپا کی روح قبض ہو چکی تھی۔ بیٹ بھول گیا تھا بابو جی میرا تمام اثاثہ پانی کی نذر ہو گیا۔ لیکن مجھے مطلق غم نہ تھا۔ میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ چمپا کو بھول جاؤں لیکن اس کی یاد دل سے نہیں جاتی اس لئے دل دکھتا ہے تو سیگل کا گانا گا کر دل کو تسلیاں دے کر بہلا لیا کرتا ہوں۔

اتنے میں شہر آ چکا تھا۔ میں نے گاڑی سے اتر کر پیسے دیتے ہوئے کہا۔ کہ "بھئی جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اس کو بھول جاؤ!

میرے اس جملہ پہ گاڑی والے نے مسکرا کر کہا۔ "بابو جی! بھولنے کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔۔؟

میں نے پوچھا۔ "بھائی! تم کیوں مسکرا رہے ہو"؟

"بابو جی! اس لئے کہ میں نے تو آپکو یوں ہی بنا دیا اس کے سوا کیا ہے"؟

"تو جو کچھ تم نے مجھ کو سنایا، کیا وہ سب جھوٹ تھا میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں! بابو جی بالکل جھوٹ، میں تو آپ سے پہلے ہی عرض کر چکا تھا بھلا عشق، اور کہاں ایک غریب گاڑی والا، یہ تو ایک فرضی قصہ تھا جو میں نے آپ کو سنا دیا۔ تاکہ آپ کا دل بہل جائے اور راستہ گھٹ جائے۔ اور آپ خوش ہو جائیں۔

میں نے سیکل گاڑی سے اتاری اور سیکل والے کی دکان کی طرف چل دیا۔

مگر یہ ضرور سوچ رہا تھا کہ واقعی یہ قصہ گاڑی والے پر گزرا ہوگا۔ یا من گھڑت مجھے خوش کرنے کے لئے ہوگا اگر دل خوش کرنے کے لئے کہا ہے تو آخر کیوں؟

برطانوی سامراج کا مسلم لیگی ستون بیخ و بن سے اڑا دو
قوم پرور مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ

دہلی ۱۹ ستمبر۔ میں ایک لمحہ کے لئے یہ ماننے کو تیار نہیں کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو دنیا کی کوئی طاقت دبا سکتی ہے۔ میں ملک کی تقسیم میں کبھی فریق نہیں بن سکتا۔ مسلم اکثریت کے صوبوں کا پاکستان بنانا مسلم اقلیت کو اکثریت کے رحم و کرم پر چھوڑنا ہے ہم اب کی دفعہ لیگ کے اس باطل دعوے کو پاش پاش کر دیں گے کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہے۔" یہ اس بصیرت افروز و ولولہ انگیز تقریر کا خلاصہ ہے جو کل مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر جمعیۃ علمائے ہند نے جمعیۃ کی کونسل کے اجلاس میں دو سو سے زیادہ ممبروں کے روبرو فرمائی۔ مولانا صاحب نے تمام قوم پرور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں متحدہ قوت اور راسخ عزم کے ساتھ کام کریں اور لیگ کی رجعت پسند قوت کو ختم کر دیں۔ جمعیۃ کے ناظم مولانا حفظ الرحمان صاحب نے فرمایا کہ مسلم لیگ نے مسلم اکثریت کے صوبوں میں جو کچھ کام کیا ہے اس سے خود مسلم کلچر اور تہذیب کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اسی لئے ہم نے اس جماعت کی مخالفت کا پختہ فیصلہ کیا ہے۔

قوم پرور مسلمانوں کے نمائندہ جلسہ نے جس میں نان پارٹی ترقی پسند مسلمانوں کے علاوہ لفصف درجن کے قریب قوم پرور مسلمانوں کے رہنما شریک تھے۔ لیگ کے خلاف متحدہ انتخابی محاذ بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے مطابق ایک مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ مرتب ہو گیا ہے جس کی شاخیں بہت جلد مختلف صوبوں میں قائم ہو جائیں گی۔ بعض قوم پرور لیڈروں نے صاف صاف کہا کہ پاکستان کا نفاق انگیز اور حریت سوز نعرہ اسلام کے بنیادی تخیل کے منافی ہے۔ اس سے آزادی کے کاز کو زک اور محکومی کو تقویت پہنچتی ہے، اور مسلم لیگ برطانوی سامراج کا ستون ہے۔ اب کی دفعہ اسے بیخ و بن سے اڑا دیا جائے گا۔

دہلی ۱۹ ستمبر۔ کل رات کو تین گھنٹے کے بحث و مباحثہ کے بعد جمعیۃ علمائے ہند کی آل انڈیا کونسل نے جس میں ملک کے ہر کونے سے آئے ہوئے تقریباً دو سو سے ممبروں نے شرکت کی تھی اور جس کی صدارت کے فرائض مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے دئے تھے اس رزولیوشن کو منظور کر لیا جو ہندوستان کی مختلف قوم پرور مسلم انجمنوں کے نمائندوں نے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں پاس کیا تھا۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں یہ قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان کی کوئی دوسری جماعت دبا سکتی ہے۔ مجھے قطعی یہ خطرہ نہیں ہے کہ کسی بھی مرحلہ پر ہندو ہم پر چھا سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد چار پانچ کروڑ تھی جو اب دس کروڑ تک پہنچ گئی ہے پاکستان کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں ہندوستان کو دو حصوں میں منقسم کرنے کے سخت خلاف ہوں۔ میں مسلم اقلیت والے صوبوں میں تین کروڑ مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتا۔

آخر میں آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں قوم پرور مسلمانوں کو کامیاب بنائیں اور مسلم لیگ کے اس دعوے کو پاش پاش کر دیں کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ آپ نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ملک و ملت کے مفاد کی خاطر آئندہ انتخاب میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ مولانا حفظ الرحمان صاحب نے شملہ کانفرنس کی ناکامیابی کے بعد جو ملک میں سیاسی صورت پیدا ہو گئی تھی اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ گزشتہ انتخابات کے زمانہ میں جمعیت علمائے ہند نے دوسری مسلم جماعتوں کا ساتھ دیا مگر خود ان میں کوئی حصہ نہیں لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم لیگ کو کہیں کہیں اکثریت حاصل ہو گئی اور اس نے اسلامی تہذیب و تمدن پر ایک زبردست وار کیا۔ اس جماعت نے قاضی بل اور شریعت جیسے بلوں کی مخالفت کی اور پھر اپنے آپ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہونے کا دعویٰ پیش کر دیا جسے قوم پرور مسلمان ہرگز قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں اس دعوے کو ختم کرنے کے لئے ہم نے اس دفعہ الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

آزاد مسلم پارلیمنٹری بورڈ نے اپنی سرگرمی شروع کر دی

دہلی ۱۹ ستمبر۔ قوم پرور مسلم جماعتوں کا جو مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ بنایا گیا ہے اس میں مختلف مسلم جماعتوں کی نمائندگی اس طریق پر رکھی گئی ہے جمعیۃ علمائے ہند اور آل انڈیا مسلم مجلس کے چار چار نمائندے، آل انڈیا مومن کانفرنس اور کرشک پرجا پارٹی (بنگال) کے تین تین نمائندے، خدائی خدمتگار (سرحد) اور انڈی پنڈنٹ مسلم پارٹی (بہار) کے دو دو نمائندے نان پارٹی مسلمانوں کے تین نمائندے، ایک نیوز ایجنسی کی رپورٹ میں انجمن وطن بلوچستان کا نام بھی دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ بلوچستان کا انتخاب سے تعلق نہیں، پارلیمنٹری بورڈ میں اس کی نمائندگی کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ بورڈ کے دو سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر خواجہ اطہر حسین چیرمین میونسپل بورڈ سہارن پور اور مولانا بشیر احمد بھٹہ خزانچی بورڈ کے ممبر بھی ہوں گے۔ اس صورت سے بورڈ بائیس ممبروں پر مشتمل ہے اور بورڈ کو تین مزید ممبروں کو چن لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ مولانا حسین احمد صاحب مدنی بورڈ کے صدر ہیں۔ بورڈ نے دو سب کمیٹیاں بنا دی ہیں جن میں سے ایک انتخابی اعلان مرتب اور شائع کرے گی، دوسری مالیات کا انتظام کرے گی۔

پارلیمنٹ کا اہم اجلاس

لندن ۱۲ ستمبر۔ جیوں جیوں پارلیمنٹ کے اہم اجلاس کے دن قریب آ رہے ہیں۔ سیاسی درجہ حرارت بڑھتا جا رہا ہے۔ جبکہ لیبر گورنمنٹ کو اپنے معترضین کا سخت مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہاؤس آف کامنز کے آٹھ ضمنی انتخابات ہونا ہیں اور ان سے ملک کے تازہ خیالات کا پتہ چل جائیگا۔

کنزرویٹو پارٹی کے اندر جھگڑا انتہا کو پہنچ جائے گا۔ جبکہ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوگا۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ میں دو کنزرویٹو مخالف پارٹیاں بن جائیں گی۔ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ اٹلی کو روانہ ہونے سے پہلے مسٹر چرچل اور مسٹر ریلف اسسٹنٹ چیرمین کنزرویٹو پارٹی نے پارلیمنٹ کے کنزرویٹو ممبروں کی ایک میٹنگ میں تقریر کی تھی جس میں یہ کہا کہ کنزرویٹو پارٹی کی پالیسی سرکاری حکومت سے عدم مصالحت کی ہوگی اور وہ سوشلسٹوں کے تجویز کئے ہوئے تمام قانون کی مخالفت کرے گی۔

اس نظریہ کی ٹوری ریفارم کمیٹی نے مخالفت کی تھی اس کے لیڈر مسٹر کیونٹن ہاگ اور مسٹر ہگ مولسن ہی ہیں انھوں نے یہ کہا کہ حقیقی اصلاحات کی جن کا عوام مطالبہ کرتے ہیں مخالفت کرنے سے کنزرویٹو پارٹی صدیوں تک سیاسی ویرانے میں بھٹکتی رہے گی۔ لیکن کنزرویٹو پارٹی کی اکثریت چرچل کے ساتھ تھی، اس وقت کے بعد سے ٹوری اصلاح پسند اپنی الگ پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ اور خیال ہے کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ہو گیا وہ مسٹر چرچل کی لیڈری ماننے سے انکار کر دیں گے۔ پہلا مسئلہ کنزرویٹو پارٹی کے دو بازوؤں کی طاقت کی آزمائش ٹکراؤ پر ہوگی جو حکومت اور موٹر کارخانوں کے مالکوں کے درمیان ہوگی۔

جاپانی جنگی مجرموں کی گرفتاری شروع ہو گئی

لندن ۱۲ ستمبر۔ اتحادی فوجی افسروں نے جاپان کے تمام جنگی مجرموں کو قرار واقعی سزا دلانے کے لئے عدالت کے روبرو پیش کرنے کی مہم شروع کر دی ہیں۔ ان میں بڑے فوجی افسروں سے لے کر جنھوں نے حملہ کرنے کی پالیسی تیار کی۔ چھوٹے افسران تک جو کیمپوں کے انچارج تھے شامل ہیں۔

جنرل میک آرتھر نے جنرل کیمزود ڈسارا کی کمانڈ والی جاپانی فوج کی گرفتاری کا حکم دیدیا ہے۔ اور حکومت آسٹریلیا نے اپنی فوجوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ ان تمام جاپانی کمانڈروں اور اسٹاف کو گرفتار کریں جو جنگی کیمپوں کے انچارج تھے، ان کے علاوہ امریکی فوج نے جان ہالینڈ فان ایک آسٹریلوی کو گرفتار کیا ہے جو شنگھائی ریڈیو سے جاپان کا پروپیگنڈا کیا کرتا تھا۔

جاپان کے اخباروں پر پابندیاں

ٹوکیو ۱۲ ستمبر۔ سپریم کمانڈر نے جاپان کے اخبارات کے نام دس پوائنٹ کا ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس کے مطابق جاپانی اخباروں کو محض واقعات کی خبریں شائع کرنی چاہئیں۔ اور صحیح حالات چھاپنا چاہئیں۔ ایسی کوئی بات نہیں لکھنا چاہئے۔ جس سے امن عامہ کو نقصان پہنچے۔ اتحادی طاقتوں کے خلاف غلط نکتہ چینی نہیں کی جائیگی، اتحادی فوج کی نقل و حرکت کی خبر نہیں دیجائے گی ۔۔وں کے ساتھ پروپیگنڈا شائع نہیں ہوگا۔

جاپان پر سو سال تک قبضہ رہنا چاہئے

واشنگٹن ۱۲ ستمبر۔ میجر جنرل کورٹس لمائی نے جنھوں نے جاپان پر سپر فورٹریس کے حملوں کی رہنمائی کی تھی۔ ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ لڑائی کے خاتمہ سے ایٹم بم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ میرے کہنے کا مطلب یہی ہے جنرل گلیز نے ان کے بیان کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ جاپان پر سو سال تک قبضہ رہنا چاہئے اس وقت جاپان میں تیس لاکھ تربیت یافتہ فوج موجود ہے۔ فوج کے کم کرنے سے نازک صورت پیدا ہو جائے گی۔

صوبجاتی اسمبلی کا ووٹر کون بن سکتا ہے

(از جناب چھیل بہاری دکشت کنٹک کانپور)

یوپی صوبائی اسمبلی کے انتخابات بہت جلد ہونے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو ووٹر لسٹ کام میں آنیوالی تھی وہ آج سے تین سال پہلے ۱۹۴۲ء میں بنی تھی اور اس میں بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں۔ اس کے متعلق جب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنے لگیں تو صوبہ کے گورنر صاحب بھی چونکے اور ایک اطلاعنامہ کے ذریعہ انھوں نے اس لسٹ میں ترمیم کرنا منظور کرلیا۔ آج کل وہ لسٹ کچہری کے الکشن آفس میں رکھی ہوئی ہے اور اس میں لوگ اپنے اپنے نام دیکھنے اور لکھانے جایا کرتے ہیں۔ لیکن اکثر حضرات کو ابھی یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ صوبہ اسمبلی کا ووٹر کون بن سکتا ہے؟

اس لئے عامۃ الناس کی سہولت کے لئے مطلع کیا جاتا ہے کہ کون صوبائی اسمبلی کا ووٹر بن سکتا ہے۔

۱۔ کم از کم ۴۲ روپیہ سالانہ کرایہ دینے والا کرایہ دار یا ایسے مکان یا ایسی عمارت کا مالک جو کم از کم ۴۲ روپیہ سالانہ کرایہ پر اٹھائے جاسکیں۔ ہریجنوں کے لئے یہ شرح ۱۸ روپیہ سالانہ کی ہے۔

۲۔ وہ شخص جو کم از کم ۵ روپیہ سالانہ مالگزاری دیتا ہو

۳۔ وہ معافی دار جس کی معافی زمین کی حیثیت ۵ روپیہ سالانہ مالگزاری کی ہو۔ یا معافی زمین اور دوسری ایسی زمین جس کا وہ مالک ہو۔ جس کی کل ملاکر کم سے کم ۵ روپیہ سالانہ مالگزاری ہوسکتی ہو۔

۴۔ وہ کاشتکار جو کم از کم دس روپیہ سالانہ لگان ادا کرتا ہو۔

۵۔ وہ شخص جس نے پچھلے سال انکم ٹیکس ادا کیا ہو۔

۶۔ جس نے کم سے کم ۱۵۰ روپیہ سالانہ آمدنی پر میونسپل ٹیکس ادا کیا ہو۔

۷۔ اپر پرائمری امتحان (یعنی درجہ ۴ پاس اشخاص) یا اس کے برابر کا کوئی دوسرا امتحان پاس شخص

۸۔ اینگلو ورناکیولر اسکولوں کا درجہ ۴ پاس شخص

۹۔ یورپین اسکولوں کا درجہ ۴ پاس۔

۱۰۔ یوپی کی ہندی پاٹھ شالاؤں کا درجہ ۴ پاس۔

۱۱۔ یوپی کا منشی امتحان یا عربی یا فارسی میں اس سے اونچا کوئی امتحان پاس۔

۱۲۔ یو۔پی۔ کے مسلم مکتبوں کا آخری امتحان پاس۔

۱۳۔ یوپی کی سنسکرت پاٹھ شالاؤں کا "پرتھما" امتحان پاس

۱۴۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کا "پرویشکا" امتحان پاس

۱۵۔ لکھنؤ یونیورسٹی کی "مولوی" یا اس سے اونچی سند رکھنے والا

۱۶۔ لکھنؤ یونیورسٹی کی فارسی میں "دبیر" یا اس سے اونچی سند رکھنے والا

۱۷۔ لکھنؤ یونیورسٹی کا سنسکرت میں "شاستری" امتحان پاس

۱۸۔ ہندی ساہتیہ سمیلن کی ہندو یونیورسٹی کا "پرتھما" امتحان پاس

۱۹۔ ہردوار کی گروکل یونیورسٹی کا "ادھیکاری" امتحان پاس ہو

۲۰۔ ایسے شخص جو مذکورہ بالا امتحانات یا ان کے برابر کے امتحانات کی قابلیت تو رکھتے ہوں لیکن جن کے پاس کوئی سرٹیفکیٹ اور سند نہ ہو ایسے لوگوں کا مخصوص امتحان ضلع کے اسکولوں کے ڈپٹی انسپکٹر کے ذریعہ کیا گیا ہو اور انھیں پاس ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل ہو۔

۲۱۔ کوئی ریٹائرڈ پنشن یافتہ، یا سابق افسر، نان کمیشنڈ افسر یا سپاہی جو شاہی فوج میں باقاعدہ رہا ہو۔

عورتوں کیلئے مندرجہ ذیل قابلیتیں ہونے پر وہ ووٹر بن سکتی ہیں

۱۔ کسی بھی ایسے افسر، نان کمیشنڈ افسر یا شاہی فوج کے کسی بھی باقاعدہ سپاہی کی پنشن یافتہ بیوہ یا ماں ہو

۲۔ کوئی بھی باقاعدہ تعلیم یافتہ (پڑھی لکھی) عورت۔ اس کے لئے تعلیم یافتہ ہونے کا ایک سرٹیفکیٹ کافی ہوگا جو مندرجہ ذیل کسی بھی شخص سے لیا جاسکتا ہے۔

(الف) کسی بھی ڈیپارٹ کے کسی سرکاری گزیٹڈ افسر سے۔
(ب) محکمہ مال کے کسی ایسے افسر سے جو نائب تحصیلدار سے کم عہدہ کا نہ ہو۔
(ج) کسی بھی لیڈی ڈاکٹر سے جو سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدے یا اس سے اوپر کی ہو۔ (د) ضلع کے کسی آنریری مجسٹریٹ، آنریری اسسٹنٹ کلکٹر، آنریری منصف سے۔
(ل) لڑکیوں کی کسی بھی سند یافتہ اسکول کی ہیڈ مسٹرس

۳۔ اگر کسی عورت کا خاوند ضروری قابلیتیں رکھتا ہو تو۔ ایسے شخص کی عورت بھی ووٹر بن سکتی ہے جو مندرجہ ذیل کوئی بھی قابلیت رکھتا ہو۔

۱۔ کسی ایسے مکان یا عمارت کا کرایہ دار یا مالک ہو جو کم سے کم ۳۶ روپیہ سالانہ کرایہ پر اٹھ سکتا ہو۔

۲۔ جس نے کم سے کم دو سو روپیہ سال کی آمدنی پر میونسپل ٹیکس ادا کیا ہو

۳۔ جو کم سے کم ۲۵ روپیہ سالانہ مالگزاری ادا کرتا ہو۔

۴۔ جو اتنی معافی رکھتا ہو جس پر کم سے کم ۲۵ روپیہ سالانہ مالگزاری ادا ہوسکے۔

۵۔ جو مستقل کاشتکار یا استمراری پٹے دار بموجب آگرہ ٹیننسی کے ماتحت۔ یا دخیل کار کاشتکار بموجب اودھ رینٹ ایکٹ، ایسی آراضی جس کا کم سے کم ۲۵ روپیہ سالانہ لگان ہو۔

۶۔ وہ کاشتکار جو کم سے کم ۵۰ روپیہ سال لگان ادا کرتا ہو۔

۷۔ جس نے پچھلے سال انکم ٹیکس ادا کیا ہو۔

۸۔ جو ریٹائرڈ پنشن یافتہ۔ سابق افسر، نان کمیشنڈ افسر یا شاہی فوج کا باقاعدہ سپاہی رہا ہو۔

مسٹر رائے کا سرکاری الاؤنس بند

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) مسٹر ایم۔ این رائے کی لیبر آرگنائزیشن انڈین فیڈریشن آف لیبر کا ماہانہ الاؤنس دیر سے دیر اسر مارچ ۱۹۴۶ء تک بند کردیا جائیگا حکومت ہند اس الاؤنس کو بند کردینے کے سوال پر غور کررہی ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ الاؤنس خاص مقصد کے لئے دیا جاتا تھا تاکہ جنگ کے دوران میں مزدوروں کو مطمئن رکھا جائے۔

لارڈ ویول کی نئی پیشکش کے چار خاص پہلو

لارڈ ویول نے ہندوستان کی جو پیشکش کل رات کو کی ہے اس کے چار خاص پہلو یہ ہیں (۱) انتخابات کے بعد فوراً صوبوں کی آئین ساز اسمبلیوں کے نمائندوں سے بات چیت کرکے یہ معلوم کیا جائے گا کہ آیا کرپس تجاویز انھیں منظور ہیں یا نہیں، یا اس کے مقابلہ میں وہ کسی متبادل اسکیم کو یا ترمیمی صورت کو بہتر سمجھتے ہیں۔ (۲) جس قدر جلد ممکن ہو ایک آئین ساز جماعت مرتب کی جائے، مندرجہ بالا گفت و شنید اس کا پیش خیمہ ہوگی (۳) جوں ہی صوبجاتی انتخابات کے نتیجے شائع ہوجائیں یہ تدبیر اختیار کی جائے کہ ایک اگزیکٹو کونسل سے جسے تمام خاص خاص ہندوستانی پارٹیوں کی امداد حاصل ہوگی (۴) اس معاہدے کی عبارت پر غور کیا جائے گا جو برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ہونا ہے

قحط تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کا دوسرا حصہ شائع ہوگیا

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ قحط تحقیقاتی کمیشن نے جو اپنی آخری رپورٹ شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ بعض پہلوؤں سے آبادی کے اعتبار سے ہندوستان میں غذائی حالت ۱۹۳۱ء سے بدتر ہے۔ دنیا میں غلہ کی قیمت کے مقابلہ میں ہندوستان میں غلہ کی قیمت زیادہ ہے۔ گزشتہ ۴۲ یا ۴۳ سال میں فی کس آبادی کے تناسب سے کھیتی کا رقبہ کم ہوگیا ہے۔ آبادی کا مسئلہ ہندوستان میں سنگین ہے ملک کے زرعی اور صنعتی دونوں قسم کے وسیلے کم ترقی پائے ہوئے ہیں۔ ملیریا کا انسداد کرنے کے لئے انجینیروں اور ملیریا کے ماہروں میں بہتر تعاون ہونا چاہئے کیونکہ دیہات میں ملیریا کا دورہ زرعی آبادی کی صحت پر بہت خراب اثر ڈالتا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ایک ریاست کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہر ایک کو غذا فراہم کرے اور حکومت ہند اس امر کا حوالہ دیا ہے کہ پچھلے سو برسوں میں قحط سے ہندوستان میں بہت سے لوگ مرے ہیں۔ حکومت کا فرض محض قحط کا انسداد ہی نہیں بلکہ غذائی نشو و نما میں بہتری پیدا کرنا بھی ہے۔ ابھی اسے پوری طرح محسوس یا تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ کا پہلا حصہ صرف بنگال کے متعلق تھا جو مئی میں شائع ہوا۔ اور یہ حصہ تمام ہندوستان کے متعلق ہے جس میں غلہ کی درآمد پر بھی زور دیا گیا ہے۔

روس سے امریکہ اور برطانیہ کا کسی معاملہ پر سمجھوتہ نہیں ہوسکا

لندن ۲۵ ستمبر۔ غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں جو جمود پیدا ہوگیا ہے اس کے ختم ہونے کے ابھی تک کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ پانچ بڑوں میں ٹکراؤ اتنا زیادہ ہے کہ سمجھوتہ ہونے کی امید کم نظر آتی ہے۔ کل صبح غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس اور چین کے بدیشی وزیر شامل تھے پھر ہوئی۔ آج ان کو ایجنڈا کی باقی مدوں پر غور کرنا تھا جن میں اسٹریا کے مستقبل پر بحث بھی حاصل تھی۔ آج بھی اسٹریا کی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان کانفرنس ہورہی ہے لندن میں عام خیال ہے کہ کانفرنس میں نہ تو اصول اور نہ طریقہ کار کے بارے میں اختلاف رائے دور ہوا لیکن یہ امر باعث اطمینان خیال کیا جاتا ہے کہ اس ہفتہ ایک تباہ کن حادثہ پیش نہیں آیا۔ کونسل میں ابھی تک طریقہ کار کے بارے میں بھی سمجھوتہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے سنیچر وار کی کانفرنس رک گئی تھی اس روز روس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ فن لینڈ اور بلقان کے ساتھ صلح کے معاہدوں کی بات چیت میں صرف ان ملکوں کو حصہ لینا چاہیئے جو ان کے خلاف جنگ میں شریک تھے اس طریقہ پر چین اور فرانس کو شرکت سے محروم کیا جارہا تھا۔

آج کے اجلاس کی صدارت چین کے بدیشی وزیر ڈاکٹر ڈانگ شیہ چیہ نے کی اور طریقہ کار کا سوال ابھی تک طے نہیں ہوسکا۔ غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس کے روبرو جو مشکلات پیش ہیں ان پر رائے زنی کرتے ہوئے لیبر آرگن "ڈیلی ہیرلڈ" نے لکھا ہے کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف تمام کانفرنس کو اتحادیوں کی کانفرنس خیال نہیں کررہے ہیں بلکہ یورپ اور پچھم کے درمیان ایک ٹکراؤ خیال کرتے ہیں جس میں ان کی کوشش یہ ہے کہ روسی بلاک کیلئے پوائنٹ حاصل کرلیں شروع سے ہی روسی وزیر خارجہ نے کبھی اتحادیوں سے ملکر مشکل معاملوں کو حل کرنے کی کوشش نہیں کررہا ہے بلکہ زیادہ مراعتیں حاصل کرلینی ہیں۔

شہری مسلم لیگ کانپور

جنرل انتخابات مرکزی اسمبلی و یو۔پی اسمبلی کے پروپیگنڈہ کے لئے و نیز مسلم لیگ کا پیغام ہر مسلمان تک پہنچانے کے لئے صوبہ مسلم لیگ یو۔پی نے متعدد وفود کو مختلف اضلاع میں روانہ کر دیا ہے چنانچہ کانپور میں بھی ایک وفد الحاج مولانا کرم علی صاحب و مولوی مہدی حسن خاں صاحب و قاضی محمد الیاس صاحب و مولوی عبدالمجید صاحب پر مشتمل ۳۰ر ستمبر کو آ رہا ہے چنانچہ سٹی مسلم لیگ کانپور نے اس موقع پر شہر میں دو جلسے کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ پہلا جلسہ ۳۰ر ستمبر شب میں محمد علی پارک چمن گنج اور دوسرا جلسہ یکم اکتوبر شب میں لیگ ہال میں ہوگا۔ لہٰذا جمیع برادران اسلام سے استدعا ہے کہ کثیر سے کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہو کر نہ صرف جلسہ کو کامیاب بنائیں بلکہ سیاست حاضرہ پر معرکۃ الآرا تقاریر اراکین وفد کریں گے اُس سے مستفید ہوں۔

(۲) جملہ صدر و سکریٹری صاحبان وارڈ کمیٹی سٹی مسلم لیگ کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۲۸ر ستمبر بوقت ۹ بجے شب دفتر شہری مسلم لیگ کانپور میں تشریف لائیں تاکہ جنرل انتخابات مرکزی اسمبلی و یو۔پی اسمبلی کو کامیاب بنانے کے لئے مشورہ کیا جاوے۔ انتخابات کی اہمیت ان سے پوشیدہ نہیں ہے اسی انتخابات پر ہماری سیاسی بقا کا انحصار ہے اُمید ہے کہ جملہ صدر و سکریٹری صاحبان اور وہ حضرات بھی جن کو دلچسپی ہے تاریخ اور وقت معینہ پر تشریف لاکر اپنے مفید مشوروں سے مستفیض فرمائیں۔

گاندھی جینتی کیلئے اہل شہر سے اپیل

پیارے بھائی۔ آپکی خدمت میں گاندھی جینتی کے متعلق اعلان بھیجا جا رہا ہے۔ آپ گاندھی جی کی خدمات کے قائل یا کم از کم تعریف کنندہ ہیں۔ اسلئے اُمید ہے کہ آپ نڈر ہو کر مہاتما گاندھی جی کا یوم سالگرہ نہایت دھوم دھام سے منائیں گے۔ آپ با اثر شخص ہیں۔ التماس ہے کہ آپ اپنے گھر میں اور اپنے دائرہ اثر میں ایسی کوشش فرمائیں کہ گاندھی جینتی، اُس عظیم المرتبت ہستی کے نام کے مطابق منائی جا سکے، جس کے ہم آپ اتنے احسانمند ہیں۔ تاریخ یکم اکتوبر سے سجاوٹ کا کام شروع کر دیجئے۔ جھنڈے لگوائیے۔ روشنی کے انتظام کیجئے اور محلہ محلہ پھاٹک بنا کر ۲ر اکتوبر کی رونق دوبالا کیجئے۔ ۴

۴ یاد رکھیئے کہ اب مہاتما گاندھی ۷۷ سال کے ہو گئے ہیں وہ ہمارے آپ کے دیکھتے دیکھتے اتنے بوڑھے ہو گئے۔ اُن کی سالگرہ منانا کتنے فخر اور خوش قسمتی کی بات ہے۔ اُمید ہے کہ آپ کا قلبی تعاون اس یوم کی مبارک کی کامیابی کے لئے ہمارے ساتھ ہے۔

الملتمسین

پیارے لال اگروال - حمید خاں - شیو نرائن ٹنڈن
(صدر) (جنرل سکریٹری) گاندھی جینتی کمیٹی
شہر کانگرس کمیٹی

پینانگ کی دوبارہ تعمیر

اگست ۱۹۴۵ء کے آخر میں اتحادی فوجوں نے پینانگ کو دشمن کے قبضہ سے آزاد کرایا تھا۔ جاپان کی اطاعت کرنے والی پارٹی نے لڑائی بند ہونے کے دستخط جارج ٹاؤن کے پاس ایچ۔ ایم۔ ایس۔ جہاز نیلسن پر دستخط کئے تھے۔ وارا دمیرل بزوڈی جھنڈا افسر کمانڈنگ جاپان سپاہ پینانگ میں انتظار کر رہے تھے جبکہ اتحادیوں کے قائم مقام اطاعت کے قبول کرنے کی دستاویز کا معائنہ کر رہے تھے۔

ہندوستانی افواج سنگاپور میں

ہندوستانی افواج سنگاپور میں سب سے پہلے ملایا بیسٹن کے جنوبی کنارہ پر دور دراز مشرقی اڈہ پر اتریں۔
پنجاب رجمنٹ کے آدمی جب خاص بندرگاہ پر اُترے تو لڑائی کے اتحادی قیدیوں کی تالیوں کے ساتھ اُنکا استقبال کیا۔
جاپانی سنتری سُست تھے لیکن کوئی مخالفت کا اظہار نہیں کیا۔

سمّن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ - و ۵)

بحکم جناب بابو نوزتن کمار صاحب منصف بہادر شہر کانپور
نمبر مقدمہ ۲۵۹ سنہ ۱۹۴۵ء
عدالت منصف صاحب بہادر شہر کانپور
شمبھو دیال ولد لالہ جیورا لکھن لال قوم تیلی ساکن ٹپکاپور شہر کانپور — مدعی
بنام سوہن لال وغیرہ — مدعا علیہ
بنام مسماۃ بیوہ دیتی لال عمر ۵۰ سال بیوہ بتی لال قوم ویش ساکن سبزی منڈی شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ حساب فہمی کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔
بحکم بندلیشوری پرشاد منصرم
عدالت سٹی منصفی کانپور
(مہر عدالت)

نوٹس نیلام ادائگی زر ڈگری

بعدالت جناب پنڈت کرشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل ڈیرا پور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۲۸ سنہ ۱۹۴۵ء
جگنا تھ پرشاد بنام خوشحال سنگھ
اجرائے دفعہ ۱۵۲ ایکٹ لگان سنہ ۱۹۳۹ء
نوٹس بنام خوشحال سنگھ ولد نرائن سنگھ ٹھاکر ساکن بچیت جو پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور
وجہ تاریخ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء تک ظاہر کرو حقوق آراضی بعلت عدم ادائگی زر ڈگری ۲۹/۲۷۸ منفصلہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۴۵ء بتعدادی معہ خرچہ ۱۱/۶ کیوں نہ نیلام کئے جائیں۔

موضع	محال	نمبر	رقبہ	لگان
بچیت جو	جواہر سنگھ	۲۰۴	۵ ک	[illegible]
		۳۳۵	۱۲ الی	[illegible]
		۳۳۶	۱۸ الی	〃
		۷۵۴	۱۲ الی	〃
		۹۷۸	[illegible]	〃
		۵ قطعہ	[illegible]	[illegible]

تاریخ پیشی ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء مقرر ہے
دستخط حاکم
(مہر عدالت)

جاپان پر قبضہ کرنیوالی فوج

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ جنرل میک آرتھر کے اس اعلان سے کہ جاپان پر قبضہ کرنے والی اتحادی فوج کی تعداد کم کر کے دو لاکھ کر دی جائے گی۔ اس سے اہل ملک کے دلوں میں جو خدشات پیدا ہو گئے تھے ان کو دور کرنے کے لئے صدر ٹرومین نے آج ایک بیان شائع کیا جس میں کہا کہ امریکہ اتنی فوج رکھے گا جتنی کہ اسکو اپنے دعوے پورے کرنے کے لئے ضرورت ہے باقی فوج جلد سے جلد واپس آجائے گی۔

ستر لاکھ انگریزوں نے تقریر سنی

لندن ۲۰ ستمبر۔ گلوب کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ہندوستان کے متعلق وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کی تقریر کو برطانیہ میں کتنی اہمیت دی جا رہی ہے اسکا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس تقریر کو ستر لاکھ انگریزوں نے سنا

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

احسن سہیلی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ صہ 5/-/- · ششماہی ۲/۸/- · سہ ماہی ۱/۸/- · فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام بی اے

جلد ۴۲ نمبر ۴۰ — کانپور شنبہ ۶؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۸؍ شعبان المکرم سنہ ۱۳۶۴ھ

VOL. 42 NO. 40 — Cawnpore Saturday 6th OCTOBER 1945

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۹؍ ستمبر ۱۹۴۵ء ۶ بجے شام کو جناب عبد الشکور صاحب پرنسپل حلیم مسلم کالج کانپور کے دولتکدہ پر انجمن کا ماہانہ مشاعرہ جناب خان صاحب سید صدر الاسلام صاحب صدر ڈی ایس پی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ شعرائے ذیل کے علاوہ جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق، جناب چودھری عترت حسین صاحب عاشق، جناب نشور واحدی، جناب کلام، جناب مدحت جناب رواں بھی شریکِ بزم ہوئے۔ طرحی غزلوں کا انتخاب درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

جناب صدر ڈی ایس پی

کوئی سبب تو ہے تاثیر داستاں میں نہیں
خلوص دل میں نہیں یا اثر زباں میں نہیں

نہ پوچھ کیفیت شکست امید کا عالم
مزہ جو آن کی نہیں میں ہے وہ ہاں میں نہیں

بغیر حسن کے ہے عشق کی مثال وہی
کہ جیسے روح کسی جسمِ ناتواں میں نہیں

دکھائی دیں گے جو دیکھے گا دیکھنے والا
نقوش کون سے اس گردِ کارواں میں نہیں

کسی نے دیکھی ہے آنکھوں سے حسن کی معراج
کہ دو کماں سے سوا فرق درمیاں میں نہیں

ہوئے شباب کے ہمراہ دلولے رخصت
وہ درد پہلا سا اے صدر ابِ فغاں میں نہیں

جناب سروش عسکری طباطبائی بی-اے لکھنوی

سکوں قفس میں نہیں، چین آشیاں میں نہیں
بلاکشوں کا ٹھکانا کہیں جہاں میں نہیں

یہ بات بات میں لکنت سی آج کیسی ہے!؟
کسی کے دل کی تو دھڑکن مری زباں میں نہیں

اسیر حسرتِ تعمیر، اک ذرا ہشیار
ترا قفس تو کہیں تیرے آشیاں میں نہیں

وہ ڈوبتا ہے شبِ غم کا آخری تارا
اب اس کے بعد کشش مرگِ ناگہاں میں نہیں

ہزار گوشِ برآواز ہے زمانہ بھر
تمھیں نہیں تو کوئی لطفِ داستاں میں نہیں

بیان ہے دل کے مخالف عمل بیاں کے خلاف
اور اس پہ قہر کہ لکنت فرازِ باں میں نہیں

خاں صاحب حبیب احمد صدیقی

نمودِ جلوۂ صد رنگ گلستاں میں نہیں
حجاب دیدۂ حیراں جو درمیاں میں نہیں

کسی خرابِ محبت سے پوچھئے کیا ہے
وہ ایک ناوکِ دلدوز جو کماں میں نہیں

بہار کیا ہے بتائیں گے اہلِ گلشن کیا
سنو یہ ہم سے جو مدت سے گلستاں میں نہیں

قفس پہ تیری نگاہِ عتاب ہے اے برق
وہ کیا کریں گے جنہیں چین آشیاں میں نہیں

مری حکایتِ غم اس طرح وہ سنتے ہیں
کہ جیسے ذکر کہیں انکا داستاں میں نہیں

بہار نام نہیں رنگ و بو کے طوفاں کا
وہ ایک کیفیتِ دل ہے جو خزاں میں نہیں

جناب نواب قیصر کانپوری

نہیں کہ طاقتِ اظہارِ غم زباں میں نہیں
مزا جو ضبطِ فغاں میں ہے وہ فغاں میں نہیں

دل و جگر ہیں نشانے کے منتظر قاتل
کماں تو ہاتھ میں ہے تیر کیوں کماں میں نہیں

تڑپ رہے ہیں یہ جتنے وہ سب کے سب جھوٹے
وجودِ درد ہی گویا ترے گماں میں نہیں

دعا یہ کر کہ میں ترکِ دعا سے باز رہوں
تری زباں میں اثر ہے مری زباں میں نہیں

جفا جفا میں بھی ہے فرق اب میں صاف کہوں
جو بات آپ میں دیکھی وہ آسماں میں نہیں

کہاں ہیں راز یہ اب تک نہیں کھلا قیصر
پتہ چلا ہے بس اتنا کہ وہ مکاں میں نہیں

جناب وحشی ایڈوکیٹ

حجابِ ظاہر و باطن بھی درمیاں میں نہیں
اب امتیاز کوئی میرے جسم و جاں میں نہیں

نکل گیا ہوں میں بابِ فنا سے آگے اب
یہ درس دار و رسن میرے امتحاں میں نہیں

بھری بہار میں یا رب یہ ماجرا کیا ہے
کہ جنبش آج کوئی شاخِ آشیاں میں نہیں

وہ دل میں رہ کے نگاہوں میں جو نہیں آتے
سمجھ گیا میں کہ اب ربط جسم و جاں میں نہیں

مرے سرورِ غمِ دل کا ایک لمحہ بھی
جنابِ خضر کی اس عمرِ جاوداں میں نہیں

نظر سے وحشیِ خستہ کے دیکھئے تو یہاں
سوائے دشت کے کچھ اور گلستاں میں نہیں

دنیائے اسلام

فلسطین میں دہشت انگیزی شروع ہوگئی

قاہرہ۔ ۳۰؍ ستمبر۔ فلسطین میں صورتِ حالات خراب ہو رہی ہے۔ ہنگامی قوانین کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان کی رُو سے خفیہ طور پر اسلحہ رکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور دوبارہ لوگوں کی طرف سے قائم کردہ فوجی عدالتوں کو ناکام بنانے کے لئے بھی سخت احکام جاری کر دئے گئے ہیں ایک اور ہنگامی قانون کی رُو سے مشتبہ اشخاص کو نظر بندی میں رکھنے کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی بنائی جائے گی اور ایک قانون کے ذریعے ہنگامی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے اشخاص کی جائدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ان قوانین کے نافذ ہونے پر صورتِ حالات بہتر ہونے کا امکان ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کل یہودی علاقہ میں ایک برطانی فوجی ہرکارے پر جبکہ وہ ڈاک لے جا رہا تھا دو یہودیوں نے گولیوں سے فائر کئے جس سے وہ موقعہ پر ہی ڈھیر ہو گیا۔ اور اسی وقت ایک گلی میں زبردست دھماکہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس دھماکہ سے تقریباً ۹۰ آدمی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔

مفتی اعظم کی واپسی کا مطالبہ

بیت المقدس۔ ۳۰؍ ستمبر۔ عرب سیاسی حلقوں میں امریکہ کی خلاف توقع وعدہ خلافی سے ایک عام بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عربوں کے حکمران طبقے مفتی اعظم کی واپسی کا مطالبہ پیش کر رہے ہیں۔ اور اس نئے مطالبہ کی وجہ سے حکومت برطانیہ کو بے حد پریشانی کا سامنا ہے۔

جناب ثاقب کانپوری

بتاؤں کیا کہ یہ قدرت مرے بیاں میں نہیں
جو معرفت ہے عدم میں کسی نشاں میں نہیں

سمجھ سکے گا وہ دنیا میں کیا مرے اسرار
مرا مقام بھی جب وہم راز داں میں نہیں

خموش رہ نہ سکوں گا میں صحنِ گلشن میں
[illegible] لبیت مری دستِ باغباں میں نہیں

کسی کے عشق کا اندازہ کیوں تو کرتا ہے
جو حسنِ ظن میں ہے وہ لطف امتحاں میں نہیں

یہ برق طوفِ نشیمن کو آہ کب آئی
کہ ایک تنکا بھی جب میرے آشیاں میں نہیں

قفس کا رنگ بدل جائے جس سے اے ثاقب
اثر تو اتنا مری آہِ ناتواں میں نہیں

جناب شارق ایرایانی

فسردہ کوئی کلی دل کے گلستاں میں نہیں
مری بہار تو شامل مری خزاں میں نہیں

ہر ایک ذرہ رہ عاشقی میں منزل ہے
مگر شعورِ سفر اہلِ کارواں میں نہیں

خطر سے حاصل ذوقِ عمل ہے مستغنی
صبا اڑائے وہ تنکے جو آشیاں میں نہیں

خدائے عشق نے شارق عطا کیا ہے مجھے
وہ آفتاب جو آغوشِ آسماں میں نہیں

جناب وفا شاہجہانپوری

جو دل میں ہے ابھی وہ اضطراب جاں میں نہیں
یہ امتحاں تو محبت کے امتحاں میں نہیں

کبھی کبھی تری فرقت میں یہ بھی دیکھا ہے
کہ جیسے کوئی بھی میرے سوا جہاں میں نہیں

سمجھ سکو تو مکمل فسانۂ غم ہے
نہیں تو کچھ بھی مرے اشکِ رائگاں میں نہیں

یہ کہہ کے لے لئے دامن میں اس نے اشک مرے
یہی تو ہیں وہ ستارے جو آسماں میں نہیں

جناب نواب اثر کانپوری

اثر سا کوئی وفادار اس جہاں میں نہیں
میرے خیال میں کیا آپ کے گماں میں نہیں

وصال و ہجر کے قصے کہ حسن و عشق کا حال
وہ داستاں ہی نہیں گر یہ داستاں میں نہیں

کہاں سے آئے اثر بوالہوس کی آہوں میں
وہ میرے صبر میں ہے غیر کی فغاں میں نہیں

وہ کہتے ہیں میرا اقرار کیا کریگا اثر
جو بات ڈھونڈھتے ہو تم وہ میری ہاں میں نہیں

جناب عیاں حیدری

شباب گل میں نہیں حسن گلستاں میں نہیں
وہ جلوہ دل میں ہے میرے جو دو جہاں میں نہیں

عجب نہیں جو بھٹک جائیں کارواں والے
کہ روح فکر و عمل میرِ کارواں میں نہیں

قفس کا جذبۂ بیدار اے معاذ اللہ
یہ زندگی کی تڑپ امنِ آشیاں میں نہیں

نہ پوچھ حال شبِ غم ستارۂ سحری
دماغ شرح و بیاں عشق بے زباں میں نہیں

(جناب شفق و جناب اظہر کا کلام صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

ہفتہ وار
صدا
کانپور
جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۶ / اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۰

ایڈیٹوریل نوٹ!

غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس ختم

غیر ملکی کانفرنس کے ختم ہو جانے کے بعد تمام غیر ملکی وزیر بذریعہ ہوائی جہاز اپنے اپنے ملک کو روانہ ہو گئے ہیں کانفرنس کے متعلق برطانی وزیر مسٹر بیون پارلیمنٹ میں ایک بیان دیں گے۔

واشنگٹن کے باخبر حلقوں میں اس امکان پر بحث کی جارہی ہے کہ شاید اب تین بڑوں کے درمیان جلد سے جلد کوئی کانفرنس ہو۔ جن حلقوں کا یہ خیال ہے کہ اگر دنیا کو دو مخالف بلاکوں میں تقسیم نہیں کرنا ہے تو تین بڑوں کی کانفرنس نہایت ضروری ہے اس کے لئے پہل واشنگٹن یا ماسکو کی جانب سے نہیں بلکہ لندن کی جانب سے ہونا چاہیئے ان کا کہنا ہے کہ بدقسمتی وزیروں کی کانفرنس ایک طرح کی صلح کانفرنس تھی اس کے ناکام رہنے کے بعد تین بڑوں کی میٹنگ بہت ضروری ہو رہی ہے۔ آج روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے بتلایا کہ کانفرنس میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ لیکن انہوں نے لوگوں کو تعجب میں ڈالدیا جب انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور روس کے درمیان فنلینڈ کے ساتھ صلح کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا تھا اور اٹلی۔ رومانیہ بلغاریہ اور ہنگری کے متعلق معاہدہ کا معاملہ بھی برطانیہ روس اور امریکہ نے طے کر لیا تھا۔ غیر ملکی وزیروں نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ کونسل کی ناکامی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر ملکی وزیروں کی کونسل ختم ہو جائے گی۔

بوس۔ نہرو تنازعہ

ستمبر کے آخری ہفتہ سے جنرل چیانگ کائی شک کے متعلق مسٹر سرت چندر بوس اور پنڈت جواہر لال نہرو میں ایک ناخوشگوار بحث چھڑ گئی ہے۔ سرت بابو کے نزدیک جنرل چیانگ کائی شک فاسسٹ ہیں اور ان سے ملک چین کو بہت نقصان پہونچا ہے۔ سرت بابو نے جنرل موصوف پر چند ذاتی الزامات بھی لگائے ہیں۔ سرت بابو کے بیان میں بغیر نام لئے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو پر بھی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ پنڈت جی نے اب تک اس سلسلہ میں دو بیان نکالے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی غیر ملکی سیاست کے بارے میں بغیر کافی واقفیت کے نکتہ چینی نہ کرنی چاہیئے۔ دوسرے سیاسیات میں شخصی حملے چنداں زیب نہیں دیتے پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے آخری بیان میں سرت بابو کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اس بارے میں صدر کانگرس یا کانگرس ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کر لیں تو بہتر ہے، یہ رائے مناسب ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اچھا یہ ہے کہ اس وقت جبکہ ہندوستان خود اپنی دشواریوں میں گرفتار ہے اور اسے بڑے بڑے مسئلے حل کرنے ہیں۔ الکشن سر پر ہے تو دوسرے ملکوں کی سیاست یا شخصیت پر بحث چھیڑ کے ہندوستان کے قوم پرور حلقوں میں کوئی تنازعہ نہ شروع کیا جائے ورنہ اس میں تلخی پیدا ہونے اور اس تلخی کی بدولت تفرقہ کی صورت نمودار ہونے کا اندیشہ ہے جس کا اثر ملکی سیاسیات پر بہت خراب پڑے گا اور بہت ممکن ہے کہ رجعت پسند قوتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ہند چینی میں ہندوستانی فوجیں

ہند چینی میں عوام نے فرانسیسی حکومت کے خلاف جو بغاوت کی اسے فرو کرنے کے لئے برطانی حکومت بھی فرانس کی حکومت کا ساتھ دے رہی ہے، اور اس بغاوت کو دبانے کے لئے ہندوستانی فوجیں بھیجی جارہی ہیں ولائت میں مسٹر مینن نے اور ہندوستان میں مسٹر سرت چندر بوس نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ جنگ اب ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے یورپین ملکوں کے ایشیائی اور دوسرے مقبوضات میں آزادی کا احساس پیدا ہونا ضروری ہے ہند چینی والے اب فرانس کے ماتحت نہیں رہنا چاہتے۔ اس مقابلہ سے کوئی فائدہ نہیں کہ ان کے لئے جاپان کا چنگل زیادہ سخت تھا یا فرانس کا ہے۔ کیا جاپانیوں کے پنجہ سے انہیں نجات دلانے کا یہی مقصد تھا کہ جاپانیوں کی شکست کے بعد فرانس کا پنجہ اور مضبوط ہو جائے۔

برطانی حکومت کو اس جھگڑے میں کم سے کم غیر جانبدارانہ رویہ رکھنا چاہیئے اور اگر جنگ کے زمانے کے دعوے صحیح تھے تب تو اسے ہند چینی والوں کا ساتھ دینا چاہیئے فرانس یورپ میں شکست کھانے کے بعد اب ایشیا کی ایک چھوٹی سی قوم کے مقابلہ میں اپنے کس بل دکھا رہا ہے۔ ہندوستان سے اسے کیوں مدد پہنچائی جائے؟۔

لندن۔ ۲/ اکتوبر۔ ہند چینی میں انامی قوم پرستوں اور اتحادی فوجوں کے درمیان ایک ماہ پرانی جنگ آج رات ختم ہو گئی جبکہ فرانسیسی حکام اور انامی انڈی پنڈنٹ تحریک کے لیڈروں کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ لڑائی بند ہونے کے متعلق آج دکھنی پوربی ایشیائی کمان کے ہیڈ کوارٹر نے اعلان کر دیا۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ ہند چینی میں مزید فرانسیسی فوج کے آنے تک برطانی اور ہندوستانی فوجیں سیگاؤں میں خاص خاص مقاموں پر تعینات کی جائیں گی۔

انقلاب پسند انامی پارٹی (وائٹ ہنا نیشنلسٹ) کے [illegible] نزدیکی تعلقات رکھنے والے اشخاص کا بیان ہے کہ ممکن ہے کہ اس پارٹی کی جگہ اس سے بھی زیادہ انتہا پسند پارٹی برسر اقتدار آجائے۔ شمالی ہند چینی میں سب جگہ چینی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

بقیہ کالم ۵ آئینہ کانپور

بلو کا افتتاحیہ جلسہ ۶/ اکتوبر ۲ ½ بجے دن کو ہوگا جس میں پروفیسر۔ بی۔ ان۔ داس گپتا ڈین فیکلٹی آف کامرس لکھنؤ یونیورسٹی افتتاحی تقریر فرمائیں گے۔ اور بعد ازاں ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

مقدس کتابوں کا پروگرام

چودھری مہیشوری پرشاد نگم مختار۔ محلہ پریم نگر کانپور نے ۷/ اکتوبر سے ۱۰/ اکتوبر تک ۴ روز کا ایک مذہبی پروگرام بنایا ہے جس میں رامائن۔ گیتا اور درگا کے پاٹ ہوں گے اور یہ مقدس کتابیں سلسلہ وار شروع سے آخر تک پڑھی جائیں گی اور ایشور کے نام کا کیرتن بھی ہوگا۔ ۹ / ۱۰/ اکتوبر کو مہاتماؤں کے متعلق وعظ ہوں گے۔

دعوت

چودھری محمد امین صاحب اپنی صاحبزادیوں کی شادی کی خوشی میں ۷/ اکتوبر ۱۱ بجے دن کو ایک شاندار دعوت معززین شہر کو دے رہے ہیں۔

میونسپل بورڈ

۵/ اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ مسٹر مدن گوپال کنور ماداس چیرمین کی صدارت میں ہوا۔

آئینہ کانپور

گاندھی جینتی

۲/ اکتوبر کو کانپور میں گاندھی جینتی بڑے جوش اور نہایت وسیع پیمانہ پر منائی گئی اور تمام راستوں جات اور پرائیوٹ مکانات قومی جھنڈوں سے آراستہ کئے گئے اور رات کو روشنی سے تمام شہر کو بقعۂ نور بنا دیا گیا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ شہر کانپور کی تاریخ میں اس قدر زبردست آرائش اور روشنی نہیں ہوئی۔

شام کو شردھانند پارک میں مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا اور پنڈت بالکرشن شرما مسٹر شیو نراین ٹنڈن اور ڈاکٹر مراری لال نے مہاتما گاندھی کی زندگی کے حالات پر تقریریں کیں۔

ڈیولپ منٹ بورڈ

۴/ اکتوبر۔ ۱ بجے دن کو کانپور اربن ڈیولپ منٹ بورڈ کی پہلی میٹنگ سرای۔ ایل۔ کوڑسی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں لالہ کیلاش پت سنگھانیا مسٹر ایچ۔ ایم سمیع۔ اور مسٹر زیندر جیت سنگھ بوجہ کانپور سے باہر رہنے کے شریک نہ ہو سکے بقیہ ۱۳ ممبران بورڈ نے شرکت کی۔

سر سوٹر نے ممبران بورڈ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ :۔

میں نہایت مسرت کے ساتھ کانپور اربن ڈیولپ منٹ بورڈ کی پہلی میٹنگ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات رہائش اور دوسرے اغراض کے لئے نئے اور قدیم زمینوں کو کشادہ کرنے اور اس میں تمام انسانی ضروریات کو مہیا کرنے اور نئی نئی اسکیمیں بنا کر اس میں پانی روشنی اور سواریوں اور دیگر ضروریات کے مہیا کرنے کی طرف توجہ دیگر صوبوں کی حکومتیں ہمیشہ کرتی رہی ہیں۔

کانپور کے لئے ڈیولپ منٹ بورڈ مرتب کر کے ہمارے صوبہ کے لوکل سلف گورنمنٹ نے بے مثل تجربہ کا کام شروع کیا ہے۔ جس میں حکام اور دیگر شہری لوگوں کا کوآپریشن حاصل کیا گیا ہے تاکہ اس صوبہ کے صنعتی راج دھانی کی رضامندی سے ترقی ہو سکے۔ اور مناسب خود مختار ایگزکٹو کے انتظام سے یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ کاروبار کی فوراً اور عملی کارروائی ہوگی۔ تاہم شہر کے قائم مقاموں کی امداد سے پالیسی کے اندر رہ کر تمام کام انجام دینا ہیں۔

ہمارے سامنے کام بہت اہم ہے جو ہماری تمام طاقتوں۔ جبر اور ذریعوں کی امداد سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ کانپور کو خوبصورت اور تندرست بنانے کے کام میں ہم کو اپنے تمام اختلافات کو خواہ وہ کسی طبقہ۔ نسل یا سیاست کے ہوں بالائے طاق رکھنا ہوں گے۔ اور ہم ایک دوسرے کی طرف امدادی ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس خوش عقیدہ اسپرٹ میں کہ تمام حادثات میں کچھ نہ کچھ بھلائی ہوتی ہے ہم کو بہتری کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ میں ان تمام بیشمار سنجیدہ مسائل کو ایک ایک کر کے شمار کرانا نہیں چاہتا جن کو ہم کو ہاتھ میں لینا ہے۔ ہر ایک جلسہ میں آپ کے سامنے ان مسائل میں سے کچھ ضرور پیش ہوں گے لیکن پھر بھی ہماری فوری منزل مقصود صاف ہے۔

ہمارے مقاصد میں سے چند باتیں یہ ہیں۔ کہ کانپور کی آبادی گذشتہ دس سال میں ۴ لاکھ سے بڑھ کر ایک ملین ہو گئی ہے جس کے لئے ہم کو پانی کی سپلائی کا انتظام کرنا ہے۔ گندہ پانی اور غلیظ کو دور کرنا بہت گنجان آبادی کے لئے مکانات کی کافی سہولتیں پیدا کرنا اور موت و بیماری کی اوسط میں کافی کمی کرنا شامل ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ ہم لوگ ہندوستان میں سب سے زیادہ بچوں کی موت کے اوسط ہونے کے لئے ناقابل رشک شہرت حاصل کر چکے ہیں جو کسی یورپین شہر کے اوسط سے چہار چند زیادہ ہے۔ اور یہاں ٹیوبر کلوسس (دق) سے بھی سب سے زیادہ موتیں ہوتی ہیں ان باتوں کا یقینی انتظام کرنا ہے کہ ہمارے بچے خدا کی عطا کی ہوئی نعمت یعنی تازہ ہوا سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

ہم کو اپنے اختیارات کے اندر رہ کر ان چیزوں کی اصلاح کی طرف پوری توجہ کرنا ہوگی اور ہم کو گذشتہ اور پچھلی نسلوں [illegible] کے حل کرنے کے لئے غفلت کو اپنے پاس نہ آنے دینا چاہیئے۔ یہ شہر صنعتی سرسبزی کے نئے دور میں داخل ہو رہا ہے اور یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم لوگ قبل اس کے کہ صنعتی آبادی میں مزید اور کوئی اضافہ ہو۔ مکانات کے جانب کی اصلاح کی فوراً کارروائی کریں۔

ہمارے سب کاموں میں تمام کارروائیاں اسی ایک مقصد کے تابع ہونا چاہئیں کہ ہم لوگوں کو کانپور کی خدمت کرنا ہے۔ اگر اس مقصد میں کوئی دوسری حیثیت حائل ہو۔ تو اس کو دوسرا درجہ ملنا چاہیئے۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں بھروسے کہتا ہوں کہ آپ کی امداد اور اشتراک عمل سے ان اہم ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے قابل ہو سکوں گا جن کو میں نے قبول کیا ہے اور مجھے کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ کچھ بھی ہو مجھے آپ کا اشتراک عمل اور امداد بلا پس و پیش حاصل ہوگی۔ اس افتتاحی تقریر کے بعد میٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی اور مندرجہ ذیل ۴ سب کمیٹیاں مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل بنائی گئیں۔

فائنینس کمیٹی :۔ پریسیڈنٹ۔ ایگزکٹو افیسر بورڈ لالہ کیلاش پت سنگھانیا۔ سید احمد حسین۔ مسٹر زیندر جیت سنگھ۔ رائے بہادر بی۔ بی سرلو استوا۔ مسٹر الیس۔ ایم۔ بشیر۔ مسٹر ہری شنکر باگلا۔

یہ کمیٹی بورڈ کی مالیات کے متعلق تمام کارروائی کریگی بجٹ بنائے گی۔ آمد و خرچ کی دیکھ بھال کرے گی اور ٹھیکوں کا فیصلہ کرے گی۔

ڈیولپ منٹ اور لینڈ :۔ پریسیڈنٹ ایگزکٹو افیسر بورڈ۔ ڈاکٹر عبد الصمد۔ مسٹر الیس۔ سی مترا۔ مسٹر الیس۔ ایم بشیر۔ مسٹر آر۔ کے۔ شوکلا میجر چاک لفٹنٹ کرنل ڈیز بی۔ یہ کمیٹی تمام زمینوں کی منتقلی اور ان کے شرائط وغیرہ لے آوٹ (نقشہ) اور فیکٹریوں کو زمین دینے پر غور کرے گی۔

واٹر ورکس اور ورنیج کمیٹی :۔ پریسیڈنٹ ایگزکٹو افیسر بورڈ۔ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع۔ لالہ کیلاش پت سنگھانیا۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ لفٹنٹ کرنل ڈیز بی۔ مسٹر ہری شنکر باگلا۔

یہ کمیٹی واٹر ورکس۔ سیوریج۔ اور ورنیج کے مسائل پر غور کرے گی۔ سڑکوں۔ کھر نجہ۔ روشنی۔ نالیوں کی توسیع پر بھی غور کرے گی۔

اسٹاف کمیٹی :۔ ایک کمیٹی اس کے لئے بھی بنائی گئی ہے جو بورڈ کے ملازمان اور افسران کے اسکیل پر غور کرے گی۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے ملازمان ترقی پاتے رہیں گے اور ان کو ترقی اور گریڈ بھی دیئے گئے ہیں۔

لکشمی کاٹن مس اور گنیش فلاور مس کے مزدوروں کے لئے کوارٹر بنانے کے واسطے رعایتی قیمت پر زمین دینا طے ہوا۔

تعجب ہے کہ بورڈ نے پریس کے نمایندوں کو بورڈ کی میٹنگ میں نہیں بلایا بلکہ پریسیڈنٹ صاحب نے بورڈ کی میٹنگ کے بعد پریس کے نمایندوں کو مدعو کیا اور بورڈ کی کارروائی سے اطلاع دی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ (جو کہ اب ڈیولپ منٹ بورڈ میں شامل کر دیا گیا ہے) اس کی آخری سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۴-۴۵ء میں ٹرسٹ کی آمدنی ۱،۲۷،۰۲۱ روپیہ ہوئی اور گذشتہ سال یعنی ۱۹۴۳-۴۴ء میں ۲،۲۳،۳۸۹۶ روپیہ ہوئی تھی۔ گذشتہ سال آمدنی کی کمی اسی وجہ سے ہوئی کہ ٹرسٹ کے پاس فروخت کرنے کے لئے پلاٹ موجود نہیں تھے۔ سال زیر رپورٹ میں ٹرسٹ کا خرچ ۱،۴۶،۷۱۷ روپیہ ہوا اور سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں خرچ ۵۵،۰۳ ،۷۶ روپیہ ہوا تھا زیر رپورٹ سال میں خرچ میں اضافہ کا سبب مزدوروں کے کوارٹروں کی تعمیر تھا۔ جس پر دوران سال میں ۱۰،۴۴۱،۱۶۹ روپیہ خرچ ہوا۔

[illegible] میں ہوا۔ پنڈت جی کو شاندار جلوس کے ساتھ اسٹیشن سے جائے قیام تک لایا گیا۔

جلسہ کا افتتاح لالہ رام رتن گپتا نے کیا اور ایک تقریر میں گاندھی سیوا سمتی کے کام پر روشنی ڈالی۔

پنڈت کنزرو جی نے سوشل سروس کی ٹرینگ کی ضرورت پر زور دیا اور سیوا سمتی کے کام کی تعریف کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے پنڈت جی کو ایڈریس دیا گیا۔

اور اس کے بعد کرزن پارک میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

نرسوں کا اسکول

انسپکٹر جنرل سول اسپتال یو پی ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ یو۔ پی اور سپرنٹنڈنٹ انجنیر پی۔ ڈبلو۔ ڈی نے کانپور آکر ہیلٹ اسپتال کے نرسوں کی ٹرینگ کے اسکول کی عمارت بنانے کے واسطے زمین وغیرہ کے موقع کا معائنہ کیا۔

ووٹر لسٹ

سکرٹری مزدور سبھا نے گورنمنٹ کے پاس درخواست بھیجکر لیبر حلقہ انتخاب کی فہرست دوبارہ از سر نو تیار کرنے کی استدعا کی ہے اور لکھا ہے کہ گورنمنٹ خود فہرست اپنے طور پر تیار کرے کیونکہ مزدوروں کے لئے فہرست کا معائنہ کرنا دشوار ہے۔

کپڑے کی راشننگ

یکم اکتوبر سے ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور نے ۸ سینٹروں میں کپڑے کی راشننگ کی توسیع کی ہے۔

آریہ نگر۔ بینی مادھو دھرم شالہ۔ مارواڑی لائبریری۔ ہوا پورہ۔ پرمٹ۔ اے۔ پی۔ دھرم شالا۔ نواب گنج۔ اور چھاؤنی بورڈ۔

تھانہ بجنی پور

گذشتہ ہفتہ تھانہ بجنی پور کی پولیس موضع لوہرہ میں ایک مفرور کی تلاش کے لئے گئی تھی اور ایک مکان کی تلاشی کے سلسلہ میں پولیس اور یہاں کے باشندوں کے درمیان کشیدگی ہو گئی پولیس کو حفاظت خود اختیاری کے طور پر ہوا میں گولی چلانا پڑی۔ کوئی زخمی نہیں ہوا۔

نئے ٹیکسوں کا معاملہ

کانپور سوک لیگ نے اپنے ایک گذشتہ جلسہ میں میونسپل بورڈ کے نئے ٹیکسوں کے متعلق جو کہ فروری ۱۹۴۵ء میں پاس ہوا تھا۔ اس پر نکتہ چینی اور مخالفت کی تھی اور گورنمنٹ کو اس کے خلاف ایک درخواست بھیجی تھی اس کے جواب میں گورنمنٹ سکرٹری محکمہ میونسپل بورڈ نے سوک لیگ کو اطلاع دی ہے کہ ان تجاویز پر بہت احتیاط کیساتھ غور کیا جائے گا جب یہ تجاویز گورنمنٹ کے پاس پہونچ جائیں گی۔

کپڑا کمیٹی

کپڑا کمیٹی کے پریسیڈنٹ بابو گورپرشاد کپور نے گورنمنٹ صوبہ کی تقسیم پارچہ کی سخت نکتہ چینی کی ہے اور کہا کہ اس کا نتیجہ ہے کہ مقامی ملوں میں کپڑا ابھرا پڑا ہوا ہے پھر بھی اہل شہر کو کپڑے کی سخت تکلیف [illegible] سوداگران کپڑے پر لائسنس فیس مقرر کرنے کی بھی مخالفت کی گئی ہے۔

عطیہ

سر پدم پت سنگھانیا نے کانپور سینٹ جان کو مقابلہ کے لئے ایک شیلڈ سر پدم پت سنگھانیا شیلڈ کے نام سے دی ہے۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہڑتال

ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج کے طالب علموں نے گاندھی جینتی کے سلسلہ میں قومی جھنڈا لگایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کالج کے افسران کے اشارہ سے یہ جھنڈا اتار دیا گیا جس پر طالب علموں نے ہڑتال کر دی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ کالج کے افسران نے دوبارہ جھنڈا لگانے کی اجازت دیدی ہے اس لئے ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

بزم ادب کا مشاعرہ

۷/ اکتوبر ۹ بجے رات کو بزم ادب کی طرف سے ایک مشاعرہ جناب ڈاکٹر سعید صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی اکبر آبادی کی صدارت میں رفاہ عام لائبریری کرنیل گنج میں ہوگا۔ مصرع طرح :۔

" ان کی اس جلوہ گہ ناز کو دنیا کہیئے "

کامرس یونین حلیم کالج

کامرس یونین حلیم مسلم کالج کانپور [illegible]

سبدِ گل

مغرب کی عورتوں کے بارے میں اس قسم کے واقعات سن کر ہندوستانیوں کو حیرت ہوتی ہے کہ جب ان کا دل کسی مرد پر لٹو ہو جاتا ہے تو اخلاق و شرم کو بالائے طاق رکھ کر وہ فوراً کوئی اس قسم کی حرکت کر بیٹھتی ہیں جس کا ذکر اخبارات کے صفحات پر آ کر ایک سنسنی خیز خبر بنے نہیں رہتا۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اب ہندوستان کی عورتوں نے اس معاملہ میں مغربی عورتوں کا ریکارڈ توڑ دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔

چنانچہ لاہور کی ایک اطلاع ہے کہ دو دوست ایک ہی عمارت کے ایک حصہ میں رہا کرتے تھے ایک کی بیوی نے ایک دن دوسرے کو جو دیکھا تو بس دل تھام کر رہ گئی اور اس کے بعد چھپ چھپ کر ملاقاتوں اور دل کی لگی بجھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اِدھر تو یہ تاریک راتوں اور سنسان دوپہروں کے پردے کے پیچھے عشق و محبت کا یہ ناٹک کھیل رہی تھیں اُدھر ان کے میاں اپنے دوست کی بیوی کے ساتھ اس قسم کی من بھاتی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔

رفتہ رفتہ دونوں دوستوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ حضرت عشق کی بدولت آپس میں رقیب اور ایک دوسرے کی بیویوں کے یار بن چکے ہیں مگر انھوں نے قدیم زمانے کے جاہل انسانوں جیسی کوئی حرکت کرنے کی جگہ مہذب انسانوں کا سا رویہ اختیار کرتے ہوئے پہلا کام تو یہ کیا کہ مکان دوسرے محلے میں لے لیا اور وہاں پہونچنے کے بعد نہایت اطمینان کے ساتھ دونوں نے آپس میں بیویوں کا تبادلہ کر لیا۔

اگر ان مردوں یا عورتوں کا اور کوئی رشتہ دار نہ ہوتا تو شاید ان کی اس غیرت مندی کا راز ہمیشہ چھپا ہی رہتا مگر اتفاق سے ان میں سے ایک سوان بھیک عورت کی ماں بھی تھی جو پرانے خیال کی بڑھیا معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے خاندان میں شادی کے موقع پر بیٹی کو لینے آئی تو معلوم ہوا کہ یہاں تو منھ کا مزہ بدلنے کے لئے شوہروں نے بیویاں اور بیویوں نے شوہر تبدیل کر لئے ہیں، بڑھیا پرانے کلیجہ میں یہ آپ ٹو ڈیٹ زناکاری دیکھ کر غیرت آگ سلگنے لگی اور اس نے اپنی لڑکی سے کہہ دیا کہ یا تو اپنے شوہر کی بیوی بن کر رہ یا میرے ساتھ چل تاکہ طلاق لیکر تیری شادی کہیں اور کروں مگر اس کی بیٹی کو بڑھیا کے یہ پرانے خیالات کچھ پسند نہ آئے اور وہ کنوئیں میں کود پڑی اور اب کنوئیں سے زندہ نکال لی جانے کے بعد بھی یہ من چلی عورت یہی کہہ رہی ہے کہ اگر مجھے میری مرضی کے مطابق اپنے شوہر کے دوست سے یارانہ رکھنے کی زندگی بسر کرنے سے روکا گیا تو جان دے دوں گی۔

اس دل پھینک اور عشق باز عورت کی دلچسپ داستان سننے کے بعد اب مظفر پور کی ایک ۲۲ سالہ گریجویٹ خاتون کا افسانۂ عشق بھی سن لیجئے اور داد دیجئے کہ جدید تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک گریجویٹ ہستی کا فرکس قدر ڈھٹائی سے عشق کرتی ہے۔

یہ گریجویٹ عشقباز دیوی دو تین ماہ سے اپنی ماں کا گھر چھوڑ کر ایک نوجوان کی زینتِ پہلو بنی ہوئی ہیں اور اب انھوں نے سب ڈویژنل آفیسر کی عدالت میں ماں کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے کہ میری عمر چونکہ اب بائیس برس کی ہو چکی ہے اور میں اس معاملہ میں اپنی مرضی کی مالک و مختار ہوں کہ اپنے نرم و گداز جسم کو جس مرد کے چاہوں حوالہ کر دوں اس لئے میری ماں کو میرے من چاہے مرد کے درمیان مداخلت سے قانوناً باز رکھا جائے۔

ان ۲۲ سالہ گریجویٹ عشقباز نے اپنے سعادتمند *

ادبِ لطیف

موت کی وادی

از جناب ناصح صاحب

تاریک رات ہے۔ سڑک کے دورویہ اونچے اونچے گھنے درخت ہیں۔ مسافر پیٹھ پر زادِ راہ لئے آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے حدِ نظر تک خاموش اور بھیانک درختوں کی قطار چلی گئی ہے —— تمام کائنات ایک ہیبت ناک سناٹے میں ملبوس ہے۔ بدنصیب راہ رو خاموشی سے سر جھکائے چلا جا رہا ہے۔ وہ بہت تھکا نظر آتا ہے۔ اس کی پیٹھ پر بہت وزن ہے جو اس کی اذیت میں اضافہ کر رہا ہے .... وہ جا رہا ہے اکیلا —— خاموش —— اور —— حزین —— کدھر —— کیوں؟

درختوں میں کہیں کہیں جگنو چمکتے آ رہے ہیں اور دور افق میں —— ایک روشن ستارہ جھلملا رہا ہے —— تاریکی کے اس بے پناہ سمندر میں روشنی کے یہ چند حقیر قطرے ڈھارس بندھا رہے ہیں —— درختوں کے سناٹے میں ایک پیغام پوشیدہ ہے۔

ناصح! ایک رات آئے گی جب تم بھی اس دنیا کو الوداع کہہ کر ایک خاموش اور تاریک سڑک پر روانہ ہو جاؤ گے —— اپنی گم نام منزل کی تلاش میں —— کیا زادِ راہ ہے تمہارے پاس؟ یہی گناہوں اور بدیوں کی گٹھری! —— کیا اس ہیبت ناک سناٹے میں تمہارا دل نہیں کانپ اُٹھے گا؟ تم تاریک خلا میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے دوستوں کو تلاش کروگے لیکن افسوس وہ نظر نہیں آ سکتے موت کی خاموش وادی میں ہر شخص اکیلا جاتا ہے۔ وہاں فانی جسم کا گذر نہیں۔ وہاں تو صرف ابدی روح ہی جا سکتی ہے۔ گھنے درختوں میں چمکنے والے جگنو وہ بزرگ انسان ہیں جو کامیابی سے اس وادی کو عبور کر چکے ہیں اور اب بھولے بھٹکے مسافروں کو ڈھارس بندھانے کے لئے اندھیری راتوں میں چمکتے ہیں —— دور اُفق میں تیری منزل ایک ستارے کی طرح جھلملا رہی ہے —— موت کی وادی کے پار

---

* بیٹی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ میری ماں مجھے اپنے محبوب سے زبردستی جدا کرنا چاہتی ہے۔ حالانکہ میں اسے دل و جان سے پیار کرتی ہوں اور وہ اس طرح کہ میرے دل میں آن بسا ہے کہ اب موت ہی ہم دونوں کو جدا کر سکتی ہے۔

سنا ہے کہ پرانے خیال جن ہندوستانیوں نے گریجویٹ دیوی کو بھری عدالت میں پوری بے تکلفی سے یہ باتیں کہتے سنا، ماں کو خود ہی شرم سے گردن جھکا کر اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اب ہندوستان کی عورتیں بھی ترقی کے میدان میں یورپ اور امریکہ کی عورتوں سے برابر آن پہونچی ہیں اور اگر یہی حالت رہی تو شاید بہت جلد ان سے آگے نکل جائیں گی۔ غرض ہندوستان کی عورتوں میں بھی بڑی تیزی کے ساتھ عشقبازی کے ساتھ دوڑنے اور بھری عدالت میں اس عشقبازی کا اشتہار دینے کی وبا پھیل رہی ہے۔

جاپان کی نیوز ایجنسی توڑ دی گئی

ٹوکیو۔ ۲۶ ستمبر۔ جاپان کی سابق سرکاری نیوز ایجنسی ڈومی کو توڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

عالمِ نسواں

ملک کی اقتصادیات میں عورتوں کا حصہ

از شریمتی ادابھائی مہتہ سکرٹری آل انڈیا ویمنز کانفرنس

بڑے بڑے شہروں میں صبح کے وقت ہزاروں نوجوان عورتیں دفتروں کی جانب تیز تیز قدم بڑھاتی نظر آتی ہیں جنگی کاموں نے لاتعداد عورتوں کو جذب کر لیا ہے۔ یہ عورتیں رنگ برنگ و خوب صورت ڈریز ان کے سفید لباس میں ملبوس مغربی تہذیب کی ایک جھلک نمودار کرتی معلوم ہوتی ہیں، جوش و خروش ان کی رگ رگ میں سرایت کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ترو تازگی کی جھلک خاموش و لبشاش چہروں پر نظر آتی ہے!

کیا یہ امر قابلِ افسوس نہیں کہ ایسی خوب صورت، اور باعثِ کشش عورتیں پُر ہجوم تاریک و باعث وقت دفاتر میں دن رات کام کریں؟ لیکن یہ چیز آنیوالے مشینی دور کے لئے جائز قرار دی جا سکتی ہے۔ جب ہم مشینوں پر پورا پورا غلبہ حاصل کر لیں گے تو ہمارے دل سے بدصورتی کا خیال ہی رفع ہو جائے گا خواہ دفاتر کی فضا کتنی بھی خراب ہو۔ خواہ روشنی کا انتظام کس قدر ہی ناقص و نامکمل ہو لیکن یہ امر ناقابلِ تردید ہے کہ عورتوں کو اس چیز سے ذہنی اور نفسیاتی دونوں طرح سے فائدہ پہونچ رہا ہے۔ عورتوں پر کئی طرح کی فضول پابندی جن سے کہ ان کے بزرگوں نے ان کے حلقے کو محدود کر رکھا تھا غیر ضروری ثابت کی جا چکی ہیں۔ انھوں نے عورتوں کے دلوں میں عورت ذات کی خامیوں کو نقش کر رکھا تھا جس سے وہ زندگی سے لطف اندوز ہونے کے ناقابل تھیں جس سے کہ ان کی زندگی کی راہ ترقی کی کھائیاں حائل کر رکھی تھیں لیکن اب اس خوف و دہشت کی بیخ کنی کی جا رہی ہے۔ ترقی کی راہ کی کھائیوں کو بھرا جا رہا ہے۔ راستہ میں حائل اونچے اونچے ٹیلوں کو صاف کیا جا رہا ہے پُرانے و کہنہ خیالات اس طرح اوجھل ہوتے جا رہے ہیں جس طرح آفتاب کی رونمائی سے رات کی تاریکی۔ ہندوستان کی عورتیں ترقی کے زینہ پر چڑھ رہی ہیں۔ نئی نئی صورتیں عجیب عجیب معجزے پیش کر رہی ہیں اور امید ہے کہ ترقی کی راہ پر گامزن ہندوستانی عورتیں جلد ہی منزلِ مقصود تک پہونچ چکی ہیں۔

خوف و دہشت کو خیرباد کہنے کے لئے اور پُرانے خیالات کی بندشوں کو توڑنے کے لئے قوت ارادی اور خود پر بھروسہ کی ضرورت لاحق ہے۔ ایسی اصلاحات درکار ہوں گی جو کہ آئندہ کے سماجی حالات کیلئے موزوں ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ عورتیں حکومت کے کاموں میں ملک کی سیاست میں شمولیت و لوگوں کے طور طرز کی دیکھ بھال میں حصہ لینے کے لئے اس قدر کوشاں ہیں، گھریلو کاموں میں عورتوں کے حصہ کی وقعت کو محسوس کیا جا رہا ہے جیسے کہ ایک گھرانہ دل پسند بیوی یا معزز و پُر محبت ماں کی موجودگی سے خوش بن سکتا ہے۔ اس طرح سے ہی سے ایسے ادارے جہاں پر کہ عورتوں کو رفیق خیال کیا جائے۔ ان کی پوری پوری مدد سے مختلف حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جو کہ عورتوں کے ہر پہلو میں سرگرم حصہ لینے سے رونما ہو گئے ہیں یہی طریقہ بہتر ہے۔ اگر مندرجہ بالا امورات کا خیال رکھا جائے تو عورتوں کے دفتروں میں کام کرنے کا حل بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ جنگ کی ضروریات نے عورتوں کو اپنی قابلیت و ذہنیت کا ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر نے جو کہ سیکڑوں عورتوں کے محکمہ کا انچارج تھا عورتوں کے کام کی بڑی تعریف کی۔ اس کے مطابق عورتیں اعلیٰ تعلیم یافتہ ذہین و لائق ہیں۔ وہ اس فکر میں محو تھا۔ کہ بعد از جنگ ان عورتوں کی کیا حالت ہوگی جبکہ محکمہ جات بند ہو جائیں گے۔

وہ مرد جو کہ فوج کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں بعد از جنگ سول نوکریوں پر آنے کی سعی کریں گے اور اس طرح بیشمار عورتیں نوکریوں سے محروم ہو جائیں گی ان افراد کو جو کہ اس چیز کو لازمی قرار دیتے ہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ایسی تبدیلی لیاقت کے لحاظ سے نہیں بلکہ ضرورت کے لحاظ سے ہوگی۔ ہر جگہ عورت نے اپنے آپ کو مرد سے ۴

بچوں کی دنیا

حسن بانو

(از محمد فرقان صاحب نسیم مرادآبادی)

یہ کہانی ایک فرنگی ادیب کی لکھی ہوئی ہے میں نے اسے اپنی زبان میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔

لیجئے سنئے! پُرانے زمانے میں ایک سوداگر تھا بہت مالدار اس کی تین بیٹیاں تھیں دو جو بڑی تھیں بہت بدصورت تھیں ان کی عادتیں بھی اچھی نہ تھیں مگر چھوٹی بہت اچھی لڑکی تھی اس کا نام تھا حسن بانو سچ مچ وہ حسین بھی بے حد تھی یوں تو سوداگر سبھی کو چاہتا تھا اور جہاں تک ہوتا کسی کا بھی دل میلا نہ ہونے دیتا مگر چھوٹی بیٹی کو دیکھ دیکھ کر نہال ہو ہو جاتا۔ اس سوداگر کی تجارت جگہ جگہ پھیلی ہوئی تھی اور شہر شہر میں اس کے کارندے اور منیم لگے ہوئے تھے۔ وہ خود بھی اپنا کام دیکھنے بھالنے اور حساب کتاب جانچنے کو دورہ لگایا کرتا اور واپس آتا تو ایک ایک کے لئے طرح طرح کی سوغات لاتا۔ ایک بار جب وہ باہر سفر کرنے کو جانے لگا تو اپنی بیٹیوں سے پوچھا۔ کہو بھئی اپنی پسند کی چیز۔ پہلے بڑی لڑکیوں نے فرمائش کی پھر چھوٹی لڑکی کی باری آئی وہ مسکرا کر بولی جو آپ کا دل چاہے۔ ابا جی۔ سوداگر نے کہا نہیں بی بی تم بھی تو کچھ بتاؤ خدا نے چاہا تو میں تمہاری فرمائش بھی پوری کروں گا۔ اب اس نے کہا کہ اچھا تو ابا جان۔ کہیں ہرا گلاب ملے تو لیتے آئیے گا۔ خدا کی خدا ہی جانے اس دفعہ سوداگر کا سفر بہت برا رہا واپس آ رہا تھا کہ اسے لیٹروں نے گھیر لیا اور جو کچھ تھا سب چھین لیا بے چارا بہت اُداس اداس خالی ہاتھ آ رہا تھا اور اب اس کا گھر بھی تین ساڑھے تین میل رہ گیا تھا کہ راستہ میں ایک بہت بڑا باغ ملا باغ کی چہار دیواری کے کنارے کنارے چلا جا رہا تھا۔ کہ ایک کونہ پر ہرے گلاب کی شاخیں لٹکی ہوئی دکھائی دیں ان میں ہرے گلاب کے پھول بھی کھلے ہوئے تھے سوداگر نے سوچا اور کچھ نہ سہی لاؤ اپنی حسن بانو کے لئے ہرا گلاب بھی لیتا چلوں پھر کیا تھا اس نے گلاب کی ایک ڈالی پھولوں سمیت توڑ ہی لی۔ جیسے ہی سوداگر نے گلاب کی شاخ توڑی زمین ہلنے لگی اور ایسی بھیانک سی گرج ہوئی کہ بے چارہ سوداگر پتّے کی طرح کانپنے لگا۔ سوداگر خوف کے مارے کانپ ہی رہا تھا کہ ایک دم باغ کا دروازہ کھلا اور ایک ڈراؤنا ریچھ سوداگر پر جھپٹا اور گرج کر بولا یہ کیا۔ تم کو دھوکا ہوا اور کس طرح تم نے ہرا گلاب چرانے کی ہمت کی رحم، رحم، رحم، کیجئے ریچھ بادشاہ سوداگر چیخا اور ریچھ کے قدموں پر گر پڑا ریچھ اور بھی گرج کر بولا۔ نہیں، نہیں میں تم کو بے مارے نہ چھوڑوں گا خبر بھی ہے یہ گلاب برسوں کی محنت دیکھ بھال اور رکھوالی سے تیار ہوتا ہے ہرگز نہیں میں اس گستاخی کی ضرور سزا دوں گا اور ابھی ابھی تم کو مار کے چھوڑوں گا ہاں ایک شرط پر چھوڑ دوں گا کہ اپنی جگہ تم اپنی کسی لڑکی کو حاضر کر دو۔ بہت اچھا سرکار سوداگر نے کہا۔ اور اس کے قدموں پر گر پڑا اور بولا میری لڑکی کل صبح تڑکے ہی ناشتہ کے وقت حاضر ہو جائے گی۔ ریچھ نے کہا اور جو وہ ناشتہ کے وقت نہ پہونچی تو یاد رکھو تمہاری خیر نہیں۔ پھر میں تم کو خود پکڑ لاؤں گا۔ (باقی آئندہ) از مجبر عالم

---

۴ زیادہ ذہین ثابت کیا ہے۔ صورتِ حالات یہ ہے کہ عورتوں کی اس برتری کے باوجود بھی عہدوں پر رکھنے کے لئے مردوں کو ترجیح دی جائے گی خواہ ان کا معیار کم ہی کیوں نہ ہو۔ (باقی آئندہ)

پردۂ فلم

انفارمیشن فلمز آف انڈیا کی سرگرمیاں

جو جنگ سے قبل بھی ہندوستان میں چند ایک شارٹ فلمیں تیار کی گئی تھیں مگر انھیں فخر کے ساتھ پریس و پبلک کے سامنے پیش کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی، صرف یہی نہیں بلکہ بسا اوقات ایسی فلمیں بک کرنے والے ڈسٹری بوٹرز کوشش کرنے کے باوجود بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے اور جب کبھی ان کی نمائش ہوئی انھیں ناکامی ہی حاصل ہوئی، جنگ شروع ہونے کے بعد حکومت ہند نے شارٹ فلموں کی اہمیت پر توجہ دی اور ان کی فلم سازی کا کام شروع کر دیا۔ کامیابی کے ساتھ اس کام کو شروع کرنے کے لئے بمبئی میں فلم سازی کا کام پوری شان سے شروع کر دیا اور اس کے لئے فلم ٹریڈ سے سالہا سال کا تجربہ رکھنے والے ڈائرکٹر کیمرہ مین دوسرے ڈائرکٹر حاصل کئے گئے اور اس یونٹ کا نام "انفارمیشن فلم آف انڈیا" ہے۔ انھوں نے ہر ایک موضوع پر فلمیں بنائی ہیں۔ ہندوستان کی مسلح فوجوں کی فلمیں جنگی اسلحہ جات اور ان کی تیاری کی فلمیں۔ سول ڈیفنس ہندوستانی دستکاروں کی مشکلات جنگ سے پیدا شدہ مشکلات اور ان کا حل۔ آرٹ، تمدن غرضیکہ انھوں نے کئی قسم کی فلمیں بنائیں۔

انھوں نے ایسی فلمیں بنائیں جن سے بلیک مارکیٹ ذخیرہ بازی کے انسداد، کاغذ و اس قسم کی دوسری کارآمد اشیاء کو فضول ضائع کرنے سے روکنے کے لئے عوام کی تعلیم دی گئی۔ اور اس امر سے ہی شارٹ فلموں کے مفید ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس طرح ہندوستان کی شان اس کے آرٹ۔ دستکاری کی خوبصورتی، تواریخی و دھارمک مقامات و عمارتوں کی دولت کی شارٹ فلمیں بنا کر عوام کے لئے دلچسپی کا زبردست سامان پیدا کیا۔ غرضیکہ انفارمیشن فلمز آف انڈیا نے کئی موضوعات کی فلمیں بنائی ہیں اور یہ سب فلم بین اشخاص نے بے حد پسند کی ہیں کیونکہ دلچسپ ہونے کے علاوہ ان کی تعلیمی اہمیت بھی ہوتی ہے اور عوام کو اپنے ارد گرد کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔

ہندوستانی شارٹ فلموں کے لئے ۱۹۴۴ء کا سال ہر لحاظ سے ایک کامیاب سال رہا ہے کیونکہ اس زراعت ڈانس۔ کلاسیکل۔ موسیقی۔ آرٹ۔ دستکاری کے سیریل نیز ہندوستان کی قدرتی زندگی کے متعلق جو فلمیں تیار کی گئیں ہیں وہ بے حد پسند کی گئیں۔

اب انفارمیشن فلمز آف انڈیا کا آغاز کر کے ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے۔

شارٹ فلم۔ ڈاکومینٹری و نیوز ریل کی طرح کوپکڑنے بھی نمایاں مقبولیت حاصل کی ہے اور نیوز ریل میں بیک گراؤنڈ ہندوستانی میوزک ان کا کامیابی کی طرف ایک اور قدم ہے۔ شارٹ فلم کو جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے علاوہ سمندر پار کے ممالک میں بھی ان کی نمائش شروع ہو گئی ہے اور اب مڈل ایسٹ میں جہاں کہ سینما گھر منسٹری آف انفارمیشن کے ماتحت ہیں نمائش شروع ہے اور وہ انھیں فلسطین، عراق، ایران، شام، ٹرپولی۔ ارٹا۔ اور ایبے سینیا کی شہری و دیہاتی آبادی میں بھی دکھا رہے ہیں۔ روس میں بھی یہ فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔ وہاں ان کی زبان بدل کر روسی کر دی گئی ہے۔

اُمید ہے جس طرح جنگ کے دوران میں انفارمیشن فلمز آف انڈیا نے شارٹ فلمیں بنا کر عوام کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اسی طرح یہ جنگ کے بعد بھی فلمی پروگراموں کو زیادہ دلچسپ بنانے کا سامان مہیا کرتے

اقوالِ زریں

اسٹالن کے اقوال

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم صحیح راستے پر ہو اور اپنے اس خیال کی تائید میں دلائل پیش کر سکتے ہو تو اس بات کی پرواہ مت کرو کہ دوسرے کیا کہیں گے۔ جو تمہارا دل کہے وہ کرو۔

اگر تم صحیح طور پر یہ نہیں بتا سکتے کہ تم کیا سوچتے ہو تو تم صحیح طور پر سوچ بھی نہیں سکتے۔

بہت سے آدمیوں کو اپنی بہادری پر گھمنڈ ہوتا ہے مگر جنگی چالوں کی پوری واقفیت کے بغیر بہادری بالکل بے کار ہے

ہم سے ایسی باتیں کہنے کی کوشش مت کرو جنہیں ہم پسند کرتے ہیں تم یہاں اس لئے نہیں آئے ہو کہ ہم تمہیں کچھ سکھائیں بلکہ تم ہمیں کچھ سکھلانے یہاں آئے ہو۔

یو۔پی میں کنٹرول توڑے جائینگے

لکھنو۔ ۲۵ ستمبر۔ یو۔پی سرکار ان تمام کنٹرولز کو جن کی ضرورت نہیں ہے بہت جلد توڑ دے گی لیکن سرکار یہ اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ غذائی کنٹرول کے

موجِ تبسم

لکھ پتی:۔ تم دل میں تو یہ چاہتے ہو کہ میری طرح لکھ پتی بن جاؤ۔

فقیر:۔ جی نہیں، بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ کوئی لکھ پتی میرے گذارے کا بندوبست کر دے۔

پادری:۔ (ایک دولت مند سے) اگر آپ کچھ رقم دیں تو اس سے قبرستان کے اردگرد جنگلا لگا دیا جائے۔

دولت مند:۔ قبرستان کے اردگرد جنگلا کا کیا فائدہ جبکہ جو قبرستان کے اندر ہیں وہ باہر نہیں آ سکتے اور جو باہر ہیں وہ اندر نہیں جانا چاہتے۔

پادری:۔ تم نہایت اچھے لڑکے ہو۔ یہ لو ایک آنہ انعام۔

لڑکا:۔ میں ایک آنہ کو کیا کروں گا، بیر کی بوتل تو دو آنے میں آتی ہے۔

دلچسپ معلومات

کلکتہ کے چڑیا گھر میں دو کچھوے ایسے ہیں جن کی عمر اس وقت سو سال کے لگ بھگ پہونچ چکی ہے۔

سانپ کئی ماہ بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتا ہے۔

چین کی آبادی کا ۹۰ فیصدی حصہ ناخواندہ ہے۔

شہد کے چھتے کے ایک مربع فٹ ٹکڑے میں ۹۰۰ سوراخ ہوتے ہیں،

انگریزی زبان میں لفظ E سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

امپیریل ایرویز کا ہوائی جہاز ایک ماہ میں ۲۹۰۸۵۳ میل سفر کرتا ہے۔

لندن میں دریائے ٹیمز کے نیچے کی سُرنگ ۱۲ میل اور ۲۰۷ گز ہے۔

ٹوٹنے کی ابھی کوئی اُمید نہیں۔

ناقدری

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

"پران ناتھ! ——— ناتھ" وہ بڑبڑاتے ہوئے رُک گیا، جیب سے خط نکال کر پھر پڑھنے لگا۔

پران ناتھ!

بیس روز سے تمھاری کوئی خیر خبر نہیں آئی سوچتی ہوں کہیں تمھارا سر تو نہیں دُکھ رہا ہر وقت سوچ بچار میں کھوئے رہتے ہو انسان ہی تو ہے آخر،

میرا دل گھبرا رہا ہے، کب آؤ گے؟

تمہاری داسی ہیم لتا

ہیمو مختصر سے خط میں کیا کیا نہ لکھ گئی تھی کیا کچھ نہ کہہ گئی تھی، اُس کے دل کی کیفیت اپنے دل کی حالت" ہیمو کیا جانتی ہے یہ سب" خوشی سے ایک دفعہ اور پاگل ہو کر سوم دت بولا۔

ہیم میکے رہتی تھی، سوم دت کبھی کبھار خط لکھ دیتا تھا۔ ہیم کے خط پابندی سے آتے آندھی ہو یا طوفان چوتھے روز رام دین ڈاکیہ اس کے مکان کی طرف جاتا ہوا نظر آتا۔ "سوم دت بابو ہیمو کا خط"

رام دین کو سوم دت سے ایک ہمدردی سی ہو گئی تھی، ایک ہی تحریر کو ہفتہ میں دو بار لاتا تھا کیوں کر نہ پہچانتا "سوم دت یہ کون چٹھی لکھا کرتا ہے تمھیں" ایک دن اُس نے پوچھ ہی لیا،

"کیا بتاؤں رام دین، یہ میری" وہ رُک گیا،

"آپ کی وہ" سوم دت مسکرا کر بولا۔

"وہ سے بھی زیادہ" سوم دت بے خبری میں بول اٹھا،

"اچھا" رام دین کی باچھیں کھل گئیں ذرا میں بھی تو سنوں، وہ سے بھی زیادہ کون ہوتا ہے"

"میری دھرم پتنی ہے" وہ بولا۔

"آپ کی شادی ہو گئی؟

"کیوں" سوم دت نے نظریں رام دین کے چہرے پر گاڑ دیں،

"مجھے معلوم نہ تھا بابو جی، آپ انہیں لے کیوں نہیں آتے؟"

"یہ میری طاقت سے باہر ہے" وہ بے چارگی سے بولا۔ "بابو جی راضی نہیں ہیں" ٹلتے ہوئے بولا رام دین افسردہ صورت بنائے چلا گیا اور وہ دیوار سے ٹیک لگائے سوچ رہا بابو جی کتنا بڑا پاپ کر رہے ہیں، ہیم سُندر ہے، سوشیل ہے اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے انہیں، مجھے بہت پسند ہے شاید میری پسند ان کے لئے کچھ معنی نہیں رکھتی وہ اونچی ذات کے متوالے ہیں بلیش مکھ نے انہیں دھوکا دیا ہے وہ نیچ ہے اس کی بیوی نیچ خاندان کی ہے، اس لئے اس کی بیٹی بھی نیچ ہے چنانچہ جب یہ راز اُن پر کھلا وہ بگڑ گئے ہیم میکے پہنچ گئی سوم دت کے سکون میں ہل چل مچ گئی۔

"تم وہاں خط تو نہیں لکھتے" ایک روز پوچھ بیٹھے "نہیں وہ ہکلا کر بولے" ہاں بالکل نہ لکھنا، میں تمھاری شادی کی بات چیت کر رہا ہوں" اس نے چونک کر سُنا،

ایک دن ڈاکیہ کے ہاتھ سے ڈاک لے کر بولے۔ "دیکھوں" ایک ایک چٹھی دیکھ ڈالی" سوم دت لے لو ڈاک،"

سوم دت اس نئے خطرے سے گھبرا گیا، حوصلے پست ہو گئے "ہیم دت کا خط اگر اُن کی نظر پڑ گیا" وہ بہت دیر سوچتا رہا،

کرشن نگر آتے ہی اُس کی یہ مصیبت دُور ہو گئی تڑکے سات بجے چلا جاتا، دو بجے لوٹ آتا اور پھر پانچ بجے سے شام تک دو چار ممبر بنا لئے بہت تھا یہ وہ زمانہ تھا جب ملک میں پہلی بار بیداری کی لہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑ رہی تھی، عوام کو تعلیم کی خوبیوں سے روشناس کیا جا رہا تھا ملکی صنعت کو فروغ دینے کی تلقین کی جا رہی تھی بیکاری کے حل کا یہ واحد علاج تھا، بابو جی خود بھی تحریک کے سرگرم کارکن تھے، سوم دت کو یہ خدمت ورثہ میں ملی تھی، بابو جی اس کی محنت سے خوش تھے، قومی کاز کے لئے ان کے ایما سے ہی سوم دت یہاں چلا آیا تھا وہ خوش تھا کہ ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہیمو کو وہ برابر خط لکھ سکے گا، اس کے خط پڑھ سکے گا، اس دُھن میں وہ بعض اوقات اس قدر کھو جاتا کہ صبح سے شام تک کام میں لگا رہتا،

کرشن نگر آتے ہی اُس کی یہ مصیبت دور ہو گئی تڑکے سات بجے چلا جاتا، دو بجے لوٹ آتا، اور پھر پانچ بجے سے شام تک دو چار ممبر بنا لئے بہت تھا یہ وہ زمانہ تھا جب ملک میں پہلی بار بیداری کی لہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑ رہی تھی، عوام کو تعلیم کی خوبیوں سے روشناس کیا جا رہا تھا ملکی صنعت کو فروغ دینے کی تلقین کی جا رہی تھی بیکاری کے حل کا یہ واحد علاج تھا، بابو جی خود بھی تحریک کے سرگرم کارکن تھے، سوم دت کو یہ خدمت ورثہ میں ملی تھی، بابو جی اُس کی محنت سے خوش تھے۔ قومی کاز کے لئے ان کے ایما سے ہی سوم دت یہاں چلا آیا تھا وہ خوش تھے۔ کہ ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہیمو کو وہ برابر خط لکھ سکے گا، اس کے خط پڑھ سکے گا، اس دُھن میں وہ بعض اوقات اس قدر کھو جاتا کہ صبح سے شام تک کام میں لگا رہتا،

کرشن نگر بڑی جگہ نہ تھی تاہم آبادی کافی تھی، تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کئی گاؤں آباد تھے سوم دت کے لئے کام کرنے کے لئے اچھا میدان تھا ہری بھری کھیتیاں بہتی ہوئی ندیاں جھومتے ہوئے پیڑ اتنومند کسانوں کے ٹھٹ کھیتوں میں کام کرتے ہوئے کتنے بھلے معلوم دیتے تھے، زندگی کے یہ صحت بخش اور حیات پرور نظارے اس کے سمندِ شوق پر تازیانے کا کام کرتے، وہ اپنی تھکی ہوئی ہمتوں میں ایک نیا جوش ایک نیا ولولہ محسوس کرتا کسانوں کے چلتے ہوئے ہاتھ دیکھ کر خود سے کہتا یہ بھی تیرے ایسے انسان ہیں، تھکن انھیں بھی محسوس ہوتی ہو گی، ہڈیاں چرچراتی ہوں گی مگر انھیں اپنے فرض کا کتنا احساس ہے، صبح سے شام، شام سے صبح، اس کے قدم تیزی سے اٹھنے لگے،

ان کی عورتیں بھی کس بلا کی جفاکش ہیں، مرد اور عورت کا سنجوگ ایک ساتھ کام، اس کا دل دھڑکنے لگتا، جیسے کوئی بھولی ہوئی چیز یاد آ گئی ہو، وہ کچھ بھول گیا تھا ہیم کو، ہیم اس کی زندگی کی ساتھی، وہ خود کو بے دست و پا پاتا اس کسان کی طرح جو بوائی کے وقت اپنے ساتھ ساتھی کو نہ پا کر مایوس ہو جاتا ہے، اُس کے ہاتھ رُک رُک کر چلتے ہیں، رُک رُک کر گیت ہونٹوں سے نکلتے ہیں، ہیم کو نہ پا کر وہ پاگل سا ہو جاتا، زندگی اس کے سنگ کتنی منوہر معلوم ہوتی ہے اور سُندر ہے

"بابو جی! آپ کی شادی نہیں ہوئی" کسان کے سوال پر وہ یکا یک بوکھلا سا گیا،

اتنے بڑے ہوگئے اور بیاہ نہیں ہوا آپ کا " زخموں پر جیسے کسی نے نمک چھڑک دیا ہو، بلبلا کر بولا:-

" بیاہ کیا بہت ضروری ہے ؟"

" کیوں نہیں، انسان کی یہی ایک خوشی ہے "

وہ ہنس پڑا، ٹھیک کہتے ہو، آپ ہی آپ ایک سرد آہ اس کے منہ سے نکل گئی، رام دین کی راہ دیکھ رہا تھا تین بج گئے تھے، آج ہیم کا خط آنا تھا سامنے کے مکان سے بوڑھا رام دین خطوط کا بنڈل لئے نمودار ہوا۔

" بابو بہت انتظار میں ہے آج تو " آتے ہی رام دین نے چٹکی لی وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

" لائے ہو خط "

" ہیمو چوکنے والی نہیں بابو جی " لفافہ دیتے ہوئے بولا۔

وہ پڑھ رہا تھا مزے لے لے کر ہیمو کا خط، ایسا محسوس ہوتا جیسے ہر ہر لفظ چنگاریاں لئے ہوئے ہے، اس کے تن کو جلا رہا ہے، عورت کی خاموش فریاد کتنی چنگاریاں لئے ہوتی ہے، کیف میں ڈوبی ہوئی چنگاریاں میٹھا میٹھا درد، بھولے ہوئے فرض کی یاد، اس کی رنگین پھول جاتیں مگر نہ کتنا بے بس تھا ہیم کے لئے۔

سالانہ اجلاس کی تیاریاں ہو رہی تھیں پنڈال سج رہا تھا۔ والنٹیر دور دور سے آئے تھے، کسانوں کی ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزیں قرینہ سے سجائی جا رہی تھیں بابو جی اس اجلاس کے پردھان تھے، جلسہ کرشن نگر میں ہو رہا تھا بابو جی آج صبح کی گاڑی سے پہونچ گئے تھے، سوم دت کے ساتھ پنڈال میں گھوم رہے تھے، ایک ایک چیز کو بغور دیکھ رہے تھے وہ خوش نظر آ رہے تھے کہ سوم دت کی کوششیں رائیگاں نہیں گئیں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی بابو جی پردھان کی کرسی سے اٹھے ہر ایک کی توجہ ان کے بارعب چہرے پر مرکوز تھی، یہ دیوتا سروپ منوہر لفظوں میں کوششوں کو سراہ رہے تھے صدارتی ایڈریس میں انھوں نے نہ صرف تحریک کی اہمیت پر روشنی ڈالی بلکہ کسانوں کے دکھوں پر اظہار تاسف بھی کیا، ان میں یکجہتی کی روح پھونک رہے تھے الفاظ ہمت اور عزم کے سانچے میں ڈھل ڈھل کر نکل رہے تھے بات دل کی گہرائیوں سے نکل رہی تھی کتنی موثر اور مخلصانہ تقریر تھی، ہر طرف واہ واہ کے نعرے بلند ہو رہے تھے، یکایک اُن کا موضوع معاشری زندگی کی طرف لوٹ گیا شادی بیاہ رسم و رواج کی کتنی معمولی باتوں پر شکر رنجیاں اور اُن کے خوفناک نتائج معلوم ہوتا تھا بابو جی قوم کی ایک ایک رگ ٹٹول رہے تھے سوم دت دم بخود بیٹھا سن رہا تھا۔ بابو جی کتنے ذہین ہیں اور قوم کے سچے سیوک ———

جلسہ کے بعد وہ خوش خوش سوم دت کے ساتھ مکان پر آئے خلاف توقع اسے مغموم پا کر بولے۔

" بہت تھک گئے آج معلوم ہوتا ہے " ———

سوم دت کے چہرے پر مسکراہٹ کی کرن نمودار ہوئی۔

" بابو جی کتنا درد ہے قوم کے لئے آپ کے دل میں "

وہ مسکرائے " ہیم " " " سوم دت کے لبوں پر ہیم کا نام آیا، بابو جی چونک پڑے۔

" تم اسے اب تک نہیں بھولے " ———

——— وہ خاموش تھا۔

——— عنقریب تمہاری شادی کر رہا ہوں، مسکرا کر بولے:۔ ———

——— بابو جی کتنی جلدی بدل گئے ہیں " " جلسہ میں پہلے پنڈال میں ان کی تقریر گونج رہی تھی، کیا اب یہ بھی وہ نہیں رہے اتنی جلدی بدل گئے وہ خاموشی سے غور کر رہا تھا اپنے گردو پیش پر، آخر ہیم کو کس جرم میں یہ سزا دی جا رہی ہے بابو جی کا قول اُن کے فعل سے کس قدر مختلف ہے اُس کی نظریں سامنے برٹنل پر مستال رہی تھیں، جہاں دوپہر کا سورج چھپ ... کر رہا تھا،

رام دین آیا، بابو جی! " بابو جی نے چونک کر دیکھا، ہاتھ بڑھا کر بولے، دیکھوں کس کس نے مجھے لکھا ہے، خطوں کا بنڈل اُن کے ہاتھ میں تھا ایک ایک خط کو غور دیکھ رہے تھے، ہیم کی تحریر سے چونک سے گئے، سوم دت چپ چاپ کھڑا دیکھ رہا تھا بابو جی نے لفافہ چاک کیا ———

پران ناتھ! ———

ساون آ رہا ہے سہیلیاں سسرال جانے کی تیاریاں کر رہی ہیں اور ننکے پتی کا سندیسہ بھی آیا ہے وہ آ رہا ہے اسے لینے، تجھ بن ساجن کے گیت اب وہ نہیں گاتی نہ چھپ چھپ کر روتی ہے، میرے بھاگ میں تو شاید آنسو بہانا ہے، ساون بنا بلائے براجمان ہے سنتی ہوں جلسہ کی تیاریوں میں بہت مصروف ہو، ایشور تمھیں کامیاب کرے، ———

تمہاری داسی ہیم لتا

بابو جی نے خط موڑ کر لفافہ میں رکھ دیا توجہ دوسرے خط پر تھی پھر تیسرے پر " سوم دت لو ڈاک " اس میں تمہارے نام بھی ایک خط ہے بہت درد بھرا ہے یہ عورتیں "

کہتے کہتے رک گئے نہ جانے کیا کہنا چاہتے تھے، سوم دت کے کانپتے ہوئے ہاتھ ہیمو کا خط تھامے ہوئے تھے نظریں لفظوں پر دوڑ رہی تھیں۔

بابو جی نے دیکھ لیا تو کیا ہوا، بولا ہیم نے کوئی چوری تو نہیں کی، پتی کو لکھا ہے بابو جی کے جذبات کتنے سرد ہیں کبھی وہ بھی میری عمر کے ہوں گے اُن کے پہلو میں بھی ایسا ہی دل دھڑکتا ہوگا بڈھے ہونے کے بعد انسان کتنی جلدی اپنی جوانی کو بھول جاتا ہے،

" سوم دت " بابو جی بولے اس نے چونک کر دیکھا۔

" میں جاتے ہی تمہیں حالات سے اطلاع دوں گا، ضرورت ہوئی تو فوراً چلے آنا،

" جی " اس کا مختصر جواب تھا بابو جی جیسے اس سے کچھ زیادہ سننے کے متمنی تھے، بولے کھل کر کیوں نہیں کہتے "

" فرمایئے " وہ بولا۔

" میں تم سے سننا چاہتا ہوں " بولے،

" میں سمجھتا ہوں آپ کا مطلب " ہمت کر کے بولا

" کیا سمجھے " وہ منہ کھول کر بولے،

" یہی کہ میری شادی " " وہ رک گیا جیسے کسی نے گلا دبوچ لیا ہو،

" ہاں تمہاری شادی بہت جلد کر دوں گا "

" مگر " وہ بولا " آپنے بیاہ کیا تو ہے میرا "

" وہ مجھے پسند نہیں، دیش مکھ نے دھوکا دیا خود کو برہمن بتایا "

ایسا کرنے پر مجبور تھا، ہیم بوڑھی نہ ہو جاتی، غریب ہمیشہ کے لئے باپ کے گھر بیٹھی رہتی " رقت بھری آواز سے بولا،

بابو جی نے دیکھا سوم دت کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے اور ان آنسوؤں کی اوٹ میں ہیم جیسے نیر بہا رہی ہو وہ اصلاح پسند تھے، دیش کے کئی دکھی گھرانے ان کی کوششوں سے سکھی بن گئے ان کا اپنا بچہ کس قدر تکلیف میں ہے، انھیں اپنے دل میں ٹیسیں محسوس ہو رہی تھیں، رگ و ریشہ میں جیسے کسی نے بے چینی کی لہریں دوڑا دی ہوں، برآمدہ میں سوچتے ہوئے ٹہل رہے تھے،

اساڑھ کے آخری دنوں کی دھوپ جسم کو جھلسائے دے رہی تھی لو کے تھپیڑے بدن میں کپکپی سی پیدا کر رہے تھے، آگ کے شعلوں سے کھیلنے کا عادی لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کچی سڑک پر جا رہا تھا آج اس کے ارادوں میں بہت جھلک رہی تھی ایک استقامت تھی، ایک خوشی تھی جو جسم کے روئیں روئیں سے پھوٹی پڑتی تھی آج اسے دیار لیلیٰ بہت قریب نظر آ رہا تھا دل کے پردے ہیم کی آواز سن رہے تھے وفور مسرت سے اس کے پاؤں ڈگمگا رہے تھے ہر قدم پر ایسا محسوس ہوتا کہ قصبہ اور دور ہو گیا ہے اس کا شوق پھر کمر ہمت باندھ کر اس کی رفتار میں بجلیاں بھر دیتا چند ہی قدم رہ گئے ہیں پھلانگ کر بولا۔ چرواہوں کے گیت اور ان کے مویشی کے گلے میں بجتی ہوئی گھنٹیاں اسے منزل کا پتہ دے رہی تھیں، کہ اب اس کی رفتار میں جو مصائب سے پُر ہے دور ختم ہو گیا یہ تیز سورج ابھی اونچی پیڑوں کے پیچھے چھپ جائے گا شام کے دھندلکوں کے بعد شب کی تاریکیاں اور پھر صبح کی ضو فشانیاں اس کے لئے کامرانی کا پیغام لے کر آئیں گے، وہ صبح کی گاڑی سے لوٹ جائے گا، ہیم کے ساتھ اس کی زندگی یقیناً پھر کھوئی ہوئی مسرتوں کو پالے گی اور اُن سے بڑھ کر ہیم کو، وہ گلی میں گھسا نکڑ پر دو بوڑھی عورتیں کھڑی تھیں ایک اس کی صورت پہچان کر بولی۔

" یہ ہیم کا پتی ہے " دوسری بولی بے چاری رڑے گھر کی وجہ سے کتنی سستی ہو گئی ہے کہ سال بھر ہو گیا میکے میں بیٹھے بیٹھے کسی برابر والے کے گھر بیاہ ہوتا تو کتنی سکھی ہوتی،

پہلی ناک پر انگلی رکھ کر بولی " اس کے پلے کیا تھا جو کوئی بیاہ کرتا اس کی بیٹی سے "

ہیم سن سے برابر سے نکل گیا۔

" کھٹ کھٹ "

" کون ہے ؟ " آواز آئی

" کھٹ کھٹ " دروازے پر دستک دے رہا تھا ہیم بوکھلا کر کنڈی کھولتے ہوئے بولی،

کون ہے جو منہ سے نہیں بولتا، کیواڑ کھل گئے،

" آپ " اس کی بوکھلاہٹ مسرتوں میں بدل گئی ہونٹ تھرتھرا گئے، " کیسے راستہ بھول گئے " ہیم زیر لب مسکرا کر بولی،

" تمہیں لینے آیا ہوں صبح کی گاڑی سے جائیں گے "

" بابو جی نے بھیجا ہے " بولی،

" اور کیا " " دیش مکھ جی کہاں ہیں " بولا

ہیم ہاتھ کے اشارے سے بولی، باہر گئے ہیں، وفور مسرت سے وہ آگے کچھ بھی تو نہ کہہ سکی،

مشاعرہ جامعہ ادبیہ کانپور

بقیہ مشاعرہ صفحہ اول

جناب شفق اکبر آبادی

وہ پوچھتے ہیں اثر کیوں تری فغاں میں نہیں
کہوں میں کیسے کہ تاب سخن زباں میں نہیں
یہ راز میرے سوا اور کوئی کیا جانے
جو کیف غم میں ہے وہ عیش جاوداں میں نہیں
بیان حسن کا حسن بیاں ارے توبہ
ہمارا نام ہماری ہی داستاں میں نہیں
دل و نظر کے ہیں سارے فریب ورنہ شفق
بھری بہار میں کیا تھا جو اب خزاں میں نہیں

جناب اظہر کانپوری

خلوص دید جو ہو کچھ بھی درمیاں میں نہیں
جز اس کے کوئی مہ و مہر و کہکشاں میں نہیں
وہ چاہتے ہیں کہ خود عشق عرض شوق کرے
مگر یہ چیز کہیں میری داستاں میں نہیں
سنا رہا ہوں انہیں پھر بھی داستان حیات
سمجھ رہا ہوں کوئی دلکشی بیاں میں نہیں
کسی کی چشم توجہ کی بھی ضرورت ہے
میں کہہ رہا ہوں مگر لطف داستاں میں نہیں

جرمن سمندری بیڑہ کے ٹکڑے کئے جائیں گے

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ صدر ٹرومین نے آج اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمن سمندری بیڑہ کے تین ٹکڑے کر دئے جائیں ایک حصہ برطانیہ، ایک روس، ایک امریکہ کو دیدیا جائے۔

آپ نے کہا کہ یہ فیصلہ حال ہی میں برلن کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ جاپان کے سمندری *

نواب صاحب بھوپال کا پروگرام

بھوپال ۲۴ ستمبر۔ نواب صاحب بھوپال چانسلر آف چیمبر آف پرنسس سر جوزف بورے وزیر اعظم بھوپال کے ہمراہ آج صبح دہلی تشریف لے گئے۔ نواب صاحب بھوپال پرنسس ڈیلی گیشن کی جو کہ کراؤن ریپریزنٹیٹو سے ۲۸ اور ۲۹ ستمبر کو ملاقات کریگا رہنمائی کریں گے۔ بعد کو نواب صاحب پرنسس اسٹینڈنگ کمیٹی کی صدارت فرمائیں گے لارڈ ویول اور وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے جو اپنے حال کی براڈ کاسٹ میں ہندوستانی ریاستوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے اس کمیٹی کی میٹنگ کو اور بھی رہنمائی حاصل ہوگی۔

دوسرا اہم سوال جس پر کہ پرنسس ڈیلی گیشن کراؤن ریپریزنٹیٹو سے بحث کریگا وہ ملک کے عام نظام کی ترقی یعنی سرکار برطانیہ کے نئی تجاویز کے بارے میں ریاستوں کا کیا رویہ ہونا چاہیئے ہوگا۔ جیسا کہ معلوم ہوا ہے۔ ریاستوں کا رویہ دو سوالوں پر موقوف ہوگا اول ہندوستان کا مقصد حاصل کرنے میں وہ اس کی کہاں تک مدد کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے ریاستوں کے نظام کی جلدی اصلاح ہونے میں سبکی یکساں خواہش پیدا کرنا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چانسلر صاحب نے اس کام کے لئے داغ بیل ڈالنے میں پہلے ہی بہت سا تمہیدی کام انجام دیا ہے۔ نظامی شیر سرشتہ کم اور کینسٹی ٹیوشنل ایڈوائزری کمیٹی آف اسٹیٹ سے اس معاملہ میں ان کو بہت امداد مل رہی ہے۔

گورنمنٹ ہند اور برما گورنمنٹ میں سمجھوتہ

نئی دہلی۔ ۲۶ ستمبر گورنمنٹ آف انڈیا اور برما گورنمنٹ میں بات چیت آخری مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے اور جب گورنمنٹ آف انڈیا کے نمایندے آگے بات چیت کرنے کے لئے گئے تو کوئی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

خیال ہے کہ انڈو برما امیگریشن سمجھوتہ پر بہت جلد ہی دستخط ہو جائیں گے جس کی رو سے گورنمنٹ ان ہندوستانیوں کو شہریت کے حق دے دے گی جو وہاں پانچ سال سے رہ رہے ہوں اور ان کو سیاسی طور پر وہی درجہ حاصل ہوگا جو ان لوگوں کو حاصل ہے ہندوستانی مزدوروں کی ... کے بارے میں برما گورنمنٹ نے چند مطالبے منظور کر لئے ہیں کئی اور معاملے ابھی زیر غور ہیں۔

جب جاپانیوں نے اتحادیوں کو سنگاپور واپس دیا اس کی اطاعت کی کارروائی میں موثر رسم ادا ہوئی سپریم ایلائیڈ کمانڈر لارڈ لوئسن ماونٹ بیٹن نے سنگاپور کی پانچویں ڈویژن کی ڈوگرا رجمنٹ کا معاینہ کیا۔ جب جاپانیوں نے اطاعت قبول کرنے کے کاغذ پر دستخط کر دیئے۔

ہندی ساہتیہ سمیلن سے مہاتما جی کا استعفےٰ

الہ آباد۔ ۳۰ ستمبر۔ آج ہندی ساہتیہ سمیلن کی میٹنگ میں مہاتما گاندھی کے استعفے پر غور ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عام رائے یہ ہے کہ اس کو منظور نہ کیا جائے اور معاملہ ملتوی کر دیا جائے اور مہاتما گاندھی سے استعفے واپس لینے کی درخواست کی گئی ہے۔

ڈمبرل لارڈ لوٹسن ماؤنٹ بیٹن انگلستان میں

تین بڑوں کی کانفرنس کے پوٹسڈم کے جلسہ میں شرکت کے بعد واپسی پر ۲۵ جولائی ۱۹۴۵ء کو اڈمرل لارڈ لوٹسن ماونٹ بیٹن سپریم کمانڈر سارتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ انگلستان میں واپس پہونچے۔

شہنشاہ جاپان نے جنرل میک آرتھر کے آگے سر جھکایا

ٹوکیو۔ ۲۸ ستمبر۔ جنرل میک آرتھر اور شہنشاہ جاپان کے درمیان تاریخی ملاقات کا جو آنکھوں دیکھا حال بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق دونوں حضرات نے ملتے ہی مصافحہ کیا۔ جنرل آرتھر کے فوٹو گرافر لفٹنٹ فیلس نے رائٹر کو بتلایا کہ جس وقت شہنشاہ اپنے مترجم کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ جنرل میک آرتھر ان کا ایڈی کانگ اور میں وہاں کھڑے ہوئے تھے۔ شہنشاہ نے سر جھکایا اور جنرل میک آرتھر سے مصافحہ کیا انھوں نے ان سے ملنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔ مصافحہ کرتے ہوئے۔ جنرل میک آرتھر نے چند الفاظ کہے اور پھر شہنشاہ سے دریافت کیا آیا وہ فوٹو کے لئے کھڑے ہوں گے۔ اس کے بعد بادشاہ کو ایک خاص جگہ پر بٹھایا گیا۔ جب شہنشاہ میرے پاس سے گزر رہے تھے انہوں نے مجھ سے گڈ مارننگ کہا میں نے جواب میں گڈ مارننگ کہا۔ اس کے بعد میں نے ان کے تین فوٹو لئے۔ رائٹر کا بیان ہے کہ جاپان کی تاریخ میں شہنشاہ صرف ایک بار دوسرے کے مکان پر گیا ہے وہ موقعہ یہی ہے۔ جبکہ اپنے وزیر سے ملنے گیا جبکہ وہ مر رہا تھا۔

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ صدر ٹرومین نے آج غیر ملکی اقتصادیات کا محکمہ توڑ دیا گیا ہے یہ محکمہ لڑائی کے دوران کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

سمن بغرض قرارداد اُمور تنقیح طلب۔

مقدمہ نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۴۵ء ابتدائی معمولی

عدالت جناب سیول جج صاحب بہادر بہرائچ

سری مہنت بابا تربینی داس چیلہ سری مہنت بابا ہری داس ساکن بھگت سندوہ دیبی محلہ جھوائی ٹولہ شہر لکھنو۔ مدعی

بنام ۱۔ جگدیو داس ولد کنور پانڈے برہمن ساکن شو کلاپور سکروہ پرگنہ سلانورن ضلع ہردوئی

۲۔ سیتارام ولد بھوجا شاہ بقال ساکن برادر خلی بلی پور پرگنہ بنگر ضلع ہردوئی

۳۔ سمیت کمار نابالغ ولد کنجی لال ویش بولایت کنجی لال ساکن کچھونہ پرگنہ سنڈیلہ ضلع ہردوئی

۴۔ رام بھروسے ولد نامعلوم برہمن ساکن بھینی کھیرا پرگنہ بنگر ضلع ہردوئی۔

۵۔ فرم سیکھ راج مدن لال پارچہ و غلہ فروش مارواڑی ذریعہ سیکھ راج کلکٹر گنج بٹ[illegible] والی گلی کان پور مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی مذکور نے آپ لوگوں کے نام ایک نالش بابت دخلیابی و واصلات کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے دن پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور بیان تحریری بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء داخل کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت سول ججی بہرائچ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ابتدائی ۱۴۴ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت جناب مسٹر۔ سی۔ اے۔ باگ منصف صاحب بہادر جنوبی لکھنو

سیتلا پرشاد ولد گھاسی رام عرف گھسیٹے قوم بقال ساکن محلہ شاہ گنج شہر لکھنو مدعی

بنام مسماۃ نور جہاں بیگم وغیرہ مدعا علیہ

بنام مسماۃ نور جہاں بیگم بنت سید امیر احمد زوجہ سید احمد حسین ساکن بھولوالی گلی متصل کارخانہ اسٹیل بکس شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت مبلغ لمار ژروپیہ بر بنا رہن نامہ کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اموراہم متعلقہ مقدمہ کا جوابدے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز اُن کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت منصفی جنوبی لکھنو

مہاتما گاندھی کا دورہ بنگال کا پروگرام

پونہ۔ ۲۷ ستمبر مسٹر سریندر موہن گھوش سابق صدر بنگال صوبہ کانگرس کمیٹی کل یہاں آئے اور انھوں نے گاندھی جی سے ملاقات کی اور انھیں بنگال کے تازہ ترین حالات بتانے کے بارے میں بھی بات چیت کی گاندھی جی موجودہ پروگرام کے بموجب نومبر کے پہلے ہفتہ میں بنگال پہونچیں گے اور ایک مہینہ تک بنگال میں رہیں گے۔

لندن ۲۶ ستمبر۔ امریکہ اور روس نے ہنگری کے ساتھ سفارتی تعلقات قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مہاتما گاندھی کی ۷۶ ویں سال گرہ پر ملک کے سرکردہ لیڈروں کے پیغامات

آج ۲؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء مہاتما گاندھی کی ۷۶ ویں سالگرہ کا مبارک دن ہے۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس موقع پر اپنے پیغامات دیئے ہیں اور ملک میں جابجا جلسے۔ جلوس اور مہاتما گاندھی کی درازی عمر کے لئے پرارتھنائیں ہو رہی ہیں۔ کہیں چرخے کی کتائی کا پروگرام ہے اور کہیں جھنڈا اسلامی کی گئی ہے۔ مہاتما گاندھی کی سالگرہ پر پنڈت جواہر لال نہرو۔ سر تیج بہادر سپرو اور کیلاش ناتھ کاٹجو نے جو پیغامات دیئے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جی نے مہاتما گاندھی کی ۷۶ ویں سال گرہ پر مہاتما جی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں جن لوگوں کو آج اور گذشتہ ۲۵ سالوں سے زندگی کے دن گذارنے کا فخر حاصل ہو رہا ہے انہوں نے مہاتما جی کی طاقتور اور انقلابی بلند شخصیت کے "دباؤ" کو جانتے ہوں گے اور کس طرح آج کا ہندوستان کتنی بھاری طاقت کا خزانہ بن رہا ہے جو گاندھی جی نے قوم میں اپنی لاثانی شخصیت سے بھر دی ہے۔ یہ جاننا حیرانی کا باعث ہوگا کہ ان کی سرگرمیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں اور دور رس نتائج کتنے شاندار ہوتے ہیں۔

آج ان کی ۷۶ ویں سال گرہ کے موقع پر ہم انکی خدمت میں خراج عقیدت، اخلاق و محبت سے نہ صرف اس لئے نہیں کہ وہ ایک بہت بڑے لیڈر ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ دوست ہیں، رہنما ہیں اور مصیبت و مشکلات کے وقت میں وہ ہمارے محافظ ہیں۔

سر تیج بہادر سپرو

میری رائے میں موجودہ وقتوں میں سب سے زیادہ ہندوستان کی "خودداری" کو بلند کرنے اور شاہراہ آزادی پر ملک کو لے جانے میں اپنے ایک بیان میں سر تیج بہادر سپرو نے ۷۶ ویں سال گرہ پر مہاتما گاندھی کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:۔

اگر ہندوستان کی آزادی بہت دور یا خواب کی بات نہیں اور ہندوستان کی آزادی بہت جلد حل ہو جائے گی تو اس کے حاصل ہونے کا فخر سب سے گاندھی جی کی شخصیت کو ہے۔ ایک ایسی شخصیت ہے کہ جب آزادی حاصل کرنے والوں ہر دو قوتیں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات کے ماتحت اختلافات پیدا ہو جائیں اس وقت بھی تسلیم کیا جائے گا کہ بہت زیادہ طاقت مہاتما گاندھی کی شخصیت ہی نے پہنچائی تھی جس کا نتیجہ ملک کی آزادی تھا۔ مہاتما جی کا نام تمام دنیا میں مشہور ہے اور مسلسل تحریک کو زندہ رکھے ہوئے ہیں جو غیر ممالک میں بدنام کیجا رہی ہے۔

مجھے ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ ہم چاہے اس سے اتفاق کریں یا نہ کریں ہندوستان کے آئندہ مورخ مہاتما جی کو ہندوستانیوں کو آزاد قوم بنانے والوں میں سب سے اول کے نام اور نمایاں جگہ پیش کریگا جو بیسویں صدی میں انجام دیا گیا ہیں نہایت مسرت سے خواہش کرتا ہوں کہ مہاتما جی کو ایسی بہت سی سال گرہ ہیں منانے کا موقعہ ملے۔

مگر موہن داس کرم چند گاندھی نے افریقہ کے ہندوستانیوں میں نیشنلزم کی جان ڈالی۔ افریقہ اور ہندوستان میں عدم تشدد کے اصول پر انگریزوں سے لڑنا سکھایا غرضیکہ آہستہ آہستہ ہندوستانیوں کو جگایا۔ درس دیا۔

"تم بھی انسان ہو آزادی تمہارا پیدائشی حق ہے"

اس غلامی کے داغ کو خون سے دھو ڈالو۔

آج ہم موہن داس کرم چند گاندھی کی جو کہ واقعی ہندوستان کا ہیرو ہے اور نجات دہندہ بھی ۷۶ ویں سال گرہ منا رہے ہیں یہ ہندوستان کا ہیرو جواب ۷۷ ویں برس میں داخل ہو رہا ہے اور خدا سے آرزو مند ہے کہ میری عمر ۱۲۵ برس کی ہو۔

یہ ہیرو اپنی زندگی میں ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے واقعی جس نے ہمارے دلوں میں آزادی کی تڑپ پیدا کی آزادی کی آگ میں اور گرمی پیدا کی کوئٹ انڈیا، "ہندوستان چھوڑ دو" کا نعرہ بلند کیا اسی کی سال گرہ کے موقعہ پر ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی عمر بجائے ۱۲۵ برس کے ۱۵۰ برس ہو جائے اور اپنی آنکھوں سے ہندوستان کو آزاد دیکھے اور اس کا نیا نظام قائم کرنے میں مدد دے۔ مہاتما گاندھی زندہ باد۔

ترکی فوجیں منتشر کر رہا ہے!

استنبول۔ ۲؍ اکتوبر۔ ترکی کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سرحدوں پر جو فوجیں تعینات کی گئی ہیں ان میں سے کچھ کو واپس بلا لیا جائے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں سیاسی صورت حالات میں کچھ بہتری ہو گئی ہے اس سے ترکی کے فوجی اخراجات میں کافی کمی ہو جائے گی۔

ڈاکٹر کاٹجو کا پیغام مبارکباد

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اپنے ایک پیغام میں مہاتما گاندھی کی ۷۶ ویں سال گرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں بہت سے سیاسی لیڈر موجود ہیں جن کے متعلق مستقبل میں دعوے کئے جائیں گے کہ وہ اپنی قوم و ملک کی قسمت کے بنانے والے بہت بڑے آدمی تھے مجھے شک ہے کہ آیا دنیا [illegible] تو تاریخ اور انسانی نسل میں کوئی ایسا سیاسی لیڈر ہوا ہو جس نے محبت کو اس طرح اپنایا اور لوگوں میں پیدا کی ہو اتنی طاقتور اخلاقی طاقت کو اپنے پیرو کاروں میں پیدا کرنے کے علاوہ عروج پر لے جا رہا ہو۔

روسی جرمن سائنسدانوں کا اغوا کر رہے ہیں

لندن ۲؍ اکتوبر۔ میجر فلپ گریبل نے یہ الزام لگایا ہے کہ جرمنی میں جس علاقہ پر برطانیہ کا قبضہ ہے وہاں سے جرمن سائنسدانوں اور کاریگروں کا اغوا کیا جا رہا ہے۔

اغوا کی روزانہ ایک دو واردات ہو جاتی ہیں کبھی سائنسدان اور کبھی کاریگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں کو روسی علاقہ میں جو کہ برطانی علاقہ سے آنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ لیکن وہ پھر لوٹ کر نہیں آئے۔

روس میں ابھی تک ڈکٹیٹری ہے

لندن ۲؍ اکتوبر۔ پال ونٹرٹن جو ماسکو میں نیوز کرانیکل کا نامہ نگار رہ چکا ہے لکھتا ہے کہ یہ کہنا غلط ہے کہ روس ایک جمہوری ملک ہے۔ روس میں ڈکٹیٹری ہے وہاں تمام طاقت اسٹالن کے چند حواری کمیونسٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ پارٹی لیڈر ہر بات کا فیصلہ کرتے ہیں اور عوام احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ روسی پارلیمنٹ کا وہی حال ہے جو نازی ریشتاغ کا تھا۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

عدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب منصف بہادر طرب گنج۔ مقام گونڈہ۔

مقدمہ نمبر ۱۸۳ سنہ ۱۹۴۵ء ابتدائی معمولی

تربھون ولد انگد قوم برہمن ساکن اچل پور پرگنہ مہادیور تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ مدعی

بنام (۱) رام من ولد جگناتھ (۲) گیادت ولد رگھو (۳) رام تیرتھ (۴) رام لگن پسران ماتادین اقوام برہمنان ساکنان کرندہ پرگنہ مہادیور ضلع گونڈہ

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی دفعہ ۹ ایکٹ دادرسی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷؍ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرد اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرد۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے۔ کہ بیان تحریری بتاریخ ۳۰؍ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء تک گذرانو۔

بحکم مہابیر پرشاد منصرم
عدالت منصفی طرب گنج
مقام گونڈہ

مہر عدالت

جنگ کے لیڈران کو شاذونادر ملنے والا اعزاز

دی راشٹرا اے فیلڈ مارشل لارڈ ویول اور کمانڈر انچیف انڈیا۔ جنرل سر کلاڈ آچن لک کو امریکہ کی سب سے بڑی عزت دی گئی ہے جو کسی غیر امریکی کو دی جا سکتی ہے ــــ دی لیجن آف میرٹ۔ ڈگری آف چیف کمانڈر۔

یہ آئر یونائیٹڈ اسٹیٹ کے پریسیڈنٹ نے دی ہے۔ جو دہلی میں ان کی طرف سے لفٹنٹ جنرل آر۔ اے وہیلر کمانڈر آف یونائیٹڈ اسٹیٹ فورسز انڈیا برما تھیٹر نے ان کو عطا کی ہے۔ لفٹنٹ جنرل وہیلر (بائیں جانب) جن کا کمانڈر انچیف کے ساتھ اس رسم کے ادا ہونے کے موقعہ پر فوٹو لیا گیا ہے۔

راجہ مہیشور دیال کانگرس میں

لکھنؤ۔ یکم اکتوبر۔ شری مہیشور دیال سیٹھ صدر یوپی ہندو مہاسبھا جنہوں نے حال ہی میں راجہ اور رائے بہادر کا خطاب چھوڑا تھا کانگرس میں شامل ہو گئے ہیں

بمبئی کے فرقہ وارانہ فساد میں

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ سر مارس برسٹن بمبئی گورنمنٹ کے مشیر نے پولیس کمشنر کی معیت میں فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ جہاں مناسب اور نزدیک نزدیک پولیس کا پہرہ لگادیا گیا ہے۔ جہاں آج صبح امن وامان ہے اور موٹر ٹریفک مین روڈ کے ساتھ ساتھ حسب معمول جاری ہے۔ کچھ اور زخمی اسپتالوں میں مرگئے ہیں اتلاف جان کا اندازہ فساد زدہ علاقہ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ۲۵ اور ۱۰ زخمی ہوئے ہیں "جائے پرستش" جو فساد زدہ علاقہ سے باہر واقع ہے اور جس میں کل آگ لگ گئی تھی، آج صبح پھر دوبارہ آگ کی نذر ہونا پڑا۔ اس کی وجہ جو بیان کی جارہی ہے وہ بجلی اور بجلی کے تاروں کی خرابی بیان کی جارہی ہے۔ فائر بریگیڈ نے جلدی ہی آگ پر قابو پالیا۔ جس سے نقصان بہت کم ہوا۔ کوئی تین ہزار روپیہ کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ دیواریں اور چھت محفوظ ہے۔ شہر میں دس بجے رات سے ۶ بجے صبح تک کے لئے کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ کل پہلی بار پولیس کے گولی چلانے سے تین موتیں۔ کل دوپہر کے بلوے میں جب دونوں طرف سے اینٹ پتھر چلے تو کئی پولیس مین بھی جو بیچ میں آگئے تھے زخمی ہوکر گر گئے۔ اس موقع پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ شہر میں کرفیو آرڈر دس روز تک رہے گا، ہندوؤں اور مسلمانوں کی ارتھی اور جنازے کے لئے بھی سرکاری حکم سے راستے طے کردئے گئے ہیں۔ اب تک دو سو کے قریب گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔ رات کو کرفیو آرڈر کی وجہ سے بالکل سناٹا رہا۔ مکان اور دکانیں سب بند تھیں اور ٹریم اور بس جہاں کی تہاں خالی کھڑی رہیں۔

آج صبح تین آدمی کو چھرے مارے گئے۔ دو واقعات کرفیو کے وقت کے اندر اور ایک دن نکلنے کے بعد ہوا ایک دو اور معمولی واقعات ہوئے ہیں۔ بیشتر دکانیں بند ہیں۔ زائد پولیس فوج کا گشت ہے۔ کرفیو کے وقت میں چند دکانوں کو لوٹنے کی کوشش کی گئی

مارشل چیانگ اور کمیونسٹوں میں سمجھوتہ

لندن ۲۸ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر ماؤ سی تنگ کے درمیان موجودہ حکومت چین میں اصلاح کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اصلاح شدہ کی گورنمنٹ میں وسیع پیمانہ پر سیاسی نمائندگی ہوگی اور جلد ہی چین میں عام انتخابات ہوجائیں گے مسلح فوج کو توڑ دیا جائے گا اور تمام چین کے لئے ایک گورنمنٹ قائم کی جائے گی۔ براڈکاسٹ میں کہا گیا کہ چین میں اتحاد قائم ہوگیا ہے۔

ہند چینی میں ہندوستانی فوج کا استعمال

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ مسٹر سرت چندر بوس نے متنگونگا میں آج رات تقریر کرتے ہوئے ہند چینی کی قومی تحریک کو دبانے کے سلسلہ میں ہندوستانی فوج

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا رزولیوشن

ماسکو ۲۷ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا وہ رزولیوشن جس میں حکومت برطانیہ کی نئی پیش کش کو نامنظور کیا گیا ہے اور جس میں تجویزوں کو ناقص بیان کیا گیا ہے ماسکو کے تمام اخباروں نے کل بڑے نمایاں طور پر شایع کیا۔ نئی دہلی سے روسی نیوز ایجنسی نے کانگرس کی طرف سے کی گئی نکتہ چینی اور نظریہ کا جو حال بھیجا ہے وہ سب شایع کیا گیا ہے۔

مسٹر بوس نے ہند کی ذمہ داری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے اپنی طویل تاریخ کے دوران میں کبھی بھی اپنے ہمسایوں کے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگے۔ لیکن مغربی سامراج دار جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے یہ لڑائی جمہوریت کے بچاؤ کے لئے لڑی ہے۔ ہندوستان کو ایسا کرنے پر مجبور کررہے ہیں۔

مسٹر بوس نے ہندوستانیوں سے کہا کہ وہ اس معاملہ پر اپنے رویہ کی وضاحت کریں۔

کانگریس کی انتخابی مہم

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ پنڈت گوبند وبھ پنت سابق وزیر اعظم یوپی ۴ اکتوبر کو یہاں تشریف لارہے ہیں جہاں آپ پراونشل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہوں گے اور اسی دن شام کو ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کی طرف سے انتخابی مہم کا آغاز اپنی تقریر سے فرمائینگے۔ غالباً اس موقع پر یوپی کے تمام مشہور لیڈر یہاں تشریف فرما ہوں گے۔ اس سلسلہ میں لکھنؤ سٹی کانگریس کمیٹی نے اس سنہری موقع کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے شہر بھر میں تقریباً نصف درجن پبلک جلسے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں دیگر اصحاب کے علاوہ پنڈت جواہر لال نہرو، آچاریہ نریندر دیو، مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن، مسٹر سمپورنا نند اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور مولانا حفظ الرحمان بھی تقریر فرمائیں گے۔

سرحد میں لیگ کے لئے
کوئی امید نہیں

جھانسی۔ ۲۸ ستمبر۔ خان عبدالغفار خان سرحدی گاندھی اور یوپی کے سابق وزیر مسٹر رفیع احمد قدوائی جب جھانسی سے گزرے تو ایک کانگریسی کے یہ سوال پوچھنے پر کہ سرحد میں لیگ کی کامیابی کی کہاں تک امید ہے؟ سرحدی گاندھی نے فرمایا:۔

آنے والے چناؤ میں میرے صوبہ میں لیگ کے لئے کوئی کامیابی کی امید نہیں، انھوں نے چند منٹ کے لئے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کانگریس کو مضبوط بنائیں اور چناؤ میں کانگریسی امیدواروں کو ہی اپنی رائے دیں۔

امریکہ برطانیہ کو قرضہ دینے کیلئے تیار

واشنگٹن۔ ۲۷ ستمبر۔ یہاں ایک غیر سرکاری خبر پھیلی ہوئی ہے کہ ادھار اور پٹہ کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان جو بات چیت چل رہی ہے اس میں برطانی نمائندے اس تجویز کے حق میں ہیں کہ کم سود پر برطانیہ کو ۵ ارب ڈالر قرضہ دیدیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا قرضہ بغیر کسی شرط کے دیا جائے گا اور برطانیہ جیسا چاہے گا خرچ کرے گا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ مطالبہ کررہا ہے کہ برطانیہ پر دوسرے ملکوں کا جو قرضہ سٹرلنگ واجب ہے اس میں ۴۰ یا ۵۰ فیصدی کی کمی کرائی جائے۔ اس وقت برطانیہ پر ۱۵ ارب پونڈ قرضہ واجب ہے جس میں سے ایک ارب پونڈ ہندوستان کا ہے۔

ورلڈ یوتھ کانفرنس

نینی تال، ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پرنسپل مدن موہن صوبہ یوپی کی اسکاوٹ تحریک کے اسکاوٹ کمشنر، مسٹر نیل کنٹھن صوبہ مدراس سے [illegible]

[illegible] کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ سنٹرل انڈیا اسٹینڈنگ کمیٹی [illegible] اور ریاستوں کی دوسری جماعتوں کی میٹنگ [illegible] اور آج امپیریل ہوٹل [illegible] گوالیار کی صدارت میں ہوئی۔

ریاستوں کے متعلق چند اہم معاملات پر بحث ہوئی مثلاً لڑائی کے بعد ملک کے نظام کی ترقی، مرکزی دریائی راستوں کا قائم کرنا، آبپاشی اور جہاز رانی اور ریاستوں میں آئندہ زبانوں کے متعلق کیا پالیسی ہونی چاہئے پر غور کیا گیا۔ حاضرین میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل تھے۔

مسٹر بی این کیدی رام پور، خان بہادر بنیاد حسین جاورا، سردار دھابیر سنگھ، شولاپور، جنرل گروپ کے جنرل سکریٹری، مسٹر ایم بی مہتہ وغیرہ وغیرہ

ہندوستان کا معاملہ اتحادی قوموں
کی عدالت میں

لندن۔ ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ کے مشہور جنگی نامہ نگار ایلن مور ہیڈ نے آج کے "ڈیلی ایکسپریس" لکھا ہے کہ ہندوستان کی وجہ سے برطانیہ کی سب سے زیادہ بدنامی ہورہی ہے۔ آپ اس معاملہ کو نظر انداز نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے دنیا کی ۱/۵ آبادی کا تعلق ہے۔ آپ اس معاملہ کو باقی ۴/۵ دنیا کے روبرو پیش کرسکتے ہیں۔ ہندوستان کو برطانیہ کی ڈومینین اسٹیٹس کے بارے میں پیشکش محض ڈھونگ یا مناسب ہے یا نہیں ہے۔ اس کا فیصلہ اتحادی قوموں کی عدالت سے کرایا جاسکتا ہے۔

چند سال پہلے کے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے جبکہ حکومت نے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے روبرو اپنی تجویزیں پیش کی تھیں اور جبکہ ان دونوں نے ان کو نامنظور کردیا تھا۔ لکھا ہے کہ اب پھر اس بات کو دوہرایا جارہا ہے۔ لارڈ ویول ہندوستان واپس آگئے ہیں اور ہندوستانیوں کے روبرو تجویزیں پیش کی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اپنے جس آزادی کا مطالبہ کیا ہے اس کی جگہ آپ یہ سیاسی کھیل بن کر رہ گیا ہے۔

لندن میں چاندی کا بھاؤ
تقریباً دوگنا کردیا گیا

لندن ۲۹ ستمبر۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا فائنینشل ایڈیٹر لکھتا ہے کہ حکومت امریکہ نے پچھلے ہفتہ چاندی کی قیمت بڑھاکر ۴۵ سینٹ فی آونس سے ۷۱ء ۱۲۱ کردی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ امریکی حکام اب ۷۱ء ۱۲۱ سینٹ فی اونس کے حساب سے چاندی خریدنے کو تیار ہیں۔ بھاؤ کا پرتا ٹھہرانے کے لئے حکومت برطانیہ نے بھی چاندی کی قیمت بڑھاکر ۲۵ ۱/۲ پنس فی اونس سے ۴۴ پنس فی اونس کردی ہے۔ ان خریدوں سے لندن کا مارکیٹ بالکل الگ تھلگ ہے اور فروخت پر سخت کنٹرول ہے۔ بمبئی میں چاندی کا بھاؤ ۶۰ پنس فی فائن ہے اور مصر میں ۷۰ پنس فی فائن اونس ہے اس لئے ان دونوں ملکوں سے نیویارک کو چاندی نہیں جاسکتی ان دونوں ملکوں (ہندوستان اور مصر) میں چاندی کی مانگ بہت زیادہ ہے کیونکہ ڈالر کے مقابلہ میں اسٹرلنگ کا بھاؤ گرنے کے خلاف وہاں پیش بندیاں کی جارہی ہیں۔

لندن میں نئے بھاؤ کو موثر بنانے کے لئے یہ خیال ہے کہ اگر چاندی خریدنے کی اجازت دیدی گئی تو برطانیہ ۴۴ پنس فی اونس کے حساب سے چاندی خرید سکے گا۔

پچھلے ہفتہ امریکہ کے ایک افسر نے بتلایا کہ امریکہ غیر ملکی چاندی جنگی کاموں کے لئے خریدتا ہے جو چاندی غیر جنگی کاموں مثلاً زیورات وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے وہ چاندی اس بھی اونچے بھاؤ پر جو کہ گھریلو چاندی کے لئے مقرر ہے خرید کی جاسکتی ہے خیال ہے کہ جنگی کاموں کے لئے چاندی کے استعمال میں کمی اور گھریلو کاموں کے لئے چاندی کے استعمال میں اضافہ سے نیویارک میں چاندی کا بھاؤ بڑھایا گیا ہے۔ بھاؤ کے بڑھنے سے سب سے زیادہ فائدہ میکسیکو کو پہنچے گا لندن میں بھاؤ بڑھنے سے

نوٹ: پٹہ کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس کا فیصلہ کانفرنس میں کیا جائے گا۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بقوۃ حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 41	Cawnpore. Saturday 13th OCTOBER 1945	کانپور شنبہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۴ھ	جلد ۴۲ نمبر ۴۱

ادبیات

نتیجۂ فکر حضرت عارف

از جناب نواب سید خاقان حسین خانصاحب رئیس اعظم و اسپشل مجسٹریٹ ہولالایف کانپور

اس طرح کی باتوں سے نہ آئیگا یقین اور
چلتے ہو کہیں اور تو کہتے ہو کہیں اور

جی بھر کے تو ہو اس غم دنیا کی تلافی
جنت میں ملاؤں ترے کوچے کی زمیں اور

کچھ سوچ کے اب اے دل بیتاب تڑپنا
ہے یہ بھی محبت جو وہ کہتے ہیں نہیں اور

پھر مجھ سے طلبگار ہے وہ چشم عنایت
یارب مجھے مل جائیں کہیں سے دل و دیں اور

کیوں مجھ سے زمانے میں وفادار نہ ملتے
ہوتے جو تری شان کے دنیا میں حسیں اور

آباد رہے دشت بلا نے رہوں میں
آجائیگا قسمت سے کوئی خاک نشیں اور

قاتل کی ادا دیکھ کے میں بھی دم بسمل
ہر وار پہ کہتا ہوں یہیں اور یہیں اور

تقدیر کے ڈر سے ترے گھر کا نہ لیا نام،
کہتا ہوا اٹھا ہوں کہ جاتا ہوں کہیں اور

سجدے ہی کئے جائیں گے ہم بھی دم جلوہ
کیا ہوگا جو گھس جائے گی تھوڑی سی جبیں اور

باور نہیں کرتے وہ کوئی بات ہماری
اس سے تو یہ بہتر ہے کہ ہو جائیں ہمیں اور

مدت میں بسر ہونے کو آئی ہے شب غم
تھوڑی سی مصیبت ہے ابھی جان حزیں اور

ہم تیری جفاؤں کو سمجھتے ہیں عنایت
اوروں کا خیال اور ہے عارف کا یقیں اور

دنیائے اسلام

برطانی فوج کے بڑے بڑے دستے فلسطین پہنچگئے

برطانیہ نے یہودیوں کے داخلہ کے متعلق امریکہ کی درخواست ٹھکرادی!

لندن ۔ ۱۲ اکتوبر ۔ وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے صدر ٹرومین کی درخواست نامنظور کر دی ہے کہ ایک لاکھ یورپین یہودیوں کو فلسطین میں فوراً ہی داخلہ کی اجازت دی جائے ۔ حیفہ میں مشہور چھٹی برطانی ہوائی ڈویژن کے دستے پہونچ گئے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر آئی ہے کہ جافہ اور تلاویو میں اب صورت حالات پہلے سے بہتر ہو گئی ہے ۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر آئی ہے کہ امریکہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس واشنگٹن واپس پہونچکر فلسطین کے تمام مسائل پر صدر ٹرومین سے مشورہ کریں گے اس وقت تک وہائٹ ہاؤس سے کسی اعلان کی توقع نہیں رکھنا چاہیئے ۔ ہوائی فوج کے ہزاروں سپاہی جو آج تمام ہتھیاروں کے ساتھ یہاں اترے ہیں فلسطین میں کسی جگہ بارکوں کو بھیجدیئے گئے ہیں جافہ اور تلاویو کے یہودی باشندوں میں گھبراہٹ پھیل گئی کیونکہ ایجی ٹیٹر بدامنی کے متعلق افواہیں پھیلا رہے تھے، لوگوں نے گھروں سے بھاگنا شروع کر دیا تھا مگر اب وہ اپنے گھروں کو واپس آرہے ہیں ۔ کروزر "میرس" اور "ڈلیسٹر بر" گھوں کل جافہ اور تلاویو کے پاس کھڑے رہے اسکی وجہ سے سرکاری طور پر یہ بیان کی گئی ہے کہ وائس ایڈمرل ٹینیٹ اور فلیگ افسر لارڈ گورٹ ہائی کمشنر سے صورت حالات کے بارے میں تبادلۂ خیالات کرنا چاہتا تھا ۔

صدر ٹرومین کو مسٹر ایٹلی کے جواب کا عقدہ آج خودی طور پر حل ہو گیا ۔ وہائٹ ہاؤس نے ایک نمایندے نے آج کہا کہ یہ جواب کل ملا ہے اس جواب کو روانہ ہوئے تقریباً پندرہ روز ہو چکے ہیں نہ معلوم راستے میں کہاں پڑا رہ گیا ۔ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کے متعلق سوال پر امریکی حکام غور فرما رہے ہیں ۔ اسٹیٹ میں ریپبلکن اور ڈیموکریٹ پارٹی دونوں پارٹیوں کے ممبران ناراض ہیں سنیٹر برین موناہن نے کہا کہ حکومت برطانیہ کا رویہ بہت صدمہ پہونچانے والا ہے اور سنہ ۱۹۳۹ء میں فلسطین کے بارے میں حکومت برطانیہ سے جو وہائٹ پیپر شائع کیا تھا وہ ہٹلر کو خوش کرنے کی چیمبرلین کی ناکام کوشش تھی ۔

توفیق صالح حسینی نے فلسطین عرب پارٹی کے کیس کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہودیوں کے داخلہ پر فوری پابندی اور آراضی فروخت پر بندش اور فلسطین کی آزادی کا اعلان نہ کیا گیا تو عرب ملکوں کا امن و امان خطرہ میں پڑ جائے گا ۔

کینیڈا سے رائٹر نے خبر بھیجی ہے کہ کامن ویلتھ کو اپریٹیو فیڈریشن پارٹی نے برطانی وزیر اعظم کو تار بھیجا ہے جس میں یہودیوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا ہے ۔

صدر ٹرومین نے آج اس خبر کو غلط بتلایا کہ حکومت برطانیہ نے حکومت امریکہ سے یہ درخواست کی ہے کہ فلسطین کا مسئلہ حل کرنے کی وہ برابر کی ذمہ داری لے ۔

صدر ٹرومین نے اس خبر کو بھی غلط بتلایا کہ حکومت برطانیہ نے حکومت امریکہ سے یہ درخواست کی ہے کہ اگر فلسطین میں جھگڑا چھڑ جائے تو وہ وہاں اپنی فوج بھیجدیں ۔

صدر ٹرومین نے اس خبر کی تصدیق یا تائید کرنے سے انکار کر دیا کہ وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے ان کی یہ درخواست نامنظور کر دی ہے کہ ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں فوراً ہی داخلہ کی اجازت دی جائے ۔

عرب لیگ دنیا کی آزادی اور خود مختاری کی حامی ہے !!

لندن ۱۲ اکتوبر ۔ آج لندن میں عرب لیگ کے اغراض و مقاصد پر تقریر کرتے ہوئے عرب لیگ کے جنرل سکرٹری عبد الرحمن اعظم بے نے ہندوستان کی آزادی کے لئے بھی استدلال پیش کیا انھوں نے کہا کہ آزادی اور خود مختاری ہی عرب لیگ کے دو خاص اصول ہیں ۔ یہی دونوں چیزیں ہم اپنے لئے بھی اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی چاہتے ہیں انھوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں عرب لیگ شام اور لبنان (طرابلس) کی مکمل خود مختاری کی حامی ہے ۔ لہذا لیگ ان ممالک سے برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کے ہٹا لینے کا پر زور مطالبہ کرتی ہے ۔

شاہ مصر کی ملاقات سلطان ابن سعود سے

جدہ ۔ ۳ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ فاروق والیٔ مصر اس وقت بحرۂ احمر میں سیاحت فرما رہے ہیں اُن کی اور سلطان ابن سعود کی ملاقات، شہر طائف کے قریب کسی مقام پر ہونے والی ہے، اگرچہ اس ملاقات کی نوعیت محض دوستانہ ہے لیکن بعض حلقوں کا خیال ہے کہ اتحاد عرب کا مسئلہ بھی زیر بحث آئیگا ۔

شاہ فاروق کی اس بحری سیاحت کے متعلق بہت رازداری ملحوظ رکھی گئی ہے لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ کہیں ہو آئے ہیں ۔ عنقریب سلطان ابن سعود بھی سرکاری طور پر مصر آنے والے ہیں ۔

ہفتہ وار
قائد اعظم
کانپور
جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۱

ہندوستانی برادری کانپور

۸ اکتوبر ۷ بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر منوہر لال وائی-ایم-سی-اے کی صدارت میں محمد حبیب اللہ صاحب کے بنگلہ پر ہوئی جس میں حافظ محمد ابراہیم صاحب و مسٹر سمپورنانند سابق وزرا یو-پی-گورنمنٹ نے بھی شرکت فرمائی۔

مسٹر آر-منوہر لال پریسیڈنٹ برادری نے اپنے دونوں معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ سیکرٹری صاحب مختصر الفاظ میں برادری کی تاریخ آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ چنانچہ مسٹر ایس-ان سکسینہ نے اپنے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۲۵ء میں یہ برادری آنجہانی گنیش شنکر ودیارتی نے خواجہ عبدالسلام اور مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی کی معیت میں قایم کی تھی اس برادری کا مقصد یہ ہے کہ آپ پہلے ہندوستانی ہیں اور اس کے بعد سب کچھ — اس برادری کے پریسیڈنٹ پنڈت بال کرشن شرما کے بعد مسٹر آر-منوہر لال وائی-ایم-سی-اے گذشتہ ۶ سال سے ہیں اس برادری میں نئی زندگی آنجہانی پنڈت متھرا پرشاد باجپئی اور مسٹر نول کشور بھرتیہ نے ڈالی- اور مسٹر پورنانند والیس پریسیڈنٹ برادری کی دلچسپیوں سے برادری کو بڑی امداد ملی-

برادری نے ۱۹۳۱ء کے بلوہ اور دیگر اہم مواقع پر کافی اہل شہر کی خدمات انجام دیں۔

اب وقت ہے کہ یہ برادری بہت اہم خدمات انجام دے سکتی ہے لیکن روپیہ کی کمی ہے وہ اس کے لئے شہر کے سرمایہ دار طبقہ سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس کے کاموں میں ہاتھ بٹائے یہ برادری کی خوش قسمتی ہے کہ اس وقت جلسہ میں ہمارے شہر کے قوم پرور سرمایہ دار مسٹر رام رتن گپتا ایم-ال-اے- موجود ہیں لہذا ان کی توجہ خاص طور پر اس کی طرف دلائی جاتی ہے۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے ایک مختصر لیکن نہایت جامع الفاظ میں برادری کے قیام پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ برادری کا جو مقصد ہے وہ دراصل اصول مدنی اور انسانیت کا اولین ترین مقصد ہے اور اسی مقصد کے ساتھ دنیا تمام ترقیوں کے مدارج طے کر سکتی ہے۔

آپ نے کہا کہ اگر کسی ملک میں اس ملک کے انسان بھول جائیں کہ وہ پہلے اس ملک کے باشندے ہیں اور ان کو اتحاد و اتفاق اور رواداری کے ساتھ ملک کے ہر شعبہ کو ترقی دینا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ملک دنیا کی تمام ترقیوں سے محروم ہو جائے گا۔ اور پھر چاہے اس میں پاکستان بنے یا ہندوستان لیکن آپ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

آپ نے حاضرین سے معذرت خواہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ کانپور جیسے زہر آلود شہر میں اس قسم کی سوسائٹی کے وجود کے لئے آپ حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس قسم کی سوسائٹیاں تمام ہندوستان میں قایم کی جائیں۔ آپ نے سوسائٹی کی کم مائیگی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس کی ہر طرح امداد کریں اور وعدہ کیا کہ وہ خود بھی اس کی ہر قسم کی امداد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔

آپ کے بعد مسٹر سمپورنانند نے نہایت مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ برادری کا مقصد نہایت اہم ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر ہمارے بچوں میں زہریلا مادہ پیدا کر دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مثال کے طور پر تاریخ کو لے لیجئے ہندو پریڈ - مغل پریڈ اور برٹش پریڈ کی تقسیم کی گئی ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تینوں علٰحدہ علٰحدہ ہیں حالانکہ حقیقت کے خلاف ہے کیونکہ ہندو مسلمان علٰحدہ نہیں بلکہ ایک ہیں۔ بخلاف اس کے برطانیہ کی تاریخ میں یہ تقسیم نہیں کی گئی ہے۔

آپ نے کہا کہ اکبر سے لیکر اورنگ زیب تک ایک ایسا زمانہ گذرا ہے جو بہترین زمانہ کہا جا سکتا ہے اور جس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔ اورنگ زیب نے اپنے زمانے میں بنگال میں انگریزی کمپنی کے بنانے کی اجازت نہیں دی لیکن اس کا تاریخ تک میں ذکر نہیں۔

آپ نے کہا کہ پہلے ہندوستانی ہونے کا تخیل قابل احترام ہے اور ضرورت ہے کہ اس کی کافی اور بڑے پیمانہ پر تبلیغ کی جائے۔

آپ نے کہا کہ گھبرائیے نہیں آپ کی برادری کا مقصد اس قدر اعلیٰ اور بلند ہے کہ اس کی امداد کی جائے گی۔ اور پوری طرح کی جائے گی۔

اس کے بعد خواجہ عبدالسلام کی طرف سے ایٹ ہوم دیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ اب ہم کو سب کچھ چھوڑ کر اہل ہند کو سمجھانا ہے کہ وہ انسانی اور شہری حقوق کو سمجھیں اور اس کے لئے شہر شہر اور قریہ قریہ ایسی سوسائٹیاں بنا کر لوگوں کے دلوں میں اس جذبہ کے پہونچانے کی ضرورت ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس ضرورت کو محسوس کر کے آئندہ آنے والی قومی حکومتیں ایک مضبوط قدم اٹھائیں گی۔

افسوسناک انتقال

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ حاجی فہیم الدین صاحب آف فہیم آباد کی اہلیہ کا انتقال ۹ اکتوبر کو ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون ہم کو اس صدمہ میں حاجی فہیم الدین صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ بخشے۔

رام لیلا کا جلوس

دسہرہ کا تہوار شروع ہو گیا ہے اور رام لیلا کا جلوس حسب معمول اپنے قدیم راستوں سے گذرتا ہوا پریڈ گراؤنڈ اپنے مقررہ وقت پر پہونچتا ہے۔ دسہرہ ۱۵ اکتوبر کو ہوگا۔ پولیس کے انتظامات نہایت معقول اطمینان بخش اور قابل تعریف ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اس مقدس تہوار کو منائیں گے۔

باشندگان کانپور کے لئے ایک اپیل

کچھ دنوں سے کانپور کی فضا کو دیگر مقامات کی خبروں نے مکدر کر دیا ہے حالانکہ یہ امید نہیں کہ جو لوگ کانپور کی گذشتہ روا ایکی سے لطف اندوز ہو چکے ہیں اور مدت تک پریشانی میں مبتلا رہ چکے ہیں وہ پھر کبھی اس مصیبت کو دعوت دیں۔ لیکن چند ناعاقبت اندیش لوگوں سے یہ بات بعید نہیں کہ وہ اپنی مطلب برآری کیلئے یہاں کی فضا کو مکدر کرنا چاہیں ان سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ ہم آپس میں لڑائے جاتے ہیں پھر بھی لڑیں اور تعلقات کو ناخوشگوار کریں تو اس سے زیادہ اور کیا حماقت ہو سکتی ہے۔ گاندھی جی کے مرتفع ہوا الجھی ہوئی گتھیوں کو بیس کمیٹی کے درخواست پر سلجھا کر *

ہندو مسلمان دونوں نے جس عاقبت اندیشی اور رواداری کا ثبوت دیا ہے اس پر ہم ان کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دسہرہ کے موقع پر بھی اور آئندہ بھی اسی طرح دونوں بھائی ہندو مسلمان اسی رواداری اور محبت سے مل جل کر رہیں گے جیسے کہ وہ رہے ہیں اور کوئی نازیبا عمل سرزد نہ ہونے دیں گے جس سے کہ بعد کو شرمندگی

میونسپل بورڈ

۵ اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ لالہ مدن گوپال کنوڈیا جونیر وائس چیرمین کی صدارت میں ہوئی مسٹر محمد عتیق نے چیرمین صاحب کی توجہ لیڈی ممبر انچارج کے قابل اعتراض طریقوں کی طرف دلائی- اس کے بعد پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کو ایڈریس دئے جانے کے معاملہ میں جو غفلت ہوئی اس کے متعلق سوال اٹھایا گیا- اسکے جواب میں چیرمین صاحب نے کہا کہ حکام بورڈ نے انکو باقاعدہ دعوت دی تھی اور ان کے دستخط بھی لے لئے تھے۔

مسز بی پی سریواستو نے بورڈ کے نامناسب اور ناکافی طریقہ دعوت پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ وہ ۱۱ سال سے بورڈ کی ممبر ہیں لیکن ایسا کوئی ناخوشگوار واقعہ دیکھنے میں نہیں آیا یہ کہنے کے بعد آپ جلسہ سے اٹھ کر چلی گئیں آپ کیساتھ مسٹر جے چند- لالہ چھیل داس- پنڈت رام کشن ایڈوکیٹ اور مسٹر محمد عتیق بھی اٹھ کر چلے آئے۔

بورڈ میں جب لیڈی ممبر انچارج کی اسکول کی استانیوں کی بابت سفارشیں پیش ہوئیں تو حاجی قمرالدین نے ان کے تعلیمی کمیٹی میں ممبر کو آپٹ کے جانے کو غیر قانونی بتلایا۔

مسٹر سید علی زیدی نے تجویز کیا کہ حسب ضرورت ان کو بورڈ میں آنے کی دعوت دینا چاہیئے۔

مسٹر محمد فاروق نے یہ رزولیوشن پیش کیا۔ کہ جن لوگوں کی آمدنی ۴۰ روپیہ ماہوار سے کم ہے ان کے لئے آسان اقساط پر زمین دینے کے لئے ڈیولپ منٹ بورڈ سے درخواست کی جائے۔

مسٹر ایس-ایم بشیر نے یہ ترمیم پیش کی کہ ایسے ممبران کو زمین کی خریداری کے قابل بنانے کے لئے ہاؤسنگ اسکیم اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے ڈیولپ منٹ بورڈ سے درخواست کی جائے آپ نے یہ بھی کہا کہ انھوں نے ڈیولپ منٹ بورڈ کے پہلے جلسہ میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ بورڈ اپنے سرمایہ سے ہاؤسنگ سوسائٹی بنائے اور ایسے لوگوں کو آباد کرے جو آہستہ آہستہ آسان اقساط پر انکی قیمت ادا کر دیں یہ رزولیوشن ترمیم کے ساتھ منظور ہوا۔

بورڈ نے بابو دیبی سنگھ بہار گوا کی تحریک پر یہ ریزولیوشن منظور کیا ہے کہ میونسپل بورڈ کے کم تنخواہ پانے والے عملہ کو بھی پلاٹ دینے کی ڈیولپ منٹ بورڈ سے درخواست کی جائے۔

ڈیولپ منٹ بورڈ

۹ اکتوبر کو سر ایڈورڈ سوٹر کی صدارت میں کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کی میٹنگ ہوئی- جس میں پانی کی سپلائی کے انتظامات کی توسیع- سیور- ڈرینج کی سہولتوں کے کافی انتظام اور لوگوں کے سفر میں آسانی پیدا کرنے کے لئے موٹر اسپورٹ سروس کے معاملات پر غور ہوا- انجیران چیف برانچ کی تیار کی ہوئی واٹر ورکس اور ڈرینج کی رپورٹ بورڈ نے مفصل غور کے لئے واٹر ورکس اور ڈرینج کمیٹی کو بھیجدی۔

بورڈ اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ اربن موٹر ٹرانسپورٹ سروس کے فوراً انتظام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کو سفر کی سہولت ہو جائے جس کا انتظام ایک کمیٹی کرے جس میں بورڈ کا مالی کنٹرول رہے اور جس کا ایک تجربہ کار منیجر انتظام کرے۔ کمیٹی بنانے اور ٹرانسپورٹ سروس چلانے کی شرطوں کی بابت سفارش کرنے کے لئے ۴ ممبروں کی ایک سب کمیٹی بنا دی گئی۔

شہر کے آئندہ ترقی کے طویل خاکے تیار کرنے کے لئے ایک سند یافتہ ٹاؤن پلینر کی خدمات حاصل کرنیکا فیصلہ ہوا۔ یہ بھی طے ہوا کہ زمین کے نیلام میں قیمت ۳۰ فی صدی آرنسٹ منی (زر پیشگی) لی جایا کرے۔ تاکہ اربیا نہ کی رجسٹری میں دیر نہ ہو یہ بھی طے ہوا کہ پائپ کے لئے جو پرائیویٹ ایجنسی سڑک کو کھودے اس سے ۵ روپیہ فی سو کیوبک فٹ کے بجائے ۱۵ روپیہ وصول کیا جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ اخبارات کے قائم مقاموں کو محدود تعداد میں بورڈ کے جلسہ میں آنے کی اجازت دیجائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ بورڈ دوا خانوں اور اسکولوں کی عمارتیں نئے رقبوں میں تیار کرے گی اور میونسپل بورڈ اور دوسری جماعتوں کو پٹہ پر استعمال کرنے کے لئے دے گا۔

... پرائمری اسکول

کانپور کے موضع گوریں پرائمری اسکول کی عمارت کا افتتاح ہوا۔ یہ عمارت سر پدم پت سنگھانیا نے اپنے والد آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا کی یادگار میں بنوائی ہے۔

ایک ہزار سیوک گارڈ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یکم نومبر ۱۹۴۵ء سے ایک ہزار سیوک گارڈوں کو ایک ماہ کی تنخواہ دے کر علٰحدہ کر دیا جائے گا کیونکہ حکومت کو اب ان کی خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔

وومن ایسوسی ایشن کا جلسہ

۸ اکتوبر کو وومن ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ مسز سوشی دیبی بھٹناگر کی صدارت میں ہوا- تقریباً دو سو عورتیں شریک جلسہ تھیں- رپورٹ پڑھے جانے کے بعد صدر نے تقریر کرتے ہوئے عورتوں کی مجبوریاں اور اس کے علاج بتلائے- اس کے بعد بہت سے رزولیوشن منظور کئے گئے- کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ میں عورتوں کا قائم مقام نہ لئے جانے کی شکایت کی گئی- انڈین نیشنل آرمی- اور رانی آف جھانسی بریگیڈ کے ساتھ بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا- بنارس کے قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا اور ہندوستان کے تقسیم کے جذبہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

منسٹریل ایسوسی ایشن

کانپور یوپی گورنمنٹ منسٹریل ایسوسی ایشن کی اگزکوٹیو کمیٹی کی ایک میٹنگ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے دفتر میں ہوئی جس میں رہائشی مکانات کے تکلیف پر غور کرنے کے بعد گورنمنٹ سے کوارٹر بنواتے اور ہاؤس الاؤنس دینے کے لئے درخواست کی گئی اور مناسب قیمت پر زمین دینے کے لئے ڈیولپ منٹ بورڈ سے درخواست کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

انتخابات کے قواعد میں ترمیم

انتخاب کے قواعد میں صوبہ کی گورنمنٹ نے کچھ ترمیمات تجویز کی ہیں جن سے جعلی ووٹوں کا انسداد ہو گا۔ رنگین بیلٹ پیپر ناخواندہ لوگوں کی سہولت کے لئے جاری کئے جائیں گے اور انتخاب کے موجودہ طریقہ میں کچھ ترمیمات بھی کی گئی ہیں۔

پارکوں میں پانی

میونسپل پارکوں کے لئے واٹر ورکس سے پانی دینے کی میونسپل بورڈ کی درخواست گورنمنٹ نے نامنظور کر دی ہے اور کنوؤں سے پارکوں میں سینچائی کا مشورہ دیا ہے۔

اسمبلی میں اچھوتوں کی نمائندگی

بیک ورڈ کلاسز لیگ نے پریڈ پر جلسہ کر کے ایک رزولیوشن کے ذریعہ کانگرسی پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی ہے کہ وہ شودر جاتوں میں سے کانگرس ٹکٹ پر ایک امیدوار کو کھڑا کرے۔

مولانا حسرت

مسٹر مصطفیٰ حسین بیرسٹر- مسٹر محمد عتیق، مسٹر محمد فاروق وغیرہ کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جس میں یہ اپیل کی گئی ہے کہ یو-پی اسمبلی کے لئے شہر کانپور کی مسلم سیٹ سے مولانا حسرت موہانی کو منتخب کیا جائے۔

شوگر مل ایجنٹ ایسوسی ایشن

شوگر مل ایجنٹ ایسوسی ایشن نے شکر کی صنعت کے لئے سنٹرل بورڈ بنانے کی تجویز کی پرزور مخالفت میں یوپی گورنمنٹ کو لکھا ہے۔

افتتاحی جلسہ

بی-ان-ایس-ڈی انٹر کالج کی کامرس ایسوسی ایشن کا افتتاحی جلسہ لالہ رام گوپال گپتا کے صدارت میں ہوا- گپتا صاحب نے کامرس میں عملی تجربہ حاصل کرنے کی طالب علموں کو صلاح دی اور کالج لائبریری کے لئے پانچسو روپیہ کے چندہ کا اعلان کیا۔

کمیونسٹ

یوپی- کمیونسٹ پارٹی آئندہ اسمبلی کے انتخابات میں مزدوروں کی طرف سے الکشن لڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔

کانگرس کی ممبری کے فارم کانگرس کے دفتر میں آکر بھریے اور ممبر بنئے۔

الکشن بورڈ

مقامی طالب علموں نے کانگرس کو انتخاب میں مدد دینے کے لئے ایک الکشن بورڈ بنایا ہے جو کانگرس کو ۲۰۰ کام کرنے والے والنٹیر دے گا۔

سٹی مسلم لیگ

سٹی مسلم لیگ پارلیمنٹری سب کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر حسن احمد شاہ کی صدارت میں ہوا جس میں طے ہوا کہ ہر وارڈ میں جلسے کئے جائیں اور لیگ کا مقصد بتلایا جائے اور مسلم رائے عامہ کو لیگ کی طرف راغب کیا جائے۔

پراونشل کانگریس کمیٹی

پراونشل کانگریس کمیٹی میں کانپور کی طرف سے مسٹر گوپی ناتھ سنگھ اور مسٹر چندر صدیقی اوستھی منتخب ہوئے ہیں۔ امیدواروں میں ڈاکٹر جواہر لال- مسٹر پیارے لال اگروال- مسٹر چھیل بہاری کنٹک- مسٹر گجپت رائے سکسینہ بھی تھے۔

بنارس یونیورسٹی

کالستھ ینگ مین ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بنارس ہندو یونیورسٹی کے حکام نے ایک کالستھ لڑکی کو اسکرپچر کلاس (وید مقدس کی تعلیم) میں داخل کرنے سے اس وجہ سے انکار کر دیا کہ وہ کالستھ ہے سکرٹری نے رجسٹرار یونیورسٹی کو لکھ کر ذات کی قید دور کرنے کی درخواست کی۔

سر عزیز الحق کی تشریف آوری

سر عزیز الحق کامرس اینڈ انڈسٹری ممبر گورنمنٹ ہند کانپور تشریف لائے اور ۱۱ اکتوبر کو مسٹر آما شنکر مہرہ پریسیڈنٹ چیمبر آف کامرس نے آپ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا اور چیزوں پر سے کنٹرول ہٹانے کی اپیل کی۔

سر عزیز الحق صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں عرصہ سے غور کر رہی ہے لیکن ایک دم کنٹرول ہٹانے سے ہندوستانی انڈسٹری و کامرس کو اور خصوصاً دوران جنگ کی صنعتوں کو سخت نقصان پہونچنے کا خوف ہے۔

ہم کو سر عزیز الحق اور گورنمنٹ کی اس رائے سے قطعی اتفاق نہیں ہے اور وہ اس لئے کہ یورپ وغیرہ میں جہاں جنگ ہو رہی تھی وہاں چیزوں پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے اور جاپان میں خود اتحادی کنٹرول ہٹانے کا مطالبہ کر رہے ہیں ایسی صورت میں ہماری سمجھ سے یہ بات باہر ہے کہ ہندوستان میں کنٹرول ہٹانے سے کیا آفت آ جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو کنٹرول کی وجہ سے جو پریشانیاں لاحق ہیں وہ غالباً گورنمنٹ کے پیش نظر نہیں جس کی ذمہ داری تمام تر گورنمنٹ کے ہندوستانی منسٹروں پر پڑتی ہے۔

آرٹ انڈسٹری نمائش

آل انڈیا آرٹ- ان انڈسٹری کی پانچویں نمائش جو کہ بمبئی میں امسال ہوئی تھی اسمیں انعام حاصل کئے ہوئے اور دیگر چیدہ نمونوں کا مظاہرہ ہوگا۔ جس کا افتتاح ۱۳ اکتوبر ۴ بجے شام کو بی-ان-ایس-ڈی انٹر کالج میں ہوگا۔ مسٹر ایچ-ایس اسٹفنسن آئی-سی-ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور رسم افتتاح ادا کریں گے۔

یہ نمائش برما شیل آئیل اسٹوریج اینڈ ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ نیو دہلی کے اہتمام سے ہو رہی ہے اور اس نمائش کے مقاصد حسب ذیل ہیں:-

آرٹ ان- انڈسٹری نمائش کے دو مقصد ہیں پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ کاریگروں اور صنعت کے درمیان ایک سلسلہ قایم کرے- اس طرح سے کاریگروں اور صناعوں کو صنعت کی ضروریات کو تبلایا جائے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں کمرشیل آرٹ اور انڈسٹری کے نمونوں کی ترقی کے تمام عملی ذریعہ کو کام میں لاوے۔

تبادلہ

مسٹر انتظار حسین ڈی-ایس-پی کا تبادلہ بلند شہر کو ہوا ہے آپ ایک ہر دلعزیز افسر تھے اور آپ کے کانپور سے جانیکا تقریباً ہر شخص کو افسوس ہوگا- اس سلسلہ میں میاں محمد لطیف صاحب پروپرائٹر الیسٹرن ٹیزی ۱۴ اکتوبر ایک بجے دن کو لنچ دے رہے ہیں- جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے-

سبدِ گل

لڑائی سے پہلے تمام عالم عورتوں نے عریانی اور بے حیائی میں ریکارڈ توڑ کر رکھ دینے کا تہیہ کر رکھا تھا چنانچہ نازنینان پیرس کبھی تو اپنی چاندی جیسے اجلے اجلے اور گلاب کے پھول جیسے لال لال جسموں کو سر سے پاؤں تک عریاں کر کے سمندر کے کناروں پر اشنان کرتے ہوئے یاران نکتہ داں کو صلائے عام دیا کرتی تھیں اور کبھی ایسا حریری لباس زیب تن کر کے منظر عام پر جلوہ گر ہوتی تھیں جس میں سے بیتاب اور پیاسی نظروں کو سب کچھ نظر آجاتا تھا۔ لڑائی کی وجہ سے فرانس کی زہرہ جمالوں کی یہ سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔

مگر تازہ ترین خبریں یہ ہیں کہ آجکل امریکہ کی حسین ترین عورتوں نے امریکہ کو دوسرا فرانس بنانے کا بیڑا رکھا ہے اور امریکہ میں جابجا ایسے ادارے قایم ہو رہے ہیں جن میں امریکہ کی ماہوش پریوں کو بڑے اہتمام کے ساتھ پیرس کے بھولے ہوئے عیاشی و برہنگی کے سبق پڑھائے جائیں گے چنانچہ امریکہ کے ایک مقام پر ایک ایسا کلب قایم کیا گیا ہے جہاں مرد و عورت برہنہ ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلف رقص کر سکیں گے۔ اس رقص کے لئے زرخیز قطعات انتخاب کر کے ان کے گرد دیواریں کھڑی کی گئیں ہیں اور نرم نرم سبزہ خوشنما مرمریں تالابوں کے اردگرد اگایا گیا ہے۔

ذرا تصور کیجئے کہ جب چاند چودھویں رات کو امریکن خوشجمالوں کے مرمریں جسموں پر اپنی نقرئی کرنیں بکھیرتا ہوگا اور درختوں کے سایہ میں سے چھن چھن کر آتی ہوئی چاندنی میں یہ سنگ مرمر کے تالابوں کے گرد ننگی ہو کر ننگ دھڑنگ مردوں سے سینہ اور رانیں ملا کر رقص کریں گی تو یہ منظر تہذیب جدید کی کتنی رنگین اور دل کش تصویر معلوم ہوگا۔

امریکہ کی پری چہرہ نازنینوں کے اس کلب کا حال سن لینے کے بعد آپ یہ سن کر اور بھی اس میدان میں بڑی تیزی سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے کیوں اگر پیرس کی روایات برہنگی و عریانی کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے امریکن عورتوں کی رگ حمیت پھڑک سکتی ہے تو انگریز عورتیں جو پیرس سے نسبتاً زیادہ قریب اس کار خیر میں کیونکر حصہ نہ لیں۔

چنانچہ انگلستان میں لندن اور بعض دوسرے مقامات پر عورتوں کی خفیہ انجمنیں بن رہی ہیں، ان انجمنوں کے مقاصد کیا ہیں اور یہ کیوں اپنا کام خفیہ طور پر کر رہی ہیں اس کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اس راز داری کے پردے کے پیچھے کوئی ایسا ہی شغل ہو رہا ہے جسے دنیا پر ظاہر کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

برطانیہ اور امریکہ کی زہرہ جمالوں کی ترقی کی داستان تو آپ نے سن لیں مگر آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ امریکہ اور برطانیہ کی عورتیں عریانی کی دوڑ میں اس قدر تیزی سے آگے بڑھتے دیکھ کر ہندوستان کی بعض ترقی پسند عورتوں کی رگوں میں بھی خون گرما ہے اور انھوں نے بڑے زور شور سے پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے کہ عورتوں کو کم سے لباس پہننا چاہیئے تاکہ ان کی صحت ترقی کر سکے اصل میں صحت کی ترقی کا پرچار ایک خوبصورت بہانہ ہے جس کی آڑ میں یہ ترقی پسند ہندوستانی عورتیں ہندوستان کو بھی فرانس بنانے کی مقدس مہم شروع کر رہی ہے۔

غرض برطانیہ اور امریکہ کی عورتیں عریانی کا شوق بڑھا رہی ہیں اور ہندوستان کی ترقی پسند عورتیں بھی ان کی ریس کرتے ہوئے برہنگی کی دلدادہ بنتی جا رہی ہیں۔

بمبئی ۵ ر اکتوبر۔ بمبئی میں۔ آج ۹ دن کے بعد پہلا موقعہ تھا کہ کوئی حادثہ نہیں ہوا نہ کسی پر حملہ ہوا اور نہ زخمیوں میں سے کوئی مرا۔

ادب لطیف

اے میرے حسین خوابوں کی تعبیر

از محترمہ مسرور فاطمہ خانم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

اے میرے حسین خوابوں کی تعبیر!! تجھے میں کہاں پاؤں ——— کدھر جاؤں؟ ——— کہاں ڈھونڈوں؟ ——— کدھر تلاش کروں ——— ؟

اے میرے خوابوں کی تعبیر!! میں ششدر و حیران ہوں ——— سرگرداں و پریشاں ہوں ——— عاجز و مجبور ہوں ———"

اے میرے خوابوں کی تعبیر!!

گل و بلبل ہمکنار ہوتے ہیں ——— چاند پر چکور والہانہ شیدا ہوتا ہے ——— پھول سے بھونرا پیوست ہو جاتا ہے ——— صبح و شام گلے ملتے ہیں۔

لیکن ——— اے میرے خواب!!

تو اپنی تعبیر نہ دیکھ سکا ——— میرے خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے ——— آہ ——— یہ معمہ ہے سمجھنے اور نہ سمجھانے کا زندگی کا ہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا میری زندگی دیوانے کا ایک خواب ہے جس کی تعبیر ——— موت! موت! اور صرف موت ہی ہے!

مسلم لیگ میں شرکت احکام شریعت کے خلاف ہے

لکھنؤ ۸ ر اکتوبر۔ حضرت مولانا سید حسین مدنی صدر جمعیۃ العلماء ہند کے پارلیمنٹری بورڈ بنانے کے لئے جمع ہونے والے نیشنلسٹ مسلمانوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ مسلم لیگ میں شرکت نہ صرف ناخواستہ ہے بلکہ قومی خودداری کی نفی ہے اور آج سیاست مذہب اور دینوی مصلحت تک کے خلاف ہے احکام شریعت مسلم لیگ میں شرکت کے خلاف ہیں مسلم لیگ برطانیہ کی ممد و معاون ہے اور اپنے وجود کے لئے قطعاً لیگ پر منحصر ہے مسلم لیگ پر برطانیہ کی قربان گاہ پر جان و مال عزت و دین سب کچھ قربان کرنا ضروری سمجھتی ہے اور وہ اس کا پروپیگنڈہ مختلف انداز و اطوار پر مسلمانوں میں کرتی ہے کانگرس کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بلالحاظ نسل و مذہب رنگ و قومیت کانگرس سب کی انجمن ہے کانگریس ہندوستان کے قدرتی اور قومی حقوق کی بازیابی کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ہندوستان کو برطانی حکومت سے آزاد کرانا اس کی منزل مقصود ہے ہر ہندوستانی کانگریس کا ممبر ہو سکتا ہے اب تک ۹ مسلمان ۶ عیسائی اور ۴ پارسی اس کے صدر ہو چکے ہیں۔

سابق شہنشاہ برطانیہ نوکری کی تلاش میں

لندن۔ ۷ ر اکتوبر۔ سابق شہنشاہ برطانیہ ڈیوک آف ونڈسٹر اپنی والدہ ملکہ میری سے ملنے کے لئے لندن آئے ہوئے ہیں۔ آپ ۹ سال کے بعد جب کہ تخت چھوڑا تھا یہاں آئے ہیں اپنی والدہ سے ملاقات کے بعد آپ کل اچانک شاہی محل میں پہونچ گئے اور وہاں اپنے بھائی شاہ جارج سے تقریباً ایک گھنٹے تک بات کی۔ آپ نے اپنے خاص پرائیویٹ سکرٹری کے ہمراہ ونڈسر کاسل میں پہونچے۔ جب سے آپ نے تخت چھوڑا تھا آپ پہلی دفعہ اس قلعہ میں آئے ہیں وہاں ان کا بہت سا ذاتی سامان بند تھا۔ انھوں نے کئی گھنٹے اس کی کاٹ چھانٹ میں لگائے۔ کچھ سامان اپنے ذاتی استعمال کے لئے رکھ لیا اور باقی کو بھیجنے کا حکم دیدیا۔

ڈیوک نے اپنی بہن سے بھی بہت دیر تک بات چیت کی۔ ڈیوک نے چند دن ہوئے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں اور ڈچز اس وقت بالکل بے گھر در ہیں اور لندن میں میرے آنے کی خاص وجہ یہ ہے کہ میں کسی "کام" کی تلاش میں ہوں۔

ڈیوک کے مستقبل کا سوال بہت مشکل پیش کر رہا ہے۔ اس وقت انھوں نے پیرس میں مکان کرایہ پر لے رکھا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۹۳۶ء میں انھوں نے مسز سمپسن کے ساتھ شادی کے بعد تخت چھوڑ دیا تھا۔

عالمِ نسواں

ملک کی اقتصادیات میں عورتوں کا حصہ

از شریمتی ادا بھائی مہتہ سکرٹری آل انڈیا وومنز کانفرنس

— ۲ —

یہ خیال کرنا صحیح نہ ہوگا کہ ہر عورت کوئی پیشہ محض پیشہ اختیار کرنے کی غرض سے ہی کرتی ہے یا اس کی غرض خود کے خرچ کے لئے کچھ روپیہ کمانے کی ہی ہوتی ہے۔ یہ حقیقت نظرانداز نہ کرنی چاہیئے کہ اکثر اوقات عورتیں اقتصادی صورت حالات کے باعث ایسا کرنے کے لئے مجبور ہو جاتی ہیں ایک وقت وہ تھا جبکہ اقتصادی صورت حالات نے عورتوں کے معیار زندگی کو کم کر دیا اور وہ رشتہ داروں کی خیرات پر بسر کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ لیکن زمانہ بدل چکا ہے اب قسمت پر صبر کرنے کا خیال ترک کیا جا رہا ہے اور اس کے بجائے شدید صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تدابیر کرنے کا احساس بڑھتا جا رہا ہے، اقتصادی طور سے خود پر منحصر ہونا خلاف صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک اشد فردری چیز ہے اور عورتیں اسی لئے موقع ہاتھ آنے پر نوکری کرنے سے دریغ نہیں کرتیں،

ایسے کوئی اعداد شمار موجود نہیں ہیں جن کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ تقریباً اس قدر عورتیں ضرورت کے باعث نوکری کرتی ہیں۔ ہندوستانی سوسائٹی کے خیال کے مطابق ہندوستان میں کمانے والی عورتیں تین قسم ہیں۔

ایک قسم تو وہ ہے جو کہ اگر خود نہ کمائے تو اسے رشتہ داروں یا دوستوں پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ ان کے خاوند یا باپ ان کے سہارے کے لیے انھیں گزارے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑتا ہے۔

دوسری قسم کی عورتیں وہ ہیں جو کہ اپنے قلیل ذرائع میں اضافہ کرنے کی غرض سے کام کرتی ہیں۔ مثلاً کسی کا کنبہ بڑا ہو اور مردوں کی آمدنی قلیل ہو تو عورت کام کر کے ضرورت کو پورا کرتی ہے خاص کر اگر اس کی گھریلو ذمہ داریاں کم ہوں!

تیسری قسم وہ ہے جو کہ اس لئے پیشہ اختیار کرتی ہیں کہ ان میں خاص قابلیت موجود ہوتی ہے۔ یہ لازمی نہیں کہ انھیں روپیہ کی ضرورت ہو۔ ان کی کوششوں سے پہلی اور دوسری اقسام کی عورتوں کے لئے راستہ کھل جاتا ہے۔ ان کا پروگرام تعمیری ہوتا ہے۔ یہ تعلیم یافتہ عورتیں عورتوں کی راہ نما ہوتی ہیں۔ ایک قابل غور چیز یہ ہے کہ جب تک سوسائٹی ڈیموکریٹک اصولوں پر مبنی رہے گی عورتوں اور مردوں کے درمیان کام کی ایسی تقسیم نہیں ہو سکتی کہ عورتوں کو ہمسری کا درجہ مل جائے بلکہ ان کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ کم درجہ عہدہ پر رہیں یہاں تک کہ ان کی غلامی کی نوبت بھی آپہونچے گی۔ عورتوں کو بھی مکمل ذمہ داری کا موقع ملنا چاہیئے۔

مندرجہ بالا وجوہات سے ظاہر ہے کہ اقتصادی صورت حالات، ذہنیت اور ڈیموکریٹک اصول عورتوں کے کام کرنے کے حق کو صحیح قرار دیتے ہیں خواہ اس کام میں انھیں مردوں سے ہی دوچار کیوں نہ ہونا پڑے۔ اگر مردوں سے مقابلہ جنسی بنا پر ہی ترک کر دیا جائے تب ڈیموکریٹک یکسانیت کو بھی خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔ کچھ عرصہ کے لئے عورتیں کھلم کھلا مقابلہ نہ کر سکیں گی اور اقتصادی حالات کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے کافی وقت موجود ہے، روزگاری کے مسئلہ کا حل عورتوں کو نظرانداز کر کے نہ سوچنا چاہیئے بلکہ ایسا اقتصادی نظام قائم کرنے کی سعی کرنی چاہیئے کہ شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت اگر کام کرنا چاہے تو کر سکے یہ کوشش صرف عورتوں کے لئے ہی مفید نہ ہوگی بلکہ اس سے تمام ملک کو فائدہ پہونچے گا۔ ہندوستان کی حالت بعد از جنگ کے دور میں درست کرنے کا صحیح حل یہی ہے کہ عورتوں اور مردوں میں برابری کا درجہ ہو۔

یہ ہے جواب ان حالات کا جو کہ عورتوں کے اقتصادی حلقہ میں آنے سے پیدا ہو گئے ہیں یہ نہ ہونا چاہیئے کہ انسان اپنے آپ کو نامکمل سسٹم کے بموجب ڈھال لے بلکہ سسٹم کو اس طرح ترکیب دینی چاہیئے کہ ہر انسان کو کام پر لگایا جا سکے۔ ذاتی مفاد کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مفاد کے لئے حل صحیح و موزوں ہوگا۔

بچوں کی دنیا

حسن بانو

از محمد فرقان نسیم مرادآبادی

— ۲ —

خیر تو صاحب خدا خدا کر کے سوداگر کی جان چھوٹی۔ بہت ہی پریشان اور اداس اداس گھر آیا اور سب کو اپنی آپ بیتی سنائی۔

لڑکیوں نے جو سنا تو بےچاری حسن بانو کو کوسنے لگی کہ اسی بنر قدم کی وجہ سے یہ ساری مصیبت آئی۔ بڑی آئی کہیں کی ہرے گلاب کی شوقین! بس تو اب یہی اس مصیبت سے پیچھا چھڑانے کو ریچھ کے پاس جائے ہماری تو جوتی جائے۔ ایسی باتیں سنکر حسن بانو مسکرائی اور چپ ہو گئی اور وہ برابر اپنے کام میں لگی رہی اور دل میں سوچنے لگی کہ ابا جان کو اس ناگہانی مصیبت سے بچانا ہی چاہیئے بلکہ اس کے دل میں امنگ سی پیدا ہوئی۔ صبح تڑکے ہی تڑکے حسن بانو اللہ کا نام لے کر باپ کے گھر سے نکلی اور یہ پرچہ لکھ کر باپ کے سرہانے رکھ گئی کہ میں ریچھ کے پاس جا رہی ہوں۔ حسن بانو جیسے ہی باغ میں کے پھاٹک پر پہونچی تو پھاٹک آپ سے آپ کھل گیا۔ اندر جو گھسی تو بہت بڑا بہت پیارا باغ طرح طرح کے پھولوں کے پودے جگہ جگہ حوض اور کیاریاں بنی ہوئی۔ نہریں جاری اور فواروں کی پھوار۔ چلتے چلتے ایک بہت شاندار محل ملا۔ محل کا پھاٹک بھی خود بخود کھل گیا اور حسن بانو نے دھڑک اندر گھسی چلی گئی، مگر آدم نہ آدم زاد۔ ایک ایک کرہ دیکھتی پھری لیکن اسے وہاں کوئی نہ ملا۔ پھرتے پھراتے ایک بہت خوشنما سجے ہوئے کمرہ میں پہونچی تو کیا دیکھتی ہے دسترخوان لگا ہے اور دو آدمیوں کے لئے چائے اور ناشتہ کا سامان بہت سلیقہ سے چنا ہوا ہے۔ اس میں ہرے گلاب کے پھول بھی سجے ہوئے ہیں۔ حسن بانو وہیں بیٹھ گئی۔ حسن بانو دسترخوان پر بیٹھی ہی تھی کہ اچانک وہ ریچھ ایک پردے کے پیچھے سے ظاہر ہوا۔ بچاری کا دل دھڑکنے لگا مگر وہ ریچھ میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگا۔

(باقی)

مولانا آزاد کو تھیلی کی پیش کش

لاہور۔ ۵ ر اکتوبر۔ صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک ۲۲ سالہ تاجر (لاہور) نے جمعہ کو ایک ٹی پارٹی کے موقعہ پر جو مولانا آزاد کے ہی اعزاز میں ہوئی تھی ۲۰ ہزار روپے کی تھیلی پیش کی اس موقعہ پر سرکردہ کانگرس مین ممبران اسمبلی تعلیمی اداروں کے ہیڈ اور سر منوہر لال وزیر مالیات موجود تھے۔

مولانا امداد صابری کو نو ماہ قید

دہلی۔ ۵ ر اکتوبر۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دہلی کے کانگرسی کارکن مولانا امداد صابری کو چیف کورٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں نظر بند کرنے اور پابندی لگانے والے آرڈیننس کے ماتحت ۹ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

استغاثہ کا بیان تھا کہ مولانا صابری صاحب کو ان کی نظر بندی سے رہائی کے بعد یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے وارڈ کی حدود کے باہر نہ جائیں۔ لیکن آپ کو ایک دن نئی سڑک پر سی۔ آئی۔ ڈی پولیس کے ایک افسر نے گرفتار کر لیا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مولانا صاحب کو دو ماہ پیشتر گرفتار کر کے نظر بند بھی کر دیا گیا۔

پردۂ فلم

سینٹرل اسٹوڈیوز کا تیسرا سوشل کارنامہ "ساتھی"

پروڈیوزڈ آہو چشم مہتاب اور ہدایت کار ایم۔ صادق سینٹرل اسٹوڈیوز کا تیسرا سوشیل شاہ کار فلم "ساتھی" سے

برق ہو تیغ ہو تلوار ہو شمشیر ہو تم

ہر ادا جس کی ہے قاتل وہی تصویر ہو تم

ہو بہو اس شعر کی مثال بنا کر پردۂ سیمیں پر پیش کرنے کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف ہیں اس میں آہو چشم مہتاب ایم اسمٰعیل۔ گلاب اور ببلی پوپی افتتاح کا بے چینی سے انتظار کیجئے۔

"گل بکاؤلی کی مہورت": ہر دل عزیز مشہور پروڈیوز ڈائرکٹر مسٹر رستم مودی سینٹرل اسٹوڈیوز کے چوتھے رومان پرور شاہ کار گل بکاؤلی کی عنقریب رسم مہورت ادا کریں گے۔

ولایت سے کپڑا آنیوالا ہے

بمبئی ۴ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ولایت سے کئی لاکھ گز کپڑا سوتی اور اونی بہت جلد ہندوستان پہونچ رہا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ حیدری مشن انگلینڈ گیا تھا اور اس نے وہاں کپڑے کے لئے آرڈر دئیے تھے۔

مسز وجے لکشمی پنڈت نومبر میں آئینگی

واشنگٹن ۵ ر اکتوبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے رائٹر کو بتلایا کہ وہ دکھنی امریکہ کا اپنا دورہ دو ہفتہ میں ختم کر لیں گی۔ ابتدائی پروگرام کے مطابق وہ اکتوبر کا تمام مہینہ لیکچر میں صرف کرتیں لیکن ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق اب آپ اکتوبر کے وسط سے دورہ شروع کریں گی آپ نومبر میں ہندوستان روانہ ہو جائیں گی۔

ایشائی ٹریڈ یونینوں کی کانفرنس

پیرس۔ ۴ ر اکتوبر۔ ٹریڈ یونینوں کی ورلڈ فیڈریشن کی ایگزکٹو کمیٹی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے جو انڈین فیڈریشن آف لیبر اور آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس دونوں نے پیش کی ہے کہ تمام ایشیائی ٹریڈ یونینوں کی ایک کانفرنس ہندوستان میں بلائی جائے۔

۱۵ ر اکتوبر سے پرانا وقت

دہلی۔ ۵ ر اکتوبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ پندرہ اکتوبر سے ہندوستان کی گھڑیوں کو ایک گھنٹہ پیچھے کر دیا جائے۔ فی الحال دفتر کے اوقات میں تبدیلی نہیں ہو گی لڑائی سے قبل دفتر کے اوقات ساڑھے ۱۰ بجے سے لیکر ۴½ بجے تک ہوتے تھے ممکن ہے کہ کچھ دنوں کے بعد دس بجے سے لے کر پانچ بجے تک کا وقت مقرر ہو جائے۔

جنرل فرانکو ریٹائر ہو رہا ہے!

لندن۔ ۵ ر اکتوبر۔ میڈرڈ سے اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ جنرل فرانکو رضاکارانہ طور پر اسپین کی سیاسیات سے الگ ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بہانہ کریں گے کہ اب میں تنگ آگیا ہوں۔

——— دہلی۔ ۵ ر اکتوبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ سر سلطان احمد عنقریب وایسرائے کی ایگزکٹو کونسل کی ممبری سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ آپ غالباً والیان ریاست کی انجمن کا آئینی مشیر مقرر کیا جائے گا۔

سر ظفر اللہ خاں یروشلم میں

ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے جج سر محمد ظفر اللہ خاں یروشلم میں پہونچ گئے ہیں جہاں وہ صورت حالات کا مطالعہ کریں گے۔

اخبار ٹائمز نے بھی فلسطین کے مسئلہ کے بارے میں ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں وہاں کی صورت حالات پر بڑی تشویش ظاہر کی ہے اور فریقین کو معاملہ طے کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ فلسطین کی صورت حالات کا تمام مڈل ایسٹ پر اثر پڑے گا۔ اس کا امریکہ اور برطانیہ کے تعلقات پر اور برطانیہ اور روس کے تعلقات پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

اقوالِ زرّیں

عقلمند انسان گلاب کے پھول کی مانند ہے جو
کانٹوں میں رہتے ہوئے بھی ان سے الگ ہے

پھول کی طرح حسین معطر نازک و حساس بنو۔

صبر کی آواز پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔

زمین کی طرح خاموشی سے پھل دینا سیکھو
پن چکی کی طرح شور مچا کر کام نہ کرو۔

زندگی اُمید کے نازک تار پر ہی رقص کرتی رہتی ہے۔

بُرے آدمی سے نفرت نہ کرو۔ وہ تو رحم کے قابل ہے۔

محبت ایک بحرِ بیکراں ہے۔ دل کشتی ہے۔ روح چپو اور انسان ملاح۔

علم حاصل کرنے کا منشا یہ ہے کہ نیک و بد میں شناخت کریں۔

کسی کی غیبت کرنے سے خاموش رہنا بہتر ہے۔

موجِ تبسم

ایک شخص دوڑتا ہوا ہسپتال آیا اور دریافت کرنے لگا کہ لیکن کیا کسی کو آپریشن وغیرہ کے لئے انسانی خون کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر:۔ کیوں کیا بات ہے۔

نووارد:۔ حجامت کرتے ہوئے میرے چھوٹے بھائی نے گال کاٹ لیا ہے۔

استاد (شاگرد) سے حامد تم نے جغرافیہ کیوں یاد نہیں کیا،

شاگرد:۔ ماسٹر جی، کل رات والد صاحب نے بتایا تھا کہ دنیا ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے۔
اس خیال سے جب تک دنیا ٹھیک جگہ پر نہیں آجاتی جغرافیہ یاد کرنا ہی فضول ہے،

ایک سپاہی نے اپنے کمان افسر کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا:۔
میری بیوی کو بعض کاموں میں میری مدد کی ضرورت ہے اس لئے اگر آپ ایک دن کی چھٹی دے دیں تو میں گھر ہو آؤں"
کمان افسر نے جواب دیا:۔
تمہاری بیوی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ تمہیں ہرگز چھٹی نہ دی جائے کیونکہ تم گھر پر جا کر اس سے لڑتے ہو"
سپاہی نے سلوٹ کیا اور واپس جانے کے لئے مڑا پھر رُک کر کہنے لگا۔ ***

دلچسپ معلومات

صرف ہالینڈ میں ...... ۱۰ ہزار پن چکیاں چلتی ہیں

فاتح فرانس نپولین بنفشہ کے پھول کو بہت پسند کرتا تھا۔

گھوڑوں کے مژگاں اور مچھلیوں کے پلکیں نہیں ہوتیں۔

چین میں ایک درخت ایسا ہوتا ہے جس کا پھول رات کو سایہ میں سفید ہوتا ہے اور دن میں دھوپ آتے ہی سُرخ ہو جاتا ہے۔

چوہوں اور گلہریوں کے دانت ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔

تمام دنیا میں ...... ۳۵ موٹریں چل رہی ہیں۔

کوئی صدی جمعہ، اتوار اور بدھ کو شروع نہیں ہوتی۔

ہر سال کی جنتری ہر بیسویں سال کے بعد کار آمد ہو سکتی ہے۔

افسانہ

ورثہ

از جناب مظہر رضوی لکھنوی

پہلے ایک چھوٹا سا کارخانہ تھا۔ دو تین مستری، چند مزدور ایک منشی اور چند دلال جو ٹھیکیدار بھی تھے۔ منیجر بھی اور کارخانہ کا مالک بھی، کارخانے سے کچھ دور ہٹ کر چند کوٹھریاں اور چھوٹے چھوٹے کوارٹر تھے جن میں مزدور اور مستری مع اپنے خاندانوں کے رہتے تھے۔ کارخانہ بڑھتا گیا۔ مشینوں کے ساتھ ساتھ مزدوروں میں بھی اضافہ ہوتا رہا، ایک منشی کے بجائے کئی منشی ہو گئے، منیجر نیا آگیا اور چندو لال رائے بہادر سیٹھ چندو لال آنریری مجسٹریٹ ہو گیا۔ کوارٹر اور کوٹھریوں کا سلسلہ بھی برابر بڑھتا رہا اور کارخانے کے آس پاس ایک اچھی خاصی آبادی ہو گئی۔

پہلے چندو لال شہر سے کارخانے تک پیدل یا کبھی کبھی یکہ پر آتا تھا، لیکن اب اس کے پاس بھگوان کے دیئے دو موٹر ہو گئے تھے پھر بھی اسے شہر کے کاموں سے فرصت نہ ملتی اور وہ بمشکل ہفتہ میں دو تین مرتبہ کارخانہ آپاتا، رائے بہادر ہونے سے قبل وہ خود بھی اکثر بھٹی پر کام کرتا لیکن اب اسے کارخانے میں دفتر کا معائنہ کرنے ہی سے فرصت نہ ملتی تھی اس کا ایک لڑکا مقامی انجنیرنگ کالج میں تعلیم حاصل کر رہا تھا اور ایک لڑکا ولایت ڈگری لینے گیا ہوا تھا۔ پُرانے کارخانے سے ہٹ کر چندو مل کی بنیادیں ڈالی جا چکی تھیں اور عمارت کا کام شروع ہونے والا تھا۔

چند مہینوں کے بعد ہی "چندو مل" کا شاندار افتتاح ہوا۔ بڑے بڑے لوگوں کو دعوت دی گئی اور پاؤ پاؤ بھر مٹھائی تقسیم ہوئی۔ شہر کے رؤسا اور قومی لیڈروں نے چندو لال کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ اخباروں میں ان کے فوٹو چھپے اور تعریف میں لمبے چوڑے مضامین شائع ہوئے مقامی اخباروں نے مزدوروں کے ناخدا کا خطاب دیا۔ اب مزدوروں کی تعداد بھی پہلے سے دس گنی زیادہ ہو گئی، لیکن ان کی حالت جہاں پر پہلے تھی وہیں پر قائم رہی۔

مل میں سویرے دو سیٹیاں ہوتیں۔ پہلی سیٹی کے ہوتے ہی مزدور اور مستری اپنے چھوٹے اور بڑے ڈربوں سے نکل کر بغل میں دوپہر کے چنے یا ستو یا روٹیاں حسب حیثیت دبائے سیاہ کپڑے پہنے مل کی طرف بھاگتے ہوئے نظر آتے اور شام کو جب چھٹی کی سیٹی ہوتی تو سینکڑوں مزدور جن کے ہاتھ میں سب کپڑے کالے ہوتے۔ کارخانے سے رُکے ہوئے طوفان کی طرح نکلتے۔ کچھ دور آگے جا کر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو جاتے راستے بھر مل کی باتیں کرتے رہتے۔ گھر پہونچتے ہی کلائیوں تک ہاتھ دھو کر کھانا کھاتے اور کھاتے ہی پلنگ پر پڑ کر سو رہتے اور آٹھ دس گھنٹوں کے لئے "چندو نگر" میں خاموشی رہتی۔

"چندو مل" کے کچھ مستری پُرانے کارخانے کے ملازم تھے اور اب اُن کی مزدوری ایک پیسہ سے بیس آنہ روز تک ہو گئی تھی۔ سرجو ان سب میں پُرانا تھا۔ وہ چندو لال کے یہاں اس وقت سے ملازم ہوا تھا جب چندو لال بھی بھٹی پر کام کرتے تھے۔ سرجو اپنے کام میں کارخانہ کے ہر مستری سے ہوشیار تھا۔ لیکن چار آنہ روز کے مزدور سے لے کر بیس روپیہ مہینے کے منشی تک سے اس کی بنتی نہ تھی، اس کی بدماغی اور چڑچڑاپن سارے مل میں مشہور تھا اور اسی وجہ سے اتوار کے دن جب مل بند ہوتا اور چندو نگر کے مزدور مستریوں کے مکان پر جمع ہو کر دارو نشہ کرتے سرجو اپنے مکان میں اکیلا رہتا۔ تھوڑا بہت نشہ سرجو بھی کرتا لیکن ہمیشہ

اکیلا رہتا۔ تھوڑا بہت نشہ سرجو بھی کرتا لیکن ہمیشہ اکیلا اور اپنے گھر پر۔ شراب پیتے ہی اس کا دماغ بہت زیادہ خراب ہو جاتا اور بُری بری گالیاں بے ساختہ منہ سے نکلنے لگتیں اور وہ اپنی بیوی اور لڑکے کو خواہ مخواہ مارنے لگتا۔

سرجو ہفتہ میں دو دن شراب ضرور پیتا اور کبھی کبھی حد سے زیادہ۔ اس نے تمام عمر کمایا لیکن اپنے کریہ کرم کے پیسوں سے زیادہ پس انداز نہ کر سکا۔ سرجو کیا چندو نگر میں کسی کی حیثیت دس پانچ روپوں سے زیادہ نہ تھی۔ چندو نگر کے ایک ہفتہ کی کمائی اتوار کے دن شہر پہونچ جاتی۔ اتوار کو سویرے ہوتے ہی مزدور چھیلا بن کر شہر جانا شروع کر دیتے اور رات کو دس گیارہ بجے نشہ میں چور شہر سے واپس ہوتے رہتے پھر ان کی زبان پر نہر والی یا جنگل کی شہزادی کے عجیب و غریب قصے ہوتے۔

چندو نگر میں کئی ہفتوں سے "مستانہ معشوق" فلم آنے کی دھوم تھی، ہر شخص نادیا کی بہادری اور جانبازی کے قصے پڑھ رہا تھا۔ چند لڑکوں نے ابھی تک سینما نہیں دیکھا تھا لیکن دن رات نادیا اور مستانہ معشوق کے چرچوں نے ان کے شوق کو بھی گدگدایا اور سرجو کا لڑکا کیشو بھی ان کے ساتھ چلا گیا۔

اُسی دن سرجو بھی مل سے پورے ہفتے کی تنخواہ لے کر سیٹھ کے ٹھیکے پر شراب پینے چلا گیا۔ سیٹھ نے اپنے مزدوروں کی تفریح کے لئے ایک تاڑی خانہ اپنے پیسے کھلوا دیا تھا۔ سرجو آدھی تنخواہ کلار کو دے کر بدمستی اور بدماغی لئے ہوئے رات کے نو بجے جھومتا گرتا پڑتا، گالیاں بکتا اور چندو نگر کی تمام آوارہ عورتوں کے دروازوں پر ٹھہرتا ہوا جب اپنے گھر میں پہونچا تو گھر میں اندھیرا تھا قدم پہلے ہی ڈگمگائے ہوئے تھے — اندھیرے میں منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ زمین پر پڑے پڑے اس نے اپنی بیوی کو چند موٹی موٹی گالیاں دیں اور جب اس کی بیوی اسے اٹھانے آئی تو اس کے سہارے اٹھ کر اسی کو مارنے لگا۔ سیتلا کی زندگی یوں ہی گذر رہی تھی۔ کنوارپن اور بیاہے میں اس نے صرف ایک فرق دیکھا کنواری لڑکی باپ بھائی کی جھڑکیاں سہتی ہے گھر والوں پر بار ہو جاتی ہے محلے کے لڑکوں کے جملے سنتی ہے اور بیاہی عورت شوہر کی ہر وقت گالیاں اور مار کھاتی ہے جس کے عوض میں اسے ہر سال ایک مرجھلا بچہ ملتا ہے جو دوسرے یا تیسرے سال تک بھگوان کے ہاں واپس لوٹ جاتا ہے۔

کیشو جب رات کو گیارہ بجے سینما دیکھ کر واپس لوٹا تو سرجو نے ڈانٹ کر اپنے پاس روک لیا اور پھر گرج گرج کر پوچھنے لگا۔
" کہاں گیا تھا بے —— بول کہاں گیا تھا —— ابے تو آوارہ لونڈوں کے ساتھ نگر کی جوان چھوکریوں کو تاکتا پھرتا ہے، بول کس کے یہاں گیا تھا؟
"شہر گیا تھا مستانہ معشوق دیکھنے"
کیشو نے بہت آہستہ سے باپ کو جواب دیا اور ماں کی طرف دیکھنے لگا۔
سرجو پھر چنگھاڑا۔
"مستانہ معشوق دیکھنے گیا تھا، شہر عیاشی کرنے جاتا ہے کیوں" ایک موٹی گالی دے کر اس نے کیشو کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا۔ "دیکھ آج تیری جوانی کا سارا نشہ جھاڑے دیتا ہوں" یہ کہہ کر سرجو اسے مارنے چلا لیکن کیشو جو ہمیشہ سعادت سے پٹتا رہا تھا جھٹک کر الگ کھڑا ہو گیا۔
" بابو بس اب حد ہو گئی۔ میں بچہ نہیں رہا۔ زندگی بھر

جاہے جا تمھاری مار نہیں کھاؤں گا"

بات بڑھ گئی۔ سرجو "ہول" کہہ کر جھپٹا۔ اس کے پدرانہ جذبات کی توہین کی گئی تھی، اولاد کو مارنا اس کا پیدائشی حق تھا اور آج وہ اس سے محروم کیا جا رہا تھا۔ اس حق کو زور منوانے کے لئے اس نے ڈنڈا اٹھالیا۔ کیشو بھی پینترا بدل کر کھڑا ہو گیا، دونوں آپس میں گتھنے ہی والے تھے کہ سیتلا جو ایک کی بیوی اور دوسرے کی ماں تھی درمیان آگئی اور دونوں کے وار اپنے پر روک کر ایک کو دوسرے سے الگ کر دیا۔

اس واقعہ کے بعد باپ بیٹوں میں کبھی صفائی نہ ہوئی۔ کیشو گھر سے بے واسطہ ہو کر رہنے لگا۔ سرجو بیمار پڑا لیکن اس نے خبر تک نہ لی اور ایک دن جب محلے کی سب عورتیں اور مرد سرجو کی چارپائی کے گرد جمع تھے وہ بھی آکر ایک کنارہ خاموش کھڑا ہو گیا۔

سرجو نے ایک بار اس کی طرف دیکھا۔ کیشو کی گردن نیچے جھک گئی، وہ باپ کے قدموں پر سر رکھنے والا ہی تھا کہ سرجو اسے معاف کئے بغیر دوسرے جنم کے لئے اس چولے کو چھوڑ کر چل دیا، اس کی ماں کے ساتھ محلے کی تمام عورتوں نے رونا شروع کر دیا۔ لیکن کیشو ایک طرف خاموش کھڑا رہا اور جب اس کی ماں اس سے لپٹ لپٹ کر رونے لگی تب بھی اس کی زبان سے کچھ نہ نکلا۔ آنکھ سے چند آنسو زبردستی باہر نکل آئے جن کو کیشو نے فوراً آستین میں جذب کر لیا اور ماں کو خود سے الگ کر کے باہر چلا گیا۔

سرجو کا کریہ کرم سب کچھ ہو گیا لیکن کیشو نے آہ تک نہ کی۔ باپ کے مر جانے سے اس کو کوئی تکلیف نہ تھی سیٹھ چند دلال نے کیشو کے دو آنے بڑھا کر بارہ آنے روز پر اسے اس کے باپ کی جگہ پر مستری بنا دیا اور ماں نے سرجو کی تمام چیزیں کیشو کے سپرد کر دیں۔ کیشو رفتہ رفتہ نگر کے دوسرے "فیشن باز" لڑکوں میں شامل ہوتا جاتا تھا۔ اتوار کو سویرا ہوتے ہی نہاتا، دُھلے کپڑے پہنتا، بالوں کو ناریل کے تیل سے تر کر دیتا اور تیل میں ڈوبے ہوئے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر کر کالے چہرے کو شل تار کول چمکا دیتا اور ہاتھ میں سُرخ رومال دبا کر گھر سے باہر نکل جاتا۔ دن پھر چند دنگا اور پھر شہر کا گشت لگاتا اور شام کو ایکہ والوں کے سینما میں "پستول والی"، "طوفان میل" یا "رسیلی مینا" قسم کی کوئی فلم دیکھتا اور رات کے گیارہ بجے "تیرے جوبن کی قسم" گاتا ہوا گھر واپس آتا۔ آتے ہی کھانا کھا کر چپکے سے لیٹ جاتا اور سو جاتا۔

سیتلا جو سرجو کی تمام برائیوں کے باوجود سرجو کے غم میں بیٹھی رہتی جیسے ہر بات میں سرجو کی یاد آجاتی۔ ہر شرابی کو دیکھ کر اسے سرجو کی یاد بے قرار کر جاتی اور محلے میں جب کوئی عورت گھر میں پٹتی جاتی تو خود اس کے بدن کی پرانی چوٹیں ابھرنے لگتیں۔ اُسے سرجو یاد آجاتا اور پھر گھنٹوں بیٹھی اسی کے غم میں رویا کرتی۔ لیکن کیشو کو دیکھ کر وہ تمام رنج و غم بھول جاتی اور کبھی کبھی باپ بھائی اور شوہر سب کے راج سے بیٹے کا راج بہتر سمجھنے لگی۔

ایک رات کیشو کو بہت دیر ہو گئی۔ سیتلا بیٹے پلنگ پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی، بارہ بجے کے قریب مکان سے کچھ دور کسی کے گالیاں بکنے کی آواز سنائی دی سرجو کی آواز اور اس آواز میں کوئی فرق نہیں تھا اور گالیاں بھی شروع سے آخر تک وہی تھیں۔

سیتلا سمجھی شاید اس کے کان بج رہے ہیں اور جب کسی دروازے پر بالکل سرجو کی طرح زور سے پیر مارا تب بھی وہ وہم کے علاوہ کچھ نہ سمجھی۔ لیکن جب اس نے کیشو کو آتے ہوئے دیکھا تو اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"بھگوان کیا بالکل اپنے باپ پر جائے گا" اس نے ہاتھ جوڑ کر بھگوان سے پوچھا۔ کیشو اپنے باپ کی پرانی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا اور محلہ کی تمام لڑکیوں کے نام اور اپنے کارنامے ایک سرے سے بیان کرنا شروع کر دئیے۔

سیتلا ہٹتے ڈرتے ڈرتے اس کے قریب گئی اور آہستہ سے پوچھا۔

"کیشو — کیا نشہ کیا ہے — ؟"

"ہاں — اب میں روز پیا کروں گا بہت اچھی چیز ہے، میں روز پیا کروں گا"

سیتلا کو معلوم ہوا جیسے کسی نے اس کے پیٹ پر لات ماردی، اس نے کیشو کو ایک بار سمجھانے کی کوشش کی۔ "تم شراب پیو گے تو پھر اپنی ماں کا پیٹ کیسے بھر سکو گے۔ تمہاری ماں تمہاری زندگی سنوارنے کے لئے روپیہ کیسے جمع کر سکے گی۔ بیٹا جس گھر میں شراب سچرتی ہے وہاں برکت نہیں رہتی ہم روٹیوں کو محتاج ہو جائیں گے"

"جھوٹ — سیٹھ کے گھر الماریوں شراب ہے لیکن اس کے یہاں کتنی برکت ہے میں بھی شراب کی بوتلوں سے کوٹھری بھر دوں گا"

کیشو بکتا رہا اور سیتلا کچھ سوچتی ہوئی اپنے پلنگ پر چلی گئی۔ اس کے چہرے پر جھریاں لہریں لے رہی تھیں، اس نے دل ہی دل میں کہا "بھگوان میری قسمت لکھتے وقت تم مجھ سے کتنے خفا تھے"

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

لکھنؤ ۱۴ر اکتوبر۔ "دلی چلو" یہ وہ نعرہ تھا جس پر آج پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھنؤ سٹی کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام انتخابی مہم کی پہلے جلسہ کے آغاز کرتے ہوئے ہندوستان کو مکمل آزادی حاصل کرنے اور آزادی کی راہ میں روڑا بننے والوں اور افسران حکام کو چیلنج دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارا بار بار جیل جانا اور وہاں سے واپس آنا کوئی مذاق نہیں ہے۔ اب ہم اس کو فراموش نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ جلسہ آج امین الدولہ پارک میں مسٹر سی بی گپتا کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ لکھنؤ کے رہنے والے بڑے شوقین مشہور ہیں۔ آرام طلب ہیں۔ فقرہ باز ہوتے ہیں لیکن وہ بتائیں کہ ساڑھے تین برس کے اندر انھوں نے کتنا آرام اٹھایا۔ آپ نے کہا کہ مجھے ان حالات پر کچھ غصہ آتا ہے اور کچھ سوچتا ہوں کہ اس زمانہ میں کیا کیا ہوا۔ بنگال میں کتنے آدمی مر گئے۔ بازاروں میں گولیاں چلیں۔ دیہاتوں میں تباہی آئی۔ اور ایسے ایسے مظالم ہوئے کہ اُسے سوچ کر میرے دل میں ایک کپکپی پیدا ہو جاتی ہے۔ گاؤں سے کس طرح جرمانے وصول کئے گئے کیسے گاؤں کو جلایا گیا۔ آپ نے کہا کہ ابھی بنارس کی اطلاع ہے کہ ایک انسپکٹر نے چند اسیروں کو پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر عدالت میں ایک میل کے فاصلہ پر پیدل لے جانا چاہا مگر اس پر جب وہ پیدل نہ چل سکے تو انہیں بیدردی کے ساتھ گرا کر گھسیٹا گیا۔ اور گھسیٹ کر ایک میل لے جایا گیا۔ بنارس کی زیادتیوں کی رپورٹ آپنے پڑھی ہو گی۔ ایک واقعہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ماں باپ کے سامنے اس کے بچے کو لٹکایا گیا۔ اور اس کے نیچے آگ جلائی گئی۔ آپ نے کہا کہ ان باتوں کو سوچ کر میرا خون کھولنے لگتا ہے۔ اب میرے برداشت کی طاقت ختم ہو گئی ہے جب لوگوں نے شیم شیم کے نعرے لگانا شروع کئے تو آپ نے کہا کہ خاموش ہو جائیے۔ شیم شیم سے کیا فائدہ۔ میں تو کہتا ہوں کیا بنارس میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں تھا کہ جو اس بدلہ لیتا۔ اور اُسے کسی نے نہ بچایا اور نہ بتایا کہ وہ کیا کرتا ہے۔ قانون کے سامنے اُسے لے جاتا۔ کہ آپنے کہا کہ میں حکومت کو اس معاملہ میں آگاہ کر دینا چاہتا ہوں اور ہیلٹ صاحب سے کہتا ہوں اگرچہ یہ ان کے حکم سے نہیں ہوا مگر بہرحال اس کی ذمہ داری انہیں کی حکومت ہے اس کو دیکھیں اور اس معاملہ پر غور کریں۔ آپنے اسی سلسلہ میں کہا کہ جو لوگ ہیلٹ کی یادگار قائم کرنا چاہتے ہیں ان کو بھی سوچ لینا چاہیئے۔ کہ ہم بھی انہیں دیکھیں گے اور یاد رکھیں گے۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا جو کچھ ہیلٹ صاحب نے چار برس میں کیا تھا اب وہ آئندہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ہیلٹ صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ انھوں نے چار سال قبل کہا تھا کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں آپ نے کہا کہ بنگال میں لاکھوں آدمی مرے اور ایک ایک موت پر لاکھوں روپیہ لوگوں نے کمایا۔ شرم کی بات ہے۔ کہ ان میں ہندو مسلمان اور انگریز بھی شامل تھے کہ انھوں نے دونوں ہاتھوں سے قیمتوں میں کمایا اور بنگال میں لوگ بھوکوں مرتے رہے اور اب اسی روپیہ سے لوگ قوم کو خریدنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ یہاں بھی فہرستیں بنائی جائینگی اب ایسی چالیں آئندہ نہ چلی جا سکیں گی۔ آپ نے کہا کہ ہم روز جیل جاتے رہیں اور جب واپس آئیں تو مکان کے مکان خالی پائیں یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ قربانی ہے اور لوگ پیسہ لگا کر وائسرائے کی کونسل میں بیٹھ کر لطف اٹھائیں اپنی جیبیں بھریں۔ آپ نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ کس طرح افسران اور حکام اور دوسرے لوگوں نے اپنی جیبیں بھری ہیں۔ اور کس طرح رشوت ستانی کا بازار گرم رہا ہے۔ اگرچہ ہمیں اپنی بیکسی پر بھی غصہ آتا ہے۔ کہ ایسے لوگ حکومت کے تخت پر بیٹھ کر ہمیں صلاح دینا چاہتے ہیں آپنے کہا کہ جب وقت آئے گا تو پوری طرح جھاڑ دی جائے گی۔ جنھوں نے غریبوں کا خیال نہیں کیا اور غداری کی ہے۔ ہم اُن سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ آپنے اس نے اسی سلسلہ میں انڈین نیشنل آرمی کا بھی تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ اس میں جتنے افسران ہیں اُن میں زیادہ تر مسلمان اور سکھ ہیں۔ اور مسلمان زیادہ ہیں ان لوگوں نے اپنا طریقہ سلام جے ہند اور اپنا نعرہ دلی چلو نکالا تھا۔ ہمیں یہ نعرہ بہت زیادہ پسند آیا ہے۔ ان لوگوں سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا کہ انہیں اس بات پر تعجب ہے کہ ہندوستان میں ابھی تک ہندو مسلمانوں کی تفریق باقی ہے آپ نے کہا کہ یہ وہ لوگ تھے۔ اب میں ان پر نکتہ چینی کروں یہ فضول بات ہے انھوں نے غلطی کی مگر ان کی غلطی بھی آزادی کے لئے تھی۔ آپنے کہا کہ جب انڈین نیشنل آرمی کے متعلق حکومت پر ہر طرف سے زور پڑا تو یہ اعلان کیا گیا کہ سب کے خلاف کارروائی نہ ہو گی۔ آپ نے کہا کہ اگر ان لوگوں کے خلاف کوئی سخت اقدام اٹھایا گیا تو اس کا جواب بھی دینا ہو گا اور اس کا اثر ہندوستان پر بھی پڑے گا۔ اور جو لوگ گورنمنٹ کے وفادار ہیں ان کا دل بھی بھر آئیگا۔ آپنے بتایا کہ ان کے ڈفینس کے واسطے کانگرس نے ایک کمیٹی بنادی ہے وہ تو کام کرے گی۔ آپنے انتخابی مہم کے سلسلہ میں کہا کہ ہمیں کانگرس منسٹری نہیں چاہیئے ہمیں تو ہندوستان کی آزادی چاہیئے۔ اور نیشنل آرمی کے اس نعرہ کے مطابق ہمیں تو اب دلی چلنا چاہیئے۔ اور کانگرس تجویز ہندوستان خالی کرو کی مہم کو پورا کیا جائے گا۔ ہمارا ہر قدم اب اسی کو پورا کرنے کے لئے ہے اور وہ وقت بھی قریب ہے آپنے کہا کہ اس انتخاب میں کوئی لطف نہیں جس میں مقابلہ نہ ہو ہم نے سنا ہے کہ کانگرس کا بعض مقام پر کوئی مقابلہ نہیں ہو گا۔ حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ مقابلہ ہو۔ ہمیں موقع ملے کہ ہم گاؤں میں دیہاتوں میں جائیں اور کانگرس کا پیام گھر گھر پہونچائیں۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ اور اس گندگی کو دور کریں اور اس کے ساتھ حکومت کو بھی ختم کریں۔ آپ نے کہا ہے کہ ایک مسلم لیگ سے تو امید ہے کہ مقابلہ کرے گی آپ نے کہا کہ ہمارے سامنے جاوا فلسطین ہند چینی وغیرہ کی مثالیں ہیں جہاں زیادہ تر مسلمانوں کی آبادی ہے۔ مگر وہ بھی کانگرس کے اُصول پر اپنی آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں اس سے سبق لینا چاہیئے مغربی ایشیا میں اسلامی ممالک بھی کانگرس ہی کی طرف دیکھتے ہیں وہاں کے مسلمان فرقہ دارانہ حالات سے پریشان ہوتے ہیں آپنے کہا کہ مسلم لیگ جو چاہے کرے مگر شکایت تو یہ ہے کہ وہ آزادی کے بجائے کچھ اور چاہتی ہے آپنے کہا کہ اگست کی تجویز کے متعلق مسلم لیگ نے کہا کہ یہ تجویز تو براہ راست مسلمانوں پر ایک حملہ ہے حالانکہ ہم تو جان پر کھیل رہے تھے اور ہم سے کہا جاتا تھا کہ اس کو واپس لو۔ آپنے تجویز کی تفصیل پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ اب ہم کس بات پر مسلم لیگ سے سمجھوتہ کریں جبکہ وہ ہماری تحریک سے بھی متفق نہیں۔ ایک طرف تو اس طرح کہا جاتا ہے کہ مسلمان تو شیر ہیں اگر مسلمان شیر ہیں تو پھر دبنے کا کیا سوال ہے۔ ان کو کس بات کا ڈر ہے۔ مسلمان کوئی چھوٹی قوم نہیں نو دس کرور کی آبادی ہے اگر واقعی مسلمان کسی بات کا مطالبہ کریں تو ان کو کون روک سکتا ہے۔ کانگرس نے کہا ہے کہ ہم ہندوستان کے ٹکڑے نہ ہونے دیں گے لیکن اگر کسی جگہ کثرت آبادی یہ فیصلہ کرے گی کہ وہ الگ رہے گی تو اسے کون روک سکتا ہے آپ نے کہا کہ آزاد ہندوستان اپنے لئے خود ایک فیصلہ کرے گا۔ البتہ صرف ایک فضا تو پیدا کر سکتے ہیں لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آزاد ہندوستان میں کیا فیصلہ ہو گا۔ آزادی اور غلامی کی ذہنیت میں فرق ہے۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کہتی ہے کہ وہ آزادی چاہتی ہے بلاشبہ مسلمان آزادی چاہتے ہیں مگر ان کے لیڈران نے اب تک کوئی کارنمایاں نہیں دکھایا۔ آپ نے حکومت کے ذمہ داروں اور افسران کو بھی آگاہ کیا کہ اب وہ باتیں برداشت نہیں کی جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ ہم تو جیل میں تھے اور یہاں فہرست رائے دہندگان بنگئی۔ مسلم لیگ اور ہندو سبھا کو تو فرصت تھی اور کوئی کام ہی نہیں تھا وہ فہرست میں مصروف رہیں مگر ہم انتخاب لڑیں گے آپنے اسمبلی کے ختم ہونے کے متعلق کہا کہ یہ اس لئے کیا گیا کہ حکومت کو خطرہ تھا کہ کہیں کانگرس قبضہ نہ کرلے۔ حالانکہ ہم نے اس بات کی طرف کبھی توجہ بھی نہیں کی۔ آپنے موجودہ حکام اور افسران کو متنبہ کیا کہ ہم ایسے برداشت نہیں کریں گے اگر انھوں نے انتخابات میں مداخلت کی۔ اور بے جا دخل دیا تو اس کو بھی دیکھا جائے گا۔ اب ہندوستان کی حالت کافی بدل چکی ہے۔ ہندوستان میں ہندو مسلم سوال بھی کافی بدل چکا ہے اور جب انگریز نہیں ہوں گے۔ آپ نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ آج ہی سے کانگرس کا ممبر بننا چاہیئے اور لوگوں کو دفتر میں آکر خود فارم ممبری بھرنا چاہیئے۔ محلہ کمیٹیوں کو مضبوط بنایا جائے کانگرس رضاکار کی بھی سخت ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو بہت جلد پورا کرنا چاہیئے آپ نے کہا کہ کام بہت کرنا ہے محض ووٹ مانگنا نہیں ہے۔ تاکہ ووٹ مانگنے کے ساتھ ہمیں کانگرس کا پروگرام گھر گھر پہونچانا ہے۔

”نونہال“ اور مضمون نگار

حال ہی میں چند مضامین مسٹر غوث انصاری نے ماہانہ ”نونہال“ مطبوعات متحدہ دہلی کو بغرض اشاعت روانہ کئے تھے۔ یہ مضامین مدیرہ نونہال (مسرت جہاں بیگم) صاحبہ نے بخوشی منتخب بھی کرلئے تھے۔ اور ان کی تاریخ اشاعت سے مطلع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن ان میں سے ایک مضمون بعنوان ”برقی قوت“ مدیرہ نے جون کی اشاعت میں شائع کرنے کے لئے منتخب کرلیا تھا اور غوث صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ادارہ نونہال کو اس مضمون میں تغیر و تبدل کی اجازت دے دیں۔ چنانچہ ایک خط کے ذریعہ غوث صاحب نے ان کو تغیر و تبدل کی اجازت دے دی۔ اور وہ مضمون معمولی زبان کے تغیر کے ساتھ جون کے پرچہ میں شائع ہوگیا۔ جس کا عنوان ”برقی قوت“ سے بدل کر ”بجلی“ کردیا گیا۔ لیکن مضمون کا مواد وہی رکھا جو غوث صاحب کے مضمون میں تھا۔

یہاں یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ اس ماہنامہ میں مضمون نگاروں کے نام نہیں دئے جاتے۔ بلکہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب معاوضہ کا سوال پیدا ہوا تو مدیرہ نے نہ صرف معاوضہ دینے سے انکار کردیا بلکہ ایک سرے سے اس حقیقت ہی سے صاف انکار کردیا کہ وہ مضمون جو ”بجلی“ کے عنوان سے نونہال میں شائع ہوا تھا غوث صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ تھا۔ انھوں نے انتہائی دلیری سے تحریر فرمایا کہ وہ مضمون خود ادارہ نے لکھا ہے۔ اس لئے معاوضہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ یہ غیر ذمہ دارانہ حرکت ایک ایسی خاتون کی ہے جو علاوہ تعلیم یافتہ ہونے کے بچوں کے ایک ماہانہ رسالہ کی مدیرہ ہیں۔ کیا میں دریافت کرسکتا ہوں کہ مدیرہ محترمہ کے کردار کی یہ خوبی ان کے مضامین میں نہ جھلکتی ہوگی۔ یا کم از کم بچوں سے خط و کتابت میں وہ ایسی رکیک حرکتوں سے باز رہتی ہوں گی۔ یہ آپ خود ہی غور فرمائیے کہ اس کا اثر ان بچوں پر کیا پڑے گا جن کے کردار ابھی ارتقائی منزلوں سے گذر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی ہستیوں کا بچوں سے تعلق مضر ہی نہیں بلکہ مہلک ہے۔

لہٰذا میں مطبوعات متحدہ کے ذمہ دار ارکان سے التماس کروں گا کہ مدیرہ مذکور کے رویہ پر کڑی نگاہ رکھیں اور سماج کی نشو و نما پاتی ہوئی جڑوں کو کمزور ہونے سے بچائیں۔

ماجد حسین مینائی

الیکشن کمیٹی سٹی مسلم لیگ کانپور

نے اپنے اجلاس منعقدہ ۸ر اکتوبر ۱۹۴۵ء میں بصدارت شیخ محمد یعقوب صاحب صدر شہری مسلم لیگ کانپور نے آنے والے انتخابات مرکزی و صوبائی کے مسئلہ پر کافی غور و فکر کے بعد حسب ذیل تجاویز منظور کی ہیں:

۱۔ پوسٹر اور ہینڈبل کافی تعداد میں شائع کرائے جائیں۔

۲۔ مستقلاً دوران الکشن کے لئے ایک مقرر کی خدمات حاصل کی جائیں جو روزانہ مساجد میں تقریر فرمایا کریں۔

۳۔ اراکین مسلم لیگ ہفتہ میں دو بار کسی حلقہ میں جلسہ کرکے تقاریر کریں اور بڑے بڑے چندہ کی وصولیابی کریں۔

۴۔ ایک ہفتہ منایا جائے جو حسب ذیل پروگرام پر شہر کے ہر حصہ میں جلسہ کرکے عامۃ المسلمین کو آنیوالے انتخابات کی اہمیت بتلائی جائے۔

پروگرام

۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء بوقت ۸ بجے شب بمقام مولانا محمد علی پارک چمن گنج۔ ۱۳ر اکتوبر بوقت ۸ بجے شب بمقام لاری پارک پٹکاپور۔ ۱۴ر اکتوبر بوقت ۸ بجے شب بمقام بساطی بازار بساط خانہ۔

۱۵ر اکتوبر بوقت ۸ بجے شب چوراہا گودام اسمٰعیل برادرس جمڑہ منڈی بیچ باغ۔ ۱۶ر اکتوبر ۸ بجے شب بمقام چوراہا طلاق محل۔ ۱۷ر اکتوبر ۸ بجے شب بمقام چوراہا بانس منڈی۔ ۱۸ر اکتوبر ۸ بجے شب بمقام اندرون مقبرہ گوالٹولی۔

نیاز مند

ڈاکٹر محمد شریف آنریری جنرل سکریٹری سٹی مسلم لیگ کانپور

۹ر اکتوبر ۱۹۴۵ء

ایٹم بم کا ایجاد کرنیوالا ایک جرمن نوبل پرائز عطا کیا گیا

شاک ہام ۸ر اکتوبر۔ سویڈن کی اکاڈمی نے کیمسٹری میں ۱۹۴۴ء کا نوبل پرائز اس جرمن کو عطا کیا ہے جس نے ایٹم بم ایجاد کیا تھا اس کا نام ڈاکٹر اوٹو ہان ہے وہ ۱۹۴۴ء تک جرمنی ہی میں تھا اس وقت وہ امریکہ میں ہے۔

ٹوکیو۔ ۸ر اکتوبر۔ جاپان کے نئے وزیر اعظم شیڈ بارا نے اپنی کیبنٹ مکمل کرلی ہے جس کو جنرل میک ارتھر نے منظور کرلیا ہے۔

پراونشل مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ یوپی سے مخلصانہ اپیل

سید الاحرار حضرت مولانا حسرت موہانی کو یوپی اسمبلی کا رکن منتخب کیا جائے

ہم دستخط کنندگان ذیل پراونشل مسلم لیگ پارلیمنٹری یوپی بورڈ سے بصد ادب مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ یوپی اسمبلی کا رکن کانپور شہر سے سید الاحرار مولانا حسرت موہانی مدظلہ العالی کو بغیر مقابلہ کے منتخب کیا جائے۔ نیز امیدواران شہر سے امید ہے کہ حضرت مولانا کے مقابلہ پر اپنے اسمائے گرامی پیش نہ کریں۔

(۱) کرنل محمد فاروق صدیقی میونسپل کمشنر (۲) سید امجد علی وکیل۔ (۳) محمد جمیل صدیقی وکیل (۴) قاضی رشید علی وکیل (۵) مصطفٰے علی وکیل (۶) مصطفٰے حسین نیر وکیل میونسپل کمشنر (۷) سید ناصر حسین خاں وکیل (۸) سید عبدالرحمٰن وکیل (۹) ڈاکٹر بشیر الدین بہوری (۱۰) فضل الرحمٰن (۱۱) محمد ظہور میونسپل کمشنر (۱۲) سید حامد علی صدر مسلم لیگ بنکی (۱۳) محمد صدیق صدیقی (۱۴) شوکت علی (۱۵) سردار محمد اسحاق (۱۶) حاجی منہاج الدین (۱۷) عبدالحلیم (۱۸) علی امام صدیقی (۱۹) حمید الدین انصاری (۲۰) ریاست حسین قریشی (۲۱) غازی باسط علی (۲۲) کمانڈر عبدالشوید (۲۳) اسلم ہندی (۲۴) نواب علی قریشی ایم۔ اے۔ ال۔ ٹی (۲۵) ماسٹر عبدالرشید (۲۶) محمد وحید (۲۷) پروفیسر اے۔ بی حسینی (۲۸) محمد عتیق میونسپل کمشنر

اتحادی قوموں کا چارٹر!!

واشنگٹن ۶ر اکتوبر۔ امریکہ کے سابق سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر اسٹینس نے جو اس وقت ورلڈ آرگنائزیشن کے سلسلہ میں کام کر رہے ہیں ایک بیان میں کہا کہ اس وقت ۲۷ اتحادی قومیں اتحادی قوموں کا چارٹر منظور کرچکی ہیں۔

ایک لاکھ ٹن گندم

نئی دہلی ۴ر اکتوبر۔ تقریباً ۲ لاکھ ٹن گیہوں مئی ۱۹۴۵ء سے ستمبر ۱۹۴۵ء تک باہر سے ہندوستان میں آچکا ہے۔ مرکزی فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ماہ سے ایک لاکھ ٹن کی شرح سے گیہوں ہندوستان پہونچ رہا ہے۔

انڈین نیشنل آرمی کے ملزم فرقہ وارانہ ڈیفنس نہیں چاہتے

الہ آباد۔ ۳ر اکتوبر۔ انڈین نیشنل آرمی کے سپاہیوں نے فرقہ وارانہ طریقہ پر پیروی کرانے سے انکار کردیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے مقدمہ کی پیروی صرف کانگرس کی بنائی ہوئی ڈیفنس کمیٹی کرے۔ اس بات کا انکشاف پنڈت جواہرلال نہرو نے گاندھی جینتی کے سلسلہ میں میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

پنڈت نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ملک اس بات میں ایک زبان ہے کہ انڈین نیشنل آرمی کے آدمیوں سے جنگی قیدیوں جیسا برتاؤ نہ کیا جائے اگر قوم کی خواہش کو نظر انداز کیا گیا تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

سرحد میں مرکزی اسمبلی کا انتخاب

پشاور ۳ر اکتوبر یہ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے انتخاب صوبہ سرحد کے انتخابی آئین سے نہیں لڑے گی کیونکہ یہاں پر سنگل انتخاب کا سسٹم رائج ہے۔ اس سسٹم کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر انتخاب نہ لڑیگی اس سلسلہ میں آخری فیصلہ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ جلد کرنے والا ہے۔

جاپان کی کیبنٹ نے استعفٰی دے دیا

ٹوکیو ۴۔ اکتوبر۔ جنرل میک آرتھر نے آج ایک سنسنی خیز حکم کے ذریعہ جاپان کے ہوم ممبر مسٹر دونگ یاماز کی کو ان کے عہدہ سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہوم ممبر نے کل ہی کمونسٹوں کی گرفتاری کا حکم دیا تھا۔

جنرل میک آرتھر نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا جائے۔ وہ تمام قانون منسوخ کردیئے جائیں جن کا ملک کی شہری آزادی پر اثر پڑتا ہے اور پولیس کا امن ما کنٹرول ختم کردیا جائے حکم کی تعمیل کے لئے ۶ روز کی مہلت دی گئی ہے۔ جنرل میک آرتھر نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ان تمام سول افسروں کو برخاست کردیا جائے جن کو امن ما کنٹرول سے کوئی تعلق ہے جس کے ذریعہ ہر اس شخص کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے جو امن میں خلل ڈالے۔

اندازہ ہے کہ اس وقت دو ہزار سیاسی قیدی ہیں۔ ان میں سے بعض بعض دس سال سے قید ہیں۔ ہوم ممبر کو برخاست کرنے کے متعلق جنرل میک آرتھر کے حکم کے نتیجہ کے طور پر جاپانی کیبنٹ نے استعفٰی دے دیا ہے۔

لندن ۵ر اکتوبر۔ ہند چینی کے قوم پرست لیڈروں اور حکومت فرانس کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتہ کا امکان اور کم ہوگیا ہے۔

نیلام بنگلہ پلاٹ

مشتہر کیا جاتا ہے کہ دن اتوار تاریخ ۱۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء کو کان پور ڈیولپ منٹ بورڈ کیٹیا اسکیم نمبر XII بلاک "B" میں

۲ قطعہ پلاٹ

نہایت بیش قیمتی زرخرید زمین جن میں سے پلاٹ نمبر ایک A کا ایریا ۳۰۵۳ مربع گز ۳ مربع فیٹ اور پلاٹ ایک B کا ایریا ۲۹۸۴ مربع گز ۷ مربع فیٹ ہے جن پر بڑے بڑے بنگلے بنائے جا سکتے ہیں اور جو ۶۰ فیٹ چوڑی کانپور بٹھور روڈ پر جو ایلن گنج ہوتی ہوئی سیدھی نواب گنج کو چلی جاتی ہے سروپ نگر کے قریب ٹھیک ایلن گنج کے چوراہے پر واقع ہیں خاص موقع پلاٹ ہذا پر ٹھیک صبح ۱۰ بجے نیلام کئے جاویں گے۔

آپ صاحبان ضرور آکر خرید کریں۔

نوٹ:۔ کاغذات اور نقشہ ہمارے دفتر میں آکر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر:۔ پی۔ اسٹانول کمپنی آکشنرس
اپروڈ گورنمنٹ۔ کان پور

لکھنؤ ۱۰ر اکتوبر آج پراونشل کانگرس کمیٹی نے اپنا پارلیمنٹری بورڈ بھی بنا دیا بورڈ میں پنڈت گوبند بلبھ پنتھ، اچاریہ نرنیدر دیو۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی، پنڈت سری کرشن دت پالیوال اور بابو سمپورنانند شامل ہیں اس کے کنوینر مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوں گے بورڈ کو تمام اختیارات سپرد کر دیئے گئے۔

بنگال آسام

ریلوے

عام پبلک کی اطلاع کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ریلوے سسٹم جو کہ اب "بنگال اور آسام ریلوے" کے نام سے مشہور ہے۔ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۵ء سے "بنگال آسام ریلوے"

(بی۔ اے۔ ریلوے)

کے نام سے موسوم ہوگی۔

رنجیت مووی ٹون کی دلکش تصویر

پربھات ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء سے

گوری

خاص اداکار
مینکا۔ ڈلیسائی
پرتھوی راج
شمیم

روزانہ:۔ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو:۔ اتوار کو ۴ بجے دن سے

نمائش

آل انڈیا صنعت و حرفت کے آرٹ کی پانچویں نمائش کے منتخب اور انعام یافتہ چیزوں کی

"برما شیل" کی طرف سے

کانپور کے بی، این، ایس، ڈی کالج میں (محلہ "دی مال")

اسی سال بمبئی میں کچھ عرصہ ہوا آل انڈیا صنعت حرفت کے آرٹ کی پانچویں نمائش کی گئی جس کے دیکھنے والوں کی تعداد چودہ ہزار سے کم نہیں تھی اور جس میں ہندوستان کے ۵۳ شہروں نے اپنی اپنی نمائندگی حاصل کی۔ اسی اگزیبیشن میں کے چنے ہوئے اور انعام پائے ہوئے آرٹ کے نمونوں کی ایک خاص نمائش کانپور میں ہو رہی ہے جو کہ فی الحقیقت عام پبلک، تاجروں اور آرٹ کے چاہنے والوں کے لیئے نہایت ہی گہری دلچسپی کا دلفریب سامان ہے کسی حالت میں بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیجئے اس ملک کو صنعتی فروغ حاصل کرنے میں دی انسٹی ٹیوٹ آف آرٹ ان انڈسٹری سے بڑی مدد ملے گی۔ یہ انسٹی ٹیوٹ حال ہی میں اسی غرض سے قائم ہوا ہے۔ اس بات کو اب ہر شخص مانتا ہے کہ تجارتی اشیا کی مانگ اسی حالت میں بڑھے گی جبکہ ان کی شکل و صورت اچھی بنائی جائے اور ان کو اچھے انداز سے پیش بھی کیا جائے اور ان کا اشتہار بھی اثر رکھتا ہو۔

کھلے رہنے کے اوقات:۔

۱۳ر اکتوبر سے ۱۹ر اکتوبر تک ہر روز سوائے اتوار کے۔
شام کو ۴ بجے سے ۸ بجے تک۔
اتوار کے روز:۔ ۱۱ بجے دن سے ۸ بجے شام تک

کپاس کی کلی کی کہانی

قدرت کی فیاضی اور انسان کی عقلمندی سے ہم کو زندگی کی بہت سی خوبصورت چیزیں دستیاب ہوئی ہیں وہ پیچیدگی جہاں سی بہت ہی معمولی چیز کپاس کی کلی انسان کو اپنے واسطے مضبوط بناوٹ کے رنگ برنگے اور ہر طرح کے خواہش کے قابل سوتی کپڑوں کے استعمال کا ذریعہ فراہم کرتی ہے۔ ساڑی سے لیکر قمیض کے کپڑے تک اور چادروں سے لیکر ضروریات خانہ داری کے دیگر سوتی کپڑوں کی تیاری میں یہ کپاس کی کلی ہی انسان کے قابل اعتبار نوکر کی طرح اسکی خدمت کیلئے ہمیشہ حاضر رہتی ہے اور وہ اسے اپنی طبیعت کے مطابق سانچے میں ڈھال لیتا ہے۔

لکشمی رتن کاٹن ملس سوتی کپڑا وغیرہ تیار کرنے کا بہت ہی مشہور کارخانہ ہے اور اپنے تجربے اور جدید ذریعوں سے نیا اور عمدہ سوتی مال تیار کرنے میں مصروف ہے۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ ایسا مال تیار کیا جائے جو سب لوگوں کی ضروریات پوری کر سکے۔

[illegible]

لکشمی LR رتن
[illegible]
کالپی روڈ ☆ کانپور

عشق و محبت کا رومان پرور افسانہ!

ہندوستان کے بہترین شاعر کالیداس کا شاہ کار

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء سے

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۴ بجے دن سے

کالیداس

خاص اداکار
بہاری سانیال۔
سنہا پربھا۔ ونمالا۔
اہلیہ س

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

لندن ۹ر اکتوبر سیلون کو اصلاحات دینے کے لئے سلبری کمیشن کی سفارشات شائع کر دی گئیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ دو آئین ساز مجالس بنائی جائیں گی (۱) ہاؤس آف ریپرزنٹیٹوز۔ تعداد ممبران ۱۰۱ منتخب [illegible]۔ نامزد ۶ (۲) سینٹ۔ تعداد ممبران ۳۰ منتخب ۱۵ نامزد۔ ۱۵ وزرا کا موجودہ بورڈ توڑ دیا جائے گا۔ [illegible] مجالس آئین ساز کے روبرو ذمہ دار اور جوابدہ ہوگی۔

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ

ایک نہایت دلکش اور دلچسپ تصویر

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء سے

روزانہ
۷ بجے شام
۱۰ بجے رات

مٹنی شو
اتوار کو
۴ بجے دن سے

سلور فلمس کمپنی کی لاجواب دلکش تصویر

نصیب

خاص اداکار
پرمیلا۔ کمار۔ سینترا۔
ڈیوڈ۔ غوری۔ جلو۔
آغا جان۔ نجمہ۔ چندرابائی

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب۔ الکشن فنڈ میں تقریباً ۳ ہزار روپیہ کے چندوں کا اعلان

لکھنؤ ۸ر اکتوبر۔ گزشتہ رات مسلم نیشنلسٹ کانفرنس نے آئندہ انتخابات لڑنے کے لئے اپنا ایک پارلیمنٹری بورڈ مرتب کر لیا، اس بورڈ کی تشکیل کے لئے کانفرنس نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی کہ وہ انھیں اصولوں پر جن اصولوں پر مرکزی مسلم پارلیمنٹری بورڈ مرتب کیا گیا ہے بورڈ کی تشکیل کرے اور بورڈ کے ممبران اور عہدہ داران کے ناموں کی سفارش کانفرنس کے سامنے پیش کرے، چنانچہ اس کمیٹی نے ۱۹ افراد پر مشتمل مسلم پارلیمنٹری بورڈ کی تشکیل کی سفارش کی جس میں جمعیۃ العلما، مومن انصار، مسلم مجلس اور آزاد خیال مسلمانوں کی نمایندگی رکھی گئی ہے۔ بورڈ حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہے:۔

مولانا شاہد فاخری۔ مولوی محمد احمد کاظمی۔ مولوی مجید حسن۔ مولانا منظور النبی۔ مولانا عبد الحلیم صدیقی۔ مولانا محمد اسمٰعیل۔ مولانا محمد قاسم۔ مولانا بشیر احمد بھٹہ۔ مولوی عبد السلام۔ مسٹر عبد الوحید ایڈوکیٹ۔ مسٹر انیس احمد عباسی سید عبد الحکیم۔ مسٹر ریاض الدین وکیل۔ حکیم حاذق مولانا عبد الباری، صوفی عبد الوحید۔ حافظ محمد ابراہیم۔ ڈاکٹر حماد فاروقی بیرسٹر۔ قاضی عدیل عباسی منتخب کئے گئے۔ مولانا محمد احمد کاظمی صدر، نائب صدر ڈاکٹر حماد فاروقی بیرسٹر۔ اور مسٹر ریاض الدین بورڈ کے تین سکرٹری حسب ذیل ہوں گے۔ مسٹر انیس احمد عباسی۔ مولانا شاہد فاخری اور مسٹر عبد الوحید ایڈوکیٹ منتخب ہوئے آج صبح کی نشست میں ایک تجویز کی رو سے یہ طے کیا گیا کہ فی الحال انتخابات کے لئے دو لاکھ کا سرمایہ فراہم کیا جائے اور اس سلسلہ میں جب اراکین کانفرنس نے اپیل کی تو اسی وقت فراہمی سرمایہ کی ابتدا کر دی گئی اور سب سے پہلے مولانا نظام الدین جونپوری نے دس روپیہ نقد پیش کئے اور اس کے بعد مختلف حضرات نے نقد اور وعدوں کی صورت میں فوری طور پر تین ہزار روپیہ کا اعلان ہوا اور لوگوں نے اپنے اپنے اضلاع سے فراہمی سرمایہ کا یقین دلایا، ایک تجویز میں بتلایا گیا کہ اگر انتخابی مقاصد کے لئے یہ ضروری ہو تو یہ بورڈ میں چند ممبران کا اضافہ کیا جا سکتا ہے اور کسی نئی جماعت کو بورڈ اپنے ساتھ شریک کرنیکا اختیار دیا گیا، ایک اور تجویز میں بتلایا گیا کہ آج جبکہ جنگ کے خاتمہ کا اعلان کر دیا گیا ہے مسلمانوں کے لئے ایک نیا خطرناک دروازہ کھولا جا رہا ہے فلسطین کے اندر یہودیوں کا زبردستی داخلہ اعراب فلسطین پر مشکلات کا پہاڑ توڑ رہا ہے اور اس میں سب سے زیادہ ہاتھ صدر امریکہ کا ہے اور اس کا سخت احتجاج کیا گیا کہ فلسطین میں یہودیوں کو داخلہ کے متعلق مزید حق دیا جا رہا ہے، اعراب لیگ کے ساتھ ہمدردی کا یقین دلاتے ہوئے انھیں یہ بھی یقین دلایا کہ اُن کے مقدس جہاد میں مسلمانان ہند شریک ہوں گے۔ مسلم پارلیمنٹری بورڈ ایک پروپیگنڈہ کا مضبوط محکمہ قایم کرے گا اور جو رسیدات فراہمی چندہ وغیرہ کے سلسلہ میں جاری کی جائیں گی، ان رسیدات پر مختلف اسلامی عمارتوں کے نقشے ہوں۔ مثلاً تاج، دہلی قلعہ، جامع مسجد وغیرہ اور اس کا منشا یہ بتایا گیا کہ ہم مسلمان متحدہ اسلامی ہندوستان ہی چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ آزادی مساوات تاکہ اپنے مذہبی حقوق اور شعار اسلامی کا تحفظ کر سکیں ایک تجویز میں مختلف اضلاع کے دورہ کے لئے وفود مرتب کئے گئے اور رضاکارانہ مقررین کے نام درج کئے گئے، جنھوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں آخر م

ص میں کانفرنس کے شرکا، کی طرف سے میز بانوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور صدر جلسہ نے کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے سرگرم عمل ہو جانے کی اپیل کی۔

پنجاب کانگریس کا باہمی تنازعہ ختم

لاہور۔ ۵ر اکتوبر۔ پنجاب کانگرس میں کچھ عرصہ سے باہمی تنازعہ کی وجہ سے جو جمود چلا آ رہا ہے وہ آج صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد کی کوششوں سے ختم ہو گیا پانچ روز تک پنجاب کانگرس کے مختلف گروہوں سے مشورہ اور مختلف لیڈروں سے ملاقاتیں کرنے کے بعد اس بارے میں رات کے وقت اعلان کر دیا مولانا آزاد کو اس معاملہ کی اتنی فکر تھی کہ وہ ڈاکٹروں کے مشورہ کے خلاف بخار کی حالت میں بھی برابر کام کرتے رہے میاں افتخار الدین کے استعفے کے بعد سے پنجاب کانگرس کے صدر کا انتخاب نہ ہو سکا تھا اور نہ ورکنگ کمیٹی بن سکی تھی تین روز تک بحث کے بعد پنجاب صوبہ کانگرس کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہوتا رہا آج صدر کانگرس نے تقریباً سو ممبروں کی موجودگی میں فرمایا کہ میں آپ کو خوش خبری دینا چاہتا ہوں کہ اتفاق رائے سے مولانا داؤد غزنوی پنجاب کانگرس کے صدر چن لئے گئے ہیں اور ان کی ۲۰ آدمیوں کی سب کمیٹی ہو گی جن میں ہر گروپ کے آدمی شامل ہوں گے آخری تصدیق تو صوبہ کانگرس کمیٹی کے اجلاس سے ہو گی لیکن مختلف پارٹیوں کے لیڈروں میں سمجھوتہ ہونے کی وجہ سے یہ کام آسان ہو گیا ہے موجودہ پیچیدہ حالات میں اس معاملہ کو محض ووٹ پر نہیں چھوڑنا چاہتا اس کے بعد مولانا داؤد غزنوی کا نام صدارت کے لئے پیش ہوا اور اتفاق رائے سے منظور ہو گیا۔

پنجاب کانگرس ورکنگ کمیٹی کے حسب ذیل ممبر چنے گئے تاکہ ہر طبقہ کی نمایندگی ہو جائے ان میں کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے بھی ممبر ہیں مفتی محمد نعیم، ڈاکٹر گوپی چند بھارگو، مولانا عبد الغنی، دیوان چمن لال ایم۔ ایل اے، سردار درشن سنگھ پھیرومان، مولانا اسمٰعیل سیٹھ سدرشن ایم۔ ایل۔ اے، لالہ کیدار ناتھ سہگل ایم۔ ایل۔ اے پنڈت سری رام ایم۔ ایل۔ اے، سردار گوپال سنگھ، قومی سردار پرتاپ سنگھ، لالہ چندی رام، ورما، منشی احمد دین، سردار ہرنام سنگھ باغی، سردار امر سنگھ، ماسٹر لال خاں، عبد الغفار خاں اور لالہ جگت نرائن۔

عرب لیگ ہندوستان کی آزادی چاہتی ہے

لندن ۴ر اکتوبر۔ عرب لیگ کے سکرٹری جرل عبد الرحمٰن اعظم بے نے ہندوستان کی آزادی کی حمایت کی جبکہ آج آپ نے لندن میں عرب لیگ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آپ نے کہا کہ آزادی اور خود مختاری عرب لیگ کے دو خاص اصول ہیں۔ ہم ان دو اصولوں کو اپنے لئے نیز ہر شخص کے لئے چاہتے ہیں۔ مڈل ایسٹ میں لیگ شام اور لبنان کی مکمل آزادی کی حمایت کر رہی ہے۔

لکھنؤ۔ ۳ر اکتوبر۔ صوبہ یوپی کانگرس کمیٹی نے مختلف ضلعوں کی کانگرس ایگزکٹو کمیٹوں کے کمیونسٹ ممبروں سے جواب طلبی کی گئی ہے کہ کیوں انھوں نے اگست کی بغاوت کے دوران میں اپنا رویہ اگست ریزولیوشن کی اسپرٹ کے خلاف اختیار کیا۔ جن ممبروں سے جواب طلب کیا ہے ان کی تعداد ۵۴ ہے مختلف ضلعوں کی کانگرس کمیٹوں کے ۵۱ ممبروں سے جواب طلب کیا گیا۔

the SADAQAT Cawnpore

رجسٹرڈ نمبر ۱۔ ۴۰۶

جمال پر توق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن سبھی

REGD. NO. A 406

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صر 5/-/-
ششماہی ۲/۸/ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸/ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

جلد ۴۲ نمبر ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۲۔ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ | Cawnpore. Saturday 20th OCTOBER 1945 | VOL. 42 NO. 42

ادبیات

جذباتِ نواب

از جناب نواب سید نواب علی خان صاحب نواب کانپوری

میرے مٹ جانے پہ اُس نے جو پکارا مجکو — لے اڑا جوش میں ہر خاک کا ذرا مجکو

ہوش جائیں کہ رہیں کچھ نہیں پروا مجکو — ساقی مستِ نظر جام دئے جا مجکو

جام ہاتھ سے چھوٹے تھے مگر خیر ہوئی — میری مستی نے دیا بڑھکے سہارا مجکو

غرق دریائے فنا کردے کہ باقی رکھے — اُس کی ہر موج تبسّم ہے گوارا مجکو

لالہ و گل سے ٹپک پڑتی ہے رنگینی حسن — اب تو بے خود کئے دیتا ہے نظارا مجکو

تیرے ہی خوف سے صیّاد نہ مڑ کر دیکھا — اہل گلشن نے کئی بار پکارا مجکو

کشمکش عشق میں ہستی و عدم کی توبہ — کھینچتی ہے کبھی دنیا کبھی عقبا مجکو

چشمِ بیدار کی تسخیر الٰہی توبہ — جتنے ہیں راز بتا دیتی ہے دنیا مجکو

کھینچ لی بڑھ کے ہر اک ذرہ نے تصویر جنون — دم بخود ہو کے لگا دیکھنے صحرا مجکو

تن کا کچھ ہوش نہ راہوں سے ہے مانوس نظر — یاد نے تیری رہِ عشق میں کھویا مجکو

موجیں مرغوب نظر حسن سے لبریز حباب — ناخدا جذب کئے لیتا ہے دریا مجکو

کٹ گئی مٹ گئی اے دل تنِ عریاں کی خلش — عشق کا کس نے لباس آج پہنایا مجکو

ذوقِ نظارہ الٹ دے صفِ عالم کے ورق — یہ نہ سمجھے کوئی آنکھوں سے نہ دیکھا مجکو

اتنا ہے یاد کہ اک برقِ نظر چمکی تھی — یہ نہیں ہوش کہ کس چیز نے مارا مجکو

جتنا میں ڈھونڈتا جاتا تھا جنوں کی منزل — راستہ دیتا چلا جاتا تھا صحرا مجکو

کس جگہ آن کے ڈوبی مری کشتی نواب
جب نظر آنے لگا صاف کنارا مجکو

دنیائے اسلام

ترکش آرمینیا اور ایرانی آذربائی جان کو روس میں ملانیکی کوشش

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ ایسے آثار نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں کہ روس نزدیک مشرق وسطیٰ کے ملکوں یعنی مصر ایران، عراق، شام، لبنان، عرب وغیرہ میں جو کہ مغربی محاذ سے خاص رغبت رکھتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کے رسوخ کو کم کرنے کے لئے وہاں عملی سرگرمی شروع کرنے والا ہے۔ اس سلسلہ میں پچھلے دو ہفتہ میں خاص واقعہ ہوا ہے، روسی اخباروں اور پریس نے امریکہ میں آباد آرمینیوں کے اس مطالبہ کو نمایاں طور پر شائع اور براڈ کاسٹ کرنا شروع کر دیا ہے کہ آمینیہ کے تمام علاقے روسی آرمینیا میں شامل کرائے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ روس یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ ترکش آرمینیہ کو روس میں شامل کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ روسی اخبارات اور آذربائی جان پارٹی کی سرگرمیوں کو بھی نمایاں طور پر مشتہر کر رہے ہیں۔ یہ پارٹی روس کی حامی ہے اور شمالی ایران میں سرگرم ہے اور چاہتی ہے کہ ایرانی آذربائی جان کو روسی آذربائی جان میں شامل کر دیا جائے۔

واشنگٹن سے خبر ملی ہے کہ پریذیڈنٹ ٹرومین نے مڈل ایسٹ کے تمام امریکی سفیروں اور کونسلروں کو مشورہ کے لئے واشنگٹن بلایا ہے۔ یہ لوگ پریزیڈنٹ کو اس علاقے کے آنکھوں دیکھا حال بتلائیں گے۔ مصر اور فلسطین سے امریکی سفیر واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔

روسی فوجیں ٹرکی کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں

لندن ۱۶ر اکتوبر چند روز پیشتر سفارت ترکیہ متعینہ لندن کے بعض افسروں نے روس پر یہ الزام لگایا تھا کہ شمالی ایران سے جو روسی فوجیں واپس آئی ہیں وہ روسی سرحد پر جمع کی جارہی ہیں۔ اب ان اطلاعات کی تصدیق ہوگئی ہے۔ حکومت ترکیہ پوری طرح چوکس ہے۔ چنانچہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد بھی ٹرکی لام بندی جوں کی توں ہے۔ ایک ترکی افسر نے بیان کیا ہے کہ یہ لام بندی اس وقت تک قائم رہے گی جب تک دوسری بڑی حکومتوں سے ٹرکی کے تعلقات درست نہیں ہو جاتے اور جب تک درِ دانیال کے بارے میں کوئی آخری فیصلہ نہیں ہو جاتا، اس سے پیشتر انقرہ سے یہ اطلاع آئی تھی کہ ترکی کو دوسرے ملکوں کے پیراشوٹ اترنے کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے اس لئے اس نے ہوم گارڈ کو تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس کے برطانوی حلقے یہ چاہتے ہیں کہ درِ دانیال کی حفاظت کے لئے چند ملکوں پر قبضہ کرنے کا حق حاصل کر لیں۔ مگر ٹرکی کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اس کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔

برطانی وزیر خارجہ سے عرب لیگ کے سکریٹری کی ملاقات

لندن ۱۰ر اکتوبر فلسطین کا معاملہ اس قدر سنگین اور پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے کہ اس کو سلجھانا اکیلے برطانیہ کے بس کی بات نہیں رہی اب برطانیہ نے اس بارے میں امریکہ سے مشورہ کیا ہے۔ امریکہ سے مشورہ کرنے سے پہلے برطانی وزیر خارجہ یہودی اور عرب لیڈروں سے کئی بار ملاقات کر چکے ہیں۔ اور ان کے اور نو آبادیوں کے وزیر کے درمیان بھی تبادلہ خیالات ہو چکا ہے۔ واشنگٹن سے رائٹر کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس جلد ہی امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس سے فلسطین کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے والے ہیں۔ کل لارڈ ہیلی فیکس نے پہلی مرتبہ مسٹر برنس سے ملاقات کی مسٹر برنس لندن سے اس جواب کی نقل لائے ہیں جو برطانی کیبنٹ صدر ٹرومین کے ۱۴ر ستمبر والے خط کے جواب میں بھیجا تھا، جس میں حکومت برطانیہ سے ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں داخل کرنے کا مطالبہ کیا تھا، عالمگیر یہودی آرگنائزیشن کے صدر ڈاکٹر ویزمن نے کل یہودیوں کے سوال پر پارلیمنٹ کے ۱۰۰، ۱۵۰ ممبروں نے جلسے میں تقریر کی عرب لیگ کے سکریٹری بزل اعظم بے نے وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملاقات کی انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ برطانی وزیر خارجہ سے میری جو بات چیت ہوئی اس سے میں مطمئن ہوں اور مجھے پوری امید ہے کہ فلسطین کے معاملہ کا کوئی تسلی بخش حل نکل آئے گا۔ یروشلم سے خبر ملی ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کا ایک خفیہ ریڈیو اسٹیشن ہے جو عبرانی زبان میں پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ کل رات پہلے پہل اس ریڈیو سے تقریر براڈ کاسٹ کی گئی۔

راشد علی نے مکّہ میں پناہ لی

حیفہ ۱۷ر اکتوبر۔ راشد علی نے جس نے ۱۹۴۱ء میں عراق میں برطانیہ کے خلاف بغاوت کی تھی فرانس سے نکل بھاگا اور وہ مکہ پہونچ گیا ہے۔ عراق میں اسکو سزائے موت ہوئی ہے۔ لیکن شاہ ابن سعود نے حکومت عراق کے حوالہ کرنے سے انکار کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ راشد علی نے شاہ ابن سعود سے مفتی یروشلم کو بھی پناہ دینے کی درخواست کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عز استقلال میں ہے | زبان پر بھی وہی جوہر ہے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ - ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۲

کانگریس سب کی جماعت ہے

مسلمانوں سے پنڈت نہرو کا خطاب

پنڈت جواہر لال نہرو نے انتخابی دورے کے سلسلہ میں ضلع اوآباد سعد آباد میں تقریر کرتے ہوئے خاص طور پر مسلمانوں کو خطاب کرکے فرمایا کہ کانگریس بلا لحاظ مذہب وملت سب کی جماعت ہے۔ آپکو چاہیئے کہ کانگریسی امیدواروں کو یا قوم پرور مسلم امیدواروں کو ووٹ دیں۔ جن کے اغراض ومقاصد کانگریس سے ملتے جلتے ہیں۔ کانگریس آزادی ملک کے لیے لڑ رہی ہے کسی خاص فرقہ کا عروج وزوال اسے مقصود نہیں ہے مدت سے اس ملک میں مختلف فرقے بستے آئے ہیں حصول آزادی پر جو حکومت بنے گی۔ اس میں سب کے مفاد کا لحاظ رکھا جائیگا۔ حکومت مذہبی مسائل طے کرنے نہیں بیٹھتی۔ ایک جمہوری حکومت کے مدنظر تو عوام کی بہبود ہوتی ہے۔ ایسے نازک موقعہ پر فرقہ وارانہ سوال اٹھانا مناسب نہیں ہے۔ پنڈت جی نے عام مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس میں ذرا بھی شبہہ نہیں کہ کانگریس آیندہ انتخابات میں کامیاب ہوگی۔ لیکن ہماری انتخابی کوششوں میں فرق نہ آنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا مقصد کانگریس کا پیغام ہر ایک گھر میں پہنچانا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے موجودہ حکومت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ مسائل کو حل کرنے کے لیے نہ تو اسمیں کافی ہمت ہے اور نہ عقل ہی ہے اب چونکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اسلیے بڑے بڑے مسئلے سامنے آنیوالے ہیں۔ قحط بنگال حکومت کی عدم صلاحیت کا زندہ ثبوت ہے وکم وبیش تمام ملک میں اس کی مثالیں ہیں

جو حکومت بڑے بڑے مسئلے حل نہ کر سکتی ہو اسے قایم رہنے کا حق کوئی نہیں ہے۔ موجودہ حالات میں سوراج کی حکومت ہی عوام کے مسئلوں کو حل کر سکتی ہے کانگریس نے جو رزولیوشن اگست ۱۹۴۲ء میں پاس کیا تھا وہ بہت صاف ہے اور کانگریس اب بھی اس پر قایم ہے ہمارے مسئلے ہماری اپنی حکومت طے کر سکتی ہے۔ پنڈت جی نے دیہات والوں کو بتایا کہ سوراج کے کیا معنی ہیں۔ آپنے کہا کہ اسکا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ ہماری ہی حکومت ہو اور ہمارے ہی لیے ہو۔ ہمارے ہی چنے ہوئے آدمی ہوں جو ہمپر حکومت کریں۔ تاکہ آزادی سے ان کے پاس پہونچکر اپنی شکایتیں بیان کی جا سکیں۔ اگر یہ لوگ فریاد نہ سنیں تو ان کو عہدہ سے ہٹایا جا سکے انھیں رکھنا یا ہٹانا عوام کے ہاتھوں میں ہوگا آج کے مسئلے یا آیندہ جن مسئلوں سے دنیا کو دوچار ہونا ہے وہ ایسی ہی حکومت حل کر سکتی ہے۔

۱۹۴۲ء کے بعد سے اتبک کانگریس نے بڑی طاقت حاصل کی ہے۔ حکومت ہمیں دبانا چاہتی تھی مگر ہماری طاقت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے اپنی طاقت ضایع نہ کیجئے اسے کام میں لگائیے۔ منظم ہو جائیے اور بڑی تعداد میں کانگریس کے ممبر بنئے۔

آئینۂ کانپور

چیرمین میونسپل بورڈ کا استعفی لالہ کیلاش پت سنگھانیا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے تجارتی کاموں کے سلسلہ میں کانپور سے باہر رہنے کی وجہ سے کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

استعفےٰ کی وجہ بیان کرتے ہوئے مسٹر سنگھانیا نے کہا کہ وہ چیرمین اس خیال سے ہوئے تھے کہ کانپور کے تجارتی کام کی طرف وہ کم وقت صرف کرکے بورڈ کی چیرمینی کے فرائض بھی انجام دے سکتے ہیں۔ لیکن اس دوران میں کانپور کے باہر ان کے سپرد بہت سے کام ہو گئے ہیں جس کا پہلے انکو خیال بھی نہ تھا اب جبکہ انکو کافی عرصہ تک کانپور سے باہر رہنا پڑتا ہے اور وہ بورڈ کا کام اپنی غیر موجودگی کی وجہ سے خود نہیں دیکھ سکتے اس لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس عہدہ کو خالی کر دیں آخر میں آپنے اُن سب حضرات کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے انکو انتخاب کیا تھا اور انکے ساتھ بورڈ میں تعاون کیا تھا۔ آپنے بورڈ کی ممبری سے بھی استعفےٰ دیدیا ہے۔

مسز مہروترا کا استعفیٰ کانپور میونسپل بورڈ گرلس ایجوکیشن کی انچارج لیڈی ممبر مسز شکنتلا مہروترا نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے موصوفہ نے بورڈ کے چیرمین کے نام جو خط لکھا ہے وہ کافی طویل ہے۔

موصوفہ کو ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین اور سکریٹری سے شکایت ہے آپ کا کہنا ہے کہ دونوں حضرات جس مسئلہ میں دلچسپی لیتے اور وہ کمیٹی سے پاس نہیں ہوتا تھا اور وہ خود چونکہ بورڈ کی ممبر نہ تھیں اسلئے اسکے متعلق کوئی آواز اٹھا نہیں سکتی تھیں۔ لہذا انھوں نے یہ محسوس کیا کہ ایسی جگہ رہنا فضول ہے جہاں پوری ذمہ داری کے ساتھ اختیارات نہ ہوں۔

یوپی کپڑا تاجروں کی کانفرنس یو۔پی۔ کے سوتی کپڑے کے تاجروں کی دوسری کانفرنس کے پریسیڈنٹ مسٹر گورپرشاد کپور نے مارواڑی کالج ہال میں ۱۹ر اکتوبر کی شام کو اپنا صدارتی اڈریس پڑھتے ہوئے کہا کہ وقت آگیا ہے جبکہ ہم کو اپنے کو منظم کرنا چاہیئے۔ بہت زیادہ امکانات ہیں کہ محکمۂ کنٹرول کے عہدہ داران اور دوسرے اشخاص جو کہ کنٹرول کی بنا پر اپنے تاجر بھائیوں کی مصیبتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کی سفارش ہے کہ حکومت ہند کی ٹکسٹائل کنٹرول ابھی کئی سال تک نہیں ہٹائے لیکن تمام وہ لوگ جو تجارت پیشہ ہیں اگر اپنے کو ٹھیک طریقہ پر منظم کرلیں تو مجھ کو یقین ہے کہ گورنمنٹ کنٹرول آرڈرس کو ہٹانے کے لیے مجبور ہو جائے گی۔

مسٹر کپور نے محکمۂ کنٹرول کے انتظامات کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور یو۔پی۔ گورنمنٹ کے آخری لائسنسنگ آرڈر کی سخت مخالفت اور مذمت کی۔ اور افسوس کا اظہار کیا کہ گورنمنٹ کی اسکیموں کی وجہ سے تجارت کے تمام رسل ورسائل درہم برہم ہو گئے ہیں۔

پنڈت گوبند بلب پنتھ پنڈت گوبند بلب پنتھ سابق وزیر اعظم یو۔پی ۲۱ر اکتوبر کو کانپور تشریف لائینگے اور ۲۴ر اکتوبر کو کانپور سے واپس جائینگے۔ اس درمیان میں آپ ضلع کانپور کا دورہ فرمائینگے۔

۲۲ر اکتوبر ۵ بجے شام کو اہل شہر کی طرف سے پنڈت گوبند بلب پنتھ کو کرزن پارک میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جائیگا۔

۲۳ر اکتوبر کو پنڈت گوبند بلب پنتھ نرول میں کستوربا گاندھی نند آشرم کا افتتاح کرینگے یہ آشرم عورتوں کی ترقی کے لئے بلاتفریق ذات وقوم کام کرے گا اور چرخے سستے داموں پر مہیا کرے گا۔

کانگریس کمیٹی سٹی کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں موجودہ الکشن کے کاموں پر ریویو کیا گیا۔ اور الیکشن کے مختلف کاموں کے لئے سب کمیٹیاں بنادی گئیں۔ گاندھی جینتی ہفتہ میں کانپور میں تقریباً ۱۱ہزار کانگریس کے ممبر بنئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۵ ہزار اور ممبر بنیں گے۔

گرفتاری مسٹر رام سروپ مصرا لوکل کانگریس ورکر کو پولیس نے لکھنؤ سے آتے ہوئے وارنٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے یہ گرفتاری لکھنؤ میں کانگریس وڈیموکریٹک پارٹی کے جھگڑے کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔

سٹی مسلم لیگ سٹی مسلم لیگ نے اپنا ہفت روزہ پروگرام ۱۳ر اکتوبر سے ۱۹ر اکتوبر تک منایا اور شہر کے مختلف محلوں میں جلسے کرکے لیگ کو ووٹ دینے کی مسلمانوں سے اپیل کی۔ اور ۱۴ر اکتوبر کے جلسہ میں مندرجۂ ذیل رزولیوشن منظور کیا۔

"مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ یہودیوں اور یہود نواز حکومتوں کے خلاف اپنے غم اور غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عربوں کے ملک فلسطین میں اپنے عہدنامہ کے مطابق یہودیوں کو داخل نہ ہونے دے ورنہ اس بدعہدی اور اس کے نتیجہ سے جو بےچینی وانتشار مسلمانان عالم میں پیدا ہوگا اس کی وہ ذمہ دار ہوگی۔

یہ جلسہ فلسطین کے عربوں کو یقین دلاتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ہر طرح اُنکے ساتھ ہیں۔

دسہرہ دسہرہ کا تہوار ۱۶ر اکتوبر کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ پولیس کے انتظامات نہایت معقول اور قابل تعریف تھے دو افسوسناک واقعات کہے جاتے ہیں کہ اول یہ کہ آتشبازی کے ایک گولہ سے ایک ۲۰ سالہ نوجوان زخمی ہو گیا جو فوراً ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اور دوسرے یہ کہ ایک عورت اپنے بچے کو گود میں لئے ہوئے جھولا جھول رہی تھی جھولے کے تیز پینگوں سے بچہ کا دم نکل گیا اور وہ مر گیا۔ جب عورت جھولے سے اتری تو وہ بچہ کو مرا دیکھ کر بیہوش ہو گئی

اینٹی ہورڈنگ اینڈ پرافیٹرنگ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اینٹی ہورڈنگ اور پرافیٹرنگ کا محکمہ بہت جلد توڑنیوالی ہے اور اس مسئلہ پر غور ہو رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ آیندہ ماہ تک اس محکمہ کے انسپکٹر ان کی ملازمتوں کو ختم کر دیا جائے۔

۲۵ ہزار کا عطیہ لالہ رام رتن گپتا نے ۲۵ ہزار روپیہ کا عطیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کو دیا ہے۔

سمن بغرض تنقیحات مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۵۳ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت دیوانی منصفی شرقی ہردوئی

مقام ہردوئی

مسماۃ صغرالنساء : مدعی

بنام سید اطاعت حسین مدعا علیہ

بنام سید اطاعت حسین ولد سید صفدر حسین قوم سید ساکن موضع شاہ پور راوتی پرگنہ بندوہ تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعیہ نے تمھارے نام ایک نالش بابت تنسیخ نکاح کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُن کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۰ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت شرقی منصفی ہردوئی

مہر عدالت

یو۔پی۔ [illegible] کمیٹی یو۔پی۔ [illegible] میونسپلٹیوں کے ایگزیکیوٹو آفیسر وسیکریٹریوں کے ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۱ر اکتوبر کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکیٹو افیسر میونسپل بورڈ کانپور کے بنگلہ پر ہوا جس میں میونسپل ایسٹ [illegible] ترمیمیں کرنا طے ہوا اور یہ بھی طے کیا کہ انکی سروس کو پراونشلائز کیا جائے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ کے پاس ایک ڈپوٹیشن بھیجا بھی طے کیا گیا۔

آرٹ اینڈ انڈسٹری نمائش آل انڈیا آرٹ اینڈ انڈسٹری نمائش کی پانچویں بمبئی کی نمائش کے انعام پانے والے اور منتخب شدہ نمائشی چیزوں کی نمائش کا افتتاح مسٹر ایچ ایس اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی۔ انٹر کالج میں ۱۳ر اکتوبر ۴ بجے شام کو کیا۔

مسٹر ایس۔ بی۔ لال پبلسٹی افسر کمیٹی نے ایک جامع تقریر کرتے ہوئے مسٹر اسٹفنسن سے افتتاح کرنے کی درخواست کی اور مسٹر اسٹفنسن نے ایک پرمغز تقریر کرتے ہوئے نمائش کے کارکنوں کی کوشش کی توصیف کی نمائش میں پوسٹر ورکس، کمرشیل، فوٹوگرافی، ٹریڈ مارک، البم، نائٹوگرافی، سفاریوں کے نمونے سینما سلائیڈ میگزین، اشتہارات اور انڈسٹریل پوسٹر وغیرہ آراستہ کئے گئے تھے۔ حاضرین نے نمائش کو بہت پسند کیا۔

سلور جبلی ۱۳ر اکتوبر کو مقامی ہندی روزانہ ورتمان نے اپنی سلور جبلی منائی جس میں شہر کے معززین نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

پنڈت گیا پرشاد شکلا سنیہی کی صدارت میں پریس کے کمپاؤنڈ کے احاطہ کے اندر ایک خوبصورت آراستہ پنڈال کے اندر کارکنان پریس اور معزز مہمانوں کا ایک جلسہ ہوا پریس کے ملازمان کی طرف سے پنڈت رما شنکر اوستھی کو ہار پہنائے گئے۔ ہندی اور سنسکرت میں نظمیں اڈیٹر اور اخبار کی تعریف میں پڑھی گئیں، پریسیڈنٹ صاحب نے اوستھی جی اور ورتمان کے گذشتہ ۲۵ سالہ خدمات کی تعریف کی۔ آخر میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

انڈین اسکول آف مائنس انڈین اسکول آف مائنس دھن آباد (کان کنی کی تعلیم کا ہندوستانی اسکول) میں داخلہ کی مزید سہولتیں مہیا کی گئی ہیں کیونکہ کانوں میں کام کرنے والے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی طلب کی امید کی جاتی ہے۔

گورنمنٹ نے تجربہ کے طور پر اسکول کے داخلہ کی تعداد ۴۲ سے بڑھا کر ۴۸ کر دی ہے اور پرنسپل صاحب کو اختیار دیا ہے کہ صوبہ وار موجودہ کوٹہ سے ذیل کی تعداد میں طالبعلموں کا داخلہ کریں مسلمانوں اور اچھوتوں کے لئے دو۔ دو نشستیں مخصوص کردی گئی

تخفیف گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ دوران جنگ میں جو لوگ فیکٹریوں میں ملازم رکھے گئے ہیں ان کو ایک دم سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ بلکہ رفتہ رفتہ انکو علیحدہ کیا جاوے۔

ٹکنیکل تعلیم مقامی ملوں نے کچھ آدمی انگلستان اور امریکہ میں اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لیے منتخب کیے ہیں جن کا کل خرچہ مل مالکان خود اٹھائیں گے۔ گورنمنٹ ہند نے ان کو پاسپورٹ دینا منظور کر لیا ہے۔

ریوالور برآمد کانپور کے سوہن لال نامی کے پاس سے پولیس نے تلاشی لیکر ۲ ریوالور برآمد کئے۔ یہ تلاشی لکھنؤ اسٹیشن پر لی گئی تھی۔

ہندو مسلم اتحاد کمیٹی طلاق محال کا سیتھان روڈ اور مسلم یتیم خانہ کے متعلقہ علاقوں کی کوشش سے ان علاقوں کے ہندو مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر صدارت مسٹر راجہ رام صاحب یتیم خانہ کے احاطہ میں منعقد ہوا جسمیں ۱۰۰ سے زائد ہندو مسلم حضرات نے شرکت فرمائی۔ محلہ میں امن وچین برقرار رکھنے اور دونوں جماعتوں میں اتحاد ویگانگت پیدا کرنے کے اغراض ومقاصد سے "ہندو مسلم اتحاد کمیٹی" کی بنیاد رکھی گئی اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب باتفاق رائے ہوا۔

صدر - منشی سعید صاحب منیجر یتیم خانہ اسلامیہ۔
نائب " - مسٹر راجہ رام صاحب - مسٹر عبدالغنی صاحب۔
جنرل سکریٹری - محمد صدیق صاحب۔
سکریٹری - منشی بابو رام صاحب بابو عبدالمسعود صاحب
خزانچی - بابو رام صاحب وکیل۔

اس کمیٹی نے اپنا کام فوراً شروع کر دیا۔ دسہرے کے موقعہ پر یتیم خانہ کے چوراہے پر پانی کی سبیل لگائی گئی اور ہندو مسلم والنٹیروں نے بوقت شب ہندو مستورات کی آمد ورفت اور حفاظت کا معقول انتظام کیا۔

سبدِ گل

ہندوستان کی نوجوان لڑکیاں جدید تنظیم و تعلیم کی نعمت سے بہرہ مند ہونے کے بعد کس قدر تیزی سے تہذیب مغربی کے آداب و اطوار سیکھتی جا رہی ہیں۔ اسکا اندازہ آپ کو ذیل کے چند واقعات سے ہوگا۔

بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ ایک صاحبزادی جو ایک کالج کی فضا کو اپنے حسن و جمال سے روشن کرنے کی غرض سے روزانہ دل برمانے والے ہتھیاروں سے لیس ہو کر گھر سے نکلا کرتی تھیں، کسی نوجوان سے آنکھ لڑا بیٹھیں۔ چند روز تک تو نگاہوں کے ذریعے محبت پیغامات کا تبادلہ ہوتا رہا پھر دل کی لگی بجھانے کے عاشق و معشوق نے چھپ چھپ کر ملنا شروع کیا۔ جب یہ محسوس ہوا کہ اب رازِ عشق افشا ہوا چاہتا تو کھلم کھلا ایک دوسرے کے ساتھ بندھن کر لیا اور آجکل یہ جوڑا اپنے گھر دل اور والدین کو چھوڑ کر خبر نہیں کس جنتِ عشق میں دادِ عیش دے رہا ہے۔

تعلیم حاصل کرتے کرتے مکتبِ عشق کی اسٹوڈنٹ بنکر گھر سے فرار ہونے اور ماں باپ کی آبرو کو بٹا لگانے والی ان کالجیٹ صاحبزادی کی داستانِ عشق سُن چکنے کے بعد اب آپ پنجاب کی ایک تنازۂ جمال کالجیٹ کا افسانہ محبت بھی سُن لیجئے آپ ایک شریف گھرانے کی چشم و چراغ اور صاحب ثروت خاندان کی دختر تھیں مگر کالج کی فضا میں سانس لینے کی وجہ سے جدید تہذیب کے جو جراثیم آپ کے دل گردے اور پھیپھڑے میں گھس گئے تھے ان کی وجہ سے آپ کو عارضۂ عشق لاحق ہوگیا اور آپ نے ایک بانکے سجیلے نوجوان کو مسیحائے دل بنا لیا۔

یہ مسیحائی دل ظاہر میں تو بڑے خوبرو اور خوش پوشش تھے۔ مریضِ عشق صاحبزادی کو ان کی آنکھوں میں خلوص، اور محبت کا ایک اتھاہ ساگر موجیں لیتا ہوا نظر آتا تھا، ان کے میٹھے بولوں میں فرہاد کی رُوح اُردو زبان میں بولتی معلوم ہوتی تھی اور ان کی چال ڈھال حرکات و سکنات اور اندازِ نشست و برخاست سے خرافت ہی شرافت کا مظاہرہ ہوتا لیکن اصل میں یہ ذات شریف تھے اور انھوں نے کئی مہینے کی عاشقانہ زندگی کے رسیلے اور پُرکیف لمحات میں کچھ اس انداز سے ان صاحبزادی کی مسیحائی کی کہ انھیں اپنے پیٹ میں ایک جاندار کی کلبلاہٹ محسوس ہونے لگی۔ اس انکشاف کے بعد صاحبزادی نے اپنے مسیحائے دل سے رو رو کر درخواست کی کہ بدنامی سے بچانے کے لئے مجھ سے شادی کرلو۔ زندگی بھر تمہاری احسان مند رہوں گی۔ اور خدمت گزار بیوی بن کر زندگی بسر کرتے ہوئے تمہاری اطاعت کو اپنا فرض اولین خیال کرونگی مگر ان کے مسیحائے دل نے اوّل تو ہنسکر ٹالدیا اور پھر زیادہ زور دیا گیا تو صاحبزادی کا بائیکاٹ کر کے چلتے بنے۔

اب آپ یوپی کی ایک آزادی پسند تعلیم یافتہ صاحبزادی کی حکایتِ عشق اور سُن لیجئے۔

ان کو ان کے باپ اور اہل خاندان نے لاکھ منع کیا کہ آزاد نہ پھرا کرو اور غیر لڑکوں سے بے تکلفی کے ساتھ میل جول نہ بڑھاؤ۔ مگر تعلیم یافتہ بن جانے کے بعد چونکہ یہ خود کو تہذیب مغربی کی ڈگر پر چلنے کا حقدار تصور کرنے لگی تھیں اس لئے انھوں نے بزرگوں اور رشتہ داروں کی تنبیہوں کو اِس کان سنکر اس کان اڑادیا اور آزادی کی راہ پر ہنستی کھیلتی گامزن رہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز آپ مع کئی ہزار روپے کے زیورات غائب تھیں۔ کچھ روز بعد معلوم ہوا کہ "ایک دوست" کے ساتھ فلاں مقام پر تشریف رکھتی ہیں۔ پھر خبر ملی کہ "دوست" صاحب زیورات بک چکنے کے بعد آپ کو چوسی ہوئی گنڈیری کی طرح پھینک کر تشریف لے جاچکے ہیں اور اب آپ عصمت فروشی میں یکتائے زماں [۴]

[۴] ہیں اور ایک بالاخانہ کی زینت بڑھا رہی ہیں۔

غرض ہندوستان کی پڑھی لکھی لڑکیاں مغربی تہذیب کی برکت سے یوں باپ دادا کا نام روشن کرکے قوم و ملک کی خدمت کر رہی ہیں۔

ادبِ لطیف

پوسٹ مین!

از جناب پی، بی جبار آگرہ!

تجھے لوگ ڈاکیہ یا چٹھی رساں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

تو انسان کی زندگی کے لئے ایک اعلیٰ ہستی ہے سب کی اُمیدیں اور خوشیاں تجھ سے ہی وابستہ ہیں۔ ہر صغیر و کبیر کی نگاہیں تیری طرف لگی رہتی ہیں اور تیری آمد کے لئے بے قراری سے منتظر رہتے ہیں کہ کب تو ان کو جلد خوشخبری اور خیر و عافیت کا پیغام دے۔ تو متفکر دلوں کی فکر رفع کرتا ہے اور پژمردہ دلوں میں ایک بشاشت اور انبساط کی رُوح پھونکدیتا ہے ہزاروں کوس دور رہنے والوں کی خیر و عافیت پہونچانے میں تو ایک اہم وسیلہ ہے۔

تیری محنت کی داد کون اور کس طرح دے سکتا ہے۔ بہرحال ہر انسان تیری مستحسن خدمات کا تہ دل سے مشکور ہے۔!

[ص] اس کے دوست اور رفیق کار اب تک اس کی یاد میں حسرت و اندوہ کے آنسو بہا رہے ہیں۔ خانم آج دنیا میں موجود نہیں مگر محبت و احترام کے وہ جذبات جو اس کے ہم مسلکوں کے دلوں میں موجود ہیں اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور نسوانی ترقی کا وہ مقدس بیج جو اس کے مبارک ہاتھوں نے بویا ہے "جمیعت لنسواں وطن خواہ" کی آبیاریوں سے سیراب ہو کر ایک نہ ایک دن ضرور بارآور ہوگا۔

(مخبر عالم)

مرکزی اسمبلی کے مسلم لیگی اُمیدوار

نئی دہلی۔ ۱۰ اکتوبر آل انڈیا مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی کے مشترکہ انتخاب کے علاقوں سے امیدوار کھڑے نہ کئے جائیں، چنانچہ سرحد، اجمیر میرواڑہ سے لیگی امیدوار کھڑے نہ ہوں گے۔ اب تک جن نشستوں کے لئے نامزدگیاں کی گئی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

بمبئی مسٹر جناح۔ بمبئی، مسٹر محمد موسیٰ علاقہ بمبئی، مسٹر اے۔ ایچ ستار مغربی گھاٹ و نیلگری۔

یو۔پی نواب محمد اسمٰعیل خاں ہنری علاقہ۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں۔ میرٹھ ڈویژن سر محمد یامین خاں۔ آگرہ ڈویژن، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد جنوبی علاقہ، راجہ صاحب محمود آباد۔ اودھ،

پنجاب سید غلام بھیک نیرنگ صاحب، مشرقی پنجاب، مولانا ظفر علیخاں۔ مرکزی پنجاب مسٹر ایم عبداللہ۔ مغربی پنجاب۔ نواب سر سید محمود مہرشاہ۔ شمالی پنجاب۔ کپتان سید عابد حسین شاہ شمال مغربی پنجاب۔

بہار و اڑیسہ مسٹر محمد نعمان، پٹنہ و چھوٹا ناگپور۔ ڈاکٹر حبیب الرحمن راجی ترہٹ

آسام سی۔ پی سے نواب صدیق علیخاں، آسام سے مسٹر علی اصغر خاں اور سندھ سے سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون نامزد کئے گئے ہیں۔ ابھی پنجاب اور یو۔ پی کے کچھ علاقوں کے اُمیدواروں کی نامزدگی باقی ہے۔ بنگال کے امیدواروں کے نام آیندہ ہفتہ شائع ہوں گے۔ کیونکہ وہاں کی سفارشیں ابھی تک نہیں آئی ہے۔

لوال کو گولی ماردی گئی۔ پیرس ۱۵ اکتوبر فرانس کے [۴۴]

عالمِ نسواں

سکندری خانم!

(از بیگم مولانا علم الدین صاحب سالک ایم۔اے)

کسی ایسے ملک میں .. ..

جہاں عورتوں کے لئے ترقی کے تمام راستے مسدود اور تعلیم و معارف کے دروازہ بند ہوں۔

جہاں عورت کو بشریت کے حقوق سے محروم رکھنے کی کوششیں کی جارہی ہوں اور انھیں علوم و فنون کی تحصیل سے روکا جاتا ہو۔ جہاں عورتیں اپنی ہستی کے اظہار کا حق تو کجا قوم کی سعادت مندی کا باعث بننے کا حق بھی نہ رکھتی ہوں۔

جہاں کے نسوانی طبقہ سے وطن پرستی اور ملّت دوستی کے فطری جذبات غصب ہو چکے ہوں۔

جہاں عورت کو ملت کی مادر محترم اور قوم کا نصف بہتر بننے سے منع کیا جاتا ہو۔

جہاں عورتوں کو اتنی آزادی بھی نہ دی جاتی ہو کہ وہ اکٹھی ہو کر تربیت اطفال۔ امور خانہ داری — حفظان صحت جیسے مسائل کے متعلق جو خاص ان سے تعلق رکھتے ہیں تبادلۂ خیالات کرسکیں۔

جہاں ہر قسم کی بدعتیں طبیعتوں میں راسخ ہو چکی ہوں وہاں اس قسم کی بیباکانہ باتیں کرنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔

محترم خانم اسکندری بالکل اس قسم کے تیرہ و تار ماحول میں ستارۂ سعادت بن کر چمکی اور اس نے غیر معمولی جسارت اور دلیری سے کام لے کر اس طبقۂ مظلوم کی حق نوازی و حق رسی کا مطالبہ کیا۔

وہ عالم نسواں ایران کے تاریک مطلع سے طلوع ہوئی اور اس خوابیدہ بخت قوم کو اپنی روشنی سے چکاچوند کرکے نورازلی میں مل گئی۔ ایران کی نسوانی ترقی کا جنون اس کی ہمت بڑھاتا اور ہر قسم کے خطرات کو پاؤں تلے روندتا ہوا اس کے لئے راستہ صاف کرتا رہا۔

۱۳۰۱ھ میں اس نے اپنے مدرسہ میں ایران کی تمام روشن دماغ خواتین کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ وہ اس کے شاگردوں کا امتحان لیں۔ امتحان کے بعد اس نے تمام عورتوں کو مخاطب کرکے ایک دھواں دھار تقریر کی۔ اس تقریر میں اس نے یورپ کے محیّر العقول کارنامے بیان کئے۔ وہ دوسرے ملکوں کی نسوانی تحریکات اور ترقیات کا حال سُناتی تھی اور زار زار روتی تھی اس نے عورتوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ علوم و فنون کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں اور اپنے وطن کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں۔ اس کی رقت انگیز تقریر دلوں میں اُتر گئی اور وطن پرستی و ملّت دوستی کے سچے جذبات نسوانی قلوب میں ہیجان برپا کر گئے سب نے یک زبان ہو کر عہد کیا کہ وہ اپنی بہنوں کو علم کی روشنی سے منور کرنے میں اس کا ساتھ دیں گی اور ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے اپنے وطن کا بنا ہوا کپڑا پہنیں گی۔ چنانچہ اسی وقت "جمیعت نسواں وطن خواہ" کی بنیاد رکھی گئی اور نسوانی ترقی کی طرف عملی قدم بڑھایا گیا۔

اس جمیعت کے ماتحت محترم خانم اسکندری نے تبلیغ و اشاعت کا کام پورے زور سے شروع کیا اس نے جابجا معارف پروری پر تقریریں کیں اور ہر قسم کی تکلیفوں کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

محترم خانم نہایت عقلمند۔ متفکر اور جاذب القلوب تھی۔ ایرانی عورتیں اس کی مرادا پر لوٹ ہوئیں اور اس کے لفظ لفظ پر جان دیتی تھیں اس نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں اس کے مخالفین نے اس پر طرح طرح کے الزامات لگائے اس کے خلاف کئی قسم کے اتہام تراشے۔ جابجا اس کی توہین کی۔ کوچہ و بازار میں اس پر آوازے کسے۔ پتھر برسائے مگر اس نے اُف تک نہ کی۔ ملامت کا ہر تیر اپنے سینے پر لیا اور ملّت کی امانت سمجھ کر اسے دل میں محفوظ رکھا۔

ابھی جمیعت کی آنکھیں اس پر لگی ہوئی تھیں۔ کہ اچانک ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ کو اجل کے زبردست ہاتھ نے اس پیکر حیات کو ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا محترم خانم اسکندری دنیا سے اُٹھ گئی لیکن [ص]

بچوں کی دنیا

حُسن بانو!

(از محمد فرقان نسیم مرادآبادی)

— ۳ —

بولا بڑا مبارک دن ہے۔ آج کہ اس اندھیرے گھر میں تمہارے قدم سے چاندنی ہوگئی اور اسی طرح اور بہت سی باتیں کیں۔ سچ مچ وہ ریچھ بہت اچھا تھا۔ حُسن بانو کے دل سے اس کا ڈر بالکل جاتا رہا۔ ریچھ بانو کے دل بہلانے کے لئے طرح طرح کی چیزیں جمع کردیں۔ بھانت، بھانت کے جانور سفید ہرن۔ سفید مور۔ طوطے لال۔ مرغیاں اور نہ جانے کیا کیا اور کپڑے تو وہ کہ انھیں پہن کر حُسن بانو سچ مچ کیں کی شہزادی بن گئی تھی غرضکہ وہ ریچھ ہر طرح حسن بانو کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا۔ ہر روز تین بار حسن بانو سے کہتا کہ مجھے اچھی لگتی ہو مجھے تم سے بڑی محبت ہے اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ حسن بانو ہر دفعہ سر ہلا دیتی اور کہتی۔ افسوس یہ بھلا کیسے ہوسکتا ہے۔ حُسن بانو اسی طرح ریچھ کے محل میں رہا کرتی ایک دن اس نے التجا کی کہ مجھے اجازت دو تو میں اپنے باپ کو دیکھ آؤں نہ جانے وہ کس حال میں ہیں اور میرے غم میں ان کی کیا حالت ہے ریچھ ٹھنڈی سانس بھر کے بولا۔ اچھا پھر اس کا وعدہ کرو کہ کل صبح ناشتہ کے وقت واپس آجاؤں گی اگر نہ آئیں تو یقین جانو میں زندہ نہ رہ سکوں گا۔ میں تم کو بہت چاہتا ہوں اور ایک پل کو تمھاری جدائی گوارا نہیں کرسکتا۔ حسن بانو نے وعدہ کیا کہ اچھی بات ہے۔ کل صبح ضرور واپس آجاؤں گی۔ حسن بانو گھر پہونچی تو کیا پوچھئے اس کے ٹھاٹ۔ کپڑے ایسے کہ شہزادیوں کو نصیب نہ ہوں۔ گہنے وہ پہنے جو دیکھے اور نہ سنے۔ حُسن بانو کی بہنوں نے دیکھا اور ماجرا سُنا تو مارے لالچ کے منہ میں پانی بھر آیا اور حسن بانو کو دیکھ دیکھ کر جل ہی تو مریں۔ مارے جلن کے انھوں نے یہ ترکیب کی کہ حسن بانو کے کھانے میں ایسی کوئی چیز ملادی کہ بیچاری دوسرے دن صبح سے شام تک بڑی غافل سوتی رہی۔ کہیں شام کو سوتے سوتے اُٹھی تو گھبرائی اور دوڑی دوڑی ریچھ کے محل پہونچی۔ سیدھی محل کے اندر چلی گئی ایک ایک کمرہ ڈھونڈ مارا لیکن ریچھ کہیں نہ ملا اب تو حیران و پریشان ڈری سہمی دوڑی دوڑی باغ میں ڈھونڈتی پھری باغ میں ایک جگہ کیا دیکھتی ہے کہ ریچھ گھاس پر فوت پڑا ہے۔ حُسن بانو سمجھی کہ سچ مچ بیچارا مرہی گیا ہائے ہائے میرے پیارے۔ حسن بانو سمجھی کہ سچ مچ بیچارا ایکا میرے غم میں یہ حال ہوا۔ وہ چیخی کہ میں کیا جانتی تھی کہ مجھ سے بڑی بھول ہوئی تم تو واقعی مجھے بہت ہی چاہتے تھے۔ دیکھو پیارے میں بھی تمہیں بہت اچھے لگتے ہو۔ خدا کے واسطے اب تم اُٹھ بیٹھو۔ میرے پیارے اب میں ضرور شادی تم سے کرلوں گی پیارے۔ یہ کہہ کر حُسن بانو نے اُسے پیار کیا وہ ایک دم جھرجھری لیکر اٹھ کھڑا ہوا اب وہ ریچھ نہیں بلکہ بے حد خوبصورت وجیہہ جوان تھا اور شہزادوں کا شاندار لباس پہنے سامنے کھڑا تھا۔ کہنے لگا۔ پیاری ایک شیطان پری نے میری یہ گت بنادی تھی اس نے مجھے اس جانور کے جوے میں ڈال دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ بہت دنوں بعد ایک اچھی سی لڑکی آئے گی (جیسی کہ تم ہو) اور یہ کہے گی کہ میں تمھیں چاہتی ہوں تب تم اپنے اصلی حالت آجاؤ گے۔

حُسن بانو بولی۔ گو وہ پری آپ کی اچھی عادتیں تو نہ بدل سکی آپ تو ریچھ پائے گئے اور مجھے اچھوں سے اچھے پائے گئے اور آپ ایسے اچھے لگتے ہیں۔ کہ میں آپ سے شادی کرنے میں اپنی بڑی عزت سمجھتی ہوں۔ آخر دونوں کی شادی ہوگئی اور خوب مزے سے رہنے سہنے لگے۔

(مخبر عالم)

۴۴۔ سابق وزیر اعظم لوال کو آج گولی ماردی گئی ناظرین کو یاد ہوگا کہ لوال کو غداری کے جرم میں عدالت سے سزائے موت دیگئی تھی اس سے پہلے لوال نے زہر کھا کر خودکشی کرنے کی کوشش کی۔

پردۂ فلم

ایک دن کا سلطان

ایک سال کی مسلسل جدوجہد اور کاوشوں کے بعد "ایک دن کا سلطان" مکمل ہوگئی ہے اور عنقریب منظر عام پر آجائے گی۔ پکار، سکندر، اور پرتھوی ولبھ جیسی تاریخی تصاویر میں جن لوگوں نے مسٹر سہراب کے ڈائرکشن کے جوہر دیکھے ہیں وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ "ایک دن کا سلطان" کیا چیز ہوگی۔ اس پر مسٹر سہراب نے روپیہ پانی کیطرح خرچ کیا ہے اور تصویر کے ایک ایک فٹ پر عرق ریز محنت کی ہے۔

مسٹر سہراب مودی کو تاریخی تصاویر تیار کرنے میں جو کمال حاصل ہے ہندوستان کا کوئی ایک ڈائرکٹر بھی آج تک اس کا جواب پیش نہیں کرسکا ہے! اور یہ توقع کی جارہی ہے کہ "ایک دن کا سلطان" جس کو سہراب مودی نے اس قدر محنت اور خرچ سے تیار کیا ہے مقبولیت میں پکار ثانی ثابت ہوگی۔

"ایک دن کا سلطان" میں آہو چشم مہتاب نے ہیروئن کا پارٹ ادا کیا ہے۔ مہتاب کے علاوہ واسطی، غلام محمد۔ محمد صادق۔ شانتارن۔ غوری۔ غلام حسین۔ اے شاہ وغیرہ اداکاران نے کام کیا ہے۔

لیلیٰ مجنون

نگار پکچرز دہلی کے معرفت ہند پکچرز کی معرکۃ الآرا فلم "لیلیٰ مجنون" اس وقت نادلٹی ٹاکیز کانپور میں تیرے ہفتہ میں داخل ہوگئی ہے۔ یہ فلم ان دنوں سنٹرل سینما بمبئی میں سلور جبلی منا رہی ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ بمبئی میں سخت ہنگامہ کے باوجود سنٹرل سینما میں ہر روز "ہاؤس فل" کا بورڈ پایا جاتا ہے۔

"لیلیٰ مجنون" کی کہانی عشق و محبت کی وہ مکمل اور جذباتی داستان ہے۔ جس سے ہر طبقہ کا ہر فرد بخوبی واقف ہے، فلم میں اس افسانے کو کچھ اس ڈھنگ سے پیش کیا گیا ہے کہ حکایت حقیقت بن کر رہ گئی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ لوگ جوق درجوق اسے دیکھنے آرہے ہیں اور بے حد پسند کر رہے ہیں۔

اداکاروں میں سورن لتا۔ نذیر۔ اسمٰعیل۔ کے۔ این سنگھ اور گوپ نے قابل داد اداکاری کے جوہر دکھلائے ہیں۔ موسیقی گوبند رام دہنگی کے شہرت یافتہ اور رفیق غزنوی کے فن کا کمال ہے۔

مکالمے مشہور ڈرامہ نویس منشی دل کے زور قلم کا نتیجہ ہیں علاوہ ازیں مسٹر نذیر اور نیر کی ہدایت کاری نے اس فلم کو اور بھی بلند کردیا ہے۔ بہرحال فلم اول سے آخر تک خوبیوں ہی خوبیوں کا مرقع ہے۔ مدراس اور کلکتہ میں یہ فلم بہت زیادہ مقبول ہوا ہے چنانچہ کلکتہ میں آٹھ ہفتوں سے بیک وقت تین تین سینما گھروں میں اس کی نمائش ہو رہی ہے۔ ہر شو میں تماشائیوں کا بے پناہ ہجوم اس امر کی شہادت دیتا ہے۔ کہ یہ فلم وہاں بہت عرصہ تک اسی طرح رش لیتی رہے گی۔

اُمید ہے کانپور میں "لیلیٰ مجنون" اپنی کامیابی کا ریکارڈ قائم کرے گی۔ اور اپنی بے پناہ مقبولیت کا سکہ بٹھا دے گی۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر جنرل کا استعفیٰ!

لنڈن ۱۵ اکتوبر ڈچ نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر موسیو جان کھر سٹار کبرو ڈی اشویرنے استعفیٰ دیدیا ہے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں قومی تحریک کے متعلق رویہ اختیار کرنے پر ان کے اور حکومت ہالینڈ کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا تھا ان کے اور حکومت ہالینڈ کے درمیان کچھ روز سے بات چیت چل رہی تھی۔ مگر ایک رائے قائم نہ ہوسکی اس کے بعد جان کھرنے بیان کیا کہ حکومت نے جو پالیسی اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ وہ ایسا نہیں کرسکتے اس کی بنا پر ذمہ داری سنبھال سکوں۔

اقوال زریں

عورت وہ ہے جو باعصمت ہو۔

دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

عقلمند وہ ہے جو موجودہ وقت سے فائدہ اٹھائے

خود اعتمادی، عمل اور استقلال میں کامیابی کا راز مضمر ہے۔

مصمم اور مستقل ارادے والا انسان حائل ہونے والی رکاوٹوں کو کاٹتا ہوا اپنی منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔

نیک بخت عورت نیک پونجی ہے۔

خدا سب کچھ کرسکتا ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔

انتقام لینے والے کو صرف ایک دن مسرت ہوتی ہے لیکن معاف کرنے والے کو ہمیشہ مسرت ہوتی ہے۔

اگر لوگ دوسرے عیب دیکھنے کے بجائے خود اپنا عیب دیکھا کریں تو دنیا جنت ہو جائے۔

موج تبسم

لڑکے نے جماعت میں شرارت کی ہیڈ ماسٹر نے کہا کل تم اپنے باپ کو اسکول میں لے کر آنا،

لڑکے نے جواب دیا،

ماسٹر صاحب دس روپے دیجئے،

ہیڈ ماسٹر صاحب نے حیرت سے پوچھا، کیسے روپے؟

لڑکے نے جواب دیا:۔

"میرے والد ڈاکٹر ہیں اور دس روپے فیس لئے بغیر نہیں آسکتے۔"

دیہات سدھار کے سلسلہ میں ایک صاحب ایک دیہاتی کو بیل گاڑی کی جگہ ریل سے سفر کرنے کے فائدے بتا رہے تھے۔ دوران نصیحت میں انہوں نے پوچھا یہاں سے منڈی تک بیل گاڑی کے ذریعہ جنس لے جانے میں کتنے دن لگ جاتے ہیں؟

دیہاتی:۔ تین دن "

ناصح:۔ ایک ریل سے جاؤ تو ایک ہی دن کے اندر منڈی میں سب جنس ٹھکانہ لگا کر تم گھر بھی واپس آسکتے ہو۔

دیہاتی نے نہایت سنجیدگی سے سوال کیا اور باقی دنوں تک میں کیا کروں گا۔

کیا خوب؟

دلچسپ معلومات

ایلومنیم کے کپڑے

امریکہ کی ایلومنیم چمکنی والے (اے۔ایل۔سی اور اے) کے بموجب بعد از جنگ ایلومنیم کے کپڑے تیار ہونے لگیں گے، نئی چیز جو کپڑے کے لئے تیار کی گئی ہے ایلومنیم کی دو نہایت باریک چادروں کے بیچ میں پلاسٹک لگا کر تیار کی گئی ہے، ایلومنیم کا کپڑا کئی رنگ کا بنایا جاسکتا ہے یہ گرمی سے بہت حد تک محفوظ رکھے گا۔

فلموں کے جوتے

آپ نے کئی مرتبہ سوچا ہوگا کہ پرانی فلموں کا کیا کیا جاتا ہے اب تو ہزاروں میل لمبے سیلولائڈ کو خاص کیمیائی عمل سے صاف کر لیا جاتا ہے لیکن پہلے ان سے ایک چیز تیار کی جاتی ہے جو کہ جوتے بنانے والے خاص قسم کا پنجہ بنانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

سابق وزیراعظم گرفتار۔ سیگاؤں ۲۰ر اکتوبر۔ فرانسیسیوں نے ہند چینی کے صوبہ کمبوڈیا کے وزیراعظم سون نگوک ٹان کو گرفتار کر لیا ہے۔ انکی جگہ دوسرا وزیراعظم مقرر کر دیا گیا ہے۔

افسانہ

امیروں کے دکھ

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

راجندر کی مسہری گول کمرے کے ساتھ والے کمرے میں پڑی تھی، ملاکٹر پر ڈاکٹر آرہے تھے، کمرے میں نرسیں منڈلا رہی تھیں، ٹیلیفون کی گھنٹی ایک کمرے میں ایک منٹ کے لئے بند نہ ہوتی تھی ڈاکٹر گولاٹی مریض کو دیکھ کر جاتے کہ بھارگو فون کرتے کیوں کچھ ہوا افاقہ انجکشن سے، کنور صاحب جن کی پریشانی راجندر کی ہر دھڑکن کے ساتھ بڑھ رہی تھی کانپتی ہوئی آواز سے بولے" وہی حالت ہے"

"میں حاضر ہوتا ہوں" آواز آئی۔ ریسیور رکھا تھا کہ پھر گھنٹی بجنے لگی، کنور صاحب اٹھا کر بولے" فرمائیے" میں بھٹناگر بول رہا ہوں اب کیا حال صاحبزادے کا۔" بہت گھبرا رہا ہے"

اس مرض میں گھبراہٹ تو ہوتی ہی ہے مریض کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

"بہت خطرناک بیماری ہے کیا؟"

"جی ہاں! اگر ٹمپریچر ہو جائے تو بڑی مشکل سے قابو میں آتا ہے" کنور صاحب نے چاہا کہ دوڑ کر رجو کے کمرے میں جائیں کہ پھر گھنٹی بجی،

"دوائی پی لی ناسرکار نے"

"میں مریض نہیں ہوں، میرا بچہ بیمار ہے بولے"

"میں انہیں کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں ڈاکٹر رحمٰن کا کمپونڈر ہوں، اُن کی ہدایت ہے کہ ہر دس منٹ کے بعد دریافت کرتا رہوں"

"مہربانی" دوائی پلادی رجو کو،

نرس اٹھلاتی ہوئی آئی وہ گھبرا کر بولے، کیسی طبیعت ہے اب؟"

"بہت ٹھیک"

کیا مطلب! وہ بولے،

کریم صاحب کے ایک ہی ڈوز سے وہ آرام سے لیٹے ہوئے ہیں،

"سو گیا کیا؟"

"ہاں نیند پلکوں پر ہے"

کنور صاحب جو ٹھیک سے نہیں سمجھے تھے اُس کی بات، بولی آنکھیں کیا کھلی ہیں اس کی،

"میرا مطلب ہے وہ تھوڑی دیر تک سو جائیں گے"

"ڈاکٹر بھارگو آگئے، مریض کے کمرے میں گئے، مسہری کے گرد نوکروں کا جمگھٹا دیکھ کر بولے

"تم سب لوگ باہر بیٹھو"

تلسی رام جو سب سے پرانا ملازم تھا بھرائی آواز سے بولا" سرکار کو تکلیف ہو اور ہم دور رہیں" یہ نہ جانے آگے وہ کیا کہنا چاہتا تھا کہ بھارگو نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کی تاکید کی راجندر پر غنودگی تھی انجکشن کبھی کڑوی، میٹھی دوائی کا ڈوز، کبھی تھرمامیٹر منہ میں، عجیب مصیبت میں مبتلا تھا بھارگو نبض پر ہاتھ رکھ کر بولے" نبض کا وہی عالم ہے آنکھیں بتا رہی ہیں کہ بخار ہو جائے گا،

ایک نرس سے مخاطب ہو کر بولے:۔

"میری دوائی پلائی تم نے؟"

نرس مسکرا کر بولی، ڈاکٹر گولاٹی کی ہدایت ہے کہ مریض کو ابھی دوائی نہ پلائی جائے۔

بھارگو قدرے بوکھلا کر بولے۔

"دوائی نہ دی جائے گی تو آرام کیسے ہوگا؟"

نرس بولی، انہوں نے انجکشن دیا ہے، دوائی ایک گھنٹے بعد دی جائے گی، ورنہ ری ایکشن کا خطرہ ہے،

خیر، وہ اطمینان سے بولے" میں دوائی دیتا ہوں پندرہ منٹ بعد ضرور پلادینا میں کنور صاحب سے بولتا ہوں"

وہ کمرے سے نکلے، کنور صاحب فون لئے بیٹھے تھے ڈاکٹر کریم سے بات ہو رہی تھی" آپ بالکل نہ گھبرائیے مریض کو کوئی خطرہ نہیں،

نیند آگئی تو سمجھئے آرام ہو گیا۔

اوہ! یہ بات ہے، وہ بولے،

"آداب عرض کرتا ہوں" بھارگو قریب آکر بولے کہئے ڈاکٹر صاحب؟

مریض کی حالت پہلے سے اچھی ہے دوائی دے دی ہے میں نے، دو تین ڈوز سے شفا کی پوری اُمید ہے،

"شکریہ" وہ بولے، بھارگو کمرے سے نکلے ہی تھے کہ گولاٹی آگئے، راجندر پر نظر ڈال کر بولے:۔

ٹھیک ہے انہیں دس منٹ کے اندر اندر سو جانا چاہیئے میں انجکشن کرتا ہوں،

نرس بولی ایک ہی گھنٹہ تو ہوا ہے انجکشن کو،

"ہاں! اب پھر ضرورت ہے"

"تلسی رام جھکتے ہوئے بولا" چھوٹے سرکار"

گولاٹی اشارے سے بولے" خاموش رہو"

منگت گلے میں رقت پیدا کرتے ہوئے بولا، صبح سے ایک منٹ کو آنکھ نہیں لگی سرکار کی،

بڑے سرکار کس قدر بے چین ہو رہے ہیں،

منگت بات کاٹ کر بولا، انہیں چین کیسے آسکتا ہے، چھوٹے سرکار کی حالت، نرس منہ پر انگلی رکھ کر بولی، خاموش، تم لوگ غل مت مچاؤ، باہر جاؤ، ایک دم باہر، نوکر برآمدے میں چلے گئے مگر آنکھیں اور کان دروازے پر لگے ہوئے تھے، تلسی رام بولا،

دیکھ رہے ہو بڑے سرکار کو، آج ناشتہ بھی نہیں کیا،"

"تم ناشتہ کو کہتے ہو میں کئی بار پوچھ چکا ہوں کہ کھانے کی میز لگاؤں، ہر بار منع کر دیا ہے مجھے، منگت بولا

"یہ ڈاکٹر اور نرس لوگ ہمیں کمرے سے نکلنے کو کیوں کہتے ہیں" کشن بولا،

"ارے احمق ہیں احمق" تلسی رام بولا جیسے مالک کے یہی خیر خواہ ہیں" ہم سے اچھی دیکھ بھال نہیں کرسکتے سرکار کی"

"یہی تو میں بھی کہتا ہوں" کشن بولا، سرکار کو پالا بھی تو ہم نے ہی ہے، کہاں تھے جب یہ ڈاکٹر واکٹر آئے" آہٹ پاکر خاموش ہو گیا گولاٹی جارہے تھے،

"شکر ہے" منگت دھیرے سے بولا

"تلسی رام بولا مگر وہ بلائیں تو اندر ہی ہیں"

"اچھی چلو تم" کشن بولا، تینوں پھر اندر آگئے، راجندر کروٹ لئے سامنے کی دیوار کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا، تلسی رام مسکرا کر بولا سرکار وہ پھول پسند ہوں تو قریب رکھدوں لاکر"

وہ منع کر کے بولا" نہیں"

[عرب کی] ہمدردی کرنے کیلئے کانگریس کو مبارکباد

عرب آفس لندن سے پنڈت جواہر لال نہرو کے نام خط

الہ آباد - ۱۳ر اکتوبر - پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس عرب آفس لندن سے ایک خط آیا ہے۔ اسمیں مسٹر عطیہ نے اپنی جماعت کی طرف سے انڈین نیشنل کانگریس کو عرب کی آزادی کی مانگ کا ساتھ دینے کے لئے مبارکباد دی ہے۔ خط کا مضمون حسب ذیل ہے۔

آپ کو بغیر جان پہچان کے میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اس کے لئے آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔ میں عرب آفس لندن سے لکھ رہا ہوں۔ یہ دفتر ابھی حال ہی میں لندن میں اس لئے کھولا گیا ہے تاکہ برٹش پبلک کو عرب کی آزادی کی مانگ کے موافق کیا جائے۔ پچھلے کچھ سالوں سے ۶ ہیکڑ نوجوان آپ کے بھیجے ... کو پڑھ کر حوصلہ مند ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم لوگ جو کام اب لندن میں کرنے جا رہے ہیں اسے سنکر آپ خوش ہوں گے اور اس میں دلچسپی لیں گے۔

سب سے پہلے تو میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں اور میرے سارے ساتھی آپ کی جیل سے رہائی*

*[سن] کر بہت خوش ہوئے۔ ملک عرب کی آزادی کے بارے میں کانگریس نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اس سے ہم لوگ سب متفق ہیں۔ جس وقت آپ کا ملک آزادی کی لڑائی میں بعینہٖ کھیل رہا ہے۔ اسی وقت اس وقت آپ لوگوں نے عرب کی مانگ کے ساتھ ہمدردی کی ہے

روس نے دستخط نہیں کئے

کیوبک ۱۷ر اکتوبر - غذا اور زرعی آرگنائزیشن کے آئین پر روس نے ابھی تک دستخط نہیں کئے۔ اس کا اجلاس اس وقت تک کیوبک میں ہو رہا ہے۔ اب تک برطانیہ، امریکہ، فرانس اور چین، دکھنی افریقہ، ہندوستان وغیرہ ۲۰ ملک دستخط کر چکے ہیں۔

کپاس کی کلی کی کہانی

برطانیہ میں اقتصادی کنٹرول جاری رہیگا

لنڈن ۱۶ر اکتوبر - کنسرویٹو پارٹی نے کل رات پہلی دفعہ حکومت کو چیلنج کیا۔ جبکہ اس نے اپنی ایک ترمیم پر جس کو ... زمانہ جنگ کے اقتصادی کنٹرول کے جاری رکھنے کے بل کی مدت پانچ سال کی بجائے دو سال کرنے کی تجویز کی تھی، ووٹ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ ترمیم مسٹر چرچل کے نام پر تھی۔ مگر مسٹر چرچل علالت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ اس لئے ان کی جگہ ان کے چیلے مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ نے پیش کی کنسرویٹو کی ترمیم ۱۸۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۰۷ ووٹوں سے گر گئی۔

برطانی جہاز واپس مل گئے

لنڈن ۱۳ر اکتوبر - ... کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے بڑے جہاز "کوئن الزبتھ" "کوئن میری" اور "اکوٹینیا" جواب تک امریکہ کے ... کام دیں گے۔

روسی فوج منچوریہ خالی کریگی

چنکنگ - ۱۸ - اکتوبر - چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر سنگ نے بتلایا کہ روسی فوجیں منچوریہ سے جانا شروع ہو گئی ہیں اور اس ماہ کے آخر تک وہاں سے چلی جائینگی

"سرکار تاجی چاہتا ہے کچھ ..." منگت بولا،
نرس چونک کر بولی، "خاموش"
کچھ منہ میں نہیں جائے گا تو شریر میں طاقت کہاں سے آئے گی، وہ بولا۔
"بولو مت" مریض کو آرام کرنے دو۔"
"میم صاحب بگڑو نہیں ہم بھی سرکار کے نمک خوار ہیں" تلسی رام بولا،
"چپ رہو، مریض کو سونے دو۔"
"سرکار کو دودھ پلا دیا جائے تھوڑا سا نیند آجائے گی"
"ڈاکٹر نے دودھ کو منع کیا ہے" بولی،
تینوں نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا گویا کہتے ہوں دودھ کیا بُری چیز ہے "تم لوگ پھر آگئے" نرس بولی، صاحب سے بولتی ہوں بہت پریشان کیا ہے تم نے"
"میم صاحب ہم تو چپ چاپ کھڑے ہیں، سرکار سو جائیں گے تو آپ چلے جائیں گے، پر" رکتے ہوئے بولا۔ "سرکار کو سوئی لگانے سے یا دوا پلانے سے نیند نہیں آئے گی"
پہلی نرس مسکرا کر بولی "تو اور کیسے آئے گی نیند" تلسی بولا، سرکار کو جب سونا ہوتا ہے تو میں سر دبایا کرتا ہوں"
منگت بولا میں ہولے ہولے گانا سناتا ہوں،
کشن نے کہا میں جھولا کھینچا کرتا ہوں"
نرسیں ہنس پڑیں،
کنور صاحب ڈاکٹر بھٹناگر کے ساتھ داخل ہوئے ڈاکٹر بولا، "نرس ٹمپریچر کب لیا ہے تم نے؟"
"دو بجے" بولی،
"کیا تھا؟"
نرس چارٹ اٹھا کر بولی ۹۹ر۴
وہ نبض پر ہاتھ رکھ کر بولا، اس وقت ہنڈرڈ سے اوپر معلوم ہوتا ہے، کنور صاحب کا دل دھک سے رہ گیا۔
"ڈاکٹر صاحب" بے چینی سے بولے،
"تسلی رکھئے میں تھرمامیٹر سے دیکھتا ہوں"
وہ کام کر رہا تھا اور کنور صاحب تاکید کر رہے تھے کہ علاج توجہ سے کیجئے، رجو ان کا اکلوتا بچہ ہے ان کی زندگی کا سہارا، خوشیوں کا مرکز، اسے جلد اچھا کیجئے اتنی جلدی کہ وہ لیٹے لیٹے اٹھ کر بیٹھ جائے! بھاگ کر ان کے پاس آئے ایسے ہی جیسے وہ علی الصبح آنکھ کھلتے ہی ان کے پاس دوڑا ہوا آتا ہے انہیں کتنی خوشی ہوتی ہے رجو کو دیکھ کر، اس کی ماں ایک عزیز کی شادی میں شرکت کے لئے دہلی گئی ہے آج اسے ایک ہفتہ ہو گا دو ایک روز میں واپس آئے گی اسے بیمار دیکھ کر اس کی حالت کیا ہو گی؟ ڈاکٹر صاحب" وہ رک گئے، ڈاکٹر نسخہ لکھ رہا تھا قلم جیب میں رکھتے ہوئے بولا، دوائی ابھی کمپونڈر کے ہاتھ بھیجتا ہوں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، انہیں سونے نہیں دیجئے، ورنہ ٹمپریچر بڑھ جائے گا، کہتے ہوئے آہستہ آہستہ باہر جا رہا تھا،
تلسی رام نے ایک مرتبہ پھر منگت کو تعجب سے دیکھا اور منگت کی گھومتی ہوئی آنکھیں کشن پر جم گئیں، (باقی آئندہ)

مسٹر بی بی سنگھ سابق سکریٹری حکومت یو۔پی بری کردیے گئے

لندن۔ ۱۷۔ اکتوبر۔ بیبا کا سنسنی خیز مقدمہ تین ہی روز کی سماعت کے بعد ختم ہوگیا۔ جبکہ پریوی کونسل کی جوڈیشنل کمیٹی نے حکومت یو۔پی کے سابق سکریٹری مسٹر بی بی سنگھ کو ان تمام الزاموں سے بری کردیا گیا۔ جن کی بنا پر ان کو سزا دی گئی تھی۔

وزیر ہند کی تقریر

لندن میں ہندوستانی طالبعلموں کی مجلس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ انڈیا آفس کب ختم ہوگا۔ لیکن یہ میری اُمید اور کوشش ہوگی کہ مکمل حکومت خود مختاری کی جس سڑک پر آپ چل رہے ہیں اور وہ جلد سے جلد اپنے منزل مقصود تک پہونچ جائیں ہماری گورنمنٹ یا ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ حکومت خود مختاری کی جانب آپ کی ترقی میں کسی قسم کا روڑا اٹکائیں اور نہ ہی ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم حکومت خود مختاری کی کوئی حد مقرر کریں ہم چاہتے ہیں کہ آپ جلد سے مکمل اور ساری حکومت خود مختاری حاصل کریں۔ اور اس راستہ پر چلیں جو کہ ہم کھول رہے ہیں یا اور کوئی راستہ جو آپ موزوں خیال کریں۔ ہمارے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہوئے پسند کریں۔ آپ یاد رکھیں کہ ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ آپ مکمل حکومت خود مختاری کی جانب قدم بڑھاتے رہیں گے جو ایسی حکومت ہوگی جیسی کہ برطانیہ میں ہے۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ آپ کی قوم ہماری قوم سے بہت سی باتوں میں بڑھی ہے۔ ہمیں یہ خوشی ہے کہ کسی حد تک ہماری قسمت آپ کے ساتھ بندھی ہے۔ ڈاکٹر تارا ہا ہو پریزیڈنٹ مجلس نے کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان برابری اور آزادی کی بنا پر دوستی اور اتحاد قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ممانون میں لندن کے روسی سفارت خانہ کے سکریٹری ماموسیو سلیٹنا سنکو بھی موجود تھے۔

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ
ششماہی ۳
سہ ماہی ۳
فی پرچہ دو آنہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 43 | Cawnpore. Saturday 27 TH OCT. 1945 | کانپور شنبہ - ۲۷ - اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹ - ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۴۳

ادبیات

شانِ تغزل

از حضرتِ صفیؔ لکھنوی

جب صفیؔ! ذکرِ حریفانِ مے آشام آیا
سب سے پہلے لبِ ساقی پہ مرا نام آیا

نامہ واپس لئے جب قاصدِ ناکام آیا
ہوگیا دل کو یقیں موت پیغام آیا

محوِ رخ دل تھا کہ زلفوں کے تہہ دام آیا
شکر ہے صبح کا بھولا جو سرِ شام آیا

بے قراری دلِ بیمار کی
فرشِ گل پر بھی نہ آنا تھا نہ آرام آیا

بزمِ ساقی میں رہا نفع سے بڑھ کر نقصان
دے کے اک شیشۂ دل ہاتھ مرے جام آیا

رند سمجھے کوئی مردہ ہے کفن میں لپٹا
شیخ باندھے ہوئے یوں جامۂ احرام آیا

دیتے ہیں موئے سفید اب خبرِ شامِ لحد
آفتاب آپ سمجھ لیں کہ لبِ بام آیا

چہچہے بھول گئے نغمہ سرایانِ چمن
اُڑ گئے ہوش جو صیاد لئے دام آیا

حسنِ بدمست کے آئینے میں دیکھا جو بغور
نظر آغاز ہی میں عشق کا انجام آیا

جورِ درباں کی تو کچھ بھی نہ ہوئی تحقیقات
میرے ہی سر مری فریاد کا الزام آیا

ابھی کروٹ بھی نہ بدلی تھی لحد میں کہ صفیؔ
صور کی آئی صدا حشر کا ہنگام آیا

دنیائے اسلام

صدر روزویلٹ اور سلطان ابن سعود کی خط و کتابت

امریکہ نے وعدہ کرلیا کہ وہ عربوں کی مرضی بغیر کسی حل کو پسند نہیں کرتا

واشنگٹن - ۱۹ - اکتوبر - آج واشنگٹن میں اس خط و کتابت کا انکشاف کردیا گیا ہے کہ جو مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں آنجہانی صدر روزویلٹ اور سلطان ابن سعود کے درمیان ہوئی تھی - اس خط و کتابت کے شایع ہونے کا تمام دنیا کو بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار تھا - اس لئے کہ اس میں صدر روزویلٹ کا وہ وعدہ مذکور ہے جو انھوں نے فلسطین کے عربوں کے متعلق سلطان سے کیا تھا - اس خط و کتابت کے متن کا انکشاف مسٹر جیمس برنس امریکی وزیر خارجہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کیا - انھوں نے کہا کہ اہل امریکہ یہ چاہتے ہیں کہ جرمنی میں برباد شدہ یہودیوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کی جائے اور ان کے بسانے کا انتظام کیا جائے - لیکن حکومت امریکہ فلسطین کے معاملہ کو عربوں اور یہودیوں کی مشترکہ مرضی سے طے کرنا چاہتی ہے اور یہی امریکی عوام کی رائے ہے - گو تمام اہل امریکہ یہودیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے تیار ہیں - آپ نے یہ انکشاف کیا کہ صدر ٹرومین نے ۵ - اپریل کو سلطان ابن سعود کو ایک خط لکھا تھا - جس میں کہا تھا کہ حکومت امریکہ اور میں حکومت کے سب سے بڑے انتظامی افسر کی حیثیت سے کوئی ایسا اقدام عمل میں نہ لائیں گے - جو عربوں کے مفادات کے خلاف ہو - اس سے پہلے کی خبریں مظہر ہیں کہ صدر ٹرومین نے آج اس بات کو مان لیا ہے کہ انھوں نے برطانی وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ اٹیلی سے کہا تھا کہ وہ مزید ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں بسنے کی اجازت دیدیں -

رائٹر کے نمایندے نے صدر ٹرومین کے اس اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے واشنگٹن سے اطلاع دی ہے کہ صدر ٹرومین نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میری درخواست بالکل حق بجانب تھی - مگر مسٹر اٹیلی اس قدر تعداد میں فلسطین میں آنے دینا نہیں چاہتے عرب پریس کو کل اس خط و کتابت کے شایع ہونے کا بڑی بے چینی سے انتظار تھا - ادھر تو اس خط و کتابت کو شایع کیا گیا اور ادھر آج کچھ برطانی فوج جو سارے ساز و سامان سے مسلح ہے - فلسطین میں اتری ہے -

سلطان ابن سعود کا خط

قاہرہ کے سعودی وفد نے اس پیغام کا متن شایع کیا ہے - سلطان ابن سعود نے صدر روزولٹ کو پچھلے ماہ مارچ میں بھیجا تھا - سلطان ابن سعود نے لکھا تھا کہ مجھے یہ بات صاف طور پر کہہ دینی چاہیئے کہ فلسطین میں صیہونیت کی امداد نہ صرف فلسطین ہی کے لیے ایک خطرہ کا حکم رکھتی ہے بلکہ اس سے تمام عرب ممالک کو خطرہ ہے - سلطان نے لکھا ہے کہ عرب ملکوں کو خطرہ ہے کہ صیہونیت عربوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ و جدل کا موجب ہوگی - اور صیہونیت ہی عربوں اور اتحادیوں کے باہمی روابط خراب کردے گی - چنانچہ لارڈ موئین کا قتل اس بات کا ایک واضح ثبوت ہے - سلطان نے اس خوف کا بھی اظہار کیا تھا کہ یہودیوں کے ارادے صرف فلسطین ہی تک محدود نہ رہیں گے وہ جو کچھ تیاریاں کررہے ہیں - اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمسایہ ملکوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں سلطان نے لکھا کہ فلسطین میں یہود ریاست کا قیام عربوں کی زندگی کے لیے ایک ضرب کاری کا حکم رکھتا ہے اور اس سے برابر امن کو خطرہ لاحق رہے گا - عرب مجبور ہوں گے کہ وہ اپنا اور اپنی آیندہ نسلوں کا دفاع کریں -

صدر ٹرومین کے جواب کا متن

اس کے جواب میں صدر ٹرومین نے لکھا کہ حسب سابق میں اس بات کو پھر دہراتا ہوں کہ فلسطین کی حیثیت اور درجہ کی بابت کوئی فیصلہ اس وقت تک نہ کیا جائیگا - جبتک عربوں اور یہودیوں دونوں سے پوری طرح مشورہ نہ کیا جائے - میں بتا ئید کہتا ہوں کہ میں وہ کوئی بھی اقدام عمل میں نہ لاؤں گا - جو عرب قوم کے لیے جارحانہ ہوسکتا ہے - اس خط و کتابت کی نشر و اشاعت کے یہ معنی لیے جارہے ہیں کہ سلطان ابن سعود مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں امریکن نقطۂ نظر کا بڑی بے چینی سے انتظار کررہے ہیں -

شام اور لبنان کی حکومتوں کا اہم فیصلہ

یروشلم - ۱۹ - اکتوبر - حال ہی میں شام اور لبنان کی حکومتوں کے صدر اور وزرائے اعظم کے مابین ایک کانفرنس یہاں ہوئی - جس میں متعدد اہم معاملات کے ساتھ ہی اس سوال پر بھی غور کیا گیا - کہ شام اور لبنان کی سرحدوں سے فلسطین یہودیوں کا داخلہ روکنے کے لیے کیا احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جائیں - کہا جاتا ہے کہ متعدد اہم فیصلے اس کانفرنس میں کیے گئے ہیں - جس میں سے اہم اور قابل ذکر اور جس پر عملدرآمد بھی شروع کردیا گیا ہے یہ ہے کہ شامی گارڈوں کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ جس شخص کو بھی ناجائز طور پر فلسطین کی سرحد کو عبور کرکے فلسطین میں جاتے ہوئے دیکھیں، فوراً گولی ماردیں -

خبر میں بتایا گیا ہے کہ بدقسمتی سے ان ملکوں کے سرحدی مقامات بہت خراب ہیں اور ان میں کافی نشیب فراز ہے اس لیے رات کو یہودی نکل جانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۲۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۳

ہندوستانی فوج

ہندوستان کے برطانی کمانڈر انچیف جنرل اکن لیک نے ہندوستان کی فوج کو قطعی ہندوستانی بنانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مسئلہ پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ یعنی سنہ ۱۹۱۸ء سے حکومت کے سامنے ہے۔ گزشتہ ۲۷ سال میں ایک بار نہیں کئی بار ہندوستان کی فوج کو ہندوستانی بنانے یعنی اس میں سے انگریزی افسروں کا عنصر خارج کرنے کے متعلق مختلف اسکیموں کا اعلان کیا گیا مگر سب اسکیموں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی ہندوستانی فوج پر بدستور برطانی عنصر کا غلبہ ہے۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہندوستان کی بحری اور بری فوج میں آئندہ مستقل اعلیٰ عہدے صرف ہندوستانیوں کو دیئے جائیں گے۔ ہوائی فوج میں اب بھی یہی قاعدہ رائج ہے مگر عارضی طور پر برطانیہ کی بحری بری اور ہوائی فوج سے اعلیٰ افسروں کی خدمات عارضی لی جا سکیں گی۔ یہ افسر حسب ضرورت ہندوستانی یا برطانی فوج میں کام کریں گے۔ یہ گنجائش اس بنا پر رکھی گئی ہے کہ ہندوستانی فوج میں اعلیٰ عہدے لینے کے لئے موزوں اُمیدواروں کی [illegible] زیادہ نہیں۔ سرکاری اعلان میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ہندوستان کی فوج کو ہندوستانی بنانے کے فیصلہ کا ان انگریز افسروں پر اثر نہیں پڑیگا جو اس وقت ہندوستانی فوج میں مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں ان کی تعداد ۲۳ ہزار ہے اس کے مقابلہ میں ہندوستانی افسروں کی تعداد صرف ۵۰۰ ہے بتایا جاتا ہے کہ انگریز افسروں میں سینئر افسروں کی تعداد خاصی ہے یہ دو تین سال میں ریٹائر ہو جائیں گے ان میں سے اکثر محض جنگی ضرورتوں کی وجہ سے روک لئے گئے ورنہ ریٹائر ہو چکے ہوتے۔ کمانڈر انچیف کا اعلان بڑا خوش کن اور خیر مقدم کے لائق ہے۔ مگر اس کا عملی پہلو مایوس کن ہے کیونکہ گزشتہ چوتھائی صدی میں ہندوستان کو سلف گورنمنٹ دینے کے متعلق جتنے بھی وعدے گئے وہ سب پورے نہیں ہوئے اور اس کا ہر نیا اعلان پرانے تجربہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ ہر بار قوم پرست ہندوستان کا تنقیدی نظریہ ہی ٹھیک ثابت ہوتا ہے۔ کمانڈر انچیف جنرل اکن لیک ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ انھوں نے معاملہ پر ہندوستانی نظریہ سے غور کیا ہے ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ویول اور وزیر ہند لارڈ پتھک لارنس ہزاروں کے پیش رو ہمیں اسی قسم کا یقین دلا رہے ہیں کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے سوال کو ہندوستانی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اگر کمانڈر انچیف کی نئی پالیسی کی پوری پوری پابندی کی جائے تو ہندوستانی فوج سے انگریزی افسروں کا عنصر ختم ہونے میں چوتھائی صدی لگے گی اگر کہیں اس عرصہ میں ایک تیسری جنگ آ دھمکی جس کے آثار دکھائی دے رہے ہیں تو نئی پالیسی جنگی مصلحتوں پر [illegible] ہو جائے گی۔

یہ امر قابل غور ہے کہ خود کمانڈر انچیف کا بیان کہ سنہ ۱۹۱۸ء میں ہندوستانی فوج کے تمام افسر انگریز تھے۔ اس سال ہندوستانیوں کو کنگز کمیشن دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں ایک نئی اسکیم مرتب کی گئی جس کی رو سے فوج کے ۸ دستوں میں صرف ہندوستانی افسر رکھنے کا اعلان کیا گیا۔ اس عرصہ میں ہندوستان میں اعلیٰ فوجی ٹریننگ کا انتظام بھی ہو گیا۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں مزید ہندوستانی فوجی دستوں میں ہندوستانی افسر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس کے بعد برطانی اور ہندوستانی افسروں کی تنخواہوں میں برابری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی سنہ ۱۹۳۰ء میں ہندوستانی دستوں کو الگ رکھنے کی پالیسی ترک کر دی گئی اور ہندوستانی دستوں میں انگریز اور ہندوستانی افسر دونوں حسب ضرورت مقرر کئے جانے لگے سنہ ۱۹۳۲ء میں انگریز اور ہندوستانی افسروں کی تنخواہوں کا فرق اڑا دیا گیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر بنیادی طور پر حالت وہی ہے جو سنہ ۱۹۱۸ء میں تھی۔ یہ کہنا سو فی صدی درست ہے کہ ہندوستانی فوج پر اب بھی انگریز افسروں کا غلبہ ہے اور وہ انگریزی کمان میں ہے اور برطانی حکومت کے فرمان کے تابع ہے اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ فوج میں نسلی تمیز برابر جاری ہے۔ لیکن ان تمام ضمنی سوالوں کو چھوڑ کر ہمارا بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر اس بات میں کوئی صداقت ہے کہ لیبر گورنمنٹ ہندوستان کو جلد سلف گورنمنٹ دینا چاہتی ہے۔ تو پھر فوج کو ہندوستانی بنانے کی ۲۵ سالہ اسکیم کا کیا مطلب ہے؟ رہا قابل ہندوستانی افسروں کی دستیابی کا سوال تو وہ اگر حکومت چاہے تو دس سال کے اندر دور ہو سکتا ہے۔

[illegible] تائید نہیں کر سکتی کیونکہ اگر اس کی تائید کی جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ سیاسی جلسوں کو غنڈوں کا اکھاڑہ بنا دیا جائے جو سیاسی دنیا کی موت کا باعث ہو سکتا ہے۔

تعجب ہے کہ پولیس دیر میں پہونچی ورنہ ممکن ہے کہ معاملہ اس حد تک طول نہ پکڑتا لیکن بعد کو پولیس نے جس ہوشیاری اور عقلمندی کے ساتھ حالات پر قابو پایا وہ قابل تعریف ہے۔ اسی رات کو ۱۲ بجے کے بعد پولیس نے ۱۰۶ خاکساروں کو گرفتار کیا ہے۔ ۲۲ر اکتوبر کو شہر کے تمام مسلم بازار مرحومین کے اعزاز میں بند کر دیئے گئے اور شام کو ہونے والی میونسپل بورڈ کی میٹنگ اسی احترام کے سلسلہ میں آئندہ کیلئے ملتوی کر دی گئی۔

افتتاح

۲۰ر اکتوبر کو سربرآوردہ لیڈران اور کاروباری حضرات کے موجودگی میں کراچی میں ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ کی برانچ کا افتتاح کیا گیا۔

افتتاحی رسم ادا ہونے والے دن بہت اچھا کام ہوا اس برانچ کے کھلنے سے خاص کر پنجاب میں بنک کے کاروبار کی ترقی میں کافی امداد ملیگی جہاں اس بنک کی کافی تعداد میں برانچیں موجود ہیں۔

خیال ہے بہت جلد کچھ مزید برانچیں بھی کھولی جائیں گی۔

میونسپل بورڈ کی چیرمینی

لالہ کیلاش پت سنگھانیا کے کانپور میونسپل بورڈ سے استعفیٰ دینے کے بعد نئے چیرمین کے انتخاب کے لئے سرگوشیاں شروع ہو گئی ہیں۔

مسٹر نریندر جیت سنگھ۔ پنڈت برہمانند مصرا۔ لالہ ہری شنکر باگلا وغیرہ کے نام لئے جا رہے ہیں۔

ضلع کانپور کی سیٹ

معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی۔ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے ضلع کانپور و اٹاوہ کی لیجس لیٹو اسمبلی کی سیٹ کے لئے سابق خان بہادر و سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور سید بشیر الدین احمد صاحب کو اُمیدوار نامزد کیا ہے۔

سینٹ جان امبولنس

۲۸ر اکتوبر بوقت پانچ بجے شام کو گورنمنٹ ہائی اسکول کے کمپونڈ میں کور کی پریڈ ہوگی اور مسٹر ایچ۔ ایس اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صدارت کریں گے اور مسز اسٹفنسن انعامات [illegible]

آئینۂ کانپور

پنڈت گوبند بلب پنتھ

۲۱ر اکتوبر ۱۲ بجے دوپہر کو لکھنؤ سے پنڈت گوبند بلب پنتھ سابق وزیر اعظم یو۔پی کان پور تشریف لائے جہاں ہزاروں آدمیوں نے آپکا استقبال کیا اور ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کے بنگلہ پر آپ نے قیام کیا ۵ ½ بجے شام کو لاٹوش روڈ گوردوارہ کمیٹی میں آپکو سکھوں اور ہریجنوں کی طرف سے ایڈریس دیے گئے۔ اور لاٹوش روڈ کے تاجروں کی طرف سے ۱۲۰۱ روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی اس کے بعد آپ کرزن پارک کے ایٹ ہوم میں تشریف لائے جو اہل شہر کی طرف سے آپ کو دیا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ لینن پارک (سیسہ مئو) تشریف لیگئے جہاں آپ نے تقریباً ۵۰ ہزار کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کانگریس کو کسی بھی ہندوستانی سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کانگرس کو ووٹ دے بلکہ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر چند مہینوں کے بعد کانگرس کو آزادی نہ ملے تو کیا آپ اس کے لئے قربانی کرنے کو تیار ہیں اور اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کانگرس کو ووٹ دیجئے ورنہ نہیں آگے چل کر آپنے کہا کہ اب زمانہ بہت بدل گیا ہے چھوٹے چھوٹے ملک اس بات پر مستعد ہو گئے ہیں کہ یا تو آزادی لیں گے ورنہ مر مٹیں گے۔ تو کیا ہندوستان جہاں ۴۰ کروڑ انسان رہتے ہیں وہ غلامی کو برداشت کر سکیگا۔ مزدوروں کے متعلق آپ نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی حکومت ہو سب کام آپ کے خواہش کے مطابق ہوں جب آپ ملوں میں کام کرتے ہیں تو یہ حق آپ کو ہونا چاہیئے کہ کپڑے کا بیوپار کس ڈھنگ سے ہو تاکہ کوئی ننگا نہ رہ سکے۔ سوراج کی ضرورت اس لئے ہے کہ کوئی غریب نہ رہ سکے۔ میں اپنے مزدور بھائیوں سے صاف کہدینا چاہتا ہوں کہ ایک زمانہ تھا کہ گولیاں تک چل رہی تھیں ہماری ماں بہنوں پر لاٹھیاں چل رہی تھیں کانگرس کے لیڈر مہاتما گاندھی۔ مولانا ابو الکلام آزاد اور نہرو جی وغیرہ جیل میں تھے۔ ایسے وقت میں جو لوگ ،،پبلک کی جنگ،، کا نعرہ بلند کرتے تھے حکومت کا ساتھ دینے کی بابت کہتے تھے۔ وہ ملک کے دشمن تھے اس کے بعد آپ نے کانگرس کی عظمت کا ذکر کیا۔ آپنے ہندو مسلم اتحاد پر بولتے ہوئے کہا کہ ہندو مسلمان ہزاروں برس سے ساتھ رہتے ہیں قدرت نے ان دونوں کو بھائی بھائی بنایا ہے اور دنیا میں جہاں جہاں مسلمان ہیں سب کانگرس کے ساتھ ہیں آزادی ہم کو کسی کی امداد سے نہیں بلکہ اپنی طاقت سے ملیگی۔ بہر حال میری آپ سے اپیل ہے کہ آپ کو آزادی کی جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

رات کو ۹ بجے کملا اسٹریٹ میں آپ کی دعوت سر پدم پت سنگھانیا نے کی۔ ۲۲ر اکتوبر کو پنتھ جی مسافر خانہ تشریف لائے اور خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب نے مسافر خانہ آپ کو دکھایا آپنے مسافر خانہ دیکھ کر اور یہ خصوصیت معلوم کرکے کہ اس میں ہر مذہب و ملت کے مسافر آکر ٹھہرتے ہیں نہایت مسرت کا اظہار کیا اور معائنہ بک میں ایک تعریفی نوٹ لکھا۔

اس کے بعد آپ بہور تشریف لے گئے جہاں ایک بڑے مجمع میں تقریر فرمائی۔ چودھری عزت حسین صاحب رئیس و زمیندار بلہور نے آپ کو ایٹ ہوم دیا۔ وہاں سے واپس ہو کر ۸ بجے رات کو آپنے ایک نہایت عظیم الشان اجتماع کے سامنے پھول باغ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۳ ½ برس کے بعد آج پھر آپ لوگوں کے درمیان مجھے آنے کا موقع ملا ہے میں آج بہت بڑی طاقت محسوس کر رہا ہوں کہ میں آج ایسے لوگوں میں ہوں جن کے جذبات میرے جیسے ہیں۔ ملک نے آزادی کے لئے جو دیوانہ پن دکھایا ہے اس کو دیکھ کر میرا دل جتنا پھولا ہوا ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا آج جب میں گذشتہ باتوں پر غور کرتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ جنگ کے زمانہ میں کیسے جھوٹے وعدہ کئے گئے تھے لڑائی ختم ہو گئی لیکن آزادی۔ جمہوریت ذمہ دار حکومت وعدوں کی تکمیل کہیں نظر نہیں آتی۔ برطانیہ آج تیسرے درجہ کی طاقت ہو گئی ہے وہ آج اس قدر کمزور ہے کہ فلسطین جیسے چھوٹے ملک کا معاملہ بھی حل نہیں کر سکتی تو کیا ہمارا جیسا بڑا ملک ۴ ہزار میل کے فاصلے سے جکڑ کر رکھا جا سکتا ہے ایک سال کے بعد ہم آزاد ہو کر رہیں گے۔ ہم سے کہا جاتا ہے۔ کہ ہمیں آزادی دینے کے لئے وہ تیار ہیں لیکن ہم ۴۰ کروڑ ایک تو ہو جائیں لیکن میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں شریک ہونے والے امریکہ۔ روس اور برطانیہ کے تین سیاستدان جب کسی معاملہ میں ایک نہ ہو سکے تو پھر آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہندوستان کے ۴۰ کروڑ انسان ایک ہو جائیں ہم آج دیکھتے ہیں کہ جاوا جیسا چھوٹا ملک آزادی کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے سیام لبنان۔ جاوا۔ انڈوچینا۔ سب آج آزاد ہو رہے ہیں یا ہوں گے تو کیا پھر ہندوستان غلام رکھا جا سکے گا۔ چند مہینوں کی بات ہے یا تو ہم آزاد ہوں گے یا مر مٹیں گے۔

،،ہندوستان چھوڑو،، ہمارا نعرہ ہے اس نعرہ کو لگاتے ہوئے ہم دوسروں کی حکومت ختم کرکے آزاد ہوں گے بغاوت کا جو جھنڈا ہم نے سنہ ۱۹۲۰ء میں کھڑا کیا تھا وہ آج آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ ہم حکومت کے اس الزام کو قبول کرتے ہیں کہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء کی تحریک کی ذمہ داری ہم پر ہے حکومت ہم پر تشدد کا الزام لگاتی ہے لیکن جو حکومت خود تلوار کھینچے ہو اس کو تشدد اور عدم تشدد کے فیصلہ کرنے کا کیا حق ہے۔ ہمارے ہزاروں ساتھی آج بھی جیلوں کے اندر ہیں پھر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ الکشن میں ہم کو آزادی ہے یہ محض دھوکہ ہے ہم نے بغاوت کا اعلان کیا تھا ہم آج بھی باغی ہیں آگے بھی رہیں گے اور جب تک آزاد نہ ہو جائیں گے بغاوت ہی ہمارا مذہب رہے گا۔

ہم نے اپنی منسٹری کے زمانہ میں شراب۔ جوا۔ اور رشوت کے بند کرنے کی جو تدبیریں کی تھیں وہ سب ختم کر دی گئیں آئندہ ہم کو دراثت میں ملک میں ایمانداری قایم کرنے کا بوجھ ملیگا۔ لیکن ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جنگ کے چندہ کی زبردستی وصولی کی بابت کہا جاتا ہے کہ لوگوں نے خوشی سے چڑھا دیا۔ لوگوں نے وار فنڈ۔ کلکٹر۔ لاٹ صاحب کے پاس جاکر فرور کہا ہو گا کہ صاحب ہمارے پاس لڑکوں کو پڑھانے کے لئے پیسہ نہیں ہے۔ کھانے اور کپڑے کا انتظام نہیں ہے اس لئے ہم اپنی تنخواہ آپ کے نذر کرتے ہیں۔

الکشن میں آپ سے ووٹ دینے کے لئے کہنا بیکار ہے جب آپ نے کانگرس کے اشارہ پر گولیاں کھائیں۔ اپنی جائدادیں برباد کرائیں اپنی ماں بہنوں پر لاٹھی چارج کرایا تو ووٹ دینا کونسی بڑی بات ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اس ارادہ سے ووٹ دیں کہ اگر آپ کا ملک انتخاب کے بعد بھی آزاد نہ ہو تو آپ گولیوں کے چھیدنے کیلئے اپنے سینے کھول دیں گے۔ یہ ہمارے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ بنگال میں کچھ ہی مہینوں میں ۳۶ لاکھ آدمی بھوک سے مر گئے۔

خاکساروں اور مسلمانوں کے تصادم کا ذکر کرتے ہوئے آپنے مرنے والوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی ظاہر کی اور حکام کی لاپرواہی پر نکتہ چینی کی اور خاکساروں کے اس رویہ کی سخت مذمت کی۔ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق آپنے کہا کہ ایسا کوئی مسئلہ حقیقت میں نہیں ہے ہندوستان دونوں کا مادر وطن ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ آخر میں آپ نے آزاد ہند فوج کی آزادی کی پیاس کا ذکر کرتے ہوئے اُمید ظاہر کی کہ ملک کا ہر طبقہ ہر ایک دل اور ہر ایک اپنی عزت کرنے والا شخص کانگرس کے مقصد آزادی کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار رہے گا۔

۲۳ر اکتوبر ۴ بجے شام کو نزول میں شریمتی کستوربا گاندھی میموریل فنڈ کا پنتھ جی نے افتتاح کیا اس موقع پر شہر سے بہت کافی تعداد میں لوگ پہونچ گئے تھے۔

مسٹر [illegible] گپتا پریسیڈنٹ فنڈ نے پنتھ جی کو ہار پہنایا اور آپ نے بلڈنگ کی افتتاح کے لئے کہا۔ مسٹر [illegible] ٹنڈن نے اپنی رپورٹ پڑھی اور یہ کہا کہ اس عمارت پر تقریباً ۱۲ ہزار روپیہ لگ چکا ہے اور اتنا ہی اور لگے گا۔ لیکن یہ روپیہ فنڈ کے علاوہ چندہ کرکے خرچ کیا گیا ہے۔ اس وقت تک میموریل کے فنڈ میں ۴ لاکھ ۳۶ ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ جس میں سے تقریباً نصف ضلع کانپور کو مل جائے گا۔

پنتھ جی نے بھی ایک تقریر میں میموریل کے کام کو نہایت اہم بتلاتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ اس کام کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں گے۔

نزول کے راستہ میں گاؤں گاؤں پھاٹک بنا جھنڈیاں لگا کر پنتھ جی کا استقبال کیا گیا تھا۔

۲۴ر اکتوبر ۱ بجے دن کو تلک ہال کے اوپر کے حصہ میں پنتھ جی نے کانگرس کلب کا افتتاح کیا۔ سید بشیر الدین صاحب نے ایک مختصر تقریر میں اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ پنتھ جی نے اس موقع پر ایک نہایت دلچسپ تقریر کی اور نہ صرف کان پور بلکہ دوسرے مقامات پر بھی اس قسم کے کلبوں کے قائم کرنے کی رائے دی۔ آخر میں حاضرین کی چاء اور مٹھائی سے خاطر کی گئی یہ تواضع شرما [illegible] کی طرف سے کی گئی تھی۔

ناریل بازار۔ چوک صرافہ۔ نیا گنج۔ نوگھرا۔ لوہائی۔ سری گنیش شنکر ودیارتھی پارک وغیرہ وغیرہ میں پنتھ جی کو بلایا گیا تھا۔ اور پنتھ جی کی خدمت میں تھیلیاں پیش کی گئیں چوک صرافہ میں تھیلی کون پیش کرے اس کا نیلام ہوا اور چار سو میں بولی چھوٹی۔ کاہو کی کوٹھی میں پنتھ جی کو پہنایا ہوا ہار ۱۶۱ روپیہ میں نیلام ہوا۔

پنتھ جی کو کملا اسٹریٹ بہاری نواس۔ پریتم نواس اور باگلا کاٹج میں دعوتیں دی گئیں اور ان کی خدمت میں تھیلیاں پیش کی گئیں۔

باگلا کاٹج میں کسی بیوپاری کے اُمیدوار نہ بنائے جانے کی شکایت کے جواب میں پنتھ جی نے کہا کہ۔ ہم نے صحیح فیصلہ کرنے کی کوشش کی ہے پھر بھی اگر کانگرس کی طرف سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ آگے ظاہر ہو جائے گی اور اگر غلطی نہ ہو کر صحیح کام ہوا ہے تو وہ بھی آگے چل کر معلوم ہو جائے گا۔ لیکن اس دفعہ کا انتخاب تو لڑنے کا پروگرام ہے ہم تو آپ ہی لوگوں کے لئے میدان صاف کرنے جا رہے ہیں۔

لالہ رام رتن گپتا نے ۷ ہزار ۶ سو روپیہ لالہ رامیشور پرشاد باگلا نے ۱۵ ہزار روپیہ کپڑا کمیٹی نے ۵ ہزار روپیہ دیا پنتھ جی کو کان پور سے ۲ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی تھیلیاں وصول ہوئی ہیں یو۔پی کے لئے ۲۵ لاکھ کا کوٹہ مقرر ہوا ہے اس میں سے کان پور کا کوٹہ ۱۰ لاکھ روپیہ ہے۔ غرض ۴ روز کے سرگرم پروگرام کے بعد ۲۴ر اکتوبر کی شام کو آپ بذریعہ کار کان پور سے لکھنؤ نہایت خوش و خرم تشریف لے گئے۔

خاکساروں کے جلسہ میں خونی ڈرامہ

۷ بجے شام کو پریڈ گراؤنڈ میں خاکساروں کا ایک جلسہ کلام پاک سے شروع ہوا اور بعد ازاں خاکساروں نے نظمیں پڑھیں اور اس کے بعد خاکساروں کے [illegible] عبد الصمد سراج الدین آف مدراس اسٹیج پر تقریر کرنے کے لئے آئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی تقریر نہایت مؤثر [illegible] تھی جلسہ میں کافی تعداد میں مسلم لیگی بھی پہونچ گئے تھے انہوں نے شروع میں تقریر میں مداخلت کی اور بعد ازاں شور و غل کرکے تقریر کرنا ناممکن کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ [illegible] باری شروع ہو گئی اور خاکساروں نے مسلم لیگیوں کو کمپونڈ سے باہر بھگا دیا اور اپنا جلسہ پھر شروع کر دیا۔ اس کے فوراً معمولی پولیس اور آرمڈ پولیس آ گئی لیکن خاکساروں کا جلسہ نہایت سکون کے ساتھ ۱۰ بجے رات تک ہوتا رہا [illegible] مسلم لیگیوں نے خاکساروں کے جلسہ میں جا کر اودھم بازی مچائی وہ انتہائی معیوب ہے۔ اور ان کو کسی طرح نہیں پہونچتا کہ وہ کسی دوسرے خیال کے مسلمانوں کا جلسہ کو نہ ہونے دیں لیکن خاکساروں نے اس کا جو جواب دیا ہے وہ حد درجہ قابل افسوس ہے مخالفین پر تو دلیل حملہ کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۵ مسلمان زخمی ہو کر اسپتال میں داخل ہوئے جس میں سے [illegible] مسلمان دوسرے دن انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) اور باقی ۳ اسپتال میں ہیں جو انشاء اللہ صحت یاب [illegible] خاکساروں کے موجودہ طرز عمل کی کوئی جماعت بھی [illegible]

سدِ نگاہ

آجکل ہندوستانی مرد بڑے جوش وخروش کے ساتھ خود اختیاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان کی عورتوں کو خود اختیاری حاصل بھی ہو چکی ہے اور چونکہ موجودہ زمانہ عورتوں کی ترقی کا دور ہے اس لیے وہ ہندوستان کے مردوں سے آگے قدم مارتے ہوئے ان سے پہلے خود اختیار ہو گئی ہیں۔

ہندوستانی عورتوں کی خود اختیاری کا مظاہرہ حال میں کراچی کے ایک بازار بولٹن مارکیٹ میں بڑی شان کے ساتھ ہوا۔ دوکاندار اپنی دوکانوں پر بیٹھے تھے اور راہگیر راستہ چل رہے تھے۔ کہ دفعتاً انھوں نے دیکھا کہ عورتوں کا ایک لشکر بازار میں نمودار ہوا اور اس نے پیاز بیچنے والوں کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ یہ عورتیں بیلنوں سے مسلح تھیں اور پیاز بیچنے والوں کے سروں پر بیلن گھماتے ہوئے ان سے کڑک کڑک کر پوچھ رہی تھیں کہ موذی کاٹوٹھا راستیاناس جائے۔ بتاؤ ایک روپیہ سیر پیاز کیوں بیچ رہے ہو۔

کراچی کے ان خود اختیار عورتوں کے پیاز فروشوں پر ٹوٹ پڑنے سے اچانک نازک حالات نمودار ہو گئے۔ تو لوگ ادھر اودھر سے دوڑ پڑے اور بڑی مشکل سے ان غضبناک عورتوں کے پنجے سے چھڑایا۔ معلوم ہوا کہ سٹہ بازوں نے پیاز کی قلت پیدا کر دی۔

اس سے پیاز مہنگی ہو گئی

کراچی کی عورتوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ فوراً خود اختیاری استعمال کرتے ہوئے پیاز بیچنے والوں کی مرمت کرنے بازار میں پہنچ گئیں۔

کراچی کی بیلن باز عورتوں کی خود اختیاری کا حال سن لینے کے بعد اب آپ لاہور میں ایک دیوی جی کی خود اختیاری کا مظاہرہ بھی دیکھ لیجئے۔

ایک پڑھی لکھی حسین جمیل دیوی جی ایک نوجوان پر لٹو ہو گئیں، مگر چونکہ اس نوجوان کے لچھن اچھے نہیں تھے۔ اس لیے دیوی جی کے والدین نے ان کی بہتری کے پیش نظر ان کے اس نوجوان سے ملنے جلنے کے مخالفت کی۔

دیوی جی نے والدین کے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے یک لخت اپنے منظور نظر سے ملنا جلنا ترک کر دیا۔ لیکن چند ماہ کے بعد دنیا یہ معلوم کر کے حیران رہ گئی کہ دیوی جی ماں باپ کے گھر سے فرار ہو کر اسی نوجوان کے آغوش میں پہونچ گئی ہیں اور آپ نے عدالت میں جا کر بیان دیا ہے کہ اب میری عمر اٹھارہ برس کی ہو گئی ہے۔ اس لیے میں قانوناً اپنی مرضی سے جس کے ساتھ چاہوں رہ سکتی ہوں۔ جب والدین نے مجھے منع کیا تھا تو اس بنا پر چپ ہو گئی تھی کہ میرے قانونی سن بلوغ میں چند مہینے کی دیر تھی۔ اب میں قانوناً خود مختار ہوں اس لیے والدین کو میرے رویہ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہندوستان کی عورتیں کس طرح خود اختیاری کے معاملے میں مردوں سے میلوں آگے نکل گئی ہیں۔

وزیر اعظم مصر سے مستعفی ہونیکا مطالبہ

قاہرہ - ۱۹ - اکتوبر - مرکزی وفد کمیٹی کا اجلاس پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ وزیر اعظم نقری پاشا سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ موجودہ کیبنٹ اب زیادہ عرصہ تک برسر اقتدار رہنے کے لیے موزوں نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مصر کے قومی جذبات کا بچاؤ کرنے میں ناکام رہی ہے رزولیوشن میں آزادانہ عام چناؤ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ادب لطیف

جبشیوں کے گیت

رات کو دیر سے سونے کی اجازت تھی؛

صبح سے پہلے اٹھ پڑنے کا حکم تھا۔

قیدیوں کی دنیا میں گیارہ بجے دوپہر نہیں ہوتا۔

دن رات آہنی زنجیروں سے پاؤں بندھے رہتے ہیں

سڑکوں کو کوٹنے میں صبح سے شام تک،

آرام کئے بغیر،

جسم چور چور ہوتا تھا، ہاتھ تھک جاتے تھے،

اگر بیٹھ جاتا تھا تو، مار پڑتی تھی، سزا بڑھ جاتی تھی،

انصاف کرنیوالے تم کیسے جج ہو؟

گوروں اور کالوں کا انصاف جدا کرتے ہو۔

پرماتما کے سامنے کیا جواب دو گے؟

پربھو ہے بہت نزدیک، انصاف ہے بہت دور،

دنیا کی دھند میں دیکھ نہیں پاتا ہے،

پاؤں میں پڑی ہوئی آہنی زنجیروں کی،

اٹھتی ہوئی، دردناک آواز سنتا نہیں،

---

*وہ جانتے ہیں کہ فلم ساز جن تیوروں کے ساتھ ان سے پیش آئیں گے وہ ان کے لیے ناقابل برداشت ہونگے۔

ہندوستان کے فلم سازوں نے اپنی اس ذہنیت کا بعض مواقع پر مظاہرہ کر کے ملک کے بلند پایہ اور مستند افسانہ نگاروں اور ادیبوں کو کس قدر بیزار کر دیا ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ گو اس وقت افسانہ نگاروں اور فلم سازی میں سونے دریا بہہ رہا ہے۔ لیکن باکمال افسانہ نگار اور ادیب اس کے باوجود صنعت فلم سازی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ فلم ساز خود کو افسانہ اور ادب کا ماہر سمجھتے ہیں اور وہ کسی بڑے سے بڑے ادیب کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ ہالی وڈ میں فلم ساز افسانہ نویسوں کی اتنی قدر کرتے ہیں کہ بعض اوقات ان کی کہانی خطیر رقم پر خریدنے کے بعد ڈائرکشن بھی انہی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے تصور کے مطابق تصویر تیار کر سکیں لیکن ہندوستانی فلم سازوں کی حالت یہ ہے کہ ان کو ملک کے ادیبوں اور افسانہ نگاروں سے اشتراک عمل کر کے ان سے استفادہ کرنے کا خیال ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اپنے خیال میں یہ خود اچھے سے اچھا افسانہ ترتیب دے سکتے ہیں۔ اور ان کو ادب نفسیات اور ڈرامائی اپیل کے بارے میں جو کچھ معلوم ہے وہ کوئی بڑے سے بڑا ادیب بھی نہیں جانتا۔ فلم سازوں کی اسی ناقدردانی اور خود بینی کی وجہ سے جتنی فلمیں تیار ہو رہی ہیں۔ ان میں سے نوے فیصدی کے افسانے بے سروپا اور پھسپھسے ہوتے ہیں اور فلم بین طبقے میں اس قسم کی تصویروں سے بیزاری روز بروز بڑھ رہی ہے۔

فلمسازوں کو چاہیئے کہ وہ اچھے افسانے فراہم کرنے کی کوشش کریں۔

آزاد ہند فوج نے حفاظت کی

کلکتہ - ۲۰ - اکتوبر - حال میں برما سے ایک مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ آزاد ہند فوج کے تین بازو تھے جن کے نام گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور رانی جھانسی بریگیڈ رکھے گئے تھے۔ رانی جھانسی بریگیڈ کی انچارج ملایا کی ایک مہیلا تھیں جن کا نام لکشمی بائی اور عمر ۲۵ سال تھی۔ ان فوجوں نے مل کر امپھل پر حملہ کیا۔ لیکن اسے ہار ہوئی۔ رنگون واپس آنا پڑا۔ اور وہاں ہتھیار ڈالدیے۔ تمام غیر سرکاری رپورٹیں اس بارے میں متفق ہیں کہ آزاد ہند فوج نے جاپانی دور میں ہندوستان کی جان و مال اور عزت کو بچایا۔ اور ان کے چلے جانے کے بعد لوٹ مار شروع ہوئی تو آزاد ہند فوج اور آزاد برما فوج نے برما کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا اور عوام کی جان و مال کی حفاظت کی۔

عالمِ نسواں

اے عورت

ایک انگریز خاتون کے خیالات

(از مس ریحانہ جمال ہاشمی)

اے عورت! تو فطرت کی وہ طاقت ہے جو ازل سے ابد تک سرگرم کار رہیگی۔

اے عورت! تو انسانیت کی ماں اور قدرت کی بیٹی ہے

اے عورت! تو نے انسانیت کو اپنی گود میں پالا ہے۔ اور تاریخ کو دودھ پلا کر پرورش کیا ہے۔

اے عورت! تو قوموں کی شفیق معلمہ اور سلطنتوں کی مہربان دایہ ہے۔

اے عورت! تیرے امکانات لامحدود اور تیری طاقتیں [illegible]

اے عورت! تو شہنشاہوں کے محل کا چراغ اور غریبوں کے جھونپڑے کا دیا ہے۔ فاتحین تجھے سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہ تیرے سامنے سر جھکاتے ہیں۔

اے عورت! تو آدم کے پہلو سے پیدا کی گئی ہے۔ اور بنی آدم تیرے پیٹ سے متولد ہوئے۔

اے عورت! دنیا کے ہر واقعہ میں تیرا ہاتھ ہے اور ہر انقلاب میں تیری کارفرمائی دنیا کا کوئی واقعہ ایسا نہیں۔ جس میں تیری شخصیت کارفرما نہ ہو۔

اے عورت! تو رفیق احساسات پیکر لطیف جذبات کا مظہر اور سچی روحانیت کی پیامبر ہے۔

تری انسانیت کی طاقت حسن ظاہر کی دلکشیوں اور رعنائیوں سے بے نیاز ہے۔ جس طرح طوفان کا جلال سطح آب پر تیرنے والے کنول کے پھولوں سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ گناہ اور سیاہ کاروں کے اندھیرے میں تیرا وجود روشن مینار ہے۔

اے عورت! تو غم و آلام میں راحت و تسکین کی کان ہے تو نے شاعروں کو تخیل کی پاکیزگی اور مصوروں کو فن کی لطافت بخشی ہے۔ تو خود قدرت کا نغمہ ابدی ہے جو کبھی خاموش نہیں ہو سکتا۔

بہت سی قوموں نے تیری پرستش کی ہے اور بہت سے لوگوں نے تجھ سے پناہ مانگی ہے۔ ظاہر ہے تو مردوں کی تفریح کا اک ذریعہ ہے۔ مگر اے عورت! اس کے معنی یہ نہیں تو ان کی محکوم یا زیر دست ہے کیونکہ جس سے انسانی آنکھ حظ اٹھاتی ہیں۔ انسانی ارادے کے تابع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح تیری فطرت بھی ہر قسم کی غلامی اور محکومی سے بالاتر ہے۔

اے عورت! تجھ پر ان تمام فرشتوں کی طرف سے سلام جو نور اور حسن کے عناصر سے تیار کئے گئے ہیں۔

اے عورت! تیری شرم و حیا کا مقابلہ اس بیگانگی اور اجنبیت سے کیا جا سکتا ہے جو تمام قدرتی طاقتوں کا خاصہ ہے۔

اے عورت! فطرت کی تمام تخلیقی طاقتیں پردے میں رہی ہیں تو بھی فطرت کی تمام تخلیقی طاقت کا ایک زبردست مظاہرہ ہے اور کیونکر ممکن ہے کہ تو عوام کے سامنے بے حجاب ہو جائے۔

اے عورت! تو اک ایسا معمہ ہے جو ہر لمحہ نئے رنگ میں پیش ہوتا ہے۔

تیرا ارادہ اٹل۔ تیرا عزم بے روک اور تیری بہادری بے انتہا اور بے کنار ہے۔

اے عورت! دنیا کو ابھی تک تیرے وجود کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ مگر عنقریب وہ آ رہا ہے کہ فطرت تجھے بے نقاب کرے گی اور تو اپنی قدرتی رعنائیوں کا تاج پہن کر زندگی کی اسٹیج پر نمودار ہوگی۔

اے عورت!

سابق مسلم میئر کلکتہ کارپوریشن

کلکتہ - ۲۰ - اکتوبر - اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ مسٹر اے کے زکریا سابق میئر کلکتہ کارپوریشن نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کانگریس کے ٹکٹ پر مرکزی اسمبلی کے انتخاب کے لیے کھڑے ہوں گے۔

بچوں کی دنیا

کمال پاشا

ملک عرب کے مشرق میں ٹرکی ہے۔ اس ملک کے سلونیکا شہر میں ایک چنگی کے کلرک کے یہاں ۱۸۸۱ء میں ایک لڑکا پیدا ہوا وہی آج غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے نام سے دنیا میں مشہور ہے۔ بچپن میں مصطفےٰ بالکل چنچل نہ تھے اور ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچا کرتے تھے۔ تعلیم شروع بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ان کے والد نے انتقال کیا۔ مصطفےٰ کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونا پڑا۔ ان میں اپنی مدد آپ کرنے کی بنیاد بچپن ہی سے پڑ گئی۔ دیکھا گیا ہے کہ اس دنیا میں زیادہ تر انھیں لوگوں کی عزت ہوئی ہے جو دوسرے کا سہارا نہیں ڈھونڈھتے۔

مصطفےٰ کی عقل بہت تیز تھی۔ ان کو محنت سے محبت تھی۔ اسی سبب سے مدرسہ میں ماسٹروں نے ان کی فیس معاف کر دی۔ ان کی والدہ کا خیال تھا کہ انھیں مذہبی تعلیم دیکر مولوی بنائیں۔ لیکن ان کو فوجی تعلیم سے زیادہ شوق تھا۔ جب فوجی افسروں کو ان کی خوبصورت اور چمکدار وردی میں دیکھتے تھے تو ان کے دل میں بھی امنگ آتی تھی۔ آخر چھپ کر یہ فوجی مدرسہ میں پڑھنے لگے۔ اور مقررہ وقت پر اس مدرسہ کے سب امتحان پاس کر لیے۔ لیکن پھر بھی آرزو پوری نہیں ہوئی۔ اور قسطنطنیہ کے ملٹری کالج میں داخل ہو کر وہاں کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے حساب کے ماسٹر صاحب کا نام بھی مصطفےٰ تھا۔ ایک دفعہ ان سے ایک سوال حل نہ ہو سکا۔ جس کو ان مصطفےٰ نے آسانی سے حل کر دیا۔ ماسٹر صاحب نے کہا تم مصطفےٰ کمال ہو۔ اسی دن سے ان کا نام مصطفےٰ کمال پڑ گیا انھیں شعر و شاعری کا بھی شوق تھا اور شروع میں کچھ اشعار بھی کہے جو عام فہم فوجی معاملات پر ہیں اور نہایت عمدہ ہیں۔

ٹرکی کی حالت اس وقت بہت خراب تھی ان کو شروع ہی سے ملک کی خدمت کا خیال تھا اور یہی نشہ سوار تھا۔ ہر دم انقلاب کی باتیں سوچا کرتے تھے ان کو اپنے ملک کی طرز حکومت کے بدلنے کا خیال پیدا ہوا اور ایک خفیہ سوسائٹی بھی بنائی جب ان کی تعلیم ختم ہو گئی تو یہ فوج کی لفٹنٹ بنائے گئے اور خفیہ طور پر سوسائٹی کا بھی کام برابر کرتے رہے۔ جس کی اطلاع جاسوسوں کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو مل گئی اور ان کو تین چار مہینے کی سزا ہوئی۔ لیکن ان کا دل پتھر تھا۔ انھوں نے جیل خانہ کی تکلیف کو خوشی سے برداشت کیا اور وہ جیل نہ چھوڑا ۱۹۰۲ء میں یہ جلاوطن کر دیے گئے۔ ملک شام میں رہنے کے لیے حکم ملا وہاں ان کو اور زیادہ موقع ملا۔ بہت سے نوجوان ان کے دوست ہو گئے۔ جن کو انھوں نے اپنا ہمخیال کر لیا۔ ان دوستوں میں سے اکثر بڑے بڑے افسر تھے۔ ان کی کوشش اور مدد سے یہ پھر سلونیکا واپس آ گئے۔ اور فوج میں نائب کا عہدہ مل گیا۔ لیکن خفیہ طور پر وہی کام برابر جاری رہا۔

۱۹۰۲ء میں ملک میں ہلچل پڑ گئی اور حکومت ایک دوسرے شخص کے ہاتھ آ گئی۔ لیکن جو یہ چاہتے تھے وہ نہ ہوا۔ پھر بھی اپنی فوجی افسری کی حالت میں وہ کام کر دکھایا جسکو یورپ کے جنرل دیکھکر دانتوں تلے انگلی دباتے تھے۔ فرانس اور اٹلی کی فوجوں کو شکست عظیم دی اور اس کے چھکے چھڑا دیے۔ آخران کا سکہ ان کے دلوں میں بیٹھ گیا۔ یورپ کی فوج ان کے نام سے بھاگتی تھی۔ وہ ترکی فوج لڑائی کا نام سنکر بھاگ جاتی تھی اب وہ کمال پاشا کی تعلیم اور ماتحتی میں پوری دکھانے لگی چنانچہ یورپ کی فوجیں ان کا لوہا ماننے لگیں۔ تین ہی مہینہ میں فوجی تعلیم دے کر نئے آدمیوں کو پورا سپاہی بنا دیا۔

(باقی صفحہ ۵ کالم ۳ کے نیچے)

پردۂ فلم

اچھے فلمی افسانوں کی کمی

اچھے فلمی افسانوں کی اس وقت کتنی ضرورت ہے اس کا اندازہ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً نوے فیصدی فلمی تصویریں آجکل افسانے کے اعتبار سے ناکام نظر آتی ہیں۔ اور بقیہ دس فیصدی میں بھی کسی معجز نگار ڈائرکٹر کی کامیاب ہدایت کاری یا کسی اداکار کی اداکاری ہی بڑی حد تک تصویر کی کامیابی کا سبب ہوتی ہے۔

ان دس فیصدی فلموں کو چھوڑ کر باقی نوے فیصدی فلمیں آجکل فلمی ہندوستان میں ایسی تیار کی جا رہی ہیں جن میں افسانے کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے فلمسازوں کا بغیر اچھے افسانوں کے فلمیں تیار کرنا فلم بین طبقے کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔

ہالی ووڈ میں فلموں کے لئے بہترین اداکاری کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں اور بہترین سیٹ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ مگر ہالی ووڈ کے فلمساز جس چیز کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرتے ہیں وہ تصویر کا افسانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ ہالی ووڈ کی کسی فلم کو بھی دیکھیں آپ کو محسوس ہوگا کہ تصویر کے افسانے کو زیادہ سے زیادہ محنت سے تیار کیا گیا ہے اور اسے پرکشش اور نتیجہ خیز بنانے کیلئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا۔

مگر ہندوستان کے فلمسازوں کی عجیب وغریب ذہنیت یہ ہے کہ ان کے نزدیک فلمی افسانہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ ان کی لغت میں بے سروپا واقعات کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر ان کے ساتھ چند ناچ اور گانے چپکا دینے سے کامیاب فلمی تصویر تیار ہوتی ہے۔

افسانے کی جانب سے فلمسازوں کی لاپرواہی کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستانی فلموں میں نہ تو کوئی کشش ہوتی ہے نہ اداکاری کی جیتی جاگتی تصویریں معلوم ہوتی ہیں۔ اس قسم کی تصویریں معلوم ہوتے ہیں۔ اس قسم کی تصویریں مارکیٹ میں بھیج کر نادان ہندوستانی فلمساز ہندوستانی صنعت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کیونکہ فلم بین طبقے کے بیدار مغز افراد کی اب یہ رائے ہوتی جا رہی ہے کہ ہندوستانی فلمیں دیکھنا محض تضیع اوقات ہے اور ہندوستانی فلمساز صرف پیسہ بٹورنے کی غرض سے اندھا دھند فلمیں تیار کرتے ہیں تاکہ فلم بین طبقے کو بیوقوف بنا کر لوگوں کی جیبیں خالی کر سکیں۔

ہندوستان کے فلم بین طبقے پر اچھے افسانوں کی فلمیں تیار نہ ہونے کا جو اثر پڑ رہا ہے اسکا ر دفلم سازوں پر یہ ہونا چاہیئے کہ انھیں اچھے افسانے مہیا کرنے کی فکر ہو تاکہ آئندہ بہتر سے بہتر افسانوں کی فلمیں تیار ہوں۔ لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ ہندوستانی فلمسازوں پر فلم بین طبقے کی اس ناراضگی کا ذرا بھی اثر نہیں ہے اور یہ حسب سابق صنعت فلم سازی کی اس بنیادی ضرورت کی تکمیل کی طرف سے آنکھیں بند کیے ہیں۔

اچھے افسانوں کی فراہمی اسی حالت میں ممکن ہے جب فلم ساز ملک کے اچھے لکھنے والوں تک رسائی حاصل کر کے معقول معاوضے دیکر ان سے فلمی افسانے لکھوائیں۔ لیکن فلم ساز خود کو فلمی افسانہ اور افسانوی ادب کا اتنا زبردست ماہر خیال کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک ملک کا کوئی بڑے سے بڑا ادیب بھی فلمی افسانے کے بارے میں وہ کھٹکے کی باتیں نہیں جانتا جو ان کے ناخنوں میں پڑی ہوئی ہیں۔

ذرا غور فرمایئے کہ فلم سازوں کی اس بات کو اس حد تک تو درست کیا جا سکتا ہے کہ جو ادیب اور افسانہ نگار صنعت سے دور ہیں۔ ان کو فنی امور پر عبور حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ان کی یہ بات بھی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ فلم ساز صنعت کے گروہ سے واقف ہونے کی وجہ سے بعض ایسے مشورے دے سکتے ہیں جو ادیبوں اور افسانہ نگاروں کو نئے نئے راستے دکھا سکتے ہیں۔ لیکن فلم ساز یہ دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں کہ ملک کے جن افسانہ نگاروں کو نئے نئے راستے دکھا سکتے ہیں۔ لیکن فلم ساز یہ دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں کہ ملک کے جن افسانہ نگاروں اور ادیبوں کی قابلیت مسلم ہیں اور جو اپنے ادبی کارناموں پر ملک سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ فلم ساز افسانے اور ادب کو ان سے بھی زیادہ سمجھتے ہیں۔

فلمی افسانوں کے معاملے میں فلم سازوں کی اس ذہنیت کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے مستند افسانہ نگار اور ادیب فلموں کے لیے افسانوں کے لکھنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ*

قاہرہ میں انگلینڈ مردہ باد کے نعرے - قاہرہ - ۲۲ - اکتوبر - خدیو یونیورسٹی کے طلبا نے کل بڑے زور کا مظاہرہ کیا۔ وہ "انگلینڈ مردہ باد" کے "جابر مردہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔

اقوال زریں

ہر ظالم کے مقابلہ کے لیے ایک بڑا ظالم تیار رہتا ہے۔

اے مسافر قلم کی طرح خاموش کمر بستہ اور سر جھکائے منزل طے کر دنیا کی خطرناک وادی کو دلچسپ دیکھ کر خیالات کا قافلہ نہ ٹھہرا۔

اگر تو خدا کی قدرت کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو دل کی یعنی آنکھ کی شعاع زمین و آسمان کے بیچ ڈال کر دیکھ خدا کیسا ہے۔

ایک تندرستی ہزار نعمت ہے۔

خدا نے اپنی رحمت کی بہار کے ساتھ اپنے قہر کی خزاں بھی پیدا کی ہے۔

سرائے کو گھر نہ بنا کہ کارواں کا مستقل کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔

اپنی تعریف عطر فروش کی طرح نہ کرو۔ کیونکہ مشک خود خوشبو دیتا ہے۔

اپنے سے نیچے کو ذلت کی نظر سے نہ دیکھ تاکہ تیرا چھوٹا تجھ کو بڑا سمجھے۔ ۴

موج تبسم

پاسپورٹ کے ایک افسر نے ایک مسافر سے پوچھا۔

کیا تم برطانوی رعایا ہو؟"

اُس نے جواب دیا:۔

میری ماں انگریز خاتون تھی، لیکن اس نے اٹلی میں ایک فرانسیسی سوداگر سے شادی کر لی تھی۔

پاسپورٹ کے افسر نے پوچھا،

"تم پیدا کہاں ہوئے تھے؟"

مسافر نے جواب دیا:۔

"میں ہسپانوی جہاز پر افریقہ کے ساحل پر پیدا ہوا تھا"

پاسپورٹ افسر:

"تم نے اپنی زندگی کہاں بسر کی؟"

مسافر نے جواب دیا:۔

"میرے باپ کا امریکہ میں انتقال ہو گیا۔ میری ماں مجھے لے کر ہالینڈ چلی آئی۔ وہاں اس کا بھی انتقال ہو گیا میری عمر اس وقت چار سال تھی۔ مجھے ایک روسی نے اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور وہ مجھے ٹرکی لے آیا،

اب میں چین میں ملازم ہوں،

"بس بس مجھے معلوم ہو گیا تم اپنی ذات سے انجمن اقوام ہو"

---

۴ سوچ اور اچھی طرح کہ قبر کے مکان میں آرام کی گدی کیسے لے گا۔

اپنے علم کے درخت میں عمل کے پھل دیکھ

دلچسپ معلومات

واٹر پروف کاغذ

جلد ہی مارکیٹ میں واٹر پروف کاغذ آنے والا ہے جس کے برساتی کوٹ، خیمے، موٹروں کی چھتیں، ٹوپیاں وغیرہ نہایت عمدہ بن سکیں گی اس کا موجد جیکو سلواکیا کا باشندہ ہے۔ وہ جلد ہی یہ کاغذ تیار کرنے کے لیے امریکہ میں ایک فیکٹری بنانے والا ہے۔ اس کاغذ کو پانی سے کوئی ضرر نہ پہونچے گا۔ اس پر سیاہی سے بھی نہایت عمدہ لکھا جاتا ہے اور چھاپہ کی سیاہی بھی اچھی طرح چڑھ جاتی ہے۔

چلتے پھرتے مکانات

جنگ کے بعد ایسے مکانات و عمارات تعمیر [illegible] ہوائی جہاز کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے جا سکیں گے اب یہ عمارات محاذ جنگ پر ہسپتالوں کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ پورے مکان کا وزن صرف ۴۲۰۰ پونڈ ہوتا ہے اور صرف چار آدمی اسے کسی بھی جگہ صرف دو گھنٹہ میں کھڑا کر سکتے ہیں، ایسی دیواروں کی دو اقسام تیار کی گئی ہیں جو گرمی و سردی و سردی سے محفوظ رکھیں گی۔

ہر ایک مکان میں سولہ فٹ مربع و آٹھ فٹ مربع کے دو کمرے ہوں گے جن میں آب و ہوا کا تسلی بخش انتظام ہوگا کھڑکیوں کو بند کیا جا سکتا ہے۔ ہر ایک مکان میں بارہ مریض رکھے جا سکتے ہیں۔

افسانہ

امیروں کے دکھ

از جناب محمد امین صاحب شاہ ترقیوری

گذشتہ سے پیوستہ

عجیب بات ہے، ایک ہاتھ گھما کر بولا دوسرے نے کہا۔ ایک ڈاکٹر سونے کو کہتا ہے دوسرا" کشن دھیمی آواز سے بولا" یہ کہتا ہے سرکار کو نیند نہیں آنی چاہیئے" نرس راجندر کے برابر کرسی بچھا کر بیٹھ گئی راجندر اس کے سر پر بندھے ہوئے سفید رومال کو دیکھ رہا تھا جس کے پلّو ہوا میں آہستہ آہستہ کانپ رہے تھے مسکرا کر بولی" جلد اچھا ہو جائے گا"

" ہاں میم صاحب" تلسی رام بولا،

منگت کے جی میں آیا کہ میم صاحب سے پوچھے کہ ان ڈاکٹروں میں کون زیادہ پڑھا ہوا ہے، کشن کہنی مار کر بولا" یہ ٹھیک بات نہیں ہے بڑے سرکار بگڑیں گے،

راجندر ہونٹوں پر زیادہ زبان خشکی کی وجہ سے پھیر رہا تھا، تلسی رام بولا" جل لاؤں؟ وہ سر ہلا کر بولا ہاں!

نرس چونک کر بولی" کیا لاتا ہے؟

" پانی پئیں گے سرکار"

" پانی" وہ بولی، ڈاکٹر کی ہدایت کا چارٹ اٹھا کر بولی' دوائی کے آدھے گھنٹہ کے بعد پانی دیا جائیگا'

" میم صاحب الیسا ظلم تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا"

" گر ہم تمھاری بات مانے گا یا ڈاکٹر کی"

" دو گھونٹ پانی پینے میں کیا ہرج ہے" منگت بولا،

" بہت ہرج کی بات ہے، دیکھو اس میں (چارٹ اٹھا کر) صاف لکھا ہے دوائی کے آدھے گھنٹہ کے بعد پانی" " تلسی رام بولا بڑے سرکار سے پوچھتے ہیں،

" ہاں ٹھیک ہے" نرس بولی،

تینوں گول کمرے میں آئے کنور صاحب فون پر بات کر رہے تھے ان کی طرف دیکھ کر آنکھ کے اشارے سے بولے" کیا ہے؟"

" سرکار پانی مانگ رہے ہیں میم صاحب منع کرتی ہیں"

وہ فون بند کر کے بولے" کیا کہتی ہیں"

تلسی رام بولا:۔ کہتی ہیں ڈاکٹر صاحب کا حکم ہے کہ آدھے گھنٹہ کے بعد پانی دیا جائے"

کنور صاحب ڈاکٹر بھٹناگر کا نمبر ملا کر بولے رجو پانی مانگتا ہے"

" اتنی جلدی" آواز آئی، دس منٹ اور رک جائیے،

" دس منٹ" کنور صاحب بولے، تلسی بول اٹھا گرمی کے دن ہیں دس منٹ بہت ہوتے ہیں سرکار کو بہت پیاس لگی ہے کنور صاحب کے ہاتھ فون پر پھر پڑے، گولاٹی صاحب رجو کو پیاس لگی ہے،

" پانی پلایئے نا پھر" آواز آئی،

" گر بھٹناگر کہتے ہیں دس منٹ کے بعد دینا چاہیئے"

" کوئی مضائقہ نہیں" آواز آئی،

" تو پھر نہیں، دیں ابھی،

" ہاں، رسیور رکھ دیا گھڑی دیکھ کر بولے آٹھ منٹ اور ٹھہر جاؤ"

تلسی رام نے سہم کر دیکھا سامنے کی دیوار کی گھڑی ڈھائی بجا رہی تھی، پلٹ کر چھوٹے کمرے میں چلے آئے راجندر نے چونک کر دیکھا جیسے وہ پانی کا انتظار کر رہا تھا انھیں خالی ہاتھ دیکھ کر بولا " پانی"

منگت تلسی سے بولا مجھ سے سرکار کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی،

" میم صاحب" کشن بولا" چپ رہو" آواز آئی بڑی نرس آ گئی تھی اس کے ساتھ ایک اور" ڈھائی بجے ڈیوٹی بدل رہی تھی،

" پانی لاؤ" راجندر چلایا" پانچ منٹ اور ٹھیرو" پہلی چلتے چلتے بولی، بڑی نے ٹمپریچر لیا" مسکرا کر بولی" ابھی دیتی ہوں پانی"

" بہت معمولی ہے بخار" نرس سے بولی،

" معمولی ہے تو اس قدر بندشیں کیوں ہیں"

تلسی رام آہستہ سے بولا،

منگت، راجندر کے پاؤں چھو کر بولا:۔

بدن تو بالکل ٹھنڈا ہے سرکار بھلے چنگے ہیں میں نے تو ایک بجے بھی دیکھا تھا تلسی نے کہا بخار جب بھی نہیں تھا۔

" پھر کیا تکلیف ہے سرکار کو"

" خاموش" بڑی نرس ڈانٹ کر بولی،

تین بجے، چار اور پھر پانچ بج گئے،

ڈاکٹر رحمٰن کریم، گولاٹی آئے اور چلے گئے رحمٰن کہتے تھے کہ آج انہیں کھانے کو صرف دودھ دیا جائے کریم کی تجویز تھی کہ دلیا کافی ہوگا، گولاٹی کی رائے تھی کہ فاقہ کیا جائے، فاقہ سے معدہ کی اصلاح ہو جائے گی، راجندر بولا مجھے بھوک ستا رہی ہے" نرسیں تینوں ڈاکٹروں کی رائے پر غور کر رہی تھیں کہ بھٹناگر آ گئے،

تلسی رام بولا ڈاکٹر صاحب سرکار کھانے کو کچھ مانگتے ہیں صبح سے ایک کھیل ان کے منہ میں نہیں گئی ڈاکٹر نبض دیکھ کر بولے،

نرس تم نے دوائی کی خوراک پلا دی'

" جی ہاں" وہ مسکرا کر بولی،

" انجکشن کا سامان لاؤ" بولے،

" ۳ بجے ڈاکٹر رحمٰن نے کونین کا انجکشن دیا ہے"

" کونین کا" بھٹناگر کسی قدر تعجب سے بولے۔

" اُن کا خیال ہے صبح انہیں جاڑے سے بخار ہوا تھا"

" خیر" بھٹناگر کچھ سوچتے ہوئے بولے تم سامان ٹھیک کر کے لے آؤ" نرس ملحقہ کمرے میں چلی گئی،

منگت، تلسی رام سے اشارہ کر کے بولا سرکار کو بخار جاڑے سے کب ہوا تھا؟"

وہ ہاتھ ہلا کر بولا" سر میں معمولی درد تھا بخار وخار کچھ نہ تھا۔

کشن نے کہا" رات دیر سے سوئے تھے شاید اسی لئے درد ہوا ہوگا،

" نیند تو نہیں آئی" ڈاکٹر راجندر سے بولا۔

" نہیں"

" بہت اچھا ہوا"

" کیا رات کو بھی جاگیں گے" تلسی رام ہمّت کر کے بولا،

" چپ رہو تم" ڈاکٹر بولا،

کنور صاحب آئے، ڈاکٹر مسکرا کر بولا" بہت ٹھیک ہے ان کی حالت، دو چار روز میں بھلے چنگے ہو جائیں گے۔

" اس سے پہلے نہیں ہو سکتا" کنور صاحب بولے

" میں پوری کوشش کروں گا کہ یہ کل ہی تندرست ہو جائیں، دیکھئے پھر انجکشن دے رہا ہوں،

" ہاں ضرور کیجئے" بولے،

نرس سامان ٹرے میں لگا کر لے آئی،

کنور صاحب کی نظریں رجو پر جمی ہوئی تھیں جیسے آنکھوں آنکھوں میں کہہ رہے ہوں رجو بیٹا کیا

ہو! کب اچھے ہوگئے تم، تمھاری ممی کل آجائیں گی تمھارے لئے اچھی اچھی چیزیں لائیں گی،

سات بجے راجندر کا جی چاہا کہ حسب معمول منگت کے ساتھ گھومنے کے لئے جائے گاڑی میں بیٹھ کر، ”اس نے خواہش کا اظہار ہی کیا تھا کہ تینوں نرسیں جمع ہوگئیں، مکمل ریسٹ لینی چاہیئے آپ کو،“ ایک بولی،

دوسری نے کہا، ”ٹمپریچر بڑھنے کا خطرہ ہے“

اور بڑی بولی، ڈاکٹر صاحب کا حکم نہیں ہے چپ چاپ لیٹے رہو،“

منگت سے ضبط نہ ہوسکا، بولا، سرکار جس روز سیر کو نہیں جاتے رات کو نیند نہیں آتی،

”بیماری کی حالت سیر ٹھیک نہیں“، بڑی نرس بولی،

”مگر سرکار تو بھلے چنگے ہیں“

”چپ“ نرس منھ پر انگلی رکھ کر بولی، منگت تلسی رام سے بولا،

”بازوؤں پر ٹیکے لگا لگا کر سرکار کو پلنگ پر ڈال دیا ہے اور آگے نہ جانے ابھی کیا کہنا چاہتا تھا کہ تلسی نے روک دیا، کمرہ روشنی سے جگمگا رہا تھا پنکھا فر فر چل رہا تھا،

”سرکار کو بھوک ستا رہی ہوگی“ کشن بولا،

راجندر بولا:- ”دودھ اور بیوں گا“

نرس اونگھتے ہوئے بولی ”ابھی تو پیا ہے دودھ“

راجندر خاموش ہوگیا،

گھڑی دس بجا رہی تھی، کشن تلسی رام کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

”بڑے سرکار نے بہت کم کھانا کھایا ہے اس وقت بھی“

”چھوٹے سرکار جب تک نہیں کھائیں گے وہ نہیں کھائیں گے“، تلسی رام بولا،

”بات تو یہی ہے“ منگت نے کہا، جھک کر بولا سرکار کی آنکھ لگ گئی ہے“

”ہاں“ تلسی رام سہمی نظر ڈال کر بولا نرس بازو پر سر رکھے سو رہی تھی،

اور پھر صبح، گذشتہ دن کی طرح ڈاکٹر دل کا تانتا بندھ گیا کنور صاحب بدستور پریشان نظر آرہے تھے رجو کو دوائی پر دوائی دی جا رہی تھی، آج وہ سچ مچ بیمار ہوگیا تھا۔۔ اسے اور حرارت تھی،

بھٹناگر کے بقول ری ایکشن ہوگیا تھا اور اس بیماری میں ٹمپریچر بہت خطرناک ہوتا ہے۔ کنور صاحب کے حواس باختہ تھے۔ آٹھ بجے ایک موٹر پورچ میں رکی۔ انھوں نے چونک کر دیکھا۔ رجو کی ممی آگئی تھیں،

”رجو کہاں ہے“؟ چھوٹتے ہی بولیں اور یہ سب ذکر کہاں گئے؟“ کنور صاحب افسردہ آواز میں بولے ”رجو کو بخار ہوگیا ہے“ ”بخار“ وہ چونک کر بولیں ”کب سے۔ کہاں ہے میرا بچہ“؟ اور جیسے یہ آواز رجو نے سن لی تھی چونک کر بولا ”ممی“، نرس مسکرا کر بولی ”ممی آگئیں تمھاری“ پردہ ہلا۔ کنور صاحب اس کی ممی کے ساتھ داخل ہوئے دس برس کا رجو اچھل کر بولا ”ممی“ نرس مسکرائی اس نے دوڑ کر رجو کو گود میں اٹھا لیا۔ ”کیا ہوئے میرے بچے کو؟“ رجو کو پیار کرتے ہوئے بولی۔ رجو مسکرا کر بولا۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا فیصلہ

(بسلسلہ کالم ۵)

ناگپور ڈویژن۔ مسٹر پی۔ کے

سنٹرل سی۔ پی سالوے۔

سنٹرل صوبہ ہندی ڈویژن۔ سیٹھ گووند داس اور مسٹر شیو داس درگا۔

(سنٹرل صوبہ اور برار زمینداری) مسٹر گنپت راؤ دانی

(برار) مسٹر پی۔ بی۔ گولے۔

مدراس گنجم معہ وزیگاپٹم (حلقہ) مسٹر نارائن مورتی

مشرقی گوداوری اور جنوبی گوداوری معہ کشنا (حلقہ گنگا راجو۔

گنٹور اور نیلور) مسٹر این۔ جی۔ انگا۔

چیتور اور حلقہ مدراس (اضلاع) مسٹر اننا سیام آئنگر

جنوبی رو کاوٹ معہ چنگلے پٹ) مسٹر آر۔ وینکٹا سوبھا ایڈیٹر

تنجور اور ترچنا پلی۔ مسٹر ٹی۔ وی۔ ٹاگر اچاری راؤ۔

مدورا اور رام ند معہ تنا ولی۔ مسٹر ایس۔ ٹی۔ آدھیمان۔

جنوبی کنارہ۔ اور نیلگری۔ مسٹر کے۔ کاردنا کارا۔

مدراس زمینداری) مسٹر ایم۔ کے جا چندرن

مدراس انڈین کامرس۔ مسٹر ٹی۔ اے رویا لنگا چیٹی آر۔

”ممی کیا لائیں میرے لئے“ منگت لدا پھدا اندر داخل ہوا۔ لو دیکھو کیا کیا لائی ہوں، مگر تم بیمار کیوں ہوگئے۔ جواب میں رجو پھر ہنس دیا، نرس بولی ”اسے لٹا دیجئے ٹمپریچر ہے“

تلسی رام بولا۔ کل صبح سر میں معمولی درد بتلاتے تھے بخار بھی نہیں تھا۔ آج البتہ ہوگیا۔ کہتے ہوئے تلسی رام کی آنکھیں چھوٹے سرکار کے بازو پر جم گئیں جو انجکشنوں کی تکلیف سے سوج رہے تھے اور شاید بخار اسی وجہ سے ہوگیا تھا، کنور صاحب نے دیکھا رجو ماں کے آنے سے کتنا خوش نظر آرہا تھا۔ ایک ایک چیز کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا!

٭ ٭ ٭

کمال پاشا

(بقیہ صفحہ ۳)

۱۹۱۴ء میں یورپ میں لڑائی شروع ہوئی جس میں ٹرکی نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ انگریزوں نے ٹرکی کے درۂ دانیال پر حملہ کیا اور بہت سے جنگی جہاز اور توپیں بحری لڑائی کے لیے روانہ کردیں۔ ادھر کمال پاشا کے پاس اتنا سامان تھا اور نہ اتنے سپاہی لیکن پھر بھی انگریزی فوج کو ایسی شکست دی کہ آج تک نہ بھولے ہوں گے۔ ان کو روس میں بھی لڑنے کے لیے بھیجا گیا اور ان کے مقابل بہت تجربہ کار جنرل تھے۔ لیکن ان سب کو کمال پاشا نے شکست فاش دی۔ اور وہ سب بھاگ گئے۔ ان کو جرمن کے جھگڑے کی وجہ سے استعفا دینا پڑا۔

اس کے بعد ٹرکی کی حالت دن بدن خراب ہونے لگی۔ اور ٹرکی سلطان کے اوپر غیر قوموں کا بہت رعب بیٹھ گیا۔ یونانیوں نے ٹرکیوں کا ایک حصہ دبا لیا۔ اس وقت کمال پاشا نے سلطان کے نام ایک خط لکھا اور صاف طور پر ظاہر کردیا کہ جیسا وہ چاہتا ہے۔ اگر ویسا نہ کروگے تو بہی خواہ ملک یا قوم پرست لوگ جیسا مناسب سمجھیں کریں گے۔ جس کی ذمہ داری سلطان پر ہوگی، پھر اونھوں نے ایک نئی فوج فراہم کرکے یونانیوں کو بہت بڑی زک دی۔ کمال پاشا نے یہ مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ اپنے ملک کو بالکل آزاد کرالیں۔ جب جرمن کی لڑائی ختم ہوئی اور جرمنی کو شکست ہوئی۔ تو کمال پاشا نے یہ اعلان کردیا کہ ٹرکی لڑائی کے خرچ کا ایک پیسہ بھی نہ دے گی اور ٹرکی میں کوئی غیر ملک والوں کی فوج نہ رہے گی۔ آخر کار یورپ کو ان شرائط پر رضامندی ظاہر کرنی پڑی اور نہ کرتی تو کرتے ہی کیا۔ جس کی لاٹھی اوس کی بھینس اونھوں نے بخوبی ظاہر کردیا۔ کہ وہ کسی شرط کو جو ملک کے خلاف ہوگی منظور نہ کریں گے۔ پھر سلطان تخت سے اوتار دیے گئے۔

مصطفےٰ کمال کا رعب وداب جملہ یوروپین قوموں پر بیٹھ گیا اور سب اسکی عقلمندی اور بہادری کی تعریف کرنے لگے۔ اس کے علاوہ ٹرکی کے رسم و رواج میں بہت سی اصلاحیں کیں۔ پردہ کا رواج حکماً اور قانوناً اٹھا دیا گیا۔ نماز کا طریقہ بھی بدل دیا گیا۔ اور بجائے جمعہ کے اتوار کی تعطیل کل ملک میں جاری کردی۔ ان کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی رفارم کیں۔ جن کا اثر یہ ہوا کہ آج ٹرکی ایک زبردست قوم شمار کی جاتی ہے اور اس کی فوج نہایت جوانمرد، مستعد، تجربہ کار اور بہادر سمجھی جاتی ہے۔

لیگی اُمیدوار سے مقابلہ

ترچنا پلی (بذریعہ ڈاک) ترچنا پلی والے خانصاحب ایم۔ بی۔ حمید نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی مدراس کے مسلم حلقہ سے مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر جمال محی الدین کے مقابلہ میں مرکزی آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے لیے بطور انڈی پنڈنٹ اُمیدوار کھڑے ہوں گے۔

آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا فیصلہ

پونا۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ کانگریس سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اس فیصلہ کے مطابق کہ باوجود تعداد حق رائے دہندگی کے انتخابات اس مسئلہ کے ماتحت لڑے جائیں کہ حکومت فوری طور پر ہندوستانیوں کے ہاتھ میں منتقل کردی جائے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس بمبئی ماہ ستمبر میں ہائی کمانڈ کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ ملک کو سنٹرل اسمبلی کے جنرل الیکشن کے لیے تیار کرے گو اس الیکشن سے کچھ نفع نہیں۔ سوائے اس کے کہ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ اپنی طاقت کو زیادہ اور محفوظ بنا سکے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں صوبائی پارلیمنٹری بورڈ بنائے گئے۔ جس کے کنوینر سردار ولبھ بھائی پٹیل مقرر کیے گئے ہیں۔ جو امیدوار کے ناموں کی اپنے اپنے صوبوں سے سفارشات کریں گے اور اس کا آخری فیصلہ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کرے گا ایسی سفارشات کے لیے آخری تاریخ ۱۶۔ اکتوبر تھی۔ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے آج مختلف صوبوں کے صوبائی پارلیمنٹری بورڈوں کی طرف کی گئی سفارشات پر مستقل چار گھنٹے بحث مباحثہ کے بعد ۱۴ امیدواروں کے ناموں کا اعلان کردیا ہے جو اپنے اپنے مندرجہ ذیل حلقوں سے سنٹرل اسمبلی کے لیے کانگریس امیدوار کے طور پر مقابلہ کریں گے۔ باقی امیدواروں کے ناموں پر کل اجلاس میں غور ہوگا۔ بنگال کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کرنے میں شاید ایک ہفتہ کی دیر ہوجائے جبکہ کہ ابھی تک ایسا کرنے کا وقت ہے۔

دہلی۔ (جنرل حلقہ) مسٹر آصف علی صاحب

(اجمیر میرواڑہ) جنرل حلقہ) مکٹ بہاری لال

صوبہ سرحد (جنرل حلقہ) خان عبد الغنی خاں

یو۔ پی۔ یو۔ پی۔ کے شہروں سے (غیر مسلم شہری حلقہ) مسٹر بال کرشن شرما۔

میرٹھ ڈویژن۔ (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر کشن چند شرما

آگرہ ڈویژن۔ (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر شری کرشن دت پالیوال

روہیلکھنڈ اور کماؤں (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر دامودر سروپ سیٹھ۔

الہ آباد اور جھانسی (غیر مسلم دیہاتی) پنڈت گووند مالویہ

بنارس اور گورکھپور۔ (غیر مسلم دیہاتی) بابو شری پرکاش

لکھنؤ ڈویژن) (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر موہن لال سکسینہ

فیض آباد ڈویژن۔ (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر جوگندر سنگھ

بمبئی بمبئی شہر (غیر مسلم شہری حلقہ) ڈاکٹر جی۔ دیش مکھ اور مسٹر ایم۔ آر۔ مسانی

بمبئی شمالی ڈویژن۔ (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر جی۔ وی ماولنکر۔

بمبئی سنٹرل ڈویژن۔ (غیر مسلم دیہاتی۔ مسٹر این۔ وی گاڈگل اور مسٹر بی۔ ایس ہیرے۔

بمبئی جنوبی ڈویژن۔ (غیر مسلم دیہاتی) مسٹر ڈی۔ پی کرمارکر

دی انڈین مرچنٹس چیمبر (حلقہ ہندوستانی کامرس) مسٹر منو صوبیدار۔

سندھ۔ (غیر مسلم) مسٹر سکھ دیو اودھار داس

بہار دربھنگہ معہ سارن (غیر مسلم) مسٹر ستیہ نارائن سنہا۔

مظفر پور معہ چمپارن۔ (غیر مسلم) مسٹر بپن بہاری ورما

اڑیسہ ڈویژن۔ (غیر مسلم) مسٹر بھاگیرتھی مہاپاترا

۴ ... نام بعد میں مشتہر کیا جائیگا۔

پٹنہ معہ شاہ آباد (غیر مسلم حلقہ) مسٹر رام نارائن پرشاد

گیا معہ مونگیر (غیر مسلم) مسٹر گوری شنکر سنہا

بھاگلپور پورنیا اور سنتھال پرگنے) مسٹر نارسی پرشاد جھنجھو والا۔

چھوٹا ناگپور ڈویژن۔ مسٹر رام نراین سنہا

(بقیہ کالم ۲ پر)

سمندر کی گہرائیوں میں!

(ایک جنگی نامہ نگار سے)

اگر برما میں بری اور ہوائی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ جاپانیوں کے راہ آمد و رفت یا سلسلہ رسل و رسائل کے خلاف بھی کارروائیاں جاری رکھی نہ جاتیں تو ۱۴ فوج کا برما میں اس قدر تیزی سے آگے بڑھنا ممکن نہ ہوتا۔ جاپانیوں کے "سپلائی" پر اتحادیوں کے حملوں نے جاپانیوں کی قوت مقابلہ کو بہت کمزور کر دیا تھا چنانچہ اتحادیوں کا اس قسم کا حملہ جنوب مشرقی ایشیائی کمان کی ایک زبردست فوجی چال تھی حالانکہ یہ کام اتنا شاندار تھا جتنا شاندار ایک عام حملہ کرنا یا ایک بڑے علاقہ پر ہونا ہوتا ہے۔ پھر بھی یہ بہت ہی اہم اور سودمند کارروائی ثابت ہوئی جو کہ اب تک پورے جوش کے ساتھ جاری ہے۔

ایک جنگی نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے جاپانیوں کی سپلائی لائن کو خراب کرنے کی ایک کارروائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کے لیے مجھے ایک ہزار میل سے زیادہ سفر کرنا پڑا۔ دراصل یہ جاپانیوں کے سمندری راستہ کو شدید نقصان پہونچانے کے لئے ایک خاص کارروائی کا ذکر ہے جو اب تک کھلے طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔

یہ اُن بہادر سمندری سپاہیوں کی کہانی ہے جو کہ دشمن کے سمندروں کی تہ میں گشت لگاتے رہتے ہیں اور صرف رات کے وقت اپنی آبدوز کشتی کے "جونگے" پانی کی سطح سے بلند کرکے تازہ ہوا حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کام بے مزہ ہوتا ہے۔ پورے جوش کے ساتھ بہت ہی انوکھی اور کھلنے والی زندگی گذارتے ہوئے ہفتوں گشت کرنے کے بعد شاید انھیں چند گھنٹوں کے لئے دشمن سے مقابلہ کرنیکا لطف اور موقعہ ملتا ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ کام کس قدر کٹھن ہوتا ہوگا۔ آبدوز کشتیوں کو گہرائی پسند ہے۔ جاپانی ساحلی کشتیاں مغرب کی طرف جانے میں ملایا کے ساحل سے سٹی ہوئی چلتی ہیں اور اُن کا پیچھا کرنے کیلئے ہمارے "بُرد لس" بھی اسی طرح جاتے ہیں۔ اتحادی آبدوزوں کے خطرہ کا خیال کرتے ہوئے جاپانی اپنا سامان کسی ایک بڑے جہاز پر لاد کر نہیں لے جاتے بلکہ انہیں مختلف چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بانٹ دیتے ہیں تاکہ وہ الگ الگ پیچھم کی طرف نکل جائیں۔

آبدوز کشتیوں میں ڈاکٹر نہیں ہوتے۔ چنانچہ کسی گشتی کارروائی کے لئے روانہ کرنے سے پہلے آبدوز کے تمام عملے کا پورے طور پر ڈاکٹری جانچ ہو جاتا ہے۔

آبدوز میں کھانا اچھا ملتا ہے۔ میں نے اس سے اچھا کھانا کوئی اور دوسرے قسم کی جنگی کارروائی میں نہیں کھایا ہے۔ خوراک ڈاکٹری قاعدہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اور اس کے استعمال کے وقت اور طریقوں پر نگہبانی کی جاتی ہے۔ گشت کے دوران میں عملوں کو کافی جسمانی ورزش نہیں ملتی۔ اس وجہ سے جن میں خاص وائیٹامن کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے اُس کی اچھی مقدار خوراک کے ساتھ دی جاتی ہے۔

بندرگاہ سے روانگی کے وقت آبدوز میں تازہ گوشت کا کافی انتظام ہوتا ہے۔ عملوں کو سمندر میں پہلے دو یا تین دنوں تک تازہ پھل ملتا رہتا ہے۔ لیکن اس کی سپلائی زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتی کیونکہ ٹھنڈا کیا ہوا پھل اس سے زیادہ عرصہ تک ٹھیک نہیں رہ سکتا۔

زمین کے سپاہیوں کی طرح سمندری سپاہی بھی چائے کے زبردست شوقین ہوتے ہیں۔ چائے کا دور ہر وقت رہتا ہے۔ بعض آبدوز کشتیوں کی انجن میں چائے تیار کرنے کا خاص انتظام رہتا ہے اس کے لئے تانبے کی ایک خاص قسم کی کیتلی ایجاد کی گئی ہے جو کہ آبدوز کشتیوں میں اب پائی جاتی ہے اور اُن کے عملے کارخانہ والوں کے دور اندیشی کی داد دیتے ہیں۔

جمعیتہ القریش

مکرمی ایڈیٹر صاحب سلام مسنون۔ براہ کرم سطور ذیل کو اپنے موقر اخبار میں شایع فرما کر ممنون ہونے کا موقع دیجئے۔ آپ کا ملک قریش

کانپور کو ہمیشہ یہ فخر رہا ہے کہ وہ اسلامی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش ہوا اگر یہ کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا کہ کانپور نے مسلمانوں کی ہمیشہ سیاسی رہنمائی کی ہے۔ ندوۃ العلماء کی ابتدا کانپور سے ہوئی۔ مسلمانوں کی سیاسی زندگی کانپور مسجد مچھلی بازار سے شروع ہوئی جمعیتہ علمائے ہند دہلی کی تاسیس جمعیتہ العلماء ہند کانپور کی ابتدا موتمر اسلامی کا شاندار اور نمایاں اجتماع زندہ دلان کانپور ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اور ان تحریکوں اور اجتماعات میں مسلمانوں میں نئی زندگی پیدا کر دی۔

قریش برادری کو بعض کنٹرول آرڈروں کی بنا پر اپنے پیشہ میں سخت دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ جانوروں کے نقل و حمل اور ذبیحہ پر چند پابندیاں [illegible] دقتیں ہیں۔ جسکی بنا پر قریش برادری اس راستہ سے گزر رہی ہے۔ اور اب اسے یہ طے کرنا ہے کہ ان کنٹرول آرڈروں سے اسے کیسے چھٹکارا نصیب ہو۔ اور انھیں بھی ان کے تناسب سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے قانون ساز جماعتوں میں شرکت کیلئے موقع ملے ان حالات کے پیش نظر کانپور کی قریش برادری نے یو۔ پی جمعیتہ القریش کی ایک اسپیشل کانفرنس ۳۔ ۴ نومبر سنہ ۴۵ء کو طلب کی ہے جس کی صدارت خان بہادر بھیا حاجی رشید الدین رئیس اعظم میرٹھ کریں گے تاکہ کانفرنس میں جمع ہو کر متذکرہ بالا امور پر غور کیا جائے۔ صوبجات متحدہ کی قریش برادری سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنائے اور اپنی زندگی کا ثبوت دے۔

عبد الملک قریشی۔ پروپگنڈہ سکریٹری
پراونشل جمعیتہ القریش۔ یو۔ پی۔ لکھنؤ

آزاد ہند فوج کے تین افسروں پر لال قلعہ میں تاریخی مقدمہ

نئی دھلی۔ ۱۸ اکتوبر۔ دہلی کے لال قلعہ میں ۵ نومبر سے آزاد ہند فوج کے تین ملزموں کپتان سہگل، کپتان شاہ نواز اور کپتان ڈھلین کے خلاف ایک تاریخی مقدمہ اس بنا پر چلے گا کہ وہ برطانی فوج سے نکل کر آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے جہاں انھوں نے تقریباً ۱۲ سو افسران کو تربیت دی ملک معظم کے خلاف جنگ کی اور ان ہندوستانی سپاہیوں کو مار ڈالا جو آزاد ہند فوج سے نکل کر پھر برطانی فوج میں شامل ہونا چاہتے تھے ملک معظم کے خلاف جنگ کا الزام غیر معمولی بین الاقوامی قانونی اہمیت کا ہوگا۔ کیونکہ ایک محکوم قوم کے جنگ آزادی چھیڑنے کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ کورٹ مارشل میں پانچ افسر ہوں گے جن میں سے غالباً ایک ہندوستانی ہوگا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ملزموں کی پیروی کریں گے بہت سے گواہان صفائی سلابہ اور برما سے آئیں گے ڈیفنس کمیٹی کے ممبروں، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو مسٹر آصف علی اور مسٹر رگھونندن شرن نے ملزموں سے ملنے کے بعد آپس میں مشورہ کیا معلوم ہوا ہے کہ آزاد ہند فوج میں، ڈیڑھ ہزار افسر اور پچاس ہزار سپاہی تھے اور تین لاکھ فوج کی بھرتی کا پروگرام تھا۔ ۸ کرور روپیہ جمع کیا تھا لیکن چونکہ سامان جنگ فراہم نہ ہوسکا اس لئے انتظامات مکمل نہیں ہوئے اور بعض اوقات اس فوج والوں کو گھاس اور پتیاں کھا کر زندہ رہنا پڑا ان کے نعرے تھے "دہلی کو کوچ"، "لال قلعہ میں فتح پریڈ"، آزادی ہند مقصد تھا اور جاپانیوں کی صرف بہ حیثیت معاون داخلہ کی اجازت تھی اور جب ان کے اور جاپانیوں کے پروگرام میں اختلاف ہوا تو تنازعہ بھی پیدا ہو گیا تھا۔ ہر ممبر کو یہ عہد لینا پڑتا تھا کہ وہ اپنی زندگی آزادی ہند کے لئے وقف کرتا ہے اس کے لئے پوری جدوجہد کرے گا جان کا خطرہ برداشت کریگا۔ ذاتی غرض کوئی نہ رکھے گا۔ سب ہندوستانیوں کو بھائی بہن سمجھے گا۔ مذہب، زبان یا علاقہ کا کوئی بھید بھاؤ نہ ہوگا۔ سبھاش بابو کو اس فوج میں نیتا جی کہا جاتا ہے اس فوج میں مذہبی اور فرقہ دارانہ یکجہتی مکمل تھی کھانے پینے میں چھوت چھات نہ تھی فوجی دستوں کے نام گاندھی اور جواہر لال کے نام پر سلام جے ہند کہہ کر ہوتا تھا۔

بحکم جناب صاحب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرہ پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۰ دفعہ ۹ ۴۹ سنہ ۱۹۴۵ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیرہ پور مقام کانپور

مہا سکھ ولد کندھئی قوم گڈریہ ساکن سلطانپور پرگنہ ڈیرہ پور۔ ضلع کانپور مدعی

بنام۔ مسماۃ پاروتی بیوہ بدری قوم گڈریہ ساکن سیدل پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت تفہیم کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجیے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائیداً اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

تمام پروگرام ملتوی

سکریٹری آنامکس انفیولشن حلیم مسلم کالج کانپور نے تازہ ترین بیان دیا ہے کہ اراکین آنامکس ایسوسیلشن نے یہ متفقہ طور پر طے کیا ہے کہ اسکا آیندہ پروگرام مسلم لیگ کے آیندہ انتخابات تک ملتوی کردیے جائیں اور طلباء مسلم لیگ کے الکشن کو کامیاب بنانے میں اپنی تمام تر کوشش صرف کریں۔

سرابایا پر ہندوستانی فوج کا قبضہ

لندن۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ جاوا میں سرابایا کے سمندری اڈوں پر ہندوستانی فوجیں قبضہ کریں گی۔

لندن میں متحدہ اقوام کی کانفرنس

متحدہ اقوام کے ایک تعلیمی اور ثقافتی ادارہ کے قیام کے متعلق لندن میں یکم نومبر ۱۹۴۵ء کو متحدہ اقوام کی ایک کانفرنس ہونیوالی ہے۔ جس میں شریک ہونے حکومت نے مندرجہ ذیل حضرات کو نامزد کیا ہے

حکومت ہند کے مستند نمایندے

حکومت ہند کے محکمہ تعلیم کے معتمد ڈاکٹر جان سارجنٹ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ اے ڈی لٹ۔

مستند نمایندے کے مشیر کار

(۱) تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کے ممبر راجہ کماری امرت کور
(۲) جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے پرنسپل ڈاکٹر ذاکر حسین پی۔ ایچ۔ ڈی۔
(۳) الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر امرناتھ جھا۔ ڈی۔ لٹ۔ ایف۔ آر۔ ایس۔
(۴) ریاست رامپور کے تعلیمی مشیر مسٹر کے۔ جی۔ سیدین (جو ہندوستانی ریاستوں کی طرف سے بھی نمایندگی کا فرض ادا کریں گے)

متعلقہ حکام سے مشورہ کرنے پر اور ان کی رضامندی حاصل کر لینے کے بعد مستند نمایندے اور ان کے مشیروں کو نامزد کیا گیا ہے۔

یہ حضرات آج دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوگئے ہیں۔

انڈین نیشنل آرمی کے ۳۰ افسران کے خلاف مقدمہ

دہلی۔ ۱۹۔ اکتوبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ انڈین نیشنل آرمی کے صرف تیس افسران کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ باقی افسروں کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو چھوڑنے میں کافی فراخدلی کا اظہار کیا گیا ہے جو غیر فوجی عہدوں پر مامور تھے۔ اور جنھیں جاپانیوں کی طرف سے زبردستی لڑنے کو تیار کیا گیا تھا۔

امریکہ روس کو قرضہ دے گا

واشنگٹن۔ ۱۸۔ اکتوبر۔ روس اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے متعلق امریکہ روس کو ۳۰ سے ۴۰ کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گا۔ اس رقم سے روس امریکہ سے وہ مال خرید سکے گا جو یوم فتح کے بعد روک لیا تھا۔ روس یہ رقم تیس سال کے اندر ادا کردے گا۔

آئینۂ کان پور

(بقیہ صفحہ ۲)

یوم دیا نرائن نگم — مسٹر آئین شہابی سکریٹری حلقہ ادبیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ حلقہ ادبیہ کی طرف سے ۲ر نومبر ۸ بجے رات کو مولانا محمد علی میموریل اسکول میں "منشی دیا نرائن نگم" کی یادگار میں ایک مجلس مذاکرہ اور بزم مشاعرہ جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیقی رئیس کانپور کی صدارت میں ہوگی۔
عنوان نثر:— منشی دیا نرائن نگم کی زندگی کا کوئی پہلو۔
عنوان نظم:— منشی دیا نرائن نگم
مصرع طرح:— بے کیف ہیں یہ ساغر و مینا ترے بغیر

مڈیکل ایسوسی ایشن — ۲۰ر اکتوبر کو مڈیکل ایسوسی ایشن کے جلسہ میں آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا:— ڈاکٹر عبدالصمد (پریسیڈنٹ) ڈاکٹر بی۔ ان بھلے اور ڈاکٹر ایس۔ ان۔ مصرا (وائس پریسیڈنٹ) ڈاکٹر بی۔ ان۔ باجپئی (آنریری سیکرٹری) ڈاکٹر آر۔ کے جلوٹا (جائنٹ سکرٹری) ڈاکٹر ایس۔ ڈبلو۔ سکنیٹ (آنریری لائبریرین) ڈاکٹر ال۔ سی۔ ککر (آنریری ٹریزرر)

اسمبلی ووٹر لسٹ — معلوم ہوا ہے کہ لیجس لیٹو اسمبلی کی ووٹر لسٹ میں شہر اور ضلع کانپور سے تقریباً ایک لاکھ ووٹروں نے اپنے نام درج کرائے ہیں جس میں ہندو مسلمان اور ہریجن سب ہی شامل ہیں۔

شرما جی پر سے پابندی ہٹا لیگئی

گورنمنٹ ہند کے لیجس لیٹو ڈپارٹمنٹ نے ایک کمیونک شائع کرکے یہ اعلان کیا ہے کہ پنڈت بالکرشن شرما پر مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر ہونے کے لئے جو پابندی عائد تھی وہ ہٹالی گئی ہے۔

مسٹر جناح کی تقریر

کوئٹہ ۲۰۔ اکتوبر۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بلوچستان مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر فخر کیا کہ مسلمان اگست ۱۹۴۲ء کی تحریک میں شریک نہیں ہوئے اور قوم پرور مسلمان دشمنوں کے ساتھ ہیں۔

لندن ۱۹۔ اکتوبر۔ سنگاپور۔ ریڈیو کا بیان ہے کہ مزید ہندوستانی فوجیں پہونچ گئی ہیں۔ اب برطانی اور ہندوستانی فوجوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ہے اب ان کی تعداد ۲۴۰۰۰ ہوگئی ہے۔

آرٹ ان انڈسٹری

برہما شل آئل کمپنی نے آرٹ ان انڈسٹری نمائش بمبئی کے انعام حاصل شدہ اور مخصوص چیزوں کے مظاہرہ کا انتظام ان۔ ایس۔ ڈی۔ انٹر کالج کانپور میں نہایت وسیع پیمانہ پر کیا تھا۔ ۱۳-اکتوبر ۱۹۴۵ء کو افسران و معززین شہر کی موجودگی میں مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹیفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اسکی افتتاحی رسم ادا کی۔

مسٹر ایس۔ بی لال پبلسٹی افسر کمپنی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے افتتاحی رسم ادا کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ایک جامع تقریر میں فرمایا کہ ملک میں آرٹ ان انڈسٹری کی نمائشیں ہولعزیزی حاصل کر رہی ہیں۔ انھوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ بہت ہی جلد انڈسٹرلیسٹ اور تجار اس اہم تعلق کو محسوس کرنے لگیں گے۔ جو موجودہ زمانہ میں ملک کی ترقی میں انڈسٹری کام میں لایا ہوا۔ آرٹ حصہ لے رہا ہے۔ آپنے بتلایا کہ سنہ ۱۹۲۱ء سے قبل چند آرٹ اسکولوں کے کچھ کئے ہوئے۔ ابتدائی کام کے علاوہ ہندوستانی فن آرٹ کی طرف بہت کم توجہ دی گئی تھی۔

اس بے توجہی کی وجہ لاعلمی تھی کیونکہ کمرشیل کام آرٹ کی ادنیٰ قسم کی شاخ سمجھی گئی تھی۔ اور اس بات کا کوئی خیال نہ تھا کہ صنعت میں لگے ہوئے آرٹ کسی ملک کی موجودہ ترقی کے لیے ضروری ہے۔ برہما شل کمپنی کو انڈسٹری کے آرٹ کا جو سابقہ تجربہ تھا۔ اور جو اس کا با اثر استعمال جانتی تھی۔ اسلیے اس نے ۱۹۴۱ء میں کلکتہ کے پانچ بڑے تاجروں کی امداد سے آرٹ ان انڈسٹری کی تحریک جاری کی۔ اس تحریک نے اوس وقت سے برابر ترقی کی ہے۔ اب کمپنی نے یہ انسٹی ٹیوشن ملک کے سپرد کر دیا ہے۔ اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف آرٹ ان انڈسٹری قائم کر دی ہے۔ آپ نے بتلایا کہ انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام کی تکمیل کے لیے پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ انڈسٹری سے دو لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگی۔ بقیہ ریاستوں اور صوبہ کی گورنمنٹوں سے حاصل ہوگی۔ بنگال گورنمنٹ نے ۲۵ ہزار سالانہ کی امداد دینا منظور کیا ہے۔ سنٹرل گورنمنٹ کے سامنے بھی یہ معاملہ زیر غور ہے۔ ایک ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنے والے فرم اور ۵ روپیہ سالانہ ادا کرنے والے طالبعلم آرٹسٹ اسکے ممبر ہوتے ہیں۔ آپنے اپنی تقریر کے بعد صاحب صدر سے افتتاحی رسم ادا کرنے کی درخواست کی۔

مسٹر ایچ۔ ایس۔ اسٹیفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اپنی تقریر میں نمائش کے کارکنوں کی کوششوں کی تعریف کی۔ آپ نے شہر کانپور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا شہر تمام ملک میں گندہ ترین بدصورت ترین۔ گنجان ترین ہے۔ صنعتی انقلاب سے پہلے انگلستان اور اس وقت کے کانپور میں بہت بڑی مشابہت ہے۔ ہم لوگوں کی پرورش آرٹ ان انڈسٹری میں نہیں بلکہ بدنما ان انڈسٹری میں ہوئی ہیں۔ مزدوروں کی دنیا میں خوبصورتی پیدا کرنے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اب چکر اپنے گھیرے کو گھما رہا ہے اور اوس سے کوئی نہ کوئی چیز باہر آرہی ہے۔ موجودہ انڈسٹری کے لیے اشتہار بازی ضروری چیز ہے۔ نئے خیالات سے پبلک دماغ میں دلچسپی پیدا کرنے کا کام نمائش کرتی ہے۔

آرٹ ان انڈسٹری کے مقابلہ اور ۱۹۴۵-۴۶ء کی رپورٹ کے حوالہ سے مختلف صوبوں کے داخلہ و انعام پر ریویو کرتے ہوئے آپنے امید ظاہر کی کہ آئندہ سالوں میں یو۔ پی سے بھی کافی مقدار میں داخلہ ہوگا۔

آپ نے تقریر کے آخر میں کہا کہ:۔

"اس ملک میں ہم لوگ ایک صنعتی انقلاب سے گذر رہے ہیں اور ضروری ہے کہ ہر صنعت میں اعلیٰ درجہ کی ترقی یافتہ قوموں کا طرز اختیار کریں۔ ہم کو امید ہے کہ کانپور کے انڈسٹرلیسٹ اس ہنر کی تحریک کی مالی امداد سے دریغ نہ کریں گے۔

مہاراجہ ٹراونکور کا شاندار تعلیمی کارنامہ

ٹرونیدرم۔ ۱۹-اکتوبر۔ ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور نے لازمی اور مفت پرائمری تعلیم کا بل پاس کر دیا ہے۔ اس بل کی رو سے ریاست کے ہر بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی لازمی اور مفت پرائمری تعلیم دی جائے گی اور اس غرض کے لیے ایک دس سالہ پروگرام وضع کیا گیا ہے۔ جس کے ماتحت ریاست بھر میں لازمی اور مفت پرائمری تعلیم جاری رہیگی ایک اسکول کی منتظمہ "کمیٹی" بنائی جائے گی۔ جو پروگرام کے ماتحت کام کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھے گی کہ اگر بچوں کے والدین سے اپنے بچوں کو سکول بھیجنے سے انکاری ہیں اور کمیٹی ان کو ترغیب دیکر بھی رضامند نہ کر سکی تو کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ ایسے شخص کی عدالت میں چالان کر دے۔ جس کی شرح ۲۵ روپیہ جرمانہ تک ہوگی اگر ایسی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تو ۲ ماہ قید پچاس روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی دی جا سکتی ہیں۔

سالار اعظم جیش احرار یوپی کا بیان

مرادآباد۔ ۱۷-اکتوبر۔ خان عبدالجلیل خاں صاحب ایڈوکیٹ سالار اعظم جیش احرار یو۔ پی۔ کراچی سے واپس آگئے ہیں۔ جب آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ مجلس احرار سے استعفےٰ دیکر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور یہ خبر مسلم لیگ کے اخبار ڈان میں شایع ہوئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس خبر کا قطعی علم نہیں ہے۔ احرار علماء کا خادم ہوں۔ مجلس احرار کو چھوڑنا اسلام چھوڑنے کے برابر ہے۔ آپ نے مسلم لیگی پریس کے جھوٹے اور غلط بیان کی مذمت فرمائی اور کہا کہ مسلم لیگ پریس کے جھوٹی غلط بیانی سے کام لیکر مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔

پراونشیل مومن کانفرنس

مرادآباد۔ ۱۸-اکتوبر۔ کارکنان و اراکین مجلس استقبالیہ اس اجلاس کو جو ۴-۵-۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو مرادآباد میں ہو رہا ہے۔ شاندار اور عدیم النظیر بنانے کے لئے دن رات دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ ایک وفد مستقل بر چار اصحاب زیر سرکردگی حافظ عبدالجبار صاحب صدر استقبالیہ شریعت نگر وغیرہ کے دیہات کے دورہ پر گیا ہوا ہے۔ ایک وفد بسر کردگی فتح محمد خورشید صاحب امروہہ وغیرہ کا دورہ کر کے واپس آگیا ہے۔ اب بکین پور کی طرف جا رہا ہے۔ ایک وفد بسر کردگی حافظ علی حسین صاحب علیگڈھ گیا ہے۔ اطلاعات آرہی ہیں کہ انصار اسکاوٹ معہ اپنے بینڈ کے شمولیت کے لیے تیاریوں میں مصروف ہیں اور اپنے شاہکار کر کے اجلاس کو ہر طرح کامیاب بنانے کے لیے سبقت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسٹیشن کے نزدیک پنڈال کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس اجلاس کی خصوصیت یہ ہے کہ انتخابی مہم میں جماعت کی کامیابی کے لیے لائحہ عمل بنایا جائیگا۔ جس کے لیے ہندوستان کے ہر مقام سے عمائدین آرہے ہیں۔

سر سلطان احمد کا بیان

حیدرآباد دکن۔ ۱۹-اکتوبر۔ ہند سرکار کی اطلاع و براڈ کاسٹنگ محکمہ کے ممبر سر سلطان احمد آج صبح بمبئی سے چار دن کا پرائیویٹ دورہ کرنیکے لیے یہاں پہونچے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سلطان احمد نے کہا کہ وہ صوبہ یا مرکزی اسمبلی کے لیے انتخاب میں امیدوار کھڑے نہ ہونگے انھوں نے اظہار خیال کیا کہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں کو ویول پلان منظور کر لینا چاہیئے تھی کیونکہ وہ کافی فراخدلی سے تیار کی گئی۔ اور انکو یکجا بیٹھکر ملک کے لیے آئندہ آئین بنانے اور ملک کے معاملات نہ کرنے میں مدد دیتی۔

کانگریس کا انتخابی بورڈ

لکھنؤ۔ ۲۰-اکتوبر۔ کل کونسلر رزیڈینس میں کانگریس انتخابی بورڈ کی وہ میٹنگ منعقد ہو رہی ہے جو کانگریس سے مسلم امیدواروں کو نامزد کرے گی اور ایک دستور العمل کے ذریعہ طے کیا جائیگا کہ کیسے صوبہ میں انتخابی مہم کو شروع کیا جائے۔

کانگریس کا انتخابی فنڈ

لکھنؤ۔ ۲۰-اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبجات متحدہ میں کانگریس کے انتخابی فنڈ میں ۵ لاکھ روپیہ جمع ہوگا۔ اور اسمیں سے تقریباً دس لاکھ روپیہ کانپور سے حاصل ہوگا

انڈین نیشنل آرمی ڈے منایا جائے

ناگپور (بذریعہ ڈاک) مسٹر آر۔ ایس۔ روئیکر صدر آل انڈیا فارورڈ بلاک نے ایک بیان شایع کیا ہے۔

اس بیان میں مسٹر روئیکر نے مولانا آزاد صدر کانگریس سے اپیل کی ہے۔ کہ ایک دن ایسا مقرر کریں تاکہ اس دن آزاد ہند فوج، یوم منایا جائے۔ اس دن افسران اور سپاہیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ جو انڈین نیشنل آرمی میں شریک تھے۔

مسٹر روئیکر نے اپنے بیان میں طلباء سے اپیل کی ہے کہ مجھے پوری امید ہے کہ وہ اس دن کو کامیاب بنائیں گے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو تو عزم مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ /2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 44	Cawnpore. Saturday 3rd NOV. 1945	کانپور شنبہ ۳ / نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶ / ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	جلد ۴۲ نمبر ۴۴

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۷ / اکتوبر ۹ بجے شب کو جناب چودھری عترت حسین صاحب عاشقی رئیس و تعلقدار بھور کی جانب سے جناب خانصاحب سید صدر الاسلام صاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی کے دولتکدہ پر انجمن کی بزم شعر خوانی منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر نے فرمائی قریباً ۱۲ ½ بجے شب کو یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی۔ طرحی غزلوں کا انتخاب درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

جناب صدر صاحب ڈی ایس پی

تیرے اٹھ جانے کے بعد اب رونقِ محفل کہاں — سب ہے بزم ناز میں لیکن جواب دل کہاں
رہ روِ منزل کہاں اور سرحد منزل کہاں — دیکھئے آسان ہو اب زلیست کی مشکل کہاں
حشر میں رخ پر ندامت کا تبسم دیکھکر — پھر مجھے ہوش و حواس شکوۂ قاتل کہاں

جناب نواب قیصر صاحب

وادیٔ غربت میں عیش و راحتِ منزل کہاں — اب کہاں وہ ہم۔ کہاں وہ حسرتیں وہ دل کہاں
ہو چکی راہِ محبت تجھ سے طے بس قلب زار — ہر قدم جب ایک منزل ہو تو پھر منزل کہاں
ناخدا اُس ڈوبنے والے کی مایوسی نہ پوچھ — اپنے دل میں جو سمجھتا ہو کہ اب ساحل کہاں

جناب وحشی ایڈوکیٹ

اضطراب دل کی فطرت میں سکون دل کہاں — اس محیط عشق میں آسائش ساحل کہاں
میں کہاں اور یہ فریب ہستیٔ باطل کہاں — مجکو لائی ہے الٰہی آرزوئے دل کہاں

جناب چودھری عترت حسین صاحب عاشقی

چھوڑ کر جاتی ہے لیلیٰ عشرتِ محمل کہاں — پائے دیوانہ کہاں اب اور وہ منزل کہاں
میکدہ کے در سے ساقی کیوں اٹھاتا ہے ہمیں — جائیں بھی تو جائیں لیکے اب یہ ٹوٹا دل کہاں
اے دلِ نادان خدارا اس طرح کی ضد نہ کر — تو کہاں اور اس سراپا ناز کی محفل کہاں
لے گئی ظالم جوانی سب تماشہ لے گئی — وہ تڑپنے کے مزے اب اے دل بسمل کہاں
جمع ہیں در ہی پہ اس کے ہم سے لاکھوں منچلے — جا رہا ہے عاشقی خنجر لئے قاتل کہاں

جناب مولانا سلیم صاحب ناطقی

بجلیوں کی روشنی میں اضطرابِ دل کہاں — آخری ہوتی ہے دیکھیں شوق کی منزل کہاں
ہر قدم پر ایک دھوکا ہر نظر پر اک فریب — آرزو کی اُلجھنیں ہیں جادہ و منزل کہاں
آتش غم مشتعل جنبش میں دامان نظر — دیکھنا ہے اڑ کے جاتا ہے شرار دل کہاں
خون ناحق کا زمانہ لے رہا ہے انتقام — اس قدر رنگین تھا ورنہ دامن قاتل کہاں
تنگ ہوتا جا رہا ہے عرصۂ ہستی سلیم — دیکھئے لے جائے اب دیوانگیٔ دل کہاں

جناب نواب اثر صاحب

عشق جب بن جائے رہبر پھر کوئی مشکل کہاں — شوق کے آگے خیال دورئ منزل کہاں
کعبۂ مقصود کہتے ہیں اسے اہل نظر — تیرے در سے جائیگا اُٹھکر ترا سائل کہاں
شوق کہتا ہے کرو عرض تمنا اُن سے آج — میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمت کہاں یہ دل کہاں
اے اثر ممکن نہیں بحرِ محبت سے نجات — سچ تو یہ ہے کشتیٔ دل کے لئے ساحل کہاں

جناب شارق صاحب ایرایانی

عشق کو لے کر چلی ہے سعی لاحاصل کہاں — حسرت ساحل کہاں دریائے بے ساحل کہاں
حسن کے خاموش نغموں سے ہے بیخود زندگی — گم ہوئی جاتی ہے آواز شکست دل کہاں
یہ حجاب ساغر و مینا غنیمت جانیئے — جلوۂ ساقی نظر آیا تو پھر محفل کہاں

جناب وفا صاحب شاہجہانپوری

عشق میں دل اپنا ذوق عام کا قائل کہاں — جس کو سب کہتے ہیں منزل دور ہی منزل کہاں
سرحد دیر و حرم سے بھی گذر آیا ہوں میں — اب لئے جاتی ہے مجھکو آرزوئے دل کہاں
سر کا جھکنا تھا کہ قربت کے پیام آنے لگے — میں سمجھتا تھا مرا سجدہ کسی قابل کہاں
عشق خود ہی کارفرما تھا ادھر بھی اے وفا — ورنہ اس صورت سے ملتے ہیں نگاہ و دل کہاں

دنیائے اسلام

عرب ممالک امریکہ کے خلاف تعزیری کارروائی کرینگے

لندن۔ ۲۷ / اکتوبر قاہرہ سے اخبار "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ یہودیوں کے خلاف عربوں نے جو مہم شروع کر رکھی ہے اس سلسلہ میں عرب سیاستدان عرب ملکوں میں بیوپار کرنے والے امریکی مفاد خاص کر تیل کی کمپنیوں کے خلاف اقتصادی تعزیری پابندی لگانیکی دھمکی دے رہے ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ شاہ ابن سعود ان تمام رعایتوں کو بند کرنے کے لئے تیار ہیں جو انھوں نے سعودی عرب میں امریکی کمپنیوں کو دے رکھی ہیں۔ دریں اثنا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے مسٹر اعظم بے سکرٹری جنرل عرب لیگ کی یہ درخواست مان لی ہے کہ وہ فلسطین کے بارے میں اس وقت تک کوئی بیان نہ دیں جب تک کہ ان کو عرب ملکوں کی لیگ کی طرف سے وہ تجویزوں کا جواب نہ مل جائے جو فلسطین میں یہودیوں کی ایک محدود تعداد کو داخلہ کی اجازت دینے کے بارے میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کے مسئلہ کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کے درمیان تعاون کافی ترقی کر گیا ہے اور مسٹر ایٹلی پارلیمنٹ میں جو بیان دیں گے اس میں اس کا ذکر کریں گے۔

یہودیوں کو الجیریا میں بسایا جائیگا

لندن ۲۶ / اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کا مسئلہ عارضی طور پر حل کرنیکے لئے حکومت برطانیہ یہودیوں کو الجیریا کے علاقہ فلپ دے میں آباد کرنیکی اسکیم تیار کر رہی ہے اس کیمپ میں ۵۰ ہزار پناہ گزین سما سکتے ہیں خیال ہے کہ مسٹر ایٹلی یہ اعلان کریں گے۔ کہ وہ آئندہ ایک سال کے اندر کافی یہودیوں کو اجازت دینگے

ایران میں روس کی مزید فوج

طہران ۲۴ / اکتوبر شمالی ایران سے جو خبریں آئی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجوں کے مزید دستے شمالی ایران کے صوبہ آذربائیجان کی راجدھانی تبریز میں پہونچ گئے ہیں۔ ایران اور ترکی کی سرحد پر روسی فوجوں کی نقل و حرکت دیکھنے میں آرہی ہے اور ایرانی کردستان میں بدامنی جاری ہے اس علاقہ پر روس کا قبضہ ہے

جناب ندرت صاحب کانپوری

عشق کے آغاز میں انجام دردِ دل کہاں — حال کی کیفیتوں میں لطفِ مستقبل کہاں
یہ تو مانا ہے بہارِ بزم انجم دیدہ زیب — پھر بھی یہ محفل کہاں، اور آپ کی محفل کہاں
ہر قدم پر اک مسرت، ہر صعوبت خوشگوار — شوقِ منزل میں خیالِ دوریٔ منزل کہاں
یہ تو مانا قصۂ غم نامکمل ہے ہنوز — لیکن اُن کا حکم ندرت عذر کے قابل کہاں

جناب رواں صاحب زیدی

قافلہ سے چھوٹکر چلنے کے میں قابل کہاں — دیکھئے اب ختم ہوتی ہے مری منزل کہاں
پھول مرجھائے بجھیں شمعیں اداسی چھاگئی — ہم ہی محفل میں نہیں تو رونقِ محفل کہاں
گھبرا رہا ہوں میں شبِ غم بزم انجم دیکھ کر — جاگنے والو بتا دو ہے مہ کامل کہاں
المدد اے ناخدائے کشتیٔ عمر رواں — اب نظر آتا نہیں مجھکو کہ ہے ساحل کہاں

جناب عیاں صاحب حیدری

عاشقی میں امتیاز حال و مستقبل کہاں — ہر نفس طوفاں ہی طوفاں ہے یہاں ساحل کہاں
منزلِ دیر و حرم بھی گرد راہ شوق ہیں — دیکھئے لے جائے اپنا ذوقِ لاحاصل کہاں
مطمئن بیٹھا جہاں میں عشق نے آواز دی — یہ فریب راہ ہے غافل ابھی منزل کہاں
اپنی نظروں کو امینِ عشرت جلوہ بنا — صبح کو نظارہ شمع سر محفل کہاں
جلوۂ جاناں فریب ابتدا ہے اے عیاں — عشق خود حاصل ہے اپنا عشق کا حاصل کہاں

جناب اظہر صاحب کانپوری

شمع کے شعلے کہاں پروانوں کی منزل کہاں — یہ فقط دیوانگی ہے جذبۂ کامل کہاں
حسن کی تصویر بھی ہے، عشق کی تفسیر بھی — سرخیٔ افسانہ کون و مکاں ہے دل کہاں
موت سے بھی زندگی کا خاتمہ ہوتا نہیں ہے — یہ تو منزل کا تصور ہے فقط منزل کہاں
زندگی اظہر تلاش و جستجو کا نام ہے — مل گیا ساحل تو پھر کیفِ غم ساحل کہاں

جناب کیفی صاحب مکن پوری

دیکھئے پاتا ہے دل تسکین کی منزل کہاں — ہوتی ہے آسان راہِ عشق میں مشکل کہاں
کچھ بھی غیرت ہے تو اس کو ڈوب مرنا چاہیئے — بحرِ غم میں جو کوئی پوچھے کہ ہے ساحل کہاں
میرے ہاتھوں سے ابھی ساغر لئے لیتا ہے کیوں — مرے ساقی میں ابھی اتنا ہوا غافل کہاں
شاہ راہِ زندگی پر چلنے والے دیکھ تو — جا رہا ہے تو کدھر اور ہے تری منزل کہاں

(جناب قمر و جناب بزمی اور جناب مذاق کا کلام صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۳ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۴

تمام چھوٹے بڑے ملک آزاد ہونا چاہئیں

پریذیڈنٹ ٹرومین کی تقریر

۲۸ اکتوبر کو پریذیڈنٹ ٹرومین نے ایک نہایت اہم تقریر کی سرکاری حلقوں کی رائے ہے انھوں نے اس سے پہلے اتنی اہم تقریر نہیں کی اس میں انہوں نے امریکہ کی غیر ملکی پالیسی کے بارے میں ۱۲ اہم نکات کا اعلان کیا ہے۔ پریذیڈنٹ نے یہ تقریر نیوی ڈے کے موقعہ پر کی جس کو سننے کے لئے نیویارک میں ہزاروں اشخاص جمع تھے۔ آپ نے کہا کہ ایٹم بم کے کنٹرول کے بارے میں وہ جلد ہی برطانیہ اور کنیڈا سے بات چیت کریں گے۔ آپ نے کہا کہ ایٹم بم نے ہماری پالیسی کے اعلان اور ترقی کو اس سے زیادہ ضروری بنا دیا ہے جتنا کہ ہم چھ ماہ پہلے ضروری خیال کرتے تھے۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے امریکی پالیسی کے ۱۲ بنیادی نکات بیان کئے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) ہم اپنے لئے کوئی علاقہ یا کوئی فائدہ نہیں چاہتے ہم نے کسی اور چھوٹے یا بڑے ملک یا ریاست کے خلاف حملہ کرنے کی کوئی اسکیم تیار نہیں کی ہے۔ ہمارا کوئی ایسا مقصد نہیں جس سے کسی اور قوم کے پرامن مقاصد سے تصادم کی ضرورت پیش آئے۔

(۲) ہم اس میں یقین رکھتے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو حکومت خود مختاری اور بادشاہت کے حقوق دیدئے جائیں جو ان کو طاقت کے ذریعہ ان کے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔

(۳) ہم اس وقت تک دنیا کے کسی ایسے حصہ میں جس کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات ہوں کسی علاقہ واران تبدیلی کی اس وقت تک منظوری نہیں دیں گے جب تک کہ وہاں کے باشندوں نے آزادانہ طریقہ پر اس بارے میں اپنی رائے ظاہر نہ کر دی ہو۔

(۴) ہمارا یہ یقین ہے کہ ان تمام لوگوں کو جو حکومت خود اختیاری کے لئے تیار ہیں اپنے ملک کے لئے اپنا طرز حکومت بغیر کسی بدیشی مداخلت کے منتخب کرنے کی پوری آزادی دی جائے یہ یورپ، ایشیا، افریقہ نیز پچھمی کرہ ارض سب کے لئے صادق ہے۔

(۵) اپنے جنگی ساتھیوں کی امداد سے ہم شکست خوردہ دشمن ریاستوں میں پرامن طریقہ پر ان کی پسند کی جمہوری حکومتیں قایم کرنے کی امداد کریں گے اور ہم ایک ایسی دنیا بنانے کی کوشش کریں گے جس میں نازی ازم، فاسی ازم اور فوجی حملہ کا وجود نہ ہو۔

(۶) ہم کسی ایسی حکومت کو نہیں مانیں گے جو کسی بدیشی حکومت نے کسی ملک میں جبراً قایم کی ہو بعض حالات میں ایسا ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی حکومت کو قایم کرنے سے روکا جا سکے لیکن حکومت امریکہ اس قسم کی حکومت کو ہرگز تسلیم نہ کرے گی۔

(۷) ہمارا یقین ہے کہ ان تمام سمندروں اور دریاؤں کو تمام قوموں کو استعمال کرنے کی آزادی ہونا چاہیئے جو ایک سے زیادہ ملک کے اندر سے گذرتے ہیں۔

(۸) ہمارا یقین ہے کہ ان تمام اسٹیٹوں جن کو قوموں کی سوسائٹی مان لے دنیا کی تجارت اور کچے مال تک پہونچ ہونا چاہیئے۔

(۹) ہمارا یقین ہے کہ پچھمی کرہ ارض اسٹیٹوں کو بطور پڑوسی مل کر اپنے مشترکہ مسائل حل کرنا چاہیئے۔

(۱۰) ہمارا یقین ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کا معیار زندگی اونچا کرنے کے لئے اور ضرورت اور ڈر سے آزادی حاصل کرنے کے لئے تمام دنیا کی قوموں کے درمیان اقتصادی تعاون ضروری ہے۔

(۱۱) ہم دنیا کے تمام پرامن خطوں میں اظہار خیال کی آزادی اور مذہب کی آزادی کو ترقی دینے کی برابر کوشش کرتے رہیں گے۔

(۱۲) ہمارا یقین ہے کہ قوموں کے درمیان صلح رکھنے کے لئے اتحادی قوموں کی ایک ارگنائزیشن کی ضرورت ہے جس میں دنیا کی امن چاہنے والی تمام قومیں شامل ہوں۔

آپ نے کہا کہ امریکہ کی یہی غیر ملکی پالیسی ہے پریذیڈنٹ ٹرومین نے بتلایا کہ امریکہ اپنی سمندری، ہوائی اور میدانی فوج کو کیوں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اول تو ہمیں شکست خوردہ دشمنوں سے اپنی شرطوں پر عمل کرانے کے لئے کافی فوج درکار ہے۔ دوسرے دائمی امن قایم کرنے کے لئے اتحادی قوموں کی ارگنائزیشن کے ممبر کی حیثیت سے ہمیں اپنی فوجی ذمہ داری پورا کرنے کی ضرورت ہے۔

سیاسی آزادی برقرار رکھنے کے لئے ہمیں امریکہ کی دوسری ریاستوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

اس ہنگامہ زدہ اور ڈھل مل دنیا میں ہماری فوجی طاقت اتنی کافی ہونا چاہیئے کہ وہ اس بنیادی مشن کو پورا کر سکے جو امریکہ کے آئین میں درج ہے۔

اتحادی قوموں کے درمیان موجودہ اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے پریذیڈنٹ ٹرومین نے کہا کہ ہم بین الاقوامی تعلقات کے ایک مشکل دور سے گذر رہے ہیں۔ بدقسمتی کہ ہر لڑائی کے بعد ایسا ہی ہوتا ہے مصیبت کے وقت اتحادیوں میں میل ہو جاتا ہے جب خطرہ ٹل جاتا ہے تو اختلافات سامنے آجاتے ہیں آپ نے کہا کہ اس وقت جو اختلافات ہیں وہ ایسے نہیں جو دور نہ ہو سکیں لیکن ان کو حل کرنے میں بڑی رواداری کی ضرورت ہے۔

ٹرومین اور اٹیلی میں بات چیت

صدر ٹرومین اور وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کے درمیان جو بات چیت شروع ہونیوالی ہے اس میں دنیا کا مسئلہ یعنی ایٹم بم سب سے بڑا مسئلہ زیر بحث ہوگا یہ بات آج (۳۰ اکتوبر) اس اعلان سے واضح ہو گئی جو واشنگٹن میں وہائٹ ہاؤس نے اور برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر اٹیلی نے کیا۔ وہائٹ ہاؤس کے اعلان میں کہا گیا کہ وزیر اعظم اٹیلی اگلے مہینے صدر ٹرومین سے ملنے کے لئے واشنگٹن آئیں گے اور ان کے ساتھ اور وزیر اعظم میکنزی کنگ کے ساتھ ایٹم کی قوت سے پیدا شدہ مسئلوں پر تبادلہ خیالات کریں گے وزیر اعظم ایسے وقت واشنگٹن پہونچ جائیں گے ۱۱ نومبر کے قریب بات چیت شروع ہو سکے مسٹر اٹیلی نے بھی برطانی پارلیمنٹ میں بالکل اسی قسم کا بیان دیا اور کہا کہ میں نے سر جان اینڈرسن (جو ایٹم کی قوت کی مشاورتی کمیٹی کے چیرمین ہیں) کو بحیثیت مشیر واشنگٹن چلنے کی دعوت دی ہے۔

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ دونوں کی ملاقات کے پس پشت مقصد کام کر رہا ہے کہ ایٹم [illegible] کے بارے میں پالیسی کو اب زیادہ عرصہ تکنیکلوں ہی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ غلط یا صحیح طور پر اہل برطانیہ کا خیال ہو گیا ہے کہ امریکہ ایٹم بم کا راز اور کسی کو بتلانا نہیں چاہتا اور کہ حکومت روس کا یہ خیال تقویت پکڑتا جا رہا ہے کہ رازداری میں حصہ دار نہ بنانے سے بین الاقوامی تعاون کے لئے فضا زہریلی ہوتی جا رہی ہے۔ البتہ ایٹم بم کے متعلق پالیسی کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ لندن کے چند حلقوں میں یہ بتلایا جا رہا ہے کہ مسٹر اٹیلی اور مارشل اسٹالن دونوں کو تین بڑوں کی میٹنگ کے لئے مدعو کیا گیا تھا مگر ابتک صرف مسٹر اٹیلی نے دعوت نامہ منظور کیا ہے۔

انڈونیشن لیڈروں کو تنبیہ

ڈچ ایسٹ انڈیز کے اتحادی کمانڈر انچیف جنرل سر فلپ کرسٹیسن کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سرابایا میں برطانی کمانڈر بریگیڈیر اے ڈبلیو ایسٹ ملابی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ بریگیڈیر ملابی اس ۴۹ ویں ہندوستانی انفنٹری کے کمانڈر تھے جو حال ہی میں سرابایا میں تھی ناظرین کو یاد ہوگا کہ بریگیڈیر ملابی نے وطن پرستوں کو ہتھیار رکھنے کا حکم دیا تھا جس پر [illegible] لڑائی چھڑ گئی تھی اور یہ فیصلہ کرانے کے لئے ڈاکٹر سکارنو کو بلایا گیا تھا ڈاکٹر سکارنو عارضی صلح کرانے میں کامیاب ہو گئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ جب بریگیڈیر ملابی انڈونیشیوں کے لیڈروں سے صلح کی شرطوں کی تفصیل پر بحث کر رہے تھے ان کو کسی نے قتل کر دیا۔ اس پر اتحادی کمانڈر جنرل کرسٹیسن نے انڈونیشین ری پبلک کے صدر ڈاکٹر سیوکارنو کو اپنے دفتر میں طلب کیا۔ آج صبح ان کے ساتھ بات چیت کی جنرل کرسٹیسن نے وطن پرستوں کو متنبہ کیا ہے اگر ان لوگوں کو ہمارے حوالہ نہ کیا گیا جو بریگیڈیر ملابی کے قتل کے ذمہ دار ہیں تو وہ اپنی تمام طاقت انڈونیشیوں کے خلاف لگا دیں گے اس قتل کی خبر آنے سے پہلے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تھا کہ سرابایا میں ۲۴ گھنٹے گھمسان کی لڑائی کے بعد سرابایا میں لڑائی بند ہو گئی ہے۔ جس میں اتحادی فوجوں کے ۲۰ سپاہی ہلاک اور ۵۹ زخمی ہوئے ہلاک شدگان میں دو افسر بھی تھے لڑائی اس وقت ختم ہو گئی کہ لڑائی ختم کرنے کے متعلق صدر ڈاکٹر سیوکارنو اور اتحادی کمانڈر میجر جنرل ہوتورن کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا اس سمجھوتہ کے مطابق بندرگاہ پر اتحادیوں اور وطن پرستوں کا مشترکہ پہرہ ہوگا ڈچ فوجوں کو داخلہ کی اجازت نہیں ہوگی دونوں طرف کے قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔

اتحادی ہیڈ کوارٹر میں بیان کیا جاتا ہے کہ بالی کے ٹاپو میں وطن پرستوں نے ایجی ٹیشن شروع کر دیا ہے اور وہاں مزید فوج بھیجی گئی ہے یہ بھی خبر ہے کہ انڈونیشیوں اور ڈچوں کے درمیان بات چیت تو بند کرنے کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

چین میں سول جنگ

اُتری چین میں سول جنگ برابر زور پکڑ رہی ہے۔ کل مارشل چیانگ کی فوجیں امریکی جہازوں کے ذریعہ چن وانگ ٹاؤ میں اُتر گئیں یہ جگہ اتری چین کی بندرگاہ ٹنٹسن سے ۱۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اُتری چین کے بہت علاقوں میں اس وقت جو سول جنگ چل رہی ہے اس میں یہ ایک نیا اضافہ ہے اور یہ واقعہ چینی کیونسٹ افسر کے اس بیان کے بعد پیش آیا جس میں اس نے دھمکی دی تھی کہ اگر امریکی جہازوں کے ذریعہ مارشل چیانگ فوجوں نے اس علاقہ پر اترنے کی کوشش کی جن پر کیونسٹوں کا قبضہ ہے تو کیونسٹ ان پر فائر کریں گے۔ جاپانیوں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد ٹنٹسن اور پیکنگ کے علاقہ میں ایک بہت بڑی تعداد میں کیونسٹ فوجیں جمع ہو گئیں ہیں۔ رائٹر کے نمایندہ کے اس سوال پر کہ چین میں عام سول جنگ ٹالنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے ایک کیونسٹ افسر نے یہ بھی کہا کہ منجملہ اور باتوں کے اس کا انحصار امریکہ کے اوپر ہے یعنی اس امداد پر جس کا وعدہ امریکہ نے حکومت چین سے کیا ہے اس افسر نے یہ بھی کہا کہ امریکہ والے اب بھی چین کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں کیونسٹ امریکنوں سے تعاون کرنا چاہتے ہیں لیکن اس بات کی گارنٹی نہیں کر سکتے کہ اگر امریکنوں کی زیر کردگی میں مرکزی حکومت کی فوجیں کیونسٹوں کے علاقہ میں داخل ہونگی تو وہ (کیونسٹ) ان پر امریکنوں پر کوئی فائر ہی نہیں کریں گے۔

آئینۂ کانپور

ڈیولپ منٹ بورڈ

۳۰ اکتوبر کو ڈیولپ منٹ بورڈ کا ایک جلسہ سرایڈورڈ سوڈر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ کہا گیا کہ آئندہ سے کوئی رقبہ اس وقت تک خالی نہ کرایا جائے گا جب تک کہ وہاں کے باشندوں کیلئے مناسب انتظام کسی دوسری جگہ نہ کر دیا جائے۔

مسٹر ایس۔ سی۔ بترا کا یہ رزولیوشن بھی منظور کیا گیا کہ کانپور میں خصوصاً مزدور رقبوں میں ایسے بہت سے احاطے ہیں جن کی صفائی وغیرہ کی حالت بہت خراب ہے اور مالکان باوجود کافی کرایہ لینے کے اس پر آمدنی کا کوئی حصہ بھی خرچ نہیں کرتے لہذا ایسے احاطوں کی ایک فہرست تیار کی جائے جس میں اس کی حالت اور کرایہ وغیرہ کی پوری تفصیل درج ہو اور احاطوں کے مالکان کو ہدایت کی جائے کہ وہ ان احاطوں میں صفائی اور پاخانوں وغیرہ کا معقول انتظام کریں اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ان احاطوں کا انتظام ڈیولپ منٹ بورڈ اپنے ہاتھ میں لے لیگا۔ اور مالکان کے اخراجات سے ان کاموں کو پورا کرے گا۔

اور مزدوروں وغیریوں کے لئے ٹرسٹ اس وقت تک کے لئے عارضی کوارٹر بنا دے جب تک کہ مستقل کوارٹر نہ تعمیر ہو سکیں۔

ڈیولپ منٹ بورڈ نے اپنے مقدموں کے لئے ڈسٹرکٹ سشن جج مسٹر الیف۔ ان۔ کرانٹس۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم اور مسٹر ٹھاکر پرشاد ایڈوکیٹ کا ایک ٹربونل بنا دیا ہے۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ آئندہ سے جو زمین پٹہ پر فروخت کی جائے اُن میں ایسی شرطیں لگائی جائیں کہ وہ عمارتیں بنانے کے لئے استعمال ہوں نہ کہ ان کو فروخت کر کے نفع اٹھایا جائے۔ اور جو لوگ زمینیں فروخت کریں گے ان سے ۵۰ فی صدی منافع بورڈ وصول کریگا تاکہ زمینوں سے نفع خوری کا انسداد ہو سکے۔

بورڈ نے کانپور میں بس سروس چلانے کے لئے مسرس نندا اینڈ کمپنی کو ٹھیکہ دیدیا ہے۔ کانپور بس سروس کمپنی لمیٹیڈ اس کا نام رہے گا اور اس کمپنی کے آڈیٹر مسرس بی۔ ال۔ ٹنڈن کمپنی مقرر ہوئے ہیں۔

ٹرانسپورٹ سروس

معلوم ہوا ہے کہ ڈیولپ منٹ بورڈ نے بس سروس چلانے کی جو اسکیم بنائی ہے اس میں دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ کل رقم کا نصف حصہ بورڈ کا چوتھائی حصہ ٹھیکہ دار اور بقیہ چوتھائی حصہ کے حصے پبلک کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے۔

اُمید کی جاتی ہے کہ آئندہ سال تک یہ اسکیم جاری ہو جائیگی جس سے دور دور رقبوں کے آمد و رفت میں سہولت پیدا ہو جائے گی۔

کملاپت پرائمری اسکول ٹرسٹ

لالہ کملاپت پرائمری اسکول بلڈنگ ٹرسٹ نے ۱۰۱ اسکولوں کی عمارتوں کے بنانے کا جو پروگرام بنایا تھا اُن میں سے ۱۹ اسکولوں کی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں آخری عمارت کانپور سے ۲۳ میل دور موضع بجلو میں بنائی گئی ہے ۲۷ اکتوبر کو مسٹر سی۔ ایس۔ وینکٹا چاریہ کمشنر الہ آباد ڈویزن نے اس عمارت کا افتتاح کیا۔

لالہ لکشمی پت سنگھانیا نے ٹرسٹ کا پروگرام بتلاتے ہوئے کہا کہ سامان نہ ملنے کی وجہ سے کام بہت سُست رفتاری سے ہو رہا ہے۔

کمشنر صاحب نے عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ سو فیصدی تعلیم کی آج ملک کو ضرورت ہے۔ آپ نے سنگھانیا خاندان کو اس مقدس کام کے لئے مبارکباد دی اور اُمید ظاہر کی کہ چند سال کے عرصہ میں کانپور ضلع میں کوئی آدمی ناخواندہ نہ رہے گا۔

سیاسی جلسہ

۲۸ اکتوبر کو شردھانند پارک میں پنڈت چھیل بہاری کنٹک کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں جاوا سے ہندوستانی فوج کو واپس بلانے اور آزادی کی جنگ میں جنوبی افریقہ کے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

پنڈت گنگا سہائے چوبے اور سید بشیر الدین احمد وغیرہ نے تقریریں کیں اور کچھ نظمیں بھی پڑھی گئیں طالب علموں نے ایک جلوس بھی نکالا تھا۔

یوم فلسطین

سٹی مسلم لیگ کی طرف سے گذشتہ جمعہ کو یوم فلسطین منایا گیا آزادی کے لئے عربوں کے مطالبہ کی تائید اور فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو روکنے کی برطانیہ سے درخواست اور عربوں کے ساتھ اپنی پوری ہمدردی کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی

۲۹ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ تلک ہال میں پنڈت بینی سنگھ اودستھی کی صدارت میں ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے بجٹ پاس ہوا اور ضلع کی ۶ تحصیلوں میں الکشن کے کام کے لئے آدمی مقرر کئے گئے۔ سید بشیر الدین احمد صاحب مسلمان ووٹروں میں پروپیگنڈے کا کام کریں گے۔

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کی آئندہ میٹنگ میں کانگریس ایجوکیشن انچارج مسٹر شکلا مہرو ترا کے استعفیٰ میں بورڈ کے بعض ممبران پر جو حملے کئے گئے ہیں اور دال منڈی اسکول کے بند کرنے کے مسائل پر غور ہوگا۔ اور میونسپلٹی کے سالانہ رپورٹ پر کمشنر صاحب نے جو ریمارک کیا ہے اس پر بھی غور کیا جائے گا۔

سیوک گارڈ

حکام ضلع نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ فروری سنہ ۱۹۴۶ء تک سیوک گارڈ کو اور قایم رکھا جائے کیونکہ الکشن کی وجہ سے کام بہت زیادہ ہے اور اس کی موجودگی سے پولیس کو بہت امداد ملے گی۔

خاکساروں کی شناخت

معلوم ہوا ہے کہ ۵ نومبر کو گرفتار شدہ خاکساروں کی ایک پریڈ کی جائے گی جس میں ملزموں کی شناخت کی کاروائی ہوگی۔

نواب محمد اسمٰعیل

معلوم ہوا ہے کہ ۵ نومبر کو نواب محمد اسمٰعیل اور چودھری خلیق الزمان الکشن کے سلسلہ میں کانپور آئیں گے اور چمن گنج اور دوسرے مسلم رقبوں میں لکچر دیں گے۔

لوکل بورڈوں کی امداد

یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے لوکل بورڈوں کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ جو امداد اُن کو دیتی ہے وہ ان شرائط کے ماتحت دی جائے گی کہ اگر غبن ہوگا یا امداد کے روپیہ کے دوچر وغیرہ نہ رکھنے کی وجہ سے جو نقصان ہوگا۔ وہ بورڈ گورنمنٹ کو پورا کریں گے۔

عورتوں کی کانفرنس

۳۰ اکتوبر کو زنانہ پارک میں یو۔ پی۔ ویمن کانفرنس کا اجلاس مسز کلثوم سیانی کی صدارت میں ہوا۔ صدر صاحبہ نے عورتوں کو اس امر کی تلقین کی کہ وہ قوم کو کس طرح اپنے طرز عمل سے امداد پہونچا سکتی ہیں۔ عورتوں کے لئے ووٹ کا حق تحریر و تقریر کی آزادی۔ کستوربا فنڈ کے لئے اپیل۔ انڈین نیشنل آرمی کے ممبروں کی رہائی اور انڈونیشیا کے لوگوں کی جدوجہد آزادی سے ہمدردی کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

۵ ہزار کا عطیہ

اہل گورکھپور نے میاں صاحب کالج گورکھپور کی امداد کیلئے ایک آل انڈیا مشاعرہ منعقد کیا تھا جس کی صدارت کیلئے کانپور کے مخیر رئیس حافظ محمد صدیق صاحب کو منتخب کیا گیا تھا۔

حافظ صاحب موصوف نے میاں صاحب کالج کی امداد کے لئے مبلغ ۵ ہزار روپیہ عطا فرمائے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو کل دہلی جاتے ہوئے کانپور اسٹیشن سے گذرے اسٹیشن پر خاص خاص کانگرسی ورکر کے علاوہ کافی پبلک بھی موجود تھی۔ آپنے دریافت کرنے پر کہا کہ میں انڈین نیشنل فوج کی وکالت کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن ضرورت پر ہر وقت اس کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ جاوا جانے کے لئے پاسپورٹ دینے کی انکار کی انہیں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ آپ نے کانپور آنے کا وعدہ کیا ہے۔

یوم دیا نراین نگم

حلقہ ادبیہ کی طرف سے یکم و ۲ نومبر کو یوم دیا نراین نگم حافظ محمد صدیق صاحب صدیق رئیس کانپور کی صدارت میں منایا گیا۔

مشیر الادب کا مشاعرہ

۱۰ نومبر ۹ بجے رات کو انجمن مشیر الادب کرنیل گنج کی طرف سے ایک مشاعرہ زیر صدارت علامہ

سبدِ گل

سُنا ہے کہ امریکہ میں مردوں کی کمی پڑ گئی جو جنس کمیاب ہو اُس کے دام چڑھ جایا کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے امریکہ میں مردوں کی قدر و منزلت بڑھ جانا چاہئیے تھی مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تہذیب جدید کی عنایت سے امریکہ کی بیشتر پری جمالوں کو مردذات کے ساتھ جفا و جور کے ساتھ پیش آنے کا جوزہ پڑ گیا ہے، ہوا کا رخ بدل جانے کے باوجود یہ اس مزے کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

چنانچہ امریکہ کے ایک شہر میں ایک مرد نے عدالت میں طلاق کی درخواست دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ مجھے اپنی بیوی کی طرف سے قاتلانہ حملے کا خوف ہے کیونکہ مجھے یہ دھمکیاں دیتی ہے کہ اگر تو مرے تو تیری ہڈیاں ان کی راکھ بنا کر اپنے باغ کے لئے کھاد بناؤں۔

آپ کو یہ معلوم کر کے بہت لطف محسوس ہوا ہوگا کہ ایک امریکن حسینہ کی نظروں میں اپنے شوہر کی قدر و قیمت کھاد کے ایک بورے کے برابر ہے۔ لیکن جب آپ اس سلسلہ میں ہندوستان کی ایک دیوی جی کی ترقی یافتہ ذہنیت کا حال سنیں گے تو آپ کو اور بھی زیادہ لطف آئے گا۔

پنجاب کے ایک شہر میں ایک اپ ٹو ڈیٹ فیشن ایبل تعلیم یافتہ برسر روزگار دیوی جی اپنے شوہر کے ساتھ کے رہتی تھیں۔ مگر آپ شوہر کے ساتھ کچھ ایسا سلوک کیا کرتی تھیں کہ پاس پڑوس کے لوگ اس غریب کو ملازم خیال کرتے تھے اور کوئی دیوی جی سے پوچھتا تھا کہ یہ مرد کون ہے تو آپ کچھ ایسا گول مول جواب دیا کرتی تھیں جس سے سننے والے پر یہ اثر ہوتا تھا کہ ہو نہ ہو کہ یہ مرد دیوی جی کا ملازم ہی ہے۔

مگر ایک روز ان دیوی جی کی شوہر کے ساتھ بد سلوکی کا راز بڑے دلچسپ طریقے سے افشا ہو گیا۔ آپ اپنے ہی جیسے تہذیب یافتہ اپ ٹو ڈیٹ مرد سے ناجائز تعلق قایم کر بیٹھی تھیں اکثر دل کی لگی بجھانے کا انتظام اس مرد کی قیام گاہ پر بھی ہو جایا کرتا تھا۔ مگر اس روز نہ جانے کس طرح وہ ان کے گھر پہ آن پہنچا دیوی جی نے شوہر کو ذکر بنا کر اپنے دلدار کو اونچا کرنا چاہا۔ مگر شوہر نے یہ بات سنکر غصہ کچھ اس طرح طغیانی پر آیا کہ ضبط کے کنارں سے بہہ نکلا۔ پاس پڑوس والے شور و غل سنکر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ دیوی جی کا ملازم جوتا سنبھالے ہوئے بڑے انہماک کے ساتھ دیوی جی اور ان کے "ملاقاتی" کی تواضع کر رہا ہے اور مغلظات گالیوں کے ساتھ ساتھ یہ مزیدار داستان بیان کرتا جاتا ہے کہ دیوی جی اس کی بیری ہیں مگر انھیں نئی تہذیب کی بھینٹ چڑھ کر غیر مردوں سے یارانہ کرنے کا چسکا پڑ گیا۔

ان پنجابی دیوی جی کی شوہر پرستی کی مزید ار داستان سن لینے کے بعد آپ بنگال کی ایک شوخ و شنگ مس کا پُرلطف افسانہ بھی سن لیجئے جو خبر نہیں کتنے نوجوانوں کو اپنی "دل بستگی" کا شکار بنا چکی ہیں۔

آپ گریجویٹ ہیں۔ ایک اعلےٰ خاندان کی چشم و چراغ ہیں، مگر آپ کو خبر نہیں کس طرح اور کب یہ مزا پڑ گیا تھا کہ نوجوان لڑکوں کو رجھائیں ان سے شادی کا وعدہ کر لیتیں اور ان کے دل و دماغ پر اس پُرکیف وعدے کا خمار طاری کر کے فرمایش کی شکل میں ان کی جیبیں خالی کرنا شروع کر دیتیں۔

یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ اس وقت یہ گریجویٹ بت طناز اس طرح کتنے نوجوانوں کی حجامت کر چکی ہیں۔ مگر اس وقت عدالت میں آپ کے خلاف جو مقدمہ پیش ہے اس میں بیک وقت چار نوجوان اس بات کے مدعی ہیں کہ ان سے شادی کا وعدہ کیا گیا تھا اور سال بھر سے برابر ان سے نقد اور سامان کی شکل میں رقم اینٹھی جا رہی ہے۔

گویا یہ گریجویٹ مس نوجوانوں کو کسب زر کا ایک آلہ سمجھتی رہی ہیں جسے "لفظ شادی" کہہ کر*

ادبِ لطیف

کاروانِ حیات

اٹھتا جا رہا تھا ــــ ماں نے اپنی اشک ریز آنکھیں بستر مرگ پر دم توڑتے ہوئے بیٹے کے چہرہ پر گاڑ دیں اُس کا دل رو رہا تھا کیا میں اپنے عزیز کو نہ بچا سکوں گا ــــ کیا موت ہمیشہ ہی کے لئے میرا بچہ مجھ سے چھین لے گی ــــ ؟ نہیں ــــ ہرگز نہیں ایسا کبھی نہ ہوگا۔ ــــ اُس نے زیر لب کہنا شروع کیا، دوائیں اگر بے اثر ثابت ہوں تو ہوا کریں ــــ ایک دکھی، بے بس، ماں کے آنسو۔ ایک نامراد بیوہ کے ٹوٹتے ہوئے دل کی صدا یقیناً بے اثر نہ ہوگی ــــ قادر مطلق کو ضرور رحم کرنا ہوگا ــــ اس کا سر جیسے کسی مقناطیسی کشش کے ماتحت سجدہ ریز ہوگیا ــــ وہ کہہ رہی تھی۔

آہ! ــــ میرے معبود ــــ ! کیا اس سے تیری شان تخلیق کی توہین نہیں ہوتی ــــ کیا تجھے گوارہ ہے کہ میری تمام اُمیدوں اور آرزوؤں کا آخری سہارا یوں لُٹ جائے اور ــــ تو دیکھتا رہے ــــ مجھ غم نصیب بیوہ کا لال ــ میرا جوان بچہ ــــ مجھ سے یوں چھینا جا رہا ہے ــــ اور تجھے اے حکمران حقیقی ذرہ بھر پرواہ نہ ہو ــــ میری عمر بھر کا سرمایہ۔ میری تمام محنتیں اور قربانیاں یوں برباد ہو رہی ہوں ــــ اور تو اے داور میری دادرسی نہ کرسکے ــــ آہ! تجھے کیا گوارا ہے ــــ میرے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور یوں چھین لیا جائے ــــ اور میں تیری ہی تخلیق کردہ ــــ ایک نامراد ہستی ــــ تیرے دست قدرت کے پھیلائے ہوئے اس خوبصورت اور وسیع نظام عالم میں ــــ چیختی ہوئی ــــ محشر بدوش تاریکیوں میں ــــ ٹھوکریں کھاتی پھروں۔ ؟ ہمیشہ کانٹوں میں الجھتی پھروں ــــ تنہا اور صرف تنہا۔

آہ ــــ ! میرے خالق کیا اس سے تیری شان تخلیق کی توہین نہیں ہوتی ــــ"

وہ کہنا چاہتی تھی لیکن جیسے کوئی مسافر رخصتی سلام کہہ رہا ہو ــــ" اماں! ــــ امّاں ــــ" کی آواز نے اس کا سلسلۂ کلام منقطع کر دیا ــــ وہ گھبرا کر جلدی سے اٹھی اور میرے چاند کہتے ہوئے بیٹے کے اوپر جھکی ــــ ناکام! سب کچھ ناکام اور بے اثر! کیونکہ اس کا چاند ہمیشہ کے لئے موت کے سیاہ و تاریک بادلوں میں روپوش ہو چکا تھا۔ ایک لمحہ کے لئے مکمل سکوت اور اس کے بعد "میرے لال ــــ! کہتی ہوئی غمزدہ بدنصیب ماں اپنے مردہ بیٹے کی لاش پر گر چکی تھی۔

کھڑکی کی راہ سے داخل ہونے والے سرد ہوا کے ایک تاریک و تیز جھونکے نے کمرے میں جلتی ہوئی شمع بجھا دی۔ ہر طرف اندھیرا، سوگوار تاریکی سکون چھا گیا۔ باہر دردیں آگے پیچھے تیرتی جا رہی تھیں اور ستارے منہ کھولے حیران و پریشان ماں کی ماتا پر غور کر رہے تھے۔

(انجام)

اسے اخبار و دیگر کتب کی ورق گردانی کی شوقین ہونگی اور یہی شوق انہیں کہیں کا کہیں پہنچا دے گا۔ وہ خود اپنے آپ کو پائیں گی اور خودی کے جاننے پر قوم و ملت کو پرکھیں گی اور اسی طرح ترقی و آزادی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ مددگار بن کر دکھائیں گی۔

گذشتہ تاریخ اسلام میں ہم جیسی عورتوں نے بنیاد بہادری کے کارنامے اپنی قومی آزادی کی خاطر کر دکھائے ہیں حمیدہ بیگم بانو ہیر تیمور کی ملکہ کی شجاعت و دلیرانہ ہمت مردانہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے جس نے بارہ ہزار سپاہی کی سرکردگی میں شریف حسن باغی کو قلعہ اصطخر میں بری طرح شکست دی اور کیا ہم چاند بی بی و رضیہ سلطانہ کی جرأت و شجاعت کو بھی بھول سکتے ہیں تو وہ بھی تو ہم جیسی عورتیں تھیں ہم بھی اپنی قوم و ملت کی آزادی کے لئے جو کچھ بن پڑے کریں۔

(انجام)

---

*۔ حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔

غرض مغربی تہذیب کے اثر سے عورتیں اپنے مقصد پورے کرتے ہوئے مردوں سے کھیلنے کے فن میں طاق بنتی جا رہی ہیں۔

عالمِ نسواں

مسلم خواتین اور سیاسی بیداری

(از مس حبیبہ مہندی بی۔ اے)

ملت اسلامیہ جو دنیا کو بیداری کا پیام سنانے آئی تھی۔ خواب غفلت میں کچھ اس طرح مبتلا ہوئی کہ اسے اپنے تاج و تخت کا بھی ہوش نہ رہا لیکن خدا کا شکر ہے کہ مصائب و حوادث روزگار مسلمانوں کو جھنجوڑ کر جگا رہے ہیں کچھ کروٹیں بدل رہے ہیں۔ کچھ آنکھیں مل کر اٹھ بیٹھے ہیں مگر نیند کا خمار باقی ہے اور بہت سے کافی بیدار ہو کر زمانہ کی ضرورتوں کو سمجھنے لگے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری قوم کو تعلیم نسواں کی ضرورت کا احساس ہو گیا ہے۔ تعلیم آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے اور تعلیمی ادارے جابجا قایم ہو رہے ہیں لیکن اگر دوسری ہم وطن قوموں سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تعلیمی ترقی کی دوڑ میں مسلمان خواتین ابھی بہت پیچھے ہیں اور انہیں جہالت و توہم پرستی کے عذاب سے کلیتاً نجات نہیں مل سکی ہے۔

اوراق تاریخ شاہد ہیں کہ قوم مسلم کی سربلندیوں کا راز علم و ہنر میں پوشیدہ تھا جب تک علم و فنون کے جواہر ریزوں سے ہمارا دامن دامن دولت بنا ہوا تھا کوئی قوم عزت و دولت میں ہماری ہم پلہ نہ تھی لیکن جب ہم نے ان جواہر ریزوں کو خذف پارے سمجھ کر اپنا دامن جھٹک دیا تو ہمارے اقبال کا سورج گہن میں آیا اور سروں پر ذلت و ادبار کی گھنگور گھٹائیں منڈلانے لگیں ہسپانیہ سے ہمارا نام و نشان مٹ گیا۔ جن یورپین ممالک پر ہم نے صدیوں حکومت کی تھی وہاں سے بے آبرو ہو کر نکالے گئے۔ ایشیا اور افریقہ میں ہماری سطوت و جبروت کے چراغ گل ہوئے اور ہندوستان میں جو ناگفتہ حالت ہوئی اس کے اظہار کی ضرورت نہیں تجربہ بتا رہا ہے کہ علم و بیداری کے بغیر قوم کا بیڑا منجدھار سے صحیح و سلامت نکلنا دشوار ہی نہیں غیر ممکن ہے۔

میں مانتا ہوں مسلمانوں میں بیداری کی رفتار کافی تیز ہے لیکن جب ہم قوم کے نصف حصہ تک بیداری کا پیام پوری قوت کے ساتھ نہ پہونچا سکے ہوں اور مسلم خاتون کی اکثریت بدستور مبتلائے غفلت و جہالت ہو تو ہندوستان میں ہمارا مستقبل کس طرح ہو سکتا ہے انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں ایک روشن ہو دوسرا تاریک تو کیا اس زندگی کو مکمل کہہ سکیں گے۔ دوسروں نے ترقی کی اور کر رہے ہیں لیکن عورتوں کی حالت کا رونا اب بھی ہے جب تک ہم طبقہ نسواں کو بھی موجودہ معیار قابلیت پر نہ لائیں گے۔ حقیقی ترقی و آزادی کا خواب منت کش تعبیر نہ ہو سکے گا۔

ایک غلام قوم کو علم و ترقی و بیداری ہی جیسی چیزیں آزادی کی راہ دکھا سکتی ہیں۔ ورنہ حکومت میں کوئی وقعت ہو سکتی ہے نہ اپنے ہم وطنوں کی نظروں میں ہم جچ سکتے ہیں اور نہ ہی ان سے حقیقی معنوں میں۔

ایسے نازک وقت پر جبکہ کانگرس ہمیں تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اگر یہی مسلم خواتین جہالت کے پھندوں سے دور ــــ باعلم ہو نہیں تو نہ معلوم دشوار ہے کیوں کہ عام طور سے کسی اہم مسئلہ کو ان کی فہم کم سمجھ پاتی ہے اس لئے اشد ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ زیادہ نہیں تو اپنی زبان سے ہی واقفیت پیدا کرنے کی سعی کریں اسی زبان میں ہزاروں کتابیں موجود ہیں جن سے دنیاوی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں اور ان دنیاوی حالات کے جاننے ہی سے خواتین اپنی قوم و ملت کے لئے بہت کارآمد صلاح کار بن سکتی ہیں لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اتنی گونت بھی گوارا کرنے کو تیار نہیں کیوں کہ اپنے گھر کی چہار دیواری میں آرام و چین کی زندگی گزارنے کی عادی ہو گئی ہیں اور اسی میں خوش قسمتی سمجھتی ہیں۔ ان کی زندگی روزانہ معمول کے مطابق کام کاج ہی پر منحصر ہے انھیں کیا خبر کہ جس شہر وہ وجود رکھتی ہیں اس میں کیا کچھ ہو چکا یا ہو رہا ہے اور یہ تو امکان ہی سے باہر۔ کہ وہ اپنے ملک اپنی قوم و ساری ملت اسلامیہ جو دنیا میں منتشر ہے اس کے متعلق بھی جاننے کا شوق ظاہر کریں اگر وہ باعلم ہوں گی تو لازمی طور ص ۲

بچوں کی دنیا

برہمن اور شیر کی کہانی

کسی جنگل میں ایک روز ایک برہمن کا گذر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک شیر موٹی رسی سے جکڑا ہوا پنجرے میں بند ہے۔ وہ شیر اس برہمن کو دیکھ کر نہایت عاجزی سے گڑگڑانے لگا قید سے مجھے اے دیوتا نجات دے تو اس جاں بخشی کے عوض ایک نہ ایک دن میں بھی تیرے کام آؤں گا۔ برہمن سادہ لوح کا دل شیر کے بلبلانے پر بھر آیا۔ مگر عقل کے اندھے کو یہ نہ سوجھا کہ دشمن ہے اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔ بے تامل اسکا دروازہ کھول کر اُس کے ہاتھ پاؤں کھول دئے۔ کھلتے ہی اس خونخوار نے اس کوتہ اندیش کو چاہا کہ گردن پکڑ کے اپنے پیٹ میں ڈال لے۔ نیکی کرنی بدوں سے ایسی ہے جیسے نیکوں کے ساتھ بدی کرنا۔

برہمن نے کہا کہ اے شیر میں نے تجھ سے بھلائی کی نیکی کی اُمید پر اور تو ارادہ بدی کا رکھتا ہے ۵

میں نیکی سے گزرا بدی بھی نہ کر

شیر بولا کہ ہمارے مذہب میں نیکی کی جزا بدی ہے۔ اگر میرے کہنے کا اعتبار نہیں تو چل دوسرے سے پوچھوا دوں۔ جو وہ کہے سو سہی۔ اس بات پر وہ راضی ہوا۔ اور اس جنگل میں ایک برگد کا درخت تھا۔ شیر اور برہمن اس کے پاس گئے۔ شیر نے اپنی درخواست اُس سے ظاہر کی اُس نے جواب میں کہا کہ اے برہمن۔ شیر سچ کہتا ہے اس وقت میں نیکی کا بدلہ بدی کے سوا کچھ نہیں اے برہمن سن کہ میں برسر راہ ایک پاؤں کھڑا ہوں اور سب چھوٹے بڑے مسافروں پر سایہ کرتا ہوں۔ لیکن جو مسافر گرمی کا مارا ہوا میرے سایہ میں آکر دم لیتا ہے۔ بیٹھکر ہوا کھاتا ہے وہ چلتے وقت اپنے سر پر سایہ کرنے کو میری ڈالی توڑ کر لے جاتا ہے۔ کوئی میری شاخ کی لاٹھی بناتا ہے۔ کہہ تو سہی بھلائی کا عوض بُرا ہو یا نہیں شیر نے کہا کہو دیتا اب میں کہتے ہوئے سنے کہا کہ کسی اور سے بھی پوچھو۔

شیر آگے بڑھا۔ سامنے سے ایک گیدڑ ٹیلے پر سے آتا نظر آیا۔ اُس نے ارادہ بھاگنے کا کیا تب شیر للکارا کہ تو کچھ اندیشہ نہ کر ہم ایک بات تجھ سے پوچھتے ہیں۔ تب وہ بولا کہ حضرت کو جو کچھ ارشاد کرنا ہو دور ہی سے فرمایئے کہ خود بدولت کے رعب سے اس عاجز کے طائر ہوش اڑے جاتے ہیں شیر نے کہا کہ اس برہمن نے مجھ سے نیکی کی ہے اور میں ارادہ اس سے بدی کا رکھتا ہوں۔ تو کہہ اس مقدمہ میں کیا کہتا ہے۔ گیدڑ نے عرض کی یہ جو بات آپ ارشاد کرتے ہیں اس خاکسار کے خیال میں نہیں آتی آدمی کی کیا مجال ہے کہ قوی ہیکل جانوروں کے شہنشاہ سے کہ جس کے روبرو انسان پشہ سے بدتر ہے کچھ نیکی کرسکے۔ مجھکو اس بات کا فکر ہے۔ ہرگز اعتبار نہیں آتا جتبک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں۔ شیر نے کہا کہ آ ہم تجھ کو دکھا دیں۔ پھر شیر برہمن کو لئے آگے آگے اور گیدڑ آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ ایک آن میں پنجرے کے پاس آکر تینوں پہونچے۔ برہمن نے کہا۔ کہ اے گیدڑ شیر اسی پنجرے میں بند تھا میں نے رہا کیا۔ کہہ کہ تیرا کیا فتویٰ ہے۔ گیدڑ بولا کہ اتنا بڑا شیر اس چھوٹے سے پنجرے میں کیوں کر تھا۔ اب میرے روبرو اس میں جائے اور جس طرح اس کے ہاتھ پاؤں بندھے تھے اسی صورت باندھ کر پھر کھولے تو میں جانوں۔ شیر اندر گیا اور برہمن اس کے ہاتھ پاؤں باندھنے لگا۔ گیدڑ نے کہا اگر آگے سے اس کے باندھنے میں کچھ بھی فرق کیا تو میں باللہ اس بات کا جواب نہ دے سکوں گا۔ اُس نے گیدڑ کے کہنے پر شیر کو خوب مضبوط باندھا اور مضبوط جکڑ کر پنجرے کا دروازہ بند کر کے کہ اے گیدڑ دیکھ یہ اس طرح گرفتار تھا۔ جو میں نے کھولا۔ تب گیدڑ بولا کہ پتھر پڑیں تیری عقل پر اے نادان ایسے دشمن قوی سے نیکی کرنی اپنے پیروں میں کلہاڑی مارنی ہے۔ تجھے کیا ضرورت کہ دشمن کو قید سے چھڑانے جا اپنی راہ لے دشمن تیرا منقلب ہوا۔ ۴۴

پردۂ فلم

مسٹر سہراب مودی بھیشم بنائینگے

مسٹر سہراب مودی کی تازہ ترین تاریخی تصویر "پرتھوی پتی" ؟ [illegible] کا سلطان" عنقریب ریلیز ہونے والی ہے اور آج کل مسٹر سہراب مودی نورجہاں کو فلمانے کی تیاریاں کر رہے ہیں نورجہاں کے بعد مسٹر سہراب مودی تاریخ ہند کے سب سے بڑے بہادر بھیشم کی تیاری کا ارادہ کر رہے ہیں، بہت ممکن ہے کہ اس تصویر میں مسٹر سہراب مودی خود بھیشم کا پارٹ ادا کریں توقع ہے کہ بھیشم کی کاغذی تیاریاں بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گی۔

فضلی برادران کی جدید تصویر "دل"

فضلی برادران کی عصمت کو ہندوستان کے ہر حصے میں جو ہر دلعزیزی حاصل ہوئی ہے اس سے کون واقف نہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ فضلی برادران کی جدید تصویر "دل" بھی نہایت سرعت کے ساتھ تکمیل کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ "دل" کو موسیقی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ پُرکشش بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ظفر خورشید سے موسیقی حاصل کی جا رہی ہے۔ توقع ہے کہ یہ تصویر بہت جلد نمایش کے لئے پیش کر دی جائیگی۔

آنسو ایک دلگداز فلم ہے

کاہن آرٹ پروڈکشن کی سوشل تصویر "آنسو" کے بارے میں بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس تصویر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کے لئے بہترین اداکاروں اور ماہرین فن کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ مسٹر کے ایل کاہن اس تصویر کو خود ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ تصویر فلمی صنعت میں ایک اچھا اضافہ ثابت ہوگی۔

نوین پکچرز کی "دن رات"

نوین پکچرز کی ماسٹر فلم "دن رات"۔ بہترین اداکاروں کے ساتھ تیار کی جا رہی ہے اس تصویر میں سنیہ پربھا۔ سلوچنا چٹرجی۔ پرلیش بنرجی جیسے ممتاز اداکار کام کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ تصویر ایک بلند پایہ تصویر ہوگی۔

مغل اعظم کی تیاریاں

مسٹر آصف نہایت وسیع پیمانے پر مغل اعظم کی تیاریاں کر رہے ہیں خیال ہے کہ مغل اعظم ایک نہایت ہی مکمل اور کامیاب تاریخی تصویر ثابت ہوگی۔

پنّا نے تمام سوشل تصاویر کو پیچھے چھوڑ دیا

پنّا کو ہندوستان کے ہر حصے میں جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس کی مثال فلمی صنعت میں مشکل ہی سے ملیگی۔ بمبئی میں پنّا نے ایک نیا ریکارڈ قایم کر دیا ہے۔ کلکتہ میں اس فلم کی صلور جوبلی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لاہور سیالکوٹ جموں۔ اور ہندوستان کے دوسرے شہروں میں اس نے طوفان برپا کر رکھا ہے۔ پنّا کی اس کامیابی کا راز پنّا کی بہترین موسیقی اور دلکش افسانہ ہے۔

امر پکچرز کی رتنا دلی

امر اسٹوڈیو میں رتنا دلی نہایت سرعت کے ساتھ تیار ہو رہی ہے۔ سریندر۔ مایا بنرجی۔ کے۔ این سنگھ وغیرہ اس تصویر میں کام کر رہے ہیں۔ یہ زمانۂ قدیم کا ایک ڈرامہ ہے جو سنسکرت زبان میں لکھا گیا تھا اور جسے اب اُردو زبان میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ص ۴۴ اے عزیز سچ ہے کہ جو کوئی بے صبری اور زیادہ اپنے نفس کی جوشش شیر کے پنجرے میں بند ہے۔ سنے اور اس کے حال پر رحم کر کے صبر و توکل کی رسی اُس کے ہاتھ پاؤں سے بے محابا کھول دے تو ہر صورت آپ کو اس کا لقمہ بنائے۔

اقوال زریں

جو شخص غمگین ہو اس سے کہدو کہ غم ہمیشہ نہیں رہتا۔ خوشی کی طرح غم بھی فانی ہے۔

بہت سی تکلیف دہ باتیں ایسی ہوتیں ہیں کہ آگے چل کر ان سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔

تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر چیز تیری مرضی کے موافق نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی مرضی کے موافق جو احکم الحاکمین ہے۔

اگر زمانہ کسی روز تجھے مصیبت میں مبتلا کرے تو دل گیر مت ہو، کیونکہ اس روز تیرے سامنے عیش و آرام آئے گا اور ایک روز تکلیف۔

دنیا اُمید پر قائم ہے ——
مگر اُمید غلط فہمی پر

آدمی کی گفتگو دل کا آئینہ ہوتی ہے۔ اور دل کی بات کا چھپانا جدید تہذیب کا اُصول ہے

یہ بات کوئی انوکھی نہیں کہ عالم غریب پھرے اور جاہل اپنی دولت پر اکڑتا پھرے۔

جو شخص نااہل کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو بدلے میں بُرائی پاتا ہے۔

موج تبسم

مُقرّر :۔ موجودہ دنیا کی حالت سے آپ حضرات کی زندگی کو خاص خطرہ لاحق ہے،

سامع :۔ جی ہاں بجا ارشاد فرمایا، ہماری زندگیاں خطرے میں ہیں اور غالباً کسی دوسری دنیا سے متعلق ہیں۔

باپ :۔ بیٹا میں نے سُنا ہے کہ تم فوراً ہر شخص کو کم بخت کہہ دیتے ہو، یہ تو بہت بری بات ہے تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیئے۔

بیٹا :۔ نہیں تو ابا جان، میں نے ایسا کبھی نہیں کیا کسی کم بخت نے آپ سے جھوٹ بولا ہے۔

استاد (شاگرد سے) اچھا تم بتاؤ کہ آفتاب ایک سمت سے آکر دوسری سمت میں کیوں چلا جاتا ہے یعنی مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں کیوں غروب ہوتا ہے۔

شاگرد :۔ بے چارہ رستہ بھول جاتا ہے۔

بیوی :۔ تمھارا کیا خیال ہے کہ بچّہ اس وقت کیا سوچ رہا ہے۔

شوہر :۔ میرا خیال ہے کہ یہ سوچ رہا ہے کہ آج رات کو کس طریقہ سے چیخا جائے۔

ماں (۵ سالہ بچے سے) روتے کیوں ہو؟ اسلئے کہ آپ مجھے روتا دیکھ کر آئسکریم دلادیں۔

دلچسپ معلومات

رُوحوں کا جزیرہ

خلیج ایران اور بحیرۂ عرب کے درمیان سمندر کے اس حصہ میں جہاں سے جہاز بہت کم گذرتے ہیں ایک عجیب و غریب جزیرہ ہے جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ روحوں کا جزیرہ ہے کہا جاتا ہے کئی مرتبہ بعض بحری انسانوں کے گروہ اس جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے تاکہ یہ معلوم کر سکیں کہ اس جزیرہ سے کبھی انسانی آوازوں کا جو شور بلند ہوتا ہے اس کا سبب کیا ہے مگر ان کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگئی کہ جزیرے بالکل غیر آباد ہیں اندر درختوں اور سبزہ زاروں کے علاوہ یہاں اور کچھ نہیں ہے تاہم اس جزیرے روزانہ انسانی آوازوں کا ایسا زبردست شور سنائی دیتا ہے جو میلوں دور تک سنائی دیتا ہے۔ اپنی اس پُر اسرار خصوصیت کی وجہ سے یہ روحوں کا جزیرہ مشہور ہوگیا ہے اور لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس جزیرے میں انسانوں کی روحیں آباد ہیں۔ جو گروہ اس جزیرے پر لنگر انداز ہو چکے ہیں ان کا بیان ہے کہ جزیرہ بہت خوبصورت ہے اور اس کی فضائیں ہرے بھرے درختوں اور خود رو سبزہ زاروں کی وجہ سے سچ مچ جنت کی فضائیں معلوم ہوتی ہیں، چونکہ یہ جزیرہ سمندری شاہراہ سے ہٹا ہوا ہے اس لئے اس میں انسان آباد نہیں ہو سکتے۔ غرض روحوں کا یہ جزیرہ بہت پُر اسرار ہے۔

افسانہ

لال لال ہونٹ

خوفناک انتقام کی لرزہ خیز کہانی

اس افسانے میں جو فرانسیسی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ جذبۂ رقابت کے انتقامی مظاہرے کی بڑی ہی خوفناک تصویر پیش کی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ یہ افسانہ ناظرین کے حلقوں میں پسند کیا جائیگا۔ ایڈیٹر

اس نے لذیذ اور صحت بخش غذا کے سرور کا مزہ لیتے ہوئے آرام دہ اور نرم صوفے پر ٹانگیں پھیلا دیں اور اپنے آراستہ کمرے پر مسکراتی ہوئی نظریں ڈالیں۔

"کل وہ آئے گی۔ اپنے دل سے کہا۔ میں اسے چاہتا ہوں اور وہ بھی مجھے کتنا پیار کرتی ہے"۔

کمرے کی فضا میں اسے ان رنگین واقعات کی رنگین تصویریں نظر آنے لگیں جنھوں نے ان دونوں کو اس قدر قریب کر دیا تھا۔

ایک رات اوپیرا ہاؤس کے نغمات اور رسیلے ہنگاموں سے لبریز تھا دروازے پر بھیڑ بہت لگتی وہ اندر داخل ہونا چاہتی تھی۔ مگر مردوں کی ریل پیل کی وجہ سے راستہ نہ ملتا تھا۔ ایک مرمریں مجسمہ کی طرح وہ ایک طرف کھڑی تھی —— حیران اور سراسیمہ قریب ہو کر وہ بولا۔ "مادام میں آپ کو اندر پہنچائے دیتا ہوں۔ آئیے"

ایک لمحے کے لیے وہ جھجکی پھر اس نے اپنے غیر متوقع اجنبی کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور اپنے گورے گورے بازوؤں اور نازک تراش کے حسین چہرے کو لیے ہوئے اس کے پیچھے ہولی۔

پہلی ملاقات کے اس منظر کا تصور کرتے ہوئے اسے یاد آیا۔ کس طرح مضبوط آہنی بازوؤں اور چوڑے سینے سے بھیڑ کو ہٹاتے ہوئے اس نے گھبرائی ہوئی مگر ہلکی مسکراہٹ سے مسکراتی ہوئی حسین و جمیل عورت کو اندر لیجا کر بٹھا دیا تھا۔

"شکریہ" اس نے اپنے خوبصورت ہونٹوں کو ایک دلنواز حرکت دیکر کہا تھا۔ چند منٹ میں وہ دونوں بے تکلفی سے باتیں کرنے لگے تھے۔

اس کے بعد ——

شاموں کے جھٹپٹے میں گھنے اشجار سے پٹے ہوئے باغات میں ملاقاتیں اس نے بتایا۔ میرا شوہر ایک تاجر ہے وہ بیشتر سفر ہی رہتا ہے —— دونوں میں محبت —— اس کا راتوں کو چھپ چھپ کر آنا اور اپنے گورے گورے گلابی جسم کو اس کے آغوش میں ڈال کر کپکپاتے ہوئے لال لال ہونٹوں کو اس کے لبے چسپاں کر دینا۔

محبوبہ کی آمد کا تصور کرتے ہوئے اس نے خود سے کہا۔ "میری زندگی ہر طرح کامیاب ہے۔ ڈاکٹری کی دنیا میں میری شہرت آفتاب کی طرح چمک رہی ہے۔ ڈاکٹر لیمان کا نام کون نہیں جانتا۔ کوئی مریض آج تک میرے علاج سے مایوس نہیں ہوا۔ میری مہارت کا یہ عالم ہے کہ بڑے سے بڑا اور نازک سے آپریشن جس کو ہاتھ میں لیتے ہوئے دوسرے ماہرین گھبراتے ہیں۔ اسے میں بچوں کا کھیل سمجھتا ہوں۔ میرا نشتر اسی طرح کام کرتا ہے جس طرح ایک مصور کا قلم پیشے میں کامیاب ہونے کے ساتھ ساتھ میں دل کی دنیا میں بھی کامیاب ہوں۔ ایک حسین ترین عورت کو مجھ سے عشق ہے۔

اپنی محبوبہ کی تصویر ڈاکٹر کی نظروں کے آگے فضا میں تیرنے لگی۔ آفتابی پیشانی گوری گوری، جیسے سنگ مرمر پر ہلکی ہلکی چاندنی بکھری ہوئی۔ دو کھنچی تنی کھچی ہوئی تلواروں کے سائے میں کالی کالی غزالوں جیسی آنکھیں۔ ستواں ناک۔ اُجلے اُجلے دلنواز عارض، پتلے پتلے لال لال ہونٹ جیسے لالے کی دو پتیاں۔ ترشی ہوئی حسین ٹھوڑی۔ چہرے کی خوبصورت تراش جسے دیکھنے کے بعد دل ضد کرتا ہے۔ کہ دیکھتے ہی مو

بوٹا سا قد چھریرا بدن۔ متوالی چال۔

اس کے دل سے دفعتاً آواز آئی۔ مگر وہ ایک دوسرے مرد کی بیوی ہے۔ تم نے اس پر اپنا ناجائز قبضہ......"

اس نے قہقہہ لگایا۔ جیسے اس آواز کو قہقہہ سے دبا دینا چاہتا ہے۔ "وہ میری ہے۔ میں اسے چاہتا ہوں وہ میری ہے"۔

"اگر اس ناجائز تعلق کا راز اس کے شوہر کو معلوم ہوگیا تو" —— آواز بھرائی۔

ڈاکٹر سوچ میں پڑ گیا۔ مگر صرف گھڑی بھر کے لیے۔ پھر وہ ہنسا —— کیسے معلوم ہو جائے گا۔ میرے اور اس کے سوا اور کسی کو اس تعلق کا علم نہیں...... نہیں ہرگز نہیں معلوم ہو سکیگا۔ اس کے شوہر کو ——

کمرے کا دروازہ کھلا۔ ملازم نے ایک کارڈ لاکر سامنے رکھ دیا۔

میں تم سے کئی بار کہہ چکا ہوں کہ اس وقت میں کسی سے ملنا یا کسی مریض کو دیکھنا نہیں چاہتا۔ ڈاکٹر کڑک کر بولا۔ میں نے اس سے کہا تھا سہم کر تھرتھراتی ہوئی آواز میں ملازم نے جواب دیا۔ مگر ——

"مگر کیا"۔ ڈاکٹر کی کڑک دار آواز ایک بار پھر کمرے میں گونجی۔

وہ کوئی بگڑا دل معلوم ہوتا ہے۔ مارنے کے لیے مجھ پر ڈنڈا اوٹھانے لگا۔ نوکر خوفزدہ معلوم ہوتا تھا۔

ڈاکٹر نے حیرت سے ملاقاتی کے کارڈ پر نظر ڈالی۔ "موسیو مادلن!"

"کون ہے۔ یہ موسیو مادلن"۔ ڈاکٹر نے خود سے کہا۔ نوکر کو ہاتھ کے اشارے سے حکم دیا۔ اندر بھیجو۔

اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھکر ڈاکٹر نے ایک ہی نظر میں اندازہ لگا لیا۔ کوئی بہت مالدار آدمی ہے۔

"آپ کو میرے ساتھ چلنا ہے"۔ اس نے ڈاکٹر سے انتہائی تشویش کے لہجے میں کہا۔ "میں موٹر لایا ہوں"۔

"اس وقت تو میرا چلنا ناممکن ہے"۔ انکار کی تلخی کو گھٹانے کے لیے ڈاکٹر کے ہونٹوں پر معذرت کی مسکراہٹ آگئی۔

نوٹوں کا بنڈل نکال کر اس کے ڈاکٹر کے آگے پھینک دیا۔ "آپ جو فیس چاہیں لے لیں۔ مگر ابھی چلئے۔ مریضہ کی حالت ہر گھڑی بگڑتی جا رہی ہے"۔

ڈاکٹر نے نوٹوں کے بنڈل کی طرف دیکھا۔ کل وہ آئے گی میں یہ خطیر رقم اسکی نذر کر دوں گا۔ اور جب اظہار تشکر کے لیے اس کے حسین گلابی ہونٹوں پر وہ پیاری پیاری مسکراہٹ آئے گی جو مجھے بیقرار کر دیتی ہے تو اسے اپنے آغوش میں کھینچ کر ان پر اپنے گرم گرم کپکپاتے ہوئے ہونٹ رکھ دوں گا۔

"چلئے"۔ ڈاکٹر اوٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ہتھیاروں کی تجارت کرتا ہوں"۔ اس نے موٹر میں بیٹھنے کے بعد ڈاکٹر کو بتانا شروع کیا۔ "بعض ہتھیار ایسے ہوتے ہیں جو زہر میں بجھائے جاتے ہیں اور اگر ان سے انسانی جسم پر زخم لگا دیا جائے تو وہ زخم کبھی اچھا نہیں ہوگا۔ پھر اگر اس زخم کو آپریشن کے ذریعہ فوراً دور نہ کر دیا جائے تو اس کا زہر بہت جلد سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

آج مکان پر ایک خریدار کو زہر میں بجھے ہوئے کچھ ہتھیار دکھائے گئے۔ ان میں ایک زہر آلود خنجر بھی تھا خریدار کے چلے جانے کے بعد میری بیوی ان کو میز پر سے اُٹھا کر الماری میں بند کرنے لگی۔ اتفاقیہ اسے

(باقی صفحہ ۵ کالم ۔ پر ملاحظہ ہو)

کرسی کی ٹھوکر لگی اور وہ زمین پر گر پڑی۔ بدقسمتی سے اس وقت زہر آلود خنجر اس کے ہاتھ میں تھا جس کی نوک اس کے ایک ہونٹ میں پیوست ہوگئی۔

ڈاکٹر نے مریضہ کے کمرے میں داخل ہو کر دیکھا کہ مسہری پر ایک عورت سیاہ چادر میں لپٹی ہوئی بے حس و حرکت پڑی ہے۔ اس کے چہرے سے چادر اس طرح ہٹائی گئی کہ ڈاکٹر صرف ہونٹ نظر آسکیں اور تھوڑا سا چہرہ۔

ڈاکٹر کا دل سینے میں مچلنے لگا۔ کیسے حسین ہونٹ ہیں۔ بالکل میری اسابیل جیسے۔ کیسا گورا گورا رنگ ہے۔ اجلا۔ اسابیل کی طرح۔

"جلدی کیجئے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر عورت کے شوہر کی آواز سنکر اپنے خیالات سے چونکا۔

برقی لیمپ کو چمکتے ہوئے لال لال خوبصورت ہونٹوں کے قریب کر دیا گیا۔ نشتر کو ایک ہاتھ میں مضبوطی سے تھام کر دوسرے کپکپاتے ہوئے ہاتھ کی جنبشوں پر قابو پاتے ہوئے ڈاکٹر نے اس سے مریضہ کا ہونٹ پکڑا۔

ایک لمحہ بعد۔۔۔۔ ہونٹ کا ایک بڑا سا ٹکڑا فرش پر خون کے فوارے کے ساتھ اور ایک دردناک چیخ کے ساتھ وہ اُٹھ بیٹھی۔ تکلیف کی شدت سے اس نے نقاب نوچ کر پھینک دی۔

ڈاکٹر نے دیکھا۔۔۔۔ اس کی محبوبہ۔۔۔۔

ایسا معلوم ہوا گویا کمرے کی فضا اندھیرے کی چادر میں ڈھک گئی اسکی آنکھوں کے آگے بڑی تیزی سے ناچ رہی ہے

یہ سن کر سارے شہر کو حیرت ہوگئی۔ کہ ڈاکٹر لیمان جو بڑی تیزی سے شہرت اور کامیابی کی منزلیں طے کر رہا تھا۔ اس کا اچانک دماغ خراب ہوگیا۔

اس سے بھی حیران کن خبر دوسرے دن سنی گئی شہر کے متمول ترین تاجر کی بیوی اور سوسائٹی کی خوبصورت ترین عورتوں میں شمار ہونیوالی مادام مینی دفعتاً روپوش ہوگئی ہے

مگر یہ کوئی نہ سمجھ سکا کہ ان دونوں سنسنی خیز سانحوں میں بڑا قریبی تعلق ہے۔

فرانس کی نئی حکومت!

فرانس میں جو نیا انتخاب ہو رہا ہے اس کا پورا نتیجہ تو ابھی تک آیا نہیں لیکن جو کچھ نتیجے آتے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دائیں بازو کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی ہے بالا بائیں بازو کے ہاتھ رہا سب سے بڑی تعداد کمیونسٹوں کی ہے اس کے بعد سوشلسٹ پارٹی ہے سوشلسٹ اور سوشلسٹ ریڈیکل پارٹی کی تعداد (جتنی اب تک کے نتیجوں سے ظاہر ہوتی ہے) مل جل کر کمیونسٹوں سے زیادہ ہے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ سوشلسٹ اپنی خالص حکومت بنالیں انھیں کمیونسٹوں سے مل کر حکومت بنانی ہوگی لیکن یہ محض عارضی انتظام ہے، کیونکہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی فرانس کا نیا آئین مرتب کرے گی اور اس آئین کی رو سے مستقل حکومت بنے گی وہ رجعت پسندانہ نوعیت کی نہ ہوگی اور نہ اس پر بنک آف فرانس کا اتنا اثر ہوگا جتنا اب تک فرانس کی حکومتوں پر رہا ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ لگا لینا چاہیئے کہ فرانس کی نئی حکومت غیر ملکی مقبوضات پر اپنا شکنجہ ڈھیلا کر دے گی کیونکہ برطانیہ کے نئے انتخاب سے جو امیدیں وابستہ تھیں وہ غلط ثابت ہو چکی ہیں۔

مارشل اسٹالن اہم تقریر کرنے والے ہیں

ماسکو ۲۸ر اکتوبر۔ مارشل اسٹالن ۷ر نومبر کو ایک نہایت اہم تقریر کریں گے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یہ تقریر بہت ہی اہم ہوگی۔ یہ تقریر روسی انقلاب کی یادگار کے موقع پر کی جائے گی۔

یو۔پی کے لئے سنٹرل اسمبلی کی نامزدگیاں

لکھنؤ ڈویژن دیہاتی (غیر مسلم)

مسٹر موہن لال سکسینہ (کانگرس) (بلا مقابلہ منتخب)

لکھنؤ فیض آباد ڈویژن دیہاتی (مسلم)

(۱) راجہ آف محمود آباد (مسلم لیگ)

(۲) مسٹر احترام علی (نیشنلسٹ مسلم)

یو۔پی زمیندار حلقہ انتخاب

مہاراجکمار ڈاکٹر سر وجیا آنند آف وجیانگرم (بلا مقابلہ منتخب)

یوروپین حلقہ انتخاب

مسٹر اے۔ سی۔ السکپ (بلا مقابلہ منتخب)

الہ آباد جھانسی ڈویژن دیہاتی (غیر مسلم)

(۱) پنڈت گووند مالویہ (کانگریس)

(۲) مسٹر سودھ چندرا (ہندو سبھا)

دیگر مندرجہ ذیل اُمیدواروں نے اپنے نام واپس لیلئے۔

مسرس منگلا پرشاد (کانگرس) سالگرام (کانگرس) ہری شنکر باگلا (انڈی پنڈنٹ) پرشوتم داس سنگھانیا (انڈی پنڈنٹ) گلاب چند جین (انڈی پنڈنٹ)

ساورن ڈویژن دیہاتی (مسلم)

(۱) ڈاکٹر سر ضیاءالدین احمد (مسلم لیگ)

(۲) ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ فاروقی (نیشنلسٹ مسلم)

(۳) مسٹر نثار علی (نیشنلسٹ مسلم)

میرٹھ ڈویژن دیہاتی (غیر مسلم)

(۱) مسٹر کرشن چندر اشرما (کانگریس) (بلا مقابلہ منتخب)

دیگر مندرجہ ذیل اُمیدواروں نے اپنے نام واپس لیلئے:-

مسرس رام کرپال سنگھ (کانگرس) خوشی رام شرما (کانگرس) خورشید لال (کانگریس) ہری شنکر باگلا (انڈی پنڈنٹ)

میرٹھ ڈویژن دیہاتی (مسلم)

(۱) نواب زادہ لیاقت علی خاں (مسلم لیگ)

(۲) مسٹر ایم۔ اے۔ کاظمی (نیشنلسٹ مسلم)

فیض آباد ڈویژن دیہاتی (غیر مسلم)

سردار جوگندر سنگھ (کانگریس) بلا مقابلہ منتخب ہوگئے مسٹر سرداجیت لال ورما (کانگریس) نے اپنا نام واپس لے لیا۔

سات شہر۔ شہری (غیر مسلم)

پنڈت بال کرشن شرما (کانگریس)

مسٹر رام رتن گپتا (انڈی پنڈنٹ) مسٹر کلیان چند موھلے (ہندو سبھا)

دیگر مندرجہ ذیل اُمیدواروں نے اپنا نام واپس لے لیا:-

مسرس جسپت رائے کپور (کانگریس) پنڈت شیو کمار پانڈے (کانگریس) ہری شنکر باگلا (انڈی پنڈنٹ) پرشوتم داس سنگھانیا (انڈی پنڈنٹ)

سات شہر۔ شہری (مسلم)

نواب محمد اسمٰعیل خاں (مسلم لیگ)

مسٹر زیڈ۔ ایچ لاری (مسلم لیگ)

مسٹر ایم۔ ایچ۔ فاروقی (نیشنلسٹ مسلم)

آگرہ ڈویژن دیہاتی (مسلم)

مسٹر یامین خاں (مسلم لیگ)

حاجی محمد (نیشنلسٹ مسلم)

چودھری نفیرالدین (نیشنلسٹ مسلم)

آگرہ ڈویژن دیہاتی (غیر مسلم)

مسٹر سری کرشن دت پالیوال (کانگریس) بلا مقابلہ منتخب۔

مسٹر بابو لال (کانگریس) نے اپنا نام واپس لے لیا اور چودھری پرسرام سنگھ (انڈی پنڈنٹ) کی درخواست نامنظور کر دی گئی۔

روہیلکھنڈ کمایوں ڈویژن دیہاتی (مسلم)

خان بہادر حافظ غضنفر اللہ خاں (مسلم لیگ)

مسٹر شہزادہ [illegible] خاں (مسلم لیگ)

حاجی محمد یعقوب (نیشنلسٹ مسلم)

مسٹر انیس احمد عباسی (نیشنلسٹ مسلم)

(باقی نام حلقہ دیہاتی (غیر مسلم صفحہ ہذا کے کالم ۸ کے نیچے)

روہیلکھنڈ اینڈ کماؤں ڈویژن دیہاتی (غیر مسلم)

سیٹھ دامودر سروپ (کانگریس)

لالہ رام رتن گپتا (انڈی پنڈنٹ)

لالہ ہری شنکر باگلا (انڈی پنڈنٹ)

سیٹھ بشن چند (ہندو سبھا)

پنڈت تربینی سہائے مصرا (ہندو سبھا)

امریکن اخبارات اور اسٹالن

قیاس آرائیوں میں اور خبریں گھڑنے میں دنیا میں کسی جگہ کے اخبار بھی امریکہ کے اخبارات سے مقابلہ نہیں کر سکتے یہ ان کا حصہ ہے مختلف قوموں میں بدگمانی پیدا کر دینا اور جانتے بوجھتے واقعات کو اور کی صورت میں پیش کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جب سے پوربی ایشیا کے بارے میں امریکہ اور روس میں ان بن شروع ہوئی ہے تب سے امریکہ کے اخباروں نے اور خبر رساں ایجنسیوں نے اسٹالن کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں مشہور کرنا شروع کر دی ہیں ایک بیان یہ ہے کہ اسٹالن مر چکا ہے مگر مصلحتاً اس خبر میں خفیہ رکھا جا رہا ہے دوسری خبر یہ ہے کہ اسٹالن اگرچہ ابھی مرا نہیں ہے لیکن مر رہا ہے تیسری خبر یہ ہے کہ یہ کہنا تو غلط ہے کہ اسٹالن کچھ زیادہ بیمار تو نہیں لیکن ہاں اس کی صحت گر گئی ہے اس لئے وہ اپنے کام کا بار ہلکا کرنا چاہتا ہے سوویٹ سفیر کا یہ کہنا ہے کہ اسٹالن بالکل تندرست ہے صرف آرام کر رہا ہے۔ ایسی متضاد خبروں میں حقیقت کا دریافت کرنا بہت مشکل ہے لوگ خواہ مخواہ ہندوستانی اخباروں پر غلط بیانوں کا الزام رکھتے ہیں لیکن یہ کیا کریں جیسی کچھ خبر یورپ سے یا امریکہ سے آتی ہیں درج کر دی جاتی ہے اس کا سچ جھوٹ ذاتی طور پر معلوم نہیں ہوتا البتہ کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوتا ہے چنانچہ ہٹلر کی موت اب تک معمہ بنی ہوئی ہے۔

برطانیہ میں مزدوروں کی ہڑتال

برطانیہ کی بندرگاہوں کی ہڑتال بدترین صورت اختیار کر گئی جبکہ لندن کی بندرگاہوں کے مزید ۱۸۰۰ مزدور ۱۱۰۰۰ ہڑتالیوں میں شریک ہو گئے جو پہلے سے ہی ہڑتال کئے ہوئے ہیں اب ملک میں ہڑتالیوں کی تعداد ۵۰ ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے اب ہڑتال چوتھے ہفتہ میں داخل ہو گئی ہے اور برابر پھیلتی جاری ہے مزدور لیڈروں کا رویہ اور زیادہ سخت ہوتا جا رہا ہے ہڑتالی لیڈروں نے تنبیہ کی ہے اگر ان کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو ہڑتال تمام ملک میں پھیل جائے گی۔ جہازوں سے ضروری سامان اتارنے کیلئے مزید ۳ ہزار کام پر لگائے گئے ہیں اب مزدوروں کی جگہ کام کرنے والے سپاہیوں کی تعداد ۱۰ ہزار تک پہونچ گئی ہے۔

کل لندن میں ہڑتالی مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ہڑتالی لیڈروں نے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں کہ ہڑتال جو ۱۰ ہفتہ یا اس سے زیادہ عرصہ تک جاری رہے ہم کام پر آنے کو تیار ہیں مگر جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوں گے ہم اس وقت تک کام پر نہیں آئیں گے اگر ہمارے مطالبات جلد پورے نہ ہوئے تو سنہ ۱۹۲۶ء کی طرح تمام ملک میں ہڑتال پھیل جائے گی۔

مجھے کانگریس پر ہی پورا اعتماد ہے

دہلی ۲۲۔ اکتوبر۔ ہماری خاص اطلاع کے مطابق کیپٹن شاہ نواز جو ہندوستانی قومی فوج کے مشہور افسر اور اپنے ساتھیوں سمیت لال قلعہ میں نظر بند ہیں اور جن کے خلاف ۵۔ نومبر کو مقدمہ کی سماعت شروع ہو رہی ہے نے مسٹر جناح اور مسلم لیگ کی طرف سے پیروی کرنے کی کوشش کو منظور نہیں کیا۔ اور یہ لکھا ہے کہ مجھے کانگریس ہی پر اعتقاد ہے۔ آپ مجھے معاف ہی کریں۔

امریکہ میں زائد منافع ٹیکس ختم ہوگا

واشنگٹن۔ ۱۸۔ اکتوبر سینیٹ فائینس کمیٹی نے آج ۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۳ ووٹوں سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء سے زائد ٹیکس ختم کی تجویز منظور

ملک خضر حیات خاں کا بیان

پنجاب کے مسلم ووٹروں سے اپیل

لاہور۔ ۲۸ر اکتوبر۔ ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب و لیڈر یونینسٹ پارٹی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء میں علاقہ دارانہ خود ارادیت کے بارے میں مسلم لیگ نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا جو عام طور پر پاکستان کا ریزولیوشن کہلاتا ہے اس میں یونینسٹوں کا اختلاف نہیں ہے دراصل اختلاف اس بات پر ہے کہ یونینسٹ پارٹی کے مسلم ممبر بہ حالت موجودہ پنجاب میں مسلم لیگ کے رویہ کو غلط سمجھتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں مسلمانوں کی نمایندگی کل ۵۱ فیصدی ہے اگرچہ صوبہ میں ان کی آبادی ۵۷ فیصدی ہے اس لئے بہر حال دوسرے فرقوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ یونینسٹ پارٹی کے مسلم ۴ ممبروں اور ہندو اور سکھ ممبروں میں ہندوستان کے آئین کے مستقبل کے بارے میں اختلاف ہے لیکن موجودہ پروگرام ان کا مشترکہ ہے مسلم لیگ جو رویہ اختیار کر رہی ہے اس کا نتیجہ پنجاب میں ہو سکتا ہے کہ اگر اسے کامیابی حاصل ہو تو صوبہ میں سیاسی جمود پیدا ہو جائے دفعہ ۹۳ نافذ ہو آپس میں فرقہ دارانہ تلخی بڑھے اور سر پھٹول ہو مسلم ووٹروں کو یہ سب باتیں سمجھ کر رائے دینی چاہیئے۔

مسٹر سرت چندر بوس کانگریس میں

کلکتہ - ۲۶ر اکتوبر - مسٹر سرت چندر بوس کانگریس کے عہد نامہ پر دستخط کرکے رسمی طور پر کانگریس میں شامل ہوگئے ہیں۔ بوس گروپ کے سرکردہ لیڈروں نے بھی جس میں مسٹر ٹی سی گوسوامی شامل ہیں کانگریس میں شامل ہوگئے ہیں۔

سمن لغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۴۵ء

عدالت جناب اڈیشنل سول جج صاحب بہادر فیض آباد

نیسگوپال ساہو ولد نرائن ساہو ساکن بازار دوس نگر پرگنہ حویلی دودہ تحصیل ضلع فیض آباد مدعی

بنام بدھو کنجڑا مدعاعلیہ

بنام بدھو کنجڑا ولد سلار و کنجڑا ساکن بازار دوس نگر پرگنہ حویلی دودہ تحصیل و ضلع فیض آباد حال وارد محال دھن کٹی شہر کانپور مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت للولیبہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے بر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۳ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت ایڈیشنل سول ججی
فیض آباد

مہر عدالت

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

(نمونہ عام)

آرڈر - ۲۱ - رول ۱۶ ض-د

بعدالت مسٹر عابد رضا صاحب جج خفیفہ بہادر لکھنؤ۔

اجرا مقدمہ نمبر ۵۵۵ سنہ ۱۹۴۵ء

محمد رفیق ولد عبدالرحیم قوم شیخ ساکن محلہ دریاآباد شہر الہ آباد قایم مقام چودھری محمد عمر ڈگریدار

بنام ننھے وغیرہ مدیونان

بنام مسماۃ بی بی بیوہ نثار زوجہ عبدالجلیل بوچڑ قوم شیخ ساکن قلی بازار بڑا بوچڑ خانہ شہر کانپور

ہرگاہ مسمی محمد رفیق نے درخواست اجرا اس عدالت میں گزرانی ہے کہ اُس کا نام بجائے محمد عمر کے ڈگری نمبری ۷۵ سنہ ۱۹۴۰ء اجلاسی جج خفیفہ لکھنؤ میں قائم کیا جائے کیونکہ اُس نے ڈگری بذریعہ بیعنامہ خرید کر لی ہے۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰½ بجے بتاریخ ۱۰ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی

بتاریخ ۲۰ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ
لکھنؤ

مہر عدالت

بقیہ مشاعرہ صفحہ اوّل

ملاحظہ فرمایئے

— جناب قمر صاحب مکن پوری —

رس کے آیا ہے مری آنکھوں میں خونِ دل کہاں
میں ابھی طوفان اٹھانے کے ہوا قابل کہاں
بے سہارا چھوڑ کر مجھکو اندھیری رات میں
جانے تاروں نے سجائی جاکے ہے محفل کہاں
مسکراتا گنگناتا لڑکھڑاتا ناچتا
کوئی کیا جانے کہ جاتا ہے یہ وحشی دل کہاں
وہ تو کچھ قسمت ہی تھی وابستہ دامن سے قمرؔ
تھے ابھی ورنہ یہ طفلِ اشک اس قابل کہاں

— جناب بزمی صاحب بلند شہری —

دیکھئے پہنچائے اس کو آرزوئے دل کہاں
رہرو پُر شوق کو ہوش رہ و منزل کہاں
دورِ استبداد میں اذنِ تکلم بھی نہیں
اب زبانِ حالِ دل اظہار کے قابل کہاں
اب گئے وہ دن کہ جب یاران [illegible] ہم
چاہتے ہو جس کو اب وہ گرمیٔ محفل کہاں
اب خدا پر چھوڑ دے بزمیؔ تو کشتیٔ امید
سیلِ امواجِ بلا میں گوشۂ ساحل کہاں

— جناب مذاق صاحب کانپوری —

لنگ ہے پائے تمنا عشرت حاصل کہاں
اونٹ کی رفتار جب یہ ہے تو پھر منزل کہاں
حال کی جلوہ گری ہے رہ گزر تا انجمن
حسن کو لے جائے دیکھیں ذوقِ مستقبل کہاں
سچ تو یہ ہے بد مذاقی ہے یہ ذوقِ عشق کی
عاشقوں کا سر کہاں اور آپ سا قاتل کہاں
گھاس شاید کھا گیا ہے ناخدا بھی اے مذاقؔ
عشق جب دریا ہی دریا ہے تو پھر ساحل کہاں

مسٹر جی ایم سید کی مسٹر جناح کے رویّہ سے بیزاری

کراچی ۲۰ر اکتوبر۔ مسٹر جی۔ ایم سید صدر پراونشل مسلم لیگ نے مسٹر جناح کے بیان کے جواب میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ سے وفاداری کا اظہار کرنے کے بعد مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ اور مسٹر جناح کے ڈکٹیٹرانہ رویّہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور مسٹر جناح کے اس جملہ کا حوالہ دیا ہے کہ اب ہماری اور آپ کی راہیں الگ الگ ہیں۔ مسٹر سید فرماتے ہیں کہ سندھ مسلم لیگ کی کونسل نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی پارٹی کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا تھا جو سندھ کے مسلم عوام کی ترجمانی تھی۔ لیکن مسٹر جناح جب کوئٹہ سے کراچی واپس آئے تو اس بات پر بہت ناراض ہوئے اور انھوں نے کہا کہ سندھ مسلم لیگ کونسل کو ایک بھیڑ کی طرح کام نہ کرنا چاہیئے مجھ سے کہا گیا کہ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے فیصلہ کر دیا ہے وہ تمہیں منظور ہے یا نہیں اس فیصلہ کے وقت مجھ سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا تھا اور نہ میں جانتا تھا کہ یہ فیصلہ کیا ہے چنانچہ میں نے اس حالت میں ہاں یا نہیں کہنے سے انکار کیا جب وہ فیصلہ مجھے دیا گیا اور میں نے نام دیکھے تو معلوم ہوا کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ کی پارٹی کی طرفداری کی گئی ہے۔ میں سندھ لیگ کونسل کی خواہش کے خلاف سے منظور نہیں کر سکتا۔ اس معاملہ میں میں مزید مشورہ لے رہا ہوں۔

روسی فوج منگولیا سے ہٹ رہی ہے

چنگنگ ۲۰ر اکتوبر۔ ایک کمیونسٹ افسر نے آج بتلایا کہ روسی فوج نے آج چاہر سے جو اندر منگولیا پہنچا ہے واپس ہٹنا شروع کر دیا ہے۔

پہلی مرتبہ اندر منگولیا میں روسی فوج کی موجودگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

— نیویارک ۲۸ر اکتوبر۔ پروفیسر آئنسٹین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایٹم بم کی زیادتی سے ⅔ دنیا ختم ہو جائیگی۔

بمبئی میں پولیس نے مسلم ہجوم پر گولی چلادی!

بمبئی ۲۹ر اکتوبر۔ پولیس نے کل رات گولی چلائی جبکہ مسلمانوں کے ایک بڑے ہجوم کے درمیان جس میں ایک طرف مسلم لیگ والے اور دوسری طرف خاکسار اور احرار شامل تھے ایک عام جلسہ میں ٹکراؤ ہو گیا جو مجلس احرار و آزاد مسلم پارٹی کے زیر اہتمام انتخابی مہم کا افتتاح کرنے کے لئے منعقد کیا جا رہا تھا ایک گولی ایک شخص کو لگی۔ ایک ڈپٹی انسپکٹر پولیس اور دو کانسٹبل زخمی ہو گئے جبکہ ہجوم نے بوتلیں پھینکی۔

مسٹر علی بہادر خاں بمبئی احرار لیڈر نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ کچھ لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کچھ لوگوں نے جو گھیلا بائی سڑک کے دونوں طرف جمع ہو گئے تھے لیگی نعرے لگانے شروع کر دیے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا کچھ دیر کے لئے امن ہو گیا۔ مگر پھر لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے اور انھوں نے جلسہ پر بوتلیں پھینکنا شروع کر دیں پھر دونوں طرف سے لاٹھیاں چل نکلیں پولیس نے صورت حالات پر قابو پانے کے لئے پھر لاٹھی چارج کیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد پھر پہلے سے زیادہ سخت ہنگامہ برپا ہوا پولیس کو گولی چلانا پڑی ہجوم میں ایک شخص گولی سے زخمی ہو گیا۔ پولیس کو مزید کمک پہونچنے پر امن بحال ہوا اس کے بعد پُرامن طریقہ پر جلسہ ہوتا رہا مسٹر علی بہادر خاں نے ان لوگوں کی مذمت کی جو جمیعۃ علماء کے ممبروں کی سیاسی بنا پر مخالفت کر رہے ہیں۔ احرار پروگرام واضح کرنے کے بعد آپ نے خطاب یافتہ لوگوں کے رویّہ کی مذمت کی اور کہا کہ ملک یا فرقہ کے کسی کام نہیں آتے۔

راشد علی جیلانی اور مفتی اعظم فلسطین مڈل ایسٹ پہونچگئے

لندن - ۲۸ر اکتوبر - بیروت سے "ایوننگ سٹینڈرڈ" نے خبر دی ہے کہ عراق کے سابق باغی راشد علی جیلانی اور یروشلم کے سابق مفتی اعظم نہ صرف مڈل ایسٹ پہونچ گئے ہیں بلکہ وہاں سرگرم ہیں۔ راشد علی کے بارے میں کم سے کم تین متضاد خبریں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک خبر یہ ہے کہ وہ ایک جہاز میں بھیس بدل کر دمشق پہونچ گئے اور پھر سعودی عرب پہونچے۔ ایک بیان یہ ہے کہ وہ ابن سعود کے بیٹوں کے ہمراہ ہوائی جہاز کے ذریعہ براہ راست سعودی عرب پہونچے۔ ایک بیان یہ ہے کہ راشد علی کبھی فرانس میں نہیں تھے۔ ان کو روسیوں نے جرمنی میں قید کر لیا تھا۔ پھر ان کو پہونچا دیا گیا جہاں سے وہ سعودی عرب پہونچ گئے۔

آئندہ انتخاب میں کوئی حصّہ مت لو

غازی آباد - ۲۸ر اکتوبر - ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے تمام صوبہ کے پولیس ملازمان کے نام ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ملازمان پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ لوگ آئندہ آنے والے عام انتخاب میں کسی طرح کا کوئی حصّہ نہ لیں۔ وہ لوگ کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جس سے انتخاب میں حصّہ لینے والی کسی پارٹی یا شخص کی مخالفت یا موافقت ظاہر ہو یہ حکم تمام پولیس ملازمان کے پاس اطلاع کے لئے بھیجدیا گیا ہے۔

چنگنگ ۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ اتری چین پھر میدان جنگ بن گیا ہے۔ وہاں کیمونسٹوں اور مرکزی حکومت کی فوجوں کے درمیان بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جنگ کو روکنے کیلیے دونوں طرف کے لیڈروں نے کوشش شروع کی ہے۔ کیمونسٹوں کے تازہ کیونکس میں بتلایا گیا ہے کہ اتری چین میں کیمونسٹوں اور مرکزی حکومت کے درمیان لڑائی سول جنگ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ صوبہ شانسی کے گورنر جنرل ین سی شان کا بیان ہے کہ سوچاؤ یتویاں ریلوے کے پورب میں لڑائیوں کے اندر سرکاری فوجوں کے ۱۵۰۰۰ سے زیادہ جوان لڑائی میں کام آچکے ہیں۔ وہاں کمیونسٹ فوج کے ۶۴ سے زیادہ رجمنٹ لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنگنگ کے اخباروں نے سول جنگ کے خطروں کے متعلق خبردار کیا ہے اور لڑائی بند کرنے کی اپیل کی ہے۔

کیمونسٹ اخبار "نیو چائنا ڈیلی نیوز" کا اندازہ ہے کہ کیمونسٹوں کے ساتھ لڑائی میں آٹھ لاکھ سرکاری فوج حصہ لے رہی ہے۔

ہندوستان پر بھی صدر ٹرومین کی پالیسی کا اطلاق کیا جائے

نیویارک ۲۹۔ اکتوبر۔ پریزیڈنٹ ٹرومین کی تقریر پر رائے زنی کرتے ہوئے مسٹر جے جے سنگھ پریذیڈنٹ انڈیا لیگ آف امریکہ نے کہا کہ باشندگان ہندوستان اور ایشیا پریزیڈنٹ ٹرومین کے اس اعلان کا خیر مقدم کریں گے کہ جو لوگ حکومت خود اختیاری کے لیے تیار ہیں ان کو بغیر بدیشی مداخلت کے اپنی من پسند حکومت بنانے کا موقعہ دیا جائے۔ اس اعلان کا ہر قوم پر اطلاق ہے۔ ہندوستان پر اس کا فوراً اطلاق ہوتا ہے جبکہ برطانیہ نے طاقت کے ذریعہ حکومت خود اختیاری سے محروم کر رکھا ہے۔ وہ آج حکومت خود مختیاری کے لیے اسی طرح تیار ہیں جس طرح ۱۷۷۶ء میں امریکی نو آبادیاں تیار تھیں۔ اسلیے ہم پوری توقع رکھتے ہیں کہ اس پالیسی کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

گاندھی جی دنیا میں شانتی قائم کر سکتے ہیں

ڈورلی (دیرہ دون) ۳۰۔ اکتوبر۔ گذشتہ ۲۴۔ اکتوبر کو برٹش ملٹری کے لفٹننٹ مسٹر پیرسن وغیرہ کئی دیگر انگریز افسر گروکل ڈورلی (دیرہ دون) تشریف فرما ہوئے۔ آپ سب لوگ گاندھی جی کے پریم بھگتوں میں سے ہیں گروکل کا معاینہ کر کے آپ لوگوں نے بہت خوشی ظاہر کی۔ اپنے لیکچر میں جہاں گروکل شکشا (ویدک کلچر) کی تعریف کی وہاں یہ بھی بتلایا کہ بھارت واسیوں کا یہ سوبھاگیہ ہے۔ کہ انھیں مہاتما گاندھی جیسے نیتا ملے ہیں صرف گاندھی جی اور اہنسا ہی تمام دنیا کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ پوجیہ مہاتما جی کے ذریعہ ہی تمام دنیا میں سچی شانتی قائم کی جاسکتی ہے۔

بھاشن کے بعد مہمانوں نے گروکل کی دال، روٹی گڑ وغیرہ بھوجن کر کے خوشی ظاہر کی۔

اتحادی قوموں کے کمیشن کا اجلاس ملتوی

لندن ۲۸۔ اکتوبر رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ اتحادی قوموں کا پریپریٹری کمیشن کا اجلاس ۸ نومبر سے ۲۲۔ نومبر کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اتحادی قوموں کی جنرل میٹنگ اسمبلی کا اجلاس ۱۴ دسمبر سے ۱۔ اور ۷ جنوری کے درمیان کسی تاریخ پر ملتوی کر دیا گیا۔

بجٹ پر مسٹر چرچل کی نکتہ چینی!

لندن ۲۴۔ اکتوبر۔ برطانیہ کے نئے بجٹ پر رائے زنی کرتے ہوئے مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل نے حکومت کو متنبہ کیا کہ ان کو بہت زیادہ لمبی چوڑی امیدیں نہیں باندھنا چاہیئے۔ کہ وہ زرخیز اراضی کی سرحد تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم ابھی اس جگہ سے بہت دور ہیں۔

جنگی اخراجات کو بدستور قایم رکھنا باعث تشویش ہے۔ جبتک یہ اخراجات جاری رہیں گے۔ اس وقت تک جرمن لڑائی کو ختم ہوئے ۱۰ ماہ اور جاپان کی لڑائی کو ۷ ماہ گذر چکے ہوں گے۔

جناح کے مقابلہ پر حسین بھائی لالجی ڈٹ گئے

بمبئی۔ ۲۵۔ اکتوبر۔ مشہور قوم پرست مسلم لیڈر مسٹر حسین بھائی لالجی موجودہ ممبر اسمبلی بمبئی کے شہری حلقے سے سنٹرل اسمبلی کیلیے نامزد کیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اسی حلقہ سے کل مسٹر جناح بھی کھڑے ہونے کا اعلان کریں گے بمبئی کے مسلم حلقوں میں مسٹر حسین بھائی لالجی کی کامیابی یقینی خیال کی جاتی ہے۔

فلسطین کے جلوس کی اجازت نہیں دی

نئی دہلی۔ ۲۵۔ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر دہلی نے فلسطین کے متعلق ۲۶۔ اکتوبر کو جلوس نکالنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ جلوس نماز جمعہ کے بعد نکالا جانے والا تھا۔

آزاد ہند ڈیفنس کمیٹی کی میٹنگ

دہلی۔ ۲۷۔ اکتوبر۔ آزاد ہند فوج کی ڈیفنس کمیٹی کی میٹنگ ۳۔ ۶ نومبر کو مٹکاف روڈ سول لائنز دہلی میں ہوگی۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ سر تیج بہادر سپرو کنور سر دلجیت سنگھ۔ سابق جج ہائیکورٹ بخشی سر ٹیک چند سابق جج لاہور۔ ہائیکورٹ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی مسٹر آصف علی رائے بہادر بدری داس مسٹر پی۔ کے سین سابق جج پٹنہ ہائیکورٹ اور مسٹر رگھو نندن شرن شرکت فرمائیں گے۔

ہندوستان میں غلہ کی درآمد

لاہور۔ ۲۹۔ اکتوبر۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر سر جے پی۔ سریواستو نے بتلایا کہ ہندوستان میں باہر سے ہر مہینے ایک لاکھ ٹن غلہ آرہا ہے۔

بحکم جناب بابو نوتن کمار صاحب منصف شہر کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۴۰ سنہ ۱۹۴۵ء

عدالت منصفی شہر کانپور۔

مسماۃ حسینہ زوجہ مہدی حسن قوم شیخ ساکن چوکی جرسیہ مٹو کانپور

بنام۔ مہدی حسن وغیرہ مدعا علیہ

مسماۃ کنیز فاطمہ زوجہ ننھے خاں و ننھے خاں و منے خاں پسران بدھو خاں اقوام مسلمان ساکنان شترخانہ شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت 500/. کے دایر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتایئد اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم بندیشری پرشاد منصرم عدالت منصفی شہر کانپور۔ نشان مہر عدالت

یونائٹیڈ اسٹیٹ کی فوج کے کمانڈر کی وطن واپسی پر الوداعی دعوت

جنرل سر کلاڈ آچن لک کمانڈر انچیف ہندوستان نے اُن کے امریکہ واپس جانے سے قبل ہندوستان برما کے تھیٹروں کی امریکہ کی فوجوں کے کمانڈر لفٹننٹ جنرل آر۔ اے۔ دہیلر کو ایک دعوت دی۔

جنرل سر کلاڈ آچن لک بائیں طرف اور لفٹننٹ جنرل ار۔ اے دہیلر

انٹر سروس پبلک ریلیشن ڈائرکٹریٹ (انڈیا)

فلسطین کے متعلق مسٹر اٹیلی کا بیان

لندن۔ ۲۹۔ اکتوبر۔ برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی ۱۳ نومبر کو فلسطین کے متعلق ایک بیان دیں گے۔ خیال ہے کہ کسی خاص فیصلہ کا اعلان کرنا ہے۔ مسٹر اٹیلی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کی سفارش کریں گے جو جرمنی سے نکالے ہوئے یہودیوں کی چھان بین کرے گی۔

پاکستان کیلیئے ووٹ دینا آزادی کیخلاف ہوگا

لندن ۲۷۔ اکتوبر۔ پاکستان کیلیئے ووٹ ہندوستان کی آزادی کے خلاف ہوگا۔ انتخابی پیغام جو پارلیمنٹ کے مشہور ممبر مسٹر کو... نے ہندوستان کو بھیجا ہے آپنے لکھا ہے کہ کبھی برطانی گورنمنٹ ہندوستان کی تقسیم منظور نہیں کرے گی۔

کانگریس کا انتخابی مینی فیسٹو شایع ہوگیا

مینی فیسٹو کا مکمل خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس کے مرکزی انتخابی بورڈ کو مندرجہ ذیل مینی فیسٹو شایع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ان ہدایات کے بموجب جاری کیا ہے جو اس کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ بمبئی میں مرکزی اسمبلی کے آینوالے انتخابات کے سلسلہ میں دی گئی تھیں۔

پچھلے ساٹھ سال سے نیشنل کانگریس ہندوستان کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اس طویل مدت کے دوران میں اس کی تاریخ پبلک کی تاریخ رہی ہے۔ وہ اس زنجیر کو توڑنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ جس نے اسکو غلامی میں جکڑا ہے ابتدا میں اس نے اپنا کام چھوٹے پیمانہ پر شروع کیا اور ترقی کرتے کرتے وہ اس وسیع ملک میں پھیل گئی اور اس نے آزادی کا پیغام بڑے بڑے شہروں سے لے کر دور دراز واقع چھوٹے چھوٹے گاؤں تک پہونچا دیا۔ اس نے عام پبلک سے طاقت حاصل کی اور وہ بڑھتے بڑھتے ایک بڑی طاقت و آرگنائزیشن بن گئی جو ہندوستان کے عزم آزادی کی جیتی جاگتی علامت ہے۔ مثلاً بعد نسلاً اس نے اس پاک کام کے لیے اپنے آپ کو نچھاور کر دیا۔ اور اس کے نام پر اور اس کے جھنڈے کے نیچے ہمارے ملک کے عورتوں اور مردوں نے اپنی جانیں قربان کردیں۔ اور اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے جو اونھوں نے کیا تھا طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کیں۔ اپنی خدمت اور قربانی کی بدولت کانگریس دیش کے لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ اپنی قوم کی کسی قسم کی ذلت برداشت کرنے سے انکار کرکے اس نے بدیشی راج کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک طاقتور تحریک تیار کی ہے۔

کانگریس نے اپنی زندگی میں عوام کی بھلائی کے لیے تعمیری کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ آزادی حاصل کرنے کے لیے لگاتار جدوجہد بھی کرتی رہی ہے۔ اس جدوجہد میں اس پر بہت سے حادثات گذرے اور اس کا ایک بڑی سلطنت کی مسلح طاقت کے ساتھ کئی بار براہ راست ٹکراؤ بھی ہوا۔ پر امن طریقوں پر عمل کرکے وہ ان ٹکراؤ سے نہ صرف زندہ بچ نکلی بلکہ اس نے ان سے طاقت بھی حاصل کی۔ حال کی تین سالہ بے مثل انقلابی جدوجہد اور اس کو کچلنے کے لیے جبر و استبداد کے بعد کانگریس پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ہوگئی ہے۔ اور عوام میں اس کی محبت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے جن کا ساتھ اس نے ہر طوفان و بلا کے وقت دیا ہے۔

کانگریس ہندوستان کے ہر باشندے خواہ وہ مرد ہو یا عورت کے لئے یکساں حقوق اور موقعوں کی حامی رہی ہے۔ کانگریس تمام فرقوں اور مذہبی گروپوں کے درمیان اتحاد اور ان کے درمیان باہمی رواداری اور نیک فہمی کی حامی رہی ہے وہ تمام لوگوں کے لیے اپنی مرضی اور اپنی عقل کے مطابق ترقی کرنے کے پورے پورے موقعے دینے کی حامی رہی ہے۔

کانگریس کے پیش نظر آزاد جمہوری اسٹیٹ جس میں بنیادی حقوق اور شہری آزادی تمام شہریوں کے لئے مہیا ہو۔ ایسا آئین ہے یہ آئین اپنے نکتہ نگاہ سے فیڈرل ہوگا۔ جس میں بہت بڑی حد تک اس کے حصوں کو (صوبوں) خود مختاری از روے نمایندہ حیثیت حاصل ہوگی۔ اور اس کے قانون ساز حصے عالمگیر حق بالغان رائے دہی کے ماتحت ہوں گے۔

ڈیڑھ سو سال سے بھی زیادہ بدیشی حکومت ملک کی نشو و نما کو مسلسل روکتی رہی اور ایسے مختلف النوع مسئلے جو کہ فوری حل طلب تھے ہمارے سامنے کھڑے کر دیے ملک میں سخت لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا اور ہمارے عوام اس دوران میں تباہی کی گہرائیوں تک اور انتہائی افلاس کے پنجہ میں جکڑے گئے۔ ملک کو نہ صرف سیاسی طور پر غلام رکھا گیا بلکہ اسکی خودداری کو صدمہ پہونچا کر انتہائی تذلیل کی گئی۔ بلکہ اقتصادی۔ مجلسی۔ تہذیب تمدن اور روحانی طور پر جنگ کے دوران میں گراوٹ کے درجہ تک پہنچایا گیا اور اسی طرح اب غیر ذمہ دار حکومت کی طرف سے لوٹ کھسوٹ جاری ہے اور ہندوستانی مفاد کو نظر انداز کرکے اور اسکا نکتہ نگاہ اب اتنی بلندی تک پہونچ گیا ہے کہ ایک غیر ذمہ دار اور نامکمل حکومت خوفناک مفلسی اور عام تباہی اور افلاس جو ہمارے عوام میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ حکومت ایسے ہی کارناموں شہرت رکھتی ہے۔ ہندوستان کی مکمل آزادی حاصل کرنے کے سوائے اور کوئی راستہ ایسا نہیں جس سے ہم اپنے درپیش ضروری مسئلوں کو حل کر سکیں ہیں۔ اطمینان سیاسی آزادی کے ساتھ اقتصادی اور مجلسی آزادی حاصل ہونے ہی سے ہو سکتا ہے۔

سب سے زیادہ ضروری مسئلہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ افلاس کی لعنت کو کس طرح دور کیا جائے اور عوام کا معیار زندگی کیسے بلند کیا جاوے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہندوستانی عوام کی فلاح و بہبود اور بہتر نشو و نما کے سلسلہ میں کانگریس نے ہر وقت اپنی توجہ مرکوز رکھنے کیئے رکھی اور اپنے تعمیری پروگرام کے ذریعہ اس سلسلہ میں اپنا کام جاری رکھا اسکی یہ فلاح و بہبود اور ترقی پذیر پروگرام کا اندازہ ہر تجویز اور ہر تبدیلی جس میں کہ اعلان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی چیز ہمارے عوام کی بہتری کے راستہ میں حائل ہوگی۔ تو اس کو راستہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

صنعت و حرفت اور زراعت۔ مجلسی خدمت اور پبلک کے مفید مطلب کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے زمانہ حال کے مطابق تیزی سے توضیع اگر ملک کی دولت میں بھاری اضافہ ہو۔ اور دوسروں پر انحصار رکھنے کے بجائے قابلیت کے مطابق خود نشو و نما کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ابتدائی مقصد کے ساتھ کیا جانا چاہیئے اور عظیم فرض کے طور پر عوام کی بہتری اور اُن کا معیار زندگی (اقتصادی۔ تمدنی اور روحانی) اور بے روزگاری کو دور کرنے اور انفرادی طور پر شخصیت کے درجہ کو (عظمت) کو بلند کیا جائے۔

ایسا کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ صاف اور ہم رتبہ کے طور پر "مجلسی ترقی" اور اس کے تمام پہلوؤں میں کریں۔ تاکہ چند ہاتھوں میں دولت کے اجتماع اور طاقت حاصل کرنے کی گروپ اور افراد کی کوششوں کو روک سکیں اور اُن خاص حلقہ ہائے جو سوسائٹی کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں بڑھنے اور محض سوشل کنٹرول و جماعتی کنٹرول معدنی ذرایع ٹرانسپورٹ کے ذرایع اور پیداوار اور تقسیم کے بڑے ذرایع اور طریقوں کارخانوں اور خاربورڈ یا زمین صنعت اور دوسرے صیغہ جات کھول دیے جائیں۔ زمین غیر کے ماتحت آزاد ہندوستان میں نشو و نما بطور مشترکہ کامن دیلیتھ کی جائے گی۔

بین الاقوامی معاملات میں کانگریس آزاد لوگوں کی "ورلڈ فیڈریشن" کی حامی ہے۔ تاکہ ایسی فیڈریشن کے لیے وقت موزوں آئے اور قایم ہوجائے۔ ہندوستان تمام ملکوں سے اپنے تعلقات بڑھاتا رہیگا۔ اور خصوصاً اپنے ہمسایہ ملکوں سے مثلاً مشرق۔ جنوب اور شمال اور دور مشرق اور جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی ایشیا جن سے ہندوستان تجارتی اور تمدنی تعلقات ہزاروں سالوں سے رکھتا چلا آیا ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ ہندوستان [illegible] ہوتے ہی اُن پرانے تعلقات کو پھر سے بحال کرے اور اس سلسلہ میں مزید ترقی کرے۔ اس کی وجوہات اور مستقبل کا رخ برائے تجارت بھی اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان گہرے تعلقات ہوں۔

ہندوستان جو جنگ آزادی عدم تشدد کے طریقہ سے خود لڑ رہا ہے۔ بطور آزاد ملک کے اپنی تمام توجہ اتحاد اور باہمی تعاون پر لگانیوالا واحد علمبردار ہوگا۔ اور ہندوستان کے حلقوں میں تحقیقات کرنے سے پتہ چلا ہے کہ فوجی حکام نے آیندہ ۵۔ نومبر کو لال قلعہ کے سامنے جہاں انڈین نیشنل آرمی کے تین افسروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوگی ہر قسم کے مظاہرے کی روک تھام کرنے کا مناسب انتظام کرلیا ہے۔ قلعہ کے سامنے پولیس کا زبردست پہرہ ہوگا۔ اور اس کے کچھ حصہ کو علاقہ ممنوعہ قرار دے دیا گیا ہے۔ وزیٹروں کو پاس جاری کرنے میں کافی چھان بین سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس وقت کسی شخص کے نام پاس جاری نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ اُس کی شناخت مکمل طور پر ثابت نہ ہوجائے گی۔ قلعہ کے اندر جانیوالوں کو اس بیرک میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جہاں مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اس وقت لال قلعہ میں انڈین نیشنل آرمی کے تقریباً ۵ افسران نظر بند ہیں۔ اُن کو بھی مقدمہ کی سماعت دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ کمرۂ عدالت میں گنجائش ہو۔ اُن کی طرف سے تحریری درخواست اس امر کی دی جائے۔ صفائی کی طرف سے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی چیف کونسل ہوں گے۔

ہندوستان دوسری محکوم قوموں اور ملکوں کی آزادی کا بھی حامی ہی نہیں میدان میں آکر کام کرنیوالا معاون ہوگا۔ آزادی اور امپیریلزم کی تباہی کی بنیادوں پر ہر جگہہ دنیا میں امن قایم ہو سکتا ہے۔

۸۔ اگست ۱۹۴۲ء آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا جو آج ہندوستان کی تاریخ میں بیحد شہرت رکھتا ہے۔ آج بھی کانگریس کے مطالبات اور چیلنج قایم ہے اس رزولیوشن کی بنیاد پر اور معرکۃ الآرا الیکشن کی مہم جو صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں پر مشتمل ہے کانگریس کے سامنے ہے۔ سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی ایسی باڈی ہے جس کے ہاتھ میں نہ ہی طاقت نہ ہی اختیارات ہیں جو عملی اعتبار سے مشورہ دینے والی جماعت جس کے مشورے مسلسل ٹھکرائے اور نظر انداز کیے جاتے رہے ہے یہ قطعاً پرانی جماعت ہے جو محدود سی حق رائے دہی کے بنا پر منتخب ہوتی ہے۔ اس انتخاب کی فہرستیں اس کے لیے غلطیوں اور سہو سے پُر ہیں۔ جن کی درستی کے لیے کوئی وقت نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہی ایزادی ناموں کا موقعہ دیا گیا۔ ہمارے ہم وطنوں کی بھاری تعداد ابھی تک جیلوں میں ہے۔ اور بہت سے ایسے جو رہا کر دیے گئے وہ انتخاب میں کھڑے ہونے کے نااہل بنا دیے گئے ہیں۔ پبلک جلسوں کے انعقاد کے راستہ میں بہت جگہوں پر پابندیاں جاری ہیں۔

تاہم ان تمام اور دوسری رکاوٹوں اور دیگر خلافیوں کے کانگریس نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس الیکشن میں مقابلہ کرکے ظاہر کر دے کہ اس کے لابدی نتایج خواہ کتنی ہی پابندیاں ہوں آزادی کے مسئلہ پر ووٹروں کی غایت اکثریت کی ٹھوس رائے واضح طور پر ظاہر ہوجائے۔ بدیں وجہ اس الیکشن میں "معمولی مسئلے" کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ انفرادیت اور مذہبی فرقہ پرستی کا مشہور صرف ایک چیز ہی اہم ہے اور وہ ہے صرف آزادی کا مسئلہ اور ہماری اور بھارت ماتا کی آزادی جس سے تمام دوسری آزادیاں ہمارے ہندوستانی بھائیوں پر نازل ہوں گی۔

لہذا کانگریس "سنٹرل اسمبلی" کے تمام ووٹروں سے پُر زور اپیل کرتی ہے کہ آینوالے الیکشن میں اپنی پوری طاقت اور ذرایع سے کانگریس کے نامزد اُمیدواروں کو ووٹ دیں اور نہایت ہی مضبوطی سے اس نازک موقع پر کانگریس کا ساتھ دیں جو مستقبل کے ممکنات سے بھرپور ہے۔ "ہندوستانی" کئی دفعہ آزادی حاصل کرنے کا "عہد" لے اور اوس کی تجدید کر چکے ہیں جو ابھی تک قایم ہے اور ہمارا عزیز ترین نصب العین جس کے لئے ہم کام کر رہے ہیں۔ جو بہت دفعہ انھیں بیداری کا پیغام دے چکا ہے۔ اب بھی ہمیں اشاروں سے مخاطب کر رہا ہے۔ لیکن وقت سو رہا ہے۔ جب ہم اپنی آزادی کو مکمل طور سے واپس لے لیں گے۔ الیکشنوں سے نہیں بلکہ الیکشن کے بعد جو آئیگا اُس کے ذریعہ۔

اس الیکشن کو جو ہمارے لیے بہت چھوٹا سا امتحان ہے آینوالی عظیم جدوجہد کی تیاری کا وقت اُن لوگوں کو جو آزادی کی پرواہ اور اس کے لئے بیحد خواہشمند ہیں کہ اس کے لیے چھوڑ دیجیے جو آزادی اور ہندوستان کی مکمل آزادی کے لیے طاقت اور بھروسے آگے بڑھنے کی آزمایش میں متحدہ آزاد ہندوستان کی طرف جانے دیجیے جو ہمارے خواب کی عملی تعبیر ہے۔

مسٹر ایم۔ این رائے کا گروپ

لاہور۔ ۲۴۔ اکتوبر۔ مسٹر ایم۔ این۔ رائے کی ریڈیکل ڈیمو کریٹک پارٹی نے پنجاب اسمبلی کے چناؤ میں حصّہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا پارلیمنٹری بورڈ بن چکا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ بورڈ کم و بیش ایک درجن امیدوار نامزد کرے گا۔ ان میں دو سکھ تین مسلمان اور پانچ ہندو ہوں گے۔ مغربی پنجاب سے پارٹی یونینسٹوں کے مقابلہ میں امیدوار کھڑے کرے گی۔ اور وسطی پنجاب میں کمیونسٹوں کا مقابلہ کرے گی۔

The Sidq Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پہ تو حق عم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صدق

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
فی پرچہ دو آنہ

VOL. 42 NO. 45 | Cawnpore. Saturday 10th NOV. 1945 | کانپور شنبہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۴۵

ادبیات

چلے گئے

از حضرت سروش عسکری طباطبائی لکھنوی

دل اور نظر کی پیاس بڑھا کر چلے گئے
میرے جنوں کی تاب نہ لا کر چلے گئے
رُخ میں پڑے ڈالے ہوئے مقنع سیاہ
کیونکر کٹیں پہاڑ سے اب یہ سیاہ دن
ہلچل ہے اب بھی روح میں جن کے نشید سے
تلچھٹ ہے جن کی ساغرِ خورشید و ماہ میں
ہر شعبۂ حیات سے بے گانہ کر دیا
سانسوں میں آ رہی ہے ابھی تک قدم کی چاپ
اک بار جھنجھنا اٹھے سب زندگی کے تار
جس سمت آنکھ اٹھائیے اک اک کمی سی ہے
ہر لذتِ حیات سے محروم کر دیا
ادراک سے لطافتِ تمیز چھین لی
سادہ ورق بنا دیا دفترِ خیال کا
اب اور کچھ انھیں کے سوا سوجھتا نہیں

تن من میں ایک آگ لگا کر چلے گئے
نمناک انکھڑیوں کو جھکا کر چلے گئے
بدلی میں ایک چاند چھپا کر چلے گئے
راتوں کو تابناک بنا کر چلے گئے
وہ نغمۂ لطیف سنا کر چلے گئے
ہونٹوں سے وہ شراب پلا کر چلے گئے
عقل و نظر پہ دام بچھا کر چلے گئے
سینے کی دھڑکنوں میں سما کر چلے گئے
ایسی بھی اک نگاہ ملا کر چلے گئے
ہر جزوِ کائنات پہ چھا کر چلے گئے
احساس کا چراغ بجھا کر چلے گئے
قیدِ حیات و مرگ اٹھا کر چلے گئے
دنیا و دیں کے نقش مٹا کر چلے گئے
نظروں سے ہر حجاب اٹھا کر چلے گئے

اپنے صنمکدے کو بصد ناز کافری
کعبہ دلِ سروش کا ڈھا کر چلے گئے

دنیائے اسلام

جمہوریہ ترکیہ کی بائیسویں سالگرہ

وزیر اعظم ترکی کی تقریر

نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ ابھی تک ترکی کی فوج کو توڑا نہیں جا رہا ہے۔ وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی جمہوریہ کے ۲۲ سالہ دور میں غیر ملکی صنعتی کارخانوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اور یا انہیں قومی بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ۲۲ سال قبل جبکہ ترکی جمہوریت نے جنم لیا تھا ہماری کانیں بینک گیس اور بجلی کے کارخانے ریلوے کمپنیاں اور دوسری تمام بڑی بڑی صنعتیں سب یا تو غیر ملکی کے قبضہ میں تھیں اور زیادہ ان کے فائدہ کے لئے کام کرتی تھیں لیکن جمہوریہ ترکیہ کے لیڈروں نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور قلیل عرصہ میں انہوں نے ان تمام غیر ملکی کارخانوں اور کمپنیوں کو یا تو ختم کر دیا اور یا انہیں قومی بنا دیا۔ تعلیم کے متعلق تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ گذشتہ چند سال کے اندر قومی تعلیم کا جو پروگرام مرتب کیا ہے اس سے ہمارا مقصد آگے بڑھنا ہے۔ حکومت نے اب سے آٹھ سال قبل اس کے لئے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ترکی پونڈ سے دو کروڑ پونڈ تک پہونچا دی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ پرائیویٹ اور سرکاری تعلیمی ادارے قرضہ لے سکیں گے اور نئے کاموں اور سرگرمیوں کی ہمت افزائی کر سکیں گے۔

فلسطین کو یہودی و عرب رقبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

لندن ۳۰ اکتوبر۔ مقامی اخبار سنڈے ٹائمز میں ایک مضمون نگار نے فلسطین کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے۔ لکھا ہے کہ فلسطین کے جھگڑے کو زیادہ طول دینا ٹھیک نہیں۔ ایک طرف تو ہزارہا یہودی پناہ حاصل کرنے کے لئے یورپ میں موجود ہیں۔ دوسری طرف فلسطین میں خانہ جنگی کا خطرہ ہے۔ حکومت برطانیہ تسلیم کرتی ہے کہ اس مسئلہ کا حل لازمی طور پر ہونا چاہئیے۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی جلد ہی کوئی اعلان کریں گے۔ باخبر حلقے بیان کرتے ہیں کہ ۴۰۰۰ و ۱۵۰۰ یہودیوں کو ہر ماہ فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت ملنے کی توقع ہے۔ اس طرح یہودیوں کو بھی تھوڑی بہت امداد مل جائے گی۔ مگر اس طرح فلسطین کا جھگڑا ختم نہیں ہو سکیگا۔ خیال ہے کہ سمجھوتہ کے لئے دو تجویزیں پیش کی جائیں گی اول یہ کہ فلسطین کو یہودی علاقہ و عرب علاقے میں تقسیم کر دیا جائے۔ دوم تمام فلسطین کے لئے ایک ہی حکومت و آئین ہو لیکن اس حکومت میں عربوں و یہودیوں کو پچاس پچاس فیصدی نمایندگی حاصل ہوگی۔ آبادی کی اکثریت و اقلیت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن سمجھوتہ ہوتا نظر نہیں آتا مضمون نگار نے برطانوی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اُسے جلد فیصلہ کرنا چاہئیے ایسا نہ ہو کہ دونوں طرف کے افراد صبر کو ہاتھ سے دیدیں۔

مقامی یہودیوں میں اضطراب

حیفہ ۳۰ اکتوبر۔ یہودی لیبر فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ جمعہ کے روز رڈینہ کے جہاز سے ۳۸ یہودی پناہ گزین اترے تھے۔ جن کے پاس داخلہ کا سرٹیفکیٹ نہیں تھا پولیس نے انہیں فلسطین سے نکالے جانیوالے اشخاص کے کیمپ میں بھیجدیا۔ اس سے مقامی یہودی حلقوں میں سنسنی پھیل گئی۔ یہودی مزدوروں نے سامان اٹھانے سے انکار کر دیا، لیکن یہودی نمایندگان کے سمجھانے کے بعد حالات بہتر ہو گئے۔

درہ دانیال کے معاملہ پر روس سے برطانیہ اور امریکہ کا اختلاف

واشنگٹن۔ یکم نومبر۔ امریکہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ درہ دانیال کو بین الاقوامی قرار دینے کے بارے میں امریکہ کی رائے انقرہ بھیجدی گئی ہے۔ مسٹر برنس نے کہا کہ پوٹسڈم سمجھوتہ کے مطابق ہر حکومت کو اپنی رائے الگ الگ بھیج دینا چاہئیے اور کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ روس اور برطانیہ کی کیا تجویزیں ہیں۔ آپ نے ان اخباری خبروں کے بارے میں کچھ کہنے سے انکار کیا کہ برطانیہ اور امریکہ کی رائے اس معاملہ میں روس کے خلاف ہے۔

قاہرہ ۵ نومبر۔ مصر کے سب سے بڑے تعلیمی ادارہ خدیو یونیورسٹی کے کئی ہزار طالب علموں نے اعلان کے خلاف جس کے ذریعہ یہودیوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دی گئی تھی بطور پروٹسٹ آج ہڑتال کر دی یہ ہڑتال اسی سلسلہ میں ہے جو کل عرب مسلم ایسوسی ایشن منا رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۱۰ر نومبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۵

دہلی لال قلعہ میں ۸۸ سال کے بعد

ایک دوسرا تاریخی مقدمہ

۵ر نومبر کو دہلی میں ہندوستانی قومی فوج کے تین افسران کیپٹن شاہ نواز خان، لفٹنٹ گورسرن ڈھلان اور کیپٹن پی کے سہگل کی لال قلعہ فوجی عدالت کے سامنے ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ عدالت کے صدر اور ممبران نے اولاً حلف وفاداری لیا اور اس کے بعد ملزمان عدالت میں لائے گئے۔ اور عدالت میں پہونچکر فوجی قاعدے سے اٹنشن کی حالت میں سلامی دے کر کھڑے ہوگئے۔ اگرچہ وہ وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ لیکن اُن کے نشانات نکال لئے گئے تھے۔ ان پر دس الزامات ملک معظم سے جنگ کرنے قتل کرنے اعانت مجرمانہ وغیرہ کے سلسلہ میں عائد کئے گئے ہیں اور مبینہ ملزمان نے ہر ایک جُرم سے انکار کیا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے تین ہفتہ کے لئے مقدمہ کے التوا کی درخواست پیش کی۔ جس پر سر این۔ پی انجیر وکیل استغاثہ نے کہا کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے عدالت اُٹھ گئی اور اس کے بعد آکر التوا کی درخواست کو منظور کر لیا۔

عدالت کے بائیں جانب ڈفینس کونسل کی نشستیں تھیں۔ اور سب سے پہلے کنور سر دلیپ سنگھ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو بیرسٹری کا گون پہنے ہوئے بیٹھے تھے۔ جسے انہوں نے ۲۲ سال کے بعد پہلی مرتبہ استعمال کیا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور ڈاکٹر کے این کاٹجو بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی پشت کی جانب ڈاکٹر پی۔ کے سین اور دوسرے مشیران قانونی کی نشستیں تھیں۔ ان نشستوں کے بالمقابل سر این۔ پی انجیر ایڈوکیٹ جنرل اور لفٹنٹ کرنل روود الشن فوجی پراسیکیوٹر عدالت جب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئی اس کے بعد اخبارات کے نمایندگان نے اس منظر کا ایک فوٹو لیا۔ اس کے بعد جج ایڈوکیٹ کرنل کیرین نے یہ اعلان کیا کہ عدالت کا یہ فیصلہ ہے کہ اب کوئی فوٹو نہ لئے جائیں۔ اور نہ سگریٹ پی جائے۔ اور جج ایڈوکیٹ نے عدالت کے ممبران کے ناموں کا اعلان کیا۔ اس کے بعد حکم دیا گیا کہ ملزمان کو لائے جائیں۔ اس پر عدالت میں ایک سناٹا چھا گیا۔ اور جیوں ہی کہ کیپٹن شاہ نواز کیپٹن سہگل اور لفٹنٹ گور بخش سنگھ فوجی طریقہ پر عدالت میں داخل ہوئے۔ اُنہوں نے اٹنشن کی حالت میں عدالت کے نشست کے چبوترے کے نیچے کھڑے ہوکر سلامی دی۔ اس کے بعد ان ملزمان سے دریافت کیا گیا کہ موجودہ عدالت کی سماعت مقدمہ پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے جس کا جواب انہوں نے نفی میں دیا۔ لال قلعہ کے جتنے راستے جاتے تھے اسے دہلی کی پولیس نے بند کر رکھا تھا اور قلعہ کے پھاٹک عدالت کے کمرہ پر انگریزی فوجی پولیس کا پہرہ تھا اور قریب ہی خیموں میں زائد پولیس مسلح کھڑی تھی عدالت میں داخلہ پر سخت پابندیاں تھیں۔

ایڈوکیٹ جنرل نے یہ بتایا کہ مختلف رجمنٹیں آزاد ہند فوج میں تھیں۔ ۱۳ر فروری کو رہس بہاری بوس کا ایک پمفلٹ شائع ہوا۔ جس میں انھوں نے اپنے کو ہندوستان کی آزادی کی مجلس عمل کا صدر ظاہر کیا تھا۔ اس پمفلٹ میں یہ بتایا گیا تھا کہ انگریزوں سے ہندوستانیوں کی لڑائی اب اس نازک حد پر پہونچ گئی ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے تین ہفتہ کا فاقہ کیا ہے۔ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد اس قومی فوج کی بھرتی اور زیادہ شروع کی گئی۔ اور کیپٹن شاہ نواز نے جنگی قیدیوں کے سامنے مختلف مواقع پر تقریریں کی تھیں جس میں اُنہوں نے بتایا کہ وہ رضا کارانہ طور پر اس فوج میں بھرتی ہوں۔ اور انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دیں۔ اس فوج کی تنخواہ کچھ نہ ہوگی۔ بلکہ جیب خرچ کے نام پر کچھ دیا جائیگا۔ اور جب ہندوستان کو آزادی مل جائے گی۔ تو اس وقت ان کے عہدوں کے لحاظ سے تنخواہیں دی جائیں گی۔ جو لوگ کہ جنگی قیدی تھے انہیں ڈرایا اور دھمکایا بھی گیا۔ اور شہادت اس امر کو ظاہر کرےگی کہ جو لوگ اس فوج میں بھرتی کئے گئے تھے انہوں نے ملک معظم سے جنگ کی۔ اس کے بعد ایڈوکیٹ جنرل نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سپاہی اور افسران اس قومی فوج میں ہندوستانی فوج ہی کی وردی استعمال کرتے رہے۔ اور اس کے ثبوت میں کچھ بیج پیش کئے جائیں گے۔ تقریباً وسط جنوری سنہ ۱۹۴۳ء میں قواعد کو منضبط کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی تھی۔ اور ۲۱ر نومبر سنہ ۱۹۴۳ء کو سنگاپور میں انڈین نیشنل آرمی کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سوباس چندر بوس نے ایک تقریر کی۔ اور اعلان کیا تھا کہ آزاد ہندوستان کی ایک عارضی حکومت بنگئی ہے اور اس فوج کے ذریعہ جو رقبہ حاصل ہوگا اس پر اسی کی حکومت ہوگی۔ آزاد ہندوستان کی حکومت کے وزراء کا بھی اعلان کیا گیا۔ جس کے ایک وزیر کیپٹن شاہ نواز بھی تھے۔

جج ایڈوکیٹ کرنل کیرین نے عدالت کی قانونی پوزیشن بتلاتے ہوئے ظاہر کیا کہ انڈین آرمی ایکٹ نے اس امر کی اجازت دی ہے کہ عدالت مقدمات کو وقتاً فوقتاً ملتوی کرتی جائے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ جب ایک مرتبہ عدالت بیٹھ جائے اور ملزمان سامنے آجائیں۔ تو عدالت اپنا روزانہ اجلاس کرتی رہے۔ اور یہ فوجی عدالت سول کورٹ نہیں کہ تمام سال کام کرتی رہے۔ کیونکہ ان افسران کو اور بھی کام ہیں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ کافی ذہانت سے کام کریں گے۔ اس پر ایڈوکیٹ جنرل نے یہ تجویز پیش کی کہ عدالت مقدمہ کی سماعت شروع کردے اور پہلے گواہ استغاثہ کو سُن لے اور اس کے بعد آپنے کہا کہ کیپٹن سہگل کے دستخطوں سے ایک تحریر ملی ہے۔ جس میں ۹ر فروری سنہ ۱۹۴۴ء کو لکھا گیا ہے اور تمام یونٹوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ دہلی اُن کی آخری منزل ہے اور اس طرف روانگی شروع ہوگئی ہے۔ اور بہادرو بڑھے چلو اور وہ سہ رنگا جھنڈا جو اراکان کے پہاڑوں پر اُڑ رہا ہے وائسریگل لاج پر نصب کردیا جائے۔ اور دہلی ہی کے لال قلعہ میں وہ وکٹری پریڈ کریں۔ فوجیوں کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ دہلی کی طرف چلو ان کا قومی نعرہ ہے۔ اس کے بعد ایڈوکیٹ جنرل نے الزامات قتل کی ایک فہرست پیش کی۔ عدالت نے لفٹنٹ کرنل بی داش کی پیش کردہ شہادت لفٹنٹ ناگ کی پیش کی۔ جس میں اُنہوں نے اپنی فوجی خدمات کو ظاہر کیا اور بتایا کہ ہندوستانی قومی فوج کے متعلق انہیں یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ برطانوی حکومت سے ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے یہ فوج بنائی گئی ہے۔ لفٹنٹ ناگ کیپٹن شاہ نواز سے ملے اور جب قومی فوج کے اعلیٰ افسران کو یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہیں تو انہیں قانونی شعبہ کا انچارج مقرر کیا گیا۔

جج ایڈوکیٹ نے ملزمان کے خلاف الزامات پڑھکر سنائے۔ اور تینوں ملزمان پر دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند لگائی گئی ہے اور فرد جرم میں یہ بتایا گیا ہے کہ سنگاپور۔ ملایا۔ رنگون اور برما کے قرب وجوار میں وہ دیگر مقامات پر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء سے ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۴۵ء تک ملزمان نے ملک معظم کے خلاف جنگ کی۔ علاوہ بریں لفٹنٹ گوربخش سنگھ پر بھی یہ الزام ہے کہ انہوں نے ۶ر مارچ سنہ ۱۹۴۵ء یا اس کے قبل یا بعد میں چار آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ کیپٹن سہگل پر علاوہ اعانت مجرمانہ کے ۴ آدمیوں کے قتل کا الزام ہے کیپٹن شاہ نواز پر بھی اعانت مجرمانہ کے علاوہ دو اشخاص کے قتل کا الزام ہے۔ تینوں ملزمان نے اپنے کو بے گناہ بتایا۔ اس کے بعد ملزمان کو اپنے قانونی مشیروں کی پشت پر بیٹھنے کی جگہ دی گئی۔ اور بیٹھنے سے قبل ملزمان نے پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے ممبران ڈفینس کمیٹی کو فوجی سلامی دی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے تین ہفتہ کے التوا کی درخواست پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ملزمان جس قسم کی قانونی سہولت چاہتے تھے انہیں ۵ر اکتوبر تک نہ مل سکی۔ اور قانونی زبانی اور دستاویزی شہادتیں جو اس مقدمہ میں بہت زیادہ ضروری ہیں انہیں پچھلے ہفتہ میں حاصل نہیں کیا جا سکا ہے۔ مقدمہ کی سماعت جاری رکھی جائے عدالت پانچ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی۔

آئینہ کانپور

لیگ الکشن پروپگنڈا

نواب اعزاز رسول

چودھری خلیق الزمان و نواب محمد اسمٰعیل و نواب محمد یوسف ۴ر نومبر کو لکھنؤ سے کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا گیا۔

کانپور کے کچھ دیہاتوں کا بھی آپ حضرات نے دورہ کرکے تقریریں کیں جس میں لیگ کے اُمیدواروں کو ووٹ دینے اور لیگ فنڈ میں چندہ دینے کی اپیل کی جہاں سے ایک ہزار روپیہ کی تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

بساط خانہ کے سوداگروں نے لیگ ڈپوٹیشن کا زبردست خیر مقدم کیا اور تقریباً ۳ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی اور ایک چھوٹے بچے نے ایک موٹر کا کھلونہ پیش کیا جو ۳ ہزار روپیہ سے کچھ زیادہ میں نیلام ہوا۔

۵ر نومبر ۸ بجے رات کو جمن گنج محمد علی پارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں راجہ صاحب محمود آباد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جو مسلم لیگ کے اندر نہیں ہیں وہ ہندوستان کے دشمن ہیں۔

چودھری خلیق الزمان نے اپنی تقریر میں اُمید ظاہر کی کہ نیشنلسٹ مسلم اور کانگریس کی کوششوں کے باوجود لیگ کے اُمیدوار انتخاب میں کامیاب ہوں گے۔

نواب محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا۔ کہ "پاکستان" کا نعرہ اسلام کا نعرہ ہے اسلام میں کسی قسم کی غلامی کی گنجائش نہیں ہے مسلمان آزاد ہندوستان میں آزاد پاکستان حاصل کریں گے۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے ایک جلسہ میں جو کہ حلیم مسلم کالج میں کیا گیا تھا نواب محمد اسمٰعیل اور چودھری خلیق الزمان نے تقریریں کیں اور لیگ کے پروگرام پر کام کرنے کی طالب علموں سے اپیل کی۔

کانپور سے الیکشن فنڈ کے لئے تقریباً ۸۰ ہزار روپیہ اس ڈپوٹیشن کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح ایڈیٹر قومی اخبار جو کہ کانگریس کے چار آنے والے معمولی ممبر تھے کانگریس سے مستعفی ہوکر مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ہیں آپ نے ۵ر نومبر کو محمد علی پارک کے جلسہ میں خود اپنی تقریر میں مسلم لیگ میں شامل ہونے کا اعلان بھی کیا۔

پولٹیکل پارٹیوں سے اپیل

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کانپور کی پولٹیکل پارٹیوں کو خط لکھ کر اُن سے امن و امان قایم رکھنے کے لئے امداد چاہی ہے۔ اگرچہ جلوس نکالنے کے لئے پہلے سے اطلاع دینے کا حکم منسوخ کردیا گیا ہے لیکن پولیس ایکٹ کے ماتحت ایک ہفتہ پہلے اجازت لینے کی ضرورت ہے آپ نے لکھا ہے کہ جلوس کی اطلاع پیشتر سے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دی جائے تاکہ انتظام کیا جا سکے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

ڈیولپمنٹ بورڈ شہر کی صفائی کا انتظام اپنے ہاتھ میں جلد لینے والا ہے بورڈ سب مکانوں کے مالکوں کو لکھے گا کہ وہ واٹر فلش یا خانے بنوائیں جہاں سیور کنکشن مل سکتا ہو اور بورڈ اس کے لئے ٹھیکہ داروں کو مقرر کریگا۔ جو لوگ اس کی تعمیل نہ کریں گے اُن سے قانون کے ذریعہ اس کی تعمیل کرائی جائے گی۔

میونسپل بورڈ

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن نے لالہ کیلاش پت سنگھانیا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

اور مرچنٹ چیمبر آف کامرس سے اس کے بجائے کوئی دوسرا ممبر منتخب کرنے کو لکھا ہے۔

ڈال منڈی اسکول کو توڑنے کے لئے بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا لیکن بورڈ کے چیرمین نے اس فیصلہ کو بورڈ کے سامنے رکھدیا تھا اس سلسلہ میں ایجوکیشن کمیٹی کے افسران کا خیال ہے کہ بورڈ کے چیرمین کو ایجوکیشن کمیٹی کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن نے ڈال منڈی اسکول کو جاری رکھنے کا حکم بھیجدیا ہے۔

والیسرائے ہند کی تشریف آوری

ہز اکسلنسی والیسرائے لارڈ ویول ۱۲ر نومبر کو کانپور تشریف لا رہے ہیں اور ایگریکلچر کالج۔ ڈیولپمنٹ بورڈ کے رقبوں کا معائنہ کریں گے۔ اور میونسپل بورڈ۔ ڈیولپمنٹ بورڈ کے ممبران اور سربرآوردہ معززین شہر سے ملاقات کریں گے یہاں سے آپ بریلی تشریف لے جائیں گے۔

کلاتھ راشننگ

ڈسٹرکٹ اڈوائزری کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ایچ۔ ایس اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا اور طے پایا کہ دیہاتوں میں بھی کپڑے کی راشننگ جاری کی جائے اور اسکیم کے مطابق ایک کوپن کے ذریعہ ایک خاندان کو ۵ گز کپڑا مل سکیگا۔ شہر میں سہ ماہی کوٹہ میں فی خاندان ۴ یونٹ سے بڑھا کر ۶ یونٹ کردیا گیا ہے اور یہ طے کیا گیا ہے کہ وہ کپڑا جس کی زیادہ مانگ نہیں ہے مستثنیٰ کردیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں تین سو گانٹھوں کے بجائے سات سو گانٹھیں آئندہ سے ملا کریں گی۔

کپڑے کے لائسنس کے جدید قانون کے ماتحت لائسنس کی دو ہزار درخواستیں ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کے پاس پہونچ چکی ہیں۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۶ر نومبر ۴½ بجے شام کو مسٹر اُما شنکر مہروترا نے جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایگزکوٹو کمیٹی نے ممبران کو دیوالی میں ایٹ ہوم دیا اس کے بعد جلسہ ہوا جس میں ایگزکوٹو افیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے آئے ہوئے خط پر غور ہوا خط میں لکھا تھا کہ بورڈ اپنی میٹنگ میں ۸ پریس والوں کو بلا سکتا ہے اور اس کے لئے وہ ۸ پاس سکرٹری ایسوسی ایشن کو بھیجیگا اور وہ ان پاسوں کو آپس میں تقسیم کرلیں چنانچہ میٹنگ میں یہ طے ہوا کہ ان ۸ پاسوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ دو دو پاس اُردو اور ہندی اخباروں کے لئے اور ۴ پاس انگریزی اخباروں کے لئے اور سکریٹری اخبار والوں کے مشورہ سے یکے بعد دیگرے ۴ پاس دیا کریگا۔

ایٹ ہوم

۳ر نومبر کو کرزن پارک میں پنڈت بال کرشن شرما کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا جس میں شہر کے تمام معززین ہندو مسلمان شریک ہوئے۔

آخر میں پنڈت بال کرشن شرما نے موجودہ حالات پر ایک نہایت زبردست تقریر کی۔

شاندار ڈنر

مسٹر حمید احمد صاحب سوداگر نے ۳ر نومبر کی رات کو اپنی صاحبزادی کے شادی کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک نہایت پرتکلف ڈنر دیا جس میں شہر کے ہندو مسلمان معززین نے شرکت کی خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

آنریبل سر جے۔ پی سریواستوا۔ خان بہادر مرزا جعفر علی صاحب اثر لکھنوی ریٹائرڈ ہوم منسٹر ریاست کشمیر۔ مسٹر رام گوپال گپتا۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم۔ مسٹر اما شنکر مہروترا۔ خان بہادر بشیر احمد خان، خاں صاحب سید صدر الاسلام مسٹر گور پرشاد کپور۔ مسٹر محبوب عالم۔ مسٹر بشیر محمد خان۔ مسٹر ابراہیم حافظ محمد صدیق، مسٹر ایچ۔ ایم سمیع۔ نواب سید قیصر حسین، مسٹر محمد حبیب اللہ۔

دعوت ولیمہ

۴ر نومبر کو حافظ احمد اللہ صاحب تاجر چرم نے اپنے صاحبزادے مسٹر حبیب اللہ کی شادی کی خوشی میں معززین شہر کو ایک شاندار دعوت ولیمہ دی۔

خاکساروں کی اپیل

شیخ عبدالرشید ناظم آفتاب خاکسار یو۔ پی نے ایک بیان دیگر خاکساروں اور مسلم لیگیوں کے پریڈ کے جھگڑے کے سلسلہ میں تحقیقات کے لئے ایک بے لوث ٹریبونل مقرر کرنے کی گورنمنٹ سے زور دار اپیل کی ہے۔

سبدِ گل

عریانی کا پردہ جو پورا جنگی دور میں مرجھا گیا تھا اب اس میں پھر تازگی آرہی ہے چنانچہ آپ کو یہ سُن کر بڑی دلچسپی محسوس ہوگی کہ پیرس کی فضاؤں میں چاندی جیسی ننگی ننگی رانوں اور حریری محرموں سے برائے نام ڈھکی ہوئی چھاتیوں کے تقویٰ شکن ابھاروں کا مظاہرہ ازسرنو شروع ہوگیا ہے۔

پیرس کی تازہ اطلاعات سے اس سلسلے میں ہیں کہ جنگ سے قبل والی ناز نینان فرانس کی آنکھ میں تو نگوڑی حیا کی کچھ رمق باقی بھی تھی اور وہ گوری گوری باہوں، سیمیں شانوں، مکھن جیسے پیٹ اور گداز مرمریں پنڈلیوں اور رانوں کی پیاسی نگاہوں کے لئے جنت نظارہ بنا دینے کے بعد شرمگاہوں کو چھپا لیا کرتی تھیں۔ مگر رندان لم یزل کی سرزمین کی نوخیز خوش جمالوں نے اس فرسودہ رواج کو ناک اور بھوؤں کی ایک دلآویز جنبش سے مسترد کر دیا۔ پیرس کے بعض بازاروں میں پریزادوں کو مات کرنے والی جوان پٹھیاں اپنے مادرزاد برہنہ جسم پر ایک حریری چنڈا ڈالے ہوئے اس طرح پھرنے لگیں گویا انھوں نے جنگ کے بعد پیرس کو عیاشی کی جنت بنا دینے کا تہیّہ کر لیا ہے۔

مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پیرس میں ابھی دقیانوسی خیال کے کچھ لوگ زندہ ہیں۔ چنانچہ ایک بازار میں ایک پولیس میں ایک مادرزاد برہنہ پری جمال کو پہلے تو بڑے غور سے سر سے پیر تک دیکھتا رہا پھر اس نے قریب ہو کر اپنی آنکھوں کے آگے ہاتھ روک کر دار ننگ دی کہ عورتوں کا اس طرح مادر زاد برہنہ ہوکر منظر عام پر آنا خلاف قانون ہے مگر پری جمال حسینہ پولیس مین کی دقیانوسیت پرہنس پڑی اور اس نے ٹھٹک کر پولیس مین کی نگاہوں کو خیرہ کرتے ہوئے کہا کہ تم کیا جانو۔ پیارے سپاہی یہ سب سے نیا فیشن ہے۔ اور مٹکر اور سینہ لچکاتی ہوئی چلی گئی۔

پیرس کی اس پریزاد کے مادرزاد برہنگی کو جدید ترین فیشن قرار دینے کے بعد آپ کو یہ معلوم کر کے بڑا لطف آئے گا کہ ہندوستان میں بھی اس فرانسیسی قتالۂ عالم کی ایک شاگردہ موجود ہیں۔ آپ بمبئی کی رہنے والی ہیں اور آپ نے اخبارات میں اعلان کرایا ہے کہ برہنہ رہنے سے عورتوں کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ میں عنقریب برہنہ عورتوں کے لئے ایک کلب قایم کروں گی۔

لیکن کراچی کی ایک بوڑھی "میم صاحبہ" پیرس کی پری جمال حسینہ اور بمبئی کی برہنگی پسند ماڈرن عورتوں سے بھی کئی منزل آگے ہیں۔ آپ نے یہ اعلان ارشاد فرما دیا ہے کہ بڑھاپے کی منزل میں قدم رکھ چکی جو عورتیں روزانہ کچھ وقت کے لئے مادرزاد برہنہ رہنے کو بطور شغل اختیار کریں گی ان میں ازسرنو جوانی پیدا ہونے لگے گی۔ جزاہیں ان بوڑھی میم صاحبہ نے اس سلسلے میں خود جو تجربہ کیا ہوگا اس کے نتیجے کے طور پر ان میں کتنے نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچ سکنے کے قابل جوانی پیدا ہوئی۔

غرض جنگ کے بعد جو ترقیاں ہو رہی ہیں ان میں تہذیب جدید کی دلدادہ عورتوں کا شوق عریاں میں شامل ہے دیکھئے یہ شوق کیا رنگ دکھاتا ہے۔

سر اکبر حیدری کا نیا عہدہ

نیو دہلی۔ یکم۔ نومبر۔ گورنر جنرل نے آنریبل سر سلطان احمد ممبر اگزیکٹو کونسل جو گذشتہ دنوں مستعفی ہو چکے ہیں ان کی جگہ آنریبل سر اکبر حیدری کو ممبر مقرر کیا ہے۔ سر اکبر حیدری بطور سیکریٹری انڈسٹریز اور سپلائی میں کام کر چکے ہیں جس سے وہ اپنے فرائض کو سنبھالی

ادبِ لطیف

تشبیہ

ازیو ٹالسٹائی!

میرے خیال میں انسان مویشیوں کے اس گروہ کی مانند ہے جو کہ ایک باڑ کے اندر محدود ہے، باڑ کے باہر ہری چراگاہیں ہیں اور مویشیوں کے کھانے کے لئے گھاس کی افراط ہے جبکہ باڑ کے اندر مویشیوں کے لئے کافی گھاس نہیں ہے اس لئے مویشی اپنی ہستی کے وجود کے لئے جدوجہد میں مشغول ہیں اور جدوجہد میں وہ تھوڑی سی گھاس کو روندتے ہیں اور ایک دوسرے کو سینگ گھونپ گھونپ کر مارتے ہیں۔

میں دیکھتا ہوں کہ ان کا گلہ بان آتا ہے اور جب وہ ان کی قابل رحم حالت دیکھتا ہے تو اس کا دل زخم سے لبریز ہو جاتا ہے۔ " اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے بارے میں سوچتا ہے،

پس وہ اپنے دوستوں کو اکٹھا کرتا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ باڑ سے باہر کی گھاس کو کاٹنے میں میری مدد کرو اور اسے باڑ کے اندر پھینکو اور اسی چیز کو وہ خیرات کہتے ہیں۔

اور کیونکہ بچھڑے مر رہے ہیں اور پرورش نہیں پا رہے ہیں اس لئے وہ فیصلہ کرتا ہے کہ انہیں صبح ناشتہ کے لئے تھوڑے تھوڑے دودھ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ سرد راتوں میں مر رہے تھے اس نے ان کے لئے خوبصورت "شیڈ" بنائے ہیں جن میں ہوا کا اچھی طرح گذر تھا اور نالیاں وغیرہ بھی تھیں،

اور کیونکہ وہ اپنی ہستی کے وجود کے جدوجہد میں ایک دوسرے کو سینگ چبھو رہے تھے اس لئے وہ سینگوں پر کارک لگا دیتا ہے تاکہ زخم سنگین نہ لگیں،

تب اُس نے باڑ کے اندر کی جگہ کا ایک حصّہ بوڑھے بیلوں اور بوڑھے گایوں کے لئے جو کہ ۷۰ سال سے زیادہ عمر کی تھیں، جُدا کر دیا،

درحقیقت اس نے مویشیوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے سب ہی کچھ کیا اور جب میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے سیدھا یوں ہی کیوں نہ کیا کہ باڑ کو توڑ کر مویشیوں کو باہر نکل جانے دیتا تو اُس نے جواب دیا۔

" اگر میں انھیں باہر جانے دوں تو کوئی ان کا دودھ نکال لے گا"!

عالمِ نسواں

فتح میں رُوسی عورتوں کا حصّہ

(ازاین سیوریکوف)

بہت سی روسی عورتوں نے ماضی میں اچھا کارنامہ پیش کر کے اپنے ملک کی، اپنی قوم کی یا در خود اپنی شہرت کو چار چاند لگائے ہیں ان کے نام روس کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھے ہوئے ہیں لیکن یہ سب کارنامے یہ سب قربانیاں ماند پڑ جاتی ہیں۔ لیکن جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ روسی عورتوں نے جرمن حملہ آوروں کے خلاف کس بہادری سے کس قربانی سے جدوجہد کی ہے اور آخر جنگ کی آگ نے اپنے ملک کو فاتح ملک کے طور پر نکالنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔

سویٹ روس میں عورتوں کو بھی پورا پورے حقوق حاصل ہیں۔ کسی بھی شعبہ میں وہ مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ ہر لحاظ سے وہ مردوں کے ہم پایہ ہیں اور ان کے بھی حقوق انہیں جتنے ہیں۔

۷۰ سے زیادہ عورتیں یو۔ ایس۔ ایس۔ آر۔ کے سپریم سویٹ، یونین کے پریم سوویٹوں اور خود ریپبلکوں میں بطور ڈپٹی خدمات سرانجام دے رہی ہے ۵۶۰۰۰ عورتیں مزدوروں کے نائبوں کے مقامی سوویٹوں کی نائب ہیں۔ ہزاروں عورتیں کھیتوں، فیکٹریوں، اداروں میں کام کر رہی ہیں۔ سائنس، سیاست اور سماج کی دنیا میں بھی اُن کا اہم حصّہ ہے بسنہ ۱۹۴۰ء میں ڈیڑھ لاکھ عورتیں روس میں بطور انجنیر اور ماہرین صنعت خدمات انجام دے رہی تھیں۔ قبل از جنگ اتنی ہی عورتیں خاص تربیت حاصل کر رہی تھیں جتنے کہ مرد۔ ان حقوق نے عورتیں کے دائرہ کو وسیع کر دیا اور اُن کی ذہنیت کو زیادہ کر دیا ہے۔

عورتوں کو جنگ کی ہولناکیوں دتباہیوں سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ وہ بھی مردوں کے شانہ بہ شانہ دشمن سے دوچار ہونے کے لیے تیار ہوگئیں اور نہایت بہادری سے جدوجہد کی۔ گھریلو محاذ پر عورتوں نے رات دن فیکٹریوں، کھیتوں وغیرہ میں کام کیا اور محاذ پر جنگ آور افراد کے لئے اسلحہ وغذا کا انتظام کیا۔

عورتوں کی خدمات کا اندازہ اس چیز سے لگایا جاسکتا ہے کہ یکم فروری ۱۹۴۵ء تک جنگ آور عورتوں کو ۷۲۰۰۰ تمغہ و انعامات مل چکے تھے۔ جنگ میں ۴۴ عورتوں نے "سوویٹ یونین کے ہیرو" اور تین نے "سوشلسٹ لیبر کے ہیرو" کے خطاب حاصل کئے ۸۰۰ عورتوں کو "پارٹیزن" تمغے ملے ہیں۔

آیئے ذرا دیکھیں تو سہی کہ روس کی عورتوں نے کیسے اور کس قسم کے کارنامے پیش کئے ہیں۔ ایوڈو کیا نوسل قبل از جنگ بطور اُستانی کے کام کر رہی تھی وہ ہوائی فوج میں جونیر لفٹنٹ بن گئی اُس نے ۳۵۴ مرتبہ پرواز کی اور دشمن ۵۰۰۰ کلوگرام بم گرائے۔ وہ پہلی ہوا باز عورت تھی۔ جس نے "سوویٹ یونین کے ہیرو" کا خطاب حاصل کیا

دیلرآئی نارووسکایہ نامی نرس نے ۳۰۰ زخمیوں کی جان بچائی ایک مرتبہ جرمن ٹینگ رجمنٹ کے جانب بڑھ رہے تھے۔ اُس نے ہاتھ سے پھینکنے والے بم لئے اور خود ایک ٹائیگر ٹینگ کے نیچے کو دپڑی ٹینگ اُڑ گیا اور اس طرح دشمن کا حملہ پسپا کیا جاسکا۔

ایسی ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں مثالیں موجود ہیں زدیا کوسوڈی میکانسکایا اور لیزا چیکنا نامی لڑکیوں کے نام سے کون واقف نہیں۔

جنگ کے باعث ٹینگ، گولہ بم ہوائی جہاز و دیگر ہتھیاروں کے کارخانوں کا کام بہت بڑھ گیا یہ کام روسی عورتوں کو ہی کرنا پڑا انہوں نے کارخانوں میں کام شروع کر دیا اور ہر طرز کے پیشے سے، کام سے واقفیت حاصل کرلی۔ مشکلات انہیں ڈرا نہ سکیں رکاوٹیں اُن کے جوش کو کم نہ کرسکیں۔ اُن کا جوش دودھ کے اُبال جیسا نہ تھا یہ حقیقی جوش تھا۔ وطن کی محبت رگوں میں سے جوش کی لہریں بھیج رہی تھی۔ وطن کی آزادی کا خیال اُنہیں ستا رہا تھا کیا کوئی چیز آزادی کی پیاس کو بجھا سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

ایک انجنیر نتالیا اریلکو نے ایک نیا آتشگیر مادہ ۴ ایجاد کیا اور اس کی بڑے پیمانہ پر تیاری کا بھی انتظام کیا۔ انجنیر اکیٹرینا سر بیچانے سُرخ فوج کے لئے ایک نیا ہتھیار ایجاد کیا اور لوڈا نے کھودنے کے لئے ایک نیا آلہ ایجاد کیا جس سے ۴ عمل اکٹھے ہونے لگے اس طرح وقت کم ندکار ہوتا ہے۔

روسی عورتوں نے زراعت میں بھی حصّہ لیا۔ روسی عورتوں کی بدولت ہی دیہات فوج کو مکمل سپلائی کرسکے عورتوں نے مشینری سے واقفیت حاصل کرلی اور کھیتوں میں کام کرنے کی مہارت حاصل کرلی تقریباً ۱۰ لاکھ عورتوں نے ۳ سال کی لڑائی میں مشینوں پر کام کیا۔ پروفیسر زینڈا ارمولیوا نے میڈیکل لائن میں بہت کام کیا اُسے "اسٹالن پرائز" جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔ لینا سٹرن نے صدمہ کے زائل کرنے کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا۔ میر بائینڈٹنگ نے دفنس بیرکس کا علاج رائج کیا۔

روسی عورتوں نے مسمار عمارتوں، تباہ شدہ فیکٹریوں اور کارخانوں کو بحال کرنے میں حصّہ لیا ہے جن کا مولد نے اسٹالن گراڈ کے شہر کو دوبارہ تعمیر کرنے میں اہم مدد بہم پہنچائی۔ اسٹالن گراڈ میں تقریباً ۲۰ ہزار عورتوں نے شہر کی تعمیر میں کام کیا۔ غرضیکہ اس جنگ میں روسی عورتوں نے ناقابل داد کارنامہ پیش کئے جنہیں زمانہ کی گردش مٹا نہیں سکتی۔ ان کی یاد دنیا کے دلوں میں ہمیشہ رہیگی

بچوں کی دُنیا

گاؤں کی سَیر

(از جناب بھگوت سروپ صاحب گوئل)

ننھا امّی سے کہنے لگا "امی جان! بھائی صاحب تو ابھی نہیں آئے۔ صبح کے گئے ہوئے ہیں۔ نہ معلوم کیا بات ہے؟"

امّی کہنے لگیں "بیٹا وہ محلہ کے بچّوں کے ساتھ سیر کو گئے ہیں۔ دیکھو تو سہی کیا عمدہ سماں ہے۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گرمی کے دنوں میں ایسے اچھے دن نعمت ہی ہوتے ہیں۔ بھائی جان آتے ہی ہوں گے۔

اتنے میں شمیم چلائی "وہ بھائی جان آہی گئے بھائی جان آج تو ننھے نے آفت کر دی۔ اُس بچارے کو تو آپ کا ہی فکر رہا اور آپ ہیں کہ بچارے کو پوچھتے تک نہیں۔

خلیل نے ننھے کو گود میں اٹھا لیا اور پیار کرنے لگا۔

اتنے میں شمیم چلا اٹھی "ذرا آپ تو بتلایئے کہ آپ نے آج کہاں کہاں سیر کی؟

خلیل نے ننھے کو گود میں اٹھا لیا اور پیار کرنے لگا۔

اتنے میں شمیم چلا اٹھی "ذرا آپ تبلایئے کہ آپ نے آج کہاں کہاں سیر کی؟

خلیل نے جواب دیا "آج تو پوچھو مت صبح سے شام تک سیر ہی کرتے رہے۔ جمنا کے ساتھ ساتھ دور تک گاؤں میں نکل گئے راستے میں جمنا کا صاف پانی بہتا نظر آرہا تھا۔ چاروں طرف عجب سہانا سماں تھا پرندے چہچہا رہے تھے۔ کوئل کوک رہی تھی۔ مینڈکوں کے ٹرّانے کی آواز کانوں میں آرہی تھی۔

ایک جگہ گیہوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ مرغیاں اُس پر گشت لگا رہی تھیں۔ ایک مُرغی کے درجن کے قریب چوزے تھے۔ میں نے چاہا کہ ایک کو پکڑوں مرغی نے فوراً سب کو پروں کے نیچے دبا لیا۔ ایسی ہوتی ہے ماں کی محبّت۔

ماں کی محبّت سُنکر اُمی بول اٹھی "ماں کو تو ہوتی ہے محبّت لیکن کچھ بچّوں کو بھی ہوتی ہے"

ننھا بولا "اُمّی جان مجھے تو آپ سے بہت ہی پیار ہے۔ میں تو ہرگز آپ سے جدا گانہ ہونگا"

امی:۔ "بیٹا یہ سب باتیں جبھی تک ہیں جب تک کہ بڑے نہ ہو جاؤ۔ جہاں بڑے ہوگئے اور لگے اپنے آپ کو لاٹ صاحب سمجھنے۔ پھر سوچو گے بھی نہیں کہ کون امّی تھی اور کون ابّا۔

شمیم بولی "چلو بھائی جان سیر کا حال تو سُنا دو"

خلیل:۔ ہاں سنو پھر ہم ایک میدان میں نکل گئے جہاں کچھ پانی بھرا ہوا تھا۔ گھاس اتنی لمبی تھی کہ پانی نظر نہ آتا تھا۔ بطخیں پانی میں تیر رہی تھیں اچانک میرا پاؤں ایک بطخ پر پڑ گیا میں بھی دہم سے ہی گرا پانی میں سب کپڑے خراب ہو جاتے۔ پاؤں کا پڑنا تھا کہ سب بطخوں نے شور مچا دیا۔

تب ہم وہاں سے چلے اور ایک چراگاہ میں گئے۔ اس میں ایک نالا بہہ رہا تھا۔ نالا کیا تھا۔ اچھی خاصی ندی تھی۔ ہم نے یہاں پر کاغذ کی کشتیاں بنا بنا کر چھوڑیں نالے میں کچھ مینڈک بھی تھے۔ چراگاہ میں ہر طرح کی گائے نظر آرہی تھیں۔ ارشد بھی ہمارے ساتھ تھا۔

شمیم:۔ "ارشد کون؟"

خلیل:۔ "بھی ہمارے محلہ کا۔ خاں صاحب کا چھوٹا لڑکا"

شمیم:۔ اچھا یہ ارشد۔

ننھا:۔ بھائی جان آپ سنایئے گا یہ تو بیچ میں ویسے ہی باتیں بناتی رہے گی۔

خلیل:۔ اچھا میں یہ کہہ رہا تھا کہ ارشد بھی ہمارے ساتھ تھا۔ ایک طرف کچھ تیتر نظر آئے۔ وہ ساتھ والے کھیت میں ہی تھے۔ ہمارے پہنچتے ہی سب تتر بتر ہوگئے۔ تب ہم ایک جوہڑ پر گئے جہاں پر چھوٹے چھوٹے خوبصورت پھول کھلے ہوئے تھے۔ ارشد پھول توڑنے لگا۔ جوہڑ کی جگہ پھسلنی تھی جونہی پھسلا گیا سید ھا ✗

✗ جوہڑ میں سارے کپڑے لت پت ہوگئے۔ لگے سب بچے ہنسنے۔

جب ہم چراگاہ کے دوسرے دروازے پر پہنچے تو دروازہ پر ایک گائے کھڑی تھی وہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے چوکیداری کر رہی ہو جہاں ہم نکلنے لگے اور اُس نے اٹھایا اپنا سر اور ہم ہٹے پیچھے ڈر کے مارے بڑی ہی مشکل سے نکلنا ہوا۔

اب کافی دیر ہو چکی تھی۔ مجھے ادھر یہ ڈر تھا۔ کہ کہیں امّی جان ناراض نہ ہوں۔

امی جان بول اٹھی "باتیں بناتے۔ ڈرتا ہی بڑا ہے۔

خیر ہم واپس آگئے۔

شمیم:۔ "بھائی جان۔ اگلی مرتبہ جب جاؤ تو ہمیں بھی لے چلنا۔

(ننھی جو ابھی تک سو رہی تھی):۔

مُرے بھی لے چلنا۔

سب ہنس پڑے۔

پردۂ فلم

ٹیلی ویژن اور رنگین فلمیں، آنے والے دور پر!

برطانوی حلقوں میں اس عظیم ترقی زیادہ ہیجان پھیل گیا ہے جو کہ امریکہ میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن بنانے والی کمپنیوں نے اب تک کی ہے۔

جب جنگ شروع ہوئی تھی تو ٹیلی ویژن کے تمام تجربات برطانیہ میں نظر بند کر دیئے گئے تھے، صرف ٹیلی ویژن کے ابتدائی موجد بیرڈ نے گاؤں میں اپنے باغ میں ٹیلی ویژن تجربات رکھے،

وہ ایک ایسے سسٹم کو پایۂ تکمیل کو پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے جس کے ذریعہ فلمیں اپنے قدرتی رنگوں میں دکھائی جاسکیں، اور اس نے اس کی پبلک میں نمائش بھی کی ہے۔

ان تصویروں سے اب ان تصاویر کے مقابلہ میں دگنی تفصیلات دکھائی جاسکتی ہیں۔ جو کہ بی۔بی۔سی کی براڈ کاسٹوں کے ذریعہ ۱۹۳۹ء میں بھیجی جاتی تھیں اور یہ تصویریں بی۔بی۔سی کی بھیجی ہوئی تصویروں کے مقابلہ میں زیادہ صاف دکھائی دیتی ہیں۔

مسٹر بیرڈ کا یہ کہنا ہے کہ میں متحرک اجزاء کے استعمال کے بغیر ہی رنگ پیش کر سکتا ہوں،

یہ تصویر ایسے ہی نظر آتی ہے جیسے کہ کھڑکی کے اندر اور باہر کے درمیان کی جگہ دکھائی دیتی ہے تصاویر کے رنگوں اور صفائی میں کمی اور رکلسنے اتنی ترقی نہیں کی ہے۔ مسٹر بیرڈ کو یقین ہے کہ ٹیلی ویژن کا پردہ سینما کے پردہ کی جگہ لے لیگا، جزدن کے جو ریل جنگ سے پہلے ٹیلی ویژن پر پیش کئے جاتے تھے ان میں ابھی خامیاں موجود ہیں۔ اور انہیں پایۂ تکمیل کو پہونچانے کی ضرورت ہے، جب یہ چیز مکمل ہو جائے گی تو لوگ تیسرے پہر میں سینما ہال میں بیٹھے ہوئے ڈربی کی گھوڑ دوڑ کے مناظر تک اچھی طرح دیکھ سکیں گے، لوگ ہاکی اور کرکٹ کے میچ اور کشتیوں کی دوڑ بھی دیکھ سکیں گے،

اس کے کچھ عرصہ بعد پوری لمبائی کی فلمیں لاسلکی کے ذریعہ ایک مرکزی فلم اسٹوڈیو سے سینماؤں میں دکھائی جاسکیں گی، اس کی وجہ سے ڈسٹری بیوٹنگ ایجنسیوں اور سیلولائیڈ کی پیٹیوں کی ضرورت نہیں رہے گی اور لوگ حقیقی مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کریں گے، شاید ان سب سے زیادہ حیرت انگیز ٹیلیفون ٹیلی ویژن ہے۔ مسٹر بیرڈ کو یہ اُمید ہے کہ لندن اور گلاسکو کے باشندے ایک دن پیرس کو ٹیلیفون کر کے تازہ ترین فیشن کی اشیاء دیکھ کر ان کے لئے آرڈر دیا کریں گے۔

جاپانیوں پر پابندی

ٹوکیو۔ ۳۰ اکتوبر۔ سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹرز نے آج جاپانیوں کو ایٹم بم کی قوت کے بارے میں ریسرچ کی ممانعت کر دی ہے۔

اقوال زریں

وہ ماں جو اپنے لڑکے کی اچھائی دوسروں کی زبان سے سنتی ہے وہ اس کی پیدائش کے روز سے زیادہ خوش ہوتی ہے۔

عورت میں ایسا جوہر ہے جو مردوں میں بہت کم پایا جاتا ہے برداشت، ایثار، قربانی اور محبت یہ ہیں عورتوں کے جوہر، لیکن مرد نے کبھی عورت کو اس جوہر کے لحاظ سے پرکھنے کی کوشش نہیں کی وہ ہمیشہ عورت کو ایک کھلونا سمجھتا رہا۔

جس طرح گانے کی آواز سے ہرن از خود رفتہ ہوکر اسیر دام ہو جاتا ہے یوں ہی انسان دنیوی عیش و عشرت میں پھنس کر جنم خراب کر لیتا ہے جس سے دین و دنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں اس لئے بُری صحبت سے بچنا لازمی ہے،

اپنی گراوٹ کو معلوم کرنا اور اپنے نقائص کو دیکھنا بہت بڑا آرٹ ہے،

کھڑکی میں بیٹھکر سانڈ کو دھمکانا آسان ہے۔

سفر وسیلہ ظفر ہے۔

اپنی عزت آپ کرو

موج تبسم

ایک بیوپاری شام کے وقت اچانک بیمار ہوا۔ اور رات کو چل بسا،

دوسرے دن اس کے منیم کو بیوپاری کی میز پر ایک چھٹی ملی جو اس نے ابھی بند کر کے ڈاک میں نہیں ڈلوائی تھی۔ منیم نے اس چھٹی کو بند کر کے ڈاک میں ڈلوادیا اور اس کے نیچے یہ فقرہ لکھدیا۔

یہ چھٹی لکھنے کے فوراً بعد مجھے موت نے آلیا۔

ریل کے محکمہ کا بڑا افسر دورہ کرتے کرتے اوقیہ میں ایک اسٹیشن پر پہنچا جو صدر مقام سے بہت دور تھا۔

اسٹیشن کا معاینہ کرنے کے بعد افسر نے اسٹیشن ماسٹر کو بہت ڈانٹا ڈپٹا۔

معلوم ہوتا ہے تم صدر دفتر سے منظوری لئے بغیر کئی کام کر لیتے ہو اگر آئندہ تم نے ایسا کیا تو تمہیں سخت سزا دی جائے گی۔

افسر دورہ ختم کر کے جب صدر دفتر میں واپس آیا تو اسی اسٹیشن ماسٹر کا ایک تار ملا جس کا مضمون یہ تھا۔

اسٹیشن کے گرد و نواح میں ایک شیر آگھسا ہے اور ریل کے گارڈ کو اپنا لقمہ بنا رہا ہے احکام صادر کئے جائیں کہ اس کے متعلق اب کیا کارروائی کی جائے؟

دلچسپ معلومات

عورتوں کے سر پر رنگ برنگے بال

عورتوں کے بال قدرتی طور پر کالے ہوتے ہیں۔ یا بڑھاپے میں سفید ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ لندن کی انٹرنیشنل ہیر ڈریسرز سوسائٹی کے صدر کا یہ اعلان پڑھ کر حیران رہ جائیں گے کہ آئندہ عورتوں کے بال سُرخ، نیلے، گلابی اور سبز ہوا کریں گے، اور جس رنگ کا وہ لباس پہنے گی اسی رنگ کے بال ان کے سروں پر نظر آیا کریں گے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آئندہ فیشن کی پرستار عورتیں سر منڈا لیں گی اور لباس کے نقلی بال سروں پر لگایا کریں گی۔ بلکہ خاص قسم کے رنگین خضاب ایجاد ہو گئے ہیں جن سے بہت تھوڑے وقت میں بالوں کو حسب مرضی جس رنگ میں چاہے رنگا جا سکے گا اور بہت روشن ہوگا۔

چنانچہ ایک عورت کے سر پر ایسے بھی بال نظر آسکتے ہیں جن کی جڑیں کالی درمیانی حصہ سُرخ اور چوٹی کا سرا زرد ہوگا۔ بالوں کا ایک دلکش فیشن یہ بھی ہوگا بالوں کا ایک گچھا جو کہ کالے کالے ہوں ماتھے سے شروع کر کے گدی تک ایک سفید لکیر چلی جائے گی اور گدی کے نیچے سیاہی میں مل جائے گی۔ غرض کہ مغربی عورتیں جو فیشن بدلتی رہتی ہیں اب زیادہ سے زیادہ رنگین اور دلکش بننے کے معاملہ میں سر کے بالوں کا قدرتی رنگ بھی بدل ڈالنے کی فکر میں ہیں۔

افسانہ

شوخ نگاہیں

ایک نوجوان کی خود فریبی کی داستان

(از مہر پروین صاحبہ)

یہ افسانہ رسیلے جذبات محبت کی تصویریں دکھاتا ہوا۔ دفعتاً ایک نوجوان کی خود فریبی پر طنزیہ قہقہہ بن جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ اس افسانہ کو بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ — ایڈیٹر

"کتنی بھولی ہیں وہ ———" کمل نے کھڑکی میں سے باہر گلاب کے پھول کو دیکھا——— اور بالکل اس پھول کی طرح نازک اور حسین ——— اور گلابی۔ اس کا دل جیسے ہنس پڑا۔ نام کتنا پیارا ہے کیسر۔

ایک حسین بھولی بھالی دلنواز صورت اس کی آنکھوں کے سامنے آن موجود ہوئی۔

کالی کالی ہرن جیسی آنکھیں۔ ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی ساون کی اندھیاری گھٹاؤں جیسی سیاہ زلفیں۔

کمل کی نگاہ گلاب کے پھول کی نازک نازک پتیوں پر جا ٹکی۔ ان کے ہونٹ بالکل ان پتیوں جیسے ہیں کمرے کی فضا بھی جیسے اس کے ہنستے ہوئے دل کے ساتھ ہنس رہی تھی اور اپنی خاموش زبان سے کہہ رہی تھی۔ ہاں ہاں کیسر بڑی حسین ہے، بڑی دلنواز ہے۔

کمل کو جیسے کمرے کی ہنستی ہوئی فضا کی اس چھیڑ سے اور بھی مزہ آنے لگا۔

اسے ایسا محسوس ہوا گویا وہ اب سے کئی ماہ پہلے کی اسی فضا میں کھنچا چلا جا رہا ہے۔ جب سینما میں پہلی مرتبہ وہ کیسر کی شوخ نگاہوں سے زخمی ہوا تھا۔

ایک اور لڑکی کے ساتھ بیٹھی کیسر اس سے خوب گھل مل باتیں کر رہی تھی۔ ابھی فلم شروع نہیں ہوئی تھی۔ کسی بات پر وہ بڑے زور سے ہنسی۔

"تم کو کب شعور آئے گا کیسر" اس کی سہیلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ "آس پاس مرد بیٹھے ہیں۔ مگر تم کو ذرا بھی خیال نہیں۔ مجھے یہ بیحیائی پسند نہیں"

کیسر نے اپنی بلوریں گردن کو ہلکے سے موڑ کر کمل کی طرف اپنی شوخ کالی کالی آنکھوں سے دیکھا۔ پھر اپنے دونوں خوبصورت گلابی ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی اور آنکھوں کی شرارت کو بھولپنی کی دل چھین لینے والے ادا میں چھپا کر اپنا گورا گورا گال سہیلی کے آگے کر کے کہا" اگر قصور کی سزا دینی ہو تو حاضر ہے" ——— اور دوبارہ ہمیں مسکراہٹ اپنے پتلے پتلے گلابی ہونٹوں پر لئے ہوئے کالی کالی شوخ نگاہوں سے کمل کو دیکھا

پہلی مرتبہ نظر میں ملنے کے اس منظر کا تصور کرتے ہوئے کمل گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا تم زبردستی دل چھین والی اس مسکراہٹ کو بھول سکوگے؟ دل سے سوال کیا۔

نہیں کبھی نہیں ——— خود ہی دل نے ایک لذیذ خوشی سے ناچتے ہوئے جواب دیا۔

کمل کو یاد آیا ———

اس لمحے سے ہمیں خوبصورت مسکراہٹ اس کے دل میں سما گئی۔ شوخ نگاہوں کی تصویر جیسے دل پر اُتر آئی۔

اس رات وہ سینما سے گھر آنے کے بعد ——— وہ بڑی دیر تک بستر پر پڑا تصور کرتا رہا۔ حسین دلنواز مسکراہٹ اور شوخ کالی کالی آنکھوں کا ——— دل رہ رہ کر کھچا آتا۔ ان کا نام تو سُن کر معلوم ہو گیا۔ پتہ بھی پوچھ لیتے ہمت نہ ہوئی ان کی شوخ نگاہیں۔ ان کی رسیلی مسکراہٹ۔ دعوت دے رہی تھیں کہ اپنے دھڑکتے ہوئے دل کو لیکر ہم سے قریب ہونے کی کوشش کیجئے۔ کوئی بات چھیڑیئے۔ سلسلہ اوٹھایئے۔ مگر تم جرأت نہ کر سکے۔

مگر ایک دن پھر ان سے ملاقات ہو گئی وہ اکیلی تھی انھیں شوخ کالی کالی آنکھوں اور دلنواز حسین مسکراہٹ کے ساتھ۔

کمل کا دل جیسے دفعتاً بیقرار ہو گیا۔ ان سے بجز دید ملاقات کروں یا نہ کروں"

انھوں نے غور سے کمل کو دیکھا——— جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ذرا ٹھٹکیں پھر ہنسیں وہی شوخ دل چھین لینے والی ہنسی پھر کمل کی طرف بڑھیں۔

کمل بُت کی طرح ساکت کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا۔ اپنے دھک دھک کرتے ہوئے دل کو سنبھالے ہوئے۔

"کس کی تلاش میں ہیں؟" انھوں نے شوخی سے مسکرا کر اپنی کالی کالی حسین آنکھوں کو کمل کی آنکھوں میں جیسے انڈیلتے ہوئے پوچھا۔

کمل جیسے کھویا کھویا سا کھڑا۔ دفعتاً اس کے دل نے اسے ٹھوکا دیا۔ موقع ہے کہہ دو کوئی ایسی بات کہ وہ ہمارا حال جان جائیں۔

"جس کی تلاش تھی اُسے پالیا"

انھوں نے فقرہ سُنا اَن سنا کر دیا۔ اور پوچھنے لگیں "شاید آپ یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں۔ مجھے یاد ہے کچھ دن ہوئے آپ کو سینما میں دیکھا تھا"

"جی ہاں۔ میں یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں۔ پہلی بار ایک کام کے لیے آیا ہوا ہوں"

ان واقعات کو ذہن کے پردے میں دیکھتے ہوئے دیکھنے ہیں ——— کمل کی نظر الماری کے شیشے سے گذر کر ان خطوں پر پڑ گئی جو کیسر نے اسے بھیجے تھے۔

اُس نے خوشی سے لہراتے ہوئے دل کے ساتھ الماری کھول کر کیسر کے خط نکالے۔

کمل کو ایسا معلوم ہوا گویا ان گلابی رنگ کے کاغذوں پر لکھے ہوئے خطوں میں آہستہ کیسر کا چہرہ اُبھر کر چاند کی طرف جگ مگ کرنے لگا۔ اور یہ چہرہ دلنواز مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہا ہے۔ ان خطوں کو تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ میری محبت کا پیام ہے۔

کمل کے دل نے بیقرار ہو کر کہا۔ ہاں اس میں شک ہی کیا ہے۔ وہ شوخ آنکھیں تم کو چاہتی ہیں۔ تم ایسی ہی لڑکی چاہتے تھے۔ جو شوخ ہو۔ جس کی دلنواز مسکراہٹ ہر گھڑی تمھارے دل کی کلی کو کھلائے رکھے۔ کیسر تمھیں چاہتی ہے۔ اس کی پیار بھری باتیں اس کے یہ محبت کے جذبات سے لبریز خطوط۔ کیا اب بھی تمھیں اس میں شک ہے کہ وہ تم کو چاہتی ہے؟

کیسر کا شوخ مکھڑا ——— جو کمل کی نگاہ تصور میں چودھویں کے چاند کی جگمگا رہا تھا ——— مسکرایا ——— ہاں ہم تمھیں چاہتے ہیں کمل۔

کمل کے دل نے اور بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ کہا۔ اگر وہ تمھیں چاہتی نہ ہوتی تو اس طرح بے تکلفی کے ساتھ تم سے میل جول کیوں بڑھاتی۔ تمھیں اپنی کوٹھی پر کیوں بُلاتی؟ اپنی بوڑھی ماتا جی سے کیوں ملاتی۔ تمھارے ساتھ اتنی مرتبہ سینما کیوں دیکھتی۔ تم کو اس نے اپنے دل میں بٹھا لیا ہے۔ تم جھجکو نہیں۔ آج شام تم اس کے ساتھ چائے پینے جا رہے ہو۔ آج تم اس سے کہدو۔ کیسر میں تم کو اپنا بنانا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ کے لیے۔

سب سے اوپر کے خط کو کمل نے آہستہ سے اوٹھایا "ڈیر کمل آج شام ضرور آنا" چائے میرے ساتھ پینا اور کیا لکھوں"

تمھاری کیسر

آزاد ہند فوج کے تین افسر جن پر تاج برطانیہ کیخلاف جنگ کرنیکا الزام ہے

کپتان شاہ نواز

عمر ۳۰ سال کے قریب ہے۔ راولپنڈی کے ایک فوجی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کے ساٹھ سے زیادہ رشتے دار فوج میں ملازم ہیں جن میں کئی اچھے عہدوں پر مامور ہیں ان کے حقیقی بھائی فوج میں کمیشن یافتہ ہیں۔ کپتان شاہ نواز کو فوجی تعلیم کے زمانے میں ہی اعلیٰ قابلیت کا افسر مانا گیا تھا۔ اُن کی بہادری کا ریکارڈ بہت شاندار ہے۔

شادی شدہ ہیں۔ ان کا ایک بچہ ہے جسے یہ ایک سال کا چھوڑ کر گئے تھے اب اس کی عمر پانچ سال ہے ان کے چچا پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں۔ ملایا کی لڑائی میں کپتان شاہ نواز کو اعلیٰ فوجی افسروں کی خاص سفارش پر بھیجا گیا تھا ان کے خلاف بھی تاج برطانیہ کے خلاف جنگ کرنے اور اسی سلسلہ میں قتل کی اعانت کرنے کا الزام ہے۔

کپتان ڈھلون

عمر ۳۰ سال کے قریب ہے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے اور ابتدائی زندگی بڑی تنگی میں گذاری ہے۔ محض اپنی ذاتی قابلیت سے فوج میں افسری کے درجہ تک پہونچے۔ ان کی زندگی کے حالات جب کبھی روشنی میں آئیں گے تو ایک ناول کا موزوں اور مکمل موضوع بن جائیں گے۔ انھوں نے اپنی تعلیم کا خود انتظام کیا ملازمت کے دوران انگریزی سیکھی۔ دن میں روزی کے لئے محنت کرتے اور رات کو انگریزی کی تعلیم حاصل کرتے تھے ان کی بیوی صحیح معنوں میں ان کی رفیقہ ہیں ابتدائی زمانہ کی مصیبتوں میں انھوں نے اپنے خاوند کا برابر ساتھ دیا اور وہ موجودہ آزمائش میں بھی بڑی ہمت کا ثبوت دے رہی ہیں۔

کپتان ڈھلون کے بھائی بھی فوج میں اچھے عہدے پر مامور تھے اب وہ مستعفی ہو کر اپنے بھائی کے مقدمہ کی پیروی میں امداد کر رہے ہیں۔

کپتان سہگل

عمر ۲۸ سال ہے۔ لاہور کے جسٹس سر اچھرو رام کے صاحبزادے ہیں تعلیمی زمانہ میں ہی انکی قابلیت روشن ہونے لگی تھی۔ ملٹری میں بھی ان کی سرگرمی کا ریکارڈ شاندار رہا۔ ملایا کی لڑائی کے ابتدائی دنوں میں جبکہ انگریزوں نے ہتھیار نہیں ڈالے تھے کپتان سہگل نے کوٹاباد اور بعد کی لڑائیوں میں بڑی بہادری کا مظاہرہ کیا فوجی حلقوں میں ان کی رجمنٹ اور خود ان کے نام کا ذکر بڑی تعریف کے ساتھ کیا جاتا تھا۔

ان کے اور کپتان ڈھلون کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے تاج برطانیہ کے خلاف جنگ کی ان پر ۴ اشخاص کے قتل یا معاونت قتل کا بھی الزام ہے یہ الزام اس سلسلہ میں ہے کہ ۴ آدمی آزاد ہند فوج سے بھاگ گئے تھے۔ ان کا کورٹ مارشل کیا گیا اور انہیں موت کی سزا دی گئی۔

عدالت ــــ ملزم ــــ وکیل

قانونی ڈرامہ کے اداکار

آزاد ہند فوج کے تین افسروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت دہلی کے لال قلعہ میں ۵ نومبر سے شروع ہوگی۔ کورٹ مارشل (فوجی عدالت کا) اجلاس دس بجے صبح شروع ہوگا۔ میجر جنرل اے۔ بی۔ بلکسلینڈ عدالت کے صدر ہوں گے۔ صدر کے علاوہ کورٹ کے ۶ ممبر ہوں گے ان میں سے ۳ انگریز افسر اور ۳ ہندوستانی افسر ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ بریگیڈیر اے۔ جے۔ ایچ بورک (انڈین آرمی)

۲۔ لفٹننٹ کرنل سی۔ آر۔ اسٹوٹ (انڈین ریگولر ریزرو آف آفیسرز)

۳۔ لفٹننٹ کرنل۔ ٹی۔ آئی۔ اسٹولسن (رائل گڑھوال رائفلز)

۴۔ لفٹننٹ کرنل نامر علی خاں (راجپوت رجمنٹ)

۵۔ میجر بی۔ پریتم سنگھ (آئی۔ اے۔ آئی)

۶۔ میجر بنارسی لال (پنجاب رجمنٹ)

تین اور افسر جن میں سے دو ہندوستانی اور ایک انگریز ہے۔ مقرر کر دیئے گئے ہیں تاکہ عدالت کے کسی ممبر کی اتفاقیہ غیر حاضری میں اس کی جگہ پر کی جا سکے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ لفٹننٹ کرنل۔ سی۔ ایچ۔ اکسن۔

۲۔ میجر ایس۔ ایس پنڈت نسٹ پنجاب رجمنٹ۔

۳۔ کپتان گوردیال سنگھ دندھو ۱۳۔ ڈی۔ او۔ لانسرس

عدالت کے افتتاحی حکم میں ملزموں کے حسب ذیل نام دیئے گئے ہیں۔

۱۔ کپتان شاہ نواز خان $\frac{1}{14}$ دیں پنجاب رجمنٹ

۲۔ کپتان پی۔ کے سہگل $\frac{2}{10}$ دیں بلوچ رجمنٹ

۳۔ لفٹننٹ جی۔ ایس۔ ڈھلون $\frac{1}{14}$ دیں پنجاب رجمنٹ

افتتاحی حکم میں ان تین ملزموں کے ناموں کے علاوہ درج ہے۔

"ایسے اور شخص یا اشخاص جو اس عدالت کے سامنے لائے جائیں گے۔"

کرنل ایف۔ سی۔ اے۔ کیرن ڈپٹی جج ایڈوکیٹ جنرل سنٹرل کمانڈ سے فوج کے قانون کے متعلق عدالت کے ممبر استغاثہ اور صفائی کے وکیل لبشرط ضرورت مشورہ کر سکیں گے۔

صفائی کے وکیل

کانگریس کی ڈیفنس کمیٹی نے آزاد ہند فوج کے مقدموں میں صفائی کی پیروی کے لئے ملک کے ۹ برگزیدہ قانون دان مقرر کئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ پنڈت جواہر لال نہرو

۲۔ سر تیج بہادر سپرو

۳۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی

۴۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو

۵۔ رائے بہادر بدری داس

۶۔ مسٹر آصف علی

۷۔ کنور سر دلیپ سنگھ

۸۔ بخشی سر ٹیک چند

۹۔ مسٹر پی۔ کے سین

ان کے علاوہ اور بھی جونیر وکیل صفائی کی پیروی کریں گے۔

استغاثہ کی پیروی سر نوشیروان پی۔ انجنیر ایڈوکیٹ جنرل آف انڈیا اور ملٹری پراسیکوٹر لفٹننٹ کرنل پی واش کریں گے۔

پارلیمنٹری بورڈ کے سکرٹری

الہ آباد۔ ۳۰ اکتوبر۔ لال بہادر شاستری یو۔ پی کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

بیری کیسر ــــ کمل کے دل نے جیسے مزہ لیتے ہوئے کہا۔ کمل تم اس کو سچ مچ بیری بنا دو۔ ہمیشہ کے لیے ہم کیسر کو بہت چاہتے ہیں۔ اس کی شوخ نگاہوں کے درشن کے بغیر ہم کو چین نہیں پڑتا۔

شام ــــ

کمل نے مسرت سے رقص کرتے ہوئے دل کے ساتھ کیسر کی کوٹھی میں قدم رکھا۔

ایک موٹر پورٹکو میں کھڑی تھی۔ "کون آیا ہے؟" کمل نے نوکر سے پوچھا۔

"صاب واپس آ گئے ہیں نادورے سے"۔

"صاب! کیسر نے تو بتایا تھا کہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا ہے"۔

"ہماری میم صاب ہیں نا کیسر دیوی۔ ان کے صاب" نوکر بولا۔

کمل کے ہوش و حواس پر بجلی گر پڑی ــــ

"تو کیسر کی شادی ہو چکی ہے"

دل نے بیتابی سے جھنجلا کر کہا۔ نہیں نہیں یہ جھوٹ ہے" نوکر کہہ رہا تھا۔ "میم صاحب کو اطلاع کر دوں وہ صاب کے کمرے میں ہیں"۔

"نہیں نہیں ــــ"

نوکر تیزی کے ساتھ کوٹھی سے باہر نکلتے ہوئے کمل کو حیرت کے ساتھ دیکھتا رہا۔ پھر وہ ہنسا۔ جیسے کچھ سمجھا اور چک اوٹھا کر اندر چلا گیا۔

اوّل سے آخر تک ہندوستانی

آزاد ہند فوج اور آزاد حکومت کی حسب ذیل خصوصیتیں قابل ذکر ہیں:۔

۱۔ فوج کی تربیت کا تمام انتظام ہندوستانی ہاتھوں میں تھا۔ تربیت ہندوستانی زبان میں دی جاتی تھی۔

۲۔ ہندوستانی باشندوں کی مالی امداد سے حکومت اور فوج کا کام چلتا تھا۔ برما میں ہندوستانیوں نے آٹھ کروڑ روپیہ آزاد ہند حکومت کو دیا۔

۳۔ آزاد ہند فوج میں شہری باشندے بھی شامل تھے۔ صرف ملایا سے ۲۰ ہزار شہری فوج میں بھرتی کئے گئے۔

۴۔ ملایا تھائی لینڈ اور برما میں آزاد ہند فوج کی بھرتی کے سنٹر تھے۔

۵۔ آزاد ہند فوج میں عورتوں کا بھی ایک دستہ تھا جس کی تربیت بہت اعلیٰ تھی۔

۶۔ آزاد ہند فوج میں کسی قسم کا فرقہ دارانہ امتیاز نہ تھا اور افسران اور سپاہیان کا کھانا مشترکہ پکتا تھا۔ ۷۔ آزاد ہند حکومت کے ممبروں میں بھی ایک عورت شریک تھی اور اس میں ہندو مسلمان دونوں شامل تھے۔

۸۔ آزاد ہند لیگ برما اور ملایا کے مزدوروں کی طبی امداد اور دوسری خدمت کے لئے بہت کچھ کرتی تھی

۹۔ ملایا میں دو ہزار ایکڑ جنگلی علاقہ صاف کر کے وہاں ہندوستانی آباد کئے گئے۔

۱۰۔ صرف برما میں آزاد ہند لیگ نے ۶۵ ہندوستانی اسکول کھول رکھے تھے۔

۱۱۔ تھائی لینڈ میں ہوائی حملوں کے زخمیوں کے علاج کے لئے ایک اسپتال جاری کیا گیا تھا۔

ـــ لکھنؤ۔ ۳۰ اکتوبر کل یہاں آل پارٹیز یو۔ پی سکھ کانفرنس کے مجلس انتظامیہ کا ایک خاص جلسہ سردار سنتوکھ سنگھ کی صدارت میں ہوا۔

آزاد ہند حکومت کے محکمے!

آزاد ہند حکومت آزاد ہند لیگ کی معرفت کام کرتی تھی جنوری ١٩٤٤ء کے بعد دونوں کے دفتر دگلون کو منتقل کر دیئے گئے۔ آزاد ہند حکومت کے ١٩ محکموں میں سے چند اہم محکموں کے نام یہ ہیں:-

١- فائنینس
٢- فوجی بھرتی اور تربیت
٣- سپلائی
٤- آڈٹ
٥- پبلسٹی
٦- مستورات
٧- تعلیم
٨- صحت اور فلاح عامہ
٩- تعمیر نو-
١٠- برما کی شاخ

آزاد ہند لیگ کا دفتر سنگاپور سے ملایا، سماٹرا جاوا اور بورنیو کنٹرول کرتا تھا- ملایا میں لیگ کی ٧٠ شاخیں تھیں اور اس کے ممبروں کی تعداد ٢ لاکھ سے زیادہ بتائی جاتی ہے- برما میں لیگ کی سو کے قریب شاخیں تھیں تھائی لینڈ میں ٢٢ شاخیں تھیں اس کے علاوہ سماٹرا، بورنیو، سیلبز، جاوا، چین، فلپائن، جاپان اور منچوکو میں بھی شاخیں تھیں۔

نہ فاسسٹ اور نہ کمیونسٹ

١- آزاد ہند لیگ- آزاد ہند فوج اور آزاد ہند حکومت جاپانیوں کی کٹھ پتلی نہیں تھی-
٢- ہر مرحلہ پر جاپانیوں کی مداخلت کی مخالفت کی جاتی تھی-
٣- آزاد ہند حکومت نہ فاسسٹ تھی اور نہ کمیونسٹ اس کا واحد مقصد ہندوستان کی آزادی تھا-
٤- پوربی ایشیا میں بسنے والے ٢٥ لاکھ ہندوستانیوں کے دلوں پر آزاد ہند لیگ کی سرگرمیوں کا اثر ہے-
٥- برما کے جنگلوں میں لڑائی کے دوران ملیریا اور فاقہ کشی سے ہزاروں سپاہی مر گئے-
٦- آزاد ہند تحریک کے علمبرداروں کا مقولہ تھا:-

ہمارا ایک دیش ہے	ہندوستان
ہمارا ایک دشمن ہے	انگلینڈ
ہمارا ایک مقصد ہے	آزادی

٧- آزاد ہند فوج کی نظر دہلی پر مرکوز تھی
٨- سبھاش بابو کو آزاد ہند فوج کے سپاہی نیتا جی کہتے تھے اور ان کا رویہ برابر خلوص تھا-

— الہ آباد ٣١ر اکتوبر- ڈاکٹر کھرے اوورسیز ممبر حکومت ہند نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ ١٩٤١ء سے پہلے جو ہندوستانی برما میں آباد تھے وہ پھر برما میں جا کر بس سکتے ہیں- یہ بات حکومت ہند اور حکومت برما کی باہمی گفت و شنید سے طے ہو گئی ہے-

جاپان کے جنگی جہازوں کو توڑ دیا جائیگا

واشنگٹن ٣١ر اکتوبر- امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر جیمز برنس نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ جاپان کے جنگی بیڑہ کے تمام بڑے بڑے جہازوں کو امریکی افسران توڑ پھوڑ ڈالیں گے- اس بارے میں برطانیہ روس اور چین کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے- ڈسٹرائر اور کم وزن کے جہازوں کو چار بڑوں میں برابر تقسیم کر لیا جائے گا- مسٹر برنس نے بتلایا کہ اب جاپان کے پاس ایک بڑا جنگی جہاز- چار ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز ٤ کروزر- ٣٨ ڈسٹرائر اور ٥١ ڈبکنی کشتیاں موجود ہیں- ڈبکنی کشتیوں جنگی جہازوں- کروزروں اور ہوائی جہاز لے جانے والے جہازوں کو توڑ پھوڑ دیا جائے گا آپ نے یہ بھی بتلایا کہ ان جہازوں پر ایٹم بم کا تجربہ کیا جائے گا- جاپان کے سوداگری جہازوں کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا- کیونکہ ابھی جاپانی فوجوں کو لانے کے لئے ان کی ضرورت پڑے گی آپ نے جرمن جہازوں کے بارے میں کچھ نہیں بتلایا-

روس نے برطانیہ اور امریکہ کے پروٹسٹ کو مسترد کر دیا

ماسکو- ٣ر نومبر- روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے آج وہ پروٹسٹ مسترد کر دیا جو برطانیہ اور امریکہ کے اخباروں اور ریڈیو کے رائٹ کاروں نے روس کے سنسر کے خلاف کیا تھا اس کا انکشاف آج کیا گیا موسیو مولوٹوف نے روس کے دفتر خارجہ کے ذریعہ اعلان کیا کہ یہ پروٹسٹ ٹھوس نہیں ہے اور میں اس پر غور کرنا ضروری خیال نہیں کرتا-

لال قلعہ میں

آزاد ہند کے تین افسروں کے خلاف تاریخی مقدمہ

دہلی ۵ نومبر۔ دہلی کی سرزمین پر جو کہ بہت سے انقلاب کی شاہد ہے۔ کہ آج ایک نئی انقلابی داستان کا آغاز ہوا۔ جب آزاد ہند فوج کے تین افسروں کے خلاف لال قلعہ میں اس تاریخی مقدمہ کی سماعت کورٹ مارشل (فوجی عدالت) کے روبرو شروع ہوئی۔ جس پر ساری قوم کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں تاریخ خود کو دہراتی ہے۔ تقریباً ایک صدی کے بعد شاہجہاں کے اسی لال قلعہ میں جہاں ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کے بعد سلطان بہادر شاہ کے خلاف سماعت ۱۹ روز تک ہوتی رہی۔ آج ایک نرالے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی اور آزاد ہند فوج کے ۳ افسر جن میں اتفاق سے ایک ہندو ایک مسلمان اور ایک سکھ ہے اس الزام میں ماخوذ ہیں کہ انہوں نے تاج برطانیہ کے خلاف جنگ کی اور اسی سلسلہ میں قتل یا اعانت قتل کا ارتکاب کیا۔ اس مقدمہ کا بھی ایک تاریخی پہلو ہے کہ آج ہندوستان کے ایہ ناز لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو سرگرم سیاست کا جامہ اتار کر اور بیرسٹری چوغہ پہن کر صفائی کی طرف سے پیروی کے لئے فوجی عدالت میں پیش ہوئے۔ ہندوستان کے بہترین قانونی دماغ سر تیج بہادر سپرو، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ بخشی سر ٹیک چند۔ کنور دلیپ سنگھ سابق جج ہائی کورٹ۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر قانون یو۔پی دیوان بدری داس ایڈوکیٹ لاہور۔ مسٹر پی۔کے سین صفائی کی طرف پیروی کر رہے ہیں۔ سماعت شروع ہونے سے پہلے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے درخواست دی کہ ڈیفنس کو مزید تیاری کے لئے تین ہفتے کی اور مہلت دی جانی چاہیئے۔ لہذا مقدمہ کی مزید سماعت اس عرصہ کے لئے ملتوی کی جائے حکومت ہند کے ایڈوکیٹ جنرل سر این۔ پی انجینیر نے درخواست کی مخالفت نہیں کی مگر یہ کہا کہ استغاثہ کا بیان اور استغاثہ کے پہلے ہم گواہ کی شہادت ہو جانے کے بعد مزید سماعت ملتوی کر دی جائے۔ سماعت کے ممبران نے تھوڑی دیر سماعت ملتوی کرکے معاملہ پر غور کیا۔ دوبارہ اجلاس شروع کرتے ہوئے اعلان کیا اور استغاثہ کے پہلے گواہ کی شہادت کے بعد التوائے مقدمہ کے لئے رضامند ہوئے۔

ایڈوکیٹ جنرل سر انجینیر نے ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر اپنی افتتاحی تقریر شروع کی جس میں انہوں نے آزاد ہند فوج کے قیام کا پس منظر اور اس میں تینوں زیر سماعت افسروں کی سماعت شرکت اور ان کی سرگرمی کا مفصل ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے تاج برطانیہ کی خلاف جنگ میں کس طرح حصہ لیا۔

کمرۂ عدالت میں بھیڑ

کارروائی شروع ہونے سے ایک گھنٹہ قبل ہی کمرۂ عدالت ذیٹروں اور پریس رپورٹروں سے بھر گیا تھا ذیٹروں کی تعداد ۱۰۰ کے قریب تھی جن میں ملک کے مختلف حصوں سے بہت سے سرکردہ اصحاب آئے ہوئے تھے۔ مندرجہ ذیل اصحاب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بریگیڈیر جنرل فین جج ایڈوکیٹ جنرل امریکن آرمی سر ڈیلم بیکین ایڈوکیٹ جنرل امریکن آرمی آنریبل کالیکر ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ شریمتی سروجنی نائیڈو۔ مس پدمجا نائیڈو۔ مسز راجن نہرو۔ مسٹر سہگل کے والد جسٹس اچھرو رام اور کیپٹن شاہنواز کے چچا خان بہادر سردار فتح خان ممبر پنجاب اسمبلی۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ نوابزادہ لیاقت علی خان سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔ مسٹر کالیکر ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ مسٹر رگھونندن سرن ساڑھے دس بجے کورٹ مارشل کے صدر اور دیگر ممبران عدالت میں داخل ہوئے۔ دس بجکر ۲۰ منٹ پر کرنل کیرنی ۴

۴ بجے ایڈوکیٹ جنرل نے تینوں ملزمان کپتان شاہنواز کپتان پی۔کے سہگل اور لفٹننٹ گوربخش سنگھ ڈھلن کو کمرہ عدالت میں بلوایا افتتاحیہ حکم پڑھ کر سنایا اس کے بعد کورٹ مارشل کے ممبران کی حاضری لیگئی ملزمان نہایت سنجیدگی سے کمرہ عدالت میں داخل ہوئے اور عدالت کو فوجی سلام دیا۔ اس کے بعد جج ایڈوکیٹ جنرل نے وکلائے صفائی سے دریافت کیا کہ ان میں سے کون کون کس ملزم کی جانب سے پیش ہو رہے ہیں سر تیج بہادر سپرو نے جواب دیا کہ ہم سب مشترکہ طور پر سب ملزمان کی طرف سے پیش ہو رہے ہیں۔ انہوں نے تمام سرکردہ وکلاء کا عدالت سے تعارف کرایا۔

مسٹر آصف علی نے صفائی کے جونیر وکیل ... کہنہ مسٹر راجیندر نرائن۔ مسٹر گو بند سرن مسٹر ... عدالت سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد تمام ممبر ... مارشل نے حلف اٹھایا کہ وہ خدا کو حاضر و ناظر ... انڈین آرمی ایکٹ کے مطابق ملزمان سے ... انصاف کریں گے۔ کورٹ مارشل کے مسلمان اور ... سے ایک مولوی اور ایک گرنتھی کی موجودگی ... اٹھوایا گیا۔

مقدمہ کے التوا کی درخواست

شری بھولا بھائی ڈیسائی نے اس مرحلہ ... کی کہ مقدمہ کی کارروائی تین ہفتوں کے لئے ملتوی ...

فلسطین کا مسئلہ مسلمانوں کیلئے مذہبی ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کا ارشاد صاف صاف مسلمانوں کی ہدایت کیلئے موجود ہے

وصیت رسول اکرم صلعم - اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب
ترجمہ :- یہود اور نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالدو!

تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ شروع اسلام سے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ سے جہاد کرنا پڑے سلاطین سے لے کر ادنےٰ مسلمان دوش بدوش ان جہادوں میں شریک ہوئے مگر جب اسلامی حکومتیں کمزور ہوگئیں اور جزیرہ عرب پر قوم یہود و نصاریٰ کی نگاہیں پڑنے لگیں۔ یورپ کے عیسائیوں نے ہمیشہ کوشش کی کہ وہ فلسطین پر قبضہ کرلیں۔ اس کے لئے ان عیسائی حکومتوں نے "خلافت ترکی" کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی اسکیمیں ہمیشہ جاری رکھیں۔ اور جب اتحادی قوتوں کی وجہ سے ۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم کے بعد عرب کے حصص بطور پاکستان جگہ جگہ قایم ہوگئیں یعنی مثلاً حجاز، یمن، عراق، شام لبنان و فلسطین کی علٰحدہ علٰحدہ عربی حکومت فرانس و انگریزوں کی حکومتوں کے اثر میں قایم ہوگئیں۔ اس وقت سے یہود اور فلسطین کی جنگ جاری ہے۔

مئی ۱۹۱۷ء (دوران جنگ عظیم ۱۹۱۴-۱۸ء) میں یہودی وزیر اعظم مسٹر بالفور سلطنت برطانیہ نے بذریعہ اعلان شاہی یہودیوں کو اجازت دی کہ وہ فلسطین میں "قوم یہود کا گھر" بنالیویں عربی جائداد اور اراضی پر یہودی سرمایہ داروں نے قبضہ شروع کیا اور کثیر تعداد میں ان کی آمد شروع ہوئی۔ اس وقت تقسیم شدہ عربی پاکستان حکومتوں کو قوم یہود سے خطرہ پیدا ہوا اور انھوں نے متحدہ عرب کی تحریک شروع کی اس جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ نے ۱۹۳۹ء میں یہودیوں کی آمد پر روک بذریعہ اعلان شاہی لگادی اب قوم یہود کی ہمدردی پر امریکہ کی حکومت ہے قوم یہود تشددانہ طریقہ سے فلسطین پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس طرح پورا خطرہ ہے کہ وصیت آنحضرت صلعم کو کہیں خطرہ نہ پیدا ہوجائے۔

تحریک فلسطین کانفرنس

ہندوستان کے مسلمان خواہ کسی جماعت کے ہوں مگر ان کا یہ مذہبی فرض ہے کہ وہ آنحضرت محمد صلعم کی اتنی محبت ضرور رکھتے ہوں کہ وہ ارشاد نبوی صلعم پر قربانی کرنا اپنا ایمان سمجھیں۔ اس لئے ہر مسلمان کا ایمانی فرض ہے کہ وہ اپنے خیالات اور جذبات کی قربانی کرکے اس کا پختہ ارادہ کریں گے کہ ہر اُس جماعت اور فرد کا ساتھ دیں گے جو فلسطین کے عربوں کی ہمدردی اور آزادی کے لئے آمادہ اور مستعد ہوں۔ اور وہ قربانی اور سختیوں سے خائف نہ ہوں۔ اور بموجب وصیت آنحضرت صلعم فلسطین کی آزادی کے لئے ہر امکانی جدوجہد کے لئے تیار ہوں مگر ان سب باتوں کی غرض صرف خوشنودی خدا اور رسول صلعم ہو نہ کہ خوشنودی دنیا ہو۔

اگر آپ اسلام کے لئے اور آنحضرت محمد صلعم کے ارشاد نبوی کی حرمت کے لئے اور فلسطین کے عربوں کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہوجائیں تو سب سے پہلے۔

(۱) ہندوستان میں پاکستان کی اسکیم خواہ مسلمانوں کی ہو یا ہندوؤں کی یا سکھوں کی ان سب کی مخالفت کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ متحدہ ملک کو تقسیم کرنے والی اسکیمیں براہ راست قوم یہود کی تقسیم فلسطین اور قیام "یہودی پاکستان" کی تائید کرتی ہیں۔

(۲) جو اسلامی جماعتیں آزادی وطن کی جدوجہد میں اس وجہ سے شریک ہیں "آزاد ہندوستان" پیش خیمہ اور ضمانت آزادی اسلامی ممالک ہے۔ ان جماعتوں کی امداد دامے درمے اور قلمے فرمائیں۔

(۳) مثل تحریک خلافت ۱۹۲۱ء غیر مسلم برادران وطن جو کہ اسلامی ممالک اور خصوصاً فلسطین کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور دوسرے مثل تحریک خلافت مسلمانان ہند کے ساتھ تحریک فلسطین میں اگر شریک ہونا چاہیں تو ان کی امداد کو ساتھ شکریہ کے قبول کیجئے اس طرح ہندوستان کے مسلمانوں کی آواز کا وزن زیادہ ہوجائے گا۔

(۴) پھر فلسطین کی آزادی کے لئے ہندوستان میں متحدہ مطالبہ کیجئے اس وقت ۱۰ کروڑ مسلمانوں اور تیس کروڑ غیر مسلم برادران جملہ ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں کی گرجتی ہوئی آوازوں کے آگے حکومت امریکہ اور قوم یہود دونوں جھک جائیں گے۔ اس طرح انگریزی حکومت کو تقویت ہوگی اور وہ اعلان شاہی ۱۹۳۹ء کو واپس نہ لے گی۔

اسلامی جماعتوں سے اپیل

مسلم لیگ، مسلم کانگرسی، مسلم نیشنلسٹ، جمعیۃ العلماء ہند دہلی۔ جمعیۃ احرار اسلام، جمعیۃ خاکسار وغیرہ جو تجاویز بالا سے اتفاق رکھتے ہیں اور جو پاکستان اسکیم سے بھی اختلاف رکھتے ہوں وہ ایک متحدہ محاذ فلسطین کی آزادی کے لئے جلد سے جلد بنادیں۔ اور جو جماعتیں یا افراد اس مذہبی کام کے لئے تیار ہوں وہ (۱) یکم نومبر ۱۹۴۵ء کو ایک جلوس خاموشی کے ساتھ شہروں اور بڑے قصبوں میں نکالیں ۴ اور خاص مقام پر جلسہ کرکے آزادی فلسطین کے لئے دعا کریں۔ اور مسئلہ فلسطین کی اہمیت عوام کو سمجھائیں اور مندرجہ ذیل تجویز منظور کرائیں۔

یہ جلسہ پُرزور الفاظوں میں گورنمنٹ برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اعلان شاہی مئی ۱۹۱۷ء کو منسوخ کرکے اعلان شاہی ۱۹۳۹ء کی بندشوں پر قائم رہ کر قوم یہود کی بغاوت اور تشددانہ طریقوں کا سدباب کرکے فلسطین میں عرب آزاد حکومت قایم کردے۔

(۲) تجویز بالا (۱) کی اشاعت کے لئے ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو ہر قریہ و ہر گاؤں میں یا چند گاؤں کے متحدہ جلسہ میں تجویز بالا کا اعادہ کرادیا جائے۔ اور تجویز منظور کراکر ضلع کی "فلسطین کانفرنس" کو اس کی اطلاع دی جائے۔

(۳) تجویز نمبر (۱) کی نقل گورنر صوبہ و وائسرائے ہند دہلی کو یکم نومبر ۱۹۴۵ء کو روانہ کی جائیں۔

(۴) ان تمام جلسوں میں قانون کی پوری پابندی کی جائے۔ فتنہ و فساد سے اس پروگرام کو علٰحدہ رکھئے

(۵) جب تک کہ یہ مسئلہ فلسطین طے نہ ہوجائے اس وقت تک ہر دوسرے مہینہ کی یکم تاریخ کو شہروں اور ۱۵ تاریخ کو دیہاتوں میں "یوم فلسطین" منایا جائے یعنی آئندہ یکم جنوری ۱۹۴۶ء و ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء و یکم مارچ ۱۹۴۶ء و ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء وغیرہ۔

اُمید ہے کہ جو جماعتیں "یوم فلسطین" کے پروگرام سے متفق ہوں وہ جلد سے جلد اس کا انتظام کریں کہ ان کی ماتحت شاخیں آپس میں متحد ہوکر یکم نومبر ۱۹۴۵ء اور ۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء کے پروگرام کے مطابق کارروائیاں کرکے اُردو ہندی اور انگریزی اخبارات میں ان کو شائع کرادیں اور ایک اطلاع کارروائی مفصّل کی راقم الحروف کو بھی روانہ فرمائیں۔

دیگر صوبہ جات میں "فلسطین کانفرنس" قائم کرکے پروگرام بالا کے مطابق کام کیا جائے۔ راقم الحروف کو اطلاع ان جلسوں کی بھی ملنا چاہئے۔

(نوٹ) تبادلہ خیالات کے لئے بہرائچ کے پتہ سے خط و کتابت ہوسکتی ہے۔

خادم قوم
خواجہ خلیل احمد شاہ
(بہرائچ)

مصر سے برطانی فوجیں ہٹانے کا سوال

قاہرہ۔ یکم نومبر۔ مصر کے وزیر اعظم نقری پاشا نے آج پریس کانفرنس میں کہا کہ آج مڈل ایسٹ کے کمانڈر انچیف سر برنارڈ پیگیٹ اور چیف آف امپریل جنرل اسٹاف فیلڈ مارشل لارڈ ایلن بروک سے جو بات چیت ہوئی اس میں مصر سے برطانی فوجوں کے ہٹانے کے سوال پر غور کیا گیا ہم نے متعدد مسائل پر تبادلہ خیالات کیا جن کا دونوں ملکوں کا تعلق ہے۔

the S..AQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے ۔ جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲ء 2/8/-
سہ ماہی ۱ء 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 46 | Cawnpore. Saturday 17th Nov 1945 | کانپور شنبہ ۱۷ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۴۶

ادبیات

فرمودات ناطق

از علامہ ابو العلاء حکیم ناطق لکھنوی

قاصد اِس خلق سے لیکر ترا پیغام آیا
جس سے پوچھو وہ یہ کہتا ہے مرے نام آیا

آج تک حشر مکرّر کا نہ ہنگام آیا
میرے آغاز کا اِس شان سے انجام آیا

ڈھل گیا عمر کا دن دَور میں اب جام آیا
آفتاب آیا مگر حیف سرِ شام آیا

فکرِ کونین سے تو بچکے نکل آیا تھا
دلِ ناکام خدا جانے کہاں کام آیا

عشق اک مستقل آفت ہے بلا شرکتِ حسن
تم پہ کچھ میری تباہی کا نہ الزام آیا

شدّتِ دردِ عشق اُسپہ سکوں کی تہمت
اِس مصیبت پہ بھی آرام کا الزام آیا

منزلِ عشقِ حقیقی کی اُسے راہ ملی
کوچۂ عشقِ مجازی سے جو ناکام آیا

بزم ہم رندوں کی سادہ ہے مگر نگتہ ہے
بیخودی چھا گئی ساقی کا جہاں نام آیا

اوّلین دَور میں ناطق نہ تھا آخر میں تو ہوں
بزمِ ساقی میں بھر کیف مرا نام آیا

دنیائے اسلام

صدر انونو کی ترکی اسمبلی میں تقریر

انقرہ ۳ نومبر - ترکی کے صدر عصمت انونو کے ترکی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس نے ترکی سے جنوری سنہ ۱۹۴۲ء ہی میں یہ کہا کہ ترکی کی غیر جانبداری اتحادیوں کے لئے درحقیقت بہت مفید ثابت ہوئی۔

صدر انونو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں فرانس کے شکست کھانے کے بعد جب برطانیہ میدان جنگ میں کودا تو اس وقت صرف ترکی ہی ایک ایسی قوم تھی جس نے برطانیہ کی شجاعت اور بسالت کا اعتراف کیا اور اس کے حلیف ہوتے کا کھلے بند اعلان کیا۔ اگرچہ اس معاہدہ کی رو سے جو ہم نے فرانس اور برطانیہ سے غیر جانبداری کے سلسلہ میں کیا تھا ہم اخلاقاً اور قانوناً مجبور تھے کہ کسی قوم کا باقاعدہ ساتھ نہ دیں لیکن پھر بھی ہم نے موقع دیکھ کر اعلان ہی کر دیا کہ ہماری ہمدردی تمام تر برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ اس معاہدہ کی ایک خاص دفعہ یہ بھی تھی کہ ہم اتحاد دیگانگت کی خاطر کسی صورت میں بھی روسیوں کے خلاف نبرد آزما نہیں ہوں گے۔

صدر انونو نے یہ بھی فرمایا کہ سنہ ۱۹۴۱ء ہی سے ہم نے برابر اپنی قوتوں کو جمع کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اگر جرمنی یا اٹلی اچانک حملہ کر دے تو ہم اسکا خاطر خواہ مقابلہ کر سکیں اور یہ بات بھی ہم کو فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ اس وقت عراق اور دمشق دونوں حکومت ہیں برطانیہ کے سخت خلاف تھیں سچ پوچھئے تو ترک قوم نے دشمن کو اتحادیوں پر حملہ کرنے کی غرض سے ایسی حالت میں دینے سے انکار کر دیا جب وہ چاروں طرف سے محوری طاقتوں سے گری ہوئی تھی اور جب سارا یورپ اس کے پنجۂ استبداد میں تھا۔ راستہ نہ دینے کے سلسلہ میں ترک قوم نے جو مصائب برداشت کئے اور جو مالی تکالیف اٹھائی ہیں اسکا اعتراف ہر انصاف پسند شخص کو ہونا چاہیئے۔

مغربی لیبیا میں ہنگاموں نے خطرناک صورت اختیار کر لی

لندن ۸ نومبر - مغربی لیبیا میں یہودیوں کے خلاف جو زبردست جنگ شروع ہو گئی تھی اس میں ایک عرب اور ۴۷ یہودی ہلاک ہوئے۔ اور ۱۶۳ یہودی، ۳۶ عرب اور ۱۲ اطالوی مجروح ہوئے۔ برطانوی فوجیں ہنگامی مقامات پر گشت لگا رہی ہیں۔ بلوہ فرد کرنے کی غرض سے ٹریپولیٹانیہ کا نظم و نسق برطانوی نگرانی میں لے لیا گیا ہے۔ اور پولیس کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ لیڈروں کو گولیوں سے اڑا دے۔ قاہرہ سے آمدہ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے اور پولیس کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ پانچ سے زیادہ آدمیوں کے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے اگر ضرورت ہو تو گولی بھی چلا دیں۔ آج شب کو یہ اعلان کیا گیا ہے کہ خلاف قانون کام کرنے والے عربوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایک سرکاری بیان میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس ہنگامہ کی تمام تر ذمہ داری غیر ذمہ دار لوگوں پر ہے جو زیادہ تر عرب حلقوں سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ٹریپولیٹانیہ میں اس قسم کے ہنگاموں کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ بلکہ وہاں یہودیوں اور عربوں میں ہمیشہ دوستانہ تعلقات رہے۔

شاہ ابن سعود مشرق وسطیٰ بلاد عربیہ ترکی اور مصر وغیرہ کی سیاحت فرمانے والے ہیں!

مکہ مکرمہ ۴ نومبر - جلالت الملک ابن سعود ۳۰ اکتوبر کو یہاں پہونچ گئے۔ کعبہ کرمہ کے طواف قدوم سے فارغ ہو کر آپ قصر معلیٰ میں تشریف لے گئے۔ جہاں استقبال کے لئے اعیان اکابر جمع تھے۔ بلدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاس تہنیت پیش کیا گیا۔ شاعر دربار احمد الغزادی نے قصیدہ پڑھا۔

بیروت ۲ نومبر - دولت علیہ سعودیہ کے وزیر المفوض متعینہ لوائٹ طیارہ میں بیٹھ کر عازم حجاز ہو گئے ہیں۔ ان کی اس اچانک روانگی سے یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی ہے کہ جلالۃ الملک ابن سعود حج سے فارغ ہونے کے بعد ممالک خارجہ کی سیاحت فرمائیں گے۔ ان ممالک میں ترکی بھی شامل ہوگا۔ لبنان اخباروں کا بیان ہے کہ سعودی سفیر کی مراجعت حجاز کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے بادشاہ کے ساتھ بحث و تمحیص کر کے شاہی سفر کا راستہ مقرر کریں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جلالت الملک ابن سعود مصر میں عنقریب قدم رنجہ فرمائیں گے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں جو صورت حالات اس وقت پائی جاتی ہے اسے سامنے رکھ کر اگر بلاد عربیہ کے اس بطل جلیل پر غور کیا جائے تو یہ بات بآسانی واضح ہو جائے گی کہ جلالت الملک کے اس سفر کے ساتھ بہت بڑی سیاسی اہمیت وابستہ ہے۔ واضح رہے کہ جلالت الملک ابن سعود نے اس سے پہلے اس نوعیت کا عزم سفر کبھی نہیں کیا۔

فلسطین میں فساد

بیت المقدس ۸ نومبر - تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ کل فلسطین میں جو عام ہڑتال کا اعلان بالفور کے خلاف عربوں نے بطور احتجاج کی تھی اس کے سلسلہ میں کچھ حوادث بھی رونما ہوئے۔

صداقت کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل پہ تو حق عزم مستقل ہی ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۷ ارنومبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶

برطانیہ کی سوشلسٹ حکومت

برطانیہ کی سوشلسٹ حکومت کے علمبردار اپنے ملک کیلئے خواہ کتنے ہی اچھے ہوں برطانی سامراج کے محکوموں کیلئے وہ برطانیہ کی ٹوری حکومت کے علمبرداروں سے ذرا بھی بہتر نہیں۔ برطانیہ کے سوشلسٹ مدبر آزادی اور جمہوریت کا دم بھرتے ہیں مگر عملی طور پر سامراج کی حمایت کرتے ہیں۔ مسٹر ایٹلی میں یہ جرات نہیں کہ وہ مسٹر چرچل کی طرح علانیہ کہہ سکیں کہ میں برطانی سامراج کو ختم کرنے کیلئے برطانیہ کا وزیر اعظم نہیں بنا ہوں۔ مسٹر ایٹلی یہ ثابت کرنے کیلئے بے چین ہیں کہ وہ برطانی سامراج کے ہر حلقہ کو خاصکر ہندوستان کو آزادی دینے کیلئے قطعی تیار ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ سامراجی پالیسی کا جو نقش مسٹر چرچل نے قایم کر دیا ہے مسٹر ایٹلی وہاں سے ایک قدم بھی آگے بڑھانے کو تیار نہیں۔ بین الاقوامی سیاسیات میں اب ہندوستان کا نمایاں طور پر ذکر ہونا قدرتی بات ہے۔ روس اب برطانی سامراج پر کھلی نکتہ چینی کرنے لگا ہے اور امریکہ گو کھلے طور پر برطانیہ کے خلاف کچھ نہیں کہتا مگر آزادی امن اور جمہوریت کا جو عالمگیر نقشہ پریذیڈنٹ ٹرومین نے حال میں پیش کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اس میں کسی سامراج کی کوئی گنجائش نہیں۔ چنانچہ برطانیہ کی سوشلسٹ حکومت یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ برطانیہ اب کسی سامراج کا مالک نہیں جسے برطانی سلطنت کہا جاتا ہے وہ آزاد و خود مختار علاقوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن اس بات کو حقیقت سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے ہم مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ کے ان دعووں کی تردید میں کچھ کہنا بیکار سمجھتے ہیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

مسٹر امبیدکر مسٹر امبیدکر لیبر ممبر گورنمنٹ آف انڈیا و لیڈر پست اقوام دہلی جاتے ہوئے کانپور اسٹیشن سے گذرے جہاں ان کا خیر مقدم کیا گیا اور چیمبر نے ایک سونے کی چین پیش کی۔

پروٹسٹ مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے "بابو پوروہ" کا نام "ہٹ نگر رکھنے پر" اظہار خیال کرتے ہوئے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ڈیولپ منٹ بورڈ اس طرح کی باتوں سے عوام کا اطمینان کھو بیٹھے گا۔

ناظرین صداقت کو عید مبارک (ادارہ)

ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی ۱۰ ارنومبر کو ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کا ایک جلسہ پنڈت بینی سنگھ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں دیہاتی حلقہ جات کے لئے الکشن کی سرگرمی کا پروگرام مرتب ہوا۔

نیشنل ہیرلڈ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ مقامی نامہ نگار نیشنل ہیرلڈ نے اخبار کا مقامی دفتر گوالٹولی میں قایم کیا ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کانپور تشریف لا کر کانگریس کے کارکنان کے جلسہ میں الکشن کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔

ڈاکٹر فاروق اور مسٹر شاکر علی

ڈاکٹر حماد فاروقی بیرسٹر الہ آباد اور مسٹر شاکر علی بیرسٹر گورکھپور جو کہ نیشنلسٹ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے ہفت شہری حلقہ اور بنارس الہ آباد اور جھانسی ڈویژن سے سنٹرل اسمبلی کے ممبری کے امیدوار ہیں ۱۱ ارنومبر کو کانپور تشریف لائے تھے اور الکشن کے سلسلہ میں آپ نے نیشنلسٹ مسلمانوں سے تبادلہ خیالات کیا۔

تین ٹن کاغذ معلوم ہوا ہے کہ سٹی کانگرس کمیٹی کو پبلسٹی کے کاموں کے لئے تین ٹن کاغذ کا کوٹہ گورنمنٹ نے دینا منظور کر لیا ہے۔

یو۔پی۔اسمبلی یو۔پی لیجس لیٹو اسمبلی کے ووٹران کی فہرست ۱۵ ارنومبر کو شایع ہو جائیں گی اس کے بعد معائنہ اعتراضات اور مطالبات کی درخواستیں دیجا سکیں گی۔

گورنمنٹ ملازمان کو تنبیہ یو۔پی گورنمنٹ نے گورنمنٹ ملازمان کو تنبیہ کیا ہے کہ ان کو الکشن کے کسی کام میں مداخلت نہیں کرنا چاہیئے۔

پروٹسٹ ہڑتال لکھنؤ میں لوکل اسٹوڈنٹس یونین اور اسٹوڈنٹس کانگرس پر پولیس کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ کانپور کے بہت سے مقامی اسکول و کالج ۱۳ ارنومبر کو بند رہے اور ڈی۔اے۔وی کالج میں اسٹوڈنٹس کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں لکھنؤ میں پولیس کی سختی کی مذمت کی گئی۔

ہڑتال اور جلسہ کانپور اسٹوڈنٹس کانگرس کی اپیل پر ۱۴ ارنومبر کو شہر میں ہڑتال کی گئی اور اسکول و کالج کے علاوہ تمام بازار بھی بند رہے اور شام کو ۶ بجے شردھانند پارک میں مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگرس کمیٹی کی صدارت میں میٹنگ ہوئی جس میں دیگر مقرروں کے علاوہ ڈاکٹر مرادی لال، پنڈت بالکرشن شرما اور سابق منسٹر ایجوکیشن مسٹر سمپورنانند نے بھی تقریریں کیں۔

پنڈت شرما جی نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہندوستان کی آزادی نہ صرف اپنے لئے بلکہ سارے ایشیا کیلئے نہایت ضروری ہے کیونکہ سارے ایشیا کی نظریں ہندوستان کی طرف لگی ہیں۔ اسمیں چاہیے انڈونیشیا ہو یا جاوا۔ عراق ہو یا فلسطین۔

سمپورنانند جی نے دوران تقریر میں فرمایا۔ کہ انڈین نیشنل آرمی کا مقدمہ تعزیرات ہند کے ماتحت نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ساتھ تو جرمنیوں اور جاپانیوں کا سا سلوک ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا سبھاش بابو یا ان کے ساتھیوں کا ہرگز اس میں کوئی قصور نہیں کہ انھوں نے ہندوستان سے باہر جاکر انڈین نیشنل آرمی بنائی آپ نے مثال کے طور پر کہا کہ جب زیکوسلاویکیہ کے لوگوں نے ایسا کیا تھا تو خود برطانیہ نے ان کی تائید کی تھی۔

آئندہ الکشن اور جلوس معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکام الکشن کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کی اجازت نہ دینگے اور گاڑیوں پر بھی لاؤڈ اسپیکر لگانیکی اجازت نہیں دیجائیگی البتہ جلسوں میں لاؤڈ اسپیکر لگائے جا سکتے ہیں۔

آئینہ کانپور

انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس

مسٹر اے۔ اپادوری ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ سکرٹری آف دی انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس ۵ ارنومبر کو کانپور تشریف لاکر لالہ رام رتن گپتا کے مہمان ہیں۔ گپتا صاحب نے ۱۶ ارنومبر ۲ ½ بجے شام کو اپنے بنگلہ موسومہ "کوپلکا" واقعہ پرمٹ پر ہر خیال کے معززین شہر کو مدعو کیا ہے تاکہ مسٹر اپادوری کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا جا سکے۔

"انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس" کی مختصر اسٹوری یہ ہے۔ کہ

۴ ۲ راگست سنہ ۱۹۴۳ء کو دہلی میں سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اس کے بعد یہ انسٹی ٹیوشن قایم ہوا۔ یہ کونسل اس مقصد سے بنائی گئی ہے کہ ہندوستان کے لوگ اپنے صحیح جذبات کا اظہار کر سکیں اور دنیا کی پالیٹکس کو خوب اچھی طرح سمجھ سکیں۔ یہ بھی طے ہوا تھا کہ اس کی پالیسی ہمیشہ اسٹڈی اور ریسرچ کی رہے گی اور کسی خاص مسئلہ کا پروپیگنڈا وغیرہ نہ کریگی۔ اور ہندوستان میں مختلف برانچیں قایم کرے گی تاکہ بین الاقوامی مضامین پر بحث و مباحثہ اور اسٹڈی کرنے میں آسانی ہو۔

ہر شخص کم سے کم ۱۵ روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنے پر اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور کارپوریٹ باڈیز اور الیسوسی ایشن کے وہ ممبر ہو سکتے ہیں جو پچاس روپیہ سالانہ ادا کریں اور جو حضرات یکمشت پانچ سو روپیہ ادا کریں گے وہ زندگی بھر کے لئے اس کے ممبر ہو جائیں گے۔

کونسل کے ابتدائی ممبروں کی تعداد ۱۷۸ ہے اور آنریبل پنڈت ہردے ناتھ کنزرو اس کے نائب صدر ہیں۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کی تشریف آوری

۱۲ ارنومبر کو ہز اکسلنسی لارڈ ویول بذریعہ موٹر کار مع اپنے پرسنل اسٹاف کے لکھنؤ سے کانپور تشریف لائے۔

ہز اکسلنسی سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔پی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

ہز اکسلنسی وائسرائے نے ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں تشریف لے جا کر بورڈ کی مختلف اسکیموں کا معائنہ فرمایا اور ممبران بورڈ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس کے بعد ڈیولپ منٹ کے رقبوں کا دورہ کیا۔

موصوف نے ایگریکلچرل کالج اور جے۔کے گروپ سٹلمنٹ کا بھی معائنہ فرمایا اور اسی دن لکھنؤ تشریف لے گئے۔

گورنر صاحب کی تشریف آوری

گورنر صاحب یو۔پی ۱۹ ارنومبر کو کانپور تشریف لاکر ڈسٹرکٹ سپلرس سولجرس اور ایرمینس بورڈ کے دفتر اور رسٹ ہاؤس (واقعہ احاطہ کچہری) کی رسم افتتاح فرمائیں گے۔

اس تقریب کے لئے سابق اور حال کے سپاہیوں اور ان کے خاندان کے افراد کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے سپاہیوں کو اپنے یونیفارم میں ۳ بجے سے پیشتر شامیانے میں پہنچ جانا چاہیئے۔ سرکار کے لئے چاء اور مٹھائی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

کنٹرول اور راشننگ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء تک گورنمنٹ ہند تمام چیزوں پر سے کنٹرول و راشننگ ہٹالے گی۔ جس میں کپڑا اور غلہ بھی شامل ہے۔

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ کپڑا اور غلہ کے علاوہ دیگر چیزوں پر سے تو بہت جلد کنٹرول ہٹ جائے گا اس کے بعد کپڑا اور سب سے آخر میں غلہ پر سے کنٹرول ہٹے گا۔

ڈسٹرکٹ فوڈ ایڈوائزری کمیٹی

۱۲ ارنومبر ۱۱ بجے دن کو ٹاؤن راشننگ آفس میں ڈسٹرکٹ فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر بھرت نرائن ٹاؤن راشننگ افیسر کی صدارت میں ہوئی جس میں ٹاؤن راشننگ افیسر صاحب نے غلہ کے موجودہ اسٹاک کی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک گیہوں کا تعلق ہے اسٹاک کی پوزیشن کافی اچھی ہو گئی ہے عمدہ قسم کے چاول کے متعلق آپ نے کہا کہ پنجاب اور آسام سے آنے کی توقع ہے اس کے بعد غلہ کی سپلائی کی پوزیشن پر ایک عام مباحثہ ہوا۔

اس سوال پر کہ عمدہ چاول کے خریدنے پر جو ایک چھٹانک کی پابندی ہے اس کو ہٹا دینا چاہیئے یا کم سے کم دو چھٹانک کر دینا چاہیئے کیونکہ یہ مقدار ناکافی ہے اور جو تیسری قسم کا چاول ملتا ہے وہ استعمال کے قابل نہیں۔ ٹاؤن راشننگ افیسر صاحب نے کہا کہ یہ پالیسی مقامی نہیں بلکہ پراونشیل ہے اور اس میں تبدیلی اس وقت ہو سکتی ہے جب کہ گورنمنٹ پورے صوبہ میں تبدیلی کرے۔ کپڑے کے متعلق بھی آپ نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ یونٹ رکھنے والے خاندان کو بجائے ۴ کوپن کے ۶ کوپن کر دئے گئے ہیں۔

کپڑے کے متعلق پریس نوٹ

مسٹر بھرت نرائن ٹاؤن راشننگ افیسر صاحب نے کپڑے کے متعلق ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ ۱۶ ارنومبر سے کپڑے دینے کا دوسرا دور شروع کر دیا جائے گا۔ اور اس مرتبہ زیادہ سے زیادہ یونٹ والے خاندانوں کو ۴ کوپن کے بجائے ۶ کوپن دئے جائیں گے۔

علاوہ اس کے غیر پسندیدہ یعنی معمولی کپڑے کو راشننگ سے الگ کر دیا گیا ہے اور وہ بلا پرمٹ وغیرہ کے معمولی طور پر بازار سے خریدا جا سکتا ہے۔ شادیوں کی ضروریات کے متعلق کپڑا دینے کیلئے اسپشل قواعد بنائے گئے ہیں جو کہ اسسٹنٹ ڈپٹی ٹاؤن راشننگ افیسر (کپڑا) کے جاری کئے ہوئے پرمٹ سے مل سکے گا اور اس شادی کے کپڑے کے لئے خاص دو دکانیں مقرر کی گئی ہیں جہاں کہ صرف شادی کا کپڑا مل سکیگا۔

کاغذ وغیرہ کے متعلق پریس نوٹ

مسٹر ایم۔جی۔خرم پیپر کنٹرولر یو۔پی الہ آباد ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ

وہ تمام پرمٹ جو پبلشرس۔ پرنٹرس کاغذ اور اسٹیشنری کی چیزوں کے بنانے والے اور دوسرے مختلف قسم کے خرچ کرنے والوں کو تیسرے کوارٹر (اگست لغایت اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء) کے لئے دئے گئے تھے ۱۵ ارفروری سنہ ۱۹۴۶ء تک کیلئے جائز قرار دیدیئے گئے ہیں اور تیسرے کوارٹر کے رکھنے والے کو چوتھے کوارٹر (نومبر سنہ ۱۹۴۵ء لغایت جنوری سنہ ۱۹۴۶ء) کے لئے کاغذ کا کوٹہ اپنے ابتدائی خرچ پر ۲۰ فیصدی کے اضافہ کے ساتھ لینے کا حق حاصل ہے۔ چوتھے کوارٹر کے کوٹہ کو ۱۵ ارفروری سنہ ۱۹۴۶ء تک کاغذ کے سوداگروں کو وصول کر لینا چاہیئے ورنہ یہ کوٹہ منسوخ ہو جائیگا۔

بجلی کمپنی کا ٹھیکہ مقامی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے ٹھیکہ کی مدت سنہ ۱۹۴۶ء میں ختم ہونے والی ہے۔ اور گورنمنٹ اس پر غور کر رہی ہے کہ اس کا آئندہ ٹھیکہ کس کو دیا جائے۔

ڈیولپ منٹ بورڈ نے بھی اس مسئلہ پر غور کر کے یہ منظور کیا ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ یہ ٹھیکہ اس کو دیدیا جائے۔

میونسپل بورڈ نے بھی اس مسئلہ پر غور کر کے خود ٹھیکہ لینے کے لئے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔

چاروں مقامی چیمبر آف کامرس کی بھی ایک

میٹنگ ۱۴ ارنومبر کو سر رابرٹ منزیز کی صدارت میں ہوئی جس میں پراونشیل گورنمنٹ کے خط پر مباحثہ ہوا۔ مرسس بیگ سدرلینڈ کمپنی نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کانپور میں الکٹرک سپلائی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس میٹنگ میں کوئی خاص بات طے نہیں ہوئی آئندہ اس مسئلہ پر غور کرنے کیلئے پھر میٹنگ طلب کی جائے گی۔

پروفیسر حبیب کو ایٹ ہوم مسٹر ہیرالال کھنہ پرنسپل بی۔این۔ایس۔ڈی انٹر کالج نے ۹ ارنومبر ۴ ½ بجے شام کو کالج کے ہال میں پروفیسر حبیب صاحب مشہور تاریخ داں کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ اس کے بعد پرنسپل دیوان چند کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں پروفیسر حبیب صاحب نے ایک نہایت مدلل تقریر میں دنیا کے نظام پر تبصرہ کرتے ہوئے ہندوستان کے موجودہ نظام اور پاکستان کے مسئلہ پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پاکستان کو خود مسلمانوں کے لئے نقصان دہ بتایا۔

مسٹر حبیب احمد صدیقی کا تبادلہ خان صاحب حبیب احمد صدیقی ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ کنٹرولر سپلائی یو۔پی کا تبادلہ ہو گیا ہے کانپور میں آپ کے کام کی بہت تعریف رہی اس تبادلہ کے سلسلہ میں ۱۵ ارنومبر ۴ ½ بجے شام کو کرزن پارک میں آپ کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جا رہا ہے۔

بس سروس ۱۱ ارنومبر ۴ بجے شام کو مسٹر ایس۔پی۔مہرانے مرسس نندا اینڈ کمپنی کے ڈائرکٹر مسٹر بی۔آئی۔نندا کو (لیڈو چھاؤنی میں) ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ جس میں مقامی جرنلسٹ میں شریک تھے۔

مسٹر نندا نے کانپور بس سروس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شہر کی آبادی کی ترقی اور آمد و رفت کی سہولت کے لئے بس سروس بہت مفید ثابت ہو گی۔ آپ نے کہا کہ ۱۵ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک پبلک کمپنی قایم کی جا رہی ہے جس کا نصف سرمایہ ادا شدہ ہوگا۔ جس میں سے ۴ لاکھ روپیہ کے حصے ڈیولپ منٹ بورڈ خرید یگا اور ۵۰ ہزار روپیہ کے حصے مرسس نندا کمپنی کو خریدنا ہوں گے بقیہ حصے پبلک کو دئے جائیں گے مرسس بی۔آئی۔نندا اینڈ کمپنی اس سروس کے مینیجنگ ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں اور اسکا انتظام کر رہے ہیں کرایہ بہت کم ہوگا۔ اور اس کی سروس سارے شہر پر حاوی ہو گی۔

سائنس کی تعلیم پچھلے دنوں سر شانتی سروپ سائنسدان کانپور تشریف لائے تھے آپ نے کالجوں وغیرہ میں تقریر کرتے ہوئے کانپور میں سائنٹفک ریسرچ کے لئے سہولتوں کی کمی پر افسوس ظاہر کیا اور تعجب کا اظہار کیا کہ کانپور شمالی ہند کا مانچسٹر ہونے کے باوجود کوئی لیبرٹری نہیں رکھتا جہاں سائنس کے اعلیٰ کلاس کے طالب علم کوئی نئی تحقیقات کر سکیں گورنمنٹ ایگریکلچرل کالج سر ہارکورٹ بٹلر انسٹی ٹیوٹ میں اچھی لیبرٹریز موجود ہیں لیکن اس شہر کے انڈسٹریلسٹ نے اس قسم میں کچھ نہیں کیا ہے۔

اگرچہ سر پدم پت سنگھانیا اور لالہ رام رتن گپتا نے اس کے لئے کچھ وظائف دینے کا اعلان کیا تھا لیکن وہ ضرورت سے بہت کم ہیں۔ کیونکہ یہاں پر ایک اعلیٰ ریسرچ لیبرٹریز کی اشد ضرورت ہے۔

میونسپل بورڈ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیلاش پت سنگھانیا کا استعفی میونسپل بورڈ کی چیرمینی سے یو۔پی گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔

اُمید ہے کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں چیرمینی کا الکشن ہو گا۔

مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے اپنے ایک جلسہ میں میونسپل بورڈ کے لئے اپنا نمائندہ مسٹر رام دیو ...... کو منتخب کیا ہے یہ جگہ مسٹر کیلاش پت سنگھانیا کے استعفی کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

خاکساروں کا معائنہ گرفتار شدہ خاکساروں کی جو پریڈہ .... کو ہونے والی تھی وہ ملتوی کر دی گئی ہے کیونکہ گواہان ثبوت بیماری کی وجہ سے آنے سے معذور ہیں اس وقت ۱۰۶ خاکسار جیل میں ہیں ملزمان کے وکیل نے درخواست دی ہے کہ جن خاکساروں کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا ہے ان کو رہا کر دینا چاہیئے۔

سبدِ گل

ہندوستانی مرد آزادی کے لئے بیتاب ہیں۔ لیکن ہندوستانی عورتوں نے مردوں سے پہلے آزادی حاصل کر لی ہے۔ اس کا ثبوت ذیل کے واقعات سے ملیگا۔ جو مختلف صوبہ جاتی اخبارات میں شایع ہوئے ہیں

گجرات کی ایک نازک بدن، سیم تن زہرہ جمال صاحبزادی ایک کالج میں تعلیم حاصل کرنے جایا کرتی تھیں لیکن ان کی آزادی پسند ہونے کی برکت سے حالات نے کچھ ایسی روش اختیار کی کہ کالج مکتب عشق بن گیا۔ اور آپ نے تعلیمی کورس کی جگہ چھپ چھپ کر نصاب محبت کو ازبر کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ماہ کے بعد ان کا ضرورت سے زیادہ بھاری جسم دیکھنے والوں کے لئے انگشت نمائی کا سامان بننے لگا اور ان صاحبزادی کے والدین کو فکر لاحق ہوئی۔

مگر صاحبزادی کی سعادتمندی ملاحظہ فرمایئے کہ جب والدین نے آپ سے دریافت کیا کہ بیٹی یہ ماجرا کیا ہے تمہارے حاملہ ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں تو انہوں نے بلا جھجک کہہ دیا کہ جناب یہ آزادی اور ترقی کا زمانہ ہے۔ میں بالغ ہوں اور کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ اس لئے مجھے حق ہے کہ شادی بیاہ کے فرسودہ رواج کو ٹھکرا کر جس سے چاہوں تعلقات قایم کروں۔ یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ان آزادی پسند ترقی یافتہ عشق باز زہرہ جمال صاحبزادی کے ماں باپ نے بیٹی کے منہ سے یہ سننے کے بعد کیا کہا۔ لیکن بے حیائی کی اس زندہ صورت کے اس مظاہرہ بد اخلاقی سے یقیناً اسکا جی خوش ہو گیا ہوگا۔ اور انہوں نے اس دن کو بڑی دعائیں دی ہوں گی جب انہوں نے لڑکی کو آزادی کے ساتھ مردوں کے دوش بدوش بیٹھ کر کالج میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی تھی۔

یہ تو ایک ایسی کنواری لڑکی کا نامۂ اعمال تھا جو کالج کی رنگین فضا میں آزاد پھرنے کی وجہ سے بگڑ گئی مگر کلکتہ کی ایک شادی شدہ ماڈرن خیالات کی عورت کی داستان عشق سنکر آپ کو اور بھی زیادہ لطف آئیگا۔ آپ نہ کسی کالج میں پڑھنے جاتی تھیں۔ نہ آپ کو ہر وقت بنے ٹھنے کالجیٹ نوجوانوں کی پیاسی پیاسی پُر ارمان نظروں کے سامنے رہنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ مگر اس کے باوجود ایک دن آپ کے شوہر نے یہ معلوم کیا کہ دوپہر کے پُرسکون اور ٹھنڈے ٹھنڈے سناٹے میں آپ ایک بند کمرے کے اندر "ایک دوست" کو شوہر کی جگہ دیئے ہوئے مصروف التفات ہیں۔ اور جب آپ سے اس بدکرداری کا سبب دریافت کیا گیا تو اس ماڈرن خیالات کی نوجوان عورت نے یہ جواب دیا۔ کہ میں شادی بیاہ کے بعد کسی ایک مرد کی ملکیت بن جانے اور اپنے جذبات کو دبا دینے کی قایل نہیں ہوں۔

ماڈرن خیالات کی ایک کالجیٹ حسینہ اور ایک شادی شدہ نوجوان عورت کی شوق آزادی کی دلچسپ داستانیں سن لینے کے بعد اب آپ ذرا ان اپٹوڈیٹ صاحبہ کا واقعہ بھی معلوم کیجئے جن کی شادی کو کئی برس گذر چکے تھے اور جن کے آگے کئی بچے بھی تھے مگر آپ اپنے ماڈرن خیالات کی وجہ سے صاحب اولاد اور پرانی شادی شدہ ہونے کے باوجود عشقبازی سے باز نہ رہ سکیں۔

آپ کے پڑوس میں ایک خوش رو نوجوان آن کر رہا جو بہت بنا ٹھنا رہتا تھا۔ اس نوجوان کو دو چار مرتبہ دیکھنے کے بعد آپ اپنے ماڈرن دل پر قابو نہ رکھ سکیں اور نگاہوں نگاہوں میں کئی بچوں کی ماں ماڈرن صاحبہ نے اس سے سطرح اظہار عشق کیا کہ آخر کو وہ ان کے دام محبت میں گرفتار ہو ہی گیا۔ کچھ روز تک خفیہ خفیہ دل کی لگی *

* بجھائی جاتی رہی۔ مگر عشق اور مشک چھپائے سے نہیں چھپتے اس عشقبازی کا راز افشا ہو چکا ہے۔ اور آجکل بدنصیب شوہر اس دقیق سوال پر غور کر رہا ہے کہ ماڈرن خیالات کی آزادی پسند عورت کا شوہر بننے کی کتنی زیادہ قیمت اور قربانی دینا پڑتی ہے۔

غرض ہندوستان کے مرد تو ابھی غلام ہی ہیں مگر ہندوستان کی ماڈرن عورتیں بڑی تیزی سے آزادی کی منزل کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ خدا ان کی حالت پر رحم کرے۔

ادبِ لطیف

شباب کی بیداری

از جناب پروفیسر سید حامد علی ایم۔ اے ایل ایل بی

آنکھیں پھیریں۔ میرے ایثار و قربانی کا صلہ دیا کہ اپنے والدین کی تحریک و تحریص پر اس نے مجھے "قصرِ جمیل" سے نکال دیا اور سارے عہد و پیماں ملیامیٹ کر دیئے۔ اور ایک لڑکی سے شادی کر لی۔ آہ اس نے میری بے لوث محبت کو ٹھکرا دیا۔ آہ میں برباد ہو گئی۔ آج اسی کا نتیجہ ہے۔ جو اس بچی کو یہاں ویران و سنسان مقام پر چھوڑ رہی ہوں تاکہ مجھے مرنے میں آسانی ہو اور اسکی پیاری صورت سدِّ راہ نہ بنے۔ آہ! میں سب کچھ برداشت کر سکتی تھی۔ لیکن اس کی بے وفائی کا صدمہ میرے لئے ناقابل تلافی تھا اور یہ غم مجھے گھن کی طرح کھاتا رہا۔ اور میں ہر وقت بیمار رہنے لگی۔ آخر کب تک بے کیف زندگی گذارتی۔ صبر و ضبط کی بھی حد ہوتی ہے۔ حد سے بڑھا ہوا صبر کبھی "انتقام" کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور کبھی "خودکشی" یہی دو راہیں رنج و غم سے نجات دلا سکتی ہیں۔ آہ! مجھ بدبخت میں اتنی سکت کہاں کہ انتقام لوں۔ "انتقام" — آہ! کس قدر ہولناک اور دل ہلا دینے والا لفظ ہے۔ "انتقام" ———— وہ بھی اپنے سے؟

یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا۔ اس لئے بدلہ لینے کے لئے یزدانِ پاک کو غنیمت منتخب کیا ہے اور میں اس ظالم پر اپنی زندگی قربان کر رہی ہوں۔

سبز پوش سرووں کے قطار در قطار تسلسل میں تنوع پیدا کرنے والے خوشبو و خوش رنگ پھولوں کی طرف دیکھ دیکھ کے وہ اپنی مصیبت میں ایک احساس مسرت سے مخمور ہو گئی تھی سامنے ایک فوارہ جسکا پانی اچھلتے وقت ایسی ترنم ریز آواز پیدا کر تا گویا نقرئی گھنٹیاں بج رہی ہیں اس کی نگاہ کے سامنے تھا۔ دور افق کے قریب کسی بلند عمارت کے نازک اور نفیس مینار شفق کے دھندلکے میں مبہم ہیئتوں کا لباس پہنے ہوئے نظر آ رہا ہے، آسمان پر کہیں کہیں اودی گھٹائیں رنگین لگیں ایسی متناسب نزاکت اور ایسے خوش انداز خرام سے تیر رہے تھے جس طرح کسی چشمے میں اودے پروں کا کوئی خوبصورت راج ہنس اپنی ہمجنس کی معیت میں تمام وسیع سطح آب کو اپنی واحد مملکت سمجھ کر تفاخر و غرور کی گردن کو ایک ناقابل متاع انداز میں بلند کئے ہوئے تیرتا ہے، اسکی خواصیں ہاتھوں میں بربط و عود لئے ایک طرف سبزے کی کیاریوں میں پھولوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھیں اُس میں سے ایک نے راگ چھیڑا، نغمہ بربط میں سے اس طرح بیتاب ہو کر نکلنے لگے، جس طرح کوئی خورد چشمہ ایک پہاڑ کے دامن میں سے رنگین وادیوں میں سے گذرتا ہوا بہہ نکلے۔ لے پہلے پست تھی۔ گویا اس بلند آہنگی کے اس جوش کو جو موسیقی میں پیدا ہونے والا تھا زیادہ نمایاں کرنے کے لئے قصداً پست کی گئی تھی، پھر نغمے ایک ذخار سمندر کی طرح بہ نکلے بہتے ہوئے بہاتے ہوئے اپنے عظیم سیلاب میں جوانی کی تمام رنگین ماجرائیوں حسن کی تمام کافر اداؤں عشق کی تمام دل افروزیوں

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ۳ پر دیکھئے)

عالمِ نسواں

حسین بننے کا راز تندرستی

دنیا میں مرد خواہ عورت کوئی انسان ایسا نہیں جو حُسن کا دلدادہ نہ ہو حسن کے معنی ہی پسندیدہ شے کے ہیں۔ انسان خود بھی چاہتا ہے کہ وہ حسین ہو۔ اور اپنی ہر چیز کو بھی حسین دیکھنا چاہتا ہے۔ کون مرد حسین بیوی کی تمنا نہ رکھتا ہوگا؟ کس عورت کو آرزو نہ ہوگی کہ اسکا شوہر حسن کا دیوتا ہو؟ مکان لباس۔ زیور، غرض اپنے تعلق اور استعمال کی تمام چیزوں میں انسان حسن کا خواستگار ہے۔

حسن کے بارے میں انسان کو ایک طرح کا جنون ہوتا ہے یہ ایک عام بات ہے کہ ہر انسان اپنے کو خوبصورت سمجھتا ہے۔ دوسروں کی نگاہ میں خواہ کتنا ہی بدشکل ہو۔ ہر آدمی کو اپنی اولاد خوبصورت معلوم ہوتی ہے چاہے دوسروں کے نزدیک وہ قابل نفرت ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے کو حسین اور خوبصورت بنانے کے لئے انسان نے ہزاروں طریقے نکال رکھے ہیں اور بیشمار چیزیں ایجاد کر رکھی ہیں اور حسن و زیبائش کی نت نئی چیزیں ہوتی ہی چلی جا رہی اور بنتی ہی چلی جائیں گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تحصیل حسن کا صحیح اور کامیاب طریقہ کیا ہے؟

اپنے کو خوبصورت اور حسین بنانے کے لئے انسان نے لباس و پوشاک کی بیشمار قسمیں بنا رکھی ہیں۔ طرح طرح کے زیورات کام میں لائے جاتے ہیں۔ روغن۔ تیل۔ صابن۔ ویسلین۔ پوڈر ہزاروں لاکھوں قسم کی چیزیں استعمال ہو رہی ہیں۔ لیکن کیا ان چیزوں سے حقیقی معنوں میں حسین و خوبصورت بن جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ زینت و آرائش کی جتنی بھی چیزیں ہیں وہ حسن و جمال میں اضافہ کرتی ہیں۔ لیکن وہ حصول حسن کا حقیقی ذریعہ نہیں ہیں اور بسا اوقات تو یہاں تک دیکھنے میں آتا ہے کہ خوبصورت کپڑے زیور اور زیب و زینت کا سامان کو اور بھی ناقابل مضحکہ اور بدمنظر بنا دیتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جو چیز لوازم حسن و جمال سمجھی جاتی ہے وہ ایک حسین کو حسین تر تو بنا دیتی ہے اور حسن و جمال کے بعض نقائص کو بھی دور کر دیتی ہیں لیکن ہر حالت میں اور ہر شخص کو حسین و جمیل نہیں بنا سکتی۔ اور جیسا کہ کہا جا چکا ہے۔ ان چیزوں کا استعمال بہت سے مردوں اور عورتوں کو مضحکہ خیز بھی بنا دیتا ہے۔ آیئے میں حسن کا راز اور تحصیل حسن کا یقینی طریقہ بتاؤں ہر انسان کا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ بچے ہمیشہ حسین معلوم ہوتے ہیں اور جوانی کی حالت میں بھی ہر شے خوبصورت نظر آتی ہے آپ نے سمجھا اس کی وجہ کیا ہے؟ کیوں ہر چیز بچپن اور جوانی میں حسین معلوم ہوتی ہے اور بڑھاپے بدمنظر؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن میں جسم میں ایک خاص تر و تازگی ہوتی ہے اور جوانی میں اس تازگی پر شباب چھا جاتا ہے اور اعضاء بھرے بھرے ہوتے ہیں، ان میں ایک خاص کھچاؤ ہوتا ہے۔ جسم کی رنگت نکھر جاتی ہے۔ بخلاف بچپن اور جوانی کے بڑھاپے میں اعضاء میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے گوشت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ کھال میں شکن پڑ جاتی ہے۔ اعضاء کی موضوعیت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے ہر شے کا بڑھاپا بدنما معلوم ہوتا ہے۔ یہی فرق پڑ جاتا ہے اور تندرستی میں جو حسن ہوتا ہے۔ وہ بیماری کی حالت میں زائل ہو جاتا ہے۔ ایک حسین آدمی کی صحت اور بیماری کا موازنہ کیجئے ایک ہی شخص تندرستی میں حسین معلوم ہوگا اور بیماری کی حالت میں اس کی شکل و شباہت تندرستی کی نسبت کہیں بدمنظر معلوم ہوگا۔ پھر ایسے دو شخصوں کو لیجئے جن میں سے ایک حسین ہے اور دوسرا غیر حسین جو شخص حسین ہے اس کا مقابلہ بہ حالت بیماری اس شخص سے بہ حالت صحت کیجئے۔ جو غیر حسین ہے اس وقت

بچوں کی دنیا

بے ایمان قاضی

از مسٹر ایم۔ اے۔ شیخ بدھو

بادشاہ عضد الدولہ کے زمانے میں کسی آدمی نے اشرفیوں سے بھری ہوئی دو تھیلیاں ایک قاضی کے پاس بطور امانت رکھیں اور خود سفر پر چلا گیا۔ جب چند سال کے بعد واپس آیا تو قاضی کے پاس گیا اور اپنی اشرفیاں طلب کیں۔ قاضی صاحب جن کی نیت بدل چکی تھی کہنے لگے تو دیوانہ تو نہیں ہو گیا ہے؟ یہ کیسا دعوٰی کر رہا ہے؟ بھلا تیرے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے جو تو میرے پاس امانت رکھتا؟ یاد رکھ! اگر دوبارہ ایسا کہا تو تجھے پاگل خانے بھجوا دونگا۔"

وہ آدمی قاضی کی اس دھمکی سے بہت ہی گھبرایا اور مایوس ہو کر وہاں سے لوٹا۔ اتفاق سے عضد الدولہ کا ایک دوست اسی راستہ سے جا رہا تھا۔ اس آدمی کو روتے دیکھ کر اس کا حال دریافت کیا اور اس کو عضد الدولہ کی خدمت میں لے گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ بادشاہ نے اس آدمی سے کہا۔ "تو چند روز کے لئے میرے دوست کے یہاں ٹھیر۔ تاکہ میں تیری اشرفیاں واپس دلا دوں۔" بادشاہ نے کہا قاضی سے دلا دوں۔" پھر قاضی نے خادم کو بھیجکر بادشاہ کی خدمت میں حاضری دی اور خاص کرے میں ملاقات کے لئے بلایا اور اس کو اپنے ساتھ خزانہ میں لے گیا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ یہ تمام دولت تمہارے سپرد کر دوں، تاکہ تم نگرانی کرو۔ مگر یاد رکھو یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا اور میرے مر جانے کے بعد اس کو میری لڑکیوں میں تقسیم کر دینا۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد میرے لڑکے اس دولت میں سے کچھ نہیں دیں گے۔ تم جاؤ اور اپنے مکان کے نیچے ایک تہ خانہ بنواؤ کہ جس میں یہ تمام خزانہ سما جائے اور جب وہ بن کر تیار ہو جائے تو مجھے خبر کر دو۔"

قاضی نے قبول کیا اور خوشی خوشی گھر لوٹا۔ راستے میں سوچا کہ تقدیر نے اپنا ساتھ دیا اور اتنا بڑا خزانہ ہاتھ آیا۔ بادشاہ تو بیمار ہے اور بہت جلد ہی چل بسے گا۔ پھر میں اس دولت کو کہ جس کی کسی کو خبر نہیں، آسانی سے ہضم کر لوں گا۔ اسی روز معماروں کو بلایا اور کہا میرے مکان کے نیچے ایک مضبوط تہ خانہ بنا دو جب تہ خانہ بن کر تیار ہو گیا تو بادشاہ کو خبر دی۔ بادشاہ رات کو وہاں گیا اور تہ خانے کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہا کہ دو ایک روز اور ٹھہر جاؤ۔ میں جلد ہی وہ خزانہ یہاں بھیجدونگا۔ بادشاہ جب محل میں گیا تو اس آدمی کو بلایا اور کہا کہ تم کل قاضی کے یہاں جاؤ اور اپنی اشرفیاں ڈالس مانگو اور کہنا کہ اگر تم نے میری اشرفیاں واپس نہ دیں تو میں یہ شکایت بادشاہ سے کر دوں گا۔" اس آدمی نے ویسا ہی کیا۔ قاضی نے سوچا کہ اگر اس نے میری شکایت بادشاہ سے کی تو پھر وہ خزانہ میرے پاس نہیں رکھے گا بہتر یہ ہے کہ یہ معمولی اشرفیاں اسے دے دوں اور اس کے عوض میں بہت سی دولت حاصل کروں۔ چنانچہ اس نے ان اشرفیوں کو واپس کر دیا اور کہنے لگا۔ معاف کرنا، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔

وہ آدمی اشرفیاں لئے ہوئے سیدھا بادشاہ کے پاس حاضر ہوا۔ بادشاہ نے اسی وقت قاضی کو بلا دیا اور پوچھا۔ اے قاضی اس آدمی کو پہچانتے ہو؟ قاضی کی جب آنکھیں اس پر پڑیں تو سمجھ گئے کہ بادشاہ نے یہ تدبیر اسی لئے کی تھی۔ اس کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور رونے لگا اور معافی چاہی مگر بادشاہ نے اس کی پگڑی اُتار کر بیت اس کو عہدے سے برطرف کر دیا (ترجمہ) (تعلیم)

پردۂ فلم

ہندوستان کی فلمی تصاویر

ہندوستان میں تیار ہونے والی فلمی تصاویر کو اگر دوسرے ممالک میں تیار ہونے والی فلموں کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھا جائے تو یہ تاک نظریہ بات صاف دکھائی دینے لگتی ہے کہ ہندوستان کی صنعت فلمسازی نے خود کو حضرت عشق کے پروپیگنڈے کے لئے وقف کر رکھا ہے اور اس ملک کی صنعت فلمسازی کے بارے میں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ یہ فلمی تصاویر تیار کرتی ہے بلکہ حقیقت کا پورا اظہار اس وقت ہوگا جب یہ کہا جائے کہ یہ عشقیہ تصاویر تیار کرتی ہے۔

ہالی ووڈ کے فلمساز جو تصاویر تیار کرتے ہیں اور جن کی کشش اور اپیل کی ساری دنیا معترف ہے ان میں بھی عشق و محبت کا عنصر ضرور ہوتا ہے کیونکہ کہانی کو جاذب توجہ بنانے کے لئے اس میں رومان اور عشق و محبت کی چاشنی دینا ناگزیر ہے۔ لیکن وہ ساری تصویر کو صرف عشق و محبت کے لئے وقف نہیں کر دیتے ان کی فلمی تصاویر کا موضوع محبت یا عشق نہیں ہوتا بلکہ محبت کا عنصر صرف اس لئے رکھا جاتا ہے کہ تصویر کی کہانی کو خشک ہو کر رہ جانے سے روکا جائے۔

ہالی ووڈ کے فلمسازوں نے ایسی کامیاب فلمی تصاویر تیار کر کے جن میں عشق و محبت ہی موضوع داستان نہیں ہوتا یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستانی فلمسازوں کا یہ نظریہ غلط ہے۔

لیکن اگر ہالی ووڈ تصاویر کی کامیابی کو ہندوستان کے سند نہ مانا جائے تو خود ہندوستان میں بھی مسٹر سہراب مودی اور نیو تھیٹرز نے ایسی کامیاب تصاویر تیار کر کے دکھا دی ہیں جن میں عشق و محبت کو اصل موضوع پر غالب نہیں رکھا گیا۔ مگر اس کے باوجود یہ تصاویر کامیاب بھی ہوئیں اور مقبول بھی۔

مگر ہندوستانی فلم سازوں نے نہ تو ہالی ووڈ کی کامیاب تصاویر سے کوئی ہدایت لی اور نہ مسٹر سہراب مودی اور نیو تھیٹرز کی کامیاب غیر عشقیہ فلمیں ان کے لئے شمع راہ بن سکیں۔ وہ اب بھی کثرت کے ساتھ ایسی تصاویر تیار کر رہے ہیں جن میں عشقبازی بدچلنی اور آوارگی کے مظاہروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔

ہندوستانی فلمسازوں کی اس ذہنی پستی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے سامنے نہ تو صنعت فلم سازی کا معیار بلند کرنے کا کوئی سوال ہے نہ باعتبار خیالات و احساسات و بلند دماغی سطح کے مالک ہیں۔

ان کے قابل غور ذہنیت یہ ہے کہ فلمسازی کے کاروبار میں جو روپیہ وہ لگاتے ہیں اس روپے کو بہت تیزی کے ساتھ بڑھنا چاہئے تاکہ کم سے کم وقت میں ان کی تجوریاں زیادہ سے زیادہ بھر جائیں۔

سیگاؤں میں لڑائی!

سیگاؤں ۱۱ر نومبر۔ انڈو چائنا میں پھر لڑائی کی آگ بھڑک گئی ہے۔ کل رات دو ہفتہ کے بعد سیگاؤں میں لڑائی چھڑ گئی جبکہ شہر میں گڑبڑی شروع ہوگئی۔ تمام رات راجدھانی میں مشین گن اور رائفل چلنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ بجلی گھر پر اور فرانسیسی سنتریوں کی چوکیوں پر بڑے منظم حملے کئے گئے۔

کل رات سیگاؤں میں اس وقت ہنگامہ شروع ہوا بلکہ تیل کے ایک گودام کو آگ لگا دی گئی اس گودام میں ۳۶۰۰۰ گیلن تیل تھا جو برباد ہو گیا۔ لیکن آگ کو دوسرے گوداموں میں پھیلنے سے روک دیا گیا اس سے پہلے خبر ملی تھی کہ انگریزی ہوائی جہازوں کے تیل کا زیادہ تر اسٹاک برباد کیا جا چکا ہے۔ حملہ آور بھاگ گئے ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔

اقوالِ زرّیں

آزادی

ہم لفظ اس ملک کی آزادی کے حامل ہیں اور تمام دنیا کی آزادی کے لئے بھی اعدہ ہیں وفاداری، اُمید، محبت اور کام۔ (شیلے بالڈون)

یہ صحیح معنوں میں آزادی ہوگی جبکہ بیدحیثیتی آزاد آدمی لوگوں کو نصیحت کرتے وقت آزادانہ تقریر کریں گے۔
(ملٹن)

ایک گھنٹہ کی بہ نسبت دوامی غلامی کے نہایت بہتر ہے۔ (ایڈسن)

آزادی میرے مذہبی عقیدہ میں ایک نہایت ہی نایاب چیز ہے، کیونکہ ہمیشہ سے انسانی علم کے ہر ایک شعبہ میں حقیقی ترقی کی بنیادی شرط ہے۔ اس لئے کسی قوم کو غلام رکھنا ایک بڑا جرم ہے خواہ زنجیریں کیسی ہی ہلکی کیوں نہ ہوں۔

آزادی میری آرزو ہے، جو ہاتھ بھی آزادی لائے میں سب سے پہلے اس کا بوسہ دونگا، اگرچہ وہ میرے جانی دشمن ہی کا ہاتھ کیوں نہ ہو۔ (مرحوم سعد پاشا زاغلول)

میں چونکہ انسان ہوں اس لئے جس نوع انسان کا فائدہ ہو اسی میں میرا فائدہ ہے۔

موجِ تبسم

شہری۔ کیوں صاحب آج کونسی تاریخ ہے؟
دیہاتی۔ کیا کہا؟
شہری۔ میں پوچھ رہا ہوں آج کونسی تاریخ ہے۔
دیہاتی۔ بھئی میں تو گاؤں کا رہنا والا ہوں اور پہلی مرتبہ میں شہر میں آیا ہوں مجھے ابھی کیا خبر ہے کہ اس شہر میں کونسا دن اور مہینہ کی کونسی تاریخ ہے؟

ایک صاحب کو پاگل انسانوں کے دماغی کیفیت جاننے کا بڑا شوق تھا اکثر پاگل خانوں میں آتے جاتے تھے اور زیر علاج مریضوں سے گفتگو کرکے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک پاگل بڑے انہماک کے ساتھ کچھ لکھ رہا ہے۔
انہوں نے اس کے قریب پہنچکر پوچھا کہ تم کیا کر رہے ہو؟
جواب ملا۔ خط لکھ رہا ہوں
کس کو؟
خود کو
کیا لکھا ہے؟
کل صبح معلوم ہو جائے گا۔

خاوند۔ دیکھو تو کون آیا ہے؟ بیوی۔ جلدی کرو میٹھ آیا ہے، یہ نئے کپڑے اُتار کر پھٹے ہوئے کپڑے پہنلو۔

دلچسپ معلومات

گاتے ہوئے کمرے!

سویڈن کے دار السلطنت اسٹاکھام میں ایک عجیب غریب ہسپتال کھولا گیا ہے تو اپنی نوعیت کے اعتبار سے دنیا کا پہلا ہسپتال ہے۔ اس ہسپتال کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دوا کی جگہ مریض کا گانے سے علاج کیا جاتا ہے۔

اس ہسپتال کے ہیڈ ڈاکٹر پونٹوک نے ایک وسیع و عریض قطعہ زمین لیکر اس پر عجیب و غریب وضع قطع کے گاتے ہوئے کمرے بنائے ہیں اور مریضوں کو ان کمروں میں رکھ کر علاج کیا جاتا ہے۔

ان گاتے ہوئے کمروں میں ہر وقت کوئی نہ کوئی دل پذیر نغمہ چھڑا رہتا ہے۔ مریض کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کے کانوں میں دھیمے دھیمے نغمے کی آواز برابر چلی آرہی ہے مگر اسے یہ نظر نہیں آتا کہ یہ نغمہ کہاں سے آرہا ہے۔

ڈاکٹر پونٹوک نے بتایا ہے کہ وہ دوا کی جگہ گانے سے مریضوں کے علاج کے طریقے کو پانچ پانچ سات برس کے اندر اندر ساری دنیا میں عام کردیں گے۔ غرض اسٹاکھام میں گاتے ہوئے کمروں کا ایک عجیب و غریب ہسپتال قایم کیا گیا ہے۔

دنیا میں یہ علاج کا طریقہ بالکل انوکھا ہے۔

افسانہ

کس گناہ کی سزا؟

سماج کا ایک گھناؤنا ناسور بے نقاب

(از سرلا رانی صاحبہ سکسینہ)

یہ افسانہ نہیں ہے بلکہ افسانہ کی شکل میں بیرحم سماج کے اس ظلم کا پردہ چاک کیا گیا ہے جو غریب لڑکیوں پر توڑا جاتا ہے۔ امید ہے کہ اس افسانے کو اصلاح پسند طبقے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔
ایڈیٹر

"شیلا مٹھائی کھلواؤ تو ایک بتائیں"
رجنی نے دھم سے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔
"پہلے بتاؤ تو سہی بات کیا ہے۔" شیلا نے حیرت اور مسکراہٹ سے شیلا کی طرف دیکھا۔
"نہیں بھیا۔ پہلے وعدہ کرو کہ مٹھائی کھلاؤ گی۔ کہیں بات معلوم کرلینے کے بعد نہ کھلائی تو۔"
"پہلے سے وعدہ کیسے کرلیا جائے۔"
"تو جانے دو۔ میں بھی نہیں بتاتی۔ مگر اتنا سُن لو کہ وہ بات تمھاری شادی ..."
فقرہ نا تمام چھوڑ کر رجنی جھوٹ موٹ کمرے سے باہر جانے لگی۔
شیلا نے اسکی ساڑھی کا آنچل پکڑ کر کہا۔ "بیٹھو تو سہی رجنی۔"
"دیکھا۔ شادی کا نام آتے ہی کیسی خوشامدیں ہونے لگیں"
"چل پگلی۔ اچھا بتاؤ نا کیا بات ہے۔"
"تو سنو ذرا غور سے۔"
"اب بتاؤ بھی بیکار باتیں بنانے لگیں۔"
"بتا تو رہی ہوں۔ بڑی جلدی ہونے لگی۔ شادی کا نام سنتی ہی۔ ایک جگہہ تمھاری تصویر گئی تھی۔"
شیلا کا دل جیسے اُمید اور مایوسی کے درمیان جھولنے لگا۔
"وہاں سے جواب آیا ہے کہ لڑکی کی تصویر پسند ہے۔ لڑکے کا فوٹو بھیجا جا رہا ہے۔"
"تم نے وہ فوٹو دیکھا۔"
"ہاں دیکھا ہے۔ بہت ہی سندر لڑکا ہے۔"
شیلا کا دل جیسے خوشی سے اوچھل پڑا۔
"ذرا مجھے بھی تو دکھا سکو گی؟"
"نہیں تم نظر لگا دو گی۔"
"تم نے جو دیکھا ہے۔"
"تو کیا ہوا۔ تمھیں کیوں حسد ہونے لگا۔"
"تمھارا دل ڈانواں ڈول نظر آرہا ہے۔ ڈر ہے کہیں چھین نہ لو۔ تمھارے ہونیوالے پتی بھی کافی سندر ہیں۔"
"مگر یہ فوٹو والے حضرت تو ان سے بھی زیادہ سندر ہیں"
"اچھا یہ بات ہے۔ تو میں تمھارے اُن سے شکایت کروں گی۔ کہونگی کہ آپ کی پتنی کا من ......"
"جاؤ۔ میں بھی فوٹو نہیں دکھاتی۔"
"نہ دکھاؤ گی تو میں ضرور ہی شکایت کروں گی۔"
"اچھا میں چاچی سے فوٹو مانگ لاؤں۔"
"ان سے کیا مانگو گی۔ تمھیں خود معلوم نہیں کہاں رکھا ہے"
"معلوم تو ہے۔ مگر کیا چوری کروں۔ چاچی سے کہونگی کہ شیلا نے اپنے اُن کا فوٹو دیکھنے کو مانگا ہے۔"
"تم بڑی نٹ کھٹ ہو رجنی۔ جا کر چپکے سے اوٹھا لاؤ۔ ان سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔"
"اچھا ایسا ہی کرتی ہوں۔ مگر کچھ رشوت دو۔ چوری کا پاپ کروں تو کچھ فائدہ تو ہو۔"
"اچھا بھئی رشوت بھی دے دیں گے۔ پہلے فوٹو لاؤ تو سہی۔"
رجنی نے اپنا بایاں ہاتھ ساڑھی کے اندر سے نکالا اور فوٹو شیلا کے سامنے کردیا۔ شیلا نے دیکھا تو جیسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ ایک خوبصورت بانکا سجیلا نوجوان مسکرا رہا تھا۔
"اچھا اب یہ درشن پوجا تو تم کرتی رہنا مجھے رشوت دلوا دو پہلے۔"
"تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر تمھارے اُن سے مع سود کے دلوا دونگی۔"
"اچھا اب کام نکل گیا تو یہ اڑان گھائیاں۔"
"رجنی رجنی" رجنی کی ماں نے پکارا۔ "آؤ گھر چل رہے ہیں۔"
شیلا کا دل جیسے خوشی کی لہروں میں تیرتا پھر رہا تھا۔ ماں باپ کو اس کے بیاہ میں جو دقت پیش آرہی تھی۔ اس کا نقشہ اسکی آنکھوں کے سامنے تھا۔ اوسط درجہ کا گھر۔ شیلا کے علاوہ پانچ اولادیں اور۔ ہر طرف شیلا کے لیے بر کی تلاش مگر ناکامی۔ کبھی کبھی ماں باپ میں بحث۔ باپ کہتے شیلا مقدر ہی کھوٹا لیکر آئی ہے۔ میں تو کوشش کرتے کرتے پریشان ہوگیا۔ لیکن کوئی لڑکا مرضی کے مطابق مل جاتا ہے تو لڑکے والے دس ہزار روپے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اب کیا کروں۔ کل ہی سنا ہے منوہر بابو کی لڑکی کا بیاہ آٹھ دن کے اندر اندر ٹھہر گیا۔ اس کا بھی تو مقدر تھا۔ یہاں میں دو برس سے ٹکریں مار رہا ہوں۔ مگر کچھ نہیں بنتا۔ اس لڑکی کی تقدیر ہی پھوٹی ہوئی ہے۔ کسی اور کا اس میں کیا قصور ہے۔"
ماں سے اپنی بچی کی تقدیر پھوٹی ہوئی سُن کر نہ رہا جاتا وہ کہتیں ـــــ
"جب دیکھو مقدر ہی کو کوستے رہتے ہو۔ خود تو کہیں آ جا کر بر ڈھونڈھتے نہیں۔ بچھ مجھ پر بات ڈالتے ہو بھلا کوئی دوسرا کیوں اس کام کو کرے۔ کس کی بکری کون ڈالے گھاس۔ جب کبھی کہیں جانے کو کہا۔ چھٹی نہیں ملنے کا بہانہ کردیا۔ امرتسر۔ شملہ۔ بدایوں۔ کتنی ہی جگہہ کی باتیں معلوم ہوئیں۔ مگر آج جاؤں گا۔ کل جاؤں گا کرتے رہے۔ جب باتیں خود ہی ہاتھ سے کھو دیتے ہو تو لڑکی کے مقدر کو کیوں قصوروار ٹھہراتے ہو۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کام نہ چلیگا۔ تقدیر کے ساتھ۔ تدبیر بھی کرنی ہوتی ہے۔"
شیلا یہ جھگڑا سنتی تو تکیے میں منہ چھپا کر رونے لگتی۔
"بھگوان تم مجھے اوٹھا لو۔ میری وجہ سے میرے ماں باپ بہت دکھ میں ہیں۔ رات دن میری شادی کے معاملے پر جھگڑا ہوتا رہتا ہے، جھگڑے کا کارن میں ہی ہوں تم دین بندھو کہلاتے ہو۔ میری کیوں نہیں سنتے؟ اگر میں نے کچھ پاپ کئے ہیں جن کی سزا مجھے یوں مل رہی ہے تو میرے ماں باپ کیوں تکلیف اوٹھائیں۔"
اس روز ـــــ
"شیلا کی ماں۔ کانپور سے خط آیا ہے۔"
"کیا لکھا ہے؟"
لڑکی کا فوٹو منگایا ہے۔ لکھا ہے۔ اگر لڑکی پسند آگئی تو لڑکے کا فوٹو بھیج دیں گے اور پھر ہمارا آدمی آن کر بات چیت کرے گا۔
"لکھ دینا جلدی ہے۔"
"ہاں لکھ تو دوں گا۔ مگر مہینے دو مہینے ضرور لگیں گے۔"
"خیر دو مہینے کی کیا بات ہے۔ بھگوان میری شیلا کو جلدی ہی سہاگن بنا دیں۔"
شیلا ماں باپ کی یہ گفتگو سُن کر اس طرح خوش ہوگئی تھی جیسے کھلایا ہوا پیڑ مینھ کے چھینٹے سے ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔
سہیلی کے چلے جانے کے بعد بڑی دیر تک شیلا پچھلے واقعات کا خیال کرتی رہی پھر دفعتاً جیسے خوشی کی ایک لہر نے اس کے سینے میں اوچھل کر کہا۔ چلو اب تو شادی کی گھڑی قریب آرہی ہے۔ ماں باپ کا دُکھ دور ہو جائیگا اور تم کو دو مل جائیں گے۔
اس نے فوٹو اوٹھا لیا۔ مسکراتا ہوا ایک نوجوان مردانہ

چہرہ جیسے خاموش زبان میں کہہ رہا تھا۔ "ہم تم کو بیاہ لے جائیں گے۔"

تمام دن شیلا مسرت کے ہلکے ہلکے سرور میں مگن رہی۔

شام کو——

"اداس کیوں ہو" ماں کی آواز آئی۔

"کانپور والوں کا آدمی آیا تھا۔ دفتر میں بات چیت کرنے" باپ کے لہجے میں اداسی اور دکھ کا احساس تھا۔

شیلا نے دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام لیا۔ "کیا باتیں ہوئیں" ماں نے پوچھا۔

"پندرہ ہزار مانگتے ہیں"

شیلا کو ایسا محسوس ہوا گویا دن بھر اس نے ارمانوں کا جو محل تیار کیا ان چار لفظوں کی ضرب سے پلک جھپکنے زمین پر آن گرا۔

وہ چکراتی ہوئی دروازے سے ہٹی اور بے سدھ ہو کر پلنگ پر جا گری۔ اس کے سینے میں جیسے آنسوؤں کا طوفان اٹھ رہا تھا۔ اور آنکھوں کے آگے ایک اندھیرا سا نکل جانے کو تیار دکھائی دے رہا تھا۔

آدھی رات —— سب طرف اندھیرا نکل جانے کو اور سناٹا۔ کبھی کبھی کتوں کی بھوں بھوں ساری دنیا نیند میں ڈوبی ہوئی۔

شیلا اپنے بستر سے اٹھی۔ اس نے آنسو پونچھے اور ننگے پاؤں باہر نکلی۔

چند منٹ کھڑی رہ کر وہ اس کمرے کی طرف رہی جس میں ماں باپ اور بہن بھائی سو رہے تھے۔ پھر آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے دروازے کے کواڑے کھول کر گھر کے باہر نکل گئی۔

صبح کو آس پاس کے محلوں میں اس خبر سے سنسنی پھیل گئی کہ ایک جوان لڑکی نے کنوئیں میں گر کر جان دیدی۔ سنا گیا کہ اس کی لاش کنوئیں سے نکلی تو لڑکی کے ہونٹوں پر ایسی مسکراہٹ تھی گویا کسی بڑی بھاری تکلیف سے نجات پا کر آرام اور سکون ملا ہے۔

لوگ کہہ رہے تھے۔ "جوان جوان لڑکیوں کو بٹھائے رکھتے ہیں۔ شادیاں نہیں کرتے۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ نہ ہو تو اور کیا ہو"

مہندر گوپے کو پھانسی دیدی گئی!

پٹنہ۔ آج صبح ۵ بجے بھاگل پور سنٹرل جیل میں مہندر گوپے کو پھانسی دیدی گئی۔

مہندر گوپے کو ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے سلسلہ میں پھانسی کی سزا دی گئی تھی اُن پر الزام تھا کہ انھوں نے ایک گاؤں کے لیڈر کو جس کو پولیس نے ڈیفنس کے لئے مقرر کیا تھا قتل کر دیا گیا تھا۔

یاد رہے۔ کہ پریوی کونسل میں اپیل کی درخواست ابھی پچھلے دنوں کونسل نے نا منظور کر دی تھی۔

مرکزی اسمبلی کے مسلمان ووٹروں سے

(۱) اگر آپ ہندوستان کو آزاد کرا کے مصر، فلسطین، عراق اور ایران کو آزاد کرانا چاہتے ہیں جن کو ہندوستانی فوجوں کی مدد سے غلام بنایا گیا ہے۔

(۲) اگر آپ چاہتے ہیں کہ مرکزی اسمبلی شریعت اسلامی کے خلاف قوانین نہ بنا سکے جیسا کہ وہ اب تک کرتی رہی ہے اور مسلم لیگی خاموشی سے اس کو گوارہ کرتے رہے۔

(۳) اگر آپ سمجھتے ہیں کہ نواب، راجہ، اور خان بہادر غریب مسلمانوں کے دکھ درد کو محسوس نہیں کرتے۔

(۴) اگر رئیسوں، تعلقداروں، نوابوں، اور سرمایہ داروں کو اپنا نمائندہ بنا کر نہیں بھیجنا چاہتے

تو

یوپی نیشنلسٹ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کے نامزد کردہ حسب ذیل اُمیدواروں کو اپنا ووٹ دیکر کامیاب بنائیے۔

(۱) ہفت شہری مسلم حلقہ سے	ڈاکٹر حماد فاروقی بیرسٹر الہ آباد
(۲) اودھ کے دیہاتی مسلم حلقہ سے	حاجی منشی احترام علی صاحب
(۳) بنارس، الہ آباد اور جھانسی ڈویژنوں سے	مسٹر شاکر علی بیرسٹر ایٹ لا
(۴) میرٹھ ڈویژن سے	مولوی محمد احمد کاظمی ایم۔ اے ایڈوکیٹ
(۵) روہیلکھنڈ کمایوں ڈویژن سے	حاجی محمد یعقوب صاحب
(۶) آگرہ ڈویژن سے	حاجی نصیر الدین صاحب

گورنر یو۔پی سر ہیلیٹ اور پنڈت جواہر لال نہرو

وائسرائے ہاؤس سے اس خبر کی تردید کیگئی ہے

کہ یو۔پی کے گورنر سر مارس ہیلیٹ نے اس بنا پر استعفے کی دہمکی دی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

لندن۔ ۱۱ر نومبر۔ معاصر "ہندوستان ٹائمز" کے اسپشل نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ مجھے غیر سرکاری مگر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگریس کے سرکردہ لیڈروں کو پھر گرفتار کر لیا جائے اور شاید یہ کارروائی فوری ہو۔ ہندوستان کا مسئلہ پُر امن طریقہ پر طے کرنے کی لیبر گورنمنٹ کی کوششوں کو ضرب پہونچانے کی اس تازہ کوشش کا خاص محرک گورنر یو۔پی سر مورس ہیلیٹ کو بتلایا جاتا ہے جن کو یہ خوف ستا رہا ہے کہ اس بات میں کانگریس کی کامیابی یقینی ہے اس لئے وہ تمام صوبہ میں چھا جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں سر ہیلیٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کرنے یا ان کے خلاف اس بنا پر کارروائی کرنے کی لارڈ ویول سے اجازت چاہی تھی کہ ان کی تقریروں سے ہندوستان میں خطرناک صورت حالات پیدا ہو رہی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر ملک میں بدامنی پھیل جائے گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سر ہیلیٹ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر لارڈ ویول نے ان کو چند احتیاطی اور تعزیری تدبیریں اختیار کرنے کی اجازت نہ دی تو یو۔پی میں جو صورت حالات پیدا ہو جائے گی اس کے لئے میں ذمہ دار نہ ہوں گا۔ لیکن لارڈ ویول نے سر ہیلیٹ کی تجویز ماننے سے انکار کر دیا اور ان کو ضبط و تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پر سر ہیلیٹ نے استعفے دینے کی دہمکی دی اور وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس سے اپیل کی۔ لیکن وزیر ہند نے بھی ان کی نہ سنی اور انھوں نے لارڈ ویول کے نظریہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اگر پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا تو انتخابات محض ایک تماشہ بن کر رہ جائیں گے۔

نئی دہلی کے چند افسران بھی سر ہیلیٹ کی اس تجویز کے حامی تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ لال قلعہ میں آزاد ہند فوج کے تین افسروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے دوران میں جب چند مقامات پر ہنگامہ ہوا تو ان افسران نے اس سوال کو پھر اٹھایا۔

AAA460

اصل جسامت

اس کیڑے کا نام "کھپرا" ہے۔ یہ اپنی ابتدائی شکل میں سال بھر سے زیادہ تک بلا خوراک زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر جب غلے میں گھس جائے تو ہزاروں من اناج فی ہفتہ چٹ کر جاتا ہے۔

ایک اور جنگ جیتنی ہے ـــ

خوراک کی بربادی کے خلاف جہاد

چوہوں اور کیڑوں کے ہاتھوں یا خراب ہو جانے کی وجہ سے ہر سال کم از کم تیس لاکھ ٹن غلہ ضائع جاتا ہے۔ یہ مقدار پورے ہندوستان کی آبادی یعنی ۴۰ کروڑ انسانوں کی خوراک کے لئے آدھ سیر روزانہ کے حساب سے ۱۶ دن تک کافی ہو سکتی ہے۔ ایسے ملک میں جہاں خوراک پہلے ہی ناکافی ہو، اس نقصان کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کی فوری روک تھام لازم ہے اور ہو سکتی ہے۔ ذخیرے احتیاط سے رکھنے میں ہم سب بہت آسانی سے ذیل کے چند اصولوں کی پابندی کر سکتے ہیں:۔

یہ ضرور کیجئے

بھرنے سے پہلے تمام غلے کو صاف کر لیجئے اور سکھا لیجئے۔

غلہ صاف ستھرے گوداموں میں بھریئے۔ دیواروں اور فرش کو خوب جھاڑ لیجئے۔ دیواروں پر سفیدی کیجئے۔ غلہ بھرنے سے پہلے دیواروں اور فرش میں جتنی درزیں ہوں سب بند کر دیجئے۔

غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں پانی نہ جا سکے۔

غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں چوہے نہ پہنچ سکیں۔ بلوں کو سیمنٹ اور کانچ کے ٹکڑوں سے بھر دیجئے۔ موریوں کے منہ پر تاروں کی جالیاں لگا دیجئے۔ دروازوں کے پٹ جم کر بند ہونے چاہئیں۔

جہاں تک ممکن ہو غلے کو ڈھیر کی شکل میں بھریئے۔ اگر بوریوں میں رکھیں تو خیال رکھیئے کہ بوریاں صاف ہوں، فرش سے اونچی رہیں اور دیوار سے نہ چھوئیں۔

غلے کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہیئے اور کھلے دنوں میں روشن دان کھول دیجئے تاکہ ہوا اور روشنی پہنچتی رہے۔

یہ مت کیجئے

اچھے اناج کو گندے گودام یا گندی بوریوں میں یا گھن کھائے غلے کے پاس نہ رکھیئے۔

غلے کو سیلی ہوئی حالت میں نہ بھریئے۔

گوداموں کے اندر یا قریب پانی، کوڑا کرکٹ، پرانی بوریاں، میلے کچیلے فرش، بورئیے وغیرہ نہ رہنے پائیں۔

غلے کو گوداموں کے قریب مت صاف کیجئے۔

غلے کو بوریوں کے اندر خشک آب و ہوا میں ۲ مہینے سے زیادہ اور مرطوب آب و ہوا میں ۳ مہینے سے زیادہ مت رکھیئے۔

غلہ کھلے ہوئے ریلوے پلیٹ فارموں پر نہ پڑا رہے۔

خوراک بچائیے۔ مُلک کی سیوا کیجئے

فوڈ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا۔ نئی دہلی نے شائع کیا۔

مہاراجہ نیپال کو پنڈت جواہر لال نہرو کی تنبیہ!

بمبئی ۱۱ر نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کل شام جوپاٹی میدان میں ایک بڑے بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ انڈونیشیا میں ڈچ حکومت دوبارہ قائم کرنے کے لئے برٹش حکومت اپنی پوری طاقت استعمال کر رہی ہے پنڈت نہرو نے انڈونیشیا میں ہندوستانی فوج خاص کر گورکھا فوج کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مہاراجہ صاحب نیپال کو مطلع کر دینا چاہیئے کہ انڈونیشیا کے باشندوں کی آزادی کو کچلنے کے لئے گورکھا فوج کا استعمال ہماری قوم، وقار اور مرتبہ کے شایان شان نہیں اس کے نتائج بہت گہرے ہوں گے۔ نیپال کے لئے جو کہ ایک زبردست آزاد ریاست کہلاتی ہے شرم کی بات ہے کہ اس کا راجہ آزادی کا دعوے کرتے ہوئے انڈونیشیا میں بھیجنے کے لئے برٹش حکومت کو اپنی فوج مہیا کرے تعجب ہے کہ نیپال سرکار نے اس پر ذرا بھی اعتراض نہیں کیا میں نیپال کے مہاراجہ کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اُن کے اس فعل سے ہندوستان کے مفاد پر بڑا شدید اثر پڑے گا۔

کمانڈر انچیف کے واسطے جاپانی تلوار

کانگا اراکان میں گرفتار کی ہوئی جاپانی تلوار کو ۱۵ برگیڈ کے جوانوں نے جنرل سر کلاڈ آچن لک کمانڈر انچیف ہندوستان کے پاس بھیجی تھی۔

برگیڈیر ایز۔ اے باٹن ڈی۔ ایس۔ او اینڈ بار اور برگیڈیر ڈی۔ ایس ٹھمایا ڈی۔ ایس۔ او نے جو پہلے ۱۵ برگیڈ کمانڈ کر چکے ہیں۔ کمانڈر انچیف تلوار کا معائنہ کر رہے ہیں۔

انٹر سروسس پبلک ریلیشن ڈائرکٹریٹ ہندوستان

جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس دسمبر میں

لنڈن ۹ر نومبر۔ ٹوکیو کی خبر ہے کہ شہنشاہ جاپان نے جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۴ر دسمبر کو طلب کیا ہے جاپان میں ایک نئی پارٹی قایم ہوئی ہے جو جاگیرداری کے سسٹم کو ختم کرے گی اس کا نام ریفارمسٹ پارٹی ہے

شباب کی بیداری

(بقیہ صفحہ ۳)

زندگی کی تمام محبوبیوں کو ساتھ لئے ہوئے یہ نغمے وہ گا رہی تھی

جوانی ـــ شیریں کار جوانی ـــ پر اسرار جوانی ـــ

ـــ عشق کی دولہن حسن کی ملکہ!

وہ ہمہ تن گوش ہو کر سن رہی تھی بربط کے پردے ایک ہیم لرزش کے ساتھ خاموش ہو گئے۔ لیکن اس کی روح کے جو تار موسیقی کے تاثرات کی وجہ سے تھرتھرا اٹھے تھے، تھرتھرا رہے تھے اسے یوں محسوس ہونے لگا۔ گویا جس قدر مسرت وہ اب تک ان چیزوں سے محسوس کرتی رہی ہے آج کچھ زیادہ مسرت جو دنیا کی تمام مسرتوں سے کوئی علحدہ ہی چیز ہے، اس کے دل پر چھائی جا رہی ہے پھر اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں پھول اور نغموں کے اس ہجوم میں اس پر کیف سا طاری ہو گیا اور اسے نیند سی آنے لگی۔ وہ اپنی خوابگاہ میں جا کر ان زردوزی مخملی تکیوں کے سہارے جن پر انتہائی عرق ریزی سے کشیدہ کاری کی گئی تھی بیٹھ گئی اور پھر شام ہی اس نے خواب دیکھنا شروع کیا۔

اس کا جسم بیکار تھا، مگر روح سوری تھی تخیل کے پروں پر سوار ہو کر وہ ـــ جوانی ـــ شیریں کار جوانی ـــ

کے تشفاف کرتے میں پہونچ گئی جس کی یادوں نے اس کے دل پر ثبت کر دی تھی، وہ ایک نفس مضطرب کی طرح اسے اپنے روح کی گہرائیوں میں ایک میٹھا سا درد پیدا کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی خدا جانے وہ کتنا عرصہ خیال کی شاداب آفرین مملکت میں حسن کے تخت پر بیٹھی رہی۔ لیکن آخر کار ذہنی کاوشیں جو اس عشرت میں بھی باقی تھی اس کے جسم پر غالب آگئی۔ اس کی روح اور جسم دونوں سو گئے۔ صبح کو وہ اٹھی اور اس نے اپنی صبیح باہوں کو گردن کے پیچھے رکھ کر ایک خمار آلود انگڑائی لی اور شباب بیدار ہو گیا جو خواص

ص ۴

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ اد ۵)

بعدالت جناب عبدالحمید خانصاحب بہادر منصف حوالی

نمبر مقدمہ ۱۲۶ سنہ ۱۹۴۵ء

عدالت منصفی حوالی ضلع علیگڈھ

لالہ منالال ولد لالہ بابو لال ولد لالہ گوری شنکر پسران لالہ ہرسیوک دودار کا پرشاد نابالغ سرکشن لال بولایت منالال قوم دیش ساکنان موضع کمادلی تحصیل اگلاس ضلع علی گڈھ مدعیان

بنام:۔ ۱ اجیمل سنگھ ۲ موہن لال سنگھ پسران امراؤ سنگھ قوم جاٹ ساکن موضع کمیادلی پرگنہ کوئی تحصیل اگلاس مدعا علیہ ۲ ساکن حال ضعیفہ انسپکٹر تھانہ منگل پور ضلع کانپور ۳ بدری چرن ۴ راجرن ۵ سرچرن عرف نندنراین سنگھ پسران فتح سنگھ ۶ مسماۃ یاترا دختر جیرام سنگھ اقوام جاٹ ساکنان دہانڈ تحصیل سعد آباد ضلع متھرا مدعا علیہم

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت شفعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم ہرگووند دیال منصرم
عدالت منصفی حوالی
علی گڈھ

(مہر عدالت)

بحکم جناب بابو نورتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ اد ۵)

بعدالت منصفی شہر کانپور

نمبر مقدمہ ۳۲۵ سنہ ۱۹۴۵ء

ٹھاکر رام لچھمن جانکی — مدعی

بنام منموہن شاہ — مدعا علیہ

بنام منموہن شاہ ولد نامعلوم ساکن مکان نمبر 59/7 مہیشری محال کانپور۔

دبر بھدت ولد نامعلوم ساکن مکان نمبر 59/7 مہیشری محال کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر آپ کی حاضری کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت منصفی شہر کانپور

(مہر عدالت)

سمن بموجب دفعہ ۱۹۳ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱

اخراج نام گیا پرشاد وغیرہ — مدعی

بنام اندراج نام بھیکم سنگھ — مدعا علیہ

نوعیت مقدمہ درستی کاغذات موضع بہیرہ محال گنگا سنگھ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

بنام گیا پرشاد و گنگا پرشاد و بیسری پرشاد و رام دین و رام اوتار و رام کشن اقوام کلوار ساکنان تروا ضلع فرخ آباد

ہرگاہ حاضر ہونا آپ کا واسطے انکشافات مقدمہ ضرور ہے لہذا بموجب دفعہ ۱۹۳ قانون ۲ سنہ ۱۹۰۱ء آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ روبرو اس عدالت کے اصالتاً خواہ بذریعہ مختار مجاز بتاریخ ۲۵ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے بمقام ڈیراپور حاضر ہو جئے۔

دستخط حاکم
عدالت

(مہر عدالت)

ص ۴ اسے جگانے آئی تھی اس نے اپنی مالکہ کے انداز میں ایک ایسا کیف دیکھا جو اس نے آج تک پہلے نہ دیکھا تھا

(نقاد)

فلسطین ڈے

امروہہ جمعیۃ العلماء مجلس احرار نے فلسطین ڈے مناتے ہوئے برطانیہ کی یہود نواز پالیسی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا

روس سے امداد کی اپیل

بٹا دیا۔ ۱۲ر نومبر۔ انڈونیشین ری پبلک کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سیو بار جو نے آج ریڈیو کے ذریعہ اپیل کی کہ وہ انصاف حاصل کرنے میں انڈونیشیا کی امداد کریں۔ اپیل میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ بات حقیقت ہے کہ برطانیہ نے انڈونیشیا میں ڈچ راج کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے۔

پھانسی ملتوی ہوگئی

دہلی ۱۳ر نومبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے دشمن کے ان پانچ ایجنٹوں کی جنہیں موت کی سزا کا حکم مل چکا تھا۔ اور جو دہلی جیل میں مقیم تھے۔ پھانسی پر لٹکانے کی تاریخ ملتوی کر دی ہے۔

یہ حکم جیل کے افسران تک پہنچا دیا گیا ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر ان کی پھانسی رک گئی ہے باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ان سب کی سزاؤں میں تخفیف کر دی جائے گی۔

امریکہ نے برطانیہ کی تجویزیں منظور نہیں کیں

واشنگٹن ۱۲ر نومبر۔ مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت امریکہ کی پیش کش کے جواب میں جو تجویزیں پیش کی تھیں ان کو امریکی ڈیلی گیشن نے بہ تمام و کمال منظور نہیں کیا ہے۔ امریکہ نے برطانیہ کو چار ارب ڈالر قرضہ دو فی صدی شرح سود پر دینا منظور کیا تھا۔ بات چیت ابھی جاری ہے۔

سوک گارڈ کا محکمہ توڑ دیا جائیگا

لکھنؤ ۹ر نومبر۔ گورنمنٹ یو۔ پی نے طے کیا ہے کہ ۳۰ر نومبر سے سوک گارڈ کا محکمہ ختم کر دیا جائے۔ اس حکم کے بعد تقریباً ۱۶۰۰ افراد پر اس کا اثر پڑیگا لیکن جو لوگ پلیس کے موزوں ثابت ہوں گے انہیں پلیس میں شامل کر لیا جائے گا۔ حکومت نے اس محکمہ کو جنگ کے زمانہ میں قائم کیا تھا۔

یو۔پی سنٹرل اسمبلی کا پولنگ

۲۶ر اور ۲۷ر نومبر کو ہوگا

لکھنؤ۔ ۱۱ر نومبر۔ یو۔پی گورنمنٹ کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ گورنر یو۔پی نے اعلان کیا ہے۔ کہ یو۔پی میں سنٹرل اسمبلی کا غیر مسلم اور مسلم حلقہ جات سے پولنگ بالترتیب ۲۶ر نومبر اور ۲۷ر نومبر بروز پیر و منگل کو ہوگا اس روز سرائے بجیکول اور خزانوں کے تمام عدالتیں اور تمام پبلک دفاتر بند رہیں گے۔

حیدرآباد دکن ۱۲ر نومبر۔ مولانا نورالدین بہاری ۱۶ر نومبر کو حیدرآباد سے روانہ ہو کر ۱۸ر کو اتوار کی صبح کو دہلی پہنچ جائیں گے۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

(نمونہ عام)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر شرقی ہردوئی

مقدمہ نمبر ۱۶۶ ۱۹۴۴ء (متفرقات)

مسماۃ احمدی خانم بیوہ کریم بخش قوم شیخ ساکن قصبہ سندیلہ محلہ اشراف ٹولہ پرگنہ و تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی۔

مدعی

بنام محمد اکمل وغیرہ مدعا علیہ

بنام:- (۱) محمد اکمل ولد محمد اجمل قوم شیخ ساکن ریاست بھوپال محلہ نور محل بر مکان عبدالحئی صاحب وکیل بھوپال۔

(۲) مسماۃ رافیہ زوجہ وزیر احمد قوم شیخ ساکن شہر کانپور متصل پاور ہاؤس کانپور

ہرگاہ مسمی مسماۃ احمدی خانم نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ڈگری قطعی مرتب ہونے کی درخواست دی ہے اس میں جو کچھ عذر ہو تاریخ مقررہ پر پیش کرو۔

لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۶ر ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء اس عدالت میں حاضر ہو کہ درخواست کے خلاف وجہ دکھاتے۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپکی غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی۔

بتاریخ ۱۳ر ماہ نومبر ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم رام مکس سریواستوا
منصرم۔ عدالت منصفی
شرقی ہردوئی

(مہر عدالت)

صداقت کا مطالعہ ہر طبقہ کیلئے مفید ہے۔

باجلاس جناب سول جج صاحب بہادر کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵ ۱۹۴۵ء

عدالت سول ججی کانپور

منجھول سنگھ ولد چھیدا لال قوم کوری ساکن شیونڈہاری پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعی

بنام گیانیندر ناتھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام سوریندر ناتھ و مہیش ناتھ و دلبشنو نرائن و کرشن نرائن پسران گیانیندر ناتھ بولایت مسماۃ شیو دلارا کنور مادر خود اقوام برہمن ساکن حال مقیم موضع سکرڈھی پرگنہ و ضلع ہمیر پور

مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رہن نامہ -/-/2300 کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ر ماہ نومبر ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ر ماہ نومبر ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم انند بہادر منصرم
عدالت سول ججی کانپور

(مہر عدالت)

باجلاس جناب سول جج صاحب بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲۔ قاعدہ ۳)

بعدالت سول ججی کانپور

مقدمہ نمبر ۱۵ بابت ۱۹۴۵ء

منجھول سنگھ ولد چھیدا لال قوم کوری ساکن شیونڈہاری پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعی

بنام گیانیندر ناتھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام سوریندر ناتھ و مہیش ناتھ و دلبشنو نرائن و کرشن نرائن نابالغان مدعا علیہ

مسماۃ شیو دلارا کنور زوجہ گیانیندر ناتھ قوم برہمن ساکن سکرڈھی پرگنہ و ضلع ہمیر پور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے۔ لہٰذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ مسماۃ شیو دلارا کنور ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر ۲۹ر نومبر ۱۹۴۵ء تک ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوسرے مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے مسماۃ شیو دلارا کنور کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ر ماہ نومبر ۱۹۴۵ء میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

بحکم انند بہادر منصرم
عدالت سول ججی کانپور

(مہر عدالت)

مدرسہ تکمیل العلوم میں درجہ قرات

الحمدللہ کہ ۹ر ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ یوم شنبہ اس مدرسہ میں بموجودگی حضرت مولانا شاہ ہدایت علی صاحب بے پوری و مولانا حسرت موہانی و علمائے کرام و معززین کانپور درجہ قرات کا افتتاح کیا گیا۔ اور مولانا قاری احتشام علی صاحب کا مدرسہ میں تعلیم تجوید و قرات کیلئے تقرر ہو گیا۔

المعلن صدیق احمد مہتمم مدرسہ تکمیل العلوم حافظ کمال خان پٹکاپور

سرابایا خاک میں ملا دیا گیا۔ ہزاروں انڈونیشین ہلاک

بٹاویا۔ ۱۲ر نومبر۔ انڈونیشیا میں لڑائی کی آگ زور سے بھڑک رہی ہے اور انڈونیشیوں اور برطانی فوجوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی ہے برطانیہ جنگی جہازوں ہوائی جہازوں اور توپوں سے انڈونیشیوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں اور ہندوستانی فوجیں انڈونیشین فوج سے مقابلہ کر رہی ہے۔ الٹی میٹم کی میعاد ختم ہوتے ہی برطانی توپوں نے سرابایا پر دھواں دھار گولہ باری شروع کر دی ہے۔ کل رات برطانی اور ہندوستانی توپوں نے گولی باری کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی فوج نے شہر کے آدھے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ انڈونیشنوں کا کہنا ہے کہ برطانی گولہ باری اور بم باری سے سرابایا اور اس کے آس پاس کا ✻ بڑا حصہ تباہ و برباد ہو گیا ہے اور ہزاروں انڈونیشین سپاہی اور شہری برطانی ہوائی جہازوں۔ جنگی جہازوں کے حملوں سے ہلاک ہو گئے ہیں۔

ایک تازہ خبر میں بتلایا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے سرابایا کے انڈونیشین ہیڈ کوارٹر پر بھی بمباری کی۔ انڈونیشین وطن پرست دیوانوں کی طرح بڑا سخت مقابلہ کر رہے ہیں اور ان کا زبردست جانی نقصان ہو رہا ہے۔ کل سرابایا میں ایک اور برطانی بریگیڈ مارا گیا۔ اس کا نام رابرٹ لڈر سائمنڈ تھا۔ یہ اس وقت مارا گیا جبکہ اسکا ہوائی جہاز ٹوٹ کر گر گیا۔

بٹاویا میں اس قسم کی افواہیں گرم ہیں کہ مسٹر سلطان شہریار جو اس وقت ری پبلکن گورنمنٹ کی سنٹرل نیشنل کمیٹی کے چیرمین ہیں نئی کیبنٹ بنائیں۔ ری پبلکن حلقوں میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ ڈاکٹر سوکارنو پر کیبنٹ میں تبدیلی کرنے پر زور دیا جائے

کل کی گولہ باری کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ برطانی جنگی جہازوں نے سرابایا میں بندرگاہ کے علاقہ، ڈاک خانہ کورٹ آف جسٹس اور سرکاری عمارتوں پر گولہ باری کی۔ اس کے بعد ہوائی جہازوں نے بم برسائے۔

ڈچ نیوز ایجنسی نے اڈگ اڈکارتا سے خبر دی ہے، کہ وہاں انڈونیشین یوتھ کانفرنس ہوئی جس میں ڈاکٹر سوکارنو اور دوسرے قومی لیڈروں نے بھی شرکت کی۔ خبر ملی ہے کہ برطانی فوج نے سرابایا کے بجلی گھر پر قبضہ کر لیا ہے اور ایک بڑی تعداد میں ہتھیار بھی پکڑے گئے ہیں۔

میلبورن ریڈیو نے خبر دی ہے کہ اسٹریلیا کے ہوائی وزیر نے اعلان کیا ہے کہ اسٹریلیا کی ہوائی فوج کو جاوا میں ڈچ فوجوں کی امداد کے لئے بھیجا جائے گا۔

حکومت کا تردیدی بیان

دہلی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ علی پور جیل میں آزاد ہند فوج کے ۴ افسران کو پھانسی لگنے والی ہے۔ اور وہ آج کل کال کوٹھری میں بطور سزا بند ہیں۔

ان ۴ میں سے دو تو دشمن کے ایجنٹ تھے جنہیں ایک جاپانی پن ڈبی کشتی کے ذریعہ ہندوستان لایا گیا تھا۔ اور ۲ آدمی ان میں ایسے ہیں جو دوران جنگ میں ہندوستان کے ساتھ تھے۔ اور انہوں نے ان دونوں کی مدد کی۔ ان میں سے کوئی بھی آزاد ہند فوج کا ممبر نہیں تھا۔ ان کے خلاف موت کی سزا کا حکم ۳۰ر اکتوبر کو منسوخ اور خارج کر دیا گیا تھا۔

بہر حال یہ خبر غیر مصدقہ سرکاری اعلان

The [illegible]AQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

احسن سعیدی

صداقت ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ روپے — 5/-/-
ششماہی — 2/8/-
سہ ماہی — 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ — -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 42 NO. 47 | Cawnpore. Saturday 24th NOV. 1945 | کانپور شنبہ ۲۴ر نومبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۱۸ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۴ھ | جلد ۴۲ نمبر ۴۷

ادبیات

انجمنِ اربابِ ادب کانپور کا مشاعرہ

۱۹ر نومبر ۹ بجے رات کو انجمن ارباب ادب کانپور کی طرف سے حلیم مسلم انٹر کالج میں جناب خاں صاحب حبیب احمد صاحب صدیقی ایم۔اے۔ال۔ال۔بی۔ کنٹرولر سول سپلائی کانپور کو ایک الوداعی ڈنر دیا گیا۔ اور بعد ازاں ایک بزم مشاعرہ کی صحبت منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

جناب خانصاحب حبیب احمد صاحب صدیقی۔ جناب خاں صاحب سید صدرالاسلام صاحب ڈی۔ایس۔پی۔ جناب وحشی۔ جناب نواب قیصر۔ جناب شارق ایرایانی۔ جناب ندرت کانپوری۔ جناب نواب عیاں کانپوری۔ جناب کوثر کانپوری جناب اظہر کانپوری۔ جناب شارب کانپوری۔

جناب صدر اور جناب ندرت کا صرف ایک ایک شعر اور جناب صدیقی و جناب وحشی کی طرحی غزلیں درج ذیل ہیں۔ جناب وحشی نے ایک الوداعی نظم بھی ارشاد فرمائی تھی وہ بھی درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

حضرت صدر صاحب

نیرنگیاں حیاتِ محبت کی کیا کہیں
دل اپنی چیز وہ بھی اُنہیں کے اثر میں ہے

جناب ندرت کانپوری

کونین کی بہار ہمارے اثر میں ہے
زیب نظر ہیں آپ تو سب کچھ نظر میں ہے

جناب خاں صاحب حبیب احمد صاحب صدیقی کنٹرولر آف سول سپلائی کانپور

کیوں آج دل کشی یہ بلا کی قمر میں ہے
شاید کسی کی دید کی حسرت نظر میں ہے

میں اور سوئے صحنِ گلستاں کروں نظر
اک نوبہار ناز کی صورت نظر میں ہے

یہ تو نہیں کہ جلوۂ صد رنگ کہہ سکوں
روحِ بہار کی سی کوئی شے نظر میں ہے

ہستی تمام جاگ اٹھی اک نگاہ میں
وہ ایک سحر ہوش کسی کی نظر میں ہے

جس پر گمانِ لطف ہو جس پر مدارِ زیست
ایسی بھی کوئی چیز کسی کی نظر میں ہے

پروانہ وار کھنچ کے چلی آئی سوئے دل
ہم یہ سمجھ رہے تھے کشش اس نظر میں ہے

یہ کب کہا ہے آپ کی نظروں میں ہے فسوں
ہے ذکر اس فسوں کا جو سب کی نظر میں ہے

جناب وحشی کانپوری

ایسا بھی جلوہ حسن کا میری نظر میں ہے
جو برق طور میں ہے نہ رقصِ شرر میں ہے

فیضِ جمالِ یار سے اتنا تو ہو گیا
حسنِ بیان بھی اب مرے حسنِ نظر میں ہے

ہٹتی نہیں ذرا بھی اِدھر سے نگاہِ شوق
یہ جان کر کہ دل بھی تری رہگذر میں ہے

وہ رازِ زیست کہئے جسے مرگِ عاشقی
صد بادہ و سبو لئے تیری نظر میں ہے

سودا اترا تو سر کو سبکسار کر گیا
اب کیوں خرد شش گریہ مری چشم تر میں ہے

شاید خبر نہیں مرے صیاد کو ابھی
پروازِ جبرئیل بھی اس مشت پر میں ہے

صبح امید ہے کہ یہ شام غم فراق
کیوں تیرگی سی آج نمودِ سحر میں ہے

الوداعی نظم از جناب وحشی کانپوری

آج میخوار وداعِ ساقیِ گلفام ہے
نالہ لے ہے اشکِ مے ہے دیدہ ترجام ہے

بجھ رہی ہے شمعِ محفل اُٹھ رہی ہے بزمِ شوق
جسکو پینا ہو پیئے اب آخری اک جام ہے

اب چلے بزمِ ادب یا خاک میں مل کر رہے
اے سکوتِ نامرادی کیا ترا پیغام ہے

اٹھ گیا جب میکدے سے ساقیِ بادہ فروش
آرزوئے گرمیِ محفل خیالِ خام ہے

ہو چکی بس چار دن کی سیرِ گلشن ہو چکی
پھر وہی کنجِ قفس ہے اور دلِ ناکام ہے

اُٹھ رہی ہے ٹیس سی جو اب رگِ جاں کے قریب
دردِ ہجر ہی الٰہی کیا اسی کا نام ہے

اب سمجھ میں آ گیا اے گردشِ لیل و نہار
ابتدائے دوستی کا بس فراق انجام ہے

کس لئے یہ نالۂ و شیون ہے وحشی کیوں یہ غم
خود محبت جب محبت کے لئے انعام ہے

دنیائے اسلام

ترکی عراق ایران اور افغانستان کے خارجی وزیروں کی کانفرنس

بغداد ۱۴ر نومبر۔ عربی اخباروں میں اس قسم کی خبریں شایع ہوئی ہیں کہ ترکی۔ عراق۔ ایران اور افغانستان کے خارجی وزیروں کی ایک کانفرنس بغداد میں ہونے والی ہے۔ اخبار "الایام العربی" نے انقرہ کی ایک خبر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ نے عراق۔ ایران اور افغانستان کے خارجی وزیروں کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ بغداد میں ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں لڑائی سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ میٹنگ سعد آباد پیکٹ کے مطابق ہوگی اور موجودہ حالات کے مطابق پیکٹ میں تبدیلیاں کی جائیں گی۔

یہ خبر بھی ہے کہ عراق کے ایجنٹ نے فلسطین کے عربوں کا فلسطین آنے کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے اور وہ عید کے بعد وہاں جائیں گے۔

طہران کی ایک خبر ہے کہ طہران کے اخبار "قانون" نے ایران کے صوبہ آذربائی جان کی سیاسی زندگی میں روس کی مداخلت کی سخت مذمت کی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ جس سے روسی فوجوں نے ایران کے اتری علاقہ پر قبضہ کیا ہے وہ ایرانی افسروں کو تنگ کر رہی ہیں اور حکومت ایران کو اس علاقہ میں امن قایم کرنے سے روک رہی ہے۔ آذربائی جان میں محب وطن ایرانی افسروں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے ان کو روسی وہاں سے نکال دیتے ہیں۔ وہاں کوئی وطن پرست اپنے خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار نہیں کر سکتا۔ وہاں ٹوڈیہ پارٹی کو جو روس سے ملی ہوئی ہے سرگرمی جاری رکھنے کی اجازت ہے

ایران کی بائیں بازو والی پارٹیوں کو خلاف قانون قرار دیدیا

لندن۔ ۱۲ر نومبر۔ حکومت ایران نے مارشل لا کے ماتحت بائیں بازو سے تعلق رکھنے والی تمام پارٹیوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے ان کے اخبارات بند کر دیئے ہیں اور طہران میں ان کے دفتر بند کر دیئے ہیں ان کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے اس کا انکشاف برطانی وزیر خارجہ کے روبرو ایران کی بائیں بازو والی ٹوڈیہ پارٹی کے بانی مسٹر خلیل ملیکی نے کیا۔ اس نے یہ بھی بتلایا کہ ٹوڈیہ پارٹی کے لیڈر کیشاورز کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے حالانکہ وہ ایرانی پارلیمنٹ کا ممبر ہے طہران میں تمام ٹریڈ یونین توڑ دی گئی ہیں ان کی عمارتوں پر حکومت نے قبضہ کر لیا ہے اور ان کے سرمایہ کو بھی ضبط کر لیا گیا ہے۔ مسٹر بیون نے جواب دیا کہ کسی بیرونی عنصر کو ایران کے اندرونی پالیکس میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی آپ نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے ایک افسر معاملہ کی تحقیقات کے لئے ایران بھیجا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بائیں بازو سے تعلق رکھنے والی پارٹیاں روس سے ہمدردی رکھتی ہیں۔

تین شہروں میں ایرانی فوج گھر گئی

طہران ۲۰ر نومبر۔ ایران میں بغاوت زور پکڑ گئی ہے اور باغیوں اور حکومت کے درمیان مسلح لڑائی ہو رہی ہے۔ ایرانی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ روس باغیوں کی پشت پر ہے۔ حکومت ایران کے اعلیٰ فوجی افسر نے بتلایا کہ شمالی ایران کے صوبہ آذربائی جان سے مسلح باغی ریلوے کے ساتھ ایران کی راجدھانی طہران کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ راستہ میں انھوں نے لڑائی لڑنے کے بعد پانچ کے شہر اور ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لڑائی میں ۷ ایرانی افسر ہلاک ہو گئے۔ تبریز اور طہران کے درمیان ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کا سلسلہ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ باغیوں نے جو رائفلوں اور مشین گنوں سے لیس ہیں تین تین بڑے بڑے شہروں میں ایرانی فوج کو الگ تھلگ کر دیا ہے۔ اب باغی زنجان اور کازون کے شہر اور ریلوے اسٹیشن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آخر الذکر شہر طہران سے صرف ۹۵ میل اتر پچھم کو ہے

کل رات طہران میں ایک پریس کانفرنس میں جو کہ بہت جلدی میں بتلائی گئی تھی ایرانی افسر نے بتلایا کہ یہ بغاوت جو کہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبروں نے شروع کی ہے وہ لوگ ایران سے شمالی علاقہ کو الگ کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

ایران کے وزیر جنگ جنرل ریاضی نے طہران میں روسی سفارت خانہ کے فوجی افسران کو ان تمام حالات سے مطلع کر دیا ہے۔ انھوں نے حکومت روس کو اطلاع بھیجنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ تبریز میں ایرانی جنرل نے حکام روس سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کے ایک افسر کو ایک ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے کی اجازت دے دی جائے تاکہ وہ تمام حالات کی اطلاع طہران پہونچا سکے مگر اس کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہیں ہے | زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۱۲ | کانپور شنبہ ۲۴ر نومبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۷

مرکزی اسمبلی کے مسلمان ووٹروں سے

اگر آپ ہندوستان کو آزاد کرا کے مصر، فلسطین، عراق اور ایران کو آزاد کرانا چاہتے ہیں جن کو ہندوستانی فوجوں کی مدد سے غلام بنایا گیا ہے۔ تو یو۔پی نیشنلسٹ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کے نامزد کردہ حسب ذیل اُمیدواروں کو اپنا ووٹ دیکر کامیاب بنائیے:۔

(۱) ڈاکٹر حماد فاروقی بیرسٹر الہ آباد (۲) حاجی منشی احترام علی صاحب (۳) مسٹر شاکر علی بیرسٹر ایٹ لا۔ (۴) مولوی محمد احمد کاظمی ایم۔اے ایڈوکیٹ (۵) حاجی محمد یعقوب صاحب (۶) حاجی نقیر الدین صاحب۔

بقیہ آئینہ کانپور

اور اسے تقسیم کرنے کا انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ میں۔

اس مسئلہ پر مزید غور کرنے کے لئے چیمبر کا ایک مشترکہ جلسہ ۲۹ر نومبر کو اور ہوگا۔

الکشن کیلئے پٹرول ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اطلاع دی ہے یو۔پی اسمبلی اور کونسل کے اُمیدواروں کو یا سیاسی جماعتوں کے سکرٹریوں کو پٹرول کے کوپن کے لئے ٹرانسپورٹ کمشنر یو۔پی ۱۵ مال روڈ لکھنؤ سے فوراً ملاقات کرنا چاہئے

مزدوروں کا حلقہ انتخاب مزدوروں کے حلقہ انتخاب سے ۳ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔

پنڈت گوبند بلبھ پنتھ چیرمین پارلیمنٹری بورڈ یو۔پی نے پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری، پنڈت راجہ رام شاستری اور مسٹر بی۔کے۔ مکرجی کو نامزد کیا ہے۔

یو۔پی کمیونسٹ پارٹی نے اسی حلقہ انتخاب سے مسٹر ایس۔ایس۔یوسف، مسٹر سونے لال سکسینہ۔ مسٹر زیڈ۔اے احمد، مسٹر گجادھر سنگھ کو نامزد کیا ہے۔

انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس ۱۶ر نومبر کو مسٹر رام رتن گپتا نے مسٹر اے۔ اپا دورئی سکرٹری آف دی انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ ایٹ ہوم کے بعد مسٹر اپا دورئی نے کونسل کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد کچھ حضرات نے سوالات کئے جس کے آپ نے موزوں جوابات دئیے۔

آخر میں خواجہ عبدالسلام کی تحریک پر یہ منظور ہوا کہ اس کی برانچ کانپور میں بھی قایم کی جائے اور اس کے ابتدائی کام کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنا دیگئی

مسٹر رام رتن گپتا (پریسیڈنٹ) مسٹر جے۔ این کرشنا (سکرٹری) مسٹر اونکار شنکر ودیارتھی (جائنٹ سکرٹری) پرنسپل ہیرالال گپتا، پرنسپل کالکا پرشاد بھٹناگر، مسٹر پورنانند ورما، نواب سید قیصر حسین، مسٹر ایس۔پی مہرہ، ڈاکٹر گجرال، مسز۔ آر۔ کے آنما، خواجہ عبدالسلام (ممبران)

عید ایٹ ہوم عید کے دن (۱۶ر نومبر) ۴ بجے شام کو حسب معمول ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے یہاں معززین شہر کا اجتماع ہوا۔ اور ان کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

لکشمی رتن کاٹن ملس ۱۷ر نومبر کو لکشمی رتن کاٹن ملس کمپنی لمیٹڈ کی ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ مسٹر سوچا سنگھ کہیر آئی۔سی۔ایس ڈائرکٹر آف انڈسٹریز یو۔پی کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر رام گوپال گپتا نے ایک مختصر تقریر میں صدر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جناب صدر نے ملس کے انتظامات کی تعریف کی اور لوگوں کو انعامات

تقسیم کئے اور اس کے بعد حاضرین کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

جامعہ ادبیہ جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۲۴ر نومبر ۹ بجے رات کو مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ کے یہاں ہوگا۔

مصرع طرح:۔ "وہ سمجھتے ہیں کہاں اپنا گرفتار مجھے"

انجمن معیار ادب انجمن معیار ادب کا ماہانہ مشاعرہ یکم دسمبر ۸½ بجے رات کو جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کے یہاں ہوگا۔

مصرع طرح:۔ مری شراب کا حاصل ترے شباب میں ہے

اسکول آف نرسنگ لفٹننٹ کرنیل ڈبلو لاری انسپکٹر جنرل سول اسپتال یوپی نے ہیلٹ اسکول آف نرسنگ کا سنگ بنیاد رکھا۔

ایمبولنس کور ایمبولنس کور اور سینٹ جان ایمبولنس بریگیڈ کا تیسرا کیمپ بھٹادن میں ۲۷ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر تک مسٹر شیر محمد خان کی صدارت میں ہوگا۔

نرائن پرشاد نگم ٹرافی مسٹر سیتہ پرکاش نگم پروفیسر ڈی۔اے۔وی کالج نے اپنے والد بزرگوار آنجہانی منشی نرائن پرشاد نگم ایڈوکیٹ کی یادگار میں ایک ٹرافی کانپور اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو دی ہے۔

کھتری سبھا کھتری سبھا کے سالانہ جلسہ میں مہاشے کاشی ناتھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ جماعتیں اب دقیانوسی ہو گئی ہیں اور دنیا مشہور ہو کر بین الاقوامی جماعت کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔

طلبا کے جلوس پر گولی چلائی گئی

کلکتہ ۲۳ر نومبر ۱۶ گھنٹے تک دھرم تلا اسٹریٹ پر دھرنا دینے کے بعد طلبا کے جلوس نے آج صبح ۷ بجے اپنا راستہ بدل دیا اور اس طریقہ پر پولیس اور مظاہرہ کے درمیان صبر کی دوڑ ختم ہو گئی۔

پولیس نے کل طالب علموں پر گولی چلائی اور بار بار لاٹھی چارج کیا بلکہ طالب علموں نے آزاد ہند فوج کے افسروں کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے خلاف پروٹسٹ کیا۔ دو اشخاص ہلاک اور ۲۰۵ زخمی ہوئے زخمیوں میں ایک دس سالہ لڑکا بھی ہے جس کے ہاتھ میں قومی جھنڈا تھا۔ ۵۲ کے قریب زخمی میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل کئے جا چکے ہیں۔ اب تک تقریباً ایک درجن اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ گورنر بنگال خود موقع پر پہونچے اور پولیس سے تمام حالات معلوم کئے۔ محاصر اسٹیٹسمین کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ طالبعلموں نے کسی قسم کا متشددانہ

آئینہ کانپور

جمعیۃ العلماء کا جلسہ ۱۹ر نومبر ۶ بجے شام کو پھول باغ میں مولانا عبدالستار صاحب کی صدارت میں جمعیۃ العلماء کا ایک شاندار جلسہ ہوا جس میں ہزاروں اہل شہر نے شرکت کی تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا شاہد الہ آبادی نے ایک زبردست تقریر کی جس میں آپ نے مسلم لیگ کی بے عملی اور جمعیۃ العلماء کے شاندار کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے اہل شہر سے اپیل کی کہ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کے اُمیدواروں کو ووٹ دیں بعد ازاں مولانا حفظ الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء ہند نے ایک نہایت زبردست اور عالمانہ تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہم نے تحریک آزادی کی بنیاد اس وقت رکھی تھی جب بہادر شاہ ظفر کو سلطان ٹیپو کو سراج الدولہ کو اور واجد علی شاہ کو مٹا کر سامراجی سلطنت کی بنیادیں مضبوط کی جا رہی تھیں یہی علماء تھے جنھوں نے کھل کر ان کے خلاف آواز اٹھائی تھی وہ کون لوگ تھے جنہیں جیل بھیجا گیا چن چن کر کالے پانی بھیجا گیا جنہیں پھانسیاں دی گئیں لیکن ۱۸۵۷ء کے اس تحریک انقلاب کو غدر کا نام دیا گیا۔

آپ نے فرمایا کہ ۱۸۵۷ء سے پہلے حکومتیں جہاں بھی گئیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے گئیں اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ آگے بڑھ کر ہندوستان کو آزاد کرائیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور گاندھی جی اگر آزادی نہیں چاہتے تو نہ چاہیں حکومت کھونے کا کلنگ کا ٹیکہ ہمارے سر ہے اور اسوقت تک رہے گا جب تک ہم مسلمان ہندوستان کو آزاد نہ کرا لیں گے۔

آج خدا کی شان ہے کہ وہ راجہ۔ نواب اور تعلقدار جو ہمیشہ انگریز کی وفاداری کے دم بھرا کرتے تھے وہ آج آزادی کے نام پر ہمارا نمایندہ بننا چاہتے ہیں یہ لوگ علما اور ہندوؤں کے خلاف جتنا زہر اگلنا چاہیں اگلیں اگر اسی قدر انگریزوں کے خلاف کہیں تو میں بلا دالنیٹر ہوں گا جو ان کے جھنڈے کے نیچے آ جاؤں گا۔

پاکستان کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج غیر ذمہ دار لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ پاکستان اسلامی اور قرآنی حکومت کا نام ہے لیکن مسٹر جناح اور صاحبزادہ لیاقت علی جو لیگ کے صدر اور سیکرٹری ہیں انھوں نے نہایت صفائی کے ساتھ اس خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ پاکستان میں قرآنی حکومت نہیں بلکہ ڈیماکریسی حکومت ہوگی۔

ہم علماء اسلامی پاکستان کے موافق ہیں اور اس کو مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتے ہیں لیکن ہم بنگال و پنجاب کے پاکستان کے موافق نہیں اور ہمارا خیال ہے کہ یہ پاکستان ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے مضر ہے۔

ہم جس طرح اس پاکستان کے خلاف ہیں اسی طرح ڈاکٹر مونجے اور مسٹر ساورکر کے اکھنڈ ہندوستان کے بھی خلاف ہیں۔ ہم کبھی یہ نہیں برداشت کر سکتے کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔

چنانچہ جمعیۃ العلماء نے اپنے اجلاس میں ایک تجویز منظور کی ہے۔ کہ

ہر صوبہ اپنی جگہ مستقل ہے اور مرکزی اختیارات بھی اس کو حاصل ہوں گے۔

اُمید ہے کہ آپ لوگ اپنے اسلامی فرض کو محسوس کریں گے۔ یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱۱ بجے رات کو ختم ہوا۔

مسلم مجلس کا جلسہ ۲۲ر نومبر ۷ بجے شام کو پریڈ گراؤنڈ میں مسلم مجلس کا شاندار جلسہ مولانا عبدالباقی صاحب کی صدارت میں ہوا خواجہ عبدالرشید صاحب خلف خواجہ عبدالمجید صاحب، مسٹر حماد فاروقی اور خواجہ عبدالمجید صاحب نے زبردست تقریریں کیں

خواجہ عبدالرشید صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم پاکستان صرف اسی قطعہ زمین کو کہہ سکتے ہیں کہ جس کو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکستان فرمایا ہے اور وہ مکہ و مدینہ ہے۔ ہم بنگال و پنجاب سندھ و سرحد کو پاکستان نہیں کہہ سکتے۔

مسٹر حماد فاروقی نے ایک زبردست تقریر کے دوران میں فرمایا کہ مسلم لیگ بے عملی کا بہترین نمونہ ہے اس نے ۱۹۳۶ء میں آزادی کا ریزولیوشن منظور کیا تھا لیکن آج تک اس سلسلہ میں اس نے کوئی قدم نہیں اٹھایا اگر آج بھی اس کے دل میں آزادی کی صحیح تڑپ ہو تو آگے آئیے اور کونسلوں کا بائیکاٹ کر کے سیدھا سودیشی برطانیہ حکومت سے لیجئے میں یقین دلاتا ہوں کہ خود میں اور میرے ساتھی اُن کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اس میدان کو سر کریں گے۔

آخر میں خواجہ عبدالمجید صاحب نے ایک طویل تقریر کے دوران میں فرمایا کہ مسلم لیگ کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں رکھی گئی تھی اور اس زمانہ میں انگلینڈ میں تھا میں اس وقت بھی اس کے خلاف تھا اور وہ اس لئے کہ اس کی بنیاد انگریز کے کہنے سے رکھی گئی تھی اور وہ غلط تھی چنانچہ آج ہم اس کا نتیجہ بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔

آپ نے نواب وقار الملک مرحوم کے تقریر کے چند اقتباسات اس وقت کے جبکہ آپ مسلم لیگ کے سکرٹری تھے پڑھ کر سنائے جس میں صاف لفظوں میں انگریز کی وفاداری کی مسلمانوں کو تلقین کی گئی تھی۔

آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ جب کہ ممالک اسلامیہ پر آفت آئی تھی تو مسلم لیگ اس وقت بھی انہیں تعلقداروں اور راجہ نوابوں کے قبضہ میں تھی جیسے کہ آج ہے اور باوجود ہزاروں کوششوں کے جب یہ نہ راضی ہوئے تو مجبوراً ہم لوگوں نے خلافت کمیٹی قایم کی لیکن آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ وفادار ازلی ہم کو ہندوؤں کا غلام اور تنخواہ دار کہتے ہیں اور اپنے کو آزادی کا شیدائی۔ آج بھی ممالک اسلامیہ کے ساتھ جو کچھ سلوک ہو رہا ہے اس کے لئے ان آزادی کے شیدائیوں نے کیا کیا۔ یہ سب کو معلوم ہے۔

بنگال میں اس قدر زبردست قحط پڑا جس میں تقریباً ۳۰ لاکھ انسان مر گئے۔ یہاں مسلم لیگ کی حکومت تھی لیکن مسٹر جناح جو لیگ کے صدر ہیں ان کو بنگال جانے تک کی توفیق نہیں ہوئی اور صرف پانچسو روپیہ امداد کے لئے عنایت کیا لیکن مجھ جیسے تنخواہ دار نے علیگڈھ یونیورسٹی کو میڈیکل کالج بنانے کے لئے ایک سو بیگہ زمین پیش کی۔

آپ نے فرمایا کہ میری ساری عمر آپ حضرات کی خدمت کرتے گذری ہے۔ کانپور ۱۹۱۳ء میں مسجد مچھلی بازار کے سلسلہ میں آیا تھا اور ایک بنگلہ لے کر یہاں رہا تھا اور مقدمات کی پیروی کی تھی۔ یا آج آیا ہوں۔ آج بھی میں کوئی اپنی غرض لے کر نہیں آیا ہوں بلکہ مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کرنے اور ان کو نفع و نقصان کی بات سمجھانے آیا ہوں آپ ملنے یا نہ ملنے یہ آپ کو اختیار ہے۔ البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ آج مسلم لیگ جن راجہ۔ نوابوں اور تعلقداروں کے قبضہ میں ہے یہ آپ کے کبھی صحیح نمایندہ نہیں ہو سکتے ہم ہی لوگ جو شروع سے آپ کی خدمات انجام دیتے آئے ہیں آپ کے صحیح نمایندگی کر سکتے ہیں۔ جلسہ تقریباً پونے دس بجے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

آج کے جلسہ میں یہ امر قابل افسوس رہا کہ تقریباً ۷۰۔۷۵ طالب علموں نے ایک ٹولی بنا کر پریڈ گراؤنڈ کے باہر نعروں کے ساتھ چکر لگائے تا کہ جلسہ درہم برہم ہو جائے لیکن بفضلہ جلسہ نہایت سکون کے ساتھ ہوتا رہا۔ پولیس کا انتظام نہایت معقول تھا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ حاجی جان اور پولیس کے اعلیٰ افسران خود آخر تک پریڈ گراؤنڈ میں موجود رہے۔

کمانڈر انچیف ہز اکسلنسی سر کلاڈ وی آچن لیک کمانڈر انچیف نے کانپور تشریف لا کر لنکا اون رجمنٹ رائل ایرفورس۔ انڈین ملٹری اسپتال۔ گورنمنٹ ہارنس فیکٹری۔ ڈبلو۔ اے۔سی ہوسٹل۔ سرینگا کلب۔ اور ریلوے اسٹیشن کینٹین کا معائنہ فرمایا

گورنر صاحب یو۔پی ہز اکسلنسی سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔پی و لیڈی ہیلٹ گورنر مع اپنے ذاتی اسٹاف کے بذریعہ کار کانپور تشریف لائے اور تین روز سرکٹ ہاؤس میں قیام فرما کر ۲۴ر نومبر کی صبح کو تشریف لے گئے۔

سر مارس ہیلٹ اپنے عہدہ کا چارج آئندہ ماہ میں دے رہے ہیں اور یہ ان کی کانپور میں آخری تشریف آوری ہے۔

آپ نے فوجیوں اور ہوابازوں کے بورڈ ہاؤس اور آرام گاہ کی عمارت کا افتتاح کیا فوجیوں اور ہوابازوں نے بورڈ کی طرف سے گورنر صاحب کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔

اور آپ نے اس کے جواب میں فوجیوں کو ملازمت وغیرہ میں جگہ دینے کے انتظامات کا تذکرہ کرتے ہوئے شہر کے حل آنکان سے پُرزور اپیل کی کہ وہ ان کو اپنے یہاں جگہ دیں۔

لفٹننٹ رائے بہادر کرشن لال گپتا ریکروٹنگ افیسر کو ایک خوشنودی کی سند عطا کی گئی۔

میونسپل بورڈ کا جلسہ ۲۲ر نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ہوا۔

کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن کا موجودہ ٹھیکہ ۱۹۴۶ء میں ختم ہو رہا ہے کارپوریشن کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی ہے اس مسئلہ پر بورڈ کے جلسہ میں غور ہو کر طے ہوا کہ ٹھیکہ ختم ہونے پر کارپوریشن کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے اور بورڈ نے گورنمنٹ سے یہ سفارش کی ہے کہ کارپوریشن میں ۱۵ فیصدی حصے خود خریدے اور باقی ۸۵ فیصدی حصے تمام پبلک میں فروخت کئے جائیں اور بورڈ آف ڈائرکٹران میں ہندوستانیوں کی نمایندگی بھی کی جائے۔ بورڈ نے ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ لالہ کیلاش پت سنگھانیا کے زمانہ چیرمینی کے انتظامات کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

چونکہ مسٹر سوبھا رام انجینیر ایڈ ڈیولپ منٹ بورڈ سے میونسپل بورڈ میں نہیں آئیں گے اس لئے اس جگہ کے لئے مشتہری کر ناطے ہوا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ مسٹر ایچ۔ایس اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انتخابات کے جد و جہد پر نظر کرتے ہوئے ۲۲ر نومبر سے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے جس کے مطابق کوئی بھی شخص کسی جلسہ میں (یا جلسہ کے قریب) کانپور میونسپل بورڈ اور چھاؤنی بورڈ کے حدود کے اندر لاٹھی۔ اسٹک۔ تلوار۔ بھالا۔ بم۔ قرولی یا چاقو وغیرہ نہ رکھ سکتا ہے اور نہ لا سکتا ہے۔ اسی حکم میں جلسہ سے مقصد یہ ہے کہ دس یا دس سے زیادہ آدمیوں کا جلسہ اور اس کے قرب و جوار اور پولنگ اسٹیشن اور اس کی نزدیک کی جگہوں سے ہے۔

یہ حکم حال ہی میں پبلک جلسہ میں قرولی و تلوار وغیرہ کی وارادات کی وجہ سے نافذ کیا گیا ہے جس میں کئی آدمی زخمی ہوئے اور دو مر گئے۔

اس کا نفاذ سرکاری ملازمین اور سکھوں کی کرپان پر نہیں ہوگا۔

مشترکہ جلسہ مرچنٹس چیمبر آف کامرس کے مشترکہ جلسہ میں الیکٹرک کارپوریشن کو گورنمنٹ کے ہاتھ میں دینے کے مسئلہ پر غور ہوا۔ اس مسئلہ پر دو رائیں ہیں کچھ لوگوں کی رائے تو یہ ہے کہ کارپوریشن کو گورنمنٹ کو دیدیا جائے اور کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ انتظام کمپنی اور گورنمنٹ دونوں کا مشترکہ رہے الکٹرک بنانے کا کام کمپنی کے ہاتھ میں رہے

سیرِ گل

جنگ ختم ہو جانے کے بعد کس طرح پیرس کے عشوہ زار میں دوبارہ عریانی کی بہار آرہی ہے اور نظر بازوں کے لئے آنکھوں کو سینک پہونچانے کا سامان مہیا کرنے کی غرض سے کس طرح پیرس کی خوش جمال عورتوں نے حسین اور جوان جسموں کے بے حجاب نظاروں کو عام کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اس کا اندازہ آپ کو ذیل کے چند واقعات سے ہوگا۔

پلازے کانو کے قریب ایک وسیع تالاب واقع ہے جو ظالم جرمنوں کے گولوں سے ٹوٹ پھوٹ کر تباہ ہوگیا تھا مگر جسے زندہ دلان پیرس نے دوبارہ بنا لیا ہے۔ جنگ سے قبل اس تالاب پر نازک اندامان پیرس کا ہجوم رہا کرتا تھا۔ مگر ڈی سنگول موجودہ حکومت فرانس نے اسے کسی سرکاری کام کے لئے وقف کر دیا ہے مگر بھلا پیرس کی نازنین عورتیں کب ٹل سکتی تھیں جن کے دلوں میں لڑائی کے ختم کے بعد اپنے سیمیں جسموں کو مردانہ نظروں کے سامنے برائے نمائش پیش کرنے کی آرزو چٹکیاں لے رہی ہے۔

چنانچہ ایک رات صبح ہونے میں گھنٹہ بھر کی دیر تھی کہ سنتری نے دیکھا ایک مرمریں جسم تالاب کے کنارے نظر آرہا ہے۔ اور جب اس نے قریب آکر بغور دیکھنا چاہا تو ایک بت سیمیں بدن کو مادرزاد برہنہ دیکھ کر اس کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔

پیرس کی ایک حسینہ کا رات کے پچھلے پہر ایک ممنوعہ تالاب پر آکر نہانا اور مادرزاد تالاب کے کنارہ برہنہ نظر آنا بھی کافی لطف انگیز ہے مگر اس سلسلہ میں جو مزید واقعات معلوم ہوئے ہیں انہیں سن کر حسن پرستوں کے دلوں میں ہل چل برپا ہو جائے گی۔

جب سنتری نے اس بیباک حسینہ سے دریافت کیا کہ اس طرح ممنوعہ تالاب پر رات کے پچھلے پہر نہانے اور مادرزاد برہنہ ہوکر کنارے پر گلگشت کرنے کا کیا مطلب ہے تو اس نے یہ بتایا کہ ہم عریانی پرست عورتوں کی ایک خفیہ انجمن ہے جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اگرچہ حکومت نے اس تالاب میں نہانے کی ممانعت کر دی ہے جہاں پہلے کبھی نازنینان پیرس اپنے گورے گورے برہنہ جسموں کی نمائش کی تھی مگر ہم رات کے پچھلے پہر اس تالاب میں نہائیں گے اور جاہے وہاں کوئی دیکھنے والا ہو پھر بھی ننگے ہوکر تالاب کے کنارے چہل قدمی کریں گے چنانچہ انجمن کی دیگر اراکین جا چکی ہیں۔ میں آج ذرا دیر سے آئی تھی اس لئے اکیلی دکھائی دے رہی ہوں۔

یہ تو خبر نہیں کہ رات کے پچھلے پہر ایک ننگی عورت کو اس طرح شوق برہنگی کا اعلان کرتے دیکھ کر سنتری پر کیا کیفیت طاری ہوئی مگر اس دلچسپ واقعے سے اتنا ضرور معلوم کیا جاسکتا ہے کہ پیرس کی مہ لقاؤں نے ننگی ہوکر اپنے سیمیں جسموں کی نمائش کا شوق پورا کیا ہے۔

اسی پیرس کی برہنگی پسند عورتوں کا ایک اور سنسنی خیز واقعہ یہ ہے کہ ایک مشہور بازار میں جب شام کے جھٹپٹے کو برقی قمقموں نے جگمگایا تو دکانداروں اور راہ گیروں نے اچھی طرح دیکھا اور جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں مل کر ایک بار پھر دیکھا کہ چاندی جیسے گورے گورے سفید بدن کی پریزاد عورتوں کی ایک لمبی قطار خرام ناز کے انداز سے سڑک پر اپنے سفید سفید گلابی پوش پاؤں رکھتی ہوئی چلی جارہی ہے۔ خیال کیا گیا کہ شاید ان پری جمالوں نے کوئی بہت ہی باریک لباس زیب تن کر رکھا ہے مگر قریب سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جامۂ عریانی ہے۔ برہنہ سڑک پر خرام ناز کرنے والی پریزادوں سے اس نمائش حسن کی وجہ دریافت کی گئی تو معلوم ہوا کہ پیرس کی عورتوں کے اس جذبے کی ترجمانی کی جارہی ہے کہ ان کو برہنہ پھرنے کی اجازت دی جائے۔ م

پیرس کی ان برہنگی پسند عورتوں کے ارمان بھرے مظاہروں کا حال سننے کے بعد اب ہنگری کی ایک میم صاحبہ کی دلچسپ حرکت بھی سن لیجئے۔ آپ اپنے دولت کدہ کی دوسری منزل پر برہنہ ہوکر اس طرح دھوپ لیتی ہیں کہ بازار کے راہ گیروں کو آپ کا ننگا جسم دھوپ میں گلابی برف کی طرح دمکتا دکھائی دیتا ہے اور حکومت نے آپ کے غسل آفتابی کو روکنا چاہا تو آپ نے حکومت پر دعویٰ دائر کر دیا ہے کہ وہ آپ کے حقوق شہریت غصب کرنا چاہتی ہے غرض کہ یورپ کی عورتوں کو پھر عریانی اور برہنگی کا شوق اچھل رہا ہے۔

ادبِ لطیف

دولت کی قیمت پانی کا ایک پیالہ

دنیا کی دولت اور ثروت پر مغرور ہونے والے نادان انسان تجھے کیا معلوم کہ یہ دنیا اور اس دنیا کی دولت کس درجہ ہیچ ہے۔ اگر تو غور سے دیکھے گا تو ساری دنیا کی بادشاہت ایک پیالہ پانی کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ دنیا کی ثروت کی بے حقیقت کا اس واقعہ سے اندازہ کر کہ:-

ایک دفعہ ابن سماک شہنشاہ ہارون رشید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہارون رشید کو پیاس لگی۔ انہوں نے پانی مانگا۔ پانی آگیا ہارون رشید پانی پینا ہی چاہتے تھے کہ ابن سماک نے کہا کہ۔ امیر المومنین ذرا ٹھیر جایئے ہارون رشید نے کہا فرمایئے۔ ابن سماک نے کہا کہ امیر المومنین اگر شدت پیاس میں آپ کو پانی نہ ملے تو ایک پیالہ پانی آپ کتنے تک خرید لیں گے ہارون رشید نے کہا کہ نصف سلطنت دے کر مول لے لوں۔ ابن سماک نے کہا کہ آپ پانی پی لیجئے جب ہارون رشید نے پانی پی لیا تو ابن سماک نے کہا کہ امیر المومنین اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں رہ جائے اور اسی طرح نہ نکلے تو آپ اس کے نکلوانے میں کہاں روپیہ خرچ کر سکتے ہیں؟

ہارون رشید نے کہا کہ ایسی حالت میں پوری نصف سلطنت تک میں دے ڈالوں گا۔ ابن سماک نے کہا کہ بس آپ سمجھ لیجئے کہ آپ کی تمام سلطنت ایک پیالہ پانی اور پیشاب کے برابر وقعت رکھتی ہے۔ یہ ہے دنیا کی ثروت اور دولت کی حقیقت۔

(نقاد)

عالمِ نسواں

کپتان لکشمی

رانی آف جھانسی کی رجمنٹ کی سرلشکر ۳۲ ڈاکٹر لکشمی سوامی نادھن کی زندگی ایک ایسی دلیر لڑکی کی کہانی ہے جس نے عیش و آرام کی فضا میں جنم لیا تھا اور جو اپنا ازدواجی رشتہ ٹوٹنے کے بعد مدراس میں اپنا گھر چھوڑ کر دور دراز سنگاپور چلی گئی اور جسے قسمت نے یہ کام عطا کر رکھا تھا کہ عورتوں کی اور بالخصوص ہندوستانی عورتوں کی ایک جماعت کو فوجی دستہ کی صورت میں منظم کرے۔

برطانوی فوجوں کے ہاتھوں برما کی دوبارہ فتح نے اس کی فوجی مہم کا خاتمہ کر دیا، اور اس نے برطانیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اس کو رنگون میں پھر اپنی طبی پریکٹس شروع کرنے کی اجازت دیدی گئی، ذیل میں اس کی زندگی کا ایک مختصر خاکہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں جبکہ جنگ کا سایہ ہندوستان کی سماجی اور سیاسی سرزمین پر نہیں پڑا تھا اور ٹالکمند کو پہاڑی قیام گاہوں کی ملکہ سمجھا جاتا تھا ایک سیاہ بالوں والی زندہ دل لڑکی تجارتی بازار میں چاکلٹ رنگ کی فائٹ موٹر کار پر پھرتی ہوئی دکھی جاتی تھی اس کا چہرہ مشہور آرٹسٹ ردی برما کی ایک تصویر کا ساتھا۔ جب وہ ہنستی تھی تو اس کے خوبصورت سجے ہوئے دانت دکھائی دیتے تھے، اس کی آنکھیں بھی بے حد دلکش تھیں۔

اس سے گفتگو کرنا لوگوں کے لئے مسرت کا باعث ہوتا تھا، وہ بہت سے مختلف اور دلچسپ موضوعات پر بات چیت کر سکتی تھی، اس کو ٹینس اور پنگ پونگ کھیلنے کا شوق تھا۔ اور سینما دیکھنے سے اس کو بے حد دلچسپی تھی، یہ زندہ دل لڑکی جو ڈرائنگ روموں کی زینت تھی لکشمی سوامی نادھن تھی جس کی قسمت میں یہ تھا کہ بین الاقوامی تاریخ میں جگہ حاصل کرے اور ملایا اور برما کے واقعات میں حصہ لے۔

تعلیمی دور

لکشمی کا تعلیمی دور اہم واقعات سے خالی تھا اس کے والد جو اس کی کم سنی کے زمانہ مر گئے تھے، مدراس کے ایک مشہور بیرسٹر تھے اور قانونی پیشہ سے انہیں کثیر آمدنی تھی اس کی ماں مسز امینی دمر ملابار کی تہذیب کی ایک بہترین پیداوار ہیں مدراس میں ان کا محل نما ایک شاندار مکان ہے جہاں اکثر آرٹسٹوں، شاعروں، مصوروں، وطن پرستوں اور ماہرین موسیقی وغیرہ کی بڑی آؤ بھگت ہوتی تھی، اس گھر کا دسترخوان بھی بہت وسیع تھا ہر اتوار کو مدراسی سوسائٹی کے منتخب لوگوں کو چائے اور ٹینس کی دعوت دی جاتی تھی،

مس لکشمی نے اسی ماحول میں پرورش پائی اور سماجی طرز زندگی کی ماہر ہوگئی، وہ اکثر اپنی پسندیدہ فائٹ موٹر کار پر مدراس کے ساحلوں کی سیر کرتی تھی اور کبھی کبھی ادیار میں جے کرشنا مورتی کا تھیوسافیکل لکچر سننے بھی جاتی تھی، اس کی سب سے بڑی دوست مسز مالتی پٹوردھن تھی جو خود بھی ایک سماجی باغی کی حیثیت رکھتی تھی۔

ایک مرتبہ کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ شمالی ہندوستان میں لکشمی اور اس کی ماں سفر کر رہی تھیں انہوں نے دیکھا کہ مسٹر جے کرشنا مورتی ایک فرسٹ کلاس ڈبہ پر شان کے ساتھ قبضہ کئے ہوئے ہیں، مس لکشمی نے راستہ میں ایک اسٹیشن پر ان کو یہ طعنہ دیا کہ آپ جب ایک عالمگیر معلم کی حیثیت رکھتے ہیں تو فرسٹ کلاس میں کیوں سفر *

* کر رہے ہیں؟ مسٹر کرشنا مورتی نے فوراً جواب دیا کہ "میں آپ سے اپنی جگہ بدلنے کے لئے تیار ہوں، آپ میری جگہ پر آجائیں میں آپ کی جگہ پر چلا جاؤں گا"

الغرض مس لکشمی انہیں آزادانہ حالات میں سفر کرتے ہوئے، گفتگو کرتے ہوئے، کھیلتے کودتے ہوئے تربیت پاتی رہی اس نے اسکول کے تمام امتحانات آسانی سے پاس کر لئے اور بعد کو انٹرمیڈیٹ بھی پاس کر لیا، اب وہ ایک غیر معمولی حسین عورت میں تبدیل ہوگئی تھی، اور بہت سے دولت مند لوگ اس سے شادی کرنے کے خواہش مند تھے جن میں دو آئی۔ سی۔ ایس والے تھے۔ لیکن لکشمی نے اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنا چاہا اور مدراس میڈیکل کالج میں داخل ہوگئی۔

پھر بھی فطرت اپنے تقاضا سے باز نہ آئی اور لکشمی کے نازک دل میں رومان نے جگہ بنانی شروع کی یہاں تک کہ اس کی دوستی بنگلور کے ایک نوجوان برہمن سے ہوئی جو بہترین ماہر پرواز تھا اور مدراس فلائنگ کلب میں انسٹرکٹر بھی تھا، مس لکشمی وہ اکثر ہوائی جہازوں پر اڑتے رہتے تھے اور آخر دونوں نے شادی کر لی، مدراس میں یہ شادی بڑی سنسنی کا باعث ہوئی تھی اور اس جوڑے کو بیشمار تحائف پیش کئے گئے تھے۔

بچوں کی دنیا

بہادر دوست

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شہر میں دو دوست کرشن اور سلیم رہتے تھے۔ وہ دونوں بہادر اور نڈر تھے۔ کرشن کی عمر تقریباً ۱۴ سال کی تھی اور سلیم اس سے ایک سال چھوٹا تھا یہ دونوں شہر کے ایک اسکول میں آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ اور آپس میں بڑی محبت اور پیار سے رہتے تھے۔

ایک روز چھٹی کے بعد دونوں دوست شام کے وقت سائیکل پر سوار ہو کے سیر کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد دونوں نے شہر کی سڑک کو چھوڑ دیا اور جنگل جانے والے کچے راستے پر ہو لئے۔ اس سڑک کے دونوں طرف گھنا جنگل تھا۔ یہ دونوں دوست اس راستے پر تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انہوں نے اس راستے پر ایک کھڑی ہوئی موٹر دیکھی۔

پہلے تو دونوں دوست اس موٹر کو جنگل میں کھڑا ہوا دیکھ کر گھبرا گئے لیکن ہمت کر کے آگے بڑھے ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے اس موٹر میں ایک دس سالہ لڑکی کو رسی سے بندھے ہوئے دیکھا۔ دونوں دوستوں نے اسی وقت کھول دیا۔ پھر ان دوستوں نے اس لڑکی سے اس کے والدین کا نام پوچھا۔ لڑکی نے جواب دیا کہ میرا نام رادھا ہے اور میں اس شہر کے رائے صاحب لالہ گھنشام داس کی لڑکی ہوں۔ آج شام کو جبکہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ پانچ چھ آدمی ایک موٹر میں آئے اور مجھے زبردستی اس میں بٹھا کر یہاں لے آئے اور میرا سارا زیور جو میں نے پہن رکھا تھا چھین لیا اور اس جنگل میں چلے گئے ہیں۔ وہ تھوڑی دیر میں مجھے لینے کے لئے یہاں آئیں گے"۔

یہ سننے کے بعد تھوڑے دیر تو یہ سوچنے لگے۔ پھر کرشن نے سلیم سے کہا کہ سائیکل پر بٹھا کر اس لڑکی کو رائے صاحب کے پاس لے جاکر سارا حال سنا دینا اور پھر پولیس کو ساتھ لے کر جلد آنا۔ میں یہاں ڈاکوؤں کا سراغ لگاؤنگا۔

یہ سنکر سلیم رادھا کو بائیسکل پر بٹھا کر شہر طرف روانہ ہوا اور کرشن ڈاکوؤں کی تلاش کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تلاش کرتا کرتا درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس پہنچا وہاں اس نے دیکھا کہ ایک تہ خانہ میں تقریباً ۱۰ آدمی لڑکی سے چھینا ہوا زیور تقسیم کر رہے ہیں اور لڑکی کو لانے کی بابت بھی کچھ آدمی بات کر رہے ہیں۔ زیور تقسیم کرنے کے بعد انھوں نے اپنے ہتھیار الگ رکھ دیئے اور شراب پینے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نشے میں مست ہوگئے۔ اتنے میں کرشن نے سلیم کو رائے صاحب اور پولیس کے ہمراہ آتے دیکھا۔ کرشن فوراً ان کے پاس گیا اور پولیس کو اپنے ساتھ لے کر تہ خانے میں گیا وہاں پہونچنے پر پولیس نے ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا اور تلاشی لینے پر تمام مال برآمد ہوگیا۔ شہر پہونچکر ڈاکوؤں کو مجسٹریٹ نے دو دو سال کی سزا دیدی۔ رائے صاحب نے دونوں دوستوں کو ایک ایک ہزار روپیہ انعام دیا اور ان کی پڑھائی کا سارا خرچ اپنے ذمہ لے لیا۔ اگلے دن یہ واقعہ اخبار میں نکل گیا۔ اور جس آدمی نے پڑھا دونوں دوستوں کی بہت تعریف کی۔

(تعلیم و تربیت)

آزاد ہند فوج کے سپاہی

لاہور۔ ۔۔۔ آزاد ہند فوج کے ۔۔۔ سپاہی جو پنجاب میں ۔۔۔ [illegible]

پردۂ فلم
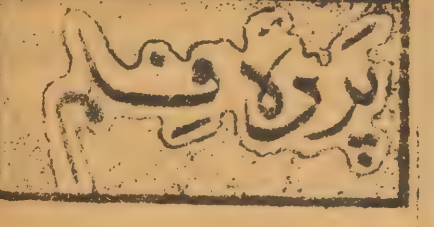
اچھوتے موضوع کی فلمیں تیار کرنے کی ضرورت

ہندوستان میں آج کل جس شدت سے تاریخی فلمی تصاویر کامیاب ہو رہی ہیں اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہندوستان کا ۔۔۔ طبقہ صرف عشق و محبت، مزاح اور ۔۔۔ تصاویر ہی نہیں دیکھنا چاہتا ہے بلکہ وہ ان کے علاوہ دیگر موضوع کی تصاویر کو بھی شوق اور دلچسپی سے دیکھ رہا ہے۔

مگر یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ ہندوستان میں تاریخی تصاویر کامیاب ہوگئی ہیں تو ہر فلم کمپنی اسی طرح تاریخی تصاویر تیار کرتی چلی جارہی ہے گویا اب تاریخ کے علاوہ فلمی تصویر کے لئے کوئی اور موضوع ہی باقی نہیں رہا ہے اور ہندوستان میں جس قسم کی فلموں کی اس وقت ضرورت ہے اس قسم کی فلمیں تیار کرنے کی جانب ان کی بالکل بھی توجہ نہیں ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ فلمی تصاویر سے ہندوستان کی سماجی اصلاح کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور اگر فلمساز سوشل تصاویر تیار کرنا شروع کر دیں تو ان تصاویر سے نہ صرف ملک و قوم کی خدمت ہوگی بلکہ فلمسازوں کو بہت کافی منافع بھی ہوگا۔

فلمی صنعت میں نئے راستے نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کی ضروریات اور رجحانات پر گہری نظر ڈال کر یہ معلوم کیا جائے کہ اس وقت حالات کا تقاضا کیا ہے اور ملک کو کس چیز کی ضرورت ہے اگر تقاضائے حالات اور ملک کی مانگ کے مطابق ہی چیز پیش کی جائے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ باعتبار مقبولیت اور آمدنی کامیاب نہ ہو۔

مثال کے طور پر ہندوستان کو اس وقت ایسی تصویروں کی بڑی سخت ضرورت ہے جن میں سماجی اصلاح کا پہلو ہو۔ فلم بین نوجوانوں کے ذہنوں کو ہندوستانی سوسائٹی کے روشن اور تاریک پہلوؤں سے آشنا کیا جائے۔ اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ فلمسازی کو معاشرتی اصلاح کے لئے پلیٹ فارم بنا دیا جائے اور فلمی تصاویر کی دلکشی کو ختم کر دیا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی سماجی زندگی کے پیچ و خم میں دنیا کے بہترین دلگداز اور پرکشش افسانے مل سکتے ہیں اور زندگی میں موثر فلمی افسانوں کے لئے اس قدر زیادہ مواد موجود ہے کہ اگر ہندوستانی فلمساز اس کی طرف متوجہ ہوں تو ان کو فلمی تصاویر کے لئے شاہکار کہانیاں دستیاب ہو سکتی ہیں۔

برطانیہ نے ہنگری کی حکومت مان لی

لندن ۱۷ نومبر۔ لندن میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت ہنگری کے ساتھ براہ راست تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہے حکومت ہنگری کے نمائندہ کا وہی درجہ ہوگا جو حکومت اٹلی کے نمائندہ کو حاصل ہے۔

جنگی جہازوں پر اٹیم بم کا تجربہ

لندن ۱۷ نومبر۔ یہ جاننے کے لئے کہ اٹیم بم کے اس زمانہ میں کس قسم کے جنگی جہاز بننے چاہئیں برطانیہ کا شاہی بحری بیڑہ دو ماہ کے اندر ۔۔۔ ڈبکی کشتیاں ڈبوئے گا اور ان کو اٹیم بم کے ذریعہ تباہ کرے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ میں امریکہ جاپان کے جنگی جہازوں ۔۔۔ [illegible]

کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اقوالِ زریں

جب انسان کو کوئی تکلیف یا ضرر پہونچتا ہے تو سوتے بیٹھتے اور اٹھتے ہم کو پکارتا ہے اور جب ہم اس تکلیف یا ضرر کو دور کر دیتے ہیں تو ایسا چلنے لگتا ہے گویا اس نے ہم کو تکلیف کے وقت پکارا ہی نہ تھا۔۔۔ (فرمانِ آلہی)

اُس شخص سے زیادہ گمراہ کن اور کون ہوسکتا ہے جو اپنی نفسانی خواہش کا تابع ہو اور حکم آلہی پر نہ چلے۔

اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ نیک سلوک کرے تو تم کو اس کے نیک سلوک کو کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا میں احسان فراموشی سب سے بڑا گناہ ہے۔

خوش حالی اور تنگدستی کی حالت میں خدا کو نہ بھولو کیونکہ تم اُسے فراموش کرکے دنیا میں کبھی راحت نہ پاؤگے اور راحت اگر ملی تو وہ دیرپا نہ ہوگی۔

اپنی غلطی اور بُرائی کو کبھی فراموش نہ کرو کیونکہ اگر تم غلطی کو فراموش کردوگے تو دوبارہ غلطی اور برائی کرنے کا امکان ہے۔

اگر کسی سے قرض لو تو اس کی ادائیگی کو فراموش نہ کرو کیوں کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ممکن ہے کہ ضرورت کے وقت پھر تمہیں ایک پائی بھی نہ مل سکے اسلئے ادائیگی قرض وقت پر کرو!

موجِ تبسم

ایک بوڑھے آدمی کا ڈاکٹری معاینہ ہو رہا تھا ڈاکٹر نے معاینہ کے بعد دیکھا کہ بوڑھے کی صحت بہت اچھی ہے اس نے ذرا تعجب سے پوچھا،

"بڑے صاحب! تم نے اپنی عمر کیا بتائی تھی

بوڑھا:- ۸۳ سال

ڈاکٹر:- تمہاری صحت تو بہت اچھی ہے اگر تم اپنی عمر کو بھی بتاتے تو بھی یقین کرلیتا، یہ بتاؤ تمہاری صحت کا راز کیا ہے؟

بڈھا:- ڈاکٹر صاحب بات یہ ہے کہ جب ہماری شادی ہوئی تھی تو ہم میاں بیوی نے ایک معاہدہ کیا تھا۔

ڈاکٹر:- کیا معاہدہ کیا تھا؟

بڈھا:- وہ یہ کہ جب میری بیوی کو کسی بات پر غصّہ آئے تو وہ منہ سے کچھ نہ کہے اور چپ چاپ باورچی خانے میں چلی جائے۔ جب یہ غصّہ ٹھنڈا ہوجائے تو پھر واپس آجائے، اور اسی طرح جب میرا پارہ تیز ہو تو پھر میں بھی منہ سے کچھ نہ کہوں اور گھر سے باہر نکل جایا کروں اور غصّہ ٹھنڈا کرکے واپس آجایا کروں"

ڈاکٹر:- مگر اس بات کا تمہاری صحت سے تو کوئی تعلق سمجھ میں نہیں آتا۔

بوڑھا:- اس معاہدہ کی وجہ سے میری عمر کا زیادہ حصّہ گھر کی چہار دیواری میں بسر ہونے کی بجائے کھلی ہوا میں باہر گذرا، اور یہی میری صحت کا اصلی راز ہے"

عجیب معلومات

وہ علاقہ جہاں عورت مرد کا اغوا کرتی ہے

مردوں کے علانیہ اغوا کرنے کی یہ کیفیت ہے کہ جو آپ نے کبھی سنی نہ ہوگی اور آپ یہ بات پہلی بار سن رہے ہیں۔ دنیا میں ایک علاقہ ایسا ہے۔ کہ جہاں عورتیں مردوں کو بھگاتی ہیں اور عورتوں کے اس طرح مردوں کو بھگانے کی جرآت کرے کہ بغیر اس طرح مرد کے اغوا کے مرد عورت کی شادی نہیں ہوتی رہے۔

یہ علاقہ افریقہ کے وسطی حصّے میں واقع ہے اس علاقہ کا رواج یہ ہے کہ جب مرد عورت بالغ ہوجاتے ہیں تو ایک دوسرے کو منتخب کرلیتے ہیں تو عورت اس مرد کو اس کے گھر سے بھگا کرلے جاتی ہے اور اس عورت اور اس کے منظور نظر مرد کے اپنے اپنے گھروں سے غائب ہوجانے کے بعد یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ شادی کرنے گئے ہیں۔ چند دنوں کے بعد یہ دونوں شادی کرکے واپس آجاتے ہیں اور ان کے استقبال کے لئے دونوں خاندان والے مشترکہ طور پر ایک نہایت شاندار تقریب مناتے ہیں۔ اور عمدہ عمدہ قسم کے کھانے پکاتے اور دعوتیں کھلاتے ہیں۔

افسانہ

بچھڑے ساتھی

دو محبت کرنے والے دلوں کی دلچسپ کہانی

(از مہر پروین صاحبہ)

ناگہانی حالات دو انسانوں کو جو ایک دوسرے کے ہو چکے تھے۔ بے رحمی کے ساتھ ایک دوسرے سے بچھڑا دیا تھا۔ پھر انہی حالات نے ان کو ملا دیا۔ یہ مہر پروین صاحبہ کے اس افسانے کا لب لباب۔ اُمید ہے کہ یہ افسانہ پسند کیا جائیگا۔ ایڈیٹر

"ماسٹر جی آگئے! ماسٹر جی آگئے!!"

بچوں نے کشور کا تانگہ دروازے کے آگے رُکتا دیکھ کر شور مچا دیا اور خوشی سے چہچہاتے ہوئے تانگے کے گرد جمع ہوگئے۔

رجنی بابو باہر آگئے ——— "اخاہ۔ ماسٹر صاحب ہیں! وطن ہو آئے۔ کیا ریل سے سیدھے ادھر آرہے ہیں؟"

"جی ہاں" "کچھ بچا کھچا سامان وطن میں ایک کوٹھری میں بند پڑا تھا۔ وہ لے آیا ہوں۔"

"اچھا کیا۔ اب آپ میرے پاس رہیں گے تو مجھے بچوں کی تعلیم کی طرف سے بھی اطمینان ہوجائیگا اور آپ کو کھانے پینے کے معاملے میں بھی گھر کا سا آرام رہے گا۔ وہ جو کمرے آپ نے لے رکھا تھا۔ وہاں رہنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ ارے ماتادین! دیکھو ماسٹر جی کا سامان اس کمرے میں رکھو جس کا دروازہ تو بند ہے نا؟ اچھا۔ چلو اوٹھاؤ۔"

"نمستے ماسٹر جی"

"اوہ! کمل!! نمستے۔ اچھے تو ہو"

"جی ہاں۔ مگر روز آپ یاد آتے تھے کہ ماسٹر جی اب آئیں اب آئیں۔ پھر سوچا بھئی ماسٹر جی اپنے وطن گئے ہیں اور کہا کرتے تھے کہ مجھے وطن چھوڑے کئی برس ہوگئے ہیں تو اب کچھ دن وہاں رہ کر ہی آئیں گے!"

"وطن میں تو میرا اب کوئی بیٹھا ہے کمل بس یہ سامان لانا تھا۔ مالک مکان گیا ہوا تھا۔ اس کے انتظار میں کئی دن لگ گئے۔ کہو تم نے پیپر کیسے کئے؟"

"جی۔ بہت اچھے۔ بھلا آپ کا شاگرد اور پیپر بُرے کرکے آئے"

"اچھی پوزیشن آجائے گی؟"

"اُمید تو ہے۔ یہ ٹرنک تو آپ کا بہت خوبصورت ہے۔ اس میں کیا ہے؟ کپڑے؟"

"نہیں۔ اور کچھ چیزیں ہیں مختلف قسم کی" کہتے ہوئے کشور نے ٹرنک کھولا۔

"کتابیں ہیں" کمل نے خوش ہو کر کہا۔

"میں آپ کی اجازت سے دیکھ سکتا ہوں"

"کیوں نہیں"

"اس بکس میں کیا ہے ماسٹر جی؟"

"ارے اسے رکھ دو اس میں کچھ نہیں ہے"

چھوٹا انیل بھی ہنستا ہوا کمرے میں آگیا تھا۔ بولا۔ "اس میں تو کوئی اچھی چیز معلوم ہوتی ہے۔ بڑا سندر بکس ہے۔ دکھلایئے ماسٹر جی"

"ارے بھائی۔ اس میں ریکارڈ ہیں۔ لاؤ مجھے دو"

"اچھا تو لایئے دو ایک ریکارڈ بجائیں۔ ماتادین ذرا اٹھا لاؤ گراموفون ہمارا"

گراموفون پر ریکارڈ چڑھا دیا گیا۔

"میرے بچھڑے ساتھی تری یاد ستائے"

کشور کو ریکارڈ کا نغمہ شروع ہوتے ہی ایسا محسوس ہوا گویا دل پر چوٹ سی لگنی شروع ہوگئیں۔ زندگی کی تصویریں اسے کمرے کی فضا میں تیرتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔

وطن میں ———

اس کا ایک دوست تھا۔ رمیش۔ کشور اور ساتھ میں رمیش ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے گہرے دوست بن گئے تھے۔ رمیش کی ایک بہن تھی سدھا۔ کشور تقریباً روزانہ رمیش کے گھر جاتا تھا۔ اور گھنٹوں وہاں بیٹھا رہتا تھا۔ سدھا اور کشور پہلے مانوس ہوئے۔ پھر وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے۔

"ریکارڈ تو بہت اچھا ہے ماسٹر جی ———"

کمل کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

"ہاں۔" اس نے جواب میں کہا۔

مگر ایک لمحہ بعد وہ پھر اسی زندگی کے واقعات کے تصور میں ڈوب گیا۔ جن کی ایک کڑی یہ ریکارڈ تھے۔ ان دنوں کشور انٹر میں پڑھتا تھا۔ سدھا نویں جماعت میں تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دل سے پیار کرتے تھے۔ ایک دن ایک دوسرے کی صورت نہ دیکھتے تو بیقرار ہوجاتے۔ اور دل میں ٹیس اوٹھنے لگتی۔

امتحان کا زمانہ آیا تو رمیش کی ماتا نے کہا "بٹیا کشور، ایک آدھ گھنٹہ سدھا کو پڑھا دیا کرو۔ رمیش سے کہتی ہوں تو وہ سنتا ہے نہیں۔ امتحان سر پر آپہونچا ہے اور سدھا کی انگریزی کی جو کمزوری ہے وہ ابھی دور نہیں ہوتی ہے"

"میرے بچھڑے ساتھی تیری یاد ستائے"

ریکارڈ الاپ رہا تھا۔

کشور کو دل میں ایک دردانگیز چبھن محسوس کرتے ہوئے کشور کو یاد آیا۔

وہ سدھا کو پڑھانے لگا۔ سدھا امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوئی۔ امتحان کے بعد چھٹیوں میں کشور کا سارا وقت سدھا ہی کے پاس کٹتا۔ اسے گانا سننے کا بڑا شوق تھا۔ کشور نے اپنا گرافون اور ریکارڈ لاکر اس کے ہاں رکھ دیے تھے۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد سب گرافون کے گرد بیٹھ جاتے اور تازہ فلمی گانوں کے ریکارڈ لگائے جاتے۔ کشور کسی عمدہ گانے پر جھومتے ہوئے نظریں اوٹھا کر سدھا کی طرف اوٹھا کر دیکھتا تو دونوں کی نظریں ٹکرا جاتیں۔ کیونکہ وہ بھی اس کی طرف دیکھتی اور ساڑھی کو ٹھیک کرکے سنبھل کے ہو بیٹھتی۔

"دیدی کہہ رہی ہیں اس ریکارڈ کو ذرا پھر بجا دو" چھوٹے انیل نے اندر سے آکر کہا۔

یہ الفاظ کشور کے کانوں میں پڑے، مگر وہ اس وقت اپنی سدھا کے تصور میں ڈوبا ہوا تھا۔ کہ ذہن اور کسی کے بارے میں سوچنے کو تیار ہی نہ تھا۔

تصور کی آنکھ سے وہ بیتے ہوئے دنوں کی تصویر دیکھ رہا تھا۔

کشور اور سدھا یہ سمجھ رہے تھے کہ محبت نے ان کے دلوں کو ملا دیا ہے تو اب وہ زندگی بھر ایک دوسرے سے نہ بچھڑیں گے۔ مگر دفعتاً حالات کی آندھی نے ان کے حسین خوابوں کو برباد کرکے رکھ دیا۔

دوستوں کے اصرار پر کشور ان کے ساتھ دو مہینے کے لیے کشمیر چلا گیا۔ واپس آیا تو اس نے دیکھا محبت کی دنیا اُجڑ چکی ہے۔ شہر میں وبا پھیلی ہے۔ اس میں دو تین دن کے اندر اندر کشور کا دوست رمیش اور اسکی ماتا دونوں چٹ پٹ ہوگئے۔ رمیش کے چچا بھاوج اور بھتیجے کی ناگہانی موت کی خبر سُن کر آئے اور بھتیجی کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(باقی صفحہ ۵ کالم پر ملاحظہ ہو)

مرکزی اسمبلی کے مسلم ووٹروں کے نام

ڈاکٹر محمد حماد فاروقی بیرسٹر ایٹ لا کا کھلا خط

مکرمی و محترمی، السلام علیکم و اللہ مکم دمعنا،۔

جمعیۃ العلماء، مومن کانفرنس، جمعیۃ احرار و مسلم مجلس اور مسلمانان ہند کے خادم ہونے کی حیثیت سے ان جماعتوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق اور ان کے حکم کی تعمیل میں مجھے ہفت شہری حلقہ سے مسلم پارلیمنٹری بورڈ نے جو ان جماعتوں کی متحدہ جماعت ہے نواب اسمٰعیل خانصاحب ساکن میرٹھ کے خلاف مرکزی اسمبلی میں نامزد کیا ہے، اس حلقہ میں آپ کا ووٹ بھی ہے، میری تمنا تھی کہ فرداً فرداً آپ کی خدمت میں خود حاضر ہوتا لیکن سات شہروں میں میری حاضری اس طور پر عملاً ناممکن ہے۔ اس طور پر عملاً ناممکن ہے۔ اس لئے اس عریضہ کے ذریعہ سے حاضر خدمت ہو رہا ہوں، ووٹ ایک دینی اور دنیوی فریضہ ہے اور مسلمان کے لئے یہ ایک امانت ہے جو صرف اللہ کی راہ میں ایمانداری سے صرف کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک شہادت ہے ایمان کی اور اظہار ہے ایک قوت کا جس کے ذریعہ سے آپ مسلمانان ہند کی قسمت کا فیصلہ کریں گے میں صرف چند باتیں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) مسلم لیگ کا مذہبی سیاسی اور اقتصادی پروگرام کیا ہے، آج تک اس کے متعلق ایک لفظ بھی اراکین و لیڈران مسلم لیگ نے نہیں فرمایا۔ مسٹر محمد علی جناح نے صرف یہ پروگرام بتایا کہ "میں مسلمان اقلیتوں کے صوبوں میں ان کی آخری رسم قربانی اور تدفین ادا کرتے آیا ہوں، اور ۳ کروڑ مسلمانوں کو ۷ کروڑ مسلمانوں پر قربان ہونے کی دعوت دیتا ہوں" اس سے ۷ کروڑ مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوگا، یہ ایک ایسا راز ہے جو آج تک نہ کھلا۔ یعنی ۳ کروڑ مسلمان جناح صاحب کی اس اسکیم کے نذر ہوگئے اور وہ انکا مذہب، ان کا تمدن، ان کی تہذیب، ان کی امان، حتیٰ کہ ان کی زلیست کا سوال بہ حیثیت ایک ملت اسلامیہ کے خطرہ میں آگیا اور نتیجہ کیا نکلا کہ ملت اسلامیہ کو اقلیت کے صوبوں میں ختم کرنے کے بعد بھی کوئی مسلم انڈپنڈنٹ اسسٹنٹ پنجاب وغیرہ میں وہ نہ بنا سکے، اس لئے کہ مردم شماری کے لحاظ سے ۵۴ فیصدی ہندو اقلیتوں کے خلاف وہ کچھ نہیں کرسکتے خصوصاً جب اس ۴۵ فیصدی کے پاس اثر و دولت ۵۵ فیصدی مسلمانوں سے زیادہ ہے، آپ غور فرمائیں کہ پنجاب سندھ وغیرہ میں جو پوزیشن آج ہے بعینہ وہی پوزیشن اقلیتوں کے قربان کرنے کے بعد بھی رہتی ہے، پھر اس قربانی کے کیا معنی؟

(۲) لیگ کی اسکیم میں اقلیت کے صوبوں میں مسلمانوں کا کوئی ہاتھ صوبائی حکومت میں باقی نہیں رہتا، اور تنفر کا جذبہ ہندوؤں میں پیدا کرکے اور ان کے ہاتھ میں مطلقاً حکومت دیکر مسلمانوں کو فنا کیا جا رہا ہے۔

(۳) کہا جاتا ہے کہ اقلیتوں کے مسلمانوں کے ظلم کا جواب ہم پنجاب وغیرہ سے بذریعہ پاکستان دیں گے، اوّل تو مذہباً ظلم کسی بے گناہ پر جائز نہیں، اگر پنجاب وغیرہ کا ہندو بے قصور ہے تو کس طرح مسلمان اور اس کو دار پر اسلئے چڑھا سکتا ہے کہ اقلیتوں میں مسلمان دار چڑھا دیا گیا، دوسرے آج کے پوزیشن میں اور آیندہ کے پوزیشن میں پنجاب وغیرہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جب آج آپ اس قابل نہیں تو بغیر پوزیشن کے لائے ہوئے آپ اس وقت کیسے اس قابل ہو جائیں گے؟ اور آپ کی اسکیم میں تبادلہ آبادیات کی ہی کوئی اسکیم نہیں ہے بلکہ لیگ تبادلۂ آبادیات کے خلاف ہے، اور پاکستان بغیر تبادلہ آبادیات کے ایک لفظ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۴) لیگ کی اسکیم میں غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے کی تجویز ہے کہ کبھی اتفاق نہ ہونے دو اور کبھی آزادی کو قریب نہ آنے دو۔

(۵) غور فرمائیے کہ تفرقہ میں کس کا مفاد پوشیدہ ہے، "اتحاد کو توڑو اور حکومت کرو" انگریزی پرانی مثل ہے

(۶) مسلمانوں نے حکومت انگریز کے حوالے کی، مسلمانوں کا فرض ہے کہ اُسے وہ پھر واپس لیں۔

(۷) کیا اسلام غلامی میں زندہ بھی رہ سکتا ہے، حتیٰ کہ آپ کا قانون بھی مسلم لا نہیں بلکہ اینگلو مسلم لا ہو کر رہ گیا یعنی دین میں رخنہ پڑا اور ہم آپ کھڑے دیکھتے رہے۔

(۸) آپ کی غلامی ممالک اسلامیہ کی غلامی کا باعث ہے آپ کے سپاہی مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں اور صرف ۱۳ سے ۱۶ روپیہ ماہوار کے لئے۔

یہ عریضہ بہت طویل ہوتا جاتا ہے اور سیکڑوں چیزیں اس سلسلہ میں عرض کرنے سے رہی جاتی ہیں، مگر مجبوری ہے، میں صرف دعوت فکر آپکو دے رہا ہوں کہ آپ خود ان چیزوں پر غور فرماکر اس کا فیصلہ کریں کہ ووٹ آپ کسے دیں گے۔ اب صرف اتنا اور عرض کرنا ہے، آپکے نمائندہ کا فرض یہ ہے کہ وہ اسمبلی میں آپ کے حقوق کی حفاظت کرے۔ جناب نواب اسمٰعیل خاں صاحب مختلف کونسل اور اسمبلیوں میں آپ کی طرف سے بھیجے گئے لیکن مجھے وہ یا اور کوئی صاحب بتادیں کہ انھوں نے اپنی ابتدائے سیاسی زندگی سے لیکر آج تک کونسی بندگی آپ کی کی، ایک رزولیوشن، ایک تقریر، یا کوئی اور مفید بات آج تک انھوں نے اسمبلی میں کی؟ عام مسلمانوں کی کسی جدوجہد میں آج تک شریک ہوئے؟ کبھی کوئی خطرہ کی صورت آج تک اپنے سامنے آنے دی؟ آج فلسطین کا نام لے کر ووٹ مانگا جاتا ہے جب سب سے پہلی آل انڈیا فلسطین کانفرنس بنی اور دہلی میں اس کا جلسہ ۳۶-۱۹۳۵ء میں ہوا تو کیا آجکل کے کسی رکن مسلم لیگ نے اس میں شرکت کی؟ مجھے اس کمیٹی کے ادنیٰ خادم ہونے کا فخر حاصل تھا اور پبلک تقریریں میں نے میرٹھ اور مختلف مقامات میں کیں، اُس وقت نواب صاحب قبلہ کہاں تھے جب آپ کے پڑوسیوں پر بم باری "کومکائی" (سرحد) میں ہوئی تو اس سلسلہ میں لکھنؤ میں سب سے پہلی آواز حکومت کے خلاف گنگا پرشاد میموریل ہال میں اٹھانے کا فخر مجھے حاصل ہوا، گڑھوال کے مسلمان سپاہیوں پر جب ظلم ہوا تو اس کے خلاف الہ آباد میں آپ کے خادم نے آواز بلند کی، مجھے یہ زیبا نہیں کہ میں اپنی خدمات کا اعادہ کروں۔ اس لئے اس دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ اھدنا الصراط المستقیم

(آپکا خادم) محمد حماد فاروقی

کہاں کسی کو پتہ نہ تھا۔ محلے میں کسی نے سدھا کے بیچا کا پتہ معلوم نہ کیا اور نہ پہلے سے کسی کو معلوم تھا۔ کشور کو سدھا سے بچھڑنے کا احساس کر کے یہ معلوم ہوا گویا ناگہانی حالات نے اس کے ارمانوں کو بیدردی کے ساتھ کچل کر رکھ دیا۔ کئی دن تک اسے سدھ نہ رہی کہ کیا کھایا پیا یا کس حال میں ہے۔ اور اس کے بعد بھی سدھا کے چھوٹ جانے کا گہرا زخم بھر نہ سکا۔ اس شہر سے کشور کا دل بیزار ہوگیا۔ ہر گھڑی سدھا کے ساتھ گذرے ہوئے پُرمسرت دنوں کی تصویریں اس کے سامنے چلی آتیں۔

بجے ریکارڈ بجا رہے تھے۔ مگر کشور گذری ہوئی زندگی کے تصورات میں ڈوبا ہوا بیٹھا تھا۔

اس کے بعد کی زندگی ——

اس نے وطن چھوڑ دیا۔ ماں باپ کا انتقال پہلے ہی ہو چکا تھا۔ ایک رشتہ دار کے ساتھ رہتا تھا۔ اپنا سامان ایک کوٹھری میں بند کرکے وہ وطن چھوڑ کر یہاں چلا آیا۔ ایک دوسرے شہر میں اور لڑکے پڑھاتے ہوئے بی۔ اے کی تعلیم میں لگ گیا۔

" دیدی تم وہاں کواڑوں کے پیچھے کیوں کھڑی ہو" چھوٹے انیل نے کہا۔ اندر آجاؤ۔ ہمارے ماسٹر جی ہیں"۔

کشور نے خود سے پوچھا۔ یہ دیدی کون ہیں؟ رجنی بابو کی تو کوئی بیٹی نہیں ہے"۔

اُوں کہتے ہوئے انیل نے صحن کی طرف کھلنے والے دروازے کے کواڑ کھول دیے۔

کشور نے چونک کر دیکھا سدھا!! اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔

کشور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے منہ سے نکلنے کو تھا۔ سدھا تم یہاں کہاں! مگر وہ نزاکت حالات کا احساس کرکے خاموش ہوگیا۔

" سدھا دیدی کا بیاہ ہو رہا ہے"۔

انیل کے منھ سے یہ سُن کر کشور نے چونک کر اسے دیکھا۔ تو گویا رجنی بابو نے میری درخواست کو ٹھکرا دیا۔ کشور سامان باندھکر فارغ ہی ہوا تھا کہ رجنی بابو نے دروازے پر آکر پکارا ——

" ابھی تک روشنی نہیں جلائی۔ کشور بابو ذرا باہر تو آئیے"۔

" آیئے"۔ جب کشور دروازے میں پہونچا تو انھوں نے گھر میں اندر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ اندر آجائیے"۔ لو جی یہ ہیں کشور بابو دیکھ لو"۔

ایک بوڑھی عورت صحن میں کھڑی مسکرا رہی ہے اور اس کے پہلو میں سدھا کھڑی ہے۔ کشور سے نظریں ملتے ہی۔ اس نے شرما کر گردن جھکالی۔

رجنی بابو کہہ رہے تھے۔ تمھاری بھتیجی کے لیے میں نے یہ لڑکا انتخاب کیا ہے اس نے بی۔ اے پاس کرلیا ہے اور عنقریب میں اس کی نوکری لگوا دوں گا سدھا۔ ارے کہاں گئی سدھا۔

سب ہنسنے لگے۔ کشور کو اس وقت گھر کے در و تک ہنستے دکھائی دے رہے تھے۔

۴۴ کامرس کی چار سیٹوں اور زمینداروں کی دو سیٹوں کے لئے بھی کانگرسی اُمیدوار بلامقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔

۴ سیٹوں میں سے ۲۶ کے لئے اب تک کانگرسی امیدوار بلامقابلہ منتخب ہو چکے ہیں گویا صرف ۲۵ جنرل سیٹوں کا انتخاب باقی رہ گیا ہے ۴۴

٭ اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جاوا کے وسطی شہر سمارنگ میں صورت حالات تشویشناک ہو رہی ہے کیونکہ وہاں انڈونیشین انتہا پسندوں کا رویہ بہت جارحانہ ہو رہا ہے۔ انڈونیشین ریڈیو کے ایک براڈکاسٹ میں برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کیا گیا اور اپیل کی گئی ہے کہ سمارنگ میں قوم پروروں کی امداد کے لئے کمک بھیجی جائے۔ برطانیہ فوجیں شہر کے مخدوش علاقوں کو صاف کر رہی ہے۔ انڈونیشین گورنر کو گرفتار کر لیا گیا ہے ایک اتحادی اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ جاوا اور سماترا میں امن ہے۔

بٹاویا کے علاقہ کرامت میں گیس کیس گولی چل رہی ہے۔ بٹاویا کے ایک بڑے حصہ پر انڈونیشنوں کا قبضہ ہے وہاں اس وقت ایسی خطرناک صورت ہے کہ کبھی بھی حالات سنگین ہو سکتے ہیں۔

۳۲ کانگرسی اُمیدوار بلامقابلہ منتخب

دہلی ۲۰ر نومبر۔ مرکزی اسمبلی کی ۵۱ جنرل

انڈونیشنوں نے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا!

بٹاویا۔ ۲۰ر نومبر۔ انڈونیشیا میں لڑائی کی آگ ابھی تک بھڑک رہی ہے۔ کل رات بٹاویا میں لڑائی چھڑ گئی۔ جبکہ ایک برطانی دستے سے انڈونیشی وطن پرستوں کا ٹکراؤ ہوگیا ابھی تک یہ معلوم نہ ہوسکا۔ کہ کتنے اشخاص ہلاک ہوئے لیکن انڈونیشنوں کی بہت سی لاشیں سڑک پر پڑی دیکھی گئیں۔ رائٹر کا ٭

آزاد ہند فوج کے وہ نظر بند جن کے خلاف مقدمے چلنے والے ہیں

دہلی۔ ۹ر نومبر۔ غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آزاد ہند فوج کے مندرجہ ذیل افسران اور دوسرے ممبران اس وقت ہندوستان کے مختلف نظر بند کیمپوں میں بند ہیں اور ان کے خلاف عنقریب مقدمہ چلایا جانے والا ہے:۔

(۱) لفٹننٹ کرنل لوکناتھن (۲) لفٹننٹ کرنل۔ این ایس گل۔ (۳) لفٹننٹ کرنل بھونسلے (۴) میجر این ایس بھگت (۵) میجر ریاض (۶) میجر شبن سنگھ۔ (۷) کپتان گرتھ سنگھ (۸) کپتان سوسندرن۔ (۹) کپتان ابردھن الدین (۱۰) کپتان نیوم (۱۱) کپتان جہانگیر (۱۲) کپتان ابراہیم (۱۳) کپتان عبدالرشید (۱۴) کپتان عزیز احمد (۱۵) کپتان احسان قادر (۱۶) آر۔ ایس۔ ارشد (۱۷) کپتان منگل سنگھ (۱۸) لفٹننٹ لکھو سنگھ (۱۹) کپتان حبیب الرحمان (۲۰) کوکر سنگھ (۲۱) کبیر سنگھ (۲۲) برہمدیو پاٹھک (۲۳) موہن سنگھ (۲۴) نارا سنگھ۔ (۲۵) ایس۔ این چوپڑہ (۲۶) گوتم شری بھگوت (۲۷) پی۔ ڈی شوری (۲۸) اتما سنگھ (۲۹) مان سنگھ (۳۰) کرتار سنگھ (۳۱) کرتار سنگھ پردیسی (۳۲) میلا سنگھ (۳۳) میجر اونکار سنگھ (۳۴) ہوشیار سنگھ (۳۵) پی۔ جی۔ گودا (۳۶) نانک سلطان سنگھ (۳۷) کنول سنگھ (۳۸) کیسری چند شرما (۳۹) نکا رام (۴۰) دریاؤ سنگھ (۴۱) مان بہادر گورکھا (۴۲) شیو چرن سنگھ (۴۳) چنچل سنگھ (۴۴) جمعدار اتم سنگھ (۴۵) جمعدار فتح خان (۴۶) صوبیدار سنگھارا سنگھ۔

ان کے علاوہ چند شہری بھی گرفتار ہیں اور ان کے خلاف بھی مقدمہ چلائے جانے کی اُمید ہے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

کانجی لال۔ چکرورتی۔ پریتم سنگھ مسافر لفٹننٹ کرنل بھونسلے مہاراجہ بڑودہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ کپتان بہردن الدین نواب چترال کے اور کا کر سنگھ اور کبیر سنگھ مسٹر سبھاش چندر بوس کے باڈی گارڈ تھے۔

مندرجہ بالا فہرست میں تقریباً ۲۰ افسران اس وقت لال قلعہ میں بند ہیں اور ان کو چارج شیٹ بھی مل گئے ہیں۔ دوسرے لوگ دوسری جیلوں میں ہیں۔ لال قلعہ میں ان کے علاوہ ہندوستانی آزاد فوج کے تقریباً دو صد ممبران لال قلعہ میں نظر بند ہیں۔

آزاد ہند فوج کے سات آدمیوں کو پھانسی

نئی دہلی ایک گورنمنٹ پریس نوٹ مظہر ہے کہ سبھاش چندر بوس کی انڈین نیشنل آرمی کے ۷ آدمیوں کو جو جنگی حلقہ سے گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کو پھانسی دے دی گئی ہے

کمیونک میں آگے کہا ہے کہ اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ آئی این اے کے ہزاروں آدمیوں کو پھانسی دے دی گئی ہے۔ جبکہ واقعات یہ ہیں کہ رنگون کو فتح کرنے کے بعد آئی۔ این۔ اے کے تمام افسران اور آدمیوں کا ساتھ وہی سلوک کیا گیا ہے۔ جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ۲۷ر اگست کے کمیونک میں درج ہے۔ وہ پالیسی رحم کی ہے جب تک کہ ان کے خلاف ہندوستانی فوجیوں کے قتل کا الزام نہ ہو اور ان میں بہت سوں کو چھوڑا جا رہا ہے۔ اور دوسروں پر مقدمات چلانے کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔

رنگون کے فتح ہونے سے پہلے جبکہ لڑائی جاری تھی آزاد ہند فوج کے ۲۰ آدمی اتحادیوں کے خلاف جاپان کی طرف سے لڑتے ہوئے مورچوں پر پکڑے گئے۔ ان پر مقدمہ چلے اور وہ مجرم قرار دیئے گئے۔ ان میں سے ۷ آدمیوں کو سزائے موت کا حکم ہوا اور ان کو پھانسی دے دی گئی۔ باقی قید میں ہیں۔

انجمن تعمیر وطن رام پور کا انتخاب

دہلی۔ ۱۳ر نومبر۔ حسب ذیل انتخاب انجمن تعمیر وطن رام پور کا ہوا

صدر کمال الدین خان۔ نائب صدر بدھن خان۔ سکرٹری صابر شاہ جلالی۔ خازن آغا چنن۔ ممبر۔ شمشاد علی۔ عزیز خان۔ امجد علی۔

پنڈت جواہر لال کے جاوا آنے سے تمام دنیا کو فائدہ پہونچے گا!

انڈونیشین گورنمنٹ کے وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر طٰہٰ کا بیان

بٹاویا۔ ۱۷ر نومبر۔ ڈاکٹر سوکارنو کی انڈونیشن ری پبلک گورنمنٹ کے وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد طٰہٰ نے رائٹر سے ایک خاص انٹرویو میں کہا کہ اگر پنڈت جواہر لال نہرو یہاں آ جائیں تو اس سے تمام دنیا کو فائدہ پہونچے گا۔ پنڈت جی اس خاص علاقہ کے مختلف مسئلوں کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد کوئی ٹھوس مشورہ دیں گے۔ آپ نے کہا کہ بیرونی دنیا کے ساتھ سلسلہ پیام رسانی ناممکن ہو رہا ہے۔ ہم پنڈت جواہر لال نہرو سے بذریعہ تار یہاں آنے کی درخواست کی تھی۔ انھوں نے یہاں آنا منظور بھی کر لیا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کو حکومت نے یہاں آنے کی اجازت نہیں دی۔ آپ نے کہا کہ پنڈت جی کو یہاں آنے سے روکنا کوتاہ اندیشی ہے۔ یہاں کی صورت حالات کے لئے بہت زیادہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر پنڈت جی یہاں آ جائیں تو پھر ہر چیز اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں یہ ہمارے لئے بڑی خوش قسمتی کی بات ہوا گر پنڈت جی اور ہم مل کر تمام مسائل پر غور کریں گے اور ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان تعلقات کو گہرا کریں۔

آپ نے کہا کہ میں نے پنڈت جی سے برسلز میں ملاقات کی تھی۔ ہندوستان ۱۰۰ فی صدی مکمل آزادی چاہتا ہے اور اسی طرح انڈونیشیا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر پنڈت جی یہاں تشریف لے آئیں تو ہم ان کو تمام ملک کا دورہ کرائیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ تقریریں کرائیں ڈاکٹر طٰہٰ نے انڈونیشوں کے خلاف ہندوستانی فوج کے استعمال کی مذمت کی۔

جنرل ڈی گال نے استعفےٰ دیدیا

پیرس ۱۶ر نومبر۔ جنرل ڈی گال نے آج تیسرے پہر حکومت بنانے کی کوشش ترک کر دی اور کانسٹی ٹیوٹنٹ اسمبلی کو مطلع کیا کہ وہ پریسیڈنٹ کے عہدے سے استعفےٰ دے رہے ہیں۔

آزاد ہند فوج کا فیصلہ تھا کہ وہ کبھی جاپان فوج کی کٹھ پتلی بن کر نہیں رہے گی!

دہلی۔ ۲۱ر نومبر۔ آزاد ہند فوج کا اولین مقصد ہندوستان کی آزادی تھا اور وہ کسی صورت میں بھی جاپانیوں کی کٹھ پتلی بن کر نہیں رہنا چاہتی تھی بلکہ عام خیال یہ تھا کہ اگر کبھی ایسا موقعہ آجائے تو فوج کو توڑ دیا جائے۔ اُس کے تمام افسر ہندوستانی تھے اور سارا انتظام ہندوستانیوں کے سپرد تھا اور یہ فیصلہ تھا کہ جاپانیوں کے ماتحت رہ کر آزادی کی لڑائی نہیں لڑی جائے گی۔

مندرجہ بالا بیان لفٹنٹ ناگ گواہ استغاثہ نے کورٹ مارشل کے روبرو دیا جب مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے ۲½ گھنٹہ تک گواہ پر زبردست جرح کی۔ گواہ نے ایک مرتبہ اپنے پہلے بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اب یاد آیا ہے کہ اصلی جواب کیا ہونا چاہیے جس پر بہت قہقہہ بلند ہوا۔ آج کی کارروائی کافی دلچسپ تھی اور ذیرڈل کی گیلری میں موجود تھے۔

آج ہندوستانی فوجی افسر بھی انتظام پر مامور تھے۔ میں نے ایک افسر سے دریافت کیا کہ پہلے تو سب گورے تھے۔ آج ہندوستانی کیسے تو اُس نے مسکرا کر کہا "ہم پر گورنمنٹ پر پورا پورا بھروسہ ہے۔

امریکہ اور برطانیہ سے امداد کے لئے حکومت ایران کی اپیل!

طہران ۲۱ر نومبر۔ ایران میں حالات برابر سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ حکومت ایران کے ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ آذربائی جان میں بغاوت کو دور کرنے کے لئے جو ایرانی فوجیں بھیجی گئی تھیں ان کو روسی حکام نے کازدین میں روک دیا اور طہران واپس جانے کا حکم دیا۔ آج ایرانی پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس ہوا۔ خیال ہے کہ اس میں ایک مشن ماسکو بھیجنے پر غور کیا گیا۔ حکومت برطانیہ کو اس خبر کی تصدیق موصول ہوگئی ہے کہ شمالی ایران میں جہاں روس کا قبضہ ہے۔ سینٹرل گورنمنٹ کے خلاف بغاوت شروع ہوگئی ہے۔ ابھی تک حکومت ایران نے حکومت برطانیہ سے مداخلت کی کوئی درخواست نہیں کی۔ برطانیہ کا رویہ ۱۹۴۲ء کے معاہدہ پر مبنی ہوگا جس کے ذریعہ اس نے ایران کی آزادی کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لندن میں ایران کے ایک افسر نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آیا روسی حکام ایرانی فوج کو امن قایم کرنے سے روک کر بیجا مداخلت کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ روس نے یہی رویہ جاری رکھا تو حکومت ایران برطانیہ اور امریکہ سے امداد کے لئے اپیل کریگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر باغی فوج بڑھتی چلی گئی اور صورت حالات زیادہ خراب ہوگئی تو حکومت ایران طہران چھوڑ کر شمالی علاقہ میں اپنی راجدھانی قایم کریگی جہاں برطانیہ کا کنٹرول ہے۔

واشنگٹن کی ایک خبر میں بتلایا گیا ہے کہ ایران کے سفیر مسٹر حسین خان نے ایران میں بغاوت کے لئے برطانیہ اور روس کی فوجوں کی موجودگی کو قرار دیا ہے۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تردید یا تصدیق نہیں کی جا رہی ہے کہ حکومت ایران نے حکومت امریکہ سے معاملہ کو حل کرنے میں امداد کی اپیل کی ہے۔

تبریز سے ڈیموکریٹک پارٹی کے دو ایلچی طہران میں آئے تھے وہ گرفتار کر لئے گئے۔

برطانی ہوائی جہازوں نے انڈونیشیوں پر بم باری کی!

بٹاویا۔ ۲۰ر نومبر۔ انڈونیشیا کی تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں وطن پرستوں اور اتحادی فوجوں کے درمیان ٹکراؤ برابر جاری ہے۔ کل سمارنگ اور سرابایا میں انڈونیشیوں نے ہندوستانی فوج پر حملہ کر دیا۔ اس کے جواب میں برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے انڈونیشیوں پر بمباری کی۔ سرابایا میں انڈونیشین فوج کی تعداد تقریباً دس ہزار ہے جو پورے طور پر مسلح اور تربیت یافتہ ہے انگریزوں کو یہ شبہ ہے کہ انڈونیشین زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں۔ بٹاویا میں لڑائی زور پکڑتا ہوا ہے اور بنڈونگ میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے یہ ہے جاوا کی عام حالت۔ ڈچ نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ آج صبح برطانی ہوائی جہازوں نے سمارنگ پر بم باری کی۔ ہوائی جہازوں نے پانسو پانسو پونڈ وزن کے بم گرائے۔ انڈونیشیوں کو پہلے انڈونیشیوں کو پہلے وارننگ دی گئی کہ وہ اس جگہ کو خالی کر دیں جس پر انھوں نے اچانک حملہ کر کے قبضہ کر لیا ہے۔ بمباری سے پہلے انڈونیشیوں نے ہندوستانی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا تھا۔ ان کا حملہ پسپا کر دیا گیا تھا۔ اس میں پچاس اشخاص ہلاک ۵۰ زخمی ہوئے تھے اور ۱۵۰ قیدی کئے گئے تھے۔

سرابایا میں پانچویں ہندوستانی فوج کے بہت کم آگے بڑھ سکی ہے وہاں برطانی چوکیوں پر ابھی گولہ باری جاری ہے بٹاویا میں بھی کئی جگہ ٹکراؤ ہوا۔

فلسطین کے لئے برطانی تجاویز!

یروشلم ۲۱ر نومبر۔ فلسطین کے مسئلہ کے بارے میں تمام عرب ممالک اپنے اختلافات مٹا کر ایک ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ رائٹر کے اسپشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایک ہفتہ کی مسلسل کوششوں کے بعد عربوں میں اتحاد پیدا ہونے کی اُمید پیدا ہو گئی ہے یہ اصول قرار دیا گیا ہے کہ ۱۲ اشخاص پر مشتمل ایک عرب کمیٹی قایم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور مسٹر عامل بے چیرمین لیگ کونسل کے سپرد کمیٹی کے ممبر منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے آپ مختلف پارٹیوں سے نمایندہ منتخب کریں گے اس میں چھ پارٹیوں کے لیڈر شامل ہوں گے۔ م

۴ یہ کمیٹی عرب لیگ کے روبرو ایک بیان پیش کرے گی جس میں برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون کے اعلان کے بارے میں عربوں کے خیالات ظاہر کئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ عامل ردم بے نے یہ کہا کہ مسٹر بیون کے اعلان سے عرب لیگ کے ممبران کو بہت حیرت ہوئی۔ عرب لیگ مسٹر بیون کو اس رائے سے متفق نہیں ہے کہ ڈیڑھ ہزار یہودیوں کو ہمراہ فلسطین آنے کی اجازت دی جائے۔ عرب لیگ کی ایک میٹنگ سینچر کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے
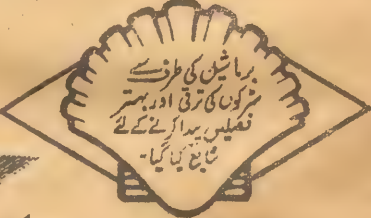
برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مالی گفتگو ختم!

واشنگٹن ۲۰ر نومبر۔ تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مالی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے اور اب بات چیت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مالی جمود پیدا ہو گیا ہے اور مالی بات چیت کے قطعی ناکام رہنے کا زبردست اندیشہ پیدا ہو گیا ہے پہلے جن امریکی حلقوں میں کچھ امید پائی جاتی تھی وہ بھی اب مایوس ہو گئے ہیں۔ اس بات چیت کو شروع ہوئے ۹ ہفتے ہو چکے ہیں امریکہ نے ۳½ ارب ڈالر قرضہ دو فیصدی سود پر دینے کی پیش کش کی تھی برطانیہ نے یہ پیش کش نامنظور کر دی ہے اور ۴ ارب ڈالر برائے نام سود پر طلب کیا ہے

مہاسبھائی اُمیدوار کانگرس کے مقابلہ سے ہٹتے جا رہے ہیں!

اکولہ (سی۔ پی) ۲۰ر نومبر۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کی اطلاع ہے کہ مہاسبھا کے بانی پنڈت مدن موہن مالویہ نے انتخابات میں کانگرس کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور وہ اپنی صحت کی نازک حالت اور بڑھاپے کے باوجود کانگرس کے ابتدائی ممبر بن گئے ہیں۔

یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کانگرسی اُمیدوار شری سسرت بوس کے مقابلہ سے ہٹ گئے اور دوسرے علاقہ سے کھڑے ہوئے ہیں۔

۴۴ اسسٹنٹ مسٹر بیکر نے آج یہ جواب ایک سوال کے جواب میں دیا۔ آپ نے کہا کہ روس کا جواب تو ملگیا مگر تسلی بخش نہیں

روس سے برطانیہ کا پروٹسٹ

لندن ۲۰ر نومبر حکومت برطانیہ نے روس سے ہنگری اور رومانیہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے کے خلاف جو پروٹسٹ کیا تھا اس کا حکومت روس نے جواب دے دیا ہے جو حکومت برطانیہ کے خیال میں تسلی بخش نہیں ہے۔ منسٹر آف ۴۴

شیعو، مسلم لیگ کے اُمیدواروں کو ووٹ نہ دو

سید علی ظہیر صاحب کی شیعہ ووٹروں سے استدعا

لکھنؤ ۱۹ر نومبر۔ سید علی ظہیر صاحب بیرسٹر صدر شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے شیعوں کے نام حسب ذیل اپیل شائع کی ہے:۔

جو فیصلہ شیعہ آل پارٹیز کانفرنس نے وسط اکتوبر میں اپنے اجلاس میں کیا تھا اس کا اعلان تمام اخبارات میں ہو چکا ہے اور سب حضرات اس سے واقف ہیں میں نے اس سلسلہ میں مسلم لیگ سے گفتگو کرنے کی کوشش کی تو مسلم لیگ کے ذمہ داروں نے خط کا جواب دینے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس کے بعد موجودہ الیکشن کے سلسلہ میں شیعہ حضرات کو چاہیئے کہ جہاں بھی وہ ووٹر ہوں مسلم لیگ کی موجودہ روش کی وجہ سے ان کے ساتھ اتحاد عمل بالکل غیر ممکن ہے۔ اس طرز عمل کا ثبوت اس طرح دیا جا سکتا ہے کہ جہاں بھی مسلم لیگ کے اُمیدوار کے خلاف کوئی دوسرا اُمیدوار میدان میں ہو مسلم لیگ کے اُمیدوار کے خلاف دوسرے اُمیدوار کو ووٹ دیا جائے۔

آزاد ہند فوج کے کوائف وحالات

کلکتہ ۱۹ر نومبر۔ غیر سرکاری ذرائع سے آئی ہوئی اطلاعات مظہر ہیں کہ اب تک تقریبًا آزاد فوج ہند کے بیس ہزار آدمیوں کو ہندوستان لایا گیا ہے اور انہیں بنگال، صوبجات متوسط، پنجاب اور صوبہ جات متحدہ نیز دیگر مقامات کی جیلوں اور کیمپوں میں رکھا گیا ہے ان میں سے کچھ آدمی رہا کئے جا چکے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ آزاد فوج کی کل تعداد تقریبًا ڈیڑھ لاکھ تھی ان میں سے ۸۰ ہزار پوری طرح مسلح تھے۔ اس مجموعی تعداد میں سے ۲۵ ہزار تو ہندوستانی فوج کے افراد تھے اور دیگر وہ ہندوستانی افراد تھے جو ملایا۔ سیام اور دیگر مقامات سے بھرتی کئے گئے تھے، اس کے علاوہ اس کے علاوہ مسٹر سوباش چندر بوس کے کہنے سے ہندوستانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنی جائدادیں آزاد حکومت کو دے ڈالیں اور انھیں مقامی باشندگان کے ہاتھ سونے کے عوض فروخت کر دیا جاتا تھا۔ اسی سونے آزاد ہند حکومت نے اپنے سکے بھی جاری کئے تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد کم از کم ۴ لاکھ ہے جنہوں نے آزاد ہند حکومت کی ہمدردی اور حمایت کی اور انھیں امداد کی سخت ضرورت ہے۔

چانگ کی فوج کی پہلی جیت

چنکنگ ۱۷ر نومبر۔ مارشل چانگ کی فوج دیوار اعظم کو توڑ کر منچوریہ میں داخل ہو گئی ہے۔ چین میں کمیونسٹ فوج کی یہ پہلی شکست فاش ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ جو ۳۰۰۰ کمیونسٹ فوج صوبہ سویان کی راجدھانی کیرسی کے پچھم میں پرتاؤ میں داخل ہو گئی تھی اس کو بھی پسپا کر دیا گیا ہے۔

امریکہ میں ہڑتال کی لہر!

لندن ۱۳ر نومبر۔ نیویارک ریڈیو نے آج کہا کہ اس وقت نیویارک میں ... ۲۷۵ سے زیادہ مزدوروں نے ہڑتال کی ہوئی ہے۔ بجلی کے کارخانوں میں مزید مزدور ہڑتال کی دھمکی دے رہے ہیں ان کارخانوں میں ۲ ½ لاکھ مزدور کام کرتے ہیں وہ اپنی اجرتوں میں دو ڈالر یومیہ کے اضافہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

فولاد کے کارخانوں میں ہڑتال ہونے والی ہے موٹروں کے کارخانوں میں ۷ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال کو ٹالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

امریکہ چانگ کی فوج کو ہتھیار سپلائی کر رہا ہے

چنکنگ ۱۶ر نومبر۔ کمیونسٹ اخبار "نیو چائنا ڈیلی نیوز" نے لکھا ہے کہ امریکہ نے ایک ہزار ٹینک مع فل چانگ کی فوج کے حوالے کر دیئے ہیں۔ ان کے علاوہ ... ۱۵۰۰ امریکن گاڑیاں اور ہزاروں ٹنک اور دیگر جانے والے ہیں۔ امریکہ چین کی فوج کے دس ہزار سپاہیوں کو ہوا بازی سکھا رہا ہے گولا بارود توپوں اور ٹینکوں سے لدے ہوئے دو امریکی جہاز ٹاکو پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۱۷ر نومبر۔ آج کے گزٹ آف انڈیا میں اعلان کیا گیا ہے کہ سرکار ہند نے لکڑی کنٹرول آرڈر منسوخ کر دیا ہے

مکمل آزادی حاصل کرنے کیلئے مصر کا عزم

قاہرہ ۱۳ر نومبر۔ شاہ فاروق نے مصر کی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مصر غیر ملکی فوجوں کو یہاں سے نکال کر اور وادی نیل کے علاقوں کو ایک کر کے اپنی آزادی پر سے تمام پابندیاں ختم کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ متحدہ ہے اور پکا ارادہ کئے ہوئے ہے حکومت مصر اس بارے میں حکومت برطانیہ سے بات چیت کر رہی ہے۔ عرب لیگ پیکٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ شام اور لبنان کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ قوت کوئی دلیل نہیں ہے۔

ملک کی اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سٹرلنگ ہنڈیوں کے بارے میں کوئی ایسا فیصلہ مصر منظور نہیں کرے گا جو اس کی مرضی کے بغیر کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت مصر بہت سے نئے ہوائی اڈے بنا رہی ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت مصر ۵ لاکھ ایکڑ آراضی چھوٹے چھوٹے کسانوں کو بہت آسان شرطوں پر تقسیم کر رہی ہے

ESTD. 1926

the J[illegible] AQ[illegible] Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سیمابی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸/ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸/ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

ہفتہ وار صدا

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۴۲ نمبر ۴۸ | کانپور شنبہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۴ھ | Cawnpore. Saturday 1st Dec 1945 | VOL. 42 NO. 48

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۴ نومبر بروز شنبہ ۸ بجے شب میں جناب گنگا دھر ناتھ صاحب فرحت ایڈوکیٹ کے دولت کدہ پر انجمن کی بزم سخن منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب ڈاکٹر ایس۔ این سکسینہ صاحب نے فرمائی ہر دلیش جی اور مسٹر میراج ہندی کے مشہور کویوں نے بھی شریک صحبت ہو کر اپنی کویتاؤں سے اہل ذوق کو محظوظ اور رونق بزم کو دوبالا کیا۔ ۱۲ بجے شب کو یہ پر لطف صحبت ختم ہوئی۔ طرحی غزلوں کا انتخاب درج ذیل ہے۔ جناب فرحت، جناب انور، جناب حکیم وفا اور جناب رزمی نے اپنے غیر طرحی کلام سے سامعین کو لطف اندوز کیا۔
ایڈیٹر

جناب مولانا سلیم ناطقی!

بوئے گل سمجھے کوئی یا خلش خار مجھے
ہر نفس عشق نہ دے لذت آزار مجھے
کرتی رہتی ہے اشارہ نگہ یار مجھے
حسن کو جام بکف دیکھ کے کرنا ہی پڑا
اپنے ہر فیصلہ پہ ہوتا ہے صیاد خفیف
بے وفائی کا ترے عہد میں دستور ہوا
غفلتوں نے تو سلایا تھا ہمیشہ کے لئے
میں زمانہ سے کروں کس کے ستم کی فریاد

کچھ چمن سے ہے بہر حال سروکار مجھے
آزماتا نہ ہو وہ حسن جفا کار مجھے
کبھی مستی ہے کبھی ہوش سزاوار مجھے
آج اقرار کے پہلو سے بھی انکار مجھے
چھوڑتا ہے کبھی کرتا ہے گرفتار مجھے
یہی دنیا نظر آتی تھی وفادار مجھے
خواب دوشیں نے مگر کر دیا بیدار مجھے
خود زمانہ نظر آتا ہے ستمگار مجھے

جناب ندرت کانپوری

دعوت لطف نہ دے اے نگہ یار مجھے
چار دن کے لئے کیا فائدہ آزادی سے
خوف غالب ہے کہ کھل جائے نہ راز غم عشق
قوت حس تو نہ تھی جوشش جنوں میں لیکن
لا، اسی بات پہ اک اور بھی جام اے ساقی

حاصل زیست ہے، یہ لذت آزار مجھے
راس آئے گی نہ سیر گل و گلزار مجھے
سانس لینا بھی محبت میں ہے دشوار مجھے
پھر بھی ملحوظ رہا سنگ در یار مجھے
اب تو زاہد بھی سمجھتا ہے گنہگار مجھے

جناب حکیم شیفتہ

دے نہ اے درد متاع لب اظہار مجھے
یہ سزاوار نہیں یا ہے سزاوار مجھے
فطرت حسن میں اک رنگ جفاکاری تھا

میں وفادار ہوں رہنے دے وفادار مجھے
تجکو دینا ہے تو دے دولت دیدار مجھے
نہ کیا عشق نے پہلے سے خبردار مجھے

جناب عیاں حیدری کانپوری

دل ملا روز ازل ہی سے خطاکار مجھے
دیکھ کر کشمکش غم میں گرفتار مجھے
اڑ چلا لے کے مرا جذبہ بیدار مجھے
جلوہ و پردہ کی تفریق مٹی جاتی ہے
کس سے اب داد طلے جرم وفا کی یارب
غنچہ و گل کے یہ مبہم سے اشارے توبہ
اللہ اللہ یہ پندار محبت کہ عیاں

عشق میں لغزش پیہم ہے سزاوار مجھے
اُن نگاہوں نے بنا ہی لیا میخوار مجھے
روک سکتے ہوں تو روکیں رسن و دار مجھے
کھینچ لائی ہے کہاں حسرت دیدار مجھے
وہ نگاہیں بھی سمجھتی ہیں گنہگار مجھے
فاش کرنا ہی پڑے عشق کے اسرار مجھے
آہ کرنا بھی غم عشق میں ہے عار مجھے

جناب ماسٹر عبدالصمد بزمی بلند شہری

بادۂ عشق نے جب کر دیا سرشار مجھے
غم کی دنیا میں نہ کر اور گرفتار مجھے
بیخودی کو مری غفلت ہی سمجھتے رہے وہ
چین وحشت کدۂ عشق سے ہٹ کر نہ ملا
قید ہستی سے رہائی کا زمانہ ہے قریب
کاش! ہنگامۂ عالم ہی سبق دے مجھکو
کتنی محبوب ہے اِن کو میری وحشت بزمی

جانے کیا دل میں سمجھنے لگے میخوار مجھے
زندگی اور بھی ہو جائے نہ دشوار مجھے
لیکن ہشیار سمجھتے رہے ہشیار مجھے
خواب میں بھی نظر آئے در و دیوار مجھے
اب تو کچھ ایسے نظر آتے ہیں آثار مجھے
شور محشر ہی کرے خواب سے بیدار مجھے
اپنے دامن میں لئے لیتے ہیں کہسار مجھے

دنیائے اسلام

فلسطین میں حالات بد سے بدتر ہو گئے

یروشلم۔ ۲۶ نومبر۔ فلسطین میں حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہزار ہا یہودی کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ برطانی ہوائی فوج ناجائز طور پر داخل ہونے والے یہودیوں کی تلاش کر رہی ہے۔ یہودیوں کے ساتھ تقریباً دو گھنٹے تک دست بدست لڑائی ہوئی جبکہ برطانی ہوائی فوج تل ادیب کے قریب ایک یہودی بستی میں یہودیوں کی تلاش کرنے کے لئے داخل ہوئی۔ فوج نے گاؤں کے اندر داخل ہونے کے لئے رلانے والی گیس اور ڈنڈے استعمال کئے۔ ان سے درجنوں اشخاص مجروح ہو گئے جن میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ جب فوج مخالفین پر غالب آ گئی تو کانٹے دار تار لگانے کے لئے اور شناخت کرنے کے لئے اس میں تمام لوگوں کو بند کر دیا۔

یہودی بستی ٹپاش ٹکواہ میں یہودیوں نے ایک جلوس نکالا اور یہودیوں سے امداد کے لئے اپیل کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں یہودیوں کی ٹولیاں شہر شیشم کی جانب روانہ ہو گئے وہاں فوج سے تصادم کا خطرہ ہے۔

تصادم کے بعد برطانی فوج تل ابیب کے قریب ایک یہودی بستی گیوٹ جم میں داخل ہو گئی ہے۔ برطانوی فوج نے تین یہودیوں کی بستیوں کو گھیر لیا ہے۔ تقریباً تین سو برطانی سپاہی بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ گیوٹ جم میں پہونچ گئے ہیں۔ جہاں ہزاروں یہودی ڈٹے ہوئے ہیں اور برطانوی فوج کو ہٹانے کا مطالبہ کر رہے ہیں جس نے شہر کو گھیر رکھا ہے۔

جناب کوثر عابدی

بندۂ عشق ہوں میں ہوش سے ہے عار مجھے
تو نے کیا چیز عطا کی نگہ یار مجھے
زیست پابند مے و جام ہوئی جاتی ہے
نہ سہی چشم توجہ نہ سہی داد وفا
کیا قیامت ہے کہ تسکیں بھی وہی دیتا ہے

اک چھلکتا ہوا ساغر نگہ یار مجھے
آج کونین کا ہر غم ہے سزاوار مجھے
چھیڑ ہاں چھیڑ ذرا اے نگہ یار مجھے
اس نے سمجھا تو جفاؤں کا سزاوار مجھے
جس نے بخشا ہے غم عشق کا آزار مجھے

جناب نواب اثر کانپوری

اور دنیا میں نہیں کوئی بھی آزار مجھے
دین و دنیا سے رہے پھر نہ سروکار مجھے
کیوں تقاضے کے لئے آؤں در دولت پر
چھپ کے منظور ہو آنا تو وہ آ سکتے ہیں
مجھ سے پھر پوچھو کہ تم کون ہو کیوں آتے ہو
چین سے بیخودیٔ عشق میں دن کٹتے ہیں
خواب غفلت سے کسی دن نہ کھلی آنکھ اثر

کر دیا نرگس بیمار نے بیمار مجھے
اپنی زلفوں کا وہ سمجھیں جو گرفتار مجھے
جو مقدر میں ہے مل جائیگا سرکار مجھے
روز فرقت سے تو بہتر ہے شب تار مجھے
تیری ان باتوں پہ آتا ہے بہت پیار مجھے
غم سے مطلب ہے نہ وحشت سے سروکار مجھے
ہوش نے آ کے جگایا تو کئی بار مجھے

جناب جاوید قصری

حسرت دید ہے خود حاصل دیدار مجھے
کر کے محدود عناصر، مری قدرت کا سوال
جس جگہ آپ خدا ہے، نہ خدائی کا سوال
شکوۂ بخت ہے خودداری دل کی توہین
دل پہ گزری ہے دل آویز قیامت اکثر
بخشنے والے کو معلوم ہے اندازۂ ظرف

یہ بھی ہے جرم تو اس سے نہیں انکار مجھے
میرے معبود! سمجھ رکھا ہے بیکار مجھے؟
پھر وہیں لائی مری کوشش بیکار مجھے
ننگ ہے ننگ ہر اک خواہش اظہار مجھے
ہر نفس پر کوئی یاد آیا ہے سو بار مجھے
کیا ہوا؟ گل تجھے بخشے! تو ملے خار مجھے

جناب اظہر کانپوری

اتنا مخمور بنا اے نگہ یار مجھے
میں تو ساقی کی نگاہوں سے بھی پی لیتا ہوں
یا وہ عالم تھا کہ جینا تھا محبت میں محال
اپنے دامن کو ابھی رشک چمن کرنا ہے
پھر مری رندی و مستی کا ٹھکانا نہ رہے
اس لئے بار غم عشق اٹھایا اظہر

اپنے ہونے کا بھی احساس ہو دشوار مجھے
اندھوں شیشہ و ساغر نہیں درکار مجھے
یا یہ عالم ہے کہ مرنا بھی ہے دشوار مجھے
دیکھ ہاں دیکھ ذرا اے نگہ یار مجھے
چشم ساقی جو سمجھ لے کہیں میخوار مجھے
حسن سمجھے تو خطا کوش و خطاکار مجھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل ہیں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار

کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ یکم دسمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۸

وزیر خارجہ مسٹر بیون کا اہم بیان

۲۴ر نومبر کو۔ ہوس آف کامنز میں خارجہ پالیسی پر بحث شروع ہوئی۔ وزیر خارجہ مسٹر بیون نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ برطانیہ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی قوم کو دعوت دیتا ہے کہ اگر اسے برطانیہ پر کسی قسم کا شبہ ہے تو اپنے شبہات ہم پر واضح کر دے۔ ہم یہ شبہات و شکوک دور کر دیں گے۔ مسٹر بیون نے کہا کہ تمام ملکوں کو صاف گوئی سے کام لے کر سب باتیں بتا دینی چاہئیں، اور کچھ لگی لپٹی نہ رکھنی چاہیئے۔ یہ موقعہ باتیں چھپائے رکھنے کا نہیں ہے۔ دنیا کے امن کے لئے صاف دل سے باتیں کہنے کی سخت ضرورت۔ ہم مسئلہ پر علانیہ اور کھلے بندوں بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس سے زیادہ صاف گوئی ہم کیا کر سکتے ہیں۔

مسٹر بیون نے دوران تقریر میں فرانس اور پولینڈ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا، اور شاہ یونان سے درخواست کی۔ یونانی رائے عامہ کی راہ میں روڑے نہ اٹکائے۔ مسٹر بیون نے کہا کہ انڈونیشیا کی خانہ جنگی میں برطانیہ کا کوئی ہاتھ نہیں، بلکہ ہم تو سمجھتے ہیں کہ جس قدر جلد انڈونیشیا میں خون خرابہ بند ہو۔ اور ڈچ گورنمنٹ کے ساتھ بات چیت "ہماری مدد" سے شروع ہو اتنا ہی اچھا ہے۔

آٹیم بم کے متعلق مسٹر بیون نے کہا کہ "انجمن اتحادی اقوام" کا جنوری کے پہلے ہفتہ میں اجلاس ہوگا۔ اس وقت تک آٹیم بم پر بحث ملتوی کر دی جائے۔ خاطر جمع رکھئے۔ جنوری کے پہلے ہفتہ تک آٹیم بم کسی پر نہیں چلایا جائے گا (قہقہہ) مسٹر بیون نے امید ظاہر کی کہ انجمن مذکور دنیا میں مستقل امن قایم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

یونان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آرنسٹ بیون نے کہا کہ یونان میں اقتصادی تباہ حالی مچی ہوئی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ برطانوی امداد سے وہاں اقتصادی حالت سدھاری جائے۔ مسٹر بیون نے یونانی ریجنٹ سے درخواست کی کہ سنہ ۱۹۴۶ء کے مارچ تک انتخابات ملتوی رکھے اور بادشاہ یونان اپنے اثر و رسوخ سے تمام پارٹیوں کو متحد کر کے یونان کو پہلی حالت میں لے آئے

فرانس کے ساتھ برطانیہ کے دوستانہ تعلقات اور روس کی اس پر ناراضگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگر کسی کو باوجود ہمہ [illegible] ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ ہم پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر کوئی لگائے بھی تو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ میں اور برطانیہ اپنے پڑوسی ملکوں کے ساتھ دوستی بڑھائیں۔ اور خاص کر اقتصادی تعلقات کے ذریعے ایک دوسرے کی امداد کریں۔ پڑوسی ملکوں کے ساتھ بہتر تعلقات ہی میں ہم سب کی بہتری کا راز مضمر ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ ہم کوئی برائی کر رہے ہیں تو انہیں ہمارے کام کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ میری پالیسی یا برطانیہ کی پالیسی ہر ایک بات میں "تین بڑوں" کی پالیسی ہی ہونی چاہیئے۔ چاہے وہ طاقتیں بڑی ہوں

مگر میں چھوٹی طاقتوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ فرض کرو کہ کسی ملک کا وزیر خارجہ اپنے ملک اور ہمارے ملک کے متعلق مسائل پر مجھ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے اس وقت میں نہیں دیکھوں گا کہ آنے والا وزیر خارجہ چھوٹے ملک کا ہے یا بڑے ملک کا۔ میرا خیال ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی راستی یہ ہے کہ راستی پر رہنے کے لئے کسی سے ڈرا نہ جائے۔ مجھے ہر کام میں واقعات اور راستی کا دامن پکڑے رہنا چاہیئے۔ اگر کچھ دیر کے لئے کوئی قوم کسی دوسری جابر قوم کی بدولت گر جاتی ہے تو ہمیں گری ہوئی قوم کی تاریخ، تمدن اور روایات کا دھیان رکھتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ فرانس کی مثال لیجئے۔ اس کی پشت پر ایک شاندار تاریخ ہے۔ اور اگر میں غلطی نہیں کرتا ہوں تو اس کا مستقبل بھی شاندار ہوگا۔ آج خوشی کا مقام ہے کہ فرانس میں ایک نازک لمحہ ختم ہو چکا ہے اور جنرل ڈیگال کے ہاتھ میں طاقت ہے۔ ہم جنرل ڈیگال کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کی حکومت کے ساتھ اسی طرح تعاون کریں گے جس طرح اس سے پہلے کی حکومت کے ساتھ ہم نے کیا تھا۔

جرمنی میں آبادی کی ایک مقام سے دوسرے مقام پر آمد و رفت اور انتقال کے متعلق مسٹر بیون نے کہا کہ برطانیہ کی کوششیں کامیاب ہوں گی۔ کئی رپورٹوں سے پتہ چلا ہے کہ پولینڈ میں جن لوگوں کو جبراً ملک بدر کیا گیا ہے ان کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ اور پوٹسڈم کانفرنس کے بعد چیکوسلاواکیہ میں ملک بدر کرنے کا قانون معطل کر دیا گیا ہے۔ جرمنی کی اتحادی کونسل نے ملک بدر جرمنوں کو واپس جرمنی میں لا کر بسانے کے لئے ایک اسکیم منظور کی ہے۔ ۳۵ لاکھ جرمن پولینڈ سے، ۲۵ لاکھ جرمن چیکوسلواکیہ سے، اور پانچ لاکھ ہنگری سے لا کر جرمنی میں آباد کئے جائیں گے۔ ان کل ۶۵ لاکھ جرمنوں میں سے [illegible] لاکھ جرمنی کے اس حصہ میں بسائے جائیں۔ جن پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔

مسٹر بیون نے پولینڈ میں آزادی کے نئے جنم پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ پولینڈ میں آزادی کی تحریک سوویٹ روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھا رہی ہے۔

جنگ کے دنوں میں پولینڈ کا بے انتہا نقصان ہوا ہے۔ وہاں دو فوجوں نے قبضہ کر رکھا تھا، اور قتل عام مچا رکھا تھا۔ آج وہاں آزادی نے پھر اپنا جلوہ دکھایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ پولینڈ بہت جلد "مکمل طور پر آزاد" ملک ہوگا، اور بیس ہزار پولش باشندے واپس گھروں میں جا سکیں گے۔

اٹلی کے متعلق آپ نے کہا کہ برطانیہ اٹلی کی یکجہتی چاہتا ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ وہاں مضبوط گورنمنٹ قائم کی جائے۔ اٹلی کے ساتھ عارضی صلح کی شرطیں طے ہو چکی ہیں۔ ان سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ اٹلی کو آزاد اور خود مختار دیکھنا چاہتا ہے۔

یونان کے متعلق مسٹر بیون نے تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ برطانیہ یونان کے گھریلو سیاسی جھگڑوں میں دخل دینا نہیں چاہتا نہ برطانیہ یونان سے اپنی شرطیں منوانا چاہتا ہے۔ میرے نائب سیکرٹری نے جو یونان سے ہو کر آئے ہیں۔ مجھے بتایا ہے کہ یونان گورنمنٹ مضبوط قدم اٹھانے کے سلسلہ میں ناقابل ہے۔ میرے خیال میں یونان کے ریجنٹ کو بادشاہت کے حق میں یا خلاف استصواب رائے کم از کم تین سال کے لئے ملتوی کر دینا چاہیئے۔

اس موقعہ پر مسٹر چرچل نے کہا کہ استصواب رائے کو ملتوی کرنا ہمارے وعدوں کے مطابق نہیں۔ جواب میں مسٹر بیون نے کہا کہ میں آپ کی گورنمنٹ کا رکن بھی رہ چکا ہوں اور سب باتیں جانتا ہوں، میں ہاؤس کو تمام راز ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ موجودہ صورت حالات میں میں یونان میں استصواب رائے کرنے کے سخت مخالف ہوں۔ کیوں کہ یہ فیصلہ کرنے کے وقت کہ آیا ملک میں بادشاہت ہو۔ جمہوریت یا کون ملک کی حکومت کا ہیڈ ہو۔ ملک میں امن اور اقتصادی خوش حالی ہونا ضروری ہے ورنہ تباہ حالی کا اثر اس فیصلہ پر پڑ سکتا ہے۔

مشرق کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ برطانیہ مڈل ایسٹ ممالک سے دوستی قایم رکھنا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک قدم یہ اٹھایا جانے والا ہے کہ دفتر خارجہ کے ماتحت دفتر مڈل ایسٹ بھی کھولا جائے گا۔ ہم مقامی سیاسیات میں مخل نہ ہوں گے۔ لبنان و شام کے متعلق برطانیہ اور فرانس میں بات چیت چل رہی ہے تاکہ [illegible] افواج وہاں سے ہٹائی جا سکیں۔

ایران کے سوال پر برطانیہ روس اور ایران سے نامہ پیام کر رہا ہے۔ ایران اپنے فساد زدہ رقبہ میں فوج بھیجکر امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور میرے خیال میں طہران کی یہ خواہش جائز ہے۔ کیوں کہ صوبہ اس کا اپنا ہے یہی کہ سمجھوتہ میں کوئی ایسی شرائط نہیں جس کی رو سے ایران کے لئے ایسا کرنا ممنوع ہوا۔ اس سے زیادہ میں سردست کچھ کہنا نہیں چاہتا کہ ہم شرائط سمجھوتہ پر عمل کرانا چاہتے ہیں اس مطلب کے لئے میں نے ایم مولوٹوف سے بھی کہہ دیا تھا۔

سینٹرل اسٹیشن بم کیس

سنٹرل اسٹیشن بم کیس کے سلسلہ میں مسٹر ہری بھگوان سرلواستوا۔ گھنشیام داس چاولا۔ دلیپ سنگھ۔ پریشوری دیال کو مع دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے

شیڈول کاسٹ

مسٹر بی۔ ان راجہ بھوج جنرل سکرٹری آل انڈیا شیڈول کاسٹ فیڈریشن نے کانپور آ کر مقامی لیڈروں سے تبادلہ خیالات کیا فیڈریشن یوپی کے شیڈول کاسٹ نشستوں کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کر رہی ہے۔

اگریکلچرل کالج

اگریکلچرل کالج کی عمارت پر سے پرنسپل صاحب کے حکم سے کانگرسی جھنڈا اتروا دینے کی وجہ سے اسٹوڈنٹ نے ہڑتال کی تھی اور پرنسپل صاحب نے اسٹوڈنٹ کی یونین کو توڑ دیا تھا۔ اب سمجھوتہ ہو گیا ہے اور پرنسپل صاحب نے یونین کو دوبارہ قایم کرنے کی سفارش ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن سے کی ہے اور اسٹوڈنٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

آئینہ کانپور

مرکزی اسمبلی کا الیکشن

گذشتہ ہفتہ مرکزی اسمبلی کے الکشن کے سلسلہ میں کانپور میں کافی گرما گرمی رہی سیون سیٹز (سات شہر) یعنی کانپور۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ آگرہ بنارس۔ میرٹھ۔ بریلی سے نواب محمد اسمٰعیل صاحب پریسیڈنٹ پراونشیل مسلم لیگ اور ڈاکٹر محمد حماد فاروقی بیرسٹر ایٹ لا میں مقابلہ تھا۔

۲۷ر نومبر کو مسلم انتخاب مقام پولنگ اسٹیشن تھے بابو پروہ اور چھاؤنی کنٹونمنٹ بورڈ کے پولنگ اسٹیشنوں میں فاروقی صاحب کو ووٹ زیادہ ملے اور غالباً پھول باغ و مسلم لیگ کے پولنگ اسٹیشنوں میں فاروقی صاحب کو ایک ووٹ بھی نہیں ملا۔

مجموعی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ۲ ہزار کے اندر ووٹ پڑے جس میں سے غالباً ڈھائی سو کے قریب فاروقی صاحب کو ووٹ ملے۔

۲۵ر و ۲۶ر نومبر کو دونوں پارٹیوں میں تصادم کا خوف ہو چلا تھا لیکن پولیس کی مستعدی سے کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا کوتوال صاحب بذات خود بھی ۲۶ر نومبر کی رات کو تقریباً رات بھر گشت کرتے رہے۔

۲۶ر نومبر کو مرکزی اسمبلی کے غیر مسلم سیٹوں کا الکشن تھا یہ ۸ سیٹیں ہیں ان میں سے ۵ سیٹوں پر تو بلا مقابلہ کانگرس کے امیدوار کامیاب ہو گئے۔ اور بقیہ ۳ سیٹوں کے الکشن میں کانگرسی امیدواروں کے مقابلہ میں ہندو سبھا کے امیدوار اتنے ووٹ بھی نہیں لا سکے کہ انکی ضمانت ضبط نہ ہونے پائے۔

پنڈت بالکرشن شرما تسات شہر، کی سیٹ میں امیدوار تھے ان کے مقابل امیدوار ہندو سبھائی مسٹر رام موہن لال کو کانپور سے صرف ۱۲ ووٹ ملے۔

مرکزی اسمبلی میں یو۔ پی کے لئے سیون سیٹز کے علاوہ ۵ اور سیٹیں متعلق جس میں بالترتیب راجہ صاحب محمود آباد (اودھ دیہاتی حلقہ) ڈاکٹر سر ضیاء الدین (بنارس۔ الہ آباد جھانسی) نواب زادہ لیاقت علی خاں (میرٹھ ڈویژن) شیخ غضنفر اللہ (روھیلکھنڈ کمایوں) اور سر محمد یامین خان (آگرہ ڈویژن) مسلم لیگ کے امیدواروں کے مقابلہ میں حاجی منشی احترام علی صاحب، مسٹر شاکر علی بیرسٹر ایٹ لا مولوی محمد احمد کاظمی ایڈوکیٹ۔ حاجی محمد یعقوب اور حاجی فقیر الدین نیشنلسٹ مسلم لیگ کے امیدواروں کا مقابلہ تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ میرٹھ ڈویژن کو چھوڑ کر باقی چاروں جگہ لیگ کے امیدوار کافی اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ البتہ میرٹھ ڈویژن میں نواب زادہ اور کاظمی صاحب میں زبردست مقابلہ تھا اور صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ کون کامیاب ہوگا۔

یو۔ پی اسمبلی کی ووٹر لسٹ

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یو۔ پی لیجلیٹو اسمبلی اور کونسل کی مسلم اور غیر مسلم ووٹر لسٹ تیار ہے جو لوگ اس میں اپنے نام کی درستی یا اندراج کرانا چاہتے ہوں وہ ۵ر اور ۱۶ر دسمبر تک کرا سکتے ہیں۔

یو۔ پی اسمبلی میں عیسائیوں کے لئے ۲ سیٹیں مقرر ہیں ان کی فہرست بھی تیار ہے اس کے اعتراض کی آخری تاریخ بھی ۹ر دسمبر مقرر ہے۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی

۲۶ر نومبر کو مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے کانپور تشریف لا کر تقریر فرمائی۔ اور دوران تقریر میں ہندوستان کی آزادی پر زور دیا اور لیگی پاکستان کو مسلمانوں کیلئے مضر بتایا۔

ٹیرف بورڈ

رائے بہادر بی۔ پی سریواستوا کی صدارت میں یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس کا ایک جلسہ ہوا جس میں ٹیرف بورڈ کے قایم ہونے کے متعلق گورنمنٹ کی تجویز پر غور ہوا۔

یہ بورڈ جنگ کے زمانہ کی صنعتوں اور انڈسٹریز کو مستحکم کرنے کے معاملہ پر غور کرے گا۔

مسٹر بشیر انگلینڈ کو

مسٹر ایس۔ ایم بشیر ۹ر دسمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلینڈ دو ماہ کے لئے جا رہے ہیں آپ وہاں آرڈننس فیکٹریوں کا معائنہ کریں گے۔

دعوتوں پر سے پابندی ہٹ گئی

مسٹر ال جے۔ جانسن ٹاؤن راشننگ افیسر کانپور نے دعوتوں پر سے پابندی ہٹالی ہے اب دعوتوں کے لئے کسی پرمٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

کرافٹ پیپر اور بورڈ

سرکاری اطلاع ہے کہ کرافٹ پیپر اور بورڈ کے اسٹاک کی حالت اس وقت قابل اطمینان ہے اور اس کے متعلق نئے احکامات جاری کئے جا رہے ہیں۔

کپڑے کا راشننگ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کے مختلف کنٹرول آرڈر کی واپسی پر مقامی حکام غور کر رہے ہیں اور اگر صوبہ میں کپڑے کی حالت اسی طرح بہتر ہوتی رہی تو صوبہ جاتی گورنمنٹ مرکزی حکومت سے ان آرڈروں کو ہٹانے اور ملک میں کپڑے کی آزاد تجارت بحال کرنے کی سفارش کرے گی۔

آئل ٹیکنالاجسٹس ایسوسی ایشن

آئل ٹیکنالاجسٹس ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ کونشن ہر برٹ ٹیکنالاجیکل انسٹی ٹیوٹ میں یکم و ۲ر دسمبر کو ہو رہا ہے۔ رائے بہادر جی۔ ایم۔ مودی اور راؤ صاحب ڈی۔ وائی۔ اتھاوے افتتاحی اور صدارتی ایڈریس پڑھیں گے۔ یکم دسمبر ۴ ½ بجے ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

سیوا سمتی بوائے اسکاوٹ

سیوا سمتی بوائے اسکاوٹ ایسوسی ایشن کانپور کا اسکاوٹ ریلے یکم دسمبر ۴ ½ بجے شام کو بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی۔ انٹر کالج میں ہوگا

شادیوں کے لئے کپڑا

شادیوں کے سلسلہ میں ۳۰ گز فائن کپڑے کا کوپن ایریا راشننگ آفیسر کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خاکساروں کی رہائی

پریڈ کے میدان کے واقعہ کے سلسلہ میں جو ۱۰۷ خاکسار گرفتار تھے ان میں سے ۹۴ مچلکہ پر اور ۱۵ ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں باقی ۸ خاک گرفتار ہیں

ڈیولپمنٹ بورڈ

۲۸ر نومبر ۹ بجے رات کو کانپور اربن ڈیولپمنٹ بورڈ کا جلسہ سر ای۔ ایم۔ سوٹر چیرمین کی صدارت میں ہوا۔

جس میں غریب طبقہ و متوسط طبقہ کے لوگوں کے لئے رہائشی مکانات بنانے کے متعلق مسٹر ایس سی۔ مترا نے اپنا رزولیوشن پیش کیا جو چند ترمیمات کے بعد پاس ہوا۔ جس کے مطابق یہ طے ہوا کہ ہر ڈیولپمنٹ اسکیم میں غریب لوگوں اور جن کے مکانات حاصل کئے گئے ہوں۔ ان کے مکانات کے لئے کچھ زمین مخصوص کر دی جایا کرے۔ اور یہ پلاٹ رعایتی قیمتوں پر دیئے جایا کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو ڈیولپمنٹ بورڈ اُن لوگوں کے مکانات بنائے جو مکان بذات خود نہیں بنا سکتے اور اس کی قیمت قسطوں میں وصول کی جائے اور ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی وغیرہ کو امداد دی جائے جو مکانات بنا کر مناسب قیمت پر فروخت کرنے کا کام کرنا پسند کریں۔

الکٹرک کارپوریشن کے متعلق یہ طے ہوا کہ بجلی بنانے کا کام مسرس بیگ سدرلینڈ کو ۵ سال کے لئے ٹھیکہ پر دے دیا جائے۔ اور بجلی تقسیم کرنے کا کام گورنمنٹ اپنے پاس خود رکھے اور اس کے واسطے ایک کارپوریشن بنائی جائے جس میں گورنمنٹ کا حصہ سب سے زیادہ ہو اور اس کی پالیسی وغیرہ مرتب کرے۔

ڈاکٹر جواہر لال نے کہا کہ اس طرح کے کارپوریشن میں ہندوستانیوں کا پورا حصہ ہونا چاہئے۔

بس سروس کے لئے کہا گیا کہ شہر کے واسطے بس ٹرانسپورٹ کمپنی قایم کرنے کی اجازت حاصل کی جا رہی ہے اور سپلائی ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ۴۰ موٹر بس کی مانگی جائیں گی۔ جو شہر کے مختلف حصوں میں چلائی جائیں گی

طے کیا گیا کہ فلس لیٹرن بنانے کے لئے مالکان مکانات کو لکھا جائے اور اگر وہ فلس لیٹرن نہ بنائیں تو یہ کام کسی کمپنی کو دیدیا جائے اور اس کا صرفہ مالک مکان سے وصول کیا جائے۔

یہ بھی طے ہوا کہ واٹر ورکس اور ورپنچ کمیٹی میں روٹری کلب کا ایک نمایندہ ممبر کرایٹ کیا جائے

سبد گل

آجکل ہندوستان کی آزادی پسند عورتیں نسوانی آزادی کے میدان میں بہت بڑھ بڑھ کر قدم مار رہی ہیں۔ یہ تو خبر نہیں کہ ان آزادی کی دلدادہ عورتوں کی یہ دوڑ کس منزل پر جا کر ختم ہوگی مگر حال میں بعض بہت ہی دلچسپ واقعات ایسے سننے میں آئے ہیں جن سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ آزادی پسند عورتوں کا یہ شوق کیا کیا گل کھلا رہا ہے۔

پنجاب کے ایک شہر کی اطلاع ہے کہ وہاں ایک سسندر مکھڑے والی پری جمال اپنے شوہر کے ساتھ اچھی خاصی زندگی بسر کر رہی تھیں کہ دفعتاً آزادی کے بھوت نے آپ کو ستایا تو آپ سیر سپاٹے کے بہانے سے بیشتر وقت گھر سے باہر رہنے لگیں اور شوہر نے آپ کی خانہ بیزاری کا سبب پوچھا تو آپ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ عورتوں کی آزادی کا زمانہ ہے آپ کو میری آزادی میں خلل انداز ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مگر چند ہی دن بعد جب ایک روز شوہر نے ان کو ایک غیر مرد کے آغوش میں لیٹا ہوا دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ آزادی کے معنے کیا ہوتے ہیں اور یہ آزادی کس مقصد کو سامنے رکھ کر اختیار کی جاتی ہے۔

پنجاب کی ان آزادی پسند مہوش کی طرح ان بیم صاحبہ کی داستان عشق بھی کچھ کم دلچسپ نہیں ہے جو تین بچوں کی ماں بن چکی تھیں مگر اس کے باوجود جب آزادی کی ہوا نے آپ کے دماغ میں عشق کے جراثیم بھرے تو آپ شوہر اور بچوں کو خیر باد کہہ کر ایک بوڑھے مرد کے ہمراہ فرار ہو گئیں۔ لوگوں کو آپ کی باسی کڑھی میں ابال آنے اور اس طرح ایک بڈھے کھوسٹ کے ساتھ بھاگنے پر بڑا تعجب ہوا مگر جب آپ نے عدالت میں تشریف لا کر غیرت کے منہ کو جھلسا لگاتے ہوئے یہ بیان دیا کہ میں نگوڑے اس دل کو کیا کروں یہ اس بڈھے معشوق پر والہ و شیدا ہے تو سننے والے حیران و ششدر رہ گئے اور ان کو ہندوستان کی آزادی پسند عورتوں کے انتخاب اور ان کی عشق پرستی کی داد دینی پڑی۔

ایک شادی شدہ اور صاحب اولاد آزادی پسند عورت کے عشقبازی کرتے ہوئے گھر بار کو لوکا لگانے اور شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر عاشقوں کے ساتھ داد عیش دینے کے ان واقعات کے بعد آپ ذرا بمبئی کی ان بڑی بی کی دلچسپ داستان عشق بھی سن لیجئے جن کو آزادی کی برکت سے اس دور زندگی میں عشق و عاشقی سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا جب کہ ایک مرد و عورت کو محبت سے گرمانے کی جگہ خدا سے لو لگانے کی زیادہ فکر ہوا کرتی ہے۔

ان بڑی بی کے شوہر ایک مدت ہوئی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور ان کی بہار جوانی بھی بہت عرصہ پہلے بڑھاپے کی فضا میں بدل چکی تھی۔ مگر جب ان پرانے زمانہ کی آزادی نے اپنا اثر کیا تو مرجھائے ہوئے نخل تمنا میں دوبارہ جوانی کی سی تازگی نمودار ہونے لگی، آپ نے اپنے بال ترشوائے۔ اونچا سایہ پہننا شروع کیا۔ اور پڑوس کے ایک مفلس نوجوان پر اپنی دولت اور جائداد کی نمائش کے ذریعہ ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے۔

لوگ ان بڑی بی کے اس طرح از سر نو جوان ہونے پر اظہار تعجب ہی کر رہے تھے کہ ایک دن یہ دیکھا گیا کہ بڑی بی نوجوان کو دولہا بنائے اور خود دولہن بنی پھر رہی ہیں۔ غرض ہندوستان کی آزادی پسند عورتیں جو دلچسپ کارنامے پیش کر رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آزادی کے اثر سے ان عورتوں کے دلوں اور دماغوں کی کیا حالت ہوتی جا رہی ہے۔

✱ کو جو کہ زندہ حال سے پیدا ہوتے ہیں، فلمائے نیز کر اسٹوڈیو میں مصنوعی چیزوں سے مصنوعی حقائق بنائے جائیں، اب وقت آ گیا ہے کہ فلم موجودہ مسائل اور حوادث کی تشریح کرے اسی طرح جیسی کہ وہ آج کل پائی جاتی ہیں +

ادب لطیف

ایک شام

(از صمد شمیم صاحب!)

ایک شام جبکہ میں تنہائی محسوس کر رہا تھا گھر سے ویرانہ کا رخ کیا۔ سر جھکا ہوا تھا۔ گردن سامنے کی جانب ایک گہری سوچ میں مستغرق تھا۔ کتنا فاصلہ میں نے طے کیا اس کا مجھے کوئی احساس نہ تھا بے خبری کے عالم میں قدم اٹھائے چلا جا رہا تھا۔ شام کا دلفریب نظارہ خورشید اپنی جگمگاتی ہوئی آخری کرنیں پہاڑوں کے بیچ سے ہری ہری گھاس پر ڈال رہا تھا جس کے نیچے کے طور پر گھاس زرد نظر آ رہی تھی۔ خودرو پودوں کے باریک باریک زرد اور سفید پھولوں کے جھتے میرے قدم پر اپنی جان نثار کر رہے تھے۔

میں ابھی چلا جا رہا تھا۔ گھر سے دو میل طے کر چکا تھا۔ فیشن نے ہمارے ذرا سے کام کے لئے سائیکل یا اور کسی سواری کا انتظام کیا۔ میرا دو میل کا فاصلہ طے کرنا مجھے تھکا دینے کے لئے کافی سے زیادہ تھا۔ میری نظر قریب کے ایک باغیچے پر پڑی۔ ہر چیز اپنی جگہ پر قرینے سے سجی سجائی ہوئی تھی میں بالکل تھک چکا تھا لیکن میرے پاؤں میں طاقت عود کر آئی۔ میں باغیچہ کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب پہونچا ہی تھا کہ اندر سے ایک سُریلا راگ ترنم ریز آواز میں سنائی دینے لگا ؎

یہ پاؤں اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

کا مصداق بن گیا۔ میں باغیچہ کی پھاٹک کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور آواز کی طرف دیکھنے لگا۔ اب آواز صاف سنائی دے رہی تھی ؎

چاہنا ہم کو تو ان کا چاہیئے

آواز سے موسیقار کی شہرت میں بہت مدد ملتی ہے غزل ختم ہوئی اور میرے منہ سے بے ساختہ نکلا "واہ لاجواب آواز ہے"۔ میں اپنی غلطی پر نادم کھڑا تھا کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ ایک حسینہ کھڑی مجھے تاک رہی ہے اس کے حسن کے متعلق میں کچھ اندازہ نہیں کر سکتا۔ البتہ اتنا ضرور کہونگا۔ کہ وہ اتنی حسین تھی جتنی کہ لفظ حسین ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ "آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں"۔ باوجودیکہ میں نہیں کہنا چاہتا تھا۔ مگر کہہ نہ سکا اور میری زبان سے "ہاں" نکل گیا۔ اس نے مزید کہا۔ "اندر تشریف لائیے"۔ میں اندر گھس گیا اور حوض کے کنارے گھاس پر دراز ہو گیا۔ وہ کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت تھکے ہوئے ہیں"۔ میں خاموش ہو گیا۔ وہ کچھ ٹوس اور بسکٹ دے جانے سے میری تواضع کی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ "آپ گا رہی تھیں"۔ "جی" اس نے جواب دیا، "میں ہی گایا کرتی ہوں"۔ کچھ دیر ہم خاموش تھے۔ وہ کہنے لگی۔ "ابا آتے ہوں گے آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں"۔ میں بلاتکلف بولا۔ "آپ سے ہی"۔ کیا مجھے پھر نیاز حاصل ہو سکیگا۔ اس نے جواباً کہا:۔

"میری یہاں مستقل بود و باش نہیں" میں بغیر کچھ دریافت کئے یہاں سے چلتا بنا۔ وہ مجھے پھاٹک تک چھوڑ کر "خدا حافظ" کہی، میں بغیر جواب دیئے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ خودرو پھول مجھے ہنس ہنس کر کہہ رہے تھے

"میری یہاں مستقل بود و باش نہیں"

میں تیزی سے گھر کی جانب چل رہا تھا۔ میرے کانوں میں آواز گونج رہی تھی۔

"میری یہاں مستقل بود و باش نہیں"

گھر آیا بستر پر نڈھال ہو کر گر پڑا اور اس مہ جبین کی تصویر آنکھوں میں پھر رہی تھی اور میں نیند کے آغوش میں تھا۔

✱ یہ چیزیں اور مقاصد کیا ہیں؟

یہ ہیں علمی اور افادی تصویریں، حقیقی اور خانقاہ تفکرات، صرف حقیقی اشیا ہی کی بابتہ ہو سکتے ہیں، ضرورت ہے کہ سینما ان حدود سے نکلے جن کا نام لذت کوشیاں رکھا گیا ہے ضرورت ہے کہ سینما زندہ مناظر کو فلمائے، ان زندہ مضامین ✱

عالم نسواں

لڑکیاں موت کی آغوش میں

پرانی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل فینیشیا، کارتھیجینیا آرمینیا، شام، بابل اور وہ قومیں جو دریائے میردن کے کناروں پر آباد تھیں اپنے بچوں کو قربان کر دیا کرتی تھیں چنانچہ ایک نہایت ظالمانہ طریقہ یہ تھا کہ پیتل کا ایک بڑا قد آور بت جو اندر سے خالی ہوتا تھا اور جس کا منہ بکرے کے مشابہ ہوتا تھا (جسے ملک کہتے تھے) آگ میں تپا کر سرخ کیا جاتا تھا ایک کل کے ذریعہ دبانے سے وہ منہ کھول کر اپنے دونوں ہاتھ آگے کی جانب پھیلا دیا کرتا تھا۔ لوگ اس کے ہاتھوں پر بچہ رکھ دیتے تھے اور پھر مشین کے دبانے سے وہ بچہ کو منہ میں ڈال کر نگل جاتا تھا۔ یہ برنجی بت اس قدر گرم ہوتا تھا کہ ایک بچہ ایک چیخ مار کر مرجاتا اور راکھ کا ڈھیر ہو جاتا تھا۔ بدیں غرض بچہ کی چیخیں سنائی نہ دیں۔ پجاری لوگ بڑی زور سے نقارہ بجاتے تھے کارتھیج والے اپنے بچوں کو ہرکولیز کی بھینٹ دیا کرتے تھے۔ یونان والے بچوں کو ٹیلوں پر ڈال آتے تھے۔ جہاں وہ بھوک کے مارے مرجاتے یا انھیں درندے پھاڑ کر کھا جاتے تھے اور یہ بات ان کی ملکی اور سیاسی قانون میں شامل ہو گئی۔

اہل روما بھی اپنے بچوں کی قربانی دیا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں اسرائیل کو اپنے بچوں کی قربانی سے منع فرمایا۔ کہ جو شخص ایسا کریگا۔ اس کو سزا دی جائے گی۔ لیکن یہ رسم دیر تک رائج رہی۔ چنانچہ جیفتھا نے ایک فتح کرنے کے لئے اپنی بیٹی کو قربان کر کے جلا دیا۔

جرمنی میں بچہ کو چھوٹی کشتی میں بٹھا کر دریا میں ڈبو دیتے تھے۔ بعثت محمدی صلعم سے قبل مشرکین عرب عام طور پر لڑکیوں کو مار ڈالا کرتے تھے۔ مگر آپؐ نے اس بد رسم کو روکا اور دور کیا۔ کفار عرب زندہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے تاکہ غریب نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں بہت جہیز لڑکیوں دینا پڑتا تھا۔ اگر کوئی قبیلہ لڑکیوں کو پکڑ لے جاتا تو ناموس جاتے رہنے کا اندیشہ ہوتا تھا۔ جس لڑکی کو اہل عرب مار ڈالنا چاہتے تھے۔ اس لڑکی کے لئے عرب باپ اپنی بیوی یعنی لڑکی کی ماں سے کہتا کہ اسے سجاؤ اور عطر وغیرہ لگاؤ۔ پھر اسے وہاں سے لے جاتا۔ جہاں ایک گڑھا اس غرض کے لئے کھودا جاتا تھا۔ تب عرب اپنی لڑکی سے کہتا کہ دیکھو اس میں کیا ہے۔ جب وہ جھانکتی تب اُسے اُس کا باپ پیچھے سے دھکا دیکر زور سے ڈھکیل دیتا تھا۔ اور پھر اوپر سے مٹی ڈال کر گڑھا بھر کر برابر کر دیتا تھا مگر یہ رسم عام طور پر چھ سال کی معصوم لڑکیوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ قریش اور کتنے اور قبائل میں یہ رسم زوروں پر جاری تھی اور کوہ بو دلا متصل مکہ میں اپنی لڑکیوں کو اس طرح بے رحمانہ طریقہ پر گاڑا کرتے تھے۔

جب اہل یورپ امریکہ میں جا کر آباد ہوئے تو وہاں بھی بچوں کو مار ڈالنے کی رسم عام تھی۔ خاص کر جو بچے نحس ساعت میں پیدا ہوتے تھے وہ تو ضرور ہلاک کر دیئے جاتے تھے۔ جنوبی امریکہ کے علاقہ کوپیا کی عورتیں لڑکیوں میں سے دو بڑی لڑکیوں کو بھی اکثر رکھ لیتی تھیں اور لڑکوں میں سے دو بڑے لڑکوں کو رکھ لیتی تھیں اور باقی لڑکوں کو ہلاک کر دیتی تھیں اور لڑکیاں ضرور زندہ رکھی جاتی تھیں۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں بھی بچوں کی قربانی رائج تھی۔ جو بچے بڑی تکلیف سے پیدا ہوتا تھا یا جو دو غلا ہوتا۔ وہ ہلاک کر دیا جاتا تھا۔

---

۴ علاوہ اور بھی ایسی چیزیں ہونی چاہئیں جن کی وجہ سے تصویروں کو فلمایا جا سکے، ایسے سینما بھی ہونے چاہئیں جو مصنوعی دنیا کے مطالبات سے جدا گانہ ہوں، ✱

بچوں کی دنیا

ستارہ کا شہزادہ

(از منور احمد زاہد لاہور)

ایک آدمی کے چار لڑکیاں تھیں۔ ایک دن اس نے چاروں بیٹیوں کو بلایا اور اُن سے پوچھا کہ تم کس کی قسمت کا کھاتی ہو؟ تینوں نے کہا کہ ہم آپ کی قسمت کا کھاتی ہیں۔ جب چوتھی سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنی قسمت کا کھاتی ہوں۔ باپ اس کے اس گستاخانہ جواب سے سخت ناراض ہوا اور اُسے گھر سے نکال دیا۔ اس نے بہتیری منت و سماجت کی۔ مگر باپ پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ اور جنگل میں چھوڑ آیا۔ لڑکی وہاں شکستہ دل لئے ہوئے خدا کے حضور دعا کرتی رہتی کہ "اے خدا تو نے مجھے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے؟" ایک دن اُسے پیاس کی شدت نے بہت تنگ کیا پانی تلاش بھی کیا مگر نہ مل سکا۔

وہ چلتی چلتی ایک پہاڑی پر جا پہونچی اور ایک چھوٹا سا دروازہ دیکھا اس دروازے پاس ہی چابی پڑی تھی۔ اُس نے دروازہ کھولا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کا دماغ معطر ہو گیا ہر طرف خوشبو کے جھونکے آ رہے تھے، سامنے فوارے چل رہے تھے۔ پہلے تو اُس نے اپنی پیاس بجھائی۔ بعد ازاں ذرا چہل قدمی کرنے لگی۔ ایک الماری کھولی تو اس میں ایک ستار پڑی تھی۔ اس نے ستار نکالی اور اسے بجانا شروع کیا۔ بجاتے ہی اسے ایک تخت آتا ہوا نظر آیا۔ جس پر ایک حسین شہزادہ بیٹھا تھا۔ آتے ہی شہزادے نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ لڑکی نے اپنی تمام سرگزشت سنائی۔ شہزادے نے کہا کہ تم مجھ سے شادی کر لو اور یہاں رہو۔

شہزادی مان گئی اور اس نوجوان شہزادے سے شادی کر لی۔ شہزادے نے بتایا کہ یہاں ایک اور ستار پڑی ہے۔ جس میں میری جان ہے۔ کوئی لے جانے نہ پائے۔ ایک دن جب کہ شہزادی محو خواب تھی۔ اور شہزادہ باہر تھا۔ ایک چور آیا اور ستار کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جونہی کہ ستار اُس نے اُٹھائی ستار چور چور پکارنے لگی۔ شہزادی فوراً جاگ اٹھی اور چور کی طرف بڑھی کہ آن واحد میں شہزادہ بھی آ گیا۔ انھوں نے چور کو پکڑ لیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکی کا باپ ہے اور اُسے کسی نے بتایا تھا کہ وہ یہ ستار لا کر بجائے گا تو اس کی لڑکی اُس کے پاس آ جائے گی۔ لڑکی اپنے باپ سے گلے ملی اور کہا ابا جان! آپ فکر نہ کریں اب میں شہزادی بن گئی ہوں اور یہ صرف میں اپنی قسمت سے بنی ہوں۔ اس کا باپ پانی پانی ہو گیا۔ اور اس سے معافی مانگی اور لیکن وہ اکٹھے سب راضی خوشی رہنے لگے۔

(تعلیم و تربیت)

---

۳ اس مقصد کے لئے کہ پبلک کو یہ یقین کرنے اور وہ کام کرنے کے لئے آمادہ کیا جائے جو کرانا مد نظر ہے حال ہی کچھ ایسے ثبوت ملے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کیمرہ کی آنکھیں ایک ایسی میکانکیت ہیں جن سے سینما انڈسٹری ابھی تک اپنے مقصد سے اتنی دور نظر آتی ہے کہ اس نے صرف خواب اور مکانات دریافت کئے ہیں،

کتنی افسوسناک بات ہے کہ سینما جو پبلک کے معاشری شعور کو نئے تہذیبی معیار پیدا کرنے ذہنی بحیثیت کو بیدار کر کے نئی مفاہمتوں کی تعمیر کر کے اور ان خوبیوں کے پیش نظر کہ وہ موجودہ آلۂ تبلیغ میں سب سے زیادہ طاقتور آلہ ہے، پبلک کے معاشرتی شعور کو سب سے عمدہ طریقہ پر وسیع کر سکتا ہے مگر مقصد قصہ بازیوں میں پھنسا ہوا ہے لذت کوش تصویروں میں جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی لازماً ایک اور دنیا پائی جاتی ہے جسے پیش کیا جانا چاہیئے، نفع اندوزی کے ۴م

پردۂ فلم

فلموں کا اثر

(از جناب سید محمد تقی صاحب امروہوی)

بہت سے لوگ الفاظ میں یہ بیان نہیں کر سکتے کہ وہ فلم سے کیا مطالبہ رکھتے ہیں لیکن وہ یہ پوری طرح جانتے ہیں کہ وہ سینما کی موجودہ حالت سے مطمئن نہیں ہیں، ان کے ایک اقلیت ایسی موجود ہے جو جان بوجھ کر معمولی قسم کی متحرک تصاویر کے مسحور کن اثرات کو اپنا مقصد بنا کر یہ اقرار کرتی ہے کہ وہ تو سینما میں اس لئے جاتے ہیں کہ جان کرافورڈ کی طرح دو گھنٹہ لطف و تفریح اٹھائیں اور اپنی زندگی کی مصیبتوں کو ان لمحوں میں بھول جائیں خوب شراب پئیں اور آرام سے اپنے راحت کدے میں بیٹھے حظ اندوزی کریں۔

بہت سے آدمی تعلیمی یا اخباری قسم کی فلموں پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں پراپیگنڈا فلموں سے دلچسپی نہیں ان کے خیال میں مشہور تصویر مائیل زولا بھی ایک پراپیگنڈا فلم ہے لیکن کیا انہیں اس کا بھی احساس ہے کہ ہر فلم میں کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اور وہ چیز جسے وہ تفریح و حظ اندوزی سمجھتے ہیں وہ در اصل یہ پراپیگنڈا ہی ہوتا ہے جو کبھی سیاسی قسم کا ہوتا ہے اور کبھی مذہبی قسم کا لیکن عام طور پر یہ پراپیگنڈا صنعتی یا معاشرتی اور آجکل جنگ ہوتا ہے۔

اس وقت اعداد و شمار پیش کرنا تو شاید مناسب نہیں کہ اس سے پڑھنے والا ایک قسم کا دماغی بوجھ محسوس کرتا ہے، تاہم یہ ذکر کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ اکثر یہ لکھا جاتا ہے کہ امریکہ کی موشن پکچرز پروڈکرز کی ایسوسی ایشن نے اندازہ لگایا ہے کہ انگلستان میں امریکی فلمیں جتنی بھی آئیں ان میں سے ہر ایک فٹ فلم نے برطانوی عوام میں ایک ڈالر قیمتی امریکی سامان کو فروخت کرایا اور جہاں تجارتی منافع کا اقتدار ہوگا وہاں کسی نہ کسی شکل میں یہی چیز پیش آئے گی ظاہر ہے کہ سرمایہ داری اقوام کے اقدامات پر یہ اصول پوری طرح صادق ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب چالس بوائر نے محبت کا معاملہ نامی تصویر میں آرپیڈوں کے لئے گلابی رنگ کی مہم شروع کر دی ہے صنعت شراب میں ایک قسم کا انقلاب برپا ہو گیا اور تمام امریکی عوام رنگ کی نشہ آور شراب مانگنے لگے۔

کچھ سال قبل پینے فنڈ نے نوجوانوں کے دلوں اور دماغ پر فلموں کے اثرات کے مطالعہ کے لئے ایک ادارہ قایم کیا امتحان میں ۴ ہزار طلبا سے سوالات کئے گئے تھے، یہ سوالات جرمنوں، جاپانیوں اور حبشیوں کے خیالات کی بابت تھے، اس کے بعد ان نوجوانوں سے کہا گیا کہ وہ ان موضوعوں سے متعلق تصویریں دیکھیں جب ان طلبا سے پھر سوال کیا گیا تو جواب دینے والوں کی اکثریت ان خیالات سے متفق معلوم ہوئی جو تصاویر میں پیش کئے گئے تھے، مثلاً جن لڑکوں نے پہلے ہی امتحان میں یہ جواب دیا تھا کہ چینیوں کی اکثریت چالاک اور دھوکہ باز ہوتی ہے تصویروں کو دیکھنے کے بعد لکھا کہ چند چینی ہی چالاک اور دھوکے باز ہوتے ہیں اور دیوتاؤں کا بیٹا و مغربی محاذ پر سکون طاری ہے۔

نامی تصویروں کو دیکھ کر جرمنوں سے طالب علموں کی نفرت ان کے ساتھ رواداری بلکہ پسندیدگی بدل گئی۔

مختصر الفاظ میں یہ کسی نہ کسی شکل میں بالواسطہ یا بلاواسطہ اصلاً تمام تصویریں پراپیگنڈا تصویریں کی حیثیت رکھتی ہیں اور خواہ عام پبلک واقف ہو یا نہ ہو لیکن وہ ہر ایک اس تصویر سے اثر قبول کرتی ہے جسے وہ دیکھتے ہیں، تفریح و لذت اندوزی کے پردہ میں یہ تلخ حقیقت نمایاں رہتی ہے کہ فلم وہ سب سے زیادہ موثر ذریعہ اظہار ہے جو آج تک دریافت کیا گیا ہے ۲

اقوالِ زرّیں

کسی کی برگوئی نہ کرو تاکہ تمہاری قدر و منزلت ہو۔

مصیبت کے وقت ثابت قدم رہو۔

لالچی آدمی کسی ساتھ نیکی نہیں کر سکتا۔

عقلمند سے عقلمند آدمی بھی جاہل سے کچھ سیکھ سکتا ہے۔

فاقہ کشی قرض سے بدرجہا بہتر ہے۔

قرض دوستی کے حق میں سمِ قاتل ہے

ڈیموکریسی اور جات پات دو ایک دوسرے کے متضاد باتیں ہیں، جب تک جات پات ہے تب تک ڈیموکریسی ممکن نہیں ہو سکتی۔

دولت ایک بہتا دریا ہے، جو کچھ اس میں سے محفوظ کر لیا جائے وہ تو بچ جاتا ہے باقی بڑی تیزی سے بہتا چلا جاتا ہے۔

دولت کا خمار چڑھتا بڑی جلدی ہے لیکن اُس کا اُتار جوڑ جوڑ توڑ جاتا ہے۔

غصہ تیز رو گھوڑے کی مانند ہے۔ جو خود بھی دوڑ دوڑ کر ہانپ جاتا ہے۔

اگر خدا تمہیں بامِ عروج پر پہنچا دے تو غریبوں کو اپنے دل و دماغ سے فراموش نہ کرو کیوں کہ اُن کی دُعاؤں میں وہ اثر ہے جو تمہاری دعاؤں میں نہیں۔

ہزاروں نیکیاں ایک بدی کو نہیں چھپا سکتیں مگر ایک بدی ہزاروں نیکیاں برباد کر دیتی ہے۔

موجِ تبسم

تین پوستی سڑک پر سوئے ہوئے تھے، ایک گاڑی بان کا اُدھر سے گزر ہوا اور ان کو دیکھ کر بولا:۔

ارے بھئی راستے سے اُٹھ جاؤ

ایک پوستی:۔ ہم احمق تو نہیں اٹھیں گے البتہ مجھے گھسیٹ کر ایک طرف کر دو

گاؤں میں بہت بھیڑ تھی اور عین دروازہ کے سامنے ایک گنجا آدمی بیٹھا تھا۔ ایک مسافر جلدی سے آ کر اندر گھسنے لگا گنجا بول اُٹھا:۔

ارے بھائی سر پر کیوں چڑھے آتے ہو؟

مسافر:۔ معاف فرمائیے آپ کے سر پر چڑھ کر گیا مجھے پھسلنا ہے۔

رضا علی:۔ اماں جان مجھے پانچ روپے درکار ہیں۔

ماں:۔ بیٹے کس لئے؟

رضا علی:۔ مجھے سویٹ میٹ (مٹھائی) کی انگریزی کتاب خریدنی ہے

فقیر:۔ بابا روٹی کے لئے ایک آنہ دیجئے

امیر آدمی:۔ ابھی تو کل میں نے تمھیں اِک دیا تھا

فقیر:۔ تو کیا ایک آنہ میری ساری عمر کے لئے کافی ہے؟

سائل:۔ بابا خدا کے نام کچھ دلایئے

امیر:۔ بابا یہ لو دو پیسے

سائل:۔ جناب ایک آنہ سے کم کبھی نہ لوں گا۔

امیر:۔ وہ کیوں؟

سائل:۔ جناب عالی دو پیسے منگائی الاؤنس کے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہندوستان میں ہیجڑوں کی تعداد ۶ لاکھ ہے جو ملک پر ایک زبردست بوجھ ہے

ہندوستان میں اندھوں کی تعداد ۶ لاکھ اور مجموعی طور پر بھکاریوں کی تعداد ۱۴ لاکھ ہے۔

شہر بابل (عراق) کا ایک بازار، ۳ میل لمبا تھا۔ اور کیلے فورنیا (امریکہ) میں ایک ایسا مقام ہے جو دنیا کا گرم ترین مقام ہے اس کا نام وادیٔ موت ہے۔

دنیا میں ایسے مقام بھی جہاں سبز رنگ کی برف ہوتی ہے۔

دنیا میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جس کی نااتفاقی اور پھوٹ کے چرچے بارہ مہینے دنیا کے بازاروں میں رہتے ہیں۔

ہندوستان میں ہر سال ۲۰ کروڑ روپے کی مالیت کا مٹی کا تیل خرچ ہوتا ہے۔

زمین کی گہرائی ۸ ہزار میل ہے مگر انسان صرف ۲ سو میل کی گہرائی تک جا سکتا ہے۔

ہندوستان میں رائے دہندگان کی تعداد ۶ کروڑ ہے جن میں سے ۶۰ لاکھ عورتیں ہیں

مرکزی اسمبلی کے لئے ہندوستان کی آبادی میں سے زیادہ سے زیادہ ۳ فیصدی اشخاص رائے دینے کا حق رکھتے ہیں اور صوبہ جاتی اسمبلیوں میں یہ حق صرف ۱۰ فیصدی اشخاص کو حاصل ہے

افسانہ

خطاوار کون؟

اطالوی زبان کا ایک دردناک شاہکار

محبت جب انتقام بن جاتی ہے تو وہ کس طرح ایک معصوم اور بے خطا عورت کو زندگی سے محروم کر دیتی ہے یہ ہے اس افسانے کا لب لباب جس میں محبت اور انتقام کی تصویریں بڑے سلیقے سے پیش کی گئی ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ افسانہ مقبول ہوگا — ایڈیٹر

اس نے اپنے پژمردہ چہرے کو جو آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اپنی ان مرجھائی ہوئی ہتھیلیوں سے جدا کیا جن میں اس نے چہرہ چھپا رکھا تھا، اس کی بھیگی ہوئی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے لال انگارہ ہو رہی تھیں۔ فضا پر ایک مایوس نگاہ ڈال اس نے کہا۔ وہ معصوم تھی مگر میں نے اُسے قتل کر دیا۔

اس کی جن آنکھوں میں رونا تھم جانے کی وجہ نمی رہ گئی تھی اب ایک بار پھر ان میں سے موٹی موٹی آنسوؤں کی بوندیں اُبلنے لگیں وہ کہنے لگا۔ اس طرح جیسے کوئی منظر دیکھ کر اس کا حال بیان کر رہا ہے۔

اس رات وہ مجھ سے کہہ کر گئی تھی کہ میں اپنی ایک رشتہ دار کے ہاں جا رہی ہوں اور وہاں سے اس کے ساتھ ایک رقص میں شرکت کرنے جاؤں گی۔ نہ جانے کیوں مجھے بیٹھے بٹھائے یہ دھن سما گئی کہ جس رقص گاہ کا اس نے پتہ بتایا ہے وہاں چل کر دیکھنا چاہیئے وہ آتی ہے یا نہیں۔

وہ ہاں خاموش ہو گیا۔ جیسے کچھ خاموش ہو گیا۔ جیسے کچھ سوچ رہا ہے پھر دفعتاً یہ خاموشی ایک دردناک چیخ کے ساتھ ٹوٹی۔ وہ کراہتے ہوئے کہنے لگا۔ کاش میرے دل میں یہ اکساہٹ پیدا نہ ہوئی ہوتی کہ وہاں چل کر اسے دیکھوں وہ دن میری زندگی کے برباد کر دینے والے سانحے کا آغاز تھا۔

آنسو پونچھتے ہوئے اس نے کہا۔ میں نے وہاں پہونچکر معلوم کیا کہ اس کے ساتھ کوئی عورت نہ تھی۔ میں نے اس سے کہا۔ تم نے جھوٹ بولا کہ تم اپنی رشتہ دار عورتوں کے ساتھ رقص میں شرکت کرنے جاؤں گی۔

وہ بولی۔ نہیں۔ یہ جھوٹ نہیں ہے"

میں نے جھلا کر کہا۔ تم جھوٹی ہو۔

وہ گھبرا کر بولی ہیچخو تو نہیں

اس نے اپنا سر میرے شانے پر رکھدیا۔ اور آہستہ سے جذبات آمیز لہجے میں بولی۔ آہ! مجھے تم سے کتنی محبت ہے۔ مگر تم مجھ پر شبہ کر رہے ہوا۔ ایک لمحہ کے لئے میں اپنے شبہے اور غصے سے بہت اوپر اٹھ گیا۔ میں نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے آغوش میں کھینچنا چاہا۔ مگر وہ تیتری کی طرح نکل گئی۔ میں برآمدے کے اندھیرے میں سے نکل کر اس کمرے تک گیا جہاں محفل رقص و سرود گرم تھی۔ مگر دروازے پر پہونچکر ٹھٹک گیا شاید اس نے سمجھا تھا کہ میں وہاں تک نہیں آؤنگا۔ وہ ایک خوبرو نوجوان کے ساتھ مصروف رقص تھی میں نے اسے دیکھا۔ چمکدار لباس۔ بلوریں گردن سڈول شانے سفید مرمریں چہرہ، ہرنی کی طرح بیقرار آنکھیں دراز سیاہ پلکوں کے سایہ میں ستاروں کی طرح چمکتی ہوئی۔

وہ نوجوان۔ کشیدہ قامت۔ خوشرو چمکدار جوتے۔ نفیس لباس۔ چوڑے شانے، خوشی جگمگاتی ہوئی آنکھیں، اس کی ہر چیز میری نگاہوں میں کانٹوں کی طرح کھٹکنے لگی۔

روشنیاں گل ہونے لگیں۔ ساز کی آوازیں آخری گونج کے بعد خاموشی کے اتھاہ سمندر میں گم ہو گئیں۔ میں اپنے دل کو تسلی دے رہا تھا کہ شاید اپنے رشتہ داروں کے جس گھر میں وہ گئی تھی وہاں کسی وجہ سے عورتیں رقص میں جانے کو راضی نہ ہوئی ہوں گی اس کا یہ رشتہ دار نوجوان اس کے ساتھ آ گیا۔

جب وہ میرے پاس آئی تو میں نے کہا چلو۔ میں تمھیں گھر تک پہنچا دوں۔

اس نے معصومانہ انداز میں جواب دیا" وہ کس کے ساتھ جائے گا؟"

" وہ کون"؟ میرے دل میں رقابت کی ایک لہر اُٹھی۔

" میرا رشتہ دار" وہ بولی۔

" تم جھوٹی ہو" میں نے کہا" تم"

مگر اس نے مسلسل اظہار محبت سے میرا منہ بند کر دیا۔ پھر بولی" کل رات آؤنگی۔ تم ملنا"

وہ کہتے کہتے رک گیا۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی آنسوؤں کی نمی باقی تھی۔ مگر اب ان سے حسرت و یاس ٹپک رہی تھی۔

اس نے کہنا شروع کیا۔

دوسرے دن میں نے سرِ شام سے اس کا انتظار کیا۔ مگر اسے نہ آنا تھا نہ آئی۔ ایک دھندلی کہر نما تاریکی رفتہ رفتہ فضا پر غالب آ گئی۔ خبر نہیں کب دن کی روشنی شام کی سنہری شفق میں اور شفق کی رات تاریک دھندلکے میں کب اور کس طرح تبدیل ہو گئی۔ اندھیرا ہونے پر میں اس کے مکان کے سامنے جا پہنچا اور کشادہ سڑک کے اس حصہ میں جو گہری تاریکی میں چھپا ہوا لیٹا تھا ٹہلتا رہا۔ میری نگاہیں بار بار اس کے سہ منزلہ مکان کے صدر دروازہ کی طرف اٹھتیں شاید وہ باہر آئے۔ مگر کئی گھنٹے گزر گئے وہ نہ آئی۔

رات بھیگتی جا رہی تھی۔ پھر برف گرنے لگی اور اس کی تیز خنکی نشتروں کی طرح میرے چبھنے لگی۔ انتظار کی گھڑیاں قیامت بن کر گزر رہی تھیں۔ مگر اس کا کہیں پتہ نہ تھا۔ میں کبھی کبھی اندھیرے میں سے نکل کر سرکاری لالٹین کے اُجالے میں آ جاتا کہ اگر وہ کسی کھڑکی سے باہر دیکھتی ہو اور میں نظر پڑ جاؤں تو شاید صورت دیکھ کر ہی پیار آ جائے اور باہر نکل آئے۔ مگر توقع نامرادی میں تبدیل ہو گئی اور مجھے ایسا محسوس ہونے لگا گویا لیمپ کی برقی بتیوں کی طرح میرے جسم میں بھی کوئی شے جل رہی ہے۔

جس راستہ میں ٹہل رہا تھا اس پر آمد و رفت

روزمرہ کا ماجرا۔ لیکن پھر بھی معجزہ

زمانہ قدیم کی حکمت میں انڈا زندگی کا نشان تھا۔ خول کے اندر زندگی کا ایک شعلہ ہوتا ہے۔ جس کے ارد گرد قدرت نے خوراک کے تمام ایسے ضروری اجزا اکٹھے کر دیئے ہیں جن سے اس کی شکل بنتی ہے اور اسے طاقت ملتی ہے اس لئے انڈا بطور خوراک نہایت مقوی اور مکمل ہے۔ جہاں پر ہندوستان میں چاول عام خوراک ہے۔ وہاں پر انڈے کا استعمال زیادہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ چاول میں پروٹین بہت کم ہوتی ہے۔

انڈوں کا کاروبار کرنے والوں کے لئے یہ آمدنی کا ایک مستقل ذریعہ ہیں۔ کیونکہ یہ سارا سال ملتے رہتے ہیں۔ اور ان کی مانگ بھی ہمیشہ رہتی ہے۔ ایک اوسطاً مرغی سال میں ۴۰ سے ۵۰ تک انڈے دیتی ہے اور مرغی کی خوراک اور رہائش پر بہت تھوڑا خرچ آتا ہے۔

لیکن انڈے نہایت نازک ہوتے ہیں۔ ان کا ہلانا، اُٹھانا مشکل ہے۔ زمانہ حال میں گرمی کے موسم میں انڈوں کی ٹوٹ پھوٹ اور خراب انڈوں کی اوسط ۲۵ فیصدی ہے۔ اس بھاری نقصان سے بچنے کے لئے ان کا کھانے والوں تک بحفاظت اور جلدی پہنچانا ضروری ہے۔ ہموار اور پختہ سڑکیں ان کے لئے بہتر ہیں۔

برما شیل کی طرف سے سڑکوں کی ترقی اور بہتر نصیب پیدا کرنے کے لئے شائع کیا گیا

بہت کم تھی۔ بعض اوقات میرے سامنے ڈودسڑک پر کوئی انسانی صورت نظر آتی۔ جوں جوں وہ قریب ہوتی جاتی اس کا تذبذب بڑھتا جاتا۔ پھر وہ خاموشی سے ایک تاریک سائے کی طرح میرے برابر سے گذر کر بتدریج گھٹنی شروع ہو جاتی۔

میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے۔ مایوسی کا پنجہ دل کو مروڑ کر رونے پر مجبور کر رہا تھا۔ میری انگلیاں از خود ایک درندے کے پنجوں کی طرح اینٹھنے لگیں اور یہ محسوس ہونے لگا گویا وہ کسی زہریلے سانپ کو جس کی پھنکار سے جھوٹ کے شعلے نکل رہے ہوں اپنی گرفت سے کچل دینا چاہتی ہیں۔ میں نے دل کے ساتھ دیکھا۔ وہی نوجوان تھا رقص گاہ والا۔

میری مٹھیاں سختی سے بھینچ گئیں۔ دل نے کہا۔ اس کا گلا گھونٹ دے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا شاید میرا شبہ غلط ہو۔ شاید وہ اس کا کوئی رشتہ دار ہو۔ شاید وہ کسی ضروری کام کی وجہ سے گھر پر رہنے کے لئے مجبور ہوگئی ہو یا وہ کسی مجبوری کی وجہ سے میرے یہاں آنے کی جگہ اس نوجوان کے ساتھ جا رہی ہو۔

بولتے بولتے دفعتاً اس کے لہجے میں گرمی آگئی اُس نے کہا۔ کاش وہ مجھے بتا دیتی کہ وہ کون ہے۔ کاش کے دن ہی مجھے معلوم ہو جاتا۔

مگر اس کے دوسرے روز جب میں نے اس سے پوچھا "خدا کے لئے مجھے فریب نہ دو۔ مجھ سے دورنگی نہ برتو۔ جتنی بات ہو سچ سچ بتا دو" تو اس نے ایک بے لوث اور معصومانہ انداز سے اپنی بھویں سیکڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ بھلا تم سے میں جھوٹ بولونگی"

میں نے اپنے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں میں اس کے دونوں گورے گورے خوبصورت ہاتھ مضبوطی کے ساتھ تھام لئے۔

اس نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا، آہ! مجھے تم سے کتنی محبت ہے......کیا میں........ تمہاری نہیں ہوں۔ تم کو کل یقین نہیں آتا۔

برف سے ڈھنکی ہوئی سفید سفید پہاڑی چوٹیاں اندھیرے میں چھپ کر رہ گئی تھیں۔ ہر چیز پر قدرت نے ایک سیاہ غلاف ڈال دیا تھا۔ مگر جھیل چمک رہی تھی۔ بالکل اسی طرح جیسے کسی گہری تاریکی میں کسی مردے کی کفنائی ہوئی لاش۔

اس کے مکان کی کھڑکیوں کے رنگین شیشوں سے روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی جیسے اپنی رنگین زبان میں کہہ رہی ہیں۔ بے وقوف وہ تجھے دھوکہ دے رہی ہے۔ تجھے مچھلی کی طرح کھلا رہی ہے۔ تو گھنٹوں سے اس کے انتظار میں ٹہل رہا ہے۔ برف اور طوفان کی مصیبتیں جھیل رہا ہے۔ مگر وہ خوبصورت حسین سفید ناگن شاید اسی نوجوان کے ساتھ مصروف عیش ہے۔

دفعتاً عمارت کا صدر دروازہ کھلا۔ میں سانس روک کر دیکھنے لگا۔ وہ تھی اپنی دلربا چال سے وہ باہر آئی۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ میرا شبہ بے بنیاد ہے۔ اسے مجھ سے محبت ہے۔ وہ باوفا ہے۔ مگر میں نے غور سے دیکھا اس کے پیچھے بھی کوئی ہے؟ ہاں ایک مرد۔ چال کی تمکنت سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی جوان آدمی ہے۔

میرے دل میں نفرت نے ایک بھاری پھنکار ماری۔ کیا وہی نوجوان ہے؟

امریکہ اور برطانیہ اور روس کے درمیان تشکوک

لندن ۲۲ر نومبر۔ ایٹم بم تباہی کا آخری حربہ نہیں ہے اور اگر قومیں آپس میں اس قدر زبردست اعتماد پیدا نہ کریں گے کہ جنگ خیال میں بھی نہ آسکے تو ایٹم بم کی اتنی زبردست لڑائی چھڑ جائے گی کہ بڑے بڑے شہر خاک میں مل جائیں گے۔ لاکھوں جانیں ضائع ہو جائیں گی اور تہذیب اتنی پیچھے پڑ جائے گی کہ قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہے وہ تنبیہ جو برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلے نے کی جبکہ آپ نے آج رات پارلیمنٹ میں غیر ملکی معاملات پر بحث شروع کرتے ہوئے کی۔ آپ نے کہا کہ میرے کہنے پر واشنگٹن میں ایٹم کے بارے میں بات چیت شروع ہوئی تھی آپ نے مزید کہا کہ برطانیہ اور امریکہ میں اس قدر باہمی اتحاد پیدا ہو گیا ہے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان لڑائی خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ یہی اعتماد تمام دنیا میں پھیلنا چاہیئے۔

مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ نے کہا کہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ امریکہ اور برطانیہ اور روس کے درمیان اب شکوک اور بداعتمادی پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے ہمیں اس کا بہت افسوس ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

الہ آباد ۲۲ر نومبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس یو پی کے مختلف ضلعوں کے کانگریسی کارکنوں سے ۳۰ر نومبر کو خطاب کریں گے ہر ضلع کانگریس کمیٹی کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ دس سے زیادہ کارکن بھیجے۔

وہ دونوں برقی قمقمے کی روشنی میں آئے میں نے نفرت اور رقابت سے مڑ کر کہا۔

میں نے اس کا کہا "خدا کے لئے مجھے سچ سچ بتا دو اس کی پرواہ نہ کرو مجھے صدمہ ہوگا زیادہ سے زیادہ میں اسے ختم کر ہی جاؤں گا۔

میں جذبات کے طوفان میں اس سے مخاطب تھا۔ لیکن وہ خاموش تھی۔ اس کی بھولی بھولی معصوم نگاہیں نشتر کی طرح میرے دل میں اتری جا رہی تھیں۔

میں نے کہا بتا دو ورنہ میں تمہیں قتل کر دونگا" وہ کہتے کہتے رو پڑا۔

میں نے اُسے قتل کر دیا۔ مگر گرفتاری کے وقت مجھے معلوم ہوا۔ وہ نوجوان اس کا سگا بھائی تھا۔ وہ اپنے اور میرے تعلق کو راز میں رکھنے کے لئے یہ ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس کا بھائی ہے۔ آہ۔

وہ چکرا کر گرنے لگا۔ لوگ اسے سنبھالنے کے لئے دوڑے اس کا جسم ان کے ہاتھوں میں رک گیا۔ مگر رُوح جسم کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔

آجکل کی سیاست میں اخبار بینی بہت ضروری ہے

مولانا آزاد کا اظہار ناراضگی

بندھیاچل۔ ۲۳ر نومبر۔ کلکتہ میں طالب علموں پر گولی چلائے جانے کے بارے میں ایک خاص ملاقات کے دوران میں مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا جب تک میرے پاس وہاں کے واقعات کی مکمل رپورٹ نہ مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ جب تک میرے پاس وہاں کے واقعات کی مکمل رپورٹ نہ موجود ہو میں اس پر اپنا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ لیکن نہتے مجمع پر پولیس کے گولی چلا دینے کے فعل پر انھوں نے غصہ اور افسوس کا اظہار کیا۔ یہ نوجوان لڑکے آئی۔ این۔ اے کے آدمیوں سے ہمدردی کا اظہار کر رہے تھے۔ اگر ان کو ڈلہوزی اسکوائر کی طرف جانے دیا جاتا تو کوئی بڑے خطرے کی بات نہیں تھی۔ جلوس نکالنا اور نعرے لگانا ہر ایک شہری کا پیدائشی حق ہے اور ہندوستان میں سرکار کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرنے کا اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں۔ کلکتہ کا واقعہ ایسا پہلا واقعہ نہیں ہے۔

پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ کی تقریر

لندن ۲۲ر نومبر۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں وزیر خارجہ مسٹر بیون نے پر زور اپیل کی کہ اگر دنیا کی کسی چھوٹی یا بڑی طاقت کو برطانیہ پر کسی قسم کا شک ہے تو وہ مجھے صاف طور سے بتلا دے کہ ان کے شبہات کیا ہیں۔ مسٹر بیون نے تمام دنیا کی سیاسیات پر بحث کی۔ آپ نے فرانس اور پولینڈ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ شاہ یونان نے راستے میں روڑے نہ اٹکانے کی اپیل کی انڈونیشیا میں ہنگامہ کی ذمہ داری سے برطانیہ کو بری قرار دینے کی کوشش کی اور کہا کہ جتنا جلد انڈونیشین لڑائی بند کر دیں گے اور ڈچوں سے بات چیت شروع کر دیں گے۔ اتنا بہتر ہوگا۔

برطانیہ اٹلی کی حمایت میں

لندن۔ ۲۴ر نومبر۔ یہاں برابر یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ دکھنی یورپ میں روس کا بڑھتا ہوا غلبہ روکنے کے لئے برطانیہ اٹلی والوں کے اس مطالبہ کی حمایت کرے گا کہ روسیوں کو بحر روم کی طرف زیادہ پاؤں نہ پھیلانے دیا جائے اور اٹلی کو اس کی سابق نوآبادیاں اور جزیرے واپس کر دئے جائیں برطانی سفیر مقیم روم سر نوئل چارلس کے بیان سے اس مطالبہ کی تائید ہوتی ہے۔

ڈاکٹر امرناتھ جھا کی واپسی

لندن ۲۴ر نومبر۔ ڈاکٹر امرناتھ جھا جو اتحادی ملکوں کی تعلیمی کانفرنس میں برطانی ہندوستان کے چار نمائندوں میں سے ایک تھے اور جو الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں کل صبح ہندوستان کے لئے روانہ ہوں گے اور غالباً منگل کو ہندوستان پہونچیں گے۔

مسئلہ دردانیال پر ترکی کو برطانیہ کا جواب!

لندن ۲۵ر نومبر۔ دردانیال کے معاملہ میں ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ نے اس فیصلے کے مطابق قدم اٹھایا ہے جو پوٹسڈم کانفرنس کے اندر کیا گیا تھا وہ فیصلہ یہ تھا کہ حکومت ترکی سے دردانیال کے سلسلہ میں تین طاقتوں میں سے ہر طاقت الگ الگ گفت و شنید کرے گی سوویٹ روس چند ماہ قبل حکومت ترکی سے بات چیت کر چکا ہے۔ نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ ہر ایسے بین الاقوامی تنظیم میں حصہ لینے کے لئے تیار ہے جو دردانیال کے مسئلہ کو سلجھائے۔

بغداد ۲۶ر نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ بغداد کی فوجی عدالت نے ایک سو گیارہ کردوں کو اس مضمون کا نوٹس بھیجا ہے کہ وہ سات روز کے اندر اندر عدالت کے سامنے حاضر ہوں اور وجہ ظاہر کریں کہ انھوں نے عراق کی حکومت کے خلاف بغاوت کیوں کی۔

نیپال میں کمانڈر انچیف آف انڈیا کی تشریف آوری

جنرل سر کلاوڈ ی اچینلیک کمانڈر انچیف آف انڈیا نے اکتوبر میں نیپال کا دورہ کیا۔ یہ آپ کی پہلی تشریف آوری تھی۔ آپ کو نیپال کے بادشاہ تربھوونا بیر وکرم شاہ نے اسٹار آف نیپال درجہ اول کا شاندار آرڈر عطا کیا اور نیپال کی فوجوں کا آنریری جنرل بنایا ہے۔

چھ امریکی سپاہی اور ۵۳ ہندوستانی ہلاک ہو گئے

کلکتہ ۲۴۔ نومبر۔چھ امریکی فوجی آدمی اور ۵۳ ہندوستانی شہری ملازمین ہلاک ہو گئے جبکہ کلنگ پاڑہ آرڈیننس ڈپو کے علاقہ میں ایک زور کا دھماکہ ہو گیا۔پانچ اور امریکی فوجی زخمی ہو گئے جو ہسپتال میں ہیں۔۴۰ ہندوستانی زخمی ہو گئے۔

یہ دھماکہ شام کو تقریباً چار بجے ہوا جہاں کہ جاپانی بارود سے بھرے ہوئے آٹھ تھیلے برباد کرنے کے لیے اتارے جا رہے تھے۔حادثہ کی وجہ معلوم نہیں۔تحقیقات کی جا رہی ہے۔

مسٹر آصف علی کی کامیابی

دہلی۔۲۸۔نومبر۔مرکزی اسمبلی کے لیے دہلی کی نشست کے انتخاب کے نتیجہ کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔جیسی کہ توقع تھی۔کانگریسی اُمیدوار مسٹر آصف علی ہزاروں ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔مسٹر محمد عثمان آزاد اور مہا سبھائی اُمیدوار پروفیسر رام سنگھ کو شکست فاش ہوئی۔آخر الذکر کی ضمانت تک ضبط ہو گئی۔

مسٹر آصف علی کے حق میں	۶۲۶۱
مسٹر محمد عثمان آزاد کے حق میں	۱۵۵۷
پروفیسر رام سنگھ	۱۷۹
ضایع ہوئے	۲۲
میزان کل	۸۰۱۹

دہلی میں ووٹروں کی کل تعداد ۱۰ ہزار ۱۰ تھی جس میں سے ۶ ہزار مسلمان تھے۔

مولانا آزاد کی صدارت میں جلسہ

کلکتہ ۲۶۔نومبر۔بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی کلکتہ میں مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوگا۔یہ جلسہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں فائرنگ کے خلاف پروٹسٹ کیا جائے گا۔

اُمید کی جاتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو سردار ولبھ بھائی پٹیل اور کانگریس کمیٹی کے ممبران اس جلسہ میں تقریر کریں گے۔

ہندوستانی اخباروں کے خلاف برطانی اخباروں کا جھوٹا پروپیگنڈہ

لندن ۲۷۔نومبر۔آجکل برطانی اخبارات نے ہندوستان کے اخباروں کے خلاف بڑا مکروہ اور جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کیا ہوا ہے۔وہ ہندوستانی اخباروں کے خلاف اس قسم کے الزام لگا رہے ہیں کہ وہ ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کشیدہ کر رہے ہیں۔اور ان کا رویہ مخالفانہ ہے۔

محکمہ ڈیفنس بند کر دیا جائیگا

نئی دہلی۔۲۸۔نومبر۔معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کو بند کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔اس محکمہ کے تمام شعبے محکمہ لڑائی اور محکمہ ہوم میں منتقل کر دیے جائیں گے۔

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سر فیروز خان نون کے مستعفی ہونے کے بعد دوسرا ممبر نامزد نہیں کیا گیا۔نئے انتظامات جلد ہی کر دیے جائیں گے۔

انڈین نیشنل آرمی کے عملہ کی رہائی کا مطالبہ

نئی دہلی۔۲۷۔نومبر۔سر فیروز خاں نون سابق ڈیفنس ممبر حکومت ہند نے ایک انٹرویو کے دوران میں ایک اخباری نامہ نگار کو بتایا کہ انڈین نیشنل آرمی کے خلاف مقدمہ منسوخ کر دیے جائیں اور ان کو رہا کر دیا جائے اور صرف انھیں آدمیوں پر مقدمہ چلائے جائیں جنھوں نے اپنے ملک کے آدمیوں پر ظلم کئے ہیں۔ان لوگوں کو ملک معظم کی طرف سے معاف کر دیا جائے۔

یو۔پی کی مختلف جیلوں میں نظر بندوں کی تعداد

بریلی۔۲۶۔نومبر۔معلوم ہوا ہے کہ صوبہ یو۔پی کی مختلف جیلوں میں اس وقت ۱۵۵ نظر بند ہیں۔

اقتدار اعلیٰ اور بین الاقوامی تعلقات

لندن۔۲۲۔نومبر۔ڈیلی ہیرالڈ کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر ایڈن کے اس بیان پر کہ قوموں کو بین الاقوامی مفادات کی سلامتی کے لیے اپنے اقتدار اعلیٰ میں ترمیم کے واسطے تیار ہونا ضروری ہے۔لابیوں میں گذشتہ رات بہت کچھ تبصرے ہوئے۔نامہ نگار مذکور آگے چلکر لکھتا ہے کہ جہاں تک میں معلوم کر سکا اس مسئلہ پر حزب اختلاف میں بحث مباحثہ نہیں ہوا۔چونکہ مسٹر ایڈن اس پارٹی کے امور خارجہ کے ماہر ہیں اسلیئے توقع نہیں ہے کہ انتہا پسندوں کے علاوہ اسکی کوئی اور بھی مخالفت کریگا۔دوسری طرف لیبر پارٹی کی پالیسی کا یہ ایک بنیادی اصول رہا ہے کہ بین الاقوامی تعلقات صرف اسیطرح قابل اطمینان طریقہ پر باقی رہ سکتے ہیں۔

روس کیخلاف معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام!

طہران۔۲۸۔نومبر۔اتری ایران میں حالت پھر خراب ہو گئی ہے۔تازہ خبر ہے کہ باغیوں نے طہران سے تبریز جانے والی ریلوے لائن کے شہر مرنجان پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔اب باغیوں نے شہر کازمین پر چڑھائی شروع کر دی ہے۔ایران کی پارلیمنٹ میں آج بحث کے دوران مسٹر فریدی نے روس نے ایرانی فوجوں کو اتری علاقہ میں جانے سے روک دیا۔جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں باغیوں کو پوری آزادی مل گئی۔

رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ آذربائیجان کے رہنے والوں نے حکومت خود اختیاری کا جو مطالبہ کیا ہے۔روس نے اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی ہے۔

اخبار ”ازویسٹیا“ نے آذربائیجان کی اسمبلی کا ایک بیان شائع کیا ہے۔جس میں لکھا ہے کہ آذربائیجان کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔طہران سے رائٹر نے خبر دی ہے کہ اتری ایران میں باغیوں تبریز اور طہران کے درمیان ریلوے لائن کاٹ دی ہے۔

تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ باغیوں نے کازون کے ۹ میل دکھن پچھم کوٹاکستان پر قبضہ کر لیا ہے۔آج ایرانی وزیر اعظم نے روسی سفیر سے ملاقات کی۔

یو۔پی میں کپڑے کا راشن ہٹا لیا جائے گا

لکھنؤ۔۲۵۔نومبر۔معلوم ہوا ہے کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ صوبہ یو۔پی سے آئندہ جلد ہی کپڑا پر سے کنٹرول ہٹا لیا جائے گا۔البتہ کھانے پینے کی چیزوں پر کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔البتہ کھانے پینے کی چیزوں پر کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔البتہ کھانے پینے کی چیزوں پر کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔البتہ کھانے پینے کی چیزوں پر کنٹرول بدستور سابق کچھ عرصہ کے لیے قائم رہیگا۔یہ انکشاف سر ولیم اسٹن ایڈوائزر گورنر نے اقتصادی ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں کل کیا کہ اناج پر کنٹرول نے یو۔پی کے عوام کو قحط سے بچا لیا۔

رائے بہادر رام سرنداس کا انتقال

لاہور۔۲۳۔نومبر۔رائے بہادر رام سرنداس جو کونسل آف اسٹیٹ میں لیڈر آف اپوزیشن تھے۔۶۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپکو خرابی دل کی تکلیف بڑھ گئی تھی۔

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ
نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے بورڈ کے اسٹینڈرڈ فارم پر منظور شدہ ٹھیکہ داروں سے مہر بند آئٹم ریٹ ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں!

کام کا نام	لاگت کا تخمینہ	بیعانہ کی رقم	پیشگی ضمانت کام پورا کرنے کی	ٹنڈروں کی وصولی کی تاریخ	ٹنڈر فارم کی قیمت	ٹنڈر کھولنے کی تاریخ	کام پورا کرنے کی میعاد
۱۔ سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ۵۰ فٹ لانبی سیمنٹ کنکریٹ سڑک بنانے کے لئے	۲۲۰۰۷ روپیہ	۲۲۱ روپیہ	۵ فی صدی	۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء ۲½ بجے دن	ایک روپیہ	۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء ۱۲ بجے دن	چار مہینے
۲۔ سیسہ مئو نالہ اسکیم کے آر۔ بلاک میں کانپور ٹھور روڈ سے ۲۵ فٹ روڈ تک ۳۰ فٹ روڈ بنانے کے لئے۔	۲۱۸۳۳ روپیہ	۲۱۹ روپیہ	۵ فی صدی	"	ایک روپیہ	"	تین مہینے
۳۔ مغربی سیسہ مئو میں۔ جی۔ ٹی روڈ اور پی روڈ کے درمیان کیو بلاک اور او۔ روڈ کے نالوں کو ٹھیک کرنے کے لئے۔	۲۷۶۹۹ روپیہ	۲۷۷ روپیہ	۵ فی صدی	"	ایک روپیہ	"	چار مہینے

نوٹ:۔ حکام بورڈ کسی ایک یا سب وصول شدہ ٹنڈروں کو بلا کسی سبب بتائے منسوخ کر سکتے ہیں۔

پریسیڈنٹ

سیگاؤں۔ ۲۱۔ نومبر۔ انڈو چائنا میں دولت رات ہی رات میں ختم ہوگئی جبکہ وہاں کرنسی کے متعلق اہم قوانین کا اعلان کیا گیا۔ جاپان نے یہاں کرنسی نوٹ ایک بڑی تعداد میں جاری کئے ہوئے تھے۔ ان کو بے قیمت کر دیا گیا ہے۔ جاپانیوں نے ۵۰۰ پیاسٹر کے نوٹ ایک بڑی تعداد میں جاری کئے ہوئے تھے۔ ان کو بے قیمت کر دیا گیا ہے۔ جاپانی قبضہ کے دوران میں جو بڑی رقم ناجائز طور پر جمع کرلی گئی تھی۔ اس کے متعلق بھی قانون بنایا گیا ہے۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس اس قسم کے نوٹ ہیں وہ دو دن کے اندر واپس کر دیں۔

سیگاؤں سے ہندوستانی فوج واپس آجائے گی

سیگاؤں۔ ۲۶۔ نومبر۔ اس وقت انڈو چائنا میں جاپانیوں سے جس رفتار سے ہتھیار رکھوائے جا رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر وہاں برطانی اور ہندوستانی فوج کو دو یا تین ہفتے کے اندر واپس بلا لیا جائے گا۔ فوج کی واپسی میں کم سے کم دو ماہ لگیں گے۔

روس سے امریکہ کا مطالبہ

واشنگٹن۔ ۲۶۔ نومبر۔ حکومت امریکہ نے حکومت روس کو لکھا ہے کہ آذربائیجان کے اصل حالات سے آگاہ کیا جائے گا۔

اس سے پہلے ایک روسی مدبر نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ روس نے ایران کے معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کی اور نہ وہ کرنا چاہتا ہے۔

قاہرہ ۲۷ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ مصر کے وزیر عدل حافظ رمضان پاشا نے کل اپنے عہدہ سے استعفے دے دیا اور ان کا استعفیٰ حکومت نے منظور بھی کر لیا ہے۔

ایران سے فوجیں ہٹانے کی برطانیہ کی شرط

لندن۔ ۲۸۔ نومبر۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ لندن یکم جنوری ۱۹۴۶ء تک ایران سے اتحادی فوجیں ہٹانے کے حق میں ہے جیسا کہ امریکہ نے اپنے مراسلہ میں تجویز کیا تھا۔ لیکن یہ خیال ہے کہ برطانی فوجوں کے ہٹانے کی دو شرطیں ہوں گی اول یہ کہ روس بھی ساتھ ساتھ اپنی فوجیں وہاں سے ہٹائے۔ دوسرے آیا یہ ممکن ہے کہ نہیں کہ سال کے آخر تک فوجیں ہٹائی جا سکیں گی۔ حالات جاننے والے حلقوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں شرطیں شاید ہی پوری ہو سکیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ روس نے فوجیں ہٹانے سے انکار کر دیا تھا۔ جبکہ ستمبر میں یہ معاملہ غیر ملکی وزیروں کی کانفرنس میں اٹھایا گیا تھا۔

لیبر گورنمنٹ کے خلاف ملامت کی تحریک

لندن۔ ۲۸۔ کنزرویٹو پارٹی کی طرف سے آج لیبر گورنمنٹ کے خلاف پارلیمنٹ میں ملامت کی تحریک پیش کر دی گئی۔ یہ تحریک مسٹر چرچل اور سرکردہ لیڈروں کے نام سے پیش کی گئی ہے۔

ایک طالبعلم کی دردمندانہ اپیل

بزرگو! میں ایک عالی نژاد بی۔ اے۔ طالبعلم ہوں اور آیندہ علیگڑھ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کا خواہشمند ہوں مگر گردش ایام سے نہایت قابل رحم حالت میں ہوں سوائے خدا اور رسول کے کوئی سہارا نہیں اور مصیبت میں کوئی یار و مددگار نہیں۔ ایسی بیکسی کے عالم میں میری مظلوم جان آپ سے رحم کی اپیل کرتی ہے کہ کوئی مخیر بزرگ جو اولاد نرینہ سے محروم ہوں مجھے اپنی تولیت میں لے کر یا خانہ داماد رکھکر یا بیدام غلام بنالیں اور اعلیٰ تعلیم میں امداد فرمائیں۔

یہ آپنی کا تقاضا ہے ورنہ دنیا میں
خوشی سے کون کسی کا غلام ہوتا ہے؟

ملتانی متعلم بی۔ اے اسلامیہ کالج لاہور

بہ اجلاس جناب ایم۔ بی۔ احمد۔ اسکوائر
آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ جج بلند شہر
اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو اداخل دکالتنامہ اپیل کے لیے مقرر کی جائے

اپیل دیوانی ۹۶ سنہ ۱۹۴۵ء

(آرڈر ۴۱۔ قاعدہ۔ ۱۴)

بعدالت ججی بلندشہر

مسماۃ رامدئی بیوہ منشی سنگھ قوم راجپوت ساکن علی آباد پرگنہ سکندر آباد ضلع بلند شہر — اپیلانٹ

بنام۔ ڈالچند وغیرہ — رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی ڈگری و تجویز ۳۵ سنہ ۱۹۴۴ء عدالت اڈیشنل سول ججی مقام بلند شہر مورخہ ۶۔ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء

بنام۔ ڈالچند پسر مسماۃ جمیر کنور بیوہ گوکل چند اقوام بوہرہ برہمن پالیوال ساکنان حال رورہ ضلع کانپور۔ رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری صدر اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء واسطے دکالتنامہ اس اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل بذا میں جواب وسوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا۔ تو اس کی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۳۔ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم — مہر عدالت
عدالت ڈسٹرکٹ ججی بلند شہر

اخبارات کے مطالعہ سے اپنی سیاسی ادبی معلومات بڑھایئے

مسٹر بیون کو ہٹانے کا مطالبہ!

لندن۔ ۲۶ نومبر۔ برطانی کمیونسٹ پارٹی کی کل کانفرنس شروع ہوئی جس میں اس قسم کی تقریریں کی گئیں کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون کو ہٹا دو اور برطانی کمیونسٹ پارٹی کو لیبر گورنمنٹ کے متعلق اپنا رویہ سخت کرنا چاہیئے۔

واشنگٹن۔ ۲۵ نومبر۔ امریکہ اور برطانیہ کی تجارتی بات چیت ختم ہوگئی ہے۔ اب آخری جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ کل تک مل جائے گا۔

شہنشاہ جاپان کی دولت اتحادی نگرانی میں!

ٹوکیو ۲۷ نومبر۔ جاپان میں اتحادی فوجوں کے اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میک آرتھر نے آج ایک حکم دیا ہے جس کی رو سے جاپان کی شاہی دولت کی دیکھ بھال اتحادی کریں گے اور شہنشاہ جاپان کو روزانہ کے خرچ کے علاوہ اور کوئی رقم نہیں دی جائے گی۔

یہ حکم اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ ملک کی اقتصادی حالت کے پیش نظر شاہی خاندان کے اثر کو کم کیا جانا ضروری ہے۔

جاوا میں انڈونیشین فوج کے زبردست حملے!

بٹاویا - ۲۶ نومبر - آج صبح کے اتحادی اعلان میں سمارنگ کے متعلق جو خبر دی گئی ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ وہاں ایک برطانی گروز سے پچاس سپاہی اتارے گئے وہاں اس وقت صورت حالات پرسکون ہے لیکن آس پاس کے علاقوں میں لوٹ مار اور چھپکر حملوں کی وارداتیں جاری ہیں اور ابھی کہا جا سکتا کہ آگے کیا ہو جائے شنبہ کو ہماری فوجوں پر ابناروا کے پورب میں بڑے زور کا حملہ کیا گیا لیکن یہ حملہ پسپا کر دیا گیا۔ انڈونیشینوں کی چھ مشین گنوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ انڈونیشینوں کو مزید کمک پہونچنے والی ہے اس سے مزید لڑائی کی توقع ہے چوتھی مراٹھا کمپنی کی آدھی فوج موٹر فوج کے ایک دستے کے ہمراہ سمارنگ ابنارا روڈ کو کھلی رکھنے کے لئے بھیجدی گئی ہے۔

بٹاویا کے قریب ڈیپائیس لا میں بڑی زور کی لڑائی ہوئی۔

ایک اتحادی بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ انڈونیشینوں نے ہندوستانی باشندوں کو دھمکی دی ہے کہ وہ ہندوستانی فوج میں پروپیگنڈہ کریں کئی ہندوستانی لاپتہ بھی ہو چکے ہیں۔ سرابایا میں شنبہ کی رات کو کئی گھنٹے تک لڑائی ہوئی ۵۷ انڈونیشین ہلاک ہو گئے ۲۰ زخمی ہو گئے۔ چھ ہندوستانی زخمی ہو گئے۔ انڈونیشینوں نے فرسٹ ڈوگرا رجمنٹ پر زور کا حملہ کیا ان کے پاس ٹینک تھے۔ تین بکتر بند کاریں تھیں اور ایک توپ تھی۔

لال قلعہ میں آزاد ہند فوج کے افسروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت

دہلی ۲۷ نومبر - جب ہم ملایا سے بھاگ رہے تھے تو ہماری فوج کی حفاظت کے لئے نہ تو ٹینکوں کا انتظام تھا اور نہ ہوائی جہازوں کا۔ صرف ایک دو مرتبہ ہوائی جہاز امداد پہونچے" یہ وہ جواب ہے جو گواہ استغاثہ روی دار گور کھا حوالدار نے صفائی کے وکیل مسٹر آصف علی صاحب کے سوال پر دیا۔ مسٹر آصف علی مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں اپنی شاندار فتح کے بعد آج پوری آب و تاب کے ساتھ مصروف کار تھے ان کی گرمجوشی آج ایڈوکیٹ جنرل مسٹر نوشیر وال انجنیر پر نازل ہوئی۔ جنہوں نے ایک اعتراض کر کے آصف علی صاحب کو بھڑکا دیا۔ آصف علی صاحب نے گواہ استغاثہ سے سوال کیا کہ جب تم بھاگ رہے تھے تو تمہارے لئے پورے راشن اور آرام کا انتظام تھا یا نہیں؟

ایڈوکیٹ جنرل نے اعتراض کیا کہ اس سوال کا اصل مقدمہ سے کیا تعلق ہے؟

مسٹر آصف علی نے جواب دیا کہ وہی تعلق ہے جو ایذا رسانی کی اس طویل داستان کو ہے جو کہ استغاثہ کے گواہ سنا رہے ہیں۔ اور جو الف لیلیٰ کی کہانی کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسٹر انجنیر ایڈوکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ یہ آپ کی بدقسمتی ہے۔ کہ کورٹ مارشل نے اس قسم کی شہادت قلم بند کرنے کی اجازت دے دی اس میں میرا قصور کیا ہے؟

مسٹر آصف علی نے لفظ بدقسمتی پر غصہ کا اظہار کیا اور چار پانچ منٹ تک ان کا پروٹسٹ جاری رہا۔ کورٹ مارشل کے صدر نے مسٹر آصف علی سے مخاطب ہو کر کہا "ہم پر امن فضا کے عادی ہیں" مسٹر آصف علی نے کہا کہ مسٹر انجنیر نے گرماگرمی کی دعوت دی۔ جھڑپ کے بعد ایڈوکیٹ جنرل ٹھنڈے ہو گئے اور انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ مسٹر آصف علی نے گواہ استغاثہ کو یہ سوال کر کے بڑے پیشش و پنج میں ڈالدیا کہ لڑائی سے پہلے سنگاپور میں تمہیں بھاگنے کی تربیت دی جاتی تھی یا آگے بڑھنے کی؟ کچھ دیر چکر کھلانے کے بعد گواہ نے جواب دیا۔ آگے بڑھنے کی۔

مسز وجے لکشمی کی امریکہ میں تقریر

امریکہ ۲۵ نومبر - امریکہ کی مجلس ہندوستان کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا کہ امریکہ کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ برطانیہ کو مجبور کر دیں کہ وہ امریکی اثر و دولت کو صرف مشرقی ایشیا اور ڈچ نوآبادیات میں اپنی شہنشاہیت باقی رکھنے میں نہ صرف کرے۔

مسز پنڈت نے اپنی تقریر میں کہا کہ امریکہ کی مدد اور حمایت کے بغیر کوئی شہنشاہیت پسند حکومت اپنی شہنشاہیت کو قایم نہیں رکھ سکتی اس لئے جنوبی شرقی ایشیا اور انڈونیشیا میں آجکل جو کچھ ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار امریکہ ہے۔

آزاد ہند فوج کے بانی مسٹر بوس کا ذکر کرتے ہوئے مسز پنڈت نے کہا کہ اگرچہ میں نے مسٹر بوس کے اس خیال کی تائید کبھی نہیں کی کہ ہندوستان کی آزادی کے حصول میں جاپان سے مدد لی جائے۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ جانتی ہوں کہ ہندوستانی ان کو محب وطن سمجھتے ہیں اور ان کو کسی صورت سے غدار نہیں کہا جا سکتا۔

سوباش بوس کی موت کی تصدیق

نئی دہلی - ۲۷ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ سوباش چندر بوس کی افسوسناک موت کی عینی شہادت دہلی کے جیل کیمپ میں موجود ہے جس میں آزاد فوج کے قیدی نظر بند ہیں، یہ گواہ سوباش بوس کے اسٹاف افسر کرنل حبیب الرحمان ہیں جو اس ہوائی جہاز میں سوباش بوس کے ہمراہ تھے جو فارموسا میں پھٹ گیا تھا۔

مسٹر کاظمی کا پلہ بھاری رہا

میرٹھ - ۲۷ نومبر - میرٹھ ڈویزن کے مسلم دیہاتی حلقہ کا انتخاب آج شروع ہو گیا دوپہر تک ایک بجے تک جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ قوم پرور اُمیدوار کاظمی صاحب کا پلہ بھاری ہے گو ہر جگہ مقابلہ بڑا سخت ہے ان کے مقابلہ پر لیگی اُمیدوار نواب زادہ لیاقت علی خان ہیں سہارنپور کی خبر ہے کہ وہاں قوم پرور مسلم حلقوں میں بڑا ہی جوش ہے۔

مسٹر جناح کا سخت مقابلہ!

بمبئی ۲۷ نومبر - بمبئی شہر کے مسلم حلقہ کا انتخاب آج صبح سے شروع ہو گیا ہے۔ یہاں مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کا مقابلہ آل پارٹیز شیعہ کانفرنس کے صدر مسٹر حسین بھائی لال جی کر رہے ہیں۔ مقابلہ بڑا سخت ہے۔

مسٹر حسین بھائی لال جی جنوبی ڈویزن مسلم حلقہ سے بھی انتخاب لڑ رہے ہیں یہاں ان کے مقابلہ پر لیگی امیدوار مسٹر احمد ہارون جعفر ہیں

روسی اخباروں کا مطالبہ

ماسکو ۲۶ نومبر - سوویٹ نیوز ایجنسی ٹاس کا بیان ہے کہ شمالی ایران کے علاقہ آذر بائی جان کے باشندوں پر ظلم و ستم کیا جا رہا ہے وہاں کسانوں کو سزا دی جا رہی ہے ایران کی فوج نے دو کسانوں کو قتل کر دیا ہے۔ کسان اپنے پریوار کے ساتھ کھیتوں میں بھاگ رہے ہیں۔ پولیس کے ظلم سے بچنے کے لئے سینکڑوں کسان تبریز میں پناہ لے رہے ہیں۔

روسی اخباروں نے مطالبہ کیا ہے کہ وہاں ہماری حکومت قائم ہونی چاہیئے۔

جاوا بین الاقوامی مسئلہ بنے گا

بٹاویا ۲۶ نومبر - انڈونیشین گورنمنٹ کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر شریف الدین نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اگر انگریزوں اور ڈچوں کے ساتھ ہماری بات چیت ختم ہو گئی تو ہم بین الاقوامی ثالثی کے لئے اپیل کریں گے۔

لندن ۲۶ نومبر - ایک جزو منظر ہے کہ گورنر برہا چاہتے ہیں کہ برہا کو فوراً درجہ نو آبادیات دلایا جائے۔ حکومت اس کے لئے تیار نہیں ہے۔

کلکتہ میں پچاس اموات ہو چکی ہیں

کلکتہ ۲۶ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے فسادات کے سلسلہ میں پولیس کی گولیوں سے جو لوگ مجروح ہو کر اسپتال میں داخل کئے گئے تھے ان میں سے ۴ آدمی اتوار کے دن فوت ہو گئے، اب تک مرنے والوں کی تعداد ۵۰ تک پہونچ چکی ہے۔ مجروحین میں سے ۱۲۰ اب تک اسپتال میں ہیں جن میں سے ۶ کی حالت نازک ہے۔

گاندھی جی بنگال کا دورہ کریں گے

ناگپور ۲۶ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی ۳۰ نومبر کو واردھا سے بنگال کے دورہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے جن ملاقاتیوں سے آج گاندھی جی نے ملاقات کی اُن کا بیان ہے کہ وہ بالکل تندرست ہیں۔

آذر بائی جان کا حکومت خود مختاری کا مطالبہ

طہران - ۲۵ نومبر - آذر بائی جان کی نیشنل کانگرس نے جو ۲۰ نومبر کو تبریز میں قایم کی گئی تھی مطالبہ کیا ہے کہ آذر بائی جان کو ایران کی ایکٹ کے اندر رہتے ہوئے حکومت خود مختاری دے دی جائے۔ یہ بیان برطانیہ امریکہ، روس، چین اور فرانس اور حکومت ایران کے پاس بھیجا جائے گا اس میں لکھا ہے کہ آذر بائی جان کی قومیت، زبان رسم و رواج اور روایات اپنی ہیں۔ اس کو یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کر سکے۔ آذر بائی جان کے رہنے والے نہ تو ایران کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اور نہ سرحدوں میں کوئی تبدیلی چاہتے ہیں۔

آزاد ہند فوج

ساٹھ ہزار روپیہ جمع ہو چکا

کلکتہ ۲۶ نومبر - آزاد ہند ریلیف فنڈ میں اب تک ۶۰ ہزار روپیہ سے زیادہ رقم ہو چکی ہے۔

ESTD. 1925

the J.. AQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال بدو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ صہ ‎5|-|-‎
ششماہی ‎2|8|-‎
سہ ماہی ‎1|8|-‎
فی پرچہ دو آنہ ‎-|2|-‎

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۴۲ نمبر ۴۹ | کانپور شنبہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۵ھ

VOL. 42 No. 49 | Cawnpore. Saturday 8 December 1945

ادبیات

بندگانِ وفا

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

تری جفاؤں کو ہم امتحاں سمجھتے ہیں
وفا کی زیست کو بس جاوداں سمجھتے ہیں

تری جفا کو جو بارِ گراں سمجھتے ہیں
وہ قدرِ عشق و محبت کہاں سمجھتے ہیں

وہ دردِ عشق کو جب جانستاں سمجھتے ہیں
تو اپنی زیست کو حاصل کہاں سمجھتے ہیں

جو تیر آئے ستم آئے دیں جگہ دل میں
ہم ایسے تیر کو اک ارمغاں سمجھتے ہیں

تری رضا پہ جو قطراتِ خوں گریں اپنے
تو ہم وہ ہیں کہ انہیں گلستاں سمجھتے ہیں

جو ہم پہ ہنستا ہے عالم، ہنسے نہیں کچھ غم
ہمارے قلب اُسے کب گراں سمجھتے ہیں

رہِ وفا میں پیہم جھکائیں سر کیوں ہم
کہ ہر قدم کو ترا آستاں سمجھتے ہیں

ہیں قید و بند تو ہوں ہم ہیں بندگانِ وفا
ہم اِن قیود کو آزادیاں سمجھتے ہیں

جہاں تو سایہ فگن ہے تری وفا کی قسم!
ہم اُس زمین کو بھی آسماں سمجھتے ہیں

جہاں ہے تو، وہیں فرشِ راہ ہوں آنکھیں
ہم اُس گلی کو رہِ بندگاں سمجھتے ہیں

قفس کے گوشہ میں کیوں یادِ آشیاں کریں وہ
جو تیلیوں کو خسِ آشیاں سمجھتے ہیں

عوض وفا کے جو حاصل ہو ہمکو ہے بے سود
ہم ایسے سود کو بھی اک زیاں سمجھتے ہیں

کھلی جب آنکھ تو زنداں میں اپنے کو پایا
اسی مکان کو اپنا مکاں سمجھتے ہیں

قسم ہے دین کی ہم کو کہ اب محبت میں
تری حریم کو دار الاماں سمجھتے ہیں

ہیں تیرے فیض سے ہم وقفِ خوابِ دوشینہ
تری ہواؤں کو آرامِ جاں سمجھتے ہیں

ہے تیرا حکم تو چون و چرا کا کیا موقع
بس اُس کو ہم "وحیِ آسماں" سمجھتے ہیں

نہیں پسند انہیں تاجِ قیصری ہرگز
جو تیری کفش کو تاجِ شہاں سمجھتے ہیں

ہمارے دل کو ہے وجہِ سکوں تری آغوش
کہ تیرے وعدے کو ہم حرزِ جاں سمجھتے ہیں

وہ جا رہے ہیں صفیں باندھ کر سوئے منزل
جو خود کو گردِ پسِ کارواں سمجھتے ہیں

وہ جانے کیا کہ فنا ہی بقا ہے اے بزمی
نکاتِ عشق کو بس نکتہ داں سمجھتے ہیں

دنیائے اسلام

ارضِ مقدس پر یہودیوں کا تسلّط

دنیائے اسلام کے لئے ناقابلِ برداشت ہے

سُلطان ابن سعود کا تازہ بیان

مکہ معظمہ ۲۵ نومبر۔ کل سلطان ابن سعود نے فلسطین کے متعلق ایک بیان دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں انتظار کرنا چاہیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ سلطان ابن سعود نے کہا کہ یہ ہمارے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ عرب اس وقت برطانیہ کے راستہ میں مشکلات پیدا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ فلسطین کا مسئلہ اس دور کے مسلمانوں اور عربوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ سلطان ابن سعود نے فرمایا کہ اس وقت تمام دنیائے اسلام میں فلسطین کے عربوں کے حق میں وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ اس وقت بھی ایک بہترین ذریعہ ہے۔ آپ نے کہا کہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ فلسطین کے متعلق جو تجاویز اس وقت تک پیش کی گئی ہیں وہ ناقابلِ قبول ہیں۔ سلطان ابن سعود نے فرمایا کہ میں فلسطین کے متعلق برطانی افسروں اور صدر روز ویلٹ آنجہانی سے طویل بات چیت کی تھی۔ میں نے آنجہانی سے اپیل کی تھی کہ امریکہ فلسطین کے معاملہ میں مداخلت نہ کرے اور فلسطین کے عربوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ میں نے صدر روز ویلٹ سے یہ بھی کہا تھا کہ امریکہ یہودیوں کی حمایت نہ کرے اس طرح وہ عربوں کی ہمدردیاں کھو دے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہودیوں نے وسیع پروپیگنڈا کر کے صیہونی تحریک کے لئے دنیا کی ہمدردیاں حاصل کر لی ہیں۔ ہم عربوں کی امداد پر ہے اور وہ انصاف اور حق پر ہیں۔ وہ سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ یہودی برطانی حکومت اور برطانی عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اپنی مظلومیت کا بے معنی شور مچا رہے ہیں۔ صیہونی تحریک کا سارا زور اس پر صرف ہو رہا ہے کہ برطانی۔ حکومت کی حکمت عملی کو صیہونی تحریک کے حق میں بدل دیا جائے۔ یہودی پروپیگنڈہ کے ذریعہ برطانیہ پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈال رہے ہیں۔

لیکن برطانیہ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اسے پورے طور سے اس امر کا اندازہ کر لینا چاہیئے کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کا کیا نتیجہ ہو گا۔ سلطان ابن سعود نے فرمایا کہ برطانیہ کو عربوں کے حقوق کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ فلسطین کا سوال صرف فلسطین کے عربوں کا سوال نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کا سوال ہے اور دنیائے اسلام اس بات کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکے گی۔ کہ ارضِ مقدس میں برطانی اور امریکی سنگینوں کے بل بوتے پر یہودیوں کو مسلّط کیا جائے اگر ایسا کیا گیا تو تمام دنیائے اسلام اس نامنصفانہ فیصلہ کے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی۔ اور مشرقِ وسطیٰ کے عرب ممالک ہی نہیں بلکہ کروڑوں مسلمان بھی اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ اگر ہمارے ساتھ انصاف کیا گیا تو ہم برطانیہ کے دوست ہیں حلیف ہیں۔ اور اگر فلسطینی عربوں کے ساتھ بے انصافی ہوئی تو دنیائے اسلام سے برطانیہ کی دوستی کا رشتہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گا۔

فلسطین کا مسئلہ صرف برطانیہ اور عربوں کے درمیان ہے اس میں کسی دوسری طاقت کو پھنسانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر دوسری طاقت کے دباؤ کے ماتحت برطانیہ نے کوئی غیر منصفانہ فیصلہ کیا تو اس کے نتائج نہایت افسوس ناک ہوں گے۔ سلطان ابن سعود نے فرمایا کہ میں عربوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے خدا اور رسول کی ذاتِ گرامی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس جنگ میں یہودیوں پر فتح حاصل ہو گی اور یہ فتح بہت جلد حاصل ہو گی اس فتح کے راستہ میں کوئی طاقت حائل نہیں ہو سکتی۔

ایران اور روس کے نمایندوں میں گفتگوئے مصالحت

طہران ۲۵ نومبر۔ ایران کے وزیر اعظم مسٹر ابراہیم حکیمی نے ایرانی پارلیمنٹ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے وزیر اعظم اور روس کے سیاسی وفد مقیم طہران کے افسرِ اعلیٰ کے درمیان براہِ راست گفتگو شروع ہو گئی ہے جو کہ تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ آپ نے ممبران سے استدعا کی کہ وہ اس سوال پر بحث نہ کریں۔ اس لئے کہ اس سے ماحول مخالفانہ اور معاندانہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ادھر قزوین میں روس کے فوجی دفتر اور روسی حکام کے درمیان فوجی معاملات پر گفتگو شروع ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ روس جنرل مقیم قزوین نے ایرانی لاریوں کے آگے جانے اور ایرانی فوج کو شریف آباد میں سامان پہنچانے کی اجازت دے دی ہے۔

تبریز اور طہران کے درمیان فوجی نقل و حمل کا سلسلہ پھر بحال ہو گیا ہے۔ آذربائی جان میں ہی سکون ہے مگر فوج کو تیار رہنے کا حکم ہے۔ میناہ میں لڑائی ہو رہی ہے۔ وہاں بہت سے ایرانی افسروں کے گولی مار دی گئی ہے۔ آذربائی جان شیرد وکیل جو دو لاکھ باشندوں کا خود کو نمایندہ بتاتا ہے۔ اس نے حکومت اور شاہ سے احتجاج کیا ہے کہ یہ گڑبڑ غیر ملکوں کی پھیلی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۹

حکومت ایران کی نازک پوزیشن

برطانیہ امریکہ اور روس اگر دوسری جنگ عظیم کے اثرات میں گرفتار نہ ہوتے تو شاید اب تک ایران بین الاقوامی جنگ کا میدان بن گیا ہوتا۔ یہاں روس اور برطانیہ کے مفاد میں براہ راست تصادم ہے آج یہ تصادم غیر علانیہ ہے تو کل علانیہ بھی ہو سکتا ہے صرف ایک ہی بات ہے جو علانیہ تصادم میں حائل ہے۔ بڑی طاقتیں تھکی ہوئی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ اور وہ بھی خود اتحادیوں کے درمیان سب کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔

یہ ناٹک موجودہ حصہ یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ پچھلے مہینے کے وسط میں یہ اطلاع آئی کہ ایران کے شمالی مغربی صوبہ آذربائی جان میں بغاوت شروع ہو گئی اور ایران کی حکومت نے بغاوت فرو کرنے کے لئے جو فوجیں طہران سے بھیجی تھیں روسیوں نے انھیں آذربائی جان جانے سے روک دیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء میں انگریزی اور روسی فوجوں نے ایران پر قبضہ اس مقصد سے کیا کہ ایران کو محوری اثرات سے پاک کیا جائے اور ایران کے راستے روس کو امداد پہونچائی جائے۔ انگریزی اور روسی قبضہ کے نتیجہ کے طور پر ایران کے رضا شاہ پہلوی کو اپنا تخت چھوڑنا پڑا۔ وہ جلا وطنی میں فوت ہو گئے۔ ان کے ولیعہد جن پر برطانیہ کا بھروسہ ہے اس وقت سے تخت نشین ہیں۔ انگریزی فوجوں نے جنوبی ایران پر قبضہ کیا اور روسی فوجوں نے شمالی صوبہ ہے روس کے قبضہ میں آگیا سنہ ۱۹۴۲ء میں برطانیہ روس اور ایران کے درمیان ایک معاہدہ ہوا اور دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء میں برطانیہ امریکہ اور روس نے طہران سے مشترکہ اعلان شائع کیا۔ معاہدہ اور اعلان دونوں کی رو سے یہ اقرار کیا گیا تھا کہ ایران کی آزادی اور خود مختاری کا احترام کیا جائے گا اور لڑائی ختم ہونے کے چھ مہینے بعد اتحادی فوجیں ایران سے ہٹالی جائینگی۔ ایران نے اتحادی طاقتوں کو اس وعدے کی یاد دلائی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ البتہ آذربائی جان میں بغاوت کا شگوفہ چھوٹا گیا۔ روس کے مخالفانہ رویہ کو دیکھتے ہوئے ایران نے امریکہ اور برطانیہ سے مداخلت کی درخواست کی۔ امریکہ اور برطانیہ نے روس کو مکتوب بھیجے جن میں ایران سے فوجیں ہٹا لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ امریکی مکتوب میں جنوری سنہ ۱۹۴۶ء اس کام کے لئے مقرر کی گئی۔ اتحادیوں کے درمیان لندن میں یہ طے ہو گیا تھا کہ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء تک اتحادی فوجیں ایران سے ہٹ جانا چاہئیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ روس نے امریکہ کو جواب دے دیا ہے اور امریکہ کے دفتر خارجہ کی اطلاع کے مطابق یہ جواب نفی میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ نئے سال کے شروع تک اپنی فوجیں ایران سے ہٹا لے گی چاہے امریکہ کچھ بھی رویہ اختیار کرے۔

لیکن برطانیہ کا رویہ روس پر منحصر ہے۔ اور روس کے رویہ کا انحصار برطانیہ پر ہے۔ گویا دونوں طاقتیں ایک ہی چکر میں گھوم رہی ہیں۔ ایران میں برطانی اور روسی مفاد کے تصادم کا یہ سبب ہے کہ یہاں کے تیل میں برطانیہ کا بڑا حصہ ہے جس کی نمایندگی اینگلو ایرانی آئل کمپنی کرتی ہے۔ لڑائی کے دوران روس نے بھی ایران کے تیل میں حصہ چاہا تھا ایران کی حکومت نے روس کی درخواست منظور نہیں کی اور یہ عذر پیش کیا کہ لڑائی کے دوران میں کسی بھی بیرونی طاقت کو تیل کے متعلق کوئی رعایتیں نہیں دی جائیں گی۔ واقعہ یہ تھا کہ برطانیہ کو پہلے ہی رعایتیں حاصل ہیں اور امریکہ کو وسط یورپ میں تیل کے متعلق رعایتیں حاصل ہیں۔ روس ایران کا پڑوسی ہوتے ہوئے بھی رعایتوں سے محروم ہے۔ یہ قریب قریب وہی صورت ہے جو چین میں درپیش تھی کہ چین کی منڈی امریکہ اور یورپ کے لئے کھلی تھی مگر جاپان کے لئے بند تھی۔ ایران میں برطانیہ کا دوسرا مفاد یہ ہے کہ یورپ میں برطانیہ کے سامراج کو سمندری اور خشکی کے راستے اسی طرف سے جاتے ہیں روس کا مفاد یہ ہے کہ وہ بھی خلیج فارس تک سمندر اور رسائی چاہتا ہے۔ ایران ہندوستان اور روس کے درمیان ہے اس وجہ سے بھی یہاں برطانیہ اور روس کے مفاد ٹکراتے ہیں۔

مگر روس نے ایران کے متعلق جو رویہ اختیار کیا۔ اخلاقی نکتہ نگاہ سے اس کا کوئی جواز نہیں۔ روس نے برطانی مکتوب کا جو جواب دیا ہے وہ ہنوز صیغہ راز میں ہے لیکن باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ روس کا یہ نظریہ ہے کہ آذربائی جان میں ایران کی جو فوجیں ہیں وہ مقامی بدنظمی دبانے کے لئے کافی ہیں اگر آذربائی جان میں خود مختاری کی جائز مقامی تحریک سے ہمدردی کا سلوک کیا جائے تو بغاوت خود بخود فرو ہو جائے۔ مزید ایرانی فوجوں کے آنے اور سختی کرنے سے حالات بدتر ہو جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ روسی جواب میں انہیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ روس سنہ ۱۹۴۲ء کے معاہدہ کی پوری پوری پابندی کرے گا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آذربائی جان میں ایرانی فوجوں کی تعداد کیا ہے ایک تخمینہ کے مطابق ان کی تعداد ۶ ہزار ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایران کی حکومت صرف ایک ہزار مزید فوج بھیجنا چاہتی تھی۔ آذربائی جان میں روسی فوجوں کی تعداد کا تخمینہ ۳۰ ہزار کے قریب ہے۔ اگر یہ تخمینے ٹھیک ہیں تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ہزار مزید ایرانی سپاہیوں کے پہونچ جانے سے آذربائی جان میں روس کو کیا خطرہ ہو سکتا تھا۔ روسیوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ آذربائی جان کے لوگ اپنا جائز حق مانگتے ہیں۔ اور ایران کی حکومت جمہوری تحریک کو کچلنا چاہتی ہے۔ ایرانی حکومت کا رویہ کچھ بھی ہو اصل سوال یہ ہے کہ اگر روس ایران کی خود مختاری کا احترام کرتا ہے تو اسے آذربائی جان کے جھگڑے سے جو ایران کا داخلی معاملہ ہے کیوں غیر ضروری دلچسپی ہے؟ اور وہ ایران کی فوجوں کو ملک کے کسی علاقہ میں جانے سے روکنے والا کون ہے؟

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا اعلان

(لندن ۴ دسمبر) برطانی پارلیمنٹ کا ایک ڈیلیگیشن جلد سے جلد ہندوستان روانہ ہو جائے گا اور وہاں کے سرکردہ سیاسی لیڈروں سے ملاقات کرے گا اور ان سے براہ راست ان کے خیالات معلوم کرے گا یہ ہے وہ اعلان جو آج ہاؤس آف لارڈز میں وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے کیا۔ وزیر ہند نے کہا کہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت آئین بنانے والی باڈی جس کے ذریعہ ہندوستانی اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے اس کے قیام کو سب سے فوری ضرورت خیال کرتی ہے۔

مشکل عبوری دور کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ پیتھک لارنس نے کہا کہ حکومت ہند اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتی جو اس پر نیز تمام صوبائی حکومتوں پر امن و قانون برقرار رکھنے اور آئینی مسئلہ کو طاقت سے حل کرنے کی کوشش کا مقابلہ کرنے کے لئے عائد ہے۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ مکمل حکومت خود مختاری حکومت کی مشنری پر امن اور کنٹرول باقاعدہ طریقہ پر خالص ہندوستانی ہاتھوں میں منتقل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ لارڈ پیتھک لارنس نے یہ بیان سابق نائب وزیر ہند لارڈ منسٹر کے سوال کے جواب میں دیا۔ وزیر ہند نے مزید فرمایا کہ ہندوستان واپس جانیکے بعد وائسرائے نے جو بیان دیا تھا اس میں بتلایا تھا کہ ہندوستان کو جلد مکمل حکومت خود اختیاری دینے کے لئے حکومت کیا قدم اٹھانا چاہتی ہے آپ نے مزید کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان تجویزوں کی پوری اہمیت ہندوستان میں سمجھی نہیں گئی ہے چونکہ ملک معظم کی حکومت کا یہ کہنا ضروری ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کے براہ راست منتخب کئے ہوئے نمایندوں کے ساتھ مشورہ کر کے آئین کے متعلق فیصلے کئے جائیں کہ برطانی ہند کی آئندہ حکومت کس قسم کی ہو اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان میں مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کئے جائیں لہذا یہ اعلان کیا گیا تھا کہ انتخابات کے بعد برطانوی ہند کے منتخب شدہ نمایندوں اور ریاستی ہند کے نمایندوں کے ساتھ ابتدائی بات چیت کی جائے تاکہ آئین بنانے کے طریقہ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ اتفاق حاصل کیا جا سکے۔

لارڈ پیتھک لارنس نے مزید کہا کہ ہندوستان میں اس قسم کے بے وجہ خیالات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ اس طرح کی بات چیت کو کھٹائی میں ڈالنے کا ایک اچھا طریقہ سوچا گیا ہے۔ وزیر ہند نے کہا کہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت آئین بنانے والی باڈی کا قیام جس کے ذریعہ ہندوستانی اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور اعلان میں جن تجویزوں کو سب سے زیادہ ضروری ہیں وزارت کا مسئلہ خیال کرتی ہے اس غلط فہمی کی وجہ سے ملک معظم کی حکومت کا خیال اس طرف منعطف ہوا کہ اس ملک اور ہندوستان کے درمیان ذاتی روابط کے مواقع جن میں پہلے چند برسوں سے زبردست رکاوٹ پڑی ہوئی تھی اب اور زیادہ نہیں بڑھائی جا سکتی ملک معظم کی حکومت اس معاملہ کو بہت اہم سمجھتی ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کے ممبران خود ہندوستان جا کر وہاں کے سرکردہ سیاسی اصحاب سے ملاقات کر کے ان کے خیالات براہ راست معلوم کریں۔

جو اس ملک کے لوگوں کی خواہش خود ہندوستان کے لوگوں تک پہونچا دیں گے کہ ہندوستان برٹش کامن ویلتھ میں ایک آزاد اسٹیٹ کی حیثیت سے اپنی مکمل اور حق بجانب پوزیشن جلد حاصل کرے اور پارلیمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ وہ اس فیصلہ کو جلد از جلد پورا کرنے میں ہندوستان کی پوری پوری امداد کرنے کو تیار ہے۔ اس لئے ملک معظم کی حکومت ایک پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کا انتظام کر رہی ہے جو امپائر پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہندوستان جائے گا۔ ارادہ یہ ہے کہ یہ ڈیلیگیشن جلد سے جلد روانہ ہو جائے۔ ٹرانسپورٹ کی مشکلات کی وجہ سے اس کی تعداد محدود ہو گی ہے۔ ڈیلیگیشن کا انتخاب برطانیہ کی خاص خاص پولیٹکل پارٹیوں سے مشورہ کرنے کے بعد ایسوسی ایشن کرے گی۔

مکمل حکومت خود اختیاری حاصل کرنے تک کے عبوری دور میں ہندوستان کو مشکل دور سے گزرنا پڑے گا۔ آنے والے ہندوستانی گورنمنٹ اور جمہوریت کے کاز کی اس سے زیادہ بے خدمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اسٹیٹ کی بنیاد کمزور کرنے کی اجازت دے دی جائے اور اس کے ملازموں کی وفاداری میں جن کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ہے خلل ڈالنے کی اجازت دے دی جائے اس سے پہلے کہ نئی حکومت برسر اقتدار آئے۔

اس لئے حکومت ہند اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتی جو اس پر اور صوبائی حکومتوں پر امن و قانون برقرار رکھنے کے لئے عائد ہے۔

مکمل خود مختاری معقول باقاعدہ اور پر امن طریقہ سے اسی صورت میں سرکاری مشنری ہندوستانی اقتدار کے سپرد کی جا سکتی ہے۔ ملک معظم کی حکومت ایسی کوششوں کی اجازت نہیں دے سکتی کہ سرکاری ملازموں کی وفاداری میں خلل ڈالا جائے۔ یا ہندوستانی کی وفاداری میں فرق ڈالا جائے اور اس بارے۔

آئینہ کانپور

مرکزی اسمبلی کا الکشن

یو۔پی سے مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کے لئے ۶ سیٹیں ہیں جن کے لئے مسلم لیگ اور نیشنلسٹ پارٹی میں مقابلہ تھا چھوں سیٹوں پر مسلم لیگ کامیاب ہو گئی کامیاب امیدواروں کے نام حسب ذیل ہیں:۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں (۳۰۰، ۷ ووٹ) راجا امیر احمد خاں آف محمود آباد (۳۱۵۴ ووٹ) نواب زادہ لیاقت علی خاں (۳۰۵۴ ووٹ) سر محمد یامین خاں (۴۹۱۷ ووٹ) ڈاکٹر سر ضیاء الدین (۳۲۸۰ ووٹ) اور خان بہادر غضنفر اللہ خاں (۴۱۰۳ ووٹ)

مندرجہ بالا حضرات سے بالترتیب مقابلہ کرنے والے نیشنلسٹ حضرات کے نام حسب ذیل ہیں:۔ ڈاکٹر سجاد فاروقی (۱۵۱۰ ووٹ) حاجی احترام علی (۴۴۴ ووٹ) مولوی محمد احمد کاظمی (۲۷۲۲ ووٹ) حاجی نفیر الدین (۸۵۴ ووٹ) مسٹر شاکر علی (۵۶۶ ووٹ) اور حاجی محمد یعقوب (۱۹۵۴ ووٹ)

کل پولنگ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ مسلم لیگ کو ووٹ ۲۲۴۹۸
۲۔ نیشنلسٹ پارٹی کو ووٹ ۶۶۹۵
۳۔ سر شفاعت احمد خاں کو ووٹ ۱۵
۴۔ ناجائز ووٹ قرار دیئے گئے ۱۲۰

مسلم لیگ اور نیشنلسٹ پارٹی کے ووٹوں کی میزان ۳۰۱۶۲ ہوتی ہے جس میں سے ۶۶۹۵ ووٹ نیشنلسٹ پارٹی نے حاصل کئے۔

اس حساب سے نیشنلسٹ پارٹی نے مسلم لیگ کے مقابلہ میں ۲۲ ½ فی صدی ووٹ حاصل کئے۔ یو۔پی میں مسلم لیگ کا سب سے زیادہ زور ہے اور موجودہ کس مپرسی کی حالت میں نیشنلسٹ پارٹی کا ۲۲ ½ فی صدی ووٹ حاصل کرنا قابل تعریف ہے۔

غیر مسلم ۸ سیٹوں پر کانگرس کا قبضہ ہو گیا ۶ بلا مقابلہ اور دو میں مقابلہ ہوا۔ ساتھ شہری حلقہ سے پنڈت بالکرشن شرما کامیاب ہوئے ہیں ان کے مقابل ہندو سبھائی کو ۸ ہزار ووٹوں کے مقابلہ میں صرف ۵۷ ووٹ ملے۔

ٹیلیفون

مسٹر ایچ۔ایس۔اسٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ جنگ ختم ہوتے ہی ٹیلیفون کمیٹی کے پاس نئے ٹیلیفون کنکشن کے لئے بہت زیادہ درخواستیں آئی ہیں لیکن ٹیلیفون کمیٹی پبلک کو اطلاع دینا چاہتی ہے۔ کہ ٹیلیفون کے متعلق موجودہ حالت جنگ کے زمانہ کی حالت سے کچھ بہتر نہیں ہے ٹیلیفون کا پینل مکمل طور پر کام کر رہا ہے اور فی الحال کوئی نئی ٹیلیفون بغیر کسی ٹیلیفون کے ہٹائے کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔ جنگ کے دوران میں تو یہ پالیسی تھی کہ کسی ٹیلیفون کو ہٹا کر کسی زیادہ ضروری کام کے لئے ٹیلیفون کنکشن دیدیا جاتا تھا لیکن اب کمیٹی نے اپنی پالیسی تبدیل کر دی ہے۔

لہذا جس وقت تک ٹیلیفون کا سامان اور نہ آ جائے اس وقت تک کسی کو ٹیلیفون دینا ممکن نہیں اور نہ یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ سامان کب تک آ سکتا ہے۔

لیجس لیٹو اسمبلی کی ووٹر لسٹ

مسٹر سید کاظم علی الکشن آفیسر کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

کانپور کی پبلک کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ یو۔پی لیجس لیٹو اسمبلی کے شہری حلقہ کانپور کی ترمیم شدہ ووٹر لسٹ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء کو شائع کر دی گئی ہے۔ اس پر اعتراضات متعلقہ افسران کے سامنے ۵ دسمبر سے ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء تک پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ترمیم شدہ ووٹر لسٹ الکشن آفس، کلکٹری اور میونسپل آفس کانپور کے علاوہ مندرجہ ذیل سیاسی جماعتوں کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۱) سٹی کانگریس آفس کانپور
(۲) سٹی مسلم لیگ آفس کانپور
(۳) نیشنلسٹ مسلم آفس کانپور
(۴) ہندو مہا سبھا آفس کانپور

میونسپل بورڈ

معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آج کل میونسپل بورڈ کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔

لوکل فنڈ آڈیٹر نے میونسپل بورڈ کے حسابات میں بیل گاڑیوں اور بھوسہ کے سلسلہ میں بہت زیادہ روپیہ خرچ کرنے کی بابت اعتراض کیا ہے اور خطاکاروں سے بازپرس کی سفارش کی ہے۔

ترمیم شدہ ٹرمنل ٹیکس

ریوائزڈ ٹرمنل ٹیکس شیڈول کانپور میونسپل بورڈ کا گورنمنٹ گزٹ میں شائع ہوا ہے اس کے متعلق شہر کے سوداگران اختلاف رکھتے ہیں۔ اپر انڈیا مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے نمایندہ مسٹر ایچ۔ ڈبلو۔ مارگن نے بورڈ کے آئندہ جلسہ میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں یو۔پی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک انکوائری کمیٹی ٹرمنل ٹیکس کے شیڈول پر اپنی سفارشات دینے اور مناسب شرح مقرر کرنے کے لئے بنائے۔

آزاد ہند فوج کے لئے چندہ

آزاد ہند فوج کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے اس وقت تک ۴۶۶ روپیہ اس فنڈ کے سیکریٹری مسٹر آصف علی دہلی کے پاس بھیجا جا چکا ہے۔

میونسپل بورڈ کی چیرمینی

میونسپل بورڈ کی چیرمینی کے الکشن کے لئے گورنمنٹ نے ۱۲ دسمبر کی تاریخ مقرر کی ہے کہا جاتا ہے کہ مسٹر نریندر جیت سنگھ بیرسٹر ایٹ لا کے علاوہ ایک یا دو امیدوار اور ہیں اس مرتبہ چیرمینی کے الکشن کے سلسلہ میں جس قدر خاموشی ہے شاید آج تک کبھی نہیں ہوئی۔

سیوک گارڈ

یو۔پی گورنمنٹ کے آرڈر کے مطابق سات سو سیوک گارڈ کو ملازمت سے علٰحدہ کر دیا گیا ہے جس میں سے ۲۵۰ سیوک گارڈ کو پولیس میں بھرتی کر لیا گیا ہے۔

نہایت شاندار تقریب شادی

مسٹر امانتا

عمرو تاکی صاحبزادی مس روپ کماری کی شادی مسٹر ایشور چند کپور خلف مسٹر کپور کے ساتھ سرسیا گھاٹ دھرم شالہ میں ۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء کو ہوئی۔

جے مالا کی مذہبی رسم نہایت شاندار طریقہ سے ادا کی گئی اور اس کے بعد ایٹ ہوم دیا گیا۔ نہایت مسرت سے شہر کے معزز یورپین مسلمان اور ہندو حضرات نے شرکت کی جس میں سے خاص حضرات کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:۔

سر پدم پت سنگھانیا۔ سر رابرٹ منز پر۔ مسٹر ایچ۔ایس۔اسٹفنسن۔ سر ہارسین۔ مسٹر جے۔ٹنگ۔ سردار اندر سنگھ۔ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی۔ مسٹر کرشن چندر مسٹر رام نرائن گرگ۔ مسٹر پرپورنانند ورما۔ مسٹر کالکا پرشاد دھون۔ مسٹر گرپرشاد کپور۔ حاجی محمد حمزہ۔ مسٹر الیس۔ ایم بشیر۔ مسٹر ایچ۔ ایم سمیع۔ مسٹر احمد حسن۔ مسٹر محمد حبیب اللہ۔ مسٹر وحید احمد۔ سردار دوارکا پرشاد سنگھ۔ مسٹر نریندر جیت سنگھ۔ مسٹر رام بھروسے سیٹھ۔ مسٹر محمد عتیق

میونسپل بورڈ کی میٹنگ

یکم دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر ایچ۔ ایم۔ سمیع ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر مدن گوپال کنودیا (جونیر وائس چیرمین) ایکٹنگ چیرمین نے مارواڑی ودیالیہ کے لئے گرانٹ منظور کی تھی لیکن بورڈ نے ۱۹ ووٹ سے (مقابلہ میں ۹ ووٹ) اسی گرانٹ کو نامنظور کر دیا۔ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ شہر کے ہر وارڈ میں لازمی ایجوکیشن کے اسکولوں کی عمارت بننے کے لئے پلاٹ دے۔

طوائفوں کے لئے ایسے بائی لاز بنا منظور ہوا جس سے وہ بلا لائسنس کے کانپور کے اندر بود و باش نہ اختیار کر سکیں۔

سبدِ گل

آپ نے اغوا کی بڑی بڑی دلچسپ داستانیں سنی ہوں گی لیکن امریکہ کی دختران تہذیب نے مردوں کو اغوا کرکے ان کو ذریعہ لطف اندوزی بنانے کے لئے جو انجمن بنائی ہے اس کے حالات سنکر آپ پھڑک اُٹھیں گے اور ہندوستان کے جو عشق پرست نوجوان یہ خواب دیکھا کرتے ہیں کہ کوئی پری جمال دوشیزہ اپنے نینوں کو پریم کے اتھاہ ساگر بنائے ہوئے دولت خدا داد کے طور پر ان کے ہاتھ لگ جائے ان کے منہ اس انجمن کا تذکرہ سنکر یقیناً پانی بھر آئے گا۔

یہ انجمن خالص زنانہ انجمن ہے۔ مگر اس کا پروگرام کس قدر مردانہ ہے اس کا اندازہ آپ کو ایک امریکن اخبار کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے کہ جو عورتیں اس انجمن میں شریک کی جاتی ہیں ان سے ایک پُراسرار قسم لی جاتی ہے جس کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ ہم شادی نہیں کریں گے بلکہ زندگی بھر خوبصورت نوجوانوں کا اغوا کرکے ان کو ذریعہ عیش بنایا کریں گے۔

آپ نے مغربی تہذیب کے عشقباز فرزندوں اور جدید تمدن کی پری جمال دختروں کی کارناموں کی بڑی بڑی داستانیں سُن رکھی ہوں گی۔ مگر شاید یہ پہلا موقع ہے کہ آپ امریکہ کے ایک ایسے پریوں کے اکھاڑے کا حال سنیں جہاں خربوزہ خود کوشش کرکے چھری پر گرتا ہے۔

امریکہ کی پری جمال عورتوں کی اس عجیب وغریب انجمن کی طرح فرانس میں حال ہی میں ایک کلب قایم ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ مردوں کا بائیکاٹ کرتے ہوئے عورتوں کو عورتوں سے ہی دل لگی بجھانے کا عادی بنایا جائے۔ اس کلب میں جو عورتیں شامل ہوتی ہیں وہ اس بات کا عہد کرتی ہیں کہ آئندہ نگوڑے مرد کو ہم اپنا یہ نرم ونازک اور گورا پنڈا چھونے تک نہیں دیں گے بلکہ کسی عورت ہی سے جذبات کی آگ بجھایا کریں گے۔ یہ تو معلوم نہیں کہ ان نازنینان فرانس کا یہ نخرہ کب تک رہے گا۔ مگر سنا گیا ہے کہ فرانس کے عشقباز مرد اس کلب کے خلاف "فریاد عاشقان" کے نام سے ایک تحریک اٹھانے کا ارادہ کر رہے ہیں غالباً اس تحریک کے سلسلہ میں ان عشقبازوں کا عملی پروگرام یہ ہوگا کہ یہ مرد نازنینان فرانس کے کلب کے آگے کھڑے ہوکر زور زور سے چلائیں گے۔ "آگ لگی"۔ اور اگر کوئی نازنین گھبرا کر باہر نکلنے کے بعد پوچھے گی "کہاں؟" تو تحریک "فریاد عاشقان" کے لیڈر اپنے سینوں پر دوہتڑ مار کہیں گے۔ "یہاں"

امریکہ اور فرانس میں دختران تہذیب کی ان ترقیوں کا حال معلوم کرنے کے بعد آپ یہ بھی سن لیجئے کہ ہندوستان میں بھی چند آزاد خیال عورتیں ایسی موجود ہیں جو مردوں کے بائی کاٹ کی تحریک اٹھانے کی فکر میں ہیں چنانچہ ان عورتوں نے مبئی میں اپنا کام شروع بھی کر دیا ہے۔ ابھی یہ تو خبر نہیں کہ ان آزادی پسند ہندوستانی عورتوں کا عورتوں ہی سے جذبات بجھا لینا مگر بہر حال ہندوستان میں بھی امریکہ اور فرانس کی پری جمالوں کی شاگردی کرنے والیاں موجود ہیں یہ ہے تہذیب جدید اور یہ ہیں اس کی دلدادہ عورتوں کے کارنامے۔

ادبِ لطیف

رقاصہ!

شوخ آسمانی ساڑی اور جس پر چھوٹے چھوٹے سیمیں بوٹے، سیاہ گھنیر زلف کے دورنگ گلاب کانوں میں چھوتے ہوئے حسین آویزے جبین سیمیں پر ایک انمول بندی۔ یہ سب مل کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے تاروں نے اپنی بزم جمال سے ایک دیوی اُتار دی ہے۔ یہ تو کچھ نہیں۔ یہ تو کچھ نہیں۔ یہ تو کچھ نہیں ۔۔ اُف جب وہ سرتاپا ایک ملکوتی لو بنی تملانے لگی، ناچنے لگی۔ جھلملاتی ہوئی پازیب کی جھنکار کے ساتھ اٹھلاتی ہوئی ۔۔ جھومتی ہوئی ایک قدسی نغمہ بنی ہوئی، ناچنے لگی، اشارے کرنے لگی، الاپنے لگی، نقش ونگار ملبوس کو جھلکانے لگی۔ ساز کے لطیف نغموں تحلیل ہونے لگی اور متوازن تال پر لچک کر مڑنے لگی تو...... تو لبس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے لب لعلیں کے جھڑتے ہوئے پھول اس کے ساحر آنکھوں کے افسوں بداماں، اشارے سدھی ہوئی بھووں کے اندر سے جھانکتی ہوئی بجلیاں، اپنی اپنی پلکیں حنائی رخسار کے اس زرتار آنچل کی اوٹ سے اُبلتا ہوا حُسن، اس کی نازک انگلیوں کی چٹکیاں، یہ سب مل کر لے اڑنا چاہتی ہیں، سنہری وادی میں فردوس نشاط میں کنج کہکشاں میں وہاں جہاں بدمستیوں کے آفتاب کو کبھی گہن نہیں لگتا۔ ہائے وہ چھم چھم چھن چھن۔ چٹ چٹ کی آواز سے ہم آہنگ دلچ آہنگ آواز اور اس فضائے ضیاء ونغمہ میں۔ وہ صاعقہ بداماں تیزی، چھل بل الڑھ تیتری، مسکراتی ہوئی بادہ چکاں، جانستاں تیتری رقص کرتی ہوئی میرے قریب بالکل آجاتی تھی تو......بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ میرے شارائن کے من موج خون میں ایک پگھلی ہوئی بجلی یا ایک موج آتشیں بن کر تیر جانا چاہتی ہے۔ وہ وہ تیرگی وہ میرے جسم کے ایک ایک مسام میں ضیائے لازوال بن کر سرایت کر گئی، وہ مجھے بدمست کر گئی۔ میری روح کو ایک نامعلوم لذت سے آشنا کر گئی۔ مجھے ستا گئی مگر آہ وہ کچھ خواب کیوں معلوم ہوتا ہے۔ میں کیوں اس کے بارے میں سوچنا چاہتا ہوں۔ لیکن اُف ۔۔ وہ بدمست رقاصہ!

کپتان برہان الدین کیخلاف مقدمہ

نئی دہلی۔ ۴ر دسمبر۔ آزاد ہند فوج کے افسر کپتان برہان الدین کے خلاف مقدمہ کورٹ مارشل نے مقدمہ ۲½ بجے کے لئے ملتوی کر دیا تھا۔ آج ۲½ بجے مقدمہ پیش ہوا۔

میجر کرپیا نے ایک گھنٹہ تک تقریر کے دوران میں مسٹر ڈیسائی کے اعتراض کا جواب دیا اور کہا کہ دفعہ ۴۱ انڈین آرمی ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چل سکتا ہے۔ اگر کورٹ مارشل نے استغاثہ کے وکیل کا نظریہ تسلیم کر لیا تو ڈیفنس کی طرف سے معاملہ ہائی کورٹ تک جائے گا۔ اور وہاں مقدمہ چلے گا۔

ساحل سندھ پر طوفان اور زلزلہ کی ہولناک تباہ کاریاں

کراچی۔ ۴ر دسمبر۔ جنرل سیکرٹری سندھ پراونشیل کانگرس کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ حال میں کراچی اور اس کے گرد ونواح میں زلزلہ اور جوار بھاٹا آیا تھا اس کے نتیجہ کے طور پر ۲۰ ہزار آدمی بے گھر ہوگئے اور چار ہزار دیہاتی مرگئے کئی گاؤں تو پورے کے پورے بہ گئے کراچی کا ساحل ۱۰۰ میل کی لمبائی تک ویران نظر آتے تھے یہ اعداد اس رپورٹ کی بنا پر مرتب کئے گئے ہیں جو کانگریسی کارکنوں نے مصیبت زدہ علاقہ کی گشت کے بعد مرتب کی ہے۔ جہاں انہوں نے غریب دیہاتیوں سے ملاقات کی۔ جان بہری ترسیاں لم ہرداتوری نند دیپالی عثمان اتری اور دلسو کے علاقوں کو بہت نقصان پہونچ گیا ہے آخری دو جگہوں کا نام ونشان نہیں ہے۔

نیو یارک۔ ۲۵ر نومبر۔ امریکی حکام نے آج اعلان کیا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کے پوتے کرل ایڈورڈ ڈیوک آف سیکسو برگ اور گوتھا گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر ۶۱ سال ہے۔

عالمِ نسواں

ظاہری خوبصورتی کے اشارات

از لیلیستا پوار!

ہمارے آباؤ اجداد کے زمانہ میں چہرے کی ظاہرا خوبصورتی ہی بڑی نعمت تصور کی جاتی تھی حسین وخوبصورت لڑکیوں کی قدر ہوتی تھی، بدصورت اور سانولی وکالی لڑکیوں کی بے قدری کی جاتی تھی۔ لیکن اب اس قسم کا نظام درہم برہم ہوا ہی جاتا ہے۔ محض خوبصورتی ہی خوبصورتی کی جانچ کی کسوٹی پر پورا اُتارنے کے لئے کافی نہیں ہے حسن تو محض ظاہری چیز ہے۔ اس کی حد کہاں تک ہی محدود ہے پھر اس کا لحاظ کیوں؟ اگرچہ یہ صحیح ہے تاہم اس حقیقت سے منکر نہیں ہو سکتے۔ کہ حسین دوشیزاؤں کے راستہ میں ان کے مداح اس راستوں میں حائل خلیج کو بھر دیتے ہیں۔ لیکن کیا بدصورت لڑکیوں کی قسمت میں دُکھ ومصیبت ہی ہے کیا قدرت کے فراخدل ہاتھ کو کھینچ لینے کا خمیازہ انہیں بھگتنا ہی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ دور حاضرہ میں ہمارے دماغوں سے ایسے خیالات ہوا ہوگئے ہیں۔ اب محض خوبصورتی ہی خوبصورتی کا معیار نہیں ہے۔ بلکہ خیال ہے لیاقت کا، جو محض خوبصورتی کے عطیہ سے ہی آراستہ ہے اور سلیقہ کاری سے محروم اس کا خدا ہی حافظ ہے اس کی تمام دل کشی، اس کا تمام نور اس کا تمام حسن عارضی ہے۔ زمانہ حال کے مرد سلیقہ کار، لائق وذہن رفیقۂ حیات کو ترجیح دیتے ہیں جو اپنے آپ کو سنوار سکے۔

اس طور پر سنوارنا بھی لیاقت کا کام ہے جسم کے ذرا ذرا سے حصہ کو یکساں احتیاط سے سنوارنے کی ضرورت ہے۔ جب ہر حصے کے سنوارنے میں پوری پوری احتیاط سے کام لیا جائے گا جبھی تمام جسم ٹھیک طور پر سنور سکے گا۔ بعض اوقات ذرا سی غلطی سے سب محنت رائیگاں جاتی ہے۔

بالوں کو سنوارنا

سب سے پہلے بالوں کا ذکر کرنا ہی معقول ہوگا یہ جزو لین ہے اور پوری پوری احتیاط کا حقدار ہے۔ خواہ بالوں کو گھنگھر والے بنا لیا جائے خواہ کسی اور طرح شکل دے لی جائے مگر بال صاف ستھرے، چمکدار ومیٹھی خوشبو والے ہونے چاہئیں۔ بالوں سے پسینہ کی بو آنا باعث نفرت ہوتا ہے اس لئے اپنے بالوں کو ہفتے میں ایک مرتبہ دھوئیے گا اس کے بعد خوب کنگھی کیجئے گا جب تک کہ سب میل کچیل دور نہ ہو جائے اگر سر میں خارش ہوتی ہے یا بال گرنے لگتے ہیں تو فوراً کسی ماہر ڈاکٹر سے علاج کرائیے گا۔ آپ میں سے بعض بہنیں پہلے بال سنوار لیتی ہیں اور پھر ان پر زیبائش کرتی ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ اپنے کندھوں کے گرد کوئی کپڑا ڈال لیں تاکہ میل کچیل سے کپڑے گندے نہ ہوں آپ نے بہت دیکھا ہوگا کہ کئی عورتوں کے کوٹ وجمپر اوپر سے گندے ہو جاتے ہیں جو کہ بہت بھدے معلوم ہوتے ہیں آجکل ایسے بنے بنائے کپڑے ملتے ہیں جو کہ معمولی داموں میں آجاتے اگر بال بناتے وقت یا پاؤڈر لگاتے ہوئے کپڑے کو کندھے پر ڈال لیا جائے تو کیا ہی اچھا ہو اس طرح آپکے قیمتی کپڑے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ تیل وغیرہ لگانے کے بعد اس کپڑے کو اتار کر جھاڑ دو اور ساڑھی وغیرہ پہننے سے پیشتر کندھوں وگردن کو اچھی طرح صاف کر لو۔

میرا خیال ہے کہ روزانہ غسل کے بارے میں کچھ بتلانا تو آفتاب کو چراغ دکھلانا ہوگا۔ غسل کم از کم روزانہ ایک مرتبہ ضرور کرنا چاہئیے۔ دانتوں وغیرہ کی صفائی بھی بخوبی ہونی چاہئیے۔ (باقی)

بچوں کی دنیا

جسے اللہ رکھے اُسے کون مارے

از پرویز ہوشیار پور

"ارے فاروق! یہاں کونے میں کیا کر رہا ہے۔ اُٹھ ایسی جگہ نہیں بیٹھا کرتے۔ کھیلنا ہے تو باہر جاکر کھیل"

امی! ایک چھپکلی بل میں گھس رہی تھی۔ میں نے اس کی دم چمٹے سے پکڑلی ہے۔"

فاروق چھپکلی کا بڑا دشمن تھا۔ جہاں کہیں دیکھتا۔ یا تو اسے کسی نہ کسی طرح پکڑ لیتا یا مار دیتا۔ امی جان اُسے بہت منع کرتیں لیکن وہ باز نہ آتا۔

"ارے گدھے کی دُم! چھوڑ دے اسے۔ ورنہ دیکھ! میں آتا ہوں۔" میں نے بھی برآمدے میں بیٹھے بیٹھے اسے ڈانٹ بتائی.......... آخر مجھے جانا ہی پڑا۔ میں نے پاس جاکر دیکھا تو دم بخود رہ گیا ۔۔ فاروق جسے چھپکلی کی دُم سمجھے ہوئے تھا۔ وہ دراصل سانپ کی دُم تھی۔

میں نے امی کو آواز دی ۔۔ ارے باپ رے! امی یہ تو سانپ ہے جلدی کوئی لاٹھی لانا!" امی چولھے پر سے پھوکنی لے کر بھاگیں میں نے چمٹے کو باہر کی طرف کھینچا...... تو تقریباً دو فٹ لمبا سیاہ سانپ تڑپ کر باہر نکلا۔

"ارے اختر! امی بولیں" اس کے منہ میں کچھ نہیں ہے! ضرور کچھ ہے۔

میں نے اس کے باہر نکلتے ہی زور سے پھوکنی رسید کی پھوکنی ٹھیک کی تھی گردن کے پاس پڑی اور اس کا منہ کھل گیا ۔۔ ہماری حیرانگی کی کچھ انتہا نہ تھی۔ جب کہ اس کے منہ میں سے ایک چھپکلی نکلی اور بھاگ کر ایک دیوار پر چڑھ گئی۔

دراصل سانپ نے چھپکلی ابھی ابھی نگلی تھی۔ لیکن ابھی اس کی عمر تھی۔ خدا نے اُسے بچانے کے لئے فاروق بھیج دیا۔

سچ ہے" جسے اللہ رکھے اُسے کون مارے۔ اب فاروق صاحب کبھی چھپکلی کے پیچھے نہیں پڑتے ہیں۔

(تعلیم وتربیت) •

جاوا کی صورت حالات پر غور

بٹاویا۔ ۴ر دسمبر۔ دکھنی پوربی ایشیا کے سپریم کمانڈر لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے ڈچ ایسٹ انڈیز کے اتحادی کمانڈر لفٹنٹ جنرل سرفلپ کرسٹسن اور ایڈمرل ولفریڈ پیٹرسن کو ایک کانفرنس بدھ کو بلائی ہے جس میں جاوا کی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔

خیال ہے کہ کانفرنس میں ڈچ ایسٹ انڈیز کے لفٹنٹ گورنر ڈاکٹر وان موک بھی شامل ہوں گے۔

ممکن ہے کہ برطانی ڈچ اور انڈونیشین ری پبلک کے نمایندوں کے درمیان بھی بات چیت ہو جائے گی۔

مرکزی اسمبلی میں بلا مقابلہ کامیابیاں

۲۸ر نومبر تک کے اعداد

ناگپور۔ ۴ر دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو مصدقہ طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ر نومبر تک ملک کے مختلف حصوں میں ۴۴ ممبر بلا مقابلہ کامیاب ہوئے جس کی صوبائی تفصیل اس طرح پر ہے۔

سی۔ پی ۱۲، یو۔ پی ۷، مدراس ۱۸، بمبئی ۴، بہار ۶ بنگال ۴، آسام ۳، اڑیسہ ۱، اجمیر ۱ اور سندھ ایک، پچھلے انتخاب مرکزی اسمبلی میں ۲۹ بلا مقابلہ کامیاب ہوئے تھے۔

ٹوکیو ۴ر دسمبر۔ جنرل میک آرتھر نے جاپان کے ۵۳ نام دیدیا ہے ان میں جاپان کے ۸ سابق کمانڈر اور ۲ سابق وزیر اعظم بھی شامل ہیں

پردۂ فلم

ناکارہ فلمیں بنا کر عوام کو بیزار نہ کرو

ہندوستان میں جنگ کے زمانے میں ہر قسم کی فلمیں کامیاب ہوتی رہیں اور ہندوستانی فلم سازوں نے خوب روپیہ رولا۔ لیکن جنگ ختم ہونے کے بعد سے ہندوستان میں فلمیں دھڑا دھڑ ناکام ہو رہی ہیں اور ہندوستانی فلم سازوں کو بڑی تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ کہ کہیں جنگ کے بعد صنعت فلم سازی گھاٹے کا کاروبار تو نہیں بنتی جا رہی ہے۔

ہندوستانی فلمی حلقوں میں اس صورت حال سے تشویش پیدا ہونا قدرتی بات ہے کیونکہ جنگ ختم ہونے کے بعد جتنی فلمیں مارکیٹ میں لائی گئیں ان میں سے بیشتر فلمیں ناکام ہو گئیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ بہت کم فلم ساز ایسے ہوں گے جنہیں نے اس ناکامی کی اصل وجہ پر غور کیا ہوگا۔

ہندوستان میں اس وقت تک کسی فلمی تصویر کی کامیابی کو ناپنے کا پیمانہ یہ رہا ہے کہ وہ باکس آفس آمدنی کے اعتبار سے کامیاب ہو لینے اُس سے لاگت کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ روپیہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ جو تصویر فلمسازوں کی جھولیاں روپیہ سے بھر دیتی ہے اسے کامیاب کہا جانے لگتا ہے اس کے برعکس جو تصویر زیادہ آمدنی دیتی ہے اسے کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔

کامیابی کے اس تصور کی وجہ سے ہندوستانی فلم سازوں نے اس بات کو بالکل بھلا دیا ہے کہ تصویر کی کامیابی یا اس کی ناکامی کی اصل وجہ کیا ہے۔

ضرورت ہے کہ اس وجہ کو صاف اور واضح الفاظ میں پیش کر دیا جائے۔

کسی فلمی تصویر کی کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ اس کا افسانہ دل کش اچھوتا اور بلند پایہ ہو اور اس کی ڈائرکشن مکمل ہو۔ جن فلموں کی اچھے افسانے اور مکمل ڈائرکشن ہوں اس کے بغیر صرف بازاری قسم کے گانوں اور ناچ وغیرہ کی وجہ سے باکس آفس آمدنی اچھی ہو جاتی ہے ان کی کامیابی کو دیکھ کر یہ خیال قایم کر لیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں کامیاب فلمی تصویر کا معیار یہی ہے،

چنانچہ نقال فلم ساز اسی قسم کی فلمی تصاویر تیار کرنے لگتے ہیں۔

جنگ کے دور میں اس قسم کی فلمی تصاویر بڑی کثرت سے کامیاب ہوئیں اور ان کی باکس آفس آمدنی کو دیکھ کر لوگوں کے منہ میں پانی بھر بھر آیا مگر جنگ کے دور میں ملک جن خلاف معمول حالات سے گذر رہا تھا اب ان کا چکر ٹوٹ چکا ہے اور جنگ ختم ہو جانے کے بعد چونکہ وہ فضا باقی نہیں رہی ہے جس میں ہر قسم کی فلمی تصاویر کامیاب ہو جایا کرتی تھیں اس لئے جن فلم سازوں نے اس حقیقت کو نظر انداز کرکے حسب سابق فلمیں تیار کرتے رہنے کا سلسلہ جاری رکھا ہے ان کی تصاویر مارکیٹ میں دھڑا دھڑ ناکام ہو رہی ہیں۔

چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں جتنی تصویر مارکیٹ میں بھیجی گئیں ان میں سے زیادہ تر ناکام ہو گئیں۔

مسٹر ایٹلی کو مسٹر ساورکر کا تار!

بمبئی۔ ۲ر دسمبر۔ مسٹر ساورکر سابق پریسیڈنٹ ہندو مہاسبھا نے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کو تار دیا ہے جس میں آزاد ہند فوج کے تمام قیدیوں کو رہا کرنے کی درخواست کی ہے :-

اقوال زریں

جو قوم اپنے فرزندوں کا خون اس لئے بہتا دیکھتی ہے کہ وہ آزادی چاہتے ہیں اور پھر خاموش رہتی ہے، وہ یقیناً آزادی کا استحقاق نہیں رکھتی۔

(سعد پاشا)

انسان کا فرض روئے زمین کو پاک کرنا ہے اور جو انسان کام کرتا ہے وہ دنیا کے کسی نہ کسی حصے کو پاک کرتا ہے اگر تم انسانیت کی قیمت اس قدر ادا نہیں کرتے جتنی ایک انسان کو کرنی چاہیئے تو تم انسان نہیں ہو، فقط انسان کا بت ہو۔ (او۔ایس۔ مارڈن)

جو انسان دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے یا اُن کے لئے ضرر رساں کام کرتے ہیں وہ خالق کی بدترین مخلوق ہیں،

(ڈکنز)

کوئی با فہم آدمی ایسا کام نہیں کرتا جس سے دوسروں کو مفاد نہ پہونچے۔

(مارکس انٹونی)

ہمارا ایک ایک نیک کام گویا اپنے خالق کی طرف جانے کے لئے ایک ایک قدم ہے۔

(جے۔بی۔ ہالینڈ)

م "حضور حال تو اچھا تھا اب آپ کو دیکھ کر بدلنا شروع ہو گیا ہے۔"

موج تبسم

ایک بار ایک شخص نے اپنے گھر کے سب چوہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا:۔

یہ بات بہت بُری ہے کہ تم اس راشن کے زمانہ میں میرے گھر کا آدھا راشن کھا جاتے ہو

چوہوں نے برملا جواب دیا

اس میں تمھیں شکایت کا کیا حق ہے کیا ہم تمہارے گھر میں طاعون نہیں لاتے جس کی وجہ سے تمہارے گھر کے آدمی آدمی مر جاتے ہیں اور تیرا خرچ اس مہنگائی کے زمانہ میں آدھا ہو جاتا ہے۔

ایک شخص جس نے گلے میں رومال باندھا ہوا تھا ایک دفعہ بازار میں جا رہا تھا راستہ میں اس کا ایک دوست ملا،

دوست نے پوچھا:۔

"ارے بھائی! یہ گلے میں پٹہ کیوں ڈال رکھا ہے؟"

اس نے جواب دیا:۔

"بھئی جلدی سے تم بھی ڈال لو"

میونسپلٹی والے زہریلی گولیاں دینے لگے ہیں۔"

ایک دفعہ ایک ساہوکار نے اپنے ایک قرضخواہ کو بازار میں دیکھ کر پوچھا:۔

سناؤ بھی کیا حال ہے؟

اس نے جواب دیا:۔ م

دلچسپ معلومات

چُوہوں کی مرغوب ترین غذا

انسانی خون

امریکہ کے ایک ڈاکٹر مسٹر کرٹ پی رشٹر نے یہ عجیب وغریب انکشاف کیا ہے کہ چوہوں کی مرغوب ترین غذا انسانی خون ہے اور چوہوں کی ہلاکت انسانوں کے ہاتھوں ہو جانے کے خوف کی وجہ سے ہی انسانوں پر حملہ کر کے ان کا خون چوسنے سے باز رہتے ہیں ورنہ اگر ان کا بس چلے تو وہ انسانوں کا خون پی جائیں۔

ڈاکٹر رشٹر کا بیان ہے کہ گذشتہ چار برس میں ۷۰ مریض میرے پاس آئے جن کو چوہوں نے کاٹا تھا یہ سب مریض دو مربع میل کے اس علاقے سے آئے تھے جو اسپتال کے اردگرد واقع ہے اس علاقے میں ۲۰ مزید افراد کو چوہوں نے کاٹا مگر وہ علاج کے لئے اسپتال میں نہیں آئے ان میں سے بیشتر ۱۱ سال سے کم عمر کے بچے تھے۔ چوہوں نے ان کے بوٹے اڑالئے تھے۔ ان میں سے ۷ مریضوں کو کاٹے جانے کے سبب سے بخار آگیا

ڈاکٹر مذکور نے تین تین چوہوں کے آگے انسانی خون کی ایک ایک پلیٹ رکھی ہر پلیٹ میں ۱۳۹ گرام خون تھا۔ ۲۴ گھنٹے سے کم وقفے میں دو چوہے سارا خون چاٹ گئے۔ غرض ڈاکٹر مذکور کی دلچسپ دریافت یہ ہے کہ چوہوں کی مرغوب ترین غذا

افسانہ

عاشق بننے کے لئے کسی سند کی ضرورت نہیں

از جناب شوکت تھانوی

عاشق بننے کے لئے نہ بی۔ اے ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نہ ایم۔ اے ہونے کی صاحب جائداد ہونے کی نہ شریف خاندان کی جس کو اللہ توفیق دے عاشق بن سکتا ہے اور جس طرح شیلے، شکسپیر، غالب، مومن، حافظ وغیرہ کا نام ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اسی طرح مجنوں، فرہاد اور ان کی طرح دوسرے عاشقوں کا نام دس مرتبہ ایک غزل میں آنے کا قانوناً مستحق ہو جاتا ہے۔ آخر مجنوں بھی آدمی تھا۔ فرہاد بھی ہمارا طرح انسان تھا ان دونوں میں کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے تھے کہ آج تک ہر شاعر جب تک ان کا نام لے کر غزل شروع نہ کرے کہہ ہی نہیں سکتا نہ پڑھے لکھے تھے نہ ایسے مالدار تھے۔ نہ ان کے حُسن میں خاص بات تھی بلکہ سچ پوچھئے تو ان سے زیادہ پڑھے لکھے اور مالدار خوبصورت نہ سہی مگر خیر پھر بھی انسان کی صورت ہم خود ہیں جب ان لوگوں نے عشق کر کے ایسا نام حاصل کر لیا تو کیا ہم یہ بھی نہیں کر سکتے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم سے اب دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

بدھن کے ذہن میں اسی قسم کا خیال موجزن تھا۔ اور وہ اپنے خیالات میں محو تھا کہ سڑک پر لیٹا ہوا کتا بھی۔ کھائی نہ دیا کتے پر پیر پڑا اور اس کی بھوں بھوں نے تمام محویت کے نشے کو ہرن کر دیا اُچھل کر ایک دکان پر چڑھ گئے۔ خیریت ہوئی کہ کتے نے کاٹا نہیں۔ لیکن اگر یہ حادثہ پیش نہ آتا تو اس میں شک نہیں تھا کہ گھر پہونچنے بدھن کب کے عاشق بن چکے ہوتے کتے پر پیر پڑ جانے کی وجہ سے خیالات پریشان ہو گئے۔ لیکن اس عاشق بن جانے کی اسکیم پر اطمینان سے غور کرنے کا ارادہ کر کے گھر پہونچے اور اچکن وغیرہ اُتار کر اسی فکر میں چارپائی پر لیٹ رہے۔ بدھن اس مسئلہ پر جتنا جتنا غور کرتے تھے ان کی فکر بڑھتی جاتی تھی اور ہر پہلو سے عاشق بن جانا اچھا ہی نظر آتا تھا مگر پھر انھوں نے سوچا کہ لاؤ ذرا بیوی سے بھی مشورہ کریں ایک سے دو کی رائے مناسب ہو گی ممکن ہے کہ وہ کوئی بہتر بات بتا دیں بہر حال یہ ایک لاجواب ترکیب ہے اور الہامی طریقہ سے ذہن میں آئی ہے بات یہ ہے کہ جب انسان کے دن پھرنے والے ہوتے ہیں تو خود بخود اس کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی کیا خدا کی قدرت ہے۔ دیکھیں بیگم کیا کہتی ہیں۔؟

سنتی ہو؟ — ارے سُنا؟؟

ذرا سنو تو سہی۔ بیگم طلبی پر فوراً چولھا ہنڈی چھوڑ حاضر ہو گئیں اور بدھن کے چہرے پر خلاف معمول تازگی اور چمک دیکھ کر خود بھی منتظر ہو گئیں کہ یہ کیا بات کہتے ہیں۔

بدھن نے نہایت اُمید افزا چہرہ بنا کر کہنا شروع کیا۔

ذرا قریب بیٹھو۔ آج ایک ترکیب سوجھی ہے وہ لاجواب کہ واللہ تم بھی کیا کہو گی۔ تم کہا کرتی ہو کہ تم سے کچھ نہ ہو گا۔ یوں ہی بیکار بیٹھے رہو گے اور یہ اور وہ مگر آج دیکھو میں نے کیا ترکیب نکالی ہے۔

بیگم۔ کہو گے بھی یا بس تعریفیں ہی ہوا کریں گی۔ میرا گوشت جلا جاتا ہے ابھی روٹی پکانے کو پڑی ہے۔

بدھن۔ لعنت بھیجو گوشت کو اور چولھے میں ڈالو روٹی کو۔ اطمینان سے سنو جو کچھ میں کہتا ہوں میں نے وہ وہ ترکیب سوچی کہ جنتک دنیا ہے میرا نام باقی رہے گا اور بڑے بڑے لوگ میرے نام کا وظیفہ پڑھیں گے۔"

بیگم۔ تو یہ ہے کسی طرح بات ختم ہی نہیں ہوتی۔

بدھن۔ سنو تو سہی تم بات کاٹ دیتی ہو۔ بھلا تم نے مجنوں نام بھی سنا ہے؟

بیگم۔ ہاں سنا ہے پھر۔"

بدھن۔ اگر اسی طرح میں بھی عشق کروں تو کہو کیسی رہے؟ ہزاروں لاکھوں برس تک لوگ مجھ کو نہ بھولیں گے۔ وہ شہرت ہو گی کہ تم بھی یاد کرو گی؟"

بیگم۔ ارے تمھیں خدا سمجھے ایسی عقل پر پتھر پڑیں جو بات کی سو اوندھی۔ جان بوجھ کر اپنے کو سڑی بنا رکھا ہے۔ میری قسمت میں تمہارا ایسا خبطی لکھا تھا خدا اس سے مجھے موت دیدیتا خدا ماں باپ کی روح خوش کرے جنھوں نے میرا پالا ایسے سودائی سے باندھا ہے۔

بدھن۔ ہائیں، ہائیں کچھ عقل ماری گئی ہے کچھ پاگل ہو گئی ہے۔ یعنی میں نے تو ایک اچھی بات کہی اس کی یہ دوا ملی کہ سڑی سودائی اور نہ معلوم کیا کیا بنا ڈالا واللہ تم سے بھی بات کہہ کر طبیعت خوش نہیں ہوئی عجیب قسم کی بے وقوف عورت ہے۔ جاؤ۔ جاؤ تم اپنا گوشت پکاؤ۔ تم سے ایسی باتوں میں مشورہ لینا ہی میری حماقت تھی لاحول ولا قوۃ!

—:۲:—

حالانکہ بیوی سے سخت مخالفت ہو چکی تھی لیکن بدھن کا دل گواہی دے رہا تھا کہ عاشق بن جانا ہی اس کا ایک علاج باقی رہ گیا ہے اور اگر یہ بھی نہ ہوا تو پھر ڈوب مرنا ہی چاہیئے۔ خدا کی شان مجنوں اور فرہاد ایسے ناکندہ تراش عاشق بن جائیں اور بدھن کچھ نہ بنے مگر جنتک یہ بات ذہن میں نہیں آئی تھی اسی وقت تک دیر تھی اب تو اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ عشق کروں گا اور عاشق بن کر رہوں گا مگر سوال یہ تھا کہ عشق کرنے میں کم از کم ایک معشوق کی ضرورت ہوتی ہے وہ کہاں سے لایا جائے لیکن اس نے فیصلہ کیا جب وہ عشق کرنے پر تیار ہو گیا تو خدا مسبب الاسباب ہے معشوق مل ہی جائے گا۔ ایک مرتبہ یہ خیال

آزاد ہند فوج کے متعلق گورنمنٹ ہند کا واضح اعلان

نرمی کے سلوک کا وعدہ

نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ گورنمنٹ ہند کے ایک کمیونک میں بتلایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے اس طرز عمل کے خلاف پبلک میں غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ کے پہلے اعلانات صاف اور واضح ہیں۔ جو اس نے انڈین آرمی کے ان افسروں اور آدمیوں کے متعلق اختیار کیا ہے۔ جو آزاد ہند فوج میں جا ملے تھے۔ چونکہ اس سلسلہ میں ہر روز نئی نئی شہادتیں ان کے متعلق روشنی میں آ رہی ہیں۔ اس لئے ان پر پبلک کو مزید اطلاعات دینے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ ۲۸ اگست کو جو کمیونک شائع کیا گیا تھا۔ اس میں بتلایا گیا تھا کہ ۶۰ ہزار انڈین آرمی کے آدمی جو جنگی قیدی بنائے گئے تھے۔ ان میں سے ۴۰ ہزار تو اپنے خلاف وفاداری پر سختی سے قایم رہے اور اپنی اسیری کے زمانہ میں بھی مخالفانہ پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوئے۔ اور بعض آدمیوں کو بھوک اور تشدد کا بھی شکار ہونا پڑا۔ اس طرح انھوں نے ٹھوس استقبال اور صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کیا جو قابل تعریف ہے اور ۲۰ ہزار آدمی آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے۔ ان میں سے ۶ ہزار اس وقت تک ہندوستان میں لائے جا چکے ہیں اور ۱۴ ہزار میں سے ایک ہزار ابھی تک لاپتہ ہیں ۲ ہزار ۵ سو آدمی ایسے ہیں جو دشمن کی امداد کرنے اور دوسرے جنگی قیدیوں کی طرح اپنی یونٹوں کو واپس جانے پر تیار ہیں اور ۱۱ ہزار ۵ سو میں سے ۴ ہزار ایسے ہیں جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ انھوں نے آزاد ہند فوج میں ان کو دشمن کی طرف سے ان کو ہر قسم کی ترغیب دی گئی جو پراپیگنڈا اور تشدد کی دھمکیوں کے سامنے ان کے بہترین مفاد میں بھی تھا۔ کہ وہ آزاد ہند فوج میں شامل ہو جاتے ان آدمیوں کے ساتھ گورنمنٹ کا طرز عمل ان حالات اور واقعات پر غور کر کے کہ جن میں یہ لوگ تھے جب کہ دشمن ہر محاذ پر بڑھ رہا تھا اور سوائے اس کے کہ ان کے سامنے دشمن ہی پراپیگنڈا تھا۔

ان کا دشمن سے مل جانا بھاری جرم ہے۔ جس کی سزا کسی بھی ملک کے آئین میں موت ہے گورنمنٹ کے پہلے ہی ۲۸ اگست کے اعلان سے ظاہر ہے ایسے لوگوں سے بے حد نرمی اور رحمدلی کا سلوک کیا جائے گا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اتحادیوں کے خلاف ہتھیار اٹھا رہے تھے۔ اور ان کے خاندان ان کی تنخواہ کا حصہ برابر بغیر کسی تبدیلی کے حاصل کرتے رہے تھے اور وہ ضبط نہیں کی گئی۔ اور ان کو اس دن سے تنخواہ دی جائے گی جب وہ گورنمنٹ کے گورنمنٹ کے ہاتھ آئے اور ۴۲ دن کی رخصت مع تنخواہ تاکہ وہ آسانی سے اپنے گاؤں میں کسی اور جگہ رہنے اور کھانے کا انتظام کر سکیں دی جائے گی ان لوگوں کو جلد سے جلد جب کہ "کورٹ آف انکوائری" ان کے متعلق فیصلہ کر دیگا ان کو رہا کر دیا جائیگا۔ ۵ ہزار ۵ سو میں سے ایک سو تو بہت زیادہ مشہور اور ۸۰ ایسے ہیں جو جان بوجھ کر جاپانیوں سے اس مقصد سے ملے کہ وہ ہندوستان پر حملہ کرنے میں جاپانیوں کی امداد کریں جو اگر کامیاب ہو جاتا تو ہندوستان جاپانیوں کا غلام بن جاتا ان میں سے بہت سے مسلح حالت میں گرفتار کئے گئے۔ جو اپنے ملک والوں کے خلاف بزدلانہ تھے یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اور جو جان بوجھ کر اپنے ملک والوں کو سختی تشدد بھوک سے مجبور کر کے گمراہ کرتے تھے اور جو ہندوستان پر جاپانی قبضہ کرانے کے لئے ان کو مجبور کرتے تھے گورنمنٹ نے پہلے ہی سے ایسے لوگوں کی اکثریت سے بھی ترقی اور رحمدلی کے سلوک کا اعلان کیا تھا ایسے لوگوں کو ملازمت سے برخاست اور ان کی تنخواہیں ضبط کر لی جائیں گی۔ لیکن ان کے خاندانوں کو جو فیملی الاؤنس بطور جنگی قیدی کے دیئے جا چکے ہیں ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ اس امر کی شہادت موجود ہے کہ کس طرح ان تھوڑی سی تعداد کے آدمیوں نے اپنے ملک کے لوگوں پر بھاری ظلم کئے جو پہلے جنگی قیدی اور بعد میں آزاد ہند فوج میں ہو کر ایسے ظلم کرتے رہے جو کسی بھی مذہب ملک کی نظروں میں انسانیت سوز ہیں۔ گورنمنٹ کے لئے مضبوط اور مکمل شہادت موجود ہوتے ہوئے اس امر سے گریز کرنا ممکن نہیں ہے وہ ایسے آدمیوں کے خلاف مقدمات کی سماعت نہ کرائے۔ جنھوں نے ایسے ظلم کئے جن کی شہادت موجود ہے۔ کورٹ مارشل ایسے اشخاص اور ایسے دوسروں کے خلاف قدم اٹھایا جائے گورنمنٹ کو یقین ہے کہ پبلک گورنمنٹ کی اس معاملہ میں امداد کرے گی۔ موجودہ کورٹ مارشل یا مستقبل میں سماعت کرنے والے کورٹ مارشل کی طرف سے دی گئی سزاؤں پر جرائم کی اہمیت کے پیش نظر سزاؤں پر علم اختیارات رکھنے والی اتھارٹی نظر ثانی کرے گی۔

ان آدمیوں کو پیروی کرنے کے سلسلہ میں ان کے رشتہ داروں دوستوں کو ان کے پہونچنے پر اس فیصلہ سے مطلع کر دیا جائے گا۔ کہ ان کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائے گا۔ اور ان کو بھی خط وکتابت کی سہولتیں دی جائیں گی۔ ان آدمیوں کے نام بہت جلد شائع کر دیئے جائیں گے جن کے خلاف مقدمات چلائے جانے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ گورنمنٹ کی بھی خواہش ہے کہ وہ یہ ظاہر کر دے کہ سزا کے متعلق پہلے ہی سے اندازہ قایم کر لیں اور ان الزامات کی بنا پر جو ان کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ ملزمان کو اپنی صفائی پیش کرنے اور ان کو ہر قسم کی سہولیات صفائی کے سلسلہ میں دی جائے گی۔ اس کے متعلق کسی قسم کا پیش از وقت اندازہ لگانا درست نہیں۔ اور ایسی حالت میں جبکہ ہر مقدمہ کے واقعات علیحدہ علیحدہ ہوں جب تک کہ تمام تحقیقات مکمل نہ ہو یہ ممکن نہیں کہ کتنے اشخاص پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ مگر یہ کہنا ممکن ہے کہ ان کی تعداد ۲۰ سے کم اور مندرجہ بالا پروگرام کے مطابق مقدمات کی سماعت ان ظلموں کی بنا پر ان ملزموں کی تعداد بہت ہی محدود ہو گی۔

یُورپ کی مزید بادشاہیاں خطرہ میں

لندن۔ ۳۰ نومبر۔ یوگوسلاویہ میں بادشاہت ختم ہونے اور وہاں ریپبلک قائم ہونے کے بعد اب یورپ کے تین اور بادشاہوں کی طرف نظریں لگی ہوئی ہیں یہ تینوں بادشاہ اس وقت جلاوطن ہیں۔ ان کی رعایا ان کے بارے میں جلد فیصلہ کرنے والی ہے۔ ان میں یونان کے بادشاہ جارج۔ بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ اور اٹلی کے بادشاہ وکٹر ایونل ہیں۔ یوگوسلاویہ میں بادشاہت ختم ہونے کا اثر بلغاریہ پر بھی پڑے گا۔ وہاں کی بادشاہت بھی خطرہ میں ہے۔

آزاد ہند حکومت کے منسٹر کا انتقال

نئی دہلی۔ ۲۹ نومبر۔ رنگون سے اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر پلپا نیر آزاد ہند حکومت حال میں انتقال فرما گئے۔ وہ رنگون میں ہوائی حملہ سے زخمی ہوئے تھے اور اُن کی تیمارداری ڈاکٹر لکشمی سوامی ناتھن نے کی تھی ڈاکٹر موصوف ملایا کے بہت امیر آدمی تھے اور عارضی حکومت کے پس پشت بہترین دماغوں میں ایک تھے۔

یوگوسلاویہ میں بادشاہت ختم

لندن۔ ۲۹ نومبر۔ بلگریڈ ریڈیو نے اعلان کیا کہ یوگوسلاوی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے اجلاس میں ریپبلک کا اعلان کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ شاہ پیٹر اور ان کے خاندان کے لوگوں کو مخصوص مفاد سے محروم کر دیا جائے۔

ماسکو۔ ۳۰ نومبر۔ بیان ہے کہ مارشل سٹالن نے اپنی چھٹی کی میعاد اس لئے بڑھا لی ہے کہ وہ ابھی اور آرام کریں گے۔

بھی پیدا ہوا کہ لاؤ بیوی سے عشق کر لیں مگر پھر خود ہی اسی خیال پر ہنسی بھی آئی کہ اپنی بیوی سے خود ہی عشق کرنا کس قدر مہمل بات ہے جیسے اپنا شعر پڑھ کر خود ہی سبحان اللہ کہدینا اور پھر خود ہی مدعو ہو جانا۔ عشق بیوی سے نہیں کیا جاتا بیوی سے نکاح ہوتا ہے اور عشق ہوتا ہے معشوق سے لہذا یہ عشق کا قصہ اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا جب تک کوئی مناسب سا معشوق نہ ملے اور معشوق کی جستجو شروع کر دی جستجو جس چیز کی بھی کی جائے اس کا نہ ملنا کیا؟ ہاں ڈھونڈھنے والا چاہیئے۔ بڈھن نے معشوق کی جستجو میں سارا شہر چھان مارا ایک ایک گلی ایک ایک کوچہ نہ چھوڑا آخر کار معشوق مل کر رہا لیکن ذرا گھر سے دور۔ خیر اس سے کیا ہوتا ہے عشق کے نزدیک فاصلہ واصلہ کوئی چیز نہیں مجنوں تو نجد کے معلوم نہیں دن بھر میں کتنے چکر لگاتا تھا اور ذرا بھی نہ تھکتا تھا چہ جائیکہ اتنا سا فاصلہ کہ چار پیسے دیئے اور کھٹ سے یکہ پر بیٹھ کر کوچۂ جاناں میں پہونچے تھوڑی عشق کیا اور پھر واپس آگئے۔ دو تین روز تک تو بڈھن اسی طرح آتے جاتے رہے لیکن ابھی ان کو عشق کرنا نہیں آتا تھا آخر ایک دن غور کیا کہ عشق کس طرح کریں معشوق بھی خدا کے فضل سے مل گیا ہے اور عاشق بھی ہم ہیں لیکن عشق کرنے کا طریقہ تو معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ سوچ کر قصہ لیلیٰ مجنوں شروع سے آخر تک رات بھر میں پڑھ ڈالا اور نہایت غور سے پڑھا صبح ہوتے ہی گھر سے نکل اپنے بیٹھکے میں آئے اور عاشق کی صورت بنانا شروع کی۔ اچکن اُتاری۔ کرتے کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ صرف گریبان گلے میں ڈال لیا پجامے کو لنگوٹی کی شکل میں پھاڑ کر باندھ لیا اور ننگے سر اور ننگے پاؤں گھر سے نکل کر یکے کی تلاش میں چلے۔ لیکن کوئی یکے والا بٹھانے پر راضی نہ ہوا ایک آدھ سے لڑائی بھی ہوئی لاکھ کہتے رہے کہ ابے جانتا نہیں ہے کہ ہم عاشق ہیں لیکن کسی نے ایک نہ سنی۔ کوئی ہنستا اور کوئی مذاق اُڑاتا رہا پھر سب نے متفقہ طور پر پاگل سمجھ کر یکے پر نہ بٹھایا اور مجبوراً بیچارے کو پیدل جانا پڑا اور راستے میں کتے بھونکے لڑکوں نے ڈھیلے مارے۔ لوگوں نے مذاق کیا لیکن یہ اپنی دھن میں سیدھے کوچۂ یار میں آکر ٹھیرے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ آج کچھ کچھ عشق رنگ لایا ہے اس لئے کہ مجنوں پر بھی کتے بھونکتے تھے اور یہی تمام واقعات گذرے تھے۔ جب عشق لانے کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔ تو معشوق کی کھڑکی کے نیچے پہونچے اور اظہار عشق کا عزم بالجزم کر لیا ایک کوئلہ سے کاغذ پر لکھا

ع مرتا ہوں تیرے عشق میں اے یار خبر لے

لکھا اور کاغذ کو ایک پتھر میں باندھ کر سیٹھ جی کی لڑکی پر پھینک دیا۔ کاغذ تو ہوا سے اُڑ گیا۔ لیکن پتھر پیام عشق لے کر سیدھے پیشانی معشوق پر جا کر لگا۔ خون بہنا شروع ہو گیا اور ہائے مار ڈالا ہائے مار ڈالا کی آواز سے سارا محلہ جمع ہو گیا۔ بڈھن معشوق کی ان اداؤں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے کہ معشوق کی انگلی کے ایک اشارے سے چار پانچ آدمیوں نے عاشق کو گرفتار کر لیا۔

پولیس کی چوکی بھی عجیب و غریب جگہ ہوتی ہے اور پھر ایک عاشق کے لئے وہاں کسی بات میں شعریت ہی نہیں بس اٹ سے کر کے معاملات کی باتیں پوچھ لیں اور حوالات میں بھیجدیا نہ کسی کے احساسات کا خیال نہ لطیف جذبات کا پاس ان کو اپنے کام سے کام ہوتا ہے۔ بڈھن کو بھی وہاں جا کر قلبی اذیت ہوئی جس کو دیکھو اے تو کون ہے؟ کہاں رہتا ہے۔ کیا نام ہے؟ بولتا ہے کہ نہیں؟ یہی کہہ رہا ہے اب ان سے کوئی کیا کہے کہ جس سے تم اس طرح مخاطب ہو وہ کس مرتبہ کا انسان ہے ایک آدھ مرتبہ بڈھن نے کہا بھی کہ بھائی ہم عاشق ہیں عاشق مگر ان پر کسی نے کان بھی نہ دھرے بس یہی پوچھا گئے عاشق علی یا عاشق حسین؟"

اب ان کو کون سمجھاتا کہ عاشق کے لیے صرف عاشق کہدینا ہی کافی ہے جب ان کا اس طرح اطمینان نہ ہوا تو کہا بھائی ہم عاشق ہیں اور ہمارا نام بڈھن ہے کسی نے سن کر کہا کہ سڑی ہے کوئی بولا کہ بنتا ہے کسی نے رائے قایم کی کہ یہ بدمعاش ہے کسی کا خیال ہوا کہ خفیہ پولیس ہے ایک لالہ جھکڑ نے بہت غور کر کے کہا کہ انقلاب پسند جماعت کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ بم باز ہے۔ آخر ایک صاحب نے گھر کا پتہ پوچھا تو بتا دیا۔ انھوں نے کہا ہم ابھی چلیں گے ہم کو چل کر اپنا مکان بتاؤ۔ بڈھن نے کہا بسم اللہ چلئے آپ کا گھر ہے۔

پولیس کے سپاہیوں میں گھرے ہوئے گھر پہونچے۔ بیوی نے سر پیٹ لیا۔ محلہ والوں نے شناخت کی اور یہ رائے دی کہ اچھا خاصہ تھا۔ آج ہی دماغ خراب ہو گیا۔ بیوی نے کہا نہیں دماغ میں کل شام سے کچھ خلل ہے مجھ سے کہہ رہے تھے کہ میں مجنوں کی طرح عشق کر کے نام کروں کیا رائے ہے۔

بیوی کی آواز سنکر بڈھن کو پھر غصہ آیا اور کہنے لگے۔ پاگل ہو تم تمہارا کیا؟ یہ دماغ کی خرابی کی بات ہے یا نام پیدا کرنے کی ترکیب ہے؟ تم نے کل بھی جہالت کی باتیں کی تھیں اور آج بھی وہی حماقت۔ تم سے کون پوچھ رہا ہے۔ تم جاؤ کھانا پکاؤ۔ کسی کا کیا اجارہ ہے ہم نے عشق کیا اچھا کیا اور کریں گے۔ اور ہزار ہا مرتبہ کریں گے دیکھیں تو ہمارا کیا کرتی ہو؟

بیوی! اے اپنی گت تو دیکھو۔ ہائے میں لُٹ گئی۔

بڈھن۔ گت کیا دیکھیں۔ عاشقوں کی یہی شان ہے تم تو ماشاء اللہ پڑھی لکھی ہو ذرا قصہ لیلیٰ مجنوں اٹھا کر دیکھو! کہ مجنوں جس کا آج ڈنکا بج رہا ہے کس شان سے رہتا تھا۔

بیوی۔ ہائے میں لُٹ گئی۔ ہائے میں کہیں کی نہ رہی۔

بڈھن۔ اس میں لٹنے کی کونسی بات ہے: ایک قمیض میں نے اپنے شوق کے پھاڑی تو یہ لٹ گئیں۔ تم کو میرا عشق ایسا ہی برا معلوم ہوتا ہے۔ تو جانے دو میں نہیں کروں گا۔ کرتا پاجامہ بکس میں سے نکل دو۔ مگر مجھ کو اب بیکاری کا طعنہ نہ دینا ✤

آج کل اخبارات کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

چیف آف امپریل جنرل اسٹاف لاہور میں

فیلڈ مارشل لارڈ ایلن بروک چیف آف امپریل اسٹاف نے جنرل کلاڈ ڈی آرچنلیک کمانڈر انچیف آف انڈیا اور لفٹیننٹ سر مائیلس ڈیمپسے جی۔ او۔ سی۔ ناردرن فورسز ملایا کے ہمراہ آٹھویں پنجاب رجمنٹ سینٹر لاہور کا معائنہ کیا۔

چیف امپریل جنرل اسٹاف نے آٹھویں پنجاب رجمنٹ کے میجر گردھاری سنگھ سے ہاتھ ملایا جن کو ایم۔ سی۔ اور بار کے خطابات حاصل ہوئے ہیں۔

یو۔ پی میں سنٹرل اسمبلی کا الکشن

یو۔ پی سے سنٹرل اسمبلی میں مسلمانوں کے لئے چھ سیٹیں تھیں ان چھوں سیٹوں پر مسلم لیگ کے اُمیدوار کامیاب ہو گئے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کہ:-

ہفت شہری حلقہ سے

نواب محمد اسمٰعیل خاں (مسلم لیگ) ۷۲۰۰ ووٹ
ڈاکٹر محمد حماد فاروقی (نیشنلسٹ) ۵۱۸ ״
۵۰ ووٹ ناجائز قرار دیئے گئے۔

لکھنؤ۔ فیض آباد ڈویزن دیہاتی حلقہ سے

راجہ امیر احمد خاں آف محمود آباد (مسلم لیگ) ۱۳۱۵۲ ووٹ
حاجی منشی احترام علی (نیشنلسٹ) ۴۴۴ ״
۲۵ ووٹ ناجائز قرار دیئے گئے۔

میرٹھ ڈویزن دیہاتی حلقہ سے

نوابزادہ لیاقت علی خاں (مسلم لیگ) ۴۵۰۴۰ ووٹ
مولوی محمد احمد کاظمی (نیشنلسٹ) ۲۷۲۲ ״
۲۹ ووٹ ناجائز قرار دیئے گئے۔

آگرہ ڈویزن دیہاتی حلقہ سے

سر محمد یامین خاں (مسلم لیگ) ۱۷۹۴ ووٹ
حاجی فقیر الدین (نیشنلسٹ) ۵۸۴ ״

بنارس۔ الہ آباد اور جھانسی ڈویزن دیہاتی حلقہ سے

ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد (مسلم لیگ) ۳۲۸۰ ووٹ
مسٹر شاکر علی بیرسٹرایٹ لا (نیشنلسٹ) ۵۶۶ ״
۱۶ ووٹ ناجائز قرار دیئے گئے۔

روہیلکھنڈ ڈویزن دیہاتی حلقہ سے

خانبہادر غضنفر اللہ خاں (مسلم لیگ) ۳۴۱۰ ووٹ
حاجی محمد یعقوب (نیشنلسٹ) ۱۶۵۴ ״
سر شفاعت احمد خاں ۱۵ ״

خاکسار عہدیداران کا اجتماع

کانپور۔ بحکم محترم حاکم اعلیٰ صاحب۔ بتواریخ ۸، ۹ دسمبر ۱۹۴۵ء بروز ہفتہ۔ و اتوار یو۔ پی کے سالانہ اعلیٰ سے اوپر کے تمام سالاروں و عہدیداروں کا ایک انتخابی اجتماع زیر نگرانی باب عالی کانپور منعقد ہوگا۔ جس میں شیخ الفاضل محترم عبد الصمد سراج الدین صاحب حاکم اعلیٰ صوبہ مدراس و محترم محمد حفیظ قریشی صاحب ایم۔ اے (علیگ) نائب ناظم اعلیٰ انتخاب یو۔ پی و محترم عبد العزیز صحرائی صاحب سالار نائب ادارہ علیہ تمام سالاروں و عہدیداروں کو صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں مکمل ٹریننگ دیں گے۔ تمام عہدیداران کو چاہیے کہ وہ ۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو صبح دس بجے باب عالی دلیل پر وہ کانپور پہونچ جائیں۔ فقط خدا تمہارے ساتھ ہے۔

محمد اصغر علی صدیقی ناظم یو۔ پی غربی۔

بحکم جناب مسٹر لکشمی پرشاد نگم منصف صاحب بہادر حوالی ضلع فرخ آباد

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۸ سنہ ۱۹۴۴ء

عدالت حوالی منصفی فرخ آباد

مسماۃ سورج مکھی بیوہ راج کیوار قوم برہمن ساکن موضع اشوک پور حال موضع پیراپور پرگنہ شمس آباد

پورب مدعیہ

بنام ۱۔ مسماۃ سکینہ بیگم زوجہ قائم علی خاں ۲۔ مسماۃ چندو بیگم زوجہ محبوب علی خاں اقوام پٹھان ساکنان موضع کوسماں ضلع مین پوری مدعا علیہم

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت انفکاک رہن کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں ص اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام سندر لال
منصرم عدالت منصفی
حوالی فرخ آباد

مہر عدالت

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کی کشتی حیات گرداب فنا میں

غریب یتیموں کی دستگیری کیلئے ایثار و قربانی کی ضرورت

باپ بھائی اور اپنا آسرا کوئی نہیں ※ ہم یتیموں کا زمانہ کے سوا کوئی نہیں

مسلمانان ہند کے لئے عموماً اور مسلمانان کانپور کے لئے خصوصاً یہ جاں کاہ خبر صدور جہ رنج وغم اور حزن وملال کا باعث ہوگی کہ آج سرزمین کانپور کا وہ یتیم خانہ جس کی بنیاد فیاض اور اولوالعزم مسلمانوں نے اپنے کریمانہ دست شفقت پرست سے ڈالی تھی اور جس کی نشوونما میں انھوں نے بلند حوصلگی کے ساتھ زرکثیر صرف کرکے جنت الفردوس میں عالیشان محل تعمیر کرایا تھا اور جس ادارہ میں آج قوم مسلم کے وہ حرماں نصیب فرزندان یتیم تعلیم و تربیت اور پرورش پارہے تھے جنھیں زمانہ کے بے رحم پاؤں نے ٹھکرا دیا تھا ایک ہولناک دور ابتلا سے گزر رہا ہے یعنی ایسا ہولناک جس نے آج اس مضبوط اور ٹھوس یتیم خانہ کی ایک ایک خشت بنیاد ہلا ڈالی ہے، وہ حادثہ جانکاہ جو آج یتیم خانہ کی تباہی کا باعث ہوا ہے یہ ہے کہ شیخ عبداللطیف صاحب عرف ماٹھو مرحوم نے چمن گنج کانپور میں ایک وسیع عمارت یتیم خانہ کے نام وقف کی تھی۔ اس کے خلاف مدرسہ اشرف العلوم کے حامیوں کی جانب سے ایک مقدمہ یتیم خانہ پر دائر کیا گیا تھا جو ابتدائی عدالت سے یتیم خانہ کے حق میں فیصل ہوا تھا۔ مگر ہائی کورٹ کی اپیل کے بعد برسوں یہ مقدمہ عدالت عالیہ میں چلتا رہا اور اب یتیم خانہ کے خلاف فیصلہ صادر ہوا ہے جس کی رو سے نہ صرف اس عمارت کو فوری طور پر خالی کردینے کا حکم نافذ ہوا ہے بلکہ ادائیگی زرتاوان کے سلسلہ میں تقریباً ۵۰، ۶۰ ہزار روپیہ کا بارگراں پڑ رہا ہے۔ چنانچہ یہ وہ منحوس فیصلہ ہے جس کی رو سے آج مسلم قومیت کی ایک ایسی دیوار گر رہی ہے جس کے سائے میں آغوش مادر و پدر کے چھوٹے ہوئے، زمانے کے ستائے ہوئے اور آسمان کے پیسے ہوئے غریب و نادار اور یتیم و دلبیر دل کی پرورش معطیان حاتم صفت ہاتھوں سے انجام پارہی ہے۔ آج ان یتیموں کے لئے دنیا تنگ ہورہی ہے، زمانہ تاریک ہورہا ہے، ان کچلے ہوئے معصوم اور بے گناہ بچوں کو پھر کچلنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں اور ان کا وہ آخری سہارا بھی چھینا جارہا ہے جس سے ان کا مستقبل وابستہ تھا۔ یقین مانیے یہ وہ صورت حال ہے جس سے ان یتیموں کی بنیاد ہل رہی ہے اور اس بنا پر یقیناً رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دل ہل رہا ہوگا۔ فرشتوں کا کلیجہ کانپتا ہوگا اور جنت الفردوس میں سکوت و جمود طاری ہوگا، ان یتیموں کا نشیمن جلایا جارہا ہے جنھیں قوم نے اپنی محبت بھری گود میں لیکر ان کا دکھ درد بھلا دیا تھا۔

اس انخلائے عمارت کے حکم سے ۲۵۰ یتیم جو اس میں سکونت رکھتے تھے گویا خانماں برباد ہورہے ہیں اس موسم سرما میں یتیموں کے لئے سر چھپانے کی جگہ میسر آنا دشوار اور ان کی تعلیم و تربیت کے نظم کو قائم و برقرار رکھنا ناممکن ہے اراکین یتیم خانہ نے امپروومنٹ ٹرسٹ سے زمین خرید کر ایک عمارت بنوانی شروع کی تھی مگر وہ ابتک نامکمل ہے اور تعمیر کے اخراجات اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اس کی تکمیل ناممکن ہورہی ہے اگر قوم کی توجہ ہوجاتی تو آج ان خانماں برباد یتیموں کو اتنی بے اطمینانی و پریشانی نہ ہوتی اب یتیم خانہ کے منتظمین و اراکین کے سامنے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ خدا پر بھروسہ کرکے قوم کے سامنے یتیموں کی معاونت کے لئے دست سوال پھیلائیں۔

برادران اسلام! آج یتیم خانہ کی حیات کی کشتی گرداب فنا میں ہچکولے کھارہی ہے شکستہ دل یتیم رحم طلب اور یاس بھری ہوئی نگاہوں سے قوم کو دیکھ رہے ہیں قوم اگر تو ساحل نجات مل جائے۔ جس ادارے کو منتظمین یتیم خانہ نے خون دل سے سینچا تھا اور قوم نے جسے پروان چڑھایا تھا آج اسے تباہی سے بچانے کے لئے صرف قوم ہی کا فیاض ہاتھ کام آسکتا ہے اور دردمند یتیموں کا مستقبل قوم ہی کی عنایت سے بگڑنے سے بچ سکتا ہے۔ آج پھر وہ وقت آیا ہے کہ قوم یتیموں کا ہاتھ پکڑ کر ان کو ڈوبنے سے بچائے اور یتیم خانہ کی گرتی ہوئی دیوار کو سنبھالے۔

فیاضان اسلام ایک ایسا ادارہ جس میں مسلم قوم کے بے مادر و پدر فرزند نشوونما پاکر دشمنان اسلام سے مقابلہ کرکے قوم کی عزت و وقار کو برقرار رکھنے کی تیاریاں کررہے ہوں اس کی بقا کتنی ضروری ہے۔ آپ نے اس ادارے کو قایم کیا تھا آپ اس کی زندگی کے کفیل تھے آپ اسے موت کے منہ سے نکالئے۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ اس وقت آپ کی جانب سے امداد یتیم خانہ کردی جائے گی۔ وہ یتیموں کی بقا کا موجب ہوگی جس سے ہم نہ صرف ہائی کورٹ کے فیصلے کے اثرات کو برداشت کرسکیں گے۔ بلکہ اس کی بھی قوی امید ہے کہ آپ کی فیاضی اور مہربانی سے نامکمل عمارت کی تکمیل ہوجائے گی۔ پس اس وقت آپ ہمیشہ سے زیادہ یتیم خانہ کی امداد کیجئے اور صرف زیادہ سے زیادہ چرم قربانی سے ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہر ممکن امداد دے کر خدا اور رسولؐ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کیجئے۔

یتیم خانہ اور یتیموں کو تباہی اور فنا سے بچانے کے لئے کم از کم ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے جو فیاض مسلمانوں کے سامنے کوئی بڑی رقم نہیں ہے اس روپے کے بغیر یتیموں کے لئے سر چھپانے کی جگہ کا فراہم کرنا بہت مشکل ہے۔

یہی وقت آپ کی امداد کا ہے، درمے امداد کیجئے اور جنت میں اپنا گھر بنائیے۔ یتیموں کو ڈوبنے اور یتیم خانے کو گرنے سے سنبھالئے ؎

چہ غم دیوار امت راچو باشد چوں تو پشتیباں — چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیباں

سید احمد حسن بی۔ اے (علیگ) اسپشل مجسٹریٹ و آنریری جنرل سکریٹری

کپاس کی کلی کی کہانی

قدرت کی فیاضی اور انسان کی عقلمندی سے ہم کو زندگی کی بہت سی خوبصورت چیزیں دستیاب ہوئی ہیں وہ بیچاری بہت سی بہت ہی معمولی چیز کپاس کی کلی انسان کو اپنے واسطے مضبوط بناوٹ کے رنگ برنگے اور ہر طرح کے خواہش کے قابل سوتی کپڑوں کے استعمال کا ذریعہ فراہم کرتی ہے۔ ساڑی سے لیکر نفیس کپڑے تک اور چادروں سے لیکر ضروریات خانہ داری کے دیگر سوتی کپڑوں کی تیاری میں یہ کپاس کی کلی ہی انسان کے قابل اعتبار نوکر کی طرح اسکی خدمت کیلئے ہمیشہ حاضر رہتی ہے اور وہ اسے اپنی طبیعت کے مطابق سانچے میں ڈھال لیتا ہے۔

لکشمی رتن کاٹن ملس سوتی کپڑا وغیرہ تیار کرنے کا بہت ہی مشہور کارخانہ ہے اور اپنے تجربے اور جدید ذریعوں سے نیا اور عمدہ سوتی مال تیار کرنے میں مصروف ہے۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ ایسا مال تیار کیا جائے جو سب لوگوں کی ضروریات پوری کرسکے۔

لکشمی LR رتن

کالپی روڈ ☆ کانپور

انڈونیشین فوج پر ہوائی جہازوں کا حملہ

بٹاویا۔ ۲۔ دسمبر۔ جاوا کے شہر سیمارنگ میں صورت حالات روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے۔ وہاں برطانی ہوائی جہازوں نے دن کے وقت پھر بم برسائے اور راکٹ پھینکے۔ جاپانی ٹنکوں اور توپوں کو گورکھا فوج کی امداد کے لیے طلب کیا گیا ہے جو وہاں پچاس ہزار ڈچوں کا بچاؤ کررہی ہے۔

ڈچ نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے کل دنیا دارا میں پھر انڈونیشن توپوں پر بمباری کی برطانی توپوں نے انڈونیشن فوجوں پر گولہ باری کی جنھوں نے امبارا کو گھیر لیا ہے۔ بنڈونگ میں لوٹ مار اور غارتگری جاری ہے۔ دکھنی بنڈونگ انڈونیشن فوج یوروپینوں سے انتقام لے رہی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

الہ آباد۔ ۲۔ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کل بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے الہ آباد پہونچے۔ آپ نے کمانڈر انچیف سے بات چیت اخباری نمایندے کو بتانے سے انکار کردیا۔ پنڈت جی نے اس بات سے بھی انکار کیا کہ ان کے اور کمانڈر انچیف کے درمیان انڈین نیشنل آرمی کے عنوان پر ملاقات مرکوز رہی۔

مولانا آزاد اور والیسرائے سے خط و کتابت

لکھنؤ۔ ۲۸۔ نومبر۔ صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد والیسرائے ہند سے نظربندوں کی رہائی کے بارے میں خط و کتابت کررہے ہیں۔ اس بات کا انکشاف پنڈت کیشو دیو مالویہ جنرل سکریٹری یو۔ پی پراونشل کانگریس نے کیا۔ پنڈت مالویہ حال میں مولانا آزاد سے بندھیا چل مل کر آئے ہیں۔

پنڈت مالویہ نے مولانا آزاد سے صوبہ یو۔ پی میں کانگریس کی تنظیم کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔

یو۔ پی پراونشل اسمبلی کی مسلم نشستیں

لکھنؤ۔ ۳۰۔ نومبر۔ کانگریسی حلقوں کا خیال ہے کہ یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کے منظم حلقوں کے لیے یو۔ پی الیکشن بورڈ کانگریس ٹکٹ پر ۴۰ امیدوار کھڑے کرے گا۔ کل مسلم نشستوں کی تعداد اکسیں ہے۔ دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں امیدواروں کے منتخب کرنے کا کام ختم ہوجائے گا۔

حکومت مصر قرضہ لے رہی ہے

قاہرہ۔ ۲۔ دسمبر۔ حکومت مصر نے ۳ کروڑ قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم روئی کی فصل پر لگائی جائے گی۔

یونینسٹ پارٹی کا انتخابی مینی فسٹو

لاہور۔ ۲۸۔ نومبر کے پنجاب کے صوبائی انتخاب کے لیے یونینسٹ پارٹی نے آج اپنا انتخابی مینی فسٹو شایع کردیا ہے۔ پارٹی نے اپنا مقصد ظاہر کیا ہے کہ وہ آزاد و ترقی یافتہ خوشحال اور مطمئن پنجاب بنایا جائے۔ عوام کی اخلاقی ذہنی روحانی اور اقتصادی ترقی اس کے پروگرام میں شامل ہے۔ پارٹی تمام آئینی طریقوں سے جلد سے جلد ہندوستان کے لیے مکمل آزادی حاصل کرنا چاہتی ہے جس میں سب فرقے حصہ دار ہوں اور فرقہ وارانہ تعلقات بہتر ہوں۔

لیکن فرقہ وارانہ اعتبار سے ممبروں کو آزادی رائے کا کافی حق دیا گیا ہے۔ بالخصوص صوبہ سے باہر کی سیاست کے بارہ میں صوبہ کی اقتصادی ترقی کے بارے میں سب یونینسٹ ممبروں کا پروگرام ایک ہے۔ جس میں صنعتوں کو قومی بنانا اور صوبہ کو صنعتی بنانا خاص کام ہے۔

آل انڈیا ہندی جرنلسٹ کانفرنس

متھرا۔ ۲۷۔ نومبر۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ہند کے مشہور جرنلسٹ پنڈت سری کرشن دت پالیوال صدر یو۔ پی۔ صوبہ کانگریس آل انڈیا ہندی جرنلسٹ کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ جو ۲۴۔ ۲۵۔ دسمبر کو منعقد ہورہی ہے۔

یو۔ پی ایگزکٹو کانگریس کا اجلاس

لکھنؤ۔ ۲۸۔ نومبر۔ یو۔ پی۔ پراونشل کانگریس کمیٹی کی ایگزکیٹو کمیٹی کی میٹنگ آج ۵ گھنٹے تک زیر صدارت مسٹر سری کرشن دت پالیوال ہوئی۔ جس میں کہا ر گنائزیشن معاملات پر کافی بحث ہوتی رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ پر بحث مباحثہ ہوا کہ فرد واحد کی تنظیم صوبہ بھر میں گاندھی جی کی مزدور یونین احمدآباد کی لائنوں پر کی جائے۔ علاوہ ازیں بہت سے ممبران نے مرکزی اسمبلی کے الیکشن کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اُن وجوہات پر خاص توجہ دی۔ جن کی وجہ سے نیشنلسٹ مسلمانوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

بورڈ کمیٹی نے ایک سب کمیٹی مقرر کی جو گاندھی جی کے تعمیری پروگرام کو صوبہ میں چلانے کے لیے ذرائع اختیار کرے۔ میٹنگ میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ پنڈت پنت۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ مسٹر کیشو دیو مالویہ مسٹر بال کرشن شرما۔ مسٹر اگن ہوتری۔ مسٹر سی۔ بی۔ گپتا۔ مسٹر شاستری شامل تھے۔ میٹنگ میں گرا کنٹرول کے حکم کے خلاف ایک رزولیوشن میں زبردست پروٹسٹ کیا۔ جس میں یو۔ پی۔ سرکار نے گنا بیل کر گڑ بنانے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ کسانوں کے مفاد کے خلاف ہے۔

کانگریس میں داخلہ

مدراس۔ ۲۸۔ دسمبر۔ مسٹر ای۔ وی۔ سندرا ایڈی سابق صدر ہند و مذہب بورڈ کانگریس کے چار آنے کے ممبر کی حیثیت سے انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہوگئے ہیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

آنجہانی مسٹر رامچندر مسٹر رامچندر آہوجہ ہوائس ۱۱ دسمبر کو حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ ہم کو اس سانحہ میں آپ کے خاندان سے پوری ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ آپ کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

یو۔ پی ٹریڈ یونین یو۔ پی ٹریڈ یونین کانگرس کے جلسہ میں آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کو فوراً رہا کر دئے اور کلکتہ میں اسٹوڈنٹ پر گولی چلائے جانے کے متعلق رزدیوشن پاس کئے گئے۔

کوپرالین میں ہڑتال کوپرالین کے ۷ سو مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ تین سو مزدوروں کو نکالے جانے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مل کے منتظمان نے مزدوروں کو یقین دلایا تھا کہ ان کی شرطیں منظور کر لی جائینگی اور بونس تقسیم کیا جائیگا لیکن مزدور خبر ملنے کے بعد کام پر جانا چاہتے ہیں۔

اگریکلچرل کالج پرنسپل اگریکلچرل کالج نے کالج کو آئندہ نوٹس تک بند کر دیا ہے کیونکہ اسٹوڈنٹس نے اسٹوڈنٹ یونین کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے ہڑتال کر دی تھی اور کالج کے ہم احاطہ میں پکٹنگ کرتے تھے

ٹینری یونین ٹینری یونین نے یہ طے کیا ہے کہ اگر ٹینری کے مالکان نے جلد بونس دینے کی تاریخ مقرر نہ کی تو یونین کے مزدور ۱۵ دسمبر سے ہڑتال کر دیں گے۔

ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر مسٹر بی۔ ان کول نے مسٹر کے سی شوکلا ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر سے ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کا چارج لے لیا۔

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ کی آئندہ میٹنگ ۱۰ دسمبر ۵ بجے شام کو ہوگی۔

نیگ مین خالصہ ایسوسی ایشن نیگ مین خالصہ ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک جلسہ میں گرو نانک جی کی شخصیت اور ان کی سیاست پر تقریریں ہوئیں۔

مسٹر شیورام پانڈے یو۔ پی گورنمنٹ نے مسٹر شیورام پانڈے کانگرس لیڈر سابق آنریری مجسٹریٹ کی نقل و حرکت پر جو پابندی لگائی تھی وہ واپس لے لی ہے۔

واٹرورکس یکم دسمبر ۱۹۴۵ء سے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے واٹر ورکس کا چارج میونسپل بورڈ سے لے لیا ہے نومبر ۱۹۴۵ء تک کی واٹر ورکس کی آمدنی میونسپل بورڈ ڈیولپمنٹ بورڈ کو ادا کرے گا۔

کانگرسی لیڈران کو ڈنر مقامی کانگرس کے کارکنان کی طرف سے پنڈت گوبند بلبھ پنت۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی مسٹر سمپورنانند اچاریہ نریندر دیو اور اسمبلی کے کانگرس ممبران اور نیشنلسٹ مسلم امیدواران وغیرہ کو ۱۳ دسمبر کو کلکٹر گنج کانپور میں ایک شاندار ڈنر دیا جا رہا ہے جس میں تقریباً پانچسو آدمی شریک ہوں گے۔ پنڈت برہمدت دیکشت اس ڈنر کے منتظم ہیں

لوکل بورڈوں کے قانون میں ترمیم یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے ایجوکیشن کوڈ میں یہ ترمیم کی ہے کہ لوکل بورڈوں کو جو روپیہ تعلیم کے اخراجات کے لئے دیا جاتا ہے اس میں اگر کوئی غبن ہوگا یا ٹھیک طور پر حساب نہ ہوگا تو گورنمنٹ اس رقم کو اس طرح وصول کرے گی کہ آئندہ گرانٹ میں اس رقم کو کم کر دیگی

لوکل بورڈوں کے ملازمان گورنمنٹ آف انڈیا کے ڈیفنس ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ لوکل بورڈوں کے جو ملازمان جنگی خدمات کے لئے گئے تھے ان کی واپسی پر اخراجات سفر۔ پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کے سلسلہ میں وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو گورنمنٹ کے سول ملازمان کو حاصل ہیں۔

سینٹرل لیبر آفس سٹی کانگرس کمیٹی کی ایک سب کمیٹی نے طے کیا ہے کہ ملک حال میں ایک سنٹرل لیبر آفس قائم کیا جائے اور علاوہ اس کے درشن پوروہ۔ گوالٹولی۔ جوہی اور صدر بازار میں بھی لیبر سینٹر قائم کئے جائیں گے

سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔ پی کی پولیس پریڈ میں تقریر

لکھنؤ۔ ۲۹۔ نومبر۔ سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔ پی جلد ہی ریٹائر ہونیوالے ہیں۔ انھوں نے یو۔ پی پولیس کی سالانہ پریڈ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تجاویز انقلابیوں کی غیر ذمہ دارانہ بات کرنا تو بہت آسان ہے لیکن اس سے صرف بدنظمی اور انتشار پھیلتا ہے۔ لوگوں کی خوشحالی یا بہبودی نہیں ہوتی۔ موجودہ حکومت ہڑتالبازی توڑ پھوڑ بلوہ یا ہنگامہ کی اجازت نہیں دے سکتی اور نہ کوئی اور حکومت ہی اسکی اجازت دے سکتی ہے۔

سر مارس ہیلٹ نے کہا کہ بعض تقریروں میں سرکاری ملازموں کو دھمکی دیگئی ہے کہ ان کو آئندہ نظام حکومت میں شکار بنایا جائے گا اور بہت سختی سے باز پرس کی جاوے گی۔ لیکن میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت کی طرف سے سرکاری ملازموں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ سرکاری ملازموں کی پوری طرح حفاظت کی جائیگی۔ ان کے خلاف غیر منصفانہ کارروائی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

انتخابات کے بارے میں سرکاری نظریہ یہ ہے کہ جہاں تک حفظ امن کا اندیشہ نہ ہو ہر پارٹی کو اور ہر امیدوار کو آزادانہ طور پر اپنا مقصد بیان کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے۔ لیکن انتخابی جوش میں سرکاری ملازموں پر بھی حملے کئے جا رہے ہیں جو نہ انتخابات میں کسی پارٹی کی طرف سے حصہ لے سکتے ہیں اور نہ ایسی پوزیشن میں ہیں کہ کھل کر اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کا جواب دے سکیں لیکن مجھے امید ہے کہ جب انتخابی بخار دور ہو جائیگا اور مختلف انجمنیں ٹھنڈے دل سے تنظیم کے کام میں لگیں گی۔

اس وقت مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کو یہ احساس ہوگا کہ امن و امان تو بہرحال قائم رکھنا ہے اور اس کے لیے پولیس فورس ضروری ہے۔

مہاتما گاندھی کی گورنر بنگال سے چوتھی ملاقات

کلکتہ۔ ۳۔ دسمبر کو مہاتما گاندھی نے گورنر بنگال سے چوتھی ملاقات کی۔ جو ۲ گھنٹہ ۱۰ منٹ تک رہی۔ مہاتما گاندھی کی یہ ملاقات چاروں ملاقاتوں میں سب سے طویل تھی۔ گاندھی جی گورنمنٹ ہاؤس سے ۴ بجکر ۲۵ منٹ پر روانہ ہوئے۔ جب گاندھی جی گورنمنٹ ہاؤس میں داخل ہوئی تو کچھ آدمی وہاں پہلے سے موجود تھے۔ گاندھی جی کچھ کاغذ لئے ہوئے تھے۔ اور پیارے لال کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ خیال ہے کہ اس ملاقات میں گاندھی جی نے گورنر بنگال سے سیاسی قیدیوں کے متعلق گفتگو کی۔

معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی نے نظربندوں اور سیاسی قیدیوں کی رہائی پر جو پندرہ سال سے زیادہ سزا بھگت رہے ہیں زور دیا۔ اس سلسلہ میں بنگال گورنمنٹ کے ڈائرکٹر آف پبلسٹی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

سنیچر سے ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے مہاتما گاندھی سے چار ملاقاتیں کی۔ کئی ایسے معاملات تھے جن پر ہز ایکسیلنسی اور گاندھی جی بات کرنا چاہتے تھے۔ خاص طور پر اس دور پر جس میں گاندھی جی کے پہلی دفعہ بیان کے بعد بنگال گورنر کو گذرنا پڑا۔ گاندھی جی اور ہز ایکسیلنسی کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ اور بات چیت بہت دوستانہ طریقہ پر ہوئی۔ سوموار کی ملاقات گاندھی جی کے مون برت کے دن ہوئی تھی۔ اس دفعہ سے گورنر بنگال نے ضروری معاملوں پر بیان دیے۔

آرمینیا نے ترکی سے علیحدگی کیلئے مطالبہ شروع کر دیا

انگورہ ۴ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ آرمینیا چرچ کے کیتھولکوس نے تین بڑوں مارشل اسٹالن، پریذیڈنٹ ٹرومین اور وزیراعظم سے درخواست کی ہے کہ ترکی نے ان کے ملک پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ اس لیے ہمارا ملک ہمیں واپس دلایا جائے اور ہمارے ملک کو سوویٹ آرمینیا کے ساتھ ملا دیا جائے۔ کیتھولکوس نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ آرمینیا کے لوگوں کا رجحان اپنی مادر وطن سوویٹ آرمینیا کے ساتھ شامل ہونے کا ہوتا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے تین بڑوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اس تاریخی بے انصافی کو مٹائیں۔ آرمینیا اگر ان کے حقیقی وارثوں کے ہاتھوں میں پہونچ جائیگا۔ تو تمام آرمینیا ایک خاندان کی حیثیت سے رہ سکیں گے اور اپنی آخری ترقی کر سکیں گے۔

ڈاکٹر کا بیان ہے کہ جن علاقوں میں جھگڑا ہے وہ کارس۔ آرذہان اور آرڈون ہیں۔ کارس ترکی سے سوویٹ یونین تک پھاٹک کی کنٹرول کرتا ہے اور سیطوم تک کنٹرول کرتا ہے۔ کارس ۱۹ویں صدی میں روسیوں نے ترکی سے چھین لیا تھا

کانگریس سینٹرل پارلیمنٹری بورڈ

کلکتہ۔ ۵ دسمبر۔ کل کانگریس سینٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس مولانا ابوالکلام آزاد کی جائے رہائش پر ہوا۔ جس کی مولانا آزاد نے صدارت فرمائی۔ مندرجہ ذیل ممبران نے اجلاس میں شرکت کی۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مسٹر آصف علی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ اور پنڈت گووند ولبھ پنت۔ بورڈ نے پراونشل اسمبلی کے انتخاب میں کمٹ کے مسئلہ پر غور کیا۔ مسٹر جے رام داس، دولت رام اور ڈاکٹر چوئتھرام گڈوانی بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بورڈ نے آسام اسمبلی کے انتخاب میں امیدواروں کے ناموں کی نامزدگی پر غور کیا جس وقت امیدواروں کے جبز پر غور ہو رہا تھا۔ مسٹر گوپی ناتھ باردولی اور مسٹر بسنت کمار داس موجود تھے۔

آج صبح ۹ بجے مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں کانگریس سینٹرل بورڈ کا اجلاس ہوا۔ بورڈ نے کافی عرصہ تک امیدواروں کے ناموں پر غور کیا۔ اور آسام اسمبلی میں غیر مسلم انتخابی حلقوں سے ۲۷ امیدواروں کو نامزد کیا۔ آج کا اجلاس ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر ختم ہوا۔ بورڈ کا اجلاس کل صبح نو بجے ہوگا۔

ڈاکٹر مونجے کی تقریر

پٹنہ۔ ۔ دسمبر ہندو مہاسبھا کے وائس پریزیڈنٹ ڈاکٹر مونجے نے یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو مہاسبھا نے جس وجہ سے کانگریسی امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ چونکہ انتخاب فرقہ وارانہ ہے اس لیے کانگریس کو کوئی حق نہیں ہے کہ ہندوؤں کی فرقہ وارانہ نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرے۔ ہندو مہاسبھا کا مسلک ڈاکٹر مونجے کی تقریر کے بموجب یہ ہے کہ سائنٹفک بنیاد پر تشدد دہنسا کو منظم کیا جائے

ٹاٹا کمپنی کے فرودوں کا جلسہ

مسٹر جے۔ آر۔ ڈی ٹاٹا کی تقریر!

جمشید پور (بذریعہ ڈاک) مسٹر جے۔ آر۔ ڈی ٹاٹا چیرمین ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی نے جمشید پور میں ٹاٹا کمپنی کے ملازموں اور مزدوروں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑے پیمانہ پر کسی صنعت کی کامیابی یا ناکامیابی کے لیے مالکان اور مزدوروں کے درمیان تعلقات ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ خوشگوار اور ٹھوس تعلقات قایم رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک طرف تو ایک مضبوط ٹریڈ یونین ہو اور دوسری طرف منتظمان کار رویہ بھی مناسب اور ہمدردانہ ہو۔ آپ نے کہا کہ خوش قسمتی سے ہماری کمپنی میں مالکان اور مزدوروں کے درمیان برسوں سے خوشگوار تعلقات چلے آتے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ ان کو بہتر بنانے کی اور آپ کے مفاد اور فلاح و بہبودی کی حفاظت کروں گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حال ہی میں میں نے ڈاکٹر جان متھائی سے اور مسٹر جہانگیر نے پروفیسر باری اور مسٹر جان آف ٹاٹا ورکرز یونین سے ملاقات کی تھی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ہمارے مسئلوں کا حل تلاش ہوگیا ہے۔

مسٹر ٹاٹا نے مزدوروں کو یقین دلایا کہ کمپنی ان کے رہن سہن کے معیار کو اونچا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ جس بڑے کارخانہ کے آپ ملازم ہیں وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ کارخانہ کی پیداوار میں اضافہ ہو اگر آپ لوگ امداد نہ کریں گے تو ہم سب رکاوٹوں پر قابو حاصل کریں گے۔ اور کسی قسم کے جھگڑوں کی نوبت نہیں آئے گی۔

لڑائی بند ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کے بند ہونے سے ہم بہت سی مصیبتوں سے بچ گئے ہیں۔ آپ کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے کمپنی نے اسپیشل بونس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ ہمارا کارخانہ محض گذارہ کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ قوم کی ترقی کا اہم ذریعہ ہے۔ ہم اس روز کے انتظار میں ہیں جبکہ ہمارا ملک آزاد ہو جائے گا۔ اس وقت ہم دنیا کے بڑی قوموں میں اپنی صحیح جگہ حاصل کر سکیں گے۔ آج کی دنیا میں اقتصادی آزادی اور سیاسی آزادی کا جوڑ ہے۔

جاپان کی ماتاہری گرفتار

چنکنگ۔ ۳۰۔ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ جاپان کی ماتاہری ہوکو کو اشیما پکڑ لی گئی ہے۔

چینی جاسوس یونان کیوئی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے قبضہ سے سات کروڑ چینی ڈالر ملے۔

پوربی ایشیا میں لیبر گورنمنٹ کی پالیسی ناکام رہی

لندن ۲۰۔ دسمبر۔ مسٹر فینیر براکوے سکریٹری انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی نے ہفتہ وار اخبار "نیو لیڈر" میں عام انتخابات کے بعد ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ لیبر پارٹی کو سب سے بڑی ناکامیابی پوربی ایشیا میں ہوئی ہے۔ انڈونیشیا میں کارروائی کرنے کے لئے مسٹر بیون نے جو بہانے بتلائے ہیں وہ قابل تسلیم نہیں ہیں جاپانی فوجوں سے ہتھیار رکھوانے اور ڈچ قیدیوں کی آزادی اور تحفظ کے بارے میں انڈونیشین ری پبلکن گورنمنٹ کے ساتھ ایک ہفتہ کے اندر سمجھوتہ ہو سکتا تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ برطانیہ انڈونیشیا میں آزاد حکومت نہیں مان نہیں مان سکتا تھا جبکہ وہ ہندوستان کو آزادی دینے سے انکار کر رہا ہے۔ حکومت کو ان معاملوں کی طرف پورا توجہ دینا چاہیئے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ پوربی ایشیا کے لیے ایک خاص وزیر مقرر کرے۔ جو پہلے انڈونیشیا جائے اور وہاں معاملہ طے کرے۔ پھر وہ ہندوستان جائے۔ وہاں جیلخانوں کے دروازے کھول دے۔ پابندیاں اوٹھا دے اور ہندوستانیوں کی حکومت کے لئے راستہ صاف کرے۔ سیلون۔ برما اور ملایا کے بارے میں بھی اس قسم کی پالیسی اختیار کی جائے۔ یہ سچ ہے کہ ٹوری اگر برسر اقتدار ہوتے تو وہ اس سے بدتر کرتے لیکن اس کی وجہ سے مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ لیبر گورنمنٹ کو آخری کارروائی کرنا چاہیئے۔

مارشل سٹالن کی زندگی کا نیا باب شروع ہونیوالا ہے

ماسکو ۲۔ دسمبر۔ مارشل سٹالن سوچی میں آرام کرنے کے بعد جلد ہی ماسکو واپس آنے والے ہیں۔ پوربی جنگی تکان اوتارنے کے بعد مارشل سٹالن تازہ دم ہو کر آئیں گے اور روس کے لیڈر کی حیثیت سے اپنی زندگی کا ایک نیا باب شروع کریں گے۔ مارشل سٹالن قوم کی کس طریقہ پر رہنمائی کرینگے اس بارے میں مختلف خبریں گشت کر رہی ہیں۔ ایک غیر مصدقہ خبر یہ ہے کہ وہ نئے سال کے شروع میں تین بڑوں کی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ ایک خبر یہ ہے کہ اس کانفرنس کے بارے میں ابتدائی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے سفارت خانے اس بارے میں کسی قسم کی رائے زنی سے انکار کر رہے ہیں اس سلسلہ میں یہ یاد دلایا جا رہا ہے کہ پوٹسڈم سے واپسی کے بعد پریزیڈنٹ ٹرومن نے کہا تھا کہ مارشل اسٹالن نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ وہ آئندہ کانفرنس کے لیے امریکہ جانے پر غور کریں گے۔ اسی بات سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تین بڑوں کی کانفرنس امریکہ میں ہو گی۔

ایک خبر یہ ہے کہ مارشل سٹالن جلد ہی وہاں کا دورہ کریں گے۔ ان کا دورہ بالٹک سے لیکر بحر ابیض کے ساحل تک ہوگا۔ چند روز ہوئے اس قسم کی افواہ گرم ہے کہ مارشل اسٹالن نے چند سیاسی سرگرمیاں بند کر دینگے اور مسٹر مولوٹوف زیادہ ذمہ داریاں اختیار کر جائیں گے۔

ایران میں روس کی حکومت بننے والی ہے

طہران ۳۔ دسمبر۔ ایران کے اخباروں کا بیان ہے کہ جو باغی فوجیں چند روز ہوئے سرخ کے شہر میں داخل ہوئی تھیں ادھوں نے گورنر کو مار کر ہلاک کر دیا۔ اور ایک کرنل کو شدید زخمی کر دیا۔ خبر ملی ہے کہ سرکاری حلقوں میں یہ خبر گرم ہے کہ ایران کے وزیر اعظم حکیمی ایک ہفتہ کے اندر مستعفی ہو جائیں گے اور ان کی جگہ روس کے طرفدار عوام سلطان نئے وزیر اعظم مقرر کیے جائیں گے۔ لندن میں ایرانی سفیر نے کہا کہ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ نام نہاد بائیں بازو والے جو طہران میں ہیں اور جو روسی نظریہ رکھتے ہیں ہمیشہ میرے غیر مطمئن رہے ہیں اور ہمیشہ ان پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ جمعرات کی رات کو ریڈ فوج نے طہران بالکل خالی کر دیا۔ ریلوے اسٹیشن دارالسلطنت کے مرکز اور قومی ہیڈ کوارٹر سب جگہ سے فوج نکل گئی۔ مرکزی حکومت نے جو نیا گورنر مقرر کیا ہے وہ روسیوں کے ہوائی جہاز میں طہران پہونچا۔ مسٹر ابراہیم حاکمی وزیر اعظم نے مجلس ایران میں [illegible] کا جواب دیں گے۔ وزیر اعظم کی ہدایت کے بموجب غلام حسین سپہ طہران استعفیٰ دیدیں گے۔ ان کی جگہ محمود خان مقرر ہوں گے۔ جو فی الحال ڈپٹی ڈائرکٹر ہیں اور جو [illegible] کے حق میں بتائے جاتے ہیں۔ حکومت روس کے متعلق یہ خبر ہے کہ وہ ایران میں کم سے کم فوج کو [illegible] اور پولیس کی تبدیلی چاہتی ہے [illegible] روسی حکومت کے خلاف ہیں۔ ماسکو ریڈیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ روسیوں نے ایران کے داخلی معاملوں میں اور سیاسی زندگی میں دخل کر لیا ہے اور وہ دنیا چاہتے ہیں ہمیشہ اصلاحات کی ہے [illegible]۔ مگر وہ کبھی کبھی قاصر رہا ہے۔ بہرحال شمالی فارس کا گورنر جنرل تبریز پہونچ گیا ہے اور اسے مقامی [illegible] آزادی دیدی گئی ہے۔

سماٹرا میں بھی ہنگامہ شروع ہونے کا خطرہ

بٹاویا ۲۔ دسمبر۔ فوجوں کو اب یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ جاوا کا ہنگامہ پھیلتے پھیلتے اب سماٹرا پہونچ جائیگا اس سلسلہ میں بلو رسم ریڈیو نے خبر دی ہے کہ انڈونیشیا کے انتہا پسند لیڈر کا بھی جاوا پر قبضہ ہے۔ [illegible] کو پار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں [illegible] جاوا اور سماٹرا کو ملاتی ہیں۔ ڈچ بیڑا جاوا کی کھاڑی کی نگرانی کر رہا ہے۔ تاکہ کوئی انڈونیشین جاوا سے مدد نہ لے سکے۔ اس ریڈیو کی خبر کی تردید کی گئی ہے [illegible] خبر میں بتلایا گیا ہے کہ سماٹرا میں جہاں [illegible] لگا دیئے گئے ہیں انڈونیشین سول پولیس نے [illegible] میں رکاوٹ ڈال دی ہے جو جاپانی فوجوں کو سماٹرا لے جا رہے ہیں۔ دکھنی سماٹرا میں ایک خاص جاپانی ڈاک خانہ کے اردلی [illegible] کر دیا۔

بینک آف فرانس قومی بنا دیا گیا

پیرس ۲۔ دسمبر۔ فرانس کی اسمبلی نے آج وہ بل ۴۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۲۱ ووٹوں سے بینک آف فرانس کو قومی ملکیت قرار دیا۔

مہاتما گاندھی کی دورۂ بنگال کے لئے روانگی

واردھا ۳۰۔ نومبر۔ آج مہاتما گاندھی کلکتہ کے دورے پر روانہ ہو گئے جب مہاتما گاندھی کی موٹر کار واردھا اسٹیشن پہونچی تو بمبئی میل اسٹیشن پر پہونچ چکا تھا۔ مہاتما جی کو روانگی کے وقت ایک خوبصورت کھدر کا ہار پہنایا گیا جس میں کھادی کے پھول بنائے ہوئے تھے۔ واردھا سے مہاتما گاندھی کے لیے بمبئی میل میں ایک تیسرے درجہ کا ڈبہ لگایا گیا۔ ڈبہ بہت صاف ستھرا تھا۔ مہاتما گاندھی کے ساتھ ان کے سکریٹری شری پیارے لال شری منی لال گاندھی شری کنو گاندھی اور ان کی دھرم پتنی آشا دیوی ڈاکٹر بھارتن کمارپا اسسٹنٹ سکریٹری اکھل بھارتیہ گرام ادیوگ سنگھ سیٹھ جمنا لال بجاج جی کے بیٹے شری رام کرشن بجاج تھے۔ یہ پارٹی گاندھی جی کے نعروں کے درمیان کلکتہ کے لیے روانہ ہوئی۔ مہاتما جی نے مجمع کے نعروں کا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ڈاکٹروں کی رائے کے بموجب گاندھی جی کی صحت ٹھیک ہے اور وہ سفر کا تکان اور دوہرہ کام برداشت کر سکیں گے

نیشنل ہیرلڈ کا دوبارہ اجرا
پنڈت جواہر لال نہرو کا دستخطی مقالہ

لکھنؤ ۳۰۔ نومبر۔ سوا تین سال بعد آج انگریزی کا مشہور روزانہ اخبار نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ سے مسٹر راما راؤ کی ادارت میں پھر جاری ہو گیا۔ اس میں مقالہ افتتاحیہ (لیڈنگ آرٹیکل) پنڈت جواہر لال نہرو کا دستخطی ہے جس میں اونھوں نے گزشتہ تین سال کے واقعات عالمگیر جنگ ایٹم بم پر ختم ہوئی اور اب اتحادی قوموں کی زبانوں پر تو چکنے چپڑے فقرے ہیں۔ مگر وہ ایک دوسرے کو گھور رہی ہیں۔ اور لڑائی کی لوٹ کے سامان پر آپس میں رقابت ہو رہی ہے۔ سامراج اگرچہ دم توڑ رہا ہے پھر بھی بار بار سر اوٹھاتا ہے۔ انڈونیشیا ہندوستان اور دوسری جگہوں میں آزادی کی زبردست جدوجہد ہو رہی ہے اور برطانی فوجیں بمباری اور گولہ باری کر رہی ہیں۔ پنڈت جی نے اپنے مضمون میں یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ نیشنل ہیرلڈ اگرچہ کانگریسی نظریہ رکھتا ہے لیکن وہ کانگریس کا آفشل آرگن ہے اور نہ میرا اس سے وابستہ ضرور ہوں۔ لیکن میں صرف انھیں مضمونوں کے لیے ذمہ دار ہوں جو کہ میرے دستخطوں سے نکلتے ہیں۔ پہلے بھی نیشنل ہیرلڈ میں ایسی خبریں شایع ہوئی ہیں۔ جن سے مجھے پوری طرح اتفاق نہ تھا۔

شری سبھاش چندر بوس کی آخری نشانی ہندستان میں

دہلی ۳۰۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سبھاش بابو کی آخری نشانی ان کی گھڑی (جو ہوائی جہاز کے حادثہ کے وقت ان کے پاس تھی) دہلی پہونچائی گئی ہے اور اس وقت ڈیفینس کمیٹی کے پاس بطور ایک بیش قیمت قومی امانت کے جمع ہے۔ ڈیفینس کمیٹی اپنے جنرل اجلاس میں اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ اس بیش قیمت نشانی کو کس طرح محفوظ کیا جائے۔ کچھ اصحاب کی رائے ہے کہ شری سبھاش چندر بوس اور آزاد ہند کے دوسرے شہیدوں اور گذشتہ ایک سو سال کے ہندوستان کی آزادی کے تمام شہیدوں کی یادگار دہلی میں قائم کی جائے جہاں ان کی تمام بیش قیمت نشانیاں مثلاً کتابیں، کپڑے، خطوط، اعلان، لیکچر، تصاویر، جھنڈے، وردیاں وغیرہ محفوظ رکھی جائیں، اس قسم کے شاندار شہیدی میوزیم میکسیکو و آئرلینڈ جیسے آزاد ملکوں میں قائم کیے جائیں۔

کرنل حبیب الرحمان بہادر گڈھ کیمپ میں

دہلی ۳۰۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد ہند فوج کے افسر کرنل حبیب الرحمان بہادر گڈھ کیمپ میں بھیج دیے گئے ہیں۔

ایک اور جنگ جیتنی ہے۔
خوراک کی بربادی کے خلاف جہاد

چوہوں اور کیڑوں کے ہاتھوں یا خراب ہو جانے کی وجہ سے ہر سال کم از کم تیس لاکھ ٹن غلہ ضائع جاتا ہے۔ یہ مقدار پورے ہندوستان کی آبادی یعنی ۴۰ کروڑ انسانوں کی خوراک کے لئے آدھ سیر روزانہ کے حساب سے ۱۶ دن تک کافی ہو سکتی ہے۔ ایسے ملک میں جہاں خوراک پہلے ہی ناکافی ہو، اس نقصان کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کی فوری روک تھام لازم ہے اور ہو سکتی ہے۔ ذخیرے احتیاط سے رکھنے میں ہم سب بہت آسانی سے ذیل کے چند اصولوں کی پابندی کر سکتے ہیں:۔

یہ ضرور کیجئے

بھرنے سے پہلے تمام غلے کو صاف کر لیجیے اور سکھا لیجئے۔
غلہ صاف ستھرے گوداموں میں بھریئے۔ دیواروں اور فرش کو خوب جھاڑ لیجئے۔ دیواروں پر سفیدی کیجئے۔ غلہ بھرنے سے پہلے دیواروں اور فرش میں جتنی درزیں ہوں سب بند کر دیجئے۔
غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں پانی نہ جا سکے۔
غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں چوہے نہ پہنچ سکیں۔
بلوں کو سیمنٹ اور کانچ کے ٹکڑوں سے بھر دیجئے۔
موریوں کے منہ پر تاروں کی جالیاں لگا دیجئے۔ دروازوں کے پٹ جم کر بند ہونے چاہئیں۔
جہاں تک ممکن ہو غلے کو ڈھیر کی شکل میں بھریئے۔ اگر بوریوں میں رکھیں تو خیال رکھیئے کہ بوریاں صاف ہوں، فرش سے اونچی رہیں اور دیوار سے نہ چھوئیں۔
غلے کا باقاعدہ معائنہ کرتے رہیئے اور کھلے دنوں میں روشن دان کھول دیجئے تاکہ ہوا اور روشنی پہنچتی رہے۔

یہ نہ کیجئے

اچھے اناج کو گندے گودام یا گندی بوریوں میں یا گھن کھائے غلے کے پاس نہ رکھیئے۔
غلے کو سیلی ہوئی حالت میں نہ بھریئے۔
گوداموں کے اندر یا قریب پانی کوڑا کرکٹ پرانی بوریاں میلے کچیلے فرش، بورئیے وغیرہ نہ رہنے پائیں۔
غلے کے گوداموں کے قریب غیر صاف نہ کیجئے۔
غلے کو بوریوں کے اندر خشک آب و ہوا میں ۴ مہینے سے زیادہ اور مرطوب آب و ہوا میں ۳ مہینے سے زیادہ مت رکھیئے۔
غلہ [illegible] فرش پر نہ پڑا رہے۔

خوراک بچایئے۔ ملک کی سیوا کیجئے

فوڈ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا۔ نئی دہلی نے شائع کیا۔

پارلیمنٹ کے ممبروں کا ڈیپوٹیشن ہندستان آئیگا

لندن ۲۹۔ نومبر۔ لندن کے سیاسی حلقوں میں یہ پیش گوئی کی جا رہی ہے کہ اگلے ہفتہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے بارے میں حکومت کی طرف سے جو بیان دیا جانیوالا ہے۔ اس میں شاید پارلیمنٹ کی تمام پارٹیوں کے ممبروں کا ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان بھیجنے کی بھی تجویز ہوگی۔ لیکن سرکاری حلقوں میں اس بارے میں کوئی رائے زنی نہیں کی جا رہی ہے۔ ڈیپوٹیشن کے ممبروں کو تمام ملک کے حالات کا جائزہ لینے کا پورا موقع دیا جائے گا۔ وہ تمام ہندوستانی لیڈروں سے مل سکیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں موجودہ انتخابات ڈیپوٹیشن کی آمد کے لیے مناسب ہو تو خیال کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں راجکماری امرت کور نے ہاؤس آف کامنز کی ایک پرائیویٹ میٹنگ میں ممبروں سے کہی تھی کہ وہ خود ہندوستان جائیں اور وہاں کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

سرت بابو کو مولانا آزاد کا خط

کلکتہ ۲۰۔ نومبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے ایک خط مسٹر سرت چندر بوس کو بھیجا ہے کہ [illegible] کی ٹریجڈی قابل افسوس ہے مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اس گڑبڑ میں ایسے عنصر کا ہاتھ ہے جو کانگریس کی راہ میں روڑے اٹکاتا اور کانگریس کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔

ESTD. 1923

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ صہ 5/-/1
ششماہی ۲/۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱/۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 42 NO. 50 | Cawnpore. Saturday 15 December 1945 | کانپور شنبہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء مطابق ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۵ھ | جلد ۴۲ نمبر ۵۰

ادبیات

عشرۂ محرم

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

ہے ماہِ محرم کہ رلانے کے یہ دن ہیں
یا جذبۂ ایثار دکھانے کے یہ دن ہیں

بیدار حمیت کرو، غیرت کو ابھارو
سوئے ہوؤں کو ہوش میں لانیکے یہ دن ہیں

رُکوا کے رہِ عشق میں ہمت نہ کرو پست
منزل پہ قدم اور بڑھانے کے یہ دن ہیں

مانع نہ ہوئی تشنہ لبی سعی عمل میں
اُس صبر و تحمل کو دکھانے کے یہ دن ہیں

جس مے سے تھے سرشار شہیدانِ اولو العزم
اُس مے کو ہم پینے پلانے کے یہ دن ہیں

قلت کو نہ خائف کرو کثرت سے ڈرا کر
ملت کو جری اور بنانے کے یہ دن ہیں

یہ نوحوں کے فریاد و بکا کے نہیں لمحے
مرٹنے کو ہنس کھیل کے جانیکے یہ دن ہیں

تقلیدِ امام الشہدا ابھی تو ذرا ہو
یارو! نہ فقط رونے رلانے کے یہ دن ہیں

عباسؑ کے ماتم میں پیاسوں کو نہ بھولو
پانی دو انھیں، پیاس بجھانیکے یہ دن ہیں

یہ قوم کی پستی ہے کہ سب ہنستا ہے عالم
اس حال پہ خود اشک بہانیکے یہ دن ہیں

ملت کو بناؤ نہ ملامت کا نشانہ
مجروح پہ کب تیر چلانے کے یہ دن ہیں

جس دشت میں لوٹا گیا ہے قافلۂ قوم
اُس دشت کی پھر خاک اُڑانیکے یہ دن ہیں

پیمانِ وفا یاد کرو بن کے مجاہد
اسلام کی پھر شان بڑھانیکے یہ دن ہیں

ہوتے کبھی میداں میں رجز خواں بھی تم اے کاش!
اسلاف کا کیا مرثیہ گانے کے یہ دن ہیں

سر پیٹ کے رہ جائے گا جو پیچھے رہے گا
ہر قوم کے اب بڑھتے بڑھانیکے یہ دن ہیں

جرأت سے ذرا کام لے "اے مرد مسلماں!"
بس باندھ کمر، جان لڑانے کے یہ دن ہیں

لازم ہے کہ اب فاتحِ خیبرؓ کے ہوں اذکار
غزوات کے اوراق سنانے کے یہ دن ہیں

گرمانا ہے حضارِ مجالس کے دلوں کو
افراد کو اب جوش میں لانیکے یہ دن ہیں

رکھ سامنے اسباقِ حسینؓ ابن علی کے
کب مرنے سے اب جان چرانیکے یہ دن ہیں

جان پر جسمِ ملت کیلئے دی تھی دانے
تم کو بھی وہی جوش دکھانے کے یہ دن ہیں

بزمی وہی تو ہاتھ میں اب پرچمِ حق لے
شبیرؓ کے ایثار و شہادت سے سبق لے

دنیائے اسلام

شمالی ایران میں پھر ہنگامے شروع ہوگئے۔ پولیس افسر پر حملہ

طہران ۔ ۶ دسمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ تبریز اور شمالی ایران کے دوسرے شہروں میں کل پھر ہنگامے شروع ہوگئے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے دو آدمیوں نے تبریز پولیس کے افسر اعلیٰ پر گولی چلائی۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں ان ایران کی فوجوں کے پیچھے پہونچ گئی ہیں جو اس وقت شمالی صوبوں میں ہیں اور اب وہ ان فوجوں اور طہران کے درمیان ہیں۔

ایران کے وزیر اعظم ابراہیم حکیمی نے آج کہا کہ میں استعفےٰ دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا گو اس قسم کی افواہیں گرم ہو سکتی ہیں۔ روسی جواب کے پیش نظر ایرانی فوجیں شریف آباد میں ٹھہری ہوئی ہیں اور وہ تبریز نہیں جائیں گی۔ حال ہی میں گورنر بیاٹ طہران سے یہاں آئے تھے انھوں نے ڈیموکریٹ لیڈروں سے ملنے کے لئے کہا تھا مگر انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا۔ شمالی ایران میں اصل صورت حالات سمجھنے کے لئے دنیا کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اصل باغیوں کی تعداد صرف دو سو ہے۔ برطانی حکومت عوام کی شکایتیں رفع کرنے کے لئے نقل و حرکت کی آزادی چاہتی ہے۔ اس علاقہ میں خاص کر آذر بائی جان میں حالت بہت مشکل ہے۔ وہاں گذشتہ سات مہینے سے گورنر جنرل ہی نہیں ہے۔ آذر بائی جان کی نام نہاد اسمبلی بالکل خلاف قانون ہے اور حکومت جلد ہی بیان شایع کرے گی۔ آپ نے مزید کہا کہ مجھے شمالی ایران میں روس کے تیل کے کارخانوں کا کوئی علم نہیں ہے۔ چند کارخانے شمال میں ضرور ہیں۔ لیکن مجھے معلوم نہیں آیا وہ تیل کے ہیں یا پانی کے۔ خواہ کسی چیز کے کارخانے ہوں۔ وہ حکومت ایران کی اجازت کے بغیر قایم کئے گئے ہیں۔ شمال سے غذا اور دوسرا سامان جو طہران بھیجا گیا وہ روسیوں نے روکا بلکہ ڈیموکریٹوں نے روکا۔

سابق وزیر اعظم نحاس پاشا پر بم پھینکا گیا!

قاہرہ ۔ ۶ دسمبر۔ مصر کے سابق وزیر اعظم اور وفد۔ پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا پر ایک بم پھینکا گیا جبکہ وہ آج ایک جلسہ میں تقریر کرنے جارہے تھے۔ نحاس پاشا کو کوئی ضرب نہیں آئی۔ آپ مسلم نو سال کے موقع پر وفد طلبا میں ایک تقریر کرنے کے لئے جارہے تھے جبکہ بم پھینکا گیا۔ بعد کو بم ایک ہتھ گولا ثابت ہوا۔ یہ بم ان کی کار پر ایک دو سیٹ والی کھلی کار سے پھینکا گیا مگر نحاس پاشا کے ڈرائیور نے رفتار تیز کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بم کار کی پشت پر پڑا۔ تین شہریوں کو جو ایک برطانی لاری میں جارہے تھے معمولی ضربات آئیں۔

ایران کے باغیوں نے کیسپین سمندر کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا!

طہران ۷ دسمبر۔ یہاں جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی ایران کے باغیوں نے کیسپین سمندر کی بندرگاہ بندہ شاہ پر قبضہ کر لیا ہے اس سے اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ باغی فوجیں پاک شہر شہد کے جانب بڑھ رہی ہیں بندہ شاہ میں باغیوں نے سرکاری عمارت پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پہلے آذر بائی جان سے خبر ملی تھی کہ تبریز میں پھر ہنگامہ ہوگیا اور وہاں تیس اشخاص کو قتل کر دیا۔ طہران میں احتیاطی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں پولیس کی خاص ڈیوٹی لگا دی گئی ہے تاکہ اگر کسی وقت ہنگامہ ہو جائے تو وہ مقابلہ کر سکے آگ لگانے کی کوششوں کو روکنے کا بھی انتظام کر لیا گیا ہے طہران میں طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔

آرمینا کا ترکی سے علیحدگی کا ایجی ٹیشن

بخارسٹ ۔ ۹ دسمبر۔ ترکی سے یہاں جو خبریں پہونچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک بے چینی کی فضا میں سانس لے رہا ہے۔ اس کے خاص خاص کام یہ ہیں (۱) شمال مشرقی علاقہ میں آرمینا کے لوگوں نے ترکی سے علیحدگی کے لئے ایجی ٹیشن شروع کر دیا ہے جو ترکی کے شمال مشرقی صوبوں کو سوویٹ آرمینا سے ملانے کی کوشش کر رہے ہیں (۲) جنوب مشرقی علاقہ میں کرد قبیلہ بغاوت کرنے پر آمادہ ہو رہا ہے (۳) یہ بھی افواہ ہے کہ بلغاریہ میں اتر پچھمی سرحد پر فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ روس اور ترکی کے درمیان ایک ماہ ہوئے دوستانہ معاہدہ ختم ہوگیا ہے۔ ان تمام باتوں کی وجہ سے ترکی میں بڑے پیمانہ پر لام بندی کی اُمید نظر نہیں آتی۔ اس کے علاوہ ترکی کی اقتصادی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور فوج سے سپاہیوں کی نجات کی سخت ضرورت ہے۔

ترکی کا سرکاری نظریہ یہ ہے کہ درہ دانیال کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کی تجویزیں آنے کے بعد ترکی مستقبل کا پورے اعتماد کے ساتھ انتظار کر رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ایسے تمام مطالبات کا مقابلہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے جن سے ترکی کی آزادی اور بالا دستی پر حرف آئے گا۔

صداقت ہفتہ وار

کانپور

جلد ۲۴ | کانپور شنبہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۰

یورپین تاجروں کی انجمن میں وائسرائے کی تقریر

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ "میں آج ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک دور میں سب لیڈروں سے نہایت سنجیدگی اور دیانتداری کے ساتھ نیک اعتمادی کے لئے اپیل کرتا ہوں۔ ہم بہت سخت آزمائش کے دور سے گذر رہے ہیں اور اگر ہم بدبختی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں ٹھنڈے دل اور دانشمندی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ جہاں میں ذاتی ربط ضبط کے ذریعہ امداد کر سکتا ہوں میں اس کے لئے ہمیشہ تیار ہوں۔" ان لفظوں میں وائسرائے نے ہندوستان کے لیڈروں سے اپیل کی جب انھوں نے آج صبح ایسوسی ایٹڈ چیمبرس آف کامرس (یورپین تاجروں کی انجمن) کے جلسہ میں تقریر کی۔

ہز ایکسیلنسی لارڈ ویول نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کے سامنے بڑے موقع ہیں۔ سیاسی آزادی صنعتی اور زراعتی ترقی اور غریبی، جہالت اور بیماری کے مسئلے حل کرنے کے لئے جتنا بڑا موقع اس وقت ہندوستان کو حاصل ہے ایسا پہلے کبھی حاصل نہیں تھا۔ ہندوستان میں دورہ کرتے ہوئے میں نے پچھلے دو برسوں میں دیکھا ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور زراعت، صنعت، صحت تعلیم اور عوام کی بہتری کے دوسرے شعبوں میں کس قدر صدق دلی اور انہماک سے کام ہو رہا ہے۔ وائسرائے نے کہا کہ میں کھلے دل سے یقین دلا سکتا ہوں کہ برطانی حکومت اور برطانی صدق دلی اور ایمانداری سے یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق اپنی حکومت یا حکومتیں بنانے کی سیاسی آزادی حاصل ہونی چاہئے مگر مسئلے کے چند پہلو ہیں جنہیں تسلیم کرنا پڑتا ہے مسئلہ سادہ نہیں ہے۔ محض نعرے یا فورمولا سے یہ ہرگز حل نہ ہوگا۔ "کوئٹ انڈیا" جادو اثر ثابت نہ ہوگا۔ ہندوستان کا مسئلہ تشدد سے حل نہیں ہو سکتا تشدد اور بدنظمی سے دراصل ہندوستان کی ترقی رک سکتی ہے۔ مختلف فریق ہیں جن کے درمیان ایک حد تک سمجھوتہ ہونا ضروری ہے۔ ان میں کانگریس ہے جو ہندوستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی ہے۔ اقلیتیں ہیں جن میں مسلمان بلحاظ تعداد سب سے زیادہ ہیں اور سب سے اہم ہیں۔ ہندوستانی ریاستوں کے فرمانروا ہیں اور برطانی حکومت ہے۔

ہز ایکسیلنسی نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ جن حالات کی وجہ سے کاروباری کنٹرول جاری کئے گئے۔ جب تک وہ تبدیل نہ ہوں کنٹرول جاری رہیں گے۔ آپ نے بتایا کہ ملایا، سیام اور برما سے اتنا غلہ نہیں آ رہا ہے۔ جتنی ضرورت ہے۔

وائسرائے ہند لارڈ ویول کی تقریر کے اہم اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

ایک سال گذرا جب میں نے آپ کے جلسہ میں تقریر کی تھی جب سے اب تک دنیا کے حالات بہت بدل چکے ہیں ہمارے دشمنوں کا صفایا اس قدر جلد اور اس قدر مکمل طور پر ہوا کہ ہمیں اس کی امید بھی نہ تھی۔ اگرچہ لڑائی ختم ہو چکی۔ لیکن اسلحہ جنگ ختم نہیں ہوئے انسان کی دماغ کی کاوشوں کے نتیجہ کے طور پر ایٹم بم کی صورت میں ایک خوفناک ترین ہتھیار اس کرہ ارض پر ایجاد ہوا ہے۔ فی الحال یہ ہتھیار محفوظ ہاتھ میں ہے اور ہم صرف یہ امید کر سکتے ہیں۔ کہ اس کا استعمال ہمیشہ عقلمندی کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسی اثنا میں ہمارا سامنا صلح کے مسئلوں سے ہے آئیے پہلے ہم اپنی عظمتوں کا ذکر کریں۔ بلاشبہ اس جنگ سے ہندوستان مالی اور صنعتی طور پر زیادہ مضبوط ہو کر نکلا ہے تمام دنیا میں اس کی شہرت بڑھ گئی ہے۔ اس میں اپنی قوت کا احساس بھی بڑھ گیا ہے وہ اگر اپنا مستقبل شاندار بنانا چاہتے تو اسے اس کے لئے بہترین موقعے حاصل ہیں ساتھ ہی ساتھ ہمیں ان خطروں کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے اور جن لوگوں نے ہمیں بچانے کے لئے مصیبتیں سہی ہیں۔ اُن کا شکر گذار ہونا چاہئے جرمن اور جاپانی گستاخیاں اور وحشتوں کی جو داستانیں ہم تک پہونچ رہی ہیں۔ ان سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر محوری قوتوں کو شکست نہ ہوتی تو ہندوستان مشرق اور یورپ کا کیا حشر ہوتا اس کو شکست ہوئی اور اس کا سہرا! ہندوستانی اور دیگر اتحادی قوموں کے سپاہیوں کے سر ہے ہندوستان نے جنگ میں بڑا شاندار حصہ لیا میں چاہتا ہوں کہ اپنے خیالات اپنے الفاظ اور اپنے عمل سے آپ اُن کا شکریہ ادا کریں۔ اس سلسلہ میں وائسرائے ہند نے اپنی اگزکوٹو کونسل کے ممبروں کی بھی تعریف کی۔

جنگ کے زمانہ میں جو راشن اور کنٹرول عائد کیا جاتا ہے وہ محض اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ لڑائی ہو رہی ہے۔ بلکہ لڑائی سے وابستہ حالات یعنی آمد و رفت کے ذرائع کا محدود ہو جانا اور صلح کے زمانے کی صنعتوں کے خرچی زمانہ کی صنعتوں میں تبدیل ہو جانے کا نتیجہ ہوتا ہے پس جب تک یہ سب معمول رہ آ جائیں زمانہ صلح کی [illegible]

بہت عرصہ تک یہ حالات قائم رہیں گے۔

کنٹرول کیلئے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اس سے چور بازار اور بدعنوانیاں پیدا ہوتی ہیں یہ صحیح ہے کہ ہندوستان میں بدعنوانیاں کا شرمناک دور دورہ رہا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر حکومت کو کنٹرول میں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔

آئندہ پیداوار کا اندازہ چنداں حوصلہ شکن نہیں مشرقی ہندوستان میں بارش دیر سے شروع ہوئی جس سے بعض علاقوں کو نقصان پہونچا۔ لیکن مجموعی طور پر اس سے نقصانات کے مقابلہ میں فائدہ زیادہ ہوا۔

وائسرائے ہند نے فوجی سپاہیوں کی امداد کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اس طبقہ سے نئی دنیا کی بہت اُمیدیں وابستہ ہیں۔ وائسرائے ہند نے کہا کہ ہمیں انڈونیشیا میں فوجوں کے استعمال میں خاص دلچسپی ہے وہاں کے حالات بہت غلط پیش کئے گئے ہیں ہماری فوجیں انڈونیشیا والوں کو دبانے کے لئے نہیں گئی ہیں بلکہ یہ فرض ادا کرنے گئی ہیں کہ جاپانیوں سے ہتھیار اُتروائیں اور اتحادی قیدیوں اور نظربندوں کو چھڑائیں ان کا کام ابھی پورا نہیں ہوا ہے۔ بلکہ ان انتہا پسندوں کی وجہ سے اور مشکل ہو گیا ہے جنہیں ہمارے جاپانی دشمنوں نے بھڑکا رکھا ہے۔ ان سے ہمارے فوجوں کو لڑنا پڑ رہا ہے۔

سرکاری پلاننگ کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا کہ یہ دو طریقہ پر ہے۔ ایک تو تھوڑے عرصہ کا پلاننگ جو زمانہ جنگ سے زمانہ صلح میں صنعتوں کو منتقل کرنے کے بارے میں ہے اور دوسرے طویل عرصہ تک پلاننگ جو وسیع پیمانہ پر ملک کی صنعتی اور مالی ترقی کا باعث ہو یہ پلاننگ کتنی ہی احتیاط کے ساتھ کیا جائے لیکن آئندہ ایک دو سال دشواری کے ہی ہوں گے۔

وسیع پیمانہ کے پلاننگ کے لئے کھیتی اور صنعتی کی متوازی ترقی ضروری ہے۔ بہت زیادہ نئی زمین تو نہیں مل سکتی لیکن نئے طریقوں سے موجودہ کھیتی کی زمین کو ہی زیادہ زرخیز بنایا جا سکتا ہے۔ آب پاشی کے طریقوں کو بہتر بنانا ضروری ہے تاکہ افتادہ زمین کو کام میں لانے کے علاوہ زیر کاشت زمین کو جس کا انحصار اب تک بارش کے پانی پر ہوتا ہی سیراب کیا جا سکے صنعتی ترقی کے لئے ہمارے پاس کچا مال کافی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے [illegible] کا بھی ذکر کیا۔

تجارتی تحفظات کا ذکر کرنے کے بعد وائسرائے ہند نے سیاسی موقعوں کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ سیدھا سوال یہ ہے کہ ترقی یا مصیبت اس سلسلہ میں میں اپنے خیالات نہایت بے تکلفی سے پیش کر دینا چاہتا ہوں۔

ہندوستان کو اس وقت بڑے موقعے سیاسی آزادی صنعتی اور زراعتی ترقی کے حاصل ہیں اس وقت وہ غریبی بے علمی [illegible] کا انتظام کر سکتا ہے ایسے موقعے پہلے کبھی حاصل نہ تھے میں نے دو سال کے عرصہ میں ہندوستان کا دورہ کرکے دیکھا ہے کہ کیا کچھ کیا بنا رہا ہے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ برطانی حکومت اور برطانی عوام ایمانداری اور خلوص سے یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کو سیاسی آزادی مل جائے اور ہندوستانی من مانی حکومت یا حکومتیں بنا لیں۔ لیکن اس مسئلہ کے چند پہلو ہیں جنہیں ہمیں تسلیم کر لینا چاہئے یہ سیدھا مسئلہ نہیں ہے کسی خاص مقولہ یا فارمولا کو دہرانے سے اس کا حل نہیں ہو سکتا کوئٹ انڈیا کوئی علی بابا کے کھیل کا وہ منتر نہیں ہے جس سے آزادی کا دروازہ سم سم کی طرح کھل جائے۔ ہندوستان کا مسئلہ نہ تشدد سے طے ہو سکتا ہے اور نہ ہوگا بدامنی اور تشدد سے ہندوستان کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکتے ہیں اس سمجھوتہ کی کئی پارٹیاں ہیں جن میں کسی نہ کسی طرح آپس میں سمجھوتہ کرنا ہے کانگریس ملک کی سب سے بڑی پارٹی سیاسی پارٹی ہے اقلیتیں ہیں جن میں سب سے اہم اور زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے پھر دیسی ریاستوں ہیں اور برطانی حکومت ہے مقصد سب کا یہی ہے کہ ہندوستان آزاد ہو اور اس کی بہبودی ہو۔ میرے نزدیک ان پارٹیوں میں سمجھوتہ غیر ممکن نہیں ہے اگر ہر طرف نیک فہمی سمجھداری اور صبر ہو تو یہ کچھ بہت مشکل نہیں ہے۔

پھر بھی ہم ایک عظیم سانحہ کے نکڑ پر کھڑے ہیں بڑا المناک سانحہ ہوگا۔ ہندوستان کے لئے اور دنیا کے لئے بھی اگر نسلی اور فرقہ وارانہ نفرت سے اس گفت و شنید پر مخالفانہ اثر پڑا جو آئندہ سال ہونے والی ہے۔ اور اگر اس لئے فضا میں تشدد پیدا ہو گیا۔ تو اور بھی برا ہے۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ برطانی حکومت اور اس کے ایجنٹ کی حیثیت سے میری یہ پوری کوشش ہوگی کہ باہمی سمجھوتہ ہو جائے تاکہ ہندوستان کا نیا آئین بن جائے۔ اور مرکزی حکومت کی تشکیل میں مختلف پارٹیاں مل کر حصہ لیں۔ یہ انتظام اس درمیانی وقفہ کے لئے ہوگا۔ جب تک نیا آئین نہ بن جائے۔ برطانی حکومت حال میں یہ سب باتیں کہہ چکی ہے اور ظاہر کر چکی ہے کہ وہ ان کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ لیکن ایسے قابل اطمینان حل کے لئے امداد اور تعاون کی ضرورت ہے، اور کوئی حل قابل اطمینان نہیں ہو سکتا جس کا نتیجہ بدنظمی خون خرابہ صحت و تجارت میں خلل اور شائد عام قحط اور عام مصیبت ہے ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس سرزمین میں ایک ساتھ رہنا ہی ہے۔ یقیناً وہ اس امر کی شرطیں طے کر سکتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستیں جن میں ہندوستان کا خاصہ بڑا رقبہ اور آبادی شامل ہے اس کے لئے بھی ہندوستانی یونین میں گنجائش نکالنی ہے وہ ہندوستان کی زندگی میں ایک اہم عنصر ہیں اور اکثر بہت ترقی پسند ہیں۔ بالآخر برطانی حکومت اور برطانی عوام کی رائیں ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ یہ ہماری دلی خواہش اور کوشش ہے کہ ہندوستان کو آزادی دی جائے۔ لیکن ایک معقول سمجھوتہ کے بغیر ہم نہ اپنی ذمہ داری چھوڑ سکتے ہیں اور نہ چھوڑیں گے۔ میں ہندوستان کی تاریخ میں اس نہایت نازک موقعہ پر بڑی سنجیدگی اور خلوص سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ سب سیاسی لیڈر نیک نیتی ظاہر کریں ہم بڑے سخت دور سے گذر رہے ہیں۔ اور مصیبت سے بچنے کے لئے بڑی بردباری اور عقلمندی کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ذاتی رابطہ کا تعلق ہے میں اس کے لئے ہمیشہ تیار ہوں۔

آزاد ہند فوج کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا کہ میں بہ حیثیت ایک سپاہی اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اس معاملہ میں بڑی سیاسی گرماگرمی پیدا ہو گئی ہے بالخصوص جس صورت میں کہ آزاد ہند فوج والوں کے مقدموں کو عوام میں پیش کیا جا رہا ہے۔ میں ان مقدموں کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

میرے لئے ایسا کرنا بالکل نامناسب ہوگا لیکن میں ان لوگوں کے بارے میں کچھ ضرور کہنا چاہتا ہوں جو جنگی قیدی تھے مگر آزاد ہند فوج میں شامل نہیں ہوئے جنہوں نے سختیاں سہیں مصیبتیں جھیلیں لیکن ایک سپاہی کی [illegible] فرض شناسی اور عقیدت مندی سے نہیں ہٹے انہیں ہندوستانی فوجوں کی ستر فی صدی تعداد ہے جو ملایا اور ہانگ کانگ میں تھے۔

میں بس ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں۔ عوام کی بہبودی قوم کی عظمت اور وقار سرکاری ملازموں کی صلاحیت اور دیانت پر منحصر ہے جس میں سول سروس پولیس اور فوجی آتے ہیں یہ کسی سیاسی پارٹی کے نہیں بلکہ حکومت کے ملازم ہوتے ہیں ہندوستان کے مستقبل کی اس سے زیادہ کوئی بدخدمتی نہیں ہو سکتی کہ ان کے اعتماد کو کم کیا جائے یا انہیں سیاسی اکھاڑے میں گھسیٹا جائے۔ میں ملک معظم کی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے ان ملازموں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں ادائے فرض میں پوری مدد دی جائے گی۔

آخر میں میں یہ دہرانا چاہتا ہوں کہ میں نے دو خاص باتیں آپ سے کہی ہیں ایک تو یہ کہ اگر ملکی لیڈر نیک فہمی اور اعتدال سے کام لیں تو ہندوستان کے سامنے سنہری موقعہ ہے ورنہ ہندوستان میں تشدد پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

اس لئے یہ موزوں وقت ہے کہ جو شخص جس جگہ بھی جس ذمہ داری پر ہے وہ اپنی پوری قوت منصفانہ اور مستقل سمجھوتہ کے لئے لگائے۔ اس سے ہندوستان کی ۴۰ کروڑ آدمیوں کی بڑی خدمت ہوگی اور اس عظیم سرزمین میں جھگڑا نہ ہوگا۔ ہندوستان کے لیڈر یعنی ہم سب جو کچھ بھی میدان میں طاقت یا ذمہ داری رکھتے ہیں چاہے وہ میدان سیاسی ہو یا تجارتی ہمیں عوام کا خادم ہونا چاہئے۔ ہندوستان کی ۴۰ کروڑ آبادی کو ترقی روشنی اور تازگی کی ضرورت ہے۔ ان کی قسمتوں کا [illegible]

آئینہ کانپور

بابو دوارکا پرشاد بورڈ کے چیرمین

بابو دوارکا پرشاد سنگھ ایڈوکیٹ بورڈ کے سب سے سینئر ممبر اپنے بھتیجے مسٹر نریندر جیت سنگھ ایڈوکیٹ کے مقابلہ میں ۱۷ ووٹ بمقابلہ ۲۳ ووٹ سے کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہو گئے۔ جس کے لئے ہم ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے اُمید کرتے ہیں کہ بورڈ کی گری ہوئی حالت کو وہ درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

۱۲ دسمبر ۲ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں مسٹر الیف۔ ای۔ کرفتس ڈسٹرکٹ جج کانپور کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی اور مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزکیوٹو افیسر میونسپل بورڈ نے گورنمنٹ آرڈر اور الکشن کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے اور اس کے بعد بیلٹ پیپر ممبران کے حوالے کئے۔

بورڈ کے ۴۳ ممبران میں سے ۴۰ ممبران موجود تھے۔ سردار اندر سنگھ اور مسٹر عبدالصمد کانپور سے باہر تھے اور پنڈت شیو کمار شکل نامعلوم وجہ سے غیر حاضر تھے۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ کا نام چیرمینی کے لئے پنڈت برہمانند نے پیش کیا اور حاجی محمد سمیع نے اس کی تائید کی۔ مسٹر نریندر جیت سنگھ کا نام پنڈت وید نرائن باجپئی نے پیش کیا اور مسز سوشیلا سریواستوا نے اس کی تائید کی۔

بیلٹ پیپر شمار کرنے پر ۲۳ ووٹ بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور ۱۷ ووٹ مسٹر نریندر جیت کو ملے لہٰذا ڈسٹرکٹ جج صاحب نے بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی چیرمینی کا اعلان کر دیا۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ کو مندرجہ ذیل حضرات نے ووٹ دیا:۔ (۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۲) پنڈت برہمانند مصرا (۳) حاجی محمد سمیع (۴) مسٹر ایس۔ ایم بشیر (۵) حاجی محمد حمزہ (۶) مسٹر محمد انور (۷) مسٹر مصطفٰے حسین نیر (۸) حاجی محمد قمرالدین (۹) مسٹر وحید احمد (۱۰) مسٹر محمد عتیق (۱۱) کرنیل محمد فاروق (۱۲) مسٹر محمد ظہور (۱۳) مسٹر سید علی زیدی (۱۴) مولانا حسرت موہانی (۱۵) مسٹر رام نرائن گرگ (۱۶) مسٹر سکھ نندی دیال گرگ (۱۷) مسٹر مہادیو پرشاد (۱۸) مسٹر مانا لال (۱۹) مسٹر رامدیو مرولیا۔ (۲۰) مسٹر مدن گوپال کنوڈیا (۲۱) مسٹر منوہر لال کنوڈیا۔ (۲۲) پنڈت بینی مادہو مصرا (۲۳) مسٹر رام لال سونکر۔

مسٹر نریندر جیت سنگھ کو مندرجہ ذیل حضرات نے ووٹ دیا:۔ (۱) مسٹر نریندر جیت سنگھ (۲) پنڈت وید نرائن باجپئی۔ (۳) مسز سوشیلا سریواستوا (۴) مسٹر مارگن (۵) مسٹر پوکاک (۶) رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی (۷) مسٹر ایس۔ سی مترا (۸) مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا (۹) مسٹر رگھو راج سنگھ (۱۰) مسٹر جے چند سنگھ۔ (۱۱) مسٹر پرسرام سنگھ (۱۲) مسٹر دولی چند گپتا (۱۳) ڈاکٹر بابو لال (۱۴) مسٹر پھلی داس (۱۵) پنڈت راجا رام باجپئی (۱۶) پنڈت گنگا نرائن مصرا (۱۷) پنڈت رام کشور شکلا۔

اسمبلی میں ہریجن سیٹ

یو۔پی۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں شہر کانپور سے ہریجنوں کے لئے ایک سیٹ ہے جس کیلئے ۱۱ دسمبر کو مسٹر ال۔ جے جانسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے سات ہریجن اُمیدواروں نے اپنے پرچے نامزدگی داخل کئے جس میں چار کانگریس کے ٹکٹ پر اور ۳ آل انڈیا شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کے ٹکٹ پر اُمیدوار تھے۔

اعتراضات کی بنیاد پر فیڈریشن کے دو اُمیدوار یعنی مسٹر رام لال سونکر اور مسٹر پھلی داس کے کاغذات خارج کر دئے گئے۔ اور صرف مندرجہ پانچ اُمیدواروں کی نامزدگی ہوئی۔ مسٹر بھگت دیال (۲) بھگوانداس (۳) رتی رام (۴) پریم سکھ (کانگریس اُمیدوار) (۵) پیارے لال طالب (فیڈریشن اُمیدوار) مسٹر پریم سکھ کانگریس اُمیدوار نے اپنا نام واپس لے لیا ہے اور اب صرف چار اُمیدوار یعنی ۳ کانگریس اور ایک فیڈریشن کے اُمیدوار رہ گئے ہیں۔

ہریجن الکشن کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر چار سے زیادہ اُمیدوار ہوں تو پہلے ابتدائی الکشن ہوتا ہے۔ لہٰذا اب ابتدائی الکشن نہیں ہوگا بلکہ جنرل الکشن ہوگا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ کانگریس کا اُمیدوار کامیاب ہوگا۔

ہندوستانی برادری

۹ دسمبر کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں مسٹر نریندر جیت سنگھ کے بنگلہ پر ۶ بجے شام کو ہوئی جس میں پرنسپل ہیرالال کھنہ نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد قایم کرنے اور آپس کی باتیں مل کر طے کرنے کے متعلق ایک نہایت تقریر کی اور یہ کہا کہ ہم لوگوں کو مختلف فرقہ وارانہ خیالات کے لیڈروں کے خیالات نہایت سنجیدگی سے سننے کے لئے تیار رہنا چاہئے اس سے ہمارے خیالات میں اضافہ اور بلند نظری پیدا ہوگی۔

آخر میں مسٹر سری رام جلوٹے وکیل کی طرف حاضرین کو ایٹ ہوم دیا گیا۔

سینٹ جانس ایمبولینس

مسٹر ایچ۔ ایس سٹفنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں سینٹ جانس ایمبولینس ایسوسی ایشن کی ایگزکٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ۱۶ جنوری سے ۱۹ جنوری تک کیا جائے۔

ایٹ ہوم

سر جوالا اور لیڈی کیلاش سریواستوا کے صاحبزادہ مسٹر جے۔ کے۔ سریواستوا کی شادی مسٹر کرم چند تھاپر کے صاحبزادی مس راج موہنی کے ساتھ ۱۴ دسمبر کو کلکتہ میں ہوگی۔ اس سلسلہ میں سر جوالا اور لیڈی کیلاش سریواستوا نے معززین شہر کو ایک شاندار ایٹ ہوم ۱۲ دسمبر ۴ بجے شام کو اپنے بنگلہ موسوم کیلاش میں دیا۔ جس میں شہر کے تمام معززین یورپین۔ ہندو اور مسلمان شریک تھے

۲۰ دسمبر کو سر جوالا اور لیڈی کیلاش سریواستوا شادی سے واپس ہونے پر معززین شہر کو ایک شاندار ڈنر دے رہے ہیں

شادی

مس گپتا رانی ہمشیرہ مسٹر پی۔ کے۔ مکرجی مینجر روزانہ ٹیلیگراف کی شادی مسٹر سچندرا ناتھ بنرجی آف ناگپور کے ساتھ جین سکھ کے احاطہ کانپور میں ۱۳ دسمبر کی رات کو ہوئی۔ اس سلسلہ میں ۵ بجے شام کو مسٹر مکرجی نے معززین شہر کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا۔

پنڈت شرما پر مقدمہ

پنڈت بالکرشن شرما ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) اور مسٹر جگل کشور روزانہ پرتاپ کے پرنٹر اور پبلشر کے خلاف اس بنا پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے کہ انھوں نے گذشتہ ماہ مئی میں جو یو پی کی پولیس کے خلاف ایک مضمون لکھا اور شایع کیا تھا۔ جس کو شک آمیز خیال کیا جاتا ہے۔

کوشک جی کا انتقال

پنڈت بشمبر ناتھ شرما کوشک کے انتقال سے ہندی ادب کا ایک فاضل اُٹھ گیا ہندی لٹریچر کی توسیع اور ترقی کے لئے آپ نے جو کام کیا ہے وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ آپ فارسی اور اردو ادب کے بھی ماہر تھے۔ کوشک جی کی موت ایک ذاتی موت نہیں بلکہ ادبی [illegible]

شاکر صاحب کی تشریف آوری

منشی عبدالغفور صاحب شاکر ناظم حج بیت اللہ کے فرائض ادا کرکے ۱۱ دسمبر کو کانپور تشریف لے آئے ہیں۔

سبدِ گل

مغربی تہذیب کی تقلید کرتے ہوئے ہندوستان کی آزادی پسند عورتیں کس قدر تیزی کے ساتھ آزادی کے میدان میں بڑھ بڑھ کر قدم مار رہی ہیں اس کا اندازہ ذیل کے واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

پنجاب کے ایک شہر کی اطلاع ہے کہ ایک ترقی یافتہ ... کی شادی کو کئی برس ہو چکے تھے اور آپ اپنے خاوند کے ساتھ خاصے اطمینان اور سکون کے ساتھ زندگی گذار رہی ... لیکن دفعتاً آپ پر نئی تہذیب نے اپنا پرچھاواں ڈالا تو آپ چند دن کے اندر اندر ہی جون بدل کر فیشن پرستار ... انڈین میم صاحبہ بننے لگیں اور میم صاحبہ بننے کا یہ شوق ایک دن اس قدر بے قابو ہوا۔ کہ آپ غریب شوہر کو چھوڑ کر ایک دوسرے مرد کے آغوش میں چلی گئیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بے چارے شوہر کی آمدنی محدود تھی۔ جب بیوی کو نئی تہذیب کی ہوا لگنے سے میم صاحبہ بننے کا شوق نہیں ہوا تھا اس وقت تک تو اس محدود آمدنی میں سفید پوشی کے ساتھ گذر بسر ہو جاتی تھی لیکن جب فیشن کی ہوا میں پر کھول کر اڑنے کا ارمان آپ کے دل میں پیدا ہو گیا تو یہ آمدنی کم دکھائی دینے لگی اور آپ نظریں گھر کی چار دیواری سے آگے بڑھ کر کوئی آسامی تلاش کرنے کے لئے ادھر اُدھر بھٹکنے لگیں۔ اتفاق سے قریب ہی ایک ایسے چھبیلے صاحب بہادر بھی رہتے تھے جن میں میم صاحبہ بننے کا ارمان رکھنے والی عورتوں کے لئے بہت کافی سامان کشش موجود تھا۔ ان کا دل ان چھیل چھبیلے سے اٹک گیا۔

اس کا جو نتیجہ ہونا چاہیئے تھا وہی ہوا۔ پہلے تو چوری چھپے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر رفتہ رفتہ فیشن پرست جیوڑے کو موئے کنگال شوہر کی صورت بُری معلوم ہونے لگی۔ اور اس کے گھر کی روکھی پھیکی فضا ان انھیں کاٹنے کے لئے دوڑنے لگی۔ چنانچہ ایک دن آپ شوہر اور گھر کو چھوڑ کر اپنے چھیل چھبیلے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئیں تاکہ آپ کا میم صاحبہ بن کر آزادی کی فضا میں اُڑتے پھرنے کا ارمان پورا ہو جائے۔

مگر جب آپ کے نئے دولہا آپ کو لے کر اُڑ گئے اور ایک دوسرے شہر میں جاکر انہوں نے قیام فرمایا تو چند دن کے بعد میم صاحبہ پر یہ بھید کھلا کہ ان کی آمدنی کچھ بھی نہیں ہے اور اس وقت تک صرف ظاہری ٹیپ ٹاپ سے کام چل رہا تھا۔ خبر نہیں کہ اب یہ میم صاحبہ آزادی کی کس منزل میں ہیں لیکن کم سے کم اپنی پہلی چھلانگ میں تو آپ منہ کے بل ہی آن رہیں۔

پنجاب کے اس واقعہ کے بعد آپ کو بمبئی کی ان مس صاحبہ کا دلچسپ قصہ سنکر اور بھی زیادہ لطف محسوس ہوگا جنہوں نے اپنی شادی کے لئے یہ شرط لگا دی تھی کہ میں صرف اس نوجوان سے شادی کروں گی جو نئی تہذیب کا دلدادہ اور آزادی کا شیدا ہوگا۔ اور جب آپ کو اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ وہ بہت مالدار اور نئی تہذیب کے عشق میں غرق ہے تو آپ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ لیکن جب شادی ہو گئی تو معلوم ہوا کہ آپ کی آزادی سے گھبرا کر چند ہی دن میں غریب شوہر نے نئی تہذیب کی شاگردی سے توبہ کرلی ہے اور اب وہ مغربی تہذیب سے متنفر ہے۔

ان نئی تہذیب کی شوقین عورتوں کی نامرادی کے واقعات سُن لینے کے بعد آپ یہ بھی سُن لیجئے کہ جنوبی ہند کے ایک مقام پر ایک زنانہ کلب کھل رہا ہے جس کا نصب العین یہ ہے کہ ہندوستان کی عورتوں کو زیادہ سے زیادہ نئی تہذیب میں رنگا جائے۔ ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ آیا اس کلب کی بنیاد رکھنے والی عورتوں کو مندرجہ بالا واقعات کا علم ہوا ہے یا نہیں لیکن اگر اس کلب کے اغراض و مقاصد کے ساتھ ساتھ ان دونوں واقعات کو درج کرنے کے بعد یہ لکھ دیا جائے کہ نئی تہذیب اور آزادی کی فضا میں اُڑنے کے بعد ناکس ہونے والی اسی قسم کی عورتوں کو نامرادی ×

ادبِ لطیف

پریم کی یاد!

(از شری ایس۔ ایس نور)

میرے ہردے سمراٹ مجھے اپنی طرف بلالو، جس طرح مقناطیس لوہے کے وزن کو کھینچتا ہے چاند اپنی روپہلی کرنوں سے سمندر کے اتھاہ اور بے قابو لہروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

کنول کا پھول بھونرے کو کشش کرتا ہے۔

باغ کی خوشبودار کلیاں بلبلوں اور تیتریوں کو دُور دُور سے بلالیتی ہے، چاند چکور کو اپنی طرف مائل کرلیتا ہے، زمین ہر چیز کو اپنے مرکز کی جانب کشش کرتی ہے اس طرح میرے من کو جو ہوا کے سمان تیز اور بے لگام ہے جو سمندر کے سمان گہرا اور ہاتھی کی طرح بلوان ہے اپنی اپار دیا سے اپنی طرف بلاؤ،

میں اکیلا نربل ہوں، میری ہستی نہ ہونے کے برابر ہے لیکن جب تم مہربان ہو گے میں بلوان ہو جاؤں گا میں من کو صحیح اور سیدھے راستہ پر لے جاؤں گا اس کے بہلاوے اور پھسلاوے سے ہوشیار رہوں گا یہ من بڑا چنچل ہے دنیا کے نقش و نگار اور رنگ و بُو اس کو ستھرا کر دیتے ہیں۔

میرے پریتم میں بے بس ہو جاتا ہوں میں اپنی کمزوری محسوس کرتا ہوں لیکن تم مجھے بل دے سکتے ہو تم سارے برہمانڈ کو چلاتے ہو، چاند، سورج، ستارے بے انتہا خلا میں تمہارے اشارے سے گھوم رہے ہیں تم اتنے بڑے نظام کے جو انسانی فہم و گمان سے کہیں دُور ہے منتظم ہو کیا تم میرے چھوٹے سے من کو بس کرنے میں مدد نہ کرو گے۔؟

دیکھو! اگر ایک دفعہ بھی تم اپنا جلوہ دکھا دو ایک لمحہ کے لئے بھی امرت رس چکھادو تو دنیا کے نقش و نگار اسے پھیکے اور بے رس نظر آئیں گے اور میرا من بار بار ان کی طرف نہیں دوڑے گا۔

میرے پریتم مجھے اپنے قدموں سے جُدا نہ ہونے دو، میں سب طرف بے اُمید اور نراش ہو کر تمہاری شرن میں آچکا ہوں اگر تم بھی مجھے نہ اٹھاؤ گے تو دنیا تمہیں کیا کہے گی؟ سنسار کے دُکھ بھن اٹھائے میری طرف جھانکتے ہیں میرے پربھو تمہارے سوا میرا کون ہے، میرے سب کچھ تم ہو ان آنکھوں سے تم ہی دیکھتے ہو ان کانوں سے تم ہی سنتے ہو یہ جسم تمہارا ہی تو مندر ہے مندر بھی تم ہو، پجاری بھی اور دیوتا بھی' جس طرح معمولی دریا اور گندا پانی بھی گنگا میں مل کر گنگا جل بن جاتے ہیں اسی طرح میں تم سے مل کر تمہارا روپ ہو جاؤں گا۔

م آگیا ہے ایسے معمولی معمولی کچ ورزش و خوراک سے دور کئے جاسکتے ہیں اور ڈاکٹر ملاحظہ کے بعد علاج تجویز کرسکتا ہے موٹاپا کم کرنے والی گولیاں استعمال کرنے سے پیشتر بہت سے اشتہارات نکلتے ہیں۔ ڈاکٹر کی رائے لینا ضروری ہے۔ دُبلی لڑکی مکھن دودھ کے استعمال سے اور ورزش سے کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

×× سے بچانے کے یہ کلب کھل رہا ہے تو شاید بہت جلد سینکڑوں آزادی اور تہذیب کی پرستار عورتیں اس کلب کی ممبر بن جائیں۔

غرض نئی تہذیب کی شاگردی نے ہندوستانی عورتوں کی آجکل یہ حالت بنادی ہے کہ وہ دھوبی کا کتا بن کر رہ گئی ہیں جو نہ گھر کا ہوتا ہے نہ گھاٹ کا۔

ہندوستان چھوڑ دو کی تحریک

لنڈن۔ دسمبر۔ اخبار "رینالڈ نیوز" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ہندوستان سے جو برطانوی سپاہی بیمار ہو کر یہاں آئے ہیں وہ ان مظاہروں میں شریک ہو رہے ہیں جو ہندوستان چھوڑ دو کے سلسلہ میں کئے جا رہے ہیں۔

عالمِ نسواں

ظاہری خوبصورتی کے اشارات!

از لیلیتا پوار

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناخنوں کی صفائی

خواہ آپ ناخنوں پر پالش کریں خواہ نہیں لیکن ناخنوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور تراشنا چاہیئے ناخنوں کو مرضی کے موافق شکل دی جاسکتی ہے۔ ناخن کو کناروں پر سے زیادہ مت گھساؤ۔ کیونکہ اس طرح کچا ناخن کٹ جاتا ہے جو کہ دودھ ہوتا ہے۔ نہ ہی ناخن کو کنارے پر سے تیز بناؤ یہ بھی خوبصورت معلوم نہیں ہوتا۔ اگر آپ ناخنوں پر پالش استعمال کرتی ہیں تو چھوٹی انگلی والی بہنوں کو آدھے آدھے چاند نہیں چھوڑنے چاہئیں اس طرح ناخن بہت چھوٹے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ بجائے اس کے سارے ناخن پر ہر روز پالش کرنا چاہیئے کناروں پر تھوڑی جگہ بغیر پالش کئے چھوڑ دینا بہتر ہوتا ہے اگر آپ پالش استعمال نہیں کرتیں تو ناخن کو صاف گلابی رنگ کے و چکنے رکھیں۔ ناخنوں کے نیچے "وہائٹ" لگائیں تاکہ ناخن سفید معلوم ہوں۔ ناخنوں کو گندہ مت ہونے دو کیونکہ وہ محض بھدے ہی معلوم نہیں ہوتے بلکہ جراثیم کا گھر بن جاتے ہیں۔

بعض لڑکیوں کے چہروں یا پاؤں وغیرہ پر فضول بال اُگ آتے ہیں انہیں چاہیئے کہ انہیں کسی بال صفا دوا سے دور کریں۔ بہت زیادہ گرم یا بہت زیادہ سرد دنوں میں کریم کا استعمال کھال کو خشک ہونے نہیں دیتا بلکہ اُسے ترو تازہ چکنار رکھتا ہے ہمارے ہندوستان میں تیل مالش کا رواج بھی کھال کو چکدار رکھنے کے لئے نہایت عمدہ ہے۔

ہم میں سے چند ہی کے چہرے مکمل طور پر درست ہوتے ہوں گے لیکن یقیناً ہم انہیں درست بنا سکتے ہیں ہر ایک خط و خال ایک دو چیزیں ضرور اچھی ہوتی ہیں ہمیں اس کی جانب بہت توجہ دے کر انہیں بالکل عمدہ بنا لینا چاہیئے اور بُرے خط و خال کی ذرا بھی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ اس طرح ہر کسی کی نظریں عمدہ نقوش ہی پر پڑیں گی۔ بناوٹی سنگار کا مقصد یہی ہے کہ خوبیوں کو صف اول میں آراستہ کر دیا جائے۔ اور نقایص کو پیچھے ڈال دیا جائے۔ مثلاً کسی لڑکی کی آنکھیں نہایت عمدہ ہیں اُسے چاہیے کہ ان کی بہتری میں سب کچھ صرف کر دے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ اٹھا رکھے جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے کاجل یا سرمہ پسند ہے یہ ہمارے لئے مناسب بھی ہے اور آنکھوں کو نرم بناتا ہے۔

فرض کیجئے کسی لڑکی کی ناک بہت بڑی ہے اسے چاہیئے کہ اسے ہر ممکن کوشش سے ناقابل دید بنا دے اسے چاہیئے کہ ناک کے دونوں طرف غازہ لگائے اور ناک پر باقی چہرے کی نسبت زیادہ گہرا پاؤڈر لگائے اس طرح ناک چھوٹی معلوم ہوگی۔ اس طرح مختلف حصوں کی خوبصورتی کو گھٹایا اور بڑھایا جاسکتا ہے۔ آپ پہلی ہی مرتبہ اس چیز میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ لیکن آئینہ پر دیکھ دیکھ کر تجربہ و مشاہدہ سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کس بناوٹ کی ضرورت ہے۔

بعض لڑکیاں بغیر پاؤڈر کے ہی بہت خوبصورت و دلکش معلوم ہوتی ہیں لیکن ذرا "لپ اسٹک" کا استعمال ان کے چہروں پر حسن کو دوبالا کر دیتا ہے لیکن ان کے لئے جو کہ بناوٹی خوبصورتی میں یقین نہیں رکھتیں میں سوائے اس کے کچھ بتانے سے قاصر ہوں کہ تمہیں ایسے ہی زیادہ سے زیادہ خوبصورت معلوم ہونے کی سعی کرنا ہے۔ لیکن قدرت کے عطیوں کو بہتر بنانا کوئی عیب کی بات نہیں ہے عرصہ دراز سے دنیا بھر کی عورتیں پاؤڈر وں وغیرہ کا استعمال کرتی آئی ہیں۔ پاؤڈر وغیرہ استعمال کوئی نئی چیز نہیں ہے ہاں اس کو ترقی ضرور دی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی عورتیں ۲۵/۳۰ سال کی عمر تک اپنی خوبصورتی کو بحال رکھنے میں کوشاں ہیں ان کا خیال ہے اس کے بعد جیسا قدرت چاہتی ہونے دو۔ یہ چیز قابل رحم ہے۔ پانی کے گھڑے اٹھانے سے ہندوستان کی لڑکیوں کی چال میں کچھ فرق م

بچوں کی دنیا

خدمت کا بدلہ

(از ملک سعادت علی خالد گجرات)

کسی گاؤں میں ایک بوڑھا کسان رہا کرتا تھا۔ جس کا ایک بیٹا اختر نامی تھا۔ اختر محنتی اور ماں باپ کا خدمت گذار بیٹا تھا۔ کھیتی باڑی کا کام بھی کرتا اور ماں باپ کی بھی خدمت کرتا تھا۔ ماں باپ اس سے بہت خوش تھے اور ہر وقت اوسے دُعائیں دیتے رہتے تھے کہ بیٹا! تو ہماری خدمت کرتا ہے۔ خدا اس کا تجھے بدلہ دے۔

ایک دفعہ اختر زمین میں ہل جوت رہا تھا کہ اُس کے ہل کا پھالا اچانک کسی چیز کے ساتھ ٹکرایا۔ اختر بہت حیران ہوا۔ جب اس نے وہاں سے زمین کو کھودا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس جگہ ایک گاگر پڑی ہوئی ہے۔ گاگر بہت سی دولت سے بھری ہوئی تھی۔ اختر خوشی سے اُچھل پڑا اور جلدی جلدی گاگر نکال کر گھر چلا گیا اور گاگر باپ کے سامنے پیش کی۔ باپ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اختر کو دعا دی کہ بیٹا! خدا تمہیں اس سے چوگنی دولت اور عزت عطا کرے۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اختر کے باپ کی دعائیں قبول ہو گئیں۔ ہر سال اختر کے کھیت ہرے بھرے نظر آتے تھے۔ اس سے اختر بہت دولت مند بن گیا اور ایک دن اپنے نام کے مطابق چمکا اور گاؤں کا نمبردار بن گیا۔ باپ نے اسی خوشی میں راہِ آخرت اختیار کی۔×

سرحد میں کانگریسی اُمیدوار خان عبدالغنی خان کامیاب ہوگئے

پشاور۔ ۱۰ دسمبر۔ کانگریسی اُمیدوار خان عبدالغفار خاں کے صاحبزادے خان عبدالغنی خاں آج مرکزی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ میں خاکسار اُمیدوار مسٹر محمد اکبر قریشی ہار گئے۔ خان عبدالغنی خاں کو ۸۱۵۹ ووٹ ملے جبکہ ان کے مخالف اُمیدوار کو ۵۰۸۶ ووٹ ملے۔ قد اور اور خوبصورت عبدالغنی سرحدی گاندھی خان کے صاحبزادے ہیں۔ آپ مرکزی اسمبلی میں شاید سب سے نوجوان ممبر ہیں۔ آپ ایک اچھے کسان اور ایک اچھے شکاری ہیں۔

انڈونیشیا کو ہندوستانی فوجیں بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کے ذریعہ انڈونیشیا کو ہندوستانی فوجیں بھیجنے اور پنڈت جواہر لال نہرو کو جاوا جانے کی سہولت دینے سے انکار کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ریزولیوشن کے ذریعہ اس پالیسی پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا جو انڈونیشیا میں آزادی کی تحریک کے بارے میں ہالینڈ اور برطانیہ نے اختیار کی ہے۔ امریکہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی عدم مداخلت کی پالیسی ترک کر دے اور انڈونیشیوں کی آزادی کی حمایت کرنا چاہیئے۔

وزیر اعظم ایران کا بیان

طہران۔ ۱۰ دسمبر۔ ایران کے وزیر اعظم مسٹر حکیمی نے کہا کہ اب اتحادیوں کو ایران سے اپنی فوجیں ہٹا لینا چاہیئے آپ نے کہا کہ آپ کچھ عرصہ سے لڑائی ختم ہو گئی ہے اب ایران میں اتحادیوں کو فوجیں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے دریں اثنا، حکومت ایران کو کارروائی کی پوری آزادی حاصل ہونا چاہیئے تاکہ وہ اصلاحات کا انتظام کرسکے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت ایران حکومت روس کو پورا پورا یقین دلانے کے لئے تیار ہے کہ وہ حکومت روس سے اچھے تعلقات بڑھانے کی دلی خواہش رکھتی ہے۔ مسٹر حکیمی نے کہا کہ میں اتحادی قوموں کی ×

پردۂ فلم

تعلیمی فلموں کی نمائش

ہندوستان کے تیس شہروں میں دس لاکھ سے زیادہ طالب علموں کی شرکت

جولائی ۱۹۴۵ء میں انفارمیشن فلمز آف انڈیا کی طرف سے طالب علموں کے لئے تعلیمی فلموں کی نمائش پہلے پہل بمبئی میں بطور آزمائش کی گئی تھی۔ یہ نمائش بمبئی اور دیگر مقامات کے ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن اور موشن پکچر سوسائٹی کی باہمی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ جو شہر کے مختلف رقبوں کے سینما گھروں میں دکھائی گئیں۔ اور جن میں بمبئی کے ہائی اسکولوں کے نو ہزار سے زیادہ لڑکے اور لڑکیاں شریک ہوئیں۔ علاوہ ازیں بعض پرائیویٹ اسکولوں اور کالجوں میں بھی وہاں کے طلبار کے لئے حسب مرضی ان فلموں کی نمائش کا علیحدہ انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اس طرح بمبئی کے پچاس ہزار سے زائد طالب علموں کو سال رواں کے ابتدائی مہینوں میں ہندوستانی اور غیر ملکی مختصر تعلیمی فلمیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔

دیگر صوبوں میں نمائش

بمبئی میں ان فلموں کی حیرت انگیز مقبولیت اور کامیابی نے انفارمیشن فلمز آف انڈیا کو ملک کے دوسرے صوبوں کے طلبار کے لئے بھی ان فلموں کی نمائش کرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ ہندوستان کے کم از کم سات صوبوں میں تقریباً تیس تعلیمی مرکزی مقامات پر ان فلموں کی نمائش کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ اکثر حالات میں ان فلموں کی نمائش کا انتظام انفارمیشن فلمز آف انڈیا کی برانچ آفسوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی ان کی کامیابی کے بہت کچھ ذمہ دار وہ تعلیمی ادارے اور استادوں کی انجمنیں ہیں جنہوں نے ان فلموں کی نمائش میں انفارمیشن فلمز آف انڈیا کا بہت ساتھ دیا ہے۔

اس کے علاوہ ہندوستان کی بہت سی ریاستوں میں بھی ان فلموں کی نمائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہندوستانی تامل۔ تیلگو اور بنگالی زبانوں میں سے کسی ایک زبان کی ان فلموں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ جو ابتدائی اور ثانوی درجوں کے اسکولوں کے علاوہ آرٹ۔ سائنس اور ٹریننگ کالج کے طالب علموں کی ضروریات کے مطابق منتخب کئے جاتے ہیں۔

آئندہ کا پروگرام

طالب علموں میں ان تعلیمی فلموں کی غیر معمولی مقبولیت اور ملک کے ماہران تعلیم کی دنوں میں ان فلموں کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ تعلیمی فلموں کی نمائش اب ہمیشہ کے لئے ہندوستان کی تعلیمی سرگرمیوں میں ایک ضروری مقصد بن چکا ہے۔ چنانچہ انفارمیشن فلمز آف انڈیا کی طرف سے پوری کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ان تعلیمی فلموں کی نمائش ہر ممکن طریقہ پر ہو سکے اور اُمید کی جاتی ہے کہ آئندہ ان نمائشوں کو زیادہ وسعت دی جاسکے گی۔

لہذا کالج اور اسکول اور ملک کے دیگر تعلیمی اداروں سے التماس ہے کہ اگر وہ اپنے طلبار کے لئے اس قسم کی تعلیمی فلموں کی نمائش کا انتظام کرنا چاہتے ہوں تو بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس۔ لاہور۔ کی انفارمیشن فلمز آف انڈیا برانچ آفس کی طرف متوجہ ہوں۔ یا انفارمیشن فلمز آف انڈیا کے ہیڈ آفس کو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

انفارمیشن فلمز آف انڈیا۔ ۹۴-۷-۴۸ تاردیو بمبئی نمبر ۷

× آرگنائزیشن کی تجویز کا خیر مقدم کروں گا۔

دریں اثنا تبریز سے خبریں آرہی ہیں کہ اردبیل، سراند اور سرابہ میں نامعلوم شہری ہتھیار بانٹ رہے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ آذربائی جان کے گورنر نے روسی قنصل جنرل سے براہ راست بات چیت شروع کر دی ہے مگر ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

اس زمانہ میں اخبارات کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

اقوالِ زرّیں

فرمانِ الٰہی

بے شک اللہ تعالیٰ استقلال والوں کے ساتھ ہے۔

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا

دنیا میں انصاف کے ساتھ سلطانی اور حکومت کرو۔

تمہارا کام اللہ کے احکام کو لوگوں تک پہنچانا ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔

ارشادِ نبوی ؐ

قیامت کے دن خدا کے بندوں میں سب سے اچھے [illegible] کو پورا کرتے ہیں۔

[illegible] مظلوم کا فرہو۔ کیونکہ [illegible] درمیان حجاب نہیں ہوتا۔

[illegible] خدا کو ایذا پہنچانا ہے۔

[illegible] کرتا ہے۔ خدا اس کو [illegible] خرچی کرتا ہے۔ خدا اس کو [illegible] کرتا ہے خدا اس کا درجہ [illegible] ہے۔ خدا اس کو درجہ [illegible]

موجِ تبسّم

منیجر (خفا ہوکر) دفتر میں سب سے زیادہ سُست کلرک تم ہی ہو۔ کیا تم کسی کام جلدی بھی کرتے ہو؟
کلرک:۔ ہاں صاحب میں گھر واپس جانے میں ہمیشہ جلدی کرتا ہوں۔

مسافر:۔ قلی! مجھے ایسے ڈبے میں بٹھانا جہاں کوئی بات کرنے والا نہ ہو۔
قلی:۔ بہت بہتر جناب میں آپ کو مویشیوں کے ڈبے میں بٹھادوں گا۔

فقیر:۔ بی بی جی آپ کے پاس کسی بھوکے آدمی کے لئے کھانا ہوگا۔
بی بی:۔ ہے تو سہی مگر وہ ابھی دفتر سے آنیوالا ہے۔

اُستاد:۔ یورپ میں ۲ کروڑ ۴۴ لاکھ آدمی ایسے ہیں۔ جو کم سنتے ہیں۔
شاگرد:۔ جناب اسی لئے تو یورپ میں ٹیلیفون کی تعداد زیادہ ہے۔

ڈاکٹر۔ بچے کے پاؤں خراب ہوچکا ہے۔ اسے کاٹنا پڑے گا۔
ماں:۔ تو پھر میں اس کے جوتے کو کیا کروں گی؟

خیراتی:۔ میرے والد کو جانور سدھارنے میں کمال ہے۔
رمضان:۔ تو پھر انھوں نے تم کو کیوں نہ سدھارا۔

دلچسپ معلومات

کیا تم جانتے ہو کہ

[illegible]

[illegible] ایسیاں کی ہیں۔ جن سے بڑے لڑکے کی عمر ۶۸ سال اور سب سے چھوٹے لڑکے ۴۰ سال ہے۔ اور کل لڑکے اور لڑکیاں ۳۲ پیدا ہوئیں آخری بیوی کی عمر ۲۲ سال ہے۔

جزیرۂ انڈمان کو جو پہلے کالا پانی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اب ایک آزاد بستی بنادی گئی ہے۔

بنگال کے جدید گورنر مسٹر فریڈرک جان بیروز جو فروری ۱۹۴۶ء میں اپنے عہدہ کا چارج لینے والے ہیں۔ اوائل عمر میں لندن میں ریلوے قلی تھے۔

سب سے پہلے کاغذ مصر میں بنا۔

سب سے پہلا اخبار چین والوں نے جاری کیا۔

سانپ ایک ایسا جانور ہے جو بغیر کھائے پئیے دو سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

افسانہ

ایک فرضی اور خیالی مکالمہ

مترجمہ مولوی حفیظ الدین احمد صاحب کانپور

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی لارڈ ویول وائسرائے ہند جبکہ گذشتہ ماہ لکھنؤ تشریف [illegible] کے اور سرماس ہیلٹ گورنر یو۔پی جواب تشریف لے جارہے ہیں مابین سیاسیات عالم [illegible] ن پر گفتگو ہوئی۔

شب کے گیارہ بجے ہیں گورنمنٹ ہاؤس کے ایک خوب صورت پُرتکلف چھوٹے کمرہ میں ایک سوفے پر لارڈ ویول تھک کر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹے ہیں۔ ایک ہلکی نیلی روشنی سے کمرہ منور ہے ایک جانب کمرہ گرم رکھنے کے لئے بجلی کا گرمی پہونچانے کا آلہ دہک رہا ہے۔ یکایک پیر کی چاپ سے لارڈ ویول آنکھیں کھول دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ ہیلٹ آگئے، اور مقابل والے سوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

ویول۔ ہیلٹ وہاں نہیں یہاں قریب بیٹھو۔ میں اس وقت تمہیں تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے خوف تھا کہ دوسرا اس سے بہتر موقع تم سے گفتگو کا نہ مل سکیگا اس لئے بلا بھیجا۔ اگر اس وقت کچھ زحمت ہو تو پھر کسی دوسرے وقت پر رکھا جائے۔

ہیلٹ۔ نہیں۔ مجھے کوئی زحمت نہیں۔ میں خود ہی آپ سے ملنے آنے والا ہی تھا کہ آپ کا پیغام ملا۔ واقعتاً یہ بہترین وقت ہے۔ ایسا موقع مشکل سے ملیگا۔ کل کا پروگرام آج سے بھی زیادہ مشغولیت کا ہے۔

ویول۔ اچھا تو ہیلٹ مجھے یہ بتاؤ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے بالکل ٹھیک ہے نا۔

ہیلٹ۔ بالکل ٹھیک۔ البتہ کبھی کبھی طبیعت میں بے چینی سی پیدا ہوجاتی ہے میرا خیال ہے رفتہ رفتہ وہ بھی جاتی رہے گی۔

ویول۔ مجھے یقین ہے کہ جاتے وقت تک تم بالکل ہی ٹھیک ہوجاؤ گے۔ لیکن میں تو تفکراتِ اندرونی کے علاوہ بیرونی خدشات سے بوجھل ہورہا ہوں۔

ہیلٹ۔ اور بیرونی خطرات کا اللہ ہی حافظ ہے۔ آج کل دنیا کے حالات بہت ہی نازک اور پرخطر معلوم ہوتے ہیں۔

ویول۔ تمہیں اسٹالن کے متعلق تازہ خبریں معلوم ہیں معلوم ہوا ہے کہ اسٹالن آیٹم بم کی فیکٹری میں اس کی تیاری میں مشغول تھا اور غالباً آیٹم بم کے راز کو اُس نے حل کرلیا ہے۔

ہیلٹ۔ واقعی؟ اور ادھر ٹرومین کی یہ حالت ہے کہ وہ ہمیں اس کا راز بتانے کو تیار نہیں۔

ویول۔ ہیں۔ اور نہیں سنا کہ ابھی خبر آئی ہے کہ ٹرومین صاحب کی رائے ہے کہ روس کا خلیج فارس اور بحر روم راستہ کا مطالبہ بالکل درست ہے اور وہ اُس پر مصر ہیں کہ روس کو راستہ دیدیا جائے۔

ہیلٹ۔ یعنی اُس طرف درۂ دانیال اور اس طرف بصرہ روس کے حوالے کردیا جائے تو پھر پناما اور نہر سوئز بھی کیوں نہ دیدیئے جائیں۔ واقعی ٹرومین کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ روس کو خوش رکھیں تاکہ اپنے چیانگ کی امداد میں کمونسٹوں کو منچوریا اور کوریا میں شکست دے سکیں لیکن یہ ہوائی تدبیر بے کار ہو جائیں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ دنیا کی سیاست میں اس وقت روس سے بڑا کوئی خوفناک نہیں ہے۔ دیکھئے اُس نے سارے بلقان کو نگل لیا ہے ایک طرف ہسپانیہ میں گڑبڑ پھیلا رکھی ہے۔ دوسری طرف ترکی کو دھمکی دے رہا ہے۔ عرب پر بھی جال پھینکنا چاہتا ہے۔ کثیر تعداد میں فوجیں ایران میں پہونچانا شروع کردی ہیں البتہ ہندوستان پر نظر عنایت ہے فی الحال ادھر اس کی نظر نہیں ہے۔

ویول۔ یہاں کے کمونسٹ اس کام کے لئے نامزد ہیں۔ خلیج فارس میں راستہ حاصل کرنے اور ہماری ایشیائی قوت کے ٹکڑے کرنے کے بعد وہ ہندوستان کی طرف رخ کرے گا معلوم ہوتا ہے اب اس نے ایسا کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔

ہیلٹ۔ ہماری شومیٔ قسمت سے ایسے وقت میں انگلینڈ میں لیبر گورنمنٹ کو قوت حاصل ہوگئی ہے دو بہت اہم مسائل درپیش ہیں اولاً اندرونی ریولیوشن دوم خارجی سیاست میں عدم تجربہ۔ اس وقت ہمیں بہت انہماک واحتیاط سے کام کرنا چاہیئے اس کے لئے مضبوط قوت ارادی اور تیز عمل کی ضرورت ہے۔ لیکن ہر طرف کمی ہی کمی نظر آرہی ہے خدا ہی جانے کیا ہونے والا ہے۔

ویول۔ (ہنسنے میں ذرا رک کر) ہنسی کھیل کا سوال نہیں۔ یہ تمام باتیں ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکتیں۔ گورنمنٹ کی باگ تجربہ کار لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور کوئی گورنمنٹ ان تجربہ کار افراد کے خلاف نہیں جاسکتی۔

ہیلٹ۔ جناب پر واضح ہے کہ میں نے جو کچھ آپ نے فرمایا بجالایا۔ آپ نے ورکنگ کمیٹی کو رہا کیا۔ لیڈروں کو رہا کیا۔ میٹنگوں کی آزادی دیدی پریس آزاد کردیا غرض کیا کیا کہوں لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ آج کے ہندوستان سے ۶ ماہ پہلے کے ہندوستان کا مقابلہ کیجئے "بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا" پہلے بیکس ور مجبور اور آج پُرشورش مغرور۔ اگر ہم نے یہ کمزوری نہ دکھائی ہوتی تو دنیا کی کوئی طاقت ہماری پانچ چھ برس کی تعمیر کردہ عمارت کو ڈھا نہیں سکتی تھی۔ گذشتہ چند ماہ میں پانسہ ایسا پلٹ گیا ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا تھا سب نیست ونابود ہوگیا اور خطرات اس شدت سے بڑھ رہے ہیں کہ اگر ایسی ہی غلطی اور کمزوری ہم دکھاتے رہے تو آئندہ ہمیں بہت ہی خوفناک واقعات سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔

ویول۔ بیشک۔ لیکن حکومت میں جوار بھاٹا کا ہوتا رہنا فطری ہے۔ جن کو تم خطرات سمجھ رہے ہو ان کی حیثیت سوائی کے معمولی زخم سے زیادہ کی نہیں ہے کیا وہ ہماری قوت پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ جب تک پوری قوت ہمارے ہاتھ میں ہے دیگچی میں اُبال آئے خواہ ٹھنڈی رہے یکساں ہے۔ بنیادی امور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ علاوہ بریں انجن سے کچھ بھاپ کا نکلنا انجن کو ہی بہتر حالت میں رکھتا ہے اس سے انجن کو کسی قسم کا نقصان پہونچنے کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔

ہیلٹ۔ خیر جیسا بھی ہو۔ میں آپ سے بحث کرنا نہیں چاہتا۔ میں نے آپ کو اس لئے یہاں تکلیف دی کہ میرے جانے سے پہلے آپ بذات خود اس صوبہ کے حالات کا اچھی طرح مطالعہ فرمالیں۔ جس تیزی سے واقعات آگے بڑھ رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہمیں انہیں روکنا اشد ضروری ہوگا اگر ابھی فوراً تدارک کردیں تو بہتر ہے جتنی ہی ہم دیر کریں گے اتنی ہی مشکلات بڑھتی جائیں گی اور اتنی ہی زیادہ قیمت ہمیں ادا کرنی ہوگی۔

روس کی ایک پنج سالہ اسکیم کا خاکہ تیار کرلیا گیا

ماسکو ۹ر دسمبر۔ روس ایک اور پنج سالہ اسکیم اختیار کررہا ہے۔ اس اسکیم کا خاکہ تیار کرلیا گیا ہے۔ اس اسکیم میں ہلکی اور بھاری صنعتی مکانات تعلیم، موٹر کاروں کی پیداوار ریلوے، سڑکیں، نہریں۔ جہاز سازی۔ زراعت اور بجلی کی قوت سب چیزیں شامل ہوں گی۔ روس کی یہ چوتھی پنجسالہ اسکیم ہوگی۔

اس اسکیم کے مطابق ۴۵۰۰ میل لمبی نئی ریلوے لائن بنائی جائیں گی۔ موٹر کاروں کی پیداوار چوگنی کیجائیگی۔ دیہاتوں میں بجلی پہونچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ زراعت مشینوں کے ذریعہ عام کی جائے گی شہریوں کے لئے ہوائی جہازوں کی سروس پہلے سے پنج گنی کی جائے گی۔ تقریباً ۵۰ لاکھ نئے مکانات بنائے جائیں گے۔

ڈیول۔ میں نے نہرو سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہمارا دل پھٹ چلا ہے۔ موجودہ فضا میں کسی شخص کا بھی زندگی گذارنا غیر ممکن ہے۔ اگر ہمیں جان ہی دینا ہے تو کتے کی موت مرنے سے پروانہ کی طرح شعلہ میں کود کر فنا ہو جانا بدرجہا بہتر ہے۔

ہیلٹ۔ صاف الفاظ میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ ملک کی ہمت وہ بڑھاتے رہیں گے۔ آئی۔ سی۔ ایس اور گورنروں کو انتہائی تذلیل کرتے رہیں گے اور انہیں اسی طرح دھمکاتے رہیں گے کہ آئندہ ہونے والی بغاوت کے دبانے کی ان میں ہمت و جرات باقی ہی نہ رہ جائے۔ اور ان باغیوں کو ہیرو اور شہید کا لقب دیتے رہیں گے۔ جنہوں نے ہماری مصیبت کے ایام میں ہمیں دغا دی اور جو ہماری فوجوں کے خلاف صف آرا ہوئے۔ اور ہمارے لاکھوں فوجی سپاہیوں کے سامنے جو لڑنے کے بعد گھر کو واپس آ رہے ہیں اُن کی مثال پیش کر کے اُنہیں ہمارے خلاف اُبھارتے رہیں گے۔ یہ سب وہ اس لئے کریں گے تاکہ سنہ ۱۹۴۲ء کے واقعات مزید قوت و شدت کے ساتھ دہرائے جائیں اور ہم مجبور ہو کر دیکھتے رہیں کہ ہماری حکومت ان کے پیچھے کس طرح ناچ رہی ہے۔ اس کا مطلب تو صاف یہی معلوم ہوتا ہے اور اسی طرف ان کا رُخ بھی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ دنیا کی کوئی گورنمنٹ کب تک اسے برداشت کر سکتی ہے۔ خیر مجھ تو اب جانا ہے۔ آپ نے کافی دنیا دیکھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس کا حل ضرور دریافت فرمالیں گے لیکن مجھے یہ بھی یقین ہے کہ میں آج جو آپ سے کرنے کو کہہ رہا ہوں کل آپ کو مجبوراً وہی کرنا ہوگا اور اس وقت آپ کو اس کی آج جتنی قیمت ادا کرنی پڑتی اس سے کہیں زیادہ ادا کرنا پڑے گی۔

ڈیول۔ ہیلٹ صرف ہندوستان ہی کا سوال نہیں ہے تم غور نہیں کرتے یہ سوال اولاً انگلستان کا پھر امریکہ کا اور پھر مشرقی ایشیا کا ہے تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر جگہ قومی تحریکوں میں پیچیدگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ امریکہ اور روس دونوں اپنے مفاد کے خاطر ان کو ہوا دینے کے لئے بے چین ہو رہے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ کوئی کسر نہیں اٹھا رکھ رہے ہیں۔ نہرو کوئی مقامی پودا نہیں ہے کہ اکھاڑ کر پھینک دیا جائے وہ اس مضبوط جال کا ایک حصہ ہے جو ساری دنیا پر اس وقت چھایا ہوا ہے اور قبل اس کے کہ ہم اُسے نوچ کر الگ کر دیں ہمیں پوری جال کا خیال کرنا پڑے گا۔ اور تم قیمت ادا کرنے کا کیا تذکرہ لے بیٹھے ہمارے لئے دس سے بیس ہزار تک آدمیوں کا ضائع ہونا جن میں غالباً نوے فی صدی ہندوستانی ہوں گے کیا ہے تاروں کا کٹنا ڈاکخانوں اور تھانوں کا جلنا ریل کی پٹریوں کا اکھڑنا کیا ہے ہماری بنیاد پر اس کا کیا اثر ہے جبکہ جرمنی اور جاپان ایسی قوتیں تباہ کی جا سکتی ہیں۔ تو غریب ہندوستان کس شمار و قطار میں ہے کیا ہندی اور کیا ہندی کا شوربا تم تجربہ کار آدمی ہو اور سمجھ سکتے ہو کہ جب ہمارا فوج پر قابو ہے تو کانگرس کی یہ تحریکات ہمیں کیا نقصان پہونچا سکتی ہے ہانڈی میں اُبال آ کر پانی بہہ کر آگ پر گرنے دو ہانڈی کا پانی خود ہی ختم ہو جائے گا اور بہہ کر آگ کو بھی بجھا دے گا اس لئے ساری دنیا کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں قدم اُٹھانا ہے اور اس خوبصورتی سے اٹھانا ہے کہ ہندوستان کی یہ مثل اس پر صادق آ جائے کہ لاٹھی بھی نہ ٹوٹے اور سانپ بھی مر جائے۔

ہیلٹ۔ اس سوال کو ہٹائیے۔ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا کہ ذمہ داری آپ کی ہے جیسا چاہئے کیجئے۔

ڈیول۔ میرے ہیلٹ تمہاری ضد ہمیشہ قایم رہے گی۔ میں وہ زمانہ بھولا نہیں ہوں جب تم اور ہم ساتھ تھے وہ منظر کہ تم بگڑ بگڑ جاتے تھے میرے ذہن میں تازہ ہے لیکن سنو میں نے نہرو سے کہہ دیا ہے کہ امن و امان قایم رکھنے کی ذمہ داری ہماری ہے اور ہمیں بادل نخواستہ ان قوتوں کا تدارک کرنا پڑے گا۔ جو امن و امان کے قیام کو خطرہ میں ڈالیں گی واقعہ یہ ہے کہ اس وقت میں کانگرس سے کسی قسم کا بگاڑ کرنا نہیں چاہتا اس لئے نہیں کہ کانگرس سے میں ڈرتا ہوں یا مجھے کوئی خطرہ ہے میں ذاتیاً یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی گورنمنٹ یہاں بن جائے جو اندرونی انتظامات کی ذمہ داری لے سکے۔ ایسی گورنمنٹ کے بنتے ہی ریولیوشنری قوتوں کا رُخ اسی طرف ہو جائے گا اور پھر یہ گورنمنٹ اپنے قیام کے لئے ہماری امداد کی متمنی رہا کرے گی۔ اس وقت ہم کو اندرونی معاملات اور خلفشار سے فرصت ہوگی اور سارے ملک پر ہماری گرفت اب سے بدرجہا زیادہ گہری ہوگی۔

ہیلٹ۔ اچھا اسی نظریہ کو آپ اپنی تعمیری پالیسی کہتے ہیں مگر مجھے تو اس کا امکان ایسا ہی مشکل معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مسٹر گاندھی کے تعمیری پروگرام کا۔ اس لئے کہ نہ تو آئی۔ سی۔ ایس ایسے برداشت کر سکتے ہیں اور نہ اس گورنمنٹ وزرتیں آپ کے اس پالیسی کے زیر بم پر رقص کر سکیں گی۔

ڈیول۔ ہیلٹ تم تو آخر ڈائی ہارڈ (   ) سامراج پرست ہی ہو نہ۔ نہیں اُن ڈنگوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے جن سے تمہاری موجودہ یورپین ڈپلومیسی رنگی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمیں اس نکتہ پر مزید گفتگو ختم ہی کر دینا چاہئے۔ ہاں یہ تو بتاؤ تمہارے صوبہ میں انتخابات کا کیا رویہ ہے۔

ہیلٹ۔ ناگفتہ بہ۔

ڈیول۔ یہ کیوں۔

ہیلٹ۔ اس لئے کہ ہمارے گذشتہ ڈماکریسی کے تجربہ نے کانگریس کو قوت دے کر چند گہرے نقوش قایم کر دیئے ہیں۔ ایک اثر اس کا یہ ہے کہ اس صوبہ کے زمیندار ہمیشہ کے لئے دب گئے ان میں اب کانگریس سے مقابلہ کی قوت باقی نہیں رہی ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا رہے کارخانہ داران کی یہ حالت ہے کہ کھلے بندوں کانگریس سے نشستوں کی بھیک مانگ رہے ہیں جو سمجھ سکے کیونکہ وہ لوگ ہیں جنہیں کانگریس میں ترقی کے مواقع نہیں مل سکتے ہیں اس لئے آئندہ ترقی پردہ کانگریس کا ساتھ دیتے ہیں مزید براں اُن کے پاس الکشن لڑنے کے لئے رقم بھی نہیں ہے۔ اُن چند زمینداروں و کارخانہ داروں کو جن کے پاس روپیہ ہے کوئی بات بھی نہیں پوچھتا اس لئے جہاں تک ہندو نشستوں کا سوال ہے کانگریس کا راستہ بالکل صاف ہے۔ کوئی قوت اسے روک نہیں سکتی اور یہ سب کچھ آپ لوگوں کی اونچی پالیسی کا نتیجہ ہے۔

ڈیول۔ مسلم نشستوں کا کیا حال ہے۔

ہیلٹ۔ قدرے بہتر۔ لیکن مسلم لیگ اندرونی انتشار اختلاف و ذاتی اغراض اور نوجوانوں عنصر کے گرم خون کا شکار ہو رہی ہے اس وقت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا ہوگا لیکن یہ صاف نظر آتا ہے کہ کچھ نشستیں قوم پرست مسلمانوں کو ملیں گی اور چند نشستوں پر ایسے مسلم لیگیوں کا قبضہ ہوگا جو ہمارے لئے بیکار ہیں۔

ہاں البتہ کچھ پر ہم بھروسہ کر سکیں گے لیکن ایسی نشستیں مشکل سے تیس یا چالیس فیصدی ہوں گی۔

ڈیول۔ دوسرے صوبوں کی بھی تقریباً یہی حالت ہے الغرض معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کا دعویٰ کھوکھلا ثابت ہوگا۔ اس کی وجہ سے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے کنٹرول میں ہمیں قدرے زحمت ہوگی۔

ہیلٹ۔ قدرے بہت کافی دقت ہوگی۔ آپ دیکھیں گے کہ کانگریس کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی پر چھا جائے گی۔ اور جو چاہے گی [illegible]

ڈیول۔ ہاں تمہاری [illegible] گورنمنٹ تو یہ نہیں چاہتی۔

ہیلٹ۔ لیبر گورنمنٹ ڈماکریسی کا دوسرا تجربہ کرنا چاہتی ہے پہلے تجربہ میں ہم نے زمینداروں۔ کارخانہ داروں اور مہاسبھا سے ہاتھ دھویا اور بہ قت تمام پولیس اور آئی۔ سی۔ ایس کو۔ بچا پایا اب کی تجربہ میں ان سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا پھر تو لے دے کر صرف فوج رہ جائے گی یہ ایک ستون بہت عرصہ تک ساری عمارت کا بوجھ برداشت نہ کر سکے گا۔

ڈیول:۔ لیکن تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یورپین قومیں صرف اس طاقت کی بناء پر افریقہ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ اور مشرقی ایشیا میں قائم ہوئیں اور آج تک قایم ہیں۔ یہ ازبس ضروری ہے کہ وقت کے اعتبار سے گورنمنٹ قالب بدلتی رہے جب تک ہماری فوجی طاقت کی بنیادیں مضبوط ہیں ہمیں اپنی طاقت قایم رکھنے میں اور اپنی خواہشات کی تکمیل میں کوئی زحمت نہیں ہو سکتی۔ ان قالبوں کی تبدیلیاں فوج کو ہمیشہ مشغولیت بخشتی رہیں گی اور ان کی مدد سے اقتصادیات کے میدان میں ہماری خواہشات کی تکمیل ہوتی رہے گی اور ہماری اخلاقی بنیادیں محفوظ رہیں گی۔ اور جب کہ فوج ہماری ہوگی تو ان قالبوں کی تبدیلی اپنی مرضی و ضروریات کے مطابق کرتے رہنا محض ایک کھیل ہے اگر یہ ہماری ضروریات اور مرضی کے مطابق ہے تو قالب چاہے جو شکل اختیار کرے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا ہے۔ لیکن تمہیں یہ سب سمجھانا و بتانا بیکار ہے تم ایک اینچ بھی اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہارے صوبہ والے تم سے ناخوش ہیں اور تمہیں اشتراکی کہتے ہیں اسی چیز نے ایمری کو غیر مقبول بنایا۔ جس طرح تندرستی اور زندگی قایم رکھنے کے لئے کھیل کود ناچ باجے ضروری چیزیں ہیں اسی طرح سلطنت کے قیام کے لئے سیاسی کھیل تماشے ضروری ہیں ان سے بالآخر فائدہ کے سوا نقصان نہیں ہو سکتا۔ بہر حال میں نے تمہارا کافی وقت لیا۔ اب جاؤ میں اب زیادہ دیر تک جگنا بھی نہیں چاہتا لیکن تمہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ نہرو سے بات چیت ہونے کے بعد میں نے سیکرٹری آف اسٹیٹ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ کانگریس کا موجودہ رویہ زیادہ دنوں تک برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ میرا خیال ہے اس کا جواب تمہارے جانے سے پہلے ہی آ جائے گا۔ اب جاؤ یہ خبر تمہیں تھپک تھپک کر سلا دے گی اور خواب شیریں کے مزے آئیں گے۔

ہیلٹ۔ گوڈ نائٹ۔

(ترجمہ از امرت بازار پتر کا)

جرمنوں کا جذبۂ بغاوت اُبھرنا شروع ہو گیا!

لندن ۱۲ دسمبر۔ جرمنوں کا جذبۂ بغاوت پھر ابھرنا شروع ہو گیا ہے۔ اخبار "ڈیلی میل" کے نامہ نگار برلن نے خبر دی ہے کہ شکست فاشش کے بر فیلے طوفان سے بھی مکمل طور پر نہ مٹ کر اب ان میں زندگی کے خفیف مگر اہم آثار نظر آنے لگے ہیں۔ نامہ نگار نے اپنے بیان کے ثبوت میں یہ واقعات پیش کئے ہیں۔ برطانی فوج کو تنبیہ کر دی گئی ہے کہ اس کو برطانی علاقہ میں حملوں کے خلاف ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیئے۔ برطانی فوج میں ملازم عورتوں کو تاکید کر دی گئی ہے کہ رات کے ۹ بجے کے بعد بغیر فوجی پہرہ کے باہر نہ جائیں۔ پوٹسڈیر چاسیر میں ایک روسی ٹینک فتح کی یادگار کے طور پر رکھا ہوا ہے اس پر کسی نے رات کے اندر نازی جھنڈا اسونکا بنا دیا جرمن نوجوانوں نے جو ہٹلر فوج کے ممبر رہ چکے ہیں برلن کی دیواروں پر ہاتھوں کے سیاہ نشان بنا دیئے نامہ نگار کا بیان ہے کہ امریکی پوزیشن میں یہ کمزوری ہے کہ وہ بڑی تیزی سے اپنی فوجوں کو وہاں سے ہٹا رہے ہیں۔ اس سے جرمنوں کا خیال ہو گیا ہے کہ وہ جلد ہی آزاد ہو جائیں گے۔ امریکیوں کا رویہ جرمنوں سے دوستانہ ہے جرمن روسیوں سے ابھی تک گھبراتے ہیں۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمن بزدل نہیں ہیں۔ وہ ہمیشہ ڈرتے نہیں رہیں گے۔ اگر جرمنوں کی ابھی سے یہ حالت ہے تو دیکھئے کتنے عرصہ وہ قابو میں رہتے ہیں۔

پٹنہ ۹ دسمبر۔ بہار گورنمنٹ نے ۲۶ سیاسی قیدیوں کے مقدمات کی نظر ثانی کے بعد اُن کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

انڈونیشیا ڈومینین اسٹیٹس منظور نہیں کریگا

وزیر اعظم کا بیان

بٹاویا-٢٩ [illegible] سلطان شہ[illegible] باشندے ڈ[illegible] آپ نے تجویز کیا [illegible] کے درمیان ا[illegible] کہ اس وقت [illegible] ڈچ گورنمنٹ [illegible] کرسکتے ہیں [illegible] کرلے۔ لیکن [illegible] لوگوں کو چڑ[illegible] آہستہ لڑائی [illegible] اندر امن قایم ہوجائے گا۔ میں مقامی لیڈروں سے برابر مل رہا ہوں اور وہ میری رائے سے بالکل متفق ہیں اور وہ نوجوانوں کو اب بھی لڑائی بند کرنے کی ترغیب دینے کے لیے تیار ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد سے جلد امن قایم ہوجائے لیکن اس وقت لوگوں کے جذبات بھڑکے ہوئے ہیں اور ان کو انگریزوں پر شبہہ ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ اور وزیر [illegible] اوکوں نے [illegible] رنے کا اخلاقی [illegible] ا اور بھی اضافہ ہوگیا ہے

جب برطانیہ کی طرف سے [illegible] ہوگی تو [illegible] کی اجازت نہیں دے سکتے [illegible] لڑنے کے لیے بالکل تیار ہے گو ہم انتہا پسندوں کو بھی بالکل بے قصور نہیں سمجھتے۔

آپ نے کہا کہ میں برطانوی حکام سے برابر نامہ و پیام کر رہا ہوں۔ ان کے ساتھ میری برابر بات چیت ہو رہی ہے۔ ان کے ساتھ میرے تعلقات اچھے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیندہ بات چیت کب شروع ہوگی۔ لیکن جب ہنگامہ ختم ہوجائے گا اسی وقت بات چیت شروع کرنا ممکن ہوسکے گا۔

[illegible] آرمی کے [illegible]

[illegible] ٢٣ نومبر [illegible] لفٹنٹ [illegible] سپاہی [illegible]

جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے [illegible] اندر سنگھ نے کہا کہ ہم نے نہ تو ملک سے غداری کی اور نہ ہی جاپان سے سازباز کی۔ بلکہ جب ہم نے دیکھا کہ انگریزی فوج کے [illegible] ہم بے سروسامانی کی حالت میں [illegible] ہیں۔ [illegible] نے آزاد ہند فوج کو منظم کیا اور سبھاش بابو نے اس فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔ آپ نے بہت سے مصائب کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ آزاد ہند فوج کا ایک ایک سپاہی خواہ وہ مرد ہے یا عورت حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار اور اپنے نیتاجی پر کامل یقین رکھنے والا ہے۔ آزاد ہند کے سب آدمی فرقہ وارانہ تنگدلی سے بالاتر ہیں۔

آپ نے انکشاف کیا کہ آزاد ہند بنک کے لیے ایک مسلم سیٹھ حبیب جی نے ایک کروڑ روپیہ دیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے آزاد ہند فوج کے ڈیفنس کے لیے کانگریس ریلیف میں چندے کی اپیل کی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے اعلان کیا۔ ان کے پاس صرف ڈھائی روپیہ کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

امریکہ انڈونیشیا میں تحریک آزادی کو دبانے میں مدد نہیں کریگا

نیویارک-٦-دسمبر۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے امریکہ کی انڈیا لیگ کو یقین دلایا ہے کہ انڈو چائنا اور انڈونیشیا میں آزادی کی تحریکوں کے متعلق حکومت امریکہ کا نہ تو جبریہ تدبیروں میں امداد کرنے یا حصہ لینے کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ ہی وہ علاقہ وارانہ بالادستی کے ذریعہ کنٹرول قایم کرنے میں امداد کرنا چاہتا ہے۔ یہ وعدہ اسٹیٹ کے افسر مسٹر اسل نے انڈیا لیگ کے صدر مسٹر جے۔ سنگھ کے ایک خط کے جواب میں کہا لیگ کی طرف سے صدر ٹرومین کو ایک تار بھیجا گیا تھا جس کے ذریعہ انڈو چائنا اور انڈونیشیا میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے امریکی ہتھیار اور سامان استعمال کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا تھا۔ لیگ کی اس نکتہ چینی کے جواب میں کہ ٢٢-اکتوبر کو سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس نے ہتھیاروں اور سامان پر سے محض امریکی نشان مٹانے کا حکم دیا تھا۔ مسٹر رسل نے لکھا تھا کہ آپ نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے وہ سڑکوں کے بارے میں ہے۔ وہ انڈونیشنوں کے خلاف استعمال نہیں کی جارہی ہیں۔

روس نے حکومت ایران کی دوسری درخواست بھی مسترد کردی

طہران-٦-دسمبر۔ حکومت روس نے آذربائیجان میں فوجیں بھیجنے کے متعلق حکومت ایران کی دوسری درخواست بھی ٹھکرادی ہے۔ دوسرے نوٹ میں حکومت روس نے حکومت ایران کو لکھا ہے کہ مزید ایرانی فوج کو آذربائیجان میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی حکومت روس اس وجہ سے مزید ایرانی فوج کو آذربائیجان جانے کی اجازت نہیں دے سکتی کہ اس وقت جو ایرانی فوج وہاں موجود ہے وہ اتنی کافی ہے کہ وہاں امن قائم کرسکتی ہے۔ اگر مزید ایرانی فوجیں وہاں بھیجی گئیں تو اس سے بدامنی میں اضافہ ہوجائے گا۔ اور ممکن ہے کہ خونریزی ہوجائے اور پھر حکومت روس کو امن برقرار رکھنے کے لیے مزید فوجیں لانا پڑے۔ حکومت روس نے یقین دلادیا ہے کہ وہ ایران کی آزادی کا احترام کرے گی۔ جو ایرانی فوجیں آذربائیجان بھیجی جارہی تھیں وہ ابھی تک شریف آباد میں پڑی ہوئی ہیں۔ جہاں کہ ان کو روسیوں نے ٢٠ نومبر کو روک دیا تھا۔ آذربائیجان پر روسی فوج نے سلکہ۱۹٤۱ء سے قبضہ کیا ہے۔

آزاد ہند فوج کیلئے ریلیف کا کام

کلکتہ-٦-دسمبر۔ آزاد ہند فوج کی ریلیف کمیٹی کے جوائنٹ سکریٹری نے بتایا ہے کہ جب سے کمیٹی نے کام کرنا شروع کیا ہے۔ ابتک (١٢٦) سپاہیوں نے کمیٹی کے دفتر میں اطلاع دی ہے۔

رنگون میں بہادر شاہ کی قبر پر آزاد ہند فوج کے لیڈروں کے لیکچر

دہلی-٦-دسمبر "جس شہنشاہ بہادر شاہ نے ہندوستان کی آزادی کے لیے اپنی جان دیدی۔ آپ اسکی قبر کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ سب کو اس بادشاہ کی تقلید کرتے ہوئے اپنی جان ہندوستان کے لیے قربان کردینا چاہیے!!"

یہ ہے خلاصہ ان تقریروں کا جو بادشاہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہوکر آزاد ہند فوج کے لیڈروں نے جن میں کپتان برہان الدین بھی شامل تھے۔ بہادر گروپ کے سامنے کیں۔ اس کا انکشاف آج پہلے سرکاری گواہ اوراق حسن نے کورٹ مارشل کے روبرو شہادت دیتے ہوئے کہا۔

صوبہ سرحد کے انتخابات کی تاریخیں

پشاور-٦-دسمبر۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے گورنر نے امیدواروں کی نامزدگی کے لیے ١٢-دسمبر مقرر کی ہے اور نامزدگی کے کاغذات واپس لے لینے کے لیے ١٤-دسمبر زمینداروں کے حلقہ کے پولنگ کے لیے ٢٦-جنوری سے ٣٠-جنوری اور علاقہ وارانہ حلقوں کے پولنگ کے لیے ١٠-فروری سے ١٤-فروری ہے۔

ہوائی جہاز کا حادثہ!

مدراس-٥-دسمبر۔ آج جارج ٹاؤن کی سنٹرل ہال عمارت پر ایک ہوائی جہاز کے گرنے سے ایک آدمی ہلاک ہوگیا۔ اور دس زخمی ہوئے۔ یہ جہاز قریباً چار بجے شام کو گرا۔ اور اس وقت کچھ آدمی دفتر میں کام کر رہے تھے فوراً ہی چھت گر پڑی اور کچھ آدمی اس کے نیچے دب گئے بعد کی خبر ہے کہ متوفیوں کی تعداد چار ہے۔ جس میں پرتھوی انشورینس کمپنی کے سکریٹری مسٹر رام مورتی بھی شامل ہیں۔ ان کا دفتر بھی اسی عمارت میں تھا۔ بیمہ کمپنی کا ایک اور بابو چندی مل ابھی تک ملبے کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ ان کے بچانے کا کام جاری ہے۔

فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی

واشنگٹن-٦-دسمبر۔ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر برنس نے آج پریس کانفرنس میں بتلایا کہ فلسطین کے متعلق امریکہ اور برطانیہ جو کمیٹی مقرر کرنیوالے ہیں اس میں ١٢ ممبر ہوں گے۔ ان میں ٦ انگریز اور ٦

۱۴۴ ارب روپے قرضہ دینا منظور کرلیا!

[illegible] کے سفیر لارڈ ہیلی فکس [illegible] نے اور امریکہ کے وزیر خزانہ [illegible] آج صبح اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ [illegible] کے درمیان قرضہ کے معاہدہ پر دستخط [illegible] اس طریقہ پر دہ مالی [illegible] سے واشنگٹن میں [illegible] پاؤں پر کھڑا ہو [illegible] آزاد تجارت کے [illegible] معاہدہ آج لندن اور واشنگٹن میں ایک ساتھ شایع ہوگیا۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان قرضہ کے معاہدہ پر آج صبح اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں دستخط ہوگئے۔ برطانیہ کی ہیلی فکس نے دستخط کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے برطانیہ کو ٤٤٠٠٠٠٠٠٠ ڈالر تقریباً (١٤٦٦ کروڑ روپے) تجارتی اغراض کے لیے اور ٦٥٠٠٠٠٠٠٠ ڈالر تقریباً ٢٤ کروڑ روپے ادھار پٹہ کے سامان کا تصفیہ کے لیے قرض دینا منظور کرلیا ہے اس کے بدلہ میں برطانیہ نے یہ منظور کرلیا ہے کہ قرضہ کے معاہدہ کی تصدیق کے ایک سال بعد وہ جمع شدہ سٹرلنگ ہنڈیوں کو ختم کردے گا۔ اس قرضہ کا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ دیوالہ سے بچ گیا ہے۔

وزیر اعظم اٹیلی اور پریزیڈنٹ ٹرومین نے ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ دونوں اپنی تجارت کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ اس معاہدہ کی رو سے پہلی مرتبہ بین الاقوامی تجارتی پالیسی اور تعلقات کے لیے یکساں قاعدے قانون ہونگے۔

قرضہ کی رقم پر دو فیصدی شرح سود ہوگا اور یہ رقم ٥٠ سال میں ادا ہوگی۔ ادائیگی ٣١-دسمبر [illegible] سے شروع ہوگی۔ برطانیہ کو اس کے [illegible] کروڑ) کی [illegible] منظور کرلیا [illegible] تجارتی اغراض [illegible] کے ایک [illegible] برطانی پارلیمنٹ [illegible] تصدیق کریگی۔

پارلیمنٹری ڈیپوٹیشن میں ۱۲ ممبر ہونگے

لندن-٦-دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ کا جو ڈیلی گیشن جانا منظور ہوا ہے۔ اس پارلیمنٹ کے دس یا بارہ ممبران شامل ہوں گے۔ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی جن لوگوں کو اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان میں سے اکثر ممبروں کی رائے معلوم کرسکے ہیں۔ خیال ہے کہ ڈیپوٹیشن کرسمس کے بعد ہندوستان کو روانہ ہوجائیگا۔ اور تین ماہ کے قریب ہندوستان میں رہے گا۔

خیال ہے کہ لیبر پارٹی میں سے مسٹر سورنسن اور مسٹر ولیم کود کا نام یقینی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ٹوری نمایندوں کے انتخاب میں مسٹر چرچل خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد پنڈت نہرو اور سردار پٹیل کی مسٹر کیسی گورنر بنگال سے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ گفتگو

کلکتہ - ۷ - دسمبر- آج شام کو ۶ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر بنگال مسٹر آر. جی. کیسی سے مولانا ابو الکلام آزاد پنڈت جواہر لال نہرو- اور سردار پٹیل نے ملاقات کی- یہ ملاقات سوا گھنٹے تک جاری رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس گفتگو میں صدر کانگریس مولانا ابو الکلام آزاد نے نظر بندوں اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے معاملہ پر خاص طور سے زور دیا- تاثرات ظاہر کئے جو برطانیہ لیبر گورنمنٹ کے وعدوں کے باوجود ان کی مسلسل گرفتاری سے پائے جاتے ہیں- معلوم ہوا ہے کہ گورنر بنگال نے مولانا آزاد سے ایسے سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی فہرست بھیجنے کو کہا ہے- نمایندہ پریس کو معتبر ذریعہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ گفتگو محض نظر بندوں اور سیاسی قیدیوں کے متعلق نہیں تھی. بلکہ اس کی سیاسی اہمیت بہت زیادہ تھی اور گاندھی کیسی ملاقات سے آگے کا ایک قدم تھی- جس کی تکمیل گاندھی ویول ملاقات پر ہوگی- شاید اس کے بعد کے سیاسی حالات کے بارے میں بھی ہوئی- گورنر کیسی نے یہ بھی بتایا کہ انھوں نے حال میں انگلستان جا کر ہندوستان کے تاثرات بتائے تھے اور وہاں سے یہ اثر لیکر لوٹے کہ ملک معظم کی حکومت ہندوستانی مسئلہ کو مکمل طور پر جلد سے جلد طے کرنی چاہتی ہے- حرفنا انتخابات کے نتیجوں کا انتظار ہے- معاملہ کو کھٹائی میں نہیں ڈالنا چاہتی- البتہ حکومت برطانیہ کو یہ فکر ہے کہ فضا پُرامن رہے اور اس کے لیے لیڈروں کے تعاون کی ضرورت ہے- صدر کانگریس نے کانگریس کا نظریہ واضح کیا کہ وہ فضا کو پُرامن رکھنا چاہتی ہے لیکن حکومت برطانیہ کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے- حقیقی امن ایسی صورت میں قائم ہوسکتا ہے- جب حکومت برطانیہ کی نیک نیتی یقینی ہو جائے- اعتماد یکطرفہ نہیں ہوسکتا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

کلکتہ- ۶- دسمبر- آج صبح شرت بابو کی جائے رہائش پر آل انڈیا گورکھا لیگ کے ممبران نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی اور ان کو گورکھا لیگ کے اصولوں سے آگاہ کیا- پنڈت جواہر لال نہرو نے ان کو مشورہ دیا کہ ان کو ہندوستان کی آزادی کی جنگ کے لیے اپنی لیگ کو منظم کرنا چاہیئے- انھوں نے پنڈت جی کو دعوت دی کہ وہ دارجیلنگ ضلع کا دورہ کریں- پنڈت جی نے اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ میری خواہش نیپال جانے کی بھی ہے۔

بازار کے بعد

ہندوستان کے لاکھوں بڑے بڑے دیہاتوں اور قصبوں میں ہاٹ کے دن لوگوں کو اُن کی ہفتوں بلکہ مہینوں کی محنت ومشقت کا صلہ ملتا ہے- فصل بیچنے والے سال بھر میں دو بار ہی آتے ہوں لیکن سبزی ترکاری بیچنے والے قریباً ہر ہفتہ پہونچ جاتے ہیں- مویشیوں کی خرید و فروخت سب سے زیادہ محنت ہے اور یقیناً وہی سب سے زیادہ گرد اُڑاتے ہیں۔

عام کسان دیا سلائی یا اور تیل جیسی ضروریات کے علاوہ کوئی شئے خریدنے کی حیثیت نہیں رکھتا- کبنہ کے لئے خاص موقع پر سال بھر کے لئے کپڑے خریدے جاتے ہیں- لیکن جو چیز عموماً آخر میں لیجاتی ہے وہ ہے میٹھی اور گرم چائے کا پیالہ-

ہندوستان کے ہر ایک بازار میں بروک بانڈ چائے کی تازہ پتیاں مہیا کی جاتی ہیں خرید و فروخت میں نقصان اٹھانے والے کی افسردگی دور کرنے کا اور منافع حاصل کرنیوالے کیلئے خوشی منانے کا ذریعہ ہے-

وسیع تقسیم
ہر ایک کے لئے تازہ چائے-

بروک بانڈ

دو پتیاں اور ایک کلی

شریمتی سروجنی نائیڈو کی تقریر

کلکتہ- ۷ دسمبر- شریمتی سروجنی نائیڈو نے ڈاکٹر بدھان چندر رائے پردھان بنگال میڈیکل ریلیف کوآرڈینیشن کمیٹی کی گاؤں کی صحت کی تحریک کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر دیہاتی کو ہندوستان کی آزادی اور ترقی کا نمونہ ہونا چاہیئے- شریمتی سروجنی نے مزید کہا کہ ہم ہندوستانیوں کی زندگی میں ایسی چیزیں شامل نہیں کرنا چاہتے ہیں جو ان کی فطرت کے خلاف ہوں- بنیادی طور پر ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہر دیہاتی عوام کا نمایندہ ہوں مستقبل کے ہندوستان میں ایسے لوگوں کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی جو وراثت کی بنا پر فائدہ اوٹھانا چاہیں- انسان کا اندازہ اس کی اپنی قابلیت سے کیا جائیگا نہ کہ اسکی وراثت سے- اس نے ملک کی مجموعی فلاح وبہبودی کا کس قدر کام کیا ہے- تقریر کے اختتام پر شریمتی سروجنی نائیڈو نے کہا کہ میں خواب دیکھتی رہتی ہوں اور مستقبل میرے تصور میں ہے- اور میں یقین کرتی ہوں کہ آپ کو جو مستقبل کا کام سونپا گیا ہے اس کو بخوبی انجام دیں گے- اور میں پُراُمید ہوں-

ڈاکٹر بدھان چندر رائے نے اپنی تقریر میں اس تحریک کے مقاصد بیان کئے اور یہ بھی بتایا کہ یہ تحریک بنگال میں قحط کے دوران میں وبائی بیماریوں کو روکنے کے لیے شروع کی گئی- یہ اُمید کی جاتی ہے کہ اس تحریک کو چلانے کے لیے گاؤں میں تربیت یافتہ کارکن بھیجے جائیں گے-

ہندوستان کو آزاد کرانیکے متعلق جنرل ٹوجو کا اعلان

دہلی- ۷- دسمبر- آج لال قلعہ میں کورٹ مارشل کے روبرو کپتان شاہنواز، کپتان سہگل اور لفٹنٹ ڈھلون کے خلاف مقدمہ میں صفائی کے گواہوں کی شہادت شروع ہوگئی- سب سے پہلے جاپان کے دفتر خارجہ کے افسر مسٹر اوہتا کی شہادت ہوئی- اس نے اپنے بیان میں کہا کہ آزاد ہند گورنمنٹ کو حکومت جاپان کے علاوہ اور کئی ملکوں نے تسلیم کیا ہوا تھا- اور اسکو حکومت جاپان کے برابر درجہ حاصل تھا- گواہ نے وزیر اعظم ٹوجو کے اس اعلان کی نقل [illegible] جس ادھوں نے آزاد ہند گورنمنٹ کو تسلیم کیا تھا- اور انڈمان اور نکوبار کے ٹاپو اس کے حوالے کئے تھے- اور ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے میں اسکی امداد کرنے کا وعدہ کیا تھا- اسکے بعد جاپان کے نائب وزیر کی شہادت ہوئی- اس نے بھی یہی کہا کہ حکومت جاپان نے حکومت آزاد ہند کو تسلیم کرلیا تھا- اور ہم اس کے ساتھ برابر کا سلوک کرتے تھے- گواہ نے سبھاش بابو کے ساتھ اپنی ملاقات کا بھی حال بیان کیا-

نئی مرکزی اسمبلی کی پہلی نشست میں التوا کی چار تحریکیں

نئی دہلی- ۷ دسمبر- ۲۱- جنوری کو نئی مرکزی اسمبلی کی پہلی نشست میں شریک کرنے کے لیے پروفیسر رنگا کے نام سے اسمبلی کے دفتر میں پہلی چار تحریکات التوا موصول ہوئی ہیں- پروفیسر رنگا- ۱۰- دسمبر اور اس کے بعد جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے انڈونیشنوں کو الٹی میٹم کی میعاد کے خاتمہ پر سرابایا پر بمبارڈ کرنے کے لیے ہندوستانی فوج کو استعمال کرنے پر سنٹرل گورنمنٹ کے برخلاف مذمت کا ووٹ پاس کرانا چاہتے ہیں- دوسری تحریک یہ ہے کہ جبکہ جاپان کے خلاف لڑائی بند کردینے کا اعلان ہوچکا ہے- انڈونیشیا کی آزادی کی لڑائی کے خلاف برٹش حکومت کے کاموں میں مدد دینے کیلیے ہندوستانی فوج کو انڈونیشیا میں بھیجنے کے متعلق ہے-

تیسری تحریک انڈونیشیا اور انڈو چائنا میں برٹش گورنمنٹ کے مظالم سے تعاون کرنے سے انکار کرنے پر گورنمنٹ کے خلاف مذمت کرنے کے متعلق ہے-

پروفیسر رنگا کی آخری تحریک التوا لڑائی کے ختم ہونے پر اسمبلی کی رائے لیے بغیر انڈین نیشنل آرمی کے خلاف مقدمہ چلانے کے متعلق ہے-

دردانیال پر کنٹرول کا سوال

انقرہ- ۷- دسمبر- ترکی کے وزیر اعظم سراج اوغلو نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ درہ دانیال پر کنٹرول کے لیے منٹرو کنونشن پر نظر ثانی کے متعلق امریکہ نے جو تجویز پیش کی ہے- ترکی اصولاً اس کو ماننے کے لیے تیار ہے- آپ نے بتلایا کہ حکومت امریکہ نے پچھلے ہفتہ یہ تجویز کیا تھا- ان تمام قوموں کے سوداگری جہازوں کے ہر وقت آبنائے دانیال کے راستے گذرنے کی کھلی اجازت (۲) کالے سمندر والی قوموں کے سوا اور کسی اور قوم کے جنگی جہازوں کو گذرنے کی اجازت نہیں ہوگی- مگر کالے سمندر والی قوموں کی اجازت سے اور قوموں کے محدود وزن کے جنگی جہاز گذر سکیں گے- (۴) جاپان کو کنونشن سے خارج کردیا جائے- حکومت برطانیہ نے نظر ثانی کی خواہش ظاہر کی ہے-

ایڈیٹر انقلاب کیخلاف مقدمہ

لاہور- ۵- دسمبر- مسٹر تیجی سنگھ اور مسٹر محمد شریف پر مشتمل ہائیکورٹ میں "روزانہ انقلاب" کے ایڈیٹروں مولانا غلام مہر رسول اور مولانا عبد المجید سالک کے خلاف توہین عدالت کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا- عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا-

اتحادی فوجوں نے سمارنگ کا ہوائی اڈہ خالی کردیا

بٹاویا- ۷- دسمبر- جاوا میں لڑائی کی آگ ابھی تک سلگ رہی ہے- رائٹر کے اسپیشل نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ سمارنگ میں اتحادیوں نے اپنا ہوائی اڈہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ انڈونیشین فوجیں اس کے قریب پہونچ رہی ہیں سمارنگ وسط جاوا میں ہے- جو برطانی ہوا باز آج وہاں پر گولہ باری کے اندر اُترے- ان کا بیان ہے کہ ہندوستانی فوجیں ابھی تک ایک ایسی جگہہ پر گولہ باری کررہی ہیں- جو ہوائی اڈے سے ڈیڑھ میل دور ہے- اتحادی بیان میں بتلایا گیا ہے کہ انڈونیشین توپیں کارنگ پر گولہ باری کررہی ہیں-

بٹاویا کے ہوائی اڈے میں آج ایک ہینڈ گولہ ہینگر کے قریب گر گیا اور اتحادی پارٹی کے افسروں کی ایک جماعت بال بال بچگئی- اتحادی حکام اس واقعہ سے بہت پریشان ہیں- کیونکہ یہ ہوائی اڈہ بہت کارآمد ہے- یہاں عورتوں بچوں اور فوجوں کی ہر وقت بھیڑ رہتی ہے-

برطانی ہوابازوں نے کل ہوائی اڈے کے قریب ایک گاؤں پر ہتھیاروں کی برآمد کے سلسلہ میں چھاپہ مارا- کیونکہ اُدھر سے ہوائی اڈوں کی طرف سے کئی روز سے رائفل کے فائر آرہے تھے- اتحادی اعلان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ابنارروا سے دو میل کے فاصلہ پر جھیل کے کنارے پر جنگل میں چھپی ہوئی انڈونیشین ٹولی نے پھر سرگرمی دکھلائی اور ابنار روا جھیل پر ۵ ایا ۶ دفعہ فائر کئے- جس سے جان کا نقصان ہوا- آج چھ برطانی ہوائی جہازوں نے توپوں کی چوکیوں پر ۵۰۰- ۵۰۰ پونڈ کے بم گرائے- اطلاع ملی ہے کہ انڈونیشین ابنار روا کے اوتر نچی میں پھر جمع ہو رہے ہیں-

سرابایا کے دکھن میں ریلوے لائن پر جو برطانی فوج گشت کرنے کیلیے گئی تھی- اس کے چھ سپاہی اور ایک افسر لاپتہ ہیں- تین آدمیوں نے واپس آکر بتلایا کہ انکو مشین گن کا مقابلہ کرنا پڑا-

تین بڑے وزیروں کی کانفرنس ماسکو میں ۱۵ دسمبر کو ہوگی

لندن- ۸- دسمبر- اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ برطانیہ امریکہ اور روس کی خارجی وزیروں کی ایک کانفرنس ہونیوالی ہے- یہ کانفرنس ۱۵- دسمبر کو ماسکو میں ہوگی- اس کانفرنس میں ایٹم بم کے راز پر بحث کی جائے گی- رائٹر کا ڈپلامیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس کانفرنس میں جن مسائل پر غور ہونے کا امکان ہے- ان میں غالباً یہ مسائل شامل ہونگے- (۱) پوربی ایشیا کے مسائل یعنی جاپان پر کنٹرول وغیرہ (۲) ایران (۳) چین کی صورت حالات کا بین الاقوامی بازار (۴) یورپ کے ملکوں کے ساتھ صلح کے معاہدے- چونکہ واشنگٹن میں برطانیہ، کینیڈا اور امریکہ کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی اس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ ایٹم بم کی قوت کا کنٹرول اتحادی قوموں کی آرگنائزیشن کے کنٹرول میں دیا جائے اسلیے یہ ضروری ہے کہ پہلے اس سے اس معاملہ پر بحث کی جائے-

نواب صاحب جوناگڈھ کا عطیہ

لکھنؤ- ۵- دسمبر- جوناگڈھ کی اطلاع ہے کہ ہز ہائینس نواب صاحب بہادر نے سر فیروز شاہ مہتا آنجہانی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے- اس کے صلہ میں دس ہزار روپیہ ان کی بزم یادگار قائم کرنے کے لیے بمبئی یونیورسٹی کو عطا کیا ہے- سر فیروز شاہ ریاست کے مشیر عدالمشہور مشیر الفاف رہ چکے ہیں-

بین الاقوامی صنعتی کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی- ۶- دسمبر- مسٹر جی کے مکرجی ممبر صوبجاتی اسمبلی صوبہ یو. پی اور نائب صدر آل انڈیا ریلوے مین فیڈریشن آج شام بذریعہ ہوائی جہاز لندن کو روانہ ہوگئے- وہاں بین الاقوامی صنعتی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے- یہ اجلاس ۱۳- دسمبر سے شروع ہوگا-

پانڈی چیری- ۷- دسمبر- فرانسیسی ہندوستان کی اسمبلی کا اجلاس اس سال ۱۵- دسمبر کو ہوگا- اس کا افتتاح فرانسیسی ہندوستان کے گورنر ایک ایڈریس سے کرینگے-

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر وہائٹ کا مطالبہ

لندن - ۷ - دسمبر - کل برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے انتخابات کے متعلق [illegible] مسٹر آرتھر ہنڈرسن نے یقین دلایا کہ نظر بندوں کی تدریجی رہائی کی پالیسی جاری رہے گی - اور ان کی رہائی کی رفتار ہندوستان کے حالات کے مطابق ہوگی یعنی لیبر پارٹی کے ممبر مسٹر [illegible] شروع کی جو ہندوستان [illegible] کے نتیجہ کے [illegible] قایم ہوگی [illegible] ممکن ہے [illegible] انتخابات [illegible] اور ہندوستان [illegible] کے لیے بہت ضروری ہے کہ اس وقت [illegible] حکومت ارادوں کی نیک نیتی پر بھروسہ کرنے لگیں - آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان [illegible] گورنمنٹ سے [illegible] ہندوستان [illegible] گورنمنٹ کو واضح [illegible] لیا چاہتی ہے - [illegible] عدالت میں [illegible] ملک کی بات

کے خلاف ہے کہ وہ بغیر مقدمہ چلائے [illegible] کو حکام دہشت انگیز قرار دیں - اگر حکام کے پاس اس بارے میں [illegible] دہشت انگیز ہیں [illegible] اعلان کردے آپ نے مزید کہا کہ [illegible] حکومت نے اس [illegible] سیاسی نظر بند [illegible] کر دیئے جائیں [illegible] دور ہو جانا چاہئیں - اس کے ساتھ یہ شرط بھی ہٹا دی جائے - چونکہ ان کا نام ووٹروں کی فہرست میں نہیں ہے - اس لیے وہ امیدوار [illegible] نہیں ہو سکتے - گورنروں کو ہدایت کی جائے کہ جو لوگ سیاسی معاملوں میں جیل خانہ جا چکے ہیں وہ بطور امیدوار کھڑے ہو سکیں - آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان سپاہی صرف ایسی حالت میں ووٹ دے سکتے ہیں - جبکہ وہ ہندوستان میں ایسی حالت میں اس کو ووٹ دینے کے لیے طویل سفر کرنا پڑے گا - اس قسم کی پابندی ہٹا دینا چاہیئے -

لال قلعہ میں مقدمہ کی سماعت

دہلی - ۲۹ - دسمبر - آج جبکہ لال قلعہ میں کپتان برہان الدین [illegible] کرنے اور قتل [illegible] مقدمہ کی پیشی ہوئی تو کورٹ [illegible] نے اعلان کیا کہ ہم [illegible] ملزم کے مقدمہ کی سماعت [illegible] ہے اور کارروائی جاری [illegible]

[illegible] وکیل [illegible] کے التواء کی درخواست [illegible]

صدر عدالت - کس بنا پر

ڈاکٹر کاٹجو - مصلحت کی خاطر چونکہ ہم کو مقدمہ [illegible] تیاری کے لئے کافی وقت نہیں ملا ہے -

صدر عدالت - ملزم سے یہ دریافت [illegible] وہ جرم کا اقبال کرتا ہے یا نہیں - اس کے [illegible] اپنی درخواست پیش کر سکتے ہیں -

[illegible]

اس کے بعد عدالت نے کپتان برہان الدین سے دریافت کیا کہ وہ جرم کا اقبال کرتا ہے یا نہیں - ملزم نے ہر دو جرائم کے اقبال سے انکار کیا اور کہا کہ میں اپنے آپ کو بیگناہ سمجھتا ہوں -

اس کے بعد ڈاکٹر کاٹجو صاحب نے التواء مقدمہ کی درخواست پیش کی - درخواست میں درج تھا ملزم کے مقدمہ کی تیاری کے لیے ۲۴ - فروری تک کا وقت مانگا تھا - مگر مجھے صرف ۲۶ - نومبر تک مہلت ملی - ۱۴ - نومبر سے ملزم کو وکیل ملا - اور ۲۰ - نومبر کو گواہوں کی فہرست داخل کر دی گئی - ملزم کے سینئر وکیل کرنل شاہ نواز، کرنل سہگل اور لفٹننٹ ڈھلوں کے مقدمہ میں مصروف رہے - لہذا ان کو وقت نہیں ملا کہ دوسرے مقدمہ کی تیاری کر سکیں - چونکہ بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے کا الزام بہت سنگین ہے اور اس میں بین الاقوامی قانون کا مسئلہ در پیش ہے - لہذا اس پر غور و خوض کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہے -

ڈاکٹر کاٹجو صاحب نے درخواست پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ پہلے الزام میں بہت اہم و ضروری شہادت پیش ہوئی ہے - لہذا اس کی چھان بین کے لیے وقت درکار ہے - صفائی کے ۴۳ گواہوں میں سے صرف ۳۰ گواہ ابھی تک یہاں پہونچے ہیں اور باقی کے آنے کے لیے بھی ابھی آٹھ دس دن ہیں لہذا بہتر یہی ہے کہ مقدمہ ملتوی کر دیا جائے - تاکہ صفائی کو پورا پورا موقعہ تیاری کیلیے مل سکے -

سبھاش بابو کی گھڑی

کلکتہ - ۶ - دسمبر - پنڈت جواہر لال نہرو نے شری سبھاش چندر بوس کو دی گھڑی کا چمڑے کا تسمہ جھلسا ہوا پایا گیا - اور اس پر آگ کے نشان تھے جو کہ ہوائی جہاز کے ٹکرانے سے لگی تھی - اس جہاز میں شری سبھاش چندر بوس ملایا سے ٹوکیو جا رہے تھے - اس گھڑی کو کرنل حبیب الرحمان جو سری سبھاش چندر بوس کے سکرٹری تھے ہندوستان لائے تھے -

انڈونیشیا میں ہندوستانی فوج کے تین ڈویژن

لندن - ۵ - دسمبر - پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر جنگ مسٹر لاسین نے کہا کہ اس وقت انڈونیشیا میں ہندوستانی فوج کے تین ڈویژن ہیں - چونکہ اس وقت وہاں لڑائی ہو رہی ہے اسلیے لڑائی کا پورا حال نہیں بتلایا جا سکتا - وزیر جنگ نے مزید کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ہندوستانی سپاہیوں نے انڈونیشنوں کے خلاف لڑنے سے انکار کر دیا ہے -

نیشنل آرمی کے پانچ ممبر رہا

لاہور - ۳ - دسمبر - انڈین نیشنل آرمی کے پانچ ممبر رہا ہو کر آج لاہور پہونچے اور پراونشل کانگریس کے ہیڈ کوارٹر میں کانگریس اصحاب سے ملاقات کی -

[illegible] کے خلاف ملامت کی تحریک مسترد ہوگئی

[illegible] دسمبر - آج پارلیمنٹ میں کنزرویٹو پارٹی [illegible] جو اس نے لیبر گورنمنٹ کے خلاف [illegible] میں ۳۸۱ ووٹوں [illegible] مخالف پارٹی نے [illegible] کرتے ہوئے لیبر گورنمنٹ کے خلاف یہ الزام لگایا کہ اس میں نازی ازم کی سپرٹ گھر کر گئی ہے [illegible] کو ذلیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے - مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانیہ کو سوشلسٹ اسٹیٹ میں تبدیل کرنے کا یہ نتیجہ [illegible] اور تفرقے بڑھ جائیں گے - باہر کا یہ حال ہے کہ امریکہ اور روس کے ساتھ تعلقات پہلے سے زیادہ خراب ہو گئے ہیں - یورپ ایک خواب پریشاں بنا ہوا ہے - ہندوستان کے بارے میں اہم فیصلے کرنا ہیں - مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ میں ابتک سیاسیات میں محض اسلیے حصہ لے رہا ہوں کہ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں اپنے ملک کی اس عظیم پوزیشن کو جو اس نے لڑائی میں حاصل کی ہے - بیوقوفی کی وجہ اس سے بھی زیادہ فتح کے نشہ میں برباد ہونے سے بچاؤں -

مسٹر چرچل کے بعد مسٹر ایٹلی نے تقریر کی انھوں نے غیر ملکی تعلقات کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی تعلقات کے بارے میں مسٹر چرچل نے جو کچھ فرمایا ہے - اس سے ان ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات پر اچھا اثر نہیں پڑتا - میں ان سے کہوں گا کہ ان کو اس قسم کی لغویات سے پرہیز کرنا چاہیئے - لام بندی کی سست رفتار کے بارے میں مسٹر ایٹلی نے کہا کہ حکومت عمر و ملازمت کی مدت کی بنا پر شاہی

ہوئی اسکیم کے مطابق لام شکنی کر رہی ہے جس کی پہلی جنگ کے بعد خود مسٹر چرچل نے حمایت کی تھی - یہ بڑا خطرناک اور مشکل مسئلہ ہے اور اس کے خطرات کو مسٹر چرچل سے زیادہ کوئی نہیں جانتا

مسٹر چرچل کی تقریر

مسٹر چرچل نے مسٹر ہربرٹ موریسن لارڈ پریسیڈنٹ [illegible] کاؤنسل کا رد شروع سے کر [illegible] پہونچانا اور مستقل کرتا ہے جس پر [illegible] پارلیمنٹ میں بھاری اکثریت حاصل کر لی ہے - لیکن تاہم وہ نصف قوم کے نمائندے ہیں اور وہ جلد ہی پارلیمنٹ کے باہر ایک بڑی اکثریت کی نمائندگی کریں گے -

مسٹر چرچل مزید کہا کہ پارلیمنٹ میں اپنے سرکردہ لیڈروں اور اپنی جارحانہ پالیسی کے ذریعہ گورنمنٹ جان بوجھ کر اختلاف کی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو ملک اس وقت موجود ہے - ان کے طریقے اشتعال انگیز ہیں مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ سیاسی اختلافات بڑھ کر حکومت قوم کو کمزور کر رہی ہے - حکومت کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ مختلف پارٹیوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تال میل پیدا کرے - اگر حکومت نے برطانیہ کو ایک سوشلسٹ اسٹیٹ میں تبدیل کرنیکی کوشش کی تو ملک میں تباہی و بربادی کا دور شروع ہو جائیگا یہ تا پو آبادی کے ۳/۴ حصہ کا بھی گذارہ نہیں کر سکیگا

اودے پور - ۷ - دسمبر - پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا ریاستی پرجا کانفرنس کی صدارت قبول کر لی ہے یہ کانفرنس بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء بمقام اودے پور ہوگی -

[illegible] ہندوستان کو ہر سال [illegible] مزید غلہ

[illegible] ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہے [illegible] کی تعداد [illegible]

[illegible] بے غوری

سے بھرنے کے سبب ضائع جاتا ہے - گویا سیل، چوہوں اور کیڑوں کے ہاتھوں ہندوستان کا ہر شخص ہر سال ۸ سیر غلے سے محروم ہو جاتا ہے - ہم سب غلہ بھرنے کے حسب ذیل معقول اور موثر اصولوں پر عمل کریں تو اس کی روک تھام ہو سکتی ہے اور یقیناً ہونی چاہیئے -

یہ ضرور کیجیے

بھرنے سے پہلے تمام غلے کو صاف کر لیجئے اور سکھا لیجئے -
غلہ صاف ستھرے گوداموں میں بھریئے - دیواروں اور فرش کو خوب جھاڑ لیجئے - دیواروں پر سفیدی کیجئے - غلہ بھرنے سے پہلے دیواروں اور فرش میں جتنی درزیں ہوں سب بند کر دیجئے
غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں پانی نہ جا سکے -
غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں چوہے نہ پہنچ سکیں -
بِلوں کو سیمنٹ اور کانچ کے ٹکڑوں سے بھر دیجئے -
موریوں کے منہ پر تاروں کی جالیاں لگا دیجئے - دروازوں کے پٹ جم کر بند ہونے چاہئیں -
جہاں تک ممکن ہو غلے کو ڈھیر کی شکل میں بھریئے - اگر بوریوں میں رکھیں تو خیال رکھیے کہ بوریاں صاف ہوں - فرش سے اوپر اٹھی رہیں اور دیوار سے نہ چھوئیں -

غلے کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہیئے اور کھلے دنوں میں روشن دان کھول دیجئے تاکہ ہوا اور روشنی پہنچتی رہے -

یہ مت کیجیے

اچھے اناج کو گندے گودام یا گندی بوریوں میں یا گھن کھائے غلے کے پاس نہ رکھیے -
غلے کو سیلی ہوئی حالت میں نہ بھریئے -
گوداموں کے اندر یا قریب بانس، کوڑا کرکٹ، پرانی بوریاں، میلے کچیلے فرش، بوریئے وغیرہ نہ رہنے پائیں -
غلے کو گوداموں کے قریب مت صاف کیجئے -
غلے کو بوریوں کے اندر خشک آب و ہوا میں ۴ مہینے سے زیادہ اور مرطوب آب و ہوا میں ۳ مہینے سے زیادہ مت رکھیے -
غلہ کھلے ہوئے ریلوے پلیٹ فارموں پر نہ پڑا رہے -

خوراک بچایئے - ملک کی سیوا کیجئے

فوڈ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا - نئی دہلی نے شائع کیا -

جاپان کے سابق وزیر اعظم پرنس کنوئی کی گرفتاری کا حکم

ٹوکیو - ۶ - دسمبر - جنرل میکارتھر نے آج پرنس کنوئے جو جاپان کے تین بار وزیر اعظم رہ چکے ہیں مارکوس کوچی کیڈو اور سات افسروں کو جنگی مجرم ہونے کے شبہ میں گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے - ان میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں - سنگو اوڈیٹ (ماہر اقتصادیات) ٹیکسٹو اوگا ماوس پریزیڈنٹ تمامی انڈسٹریز - اسکاوٹ ساتوچی مالک کارخانہ جات - جنرل ہیروشی اوشیما جو جرمنی میں جاپان کے سفیر تھے -

پرنس کنوئے کی گرفتاری کے حکم کی خبر ٹوکیو میں سنی ہی گئی تھی کہ اہل جاپان کو اچانک ایک نئے صدمہ کا شکار ہونا پڑا - کمیونسٹوں نے جنگی مجرموں کی ایک فہرست تیار کی ہے - اس میں ایک ہزار نام ہیں - جن میں شہنشاہ ہیرو ہیٹو اور ان کی ملکہ بھی شامل ہیں - جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم شیدی یارا نے کہا کہ انکی حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ اتحادیوں کی فہرست کے بارے میں نکتہ چینی کرے -

ESTD. 192-

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

عمل پر توحق بعزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲۸ 2/8/-
سہ ماہی ۱۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 42 NO. 51 | Cawnpore. Saturday 22 DECEMBER 1945

کانپور شنبہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۶ر محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

جلد ۴۲ نمبر ۵۱

ادبیات

سلام بروح حسین علیہ السلام

از سحر طراز حضرت مولانا ثاقب کانپوری

السّلام اے جانِ زہرا، روحِ حیدر السّلام
السّلام اے نازشِ دینِ پیمبر السّلام

السّلام اے خواجۂ عباس و قنبر السّلام
السّلام اے زینتِ محراب و ممبر السّلام

السّلام اے حامیٔ حق و صداقت السّلام
السّلام اے حسنِ ایثار و شہامت السّلام

السّلام اے دولتِ دیں، فخرِ ملت السّلام
السّلام اے عاشقِ ایمان و طاعت السّلام

السّلام اے نورِ لطجا، رہروِ راہِ ہدا
السّلام اے شاہِ دیں، اے سالکِ راہِ خدا

السّلام اے خلقِ اکمل، پیکرِ صبر و رضا
آج تک کرتی ہے تجھکو یاد خاکِ کربلا

گھر لٹایا تونے ناموسِ پیمبر کے لئے
سر کٹایا عظمتِ اللہ اکبر کے لئے

جب طلب ہونے لگا سرمایہ، محشر کے لئے
رکھ دیا دل تونے اپنا نوکِ خنجر کے لئے

تونے سینچا اپنے خون سے باغِ احمد اے حسین
کر رہے ہیں ناز تیری ذات پر بدر و حنین

کربلا کی سرزمیں پر جب اٹھا تھا شور و شین
کس قدر بےچین تھے تربت میں شاہِ مشرقین

آج تک روتی ہے تیرے واسطے نہرِ فرات
آج تک لرزش میں ہے اس واقعہ سے کائنات

آج تک نوحہ کناں ہے غم میں بزمِ ممکنات
آج تک ماتم میں ہے تیرے لئے رنگِ حیات

یک نظر کن سوئے ثاقب اے سوارِ ذوالجناح
ہست او در بزمِ عالم دل فگارِ ذوالجناح

دنیائے اسلام

فرانسیسی اور برطانی فوجیں شام چھوڑیں گی

لندن۔ ۱۳ر دسمبر۔ شام۔ لبنان اور مشرق قریب کے بارے میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان آج صبح لندن میں دستخط ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان سمجھوتوں کے مطابق یہ قرار پایا ہے کہ (۱) شام سے برطانی اور فرانسیسی فوجوں کی علحدگی اور پھر سے منظم کرنے کے نئے شرطوں پر مل کر مشورہ اور سمجھوتہ ہوگا (۲) مشرق قریب کے بارے میں برطانیہ اور فرانس مل کر ایک پالیسی اختیار کریں گے تاکہ باہمی اختلافات ختم ہو جائیں اور برطانی اور فرانسیسی مفاد کو نقصان نہ پہونچے اور برطانی فوجیں اس روز شام خالی کر دیں گی جس روز فرانسیسی فوج خالی کریں گی۔ کس روز شام خالی کیا جائے گا [illegible] فیصلہ فرانس اور برطانیہ کے فوجی ماہران کریں گے۔ فرانس اور برطانیہ کے فوجی معاہدہ کا یہ مقصد ہے [illegible] اور تمام مڈل ایسٹ کے تحفظ کا دارومدار اتحادی قوموں کے تحفظ پر منحصر ہے۔

سیاسی سمجھوتہ باہمی مشورہ کا سمجھوتہ ہے۔ دونوں حکومتوں نے یہ طے کیا ہے کہ مڈل ایسٹ سے جن میں مصر، فلسطین، ٹرانسجارڈینیا، سعودی عرب، عراق، شام اور لبنان شامل ہیں تعلق رکھنے والے تمام مسائل پر وہ ایک دوسرے کی امداد کریں گی۔ فرانس اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ پر پیرس میں زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔

آذربائی جان ایران کے ہاتھ سے نکل گیا

طہران۔ ۱۴ر دسمبر۔ صوبہ آذربائی جان کے سب سے بڑے شہر تبریز پر باغیوں کا قبضہ ہونے ہی والا ہے۔ یہ ہے وہ خبر جو ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے آج دی۔ اس خبر میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ تبریز میں ایرانی فوج کو باغی فوجوں نے بالکل گھیر لیا ہے اور طہران سے اس حکم کے انتظار میں ہے کہ ہتھیار ڈالدے یا لڑے۔ یہ اعلان تبریز سے ایرانی گورنر مرتضیٰ قلی خاں بیت کے آنے کے فوراً ہی بعد کیا گیا۔ وہ آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز وہاں پہونچے۔ گورنر بیت نے کہا کہ مجھے باغی لیڈروں نے تبریز چھوڑنے پر مجبور کر دیا آذربائی جان ایران کے ہاتھ سے بالکل نکل گیا ہے۔

روسی فوج نے ایرانی فوج کو اتری علاقہ میں جانے سے بالکل روک دیا ہے۔ وہ فوجیں کل طہران واپس آگئی ہیں۔ جنرل ذرما چاشتی کمانڈر ایرانی فوج نے کہا کہ ڈیموکریٹ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے بہت جلدی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے جو خبریں ملی تھیں ان میں بتلایا گیا تھا کہ آذربائی جان کی ڈیموکریٹک گورنمنٹ نے حکومت خود مختاری کا مطالبہ کیا ہے کہ اس کو اسکولوں میں ترکی زبان پڑھانے اور اپنی کیبنٹ منتخب کرنے کا اختیار حاصل ہو اور وہ خود ٹیکس جمع کر سکے۔ انھوں نے ایرانی فوجوں کو تین شہروں میں گھیر لیا ہے۔ آذربائی جان ریل کے ذریعہ روس سے ملا ہوا ہے مگر ایران کے ساتھ اس کا تعلق ہو چکا ہے۔

حکومت ایران کی درخواست

طہران۔ ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے حکومت برطانیہ، حکومت امریکہ اور حکومت روس کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں درخواست کی ہے کہ تین بڑے وزیروں کی کانفرنس میں جب ایران کا معاملہ پیش ہو تو اس موقع پر حکومت ایران کو بھی نمایندگی کا موقع دیا جائے۔ یہ درخواست تین طاقتوں کے معاہدہ کی ایک کلاز پر مبنی ہے۔

وزیر اعظم ایران نے پارلیمنٹ میں یہ بیان کیا کہ وہ ایران کے وزیر خارجہ ماسکو ہمراہ براہ راست بات چیت کرنے کیلئے جائیں گے۔ تین بڑے وزیروں کی کانفرنس کے اعلان سے پہلے کیا تھا۔ طہران میں امریکہ کے سفیر مسٹر مرے کی علالت کی وجہ سے نائب سفیر مسٹر جان جارنگن ماسکو جائیں گے۔

مسٹر جارنگن حال ہی میں تبریز گئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں آذربائی جان کے گورنر اور ڈیموکریٹ لیڈروں کے درمیان میٹنگ ہوئی ہے۔

ترکی آزادی پر حملہ کا پوری طاقت سے مقابلہ کرے گا

لندن ۱۴ر دسمبر۔ ترکی وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو نے کل اس عزم کو دوبارہ دہرایا کہ اگر ترکی آزادی کو ضرب پہونچانے کی کوشش کی گئی تو وہ پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کریگا۔ یہ خبر انقرہ سے ”ایوننگ سٹنڈرڈ“ کے نامہ نگار نے دی ہے۔ ترکی کے وزیر اعظم نے ماسکو ریڈیو کے لگائے ہوئے ان الزاموں کو غلط بتلایا کہ ترکی ایک فاسسٹ اسٹیٹ بن گئی ہے۔ ترکی کے وزیر اعظم نے کہا کہ ترکی امریکہ برطانیہ سے زیادہ فاسسٹ نہیں ہے۔ حکومت ترکی لفظ ”فاسسٹ“ کے وجود میں آنے سے پہلے سے قائم ہے۔ استنبول میں روس کے خلاف مظاہرہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ مظاہرے حکام کے اشارہ پر نہیں کئے گئے بلکہ لوگوں نے اپنی مرضی سے کئے۔

سبدِ گل

[illegible] ہندوستان [illegible] لڑکیاں اور [illegible] جس طرح خود کو مغربی [illegible] کا دلدادہ بنا کر مضحکہ خیز حرکتیں کر رہی ہیں اس [illegible] شاید آپ کو یہ خیال ہو گا کہ اس زہر کا اثر جسے [illegible] تہذیب کہا جاتا ہے [illegible] نوخیز اور کچے دماغوں [illegible] ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان اب مغرب کی تقلید کے رستے پر اس قدر تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی طرح اس ملک میں بھی بڈھے بڑھیوں کو تہذیب یافتہ رہنے کا زکام ہونے لگا ہے۔

مدراس کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں ایک بڑی بی رہا کرتی تھیں جن کو شوہر کو اس دنیا سے سدھارے کافی عرصہ ہو چکا تھا۔ چونکہ بڑی بی خاموشی اور سکون کے ساتھ زندگی کا دورِ خزاں گذار رہی تھیں اس لئے عام طور سے یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ اب ان کے مطالبات جوانی ختم ہو چکے ہیں لیکن دفعتاً ان بڑی بی کو تہذیب کی ہوا زدگی ہوئی اور آپ نے اپنے بڑھاپے کو جوانی کی اوڑھنی اڑھاتے ہوئے بال ترشوا کر سایہ پہننا شروع کر دیا۔ خیال کیا گیا کہ بعض مردوں اور عورتوں کو بڑھاپے میں جوانوں کو پہنتے اوڑھتے دیکھ کر ارمان پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان بڑی بی کے دل میں بھی اپنی پیری پر جوانی کا غازہ ملنے کی ترنگ اٹھی ہے۔ مگر اس مدراسی بڑھیا نے اس کے بعد جو قدم اٹھایا اس سے لوگ حیران رہ گئے ہیں آپ نے مرحوم شوہر کی جائداد فروخت کر کے رقم اکٹھی کرنے کے بعد ایک مقامی اخبار میں یہ اعلان کرا دیا کہ جو نوجوان مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہو گا یہ رقم میں اس کے نام کر دوں گی

ان بڑی بی کو نئی تہذیب کی ہوا لگنے سے کسی نوجوان دولہا کی دلہن بننے کا جو ارمان پیدا ہو گیا ہے اس کی دلچسپ داستان سننے کے بعد آپ کو ان بڑے میاں کا حال بھی سننا چاہیئے جو اپنی بڑی بی کے ساتھ اچھے خاصے زندگی بسر کر رہے تھے مگر دفعتاً آپ نئی تہذیب کے پرستار بن کر کلبوں میں جانے اور شوخ و شنگ نوخیز حسینوں کو دوپہ چڑانے لگے۔ آپ کی پیرانہ سال شریک زندگی کو آپ کی یہ بات بری تو معلوم ہوئی مگر وہ بیچاری کیا کر سکتی تھی۔ بڈھے کو جو بڑھیس اچھلا تھا اس کی تسکین کا سامان اب اس کے پاس کہاں تھا۔ لیکن اکثر بڑے میاں کے اس اعلان کو سن کر ان کی بڑی بی اور پاس پڑوس کے لوگ حیران و ششدر رہ گئے کہ آپ دوبارہ جوان بنتے ہوئے ایک بت طناز کو اپنی دولہن بنانے والے ہیں جس کی عمر ناخدا صرف پندرہ برس کی ہے۔ بڑے میاں کے اچھے خاصے انسان ہونے کے باوجود دفعتاً صاحب بہادر بن کر ایک نوخیز حسینہ سے شادی رچانے کے اس اعلان سے سب دنگ ہیں مگر آپ ہیں کہ دوبارہ جوان بن کر ایک جوان بیٹی سے آغوش گرمانے کے لئے بیقرار ہیں اور ہر قسم کی مخالفت برداشت کرتے ہوئے نئی شادی کرنے پر ضد کر رہے ہیں۔

ایک بڑے میاں اور ایک بڑی بی کے مہذب بننے کے بعد جوان جوڑی دار تلاش کرنے کے ان واقعات سے آپ کو بہت لطف محسوس ہوا ہو گا اب ذرا یہ بھی سن لیجئے کہ جنوبی ہند کے ایک مقام پر آجکل ایک بڑے میاں اور بڑی بی کے طلاق کی خبر سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے ان دونوں نے ایکدوسرے سے اس بنا پر علیحدگی اختیار کر لی ہے کہ بڑے میاں ایک خوبرو لونڈیا پر مرمٹے ہیں جبکہ بڑی بی ایک بانکے سجیلے اپ ٹو ڈیٹ جوان پر ریجھ گئی ہیں اور زندگی کی فصل خزاں میں بہار عشق کا مزہ اٹھانے کے لئے انہوں نے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے اپنے دلوں کی لگی بجھانے کا ارادہ کر لیا ہے *

— واشنگٹن ۱۷ دسمبر۔ امریکی سپریم کورٹ نے جنرل یاماشیتا کی جو لایا کے شیر کے نام سے مشہور ہے پھانسی رد کر دی ہے۔

ادبِ لطیف

احساسات

(جناب قمر رضا صاحب قمر لکھنوی)

تم کہتے ہو وقت [illegible] لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

حالانکہ وقت لامحدود ہے اور تم جب [illegible] چھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں، عمر دو روزہ ہے اس لئے اسے مسجدوں میں معتکف ہو کر گذار دینا چاہیئے نمازوں میں ختم کر دینا چاہیئے اور دنیا سے تعلق منقطع کر کے عقبیٰ کا سامان کرنا چاہیئے، میں کتا ہوں نمازیں پڑھو مگر تلوار کو نہ بھولو کیوں کہ تیروں کی بوچھاروں میں نماز گذاری کرنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں،

عمل پسند وقت کی کمی کا کبھی بہانہ نہیں کرتے،

یاد رکھو اس جنگ میں جس کا نام زندگی ہے اچھائی کام نہیں آتی، طاقت کام آتی ہے اقوام و ملل کی قسمتوں کا فیصلہ انصاف نہیں کرتا بلکہ تلوار کرتی ہے۔ نیک بنو، نیک بننا اچھی چیز ہے مگر یہ بھولو کہ تم کو طاقت بھی درکار ہے کیونکہ طاقت ہی تم کو ان رہزنوں سے بچا سکتی ہے جو تمہاری نیکی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

تم سکون چاہتے ہو اس لئے کہ اس میں عافیت ہے، میں جنگ چاہتا ہوں اس لئے کہ وہ ایک نظام کی خالق ہوتی ہے۔

تم امن چاہتے ہو تاکہ تمہارا موجودہ نظام معاشرت باقی رہے، میں امن کی تاراجی کا خواہاں ہوں تاکہ یہ پرانہ معاشرتی نظام جس میں سرمایہ دار غریب کو لوٹتا ہے۔

راہبر رہزنی کے فرائض انجام دیتا ہے، مولوی مذہب کے نام جاہلوں کو بے وقوف بناتا ہے مٹ جائے فنا ہو جائے اور آگ کی لپٹیں اسے جلا کر بھسم کر ڈالیں،

بیدار ہو اے انسان! اب عافیت کوشی کا وقت نہیں تلوار سے، میدان میں نکل، انقلاب کا نعرہ بلند کر اور اس دنیا کو بدل ڈال،

جاوا میں ایک اور گاؤں خاکستر

لندن ۱۶ دسمبر۔ میلبورن ریڈیو کا بیان ہے کہ جاوا میں برطانی فوجوں کو مزید کمک پہونچ گئی ہے۔ وہاں پر اتحادی فوجوں نے ایک اور گاؤں کو خاکستر کر دیا ہے کیونکہ وہاں کے باشندوں نے گھات لگا کر برابر حملے کئے گھات لگا کر حملے اس وقت شروع ہوئے جبکہ اتحادی فوجوں نے بیوئنزرگ میں جو بٹاویا سے چالیس میل دور ہے۔ ایک اڈہ قایم کرنے کی کوشش کی۔ جب برطانی فوجوں نے بیوئنزرگ پر قبضہ کر لیا تو ٹیلیفون کی لائن خراب ہو گئی۔ ایک ہفتہ کے ہنگامے کے بعد بنڈونگ میں اب امن قایم ہو گیا ہے۔ ہندوستانی فوجوں کو یہاں مزید کمک پہونچ گئی ہے۔ سمارنگ میں انڈونیشین انتہا پسند ابھی تک سرگرم ہیں۔ برطانی توپوں اور جنگی جہازوں کی توپوں نے شہر کے مشرقی حصہ پر گولہ باری کی۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی اور پنڈت کیشو دیال مالویہ سخت زخمی

لکھنؤ ۱۷ دسمبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر یو۔پی اور پنڈت کیشو دیو مالوی جنرل سکرٹری یو۔پی صوبہ کانگریس کمیٹی کی موٹر کار آج صبح لکھنؤ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک حادثہ پیش آیا جس میں دونوں حضرات کے سخت چوٹیں آئیں اور انہیں حالت بیہوشی میں لکھنؤ پہنچایا گیا۔ موٹر کے ڈرائیور کی حالت نازک ہے اسے بہت سخت چوٹیں آئی ہیں۔

آزاد ہند فوج ریلیف فنڈ

الہ آباد ۱۶ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ کچھ اعلیٰ فوج کے افسران نے چار سو پچیس روپے کا چیک امرت بازار پتریکا کے آزاد ہند فوج فنڈ میں آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کے ریلیف کیلئے بھیجا ہے۔

عالمِ نسواں

[illegible]ریا [illegible] موت [illegible] کی آغوش میں

لڑکیوں کو مار ڈالنے کی [illegible] جاری تھی [illegible] گ [illegible] [illegible] گجرات، راجپوتانہ علاقہ سندھ کچھ بلوچستان وغیرہ [illegible] ہوا کرتا تھا۔ سب سے پہلے مسٹر ڈنکن گورنر ۱۷۸۹ء میں اس رسم بد کا پتہ لگا اور اس نے گورنمنٹ کو آگاہ کیا۔

ذیل کی اقوام اس رسم بد کا شکار تھیں:—

جاٹ جے پور، اور جودھ پور کے راٹھور راجپوت کچھ کے بھر نجر راجپوت، راجکمار قوم، گنجام سورا، ہنگری کے ٹوڈا میں تقریباً ۵ ہزار سال سے یہ رسم بد جاری تھی اور صرف علاقہ کچھ اور گجرات کاٹھیاواڑ میں ۳۰ ہزار لڑکیاں سالانہ ہلاک ہو جاتی تھیں، مارکوئیس ولزلی کے دوران میں یہ قانون رائج کیا گیا۔ کہ جو شخص بچے کو ہلاک کرے گا وہ قانوناً سخت سزا کا مستوجب ہو گا۔ اس قانون سے تخفیف ضرور ہوئی۔ پھر رفتہ رفتہ قانون سخت ہوتا گیا اور یہ رسم گھٹتی گئی جب انگریزی کمپنی نے پنجاب فتح کر لیا تو امرتسر میں ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں پنجاب کے سربرآوردہ سردار شامل ہوئے اور ان سرداروں سے لڑکیوں کے ہلاک کرنے سبب پوچھا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ لڑکی کی شادی پر اس قدر روپیہ خرچ ہو جاتا ہے کہ تمام عمر میں وہ قرضہ ادا نہیں ہوتا کیوں کہ شادی کا جہیز بہت زیادہ ہوتا،

جب مسٹر ہیوبرٹ کو اس رسم کے متعلق دیکھ بھال کرنے کے لئے بھیجا گیا تو انھوں نے جا کر دیکھا کہ اکثر راجپوت سرداروں کے مکانوں میں بڑے گڑھے اور خشک تالاب بچوں کی کھوپڑیوں اور ہڈیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اس رپورٹ پر گورنمنٹ کو قانون اور بھی سخت کرنا پڑا۔ چنانچہ علاقہ کچھ میں راؤ صاحب کی کوششوں سے اس رسم کو بہت زوال ہے۔ جیریجہ راجپوتوں نے اسے بہت کچھ حد تک چھوڑ دیا۔ مقام پور بھی کاٹنا میں اور گجرات کی قوم لگھی میں بڑی ہی کامیابی حاصل ہوئی۔

۱۸۴۰ء میں ۵۱ گاؤں کے ۵۰۴ خاندانوں میں صرف ۳ لڑکیاں زندہ تھیں اور ۱۸۴۳ء مین پوری کے چوہان راجپوتوں میں ایک بھی لڑکی نہ تھی۔ لیکن ۱۸۶۴ء میں ۱۲۸ چوہان لڑکیاں زندہ موجود تھیں جو انگریزی قانون کی بدولت رہ گئیں۔

مارچ ۱۸۷۰ء میں قانون اور سخت ہو گیا اور ہر ایک گاؤں کا مکھیا اور چوکیدار ذمہ دار ٹھہرایا گیا کہ کوئی واقعہ ایسا نہ ہو۔ ہر ایک گاؤں میں ایک رجسٹر کھولا گیا جس میں ہر ایک کنبہ کے متعلق شادی، پیدائش اور موت کے واقعات درج کئے جاتے تھے۔ دیوان کو بھی پیدائش کے متعلق سخت تاکید تھی کہ ہر واقعہ کی رپورٹ کو پولیس میں پہونچائیں۔ اگر کسی گاؤں میں لڑکیوں کی تعداد سطاً ۴۰ فیصدی سے کم ہوتی ہے تو وہاں کے ذمہ دار اصحاب کو قصور دار ٹھہرایا جاتا تھا۔ غرض رفتہ رفتہ دختر کشی اور بچوں کی قربانی ۷۵ فیصدی گھٹ گئی۔

---

* آواز بھی ایک فطری عطیہ ہے یہ اکتساب سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو درد اور سوز و ساز ایک فطری خوش گلو میں ہوتا ہے وہ اس میں نہیں ہوتا جس نے اکتساب سے یہ دولت حاصل کی ہے وہ تمام چیزیں جو تندرستی اور صحت کے لئے مفید ہیں آواز کی حفاظت میں بھی نمایاں حصہ رکھتی ہیں، فلم ایکٹرسوں کو چاہیئے کہ جہاں وہ اپنے حسن و جمال کی حفاظت کریں وہاں اپنی آواز کو قائم رکھنے میں غفلت نہ کریں۔

یورپ کی ایکٹرسوں میں آواز کی بڑی اہمیت ہے۔ وہ اس کی نگہداشت میں ہر ممکن کوشش کرتی ہیں، یہ معلوم ہو کر تعجب ہو گا کہ وہاں ایکٹریس اپنی آواز کا بیمہ بھی کراتی ہیں اور وہ بیمہ بھی معمولی رقموں کا نہیں ہوتا بلکہ اس کی رقم لاکھوں روپیہ تک ہوتی ہے۔

بچوں کی دنیا

گدھے کی کہانی!

(از جناب مسٹر امتیاز بٹ [illegible] گجرات)

ایک دفعہ ایک گدھا [illegible] سے بھاگ کر کسی ایسے جنگل میں چلا گیا [illegible] تھے۔ وہاں ہونکا اُس [illegible] کر دیا [illegible] کو ایک شیر آ[illegible] پہلے کبھی گدھا نہ د[illegible] گیا اور کہا "مہربانی کر کے بتاؤ کہ تم کون ہو؟" گدھے نے کہا "میں شیروں کا بادشاہ" شیر ذرا سہم گیا اور اس کے ساتھ دوست بن کر رہنے کا وعدہ [illegible]۔

ایک دن شیر نے گدھے کو اپنے وطن [illegible] کو کہا۔ چنانچہ دونوں اکٹھے چل پڑے تھوڑی دیر کے بعد ایک ندی پر پہونچے۔ شیر تو ایک ہی جست میں ندی کے پار ہو گیا۔ لیکن گدھا آہستہ آہستہ پانی میں سے گزرا اور بڑی مشکل سے پار اترا۔ شیر نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور کہا تم بہت اچھے تیراک نہیں۔ گدھے نے جواب دیا۔ یہ بات نہیں۔ میں نے دُم کے ذریعہ ایک بڑی مچھلی پکڑی تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ تم جلدی میں ہو اس لئے میں نے اُسے وہیں چھوڑ دیا۔

شیر اس جواب سے مطمئن ہو گیا اور آگے چل پڑے ایک دیوار کے قریب پہونچے۔ شیر چھلانگ مار کر آسانی سے دیوار پھاند گیا۔ لیکن گدھا اپنی اگلی ٹانگیں آگے اور پچھلی ٹانگیں پیچھے کر کے لٹکا رہا۔ شیر نے کہا۔ ارے! یہ تم کیا کر رہے ہو؟ گدھے نے جواب دیا۔ میں اپنا وزن کر رہا تھا کہ آیا میرا اگلا حصہ پچھلے حصے سے بھاری ہے یا کم۔ شیر کو اس بات کا یقین نہ آیا اور گدھے سے کہا کہ تم بہت کمزور جانور ہو۔ میں تم سے ضرور لڑوں گا۔ گدھے نے جواب دیا۔ بڑی خوشی سے آپ میرے ساتھ لڑیں۔ لیکن آؤ پہلے [illegible] [illegible] میں ہمت ہے تو اس دیوار کو گرا دو۔ نہیں تو میں گراتا ہوں۔ شیر نے اپنی طاقت دکھانے کے لئے اس دیوار کو گرانے کی کوشش کی۔ لیکن جلد ہی رک گیا اور اپنے زخموں کو چاٹنے لگا۔ گدھے نے دیوار کی طرف پیٹھ کر کے دولتیاں جھاڑنی شروع کیں اور دیوار کو گرا دیا۔

شیر دیکھ کر چلایا۔ میرے دوست! واقعی تم طاقت ور ہو۔ میرے ساتھ آؤ میں تمہیں شیروں کا بادشاہ بناتا ہوں۔ شیر نے اپنے وطن پہونچ کر تمام قوم کو بلایا اور گدھے کو شیروں کا بادشاہ بنا دیا۔

(تعلیم و تربیت)

---

* ہمارے خیال میں ایکٹریسوں کے حسن و شباب پر سب سے زیادہ اثر اس چیز سے ہوتا ہے کہ وہ بُری صحبت میں پڑ کر شراب کی بھی عادی ہو جاتی ہیں اور اس میں مبتلا ہو کر وہ قبل از وقت اپنی دولت حسن کو کھو بیٹھتی ہیں اور بعض اوقات یہ اپنی دولت حسن کو بے اعتدالیوں سے کھو کر خطرناک بیماریوں کو بھی شکار ہو جاتی ہیں۔

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بعض ایکٹریسیں مسلسل کام کرتی ہیں اور سال میں کسی وقت آرام نہیں لیتیں۔ آرام ہی وہ چیز ہے۔ جو ان کے حسن، ان کی صحت کی بقا کے لئے ضروری ہے ہم ہندوستان کی ایکٹریسوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی صحت، تندرستی حسن و جمال کی حفاظت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں اور اس کی حفاظت کے لئے وہ تمام ذرائع استعمال کریں جو اس کے لئے مفید ہو سکتی ہیں، حسن و جمال کے بعد ایکٹریسوں کے لئے آواز بھی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے اس کی حفاظت ہمارے خیال میں اس سے بھی ضروری ہے کیونکہ آجکل موسیقی اس قدر عام پسند ہوئی ہے کہ کوئی تصویر اس کے بغیر کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ عوام تو اس کے بغیر کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ عوام تو اس کے اس قدر دلدادہ ہیں کہ وہ ان تصویروں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے جن میں سُریلے گانے اور دلکش موسیقی نہ ہو اور حقیقت یہ ہے کہ موسیقی میں جاذبیت کی تمام خوبیاں موسیقی موجود ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جن ایکٹریسوں کی آواز اچھی نہیں وہ اگرچہ فنی اعتبار سے ممتاز جگہ لیتی ہیں لیکن ان کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہوتی جو ایک خوش گلو ایکٹریس کو حاصل ہوتی ہے *

پردۂ فلم

ایکٹریسوں کی مقبولیت میں آواز کی اہمیت!

از جناب رشید طلعت صاحب

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک صنف نازک کا [illegible] بنی نوع انسان کی توجہ کا مرکز رہا ہے اس زمانہ [illegible] انسان ترقی کے ابتدائی دور میں تھا اور اس وقت جب وہ ترقی کے معراج کمال تک پہونچ گیا ہے عورت کے حسن و شباب کی سحر کاری لوگوں کے دلوں کو مسحور کرنے میں وہی درجہ رکھتی ہے جو پہلے رکھتی تھی،

دنیا میں بڑے بڑے انقلاب اور تبدیلیاں ہوئیں بہت سی چیزیں امتداد زمانہ کے ہاتھوں تباہ اور برباد ہوئیں لیکن یہ اپنی جگہ جوں کی توں قائم ہے اس میں ابھی تک وہی جاذبیت اور کشش موجود ہے جو ہزاروں سال پہلے تھی، اسی کشش اور جاذبیت کا نتیجہ تھا کہ دنیا کے تمام ادبوں میں جس عنوان پر بہترین شاعری اور انشا نگاروں نے طبیعت کی جولانیاں دکھائی ہیں۔ وہ عورت کا حسن ہی تھا اور اس پر بھی کیا موقوف ہے تمام فنون لطیفہ کا محور عورت کا حسن و شباب ہے،

مصوری اور نقاشی کو لیجئے:۔

اس کے ماہروں نے بھی جہاں اپنے کمال کی نمائش کی ہے وہ عورتوں ہی کے مجسمہ اور ان کی دلکش تصویریں بنانے میں اپنی تمام فنی طاقتوں کو صرف کیا ہے۔

سنگتراش بھی جب اپنے فن کی نمائش کرتا ہے عورت ہی کو اس کے لئے انتخاب کرتا ہے۔

بہت سے مذہبی قصے اور روایتیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی فرشتوں اور دیوتاؤں نے بھی [illegible] حسن و شباب کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔

ترقی کے ابتدائی دور میں یونانیوں نے سنگتراشی اور شاعری میں جو ترقی کی وہ محتاج بیان نہیں، ان کے بنائے ہوئے مجسمے اور ان کا ادب بھی عورت ہی کے حسن و جمال کی تعریف سے مالا مال نظر آتا ہے، یونان کے شہرۂ آفاق شاعر ہومر کی شاعری بھی عورت کے حسن و جمال کی سحر کاریوں کی رہین منت ہے۔

اس جذبۂ انسانیت کے ماتحت ہم بلا خوف و تردید کہہ سکتے ہیں کہ حسن ایکٹریسوں کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ پردۂ سیمیں پر آتی ہیں اور لوگوں کے سامنے خود کو پیش کرتی ہیں۔

اگر ایکٹریس فنی نقطۂ نظر سے کتنی بھی کامل کیوں نہیں لیکن حسن و جمال کے بغیر وہ عام اور خاص لوگوں میں مقبولیت حاصل نہیں کر سکتیں،

اس قسم کی مثالیں ہمیں بہت کم ملیں گی جس میں کسی بدصورت ایکٹریس نے صرف اپنے کمال فن کی وجہ سے مقبولیت حاصل کی ہو،

یورپی ملکوں کی ایکٹریسیں اپنے حسن و جمال کی حفاظت میں غیر معمولی کوشش کرتی ہیں اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوتی ہیں وہ اسے برقرار رکھنے کے لئے وہ تمام طریقے استعمال کرتی ہیں جو موجودہ ترقی کے لئے نکالے گئے ہیں وہ اسے قائم رکھنے کے لئے سنگار وغیرہ کی چیزوں ہی کا استعمال نہیں کرتیں بلکہ جسمانی ورزش سے بھی خود کو جاذب نظر بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حسن ایک عطیہ فطری ہے بناؤ سنگار یا بیرونی زینت سے اس میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا لیکن اس سے یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ کہ فطری حسن جلد زوال پذیر نہیں ہوتا، اور اس کی سحر کاریاں دیر تک قائم رہتی ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی فلم ایکٹرسوں کا حسن بہت جلد ختم ہو جاتا ہے اور بہت تھوڑی مدت میں اُسے کھو بیٹھتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے لئے فلمی دنیا میں کوئی جگہ نہیں رہتی اور وہ اس سے کنارہ کش ہو کر گوشۂ گمنامی اختیار کر لیتی ہیں ہندوستان کی فلمی ایکٹرسوں کے حسن کے زوال پذیر ہونے کی کئی وجہ ہو سکتے ہیں لیکن ہم یہاں بعض اہم وجوہ پر جن کو ان کے زوال حسن میں بڑا دخل حاصل ہے روشنی ڈالتے ہیں۔ *

اپنی پچھلی روایات کو انہیں پھر زندہ کرنا ہے اور دکھا دینا ہے کہ مسلمان کبھی اپنے ضمیر کی آواز کو سرمایہ [illegible]
بدنما دھبہ نہیں بننا چاہتا ہے۔ صوبائی الکشن میں انہیں اپنے ووٹ آزادی کے ساتھ سمجھ بوجھ [illegible]
انہیں اس الکشن میں اپنی متحدہ طاقت کا مظاہرہ کرنا ہے اور یہ دکھا دینا ہے کہ غریب مسلمان اب سرمایہ داروں کے دھوکے میں آکر حکومت کے قدم مضبوط نہیں کر سکتے۔

ہند چینی میں برطانی اور فرانسیسی فوجوں کا زبردست حملہ

لندن۔ ۱۷ دسمبر۔ "ڈیلی میل" کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ برطانی اور فرانسیسی نے تازہ کمک پہونچنے پر فرانسیسی ہند چینی میں بہت بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائی شروع کر دی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ اتوار کو دن نکلنے سے پہلے برطانی ہوائی جہازوں نے ۲۵، ۲۵ پونڈ والے بم برسائے جس سے سیگاؤں کے ہوٹلوں کے دروازے اور کھڑکیاں ہل گئیں۔ یہ فوجی کارروائی اس بنا پر شروع کی گئی کہ دہشت انگیزوں کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں یہ کارروائی سیگاؤں کے اتر میں جاری ہے۔ فرانسیسی فوج سپٹ فائر قسم کے ہوائی جہازوں سے کام لے رہی ہے۔ جس علاقہ میں اس وقت کارروائی ہو رہی ہے وہ دلدلی علاقہ ہے اور یہاں انامی دہشت انگیز آسانی پناہ لے سکتے ہیں۔
ایک سرکاری اینگلو فرینچ بیان میں کہا گیا ہے کہ ناموکے ٹاپوپر باغیوں کے گڑھ کو ہندوستانی فوجوں نے روند ڈالا ہے یہاں سے باغی فرانسیسی، برطانی اور ہندوستانی فوجوں پر حملہ کیا کرتے تھے۔ باغیوں نے مقابلہ کیا اور ان کو جانی نقصان پہونچا۔ تقریباً ۸ سو اشخاص شبہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ ہمارے جو سامان ہاتھ لگا ہے اس میں ہتھ گولے، گولہ بارود، پرنٹنگ پریس اور تین بھاری مشین گنیں شامل ہیں۔

اخباری کاغذ کی صورتِ حال

نئی دہلی۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو حکومت ہند کے محکمہ صنعت و شہری رسد کے سکرٹری مسٹر ایچ ایم پٹیل نے نئی دہلی میں اخباری کاغذ کی مشاورتی کمیٹی کے ایک جلسہ میں صدارت کرتے ہوئے اخباری کاغذ کو محفوظ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ملک میں اخباری کاغذ کی فراہمی اور ذخیرہ کی صورت حال اور ۱۹۴۶ء میں درآمدوں کی توقعات پر بحث و مباحثہ ہوا۔ صدر نے کہا کہ وہ فیصلہ کرنے کی غرض سے پوری صورت حال پر نظر ثانی کریں گے کہ اخباروں کے موجودہ کوٹے میں کسی فوری ترمیم کی ضرورت ہے یا نہیں۔

[illegible] کو دیکھ کر میرے دل [illegible] آیا، دوڑ کر میں نے قدم بوسی حاصل کی، انہوں نے دعائیں دیں اور سر پر ہاتھ پھیرا میں نے خیریت مزاج نیز دیگر حالات معلوم کر کے تشریف لانے کی وجہ معلوم کی انہوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کملا کی شادی پروفیسر صاحب سے ہوئی ہے جو کہ یہاں کے کالج میں تعینات ہیں میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور میں نے فوراً کملا سے ملنے کی درخواست کی بڈھے منشی جی مجکو لے گئے کملا کا رنگ زرد تھا اور وہ مہینوں کی بیمار معلوم ہوتی شہر کی ہوا اس کو راس نہ آئی وہ یہاں کی فارغ البالی جو قطعی عارضی تھی پریشان تھی اس کو بجائے بجلی کے پنکھے کے نیم کے سایہ کی ضرورت تھی، میں نے کملا کی تندرستی کو دیکھ کر بے حد افسوس کیا لیکن منشی جی کو اس امر کی مبارکباد بھی دی کہ خدا نے آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کیا اور کملا کی شادی حسب منشا ہوئی اگرچہ یہ تمام الفاظ مصنوعی تھے اور رسمی تھے مگر کملا اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکی اس نے جواب دیا بھائی تم کیا کہتے ہو یہ تمام سبز باغ ہے کیا مجھ کو وہ فارغ البالی میسر ہے جو اپنے گھر پر تھی۔
میں کملا کی بات کا کوئی جواب نہیں دے سکا البتہ اس کا منھ حیرت سے دیکھ رہا تھا اور اس کی موجودہ و گذشتہ زندگی کا موازنہ کر رہا تھا۔

لیگی پریس کی دروغ بافیاں!

مسلم لیگ شاید اپنی پوری کوشش صرف کرنے کے بعد اب اس نتیجہ پر پہونچ گئی ہے کہ آزاد خیال مسلمانوں کو کسی طرح بھی ان کی راہ سے نہیں ہٹایا جا سکتا۔ اور اس لئے اُس نے اب یہ طے کیا ہے کہ لیگی اخباروں میں اس قسم کی خبریں اور مضامین شائع کرائے جائیں جن کو پڑھنے کے بعد قوم پرور مسلمانوں اور کانگرس کے درمیان ایک خلیج پیدا ہو چنانچہ ۱۲ دسمبر کے لیگی اخبار "تنویر" نے اپنے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قوم پرور مسلمانوں کو مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں جو شکست ہوئی ہے اُسے دیکھ کر کانگریس نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اُن سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قسم کی باتیں لیگی اخبارات کیوں لکھتے ہیں جو صحافتی شرافت کے بالکل خلاف ہیں۔ جھوٹ بولنے کو ہر مذہب و ملت نے بُرا سمجھا ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ لیگی پریس جھوٹ بولنے کو معیار شرافت سمجھ رہا ہے۔
"ڈان" میں بھی جو ایک انگریزی لیگی روزنامہ ہے اُسی قسم کی جھوٹ بات شائع کی ہے کہ بہار میں ہندو مہاسبھا کے مقابلہ میں کانگریس اور مسلم لیگ کے مقابلہ میں قوم پرور مسلمانوں کی شکست پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قوم پرور مسلمانوں کو بہار کی سیٹ لڑنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا گیا تھا۔
لیگی پریس اگر اسی قسم کے جھوٹ بولنے میں اپنی کامیابی کا راز مضمر سمجھتا ہے تو سمجھے۔ اور اس قسم کی حرکتوں پر خوش ہو۔ لیکن اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ جھوٹ کبھی پھولتا پھلتا نہیں اور اس سے جماعتیں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جایا کرتی ہیں۔

کانگریس جلسہ میں کانگریس کا جھنڈا
صدر کانگرس کا حکم

کانپور ۱۶ دسمبر۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے مولانا ابوالکلام آزاد صدر آل انڈیا کانگریس سے دریافت کیا تھا کہ مزدوروں کا جلسہ اگر کانگریس کے زیر اہتمام منعقد ہو تو اُس جلسہ میں کانگریس کے علاوہ مزدور وغیرہ کے جھنڈے بھی لہرائے جا سکتے ہیں یا نہیں۔
چنانچہ اس کے جواب میں صدر کانگریس نے ایک تار روانہ کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو کو مطلع کیا ہے کہ کانگریس کے زیر اہتمام کسی جلسہ میں صرف کانگریس ہی کا لہرایا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور جھنڈا لہرایا نہیں جا سکتا۔

جمعیتہ علماء ضلع کانپور

الکشن کے سلسلہ میں آزادی خواہ مسلمانوں کے خلاف لیگ والوں کی جانب سے زیادتی اور تشدد کی جو منظم کوشش شروع کی گئی ہے۔ اسکی مدافعت کے لئے جمعیۃ علماء ضلع کانپور کی از سر نو تنظیم کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔
۱۔ شعبہ نشر و اشاعت قایم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی جانب سے ہفتہ میں ایک بار ہینڈبل شائع کیا جائے گا۔ جس میں جمعیۃ علماء کے اغراض و مقاصد اور اس کی توضیح و تشریح ہو گی و نیز دیگر سیاسی مسائل پر جمعیۃ علماء ہند کی پالیسی کی روشنی میں بحث ہو گی۔ اس پمفلٹ کے اخراجات جمعیۃ علماء ضلع اراکین ہی برداشت کریں گے۔
۲۔ طے کیا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء ضلع کانپور کا عام جلسہ ہر ماہ کی آخری تاریخ میں شہر کے کسی موزوں مقام پر ہوا کریگا۔
۳۔ جمعیۃ علماء ضلع کی ممبر سازی کا کام پورے انہماک سے شروع کیا گیا ہے۔
۴۔ رضاکاروں کی بھرتی پر بھی پوری توجہ دی جا رہی ہے۔

حبیب الرحمن ناظم
جمعیۃ علماء ضلع کانپور

چھ سو سرکاری وظایف
ہندوستانی طلباء کیلئے

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ۱۹۴۷ء میں چھ سو وظیفے ہندوستانی طلباء کو اس غرض سے دیں گی کہ وہ بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کریں ان میں سے ۲۵۳ وظیفے مرکزی حکومت دے گی اور ۳۴۷ وظیفے صوبجاتی حکومتیں دیں گی۔
اخبارات میں عنقریب اعلان شائع کر کے درخواستیں طلب کی جائیں گی اور حکومت ہند ایک رسالہ جاری کرے گی جس میں مرکزی حکومت کے وظیفوں کے متعلق تمام ضروری معلومات موجود ہوں گی۔
آئندہ سال کے لئے وظیفہ پانے والوں کے انتخاب میں محض فنی مضامین ہی کو مدنظر نہیں رکھا جائیگا۔ بلکہ دوسرے ایسے اہم مضامین کیلئے بھی وظیفے دیئے جائیں گے جن کا تعلق بعد جنگ ترقی سے ہے جیسے تعلیم۔

مسلم لیگ کا جھوٹا پروپیگنڈہ

آجکل مسلم لیگ کے جھوٹے پروپیگنڈے کی مشنری اپنے انتہائی عروج [illegible] میں غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔ چنانچہ منشور مورخہ ۱۰ دسمبر میں ابوسعید محمد یوسف صاحب کے نام سے ایک مراسلہ شائع ہوا جس میں لکھا تھا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے کسی صاحب سے یہ کہا تھا کہ ہمارے پاس روپے کی زیادتی کی وجہ سے مسلمان علماء ہمارے غلام بنے ہوئے ہیں۔
کاش یہ اخبار نویس اپنی صحافتی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس قدر بے بنیاد اور غلط مراسلات کو شائع کرنے سے پرہیز کریں۔ اور الکشن کی آڑ لے کر یہ گندگی نہ اُچھالیں۔

محکموں کو ملا دیا جائے گا

نئی دہلی۔ ۱۷ دسمبر۔ محکمہ سپلائی اور محکمہ صنعت و شہری رسد کو ۷ جنوری ۱۹۴۶ء سے ملا کر ایک محکمہ کر دیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں محکمہ کا نام ڈیپارٹمنٹ آف انڈسٹریز اینڈ سپلائز ہوگا۔
انڈین اسٹورز ڈیپارٹمنٹ اور کنز یومر ٹیکسٹائلز ڈائرکٹوریٹ کو جنھیں زمانہ جنگ میں سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ اس نئے ڈیپارٹمنٹ میں شامل کر دیا جائے گا۔

جمہور کے سلطان

کولمبو ۱۲ دسمبر۔ جہور کے سلطان آئندہ لندن جاتے [illegible]

یورپین طبقہ کو مسٹر گلفیلن کی بروقت تنبیہ

آسام کے ایک یورپین مسٹر جارج گلفیلن نے اپنا انتخابی مینی فسٹو شائع کیا ہے۔ یہ بات بجائے خود حیرت انگیز ہے کہ مسٹر گلفیلن نے اپنے مینی فسٹو میں غیر معمولی صاف گوئی سے کام لیا ہے اور ہندوستان میں بسنے والے یورپینوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ علیحدگی کی دیوار توڑ دیں۔ تکبر چھوڑ دیں اور قوم پرست ہندوستانی سے برابری کی بنا پر تعاون کریں۔ مسٹر گلفیلن آسام میں تیس سال سے ٹی پلانٹر (چائے کے

...

...ٹ طلب کئے ہیں۔

اپنے الیکشن مینی فسٹو میں مسٹر گلفیلن لکھتے ہیں:۔

حالانکہ میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہوں لیکن ...ڈین نیشنل کانگریس کے کچھ اصولوں اور مقاصد سے اتفاق رکھتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ یہ صاف نظر آرہا ہے کہ ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے نو صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہوگی جس میں آسام بھی شامل ہوگا اور لوئر ہاؤس ...ہم ۱۰۸ نشستوں میں سے ۶۰ پر قبضہ کرلیں گے۔

میں نے پچھلے تیس سالوں میں ہندوستان میں تمام ... تغیرات کو بڑے غور سے دیکھا ہے اور ... ان طبقے کے خیالات کو سمجھتا ہوں یہ ماننا پڑیگا کہ آج کا ہندوستانی نوجوان خوب سمجھدار ہے تعلیم یافتہ ہے وہ قومی اخبار پڑھتا ہے اور جانتا ہے کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں کیا ہو رہا ہے۔ ... کہ ہمارے اتحادی ہندوستان کی خود مختاری کی حمایت کرتے ہیں تو کیا یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ لاکھوں ہندوستانیوں پر مٹھی بھر انگریز حکومت کرتے رہیں گے۔

موجودہ برٹش حکومت نے انتخاب کے ختم ہوجانے کے بعد ہندوستان کو حق خود مختاری دینے کا وعدہ کیا ہے اب وقت ہے کہ انگریز ذرا آسمان سے زمین پر اتریں اور ہندوستانیوں سے خلط ملط ہوجائیں میرا خیال ہے کہ کانگریس اپنے ہندوستان چھوڑو کے نعرے میں ترمیم کردیگی اور وفادار انگریز رہ سکتے ہیں اور ہندوستان چھوڑو کا مطلب انگریزی حکومت سے ہے نہ کہ انگریزوں سے وہ انگریز جن کے دل میں ہندوستان کی بھلائی ہے۔

آسام میں کانگریسی وزارت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں جس میں کانگریس بر اقتدار رہی نہایت امن و سکون کا زمانہ تھا جو کہ موجودہ ... وزارت میں دیکھنے کو نہیں آیا۔

آسام اسمبلی میں یورپین گروپ کی سرگرمیوں کا حوالہ ... ہوئے آپ نے کہا کہ یورپین گروپ قدرتی طور پر ... اور لندن کے حکم کے ماتحت ہے اور انھوں نے اپنے مفاد مثلاً چائے وغیرہ کے سوا کبھی صوبہ کی ترقی ... بارے میں کچھ خیال نہیں کیا۔

... اسمبلی میں تو یورپین ممبر ہیں اور وہ ہندو مسلم ... توازن کا کام کرتے ہیں اس وقت ایسی ... کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یورپین گروپ ...

...نے اسمبلی میں کانگریس پارٹی کی ہر تحریک کی مخالفت کی اور اس سے کانگریسی لیڈروں کے دل میں تلخی پیدا ہوگئی۔ یورپین انتخاب کے خاتمہ تک انتظار کریں گے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔ ان کو فوراً یہ فیصلہ کرلینا چاہیئے۔ اگر میں اسمبلی میں چلا جاؤں تو میں یورپین گروپ کی طرف سے کانگریسی لیڈروں کے دلوں کی تلخی دور کرنے کی کوشش کرونگا۔ میں ہندوستان کے یورپین طبقہ سے اپیل کرتا ہوں کہ ... بات کو جلد سمجھ لیں کہ اب ان کی پشت پر مضبوط ...

...

ماسکو کانفرنس نتیجہ خیز ثابت ہو رہی ہے۔ ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کانفرنس میں صلح کے کچھ معاہدوں کے متعلق فیصلہ ہوگیا ہے۔ مثال کے طور پر رومانیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری کے متعلق تینوں بدیشی وزیروں میں سمجھوتہ ہوگیا ہے اور فنلینڈ کے متعلق برطانیہ اور روس میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ لندن میں گذشتہ اکتوبر میں بدیشی وزیروں کی کانفرنس میں جو کچھ طے ہوا تھا اس کی بنا پر اب لندن میں ہی نائب بدیشی وزیروں کے درمیان گفتگو ہوگی۔ اور ابتدائی مرحلے طے ہوجانے کے بعد صلح کانفرنس بلائی جائے گی جس میں اٹلی۔ رومانیہ بلغاریہ۔ ہنگری اور فنلینڈ کے ساتھ صلح کی شرطوں پر غور کیا جائیگا۔ یہ کانفرنس پہلی مئی سنہ ۱۹۴۶ء تک بلائی جائے گی۔ اس میں پانچ بڑی اتحادی طاقتوں یعنی برطانیہ۔ امریکہ روس۔ چین اور فرانس کے بدیشی وزراء اور ان تمام اتحادی قوموں کے نمائندے شریک ہوں گے جنہوں نے یورپ میں دشمنوں کے خلاف لڑائی میں اپنی فوجی قوت سے حصہ لیا۔ ان اتحادی قوموں میں امریکہ۔ روس۔ برطانیہ چین فرانس۔ اسٹریلیا۔ بلجیم۔ وائٹ رشین سوویٹ سوشلسٹ ری پبلک۔ برازیل۔ یونان۔ ہالینڈ۔ کینڈا۔ نیوزی لینڈ۔ ناروے۔ پولینڈ۔ یوکرینین سوشلسٹ ری پبلک۔ چیکوسلاویکیا۔ حبش۔ یگوسلاویہ اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔

جہاں تک ہمیں علم ہے روس اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ یورپ کے مختلف محوری ملکوں کے ساتھ صلح کے معاہدے مرتب کرنے میں وہی اتحادی طاقتیں حصہ لیں جنہوں نے محوری ملکوں کے خلاف لڑائی میں عملی حصہ لیا۔ ماسکو کانفرنس میں معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ نے روس کی یہ شرط مان لی۔ چنانچہ فنلینڈ کے ساتھ معاہدہ مرتب کرنے کا سوال صرف برطانیہ اور روس پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ امریکہ اس میں شریک نہ ہوں۔ اسی طرح رومانیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری کے متعلق معاہدوں کی ترتیب میں فرانس اور چین کے نمائندے شریک نہ ہوں گے۔ مگر صلح کانفرنس میں سب اتحادی قوموں کو شرکت اور معاہدوں پر غور و خوض کا حق دیا گیا ہے۔

ہندوستان کو تو یورپ کی لڑائی میں اپنی فوجی امداد کی وجہ سے صلح کانفرنس میں شرکت کا پورا حق حاصل ہونا چاہیئے چنانچہ گذشتہ جنگ یورپ کے بعد بھی پیرس میں جو

...

لیفٹیننٹ ایڈوائزر کے عہدہ پر مامور رہ چکے ہیں ... سبھاش بابو کے متعلق ان کی رائے کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ بات بیشتر انگریز مدبروں اور سیاستدانوں کی سمجھ میں نہیں آتی کہ ہندوستان کے لوگ بوس بابو اور ان کی آزاد ہند فوج کو محب وطن کیوں کہتے ہیں۔ مسٹر آرتھر مور ان معدودے چند انگریزوں میں سے ہیں جو معاملہ کو ایک حد تک صحیح نظریہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ ایک حد تک ہم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اپنے بیان میں مسٹر آرتھر مور نے بھی سبھاش بابو اور ان کی آزاد ہند فوج کے متعلق بعض ایسی باتیں کہہ ڈالی ہیں جن کو پڑھنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ مسٹر آرتھر مور کا مقصد سبھاش بابو کی تعریف کرنا ہے یا ... کرنا۔ مسٹر مور فرماتے ہیں:۔

بوس نے یہ سمجھا کہ برطانی راج ختم ہو رہا ہے۔ وہ ... اسی سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ اب سوائے ڈکٹیٹر کے جو کہ واحد پارٹی پر مبنی ہو اور فوجی ڈسپلن ... پر منظم ہو دوسری کوئی چیز ہندوستان کو متحد نہیں ... کر سکتی اس مقصد کے لئے وہ خود ہی ڈکٹیٹر بننا چاہتے ... انھوں نے صاف طور سے اعلان کردیا تھا کہ وہ ... اپنی آئندہ حکومت حسب ذیل اصولوں پر قایم کریں گے:۔

(۱) افراد پر حکومت اور ملک کے مفاد کی فوقیت۔

(۲) پارلیمنٹری جمہوریت کی تنسیخ۔

(۳) اقلیتوں کی بیدردانہ پامالی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ کانگریس کو بھی فوراً ختم کردیتے اور اس کی جگہ اپنی پارٹی فارورڈ بلاک کو کانگریس کے نام سے چلاتے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ مسٹر آرتھر مور کے قبضہ میں کونسا ریکارڈ ہے جس کی بنا پر انھوں نے ہندوستان کی آئندہ حکومت کے متعلق سبھاش بابو کا وہ سہ گونہ تخیل پیش کیا ہے جو خالص فیسزم پر مبنی ہے۔ آزاد ہند حکومت اور آزاد ہند فوج کے قیام اور ان کی رہنمائی کے سلسلہ میں سبھاش بابو کی جس قدر تحریروں اور تقریروں کا اب تک اخباروں میں ذکر آیا ہے ان سب میں سبھاش بابو کو بار بار یہ اعلان کرتے ہوئے پایا جاتا ہے کہ آزاد حکومت کا مقصد ہندوستان کو ہر قسم کے بدیشی غلبہ سے نجات دلانا ہے۔ یہ مقصد حل ہوتے ہی آزاد حکومت کا کام ختم ہوجائیگا۔

آزاد ہند فوج کے متعلق مسٹر آرتھر مور فرماتے ہیں:۔

"رہا ان کی فوج کا معاملہ تو ہندوستان میں اس وقت اس کی تعریف جذبات کی عارضی لہر پر مبنی ہے اور میرا خیال ہے کہ تاریخ میں اس کی جھلک نہیں آئیگی سبھاش بابو کی اپنی زبانی" اس کا منشا یہ تھا کہ وہ اصل سے زیادہ طاقتور معلوم ہوں ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کے تمام علاقہ میں آزاد ہند فوج کو جاپان کی ہندوستانی فوج کہا جاتا تھا اس کی قیمت پروپیگنڈا کے سوائے اور کچھ نہ تھی اس کی فوجی اہمیت قریب قریب نفی کے برابر تھی کیونکہ جو لوگ سپاہی کی حیثیت میں قید ہوچکے تھے ان کی کافی تعداد نے بوس کو اپنا رہنما تسلیم نہیں کیا۔ باقی لوگ دوسرے وجوہ سے شریک ہوگئے۔"

ہم اس سلسلہ میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر آرتھر مور نے تاریخ کے فتوے کا بالکل غلط اندازہ لگایا ہے اور آزاد ہند فوج کے متعلق ان کی رائے مسلمہ اور تصدیق شدہ واقعات کے خلاف ہے۔

...

چاہتی ہے۔ اس سے ان کی اس کمزوری کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے ختم ہوجانے کے بعد ہندوؤں سے پاکستان حاصل نہیں کرسکتے۔ اگر وہ پاکستان حاصل کرنے کے لئے حکومت برطانیہ کی امداد چاہتے ہیں تو شاید برطانوی اقتدار کے ختم ہوجانے کے بعد وہ پاکستان کو قایم نہ رکھ سکیں گے۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ پاکستان کے حاصل ہوجانے کے بعد اسے قایم رکھنے کے لئے بھی برطانوی طاقت کی ضرورت رہے گی۔

آپ نے جاوا اور فلسطین کے مسلمانوں کی ابتر حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ حکومت برطانیہ کو ہندوستانی مسلمانوں کا خیال ہے۔ آپ نے کہا کہ ان دونوں ممالک کی تباہی کی ذمہ داری سے حکومت برطانیہ اپنے کو الگ نہیں کرسکتی۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ جو "اسلام خطرہ میں ہے" کے نعرے بلند کررہی ہے ان اسلامی ممالک کی حالت ناگفتہ بہ پر خاموش ہے۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کی مخالفت اور برطانوی حکومت کی پابندیوں کے باوجود کانگریس آزادی کے راستہ پر ثابت قدم ہے۔ اور آزادی کے قریب تر ہے۔ آزادی حاصل کرنے کے واسطے صرف ہمت اور جوانمردی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہم کو دنیا کی کوئی طاقت آزادی حاصل کرنے سے نہیں روک سکتی۔

مسٹر جناح کی سال گرہ

سٹی مسلم لیگ نے ۲۵ دسمبر کو مسٹر جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ کی ۷۰ ویں سالگرہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی اور رات کو مسٹر محمد یعقوب صدر سٹی مسلم لیگ کی صدارت میں مسلم کالج میں ایک جلسہ کیا گیا جس میں مولانا حسرت موہانی اور دیگر مقررین نے تقریریں کیں۔

اسی دن رات کو مولانا محمد علی میموریل اسکول میں بھی ایک جلسہ بسلسلہ ۷۰ ویں سال گرہ مسٹر محمد علی جناح کیا گیا جس میں قائد اعظم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگی گئی۔

پانچ لاکھ روپیہ کے عطیہ کا اعلان

آل انڈیا مسلم لیگ ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس اس وقت آگرہ میں ہو رہا ہے۔ حافظ محمد صدیق صاحب نے کانفرنس کو ایک تار دیا ہے کہ اگر کانفرنس انڈسٹریل ٹیکنیکل اور تجارتی انسٹی ٹیوشن کانپور میں قایم کرے تو وہ پانچ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیں گے۔ آپ کانفرنس کا افتتاح کرنے کے واسطے آگرہ جانے والے تھے لیکن طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے نہیں پہونچ سکے۔ آپ نے یہ مزید تحریر کیا ہے کہ موجودہ تعلیم ہماری ضروریات کے لئے ناکافی ہے اور صنعتی و ٹیکنیکل تعلیم کی ضرورت ہے۔

اسلامیہ گرلس ہائی اسکول

حافظ محمد صدیق صاحب نے اسلامیہ گرلس ہائی اسکول بریلی کو ایک گرانقدر عطیہ دیا ہے اور اسکول کی انتظامیہ کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ اسکول کا نام حافظ محمد صدیق اسلامیہ اسکول رکھدے۔

ایگریکلچرل کالج

مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ پنڈت بالکرشن شرما اور مسٹر سی۔ بی گپتا نے مسٹر مایا داس سے ملاقات کرکے ایگریکلچرل کالج کی یونین کے متعلق گفت و شنید کی۔ مسٹر مایا داس نے آپ حضرات کو یقین دلایا ہے کہ گورنمنٹ

...

شوگر مرچنٹس کانفرنس

۱۲ اور ۱۳ جنوری کو آل انڈیا شوگر مرچنٹس کانفرنس کا دوسرا جلسہ منعقد ہوگا۔ کانفرنس کی صدارت لالہ بہاری لال ایم۔ ال۔ اے پریسیڈنٹ پنجاب بیوپار منڈل کریں گے۔ کانفرنس شکر کی تجارت کے مختلف پہلو پر غور کریگی۔ شکر سازی کے ہر صیغہ و پہلو کی نمایندگی اس کانفرنس میں کی جائے گی۔

پریس نوٹ

سنہ ۱۹۴۵ء میں جن لوگوں کے پاس کاغذ کے متعلق مِلس ایجنٹ یا ڈسٹری بیوٹر۔ تھوک و خوردہ کاغذ فروخت کرنیکا لیسنس تھا انکو لیسنس کی نئے سال کے واسطے جاری کرنے کے لئے لائسنس فیس سرکاری خزانہ میں ایل۔ آئی۔ یو۔ پی لائسنسنگ آرڈر کی آمدنی کے مد میں جمع کردینا چاہیئے۔ لائسنس فیس حسب ذیل ہے:

ڈسٹری بیوٹر یا ایجنٹ ۱۰ روپیہ

تھوک بجار ۵ روپیہ خوردہ فروش ۲ روپیہ۔

ایجنٹ۔ ڈسٹری بیوٹر اور تھوک کاغذ فروخت کرنیکے واسطے درخواست ٹریزری چالان کی دوسری نقل کے ساتھ کاغذ کے کنٹرولر یو۔ پی الہ آباد کے پاس ۸ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء تک پہونچ جانا چاہیئے۔

پھٹکر فروخت کرنے کے لئے درخواست مع ٹریزری چالان کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء تک پہونچ جانا چاہیئے۔ فیس بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر نہ روانہ کیجائے۔

بغیر کنٹرول والے سینٹروں یعنی مثلاً گوالیار۔ اجین۔ بڑودہ۔ کادی۔ اور رام پور سے جو اشخاص کپڑا شہر کانپور میں بذریعہ ریل یا سڑک کے منگاتے ہیں ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کپڑے کو ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کے حکم کے بغیر فروخت نہ کریں ہر حالت میں ان کو داخل کئے ہوئے کپڑے کے متعلق انوائس کی نقل پیش کرنا چاہیئے اور ڈسٹرکٹ سپلائی افسر یا اسپیشل افسر (رورل ایریا) اس کے واسطے پرمٹ جاری کردیں گے۔ فروخت کے وقت مال کھلا ہوا فروخت کیا جائیگا اور گانٹھ کے اوپر کا ٹاٹ یا کپڑا وغیرہ فروخت کرنے والے کو اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ اس باردانہ کو فروخت حفاظت سے رکھیں گے اور ان کے نمبر وغیرہ نہیں مٹانا چاہیئے کیونکہ تحقیقات کے وقت ان کو طلب کیا جاسکتا ہے۔

یہ حکم ہاتھ کے بنے ہوئے ہینڈلوم پروڈکٹ پر نافذ ہوگا۔

شرما جی کو ایڈریس

۲۴ دسمبر ۴ بجے شام کو آریہ سماج ہال میں پنڈت راجہ رام صابر ایڈیٹر دیش نے پنڈت بالکرشن شرما ممبر سنٹرل اسمبلی کو ایک شاندار ایڈریس دیا۔

حافظ احمد اللہ کا انتقال

حافظ احمد اللہ صاحب تاجر چرم کا انتقال ۲۷ دسمبر کو ہوگیا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" مرحوم عرصہ سے علیل تھے اور حال ہی میں آپ نے آنکھیں بنوائی تھیں مرحوم آزاد خیال بزرگ تھے مسجد مچھلی بازار کے سلسلہ میں آپ نے قید فرنگ کی زحمت بھی برداشت کی تھی۔ ہم کو اس حادثہ میں آپ کے دونوں صاحبزادگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

شیخ عبدالرزاق کا انتقال

شیخ عبدالرزاق صاحب سابق میونسپل کمشنر اور پریسیڈنٹ نیشنلسٹ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کانپور کا انتقال ۲۸ دسمبر کی رات کو ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون" مرحوم کل شام تک اچھے تھے یکایک رات کو

کے کہ موت آئے، لازم ہے کہ انسان کوئی نیک کام دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ جائے،

سب سے اعلیٰ انسان وہ ہیں جو موقع کا انتظار کریں بلکہ وہ ہیں جو موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

موقع مدنظر رکھنے میں ہوشیاری، موقع کی بدولت زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طاقت اور استقلال ایسی قابلیتیں ہیں جن کی وجہ سے کامیابی حاصل ہونا یقینی ہے۔

اپنے پاؤں پر کھڑے رہو۔ کسی کی سہارا مت لو۔ انکساری کا اظہار کرو۔

مصیبت انسان کا ...

مجسٹریٹ :۔ (ملزم سے) "تمہارے خلاف الزام بڑا سنگین ہے تم نے رات کے اندھیرے میں مدعی کے گھر چپکے سے داخل ہوکر روپیہ چرانے کے لئے اس کا سیف توڑ ڈالا"

ملزم :۔ "تو حضور ہی فرمائیں کہ روپیہ چرانے کے لئے اس سے بہتر اور تدبیر ہی کیا ہوسکتی ہے؟"

بلند قد خریدار :۔ تمہارے پاس انار بہت چھوٹے چھوٹے ہیں"

دوکاندار :۔ جناب اتنے اونچے سے تو یہ انار چھوٹے ہی لگیں گے، ذرا بیٹھ کر ملاحظہ کیجئے"

... وقت آپ تشریف ...

کاشت ہورہی ہے،

اندازہ کیا گیا ہے کہ اس گھاس کا ریشہ سوت سے آٹھ گنا اور ریشم سے دس گنا زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ یہ ریشم اور سوت اتنا چمکدار بھی ہے گویا اگر اس سے کپڑا تیار کیا جائے تو وہ ریشمی اور سوتی کپڑے سے زیادہ مضبوط ثابت ہوگا۔

رمی گھاس مشرقی ایشیا میں جاپان سے سماٹرا تک تقریباً سارے علاقہ میں افراط کے ساتھ پائی جاتی ہے اور ہندوستان میں بھی اس کی کاشت ہوسکتی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ایک صدی کے اندر اس گھاس کا کپڑا بنا ہوا عام ہوجائیگا۔

ترکی سے روس کا نیا مطالبہ

استنبول۔ ۲۵ر دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے ترکی سے روس ... کو دہرایا۔ اس دفعہ روس نے مزید ترکی سے آرمینا کے صوبوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے ... شامل کرلئے تھے۔

میں مدد ملتی ہے لیکن ہمارا ہندوستان ایسا بدنصیب ملک ہے جہاں ڈرامے کے لوگ صرف تفریح طبع کا سامان سمجھتے ہیں اس لئے ڈرامے کے اصلاحی پہلو کو بالکل نظرانداز کردیا گیا ہے یہاں اگر کوئی ڈراما اصلاحی خیال سے لکھا جاتا ہے اور اس میں سوسائٹی کے کسی گھناؤنے پہلو پر روشنی ڈالی جاتی ہے تو ایک شور مچ جاتا ہے۔ اور اگر بدقسمتی سے وہ ڈراما اسٹیج بھی ہوجائے تو اس کا چلنا ناممکن ہی کہنا چاہیئے۔

ہندوستان کے کروڑوں اچھوتوں پر روزمرہ جو زیادتیاں ہوتی ہیں اگر اس کی ہلکی سی جھلک بھی کسی ڈرامے میں دکھائی جائے تو اونچی ذات کے ہندو بھڑک اٹھیں گے۔ اسی طرح اگر کسی ڈرامے میں مسلمانوں کے نام نہاد ملاؤں کی بری عادتوں کی قلعی کھول دیجائے تو ڈرامہ نگار پر کفر کے فتوے صادر کردیئے جائیں گے یہی وجہ ہے کہ ڈراما نگاری کا فن ہندوستان میں اب تک کوئی نمایاں ترقی نہیں کرسکا۔

ڈرامہ نگاری کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا ڈراما یونان کے ادیب ( ) نے لکھا۔ لیکن اس کے ڈرامہ میں اشخاص ڈراما صرف دو پائے جاتے ہیں۔ یعنی ہیرو اور ہیروئن۔ اس کے بعد (Sophocles) نے ڈرامے کے کرداروں کی تعداد کو تین تک پہونچایا۔ ( ) ہی پہلا ڈرامہ نگار ہے جس نے فن ڈرامہ نگاری میں نمایاں تبدیلیاں کیں اس سے پہلے ڈرامہ کے کردار صرف دیوی اور دیوتا ہوتے تھے لیکن (EURIPIDES) نے انسانی شخصیتوں کو ڈرامے کے لئے منتخب کیا۔ اس کے بعد سے ڈرامہ نگاری رفتہ رفتہ مذہبی حدود توڑ ڈالے اور زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی قدم بڑھایا اب ڈراما نے اس قدر ترقی کی ہے کہ زندگی کا شاید ہی کوئی پہلو ایسا بچا ہو جس پر ڈرامہ نہ لکھا گیا ہو۔

ہندوستان میں تو سنسکرت زبان میں بہت سے ڈرامے لکھے گئے ہیں لیکن اردو میں سب سے پہلا ڈراما "اندر سبھا" رنگیلے پیا" واجد علی شاہ کے دور میں امانت کے ہاتھوں لکھا گیا۔ اس کے بعد سے اردو میں اور بہت سے ڈرامے لکھے گئے۔

ڈرامے کی دو قسمیں کی جاتی ہیں (۱) طربیہ (۲) حزنیہ کامیڈی ڈراموں میں گھٹیا قسم کی ظرافت وہ مانی جاتی ہے جو جسمانی اوصاف کی مدد سے پیدا کی جائے مثلاً ایک خوش رو نوجوان کو ایک کالی کلوٹی بدصورت عورت سے اظہار عشق کرتے دکھا جائے جب وہ بدصورت عورت کی شان میں قصیدے پڑھتا ہوا ہوتا ہے اور تماشائیوں کے سامنے کالی کلوٹی عورت کی شکل آتی ہے تو ہنسی کے مارے ان کے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں اس قسم کی ظرافت تماشائیوں کو ہنسا دیتی ہے لیکن معیاری نہیں سمجھی جاتی معیاری قسم کی ظرافت وہ ہوتی ہے جو عادات واطوار یا الفاظ کی وجہ سے پیدا کی جائے مثلاً اگر ایک شخص جو کہ خود ایک دہاڑی چور ہے لوگوں کو چوری کرنے کی خرابیوں پر لکچر دیتا ہے تو وہ شخص خود ہنسی کا ایک گول گپا بن جائیگا۔ اسی طرح ہم نے مانا کہ چارلی چپلن اپنی حرکتوں سے بھی لوگوں کو ہنسا دیتا ہے لیکن اگر وہ اپنے ہر فلم میں حرکات کے ساتھ ساتھ مزاحیہ فقرے بھی استعمال کرنے لگے تو لوگ ہنسی سے بے تاب ہوجائیں۔

لیتا ہے اور اس ... بعض دفعہ ٹریجیڈی ہیرو کو ایسے ماحول میں دکھا کر پیدا کی جاتی ہے جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو مثلاً ہملٹ ڈرامے میں ہیرو کو ایسے ماحول میں پیش کیا گیا ہے جو چاہتا ہے کہ ہیرو آزاد رائے اور قوت ارادی پر قادر ہو لیکن ہملٹ کو ایک سوچ بچار کرنے والا ہیرو پیش کیا گیا ہے۔

ارسطو نے ڈرامے کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) قصہ (۲) کردار (۳) الفاظ (۴) خیال (۵) آرائش۔ (۶) موسیقی اور سب سے زیادہ اہمیت قصے کے تسلسل کو دی ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ خالی قصہ ہی ڈرامے کی کامیابی کا باعث ہوتا ہے دوسری چیزوں کو ڈرامے کی کامیابی میں کافی دخل ہوتا ہے ڈرامانگاروں کا خیال ہے کہ تصادم خواہ وہ دو کرداروں کا ہو یا دو دماغوں کا اس کے بغیر ڈرامے کا وجود ناممکن ہے ایک بات ڈراما نگاری کے متعلق قابل ذکر یہ ہے کہ ہر ڈرامہ نگار کو ایسی باتیں یا ایسے واقعات کے قلمبند کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے جو کہ غیر ممکن ہوں مثلاً ایک کمزور ناتوان خوبصورت عورت کا بیس پچیس ہٹے کٹے مردوں کو مار کر بھگا دینا بالکل غیر فطری معلوم ہوتا ہے۔

اردو کے ابتدائی ڈراموں میں اردو ادب۔ سیاسی۔ سماجی اور معاشرتی ڈراموں سے بالکل بیگانہ رہا۔ مقفیٰ اور مسجع عبارت کی دھن میں زبان کا خون کیا جاتا تھا اور تک سے تک ملانے کے لئے مطلب بالکل فوت کردیا جاتا تھا۔ مثلاً ملاحظہ فرمایئے۔

"دھوپ چھاؤں" ڈرامے میں کرداروں کی آپس میں گفتگو آتش خاں، کیسی مغرور ہے۔ نشہ میں چور ہے۔ ظاہر میں نور ہے۔ لیکن باطن میں نار ہے جس کا مذکور ہے وہ ایک مشہور ہے زر سے معمور ہے تاجر مسرور ہے۔

سہیلی اوّل : تاجر امیر ہو۔ اہل جاگیر ہو۔ چاہے فقیر ہو۔ ان کو پیارا ہے"

دوسری :۔ کیا یہ منظور ہو۔ گل پہ زنبور ہو۔ بہتر ہے دور ہو۔ کوا گزارا ہے"

تیسری ۔ وہ رشک حور ہے۔ ماہ پرنور ہے۔ جنت کی حور ہے۔ ملنا دشوار ہے"

چوتھی ۔ وہ بے شعور ہے۔ ادنیٰ مزدور ہے۔ شکل لنگور ہے آنا بیکار ہے" وغیرہ :۔

طرز قدیم کے ڈرامہ نگاروں میں رونق بنارسی۔ طالب احسن لکھنوی، بیتاب دہلوی۔ آغا حشر کاشمیری حسین نیر۔ آغا شاعر دہلوی۔ آرزو لکھنوی۔ اور مائل دہلوی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

سب سے پہلے طالب نے جو کہ راسخ دہلوی کے شاگرد تھے اردو اسٹیج کو نثر سے آشنا کیا اور ہندی گانوں کی بجائے اردو گانوں کو مروج کیا ان کا ڈراما لیل و نہار" جو کہ جولٹن کے "ڈے اینڈ مارننگ" سے ماخوذ ہے شاہکار سمجھا جاتا ہے"

منشی مہدی حسن احسن لکھنوی نواب مرزا شوق مصنف مثنوی "زہر عشق" کے پوتے تھے آپ کو زبان اور بیان اور روزمرہ کے محاوروں پر پورا عبور تھا۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے پرانی لکیر کے فقیر تھے آپ کے زیادہ تر ڈرامے شکسپیر کے تراجم ہیں۔ آپ کے ڈراموں میں ہملٹ گلنار وغیرہ بھول بھلیاں اور چلتا پرزہ زیادہ مشہور ہیں آخری عمر میں آپ نے مرثیہ خوانی اختیار کی اور آپ کا کارنامہ حیات انیس ہے۔

پنڈت نرائن پرشاد بیتاب دہلوی الفریڈ تھیٹریکل کمپنی کے ڈرامہ نگار تھے اور آپ کا ڈرامہ "قتل نظر" جو کہ دلی کی ایک رنڈی نظر نامی کے قتل کے واقعہ پر لکھا گیا تھا

...ں کی مذہبی
...ڈراموں کی شکل میں ڈھالنے میں بڑی مہارت
حاصل تھی۔
...ڈرامہ نگار
...کمپنی کے ڈرامہ
...کر لی تھی لیکن اس
...ہیرلن کمپنی میں ملازم
...بلور گنگا۔ ترکی حور ... ناز "میٹھی چھری
" وغیرہ ۔ اور ہندی ڈ... اپن شور عورت کا زہر
...گنگا اترن ۔ ... سرزن کمار وغیرہ

ماہر ... خیال ہے کہ ادبی فنی اعتبار سے
...شر کے ڈرامے زیادہ بلند نہیں ہوتے آپ کے زیادہ
ڈرامے تجارتی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر لکھے گئے۔
آغا شاعر دہلوی نے ایک ڈرامہ "حور جنت" کے
...م سے لکھا۔ یہ ڈرامہ زبان کی خوبیوں کے اعتبار سے
لاجواب نہیں رکھتا۔
آرزو لکھنوی کے ڈراموں میں "چاند گرہن" متوالی
جوگن۔ حسن کی خیگاری وغیرہ مشہور ہیں۔
اردو ڈرامے پر آزاد کا بہت احسان ہے کیونکہ
سب سے پہلے انھوں نے اردو ڈرامے کو پرانی ڈگر سے
ہٹانے کی کوشش کی آپ نے میکبتھ کا ترجمہ شروع کیا لیکن
یہ ادھورا ہی رہ گیا اس کے بعد آپ نے نور جہاں اور
جہانگیر کے قصے کو ڈرامے کی شکل میں "اکبر" کے نام سے
منتقل کرنا چاہا مگر تھوڑا ہی حصہ تیار ہوا تھا کہ دیوانگی نے
قلم چھین لیا۔
آزاد، زیبا، عبدالحلیم شرر، مولانا ظفر علی خاں، حکیم
احمد شجاع طرز جدید کے پیش رو مانے جاتے تھے کشن
چندر زیبا نے سب سے پہلے سیاسی پہلو پر قلم اٹھایا
اور "زخمی پنجاب" لکھا مگر حکومت نے اسے ضبط کر لیا۔
عبدالحلیم صاحب شرر کے ڈراموں میں "شہید وفا"
اور میوہ تلخ زیادہ مشہور ہیں۔ فنی نقطہ نظر سے آپ کے ڈرامے
کچھ بلند نہیں ہوتے لیکن ان کی زبان، انداز بیان اور موضوع
اتنا پیارا ہوتا ہے کہ وہ، اصلاحی کی صف میں جگہ پانے کے
مستحق ہیں۔
مولانا ظفر علی خاں صاحب نے ایک ڈرامہ "جنگ
روس و جاپان" کے نام سے لکھا۔ اس میں آپ نے جاپانیوں
کی قوم پرستی اور وفا شعاری کو خاص طور پر نمایاں کیا تاکہ
ہندوستانی اس سے کچھ سبق سیکھیں۔ اس ڈرامے میں عشق
محبت کے جذبات برائے نام ہیں۔
آجکل ڈرامے نگاروں نے زبان کے ساتھ فنی اصلاح
کا خیال بھی شروع کر دیا ہے اور دوسری زبانوں کے
ڈراموں کو اردو میں منتقل کیا جا رہا ہے۔
طرز جدید کے ڈرامہ نگاروں میں عبدالماجد صاحب
پنڈت برج موہن دتاتریا کیفی دہلوی ڈاکٹر عابد حسین

حیدر صاحب یلدرم ترکی ...
صاحب۔ فضل حق قریشی پروفیسر ...
عبدالمجید صاحب سالک ...
سید امتیاز علی صاحب تاج ...
نمایاں حیثیت رکھتے ہیں
علامہ کیفی کے دو ڈرامے "راج دلاری" اور ...
بہت مشہور ... گورنمنٹ نے آپ
...
... درسوں کے لئے انتخاب
کے انتخاب نصاب میں بھی رکھا ہے
علامہ کیفی نے بہت سے اصلاحی پہلوؤں کو اس ڈرامے
میں پیش کیا ہے۔
ڈاکٹر عابد حسین کے ڈراموں میں "پردہ غفلت" اور
"شریر لڑکا" زیادہ مشہور ہیں۔
ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی مختصر ڈراموں
کو رائج کرنے اور ہماری معاشرتی کمزوریوں کی صحیح
تصویر کھینچنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کے
ڈراموں میں "علم اسود۔ گناہ کی دیوار۔ ہمزاد۔ صید
زبوں۔ نقش آخر اور نیم شب زیادہ مشہور ہیں۔ آپ
کے اکثر ڈرامے آل انڈیا ریڈیو دہلی سے نشر ہوتے رہتے
ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے کئی ڈرامے مشن کالج کی
ڈرامیٹک سوسائٹی نے بھی اسٹیج کئے۔
سید سجاد حیدر یلدرم مرحوم ترکی ڈراموں کے
ترجموں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ آپ نے ترکی ڈراما
"جلال الدین خوارزم شاہ" کا اردو میں ترجمہ کیا۔
شاہد احمد صاحب نے سٹرنڈبرگ کے ڈراموں
"جائزل" اور "اینگلے دی ابنڈسیلی لسٹ" کا ترجمہ
"نرگس جمالی" اور "پردیس ترپا" کے نام سے دہلی کی
پاکرہ اردو میں کیا اور آخر الذکر ڈرامے کے ترجمے میں
فضل حق صاحب قریشی بھی آدھے کے شریک تھے۔
انصار ناصری صاحب کی شہرت "نجمہ نوری اور
سلمیٰ" ڈراموں (جو کہ آسکر وائلڈ کے ڈراموں کے
ترجمے ہیں) کی مرہون منت ہے۔
فضل حق صاحب قریشی کا ڈراما "کھیتی" جو
اصلاحی ڈراما ہے کافی شہرت رکھتا ہے۔
سالک صاحب مناوی ٹیگ کے ڈرامے "چترا"
کو اردو میں منتقل کرنے کی وجہ سے ڈرامائی دنیا میں
مشہور ہیں۔
عظیم بیگ صاحب چغتائی مرحوم جو کہ مزاح
نگاری کے بادشاہ سمجھے جاتے ہیں آپ کا ڈراما "مرزا
جنگی" بہت دلچسپ اور پر لطف ہے۔
سید امتیاز علی صاحب تاج اپنے ڈرامے "انارکلی"
کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔ یہ ڈرامہ ایک تین ایکٹ
کی ٹریجیڈی ہے جس میں جہانگیر اور انارکلی کا قصہ جو
زبان زد خاص و عام ہے ڈرامائی رنگ میں پیش

مشہو...
بھی لکھے...
زیادہ مشہور ہوئے۔
یونیورسٹی ...

دہلی اور بمبئی ...
... ں کے لکھے ہوئے زیادہ تر ...
موجود ہیں مگر کبھی اسٹیج نہیں ہوتے۔ ان کے اسٹیج ہونے
کی ضرورت ہے۔
ہماری فلم کمپنیوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں
ایک شخص بیک وقت ایکٹر۔ ڈائرکٹر اور ڈرامہ نگار
بننے کی کوشش کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہرفن مولا
تو ضرور بن جاتا ہے مگر کمال کسی ایک لائن میں بھی حاصل
نہیں کر سکتا۔ اردو کی ایک مشہور ضرب المثل ہے کہ جس
کا کام اسی کو ساجھے۔
ہندوستانی فلم کمپنیوں کا اردو ڈرامہ نگاری پر احسان
عظیم ہوگا۔ اگر اس کے ایکٹر اور ڈائرکٹر ڈرامہ نگاری
پر طبع آزمائی نہ فرمایا کریں۔ یہ کام دراصل ملک کے ادیبوں
کا ہے جن کا خدا کے فضل سے ہندوستان میں کال نہیں،
خیر یہ غنیمت ہے کہ اب کچھ عرصہ سے اردو کے بعض اچھے ادیب
اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ رفتہ رفتہ ڈرامہ نگاری
کی خدمات پرانی طرز کے منشیوں کے بجائے آجکل کے ادیبوں
کے سپرد کر دی جائیں گی۔
آپ یقیناً اس بات میں مجھ سے اتفاق کریں گے کہ
اردو ڈرامہ نگاری کا مستقبل شاندار ہے اردو کے اچھے
ادیبوں اور صاحب ذوق حضرات اور اردو کے رسائل نے
اس طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے مگر اردو ڈرامہ
خاطر خواہ ترقی جب ہی کر سکتا ہے کہ جب فلم کمپنیوں کی
اصلاح کی جائے اور ڈرامہ نگاری کا فرض مشہور ادیبوں
کے سپرد کیا جائے۔ یہ غنیمت ہے کہ اب کچھ عرصہ سے
بعض فلم کمپنیوں نے اس طرف توجہ دینا شروع کر دی
ہے اور ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور شاعروں کی خدمات
کمپنی کے لئے حاصل کر لی ہیں۔
ہمیں امید ہے کہ اگر اردو ڈرامہ اسی طرح ترقی
کرتا رہا تو وہ دن دور نہیں کہ ہندوستان بھی شکسپیر اور
برنارڈ شا جیسے ڈرامہ نگار پیدا کرے۔

میں بلا نوش ہوں خم منہ سے لگا دے ساقی
حلق بھی تر نہیں ہوتا ترے پیمانہ سے (آزاد)
بادہ خواران گزشتہ کا یہ حق ہے ساقی
مے جو گرتی ہے چھلکتے ہوئے پیمانے سے
(آرزو)

دولہا کو تین ماہ کی قید!

اجمیر۔ ۲۵ر دسمبر۔ جوڈیشل کمشنر نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک ۱۴ سالہ لڑکی کی شادی ۵۴ سالہ مرد سے ہونے والی ہے لڑکی کی ماں کو حکم دیا کہ لڑکی کو ایسے علاقہ میں نہ لے جائے جو عدالت کے احاطہ سماعت سے باہر ہو۔ مگر لڑکی کی شادی اجمیر سے باہر جا کر کر دیگئی۔ جو ڈیشل کمشنر نے اسے توہین عدالت سمجھا اور دولہا کو اور لڑکی کی ماں کو تین تین ماہ قید کی سزا دیدی۔

۴ کروڑ روس میں آباد ہیں اگر روسی آذربائیجان کی تحریک سے ہمدردی کرتے ہیں تو ہمیں تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ وزیر جنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ روسی ایرانی نوج ازی علاقہ میں نقل و حرکت کی اجازت نہیں دیتے۔

دنیا کی ممتاز ہستیاں

لندن۔ ۲۵ر دسمبر۔ لندن میں ۵۰ اشخاص سے چلتے ہوئے دریافت کیا گیا کہ وہ ۱۹۴۵ء کی بین الاقوامی ہستیوں میں کن کو شمار کرتے ہیں۔ انھوں جن ہستیوں کے نام لئے ان میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں۔ مسٹر بیون۔ موسیو اسٹالن۔ موسیو مولوٹوف، مسٹر ٹرومین۔ جنرل آئزن ہوور۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور لارڈ کینز۔

شاہ ایران نے وزیر داخلہ کو برخاست کر دیا!!

طہران۔ ۲۶ر دسمبر۔ ایران کے وزیر داخلہ موسیو کالو فہیمی نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ پچھلے ہفتہ انھوں نے استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ آج استعفیٰ دینے کا اعلان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں نے شاہ کے حکم سے استعفیٰ دیا ہے ان کے بیان سے ایران کے پارلیمنٹری حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے طہران میں یہ بھی خبر پھیلی ہوئی ہے کہ موسیو فہیمی کو اس لئے برخاست کیا گیا کہ انھوں نے روس کے حامی عناصر سے تعاون نہیں کیا تھا جبکہ وہ آذربائیجان کے گورنر تھے جواب آزاد ہو گیا ہے۔
مزدور پارٹی کے ممبر ڈاکٹر راڈ منیش نے ایران کی پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آذربائی جان میں بے اطمینانی نے جھگڑے کی صورت اختیار کر لی ہے اور مجھے اس قسم کی خبروں پر یقین نہیں ہے کہ روس مداخلت کر رہا ہے دنیا میں ہر جگہ ممالک شوشلسٹ لائن پر اصلاح کر رہے ہیں مگر ایران جمہوریت کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم ڈیڑھ کروڑ اشخاص کو بھوکا اور ننگا نہیں رکھ سکتے جو کہ ۲۰ کروڑ روسیوں کے ۴

لیکن مل کو عارضی طور پر بند کرنے کے اعلان والے روز ہی ایک نوٹس اس اتھارٹی کو بھیجا جائے گا جسکو عام طور پر کسی خاص علاقہ یا خاص ادارہ کے لیے صوبائی حکومت نے مقرر کیا ہے۔

(۳) جبکہ ٹریڈ ڈسپوٹ ایکٹ ۱۹۴۲ء کے ماتحت ٹریڈ ڈسپوٹ کے تمام معاملے تحقیقاتی کورٹ یا سمجھوتہ کے بورڈ کے سپرد کر دیے گئے ہوں یا ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ۸۱ الف رول کے ماتحت سمجھوتہ کے لیے ہوں تو ایسی حالت میں ٹریڈ ڈسپوٹ کے سلسلہ میں کوئی آدمی ہڑتال نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی مالک اپنے مل کو اس حوالہ کے دیے گئے اور کارروائی ختم ہونے کے بعد دو مہینے کی میعاد ختم ہو جانے کے عرصہ میں عارضی طور پر بند کر سکے گا۔

(۴) کوئی شخص ان ہڑتالوں یا مل کو عارضی طور پر بند کرنے کے لیے دوسروں کو بھڑکا نہیں سکیگا۔ اور وہ اس حکم کی زد میں آ سکے گا۔

دو ماہ میں ۱۰ لاکھ صرف لاریوں کا خرچ

لاہور۔ ۱۷۔ دسمبر۔ پنجاب کی یونینسٹ پارٹی نے زمیندار لیگ کے تعاون سے آیندہ انتخابات میں مسلم لیگ۔ کانگریس اور اکالی ملکر تمام پارٹیوں کو ٹرانسپورٹ کے معاملہ میں ہراساں کرنیکا پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ یونینسٹ پارٹی نے لاریوں کے مالکوں سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ انھیں انتخابات کے سلسلہ میں ۵۰۰ لاریاں مہیا کریں۔ ۵۰۰ لاریاں ۲۰/- روپیہ فی لاری کے حساب سے فی یوم کے لیے حاصل کر لی گئی ہیں۔ اسی طرح یونینسٹ پارٹی صرف کرایہ لاری پر ۳ ہزار روزانہ یا ۹ لاکھ ماہوار ادا کرے گی۔ ظاہر ہے کہ اس معاہدہ کی وجہ سے دوسری پارٹیوں کے انتخابات کے دوران میں لاریاں حاصل کرنے میں سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔

اڑیسہ اسمبلی کا انتخاب

کٹک۔ ۱۹۔ دسمبر۔ ایک سرکاری پریس نوٹ میں اڑیسہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا گیا ہے۔

پرائمری الیکشنز۔ داخلہ کاغذات نامزدگی ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء۔ پولنگ ۱۴۔ فروری ۱۹۴۶ء

عام انتخابات۔ تاریخ داخلہ کاغذات نامزدگی ۴۔ مارچ ۱۹۴۶ء پولنگ جنوبی اڑیسہ ۴۔ ۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء پولنگ شمالی اڑیسہ ۴۔ ۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء

اس پریس نوٹ میں مزید بتلایا گیا ہے کہ ترمیموں کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ یہ فہرست ۲۰ جنوری ۱۹۴۶ء کو شایع کر دی جائے گی تاکہ نئے ووٹر اپنا حق رائے دہی پرائمری انتخابات میں استعمال کر سکیں اور پرائمری انتخابات کے نتیجوں کا اعلان ۱۶۔ فروری ۱۹۴۶ء کو کر دیا جائیگا۔ اور عام انتخابات کے نتیجے ۲۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو شایع کر دیے جائیں گے۔

ہندوستان کیلئے پارلیمنٹری ڈیلیگیشن

لندن۔ ۲۰۔ دسمبر۔ لارڈ چانسلر نے ہندوستان کو جانے والی پارلیمنٹری ڈیلی گیشن کے لیے لارڈ منسٹر سابق پارلیمنٹری نائب وزیر ہند اور لارڈ چورلے سابق ڈپٹی ریجنل کمشنر سول ڈیفنس کو نامزد کیا ہے۔ انھوں نے دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔

چوہوں اور کیڑوں کے ہاتھوں یا خراب ہو جانے کی وجہ سے ہر سال کم از کم تیس لاکھ ٹن غلہ ضائع جاتا ہے۔ یہ مقدار پورے ہندوستان کی آبادی یعنی ۲۰ کروڑ انسانوں کی خوراک کے لئے آدھ سیر روزانہ کے حساب سے ... کافی ... ایسے ملک میں جہاں خوراک پہلے ہی ناکافی ہو اس نقصان کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کی فوری روک تھام لازمی ہے اور ہو سکتی ہے۔ ذخیرے انبار ... ہم سب بہت آسانی سے ذیل کے چند اصولوں کی پابندی کر سکتے ہیں:۔

بھرنے سے پہلے

بھرنے سے پہلے تمام غلے کو صاف کر لیجئے اور سکھا لیجئے۔

غلہ صاف ستھرے گوداموں میں بھریئے۔ دیواروں اور فرش کو ... دیواروں ... بھرنے سے پہلے دیواروں اور فرش میں جتنی درزیں ہوں سب بند کر دیجئے۔

غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں پانی نہ جا سکے۔

غلہ صرف ایسے گوداموں میں بھریئے جہاں چوہے نہ پہنچ سکیں۔

بلوں کو سیمنٹ اور کانچ کے ٹکڑوں سے بھر دیجئے۔

موریوں کے منہ پر تاروں کی جالیاں لگا دیجئے۔ دروازوں کے پٹ جم کر بند ہونے چاہئیں۔

جہاں تک ممکن ہو غلے کو ڈھیر کی شکل میں بھریئے۔ اگر بوریوں میں رکھیں تو خیال رکھیئے کہ بوریاں صاف ہوں، فرش سے اوپر اٹھی رہیں اور دیوار سے نہ چھوئیں۔

غلے کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہیئے اور کھلے دنوں میں روشن دان کھول دیجئے تاکہ ہوا اور روشنی پہنچتی رہے۔

ہمیشہ بچئے

اچھے اناج کو گندے گودام یا گندی بوریوں میں یا گھن کھائے غلے کے پاس نہ رکھئے۔

غلے کو سیلی ہوئی حالت میں نہ بھریئے۔

گوداموں کے اندر یا قریب پانی، کوڑا کرکٹ، پرانی بوریاں میلے کچیلے فرش، بورئیے وغیرہ نہ رہنے پائیں۔

غلے کو گوداموں کے قریب مت صاف کیجئے۔

غلے کو بوریوں کے اندر خشک آب و ہوا میں ۴ مہینے سے زیادہ اور مرطوب آب و ہوا میں ۳ مہینے سے زیادہ مت رکھئے۔

غلہ کھلے ہوئے ریلوے پلیٹ فارموں پر نہ پڑا رہے۔

خوراک بچایئے۔ ملک کی سیوا کیجئے

فوڈ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا۔ نئی دہلی نے شائع کیا۔

ہم ہندوستانیوں کے خیالات معلوم کرنیکے لئے آ رہے ہیں

لندن۔ ۱۹۔ دسمبر۔ "ہم کھلے ہاتھوں اور آزاد دماغ کے ساتھ جا رہے ہیں۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ میرے اپنے گہرے اعتقادوں کی میری ملاقات اور تجربوں سے تصدیق ہو جائے گی"۔

یہ ہیں وہ خیالات جو مسٹر رجنالڈ سورنسن لیبر ممبر پارلیمنٹ و انڈیا لیگ کے گروپ کے سرکردہ نمایندے نے ظاہر کیے ہیں۔ آپ بھی اس پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے ممبر ہیں جو ہندوستان کا دورہ کرنے کے لیے آ رہا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کے لوگ اس واقعہ کو سراہیں گے کہ پارلیمنٹری گروپ کی حیثیت سے اور بغیر کسی تعصب کے آ رہا ہے اور وہ رابطہ پیدا کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور وہ معلوم کرنے کا خواہاں ہے کہ ہندوستان میں ہمارے بھائیوں کے کیا خیالات ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ان سب باتوں کے علاوہ مجھے یقین ہے کہ اہل ہندوستان یہ محسوس کریں گے۔ کہ ہم کسی جھگڑے کی سرپٹ لے کر نہیں۔ صدقدلانہ بھائی چارہ کی فضا میں آ رہے ہیں تاکہ ہم اپنے بھائیوں کے خیالات سنیں اور سمجھیں۔

مسز پنڈت کے کاغذات نامزدگی

کلکتہ۔ ۲۰۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی اسمبلی کے انتخابات کے لیے مسز وجے لکشمی پنڈت کی نامزدگی کے کاغذات ان کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ بھیجے گئے ہیں۔ وہ بطور ضلع کانپور کے نسوانی حلقہ کی نمایندگی کرینگی۔

ترکی اور عراق کے درمیان سیاسی معاہدہ

لندن۔ ۲۲۔ دسمبر۔ بغداد سے اخبار نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ عراق اور ترکی کے درمیان ایک سیاسی اور اقتصادی معاہدہ کا امکان ہے۔ نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ حکومت عراق کا کیبنٹ اور ترکی ... سیاسی اور اقتصادی تعلقات کو بہتر بنانے کی تدبیر ... پر غور کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ ... سیاسی مشن پر ترکی آیا تھا۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ جب عراق کا ریجنٹ ترکی میں تھا۔ تو وہاں ترکی کے صدر انونو کی لڑکی سے اس کا رشتہ طے ہو گیا ہے۔

اردبیل پر باغیوں کا قبضہ

تہران۔ ۲۰۔ دسمبر۔ ... ... حکومت ایران ... ... قبضہ کر لیا ہے

چاہتے تھے جو آ چکا ... مہنگی بک رہی ہے یا ان کے پاس جو نقدی تھی اس ...

...کی کا عزم

۲۵ر دسمبر - اخبار "ڈیلی میل" کے نامہ نگار نے استنبول سے جو خبر دی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اوس نے جارجیا کے علاقہ کی واپسی کا جو مطالبہ کیا ہے اس پر ترکی میں کس قدر جذبہ پیدا ہو گیا ہے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ترکی میں کھلے بندوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ روس کے ان مطالبوں کو ماننے کی بجائے ترکی لڑنے کو تیار ہے ترکی کا رویہ اس وقت سے اور بھی سخت ہو گیا ہے جب سے کہ جنرل کاظم کرابکر نے جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں روس کے ساتھ صلح کی بات چیت کی تھی۔ نیشنل اسمبلی میں یہ کہا ہے کہ کرایمن کا علاقہ ترکی نے روس نے نہیں لیا جنرل موصوف نے یہ بھی کہا کہ کارس کا پیٹو اِم ساگر کو بچانے کی کنجی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم ترکی اور اس کے عوام اتنے پرانے جھگڑے کو بحال نہیں کرنا چاہتے بلکہ اگر روس سے علاقہ کا مطالبہ کرتا رہا تو ہم اپنا خون بہا دیں گے۔

مہاتما گاندھی کا مشورہ

الہ آباد ۲۴ر دسمبر - یہ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے کانگریس کو ایک قابل اور ٹھوس نظام بنانے کے لئے کچھ طریقے اور ذریعے بتلائے ہیں - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس اس سلسلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور کچھ پراونشل کانگریس کمیٹیوں کے ممبروں کے مشورے بھی موصول ہوئے ہیں۔

کراچی - ۲۴ر دسمبر - سندھ کے آئندہ ہونے والے گورنر سر فرنسس موڈی انگلینڈ سے ۱۵ر جنوری کو یہاں پہنچیں گے۔

باجلاس مولوی اشفاق احمد صاحب بہادر منصف بانس گاؤں۔

سمن بنام مدعا علیہ بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی مقام بانس گاؤں ضلع گورکھپور مقدمہ نمبر ۴۸۴ بابت سنہ ۱۹۴۵ء

بابو فتح بہادر سنگھ چھترسہ دکھن حویلی پرگنہ نگر نواب ضلع بستی۔ مدعی

بنام بابو بھگوتی سنگھ عرف پنڈت سنگھ ولد بابو رام دہیل سنگھ ساکن چھتائی سہ حویلی پرگنہ اول منصفی بانس گاؤں مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ -/۱۹۵ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء جاری کیا گیا۔

بحکم بینی مادھو لال
منصرم
عدالت منصفی بانس گاؤں

مہر عدالت

چودھویں گرفتاری ۷ سال کی سزا

کراچی ۲۴ر دسمبر - ایک ۴۳ سال کی عمر کے آدمی کو ۲۰۱ روپیہ چرانے کے جرم میں ۷ سال کے لئے قید با مشقت کی سزا کا حکم دیا گیا یہ اس کی چودھویں گرفتاری تھی ملزم پہلے ۲۶ سال جیل میں گزار چکا ہے۔

راجہ مہندر پرتاپ

لکھنؤ ۲۳ر دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دوارکا پرشاد پردھان پریم مہا ودیالیہ بندرابن جلد ہی دہلی میں امریکن کونسل سے ملیں گے اور پتہ معلوم کر کے راجہ مہندر پرتاپ سے ملیں گے اور ان کے مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کریں گے۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ راجہ مہندر پرتاپ پریم مہا ودیالیہ ٹرسٹ کے بانی ہیں اور حال میں جاپان میں جنرل میک آرتھر کے حکم سے گرفتار کئے گئے ہیں اور برطانی حکام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں راجہ مہندر پرتاپ پر ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کا الزام ہے۔

لندن میں کانگریس کی ڈائمنڈ جبلی

لندن ۲۴ر دسمبر - سوراج ہاؤس اتوار کو انڈین نیشنل کانگریس کی ڈائمنڈ جوبلی منا رہا ہے اس روز لندن میں تمام ہندوستانی پولیٹیکل آرگنائزیشنوں کو میٹنگ میں شرکت کیلئے مدعو کیا گیا ہے۔ اس میں کانگرس ۶۰ سالہ تاریخ پر بحث ہوگی۔

ماسکو کانفرنس کا نتیجہ آج نکل آئیگا

ماسکو ۲۷ر دسمبر - تین بدیشی وزیروں کے درمیان کل بھی بہت دیر تک کانفرنس جاری رہی - کانفرنس کی کارروائی کے بارے میں بیان تیار کر لیا گیا ہے - جس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے خیال ہے کہ آج ہی کل میں بیان شائع ہو جائے گا۔

خوش ذائقہ اور نفیس ہونے کے لحاظ سے انعام یافتہ آشوانی کی مٹھائیاں لاجواب ہیں اور اسی وجہ سے انھیں غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی ہے جب ہمارے کارخانے میں ٹافیاں، گرمیلس، الینڈ ڈراپس، اکسٹرا اسٹرانگ پیپر منٹس وغیرہ بڑی مستعدی اور پھرتی سے تیار ہو رہے ہیں۔ مگر موجودہ حالات میں ہم ان چیزوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے سے قاصر ہیں لیکن بہت ہی جلد ایک مکمل آٹومیٹک مشین جو سمندر پار سے منگائی گئی ہے، آجائے گی اور پھر بہت بڑی مقدار میں نئی قسم کی، بہترین، اور طرح طرح کی مٹھائیاں آپ کے لئے اسٹور میں موجود ہوں گی۔

آشوانی

ٹافیاں، گرمیلس، اکسٹرا اسٹرانگ پیپر منٹس، فرسٹ پیپر منٹس کف لازنجز، جو جوبس، شوگر کوٹڈ آمنڈس، اور پستاچیوس، الینڈ ڈراپس، آئسنگ شوگر

دی مہالکشمی شوگر ملز کمپنی لمیٹڈ

ہمیرا کپور تھلہ اسٹیٹ

ضلع کیلئے تقسیم کنندگان:۔ مسرس سروپ اینڈ سنس نئی منڈی مظفر نگر

اسٹرلنگ میں کمی کا کوئی فیصلہ ہندوستان کو قابل قبول نہ ہوگا

بمبئی - ۱۹ دسمبر۔ اینگلو امریکن قرضہ کے سمجھوتہ پر انڈین ... کمیٹی نے ایک بیان نکالا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان نے اپنی بساط سے زیادہ اس لڑائی میں امداد دی اور اب ہندوستان ما بعد جنگ کے قرضہ کی مزید بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا اور اس طرح اس ملک میں ناراضگی کی لہر پیدا ہو جائے گی۔ ہندوستان کو صنعتی اور اقتصادی حالت ٹھیک کرنے کے لیے ان ہنڈیوں کی بہت ضرورت ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جنگ کی وجہ سے برطانیہ کی ایسی حالت ہو گئی ہے کہ وہ اپنے بہترین ارادوں کے ہوتے ہوئے بھی اپنا قرضہ ادا نہیں کر سکتا۔ یہ دلیل ٹھیک نہیں کہی جا سکتی۔ ہندوستان میں برطانوی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد جو کئی ارب روپے کی ہے۔ اس مطلب کیلئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ ان کے مالکان کو سٹرلنگ ہنڈیاں دیدیجائیں اور وہ جائداد ہندوستان کو فروخت کر دیجائیں۔

آخر میں کمیٹی نے تنبیہ کی ہے کہ ہندوستان پر کوئی بھی مالی سمجھوتہ اس وقت تک نہ لادا جائے جبتک کہ سنٹرل اسمبلی کے نمائندے اسکو منظور نہ کر لیں۔

جس میں کہا ہے کہ سٹرلنگ ... میں اگر کوئی کمی کی تو یہ تجویز اس ملک کو ... نہیں ہو گی۔ بیان کیا گیا ... ہندوستان ... کے خون ... لوگوں نے ... کئی حالتو ... مقابلہ میں ... مقرر کردہ کمیٹی ... نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اس لیے برطانیہ کو اسٹرلنگ ہنڈیوں میں کمی کرنے کی کسی بھی تجویز کو ہندوستان رد کر دے گا۔ اور وہ ہم کو کسی بھی حالت میں قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ ان ہنڈیوں میں کمی کی تجویز سے انڈین کرنسی میں اعتماد کم ہو جائیگا اور ہندوستان کو صنعتی بنانے کی تمام مابعد جنگ کی تشکیل کی تجویزوں کو پس پشت ڈال دے گا۔

گیا ہے۔ آج اونھوں نے مقامی پولیس کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ اور مقامی افسروں کو قید کر لیا۔ اور انڈونیشین قومی جھنڈا لہرا دیا۔

انڈونیشیا آزاد ہے اور آزاد رہیگا

بٹاویا - ۱۹ - دسمبر۔ انڈونیشیا اب آزاد ہے اور ہمیشہ آزاد رہے گا۔ یہ ہے وہ اعلان جو انڈونیشین ری پبلکن گورنمنٹ کے صدر ڈاکٹر سیوکارنو نے سیورامٹرا میں ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

... جاوا کے مختلف علاقوں سے انڈونیشیوں کے ساتھ برطانی اور برطانی فوج سے ٹکراؤ کی مزید خبریں ملی ہیں۔ دو ہندوستانی سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ایک زخمی ہو گیا۔ ... بوئنزرگ کے قریب جھگڑا ہو گیا۔ اطلاع ملی ہے کہ انڈونیشین بوئنزرگ کے باہر ٹنکوں کے روکنے کیلیے خندقیں کھود رہے ہیں۔

جان ایمری کو پھانسی دیدی گئی

لندن - ۱۹ - دسمبر۔ سابق وزیر ہند مسٹر لیوپولڈ ایمری کے ۳۳ سالہ لڑکے جان ایمری کو آج صبح ۹ بجے پھانسی دے دی گئی۔ اسکو ملک سے غداری کرنے کے جرم میں سزائے موت دی گئی تھی۔ جان ایمری نے اقبال جرم کر لیا تھا۔ عوام نے ان کی پھانسی میں بہت کم دلچسپی لی۔ وانڈسورتھ جیلخانہ کے پھاٹکوں پر صرف چند سپاہی کھڑے تھے۔ کل رات اس کے چھوٹے بھائی کپتان جولین ایمری نے اس سے ملاقات کی۔

اخبار "ڈیلی مرر" کا بیان ہے کہ مسٹر لیوپولڈ ایمری سابق وزیر ہند نے اپنے بیٹے کو بچانے کی انتہائی کوشش کی۔ بیٹے کو بچانے کی انتہائی کوشش کی اسی سلسلے میں وہ کل رات ہاؤس کامنز میں پہونچے۔ ان کے ہاتھ میں خطوط کا پلندہ تھا۔ جو اونھوں نے پارلیمینٹ کے ممبروں کے نام لکھے تھے۔ جن میں ان سے بیٹے کی جان بخشی کی اپیل کی گئی تھی۔ خطوں کو کیبنٹ کے ممبروں کے حوالہ کرنے کے لئے مسٹر ایمری کو بہت دیر تک ہال رکنا پڑا اور وہاں سے وہ سیدھے جیل کی کوٹھری میں بیٹے سے آخری ملاقات کرنے کے لیے گئے۔ مسٹر ایمری چرچل گورنمنٹ میں وزیر ہند رہ چکے ہیں۔

مارشل ٹیٹو کا بیان

لندن - ۱۸ دسمبر۔ یہ کہتے ہوئے کہ ایک شکست خوردہ ملک ایک فاتح قوم پر اپنی شرطیں عائد نہیں کر سکتا۔ مارشل ٹیٹو نے آج اعلان کیا کہ یوگوسلافیہ اور اٹلی کے درمیان اس وقت تک حسب معمول بحال نہیں ہو سکتے جبتک کہ اٹلی یہ تسلیم نہ کر لے کہ اس نے جارحانہ حملہ کیا۔ اور جبتک وہ یوگوسلادیہ کے تاوان اور عورتوں کی واپسی کے متعلق جائز مطالبے نہ مان لے مارشل ٹیٹو نے اپنے دستخط سے ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ جو تمام اخبارات میں شایع ہوا ہے اور جو بلگریڈ ریڈیو کے ذریعہ نشر بھی کیا گیا۔ اس میں اونھوں نے لکھا ہے کہ اٹلی کے لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اٹلی نے یوگوسلادیہ پر حملہ کیا۔ جس سے یوگوسلادیہ کو بھاری نقصان اوٹھانا پڑا۔ یوگوسلادیہ اٹلی کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ حکومت اٹلی اول تو یہ تسلیم

طرح قوم کے پاس ایک سرمایہ جمع ہو جائیگا جس سے نہ صرف روپیہ لگانے والوں کو معقول منافع ملے گا۔ بلکہ حکومت کو بھی عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی تدبیروں کے لئے رقم حاصل ہوتی رہے گی۔ پس ہر اس شخص کا فرض ہے۔ جس کے پاس معمولی ضروریات سے زیادہ تھوڑی یا بہت رقم موجود ہے، کہ وہ اسے بچائے اور منافع کی مد میں لگائے"

مختصر تفصیلات

(۱) آپ ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰ روپے کی مالیت کے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۲) نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس روپیہ لگانے کی اتنی اچھی مد ہیں۔ کہ کسی ایک شخص کو ۵۰۰۰ روپے سے زیادہ کے سرٹیفکیٹس خریدنے کی اجازت نہیں۔ البتہ دو شخص مل کر ۱۰۰۰۰ روپے کے سرٹیفکیٹس خرید سکتے ہیں۔

(۳) ان کی قیمت ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر وہ روپیہ جو لگایا جاتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے بن جاتا ہے۔

(۴) مدت پوری ہونے پر ۳½ فیصدی سالانہ کے حساب سے نفع ملتا ہے۔

(۵) حاصل شدہ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

(۶) ۲ سال بعد (بلکہ ۵ روپے والے سرٹیفکیٹس ۱۸ مہینے بعد ہی) بھنائے جا سکتے ہیں۔ مگر پورا فائدہ جبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ میعاد ختم ہونے سے پہلے ان کو نہ بھنایا جائے۔

(۷) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ، ۸ آنے یا ۴ آنے والے سیونگز سٹامپس خرید سکتے ہیں جب پانچ روپے کے سٹامپس ہو جائیں۔ تو آپ انہیں ایک ۵ روپے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔

(۸) سرٹیفکیٹس اور سٹامپس ڈاکخانوں، منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں، یا سیونگز بیوروں سے مل سکتے ہیں۔

اپنے روپے سے ۵۰ فیصدی منافع حاصل کیجئے

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس

خریدیئے

شاندار — دوسرا — ہفتہ

حسن وشباب اور شوخی کا دلکش مرقع!

جوانی کے دن اور مخمور راتیں

پربھا داس گپتا کی بہترین سوشل اصلاحی پیش کش

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو! اتوار ۳½ بجے دن

جمعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء سے

چھمیاں

خاص اداکارہ - پربھا داس گپتا - بیگم پارہ - آزوری - گلاب - دیوڈ - ڈیکسٹ -

مٹنی شو یکم جنوری کو ۳½ بجے

شاندار — چوتھا — ہفتہ

حضرت جوش ملیح آبادی کے زبردست ڈائلاگ اور گانے

شالیمار پکچرز کی عظیم الشان اور لاجواب پیش کش!

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶½ بجے شام ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء سے

من کی جیت

خاص اداکار:- نینا - شیام - راجکماری شوکلا - پرکاش - مس گلاب - تواری - گیتا - ممتاز - آشا - شانتا - ٹھاکر -